THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۲۳

جہاں پر تو ق عزم مستقل میں رہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی ۸
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۳ جنوری ۴۲ء مطابق ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱

ادبیات

جنگ کی تباہ کاریاں

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری

یہ دل سوزیاں ہیں کہ دل داریاں ہیں
جہاں کے مٹانے کی تیاریاں ہیں
سراسر یہ دشمن کی مکاریاں ہیں
تفاخر ہے، طاقت ہے، عیاریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

مچی ہر طرف آج شہروں میں ہل چل
جہاں میں مصیبت کے چھائے ہیں بادل
ہیں بمباریوں سے پریشاں جل تھل
یہ بربادیاں ہیں کہ بمباریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

گرا بم۔ لگی آگ، بھڑکے شرارے
کہیں اٹھ رہے ہیں دھوئیں کے بخارے
ہوا میں یہ چنگاریاں ہیں کہ تارے
سمک سے سما تک شرر باریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

یہاں وقعت تخت و تاج آج کیا ہے
مصیبت کا اپنی علاج آج کیا ہے
عذاب الٰہی ہے راج آج کیا ہے
بلائی ہوئی جو یہ بیماریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

محل گر رہے ہیں مکاں گر رہے ہیں
دھماکوں سے سنگِ گراں گر رہے ہیں
زمینیں ہیں شق آسماں گر رہے ہیں
کہ اب زر سے پامال زرداریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

کوئی طفل سہما ہوا ڈر رہا ہے
کوئی ماں کی آغوش میں مر رہا ہے
کوئی دل کر سسکیاں بھر رہا ہے
یہ معصوم جانوں کی اب خواریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

ہیں برپا پہاڑی فضاؤں میں جنگیں
سمندر میں جنگیں ہواؤں میں جنگیں
خلیجوں میں اور آبناؤں میں جنگیں
بلندی سے پستی یہ خونباریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

ستم رانیاں، چال، دھوکہ بہانہ
یہ رنگیں ڈرامہ، یہ خونی فسانہ
اس اسٹیج کا ایکٹر ہے زمانہ
سب انساں سے انساں کی غداریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

کوئی زخم پر زخم اب سہہ رہا ہے
کوئی ہنس کے آغشتہ خوں کہہ رہا ہے
کہیں سر ہے زخمی لہو بہہ رہا ہے
سنانِ ہوس کی یہ گلکاریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

ہے فریاد بیوہ۔ یتیموں کی آہیں
ہیں وقفِ سیاست سیاسی نگاہیں
ہیں آنکھوں سے اوجھل صداقت کی راہیں
ریاکاریاں سی ریاکاریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

اسے کیسے عالی دماغی کہیں ہم
جہاں کے لئے اک تباہی کہیں ہم
تنزل کہیں یا ترقی کہیں ہم
یہ بے ہوشیاں ہیں کہ بیداریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

خمارِ ہوس کا یہ دورِ مسلسل
وہ جامِ شکستہ وہ شیشوں کی قلقل
ہے مغرور ہاتھوں میں اک ساغرِ مل
مے سیم و زر کی یہ سرشاریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

چلے آ رہے ہیں مشینوں کے دستے
تغافل نے بزمی کئے بند رستے
کہیں جھاڑیوں سے ہیں گولے برستے
قوائے عمل کی عملداریاں ہیں
یہ جنگیں نہیں، مردم آزاریاں ہیں

دنیائے اسلام

ایران کابینہ کو پارلیمنٹ کیطرف سے اختیار

مجلس کے سامنے وزیر اعظم کی تقریر

لندن ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء

ایرانی وزیر اعظم کی اس امر کی تشریح اور توضیح کرنے کے بعد کہ برطانیہ اور روس نے ایران کی آزادی اور اسکے دفاع کی ذمہ داری کا عہد اور اس بات کا اقرار کیا ہے کہ جنگ کے بعد وہ اپنی تمام فوجیں ہٹالیں گے اور صلح کے موقعہ پر ایران کے مفادات کے تحفظ کا خیال رکھیں گے۔ ایرانی مجلس نے دو مخالف ووٹوں کے مقابلہ میں ستر موافق ووٹوں سے ایران کے برطانیہ اور روس سے ایک معاہدہ اتحاد کر لینے کی تجویز کو منظور کر لیا۔ مجلس کے اس اقدام پر لندن میں بہت زیادہ اطمینان محسوس کیا گیا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایرانی پارلیمنٹ کی زبردست اکثریت نے حکومت ایران کو معاہدہ کرنے کا اختیار دیدیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ عنقریب صلحنامہ پر دستخط ہو جانیکا اعلان ہو جائیگا۔

حکومت کے پروگرام پر ایک مباحثہ کے دوران میں جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے خارجی پالیسی پر تبصرہ کیا اور کہا کہ جنگ کی وجہ سے یہ پالیسی محدود ہو گئی ہے اور جنگ کی وسعت روزانہ بڑھتی جا رہی ہے اور اسنے اب قریب قریب پوری دنیا کو گھیر لیا ہے۔ یہ جنگ پہلے کی جنگوں کی طرح صرف حصول ممالک کے لئے نہیں ہو رہی ہے بلکہ یہ زندگی اور موت کی جنگ ہے اور اسمیں شکست ہونا نیست و نابود ہو جانیکے مترادف ہوگا۔

وزیر اعظم نے ان تازہ حالات پر تبصرہ کیا جو رونما ہوئے ہیں اور برطانیہ اور روس نے یہ رویہ جن وجوہ کی بنا پر اختیار کیا وہ ان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ "ایران ایسی جگہ واقع ہے کہ انکا دشمن ایران کی سرزمین پر سے گذر کر انکو نقصان پہونچا سکتا تھا لہذا وہ قبل از قبل اسکا تدارک کرنے پر مجبور ہو گئے۔ انکو آپ لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور وہ آپ سے دوستانہ تعلقات رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ اگر آپ نے انکے ساتھ معاہدۂ اتحاد پر دستخط کر دیئے تو انکا مقصد حاصل ہو جائیگا اور وہ اسکے عوض میں آپکی خود مختاری اور مملکت کی مکمل حفاظت کریں گے۔ اگر کوئی طاقت آپ پر حملہ کرے تو وہ آپ کی حفاظت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اقتصادی معاملات میں بھی وہ حتی الامکان آپکی مدد کرنے پر تیار ہیں تاکہ دوران جنگ میں آپکے جو نقصانات ہوئے ہیں انکی کسی حد تک تلافی ہو جائے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد وہ اپنی فوجیں آپکے ملک سے ہٹالیں گے اور صلح کی کانفرنس کے موقعہ پر آپ کے مفادات کا خیال رکھیں گے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ موعودہ اقتصادی مدد کس حد تک دی جا چکی ہے۔

برطانیہ اس تحریک کو خارج کر دیگا کہ معاہدہ ہو جانے پر ایران کو برطانیہ کی طرف سے جنگ میں شرکت کرنا ہوگی۔ اسکا رویہ تو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ "ہم آپ سے اس صورت میں امداد نہیں چاہتے کہ آپ ہمکو سپاہی دیں اور نہ ہم آپ سے یہ توقع کرتے ہیں کہ ہمارے لئے اپنا اثاثہ بیچئے اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ آپ جنگ کے لئے تیاریاں کیجئے۔ لڑنے بھڑنے کی تمام ذمہ داری ہمارے ذمہ ہے اور اسمیں ہم آپکی فوجوں سے امداد کی توقع نہیں کرتے ہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ملک کی اندرونی حفاظت کے لئے آپکے پاس فوجیں موجود رہیں۔ ترکی ابتدائے جنگ سے ہمارا حلیف ہے لیکن وہ جنگ اور اسکی تباہ کاریوں سے الگ رہا ہے۔"

وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت ایران اس تجویز کو نامنظور کر دینا قرین مصلحت خیال نہیں کرتی ہے۔ گفت و شنید اختتام کو پہونچ گئی ہے۔ اگر مجلس نے منظوری دیدی تو معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔

اسکے بعد وزیر اعظم نے دوسری ہمسایہ حکومتوں کیساتھ ایران کے دوستانہ تعلقات کا تذکرہ کیا۔ عراق کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اس جنگ کی بنا پر مشکلات میں گرفتار رہا۔ افغانستان اپنی جغرافیائی پوزیشن کی بنا پر جنگ کے خراب اثرات سے مقابلتاً محفوظ رہا اور ترکی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسکے اور ہمارے درمیان نہایت مستحکم اور ہمیشہ رہنے والی دوستی قایم ہے۔

ایران کی خارجی پالیسی کی تشریح

طہران۔ بذریعہ بجری تار۔ گذشتہ ہفتہ نئی کابینہ نے مجلس کے سامنے جو پروگرام پیش کیا اسمیں میں حکومت ایران کی خارجی پالیسی کی تشریح کی گئی۔

کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے ملک کے مفاد کا لحاظ رکھنے کے بعد وہ اس بات کو ضروری خیال کرتی ہے کہ ان سلطنتوں سے قریبی تعاون کرے جنکے مفاد ایران کے مفاد سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔

حکومت ایران نے ان حاجیوں اور زائروں پر سے پابندیاں اٹھالی ہیں جو حجاز اور عراق کے دوسرے متبرک مقامات کو جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حال میں زائروں کو تقریباً ... پاسپورٹ دئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے تین اور چار ہزار کے درمیان زائر مکہ جا رہے ہیں۔

خوراک کی حالت

ایران میں خوراک کی صورت حال کس حد تک درست ہو گئی ہے۔ بوشہر میں برطانوی جہاز سے ایکہزار آٹھ سو پچاس ٹن آٹا اتارا گیا ہے اور ۱۲۰۰۰ ٹن گیہوں کا محفوظ ذخیرہ طہران کی کھلیانوں میں موجود ہے جو اس شہر کے دو مہینے کے خرچ کے لئے کافی ہے۔

شکر کی کھیپیں بندر عباس۔ بوشہر اور خرم شہر میں موصول ہو چکی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ تمام ایرانی فوجی افسر جنکو روسیوں نے قید کر لیا تھا۔ اس مہینہ کے اختتام سے پہلے چھوڑ دئے جائیں گے ٭ ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو ہے عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۳ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱

ایڈیٹوریل نوٹ

اسٹوڈنٹ کانفرنس

پٹنہ میں آل انڈیا اسٹوڈنٹ کانفرنس کا اجلاس ختم ہو گیا۔ ہمیں خوشی ہے کہ ان طالب علموں نے جن میں ہندو اور مسلمان دونوں فرقوں سے تعلق رکھنے والے شامل تھے منجملہ اور تجویزوں کے ایک تجویز یہ بھی منظور کی ہے کہ ہندوستان ایک اور ناقابل منقسم ہے اور اس پرانی سرزمین کا انتظامی اور سیاسی اتحاد حقیقی تمدنی سماجی اور معاشی اتحاد پر مبنی تھا جو صدیوں کی قدرتی تاریخی واقعات کا نتیجہ تھا اس لئے طالب علم اس کوشش پر اظہار ناپسندیدگی کرتے ہیں کہ ہندوستان کو تمدنی منطقوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس ریزولیوشن میں فرقہ وارانہ اختلافات اور نعروں و فرقہ وارانہ تقریروں پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے اور اُسے سامراجی کارروائیوں کا نتیجہ اس ملک میں مخصوص مفاد غالب آ جانے کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے ہم طالب علموں کو انکی اس صاف گوئی اور اس صحیح نظریہ پر مبارک باد دیتے ہیں ملک کا مستقبل بہت کچھ ان کے ہاتھ میں ہے اور ان کی کوششوں سے بڑی حد تک ملک کی کایا پلٹ ہو سکتی ہے ضرورت یہ ہے کہ جو خیالات انہوں نے ظاہر کئے ہیں انہیں عمل میں لانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور بغیر کسی پارٹی سے وابستہ ہو ملک میں اتحاد کی اسپرٹ پھیلائیں۔

ہندی ساہتیہ سمیلن

اس سال ہندی ساہتیہ سمیلن کا سالانہ اجلاس پروفیسر امرناتھ جھا کی صدارت میں بوہر میں ہوا اس اجلاس کے صدارتی ایڈریس کا یہ پہلو اچھا ہے کہ اردو سے کوئی دشمنی نہیں ظاہر کی گئی ہے بلکہ صدر اجلاس نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے اُردو زبان سے پریم ہے اور میں میر، درد، انیس، غالب، ذوق اور اقبال وغیرہ کا کلام شوق سے پڑھتا ہوں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم پروفیسر امرناتھ جھا کے اس خیال میں شریک نہیں ہو سکتے کہ اردو اور ہندی کو الگ الگ رہنا چاہئے۔ پروفیسر صاحب ہندوستانی زبان کے خلاف ہیں وہ گوایا رمیں بھی اپنا یہ خیال ظاہر فرما چکے ہیں۔ دراصل پروفیسر صاحب اور انکے ہم خیال حضرات صرف شہری ادبیات کی روشنی میں دیکھتے ہیں ہم یہ مانتے ہیں کہ جہاں تک اصطلاحات کا تعلق ہے فی الحال اردو اور ہندی زبانوں کو ایک نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ ماننے میں کیا دقت ہے کہ ہندی اور اُردو ایک ہی زبان کے دو روپ ہیں کسی زبان کی سب سے بڑی پہچان اسکے صیغۂ فعل سے ہوتی ہے کیونکہ اسم اکثر زبانوں میں مشترک ہوتے ہیں اردو اور ہندی کے صیغۂ فعل ایک ہی ہیں۔ ہماری مراد اس ہندی سے ہے جسے کھڑی بولی کہتے ہیں اس بحث میں نہ پڑتے ہوئے کہ کھڑی بولی اُردو زبان سے نکلی یا اُردو زبان کھڑی بولی سے اتنا تو ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں جملوں کی تشکیل یکساں ہے صرف عربی فارسی اور سنسکرت اسموں کے میل کے تناسب کا فرق ہے بجائے اسکے کہ اس فرق کو بڑھایا جائے ہر اعتبار سے یہ کوشش مفید اور مبارک ہے کہ اسے کم سے کم کرنے کی کوشش کی جائے۔

خواتین کانفرنس

کوکناڈا میں شریمتی وجے لکشمی پنڈت سابق وزیر یو۔پی کی صدارت میں خواتین کی جو آل انڈیا کانفرنس ہوئی اسمیں استقبالیہ ایڈریس بورانی رتیما پورم نے پڑھا۔ بورانی صاحبہ نے اس بات کی شکایت کی ہے کہ ہندوستان میں عورتوں کو وہ آزادی حاصل نہیں ہے جو دوسرے ملکوں میں ہے، یہ آزادی مردوں سے مساوات کی بنیاد پر قائم ہونی چاہئے۔ اصولاً اس نظریہ سے اختلاف کرنا مشکل ہے لیکن یہ تصویر کا صرف ایک پہلو ہے۔ مثال کے طور پر عورتوں کے حق رائے دہی کو لیجئے ملک برطانیہ میں جہاں عورتوں کو بہت کچھ آزاد سمجھا جاتا ہے انہیں حق رائے دہی حاصل کرنے میں بڑی دشواری کا سامنا حاصل کرنا پڑا خود مسٹر چرچل اس تحریک کے زبردست مخالفوں میں سے تھے۔ ہندوستان میں خواتین کو یہ حق کہیں زیادہ آسانی سے حاصل ہو گیا شریمتی سروجنی نائیڈو صاحبہ نے اس کا ذکر فخریہ انداز میں امریکہ کے ایک جلسہ میں فرمایا تھا۔ اسی طرح ہندوستان میں شریمتی وجے لکشمی پنڈت کا ایک صوبہ کا وزیر بننا بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس بارے میں ہندوستان دوسرے بہت سے مہذب کہلانے والے ملکوں سے آگے رہا اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم عورتوں کے حقوق ملنے کے خلاف ہیں ہم نے ہمیشہ اس بات کی تائید کی ہے کہ انہیں یہ حقوق ملنے چاہئیں۔ اسی لئے ہم نے راؤ کمیٹی بننے پر اظہار اطمینان کیا تھا اور یہ امید کرتے ہیں کہ اس کی رپورٹ جلد ہی تیار ہو کر حکومت کے سامنے آ جائے گی۔

پنڈت جواہر لال نہرو سے اپیل

مسٹر ایڈورڈ تھامسن، جو شاعر اور تاریخداں اور پنڈت جواہر لال نہرو کے معتقد ہیں انہوں نے اخبار ڈیلی ہیرلڈ میں پنڈت نہرو کے نام ایک خط شایع کیا ہے جسمیں کوشش جنگ میں امداد کرنے کی پرزور اپیل کی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقاتوں اور دوستی یاد دلانے کے بعد مسٹر تھامسن لکھتے ہیں کہ "مجھے دوستی اور ہر نسل و مذہب کی قوموں کی آزادی کے نام پر بولنا چاہئے۔ "ٹیلی فونی جنگ" جو ہندوستان پر اسکے مشورے اور افسوسناک خارجہ پالیسی کی ذمہ داری کے بغیر تھوپی گئی تھی وہ اب ختم ہو چکی ہے۔ چین اور روس زندہ رہنے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ یقیناً بڑھتی ہوئی سرعت کے ساتھ نیا برطانیہ پیدا ہو رہا ہے جو کچھ بھی ہو ہماری سابقہ کجبی اور دوسروں کی لاپرواہی اب گذری ہوئی۔ آپ اور میں دونوں جانتے ہیں کہ پرانی دلیل یہ ہے کہ ہندوستان میں برطانیہ کی اس لئے بالادستی قائم رہنی چاہئے کہ ہندوستان اپنا بچاؤ آپ نہیں کر سکتا اس دلیل کے بھی اب ٹکڑے اُڑ چکے ہیں۔

ہندوستان نے جس طرح بہادری کے ساتھ ملایا اور لیبیا کا بچاؤ کیا ہے اسی طرح وہ اپنے ساحلوں۔ تجارت اور شہروں کا بچاؤ کرے گا۔ صرف فسطوں کی فتح ہی ہندوستان کی خود مختاری کے آڑے آ سکتی ہے کہ دو قوموں کو غلامی سے نجات دلانے کا جلد یا بدیر ہم پر ہے اتنا ہی ہندوستان پر ہے۔ کانگریس نے پہلے بھی اپنی پالیسی بدلی تھی۔ میری پرزور درخواست ہے کہ اب اسے پھر پالیسی بدلنی چاہئے جنگ میں اسقدر تبدیلی ہوئی ہے کہ اب ہندوستان ایک محکوم ملک نہیں رہا جو سپاہیوں کا ایک دستہ دیدے۔ بلکہ اسے ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اگر وہ جلد ہی انہیں سنبھالا تو دنیا کے آدھے حصے کا سنبھلنا مشکل ہو گا۔

مسٹر تھامسن آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اس وقت کانگریس کے تعاون کو اس کی کمزوری نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ یہ کہنے کے مترادف ہو گا کہ "ہم آزادی کی خاطر یہ لڑائی جیتیں گے۔ اور برطانیہ کو وعدے پورے کرنے کے اعلان پر قائم رکھیں گے"۔

اگر آپ نے ایسا کیا تو یہ ایک قوم کی طرف سے دوسری قوم کے لئے اور ہمارے اہل وطن کے لئے ایک پیغام ہو گا جو اسے ہرگز فراموش نہ کریں گے۔ آپ اپنے آپ کو متحدہ ہندوستان کا لیڈر منوالیں گے اور اس کے برعکس کچھ نہیں ہو سکتا۔

یہ لکھنے کے بعد برطانیہ اور اس کے مدبر ہندوستان کے مکمل حکومت خود اختیاری کے حق کو تسلیم کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ مسٹر تھامسن فرماتے ہیں کہ:-

"میں درجہ مستعمرات یا کسی اور درجہ کی بحث میں نہیں پڑتا۔ مستقبل کا آپ خود فیصلہ کریں گے۔ کسی حکومت کی طرف سے کسی تحریک کا انتظار نہ کیجئے۔ بلکہ اس متنازعہ کا خود فیصلہ کیجئے۔ کیونکہ اس کا تعلق میدان جنگ کے ان بہادر آدمیوں میں سے ہے جو صرف اپنے ہی مقصد کے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ فتح بلحاظ سے آپ کے اور میرے ہندوستانی دوستوں کے ہاتھوں میں ہے اور کوئی اس فتح کو نہیں روک سکتا۔

نادر موقعہ

لندنی اخبار "اسٹار" نے لکھا ہے کہ جہاتما جی کے استعفے سے برطانیہ اور ہندوستان دونوں کو ایک نادر موقعہ [illegible] اس سے ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات میں بہتر [illegible] کھل گیا ہے۔

ہندوستان کے بہتر تعلقات پیدا کرنے کے لئے جس [illegible] ضرورت تھی اسکی ابتدا ہو گئی ہے۔ اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ ہم سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں اور لڑائی سے پہلے آئین کے بارے میں ہم نے جو پیشکش کی تھی اس سے آگے قدم بڑھانے کو تیار ہیں تو کانگریسی لیڈر اسکا موزوں جواب دے سکتے ہیں۔

سول ڈیفنس یو۔پی کی اسکیم

یو۔پی کے ڈائرکٹر آف سول ڈیفنس مسٹر آر۔این مارتھی اسمتھ نے سوک گارڈوں کی ذمہ دار تربیت اور اے۔آر۔پی خدمات کو منضبط کرنے کے لئے ایک باقاعدہ اسکیم مرتب کی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔

تربیت یافتہ ہدایت کرنے والوں کو مختلف ضلعوں میں مقرر کیا جا رہا ہے جہاں کہ حکام کو ہر قصبے میں ضروری ڈاکٹری انتظامات کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہدایتیں جاری کی گئی ہیں کہ ایک لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہروں کو کنٹرول مرکز بنایا جائے اور وہاں فوراً ٹیلیفون کے انتظام کر دئیے جائیں۔

مذکورہ اسکیم کو تقویت پہنچانے کے خیال سے حکومت نے ضلع کے حکام کو مشورہ دیا ہے کہ اے۔آر۔پی کی اصطلاحی کمیٹی اے۔آر۔پی کے خاص خاص افسروں، سوک گارڈ اور پبلک ایسلشن کمیٹی کی بہت جلد ایک مشترکہ میٹنگ بھی کی جائے۔

خطرہ کی گھنٹی سننے کے بعد

مسٹر آر۔ڈروڈے۔ آر۔پی۔ افسر کانپور نے ایک نوٹ شائع کیا ہے جسکا عنوان ہے کہ "خطرہ کی گھنٹی سننے پر ہوائی حملہ کی حالت میں کیا کرنا ہو گا!" عنوان دلچسپ اور اس قابل ہے کہ ہر ایک شہری اسکو غور سے پڑھے۔

آپ لکھتے ہیں کہ اگر آپ اپنے مکان میں ہوں تو گھنٹی سننے کے بعد محفوظ جگہ پر چلے جاویں۔ آپکا مکان اگر محفوظ ہے تو آپ پہلے ہی اس چوٹ کے علاوہ اچھی طرح خطرے سے محفوظ ہیں اور اگر آپکی دیواریں ۱۲ انچ موٹی نہیں ہیں تو کمرے کے ایک گوشہ میں یا مضبوط میز کے نیچے یا دروازہ میں کھڑے ہو جائیے کیونکہ ہوائی حملوں سے تباہ شدہ مکانات کی تصویروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی جگہ کھڑے ہونے سے آدمی کو کم سے کم نقصان پہونچتا ہے۔

اگر آپکا مکان کچا اور چھت بھی کچی ہے تو اپنے صحن میں ایک چھوٹی سی ٹرنچ (گڑھا) کھود لیجئے اور جبتک اسکے استعمال کی ضرورت نہ ہو اسکو تختہ سے بند رکھئے یہ گڑھا آپ کو اوپر سے گرنے والے ملبہ سے محفوظ رکھے گا۔ شیشہ سے بہت دور رہئے کیونکہ انگلستان کے شہروں پر ہوائی حملہ کی اموات کی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ کل اموات کی تین چوتھائی تعداد شیشے کی بدولت ہوئی ہے۔

ایسے موقعہ پر فوراً بجلی کے کرنٹ کو بند کر دیا جائے۔ اور آگ فوراً بجھا دی جائے۔

اگر آپ مکان سے باہر ملازمت وغیرہ پر ہیں تو خاموشی کے ساتھ کسی محفوظ مقام پر چلے جائیے۔ کانپور کے بڑے بڑے ملوں نے اسکے انتظامات کر لئے ہیں اور محفوظ مقامات بنا لئے ہیں۔ اور اگر آپ کھلے میدان میں ہیں تو نزدیک کے کسی مکان یا کھائیں میں پناہ لیجئے۔ اور اگر ایسا موقع نہ ملے تو اپنا منہ زمین کی طرف کر کے اور اپنا سینہ اپنے ہاتھوں کی کہنیوں سے اُٹھا کر زمین پر لیٹ جائیے اور اپنا منہ کھلا رکھیے اور اپنا رومال یا آستین دانت سے دبائے رہیے۔

آئینۂ کانپور

کرسمس ایٹ ہوم

انجمن جامعہ ادبیہ کی طرف سے ۲۷ دسمبر کو ۴ بجے شام کو جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر (رام نرائن کی بازار) کے دولتکدہ پر ممبران انجمن کو کرسمس کے سلسلہ میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ ایٹ ہوم کے بعد مسٹر آر۔ منوہر لال داتی۔ ایم۔ سی۔ اے آنریری مجسٹریٹ کی صدارت میں جلسہ ہوا جسمیں ریوانڈ ایم ایس۔ فاکس نے اُردو میں ایک تقریر کے دوران میں کرسمس کی پوزیشن کو واضح کیا۔

بعد ازاں مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ و نائب صدر انجمن اور سید احمد حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ ممبر انجمن کی اہلیہ کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا اور مذکورہ دونوں حضرات سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

سید محمد عسکری صاحب طباطبائی سروش لکھنوی بی۔ اے کی ایک پرجوش اور پرلطف نظم کے بعد یہ صحبت ختم ہوئی۔

عید ایٹ ہوم

حسب معمول عید کے دن (۲۹ر جنوری) ۴ بجے شام کو ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے بنگلہ پر معززین شہر کو ایک ایٹ ہوم دیا گیا جسمیں ہندو مسلمان شریک ہوئے۔

۳ ایمبولنس کار

سر مہر ہری ہار سین۔ لالہ پدم پت سنگھانیا اور ایچ۔ جی۔ مصرا نے اے۔ آر۔ پی کے کام کیلئے ایک ایک ایمبولنس کار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کو پیش کی ہے۔

ڈی۔ اے وی کالج

گورنمنٹ نے طالب علموں کی اسٹرائک کے دوران میں طلبا کے نامناسب کارروائی کی وجہ سے کالج کی امداد فی الحال روک دی ہے۔

گرانی کا الاؤنس

ایمپلائرس ایسوسی ایشن آف ناردرن انڈیا نے سوتی۔ اونی جوٹ اور چمڑے کے کارخانوں کے لئے گرانی کا زائد الاؤنس منظور کر لیا ہے۔ ۱۵۰ روپیہ ماہوار تک پانے والوں کو ایک آنہ روپیہ دیا جائے گا۔

صابر صاحب گرفتار

مسٹر راجہ رام صابر جنرل سکریٹری یو۔پی پراونشیل ہندو سبھا بہار گورنمنٹ کی طرف سے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ آپ نے ہندو سبھا کا اجلاس روکنے کی گورنمنٹ کے احکام کی مخالفت کی تھی۔

بی پی سریواستو صاحب

مسٹر بی۔ پی سریواستو صاحب چیرمین ریلیف بورڈ آجکل سخت علیل ہیں ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انکو جلد صحتیاب کرے۔

مولانا محمد علی ڈے

مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام مولانا محمد علی ڈے ۳ و ۴ر جنوری کو منایا جائیگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے:-

۳ر جنوری ۶ بجے شام کو دفتر اتحاد ملت طلاق محل میں ایصال ثواب ہو گا۔

۴ر جنوری ایک بجے دن کو دفتر طلاق محل سے ایک جلوس اُٹھے گا اور ۸ بجے رات کو مولانا محمد علی میموریل اسکول چوراہا ہمایوں باغ پارک میں ایک عام جلسہ ہو گا۔

یوم اُردو

حلیم مسلم کالج میں ۳ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو ادبی مقابلہ جات ہونگے اور بشیر غوری کپ ڈبیٹ ہو گا۔ لکھنؤ۔ آگرہ اور دیگر شہروں سے طلبا شرکت کی غرض سے آ رہے ہیں۔

۴ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو دس بجے اور ۲ بجے دن کو یوم اُردو کے سلسلہ میں دو جلسے ہونگے جنکی صدارت پروفیسر آل احمد صاحب سرور کرینگے۔ مقالات پروفیسر احتشام حسین صاحب رضوی، پروفیسر طاہر فاروقی صاحب، جناب بشیر احمد صاحب علوی، حضرت شوکت تھانوی پڑھیں گے۔

مقامی شعراء کے علاوہ باہر سے شعراء بھی شرکت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔

پروفیسر اویس احمد صاحب ادیب نہایت زبردست جدوجہد کے ساتھ انتظامات میں مصروف ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ یہ جلسہ نہایت کامیاب ہو گا۔

جنرل کونسل کانپور مزدور سبھا

کانپور مزدور سبھا کی جنرل کونسل کی میٹنگ مورخہ ۲۸ر دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے دن کو حلک ہال میں زیر صدارت رام پرشاد منعقد ہوئی جسمیں مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے۔

نمبر۱ رزولیوشن کے ذریعہ مزدوروں کے کام کے گھنٹے بڑھائے جانے کی سخت مخالفت کرتے ہوئے یہ مانگ کی گئی کہ آٹھ گھنٹے مزدوروں سے کام لیا جائے اور موجودہ تنخواہ سے ڈیوڑھی تنخواہ اور سال میں تین مہینہ کی تنخواہ بونس میں دیجاوے۔

نمبر۲ تجویز کے رو سے پنچایت کے فیصلہ کو منظور کر لیا گیا۔

نمبر۳ رزولیوشن کے ذریعہ مزدوروں سے مل کے اندر زبردستی چندہ لئے جانے کی سخت مذمت کی گئی۔

نمبر۴ تجویز کے رو سے سرکار کے اس رخ کی مذمت کی گئی جو اس نے مزدور سبھا کے ملنے کے بارے میں کیا ہے۔

نمبر۵ ریزولیوشن کے ذریعہ مکانوں کے کرایہ بڑھایا جانے کی مخالفت کی گئی۔

نمبر۶ آل انڈیا ٹریڈ یونین کے سالانہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ڈیلیگیٹ چنے گئے۔

رام پرشاد صدر۔ محمد صدیق انصاری جنرل سکریٹری کانپور مزدور سبھا۔ ڈاکٹر رضا۔ عبدالغفور۔ ہری ہر ناتھ شاستری سورج پرشاد اوستھی۔

نمبر۷ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کے جلسے میں پیش ہونے کے لئے روس کے ساتھ ہمدردی کا ریزولیشن پاس ہوا۔

نمبر۸ لکشمی رتن کاٹن مل کے ماہواری تنخواہ کے بانٹے جانے کی مخالفت کی گئی اور مل کے مالکوں کو مشورہ دیا گیا کہ دوسرے ملوں کی طرح پندرہ یوم کے اندر تنخواہ بانٹ دیجایا کرے۔

مسلم کلب ٹپکاپور

ادبی ذوق رکھنے والے حضرات کی توجہ مسلم کلب کی بگڑی ہوئی حالت اور کس مپرسی کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اگر اس وقت ذرا سی بھی ڈھیل ڈالی گئی یا کاہلی برتی گئی تو ٹپکاپور کا یہ واحد ادبی مرکز جو کسی زمانہ میں نمایاں ادبی خدمات انجام دے چکا ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیگا۔

مجھے امید ہے کہ ادبی ذوق رکھنے والے حضرات کی ادنیٰ توجہ سے یہ ادبی مرکز نقصان سے محفوظ ہو سکتا ہے۔

(سید اشتیاق حسین رضوی)

نوجیون لائبریری

یکم جنوری کی رات کو نوجیون لائبریری کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ملازمان کو گرانی کا الاؤنس دینا طے کیا گیا اور مسٹر جی۔ بی۔ نگم اڈیٹر مقرر کئے گئے۔ اور ڈاکٹر ایس۔ این سکسینہ ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر منتخب کئے گئے۔

خطابات

نئے سال کی خوشی کے سلسلہ میں کانپور میں صرف مندرجہ ذیل دو حضرات کو رائے صاحب کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے

۱۔ پنڈت اجودھیا پرشاد پاٹھک سی۔ آئی۔ ڈی انسپکٹر پولیس۔

۲۔ ڈاکٹر ایس۔ سی شوم میڈیکل افسر و انچارج اُرسلا ہارسمین اسپتال

صدمات

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ ۲۶ر دسمبر کو سید احمد حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ ممبر کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ اور مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ ہم کو اس صدمہ میں دونوں حضرات کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحومہ کی روح کو تسکین عطا فرمائے۔

ماتمی رزولیوشن

۲ر جنوری کو کانپور امپروومنٹ ایمپلائز ایسوسی ایشن نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے:-

یہ ایسوسی ایشن سید احمد حسین صاحب بی۔ اے ممبر کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی بیوی کی بے وقت وفات پر اپنے افسوس اور انکے خاندان کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور خدائے تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ مرحومہ کی روح کو تسکین عطا فرمائے۔

جنگ ہندوستان کے دروازے پر

سر الفریڈ واٹسن نے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ ہندوستان اب یہ جانتا ہے کہ وہ لڑائی میں شامل ہے کیونکہ لڑائی اس کے دروازہ پر ہے۔ ہندوستان یہ جانتا ہے کہ کل یا اگلے ہفتہ جاپانی بمبار کلکتہ کے اوپر پہنچ سکتے ہیں اور جاپانی ہوائی جہاز بنگال کی کھاڑی میں جہازوں پر زبردست تباہی ڈھا سکتے ہیں۔ اونچے خیال کے ہندوستانی وطن بھگتوں نے کبھی اس واقعہ کو نہیں چھپایا کہ وہ ہندوستان کو سلطنت جاپان میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ امر طے شدہ ہے کہ ہندوستان کے بارے میں جاپان

سبد گل

۱۹۴۱ء کو الوداع

جاتے جاتے حضرت آپ نے بھی اپنے پیشتر کی طرح دنیا کو بہت دکھ دے، بہت کچھ الٹ پلٹ کی اور بہت کچھ اپنے وارث کے لئے چھوڑ دی ممکن ہے کہ آپ کا وارث اس کام کو مکمل کر دے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس کام کو اپنے بعد آنیوالے کیلئے چھوڑ جائے۔ بہرحال آپ کو الوداع کہتے وقت ہم آپ کا ذرا بھی شکریہ نہیں ادا کرنا چاہتے۔ کیونکہ آپ نے دنیا کو نیم بسمل کر کے چھوڑ دیا ہے۔ ایسا پور وار بھی نہیں کیا کہ پرانا نظام ختم ہو کر نئے نظام کی بنیاد پڑ جاتی۔

آپ ابتدا میں تو مشرق کے لئے نہایت منحوس ثابت ہوئے۔ وسطی زمانہ میں اسلامی ملکوں پر آپ نے مصیبت ڈھائی اور اب "چلتے چلاتے" مشرقی ایشیا پر قیامت نازل کر دی۔ آپ کے کارنامے کہاں تک بیان کئے جائیں کیونکہ ان تینوں ابواب میں سے ہر ایک بجائے خود ایک مستقل تصنیف کا محتاج ہے۔

فارسی کی ایک مختصر سی حکایت ہے کہ ایک کیڑے سے پوچھا گیا کہ تو کیا چاہتا ہے کہ تیری پیٹھ سیدھی کر دی جائے یا اوروں کی پیٹھ بھی تیری طرح کر دی جائے تو اس نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ دوسروں کی پیٹھ بھی میری طرح ٹیڑھی کر دی جائے تاکہ ابتک وہ جس نظر سے مجھے دیکھتے رہے ہیں اسی نظر سے میں بھی انہیں دیکھوں۔

بس یہی حال اپنا ہے۔ اگرچہ اس سال ہندوستان والوں کے مطالبے منظور نہیں ہوئے لیکن تسلی یہ ہے کہ ہٹلر کے منصوبے بھی پورے نہیں ہوئے نہ وہ حضرت روس کو فتح کر سکے نہ برطانیہ پر ہی دھاوا بول سکے اور نہ کوہ قاف میں گھس کر ہندوستان میں ہی داخل ہو سکے۔

آپ نے امریکہ کو بھی نہ چھوڑا۔ خیال تھا کہ وہ سات سمندر پار ہے اسلئے کم از کم آپ کے دور میں تو وہ محفوظ رہ جائے گا لیکن آپ کہاں بخشنے والے تھے۔ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ اپنے دور میں دنیا کے ہر ایک بڑے ملک کو جنگ میں داخل کر کے رہوں گا وہی ہوا

مگر ایک بات ہے برطانیہ کو آپ نے خوب بچایا۔ ہونے کو تو پارلیمنٹ کے ایوان شاہی محل برٹش میوزیم ویسٹ منسٹر وغیرہ کی تباہی ہوئی لیکن جرمنوں کا حملہ برطانیہ پر نہ ہو سکا۔ ہوتا بھی کیسے۔ سمندری طاقت تو تھی نہیں ہوائی باتوں سے کیا ہوتا ہے برطانیہ کی حکومت ابتک لہروں پر قائم ہے۔

آپ نے اپنے دور میں ایک حیرت انگیز واقعہ بھی دکھایا۔ یعنی روس اور جرمنی میں جنگ کرا دی۔ یہ آپ ہی کا کام تھا ورنہ کسی کو خواب میں بھی یہ خیال نہ تھا۔ بعض انیونی ایسا تو کہتے تھے کہ جب جرمنی برطانیہ کو فتح کر لیگا اور روس سے حصہ بانٹ کی نوبت آئیگی تب جرمنی اور روس میں جنگ ہوگی۔ مگر ان حضرات کو ہٹلر کی بدد ماغی کا پوری طرح علم نہ تھا

ترکی والے آپکا جتنا بھی شکریہ کریں وہ تھوڑا ہے کیونکہ بڑے مدبروں، مفکروں، انجینئروں، نجومیوں وغیرہ کی یہی رائے تھی کہ اس سال ترکی جنگ میں کودے بغیر نہ بچیگا۔ مگر عصمت انونو اور ان کے ملک پر آپ خاص طور سے مہربان تھے۔ اس لئے ابکی سال تو چھوٹ بچ گئی۔ آئندہ کا خدا مالک ہے۔

اگر گاندھی جی سے آپ نے کانگریس کی رہنمائی چھین لی تو مسٹر جناح کو یہ داغ دیا کہ آسام اور بنگال کی وزارتیں جنہیں لیگ کا یا کم از کم لیگی وزیر اعظموں کا قبضہ تھا لیگ کے ہاتھوں سے نکل گئیں بنگال میں تو کولیشن وزارت بن گئی اور آسام کی وزارت حضور گورنر صاحب کے دست راست میں براہ راست آگئی بیچارے مسٹر جناح اگر وائسرائے ہند کی اگست کی پیشکش منظور نہ کرتے تو اور کیا کرتے۔

ادب لطیف

موت

(از جناب دلباغ رائے تلی آغ جنڈیالوی) ماخوذ گیتانجلی

(مہاکوی ٹیگور کی ہنگامہ خیز نظم کا ترجمہ)

(۱) موت! وہ تو میرے در کی نوکر ہے،
نامعلوم سمندروں کو ٹاپتے پھاندنے کے بعد اس نے
میرے در پر دستک دی ہے۔

(۲) رات اندھیری ہے اور میرا دل خوفزدہ، مگر
پھر بھی میں لیپ کو ہاتھ میں لے کر جاؤں گا، اور اپنے
مکان کا دروازہ کھول کر اسے خوش آمدید کہوں گا۔
یہ اُس خداوند عالم (جل شانہ) کی ایلچی ہے جو میرے
در پر کھڑی ہے۔

(۳) میں ہاتھ جوڑ کر،
اور آنسو بہا کر،
اُس کی پرستش کرونگا۔
اتنی پرستش!
کہ میں اپنے دل کے بیش بہا خزانے کو اس کے قدموں
پر ڈال دونگا۔

(۴) میری زندگی کی صبح پر اپنا ایک دھندلا سا نقش
چھوڑ کر اور میرے سب پیغامات کو لیکر،
وہ چلی جائے گی۔
اور میرا بیکس لاچار تنہا جسم میرے ویران گھر میں
آخری قربانی
یعنی
اس کی نذر دنیا دیکھنے کیلئے رہ جائے گی

مجھے معلوم ہے کہ وہ دن آئیگا جب میری آنکھیں
تماشا کرنے سے محروم ہو جائیں گی۔ اور زندگی ہی چپکے
سے میری آنکھوں پر پردہ ڈالکر چھٹی لے لیگی۔

(۵) تاہم ستارے رات بھر جاگا کریں گے۔
اور صبح اپنے معمول کے ساتھ ہوگی۔ اور یکے
بعد دیگرے اُبھرتی ہوئی سمندر کی لہروں کے گنگنانے پر
گھنٹے دکھ اور سکھ کا نظارہ کرنے کیلئے گذرتے جائیں گے۔

(۶) جب میں اپنے وقت آخرت کا خیال کرتا ہوں۔
تو ان لمحوں کی حد بندیاں منتشر ہو جاتی ہیں۔ اور میں
موت کی روشنی میں دنیا کی لاپرواہی کے خزانے دیکھتا ہوں
اس کا (موت کا) زندگی کا کمتر درجہ بھی نایاب ہے
اور اسکی بُری سے بُری زندگی بھی نادر ہے،

سنگاپور میں بمباری کے بعد مارشل لا

واشنگٹن ۳۱ر دسمبر۔ فلپائن میں لڑائی بہت نازک مرحلہ پر پہونچ گئی ہے۔ امریکہ کے جنگی محکمہ کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپانی فوجیں فلپائن کی راجدھانی منیلا سے صرف ۲۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ امریکن فوجیں برابر پیچھے ہٹ رہی ہیں جاپانی ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی مدد سے بڑے سخت حملے کر رہے ہیں۔

سنگاپور پر جاپانی ہوائی جہازوں کے پے درپے چار حملوں کے بعد وہاں مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے خیال ہے کہ کرفیو آرڈر جاری کر دیا جائے گا۔ امن کو خطرہ میں ڈالنے والوں کو، غداروں کو اور دشمن کو مدد دینے والوں کو سخت سزا دی جائے گی۔ خاص خاص سڑکیں ٹریفک کے لئے بند کر دی جائیں گی۔ ملایا میں جاپانی زبردست ہوائی سرگرمی دکھلا رہے ہیں۔ انہوں نے کوانٹن کے ہوائی اڈوں پر سخت بمباری کی۔

کینیڈا میں جبریہ بھرتی

لندن ۳۱ر دسمبر۔ جرمن ریڈیو کا ایک اور بھی اعلان ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ مسٹر چرچل کینیڈا پہونچکر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں جبری بھرتی کا قانون جلد از جلد رائج کر دیا جائے۔

عالم نسواں

شوہر پرستی

محترمہ سرسوتی دیوی صاحبہ نیو دہلی

میں نے اکثر بہنوں کو اپنے شوہر کی بدگوئی کرتے سنا ہے لیکن میں ان سے دریافت کرتی ہوں کہ دنیا میں بغیر مرد کے کبھی عورت کچھ کر سکتی ہے یا آجتک کسی عورت نے مرد کے بغیر کچھ کیا ہے۔ جس طرح ایک گاڑی بلا دونوں مساوی پہیوں کے چل نہیں سکتی اسی طرح یہ دنیا داری بھی خاوند اور بیوی کے مساوی تعلقات کے بغیر نہیں چلائی جاسکتی۔

ان دنوں مساویانہ تعلقات کے بہت غلط معنے لئے جاتے ہیں [illegible] کے یہ معنے نہیں کہ اگر خاوند گھر سے چار گھنٹے [illegible] بیوی بھی ضرور چار گھنٹے غیر حاضر ہو جائے [illegible] خاوند دس روپیہ خرچ کرے تو بیوی بھی [illegible] ہی روپے صرف کر دے۔ بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ بیوی ہر طرح فرمانبردار ہوتے ہوئے اپنے خاوند کی دنیاوی معاملات میں مدد کرے۔ بہت کم مرد ایسے ہوتے ہیں جو گرہستی کی پیچیدہ باتوں کو سمجھ سکیں۔ یہ بیوی کا فرض ہے کہ اپنے مالکوں کو دنیا کی نشیب و فراز سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتی رہے۔ اس کی کمائی کو خانہ داری میں بہترین طریقہ سے صرف کرے۔ مثل مشہور ہے کہ عورت سوئی کی نوک سے گرہستی کو برباد کر دے تو تباہ ہو جاتی ہے اور مرد پھاوڑے سے بھی دولت گھر سے باہر نکالے تو بھی ختم نہیں ہوتی۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ عورت کی لاپرواہی اور فضول خرچی کا اثر بچوں پر پڑتا ہے اس لئے لڑکے اور لڑکیاں بھی والدہ کی عادت وراثت میں پاکر ویسے ہی نکلتے ہیں جس کا نتیجہ تباہی ہوتا ہے۔ اگر شوہر نالائق بھی ہو تو عورت اپنی قوت ارادی کو کام میں لاکر اسے قابل بنا سکتی ہے۔ کالیداس جی اس قدر مشہور ہوئے [illegible] کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے گئے اور دنیا میں مثال قائم کر دی۔ بلومنگل جی عورت کی وجہ سے سورداس ہوئے۔ اور اپنے کو چوٹی کے بھگتوں میں شمار کرا دیا۔

یہ شوہر پرستی کا پہلا اور مقدم اصول ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ خاوند اور بیوی کے درمیان جھگڑا کیوں ہوتا ہے۔ جھگڑے کی وجہ کیا ہو جاتی ہے۔ جہاں تک میں نے اس بات کا پتہ لگایا ہے۔ اسی فیصدی عورتوں کا قصور پاتی ہوں۔ عموماً جھگڑا اچھے کپڑوں پر زیورات پر یا خاوند کی غیر حاضری پر اور عورتوں کی بیوقوفی پر ہوا کرتا ہے۔ مگر یہ باتیں ایسی نہیں جو یک لخت دور ہو جائیں کپڑوں اور زیورات پر جھگڑا کرنا فضول ہے۔ یہ تو ایک ایسی بات ہے جس کے لئے عورتوں کو کبھی بھی بضد نہ ہونا چاہئے۔ عورتوں کی زیبائش جو کچھ بھی ہے وہ خاوند ہے۔ اگر مرد باہر زیادہ رہتا ہے تو کیا ہرج ہے رہنے دیا جائے جھگڑے کی کون سی بات ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ خود سمجھ جائے گا اگر ایسا نہیں ہوتا تو ان باتوں کا سمجھانا بھی عورتوں کے ہی ہاتھ میں ہے۔ مگر اس میں ڈھنگ کی ضرورت ہے۔ جلد بازی کی نہیں۔ اگر وہ تمام روپیہ صرف کر ڈالتا ہے تو کر ڈالنے دو۔ اس وقت نہ روکو بلکہ وقت اور موقع دیکھ کر سمجھاؤ (غصہ کی حالت میں مرد کا سامنا کرنا خطرناک ہے۔ وہ پاگلوں کی طرح عقل سے خارج ہوتا ہے) اس معاملہ پر عورت کو خدا کی ذات پر بھروسا رکھنا ہی لازم ہے۔

سماترا میں جاپانی فوج اُتر گئی

لندن ۲۹ر دسمبر۔ سماترا کے جزیرے پر بھی جاپانیوں نے چھاتہ فوج اتار دی ہے۔ ڈچ انڈیز میں یہ جزیرہ بہت بڑا ہے اور اسکی فوجی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ برطانی ملایا کے پیچھے لیکر دکھن تک پھیلا ہوا ہے۔ ملایا اور سماترا کے درمیان ملاکا کی نہر ہے جو ایک جگہ مشکل سے پچاس میل چوڑی ہے۔ اگر سماترا میں جاپانیوں کو قدم جمانے کا موقع مل گیا تو سنگاپور اور خطرے میں پڑ جائیگا۔ جو سماترا کے پوربی کنارے سے صرف سو یا سوا سو میل دور ہے۔

بچوں کی دنیا

حشمت منزل

بچو! آج کی صحبت میں ہم تمہارے سامنے ایک ایسی عمارت کے حالات بیان کرتے ہیں جو فرانسیسی طرز کی عمارت ہے:-

یہ موضع کھگانوں ضلع جونپور میں ایک قدیم عمارت سلاطین مشرقی کے زمانہ کی ہے۔ یہ عمارت چونے اور پتھر کی ہے اگرچہ یہ قدیم دو منزلہ عمارت ہے لیکن طرز عمارت فرانسیسی اور قدیم مشرقی ہے۔ سامنے سے یہ عمارت گول ہے۔ اس میں متعدد کمرے ہیں۔ جو بہت خوشنما ہیں اوپر کے حصہ عمارت میں بھی تین کمرے ہیں اور ان کمروں کے آگے ایک سائبان ہے جس میں تین ستون کا ایک ستون بنا کر استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے آگے بڑے بڑے پتھر نصب کئے گئے ہیں۔ جن پر ایرانی طرز کی انگوری بیل ہے یہ عمارت بہت بلند ہے اس سے ملا ہوا ایک امام باڑہ ہے۔ جس پر بہت بڑی جائداد وقف ہے اگرچہ یہ چھوٹا امام باڑہ ہے مگر خوشنما ہے۔

کینیڈا کی پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

اوٹاوہ ۳۰ر دسمبر کینیڈا کی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ کینیڈا کی فوج حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک اور اہم پوزیشن پر کھڑی ہوئی ہے۔ جب حملہ کا موسم آئے گا وہ مقابلہ کرے گی اور وہ دشمن سے ایسا سخت مقابلہ کرے گی کہ دنیا نے ایسی خوفناک لڑائی نہیں دیکھی ہوگی۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ اگر فرانس کی ہار کے بعد انگلینڈ پر حملہ ہو جاتا تو تین ہفتہ کے اندر ہی انگلینڈ کا کچومر نکل جاتا۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ سلطنت برطانیہ اور امریکہ ہالینڈ کی مدد کریں گے۔ ہم سب ملکر جاپان سے لڑیں گے۔ ہم کو ملکر مصیبتیں اٹھانی ہیں۔ اور ملکر ہی "فتح" حاصل کریں گے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ہم اپنی تیاریوں میں ذرا بھی کمی نہیں کریں گے۔ نہ ہم صلح کی بات چیت کریں گے۔ اور نہ کسی قسم کا دب کر سمجھوتہ کریں گے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ دشمن کی طاقت بہت زیادہ ہے۔ ہم ایک لمحہ کیلئے بھی اپنی کوششوں کو ڈھیلا نہیں کر سکتے۔ ہمارے دشمنوں نے ہمہ گیر لڑائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کو یقین رکھنا چاہئے کہ انکو مل جائیگی۔

لیبیا کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ اس وقت وہاں اجدابیا میں لڑائی ہو رہی ہے۔ ہمیں اس کے نتیجہ کے بارے میں پہلے سے کوئی پیشگوئی نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن ہمیں بھروسا ہے کہ نتیجہ اچھا ہی نکلے گا۔ روس میں جو واقعات پیش آ رہے ہیں وہ بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن سب سے اہم واقعہ یہ ہے کہ یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ کی مضبوط ری پبلک لڑائی میں شامل ہو گئی ہے اور وہ اس طریقہ پر شامل ہوئی ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ موت یا "فتح" حاصل کرکے ہی لڑائی سے الگ ہو سکتی ہے۔

لڑائی کے تین دور ہمارے سامنے ہیں اول وہ دور ہے جس سے ہمیں اپنی تیاریوں کو مستحکم اور مکمل کرنا ہوگا اس دور میں بڑی بڑی لڑائیاں ہونگی لیکن ہم مقابلہ جاری رکھیں گے۔ اور اپنی طاقت بڑھاتے رہینگے اور اپنی ہوائی اور سمندری طاقت میں زبردست اضافہ کریں گے۔ اور اپنی فوجوں کے لئے ہتھیار بنائینگے اس دور میں ممکن ہے کہ کچھ علاقے ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں۔

دوسرا دور وہ ہوگا جس میں ہم اپنے کھوئے ہوئے علاقوں کو واپس لینگے۔

تیسرا دور وہ ہوگا جب کہ ہم اپنے دشمنوں کے ملکوں پر حملہ کریں گے۔

چنگکنگ ۲۹ر دسمبر چین اور برما کے درمیان ہوائی رستہ کا افتتاح کیا گیا اس سلسلہ میں [illegible] چنگکنگ سے اعلان کیا گیا

پردۂ فلم

"بمبئی ٹاکیز کا جھولا"

اگر کوئی شخص بمبئی ٹاکیز کی تمام فلموں کا جائزہ لینے کی کوشش کرے تو وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہونچے گا کہ بمبئی ٹاکیز نے فلمی دنیا میں جو قدم بھی اٹھایا ہے۔ ترقی کی طرف اٹھایا ہے۔ بمبئی ٹاکیز نے منظر نگاری کا جو معیار پیش کیا ہے وہ آجتک کسی فلم کمپنی کو نصیب نہیں ہو سکا بمبئی ٹاکیز کی ہر فلم میں یہ خوبی موجود ہوتی ہے کہ اگر آپ اس کا ایک معمولی سا حصہ بھی کاٹ دیں تو فلم میں "خلا" سا پیش ہو جائے گا۔ بمبئی ٹاکیز کی فلموں کو ملک کا ہر طبقہ بھی پسند کرتا ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں تکنیک کی انتہائی بلندی بھی ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ سادگی بھی۔

محبوب کی تصویر روٹی

محبوب نیشنل اسٹوڈیو میں آجکل روٹی تیار کر رہے ہیں روٹی زمانہ حاضرہ کی کس قدر اہم تصویر ہے اس کا اندازہ اس اطلاع سے ہو سکتا ہے جو اسی ہفتہ ہم کو موصول ہوئی ہے۔ فلمی صنعت کے ایک ماہر بمبئی سے لکھتے ہیں:-

اس وقت ہندوستان میں جتنی بھی فلمیں تیار ہوتی ہیں وہ کہانیاں ہیں لیکن روٹی ایک بولتا ہوا فلسفہ ہے جسے کاؤنٹ ٹالسٹائی کے فلسفہ کو نیشنل اور محبوب نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ تصویر فلمی صنعت کا لاجواب شاہکار ثابت ہوگی۔

"ماروی" یا "میری دنیا"

نیشنل آرٹسٹس کا پہلا رومانی فلم ہندوستان کے مشہور کریکٹر ایکٹر مظہر خاں کی ڈائرکشن میں بڑی سرعت کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہونچ رہا ہے بیرونی مناظر لئے جا چکے ہیں۔ فلم کے گانوں کی صدابندی کی جا چکی ہے۔ اور اب مظہر خاں بڑی سرگرمی کے ساتھ اندرونی مناظر کی فلم بندی کر رہے ہیں۔

عمر ماروی سندھ کی سب سے زیادہ مشہور داستان عشق ہے جسے ہندوستان کے سب سے بڑے کریکٹر ایکٹر مظہر خاں پردۂ سیمیں پر پیش کر کے محبت، رواداری اور صلح و آشتی کا پیغام ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک پہونچانا چاہتے ہیں۔ "ماروی" یا "میری دنیا" میں مظہر خاں نہ صرف ایک اداکار کی حیثیت سے پردہ پر دکھائی دیں گے بلکہ پس پردہ آپ کی ڈائرکشن کی جھلک بھی نظر آئے گی۔

روسی چھاتہ باز فوج

ماسکو ۳۰ر دسمبر۔ اخبار ریڈ اسٹار کی اطلاع ہے کہ روسی چھاتہ باز فوجیں جرمن صفوں کے پیچھے اُتر گئیں۔ انہوں نے اہم جرمن لاریوں کو آگ لگا دی اور ایک موٹر دستے پر چاروں طرف سے گولیاں برسائیں اور جرمنوں کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔

جاپان اور روس کے تعلقات

ٹوکیو ۲۹ر دسمبر۔ اس وقت جاپان اور روس کے درمیان تعلقات خوشگوار ہیں اور ہم ان سے بالکل مطمئن ہیں، یہ ہے وہ رائے جو جاپان کے سرکاری نمائندے مسٹر سایوکی کان نے ظاہر کی۔ نمائندے نے مزید کہا کہ دونوں ملک ناطرفداری کے معاہدہ کی پابندی کریں گے۔

رنگون پر ۸۰ ہوائی جہازوں کا حملہ

۲۵ر دسمبر کو رنگون پر جاپانی ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا تھا اس کے متعلق امریکن ہوابازوں نے بتلایا ہے کہ اس حملہ میں ۸۰ جاپانی ہوائی جہازوں نے حصہ لیا جس میں سے ۲۶ کو برباد کر دیا گیا۔

زرعی اقتصادیات کی کانفرنس

پونہ ۲۹ر دسمبر سر ٹی۔ جے رنگو اچاریہ دیوان اُدیپور کی صدارت میں آج شام کو ہندوستانی زرعی اقتصادیات کی کانفرنس کا تیسرا اجلاس شروع ہوا جس میں ۶۰ سے زیادہ ڈیلی گیٹ شریک تھے۔

اقوال زریں

جو شخص عقل کی تلاش کرتا ہے وہ عقلمند ہے۔ جو سمجھتا ہے مل گئی وہ بے وقوف ہے۔

جو شخص قسم کھا کر وعدہ کرتا ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہوتا

کسی کے گھر جاؤ تو آنکھ اور زبان قابو میں رکھو۔

جو کام خود کر سکتے ہو، دوسروں پر مت چھوڑو۔

ہر کام کیلئے وقت مقرر کرو، جو لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں وہ سدا خوشحال رہتے ہیں۔

جس میں غصہ موجود رہتا ہے وہ کبھی کامیابی کا دروازہ نہیں کھٹکھٹا سکتا۔

افراط و تفریط سے دور رہ کر اعتدال کی راہ پر چلو ہمیشہ باہمت رہو۔

جب شراب اندر داخل ہو جاتی ہے تو عقل باہر چلی جاتی ہے۔ یہی حال دیگر منشیات کا ہے اس لئے نشہ آور چیزوں کے عادی مت ہو۔

دوسروں کے حق مت چھینو، اس سے تمہارا حق محفوظ ہوگا۔

موج تبسم

حامد۔ شہر میں ایک باکمال شعبدہ باز آیا ہوا ہے نہایت صفائی کے ساتھ روپیہ غائب کر دیتا ہے۔"
محمود۔ یہ کونسے کمال کی بات ہے۔ میری بیوی میری پوری تنخواہ غائب کر دیتی ہے۔"

وکیل۔ (منشی سے) میں بارہا اس چیز کا تجربہ کر چکا ہوں کہ تم اول درجے کے دروغ گو انسان ہو۔"
منشی۔ عزت افزائی کا شکریہ۔ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے اول درجہ کا دروغ گو مجھے ظاہر کر کے اپنا ہم پلہ بنا دیا۔ حالانکہ میں آپ کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ خود آپ کو معلوم ہے کہ میں نے کبھی عدالت میں کھڑے ہو کر جھوٹ نہیں بولا۔ بہرحال میں ایک شکر گذار ہوں۔

بشیر۔ دوست تمہاری بیوی بڑی خوبصورت ہے۔ اسکی آنکھوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے نشہ پی رکھا ہو۔"
نذیر۔ جی ہاں آپنے فقط آنکھیں دیکھی ہیں۔ لیکن آپکو میری بیوی کی زبان کا تجربہ نہیں ہے، اسکی آنکھوں میں نشہ ہے

شوہر۔ بیوی میری صحت دن بدن گرتی چلی جا رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب میں زیادہ مدت تک زندہ نہیں رہ سکوں گا۔"
بیوی۔ مگر تمہیں چاہیئے کہ بیمہ کی رقم اب پوری پابندی کے ساتھ ادا کیا کرو۔"

دلچسپ معلومات

ویانا کے ایک پناہ گزین سائنسدان نے امریکہ پہنچ کر اپنے ہم پیشہ طبقہ میں حیرت اور تعجب کی ایک لہر دوڑا دی اس شخص نے پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس نے کٹی ایک سر نکال کر دوسرے جسموں پر جوڑ دئیے ہیں۔ جس میں اسکو بڑی حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے انکا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ کسی شخص کو تکلیف پہونچائے بغیر اسکے جسم کے مختلف حصے کسی دوسرے پر کامیابی کے ساتھ جوڑ سکتا ہے اس طرح اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ انسانی عمر خاصی لمبی ہو جائے گی۔

ممالک متحدہ امریکہ کی حکومت نے ایسے دو سو میکانی مگرمچھ یا تیرنے والے دبابوں کا آرڈر دیا ہے جو آسانی کے ساتھ سمندر کی سیر کر سکتے ہیں۔ یہ دبابے بیس فٹ لانبے ۸ فٹ چوڑے [illegible] ہیں ہر ایک میں ۲۰ آدمی آسانی سے بیٹھ سکتے ان دبابوں میں اسلحہ جات توپ مشین گن [illegible] لڑائی کا دوسرا سامان رکھا جا سکتا ہے۔

عدن کے جنگلوں میں ایک قسم کا جانور پایا جاتا ہے جسکا آدھا بدن انسان کی طرح ہوتا ہے وہاں کے باشندے ان کا شکار کرتے ہیں۔

اس بات کے آثار نمایاں ہیں کہ جنگ کے بعد ہم اینٹ پتھر کے مکانات کی بجائے پلائی ووڈ اور روئی کے گھر بنا کر ان میں رہیں گے۔

ہندو یونیورسٹی کا سلور جوبلی کنووکیشن

بنارس، ۲۱ر جنوری ۱۹۴۲ء کو بوقت ۲ بجے دن بنارس ہندو یونیورسٹی کا سلور جوبلی کنووکیشن ہوگا۔ جس میں آنریری ڈگریاں تقسیم کی جائیں گی۔ ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر چانسلر یونیورسٹی صدارت فرمائیں گے۔ مہاتما گاندھی سلور جوبلی کنووکیشن اڈریس پڑھیں گے۔

یو۔پی کے ٹیچروں کی چوتھی کانفرنس

متھرا۔ ۲۹ر دسمبر۔ بورڈ آف ہائی اسکول اور انٹر میڈیٹ ایجوکیشن کے ممبر پروفیسر ستیہ چرن ایم۔اے (الہ آباد) کی زیر صدارت آج یو۔پی کے ٹیچروں کی چوتھی کانفرنس اگروال کالج متھرا کے سندو بائی ہال میں شروع ہوئی اور حاکم علاقہ پنڈت گنگا پرشاد تیواری نے استقبالیہ کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے ڈیلی گیٹوں کا استقبال کیا۔

وزیر اعظم آسٹریلیا کا مطالبہ

لندن ۲۹ر دسمبر بی۔بی۔سی سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر کرٹن وزیر اعظم آسٹریلیا کا اخبارات میں ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مشرق بعید کی صورت حالات کے پیش نظر برطانیہ آسٹریلیا پر کنٹرول ڈھیلا کر دے کیونکہ جنگ نے ایسے حالات پیدا کر دئیے ہیں کہ برطانیہ کی نسبت آسٹریلیا کا امریکہ سے اتحاد اور تعاون ناگزیر ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسٹریلیا برطانیہ سے تعلقات توڑ لینا چاہتا ہے کینبرا سے رائٹر کا تار ہے کہ وزیر اعظم آسٹریلیا نے مشرق بعید کی صورت حالات کے متعلق آسٹریلیا کا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کے لئے مسٹر چرچل کو جو چٹھی لکھی تھی اس کا جواب موصول ہو گیا ہے

محوری طاقتوں کیخلاف کانفرنس

واشنگٹن، ۹ر دسمبر کنیڈا برطانیہ آسٹریلیا ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے نمائندوں سے مسٹر روزویلٹ نے کانفرنس کی اس سے پہلے انہوں نے مسٹر لٹویناف اور امریکہ برطانیہ چین اور ڈچ انڈیز کے نمائندوں سے بھی بات چیت کی صدر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ محوری طاقتوں کیخلاف [illegible] تمام قوموں کی پوزیشن بہت مضبوط ہو گئی ہے۔

افسانہ

ارمانوں کا خون

(از مہر پروین صاحبہ)

دین دنیا کی مشہور فسانہ نگار، خاتون مہر پروین صاحبہ کا ایک بے نظیر افسانہ ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ اس افسانہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ پورا افسانہ صرف چند خطوط پر رکھا ہوا ہے۔ اس افسانہ میں بتایا گیا ہے کہ سوسائٹی کس بیدردی کے ساتھ محبت کرنے والوں کی تمناؤں کا خون کر رہی ہے۔

"بھول نہ جانا"
مینا کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔
کمار کے دل پر مینا کے ان درد بھرے پر تاثیر لفظوں سے چوٹ سی لگی۔
اس نے نظریں اٹھا کر مینا کے چہرہ کی طرف دیکھا مینا سر جھکائے کھڑی تھی۔ اس کی نظریں زمین پر تھیں۔ مگر ان میں آنسوؤں کی دو ننھی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں۔
کمار یہ دیکھکر بیتاب ہو گیا کہ مینا کو کمار کی اس عارضی جدائی کا بھی کتنا ملال ہے۔ اس نے مینا کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔ یہ کیا! تم رو رہی ہو۔ بھلا میں تمہیں بھول سکتا ہوں۔
کمار یہ کہکر کا مینا کچھ بولے۔ مینا نے ہی بولنا چاہا مگر فرط جذبات سے اس کی زبان بند سی ہو گئی۔ وہ خاموش کھڑی رہی۔
کمار نے کہا۔ بس زیادہ سے زیادہ دو تین مہینے پہاڑ پر رہونگا۔ اتنے میں ماں اچھی ہو جائینگی۔ پھر ہم اور تم…. اس کی زبان ٹھٹکی۔ مینا کے چہرے پر حیا کی سرخی دوڑ گئی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ چمکنے لگی۔
ایسا معلوم ہوا گویا بارش کے دوران میں سورج بادل کا نقاب اٹھا کر ہنس پڑا۔
کمار نے خط ختم کر کے قلم ہاتھ سے رکھدیا۔ مینا کا بھولا بھالا مکھڑا اس کی آنکھوں تلے پھر رہا تھا اور کانوں میں اس کی رسیلی آواز گونج رہی تھی۔ "بھول نہ جانا"
اس نے ایک سرد آہ کھینچی اور اپنا لکھا ہوا خط پڑھنے لگا۔ مجھے بھلا دینے والی مینا۔
ایک نہیں، دو نہیں، اکٹھے پانچ خط ایک مہینے میں تمہیں بھیج چکا ہوں۔ مگر تم نے ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ تمہارا بھولا بھالا مکھڑا ہر وقت میری آنکھوں تلے پھرتا ہے چلتے وقت تم نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا تھا۔ کہ مجھے بھول نہ جانا۔ میں تو بیمار ماں کی تیمارداری کرتے ہوئے بھی ایک لمحہ کیلئے بھی تمہیں نہیں بھولا۔ مگر تم نے شاید مجھکو بالکل ہی بھلا دیا۔
جب میں تمہارے خط کا انتظار کرتے کرتے ناامید ہو کر تمہیں تازہ خط لکھتا ہوں تو میرے دل میں یاس کا ایک طوفان اٹھنے لگتا ہے۔ تمہیں بھی میرے دل کی کچھ خبر ہے؟ تمہارے اس قدر لاپرواہ ہونے کے اور جو زندگی کا ہر لمحہ تمہارے ہی خیال میں گذرتا ہے۔ دل تمہاری باتوں، تمہارے وعدوں اور تمہارے خیالوں میں الجھا رہتا ہے۔ اور جسم کا رواں رواں تم میں جذب ہو کر کھو جانے کیلئے تڑپتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔"
خط پڑھتے پڑھتے کمار رک کر سوچنے لگا۔ کمار یہ تم کیا لکھ رہے ہو؟ وہ ایک امیر کبیر کی لڑکی ہے۔ تم ایک معمولی حیثیت کے نوجوان ہو۔ تمہارا اس پر کیا حق ہے۔ کیا کالج میں ساتھ پڑھ لینے سے تم اس کے حقدار ہو گئے ہو؟
کمار کے دل نے عقل کی یہ بحث سن کر دھڑکتے ہوئے کہا۔ حق جہاں حق ہے؛ پریم، یہ ہے سب سے بڑا حق مینا مجھے چاہتی ہے"
کمار کو خیال آیا اس نے میرے پانچ خطوں کا جواب نہیں دیا وہ مجھے بھول گئی۔ اسے ایسا محسوس ہوا گویا در و دیوار ہنس ہنس کر اسے چڑا رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔ وہ تمہیں بھول گئی وہ تمہیں بھول گئی۔
کمار نے لیفا خط اٹھا کر پھاڑ ڈالنا چاہا۔ مگر…. وہ رک گیا۔ یہ خط ادھورا ہی۔ اس نے سوچا۔ اور باقی خط پڑھنے لگا۔
"اگر میری یہی حالت رہی تو بہر ضرور پاگل ہو جاؤنگا

کیا تمہیں میری بالکل بھی پرواہ نہیں۔
اب یہ آخری خط بھیج رہا ہوں۔ اگر تم نے اس کا بھی جواب نہ دیا تو…. میری مینا میرا قلم آگے نہیں چلتا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں کیا کر دوں گا اگر اس خط کا بھی جواب نہ دیا۔
"تمہارا بھلایا ہوا کمار"
کمار کی ماں نے دوسرے کمرے میں سے پکارا "کمار"
"کیوں ماں؟" کمار نے اس کی پٹی کے پاس پہونچکر کہا۔
"پانی دو گھونٹ پانی"
کمار نے ماں کو پانی لا کر دیا۔ ماں نے کٹورا ہاتھ سے لیتے ہوئے دفعتاً رک کر کہا۔ "یہ کیا بیٹا"
"کیا بات ہے ماں"
"بیٹا تمہارا جسم گرم ہو رہا ہے۔ بخار ہے؟"
"نہیں تو"
"نہیں تو کیوں! تمہیں بخار ہے؟"
"ماں تم کو خیال ہے۔ مجھے بخار نہیں ہے۔"
"میرے بیٹے۔ بات نہ چھپا، جا ابھی ڈاکٹر کے ہاں جا۔"
کمار جیسے معمولی حیثیت کے لڑکے سے مینا کی شادی" رائے صاحب نے ناک بھوں چڑھا کر خود سے کہا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ "سر ہیرو سے میں نے نسبت پکی کر دی ہے۔ یہ رشتہ بہت اچھا رہے گا۔"
"یہ اور آیا ہے"
نوکر کی آواز سن کر رائے صاحب نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ بولے۔ خط ہوگا اُسی کا۔
انہوں نے وہ خط لیا اور پھاڑ کر آتش دان کی سلگتی ہوئی لکڑیوں کی گود کے حوالے کر دیا۔
مینا اپنے کمرے میں ملول اور رنجیدہ بیٹھی سوچ رہی تھی۔ وہ خطوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ کیا انہیں خبر ہے کہ یہاں مجھپر کیا بیت رہی ہے! دوسرے شہروں سے مہمانوں کو بلانے کیلئے خط لکھے جا رہے ہیں۔ میری بیاہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں مجھے ان سے چھین کر ایک دوسرے شخص کے حوالے کر دینے کے سامان ہو رہے ہیں۔ کیا انہیں معلوم ہے کہ انکی مینا پر چھاپہ مارا جانے والا ہے۔؟ وہ مجھ سے اتنے بے خبر کیوں ہو گئے۔
مینا دفعتاً گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگی۔ سوچتی جاتی تھی۔ مینا کیا ہوگا۔ اگر کمار نے بیچ بھنور میں تمہارا ہاتھ چھوڑ دیا۔ کیا تم کمار کو چھوڑ سکوگی؟ تم انہیں کیسے چھوڑ سکوگی مینا۔ وہ تمہارے دل میں بس چکے ہیں۔ وہ تمہارے خیالوں میں رمے ہوئے ہیں۔ تم اور ان کو بھلا سکو! ناممکن ہے مگر ـــ
مینا کو خیال آیا۔ انہوں نے میرے پانچ خطوں میں سے ایک کا بھی جواب نہیں دیا۔ اتنی سنگدلی! یہ لاپرواہی ان کی طرف سے!! وہ اپنے انجام کا خیال کر کے تھرا اٹھی۔ کیا مرد اتنے بودے ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنی زندگی میں ایک چھوٹے سے وعدہ کو بھی نہیں نبھا سکتے؟ کمار! کمار! مجھے تم سے یہ توقع نہ تھی۔ کیا تم اتنے جلد بدل گئے۔ کیا تم مجھے بھول گئے۔
مگر مینا کا دل نہ مانتا تھا۔ نہیں کمار ایسے کٹھور نہیں ہو سکتے ماں کی تیمارداری میں لگے ہونے کی وجہ سے فرصت نہ ہوئی ہوگی۔ یہی بات ہو سکتی ہے۔
یہ سوچتے سوچتے کمار کا من موہنا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے مسکرانے لگا۔
مینا نے گھنٹے پر نگاہ ڈالی۔ ڈاک کا وقت گذر گیا۔ آج بھی خط نہ آیا۔
مینا کمار کو شکایتی خط لکھنے بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں اور وہ کمار کو لکھ رہی تھی۔
سنگدل کمار

(باقی بر صفحہ ۵ کالم ایک پیچھے)

اندرونی صفائی کا شکریہ
قبض جاتا رہا اور تندرستی بحال ہو گئی!

اگر آپ کو قبض رہتا ہے جسکے باعث آپ دورد و دماغی پریشانی اور جسمانی قوت کی کمی میں مبتلا ہیں تو آپ کبھی اپنے فرصت کے ایام اور کھیل کود میں خوشی نہیں اٹھا سکتے اور نہ ہی اپنا کام بہترین طریقہ پر انجام دے سکتے ہیں۔ جھاگ دینے والے اینڈ ریوز لیور سالٹ کا ایک گلاس کے باقاعدہ استعمال سے اپنے جسم کی اندرونی خرابی کو دور کر کے قبض سے نجات حاصل کر لیجئے۔ یہ زبان اور منہ کو صاف کرتا ہے پیٹ معدہ اور جگر کے فعل کو درست کرتا ہے اور خون کی صفائی کرنے اور تمام جسم کو قوت دینے کیساتھ ساتھ آہستہ آہستہ مگر مکمل طور پر گردوں کی اصلاح کرتا ہے۔
ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کریں

اینڈریوز لیور سالٹ
ANDREWS
LIVER SALT

جو قوی اور ملین صحت بخش پینے کی چیز ہے اس سے صفائی، ٹھنڈک، تروتازگی اور قوت حاصل ہوتی ہے

قیمت چھوٹے سائز کی گیارہ آنہ
قیمت بڑے سائز کی سوا روپیہ

فلپائن کی حالت پر امریکنوں کی بے بسی

واشنگٹن. پہلی جنوری - امریکہ کے جنگی دفتر کے میں بتایا گیا ہے کہ فلپائن میں جنرل مک آرتھر ں فوجیں ڈٹ مقابلہ کر رہی ہیں مگر ان کی تعداد تھوڑی ہے نئی صفوں کو ترتیب دی جا رہی ہے. جاپانیوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے منیلا کو خشکی پر چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور جاپانی فوجیں منیلا سے صرف چھ سات میل رہ گئی ہیں. ٹوکیو ریڈیو منیلا کے لوگوں سے ہتھیار ڈالنے کی اپیلیں کر رہا ہے.

امریکن سینٹ کی بدیشی کمیٹی کے چیرمین مسٹر ٹام کونیلی نے کہا کہ ہمیں منیلا پر جاپانیوں کے قبضہ کی خبر سننے کیلئے تیار رہنا چاہئے. منیلا امریکہ سے اتنی دور ہے کہ اس کی موثر امداد نہیں کی جا سکتی. بحرالکاہل میں ہمیں جان اور مال اور جہازوں کی تباہی کا خطرہ ہے مگر جب ہماری طاقت مکمل ہو جائے گی تو جیت ہماری ہوگی. معلوم ہوا ہے کہ جاپانی ٹینکوں اور ہوائی جہازوں سے زبردست حملے کر رہے ہیں اور ان کی فوج گنتی میں زیادہ ہے. اس لئے وہ برابر آگے بڑھ رہی ہے اور امریکی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں. منیلا سے ڈاک اور تار کا عام سلسلہ بند ہو گیا ہے. صرف امریکہ کے سمندری محکمہ سے پیام رسانی کا سلسلہ اب تک قائم ہے.

امریکہ کے سمندری محکمہ کے ایک اور اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ پورب میں امریکہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملی ہے کہ منیلا سے امریکی اور فلپینی زخمی سپاہیوں کو "مکس" نامی جہاز پر آسٹریلیا بھیجا جا رہا ہے اس جہاز کو اسپتالی جہاز بنا لیا گیا ہے اور اس پر ۱۹۰۷ء کے عام قاعدے کے مطابق مناسب نشان لگا دیا گیا ہے.

سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مینی جالنسٹن اور ہیمپر امیں حالت جوں کی توں ہے - کل رات سے نئے حملے نہیں ہوئے. اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکی بحری محکمہ جاپان کے سمندری نقصان کے متعلق اسوقت تک کوئی دعوے نہیں کریگا جبتک خبر پکی نہ ہو جائے اس سلسلہ میں جاپان کے رویہ کی تقلید نہیں کی جائے گی.

ہٹلر کا نئے سال کا پیغام

لندن - پہلی جنوری ہر ہٹلر نے اپنی فوجوں کے نام نئے سال کا جو فرمان جاری کیا ہے وہ کل رات ڈاکٹر گوبلز نے ریڈیو پر پڑھکر سنایا اس فرمان میں ہر ہٹلر نے کہا ہے ”

سپاہیو! جس طرح پولینڈ کی لڑائی کے بعد میں نے دشمن کی جانب صلح کا ہاتھ بڑھایا تھا اسی طرح جولائی ۱۹۴۱ء میں مغرب کی لڑائی کے شاندار خاتمہ پر میں نے پھر صلح کی پیشکش کی تھی - پر ... [illegible] دیا گیا اور اسکو ہماری کمزوری کی علامت سمجھا گیا. اس کے بعد جرمنی کے روبرو اس کے سوائے کوئی چارہ کار نہ رہا کہ کمر اور زیادہ مضبوطی سے کس لی جائے اور لڑائی جاری رکھی جائے ۱۹۴۱ء بڑے مشکل فیصلوں اور خونی لڑائیوں کا سال رہا ہے لیکن تاریخ میں یہ سال تمام زمانوں میں سب سے بڑی فتوحات کا سال شمار ہوگا روس کے خلاف لڑائی میں غیر معمولی شکایت کا ذکر کرنے کے بعد ہٹلر نے کہا کہ روس کی لڑائی میں تم نے جو فتوحات حاصل کی ہیں وہ بہت شاندار ہیں.

اب ہم دشمن پر حملہ کریں گے

رنگون ۱۳۱ر دسمبر برما میں برطانیہ کے نئے کمانڈر انچیف جنرل ہوٹن نے برما کے بچاؤ کے انتظامات پر اعتماد ظاہر کیا ہے فوجوں کی کمان لیتے وقت آپ نے کہا کہ میرے زیر کمان جو فوجیں ہیں ان کی مدد سے میں ہر حملہ آور کو پیچھے دھکیل دوں گا.

سنگاپور کا ایک پیغام مظہر ہے کہ سنگاپور ہندوستان اور برما کے تینوں برطانوی کمانڈروں کے اشتراک عمل سے برما کی فوجیں بچاؤ کرنے کے بجائے بہت جلد حملہ شروع کر دیں گی.

سنگاپور پر ہوائی حملہ

سنگاپور. ۳۱ر دسمبر ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ پراک کے مورچہ پر دشمن کا دباؤ کم رہا. برطانوی فوجوں کے گشتی دستے سرگرم ہیں جہاں کہیں دشمن ملجاتا ہے اس سے مڈبھیڑ ہو جاتی ہے. دشمن کے ہوائی جہازوں نے ہمارے سلسلۂ رسل و رسائل پر چھپک چھپک کر حملے کئے.

کیلنتان کے علاقہ میں دشمن کی فوجیں ٹرانگونگ پہونچ گئی ہیں.

سنگاپور کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سنگی ٹپانی پر انگریزی ہوائی جہازوں نے بمباری کر کے آگ لگا دی. یہاں انگریزی ہوائی اڈہ ہے جس پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا ہے.

شہر کالوگا واپس لے لیا

لندن پہلی جنوری. روس کے سرکاری تازہ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے شہر کالوگا جرمنوں سے واپس لے لیا ہے. یہ شہر ماسکو کے مورچہ پر ایک اہم ریلوے جنکشن ہے روسی بیان میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے نوری کرشتی کا ریلوے جنکشن اور کئی اور جگہوں کو واپس لے لیا ہے.

کنیڈا برطانیہ کی مالی مدد کریگا

اوٹاوہ ۳۱ر دسمبر بیان غیر سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی مالی امداد کرنے کے لئے کنیڈا اور برطانیہ میں ایک سمجھوتہ ہونے والا ہے ۳۱ر مارچ ۱۹۴۲ء کو ختم ہونے والے ۱۲ ماہ کے اندر برطانیہ کو اس طرف جو گھاٹا ہوگا وہ تقریباً ۲۰ کروڑ پونڈ کا ہوگا.

لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھوپال کے نمائندے

ناگپور. ۲۶ر دسمبر - آج سہ پہر کو مسٹر جناح کی صدارت میں مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا. جس میں مندرجہ ذیل ممبر شریک تھے.

قاضی محمد عیسیٰ (بلوچستان) راجہ محمود آباد (یوپی) چودھری خلیق الزماں (یو. پی) مسٹر عبدالمتین چودھری

ارمانوں کا خون

(بقیہ صفحہ ۴)

پانچ خط لکھ چکی ہوں. مگر تم نے ایک کا بھی جواب دینے کی بھی تکلیف نہ کی. اف! اتنی بے رحمی!! تم نے اپنی اس سنگدلی پر کبھی غور بھی کیا کہ اس سے تمہاری مینا کا کیا حال ہوگا - میں جانتی ہوں کہ تم ماں کی تیمارداری میں مصروف ہوگے. مگر ایک دو لفظ تو لکھ بھیجے".

اچھا. جیسی تمہاری مرضی.

کمار! آج سے ٹھیک سات دن بعد تمہاری مینا دوسرے کو دیدی جائے گی. تم سے چھین کر کیا پھر کبھی تم اپنی مینا کو پا سکوگے؟ میرا کیا حال ہوگا. تمہارے بغیر یہ بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے. تمہیں تو میری پرواہ ہی نہیں. کمار! مینا کو بچانا ہے تو آجاؤ فوراً.

" تمہاری سماج پر بھینٹ چڑھائی جانیوالی مینا"

کمار کی ماں چل بسیں. کمار کی دنیا اندھیری ہوگئی مینا جیسے بھول گئی. ماں اپنے راستے پر چل پڑیں. اب اس دنیا میں میرا کون ہے؟ تمناؤں کے دونوں ٹمٹماتے ہوئے دیئے بجھ گئے اب زندگی کے راستہ پر اندھیرا ہی اندھیرا ہے.

کمار کو ایسا محسوس ہوا گویا مایوسی کے غراتے ہوئے بھوکے طاقتور چکر بل کھا کے اسے نگل لینے کے لئے اس کی طرف بڑھ رہے ہیں. اس بھنور سے اسے کون بچائے. ماں تو وہ نہیں. مینا؟ وہ بھول بیٹھیں اسے.

"ہاں ہاں." کہتا ہوا کمار اس بستر کی طرف بڑھا. جس پر اب سے دو تین دن پہلے مریض ماں لیٹی تھیں. اس نے دیوانوں کی طرح کہا. "پانی دوں ماں؟" دوائی پی لو" مگر ماں کہاں سے بولتیں. بستر خالی پڑا تھا. کمار پٹی پر سر رکھ کر رونے لگا.

نوکر سامان باندھ چکا تھا. اس نے ماں کی چارپائی پر سے بستر اٹھاتے ہوئے کہا. آپ کو تیز بخار ہے بابو جی ڈاکٹر صاحب کہہ گئے ہیں. جلدی اپنے گھر لے جاؤ. ہم دو بجے کی گاڑی سے روانہ ہوں گے."

کمار نے کچھ سنا کچھ نہیں سنا. اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی شکل میں دل کی آگ بہ رہی تھی.

اسٹیشن پر اس کا ایک دوست کمار کو لینے آیا تھا. کمار نے اس سے کہا. تم یہ سامان گھر لے جاؤ. میں پہلے مینا کے یہاں جاؤں گا."

"کیا کروگے وہاں جاکر"

"کیوں؟" اس کے چہرے کو دیکھ کر کمار نے پوچھا. کمار کا دوست چپ ہوا پھر اس نے کہا. مینا کی تو آج بارات آ رہی ہے." "مینا کی بارات" کمار نے پاگلوں کی طرح کہا. مینا جا رہی ہے مجھے چھوڑ کر؟ کیا مینا جا رہی ہے؟

وہ فوراً اسٹیشن سے مینا کے گھر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا. کئی جگہ کمار ٹھوکریں کھا کھا کر گرا. سارا جسم لہو لہان ہو گیا. مگر اسے جسم اور چوٹوں کی پرواہ نہ تھی. وہ ٹکراتا دھکے کھاتا. گرتے پڑتے بھاگا. چلا جا رہا تھا. اور کہتا جاتا تھا. کیا مینا جا رہی ہے مجھے چھوڑ کر؟ راستے میں لوگ اسے پاگل سمجھ کر ہنسنے لگے. کمار کی رفتار اور بھی تیز ہو گئی. دفعتاً کمار ایک موٹر سے ٹکرا گیا. لوگوں کا ہجوم ہونے لگا. حادثہ ہو گیا. لوگ کہہ رہے تھے - کوئی پاگل سا نوجوان تھا. کچھ کہتا ہوا دوڑا جا رہا تھا.

تھوڑی دور پر ایک بھکاری گا رہا تھا.

"کا ہو کے من کی کو جانے - دنیا کے بے بسی"

مینا کا ڈولا اٹھ رہا تھا. مینا بلک بلک کر رو رہی تھی بولیس موٹر سے کچلے ہوئے کمار کی لاش اٹھوا کر لے جا رہی تھی.

نوروز - نئے سال کا پہلا دن - ہر سال یہ دن آتا ہے اور آپ مہمان نوازی کا پیالہ دوبارہ بھرتے ہیں. چائے کی پیالی پی کر آپ اپنے دوستوں عزیزوں اور رشتہ داروں کو سال نو کی مبارکباد دیتے ہیں. جس طرح ہر روز چائے کا وقت ایک خوشی کا وقت ہوتا ہے اسلئے ہر جشن کے موقع پر چائے خوشی کو بڑھاتی ہے اور دوستی و محبت کا سماں باندھتی ہے

ہندوستانی چائے

ہر بڑے موقع کے لئے بہترین پینے کی چیز

IK.155

انڈین. ٹی. مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے شائع کیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

ترو تازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTONS WHITE LABEL TEA

LIPTON'S TEA GIRL

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

گولڈن ٹاکیز کانپور میں شاندار - چھبیسواں - ہفتہ

جمعہ ۲ر جنوری ۱۹۴۲ء سے

پنچولی آرٹ پکچرز کا سنسنی خیز ڈرامہ

خزانچی

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۲ بجے دن

خاص اداکار

رمولا - منورما اسمٰعیل - درگا کھوٹے

کانگریس بمبئی والے فیصلہ پر قایم رہیگی

اگلا قدم برطانی حکومت پر منحصر ہے

(باردولی۔ ۳۰ر دسمبر) کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج جو ریزولیوشن پاس کیا ہے اسکی پوری عبارت ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

ورکنگ کمیٹی کے گذشتہ جلسے کو پندرہ مہینے ہو چکے ہیں اس اثنا میں دنیا جنگ کے غار میں اور گہری چلی گئی ہے اور اپنے آپکو خود تباہ کرنے کا راستہ اختیار کر لیا۔ کمیٹی کے ممبر جیل سے رہا ہونے کے بعد پھر جمع ہوئے اور انسانی تاریخ کے اس اہم دور میں جو قومی اور بین الاقوامی معاملات پیش آئے اُن پر خلوص کے ساتھ غور کیا۔ اس نازک وقت میں جبکہ پُرانے مسئلوں نے نئی اہمیت اختیار کر لی ہے اور جنگ ہندوستان کی سرحدوں پر پہنچ گئی ہے اور اپنے ساتھ نئے مسئلے لائی ہے۔ کانگریس پر قوم کی رہنمائی کرنے کی ذمہ داری بہت زبردست ہے اور کمیٹی اہل ہند کے تعاون سے اس بوجھ کو شایان شان طور پر سنبھال سکتی ہے۔ کمیٹی نے ان اصولوں اور مقاصد کو جنکی وہ گزشتہ سالہا سال سے حامی ہے سامنے رکھنے کی کوشش کی اور دنیا کے حالات اور آزادی کا لحاظ رکھکر ان پر غور کیا۔ کمیٹی کو یقین ہے کہ نہ صرف ہندوستان کی خاطر بلکہ دنیا کی خاطر بالخصوص عالمگیر مصیبت کے موجودہ زمانہ میں اہل ہند کو پوری پوری آزادی لازما حاصل ہونی چاہیئے۔ کمیٹی کی یہ بھی رائے ہے کہ دنیا کی قوموں کے باہمی تعاون کی بنیاد پر ہی حقیقی امن اور آزادی قائم اور برقرار رہ سکتی ہے کمیٹی نے اپنے بیان مورخہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۳۹ء میں جنگ کے متعلق اپنا رویہ پوری طرح ظاہر کر دیا ہے۔ اس نے نازی اور فسسٹ حملہ کی مذمت کی تھی اور اس شرط پر آزادی اور جمہوریت کے کاز کی امداد کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی کہ جنگ کے مقاصد کو واضح طور پر بیان کیا جائے اور بحالت موجودہ جس حد تک ممکن ہو ان پر عمل کیا جائے۔ اگر آزادی اور جمہوریت مقاصد تھے تو انمیں سامراج کا خاتمہ اور ہندوستان کی آزادی کا اقرار بھی شامل ہونا چاہیئے تھا۔ برطانی حکومت کی طرف سے بعد میں جو اعلانات ہوئے اور اس نے جو رجعت پسندانہ، جابرانہ پالیسی اختیار کی اس سے یہ واضح ہو گیا کہ حکومت نے اپنی سامراجی گرفت کو قائم رکھنے اور زیادہ سخت کرنے اور اہل ہند کو لوٹتے کھسوٹتے رہنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ بے قابو خودسرانہ حکومت کو مضبوط کرنے اور پھوٹ ڈالنے والے اور رجعت پسند عناصر کی حوصلہ افزائی کی پالیسی اختیار کر کے برطانیہ نے ہندوستانی قومیت کی جان بوجھ کر توہین کی۔ کانگریس نے باعزت سمجھوتہ کی جو پیشکش کی اُسے نہ صرف رد کر دیا گیا بلکہ اُن جماعتوں نے جنھیں اعتدال پسند سمجھا جاتا ہے جو عوام کی رائے پیش کی اسکی بھی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔

لہذا کانگریس نے اہل ہند کی عزت اور ابتدائی حقوق کو بچانے اور قومی تحریک کی شائستگی کو برقرار رکھنے کے لئے مجبور ہو کر گاندھی جی سے درخواست کی کہ اس میں آپ کانگریس کی رہنمائی کیجئے مہاتما گاندھی حتی الامکان اپنے مخالف کو تنگ کرنا نہیں چاہتے تھے اور جنگ کے خطرات کے زمانہ میں اس کا انہیں خاص خیال تھا اسلئے اُنہوں نے تحریک ستیاگرہ کو محدود کر دیا۔ اور اُن چنے ہوئے لوگوں کو ستیاگرہ کرنے کی اجازت دی جو آنکی مقرر کی ہوئی آزمائشوں میں پورے اُترے تھے۔ اس ستیاگرہ کو شروع ہوئے ۱۴ مہینے سے زیادہ عرصہ ہو چکا اور تقریباً ۲۰ ہزار کانگریس مینوں نے قید کی مشقت جھیلی اور ہزارہا دوسرے کانگریس مینوں کو جنھوں نے صوبہ سرحد اور دوسرے مقامات پر ستیاگرہ کیا تھا۔ گرفتار کیا گیا۔ کمیٹی گاندھی جی کی رہنمائی اور قوم کی طرف سے جواب کا ادب کے ساتھ قدر کرتی ہے اور یہ رائے ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ اس عرصہ میں گاندھی جی کی رہنمائی سے عوام مضبوط ہو گئے۔ ہندوستان کی آزادی کے معاملہ میں برطانوی حکومت کا مخالفانہ رویہ رہا ہے اور اس نے ہندوستان میں قطعی خودسرانہ حکومت کی حیثیت سے عمل کر کے اہل ملک کے پر دردہ عقیدوں اور جذبات کی توہین کی ہے۔ آزادی اور جمہوریت کا اعتراف اور نہ جنگ کے خطرات اور مصیبتیں اس رویہ اور پالیسی پر اثر انداز ہوئیں۔ اور جو تبدیلیاں ہوئی ہیں اُن کی وجہ سے حالات بد سے بدتر ہو گئے ہیں۔ چند سیاسی قیدیوں کی حالیہ رہائی سے کوئی اہمیت نہیں جن حالات میں یہ رہائی ہوئی اور بعد میں جو اعلانات ہوئے ان سے یہ ظاہر ہو گیا کہ پالیسی میں کسی تبدیلی سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے بہت سے نظربند ابھی تک جیل میں ہیں جنھیں بغیر مقدمہ چلائے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت قید میں رکھا گیا ہے اور انکا قصور صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پکے محب وطن ہیں۔ غیر ملکی حکومت پر قانع نہیں اور ملک کو آزاد کرانے کا تہیا کئے ہوئے ہیں۔ سرکردہ حضرات کی حالیہ گرفتاریوں اور جیلوں میں ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے بھی ظاہر ہے کہ پُرانی پالیسی پر پہلے کی طرح اب بھی عمل کیا جا رہا ہے۔

ہندوستان کے معاملہ میں برطانوی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اسکے باوجود ورکنگ کمیٹی کو عالمگیر جنگ کے تمام واقعات وحالات اور جنگ ہندوستان کے قریب آ جانے کی صورت حالات پر پورا پورا غور کرنا چاہئے۔ کانگریس کی ہمدردیاں لازمی طور پر ان قوموں کے ساتھ ہیں جو حملہ کا شکار ہیں اور اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں لیکن صرف آزاد ہندوستان ہی قومی بنیاد پر ملک کا بچاؤ کر سکتا ہے اور جنگ کے طوفان سے جو زیادہ بڑے وجوہات پیدا ہو رہے ہیں۔ ہندوستان میں سارا پس منظر برطانوی حکومت کی بے انتہا اور مخالفت پر ہے اور انتہائی دوررس وعدے بھی اس پس منظر کو نہیں بدل سکتے اور نہ محکوم ہندوستان اس گستاخ سامراج کی جو فسسٹ خود ہی سے مختلف ہے، رضامندی کے ساتھ امداد کر سکتا ہے۔

لہذا کمیٹی کی رائے ہے کہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۰ء کو بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں جو رزولیوشن پاس ہوا تھا وہ آج بھی قائم ہے اور اب بھی اسی کی رو سے کانگریس کی پالیسی متعین ہے۔

ورکنگ کمیٹی نے سند رجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے:۔

"ورکنگ کمیٹی کو گاندھی جی کا مندرجہ ذیل خط ملا ہے اس میں جو نکتہ اُٹھایا گیا ہے اسکے جواز کو وہ تسلیم کرتی ہے لہذا انھیں اس ذمہ داری سے سبکدوش کرتی ہے جو بمبئی رزولیوشن کی رو سے جس کا گاندھی جی نے حوالہ دیا ہے۔ سونپی گئی تھی۔ ورکنگ کمیٹی گاندھی جی کو یقین دلاتی ہے کہ ان کی رہنمائی میں سوراج حاصل کرنے کے لئے اہنسا کی جو پالیسی بنائی گئی تھی اور جو عوام میں بیداری پیدا کرنے اور دوسرے کاموں میں اسقدر کامیاب ہوئی ہے اسکی کانگریس پابند رہیگی، کمیٹی انھیں یہ بھی یقین دلاتی ہے کہ آزاد ہندوستان میں بھی اہنسا کے دائرہ کو ممکن حد تک وسیع کرنا پسند کریگی۔ کمیٹی کو امید ہے کہ کانگریس میں ان کے مشن کو جاری رکھنے میں جسمیں ستیہ گرہ بھی شامل ہے اسمیں پوری پوری امداد کریں گے۔

صدر کانگریس کے نام مہاتما جی کا خط ذیل میں درج ہے:۔

باردولی ۳۰ر دسمبر۔ ڈیر مولانا صاحب!

ورکنگ کمیٹی میں بحث کے دوران میں میں نے کہا تھا کہ بمبئی ریزولیوشن کا مطلب بیان کر کے میں نے سخت غلطی کی ہے۔ میں نے اس کا یہ مطلب لیا تھا کہ کانگریس اہنسا کی بنیاد پر موجودہ جنگ اور تمام جنگوں میں شرکت کے خلاف ہے۔ مجھے یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ بیشتر ممبر میری اس تشریح سے اختلاف رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اہنسا کی بنیاد پر مخالفت نہیں ہونی چاہئے۔ بمبئی رزولیوشن ایک بار پھر پڑھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اختلاف کرنیوالے ممبر صحیح کہتے تھے اور میں نے اس سے وہ معنی اخذ کئے جو اسکے الفاظ سے نہیں نکل سکتے۔ غلطی معلوم ہونے کے بعد کوشش جنگ کی مخالف تحریک میں ان بنیادوں پر جن میں اہنسا لازمی نہیں ہے کانگریس کی رہنمائی کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔

میں برطانیہ عظمیٰ کے خلاف بدخواہی کی بنیاد پر کوشش جنگ کی مخالفت سے وابستہ نہیں ہو سکتا۔ رزولیو[illegible] تھا کہ اگر برطانیہ ہندوستان کی آزادی کی ضمانت [illegible] گریس اسکی قیمت کے طور پر کوشش جنگ میں برطانیہ کے [illegible] اشتراک عمل کرے گی۔ اگر یہ میرا خیال ہو اور میں حصول آزادی کے لئے تشدد کے استعمال پر یقین رکھوں اور پھر بھی اس آزادی کی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دوں تو میں اپنے آپ کو غیر وطن دوستی کا مجرم سمجھونگا۔ یہ میرا پکا عقیدہ ہے کہ صرف اہنسا ہی ہندوستان اور دنیا کو خودکشی سے بچا سکتی ہے۔ چاہے کوئی جماعت میرے ساتھ ہو یا فرد لیکن اس صورت حالات کے ہوتے ہوئے میں اپنا مشن جاری رکھونگا۔ لہذا آپ براہ نوازش مجھے اس ذمہ داری سے سبکدوش کیجئے جو بمبئی رزولیوشن کے ذریعہ مجھے سونپی گئی تھی۔ میں چُنے ہوئے اُن کانگریس مینوں کے ساتھ جو اہنسا پر (جو میری نظر میں ہے) یقین رکھتے اور میری مقرر کی ہوئی شرطوں پر پورے اُتریں تمام جنگوں کے خلاف پرچار کرنے کی آزادی کے لئے ستیاگرہ کے لئے نہیں لونگا جن کی خدمات کی عوام کی مدد کے لئے ان کے علاقوں میں ضرورت ہے۔

آپ کا مخلص:۔ ایم، کے گاندھی

قومی زندگی اس نازک وقت پر بے فیصلہ نہ رہیں اور نہ ہی کانگریس میں طاقت حاصل کرنے کی خاطر اس پارٹی یا اس پارٹی کا کمزور پیروی کریں۔ جو ایسا کرینگے وہ قوم کیلئے طاقت حاصل کرنے میں بُری طرح ناکام رہینگے۔

کانگریسیوں کو مہاتما گاندھی کی تنبیہ

مہاتما گاندھی نے اخباری نمایندوں سے ایک انٹرویو کے دوران کہا کہ اگر کسی شخص کا یہ خیال تھا جیسے میں خیال کرتا تھا کہ بمبئی ریزولیوشن کے ذریعہ کانگریس کے اہنسا کے اصول پر موجودہ جنگ میں اس کی شرکت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے تو انہیں اب معلوم ہونا چاہئے کہ بمبئی کے رزولیوشن نے بالکل دروازہ بند نہیں کر دیا تھا جیسے کہ اس رزولیوشن میں بیان کیا گیا تھا کہ پونہ کا ریزولیوشن ختم ہو گیا ہے اب اس بات میں شک نہیں کہ وہ ختم ہو گیا ہے لیکن اب کانگریس نے ورکنگ کمیٹی کی وساطت سے یہ صاف کر دیا ہے کہ جنگی سرگرمیوں میں کانگریس کی شرکت کا دروازہ بالکل بند نہیں ہوا اور اہنسا کی بنا پر تو یقیناً نہیں۔ اس دروازہ کا تالہ کھولنے کی چابی زیادہ حد تک برطانی حکومت کے ہاتھوں میں ہے ورکنگ کمیٹی نے نہایت مناسب ڈھنگ سے یہ بتانے سے انکار کیا ہے کہ کن شرطوں پر وہ دروازہ کھل سکتا ہے اس کا دارومدار مختلف حالات پر ہوگا۔ لیکن میری رائے میں سب سے بڑی حالت ہے۔ کئی بار توہین ہونے کے بعد ورکنگ کمیٹی اب کوئی پیشکش کر کے مزید ہتک مول نہ لیگی۔ بہرحال اس کی پوزیشن بالکل واضح ہے ہر شخص جانتا ہے کہ کانگریس کسی چیز کی علمبردار ہے اور وہ کیا چاہتی ہے۔ اس لئے ہر شخص کو معلوم ہونا چاہئے کہ کانگریس اس چیز سے جسکی وہ علمبردار ہے کم کچھ بھی منظور نہ کرے گی۔ اس وقت یہ چیز بالکل نمایاں ہے مجھے ان انگریز دوستوں کی طرف سے جو ہندوستان کی آزادی میں دلچسپی لیتے ہیں اور جو اپنے لوگوں کے محبوب ہیں ایک اثر انگیز بحری تار ملا ہے۔ میں نے اس تار کا جواب نہیں دیا۔ اُنھوں نے مجھے سورگیہ مسٹر اینڈریوز کی وصیت یاد دلائی ہے انکی یاددہانی کا مطلب چاہے کچھ ہو میرا مطلب صرف ایک ہی ہو سکتا ہے چارلی اینڈریوز اور مجھ میں ایک رشتہ جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا تھا یہی تھا کہ ہم جس چیز کو اپنے ضمیر کے مطابق صحیح سمجھتے تھے اُسکے خلاف نہیں جاتے تھے خواہ کچھ ہی ہو۔ اور میں نڈرتا کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس میں میں نے اپنے ضمیر کی رہنمائی میں عمل کیا ہے میں نے مولانا صاحب کو اپنے خط میں واضح کر دیا ہے کہ میرے لئے قطعاً یہ ممکن نہیں ہے کہ میں کسی بھی شکل یا صورت میں شرکت کے دروازے کے کھلے رہنے سے اپنا تعلق رکھوں۔ کیونکہ میری رائے میں اس کا مطلب اس سب کچھ کو ترک کرنا ہوگا جسکے لئے کانگریس گزشتہ بیس یا زیادہ برسوں میں علمبردار رہی ہے میں اس وراثت کو ملک کی آزادی کی خاطر بھی فروخت کرنیکا قصور وار نہیں ہونگا کیونکہ یہ حقیقی آزادی نہ ہوگی۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر کوئی ملک دنیا کے لئے جو آج تشدد کے نیچے ایسی دبی ہوئی ہے کہ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی، کوئی پیغام رکھتا ہے تو وہ ہندوستان ہے جب ہندوستان نے انڈین نیشنل کانگریس کے ذریعہ اہنسا کی پالیسی منظور کی تو جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی کانگریسی کو کبھی یہ خیال نہیں تھا کہ ایک اور جنگ اور ایسی خونی جنگ آئیگی۔ اور اتنی جلدی آئے گی بہرحال ہندوستان کے لئے آزمایش کا وقت آگیا ہے اور میں جو موجودہ بیماری کے لئے جسمیں بنی نوع انسان مبتلا ہے اہنسا کی صلاحیت پر اٹل وشواس رکھتا ہے قطعاً کسی بھی طریقہ سے خواہ وہ بلاواسطہ ہو یا بالواسطہ اپنے آپ کو جنگ میں شرکت سے وابستہ نہیں رکھ سکتا اور اسی وجہ سے میں الگ باہر کھڑا ہوں لیکن کانگریس میں مختلف الخیال مرد اور عورتیں ہیں اور اسلئے کوئی حیرانی نہ ہونی چاہئے۔ کہ ورکنگ کمیٹی ان مختلف الرائے لوگوں کی ترجمانی کرتی ہے۔

کانگریس میں کم سے کم تین جماعتیں ہیں یا تین خیالات کے طبقوں کی نمایندگی کرنے والی جماعتیں ہیں (۱) اقلیت پارٹی جسکا یہ وشواس ہے کہ خالص اور سادہ اہنسا کی بنا پر شرکت نہ جائے (۲) دوسرا جسکا یہ گمان ہے کہ کانگریس کو اہنسا کو اس نکتہ تک نہیں لیجانا چاہئے کہ ہر حالت میں جنگ میں شرکت سے انکار کیا جائے اور تیسرا گروہ وہ ہے کہ جسکے پاس بہت سی دلیلیں ہیں اور وہ دلیلیں بھی اتنی ہی مضبوط ہیں جتنی اقلیت کی رہنمائی کرنے والی اہنسا کی فیصلہ کن دلیل ہے رزولیوشن جو کہ سکریٹری کانگریس ورکنگ کمیٹی نے پریس کو دیا ہے وہ ان تینوں جماعتوں کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ عوام اور کانگریسمین اسے اسی روشنی میں پڑھیں مجھے امید ہے کہ ہر شخص اس حقیقت کی قدر کریگا کہ ورکنگ کمیٹی نے کوئی فیصلہ جلد بازی میں نہیں کیا ایک ایسا رزولیوشن پیش کرنے کیلئے جو اس عظیم قومی سنگٹھن کی شایان شان ہو جسکی یہ نمایندگی کرتی ہے اس نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ اس میں کتنا وقت لگتا ہے۔

میں کانگریسمینوں سے ایک لفظ کہوں گا کہ ان لوگوں کو جو اہنسا پر میری ہی طرح وشواس رکھتے ہیں ڈرنے کی بات نہیں ہے۔ ورکنگ کمیٹی کے اس رزولیوشن سے انہیں نہ صرف مذہبی رائے ہی رکھنے کی آزادی ہے بلکہ اگر اسے کوئی منظور کرنا چاہئے تو اس کا پرچار کرنے کی بھی آزادی ہے وہ کانگریس میں صرف اسوقت تک رہیں گے جب تک کہ کانگریس سے جنگی سرگرمیوں میں شرکت کے لئے نہیں کہا جاتا۔ انہیں تمام کانگریسمینوں کو اپنا ہم خیال بنانے کی آزادی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی اس تبدیلی خیال کا خیر مقدم کریگی لیکن میں کانگریسمینوں کو تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ

فلمی دنیا میں تہلکہ مچا دینے والا امسال رواں کا شاندار شاہکار

مجسٹک سنیما کانپور مین

رام ہال پٹکاپور

جمعہ ۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

ڈائرکٹر — حسنین — کی معرکۃ الآرا تصویر

معصوم

ادا کاران

مکالمہ سید فضل احمد کریم (آئی - سی - ایس)

خزانچی کی هیروئن رمولا، پردیسی کی هیروئن انیس، چترلیکھا کی هیروئن مہتاب نے لاجواب کام کیا ہے

موتی محل ٹاکیز کانپور مین

شاندار — دوسرا — ہفتہ

جمعہ ۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے

رنجیت فلم کمپنی کا دلکش ڈرامہ

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

شادی

خاص اداکار: مادھوری، خورشید، موتی لال، ڈکشٹ، غوری

برما کی کمان جنرل ویول کے ہاتھ میں

ملک معظم کی حکومت نے اعلان کے ذریعہ جنرل سر آرچبالڈ ویول کو برما کی ڈیفنس کا انچارج بنا دیا ہے اور لفٹننٹ جنرل ہٹن کو برما کا جنرل افسر کمانڈنگ مقرر کیا گیا ہے۔ اس بات کا فیصلہ جاپان کے سیام میں داخل ہونے کے بعد کیا گیا تھا لیکن اعلان اب کیا گیا ہے جب کہ سر ویول چنکنگ سے دہلی اور جنرل ہٹن برما پہونچ گئے ہیں۔ ایک فوجی ترجمان نے بتلایا کہ جنرل ویول کے برما کی ڈیفنس کی ذمہ داری لینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہندوستان نے برما لے لیا ہے بلکہ ان کا تقرر محض فوجی مقصد سے ہے جیسے کہ انہیں ایران اور سیلون کی کمان حاصل ہے۔ اور اگرچہ ۱۹۳۷ء سے آئینی طور پر برما ہندوستان سے الگ ہے لیکن برما ہندوستان کی ڈیفنس کا ایک جز ہے۔ اور اگر دشمن برما میں داخل ہو گیا تو اس کے ہوائی اڈے ہندوستان کے ایک بہت بڑے اور اہم حصہ پر بارکیس گے اور اس کی آبدوز کشتیاں بنگال کی کھاڑی میں جہازرانی مشکل بنا دیں گی اور اس سے ہندوستان کی مشرقی بندرگاہیں خطرہ میں پڑ جائیں گی۔ اسکے علاوہ برما برطانیہ کے ساتھی چین سے برما روڈ کے ذریعہ رسل و رسائل رکھنے کا ہی ایک ذریعہ ہے۔

آسٹریلیا اور برطانیہ کے درمیان رشتہ محض روایتی ہے

سڈنی ۳۰ ردسمبر۔ حال ہی میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے جو آرٹیکل شائع کیا ہے اسمیں لکھا ہے کہ آسٹریلیا امریکہ پر بھروسہ کئے بیٹھا ہے۔" اسکے بارے میں سڈنی کے اخبارات میں بہت سے خط اور رائیں شائع ہوئی ہیں۔ بیوپاری طبقہ نے اس آرٹیکل پر اظہار افسوس کیا ہے۔ سابق وزیر اعظم مسٹر مینزز نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مسٹر کرٹن نے بڑی بھاری غلطی کی ہے اگر ان کا یہ خیال ہے کہ آسٹریلیا اور برطانیہ کے درمیان رشتہ محض روایتی ہے۔

اخبار سڈنی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ مسٹر کرٹن عام عقل کی بات کہتے ہیں۔ جب کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ "ہم یہ فیصلہ ماننے سے انکار کرتے ہیں کہ بحرالکاہل کی لڑائی کی ایک ضمنی حیثیت ہے"

مسٹر کرٹن نے ان لوگوں کو جو کہ فوجی اسکیم تیار کر رہے ہیں یاد دلایا ہے کہ لڑائی کو بہ حیثیت مجموعی دیکھنا چاہیئے۔ یہ کہنا بالکل بے تکا پن ہے کہ ایک حصہ میں لڑائی جیت لی جائے اور پھر دوسرے حصوں کے متعلق بعد کو دیکھا جائے گا۔

لندن کے اخبار کا مشورہ

(لندن ۳۱ ردسمبر) اخبار "مانچسٹر گارڈین" نے ایک لیڈر میں لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی نے کانگریس ورکنگ کمیٹی سے کانگریس کی رہنمائی سے سبکدوش کرنے کو کہا اور کمیٹی نے اسے منظور کر لیا اس لئے اگر کانگرس حکومت کے ساتھ بات چیت شروع کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو وہ اب غلط پوزیشن سے آزاد ہو گئی۔ پچھلے سال کانگریس نے مہاتما گاندھی کے ترغیب دینے پر ان کا اہنسا کا اصول منظور کر لیا تھا اور یہ مان لیا تھا کہ حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے صرف یہی ایک صحیح ہتھیار ہے۔ گاندھی جی کہتے ہیں کہ جب کانگریس نے اسوقت اس لڑائی یا اور کسی لڑائی کی کوششوں میں حصہ لینے سے انکار کیا تو میں نے یہ خیال کیا کہ کانگریس نے اہنسا کو اصول مان کر ایسا کیا ہے۔ ان کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ کمیٹی کے زیادہ تر ممبر اس بارے میں ان سے اختلاف رائے رکھتے ہیں اور ان کی یہ رائے ہے کہ وہ لڑائی میں اور وجوہات کی بنا پر شرکت سے انکار کرتے ہیں۔ بہت سے کانگریسی اصحاب یہ معلوم کرنے کے خواہشمند ہیں آیا مرکز اور صوبوں کے سیاسی میدان میں آنے کے لئے کوئی بنا مل سکتی ہے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے انکا استعفےٰ منظور کرنے سے آگے کوئی قدم نہیں اٹھایا اس نے پچھلے سال والے ہی فارمولا پر ارادہ ہے لیکن پھر بھی جو لوگ بات چیت کرنے کے خواہشمند ہیں تو وہ پہلے سے زیادہ آزاد ہیں بشرطیکہ ان میں نیک خواہش موجود ہو۔ اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ مسلم لیگ کے لیڈر مسٹر جناح کیا کرتے ہیں۔ اگر وہ خود کچھ نہ کریں تو وہ دوسرے مسلم لیڈروں کے آڑے نہ آئیں گے

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ٹنڈر نوٹس

ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ فارم پر جو مندرجہ ذیل سڈیول میں کام کے سامنے لکھی ہوئی قیمت ادا کرنے پر ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ فارم پر جو مندرجہ ذیل شڈیول میں کام کے سامنے لکھی ہوئی قیمت ادا کرنے پر ٹرسٹ کے دفتر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ ارنسٹ منی (زر پیشگی) (EARNEST MONEY) اور مندرجہ ذیل شڈیول میں اندراج کے مطابق اگریمنٹ کے اقرارنامہ کے اسٹامپ کی قیمت کے ساتھ فی صدی کی شرح کے مہر بند ٹنڈر مندرجہ ذیل کاموں کیلئے اسمیں لکھی ہوئی تاریخ پر طلب کئے جاتے ہیں:۔

کام کا نام	خرچہ کا تخمینہ	ارنسٹ منی اور اسٹامپ کی قیمت کی رقم	ضمانت جو اقرارنامہ کے دستخط کرتے وقت جمع کرنا ہوگی	ٹنڈر وصول ہونے کی تاریخ	ٹنڈر فارم کی قیمت
سیسہ مئو نالہ اسکیم کے مطابق کام کرنیوالوں کے واسطے ستر (۷۰) کوارٹرس بنانے کے لئے	۲۹۹۶۰ روپیہ	۳۴۵ روپیہ	۱۱۹۸ روپیہ	۸ رجنوری ۱۹۴۲ء	ایک روپیہ
ایف۔ ڈبلو۔ ایریا کے ایچ بلاک میں ایس۔ ڈبلو ڈرایچ (نالہ) بنانے کیلئے	۱۹۳۹۰ روپیہ	۲۲۴ روپیہ	۷۷۶ روپیہ	۸ رجنوری ۱۹۴۲ء	ایک روپیہ

۸ رجنوری ۱۹۴۲ء کو ٹنڈر چیرمین صاحب کھولیں گے۔

کسی ٹنڈر پر غور نہ کیا جائے گا جبتک کہ مذکورہ بالا شڈیول کے مطابق ارنسٹ منی (زر پیشگی) اور اسٹامپ کی قیمت کا روپیہ اس کے ساتھ نہ ہوگا۔

بلا کسی وجہ بتائے ہوئے وصول شدہ مذکورہ بالا ٹنڈر میں کسی کو یا سب کو منسوخ کرنے کا اختیار رزرو (محفوظ) رہیگا۔ کامیاب ٹنڈر دینے والے کو مذکورہ بالا شڈیول کے کالم ۴ کے مطابق مزید رقم ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ اگریمنٹ کے فارم پر (جو ٹنڈر کے ساتھ سپلائی کیا جائیگا) دستخط کرتے وقت جمع کرنا ہوگی۔

دس فیصدی کی ضمانت تخمیناً خرچہ کی رقم بطور کل ضمانت جمع ہونے تک پانچ فیصدی کی رقم ادا کی ہوئی کام کی قیمت کے ہر ایک بل سے بطور ضمانت کٹتی رہیگی۔

اگر ٹنڈر دینے والا ٹنڈر کی منظوری کے بعد پندرہ (۱۵) دن کے اندر دستخط کرنے کے لئے بلائے جانے پر ٹنڈر کے اقرارنامہ پر دستخط نہ کرے گا تو ڈپازٹ جو ٹنڈر کے ساتھ جمع ہوں گے وہ ضبط کر لئے جائیں گے اور ٹنڈر کی منظوری واپس کر لی جائے گی۔

ٹنڈر دینے والے اگر چاہیں تو ٹنڈر کھولنے کے وقت موجود رہ سکتے ہیں۔

دستخط کے۔ ایل سیٹھ ٹرسٹ انجینیر کانپور

روسی فوجوں کو اسٹالن کا حکم

لندن ۲ رجنوری اسٹاک ہام کی خبر ہے کہ ہر ہٹلر ہوائی جہاز کے ذریعہ ماسکو کے مورچہ پہونچ گئے ہیں۔ کالوگا کے اہم ریلوے اسٹیشن پر روسیوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد جرمنوں کو تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہر ہٹلر نے روسی مورچہ پر جرمن فوجوں کی خود رہنمائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہر ہٹلر کا ہیڈ کوارٹر اسمولنسک کو منتقل کر دیا گیا ہے جو ماسکو سے پچھم میں ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ماسکو کے مورچہ پر روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے دریائے دالگا کو پار کر لیا ہے اور جرمنوں پر ان کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے جرمنوں کو کالنن کے ۵۰ میل پچھم میں دھکیل دیا ہے کالوگا پر قبضہ کے بعد اس علاقہ میں جرمنوں کی پوزیشن اور بھی خراب ہو گئی ہے۔ لینن گراڈ کا گھیرا روسی فوجوں نے بالکل توڑ دیا ہے۔ روستوف کے علاقہ میں ان کا دباؤ بڑھ رہا ہے دکھنی مورچہ پر روستوف کے علاقہ میں روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور انہوں نے [illegible] گاؤں جرمنوں سے واپس لے لئے ہیں۔

ادھر کریمیا [illegible] کرچ اور نیو ڈیبا پر قبضہ کے بعد روسی مورچہ بہت مضبوط ہو گیا ہے اور جرمنوں کو پیچھے دھکیلا جا رہا ہے۔ اب کاکیشیا کو خطرہ کم ہو گیا ہے۔ موسیو اسٹالن نے اپنی فوجوں کو حکم دیا ہے کہ کریمیا سے دشمن کو باہر نکال دو۔ چنانچہ روسی فوجیں بڑے جوش و خروش سے دشمن کو پیچھے دھکیل رہی ہیں۔

صوبجاتی حکومتوں کو وسیع اختیارات

نئی دہلی ۲ رجنوری معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند شہریوں کے بچاؤ اور ہوائی حملوں سے بچاؤ کے متعلق صوبجاتی اور لوکل گورنمنٹوں کو کچھ ہدایتیں جاری کرنیوالی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لوٹ مار اور غارتگری اور غداری کی روک تھام کرنے کے لئے حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں کو وسیع اختیارات بھی دینے والی ہے۔

مقابلہ جاری رہے گا

مسٹر اسٹمسن وزیر جنگ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ جنرل مک آرتھر سے یہ نہیں کہا گیا ہے کہ اگر منیلا ختم ہو جائے تو وہ وہاں سے ہٹ جائیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منیلا ہاتھ سے نکل جانے کے بعد بھی فلپائن میں مقابلہ جاری رہے گا۔

امریکی ٹاپوؤں پر حملے

ہوائی کے تین اہم ٹاپوؤں پر جاپانی ڈبیوں نے گولہ باری کی۔ مگر زیادہ نقصان نہیں پہونچا۔

کوانٹن پر جاپان کا قبضہ

سنگاپور ۲ رجنوری کوانٹن کے بارے میں صورت حالات گڑبڑ ہے۔ ٹوکیو نے دعویٰ کیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے کوانٹن کے شہر اور بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ فوجی حکام صرف اتنا بتلاتے ہیں کہ کوانٹن میں لڑائی ہو رہی ہے اور کہ ہوائی اڈہ پر انگریزوں کا قبضہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی فوجیں اس کے قریب پہونچ چکی ہیں۔ کوانٹن ملایا کے پوربی ساحل پر واقع ہے۔

سنگاپور پر بمباری

ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ بدھ کی رات کو سنگاپور پر دو ہوائی حملے ہوئے۔ پرائیویٹ مکانوں کو معمولی نقصان ہوا۔ ۱۷ آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

واشنگٹن میں جنگی کانفرنس

واشنگٹن ۲ رجنوری مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزولٹ کی ملاقات کے بعد لڑائی کے مسئلوں پر غور کرنے کے لئے پھر ایک کانفرنس ہوئی جس میں لارڈ بیور بروک، لارڈ ہیلی فیکس، مسٹر کارڈل ہل اور دوسرے برطانی اور امریکی مدبر اور فوجی افسر شریک ہوئے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ٹنڈر نوٹس

ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ فارم پر جو مندرجہ ذیل شڈیول میں کام کے سامنے لکھی ہوئی قیمت ادا کرنے پر ٹرسٹ کے دفتر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ آرنسٹ منی (زر پیشگی) (EARNESTMONEY) اور مندرجہ ذیل شڈیول میں اندراج کے مطابق اگریمنٹ کے اقرارنامہ کے اسٹامپ کی قیمت کیساتھ فی صدی کی شرح کے مہر بند ٹنڈر مندرجہ ذیل کام کے لئے اسمیں لکھی ہوئی تاریخ پر طلب کئے جاتے ہیں

کام کا نام	خرچہ کا تخمینہ	انسٹ منی اور اسٹامپ کی قیمت کی رقم	ضمانت جو اقرارنامہ کے دستخط کرتے وقت جمع کرنا ہوگی	ٹنڈر وصول ہونے کی تاریخ	ٹنڈر فارم کی قیمت
وی (V) اور ڈبلو (W) پوائنٹ پر ۳ x ۵ فٹ کے دو (۲) اوورفلو (OVERFLOWS) کے ساتھ آئی سے ایم تک، فٹ قطر کے سیور بنانے کے واسطے۔	۳۰۹۷۶۲ روپیہ	۳۵۶۳ روپیہ	۱۲۳۹۰ روپیہ	۲۷ رجنوری ۱۹۴۲ء	۱۰ روپیہ

چیرمین صاحب کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کو درکار رقم کے کراسٹ پوسٹل آرڈر کے ساتھ درخواست آنے پر ٹنڈر بذریعہ رجسٹری پوسٹ بھیجی جاویگی ایسی درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۱۰ رجنوری ۱۹۴۲ء ہے۔

۲۹ رجنوری ۱۹۴۲ء کو ہونے والے ٹرسٹ کے جلسہ میں ٹنڈر کھولے جائیں گے۔

کسی ٹنڈر پر غور نہ کیا جائے گا جبتک کہ مذکورہ بالا شڈیول کے مطابق ارنسٹ منی (زر پیشگی) اور اسٹامپ کی قیمت کا روپیہ اسکے ساتھ نہ ہوگا۔

بلا کسی وجہ بتائے ہوئے وصول شدہ مذکورہ بالا ٹنڈر میں کسیکو یا سب کو منسوخ کرنیکا اختیار رزرو (محفوظ) رہے گا۔

کامیاب ٹنڈر دینے والے کو مذکورہ بالا شڈیول کے کالم ۴ کے مطابق مزید رقم ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ اگریمنٹ کے فارم پر (جو ٹنڈر کے ساتھ سپلائی کیا جائیگا) دستخط کرتے وقت جمع کرنا ہوگی۔

دس فیصدی یعنی ۳۰۹۷۶ روپیہ کی کل ضمانت جمع ہونے تک پانچ فیصدی کی رقم ادا کی ہوئی کام کی قیمت کے ہر ایک بل سے بطور ضمانت کٹتی رہے گی۔

اگر ٹنڈر دینے کی منظوری کے بعد پندرہ (۱۵) دن کے اندر دستخط کرنے کے لئے بلائے جانے پر ٹنڈر کے اقرارنامہ پر دستخط نہ کرے گا تو ڈپازٹ جو ٹنڈر کے ساتھ جمع ہوگا وہ ضبط کر لیا جائے گا۔ اور ٹنڈر کی منظوری واپس کر لی جائے گی۔

دستخط سوبھا رام ٹرسٹ انجنیر کانپور

شاندار — چوتھا — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲ رجنوری ۱۹۴۲ء سے

دوزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

کنچن

خاص اداکار لیلا چٹنیس ارونہ۔ پریلا و ملا۔ تارابائی۔ بےبی کملا مبارک بھگوان داس

۹ رجنوری سے

ڈائرکٹر سوامی کاردار

اداکار ستارا۔ جےراج۔ لالہ یعقوب۔ راج کمار

اِس کے مانند کچھ نہیں

موجودہ جنگ عظیم کی وجہ سے جبکہ شہریوں کے دل و دماغ پر چاروں طرف سے لڑائی کا اثر پڑ رہا ہے - وہاں پر چائے اپنا کمال دکھا رہی ہے ان کی عقل درست کرنے اور لڑائی کے اثر کو دور کرنے میں چائے ان کی بڑی مدد کر رہی ہے - لارڈ وولسٹن جو برطانیہ میں خوراک کے وزیر ہیں انہوں نے مجبور ہو کر انگریزی سپاہیوں کو خوراک کے لئے چائے جیسی عمدہ اور لذیذ پینے کی شے کو لازمی طور پر شامل کر دیا ہے - اُنہوں نے چائے کی تعریف کرتے ہوئے کہا - کہ یہ تو برطانیہ میں پینے کی چیزوں میں سب سے بڑھکر ہے - کیونکہ اس کے پینے سے جسم کو گرمائش پہنچتی ہے اور پینے والوں کے دل و دماغ پر اثر کرتی ہے

ایک انگریزی اخبار میں "چائے کی چھٹی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے - جس میں مضمون نگار نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ جنگ عظیم کے پریشان کن اثرات کو دور کرنے کے لئے چائے بہت ہی مفید ہے - چنانچہ اسی مضمون کا کچھ حصہ نقل کیا گیا ہے

چائے امریکنوں کے قول کے مطابق آپ خود ہی تر و تازگی بخشتی ہے - بہت ہی خوشگوار لذیذ اور پھُرتی پیدا کرنے والی چیز ہے - جب ہم تھکے ہوئے یا پریشان حال ہوتے ہیں تو ہمیں اس طرف رغبت ہوتی ہے - ہر چائے پینے والا مذکورہ بالا خیال کی داد دے گا - کیونکہ وہ صحیح مضمون سمجھتا ہے - کہ اس کا مطلب کیا ہے -

کیا یہ دنیا میں بہترین سے بہترین چیز نہیں - آج اس کی وجہ سے برطانیہ کے تمام لوگ ایک دوسرے کے دوش بدوش جنگ عظیم کا مقابلہ کر رہے ہیں - ذرا خیال تو فرمائیے کہ ہفتہ بھر میں صرف دو اونس چائے - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ کس طرح برداشت کر رہے ہیں -

مذکورہ بالا جملے کے آخری الفاظ سنتے ہی لیکچر پوچھ ہوں مگر مقرر اپنے دلی جذبات کا خلوص اور سمجھ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اظہار کر دیا ہے - کیونکہ اس کا دل ان لوگوں کے لئے کڑھ رہا ہے - کیونکہ ہماری طرح ان لوگوں نے بھی چائے پینے کو ایک قومی چیز بنا رکھا ہے - ایسے نازک وقت میں بہت حد تک اس کے استعمال سے محروم رکھے جا رہے ہیں - کون نہیں جانتا کہ گرم

چائے کی ایک عمدہ پیالی کس قدر امید افزا اور فرحت کن ہوتی ہے - انگلستان کی شہری آبادی کو چائے جس قدر دلجوئی اور آرام پہنچا رہی ہے - اس کا اندازہ ذیل کی دو مثالوں سے ہو جائے - جو حال ہی میں لندن سے موصول ہوئی ہیں -

لندن میں ایک مکان کے گرنے سے کوئی چار آدمی اندر پھنس گئے وارڈنوں کی ایک قطار چائے کی پیالیاں اُن پھنسے ہوئے آدمیوں تک پہنچا رہی تھی جب ان آدمیوں کو نکال لیا گیا - تو اُن میں لنکا شائر کے ایک انجنیئر بھی تھے - انھوں نے بیان کیا کہ میں سہ منزلہ پر منہ کے بل ایک آہنی شہتیر پر پڑا پایا گیا - بجلی کے تار میرے جسم میں لپٹے ہوئے تھے نہ صرف یہ بالکل چاروں طرف تار - پائپ اور ٹوٹے پھوٹے جھلمل پڑے تھے - جونہی بچانے والے لوگ مجھ تک پہنچے انہوں نے بڑی مشکل سے ایک سوراخ کیا کے سب سے پہلے چائے کی ایک پیالی مجھے دی - میں نے اپنی عمر میں اس سے زیادہ میٹھی اور لذیذ چائے نہیں چکھی تھی - تب میں پیٹ کے بل آہستہ آہستہ کھسک کر باہر نکلا -

حال ہی میں کلائیڈ سائیڈ ایک شہر پر جرمنی بمباری کے بعد ایک وارڈن نے دیکھا ایک دیوار کے سوراخ سے کچھ دھواں نکل رہا ہے - یہ دیوار دو مکانوں کو آپس سے علیحدہ کرتی تھی - ایک مکان تو بالکل تباہ ہو کر صاف ہو چکا تھا - دوسرے کی چھت غائب ہو گئی تھی اور دیواریں تو نام تک کو بھی نہ تھیں - وارڈن جلدی سے مکان کے چار منزلہ پر چڑھ گیا - کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑھیا اپنی رضائی کو ایک ٹوٹے ہوئے سوراخ میں جو چمنی کی طرح کام دے رہی تھی جھٹک رہی ہے -

وارڈن کو یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ اس خوفناک بربادی کے بعد بھی ایک جاندار انسان موجود ہے - اس نے کہا کہ میم صاحب یہاں تو آگ لگی ہوئی ہے - عورت نے جواب دیا مجھے معلوم ہے - ابھی ابھی تو میں نے اسے بجھایا ہے - جب وارڈن کمرہ کے اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ پانی کی کیتلی چولہے پر چڑھی ہے اور چار دانی آگ کے پاس رکھی ہے عورت بمباری کے بعد اس مکان سے اپنا بچا کچا سامان نکلوانے آئی تھی اس نے اطمینان سے ٹوٹی لکڑیوں کو جمع کر کے آگ سلگائی اور چاء کی پیالی تیار کرنے بیٹھی

بحکم جناب مسٹر منظور احمد خاں صاحب بہادر جج خفیفہ میرٹھ

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ و ۱)

نمبر مقدمہ ۲۲۴۸ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت خفیفہ ججی میرٹھ ضلع میرٹھ

فرم مادھو لال سوالال جائنٹ میرٹھ بذریعہ لالہ سوالال سرہٹی لالہ چاجو رام قوم ساکن صدر میرٹھ مالک و کارکن فرم مذکور مدعی

رام بابو و کیلاش ناتھ پسران ابرج بہاری لال قوم ولشیں اگروال مالکان فرم رام بابو کیلاش ناتھ ساکنان کانپور بردکان بابو گلاب چند بازار صرافہ کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بہی کھاتہ بقیہ اکماؤنٹ ۲/۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن [illegible] معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے [illegible] واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا [illegible] دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں - آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء جاری کیا گیا -

بحکم رگھوناتھ شرما منصرم

(مہر عدالت) عدالت جج خفیفہ میرٹھ

مسٹر جناح کی نئی تحقیق

ناگپور - ۳۰ دسمبر آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے پانچویں سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ اگر مہاتما گاندھی اپنے تعمیری پروگرام کے تیرہ نکات میں چودھواں نکتہ پاکستان شامل کر لیں تو ہندو مسلم مسئلہ کا حل آسان ہو جائے گا - مسٹر جناح نے کہا کہ مسلم لیگ سارے ہندوستان میں دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے مسلم لیگ نے نہ صرف قابل ذکر بلکہ معجز انگیز ترقی کی ہے - لیگ نے مسلمانوں میں حیرت انگیز بیداری پیدا کر دی ہے -

مسٹر جناح نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ مسلمانوں کا کوئی دوست نہیں ہے وہ چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں اور بالخصوص سی - پی میں جہاں ۴ فیصدی آبادی کو خوف زدہ اور مرعوب کیا گیا سیاسی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ "میں نہیں سمجھ سکتا کہ کانگریس کے لیڈر ایمانداری اور صفائی کے ساتھ کیوں نہیں اعتراف کرتے - کہ وہ مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہیں اور لیگ مسلمانوں کی واحد با اختیار نمائندہ جماعت ہے -

تحریری مقابلہ

حسین ڈے کمیٹی بمبئی نے امام حسینؑ کی شہادت کی تیرہ سو سالہ یادگار منانے کا فیصلہ کیا ہے - اسی سلسلہ میں کمیٹی مذکور نے یہ طے کیا ہے کہ ہندوستان بھر کے تمام کالجوں کے طلباء کا ایک تحریری مقابلہ کیا جائے - جو طلباء (تمام اقوام و ملل کے طلباء) اس مقابلے میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اپنے مضامین ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء تک دستخط کنندگان ذیل کے پتہ پر روانہ کر دیں -

موضوع: "حسین کا پیغام موجودہ دنیا کے نام"

زبان - انگریزی (لگ بھگ تین ہزار لفظیں درکار ہیں)

انعامات - پہلا انعام - دو سو پچاس روپئے دوسرا انعام - ایک سو روپئے - تیسرا انعام - پچاس روپئے چوتھا انعام - پچیس روپئے -

دیگر چھ انعامات ہر ایک - بارہ روپئے کے -

طلباء کو چاہئے کہ اپنے مضامین کیساتھ اپنا نام - عمر (فوٹو اگر ممکن ہو) پتہ - کالج کا نام اور اپنا درجہ بھی صاف حرفوں میں لکھیں -

حاجی داؤد حاجی ناصر (جے پی)
(خان بہادر) حاجی حسن علی پی ابراہیم (جے - پی)
جوائنٹ سکریٹریان

کارخانے سے تازے

معتدل فضا

براہ راست نیشنل کے جدید معتدل فضا کارخانہ سے آتے ہیں جہاں نقصان پہونچانے والے ذرّے نکال دیئے جاتے ہیں تمباکو معتدل فضا ہے اور اسکا وقت لیا جاتا ہے - کہ یہ دھول اور کوڑا کرکٹ سے مبرا ہے -

سادے اور کورک ٹپ میں دستیاب ہو سکتے ہیں

اصلی کورک

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایئرکنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی - آف انڈیا لمیٹڈ

NCK H

نئی کتابیں

انتظام کتبخانہ اس مختصر رسالہ میں لائبریرین شپ اور اسکے متعلق تمام ضروری اصناف کا تذکرہ ہے - کتبخانہ کی عمارت اور فرنیچر، کتبخانہ کے شعبوں، کتابوں کے انتخاب اور خریداری اور پھر انکی فن وار تقسیم، ترتیب فہرست کتبخانہ اور جلد سازی پر مختصر مگر جامع بیان - قیمت صرف ۸ر

صحت و صفائی اس چھوٹی سی کتاب میں ہوا، پانی، خوراک، لو بخار اور دیگر بیماریوں جیسے تیرہ عنوانات پر فسانے کی شکل میں مفید معلومات پیش کیگئی ہے - قیمت صرف ۴ر

زرّین حکایات از مرزا عصمت اللہ بیگ - مصنف نے مثنوی مولوی معنوی سے بچوں کے فائدے کے لئے ان کہانیوں کو جو انہیں مطلب کی نظر آئیں اُردو جامہ پہنا کر یہ مجموعہ مرتب کیا، مولوی معنوی کا بیان کیا ہوا قصہ اور پھر مرزا عصمت اللہ بیگ کی اُردو - سچ تو یہ ہے کہ ان قصوں کا لطف دوبالا ہو گیا ہے - صفحات ۲۲۰ دو سو بائیس مجلد - قیمت ۸ر

وجدانیات فانی یہ مجموعہ کلام بہتر (۷۲) صفحوں پر مشتمل ہے - کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے اسکی قیمت بہت زیادہ ہے - لیکن فانی کا یہ لافانی کلام اپنا مول آپ ہے - قدردان شاید اسے ہر قیمت پر خریدیں گے - قیمت ۱۲ر

مکتبہ جامعہ قرولباغ نئی دہلی

شاخیں

(۱) مکتبہ جامعہ، جامع مسجد دہلی
(۲) مکتبہ جامعہ، امین آباد لکھنؤ
(۳) مکتبہ جامعہ، پرنس بلڈنگ بمبئی نمبر ۳
(۴) کتبخانہ عابد شاپ حیدر آباد دکن
(۵) سرحد بک ایجنسی، بازار قصہ خوانی پشاور

شاندار نواں ہفتہ

شاندار نواں ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

ایک ساتھ دونوں میں

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے

منروا موویٹون کا عظیم الشان جنگی فلم

سکندر

یہ تصویر قوت و حق کی اس جنگ کا منظر پیش کرتی ہے جو دو ہزار سال پہلے سکندر اور پورس کے درمیان جھیلم کے کنارے ہوئی تھی ـــ تشریف لاکر ملاحظہ کیجئے !!!

خاص اداکار
سہراب مودی -
پرتھوی راج - صادق علی
لالہ یعقوب - کے - ان - سنگھ
ونملا - شیلا - مینا

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات
مٹنی شو
اتوار کو ۳ بجے دن سے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء مطابق ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۲

ادبیات

حسنِ جذبات

ازحضرت سحر طراز ثاقب کانپوری

قفس نصیب چمن کا جو خواب دیکھینگے
یقیں ہے کہ کوئی انقلاب دیکھیں گے

تباہ ہو کے وہی جوش عشق باقی ہے
ابھی کچھ اور یہ خانہ خراب دیکھیں گے

بہار آئی ہے گلشن میں لالہ و گل پر
غضب ہے پھر سے ہم عہد شباب دیکھیں گے

چمن تو ہو چکا برباد، یہ اسیر قفس
کبھی جو دیکھیں گے گلشن کا خواب دیکھیں گے

ہمارا جذب محبت اگر سلامت ہے
کسی کے حسن کو ہم بے نقاب دیکھیں گے

قیامت آ گئی دنیائے عشق و الفت میں
وہ آئینہ میں جواب اپنا جواب دیکھیں گے

قرار ہو گا بھلا کسطرح نصیب انھیں
جو تیرے درد کا یوں اضطراب دیکھیں گے

یہی ہے جذب محبت تو لیکن ثاقب
ہم اپنی آرزو میں کامیاب دیکھیں گے

دنیائے اسلام

صلح کانفرنس ۱۹۲۲ء میں ترکوں کی تاریخی کامیابی

کیا موجودہ جنگی کشمکش کے دور میں بھی ترک اسی طرح کامیاب ہوں گے؟

ازجناب نفیس احمد صاحب بی اے

ترکوں کی خارجہ پالیسی پر یہ پر معلومات تاریخی مضمون موجودہ حالات میں بہت دلچسپی اور توجہ سے پڑھا جانا چاہئیے۔ ایشیائی ممالک کو بالعموم اور عالم اسلام کو بالخصوص ترکوں سے جو گہری ہمدردی ہے اسکے پیش نظر اس مضمون کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔

جنگ کی آگ نے تمام دنیا کو اپنے شعلوں میں لپیٹ لیا ہے اب صرف اسپین اور ترکی ہی دو ایسے قابل ذکر ممالک رہ گئے ہیں جو ابھی تک جنگ کے آتشیں دائرے سے باہر ہیں اور چونکہ اسپین درپردہ جرمنی سے ملا ہوا ہے۔ اسلئے اسوقت دنیا بھر میں اگر کوئی ملک صحیح معنوں میں غیر جانبدار ہے تو وہ ترکی ہی ہے۔ اس اعتبار سے موجودہ بین الاقوامی سیاسیات میں ترکی کی جو نازک پوزیشن ہو گئی ہے۔ اس کے پیش نظر ساری اسلامی دنیا کی آنکھیں ترکوں کے مستقبل کی طرف لگی ہوئی ہیں اور قدرتی طور پر مسلمانوں کے سیاسی حلقوں میں یہ دریافت کیا جا رہا ہے کہ یورپ کی یہ خوفناک جنگ جو دنیا کے چپے چپے تک پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اس جنگ کا ترکی پر کیا اثر پڑے گا؟

یورپ اور امریکہ کے سیاسی حلقوں میں اس سوال کا یہ جواب دیا جا رہا ہے کہ ترکی کے لئے یہ آزمائش کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ اس صدی کے آغاز سے ترکی کو مسلسل اس قسم کی نازک صورتوں سے بالا پڑ تا رہا ہے اور تباہی و بربادی کے آتش زار سے گذرنے کے بعد بھی ترکوں نے خود کو جسقدر سیاسی سلیقے کیساتھ زندہ اور ترقی پذیر رکھا ہے۔ اس سے یقین کیا جا سکتا ہے کہ کسطرح ترک موجودہ بین الاقوامی سیاسی ابتری کی آگ سے بھی کندن ہی بنکر نکلیں گے۔

بین الاقوامی بساط سیاست پر ترکوں کا سب سے زیادہ کامیاب ہتھیار انکی خارجہ پالیسی ہے۔ اس پالیسی کیا ہے؟ اسکا جواب ایک مشہور امریکن مضمون نگار مسٹر پی ایف ڈروکر کی زبانی سنئیے جنھوں نے ایک امریکن ماہنامہ "اٹلانٹک منتھلی" میں ترکوں کی پالیسی کے بارے میں ایک بہت ہی پرمعلومات تاریخی مضمون لکھا ہے۔ ترکوں کی خارجہ پالیسی کے بارے میں مسٹر ڈروکر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"گذشتہ بیس برس سے ترکوں کی خارجہ پالیسی یہ ہے کہ وہ یورپ کی اول درجے کی طاقتوں کی باہمی رقابتوں کو ترکی کو مضبوط بنانیکے لئے استعمال کرتے رہے ہیں وہ مسلسل نئے دوست بناتے چلے جا رہے ہیں جبکہ پرانے دوستوں سے ترکی کے تعلقات حسب سابق خوشگوار اور برقرار رکھے جاتے ہیں۔"

ترکی کی اس خارجہ پالیسی کا سنگ بنیاد غازی مصطفٰے کمال پاشا نور اللہ مرقدہٗ نے رکھا تھا۔ مگر اس پالیسی پر کامیابی کیساتھ عمل کرکے ترکی کو ترکی بنانیکا سہرا غازی عصمت انونو ہی کے سر ہے چنانچہ اٹلانٹک منتھلی کے مضمون نگار نے لکھا ہے۔ کہ:۔

"(اس پالیسی پر عمل کرتے ہوئے) غازی عصمت نے پہلے تو اس خطرے کا سدباب کیا جو ترکی کو مغرب کیطرف سے ہو سکتا تھا اس غرض کے لئے ترکی روس کا گہرا دوست بن گیا۔ حالانکہ ترکی میں کیمونسٹ پارٹی ممنوع ہے۔ اسکے بعد ترکی نے بحیرہ روم کی طرف توجہ کی۔ کچھ عرصہ قبل بحیرہ روم کے اقتدار کے سلسلے میں برطانیہ اور فرانس میں سیاسی رقابت تھی۔ ترکی نے اس رقابت سے کام لیکر خود کو مستحکم بنانا شروع کر دیا پھر بحیرہ روم کے معاملے میں انگلستان اور اٹلی میں سیاسی رقابت سے بھی ترکی کے لئے فوائد حاصل کرنے کا کام لیا۔ اسیکے ساتھ ساتھ انھوں نے مشرق اور جنوب کے ہمسایوں اور پرانے دشمنوں کو بھی دوست بنا لیا۔ بحیرہ روم میں انگلستان اور اٹلی کی رقابت سے فائدہ اٹھانیکا بہترین موقع ترکوں کو اسوقت ہاتھ لگا۔ جب اٹلی نے حبش پر قبضہ کیا۔ اٹلی کا حبش پر قبضہ آنے والے جنگی طوفان کا پیش خیمہ تھا۔ غازی عصمت انونو نے فوراً برطانیہ سے مضبوط ترین معاہدہ دوستی کر لیا۔ تاکہ ترکی اس طوفان سے محفوظ رہ سکے۔"

امریکن مضمون نگار کے ترکی کی خارجہ پالیسی کے اس جائزے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یورپ کے سیاسی حلقے ترکی کے صدر اعظم غازی عصمت انونو کو بین الاقوامی سیاسیات کی بساط کا کتنا شاطر اور کامیاب کھلاڑی سمجھتے ہیں۔

اسوقت جنگ کی جو رفتار ہے اور جسطرح بار بار اسکے خوفناک شعلوں کا رخ ترکی کیطرف پھرتا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اس صورت حالات کو دیکھتے ہوئے مسلمان بے چینی کیساتھ یہ سوال دریافت کر رہے ہیں کہ آیا اس نازک ترین موقع پر بھی جو آج ترکی کو درپیش ہے۔ غازی عصمت مناسب ترین موقع پر ترپ کا پتہ پھینک سکیں گے؟ ہمیں ذرا بھی شک نہیں کہ آج ترکی کی پوزیشن بے انتہا نازک ہے اور دنیا کی تاریخ میں آجتک شاید ہی کسی ملک کو اتنے نازک حالات سے گذرنا پڑا ہو گا جتنے نازک اور دشوار حالات سے ترک آجکل گذر رہے ہیں۔

(باقی برصفحہ ۴ پر ملاحظہ کیجئے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو ہو حق عزم مستقل میں رہے
زبان بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۰ر جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۲

کانگریس کے نام روزویلٹ کا پیغام

(واشنگٹن، ر جنوری) کانگریس کے نام ایک پیغام کے دوران میں پریسیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ ۱۹۴۲ء میں امریکہ میں ۶۰ ہزار ہوائی جہاز، ۴۵ ہزار ٹینک، بیس ہزار حملہ آور توپیں اور ۸۰ لاکھ ٹن کے جہاز تیار کئے جائیں گے۔ ۱۹۴۳ء میں ۱۲۵۰۰۰ ہوائی جہاز، ۷۵۰۰۰ ٹینک ۳۵۰۰۰ حملہ آور توپیں اور ایک کروڑ ٹن کے جہاز تیار کئے جائیں گے۔ پریسیڈنٹ نے بتلایا کہ اس سال امریکہ لڑائی کے پروگرام پر ۵۶ ارب ڈالر خرچ کریگا۔ امریکہ کی بحری، بری اور ہوائی فوج برطانیہ بھیجی جائے گی۔ ہمیں تمام مورچوں پر لڑنا پڑے گا۔ ہم کہیں بچاؤ کریں گے اور کہیں حملہ کریں گے، لوگ دریافت کرتے ہیں کہ لڑائی کب ختم ہوگی۔ لڑائی اسوقت ختم ہوگی جبکہ امریکہ کے لوگ اسکو ختم کرنا چاہیں گے۔ لڑائی اسوقت ختم ہوگی جبکہ اس فوجیت کو جس کی جرمنی، اٹلی اور جاپان نمایندگی کرتے ہیں بالکل ملیامیٹ کر دیا جائے گا۔ ہمارے پاس ہتھیاروں کی اتنی کثرت ہونی چاہیئے کہ ہم مناسب وقت آنے پر مفتوح ملکوں کے لوگوں کو ہتھیار سپلائی کر سکیں جو اس انتظار میں ہیں کہ کب موقع ملے اور ہم کب جرمن اور جاپانی حملہ آوروں کے خلاف علم بغاوت بلند کریں پریسیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ امریکہ وار سہنے کے لئے تیار ہے اور وہ پھر جوابی وار کرے گا اور اسکا وار بہت سخت ہے۔

پریسیڈنٹ روز ویلٹ نے یاد دہانی کراتے ہوئے کہا کہ پورا ایک سال ہوا میں نے کانگریس سے کہا تھا کہ ڈکٹیٹر اپنے حملہ کرنے کے وقت، جگہ اور طریقہ خود چنیں گے اب ہمیں معلوم ہوگیا کہ اُنہوں نے حملہ کرنے کا وقت اتوار کی پُرامن صبح منتخب کی۔ انہوں نے حملہ کرنے کی جگہ کو بحرالکاہل میں امریکن چوکیاں تلاش کیں۔ اُنہوں نے حملہ کرنے کا طریقہ بمباری اختیار کیا۔

مہاتما گاندھی کی تقریر

متعدد کانگریسی لیڈروں کے بیانوں کے بعد بھی بعض حلقوں میں ابھی تک یہ مشہور کیا جا رہا ہے کہ گاندھی جی کو کانگریس کی گدی سے اُتار دیا گیا ہے۔ کسی کا کہنا ہے کہ گاندھی جی کانگریس سے بیزار ہو گئے ہیں۔ لیکن خود گاندھی جی اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں۔

"کہ میں نے کانگریس کو چھوڑا نہیں ہے۔ میں کانگریس کا خادم ہوں اور ستیہ اور اہنسا (عدم تشدد) کے ذریعہ اسکی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اور اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس نے اہنسا (عدم تشدد) کے اصول کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی ہے۔ درحقیقت ابھی تک ہنسا (تشدد) کا اور اہنسا (عدم تشدد) کا معاملہ ایک نظری حیثیت ہی رکھتا ہے۔ کیونکہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اس شرط پر جنگ میں حصہ لینا منظور کیا ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان کو آزاد کر دے مہاتما جی نے یہ بھی فرمایا کہ میں موجودہ حالات کے پیش نظر کارکنوں کو جیل نہیں بھیجنا چاہتا۔ انھیں تعمیری پروگرام کی طرف اور ہیجان دور کرنے کے کام میں امداد دینی چاہیئے۔ ہمیں اُمید ہے کہ مہاتما جی کی اس خواہش کی تعمیل کی جائے گی۔

برما میں لڑائی

اسمیں اب کوئی شبہ نہیں کہ لڑائی برما تک پہنچ گئی ہے اسے چاہے جھڑپ کہئے یا سرحدی دستوں کا مقابلہ لیکن جنگ کے شعلے برما تک پہنچ چکے ہیں رنگون پر متعدد بار بمباری ہوچکی ہے۔ وکٹوریہ پوائنٹ میں جاپانی فوجیں اُتر چکی ہیں تناسرم کے علاقہ میں تو بار ہا معرکے ہو چکے ہیں، نئے انتظام کے بموجب چینی فوجیں بھی برما میں پہنچ گئی ہیں تاکہ جاپانی حملہ آوروں کا مقابلہ کر سکیں، رنگون میں عظیم نقصان جان و مال چاہے عوام کی غلطی کی وجہ سے ہوا ہو یا حکام کی بے پروائی کی وجہ سے لیکن اس سے ہندوستانیوں میں کسی قدر ہیجان ضرور پیدا ہوگیا ہے گورنر برما کی تقریر میں اگرچہ حوصلہ اور ہمت پیدا کرنے کی دعوت دی گئی ہے لیکن اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے کہ اس کا اثر ہندوستانیوں پر کہاں تک ہوگا بہر حال رنگون کی بمباری سے ہندوستانیوں کو اپنی موجودہ مجبور حالت میں صرف ایک سبق مل سکتا ہے کہ بمباری ہونے کی صورت میں گھبرا کر ادھر اُدھر بھاگنے نہ لگیں کیونکہ ایسی صورت میں نقصان کا اور زیادہ اندیشہ ہے۔

دو نئے آرڈیننس

حکومت ہند نے دو نئے آرڈیننس نافذ کئے ہیں جنکی رُو سے صوبوں کی حکومتوں کو بہت وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں، ایک آرڈیننس تو وہ ہے جسکی رو سے لوٹ مار آگ لگانے خطرناک ہتھیاروں سے ضرب شدید پہنچانے ریل کی پٹری وغیرہ اکھاڑنے یا کارخانوں کی مشین خراب کرنے اور زنا بالجبر کرنے کی سزا موت رکھی گئی ہے اور بلوہ کرنے اور پبلک ملازم کی مزاحمت کرنے کی سزا عبد لگانا رکھا گیا ہے، دوسرے آرڈیننس کی رو سے صوبوں کی حکومتوں کو اسپیشل عدالتیں قائم کرنے کی اجازت دیگئی ہے۔ اسپیشل ججوں کو بصورت خاص سرسری سماعت کے بعد پھانسی تک کا حکم دینے کے اختیارات ہونگے اور اسپیشل مجسٹریٹوں کو سات سال کی سزا کے اختیارات ہونگے، ظاہر ہے کہ موجودہ جنگ کی وجہ سے ہر ملک کو ایسے خاص واقعات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جسکی وجہ سے خاص قوانین بنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ ان ملکوں میں بھی جو جمہوری کہے جاتے ہیں ڈکٹیٹری قوانین بنے ہیں۔

جنرل ویول کی تقریر

جنرل سر آرچبالڈ ویول نے اخباری نمائندوں کے سامنے اپنی الوداعی تقریر میں یہ یقین دلایا کہ امریکہ برطانیہ اور چین کی مشترکہ قوت بالآخر جاپان پر غالب آجائے گی اُنھوں نے یہ بتانے سے معذوری ظاہر کی کہ میرا ہیڈ کوارٹر اب کہاں ہوگا۔ اسمیں شبہ نہیں کہ جنرل سر آرچبالڈ ویول کے سپرد اتنے بڑے مورچے کی کمان ہے کہ اس سے پہلے شاید ہی اسکی مثال ملتی ہو افریقہ میں کارہائے نمایاں دکھانے کے بعد وہ ہندوستان میں کمانڈر انچیف مقرر ہوئے۔

جنرل چانگ کائی شک سے ملے وہاں سے واپسی کے بعد انہیں پہلے برما کا اور اس کے بعد شمالی ایشیا کے تمام برطانی بلکہ اتحادی محاذ کا کمانڈر بنا دیا گیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ جنرل ویول بڑے تجربہ کار کمانڈر ہیں لیکن اس لڑائی میں بہت کچھ جنگی تیاریوں پر منحصر ہے۔

ہر ہٹلر کی تقریر

ہر ہٹلر نے نئے سال کے آغاز میں ماسکو کے مورچے کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اس موقعہ پر اُنھوں نے جو تقریر کی ہے اس کے صرف اقتباسات ہم تک پہنچے ہیں صرف انھیں کی بنیاد پر تبصرہ کیا جا سکتا ہے۔ ہر ہٹلر کی اس تقریر سے اتنا تو ظاہر ہی ہو جاتا ہے کہ روس میں نازی فوج کی حالت اچھی نہیں ہے اور شدید سردی پڑنے کی وجہ سے روسیوں کو جرمنوں کے مقابلہ میں زیادہ مہلت حاصل ہوگئی ہے۔ ہر ہٹلر کی اس تقریر میں ۱۹۴۲ء کی اسکیم کے متعلق کوئی پیشین گوئی نہیں ہے جو ایسے موقعوں پر عام طور سے ہوا کرتی ہے۔

اس تقریر میں مشرق کی لڑائی کا بھی مختصر ذکر ہے۔ بہر حال ہٹلر کو اب تک یہ خیال ہے کہ دنیا کا نیا نظام نازیوں کے ذریعہ قائم ہوگا نہ تو سرمایہ دارانہ جمہوریتیں یہ نظام قائم کر سکیں گی۔ نہ بالشویکوں کے ذریعہ یہ نظام قائم ہو سکے گا۔ ایسے مغالطے اس سے پہلے بھی دنیا کے ڈکٹیٹروں کو رہے ہیں لیکن انکے ایسے خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوئے۔ دنیا کے حالات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اس جنگ عظیم کے بعد نہ نازی ازم رہیگا اور نہ امپیریلزم ہی رہے گا۔ بلکہ ایک عالمگیر فیڈریشن ہوگا۔

کمشنر پولیس کی براڈکاسٹ تقریر

رنگون پر متعدد بار ہوائی حملے ہونے کی [illegible] کلکتہ میں بھی شدید خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں کمشنر [illegible] نے کلکتہ ریڈیو اسٹیشن سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جسمیں اُنہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پبلک اور پولیس میں ایسا تعاون ہونا چاہیئے جس سے خطرے کا مقابلہ کرنے میں آسانی رہے اُنھوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ اسوقت پولیس اور عوام کے درمیان بداعتمادی کی فضا پائی جاتی ہے۔ یہ بات صرف کلکتہ یا بنگال تک ہی محدود نہیں ہے اور جگہ کے پولیس افسر اس بات کو تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن ہر جگہ عوام میں پولیس کے خلاف شک و شبہ کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ پولیس والے سرکار کی خدمات انجام دینے کے لئے ہیں ہمارے لئے نہیں اور اوسط پولیس والا بھی یہی سمجھتا ہے کہ میں اپنے افسر کے سامنے جوابدہ ہوں۔ عوام سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بس اتنا تعلق ہے کہ میں اُن پر حکم چلاؤں۔ پولیس کے رویہ میں تبدیلی کا واحد ذریعہ یہی ہو سکتا ہے کہ ان کے افسر اس بات پر زور دیں کہ پولیس والے اپنے آپ کو عوام کا خادم سمجھیں اور قانونی کارروائیاں زعم کے ساتھ نہیں بلکہ فرض سمجھکر۔

مولانا محمد علیؒ کی برسی

مولانا محمد علی کو ہم سے بچھڑے ہوئے گیارہ سال ہو گئے ان آخری الفاظ نے جو اُنھوں نے پہلی گول میز کانفرنس میں فرمائے تھے انھیں زندہ جاوید کر دیا ہے۔ مولانا محمد علی ذیابطیس کے مرض کی وجہ سے جو انھیں جیل میں شروع ہوا تھا بہت کمزور ہو گئے تھے، اس کمزوری کی حالت میں وہ گول میز کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے ولایت تشریف لے گئے اور اپنے طریقہ پر ہندوستان کا کیس پیش کیا انکا یہ جملہ بہت مشہور ہے کہ میں اپنے ملک کیلئے یہ آزادی چاہتا ہوں کہ جیسے لارڈ ریڈنگ نے مجھے جیلخانے بھیجدیا تھا ویسے ہی میں بھی انھیں (لارڈ ریڈنگ کو جو اسی گول میز کانفرنس میں موجود تھے) جیل بھیج سکوں لیکن اس سے بھی زیادہ مشہور جملہ یہ ہے کہ یا تو میں یہاں سے اپنے ملک کی آزادی لیکر جاؤں گا یا یہاں میری قبر بنے گی۔ یہ انکی آخری تقریر تھی کیونکہ اس کے بعد ہی وہ برطانیہ میں انتقال فرماگئے۔ مولانا محمد علیؒ کی ہستی ہمہ گیر تھی وہ نہ صرف اپنی زبان اردو کے اعلیٰ درجہ کے ادیب و شاعر تھے بلکہ انگریزی زبان میں وہ یدطولیٰ حاصل تھا کہ انگریز تک انکی زبان کا لوہا مانتے تھے۔ تقریر و تحریر دونوں میں کمال تھا، لیکن ان سب باتوں سے کہیں زیادہ ممتاز ان کی قربانی کی اسپرٹ تھی، یہ جذبہ اگر ہر اہل ملک کے دل میں پیدا ہو جائے تو ہندوستان کی آزادی کچھ مشکل نہیں۔

انڈین پولٹیکل سائنس کانفرنس

انڈین پولٹیکل سائنس کانفرنس کی صدارتی تقریر میں ڈاکٹر شرام (لکھنؤ یونیورسٹی) نے عالمگیر فیڈریشن کا خیال پیش کیا ہے۔ مختلف ملکوں کے بڑے بڑے مفکر بھی اسی بات پر زور دے رہے ہیں۔ گزشتہ جنگ کے بعد بلکہ اسکے دوران میں بھی ایسا ہی خیال پیش کیا گیا تھا۔ لیکن جب اس خیال نے عملی صورت اختیار کی تو لیگ آف نیشنز (مجلس اقوام) وجود میں آئی۔ جس کی تعمیر میں ہی خرابی مضمر تھی۔

یہ اس لئے ہوا کہ گزشتہ جنگ عظیم کے بعد ایک پارٹی فاتح اور دوسری مفتوح ہوئی۔ اگر موجودہ جنگ کا نتیجہ بھی ایسا ہی ہوا تو کوئی معقول نتیجہ نہ نکل سکے گا۔

اقتصادی کانفرنس

مسٹر جے۔ پی نیوگی پروفیسر صیغہ اقتصادیات کلکتہ یونیورسٹی نے آل انڈیا اقتصادی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے ہندوستانی یونیورسٹیوں میں اقتصادیات کے کورس پر جو نکتہ چینی کی ہے وہ بالکل درست ہے۔ کہ یہاں بی۔ اے پاس کرنے کے بعد طالبعلموں کو اقتصادیات کی جو تعلیم دیجاتی ہے وہ چند خاص امتحانوں کے لئے تیاری کرانے کی غرض سے ہوتی ہے۔ اسکا مقصد یہ نہیں ہے۔ کم از کم خاص مقصد یہ نہیں ہوتا کہ وہ دنیا کے اقتصادی مسئلوں میں مفید طریقہ پر دلچسپی لے سکیں اور ملکوں کی طرح اس معاملہ میں کچھ حکومت کی بھی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے دوسرے ملکوں میں حکومت کو یہ فکر ہوتی ہے کہ ہمارے طالب علم اس قابل ہوں کہ ملک کے اقتصادی مسئلوں کو حل کرنے میں عملی طور پر حصہ لے سکیں۔ ہندوستان میں حکومت کو یہ فکر نہیں ہے یہاں تو بس اُسے یہ ضرورت ہے کہ ایسے لوگ تیار رہیں جو اسکے محکموں میں کامیابی کے ساتھ کام کر سکیں اور ماہانہ اور سالانہ نقشے تیار کرنے میں حکومت کے لئے کارآمد ہوں۔

آئینۂ کانپور

یوم اُردو حلیم مسلم انٹر کالج میں ۳ و ۴ر جنوری کو پروفیسر آل احمد سرور (علیگڈھ یونیورسٹی) کی صدارت میں یوم اُردو منایا گیا جسمیں ۳ر جنوری کو پراونشیل اردو ڈبیٹ ہوا۔ اور ۴ر جنوری کو ادبا اور شعراء نے اپنے مقالے اور نظمیں و غزلیں پڑھیں۔ پرنسپل عبدالشکور صاحب نے آخر میں جناب صدر اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پروفیسر اویس احمد ادیب اور دیگر کارکنان کا شکریہ بھی ادا کیا کہ جنکی جدوجہد سے یہ جلسہ کامیاب ہوا۔

انجمن جامعہ ادبیہ ۱۰ر جنوری ۸ بجے رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کا مخصوص ماہوار مشاعرہ جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر کی طرف سے بجناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف دہلوی (ڈالاف اسپشل مجسٹریٹ) کی صدارت میں منعقد ہوگا۔ مصرع طرح یہ ہے

"آئے گا میری جان کو یارب قرار کب"

مولانا تسلیم سکریٹری انجمن مذکور ممبران سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

میونسپل بورڈ ۸ر جنوری کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع (سینیر وائس چیرمین) کی صدارت میں ہوا جسمیں پانچ ممبران کی ایک کمیٹی ہر وارڈ میں ایک کنواں بنانے کے مقامات کے انتخاب کے لئے بنائی گئی۔ جسمیں مسٹر وحید احمد بھی شامل ہیں۔ اے۔ آر۔ افیسر کی تجویز کے مطابق ڈسٹرکٹ سول ڈیفنس کمیٹی کیلئے دو مزید ممبران منتخب کئے گئے۔

اور لڑکیوں کو اسکول لے جانے کیلئے موٹر بس کے بجائے یکوں اور ٹھیلوں کی تجویز پر بحث و مباحثہ ہوا لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔

بورڈ کا تعلیمی ہفتہ ۸ر جنوری کو کانپور میونسپل بورڈ کے تعلیمی ہفتہ کے سلسلہ میں ایک جلسہ رائے بہادر لالہ رامیشر پرشاد باگلا کی صدارت میں ہوا جسمیں لڑکوں اور کارکنان کو انعامات اور تمغے تقسیم کئے گئے۔

مزدور سبھا مسٹر محمد صدیق انصاری جنرل سکریٹری کانپور مزدور سبھا نے اپنے ایک بیان میں مزدوروں کی تنخواہ میں ۶½ فی صدی کے اضافہ کو ناکافی بتایا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی آیندہ میٹنگ ۱۳ر جنوری کو ہوگی۔

سوویٹ یونین سوسائٹی ۱۱ر جنوری کو ۴ بجے دن کو تلک ہال میں سوویٹ یونین سوسائٹی کی ایک پبلک میٹنگ پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں ہوگی۔

ڈیفنس ایکٹ مسٹر مہندر دت جتیل ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت ۸ر جنوری کو گرفتار کرلئے گئے۔

ضمنی الکشن مسٹر رام سروپ گپتا کے کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری سے استعفیٰ دینے سے جو جگہ خالی ہوتی ہے (حلقہ بھوگنی پور) اس جگہ کو پُر کرنے کے لئے ۲۴ر فروری کو الکشن ہوگا اور نامزدگی کی آخری تاریخ ۱۳ر جنوری ۱۹۴۲ء ہے۔

ایک ناگوار واقعہ گزشتہ ۳ر جنوری کی صبح کو چھ گورہ سپاہیوں کو تین آدمیوں کو قتل کرنے اور چار کو زخمی کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آیندہ اس قسم کے واقعات کو روکنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔

آل انڈیا ٹریڈ یونین آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کا آیندہ سالانہ اجلاس ۸ر و ۹ر فروری کو کانپور میں ہونے والا ہے۔

ہوائی حملہ سے حفاظت کی تدابیر گزشتہ ہفتہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر شہر کے معزز انگریز اور ہندوستانی اصحاب کی ایک میٹنگ ہوئی تھی جسمیں بضرورت شہر پر ہوائی حملہ سے بچنے کی تدابیر پر غور کیا گیا۔ گورنمنٹ نے بضرورت میونسپل بورڈ کی عمارت و چند مقامی اسکول و کالجوں کی عمارت فوجی استعمال کے لئے تجویز کی ہیں۔

مولانا محمد علی ڈے ۴ر جنوری کو مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام شہید ملت مولانا محمد علی کی گیارھویں برسی منائی گئی۔ ۲ بجے دن کو دفتر اتحاد ملت طلاق محل سے ایک جلوس اُٹھا جو مختلف محلوں میں گشت لگاتا ہوا واپس آیا اور رات کو ۸ بجے مولانا محمد علی اسکول چمن گنج ایک عام جلسہ زیر صدارت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب ہوا جسمیں جناب صدر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح نے مرحوم کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں مسٹر محمد فاروق صدیقی کرنل نیلی پرشاں نے بھی تقریر کرتے ہوئے یوم محمد علی منانے والوں کا شکریہ ادا کیا۔

ڈاکہ موضع بھوجپورہ ضلع کانپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک کُرمی کے مکان میں پندرہ بیس مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور بہت سی نقدی و زیورات لیکر چمپت ہوگئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

چپراسی فرار مقامی آریہ سماج مسٹن روڈ کا چپراسی تین سو روپیہ کی رقم لیکر فرار ہوگیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ رقم وہ چندے میں وصول کرکے لایا تھا آریہ سماج کے عہدہ داران چپراسی کی تلاش کر رہے ہیں۔

سر اکبر حیدری کا انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری نواب حیدر نواز جنگ بہادر ممبر انچارج آف انفارمیشن و براڈکاسٹنگ گورنمنٹ آف انڈیا ۱۷ روز کی علالت کے بعد ۸ جنوری بوقت چھ بجے شام کو دہلی میں انتقال کر گئے۔

مرحوم کی گذشتہ نومبر میں ۷۲ ویں سالگرہ ہوئی تھی۔ آپ کی موت ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔

سائنس کانفرنس

سائنس انڈین کانگریس کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر وادیا نے اس مغالطہ کی تردید کی ہے کہ سائنس کوئی نئی چیز ہے۔ عام طور پر مغربی روشنی نے ہندوستانیوں کی آنکھوں میں اتنی چکاچوند پیدا کر دی ہے کہ ہر علم و فن کو مغرب کا مرہون منت سمجھنے لگے ہیں لیکن رفتہ رفتہ یہ کیفیت دور ہو رہی ہے اور اب مشرقیوں کو اپنے بزرگوں کے کارناموں کی بھی قدر ہونے لگی ہے۔ پروفیسر وادیا نے اس مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ سائنس انسان کی ترقی کا باعث ہے یا اس کی بربادی کا اُنھوں نے دوسرے نظریہ کی تردید کی ہے اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ بالآخر سائنس انسان کیلئے مفید ہی ثابت ہوگا۔ دراصل یہ مسئلہ اتنا وسیع ہے کہ بعض سائنسداں تک ہی محدود نہیں، بات یہ ہے کہ انسان کے دماغ نے تو ترقی کرلی لیکن اسی مناسبت سے اسکے دل کو ترقی نہیں ہوئی اس کا یہ نتیجہ ہے کہ علم و ہنر کے استعمال میں خود غرضی داخل ہوگئی جو انفرادی حیثیت میں تو خراب ہے ہی لیکن جب اجتماعی حیثیت اختیار کر لیتی ہے تو اور بھی زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے اور اسکا نتیجہ وسیع پیمانہ پر کشت و خون بھی ہو سکتا ہے۔

شذرات گل

واشنگٹن کی ایک اطلاع کہتی ہے کہ جنرل میک آرتھر نے اس امر کی سفارش کی ہے کہ جاپانیوں نے بمباری سے منیلا کو جو نقصان پہونچایا ہے۔ اس کا انتقام لینا چاہیئے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جنگ میں اگر جوابی کارروائی "انتقام" نہیں ہوتی تو اور کیا چیز ہوتی ہے۔ اگر جاپانیوں نے منیلا پر بمباری کی ہے تو امریکن ہوابازوں کو ٹوکیو پر بمباری کرنے سے کس نے منع کیا ہے؟ لال فیتہ کی کارروائی اسی کو کہتے ہیں!..

نیویارک پریس کانفرنس کے دوران میں پریذیڈنٹ روزولٹ نے امریکن اخبار نویسوں سے مسٹر چرچل کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر امریکہ کے نامہ نگار "بھیڑیئے" ہوتے ہیں تو ان کے مقابلہ میں انگلستان کے نامہ نگار "بھیڑ بکری" ہوتے ہیں۔ اس کے معنی غالباً یہ تھے کہ اول الذکر خبروں کی تلاش میں ہر جگہ گھس پڑتے ہیں اور موخر الذکر دور ہی سے ممیاتے ہیں"۔ ایک معاصر نے اسی مثال کو آگے بڑھاتے ہوئے ہندوستانی نامہ نگاروں اور رپورٹروں "گلہریوں" سے تشبیہہ دی ہے۔ کیونکہ یہ حضرات ایک معمولی سی خبر پاکر زیادہ شور وغل مچا دیتے ہیں۔ کیا یہ تشبیہہ ہندوستانی نامہ نگاروں کو پسند ہے۔

اتحادیوں کے ایک مشترک ملیٹری کمانڈ کے قیام کی تجویز پر مسٹر چرچل نے کہا ہے کہ اب تک کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا ہے یہاں تک کہ نپولین بھی اس قابل نہیں تھا کہ وہ ایک "عالمگیر کمانڈر انچیف" کی حیثیت سے کام کرتا۔ یہ نظر ہمارے خیال میں بھی صحیح ہے۔ کیونکہ کوئی عالمگیر کمانڈر انچیف اسی وقت پیدا ہوگا جب ہماری دنیا یعنی کرہ زمین کے رہنے والے دوسری دنیا والوں یعنی چاند یا مریخ وغیرہ کے باشندوں سے جنگ کریں گے۔

جرمن کے وزیر پروپیگنڈا ڈاکٹر گوئبلز نے ایک براڈکاسٹ میں ان جرمنوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو اس وقت جرمنی سے باہر ہیں کہا ہے۔ "تم ایک مخالف دنیا میں ہو یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ تم جب اپنے ملک سے باہر رہتے ہو تو تمہیں کوئی پسند نہیں کرتا ڈاکٹر گوئبلز نے ہیچ کہا وہ پسندیدہ نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے اور جوں ہی ان کی آہنی گرفت ڈھیلی ہوگی تمام مفتوح ممالک ان کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہونگے۔

کانگریس کو ڈاکٹر لطیف کی دھمکی

حیدرآباد (دکن) ۵ رجنوری۔ پاکستان اسکیم کے مصنف ڈاکٹر سید عبداللطیف نے کانگریس ورکنگ کے رزولیوشن کے بارے میں ایسوسی ایٹیڈ پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی مدافعت کے انتظامات کے شرکت کو ہندوستان کی آزادی کے سوال کے ساتھ مشروط کرنے سے مسلم لیگ بگڑ جائیگی اور وہ بھی یہ اصرار کرے گی کہ ہندوستان کی آزادی سے پہلے پاکستان کے اصولوں پر مسلمانوں کی آزادی کا مسئلہ طے ہونا چاہیئے۔

پٹرول کی جگہ مٹی کے تیل کا استعمال

نئی دہلی۔ ۵ رجنوری۔ حکومت ہند نے مندرجہ ذیل پریس نوٹ شائع کیا ہے۔
پٹرول کا راشن مقرر ہونے کے بعد سے لوگ کسی خاص طریقہ کی امداد سے یا پٹرول میں ملاکر مٹی کا تیل موٹر کاروں میں جو عموماً پٹرول سے چلتی ہیں استعمال کیا جا رہا ہے۔
اس قسم کی کارروائیوں سے نہ صرف پٹرول راشننگ کے حکم کی ہی خلاف ورزی نہ ہوگی بلکہ اگر مٹی کے تیل پر جو پٹرول کی جگہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ پٹرول کے بابر محصول نہ دیا گیا تو آبکاری کے قواعد کی بھی خلاف ورزی ہوگی۔ لہذا ایسا کرنے والا شخص یا اشخاص سزا کے مستوجب ہیں۔

ادب لطیف

مُصنف!

از جناب پی۔ این شرما ایم۔ اے

اسے پیدا کیا ہے دوسروں کا رونا رونے کیلئے۔
دوسروں کی مصیبتیں اور ضروریات کو دنیا پر واضح کرنے کے لئے وہ شعلوں سے کھیلتا ہے۔
زندگی کی تلخیوں کو پی جاتا ہے مگر بذات خود وہ کوئی ہستی نہیں!
وہ جیتا ہے دوسروں کے لئے۔
وہ ایسی فصل بوتا ہے جس کو دوسرے کاٹیں، اسکے نقش صفحۂ تقدیر پر ڈھانٹ کے آنسو ہیں، قرطاس صفحہ پر تڑپتے ہوئے دل کے لرزتے سائے میں وہ پیدا ہوتا ہے۔
غریب گھرانوں میں، اونچے محلات، شاندار عمارات عیش وعشرت کی آماجگاہ میں نہیں، قدرت اسے اپنے ہنگوڑے میں جھلاتی ہے۔ وہ بچہ ہے اور اسی واسطے وہ روسکتا ہے۔ چیخ سکتا ہے اور وہ چیختا رہتا ہے صبح کی سپیدی سے شام کے دھندلے تک اور وہ چیخ اس کی زلیست میں کوئی نہیں سن پاتا۔ بلکہ جب "
اسکی زندگی کا چراغ بجھتا ہے،
تو اسکے آنسوؤں کو دنیا موتی سمجھ کر سمیٹ لیتی ہے سنہری حرفوں سے وقت کے صفحات پر اس کا نام لکھا جاتا ہے لیکن خدا نے اُسے پیدا کیا ہے۔ دوسروں کا رونا رونے کے لئے۔

عالم نسواں

آل انڈیا ویمین کانفرنس

کوکناڈا۔ ۲۹ ردسمبر آج مقامی ٹاؤن ہال میں آل انڈیا ویمین کانفرنس کا ۱۶واں سالانہ اجلاس شروع ہوا۔
مسز وجے لکشمی پنڈت نے صدارتی تقریر میں فرمایا کہ کئی سال سے ہماری کانفرنس رزولیوشن پاس کرکے یہ ظاہر کر رہی ہے کہ جنگ کا خاتمہ ہونے سے مسئلے حل ہوسکتے ہیں۔ ہر اجلاس میں ہم شاندار الفاظ میں اس بات پر زور دیتے رہتے ہیں کہ حملہ کی طاقتوں کی مذمت میں ہندوستان کی عورتوں کو متحدہ محاذ قائم کرنا چاہیئے۔ لیکن جس ہال میں ہمارے رزولیوشن پاس ہوئے اس ... ہے باہران کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور نہ ہماری بہنو[illegible] سمجھا کہ جنگ کے خلاف ہمارے رز[illegible]شنوں کا مقصد اور منشا کیا ہے۔
ہم جنگ [illegible]ائیوں سے دور رہی ہیں اور جس معاملہ کا براہ راست تعلق نہ ہو اس کو سمجھنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ لیکن گذشتہ سال کے دوران میں یہ صورت حالات بدل گئی اور آج جنگ کا امکان، ہندوستان سے قریب تر ہے۔ اور ہم اپنی کانفرنس کے اس اجلاس میں مسئلوں کو اسی نقطۂ نظر سے دیکھیں گے۔
میں محسوس کرتی ہوں کہ میں نے یہ مسئلہ آپ کے سامنے پیش کرکے پرخطر راستہ اختیار کیا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ کسی مسئلہ کو اس کے دشوار ہونے کی وجہ سے ہم نظر انداز نہیں کرسکتے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ اس بارے میں غور کریں اور ایسی زبان میں جواب دیں جس سے اس امر کی کوئی شک وشبہ نہ رہے کہ ہندوستان کی عورتوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس مسئلہ پر میرے ذاتی خیالات سب کو معلوم ہیں میں اُن کو آپ پر ٹھونپنا نہیں چاہتی۔ البتہ انتہائی صداقت کے ساتھ میری خواہش ہے کہ کانفرنس کو تنگ نکتہ نظر سے نہیں بلکہ حقیقی معاملات کو اور پس منظر معلوم کرنے کے بعد اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیئے۔ جنگیں بے خبری میں نہیں چھڑ جایا کرتیں بلکہ یہ بازیاں لیسیوں کا لازمی نتیجہ ہوا کرتی ہیں۔ یہ جنگ بعض اقتصادی اور دوسری پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ جب تک حکومتیں ان پالیسیوں کو تبدیل نہیں کریں گی جنگ بار بار ہوگی میں امن اور آزادی کی خاطر کئی سال تک ویمین لیگ کی ممبر رہی ہوں مجھے نیشنل انڈین کانگریس کا ممبر ہونے کا بھی فخر حاصل ہے جس کا مستند عقیدہ اہنسا اور عدم تشدد ہے۔ اہنسا پر جونکتہ چینی کی گئی اور اس کا مذاق اڑایا گیا۔ اس کے باوجود ساری دنیا میں ایسے صاحب فکر مردوں اور عورتوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ اگر دنیا خود کو تباہ کرنا اور وحشت پر اُتر آنا نہیں چاہتی تو اسے اہنسا کے اصول کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ عورتوں کی حیثیت سے ہم پر خاص ذمہ داری ہے کہ زندگی کی طاقتوں یا موت کی طاقتوں میں سے ہم کس سے رشتہ جوڑیں گے۔
آپ سے درخواست کروں گی کہ تھوڑی دیر کیلئے اس طرف توجہ کیجئے۔ اس وقت ہمارے ملک میں کیا حالات ہیں برطانیہ جمہوریت اور آزادی کیلئے لڑ رہا ہے لیکن ہندوستان کو آزادی سے انکار کر رہا ہے۔ اہل ہند نے فیسٹ قوموں کی مخالفت کرنے اور ترقی پسند قوموں سے ہمدردی کا اعلان کردیا ہے لیکن برابری کے سوائے اور کونسی شرطوں پر تعاون ہوسکتا ہے۔ جب تک ہندوستان کا حق آزادی نہ تسلیم کیا جائے اس وقت تک ہندوستان کے باشندے دوسری قوموں کی آزادی برقرار رکھنے کیلئے کیونکر لڑ سکتے ہیں؟ یہ ہیں وہ سوال جو ہمارے سامنے ہیں ہم جو کام کرتے رہے ہیں اب اس پر غور کرنا چاہیئے۔ گذشتہ ۱۶ سال سے کانگریس کا دائرہ وسیع ہوتا رہا ہے اور اسکو وسیع کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ لیکن اگر اس جماعت کو زندہ جماعت بننا ہے جو ہندوستان کی عورتوں کی سچی نمائندگی کر سکے۔ تو اسکے دائروں کو اور وسیع کرنے کے لئے زبردست ✕

✕ کوشش اور عورتوں کی بھلائی کیلئے کام کرنے والی دوسری ترقی پسند جماعتوں کا اشتراک عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ گذشتہ سالوں میں ہم رزولیوشن پاس کرنے کی عادی رہی ہیں... مسئلوں سے ہمیں سابقہ پڑا اور متعدد معاملات میں ہمیں کچھ کامیابی ہی ہوئی۔ لیکن کامیابی کی رفتار بہت سست رہی۔ اس لئے میں یہ تجویز کرنے کی جرأت کرونگی کہ اگر ایک سال میں ہم ایک ہی مسئلے پر اپنی کوششوں کو مرکوز کردیں تو ترقی کی رفتار زیادہ تیز ہوسکتی ہے موڈل دیہات کی ہی ہمارے سامنے ایک اسکیم ہے۔ خیال اچھا ہے لیکن کام بہت مشکل ہے۔ جن میں بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس قسم کا کام کرنیوالیوں کی توجہ دوسری طرف نہیں ہٹنی چاہیئے۔ اچھے کام کے لئے ہمیں ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے جو دیہات میں کام کرنے کیلئے پورا وقت دے سکیں۔
ہندو لاکمیٹی کی سفارشات پر کانفرنس پہلے اپنے خیالات ظاہر کرچکی ہے۔ ہم ان سفارشات کو پسند کرتے ہیں اور خوش ہیں کہ وراثت کے قانون کو از سر نو ترتیب دینے کا کام شروع کیا گیا ہے۔ لیکن ہم حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ جزوی قانون کی کوئی بڑی اہمیت نہیں ہوتی۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ پورے ہندو لا کو مردوں اور عورتوں کے درمیان برابری کے اصولوں پر از سر نو ترتیب دیا جائے۔
بہنو! آخر میں میں یہ اپیل کروں گی کہ ہم میں نفرت اور شبہ کے جو جذبات پیدا ہوگئے ہیں اُن کو دور کردینا چاہیئے۔ اس ناخوشگوار صورت حالات سے ہم باخبر ہیں اور ہماری صوبجاتی شاخیں ان مسئلوں پر مختلف زاویہ نگاہ سے بحث کرچکی ہیں لیکن بہتر فضا پیدا کرنے کے لئے ابتک ہم نے کچھ نہیں کیا ہے۔ اگر کانفرنس کی جانب سے مختلف فرقوں میں اتحاد بحال کرنے کی کوششیں شروع ہوں تو وہ بہت موثر ثابت ہوں گی۔ ہندوستان ہم سب کا وطن ہے اور اس کی عظمت اس تمدن کا نتیجہ ہے جس کو ہر طبقہ اور ہر مذہب نے مالدار بنایا ہے۔

تمام ہوٹل بند کر دئے گئے

لندن ۵ رجنوری معلوم ہوا ہے کہ پیرس میں ایک اور جرمن افسر کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر پیرس کے تمام پبلک مقامات جن میں ہوٹل وغیرہ سب شامل ہیں بند کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

بچوں کی دنیا

پتھوپن کے منادر

بچو! آج کی صحبت میں ہم تمہارے سامنے پتھوپن کے منادر کے حالات بیان کرتے ہیں:۔
رشی کیش اور ہردوار کے قریب پتھوپن ہندوؤں کی ایک مشہور اور مقدس زیارتگاہ ہے یہ مقام دلفریب ڈون وادی کے جنوبی گوشہ میں آباد ہے اور یہاں سے کوہ سوالک کا منظر بہت ہی خوشنما معلوم ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ اس مقام پر راجہ رامچندر جی کے بھائی لچھمن جی نے عرصہ تک مجاہدات کئے تھے تاکہ انہوں نے اپنے بھائی کی محبت میں راون کو قتل کرنے کا جو گناہ کیا تھا اسکی تلافی ہو جائے۔ راجہ رام چندر جی نے اپنی عبادت کیلئے رشی کیش کا مقام تجویز کیا تھا۔
پتھوبن میں سب سے زیادہ مشہور چیز لچھمن جھولا ہے اسکو اصل میں کسی دولت مند بنگالی نے بنوایا تھا۔ لیکن ڈون وادی جو اکثر طغیانیاں آتی رہتی ہیں انکی وجہ سے جھولے کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی حال میں حکومت نے اسکی جگہ پر ایک نیا معلق پل بنوادیا ہے۔ جس کا افتتاح اپریل سنہ ۱۹۳۰ء میں ہوا تھا۔ اس پل کے قریب دریا میں ایک بہت بڑی چٹان ہے جس پر کچھ عجیب وغریب نشانات ہیں۔ ہندو اس چٹان کی بہت عزت کرتے ہیں۔
پل کو عبور کرکے لچھمن جی کا مشہور مندر ملتا ہے۔ جو اپنی طرز تعمیر کے لحاظ سے خوشنما ہے۔ اس مندر کے قریب چھوٹے چھوٹے متعدد منادر ہیں۔
لچھمن مندر کے علاوہ پتھوبن میں وشنو جی کا بھی ایک بہت قدیم مندر ہے۔ جس کا مہنت رامانجی بیراگی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پتھوپن کا گاؤں اسی مہنت کے قبضہ میں بطور معافی کے ہے۔ پتھوبن ایک مختصر گاؤں کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس کے مستقل باشندوں کی تعداد کسی طرح دو سو سے زیادہ نہیں ہے لیکن مختلف اقطاع ہند سے زائرین یہاں بکثرت آتے رہتے ہیں

بعد از جنگ اقتصادی تشکیل نو

بمبئی ۳ رجنوری۔ ہندوستانی اقتصادی کانفرنس اور علم سیاسیات کانفرنس کا مشترکہ اجلاس آج ختم ہوگیا ہے ڈاکٹر نیوگی کی زیر صدارت آج اقتصادی کانفرنس میں بعد از جنگ ہندوستان کی نئی اقتصادی تشکیل "کے مسئلوں پر بحث ہوئی اور پروفیسر ڈی بسی کاروبہ کی جانب سے بحث کا آغاز کیا گیا۔ جنہوں نے یہ دلیل پیش کی کہ کنٹرول اور مشورہ کے جدید طرز تعلیم کو ملک میں صنعتی توسیع کے واسطے مرکزی حصے کے طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ اس بحث میں بہت سے ماہران اقتصادیات نے شرکت کی۔

جاپان کے نمائندہ کا بیان

ٹوکیو۔ ۵ رجنوری۔ جاپان کے دفتر خارجہ کے نمائندے مسٹر ہوری نے آج پریس کانفرنس میں کہا کہ روس اور جاپان کے درمیان تعلقات ناطرفداری کے معاہدہ پر مبنی ہوں گے۔ لیکن اگر روس نے اینٹی کمنٹرن پیکٹ پر دستخط کرنے والے ملکوں کے خلاف جمہوریتوں کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تو تعلقات اس سے بالکل مختلف ہو جائیں گے۔

معاہدہ میں شرکت کی اپیل

واشنگٹن۔ ۵ رجنوری۔ محوری طاقتوں کے خلاف ۲۶ ملکوں نے جو معاہدہ کیا ہے اس میں شرکت کیلئے اور ملکوں سے بھی اپیل کی گئی ہے۔ غالباً یہ اشارہ آزاد فرانسیسیوں سے ہے۔

برطانی ہوائی حملے

لندن ۵ رجنوری کل رات کو شمال مغربی جرمنی اور شمالی فرانس پر برطانی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا اور فوجی ٹھکانوں کو نقصان

پردۂ فلم

بہترین تصویریں

سوامی (سرکو پروڈکشن)
ڈائرکٹر —— اے۔ آر۔ کاردار
اسٹوری رائٹر —— منشی پریم چند
ڈائلاگ —— ایس امتیاز علی تاج
اداکاران —— ستارا۔ راج کماری۔ رادھا رانی۔ جے راج۔ یعقوب۔ ایس نذیر

تاج محل (موہن پکچرز)
ڈائرکٹر —— نانو بھائی وکیل
اداکاران —— سروجنی۔ اندورانی۔ مس ہیرا مس اندرا۔ کمار۔ مبارک۔ نذیر۔ رام مراٹھے۔

بیٹی (رنجیت مووی ٹون)
ڈائرکٹر —— جینت ڈیسائی
اداکاران —— خورشید۔ وسنتی۔ ارونہ۔ کیسری۔ خاتون۔ ای بلموریا غوری بھگوان داس

معصوم (فضلی برادرس)
ڈائرکٹر —— سید حسنین
اداکاران —— رمولا۔ انیس۔ مہتاب۔ مظہر خاں۔ امجد۔ مزمل۔

یوروپ میں جرمنی کیخلاف نیا مورچہ

لندن ۵ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ حکومت نے برطانیہ اور اتحادی حکومتوں کو یورپ میں ایک دوسرا محاذ قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے اور حملہ کی اس تجویز میں برطانی اور اتحادی فوجوں کی کمانڈ کے لئے ایک روسی جرنیل کو تیار بھی کردیا گیا ہے۔
اخبار ڈیلی مرر نے اس تجویز پر بحث کرتے ہوئے لکھا کہ مغرب کی طرف سے حملہ کے متعلق روسیوں کو کامیابی کا اس قدر یقین ہے کہ وہ اس حملہ کی رہنمائی کے لئے روسی جرنیلوں کی خدمات پیش کرنے کو تیار ہیں۔

واشنگٹن سے چرچل اور روزولٹ کا اعلان

واشنگٹن۔ ۳ رجنوری آج پریذیڈنٹ روزولٹ اور مسٹر چرچل نے اعلان کیا ہے کہ جنوب مغربی بحرالکاہل کے علاقہ کی اعلیٰ کمان جنرل ویول کو سونپ دی گئی ہے اور جنرل جی۔ ایچ پریٹ کو ڈپٹی سپریم کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔ امریکہ کے بحری بیڑہ کے کمانڈر ایڈمرل ہارٹ جنرل ویول کی رہنمائی میں اس علاقہ کے بحری بیڑہ کی کمان کریں گے۔

جنرل میک آرتھر کا بیان

سنگاپور ۵ رجنوری۔ جنرل میک آرتھر کے جو فلپائن کے مورچہ پر امریکن کمانڈر ہیں ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جاپانی سپاہی گورے باشندوں پر بہت ظلم کر رہے ہیں۔ امریکنوں پر ان کی سختیاں خاص طور پر زیادہ ہیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ اطالویوں اور جرمنوں تک کو یہ حکم دیدیا گیا ہے کہ اپنے گھروں کے اندر رہیں

بیس ہزار جاپانی فوج گھر گئی

بمبئی ۵ رجنوری حکومت چین کے ایک نمائندے نے کہا کہ چنگشا کے اتری پھاٹک کے قریب بیس ہزار جاپانی فوجوں کو گھیر لیا گیا اور دس ہزار جاپانی فوج بستیوں میں گھر گئی ہے چنگشا کے علاقہ میں گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔

فرانس اور اسپین میں تجارتی معاہدہ

لندن۔ ۵ رجنوری۔ اسپین اور فرانس کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔

اقوال زریں

لکڑیاں خاموش جلتی ہیں اور کانٹے بھڑ بھڑ کرتے ہیں۔

جو بہت سوچتا ہے وہ پیشین گوئی کر سکتا ہے۔

احسان کرنے کے بعد صلہ کی توقع رکھنی نہیں چاہیئے۔

جو راز اپنے دشمن کو نہیں بتا سکتے" وہ دوست کو بھی مت بتاؤ ممکن ہے کہ وہی دوست کل کو تمہارا دشمن ہو جائے۔

نئے گرجا اور پرانے شراب خانے بہت کم خالی رہتے ہیں

میخانہ وہ جگہ ہے جہاں دیوانگی بوتلوں میں بھر کر بیچی جاتی ہے۔

غصہ اور دریا جلد اتر جاتے ہیں۔

تم اپنے دوستوں کا نام بتاؤ میں بتا دونگا کہ تم کون ہو۔

موج تبسم

شوہر:- میں اپنے ڈرائیور سخت سزا دوں گا۔ آج پھر اُس نے گاڑی ٹکرا دی اور مجھے تو مار ہی ڈالا تھا۔
بیوی:- پیارے! لیکن ایک موقع تو اسے اور دیدو

ماسٹر:- کیا تم میرے ساتھ جنت میں چلوگے۔
شاگرد:- جی نہیں۔ مجھے ماں نے کہا ہے کہ اسکول سے سیدھے گھر آنا۔

مجسٹریٹ:- تم کہتے ہو کہ تمہاری چوری اس آدمی نے کی ہے۔
فریادی:- جی ہاں۔
مجسٹریٹ:- کوئی ثبوت!
فریادی:- یہ رومال جو اُس کے پاس ہے وہ میرا ہے۔
مجسٹریٹ:- ایسا رومال تو میرے پاس بھی ہے۔
فریادی:- جی ہاں ٹھیک ہے۔ میرے دو رومال چوری ہوگئے تھے۔

دلچسپ معلومات

ہندوستان کے متعلق چند دلچسپ باتیں

ہندوستان کی آبادی پچھلی مردم شماری کے بموجب ۳۵ کروڑ ۳۰ لاکھ ہے۔ دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ ہے۔

بنگال آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کا سب سے بڑا صوبہ کہا جاتا ہے اس کی آبادی ۵۰۱۱۴۰۰۲ شمار ہوئی ہے۔

صوبہ وسط ہند میں موتوں کی اوسط ہندوستان کے ہر صوبہ سے زیادہ ہے یہاں فی ہزار ۶۵ء۳۳ آدمی موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دوسرے صوبوں میں اوسطاً کم موتیں ہوتی ہیں۔

برہما میں ہندوستان کے ہر صوبہ کے مقابلہ میں کم عمر کے بچوں کی موتوں کی اوسط [illegible] یعنی ۳۴ فیصدی۔

ہندوستان میں فی دس ہزار آدمیوں میں [illegible] ہندو ہیں

ہندوستان میں عیسائیوں کے پریوار بہت بڑے ہیں۔ اوسطاً ہر کنبہ میں پانچ آدمی پائے جاتے ہیں

ترکوں کی تاریخی کامیابی

(بقیہ صفحہ اوّل)

مگر جیسا کہ امریکن اہل قلم نے لکھا ہے۔ صدر ترکی غازی عصمت اب سے پہلے بھی بارہا اس بساط پر نازک ترین لمحات میں ترکی کو سیاسی آفات سے صحیح سلامت بچا کر نکال لائے ہیں۔ اب سے انیس برس پہلے جب لوزان میں صلح کانفرنس ہوئی تو اس کانفرنس میں غازی عصمت انونو کو برٹش ایمپائر اور اس ایمپائر کے دور کے قابل ترین ڈپلومیٹ لارڈ کرزن کے مقابلہ میں ترکی کا تحفظ کرنے کا دشوار ترین کام انجام دینا پڑا تھا۔ امریکن اہل قلم نے اس کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"برٹش گورنمنٹ نے یونانیوں کی روپے اور سامان سے مدد کی تھی اور (ترکوں سے) یونانیوں کی شکست کھا جانے کو برٹش گورنمنٹ اپنی توہین سمجھ بیٹھی تھی۔"

یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ اس وقت برطانیہ نے جرمنی کو شکست دیدی تھی اور برطانیہ اور فرانس اس وقت فاتحین کی حیثیت سے دنیا کی زبردست طاقتیں بن چکے تھے۔ ترکوں کو اس بات کا کامل یقین تھا کہ برطانوی وزیر خارجہ لارڈ کرزن ترکی پر برطانوی حملہ کرانا چاہتے ہیں۔ اور جیسا کہ امریکن مضمون نگار نے لکھا ہے۔ لارڈ کرزن نے اس وقت جو طرز عمل اختیار کر رکھا تھا اس سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا تھا۔ لارڈ کرزن سات برس تک ہندوستان کے وائسرائے رہ چکے تھے۔ بقول امریکن مضمون نگار ہندوستان کی سات سالہ کی وائسرائیلٹی سے ان کی عادات بگڑ گئی تھیں اور وہ اپنے خلاف بات سننا پسند نہ کرتے تھے اور ایک ایشیائی کی طرف سے ان کی مخالفت کی جائے۔ یہ تو وہ کسی حالت میں بھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ جس کانفرنس میں وہ صلح کرنے آئے تھے اس کانفرنس میں وہ غصے ہو ہو کر گرجے اور دھاڑے اور اُنھوں نے غازی عصمت انونو کو نفرت کیساتھ "ایشیائی" تک کہا اور انھیں دھمکی دی کہ میں برطانوی بحری بیڑے کو ابھی ترکی کی اینٹ سے اینٹ بجا ڈالنے کا حکم دئے دیتا ہوں۔ مگر غازی عصمت ان کی اس دھمکی پر مسکرا دئے غازی عصمت کو یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ انگلستان میں قدامت پسند پارٹی برسر اقتدار آنے والی ہے۔ اور اس پارٹی کو روسی کمیونزم کی طرف سے جتنا خوف خطرہ لاحق ہے اتنا دنیا کی اور کسی چیز کی طرف سے نہیں ہے۔ چنانچہ جب لارڈ کرزن نے انہیں دھمکی دی تو غازی عصمت مسکرائے اور یہ کہا کہ "میں روس کی سُرخ فوج کو اپنی مدد کے لئے بلالوں گا"۔ اسکے علاوہ ترکوں کو یہ بھی اندازہ تھا کہ برطانیہ اور فرانس میں انتداب شام کے معاملے میں شدید قلیبانہ اختلافات پیدا ہو چکے ہیں اُنھوں نے غازی عصمت کی ہدایت کے مطابق فوراً برطانیہ کے خلاف فرانس کے مطالبات کی حمایت شروع کر دی حالانکہ ترک شام کے ایک حصّہ کا مطالبہ خود بھی کر رہے تھے۔ روس اور برطانیہ اور برطانیہ و فرانس کی سیاسی رقابتوں کیساتھ غازی عصمت انونو نے برطانیہ اور اٹلی کی مخالفت سے بھی اپنا کام نکالا۔ غازی عصمت کو خوب اچھی طرح معلوم تھا کہ اٹلی سنہ ۱۹۱۱ء سے ترکوں کا علاقہ چھیننے کی فکر میں ہے۔ مگر جب اُنھوں نے دیکھا کہ برطانیہ کو اٹلی کے بحری منصوبوں کی جانب سے کھٹکا ہے تو انھوں نے صلح کانفرنس میں لارڈ کرزن کے خلاف اٹلی کی حمایت شروع کر دی۔ غازی عصمت کے اس جوڑ توڑ کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب غازی عصمت نے کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے سوئٹزرلینڈ کی سرزمین پر قدم رکھا تھا اس وقت حالات انکے خلاف اور فضا مایوس کن تھی مگر جب وہ کانفرنس سے رخصت ہوئے تو ترکوں کو مخالفوں کے مقابلے میں ایک واضح ڈپلومیٹک کامیابی حاصل ہو چکی تھی اور معاہدہ ترکوں کی منشا کے مطابق ہی ہوا۔

امریکن مضمون نگار نے غازی کی اس شاندار کامیابی کے تفصیلی حالات درج کرنے کے بعد یہ رائے ظاہر کی ہے کہ یورپ میں غازی عصمت کے بارے میں یہ عام شہرت ہے کہ وہ بڑے تیز نظر اور شاطر ڈپلومیٹ ہیں اور جہاں تک انکے سیاسی تحمل کا تعلق ہے۔ اس معاملہ میں تو یورپ کے تمام مدبروں میں انکی نظیر ہی نہیں ملتی۔ وہ جس تحمل کے ساتھ "دو مخالف قوتوں کے دوست بنے رہتے ہیں اور ترکی کو مستحکم کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس تحمل کی بار بار آزمائش ہو چکی ہے اور ہر غازی عصمت کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔

کیا اس مرتبہ کی سخت ترین آزمائش میں بھی ترکی اور ترکوں کے کامیاب لیڈر غازی عصمت کامیاب ثابت ہونگے؟ عالم اسلام اور سارا ایشیا، بے چینی سے دعا کر رہا ہے کہ وہ کامیاب ہوں کیونکہ ترکوں کی غیر جانبداری دنیائے اسلام اور ایشیا کے تحفظ کی ضمانت بھی ہوتی ہے۔

بلغاریہ کیخلاف لڑائی کا اعلان

لندن ۳۰ جنوری جنوبی افریقہ نے بلغاریہ کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا۔

افسانہ

مزاحیہ

تانگہ والا!

(از جناب کوثر چاند پوری)

ہندوستان میں جہاں قوانین کی بہتات افریقہ کے جانوروں کی برابر برابر ہے۔ ایسی بہت سی چیزیں مل جائیں گی جن کے مقابلہ میں قانون بالکل اس طرح خاموش ہو جائے گا جیسے صاحب کلکٹر بہادر کے سامنے میونسپل بورڈ کا چیرمین، تانگہ والا بھی ہندوستان کی ایسی ہی مخلوق ہے جو خود تو بہت حد تک قانون پر موثر ہے لیکن قانون اس پر بلکہ اس کے تانگہ پر صرف نمبر کی حد تک ہی اثر انداز ہوتا ہے۔

تانگہ سال میں ایک مرتبہ جب میونسپل بورڈ میں جاتا ہے تو اس کا رنگ و روغن نکھر جاتا ہے اور گھوڑا اسی نسبت سے دُبلا ہو جاتا ہے۔ اگر تانگہ کی حیثیت میں کچھ فرق نہیں آتا، البتہ اس کی جیب ذرا ہلکی ہو جاتی ہے مگر جسم اتنا ہی بھاری ہو جاتا ہے کوئی شہر جس میں تانگے چلتے ہیں ایسا نہیں ہے جہاں شریف اور معزز انسان آباد نہ ہوں لیکن تانگہ والا جب اپنا پتلا سا چابک لیکر تانگہ پر سوار ہو جاتا ہے تو اُسے نہ کسی کی شرافت عزیز ہوتی ہے نہ عزت، وہ محض اپنے گھوڑے کی صبا رفتاری پر نظر رکھتا ہے یا راستہ کے پیچ و خم پر جس رفتار سے اُسے تانگہ چلانا مقصود ہوتا ہے اس سے ذرا تیز ہی وہ شہر کی تنگ سڑکوں پر چلاتا ہے شطرنج کا پیدل تو وزیر بن سکتا ہے مگر ہندوستان کے پیدل چلنے والے میونسپل بورڈ کے ممبر بھی نہیں ہو سکتے لہذا تانگہ والے کو ان کی خیر و عافیت صرف اپنی حفاظت کی حد تک درکار ہوتی ہے وہ پیدل چلنے والوں سے بالکل اس انداز سے مخاطب کرتا ہے جیسے ہٹلر اپنی طوفانی فوجوں سے، چلو، بچو، ہٹو، اے .. .. ..
ایک طرف .. ..!

اس کے یہ اطالوی نعرے جن میں نہ پوری شجاعت ہوتی ہے نہ پوری بزدلی، ایسے لوگوں کے لئے سخت سوہان روح بن جاتے ہیں جن میں احساس یا خودداری کا کوئی کم سے کم جذبہ بھی موجود ہوتا ہے، لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہندوستان کی آب و ہوا خودداری ہی کی سب سے بڑی دشمن ہے یہاں سینکڑوں قسم کے کانٹے دار درخت پیدا ہوتے ہیں اور خوب پھلتے بڑھتے ہیں مگر خودداری کا بیج پھوٹتے ہی مُرجھا جاتا ہے یہاں کا ذرہ ذرہ خودداری اور احساس کے لئے سم قاتل ہے پھر تانگہ والا خاص طور پر پیدا ہی اس لئے ہوا ہے کہ وہ خودداری اور احساس کو گھوڑے کی ٹاپوں سے اچھی طرح کچلتا رہے اس کی اس نفرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ قیاس ہوتا ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا تانگہ والا یقیناً کوئی صوفی ہوگا، جس سڑک پر کوئی تانگہ دوڑتا ہوا گذر جاتا ہے وہاں خودداری کے سینکڑوں آبگینے چور چور ہو جاتے ہیں جب وہ زور سے پکار کر نہیں بلکہ ڈانٹ کر کہتا ہے:-

دیکھو جی، دب کے چلو، ہٹ جاؤ سامنے سے،
بڈھے مرے گا کیا؟ لونڈے او لونڈے! بڑھیا دیکھ!

تو بہت سے ایسے معزز یا خر فا جن کے گرد آلود پیر چاہے کتنے ہی قابل نفرت کیوں نہ ہوں مگر ان کی انسانی شرافت یا علمی امتیاز سے میونسپل بورڈ کے چیرمین تو کیا، خود مسٹر چرچل اور ہمارے عزیز دوست مسٹر ایمری کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ اپنا دل پکڑ کر بیٹھ جانے پر مجبور ہو جاتے ہیں مگر میونسپل بورڈ کے ان ممبروں کو جو پیدل چلنے والوں کے ووٹوں ہی سے کامیاب ہو کر ممبری کی عزت سے سرفراز ہوتے ہیں کبھی خیال بھی نہیں ہوتا کہ ان کو کرسی پر بٹھلانے والے غریب ووٹر جب اپنے پیسوں سے بنائی سڑکوں پر پیدل چلتے ہیں تو ہٹلر کے غرور و نخوت کا سب سے بڑا علمبردار "تانگہ والا" ان کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کرتا ہے کیا موٹر اور ٹریم کی مشینوں پر اقتدار رکھنے والی میونسپلٹی جو اپنے بنائے ہوئے قانون سے بے زبان سواریوں کی رفتار کو محدود کر سکتی ہے تانگہ والے کی زبان درازی کا کوئی علاج تجویز نہیں کر سکتی؟ یا یہ ممکن نہیں کہ انھیں کسی درس گاہ میں دو چار مہینے رکھ کر مہذب اور شریفانہ الفاظ سکھا دیئے جائیں اور قانوناً وہ ایسے الفاظ ہی استعمال کرا سکے!

بچئے جناب! بھائی صاحب چلئے!
ذرا دب کر چلیئے!

ہمارے ایک دوست جو قبطی اور آزاد کو بھی محض اس لئے ملزم گردانتے ہیں کہ وہ ناظرین کو بار بار لفظ "تم" سے مخاطب کرتے ہیں، چاہتے ہیں کہ تانگہ والوں کی بدتمیزی کا ردعمل یہ ہونا چاہیئے کہ انھیں حضرت، قبلہ اور اسی قسم کے دوسرے لکھنوی الفاظ سکھائے جائیں اور اس کا عام انداز گفتگو ہو،

حضرت ہٹیئے!
قبلہ بچئے!
حضرت گھوڑا آتا ہے گستاخی ہے بچکر تشریف لیجائیے!

مگر ممکن ہے کہ لاہور، انبالہ اور سہارنپور کے باشندے ابھی نسوانیت آمیز انقلاب کو گوارا نہ کریں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تانگہ والوں کو یک قلم میدان یکہ بازی سے نکال کر تانگہ والیاں ایجاد یا تصنیف کی جائیں اور انھیں صرف یہ لوری یاد کرا دی جائے:-

بچو چلنے والوں کہ میں آرہی ہوں!

امید ہے کہ اس انتظام سے جہاں تانگہ والوں کی خشونت اور بدتہذیبی کا خاتمہ ہو جائے گا، وہاں وارداتِ اغوا میں بھی کمی ہو جائے گی، ورنہ اُس کی نوعیت تو ضرور بدل جائیگی۔

جن شہروں میں فوجی کیمپ کھل گئے ہیں، وہاں کے تانگے والے تو بالکل روم اور برلن کے لب و لہجہ میں گفتگو کرنے کے عادی ہو گئے ہیں، اب کبھی ایسے مقام پر دیل، موٹر یا الغیب دشمنان ہوائی جہاز سے اتریئے تو سینکڑوں چابک بدست تانگے والے نظر آئیں گے جو

تانگہ چاہیئے!
تانگہ ہونا!
ایک سواری۔ ایک سوی،
آؤ جی!

کی آوازیں لگا رہے ہوں گے، اور جب اُن سے بات کی جائے گی تو امریکہ کے مسلح جہازوں کی طرح حملے کے لئے تیار نظر آئیں گے اور اس طرح گفتگو کریں گے جیسے آپ تانگہ کرایہ کرنے نہیں آئے بلکہ ان سے کشتی لڑنے آئے ہیں۔

بارہ آنے سے کم نہیں ہونگے،
چلنا ہے؟
اچھا دس آنے بھی دوگے؟
نہیں تو جاؤ!

اگر کبھی بغیر طے کئے بیٹھ جائیے تو بلا مبالغہ یہ اپنے گھوڑے کی پوری قیمت آپ سے وصول کرنے کی کوشش کریں گے اور اگر کوئی زنانہ سواری بھی ساتھ ہے تو پھر ان کے لئے گانا بھی لازمی ہو جائے گا اور گلا چاہے کتنا ہی خراب ہو مگر یہ، گورے مکھڑے والیاں، کالے بالوں والیاں اور اسی قسم کے مصرعے اور شعر الاپنا شروع کر دیں گے، جن میں خواہ رس بالکل نہ ہو مگر خباثت پوری طرح موجود ہو گی۔

لاہور کے تانگے والے اگرچہ راہگیروں کو اپنے تانگہ کی نہایک بموں اور گھوڑے کی ٹھوکروں سے زخمی کرنے میں بے حد دلیر واقع ہوئے مگر ان کا لب و لہجہ ذرا نرم ہے جب وہ تانگہ کو تیز دوڑاتے ہوئے اپنے خاص انداز میں کہتے ہیں:-

بچو جی!
مائیاں او پائیاں!

تو دل میں ہمدردی سی آنے لگتی ہے اور یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ ہم کسی ایسی غلد بریں میں پہنچ گئے ہیں جہاں پہنچنے کے لئے مرنے کی شرط نہیں برخلاف اس کے بعض شہروں میں تانگہ والا اس قدر آزاد ہوتا ہے کہ وہ بے تکلف چلنے والوں کو یہ کہہ کر ڈانٹ دیتا ہے

اَبے ہٹ! اندھا ہے! آنکھیں کھولکر!

ایسے شہروں کے متعلق ہمیشہ سے ہماری رائے ہے کہ وہاں کے چیرمینوں کو زدغو آغا کی رفاقت کے لئے اٹلی کے کسی قید خانہ میں بھیجدیا جائے، اور تانگہ والوں کے لئے تو جہنم کے سوا کوئی اور جگہ تجویز ہی نہیں کی جاسکتی،

ایک عجیب بات یہ ہے کہ اکثر شہروں میں تانگہ والوں کے لئے کسی عمر کی قید نہیں ہوتی۔ اسی سال کا بڈھا جس کی آنکھیں بھی بیکار ہو گئی ہیں اور کان بھی، تانگہ چلا سکتا ہے اور دس بارہ سال کا ایک لونڈا بھی جسے نہ اپنی جان کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے نہ دوسروں کی، اسی کا نتیجہ ہے کہ کرایہ ادا کرنے والے مریض شفا خانہ پہنچنے کی جگہ موٹر سے ٹکرا کر "غدا گنج" پہنچ جاتے ہیں ورنہ پاگل خانہ کے دروازے پر جا کھڑا ہونا تو معمولی بات ہے ایک مرتبہ ہندوستان کے ایک مشہور شہر میں ہم نئے نئے وارد ہوئے، ظاہر ہے کہ نو واردوں کی سب سے پہلی ملاقات قلی سے ہوتی ہے یا تانگہ والے سے اور اگر صرف انھیں دو ملاقاتوں سے کسی شہر کی اخلاقی حالت کا اندازہ لگا لیا جائے تو ہر شخص کو کہنا پڑے گا کہ ہندوستان کا کوئی شہر بھی مہذب نہیں، اسٹیشن پر پہنچتے ہی ہم بھی ان دونوں مہربانوں سے ملے اوّل الذکر نے بھی اپنی عنایات بے غایات سے نوازا دوسرے صاحب کا تو ذکر ہی کیا ہے قلی نے ایک صاف ستھری جگہ ہمارا سامان رکھ کر تانگے والے سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ بابو شہر جائیں گے کیا لوگے؟

حالانکہ ہماری رائے میں بابو یا تو کسی انتہائی بیوقوف آدمی کو کہہ سکتے ہیں یا کسی بہت عقلمند انسان کو،

"۱۲ آنے" تانگہ والا بولا،

قلی نے ہماری صورت اس انداز سے دیکھی گویا یہ بہت غنیمت ہے اور تانگہ والا بڑی مسافر نوازی سے کام لے رہا ہے!

آٹھ آنہ لوگے؟ ہم نے پوچھا،

آٹھ آنے! تانگہ والے نے تیوری پر بل ڈال کر نہایت حقارت سے کہا، دیکھئے بابو جی زیادہ نہیں ہیں، قلی نے کہا، ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں فیصلے اب کثرت رائے سے نہیں ہوتے بلکہ طاقت سے ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ تنہا قلی بھی ہم سے قوت میں کچھ زیادہ ہی تھا، پھر تانگہ والے کو بھی شامل کر لیا جائے تو ادھر گویا ہارس پاور کا انجن بن جاتا لہذا ہم نے بارہ آنے تسلیم کر لیئے تانگہ والا ہمارے میزبان کا نام پوچھ کر نہایت تیزی سے چلا اور جلد ہی ایک صاحب کے دولت خانہ پر پہنچ گیا۔ جس کے شاندار دروازے پر تختہ تعارف لگا ہوا تھا، اور جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔ عبدالرشید وکیل ہائیکورٹ۔ ہمارے میزبان کے نام میں تو کوئی غلطی نہ تھی مگر پیشہ بہت غلط لکھا تھا تاہم اس خیال سے کہ ممکن ہے یہاں ڈاکٹر کو وکیل ہی کہتے ہوں ہم اتر گئے اور عبدالرشید صاحب کے دفتر وکالت میں جا بیٹھے۔ جلد ہی عبدالرشید صاحب آگئے اور ہماری حیرت بلکہ سراسیمگی پر غور کئے بغیر انھوں نے مصافحہ کرتے ہی پوچھنا شروع کر دیا،

جناب اسم شریف؟
دولت خانہ؟
مقدمہ کس عدالت میں ہے آپ کا؟
اچھا ہوا آپ پہلی گاڑی سے آگئے ورنہ میں نہ ملتا آج بڑی مصروفیت ہے، قتل کی دو پیشیاں ہیں،
یہاں آپ کو ہر قسم کا آرام ملے گا!
آپ کا گھر ہے یہ،
آپ آرام کریں، بس مختصر واقعات مقدمہ کے مجھے سنا دیں،

ہم اچھی طرح سمجھ رہے تھے کہ ان کا یہ اخلاق پائدار نہیں جب انھیں معلوم ہوگا ہم ان کے "موکل" نہیں بلکہ "مہمان" ہیں تو ضرور خفا ہو جائیں گے ہم نے پوری سنجیدگی کے ساتھ کہا:-

جناب میں ڈاکٹر عبدالرشید کے یہاں جانا چاہتا تھا، تانگے والا یہاں چھوڑ گیا براہ کرم ایک تانگہ منگا دیجیے!

بہت اچھا، انھوں نے کافی شرمندگی کے ساتھ کہا۔ اور ملازم کو جلد تانگہ لانے کی ہدایت کر کے اندر چلے گئے، حالانکہ اب چائے کا وقت آگیا تھا اور وہ تو ہمیں یہ زحمت دے سکتے تھے!

لوٹ مار، آتشزدگی، زنا بالجبر کے مجرموں کو کوڑوں کی سزا

حکومت ہند کے آرڈیننسوں کی مزید وضاحت

دہلی ۳ر جنوری - ہندوستان پر ہوائی حملہ ہونے کی صورت میں جو لوٹ مار، ڈکیتی و بدانتظامی پیدا ہونے کے امکان ہو سکتے ہیں ان کے انسداد کیلئے گورنمنٹ نے ابھی سے خاص تجویزیں قانوناً نافذ کردی ہیں دو نئے آرڈیننس جاری کئے گئے ہیں جن کی رو سے صوبجاتی حکومتوں کو مرکزی حکومت نے خاص اختیارات دیئے ہیں اور ضرورت پڑنے پر صوبجاتی حکومتیں ان کو پوری طرح استعمال کرسکیں گی۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب برطانیہ پر ہٹلر کے ہوائی جہاز کالے بادلوں کی طرح ٹوٹ پڑے تھے اور ہر طرف تباہی اور بربادی مچا رکھی تھی اسوقت کچھ غنڈوں اور بدمعاشوں نے لوگوں کی مصیبتوں اور دکھوں کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے ہاتھ رنگے تھے اور لوٹے ہوئے مکان اور دوکانیں لوٹ لی گئی تھیں۔ حکومت برطانیہ کو اس وقت ایسے خاص اور وسیع اختیارات حاصل نہیں تھے جن سے اس طرح کی لوٹ مار کی روک تھام کی جاسکتی۔

برطانیہ کے اس تلخ تجربہ سے گورنمنٹ آف انڈیا نے فائدہ اٹھا کر ابھی سے یہ پیش بندیاں کردی ہیں۔ وقت پڑنے پر صوبجاتی حکومتوں کو اختیار ہوگا کہ وہ خاص عدالتیں اور مجسٹریٹ مقرر کرسکیں جو اس قسم کے مقدمات کا فیصلہ کریں گے اور انہیں خاص اختیارات ہوں گے جن کی رو سے وہ لمبی چوڑی عدالتی قانونی کارروائیوں میں نہ پڑ کر فوراً ہی مجرموں کو جیل کا راستہ دکھائیں گے۔

اگر کوئی شخص ہوائی حملہ کے موقع پر دشمنی کی وجہ سے پیدا شدہ صورت حالات میں کہیں لوٹ مار کرے گا یا کسی کو ستائے گا اسے یہ خاص مجسٹریٹ نہ صرف جیل ہی میں بھیج سکیں گے بلکہ انہیں سر بازار کوڑے لگائے جاسکیں گے۔ تاکہ لوگوں کیلئے عبرتناک مثال قائم ہو خاص حالات میں لوگوں کو پھانسی کی سزا دینے کے اختیارات بھی ان مجسٹریٹوں کو حاصل ہوں گے۔

اس سلسلہ میں باخبر سرکاری حلقوں میں یہ چیز خاص طور پر واضح کردی گئی ہے کہ ان دو نئے قانون کے نافذ کردینے سے پبلک کو یہ خیال نہیں کرلینا چاہیئے کہ ملک کے کسی حصہ میں کوئی بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہے یا حکام ان قانون پر بلاسوچے سمجھے ہی عمل شروع کردیں گے ان خاص اختیارات کا استعمال اسی حالت میں اور صرف انہیں علاقوں میں ہوگا جہاں دشمن کا حملہ صورت حالات اور پیچیدگیاں پیدا کریگا۔

اس سلسلہ میں سرکار نے ایک اور اعلان جاری کیا ہے جس کی بنا پر مختلف صوبجاتی حکومتوں کو محکمہ تار و ڈاک پر مختلف جگہ پر اپنے صوبجاتی سنسر بٹھانے کا حق حاصل ہوگا۔ ابھی تک سنسر کا کام صرف مرکزی حکومت کے پاس ہی تھا لیکن اب آسام و دیگر صوبوں میں بڑھتی ہوئی مشکلات کو مدنظر رکھکر مرکزی حکومت سے ایسے اختیارات حاصل ہونے کیلئے صوبجاتی حکومتوں نے خاص درخواست کی تھی

پریس نوٹ

اس سلسلہ میں حکومت ہند کی طرف سے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے:-

دوسرے ملکوں کے تجربہ سے ظاہر ہے کہ دشمن کے حملہ سے پیدا شدہ گڑبڑ کے حالات میں لوٹ مار، آتشزدگی خطرناک ہتھیار سے ضرب پہونچانے اور ارادتاً شرارت سے نقصان پہونچانے اور زنا بالجبر قسم کے جرموں کی وارداتیں ہونے کا خاص امکان ہے اور ان مخدوش حالات میں ایسے جرم نہایت ہی سنگین ہیں۔ اس لئے صوبجاتی حکومتیں آرڈیننس کی رو سے ایسے علاقہ میں جہاں دشمن کے حملہ سے ہنگامی صورت حالات پیدا ہوگئی ہو اور جہاں اندیشہ ہو کہ مجرم لوگ یا ان کے گروہ صورت حالات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے وہاں ایسی وارداتوں کیلئے عبرتناک سزائیں تجویز کرسکتی ہیں۔

حکومت ہند اسبات کا انتظام کرکے مجرموں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں امن پسند شہریوں کی جان و مال محفوظ رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا چاہتی ہے۔ سزا جرم سرزد ہونے کے فوراً ہی بعد دی جائے گی تاکہ اس کا موثر عبرتناک نتیجہ ہو۔ ایسے جرموں میں اپیل کا حق محدود کردیا گیا ہے۔

اس آرڈیننس کی رو سے سپیشل جج سپیشل مجسٹریٹ اور سرسری سماعت کی عدالتیں مقرر کی جائیں گی سپیشل جج قانون کے ماتحت ہی سزا دے سکیگا سپیشل مجسٹریٹ سزائے موت، کالے پانی یا ۷ سال سے زائد کی سزا کے سوا باقی سزائیں دے سکے گا۔

برطانی فوجیں حملہ کریں گی

لندن ۴ر جنوری - روم سے ایک اخباری نامہ نگار لکھتا ہے کہ اطالویوں کو یہ پکی امید ہے کہ اتحادی ٹرپولیٹینیا پر زبردست تیاریاں کر رہے ہیں - نامہ نگار لکھتا ہے اٹلی والوں کو یہ امید ہے کہ حملہ کی تیاریاں مکمل کرنے میں کچھ دیر لگے گی۔ اس سلسلہ میں مالٹا کی اہمیت کو اچھی طرح محسوس کیا جا رہا ہے۔

اڑیسہ میں نئی وزارت بنانیکی کوشش

کلکتہ ۵ر جنوری - سر محمد سعد اللہ سابق وزیر اعظم آسام آج شیلانگ کو روانہ ہوگئے۔ روانگی سے پہلے نمائندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے سر محمد سعد اللہ نے کہا کہ میں اور میرے ساتھی ۱۰ر جنوری کو شیلانگ میں ایک جلسہ کرکے صوبہ کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور کریں گے آپنے کہا کہ میں نے اپنے رفیقوں سے جو آسام میں کوئی خط و کتابت نہیں کی اس سلئے مجھے معلوم نہیں کہ وہاں کی تازہ ترین پوزیشن کیا ہے سر سعد اللہ نے آخر میں کہا کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ میری پارٹی نئی وزارت بنانے کیلئے سرگرمی کے ساتھ کوشاں ہے۔

وائسرائے کی کونسل کا اجلاس

نئی دہلی ۷ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس ہوا جس میں موجودہ سیاسی صورت حالات پر بھی غور کیا گیا۔

کیل اور چھائیں دور ہوگئے

کروشین سالٹ کا معجزہ

اس عورت کو کیل مہاسوں اور چھائیوں کی بہت شکایت رہتی تھی۔ اسنے نجات حاصل کرنیکے لئے ہر قسم کی کوشش کی اور آخر میں ایک ایسا علاج ڈھونڈھ لیا جسسے اس کا چہرہ بالکل صاف ہوگیا۔ اسکی رائے ذیل میں درج کیجاتی ہے:-

"گذشتہ دو سال سے میرا چہرہ سخت کیل، مہاسوں اور سرخ چھائیوں سے بھرا ہوا تھا اور میری گردن اور بازو پر ایگزیما بھی ہوگیا میں نے ہر ایک لوشن کریم اور مرہم استعمال کیا جو مجھے مل سکا لیکن اسکا کچھ بھی اثر نہوا میں بہت پریشان تھی خوش قسمتی سے میں نے کروشین سالٹ کو آزمانیکا فیصلہ کیا اور میں بلا مبالغہ کہہ رہی ہوں کہ چھ ہفتے کے اندر اندر میرا چہرہ بالکل صاف اور چھائیوں سے پاک ہوگیا اور مجھے اسکے بعد کبھی ایگزیما بھی نہیں ہوا۔ میں ہر صبح باقاعدہ کروشین سالٹ استعمال کرتی ہوں اور اسکو ہمیشہ استعمال کرتی رہونگی" (مسز جے - اے)

کیل اور ایگزیما بالعموم خون کی آلائشوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ زہریلے مادے جو جسم کے مختلف حصوں میں موجود ہوتے ہیں۔ خون سے خارج نہیں ہوتے کروشین سالٹ جسم کے اعضاء کا نظام صحتور رکھتا ہے تاکہ خون کی آلائش باقاعدہ اور مکمل طور پر خارج ہوتی رہیں جب خالص اور تازہ خون آپکی رگوں میں دورہ کرنا شروع کرتا ہے تو خون کی خرابیاں فوراً دور ہوجاتی ہیں۔ کیل دور ہوجاتے ہیں اور جسم صحتور اور خوبصورت بن جاتا ہے۔

کروشین سالٹ

سب کمپنیوں اسٹورز اور بازاروں میں مل سکتا ہے۔

NO. 32

آپ

'اسپرو'

کے سیل ٹائٹ پیکٹ کو پانی میں ڈبو سکتے ہیں

اور پھر بھی ٹکیاں خشک رہتی ہیں

اس کا مطلب کیا ہے۔ 'سیل ٹائیٹ پیکٹ' موجودہ دور کی عجیب و غریب ایجاد ہے۔ خاص طور سے ٹروپی کل (خط سرطان) ممالک کیلئے۔ کیونکہ اس سے ادویاتی ٹکیاں ایسے کیمیاوی ہوا بند خانوں میں بند ہوجاتی ہیں جو کہ پانی نمی اور سیلن وغیرہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اس سے ٹکیاں بلا شکست و شبہ تازی رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ امر ظاہر ہے کہ معمولی پیکٹ میں بند ایسپرین کی ٹکیاں وغیرہ چند ہی دنوں میں اپنا ادویاتی اثر زائل کردیتی ہیں۔ 'سیل ٹائیٹ پیکٹ' میں بند 'اسپرو' پر پانی کا اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی سیلی سالک ایسڈ پیدا ہوتا ہے۔ آپ سچ جھوٹ کی تمیز کے لئے پانی میں 'اسپرو' کے 'سیل ٹائیٹ' پیکٹ کو ڈال کر تجربہ کرسکتے ہیں۔

'اسپرو' ملیریا بخار کو فوراً نیست و نابود کرتی ہے۔ اور درد و تکلیف کو جلد دور کرتی ہے۔

'اسپرو' کیا کرتی ہے

ASPRO

ٹکیاں ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں

ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹ میں بند کرتی ہیں

ٹکیاں بخار کو ۔ منٹ میں اتار دیتی ہیں

ٹکیاں دانت کا درد اور درد معدہ کو فوراً بند کردیتی ہیں۔

ٹکیاں نسوں کے درد کو فوراً دور کردیتی ہیں۔

ٹکیاں آپکو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔

ٹکیاں عورتوں کی تکلیف سے نجات دلاتی ہیں

ٹکیاں غرارے کرنیسے گلے کی خراش دور کرتی ہیں

ٹکیاں نزلہ زکام کو کاٹ ڈالتی ہیں

ٹکیاں گٹھیا، پاؤں کے درد، یا نیورسیٹیز سے نجات دلائیں گی۔

بچہ بھی 'اسپرو' بے کھٹکے استعمال کرسکتا ہے

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی

معمولی ٹکیاں چند ہی دنوں میں اپنا ادویاتی اثر کھو دیتی ہیں 'اسپرو' سالہا سال تک خالص اور تازہ رہے گی۔

'اسپرو' ملیریا کے لئے بہترین اور پاک و صاف دوا ہے

ASPRO

ڈسٹری بیوٹرس:-

جے۔ ال۔ مارسین سن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹیڈ

مشن کورٹ، مشن رو ایکس ٹنشن - فون ۲ ۹ ۰ ، کلکتہ

قیمت: تین ٹکیاں ایک آنہ، تیس ٹکیاں دس آنے

سب جگہ بکتی ہے

حکومت ہر شخص کی خدمات حاصل کرسکتی ہے

نئی دہلی ۳ر جنوری حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت بعض لوگوں کی خدمات حاصل کرنے اور اسپیشل افسر مقرر کرنے کے حسب ذیل اختیارات شائع ہوئے ہیں:-

کوئی سرکاری افسر جسے صوبجاتی حکومت کے عام یا خاص حکم کے ماتحت بااختیار بنایا گیا ہو اپنے مقرر علاقہ کے اندر قانون قائم کرنے یا اسے بحال کرنے یا مال کی حفاظت کے کام میں امداد لینے کیلئے اس علاقہ کے کسی مرد کو اتنے عرصہ کیلئے اور اس طریقے پر جس کو وہ مناسب سمجھے حاصل کرسکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹ، پولیس افسر جس کا عہدہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے کم نہ ہو یا کوئی دوسرا سرکاری افسر جسے صوبہ جاتی حکومت کی طرف سے بااختیار بنایا گیا ہو۔ وہ اپنے حکم سے اس عرصہ کے لئے یا ان حدود میں جو حکم کے اندر مخصوص ہوں۔ لوگوں کو اسپیشل افسر مقرر کرسکتا ہے۔ اور اس طرح جو شخص مقرر ہوگا اسے وہی اختیارات اور حقوق حفاظت حاصل ہوں گے اور اس کے وہی فرائض ہونگے جو ان حدود کے دوسرے پولیس افسروں کو حاصل ہیں اور وہ انہیں افسروں کے ماتحت ہوں گے جن کے ماتحت دوسرے پولیس افسر ہوں گے۔

کوئی سرکاری افسر جو صوبجاتی حکومت کے عام یا خاص حکم سے اس سلسلہ میں بااختیار بنایا گیا ہو وہ مقرر حدود کے اندر اس علاقہ کے مردوں کو اس مدت کے لئے اور اس طریقہ پر جن کی افسر ہدایت کرے خشکی پر ایسا کام کرنے کیلئے جو اس افسر کی رائے میں کسی حقیقی یا امکانی حملہ کا مقابلہ کرنے یا حملہ کے نتیجہ میں جو نقصان ہوا ہے درست کرنے یا کم کرنے یا اس علاقہ میں مدافعانہ اور بچاؤ کے کاموں میں سہولت پیدا کرنے کیلئے ضروری ہو حاصل کرسکتا ہے۔

جو شخص اس رول کے ماتحت ہدایات کے مطابق کام کریگا اسے اس قدر معاوضہ ادا کیا جائے گا جتنا ہدایات دینے والا افسر مقرر کریگا۔

ان رولز کے ماتحت جاری کی ہوئی ہدایات کو پورا نہ کرنے کی زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ قید یا جرمانہ یا دونوں ہیں۔

ایک لاکھ روپیہ کی معافی

مدراس ۴ر جنوری گذشتہ سال کی ساحل باد سے پھلدار درختوں کو جو نقصان پہونچا ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے مدراس کی حکومت نے باغ کے ٹیکسوں کی معافی کے لئے جس کا اندازہ تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہے - مالگذاری اور آبپاشی کے کمشنر کی تجویزوں کو منظور کرلیا ہے - یہ معافی پیشتر منظور شدہ عام معافی کے علاوہ ہے۔

کرچ میں جرمنوں کا نقصان

روس کے محکمہ اطلاعات نے بتلایا ہے کہ جرمنوں کو کرچ میں بڑا زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔ صرف نیو ڈوشیا میں دو ہزار جرمن اور رومانی کام آگئے ۲۹ر دسمبر اور ۲ر جنوری کے درمیان جس سامان پر روسیوں نے قبضہ کیا اس میں ایک ہزار رائفلیں۔ ۱۵۰۱ - آٹومیٹک رائفلیں ۵۰۷ بھاری مشین گنیں۔ ۸۹ توپیں۔ ۱۰۰۰ موٹر سائیکلیں۔ ۲۷۰ لاریاں بھی شامل ہیں۔

دکھن پچھمی مورچہ پر ۲۵ اور ۳۱ر دسمبر کے درمیان دس ہزار جرمن افسر اور سپاہی ہلاک ہوگئے۔ اس علاقہ میں جو سامان پکڑا گیا اس میں ۲۲ ٹنک ۱۲۲ توپیں ۱۲۸ مشین گنیں، ۲۱۰ لاریاں اور دیگر سامان شامل ہے

ملازموں کو ایک ماہ کی پیشگی تنخواہ

کلکتہ ۲ر جنوری - ڈاک و تار کے محکمہ نے کلکتہ، بردوان اور دیگر ایسے مقامات کے ملازمین کو جو کہ خطرناک خیال کئے جاتے تھے اپنے بال بچوں کو باہر بھیجنے کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی دینے کی منظوری دیدی ہے۔

شاندار ۲۷ واں ہفتہ

گولڈن مائیر پیور

نیو لکی آرٹ پکچرز کا سنسنی خیز ڈرامہ

روزانہ ۶½ بجے شام = ۹½ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

خاص اداکار

رمولا، منورما، اسمعیل، درگا کھوٹے

خزانچی

جمعہ ۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے

ملکۂ موسیقی، پردۂ فلم کی شوخ ترین تیتری!!
خورشید
رنجیت مووی ٹون کے لاجواب شاہکار بیٹی میں جلوہ گر
بیٹی
خاص اداکار
خورشید
واسنتی
ارونہ - خاتون
کیسری
ای بلوریہ
غوری
بھگونداس
یہ تصویر بہترین سوشل افسانہ پر تیار کی گئی ہے جسمیں جابجا خورشید کے دلکش نغموں سے رنگ بھر گیا ہے!
جمعہ ۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ سے
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

برطانوی حکومت کو مسٹر جناح کی دھمکی

بمبئی ۲ر جنوری - مسٹر ایم - اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے نمایندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو مندرجہ ذیل انٹرویو دیا:-

"کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بارڈولی میں جو رزولیوشن پاس کیا ہے اس کی جانب میری توجہ مبذول کرائی گئی ہے میرے لئے یہ سمجھنا بہت مشکل ہے کہ ان رزولیوشنوں کے اصلی معنی کیا ہیں - میں تو سوائے اسکے کچھ نہیں سمجھا کہ وہ اپنے اصل مطالبے سے بال برابر نہیں ہٹتی ہے اور وہ مطالبہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی اور خود مختاری کا غیر مشروط اعلان کیا جائے اور متحدہ جمہوری ہندوستان کی بنیاد پر بالغ رائے دہی کے اصول کے ماتحت منتخب کی ہوئی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے ذریعہ عوام کو اپنا آئین خود بنانے کا حق دیا جائے اس کا صاف مطلب ہندو راج قائم کرنا ہے جسے ہندوستان کے مسلمان ہرگز قبول نہ کریں گے -

مسلم ہندوستان اپنے آپ کو زندہ اور اپنے حق خود اختیاری کو منوانے کے لئے لڑ رہا ہے اور جدوجہد کر رہا ہے دوسری طرف کانگرس اور دوسری ہندو جماعتیں سارے ہندوستان پر ایک مرکزی حکومت قائم کر کے اور اس طرح ان علاقوں پر بھی جہاں مسلمانوں کی ٹھوس اکثریت ہے غلبہ پاکر اور وہاں کا کنٹرول حاصل کر کے آل انڈیا اہمیت کی حیثیت سے مسلمانوں پر برتری اور غلبہ حاصل کرنے میں مصروف عمل ہیں اور جن علاقوں میں مسلمانوں کی ٹھوس اکثریت ہے وہ وہاں بھی ان کے داخلی معاملات میں بنیادی اختیارات — مثلاً ڈیفنس - ریل و رسائل - کسٹم - مالیات اور دوسرے مختلف انتظامی اختیارات — کی بنا پر جو مرکزی حکومت کے پاس رہیں گے - دخل اندازی کرنا چاہتی ہیں -

۲۷ر دسمبر کو ناگپور میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا تھا اسکے ذریعہ مسلم ہندوستان اپنی پوزیشن واضح کر چکا ہے - اگر برطانوی حکومت نے آیندہ آئین کے بارے میں ۸ر اگست سنہ ۱۹۴۰ء کے اعلان سے ہٹ کر کوئی نیا اعلان کیا یا ایسی تجویز یا تحریک کی گئی جس سے مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان پر کسی طرح کا مخالف اثر پڑا یا اسے نقصان پہونچا یا کسی طرح اسکی منسوخی ہوئی — جو ہندو لیڈروں کی سب سے بڑی کوشش معلوم ہوتی ہے — تو اس کے نتیجہ میں نہ صرف بے مثال بدبختی رونما ہوگی بلکہ اگر مسلم ہندوستان کے ساتھ زبردست عہد شکنی سے قطع نظر کیا جائے تو بھی جنگ اور کوشش جنگ کے اس نازک زمانہ میں ایک سنگین سانحہ ہوگا -

فوری مسئلے یعنی کوشش جنگ کو آگے بڑھانے کے معاملہ میں بڑے بڑے سیاسی مسئلوں کو نقصان پہونچائے بغیر اس بنیاد پر کہ موجودہ آئین کے ڈھانچہ کے اندر مرکز اور صوبوں کی حکومتوں کے اختیارات اور ذمہ داریوں میں مسلم ہندوستان کو حقیقی حصہ دیا جائے مسلم لیگ تنہا یا دوسری پارٹیوں کے تعاون سے ملک کے بچاؤ کا بار اپنے اوپر لینے کو تیار ہے - لیکن برطانوی حکومت نے ابتک آل انڈیا مسلم لیگ کی اس پالیسی پر کوئی معیان نہیں دیا -

مینلا پر جاپان کا قبضہ

امریکہ کے محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ فلپائن کی راجدھانی مینلا پر جاپانی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے - گو مینلا کا ہاتھ سے نکل جانا ایک بہت بڑا نقصان ہے لیکن اسکے باوجود مقابلہ جاری رہیگا - کرلیٹی کا سمندری اڈہ بھی خالی کر دیا گیا ہے یہ اڈہ مینلا جنوب مغرب میں ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے امریکی اور فلپینی فوجوں کو واپس ہٹا لیا گیا ہے - اور تمام ہتھیار اور سامان بھی ہٹا لیا گیا ہے -

برما کے زخمیوں کے لئے ۵ لاکھ روپیہ

کلکتہ ۲ر جنوری - وائسرائے ہاؤس کیمپ سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ وائسرائے کے جنگی فنڈ سے پانچ لاکھ روپیہ گورنر برما کے پاس اس لئے بھیجا گیا ہے کہ برما کے ہوائی حملے کے زخمیوں کی امداد کی جائے -

برطانیہ کے دو جنگی جہاز ڈوب گئے

لندن ۲ر جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی کروزر "نیوٹن" بحیرہ روم میں بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر ڈوب گیا -

برطانی مال بردار جہاز "کمنڈانٹا" بھی ڈوب گیا ہے ڈوبنے کی تفصیل نہیں معلوم ہو سکی -

تین آبدوز کشتیاں ڈبو دی گئیں

سکندریہ ۲ر جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کی تین آبدوز کشتیاں لیبیا کے ساحل سے کچھ دور کے فاصلہ پر ڈبو دی گئی ہیں - ان میں ایک آبدوز اٹلی کی تھی اور ۲ جرمنی کی تھیں -

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روغن کے
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
ہر قسم کے امراض اور سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے،

لندن میں عارضی ہائی کمشنر مقرر ہو گئے

نئی دہلی ۲ر جنوری - گورنر جنرل باجلاس کونسل نے لندن میں ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر ایس - لال - آئی سی - ایس کو عارضی طور پر ہائی کمشنر مقرر کیا ہے - سر عزیز الحق کے لندن پہونچنے کے بعد یہ اپنے عہدہ پر واپس چلے جائینگے -

کلکتہ میں پناہ گاہوں کا انتظام

کلکتہ ۳ر جنوری - شہر کے افسران پولیس نے حکم دیا ہے کہ کہ تمام تھانوں کے انچارج افسروں کو لے - آر - پی وارڈنوں کے ہمراہ اپنے اپنے علاقوں کا دورہ کر کے ایسی موزوں عمارتوں کو منتخب کرنا چاہئے جو ہوائی حملہ کے وقت عوام کے لئے پناہ گاہوں کے طور پر استعمال ہو سکیں -

ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کی سالانہ کانفرنس

کلکتہ - ۲ر جنوری - بنگال صوبہ ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کی دوسری سالانہ کانفرنس زیر صدارت مسٹر ایم این رائے ۸ر جنوری کو شروع ہوگی - اور ۱۱ر جنوری تک جاری رہے گی -

جاپانی ہوائی جہاز

لندن (بذریعہ ڈاک) اگرچہ زیادہ بلندی پر اڑتے ہوئے ہوائی جہازوں کے نشانات کا پہچاننا بہت مشکل ہے - پھر بھی ہندوستان میں بالعموم اور بنگال میں خاص طور سے ہر شخص جاپانی ہوائی جہازوں کی قسمیں اور ان پر جو نشانات بنے ہوتے ہیں ان کی بابت کچھ نہ کچھ معلوم کرنا پسند کرے گا کیونکہ اب جاپان ہم سے برسر جنگ ہے -

جاپانی عام طور سے دو قسم کے زبردست بمبار ہوائی جہاز استعمال کرتے ہیں - "مٹسوبشی نمبر ۹۶" ۱۱ بحری ہوائی فوج اور "مٹسوبشی نمبر ۹۷" ۱۱ بری ہوائی فوج کے زیر استعمال ہیں جاپانی ہوائی جہازوں کا قومی نشان ایک سرخ نشان ہے - یہ جہاز بازوؤں اور ڈھانچے پر بنا ہوتا ہے - برطانی ہوائی جہازوں پر سرخ سفید اور نیلے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں دائروں کے نشان ہوتے ہیں اور جاپانی اور برطانی ہوائی جہازوں میں با آسانی تمیز کیجا سکتی ہے یہ بھی خیال ہے کہ جاپانی اپنے جہازوں کو شناخت ہونے سے بچانے کے لئے گہرے سبز اور خاکی رنگ کا بھی رنگ دیتے ہیں -

فلمی دنیا میں تہلکہ مچا دینے والا سال رواں کا شاندار
شاہکار
ایک لاجواب اور دلکش سوشل ڈرامہ
شاندار
تیسرا ہفتہ
ڈائرکٹر
حسنین
کی
معرکۃ الآراء
تصویر
معصوم
مکالمہ
سید فضل احمد کریم
(آئی سی ایس)
اداکاران
مظہر خان بطور خان بہادر نور علی
رمولا " ریحانہ
انیس کانپوری " شاہدہ
مہتاب " بیگم نور علی
امجد " معصوم
خواجہ صابر " مرزا افتخار احمد
مزمل " جمیل احمد
نیاز (اسپیچ) " بیگم افتخار احمد
نظیر کاشمیری " بیرسٹر
میجسٹک سنیما کانپور میں!
رام ہال چکلا پور
خزانچی کی ہیروئن رمولا نے
پروسی کی ہیروئن انیس کی
چترلیکھا کی ہیروئن مہتاب
لاجواب کام کیا ہے
۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء
جمعہ
سے
مٹنی شو
اتوار کو
۳ بجے دن
روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

کوالا سنگور میں برطانی فوج کا حملہ

سنگا پور ۸ جنوری۔ سنگا پور کے ایک تازہ سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ کوالا سنگور میں برطانی فوجوں نے جاپانی فوجوں پر جو ہوائی حملہ کیا ہے اس سے یہ فائدہ پہونچا ہے کہ اب جاپانی فوجیں جیمی ملایا میں کوالالمپور کی حفاظت کرنے والی برطانی فوجوں کے بازو پر حملہ نہیں کر سکیں گی۔ اور اس طریقہ پر بغلی حملہ کا خطرہ ٹل گیا ہے لیکن جاپانیوں نے اب ایوہ سے کوالالمپور کو آنے والی بڑی بڑی سڑک کے ساتھ بڑھنا شروع کر دیا ہے اور انہوں نے برطانی فوجوں پر سامنے کی طرف سے حملہ کر دیا ہے۔ جاپانی ہوائی جہاز بڑے زور شور سے برطانی صفوں پر حملہ کر رہے ہیں۔ جاپانی فوجیں ایک دو جگہ برطانی صفوں میں گھسنے میں کامیاب ہو گئی ہیں لیکن وہ ابھی تک برطانی صفوں کو توڑ نہیں سکی ہیں۔ اگر جاپانیوں کا یہ حملہ کامیاب ہو گیا تو شہر کوالالمپور کو سخت خطرہ ہو جائے گا۔ دریائے برنام کے علاقہ میں جاپانی فوجیں کچھ اور آگے بڑھ آئی ہیں اور اس علاقہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ علاقہ توپوں کے گولوں کی آواز سے گونج رہا ہے۔ یو۔پی ملایا میں کوانٹن کے علاقہ میں برطانی فوجیں اسکیم کے مطابق برابر پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ جاپانی فوجیں ان کا پیچھا کر رہی ہیں۔ سنگاپور کے لوگوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ جاپانی اس قسم کے بم گرا رہے ہیں۔ جو دیر میں پھٹتے ہیں اسلئے لوگوں کو چاہیئے کہ ان کو ہاتھ نہ لگائیں۔ بلکہ بم دیکھتے ہی فوراً پولیس میں خبر کر دیں۔

جنرل ینیجر مختلف اسکاوٹ ایسوسی ایشنوں اور سیوا سمیتیوں کے والنٹیروں کو میلہ کیلئے ریلوے ٹکٹ دینے پر رضامند ہو گئے۔

گورنر مدراس کی تقریر

چنگلاپٹ ۷ر جنوری۔ سر آرتھر ہوپ گورنر مدراس نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مشرق بعید کی صورت حالات میں جو عارضی مایوس کن فضا پیدا ہو گئی ہے اس کے باوجود جنگ کے متعلق عام نظریہ روشن ہے اور اتحادی فتح کے راستہ پر گامزن ہیں۔

ترکی میں غضب کی سردی

انقرہ ۷ر جنوری۔ ترکی میں اس وقت اتنی سردی پڑ رہی ہے کہ پچھلے ۱۲ سال میں کبھی نہیں پڑی تھی۔ درجہ حرارت صفر سے ۲۲ درجہ کم ہو گیا ہے۔ بہت سے آدمی جاڑے میں اکڑ کر مر گئے ہیں کھانے پینے کی چیزوں کی آمد میں رکاوٹ پڑ گئی ہے۔ برف پڑنے کی وجہ سے کئی ٹرینیں بند ہو گئی ہیں۔ استنبول انقرہ ایکسپریس الٹ گئی اس سے لائن رک گئی۔ ۲۳ آدمی زخمی ہو گئے۔

لبیا میں انگریزی ہوائی جہازوں کی سرگرمی

قاہرہ ۷ر جنوری۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے ملفایہ کے علاقہ میں دشمن کی چھاونی پر بمباری کی۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے جدابیا کی لڑائی کے میدان کا بھی گشت لگایا وہاں دشمن کے ہوائی جہازوں سے مقابلہ ہوا۔ دشمن کا ایک ہوائی جہاز نیچے گرا لیا گیا۔

رشید علی کو سزائے موت

بغداد ۸ر جنوری بغداد کی عدالت نے راشد علی اور اسکے تین ساتھی فوجی افسروں کو سزائے موت دیدی ہے ناظرین کو یاد ہو گا کہ رشید علی اسوقت عراق سے لاپتہ ہیں اور اس نے عراق میں بغاوت کی تھی۔

الہ آباد ۷ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد کی درخواست پر ایسٹ انڈین ریلوے کے

روزولٹ سے ”ولکی“ کا مطالبہ

نیویارک ۷ر جنوری ریپبلک پارٹی کے لیڈر مسٹر وینڈل ولکی نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کے لڑائی کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہتھیار بندی کا یہ شاندار پروگرام ہو گا۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ پریذیڈنٹ جلد ہی اپنی حکومت اور پالٹیکس کی پھر سے تنظیم کریں گے جس سے اس پروگرام کو عملی شکل دینا ممکن ہو سکے۔

اہل برما سے گورنر کی اپیل

رنگون۔ ۷ر جنوری گورنر برما نے اہل برما کے نام ایک پیغام دیا ہے جس میں ان سے متحدہ ہونے اور زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی اپیل کی ہے۔

سر سکندر حیات خاں

لاہور ۷ر جنوری سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے متعلق اب معلوم ہوا ہے کہ وہ مشرق وسطی ہندوستانی فوجوں سے ملنے جا رہے ہیں اور تین ہفتہ میں واپس ہوں گے۔

سنگاپور پر بمباری

سنگاپور ۷ر جنوری سنگاپور کے شمالی حصہ پر جاپانی ہوائی جہازوں نے بمباری کی جس سے کچھ فوجی ٹھکانوں کو مگر زیادہ تر سول ملین آبادی کو نقصان پہونچا ایک جاپانی جہاز گرا لیا گیا

سنگاپور ۷ر جنوری۔ سنگاپور میں فوج میں بڑے زور سے بھرتی ہو رہی ہے یہاں چینیوں کی زیادہ آبادی ہے چینی بڑی تعداد میں بھرتی ہو رہے ہیں

ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان ہوائی راستہ

نئی دہلی ۷ر جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند ہندوستان اور برطانیہ اعظم کے درمیان ڈاک کیلئے ایک ہوائی سروس پر سرگرمی کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ اور بہت جلد فیصلہ ہونے والا ہے۔ اس اسکیم کے ذریعے ہندوستان کے خطوط کو ایک مرکزی مقام میں اکٹھا کر کے ہر خط کا فوٹو لے لیا جائیگا۔ اور ہوائی جہاز سے برطانیہ اعظم پہونچا دئے جائیں گے۔ جہاں دوبارہ فوٹو لینے کے بعد انہیں تقسیم کر دیا جائیگا۔ خیال ہے کہ اس اسکیم سے تین چار ہفتوں کی بچت ہو جائے گی۔

مصر کو پٹہ اور ادھار پر مال دیا جائیگا

کلکتہ ۵ر جنوری۔ امریکہ نے مصر کو ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت سہولتیں دینا منظور کر لیا ہے حکومت مصر نے اسکے لئے پریذیڈنٹ روزولٹ کا شکریہ ادا کیا۔

کیا فن[illegible]لینڈ لڑائی بند کرے گا

سٹاک ہالم۔ ۵ر جنوری۔ ہلنکی کے ایک اخبار نے یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ شاید فنی مورچہ پر لڑائی بند ہو جائے۔

تھائی لینڈ پر حملہ کیا جائیگا

واشنگٹن۔ ۵ر جنوری۔ امریکہ کے اخبارات اور ریڈیو نے رائے ظاہر کی ہے کہ سنگاپور پر جاپانی فوجوں کا دباؤ کم کرنے کیلئے جنرل ویول برما کی طرف سے تھائی لینڈ پر حملہ کریں گے۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا حملہ کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں یا نہیں۔

شاندار — پانچواں — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۲½ بجےدن

جمعہ ۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

کنچن

خاص اداکار

لیلا چٹنس

اردنہ۔ پرمیلا۔ وملا۔ تارا بائی
بیبی کملا۔ مبارک۔
بھگوانداس۔

سوامی

آرہا ہے

ڈائرکٹر کاردار

اداکار:۔ ستارا۔ جے راج۔ یعقوب۔ راج کماری

کو آزادانہ فیصلہ سے روکنے کیلئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ برعکس اسکے وہ دیانتدارانہ اختلاف رکھنے والوں کو اس بات کا پورا موقعہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ ملک کی رہنمائی کریں۔

لندن ۷ر جنوری مسٹر چرچل کی ۱۸ سالہ لڑکی مس میری چرچل بھی فوج میں بھرتی ہو گئی ہے اب وہ ٹریٹوریل سروس میں ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

نئی دہلی ۷ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی واردھا میں منعقد ہونیوالے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے پہلے روز ہی تقریر کریں گے اور باردولی رزولیوشن کے متعلق اپنے خیالات پیش کریں گے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ وہ کانگریس

بحکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر اکبر پور ضلع کانپور

نوٹس نیلام اراضی

نمبر مقدمہ 2 دفعہ 251 سنہ ۱۹۴۱ء

شیوراج سنگھ بنام اندرپال سنگھ وغیرہ

نوٹس بنام مساۃ رامدیئی کنور بیوہ شورام بلی سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع براؤں پرگنہ و ضلع فتحپور۔
ہرگاہ آپ نے اس ڈگری کا مطالبہ جو کہ آپ پر بتاریخ ۔ر جنوری سنہ ۴۱ء کو صادر ہوئی تھی ادا نہیں کیا۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ نوٹس کے ایک ماہ کے اندر مطالبہ تعدادی 247/11/8 اجلاس اینجانب میں داخل کرو ورنہ تاریخ مقررہ پر حاضر اجلاس اینجانب آکر وجہ ظاہر کرو کہ اراضی مفصلہ ذیل سے کیوں نہ نیلام کیجائے۔ تاریخ پیشی ۱۵ر جنوری سنہ ۴۲ء مقرر ہے۔

نمبر	رقبہ	لگان	نمبر	رقبہ	لگان
۱۰۰/۱	۱لمہ	۱۵ر	۸۸۴	۱۳اسہ	۶ر
۱۰۰/۲	۵ر	״	۸۸۶	۵بلہ	۱۲ر۱۰
۱۰۱	۳مہ	۱۰ر۵	۸۹۰/۱	۱لمہ	۱۳ر۱۰
۱۱۵	۴لمہ	۴/۱۵	۸۹۰/۲	۱۵لمہ	״
۱۱۸	۱۲لمہ	۱۳ر۱	۸۹۱/۲	۳مرہ ۱ر	۱ر
۱۲۲	۸عہ	۱۳ر۳	۸۹۵/۱	۸ آر ۵ لمہ	۱۵ر۷
۱۵۲	۳عہ	۷ر	۸۹۷	۹ر	۲ر۸ر
۱۸۹	سالم ۱۵ر	۶ر			
۲۲۸	۶ بگھہ	۲ر۷	۱۸۰ قطعہ	۱۲ر	۳ر۷
۴۴۳	۱۳عہ	۱۰ر۴			
۴۶۴/۱	سالم ۱۷ار۱۵	۸ر			

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

کوانٹن پر جاپانیوں کا قبضہ

سنگاپور کے ایک ایک سرکاری اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ برطانی فوجیں کوانٹن کے علاقہ سے واپس ہٹ گئی ہیں۔ جاپانیوں نے کوانٹن کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ ہوائی اڈہ سنگاپور سے ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے اب جاپانی ہوائی جہاز زیادہ آسانی سے سنگاپور پر حملہ کر سکیں گے۔

پراک میں برطانی فوج پیچھے ہٹ گئی

سنگاپور کے سرکاری بیان میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ پراک کے مورچہ پر برطانی فوج اور پیچھے ہٹ گئی ہے تاکہ دشمن ہمارے فوج کے بائیں بازو پر حملہ نہ کر سکے۔ دشمن نے کولا سلنگو کے دکھن میں فوجیں پھر اتاری ہیں پہانگ میں ہماری فوجیں کوانٹن کے علاقہ سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

چھ سو بستیاں واپس

ماسکو ۷ر جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پہلی جنوری اور ۵ر جنوری کے درمیان روسی فوجوں نے ماسکو کے مورچہ پر ۵۷۲ بستیوں پر قبضہ کر لیا جرمن میدان جنگ میں دس ہزار لاشیں چھوڑ گئے۔

شاندار — دسواں — ہفتہ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۲ بجےدن

جمعہ ۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے

منروا مووی ٹون کا عظیم الشان جنگی فلم

سکندر

یہ تصویر قوت و حق کی اس جنگ کا منظر پیش کرتی ہے جو دو ہزار سال پہلے سکندر اور پورس کے درمیان جہلم کے کنارے ہوئی تھی۔

خاص اداکار سہراب مودی۔ پرتھوی راج۔ صادق علی۔ لالہ یعقوب۔ کے۔ این سنگھ
وملا۔ شیلا۔ مینا۔

آرہا ہے:۔ تاج محل (ملکہ ممتاز محل اور شاہجہاں بادشاہ)

بورنیو پر حملہ کا خطرہ

نیویارک ۔ ۸ر جنوری۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو واشنگٹن سے خبر ملی ہے کہ اتحادی ہوائی جہاز باقاعدہ بمباری کی مہم شروع کرنے والے ہیں تاکہ جاپانی فلپائن کے بندرگاہ ڈاوا اور کو بیدر لینڈ ایسٹ انڈیز پر حملہ کرنے کے لئے کوئی بڑا سمندری اڈہ نہ بنا سکیں۔
اگر جاپانیوں نے ڈاوا ور میں بیا اڈہ بنا لیا تو وہ بورنیو پر آنی سے حملہ کر سکیں گے۔

رنگون۔ ۸ر جنوری انگریزی ہوائی جہازوں نے کل بنگ کاک پر فوجی ٹھکانوں پر حملہ کیا جس سے وہاں کئی جگہ آگ لگ گئی۔

ناروے پر انگریزوں کا حملہ

لندن ۷ر جنوری سمندری اور ہوائی وزارت کے اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ انگریزی بیڑہ نے ہوائی جہازوں کی مدد سے ۷ر جنوری کی رات کو ناروے کے ساحل پر پھر حملہ کیا۔ تاکہ دشمن کے جہازوں کو پکڑ لیا جائے۔
برطانی جہاز برجن اور ٹرانڈہیم کے درمیان کھاڑی میں گھس گئے اور دشمن کے جہازوں کی تاک میں رہے۔ مگر وہاں صرف ایک جہاز ملا اس جہاز کو فوراً ہی ڈبو دیا گیا۔ اس کے علاوہ دو چھوٹے جہازوں کو بھی ڈبو دیا گیا۔ ایک مچھلی رنگنے کا کارخانہ کو بھی نقصان

اڈلفی ریسٹورنٹ

نئی سٹرک مال روڈ کانپور

اڈلفی بہترین ریسٹورنٹ ہے جس میں آپ سب سامان بہترین پائیں گے

سروس کی خوبی سے آپ خوش ہونگے

تشریف لاکر امتحان فرمائیے!

کانگریس سے تعاون کی اپیل

نیویارک ۵ رجنوری - اخبار "ہرلڈ ٹربیون" نے "گاندھی جی الگ ہو گئے" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے کہ ہندوستان کے دوستوں کو یہ معلوم کرکے اطمینان حاصل ہوا کہ نیشنل کانگریس پارٹی لڑائی کی کوششوں میں برطانیہ کے ساتھ تعاون کا ہاتھ بڑھانے کی پالیسی اختیار کر رہی ہے اس طریقہ پر واقعات کے پیش نظر کانگریس نے جو پالیسی اختیار کی ہے اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے اچھے دن آجائیں گے - جبکہ حملہ آور کو شکست ہو جائے گی - مغربی تہذیب کے لحاظ سے گاندھی جی کی پوزیشن پیچیدہ دکھائی دیتی ہے لیکن وہ مطابقت اور شائستگی لئے ہوئے ہے وہ لڑائی کی کوشش میں تعاون کی مخالفت برطانیہ کی جانب کسی بدنیتی کی وجہ سے نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ تشدد کا کوئی بھی راستہ اختیار نہیں کرنا چاہتے، وہ ایسی ہر اسکیم کے خلاف ہیں جو لڑائی کے دوران میں برطانیہ کو پریشان کرنے والی ہو - گاندھی جی نے کانگریس کی رہنمائی سے دست کش ہو کر بالکل وہی راستہ اختیار کیا ہے جو ایسے حالات میں کوئی انگریز اختیار کرتا - گاندھی جی کے الگ ہونے سے اب کانگریس پارٹی تعاون کرنے کے لئے آزاد ہو گئی ہے لیکن وہ ابھی تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن ایسے آثار دکھائی دیتے ہیں کہ اگر لڑائی ہندوستان کے اور قریب آجائے تو اس کی پوزیشن بدل جائے - ہندوستان کے دیش بھگتوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اپنی مادر وطن کے بچاؤ کرنے میں جس خوبی کا وہ ثبوت دیں گے وہ برطانیہ اور دنیا پر یہ ثابت کر دے گا کہ ہندوستان سوراج پہل کرنے کے لئے کتنا موزوں ہے -

پنڈت گنگا پرشاد ولد گوکل پرشاد قوم برہمن ساکن محلہ بنگالی محال شہر کانپور متوفی بیوہ رام باو[illegible] پنڈت گنگا پرشاد قوم برہمن ساکن بنگالی محال شہر کا[illegible]

بنام

منوہر سنگھ -

بنام منوہر سنگھ ولد رگھوناتھ سنگھ قوم برہمن ساکن بھانسون پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ

چونکہ رام باو نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ بجائے گنگا پرشاد متوفی کے سائل کا نام درج کیا جاوے - لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲ر فروری ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں - اگر ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہو گی اور یہ قیاس کیا جائیگا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں

آج بتاریخ ۵ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا -

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت سول اینڈ سشن جج کانپور

به اجلاس جناب سید خادم علی صاحب منصف بہادر کھیری مقام لکھیم پور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ ع۵)

بعدالت منصفی کھیری مقام لکھیم پور (اودھ)

مقدمہ نمبر ۱۹۰ سنہ ۱۹۴۱ء متفرقات دیوانی

متھرا داس ——— مدعی

بنام صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کھیری منیجر کورٹ آف وارڈس وغیرہ مدعا علیہم

بنام - محمد یوسف ولد نامعلوم قوم مسلمان ٹھیکیدار شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ درخواست باز دائر حسب آرڈر ۹ قاعدہ ۹ ضابطہ دیوانی

لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے بتاریخ ۱۷ر جنوری ۱۹۴۲ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ - اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی -

بتاریخ ۳ر جنوری ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

وقت حاضری بدفتر منصفی کھیری (اودھ) ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت منصفی کھیری مقام لکھیم پور

فارم نوٹس مطالبہ حسب دفعہ ۱۷۵ - ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء

اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۱۲

منکہ پتو لعل ولد مہا سکھ قوم سنار ساکن بارن پور کھنجری پرگنہ اکبر پور بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیتا ہوں کہ تم ملو کا ولد شبراتی و محمود ولد دلا قوم منہیار ساکن موضع بہتر گاؤں پرگنہ بلہور ضلع کانپور

مندرجہ ذیل آراضی کے واقع تھانہ ہمیر پور پرگنہ بلہور آیندہ ۳۰ر جون سنہ ۴۲ء خالی کر دو اگر تم بیدخلی کی بابت کوئی عذر کرنا چاہتے ہو تو تحصیلدار صاحب بلہور کے اجلاس میں تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے ۳۰ یوم کے اندر حاضر ہو کر اپنا عذر پیش کرو برخلاف اسکے اگر تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے ۳۰ یوم کے اندر حاضر ہو کر دعوی بیدخلی تسلیم کر لو تو تم پر کوئی خرچہ عائد نہ ہوگا -

وجہ جسکی بنا پر تمہارے اوپر بیدخلی لگائی ہے - حسب ذیل ہے -

آراضی ہذا القبضہ شکمی میں رکھنا منظور نہیں ہے بلکہ خود کاشت کرنا مطلوب ہے -

پرگنہ	نام موضع	نام محال	نمبر پٹی	نمبر	رقبہ	لگان	[illegible]
بلہور	تھانہ ہمیر پور	گلاب سنگھ	۲	۴۶۱۲	۱/	۵	

تاریخ پیشی ۱۰ر جنوری ۱۹۴۲ء مقرر ہے

15/1/42

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

بحکم جناب سول اینڈ سشن جج صاحب بہادر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت سول اینڈ سشن جج کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۹۲ سنہ ۱۹۳۳ء

متفرقہ نمبر ۸۸ بابت سنہ ۱۹۴۱ء

"کیا تم نے آج صبح میکلین سے دانت صاف کیئے تھے؟" —

"اخاہ! بیشک تم جانتے ہو کہ اپنے دانتوں کو 'داؤں' پر لگانے میں کوئی فائدہ نہیں"

اپنے دانتوں کی طرف سے کوئی خطرہ مول نہ لیجئے - انہیں میکلین ٹوتھ پیسٹ سے سفید براق اور تندرست رکھئے - بڑے سائز کا ٹیوب خریدنے میں بہت کفایت ہوتی ہے - آپ اس پیسٹ کی خوشبو اور مزے سے بیحد مسرور ہوں گے -

MACLEANS TOOTH PASTE

تمام دوا فروش اور اسٹور فروخت کرتے ہیں

نواب رامپور خیریت سے ہیں

رامپور ۵ جنوری (بذریعہ ڈاک) رامپور میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُنسے پتہ چلتا ہے کہ ہز ہائینس نواب رامپور مشرقی وسطی کے سفر کا خاتمہ کرنیکے بعد چند روز تک رامپور تشریف لا رہے ہیں -

بکری بڑھ ... گئی

اپنی عمدگی کی وجہ سے ہی یہ بکتی ہے

معتدل فضا گوداموں میں تجربہ کاروں کے ہاتھ سے ملایا جاتا ہے اور معتدل فضا کارخانوں میں تیار کیا جاتا ہے - کارواں سگریٹ اپنی عمدگی کی وجہ سے بہترین ہوتے ہیں - کیونکہ معتدل فضائی کی وجہ سے گرد - اور نقصان پہونچانے والے ذرے تمباکو سے دُور ہو جاتے ہیں -

سادے اور کورک ٹپ دستیاب ہو سکتے ہیں

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایر کنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی - آف انڈیا لیمیٹڈ

جاپانیوں کو باہر نکال دیا جائے گا

نئی دہلی - ۸ر جنوری - سر آرچیبالڈ ویول نے جو کہ جنوب مغربی پیسفک علاقہ کے سپریم کمانڈر مقرر ہوئے ہیں نمایندگان پریس کو الوداع کہتے ہوئے ایک میٹنگ میں فرمایا کہ امریکہ، چین، آسٹریلیا، ہندوستان اور برما کی متحدہ طاقت جاپانیوں کو ان علاقوں سے نکال باہر کرے گی جن پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے -

نئی کتابیں

انتظام کتبخانہ اس مختصر رسالہ میں لائبریرین شپ اور اسکے متعلق تمام ضروری اصناف کا تذکرہ ہے - کتبخانہ کی عمارت اور فرنیچر، کتبخانہ کے شعبوں، کتابوں کے انتخاب اور خریداری اور پھر انکی فن وار تقسیم، ترتیب فہرست کتبخانہ اور جلد سازی پر مختصر مگر جامع بیان قیمت صرف ۸/

صحت و صفائی اس چھوٹی سی کتاب میں ہوا، پانی، خوراک، لو بخار اور دیگر بیماریوں جیسے تیرہ عنوانات پر افسانوی شکل میں مفید عام معلومات پیش کیگئی ہے - قیمت صرف ۴/

زرین حکایات از مرزا عصمت اللہ بیگ - مصنف نے مثنوی مولوی معنوی سے بچوں کے فائدے کے لئے ان کہانیوں کو جو انہیں مطلب کی نظر آئیں اردو جامہ پہنا کر یہ مجموعہ مرتب کیا، مولوی معنوی کا بیان کیا ہوا قصہ اور پھر مرزا عصمت اللہ بیگ کی اردو - سچ تو یہ ہے کہ ان قصوں کا لطف دوبالا ہو گیا ہے - صفحات ۲۲۰ دو سو بائیس مجلد قیمت عہ

وجدانیات فانی یہ مجموعہ کلام بہتر (۷۲) صفحوں پر مشتمل ہے - کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے اسکی قیمت بہت زیادہ ہے - لیکن فانی کا یہ لافانی کلام اپنا مول آپ ہے، قدردان شاید اسے ہر قیمت پر خریدیں گے - قیمت عہ

مکتبہ جامعہ قرولباغ نئی دہلی

شاخیں اور ایجنسیاں
(۱) مکتبہ جامعہ، جامع مسجد دہلی
(۲) مکتبہ جامعہ، امین آباد لکھنؤ
(۳) مکتبہ جامعہ، پرنس بلڈنگ بمبئی نمبر ۳
(۴) کتبخانہ عابد شاپ، حیدر آباد دکن
(۵) سرحد بک ایجنسی، بازار قصہ خوانی پشاور

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

شاندار　تیسرا　ہفتہ

جمعہ ۹ر جنوری ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

رنجیت فلم کمپنی کا دلکش شاہکار

شادی

خاص اداکار
مادھوری - خورشید
موتی لال - ڈیکشٹ - غوری

تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A. 124

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۷ ششماہی ۴

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ، ۱۷ جنوری ۴۲ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء ۶ بجے رات کو جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر کی جانب سے انہیں کے دولتکدہ پر (نواب درلہ کوٹھی بازار رام زین) جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف دہلوی لائف اسپیشل مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوا اور جناب صدر کے ایک پُر زور مقالہ پڑھنے کے بعد مشاعرہ شروع ہوا۔ اور طرحی دور ختم ہونے کے بعد جناب صدر عارف دہلوی کے علاوہ جناب صدر الاسلام صاحب صدر ڈی ایس پی، پروفیسر عبد الرسول خاں صاحب مست آمادی، جناب ثاقب کانپوری اور جناب حکیم شفیقہ نے اپنے غیر طرحی کلام سے بھی ارباب ذوق کو محظوظ کیا اور اس طرح تقریباً ۱۲ بجے شب کو یہ پُر لطف صحبت ختم ہوئی مجموعی حیثیت سے مشاعرہ نہایت کامیاب ثابت ہوا انتخاب مشاعرہ بقید قوافی درج ذیل ہے۔

مطلع قرار

جناب نواب آثر کانپوری — اس بیوفا کی بات کا ہے اعتبار کب / لیکن یہ سوچتا ہے دل بے قرار کب
جناب آزل کانپوری — چھوٹے گی اس بلا سے مری جان زار کب / آئے گا ہجر یار میں دل کو قرار کب
جناب سحر جلالوی — ہو گا رسا یہ نالۂ بے اختیار کب / کب آئیں گے وہ آئیگا دل کو قرار کب
جناب سلیم ناطقی — آتی ہے راس گردش لیل و نہار کب / دل کو نصیب ہے کسی پہلو قرار کب
جناب صبا لکھنوی — تا حشر دل سے جائے گا یہ انتشار کب / کمبخت کے نصیب ہی میں ہے قرار کب
جناب نواب قیصر کانپوری — زیبا تھا شکوۂ ستم و جور یار کب / لیکن یہ مانتا ہے دل بے قرار کب
جناب پروفیسر مست آمادی — آنکھوں سے آکے دلمیں وہ ٹھہرنگا یار کب / یارے نے اک مقام پہ پایا قرار کب

اعتبار

جناب نواب آثر کانپوری — مانا کہ تیرا وعدۂ فردا غلط نہیں / لیکن ہے زندگی کا مجھے اعتبار کب
جناب آزل کانپوری — مر مر گیا میں جس کی محبت میں اے آزل / آیا مری وفا کا اُسے اعتبار کب
جناب سحر جلالوی — دنیائے بے ثبات میں مثل حباب ہوں / ہے اپنی زندگی پہ مجھے اعتبار کب
جناب سلیم ناطقی — دے دوں میں نامہ بر کو کلیجہ نکال کے / کرتا ہے وہ کسی کا مگر اعتبار کب
جناب صبا لکھنوی — اپنا سمجھ کے دل جو دیا کیا خطا ہوئی / چلتا ہے کوئی کام بغیر اعتبار کب
جناب نواب عارف دہلوی — آتا ہے مجکو چین دل بے قرار کب / سب کچھ وہ کہہ گئے ہیں مگر اعتبار کب
جناب نواب قیصر کانپوری — رکھنا تھا پھونک پھونک کے قیصر یہاں قدم / کرتا ہے رہ گزر پہ کوئی اعتبار کب
جناب پروفیسر مست آمادی — کب ذرے ذرے میں نہیں دیکھا ہے جلوہ گر / وا ہو سکا ہے دیدۂ با اعتبار کب

بہار

جناب نواب آثر کانپوری — آنکھیں کھلیں تو کنج قفس میں کھلیں آثر / کیسی خزاں کہاں کی خزاں تھی بہار کب
جناب آزل کانپوری — پہلے ہی بدنصیب اسیر قفس ہوئی / بلبل نے دیکھی آمد فصل بہار کب
جناب سحر جلالوی — کہتے ہی یہ قفس میں اسیروں نے جان دی / گزرے گی اس طرف سے ہوائے بہار کب
جناب سلیم ناطقی — نرگس کی اس خیال میں آنکھیں کھلی رہیں / جائے چمن میں آئے وہ جان بہار کب
جناب صبا لکھنوی — بلبل چمن سے نکلے ہوئے مدتیں ہوئیں / جائے گا تیرے دل سے ملال بہار کب
جناب صدر (ڈی۔ ایس۔ پی) — قید قفس میں یہ بھی نہ معلوم ہو سکا / گلزار میں کب آئی خزاں اور بہار کب
جناب نواب قیصر کانپوری — جسکی تمام عمر قفس میں گزر گئی / کیا جانے وہ کہ آئی خزاں اور بہار کب
جناب پروفیسر مست آمادی — ہم ساکنان کوئے صنم ہیں خبر نہیں / کب ختم ہو گئی خزاں آئی بہار کب

اختیار

جناب نواب آثر کانپوری — ایذا بتوں نے دی تو خدا یاد آگیا / اسلام میں نے دل سے کیا اختیار کب
جناب آزل کانپوری — بیٹھے بٹھائے عشق کے جھگڑوں میں پڑ گیا / تجھ سے کہا تھا یہ دل بے اختیار کب
جناب سحر جلالوی — مانا کہ جبر آپ نے کوئی کیا نہیں / لیکن ہے اپنے دل پہ مجھے اختیار کب
جناب سلیم ناطقی — صبر و قرار لٹ گیا دل کا مگر سلیم / اک اختیار والا ہے بے اختیار کب
جناب صبا لکھنوی — طوفان چشم تر نے اٹھائے ہزار ہا / رو کے رکا ہے گریۂ بے اختیار کب
جناب نواب قیصر کانپوری — خود سوچئے کہ صبر کی تلقین سے فائدہ / ہے اپنے دل پہ آپ مجھے اختیار کب
جناب پروفیسر مست آمادی — نالہ ہے نالہ، بس کی مرے چیز تو نہیں / آجائے جانے لب پہ یہ بے اختیار کب

انتظار

جناب نواب آثر کانپوری — راہ طلب میں ہوں میں جہاں سے کنارہ گر / میری طرح کسی نے کیا انتظار کب
جناب آزل کانپوری — تارے گنے ہیں یاد میں غفلت شعار کی / دم بھر کو نیند آئی شب انتظار کب
جناب سحر جلالوی — آثار صبح حشر عیاں ہوں گے کب سحر / دیکھیں کٹے گی تیری شب انتظار کب
جناب سلیم ناطقی — بر آئی وہ بر آئی تمنائے وصل یار / دیتی ہے آسرا یہ شب انتظار کب
جناب صبا لکھنوی — وہ نامہ بر جواب لئے در پہ آگیا / ہوتی ہے بند اے نگہ انتظار کب
جناب نواب عارف دہلوی — اُمید ساری عمر کی بیکار ہی گئی / یہ کیا کہا کہ تو نے کیا انتظار کب
جناب نواب قیصر کانپوری — غافل ہے کون موت سے لیکن دل حزیں / تیری طرح کسی نے کیا انتظار کب
جناب پروفیسر مست آمادی — میں سا ہی ہوں مست آکے یکایک کوئی کہے / دیکھوں ہو روز عیش شب انتظار کب

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

عرب ممالک میں جرمنوں کی کوششیں ناکام رہیں

جرمنوں نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ عربوں کو نازی مقصد کی حمایت پر آمادہ کرنے کی جو کوششیں کیں تھیں ان میں ان کو مکمل ناکامی ہوئی۔ جرمن اپنی تمام جدو جہد واقعی طور پر سعودی عرب مملکت میں مرکوز کئے ہوئے ہیں۔ اس حقیقت سے قطع نظر کہ سعودی مملکت نہایت سختی کے ساتھ اپنی غیر جانبداری پر قائم ہے ہز ہائنس امیر فیصل نے اپنی اس تقریر میں جو موصوف نے ان عرب لیڈروں کے سامنے کی تھی جو حج کے سلسلہ میں مکہ میں موجود تھے نہایت صاف الفاظ میں اس بات کا اظہار کیا کہ ان کا ملک اتحادیوں کے ساتھ ہے۔

جہاں تک یمن کا تعلق ہے اس ملک کے حکام نے اس خطرہ کا احساس کرنا شروع کر دیا ہے جس کے محوریوں سے قریبی تعلقات کی بنا پر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ ان کے ملک کو ابھی تک وہ مشینیں اور مصنوعاتی پیداواریں موصول نہیں ہوئی ہیں جن کے لئے اطالیہ نے ان سے وعدہ کیا تھا۔

چیزوں کا فالتو ذخیرہ

وزیر فراہمی نے اس فوجی اعلان پر عمل درآمد کرنیکی غرض سے جس میں چیزوں کے فالتو ذخیرے جمع کرنے کی ممانعت کیگئی ہے ایک ادارہ قائم کر دیا ہے۔

اس اعلان میں حسب ذیل اشیاء کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کوئلہ۔ ایندھن کا تیل۔ کاغذ۔ کیمیاوی کھاد۔ شکر۔ لوہا۔ دیا سلائیاں۔ فوٹو کے ساز و سامان امونیا۔ سن۔ گیہوں۔ مکئی۔ چاول۔ اناج۔ چمڑا کمانے اور رنگنے کا سامان اور سوت۔

اس اعلان میں خوردہ فروشوں کو محض آئندہ دو مہینوں کے لئے اور ٹھیکہ داروں کو آئندہ چار مہینوں کے لئے فالتو سامان جمع رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

بحیرۂ احمر کے محصول خانے

ادھار پٹہ کی تنظیم بحیرۂ احمر میں محصول خانے۔ پشتے۔ ریلوے پلیٹ فارم اور طیارہ گاہیں بنانے کے لئے خاکہ تیار کر رہی ہے۔ سرکاری حلقوں نے اعلان کیا ہے کہ بریگیڈ جنرل رسیل میکسویل کے زیر نگرانی یہ کام شروع ہو چکا ہے۔ موصوف اس وقت قاہرہ میں موجود ہیں اور جو امریکی گولہ بارود وغیرہ مشرق وسطی یمن کے افوی ذمہ دار عہدہ داروں کو پہونچ رہا ہے اسکی نگرانی کر رہے ہیں۔

ایک مذہبی یونیورسٹی قائم کرنے کی تجویز!

حکومت شام دمشق میں قاہرہ کی الاظہر یونیورسٹی کی طرح کی ایک مذہبی یونیورسٹی قائم کرنیکی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

مسلم عدالتوں کے ججوں۔ مفتیوں اور علما کو اس کانفرنس میں شرکت کرنیکی دعوت دیگئی ہے جو اس تجویز پر جس کو حکومت جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی خواہش مند ہے غور کرنیکے لئے منعقد ہونے والی ہے۔

یہ یونیورسٹی آئندہ علماء اور قانون اسلام کے ایسے جج پیدا کرے گی جو ملک کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

یہ تجویز جلد ہی عمل میں آنے والی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۷ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۳

دار العوام میں مسٹر ایمری سے مطالبہ!

(لندن - ۸ر جنوری) مسٹر ایمری وزیر ہند نے آج دار العوام میں کہا کہ ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے دسمبر کے آخر میں جو رزولیوشن پاس کئے ہیں اور ان کے سلسلہ میں سیاسی لیڈروں نے جو بیانات دیئے ہیں وہ میری نظر سے گزرے ہیں۔ افسوس کہ میں ان میں وائسرائے کی حال کی اپیل کا جو مشترکہ خطرہ کے پیش نظر اتحاد اور تعاون کے لئے کیگئی تھی اطمینان بخش جواب نہ پاسکا۔ اس اتحاد کو تقویت دینے کے لئے جو ہندوستان کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے لازمی ہے۔ حکومت اپنی کوششوں کو کم نہیں کرے گی۔ یہ وعدہ اگرچہ ہم نے اٹلانٹک چارٹر سے الگ کئے ہیں لیکن اس کے عام اصولوں پر پورے اُترتے ہیں۔"

میجر گراہم وہائٹ اور میجر مار نے مسٹر ایمری سے ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق ایک بیان دینے کی درخواست کی اور مسٹر سورنسن نے دریافت کیا کہ "پنڈت نہرو اور ہندوستان کی قومی تحریک نے برطانیہ اور دوسری اتحادی قوموں کے مساویانہ درجہ کی بنیاد پر تعاون کرنے کی جو خواہش ظاہر کی ہے اسے کیا آپ پسند کرتے ہیں اور کیا موجودہ صورت حالات کے پیش نظر حکومت اس اثر کو دور کرنا چاہتی ہے جو اٹلانٹک کا محدود مفہوم بیان کرنے سے پیدا ہوا ہے اور کیا حکومت سیاسی طور پر بیدار ہندوستانی رائے عامہ کو آزادی اور جمہوریت کے مفاد میں منظم کرنا چاہتی ہے۔

مسٹر گراہم وہائٹ نے ایک ضمنی سوال میں مسٹر ایمری سے دریافت کیا کہ "ہندوستان میں اور اس ملک میں ہندوستان کے جلد اثر پذیر ہونے والے حالات سے فائدہ اُٹھانے کے لئے جو خواہش اور اضطراب بڑھتا جا رہا ہے اسکا لحاظ رکھتے ہوئے کیا آپ وزیر اعظم کی واپسی پر کچھ کر سکتے ہیں اور کیا ہم اس مرحلہ پر ایسا کوئی قدم نہیں اُٹھا سکتے جو مشکلات دور کرنے کی طرف ہمیں لیجائے۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ "اگر سیاسی جماعتوں کی طرف سے سمجھوتہ کرنے کی حقیقی رضامندی پائی جائے تو حکومت اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے قدرتی طور پر مضطرب ہے۔"

میجر ملز نے دریافت کیا "آپ خود کوئی عملی قدم کیوں نہیں اُٹھاتے اور شاہکارانہ بے عملی کی پالیسی کو کیوں نہیں ختم کرتے؟ مسٹر ایمری نے جواب دیا "اگر نتیجہ کی کوئی توقع ہو تو میں ایسا کروں۔" مسٹر سورنسن نے دریافت کیا کہ کیا آپ اس حقیقت کی اہمیت کو نہیں سمجھتے کہ ہندوستان کے مختلف الخیال لیڈر اس نکتہ پر متفق ہیں کہ موجودہ صورت حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ اس ملک کی حکومت کو کوئی بڑا جرأتی قدم اُٹھانا چاہئے۔ دوئم۔ اس ملک میں اٹلانٹک چارٹر کا جو مفہوم بیان کیا گیا ہے اس سے کسی طرح ہندوستانیوں کا یہ مطالبہ پورا نہیں ہوتا کہ جس طرح دوسرے ملکوں پر اس کے اصولوں کا اطلاق ہے۔ اسی طرح ہندوستانیوں پر بھی اطلاق کیا جائے!"

مسٹر ایمری:- "مجھے خوف ہے کہ آپ نے جن رزولیوشنوں کا حوالہ دیا ہے وہ متفقہ نہیں ہیں۔ مسلم لیگ اور کانگریس کے ریزولیوشن ایک دوسرے کی براہ راست تردید ہیں۔" مسٹر شنویل نے دریافت کیا کہ "کیا ہم اس جواب سے یہ سمجھ لیں کہ فی الحال حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ وائسرائے نے تعاون کی جو اپیل کی ہے ہر حالت میں اسی پر قطعاً بھروسہ کیا جائے؟" مسٹر ایمری نے جواب دیا: "ہم اسوقت تک ہندوستان میں آئینی اعتبار سے کوئی قدم آگے نہیں بڑھا سکتے تاوقتیکہ بڑی بڑی پارٹیوں کے لیڈروں کی جانب سے مل مل کر کام کرنے پر رضامندی ظاہر نہ ہو۔ ان کو متحد کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔"

مسٹر گورڈن میکڈانلڈ نے مسٹر ایمری سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے ہندوستان میں پوزیشن کو بہتر بنانے کی غرض سے ہندوستانی رائے عامہ کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے خیرخواہی کا مشن ہندوستان بھیجنے کے سوال پر غور کیا؟

مسٹر ایمری نے جواب دیا۔ "میں نے وقتاً فوقتاً وائسرائے کے مشورہ سے اس تجویز پر غور کیا ہے۔ لیکن ابھی ہمیں اس قسم کے مشن کا کوئی مفید نتیجہ نکلنے کی امید نہیں ہے۔" مسٹر میکڈانلڈ نے دریافت کیا "ہندوستان کے مختلف صوبوں میں عوام کی چنی ہوئی حکومتوں کو بحال کرنے کے لئے کیا قدم اُٹھایا جا رہا ہے۔ مسٹر ایمری نے جواب دیا آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲۳ر نومبر کو اڑیسہ میں وزارتی حکومت نے کام شروع کر دیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان دوسرے صوبوں میں بھی جہاں آئین کا معمولی عمل معطل کر دیا گیا ہے۔ اور وزارتوں کے بحال ہونے کا کوئی فوری امکان ہے لیکن اگر صوبوں کی سیاسی جماعتوں میں اس قسم کا کوئی تعاون ہو جائے (جسکے نتیجہ میں آئینی وزارتیں بن جائیں) اور موجودہ حالات میں وہ عہدہ کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے رضامند ہوں تو گورنر اس کا خیر مقدم کرنے کو تیار ہیں۔

مسٹر گورڈن میکڈانلڈ نے دریافت کیا کہ "کیا آپ کو یقین ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھنے کا رویہ ہی بہترین رویہ ہے۔ جسے اختیار کیا جاسکتا ہے؟ آپ ہمیں بتاتے ہیں کہ حکومت کچھ نہ کچھ کرنے کو تیار ہے۔ کیا حکومت اسکے لئے کوئی عمل بھی کر رہی ہے؟" مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ "جب وزارتیں کام کرنے کو تیار ہونگی تو ہم اپنی طرف سے ہر ممکن کوششیں کریں گے؟۔

مسٹر سوڈنسن نے دریافت کیا "گورنروں نے کن کن صوبوں میں حکومت ہند کی تمام ذمہ داریاں اپنے ہاتھ لے لی ہیں اور غیر کانگریسی اور مسلم لیگی وسائل سے حکومت ہند کے متعلق کیا عرضداشتیں موصول ہوئی ہیں اور ان پر غور کیا جا رہا ہے یا نہیں۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ "گورنمنٹ ایکٹ کی دفعہ ۹۲ کے ماتحت اپنے اعلانات کے مطابق اس وقت سات صوبوں میں حکومت کی باگ ڈور گورنروں کے ہاتھ میں ہے ان صوبوں کے نام یہ ہیں۔ آسام۔ بہار۔ بمبئی۔ سی پی۔ برار۔ مدراس صوبہ سرحد اور یوپی۔ مسلم لیگ نے ۲۶ر اور ۲۷ر دسمبر کو اور نیشنل لبرل فیڈریشن نے ۲۷ر اور ۲۸ر دسمبر کو آئین اور دوسرے معاملات کے بارے میں جو رزولیوشن منظور کئے تھے ان کا خلاصہ میری نظر سے گذرا ہے اور ہندوستانی آئین پر اثر انداز ہونے والی ان تجویزوں اور دوسری تجویزوں پر برطانوی حکومت اور حکومت ہند پورا پورا غور کر رہی ہے۔ مسٹر سورنسن کے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ڈیفنس ایکٹ آف انڈیا رولز کے ماتحت نظربند یا سزا یافتہ ان لوگوں کی تعداد جو ستیہ گرہی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں رہا نہیں ہوئے ہیں دو ہزار سے کچھ اوپر ہے۔ انکی طرف سے مجھے کوئی عرضداشت موصول نہیں ہوئی، لیکن میں نے کانگریس کے رزولیوشن مورخہ ۳۰ر دسمبر کو دیکھا ہے۔

وزیر خارجہ برطانیہ کا بیان!

(لندن ۹ر جنوری) مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اپنے دورۂ روس کا ذکر کیا اور کہا کہ وہاں میں نے روسی کمانڈر مارشل ٹوشنکو، اشپل ورشلوف اور دیگر فوجی جرنیلوں سے ملاقات کی۔ تمام لوگ مضبوط ارادے اور پختہ یقین رکھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ روس میں جیسی لڑائی لڑی جا رہی ہے اسکی دنیا میں اور کہیں مثال نہیں ملتی۔ ۱۸۱۲ء کے مقابلہ میں کہیں بڑی کامیابی ہے۔ ہم بڑی غلطی کریں گے اگر ہم یہ خیال کرنے لگیں کہ پچھلے چند ہفتہ سے روس میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ محض ایک اتفاق ہے۔ گرمی اور خزاں میں روسیوں نے پیچھے ہٹنے کی لڑائی لڑی اور ہر موقع پر دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا اُنہوں نے سب کچھ برباد کرنے کی پالیسی اختیار کی۔ روس کی چھاپہ مار فوجوں نے زبردست کام کیا جب روس میں پیچھے ہٹنے کی لڑائی جاری تھی تو روسی اپنی صفوں کے پیچھے نئی صفیں تیار کر رہے تھے۔ اب اُنہوں نے میدان میں آنا شروع کر دیا ہے جو روسی فوجیں ماسکو کے مورچہ سے جرمنوں کو پیچھے ہٹا رہی ہیں وہ [illegible] نہیں ہیں اسکے یہ معنی ہیں کہ روس میں اسوقت جو جرمن [illegible] ہے وہ ۲۷ر جون کی جرمن فوج نہیں ہے ہم سب کے لئے بڑی اہم بات ہے۔ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

ترکی کی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کہا کہ ماسکو میں بات چیت بالکل دوستانہ رہی۔ ترکوں کو اتحادیوں کی فتح سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ترکی کی آزادی کو کوئی خطرہ نہیں۔ روس اور برطانیہ نے ترکی سے جو وعدے کیے ہیں ان کا احترام کیا جائے گا۔

مسٹر ایڈن نے مزید کہا کہ ہم نے ماسکو میں صلح کے متعلق اور لڑائی کے بعد نظام کے بارے میں بات چیت کی۔ روس کو سامان جنگ بھیجنے کے متعلق مسٹر ایڈن نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ ہم نے روس کو جو سامان جنگ بھیجا وہ روس کے بہت کام آیا۔ اس بارے میں حکومت پوری ذمہ داری لیتی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم سنگاپور کو بھول گئے۔ یا اس کو نظرانداز کر دیا۔ اگر ہم نے غلطی کی تو یہ دیدہ و دانستہ فیصلہ تھا۔ نظرانداز کرنے کی وجہ سے ایسا نہیں ہوا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ملایا میں سنہ ۱۹۳۹ء کے بعد سے ہماری فوجی طاقت کئی گنا ہوگئی ہے۔ ابھی تک وہاں ہماری فوجی تعداد اتنی نہیں ہوئی جتنی کہ ہم چاہتے ہیں۔

یہ کہا جاتا ہے کہ یونان میں ہم نے جو فوجیں بھیجی تھیں وہ سیاسی اور جذباتی مسئلہ کے زیر اثر بھیجی گئیں۔ یہ غلط فیصلہ تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہاں فوجیں بھیجنے کا فیصلہ کسی جذبہ کے زیر اثر نہیں کیا گیا۔ یونان کی لڑائی کا تعلق یوگوسلاویہ کی لڑائی سے تھا وہاں لڑائی ہونے سے روس پر حملہ ہونے میں چھ ہفتہ کی دیر ہوگئی۔

کمزور اور ڈرپوک وزیر

لندن - ۹ر جنوری - لیبر پارٹی کے آرگن "ڈیلی ہیرلڈ" نے آج صبح ایک لیڈنگ آرٹیکل میں وزیر ہند مسٹر ایمری پر سخت حملہ کیا ہے اور ان کو ایک کمزور اور بزدل وزیر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ تاریخ میں ایک ایسے وزیر ہند کی حیثیت سے یاد کئے جائیں گے جو سخت ضرورت اور عین موقع کے وقت نہ تو ہنگامی صورت کے مطابق پورے اترے اور نہ جنہوں نے موقع و محل کو پہچانا۔

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ کل پارلیمنٹ میں اُنھوں نے اپنی بے عملی پر پردہ ڈالنے کے لئے پھر وہی بہانہ پیش کرنے پر اکتفا کیا، کہ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں میں اختلاف رائے ہے۔ جب اُن سے یہ دریافت کیا گیا کہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے وہ کب عملی قدم اُٹھائیں گے تو جواب دیا کہ "جب کوئی نتیجہ نکلنے کی امید ہوگی، لیکن اسوقت تک کوئی نتیجہ نکلنے کی کیسے امید ہو سکتی ہے جبتک کہ حکومت برطانیہ ان مبہم پیشکشوں کی جگہ مستند تجویزیں پیش نہیں کرتی۔ جن کو ہندوستانی رائے گزشتہ سال مسترد کر چکی ہے؟

جمود کو حل کرنے کے لئے کوئی راستہ نکالنے کی سب سے بڑی ذمہ داری برطانیہ پر ہے۔ اسوقت برطانیہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے سے اپنا جی چرا رہا ہے۔

آئینہ کانپور

کانگریسی میونسپل کمشنر

کانپور سٹی کانگریس کمیٹی کے ممبران یہ خیال کر رہے ہیں کہ جن میں کانگریس کے ممبران نے بورڈ کی ممبری سے استعفےٰ نہیں دیا ہے انکے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ بخلاف اسکے ان بورڈ کے ممبران کا یہ خیال ہے کہ چونکہ پراونشل کانگریس کمیٹی استعفے کے موافق نہیں لہذا استعفا دینے کی ضرورت نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سٹی کانگریس کمیٹی انکے خلاف ضرور کوئی تعزیری کارروائی کرے گی۔

ہوائی حملہ کی مشق

مسٹر ایلڈرڈ اے۔ آر۔ پی افسر نے پبلک کو مطلع کیا ہے کہ ۱۸ر جنوری بروز اتوار ۹½ بجے دن سے ۱۰½ بجے دن تک چونکہ شہر میں ہوائی حملہ کی مشق کیجائیگی لہذا اس دوران میں کسی شخص کو اپنے مکان سے باہر نہ نکلنا چاہئیے۔

ہوائی حملے سے بچنے کی تدابیر

۲۳ر جنوری ۴½ بجے دن کو زنانہ پارک (سرسیا گھاٹ) میں لیڈی گیلاش سری واستوا کی صدارت میں ہندوستانی عورتوں کا ایک جلسہ ہوگا جسمیں ہوائی حملہ سے بچنے کی تدابیر پر غور کیا جائیگا امید ہے کہ عورتیں اس ضروری اور کارآمد جلسہ میں زائد سے زائد تعداد میں شریک ہونگی۔

پوسٹ مینوں کی شکایات

آل انڈیا پوسٹل لوور گریڈ اسٹاف یونین کے صدر نے محکمہ ڈاک کے حکام کے پاس ایک درخواست بھیجکر یہ شکایت کی ہے کہ روزانہ گاڑیوں کے لیٹ آنے کی وجہ سے کانپور کے پوسٹ مینوں کیساتھ نامناسب برتاؤ ہو رہا ہے اور جسکی وجہ سے انکو سخت تکالیف ہیں۔ لہذا حکاموں سے درخواست کیجاتی ہے کہ انکی تکالیف کو دور کرنے کا انتظام کریں۔

ڈپرسڈ کلاس ایسوسی ایشن

مسٹر تلک چند کریل کی صدارت میں ڈسٹرکٹ ایڈ ہندو ڈپرسڈ کلاس ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں حکومت سے یہ درخواست کی گئی کہ ڈپرسڈ کلاس کے ممبروں کو بھی اسسٹنٹ سرکلس انسپکٹر مقرر کرنا چاہئے۔

یوم سلطان ٹیپو

۱۷ر و ۱۸ر جنوری کو انجمن وطن کانپور کی طرف سے یوم سلطان ٹیپو منایا جائیگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۷ر جنوری ۳ بجے دن مقالات و نظم بمقام دفتر انجمن وطن نئی سڑک - ۸ بجے رات مشاعرہ مصرع طرح "کیا فائدہ خزاں میں تعمیر آشیاں سے"

۱۸ر جنوری ۲ بجے دن جلسہ عام پریڈ گراؤنڈ

انجمن جامعہ ادبیہ

۱۰ر جنوری ۸ بجے رات کو جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف دہلوی لائف اسپشل مجسٹریٹ کی صدارت میں انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ایک مشاعرہ جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر کے دولتکدہ پر ہوا۔ جسمیں جناب صدر کے ایک پرمغز مقالہ کے بعد طرحی مشاعرہ شروع ہوا۔ طرحی دور ختم ہونے کے بعد جناب نواب عارف دہلوی (صدر مشاعرہ)۔ جناب مسٹر صدر الاسلام صاحب صدر ڈی۔ ایس۔ پی۔ جناب پروفیسر عبدالرسول خاں صاحب بست اٹاوی۔ جناب ثاقب کانپوری اور جناب حکیم شیفتہ نے حاضرین مشاعرہ کے اصرار سے اپنا غیر طرحی کلام پڑھا اور یہ پرلطف صحبت تقریباً ۱۱ بجے رات کو نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

تصویر کی نقاب کشائی

۱۰ر جنوری ۳½ بجے دن کو ٹاؤن ہال میں شہر کے مشہور تاجر آنجہانی لالہ کملاپت سنگھانیا کی تصویر کی نقاب کشائی رائٹ آنرایبل ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ پی۔ سی نے کی۔

حاجی محمد سمیع صاحب ایکٹنگ چیرمین میونسپل بورڈ مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب ایگزیکٹو افسر اور لالہ پدم پت سنگھانیا نے تشریف لانے والوں کا خیر مقدم کیا۔

چیرمین صاحب نے ایک مختصر تقریر کے بعد سپرو صاحب سے تصویر کی نقاب کشائی کی درخواست کی۔ بعد ازاں جناب سپرو صاحب نے بھی ایک مختصر تقریر میں آنجہانی لالہ کملاپت سنگھانیا کا تذکرہ فرمایا۔

پلٹن کا تبادلہ

سیٹھ پدم پت جی سنگھانیا صدر ہندو سنگھ کانپور کو گورنر یوپی کا ایک تار موصول ہوا ہے جس میں درج ہے کہ پچھلے دنوں جس فوجی پلٹن کے گوروں نے ایک شخص کو مال روڈ پر قتل کر دیا تھا اس پلٹن کو فوجی حکام نے کانپور سے تبدیل کر دیا ہے۔ اور قتل کی واردات خفیہ پولیس کے سپرد کر دی گئی ہے۔

کانگریسی کارکنان کی رہائی

پنڈت گنگا سہائے چوبے اور لالہ [illegible] گپتا اپنی میعاد قید ختم کر کے کانپور واپس آگئے ہیں۔

ذاتیات

کانپور کے سرگرم قومی کارکن مسٹر محمد داؤد کے بھتیجے مسٹر محمد شفیق (خلف مسٹر محمد صدیق) کی شادی کی تقریب کے سلسلہ میں ۱۱ر جنوری کو نوشہ سازی ہوئی جسمیں معززین شہر نے شرکت فرمائی اور ۱۷ر جنوری کو معززین شہر کو دعوت ولیمہ کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔

مٹی کے تیل کا نرخ

کلکٹر صاحب کانپور نے مٹی کے تیل کا نرخ حسب ذیل مقرر کیا ہے:۔

شہر کے لئے سفید مٹی کا تیل ایک کنستر (۴ گیلن) چار روپیہ نو آنہ
" " فی بوتل (۲۴ اونس) ساڑھے تین آنہ
پیلا مٹی کا تیل ایک کنستر (۴ گیلن) تین روپیہ پونے گیارہ آنہ
" ایک بوتل (۲۴ اونس) تین آنہ

دیہات کے لئے سفید مٹی کا تیل ایک کنستر (۴ گیلن) چار روپیہ [illegible] آنہ
" ایک بوتل (۲۴ اونس) پونے چار آنہ
پیلا مٹی کا تیل ایک کنستر (۴ گیلن) چار روپیہ ایک آنہ
" ایک بوتل (۲۴ اونس) سوا تین آنہ

اس نرخ کے خلاف فروخت کرنے والے کو سزا دیجاویگی۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

(واردھا ۱۴ر جنوری) کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں مہاتما گاندھی نے بھی شرکت فرمائی۔ صبح کے اجلاس میں کانگریس کمیٹیوں کی تنظیم اور کانگریسی ممبروں کے لوکل بورڈوں میں رہنے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ ہوائی حملوں کی صورت میں بچاؤ کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کوئی رزولیوشن پاس نہ کرے گی بلکہ مہاتما گاندھی اپنے اخبار ہریجن میں ہنگامی صورت حالات کی موزونیت سے ہدایتیں جاری کرتے رہیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے کھلے اجلاس منعقد ہونیکا کوئی قریبی امکان نہیں ہے۔ کئی گھنٹے تک باردولی رزولیوشن پر بحث ہونیکے بعد اب یہ معلوم ہوا ہے کہ پہلے ورکنگ کمیٹی کے جو ممبر باردولی ریزولیوشن کے خلاف تھے۔ وہ اب آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں اس رزولیوشن کی مخالفت نہ کریں گے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس کل ڈھائی بجے مولانا آزاد کی مختصر تقریر سے شروع ہوگا جسمیں وہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے اب تک کے سیاسی حالات پر تبصرہ کرینگے مہاتما گاندھی جمعہ کے اجلاس میں تقریر فرمائیں گے۔ اب تک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے تین سو چراسی ممبروں میں سے صرف پچاس کے قریب ممبر آئے ہیں۔

مسٹر ایم این رائے کی تقریر

(کلکتہ بذریعہ ڈاک) اتوار کو کلکتہ یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ ہال میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایم این رائے نے ہندوستان کی حفاظت کیلئے عوام کی فوج تیار کرنے پر زور دیا۔ آپنے کہا کہ اگر عوام کی فوج بن جائے تو ہتھیاروں کی کمی پوری ہونیکی کوئی صورت نکل آئیگی۔ محض آئینی رول ویدل سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ آپنے اُن لوگوں کی مذمت کی جو موجودہ لڑائی کو تماشہ کی طرح دیکھ رہے ہیں آپنے یہ بھی کہا کہ ہمیں اپنے ملک کے بچاؤ کرنیکا یقین ہونا چاہئے۔ اگر جاپانیوں نے بیرونی صفیں توڑ بھی لیں تو وہ ہندوستان پر قبضہ نہ کر سکیں گے۔ اگر ہم اعلیٰ درجہ کے ہتھیار کافی نہونے کی وجہ سے ڈٹ کر مقابلہ نہ کر سکے تو بھی ہم چھاپہ ماری کی لڑائی لڑ سکتے ہیں۔ اگر کسان اپنا کوئی بھی پرانا اوزار لیکر چھاپہ ماری کی لڑائی لڑنے لگے تو بہت دشواریاں پیدا کر سکتا ہے۔ چین کی مثال ہمارے سامنے ہے بس لوگوں میں ملکی بچاؤ کا جوش پیدا کرنیکی اصل ضرورت ہے۔ حکومت کا رویہ کچھ بھی ہو ہمیں بے بسی محسوس نہ کرنی چاہئے۔ لوگوں کو سمجھا دینا چاہئیے کہ

سبدِ گل

سنیئے اب امریکہ اور یورپ کی طرح ہندوستان میں بھی حسین اور خوبصورت لڑکیوں کی نمائش شروع ہوگئی۔ یورپ و امریکہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہاں ہر سال ہزاروں خوبصورت لڑکیاں نیم عریاں ہونے کے بعد اپنے آپ کو نمائش کے لئے پیش کرتی ہیں۔ اپنے ایک ایک عضو کو نمائش کنندگان کو دکھاتی ہیں۔ نمائش کنندگان لڑکیوں کے جملہ اعضا کو ناپ ناپ کر اور جانچ جانچ کر نمبر دیتے ہیں۔ اس طرح جو لڑکی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرتی ہے اسے سال رواں کی حسین ترین لڑکی کا سارٹیفکٹ دیا جاتا ہے۔

اب یہی طریقہ ہندوستان میں بھی شروع ہوگیا ہے چنانچہ جنوری ۱۹۴۲ء کے پہلے ہفتہ میں کراچی کی حسین ترین لڑکیاں نقادانِ حسن کے سامنے جمع ہوئیں۔ نقادانِ حسن نے ان کے ہر عضو کا پوری طرح جائزہ لیا اور اس جائزہ کے بعد "مس جونز" کو ۱۹۴۲ء کی حسین ترین لڑکی قرار دیدیا گیا۔ ہندوستان میں حسین لڑکیوں کی نمائش کے اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ فرمائیے کہ ہندوستان کس طرح مغرب کا شاگرد بنتا چلا جارہا ہے۔

دہلی میں آج کل ایک آوارہ مزاج بندر کے خلاف بُری طرح سے ناگواری پھیلی ہوئی ہے۔ اس بندر کی حرکات اس قدر ناشائستہ ہیں کہ اگر کسی انسان سے یہ حرکتیں سرزد ہوتیں تو وہ کبھی کا جیلخانہ بھیجا جاچکا ہوتا۔ اس آوارہ مزاج بندر کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ ایک اینگلو انڈین میم صاحبہ جوں ہی اس کے پاس سے گذریں اس نے نہایت بے تکلفی کے ساتھ آگے بڑھ کر ان کا گاؤن پھاڑ ڈالا۔

جمنا نہانے والی عورتوں کے ساتھ بھی بندر اکثر یہی مذاق کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب کچھ عورتیں جمنا جارہی تھیں تو اس نے حسب عادت آگے بڑھ کر ایک عورت کی ساڑھی پھاڑ ڈالی۔

اطالیہ کی دلچسپ اطلاع ہے کہ اطالیہ میں مردوں کے علاوہ خوبصورت عورتوں نے بھی یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ اس جنگ کو جیتے بغیر چین سے نہ بیٹھیں گی۔ اطالیہ کے مردوں نے تو افریقہ اور یونان میں جو بہادری دکھائی تھی وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ان بہادروں کی حالت یہ تھی کہ جب یہ فوجی مورچے سے بھاگتے تھے تو پچاس پچاس میل پر جاکر دم لیتے تھے۔ اب رہا اطالیہ کی عورتوں کی شجاعت کا معاملہ ان کی بہادری سے کیسے انکار ہوسکتا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ قدرت نے اطالیہ کی عورتوں کو بہترین آلات حرب سے مسلح کیا ہے یعنی اطالیہ کی عورتیں انداز و ادا اور شوخی میں سارے یورپ کی عورتوں سے آگے ہیں۔ بھلا کون بدذوق ہوگا جو ان کے حملہ کا مقابلہ کرسکے۔ اور پہلے ہی حملہ میں چت نہ ہو جائے۔

برطانیہ کو امریکن اخبار کا مشورہ

نیویارک ۱۰ر جنوری۔ اخبار نیویارک مرر نے اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے کہ ہمیں ایک ایسی فوج تیار کرنا چاہئے جس میں دس ہزار نوجوانوں کو پرواز کی تربیت حاصل ہو۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ محوری طاقتوں کو ہرانے کیلئے ایک بہت بڑی فوج ان ملکوں سے تیار کیجانا چاہئے جن میں ہتھیار چلانے اور ہتھیار بنانے کی ہمارے جیسی صلاحیت نہیں ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ کو اور زیادہ صاف کرنیکے لئے ہم کہدینا چاہتے ہیں کہ انگلینڈ کو چاہئے کہ وہ ہندوستان کو وہ تمام رعایتیں دیدے جیکی عوض وہ ایک کروڑ مستعدہ قوتوں کو دینے کیلئے تیار ہو جائے۔ اگر ہم ہندوستان کے خاص وسائل کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو برطانیہ کے لئے اصولاً اور حقیقتاً ہندوستان کے ساتھ غلام ملک جیسا سلوک کرنا زیبا نہیں دے سکتا

ادبِ لطیف

ٹیگور کے جواہر پارے

چاند چمک رہا تھا۔ صحرا کی ریت کے ایک ذرے نے پوچھا کیوں جی چاند تم اتنے اُجلے اور اتنے چمکدار تو ہو مگر تم میں یہ داغ کتنا بُرا لگتا ہے" چاند نے مسکرا کر کہا۔ اے ذرہ صحرا میری چمک تمام کائنات کے لئے ہے اور یہ داغ صرف اپنے لئے"

آنکھوں میں آنسو چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح ٹمٹما رہے تھے۔ رحم نے ان سے پوچھا۔ کیوں جی تم کون ہو؟ تم تو بولتے ہی نہیں"

آنسو آنکھوں سے چھلانگ مار کر باہر آئے اور بولے۔ یہ دل کی رازداں ہیں۔ اُن کا وصف ہی خاموش رہنا ہے۔"

ستارے کو دیکھکر رجنس دیا بہت ہنسا اور کہنے لگا اتنی شان دکھانے کے بعد یہ انجام!

رات بولی۔ دو گھڑی ہنس لو۔ تمہارا تیل ختم ہونے میں بھی تھوڑی سی دیر ہے۔"

مسٹر چرچل سے اپیل

لندن ۱۰ر جنوری۔ ہفتہ وار اخبار "نیو اسٹیٹسمین" نے لکھا ہے کہ مسٹر چرچل سے ہندوستان کے سرکردہ اصحاب نے ایک اپیل کی ہے۔ اپیل کرنے والوں میں سر سپرو۔ مسٹر جکیر۔ مسٹر جوشی۔ اور رائٹ آنریبل سرینواس شاستری بھی شامل ہیں۔ انہوں نے مسٹر چرچل سے دوراندیشانہ مدبری کا ثبوت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ جن لوگوں نے اپیل کی ہے گو وہ بہت قابل لوگ ہیں لیکن عوام میں ان کی کوئی رسائی نہیں ہے یہ لوگ حکومت کے لئے باعث پریشانی نہیں ہوسکتے۔ لیکن مسٹر چرچل کے چہرہ پر پشیمانی کی لہر ضرور دوڑ جائیگی۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ یہ اعلان کردیا جائے کہ آئندہ ہندوستان پر وائٹ ہال سے حکومت نہیں ہوگی۔ اور آئندہ آئینی طور پر اس کو وہی درجہ حاصل ہوگا جو اور نو آبادیوں کو حاصل ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ وائسرائے کی کونسل کو حقیقی معنی میں قومی حکومت میں تبدیل کردیا جائے۔ صوبوں میں آئینی حکومتیں بحال کردی جائیں امپیریل وار کیبنٹ میں ہندوستان کا نمائندہ لیا جائے اس میں غیر طے شدہ آئینی مسئلے۔ ہندو مسلم مسئلہ اور والیان ریاست کی انفرادی کے مسئلہ کو بالائے طاق رکھدیا گیا ہے۔ واشنگٹن میں اس اپیل کو پڑھکر کیا مسٹر چرچل یہ محسوس کریں گے۔ امریکن ڈیموکریسی ہندوستان کے بارے میں کتنا زیادہ محسوس کرتی ہے۔

پہلے جرمنی کو ختم کرو

لندن ۱۱ر جنوری۔ برطانیہ کے سمندری وزیر مسٹر الگزینڈر نے لوگوں کو خبردار کیا کہ برطانیہ کو مرکز سے جو کہ یورپ کی محوری طاقتوں کا گڑھ ہے اپنی آنکھیں کبھی نہیں ہٹانا چاہئیں۔ اگر ہم نے انکو پسپا کردیا تو جاپان سے تو بعد کو بھی نمٹا جاسکتا ہے۔ اس بیچ میں برطانیہ کو پوربی ایشیا میں ڈٹا رہنا ہوگا۔ اس کو کامن ویلتھ کے اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ اپنا فرض ادا کرنا ہے۔

ملایا میں برطانیہ کا نقصان

سنگاپور ۱۱ر جنوری سنگاپور ریڈیو نے ایک اعلان میں بتلایا کہ ملایا میں جو علاقہ برطانیہ کے ہاتھ سے نکلگیا ہے اس سے برطانیہ کو ربر اور ٹن کا کافی نقصان پہونچا۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ ٹن کی ۷۰،۷۰ فیصدی پیداوار نہ تو برطانیہ کو حاصل ہوسکتی ہے اور نہ جاپان کو۔ باقی پیداوار برطانیہ کو حاصل ہو ربر کی ۵۰ فیصدی پیداوار برطانیہ کو حاصل نہیں ہوسکتی۔ وہ جاپان کو حاصل ہوگی مگر مشکل سے۔

عالمِ نسواں

دل پر قابو پانے کا نسخہ

از زبیدہ سلطان صاحبہ

زبیدہ صاحبہ کا یہ بیحد دلچسپ اور کارآمد مضمون نئی بیاہی ہوئی لڑکیوں کے لئے بیحد مفید ثابت ہوگا کیونکہ اگر وہ زبیدہ صاحبہ کے تجویز کردہ نسخہ پر عمل کرینگی تو ان کی زندگی مسرتوں کا گہوارہ بن جائے گی۔ حقیقت میں آج کل یہ مسئلہ بہت ہی اہم بنتا چلا جارہا ہے کہ ناتجربہ کار لڑکیوں کو ازدواجی زندگی کو کامیاب بنانے کے گر بتائے جائیں۔ یہ مضمون اس سلسلے میں بہت ہی اہم ثابت ہوگا۔

کسی [illegible] نے عورت کی زندگی پر اظہار خیال کرتے ہوئے [illegible] مرتبہ خوب کہا تھا کہ:۔

عورت کی زندگی میں تین اہم واقعات ہوتے ہیں۔ پیدائش۔ شادی اور موت۔ ان تین اہم وقوعوں کے علاوہ اور کوئی اہم چیز عورت کی زندگی میں دکھائی نہیں دیتی اور ان تینوں میں سے بھی شادی کے مقابلے میں باقی دو وقوعوں کی کوئی اہمیت نہیں۔ سچ پوچھو تو عورت کی شادی کے مقابلے میں اسکی پیدائش ایک معمولی سا واقعہ ہے۔ اور اس کی موت ایک غیر اہم سا حادثہ"

حقیقت یہ ہے کہ اس اہل قلم نے اوپر لکھی ہوئی سطروں میں ایک ایسی زریں بات کہدی ہے جسے ہر عورت کو اپنے دل کی لوح پر لکھ لینا چاہئے۔

اس اہل قلم کی خوبصورت اور کارآمد بات کا مطلب دو لفظوں میں یہ ہے کہ ایک عورت کی شادی اس عورت کی زندگی میں اس عورت کے لئے اہم ترین چیز ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ قدرت نے عورت کو جتنی خوبیاں اور جتنی طاقتیں دی ہیں ان سب کا اگر کوئی بہترین مصرف ہوسکتا ہے تو وہ بہترین مصرف یہ ہے کہ وہ اپنی شادی شدہ زندگی کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائے۔ اور چونکہ ایک عمارت کی پہلی بنیادی اینٹ ٹیڑھی رکھی جانے سے اس عمارت کے زیادہ سے زیادہ اونچائی تک چلے جانے پر بھی اس کا ٹیڑھا پن دور نہیں ہوسکتا۔ اس لئے یہ ثابت ہوا کہ قدرت عورت سے یہ چاہتی ہے کہ جتنی قابلیتیں اور خوبیاں قدرت نے اسے دی ہیں ان سب سے کام لیکر وہ اپنی شادی شدہ زندگی کے ابتدائی دنوں ہی میں اس زندگی کو کامیاب اور خوشگوار بنانے کے لئے اپنی مستقبل کی مسرتوں کا سنگ بنیاد رکھ دے۔

گویا جس زمانے کو عروسی دور یا گھونگھٹ کا زمانہ کہتے ہیں۔ اسی زمانے میں عورت کو اپنی ازدواجی زندگی کے مستقبل کو خوشگوار اور کامیاب بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

یوپی میں سیاسی اسیروں کی رہائی

لکھنؤ ۱۰ر جنوری ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے ۱۹ سکیورٹی قیدیوں کی رہائی کے لئے احکام جاری کردئے ہیں۔ پانچ قیدیوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگادی گئی ہے مندرجہ ذیل اشخاص رہا کئے گئے ہیں۔

کنور راگھوانندر پرتاپ سنگھ (گونڈہ) شری گنپت سہائے (سلطانپور) شری دیو بیکر (جھانسی) گرتیس بہاری ماتھر (الہ آباد) کملا پرشاد گپتا (الہ آباد) رام سروپ مصرا (کانپور) دیپ نرائن شکل (کانپور) رام نرائن ترپاٹھی (کانپور) سرحد گوپال (کانپور) اماشنکر شکلا (کانپور) سکھا سندن ویاس (جھانسی) برج بہاری لال (جھانسی) ڈاکٹر جی کے جیٹلی (فیض آباد) آسا رام (الہ آباد) رستم جی (جھانسی) نریندر شرما (الہ آباد) رام کرشن گپتا (آگرہ) اور دیو دت شرما۔ (میرٹھ)۔

بچوں کی دنیا

وشو مندر اورچھا

بچو! آج کی صحبت میں ہم تمہارے سامنے ریاست اورچھا کے وشو مندر کے حالات بیان کرتے ہیں:۔

ریاست اورچھا میں بیتوا کے کنارے وشو مندر ایک شاندار اور قدیم عمارت ہے۔ اسکو شہنشاہ اکبر کے ہم عصر مشہور بلند پایہ حکمراں مہاراجہ ویر سنگھ دیو نے بنوایا تھا۔ راجہ ویر سنگھ دیو کو عمارتیں بنوانے کا بہت شوق تھا۔ اس مندر کے علاوہ ریاست میں ان کے بنوائے متعدد محلات۔ قلعے۔ اور منادر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مہاراجہ ویر سنگھ نے ایک مہورت میں ۲۵ قلعوں۔ ۲۰ محلوں۔ ۵۲ باؤلیوں اور ۲۰ مسافر خانوں کی بنیاد ڈالی تھی۔

وشو مندر طرز تعمیر کے لحاظ سے ایک قابل دید عمارت ہے۔ اسکی دیواروں کے خوبصورت نقش و نگار قدیم ہندو صناعی کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔ مندر کافی بلندی پر ہے۔ اور دریائے بیتوا تک آنے کے لئے بہت مضبوط اور خوشنما سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ مندر سے گرد و پیش کا نظارہ شاندار ہے۔ جس اندرونی حصہ میں مورتی رکھی ہوئی ہے اس پر طرح طرح کے نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ قدیم حکمرانوں نے اس مندر کے مصارف کے لئے معافیاں بھی دے رکھی ہیں۔ یوں تو برابر لوگ آتے ہی جاتے رہتے ہیں۔ لیکن خاص تہواروں کے موقع پر یہاں زائرین بتعداد کثیر آتے ہیں۔

فرانس کا بیڑہ دینے سے انکار

لندن ۱۰ر جنوری۔ اخبار "ڈیلی اسکیچ" کو معلوم ہوا ہے کہ اب پختہ طور پر معلوم ہوگیا ہے۔ کہ مارشل پیتاں نے ہٹلر کو اپنا سمندری بیڑہ دینے سے انکار کردیا ہے۔ مارشل پیتاں کو طرح طرح کی دھمکیاں دی گئیں مگر وہ دھمکی میں نہیں آئے۔

فرانس میں چالیس جنرل علیحدہ کردئے گئے

وشی ۱۰ر جنوری۔ فرانس کی فوج میں صفائی کا کام شروع ہوگیا۔ ایڈمرل دارلان نے تقریباً ۴۰ فوجی جرنیلوں کو الگ کردیا ہے۔ خیال ہے کہ اور بھی جرنیل علیحدہ کئے جائیں گے۔

مسٹر چرچل کا سیاہ ریکارڈ

لندن۔ ۹ر جنوری انڈیا لیگ کی ایک میٹنگ کاکسٹن ہال میں منعقد ہوئی جس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ویسم میلورن نے وزیراعظم مسٹر چرچل کے خلاف نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے متعلق ان کا ریکارڈ سیاہ اور مایوسکن ہے اور وہ ایک زبردست رکاوٹ ہیں۔ مسٹر کرشن نرائن اور مسٹر سورنسن نے بھی تقریریں کی۔

نظام دکن کا خراج عقیدت

حیدرآباد دکن۔ ۱۰ر جنوری ایک مقامی اخبار میں نظام دکن کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آپ نے سر اکبر حیدری کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ریاست کی ملازمت سے سر اکبر حیدری کے ریٹائر ہوتے وقت میں ان کی طویل اور وفادارانہ خدمات کا ذکر کرچکا ہوں اس لئے میں اسوقت سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ سر اکبر حیدری کی زندگی ہر طریقے سے مکمل تھی۔

نظام دکن نے سر اکبر حیدری کے خاندان کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا۔

لندن۔ ۹ر جنوری سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی کروزر "گلالی"، کو ایک ڈبکنی کشتی نے حملہ کرکے ڈبو دیا ہے۔

پردۂ فلم

فلم کارپوریشن آف انڈیا

ہم نے اس خبر کو نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنا کہ فلم کارپوریشن آف انڈیا کلکتہ، جس نے چترلیکھا جیسی بلند پایہ فلم تیار کی تھی۔ اس کا اسٹوڈیو فروخت ہوگیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سیٹھ کنھیا لال کنوریا نے یہ اسٹوڈیو خرید کیا اور آپ اس اسٹوڈیو کو، سیوستا کا پروڈکشنز لمیٹیڈ، کے نام سے چلانا چاہتے ہیں۔

نئی روشنی

نیشنل اسٹوڈیو کی جدید تصویر نئی روشنی بمبئی میں آٹھویں ہفتہ میں جاری ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں۔ اس تصویر میں سردار اختر۔ حسن بانو۔ امر۔ ہریش اور کنھیا لال نے کام کیا ہے سردار اختر کے کام کو بے حد سراہا جارہا ہے

غریب

نئی روشنی کے بعد نیشنل کی جدید تصویر "غریب"، پاتھے سنیما میں نمائش کے لئے پیش کی جائے گی۔ اس میں مس روز۔ سریندر انصاری۔ دیا کماری۔ قائم علی وغیرہ نے کام کیا ہے۔ اُمید ہے کہ یہ تصویر بھی خوب مقبولیت حاصل کرے گی۔ غریب کے علاوہ نردوش شجے لالہ جی بکنگ کیلئے بالکل تیار ہیں۔

روٹی

نیشنل کی مندرجہ بالا تصاویر کے ساتھ ساتھ مسٹر محبوب "روٹی"، جیسی بلند پایہ تصویر تیار کررہے ہیں۔ جسکو مس اختری فیض آبادی کے نغموں نے بے حد دلکش بنا دیا ہے۔ روٹی زمانہ حاضرہ کا اہم ترین موضوع ہے کوئی تعجب نہیں کہ یہ تصویر ۱۹۴۲ء کی بہترین تصویر شمار کی جائے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں اس تصویر کا بڑی بے چینی کے ساتھ انتظار کیا جارہا ہے۔ کیونکہ یہ تصویر موضوع کے لحاظ سے نیشنل کی تمام گذشتہ تصاویر سے بلند ہے

پیاس

مسٹر رام دریانی کی تیار کردہ فلم پیاس آجکل دلی میں خوب بزنس لے رہی ہے۔ اس تصویر کے بارے میں ایک خاتون لکھتی ہیں کہ پیاس جیسی دلکش اور کامیاب تصاویر میں نے بہت کم دیکھی ہیں خصوصیت کے ساتھ پیاس کی موسیقی تو اس قدر بلند ہے کہ میں توقع بھی نہیں کرسکتی۔ میں دو ہفتہ کے اندر اس تصویر کو تین چار بار دیکھ چکی ہوں۔ مگر پھر بھی میرا دل نہیں بھرتا۔

خاتون کے خط کے اس اقتباس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس تصویر کے بارے میں پبلک کی رائے کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ تصویر بہت سی خصوصیات سے لبریز ہے۔ اور اسے جس قدر بھی مقبولیت حاصل ہو وہ کم ہے

رومانیہ کا بادشاہ باپ کے نقش قدم پر

نیویارک ۱۰ر جنوری۔ رومانیہ کا ۲۰ سالہ نوجوان بادشاہ مائیکل اپنے والد سابق شاہ کیرول کے نقش قدم پر چلتا ہوا تاج و تخت سے دستبردار ہوکر ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا جو بچپن سے اس کی رفیق رہی ہے مگر ہٹلر نے مداخلت کرکے اسے اجازت نہیں دی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ مائیکل نے اپنے جرمن نواز وزیر اعظم جنرل انٹونسکو کو تاج و تخت سے اپنی دست برداری پیش کی جنرل انٹونسکو نے ایجنسی قائم کرنے کی غرض سے وزارت کا اجلاس طلب کیا۔ لیکن جرمن سفیر نے مداخلت کی اور ہٹلر کو اس صورت حال سے آگاہ کیا۔ دوسرے دن شاہ مائیکل کو ہٹلر کا ایک مکتوب ملا جو کہا جاتا ہے کہ ہٹلر نے خود لکھا تھا اور جس میں مائیکل کو تنبیہ کی تھی کہ اس کے اس عزم سے رومانیہ میں انقلاب برپا ہوجائیگا۔ دریں اثنا مائیکل کی ۱۸ سالہ محبوبہ آئرینی مالاک کو تارک الدنیا عورتوں کی ایک خانقاہ میں نظربند کردیا گیا ہے اور کسی سے بھی کسی کو ملنے کی اجازت نہیں۔

اقوال زریں

خاموشی بزرگی میں اضافہ کرتی ہے۔

عاجزی کرتا کہ تجھے بزرگی حاصل ہو۔

شکر گذاری شرافت کی جان ہے۔

معصومیت مسرت کی بنیاد ہے۔

محبت کا راز مسکراہٹ میں پوشیدہ ہے

وہ شخص ہے جو اپنی خواہش کیلئے اپنے خاندان کی تباہی کا موجب ہوتا ہے؟ شرابی۔

وہ کون شخص ہے جو اپنی ذات سے ہی لاپرواہ رہتا ہے؟ شرابی۔

وہ کون شخص ہے جو اپنے چولھے کا خرچ تک برداشت نہیں کرسکتا؟ شرابی۔

موج تبسم

عورت۔ (ایک لڑکے سے) بتاؤ تو میاں موتی کہاں رہتا ہے؟
لڑکا۔ جناب موتی گھر میں تو ہے نہیں البتہ اگر پیسے دو تو بتا دوں۔
عورت۔ یہ لو پیسہ اب بتاؤ۔
لڑکا۔ موتی تو میں ہوں۔

پہلا اجنبی۔ (دوسرے اجنبی سے) اے یار پانچ روپے تو ادھار دیدو۔
دوسرا اجنبی۔ میں کیسے دیدوں۔ میں تو آپ کو پہچانتا ہی نہیں۔
پہلا اجنبی۔ پھر تو دو گئے جو جانتے ہیں وہ پانچ پیسہ تک نہیں دیتے۔

ایک حسینہ اپنے شوہر کو خط لکھتی ہے۔
پیارے! خط اس لئے لکھ رہی ہوں کہ کوئی کام نہیں اور بند اسلئے کرتی ہوں کہ کچھ لکھنا نہیں۔
فقط تمہاری

حملہ کی صورت میں عوام کا فرض

جوں جوں دشمن کا دباؤ بڑھتا جارہا ہے ہندوستان کے شہروں خاص کر مشرقی صوبوں میں ہوائی حملہ کا خطرہ بھی بڑھ رہا ہے۔ اسوقت یہ خیال کرنا کہ جاپانی ہوائی جہاز ہمارے شہروں پر بم نہیں گرائیں گے۔ کیونکہ انہیں ہم سے خاص دلچسپی اور محبت اور پریم ہے۔ اپنے آپ کو مغالطہ میں ڈالنا ہوگا۔ ہندوستان پر کب اور کیسے حملہ ہوگا یہ بتانا تو مشکل ہے۔ لیکن اس کے لئے ہم سب کو تیار رہنا چاہئے اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی پیچیدگیوں کو ابھی سے سمجھ لینا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔

دشمن ہوائی حملے سے کئی قسم کا نقصان پہونچا سکتا ہے اول تو بے تحاشا بم باری کر کے عمارتوں اور مکانوں کو مسمار کرسکتا ہے۔ آگن بم گراکر آگ لگا سکتا ہے۔ تارپیڈو گراکر دو منزلہ، سہ منزلہ مکانوں کی تمام چھتوں کو پھاڑ کر نیچے زمین تک بم پہونچا سکتا ہے۔ اور ان سب سے زیادہ خطرناک وقت پر پھٹنے والا بم ہے جو کہ گرائے جانے کے کچھ عرصہ بعد پھٹتا ہے۔ اور ان سے بھی زیادہ خطرناک چیز جو ہوائی حملہ کے وقت ہوسکتی ہے وہ دشمن کے ہوائی جہازوں سے پبلک پر مشین گنوں سے وار ہے ان سارے حالات میں پبلک کی حفاظت اور امن وامان کے لئے مختلف طریقے اور ذریعے استعمال کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلی اہم چیز یہ ہے کہ ہر فرد بشر حوصلہ اور شانتی سے ایسے موقعہ پر کام لے۔ اور صرف اپنی ہی نہ سوچے بلکہ اوروں کی حفاظت جان کا بھی خیال رکھے۔ خود غرضی سے یا بے تحاشا دوڑنے سے بجائے فائدہ کے نقصان ہی ہونے کا اندیشہ ہو جو حملے رات کے وقت ہوتے ہیں ان سے بچنے کیلئے سب سے زیادہ ضروری بات تو بلیک آوٹ کا سلسلہ ہے سارے شہر کی روشنی وقت پر گل کر دینے سے دشمن کیلئے اس شہر کو ٹھیک نشانہ بنانا آسان نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ وقت آنے پر بلیک آوٹ کے سلسلہ میں جو جو قانون اور پابندیاں عائد کی جائیں پبلک کا فرض ہے کہ اُن پر پوری طرح سے عمل کرے حملہ ہو جانے کی صورت میں ہمیں مختلف قسم کے سگنلوں کو پہچان کر یہ سمجھنا چاہئے کہ دشمن کونسا ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ ایسے موقعوں پر ہر ایک کے لئے مناسب ہے کہ آگ سے بچاؤ کے لئے گھر میں کچھ پانی ہی جمع کر رکھے۔ گھر میں پانچ دس گھڑے یا ٹین پانی سے بھرے ہوئے رکھنے مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ ریت کی بوریاں بھی آگن گولوں کا مقابلہ کرنے کیلئے ضروری ہیں۔ اور ہر ایک کے لئے لازمی ہے کہ گھر میں کچھ مرہم پٹی وغیرہ کا سامان بھی رکھے جو کہ بوقت ضرورت کام میں لایا جاسکے۔

ان سب سے زیادہ یہ ضروری ہے کہ جن لوگوں کے مکان بموں کا نشانہ نہ بنیں وہ افسروں کی ہدایت کے مطابق اپنے گھروں کو چھوڑ کر دوستوں اور پڑوسیوں کے گھروں میں پناہ لینے کے لئے تیار رہیں اور جو اس موقعہ پر زیادہ خوش قسمت نکلیں وہ اپنے مصیبت زدہ بدقسمت پڑوسیوں اور دوستوں کو پناہ دینے کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھیں۔

ہوائی حملہ کوئی ایسی چیز نہیں جس سے دشمن یقینی فتح حاصل کرسکتا ہے۔ یہ طریقہ محض گھبراہٹ و بے چینی پیدا کرنے کیلئے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ پچھلے ڈھائی برس کی لڑائی میں اور اس سے پہلے اسپین کی خانہ جنگی میں بھی کوئی طاقت ننھے بچوں، عورتوں پر بم گرا کر فتح حاصل نہیں کرسکی۔ ابھی تک تو ہندوستان ان مصیبتوں کو اخباروں اور کہانیوں کی شکل میں پڑھتا ہی آیا ہے۔ لیکن اب ہم آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی پر ہیں۔ نہ معلوم کب آگ کے شعلے بھڑک اٹھیں۔ لینن گراڈ۔ ماسکو اور لندن کے بہادر شہریوں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ دشمن کے وحشیانہ حملے وہاں کے شہریوں کی کمرہمت نہیں توڑ سکے ہیں۔ ہندوستان میں بھی یہ مصیبتیں جب نازل ہوں تو ہمارے ہموطنوں کو بہادری و دلیری سے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

برطانیہ سے امریکہ کا مطالبہ

واشنگٹن۔ ۸ر جنوری رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت امریکہ نے حکومت برطانیہ سے باضابطہ درخواست کی ہے کہ وہ نیویارک میں برٹش پریس سروس کا دفتر بند کردے۔ اس قسم کا قدم اس سے پہلے کبھی نہیں اٹھایا گیا۔ اس سے بڑی ہل چل مچ گئی ہے۔ اور اس معاملہ پر بحث ہو رہی ہے۔
نیویارک میں برٹش پریس سروس محکمہ اطلاعات کی طرف سے جاری ہے۔ وہاں کے دفتر میں ۲۵۰ آدمی کام کرتے ہیں۔

حکومت پنجاب کا حکم

لاہور۔ ۹ر جنوری۔ گورنر پنجاب نے صوبہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت بعض ترکاریوں مثلاً آلوؤں۔ ٹماٹروں۔ گوبھی کدو۔ اور بینگن کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا اختیار دیدیا ہے۔

غیر مصدقہ فلمیں

پشاور ۹ر جنوری۔ سرحدی حکومت نے برلن کا جالو ہٹلر" اور بچہ کی پیدائش" نامی فلموں کو غیر مصدقہ قرار دیدیا ہے۔

دلچسپ معلومات

اجمیر، میواڑ کے علاقہ میں اندھوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ اندازہ ہے کہ فی لاکھ آدمیوں میں سے ۳۴۸۳ اندھے ملتے ہیں۔

بنگال میں بیواؤں کی تعداد اور علاقوں سے بہت زیادہ ہے۔ فی ہزار عورتوں میں سے ۲۲۶ بیوہ ہوتی ہیں۔

رقبہ کے لحاظ سے ریاست کشمیر سب ریاستوں میں بڑی ہے لیکن آبادی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو حیدرآباد کا درجہ اول ہے۔

ہندوستان میں احمدآباد (بمبئی) کی میونسپل کمیٹی سب سے پرانی ہے۔ وہ ۱۸۳۴ء میں قائم ہوئی ہے۔

ہندوستان کی آبادی ۱۹۲۱ء سے ۱۹۳۱ء تک چار کروڑ کے قریب زیادہ ہوگئی ہے

جیکب آباد کی گرمی کا درجہ سایہ میں [illegible] تک بڑھ چکا ہے۔ اور جاڑوں میں پارہ ۲۵ ڈگری تک نیچے آجاتا ہے۔

ڈچ ایسٹ انڈیز

بٹاویا۔ ۱۱ر جنوری۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کے سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ جاپان کے ہوائی جہاز ٹاپوؤں پر اکثر اُڑان کرتے ہیں مگر بم نہیں گراتے ہائی کمانڈر کا خیال ہے کہ اس قسم کی گشتی اُڑان کسی بڑے حملہ کا پیش خیمہ ہے۔ ہائی کمانڈ مقابلہ کی پوری تیاری کر رہا ہے۔ شہری مورچہ کو منظم کر لیا گیا ہے اور خیال ہے کہ پانچواں کالم بچاؤ کے سسٹم میں کوئی اُڑا نہیں ڈال سکے گا۔ اب ڈچ ایسٹ انڈیز لڑائی کا میدان بننے والا ہے۔

آل انڈیا کانگریس کیلئے رزولیوشن

مدراس ۹ر جنوری۔ مسٹر ٹی۔ پر کاشم سابق وزیر مدراس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے مندرجہ ذیل رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے۔
"یہ کمیٹی ان کانگریسیوں کے رویہ کو سختی کے ساتھ نامنظور کرتی ہے جنہوں نے جیل جانے سے پہلے اور آنے کے بعد ۱۹۴۱ء کی تحریک ستیاگرہ کی مہم کو شرارت کے ساتھ نقصان پہونچانے کی کوشش کی۔

ص دلوانہ وار اسے چلے جانے کے لئے ایک ہاتھ سے اشارہ کیا۔ "گھبرایئے مت" وہ بولی میں زندہ ہوں۔ کسی نے قبر کھود کر انگوٹھی چرانے کے لئے میری انگلی کاٹ لی۔ جس سے خون بہنے لگا اور میں ہوش میں آگئی۔

میں نے دیکھا کہ واقعی اس کا ہاتھ خون میں لت پت تھا۔ شدت جذبات سے مجھے اپنی سانس رکتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اور میں دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر وہیں سڑھیوں پر بیٹھ گیا۔ تم قیاس نہیں کرسکتے کہ اسوقت شدت غم، خوشی اور خوف کے ملے جلے جذبات سے اپنے بچھونے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ملازم کو بلانے کیلئے گھنٹی بجائی تاکہ اس سے آتشدان میں آگ سلگا دوں اور تھوڑی سی برانڈی منگاؤں۔ وہ اندر آیا۔ میری بیٹی پر نظر پڑتے ہی ایک خوفناک چیخ اس کے منہ سے نکلی اور وہ مردہ ہوکر گر پڑا۔ صبح اس کی جیب سے انگوٹھی اور چوڑیاں نکل آئیں۔ جو بلاشبہ اس نے لالچ میں آکر نکال لی تھیں۔ اور پھر قبر ویسی ہی چھوڑ کر چلا آیا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ میں اس پر کبھی چوری کا شبہ نہ کرونگا۔ اب آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہم کس قدر بدقسمت ہیں؟ یہ کہکر وہ خاموش ہوگیا۔

اندھیرا ہو چکا تھا۔ چاند نکل رہا تھا۔ مجھے اس لڑکی سے جو دفن ہو کر بھی زندہ رہ گئی۔ ایک پراسرار سا خوف آنے لگا تھا۔ کس قدر خوفناک اور دردناک واقعہ ہے۔ میں نے کہا۔ چلئے اندھیرا ہوگیا۔ اب واپس چلیں۔

افسانہ

بیٹی

ترجمہ از محترمہ صف جہاں بیگم

ذیل کا افسانہ ایک نہایت ہی حیرت انگیز اور عجیب وغریب فسانہ ہے جسے فرانسیسی زبان سے اُردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور جو فرانس کے مشہور نامہ نگار ماپساں کا ایک شاہکار تصور کیا جاتا ہے ہم کو اُمید ہے کہ یہ افسانہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

یہ چھوٹی سی جگہ جہاں میں اس زمانہ میں تبدیل آب وہوا کیلئے آیا ہوا تھا بے حد فرحت بخش تھی اور اپنے جنگلی پھولوں سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں۔ بل کھاتی ہوئی خوبصورت ندیوں اور سرسبز وشاداب درختوں کی وجہ سے بہت مشہور تھی۔ میں مسافروں کے بنگلے میں ٹھہرا ہوا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا لوگ ڈائنگ روم میں چھوٹی چھوٹی میزوں کے گرد بیٹھے تھے۔ بعض نے کھانا شروع کر دیا تھا۔ اور بعض کو بنگلے کے ویٹر کشتیوں میں کھانے پینے کی چیزیں لاکر دے رہے تھے۔ میرے دائیں بار والے دروازے سے ایک مرد اور ایک بیس بائیس سال کی لڑکی دونوں ڈائنگ روم میں داخل ہوئے اور میری سامنے والی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہ دونوں آج ہی یہاں آئے ہیں کیونکہ اس سے قبل میں نے انکو نہ دیکھا تھا۔ ایک دوسرے کے ہمشکل ہونے کی وجہ سے ان پر باپ اور بیٹی کا گمان ہوتا تھا۔ دونوں نے اپنی غیر معمولی شخصیت کی وجہ سے مجھے اپنی جانب متوجہ کر لیا۔ باپ دبلا پتلا اور دراز قد تھا۔ اگرچہ چہرے سے زیادہ معمر معلوم نہ ہوتا تھا۔ لیکن بال برف کی مانند سفید تھے۔ لڑکی دبلی پتلی۔ پست قد۔ نازک اندام۔ بے حد زرد اور پژمردہ نظر آتی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے انہیں زندگی کے راستے سے گزرنے کے لئے ایک ایک قدم اٹھانا دشوار معلوم ہو رہا ہے۔

چونکہ دونوں میرے عین سامنے بیٹھے تھے۔ اس لئے ایک نظر میں میں نے معلوم کر لیا۔ کہ باپ کسی اعصابی مرض کا شکار ہے۔ اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ ہر مرتبہ جب وہ کوئی چیز اٹھانے کیلئے ہاتھ بڑھاتا تو غیرارادی طور پر اس کا ہاتھ کسی دوسری چیز پر جا پڑتا۔ میں قصداً نظریں بچا کر دوسری جانب دیکھنے لگا کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ سمجھ جائے کہ میں اس کی کسی حرکت کو غیرمعمولی سمجھ رہا ہوں۔ ایک اور عجیب بات میں نے یہ دیکھی کہ لڑکی نے کھانے کے دوران میں اپنے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن رکھا تھا۔

شام کے قریب میں تفریح کی غرض سے بنگلہ کے باہر نکلا۔ بنگلہ کے قریب ہی ایک نہر تھی۔ اس نہر کے کنارے ایک جگہ میں سبز گھاس پر بیٹھ گیا اور جنگلی پھول توڑ توڑ کر نہر میں پھینکنے لگا۔ پانی کی لہروں کے ساتھ بہتے ہوئے پھول بہت پیارے معلوم ہوتے تھے۔

میرے پیچھے چند قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ مڑ کر دیکھا۔ تو وہی دونوں باپ اور بیٹی چلے آرہے تھے۔ میں نے انہیں دور سے سلام کیا۔ میرے قریب آکر دونوں رک گئے۔ باپ بولا۔ صاحب! کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سامنے والی پہاڑی پر چڑھنے کا قریب ترین راستہ کونسا ہے؟ میری بیٹی پہاڑی کی سیر کرنا چاہتی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ ہم دونوں یہاں نووارد ہیں۔ اسلئے راستے سے محض ناواقف ہیں"

"بہت بہتر" میں نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ "تشریف لایئے" اور میں دونوں کی رہبری کرتا ہوا۔ جھاڑیوں میں سے گذرتا ہوا قریب ترین راستے سے پہاڑ کی طرف چلنے لگا وہ دونوں خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ اس لئے میں بہت جلد ان سے بے تکلف ہوگیا۔ ہم تینوں یہاں کے جنگلوں پہاڑوں اور آب وہوا پر رائے زنی کرتے ہوئے چلے جارہے تھے۔ دوران گفتگو میں باپ بولا۔ میری بیٹی ایک عجیب مرض کا شکار ہے جس کی صحیح تشخیص ابھی تک نہ کی جاسکی۔ کوئی اسے اعصابی کمزوری بتاتا ہے۔ کوئی دل کا مرض تجویز کرتا ہے۔ کوئی مرگی سمجھتا ہے اور کوئی سکتہ کا مرض"

لیکن کہیں یہ مرض موروثی تو نہیں؟ اس کے کھانے کی وقت کی حرکات یاد آتے ہی دفعتاً میرے منہ سے نکل گیا۔

"نہیں نہیں" وہ متانت سے بولا مجھے اس قسم کا دورہ کبھی نہیں پڑا" اور پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے خود ہی کہنا شروع کیا۔ شاید تمہارا اشارہ میرے لرزتے ہاتھوں کی طرف ہے لیکن میری یہ عجیب حرکت ایک ہیبتناک واقعہ سے تعلق رکھتی ہے۔ آہ آج سے کچھ عرصے پہلے میری بیٹی زندہ دفن کر دی گئی تھی۔

"ارے" میرے منہ سے نکلا۔

"واقعہ یوں ہے" اُس نے پھر کہنا شروع کیا" میری بیٹی کو بعض اوقات عجیب قسم کے دورے پڑتے ہیں۔ بہت عرصہ پیشتر ہی ایک ڈاکٹر نے کہدیا تھا کہ آپ کو ہر وقت اپنی بیٹی کے متعلق کوئی بڑی خبر سننے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

ایک روز شام کے وقت وہ باغ میں تفریح کے لئے گئی جب بہت دیر تک واپس نہ آئی تو میرا پرانا ملازم اسے تلاش کرتا ہوا باغ میں جا پہونچا۔ وہاں جا کر اس نے دیکھا کہ وہ ایک درخت کے پاس پڑی ہوئی ہے۔ سرد اور بے جان!

ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ جس نے کہا۔ وہ مر چکی ہے اور اب کچھ نہیں ہوسکتا دو راتیں اور ایک دن مسلسل میں اس کے پاس بیٹھا رہا۔ اس امید پر کہ ممکن ہے یہ دورہ ہو۔ اور اسے ہوش آجائے۔ لیکن میرا تمام انتظار بے سود ثابت ہوا۔ مجھے اس میں زندگی کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔ اسے دفن کرنے سے پہلے میں نے اسے اسکا بہترین لباس پہنایا۔ اور پھر اپنے ایک پرانے ملازم کی مدد سے اسے اس کی وہ انگوٹھی اور چوڑیاں پہنا دیں جو میں نے اسے اس کی انیسویں سالگرہ کے موقع پر دی تھیں۔ اس کے بعد ہم نے اسے اپنے خاندانی قبرستان میں دفن کر دیا۔ تم خود قیاس کرسکتے ہو کہ اسے دفن کر کے گھر آنے کے بعد میرے تاثرات کیا ہونگے۔ وہ میری سب کچھ تھی اور اب میں دنیا میں بالکل تنہا تھا۔ دنیا میری نظروں میں اندھیر تھی۔ میں خوابگاہ میں جاکر نڈھال ہو کر کرسی پر گر پڑا۔ میرا پرانا ملازم دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا۔ اور پوچھنے لگا مجھے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے میں نے سر ہلا کر انکار کیا۔ بہتر ہے کہ حضور کپڑے تبدیل کر کے بچھونے پر لیٹ کر آرام کریں۔" وہ ہمدردی سے بولا۔

"تم چلے جاؤ۔ میں خود سو جاؤنگا" میں نے جواب دیا اور وہ چلا گیا۔

"نہیں معلوم میں کتنے گھنٹے اسی طرح بیٹھا رہا۔ وہ رات ـــ! اُف! خداوندا وہ خوفناک رات۔ جوگنا ہوں کے مانند تاریک اور موت کی طرح سرد تھی۔ مجھے اب تک نہیں بھولی۔ آتش دان کے کوئلے کبھی کے بجھ چکے تھے۔ باہر ہوا سائیں سائیں چل رہی تھی۔ کبھی کبھی کوئی تیز ہوا کا جھونکا کھڑکی میں سے گھس کر مجھے کپکپانے پر مجبور کر دیتا تھا۔ کئی گھنٹے گذر گئے اور میں اسی طرح خاموش دونوں ہاتھوں سے سر کو پکڑ کر بیٹھا اپنی بدنصیبی پر ماتم کرتا رہا۔

یکا یک باہر گھنٹی بجی۔ میں ایکدم اپنی جگہ پر سے اُچھل پڑا گھڑی دیکھی تو دو بج رہے تھے۔ اس وقت کون آسکتا ہے میں سوچنے لگا۔ گھنٹی پھر بجی۔ ملازم غالباً ڈر کے مارے نہیں اٹھ رہے تھے۔ میں نے پکار کر پوچھنے کا ارادہ کیا اور پھر دل ہی دل میں اپنی بزدلی پر شرمندہ ہو کر قندیل اٹھالی اور دروازہ کھول دیا۔

کوئی سفید چادر میں لپٹا ہوا کھڑا تھا۔ کون ہے؟ میں نے کانپ کر پوچھا۔

"بابا میں ہوں" جواب ملا۔

وہ میری بیٹی تھی۔ اور بخدا مجھے ایسا معلوم ہوا گویا میں پاگل ہو جاؤنگا۔ میں جھجک کر پیچھے ہٹا۔ ص

اتحادیوں اور محوریوں کی طاقت

لندن۔ بذریعہ خاص بحری تار
جمہوریت کی حامی و محافظ سلطنتوں کے جنگی سپاہیوں کی تعداد بیحد کثیر ہے۔ ذیل میں تازہ اعداد و شمار درج کئے جاتے ہیں:۔

بری فوج

برطانیہ	۲۵	لاکھ
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۱۵	"
روس	۸۰	"
نیدرلینڈز	۲ ۱/۲	"
چین	۱ ۱/۲	کروڑ

پہلی تین سلطنتوں کے سپاہی اچھی طرح مسلح ہیں۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں اکثر سپاہیوں کے پاس اتنے اسلحہ ہیں کہ وہ ان کے دفاع کے لئے کافی ہیں۔ چینی چھوٹے اسلحہ خود تیار کر سکتے ہیں۔ انہیں بھاری توپوں۔ طیارہ شکن توپوں جنگی بمبار طیاروں کی ضرورت ہے۔ برطانیہ مزید ۱۵ لاکھ سپاہی اور امریکہ کم از کم مزید پچاس لاکھ جنگی سپاہی تیار کر سکتا ہے۔ روس محاذ جنگ پر کام لینے کے لئے ۴۰ لاکھ سپاہیوں کو تربیت دے رہا ہے اور یہ اسکی محفوظ فوج ہے۔ اور چین تو بے شمار سپاہی میدان جنگ میں لا سکتا ہے۔

سلطنت برطانیہ کی محفوظ فوج ہے۔ ہندوستان میں جنرل ویول کی فوج دس لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔ تقریباً دس لاکھ کی ایک فوج مشرق وسطیٰ میں ہے۔ پندرہ لاکھ فوج سلطنت برطانیہ کے باقی حصہ میں پھیلی ہوئی ہے۔

جرمنی کی باقی مجموعی فوج ۶۰ لاکھ سپاہیوں پر مشتمل ہے۔ اطالیہ کی فوج ۱۵ لاکھ اور جاپان کی فوج پچاس لاکھ ہے۔

ہوائی طاقت

برطانیہ۔ امریکہ اور روس کی متحدہ ہوائی طاقت صف اول کے طیاروں اور ان محفوظ طیاروں کے لحاظ سے جو جنگ میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں محوریوں کی ہوائی طاقت سے بہت زیادہ ہے۔ ان تینوں اتحادی اقوام کے اعداد و شمار صیغہ راز میں ہیں۔ مگر اتنا کہا جا سکتا ہے کہ ان کے تمام نمونوں کے طیاروں کی تعداد ۶۰ ہزار سے زیادہ ہے۔

اسکے مقابلہ میں جرمن ہوائی فوج تمام نمونوں کے ۴۰ ہزار طیاروں پر مشتمل سمجھی جاتی ہے۔ اطالیوں کے پاس چھ ہزار سے کم ہوائی جہاز ہیں اور جاپانیوں کے پاس تقریباً ۸ ہزار ہیں۔

یہ معلوم نہیں کہ چین کے پاس جو چوتھی اتحادی سلطنت ہے کتنے ہوائی جہاز ہیں لیکن دو سال سے زائد عرصہ سے اسے جدید نمونوں کے امریکی جہاز پہنچ رہے ہیں۔ نیدرلینڈز ایسٹ انڈیز کے پاس کم از کم ایک ہزار عام ہوائی جہاز اور بحری طیارے ہیں۔ برطانیہ۔ امریکہ اور روس متحدہ طور پر ہر ماہ تقریباً ۶ ہزار ہوائی جہاز بنا رہے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں محوری ہر مہینہ ۳ ۱/۲ ہزار ہوائی جہاز تیار کرتے ہیں۔

بحری طاقت

اتحادیوں کی متحدہ بحری طاقت محوریوں کے متحدہ بحری بیڑہ کی بہ نسبت خاص زیادہ ہے۔ جہازوں کے وزن کے تناسب کے متعلق جو بھی تخمینہ لگایا جائے اسپر دو اہم باتوں کا اثر پڑنا ضروری ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اتحادیوں کے بحری بیڑے تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اتحادیوں کے مقصد کے لئے عالمگیر فراہمی سامان کے راستے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ دوسری بات یہ ہے کہ بحری طاقت کا کوئی تخمینہ مکمل خاکہ پیش نہیں کر سکتا ہے کیونکہ جنگ کے زمانہ میں صحت کے ساتھ کچھ معلوم نہیں ہو سکتا یعنی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کتنے نئے جہازوں پر کام شروع کیا یا کتنے جہازوں کو نقصان پہونچا۔ بہرکیف تخمینی اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:۔

برطانیہ

بڑے جہاز ۱۴۔ طیارہ بردار جہاز ۸۔ ۸ انچ دہانے کی توپوں والے کروزر ۱۴۔ ہلکے کروزر ۶۵۔ تباہ کن جہاز ۲۵۰۔ آبدوزیں تعداد معلوم نہیں غالباً ۹۰ اور ۱۰۰ کے درمیان۔

امریکہ

بڑے جہاز ۱۵۔ طیارہ بردار جہاز ۷۔ ۸ انچ دہانے کی توپوں والے کروزر ۱۸۔ ہلکے کروزر ۱۹۔ تباہ کن جہاز ۲۱۵۔ آبدوزیں ۹۰ اور ۱۰۰ کے درمیان

روس

بڑے جہاز ۳۔ اوسط درجہ کے اور ہلکے کروزر ۱۰۔ تباہ کن جہاز ۷۰ سے ۸۰ تک۔ آبدوزیں ۲۵۰۔

ڈچ ایسٹ انڈیز

اوسط درجہ کے کروزر ۳۔ تباہ کن جہاز ۱۲۔ آبدوزیں ۳۰۔

اسکے مقابلہ میں محوریوں کی بحری طاقت حسب ذیل ہے:۔

جرمنی

(اس تخمینے میں وہ جہاز شامل نہیں جو برلسٹ میں روک لئے گئے ہیں) بڑے جہاز ۱ یا ۲۔ طیارہ بردار جہاز ۲۔ ۸ انچ دہانے کی توپوں والے کروزر ۳ یا ۴۔ ہلکے کروزر ۱۰ یا ۱۱۔ تباہ کن جہاز غالباً ۴۰ یا ۵۰۔ آبدوزیں غالباً ۲۵۰۔

اطالیہ

بڑے جہاز ۵۔ ۸ انچ کی توپوں والے کروزر ۲ یا ۳۔ ہلکے کروزر ۱۷ یا ۱۸۔ تباہ کن جہاز ۴۰ سے ۵۰ تک۔ آبدوزیں ۴۰ سے ۵۰ تک۔

جاپان

بڑے جہاز ۱۱۔ چھوٹے جنگی جہاز ۳۔ طیارہ بردار جہاز ۹۔ ۸ انچ دہانے کی توپوں والے کروزر ۱۲۔ ہلکے کروزر ۲۶۔ تباہ کن جہاز ۱۱۰۔ آبدوزیں ۷۰۔

"پروگرام کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھا جائے۔ ہم بلا امتیاز نسل و عقیدہ اپنے ساتھیوں میں نیک عتمادی پھیلانے کے ہر موقع کی تلاش میں رہیں گے۔ جن لوگوں کو نظرانداز کر دیا گیا ہے انھیں غفلت اور غربت سے اوپر اٹھانے کے لئے ہم کوشش کرینگے اور جن کو پسماندہ اور پامال سمجھا جاتا ہے ان کے مفادوں کو ہر طریقے سے آگے بڑھائیں گے۔ اگر چہ ہم جانتے ہیں کہ ہم سامراجی نظام کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں لیکن سرکاری اور غیر سرکاری انگریزوں سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ سورن ہندوؤں اور ہریجنوں کے درمیان سے امتیاز اٹھ جانا چاہئے اور اپنے

(باقی صفحہ ۶ کالم ۴ پر)

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اپیل

واردھا ۱۴ر جنوری۔ آج صبح کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا جسمیں کانگریس کمیٹیوں کے کام کے بارے میں غور و خوض ہوا۔ کمیٹی نے ۲۶ر جنوری کو یوم آزادی منانے کانگریس کمیٹیوں کی سرگرمیاں بحال کرنے اور ابتدائی ممبر بھرتی کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ آزادی کے عہدنامہ میں انفرادی سول نافرمانی کے متعلق جو حصہ تھا اسے نکال دیا گیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے ہیں

"ورکنگ کمیٹی نے ملک کی تمام کانگریس کمیٹیوں اور کانگریس مینوں کو ہدایت کرتی ہے کہ ۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو مناسب طور پر اور سنجیدگی کے ساتھ یوم آزادی منایا جائے۔ سنہ ۱۹۳۰ء سے یہ صرف سارے ملک میں پابندی کے ساتھ منایا جاتا ہے اور ہمارے آزادی کی جدوجہد میں یہ نشان راہ بن گیا ہے۔ ۲۶ر جنوری کو اعلان کر دینا چاہئے کہ قوم آزادی چاہتی ہے ورکنگ کمیٹی تمام کانگریس [illegible] اور تمام کانگریسی مہلاؤں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ یوم [illegible] کے عام جلسوں میں آزادی حاصل کرنے کا عہد [illegible] کانگریس میں بیماری اور کسی دوسری جسمانی تکلیف کی وجہ سے یا باہر ہونے کی وجہ سے عام جلسے میں شریک نہ ہو سکیں وہ اپنے گھروں میں فرداً فرداً اکٹھے ہو کر عہد کریں۔

کانگریس کمیٹیوں کی سرگرمیاں

کانگریس کمیٹیوں کی سرگرمیاں بحال کرنے کے متعلق ورکنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا۔

"کانگریس کمیٹیوں کو دوبارہ کام شروع کرنے کی ۲۴ر دسمبر کو صدر نے جو ہدایت کی تھی اس کی تصدیق کی جاتی ہے۔ لہذا تمام منتخب کانگریس کمیٹیوں کو پہلے کی طرح منظوری حاصل ہے جو ممبر ستیہ گرہ کا عہدنامہ پر نہ کرنے کی وجہ سے یا حکم دینے پر ستیہ گرہ نہ کرنے کی وجہ سے ممبر نہیں رہے ہیں ان کو اسوقت تک ان کمیٹیوں کا ممبر نہیں سمجھا جائیگا۔ تاوقتیکہ ستیہ گرہ سے مستثنیٰ نہ کر دیا گیا ہو یا وہ بیماری یا دوسری کافی وجوہات کی بنا پر ایسا کرنے سے معذور نہ رہے ہوں۔ صوبہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹیاں اس قسم کے معاملات پر غور کریں گی اور اوپر جو اصول بیان کئے گئے ہیں ان کے مطابق کارروائی کریں گی۔

کانگریس کے ابتدائی ممبر

ایسرا رزولیوشن کانگریس کے ابتدائی ممبروں کے بارے میں ہے اس میں لکھا ہے کہ "جو لوگ ۳۰ر جون کو یا اس سے پہلے سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء کا چندہ دے دیں گے انھیں کانگریس کے آئین کے آرٹیکل پانچ کے مطابق اس عرصہ کے لئے کانگریس کا ابتدائی ممبر سمجھا جائیگا۔

آزادی کا عہدنامہ

۲۶ر جنوری کو سارے ملک میں یوم آزادی منایا جائیگا اسکے لئے مندرجہ ذیل عہدنامہ شائع کیا گیا جسمیں لوگوں کو تلقین کی گئی ہے۔ کہ وہ جدوجہد قربانی اور تعمیری پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے تیار رہیں۔ عہدنامہ کی عبارت درج ذیل ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ دوسری قوموں کی طرح ہندوستانیوں کا بھی یہ ناقابل انتقال حق ہے کہ وہ آزاد ہوں، یہ انہیں اپنی محنت کا پھل ملے اور ضروریات زندگی حاصل ہوں۔ تاکہ انھیں پھولنے پھلنے کے پورے پورے موقعے مل سکیں۔ ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ اگر کوئی حکومت ان حقوق سے کسی قوم کو محروم کرے اور اس پر سختیاں کرے تو اس قوم کو حکومت کو تبدیل کرنے یا ختم کرنے کا مزید حق حاصل ہے۔ ہندوستان میں برطانی حکومت نے ہندوستانیوں کو نہ صرف آزادی سے محروم کیا ہے بلکہ عوام کو لوٹنے کھسوٹنے پر اپنی بنیاد قائم کی ہے۔ اور ہندوستان کو اقتصادی۔ تمدنی سیاسی اور روحانی طور پر تباہ کر دیا ہے۔ لہذا اس بات پر ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہندوستان کو برطانیہ سے تعلق منقطع کر لینا چاہئے اور پورن سوراج یا مکمل آزادی حاصل کرنی چاہئے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آزادی حاصل کرنے کا سب سے زیادہ موثر طریقہ تشدد نہیں ہے۔ پرامن اور جائز طریقوں پر عمل کر کے ہندوستان نے طاقت اور خود اعتمادی حاصل کی ہے۔ اور سوراج کا طویل رستہ طے کیا ہے اور ان ہی طریقوں سے ہمارا ملک والبتہ ضرور آزادی حاصل کرے گا۔

ہم از سر نو ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے کا عہد کرتے ہیں اور پورن سوراج حاصل ہونے تک آزادی کی اہنسا تمک جدوجہد جاری رکھنے کا سنجیدگی کے ساتھ تہیہ کرتے ہیں۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ بالعموم اہنسا تمک عمل اور بالخصوص براہ راست اہنسا تمک عمل کی تیاری کیلئے ضروری ہے کہ کھادی، فرقہ وارانہ اتحاد۔ اور چھوت چھات کو دور کرنے کے تعمیری

سنگاپور پر ہوائی حملہ

۱۴ر جنوری کے سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ کل سنگاپور پر جاپان کے ۵۰ بمباری بمباروں نے حملہ کیا جن کے ساتھ ۲۰ شکاری ہوائی جہاز تھے جاپانی جہاز اونچے اتر رہے تھے۔ برطانی ہوائی جہازوں نے ان کا مقابلہ کیا ایک ہوائی جہاز یقینی طور پر تباہ کر دیا گیا اور غالباً تین اور برباد ہو گئے۔ کئی اور ہوائی جہازوں کو نقصان پہونچا۔

ترو تازہ بنانے والی

ہر طرح کے دماغی یا جسمانی کام کرنے کے بعد آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ چائے کی ایک پیالی۔ تاکہ آپ کی ذائقہ طاقت حاصل ہو۔ اور آپ ترو تازگی محسوس کریں۔ خواہ دن گرم ہو یا سرد۔

چائے ہی بلاشبہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے آپ اطمینان حاصل کرتے ہیں اور صحیح معنوں میں یہ آپ کو خوش و خرم رکھتی ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے:۔ تازہ پانی ابال لیجئے اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے جونہیں پانی ابلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعدازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دنیا کے پینے کی چیز

IK 148V انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

ترو تازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS TEA

لپٹن کی جا کو جا وہائٹ لیبل اور گرین

گولڈن ماکیز کا پیوپر مین

شاندار اٹھائیسواں ہفتہ

جمعہ ۱۶ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے

خزانچی

پنچولی آرٹ پکچرز کا سنسنی خیز ڈرامہ

روزانہ ۶ ۱/۲ بجے شام ۹ ۱/۲ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

خاص اداکار رمولا۔ منورما۔ اسمٰعیل۔ درگا کھوٹے

اندرونی صفائی نے
اسے بہترین اسکاوٹ بنا دیا

بہترین اسکاوٹ بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ مضبوط اور تندرست ہوں یاد رکھئے کہ اندرونی صفائی صحت کا سب سے اہم اصول ہے۔ اگر آپ اپنے جسم کو اندرونی طور پر صاف رکھیں گے تو فاسد اور ناقص مادہ آپکے دماغ کو کاہل اور سست بنانے اور آپکی طاقت ضائع کرنے کے لئے جمع نہیں ہو سکیگا۔ ٹھنڈک پہنچانیوالے اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک گلاس باقاعدہ طور پر پینے سے گردن کی مکمل طور پر صفائی ہو جاتی ہے اور بدن کا زہریلا مادہ صاف ہو کر خون کی اصلاح ہو جاتی ہے۔
اندرونی صفائی کیلئے باقاعدہ طور پر استعمال کریں

اینڈریوز لیور سالٹ
ANDREWS LIVER SALT

جو پینے کی مقوی قبض کشا اور صحت بخش چیز ہے۔ اور صفائی۔ ٹھنڈک تروتازگی اور طاقت عطا کرتی ہے۔
معمولی سائز کی قیمت گیارہ آنہ
بڑے سائز کی ۔ سوا روپیہ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات آراضی واقعہ زیڈ (Z) بلاک گوٹھیا ما بین بنیا جھابر روڈ و گرانڈ ٹرنک روڈ بنا بر تعمیر بنگلہ نما مکانات دو منزلہ
DOUBLE STORIED SEMIDETACHED COTTAGES
بروز اتوار بتاریخ ۱۹ر جنوری ۱۹۴۲ء بوقت ۹ بجے صبح دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ خریداران آراضی کو قیمت کا دس فیصدی بطور بیعنامہ ادا کرنا ہوگا۔

نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں۔

سکریٹری۔ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

جی۔ آئی۔ پی ریلوے
اسپیشل نوٹس
مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت میں کمی

جنگی ضروریات کی آمد و رفت کے سلسلہ میں زیادہ انجن اور اسٹاف مہیا کرنے نیز خوراک کے سامان اور زراعتی پیداوار کو زیادہ مستعدی کیساتھ اور جلدی بسہی پہنچانیکے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ چند مزید مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت یکم فروری ۱۹۴۲ء سے ملتوی کر دیجائیں۔ ملتوی کیجانیوالی گاڑیوں کی تفصیل اخبارات کے ذریعہ مشتہر کر دیجائیگی نیز ترمیم شدہ اوقات دو آنہ والے فروری مارچ ۱۹۴۲ء کے ٹائم ٹیبل میں درج کر دئے جائیں گے جو یکم فروری ۱۹۴۲ء سے اس ریلوے کے تمام اسٹیشنوں اور بک اسٹالوں سے مل سکتا ہے۔

کمبھ میلے میں گورنر یو۔ پی کی آمد

الہ آباد۔ ۱۳ر جنوری یو۔ پی کے گورنر کل صبح کمبھ میلہ میں تشریف لے جائیں گے۔ اس موقع پر ان کو سادھوؤں کے مختلف پنتھوں، مختلف سیوا سمتیوں اور اسکاوٹ سنگھاؤں کی جانب سے بہت سے استقبالیہ ایڈریس پیش کئے جائیں گے میلے میں

برطانیہ اور اتحادیوں کی کامیابی کیلئے ۱۷ر جنوری سے ایک یگیہ کیا جائیگا۔ دوسرا یگیہ مسٹر راؤ ہاس اسکول اور اسکے ساتھی کریں گے۔ یگیہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر کاشی نرائن مالویہ ہیں۔ مذکورہ یگیہ ۲۱ر جنوری تک رہیگا۔

بنارس ۸ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو بنارس ڈسٹرکٹ پولٹیکل کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ ۲۳ اور ۲۴ر جنوری کو پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں ہوگی

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشے
استعمال شروع کرنے کا
جو
سردی زکام کھانسی
اور
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے،

مالٹا پر بڑے پیمانہ پر ہوائی حملے

شاک ہام۔ ۱۰ر جنوری۔ سویڈن کے ایک اخبار کے نامہ نگار نے برلن سے خبر دی ہے کہ مالٹا پر اسوقت جو بڑے پیمانہ پر ہوائی حملہ ہو رہے ہیں وہ بہت ممکن ہے کہ مالٹا پر ایسے ہی بڑے حملہ کا پیش خیمہ ثابت ہوں جیسا کہ کریٹ پر ہا ہو رہا تھا۔

پچھلے پانچ ہفتہ میں مالٹا پر ۲۰۰ سے زیادہ ہوائی حملے ہو چکے ہیں ان میں سے ۹۰ حملے دن کے وقت اور ۱۲۰ رات کے وقت ہوئے۔ رات میں جو حملے ہوئے ان میں سے کچھ تمام رات ہوئے باقی ۹۔۹ گھنٹے تک جاری رہے ۱۹ر دسمبر کے بعد تین ہفتہ میں برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ۸ بمبار اور روشکاری ہوائی جہاز یقینی طور پر برباد کئے اور تین بمبار اور ہشکاری ہوائی جہاز اور تباہ ہوئے اور ۸ ہوائی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ ہوا مار توپوں نے ۶ ہوائی جہاز گرائے۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ بہ ہیبت وار کو دشمن کے کئی ہوائی جہاز آئے لیکن ہوا مار توپوں نے انکو مار بھگا دیا۔ صرف چند بم گرائے۔

ملایا میں برطانی فوجیں

سنگاپور ۱۴ر جنوری۔ سنگاپور کے تازہ سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ مغربی ملایا میں برطانی فوجیں برابر پیچھے ہٹ رہی ہیں لیکن وہ تمام ضروری سامان اور ریلوے سڑکوں کے پلوں کو بڑے شاندار طریقہ پر برباد کر رہی ہیں۔ برطانی فوج کے رائل انجنیروں نے تمام کارآمد پلوں کو برباد کر دیا ہے تاکہ جاپانی فوج ان کو استعمال نہ کر سکے انہوں نے دریائے پراک کے تمام بڑے بڑے پلوں کو اڑا دیا ہے اور ادھر مشرق پراک میں ہندوستانی سفر مینا نے ایک پل کو تباہ کر دیا ہے اور پرے جاپانی ہوائی جہاز بمباری کر رہے تھے وہ ۹ گھنٹے تک برابر پل گراتے رہے۔

ڈچ ایسٹ انڈیز میں سیلبز میں ابھی تک گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ تارا کان نے بچاؤ کرنے والی ڈچ فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ وہاں سے کچھ فوج بلو پہنچ گئی ہے فلپائن میں ابھی تک برابر لڑائی ہو رہی ہے کل وہاں جاپانیوں نے ٹنکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے حملہ کیا مگر اس کو پسپا کر دیا گیا۔

یو۔پی میں سول ڈیفنس مجسٹریٹ

لکھنؤ۔ ۱۳ر جنوری آج ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت نے چند ریونیو افسر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ڈپٹی کلکٹروں کا کام انہیں دیا جائے۔ اور ڈپٹی کلکٹروں کو ڈیفنس مجسٹریٹ مجسٹریٹ مقرر کیا جائے۔

کاغذ ضائع نہ کرو

لکھنؤ ۱۳ر جنوری۔ صوبجاتی حکومت زبردست پیمانہ پر "کاغذ ضائع نہ کرو" کی مہم شروع کر رہی ہے کہ آئندہ خراب کاغذ کو محفوظ رکھا جائے گا۔ کیونکہ اسے کاغذ بنانے کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔ آئندہ صرف پبلک اہمیت کی سرکاری رپورٹیں شائع ہوا کریں گی باقی تمام چیزیں سائیکلو اسٹائل مشین پر ہی چھپا کریں گی۔ تمام غیر ضروری کاموں کی جس میں کاغذ کا خرچ ہے جانچ کی جا رہی ہے۔

اطالوی جہاز ڈبو دیا گیا

لندن۔ ۱۴ر جنوری۔ سمندری محکمہ نے ایک اعلان میں بتلایا ہے بحر روم کے بیڑہ کی آبدوز کشتیوں نے دشمن کو مزید نقصان پہنچایا ہے۔

سرنگ بچھانے والا اطالوی جہاز سائنور سیٹر و کو ایک آبدوز کشتی نے ڈبو دیا ہے۔ اٹلی کے سپلائی جہاز "ہیرو" وزن ۲۲۰۰ ٹن پر تار پیڈو سے حملہ کیا گیا اور اسکو شدید نقصان پہونچا۔

کلکتہ کارپوریشن کے ایلڈرمین کا انتخاب

کلکتہ ۱۳ر جنوری آج دوپہر بعد مسٹر بی۔ این برہم میز کی زیر صدارت کلکتہ کارپوریشن کے کونسلروں کا اجلاس ہوا اور مسٹر سبھاش چندر بوس کی جگہ ڈاکٹر بدھن چندر رائے ایلڈرمین منتخب کئے گئے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی (باقی صفحہ ۵)

(باقی صفحہ ۵)

روزمرہ کے برتاؤ میں ان امتیازوں کو بھول جانا چاہئے ہو سکتا ہے کہ ہمارا مذہبی عقیدہ مختلف ہو۔ لیکن باہمی تعلقات میں ہم مادر ہند کے فرزندوں (جو مشترکہ قومیت اور مشترکہ سیاسی اور اقتصادی مفاد کی جکڑ بندیوں میں بندھے ہوئے ہیں) کی حیثیت سے کام کریں گے۔

ہندوستان کے سات لاکھ دیہات میں تازہ زندگی پیدا کرنے اور عوام کی خوفناک غربت دور کرنے کے لئے ہمارا جو تعمیری پروگرام ہے۔ اس کا چرخہ اور کھادی داخلی حصہ ہیں لہذا ہم پابندی کے ساتھ چرخہ کاتیں گے۔ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کھادی کے علاوہ اور کچھ استعمال نہیں کریں گے۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا گاؤں کی بنی ہوئی چیزوں کو ہی اپنے استعمال میں لائیں گے اور دوسروں کو استعمال کرنے کی ترغیب دیں گے۔ ڈسپلن کے ساتھ کانگریس کے اصول اور پالیسیوں کی پابندی کرنے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں کودنے کے لئے کانگریس کی طرف سے جب پکار آئے اس کا جواب دینے کے لئے تیار رہنے کا ہم عہد کرتے ہیں +

سر سکندر حیات خاں عراق میں

(بغداد۔ ۱۳ر جنوری) سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب عراق پہنچ گئے ہیں۔ وہ بغداد کا بھی دورہ کریں گے +

ٹباویا: ۱۵ر جنوری ٹباویا کے اخبار جاوا بوڈ کا بیان ہے کہ امریکہ نے رائل ڈچ ایرلائن اور رائل نیدرلینڈ انڈین ایر لائن کیلئے ۱۹۴۲ء کے آخر میں کچھ ہوائی جہاز بھیجنے کی منظوری

شاندار ——— دوسرا ——— ہفتہ
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۱۶ر جنوری ۱۹۴۲ء سے
رنجیت مووی ٹون کا لاجواب شاہکار
بیٹی
خاص اداکار
خورشید
واسنتی
خاتون
ارونہ۔ کیسری
ای۔ بلموریہ۔ غوری
بھگوانداس

شاندار ——— چوتھا ——— ہفتہ
میجسٹک سینما کانپور میں
رام ہال پٹکاپور
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
جمعہ ۱۶ر جنوری ۱۹۴۲ء سے
ایک لاجواب اور دلکش سوشل ڈرامہ
معصوم
ڈائرکٹر: حسنین کی معرکۃ الآرا تصویر
خاص اداکار
مظہر خاں = رمولا
انیس کانپوری = مہتاب

ہزاروں گھر والوں نے
ایسپرو
کو پسند کیا ہے۔

ANNA
ASPRO
MADE IN ENGLAND

درد اور بخار 'ایسپرو' سے فنا ہو جاتے ہیں۔
پہلے یہ ضروری تھا کہ مختلف امراض کیلئے مختلف دوائیں استعمال کی جائیں لیکن اب 'اسپرو' کی وجہ سے یہ ضروری نہیں ہے کیونکہ 'اسپرو' بارہ دواؤں کی جگہ ایک دوا ہے۔ یہ فوراً کام کرتی ہے۔ اور عجیب و غریب اثر دکھاتی ہے۔
چھوٹے بڑے ہر ایک کو 'اسپرو' یکساں فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسپرو ملیریا بخار کو جلد دور کرتی ہے۔ دکھ درد میں سکون بخشتی ہے۔

'ایسپرو' دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے

'ایسپرو' کیا کرتی ہے
۲ ٹکیاں ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کا درد۔ درد معدہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں نسوں کے درد کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپکو میٹھی نیند سلاتی ہیں
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارہ کرنیسے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲۔۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں
۳۔۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورسٹرز سے نجات دلاتی ہیں۔

بچہ بھی بے کھٹکے 'اسپرو' استعمال کر سکتا ہے

'اسپرو' 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں برسوں تک خالص اور تازہ رہتی ہے

قیمت:۔ تین ٹکیاں (۱) ایک آنہ
بیس ٹکیاں دس (۱۰) آنے

ڈسٹری بیوٹرس:۔ جے ایل ماریسن سن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ
مشن کورٹ مشن رو ایکس ٹنشن فون نمبر ۷۹۶ کلکتہ

سب جگہ بکتی ہے

ASPRO

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بلہور ضلع کانپور
نوٹس اشتہار شرائط نیلام

(حسب آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶ ضابطہ دیوانی)

بعدالت تحصیلدار صاحب مقام بلہور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۷۴۷ ۔ دفعہ ۲۵۱

راج نراین — مدعی
بنام مسماۃ گومتی — مدعا علیہ

نوٹس بنام باسدیو ولد جودھا برہمن ساکن بہادر پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ مذکورالصدر میں پنڈت راج نراین ڈگریدار نے درخواست نیلام کاشت گذرانی ہے جسمیں عدالت سے نمبران ذیل جن کی قیمت و لگان ذیل میں درج ہے۔ نیلام کی جاوے گی۔ اسمیں جو کچھ عذر ہو بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۴۲ء پیش کرو اور شرائط نیلام طے کرو۔

نام موضع	نمبر	رقبہ	لگان	قیمت تخمینی
	۳۵۲	۱۸ بسوہ	۶/۸/۶	45/3/4

مہر عدالت

5/1/42
دستخط حاکم عدالت

نیلام

حسب الحکم جناب چیرمین صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور مشتہر کیا جاتا ہے کہ

بروز سوموار بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۴۲ء بوقت ۹ بجے صبح نہایت بیش قیمتی زمین یعنی واقع ناچگھر ہماہ اسکیم کے تھاپلاٹ جو اس ساٹھ فیٹ چوڑی سیمنٹ روڈ پر بلاک اے۔ بی اور ڈی میں واقع ہیں اور جنکا نقشہ و پوری تفصیل ہمارے دفتر سے مل سکتی ہے بلا قید قیمت نیلام کیے جاوینگے۔

المشتہر
بی۔ ہسٹا نول کمپنی
INC.INM DENRONHA & SON

جوڈیشل افسروں کو ہدایت

الہ آباد ۱۰ جنوری۔ چیف جسٹس کی ہدایت کے مطابق رجسٹرار الہ آباد ہائی کورٹ نے تمام ڈسٹرکٹ ججوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ جاپان کے لڑائی میں آنے سے لڑائی ہمارے صوبہ کے بہت قریب آگئی ہے اور صوبہ پر ہوائی حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس لئے ہوائی حملوں سے پیدا شدہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے عوام اور حکام کے درمیان اشتراک عمل ضروری ہو گیا ہے۔ اس قسم کی ہنگامی صورت حالات میں سرکاری ملازموں خاصکر جوڈیشل ملازموں کا ایک خاص فرض ہے اور انکا کام ہے کہ وہ عوام کے روبرو مثال پیش کریں۔ آنریبل چیف جسٹس نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں آپ سے یہ کہوں کہ آپ اشتراک عمل کریں اور ماتحت جوڈیشل افسروں سے درخواست کریں کہ وہ اپنے جوڈیشل فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ ایگزیکٹو حکام کی اس ہر درخواست کے ساتھ تعاون کریں جو کہ وہ صوبہ میں حفاظتی کام کے سلسلہ میں کریں اور خاصکر دشمن کے حملہ کے وقت کریں۔ آپ لوگوں کو فوراً ہی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں سے بات چیت شروع کر دینا چاہیے اور معلوم کر لینا چاہیے کہ آپ ان کی کس طریقہ پر اور کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔

جاپان کی فوجی طاقت

جاپان کی فوجی طاقت کے بارے میں ایک فوجی ماہر کا بیان ہے کہ مارچ ۱۹۳۹ء میں جبریہ بھرتی کے نئے قانون کے ذریعہ جاپان نے اپنی مستقل فوج کو دوگنا کر کے ۸ لاکھ کر لیا تھا اور ۲۰ لاکھ تربیت یافتہ ریزرو فوج تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ خیال ہے کہ ابھی تک وہ اپنی ریزرو فوج کی تعداد مکمل نہیں کر سکا ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ چین میں جاپان کی اسوقت ۱۰ لاکھ فوج ہے اندازاً پانچ لاکھ منچوریا میں ہے اور ۵ لاکھ جاپان کوریا اور فارموسا میں ہے اور شاید ۴ لاکھ فلپائن اور ملایا میں ہے۔

نئی قسم کا جرمن ہوائی جہاز

لندن ۱۱ جنوری انگلش چینل پر ایک نئی قسم کا جرمن ہوائی جہاز دیکھنے میں آیا۔ یہ ایک انجن والا ہوائی جہاز ہے۔ اس قسم کے دو ہوائی جہازوں کو کل امریکن ہوابازوں نے گرا دیا۔ اب تک اس قسم کے ۹ ہوائی جہاز برباد کئے جا چکے ہیں۔

نیو دہلی ۱۵ جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عراق اور ایران کی برطانوی فوجوں کی کمان مڈل ایسٹ کے کمانڈر جنرل آکن لیک نے سنبھال لی ہے۔

گیہوں کی برآمد پر پابندی

کمشنر میرٹھ نے ایک حکم شائع کیا ہے جسکے مطابق تمام ضلعوں سے گندم اور گندم کے آٹے کی روانگی یا چالان بذریعہ ریل یا دیگر سواری کے پابندی لگا دی گئی ہے۔ البتہ کلکٹر سے اجازت لے کر ہی چالان کیا جا سکتا ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے پر مقدمہ دائر ہوگا۔

مالٹا۔ ۱۵ جنوری پچھلے ۲۴ گھنٹہ میں مالٹا میں ۷ بار ہوائی حملے کے خطرہ کا الارم ہو چکا۔

بورنیو کی راجدھانی پر قبضہ

لندن ۱۵ جنوری۔ جنرل ویول کو جن کے متعلق بٹاویا سے اعلان کیا گیا ہے کہ انہوں نے اتحادیوں کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے ڈچ انڈیز میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کر لیا ہے۔ آج رات اس خطرہ سے دوچار ہونا پڑا جو کہ سنگاپور کو برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ جاپان نے دعویٰ کیا ہے کہ فوجیں ملکا کی سرحد پر واقع شہر جمپن میں پہونچ گئی ہیں۔ یہ شہر سنگاپور کے ٹاپو سے صرف ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جاپانیوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ جاپانی فوجیں سرین بن اور سرینگ میں داخل ہو گئی ہیں۔ سرین بن اور سرینگ ملایا کے پچھمی ساحل پر واقع ہے۔

سنگاپور کے کمیونک میں بتلایا گیا ہے کہ ملایا میں برطانی فوج برابر پیچھے ہٹ رہی ہے پچھلے ۲۴ گھنٹے تک اسکی جاپانی فوجوں سے کہیں لڑائی نہیں ہوئی۔ اور صورت حالات میں کوئی ادل بدل نہیں ہوئی۔

اتری برطانی بورنیو کی راجدھانی سنڈکین پر جاپانی فوجیں اتر گئی ہیں اور انھوں نے قبضہ کر لیا لیکن اب ان کو پچھمی کنارے کی طرف بڑھنے میں مشکل پیش آئیگی۔ کیونکہ اس سے آگے پہاڑیاں ہیں۔ ڈچ فوجوں نے سراوک کی جاپانی فوجوں پر جو حملہ کیا تھا اس کے متعلق تازہ خبر یہ ہے کہ گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

فلپائن میں جاپانیوں نے منیلا کی کھاڑی کے اتر پچھم میں پھر حملہ کیا مگر امریکی فوجوں نے ان کو پھر پیچھے ہٹا دیا۔

برما حملہ کرے گا

رنگون میں ایک پریس کانفرنس میں ایک اعلیٰ فوجی افسر نے کہا کہ برما جاپانی فوجوں کے خلاف حملہ شروع کرنے والا ہے افسر نے یہ بھی کہا کہ اگر جاپان نے برما اور سنگاپور کے خلاف ایک ساتھ حملہ کیا تو ہمیں کوئی تعجب نہ ہوگا اور اس کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

مولانا محمد علی کی برسی

۴ جنوری کو مولانا محمد علی مرحوم کی برسی منانے کے لئے فرخ آباد مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام مدرسہ تشفیق اسلام میں قرآن خوانی ہوئی۔ اور شب کو مدرسہ مفتی صاحب میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مولانا عبدالعزیز نے کی اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب رحمانی اور دوسرے حضرات نے تقریریں کیں اس کے بعد مرحوم کی روح کو ثواب پہونچایا گیا۔

خادم ملت
سید حامد علی سکریٹری مجلس اتحاد ملت فرخ آباد
۸ جنوری ۱۹۴۲ء

دو ہزار آدمی ہلاک اور زخمی

نئی دہلی ۱۵ جنوری سرکاری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ رنگون پر پہلے حملہ میں ایک ہزار آدمی ہلاک اور ۹۵۰ زخمی ہوئے۔

ایک — دلکش — شاہکار

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو
۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۲ء سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب اور دلکش شاہکار

نرمل

خاص اداکار:۔
سیتہ پربھا
انجلی دیوی
کشور ساہو
ممتاز علی
شاہ نواز
پیٹھا والا

غیر فانی محبت کی اچھوتی داستان

آرہا ہے سوامی — پیاس

شاندار — گیارھواں — ہفتہ

ماڈرن کانپور
امپیریل ماڈرن

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو
۳ بجے دن سے

یوم جمعہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۲ء سے
منروا موی ٹون کا عظیم الشان جنگی فلم

سکندر

یہ تصویر قوت و حق کی اُس جنگ کا منظر پیش کرتی ہے جو دو ہزار سال پہلے سکندر اور پورس کے درمیان جہلم کے کنارے ہوئی تھی !!

خاص اداکار
سہراب مودی۔ پرتھوی راج۔ صادق علی۔ لالہ یعقوب۔
کے۔ ان۔ سنگھ۔ ونملا۔ شیلا۔ مینا

آرہا ہے تاج محل (ملکہ ممتاز محل اور شاہجہاں بادشاہ)

اس سے آپ کو گرمی پہنچتی ہے

آجکل کی جنگ عظیم میں تمام برطانیہ بھر میں کوئی پانچ سو موٹر لاریاں چائے پہنچانے کا کام کر رہی ہیں۔ ایک برطانوی اخبار نویس نے ایک لاری پر ملک کا دورہ کیا ہے۔ لندن کی گلیوں میں ایک رات گشت کر کے اس نے اپنی سرگزشت لکھی ہے۔ جو بہت ہی سنسنی خیز ہے۔ اس میں انھوں نے بتایا ہے۔ کہ بم باری کے بعد چائے پہنچانے والی لاریاں کیا خدمات انجام دیتی ہیں۔ ذیل میں اسکا ذکر کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے ہم لوگ ایک ایسی جگہ پر رکے جہاں پر ہوائی کلدار توپیں تھیں اور توپچی اپنی اپنی جگھوں پر تعینات تھے۔ یہ مقام بچوں کے کھیلنے کا میدان تھا یہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ کالی کالی توپوں کے پیچھے ہاتھوں میں پیالی لئے قطاروں میں کھڑے تھے۔ ان سب کو چائے پہنچانے والی لاری کی خبر تھی کیونکہ یہ لاریاں ٹھیک وقت پر رات کی کاروائی شروع ہونے کے قبل ہر جگہ حسب معمول باقاعدہ پہنچ جاتی ہیں۔

لاری کی ایک طرف کا پٹرا گرا دیا گیا۔ تختے کے اوپر کیک اور بسکٹ رکھ دیئے گئے۔ ان کے پیچھے برتنوں میں چائے تیار کی جا رہی تھی۔ جن کی آواز نکل رہی تھی۔ ایک ایک کر کے سب توپچی آگے بڑھے۔ اور اپنی اپنی پیالی چائے سے بھروانے لگے۔

ایک افسر نے کہا کہ اس چائے سے ان میں تازہ جان آجاتی ہے۔ اور رات کی لڑائی کا مقابلہ کرنے کے لئے ان میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ رات کو خوب اچھی ٹھنڈک ہو چکی تھی۔ اور آپ دیکھ کر پہچان لیتے کہ چائے انھیں گرمی پہنچا رہی ہے۔

سڑک کے ایک موڑ پر پھر ہم رکے یہاں پر ایک سنتری کھڑا تھا۔ اسے چائے دی گئی۔ وہ خوشی خوشی آگے بڑھا اور پیالی چائے سے بھروا کر پینے لگا۔ اتنے میں توپوں کے گولوں کے پھٹنے کی آواز سنائی دی۔ آواز کانوں کو بہرا کئے دیتی تھی لیکن ہم لوگ نڈر تھے۔ سنتری چائے پینے میں مشغول تھا۔

اسکے بعد ہم لوگ ہوائی حملوں کی غور پرداخت کرنے والے اور جنگی پولس کی جگہ پر پہونچے یہ مقام بم باری سے بہت بری طرح تباہ ہو چکا تھا۔ چائے دیکھ کر ان کی باچھیں کھل گئیں۔

پھر آگ بجھانے والے آئے۔ یہ لوگ چار پانچ گھنٹوں کی مسلسل محنت سے تھک کر چور ہو چکے تھے۔ وہ دم لینے کے لئے رک گئے۔ ان کے جوتے پانی سے چمک رہے تھے۔ چہرے مٹی دھول اور دھوئیں سے سیاہ ہو رہے تھے چائے پلانے والی لڑکیوں کو دیکھ کر مسکرائے۔ اور جلدی سے دام نکال کر چائے کی پیالی لینے لگے۔

وہ پیتے لگے اور کہتے رہے۔ کہ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جس جلدی سے وہ چائے ہڑپ کر رہے تھے اس سے پتہ چلتا تھا کہ ان کے گلے کس قدر بے تابی سے منہ پھاڑ کر چائے کا انتظار کر رہے تھے۔ صرف یہی ایک ناشتہ انھیں مل سکتا ہے۔ اور انھیں فقط اسی چیز کی ضرورت ہے۔ وہ ایک پیالی گرم چائے کی پی کر ہر کام کر سکتے ہیں۔

انگلستان میں چائے پہنچانے والی لاریوں کے کام کا ذکر کرتے ہوئے "پلانٹرز کرانیکل" کی ۱۷ رجون ۱۹۴۱ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔

انگلستان میں چائے پہنچانے والی گاڑیوں کی حیرت انگیز ترقی کی وجہ ان کا طرز عمل، خدمت اور قومی اپیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں سال بھر یہی ایک شعبہ قابل ستائش رہا ہے۔ اس میں کام کرنے والوں نے اپنی خدمات مفت پیش کی ہیں۔ جو وائی۔ ڈبلو۔ سی۔ اے کے زیر نگرانی ہیں۔ ان چائے کی لاریوں کے لئے فنڈ مہیا کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ اور بہت سے ذرائع سے اس کے لئے چندے جمع ہوئے ہیں۔ دور دراز [illegible] لوگ تحفے بھیجتے رہے ہیں۔ ٹریڈ یونین کانگرس اور [illegible] متحدہ امریکہ کا حصہ بہت زیادہ ہے۔ الائیڈ ریلیف فنڈ اور اسکے علاوہ بڑے بڑے لوگ۔ دوکاندار۔ چائے کے کاروبار والے لوگ غرضیکہ ہر طبقہ اور ہر جماعت کے لوگ اپنے ذرائع اور وسائل سے اس بار عظیم کے اخراجات کو پورا کرنے میں مدد کر رہے ہیں۔

چنانچہ ان حالات سے متاثر ہو کر انڈین ٹی مارکیٹ اکسپنشن بورڈ بھی ہندوستانی سپاہیوں کی آسائش کے لئے چائے کی لاریوں کا ایک راستہ بنا رہا ہے۔ جو نہ صرف ہندوستان کے اندر بلکہ ہندوستان کے باہر سمندر پار اپنی خدمت انجام دے رہا ہے۔ ہندوستانی سپاہیوں کی آسائش کے لئے اس طرح کا جدید انتظام بہت اچھا سمجھا گیا ہے۔ عمدہ بنائی ہوئی چائے کی ایک پیالی کی قدر ہندوستانی سپاہی کرتا ہے۔ چاہے جہاں کہیں بھی وہ ہو۔

بحکم جناب مسٹر نورتن کمار صاحب جج خفیفہ فتحگڑھ

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵

نمبر مقدمہ ۵۱۹ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت خفیفہ منصفی فتحگڑھ ضلع فرخ آباد

۱۔ رامچرن ولد کنہیا لال

۲۔ شو شیل چندر پسر نابالغ رامچرن بہ رفاقت رامچرن پدر خود اقوام برہمن ساکنان فرخ آباد محلہ تندیاپت

بنام

بیکنٹھ ناتھ ولد رگھوناتھ پرشاد قوم برہمن ساکن فرخ آباد محلہ کمتراتہ حال مقیم شہر کانپور محلہ سبزی منڈی ملازم بر دوکان کا لیچرن صراف چوک بازار کانپور۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت رقعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۲ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہ کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکورہ آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۹ ماہ جنوری سنہ ۴۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

"کیا تم نے آج صبح میکلین سے دانت صاف کیئے تھے؟"

"اخاہ! بیشک تم جانتے ہو کہ اچھے دانت کتنے قیمتی ہوتے ہیں۔"

یہ وہ شخص ہے جو یہ جانتا ہے کہ اگر دانت بوسیدہ ہو کر تباہ و غارت ہو گئے تو پھر وہ دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتے اس لئے وہ رات کو اور صبح کو میکلین کا پیر آکسایڈ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتا ہے۔ آپ بھی آج ہی میکلین کا استعمال کیجئے تاکہ تندرست منہ اور سفید براق دانتوں کی وجہ سے آپ کے تبسم میں بھی ایک ملاحت پیدا ہو جائے

MACLEANS TOOTH PASTE

تمام دوا فروش اور اسٹور فروخت کرتے ہیں

لکھنؤ میونسپلٹی معطل کی جائے گی

لکھنؤ۔ ۹ رجنوری۔ حکومت یوپی نے لکھنؤ میونسپل بورڈ کے معاملات کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے سفارش کی ہے کہ بورڈ کو معطل کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی کی جگہ حکومت ایک اور نئی کمیٹی مقرر کرے گی جو غیر سرکاری اصحاب پر مشتمل ہوگی۔

حکومت یوپی کی کاغذی کفایت شعاری

لکھنؤ۔ ۹ رجنوری۔ کاغذ کی قلت کی وجہ سے یو۔ پی کی حکومت کاغذ اور چھپائی میں مزید کفایت کر رہی ہے۔

برطانی جہاز ڈوب گیا

لندن ۱۲ رجنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی جہاز کورروپٹ سالریا ڈبو دیا گیا ہے اسکی تفصیل نہیں معلوم ہوئی۔

★ بہترین…

پورے طور سے پختہ کیا ہوا تمباکو

نیشنل کے گوداموں میں پختہ کیا ہوا جہاں پوری کاروائی ماہروں کے زیر نظر رہتی ہے جس سے تمباکو نہ صرف بہترین طریقے سے ملایا جاتا ہے۔ بلکہ گرد۔ اور نقصان پہونچانے والے ذرے خاص مشین کے ذریعے نکال دیئے جاتے ہیں۔

اصلی کورک

سادے اور کورک ٹیپ دستیاب ہو سکتے ہیں

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایرکنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹڈ

NCK 12

نئی کتابیں

انتظام کتبخانہ اس مختصر رسالہ میں لائبریرین شپ اور اسکے متعلقہ تمام ضروری اصناف کا تذکرہ ہے۔ کتبخانہ کی عمارت اور فرنیچر، کتبخانہ کے شعبوں، کتابوں کے انتخاب اور خریداری اور پھر انکی فن وار تقسیم، ترتیب فہرست کتبخانہ اور جلد سازی پر مختصر مگر جامع بیان قیمت صرف ۸/ر

صحت و صفائی اس چھوٹی سی کتاب میں ہوا، پانی، خوراک، لو بخار اور دیگر بیماریوں جیسے تیرہ عنوانات پر افسانوی شکل میں مفید عام معلومات پیش کیگئی ہے۔ قیمت صرف ۴/ر

زرین حکایات از مرزا عصمت اللہ بیگ۔ مصنف نے مثنوی مولوی معنوی سے بچوں کے فائدے کے لئے ان کہانیوں کو جو نفس مطلب کی نظر آئیں اردو جامہ پہنا کر یہ مجموعہ مرتب کیا۔ مولوی معنوی بیان کیا ہوا قصہ اور پھر مرزا عصمت اللہ بیگ کی اردو سچ تو یہ ہے کہ ان قصوں کا لطف دوبالا ہو گیا ہے۔ صفحات ۲۲۰ دوسو بائیس مجلد قیمت ۱۲/ر

وجدانیات فانی یہ مجموعہ کلام بہتر (۷۲) صفحوں پر مشتمل ہے۔ کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے اسکی قیمت بہت زیادہ ہے۔ لیکن فانی کا یہ لافانی کلام اپنا مول آپ ہے۔ قدردان شاید اسے ہر قیمت پر خریدیں گے۔ قیمت ۱۲/ر

مکتبہ جامعہ قرولباغ نئی دہلی

شاخیں اور ایجنسیاں

(۱) مکتبہ جامعہ، جامع مسجد دہلی

(۲) مکتبہ جامعہ، امین آباد لکھنؤ

(۳) مکتبہ جامعہ، پرنس بلڈنگ بمبئی نمبر ۳

(۴) کتبخانہ عابد شاپ، حیدرآباد دکن (۵) سرحد بک ایجنسی بازار قصہ خوانی پشاور

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

شاندار - چوتھا - ہفتہ

شادی

شاہکار دلکش فلم کمپنی کا رنجیت

جمعہ ۱۶ رجنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

خاص اداکار: مادھوری = خورشید = موتی لال = ڈکشٹ = غوری

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۸۴۲

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۲ء مطابق ۶ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴

ادبیات

بسنت

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب صابری بلند شہری

ہیں عالم کی رنگیں ادائیں بسنتی — فضائیں بسنتی ہوائیں بسنتی

چلا خوب دورِ مئے ارغوانی — بس اب آؤ تم کو پلائیں بسنتی

ہر اک کھیت میں آج پھولی ہے سرسوں — گلستاں نہ کیوں گل کھلائیں بسنتی

عروسِ بہاری کی ہے آمد آمد — نہ کیوں راگ سننے میں آئیں بسنتی

ہوا آج پھاگن کا آغاز دیکھو — لگیں سرسرانے ہوائیں بسنتی

ہر اک دل میں رنگینیاں بھر گئی ہیں — نہ کیوں ساریاں سب رنگائیں بسنتی

ہے جوشِ فراواں سے ہر شاخ رقصاں — طیورِ چمن گیت گائیں بسنتی

معطر ہیں نہریں معطر ہلیں ہیں — نہ کیوں کھیتیاں لہلہائیں بسنتی

بسنتی فضاؤں میں ہیں محو بزمی
ترانہ نہ کیوں پھر سنائیں بسنتی

دنیائے اسلام

ترکی کی تباہی یا سلامتی پر دنیا کے مستقبل کا انحصار

سیاستداں کے قلم سے

ترکی کے بارے میں جو سنسنی خیز اور اندیشہ ناک خبریں آرہی ہیں انکی صحیح ماہیت جاننے کے لئے اس مضمون کا مطالعہ بہت ضروری ہے اس مضمون میں "سیاستداں" نے ماہرانہ سیاسی انداز سے ترکوں کی موجودہ پوزیشن پر معلومات کی روشنی ڈالی ہے۔

"اگر ہٹلر نے بلغاریہ کو قربانی کا بکرا بنا کر بطور آلہ کار استعمال کرتے ہوئے ترکی پر یورش کرنی چاہی تو کیا ترک اس پوزیشن کو روک دینے کی طاقت رکھتے ہیں؟"

یہ ہے وہ سوال جو ایک انگریزی اخبار نے ترکی کی موجودہ پوزیشن کو زیر بحث لاتے ہوئے پیش کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو سوال اس اخبار نے اپنے صفحات میں اٹھایا ہے یہ سوال اس وقت دنیا بھر کے سیاسی حلقوں میں بالعموم اور اسلامی حلقوں میں بالخصوص دلچسپ ترین سیاسی موضوع گفتگو بنا ہوا ہے۔

ترکوں کے حالات اور ان کے مستقبل سے دنیا کے گہری دلچسپی لینے کی ایک خاص وجہ ہے اور وہ خاص وجہ یہ ہے کہ اس وقت ترکوں کی سلامتی یا تباہی سے تمام دنیا کی تباہی یا سلامتی کا سوال وابستہ ہو گیا ہے۔

ترکوں کی تباہی یا سلامتی پر دنیا کے مستقبل کا انحصار کس اعتبار سے ہے؟ اگر اس سوال پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ سیاسی و جغرافیائی اعتبار سے ترکوں کی پوزیشن موجودہ بساط جنگ پر کچھ ایسے عجیب و غریب طور سے روز بروز زیادہ اہم ہوتی چلی جا رہی ہے کہ اب تو یہ نظر آنے لگا ہے کہ آگے چل کر فریقین جنگ لڑائی کی آگ کو پھیلانے یا روکنے کے لئے تنہا ترکوں کی امداد یا مخالفت کے محتاج ہو کر رہ جائیں گے۔

ترکوں کو اپنی پوزیشن کی اس عجیب و غریب اہمیت کا پورا پورا احساس معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اس وقت تک ترکی نے غازی عصمت انونو کی قیادت میں جس دلیقہ مندانہ تدبر کے ساتھ اپنے آپکو غیر جانبدار رکھا ہے اسکی نظیر دنیا کی گذشتہ تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ ترکی کی اس غیر جانبداری پالیسی کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ اگر ایک طرف برطانیہ کو ترکی پر پورا پورا اعتماد ہے تو دوسری طرف ہٹلر کی جانب سے بھی کئی بار ترکوں کو یقین دلایا جا چکا ہے کہ جرمنی ان کے رویہ سے کامل طور پر مطمئن ہے حالانکہ یورپ کے دوسرے ملکوں کی غیر جانبداری کو ہٹلر نے زیادہ سے زیادہ لاپرواہی کیساتھ پامال کر کے انہیں اپنا غلام بنا لیا۔

ترکوں کی اس زبردست سیاسی کامیابی کا کیا مانوہ ہے؟ اس سوال پر ایک انگریز اہل قلم مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ برن کے اس مضمون سے روشنی پڑتی ہے جس کا ایک مختصر ٹکڑا ذیل میں درج کیا گیا ہے۔ مسٹر برن نے ترکوں اور انگریزوں کے تعلقات پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:-

گذشتہ سال جب میں استنبول میں تھا تو اس زمانہ میں پریذیڈنٹ انونو نے ترکی کی پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ ترکوں اور انگریزوں میں ۱۹۴۰ء میں جو معاہدہ ہوا ہے ترکی اس معاہدے کی شرطوں پر عمل پیرا ہے۔ اور کوئی بیرونی طاقت ترکی کو اس معاہدے پر عمل پیرا رہنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔"

مسٹر برن نے لکھا ہے کہ اس خبر پر ترکی اور ہٹلر کے دشمن ممالک میں بڑی سرگرمی سے اظہار مسرت کیا گیا کیونکہ اس سے یہ محسوس کیا گیا کہ کم از کم ایک گوشہ تو ایسا ہے جہاں کے لوگ یورپ کی مختار دول صغریٰ کی طرح ہٹلر کے خوف سے لرزہ براندام ہو کر سراسیمہ نہیں ہو گئے ہیں۔ اس وقت ترکی اور برطانیہ کی دوستی کا یہ رنگ تھا کہ بلقانی ریاستوں پر ہٹلر کا قبضہ ہونے کے بعد جو برطانوی پناہ گزیں وہاں سے نکلے انہیں ترکوں نے اپنے ہاں پناہ دی اور یہ پناہ گزیں اس وقت تک استنبول میں مقیم رہے جبتک برطانیہ نے انہیں لے جانے کا بندوبست نہ کر لیا۔

جب ہٹلر نے یونان پر حملہ کیا تو ترکوں کے برطانیہ سے اتنے دوستانہ تعلقات ہونیکی صورت میں سیاسی حلقوں میں یہ توقع کی جانے لگی کہ بس اب ترکی اٹلی کے خلاف اعلان جنگ کرنے ہی کو ہے۔ ان دنوں استنبول کے روزانہ اخبارات کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکی رائے عامہ انتہائی طور پر بھڑک چکی ہے مگر ترکی گورنمنٹ کو اٹلی اور یونان سے کوئی اشتعال نہیں ہوئی۔ اسپر بعض حلقوں میں تو اس وقت یہ بھی کہا گیا کہ غازی عصمت نے اپنے حلیفوں کا ساتھ دینے کا جو اعلان کیا تھا وہ بلند بانگ الفاظ سے زیادہ نہ تھا۔

جب اٹلی نے یونان پر حملہ کیا اس وقت تک یوگوسلاویہ اور بلغاریہ اور کسی حد تک ہنگری اور رومانیہ مکمل طور پر نازیوں کے قبضے میں نہیں آئے تھے اس لئے اٹلی کے یونان پر حملہ آور ہوتے پر ترکی کے خاموش رہنے کا جواز ہو سکتا تھا۔ مگر جب بلغاریہ پر بھی جرمنوں کا قبضہ ہو گیا اور اس وقت بھی ترکی خاموش ہی رہا تو لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی کیونکہ انکا اندازہ یہ تھا کہ ترکی بلغاریہ پر حملہ ہونیکی صورت میں ضرور اعلان جنگ کرے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴

ہمارا فرض

جس روز ہندوستان موجودہ جنگ میں شریک ہوا تھا اُسی دن ہر قسم کے خطرات کی آگ میں بھی کود پڑا تھا اس لئے اگر آج ہندوستان کی سرحد پر دشمن کے فوجی حملہ کا خطرہ ہے یا ہندوستان کے شہر دشمن طیاروں کی زد میں آگئے ہیں تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ اب تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ ۲ سال پانچ مہینہ میں ہندوستان نے ان خطرات کے مقابلہ کے لئے کہاں تک تیاری کی ہے اور اس وقت ہمیں کیا کرنا ہے؟ ہمیں مطلق معلوم نہیں کہ ہندوستان کے کتنے شہروں میں ہوا مار توپیں نصب کردی گئی ہیں اور کن کن مقامات پر دشمن طیاروں کے مقابلہ کے لئے شکاری ہوائی جہاز تعینات کئے گئے۔

لیکن ہوائی حملوں کے سلسلے میں جہاں حکومت پر بہت سی ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں وہاں ہم پر بھی کچھ فرائض عائد ہیں اور جب تک ہم ان فرائض کو ادا نہ کریں گے اس وقت تک ہماری جانیں محفوظ نہیں ہوسکتیں۔ حکومت کے انتظامات خواہ کتنے ہی مکمل اور اعلیٰ ہوں پھر بھی اپنی حفاظت کے لئے جب تک ہم خود کوئی کوشش نہیں کرینگے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ ہندوستان میں حکومت جو کچھ انتظامات کررہی ہے وہ ہمارے اور آپ کے سامنے ہیں لیکن قطع نظر حکومت کی مساعی کے ہمیں اپنی اور اپنوں کی جان بچانی ہے۔ اپنی اور اپنوں کی عزت کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس لئے ہمیں یہ وقت تماشہ دیکھنے میں نہیں گزارنا چاہیئے۔ حفاظتِ جان کے سلسلے میں اگر پناہ خانے نہیں تو بلاشبہ ہمیں اپنے گھروں میں رہنا چاہیئے۔ گھروں میں زیادہ سے زیادہ یہی خطرہ ہے کہ اگر ہمارے مکان پر یا اسکے قریب بم گرا تو ہماری جان جاتی رہے گی لیکن اگر ہمارا مکان اور اسکا گردوپیش محفوظ رہا تو پھر ہم بلاشبہ سلامت ہیں اس کے مقابلہ میں اگر ہم نے بمباری کے وقت گھروں سے باہر نکلنا شروع کردیا تو اول تو ہجوم کی کشمکش میں جان کا سلامت رہنا دشوار ہے پھر کھلی جگہ میں اس لئے بھی زیادہ خطرہ ہے کہ اگر بم ہمارے سر پر نہ بھی گرا تو دور ہی سے اُسکے ٹکڑے ہمیں ہلاک کردیں گے یا اس کے دھماکے سے گرنے والے مکانات کا ملبہ ہماری زندگی ختم کردیگا۔ اس لئے خطرہ کے الارم کے وقت اگر ہم گھر میں ہیں تو گھر ہی میں رہیں، اگر گھر کے قریب ہیں تو جلد گھر آجائیں اور اگر گھر سے دور تو قریب کے کسی ایسے مکان میں جہاں پناہ مل سکتی ہو چلے جائیں لیکن اگر ہم ایسی جگہ ہیں کہ کسی مکان تک نہیں پہنچ سکتے تو پھر ہمیں زمین پر لیٹ جانا چاہیئے۔ کیونکہ بم جب گرتا ہے تو اس کے ٹکڑے اُڑ اُڑ کر دور دور تک جاتے ہیں۔ اگر ہم لیٹے ہوں گے تو یہ ٹکڑے عام طور پر ہمارے اوپر سے اُڑتے ہوئے نکل جائیں گے، اور اگر ہم کھڑے رہ گئے تو ظاہر ہے کہ یہ ٹکڑے یا تو ہمیں زخمی کردیں گے یا ہماری جان لے لیں گے۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ بمباری کے وقت ہم اپنے ہوش وحواس درست رکھیں تاکہ آپکو اور اپنے متعلقین کو محفوظ رکھ سکیں اور اگر۔۔۔۔ ہم نے بدحواسی طاری کرلی تو ہم کچھ بھی نہ کرسکیں گے اور پھر ہماری جان کا بچنا ایک معجزہ ہی ہوگا۔ بمباری یقیناً ایک مصیبت ہے لیکن مصیبت سے گھبرا جانا ہی مصیبت سے مصیبت سے مغلوب ہوجاتا ہے جو لوگ مصیبت سے نہیں گھبراتے بلکہ اُس کا مقابلہ کرتے ہیں وہی خطرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں ایسی صدہا مثالیں ہیں

خود ہماری اپنی زندگی کے واقعات بھی یہی ثابت کرتے ہیں کہ ذراسی گھبراہٹ نے ہمیں نقصان پہنچادیا ہے اور اگر ہم نے ہوش وحواس قائم رکھ کر عقل سے کام لیا ہے تو بڑے سے بڑا خطرہ آن کی آن میں دفع ہوگیا ہے۔ آگ بجھانے اور غلط قسم کے لوگوں سے اپنے گھر اور اپنے شہر کو محفوظ رکھنے کے لئے ہماری تنہا کوششیں ہرگز کارگر نہ ہونگی۔ اس کیلئے وہ لوگ جو حکومت سے تعاون کرسکتے ہیں اے۔ آر۔ پی اور سیوک گارڈ میں بھرتی ہوجائیں اور جو تعاون نہیں کرسکتے وہ علحدہ انجمنیں بنالیں۔ یاد رکھئے کہ اس موقعہ پر باہمی سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھ دینا بے انتہا ضروری ہے۔ آگ بجھانے یا غنڈوں سے بچنے کے لئے بلا امتیاز مذہب وملت پارٹیاں بنانا ہوں گی کہ یہی حفاظت کا بہترین طریقہ ہے

اتحادِ بلقان

یوروپ کی اُن حکومتوں سے جو اپنے باشندوں کو دشمنوں کے رحم وکرم پر چھوڑ کر لندن کے پُرفضا محلات میں آرام فرما ہیں بعض اوقات بہت ہی دلچسپ حرکتیں سرزد ہوجاتی ہیں جسکی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ انھیں کچھ نہ کچھ کرنا ہی چاہیئے بہرحال اطلاع ہے کہ یوگو سلاویا اور یونان کی مفرور حکومتوں نے اتحادِ بلقان کے سلسلہ میں ایک معاہدہ کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ بلقانی ریاستوں کا ایک بلاک بنایا جائے گا جسکے فوجی، اقتصادی، سیاسی، تجارتی، جملہ اُمور مشترکہ کونسل کے ذریعہ انجام پایا کریں گے اور ریاستہائے بلقان کو ایک ایسی لڑی میں پرو دیا جائیگا جس کا رشتہ کبھی اور کسی طرح نہ ٹوٹ سکے گا۔ تجویز نہایت مناسب ہے حقیقت یہ ہے کہ ایک عرصہ دراز سے بلقانی ریاستوں کے اتحاد کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی لیکن ان کی باہمی رقابتوں نے اس ضرورت کو کبھی پورا نہ ہونے دیا اور یہ پوری بھی کیسے ہوتی۔ حکومت کی گدی پر بیٹھ کر اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنے اور دوسروں کے جائز حقوق کو تسلیم کرلینے سے وقار کو جو صدمہ پہنچتا ہے اور وقار یقیناً حکومتوں کے نزدیک ایسی اہم چیز ہے کہ خواہ حکومت ہاتھ سے نکل جائے اہلِ ملک غلام بن جائیں لیکن اسے صدمہ نہ پہنچے۔ بہرحال باہمی رقابتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلقان کی ایک ایک ریاست محوریوں کے حلق سے اُتر گئی اور اب یونان اور یوگو سلاویا کی حکومتیں اتحادِ بلقان کی تجویز منظور کررہی ہیں دیکھنا ہے کہ اس تجویز پر عمل کرنے کا وقت کب آتا ہے؟

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

(وارد ہا ۱۵ جنوری) پورے ۱۶ ماہ کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ایک وسیع پنڈال میں ہوا۔ ۲۸۴ میں سے تقریباً ۱۹۰ ممبر شامل ہوئے۔ چالیس ابھی جیل میں ہیں۔ وزیٹر بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ ڈائس پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور سابق وزراء اعظم موجود تھے پہلے جنرل سکریٹری نے گزشتہ اجلاس کی کارروائی پڑھکر سنائی۔ اسکے بعد صدر کانگریس مولانا آزاد نے سیاسی واقعات پر روشنی ڈالی۔ پھر گاندھی تقریر کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے باردولی کے رزولیوشن کی وضاحت کی اور بتایا کہ موجودہ ہنگامی صورت حالات میں کانگریسیوں کے فرائض کیا ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد صدر انڈین نیشنل کانگریس نے گاندھی جی سے پیشتر تقریر کرتے ہوئے ۱۶ ماہ گزشتہ کے واقعات اور سیاسی صورت حالات پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ اور باردولی ریزولیوشن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس ریزولیوشن کے باوجود کانگریس کی پوزیشن آج بھی وہی ہے جو آج سے ۱۶ ماہ پیشتر تھی ہم اس مقام سے جو ہم نے اپنے لئے منتخب کیا تھا۔ ایک قدم بھی آگے پیچھے نہیں ہٹے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ جسکے پیش نظر ہم اپنی پوزیشن کو تبدیل کرنے کے سوال پر غور کریں۔ بلاشک ہم تبدیلی چاہتے ہیں اور یہ تبدیلی ایسی ہونی چاہئے کہ بغیر اس امتیاز کے کہ امن ہے یا جنگ ہمارے ملک کی حکومت پر ہمارا کنٹرول ہوجائے۔ باردولی میں ہم نے پچھلے ۱۶ ماہ کے واقعات کی روشنی میں اس بات پر غور کیا کہ ہمارا اگلا قدم کیا ہونا چاہئے۔ ریزولیوشن آپکے سامنے ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے ہر ایک کو اس بارے میں ورکنگ کمیٹی سے پورا اتفاق ہوگا کہ فی الحال اس بات کی ضرورت نہیں کہ کانگریس جنگ کے متعلق اپنے رویہ میں تبدیلی کرے۔ اس وقت بھی ہماری پوزیشن جنگ میں عدم شرکت اور جنگی مساعی میں عدم تعاون کی ہے۔

سنہ ۱۹۴۰ء میں بھی ہماری پوزیشن یہی تھی۔ اور آج بھی یہی ہے۔ برطانوی حکومت نے ایسی کوئی کارروائی نہیں کی ہے جس سے متاثر ہوکر ہم اپنی پوزیشن پر نظرثانی کریں۔ اسکے بعد مولانا ابوالکلام آزاد نے ورکنگ کمیٹی اور گاندھی جی کے نظریہ میں اختلاف کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ گاندھی جی کے سامنے ہندوستان ہی نہیں بلکہ انسانیت کی بہبود کے لئے ایک خاص مشن ہے۔ اُنھوں نے اعلان کردیا ہے کہ وہ جنگ کے سایہ میں اس شرط پر ہندوستان کی آزادی کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں کہ ملک جنگی مساعی میں برطانیہ سے تعاون کرے یا جنگ میں شرکت کرے لیکن میری اور ورکنگ کمیٹی کے ان ممبروں کی پوزیشن جو میرے ہمخیال ہیں اس سے مختلف ہے میں اور میرے رفقار ہر وقت ملک کی آزادی قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خواہ یہ زمانہ امن میں ہو یا دورانِ جنگ میں۔ میرا واحد مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کیلئے آزادی حاصل کیجائے میرے لئے اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ آزادی جنگ کے سایہ میں ملتی ہے یا زمانہ امن میں۔ میرے لئے صرف یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ میرے ملک کو آزادی ملے۔ ایسی آزادی جو حقیقی ہو۔

برعکس اسکے گاندھی جی کی پوزیشن یہ ہے کہ عدم تشدد کے اُصول کی بنا پر کانگریس کو موجودہ یا کسی اور جنگ میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔ ہم گاندھی جی کی حد تک جانے کے لئے تیار نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ہموطنوں کی اکثریت اس پوزیشن کو قبول نہیں کریگی۔ ہم نے گاندھی جی کو ترغیب دی کہ وہ کانگریس کی لیڈرشپ سے سبکدوش ہونے کا انتہائی قدم نہ اُٹھائیں۔ یا اس خیال سے ہی اپنا فیصلہ ملتوی کردیں کہ فی الحال کانگریس اور گورنمنٹ میں سمجھوتہ ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ جو لوگ برطانیہ میں برسرِ اقتدار ہیں وہ آسانی سے ہندوستان کے مطالبہ آزادی کو منظور کرنے پر آمادہ نہیں ہوسکتے۔ بلاشک یہ بات صحیح ہے کہ اس وقت تک ہندوستان نے جسقدر ترقی کی ہے یا ہم جو کچھ حاصل کرسکے ہیں وہ عدم تشدد کے راستہ پر چلنے کا نتیجہ ہے اور ان حالات میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ملک کو اسی راستہ پر چلنے دینا چاہئے۔ جس پر چل کر اس نے ترقی کی ہے لیکن یہ بات بھولنی نہیں چاہیئے کہ اس قسم کا طریقہ استدلال ہمیشہ اثر نہیں کرسکتا۔ بہرکیف ہم یہ پوزیشن قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کرسکتا۔ بہرکیف ہم یہ پوزیشن قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کہ ہندوستان کو اپنی حفاظت کے لئے بھی ہتھیار نہیں اُٹھانے چاہئیں یا ہندوستان کی حفاظت بھی عدم تشدد کے طریقہ سے کیجانی چاہئے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولانا آزاد نے فرمایا کہ اگرچہ اس بارے میں ورکنگ کمیٹی اور گاندھی جی میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے لیکن دونوں کے تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ گاندھی جی اور ہمارا تعلق لاثانی ہے۔ موت کے سوا نے کوئی چیز ہمیں ایک دوسرے سے علحدہ نہیں کرسکتی۔ اور نہ اس بات کا کوئی امکان ہے کہ کانگریس کسی وقت گاندھی جی کو یا گاندھی جی کسی وقت کانگریس کو چھوڑ دیں گے۔ مولانا آزاد کی تقریر ۹۰ منٹ تک جاری رہی۔ مولانا آزاد کے بعد گاندھی جی کی تقریر ہوئی۔ آپ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی باردولی ریزولیوشن کو منظور کرے بلاشک میں کسی کو مجبور نہیں کرنا چاہتا۔ تاہم میرا حق ہے کہ آپ سے تبادلۂ خیالات کروں اور آپ کو سمجھاؤں کہ آپکو یہ ریزولیوشن کیوں منظور کرلینا چاہئے۔ اگر یہ ریزولیوشن پر اختلاف رائے کی اجازت دیجائے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ کانگریس میں ایک اور پارٹی بن جائیگی جو اس بات کی کوشش کریگی کہ یہ ریزولیوشن نامنظور کردیا جائے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اس ریزولیوشن کو منظور کریں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے گاندھی جی نے کہا کہ میں انڈین نیشنل کانگریس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں آپے کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ پچھلے ۵۰ سال سے میں نے کانگریس کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ یہ خدشہ بھی بے بنیاد ہے کہ اس ریزولیوشن کی منظوری سے کانگریس میری خدمات سے محروم ہوجائے گی۔ محرومی کا سوال سوائے میری موت کے پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ یا اس کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ میں ناقابل عمل باتیں کرنے لگوں۔

گاندھی جی نے اپنی تقریر کے دوران میں آج پہلی بار اعلان کیا کہ میرا جانشین راجگوپال آچاریہ یا سردار پٹیل نہیں ہوں گے بلکہ پنڈت جواہرلال نہرو ہوں گے آپ نے مزید کہا کہ پنڈت نہرو سے میرے سیاسی اختلافات ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ایک دوسرے سے علحدہ نہیں ہوسکتے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے گاندھی جی نے مزید کہا کہ پہلے میں نے راجن بابو اور ان کے ساتھیوں کو ریزولیوشن پر بھی غیر جانبدار رہنے کا مشورہ دیا تھا لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اس سوال پر کانگریس میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کیجارہی ہے اس لئے میں نے انھیں مشورہ دیا ہے کہ وہ رزولیوشن کی حمایت کریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ میری رائے میں کانگریس ورکنگ کمیٹی ایک قدم پیچھے ہٹی ہے۔ میں اس رزولیوشن کی حمایت اس لئے کرتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ کانگریس کے خیالات کی ترجمانی کرتا ہے۔ اس وقت تمام دنیا کی نگاہیں کانگریس پر لگی ہوئی ہیں۔ دوسری جماعتیں بھی ہیں۔ لیکن سب کانگریس کی طرف دیکھتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ میں کانگریس کو مذہبی جماعت بنادینا چاہتا ہوں مگر یہ بالکل غلط خیال ہے۔ ہم نے پچھلے ۴۰ سال ضائع نہیں کئے ہیں۔ ہمارے دوست سمجھتے ہیں کہ اس ریزولیوشن سے خوشی ہوئی ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ آپ ان کو خاموش کریں۔ نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کانگریس کا مضحکہ اُڑے۔

آئینۂ کانپور

رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کا انتقال ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۴۲

۱۱ بجکر ۳۰ منٹ پر رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کا ایک طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ آپکے جنازہ کے ساتھ شہر کے یورپین اور ہندوستانی حکام کے علاوہ شہر کے ہر طبقہ کے معززین شامل تھے۔ ہم کو اس حادثہ سے آپکے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانی کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔ آنجہانی ایک زبردست شخصیت اور اصول کے پابند تھے آپ نے جس قابلیت کے ساتھ میونسپل بورڈ کی سات سال چیرمینی کی، اس نے ہر شخص کے دل پر آپ کا سکہ بٹھادیا۔ آپکی موت کانپور کے لئے ایک سانحہ سے کم نہیں۔

آپ کی پیدائش سنہ ۱۸۷۴ء میں ہوئی اور میور سنٹرل کالج الہ آباد میں آپنے تعلیم پائی تھی اور سنہ ۱۸۹۰ء میں آپنے کانپور میں وکالت شروع کی۔ ۱۴ سال آپ مقامی بار ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ رہے۔ یونائیٹڈ پراونسیس چیمبر آف کامرس کے آپ بانی تھے۔ ۵ سال آپنے لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کی اور سنہ ۱۹۲۵ء سے سنہ ۱۹۳۲ء تک نہایت کامیابی سے میونسپل بورڈ کی چیرمینی کی۔ آر جی۔ کاٹن مل کے منیجنگ ڈائرکٹر۔ بورڈ کے چیرمین۔ برٹش انڈیا کارپوریشن۔ نیو وکٹوریہ مل۔ یو۔ پی گلاس ورکس اور پنجاب نیشنل بنک کے آپ ڈائرکٹر رہے۔ سناتن دھرم کالج کانپور کے آپ بانی تھے۔

آنجہانی بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے۔ آپ کی موت کانپور کے لئے ایک سانحہ عظیم سے کم نہیں، آپ کی موت کانپور کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

میونسپل بورڈ کانپور ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ بصدارت مسٹر ایچ ایم سمیع آفیشیٹنگ چیرمین منعقد ہوا۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل مسٹر مارگن ممبر اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے فرمایا کہ یہ ضروری جلسہ آج شام کو نہیں بلایا جانا چاہیئے تھا کیونکہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کی وفات کے ماتم میں صبح جلسہ ملتوی ہوچکا ہے۔ رائے بہادر صاحب نے نہایت قابلیت کیساتھ بورڈ کی ۷ سال چیرمینی کی تھی۔ اُنکی عزت کے خیال سے جلسہ نہیں ہونا چاہئے۔ اسکے علاوہ ایجنڈا میں کوئی ایسی خاص ضروری بات نہیں ہے جو اس جلسہ کے بلانے کو حق بجانب بتلاسکے۔ رائے بہادر بابو رام نراین خزانچی، بابو گوبر پرشاد کپور نے مسٹر مارگن کی تجویز کی تائید کی۔

چیرمین صاحب نے بتلایا کہ جو ایجنڈا زیرغور ہے وہ صبح والے ملتویہ جلسہ کا نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے ملتوی ہونیوالے جلسہ کا ہے مسٹر ایم۔ ایچ نیر لیڈر ریجارٹی پارٹی نے مسٹر مارگن کی تجویز پر تعجب کا اظہار کیا اور کہا کہ بابو وکرماجیت سنگھ کی وفات کے غم کی وجہ نہیں بلکہ کام میں روڑا اٹکانے اور ضروری کام ملتوی رکھنے اور اپنی اغراض کیلئے جلسہ ملتوی کرانے کی کوشش ہورہی ہے ممبران کی کثیر حاضری اس بات کا ثبوت ہے کہ ممبران کو جلسے سے دلچسپی ہے مسٹر پیکوڈ کی درخواست پر چیرمین صاحب نے بتلایا کہ واٹر ورکس کی تنظیم کی بابت سپرنٹنڈنگ انجنیر پبلک ہیلتھ کے خط پر غور کرنے اور بجٹ معیاد کے اندر پاس کرانے کے لئے بھی یہ جلسہ ضروری بلایا گیا ہے۔

یہ بھی طے ہوا کہ صرف سینئر وائس چیرمین کا انتخاب کیا جاوے اور جونیر وائس چیرمین کا انتخاب ملتوی کیا جاوے۔ مسٹر نیر کی تحریک اور مسٹر کریل کی تائید سے مسٹر سمیع سینئر وائس چیرمین چنے گئے۔ بورڈ نے نئے سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس کے لئے ۵۰۔۷۵۰ ۲۵۔۱۰۰۰ روپیہ کا گریڈ مقرر کیا ہے۔

اسکے بعد مختلف انسٹی ٹیوشنوں کے لئے قائم مقامان کا بھی انتخاب ہوا اور مندرجہ ذیل حضرات کمیٹیوں کے چیرمین منتخب ہوئے۔

۱۔ ایجوکیشن کمیٹی (چیرمین) پنڈت بر ہمانند مصرا
۲۔ فنانس کمیٹی (") پنڈت شیونراین مصرا
۳۔ واٹر ورکس کمیٹی (") مسٹر بشونا تھ بھرتیا
۴۔ پبلک ہیلتھ کمیٹی (") حاجی قمرالدین
۵۔ پبلک ورکس کمیٹی (") مسٹر سید علی زیدی
۶۔ سٹی ٹیکس کمیٹی (") مسٹر وحید احمد
۷۔ انور گنج ٹیکس کمیٹی (") مسٹر عبدالرزاق
۸۔ قبرستان کمیٹی (") مسٹر ایچ۔ ایم۔ نیر
۹۔ پارک کمیٹی (") مسٹر ہری شنکر باگلا
۱۰۔ ٹاؤن امپروومنٹ کمیٹی (") مسٹر تلک چند کریل
۱۱۔ روڈ اینڈ بیومنٹ کمیٹی (") مسٹر دھنی رام گپتا
۱۲۔ بوٹنگ گھاٹ کمیٹی (") مسٹر دھنی رام گپتا
۱۳۔ بلڈنگ پلیکیشن کمیٹی (") مسٹر شنکر لال ورما
۱۴۔ انڈسٹریل کمیٹی (") مسٹر شنکر لال ورما
۱۵۔ سول لائن ٹیکس کمیٹی (") ڈاکٹر پریم نراین مصرا
۱۶۔ گنگا جل سدھار کمیٹی (") ڈاکٹر پریم نراین مصرا

تعزیتی رزولیوشن آنجہانی رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کی وفات پر یو۔ پی چیمبر آف کامرس۔ پنجاب نیشنل بنک، بار ایسوسی ایشن۔ اور میونسپل بورڈ نے ماتمی رزولیوشن پاس کئے۔ اور وفات کے دن دیوانی اور کلکٹری کچہریاں، میونسپل بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ امپرومنٹ ٹرسٹ، اسکول اور کالج اور چیمبر کے دفاتر بند کردئیے گئے تھے۔ اور ایک پبلک جلسہ تلک ہال میں ہوا جسمیں آپ کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان بتایا گیا۔

ریونیو افیسر سرکاری طور پر معلوم ہوا ہیکہ گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبری 164/11-6-1942 مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۴۲ء کے مطابق ضلع کانپور میں ریونیو افسر کا تقرر نہیں کیا جائے گا۔

اے۔ آر۔ پی۔ مس گرگ۔ ۲۴ جنوری ۲ بجے دن کو باکا دیالہ انٹر کالج مال روڈ کانپور میں ہندوستانی زبان میں اے۔ آر۔ پی۔ کے متعلق تقریر کریگی۔ مضمون کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ہم اُمید کرتے ہیں کہ اس جلسہ میں زائد سے زائد عورتیں شریک ہوکر معلومات سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گی۔

نوجیون لیتکالیہ ۱۸ جنوری ۷ بجے رات کو مسٹر ہرکے پرنسپل مارواڑی انٹر کالج و پریسیڈنٹ جلاد رن ایسوسی ایشن نے نوجیون لیتکالیہ ہٹیہ میں بچوں کے سکشن کا افتتاح کیا اور اپنی ایک مختصر تقریر میں اسکی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے دیگر ممالک کا مقابلہ کیا اور نوجیون لیتکالیہ کے اس اقدام کی تعریف کی۔ جناب صدر کی تقریر کے بعد پروفیسر عبدالرسول مست اناوی نے چند قطعات پڑھے۔ حاضرین میں دیگر ممتاز شہریوں کے علاوہ مسٹر محمد سمیع آفیشیٹنگ چیرمین میونسپل بورڈ بھی شامل تھے۔

مٹی کے تیل کا بھاؤ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مٹی کے تیل کا نرخ مندرجہ ذیل مقرر کیا ہے جو اسکی خلاف ورزی کریگا اسکو سزا دیجائے گی۔

سفید مٹی کا تیل کا ایک کنستر (۴ گیلن) شہر کے لئے للعہ اور دیہات کے لئے للعہ + فی بوتل شہر کیلئے ۳، دیہات کیلئے ۳ پیلا مٹی کا تیل۔ ایک کنستر (۴ گیلن) شہر کے لئے اور دیہات کیلئے للعہ + فی بوتل شہر کیلئے اور دیہات کیلئے ۳ کنستر کی قیمت میں ٹین کی قیمت بھی شامل ہے۔

سبدِ گل

پہلے زمانہ میں ذرا گھٹیا قسم کے عاشق ہوا کرتے تھے جو پریشانی اور قحط سالی میں عشق بازی کو بھول جایا کرتے تھے چنانچہ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

چناں قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

لیکن اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ لوگ پریشانی اور قحط سالی میں عشق بازی کو چھوڑ دیں بلکہ اس زمانہ کے لوگوں کی تو حالت یہ ہے کہ پریشانی اور مصیبت میں اور بھی زیادہ عشق کرتے ہیں چنانچہ پچھلے دنوں ایک اخبار نے لکھا تھا کہ

انگلستان کے زمین دوز تہ خانوں میں عوام کے اخلاقی معیار کو برقرار رکھنا بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ کیونکہ ان تہ خانوں میں عشق و محبت کے واقعات کو بڑی کثرت سے ہو رہے ہیں۔ اور واقعات مختلف خاندانوں کے ایک جگہ مل جل کر رہنے سے پیدا ہو رہے ہیں۔

یعنی موجودہ زمانہ کے لوگوں کا بے فکرا پن ملاحظہ ہو کہ آسمان سے تو بم برس رہے ہیں اور یہ بڑی بے تکلفی کے ساتھ عشق بازی فرما رہے ہیں۔

زندہ باد عاشقان بےخبر زندہ باد

جنگ کے زمانہ میں عشق کا یہ دورا عوام ہی پر نہیں پڑ رہا بلکہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اپنی ہتھیلی پر دل اور جگر لئے پھر رہے ہیں تاکہ کوئی مہ پارہ ان کو اپنے تیر ادا کا نشانہ بنا ڈالے۔ چنانچہ بلجیم کے بادشاہ شاہ لیوپولڈ نے جرمنی کی حراست میں ہوتے کے باوجود اپنا دل اور جگر سب کچھ ایک حسینہ پر قربان کر دیا اس حسینہ کا نام "میری لیبا" ہے۔ میری یورپ کی مشہور رقاصہ ہے جس کا حسن و جمال بے پناہ ہے۔ شاہ نے ایک روز میری کو رقص کرتے ہوئے دیکھ لیا اور لٹو ہو گئے۔

دل میں عاشقانہ تڑپ محسوس کرتے ہی شاہ نے اسے شادی کا پیغام دیدیا۔ جو اس مہ پارہ نے قبول کر لیا۔ اور حراست دقید ہی میں ان دونوں کی شادی بھی ہو گئی۔ غالب نے سچ کہا ہے:۔

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

مرزا غالب کے ارشاد کے بموجب شاہ بلجیم حراست ہی میں آتش عشق کے شکار ہو گئے۔ اور ہٹلر بھی اس آگ کو نہ بجھا سکا۔

اب ایک دوسرا اسی قسم کا واقعہ اخبارات میں شائع ہوا ہو کہ رومانیہ کے نوجوان بادشاہ مائیکل جنکی عمر مشکل سے بیس سال کی ہے۔ ایک حسینہ پر بُری طرح فریفتہ ہیں اور آپکے عشق کے زور کا یہ عالم ہے کہ آپنے ہٹلر کو اطلاع کر دی کہ "اب میں تاج و تخت سے دستبردار ہونا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اپنی محبوبہ کیساتھ گوشہ تنہائی میں زندگی گذاروں گا"۔ ہٹلر نے فوراً شاہ کو جواب دیا۔ خبردار جو تم نے کسی لڑکی کے عشق میں، تاج و تخت چھوڑا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اچھا نہیں ہوگا۔ اور اس جواب کے ساتھ ہی جرمن حکام کو حکم بھیجا کہ وہ شاہ مائیکل کی نئی محبوبہ کو تاڑ کر لیں یا عورتوں کی ایک خانقاہ میں نظر بند کر دیں۔ چنانچہ شاہ کی محبوبہ نظر بند ہو اور شاہ آتش فراق میں جل رہا ہے۔ ان دلچسپ واقعات سے اندازہ فرمائیے کہ اس خوفناک جنگ کے دور میں بھی کس وسیع پیمانہ پر عشق بازی ہو رہی ہے۔

---

۴۴ اور سانپ کے کاٹے سے زیادہ تکلیف دہ زخم انسانی دلوں کو لگتے ہیں۔ مگر اے خدا مجھ مسخرے پر رحم کیجو"

دنیا میں سزا اسکو دیجاتی ہے جو پکڑا جائے۔ اے پروردگار یہ کوئی نہیں دیکھتا کہ اصلی ذمہ دار کون ہے؟ میں نے تیرے حضور میں یہ دعا کی ہے مگر اے خدا مجھ مسخرے پر رحم کیجو"

شاہی کمرہ ضیافت پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ بادشاہ خاموشی کے ساتھ اٹھا اور باہر چلا گیا۔ وہ زیر لب کہہ رہا تھا۔

"اے خدا مجھ مسخرے پر رحم کیجو"

ادبِ لطیف

مسخرے کی دعا

مشہور انگریزی شاعر کی ایک نظم کا ترجمہ

از پریم راگی

ذیل کے سبق آموز ادبی شہپارہ میں طنز اور ظرافت کیساتھ نصیحت اسقدر دلکش طریقے سے آمیزش کی گئی ہے کہ اسکی حلاوت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے ہمیں اُمید ہے کہ یہ ادبی شہپارہ اُردو ادب میں ایک نایاب اضافہ سمجھا جائے گا۔

جب شاہی ضیافت ختم ہو گئی تو بادشاہ کو اسی لمحے کسی تازہ مشغلے کی جستجو ہوئی۔

بادشاہ نظر درباری مسخرے پر پڑی۔ اُسے حکم ہوا۔ "دو زانو ہو کر خدا کے حضور میں دعا کرو، دعا ایسی ہونی چاہیئے جو عام دعاؤں سے بالکل مختلف ہو"

درباری مسخرے نے ادب سے تخت کے آگے جھک کر اپنی لمبوتری ٹوپی کو بطور اظہار احترام چھوا۔ شاہی مہمان آمادگی تمسخر کی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر لئے ہوئے مسخرے کی پیٹ میں بل ڈال دینے والی دعا سننے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر ان معزز مہمانوں نے مسخرے کے ہونٹوں پر وہ تلخ مسکراہٹ نہیں دیکھی جو اس نے ظاہری تبسم کے تمسخر انگیز پردے میں چھپا رکھی تھی۔

مسخرہ گھٹنوں کے بل جھک گیا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر اسنے کہا

"اے خدا مجھ مسخرے پر رحم کیجو"

درباری اسکے بعد کوئی پھڑکتا ہوا پُر مذاق فقرہ سننے کے لئے گوش بر آواز ہو گئے۔ مگر مسخرے نے جو کچھ کہا وہ یہ تھا۔

"مگر میرے مالک صرف رحم سے کام نہیں چل سکے گا۔ کیا تو رحم دلوں کی سیاہی کو نور کی سفیدی میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ انسان کو سبق دینے کا بہترین طریقہ کیا ہے۔ یہ مجھ سے زیادہ تو جانتا ہو اے خدا، اور تو اس طریقہ کو مجھ سے زیادہ اچھی طرح استعمال بھی کر سکتا ہے مگر اے خدا مجھ مسخرے پر رحم کیجو"

بعض درباری مسخرے کے اس طنز پر خفیف سے تبسم کے ساتھ مسکرائے مسخرے نے آگے کہنا شروع کیا۔

نیکی اور صداقت کی پیش قدمیوں کو ہم انسانوں نے گناہ سے نہیں روک رکھا ہے۔ اے خدا ہمارے خود ساختہ مذہبی رہنماؤں نے تو انسانی گناہ کی شان میں صرف اسلئے قصیدہ خوانی کی ہے کہ اس سے انکی دوکانداری چمک رہی ہے مگر میرے مالک میں تجھے راز کی بات بتا دوں" انسان نے گناہوں سے نہیں بلکہ اپنی کمزوریوں سے نیکی اور صداقت کو آگے بڑھنے سے روک رکھا ہے۔

"اے خدا انسان کے یہ گوشت پوست کے پاؤں ہی تیری نیکیوں کے غنچوں کو پامال کر رہے ہیں اے پروردگار ان انسانی ہاتھوں ہی کا یہ کارنامہ ہو کہ یہ دوستوں ہی کے سینوں میں اُتر کر انکے دلوں کو مڑوڑ ڈالتے ہیں"

اے پروردگار انسانی کمزوری ہی تیری نیکی کیخلاف استعمال ہونے والا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ مگر میں بھی انسان ہوں۔ اے خدا مجھ مسخرے پر رحم کیجو"

معزز مہمانوں کو مسخرے کی دعا سے مذاقیہ قسم کی نہیں بلکہ اب ایک اور ڈھنگ کی دلچسپی پیدا ہو چکی تھی سب کان لگائے اسکی دعا سُن رہے تھے۔

"اے خدا انسان اپنی غیر مطلوب راست گفتاری سے بعض اوقات کتنا بڑا نقصان کرتا ہو۔ یہ تجھ پر روشن ہے انسان، انسان کی پردہ پوش نہ بن کر دوسروں کی کمزوریوں کو فخریہ بے نقاب کرتا ہے۔ اے خدا۔ پروردگار تو جانتا ہے کہ انسان کے صداقت کی اس انداز سے خدمت کرنے سے کبھی کبھی تلوار کے گھاؤ سے زیادہ گہرے اور ۴۴

عالمِ نسواں

خوبصورتی کی نمائش نہ کرو

از شاگرہ رشدی ادیبہ فاضلہ

اس دلچسپ اصلاحی مضمون میں تعلیم یافتہ ہندوستانی عورت کا ایک ایسا عجیب بے نقاب کیا گیا ہے جسکی طرف توجہ کرنے کی واقعی سخت ضرورت ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ عورتوں کی اصلاح کے سلسلے میں جو مضامین شائع ہوتے ہیں انہیں طبقہ نسواں میں خصوصیت کے ساتھ بہت دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ مضمون بھی خصوصی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا۔

اب [illegible] پچیس برس پہلے اکبر الہ آبادی نے چند عورتوں کو بے پردہ دیکھ کر مردوں کو بے غیرتی کا طعنہ دیا تھا اور اپنے مخصوص انداز میں اس قسم کی عورتوں کے مردوں پر پھبتی کہی تھی ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے "آپ کا پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ "عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

اکبر بچارے کو تو عورتوں کی بے پردگی ہی پر اعتراض تھا۔ مگر اکبر کے بعد ان بیس پچیس برس میں تو معاملہ بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ پڑھی لکھی عورتیں مردوں کے کنٹرول سے باہر نکل چکی ہیں اس لئے اب مردوں کی عقل یا بے عقلی اور انکی غیرت یا بے غیرتی کا سوال ہی نہیں رہا ہے اور اب معاملہ صرف بے پردگی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ مردوں کے سامنے اعضائے جسمانی کی نمائش کرنا اور انکی جاذبیت اور دلکشی کو مردوں کی نظروں کے سامنے نظارہ پیش کرنا، یہ سب بھی جدید ہندوستان کی عورت کی لغت میں جزو نسائیت بن گیا ہے۔

موجودہ ترقی پسند انگریزی تعلیم یافتہ ہندوستانی عورت کے نزدیک عورت پن یہ ہے (۱) شانوں سے نیچے تک گوری گوری باہیں کھلی ہوں تاکہ نوجوان مرد گھور گھور کر انہیں دیکھیں اور داد دیں کہ کتنی محنت سے صابن اور کریم اور پاؤڈر سے انہیں گورا چٹا اور گلابی بنایا گیا ہے (۲) اگر ممکن ہو تو سینہ ڈھکا ہوا نہ ہو اور کچھ اس قسم کا بندوبست کیا گیا ہو کہ دونوں طرف سینے کے ابھار صاف صاف نظر آسکیں اور اگر اس قدر زیادہ عریانی ممکن نہ ہو تو گاہ بگاہ دوپٹہ یا ساری کا تو سرے اس طرح سرکا دیا جائے کہ وہ شانے سے ڈھلک کر سینے کے سامنے کے حصہ کو خصوصیت کے ساتھ دیکھنے والوں کے سامنے پیش کردے تاکہ نوجوان کی نظریں چور دل یا مجرم کی نظروں کی مانند گھبرا گھبرا کر ادھر ادھر دیکھ لینے کے بعد وہیں آکر جم سکیں اور نوجوان زیر لب یہ کہنے لگیں ؎

برق ایک کوندگئی آنکھوں کے آگے تو کیا
بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا

غالب بچارے کو شاید خواب میں بھی یہ گمان نہ ہوگا کہ ایک دن ایسا بھی آیگا جب انکے وطن کی قابل فخر و ناز سپوتنیاں" ان کے شعر میں یہ معنے ڈال دیں گی کہ وہ اپنے نسوانی اعضاء کے لوچ اور جاذبیت کی نمائش سے صنف قوی کے دلمیں ہوس کے شعلے بھڑکانے کو نسائیت کا ایک بڑا کارنامہ تصور کرتی ہیں۔

لیکن اس قسم کی ہندوستانی عورتوں کو یہ معلوم کر کے شاید حیرت ہو جائیگی کہ مغربی قومیں عورتوں کے اس رویہ سے شدید بیزاری محسوس کر چکی ہے کیونکہ انکے مرد عورت کے تعلق کے مسلمہ اُصول توڑنے سے مغرب کی سوسائٹی کا سارا نظام درہم برہم ہوتا چلا جا رہا ہے اور اب مغربی قومیں اسپر مجبور ہو رہی ہیں کہ وہ عورتوں کو ان کی قدرتی روش اختیار کرنے کی تلقین کریں۔

امریکہ اور انگلستان کے رسالوں میں اس موضوع پر صدہا مضامین روزانہ شائع ہو رہے ہیں جن میں عورتوں کو پابند حیا ہونے اور صحیح معیار نسائیت اختیار کرنے کی ترغیب دیجاتی ہے، چنانچہ حال ہی میں ایک ۴

بچوں کی دنیا

مندر بدھ گیا

بچو! آج کی صحبت میں ہم تمہارے سامنے گیا میں مہاتما گوتم بدھ کے مندر کے تاریخی حالات بیان کرتے ہیں:۔

گیا میں مہاتما گوتم بدھ کا مندر ایک مشہور تاریخی عمارت ہے۔ اور یہ مندر طرز تعمیر کے لحاظ سے اہرامی ہے۔ نیچے کی مربع سطح پر تو بلند منزلیں ہیں۔ مندر جس چبوترے پر بنا ہوا ہے اس کا ہر گوشہ پندرہ میٹر کے قریب ہے۔ عمارت میں اوپر نیچے متعدد عبادتگاہیں ہیں سب سے نیچے کی منزل میں جو حجرۂ عبادت ہو اسکا رقبہ ۴۲ مربع میٹر سے زیادہ نہیں۔

حال میں مندر کے قریب کھدائی ہوئی تھی اس سے بعض بہت ہی پُرانے کتبے اور ستون برآمد ہوئے ہیں یہ کتبے اسقدر خراب ہو گئے ہیں کہ انکا پڑھا جانا بہت دشوار ہے۔ کھدائی سے جو ستون نکلے ہیں انکو مندر کے ایک گوشہ میں رکھ دیا ہے۔

بدھ گیا کی زیارت کے لئے ہر حصۂ ملک سے زائرین بہ تعداد کثیر آتے ہیں۔ اس مندر نے زمانہ کے بہت نشیب و فراز دیکھے ہیں۔ چونکہ عرصہ سے مندر کی مرمت نہیں ہوئی ہے اسلئے بعض حصوں کی حالت قابل اطمینان نہ تھی لیکن چند سال ہوئے حکومت نے سوا لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے صرف سے اسکی ضرورت مرمت کرا دی ہے۔

(بقیہ صفحہ اوّل)

ترکوں پر دنیا کا مستقبل

لیکن مسٹر برن کے الفاظ میں

"یہ انداز غلط تھا کیونکہ عام اضطراب کی حالت میں لوگوں نے دو اہم باتوں کو نظرانداز کر دیا (۱) بلغاریہ کو کسی امداد کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ بلغاریہ جو قدم اٹھا رہا تھا وہ خوب سوچ سمجھ کر اُٹھا رہا تھا (۲) بلغاریہ کے خود جرمنوں کا طرفدار بن جانے کے بعد ترکی کے لئے اپنی غیر جانبداری کو برقرار رکھنے کا تنہا راستہ یہی تھا کہ وہ خاموش رہے"

اسکے علاوہ جیسا کہ مسٹر برن نے بتایا ہے ترکی کے خلاف جرمنی کوئی جنگی حرکت بھی عمل میں نہیں لایا تھا اور بلغاریہ کے ساتھ ترکی کا اس قسم کا کوئی معاہدہ بھی نہیں تھا جس کی رو سے ترکی کے لئے اعلان جنگ کرنا ضروری ہو۔ پھر جرمنوں نے بلغاریہ کے خلاف فوج کشی بھی نہیں کی تھی بلکہ بلغاریہ نے از خود جرمنوں کو بلغاریہ پر قابض ہو جانے کی اجازت دیدی تھی۔

اس وقت فوری طور پر جو اضطراب اور ہلچل نمودار ہوئی تھی اس میں اچھے اچھے مدبروں اور سیاستدانوں نے صورت حال کے ان ضروری پہلوؤں کو نظروں سے اوجھل کر دیا۔ مگر ترکی مدبروں اور بالخصوص غازی عصمت انونو کے بلند پایہ سیاسی مدبر کی داد دینی چاہئے کہ انہوں نے ترکی کے طرز عمل سے یہ ثابت نہ ہونے دیا کہ اتحادی طاقتوں سے دوستی کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ ترکی اپنی غیر جانبداری کو ترک کر دیں گے۔

گویا ترک اس عجیب و غریب دماغی صلاحیت کے مالک ہیں کہ زیادہ سے زیادہ اضطراب اور ہلچل کے وقت بھی وہ اپنے حواس برقرار رکھتے ہیں اور بین الاقوامی شور و غوغا کے درمیان بھی اصلی اور بنیادی مسائل کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے اور بعد میں دنیا کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ترکوں کا زاویۂ نگاہ درست تھا اور باقی سب زاویئے غلط تھے۔ مسٹر برن جیسے زبردست انگریز اہل قلم کے ترکوں کے جرمنوں کے خلاف اعلان جنگ نہ کرنے کی وجوہات پر اپنے مضمون میں مہر تصدیق ثبت کرنے کو ترکوں کے زبردست تدبر کا بہترین خراج تحسین قرار دیا جا سکتا ہے۔

مسٹر برن نے اپنے مضمون میں آگے چلکر لکھا ہے ✕

پردۂ فلم

لیڈروں کی فلمی صنعت سے دلچسپی

ہندوستان کے نوجوان اور مایۂ ناز لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے ہمیشہ ہندوستان کی فلمی صنعت سے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ آج سے چند سال پہلے آپ کا خیال تھا کہ ہندوستان کی ترقی اور بہبودی کے لئے اسی طرح فلمی صنعت سے کام لیا جائے جس طرح کہ روس میں لیا جا رہا ہے۔ لیکن ملک کی بدقسمتی کہ حالات کچھ ایسے پیچیدہ ہو گئے کہ پنڈت جی فلمی صنعت کی جانب توجہ نہ کر سکے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے علاوہ دوسرے لیڈران نے بھی فلمی صنعت کو اُبھارنے کی امکانی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر ٹیگور مرتے دم تک فلمی صنعت کی کچھ نہ کچھ خدمت کرتے رہے۔ پنڈت جواہر لال اور ڈاکٹر ٹیگور کے علاوہ ہندوستان کے ماڈریٹ لیڈر بھی فلمی صنعت سے برابر دلچسپی لے رہے ہیں۔ چنانچہ مسٹر ستیہ مورتی اور سر اکبر حیدری وغیرہ نے پچھلے دنوں نیشنل اسٹوڈیوز کا معائنہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہندوستان کی فلمی صنعت ہندوستان کی ترقی کے لئے سب سے اہم اور بہترین صنعت ہے۔

ہمکو یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ ہندوستانی لیڈروں کے علاوہ اب ممتاز یورپین لیڈروں نے بھی ہندوستان کی فلمی صنعت سے دلچسپی بھی شروع کر دی ہے۔

چنانچہ سنٹرل اسمبلی کے یورپین گروپ کے لیڈر سر فریڈرک جیمس حال ہی میں نیشنل اسٹوڈیوز کی خوش انتظامی کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے اور آپنے نیشنل اسٹوڈیو کی خوش انتظامی کو دیکھتے ہوئے اپنے بہترین خیالات کا اظہار کیا تھا۔

لیڈروں کی ہندوستانی فلمی صنعت سے یہ غیر معمولی دلچسپی ہندوستانی فلمی صنعت کے لئے ایک فال نیک ہو۔ ضرورت ہے کہ لیڈر زیادہ سے زیادہ فلمی صنعت سے دلچسپی لیتے ہوئے اس صنعت کو دیگر ممالک کی طرح ملک اور قوم کے لئے مفید بنائیں اور اس کے ساتھ ہی یہ لیڈر حکومت کو مجبور کریں کہ حکومت بھی اس صنعت کی اسی طرح سرپرستی کرے جس طرح کہ روس اور دوسرے ممالک کی آزاد حکومتیں فلمی صنعت کی سرپرستی کر رہی ہیں۔

✕ کہ جبتک ممکن ہو گا ترک غیر جانبدار ہی رہیں گے اور اسکے لئے ان پر کوئی الزام نہیں دھرا جا سکتا۔ مگر اس غیر جانبداری کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ترک جرمنوں کے ذلیل ہیں۔ جب جرمنوں کے ترکوں سے کروم مانگا اور ترکوں کو یہ محسوس ہوا کہ کروم کی انہیں اپنی جنگی تیاریوں کے لئے زیادہ سے زیادہ ضرورت پڑ سکتی ہے تو انہوں نے کروم دینے سے صاف انکار کر دیا۔ ایسی حالت میں جبکہ نازی فوجوں کا طوفان ترکی کی سرحدوں پر کھڑا تھا ترکوں کے اسقدر مضبوطی کیساتھ ہٹلر کی ایک خواہش کو رد کر دینے کے طرز عمل سے یہ ظاہر ہے کہ ترک اپنی غیر جانبداری کو فریقین جنگ سے منوانے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں غازی عصمت نے صاف صاف کہدیا ہے کہ ترک خون بہانا نہیں چاہتے لیکن اگر انہیں اسپر مجبور کیا گیا تو وہ ضرور خون بہائیں گے دوسروں کا بھی اور اپنا بھی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف سیاسی اعتبار سے نہیں بلکہ فوجی اعتبار سے بھی ترک ہر آفت کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں ؛

---

۴ انگریزی اخبار میں ایک عورت کا ایک عجیب و غریب خط شائع ہوا تھا۔ اس خط کو اور ایک دوسری عورت نے اس خط کا جو جواب دیا اسکو پڑھ کر ہماری مغرب زدہ ہندوستانی بہنوں کی آنکھیں کھل جائینگی۔ ہم وہ خط اور اس خط کا وہ عجیب و غریب جواب ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"میں کالج کی تعلیم یافتہ ایک گریجویٹ عورت ہوں میری عمر اسوقت بیس سال کی ہے میں بہت جلد اپنے آبائی شہر کو چھوڑ کر بغرض ملازمت ایک دوسرے شہر میں جا رہی ہوں جہاں ملازمت کے سلسلے میں مجھے مستقل اقامت اختیار کرنی ہوگی

اقوال زریں

کسی عمدہ کتاب کو جب اول ہی اول پڑھتا ہوں تو مجھے ایک نیا دوست ملنے کے برابر خوشی ہوتی ہے اور جب پڑھی ہوئی کتاب دوبارہ پڑھتا ہوں تو کسی دیرینہ دوست کے ملنے کا مزا آتا ہے۔

جبتک غذا کی تدبیر سے کام چل جائے دوا کا نام مت لو۔

چھینک آنا صحت کی علامت ہے لیکن اسکی کثرت تکلیف دہ ہے۔

ظرافت یا خوشی برمحل ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔

دنیادی شوکت ناپائیدار ہے۔

تجربہ کار پر بھروسہ اور کار آزمودہ پر اعتبار کرنا چاہیئے۔

آدمی کام سے پہچانا جاتا ہے نہ کہ باتوں سے

اپنے سے کمزوروں پر رحم کرو تاکہ تم پر نزول رحمت باری کا سبب ٹھہرے۔

جس کسی میں ادب نہیں اس میں برائیاں ہی برائیاں ہیں۔

دنیا انکی ہے جو مہرباں اور مستقل مزاج ہیں

مظلوم کا آنسو تباہی کا باعث ہوتا ہے۔

موج تبسم

ایک دوست (دوسرے دوست سے) لڑائی کے زمانہ میں اس قدر مہنگی ساڑی خریدنے کی آپکو کیا ضرورت

دوسرا دوست۔ صرف اس خوف سے کہ کہیں کہ بیوی کے دماغ کا پارہ نہ چڑھ جائے اور میرا گھر بھی میدان جنگ نہ بن جائے۔

مریض (ڈاکٹر سے) جناب والا مجھے سب سے بڑی شکایت یہ ہے کہ پسینہ نہیں آتا۔

ڈاکٹر۔ یہ مرض بہت سخت ہے اسکے لئے آپ کو پچاس روپے خرچ کرنے پڑیں گے۔

مریض (جسے پچاس روپے سنکر پسینہ آگیا) اب مجھے علاج کی ضرورت نہیں کیونکہ مجھے خودبخود پسینہ آنے لگا۔

بیوی جو کئی گھنٹے سے شوہر سے بُری طرح لڑ رہی تھی اور غریب شوہر اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اسنے بیوی سے کہا "آہستہ آہستہ لڑو"۔

بیوی۔ اس لئے کہ محلہ والے نہ سُن سکیں۔

شوہر۔ نہیں اسلیئے کہ اگر گورنمنٹ کو معلوم ہوگیا کہ تم لڑنے میں اس قدر مشاق ہو تو وہ فوراً جنگ پر تمہیں بھیجدیگی۔

خالد۔ آج ایک جیب کترے نے میری جیب کا صفایا ہی کر دیا ہوتا۔ میری بیوی نے اس نقصان سے بچالیا۔

محمود۔ کیا تمہاری بیوی نے جیب کترے کو گرفتار کرادیا؟

خالد۔ جی نہیں۔ اُنھوں نے گھر سے نکلنے سے پہلے ہی میری جیب صاف کر ڈالی تھی۔

دلچسپ معلومات

جاپانیوں کی محبوب غذا سانپ

آپکو یہ سُنکر حیرت ہوگی کہ جاپانیوں کی سب سے محبوب اور قیمتی غذا سانپ ہے۔ کوئی بڑی دعوت اس وقت تک مکمل ہی نہیں خیال کیجاتی جبتک کہ اس میں پکا ہوا سانپ موجود نہ ہو۔ جاپانی سوسائٹی میں اس عوت کو بے حد قابل فخر خیال کیا جاتا ہے جس میں کہ سانپ سے مہمانوں کی تواضع کی جائے۔

اگرچہ کیکڑا اور مینڈک بھی جاپانیوں کی نہایت پسندیدہ غذا ہے۔ لیکن سانپ کے مقابلہ میں ان غذاؤں کی کوئی حقیقت نہیں۔ جاپان میں پکے ہوئے سانپ کی قیمت عموماً سو روپیہ ہوتی ہے۔ بعض کمیاب سانپ کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے۔ غرضکہ سانپ جاپانیوں کی محبوب ترین غذا ہے۔

سانپ کے پکانے میں خاص اہتمام سے [illegible] لیا جاتا ہے اسکی ہڈیاں مچھلی کی ہڈیوں کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اور سانپ کے گوشت میں خاص ملائمت ہوتی ہے۔

عورتیں اور مرد ایک حمام میں سب ننگے!

اگر آپ کسی جاپانی حمام میں چلے جائیں تو وہاں آپکو عورتیں اور مرد سب مادرزاد برہنہ دکھائی دینگے۔ جاپان میں حمام میں نہانیکا بے حد رواج ہے لیکن وہاں مخلوط غسل کو کوئی عیب نہیں خیال کیا جاتا۔ ان حماموں میں عورتیں اور مرد بڑی بے تکلفی کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہوکر جسم پر تیل ملتے رہتے ہیں۔ اور نہاتے رہتے ہیں اور ان کو برہنگی کا احساس تک نہیں ہوتا اور عورتیں تو مردوں کے سامنے اس لاپرواہی کیساتھ برہنہ بیٹھی رہتی ہیں گویا برہنگی انکے نزدیک کوئی چیز ہی نہیں ہے۔

افسانہ

مریض

ایک نہایت دلچسپ نفسیاتی افسانہ

از جناب ممتاز مفتی

ذیل کا افسانہ جسے بجا طور پر نفسیات کا شاہکار کہا جاسکتا ہے کہ اس میں لائق فسانہ نگار نے ایک عجیب و غریب انسان کی فطرت کو بڑی خوبی کے ساتھ بے نقاب کیا ہے۔ اُمید ہے کہ یہ افسانہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں بے حد پسند کیا جائے گا۔

ڈاکٹر اپنی زندگی کا سب سے عجیب و غریب واقعہ بیان کر رہا تھا۔ ڈاکٹر نے واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ مریض کرسی پر آکر بیٹھ گیا وہ بہت افسردہ معلوم ہوتا تھا۔ اس نے اپنی شکایت کا اظہار کرتے ہوئے کہا "ڈاکٹر میرے دُکھ کا باعث میری بیوی ہے" اسکی آواز یکدم کسی اندرونی ٹھیس سے بدل گئی۔ اس نے ایک گرم آہ بھری "ہاں ہماری شادی کو چھ برس ہوچکے ہیں اور مجھے اپنی بیوی سے محبت ہے، بلکہ عشق۔ مگر اس نے کبھی حقیقی معنوں میں میری پرواہ نہیں کی۔ مجھے دیکھ کر اسکی آنکھوں میں وہ چمک نہیں رہتی بلکہ ایک غبار سا آجاتا ہے اور اس کے ہونٹوں ایک ایسی شکن پڑ جاتی ہے کہ میں یوں محسوس کرتا ہوں جیسے وہ مجھے تمسخر سے بنا رہی ہو........ چھ سال پہلے اس نے ایک آہ بھر کر کہا "اسے واقعی مجھ سے محبت تھی یا خدا جانے وہ میری نظر کا دھوکا تھا۔ خیر شاید ایسا ہی ہو۔ مگر خیال تھا کہ اُسے مجھ سے محبت ہے۔ مگر شادی کے بعد اس کی نگاہوں میں وہ بات نہ رہی۔ مثلاً میرے دوستوں کی موجودگی میں جب بھی وہ کسی سے بات کرے تو اس کی نگاہوں میں ایک لہر سی ہوتی ہے۔ اور کچھ ایسا خمار سا تڑپ سی یا روشنی سی یا خدا جانے کیا ہوتا ہے۔ اس نے ایک جھرجھری لیکر کہا "اس کی حرکت اور چال ڈھال میں کچھ ایسی بات ہوتی ہے جس سے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے وہ میرے دوستوں کو مسحور کر رہی ہو۔ یا اُبھار رہی ہو...... مگر........ جب وہ میری طرف دیکھے تو اسکی نگاہوں میں وہ چمک بجھ جاتی ہے۔ اور وہ یوں پھیکی نظروں سے دیکھتی ہے جیسے وہ دنیا بھر کی چیزوں سے اُکتا چکی ہو........

اس کی چالاکی کی یہ انتہا ہے کہ جب کبھی میں اپنے شکوک اس پر ظاہر کروں تو وہ اُلٹا بگڑتی ہے اور ایسے مظلوم انداز سے اور بھرّائی ہوئی آواز میں اپنی محبت اور ناقدری کا قصہ کہتی ہے کہ اکثر میں اُسے مظلوم اور اپنے آپ کو مجرم سمجھنا شروع کردیتا ہوں...... کئی دفعہ میں نے اس کی بات پر اعتبار کرکے اسے موقع دیا ہے۔ مگر اس کے انداز میں فرق نہیں آیا...... ڈاکٹر صاحب یقین کیجئے میری طبیعت میں کبھی کمینے شکوک پیدا ہی نہیں ہوئے اور میں نے کبھی اپنی بیوی کو پردے یا چکوں کی قید میں نہیں ڈالا۔ اس کے برعکس میں نے اُسے ہر قسم کی آزادی دے رکھی ہے۔ مگر وہ میری طبیعت کا ناجائز فائدہ حاصل کرنے سے ذرا نہیں شرماتی۔ بس میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے حقیقت معلوم ہوجائے اور مجھے دھوکے میں نہ رکھا جائے۔ ہاں..... آپ اندازہ نہیں کرسکتے کہ میں اسے کسقدر چاہتا ہوں ورنہ میں ایک دن کے لئے بھی اُسے پاس نہ رکھتا وہ بہت پیاری ہے ڈاکٹر صاحب بہت پیاری مگر آہ کاش کہ وہ پیار کرنے کے لئے یوں غیروں کو نہ چنتی۔ جمشید کے بعد نوشیر وال اور اب۔ اس نے ایک تمسخر بھری ہنسی ہنستے ہوئے کہا: "اب اس کی آنکھیں میرے دوست مسٹر منیر سے کھیلتی ہیں۔ مگر میں ضرور کھوج نکالنے میں کامیاب ہوں گا۔ میں اُسے عین موقع پر ثابت کروں گا کہ میں کمینہ نہیں ہوں اور خوانخواہ الزام نہیں تھوپتا۔ وہ لاکھ چالاک سہی۔ مگر ڈاکٹر صاحب وہ بہت چالاک ہے۔ اُس نے بے بسی سے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

پھر وہ ایک تڑپ سے کرسی سے اُٹھ بیٹھا۔ "ہاں ڈاکٹر صاحب مجھے جانا ہے۔ آج ہم نے مسٹر منیر کو چائے پر بُلایا تھا۔ مجھے نو بجے وہاں پہونچ جانا چاہیئے تھا۔ اب پونے دس ہوچکے ہیں۔ اُس نے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "دیکھئے نا۔ میں بھی کس قدر بھروسہ کرتا ہوں" اُس نے اپنے آپ سے کہا۔

"اچھا تو ڈاکٹر کیا تم نے اس کی بیوی سے ملاقات کی"؟ حمید نے خاموشی کو توڑتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں" ڈاکٹر نے کہا۔ میرا یہ انوکھا مریض اس بات پر مُصر تھا کہ میں اس کی بیوی سے ملوں اور تحلیل نفسی کے ذریعے یہ معلوم کروں کہ آیا واقعی وہ ایسی ہی پُر اسرار اور بیوفا بیوی تھی جیسا کہ اسکا خیال تھا یا نہیں۔ پہلے تو میں نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر آخر مجھے اس کی بات ماننی ہی پڑی اور حقیقت یہ ہے کہ چونکہ ان دنوں میرے پاس مریضوں کی بہت قلت تھی چونکہ میں نے ابھی پریکٹس شروع ہی کی تھی اور لوگ ابھی تحلیل نفسی کے طریقہ علاج سے واقف نہ تھے۔ بلکہ اسکے متعلق بہت سی غلط فہمیاں اور بغض ان کے دلوں میں بھرے ہوئے تھے۔ خیر ڈاکٹر نے سگار کا ایک کش لگایا۔

القصہ اس نے کسی بہانے اپنی بیوی کو میرے مطب میں بھیجنے کا فیصلہ کرلیا اور پھر جانے سے پہلے نہایت منت اور عاجزی سے کہنے لگا۔

ڈاکٹر صاحب اپنی بیوی کو یہاں بھیجنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ اس کا بیان میں اپنے کانوں سے سنوں۔ آپ کا اس میں کچھ نہیں بگڑے گا۔ مگر مجھے حقیقت سے آگاہی ہوجائے گی۔ میرے لئے یہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔ میں صرف جاننا یقین جانئے میں کوئی جھگڑا پیدا نہیں کروں گا میں خاموشی سے اس پردے کے پیچھے بیٹھا رہوں گا" اس نے پردے کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر غالباً میری ہچکچاہٹ دیکھکر وہ چلّایا۔ میری بات سُن لیجئے۔ خدارا میری بات سُن لیجئے۔ میں جانتا ہوں۔ ہاں........ ہاں میں جانتا ہوں کہ یوں چھپنے کی اجازت دینا آپ کے اُصول کے خلاف ہے مگر خدا کے لئے مجھ پر رحم کیجئے"۔ اس کا چہرہ خوف سے یا خدا جانے کسی نامعلوم لذّت یا ڈر سے بھیانک ہو رہا تھا۔

اگلے روز شام کے چار بجے میرا مریض آیا۔ اس کے چہرے پر ایک پُر کیف خمار سا چھایا ہوا تھا اور اسکی آنکھیں یوں سُرخ ہورہی تھیں، اور چُست نظر آتی تھیں جیسے وہ اپنی تخیلی دنیا سے اُبھر کر پہلی مرتبہ اس حقیقی دنیا سے آشنا ہونے کے لئے مشتاق ہوں۔

"ڈاکٹر صاحب وہ ابھی آرہی ہے" اس نے آتے ہی اضطراب سے کہا "اسکا کوئی بچہ نہیں اور اُسے ایک بچے کی بہت آرزو ہے۔ میں نے اسے آپ کا کارڈ دے کر کہا تھا کہ آپ تحلیل نفسی کے ذریعے عورتوں کا علاج کرنے کے ماہر ہیں۔ وہ ضرور آئیگی۔ وہ آہی رہی ہوگی۔ خدا کے لئے آپ اُسے اس موضوع پر ضرور پوچھئے۔ وہ ضرور سچ سچ کہہ دے گی۔ اسکی آنکھ میں عجیب سی چمک تھی۔

میں نے پردے کے پیچھے اس کے لئے ایک آرام کرسی رکھوادی۔ اور خود اسکی بیوی کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ اور سچ پوچھئے تو میں خود اس پُر اسرار عورت کو دیکھنے کے لئے بیقرار سا ہو رہا تھا۔ گو بظاہر میں اپنے آپ سے یہ شوق ملاقات چھپا رہا تھا۔ ڈاکٹر نے سگار کا ایک کش لیکر کہا۔

ساڑھے چار بجے وہ آئی۔ اور میں اسے دیکھ کر بھونچکا سا رہ گیا۔ کیونکہ وہ ایک نہایت حسین اور وجیہ عورت تھی۔ ڈاکٹر چند ساعت کے لئے خاموش ہوگیا ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ سگار کے دھوئیں میں کچھ دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھیں بہت جاذب نظر تھیں۔ ڈاکٹر نے اسی کھوئے ہوئے انداز سے بیان کرنا شروع کیا۔

ہماری حفاظت کی سخت ضرورت ہے ابا جان.... اور یہ آپ ہی پر منحصر ہے

جب خطرہ سر پر آجاتا ہے تو کوئی دور اندیش آدمی اپنی عزیز چیزوں کی حفاظت میں پس و پیش نہیں کرتا۔ لڑائی اب آپ کے عزیزوں سے قریب تر ہوتی جارہی ہے آپ کی اور ان کی خوشحالی کو آنکھیں دکھا رہی ہے۔ اور آپ کی آزادی ملکیت اور آئندہ حفاظت کو خطرے کا پیغام دے رہی ہے۔ لہذا اب وقت آگیا ہے کہ آپ امکانی قوت سے اپنے ملک کو مالی امداد پہونچائیں تاکہ وہ دشمن کے ابتدائی حملہ کا مقابلہ اچھی طرح کرنے میں کامیاب ہو۔

ہر دس روپیہ والا ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع دیتا ہے تفصیل ڈاکخانے سے معلوم ہوسکتی ہے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

ہر وہ آنہ جو آپ اس کام میں لگاتے ہیں، ہندوستان کی بری بحری اور ہوائی فوج تیار کرکے دشمن کے ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کو طاقت دیتا ہے

جرمن لڑکیوں کا اپنے وطن کیلئے فرض

لندن ۱۵ر جنوری - سٹاک ہام سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنوں نے آبادی بڑھانے کے لئے اپیل شروع کردی ہے - اپیل کرنے والوں میں ہرہٹلر چیف آف گیٹاپو بھی شامل ہیں، اس اپیل میں اُنہوں نے لکھا ہے کہ خالص جرمن نسل کی لڑکیوں کے ذمہ ایک جنگی فرض ہے - اور اس کا شادی سے کوئی تعلق نہیں - وہ فرض یہ ہے کہ وہ مورچے جانے والے کسی سپاہی کے ذریعے ایک بچے کی ماں بن جائیں - جو نوجوان لڑکی اس اعلیٰ فرض کو ادا نہیں کریگی وہ اس سپاہی کی طرح غدار ہوگی جو کہ فوج کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے - جرمن سپاہیوں کی عزت صرف اس میں نہیں ہے کہ وہ اپنے ملک کیلئے جان دیدیں - بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اپنے ملک کے لئے ایک نئی جان کا اضافہ کرجائیں - ایک اشتہار میں لکھا ہے کہ میں ۲۳ برس کا ایک سپاہی ہوں - میرا قد لمبا ہے - میں توانا ہوں - اور میری آنکھیں نیلی ہیں - اور اپنے وطن کے لئے اپنی زندگی دینے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ کسی جرمن عورت سے تعلق ہو جائے جس سے میں کوئی بچہ چھوڑ جاؤں - جو کہ جرمن عزت کا جھنڈا بلند کرنے کیلئے میرا وارث ہو۔

ایک اور اشتہار میں لکھا ہے کہ ایک جرمن لڑکی ایک سپاہی کے ذریعے ایک بچہ کی ماں بننا چاہتی ہے۔

جاپانی کیوں آگے بڑھ رہے ہیں

لندن ۱۵ر جنوری - اخبار "مانچسٹر گارڈین" اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ جاپان آگے بڑھنا اچھا سمجھتا ہے - اور چنانچہ وہ آگے بڑھ رہا ہے - اب فلپائن پر اس کا کم و بیش قبضہ ہو ہی چکا ہے اب انھوں نے ڈچ بورنیو کے دکھن میں اور سیلبیز میں اُترنا شروع کردیا جن کے درمیان پانچ سو میل کا فاصلہ ہے - تاراکان کا ٹاپو جو کہ سمندری چوکی ہے اور بورنیو میں دوسرے نمبر پر تیل کی بندرگاہ ہے - سراوک میں تیل کے چشموں پر قبضہ پہلے کی سیڑھی تھی - آخری بورنیو میں منہاسا کے مقام پر جو فوجیں اتری ہیں ان کی منزل مقصود صاف تھی - ان کو آگے بڑھنے کے لئے اور بندرگاہیں بڑھ گئی ہے جن میں سناڈو کی بندرگاہ خاص طور پر قابل ذکر ہے - ڈچ ہوائی جہازوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن اس سے کہ جاپانیوں کے تین ہوائی جہاز برباد کردئے گئے - یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانیوں کے ساتھ ہوائی جہاز لے جانے والا کوئی جہاز نہ تھا - ہمیں تعجب ہے کہ جاپانی مہم یا ان جہازوں کو جن سے فوجیں اتاری گئی ہیں تباہ کیوں نہیں کیا گیا - اس کی وجہ صاف ہے وہ یہ کہ ان کی پشت پر جاپانی بیڑہ ہے - جاپان کے جہازوں کے ایک قافلہ پر ڈورڈ کے قریب حملہ کیا گیا تھا - ان میں سے ایک جہاز برباد کردیا گیا - اس قافلہ میں ایک جنگی جہاز ۵ کروزر - ۷ مار جہاز اور ۱۲ ڈوبنی کشتیاں تھیں - اس قافلہ کی حفاظت میں جاپانی فوجیں منہاسا میں اُتریں - جاپان کا یہ قافلہ اتنا مضبوط ہے کہ پوربی ایشیا میں اتحادی بیڑہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اگر ہمارے پاس کافی ہوائی جہاز ہوں تب ہم جاپانیوں کو روک سکتے ہیں - جب تک ہم وہاں جنگی جہاز اور ہوائی جہاز نہیں بھیجیں گے جاپانی فوجوں کو برابر کامیابی حاصل ہوتی رہے گی۔

اخبار سول ملٹری گزٹ کی رائے

لاہور ۱۵ر جنوری - اینگلو انڈین اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ملایا کی لڑائی پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس لڑائی میں تعجب کی بات یہ نہیں ہے کہ جاپانی پانچ ہفتے میں اتنا زیادہ کیسے بڑھ گئے بلکہ ان کی تیاریاں دیکھتے ہوئے تعجب اس بات کا ہے کہ وہ ابھی تک سنگاپور کے جزیرہ کو ملایا سے ملانے والی خاکنائے تک کیوں نہیں پہونچے۔

لکھنؤ - ۱۶ر جنوری - سول نافرمانی کے دنوں میں پولیس نے کانگریس کمیٹیوں کے جس ریکارڈ پر قبضہ کیا تھا یو۔ پی سرکار نے صوبہ کانگریس کمیٹی کو ۹۰ فائلیں واپس کردیں لیکن ابھی ۲۰۰ سے زیادہ فائلیں پولیس کے پاس ہی ہیں۔

اسپرو
درد اور بخار کو فنا کرنے کی خدمت
ہندوستان بھر کے لئے
آپ ایک آنہ میں اچھے ہو سکتے ہیں

اسپرو کیا کرتی ہے

۲ ٹکیاں ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹ میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں
۲ ٹکیاں دانت کا درد اور درد حادہ کو فوراً بند کردیتی ہیں
۲ ٹکیاں پٹھوں کے دردوں کو فوراً دور کردیتی ہیں
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں -
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں -
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا، پاؤں کے درد یا نیورلیجیا سے نجات دلائینگی

'اسپرو' ملیریا بخار کو جلد دُور کرتی ہے
دُکھ درد میں سکون بخشتی ہے
'اسپرو' 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں
برسوں خالص اور تازہ بنی رہتی ہے
'اسپرو' دِل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے
اس کا استعمال بچے اور بوڑھے سب بے کھٹکے کرسکتے ہیں۔
قیمت:- تین ٹکیاں ایک آنہ (۱ر) تیس ٹکیاں دس آنے (۱۰ر)
سب جگہ بکتی ہے

ہر بچہ بے کھٹکے 'اسپرو' استعمال کرسکتا ہے۔

ڈسٹری بیوٹرس:- جے - ایل - مارین سن - اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ
مشن کورٹ - مشن رو ایکس ٹنشن - فون ۹۶ ، کلکتہ

اسٹرلنگ کا رشتہ ڈالر کے ساتھ

لندن ۱۶ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ واشنگٹن سے واپس آنے کے فوراً بعد مسٹر چرچل بنک آف انگلینڈ کے گورنر مسٹر نارمن سے ملیں گے اور خیال ہے کہ ملاقات کے بعد امریکہ کے سکہ ڈالر اور برطانیہ کے سکہ اسٹرلنگ کو ہم رشتہ کرنے کی بنا ڈالی جائے گی - اور جبکہ مسٹر چرچل واشنگٹن میں ہیں برطانیہ اور امریکہ کے بڑے بڑے ماہرین اقتصادیات اس بارے میں غور کررہے ہیں کہ اس وقت ڈالر اور اسٹرلنگ کو ایک ساتھ نتھی کرنا ضروری ہے۔

برما سے ہندوستان کو ڈاک

بمبئی ۱۵ر جنوری رنگون ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ برما میں رہنے والے ہندوستانی اگر ہندوستان پر اپنے عزیزوں یا دوستوں سے خط و کتابت کرنا چاہیں تو خطوط یا پوسٹ کارڈ کے ذریعہ کرسکتے ہیں ڈاک باقاعدگی کے ساتھ ہندوستان جاتی ہے لیکن تاروں میں کبھی کبھی دیر ہوجاتی ہے۔

ڈائرکٹر ——— کاردار
نے اس فلم کو بنا کر اپنے تمام مقبول عام فلموں کو مات کردیا
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
عام مقبولیت شاہکار
جمعہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے سرنوپر دوکشن کا لاجواب اور دلکش سوشل شاہکار!
ڈائرکٹر — کاردار
افسانہ — منشی پریم چند
ڈائلاگ — سید امتیاز علی تاج
سوامی
خاص اداکار
ستارا
راجکماری - رادھارانی
جے راج - یعقوب
نذیر ۔
یہ فلم ان لوگوں کو دعوت دیتا ہے جو دن بھر کے تھکے ہوئے دل و دماغ کو شام کی چند ساعتوں میں دوبارہ تازگی و شگفتگی بخشنا چاہتے ہیں!!
حیرت انگیز مناظر
نئی اسٹوری - تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے!!!

شاندار پانچواں ہفتہ
میجسٹک سنیما کانپور میں رام ہال پٹکاپور
جمعہ ۲۳ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
ایک لاجواب اور دلکش سوشل ڈرامہ
معصوم
ڈائرکٹر
حسنین کی معرکۃ الآرا تصویر
خاص اداکار
آشا کسوٹی
مظہر خاں - رمولا۔
انیس کانپوری - مہتاب

علامہ مشرقی نے حکومت کو مشروط وعدہ دیدیا

دہلی ۱۷ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ خاکساروں کے لیڈر علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی نے حکومت ہند کے مشروط اقرار کرلیا ہے اور عنقریب ہی انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ حکومت کی اجازت سے انہوں نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ اگرچہ ہر شخص کو جسمانی ورزش سے صحت بہتر بنانے کا حق حاصل ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خاکساروں کی جماعت کا فوجی پہلو جنگ کے زمانہ میں حکومت کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ اسلئے میں خاکساروں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ زمانہ جنگ کے لئے بلے اور وردیاں بالکل نہ پہنیں نہ ہی بیلچے یا کوئی اور ہتھیار لے کر چلیں اور نہ ہی کسی پبلک یا پرائیویٹ جگہ پر کسی قسم کی ڈرل یا مارچ کریں۔ جماعت کے باقی پہلوؤں مثلاً نماز خدمت خلق اور اجتماع وغیرہ کے متعلق میں منتخب خاکساروں سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ میری رہائی کے بعد مجھ سے ملیں میں اُن سے آزادانہ مشورہ کروں گا۔ اس کے بعد میں حکومت ہند کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں تفصیل سے فیصلہ کرنا چاہتا ہوں مجھے اُمید ہے کہ اس تصفیہ کے بعد حکومت باقی تمام خاکساروں کو رہا کر دے گی اور خاکساروں سے بھی مجھے یہی کہنا ہے کہ وہ اس دوران میں بالکل پرامن اور پرسکون رہیں۔

ڈیوک آف کناٹ کا انتقال

لندن ۱۶ر جنوری۔ ڈیوک آف کناٹ کا آج انتقال ہوگیا۔ کچھ دنوں سے ان کی صحت خراب تھی۔ مرحوم ملکہ وکٹوریہ کے آخری لڑکے تھے ڈیوک آف کناٹ سپاہی شہزادہ کے نام سے مشہور تھا۔ یکم مئی ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوا۔ ان کو فوجی کام میں بہت دلچسپی تھی۔ مصر اور ہندوستان کی فوج میں بھی انہوں نے اپنی زندگی کا کچھ حصہ گذارا۔ پانچ سال تک کینیڈا کے گورنر رہے۔ ہندوستان میں ۱۹۱۹ء کے نئے آئین کا نفاذ انہوں نے ہی کیا تھا۔ اس وقت ہندوستان میں تحریک ترک موالات چل رہی تھی۔ اور انہوں نے عوام اور حکومت دونوں سے اپیل کی تھی کہ ایک دوسرے کی غلطیوں کو بھول جائیں اور معاف کردیں۔

پانچ جاپانی جہاز ڈوب گئے

واشنگٹن ۱۷ر جنوری سمندری محکمہ کا بیان ہے کہ امریکہ کے ایشیائی بیڑے نے جاپان کے فوج لے جانے والے تین جہاز اور مال لے جانیوالے دو بڑے جہاز ڈبو دیئے ہیں۔

امریکن کانفرنس میں رزولیوشن

ریوڈی جنیرو۔ ۱۶ر جنوری۔ پان امریکن کانفرنس میں کولمبیا کی طرف سے کولمبا۔ میکسیکو اور ونزویلا کے نام پر ایک رزولیوشن پیش کیا گیا ہے جس کے ذریعہ محوری طاقتوں سے تعلقات توڑنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اس کانفرنس میں اکیس ریپبلک شامل ہیں جن میں دس ریاستیں لڑائی میں شامل ہیں۔

برطانی جہاز ڈوب گیا

لندن ۱۷ر جنوری۔ برطانی جہاز "لیڈی شیول" واپس نہیں آیا۔ خیال ہے کہ ڈوب گیا ہے۔

دیاسلائی کا کارخانہ

دھولپور۔ بذریعہ ڈاک۔ رانا آف دھولپور کی زیر سرپرستی ۱۰ لاکھ کے سرمایہ سے ماچس (دیا سلائی) اور جنرل ملس کھولا جا رہا ہے۔

اتحادیوں کی فتح لازمی ہے

کلکتہ۔ ۱۴ر جنوری فرانسیسی ہندوستان کے گورنر اور ہندوستان میں جنرل ڈی گال کے نمائندہ ہز ایکسیلنسی فرقہ کے ایک افسر مون سرآر دکر نے مندرجہ ذیل تقریر کی۔

مغلوب ذہنیت سے اپنے آپ کو بچانے کا طریقہ یہ ہے کہ پھیلتی ہوئی مبالغہ آمیز بری خبروں کو نظرانداز کرکے دشمن کے شدید حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کرلی جائے۔ اور حملوں کی روک تھام صبر کے ساتھ کی جائے۔ تاکہ ایسے موقع پر ہم بھی زبردست اور محفوظ فوجوں سے جوابی حملے کرسکیں۔ فرانس جیسی حملہ زدہ اور فریب خوردہ قوموں کو جن کی حفاظت غیر ملکوں کی طرف سے کیجا رہی ہے۔ شکست پسندی۔ دشمن کے پروپیگنڈا اور پانچویں کالم کی تحریکوں سے دوسری اقوام کی بہ نسبت کہیں زیادہ لڑنا چاہیے۔ ہر قسم کے اختلافات کو نظرانداز کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ایم دکر نے شکست پسندی کے موضوع پر ایم کلی میں میسو کے الفاظ دہرائے اور کہا کہ آزاد فرانس نے ان کا بنایا ہوا راستہ یعنی آخر تک ہر طرح سے لڑتے رہنا اختیار کر لیا ہے۔ اسلئے کہ آزادی کا لطف حاصل کرنے سے پیشتر بھی ہمیں دوبارہ جنگ میں شامل ہو کر اور غالباً ملک کو پہلے سے فتح کرکے جرمنوں کو ان کی سرحدوں میں بھگا دینا چاہیئے بلکہ اس سے بھی زیادہ انہیں اُن کے ملک میں کچل ڈالنا چاہیے۔

میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری اور ہمارے اتحادیوں کی فتح لازمی ہے۔ لیکن اسے حاصل کرنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے جنگ کے کام میں آگے بڑھ کر دشمن۔ اس کے ساتھیوں اور مغلوب ذہنیت کا بھی مقابلہ کرنا ضروری ہے۔

پروفیسر ایڈورڈ تھومپسن کا خط

لندن ۱۵ر جنوری ڈیلی ہیرالڈ میں پروفیسر ایڈورڈ تھومپسن کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ پنڈت جی مجھ سے پوچھتے ہیں کہ برطانی حکومت کے رویہ کا لحاظ کئے بغیر ہندوستان آگے کس طرح بڑھ سکتا ہے۔ میں جواب دینے کی کوشش کر رہا ہوں۔

ہندوستان کی آزادی ان کے رہنماؤں کے ہاتھوں میں ہے اور یہ اس وقت بھی رہے گی جبکہ کانگریس موجودہ آدھار پر تعاون بھی کرلے۔ حکومت یہ نہیں کرسکتی کہ پھر ہندوستان کو واک آؤٹ کا موقع دیا جائے۔ لیکن کانگریس اس سے بہتر کرسکتی ہے۔ کوریا اور سن چو کو سے لے کر مغربی یورپ تک کے غلام باشندوں کی خاطر آزادی چاہنے کے لئے کانگریس ایسی شرطیں پیش کرسکتی ہے جن کے ماتحت وہ تعاون کرنے کے واسطے تیار رہے۔ اور جنہیں حکومت بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ سر تیج بہادر سپرو اور ان کے ساتھی اس قسم کی شرطیں بیان کرچکے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے مسلمان بھی اس قسم کی شرطوں کی تائید کرنے کے لئے رضامند ہیں۔ اور مسلمانوں کو کرمفرمانہ رعایتیں دیگر جو کہ کانگریس دے سکتی تھی۔ کانگریس لیڈروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو متحدہ ہندوستان کے ناقابل تردید رہنما بنالیں۔

نئے کمانڈر انچیف کا تقرر

نئی دہلی ۱۶ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ جنرل سر ایلن ہلچنگ ہارٹلے کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے ہیں۔

آج کے نوجوان کل کی دنیا پر حکومت کرینگے

حیدرآباد دکن ۱۵ر جنوری۔ کل کی دنیا پر آج کے نوجوان حکومت کریں گے۔ اور آج انہوں نے کلاسوں اور کھیل کے میدانوں میں اپنی حیثیت ثابت کی ہے اس سے اچھی طرح اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ اس بردست بار کو اٹھانے کیلئے کس حد تک اہل ثابت ہوں گے۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو نواب صاحب چھتاری وزیراعظم حیدرآباد نے آج شام کو نظام کالج میں کھیلوں اور انعامات کے تقسیم کے جلسے کی صدارت کرتے ہوئے فرمائے۔ نواب صاحب نے مزید کہا کہ ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ جنگ سے تعلیم یا اس قسم کی دوسری قومی تعمیر کے کاموں میں کوئی رکاوٹ پڑے اور حضور نظام اور اس حکومت کی پالیسی سے یہ ثابت ہوگیا ہے۔ کہ ایک طرف تو اس نے کوشش جنگ میں پوری پوری مدد دی اور دوسری طرف حکومت کی بنیادی اور ترقی پسندانہ ضرورتوں کی طرف بھی توجہ کم نہیں کیگئی۔ نواب صاحب چھتاری نے پانچسو روپیہ کا عطیہ دیا۔

ماسکو میں برطانیہ کا نیا سفیر

لندن ۱۶ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سر آرچیبالڈ کلارک کیر موجودہ برطانی سفیر مقیم چین سر اسٹیفورڈ کرپس کی جگہ روس میں برطانیہ کے سفیر مقرر کئے گئے ہیں۔

واردھا اسکیم جولاہوں کی اسکیم ہے

لاہور ۱۶ر جنوری۔ میاں عبدالحئی وزیر تعلیم پنجاب نے آج صبح لاہور کے قریب موڈل ٹاؤن میں پنچایت افسروں کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ پنجاب کی نصابی کمیٹی نے جو تعلیمی اسکیم پیش کی ہے وہ واردھا اسکیم سے کہیں زیادہ اچھی ہے۔ آپ نے کہا کہ واردھا اسکیم کا مقصد تو صرف اس قدر ہے کہ جولاہوں کی ایک قوم پیدا کردی جائے۔ میاں عبدالحئی نے اعلان کیا کہ صوبہ میں فرقہ وارانہ اتحاد کو تقویت پہونچانے کیلئے نصاب کی تاریخی کتابوں پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔

نیویارک۔ ۱۵ر جنوری۔ نیویارک کے اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ امریکہ کے اٹلانٹک ساحل کے قریب آبدوز کشتیاں دیکھی گئی ہیں اور امریکہ کے تیل لے جانے والے ایک جہاز پر تارپیڈو سے حملہ کیا گیا۔

به اجلاس جناب پنڈت کشن نرائن صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بمقام تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۸/۲۶۲

بعدالت پنڈت کشن نرائن صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

پنڈت بشمبھر ناتھ — مدعی

بنام عبداللہ — مدعاعلیہ

بنام عبداللہ پسر دھول طائف ساکن سرگاؤں بزرگ ڈیراپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہٰذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوئیے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

سراوک کا راجہ آسٹریلیا میں

پورٹ ڈارون ۱۴ر جنوری۔ سراوک کے بادشاہ سر چارلس بروک سراوک واپس جانے کے لئے آسٹریلیا سے روانہ ہوئے مگر راستہ میں سنا کہ سراوک پر تو جاپانیوں نے قبضہ کرلیا ہے۔ چنانچہ ان کو پھر آسٹریلیا واپس جانا پڑا۔ ان کی بیوی نیویارک میں ہے۔

دو ہوائی جہاز گر گئے

پشاور ۱۶ر جنوری پشاور کے ہوائی اڈہ میں ایک ہوائی جہاز ٹوٹ کر گر گیا جبکہ وہ نیچے آرہا تھا۔ کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایک اور ہوائی جہاز گر گیا لیکن کوئی آدمی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشنی
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

"کیا تم نے آج صبح میکلین سے دانت صاف کیئے تھے؟"
"اخاہ! بیشک تم نے صحیح سبق سیکھا ہے"
اس ننھی بچی سے سبق حاصل کیجیئے۔ "میکلین کا پراکسائڈ ٹوتھ پیسٹ" آپ کے دانتوں کو سفید براق اور مسوڑھوں کو مضبوط تندرست بناویگا اور منھ میں تازگی وصفائی پیدا کردیگا۔ یہ ٹوتھ پیسٹ رات کو اور صبح استعمال کرنے کے لئے آپ کے قابل ہے۔
MACLEANS PEROXIDE TOOTH PASTE
تمام دوافروش اور اسٹور فروخت کرتے ہیں۔

موتی محل ٹاکیز کانپور میں
شاندار پانچواں ہفتہ
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۲۳ر جنوری ۱۹۴۲ء سے
شادی
رنجیت فلم کمپنی کا دلکش ڈرامہ
خاص اداکار
مادھوری۔ خورشید۔ موتی لال۔ ڈکشٹ۔ غوری

گولڈن ٹاکیز کانپور میں
شاندار — انتیسواں — ہفتہ
پنچولی آرٹ پکچرز کا سنسنی خیز ڈرامہ
خزانچی
خاص اداکار
رمولا
منورما
اسمٰعیل
درگا کھوٹے
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۲۳ر جنوری ۱۹۴۲ء سے

(افسانہ بقیہ صفحہ ۴)

اور اس کے ہلکے سرخ سے تپلے تپلے ہونٹ جس کے درمیان ایک ایسا خلا سا تھا جیسے کوئی کلی جو ابھی کھلنے لگی ہو۔ انھیں دیکھکر یہ محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کچھ کہہ رہی ہو یا کہنا چاہتی ہو۔ اس کے علاوہ دلہن کے ناک اور گالوں پر ایک ایسی سرخی سی تھی جیسے وہ مسلسل جھینپ رہی یا شرما رہی ہو اور اسکی ہر حرکت شرمیلی تھی۔

وہ بیٹھ گئی۔

"فرمایئے" میں نے اپنی ضمیر پر بوجھ سا محسوس کرتے ہوئے اور پردے کی طرف نہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

میرے خاوند نے مجھے آپ کا پتہ دیا تھا۔ اس نے شرم سے لال ہوکر کہا اور آنکھیں جھکالیں۔ چھ سال شادی کو ہورہے ہیں مگر ہمارا کوئی بچہ نہیں۔

ڈاکٹر نے سگار کی راکھ جھاڑ کر ایک گہرا سانس لیا "ہاں تو کوئی بیس منٹ میں اس سے ادھر ادھر کی بے معنی باتیں کرتا رہا۔ ایسے سوال کرتا رہا جو عام ڈاکٹر کیا کرتے ہیں۔ آخر میں جرات کرکے اسے مطلوبہ موضوع پر لے آیا۔

"ہاں بیگم اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے اور آپ کے خاوند کے تعلقات کیسے ہیں۔" میں نے ہمت کرکے پوچھا۔

جواب میں کچھ دیر کے لئے اس کی آنکھوں کو کچھ ایسی جنبش ہوئی جیسے وہ ڈوب رہی ہوں اور میں نے محسوس کیا جیسے ان آنکھوں میں بلا کی گہرائیاں تھیں اور اس نے ایک موہوم سی آہ بھری۔

ہمارے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں" اس نے میز حسرت بھری نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

آپ گھبرایئے نہیں بیگم" میں نے اسے یقین دلانے کی غرض سے کہا۔ آپ جب تک پوری آزادی سے دل کی بات نہیں کہیں گی جب تک ہم ملکر اس بات کا کھوج نہیں لگا سکیں گے۔ یعنی میرا مطلب ہے کہ آپ کی آرزو پوری نہ ہوسکے گی۔ آپ بالکل بے فکر رہیے۔ میں نے پردے کی طرف نہ دیکھنے کی شدید کوشش کرتے ہوئے کہا آپ کا راز ہمیشہ راز رہے گا۔ آپ بالکل ص

پاؤں کا گٹھیا دور ہوگیا

ناکارہ ہوگیا تھا مگر اب ٹینس کھیلنے لگ گیا

ایک نوجوان کی کہانی سنئے جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوئی کھیل کھیلنے کی امیدیں بالکل ترک کردی تھی اس نے بیان کیا ہے کہ کس طرح اس نے ایک دوائی کے بعد دوسری دوائی استعمال کی اور آخرکار ایک اور شفا پائے ہوئے مریض کی فرمائش پر اسے اس دوا سے صحت ہوئی:۔

دوسال ہوئے میرے پاؤں میں درد شروع ہوا جو بڑھتا ہی چلا گیا۔ دنیا کی ہر دوا میں نے استعمال کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا ایک روز شام کو میں کسی دوسرے علاج کے متعلق سوچ رہا تھا کہ ایک دوسرے مریض نے مجھے کروشین سالٹ" استعمال کرنے کے لئے کہا۔ یہ کوئی ایکسال کی بات ہے۔ افاقہ اتفاقیہ نہیں تھا بلکہ درد اور ورم آہستہ آہستہ دور ہوتے گئے اور چھ ماہ کے عرصہ میں میں اپنے دوستوں کیساتھ سیر کو جانے لگا جس سے انہیں بڑی حیرت ہوئی۔ اس سال میں ٹینس بھی خوب کھیلتا رہا جسکے کھیلنے کی امیدیں بالکل جاتی رہی تھیں۔ گٹھیا کا شدید دورہ اور ورم جسم میں تیزابی مادہ جمع ہوجانے سے ہوتے ہیں کروشین سالٹ بہت جلدی ہی اس تیزابی مادہ کے تمام ذرات تک کو آپ کے جسم سے نکال دیتا ہے (سی۔ڈبلی)

جو درحقیقت تمام تکلیفوں کی جڑ ہیں یہ ان تمام ذرات کو بھی جو جسم میں حل ہوچکے ہیں اچھی طرح دھوکر باہر نکال دیتا ہے۔

NO 34

کانپور میونسپلٹی نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ ۱۰ر فروری ۱۹۴۱ء کے گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبری No 179/XI-138 H کے ماتحت منظور شدہ جانوروں اور گاڑیوں پر ٹیکس کی تشخیص اور وصولی کے شڈیول میں مندرجہ ذیل ترمیمات کرنا کانپور میونسپل بورڈ تجویز کرتا ہے۔

جو کوئی اعتراض ایگزیکٹو افیسر کو اس نوٹس کے مشتہری کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر وصول ہوگا اس پر بورڈ غور کرے گا۔

اضافہ کا مسودہ

"میونسپل حدود کے اندر پرائیویٹ یا کرایہ کے لئے رکھی ہوئی ہر ایک سائیکل پر لگانے کے لئے دھات کی بنی ہوئی نمبر پلیٹ سپلائی کرنے کے لئے ایک روپیہ (-/1 Rs) سائیکل کی فیس سالانہ یا سال کے کسی حصہ کے لئے وصول کی جائے گی جو ہر سال ۳۰ر اپریل تک دوبارہ جاری ہوگا۔"

محمد [illegible] اللہ (ایل۔ایل۔بی)
ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور

۱۳ر جنوری ۱۹۴۲ء

جاپان روس پر حملہ کریگا

ٹوکیو۔ ۲۲ر جنوری دومائی نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ روسی سفیر موسیو کانسٹینٹن اسمتن سیچر کو ماسکو جارہے ہیں وہ اپنی حکومت کو مختلف معاملوں کی اطلاع دیں گے اور اپنی صحت بحال کریں گے۔ جاپان سے روسی سفیر کے جانے کی خبر کو اتحادی حلقوں میں بڑی اہمیت دی جارہی ہے خاصکر اس وجہ سے کہ جاپان کے بڑے وزیر جنرل ٹوجو نے جاپانی پارلیمنٹ میں جو تقریر کی ہے۔ اس میں روس سے جاپان کے تعلقات کا ذکر نہیں آیا۔ ممکن ہے کہ جنرل ٹوجو نے روس کا ذکر اس وجہ سے نہ کیا ہو کہ روس اور جاپان کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جنرل ٹوجو نے کچھ ناخوشگوار امکانات کی وجہ سے روس کا ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا ہو۔

روس اور جاپان کے تعلقات کے بارے میں جرمنی کے ایک فوجی اخبار کا تبصرہ بہت معنی خیز ہے۔ یہ اخبار لکھتا ہے کہ جرمنی اٹلی اور جاپان کا نیا فوجی سمجھوتہ روس کے خلاف ہے۔ اخبار مذکور نے روس پر زور دیا ہے کہ اس سے پہلے کہ جاپان اور جرمنی مل کر اس پر حملہ کریں اسے جاپان پر حملہ کردینا چاہیے۔

جانہسبرگ۔ ۲۱ر جنوری منگلوار کو جانہسبرگ کے آس پاس تقریباً تین سو پولیسین گرفتار کرلئے گئے ان

حکومت کے خلاف عدم اعتماد

(لندن ۲۲ر جنوری) پورب میں خاصکر ملایا میں اتحادیوں کی کمزوری پر برطانیہ کے پارلیمنٹری حلقوں میں بڑی تشویش ظاہر کی جارہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں حکومت کے رویہ پر بے اطمینانی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اگرچہ مسٹر چرچل کی جنگی لیڈرشپ کے خلاف جذبہ نمایاں نہیں اور اور نہ انکا نعم البدل کسی کی نگاہ میں ہے پھر بھی حکومت کی پوربی پالیسی سے بے اطمینانی اور ناراضگی اتنی شدید ہے کہ بعض جوشیلے حلقوں میں مسٹر چرچل کی حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا چرچا ہورہا ہے۔

سنجیدہ پارلیمنٹری حلقوں میں یہ بات پسند نہیں کی جارہی ہے کہ مسٹر چرچل پیسفک کے حالات پر بحث کے نتیجہ کو اپنی حکومت پر اعتماد یا عدم اعتماد کی کسوٹی بنا رہے ہیں۔ یوں تو ایسے لوگ بہت ہیں جو حکومت کی پوربی پالیسی پر بڑی نکتہ چینی کرنا چاہتے ہیں۔ مگر مسٹر چرچل کی حکومت کو بدلنا نہیں چاہتے۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ اسمیں تبدیلیاں چاہتے ہوں۔ تبدیلیوں کے حق میں رائے مضبوط ہوتی جارہی ہے۔ پریس کے تبصروں سے بھی اس کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔

پھر نقصان پہونچانیوالی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام ہے

صونہ گھبرایئے۔

کوئی خاص بات تو نہیں۔ البتہ ان کا مزاج شکی ہے اور وہ کسی نہ کسی طرح شک کی صورت پیدا کرلیتے ہیں۔ اس نے اپنی انگلیوں سے "ہیر ریٹ" گھماتے ہوئے جوابدیا۔ وہ اپنے خیالی شک کی وجہ سے ہی دیوانوں کی طرح پریشان رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں بہت دکھی سی رہتی ہوں۔

اور میری حیرانی کی بات یہ ہے کہ اول تو وہ مجھے اپنے دوستوں اور عزیزوں سے ملنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اگر میں اُن سے خندہ پیشانی سے ملوں تو الٹا مجھ سے بگڑتے ہیں۔ اور اگر ملوں تو بعد میں میری چھوٹی چھوٹی حرکتوں اور باتوں کو توڑ توڑ کر کیا سے کیا سمجھ لیتے ہیں اور مجھ پر الزام دیتے ہیں

مثلاً کل ہی کی بات ہے کہ انہوں نے میرے پرزور انکار کے باوجود اپنے ایک دوست مسٹر منیر کو چائے پر بلایا اور خود ۸ بجے کے بجائے دس بجے آئے۔ اسی طرح وہ مجھے اکثر پریشان کرتے ہیں یا جب کبھی ان کا کوئی دوست آجائے تو عین ہی وقت انہیں کوئی بھولا بسرا کام یاد آجاتا ہے۔ اور وہ ہمیں چھوڑ کر ادھر ادھر چلے جاتے ہیں اور پھر اس نے شرم سے یا خدا جانے غصہ سے لال ہوکر کہا۔۔۔ پھر وہ پردوں کے پیچھے چھپ چھپ کر ہمیں دیکھتے ہیں۔

جب میں نے یہ سنا تو میری نگاہ بے اختیار پردے کی طرف اٹھ گئی اور میں نے یوں محسوس کیا جیسے پہلی مرتبہ

زندگی کے بھید کو عریاں دیکھا ہو جیسے خوشی اور غم کا راز میں نے پالیا ہو جیسے زندگی کو میں نے پہلی مرتبہ دیکھا ہو۔ اور خدا جانے کتنی دیر میں یوں بھونچکا سا بیٹھا رہا۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ وہ بیگم میری طرف حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔

مجھے حیران دیکھکر اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔ اور تو کوئی بات نہیں۔ میں نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"ہاں معاف کرنا" میں نے اپنے آپ کو سنبھال کر کہا "میں سب بات سمجھ گیا ہوں میں آپ کو اپنی تشخیص کل لکھکر بھیجدوں گا۔

ایک منٹ کی اجازت دیجئے۔ کہکر میں اٹھ بیٹھا اور کسی بہانے پردے کے پیچھے چلا گیا۔ اور صاحبان میں نے کیا دیکھا۔۔۔۔ ڈاکٹر خاموش ہوگیا۔

آرام کرسی میں پڑا میرا مریض گہری نیند سو رہا تھا۔ اس کے کوٹ کے بٹن کھلے تھے اور قمیض کا گلا ڈھیلا تھا اور انتہائی خوشی پاکر کرب کے بعد جو تھکن سی ہو جاتی ہے وہ اس کے چہرے پر عیاں تھی۔ یعنی یوں سمجھ لیجئے جیسے کوئی بچہ کسی کھلونے کے لئے رو رو کر اپنے آپ کو بے حال کرلے اور پھر جب اسے کھلونہ مل جائے تو وہ سسکیاں بھرتا ہوا اطمینان سے سوجاتا ہے۔ مگر نیند میں بھی اس کے ہونٹوں پر ایک سسکی تیر رہتی ہے۔ کرب بھری یا انتہائے خوشی بھری سسکی اور اس کے ہونٹ یوں ہل رہے تھے جیسے وہ کہہ رہا ہو زندگی کا بھید۔۔۔ صحیح اس نے زندگی کا بھید معلوم کرلیا تھا۔

جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے
اسپیشل نوٹس
مسافر گاڑیوں کی تعداد میں کمی

اس اخبار میں شایع ہونیوالے مذکورۂ بالا سلسلہ میں اس ریلوے کے حال کے نوٹس کے متعلق پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ یکم فروری ۱۹۴۲ء سے مندرجہ ذیل گاڑیوں کی آمد و رفت بند کیجاتی ہے:۔

نمبر ۲۷ ڈاؤن اور ۲۸ اپ الہ آباد اکسپریس منماڑ اور الہ آباد کے درمیان
نمبر ۲۹ ڈاؤن اور ۳۰ اپ ناگپور اکسپریس بھوساول اور ناگپور کے درمیان
نمبر ۱۴۷ ڈاؤن اور ۱۴۸ اپ اٹارسی پسنجر اٹارسی اور ناگپور کے درمیان
نمبر ۴۲۳ ڈاؤن اور ۴۲۴ اپ مکسڈ ٹرین واردھا اور بلہارشاہ کے درمیان
نمبر ۶۷ ڈاؤن اور ۶۸ اپ متھرا پسنجر گوالیار اور متھرا جنکشن کے درمیان
نمبر ۵۲۳ ڈاؤن اور ۵۲۴ اپ کٹنی مکسڈ جبلپور اور کٹنی کے درمیان

اسی تاریخ سے

(اے) نمبر ۲۷ ڈاؤن اور ۲۸ اپ گاڑیاں صرف بمبئی اور منماڑ کے درمیان مندرجہ ذیل اوقات پر چلیں گی اور ان کا نام منماڑ اکسپریس ہوگا۔

نمبر ۲۷ ڈاؤن
۷ بجے روانگی بمبئی وکٹوریہ ٹرمنس سے
۱۲ بجکر ۳۰ منٹ پر آمد۔ منماڑ سے

نمبر ۲۸ اپ
آمد ۲۰ بجکر ۲۵ منٹ پر
روانگی ۱۴ بجکر ۳۴ منٹ پر

(بی) نمبر ۵۵۵ ڈاؤن کٹنی پسنجر اور نمبر ۵۵۶ اپ بنیا پسنجر تبدیل کی جائیگی اور مندرجہ ذیل اوقات سے جبلپور اور کٹنی کے درمیان چلنے کے لئے بڑھائی جائیں گی:۔

نمبر ۵۵۵ ڈاؤن	گھنٹہ	منٹ	نمبر ۵۵۶ اپ	گھنٹہ	منٹ
بنیا روانگی	۲۱	۴۵	جبلپور روانگی	۱۷	۵۵
کٹنی آمد	۴	۵۵	کٹنی آمد	۲۰	۱۲
" روانگی	۶	×	" روانگی	۲۱	۱۵
جبلپور آمد	۸	۱۰	بنیا آمد	۴	۱۵

(سی) مندرجہ ذیل گاڑیوں کے اوقات مندرجہ ذیل کے مطابق ترمیم کئے جاوینگے:۔

نمبر ۱۵۳ ڈاؤن ناگپور پسنجر	موجودہ وقت گھنٹہ	موجودہ وقت منٹ	ترمیم شدہ وقت گھنٹہ	ترمیم شدہ وقت منٹ
بھوساول روانگی	۱۱	۱۰	۹	۱۵
ناگپور آمد	۲۰	۵۰	۱۹	×
نمبر ۴۰۳ ڈاؤن الہ آباد پسنجر				
اٹارسی روانگی	۱۵	۴۰	۱۶	۱۵
الہ آباد آمد	۵	۷	۷	۵۳

فروری مارچ ۱۹۴۲ء کے دو آنہ (-/2 As) کے ٹائم ٹیبل کے نئے اڈیشن میں پوری تفصیل ملیگی جو اسٹیشنوں اور بک اسٹالوں میں یکم فروری ۱۹۴۲ء سے اس ریلوے کے اسٹیشنوں اور بک اسٹالوں پر فروخت کیا جائے گا۔

آسٹریلیا پر حملہ کا فوری خطرہ

لندن۔ ۲۲ر جنوری۔ پوربی ایشیا سے آنیوالی تازہ خبروں سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اب آسٹریلیا کی باری آگئی ہے ریبوڈن سے آسٹریلیا کے ہوائی وزیر ڈریک نوڈ نے اعلان کیا ہے کہ یہ غیر توقع نہیں ہے کہ آج جاپان نیوگنی پر چڑھائی کرے اور وہاں جاپانی فوجیں اتر جائیں۔ نیوگنی پر قبضہ کرنے کے بعد جاپان آسٹریلیا پر آسانی سے چڑھائی کرسکے گا۔ جاپان کے بہت سے جنگی جہاز ہوائی جہازوں کو لیجانیوالے جہاز اور ہوائی جہاز قریب کے سمندروں میں بسمارک کے ٹاپوؤں کے پاس دیکھے گئے۔ ان کے ساتھ ساحلی توپیں بھی ہیں ان کی مدد سے جاپان حملہ کرے گا۔ آسٹریلیا کو حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے نیوگنی کے ہوائی اڈہ ربال پر زور کا حملہ کیا

رنگون کے تازہ ترین کمیونک میں تبلایا گیا ہے کہ جاپانی فوجیں اسوقت مولمین سے ۵۴ میل کے فاصلہ پر پہونچ گئی ہیں۔ اسوقت کاؤکاریک میں جاپانی فوجوں سے مقابلہ کیا جارہا ہے۔ یہ شہر مولمین سے ۵۴ میل پورب میں ہے۔ جاپانی فوجیں مولمین کی طرف بڑھنے کی کوشش کررہی ہیں۔

ملایا کے متعلق سنگاپور سے رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے یہ تازہ خبر دی ہے کہ یہاں یہ عام طور پر تسلیم کیا جارہا ہے کہ جاپانی ہائی کمانڈ ملکا کی ندی اور پچھمی ساحل پر باٹوپاٹ تک علاقہ پر کنٹرول کا بڑی ہوشیاری سے استعمال کررہا ہے۔ یہ جگہ سنگاپور سے صرف ۶۰ میل دکھن پچھم میں ہے۔ یہ تسلیم کیا جارہا ہے کہ اس ساحل پر جو جاپانی فوجیں اتر رہی ہیں وہ گو تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں لیکن وہ برطانی فوجوں کے لئے ایک خطرہ بن رہی ہیں یہ غیر متوقع نہیں ہے

کہ برطانی ہائی کمانڈ جلد ہی اس بات کا انتظام کر[illegible] اتر اور اتر پورب میں برطانی فوجوں کا سلسلہ رسل و رسائل خطرہ میں نہ پڑنے پائے۔ سنگاپور پر جاپانی جہاز زور کے حملے کررہے ہیں۔ کل جوہور کے اتر پچھم [illegible] گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔

صدر انونو سے برطانی سفیر کی ملا[قات]

لندن ۲۲ر جنوری۔ انقرہ کی خبر ہے کہ منگل کو برط[انی] سفیر نے ترکی کے صدر انونو سے دو گھنٹہ تک بات چ[یت] کی ترکی کے بدیشی وزیر بھی بات چیت کیوقت موجود [تھے] یہ امر قابل ذکر ہے کہ روسی مورچہ پر اور دکھن پور[ب] یورپ میں جرمن فوج کی سرگرمی بڑھ گئی ہے۔ برط[انیہ] کے بدیشی وزیر مسٹر ایڈن اسی طرف اشارہ کرچکے [ہیں] معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کا یہ کولیشن بھرہ جائے گ[ا]

سیلبز پر جاپانیوں کا قبضہ

بٹاویا۔ ۲۱ر جنوری۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کے ایک سرک[اری] بیان میں بتلایا گیا ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہو[ا] کہ سیلبز کے اتر والی علاقہ میں منہاسا کے تمام [illegible] برطانیوں نے قبضہ کرلیا ہے۔

مزید چینی فوج برما میں

چنکنگ۔ ۲۱ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ مزید [چینی] فوج برما سڑک کے راستہ برما پہونچ گئی ہے۔ [illegible] نے اپنے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتلا[یا] کہ کس جگہ مورچے لگائے گئے ہیں۔ اس علاقہ میں [illegible] اور چینی ہوائی جہاز گشت لگا رہے ہیں۔ اور اس [illegible] ہیں کہ کب کوئی جاپانی جہاز نظر آئے اور ہم مقابلہ کر[یں] سنگاپور۔ ۲۰ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ جنیقدی کے [illegible] سماترا میں بھی اتحادیوں نے ہوائی اڈہ بنانے شروع کر[دیے]

پورب اور پچھم میں مورچے ٹوٹنے پر ہندوستان کا کیا حشر ہوگا

ہندوستان کے بچاؤ کا سوال

سرکاری اعلان میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایران اور عراق لڑنے والے ہندوستانی اور برطانی فوجوں کی کمان وسط مشرق کے کمانڈرانچیف سر آکن لک کے سپرد کردی گئی ہے۔ ابھی تک عراق اور ایران میں ہندوستانی اور برطانوی فوجیں ہندوستانی کمانڈر کے ماتحت تھیں۔ اس تبدیلی کے متعلق سرکاری اعلان میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت فوجی نقطۂ نگاہ سے یہ تبدیلی نہایت اہم و ضروری تھی۔ اور ابھی چند روز ہی ہوئے کہ ہندوستان کے کمانڈرانچیف جنرل ویول نے بحرالکاہل میں مختلف جزیروں۔ برما۔ ملایا کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔ ان سب تبدیلیوں کے بعد حالت یہ ہوگئی ہے کہ ہندوستان کی حفاظت ہندوستان سے کافی دور برما ملایا اور ایران عراق میں ہی ہوگی۔ اور آنے والی لڑائی کے فیصلے انہی میدانوں میں ہوں گے۔ ہندوستان کو صرف سامان اور آدمی مہیا کرنے کیلئے ایک بڑا بھاری مرکز بنایا جائے گا اور ہندوستان نیا کمانڈر انچیف بنایا جائیگا اس کی ذمہ داریاں مقابلۃً کم ہوجائیں گی۔ اور یہ تبدیلیاں اسی لئے کی گئی ہیں کہ ہندوستان کی سرحدوں کا مشرق و مغرب سے بچاؤ کرکے ان دور دراز ملکوں میں لڑنے والے سپاہیوں کو ہر قسم کی مدد پہنچتی رہے۔ اور وہ انتظام صرف ہندوستان ہی میں ہوسکتا ہے۔ اس وقت جو فوجیں ہندوستان سے باہر برما۔ ایران و عراق پہونچ چکی ہیں ان پر ہندوستان کی حکومت کا کنٹرول نہیں رہیگا۔ اور ان کو ہندوستان واپس لانے میں بھی ہماری حکومت کا کوئی ہاتھ نہیں ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ لیبیا کی شکست کے بعد شاید ہٹلر کاکیشیا کے تیل پر قبضہ کرنے کیلئے ترکی کے راستے ادھر بڑھنے کی کوشش کرے اور اس حالت میں یہ ضروری ہوگا کہ جنرل آکن لک جیسے تجربہ کار کمانڈر انچیف ایران و عراق میں ان سے ٹکر لینے کیلئے تیار ہیں۔ ہمیں ہندوستان کی چہار دیواری میں مقیم فوجی حالت کا کچھ اندازہ نہیں لیکن جس طرح سے ہماری فوجیں اِدھر اُدھر برما اور ایران بھیجی جارہی ہیں۔ یہ ہمارے سامنے ایک بہت اہم سوال پیش کرتا ہے۔ جس کے متعلق ملک میں شاید بہت کم لوگوں نے سوچا ہوگا۔

یہ تو ہم مان لیتے ہیں کہ اگر ہندوستان کے پوربی و پچھمی مورچے مضبوط رہیں اور برما۔ ایران اور عراق میں ہمارے دشمنوں کو منہ توڑ جواب ملے تو ہندوستان کو کسی قسم کا خطرہ درپیش نہیں ہوتا۔ اور اس وقت فوجی ہائی کمانڈ کی ساری فوجی چال اس بات پر منحصر ہے

لیکن اگر خدانخواستہ یہ مورچے ٹوٹ جائیں اور دشمن کی فوجیں ان کو چیر کر آگے بڑھ نکلیں تو ہندوستان کا کیا حشر ہوگا؟

ہندوستان میں موٹر سازی

کلکتہ ۱۵ر جنوری ہندوستان میں موٹر سازی کی اسکیم پر جو برلا برادرس کی جانب سے "اوطا" بڑودہا اسٹیٹ میں شروع کی گئی ہے۔ فی الحال محض موٹر ٹرک تیار کرنے پر ہی اکتفا کیا جائے گا جن کے لئے امریکہ کی ایک نیو فیکچرنگ فرم کا فنی تعاون حاصل کرلیا گیا ہے کمپنی کا منظور شدہ سرمایہ غالباً دس لاکھ روپیہ ہوگا۔

تعلیم میں پانچ 'ہ' کی ضرورت

پٹنہ ۱۵ر جنوری گورنر بہار کی لیڈی صاحبہ لیڈی اسٹورٹ نے آج آرہ گرلز ہائی اسکول کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تعلیم میں پانچ 'ہ' کی ضرورت ہے۔ (۱) ہیلتھ۔ صحت (۲) ہیڈ۔ دماغ (۳) ہارٹ۔ دل (۴) ہینڈ۔ ہاتھ (۵) ہیون۔ عقبیٰ یہ ایک سچا مقولہ ہے کہ صحت ور دماغ صحت مند جسم میں ہی رہ سکتا ہے۔ اگر جسم مضبوط نہ رکھا گیا تو دماغ بھی مضبوط نہیں رہ سکتا۔ دوسرا معاملہ ہاتھ کا ہے اس سلسلہ میں عورتوں کے پکانے اور سینے کے کام خاص طور پر قابل ذکر ہیں ہمیں اس کام پر نظر ڈالنا چاہئے۔ جو اس صوبہ میں عورتوں کے ذریعہ ہسپتالوں کی تکمیل کے لئے ہورہا ہے۔ تاکہ ہم یہ اندازہ کرسکیں کہ تربیت یافتہ ہاتھ کیا کچھ کرسکتے ہیں۔ اور ہنگامی صورت حالات میں کیا ضرورت پوری کی جاسکتی ہے۔

نمایندہ مشاورتی اسمبلی کا افتتاح

جودھپور۔ ۱۵ر جنوری آج جودھپور کے مہاراجہ صاحب نے پولیٹیکل ایجنٹ کے ساتھ نمایندہ مشاورتی اسمبلی جودھپور کی افتتاحیہ رسم ادا کی اور چیف منسٹر سر ڈونلڈ فیلڈ نے ممبروں کا استقبال کرتے ہوئے مہاراجہ صاحب کی جانب سے یہ یقین دلایا کہ حکومت ان کے مشورہ پر غور کرے گی۔ اور مشکل انتظامی معاملات میں ان کی امداد کا دل سے خیر مقدم کرے گی۔

اسپین میں کچھ فوج منتشر کردیگی

میڈرڈ۔ ۱۶ر جنوری۔ ایک حکم کے ذریعہ ۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۵ء کی کلاس کی فوج کو منتشر کردیا گیا ہے اور اس سے پہلے کی کلاس کے جو ممبر اس وقت فوج میں ہیں ان کو رزرو فوج میں منتقل کردیا جائے گا۔

آسٹریلیا کے سپاہیوں کا بیان

سڈنی ۱۵ر جنوری اگر فوراً ہماری ہوائی طاقت جاپانیوں کے مقابلہ کی ہوجائے تب تو ملایا میں ہم ٹھہر سکتے ہیں ورنہ نہیں، یہ ہے وہ متفقہ رائے جو ملایا سے آئے ہوئے زخمی آسٹریلین سپاہیوں نے ظاہر کی ہے ان کا بیان ہے کہ اگر بغیر ایک لمحہ کی تاخیر کے فوراً ہی کوئی کارروائی نہ کی گئی تو ملایا دوسرا کریٹ بن جائے گا۔ جب ہم ملایا گئے ہمیں کہا گیا تھا کہ ہم ایک ایسے مکان میں جارہے ہیں جو تمام سامان سے آراستہ و پیراستہ ہے اور کہ وہ جگہ ناقابل تسخیر ہے۔ ایک سال کے بعد اور جاپانیوں کے حملہ کرنے کے بعد ہم نے اس مکان کو خالی پایا۔ ہوا میں جاپانیوں کا مکمل راج ہے۔ ان لوگوں نے امید ظاہر کی جنرل ویول برما کے ساتھ ملایا والوں کی مدد کے لئے کمک بھیجیں گے۔

برطانی کیبنٹ میں تبدیلی

لندن۔ ۱۶ر جنوری۔ اخباروں میں پیشنگوئی کی جارہی ہے کہ کیبنٹ میں تبدیلیاں کی جانے والی ہیں۔ یہ سوال پیدا ہورہا ہے کہ مسٹر ڈف کوپر کو جو مشرق بعید واپس بلائے گئے ہیں کیا عہدہ دیا جائے۔ لارڈ ہیلی فیکس کے نام کا بھی چرچا ہورہا ہے۔ کیونکہ اتحادی وار کونسل قائم کی گئی تو اس کا لارڈ ہیلی فیکس پر بھی اثر پڑے گا۔

ہندوستان سے برطانیہ ڈاک پہونچ گئی

نئی دہلی۔ ۱۷ر جنوری ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۲۹ر اکتوبر کے بعد ۸ر نومبر ۱۹۴۱ء تک کی جو بحری ڈاک روانہ ہوئی تھی وہ برطانیہ میں تقسیم کردیگئی اور ۲۰ر نومبر ۱۹۴۱ء کے بعد اور ۳۰ر نومبر ۱۹۴۱ء تک کی جو ڈاک ہوائی جہاز سے روانہ ہوئی تھی وہ بھی برطانیہ میں تقسیم ہوگئی ہے۔

پیدا ہونیوالے بچوں کا نام "چرچل"

واشنگٹن۔ ۱۵ر جنوری۔ مسٹر چرچل کے دورہ امریکہ کے متعلق تبصرہ کیا جاتا ہے کہ لارڈ نارتھ نے جس امریکہ کو کھو دیا تھا اسے مسٹر ونسٹن چرچل نے پھر جیت لیا۔ مسٹر چرچل کی ہر دلعزیزی کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ مسٹر چرچل کو سینکڑوں تحفے ہزاروں خطوط، تار اور مبارکباد کی لکھی ہوئی نظمیں برطانوی سفارت خانہ میں موصول ہورہی ہیں۔ تحائف میں ہزاروں سگار، ٹوپ، سگریٹ، انڈے اور برانڈی وغیرہ ملی ہیں۔ بہت حاملہ نوجوان عورتوں نے مسٹر چرچل کو اطلاع دی ہے کہ وہ پیدا ہونیوالے بچوں کا نام "چرچل" رکھ رہی ہیں۔

مسلم لیگ کا آیندہ سالانہ اجلاس

لکھنؤ۔ ۱۴ر جنوری یو۔ پی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے آج اپنے اجلاس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے آیندہ اجلاس کو الہ آباد میں ایسٹر کی چھٹیوں کے دوران میں منعقد کرنے کیلئے مدعو کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے

کشمیر میں نیا میونسپل قانون

جموں۔ ۱۵ر جنوری۔ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب نے جموں اور کشمیر میونسپل بل پر منظوری دیدی ہے حال ہی میں یہ بل ریاست کی اسمبلی میں پاس ہوا تھا۔ اس نئے قانون کے ذریعہ پرانے میونسپل قواعد میں بہت اصلاح کی گئی ہے۔ نامزد ممبروں کی تعداد بہت کم کردی گئی ہے۔ جو پوری کمیٹی کے ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی۔

جاپان کا جہاز ڈبو دیا

نیویارک ۱۵ر جنوری۔ امریکہ کے سمندری محکمہ کے بیان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکہ کی ایک ڈبکنی کشتی نے جاپان کا ایک ۰۰۰ ٹن کا جہاز ڈبو دیا ہے۔

امریکہ کی ۳۶ لاکھ فوج

واشنگٹن ۱۶ر جنوری امریکہ کے وزیر جنگ مسٹر سٹمسن نے اعلان کیا ہے کہ فوج کی تعداد بڑھا کر ۳۶ لاکھ کی جارہی ہے۔ جو بری اور ہوائی فوج پر

آگ بجھانے کیلئے عمارتیں گرائی جائینگی

کلکتہ۔ ۱۴ر جنوری۔ بمباری کے وقت آگ بجھانے والی پارٹیوں کی سہولت کیلئے گورنر بنگال نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو پانی کھینچنے کے دستوں کا انتظام کرنے اور ان پر کنٹرول کرنے کیلئے ایک آدمی

مقرر کرنے کا ... ہوگا کہ جو ان ... آگ بجھانے یا ... عمارت کو چا... پانی حاصل کریں ... کو روکنے کیلئے ...

بہترین ..★

سادے اور کورک ٹِپ میں دستیاب ہوسکتے ہیں

CARAVAN

RAVAN

کاروان ... ائیر کنڈیشن

نیشنل ٹوبیکو کمپنی - آف

NCK13

شاندار — بارھواں

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

امپیریل ٹاکیز مال روڈ ...

جمعہ ۲۳ر جنوری ۱۹۴۲ء سے

منروا موی ٹون کا عظیم الشان ...

یہ تصویر قوت و حق کی اُس جنگ کا منظر پیش کرتی ہے

سکندر اور پورس کے درمیان جہلم کے ...

خاص اداکار: سہراب مودی - پرتھوی راج - ... - ... - ان سنگھ - ونملا ...

آرہا ہے تاج محل (ملکہ ممتاز محل اور شاہجہاں ...)

شاندار — تیسرا — ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ ۲۳ر جنوری ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

رنجیت موی ٹون کا لاجواب شاہکار

بیٹی

خاص اداکار

خورشید - وستی

خاتون - اردنہ

کیسری - ای بلموریہ

غوری

بھگوانداس

آرہا ہے ڈاکٹر

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A 1424

جمال پر توحق غرم مستقل میں ہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ۱ ے ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ۳ ـ ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ـ
ششماہی ۳/۸

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء مطابق ۱۳ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ | نمبر ۵

ادبیات

جذباتِ صدر

جناب سید صدرالاسلام صاحب المتخلص بہ صدر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور کی غزل کے چند شعر آج پہلی بار ہم صداقت میں شائع کر رہے ہیں جناب صدر کی اس عنایت کا شکر ادا کرتے ہوئے ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ اپنے کلام سے آئندہ بھی صداقت کو سرفراز اور ہمیں ممنون فرماتے رہیں گے۔ یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ کسی شاعر کے دو چار شعر پڑھکر کسی خاص نتیجہ پر نہیں پہونچا جاسکتا لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ شاعر کا ہر شعر و ہر مصرعہ بلکہ ایک ایک لفظ کی ساخت و ترکیب اس کے دل و دماغ کی آئینہ دار ہوتی ہے اور نکتہ رس طبائع پہلی نظر میں اسکی قوت شعر گوئی کا اندازہ کر لیتے ہیں اسی خیال کو پیش نظر رکھکر ہم یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ جناب صدر کا مذاق شعری اعلیٰ و پاکیزہ اور مشق سخن کہنہ و پختہ ہے حلاوتِ زبان اور سلاست بیان کے ساتھ اشارہ و کنایہ کا لطف سونے پر سہاگا ہے۔ (ایڈیٹر)

سلامت رہو تم ستم ڈھانے والے ٭ بھری بزم سے ہمکو اُٹھوانے والے

عیادت پسِ مرگ قربان تجھ پر ٭ کہاں جا رہا ہے اے جانے والے

اُجاڑو کہ روشن کرو دل کی محفل ٭ تمھیں جانے والے تمھیں آنے والے

حیاتِ ابد پاکے خوش ہو رہے ہیں ٭ خضر ہو گئے تم پہ مرجانے والے

بُری چیز ہے انقلاب زمانہ ٭ نہ اتنا ہنسیں مجھکو رُلوانے والے

وہی ہیں جنھیں بیوفا کہہ رہا ہوں ٭ کرم کرنے والے ستم ڈھانے والے

وہ قبروں پہ شمعیں جلانے کو آئے ٭ کہیں جی نہ اُٹھیں یہ مرجانے والے

محبت کے بندے نہ بھٹکیں گے اے صدر
خضر کو بھی ہیں راہ بتلانے والے

دنیائے اسلام

اگر ترکی پر جرمنی نے حملہ کیا تو کیا ہوگا؟

از قلم ڈبلیو۔ او۔ برن

گذشتہ سال جب میں استنبول میں تھا تو صدر جمہوریہ ترکی نے حسب دستور ترکی پارلیمنٹ کے افتتاح کے وقت ایک تقریر کی تھی اور اس میں انہوں نے اس بات کی مکرر تصدیق کی تھی کہ ترکی انگریزی معاہدہ سنہ ۱۹۴۰ء کی رو سے ترکی پر جو فرائض دوستی عاید ہوتے ہیں وہ انگریزوں کے ساتھ ترکی پورا کرے گا اور غیر حکومت ترکی کو اس معینہ پالیسی سے گریز کرنے کے لئے مجبور یا مرعوب نہ کر سکے گا۔

اس خبر سے ترکی اور ہٹلر کے دشمن ممالک دونوں میں بڑی مسرت پیدا ہو گئی تھی، بالخصوص اس وجہ سے کہ چھوٹی آزاد سلطنتوں میں صرف ترکی ہی ایک ایسی حکومت نکلی جو ہٹلر کے خوف او غیر جانبداری کے عالم شور و شغب میں دلیری اور ہمت کی آواز بلند کر سکی، حتیٰ کہ یوگوسلاویہ اور یونان جنھیں بعد کو بڑی پامردی کے ساتھ ہٹلر کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اس موقعہ پر بالکل خاموش رہے اور انھیں معلوم نہ تھا وہ لکیر کے اُس طرف ہیں یا اس طرف،

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے صدر جمہوریہ ترکی نے برطانیہ کو اپنا حلیف و دوست بتایا تھا اسوقت انگریزی ترکی تعلقات بہت دوستانہ تھے، کیونکہ یاد ہوگا کہ ترکی میں اس زمانہ میں بلقان کے ۸۰ فیصدی انگریز پناہ گزیں مقیم تھے، اور وہ اس وقت تک وہاں رہے جبتک کہ حکومت برطانیہ نے ان انگریز پناہ گزینوں کو وہاں سے کہیں اور لیجانے کا بندوبست نہیں کر دیا۔

اب وہ موقعہ آگیا کہ یونان لڑائی میں کودا۔ ترکی رائے عامہ جو استنبول کے اخبارات کے عکس سے معلوم ہوئی اسپر بہت تیز تھی ہر لمحہ یہ خیال لگا ہوا تھا کہ ترکی نے اٹلی کے خلاف اب اعلان جنگ کیا اور اب کیا کیونکہ ترکی کی نگاہ عقب ڈوڈی کینس جزائر پر لگی ہوئی تھی اور اسوقت یہ خیال عام تھا کہ ترکی سوائے یونان کے کسی قوم کو ان جزائر پر قبضہ کرنیکی اجازت نہ دیگا۔

وقت آیا اور گذرتا چلا گیا پھر بھی ترکی میں کوئی ہلچل نہ پیدا ہوئی، یونان میں جو لڑائی چھڑی ہوئی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ترکی نے سرکاری طور پر اسے محسوس ہی نہیں کیا ہے اور لوگ یہ شبہ کرنے لگے تھے کہ صدر جمہوریہ نے اپنے دوست ملکوں کے دوش بدوش کھڑے ہونے کا جو پکا وعدہ کیا تھا وہ بھی ایک پُر جوش و پُر شکوہ تقریر ہی تھی یا کچھ اور بھی اس کا مطلب تھا —!

اِس ضمن میں یہ بات خیال میں رکھنی چاہیئے کہ اسوقت تک یوگوسلاویہ اور بلغاریہ، بلکہ بڑی حد تک ہنگری اور رومانیہ پورے طور پر نازی پنجے کے نیچے آکر کچلے نہیں گئے تھے ابھی ان میں کچھ سکت باقی تھی خود استنبول میں اس وقت جرمن باشندوں کا اژدھام موجود تھا لیکن وہ اتنے چالاک ضرور تھے کہ کھلے عام بازاروں وغیرہ میں نہیں نکلتے تھے کیونکہ رات کے وقت تقریباً ہر کیفے اور ریسٹوران میں انگریز پناہ گزینوں اور افسروں میں ہجوم رہتا تھا اور جرمن انکے سامنے پڑنا نہیں چاہتے تھے۔ یہاں پہونچکر ہم دیکھتے ہیں کہ بلغاریہ پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا اور لوگ سمجھنے لگے تھے کہ بلغاریہ کی مدد کرنے کے لئے اب ترکی میدانِ جنگ میں کود پڑے گا۔ لیکن یہ خیال غلط تھا کیونکہ عام ہلچل میں لوگ دو ضروری باتیں ذہن میں رکھنی بھول گئے،

(۱) یہ کہ بلغاریہ کو کسی مدد کی امید اور ضرورت نہ تھی وہ جو کچھ کر رہا تھا خوب سوچ سمجھکر اور ہر چیز کو دیکھکر کر رہا تھا (۲) یہ کہ ترکی ارادے بالکل نیک تھے، وہ دونوں لڑنے والی قوموں سے عدم مداخلت و غیر جانبداری کا پکا ارادہ کر چکا تھا اور وہ ان وعدوں کو پورا کرنا چاہتا تھا،

اصل میں دیکھا جائے تو ترکی کیخلاف کوئی جنگی کارروائی بھی نہیں کی گئی تھی، اور نہ اس قسم کا کوئی معاہدہ ہی اس نے کر رکھا تھا کہ اُسے پورا کرنے کے لئے لڑنا ضروری ہو جاتا۔ بلغاریہ پر حملہ نہیں ہوا تھا بلکہ اُس نے جرمن حکومت کو ملک پر قبضہ کرنے کی اجازت دیدی تھی،

ترکی کی جنوب مشرقی سرحد پر شام ایک دُکھتا ہوا مقام تھا۔ شام کا علاقہ وشی کی فرانسیسی حکومت کے زیر اثر تھا۔ اور کون جانتا تھا کہ کسی وقت بھی ترکی کی پشت میں شام کی طرف سے خنجر نہ بھونک دیا جائے گا اس لئے ترکی مجبور تھا کہ ترکی شامی سرحد پر کثیر تعداد میں فوجیں تیار کھڑی رکھے ، نہ صرف موجود رکھنا ان فوجوں کا ضروری تھا بلکہ یہ دیکھنا بھی کہ ایک لمحہ کے اشارہ پر وہ بہترین جنگ کا نمونہ پیش کر سکے اور لڑنے کا مزہ آجائے جرمنی پچھواڑے سے آسکتا تھا اس کا امکان نظر انداز نہیں کیا گیا تھا۔ جب سے شام کے شمال مغرب میں روس تھا اور جب سے کہ جنگ شروع ہوئی تھی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ جرمنی نے پولینڈ پر جس روز سے دھاوا کیا لوگ یہ سوچ رہے تھے کہ روس کیا کر رہا ہے اور اس سے زیادہ اہم بات یہ کہ روس کیا کرنیکا ارادہ کر رہا ہے کیا ایسا تو ہونے والا نہ تھا کہ روس فی الحقیقت جرمنی کا دلی دوست ہو گیا ہے اور ترکی کے راستہ سے بحر روم میں انگریزوں پر وہ ٹوٹ پڑے گا۔

اصل میں حقیقت یہ ہے کہ روسی حکومت خود اسی حالت میں اپنے آپکو پاتی تھی جس حالت میں کہ ترکی تھا، روس یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں جرمنی کا اگلا وار خود اسی پر تو نہیں ہوگا یا یہ کہ جرمنی ترکی پر حملہ کر کے مشرقی عرب ممالک کے تیل کے ذخیروں پر تو قبضہ نہیں کرنا چاہتا!

نقطۂ انقلاب در اصل اس وقت پیدا ہوا جب عراق میں بغاوت ہوئی اور برطانیہ نے شام پر قبضہ کر لیا ترکی کے جنوب مشرق میں برطانوی کمک مہیا ہو جانے کے باعث اب ترکی اس قابل ہو گیا تھا۔

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ بیٹھ کے غم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۵

مسٹر چرچل کا بیان

۲۷ جنوری کو پارلیمنٹ میں بحث کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ نے کہا کہ "میں پارلیمنٹ کا اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا چاہتا ہوں میرا خیال ہے کہ یہ عین اغلب ہے کہ ہمیں مشرقی ایشیا سے اور بہت زیادہ خراب خبریں ملیں گی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہاں معاملہ خراب ہو گیا ہے اور بدترین حالات پیش آنے والے ہیں اسی لئے میں اعتماد کے ووٹ کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ مسٹر چرچل نے کیبنٹ میں تبدیلیاں کرنے کے خیال کی تردید کی اور کہا کہ "اگر کوئی خامی رہ گئی ہے تو اسکے لئے میں ذمہ دار ہوں" مسٹر چرچل نے اس مطالبہ کو خاص طور پر ٹھکرا دیا کہ مسٹر ڈف کوپر کو بھیڑیوں کے آگے پھینکدو۔" مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ پرل بندرگاہ پر جو جاپانیوں نے پہلے ہی روز حملہ کیا تھا اسمیں امریکہ کا بحرالکاہل والا بحری بیڑہ عارضی طور پر ناکارہ ہو گیا بحرالکاہل اور ملایا کے جزیرہ نما میں سمندر پر غلبہ برطانیہ اور امریکہ کے ہاتھ سے نکل کر اب جاپان کے ہاتھ میں چلا گیا ہے۔ مسٹر چرچل نے پیشینگوئی کی کہ سمندر پر جاپان کا غلبہ اور اقتدار اتنے طویل عرصہ تک رہیگا کہ جاپان مشرقی ایشیا میں تمام اتحادیوں کے مقبوضات کو بہت ہی زبردست اور کاری ضرب لگا سکیگا اور تمام متحدہ قوموں کو بھاری نقصان پہنچا سکے گا۔ لیکن اگر ہم ڈٹے رہے تو صورت حالات جلد ہی بدل جائیں گے۔

مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ ملایا کے جزیرہ نما کی لڑائی اور سنگاپور کے پہنچنے والے راستوں کی لڑائی ایک ایک انچ کے لئے لڑی جائے گی اور اسمیں برطانی آسٹریلوی اور ہندوستانی فوجیں حصہ لیں گی جن کو پچھلے ہفتہ کافی کمک پہنچ گئی ہے۔ بحرالکاہل کی لڑائی کو دوسرے درجہ کی اہمیت دینے کا کوئی سوال نہیں ہے مسٹر چرچل نے یہ بھی اعلان کیا کہ برطانیہ اور امریکہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں فوجی طاقت بڑھانے کے لئے تدبیریں اختیار کر رہے ہیں۔

سر سپرو کو جواب

سر تیج بہادر سپرو اور چند دیگر لبرل حضرات نے مسٹر چرچل کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا تھا جسمیں چند تجویزیں پیش کی تھیں جن پر عمل کرنے سے انکے نزدیک صرف ہندوستان کے موجودہ سیاسی جمود کا حل ہو سکتا ہے۔

۱۰ جنوری کو سر تیج بہادر سپرو کو وائسرائے ہند کے پرائیویٹ سکریٹری سے یہ جواب ملا ہے کہ آپنے وزیراعظم برطانیہ کے نام جو مراسلہ بھیجا تھا وہ انکو پہنچ گیا ہے اور انہوں نے وزیر ہند کے ذریعہ حکومت ہند کے پاس آپکا شکریہ لکھ بھیجا ہے۔ سر تیج بہادر سپرو نے اخباری نمائندے کے دریافت کرنے پر کہا کہ اسکے بعد مجھے اور کوئی جواب نہیں ملا ہے ایسے نازک وقت میں جبکہ دنیا کے حالات دم بدم بدل رہے ہیں اور خود مسٹر چرچل یہ کہتے ہیں کہ مشرقی لڑائی میں اب تک جو حال ہوا ہے اس سے بہت بدتر حالات پیش آنیوالے ہیں ہندوستان کے آئینی مسئلہ میں حکومت برطانیہ ایک مہینہ کے بعد یہ جواب کافی سمجھتی ہے کہ آپ کا شکریہ۔

ریل کا سفر

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے بھی اور چند دوسری ریلوں کے حکموں کی طرف سے بھی اب لوگوں سے یہ اپیل کی جا رہی ہے کہ وہ ریل کا سفر کم کریں کیونکہ فوجی ضرورتوں کیلئے ریل کا استعمال مقدم ہے یہ اپیل ایک ایسے موقعہ پر کی گئی ہے جبکہ تمام

ملک میں ہلچل مچی ہوئی ہے اور خاص طور پر ملک کے مشرقی حصہ میں بہت ہیجان ہے کلکتہ کے متعلق جو اعداد شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ دسمبر کے چوتھے ہفتہ سے یکم جنوری کے چوتھے ہفتہ تک عام طور سے ڈھائی لاکھ آدمی کلکتہ کے باہر جایا کرتے تھے مگر اس بار چھ لاکھ آدمی گئے ہیں۔ یہ حالت دوسری جگہوں میں نہیں ہو سکتی، مگر یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ اپنا گاؤں یا شہر چھوڑے ہوئے ہیں دور دراز مشرقی ہند کے علاقہ میں پڑے ہیں اگر انہیں بالکل ہی مجبوری نہیں ہے تو وہ اپنے یہاں واپس آنا چاہتے ہیں ایسے موقعہ پر ریل کے حکموں کا اعلان بہت تشویش پیدا کرنے والا ہے۔

یوم آزادی کی تقریریں

۲۶ جنوری کو یوم آزادی کے سلسلہ میں مختلف مقاموں پر متعدد کانگریسی لیڈروں نے قومی جھنڈے کی عظمت اور اس کی اہمیت پر تقریریں کیں۔ کلکتہ میں مولانا ابوالکلام آزاد نے، الہ آباد میں پنڈت جواہر لال نہرو نے، بمبئی میں مسٹر بھولا بھائی دیسائی نے، پشاور میں خان عبدالغفار خاں نے، جو تقریریں کیں انکا مرکزی نکتہ ایک ہی تھا کہ آج سے بارہ سال پہلے ہم نے آزادی کامل حاصل کرنے کا جو عہد کیا تھا اُسے بھولنا نہ چاہئے بلکہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے عمل اور اس عہد میں اور زیادہ مطابقت پیدا کریں، ہندوستان ایک بڑے نازک دور سے گزر رہا ہے۔ لڑائی اب اسکے لئے دور کی بات نہیں رہی۔ اس حالت میں ہندوستانیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس عہد پر کاربند ہوں جسے بارہ سال سے دہراتے رہے ہیں۔ آپس میں میل رکھیں۔ آزادی کا نشان بلند رکھیں۔ تعمیری کام کو تقویت دیں اور ڈسپلن کی پابندی میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔

اناج کا بھاؤ کلکٹر صاحب نے اناج کا نرخ مندرجہ ذیل مقرر کیا ہے جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا اسکو سزا دی جائے گی۔

تھوک سفید گیہوں	فی روپیہ	۶ سیر ۱۲ چھٹانک
" " دوم	"	۷ سیر
" دیسی درجہ اول	"	۷ سیر ۴ چھٹانک
" " درجہ دوم	"	۷ سیر ۸ چھٹانک
" جمنا پاری درجہ اول	"	۸ سیر

متفرق میں ۲ و ۴ چھٹانک کم ملے گا اور دیہات میں ۱۰ چھٹانک تھوک میں زیادہ ملے گا۔

پروبیشن افیسر مسٹر پرکاش نرائن سکسینہ پروبیشن افسر ضلع کانپور ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ سوسائٹی کا تبادلہ لکھنؤ کو بحیثیت چیف پروبیشنر افسر کے ہوا ہے۔ موصوف نے کانپور میں نہایت مستعدی اور قابلیت سے کام کیا ہے۔

لیبر کانفرنس لیبر کانفرنس ۸ و ۹ فروری کو ہو رہی ہے مجلس استقبالیہ کے پریسیڈنٹ پنڈت بالکرشن شرما سکریٹری پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ایل۔ اے اور خزانچی مسٹر ہری ہرناتھ شاستری منتخب ہوئے ہیں۔

بک سلرز اینڈ اسٹیشنرز ایسوسی ایشن بک سلرز اینڈ اسٹیشنرز ایسوسی ایشن کے آئندہ سال کیلئے پریسیڈنٹ مسٹر گوپی ناتھ کھنڈیل وال اور جنرل سکریٹری مسٹر انت رام کپور منتخب ہوئے ہیں۔

آئینہ کانپور

عشرۂ محرم یکم محرم سے ۱۰ محرم (۲۸ جنوری) تک سب تمام مراسم یعنی مختلف محلوں کے جلوس اور مہندی وغیرہ بخیر و عافیت اور اپنی تمام شان و شوکت کیساتھ اختتام پذیر ہو گئے دسویں محرم کی رات اور دسویں یعنی عشرہ کے دن خفیف ترشح کیوجہ سے زائرین کو ذرا تکلیف رہی۔ پولیس اور حکام کے انتظامات نہایت معقول اور قابل تعریف تھے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی یادگار حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے واقعہ کو امسال پورے ۱۳ سو سال ہو گئے۔ لہذا ایک آل انڈیا تحریک کی بنا پر امسال تمام ہندوستان میں ۱۳ ویں صدی کی یادگار کے سلسلہ میں جلوس وغیرہ اُٹھائے جانے والے تھے چنانچہ اسی کے مطابق کانپور میں بھی شب ۱۰ محرم ۱۳۶۱ھ کے ۱۲ بجے رات کو انجمن یادگار حسین کی زیر اہتمام مسٹر امیر حسن صاحب (کورسوال) سے ایک جلوس اُٹھایا گیا جو گشت کرتا ہوا ۴ بجے صبح جناب نواب سید انور حسین صاحب کے امام باڑہ میں واپس آیا۔ اور حاضرین کی خاطر و تواضع چا وغیرہ سے کرنے کے بعد مجلس ہوئی۔

اگرچہ خفیف ترشح ہو رہا تھا لیکن جلوس کے انتظامات کی نگرانی خود مسٹر بشیر احمد خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی کوتوال شہر اور مسٹر صدر الاسلام خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی کر رہے تھے۔ جلوس کے انتظامات میں مسٹر محمد فاروق (اتحاد ملت) پوری جدوجہد کر رہے تھے۔

ماتمی جلسہ ۱۸ جنوری ۴ بجے شام کو تلک ہال میں ڈاکٹر مراری لال ایم۔ ایل۔ اے، کی صدارت میں آنجہانی رائے بہادر بابو دکر ماجیت سنگھ کی وفات پر ماتم کرنے کے لئے اہل شہر کا ایک جلسہ ہوا، جسمیں مسٹر ایل۔ پی۔ نہکاکس۔ رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ۔ خان بہادر شیخ محمد ابراہیم۔ پرنسپل ہیرا لال کھنا۔ مسٹر پیارے لعل اگروال وغیرہ نے آنجہانی کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ کی وفات کو شہر کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان بتایا اور آخر میں سب حضرات نے کھڑے ہو کر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا۔

وار فنڈ کیلئے اپیل گورنر صاحب ۱۰ فروری کو کانپور تشریف لا رہے ہیں۔ یو۔ پی وار فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اہل شہر سے چندہ جمع کرنے کی اپیل کی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر اس اپیل پر پوری توجہ دیں گے۔

گورنر صاحب کی تقریر ۱۳ فروری ۴½ بجے شام کو پھول باغ میں گورنر صاحب جنگی جدوجہد کی ایک میٹنگ میں حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے تقریر ارشاد فرمائینگے۔

گورنر صاحب کا معائنہ ۱۱ فروری کو گورنر صاحب صوبہ کانپور تشریف لا کر اے۔ آر۔ پی۔ اسکیم اور سول ڈیفنس سروس کی تنظیم کا معائنہ فرمائیں گے اور ۱۱ فروری کو مندرجہ ذیل حلقوں میں کنٹرول سسٹم کا مظاہرہ ہوگا۔

۴ اور ۵ بجے شام کے درمیان۔ کرنیلگنج۔ انورگنج۔ سیسہ مؤ کے حلقوں میں

۴½ اور ۵½ بجے شام کے درمیان۔ کلکٹر گنج اور کوتوالی کے حلقوں میں

یوم آزادی ۲۶ جنوری کو تلک ہال میں یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک پبلک میٹنگ ہوئی اور عہد آزادی لیا گیا۔ طلباء کی ایک میٹنگ میں کانپور اسٹوڈنٹ یونین کے پریسیڈنٹ مسٹر دھرم ویش نے مقامی کانگریس مینوں کے خلاف کچھ الزامات لگائے تھے اس کا جواب پنڈت بالکرشن شرما جنرل سکریٹری یو۔ پی کانگریس کمیٹی دینا چاہتے تھے لیکن طلباء نے انکے خلاف ہوٹنگ کیا اور ۱۰ منٹ تک ندامت اور شرم کے نعرے لگائے گئے اور ان کو بولنے نہیں دیا۔

برٹش سولجرس کا مقدمہ ۲۷ جنوری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں چار برٹش سولجرس پر چار شخصوں کو مار ڈالنے کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا۔ ۲۴ شخصوں کے نام انکے خلاف شہادت کے لئے پیش ہوئے۔

چیلڈرن ایسوسی ایشن ۲۷ جنوری ۶ بجے شام کو گورنمنٹ ہائی اسکول میں چیلڈرن ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک میٹنگ ہوئی جسمیں سوشل سروس لیگ کے آرگنائزر سکریٹری مسٹر جان بارن ایس نے بچوں کی گداگری پر ایک پر از معلومات تقریر فرمائی۔

عورتوں کے لئے اے۔ آر۔ پی لکچرس ۲۳ جنوری کو زنانہ پارک میں لیڈی کیلاش کی صدارت میں عورتوں کا ایک جلسہ ہوا

میونسپل بورڈ کی کمیٹیاں

گذشتہ ہفتہ میں ہم میونسپل بورڈ کی کمیٹیوں کے چیرمین کے نام دے چکے ہیں، اس مرتبہ کل ممبران کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

ایجوکیشن کمیٹی (۱) پنڈت برہمانند مصرا (چیرمین) (۲) مسٹر دھنی رام گپتا (۳) حاجی محمد قمرالدین (۴) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۵) سید محمد رضا (۶) مسٹر عبدالصمد (۷) مسٹر منظور علی (۸) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۹) پنڈت پریم نرائن مصرا (۱۰) مسٹر رام نرائن گرگ (۱۱) مسز سوشیلا سریو استوا۔ (۱۲) مسٹر تلک چند کریل۔

فنانس کمیٹی (۱) پنڈت شیو نرائن مصرا (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر برہمانند مصرا (۳) مسٹر بخت نرائن سریواستوا (۴) حاجی محمد سمیع (۵) مسٹر ہری شنکر باگلا (۶) مسٹر منی لال نوٹیا (۷) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۸) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر۔ (۹) مسٹر رام نرائن گرگ (۱۰) مسٹر سید علی زیدی۔ (۱۱) مسٹر تلک چند کریل (۱۲) مسٹر وحید احمد۔

پبلک ورکس کمیٹی (۱) مسٹر سید علی زیدی (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر عبدالرزاق (۳) مسٹر گور پرشاد کپور (۴) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۵) مسٹر منظور علی (۶) مسٹر عبدالصمد (۷) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۸) مسٹر بیچلی داس کریل (۹) پنڈت شیو نرائن مصرا (۱۰) مسٹر شنکر لال ورما (۱۱) مسٹر بشونا تھ بھرتیا (۱۲) مسٹر وحید احمد۔

پبلک ہیلتھ کمیٹی (۱) حاجی قمرالدین (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۳) منظور علی (۴) پنڈت شیو نرائن مصرا (۵) مسٹر شنکر لال ورما (۶) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۷) مسٹر رام نرائن گرگ (۸) مسٹر بخت نرائن سریواستوا (۹) مسٹر سید علی زیدی (۱۰) مسٹر تلک چند کریل (۱۱) مسٹر وحید احمد (۱۲) مسٹر دھنی رام گپتا۔

روڈ اینڈ پے منٹ کمیٹی (۱) مسٹر دھنی رام گپتا (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۴) پنڈت شیو نرائن مصرا (۵) مسٹر سید علی زیدی (۶) مسٹر شنکر لال ورما (۷) مسٹر تلک چند کریل (۸) مسٹر وحید احمد۔

سٹی ٹیکس کمیٹی (۱) مسٹر وحید احمد (چیرمین) ممبران (۲) پنڈت برہمانند مصرا (۳) مسٹر دھنی رام گپتا۔ (۴) مسٹر ہری شنکر باگلا (۵) مسٹر عبدالصمد (۶) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۷) مسٹر سید علی زیدی (۸) مسٹر منی لال نوٹیا۔

بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی (۱) مسٹر شنکر لال ورما (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر عبدالرزاق (۳) پنڈت برہمانند مصرا (۴) مسٹر گور پرشاد کپور (۵) مسٹر منظور علی (۶) مسٹر عبدالصمد۔ (۷) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۸) مسٹر منی لال نوٹیا (۹) مسٹر بیچلی داس کریل (۱۰) پنڈت شیو نرائن مصرا (۱۱) مسٹر تلک چند کریل (۱۲) مسٹر بشوناتھ بھرتیا۔

(نواب گنج ٹیکس کمیٹی (۱) مسٹر عبدالرزاق (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر ہری شنکر باگلا (۳) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۴) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۵) مسٹر بیچلی داس کریل (۶) پنڈت شیو نرائن مصرا (۷) مسٹر سید علی زیدی (۸) مسٹر بشوناتھ بھرتیا۔

(برننگ گھاٹ کمیٹی (۱) مسٹر دھنی رام گپتا (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر دوارکا پرشاد نگم (۳) مسٹر ہری شنکر باگلا (۴) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۵) مسٹر ایم۔ آر۔ ڈیوڈسن (۶) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۷) پنڈت پریم نرائن مصرا (۸) مسٹر بیچلی داس کریل (۹) مسٹر شنکر لال ورما (۱۰) پنڈت شیو نرائن مصرا (۱۱) مسٹر سید علی زیدی (۱۲) سید محمد رضا

سول لائن ٹیکس کمیٹی (۱) پنڈت پریم نرائن مصرا (چیرمین) (ممبران) (۲) مسٹر بخت نرائن سریواستوا (۳) حاجی محمد قمرالدین (۴) مسٹر ہری شنکر باگلا (۵) مسٹر منظور علی (۶) مسٹر رام نرائن گرگ (۷) پنڈت شیو نرائن مصرا (۸) مسٹر تلک چند کریل۔

واٹر ورکس کمیٹی (۱) مسٹر بشوناتھ بھرتیا (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر عبدالرزاق (۳) مسٹر دوارکا پرشاد نگم (۴) مسٹر کاشی ناتھ بھلے (۵) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۶) ایچ۔ ڈبلو۔ مارگن (۷) پنڈت پریم نرائن مصرا۔ (۸) مسٹر بیچلی داس کریل (۹) پنڈت شیو نرائن مصرا۔ (۱۰) مسٹر سید علی زیدی (۱۱) مسٹر وحید احمد مسٹر شنکر لال ورما

مسلم قبرستان کمیٹی (۱) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر عبدالرزاق (۳) حاجی قمرالدین (۴) مسٹر منظور علی (۵) مسٹر عبدالصمد (۶) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۷) مسٹر بیچلی داس کریل (۸) پنڈت شیو نرائن مصرا (۹) مسٹر سید علی زیدی (۱۰) محمد رضا (۱۱) مسٹر بشوناتھ بھرتیا (۱۲) مسٹر وحید احمد۔

پارک اینڈ اربوریکلچر کمیٹی (۱) مسٹر ہری شنکر باگلا (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر عبدالرزاق (۳) پنڈت برہمانند مصرا (۴) مسٹر دھنی رام گپتا (۵) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۶) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۷) مسٹر بیچلی داس کریل (۸) پنڈت پریم نرائن مصرا (۹) پنڈت شیو نرائن مصرا (۱۰) مسز سوشیلا سریواستوا (۱۱) مسٹر سید علی زیدی (۱۲) مسٹر وحید احمد۔

گنگا جل سدھار کمیٹی (۱) پنڈت پریم نرائن مصرا (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر عبدالرزاق (۳) پنڈت برہمانند مصرا (۴) مسٹر گور پرشاد کپور (۵) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۶) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۷) مسٹر بیچلی داس کریل (۸) پنڈت شیو نرائن مصرا (۹) مسٹر سید علی زیدی (۱۰) مسٹر شنکر لال ورما (۱۱) مسٹر بشوناتھ بھرتیا (۱۲) مسٹر وحید احمد

انڈسٹریل اسکول کمیٹی (۱) مسٹر شنکر لال ورما (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر ایم۔ آر۔ ڈیوڈسن (۳) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۴) مسٹر منی لال نوٹیا (۵) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۶) مسٹر بیچلی داس کریل (۷) پنڈت شیو نرائن مصرا (۸) مسٹر بشوناتھ بھرتیا

ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی (۱) مسٹر تلک چند کریل (چیرمین) ممبران (۲) مسٹر عبدالرزاق (۳) لالہ جھنگا مل (۴) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۵) مسٹر عبدالصمد (۶) مسٹر منی لال نوٹیا (۷) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۸) مسٹر بیچلی داس کریل (۹) پنڈت شیو نرائن مصرا (۱۰) مسٹر سید علی زیدی (۱۱) مسٹر شنکر لال ورما (۱۲) مسٹر بشوناتھ بھرتیا۔

مختلف انسٹی ٹیوشنوں کی نمائندگی

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ مسٹر ایس۔ ایم۔ بشیر اور پنڈت برہمانند مصرا۔

ای۔ آئی۔ آر۔ ریکوایڈ وائزری کمیٹی۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر

تلک میموریل ہال سوسائٹی۔ مسٹر شنکر لال ورما، پنڈت شیو نرائن مصرا۔

گورنمنٹ ہائی اسکول۔ مسٹر شنکر لال ورما، مسٹر عبدالصمد۔

ڈفرن اسپتال کمیٹی۔ مسز سوشیلا سریواستوا، مسٹر ڈیوڈسن ڈاکٹر پریم نرائن مصرا۔

اُرسلا ہارسمین میموریل اسپتال۔ مسٹر شنکر لال ورما۔

سرسیا گھاٹ کمیٹی۔ ڈاکٹر پریم نرائن مصرا۔ پنڈت شیو نرائن مصرا

ریڈ کراس سوسائٹی۔ مسز سوشیلا سریواستوا۔ حاجی محمد قمرالدین۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر۔

لیپر ہوم۔ مسٹر شنکر لال ورما۔ ڈاکٹر پریم نرائن مصرا۔

کنگ ایڈورڈ میموریل ہال۔ مسٹر ڈیوڈسن۔ مسٹر سید علی زیدی۔

جسمیں اے۔ آر۔ پی کے متعلق مس کوک، نواب سردار بیگم اختر حیدرآبادی۔ اور خود لیڈی کیلاش نے پر از معلومات تقریریں کیں۔

۳۰ جنوری کو اور ۲ فروری کو اُستانیوں کے فائدے کیلئے پروفیسر نواب حسین صاحب پونے ۲ بجے شام کو میونسپل گرلس ہائی اسکول میں اے آر۔ پی پر تقریر کریں گے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۴ جنوری کو رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں مختلف انجینئرنگ کے کاموں کیلئے ۱۳۱۶۹ روپے کے تخمینے منظور کئے گئے۔ سیسہ مؤ نالہ اسکیم میں ۱۰۰ فٹ سیسہ مؤ نالہ روڈ کے سامنے زمین کے پلاٹ منظور کئے گئے اور انکی قیمتیں منظور کیگئیں۔ آئی۔ ڈی اسپتال کے نزدیک بیناجھابر روڈ پر زمین کا ایک قطعہ کچھ رعایتی قیمت پر دھرم شالہ کو دینا منظور کیا گیا۔ جنوری کے مہینے میں ۲۰۸ ۳۱۹ روپیہ کی زمین کا فروخت منظور کیگئی۔

نوجیون پستکالیہ نوجیون پستکالیہ کے آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا:۔

پریسیڈنٹ۔ مسٹر کشور چند۔

وائس پریسیڈنٹ۔ مسٹر شیو نرائن ٹنڈن۔ مسٹر جیون لعل مہروترا

سکریٹری۔ مسٹر شیام بہاری

جوائنٹ سکریٹری۔ مسٹر جی۔ سی نگم۔

اسسٹنٹ سکریٹری۔ پنڈت شیام بہاری شکل

خزانچی۔ لالہ منی لال۔

ایڈیٹر۔ مسٹر ودیادھر مصرا

سنگاپور اور رنگون مندرجہ ذیل اوقات میں سنگاپور اور رنگون سے براڈکاسٹ سنئے:۔

سنگاپور۔ ۴۱ اور ۳۱ میٹر۔ بوقت ۵ بجے شام کے قریب

رنگون ۴۹ اور ۸۶ میٹر بوقت ۶ بجے شام اور پونے سات بجے شام

سبد گل

جرمن لیڈروں نے پھر ایک بار اپیل کی ہے کہ جرمن نسل کی عورتیں۔ بچے پیدا کرنے کی رفتار کو اور زیادہ تیز کر دیں اور اس اپیل کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اس اپیل کا شادی سے کوئی تعلق نہیں۔ شادی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ شوہر موجود ہو یا نہ ہو۔ اسکی پروا کرنے کی قطعی ضرورت نہیں

اس کے بعد قومی رنگ میں نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے کہ:۔ دیکھنا اس نیک کام میں پہلو تہی نہ کرنا اگر تم پہلو تہی کروگی تو تمھاری یہ پہلو تہی اس سپاہی کی طرح غداری سمجھی جائیگی جو میدان جنگ سے بھاگ جاتا ہے بس تمھاری قومی اور ملکی ڈیوٹی یہ ہے کہ بچے پیدا کئے جائیں۔

ہمارا خیال ہے کہ جرمن عورتوں کی اس طوائفانہ قومی خدمت کے باوجود آبادی میں کوئی نمایاں اضافہ اس وقت تک ناممکن ہے جبتک جرمنی کے سائنسداں کوئی ایسا طریقہ نہ دریافت کریں کہ مہینہ کے بجائے نو دن میں بچہ پیدا ہو جائے اور پھر سائنس کے ذریعہ اس کو چند مہینہ میں جوان کرکے میدان جنگ میں بھی بھیجا جا سکے۔

مذہب کی بنا پر انسانوں کی تقسیم

احمد آباد ۵ جنوری۔ مہاتما گاندھی آج کے "ہریجن" میں لکھتے ہیں کہ آزادی پارلیمنٹری سرگرمیوں کے ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتی۔ فرقہ وارانہ تصفیہ ہو جانا بہت اچھا ہے اگر دلوں میں کدورت باقی نہ رہے اس کے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا پاکستان سے امن قائم ہونا مشکل ہے تاوقتیکہ دلوں میں تعاون پیدا نہو۔ یہ اتحاد مشترکہ تعاون اور خدمت کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے کسی اور طریق سے نہیں

مہاتماجی مزید لکھتے ہیں کہ جداگانہ انتخاب نے دلوں میں تفریق پیدا کر دی ہے اس سے باہمی بد اعتمادی اور مفاد کا تصادم ہوتا ہے ان کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ اختلاف کی خلیج وسیع تر ہوگئی ہے اب سوال یہ ہے کہ اس معاملہ کو سلجھایا کیونکر جائے میں اسوقت صرف چار ایسے صوبوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں قدرتی طور پر پاکستان ہے ان معنوں میں کہ اکثریت کی حکومت ہوگی۔ میں مذہب کی بنا پر انسانوں کی تقسیم کو بہت برا سمجھتا ہوں۔ ایک ایسے مذہب کی بنا پر جو کسی وقت تبدیل کیا جا سکتا ہے اور پھر میونسپلیٹی حفظان صحت وغیرہ معاملات میں ہندو مسلمانوں کو کیا اختلاف ہوسکتا ہے۔ اگر فرق ہوسکتا ہے تو صرف مذہبی امور کی نسبت جداگانہ انتخاب کا۔ گاندھی جی نے لکھا ہے کہ کانگریس والے جو ہندو اور مسلمان ہیں تمیز نہیں رکھتے انہیں ایسی اسمبلیوں اور لوکل باڈیز میں جانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ جن کا انتخاب فرقہ وارانہ طریق پر ہوتا ہو ایسے صوبوں میں جداگانہ انتخاب کا مطالبہ ہندوؤں کی طرف سے ہونا چاہئے کیونکہ وہ اقلیت میں ہیں۔ ایک کانگریسی ہندو کا مسلمان بھائیوں سے علیحدہ کوئی مفاد نہیں ہوسکتا اگر میں تمام ہندوؤں کو کانگریسی بنا سکتا تو انہیں صوبوں کی لیجسلیچر میں جانے نہ دیتا اور معاملہ مسلم ممبروں کی مرضی پر چھوڑ دیتا اور ان پر اثر دوستانہ طریق پر ڈالتا میں اسبات کی پرواہی نہ کرتا کہ وہ ساری سروسوں پر قابض ہو جائیں لیکن میں یہ باور کرنے کو تیار نہیں ہوسکتا کہ ایسا ممکن ہے۔

جہانتک تین مسلم اکثریت والے صوبوں کا تعلق ہے وہاں بہت بڑی اکثریت پر اور آئین کی صورت خواہ کچھ ہی ہو وہ اپنی مرضی سے حکومت کر سکتے ہیں میرا خیال ہے کہ اگر کانگریسی باہر رہیں تو وہ مفاد کی بہتر حفاظت کر سکتے ہیں کانگریسی ہی ہندو ہوسکتا ہے کیونکہ اس کے اندر خدمت کا جذبہ ہوتا ہے وہ دوسری اقلیتوں کو دکھا سکیں گے کہ اگر ٹھیک راستہ اختیار کیا جائے تو اکثریت سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی نہیں مذہبی اکثریت اور اقلیت کا جھگڑا ختم کرنا چاہئے میں سمجھ نہیں سکا کہ پارسیوں کا مفاد ہندوؤں یا مسلمانوں سے مختلف کیوں ہے جہانتک امور سلطنت کا تعلق ہے کیا دادا بھائی اور فیروز شاہ نے کانگریس کی رہنمائی نہیں کی تھی انہیں کانگریس نے ان پر احسان نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنی قابلیت اور خدمت سے یہ طاقت حاصل کی۔ کیا انکی رہنمائی میں ہندوؤں یا مسلمانوں کو ...

ادب لطیف

ابھی تیری دنیا مکمل نہیں؟

مترجمہ پریم راگی

اس عجیب و غریب شہپارے میں انسانی تخلیق کے راز پر سے جس اچھوتے انداز سے نصف نقاب اٹھا کر چھوڑ دیا ہے، اس کے اعتبار سے یہ اردو ادب میں ایک غیرفانی اضافہ ہے۔ ہم پریم راگی صاحب کے گجراتی زبان سے اردو میں منتقل کیے ہوئے اس ادبی شہپارے کو فخر کے ساتھ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتی ہیں:۔

قدرت نے کائنات پر ایک نظر ڈالی —— زمین میں کہیں گڑھے کہیں ابھار، کہیں اونچی کہیں نیچی۔

قادر مطلق کی حسین تخلیق کے دامن پر یہ چیزیں بدنما دھبوں کی طرح محسوس ہوئیں۔

قادر مطلق نے اُس کے دل کی بات سمجھ لی۔

اب قدرت نے دیکھا تو ——

زمین متبسم سی معلوم ہو رہی تھی۔ دھنسی ہوئی جگہوں میں تالاب لہرا رہے تھے اور ابھری ہوئی جگہیں پہاڑوں کی شکلیں اختیار کر چکی تھیں۔ اُن سے جابجا میٹھے اور صاف پانی کے چشمے بہہ رہے تھے۔

دریاؤں سے سیراب ہو کر گیتی کے دامن میں گھنے جنگلات اپنی حیات بخش سبزی لئے ہوئے نمودار ہوگئے۔ زمین کے وسیع سینے پر انواع و اقسام کے پھولوں سے گلکاریاں سی ہوتی نظر آنے لگیں۔ پھولوں پھلوں، اور میوہ جات سے بلند بالا اور سر سبز اشجار لد گئے۔

قدرت سے سوال کیا گیا۔ "اب"؟

قدرت نے سر نیاز جھکا کر کہا: "مالک! یہ فلک بوس پہاڑ، یہ طوفان بدوش دریا، یہ پر سکون جھیلیں، یہ شفاف تالاب، یہ حسین بیلیں، یہ پر شکوہ اشجار، یہ خوش ذائقہ پھل اور یہ لذیذ میوہ جات یہ سب سُنی سُنی سے معطر معلوم ہوتے ہیں —— یہ سب "برائے استعمال" ہیں نہیں ایک خلش ہے —— انتظار سا ہے اپنے استعمال کنندہ کا"

یہ کہنے کے بعد قدرت بھی انتظار کرنے لگی کہ دیکھئے اس سوال کا جواب کس نئے کرشمہ کی شکل میں ملیگا۔

جواب ملا۔

قدرت نے حیرت سے دیکھا۔ ایک نئی مخلوق!!!

پرندے اُڑ رہے تھے کوئلیں گھنے بنوں میں درختوں سے کوکو کا نغمہ الاپ رہی تھیں بھونرے پھولوں کو بیتابی کے ساتھ چوس رہے تھے۔ ہزار ہا قسم کے جاندار کرۂ ارض پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھر رہے ہیں۔

قدرت نے اطمینان کا سانس لیا۔

مگر چند ہی دن بعد ——

قدرت کو ایسا محسوس ہونے لگا گویا اسے کسی قسم کی بیچینی ہے۔ اس نے کائنات پر ایک نظر ڈالی۔ وہ بھی مضطرب اور غیر مطمئن معلوم ہوتی تھی۔

قدرت سے پوچھا گیا "اب کیا ہے"؟

قدرت نے جواب میں کہا: "مالک مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا مجھے ایک بیچینی سی ہے۔ یہ درخت، یہ پھول پھل، یہ بن، یہ پربت، سبھی غیر مطمئن سے ہیں۔ جو جاندار پیدا کئے جاچکے ہیں ان سے یہ تیری حسین تخلیق مکمل نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ کائنات کو مطمئن کرنے میں کامیاب نہیں ہیں"

قدرت نے ابھی اپنی یہ معروض مکمل بھی نہ کی تھی کہ اس نے دیکھا اور بڑی حیرت اور ناقابل ضبط مسرت سے دیکھا ——

خوبصورت، پرکشش، کنول کی طرح کومل، شیر کی طرح قوی، چیتے کی مانند جری —— ایک عجیب مخلوق۔ انسان۔

ساری کائنات، کائنات کی ہر شے، انسان کے سامنے ہیچ نظر آتی تھی۔

قدرت نے سر نیاز جھکا کر کہا: "وہ تجھ سے بہت ملتا جلتا ہے مالک"!

جواب ملا: "ہاں وہ میرا ہی ایک ٹکڑا ہے۔ مگر یہ کائنات اسے مطمئن نہ کرسکے گی گو وہ کائنات کے لئے کتنا ہی ... ص ۴۴

عالم نسواں

امریکہ کی چار عورتوں کے چار سوالات!

از زبیدہ سلطان صاحبہ

اس دلچسپ مضمون کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں مغربی عورتوں کی غلط روش کا ذکر کیا گیا ہے مگر ہر ہر قدم میں ہندوستانی عورتوں کے لئے سبق رکھا گیا ہے۔ خاصکر مضمون کے آخری حصے میں تو ایک ایسا عجیب مسئلہ اٹھایا جسکی طرف توجہ کرنے کی بڑی سخت ضرورت ہے ورنہ ہندوستانی گھریلو زندگی یقیناً تباہ ہو جائے گی۔

میری ایک سہیلی نے مجھے انگریزی زبان کا ایک مضمون پڑھکر سنایا میرے تو اس مضمون کے ابتدائی جملے سُن کر ہی ہوش اُڑ گئے۔ اس میں لکھا تھا کہ چار عورتوں نے امریکہ کے ایک بہت بڑے اہل قلم سے چار سوال پوچھے۔ یہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے سے بالکل ناواقف تھیں۔ مگر اتفاق کی بات کہ جو سوال انہوں نے دریافت کئے ان سوالوں کا موضوع ایک ہی تھا یعنی ان کا تعلق ایک ہی مقصد سے تھا۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ چشم بد دور کیا شریفانہ سوال ہیں اور ان سوالوں کو پڑھنے کے بعد دنیا کے اخلاقی زوال پر ماتم کیجئے۔

پہلا سوال یہ ہے کہ مجھے ایک شادی شدہ مرد سے محبت ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔ کیا مجھے اس سے محبت کا تعلق قایم رہنے دینا چاہئے۔؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ شادی شدہ مرد بن بیاہے مردوں کی بہ نسبت زیادہ دلچسپ کیوں ہوتے ہیں؟

تیسرے سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ میں ایک نوجوان شادی شدہ عورت ہوں مگر میرا شوہر مجھے خوش نہیں رکھ سکتا۔ ایسی حالت میں کیا میں ایک دوسرے مرد کی توجہات قبول کر لوں؟

چوتھی صاحبہ نے یہ دریافت فرمایا ہے کہ میرا شوہر اپنے کاروبار کی وجہ سے زیادہ وقت گھر سے باہر رہتا ہے اور میں تنہائی محسوس کرتی ہوں آپ مجھے کیا صلاح دیتے ہیں؟

ان سوالوں کے جو جوابات اس انگریز اہل قلم نے دیئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سمجھدار لوگ بھی مغرب میں عورتوں کی بے لگام آزادی سے کسقدر اندیشہ محسوس کر رہے ہیں اور وہ کس طرح معقولیت اور ظرافت کا واسطہ دیکر نئی نسل کو راہ راست پر لانے کی کوششیں کر رہے ہیں جو اخلاق کی حدوں سے باہر نکل کر خدا اور مذہب سے بیگانہ ہونیکی وجہ سے حیوانات سے بھی بدتر ہوگئی ہے۔

انگریز اہل قلم نے مندرجہ بالا چاروں سوالات کے جوابات حسب ذیل دیئے ہیں:۔

پہلے سوال کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ:۔

یقیناً تمھیں ایک شادی شدہ مرد سے تعلقات قایم نہیں رکھنے چاہئیں۔ جس عورت کا وہ شوہر ہے اس کے جذبات کا اندازہ کرو۔ اگر کوئی دوسری عورت تمھارے شوہر کو گھیرنے لگے اور یہ کوشش کرے کہ وہ تمھاری بجائے اسپر اپنی آمدنی خرچ کرنے لگے، تو اس کی طرف سے تمھارے خیالات کسقدر کڑوے ہونگے"؟

دوسرے سوال کا جواب ایک مغربی اہل قلم نے لکھا ہے:

"شادی شدہ مرد بن بیاہے مردوں کی بہ نسبت زیادہ دلچسپ نہیں ہوتے۔ وہ دوسرے ہی ایسے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ انسان کو قدرتاً دوسروں کی چیز یا ممنوعہ چیز حاصل کرنے میں زیادہ مزہ آتا ہے"

تیسرے سوال کے جواب میں مغربی اہل قلم نے لکھا ہے:۔

"شادی شدہ زندگی سنسنی خیز لمحات کا دوسرا نام نہیں ہے۔ جس مرد کو تم روزانہ دیکھتی ہو اور اکثر اپنے قریب دیکھتی ہو اسے دیکھ کر ہر بار تمھارا دل کیسے دھڑک سکتا ہے!!! ہاں البتہ تم اس کے کیرکٹر کی پسندیدگی کا جذبہ پیدا کرکے اس سے گرمجوش محبت کر سکتی ہو۔ اور تم یہ *

بچوں کی دنیا

اُڑیسہ کی عمارتیں

بچو! آج کی صحبت میں ہم اُڑیسہ کی عمارتوں کے تاریخی حالات بیان کرتے ہیں:۔

ساحل اُڑیسہ کی عمارت ہندوستان کی نہایت قدیم اور عجیب یادگاروں میں شمار کی جاتی ہیں اور پانچویں صدی عیسوی سے تیرھویں صدی تک یعنی آٹھ سو برس کے عرصہ میں تیار ہوئی ہیں۔ لیکن جو مندر زمین کے نیچے بنے ہوئے ہیں وہ ان سے بھی زیادہ قدیم ہیں اور تقریباً تیسری صدی قبل مسیح کے بنے ہوئے ہیں۔

اُڑیسہ کے تمام مندروں کا طرز تعمیر قریب قریب ایک ہی قسم کا ہے۔ یہ مندر دکن کے مندروں سے بالکل مختلف ہیں۔ نہ ان میں بڑے بڑے دالان ہیں اور نہ اوپر نیچے طبقات ہیں۔ ان مندروں کی بیرونی شکل اہرامی ہے لیکن ان کے اضلاع سیدھے ہونے کے بجائے کسیقدر خمدار ہیں۔ عبادت کے لئے ایک مکعب جگہ بنی ہوئی ہے جہاں بہت سے دیوتاؤں کی مورتیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اس کے اوپر اہرامی برج بنے ہوئے ہیں۔ اہرام پر خربوزے کی شکل کے گنبد بنے ہوئے ہیں جن پر خوشنما سنگتراشی کی گئی ہے۔ عمارت کے ادکار پر سایبان ہے اسپر بھی اہرامی شکل کا برج بنا ہوا ہے۔ سایبان کے ملحق ایک یا دو دالان بنے ہوئے ہیں جن میں سے ایک ناچ وغیرہ کے لئے مخصوص تھا اور دوسرا خورد نوش کیلئے۔

کل عمارت کے گرد ایک دیوار ہے جس میں چار طرف دروازے بنے ہوئے ہیں۔ دروازوں کی چھتیں بھی خمدار اہرام کی شکل میں ہیں۔ تمام مندروں کا رُخ مشرقی جانب پایا جاتا ہے۔ مورتیوں کا رُخ بھی مشرق کی جانب ہے۔

مندروں کے مختلف اجزا کا تناسب بہت باقاعدہ ہے۔ ہر ایک حصّہ کی پیمائش خاص خاص قاعدوں کی پابندی ہے جس کے خلاف یہ لوگ نہ چلتے تھے۔ ان مندروں میں اگر کوئی فرق ہے تو اندرونی آرایش میں جہاں صنّاع کے خیال کو پوری آزادی دیگئی ہے۔

اُڑیسہ کے مندر پتھروں سے بنے ہوئے ہیں اور پتھر بھی زیادہ تر بھورے رنگ کے ہیں۔ جوڑ نہایت مضبوط اور نامعلوم ہیں جو بہت زیادہ جوڑے ہیں۔ وہاں آہنی پتّریں جڑی ہوئی ہیں اور دروازوں کے اوپر کی کڑیاں بھی آہنی ہیں۔ کنارک کے مندر میں ایک کڑی سات میٹر لمبی اور پچیس سینٹی میٹر گہری ہے۔ جر ثقیل کے اصول کے مطابق اس کڑی کا درمیانی حصّہ کناروں کی بہ نسبت پتلا ہے مندر کی خاص عمارت لوہے اور پتھر سے بنی ہوئی ہے۔ صرف دروازوں میں لکڑی استعمال کی گئی ہے۔ اس لئے بہو میشور کا سب سے پرانا دروازہ منقش صندل کی لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ گنبد دار چھتیں جو ایک نقطہ پر آکر ملتی ہیں نہ اُڑیسہ میں ہیں اور نہ ہند کے دیگر مندروں میں۔ یہ سب چھتیں مسطح پتھروں سے پٹی ہوئی ہیں۔ اُڑیسہ کے مندروں میں دیوار سے علیحدہ ستون بہت کم پائے جاتے ہیں بلکہ صرف بہو میشور کے ایک دالان میں نظر آتے ہیں۔

* محسوس کر سکتی ہو کہ تم اس کی زوجیت میں دنیا کی آفات سے کس قدر محفوظ ہو۔ میرا خیال ہے کہ یہ احساس ہزاروں رومانوں اور سنسنیوں سے زیادہ تسکین بخش ہے۔ ازدواجی زندگی سنسنی خیز اور رومان پرور لمحات کا مجموعہ کیسے بن سکتی ہے۔ کیونکہ ایک شوہر کے لئے سنسنی خیزی اور رومان پروری کی طرف توجہ دینے کی بہ نسبت یہ بات کہیں زیادہ ضروری ہوتی ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کی مناسب کفالت کرے"

چوتھے سوال کے جواب میں مغربی اہل قلم نے یہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"تمھارے شوہر کے زیادہ تر باہر رہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اس سے بے وفائی کرو"

غرض حد سے بڑھی ہوئی آزادی کی وجہ سے مغربی عورتوں کی گھریلو زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں ہندوستانی ص

پردۂ فلم

فلموں کی طوالت کم کرو

امریکہ اور دنیا کے دوسرے ممالک کی فلموں کی لمبائی تو مشکل سے سات آٹھ ہزار فٹ ہوتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں جو تصاویر تیار ہوتی ہیں، انکی لمبائی کسی صورت میں بھی تیرہ چودہ ہزار فٹ سے کم نہیں ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے فلمساز اس مغالطہ میں مبتلا ہیں کہ اگر کم لمبائی کی فلمیں تیار کی جائیں گی تو ہندوستانی پبلک انکو پسند نہیں کریگی۔

ان فلمسازوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ کسی فلم کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار اسکی لمبائی پر نہیں ہے بلکہ اس کے حسن و قبح پر ہے۔ ہماری قطعی رائے ہے کہ سات آٹھ ہزار فٹ کی ایک عمدہ فلم پندرہ ہزار فٹ کی ناکارہ فلم سے کہیں زیادہ کامیاب ہوسکتی ہے۔

ہندوستانی فلموں کو اگر غور سے دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ تقریباً ہر فلم میں ہزاروں فٹ کے ٹکڑے ایسے ہوتے ہیں جو فلم کی روانی کو کم کر دیتے ہیں اور جو بڑی حد تک بیکار رہتے ہیں اگر ان ٹکڑوں کو فلم سے نکال دیا جائے تو فلم میں روانی اور جاذبیت بہت زیادہ بڑھ سکتی ہے۔ ایسی حالت میں کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ ہندوستانی فلمساز فلموں کی غیر ضروری طوالت کو کم کرکے اپنے آپ کو ایک بہت بڑی فضول خرچی سے بچائیں۔

کون نہیں جانتا کہ موجودہ جنگ کے زمانہ میں ایسے فلموں کا ملنا کس قدر دشوار ہوگیا ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ فلموں کی طوالت کو کم کیا جائے۔ ورنہ انکی دلچسپی اور دلکشی کو بڑھایا جائے۔

۴۴ اطمینان بخش ہو"

" تو اس کے اطمینان کا کیا بندوبست ——"

قدرت کا یہ فقرہ ابھی پورا بھی نہ ہوا تھا کہ اس نے مسرت کے التہاب سے سرتاپا تھرتھراتے ہوئے دیکھا ——

ہرن کی سی آنکھیں، ہاتھی کی سی چال، چاند جیسا روشن بدن۔ لتاؤں جیسی نزاکت بلبل سے زیادہ دلآویز آواز۔ گراں سب سے زیادہ خبردار اور دلکش —— مرد کے لئے سامان اطمینان۔ عورت

قدرت نے خوشی سے کھلکھلا کر کہا: "اب تیری دنیا مکمل ہوئی اے مالک" مگر قدرت کے اس سوال کا قادر مطلق کیطرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اور قدرت ہزاروں برس سے آجتک یہی سوچ رہی ہے کہ دنیا مکمل ہوگئی یا ابھی نامکمل ہے!!!

آزادی کا عہد

الہ آباد، ۲۷ جنوری برطانی حکومت نے ہمیں عزت سے جینے بھی نہیں دیا اور وہ ہمیں مرنے بھی نہیں دیتی ان لفظوں میں صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد نے ہندوستان کی موجودہ بے بسی و بیچارگی کی تصویر کھینچی جب انہوں نے یوم آزادی پر کلکتہ کے عظیم الشان عام جلسہ میں تقریر فرمائی۔ الہ آباد کے عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا:۔ یہ پوچھنا بیکار ہے کہ جاپان ہندوستان میں آگیا تو کیا کریگا ہم اپنی آزادی پر ہر حملہ کا مقابلہ کریں گے چاہے وہ کسی طرف سے ہو اور کوئی کرے۔ بمبئی میں یوم آزادی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے فرمایا کہ ہندوستان کی آزادی کی پکار روز بروز تیز ہوتی جا رہی ہے۔

کل تمام ہندوستان میں شہروں، قصبوں اور گاؤں میں یوم آزادی بڑے جوش سے منایا گیا چونکہ ستیہ گرہ اندولن کے سلسلہ میں گرفتار اور رہا شدہ ستیاگرہی بیشتر واپس آگئے ہیں اس لئے اپنے اپنے علاقوں میں سرکردہ کانگریسیوں نے جھنڈے کی سلامی کرائی اور آزادی کا عہد نامہ پڑھا جسے لاکھ کروڑوں آدمیوں نے دہرایا چونکہ حالات بہت تیزی سے بدل رہے ہیں اسلئے اس بار یوم آزادی کی تقریب خاص جوش کے ساتھ منائی گئی لاکھوں مکانوں پر قومی جھنڈے لہرائے گئے اور متعدد انجمنوں نے اس تقریب میں کانگریس کے ساتھ شرکت کی مولانا ابوالکلام آزاد نے کلکتہ میں، پنڈت جواہر لال نہرو نے الہ آباد

ص اگر گھروں کی تباہی کو روکنا ہے تو انہیں چاہئے کہ ہندوستانی عورتوں کو مغربیت نہیں بلکہ صحیح نسوانیت کی تعلیم دیں!

اقوال زریں

مہاتما گاندھی کے جواہر پارے

خدا سامنے نظر نہیں آسکتا۔ اس لئے اسکو ثابت کرنیکی کوشش بیکار ہے۔ خدا ہے! اگر ہم اسکے وجود کو محسوس نہیں کر سکتے تو یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ احساس کی یہ عدم موجودگی ایک ایسا مرض ہے جو کسی نہ کسی دن دور ہو کر رہے گا۔

وہ الفاظ جن میں ایمان اور طلب کی روح نہ ہو ایسے ہیں جیسے نمائشی پھول۔ ایسا پھول جو خوشبو سے خالی ہوتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیں عقل سے کام ہی نہیں لینا چاہئیے لیکن اسی حد تک کہ جس نے ہمیں زیور عقل سے آراستہ کیا۔ ہم اس کی ذات کے واجبی اعتراف سے دور نہ ہو جائیں۔

سوراج بزدلوں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ان لوگوں کے لئے ہے جو دنیا بھر کے مصائب کا استقبال خندہ پیشانی کے ساتھ کر سکتے ہیں اور جو کسی دوسرے شخص کو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔

جنسی میلان ایک عمدہ اور شریف چیز ہے۔ اس کے اندر شرم محسوس کرنیکی کوئی بات نہیں لیکن۔ یہ میلان صرف تخلیقی ضروریات کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے علاوہ اس کا استعمال خدا اور بندوں دونوں کی نگاہوں میں گناہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

طلبار کو اپنے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا کرنا اور اس چیز کا جائز حدود کے اندر مقابلہ کرنا چاہئیے۔ جو ان کی مرضی کے خلاف ان پر زبردستی ٹھونسی جا رہی ہو خلاف مرضی شادی کا معاملہ تو سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

وہ نوجوان جو جہیز کو اپنی ازدواجی زندگی کی شرط قرار دیتا ہے۔ اپنی تعلیم کی بے قدری کرتا۔ اپنے ملک کے وقار کو گھٹانا اور دنیائے نسائیت کی توہین کا ارتکاب کرتا ہے۔

موج تبسم

ہوٹل کا مسافر (ہوٹل کے ملازم سے) دیکھو شوربہ میں مکھی پڑی ہوئی ہے۔

ہوٹل کا ملازم (خاموش رہتا ہے اور کوئی جواب نہیں دیتا)

مسافر:۔ کیا تم نے سُنا جو کچھ میں نے کہا۔

ملازم:۔ "حضور یہ کونسی نئی بات ہے۔ یہ تو ہمارے ہوٹل میں روزانہ ہوتا رہتا ہے۔"

مسافر:۔ گویا تم مسافروں کو مکھیاں کھلاتے ہو۔

ملازم:۔ عموماً ہم مکھیاں خود ہی نکال دیتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی یہ کام مسافروں کو خود کرنا پڑتا ہے۔

عاشق (محبوبہ کے نوکر سے) میں تمہاری مالکہ سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔

نوکر: "حضور انکو بھی آپکی تشریف آوری کی اُمید تھی"

عاشق (خوش ہو کر) "تمہیں کیسے معلوم ہوا۔"

نوکر:۔ وہ کلنے ایک دوسرے عاشق سے کہہ رہی ہیں کہ ایک احمق میری محبت میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اس سے مجھے بے حد نفرت ہے اور یہ کہہ کر وہ دوسرے عاشق کے ہمراہ ہوا خوری کے لئے چلی گئی۔

ایک کنجوس کی حادثہ میں سڑک پر گر پڑا اس حادثہ میں اسے خفیف سی چوٹ آئی اور قمیص بھی پھٹ گئی۔ لوگوں نے اسے ہسپتال میں پہنچا دیا۔ اسکے چند عزیز مزاج پرسی کے لئے آئے۔ ان عزیزوں میں سے ایک عزیز نے ہمدردی کے لہجہ میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے کہ تم بُری طرح زخمی ہوئے۔"

کنجوس "زخموں کا کیا ہے۔ وہ تو بھر ہی جائیں گے افسوس تو بارہ آنے کی قمیص کا ہے۔ جس پر کوئی دوا بھی کارگر نہیں ہو سکتی۔

ایک صاحب حجام کے ہاں بال بنوانے گئے۔ حجام نے پوچھا۔ کس قسم کے بال کٹیں گے؟

جواب ملا "تینوں کم" حجام نے پوچھا مطلب؟

جواب ملا "بال مونچھیں اور باتیں۔

دلچسپ معلومات

بندرگاہیں

بمبئی:۔ ہندوستان کی سب سے بڑی بندرگاہ بمبئی ہے اس کی لمبائی ۱۲ میل ہے۔ ہندوستان میں ایسی ایک بھی بندرگاہ نہیں ہے جس نے حال میں اتنی ترقی کی ہو جتنی بمبئی میں۔ بمبئی کی بندرگاہ کا پہلا ڈاک سنہ ۱۸۷۰ء میں کھولا گیا تھا۔ اس کا نام "پرنس ڈاک" ہے، کیونکہ اس کا بنیادی پتھر کنگ ایڈورڈ نے جب وہ پرنس آف ویلز کی حیثیت میں آئے تھے رکھا تھا۔ اس کے بعد وکٹوریہ ڈاک بنا۔ جب کنگ جارج سنہ ۱۹۰۵ء میں پرنس آف ویلز کی حیثیت میں ہندوستان آئے تھے تب انھوں نے ایک اور ڈاک کا بنیادی پتھر رکھا اور اس کا نام ملکہ الگزینڈر کے نام پر رکھا گیا۔

کلکتہ بمبئی کی مانند کلکتہ کو بھی چند خاص خصوصیتیں حاصل ہیں۔ کلکتہ بھی بہت پہلے سے تجارت کا مرکز رہا ہے۔ پہلے یہیں سے ڈھاکہ اور مرشد آباد کی ململ غیر ممالک کو بھیجی جاتی تھی۔ مگر اسکی جگہ کوئلے نے لے لی ہے۔ بنگال کی کوئلے کی کانیں ہندوستان میں سب سے زیادہ مشہور ہیں جمشید پور میں ٹاٹا کی کمپنی لوہا اور فولاد بنانے کے ساتھ کان سے کوئلہ بھی نکالتے ہیں۔

کراچی کراچی بمبئی کو چھوڑ کر خلیج فارس اور خلیج بنگال کے عین درمیان میں سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ قدرت نے ہی اُسے بندرگاہ بنایا ہے۔ یہاں جہاز کے راستے کی گہرائی ۳۲ فٹ ہے، اس لئے وہ سب جہاز جو نہر سویز سے نکل سکتے ہیں اسمیں بھی آسانی سے آسکتے ہیں

مدراس صرف مدراس ہی کلکتہ اور بمبئی کے درمیان بڑی بڑی بندرگاہ ہے، بمبئی کی طرح یہ قدرتی نہیں ہے بلکہ سمندر کے اندر ایک دیوار کھڑی کر کے یہ مصنوعی بندرگاہ بنائی گئی ہے۔ جنوبی ہندوستان کی ایک چوتھائی تجارت مدراس کے ذریعہ ہوتی ہے۔ یہ خوبصورت بندرگاہ ریلوں کے ذریعے کلکتہ اور بمبئی سے جُڑی ہوئی ہے۔

جبرالٹر سے کاکیشیا تک

لندن ۲۳ جنوری، روس اور لبیا میں جرمنوں کی ہار سے برطانیہ میں لمبی چوڑی امیدیں نہیں باندھی جا رہی ہیں کہ میا میں فیوڈلبیا پر جرمنوں نے پھر قبضہ کر لیا ہے اور لبیا کے برطانی مورچوں میں جرنل رومیل کی فوجوں نے پھر دس میل تک بڑھا آئی ہیں۔ ان دونوں واقعات کو اس بات کی علامت سمجھا جا رہا ہے کہ روس اور لبیا دونوں جگہ جرمن پھر جارحانہ رویہ اختیار کرنے والے ہیں۔

بی۔ بی سی کے مبصر کا کہنا ہے کہ برطانیہ میں کوئی شخص جسے فوجی معاملوں سے ذرا بھی واقفیت ہو ایسا نہیں جو اس بھلاوے میں ہو کہ ہٹلر کی طاقت ختم ہو گئی ہے اور وہ روس پر پھر زبردست حملہ نہیں کریگا۔ برطانیہ میں یہ تسلیم کیا جا رہا ہے کہ روس اور لبیا میں ہار کے باوجود جرمن فوج کی بڑی طاقت تباہ نہیں ہوئی بلکہ وہ اتحادی فوجوں کے پنجہ سے بچ نکلی ہے روس میں بہت بڑے علاقے اب بھی جرمنوں کے قبضہ میں ہیں اور لبیا میں بھی جرنل رومیل کے پاس بہت بڑا علاقہ باقی ہے۔ ہٹلر کا آئندہ منصوبہ برطانیہ میں اور دوسری جگہ بھی قیاس آرائی کا موضوع بنا ہوا ہے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ کبھی بھی جرمن فوج کے حوصلے نہیں ٹوٹے ہیں اور روس کے خلاف جرمنی کا دوسرا حملہ یقینی ہے یہ دوسری بات ہے کہ یہ حملہ بہار کا موسم آنے پر کیا جائے۔ برطانیہ کے باخبر حلقوں میں یہ بھی محسوس کیا جا رہا ہے کہ جبرالٹر سے لیکر کاکیشیا تک ہٹلر کی نئی سرگرمی کا مظاہرہ کسی بھی جگہ ہو سکتا ہے ممکن ہے کہ وہ جبرالٹر کو گھیرنا چاہیں جیسے جاپانی سنگاپور کو گھیر رہے ہیں۔ ممکن ہے وہ کریمیا اور اسٹوف کی طرف سے کاکیشیا پر حملہ کرنے کی کوشش کریں ممکن ہے وہ کاکیشیا تک پہونچنے کیلئے ترکی سے راستہ طلب کریں اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ خلیج فارس کی طرف بڑھنے کی کوشش کریں۔ آخری کوشش بڑی خطرناک ہو گی کیونکہ جاپان بھی سنگاپور سے ہندکر میں آنا چاہتا ہے ایک اور بات بھی ممکن ہے کہ جرمن فوجیں پرتگال کے ساحل پر اور اتری افریقہ کے پچھمی ساحل پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں اور اٹلانٹک میں برطانیہ اور امریکہ کے جہازوں کیلئے خطرہ بڑھ جائے۔ ان تمام امکانات کی روشنی میں برطانیہ یہ خوب سمجھ رہا ہے کہ اسے کسی ایک جگہ نہیں بلکہ ہر جگہ

افسانہ

ایک عورت کے تاثرات

افسانہ کی شکل میں

از محترمہ راحت آرا بیگم صاحبہ

یہ افسانہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسی عورت کے تاثرات ہیں جس نے اپنے محبوب کو کھو دیا تھا ان تاثرات کو جناب محترمہ راحت آرا بیگم صاحبہ نے ایک افسانہ کی شکل میں پیش کیا ہے اور اس افسانہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ صرف ایک عورت کے تاثرات سے پورا افسانہ بن گیا ہے۔

شام سے تمہارے انتظار میں تھی۔

آج خیال تھا کہ تم سویرے ہی آجاؤ ــــ کیسے جتن سے۔ میں نے بال سنوارے تھے۔ چندری پہنی تھی ــــ ہلکے ہلکے مختصر زیورات سے میں نے اپنے جسم کو آراستہ کیا تھا اور تمہاری راہ تکنے لگی تھی۔

رات کے دس بج گئے۔

تم صبح دس بجے سے نکلے ہو۔ اب تک واپس نہیں آئے۔ میں نے سمجھا تھا کہ شاید دفتر میں کام زیادہ ہو۔ اس لئے تم سہ پہر کو نہ آسکے ــــ شام تک ضرور آجاؤ گے ــــ نہ جانے کیوں ــــ! آج آفس جاتے وقت میں نے تاکید کر دی تھی ــــ دیکھو ــــ ذرا سویرے واپس آجانا۔ تنہائی سے میرا جی اُکتانے لگتا ہے۔ تم نے صرف مختصر جواب دیا تھا۔

" اچھا! "

لیکن ــــ لیکن تم نے میری تاکید کو بھلا دیا ساتھ ہی اپنے وعدہ کو بھول گئے۔ خبر نہیں وہ کون سے ایسے کام ہیں جن میں تم اس قدر منہمک رہا کرتے ہو کہ تمہیں گھر کی بات بھی یاد نہیں رہتی ــــ یہ بھی تو یاد نہیں رہتا کہ کوئی منٹوں کو گن گن کر تمہارے انتظار میں وقت کاٹ رہا ہو۔

نہیں ــــ!

تم جب باہر چلے ہو تو شاید میری بات تمہیں یاد نہیں رہتی ــــ!

آہ ــــ!

میری وہ محبت جسے میں کسی کے قدموں پر نچھاور کرنے کو دوشیزگی سے بے چین تھی۔ اس کے لئے میں نے تمہیں کو چُنا تھا۔ اپنے دل میں میں نے صرف تمہیں جگہ دی تھی ــــ میں ہر اس کام کے لئے تیار تھی جس میں تمہاری خوشی ہو۔ جس سے تم مسرور رہو۔

مگر افسوس!

میری محبت کا صلہ تم نے یہ دیا کہ بازاری حُسن سے لُطف لینے لگے اور میری پاک محبت کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔

پھر بھی ــــ پھر بھی میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ میرے دل میں صرف تم ہی ہو۔ میری زندگی کی پہلی منزل میں تم ہی نے قدم رکھا تھا اور آخری منزل تک تم ہی رہو گے۔ میں نے سوائے تمہارے اور کسی مرد کی طرف کبھی نگاہ نہیں اُٹھائی۔

شادی کے بہت پہلے سے تمہیں میں دل سے چاہتی تھی۔ میں وثوق کیساتھ کہہ سکتی ہوں کہ زندگی کے آخری لمحے تک تمہاری ہی محبت میرے دل میں رہے گی ــــ!

رات کے بارہ بج گئے۔

خادمہ نے کئی دفعہ تقاضا کیا۔

بیگم کھانا تیار ہے۔ صاحب تو روز ہی دیر سے آیا کرتے ہیں۔ بارہ بج گئے۔ آپ آخر کب تک انکی منتظر رہیں گی۔ اب آپ کھا پی کر آرام فرمائیں۔

میرا دل بھر آیا۔ میں زبان سے کچھ بھی کہہ نہ سکی۔ صرف اشارے سے اسے چلے جانے کا حکم دیا ــــ اب ــــ یہ تنہائی مجھے کاٹے کھاتی ہے۔ ہر روز اکیلا کھانا مجھے اچھا نہیں لگتا۔ نہ ہی کھانے میں کچھ مزا آتا ہے ــــ یہ پُر تکلف لذیذ غذائیں مجھے زہر سے بھی زیادہ بدمزہ معلوم ہوتی ہیں جبکہ تم میرے ساتھ نہ ہو تو میں کیا خاک کھاؤں ــــ!

رات کا ایک بجنے کو ہے۔

میں نے خادمہ کو سو جانے کو کہا ہے۔ آج اگر رات بھر بھی انتظار کرنا پڑے تو بھی مجھے گوارا ہے۔

آہ ــــ!

میں نے آخر کس کے لئے یہ بناؤ سنگھار کئے تھے؟

آئینے کے سامنے کھڑے ہونے کو دل نہیں چاہتا۔ اپنی بے قدری سے دل دُکھ اُٹھتا ہے۔ اس بے چین کو اگر کوئی تسکین دے سکتا ہے تو وہ تم ہی ہو۔

اُف!

یہ تنہائی اب مجھے کاٹے کھاتی ہے۔

بغل میں ــــ ہمسائے کے گھر سے ہلکی ہلکی ہنسی کی آواز فضا کے گہرے سکوت کو توڑتی ہوئی اب بھی میرے کانوں میں آرہی ہے اور میرے بے چین میں اضافہ کرتی جا رہی ہے۔

خادمہ چلی گئی۔

وہی سکوت ــــ وہی ناقابل برداشت تنہائی وہی انتظار

لیکن ــــ!

یہ کیا ــــ!

کوئی کنڈی کھٹکھٹا رہا ہے ــــ ٹھہرو ــــ ٹھہرو ــــ میں دروازہ کھولے دیتی ہوں۔

اوہ ــــ تم ــــ!

تم آگئے ــــ!

دیکھو ــــ گھڑی کی طرف نگاہ ڈالو ــــ اب رات کے دو بجنے کو ہیں اور کب تک مجھے یوں ناگواری کیساتھ زندگی کی شکستہ گاڑی کو گھسیٹنا پڑے گا ــــ لیکن اتنی دیر سے تم کہاں تھے آخر ــــ؟

ایں ــــ!

تمہیں کیا ہو گیا ہے ــــ؟ چپ کیوں سادھ لی ہے تم نے ــــ؟ کہاں تھے اتنی دیر آخر ــــ؟

ہائیں ــــ!

تمہاری آنکھیں تو سُرخ ہو رہی ہیں ــــ کہیں آج زیادہ تو نہیں پی لی ــــ کیا کھانا نہیں کھاؤ گے؟ جواب کیوں نہیں دیتے؟

افسوس!

میں نے کس لئے یہ بناؤ سنگھار کئے تھے ــــ تف ہے میرے اُوپر۔

نہیں ــــ نہیں ــــ!

مجھے نہ چھوؤ ــــ چھوڑو ــــ چھوڑ دو مجھے ــــ تمہارے منہ سے شراب کی تیز بو آرہی ہے ــــ مت آؤ ــــ مت آؤ میرے قریب ــــ میرے پاک ہونٹوں کے ساتھ اپنے ان جھوٹے ہونٹوں کو نہ لگاؤ ــــ!

آج ہاں آج مجھے معلوم ہو گیا ــــ آج میں نے صاف دیکھ لیا کہ تم کسی بازاری حُسن سے اتنی دیر لطف اندوز ہوتے رہے تھے ــــ تم نے ان ہی ہونٹوں سے نہ معلوم کتنے ناپاک ہونٹ مس کئے ہیں پھر ــــ پھر ان جھوٹے ہونٹوں کو میرے پاک ہونٹوں کیساتھ کیوں لگانا چاہتے ہو ــــ؟

آہ ــــ!

میری خواہشات کا تم نے خون کر ڈالا ــــ میری تمناؤں کو اپنے بے رحم قدموں سے تم نے روند ڈالا۔

میں یہ سارا سنگھار نوچ پھینکوں گی ــــ کس کے لئے ــــ کس کے لئے آخر میں انہیں قائم رکھوں؟ جبکہ تمہیں کو میری طرف التفات کرنیکی فرصت نہیں تو پھر ــــ پھر میں کس کے لئے اپنے حُسن کو چمکانیکی کوشش کروں؟

نہیں نہیں ــــ مٹنے دو ــــ مٹ جانے دو۔ اس حُسن کو ــــ اسکی اب کیا ضرورت۔ اس خوبصورتی کو قائم رکھنے سے کیا فائدہ جبکہ ــــ جبکہ اس کا کوئی چاہنے والا ہی نہ ہو!

میں نے سارے بھڑکیلے لباس اور تمام سنگھار کے سامان کو مقفل کر دیا۔ جبتک تم میری طرف متوجہ نہ ہو۔ میں انہیں لے کر کیا کروں۔

کیا آپ کو اس کی پروا نہیں کہ میرا کیا حال ہو گا ابا جان؟

کوئی بھی دور اندیش اور سمجھدار آدمی

ہرگز اس مہلک خطرے کی طرف سے غافل نہیں ہو سکتا جو آج اس کی عزیز ترین چیزوں مثلاً اس کے خاندان، اس کے گھر اور اس کی آئندہ حفاظت کے لئے تباہی کا پیغام ثابت ہو رہا ہے۔ وہ قیمتی جانوں اور آزادی کی حفاظت میں مدد کر سکتا ہے۔ وہ ہندوستان کی قوت کو مدافعت کے ذریعہ منظم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ لیکن اُسے بلا تاخیر اس پر عمل کرنا چاہئیے۔ ابھی ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس خریدنے کا وقت ہے

ہر وہ آنہ جو اس کام میں آپ لگاتے ہیں ہندوستان کی بری، بحری اور ہوائی فوج تیار کرکے دشمن کے ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کو طاقتور بناتا ہے۔

تفصیل ڈاکخانہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔

تمہاری طرف سے مجھے مایوسی ہو گئی۔ میں سمجھ گئی۔ تمہارا دل محبت سے خالی ہے۔ پھر بھی —— میں ساری اس لمحے کی منتظر رہونگی جبکہ تمہارے دل میں میری محبت کا احساس ہوگا اور جب تم پر یہ عقدہ کھل جائے گا کہ یہ بازاری حسینان صرف دولت کی خواہشمند ہیں۔ یہ انسان کی عزت و دولت کی ڈاکو ہیں۔ یہ جبتک کسی باعزت ہستی کو تباہ و برباد نہ کرلیں انہیں جنکی خاطر تم نے اپنی —— صرف اپنی ہی نہیں بلکہ اپنے ساتھ مجھ بدقسمت کی بھی زندگی کی اصلی مسرتیں اُجاڑ کر ڈالیں۔

یہ تم جیسے ہر اس مرد سے محبت کا اظہار کرتی ہیں جوان کے قدموں پر دولت لٹانے کو تیار رہتا ہے —— امیر کو فقیر بنانا —— باعزت کو بے عزت کرنا ہی کا شیوہ ہے۔ ہاں —— اور جب تمہاری آنکھوں پر سے اس مصنوعی عیش و آرام کا پردہ اُٹھ جائے گا۔ ممکن ہے اس وقت تمہیں اپنی اس کنیز کی محبت کا احساس ہو۔ اپنی ساری زندگی اس خوشگوار وقت کے انتظار میں کاٹ دونگی۔

یہ بیکاری اب میرے لئے وبال جان ہے —— اُف —— میرے سرتاج —— تمہیں کیا خبر کہ میں تم سے کس قدر محبت کرتی ہوں۔ ایک محبت سے معمور دل ایک شیشے سے بھی زیادہ نازک ہوا کرتا ہے۔ مگر تم تو اس شفاف شیشے پر بے دردی سے ٹھوکریں لگاتے گئے ہو۔ اور آہ۔! اسے چور چور کرنے میں تم نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ لیکن میں اسے بچاتی رہی ——!

زندگی کی پہلی مسرتوں کی جگہ رنج و غم کے جھٹکوں پر بھی اسے سنبھالتی رہی۔ ٹوٹنے پر بھی اسے جوڑنے کی کوشش کرتی رہی —— کیوں ——؟

اس لئے —— ہاں اس لئے کہ مجھے تم سے محبت ہو اور مجھے اُمید ہے کہ ایک نہ ایک روز میری سچی محبت کی کشش مقناطیس کی طرح تمہیں میری طرف کھینچ لائیگی۔

کل شب کو تم نشہ میں چور گھر پہنچے۔ تمہارا جسم لہولہان تھا۔ پیٹھ پر زخم کے نشانات تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے بے دردی سے تمہارے جسم پر چوٹیں لگائی ہیں۔

اُف!

تمہیں اس عجیب ہیئت میں دیکھکر میں لرز گئی۔ تم کمرے میں داخل ہوتے ہی لڑکھڑا کر گر پڑے۔ افسوس تم اپنے کو نہیں بلکہ مجھے زخم خوردہ بنا رہے ہو۔ میں نے خادمہ کی مدد سے تمہارے جسم کو صاف کیا۔ پلنگ پر صاف بستر لگوا کر تمہیں آرام سے لٹا دیا۔ اور پنکھا جھلنے لگی۔

صبح سے کچھ پہلے ہی تمہیں ہوش آگیا۔ تم وحشت زدہ نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگے۔ تمہاری آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ شراب کا نشہ غالباً اب تک موجود تھا۔ تم بڑبڑانے لگے —— میں بغور سن رہی تھی ——

ہونہہ —— گلنار —— تجھے میں نے وفادار خیال کیا تھا۔ تیری خاطر —— ہاں صرف تیری خاطر میں نے اپنی بیوی پر کس قدر ظلم کیا۔ اُف میری غلطی۔ میں سمجھا تھا کہ تو مجھ سے محبت کرتی ہے۔ تیری لمبی چوڑی تقریروں کو میں سچ سمجھا کرتا تھا۔ جو کہ تو محبت کے بارے میں کیا کرتی تھی۔

افسوس!

تو نے مجھے تباہ کر دیا۔

اُف۔ گلنار۔ گلنار۔ کیسا خوبصورت نام ہے۔ تیرا اور تو خود اپنے نام سے کہیں زیادہ نازک حسین ہے مگر افسوس —— ! میں آج سے پہلے یہ نہ سمجھا تھا کہ تیرے

برطانیہ اور امریکہ سے آسٹریلوی وزیر کی پُرزور اپیل

میلبورن۔ ۲۳ جنوری۔ منگلوار کو آسٹریلیا کی کیبنٹ کا اجلاس ہوا جس میں برطانیہ اور امریکہ سے ہوائی جہازوں اور دیگر سامان جنگ کے لئے فوری امداد کی اپیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس کے بعد سپلائی منسٹر مسٹر بیسلی نے امریکہ اور برطانیہ سے فوراً ہی ہوائی اور سمندری امداد بھیجنے کی اپیل کی۔ مسٹر بیسلی نے کہا کہ بحرالکاہل کی لڑائی سلطنت برطانیہ کو برقرار رکھنے کی لڑائی ہے۔ ملایا پر قبضہ کرنے کے بعد جاپان پچھم میں ہندوستان اور پورب میں آسٹریلیا کی طرف بڑھ سکتا ہے۔

آسٹریلیا کے ہوائی وزیر نے قوم کے نام ایک تقریر براڈ کاسٹ کی اور کہا کہ ملک سخت خطرہ میں ہے۔ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ آسٹریلیا پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور یہ پہلا موقع ہے کہ غیر ملکی حملہ آور آسٹریلیا کی سرزمین پر قدم رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے بعد دشمن خود آسٹریلیا پر حملہ کرے گا۔ میرا خیال ہے کہ آسٹریلیا پر فوراً ہی تو حملہ نہیں ہوگا لیکن حملہ ضرور ہوگا۔ ہم تیار ہیں۔ ہم اپنی پوری طاقت سے لڑیں گے۔ مسٹر فورڈ نے مزید کہا کہ بحرالکاہل کی لڑائی آسٹریلیا کی لڑائی ہے۔ اور میں سلطنت کے تمام لوگوں پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر ملایا میں کافی بمبار اور شکاری ہوائی جہاز ہوتے تو اس مرحلہ پر شاید سنگاپور کی لڑائی آسٹریلیا کی لڑائی نہ بنتی۔

خندق کھودنے میں خزانہ ملا

منی پور۔ ۱۹ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے سلسلہ میں ایک خندق کھودی جا رہی تھی۔ جب کہ سکوں کا بھرا ہوا ایک برتن زمین سے نکلا۔ یہ سکے منی پور کے مہاراجہ نرسنگھ کے زمانے کے تھے۔ اسی برتن میں ایک روپیہ ولیم چہارم کے عہد کا ۱۸۳۵ء کا بھی تھا۔

مہاتما گاندھی نے سنگ بنیاد رکھا

بنارس۔ ۲۲ جنوری۔ مہاتما گاندھی نے آج صبح بنارس ہندو یونیورسٹی میں آیورویدک کالج کا سنگ بنیاد رکھا جس کیلئے مہاراجہ دربھنگہ نے تین لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا۔

مدراس (بذریعہ ڈاک) سرکاری اعلان کی بنا پر علامہ مشرقی رہا ہوگئے ہیں آپ کچھ عرصہ تک شہر مدراس میں ہی قیام کریں گے۔

بے نقص حسن کی آڑ میں ایک زہریلی ناگن راج کر رہی ہے۔ آج میں کس شوق سے تیرے پاس گیا تھا میں نے خیال کیا تھا کہ اپنے قول کے مطابق تو میرا انتظار کر رہی ہے مجھے یقین تھا کہ تجھے مجھ سے محبت ہے۔ مگر —— آہ ——!

آج میں نے دیکھا —— ہاں —— میں نے اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ تو دوسرے مردوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ میری طرف تو نے آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور یوں نظر بدل لی گویا میرے ساتھ کبھی تیری جان پہچان ہی نہ تھی۔ اور پھر —— پھر مجھے اپنے ساتھیوں سے گالیاں دلوائیں۔ اس پر بھی تجھے صبر نہ آیا تو مجھے پٹوا کر اپنے گھر سے نکلوا دیا۔

اُف! اُف!!

یہ ذلت و رسوائی!

کاش کہ میں شمیمہ کا کہا مانتا۔ وہ میری بیوی ہے۔ کاش کہ میں اس کی پاک اور سچی محبت کی قدر کرتا۔

اتنا کہکر تم ایک زبردست جذبے کے ماتحت بچھونے پر اُٹھ بیٹھے اور چلا اٹھے۔ کون۔ کون —— گلنار تو ہے؟

پھر تم نے بغور مجھے دیکھا۔ تمہارے رخساروں پر آنسوؤں کے قطرے چمک رہے تھے۔

میں نے ان آنسوؤں کو اپنی آنچل سے خشک کر ڈالا۔ اور خود ہی رونے لگی۔

آہ ——!

تمہاری یہ تکلیف مجھ سے دیکھی نہ جاتی تھی۔

دفعتاً تم بستر سے اتر پڑے اور میرے پاؤں پر سر رکھ دیا۔ پھر مجھ سے معافی مانگی۔

میں تمہاری یہ حالت برداشت نہیں کر سکتی۔ تمہارا سر میرے پاؤں پر؟

نہیں نہیں ایسا کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ سر میرے سینے پر رکھو تاکہ اس جلن کو کچھ تسکین ہو۔ تمہاری ندامت بس بس یہی کافی ہے۔ یہ ندامت تمہاری گذشتہ ناروا سلوک کو میرے دل سے محو کرنے کے لئے کافی ہے۔

لو۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا۔

میرے سرتاج ——!

میں نے تمہارا سر اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا اور ہم دونوں دیر تک ہچکیاں لے لے کر روتے رہے۔

شکر ہے ——! بارگاہ ایزدی میں میری دعائیں پہونچ گئیں۔ آج ہاں آج میں اپنے کو دنیا کے سلطنت کی ملکہ سمجھتی ہوں۔ میرا صبر و برداشت رائیگاں نہیں گیا۔ اب تم میرے ہوئے۔ آج میں نے تمہیں پا لیا۔ اپنے دل کے مالک کو آج میں نے نئے سرے سے اپنا بنا لیا۔ میری مصیبتوں کا خاتمہ ہو گیا۔

دنیا کی بڑی سے بڑی دولت ملنے پر بھی شاید مجھے اس قدر مسرت و شادمانی نہیں ہوئی۔ جس قدر کہ میں تمہیں دوبارہ حاصل کرکے میں مسرور ہوئی ہوں ہاں —— میری محبت کا احساس آج پوری طرح تمہیں ہوا اس سے بڑھکر خوشی کی بات میرے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔! میں نے اپنے سنگھار کے سامان کو مدت بعد پھر نکالا اسلئے۔ ہاں اسلئے کہ میری خوبصورتی سے لطف لینے والا اب میرے قریب موجود ہے۔ اپنی گذشتہ غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے جب تم شرمندہ سے ہو جاتے ہو تو تمہاری شرمندگی مٹانے کو میں کوئی دوسرا ذکر چھیڑ دیتی ہوں۔ اور اب۔ جبکہ بستر پر تم مجھے پہلو میں لئے ہوئے میرے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہو اور محبت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہو تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہی دنیا جو کہ کبھی مجھے دوزخ کا نمونہ دکھائی دیتی تھی۔ اب میرے لئے جنت ہے۔

بحکم جناب مسٹر جگموہن لال صاحب منصف بہادر بدایوں

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ دستاویز شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی بدایوں

مقدمہ نمبر ۲۴۳ بابت ۱۹۳۸ء

لالہ رام لکشپال ولد ہزاری لال ویش اگروال ساکن بدایوں محلہ میاں سرائے پرگنہ و ضلع بدایوں — مدعی

بنام

بنواری لال ولد لالہ پربھولال قوم ویش اگروال ساکن بدایوں محلہ حسین گنگی پرگنہ و ضلع بدایوں — مدعا علیہ

بنام بنواری لال ولد پربھولال قوم ویش اگروال ساکن حال شہر کانپور بازار سول گنج۔ ہند و جابر ہوٹل کانپور متعلق منصفی کانپور۔ مدیون ڈگری چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان رام لکشپال ڈگری دار نے واسطے نیلام جائداد مفروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۳ ماہ فروری ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے آج تاریخ ۲۰ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت منصفی بدایوں
(مہر عدالت)

گولڈن ٹاکیز کانپور میں
شاندار تیسواں ہفتہ
منچولی آرٹ پکچرز کا سنسنی خیز ڈرامہ
سات ماہ سے چل رہا ہے
۳۰ جنوری ۴۲ء جمعہ سے
خزانچی
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
صدا کار
رمولا۔ منورما۔ اسمعیل۔ درگا کھوٹے

آل انڈیا مسلم ہسٹری کانگریس

لاہور۔ ۲۲ جنوری۔ آل انڈیا مسلم ہسٹری تاریخ کانفرنس کا اجلاس مارچ کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر علیگڈھ مسلم یونیورسٹی صدارت کریں گے۔

خالص سنہلیشی چائے
پانچ پیالیاں ایک پیسے میں

چائے دانی اور پانچ پیالیاں

ایک پیسہ والی چائے کی پڑیا سے آپ نہایت آسانی سے پانچ پیالی عمدہ اور نفیس چائے تیار کرسکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کوئی پینے والی چیز اتنے سستے داموں میں نہیں ملسکتی۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس سے آپ کے دام پورے طور سے وصول ہوں۔ چائے اسقدر سستی ہے کہ آپ دن بھر میں کئی بار پی سکتے ہیں اور اسے ہر کس و ناکس حاصل کرسکتا ہے۔ چائے صرف سستی ہی نہیں بلکہ خوش ذائقہ بھی ہے۔ یہ آسانی سے تیار ہوسکتی ہے اور ہر موقع کیلئے موزوں ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے:۔ تازہ پانی اُبال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اسمیں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے۔ اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعدازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے
تمام دنیا کے پینے کی چیز

IK 145 V انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا۔

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ
تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS TEA
لپٹن کی جاکو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTK 328

کانگریس کسی غیر ملکی فوج کے سامنے سر نہیں جھکائے گا

بنارس ۲۹ر جنوری۔ مہاتما گاندھی انفرادی ستیاگرہ بند کرنے کا فیصلہ باردولی ریزولیوشن سے پہلے ہی کر چکے تھے اس امر کا انکشاف پنڈت جواہر لال نہرو نے کیا جبکہ آپ نے بنارس ضلع پولیٹیکل کانفرنس کا افتتاح کیا آپ نے فرمایا کہ باردولی کا فیصلہ جنگی سرگرمیوں میں مدد دینے کیلئے نہیں کیا گیا تھا بلکہ مقصد محض یہ تھا کہ کانگریس کہتی تھی کہ آج کل کے غیر یقینی اور ہنگامی حالات کے دنوں میں جبکہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا یہ وقتی مصلحت ہے کہ عوام کے لیڈر جیلوں سے باہر رہیں تاکہ وہ ملک میں اندرونی امن اور شانتی قائم رکھنے کے لئے عوام کی رہنمائی کرسکیں۔ آپ نے فرمایا کہ اب ہم اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش نہیں کریں گے۔ لیکن اگر اپنا تعمیری کام کرتے ہوئے ہمیں گرفتار کیا گیا تو ہم خوشی سے اس کا خیر مقدم کریں گے آپنے اس خیال کا مضحکہ اڑایا کہ کانگریس ہائی کمانڈ میں کسی قسم کی پھوٹ پڑی ہوئی ہے اور گاندھی جی نے کانگریس کو چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ کانگریس تو گاندھی جی کی ہی بنائی ہوئی ہے۔ اور وہ اس سے کیسے الگ رہ سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو یہ واقعی ایک مصیبت ہوگی۔ لیکن خوش قسمتی سے ایسا نہیں ہے کانگریس ہائی کمانڈ میں رائے کا فرق ہوسکتا ہے لیکن کانگریس کے بنیادی اصولوں کے متعلق دو رائیں نہیں ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ باردولی کا ریزولیوشن کی کانگریس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا لیکن اگر برطانی حکومت کے رویہ میں کوئی انقلابی تبدیلی پیدا ہو اور اگر کانگریس کے مطالبے منظور کر لئے جائیں تو کانگریس اور ہندوستان کے لوگ یقیناً موجودہ جنگ کی جانب اپنے رویہ پر دوبارہ غور کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر بدقسمتی سے کوئی غیر ملکی فوج اس ملک میں آگئی تو کانگریس کسی بھی حالت میں اس کے سامنے سر نہیں جھکائے گی۔

آسٹریلیا کے وزیر اعظم کو مسٹر چرچل کا جواب

لندن ۲۲ر جنوری میلبورن سے خبر ملی ہے کہ آسٹریلیا کے قائمقام وزیر اعظم مسٹر فورڈ کو مسٹر چرچل کا ایک پیغام ملا ہے جس میں وعدہ کیا گیا ہے کہ سامان جنگ کی سپلائی اور امپیریل پیسفک وار کونسل قائم کرنے کے متعلق حکومت آسٹریلیا کی درخواست پر حکومت برطانیہ بہت جلد اور پوری توجہ کے ساتھ غور کریگی۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت امپیریل وار کونسل میں آسٹریلیا کی نمایندگی کے معاملہ کیطرف فوری توجہ دے رہی ہے۔ لیکن کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اور نوآبادیوں کے حکومتوں کے ساتھ مشورہ کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ خیال ہے کہ آسٹریلیا کی خاص ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

دو برطانی جہاز ڈبو دیے

رنگون ۲۵ر جنوری ایک سرکاری بلیٹن کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے کہ خبر ملی ہے کہ بنگال کی کھاڑی میں دشمن نے حملہ کرکے ہمارے دو سوداگری جہازوں کو ڈبو دیا ہے۔ ان کے بچے ہوئے آدمی برما میں اُترے۔

ریاستی نمایندوں کی نامزدگی

دہلی ۲۵ر جنوری۔ گزٹ آف انڈیا کی ایک غیر معمولی اشاعت میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ نیشنل ڈیفنس کونسل کا جو اجلاس ۱۰ فروری ۱۹۴۲ء کو ہونیوالا ہے اس میں دیسی ریاستوں کے حسب ذیل نمایندے نامزد کئے گئے ہیں۔

مہاراج رانا دھولپور۔ راجہ فرید کوٹ۔ نواب صاحب چھتاری (منجانب ریاست حیدرآباد) مہاراجہ ہلکر (اندور) مہاراجہ جے پور نواب صاحب جوناگڑھ۔ راجہ جام صاحب نوانگر۔ مہاراجہ راج پیپلا اور مہاراجہ تراونکور۔

پرتگال کی فوج ٹمور پر قبضہ کریگی

لسبن ۲۴ر جنوری۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پرتگال نے لورنکو مارکوس سے ایک فوجی دستہ کو ٹمور روانہ ہونے کا حکم دیدیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹمور کا ٹاپو آسٹریلیا کے قریب ہے اور یہ ٹاپو پرتگال کا ہے اس پر برطانی اور آسٹریلوی فوجوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اب حکومت برطانیہ اور حکومت پرتگال میں بات چیت کے ذریعہ معاملہ طے ہوگیا ہے اب اس ٹاپو پر پرتگالی قبضہ ہو جائے گا

اگر ترکی پر جرمنی نے حملہ کیا

(بقیہ صفحہ اول)

محوری طاقتوں کے خلاف اپنا رویہ درست کرسکے اور جب روس پر ان محوری طاقتوں نے ہلہ بول دیا تو قدرتی طور پر ترکی کی پوزیشن بڑی حدتک دراصاف ہوگئی۔ جب سے کہ جنگ شروع ہوئی تھی اس وقت سے اتنک ترکی کی کیفیت اس قدر صاف نہ تھی جیسی کہ اب ہوگئی تھی۔

اب اسے یہ تو معلوم ہوگیا تھا کہ وہ کہاں کھڑا ہے اسے اب یہ خطرہ تھا کہ نازی حملہ براہ راست ہوسکتا ہے۔

مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ برطانوی امداد پر بھروسہ کرسکتا ہے اور اعتماد قائم رکھا جاسکتا ہے چنانچہ صدر ترکی نے اپنی پالیسی نہایت دلیری کے ساتھ واضح کردی۔ ترکی لڑائی کیلئے تیار نہیں ہے لیکن اگر اسے مجبور کیا گیا تو وہ ترکی یہ ترکی جواب دینے میں مطلق پس وپیش نہ کریگا۔ خواہ پہل کسی طرف سے کی جائے، اور کوئی سامنے آجائے جب جرمنی نے ترکی سے کروم (دھات) کی فرمائش کی تو ترکی نے یہ سوچا کہ اگر طوفان جنگ فرو کرنا ہے تو اسے خود اس دھات کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے اس نے صاف انکار کردیا کہ میں یہ چیز آپکو نہیں دیسکتا۔ ہٹلر اس پر بہت جھلایا ہوگا کہ ایک غیر جانبدار ملک، جس کی سرحدوں پر ہماری فوجیں ڈٹی ہوئی ہیں۔ اتنا گستاخ ہوگیا کہ ہماری فرمائش ٹھکرادی۔

جب ایسے موقعے سے سابقہ پڑا تھا تو رومانیہ ہنگری اور بلغاریہ نے "ہاں" کہدی تھی۔ یوگوسلاویہ نے "نہیں" کہی تھی۔ تو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ یہاں معاملہ یہ تھا کہ جرمنی کو یہ فیصلہ کرنا تھا کہ کیا دوسرے ملکوں کی طرح ترکی کو بھی اس جواب کا مزہ چکھایا جائے۔ مگر یاد یہ تھا کہ یہاں ایک ایسی قوم سے واسطہ پڑا تھا جو لڑنا جانتی ہے۔ لڑنے والی قوم ہے ہاتھ میں تلوار ہے اور للکار کرکہتی ہے کہ ہم کوئی جھگڑا کھڑا کرنا نہیں چاہتے لیکن اگر تم کوئی قصہ پیدا کرتے ہو تو ہم اسے ختم کئے بغیر نہیں رہیں گے۔ چنانچہ پھر ایک سال کے بعد جب پارلیمنٹ بیٹھی تو ترکی کے صدر جمہوریہ نے پھر وہی الفاظ دہرائے جواب سے ایک سال پہلے کہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ :۔

روز بروز یہ امکان بڑھتا جارہا ہے کہ جنگ آگے بڑھے گی۔ اس ملک کو بجا طور پر یہ فخر ہے کہ مصائب جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ حالات نے جن لوگوں کی مدد کرنے کیلئے انسانی فرائض اس پر عائد کردئے تھے ترکی نے حتی المقدور ان فرائض کو سرانجام دیا ہے۔"

ترکی پوزیشن کو بالکل سمجھے ہوئے تھے لیکن وہ دھمکیوں سے مشتعل نہیں ہوگا۔ وہ جنگ خود نہیں چاہتا ہے لیکن اگر آگئی سر پر تو وہ اپنے لفظوں کی پوری پابندی کرکے دکھادیگا۔ اور کسی طرح ترکی عمل میں آپ کوتاہی نہ پائیں گے اس کا نام ترکی ہے۔

مہاتما گاندھی کا جواب

بنارس ۲۲ر جنوری۔ مہاتما گاندھی نے بھارت ماتا مندر کے پبلک جلسہ میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لوگوں کو اس کی کوئی تشویش نہ ہونی چاہئے کہ کانگریس اپنی پوزیشن نرم کرے گی۔ یا کوئی خاص فرد اس کی مکمل آزادی کے مطالبے کا سودا کرے گا۔ باردولی کے ریزولیوشن سے کانگریس کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آتا۔ آج اگر وائسرائے مجھے کہہ لکھیں تو میں اس کا جواب نہ دونگا لیکن میں کانگریس کو کسی بات کا پابند نہیں کرسکتا اگر وائسرائے نہ کوئی ایسی تجویز پیش کریں جس پر کانگریس کی پوزیشن قائم رکھتے ہوئے غور کیا جاسکتا ہو تو اسے کانگریس کے سامنے رکھا جائیگا۔ اور اسکی منظوری یا نامنظوری کانگریس کے ہاتھ میں ہوگی۔

ادھنی کا سکہ جاری ہوگا

نئی دہلی ۲۲ر جنوری۔ جنگ کی سرگرمیوں کی وجہ سے چھوٹے سکوں بالخصوص پیسوں کا مطالبہ دونے سے زیادہ ہوگیا ہے اسلئے تجویز ہے کہ آدھ آنے کا ایک سکہ عوام کی سہولت کیلئے چلایا جائے جس میں دھات کی بھی بچت رہے۔ سکہ چار کونے کا ہوگا کنارے گول ہوں گے۔ اور اس کا وزن اکنی سے تین چوتھائی ہوگا۔ اس طرح پر گلٹ کی بھی بچت ہو جائیگی۔ اکنی اور ادھنی دونوں ایک ہی دھات کی ہوں گی جو موجودہ دھات سے کسی قدر مختلف ہوگی اس کے جواز کیلئے سکوں کے موجودہ قانون میں بھی ترمیم کرنی ضروری ہے چنانچہ ایک آرڈیننس اس بارے میں آجکے گزٹ میں شائع ہوا ہے۔

کلکتہ۔ ۲۳ر جنوری بنگال کے سول ڈیفنس کے اخراجات کی ایک نئی مد قائم کی گئی ہے چنانچہ بنگال کے نئے بجٹ میں سب سے خاص اور نئی مد بھی ہوگی۔

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشنے
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
اور
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے،

تاریخ ہند کا وہ عہد زرین جب یہاں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی تھیں!
اور
ہندوستان کا تمدن اپنے شباب کی حالت میں تھا
روزانہ
۶ بجے شام ۹ بجے رات
مٹنی شو
اتوار کو ۳ بجے دن سے
امپیریل ٹاکیز
مال روڈ کانپور میں
تاج محل
موہن پکچرز کی
حیرت انگیز پیشکش
جمعہ ۳۰ر جنوری ۱۹۴۲ء سے
اس تصویر میں
ملکہ ممتاز محل کی زندگی کو پیش کیا گیا ہے اور شاہجہاں بادشاہ کے ساتھ اس کی غیر معمولی اور حد سے بڑھی ہوئی محبت کو پردۂ فلم پر لایا گیا ہے!
خاص اداکار
سروجنی۔ اندورانی۔ میسرا۔ اندرا۔ کمار
مبارک۔ نذیر۔ رام مراٹھے ؛

محبت جذبات اور رقص وسرود کی دلکش داستان
کسوٹی
افسانہ ـــ مسٹر عذرا میر
ڈائرکٹر ـــ لاچند ٹھاکر
خاص اداکار
مس روز۔ سناتسی دیوی
پرہلاد۔ ستیش
اس تصویر میں
ملاحظہ فرمائیے
میجسٹک سینما کانپور میں
۶ر فروری ۱۹۴۲ء سے شروع

مسٹر چرچل اور ہندوستان کا مسئلہ

لندن ۲۹ر جنوری۔ مسٹر چرچل نے برطانی پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سرتیج بہادر سپرو اور دوسرے ہندوستانی لیڈروں کی تجویزوں کا جواب ایک ایسی صورت میں دیا جائے گا جسے عام کیا جاسکے گا اس کے بعد جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا جواب کی خاص خاص باتیں بیان کی جاسکتی ہیں تو مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھے یہ میمورنڈم ایسے موقعہ پر ملا کہ میں امریکہ سے برطانیہ کو روانہ ہورہا تھا۔ میں نے فی الحال اسکی رسید ہی بھیجی ہے۔ ایک اور سوال کیا گیا کہ کیا وزیراعظم کو یہ احساس ہے کہ دور پورب کی فوجی تیاری بغیر سیاسی تیاری کے فضول ہے۔ کیا انہیں یہ معلوم ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ سے اور دوسرے ملکوں کو بہت دلچسپی پیدا ہوگی ہے۔ اور کیا وہ ہندوستان سے زیادہ سے زیادہ کوشش جنگ حاصل کرنے کے کام میں دیر نہ لگائینگے مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھے اس کا احساس ہے۔ لیکن مجھے یہ یقین نہیں ہے کہ ایسے موقعہ پر جب کہ دشمن ہندوستان کے پھاٹک تک پہونچ گیا ہے۔ دور رس آئینی سوال اُٹھانے سے ہماری کوشش جنگ کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

روس کی بہتر حالت

لندن ۲۹ر جنوری۔ سر اسٹیفورڈ کرپس لندن پہنچگئے ہیں انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ روسیوں کے پاس لاکھ فوج ہے اور روس کی جو فوجی حالت لڑائی شروع ہونے سے پہلے تھی اس سے دس گنی بہتر ہے آئیندہ جاڑے کے موسم تک روسی فوجیں جرمنی پر حملہ آور ہو رہی ہوں گی۔ روسی فوجوں کے حوصلے بہت بڑھے ہوئے ہیں اہم اسٹالن خود کمان کر رہے ہیں وہ بہت ہی صاف گو اور دلیر آدمی ہیں

شہادت حضرت حسینؓ کی اہمیت

الہ آباد ۲۶ جنوری۔ کل ساتویں محرم کو حضرت حسینؓ کے ماتمی جلسہ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی تقریر کی اور فرمایا کہ اب سے تیرہ سو برس پہلے حضرت حسین نے اپنی شہادت سے ہمت اور قربانی کا بڑا سبق دیا پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ آج کل انقلابی واقعات کے زمانہ میں ہر فرد ہر فرقہ ہر قوم کو ہمت اور قربانی کے جذبہ کی ضرورت ہے ہم دنیا کے ڈرامے میں اپنا پارٹ ادا کرنا چاہتے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ حضرت امام حسین کی شہادت سے ہم یہ سبق حاصل کریں گے اور ہم لوگ خواہ کسی مذہب و ملت کے تعلق رکھتے ہوں ہندوستان کی آزادی کا مشترکہ مقصد حاصل کرنے کیلئے دوستی اور محبت سے ہاتھ ملائیں۔

پوربی ایشیا کے تمام بندرگاہ

لندن ۲۷ جنوری۔ اخبار "نیوز کرانیکل" میں فوجی نامہ نگار میجر فلپ گریل نے لکھا ہے کہ اتر میں کوریہ سے لے کر دکھن میں دکھنی ملایا تک کے تمام بندرگاہ جو کسی مقصد کے ہیں اس وقت جاپانیوں کے ہاتھوں میں چلے گئے ہیں۔ اس لائن کے پورب میں جاپانی حملہ آور ہزاروں میل تک فلپائن۔ بورنیو۔ مولوسکیس اور راہری سلیبز تک جا پہونچے ہیں اور انہوں نے اسمپونیا تک ہاوا بول دیا ہے۔ جو کہ سرابایا کے پورب سے اہم سمندری اڈہ ہے اس کے پورب میں جاپانی ٹاپو ہیں جن میں کیرولائن اور مارشل ٹاپو خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور اب جاپانیوں نے امریکہ کے ٹاپوؤں پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔ جن میں گودام۔ ایک اور مڈوے کے ٹاپو شامل ہیں جو کہ سمندری اڈہ ہی ہے۔

ان بے شمار مورچوں پر جاپان کو اپنی زبردست طاقت لگانا پڑے گی۔ جاپان کا سمندی بیڑا پست نہیں بیٹھ سکے گا۔ اندازہ ہے کہ جاپان کی تقریباً ۵ لاکھ فوج کوریہ اور منچوکو میں ہے۔ تقریباً ۵ لاکھ چین میں بکھری ہوئی ہے۔ دو لاکھ تھائی لینڈ اور انڈوچائنا میں ہے اور تقریباً ایک لاکھ ملایا میں بڑھ رہی ہے۔

فلپائن کی لڑائی میں جاپان نے تقریباً ڈھائی لاکھ فوج جھونک دی ہے۔ سراوک۔ بورنیو۔ سیلبز میں بھی جاپان کی تقریباً پچاس ہزار سپاہ لڑ رہی ہے ان سب کو ملا کر اس وقت جاپان کی ۱۷ لاکھ فوج کام میں آرہی ہے جاپان کے پاس تقریباً ۲۰ لاکھ بری فوج ہے۔ اور تقریباً ۴ لاکھ زررو فوج ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جاپان کا پھیلاؤ بہت بڑھ گیا ہے۔

اتحادیوں کی طاقت

۲۰ جنوری کو جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے کہا تھا کہ اتحادیوں کی طاقت کو کم سمجھنا غلطی ہوگی اگر سنگاپور ہاتھ سے نکل بھی جائے اور ڈچ انڈیز پر بھی کامیاب حملہ ہو جائے تو جاپان سمندر پر آخری تسلط نہیں جما سکتا۔

ملایا میں کمک پہونچ گئی

لندن ۲۷ جنوری آج سہ پہر کو مسٹر چرچل نے برطانی پارلیمنٹ میں طویل تقریر فرمائی جس کے دوران میں انہوں نے کہا کہ ملایا اور سنگاپور کی لڑائی میں اب ہم ایک ایک انچ کیلئے لڑیں گے اور آخری دم تک دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ ہماری کمک اس ہفتہ پہونچ گئی ہے۔ اور اب حالت پہلے سے بہتر ہے لیبیا میں ہمارا کل نقصان ۱۸ ہزار سپاہیوں کا ہوا ہے۔ لیکن دشمن کی دو تہائی فوج تباہ ہوگئی صرف ایک تہائی باقی رہ گئی ہے۔ ہماری فوج کسی وقت بھی ۴۵ ہزار سے زیادہ نہ تھی اور دشمن کی فوج کم از کم ہم سے دونی تھی۔ مسٹر چرچل نے ایوان کے ممبروں سے اپیل کی کہ وہ صبر کریں اور حکومت پر اعتماد رکھیں۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ نازی لیڈر رہز یا سس مشن یہ تھا کہ برطانیہ میں پھوٹ ڈال کر چرچل کو ہٹا دیا جائے۔ تاکہ ہٹلر صلح کی شرطیں عائد کرسکے۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی اندیشہ ظاہر کیا کہ شاید ابھی ہمیں مشرقی ایشیا سے اور بہت بڑی خبریں سننی ہونگی۔

یوسا کا معاملہ ابھی پُراسرار ہے

لندن ۲۷ جنوری۔ ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ برما کے بڑے وزیر یوسا کی نظربندی کا معاملہ اب بھی پراسرار ہے اور حکومت سے مطالبہ جائے گا کہ وہ اس معاملہ پر روشنی ڈالے۔ لندن میں یوسا سے زیادہ اہمیت یوٹن ٹٹ کو دی جاری ہے جو برما سول سروس میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے اور یوسا کے ساتھ تھے۔ اس امر کے بارے میں ابھی تک خیالی گھوڑے ہی دوڑائے جارہے ہیں کہ آخر یوسا نے دشمن سے رابطہ کیسے پیدا کرلیا۔

ٹاشو پر چینی فوجوں کا قبضہ

چنگنگ۔ ۲۸ جنوری۔ چینی فوجوں نے کوان کی سرحد سے بیس میل کے فاصلہ پر شہر ٹاشو پر قبضہ کرنے کے بعد سنگ ٹن اور اور ینشان کے فوجی ٹھکانوں پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔ جاپانی فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

ایسپرو دنیا میں بہترین
درد و بخار نیست و نابود کرنیوالی دوا ہے

MADE IN ENGLAND
'ASPRO' REG TRADE MARK

'ایسپرو' آجکل ہندوستان کی گھریلو دوا ہے۔ یہ ہر ایک کا درد اور بخار دور کرتی ہے۔ بچے سے لیکر ماں باپ تک یہ بہت جلد اثر کرتی ہے۔ اور اتنی بے ضرر ہے کہ ایک بچہ بھی اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ ہر ایک ٹکیہ الگ الگ خانے میں جس پر نمی اور موسمی ہوا کا اثر نہیں ہوتا بند ہوتی ہے۔ اور برسوں تازہ و خالص رہتی ہے۔

'ایسپرو' بارہ (۱۲) دواؤں کی جگہ ایک دوا ہے
'ایسپرو' ملیریا بخار کو جلد دور کرتی ہے۔ اور دکھ اور درد میں سکون بخشتی ہے۔

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کا درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا، پاؤں کے درد یا نیورٹیز سے نجات دلاتی ہیں۔

خطرناک ادویات استعمال نہ کیجئے
درد اور بخار کو دور کرنے کیلئے 'اسپرو' استعمال کیجئے

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کو بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے

'ایسپرو' دل اور پیٹ کو نقصان نہیں پہونچاتی۔ 'ایسپرو' ہر وقت پانی میں مربہ کے ساتھ یا دودھ کے ہمراہ استعمال کی جاسکتی ہے۔ اگر مربے کے ساتھ استعمال کرنا ہو تو ٹکیوں کو توڑ کر پاؤڈر بنالیں۔

قیمت:- ۳۰ ٹکیاں ۱ ایک آنہ ۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے۔

ڈسٹری بیوٹرس
جے ایل موریسن سن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ
مشن کورٹ۔ مشن رو ایکسٹنشن فون ۹۶، کلکتہ
سب جگہ بکتی ہے
8108-U

ہردوئی میں شاندار پروگرام

یہاں کے لوگوں نے یہ دیکھکر کہ ہردوئی ضلع کا انتظام اس نازک موقع پر بھی نہایت بہترین ہے یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ اس کا فخر خان بہادر سید مسعود الحسن صاحب ڈپٹی کمشنر اور مسٹر برج بھوشن شرتی جٹلی ایم۔ اے ایل ایل بی آئی پی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ہی ہے۔ ان صاحبان کی اس اہم کارگذاری کے صلہ میں ایک شاندار ٹورنامنٹ کرانے کی ذمہ داری یہاں کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر اودھ نرائن سنگھ کے سر پر رکھی گئی ہے کہ وہ آل انڈیا مسعود جیٹلی ہاکی ٹورنامنٹ کرادیں۔ بڑے زوروں سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ۴ فروری ۱۹۴۲ء سے ٹورنامنٹ شروع ہوگا اور ۱۲ فروری ۱۹۴۲ء کو ختم ہوگا جس میں مشہور مشہور ٹیمیں شریک ہو رہی ہیں۔ لکھنؤ ڈویژن کے کمشنر مسٹر بشپ پیٹرن انچارج ہوں گے۔

ہردوئی کی پبلک بھی کافی دلچسپی لے رہی ہے۔ ان ایام میں اور بھی بہت سے مشہور و معروف کھیل جیسے اسکاؤٹ جمناسٹک۔ مارواڑی سینڈو مسٹر مورلی پنجابی سینڈو وغیرہ وغیرہ کے کھیل دیکھکر آپ لوگ دنگ رہ جائیں گے۔ ایک خاص پروگرام جسمیں کہ ہردوئی کے تمام ہاتھی نشین اپنے اپنے ہاتھیوں کو سجا کر بھیجینگے جن کی سو فرلانگ سجے ہوئے میدان میں دوڑ ہوگی۔ جس میں ۴۰ ہاتھی حصہ لیں گے یہ پروگرام بھی یو۔ پی کا نہایت شاندار پروگرام ہوگا۔ ہردوئی کے لوگوں کو ایسا موقع شاید کبھی نصیب نہ ہوگا پبلک کے خاص آدمیوں میں مشہور رئیس اور زمیندار مسٹر لوگیندر ناتھ شرما کا نام خصوصاً قابل ذکر ہے۔ مزید خط و کتابت متعلق ٹورنامنٹ کیلئے ٹھاکر اودھ نرائن سنگھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آنریری سکریٹری۔ اور ٹریژرر آل انڈیا مسعود جیٹلی ٹورنامنٹ کو لکھنا چاہیے

المشتہر
چندر کا پرشاد باجپئی گاندھی نگر
کانپور

وزیر اعظم آسٹریلیا کی رائے

فری منٹل۔ ۲۹ جنوری۔ مسٹر چرچل کی تقریر پر رائے ظاہر کرتے ہوئے آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے کہا کہ یہ تقریر ان عام اصولوں کے مطابق تھی جن کی برٹش کامن ویلتھ حامی ہے۔

سر سکندر حیات خاں کی واپسی

کراچی ۲۹ جنوری۔ پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں بیچ پورب کا دورہ کر کے واپس آگئے ہیں آپ نے کراچی پہونچنے پر ایک انٹرویو میں ہندوستانی سپاہیوں کے حوصلوں کی تعریف کی۔

ملایا میں برطانی فوج پیچھے ہٹ گئی

لندن کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ملایا میں وسطی مورچہ پر برطانی فوج کچھ اور پیچھے ہٹ گئی ہے۔ اسوقت جاپانی فوج سنگاپور سے تقریباً ۵۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہے۔

سنگاپور کے ٹاپو پر جاپانی ہوائی جہازوں نے کل تین بار حملے کئے کچھ نقصان ہوا مگر مرنے والوں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے

شاندار چھٹا ہفتہ
میجسٹک سینما نور کا نپور
جمعہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۲ء سے رام ہال ٹپکاپور
معصوم
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
ایک لاجواب اور دلکش سوشل ڈرامہ
ڈائرکٹر حسین کی معرکۃ الآرا تصویر
خاص اداکار
مظہر خاں۔ رمولا
انیس کانپوری۔ مہتاب
آرہا ہے کسوٹی

سنٹرل ٹاکیز لیمٹڈ کانپور میں
جمعہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۲ء سے
شاندار چوتھا ہفتہ
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
بیٹی
خاص اداکار
خورشید۔ واسنتی
خاتون۔ ارونہ
کیسری۔
ای بلموریہ
غوری۔ بھگوانداس
ڈائرکٹر
آرہا ہے

کارخانے سے تازے

معتدل فضا

براہ راست نیشنل کے جدید معتدل فضا کارخانہ سے آتے ہیں جہاں نقصان پہونچانے والے ذرّے نکال دیئے جاتے ہیں تمباکو معتدل فضا ہے اور اسکا ذمہ لیا جاتا ہے۔ کہ یہ ڈھول اور کوڑا کرکٹ سے مبّرا ہے۔

سادے اور کورک ٹپ میں دستیاب ہو سکتے ہیں

اصلی کورکٹ

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایرکنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی آف انڈیا لمیٹیڈ

NCK14

قبض میں مبتلا تھا
قوت ضائع ہو گئی تھی
کتابوں سے پریشان تھا

اندرونی صفائی نے اسے ایک بہترین اکونٹنٹ بنا دیا

ہزاروں آدمی عام طور پر قبض۔ جگر کی خرابیوں اور صفراوی مادہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ انکا کام خراب ہوتا رہتا ہے۔ ملازمت خطرہ میں پڑجاتی ہے اور زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ ان کی یہ جملہ خرابیاں جسم میں فاسد مادہ جمع ہونے سے ہوتی ہیں جو تمام سسٹم کو خراب کر دیتا ہے ان زہریلے اثرات کو صاف کر کے جسم و دماغ کی طاقت کو بحال کرو۔ جھاگ دینے والے ٹھنڈک پہونچانے والے اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک باقاعدہ گلاس آہستہ آہستہ مگر مکمل طریقہ پر آپکے جسم کی صفائی کر دیتا ہے پیٹ اور جگر کے فعل کو درست کر کے تمام جسم کو قوت عطا کر دیتا ہے۔

اندرونی صفائی کے لئے باقاعدہ طور پر استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

جو صحت کے لئے پینے کی ملیّن اور مقوی شے ہے اور صفائی۔ تر و تازگی۔ ٹھنڈک اور طاقت دیتی ہے

قیمت چھوٹے سائز ۱۲/
قیمت بڑے سائز ۱/۶

بحکم جناب پنڈت کشن نراین مصر صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۹۶ / ۱۵۱۹

بعدالت پنڈت کشن نراین صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم مقام ڈیراپور ضلع کانپور

بابو رام — مدعی

بنام کلّو وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مساۃ کھنسیاں بیوہ کشور چمار ساکن کچھوہ پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۴ ماہ فروری ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب ڈاکٹر ال این مصر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۲۱ سنہ ۱۹۴۱ء

بمقدمہ فرم سیٹھ ترکھارام مصدی لال فرم خاندان مشترکہ واقع لائل پور پنجاب بذریعہ سیٹھ رام پرشاد ولد سیٹھ ترکھارام قوم اگروال دلیش ساکن لائل پور پنجاب کرتا خاندان قرضخواہ سایل

بنام فرم ہزاری لال سوہن لال واقع نیا گنج کانپور بذریعہ مدن لال سیتارام۔ رنگ لال پسران ہزاری مل قوم اگروال ویش ساکنان فنظر بخی محال شہر کانپور۔ برج موہن سوہن لال پسران متھرا پرشاد قوم کلال ساکن نیا گنج کانپور متھرا پرشاد ولد گرسرن لال قوم کلال ساکن نیا گنج کانپور مالکان فرم قرضدار فریق ثانی،

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام و جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ قرضخواہ فریق ثانی متذکرہ بالا بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۱ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیئے گئے ہیں اور ان کو مہلت بنابر ادخال درخواست ڈسچارج دو سال کی عطا ہوئی ہے اور عدالت ہذا نے اب بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۴۲ء بغرض سہولت قرضے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۲۴ جنوری ۱۹۴۲ء

مہر عدالت — بحکم لکپت بہاری لال منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

امداد کی اپیل

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ واشنگٹن میں مسٹر ملبورما وزیر سپرکمیٹی نے آج آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن کا ایک خط پریزیڈنٹ روزویلٹ کو دیا جسکے ذریعہ امریکہ سے اپیل کی گئی ہے کہ آسٹریلیا کو ہوائی جہاز اور دوسرا سامان جنگ سپلائی کرے تاکہ جاپان کو دکھن کی طرف بڑھنے سے روکا جا سکے۔

اطالوی جہاز پکڑ لیا گیا

لندن ۲۵ جنوری۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ برطانی جنگی جہاز نے دکھنی اٹلانٹک میں اٹلی کا ایک آٹھ ہزار ٹن کا جہاز پکڑ لیا۔ جہاز برطانی بندرگاہ میں پہونچا دیا گیا اور اسکے جہازی پکڑ لئے گئے۔

یو۔پی میں کرایہ مکان کا کنٹرول

لکھنؤ ۲۲ جنوری معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے صوبے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو مکانوں کے کرائے کنٹرول کرنے کی ہدایت اس لئے کردی ہے کہ کلکتہ خالی کر کے جو لوگ یو۔پی میں آرہے ہیں وہ مکانوں کا زیادہ کرایہ دیتے ہیں اس لئے مالکان مکان پرانے کرایہ داروں کو نکال رہے ہیں۔

کئی اور جگہ جاپانیوں کا قبضہ

میلبورن۔ ۲۶ جنوری۔ وزیر جنگ مسٹر فورڈ کا بیان ہے کہ نیوگنی میں میڈرنگ شہر خالی کر دیا گیا ہے۔ آج دو بجے جاپانیوں نے ویراک پر بمباری کی۔ ہر دو سے سلسلہ رسل و رسائل کا پھر خاتمہ ہو گیا ہے۔ ٹلگائی (سموٹن ٹاپر) بھی خالی کر دیا گیا ہے۔

برطانیہ اور ایران میں معاہدہ

طہران ۲۷ جنوری ایران کی پارلیمنٹ نے کل برطانیہ روس اور ایران کے درمیان معاہدہ کو منظور کر لیا۔ معاہدہ کے حق میں ۸۰ ووٹ۔ مخالف میں پانچ ووٹ آئے اور ممبر اجلاس سے غیر حاضر رہے۔

شاندار چھٹا ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

شادی

خاص اداکار
مادھوری۔ خورشید
موتی لال۔ ڈکیشٹ۔ غوری

شاندار — دوسرا — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

ڈائرکٹر کاردار
افسانہ منشی پریم چند ڈائلاگ سید امتیاز علی تاج

سرکو پروڈکشن کا لاجواب اور دلکش سوشل شاہکار

سوامی

خاص اداکار
ستارا۔ راجکماری۔ رادھا رانی
جے راج۔ یعقوب۔ نذیر۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے * جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام
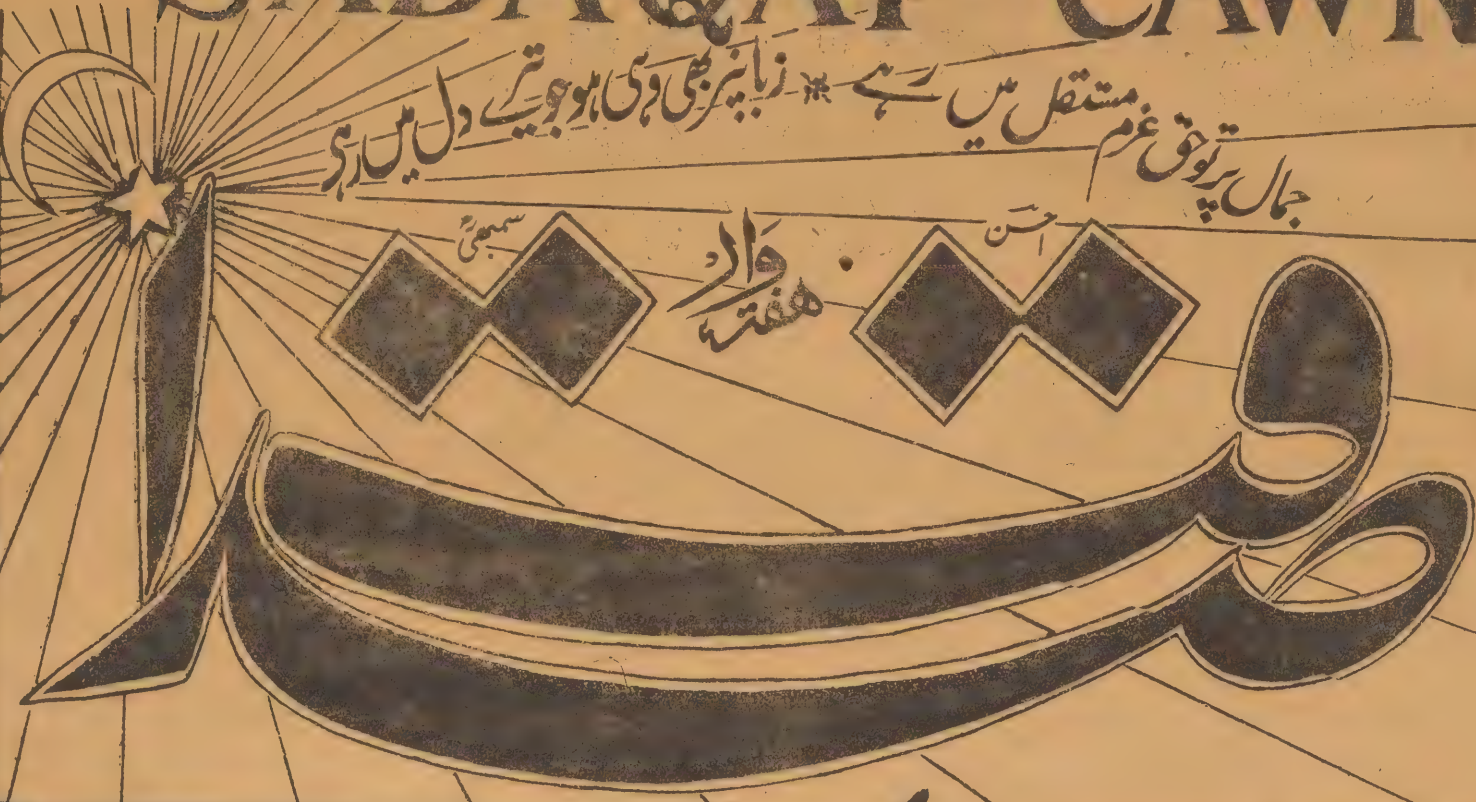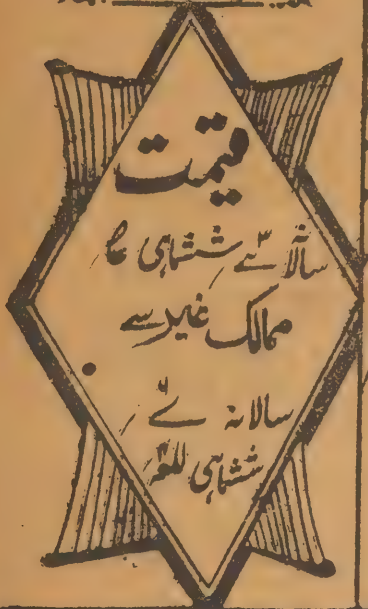
جلد ۳۵ | کانپور شنبہ، ۷ فروری ۱۹۴۲ء مطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ | نمبر ۶

ادبیات

مشاہدات عارف

از جناب نواب سیّد خاقان حسین صاحب عارفؔ دہلوی

جناب نواب سیّد خاقان حسین صاحب عارفؔ دہلوی تعلقدار و لائف اسپیشل مجسٹریٹ کانپور کے نام نامی و اسم گرامی سے کون واقف نہیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ عالمانہ فضل و کمال کے لحاظ سے آپ کی ذات اہل کانپور کے لئے باعث فخر ہے۔ آپ کی عربی و فارسی دانی کو اہل زبان بھی سراہتے ہیں۔ جدید فارسی کے بہترین جاننے والے ہیں۔ اور اُردو زبان کے تو آپ بلا مبالغہ مجتہد کہے جا سکتے ہیں۔ حضرت داغؔ دہلوی سے نسبت ہونے کی وجہ سے آپ اپنے کو دہلوی تحریر فرماتے ہیں۔ کلام کی شوخی اور زبان کی صفائی سے ظاہر ہے کہ اُستاد کے رنگ تغزل سے آپ بہت زیادہ متاثر ہیں۔ محاورات و روز مرہ کے صحیح و برمحل استعمال سے آپ کے کلام میں ایک خاص دلکشی پائی جاتی ہے۔ تخیل میں ندرت اور اسلوب بیان میں جدت ہے۔ آپ کے عربی۔ فارسی۔ اور اُردو کلام کے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مثنوی مولانا روم کی طرز پر آپ نے ایک مثنوی بھی تصنیف فرمائی ہے۔ جو کئی ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ خدا کرے کہ آپ کی یہ نادر تصنیف بھی حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر جلد مشتاقان شعر و ادب کو دعوت کیف و نظر دے۔ اُمید ہے کہ آپ آئندہ بھی اپنے تازہ افکار و خیالات سے صداقت کو سرفراز اور ہمیں شکر گزار فرماتے رہیں گے۔ (ایڈیٹر)

محبت میں دلِ بیتابِ شوقِ جستجو کیوں ہو
نہ ہو تقدیر جب اچھی تو کوئی آرزو کیوں ہو

نہیں آتے نہ آئیں سب کہیں گے بیوفا انکو
پشیماں اپنے ارماں سے دلِ بیتاب تو کیوں ہو

تڑپنے کا کوئی پہلو نکل ہی آئیگا قاتل
ضرورت کیا ہے میرے دل میں تیری آرزو کیوں ہو

بلا کر وہ نکالینگے نہ جائے جسکا دل چاہے
جنوں لیجائے جسکو اسکو پاس آبرو کیوں ہو

کلیجا چیر کر خود دیکھ کیوں جھگڑا رہے باقی
ثبوتِ عشق میں بدیر برسوں گفتگو کیوں ہو

اگر ہو تشنۂ خوں اُن کا پیکاں اسطرف آئے
فقط آنکھوں سے بہنے کیلئے دل کا لہو کیوں ہو

کہاں کا رنج و غم، پورا ہو کیوں لکھا نصیبوں کا
تمھیں سے جب نہیں مطلب تو پھر رشکِ عدو کیوں ہو

دنیائے اسلام

برطانیہ اور ترکی کے تعلقات

فارسی رسالہ "جہان آزاد" دہلی میں مندرجۂ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے

"سنہ ۱۹۳۹ء میں برطانیہ عظمیٰ اور ترکی کے مابین جو دوستانہ قرارداد ہوئی تھی اس سے ان دونوں ملکوں کی تجارتی، سیاسی پالیسی میں کوئی نیا تغیر نہیں ہوا۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس قرارداد سے ان دوستانہ تعلقات کی تکمیل ہوگئی جو ملکہ الزبیتھ کے زمانہ سے ابھی تک برطانیہ اور ترکی میں مسلسل چلے آتے ہیں۔

زمانۂ سابق میں برطانیہ عظمیٰ اور ترکی کے دوستانہ تعلقات کی بنیاد زیادہ تر تجارتی مصلحتوں پر تھی۔ اور سلیمان اعظم کے زمانہ میں برطانوی نمائندے اس غرض سے ترکی آئے بھی تھے کہ برطانیہ اور ترکی کے مابین تجارت کے وسیلے اور سہولتیں مہیا ہوجائیں۔ ترکی قوم اور ترکوں کے ملک کے متعلق پہلا مفصل بیان برطانی سفیر کی اہلیہ کے اُن مراسلات میں درج ہے جو اُنھوں نے اسلامبول یعنی قسطنطنیہ سے سنہ ۱۸۱۲ء میں لکھ کر بھیجے تھے۔ یہ خاتون اپنے خطوں میں لکھتی ہیں کہ وہ اور اُن کے شوہر پوری آزادی اور آسانی کے ساتھ ترکوں کے ملک میں سیر و سیاحت کر سکتے اور وہاں کے لوگوں سے مل جل سکتے ہیں یہی ایک امر اس بات کی دلیل ہے کہ اس زمانہ میں بھی برطانیہ عظمیٰ اور ترکی کے درمیان دوستانہ تعلقات موجود تھے۔ اس وقت سے پہلے جبکہ مشرقی یورپ میں روس نے یکایک ترقی کر کے مشرق وسطےٰ کی حکومتوں کی سیاسی قوت کے توازن میں خلل ڈالدیا ترکی کی عثمانی حکومت اور برطانی حکومت میں کوئی ناموافقت یا غلط فہمی کا شائبہ موجود نہ تھا۔ انگلستان کا وزیر اعظم یعنی پٹ اول ہمیشہ اس پالیسی کے حق میں رہا کہ روس اور شمالی حکومتوں کے ساتھ اتحاد قائم رکھنا چاہیئے۔ اس برطانی سیاست داں نے اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ روس کو اقتدار حاصل ہو گیا تو برطانیہ کے مفاد کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ "پٹ اول" کے بیٹے کی رائے اپنی باپ کی رائے کے بالکل برعکس تھی۔ چنانچہ سنہ ۱۸۹۱ء میں جب روس نے قفقاز اور کریمیا پر دست درازی کی تو اُس نے شدت سے روس کی مخالفت کی۔ اور اس کے اس اقدام کو قابل سرزنش قرار دیا۔ اس کے بعد سے برطانیہ کی خارجی سیاست کا یہ ایک اہم اُصول شمار ہونے لگا کہ روس کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے ترکی کی حمایت اور دوستی سے فائدہ اُٹھایا جائے

نپولین کی لڑائی کے زمانہ میں ترکی، روس، اور فرانس کی سازشوں کا مرکز بن گیا تھا۔ نپولین کی ریشہ دوانیوں کی بدولت ترکی نے سنہ ۱۸۰۶ء میں برطانیہ اور روس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برطانی جہازوں نے درۂ دانیال کو عبور کر کے قسطنطنیہ پر حملہ کر دیا۔ اس حادثہ کے باوجود برطانیہ اور ترکی کے تعلقات میں بہت زیادہ خلل ہونے نہیں پایا۔ چنانچہ وائنا کی کانگرس میں ملکوں کی قوت کا توازن برقرار رکھنے کی پالیسی کے بموجب برطانیہ نے اس بات کے ثابت کرنے کی طرف پوری توجہ وقف کر دی کہ وہ ممالک ترکوں کے قبضہ سے پوری طرح نہیں نکلے جن کے متعلق اس کانگریس میں سوال درپیش تھا۔ اور انگریزوں نے چاہا کہ اس حیثیت سے ترکوں کو کوئی نقصان نہ پہونچنے پائے۔ شہنشاہ الیگزنڈر اول کے ذاتی اثر اور کیننگ کی مطلق العنان سیاسی روش اور ان جذبات کی بنا پر جنھیں لارڈ بائرن نے اُبھار دیا تھا۔ یونان کی آزادی کی جنگ شروع ہوگئی اور اس جنگ کی وجہ سے تمام انگلستان میں ترکوں کے خلاف اس قدر سخت جذبہ پھیل گیا کہ نوارینو کی لڑائی شروع ہوگئی۔ نیز برطانیہ نے اس حکومت کے بحری بیڑے کو تباہ کر دیا، جو برطانیہ کے برسر پیکار نہ تھی۔ اس کا ردعمل یہ ہوا کہ برطانیہ نے اپنی غلطی کو محسوس کیا۔ انگلستان کی حکومت متزلزل ہوگئی اور حکومت برطانیہ نے باقاعدہ رسمی طور سے ترکوں سے معذرت چاہی۔ کیننگ کی جگہ ولنگٹن نے عنان حکومت سنبھالی تو برطانیہ اپنی سابقہ پالیسی پر جو "پٹ دوم" کے زمانہ میں معین ہو چکی تھی، لوٹ آیا۔

ترکی کے بارے میں روس کے مقاصد کی طرف برطانیہ کی توجہ سب سے زیادہ اس وقت ہوئی جب کہ روس اور ترکی کی عثمانی حکومت کے مابین وہ معاہدہ ہونے لگا جو "انکیار اسکلاسی" کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس کا دراصل مطلب یہ تھا کہ درۂ باسفورس اور درۂ دانیال روسیوں کے قبضہ و تسلط میں آجائیں۔ اس زمانہ میں برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر پالمرسٹن تھے۔ پالمرسٹن نے مصمم ارادہ کیا کہ یہ معاہدہ ہونے دیا جائے اپنے اس سیاسی اقدام میں پالمرسٹن کو زبردست کامیابی ہوئی۔ روس کے اس دعوے پر حکومت برطانیہ نے اس بنا پر سخت اعتراض کیا کہ برطانیہ ترکی حکومت کی نگہبان اور محافظ ہے۔ برطانیہ نے اپنے اس مقصد کو مستحکم صورت میں پیش کرنے کے لئے اپنے ارادوں کو عملی صورت دینے کی دہمکی دی۔ خود مسٹر پالمرسٹن نے ایک دن ترکوں کے مسئلہ پر یہ کہا کہ سلطنت عثمانیہ کے زوال اور اس کی روز افزوں کمزوری کی بابت ہم جو کچھ سنتے ہیں وہ سب غلط اور بے بنیاد ہے۔

بہرحال ان واقعات کی بنا پر روس کی حرص و ہوس کی آگ اور بھی بھڑک اُٹھی۔ حکومت روس نے کچھ عرصہ گزرنے کے بعد پھر اپنے ارادوں کو عملی صورت بخشنے کی ٹھانی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ، ۶ فروری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۶

ایڈیٹوریل نوٹ

مسٹر چرچل پر اعتماد

مسٹر چرچل نے برطانی پارلیمنٹ سے اعتماد طلب کیا تھا وہ انھیں مل گیا۔ اس طرح مسٹر چرچل نے اپنی جوابی تقریر میں اپنی سابقہ تقریر کے اہم نکتوں کو دُہرایا ہے۔ انہوں نے اپنی حکومت کی صفائی میں جو دلیلیں پیش کیں اُن میں ذرا بھی ترمیم نہیں کی۔ اپنی بات سے ہٹنا مسٹر چرچل کی فطرت کے خلاف ہے۔ مسٹر چرچل خوب جانتے ہیں کہ برطانیہ میں آج انکا نعم البدل موجود نہیں اور جبتک وہ ہتھیاروں سے نازی اور فاشی طاقت کا مقابلہ کرنے اور برطانی ٹاپو کو جرمن حملہ سے بچانے کا عزم رکھتے ہیں، اور برطانی اور اتحادی جیت میں یقین رکھتے ہیں۔ برطانیہ کے لوگ مسٹر چرچل کو ان کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ مسٹر چرچل اور انکے ساتھیوں کی کمزوریوں اور خامیوں پر آنکھیں بند رکھیں گے یا خاموش رہیں گے۔ مسٹر چرچل کو پارلیمنٹ سے جو اعتماد کا ووٹ ملا ہے اس کی اصل حیثیت میجر ایٹلی کے لفظوں سے ظاہر ہوتی ہے، میجر ایٹلی فرماتے ہیں۔

"اعتماد کے ووٹ کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص ووٹ دیتا ہے وہ یہ یقین کرتا ہے کہ حکومت کے عملہ کا ہر جزو بہترین ہے۔ اعتماد کے ووٹ کا یہ مطلب نہیں کہ حکومت جو کچھ کرتی ہے اس سے ہر شخص کو ہر وقت اتفاق ہے.... ہم اس ایوان میں اس اصول کو مانتے ہیں کہ حکومت بھی غلطیاں کرے گی اور یہ ایوان کبھی مایوس نہ ہوگا۔"

ان لفظوں کی روشنی میں صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ پارلیمنٹ نے مسٹر چرچل کی حکومت پر بھروسہ ظاہر کرکے گویا ان کی غلطیوں اور خامیوں سے درگذر کیا ہے۔

ہر ہٹلر کی تقریر

مسٹر چرچل کی تقریر کی طرح ہر ہٹلر کی تقریر بھی اس بار زیادہ زور شور کی نہیں پائی جاتی اسکی وجہ یہ ظاہر ہے کہ لڑائی کا ایک ایسا دور شروع ہوگیا ہے جسمیں کوئی یوروپین طاقت یہ دعویٰ نہیں کرسکتی کہ ہم اس لڑائی میں ضرور کامیاب ہوں گے لیکن دونوں تقریروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ باہمی صلح کا کوئی امکان نہیں ہے ایک اور بات جو ان دونوں تقریروں سے ظاہر ہوتی ہے یہ ہے کہ لڑائی سنہ ۱۹۴۲ء میں ختم ہوتی نظر نہیں آتی اس بارے میں ہر ہٹلر کی طرح مسٹر چرچل کو کوئی مغالطہ نہ تھا کیونکہ مسٹر چرچل کی تقریروں میں سنہ ۱۹۴۲ء اور سنہ ۴۳ء کی لڑائی کا ذکر آتا رہتا تھا۔ لیکن فرانس کی فتح کے بعد ہر ہٹلر کا یہ خیال ہوگیا تھا کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں لڑائی ختم ہو جائے گی۔ یہ خیال غلط نکلا اور اب ہر ہٹلر بھی یہ کہتے ہیں کہ معلوم نہیں یہ لڑائی کب ختم ہوگی، ہمیں ہر ہٹلر کی تقریر میں جاپان کا بہت کم ذکر ملتا ہے ممکن ہے کہ ہٹلر نے معلقاً جاپان کی فتوحات کا زیادہ ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا ہو موجودہ لڑائی کا جو پس منظر ہٹلر نے بیان کیا ہے اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ان باتوں کو وہ بارہا اس سے پہلے دہرا چکے ہیں وہ واقعات کا صرف ایک پہلو بیان کرتے ہیں اگر گذشتہ جنگ کے بعد جرمنی کے ساتھ زیادتیاں ہوئیں تو ہٹلر کو اپنی کارروائیاں ان کے ازالہ تک محدود رکھنی چاہیئے تھیں مگر اُنھوں نے تو تمام یورپ کو روندنا شروع کردیا جس کے لئے کوئی جواز نہیں ہے روس میں جرمن فوجوں کے پیچھے ہٹنے کی وجہ ہر ہٹلر نے شدت کی سردی بیان کی ہے۔ اسمیں ایک حد تک سچائی ہے لیکن ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ سردی شروع ہونے سے پہلے یہ لڑائی چار مہینے سے زیادہ عرصے جاری رہ چکی تھی۔ اگر ہر ہٹلر نے آیندہ موسم بہار میں پھر حملہ شروع کیا تو یہ کچھ یقینی نہیں ہے کہ وہ سردی کا موسم شروع ہونے سے پہلے ماسکو پر قبضہ کرلیں گے۔ کوئی فوج کتنی ہی بہادر کیوں نہ ہو آخر قدرتی اثرات کام کرتے ہیں اور ایک ایسا موقعہ آتا ہے کہ بہادر سے بہادر سپاہی بھی لڑنے سے تھک جاتے ہیں۔ ہٹلر نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ مخالفوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اس سے اسٹیفورڈ کرپس کے بیان کی تصدیق ہوجاتی ہے۔

سنگاپور کی لڑائی

ملایا کی لڑائی ختم ہوچکی اور سنگاپور کی لڑائی شروع ہوگئی ہے۔ انگریز کمانڈر جنرل پونال کا یہ اعلان برطانیہ کی نسبت ہندوستان کے لئے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جیسے سوئز اس کا بھی پہرہ دار ہے۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ سوئز کو جو خطرہ لڑائی کے سوا دو برس میں پیش نہ آیا وہ سنگاپور کو لڑائی کے بعد ہی فوراً پیش آگیا۔ اٹلی اور جرمنی یورپ کے ساحل سے جتنی دور ہے۔ سنگاپور سے جاپان کا فاصلہ اس سے کئی گنا ہے۔ سوئز کے محفوظ رہنے کا صرف یہ سبب نہیں کہ جرمنی کی بحری طاقت کم ہے اور اٹلی کا بیڑا کمزور نکلا۔ اس کا یہ سبب بھی ہے کہ بحر روم میں انگریزی بیڑا بہت طاقتور ہے۔ سنگاپور کے خطرے میں پڑ جانے کا صرف یہ سبب نہیں کہ جاپان کا بیڑا بہت مضبوط ہے۔ اس کا یہ بھی سبب ہے کہ بحر الکاہل میں امریکہ اور برطانیہ دونوں کا بیڑا کمزور اور ناکافی تھا۔ آج سنگاپور گھیرے کی حالت میں ہے گویا جاپان اور ہندوستان کے درمیان آخری بڑی ٹاٹ خطرے میں ہے۔

بن غازی

جب سے افریقہ میں لڑائی شروع ہوئی ہے، بنغازی کئی بار ہاتھ بدل چکا ہے۔ پہلے پہل جب برطانی فوجوں نے اسے فتح کیا۔ اسکے بعد بن غازی پھر انگریزوں کے ہاتھ سے نکل گیا نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کو افریقہ کی لڑائی کا نیا دور شروع ہوا۔ اور پھر انگریزوں نے ایک بار بن غازی پر قبضہ کرلیا، و آج کی خبر ہے کہ کل پھر جرمن فوجوں نے یہ علاقہ انگریزی فوجوں سے چھین لیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کی فوجی اہمیت کیا ہے لیکن اتنا تو ظاہر ہے کہ جرمن فوجیں افریقہ میں اتنی کم نہیں ہیں کہ انکی طرف سے برطانی بے خبر ہوسکیں۔ مسٹر چرچل کے بیان سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن فوج کی تعداد اب بھی برطانی فوج سے زیادہ ہے اور جرمن جنرل رومیل بڑی قابلیت اور سوجھ بوجھ کا آدمی ہے۔

مولانا آزاد کی تقریر

مولانا آزاد صدر کانگریس نے پٹنہ کے پبلک جلسہ میں جو تقریر کی اس کا اختصار خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعہ موصول ہوا ہے۔ اس تقریر کے دو حصے کئے جاسکتے ہیں اول تو وہ جہاں اُنہوں نے حکومت برطانیہ کے رویّہ کی شکایت کی اور یہ بتایا کہ ہندوستان میں موجودہ سیاسی جمود اسی کے غلط عمل کا نتیجہ ہے اور دوسرا حصہ وہ ہے جہاں انہوں نے ہندستانیوں سے مل جل کر کام کرنے کی اپیل کی ہے جہانتک حکومت برطانیہ کے رویہ کا تعلق ہے اس بارے میں زیادہ کہنے سُننے کی گنجایش نہیں رہی ہے۔ اصل میں اب ہندوستانیوں کو اپنی ہی طرف خود توجہ کرنا ہے۔ مولانا نے یہ بات صاف کردی ہے کہ قومی بچاؤ کے کام میں جو لوگ کانگریس کا ہاتھ بٹائینگے ان سب کا کانگریسی ہونا لازمی نہیں ہے کانگریس کے اس نیک کام میں غیر کانگریسی ہوتے ہوئے بھی وہ تعاون کرسکتے ہیں اسمیں کوئی پارٹی بندی کا سوال نہیں بلکہ رفاہِ عام کا کام ہے جو لوگ اس کام میں رخنہ اندازی یا تساہل کریں گے وہ ایک بہت بڑے فرض کی ادائیگی سے قاصر رہیں گے ہمیں امید ہے کہ تمام نیک دل اور بہی خواہان عوام حضرات اس کام میں شریک ہونگے۔

دُنیا کا فیڈریشن

پنڈت جواہر لال نہرو نے گورکھپور میں مشرقی علاقہ کی گنا کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے دنیا کی قوموں کے فیڈریشن کا ذکر کیا ہے۔ پنڈت جی کی یہ تقریر ڈی۔ اے وی ہائی اسکول گورکھپور میں ہوئی تھی۔ دنیا کے فیڈریشن کی بنیاد بقول پنڈت جی کے اسی صورت میں پڑسکتی ہے۔ جب سب قومیں آزاد ہوں اور برضا و رغبت اسکی ممبر ہوں۔ آج مسٹر چرچل یا مسٹر روزویلٹ کے ذہن میں بھی اس عالمگیر فیڈریشن کا ہلکا سا نقش پایا جاتا ہے مگر دھندلے نقش میں بھی اتنا تو صاف ہی ہے کہ وہ ابھی تک اس پھیر میں ہیں کہ اس فیڈریشن کی باگ ڈور یوروپین قوموں کے ہاتھ میں ہو۔ جاپان ایک ایشیائی فیڈریشن کا ذکر کرتا ہے لیکن وہاں بھی یہی مکروہ ذہنیت پائی جاتی ہے کہ اس فیڈریشن کا مرکز جاپان ہو اور جاپان کے اشارے پر تمام ایشیائی قومیں کام کریں۔ ہندوستان کو ایسا کوئی نظام قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ ہندوستان کے لئے سب سے پہلی ضرورت اسکی آزادی ہے۔ یہ مرکزی خیال کسی قیاس آرائی پر قربان نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستان کی مخالفت میں پنڈت جی نے فرمایا کہ آزاد مسلم حکومتوں کی آزادی سلب ہوتی جارہی ہے۔ اور یہاں آزاد ہندی مسلم ریاست بنانے کی باتیں کیجارہی ہیں

ایں خیالست و محالست و جنوں

ڈاکٹر کاٹجو کی تقریر

میرٹھ میں گنا کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر حکومت یوپی نے کسانوں کو ان کے سنگٹھن پر مبارکباد دینے کے بعد چند عملی تجویزیں بھی بتائیں جن سے وہ اپنی حالت سدھار سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہر گاؤں میں ایک کوآپریٹو سوسائٹی ہو اسی کے ذریعہ کاشتکاروں کا مال بکا کرے۔ کانگریسی حکومت نے اپنے دور میں اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی تھی اور کوآپریٹو سوسائٹیوں کا کام وسیع پیمانہ پر شروع ہوا تھا لیکن وہ موجودہ حالات میں قائم نہ رہ سکا۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ فی الحال کسانوں کو اپنا مال بیچنے میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں کوآپریٹو سوسائیٹیوں کے ذریعہ ان کا بہت کچھ حل ہوسکتا ہے اسیطرح پانی اور کھاد وغیرہ کے انتظام کرنے میں بھی کوآپریٹو سوسائٹیوں سے بہت امداد مل سکتی ہے لیکن شرط یہ بھی ہے کہ کوآپریٹو سوسائیٹیوں کے افسر اپنے آپ کو کسانوں کا حاکم نہ سمجھیں اب تک ان سوسائٹیوں کی ناکامیابی کی بہت بڑی وجہ ان کے افسروں کی ذہنیت بھی رہی ہے۔

ہندوستان کی آزادی

برطانی پارلیمنٹ کے دارالامراء یعنی ہاؤس آف لارڈز میں ہندوستان کی آزادی کی حمایت میں اکثر ممبروں نے جو گرمجوشی دکھائی وہ برطانی امیروں اور قدامت پسندوں کی اس انجمن کی روایتوں میں خوشگوار تبدیلی کی ایک علامت ہے لارڈ فارنگڈن نے ہندوستان کے قومی جذبات اور مطالبات کی ترجمانی میں کہا:-

میری پہلی یہ تجویز ہے کہ حکومت صاف اعلان کردے کہ وہ ہندوستان کو کسی آیندہ تاریخ پر نہیں بلکہ اُسی وقت سلف گورنمنٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ ہندوستانی لیڈر بات چیت کرسکتے ہیں، ایسے لوگوں اور ہندوستانی لیڈروں کو موقعہ ملنا چاہئے کہ وہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کو ہندوستانی بنادیں اور ڈیفنس اور خارجی معاملوں کے محکمے بھی ہندوستانیوں کو سونپ دیں۔" ہمیں اس کونسل کو عارضی حکومت تسلیم کرلینا چاہئے۔ اس کونسل کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ قومی پنچایت بلائے یا آئین بنانے کے لئے لوگوں کو کسی بھی طریقہ سے جمع کرے۔ آخر میں یہ تجویز کرونگا کہ حکومت کو یہ اعلان کردینا چاہئے کہ جب یہ جماعت یا پنچایت کوئی فیصلہ کرے گی تو ہندوستانیوں کا بنایا ہوا آئین خود حکومت کی طرف سے پارلیمنٹ میں پیش کیا جائیگا اور لڑائی ختم ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ تین سال کے اندر پاس کردیا جائے گا۔"

لارڈ فارنگڈن نے کانگریس پارٹی کا یہ رویہ ٹھیک قرار دیا کہ وہ یہ کہتی ہے کہ ہندوستان کے لوگ دوسروں کی آزادی کیلئے نہیں لڑ سکتے۔ لارڈ موصوف نے ہندوستان کو اٹلانٹک چارٹر سے خارج رکھنے کی چرچلی پالیسی کی مذمت کی۔ انھوں نے ملایا کی مثال دی جہاں سنا گیا کہ لوگوں نے لڑائی میں پوری دلچسپی نہیں لی۔ انھوں نے برما کے سابق وزیر اعظم یو سا کی مثال دی جو انگلینڈ سے خالی ہاتھ اپنے گھر واپس نہیں جانا چاہتے تھے۔ لارڈ فارنگڈن نے نہایت صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یو سا کو ففتھ کالم کہنا بنیادی سوال کو نظر انداز کرنا ہے۔ وہ سوال یہ ہے کہ ہم عوام کی محبت اور حمایت حاصل کرنے میں ناکامیاب رہے۔

برطانوی حکومت کیطرف سے لارڈ فارنگڈن اور انکے ہمنواؤں کو وہی جواب ملا جو برطانی ڈپلومیسی کا پیٹنٹ نمونہ ہے ہم اس جواب کے بارے میں کچھ کہنا فضول سمجھتے ہیں۔ ہم صرف یہ کہنے پر اکتفا کرینگے کہ لارڈ موصوف نے ہندوستان کے معاملہ کی خاصی دیانتدارانہ نمایندگی کی۔

آئینہ کانپور

ملوں کی سیٹی کی ممانعت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۷ ر فروری سنہ ۱۹۴۲ء سے کانپور میونسپلٹی جوہی نوٹیفائڈ ایریا اور کانپور چھاؤنی کے حدود کے اندر اور ۵ میل ان رقبوں کے حدود کے اندر مل و فیکٹری کی سیٹی، موٹر یا کسی ایسی آواز جو اسکے مشابہ ہو اسکی ممانعت کردی ہے لیکن اے۔ آر۔ پی کے مقاصد کے لئے کانپور اے۔ آر۔ پی حکام کی ہدایت کے مطابق ایسی سیٹی بجائی جاسکتی ہے۔

گورنراین کھتری اسکول

۶ ر، ۷ اور ۸ ر فروری سنہ ۱۹۴۲ء کو گورنراین کھتری ہائی اسکول کے اولڈ بوائز کا چھٹا سالانہ اجلاس ہوگا

اسٹوڈنٹ کانفرنس

۹ ر فروری کو کانپور اسٹوڈنٹ کانفرنس کا اجلاس پنڈت سری کرشن دت پالیوال کی صدارت میں ہوگا اس کا افتتاح پنڈت جواہر لال نہرو کرینگے۔

مزدور سبھا

۳۰ ر جنوری کو مزدور سبھا کے زیر انتظام اتھرٹن ویسٹ جے۔ کے جوٹ مل۔ جے۔ کے۔ کاٹن مل اور لکشمی رتن کاٹن مل کے مزدوروں کے جلسہ ہوئے جسمیں پچاس فیصدی اُجرت کے اضافہ کا مطالبہ کیا گیا۔

۲ ر فروری کو کاکومی اور سودیشی کاٹن مل کے پھاٹک پر مزدوروں کے جلسے ہوئے

ممبران و ملازمت

گورنمنٹ کے جدید بنائے ہوئے قواعد کے مطابق چیرمین بورڈ یا ممبران بورڈ اور انکے رشتہ دار لوکل بورڈ کے ملازم نہیں ہوسکتے اور اگر ایسا ہوگا تو کمشنر صاحب اس تقرر کو منسوخ کرسکتے ہیں۔

ماتمی رزولیوشن

ہندو سنگھ کی اگزیکیٹو کمیٹی نے رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کیا ہے۔

رہائی

مسٹر سرکارام۔ رام سیوک، مزدور سبھا کے کارکن اور بابو رمیش چندر گپتا جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سزا کاٹ رہے تھے، رہا کردیئے گئے ہیں۔

مزدوروں کا جلسہ

یکم فروری کو پریڈ گراؤنڈ میں مزدوروں کا ایک جلسہ مسٹر رام پرشاد پریسیڈنٹ مزدور سبھا کی صدارت میں ہوا، مولانا حسرت موہانی، مسٹر پیارے لال اگروال مسٹر محمد صدیق انصاری، مسٹر رام سیوک اور مسٹر سی ای رسنگھ نے تقریریں کیں۔ جسمیں پچاس فیصدی اُجرت میں اضافہ ۳ ماہ کی تنخواہ کا بونس اور ۸ گھنٹہ کام کا مطالبہ کیا گیا اور مزدور سبھا کے کارکنوں پر حملہ کی مذمت کی گئی۔

دو لاشیں

۳ ر فروری کو مسٹر یاد علی انچارج تھانہ سیسمئو کو معلوم ہوا کہ نوریا کھیڑا کی نہر میں ایک لاش پڑی ہوئی ہے۔ انکے جانے پر بجائے ایک کے ۲ لاشیں برآمد ہوئیں۔ ایک نعش کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ بابو نولکشور لوہے کے دلال کی ہے دوسری نعش کی شناخت اس وقت تک نہیں ہوسکی ہے۔

ایڈیٹر گرفتار

کانپور کے ہندی روزنامہ ویر بھارت کے اڈیٹر پنڈت بینی مادھو باجپئی گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ آپکے اخبار سے پانچسو روپیہ کی ضمانت بھی طلب کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے اخبار کی سُرخیاں بڑی بے تکی ہوتی تھیں۔

بارات

رائے بہادر ڈاکٹر برجیند سروپ ایم ایل سی، چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے دوسرے صاحبزادہ مسٹر مرید رسروپ عرف شیلا بابو کی شادی ڈاکٹر نراین پرشاد استھانہ ایڈوکیٹ جنرل یوپی گورنمنٹ کی صاحبزادی سے ۱۱ ر فروری کو ہوگی۔ بارات ۵ ر فروری کی رات کو الہ آباد روانہ ہوگی جسمیں شہر کے معززین بھی جارہے ہیں۔

دعوت

پنڈت رادھے شیام ترویدی منیجر امپیریل ٹاکیز کانپور نے اپنے صاحبزادہ سندرلال جی کے جنیؤ کی تقریب کے سلسلہ میں ۶ ر فروری بروز جمعہ کی رات کو معززین شہر کو ایک پر تکلف دعوت طعام دے رہے ہیں

جیلر صاحب

کانپور ڈسٹرکٹ جیل کے نئے جیلر مسٹر محمد حفیظ صاحب نے کانپور آکر اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

محتاج خانہ

بورڈ آف پبلک ہیلتھ یو۔ پی نے کانپور شہر کے لئے ایک محتاج خانہ بنانے کی میونسپل اسکیم کو منظور کرلیا ہے۔

ٹریڈ یونین کانگریس

ٹریڈ یونین کا سالانہ اجلاس ۸ و ۹ ر فروری کو کانپور میں ہوگا۔ جسکے لئے زبردست تیاریاں ہورہی ہیں۔

کانسٹبل زخمی

کہا جاتا ہے کہ ٹھاکر پرتھی پال سنگھ کانسٹبل (کلکٹر گنج) نے ایک یکہ پر تین شخصوں کو جاتے ہوئے دیکھکر اُنکو روک کر گرفتار کرنا چاہا لیکن اُنہوں نے اس کو قرولی سے زخمی کردیا۔ ان تین میں سے ایک شخص مسمی ابودھیا گرفتار کرلیا گیا ہے۔

میونسپل بورڈ کا جلسہ

۴ ر فروری کی شام کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا بورڈ نے ۴ ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کے جلسہ میں کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کی گورنمنٹ سے درخواست کرنیکا جو رزولیوشن پاس کیا تھا اسکو کنفرم کرنے کے لئے جب یہ رزولیوشن بورڈ کے سامنے آیا تو بڑی سخت اور گرما گرم بحث ہوئی: بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے کہا کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اس لئے اسکو دوسری میٹنگ میں پیش ہونا چاہئے۔ اسکی تائید مسٹر رام نراین گرگ۔ لالہ گوری پرشاد کپور اور لالہ چھنگا مل نے کی۔

مسٹر وحید احمد نے اسکے جواب میں کہا کہ کسی رزولیوشن کے کنفرم کے وقت اُس پر بحث و مباحثہ نہیں ہوسکتا۔ اور صرف کارروائی کی صحت کے متعلق رائے دیجاسکتی ہے۔ چیرمین صاحب نے بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی تجویز کو آوٹ آف آرڈر قرار دیتے ہوئے اس پر کسی مباحثہ کی اجازت نہیں دی اور کہا کہ صرف اس کارروائی کی صحت و غلطی پر بحث کی جاسکتی ہے۔

مسٹر پکوڈے نے کہا کہ یہ نوٹ کرلیا جائے کہ اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کے نمایندے اس بحث میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتے۔

اسکے بعد چیرمین صاحب نے ووٹ لئے جانے کے لئے کہا اور فرمایا کہ وہ لوگ اس ووٹنگ میں حصہ نہ لیں جو کہ اس دن شریک نہ تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ لوگ موافقت اور مخالفت میں ووٹ لکھکر دیں تاکہ کوئی اُلجھن نہ ہونے پائے لیکن ووٹ لئے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ اُن لوگوں نے بھی ووٹ دیدیئے ہیں جو کہ اس دن موجود نہ تھے اسلئے چیرمین صاحب نے اس کارروائی کو اسوقت تک کیلئے ملتوی کردیا کہ جسوقت تک اس پر قانونی مشورہ نہ لیا جائے لہذا ۴ ر نومبر کے رزولیوشن کے کنفرم کا مسئلہ آیندہ کے لئے ملتوی ہوگیا۔

مجلس

۸ ر فروری اتوار ۱۱ بجے دن کو نواب دولہ صاحب کے امام باڑہ (بازار رام نراین) میں ایک مجلس ہوگی جسمیں میر انیس مرحوم کے نواسے بابو صاحب فائق اپنے تازہ مرثیہ سے حاضرین کو محظوظ فرمائینگے امید کہ

سُبدِ گُل

مشرقِ بعید میں جنگ کے باعث مشرقی ہندوستان کو جو خطرات لاحق ہو گئے ہیں انکا ایک نتیجہ یہ ہو گیا ہے کہ کلکتہ سے بہت لوگ روانہ ہو گئے ہیں۔ شہر کی آبادی بہت کم ہو گئی ہے۔ آبادی کی اس کمی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ شہر کے مرد باشندوں نے جن کے قیام کلکتہ میں ملازمت یا کاروبار کے باعث ضروری ہے اپنی عورتوں کو کلکتہ سے باہر دوسرے مقامات پر بھیجدیا ہے۔

یعنی اب شہر کے زیادہ تر "شوہروں" کا یہ حال ہے کہ وہ "بیویوں" کے بغیر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بہت سے شوہروں کے لئے بیویوں سے اُن کی جُدائی کے لئے ایک نعمت بن گئی ہے اور وہ ایسا محسوس کر رہے ہیں جیسے اُن کو "سوراجیہ" حاصل ہو گیا ہو

اب وہ اطمینان اور آزادی کے لمبے لمبے سانس لے سکتے ہیں۔ شام کے بعد جس وقت جی چاہے اور جس حال میں جی چاہے گھر واپس آ سکتے ہیں اور "بلیک آؤٹ" کی راتوں میں ایک دو مچھروں کی بھنبھناہٹ کے علاوہ کوئی تکلیف وہ آواز اور جنگ جویانہ صدا ان کے کانوں تک نہیں پہونچتی۔

ہمارا خیال ہے کہ کلکتہ کے شوہروں کی بیویوں سے جُدائی کا ایک اور بھی زیادہ مفید پہلو ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مردوں کے لئے گھریلو جنگ کا خاتمہ ہو گیا ہے تو وہ بیرونی دشمن کا مقابلہ زیادہ طاقتور اور دلیری سے کر سکینگے اور جو قوت بیوی سے جھگڑنے میں ضایع ہو جاتی تھی وہ بہتر کام میں صرف ہوگی۔ اب اسمیں کوئی شک نہیں کہ کلکتہ کی دفاعی طاقت بیحد مضبوط ہو گئی ہے۔

وزیرِ ہند مسٹر ایمرے نے فرمایا ہے کہ ہندوستان میں حکومت کے "سوشل اخراجات" تقریباً اتنے ہی ہیں جتنے جنگ سے پہلے تھے، یعنی جنگ کے باعث ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے' یہ بہت اچھی بات ہے حکومت کا اس سے زیادہ قابلِ قدر کارنامہ اور کیا ہو سکتا ہے' کہ 'بجٹ میں' "کاک ٹیل پارٹیوں" کا اضافہ نہیں کیا گیا

ہمیں مسٹر ایمرے کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ جنگ کے باعث حکومت کے سوشل اخراجات میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے سب کچھ پہلے کی طرح قائم ہے۔

※ ازدواجی زندگی تباہ ہو جائے گی۔ آپ کا گھر بگڑ جائیگا اور آپ ان کے گلے پڑ جائیں گی جو وہ نہیں چاہتے۔ جب آپ سولہ برس کی تھیں اور وہ آپ سے شادی کرنی چاہتے تھے اس وقت اور بات تھی۔ اب تو وہ زیادہ سے زیادہ محفوظ رہ کر آپ کے جذبات کی آگ پر اپنے ہاتھ سینکنے چاہتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ جو آگ سے ہاتھ سینکے وہ اس آگ کے انگارے کو ہتھیلی پر بھی رکھ لے۔ آپ انکے لئے زیادہ سے زیادہ محفوظ قسم کا دل بہلاوا ہیں مگر کب تک؟ جب تک آپ انکے اضطرار کا باعث نہ بنیں اور بس۔

میرا مشورہ آپ کو یہ ہے کہ خواہ آپ کے "ان" سے کتنے ہی قریبی تعلقات ہوں مگر ان کے ساتھ نکلنے کا ہرگز موقع نہ آنے دیجئے۔ یہ بھی ایک طریق ہے یہ کہنے کا کہ اب انہیں عہد ماضی کو بھول جانا چاہئے۔

ذرا غور کیجئے جب ایک مرد سے آپ کی شادی ہو چکی تو مرتے دم کے لئے زندگی کے ساتھ کا انتخاب ہو گیا اور اگر آپ کا شوہر بُرا آدمی نہیں ہے تو یہ معقولیت اور شرافت کا خون کرنا ہے کہ آپ ٹھوس حقیقتوں کے گلے پر چھری پھیر کر سفیہانہ جذبات کے گہرے پانی میں چھپ چھپ کر تی پھریں۔

شناختی کارڈ لیکر چلو

کراچی ۳۰ جنوری۔ حکومت سندھ نے کراچی کے ہر شہری کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ شناختی کارڈ لیکر چلے تاکہ اگر وہ خدانخواستہ حملہ سے مر جائے تو اس کا پتہ آسانی سے لگایا جا سکے۔

ادبِ لطیف

اِحساس کی چوٹ

(از کماری پریم لتا)

کماری پریم لتا کے اس خوبصورت شہپارے میں عورت کی نسوانی غیرت کو جس حسین انداز سے بے نقاب کیا ہے اس نے ادبی شہپارے کو بہت بلند ادبی جواہر ریزہ بنا دیا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ ناظرین کے حلقوں میں بیحد پسند کیا جائے گا۔

انھوں نے کہا تھا —— تم تمناؤں کی رنگینی سے بھی زیادہ حسین ہو۔

آنسوؤں کے چمکدار موتی پورنما کی آنکھوں سے اسکی قرمزی ساری پر برسنے لگے۔ پورنما — جس کا بالاخانہ سجدہ گاہ تھا۔ شہر کے رئیس عیاشوں کا۔

وہ رات —— پورنما نے سوچا —— میں نے اپنی زندگی میں کیسی کیسی پُربہار اور چمکدار راتیں دیکھیں ہیں۔ مگر آہ! وہ رات! جس سے میرے سہاگ کی صبح ہوئی تھی —— میں کسی سنہری تمنا کی طرف آنکھیں لگائے دوشیزگی کی حیا کے گھونگھٹ میں دل کی جذبات سے چھلکتی ہوئی پیالی لئے بیٹھی —— ایک مورت تھی جو کئی مہینوں سے میرے تصورات کے اونچے طاق میں براجمان تھی اور میں نے جسے دل ہی دل میں اپنا دیوتا بنانا شروع کر دیا تھا —— وہ آئے کیسے سہانے تھے وہ لمحے! جوہی کا ہار میرے گلے میں ڈال کر کہا —— جیسے یہ تمہارے گلے میں زیب دے رہا ہے اسی طرح تم ...... —— انہوں نے تمنا کی شراب چھلکتی ہوئی خوبصورت سُرمئی آنکھوں سے مجھے دیکھا میں اپنی نتھ کو سنبھالتے ہوئے مسکرا دی۔ انہوں نے اسوقت کہا تھا "تم تمنا کی رنگینی سے بھی زیادہ حسین ہو۔"

پورنما کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی تھی کسی نے باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا —— پورنما کا سلسلۂ خیال ٹوٹ گیا —— وہ آنسو پونچھتی ہوئی اُٹھکر کواڑ کھولنے گئی۔

"سیٹھ جی کے یہاں سے آدمی آیا ہے۔"

پورنما کو اپنی بڑھیا ماں کا وجود اس وقت زہر معلوم ہونے لگا۔

"میری طبیعت خراب ہے۔" کہکر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ زور سے ——

سیٹھ جی —— اس کے دل میں نفرت کا الاؤ سلگ رہا تھا۔ خوبصورتی کے یہ عیاش بھونرے کیا جانیں کہ انسان کے سینے میں دل بھی ہوتا ہے۔

اُنھوں نے کہا تھا —— تمہاری گھونگھریالی لٹیں شام کے اندھیرے سے ہم آغوش معلوم ہوتی ہیں۔

جب دوسرا اگلا ہی جاڑا آیا تو زندگی میں وہ مٹھاس نہ تھی —— زندگی زیادہ رنگین اور بالاخانہ زیادہ پُرہجوم بن چکا تھا مگر دل مرجھا سا —— پورنما نے ایک ٹھنڈا سانس بھر کر سوچا —— انہیں تعلقات رکھنے سے منع کر دیا گیا —— کیونکہ وہ مطلوبہ ماہانہ رقم نہ دے سکتے تھے —— اور میں؟ میں نے اُن سے دغا کی۔ میں اس حیا فروشی کی دکان کو اُلٹ کر کیوں ان کے ساتھ نہ چلی گئی —— پورنما کے منہ سے ایک دردآمیز روتی چیخ نکل گئی۔

پورنما گھبرا کر خوش رنگ مسہری سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور بے چینی کے ساتھ فرش پر ٹہلنے لگی۔ اس کا دل کراہ رہا تھا ——

اس کے بعد؟ پورنما نے سوچا —— اس کے بعد وہی ہوا جو مجھ جیسی ہزاروں دنیا کی بیٹیوں کے ساتھ ہوتا ہے —— اب میں اس شہر کے سارے انسانی گِدھوں کا اڈا بنی ہوئی ہوں۔

پورنما —— اس نے کراہ کے ساتھ چیخ کر کہا تم نے خود کو ہوس پرستوں کے لئے شارعِ عام بنا دیا۔ عورت کو ایک مرد کے علاوہ دوسرے کا منہ دیکھنا پڑے تو اس سے موت اچھی۔

دوسرے دن شہر میں یہ خبر سنسنی پھیلا رہی تھی کہ شہر کی سب سے بڑی طوائف پورنما رات کو مردہ پائی گئی۔

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

عالمِ نسواں

زندگی جذبات کا کھیل نہیں

(از عصمت بانو حیا صاحبہ)

آج ہم صداقت کے صفحات پر ایک نئی مضمون نگار صاحبہ کا ایک بیحد دلکش اور سبق آموز مضمون پیش کرتے ہیں۔ حیا صاحبہ نے جسقدر سلیقے کے ساتھ اسقدر نازک موضوع کو زیادہ سے زیادہ متین پیرائے میں بٹھا دیا ہے۔ اس سے حیا صاحبہ کا یہ مضمون ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری نئی مضمون نگار صاحبہ کا یہ دلکش مضمون بیحد دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

"میں [illegible] جانتی تھی۔ جب میں سولہ برس کی تھی مگر نہیں۔ شاید ان دو فقروں سے میرا مطلب پوری طرح ادا نہیں ہوا میں اور "وہ" ایک دوسرے سے بہت قریب تھے۔ کتنے قریب تھے؟ کس طرح اور کیونکر قریب تھے؟ ان سوالوں کو چھوڑئیے انکی تفصیل میں بہت وقت لگے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ "وہ" اس وقت بھی مجھ سے شادی کرنی چاہتے تھے مگر میں اسوقت بالکل الھڑ تھی۔ میں اسوقت کیا جانتی تھی کہ ایک مرد ایک عورت کو اپنی شریکِ زندگی بنانے کے لئے خاص طور پر کیوں بے چین ہوا کرتا ہے! خیر بہر حال "وہ" باہر چلے گئے۔ شاید مسلم یونیورسٹی چلے گئے تھے۔ پڑھنے کے لئے، پھر پڑھ لکھکر فارغ ہوئے تو کسی اور شہر میں ان کی نوکری لگ گئی۔ میری انیسویں برس اپنے موجودہ شوہر سے شادی ہو گئی اب "وہ" پھر ہمارے شہر میں آ گئے ہیں اور .... میں کس طرح لکھوں۔ شرم بھی تو آتی ہے۔ یوں سمجھ لیجئے۔ مجھے اپنے شوہر سمیت کوئی مرد ان سے زیادہ اچھا نہیں لگتا

ایک بہن کا یہ خط اپنی تشریح خود ہی ہے۔ اس لئے ہم اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرینگے۔ البتہ اس خط کا ایک حصہ اور بھی ایسا ہے جسے آپکے سامنے رکھنا ضروری ہے اور وہ حصہ یہ ہے کہ:-

"وہ" ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔ مگر چونکہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میری شادی ہو چکی ہے۔ اس لئے میری طرف سے اُنھوں نے اپنے رویّہ میں ایک خاص قسم کی تبدیلی کر لی ہے۔"

یہ تبدیلی کس قسم کی ہے؟ ذرا غور سے پڑھئے۔ غلط فہمی کو بالکل پرے ہٹا کر۔ خط میں لکھا ہے کہ:-

"میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ میرے دل میں ان کے لئے جو لحاظ ہے اسے وہ کچھ زیادہ وزن نہیں دے رہے ہیں بلکہ ان کی آنکھوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر موقع ملے تو ضرور وہ اپنے کسی خاص جذبے کا اظہار کر ڈالیں۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ انھوں نے یہ نیا رویّہ کیوں اختیار کر لیا ہے؟ جب میں چھوٹی تھی اور وہ بھی شاید بیس اکیس برس کے تھے، ان دنوں میں تو وہ اس طرح پیش آتے تھے جیسے میرا ادب کرتے ہیں۔"

خط لکھنے والی کا معاملہ، ان کی مشکل اور ان کا سوال سب آپکے سامنے ہیں۔ اس لئے کہ یہی اور صرف یہی باتیں آپکے ذہن میں رہیں ہم ان باتوں میں کسی اضافے کی ضرورت نہیں سمجھتے جو کچھ ان کو بطور مشورہ لکھا گیا ہے وہ سُن لیجئے تاکہ اگر آپ کو یا آپ کی کسی واقف کار یا کنبے میں کسی عورت کو اس قسم کی دشواری درپیش ہو تو آپ اُسے یہ نسخہ بتا سکیں۔ ان بہن کو کیا مشورہ دیا گیا ہے سُنئے۔

سب سے پہلے اس سلسلے میں یہ بتانا ضروری ہے کہ مرد "شادی شدہ شوقین" عورتوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں ایک مشہور ماہر نفسیات نے اس مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"جب سے باغِ عدن میں سانپ نے آدم کی بیوی کو بہکایا اسی وقت سے مرد ناجائز تعلقات کی شائق شادی شدہ عورتوں کو ایسا لذیذ کھاجا سمجھتے ہیں جو غذا کے طور پر تو نہیں کھایا جانا چاہئے مگر جسے سرسری کی جائے کے ساتھ زینت دسترخوان بنانے کے بعد رات کے کھانے کے وقت تک بھول بھال جانا چاہئے۔

اس کے معنی یہ ہوئے کہ مرد اس قسم کی "شوقین" عورتوں کو صرف دل بہلاوے کا ایک دل فریب ذریعہ سمجھتے ہیں مگر وہ اپنے دل کا کوئی ذرا سا گوشہ بھی ان کے لئے وقف کرنا ضروری

بچوں کی دنیا

افیون اور بچے

(از جناب حکیم نور احمد گلچین کرنال)

ہندوستان کی گھریلو زندگی میں جہاں اور بہت سی بُری باتیں جڑ پکڑ گئی ہیں وہاں ایک بہت ہی بری بات یہ عام ہو کر رہ گئی ہے کہ جہاں بچے نے ذرا رونا دھونا یا چیخنا چلانا شروع کیا اور اس کی ماں نے افیون کی گولی اسکے حلق سے اُتاری۔ تھوڑی دیر میں بچہ خاموش ہو جاتا یا سو جاتا ہے۔ اور اس طرح "اماں جان" کو اس کے غل غپاڑے سے امان مل جاتی ہے لیکن یہ سوجانا کیا ہے؟ اس پر عورتوں نے تو کیا کبھی ہمارے تعلیم یافتہ مردوں نے بھی خود غور نہیں کیا بلکہ سچ تو یہی ہے کہ یہ رسم اکثر حکیموں اور ڈاکٹر کے گھرانوں میں بھی پڑی ہوئی ہے حکیم یا ڈاکٹر صاحب تو شاید ایسا نہ کریں لیکن عورتیں کہاں چوکنے والی ہیں۔ ذرا آنکھ بچی اور اُنھوں نے اپنا کام کیا۔ انہیں علم الادویہ کی کیا خبر؟ وہ اصول طب سے کیا واقف؟ وہاں تو آنے جانے والیوں نے جو کہا انہوں نے وہ کر دھرا۔ اب اچھا ہو۔ چاہے بُرا۔ نفع ہو یا نقصان۔ اس سے ان کو کوئی واسطہ نہیں۔ ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ یہ سوجانا کیا ہے؟

افیون کی گولی حلق سے اُتر جانے کے بعد بچہ پر جو غنودگی یا غفلت طاری ہوتی ہے وہ نیند نہیں۔ بلکہ نیند کی بڑی اور موت کی چھوٹی بہن۔ بیہوشی ہے۔ جو دل اور دماغ پر افیون کا بے حس کر دینے والا اثر ہو جانے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ افیون بھی ایک ایسی ہی انتہا درجہ کی بے حسی پیدا کرنے والی شے ہے جیسے "کوکین" مگر یہ اس سے دوسرے درجہ پر ہے۔ افیون اپنی سردی کے سبب روح کے راستوں کو بند کرتی اور قوت حاسہ یعنی محسوس کرنے کی قوت کو سُست اور بیکار کر دیتی ہے جسکی وجہ سے افیون کھانیوالا بیہوش اور بے حس و حرکت ہو جاتا ہے وہ نہ بول سکتا ہے اور نہ کوئی حرکت ارادی کر سکتا ہے۔ نہ کھا پی سکتا ہے۔ بلکہ تمام دماغی قوتیں بیکار ہو جاتی ہیں دل کا نظام بھی بگڑ جاتا ہے۔ چنانچہ نشہ کی حالت میں نبض بہت سُست پڑ جاتی ہے اور اگر افیون زیادہ مقدار میں کھا لی گئی یا کھلا دی گئی تو دل و دماغ وغیرہ بالکل فیل ہو جاتے ہیں اور انسان فوراً مر جاتا ہے۔ اب غور کریں کہ وہ مائیں جو ننھے ننھے بچوں کو افیون ایسی زہریلی چیز کھلا دیتی ہیں۔ کتنے زبردست طبی اور اخلاقی جرم کی مرتکب ہوتی ہیں؟ جو خود تو اس کے رونے کی آواز بھی گوارا نہیں کر سکتیں اور معصوم بچہ پر ایسی ناگوار اور خطرناک مصیبت مسلط کر دیتی ہیں۔!

یونان کا ایک بہت بڑا حکیم کہتا ہے کہ جو ماں باپ نیک اور لائق اولاد کے خواہشمند ہوں انھیں چاہیئے کہ کوئی نشیلی چیز استعمال نہ کریں۔" کیونکہ نشہ تمام دماغی اور اخلاقی قوتوں کو برباد اور خراب کر دیتا ہے۔ اب غور کریں کہ جو بچے اول اُن سے ہی نشے میں بہتے رہے ہوں۔ اُنکا اخلاق آگے چلکر کیسا ثابت ہوگا؟ ہماری موجودہ نسل کی پست اخلاقی اور زبوں ہمتی کی ذمہ داری کسی حد تک اس افیون کی گولی پر بھی عائد ہوتی ہے جو ہندوستان کی ماں اپنے بچے کو سُلانے کے لئے دیتی ہے۔ لہٰذا سخت ضرورت ہے کہ اس انتہا درجہ کی بُری خراب، صحت اور اخلاق کو برباد کر دینے والی رسم کو فوراً ترک کر دیا جائے۔

خیال نہیں کرتے۔ اسکی وجہ؟

اسکی وجہ ماہرِ نفسیات نے یہ بتائی ہے کہ:-

"مرد اپنی فطرت کے لحاظ سے بڑے پکے قدامت پرست ہوتے ہیں۔ وہ سچ مچ اس پر تہ دل سے یقین رکھتے ہیں کہ جس عورت کو سات لڑکی کے سہرے سے گھر لایا جاتا ہے اسمیں ایک قسم کا تقدس ہوتا ہے۔ دلیرانہ "کر نیوالی عورتوں کو نصیب نہیں ہوتا۔ ایک مرد دوسرے معاملات میں خواہ کتنا ہی آزاد رفتہ مزاج ہو مگر شادی کے معاملے میں وہ محتاط اور قدامت پسند ہی پایا گیا ہے اور جو عورتیں ایک مرد سے شادی کر لینے کے بعد دوسروں کے گلے پڑتی ہیں ان کے بارے میں اس کی رائے وہ نہیں ہوتی جو ایک باعزت اور شریف خاتون کے بارے میں ہو سکتی ہے۔" ×

پردۂ فلم

"تاج محل"

موہن پکچرز بمبئی کی تیار کردہ تاریخی تصویر "تاج محل" پردۂ سینما پر پیش کر دی گئی ہے۔

"تاج محل" کا افسانہ عہد جہانگیری کے آخری اور شاہجہاں کی حکومت کے شروع زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تمام واقعات تاریخی ہیں۔

شاہجہاں کا اودے پور، گولکنڈہ وغیرہ کو فتح کرنا سب واقعات تاریخ سے اخذ کئے گئے ہیں اور یہ تمام واقعات اتنی خوبی سے پردۂ سیمیں پر پیش کئے گئے ہیں کہ حقیقت کا گمان ہونے لگتا ہے اور دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ وہ خود اس عہد کا باشندہ ہے اور ان تاریخی واقعات میں حصہ لے رہا ہے۔ تاریخی ماحول کو اصل بنانے کے لئے اس فلم کے بیشتر مناظر کی تصویر کشی دہلی، آگرہ، اور اودے پور کے تاریخی مقامات پر کی گئی ہے۔ اس سے تصویر کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔

"سوامی"

سوامی نے پھر ایک بار ہندوستان کے نامور فسانہ نگار منشی پریم چند کی یاد کو تازہ کر دیا ہے۔ سوامی منشی پریم چند کے اس نایاب افسانہ پر تیار کی گئی ہے جسے منشی پریم چند نے کسی زمانہ میں "تریا چلتر" کے نام سے پیش کیا تھا۔ امتیاز علی تاج کی غیر معمولی جدوجہد اور مکالمہ نویسی نے اس افسانہ میں اور بھی زندگی پیدا کر دی ہے۔

سوامی کا افسانہ نہایت سادہ طریقہ پر شروع ہوتا ہے اور جوں جوں آگے بڑھتا جاتا ہے اسمیں دلچسپیاں بھی پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ یہانتک کہ آخر میں پہنچکر افسانہ اس قدر دلکش اور جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے کہ ناظرین جھومنے لگتے ہیں۔

امتیاز علی تاج نے منشی پریم چند کے اس افسانہ میں اپنی طرف سے ایک زندہ دل دولن کا کیریکٹر بڑھا کر غیر معمولی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ تصویر میں قدم قدم پر بیشمار نہایت ہی دلکش ٹکڑے دکھائی دیتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ان دلکش ٹکڑوں نے تصویر کو بیحد دلچسپ بنا دیا ہے۔

× اس کے علاوہ مردوں کے اس قسم کی "کھلاڑی" عورتوں کو کچھ بھی وزن نہ دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایک دانا کے الفاظ میں "اوسط سمجھ بوجھ کے آدمی میں خود کو دوسروں کی حیثیت میں رکھ کر صورت حالات پر نظر ڈالنے کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔"

چنانچہ جب ایک مرد یہ دیکھتا ہے کہ ایک دوسرے مرد کی عورت اس مرد سے زیورات، خوبصورت ملبوسات، روپیہ اور آرام و آسائش کا دیگر سامان حاصل کرنے کے باوجود اِدھر اُدھر بھی منہ مارنے کی شائق ہے تو اس کا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ اگر قدرت مجھے اس عورت سے ناجائز تعلق قائم کرنے کی سزا دیتے ہوئے میری بیوی میں یہ مرض پیدا کر دے تو میں کس گھر کا رہوں گا، اور جونہی اسکے ضمیر میں اس قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے وہ حسن عشق وغیرہ قسم کے سب پھندوں کو الگ پھینک کر وہ کے اس ناپاک جال سے نکل بھاگتا ہے۔

جس ماہر نفسیات کا ہم نے اوپر حوالہ دیا ہے اس کی رائے یہ ہے کہ مرد قدرتی طور پر اس معاملے میں اسقدر محتاط واقع ہوا ہے کہ اگر ایک مرد کسی شادی شدہ عورت پر لٹو ہو کر اس کی موہ کے جال میں پھنس بھی جائے تو بھی اس کا ضمیر ہمیشہ اسے کچوکے دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ ماہر نفسیات نے لکھا ہے کہ:-

"جو مرد کسی ایک شادی شدہ عورت کو بہت مرغوب رکھتا ہے اور اسکی محبت میں بُری طرح اُلجھ کر رہ گیا ہے وہ مرد بھی ضمیر کی لعنتوں اور ملامتوں سے اسقدر گھبرایا گھبرایا رہتا ہے کہ جس شغل کو اس نے لطف اندوزی کے لئے اختیار کیا تھا وہ اس کے لئے باعث کوفت اور وبالِ جان بن جاتا ہے۔"

یہ تو رہی اس شادی شدہ عورت کی پوزیشن جو اپنی ہانڈی کے علاوہ دوسروں کی ہانڈیوں میں بھی منہ ڈالتی ہے۔ اب ان خط لکھنے والی بہن کا کیس لیجئے۔ ہماری ان بہن کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ کے "وہ" اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں اُن کے "اندرونی بخار" کا راز کسی پر کھل نہ جائے ورنہ آپکی ※

(بقیہ صفحہ ہذا کالم اول سے پہلے)

اقوال زریں

محبت

محبت ایک گمنام روشنی ہے جس سے دنیا کا طلسکدہ روشن ہے۔

محبت ایک نایاب موتی ہے اور انسان کا دل اسکا صدف ہے

محبت افسانۂ حیات کا دلکش عنوان ہے۔

محبت ایک خوشرنگ پھول ہے جس سے انسان کا چمن حیات آراستہ اور اسکی عطر بیز نکہت سے دل کی فضا معمور و معطر ہے

محبت نہ ختم ہونیوالی ایک دلکش داستان ہے

محبت ایک لذیذ لیکن خاموش درد ہے جسمیں انسان گم ہو جاتا ہے

محبت انسان کی بیوقوفی اور خدا کی عقلمندی ہے

محبت کا راز انسان میں پوشیدہ ہے۔

موج تبسم

موٹر بہت تیز جا رہی تھی پولیس مین نے رکوا کر اپنی جیب سے نوٹ بک نکالی اور موٹر ڈرائیور سے پوچھا۔

"کیوں جی تمہارا کیا نام ہے"

ڈرائیور "ابو انقلاب مولانا مولوی حاجی حافظ قاری حکیم سید شمس الضحیٰ زیدی الواسطی چشتی قادری نقشبندی سہروردی"

پولیس مین نے جو ابھی پڑھا لکھا تھا اپنی نوٹ بک جلدی سے جیب میں رکھ کر کہا "آپ جلدی سے تشریف لے جایئے۔ مگر خدا کے واسطے پھر کبھی موٹر تیز چلا کر مجھے اپنا نام لکھنے کے لئے مجبور نہ کیجئے گا"

ایک دوست۔ "بیوی کے چلے جانے کے بعد آپکو بڑی تکلیف ہوتی ہوگی"

دوسرا دوست۔ "خدا کا شکر ہے میں بڑے امن سے ہوں اور دعا مانگ رہا ہوں کہ ایک دو مہینے میکے سے واپس نہ آئے۔"

پہلی سہیلی۔ "میرے شوہر میں خوبصورت عورتوں کو گھورنے کی بہت بری عادت ہے"

دوسری سہیلی۔ "اسلیئے کہ وہ غریب خوبصورت بیوی سے محروم ہے"

دلچسپ معلومات

واشنگٹن کے محکمۂ تجارت کی کیمیاوی ڈویژن کے ارباب بست وکشاد نے اعلان کیا ہے کہ اہل جرمنی نے ایک ایسا فائر پروف روغن ایجاد کیا ہے جو جنگ کے دنوں میں بہت مفید ثابت ہوا ہے، اگر اس روغن کو لکڑی کے مکانات پر مل دیا جائے تو آتش انداز بموں کا اُن پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔

حبش میں عام طور پر فیصلے پادری ہی کرتے ہیں۔

حبش میں دسمبر اور جنوری کے مہینے میں ژالہ باری ضرور ہوتی ہے

موجودہ جنگ سے پہلے انگلستان میں چار ہزار سے زائد سینما گھر اور فلم تیار کرنے والوں کی تعداد ستر ہزار ہے۔

عرب میں جو قافلے چلتے ہیں ان کی رفتار عام طور پر دو میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

امریکہ کے ایک اسپتال میں مریضوں کا علاج قہقہوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے

افسانہ

خوفناک انتقام

از جناب نقی علی یاسمی ناگپوری

ذیل کا افسانہ جو انگریزی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے فن فسانہ نگاری کا ایک اچھا نمونہ ہے جسمیں ایک نہایت ہی خوفناک انتقام کے واقعہ کو فسانہ نگار نے پیش کیا ہے۔

دس بجتے ہی رضوانی نے ارغوانی کا آخری جام خالی کیا اور اپنا اخبار تہ کرکے ایک انگڑائی لی اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ برقی لیمپ کی تیز شعاع میز پر پڑ رہی تھی اور اس پر بکھرے ہوئے کارتوس وچھرے رضوانی کے شکار سے دلچسپی رکھنے کا پتہ دے رہے تھے۔ انگیٹھی کے پاس ایک نوعمر عورت صوفے پر بانکپن سے لیٹی تھی۔

باہر ہوا کے تیز و تند جھونکے کھڑکیوں اور دروازوں سے کشمکش کر رہے تھے۔ کبھی کبھی بارش کے قطرے ہوا کو مدد دینے کے لئے شیشوں پر وار کر دیتے تھے کتے خانے سے شکاری کتوں کے بھونکنے کی آواز آرہی تھی۔ صبح کے بندھے ہوئے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے تھے۔

قد و قامت میں بڑے تیندوے کے لگ بھگ کوئی چالیس کتے تھے۔ بڑے بڑے مقید وتیز دانت اور بال باریک تار کی طرح سخت تھے۔ ایسے توانا و قوی جانور تھے جو شکار کے وقت بڑی بےجگری سے سور پر ٹوٹ پڑتے تھے اور پھاڑ کر رکھ دیتے تھے، رات کو ان کا شور و غل تو اکثر پڑوسیوں کی نیند حرام کر دیتا اور وہ ان کے مالک کو ایک سخت گالی دے کر سونے کی کوشش کرتے۔

رضوانی نے پردہ ہٹا کر باغ کی طرف دیکھا۔ تاریکی میں بجلی کے کوندنے سے درختوں کے پتے اور شاخیں تلوار کی طرح چمک رہی تھیں۔ پت جھڑ سے گرے ہوئے پتے ہوا کی چپت سے دیواروں پر پڑاپڑ ٹکراتے اور لڑکھڑا کر نیچے بیٹھ جاتے تھے۔ اس نے بیزار ہو کر کہا "یہ کتنا خراب موسم ہے"؟

جیب میں ہاتھ ڈالے وہ کمرے میں ٹہلنے لگا۔ پھر یکایک دیوار میں لگی ہوئی انگیٹھی کے سامنے کھڑے ہو کر ایک آدھ جلی لکڑی کو لات مار کر توڑ ڈالا۔ انگارے راکھ میں بکھر گئے۔ زیبا خاموش بیٹھی تھی۔ آگ کی سرخ روشنی اس کے گلابی رخسار اور بالوں پر پڑ رہی تھی اور اس کا سایہ دیوار پر شعلوں کے اشاروں پر ناچ رہا تھا۔

کچھ دیر خاموش رہ کر پھر کتے غرّانے لگے۔ باہر بارش اور آندھی چل رہی تھی۔

رضوانی نے زیبا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا خانم دس بج گئے ہیں۔ کیا تم سونے جاؤگی؟

زیبا نے کہا "ہاں —" اور وہ کرسی سے اس طرح اٹھی گویا اسے اپنے شوہر سے علٰحدہ ہونے کا بڑا قلق ہے

"میں تمہارے ساتھ چلوں"

"نہیں — شکریہ" مسکرا کر اس نے جواب دیا۔

سونے کے کمرے کی طرف وہ جا رہی تھی۔ اسکے متناسب اعضا غیر معمولی طور پر دلکش تھے۔

اس گڑھی میں وہ دونوں رہتے تھے۔ انھیں اتنا قرب حاصل ہونے پر بھی وہ ایک دوسرے سے کوسوں دور تھے۔ رضوانی سوچتا تھا کہ وہ اس کنج عافیت میں زیبا کے ساتھ محبت بھری زندگی بسر کریگا۔ وہ اسکے اشاروں پر چلے گا اور وہ اسکی مدد و معاون ثابت ہوگی۔

جب وہ تمام دن شکار کھیل کر گھر آئے گا تو سر سے ہاتھ پاؤں شل اور جسم تھکا ہوا ہوگا تو زیبا دروازے پر کھڑی اس کا خندہ پیشانی سے استقبال کرے گی اور وہ اس کا نازک دلگداز جسم اپنی آہنی گرفت میں لیکر اسکے عنابی ہونٹوں کے پے در پے پیارے کا بھیگی ہوا ؤں میں وہ گھوڑوں پر مصروف سیر کسار ہونگے۔ شاداب کھیتوں اور درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں گپڈنڈیوں پر دوڑتے پھریں گے۔

تاثرات کا دریا اُمنڈ رہا تھا۔

لیکن دروازہ جیسے ہی بند ہوا رنگین تصورات کا سلسلہ بھی ٹوٹ گیا۔ وہ اپنے سونے کے کمرے میں آیا اور بستر پر لیٹ کر ایک کتاب پڑھنے لگا۔

بارش زور سے ہونے لگی اور ہوا چمنی میں سائیں سائیں کر رہی تھی۔ باہر تڑاتڑ ہوا سے ٹہنیاں ٹوٹ کر گر رہی تھیں۔ کتے بھونک رہے تھے۔ وہ بیزار ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کھڑکی کھول کر کتوں کو للکار کر خاموش کرنے لگا۔ کتے کچھ دیر کو چپ ہوگئے۔ لیکن وہ انکے دوبارہ بھونکنے پر ڈانٹنے کے ارادہ سے کھڑا تھا کہ ناگہاں ہوا کے ایک تیز جھونکے کے ساتھ مینہ کی بوچھار مُنہ پر آکر لگی۔ کتے پھر بھونکنے لگے۔ اُس نے عالم طیش میں مٹھیاں بھینچ کر کھڑکی کے پٹ بیٹ ڈالے اور چلا کر کہا "چپ ہو شیطانو!"

اُس کے کانوں میں سَن سَن کی آوازیں آرہی تھیں گویا کوئی سیٹی بجا رہا ہو، یا دماغ میں جھینگر بیٹھا ہوا بول رہا ہو۔ یکایک اسکے دلمیں کچھ شبہات پیدا ہوئے زیبا کی رکھائی۔ موسم کی خرابی، اور کتوں کا شور و شغب، وہ آپے سے باہر ہو گیا۔

ٹھہرو، بدمعاشو! اور دھڑ سے کھڑکی بند کر ہاتھ میں چابک لے باہر آیا۔

دالان میں سے گزرتے وقت اُسکے دلمیں کوئی خاص خیال نہ تھا، لیکن جونہی وہ زیبا کے کمرے کے پاس پہنچا پنجوں کے بل آہستہ آہستہ چلنے لگا کہ کہیں آہٹ پاکر وہ بیدار نہ ہو جائے۔ وہ چونک پڑا یہ دیکھکر کہ دروازے کی درازوں میں سے روشنی نکل رہی ہے۔ اور اندر کوئی باتیں کر رہا ہے۔ اُس نے کان لگا کر سُنا بات کرنے والا آہٹ پاکر خاموش ہو گیا تھا۔ لیمپ گل کر دیا گیا، وہ خاموش کھڑا آہٹ لیتا رہا، لیکن جب دوبارہ کوئی آواز نہ سنائی دی تو اُسے شک و شبہات نے گھیر لیا۔ اُس نے آواز دی "زیبا"

کوئی جواب نہیں ملا۔ اُس نے زور سے پکارا پھر بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ اب اُس کا شک پختہ ہو چلا تھا لیکن زبان پر لانے کا اس میں حوصلہ نہ تھا، اُس نے دوبارہ آواز دی، تو کسی نے اندر سے دریافت کیا کون ہے؟

"میں ہوں دروازہ کھولو"

"دروازہ کھلتے ہی اندر سے عطر بیز کا ایک جھونکا آیا، اور اُس کا دماغ معطر ہو گیا"

"پھر کسی نے پوچھا کیا ہے"

"بغیر جواب دیئے وہ اندر گھس گیا۔" تاریکی میں اُسے ایسا محسوس ہوا کہ زیبا اُسکے قریب کھڑی ہے، اور شب خوابی کا لباس اُسکے جسم سے چھو رہا ہے، دیا سلائی کے لئے اُس نے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن اُسکے پاس دیا سلائی نہ تھی، اُس نے تحکمانہ انداز میں کہا "زیبا........ زیبا لیمپ روشن کرو"

سر جھکائے وہ لیمپ روشن کرنے لگی۔ روشنی جونہی کمرے میں پھیلی اُس نے دیکھا پردے کھینچ دیئے گئے ہیں اور قالین پر ایک تکیہ رکھا ہوا ہے اور اُسکے نیچے چھپی ہوئی چولی کا کچھ حصہ نظر آرہا ہے۔ انگیٹھی کے پاس آرام کرسی پر ایک آدمی لیٹا ہے جس کا کالر کھلا ہوا ہے۔ سر پیچھے کی طرف لڑکا ہوا ہے۔ آنکھیں بند ہیں"

"اُس نے زیبا کی کلائی مضبوطی سے پکڑ کر دریافت کیا کیوں شیطان! اسی لئے مجھے منع کیا تھا کہ تیرے ساتھ نہ آؤں"

"وہ سہم کر پیچھے ہٹی اور نہ اُس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی، اور نہ اُسکے چہرے سے خوف کی کوئی علامت ظاہر ہوئی۔ صرف سر اُٹھا کر اُس نے کہا کہ "کیوں میرا ہاتھ توڑے ڈالتے ہو"

"اُس نے ہاتھ چھوڑ دیا، اور لیٹے ہوئے آدمی کی طرف غور سے دیکھکر بولا "زیبا تیری خوابگاہ میں وہ شخص لطف صحبت اُٹھائے جسے میں نے شل اولاد کے پرورش کیا۔ بدنام آوارہ کہیں کی!" ✻

✻ زیبا بولی:۔ تم مجھ پر بیجا تہمت لگا رہے ہو۔

وہ زور سے ہنس پڑا۔ "تو سمجھتی ہے میں ان حیلہ سازیوں سے ناواقف ہوں"؟

اس نے لیٹے ہوئے آدمی کو کالر سے پکڑ کر اُٹھایا اُسکا مُنہ کُھلا ہوا تھا، رخسار تمتمائے ہوئے تھے، اور اُنگلیوں کے مس سے محسوس ہوا کہ جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔ گھبرا کر اُس نے مٹھی کھول دی، جسم کرسی پر لڑھک گیا، سر دو دفعہ کرسی کے ہتھے سے ٹکرایا، اُس کو زیبا پر بہت غصہ آیا، وہ طیش سے کانپ بولا "تو اپنی صفائی کے لئے کیا کہنا چاہتی ہے؟ بول!

"کچھ نہیں" وہ بولی "میں سونے چلی تھی کہ میں نے دالان میں کسی کے چلنے کی آواز سُنی، کوئی لڑکھڑاتا چل رہا تھا، اُس نے بھرائی ہوئی آواز میں دروازہ کھولنے کی استدعا کی۔" "میں سمجھی تمہیں کچھ ہو گیا ہے اس لئے میں نے دروازہ کھول دیا، وہ اندر آیا اور آتے ہی گر پڑا، مجھے معلوم تھا کہ اس کو قلب کا عارضہ ہے، اور اسے دورے پڑتے ہیں۔ میں نے اسے اٹھا کر یہاں لٹا دیا، اور تمہیں بلانے جا رہی تھی کہ تم خود آگئے۔ بس اتنی سی بات ہے۔"

اُس نے بظاہر مطمئن ہو کر دریافت کیا "کسی نے اسے آتے دیکھا تھا"

"کتے بھونکے تو تھے"

"اتنی رات گئے وہ یہاں کیوں آیا"؟

"ہاں اسکا تو مجھے خود تعجب ہے" "میرا خیال ہے کہ شاید وہ یکایک بیمار ہو گیا ہو یا اُسے اپنے مکان میں تنہائی سے خوف معلوم ہوتا ہو، اس لئے وہ آگیا۔ خیر جب وہ بات کرنے کے قابل ہوگا تو خود سب کچھ کہہ دیگا"

رضوانی نے زیبا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر کہا "تمہارے قول پر مجھے بالکل یقین کر لینا چاہیئے کیونکہ اس کا کسی کو علم نہ ہوگا کہ شب میں یہ شخص تمہارے کمرے میں آیا تھا، لیکن اب تو یہ مر چکا ہے"

"وہ خوفزدہ ہو کر بولی نہیں، نہیں، وہ زندہ ہے"

"تم فضول بکواس کر رہی ہو، وہ مر چکا ہے"

وہ کچھ سوچ کر بولا "جتنا میں غور کرتا ہوں تمام گتھیاں سلجھتی نظر آرہی ہیں، اسکے والد اور چچا دونوں قلب کے عارضے کے مریض تھے اور اُنکا اچانک طور پر انتقال ہوا تھا"

اُس نے انگیٹھی کے پاس کرسی کھینچی اور اُس پر بیٹھکر ہاتھ سینکنے لگا۔ "خواہ یہ واقعہ کوئی اہمیت نہ رکھے تاہم پوشیدہ بھی نہیں رہ سکتا، کہ ایک شخص تمہارے کمرے میں آکر مرا ہے"

اُس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا مُنہ ڈھانپ لیا، گو مجھے تم پر کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن میں کس کس کے منہ پر ہاتھ رکھونگا، لوگ بے سر و پا خبریں پھیلائیں گے تمہاری بے عزتی ہوگی اور مجھے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ اس لئے ان تمام اُمور کو پیش نظر رکھکر ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے کسی کو بدگوئی کو موقعہ نہ ملے اور علاوہ ازیں یہ راز میرے اور تمہارے درمیان رہے کہ اس کمرے میں کیا ہوا؟

اس نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "یہ بہت اچھا ہوا کہ اُسے کسی نے کمرے میں آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ بس اب تم لیمپ لیکر میرے ساتھ آؤ"

اس نے لاش اُٹھائی اور زیبا لیمپ لیکر میرے آگے آگے چلنے لگی۔ دروازے سے باہر آکر وہ جھجکی

"تم کیا کرنا چاہتے ہو؟"

"میرے ساتھ چلی آؤ پوچھ کر کیا کروگی؟"

"آہستہ آہستہ وہ زینے سے اُترے زیبا لیمپ لئے اپنے شوہر کی رہنمائی کر رہی تھی۔ باغ کے پھاٹک پر پہنچکر وہ بولا "پھاٹک اتنا آہستہ کھولو کہ آواز نہ ہونے پائے"

ہوا کا ایک تیز جھونکا لیمپ بجھا کر چلا گیا۔ زیبا نے بجھا ہوا لیمپ زمین پر رکھ دیا۔ اب باغ کی روش پر چل رہے تھے۔

بجری جوتوں کے نیچے چُرچُر بول رہی تھی اور مینہ کے قطرات ٹپ ٹپ آکر مُنہ پر گرتے تھے۔

"رضوانی نے پوچھا اندھیرے میں تمہیں راستہ نظر آرہا ہے۔ اچھا میرے پاس آؤ یہ ٹانگیں تھام لو، یہ کتنی بھاری لاش ہے۔ ادھر نہیں ادھر بوجھ ہے"

وہ چپ چاپ آگے بڑھے جا رہے تھے، آخر چلتے چلتے وہ ایک دروازے پر آکر رُکے "زیبا دیکھو تو میری جیب میں کنجی ہے — نکال لو — اب ٹانگیں چھوڑ سکتی ہو — کیسا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے — ہاتھ سے ٹٹول کر قفل کا سوراخ معلوم کرو — مل گیا — بس کنجی گھما دو"

ان کی آواز سُن کر کتے غرّانے لگے۔ زیبا گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی۔

کیوں ڈرتی ہو؟ — یہ کیا حماقت ہے۔ اچھا خیر اب ذرا دور ہٹ جاؤ۔

اس نے کتے خانے کا دروازہ کھولا۔ آزادی حاصل کرکے کتے اس کے قدموں پر لوٹنے لگے۔ اس نے ایک ٹھوکر سے ان کو اندر کر دیا اور پوری طاقت سے لاش کو سر سے اونچی اُٹھا کر کتوں میں پھینک دی، اور دھڑ سے دروازہ بند کر دیا۔

بھیڑیوں کی طرح کتے اپنے شکار پر ٹوٹ پڑے۔

"بچاؤ — بچاؤ — !" ایک دردناک چیخ سنائی دی۔ لیکن کتوں کی غراہٹ میں دب گئی۔

زیبا غصے سے پاگل ہو کر شوہر کی طرف جھپٹی۔ اور دونوں ہاتھوں سے اُس کی گردن پکڑ لی۔ شیطان! "تو نے یہ کیا کیا؟" وہ تو زندہ تھا"

"رضوانی نے ایک دھکا دیکر پیچھے ہٹا دیا اور مضحکہ خیز انداز میں بولا — "تو کیا تم نے سمجھا تھا کہ وہ مر گیا ہے۔ —؟"

فلپائن کے ⅓ حصہ پر جاپانی قبضہ

(واشنگٹن) فلپائن کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بٹان میں جاپانیوں کو بہت نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔ فلپائن کے صدر کیزان نے اعلان کیا ہے کہ مقامی فوجیں لڑتی رہینگی تاوقتیکہ وہ امریکہ کے ساتھ ملکر فتح حاصل نہ کرلینگی۔ ابھی تک فلپائن کے صرف تہائی حصہ پر جاپانیوں کا قبضہ ہوا ہے باقی دو تہائی جاپانیوں کے قبضہ سے محفوظ ہے۔

برطانی جہاز ڈوب گیا

(لندن، کینیڈا) سے لندن ایک خبر پہنچی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ ایک برطانی جہاز کینیڈا کے ساحل کے قریب تارپیڈو مار کر ڈبو دیا گیا۔

۲۵۰ آدمی مرگئے۔ اس جہاز کا وزن سات ہزار ٹن تھا اس کا نام لیڈی ہاکنس ہے۔ اس جہاز پر لندن کے رہنے والے بہت سے آدمی سوار تھے۔

آئرلینڈ کی دہشت انگیز پارٹی

ڈبلن ۔ ۲۹ر جنوری۔ مسٹر ڈی ویلرا نے آج آئرش پارلیمنٹ میں کہا کہ آئرش ریپبلکن آرمی (دہشت انگیز پارٹی) برطانیہ کے خلاف لڑائی میں جرمنی کی مدد کرنا چاہتی ہے۔

جب وزیر محکمہ انصاف مسٹر بولینڈ نے کہا کہ یہ دہشت انگیز پارٹی آئرلینڈ میں غیر ملکیوں کو لانے کی کوشش کر رہی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ مسٹر ڈی ویلرا نے جواب دیا کہ لڑائی میں اس وقت دو فریق لڑ رہے ہیں اور اس پارٹی نے ایک فریق کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا ہے اس لئے وہ دوسرے فریق کی مدد کرنا چاہتی ہے۔

آسٹریلیا میں اظہار بے اطمینانی

سڈنی ۲۹ر جنوری۔ آسٹریلیا کے بہت سے اخباروں نے مسٹر چرچل کی تقریر پر بے اطمینانی ظاہر کی ہے "آسٹریلیا" نے لکھا ہے کہ مسٹر چرچل نے جو یہ کہا ہے کہ آسٹریلیا کی فوج کے واپس جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ یہ جواب بالکل مبہم ہے اسکے علاوہ اور اخباروں نے بھی بے اطمینانی ظاہر کی ہے۔

۱۲½ ارب ڈالر کا بل منظور کیا گیا ہے

واشنگٹن ۲۹ر جنوری سینٹ نے ۱۲۵۶۶،۲۴۷،۰۰۴ ڈالر کا بل منظور کر لیا ہے۔ یہ رقم ۲۳ ہزار لڑنے والے ہوائی جہاز اور دس ہزار ٹریننگ دینے والے جہازوں کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔

راشد علی کے ساتھیوں کو سزائے موت

نئی دہلی۔ رشید علی کے علاوہ انکے بہت سے ساتھیوں کو بھی عراقی ٹریبونل نے سزائے موت دیدی ہے۔

حیدرآباد میں نقلی ہتھیار

ریاست حیدرآباد کے محکمہ نے فوجی تربیت کیلئے نقلی ہتھیار تیار کئے ہیں

سہ روزہ بحث کے خاتمہ پر مسٹر چرچل کی تقریر

لندن ۲۹ر جنوری۔ پارلیمنٹ میں لڑائی کی صورت حالات پر تین روز تک بحث ہونے کے بعد چرچل گورنمنٹ میں اعتماد کا رزولیوشن ایک ووٹ کے مقابلہ میں ۴۶۴ ووٹوں سے منظور ہوگیا۔ صرف مسٹر جیمز میکسٹن واحد ممبر تھے جنہوں نے رزولیوشن کے خلاف ووٹ دیا۔ ۲۳ ممبروں نے ووٹ نہیں دیا۔

بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میں اپنی کوئی معافی نامہ پیش نہیں کرتا۔ نہ میں کوئی بہانہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نہ میں کوئی وعدہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اسوقت مجھے اس بارے میں جتنا زبردست بھروسہ ہے اتنا کبھی نہیں ہوا تھا۔ کہ ہم اس لڑائی کو ایک طریقہ پر ختم کریں گے جو ہمارے ملک کے مفاد کے مطابق ہوگا۔ اور جو دنیا کے مستقبل کے مفاد کے موافق بھی ہوگا۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے تمام وسائل یکجا کر لئے گئے ہیں۔ جس طرح امریکہ میں مسٹر نیلسن کے ماتحت ایک مقدرہ تمام تیاریوں کی نگرانی کرنے کیلئے قائم ہے اسی طرح برطانیہ میں بھی قائم ہونا چاہئے۔ ملایا کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ جوہور کی لڑائی یا سنگاپور پر حملہ کا کیا نتیجہ نکلیگا۔ لیکن میں اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے کئی ہفتہ سے ہم برابر کمک بھیج رہے ہیں۔

ہاؤس تالیوں سے گونج اٹھا جبکہ مسٹر چرچل بحث کا جواب دینے کیلئے کھڑے ہوئے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ بحث آزادانہ طریقہ پر نہیں ہوئی ہے کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

جن ملکوں میں ڈکٹیٹروں کا راج ہے۔ وہاں اس قسم کی بحث کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ وہاں تو لوگوں کو خبریں بھی آزادی کے ساتھ نہیں بتلائی جاتیں حتیٰ کہ غیر ملکی ریڈیو پر سننے تک پابندی لگی ہوئی ہے امریکہ جیسی بڑی جمہوریت میں بھی حکومت مجلس آئین ساز کے ساتھ روزمرہ کے معاملات میں اتنا براہ راست اور فوری تعلق نہیں رکھتی جتنا کہ برطانیہ میں حکومت کو رکھنا پڑتا ہے۔ بہت سی باتوں میں پریذیڈنٹ مجلس آئین ساز سے آزاد ہے وہ ریپبلک کی تمام فوجوں کا کمانڈر انچیف ہے ان کے عہدہ کی میعاد مقرر ہے۔ جس کے دوران میں ان کے اختیار پر کوئی آنچ نہیں آسکتی۔

برطانیہ میں ہاؤس آف کامنز ایڈمنسٹریشن کی زندگی کا ہر وقت مالک ہے اس کے فیصلہ کے خلاف اپیل کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ ہے قوم سے اپیل۔ اور لڑائی کے وقت میں اس قسم کی اپیل کرنا نہایت مشکل ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہاؤس آف کامنز کی بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کا اپنے تئیں نیز تمام سلطنت کی جانب اور دنیا کے کاز کی جانب فرض ہے۔ کہ وہ یا تو موجودہ حکومت کی جگہ کوئی دوسری موثر حکومت بنائے جو کہ تمام کام کو سرانجام دے سکے یا اس موجودہ حکومت کا تمام بڑی آزمائشوں اور مشکل کاموں میں ہاتھ بٹائے۔ میں اس وقت اس قسم کی امداد کی سخت ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ میری حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ میری رہنمائی کی جائے گی۔ اور مجھے صلاح مشورہ دیا جائے گا۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان سامان جنگ تیار کرنے میں اشتراک عمل پیدا کرنے کے لئے ہمیں امریکہ کی طرح ایک وزیر مقرر کرنا چاہئے۔ جو کہ تمام سامان کی نگرانی کرے۔

برطانیہ میں امریکہ کی فوج کی آمد کے بارے میں کہا کہ میں ہاؤس سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا امریکہ کی فوج کی آمد نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام سلطنت برطانیہ کے لئے مفید نہیں ہے۔

اول تو اس سے امریکہ کے لوگوں اور لیڈروں کی یہ خواہش پوری ہو جاتی ہے کہ امریکہ کی اعلیٰ درجہ کی تربیت یافتہ فوج کو جلد سے جلد دشمن سے دو دو چار ہاتھ کرنے کا موقع ملے۔

دوسرے اس ٹاپو میں ان فوجوں کی آمد سے برطانی فوجوں کو نقل و حرکت کا زیادہ موقع مل جائے گا۔ اور زیادہ آسانی کے ساتھ ان مورچوں پر بھیجی جاسکیں گی۔ جہاں کہ اس وقت لڑائی ہو رہی ہے۔

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی امداد کرنے کے بارے میں ممبروں نے جو کچھ کہا ہے اس کے جواب میں میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ سے کہ مسلح امریکی ڈویژن ان ٹاپوؤں میں اتنی آسانی اور تیزی کے ساتھ بھیجے جاسکتے ہیں۔ اس بات کا موقع مل جائیگا کہ اس وقت امریکہ میں جو سامان جنگ بڑی تعداد میں تیار کیا جارہا ہے وہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کو بھیجا جاسکے گا۔ اس سے مسٹر ڈی ویلرا کو بھی کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ بلکہ اس سے ان کو فائدہ ہی پہونچے گا۔ اس سے دکھنی آئرلینڈ کو تحفظ حاصل ہوگا۔

ہاؤس میں اس وقت جو بحث ہوئی ہے اس کا خاص پہلو یہی رہا ہے کہ ممبروں نے پوربی ایشیا میں اور ملایا میں نئے فوجی دشمن کے زبردست حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی تیاری نہ کرنے پر ہمارے خلاف نکتہ چینی کی ہے جس کو ہم بھی مانتے ہیں۔ سر جان وارڈلا ملائیں اور مسٹر شنویل نے تمام اہم مسئلہ کو مختلف نظریہ سے دیکھا ہے۔ میں یہ عذر پیش نہیں کرتا کہ غلطیاں یا کوتاہیاں نہیں ہوئی تھیں اور اپنی زیادہ دوراندیشی سے ہم اپنے ذرائع کو زیادہ بہتر استعمال کرسکتے تھے۔ جہاں میں اس کی تمام ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہوں وہاں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جن فوجی افسروں نے کوتاہی لاپروائی یا بدعملی دکھائی ان کے خلاف کارروائی نہیں کی جائے گی۔ میں نہیں کہتا کہ غلطیاں جن کے لئے حکومت کو قصوروار گردانا جاتا ہے نہیں ہوئیں۔ لیکن جب سب کچھ کہا اور کیا جاتا ہے تو ہاؤس کو یہ فرض نہیں کرلینا چاہئے کہ اگر موقع پر ہر چیز بالکل ٹھیک ہی ہوئی ہوتی جو لڑائی میں بہت شاذ ہوتا ہے تو اس سے اس بھاری نقصان میں کوئی فیصلہ کن فرق پڑ جاتا۔ جو امریکہ اور برطانیہ میں ہوا ہے۔ اور پھر حقیقت یہ ہے کہ ہم اور بھی جگہوں پر لڑ رہے تھے۔ پھر یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ۸۔ ۹ ماہ پہلے پرل کی بندرگاہ کی شکست سے پہلے ہی ملایا کو بچانے کی ہماری صلاحیت پر زبردست مخالفانہ اثر پڑ چکا تھا۔ کیونکہ جاپانی فرانسیسی انڈوچائنا میں داخل ہوچکے تھے۔ اور وہاں بڑی تیزی سے اڈے بنا رہے تھے۔

جب میں نیوفاؤنڈلینڈ میں روزولٹ سے ملنے گیا سیام پر حملہ ناگزیر نظر آتا تھا لیکن پھر بھی وہ حملہ بات چیت کے نتیجہ کے طور پر طویل عرصہ کیلئے روک دیا گیا۔ عام حالات میں اگر ہمیں یورپ اور نیل کی وادی میں اپنا آخری روس تک لگانا نہ پڑتا تو ہم انڈوچائنا میں جاپان کے حملہ کا ہر ممکن سختی سے مقابلہ کرتے جبکہ اس نے انڈوچائنا میں وسیع پیمانہ پر ہوائی اور فوجی اڈے تعمیر کرنا شروع کئے لیکن ہم ایسا نہیں کرسکتے تھے۔ اگر ہم وہاں جاپان سے لڑنے جاتے تو ہمیں بہت لمبے عرصہ تک اکیلے وہاں لڑنا پڑتا اور جیسے کہ میں سنگل کے روز کہہ چکا ہوں ہم میں کبھی بھی اتنی طاقت نہیں تھی کہ ہم ایک اکیلے دم جرمنی۔ اٹلی اور جاپان سے ایک ہی وقت میں لڑ سکتے۔

یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اس عرصہ میں دوسرے ملکوں سے بات چیت نہیں ہوئی بلکہ آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ سے بہت حد تک ربط کیا گیا لیکن خطرہ کا مقابلہ کرنے کے ذرائع ہی ڈھونڈ رہا تھے۔ کیا ہم اسوقت روس کو اسلحہ کی مدد دینے سے انکار کر دیتے ہم نے جو تھوڑا بہت روس کو سامان بھیجا اس سے ہم کچھ محفوظ نہ ہوجاتے لیکن اس سے ملایا اور برما میں ہماری پوزیشن زیادہ اچھی ہو جاتی۔

میں برما روڈ کی اہمیت پورے طور پر تسلیم کرتا ہوں اور مجھے اس سے اتفاق ہے کہ چینی فوج اور ان کے شاندار لیڈر مارشل چیانگ کائی شک سے قریبی ربط رکھتے ہوئے وہاں ہر ذریعہ سے لڑائی کی جائے۔ ہندوستانی فوجوں کو اس علاقہ میں استعمال کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں سوائے اسکے کہ انہیں دوسرے علاقوں میں استعمال کیا جارہا ہے اور وہاں باربرداری کی بڑی دقتیں ہیں۔ روسی پالیسی نے جرمن فوجوں کو شکست دیکر اور اس ظالمانہ حکومت کے حوصلے پست کرکے جو اس فوج کو استعمال کرتی ہے بہت اہم پارٹ انجام دیا ہے جو اگرچہ فیصلہ کن نہیں ہے۔

لیبیا کی مہم کی کئی وجہ تھیں اول یہ کہ ہم نے نیل کی وادی کا وہ خطرہ جو اسے مغرب سے پیش تھا۔ غالباً ایک عرصہ کیلئے دور کردیا ہے۔ اور اس طرح ضروری فوجوں اور زیادہ ضروری باربرداری کو نجات دیدی ہے کہ وہ شمال سے کاکیشیا میں سے ہوکر ہونے والے متوقع حملہ کا مقابلہ کرسکیں۔ دوم یہ کہ یہی ایک جگہ ایسی معلوم ہوتی تھی جہاں ہم دشمن کے خلاف دوسرا مورچہ شروع کرسکتے تھے۔ اس میں شبہ نہیں کہ روس کے مورچہ پر جو زبردست لڑائی لڑی جارہی تھی اس کے مقابلہ میں لیبیا میں ہمارا حملہ ایک چھوٹے پیمانہ پر تھا۔ لیکن یہ جرمنی کی اہم ہوائی طاقت روس کے مورچہ سے کھینچ لایا۔ تیسری وجہ یہ تھی کہ مغربی صحرا کے اس مورچہ سے جرمنی اور اٹلی کے خلاف لڑائی کا ایک موقع پیدا ہوگیا جس میں انہیں بہت زیادہ نقصان ہوا اگر کوئی جگہ ہے جہاں ہم نفع میں لڑ رہے ہیں تو وہ مغربی صحرا ہی ہے۔ کیونکہ وہاں ہم نے ان کی افریقہ کی فوج کا دو تہائی حصہ ہی برباد نہیں کردیا بلکہ ہم نے ان کے بہت سے مالی ہتھیاروں اور سامان پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔

(باقی برصفحہ ۶ کالم ۳ کے نیچے)

عید۔ نیا اور مبارک چاند نمودار ہوا۔ اور رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا۔ اس تقریب میں مہمان نوازی شروع ہوتی ہے۔ اور چائے کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ چائے نوشی ہی میں آپ اور آپکے دوست یکجا جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دیتے ہیں۔ عید کی دعوت کے اور پھر چائے کا دور چلتا ہے۔ جس سے آپ کی خوشی بڑھتی ہے۔ اسطرح کے ہر بڑے جشن میں چائے کا دور جاری رکھئے۔

هندوستانی چائے

ہر بڑے موقع کے لئے بہترین پینے کی چیز

I K-134

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے مشتہر کی

هندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنیوالی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جاکو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 33G

کھیل سکھانیوالا اپنی ٹیم کو کروشین دیتا ہے

فٹ بال کھیلنے والوں کی روزانہ خوراک

جب آپ فٹ بال کا کھیل دیکھتے ہیں تو کیا آپ کو حسد نہیں ہوتا کہ آپ کی تندرستی بھی اتنی ہی اچھی ہو جتنی کہ کھلاڑیوں کی؟ کیا آپ کی یہ خواہش نہیں ہوتی کہ آپ بھی اُن کے جیسے چست اور تندرست ہوں؟ پڑھئے اور دیکھئے کہ ایک پیشہ ور کھیل سکھانیوالا اپنی ٹیم کو مکمل بنانے کے لئے کیا کرتا ہے؟

"میں ایک پیشہ ور کھیل سکھانیوالا ہوں مجھے اس کام کو کرتے ہوئے ۱۴ سال ہوگئے اور اسوقت میرے پاس ایک بہترین ٹیم ہے۔ میرے تجربہ میں کروشین سالٹ کے فوائد حیرت انگیز ہیں۔ یہ ایک بطور جلاب کے کام کرتا ہے اور انسان کو سستی سے محروم رکھتا ہے میرا ہر ایک آدمی روزانہ صبح کو کروشین سالٹ لیتا ہے جس سے اُس کے جگر اور دل گردوں کو امداد ملتی ہے۔ میں نے کروشین سالٹ کا استعمال ہر قسم کے کھلاڑیوں کیساتھ کیا ہے۔ اور خاصکر اپنے نجی مریضوں کو جن کو پٹھوں کا درد اور سستی کی شکایت رہتی تھی ہمیشہ استعمال کرایا۔ جے۔ جے۔ جے (سارٹیفائیڈ میور)

"کروشین سالٹ" کی تھوڑی سی مقدار روزانہ لینے سے آپ کے جسم کے اندرونی حصے اپنا روزانہ کام ٹھیک انجام دیتے ہیں جگر و گردے اور آنتیں تندرست رہتی ہیں اور اپنا کام بہترین انجام دیتی ہیں جس کی وجہ سے پیٹ کے اندر پیٹ کا تمام فضلہ اور زہر جو تندرستی کیلئے مضر ہے باہر نکل جاتا ہے۔

KRUSCHEN

No 37

"کیا تم نے آج صبح میکلین سے دانت صاف کیئے تھے ؟"

اخاہ ! ایبشنگ تم جانتی ہو کہ خوبصورت دانتوں کی کنجی کونسی ہے !

جی ہاں ! میکلین کے ٹوتھ پیسٹ میں درخشاں تبسم کا راز مضمر ہے کیونکہ یہ بدنما داغوں کو بہت جلد دور کر دیتا ہے اور دانتوں کو موتی کی طرح سفید براق بنا دیتا ہے آپ بھی میکلین کا استعمال کر کے اپنے دانتوں کو تندرست اور دلکش بنا سکتے ہیں۔

MACLEANS TOOTH PASTE

تمام دوا فروش اور اسٹور فروخت کرتے ہیں

روسی آگے بڑھ رہے ہیں

ماسکو ۲ رفروری۔ روس کے فوجی اخبار "ریڈ اسٹار" کا جنگی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ دکھنی مورچہ پر روسی برابر بڑھ رہے ہیں پچھلے ۲۴ گھنٹہ میں ۱۲ اور بستیاں جرمنوں سے واپس لے لی گئیں۔

سنگاپور چاروں طرف سے گھر گیا

لندن پہلی فروری آج کے سنگاپور کے کمیونک میں تبلایا گیا ہے کہ رات کے وقت برطانی توپوں نے دکھنی جوہور میں دشمن کے سلسلہ رسل و رسائل پر زور شور سے گولہ باری کی۔ پچھلے ۲۴ گھنٹہ میں جاپان کے ہوائی جہازوں نے زبردست سرگرمی دکھلائی اور کئی بار حملہ کیا کل حملوں کے دوران میں جاپان کے تین شکاری ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے ایک برطانی ہوائی جہاز لاپتہ ہے۔

سنگاپور کے ٹاپو کا محاصرہ شروع ہو گیا ہے اور جو برطانی فوجیں ملایا سے واپس آئی ہیں وہ اب سنگاپور میں جمع ہو گئی ہیں یہ تو نہیں تبلایا جا سکتا کہ ان فوجوں کی تعداد کتنی ہے۔ جو کہ ۲۰۰ مربع میل علاقہ کا بچاؤ کریں گی لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی تعداد کافی ہے جوہور کی کھاڑی بعض بعض جگہ صرف نصف میل چوڑی ہے لیکن اس کا پار کرنا بہت مشکل کام ہے اگر جاپانی ہوائی جہاز سنگاپور کا بچاؤ کرنے والی برطانی ہوائی فوج کو ناکارہ ہی بنا دیں اور ہوا میں چھا جائیں وہ بغیر بھاری نقصان اٹھائے ایسا نہیں کر سکیں گے ابھی یہ دیکھنا باقی ہے آیا جاپانی ایسا حملہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہ ممکن خیال کیا جاتا ہے کہ جاپانی سنگاپور کا محاصرہ کر کے اس کو بھوکا مارنے کی کوشش کریں گے۔ جاپانیوں کو محاصرہ کرنے میں بہت کچھ کامیابی حاصل ہو چکی ہے انہیں جاپانی ملایا پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں پورب میں انھوں نے بورنیو کے اتر پچھم کی نوک پر فوجیں اتار دی ہیں پچھم میں ان کا پنانگ پر قبضہ ہو جانے سے ملکا کی کھاڑی اتحادیوں کے لئے بیکار ہو گئی ہے اب سنگاپور کے لئے سپلائی کا جو راستہ کھلا رہ گیا ہے وہ اتری سماترا اور دکھن سے داہو ٹاپو اور ٹاپوؤں کا وہ گروہ شامل ہے جس میں ٹمباگن شامل ہے۔ یہ سنگاپور کے ٹھیک دکھن میں ہے۔

اس میں اب کوئی شبہ نہیں ہے کہ اب سنگاپور کے لئے بہت برا وقت آ رہا ہے۔ اس کی آبادی تقریباً دس لاکھ ہے۔ جن میں ملائی چینی ہندوستانی اور یورپین شامل ہیں۔ اب ان پر زیادہ زور سے بمباری ہو سکے گی۔ کیونکہ جاپانی جوہور کے نزدیک ہوائی اڈوں سے حملے کر سکیں گے اس کے علاوہ سنگاپور پر اب توپوں سے بھی زور شور سے گولہ باری ہو سکے گی سنگاپور پر سمندری جہازوں سے بھی گولہ باری کا خطرہ ہے لیکن چونکہ ساحل پر برطانی توپیں رکھی ہوئی ہیں اور [illegible] کے قریب کے علاقہ میں بارودی سرنگیں بچھی ہوئی ہیں اس لئے جاپانی جہاز قدرے دور سے ہی گولہ باری کر سکیں گے۔ ٹاپو میں پانی کی بہم رسانی کا مسئلہ بہت مشکل ہے اور کھانے پینے کی چیزوں کی کمی پڑنے پر غیر یورپین آبادی اور غلام مزدوروں کے لئے اور بہت سے تشویشناک مسئلے پیدا ہو جائیں گے۔ حق بات یہ ہے کہ سنگاپور کا فوری مستقبل آنسو، پسینہ خون اور مصیبت کے سوائے اور کچھ نہیں ہوگا۔

اس احسان کا بھی جوہور کی تنگ کھاڑی جو کہ صرف پون میل چوڑی ہے اس ظالم دشمن کو دور رکھے ہوئے ہے جس کے پرلی طرف دشمن نے اپنی فوجوں کی صف بندی کر لی ہے۔ سنگاپور کے لوگوں پر کم اثر پڑا جو لوگ حال ہی کے برطانی سرکاری بیانوں کی سپرٹ کو سمجھتے ہیں۔ انھوں نے پہلے ہی سے یہ نتیجہ نکال لیا ہوگا کہ شاہی برطانی فوجیں ملایا چھوڑ کر سنگاپور واپس آنے والی ہیں صرف کچھ وقت کی دیر ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ایک محدود اور محفوظ علاقہ میں ایک بڑی تعداد میں برطانی فوجیں جمع ہیں اور بھاری توپیں جن کی حفاظت کر رہی ہیں اس لئے جاپانیوں کے لئے وہاں فوجیں اتارنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے

سنگاپور کے بعد

لندن ۲ رفروری۔ ڈچ حلقوں میں یہ امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ ڈچ انڈیز کے سات کروڑ لوگ اپنے علاقوں کا مضبوطی سے بچاؤ کریں گے پچھلے دس برسوں سے انہیں معلوم ہے کہ جاپانی جاسوس کیسی کیسی سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں اس لئے پرل ہاربر پر جاپانی حملہ ہوتے ہی ڈچ انڈیز میں جاپانی اور ان سے ساز باز کرنے والے دیسی لوگ پکڑ لئے گئے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ اگر سنگاپور کی سمندری اہمیت ختم ہو گئی تو ڈچ انڈیز کا سمندری اڈہ سرابایا اس کی جگہ بہت کچھ کام دے سکے گا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملایا سے انگریزی فوجوں کے ہٹنے کے بعد جاوا پر جاپان کے حملے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ سرابایا کا اڈہ جاوا میں ہے۔

سب کچھ تباہ کرنے کی پالیسی

حکومت ڈچ انڈیز اب تک سب کچھ کرنے کی پالیسی پر سختی سے عمل کر رہی ہے اور آئندہ بھی [illegible] کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ابتک جتنے علاقوں پر جاپان نے قبضہ کیا ہے وہاں سب کچھ تباہ حالت میں ملا حکومت نے ڈچ انڈیز کے تیل پیدا کرنے والے تمام علاقوں کو تباہ کرنے کی اسکیم تیار کر لی ہے۔

بقیہ تقریر مسٹر چرچل

(بقیہ صفحہ ۵)

برطانیہ نے لیبیا میں جو حملہ کیا اس کی وجہ سے جرمنی کو روس سے فوجیں واپس لانی پڑیں۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس لڑائی کی یہ مفید نوعیت جاتی رہے اور مشرق وسطی اور افریقہ کی یہ لڑائی جرمن اطالوی وسائل کے لئے خطرناک کھینچ نہ ثابت ہو۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ پرنس آف ویلز اور ریپلس بغیر ہوائی جہاز لے جانے والے جہاز کے اس امید میں بھیجے گئے تھے کہ جاپان ان کی وجہ سے جنگ میں آنے یا خلیج شام میں اپنا بیڑہ بھیجنے سے باز رہے گا۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ کوئی برطانی ہوائی جہاز لے جانے والا جہاز اس وقت استعمال کیلئے خالی نہ تھا۔ ایڈمرل فلپس کو اس خطرہ کا علم نہ تھا جس میں وہ پرنس آف ویلز اور ریپلس کو لے جا رہے تھے۔ یہ خطرہ اٹھانا ہر حالت میں معقول سمجھا گیا۔ اگر یہ کوشش کارگر ہو جاتی تو بیس ہزار دشمن ڈبوئے جا سکتے تھے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ بنیادی طور پر حکومت کے جنگی اور سیاسی فیصلے درست ہیں اور جنگ کی عام رفتار میں انہیں مفید ہی پایا جائے گا۔ یہ نظریہ ان بحری نقصانوں سے جو ہم نے اب تک اٹھائے ہیں یا آئندہ اٹھائے جائیں گے ردنہیں ہو جاتی میں اپنی تقریر ختم کر چکا ہوں اب ہر شخص اپنے دل اور اپنے ضمیر کے مطابق اپنا فرض انجام دے۔

میلبورن پہلی فروری آج آسٹریلیا کی کیبنٹ کے اجلاس کے بعد مسٹر فورڈ وزیر جنگ نے اعلان کیا کہ اہم فیصلے کر لئے گئے ہیں

توجہ فرمائیے !!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشنی
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

مولمین پر جاپانیوں کا قبضہ

رنگون۔ پہلی فروری۔ کل فوجی بیان میں تبلایا گیا ہے کہ برطانی فوجیں مولمین سے واپس چلی آئی ہیں۔ مولمین پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا گیا۔ جاپان کی فوجوں کی مدد ہوائی جہاز کر رہے تھے۔ برطانی فوجوں نے ان کے کئی حملے پسپا کر دیئے۔ لیکن بالآخر برطانی فوج جس کی تعداد بہت تھوڑی تھی وہاں سے پیچھے ہٹ گئی لیکن اپنے ساتھ سامان اور ہتھیار واپس لے آئی۔ جاپان ہوائی جہازوں نے مرتبان پر بڑے زور کا ہوائی حملہ کیا۔

ٹمان کے ٹاپو پر حملہ

واشنگٹن کے محکمہ جنگ کے ایک اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ ٹمان ٹاپو کا بچاؤ کرنے والی امریکی فوجوں نے جاپان فوجوں پر حملہ کر دیا اور بڑا زبردست نقصان پہونچایا۔

برطانی کیبنٹ میں تبدیلی کا امکان

نئی دہلی۔ ۲ رفروری۔ باخبر سیاسی حلقوں میں پارلیمنٹ کی بحث کی روشنی میں برطانی کیبنٹ میں تبدیلیوں کے امکان پر ابھی تک قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انڈیا آفس سے مسٹر ایمری کے چلے جانے کا بہت امکان ہے ان کے جانشین کے سلسلہ میں مسٹر اٹیلی (اس وقت ڈپٹی پرائم منسٹر ہیں) سر اسٹیفورڈ کرپس اور مسٹر آر۔ اے بٹلر (سابق نائب وزیر ہند) کے نام لئے جا رہے ہیں۔

یو۔ پی کی حکومت نے ہوائی حملوں سے بچاؤ کی ایک لمبی چوڑی اسکیم تیار کی ہے۔ صوبہ کے ۸ شہروں پر یہ اسکیم نافذ ہوگی۔

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے انتظامات

اڑیسہ کی حکومت نے حکم دیا ہے کہ ۵ رفروری سے چند شہروں میں روشنی پر پابندی لگا دی جائے گی ان شہروں میں کٹک بالاسور۔ پوری چھترپور، وزیر ہانپور شامل ہیں

ابتدائی تعلیم کا صوبائی بورڈ

کراچی ۔ ۳۱ رجنوری۔ حکومت سندھ نے ابتدائی تعلیم کا صوبائی بورڈ قائم کیا ہے تاکہ سندھ میں ابتدائی تعلیم کی از سر نو تنظیم کی جائے۔

مسٹر جناح

راولپنڈی۔ یکم رفروری مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں راولپنڈی میں پنجاب مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی صدارت کریں۔

سر مارس گوائر

الہ آباد ۳۱ رجنوری۔ سر مارس گوائر چیف جسٹس ہند ۱۴ رفروری کو الہ آباد آئیں گے۔ اور یہاں سر شاہ محمد سلیمان اور سر جان ٹام سابق چیف جسٹس الہ آباد ہائیکورٹ کی تصویروں کی نقاب کشائی کریں گے۔

بمبئی گورنمنٹ ہوائی خطرے کے الارم کی مشق کرنے والی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ پبلک کو الارم سمجھنے اور پناہ گاہوں میں چلے جانے کی عادت ہو جائے تاکہ ہوائی حملے ہونے پر ابتری نہ پھیلے اور جان کا زیادہ نقصان نہ ہو۔ پبلک کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ قاعدوں کی پابندی نہ کرنے پر مقدمہ چلایا جا سکے گا۔

شاندار ساتواں ہفتہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۶ رفروری ۱۹۴۲ء سے
رنجیت مووی ٹون کمپنی کا دلکش ڈرامہ
شادی
اداکار
مادھوری ۔ خورشید ۔ موتی لال
دیکشت ۔ غوری وغیرہ
روزانہ
۶ بجے شام ۔ ۹ بجے رات
مٹنی شو
اتوار کو ۳ بجے دن سے

شاندار دوسرا ہفتہ
تاریخ ہند کا وہ عہد زریں جب ہندوستان کا تمدن اپنے شباب کی حالت میں تھا
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور
میں
موہن پکچرز کی حیرت انگیز پیشکش
تاج محل
روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات
مٹنی شو
اتوار کو ۳ بجے دن سے۔
جمعہ ۶ رفروری ۱۹۴۲ء سے
اس تصویر میں ملکہ ممتاز محل کی زندگی کو پیش کیا گیا ہے اور شاہجہاں بادشاہ کیساتھ اسکی غیر معمولی اور حد سے بڑھی ہوئی محبت کو پردہ فلم پر لایا گیا ہے
خاص اداکار
سروجنی ۔ اندورانی ۔ میرا ۔ اندرا ۔ کمار ۔ نذیر ۔ رام مراٹھے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ :-

(۱) ۷ فٹ قطر کا سیور آئی (i) سے ایم (M) تک ۲ د ۵ فٹ کے ای (E) اور ڈبلو (W) مقام پر دو اُور فلو (OVER FLOWS.) کے بنانے اور

(۲) ساورن سٹی اکسٹنشن اسکیم (SOUTHERN CITY EXTENSION SCHEM) میں کے (K) سے آئی (i) مقام تک ۷ فٹ قطر کا سیور بنانے کے کاموں کے ٹنڈر وصول ہونے کی تاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۴۲ء سے بڑھا کر ۱۰ فروری ۱۹۴۲ء کر دی گئی ہے۔

دستخط کے۔ ایل۔ سیٹھ
ٹرسٹ انجینئر کانپور

جاپانی فوجوں کا صفایا

رنگون ۴ فروری۔ آج کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانیوں نے سالون دریا کے پچھمی کنارے پر بڑی تعداد میں فوجیں اتارنے کی کوشش کی مگر انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ جاپانیوں کی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں اُترنے میں کامیاب ہو گئیں۔ ان کا صفایا کر دیا گیا۔

مولمین سے اُتر میں ایک جگہ جاپانیوں سے انگریزی فوجوں کی مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ سنگاپور سے جاپانی فوجوں کی کسی سرگرمی کی اب تک خبر نہیں آئی۔ ایک چینی افسر نے ایک پریس کانفرنس میں بتلایا کہ جاپانی فوجیں اتری تھائی لینڈ کی طرف سے برما پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں وہ دریائے سالون پر پیپوں کے پل تیار کر رہی ہیں چینی فوجیں سرحد کی طرف بڑھ رہی ہیں لیکن ابھی تک ان سے مقابلہ نہیں ہوا ہے۔

سنگاپور کے آج کے تازہ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ آج صبح اور کل رات جاپانی ہوائی جہازوں نے سنگاپور کے ٹاپو پر کوئی سرگرمی نہیں دکھلائی۔ کل کے ہوائی حملوں میں ۷ آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔ کل جاپانی ہوائی جہازوں نے سنگاپور پر کافی سرگرمی دکھلائی تھی۔ بٹاویا کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے کل جاوا پر ایک بڑے پیمانہ پر حملہ کیا اور انہوں نے ڈچ انڈیز کے سمندری اڈہ سرابایا کو حملہ کا نشانہ بنایا۔ سمندری اڈہ کو کافی نقصان پہونچا۔

واشنگٹن کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپانیوں نے بٹان کے ٹاپو کے پچھمی ساحل پر دوبارہ اُترنے کی کوشش کی مگر جنرل میک آرتھر کی فوجوں نے ان کو پسپا کر دیا۔ جاپانیوں کو بھاری نقصان پہونچایا گیا۔

سوراسیائی کی بندرگاہ پر حملہ

کینبرہ ۳ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے نیوگنی میں سوراسیائی کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ حملہ میں دو ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ کچھ آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ مگر کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

جاپانی جہازوں کا قافلہ

چنگکنگ ۴ فروری۔ جاپانی جہازوں کا ایک بڑا قافلہ اموئے کے قریب دکھن کی طرف جاتا ہوا دیکھا گیا۔ اس میں ۷۹ جہاز تھے۔ جن میں ۴۱ جہاز فوج لے جانے والے۔ ۴۱ جہاز اور ۴ کشتیاں اور ایک ہسپتالی جہاز تھا۔

روم ۳ فروری ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے سوموار کی رات کو نیپلز اور پالیرمو پر حملہ کیا۔

چین کو مدد دینے کی تجویز منظور

واشنگٹن ۴ فروری۔ امریکن پارلیمنٹ کی غیر ملکی معاملات کی کمیٹی نے آج اتفاق رائے سے چین کو پچاس کروڑ ڈالر قرض دینے کی تجویز منظور کر لی۔

جاپانیوں کا اعتراف

سنگاپور۔ ۴ فروری آج ٹوکیو نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ مارشل اور گلبرٹ پر امریکی حملہ میں کچھ فوجی ٹھکانوں کو نقصان پہونچا۔

جاپان کو مزہ چکھایا جائیگا

واشنگٹن ۳ فروری بحر الکاہل کے امریکی بیڑے کے کمانڈر انچیف نے بتایا ہے کہ بحر الکاہل میں امریکی بیڑے کا ایک ایک جہاز اور ایک ایک ملاح کام میں لایا جا رہا ہے تاکہ دشمن کو اسکے گھر پر لڑائی کا مزہ چکھایا جا سکے۔

اجلاس جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر گھاٹم پور
ضلع کانپور

مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر (۱) موضع گرٹھا پرگنہ گھاٹم پور جاگیشور پرشاد بنام رام ادھین

نوٹس حسب دفعہ ۲۵۱ ایکٹ ۱۹۲۹ء

راجیندر کمار بنام رام ادھین

نوٹس بنام رام ادھین ولد رگھوناتھ قوم ٹھاکر ساکن گرٹھا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور بذریعہ نوٹس ہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپکے اوپر ایک ڈگری بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۴۱ء عدالت جناب صاحب حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور مبلغ 283/2/6 زر اصل معہ سود و خرچہ کے باقی ہے لہذا بعد تعمیل ہو جانے نوٹس اندر ۳۰ یوم کے بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور آکر وجہ ظاہر کرو کہ تم اراضی مندرجہ ذیل سے کیوں نہ نیلام کرا دیا جاوے۔

تاریخ پیشی ۸ فروری ۱۹۴۲ء مقام دہر منگد پور مقرر ہے۔

نمبر	رقبہ	لگان	نمبر	رقبہ	لگان
۲۱۳۹	٧ بگھہ	7/6/-	۱۰۹۳	٧ بعہ	69/-
۲۱۴۳	بگھہ		۱۸۸۶/۱	٧ بسو	
۲۱۷۴	۹ بعہ ۱۰ البعہ		۲۰۵۷	۹ البعہ	
۳ قطعہ	۱۹ ابعہ	7/6/-	۱۶۹۴	۱۱ البعہ	
			۱۶۹۵		
			۲۰۹۶	٧ بعہ	
			۲۱۳۴	۱۲ ابعہ	
			۲۱۳۵	۹ بعہ	
			۲۱۳۸	۳ بعہ	
			۲۱۳۹	۵ بعہ	
			۱۰ قطعہ		69/-

دستخط حاکم عدالت

مُہر عدالت

سرابایا پر بمباری

بٹاویا ۳ فروری۔ جاپانی بمباروں نے ڈچ سمندری اڈے سرابایا پر بھی حملے شروع کر دئیے ہیں۔ آج صبح انہوں نے اس اڈہ پر پہلی مرتبہ بمباری کی۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سرابایا ڈچ انڈیز کا سب سے بڑا سمندری اڈہ ہے اور سنگاپور کا سمندری اڈہ ختم ہونے کے بعد اور امبوئنا کے راستے بند ہونے کے بعد پوربی ایشیا میں اتحادیوں کا ایک ہی بڑا سمندری اڈہ باقی رہ گیا ہے۔ یہیں جنرل ویول کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ اڈہ جاوا کے اتر میں ہے۔ سنگاپور پر جاپانی ہوائی جہاز پچھلے ۲۴ گھنٹے سے برابر حملے کر رہے ہیں۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے پیک پیک کر حملے کئے۔

ستیہ گرہ ختم

لاہور۔ بکری ٹیکس کے خلاف عملی پروٹسٹ کے طور پر جو پنچ روزہ ستیاگرہ شروع ہوا تھا وہ آج ختم ہو گیا۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ دفعہ ۲۹۸ ایچ (ایم) اور آئی (ایچ) (298 H (M) and I (H)) کے ماتحت کپڑوں کے دھونے کے لئے دھوبیوں کے انتظام و نگرانی کے واسطے مندرجہ ذیل بائی لاز بنانا تجویز کرتا ہے۔

کوئی اعتراض یا مسودہ دستخط شدہ جو اس نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر وصول ہوگا بورڈ اس پر غور کرے گا۔

مجوزہ بائی لاز

کوئی دھوبی یا دھوبن نواب گنج سے گورنمنٹ ہارنس اینڈ سیڈلری فیکٹری کے پاس سے گپتار گھاٹ تک گنگا میں کپڑے یا اپنے پیشہ کی متعلقہ کوئی دوسری چیز دریائے گنگا کے کنارے کنارے نہیں دھو سکے گا۔ ماسوا بھیروں گھاٹ کے پاس میونسپل بورڈ کے بنائے ہوئے دھوبی گھاٹ یا کسی دوسرے مقام کے جو اس کام کے لئے علیحدہ رکھا گیا ہو یا اوناؤ کی طرف دریائے گنگا کے دوسرے کنارے پر۔

سزا

میونسپلٹیز ایکٹ ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۲۹۸ (۱) کے ماتحت ملے ہوئے اختیار کے استعمال کے لئے بورڈ اس نوٹس کے ذریعہ ہدایت کرتا ہے کہ مذکورۂ بالا بائی لاز کے انتظام کے کسی خلاف ورزی کی سزا جرمانہ ہوگی جو پچاس (۵۰) روپیہ -/50 تک ہو سکتا ہے اور جب یہ خلاف ورزی لگاتار کی جائے گی تو مزید جرمانہ کی سزا ہوگی جو ہر دن کے لئے پانچ روپیہ (۵) -/5 پہلی گرفت سے اس مدت تک کے لئے ہوگا جس میں یہ ثابت ہوگا کہ ملزم نے اس الزام کا بار بار ارتکاب کیا ہے۔

دستخط محمد حبیب اللہ (ال۔ ال۔ بی)
اکزیکیوٹیو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

جہاز ڈوبنے کی خبر براڈکاسٹ نہیں کیجائیگی

نئی دہلی ۳ فروری۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جہازوں کا نقصان شائع کرنے کے متعلق اب جس پالیسی پر عمل کیا جائے گا وہ یہ ہوگی کہ اس بات کا پورا لحاظ رکھا جائے گا کہ دشمن کے ہاتھ کوئی ایسا واقعہ نہ لگ سکے جس سے اسکو ذرا بھی فائدہ پہونچنے کا امکان ہو حکام گھبراہٹ کو دور کرنا اور بے بنیاد اور جھوٹی خبروں اور افواہوں کی تردید کرنے کی ضرورت کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں لیکن سمندری محکمہ ایسی کوئی خبر دینے کو تیار نہیں ہے جس سے ہماری فوجی کارروائی خطرے میں پڑے یا تفصیل ملنے سے دشمن کی مدد ہو۔

اگر ہم اپنے جہاز ڈوبنے کی خبر دیں تو دشمن کو یہ معلوم ہوگا کہ اس کا حملہ کامیاب رہا۔ اگر ہم دشمن کی ڈبکنی کشتی ڈوبنے کی خبر دیں تو دشمن اس کی جگہ دوسری ڈبکنی کشتی بھیج دیگا۔

جو جہاز ڈوبے گا اس میں سوار لوگوں کے رشتہ داروں کو اس کی جلد سے جلد اطلاع دیدیجائے گی۔ چند حالات میں جہازوں کے ڈوبنے کی خبر اخباروں کو بھی دیدیجائے گی۔ مگر ریڈیو سے اعلان نہیں کیا جائے گا۔

گورکھپور ۳ جنوری نیپال کے سنٹر کا نڈنگ جنرل ہز ایکسلنسی سر موہن شمشیر بہادر جنگ رانا اسپیشل ٹرین سے یہاں پہونچے جہاں سرکاری افسروں نے آپکا استقبال کیا آپ راجا بہادر تلکوہی کے مہمان ہیں۔

راولپنڈی یکم فروری مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے درخواست کیگئی ہے کہ وہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں راولپنڈی میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی صدارت کریں۔

نیو تھیٹرس کا شہرۂ آفاق شاہکار

کانن — سہگل

میجسٹک سینما کانپور

میں

رام ہال پٹکاپور

جمعہ ۶ فروری ۱۹۴۲ء

سے

نیو تھیٹرس کا

لگن

لاجواب سوشل شاہکار

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

خاص اداکار کانن بالا۔ سہگل۔ نواب۔ جگدیش

اس شہرۂ آفاق شاہکار

سوسائٹی کی کہانی بالکل انوکھی ہے

پسندیدہ ستاروں کا عظیم اجتماع

ہند پکچرس کا لاجواب اور دلکش سوشل شاہکار

سوسائٹی

ستارہ۔ الکھنندا۔ نذیر۔ مجید۔ گوپے۔ شیام وغیرہ

جمعہ ۶ فروری ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام۔ اور ۹½ بجے رات
متنی شو۔ اتوار کو ۳ بجے دن سے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

شاندار تیسرا ہفتہ
امپیریل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۶ فروری ۱۹۴۲ء سے
سوامی
سرکو پروڈکشن کا سوشل شاہکار
افسانہ
منشی پریم چند
ڈائلاگ
امتیاز علی تاج
ڈائرکٹر کاردار
خاص اداکار
ستارا۔ راج کماری۔ رادھارانی۔ جے راج۔ یعقوب۔ نذیر
آرہے ہیں:۔ "نئی روشنی"۔ "پنیاس"۔ "جھولا"

فرزندانِ توحید و فدائیانِ پاکستان

ہماری پُرزور اپیل

کانپور کے غیور مسلمانو!

آج زمانہ جس نازک دور سے گذر رہا ہے اور جو جو انقلابات رونما ہو رہے ہیں، محتاج بیان نہیں۔ ہر مخالف کے تند جھونکے اسلام کی عظیم الشان عمارت کو پاش پاش کرنے کے لئے سعی لاحاصل کر رہے ہیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نازک وقت میں قوم کا ایک سچا جاں نثار رہبر نے قدم قدم پر قوم کی وفاداری کا ثبوت دیا اور میدان میں مثل ایک آہنی دیوار کے حائل ہو گیا۔ جس کے ساتھ ساتھ خدا کی رحمتیں ہیں وہ قوم قائد اعظم ملت اسلامیہ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ جو پکار پکار کر یہ فرما رہے ہیں کہ مسلمانو! تنظیم، اتحاد، استقلال ہی عملی کام ہے حضرات! تنظیم، اتحاد اور استقلال کا مطالبہ ہے کہ آپ مسلم لیگ کو طرف دہ آنہ دے کر ممبر بن جائیں۔ مسلم لیگ کا جھنڈا اور مسلم لیگ کا پلیٹ فارم آپ کے پاس ہے آپ اپنی ہر آواز یہاں سے بلند کر سکتے ہیں۔

آج بحمد اللہ کانپور کی مسلم آبادی جدید مردم شماری سے تقریباً دو لاکھ ہے۔ ہم اپنے شہری مسلم بھائیوں سے نہایت ادب کیساتھ پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ سال نو کی ممبر سازی کا کام شروع ہو چکا ہے۔ ممبر سازی کی آخری تاریخ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۴۲ء ہے۔ آپ کے وارڈ کے اراکین مسلم لیگ جس وقت آپ کی خدمتیں پہنچیں تو آپ کا فرض ہے کہ آپ نہایت ہی و محبت کے نہایت جوش و خروش کیساتھ دو آنہ فیس ممبری مرحمت فرما کر ممبر مسلم لیگ خود بنیں اور اپنے دوستوں عزیزوں کو ممبر بننے کی ترغیب دے کر اپنی سچی اسلام دوستی اور بیداری کا ثبوت دیجئے۔

خواتینِ اسلام!

ہماری مائیں اور بہنیں زمانہ ممبر سازی میں اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں فرمائیں۔ فہرست ممبران میں خال خال ان کے اسمائے گرامی ہوتے ہیں۔ غالباً اپنا نام لکھانا یا ممبر بننا معیوب سمجھتی ہیں۔ یہ غلط ہے ہندو ساری قوم اور ہنود میں سیاسی بیداری پیدا ہو گئی ہے تب تک ہمارے وہ نوخیز بچے جو آپ کی گودیں پرورش پا رہے ہیں ان میں سیاسی شعور بیداری، تنظیم، اتحاد، استقلال، شجاعت۔ اور قومی خدمت کا جذبہ ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا کہ جن کے کاندھوں پر آئندہ زمانہ کے بار کا انحصار ہے۔

اب مجھے امید ہے کہ خادم کی اس اپیل پر مسلمانانِ کانپور توجہ فرما کر کم از کم پچاس ہزار کی تعداد میں ممبر مسلم لیگ بنکر اپنی بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے اس حقیر کو ...

بحکم جناب مسٹر ہرپرشاد گپتا صاحب اسپیشل جج درجہ دوم کان پور

اطلاعنامہ بنام دائیان حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم کانپور

نمبر مقدمہ ۱۶ سنہ ۱۹۳۶ء

جوالا پرشاد وغیرہ سائلان　　انکمبرڈ

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۸ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ منجانب جوالا پرشاد ولد لالہ رام و سکھدیو پرشاد ولد جوالا پرشاد و اونکار ناتھ ولد سکھدیو پرشاد و سری نرائن پسر نابالغ سکھدیو پرشاد بولایت اونکار ناتھ برادر حقیقی اقوام برہمن ساکنان نوری پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور سائلان بنام (۱) منوں لال ولد کنھیا لال (۲) لکشمی نرائن ولد نامعلوم قوم ویش ساکنان کھیرایاں (۳) شیو لال سنگھ ولد بھوپت سنگھ قوم ٹھاکر ساکن ملاسہ (۴) متھو لال ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن سوجگوان پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور (۵) سکھ نندن لال ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن ٹیارا پرگنہ گھاٹم پور (۶) اجودھیا پرشاد ولد درگا پرشاد برہمن ساکن بھوپر پرگنہ بھوگنی پور (۷) سیجول سنگھ کوری ساکن سیوتی اری پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور فریقثانیان قرضخواہان اس غرض سے پیش ہوئی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کیے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۸ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو جوالا پرشاد وغیرہ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں۔ وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اُس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور نصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوے ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقومہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۴ ایکٹ مذکور جملہ اغراض مرقومہ جات کیلئے زیر دفعہ ۱۴ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

آج تاریخ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

جب بمباری ہوتی ہے۔

اگر آپ پر بمباری ہو تو آپ اُس کے لئے کیا کرینگے؟

لندن کے ایک مشہور ڈاکٹر اور انشاء پرداز ڈاکٹر انیتھونی ورائی دوتھ نے ذیل میں لکھا ہے کہ جب برطانیہ کے لوگوں پر بم باری ہوتی ہے تو کیا ہوتا ہے؟

"مجھے ایک رات کا واقعہ خوب یاد ہے جبکہ پہلی مرتبہ لندن پر بم باری ہوئی۔ اس وقت میں اپنے گھر میں فرش پر لیٹا ہوا تھا۔ میرے اہل و عیال، دو جوان بیٹیاں اور پندرہ سال کا ایک بیٹا ان کے علاوہ دو مہمان کچھ اور دوسرے بچے بھی جو ایک رات قبل بم باری کی وجہ سے اپنا گھر چھوڑ کر میرے ہاں پناہ لینے کے لئے چلے آئے تھے۔ سب کوئی سونے کی کوشش کر رہے تھے۔ شور و غل اس قدر زوروں پر تھا جیسی ہوائی جہازوں کے انجنوں کی مسلسل آواز ہو اور ایک لمحہ میں گرتے ہوئے بموں کے پھٹنے کی خوفناک آواز اور دھماکے کی وجہ سے شور و غل نہایت ہی غضبناک تھا۔

سب کوئی اپنا اپنا خیال ظاہر کر رہے تھے جو جس کے منہ میں آتا بک رہا تھا جب اس طرح کی اور زیادہ گو اس کرنے سے ہم لوگ عاجز آ گئے تو دفعتاً ہم لوگوں نے سنا کہ ایک زور سے دھماکے کے ساتھ ہم لوگوں کا نیا حبلجلی کا دروازہ اُڑ کر صاف ہو گیا۔ میری ایک لڑکی نے کہا کہ چائے کی پیالی پینے سے ہم لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ سب لوگ راضی ہو گئے۔ ہم لوگ باورچی خانہ میں پہونچے اور چائے بنانے میں مصروف ہو گئے۔ میں نے اپنی تمام عمر میں اسکے قبل چائے کو اتنا! فرحت بخش نہ پایا تھا۔

چائے کی ایک پیالی ضرورت اور خطرہ کے وقت یہ الفاظ کس قدر ضروری ہیں۔ بار بار سننے میں آرہا تھا کہ بم باری کے موقعہ پر لوگ جو سب سے پہلا سوال کرتے ہیں وہ یہ ہوتا ہے کہ ایک پیالی چائے ہو یہ پیالی جو نہ صرف دل خوش کرتی ہے بلکہ لوگوں کو تازہ دم بنانے میں مدد دیتی ہے اور اسکی قوت ارادی کو دوبارہ اسے بخشتی ہے۔

بہت زیادہ لوگ جو چائے کو اسقدر زیادہ اہمیت دیتے ہیں اسکو واضح کرنے کیلئے میں ایک واقعہ کو پیش کرتا ہوں۔ اگلے روز جان بچانے والوں کی ایک جماعت ایک ٹوٹے پھوٹے مکان کی سیڑھیوں پر سے ہو کر اوپر پہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت میز پر بیٹھی ہوئی ہے۔ گھر کی چھت کا بہت بڑا حصہ ٹوٹ کر اُسکی چھاتی پر گرا ہوا تھا۔ کچھ دیر محنت کرنے کے بعد اُنھوں نے چھت کے ڈھیر کو ہٹا کر اس بوڑھی عورت کو نکال لیا اسے اُٹھا کر نیچے لیگئے اور مریضوں کے اُٹھانے کی گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لیگئے۔

جب وہ ہسپتال میں زخمیوں کے کمرہ میں اپنی چارپائی پر بیٹھی ہوئی انتظار کر رہی تھی تو اُسے چائے کی ایک پیالی دی گئی۔ اُسنے گھونٹ گھونٹ چائے پی اور اسکے بعد پھر پہلی مرتبہ اسکی زبان کھلی۔

اگلے روز میں ہوائی حملے کے آگاہ کرنے والے ایک افسر سے باتیں کر رہا تھا یہ افسر جب سے لندن پر بمباری شروع ہوئی ہے۔ اپنا فرض سرانجام دے رہا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ وہ ہر رات مسلسل کام کرنے سے تھک تو نہیں جاتا یا اس کے قویٰ پر غیر معمولی زور تو نہیں پڑتا اور جب کوئی کام نہیں رہتا تو تم کیا کرتے ہو۔

اُسنے جواب دیا میں چائے پیتا ہوں

جب بمباری نہیں ہوتی تو تم اپنا وقت کیسے گزارتے ہو اس نے ذرا کھنکارتے ہوئے کہا، اور زیادہ چائے پیتا ہوں۔ اسطرح کے آدمی سے تو آپ سنسنی خیز کہانیاں سننے کے منتظر ہوں گے لیکن سب سے زیادہ جو ہم نے اس سے سنا وہ یہی کہہ سکتا ہوں کہ کل رات ذرا زیادہ کام تھا۔

اس طرح کے واقعات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ چائے آجکل انگلستان کی بڑی آبادی کی عقل اور ہوش کو برقرار رکھنے کے لئے کیا کیا کر رہی ہے اور اس سے کس قدر زیادہ اشخاص آرام پہونچ رہا ہے۔ برطانیہ کے لوگوں کی زندگی میں چائے کی اس خصوصیت کی داد دیتے ہوئے برطانوی لوگوں کی زندگی میں چائے کی اس خصوصیت کی داد دیتے ہوئے برطانوی وزیر خور کے لارڈ وولٹن کچھ عرصہ ہوا بیان کیا۔

کہ برطانیہ میں چائے جوش کی ہوئی پینے کی چیز سے بڑھکر ہے۔ اگر کسی مرد یا عورت کو اپنی خواہش کے مطابق جب اسے ضرورت ہو چائے ملجائے تو ہمیں اصلیت کا بھلاوہ ہے۔ زندگی کا بھلاوہ دور ہو جاتا ہے چائے میں دونوں خوبیاں موجود ہیں۔ اس سے بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور دل و دماغ پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

محرم الحرام کے موقع پر نیلی پوشان کانپور کی سرگرمیاں

یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۶۱ھ سے ۱۰ محرم تک نکلنے والے تاریخ دار جلوسوں کیساتھ نیلی پوشان کانپور مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی کی زیر سرکردگی میں شریک ہو کر انتظامات کرتے رہے۔ ۷ محرم کو کوپر گنج سے اُٹھنے والی مہندی میں شریک ہو کر اسمیں انتظامات کئے۔ اور ۱۰ محرم کو گوالٹولی میں بارش کے باوجود اتحاد ملت کا ملازمی کیمپ لگا کر عوام کو ہر قسم کی سہولت پہنچائی اور کھوئے ہوئے بچوں کو انکے وارثان تک پہنچایا۔

ایصال ثواب۔ حلقہ اتحاد ملت بمقام چمن گنج میں قرآن کریم کا ختم پڑھکر آنحضور صلعم۔ جملہ صحابہ کرام۔ شہدائے اسلام و علمائے کرام کی ارواح مقدسہ کو ایصال ثواب کیا گیا۔

ذکر الشہادتین کے جلسے۔ مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام شہر کے مختلف محلوں میں حضرت مولانا غلام مصطفی صاحب، صدر مجلس اتحاد ملت کانپور نے شہدائے کربلا کی ہمت و جرأت، صبر و استقلال کی داستان حیات پر بصیرت افروز تقریریں کیں۔

تلوار پر پابندی۔ شہر میں امن قائم رکھنے کے لئے مسٹر ہینکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تلوار پر دفعہ ۱۴۴ لگائی تھی۔ مگر اتحاد ملت کی اپیل پر مسٹر موصوف نے نیلی پوشوں کی اور دیگر رضا کاروں کی تلوار پر سے پابندی اُٹھا لی تھی جس کے ہم مشکور ہیں۔ اور آئندہ امید رکھتے ہیں کہ نیلی پوشوں کی تلوار پر پابندی نہیں لگائیں گے کیونکہ ان کا مقصد خدمت خلق کرنا اور شہر میں امن رکھنا ہے۔

محمد ظہور صدیقی
سالار تبلیغ، نیلی پوشان یوپی
کانپور

مصر کی کیبنٹ نے استعفےٰ دیدیا

قاہرہ ۲ فروری۔ مصر کی کیبنٹ نے آج استعفےٰ دیدیا ہے یہ کیبنٹ پچھلی جولائی میں حسن سری پاشا نے بنائی تھی اس میں انہوں نے سعدی پارٹی کے ممبروں کو بھی شامل کرلیا تھا۔ سعدی پارٹی برطانیہ کی طرفدار ہے۔

لندن ۳ فروری۔ مصر میں نئی وزارت قائم کرنے کے سلسلہ میں شاہ فاروق نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے صدر اور سیاسی پارٹیوں کے نمایندوں کو بات چیت کرنے کیلئے بلا لیا ہے کل تیسرے پہر برطانوی ہائی کمشنر سر مائلز لیمپسن نے شاہ فاروق سے ملاقات کی۔

لندن۔ ۱ فروری۔ جاپان کے فوجی ہیڈ کوارٹر سے سینچر وار کو اعلان کیا گیا کہ جاپانی فوجوں نے ڈچ بورنیو کے جنوبی ساحل پر سیاس پر قبضہ کر لیا ہے ان جاپانی فوجوں نے جنہوں نے کوچنگ (سراوک) سے سرحد کو پار کر لیا تھا اب سنگو کے قریب ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے ...

شاندار اکتیسواں ۳۱ ہفتہ
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
۶ فروری سنہ ۴۲ء سے
پنچولی آرٹ پروڈکشن کا سنسنی خیز ڈرامہ
خزانچی
خاص اداکار۔ رتولا۔ منورما۔ اسمٰعیل۔ درگا کھوٹے

مصر، سوئز اور مالٹا

لندن ۳ فروری۔ جنرل رومیل کی جرمن فوجوں کے لیبیا کے میدان میں آگے بڑھنے کی یہ تاویل کی جارہی ہے کہ یہ کارروائی ہٹلر کے اس بڑے منصوبہ کا پیش خیمہ ہے جو مصر، سوئز اور مالٹا پر ہونے والا ہے یہ سب بڑے فوجی اہمیت کے مقامات ہیں جن پر ایسے بڑے پیمانہ پر حملہ کیا جائے گا جیسا اب تک کبھی نہیں ہوا ہے اطلاع ملی ہے کہ اٹلی میں بھی بڑے پیمانہ پر جرمن فوجیں اور ہوائی جہاز جمع ہو رہی ہیں جنگی مبصرین کا خیال ہے کہ اس فوج کی تعداد پانچ لاکھ سے کم نہیں ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس نئی نازی فوج کا کمانڈر انچیف جنرل وان ریشنر ہوگا۔

سالوین کے ٹاپوؤں پر حملہ

ملبورن ۳ فروری۔ آسٹریلیا کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے سالوین کے ٹاپوؤں پر پرواز کی اور تلائی کے قریب بم گرائے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

محبت۔ جذبات۔ رقص و سرود
کی دلکش داستان
آرہا ہے
کسوٹی
ڈائرکٹر
راجندر ٹھاکر
افسانہ
مسٹر عذرا امیر
۱۳ فروری ۱۹۴۲ء
ماں کی محبت۔ بیوی کی فرض شناسی
طوائف کا فریب۔ اس تصویر میں ملاحظہ کیجئے
میجسٹک سنیما کانپور میں

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1421

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۱

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ سے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۷

ادبیات

جذبات کیف

از جناب حافظ عبدالغنی صاحب کیف کانپوری

طالب موت کہیں خود سے فنا ہوتا ہے
قطرہ دریا سے کبھی آپ جدا ہوتا ہے

ہوں تو ناکام مگر جوش محبت ہے وہی
اس پہ روتا ہوں کہ احساس فنا ہوتا ہے

شامِ غم ہوتی ہے اور شامِ الم ہوتی ہے
اپنے محبوب سے جب کوئی جدا ہوتا ہے

کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہی محبت میں تری
پاس جب تو نہیں ہوتا ہے تو کیا ہوتا ہے

تو جسے چاہے زمانہ میں ہو اسکی عظمت
تو خفا ہو تو زمانہ بھی خفا ہوتا ہے

کچھ تو دیکھی ہے حقیقت ترے دیوانے نے
ورنہ بے وجہ کوئی کس پہ فدا ہوتا ہے

طعنے اغیار کے سنتا ہوں مگر ہوں خاموش
بیخودی تو ہی بتادے کہ یہ کیا ہوتا ہے

تری الفت کا یہ عالم ہے زمانہ میں کہ اب
بوالہوس کو بھی ہے دعوے کہ فدا ہوتا ہے

کیفؔ کرتا ہے محبت تو یہ رونا کیسا
پست ہمت کا تو انجام برا ہوتا ہے

سنگاپور کا تاریخی پس منظر

کئی سو سال پہلے سنگاپور مچھیروں کا ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اور اس میں ویرانہ اور جنگل کثرت سے تھے آج وہ ایک ایسا بحری اڈہ اور فوجی ٹھکانہ ہے کہ دنیا بھر میں اس کا چرچا ہو رہا ہے بلکہ سب سے زیادہ چرچا اسی کا ہے۔

سنگاپور ملایا کے دکھنی سرے پر ہے اور جوہور کی آبنائے پر ایک پل کے ذریعہ اس سے جڑا ہوا ہے۔ سنگاپور مقابلۃً ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کی لمبائی کہیں بھی ۲۶ میل سے زیادہ نہیں ہے۔ اور چوڑائی ۱۴ میل ہے۔ خاص جزیرہ کے آس پاس کچھ چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں اور ان سب کا رقبہ مجموعی طور پر ۲۰۰ سو میل سے زیادہ نہیں ہے۔ سو برس سے کچھ ہی زیادہ عرصہ گزرا یعنی ۱۸۱۹ء میں سر اسٹیمفورڈ ریفلز نے اسے سلطان جوہور سے ایسٹ انڈیا کمپنی کیلئے حاصل کیا تھا۔ اس زمانہ میں سنگاپور مچھلیاں پکڑنے کا ایک غیر مشہور مرکز تھا۔ جہاں مقامی باشندوں میں سے کچھ مچھیروں کی چھوٹی چھوٹی کشتیاں آیا جاتی تھیں۔ لیکن آج اسے دنیا کے سب سے بڑے بحری اڈوں میں ہونے کا دعوے ہے یہاں جہازوں کی خشک گودی ایک ہزار فٹ لمبی اور ایک سو تیس فٹ چوڑی ہے یعنی دنیا میں ساؤتھمپٹن کے جارج نفتھ گرونگ ڈاک سے یہ دوسرے نمبر پر ہے۔ اسلئے آج دنیا کے بڑے * سے بڑے جنگی جہاز کی مرمت ہو سکتی ہے۔ تاریخی اعتبار سے سنگاپور زیادہ اہم قدامت کا دعویدار ہے کہا جاتا ہے کہ تیرھویں اور چودھویں صدی میں یہ سلطنت ملایا کا اہم شہر تھا حتیٰ کہ جاوا والوں نے سنہ ۱۳۷۷ء میں اسے تباہ کر دیا اس کے بعد ساڑھے چار سو برس تک یہ مقام جو پہلے ایک اہم تمدنی مرکز تھا ایک ویران سا چھوٹا گاؤں رہا۔ اور افسوسناک طریقہ پر ان دنوں کی یاد دلاتا رہا۔ جبکہ یہ ایک آزاد سلطنت تھا۔ اور شہر اور قصبہ میں صنعت و تجارت کی چہل پہل تھی۔ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۱۹ء ایک تاریخی دن تھا جبکہ سر اسٹیمفورڈ ریفلز نے جو اس زمانہ میں جبکہ وہ سماترا کے گورنر تھے۔ اسے تھوڑی سی قیمت پر حاصل کر لیا۔ اور دس سال کے اندر ایک چھوٹا سا تجارتی مرکز بن گیا اور تیرہ سال بعد سنہ ۱۸۳۲ء میں اسکی آبادی دس ہزار ہو گئی۔ پانچ سال تک یعنی سنہ ۱۸۲۴ء تک یہ جزیرہ فورٹ ولیم بنگال کے تحت رہا۔ اور تب اسے براہ راست حکومت ہند کے ماتحت کر دیا گیا۔ یہ ایک کارخانہ کی جگہ تھی۔ جو کرایہ پر لیکئی پھر پٹہ ہو گیا۔ اور حکومت ہالینڈ نے سنہ ۱۸۲۴ء کے بعد ہالینڈ میں اسے تسلیم کر لیا گیا۔ جب سے سنگاپور کی برابر ترقی ہوتی رہی اور اسے بندرگاہ کی حیثیت سے قائم رکھا۔ اس کا بحری اڈہ فروری سنہ میں کھولا گیا اس بحری اڈہ کے پڑوس میں جو بڑا ہوائی اڈہ ہے وہ آبنائے جوہور پر واقع ہے جو پل سڑک اور ریل کے ذرائع مراسلت سے جزیرہ کو ملایا سے وابستہ کرتا ہے ایک میل سے زیادہ لمبا نہیں ہے۔ سنگاپور میں پینے کا پانی تک ملایا سے ایک ایسے واٹر ورکس اور حوض سے آتا ہے جو ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے۔

دنیائے اسلام

نحاس پاشا نے کس شرط پر وزارت بنائی؟

قاہرہ۔ ۶ فروری "برطانیہ مصر کے اندرونی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کر سکے گا" یہ ہے وہ شرط جس پر وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے مصر میں نئی حکومت بنانا منظور کیا ہے۔ آپ نے نیا کیبنٹ بنا لیا ہے۔ وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالتے ہی سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ آپنے برطانی سفیر کو ایک خط لکھا کہ نہ تو برطانی مصری معاہدہ اور نہ ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے مصر کی پوزیشن برطانیہ کو اس امر کی اجازت دیتی ہے کہ وہ مصر کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔ نحاس پاشا نے اپنے خط میں امید ظاہر کی ہے کہ آپ بھی اس نظریہ سے اتفاق کریں گے اور معاہدہ کی غرض کے مطابق دوستانہ تعلقات کو مضبوط کریں گے۔ اس خط کے جواب میں برطانی سفیر سر مائلس لیمپسن نے یقین دلایا ہے کہ برطانی پالیسی مصر کے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت کئے بغیر برطانی مصری معاہدہ کی شرطوں کے مطابق ایک آزاد حکومت اور ساتھی کیا بقصد فدلانہ تعاون پر مبنی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ نحاس پاشا موجودہ پارلیمنٹ کو توڑ دیں گے کیونکہ اسمیں وفد نیشنلسٹ پارٹی کے تقریباً ایک درجن ممبر ہیں۔ اور پھر نئے انتخاب ہوں گے۔ کل سکندریہ میں نحاس پاشا کے حق میں بڑے زبردست مظاہرہ ہوئے۔ آپ مصر کے سب سے ہردلعزیز لیڈر ہیں۔

ایران برطانیہ اور روس درمیان معاہدہ

لندن۔ ۳۰ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ روس اور ایران کے درمیان اتحادی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں اس معاہدہ کی پہلی دفعہ یہ ہے کہ اتحادی حکومتیں ایران کی ملکی اور سیاسی آزادی کا احترام کریں گی۔ اتحادی حکومتیں ایران کی تمام حملوں سے حفاظت کریں گی۔ اس معاہدہ کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ معاہدہ اٹلانٹک چارٹر کے اصولوں پر مبنی ہے۔ معاہدہ کی دفعہ ۲ کے مطابق اتحادی حکومتوں ایران کی سرزمین پر بحری۔ بری۔ اور ہوائی فوجیں رکھ سکتی ہیں۔ دفعہ ۵ کے مطابق لڑائی ختم ہونے کے چھ ماہ بعد ایران کی سرزمین سے اتحادی فوجیں ہٹائی جائیں گی۔ یہ معاہدہ اس وقت تک قائم رہیگا جبتک کہ ایران سے اتحادی فوجوں کی واپسی کی تاریخ مقرر کی جائے۔

یہ یقین دلایا گیا ہے کہ حکومت ایران ملکوں سے سیاسی تعلق برقرار رکھنا اپنی ذمہ داری کے خلاف سمجھے گی۔ جنھوں نے کسی اتحادی حکومت سے تعلق توڑ لیے ہیں۔ معاہدہ کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ اتحادی حکومتیں ایران کی فوجوں کو کسی غیر ملکی طاقت کے خلاف استعمال کرنے کا مطالبہ نہیں کریں گے۔

وزیر اعظم ترکی کا اعلان

انقرہ ۲ فروری۔ ڈاکٹر ریفیق سیدم وزیر اعظم ترکی نے ایک براڈکاسٹ میں اعلان کیا کہ ہماری غیر ملکی پالیسی تبدیل نہیں ہوئی ہے ہم نے عالمگیر آشوب کے شروع میں جو پالیسی طے کی تھی وہ قومی ضمیر پر مبنی تھی اور اسمیں پہلے دن سے ابتک کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اور نہ اس کا کوئی جزو زائل ہوا ہے ہم نے جو کچھ کہا تھا اور جو کچھ طے کیا تھا اس پر قائم ہیں۔

راشد علی کے ساتھیوں کو سزائے موت

نئی دہلی۔ ۲۹ جنوری۔ رشید عالی کے علاوہ ان کے بہت سے ساتھیوں کو بھی عراقی ٹریبونل نے سزائے موت دیدی ہے۔

عراق اور چین میں سیاسی تعلقات

نئی ۲۹ جنوری۔ عراق اور چین کے درمیان سیاسی تعلقات قائم کرنے کیلئے بات چیت شروع ہو گئی ہے۔

افغانستان میں غریبوں کی امداد

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ غریب طبقہ کو کھانا اور ایندھن بہم پہونچانے کیلئے حکومت افغانستان نے بیس لاکھ افغانی روپیہ منظور کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں تو حق پہ ہو مستقل میں ہے
زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳ | کانپور پنجشنبہ ۱۴ر فروری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۷

مارشل چیانگ کائی شیک

مارشل چیانگ کائی شیک کا دہلی آنا گزشتہ تین سال کی لڑائی میں ایک اہم واقعہ ہے۔ مارشل کائی شیک ہندوستانی لیڈروں سے ملاقات کر رہے ہیں۔ آپ کمانڈر انچیف کے بعد وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے بھی مل رہے ہیں۔ اسوقت چین بر ما کے فوجی انتظام کی ذمہ داری صحیح معنوں میں مارشل چیانگ کائی شیک کے کندھوں پر ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں ہندوستان کے کمانڈر انچیف سے بہت کچھ گفت و شنید کی ہے۔

مارشل چیانگ کائی شیک کے اعزاز میں وائسرائے ہاؤس میں ایک ڈنر دیا جسمیں تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسلنسی وائسرائے نے کہا کہ چین کی گذشتہ دس برس کی کہانی ہمارے معزز مہمانوں کے ناموں سے الگ کر کے نہیں پڑھی جا سکتی۔ انہوں نے عزم متحدہ کوششوں اور بہادری سے چین کا سر اونچا کر دیا ہے اور وہ آج دنیا میں تہذیب کا جھنڈا اپنا ہوا ہے۔

چینی فوجوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ چند ہفتے ہوئے ہز ایکسلنسی مارشل چیانگ کائی شیک نے چین کے جنگی تھیٹر میں اتحادی قوموں کی سپریم کمان لینا منظور کر لیا۔ اور ہمیں فخر ہے کہ اسکے بعد سب سے پہلے وہ ہماری سرزمین ہندوستان میں تشریف لائے آج قدرتی رکاوٹیں اٹھ دور ہو گئی ہیں اور ہم چین اور ہندوستان کو ایک دوسرے سے بالکل نزدیک پاتے ہیں، ان دونوں ملکوں کی تہذیب و تمدن مشترکہ ہے دونوں میں آزادی کا چراغ جل رہا ہے اور ہم چین سے مشترکہ اور متحدہ طور پر بے غرض مقصد کیلئے کام کرنا اور حملہ آور کے بدترین ہونا کیوں پر بہادری اور بے غرضی سے غالب آنا سیکھ سکتے ہیں۔

چین کے سپاہیوں کی بہادری کی تعریف کرنیکے بعد وائسرائے نے کہا کہ ہم اس لڑائی کو جیتیں گے اور ہم تمام شکلوں میں چین کا ساتھ دینگے جبتک کہ فتح حاصل نہیں ہوتی خدا کی مدد سے چین کے دوش بدوش ہمارا سفر اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جبتک کہ دشمن کو ایشیا میں یورپ میں اور سمندروں میں بالکل تباہ نہیں کر دیا جاتا اور ہماری جیت کے جھنڈے آزاد ہوا میں نہیں لہراتے جو ظلم اور جبر سے صاف ہو۔

مارشل چیانگ کائی شیک نے وائسرائے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ چین کے متحدہ لوگوں نے جمہوریت کی لڑائی کا بار اپنے سر پر لیا ہے وہ اپنے عقیدوں پر سچائی سے قائم ہیں جب سے جاپان نے چین کی سرزمین پر حملہ کیا ہے وہ فلاسفی وطن پرستی بیغرضی جرأت ہمت اور برداشت کی بلندیوں پر عالیہ ہے ہیں اور انکے سامنے ایک ہی مقصد ہے کہ انھیں جن مصیبتوں اور تباہیوں میں ڈالا گیا ہے اس سے وہ ایک نئی دنیا میں داخل ہونگے جہاں مرد اور عورتیں امن اور خوشی سے رہ سکیں۔

جب سے بحرالکاہل کی لڑائی شروع ہوئی ہے چین اور ہندوستان ایک دوسرے سے زیادہ قریب آگئے ہیں جنگ کی آزمائشوں کے بیچ میں میں اپنے ساتھی ہندوستان کا دورہ کرنے آیا تاکہ اسکی صلاحیتوں اور مشترکہ مقصد کیلئے اسکی امکانی کوششوں کے متعلق بہتر طور سے واقف ہو سکوں، مجھے خوشی ہوئی ہے کہ میں نے اپنے مختصر سے قیام میں بہت کچھ سیکھا ہے ہماری ایک چینی کہاوت ہے کہ کسی چیز کو دیکھنا اسکے سننے سے سو دفعہ زیادہ اطمینان بخش ہوتا ہے اور میں ہندوستان کی عظمت سے واقعی بہت متاثر ہوا ہوں۔

برما میں چینی فوجوں کی موجودگی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں نے چنکنگ میں سر آرچیبالڈ ویول سے ملاقات کی اور میں نے ان سے کہا کہ ہم آپ حملہ کے خلاف مشترکہ ... چینیوں کی امداد اور تعاون پر پورا بھروسہ کر سکتے ہیں

میں نے اس وعدہ کو نبھانے کی پوری کوشش کی ہے اور یہ ہر ساتھی کا فرض ہے۔

ساحلی علاقوں کو خطرہ!

باخبر حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ سنگاپور کے خاتمہ کی خبر سننے کیلئے ہمیں ذہنی طور پر تیار ہو جانا چاہئے اور بجائے اسکے کہ ہم اس بحث میں پڑیں کہ سنگاپور کیوں اور کیسے ختم ہوا ہمیں بحرالکاہل اور بحر ہند میں پیش آنیوالے نئے خطروں کا اچھی طرح اندازہ لینا چاہئے۔ سنگاپور کو بجا طور سے بحر ہند کا مشرقی چوکیدار سمجھا جاتا تھا۔ اسکے ہٹ جانیکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ بحر ہند بحرالکاہل سے مل جائیگا اور جاپانی جہاز ایک طرف دشمن کے بحرالکاہل میں زیادہ سرگرمی دکھا سکیں گے۔ دوسری طرف بحر ہند میں بے روک ٹوک داخل ہو سکینگے۔ گویا سنگاپور کے بعد ڈچ انڈیز کے رہے سہے علاقے مثلاً جاوا اور سماترا اور آسٹریلیا اور ہندوستان کے ساحلی علاقے فوری خطرہ میں پڑ جائینگے۔ ممکن ہے کہ سمندری جہازوں سے ہندوستانی ساحلوں پر جاپانی فوجوں کے اترنے کا قریبی خطرہ نہ ہو مگر کولمبو مدراس اور کلکتہ جیسی بندرگاہوں اور شہروں پر بمباری کا خطرہ بہت بڑھ جائیگا اور برما کے تحفظ میں نئی مشکلیں پیدا ہو جائیں گی کیونکہ برما پر سمندر کی طرف سے بھی حملہ کا خطرہ پیدا ہو جائیگا۔

بلاشرط جنگ میں امداد

۶ر فروری کو کانپور مزدور سبھا کی کونسل نے بلا کسی شرط کے جنگی کوششوں میں امداد دینے۔ ہندوستان کے حقوق آزادی کے طلب کرنے۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی اور ۵۰ فیصدی مزدوری کے اضافہ کے رزولیوشن پاس کیے ہیں۔

دس ہزار روپیہ کی تھیلی

کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے دس ہزار روپیہ کی تھیلی ہز ایکسلنسی گورنر صاحب کی خدمت میں جنگی مقاصد کیلئے پیش کیگئی۔ بورڈ نے اسکے لئے مسٹر سید علی زیدی کی تحریک پر ۱۱ر جنوری سنہ ۴۲ء کو رزولیوشن پاس کیا تھا۔

تعلیمی ہفتہ

فیض عام اے وی مڈل اسکول کانپور نے ۱۱ر فروری سے ۱۴ر فروری تک تعلیمی ہفتہ منایا۔ ۱۱ر فروری کو تقریریں۔ ۱۲ر فروری کو مکالمہ اور بیت بازی۔ ۱۳ر فروری کو خوش الحانی۔ قصہ گوئی۔ اور ۱۴ر فروری کو مشاعرہ ہوگا۔

مصرعہ طرح:۔ ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے۔

عنوان نظم:۔ پیام بیداری۔

ایٹ ہوم

۷ر فروری ۴ بجے دن کو مولانا حسرت موہانی صاحب کے واپسی حج کی خوشی میں مولانا محمد علی میموریل اسکول کے اسٹاف نے ایک ایٹ ہوم دیا۔

مجلس

۸ر فروری ۱۱ بجے دن کو جناب نواب دولہ صاحب کے امام باڑے (بازار رام نرائن) میں ایک مجلس ہوئی جسمیں لکھنؤ کے باکمال شاعر جناب بابو صاحب فائق نے اپنا مرثیہ نو تصنیف پڑھا۔

سیٹھ جمنالال بجاج

سیٹھ جمنالال بجاج ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی و خزانچی کانگریس ۱۱ر فروری کی شام کو چار بجے قلب کی حرکت بند ہو جانیسے واردھا میں اپنے مکان پر اچانک انتقال کر گئے۔ سیٹھ جی کانگریس کے بڑے پرانے لیڈر تھے انھوں نے سنہ ۱۹۲۱ء کی تحریک میں تلک سوراج فنڈ میں کئی لاکھ روپیہ دیا تھا اور جن وکیلوں و کالتیں چھوڑی تھیں انہیں اپنی جیب سے گذارہ کیلئے رقم دیتے تھے آپکی وفات اس نازک وقت میں ایک سانحہ سے کم نہیں، ہم کو سیٹھ جی کے پسماندگان کیساتھ دلی ہمدردی ہے اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آنجہانی کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

آئینہ کانپور

ٹریڈ یونین کانگریس

۸ر فروری سنہ ۱۹۴۲ء کو آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کا ۱۹واں اجلاس مسٹر وی۔ آر۔ کلاپا کی صدارت میں شروع ہوا۔ پریڈ گراؤنڈ پورا بھرا ہوا تھا اور اسکے چاروں طرف لوگوں کا اجتماع تھا۔ تقریباً ۱۵۰ ڈیلیگیٹ بیرونجات سے شریک ہوئے تھے۔ ہندوستان کے مشہور مزدور لیڈر موجود تھے۔ پنڈت بالکرشن شرما چیرمین کمیٹی استقبالیہ نے انٹرنیشنل حالات اور مزدوروں کی تکلیفوں کا ذکر کیا۔ آپنے ہندوستان کے ساتھ گورنمنٹ کی بے اعتنائی کی نکتہ چینی کی اور کوتاہ بینی امپیریلسٹ پالیسی جس نے ہندوستان کی فوج کو نا امیدی کی حالت میں رکھا، جس نے ہندوستانی صنعت کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور جس نے ہندوستانیوں پر اعتماد نہیں کیا۔ ان سب باتوں نے ہمارے لئے کوئی طریقہ نہیں چھوڑا سوائے اسکے کہ گورنمنٹ کی جنگی کوششوں سے ہم لوگ علحدہ رہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگریس کے کھلے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ ہندوستان میں ہیں وہ اس خونریزی سے آنکھ بند نہیں کر سکتے جو تمام دنیا میں ہو رہی ہے لیکن ہندوستان کو اپنی بہبودی کا پہلے خیال کرنا ہے۔ کانگریس نے مظلوم اقوام سے ہمدردی کا ٹھیک اظہار کیا ہے لیکن خاص سوال اسکے سامنے ملک کی آزادی ہے۔ آپ نے حفاظت کے معاملہ میں ہندوستان کی بیچارگی کا انگریزی حکومت پر الزام لگایا آپ نے اسکا مضحکہ اڑایا کہ جنگ میں امداد دیجائے کیونکہ اگر برطانیہ کو شکست ہوئی تو کوئی دوسرا ملک حاکم بن بیٹھے گا، آپ نے کہا کہ ہم لوگ ہر ایک ایسی طاقت کا مقابلہ کریں گے جو ہندوستان کو غلامی میں رکھنا چاہے گا۔ ہندوستان زیادہ دنوں تک غلامی نہیں چاہتا، آپ نے فرمایا کہ برٹش امپیریلزم انکی آنکھوں کے سامنے مٹ رہا ہے اور وقت آگیا ہے کہ ہندوستانی اپنے پیروں پر کھڑے ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ ہندوستان نے صنعتی ترقی کی ہوتی اگر وہ آزاد ہوتا لیکن برطانیہ نے اسکی اجازت نہیں دی۔ آپنے کہا کہ جب تک ہم لوگوں کو آزادی نہ ملے اسوقت تک ہم کیسے جنگ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جمہوریت کے نام پر ہندوستان سے امداد کی اپیل کی جاتی ہے لیکن یہ بات صاف ہے کہ برٹش گورنمنٹ ہندوستان کو اختیار دینے کیلئے تیار نہیں ہے لیکن اب وقت بدل چکا ہے۔ ہندوستانیوں کو سوراج دینے کا سوال نہیں ہے اب ہندوستانیوں کے لینے کا سوال ہے۔ آپ نے کہا کہ برٹش گورنمنٹ نے موجودہ جنگ کے انتظام میں کوئی جدت نہیں دکھائی اور انکے ماتحتوں نے اپنے آپ کو نا قابل ثابت کیا ہے۔ آخر میں آپنے ٹریڈ یونین کانگریس سے اتفاق باہمی کی اپیل کی۔

اسکے بعد مسٹر جلپا نے اپنے صدارتی ایڈریس میں فرمایا کہ مزدور بحیثیت ایک جماعت کے انقلابی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اپنے حقوق کی لڑائی میں انکو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا، وہ اپنی غلامی اور غریبی سے تنگ آئے ہوئے ہیں مزدوروں کو یہ بھی معلوم ہے کہ موجودہ جنگ آزادی کی لڑائی نہیں ہے بلکہ وہ امپیریلزم کو اور زیادہ مضبوط کرنے کے لئے لڑی جا رہی ہے۔

۹ر فروری کو کانگریس کا دوسرا اجلاس ہوا جسمیں متعدد رزولیوشن پاس ہوئے۔ جنگ میں امداد کے متعلق بھی رزولیوشن پیش کیا گیا لیکن وہ پاس نہیں ہو سکا۔

مرچنٹس چیمبر میں گورنر صاحب کی تقریر

یو۔ پی۔ مرچنٹس چیمبر کی دسویں میٹنگ میں چیمبر کے پریسیڈنٹ مسٹر رام رتن گپتا نے گورنر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگ جو چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ضروری حرفتوں کی بنیاد ڈالی جائے اور مثال کے طور پر جہازوں کے بنانے، بڑی بڑی کیمیاوی چیزوں کے بنانے اور انجن وغیرہ کے بنانے اور مرمت کے کاموں کا ذکر کیا۔ اور آپنے امید ظاہر کی کہ جنگی جدوجہد کی طرف ملک میں دستیاب ہونیوالی چیزوں کے جمع کرنے کیلئے گورنمنٹ اس موجودہ موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیگی۔

اسکے جواب میں گورنر صاحب نے فرمایا کہ ۱۸ مہینے پہلے جو خطرہ ہم لوگوں کو تھا اس سے کہیں زیادہ کم خطرہ موجودہ وقت میں ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ہم اکیلے تھے، مگر اسوقت ہمارے ساتھ اور طاقتور ملک بھی ہیں، مجھے اس بات کا پورا طرح یقین ہے کہ آخر میں فتح ہماری ہوگی میں آپ مشکلوں کا جواب دونگا جو زیادہ تر صوبہ کی حکومت سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن پہلے میں اُن نکتہ چینیوں کا جواب دونگا جو کہ کی گئی ہیں، جب ہم اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ جنگ کی ضروریات کو پہلے سے کیوں نہ تیار کیا گیا تو اسکے لئے ہم صرف ہندوستانی گورنمنٹ کو ملزم نہیں ٹھہراتے بلکہ ہم تمام جمہوری قوموں کی حکومتوں کو ملزم ٹھہراتے ہیں۔ ہم کو اس جنگ کے ہونے کی امید نہ تھی اور ہم نے اس جنگ کو دور کرنے کی بھی کوشش کی۔ برخلاف ہمارے محوری طاقتیں جنگ کی تیاریاں کر رہی تھیں۔ واقعات اور حادثات نے ہماری احتیاط کی کمی کو ثابت کر دیا ہے لیکن اس نکتہ چینی سے ہم کوئی خاص فائدہ نہیں حاصل کر سکتے۔

تمام اتحادی ملکوں میں جنگی سامان جہانتک ہو سکے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تیار ہونا چاہئے۔ وہ چاہے ہندوستان میں ہو یا امریکہ یا برطانیہ میں ہم کو اسکو حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

آپنے اپنے خطبہ صدارت میں پٹرول راشننگ کا ذکر کیا ہے لیکن آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ راشننگ ہر ایک لڑائی لڑنے والے ملک میں جاری ہے یا ہونیوالا ہے۔ خالص شراب کی حرفت کے متعلق بھی حکومت غور کر رہی ہے ایندھن (کوئلہ) کے متعلق بھی حکومت جو کچھ کر سکتی ہے اس سے دریغ نہ کرے گی۔

قیمتوں کے کنٹرول کا بڑا مشکل مسئلہ ہے، آپ جانتے ہیں کہ اسوقت تک قیمتوں کے کنٹرول کے مسئلہ میں حسب دلخواہ کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ دوسرے ملکوں کی طرح یہاں ہر ایک فرد بشر کے اخراجات پر کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ تمام ہندوستان کی تیار شدہ اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول کرنا چاہئے۔

آپنے شہریوں کی حفاظت کے مسئلہ کا بھی ذکر کیا ہے آپ جانتے ہیں کہ اپنے اپنے گھر کی لوگ اپنی حفاظت خود کرتے ہیں اور گورنمنٹ انکے اس کام میں انکی مدد کرتی ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر شہر کے مقامی والنٹیروں کو یہ سروس انجام دینا چاہئے۔ ہر شخص کو اپنی زندگی اپنی جائداد اپنا گھر اپنے گھر کی عورتوں اور بچوں کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری خود محسوس کرنا چاہئے۔ اور ہر شخص کو اپنی حفاظت کے لئے آسان آسان قاعدے سیکھنے چاہئیں۔ کانپور نے بہت ترقی کی ہے لیکن سروس کرنے والے ایسے طاقتور نہیں ہیں جیسا کہ ہونا چاہئے۔

میں کانپور کے باشندوں سے اپنے تمام اثرات استعمال کرنے کے لئے کہتا ہوں کہ شہریوں کی حفاظت کے اہم کام میں تیزی کے ساتھ ترقی کریں۔

فتح کے لئے اتحاد، ہمت، اور ارادہ کی ضرورت ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ آپ لوگ اسکے حاصل کرنے میں پوری پوری مدد کریں گے۔

اے۔ آر۔ پی کی مشق

۱۱ر فروری کی صبح کو یو۔ پی کے گورنر ایچ۔ ای۔ سر مارس ہیلٹ اور مسٹر ایل۔ پی ہنکاکس کلکٹر کانپور نے رزرونگ ضلع کے کنٹرول سنٹر اور کلکٹر گنج۔ سیسہ مئو۔ انور گنج۔ کرنیل گنج اور کوتوالی کے سنٹریس کا معائنہ کیا، آپنے خبروں کے لکھنے اور ہوائی حملہ کے وقت اندر چلے جانے کی مشق کا بھی معائنہ کیا اور شہر کے پیدل سپاہیوں نے اُن مکانوں میں جو انکے حلقوں کے قریب تھے پناہ لی۔

آپ نے ناچ گھر میں آگ بجھانے کی مشق کی اور شہر کے مختلف حصوں میں فرسٹ ایڈ کی مشقوں کا بھی معائنہ کیا۔ ۴ ۱/۲ بجے شام کو پھول باغ میں سیوک گارڈ اور اے۔ آر۔ پی میں کام کرنے والوں کے اجتماع میں گورنر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے ان لوگوں کی مستعدی کی تعریف کی۔

گورنر صاحب نے فرمایا کہ اسوقت دنیا کا کوئی حصہ جنگ سے خالی نہیں ہے اور اب جنگ ہندوستان کے دروازے پر پہنچ گئی ہے اگرچہ یہ درست ہے کہ یو۔ پی ہندوستان کے سب صوبوں سے زیادہ محفوظ ہے لیکن ہمکو غافل نہ رہنا چاہئے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ اے۔ آر۔ پی کی تعلیم بہت ضروری ہے۔ لہذا آپ لوگوں کو اسکی تعلیم اچھی طرح حاصل کرنا چاہئے۔ کیونکہ جس ملک کے لوگ اے۔ آر۔ پی کی تعلیم سے واقف ہیں انکو نقصان کم سے کم ہوا ہے کانپور جنگی سپلائی کے نقطۂ نگاہ سے یو۔ پی میں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور اگر ہمارے دشمن نے فوجی نقصانوں کی طرف دباؤ بڑھانا ضروری سمجھا تو کانپور پر حملہ ہونا بہت ممکن ہے، لہذا کانپور کے ہر باشندہ کا فرض ہے کہ وہ سیاسی جھگڑوں سے قطع نظر کر کے اے۔ آر۔ پی کی تعلیم اچھی طرح حاصل کرے تاکہ شہر کے انتظامات اور آگ بجھانے کے انتظام میں کافی مہارت حاصل کر سکے۔ اور اس طرح وہ خطرے کے وقت اپنے شہر اور اپنے بال بچوں کی حفاظت اچھی اور عمدگی کے ساتھ کر سکیگا۔

میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے اسمیں کافی دلچسپی لی ہے۔ میں آپ کی اس ترقی پر آپ لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور میں فرداً فرداً ہر شہری کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خصوصاً لالہ پدم پت سنگھانیا۔ مسٹر ایچ۔ سی۔ مسرا۔ مسٹر ہارسمین۔ سردار اندر سنگھ اور دوسرے جوشیلے شہریوں کا جنہوں نے اے۔ آر۔ پی کیلئے نذرانہ پیش کیا ہے۔

لیڈی ہیلٹ کی مصروفیت

۱۱ر فروری کو لیڈی ہیلٹ کا پروگرام بہت مصروف تھا آپنے ایک کم خرچہ کی دوکان کا معائنہ کیا۔ مسز ڈیوڈ ہنکاکس نے پھولوں کا ایک گلدستہ پیش کیا۔ وہ طرح طرح کے سامانوں سے بہت متاثر ہوئیں۔ اور خریداری بھی کی۔ موصوفہ کی خدمت میں ۲ ہزار روپیہ کا ایک چک پیش کیا گیا، اسکے بعد انہوں نے مصرا ہوزری کا معائنہ فرمایا اور ایک نئے ہال کا افتتاح کیا۔ اور فرمایا کہ یہ ہال سپلائی کی مدد کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ آپنے فرمایا کہ مصرا ہوزری نے ۲۵ ہزار کپڑے تیار کر کے تباہ شدہ علاقوں میں مفت تقسیم کرنے کیلئے دیئے ہیں اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ آپنے فرمایا کہ کانپور کے ڈیفنس سیونگ اسکیم نے کافی روپیہ جمع کیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اس سے بھی زیادہ ممکن تھا لیکن ہندوستان کے چھوٹے آدمی روپیہ جمع کرنے کی بھلائی سے اچھی طرح واقف نہیں ہیں ورنہ اس بچت سے ملک کو کافی مدد مل سکتی ہے۔

پنڈت جواہر لال کی مصروفیت

۹ر فروری کو پنڈت جواہر لال نہرو نے گراد دیوگ بھنڈار جنرل گنج کا افتتاح کیا۔ اسی دن نہرو جی نے نوجیون لائبریری ہٹیہ کا معائنہ فرمایا اور لڑکوں کے سکشن کے کام سے بہت خوش ہوئے۔ اور اسی دن نہرو جی نے بکھرایا اور رورا تشریف لیجا کر تقریریں کیں، ان دونوں جلسوں میں آپنے دیہاتی صناعی کی ترقی پر زور دیا۔ اسی دن شام کو آپ نے ہٹیہ کے میدان میں تقریر فرمائی اور دیہات کی بنی ہوئی چیزوں کے استعمال پر زور دیا۔ اسی دن رات کو تلک ہال میں کانگریسی کارکنوں کے ایک جلسہ میں تقریر کی جہاں آپنے فرمایا کہ کانگریس اے۔ آر۔ پی کا اپنا علحدہ انتظام کریگی جو اے۔ آر۔ پی۔ کے کام میں دوسرے انسٹی ٹیوشنوں کا ساتھ دیگی۔ اسی دن رات کو تلک ہال میں اسٹوڈینٹ کے ایک جلسہ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسٹوڈینٹ کا کام پڑھنا ہے مگر پڑھانا آپنے کہا کہ نوجوانوں کی تحریک کی ہر ملک میں ضرورت ہے سیاسی مطالعہ کی انکو ضرورت ہے تاکہ وہ آیندہ اچھے شہری بن سکیں آپنے پارٹی لائن پر طلباء کی سیاست میں شرکت کی نکتہ چینی کی اور آپ نے طالبعلموں کی بدنظمی کی مذمت کی۔

گورنر صاحب کی تقریر

۱۳ر فروری جمعہ کے دن ۴ بجے شام کو پھول باغ میں ایک عام جلسہ ہوا جسمیں جناب گورنر صاحب صوبہ متحدہ نے جنگ پر ایک تقریر فرمائی۔ آپکے بعد سر جے۔ پی۔ سریواستوا مسٹر منزر لالہ پدم پت سنگھانیا پروفیسر سید نواب حسین اور نواب سردار بیگم اختر حیدرآبادی نے تقریریں کیں، اختر صاحبہ

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کی مجلس انتظامیہ کی میٹنگ پروفیسر نواب حسین صاحب صدر انجمن کے بنگلہ پر ۱۸ر فروری بدھ کے دن ۴ ۱/۲ بجے شام کو ہوگی اور جناب پروفیسر صاحب کی طرف سے ممبران کو ایک ایٹ ہوم دیا جائیگا۔

ایٹ ہوم

رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے دوسرے صاحبزادہ مسٹر سریندر سروپ ایم۔ اے۔ ایل ایل بی کی شادی شریمتی کماری پرکاش وتی دختر ڈاکٹر نرائن پرشاد استھانہ ایڈوکیٹ جنرل یو۔ پی گورنمنٹ کے ساتھ ۸ر فروری کو الہ آباد میں ہوئی۔ اس شادی کی خوشی میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے ۱۰ر فروری ۵ بجے سہ پہر کو شہر کے انگریز۔ ہندو اور مسلمان معززین کو ایک پر تکلف ایٹ ہوم دیا۔

اسٹوڈینٹ کانفرنس

۹ر فروری کو ڈسٹرکٹ اسٹوڈینٹ کانفرنس کا اجلاس بصدارت مسٹر سری کرشن دت پالیوال ہوا جسمیں آپ نے فرمایا کہ طالبعلموں کو نیشنل تحریک سے تعلق رکھنا چاہئے۔ گذشتہ چند سال ... طالبعلموں کی تحریک کی ترقی پر آپنے اطمینان کا اظہار کیا۔ ... مس شانتا بھل راؤ۔ مسٹر اشوک مہتہ۔ اے۔ جے۔ زیدی۔ مسٹر انصار ہروانی میں این اوستھی اور جے۔ سی۔ دکشت کے لکچر ہوئے۔

ایجوکیشن کمیٹی

کانپور میونسپل بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی کے سکریٹری مسٹر عبدالصمد منتخب ہوئے ہیں۔

سبد گل

جدید تمدن اور تہذیب کی کرشمہ سازیاں ملاحظہ ہوں کہ اب ہندوستان کے آنریری مجسٹریٹوں کی طرح "آنریری بیویاں" بھی عالم وجود میں آگئی ہیں۔

آنریری مجسٹریٹوں کے متعلق تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ یہ وہ بزرگ ہیں جو پیسے کوڑی کے بغیر عدالت و انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہوئے قانونی کتابوں سے سر مارا کرتے ہیں لیکن "آنریری بیوی" کا نام غالباً آپ نے پہلی ہی مرتبہ سنا ہوگا۔ یہ موجودہ جنگ کی نہایت ہی خوبصورت اور جدید پیداوار ہے۔ اس کا "مقدس فرض" یہ ہے کہ پیسے کوڑی کی اُمید کے بغیر کسی مرد سے رشتہ جوڑلے اور مفت میں فرائض زوجیت ادا کرتی رہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک آدھ بچے کی ماں بھی بنجائے۔ یہ ہے "آنریری بیویوں" کی تعریف۔

"آنریری بیوی" کی دریافت کا سہرا بھی اسی جرمنی کے سر ہے جس نے ہر جرمن عورت کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ چلتے پھرتے فوجی سپاہیوں کا نطفہ ضرور لے۔ اسی جرمن ہائی کمانڈ نے مقبوضہ ممالک میں رہنے والے والے جرمن افسروں اور سپاہیوں کو "اعزازی بیویاں" رکھنے کی عام اجازت دیدی ہے۔ چنانچہ جرمن ہائی کمانڈ کی جانب سے ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

"ہر وہ جرمن افسر یا جرمن سپاہی جو اپنے وطن سے دور مقبوضہ علاقہ میں ہے۔ اُسکو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ ایسی عورت کو اپنی آنریری بیوی بنا سکتا ہے جو یہودیوں کے علاوہ کسی نسل سے بھی کیوں نہ ہو ان آنریری بیویوں سے جو بچے پیدا ہوں گے انھیں جرمن نسل تصور کیا جائے گا۔ اور جرمن حکومت ان کی پرورش کی ذمہ دار ہوگی"۔

یوروپین ممالک میں کیونکہ یہ قانون ہے کہ کوئی شخص اگر اپنی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرلے تو پہلی بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہوجاتا ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ آنریری بیویاں رکھنے والوں کو اس قانون کی زد سے بچانے کے لئے۔ مزید تشریح کرتا ہے:۔

"کیونکہ آنریری بیویاں رکھنا ایک قومی اور ملکی خدمت ہے۔ اس لئے آنریری بیویاں رکھنے والوں سے بیاہتا۔ بیویوں کو طلاق دینے کی اجازت نہیں دیجاسکتی"۔

گویا جرمن ہائی کمانڈ نے داشتہ رکھنے والوں کو اس طرح بیویوں کی بدمزاجی اور خفگی سے بھی محفوظ کردیا ہے آگے چل کر عورتوں اور لڑکیوں کو بھی نصیحت کیگئی ہے کہ وہ کسی نہ کسی جرمن کی آنریری بیوی یعنی داشتہ ضرور بن جائیں تاکہ وہ بھی اس "قومی و ملّی" خدمت کا ثواب حاصل کرسکیں۔

ادب لطیف

گم کردہ راہ!

از جناب مسافر

جس نزاکت بیان سے اس مختصر شہپارہ میں ایک مستقل مضمون طلب بات کہدی گئی ہے اس نے اس ادبی جواہر ریزے کی قدر و قیمت کو بہت زیادہ بڑھادیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس شہپارہ کو ادب اُردو میں اچھوتا اضافہ سمجھا جائے گا۔

کالی رات۔ ساکن فضا۔ ہڈیوں تک اُتر جانے والی سردی اور آسمان پر کالے کالے بادلوں کے ٹکڑے۔ شہر کے باہر ہونے کی وجہ سے سڑک اور بھی سنسان دور دور تک شاید میرے سوا کوئی اور انسان مشکل سے چہل قدمی کا اتنا رسیا ہوگا جو خراب موسم میں بھی باہر نکلے بغیر نہ رہ سکے۔

مگر — میں نے غور سے سنا — کچھ سمجھ میں نہ آیا — آواز تو دی ہے کسی نے! کس نے؟ شاید عورت تھی کوئی! تھوڑی دیر تک پھر سناٹا رہا۔ مگر میرے کان اب بھی سے ہلکی آواز سُن لینے کے لئے بھی تیار تھے۔ پھر آئی — — وہی آواز — بھائی...... صا...... حب — آواز میں گھبراہٹ کی جھلک تھی۔ میرے جسم میں ایک برقی لہر دوڑ گئی۔ ایسی خوفناک اندھیری رات میں، اس سنسان راستہ پر ایک عورت کا کیا کام؟ یہ سڑک تو صرف اسپتال کو جاتی ہے۔ اور کہیں اس پر بستی کا نام و نشان تک نہیں میں برق کی طرح آواز کی طرف بڑھا۔

وہ چادر میں لپٹی ہوئی اندھیرے میں ایک سفید سائے کیطرح کھڑی تھی۔ میں اس کے قریب ہوکر تصویر حیرت بنا ہوا کھڑا کا کھڑا رہگیا۔ پھر ہمت کرکے میں نے کہا "فرمائیے" اس نے کچھ کہا۔ مگر ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا جو اسکی آواز کو میری طرف سے سمیٹتا ہوا دوسری طرف لیگیا میں صرف اتنا سُن سکا۔

— ام...... اُگھ...... ٹل......"

بات کچھ بھی سمجھ میں نہ آئی۔ ذرا اور جی کڑا کرکے میں نے کہا "آپ کس کو پوچھتی ہیں کیا"؟

"اُمید سنگھ...... "پھر اسکے الفاظ کو ہوا اُڑالے گئی۔ میں نے اندھیرے میں اُسے غور سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "میں سمجھا نہیں"۔

اُسنے پھر جھجکتے ہوئے کہا "اُمید سنگھ...... ٹپل"

"اوہ! میں سمجھا اُمید سنگھ ہوسپٹل پوچھتی ہیں آپ"۔

"جی! جی! لڑکھڑاتے ہوئے لہجہ میں وہ بولی

"آپ آگے نکل آئی ہیں۔ اسپتال پیچھے رہگیا۔ آئیے"۔

"کیا آپ" میں نے چلتے چلتے پیچھے مڑکر دیکھے بغیر پوچھا "پہلی مرتبہ اس طرف آئی ہیں"۔

"جی! جی ہاں" اُسنے کہا۔ کچھ اسطرح کہ مجھے مڑکر دیکھنا پڑا کہ کہیں اسے کسی چیز نے روک تو نہیں لیا۔ میں کچھ کرٹھٹک گیا۔ اسکی چادر کسی خاردار چیز میں اُلجھ کر رہ گئی تھی۔ اور وہ اسے سنبھال رہی تھی۔ وہ برقعہ بھی اوڑھے ہوئے تھی۔

میں سمجھ گیا! وہ ضرور پردہ نشین ہے۔ سڑکوں سے ناواقف!

"آپ کس لئے ہسپتال جارہی ہیں" میں نے پوچھا اُسنے جواب دیا۔ کچھ رک کر۔ "والدہ کے پاس"

اسپتال کا پھاٹک نظر آنے لگا تھا۔ سامنے پھاٹک کی روشنی بڑے بڑے ہنڈے میں دہکتی ہوئی معلوم ہورہی تھی میں اسے اندر پہنچاکر چلا آیا۔

برسوں بعد

"میں ہمت کرکے تن تنہا نکلی کہ اس بے وفا نے مجھے دھوکا دیکر کے مجھ سے آنکھیں پھیرلیں تو اب میں ہی کسی طرح اس لعنت کو اپنے جسم سے خارج کراؤں — ایک پردہ نشین عورت راستہ کیا جانے؟ اسوقت تو میں آپ کو عصمت فروشی کے بازار میں دکان لگائے بیٹھی دیکھتی ہوں۔ اسوقت میں راستہ بھی نہ جانتی تھی۔ سہیلیوں سے سُن رکھا تھا کہ اُمید سنگھ ہوسپٹل شہر کے باہر ہے"۔

میں نے غور سے اُسکی طرف دیکھا

وہ کہنے لگی "راہ گیروں سے ڈر ڈر کر راستہ پوچھتی ہوئی اسپتال گئی...... مگر"

میں نے اُس سے سہمی سے پوچھا...... "مگر کیا"

مگر اسپتال میں بھی وہی ہوا جس کی پہلے سے شکار تھی۔ رات بھر ڈاکٹر صاحب کے بستر پر رہنے کے بعد میں نے گھر جانے کے بجائے کچھ اور کرنا مناسب سمجھا"۔

میں نے اس سے پوچھا:۔

"تمھیں کچھ یاد ہے کہ جس آدمی نے تمھیں اسپتال کے دروازہ تک پہونچایا تھا اُسسے تم نے کیا بہانہ کیا تھا۔

اس نے میری طرف دیکھا۔

میں نے کہا "تم نے کہا تھا، والدہ کے پاس جانا ہے"۔

"تو وہ تم تھے — "! اُسنے کھلکھلاکر کہا۔ "اسوقت تو تم بڑے شریف تھے۔ چلو چھوڑو، وہ باتیں۔ اُٹھاؤ یہ ستار۔ میں تمھیں بھیرویں سناؤں — آدھی رات کا وقت ہے"۔

جوابی ملاقات

نئی دہلی ۱۰ رفروری۔ وائسرائے اور لیڈی لنلتھگو نے مارشل چیانگ کائی شک اور میڈم چیانگ کائی شک سے آج صبح سرکاری حیثیت سے جوابی ملاقات کی۔

عالم نسواں

تعریف کی بھوکی عورتیں

از جناب زبیدہ سلطان صاحبہ دہلوی

موجودہ زمانہ کی شادی شدہ عورتوں کی جس کمزوری کو اس مضمون میں بے نقاب کیا گیا ہے اُسس کمزوری کو دور کرنے کی واقعی بڑی سخت ضرورت ہے۔ زبیدہ صاحبہ نے بڑے دلکش طریقہ سے اس کمزوری کو دور کرنے کی تلقین کی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہر عورت اس مضمون کو پوری توجہ سے پڑھے

عورتوں کی طرف سے تو میرے پاس خط آتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ میں عورتوں کے لئے جو مضمون لکھتی ہوں وہ اکثر انھیں خطوط کے جواب ہوتے ہیں مگر اس مرتبہ بالکل پہلی مرتبہ مجھے ایک مرد کا خط ملا ہے اور اس خط میں جو بات کہی گئی ہے وہ بھی اس قابل ہے کہ اس پر روشنی ڈال کر پڑھنے والوں کو کچھ کام کی باتیں بتائی جائیں۔

مرد کا جو خط میرے پاس آیا ہے پہلے اس خط کی یہ سطریں پڑھئے، مرد کے خط میں لکھا ہے کہ:۔

"اپنا نام اور پتہ تو میں ظاہر نہیں کرسکتا کیونکہ — وہ بگڑ بیٹھینگے، اے دل تیری شامت آئے گی مگر خدا کیلئے عورتوں کو بتائیے کہ مرد بعض اوقات عورت کے اس طرز عمل سے بیزار ہوجاتا ہے کہ عورت کے ہر کام پر مرد اُسکی ہوشیاری، اُسکے سلیقہ اور اُسکی عقلمندی کی شان میں ایک قصیدہ پیش کرے ایک شور مچا ہوا ہے کہ زمانہ آگے بڑھ رہا ہے ترقی ہورہی ہے۔ مرد عورتوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ عورتیں آگے جانا چاہتی ہیں۔ مرد عورتوں کی قابلیت کا اعتراف کرنے میں بخل سے کام لے رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ طعنے اُن عورتوں کی زبانوں پر تو زیب دیتے ہیں جو جلسوں، محفلوں اور اسٹیجوں کی زینت ہیں۔ وہ اگر مردوں کو اسیطرح نیچے نہ گرائیں تو خود کس طرح اُبھریں۔ مگر خدا کے لئے آپ مجھے بتائیے کہ جو عورتیں شادی کرکے گھریلو زندگی گزارنے کا فیصلہ کرچکی ہیں اگر یہ خناس ان کے دماغوں میں بھی گھس رہا ہے تو وہ اس زندگی کو کس طرح کامیاب بناسکیں گی"۔

مرد کے خط میں جو بات کہی گئی ہے اسے میں نے شکایت بتادیا ہے۔ مگر اصل میں یہ میری زیادتی ہے اس بیچارے نے شکایت نہیں کی ہے بلکہ ہندوستان کی نئی تانتی میں کیرکٹر کا جو ایک عیب پیدا ہوتا چلا جارہا ہے اس عیب کی طرف بڑی ہمدردی کیساتھ اشارہ کیا ہے۔ آجکل حقیقت میں یہ ایک حل طلب مسئلہ بنا ہوا ہے۔ آئیے! اس مسئلہ پر غور کریں:

آپنے دیکھا ہوگا بہت سی عورتوں کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ ان کے شوہر ان کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ اس توجہ سے ان کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ شوہر کو میری جتنی قدر کرنی چاہئیے وہ میری اتنی قدر نہیں کرتے۔

کیا کبھی آپنے غور کیا ہے کہ وہ ہمیں کس بات کو اپنی ناقدری خیال کرتی ہیں۔ وہ اپنے شوہروں کو اپنا قدر دان اُس وقت سمجھیں جب ان کے شوہر بات بات پر ان کی تعریف کریں۔ ان کی ہر بات اور ان کے ہر کام کی داد دیں۔ اور جب کبھی وہ کسی معاملہ پر رائے دیں تو شوہر سانس روک کر سنے کہ بیوی صاحبہ کیا ارشاد فرمارہی ہیں

کیا ایک عورت کے دل میں تعریف کی اتنی بھوک ہونا کوئی اچھی بات ہے۔ کیا یہ اوچھا پن نہیں ہے جو بہنیں اس ذہنیت کو اوچھا پن نہیں سمجھتیں وہ ہمیں بتائیں کہ اگر وہ شوہروں سے ہر ہر قدم پر تعریف سننی چاہتی ہیں تو کیا ان کے شوہر بھی یہ توقع کرسکتے ہیں کہ جب وہ صبح سو کر اُٹھیں تو بیوی کہیں خدا کا شکر ہے کہ آپ سو کر اُٹھ بیٹھے آپ کیسی میٹھی نیند سوئے۔ واہ واہ! جب وہ کھانا کھانے بیٹھیں تو بیوی ان کے کھانے کی تعریفیں کرے جب وہ دفتر جانے لگیں تو بیوی ان کی پوشاک کی داد دیں جب وہ دفتر سے گھر آئیں تو بیوی تعریف کریں کہ آپنے دفتر میں کس قابلیت سے کام کیا ہے

ممکن ہے بعض مرد اس قدر احمق ہوں کہ وہ اپنے ہر کام پر اپنی عورتوں سے داد چاہنے کے شوق میں رہتے ہوں مگر عام طور پر ایک مرد سیدھا سادا مزاج رکھتا ہے ے

بچوں کی دنیا

رسُول پاکؐ سے پہلے عرب کی حالت

اب سے سینکڑوں برس پہلے کی بات ہے عرب کے بسنے والے بڑے بے رحم اور کٹر تھے۔ آدمی کی جان لینا اُن کے آگے کوئی بات ہی نہ تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑمرتے تھے۔ اُن کی لڑائیاں تو بچاس بچاس برس تک ختم نہ ہوتی تھیں۔ گھر کے گھر اُجڑ جاتے تھے۔

دل کے ایسے سخت کہ اپنی ننھی مُنّی معصوم بچیاں پیدا ہوتے ہی اپنے ہاتھوں زندہ زمین میں گاڑ آتے محتاجوں اور یتیموں کا مال ہڑپ کرجاتے۔ پڑوسیوں اور مسافروں کو لوٹ لیتے۔

خدا کو بھی نہیں مانتے تھے۔ سینکڑوں پتھر دیوتا بنا رکھے تھے جنھیں خدا کا ساجھی کہتے تھے۔ اس ملک میں ایک پیغمبر گذرے ہیں اُن کا نام تھا حضرت ابراہیمؑ۔ یہ خدا کے بہت پیارے رسول تھے۔ انھوں نے [illegible] عبادت کے لئے ایک گھر بنایا تھا جسے خانہ کعبہ کہتے ہیں۔ اس خدا کے گھر کو یہاں کے رہنے والوں نے اپنے بتوں کا مندر بنا رکھا تھا۔ جانتے ہو اس میں کتنے بت تھے۔ بس یوں سمجھ لو کہ جتنے سال کے دن ہوتے ہیں۔ اتنے ہی بُت اس مندر میں تھے۔ عرب کے رہنے والے ان کے آگے اپنا ماتھا ٹیکتے تھے۔ پتھر اور مٹی کی ان ہی مورتوں سے اپنی مرادیں مانگتے تھے۔

ے جب اس نے ایک عورت سے شادی کرلی تو گویا اس نے پہلی اور آخری مرتبہ فیصلہ کن طریقہ سے یہ کہدیا کہ ہم تم زندگی بھر کے ساتھی ہے۔ اب تمھاری کوئی بات ہمارے لئے اور ہماری کوئی بات تمھارے لئے قابل اعتراض یا قابل نفرت نہیں رہی۔ اگر ایک عورت گھر کو صاف ستھرا اور آراستہ رکھتی ہے تو اس سے کیسے یہ نتیجہ نکل آیا کہ مرد کو عورت کی اس نفاست پسندی پر داد دیتے دیتے اپنا منہ خشک کرلینا چاہئیے۔ کیا شادی شدہ عورت کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ گھر کو زیادہ سے زیادہ دلکش طور پر آراستہ رکھے۔ پھر اسمیں داد چاہنے کی کیا بات ہے؟ اور اگر مرد اس پر عورت کی تعریف نہیں کرتا تو ملال کیوں۔؟ یہ تو طے شدہ ہے کہ گھر کی صفائی اور زیب و زینت کی ذمہ داری عورت پر ہے۔

اگر عورت کو مرد سے اس پر داد چاہنے کی توقع ہے تو کیا مرد کو یہ خواہش پیدا نہ ہوگی کہ عورت اسکی روپیہ کمانے کی قابلیت کی داد دے مگر یہ داد بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ کیونکہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے روپیہ پیدا کرنا مرد کا فرض ہے۔ اسے اس کام پر داد کی کوئی ضرورت ہی نہیں

جو عورتیں تعریف کی اسقدر بھوکی ہیں وہ تین باتوں کو نظر انداز کردیتی ہیں ؏۱ ہر وقت عورت کی شان میں قصیدہ خوانی وہی مرد کرسکتا ہے جو اس عورت سے کوئی ناجائز غرض پوری کرنا چاہتا ہو۔ مگر وہ مرد بھی صرف غرض نکالنے تک ہی یہ قصیدہ خوانی کرے گا۔ اس سے سمجھ لو کہ جس مرد کو تمھارے ساتھ ساری زندگی بسر کرنی ہے وہ ہر وقت تمھاری تعریف کیسے کرسکتا ہے۔

؏۲۔ تمھارا شوہر بلاوجہ تمھاری تعریف کبھی نہیں کرسکتا وہ اپنی بیوی سے یہ کیوں کہے کہ تم کس سلیقہ سے گھر چلاتی ہو اس بات کا بھی تو امکان ہے کہ بعض کروں میں جسطرح سامان لگا ہوا ہے وہ انداز آرائش اسے پسند نہیں اگر وہ اس معاملہ میں خاموش ہے تو سلیقہ کی داد دینے کے معاملہ میں خاموش رہ کر کون سا گناہ کرتا ہے۔

اسی طرح ایک شوہر اپنی بیوی سے یہ کیوں کہے کہ وہ کس قدر خوبصورت ہے یہ بھی تو ممکن ہے کہ جو گہنے بی بی پہنتی ہیں وہ اُسے معلوم برے ہوتے ہوں۔ ہونٹوں پر سرخی لگانے کو وہ کئی مرتبہ منع کرچکا ہے مگر بیوی ہونٹوں اور ناخنوں کو رنگنے سے باز نہیں آتیں۔ اگر وہ ہونٹوں اور ناخنوں کو رنگنے پر غصہ کا اظہار نہیں کرتا تو بیوی کی سرمئی آنکھوں اور ستواں ناک کی شان میں قصیدہ خوانی نہ کرکے کون سا قصور کررہا ہے ےے

پردۂ فلم

"بھرت ملاپ"

پرکاش پکچرز کا فلم اور ڈائرکٹر وجے بھٹ کا شاہکار "بھرت ملاپ" بمبئی میں ریلیز ہوچکا ہے۔ "بھرت ملاپ" کے سٹینگ بہت شاندار ہیں۔ اور گانے اور مکالمے پنڈت انوج نے لکھے ہیں۔ جو نہایت پُرزور اور دلفریب ہیں۔ اداکاروں میں درگا کھوٹے۔ سوبھنا سمرتھ۔ ساہو مودک پریم ادیب۔ اُما کانت وغیرہ نے خوب کام کیا ہے ان کے علاوہ دیگر اداکاروں نے بھی اپنے اپنے کردار کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا ہے۔ فلم کی کہانی کو مسٹر بھٹ نے نہایت خوبی سے قلم بند کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ کانپور میں بھی اس فلم کو بڑی مقبولیت حاصل ہوگی۔

اس تصویر کی اہمیت کا اندازہ اسس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ڈیڑھ سال کی مدت اور ۸ لاکھ روپیہ کی لاگت سے یہ شاندار تاریخی تصویر تیار کیگئی ہے۔

فضلی برادران لیمیٹیڈ

سنا گیا ہے کہ فضلی برادران لیمیٹیڈ کا دوسرا کارنامہ "چوڑنگی" بڑی تیزی کیساتھ اپنے تکمیلی مراحل طے کررہا ہے۔ توقع ہے کہ یہ پکچر جو اُردو اور بنگلہ میں تیار ہورہی ہے فروری کے آخر تک پایہ تکمیل کو پہونچ جائے گی۔ اس کو مسٹر فضلی ڈائرکٹ کررہے ہیں۔

ڈائرکٹر فضلی کا اچھوتا کارنامہ "یادگار مشاعرہ" بھی تیار ہوکر نمایش کے لئے جلد ہی پیش ہوجائے گا اس مختصر ادبی فلم کے لئے مولوی عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو (ہند) حضرت خواجہ حسن نظامی۔ حضرت جگر مرادآبادی۔ حضرت ساغر نظامی۔ حضرت بسمل الہ آبادی۔ اور خاں بہادر رضا علی وحشت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مادھوری اور موتی لال

بمبئی کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ مادھوری اور موتی لال رنجیت مووی ٹون سے علیحدہ ہونے والے ہیں۔ مادھوری رنجیت مووی ٹون میں خاموش فلموں کے زمانہ سے کام کررہی تھی۔ اب وہ فلم لائن سے کنارہ کشی اختیار کررہی ہے مسٹر موتی لال کا رنجیت مووی ٹون سے معاہدہ فروری میں ختم ہوجائے گا۔

ےے ایک شوہر اپنی بیوی سے آخر بار بار یہ کیوں کہے چلا جائے کہ تم سے میری زندگی فردوس کا نمونہ بنی ہوئی ہے۔ اگر تم نہ ہوتیں تو خدا جانے میرا کیا حشر ہوتا۔؟ آخر وہ اس قسم کی بیجا تعریف کیوں کرے؟ جبکہ وہ خون پسینہ ایک کرکے یا اپنا دماغ خشک کرلے کے بعد، دن بھر کی سعی و کوشش سے روپیہ کماتا ہے اور اس روپیہ سے بیوی کے آرام و آسائش کا بندوبست کرتا ہے۔ اگر بیوی اس کے لئے سامان راحت ہے تو کیا وہ بیوی کی کفالت کا سبب نہیں ہے اگر کماؤ اور قابل اعتماد شوہر نہ ملتا تو بیوی کی کیا درگت بنتی؟ تعریف چاہنے والی بیویاں کبھی یہ بھی تو سوچیں؟

غرض مرد نے اپنے خط میں ہندوستان کی شادی شدہ عورتوں کی جس کمزوری کی طرف اشارہ کیا ہے اس کمزوری کو دور کرنے کی بڑی سخت ضرورت ہے۔ یہ بڑی نامعقول ذہنیت ہے کہ عورت خواہ مخواہ کی تعریف پر زندہ رہنا چاہے اسے اپنے خاموش طرز عمل سے ازدواجی زندگی کو اسقدر خوشگوار بنانا چاہئیے کہ مرد کا اطمینان قلب اس کے کارناموں کی سراپا داد بنجائے۔ یہ ہے عورت کی سچی تعریف مرد کی جانب سے۔

کیا میری ہندوستانی بہنیں مرد کی شکایت کا مطلب سمجھیں گی۔؟

یوپی میں پڑھائی کا دن

لکھنؤ ۸ رفروری۔ صوبہ سے ناخواندگی دور کرنے کی جو تحریک کانگریسی حکومت نے یو۔پی میں شروع کی تھی اس سلسلہ میں اب تک سال بہ سال دن منایا جاتا ہے۔ امسال یہ دن تمام یو۔پی میں ۱۲ فروری کو منایا جائیگا۔

اقوال زریں

نااتفاقی تباہی کی دیبی ہے!

عصمت عورت کا ایمان ہے

بے حیائی کا جام مرد اور عورت دونوں کیلئے مضر ہے

پہلے دو باتیں سنو، بعد میں ایک بات کہو کیونکہ جسم میں دو کان ہیں اور ایک زبان۔

دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہے

سادگی قدرت کا جزو ہے

جھوٹ بولنا سب سے بڑا گناہ ہے

دنیا میں لاقیمت چیز وقت ہے

علم ایک دولت ہے جو خرچ کرنے سے حاصل ہوتی ہے

گفتگو انسان کی قابلیت کی کسوٹی ہے

دنیا میں سب سے بڑی غلطیاں صرف دو ہیں یعنی بولنے کے وقت نہ بولنا اور نہ بولنے کے وقت بولنا۔

زبان شیریں رکھ تاکہ مخلوق تیری گرویدہ ہو جائے۔

مغرور انسان کبھی نہیں پنپتا۔

عیش و آرام قوم کو غلام بنا دیتے ہیں

موج تبسم

اُستاد (شاگرد سے) اگر ایک روپیہ کی پچیس نارنگیاں ملتی ہیں تو بتاؤ ایک آنہ کی کتنی ملیں گی؟

شاگرد۔ جو بازار کا بھاؤ ہوگا۔

اُستاد (شاگرد سے) اگر تمہارے والد ایک سال تک دس روپیہ ماہانہ پس انداز کرتے ہیں تو بتاؤ یہ رقم کتنی ہوتی ہے؟

شاگرد۔ یہ رقم اتنی ہوتی ہے کہ ہم اس سے آسانی کے ساتھ ایک ریڈیو خرید سکتے ہیں۔

گاہک:۔ (عطر فروش سے) مجھے تین ماشہ عطر حنا عنایت کر دیجئے۔

عطر فروش:۔ مگر جناب عطر کی قیمت جنگ کی وجہ سے ڈیوڑھی ہو گئی ہے۔

گاہک:۔ کیا عطر حنا بھی جرمنی سے آتا تھا۔

عطر فروش:۔ جی نہیں ہمارا خیال ہے کہ جنگ میں مرنے والوں کو دفن سے قبل عطر لگانے کی ضرورت پیش آئے گی۔ اسلئے ہم نے قیمت بڑھا دی ہے۔

مجسٹریٹ۔ میں تم کو آوارہ گردی کے جرم سے بری کرتا ہوں تم کو چاہیئے کہ زیادہ وقت اپنے گھر میں گزارا کرو۔

ملزم۔ حضور کونسا گھر۔ میرا گھر تو بجز جیل کے اور کوئی نہیں ہے۔

دلچسپ معلومات

فرانسیسی انڈو چائنا

فرانسیسی انڈو چائنا کا رقبہ ۲ لاکھ ۸۵ ہزار مربع میل ہے۔ اسے ۱۸۵۶-۸۴ء کے درمیان حاصل کیا گیا تھا اسکی آبادی ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ہے۔ انمیں ۴۰ ہزار یورپین ایک کروڑ ۸۰ لاکھ اناخی۔ ۲۵ لاکھ کمبودی۔ ۱۲ لاکھ تائی ۵ سے ۱۰ لاکھ تک چینی۔ اور تین لاکھ ۵۰ ہزار ملایا کے باشندے ہیں۔ تجارت درآمد تقریباً ۵ کروڑ پونڈ سالانہ اور تجارت برآمد تقریباً ۶ کروڑ پونڈ سالانہ ہے برآمد میں بیشتر چاول۔ ربر۔ اور کوئلہ شامل ہے بجٹ اوسطاً ایک کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کا ہے۔ اس کی راجدھانی ہنوئی ہے۔ جہاں کی آبادی ایک لاکھ ۵۰ ہزار ہے بڑا شہر سیگاؤں ہے جس کی آبادی ۳ لاکھ ۶۰ ہزار ہے۔

سنگاپور کی لڑائی

ملایا کی لڑائی ختم ہو چکی اور سنگاپور کی لڑائی شروع ہو گئی انگریز کمانڈر جنرل ویول کا یہ اعلان برطانیہ کی نسبت ہندوستان کیلئے زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ سنگاپور ... جو کید ار سمجھا جاتا ہے جیسے سوئز اسکا پچھمی پہریدار ہے یہ بات حیرت انگیز ہے کہ سوئز کو جو خطرہ لڑائی کے سوا دو برس میں پیش نہ آیا وہ سنگاپور کو لڑائی کے بعد ہی فوراً پیش آگیا۔ اٹلی اور جرمنی یورپ کے ساحل سے جتنی دور ہے سنگاپور سے جاپان کا فاصلہ اُس سے کئی گنا ہے۔ سوئز کے محفوظ رہنے کا صرف یہ سبب نہیں کہ جرمنی کی بحری طاقت کم ہے اور اٹلی کا بیڑا کمزور نکلا اس کا سبب یہ بھی ہے کہ بحر روم میں انگریزی بیڑا بہت طاقتور ہے۔ سنگاپور کے خطرہ میں پڑ جانیکے صرف یہ سبب نہیں کہ جاپان کا بیڑا بہت مضبوط ہے اسکا یہ بھی سبب ہے کہ بحرالکاہل میں امریکہ اور برطانیہ دونوں کا بیڑا کمزور اور ناکافی تھا۔ آج سنگاپور گھیرے کی حالت میں ہے گویا جاپان اور ہندوستان کے درمیان آخری بڑی رکاوٹ خطرہ میں ہے۔ ہندوستان کو سمندر سے ہی نہیں خشکی سے بھی خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اور ہوائی خطرہ اور بھی بڑھ گیا ہے۔

افسانہ

کنواری کا گناہ!

ایک اطالوی افسانہ نگار کا عجیب و غریب رومانی شاہکار

ذیل میں اطالوی زبان کا ایک بہترین افسانہ درج کیا جاتا ہے جس میں گناہ اور سزا کے ایک ایسے دلکش مسئلہ کو سامنے لایا گیا ہے جس نے ایک نہایت دلکش اور نتیجہ خیز افسانہ کی صورت اختیار کر لی ہے۔

"مقدس باپ! مجھے یقین نہیں آتا کہ میں نے گناہ کیا ہے۔"

پادری نے ترحم سے لبالب بھری ہوئی آنکھوں سے کنواری کے چہرہ کی طرف دیکھا۔

سسٹر فلومنا نے دکھ اور درد کے لہجہ میں پھر کہا:۔ "کبھی تو میرا ضمیر یہ کہتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور کبھی مجھے اپنے اندر سے یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا ..... اور ضمیر کے یہ کہنے پر مجھے اور بھی اُلجھن ہوتی ہے کہ میں نے گناہ نہیں کیا۔"

پادری کے سکوت اور ٹھہری ہوئی نگاہوں سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی خانقاہ کی کنواری کی بات کا مطلب سمجھنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ وہ بولا:۔ "بیٹی! میں تو تمہاری اس اُلجھی ہوئی رام کہانی کا سر پیر ہی نہیں سمجھ سکا۔ ذرا واضح طور پر بتاؤ کہ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ تم مجھے سب کچھ بتا دو۔ ابھی تم ایک ناتجربہ کار لڑکی ہی ہو۔ ایک ۱۸ برس کی جان! بھلا خود کیا فیصلہ کر سکتی ہو۔ یہ کام مجھے کر نیدو۔ ہاں تو بتاؤ پوری پوری بات!"

"میں سب ہی کچھ آپ کو بتائے دیتی ہوں۔ مقدس باپ کل ہی کی بات ہے کہ مجھے پانچویں وارڈ کے کمرہ میں لگایا گیا۔ اس کمرہ میں ایک ایسا مریض آیا ہوا تھا جس کے متعلق یہ سمجھا جا رہا تھا کہ بس زندگی کی آخری گھڑیاں گن رہا ہے۔ جو ڈاکٹر اس مریض کی دیکھ بھال پر تھا اس نے مجھ سے کہا کہ تمھیں زیادہ کوفت برداشت نہیں کرنی پڑے گی۔ صبح سے پہلے پہلے یہ مریض چل بسے گا۔"

"مجھے مریض کے پاس رات بھر موجود تو ضرور رہنا تھا مگر اس کے سوا اور کچھ کام نہ تھا کہ ہر آدھ گھنٹہ بعد دوا کا آدھا چمچہ مریض کے منھ میں ڈالدوں۔ ڈاکٹر چلتے وقت کہہ گیا کہ مریض کی حالت میں کسی تبدیلی کی توقع تو ہے نہیں لیکن اگر میری موجودگی ضروری سمجھو تو بلا لینا۔ ڈاکٹر کے رخصت ہو جانیکے بعد میں مریض کے بستر سے کچھ فاصلہ پر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور اپنے خیالات میں محو ہو کر دنیا سے رخصت ہونیوالی ایک روح کیلئے خدا سے بخشش کی دعا کرنے لگی۔"

"تو کس کی روح کیلئے دعا کر رہی تھی بیٹی؟"

"اسی غریب کی روح کے لئے جو بیمار تھا۔"

یہ کہہ کر وہ رک گئی۔ پادری نے کہا "ہاں آگے بتاؤ؟"

"شاید اس وقت رات کے تین بج رہے تھے مریض نے بہت ہی کمزور آواز میں کچھ کہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موت کے بوجھ کے نیچے دبے ہونے کی وجہ سے اس کی آواز گھٹی جا رہی ہے۔ میں نے اس کے قریب ہو کر یہ سننے کی کوشش کی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اسنے بڑی مشکل سے الفاظ ادا کرتے ہوئے کہا "دیکھو! وہ آگئی" میں اُسے تشفی دیتے ہوئے بولی "بھائی! ہمت نہ ہارو۔ حوصلہ رکھو۔"

"یہ الفاظ میں نے جھک کر اُس کے کان میں بہت ہی آہستہ سے کہے تھے۔ مگر مجھے ایسا معلوم ہوا گویا میرے ان الفاظ سے اسمیں طاقت آگئی۔ کیونکہ اب کی بار اسنے جو کچھ کہا اُسکا ایک ایک لفظ مجھے صاف صاف سنائی دیا۔ اس نے کہا "میں تیار ہوں، زندگی کے پچیس برس میں اس دنیا سے رخصت ہو جانا تکلیف دہ ضرور ہے کیونکہ نہ جانے کتنی تمنائیں دل کی دل ہی میں رہ گئیں مگر میں اب دنیا سے بلند ہو چکا ہوں۔ میں اس دنیا میں ہمیشہ اکیلا رہا۔ میں زندگی کا وہ سنسان راستہ ہوں جس پر ایک بھی کاروانِ محبت نہ گزرا۔ اس دنیا میں کوئی نہ تھا جو میرا ہو سکتا یا مجھے اپنا بنا سکتا۔"

"وہ خاموش ہو گیا۔ میں نے دوبارہ اُسے تسلی دینے کی غرض سے آہستہ سے کہا "بھائی! دنیا کا خیال نہ کرو۔ خدا پر بھروسہ رکھو وہ تمھارا ابد تک ساتھ دیگا۔"

"میں نے دیکھا کہ میرے ان الفاظ سے اُسکی نیلی آنکھوں میں آنسوؤں کے موٹے موٹے قطرے نمودار ہو گئے۔"

اُس نے مجھ سے کہا "کیا آپ مجھ پر ایک عنایت کرینگی"؟ میں نے جواب دیا "کیوں نہیں! ضرور کروں گی۔ جو کچھ مجھ سے بن پڑے گا وہ تمھارے لئے ضرور کرونگی۔"

اُس نے کہا "کیا تم یہ چاہتی ہو کہ میں سکون کے ساتھ دنیا ... کیا تم یہ دیکھنا پسند کرو گی کہ میں خدا کا شکر اور اُسکی ثنا کرتا ہوا یہاں سے سدھاروں"؟

میں نے اُس سے کہا "ہر بھلے آدمی کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ خدا کی ثنا کرتا ہوا دنیا سے رخصت ہو۔"

پادری نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے خوش ہو کر کہا "تم نے بہت مناسب جواب دیا۔ مقدس مریم کی کنواری بیٹی!"

لومنا کہنے لگی "میری زبان سے یہ سن کر وہ بولا "تم اس کام میں میری امداد کرو۔"

میں نے اُس سے پوچھا "میں اس سلسلہ میں تمھاری کیا امداد کر سکتی ہوں؟"

اُس نے کہا "مجھے دوسری دنیا میں اپنے ساتھ کسی انسان کی مہربانی کا احساس لیجانے دو.... تم مجھے ایک بوسہ دیدو۔"

پادری نے دفعتاً چونک کر پوچھا "بوسہ"؟

مقدس مریم کی کنواری نے پادری کے اسطرح چونک کر پوچھنے پر زیادہ دھیان نہ دے کر اپنا بیان جاری رکھا۔ "میں نے جواب دیا! گھبراؤ نہیں خدا تمھارے ساتھ ہے"

پادری بولا "تم نے ٹھیک کہا بیٹی۔"

"مگر جب اُس کی سانس کی رفتار مدھم پڑنے لگی تو وہ بڑی دردناک التجائیں کرنے لگا، اُسنے رک رک کر کہا "کیا تم یہ بات نہیں سمجھتیں کہ تم اپنی ایک حقیر سی مہربانی سے میرے سکون قلب کا ذریعہ بنجاؤ۔ کیا تمھیں مجھے سکون سے محروم رکھنے پر زندگی بھر پچھتانا نہیں پڑے گا۔ یا تم میری روح کو جہنم میں ڈھکیل دینا چاہتی ہو"؟

"بیٹی" پادری نے کپکپاتے ہوئے کہا۔ کیا تم.....؟"

"مقدس باپ! میں اُسکے ان الفاظ سے خوفزدہ ہو گئی میں نے سوچا کہ بیچینی اور ناتمام آرزو کے اضطراب کی حالت میں جان سے کہیں اس بیچارہ کی روح ہمیشہ کیلئے مضطرب نہ ہو جائے اور اگر میں اس کے محروم سکون رہنے کا سبب بنی تو کہیں میری روح بھی سکون سے محروم نہ کر دیجائے۔ میں نے یہ بھی سوچا کہ لمحہ بلمحہ موت کا پنجہ اُس کے قریب آتا جا رہا ہے اور جیسا کہ ڈاکٹر کہہ گیا ہے سورج نکلنے سے پہلے پہلے یہ ہمیشہ کے لئے موت کی گود میں ابدی غفلت کی میٹھی نیند سو جائیگا۔ خاموش اور سنسان رات میں مجھے کمرہ کے سناٹے میں اُسکا دمبدم مدھم پڑتا ہوا سانس دھیما دھیما سنائی دے رہا تھا وارڈ میں جتنے مریض تھے وہ سب سکون کے عالم میں سو رہے تھے۔ بتیاں دھیمی کر دیگئی تھیں۔ ان دھیمی بتیوں کی ہلکی روشنی میں سفید سفید بستر مزاروں کے مرمریں تعویذ معلوم ہوتے تھے۔ میں بہت اُداس ہو گئی۔ آخر میں جھکی اور میں نے اُس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیے۔ اُسوقت میرے کانوں میں اُسکی نحیف آواز پڑی "شکریہ! شکریہ!" اس کے بعد میں پھر اُسکی روح کیلئے دعا کرنے لگی۔"

پادری بولا "کیا تم نے پاک ارادہ سے یہ حرکت کی، کیا مقدس دین نے تمھارے دلمیں جو جذبہ رحم پیدا کیا ہے اور اُس رحم نے اپنا جلوہ دکھایا۔ شاید تم کہو گی کہ تم نے بلند جذبات سے اُس مریض کا بوسہ لیا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ نہیں! تم خوف کے قابو میں آگئیں۔ اگر تم نے اُسکے لبوں کی جگہ بھوں کا بوسہ لیا ہوتا تو زیادہ بہتر ہوتا اُسکے سکون کے لئے یہی کافی تھا۔ مگر خیر! تم نے ایک ایسے انسان کے ہونٹ چومے ہیں جو موت کے دروازہ پر کھڑا تھا..."

ہماری حفاظت کی سخت ضرورت ہے ابا جان.... اور یہ آپ ہی پر منحصر ہے

جب خطرہ سر پر آ جاتا ہے تو کوئی دور اندیش آدمی اپنی عزیز چیزوں کی حفاظت میں پس و پیش نہیں کرتا۔ لڑائی اب آپ کے عزیزوں سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے آپ کی اور اُن کی خوش حالی کو آنکھیں دکھا رہی ہے۔ اور آپ کی آزادی ملکیت اور آئندہ حفاظت کو خطرے کا پیغام دے رہی ہے۔ لہذا اب وقت آگیا ہے کہ آپ امکانی قوت سے اپنے ملک کو عملی امداد پہونچائیں تاکہ وہ دشمن کے ابتدائی حملہ کا مقابلہ اچھی طرح کرنے میں کامیاب ہو۔

ہر دس روپیہ والا ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع دیتا ہے تفصیل ڈاکخانے سے معلوم ہو سکتی ہے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹیں

ہر وہ آنہ جو آپ اس کام میں لگاتے ہیں، ہندوستان کی بری بحری اور ہوائی فوج تیار کر کے دشمن کے ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کو طاقتور بناتا ہے

"مگر" کنواری سہمنے لگی۔ "مگر مقدس باپ وہ —"

لیکن پادری پہلے اپنی بات ختم کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کہا "اب تو وہ شخص مرچکا ہوگا۔ اور اسے دفن بھی کیا جاچکا ہوگا اور وہ قبر میں آرام سے سو رہا ہوگا تو اب بہتر یہی ہے کہ تم اس بات کو یہیں ختم کردو اور کسی سے آئندہ اس بات کا ذکر نہ کرو۔ اور —"

فلومنا نے جلدی سے پادری کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "مگر مقدس باپ وہ ابھی مرا کہاں۔"

کیا پادری نے حیرت سے پوچھا" وہ زندہ ہے کیا؟"

"ہاں" کنواری نے جواب دیا۔ وہ زندہ ہے۔ سورج طلوع ہونے تک اس پر سکرات کا عالم طاری رہا۔ مگر دھوپ چمکتے ہی وہ موت کو پرے دھکیل کر زندگی کی طرف آنے لگا۔ جب ڈاکٹر وارڈ میں داخل ہوا تو وہ اس مریض نوجوان کے چہرے کو دیکھنے پر اپنے تعجب کو چھپا نہ سکا۔ اس نے بڑی توجہ سے مریض کا معائنہ کیا اور انجکشن دیتے ہوئے اس نے دبی آواز سے کہا۔ یہ ہے تو بڑے تعجب کی بات۔ مگر مریض موت پر فتح پانے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اب ہم اس کے مرض کو شکست دے سکیں گے۔"

"یہ — یہ —" پادری رک رک کر کہنے لگا۔ "یہ تو بڑی خوفناک بات ہوگئی۔ !!!

کنواری فلومنا نے گھبرا کر کہا۔ "یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مقدس باپ"

بیٹی یہ مسئلہ بڑا پیچیدہ ہوگیا ہے۔ اگر تم نے مقدس مریم کی کنواریوں کی خانقاہ میں داخل ہوچکنے کے بعد ایک مرد کا بوسہ لیا ہے اور وہ مرد زندہ ہے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کیا کیا جائے! اگر وہ مرگیا ہوتا تو صورت یقیناً مختلف ہوتی۔ ہمارا مقدس آسمانی باپ خود ہی اپنے بندوں کے اس معاملے پر فیصلہ دیتا لیکن اگر وہ زندہ ہے تو —"

فقرے کو ناتمام چھوڑ کر پادری خاموش ہوگیا۔ فلومنا بھی خاموش کھڑی رہی۔

پھر پادری نے کہا۔ ہمیں صاف صاف باتیں کرنا چاہئیں۔ اچھا بیٹی یہ تو بتاؤ کہ وہ ڈاکٹر کیسا آدمی ہے!"

"وہ بہت شریف انسان ہے۔"

"ڈاکٹروں کے حلقے میں اسکی شہرت کیسی ہے؟"

"وہ بہت صاف باطن اور نیک چلن سمجھا جاتا ہے"

"مریض کا اب کیا حال ہے"

"وہ بڑی تیزی سے مرض سے دور ہوتا جا رہا ہے"

پادری خاموش ہوگیا۔

فلومنا تشویش کے عالم میں اس کے چہرے کی طرف دیکھتی رہی پھر بولی۔ "مقدس باپ! کیا میں گنہگار ہوگئی؟" پادری نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔ ہمیں اس معاملے کو کچھ دن کے لئے یوں ہی چھوڑ دینا چاہئے۔ ہمیں اس بات کا اندازہ لگانا ہوگا کہ مریض کی بیماری کا کیا رنگ رہتا ہے۔ ابھی اس کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس وقت تم جاؤ۔ چند دن بعد آنا۔

"وہ مقدس مریم کی کنواری کو باعصمت رکھنے کیلئے اپنے آپ کو قربان کردینے کو تیار ہے۔"

پادری نے فلومنا کے یہ الفاظ سنکر حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔ "تو وہ تندرست ہوگیا ہے؟"

"ہاں"

"بالکل!"

"ہاں"

"ڈاکٹر اس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟"

"ڈاکٹر کی رائے یہ ہے کہ چند دن بعد بالکل صحت مند ہو جائے گا"

پادری گھبرا اٹھا — "میری کنواری بیٹی!"

فلومنا نے کامل سکون کے ساتھ جواب دیا۔ "آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے اسے سب کچھ بتا دیا ہے۔"

"تم نے سب کچھ اسے بتا ہی دیا!!!"

"جی۔ اور اس نے یہ کہا کہ اگر اس کے مرنے ہی سے میرا دین بگڑنے سے بچ سکتا ہے تو مقدس مریم کی کنواری کیلئے وہ مر ہی جائے گا"

پادری خاموش کھڑا رہا۔ کہ اس کے چہرے پر کامیابی کی لہر دوڑ رہی تھی۔

فلومنا نے کہا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کرلیا ہے کہ جس روز ڈاکٹر اسے صحتیاب قرار دے کر وارڈ سے جانے کی اجازت دیگا۔ اسی دن وہ خودکشی کر کے اپنے آپکو دنیا سے دور کرلے گا تاکہ اس ایک بوسے کا راز محفوظ رہے۔"

پادری بولا۔ "یہ ٹھیک ہوگا اور —"

فلومنا نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "مگر میں نے اسے زندہ رکھنے کا تہیہ کرلیا ہے۔"

پادری نے گھبرا کر کہا۔ "تم کیا تم اس آدمی —؟"

فلومنا نے جواب دیا۔ "میں اس مقدس خانقاہ کی مقدس فضا کو خیر آباد کہہ رہی ہوں۔"

وہ دروازے کی طرف رخ کرنے لگی۔

پادری نے کہا۔ "بیٹی فلومنا! مقدس مریم کی کنواری بیٹی!!"

فلومنا نے آگے بڑھتے ہوئے جواب دیا۔ "نہیں مقدس باپ نہیں!! جس پاکیزگی اور تقدس کے لئے انسانوں کو فنا کرنا پڑے اس سے وہ گنہگاری اچھی جس کے ذریعے سے انسانوں کو فنا ہونے سے بچایا جائے۔

امریکہ کا فوجی جہاز ڈبو دیا گیا

واشنگٹن ۱۰ فروری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کا فوج بھیجنے والا ایک جہاز تارپیڈو مار کر ہوائی کے علاقہ میں

ایسپرو تمام ہندوستانیوں کو درد اور بخار سے نجات دلا سکتی ہے

MADE IN ENGLAND
ASPRO
REG. TRADE MARK

کروڑہا ہندوستانی اس کی تائید کر سکتے ہیں۔

ایسپرو ملیریا بخار کو جلدی دور کرتی ہے اور دکھ درد میں سکون بخشتی ہے۔

یہ جلد اچھا کرتی ہے!

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کا درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں آپکو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا یا ٹونکے درد یا نیورسٹیز سے نجات دیتی ہیں۔

بچے بھی اسپرو بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے۔

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہونچاتی ہے۔

UB109

کیونکہ سیل ٹائیٹ میں بند شدہ ایسپرو کو پانی میں ڈالنے کے باوجود بھی ٹکیوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ اس لئے یہ اپنی تمام تعجب خیز طبی قوت قائم رکھے گی۔

اسپرو کی ٹکیا برسوں خالص اور تازہ رہے گی۔ کیونکہ یہ مشہور سیل ٹائٹ پیک میں بند کی گئی ہے، جو کہ نمی اور موسمی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت:- ۳ ٹکیاں ایک آنہ ۳۰ ٹکیاں ۱۰ دس آنے۔

ڈسٹری بیوٹرس:- جے۔ ایل۔ موریسن۔ سن۔ اینڈ، جونس۔ (انڈیا) لمیٹیڈ
مشن کورٹ۔ مشن رو اکس ٹنشن فون ۶۹۶، کلکتہ

سنگاپور

لندن ۱۰ فروری۔ آج لندن کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ اس وقت جاپانی فوجیں شہر سنگاپور سے غالباً ۱۰ میل کے فاصلے پر ہیں۔ لیکن حالات اس تیزی کے ساتھ بدل رہے ہیں کہ ٹھیک طور پر یہ بتلانا مشکل ہے کہ جاپانی فوجیں کہاں تک بڑھ گئی ہیں۔ لندن میں جو خبریں پہونچی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سی جگہ ایسی ہیں جنپر کبھی جاپانیوں کا اور کبھی برطانی فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔

مرکزی اسمبلی کا اجلاس

دہلی ۱۱ فروری۔ آج تیسرے پہر مرکزی اسمبلی کا بجٹ سشن شروع ہوگیا۔

سوالات کے وقت دریافت کیا گیا کہ سر گرجا شنکر باجپئی نے اٹلانٹک چارٹر پر ہندوستان کی طرف سے کس کی اجازت سے دستخط کئے۔ ان کو کس نے اختیار دیا تھا۔ اس سوال پر بہت دیر تک کافی جھڑپ ہوئی۔

بحکم جناب بابو ہر پرشاد صاحب گپتا بہادر منصف شہر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰۰ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی شہر کانپور ضلع کانپور

امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور　مدعی

بنام رام بابو ولد لالہ برج بہاری ساکن چوک صرافہ کانپور　مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت رہن کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جواب کے احضار کیلئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم بسنت لال منصرم
عدالت سٹی منصفی کانپور

مہر عدالت

دہلی ۱۰ فروری گزٹ آف انڈیا کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت اور تھائی لینڈ میں جنگ چھڑ گئی ہے۔

شاندار تیسرا ہفتہ

تاریخ ہند کا وہ عہد زریں جب ہندوستان کا تمدن اپنے شباب کی حالت میں تھا

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور

میں

موہن پکچرس کی حیرت انگیز پیش کش

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

تاج محل

جمعہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۴۲ء

اس تصویر میں ملکہ ممتاز محل کی زندگی کو پیش کیا گیا ہے اور شاہجہاں بادشاہ کیساتھ اسکی غیر معمولی اور حد سے بڑھی ہوئی محبت کو پردہ فلم پر لایا گیا ہے۔

خاص اداکار

سروجنی۔ اندورانی۔ میرا۔ اندرا۔ کمار۔ نذیر۔ رام مراٹھے

شاندار چوتھا ہفتہ

نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور

میں

جمعہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۴۲ء سے

سرکو پروڈکشن کا سوشل شاہکار

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

سوامی

افسانہ:- منشی پریم چند۔ ڈائلاگ:- امتیاز علی تاج

ڈائرکٹر کاردار

خاص اداکار

ستارا۔ راجکماری۔ رادھا رانی۔ جے راج۔ یعقوب۔ نذیر

آرہے ہیں:- نئی روشنی۔ پیاس۔ جھولا وغیرہ

نیو تھیٹرس کا شہرۂ آفاق شاہکار
کانن — گولڈن سٹار ٹاکیز کانپور میں — سہگل
جمعہ ۱۳ فروری ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
نیو تھیٹرس کا لاجواب
لگن
شاہکار
تشریف لاکر اس شہرۂ آفاق شاہکار سے لطف اٹھایئے۔
خاص اداکار
کانن بالا۔ سہگل۔ نواب۔ جگدیش

جاپانی فوجیں سنگاپور میں

سنگاپور۔ ۹ رفروری برطانی ہائی کمانڈ کے تازہ سرکاری بیان میں اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کی فوجیں سنگاپور کے ٹاپو کے پچھمی ساحلوں پر اتوار کی رات کو اتر گئیں۔ اُن کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہے۔ اس بیان میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ٹاپو کے ساحلوں پر فوجیں اُتارنے سے پہلے جاپانیوں نے بہت زور کے ساتھ لگاتار ہزاروں کی تعداد میں گولے برسائے اتوار کو جاپانی توپوں نے لگے برطانی علاقوں اور فوجی مورچوں پر بڑے زور سے گولہ باری کی کچھ دیر کی خاموشی کے بعد شام کے کھانے کے وقت جاپانیوں نے پہلے سے ہی زور کی گولہ باری شروع کردی اور دو گھنٹے سے زیادہ دیر تک برابر گولے برستے رہے اور گولوں کی ایک دیواری کھڑی ہوگئی۔ اس سے پہلے کبھی اتنے زور کی گولہ باری نہیں کی گئی تھی اس کے بعد گولہ باری کچھ ہلکی پڑ گئی لیکن آج صبح سے پھر زور شور کی گولہ باری شروع ہوگئی۔ جاپانی ہوائی جہاز بھی ٹاپو پر لگاتار بمباری کر رہے ہیں۔ سنگاپور کے پوربی کنارے پر ایک میل سے کم فاصلہ پر جاپانی فوجیں پلاؤ پن کے ٹاپو پر اُتر گئیں ہیں۔ یہ ٹاپو جوہور۔ بارو کی جل گھاٹی میں واقع ہے۔ بٹاویا کے فوجی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ سنگاپور پر قبضہ کرنے کی کوشش کے ساتھ جاپانی جاوا پر بھرپور حملہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ سرابایا اور جاوا کے دوسرے شہروں پر اس وقت جو ہوائی حملے ہو رہے ہیں وہ بڑے حملہ کا پیش خیمہ خیال کئے جاتے ہیں۔ برما کے متعلق تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت دریائے سالون کے مورچہ پر خاموشی ہے۔ جاپانی دریا کو پار کرنے سے پہلے برطانی ہوائی طاقت ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ رنگون کے ہوائی اڈہ اور دیگر ہوائی اڈوں پر کئی رات سے مسلسل بمباری کی جا رہی ہے۔

بالی پر حملہ

کل دنیا کے مشہور ٹاپو بالی پر جاپانیوں نے پہلی بار حملہ کیا۔ یہ ٹاپو سرابایا کے قریب ہے یہاں ہوائی اڈہ ہے راجہ بالی بٹاویا پر اب تک کوئی ہوائی حملہ نہیں ہوا تھا آج وہاں ہی جاپانی ہوائی جہاز اُڑتے دیکھے گئے۔ جب کبھی جاپانی جاوا پر حملہ کرینگے تو ان کو بہت مضبوط مورچوں سے سامنا کرنا پڑیگا جو کہ بہت دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔
نامہ نگار لکھتا ہے کہ مجھے کچھ مورچوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ بہ لحاظ جنگی - بہ لحاظ مقامیت اور بہ لحاظ ہتھیار بندی بہت مضبوط ہیں اور فوجوں کے حوصلے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ وہاں کے کمانڈر نے مجھ سے کہا کہ ہم نے اپنی فوجوں کو حکم دیدیا ہے کہ آخری دم تک لڑتے جاؤ جہاں تک ہماری طاقت میں ہے جاپانیوں کو روکنے کی کوشش کریں گے جب تک کہ اور کمک نہ آجائے۔

ڈارون پر جاپانی ہوائی جہاز

ڈارون (آسٹریلیا) ۸ رفروری آسٹریلیا کی بندرگاہ ڈارون پر اتوار کو دوپہر کے وقت ہوائی حملہ کی گھنٹی بجی ڈیڑھ گھنٹہ تک خطرہ رہا۔ یہ تیسرا موقع ہے کہ یہاں خطرہ کا الارم بجا ہے لیکن جاپانی ہوائی جہاز ابھی تک ڈارون نہیں پہونچ سکے ہیں۔ آسٹریلیا کے ہوائی جہاز مقابلہ کے لئے اُڑے مگر مڈبھیڑ نہیں ہوئی ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے سالوین کے ٹاپو پر اڑان کی ہوائی سمارل پر بمباری کی گئی۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

غیر سرکاری اے آر پی

دہلی ۹ رفروری حکومت ہند اس بارے میں غور کر رہی ہے کہ اے آر پی اور سول بچاؤ کے غیر سرکاری کام سے کس طرح تعاون کیا جائے حکومت نے اصولاً یہ تسلیم کرلیا ہے کہ ایسے کاموں میں غیر سرکاری تعاون کی ضرورت ہے

شاندار آٹھواں ہفتہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۳ فروری ۱۹۴۲ء سے
رنجیت فلم کمپنی کا دلکش ڈرامہ
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
شادی
اداکار
مادھوری۔ خورشید۔ موتی لال۔ دکیشت۔ غوری وغیرہ

ہندوستان کو گارنٹی دیدینی چاہئے

لندن ۹ رفروری آج برسٹل میں تقریر کرنے کے بعد سر اسٹیفورڈ کرپس (جو کہ ماسکو میں برطانی سفیر رہ چکے ہیں) سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہندوستان کو اس امر کی گارنٹی دینا چاہئے کہ لڑائی ختم ہونے کے فوراً بعد ہندوستان کو آزادی دیدی جائے گی۔
اتوار کی رات کو اہل برطانیہ کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے آپ نے صاف طور پر کہدیا کہ یہاں واپس آنے کے بعد میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ برطانیہ میں شدید ضرورت اور اہمیت کے احساس کی کمی ہے ممکن ہے میرا خیال غلط ہو لیکن میرا خیال ہے کہ ہم اپنی جنگی جدوجہد اور عزم میں بھرپور نہیں ہیں آپ نے سامعین سے یہ سوالات کئے :-
مشترکہ کاز کے لئے کیا آپ اس سے زیادہ کوشش کرسکتے ہیں جو اس وقت کر رہے ہیں؟ کیا آپ کی مشکلیں اور قربانیاں اس حد تک پہونچ گئی ہیں جو کہ روسی کر رہے ہیں جو کہ آپ کی لڑائی لڑ رہے ہیں جس طرح کہ آپ ان کی لڑائی لڑ رہے ہیں؟ کیا ہم سو[illegible] کوشش کر رہے ہیں؟
سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ اس قسم کا خیال بالکل لغو ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ روس جیت رہا ہے یا کہ ہم برطانیہ والے جرمنی کو ہرانے کا کام روس پر چھوڑ سکتے ہیں۔ آپنے فرمایا کہ روس کے پریذیڈنٹ کالنن نے مجھ سے کہا ہے کہ میں یہ بات واضح کردوں کہ اس وقت جو حالات نے پلٹا کھایا ہے اس پر ہمیں ضرورت سے زیادہ اُمیدیں نہیں باندھ لینا چاہئے۔ آپ نے کہا کہ ہٹلر کی اور روس کی یقینی شکست کے درمیان ایک موقع موجود ہے اور وہ یہ کہ ممکن ہے کہ وہ اتنا مضبوط ہو کہ موسم بہار آنے پر کاکیشیا کے تیل پر چڑھائی کردے برطانیہ کو روس کے لئے زیادہ مدد بھیجنا چاہئے۔

فیکٹریوں میں پناہ گاہیں

نئی دہلی۔ ۷ رفروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے صوبہ جاتی حکومتوں کے روبرو تجویز پیش کی ہے کہ جن فیکٹریوں کے اندر یا قریب پناہ گاہیں بنانے کیلئے جگہ نہ مل سکے تو فیکٹریوں کے اندر چھوٹی چھوٹی دیواریں کھڑی کردی جائیں جہاں مزدور پناہ لے سکیں۔
یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ اس مقصد کو پیش نظر رکھکر صوبہ جاتی حکومتیں سڑکوں کے کنارے پناہ گاہیں تعمیر کرسکتی ہیں جہاں مسافر پناہ لیں۔

بہ اجلاس جناب مسٹر سید حسین کاظمی صاحب بہادر منصف مقام سہسوان بدایوں

نوٹس قرقی تنخواہ پنشن

بعدالت منصفی مقام سہسوان ضلع بدایوں
مقدمہ دیوانی نمبر ۶۱۳ بابتہ ۱۹۳۳ء
منشی شوکت حسین مدعی
بنام نرائن داس مدعا علیہ
بابو پرسرام وکرشن موہن لال پسران بابو نرائن داس وبابو اودھ بہاری لال وبابو چھیل بہاری لال پسران بابو پربھو دیال ونکش اگروال ساکنان وہام پور ضلع بجنور
بنام منشی رونق حسین ولد منشی امداد حسین قوم شیخ ساکن حال سہسوان محلہ دہلیز متعلقہ منصفی سہسوان ضلع بدایوں
چونکہ سائلان نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ قرقی تنخواہ پنشن یافتنی آپکی قرق کیجاوے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو۔ بتاریخ ۹ رمارچ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھادیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔
آج بتاریخ ۶ رماہ فروری ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
بحکم راد معاکرشن
منصرم
عدالت منصفی
مہر عدالت
سہسوان۔ بدایوں

توجہ فرمایئے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشنی
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
اور
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

حکومت یوپی کا پریس نوٹ

لکھنؤ ۸ رفروری حکومت یو۔ پی نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے کہ آیندہ کل کے ہنگامی حالات میں اگر کوئی افواہیں پھیلائے گا تو اسے سزا دی جائے گی۔
حکومت یو۔ پی نے ایک اور پریس نوٹ شائع کیا ہے کہ سول بچاؤ کے لئے حکومت جو گاڑیاں طلب کرے گی۔ اگر انہیں کوئی نقصان پہونچ جائیگا تو حکومت معاوضہ کی ذمہ دار ہوگی اور حکومت اس استعمال کے دوران اخراجات بھی ادا کرے گی۔

ناگ لڑکیوں کی حفاظت کا قانون

کلکتہ ۷ رفروری گورنر جنرل نے ناگ لڑکیوں کی حفاظت کے ترمیمی قانون ۱۹۴۲ء کو منظور کرلیا ہے۔ ناگ لڑکیوں کی حفاظت کا قانون اس کارروائی کی روک تھام کیلئے بنا تھا کہ انہیں زن بازاری بننے کی تربیت نہ دی جائے یہ ترمیمی ایکٹ ابتدائی ایکٹ کی الجھن کو دور کرتا ہے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات کے تصادم کے بارے میں تھی اس میں ناگ لڑکیوں کے سرپرستوں کے حقوق و فرائض اور مینیجنگ کمیٹی کے اختیارات کا بھی ذکر ہے۔

برطانی اخبار کی تجویز

لندن۔ ۸ رفروری ہفتہ وار اخبار ٹائم اینڈ ٹائڈ نے ہندوستان کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جنگ میں ہندوستان جو مدد دے سکتا ہے اس کا تعلق بیشتر واسرائے سے ہے اب جنگ ہندوستان کے دروازہ پر پہونچ چکی ہے اور اس وقت دہلی میں زبردست حکومت کی ضرورت ہے یہی وقت ہے جبکہ انتہا پسند کانگریسی لیڈر بھی (مسٹر سبھاش چندر بوس کو چھوڑ کر) یہ نہیں چاہتے کہ انگریز ہندوستان کو چھوڑ جائیں آج ہندوستان کو ایک زبردست حکومت کی ضرورت ہے جو اپنا واسطہ سیاسی جھگڑوں کے بجائے لوگوں سے رکھے گی۔ یہی وقت ہے جبکہ برطانی حکومت کو ہندوستان میں حقیقی کام کرنا چاہئے اور جنگ کے بعد ملکوں کے درمیان مضبوط تعلقات کی بنیاد رکھنی چاہئے۔

عشق و محبت سے لبریز ڈرامہ
میجسٹک سینما کانپور
دی ہال پٹکاپور میں
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
جمعہ ۱۳ فروری سنہ ۴۲ء سے
سرکو پروڈکشن کا دلکش ڈرامہ
دلکش فسانہ
دل سوز نغمے
MADHU SUDAN
مدھوسودن
خاص اداکار
کمار۔ مایا بنرجی۔ تارا۔ اجنبی۔ اشاشا۔ گلاب۔ غلام رسول
تشریف لاکر لطف اُٹھایئے۔ آرہا ہے۔ کسوٹی

آزاد چین کے کمانڈر انچیف مارشل چیانگ کائی شک نئی دہلی میں

نئی دہلی ۱۰ فروری آزاد چین کے حکمران اور کمانڈر انچیف مارشل چیانگ کائی شک یہاں پہنچ گئے ہیں ایک سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ ہز ایکسلنسی مارشل چیانگ کائی شک میڈم چیانگ کائی شک اور اسٹاف افسروں کی ایک پارٹی کے ساتھ آج نئی دہلی پہونچے آپ کچھ روز یہاں ٹھیریں گے اور وائسرائے کے مہمان ہوں گے۔ آپ یہاں حکومت ہند خاص کر کمانڈر انچیف سے چین اور ہندوستان کے متعلق مشترکہ معاملات پر مشورہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ آپ کو اُمید ہے کہ آپ اپنے قیام کے دوران میں ہندوستان کے سرکردہ پبلک لیڈروں سے ملیں گے۔

حکومت ہند کو یقین ہے کہ ہندوستان کے لوگ آزاد چین ریپبلک کے بہادر لیڈر کا استقبال کرنے میں حکومت کا ساتھ دیں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو مارشل چیانگ کائی شیک سے ملاقات کرنے کیلئے کانپور سے دہلی آرہے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب پنڈت جی چین گئے تھے تو آپ مارشل چیانگ کائی شیک کے ہی مہمان ہوئے تھے۔ مارشل چیانگ کائی شیک تمام ہندوستان کا دورہ کریں گے اور خیال ہے کہ آپ پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کریں گے۔ آپ مہاتما گاندھی اور دوسرے لیڈروں سے بھی ملاقات کریں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ دنوں سے حکومت یہ اُمید کر رہی تھی کہ آپ ہندوستان آئیں اور ملک کا دورہ کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل ویول نے چنگنگ میں بات چیت کا جو سلسلہ شروع کیا تھا وہ اب نئی دہلی میں جاری رکھا جائے گا۔

ایک سرکاری نمائندے نے آج بتلایا کہ ہمیں ایسی کوئی اُمید نہیں رکھنا چاہئے کہ یہاں جو ملاقاتیں ہوں گی ان کا اس طریقہ پر مظاہرہ کیا جائے گا۔ جس طرح ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات کا مظاہرہ کیا جاتا رہا ہے۔ سر آرچیبالڈ کلارک کر سابق برطانی سفیر چین بھی ان کے ساتھ آئے ہیں۔

لاہور میں گرفتاریاں

لاہور ۱۰ فروری آج پھر لاہور میں ۱۲ اہیوپاریوں کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ وہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کی خلاف ورزی میں ایک جلوس نکال رہے تھے اب تک لاہور میں گرفتاریوں کی تعداد ۸۰۴ تک پہنچ گئی ہے

مرتبان پر قبضہ کر لیا

لندن ۱۲ فروری سنگاپور میں حالت نازک ہوگئی ہے آج صبح سنگاپور سے جو تازہ سرکاری بیان ملا تھا اس میں بتلایا گیا ہے کہ جاپانی فوجیں پچھم کی طرف سے شہر سنگاپور پر بڑھ رہی ہیں۔

برما میں جاپانی فوجوں نے دریائے سالون کو پار کر لیا ہے اور شہر مرتبان پر اس وقت جاپانیوں کا قبضہ ہے۔ جاپانی ہوائی جہاز رنگون پر برابر ہوائی حملے کر رہے ہیں جاپانیوں نے سیلیبز میں اور کئی جگہ اپنی فوجیں اُتار دی ہیں اور جاوا کو خطرہ برابر بڑھ رہا ہے۔

امریکہ کی فوج ڈچوں کی مدد کریگی

واشنگٹن ۱۲ فروری اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے ڈچ فوجوں کی مدد کرنے کے لئے اپنی فوجوں کا ایک دستہ کوماکاؤ اور بانگ ٹاپو کو بھیجا ہے۔

ملایا کی حکومت نئی دہلی آگئی

نئی دہلی ۱۰ فروری پچھلے دنوں ملایا کی گورنمنٹ کے ہندوستان آجانے کی خبر موصول ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں اب معلوم ہوا ہے کہ سنگاپور سے برٹش منسٹری آف انفارمیشن کے سنگاپور والے دفتر بھی دہلی پہونچ رہے ہیں۔ اور پرانی دہلی میں ایک بڑی عالیشان کوٹھی میں ان کا کام شروع ہوگیا ہے۔

اس منسٹری کے سکریٹری صاحب ایک دو روز میں یہاں پہونچنے والے ہیں۔

مزید تحقیقات کرنے پر یہ بھی پتہ چلا ہے کہ برما کی گورنمنٹ بھی بشرط ضرورت رنگون خالی کر کے مانڈلے چلی جائے گی۔ اور اگر حالات بہت زیادہ خراب ہوگئے تو برما کے سرکاری دفتر بھی نئی دہلی آجائینگے۔

اندھیرے میں اُترے

لندن۔ ۹ فروری کل رات کو جب جاپانی فوجیں سنگاپور میں داخل ہوئی ہیں تو دس بجے کا وقت تھا اور بہت زوروں کا اندھیرا تھا۔

لندن میں پیسفک کونسل

لندن ۹ فروری لندن میں پیسفک کونسل قائم کردی گئی ہے اور اس کا اجلاس کل ہوگا۔ اس میں آسٹریلیا۔ برطانیہ ڈچ انڈیز اور نیوزی لینڈ کے نمائندے شامل ہوں گے ضرورت پڑنے پر اور وزیر اور مشیر بھی شامل ہوسکیں گے۔

آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے کہا کہ بڑے بڑے فریقوں کے درمیان تبادلہ خیالات کے بعد شانت ساگر کی پوزیشن کی اہمیت کے پیش نظر لندن میں پیسفک کونسل قائم کردی گئی ہے۔ مسٹر کرٹن نے مزید کہا کہ مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ حکومت آسٹریلیا نے جو نام تجویز کیا تھا وہ مسٹر چرچل نے منظور کر لیا ہے۔ برٹش چیف آف اسٹاف کمیٹی اس کونسل کی امداد کرے گی۔ کونسل میں آسٹریلیا کی طرف سے مسٹر ارل پیج شامل ہوں گے۔

آسٹریلیا کو خطرہ

سڈنی ۹ فروری۔ مسٹر فورڈ کا بیان ہے کہ جاوا پر جاپانی حملہ ہونے سے آسٹریلیا کو زبردست خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

مسٹر کرٹن کا بیان

سڈنی ۹ فروری۔ مسٹر کرٹن وزیر اعظم آسٹریلیا نے کہا ہے کہ مسٹر پیج نمائندہ آسٹریلیا کی حیثیت سے لندن میں رہیں گے۔

بوسٹن ۱۱ فروری ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ امریکہ کی سمندری فوج کا ہراول دستہ ولنگٹن (نیوزی لینڈ) پہونچ گیا ہے۔ پرل بندرگاہ میں یہاں تک سے جو ٹھکانے آئے ان پر امریکن کمک اُتاری گئی۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات اراضی واقع سیسہ مئو نالہ اسکیم (خلاصی لائن) بنا بر تعمیر مکانات رہائشی و دوکانات و چند بنا بر مکانات بنگلہ نما ڈبل منزلہ (Double storyed semi detached cottages) بروز جمعہ بتاریخ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۸ بجے صبح دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ قطعات اراضی ۹۹۹ برس پٹہ پر دیئے جاویں گے۔ اور قیمت زمین بطور نذرانہ کے نقد یا ۳ برس یا ۶ برس کے اقساط میں ادا کرنا ہوگی۔ قیمت کا دس فیصدی بطور بیعانہ کے درخواست خریداری کے ساتھ ادا کرنا ہوگا۔ نقشہ اراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جاسکتے ہیں۔

ایس۔ این۔ سکند
سکریٹری
امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

سال رواں کا عظیم الشان شاہکار

جسکی تیاری پر پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے

سنٹرل ٹاکیز لیمیٹیڈ کانپور میں

رامائن سے تیار کیا ہوا

جمعہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۴۲ء سے

پرکاش پکچرس کا عظیم الشان شاہکار

BHARAT MILAP.

بھرت ملاپ

ایک
ایسا شاہکار جو ہم کو فرض کا درس دیگا
بھائی بھائی کے پریم کی انوکھی کہانی
دو بھائیوں کا تاریخی مرقع
اسٹوری۔ ایکٹنگ۔ میوزک۔ گانے۔ ڈانس۔ مکالمے۔ سینریاں سٹینگ
سب لاجواب اور بہترین
تشریف لاکر
اس تاریخی، سبق آموز، اور دلکش ڈرامہ کو ملاحظہ فرما کر ضرور لطف اندوز ہوجیے

ڈائرکٹر
وجے بھٹ
اسٹوڈی
وی، اندھکار
ڈائلاگ
پروفیسر اتیج وشارد
میوزک
شنکر راو ویاس

خاص اداکار

درگا کھوٹے	... کیکئی
سوبھانہ سامرتھ	... سیتا
ساہو مودک	... بھارت
پریم ادیب	... رام
وملا	... منتھارا
اوماکانت	... لکشمن
نمبالکر	... دشرتھ

دردِ سر

بھوک کی کمی - جلن - ذائقہ کی خرابی نے معدہ کو خراب کر دیا

اب اندرونی صفائی نے مجھے تندرست اور مضبوط بنا دیا

قبض - دردِ سر - خرابیٔ صحت کی ان علامتوں نے آپ کی قوت اور طاقت کو تباہ کر دیا۔ نیز یہ علامتیں اس بات کی شاہد ہیں کہ آپ کے جسم میں فاسد مادہ جمع ہو گیا ہے۔
جھاگ دینے والے اور ٹھنڈک پہونچانے والے اینڈریوز لیور سالٹ کے ایک باقاعدہ گلاس سے ان زہریلے اثرات کو صاف کر دیجئے۔ آپ اس کے بعد اپنے آپ کو بالکل تر و تازہ اور نیا انسان محسوس کرنے لگیں گے۔ آپ کے جسم اور دماغ میں چستی اور پھرتیلا پن آ جائے گا۔
اینڈریوز لیور سالٹ آہستہ آہستہ اور مکمل طریقہ پر گردوں کی صفائی کرتے ہوئے اندرونی صفائی کر دیتا ہے۔ جو اچھی صحت کی یقینی بنیاد ہے۔

اندرونی صفائی کیلئے باقاعدہ طور پر استعمال کریں

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

جو پینے کی مقوی اور ملین شے ہے۔ اور جو صفائی تر و تازگی ٹھنڈک اور قوت عطا کرتی ہے۔

قیمت چھوٹے سائز کی ۱۲ر
قیمت بڑے سائز کی ۱ر

79

امریکہ سے آئرلینڈ کا پروٹسٹ

واشنگٹن ۶ر فروری حکومت آئرلینڈ نے اُتری آئرلینڈ میں امریکن فوج کے اترنے کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔

آئرش ۔۔ رپورٹ مسٹر برینن نے آج مسٹر سمنز ویلز کو اس چٹھی کی نقل دی جو کہ مسٹر ڈی ویلرا نے امریکن فوج کے اُتری آئرلینڈ میں اترنے کے متعلق لکھی ہے مسٹر برینن نے کہا کہ مسٹر ویلز سے جو بات چیت ہوئی ہے وہ اُمید افزا ہے مسٹر ویلز نے یقین دلایا ہے کہ امریکن فوجوں کی موجودگی آئرلینڈ کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

محوری آبدوز کشتیاں

واشنگٹن ۹ر فروری۔ سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ اٹلانٹک سمندر میں دشمن کی آبدوز کشتیاں بہت دور دور تک حملہ کر رہی ہیں امریکہ کے ساحل کے قریب سمندر میں بھی ان کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ سوداگری جہاز دن پران کے حملوں کا ہمارے جہاز برابر مقابلہ کر رہے ہیں۔

ریل گاڑیوں کی ٹکر

کلکتہ ۸ر فروری کلکتہ سے کچھ میل کے فاصلہ پر کل شام کو ٹکور گاچی ریلوے اسٹیشن پر ایک ڈاک گاڑی اور ایک پسنجر گاڑی میں ہلکی سی ٹکر ہو گئی جس میں تین آدمی زخمی ہوئے اور ڈاک گاڑی دو میل کی گھنٹے لیٹ ہو گئی۔

امریکہ اور برطانیہ کے جنگی افسروں کا مشترکہ بورڈ قائم کر دیا گیا

واشنگٹن ۷ر فروری۔ کل رات امریکہ کے محکمہ جنگ نے اعلان کیا کہ امریکہ اور برطانیہ نے مل کر ایک چیف آف اسٹاف کا مشترکہ گروپ قائم کیا ہے۔ اس گروپ میں امریکہ اور برطانیہ کے بڑے بڑے جنگی افسر شامل کئے گئے ہیں۔ امریکہ کی طرف سے سمندری کمانڈر جنرل مارشل اور کئی اور بڑے افسر شامل ہیں۔ اور برطانیہ کی طرف سے فیلڈ مارشل سر جان ڈل اور دیگر فوجی افسر شامل ہیں۔ یہ گروپ اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ جنگی کوششوں میں زیادہ مطابقت پیدا ہو۔ اور سامان کی تقسیم ٹھیک طریقہ پر ہو سکے۔ ڈچ انڈیز آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ کے نمائندوں سے بھی ان معاملوں کے بارے میں مشورہ کیا جائے گا جن کا ان ملکوں سے تعلق ہے۔
مسٹر سری پاکین کے ماتحت ایک بورڈ قائم کیا گیا ہے جو اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ کس مورچہ کو کس سامان کی ضرورت ہے۔

آسٹریلیا میں جاپانی جاسوس

کنبیرا ۷ر فروری۔ اس امر کا سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے کہ کچھ فوجی راز جاپانیوں کو بتلا دیئے گئے ہیں جاسوسوں کو گرفتار کرنے کے لئے تمام ملک میں دوڑ دھوپ شروع ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم مسٹر کرٹن اس معاملہ میں ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور خفیہ پولیس کے فوجی حکام کو حکم دیدیا ہے کہ دشمن کے جاسوسوں کے گروہ کو ختم کرنے کی طرف توجہ لگا دیں۔
حکام کو شبہ ہے کہ جاسوسوں نے طاقتور ریڈیو اسٹیشن جنگلوں میں تنہا جگہ لگا رہے ہیں۔ اور وہاں سے آسٹریلیا کی خبریں غیر ملکوں کو براڈکاسٹ کرتے ہیں۔ کچھ واقعات جنکو محکمہ سنسر نے بغرض تحفظ روک رکھے تھے اور شائع نہیں کئے گئے تھے چند گھنٹہ کے اندر ٹوکیو سے براڈکاسٹ کر دیئے گئے۔

حکومت ہند روئی خریدے گی

دہلی ۷ر فروری کپاس کی کاشت کرنے والوں کی مدد کے لئے حکومت ہند نے جو اسپیشل فنڈ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے اس کے بجواب معلوم ہوا ہے کہ حکومت کاشتکاروں سے کم سے کم قیمت پر چھوٹے ریشہ کی روئی خریدیگی

بہ اجلاس جناب مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر منصف صاحب مقام متھرا ضلع آگرہ

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجراء ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی صاحب مقام متھرا ضلع آگرہ

مقدمہ نمبر ۳۱۹ بابت ۱۹۳۶ء

اجراء نمبر ۳۳۱ ۱۹۴۲ء

لالہ موتی لال برہمن لالہ چرنجی لال ویش
بنام لالہ گلزاری لال ولد لالہ چمن لال قوم ویش ساکن راجہ حال مقیم قصبہ پنڈراول ضلع بلند شہر و رام سروپ ولد گلزاری لال قوم ویش ساکن راجہ حال مقیم ریاست اندور جنسی بازار گنج برمکان ہیرالال دھنی لال ولد الگن لال قوم ویش ساکن قصبہ راجہ بازار تحصیل مانٹ ضلع متھرا
ہرگاہ آپ نے ایفاء اس ڈگری کا نہیں کیا۔
آپ پر بتاریخ ۵ ماہ اگست ۱۹۳۷ء بمقدمہ نمبر ۳۱۹ ۱۹۳۶ء بحق مدیونان بابت مبلغ -/3/6/14 صادر ہوئی تھی۔ لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیونان مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔
تاریخ ۷ر فروری ۱۹۴۲ء مقرر ہے
آج بتاریخ ۲ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

فرد تعلیقہ

حدود ذریعہ دوکان و کوٹھری واقع قصبہ راجہ بازار تحصیل مانٹ ضلع متھرا معہ جملہ حق حقوق متعلقہ اسکے

پورب ——— پچھم
دوکان لچھمی نرائن - دوکان ہری موہن
اُتر ——— دکھن
سرائے لچھمی نرائن والدرمن - سڑک پختہ

(مہر عدالت) بحکم دبیر سنگھ منصرم عدالت منصفی صاحب

سمارنڈا پر جاپانیوں کا قبضہ

بٹاویا سے جمعہ کو جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں نے شہر سمارنڈا پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے جاوا کے بہت سے شہروں پر دھاوا کیا جن میں سمارنگ لیڈون۔ سگائن اسو لوا اور نیگل بھی شامل ہیں۔ دکھنی پوربی بورنیو میں دشمن نے ہلکی بمباری کی۔

امریکی فوجوں سے مطالبہ

واشنگٹن ۷ر فروری۔ جنگی محکمہ کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپانی ریڈیو کے ذریعہ امریکن اور فلپینی فوجوں سے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہتھیار ڈال دو۔ اور اسی قسم کی پرچیاں ہی پھینک رہے ہیں۔
امریکہ کا جہاز "سنتھیا اولسن" دشمن کے حملے سے ڈوب گیا ہے۔

کناڈا اور روس میں معاہدہ

اوٹاوہ ۷ر فروری۔ کناڈا اور روس میں معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق کناڈا روس کو لڑائی کا سامان بھیجے گا۔ کناڈا ۱۰۰ ٹینک روس کو بھیج چکا ہے

چین میں ۸ لاکھ جاپانی فوج

چنگ کنگ ۷ر فروری۔ کل شام کو ایک چینی افسر نے بتایا کہ بحرالکاہل میں لڑائی چھڑنے کے بعد جاپان چین سے اپنے پانچ ڈویژن (ایک لاکھ کے قریب فوج) ہٹا چکا ہے اندازہ ہے کہ اب چین اور منچوریا میں جاپانی فوج کی تعداد ۸ لاکھ کے قریب ہے۔
بمبئی ۷ر فروری چینی کے سرکاری اخبار "ڈیلی نیوز" نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ متحدہ قوموں کو چاہئے کہ وہ سنگاپور میں ہوائی طاقت کو مضبوط بنائیں اور سنگاپور میں بھی کریٹ کا سانحہ دہرانے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔

بہ اجلاس جناب مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر منصف صاحب مقام متھرا ضلع آگرہ

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی صاحب مقام متھرا ضلع آگرہ

مقدمہ نمبر ۳۱۹ بابت ۱۹۳۶ء

اجراء نمبر ۳۳۱ ۱۹۴۲ء

لالہ موتی لال پسر متبنیٰ لالہ چرنجی لال قوم ویش قصبہ راجہ تحصیل مانٹ ضلع متھرا ڈگریدار مدعی
بنام لالہ گلزاری لال ولد چمن لال قوم ویش ساکن حال قصبہ پنڈراول ضلع بلند شہر رام سروپ ولد گلزاری لال قوم ویش ساکن ریاست اندور جنسی بازار گنج برمکان بابو ہیرالال کوٹھی نمبر ۸ دھنی لال ولد الگن لال قوم ویش ساکن قصبہ راجہ تحصیل مانٹ مدیون ڈگری
چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان موتی لال ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد کے درخواست گذرانی ہے لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۷ ماہ فروری ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔
آج بتاریخ ۲ ماہ فروری ۱۹۴۲ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم دبیر سنگھ منصرم عدالت منصفی صاحب

ریکارڈ ہی بڑھ رہی ہے

اپنی عمدگی کی وجہ سے ہی یہ بکتی ہے

معتدل فضا گوداموں میں تجربہ کاروں کے ہاتھ سے ملایا جاتا ہے اور معتدل فضا کارخانوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ کارواں سگریٹ اپنی عمدگی کی وجہ سے بہترین ہوتے ہیں۔ کیونکہ معتدل فضائی کی وجہ سے گرد۔ اور نقصان پہونچانے والے ذرے تمباکو سے دُور ہو جاتے ہیں۔

سادے اور کورک ٹیپ دستیاب ہو سکتے ہیں

اصلی کورک

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایئر کنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ

اُردو کتابوں کا سب سے بڑا مرکز

مکتبہ جامعہ دہلی سے دار المصنفین اعظم گڑھ، ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد، انڈین پریس الہ آباد انجمن ترقی اُردو دہلی، ندوۃ المصنفین دہلی اور دیگر دار الاشاعت کی مطبوعات ہر وقت اصلی قیمت پر مل سکتی ہیں۔ چند کتابوں کے نام ذیل میں درج ہیں:-

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تم کامیاب ہو سکتے ہو	عہ	رباعیات آنگر	۸ر	خطبات سلمان	عہ
تمنائے دید	۱۰ر	خزینۂ معلومات	عہ	آئینہ حقیقت نما	عہ
مصطفیٰ کمال و تاریخ ترکی	عہ	مخزن ادب	عہ	اصحاب بدر	عہ
امداد باہمی	عہ	اسیر قفس	۳ر	حیات اجمل	عہ
شہیدان حریت	۱۲ر	دہلی کا ایک یادگار مشاعرہ	عہ	مسلمانوں کا ماضی حال اور مستقبل	۴ر
اوج کمال	عہ	سوانح حیات	عہ	الفوز الکبیر (فقہ)	۱۰ر
ترکان احرار	عہ	احسن الانتخاب	عہ	انی جے نیا (ڈرامہ گوئٹے)	۱۰ر
مکاتیب مہدی	عہ	القیومہ	عہ	اصول اشتہار سازی	عہ
اُردو کا پہلا ناول نگار	عہ	احسن القصص مکمل	۱۰ر	غیر نامیاتی کیمیا (سائنس)	۱۲ر
بیوی کے فرائض	۳ر	گلدستہ مضامین و انشاپردازی	عہ	عالمگیر ہندوؤں کی نظر میں	عہ
ہر تھال یا حیدر دکن	۱۲ر	افسانہ نگاری	عہ	مقدمہ تاریخ ہند قدیم	عہ
عصر یا ماہ عرب	۱۰ر	ہمارے افسانے	عہ	نظام سلطنت	عہ
اُردو کا پہلا شاعر	۱۲ر	تمدن عتیق	سے	مسلمانان اندلس	۳ر
اسلام اور موجودہ مدنی مسائل	۸ر	متاع اقبال	عہ	جنگ انگورہ	۴ر
تاریخ جنوبی ہند	سے	ریڈیو ڈرامے	عہ	باطل شکن	۴ر
تاریخ سلطنت خداداد	للعہ	تاریخ المشاہیر	عہ	فردوس خیال	۸ر

مکتبہ جامعہ دہلی قرولباغ

شاخیں اور ایجنسیاں

۱ - مکتبہ جامعہ جامع مسجد دہلی
۲ - مکتبہ جامعہ امین آباد لکھنؤ
۳ - مکتبہ جامعہ، پرنسس بلڈنگ بمبئی ۳
۴ - کتاب خانہ عابد شاپ حیدرآباد دکن
۵ - سرحد بک ایجنسی - بازار قصہ خوانی - پشاور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1421

رجسٹر نمبر ایل ۱۴۲۱

جہاں پر ہو حق عزم مستقل ہی رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

سمعی احسن ہفتہ وار

قیمت سالانہ ششماہی ممالک غیر سالانہ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۱ فروری ۱۹۴۲ء مطابق ۴ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ | نمبر ۸

ادبیات

مسلم سے خطاب

از جناب ادیب سہارنپوری اندور

تو اگر روٹھ رہا ہے تو منانا ہے تجھے — گدگدانا ہے تجھے اور رُلانا ہے تجھے
کسی عنوان بھی سہی ہوش میں لانا ہی تجھے — وقت کا آخری پیغام سنانا ہے تجھے

تو بھی اب جاگ ذرا جاگ رہی ہے دنیا
نئی راہوں کی طرف بھاگ رہی ہے دنیا

جاگ لے قسمتِ کونین بدلنے والے — جاگ لے سایۂ شمشیر میں پلنے والے
جاگ بپھرے ہوئے طوفاں مچلنے والے — جاگ لے صورتِ خورشید نکلنے والے

سب سے تنگ آ کے تجھے ڈھونڈ رہی ہے دنیا
کب سے گھبرا کے تجھے ڈھونڈ رہی ہے دنیا

ہیں پسِ پردۂ تخریب نئی تعمیریں — لکھ چکا کاتبِ تقدیر نئی تقدیریں
ڈالنے کو ہیں کوئی دم میں سپر تدبیریں — پئے تاریکیٔ شب ٹوٹ پڑیں تنویریں

کھائے جاتا ہے اندھیرے کو اُجالا پیہم
کھل چکا دینِ جدیدیا پہ ہر اک شئے کا بھرم

جوشِ غیرت کو پرکھ قوتِ ایماں کو دیکھ — سیرتِ پاک سمجھ غور سے قرآن کو دیکھ
دیکھ بڑھتے ہوئے ہنگامہ و طوفان کو دیکھ — مصر کو روم کو لبنان کو ایران کو دیکھ

ملک و دولت کے خداؤں نے تجھے لوٹ لیا
بے خبر راہ نماؤں نے تجھے لوٹ لیا

تیرے ماتھے پہ نہیں اب بھی شکنِ حیرت ہی — منھ ترا تکتے رہیں دار و رسن حیرت ہی
کیا ہوا وہ ترا اگلا سا چلن حیرت ہے — اب بھی نکلے نہ ترے منھ سے سخن حیرت ہی

کیا ترا دل نہ رہا حق و صداقت کا امیں
کیا ترے دل ہی میں بیدار نہیں سوزِ یقیں

ترے مولا نے کہا صاحبِ ایماں تجھ کو — سارے عالم کا بنایا ہے نگہباں تجھ کو
عرش پر کس کو بلایا گیا ناداں تجھ کو — ہائے کس ناز سے سونپا گیا قرآں تجھ کو

کیا تجھے اپنی روایاتِ کہن یاد نہیں
تو نے صحرا کو بنایا تھا چمن یاد نہیں

زندگانی کے سکھائے ہیں قرینے تو نے — بامِ ہستی کے بنائے نئے زینے تو نے
بحرِ ظلمت سے کئے پار سفینے تو نے — آتشِ عشق سے سلگا دئے سینے تو نے

کیا تجھے اپنی روایاتِ کہن یاد نہیں
تو نے صحرا کو بنایا تھا چمن یاد نہیں

اے جہانگیر جہاندار اے سلطانِ اُمم — کون دنیا میں نہیں تیرا گرانبارِ کرم
نہیں کس راہ پہ رخشندہ ترے نقشِ قدم — کون سے کاخ پہ گاڑے نہیں تو نے پرچم

کیا تجھے اپنی روایاتِ کہن یاد نہیں
تو نے صحرا کو بنایا تھا چمن یاد نہیں

دنیائے اسلام

برطانیہ اور مصر کے اتحاد کی فصیل

لندن ۔ ۹ر فروری ۔ "ٹائمز" ایک افتتاحیہ میں لکھتا ہے :۔

نحاس پاشا اور انکی پارٹی کے لوگ مصری قومیت کے زبردست حامی ہیں ۔ گذشتہ زمانہ میں متعدد ایسے موقعے پیش آئے جب حکومت برطانیہ اور انکے درمیان اختلاف رونما ہوا لیکن ۱۹۳۶ء کے معاہدہ اتحاد کے بعد سے نحاس پاشا جن کا اس معاہدہ میں بہت بڑا ہاتھ تھا برطانیہ عظمیٰ کیساتھ دوستی اور اشتراکِ عمل کی پالیسی پر دیانتداری کے ساتھ ثابت قدم رہے ہیں ۔

مگر گذشتہ ہفتہ کے واقعہ کے سبق بھلائے نہیں جائیں گے ۔ اس بات کے واضح ثبوت موجود ہیں کہ اس واقعہ کا بنیادی سبب محوری ایجنٹوں کی وہ سازشیں تھیں جو انھوں نے آئینی انقلاب پیدا کرنے اور برطانیہ کے تعلقات پیچیدہ بنانے کے لئے کی تھیں ۔ یہ برطانیہ کی خوش قسمتی ہے کہ اس وقت مصر میں اسکی نمایندگی سر مائلز لیمپسن کا سا تجربہ کار اور قابل سفیر کر رہا ہے ۔ سنہ ۱۹۳۶ء کے معاہدہ میں موصوف ہی نے برطانیہ کے خاص رکن کی حیثیت سے اسکی طرف سے گفت و شنید کی تھی ۔ وہ پر اعتماد تعلقات جو موصوف نے اس زمانہ میں نحاس پاشا سے قایم کئے تھے ۔ گذشتہ چند دنوں والی گفتگو کے موقعہ پر انتہائی مفید ثابت ہوئے اور آنیوالے نازک اور اہم مہینوں میں ان دونوں ملکوں کے درمیان اشتراکِ عمل کے لئے بہت اچھے شگون کی حیثیت رکھتے ہیں ۔

برطانیہ عظمیٰ اور مصر اس مشترکہ مقصد اور مفاد میں مساوی طور پر شریک ہیں کہ دریائے نیل کی وادی کے تحفظ اور اس کے باشندوں کی خودمختاری کی خاطر محور کے ہر حملہ کو چاہے وہ باہر سے ہو یا ملک کے اندر ہو رد کر دیا جائے ۔ یہی اصل نکتہ اور اس معاہدہ کی جان ہی ۔ برطانیہ عظمیٰ کی یہ دلی خواہش اور پکا ارادہ ہی کہ وہ مصری معاملات میں دخل دینے سے ہمیشہ پرہیز کریگا ۔ نحاس پاشا بھی اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں جنکی دانشمندانہ قیادت کی وجہ سے اسکی کافی توقعات پائی جاتی ہیں کہ ان اتحادیوں کے باہمی اعتماد کے جذبہ کے ماتحت اس مشترکہ پالیسی پر برابر عمل درآمد ہوگا ۔

مارچ میں الیکشن "ٹائمز" کے نامہ نگار خصوصی مقیم قاہرہ کا بیان ہے کہ نئے وزیر اعظم نحاس پاشا نے جو کابینہ بنائی ہی اسکے تمام اراکین وفدی جماعت کے قریب قریب وہی سب لوگ ہیں جو سابق وفدی وزارت کے رکن تھے ۔ پارلیمنٹ کو برخاست کرنے اور ۳۱ر مارچ کے لئے نیا اجلاس طلب کرنے کے لئے شاہی احکام جاری کر دئے گئے ہیں ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ملک عنقریب الیکشن لڑنے کی جدوجہد میں پھنس جائیگا ۔ چونکہ الیکشن تقریباً وسط مارچ میں ہوگا لہذا الیکشن کے سلسلے میں روز مرہ کے معمولات میں جو خلل پیدا ہو جاتا ہے اسے کم سے کم کر دیا جائیگا اور نحاس پاشا کی کابینہ اپنے مختلف منصوبوں کو تیزی کے ساتھ عملی جامہ پہنا سکیگی ۔

لیڈروں کے بیانات سے معلوم ہوتا ہی کہ حکومت سب سے پہلے معاہدہ کے شرائط کو دیانتداری کیساتھ پورا کریگی ۔ اخباروں کے بیانات اور عوام کے مظاہروں سے یہ بات بالکل واضح ہی کہ ملک عام طور پر نحاس پاشا کے اپنے منصب پر واپس آ جانے سے بہت خوش ہے ۔ اگرچہ حکومت کو ابتداءً فیاضانہ حمایت حاصل ہے لیکن یہ بات صاف نظر آ رہی ہے کہ "وفد" کے مخالفین جنکو ان لوگوں سے مزید تقویت پہونچی ہے جو عہدے حاصل کرنے میں ناکامیاب ہی پریشانیاں پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں ۔ اگر امن و امان قایم رکھنا ہے تو نئی کابینہ کو بدیہی طور پر سخت اقدامات کرنا ہوں گے ۔ برطانوی سفیر سر مائلز لیمپسن کو اب عوام کے ہیرو نمبر ۲ کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے اور وہ جہاں کہیں جاتے ہیں عوام انکا پُرتپاک خیر مقدم کرتے ہیں ۔

عراق کی خبریں

۲۰ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کے اجلاس میں مرکزی سپلائی کمیٹی نے جو فیصلے کئے ہیں ان میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں ۔

(۱) ہر اس مال بیچنے والے تاجر کا اجازت نامہ فوراً واپس لے لیا جائے گا جو اسکے پاس بکنے کے لئے ہی فروخت کرنے سے انکار کرے

(۲) ہر فروخت کرنیوالے دوکاندار کے پاس جو غیر حاضر ہو جائے یا مال کے لین دین میں دیر کرے جسقدر مال موجود ہوگا سب مروجہ قیمت پر خرید لیا جائے گا ۔

(۳) ہز اکسلنسی صدر مجلس ہذا کو اختیار ہی مال بیچنے والے ہر تاجر کے خلاف جو معاملہ کرنے سے انکاری ہو جو قانونی کارروائی چاہیں کریں ۔

معلوم ہوا ہی کہ وزارت تعلیم ایسے اقدامات کر رہی ہے جن کی بنا پر فاضل اور ادیب لوگوں کو وفد کی صورت میں مصر بھیجا جائے گا ۔ جہاں یہ لوگ تمدنی مسائل پر ایسی تقریریں کریں گے جیسے کہ بغداد میں مصر کے فاضل ادیبوں نے تقریریں کی تھیں ۔ اس اقدام کا سب سے بڑا مقصد عراق اور مصر میں تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے زیادہ گہرے تعلقات کا قیام ہی ۔

آبکاری اور بندرگاہ کے محصول کے محکمے کے ڈائرکٹر جنرل نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام موٹر گاڑیاں جو عراق میں نہیں بلکہ باہر کے ملکوں میں درج رجسٹر ہوئی ہیں اور عراق کے راستے دوسرے ملکوں کو بھیجی جا رہی ہیں اگر انہیں عراق میں پبلک کے استعمال میں پایا گیا تو ان پر محصول وصول کر لیا جائے گا ۔ اس پابندی سے وہ نجی گاڑیاں مستثنیٰ ہیں جو خود مالکان کے استعمال میں ہیں ۔

مصر کی خبریں

وزیر زراعت نے زراعت کی اعلیٰ مشاورتی کمیٹی کو بتایا ہے کہ مشرقِ بعید میں جنگ پھیل جانے سے مصر کو یقین نہیں ہے کہ اسکی ضروریات زندگی بیرونی ملکوں سے پوری ہو سکیں گی ۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ اس معاملہ میں آخری ضرب جاپان کے اعلان جنگ سے پڑی ہے ۔

جہاں تک پہنچ سکے یہ جوش عمر ۔ زبان ہندی ہی بولو تیرے سا دل ہے یہ

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۶

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کا اعلان

۱۷ فروری کو برطانوی پارلیمنٹ میں بحث کے دوران میں مسٹر چرچل نے ایک بیان میں کہا کہ جرمن جنگی جہازوں کے بریسٹ کی بندرگاہ چھوڑنے سے برطانیہ کو یقینی طور پر فائدہ پہنچا ہے اور کہ اٹلانٹک میں برطانیہ کی پوزیشن بدتر ہونے کے بجائے پہلے سے بہتر ہوگئی ہے۔ جہازی قافلوں کے راستوں کو خطرہ جاتا رہا ہے اور اب بریسٹ پر بمباری کرنے کی ضرورت ختم ہوگئی ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ جرمنی پر اب بڑے پیمانہ پر ہوائی حملے کئے جا سکیں گے۔

سنگاپور کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میں اب کوئی مزید اطلاع نہیں دے سکتا۔ مسٹر چرچل نے مطالبہ کیا کہ ہاؤس کو ضبط سے کام لینا چاہئے آپ نے امید ظاہر کی کہ لڑائی کی صورت حالات پر جلد ہی طویل بحث کی جائے گی۔

مسٹر چرچل نے بیان شروع کرتے ہوئے کہا کہ پہلے میں جرمن جنگی جہاز "شارن ہورسٹ" اور "ہنائو" کے بچکر بھاگ نکلنے کا ذکر کرتا ہوں۔ ان دونوں جہازوں نے پچھلے مارچ میں بریسٹ کی بندرگاہ میں پناہ لی تھی۔ اسکے بعد "پرنس ایوجن" جہاز بھی وہاں پہنچگیا تھا۔ اور ان جہازوں کے وہاں پہنچنے سے ہمارے بیڑے کو بہت خطرہ بڑھ گیا تھا اور مشرق کو جانیوالے ہمارے جہازوں کو بھی خطرہ پیدا ہوگیا تھا چنانچہ ہمارے ہوائی جہاز ان پر مسلسل حملے کر رہے تھے تاکہ ان کو ناکارہ کر دیا جائے ان پر تقریباً چار ہزار ٹن بم گرائے گئے۔ ان پر اسقدر زور شور کی بمباری کی گئی کہ آخر جرمنی کو ان جہازوں کو وہاں سے نکالنا پڑا۔ جرمنی کے لئے دو ہی راستے تھے یا تو وہ سکاٹ لینڈ اور ناروے کا چکر کاٹ کر ان جہازوں کو جرمن واپس لا سکتا تھا یا انگلش چینل کے رستہ واپس لا سکتا تھا۔ اول الذکر راستہ زیادہ خطرناک تھا اس کے مقابلہ میں چینل کا راستہ چھوٹا تھا اور اتنا خطرناک نہیں تھا۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ جو سوالات قابل تحقیقات ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) ان کی نقل و حرکت کا دن نکلنے کے فوراً بعد ہی کیوں پتہ نہیں لگایا جا سکا؟ (۲) کیا ساحلی کمان اور سمندری بیڑہ کے درمیان تعلق اتنا ہی تھا جتنا کہ ہونا چاہئے تھا؟ سمندری بیڑہ اور ہوائی وزارت کے کہنے پر میں نے ان باتوں کے متعلق تحقیقات کا حکم دیدیا ہے تحقیقات خفیہ ہوگی اور اسکو شائع نہیں کیا جائے گا۔

مجھ سے یہ بھی کہا گیا کہ آیا میں سنگاپور کے ہاتھ سے نکل جانے کے متعلق کوئی بیان دونگا۔ یہ انتہائی درجہ شدید واقعہ غیر متوقع نہیں تھا اور تین ہفتہ ہوئے جب میں نے تقریر کی تھی اسمیں اسکا امکان ظاہر کر دیا گیا تھا اسوقت اس معاملہ پر بحث کرنا مناسب نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اسوقت اس مسئلہ پر زیادہ وضاحت کے ساتھ بحث کرنا غلطی ہوگی۔ میں اسوقت اس سے زیادہ کچھ نہیں بتلا سکتا جو کہ اخباروں میں شائع ہو چکا ہے۔ نہ ہی میں یہ پیشگوئی کرنا چاہتا ہوں کہ سنگاپور کے ہاتھ سے نکل جانے کے کیا خراب نتائج نکلیں گے۔ ہاؤس کو یہ بات دھیان میں رکھنا چاہئے کہ آج ہم کتنی مشکل پوزیشن میں ہیں ہاؤس کو اس مسئلہ پر بحث کا ضرور ہی موقع دیا جائے گا۔

جاپانی فوجیں اُترنے کا خطرہ!

۱۸ فروری کو دہلی میں حکومت ہند کے ایک اعلیٰ فوجی افسر نے پریس کانفرنس میں لڑائی کی صورت حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اب لڑائی عملی طور پر ہندوستان میں آگئی ہے اور ہندوستان بالکل خطرے میں پڑ گیا ہے۔ اب تک جو لڑائی دنیا کے دوسرے حصوں میں لڑی جا رہی تھی وہ اب ہمارے گھر میں داخل ہوگئی ہے اور ہندوستان کے لوگوں کو اس خطرناک صورت حالات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ سنگاپور کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد صورت حالات انتہائی درجہ خراب ہوگئی ہے۔ ہندوستان کے تمام ساحل کو فوری خطرہ ہوگیا ہے۔ ابھی یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ جاپان کیا راستہ اختیار کریگا لیکن اب تک اسکا جو طریقہ رہا ہے اسکے پیش نظر یہی خیال ہے کہ جاپان ہندوستان کے ساحلی علاقوں میں فوجیں اُتارنے کی کوشش کریگا اور سلسلہ مراسلت کو کاٹنے کی کوشش کریگا۔ اسوقت خطرہ اتنا زیادہ بڑھ گیا ہے کہ جو ہندوستان پر سمندر کے راستہ آج کل یا اگلے ہفتہ کبھی بھی حملہ ہو سکتا ہے۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ رنگون کو ناکارہ بنانے کے لئے جاپان پہلے کلکتہ میں فوجیں اُتارنے کی کوشش کرے اور وہاں قدم جمانے کی کوشش کرے۔ کیونکہ اسوقت کلکتہ سے برما روڈ کے ذریعہ چین کو مال جاتا ہے۔ جاپان کا یہ خیال ہے کہ وہ برما روڈ کے ذریعہ سپلائی بند کر کے چین کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ یہ صورت کسی حالت میں بھی خوشگوار نہیں ہے۔

جاپان کے جہاز بنگال کی کھاڑی میں پہلے ہی سے سرگرمی دکھلا رہے ہیں اسوقت ساحل کے تمام شہروں خاصکر کلکتہ مدراس اور وزیگاپٹم کو خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ جاپان ہندوستان کے مختلف ساحلی شہروں پر ایک ساتھ بڑی فوجیں اُتار سکتا ہے۔ اسکے پاس بڑے بڑے جنگی جہازوں کے علاوہ ایسی ایسی خفیہ کشتیاں اور فوج لے جانے والے جہاز ہیں جن کے ذریعہ وہ ساحل پر کسی جگہ بھی بڑی بڑی فوجیں اُتار سکتا ہے۔ جاپان ہندوستان کے ساحل کے مختلف شہروں میں فوجیں اتار کر پانچویں کالم کی (جو کہ ملک میں اسکو مل سکے) سرگرمی شروع کرے گا اور اس طریقہ پر لڑائی کی کوشش میں رُکاوٹ ڈالے گا۔

فوجی افسر نے مزید بتایا کہ جاپان جلدی دو ٹوک حملہ کرنے کے لئے بے چین ہے اور وہ اس معاملہ میں خطرہ اٹھانے کو بھی تیار ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ دکھن پچھمی بحرالکاہل میں اپنے مقبوضہ علاقوں کی لائن سماترا سے پورب میں جاوا بالی۔ سیلز۔ بوگنی اور ٹیمور تک بڑھانا چاہتا ہے جو کہ ہمارے بچاؤ کی لائن ہے اگر اس لائن کو بچایا جا سکے تو حالت پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ یہ خیال کچھ زیادہ وزن دار نہیں کہ ہندوستان بہت بڑا ملک ہے، خیال ہے کہ جاپان کے پاس حملہ کے لئے بحری بری اور ہوائی طاقت کافی ہے۔

افسر موصوف نے یہ بھی کہا کہ وسط مشرق میں جرمنی کی بہت بڑی طاقت جمع ہے اور اگلے چو سات مہینے ہمارے لئے بہت خطرناک ثابت ہوں گے۔

سنگاپور کے خاتمہ سے ہندوستان کو جو فوری خطرے پیدا ہو گئے ہیں اُن کے بارے میں فوجی حلقوں میں صاف صاف خیالات اس وجہ سے ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ لوگوں کے سامنے تمام امکانات کا خاکہ آ جائے تاکہ وہ کسی بھی صورت میں نہ گھبرائیں اور ہر حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے ذہنی طور پر پوری طرح مستعد رہیں۔ سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ کسی بھی صورت میں گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔

گورنر صاحب کی اپیل ۱۳ فروری کو جنگی امداد کی کوششوں کی غرض سے منعقد کئے ہوئے جلسہ میں گورنر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے مزید کوششوں اور چندوں کیلئے اپیل کی اور فرمایا کہ اس جنگ کے لحاظ سے کانپور صوبہ متحدہ کا اہم ترین شہر ہے۔ آپنے جنگ کی اغراض کیلئے ہمدردی اور چندہ قرضہ دینے کے سلسلہ میں کانپور کی خدمات کی بہت تعریف کی۔

جنگ کے متعلق تذکرہ کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ موجودہ تفکرات اس وجہ سے پیدا ہوئے ہیں کہ جنگ ہم لوگوں کے بہت نزدیک آگئی ہے۔ برطانیہ کی پوزیشن آج بہت مضبوط ہے کیونکہ اب امریکہ۔ روس اور چین اسکے ساتھ ہیں اور اب برطانیہ پہلے کی طرح تنہا نہیں ہے۔ ہمکو یہ اطمینان ہے اور خدا پر بھروسہ ہے کہ یہ جنگ چاہے کتنی طویل کیوں نہ ہو اور حالات کچھ ہی کیوں نہ پیدا ہوں لیکن فتح ہماری ہی ہوگی۔ اسکے بعد آپ نے کوشش اور ایثار کی اپیل کی کیونکہ یہ فتح حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

مسٹر ایچ۔ جی مصرا نے گورنر صاحب کی تقریر کا ترجمہ کیا بعد ازاں سر جوالا پرشاد سریواستوا۔ سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی۔ لالہ پدم پت سنگھانیا۔ مسٹر آر منز ر۔ پروفیسر سید نواب علی صاحب نے تقریریں کیں۔ ۱۰ فروری سے ۱۳ فروری تک جو چندہ ہوا ہے اسکی میزان ۴ لاکھ ۶ ہزار ہے اور جن لوگوں نے ایکہزار روپیہ یا اس سے زیادہ دیا ہے اسکی فہرست کسی دوسری جگہ شایع کی جا رہی ہے

معائنہ ۱۳ فروری کو ہز اکسلنسی سر میرس ہیلیٹ گورنر یو۔پی نے پاور ہاؤس اور الگن مل کا معائنہ کیا مسٹر ڈیکلنس اور مسٹر گرسنے پاور ہاؤس اور لیفٹننٹ الگن مل میں آپکا استقبال کیا اور شام کو آپنے کنٹرولر آف سپلائی کے دفتر کا بھی معائنہ فرمایا۔

خوش آمدید ۱۳ فروری کو ہز اکسلنسی گورنر صاحب کی صدارت میں کانپور ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کے زیر انتظام جو جلسہ باشندگان شہر کا پھولباغ میں ہوا تھا اسمیں ہز اکسلنسی اور میڈم جنگ کائی شیک کو ہندوستان آنے پر مبارکباد دیگئی اور یہ امید ظاہر کیگئی کہ دشمن کیخلاف فتح کے لئے جنگ میں دونوں ملکوں کے درمیان دوستی زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔

اسکاؤٹ ریلے ۱۹ فروری کو یو۔پی۔ بوائے اسکاؤٹ ایسوسی ایشن کے اسکاؤٹ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کے ہونیوالے اجتماع اور چیف جسٹس سر محمد اقبال احمد کے استقبال کیلئے انتظامات پر غور کیا گیا۔

میونسپل بورڈ ۱۴ فروری کی شام کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ بصدارت مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایکٹنگ چیرمین منعقد ہوا جسمیں سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء کے لئے مالی کمیٹی کا پاس شدہ بجٹ معمولی ترمیمات کے ساتھ پاس ہوا عام انتظامات کے شعبہ میں ۹۰ ہزار روپیہ رکھا گیا تھا لیکن بابو دوارکا پرشاد سنگھ اور بابو گور پرشاد کپور نے اسمیں کمی کی تحریک کی مگر مسٹر مصطفےٰ حسین نیر کی تحریک پر اس مد میں ۷ ہزار روپیہ کا مزید اضافہ کیا گیا اسکولوں اور کالجوں کی مد میں بھی ۱۵ ہزار روپیہ کا اضافہ کر کے ۵ لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ کر دیا گیا۔

بورڈ کی ممبری سے استعفےٰ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت سورج پرشاد اوستھی اور پنڈت دیوی سہائے باجپئی اور پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری نے میونسپل بورڈ کی ممبری سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ کانگریس کمیٹی صوبہ نے کانگریس ممبران کو ہدایت دی تھی کہ وہ لوگ ان بورڈوں سے استعفےٰ دیدیں جنہوں نے جنگ میں روپیہ کی امداد دی ہو اسکے مطابق پنڈت رگھبر دیال بھٹ اور پنڈت بدری پرشاد ترپاٹھی پہلے ہی استعفےٰ دے چکے ہیں۔

انجمن جامعہ ادبیہ ۱۸ فروری ۵ بجے شام کو پروفیسر سید نواب حسین صاحب پریسیڈنٹ انجمن جامعہ ادبیہ کے بنگلہ پر انجمن مذکور کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ پروفیسر صاحب موصوف کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں انجمن مذکور کا حساب پیش ہوا آمدنی ۹۶۴ روپیہ ۶ آنہ اور خرچ ۹۱۱ روپیہ ۲ آنہ ۳ پائی ہوا۔ باقی ۵۳ روپیہ ۵ آنہ ۹ پائی ہے جو سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹیڈ میں ہے۔ جلسہ نے آیندہ کیلئے پنڈت ستوار رفیا دھاب باجپئی کو آڈیٹر مقرر کیا ہے۔ نیز یہ بھی طے کیا گیا کہ آیندہ انجمن کے جلسے اور مشاعرے وقت مقررہ کے ۱۵ منٹ بعد بلا انتظار فوراً شروع کر دئیے جائیں اور مشاعرہ میں وقت مقررہ سے آدھ گھنٹے کے بعد جو صاحب تشریف لائینگے انکو اپنی غزل مشاعرہ میں پڑھنے کا حق نہ رہیگا۔ یہ بھی طے کیا گیا کہ انجمن کے جو ایٹ ہوم عید کرسمس اور ہولی میں ہوتے ہیں وہ تعطیل کے بعد ہوا کریں۔ چنانچہ ہولی کا ایٹ ہوم نہان کے میلے کے بعد ہونا طے کیا گیا۔ آخر میں جناب پروفیسر صاحب انجمن نے حاضرین کو ایک پُر تکلف ایٹ ہوم دیا اور جناب صدر کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تفریحی ٹیکس تفریحی ٹیکس کی آمدنی کانپور میں روز بروز ترقی پر ہے اکتوبر تا نہایتہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء یعنی ۳ ماہ کی آمدنی 17351/9 ہوئی بخلاف اسکے گذشتہ اکتوبر تا نہایتہ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء ۳ ماہ کی آمدنی 14347/7/3 تھی یعنی بقدر 3004/1/9 زیادہ ہوئی لیکن جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کی آمدنی 7500/- ہوئی ہمارا خیال ہے کہ کانپور کی تفریحی ٹیکس کی آمدنی نے تمام صوبہ کے ریکارڈ کو مات کر دیا ہے جسکے لئے مسٹر سی۔ بی سکسینہ انسپکٹر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ڈبیٹ ۲۲ فروری کو حلیم مسلم انٹر کالج میں کیلاش کپ اُردو مباحثہ ہوگا۔

بزم ادب کا مشاعرہ ۲۸ فروری ۸½ بجے رات کو بزم ادب ٹیکاپور کا مشاعرہ نظامی پریس ٹیکاپور میں ہوگا۔

مصرعہ طرح:۔ "میرا ہی ورد مجکو عطا کر رہے ہیں آپ"

مدرسہ تکمیل العلوم ۲۷ فروری ایک بجے دن کو مسجد مولانا شاہ غلام حسین صاحب میں تکمیل العلوم کا سالانہ جلسہ دستار بندی ہوگا جسمیں مولانا عبدالسلام صاحب ندوی اور پروفیسر نورالحسن صاحب کے علاوہ دیگر علمائے کرام بھی بیرونجات سے تشریف لا رہے ہیں۔ امید ہے کہ اہل شہر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس مدرسہ کی گرانقدر خدمات کو ملاحظہ فرمائیں گے۔

پانی بند رہیگا واٹر ورکس کمیٹی کیوجہ سے ۲۱ فروری ۸ بجے رات کے بعد سے ۲۲ فروری کے دن کچھ گھنٹوں کیلئے پانی بند رہیگا

افسوسناک وفات ۱۳ فروری کو مسٹر کرشنا دیوی زوجہ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ سابق جنرل سکریٹری کانگریس سوشلسٹ پارٹی کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ آنجہانیہ سربرآوردہ کانگریس ورکر تھیں اور سنہ ۱۹۳۰ء میں سول نافرمانی کے سلسلہ میں دو مرتبہ جیل جا چکی تھیں۔ ہمکو اس سانحہ جانگداز پر مسٹر گوپی ناتھ سنگھ کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانیہ کی روح کو شانتی نصیب کرے۔

سٹی کانگریس کمیٹی نے ایک خاص جلسہ کر کے آپکی وفات پر ایک ماتمی ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

جنگ لیبیا پر لکچر ۲۲ فروری ۷½ بجے شام کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں لفٹننٹ کرنیل آر۔ جارج جنگ لیبیا پر ایک دلچسپ لکچر دینگے۔ موصوف حال ہی میں مشرق وسطیٰ سے تشریف لائے ہیں اور آپ چشم دید واقعات وہاں کے بیان کرینگے امید کہ اہل شہر زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس لکچر میں شریک ہو کر معلومات حاصل کرینگے

وارڈ کمیٹیاں سٹی کانگریس کمیٹی صوبہ وار کمیٹی کے ہدایات کے مطابق وارڈ کمیٹیوں کی دوبارہ تنظیم کر رہی ہے انمیں وہی حضرات حصہ لے سکیں گے جنہوں نے ستیہ گرہ کی جد وجہد میں حصہ لیا ہے

سٹی کانگریس کمیٹی ۱۷ فروری کو سٹی کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں صوبہ کی کانگریس کمیٹی کی اس اسکیم پر غور ہوا جو جنگی حالات کی وجہ سے ضرورت کے وقت حفاظت کیلئے بنائی گئی ہے اس اسکیم کے سلسلہ میں ضروری کارروائی کرنیکا اختیار پریسیڈنٹ کو دیا گیا ہے

وومن والنیٹری سروس ۔ وومن (عورتوں) والنٹری سروس کمیٹی کانپور کی سنہ ۱۹۴۱ء کی سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سال میں کمیٹی نے ۵۹۸۰ روپیہ چندہ اور عطیات وغیرہ سے جمع کیا۔ کمیٹی نے امداد دینے والوں کا رپورٹ میں شکریہ ادا کیا ہے۔

۱۰ فروری سے ۱۳ فروری سنہ ۱۹۴۲ء تک یعنی صرف تین روز میں جن حضرات نے ایکہزار یا ایکہزار سے زیادہ کانپور وار فنڈ میں چندہ دیا ہے اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

نمبر	نام	رقم
۱	مسرس سودیشی کاٹن ملس (جسمیں ۳۲۷۵ روپیہ سر ایچ ہارسیمن کا بھی شامل ہے)	۵۳۲۷۵ روپیہ
۲	مسرس برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹیڈ	۵۰۰۰۰ "
۳	مسرس جگی لال کملاپت بھائیوں کا گروپ، جو لالہ پدم پت سنگھانیہ کے کنٹرول میں ہے معہ ۵۳۲۷۵ روپیہ ذاتی عطیہ کے، جو مجروحین کی امداد کیلئے دیا گیا۔	۵۳۲۷۵
۴	مسرس بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی لمیٹیڈ	۴۵۰۰۰ "
۵	مسرس میور ملس کمپنی لمیٹیڈ	۲۰۰۰۰ "
۶	مسرس الگن ٹن ولیٹ ملس کمپنی لمیٹیڈ	۱۵۰۰۰ "
۷	آر۔ بی لالہ ایشور پرشاد باگلا	۱۵۰۰۰ "
۸	سر جے۔ پی سریواستوا کے کنٹرول میں چلنے والے فرم۔ باضافہ ۱۰۰۰۰ روپیہ سالانہ چندہ کے جو پہلے دیا جا چکا۔	۱۵۰۰۰
۹	مسٹر مینزیز اور اُن کا خاندان	۱۳۰۰۰ "
۱۰	میونسپل بورڈ	۱۰۰۰۰ "
۱۱	مسٹر اے۔ ایم بوٹر۔ معہ ۶۰۰۰/- روپیہ کے، جو مشکات میں پیش کیا گیا۔	۶۵۰۰ "
۱۲	سردار اندر سنگھ	۵۲۷۵ "
۱۳	مسٹر ایچ۔ جی مصرا	۵۱۰۰ "
۱۴	مسرس نہال چند بلدیو سہائے	۵۰۰۰ "
۱۵	مسرس روپ نرائن رام چندر	۵۰۰۰ "
۱۶	مسرس ایل۔ این۔ گڈوڈیا اینڈ کمپنی	۵۰۰۰ "
۱۷	صدر کمن لوریلیف کمیٹی	۳۳۰۱ "
۱۸	وومنس والنیٹری سروس کمیٹی	۳۲۷۵ "
۱۹	ہارنس اینڈ سیڈلری فیکٹری	۵۰۰۰ "
۲۰	نامعلوم	۵۰۰۰ "
۲۱	مسٹر ٹی۔ آئی۔ اسمتھ	۲۵۰۰ "
۲۲	مسرس کانپور کیمیکل ورکس	۲۵۰۰ "
۲۳	مسرس گنیش فلور ملس	۲۵۰۰ "
۲۴	مسرس کانپور ٹینری	۲۵۰۰ "
۲۵	مسرس ایچ بوس اینڈ کمپنی	۲۰۰۱ "
۲۶	مسٹر جے ٹنکر	۲۰۰۰ "
۲۷	مسرس منا لال اینڈ سنس	۲۰۰۰ "
۲۸	جے کے کاٹن مل، بنتا اور اسپننگ کے کام کرنے والے	۱۹۴۵ "
۲۹	تحصیل گھاٹم پور معہ ۱۰۰۰ روپیہ کے جو چودھری موتی لال کی طرف سے پیش کئے گئے	۲۶۰۰ "
۳۰	تحصیل ڈیرا پور معہ ۱۰۰۰ روپیہ کے جو ٹھاکر بشمبھر سنگھ کی جانب سے دئیے گئے	۲۵۲۵ "
۳۱	تحصیل کانپور	۱۹۱۵ "
۳۲	تحصیل بھوگنی پور	۱۵۰۱ "
۳۳	مسرس احسان الحق انعام الحق	۱۵۰۰ "
۳۴	محکمہ بندوبست کا اسٹاف	۱۴۰۰ "
۳۵	تحصیل اکبر پور	۱۳۳۴ "
۳۶	مسرس یوپی منرل آئل کمپنی	۱۰۰۱ "
۳۷	مسرس جے ڈی بنرجی اینڈ کمپنی	۱۰۰۱ "
۳۸	مسرس فورڈ اینڈ میکڈانلڈ	۱۰۰۱ "
۳۹	کیپٹن ایس آر پیکاک	۱۰۰۰ "
۴۰	مسٹر نملساہجر	۱۰۰۰ "
۴۱	مسرز کملاپت موتی لال	۱۰۰۰ "
۴۲	مسرس محمد اسمعیل اینڈ کمپنی	۱۰۰۰ "
۴۳	مسرس ایم ایل دسواکا اینڈ کمپنی	۱۰۰۰ "
۴۴	مسرس مدی لال موتی لال	۱۰۰۰ "
۴۵	مسرس گنیش داس رام گوپال	۱۰۰۰ "
۴۶	مسرس یوپی ٹینری	۱۰۰۰ "
۴۷	مسرس ہندستان ٹینری	۱۰۰۰ "
۴۸	مسرس انڈین نیشنل ٹینری	۱۰۰۰ "
۴۹	مسرس یوپی مینوفکچررس اینڈ سپلائرس لمیٹیڈ	۱۰۰۰ "
۵۰	مسرس بشمبھر ناتھ اینڈ کمپنی	۱۰۰۰ "
۵۱	مسرس ریلائنس برشس ورکس	۱۰۰۰ "
۵۲	مسرس بھارگو اسٹیٹ	۱۰۰۰ "
۵۳	مسرس کے۔ جے ڈی، پارکس	۱۰۰۰ "
۵۴	مسٹر ایچ ایم نذیر	۱۰۰۰ "
۵۵	مسرس حلیم اینڈ سنس	۱۰۰۰ "
۵۶	مسرس ایسٹرن ٹینری	۱۰۰۰ "
۵۷	مسرس ناردرن انڈیا آئل ملس	۱۰۰۰ "
۵۸	آر۔ بی۔ کشن لال گپتا	۱۰۰۰ "
۵۹	مسرس تالو پروڈکٹ مینوفکچرس کمپنی	۱۰۰۰ "
۶۰	کانپور کاٹن ملس میجر ڈرامٹک سوسائٹی	۱۰۰۰ "
۶۱	میونسپل بورڈ کا اسٹاف	۱۰۰۰ "
۶۲	سٹی پولیس اسٹاف	۱۰۰۰ "

سبدِ گل

اسپین کی شوخ و طرار عورتوں کی زندہ دلی ملاحظہ ہو کہ یہ عورتیں کئی سال سے حکومت اسپین سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ ان کو مادر زاد برہنہ رہنے کا قانونی حق دیا جائے چنانچہ اس "عریانی" کے جائز اور حق بجانب مطالبہ کیلئے پچھلے دنوں ان عورتوں نے مادر زاد برہنہ ہو کر ایک نہایت شاندار جلوس بھی نکالا تھا۔ اس جلوس میں تین سو کے قریب مادر زاد برہنہ عورتیں اور لڑکیاں اسپین کے باشندوں کو جس طرح دعوت نظارہ دے رہی تھیں وہ منظر قابل دید تھا۔ ان عورتوں کے برہنہ جلوس سے بھی کہیں زیادہ عجیب ان پولیس والوں کی حرکتیں تھیں جو برہنہ عورتوں کو پکڑ پکڑ کر زبردستی کپڑے پہنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ غرضکہ یہ جلوس اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک ایسا جلوس تھا جس کی مثال ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتی۔

اب ان عریانی پسند عورتوں نے ایک اور جدت کی ہے ان ننگی عورتوں کی انجمن کی جانب سے میڈرڈ دار السلطنت اسپین میں متعدد پوسٹر شائع کیے گئے ہیں جن پر مندرجہ ذیل عبارتیں لکھی ہوئی ہیں:-

"عریانی ہمارا پیدائشی حق ہے۔ عریانی حسن و تندرستی کی ضامن ہے۔ عریانی قدرت کا بہترین عطیہ ہے انسان عریاں آیا ہے اسے عریاں رہنا چاہیئے۔ عریانی کو روکنا قوم کی تندرستی کو برباد کرنا ہے"

مختلف پوسٹروں پر مندرجہ بالا عبارت لکھی ہوئی ہے اور ہر عبارت کے نیچے مادر زاد برہنہ عورتوں کی تصویریں ہیں۔ تصویر میں برہنہ عورتیں پوری بے تکلفی کیساتھ کھڑی ہوئی ہیں۔ اور پوسٹر پڑھنے والوں کو اپنی عریانی کی جانب متوجہ کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ میڈرڈ کی پولیس ان پوسٹروں کو اکھاڑتی پھر رہی ہے اور عریانی کے اس جدید پروپیگنڈے سے بیحد پریشان ہے۔

لیجئے! جرمنی کی دیکھا دیکھی اب اٹلی میں بھی "بچوں کی پیدائش" کی تحریک شروع ہوگئی۔ اٹلی میں اس تحریک کو آگے بڑھانے کیلئے کس طرح جد و جہد کیجا رہی ہے؟ اسکا اندازہ اٹلی کے اخبارات کی ان دلچسپ اشتہارات سے ہو سکتا ہے جنمیں عورتوں نے اس چیز کی خواہش ظاہر کی ہے کہ انھیں اٹلی کے سپاہیوں کی ضرورت ہے۔

ایک اشتہار میں ایک اطالوی خاتون اپنے حسن و جمال کی تعریف فرماتے ہوئے تحریر کرتی ہیں کہ "میں اٹھائیس سال کی ایک خوبصورت بیوہ ہوں۔ میرا شوہر میدان جنگ میں مارا جا چکا ہے میں چاہتی ہوں کہ کسی اطالوی سپاہی کی عارضی طور پر اپنا شوہر بنالوں تاکہ اس سپاہی سے قوم اور ملک کے لئے بچے پیدا کر سکوں"

ایک نوعمر اطالوی لڑکی لکھتی ہے "میں غیر شادی شدہ ہوں میری عمر بیس بائیس برس ہے۔ میرا شمار حسین لڑکیوں میں ہے قوم اور ملک کی خدمت کیلئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں کسی سپاہی کو دو مہینے کیلئے اپنا شوہر بنالوں۔ تاکہ میں ضرورت ملکی کیلئے ایک سپاہی پیدا کروں۔ صرف نوجوان سپاہی خط و کتابت کر سکتے ہیں۔"

لالہ دھنی رام بھلّہ گرفتار

لاہور۔ لاہور کے مشہور تاجر اور بھلّہ ٹو کمپنی کے مالک لالہ دھنی رام بھلّہ اپنی دوکان سے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۹ کے ماتحت کرلئے گئے۔

آسام میں حکم امتناعی کی توسیع

شیلانگ ۱۵ر فروری۔ حکومت آسام نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ ضلع کامروپ کے گوہاٹی علاقہ میں چھ مہینے کے لئے اور اس حکم کی توسیع کر دی ہے کہ چھ مہینہ تک بغیر اجازت نہ کوئی جلسہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی جلوس نکل سکتا ہے۔

ہم غریب مزدور جو زندگی بھر لگاتار بھوک اور پیاس سے کشتی لڑتے رہتے ہیں۔ ہم غریب فاقہ کش جن کے خالی پیٹ عمر بھر موت کا خراج ادا کرتے رہتے ہیں۔ ہم فاقہ کش غریب مزدوروں کے لئے تو خدا اور آسمانی زندگی خوبصورت الفاظ ہی ہیں۔

اے امیرو! معاف کر دینا اگر ہماری اس فریاد و فغاں سے تمھارے آرام میں خلل پڑے۔

اور اے امیروں کے خدا! ہمیں معاف کر دینا تم بھی!

ادبِ لطیف

مُعاف کرنا
اے امیروں کے خدا

اُڑیسہ کے ایک نوجوان انقلابی شاعر راؤت راؤ کی یہ نظم بیحد سادہ مگر بے انتہا متاثر کن ہے یہ نظم ناظرین کیلئے ہندی سے ترجمہ کی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ اسے ناظرین بیحد پسند فرمائیں گے۔

ربڑ کے لچکدار گدے پر سرمایہ دار کا کتا آرام اور اطمینان کیساتھ بیٹھا ہے۔ اس کتے کی نرم نرم ریشم، صابن کے جھاگوں کیطرح خوشنما منظر بنکر اُس کے سڈول جسم کو زیب دے رہی ہے۔

مگر ہم غریب مزدوروں کے جسم اس کتے کے مقابلہ میں بھی کھُردرے، سخت، جھریوں دار، اور چیچپاتے ہوئے ہیں ایسے کہ ان سے امیروں کے کتے بھی گھِن کھائیں۔

ہمارے بچے راستوں کی پٹریوں پر خزاں بریدہ زرد اور خشک پتوں کی مانند بکھرے پڑے ہیں یہ بچے خشک لکڑی کی طرح تازگی کی آخری رمق سے بھی محروم ہو چکے ہیں۔ ان بدنصیبوں کی قسمت میں امیروں کے کتوں کے آگے کے بچے ہوئے ٹکڑوں کے چند بھورے بھی نہیں۔ فاقہ کشی نے ان کو گوشت پوست کے مٹیالے ڈھانچوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ ہم غریبوں کو کبھی کبھی زبردست تمنا ہونے لگتی ہے کہ کاش ہم غریب اور ہمارے بچے امیروں کے کتے ہی ہوتے۔

ہم غریبوں کی عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ خشک ہو چکا ہے ننھے ننھے بچے بھوک سے بیتاب ہو کر ان کی لٹکی ہوئی سوکھی چھاتیوں پر اس طرح پنجے مار رہے ہیں۔ گویا بھوک نے ان ننھی ننھی جانوں تک کو دیوانہ بنا دیا ہے۔ مگر ان معصوموں کی ماؤں کی چھاتیاں خشک گوشت کے تھیلے بن چکی ہیں۔ اناج کے تاجروں نے ان کی جوانی اور اس جوانی کے رس دونوں کو چوس ڈالا ہے کون ہمیں اس خوفناک کشمکش سے بچائے گا۔ کون ہے جسے ہماری زندگی کے گھٹے جاتے ہوئے گلوں میں آواز باقی رکھنے کی پرواہ ہے۔

اے امیرو! تمھارے لادے ہوئے بوجھوں سے ہماری پیٹھیں پتھروں کی طرح سخت اور ٹھنڈی ہو گئی ہیں۔

تمھاری کڑکتی ہوئی آوازوں میں صادر کیے گئے احکامات کی تعمیل میں ہماری پیشانی کے بدنما گوشت کی لکیروں میں ہر وقت میلے پسینے کی نہریں جاری رہتی ہیں۔ ہمارے پسینے کی ان نہروں سے تمھاری تجوریوں کی سنہری روپہلی فضائیں شاداب ہیں اور آراستہ و پیراستہ۔

مگر اے امیرو! یہ پسینہ ہمارے جگر کے بعید ترین گوشوں کا زیادہ سے زیادہ گاڑھا خون ہے۔

ہمارے منھ بند ہیں — تمھارے کوڑوں اور تمھاری لاتوں اور تمھاری گالیوں کے خوف سے۔

ہماری اور ہمارے بچوں کی جسمانی نشو و نما رک چکی ہے— تمھاری ان ترکیبوں کی وجہ سے جو تم غریب مزدور کو ہمیشہ غریب مزدور ہی بنائے رکھنے کے لئے چلتے رہتے ہو۔

اور ہمارے نشو و نما کے خیال کو ہی تج دینے سے بھی۔ ہم نے بھی، انسانی ماؤں کے کُکھ سے جنم لیا ہے۔ یہ بات تم نے بھُلادی ہے، کیونکہ اس بات کو بھُلا دینے سے ہی ہمارا خون تمھاری محفل عیش و عشرت میں شراب بن سکتا ہے۔

اور یہ بات ہم کو بھی بھلانی پڑی ہے کیونکہ تم نے ہمارے خون میں وہ حرارت ہی نہیں چھوڑی جو ہمیں ہماری اصلیت کا دھیان دلاتی۔

ہماری زخیز لڑکیاں، نیم عریاں ہونے کی وجہ سے جھونپڑیوں میں چھپی رہتی ہیں۔ ہمارے پاس اپنے ہی لئے کافی کپڑا نہیں تو ان کے لئے کہاں سے آئے؟

ہم چیختے چلاتے ہیں، اے خدا ہم پر رحم کر، ہمیں اس زندہ جہنم سے نجات دے مگر بیکار ہمارے لئے تو دنیا آگ کا ایک کنواں ہے۔

آسمانی دنیا! ہوگی۔ ہمارے لئے تو آسمان ایک صاف شفاف نیلی چھت ہے۔ جو امیروں کی دنیا پر منڈھی ہوئی ہے خدا! ہوگا؟ ہمارے لئے تو خدا وہ قوس و قزح ہے جو امیروں کے بلند اور خوشنما محلوں پر سات رنگوں کی کمان بنا کر چھایا ہوا ہے۔

ہاں! ہاں! خدا اور آسمانی زندگی۔ یہ سنہرے خواب ہیں جو عیاش امیروں کی دنیا کے تصورات میں پلتے جاتے ہیں ص

عالمِ نسواں

کماؤ عورتوں کے نکھٹو شوہر

از جناب زبیدہ سلطان صاحبہ

زبیدہ صاحبہ نے اپنے اس مضمون میں جس خوبی سے یہ ثابت کیا ہے کہ ملازمت اور ازدواجی زندگی دونوں کو بیک وقت کامیاب نہیں بنایا جا سکتا اس نے اس مضمون کو بیحد دلچسپ و کار آمد بنا دیا ہے ہمارے خیال میں ایک خاص واقعہ کے حوالہ سے اس سلسلہ میں جو کچھ بتایا گیا ہے وہ اس موضوع پر مفید ترین مشورہ ہے۔ اور ہماری پڑھی لکھی لڑکیوں کو اسے بڑے غور سے پڑھنا چاہیئے۔

ہماری رائے میں عورتوں کا نوکری کرنا درست نہیں کیونکہ ہندوستان میں اس وقت سوسائٹی کا جو رنگ ہے اسمیں عورت کا نوکری کرنا کچھ مناسب اور مفید ثابت نہیں ہوا۔ چنانچہ مذہب اخلاق اور عام حالات کی رو سے عورتوں کے ملازمت کرنیکے خلاف جو دلیل اس معاملہ سے ملتی ہے وہ پہلی سب دلیلوں پر بھاری ہے بات یہ ہے کہ لڑکی کی ماں اپنی شادی سے قبل ملازمت کرتی تھیں اور شادی کرنیسے قبل لڑکی کے باپ بھی برسر کار تھے۔ مگر جوں ہی شادی ہوئی ان کا کھانے کمانے کا ٹھنڈا پڑ گیا۔ اب لڑکی کو ڈر ہے کہ کہیں یہی داستان اس لڑکی کے ساتھ بھی نہ دہرائی جائے۔

جس لڑکی کا میں ذکر کرنا چاہتی ہوں وہ آجکل بہت پریشان ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو اس دشواری کی نیو اس وقت پڑی جب لڑکی کے مزاج میں معمول سے زیادہ خرچیلی زندگی بسر کرنے کا جنون داخل ہوا۔ اور خرچیلی زندگی بسر کرنے کیلئے اس نے جو ملازمت کا راستہ اختیار کیا یہ اس بنیاد پر دوسرا ردّا رکھا گیا۔

اب شادی کا سوال درپیش ہے تو یہ نظر آ رہا ہے کہ ہونے والے شوہر صاحب کہیں میری آمدنی پر نہ پھیل پڑیں۔ پھر نہ گھر لو زندگی ہی سکھ سے کٹے گی اور نہ ملازمت کرنے ہی سے کچھ فائدہ اُٹھایا جا سکے گا۔

اس اُلجھن نے اس لڑکی کو کتنا پریشان کر رکھا ہے اسکا اندازہ اس لڑکی کے ایک خط کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے وہ لکھتی ہے کہ:-

"میں نے سنا ہے کہ ایک ہی وقت میں ملازمت اور گھریلو زندگی دونوں کو کامیاب نہیں بنایا جا سکتا۔ اسلئے میں بھی چاہتی ہوں کہ ازدواجی زندگی شروع کرنے سے پہلے ملازمت ترک کر دوں یہی رائے ہماری اماں جان قبلہ اور راجا آپا کی بھی ہے۔ اور انھیں کی اجازت سے میں آپ کو یہ سب باتیں لکھ رہی ہوں۔ مگر پھر مجھے یہ خیال آتا ہے کہ تنہا ان کی آمدنی سے میرا اور ان کا اس ٹھاٹ باٹ سے گزارہ نہ ہو سکے گا۔ جس ٹھاٹ باٹ سے اب ہو رہا ہے۔ کیا میں کسی طرح اُن تک یہ بات پہونچاؤں کہ میں کس اُلجھن میں ہوں۔"

پھر آگے چلکر لکھا ہے کہ:-

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شادی کے بعد ان کا رنگ کیوں بدل جائیگا۔ وہ بھی کماتے رہیں اور میں بھی کماتی رہوں کیا آپ کے خیال میں یہ ضروری ہے کہ اگر ابا نے امی جان کی آمدنی کی وجہ سے نوکری چھوڑ دی تھی تو وہ بھی ایسا ہی کریں؟"

اصل میں بنیادی خرابی یہ ہے کہ ہماری پڑھی لکھی لڑکیاں اندھا دھند معیار زندگی اونچا کر رہی ہیں اور بڑھتے ہوئے اخراجات کیلئے ملازمتیں کرنے کی شائق ہیں۔ اسلئے جو سیدھی اور براہ راست صلاح اس لڑکی کو دیجا سکتی ہے وہ تو یہی ہے کہ فوراً نوکری چھوڑ دے اور اپنا معیار زندگی گھٹا دے تاکہ شوہر کی آمدنی کے اندر اندر گزارہ ہو سکے۔

لیکن میری ایک واقفکار صاحبہ نے یہ سن کر یہ کہا کہ اگر اس لڑکی کے ہونے والے شوہر کو اس سے محبت ہے۔ تو وہ خود ہی اس پر اصرار کرے گا کہ شادی ہونے کے بعد اسکی شریک زندگی ملازمت ترک کر دے۔

لیکن میری رائے اس معاملہ میں اس سے مختلف ہے اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جب مرد اپنی عورت کو اپنی حد سے آگے بڑھ کر بوجھ اُٹھانے پر آمادہ دیکھتا ہے تو وہ ہاتھ پیر چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔

ہماری ایک بہن کی رائے اس معاملہ میں یہ ہے کہ ← [سلسلہ]

بچوں کی دنیا

اچھی صلاح دی!

ایک کوّا اخروٹ کو چونچ سے توڑ رہا تھا مگر اخروٹ نہ ٹوٹتا تھا۔ ایک گلہری یہ تماشہ دیکھ رہی تھی کوّے سے کہنے لگی، بیکار محنت کرنیسے کیا ملیگا؟ کوّا بولا میں نے سنا ہے کہ اخروٹ بہت مزے کی چیز ہے اور جب خدا نے اس سختی کے ساتھ اسے بند کیا ہے تو ضرور اسمیں کوئی بڑی نعمت ہوگی۔؟ اسی لئے تو میں اتنی محنت کر رہا ہوں"

گلہری بولی۔ "میں ایک آسان ترکیب بتاؤں اخروٹ کو بہت اونچائی سے چٹان پر چھوڑ دو۔ آپ ہی گر کر ٹکڑے ہو جائے گا۔

کوّا اخروٹ کو چونچ میں لے کر آسمان کی طرف اُڑا اور جب بہت اونچا ہو گیا تو اخروٹ کو چھوڑ دیا۔ اور پھر نیچے کی طرف اُترا۔ مگر چٹان پر پہونچا تو دیکھا کہ اخروٹ تو گر کر بیچ بیچ ٹوٹ گیا ہے۔ مگر گری گلہری لے کر چلدی اور خالی چھلکے رہ گئے ہیں۔

مارشل چیانگ کائی شیک سرحد سے لاہور

لاہور ۱۴ر فروری۔ مارشل چیانگ کائی شیک آج صبح ۱۰½ بجے پشاور سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور واپس آگئے ہوائی اسٹیشن پر سر برٹرینڈ گلینسی گورنر پنجاب، سر سکندر حیات خان وزیر اعظم اور حکومت پنجاب کے دوسرے وزیر جنرل ہیچمین کمانڈر لاہور ڈسٹرکٹ مسٹر پریس چیف سکریٹری اور دوسرے اعلیٰ افسروں نے ان کا خیر مقدم کیا اسکے بعد وہ بذریعہ موٹر کار گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔

اس سے پہلے سرحد کے دورہ میں سر جارج کننگھم گورنر سرحد کی موجودگی میں جمرود کے قبائلیوں نے انھیں ایڈریس پیش کیا۔ جسکا مارشل نے موزوں الفاظ میں جواب دیا۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے درہ خیبر کا بھی معائنہ کیا اور قبائلی لوگوں سے ملاقات کی۔ معزز مہمان کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی۔

← اس قسم کے حالات میں کامیاب ترین راستہ یہ ہو سکتا ہے کہ بیوی ملازمت کرتی رہیں مگر یہ سمجھوتہ ہو جائے کہ بیوی کی ساری آمدنی جمع ہوتی رہیگی۔ تاکہ آئندہ چلکر خاندان کی مالی حالت اتنی مضبوط ہو جائے کہ بیوی کو ملازمت کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔

مگر تجربہ سے جو کچھ معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ اس قسم کے سمجھوتے قابل عمل نہیں ہوتے کیونکہ جس مرد کو اپنی عورت سے ملازمت کراتے ہوئے تکلیف محسوس نہیں ہوتی وہ عورت کی اپنی ساری کمائی جمع کرتے رہنے پر رضامند ہی نہیں ہو سکتا۔

غرض یہ ہے معاملہ اور اُس کے جملہ پہلو۔

اب ذرا آپ غور کیجئے کہ کیا اس لڑکی کا اپنے اندر ملازمت کرنے کا رجحان پیدا کرنا اس کے لئے کوئی اچھی چیز ثابت ہوا اور کیا اس بات کا امکان نہیں ہے کہ اس کی یہ ملازمت اس کی ازدواجی زندگی تباہ کر کے رکھدے۔ اگر ملازمت نہیں چھوڑتی تو یہ ڈر ہے کہ کہیں ہونیوالا شوہر اسکی ملازمت کی آمدنی کی وجہ سے نکھٹو نہ بن جائے۔ اور عین شادی سے قبل ملازمت چھوڑتی ہے تو شاید "وہ" خیال کرے کہ ان کے لئے میری جو تھوڑی بہت امداد ہو سکتی تھی اس کا راستہ بند کر دیا گیا۔

غرض بیچاری کو ملازمت ایک مصیبت بن گئی ہے۔

ہماری رائے اس معاملہ میں جو کچھ ہے وہ بہت پہلے ان کالموں میں ظاہر ہو چکی ہے۔ ہندوستان کی بیٹیوں کو مغرب کی تقلید میں نہ معیار زندگی اونچا کرنے کی ضرورت ہے اور نہ اس معیار کے بڑھے ہوئے اخراجات کیلئے گھروں سے باہر نکلکر ملازمتیں کرنے کی حاجت ہے۔

مگر اس لڑکی کا معاملہ آپ کے سامنے رکھ کر ہمیں یہ دکھانا مقصود تھا کہ کسطرح ہندوستان کی عورتوں کا ملازمت کرنا ان کی ازدواجی زندگی میں بھی اُن کے لئے مصیبت کا سبب بن سکتا ہے اور کسے خبر ہے کہ کتنی ہندوستانی عورتوں کی زندگیاں اس مصیبت کا شکار بھی ہو چکی ہوں۔

پردۂ فلم

ایک عجیب و غریب فلم

کسی گزشتہ اشاعت میں ہم نے بتایا تھا کہ امریکہ کی ایک فلم کمپنی آجکل "ستارۂ مریخ" کا فلم تیار کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس فلم میں دکھایا جائے گا کہ ستارۂ مریخ کے باشندگان کا تمدن کیا ہے؟ اور وہ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں اس فلم کا پلاٹ اس طرح بنایا گیا ہے کہ ہماری دنیا کا ایک نوجوان کسی نہ کسی طرح ستارۂ مریخ میں پہونچ جاتا ہے اور وہاں کے حالات دیکھ کر حیرت زدہ رہجاتا ہے توقع کی جا رہی ہے کہ یہ فلم جلد ہی تیار ہو جائے گی۔ اس عجیب و غریب فلم کے بعد ایک امریکن رسالہ نے یہ انکشاف کیا ہے کہ امریکہ میں ایک دوسری فلم اور تیار ہو رہی ہے جو ستارۂ مریخ کی فلم سے بھی زیادہ عجیب و غریب ہے اس فلم کا نام ہے "دو ہزار برس کی دنیا"

"دو ہزار برس بعد کی دنیا" نامی فلم کی خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ امریکن رسالہ لکھتا ہے کہ:-

دو ہزار برس کے بعد کی دنیا" ایک عجوبہ روزگار فلم ہوگی اسمیں یہ دکھایا جائے گا کہ دو ہزار برس کے بعد ہماری دنیا کیسی بن جائے گی۔ دو ہزار برس بعد ہمارے مکانات کیسے ہوں گے اور دو ہزار برس بعد کس طرح عام انسان اسی طرح ہواؤں میں اُڑتے پھریں گے جس طرح کہ عام طور پر لوگ آج موٹروں میں پھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور دو ہزار برس بعد بنی نوع انسان کے جسم کی ساخت اور لباس کیسا ہوگا؟"

گویا اس فلم کے ذریعہ دو ہزار برس کے بعد کی تخیلی دنیا کو یہ امریکن فلم کمپنی حقیقی شکلوں میں فلم تیار کر کے پیش کرے گی۔

مندرجہ بالا زیر تجویز عجیب و غریب تصاویر کے علاوہ امریکہ اس سے قبل بھی بیشمار حیرت انگیز تصاویر پیش کر چکا ہے مثلاً "الوزیبل مین" "کنگ کانگ" "فرنکنسٹین" وغیرہ امریکہ کی ان عجیب و غریب تصاویر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ کے فلمسازوں میں کس بلا کی جدت پسندی ہے۔ ان کی جدت اور تخیلات کی پرواز اس قدر بلند ہے کہ وہ ایسی تصاویر کے فلمانے کیلئے ہمیشہ بیتاب رہتے ہیں جہاں عام انسانوں کا دماغ بھی نہیں پہونچ سکتا۔ اس کے برخلاف ہندوستان کی حالت یہ ہے کہ یہاں جدت پسندی کو بدترین گناہ خیال کیا جاتا ہے۔

نیو تھیٹرس کی جدید تصویر "سوگند"

نیو تھیٹرس کے "ڈاکٹر" کے بعد، نیو تھیٹرس کی دو اور کامیاب تصاویر آ رہی ہیں۔ جنمیں سے ایک "سوگند" ہے اور دوسری "مناکشی"۔ سوگند کو نیو تھیٹرس کے مشہور ڈائرکٹر مسٹر ہیمچندر ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ اس تصویر میں پہاڑی اور بھارتی نے کام کیا ہے۔

مناکشی بھی نہایت سرعت کیساتھ تیار ہو رہی ہے اس تصویر میں سادھنا بوس نے کام کیا ہے اور مسٹر مدھو بوس اسے ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ یہ تصویر نیو تھیٹرس کی بہترین سوشل تصویر ثابت ہوگی۔

نیو تھیٹرس ہندوستان کی وہ مایہ ناز کمپنی ہے جس نے باکس آفس ویلو کی پرواہ کیے بغیر ہمیشہ ہی اپنی تصویروں کا معیار نہایت بلند رکھا ہے۔ فسانہ کے انتخاب میں تو یہ ہمیشہ دوسری کمپنیوں سے آگے رہی ہے۔ اُمید ہے کہ اس کی جدید تصاویر ہر لحاظ سے قابل اطمینان ثابت ہوگی۔

نواب مہربان علی کیخلاف عدم اعتماد کی تجویز

میرٹھ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کے چیرمین نواب مہربان علی کے خلاف بورڈ کے ۲۶ ممبروں کی طرف سے عدم اعتماد کی تجویز بھیج دی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بہت عرصہ سے ان کے خلاف بہت سی شکایتیں تھیں۔

بورڈ میں اس وقت کل ۴۲ ممبر ہیں۔ اس طرح سے عدم اعتماد کا یہ نوٹس اکثریت کی طرف سے دیا گیا ہے۔

اقوالِ زریں

اتنی زیادہ اولاد پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ وہ معقول اور صحیح معیار پر زندگی بسر نہ کر سکیں آخر کار ہم کو حساب سے کام لینا ہی پڑیگا (سر چارلس گلوز)

جدید تعلیم نے زندگی کا ایک غلط معیار قائم کر دیا ہے جس کے ساتھ شدید دماغی تکلیفیں ہیں اور خلوص کی بنیاد بے کمزور ہو گئی ہے۔ (مسٹر رمیس)

صرف وہی کام روحانی پیدا کرتا ہے جو بغیر کسی ذاتی غرض کے کیا جائے اور جس میں شہرت اعتراف عامہ اور دنیوی ترقی کی خواہش نہ ہو۔ (آربندگھوش)

خدا کو خوش رکھو کیونکہ حکومت کو رائے عامہ کی عدالت میں ضرور جواب دینا پڑیگا۔ (جنرل اڈونی)

کوئی شخص خوشحال نہیں ہو سکتا جب کہ اس کی توقعات افلاس سے وابستہ ہیں ہم کو وہی ملتا ہے جس کے ہم متوقع ہیں اور عدم توقع عدم استحصال ہے۔

میں ایک دفعہ سات روز تک بستر پر پڑا ہوا یہی خواہش کرتا تھا کہ ہر کانگریسی مرد اور عورت کو یہ محسوس کرنا چاہئے کہ وہ عہدہ یا شہرت حاصل کرنے کیلئے نہیں بلکہ ملک کی خاموش خدمت کرنے کے لئے کانگریس میں شامل ہے۔

ایک شخص کیلئے یہ بدترین بات ہے کہ اس کے دماغ میں کوئی یہ بٹھا دے کہ وہ بدقسمت پیدا ہوا ہے اور تقدیر اس سے برگشتہ ہے۔ ہماری ذہنیت کے علاوہ کوئی تقدیر نہیں ہے ہم خود اپنی قسمت ہیں ہم اپنے مقدر کے کارساز ہیں ہم اپنی تقدیر کے معمار ہیں۔

کانگریس کا چیلنج ملک کے کسی حصہ یا جزو کیخلاف نہیں ہوتا

موجِ تبسم

موہن۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ دنیا میں تمہاری زندگی صرف ایک دن اور باقی ہے تو تم کیا کرو؟

سوہن۔ بہت سا روپیہ قرض لے لوں۔

بیوی۔ پیارے جب میں گاتی ہوں تو میرے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔

شوہر۔ تمہارے گانے سے میرے سر میں بھی درد ہونے لگتا ہے۔

پہلا دوست۔ براہ کرم آج میرے ہمراہ بازار چل کر مجھے کچھ کپڑا خریدنے میں مدد دیجئے۔

دوسرا دوست۔ مگر کپڑے کے معاملہ میں میری پسند کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے۔

پہلا دوست۔ نہ ہو کوئی پروا نہیں لیکن بازار میں دوکانداروں کو آپ کا اعتبار تو ہے۔

وکیل۔ کیا میں آپکو ایمانداری کیسا تھ اپنی رائے بتاؤں

موکل۔ جی نہیں مجھے اپنے پیشہ کے لحاظ سے رائے دیجئے

کیا تم اس خوبصورت عورت کے ساتھ شادی نہیں کرو گے

"نہیں"

"کیا بات ہے"

اس میں ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ اس کی زبان سے لفظ "ہاں" نہیں نکلتا

بچہ: ماسٹر صاحب آج میں نے کیا پڑھا؟

استاد: کیا مہمل سوال ہے۔

بچہ۔ ماسٹر صاحب جب میں گھر جاتا ہوں تو مجھ سے ہر شخص یہی سوال کرتا ہے۔

امریکہ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے سمندری بیڑے میں ایک اور جنگی جہاز کا اضافہ ہو گیا۔ آج نارفاک ورجینیا میں جنگی جہاز "الابانا" اتارا گیا۔

دلچسپ معلومات

ربڑ تیل اور ٹین

نیدر لینڈ ایسٹ انڈیز میں ۱۹۴۰ء میں ۵۳۷۰۰۰ ٹن ربڑ پیدا ہوا اس کا ۸۰ فیصدی حصہ سماٹرا اور بورنیو میں اور ۲۰ فیصدی جاوا میں پیدا ہوا ۱۹۴۰ء میں سنکیپ بانکا اور بلیٹانگ کے جزیروں میں جو سنگاپور سے جنوب میں ہیں ۴۳۷۰۰ ٹن ٹین پیدا ہوا جو دنیا کی ۲۴۰۰۰۰ ٹن ٹین کی کل پیداوار کا پانچواں حصہ ہے۔ بورنیو، سماٹرا اور جاوا میں ہر سال ۹۰ لاکھ ٹن تیل پیدا ہوتا ہے۔ فلپائن میں قیمتی کروم ملتا ہے۔ جاوا میں جتنا سنکونا پیدا ہوتا ہے وہ دنیا کی کل پیداوار کا ۹۰ فیصدی ہے۔

جاپانیوں نے گذشتہ ہفتہ میں جو علاقے فتح کئے ہیں ان میں ربڑ اور ٹین کے اہم ذخیرے تیل کے لوہے بارق اور چاول پیدا کرنے والے علاقے بھی شامل ہیں۔

نیدرلینڈ انڈیز

نیدر لینڈ انڈیز کا رقبہ ۷ لاکھ ۸۰ ہزار مربع میل ہے اسکی آبادی ۷ کروڑ ہے ان میں سے ڈھائی لاکھ یوروپین اور ۱۵ لاکھ چینی ہیں۔ اس کی سالانہ اوسط تجارت درآمد دس کروڑ پونڈ اور برآمد ساڑھے بارہ کروڑ پونڈ سے زیادہ تر ربڑ، تمباکو، شکر، تیل، چا، تاریل اور ٹین باہر بھیجا جاتا ہے فوج ایک لاکھ ۲۵ ہزار ہے جو بہت حد تک مشینی ہتھیاروں سے مسلح ہے اوسط بجٹ ۵ کروڑ پونڈ ہوتا ہے۔ بٹویا اس کی راجدھانی ہے جس کی آبادی تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ ہے۔

سماٹرا پر بھی جاپانیوں کا قبضہ

بٹویہ۔ ۱۶ فروری۔ جاپانیوں نے سماٹرا کے دکھن پورب میں پالم بانگ پر قبضہ کر لیا ہے جہاں وہ کل اترے تھے۔ پالم بانگ تیل کا بڑا مرکز ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ کام کی چیزوں کو اور تیل کے چشموں کو کس حد تک تباہ کیا جا سکا مگر کام کی چیزیں تباہ اور تیل کے چشمے تباہ کر دیئے گئے تو ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ اتنے بڑے پیمانہ پر تباہی کی گئی ہے کہ جس کی مثال نہیں ملے گی۔

جاپانیوں کا باقاعدہ قبضہ

لندن ۱۶ فروری۔ سنگاپور کی تازہ خبر صرف یہ ہے کہ آج صبح جاپانیوں نے ۸ بجے کے وقت باقاعدہ قبضہ کر لیا۔ لندن میں یہ معلوم نہیں کہ سنگاپور میں کون سی فوجوں نے جاپانیوں کا اتنی دلیری اور بہادری سے مقابلہ کیا مگر یہ معلوم ہو گیا ہے کہ جاپان کی ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ سنگاپور میں ۱۵ ہزار انگریز سپاہی ۱۳ ہزار آسٹریلوی اور ۳۲ ہزار ہندوستانی سپاہی تھے۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر پیٹر فریزر نے سنگاپور کے خاتمہ پر کہا کہ میں اس مغالطہ میں نہیں ہوں کہ اب خطرہ ہمارے نزدیک نہیں آیا ہے مگر ہمیں گھبرانا نہیں چاہئے۔

جاپان اور بحر ہند

لندن ۱۶ فروری۔ متحدہ قوموں کے جو مدبر مشرق بعید کے حالات سے پوری طرح واقف ہیں وہ پریزیڈنٹ روزویلٹ کی اس رائے میں شریک ہیں کہ جاپان اب اپنے بحری بیڑے کا بہت بڑا حصہ بحر ہند میں بھیجنے ہی والا ہے۔ یہ امید ہے کہ جرمنی بلغاریہ سے پورب کی طرف بڑھے گا تاکہ بعد کو دونوں ملجائیں یہ خبر نیویارک کے نامہ نگار کی ہے۔

کانفرنس خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ پنجاب لوکل باڈیز کانفرنس کی صدارت کرینگے جو ۴، ۵ اپریل کو لاہور میں ہوگی۔

افسانہ

خوفناک راز

انسانی کمزوری کی ایک درد انگیز تصویر

یہ پورا افسانہ ایک ایسے سربستہ راز پر لکھا گیا ہے۔ جن کا انکشاف اپنی جگہ ایک نہایت ہی دردناک ٹریجڈی ثابت ہو گی افسانہ ایک سادہ لوح دوست کی بربادی کی نہایت ہی دردناک سرگزشت ہے جسکو افسانہ نگار نے اپنے مخصوص انداز میں بڑی خوبی کے ساتھ پیش کیا ہے ہمارا خیال ہے کہ یہ افسانہ پلاٹ کے لحاظ سے ایک خاص جدت لئے ہوئے ہے۔

"ارسٹھ روپے ایک ارسٹھ روپے دو"

بولی بولنے والے نے ایک لمحہ رک کر گاہکوں کے مجمع کو دیکھا بہت سے کباڑی اور پرانی چیزیں خریدنے والے معزز حضرات موجود تھے۔ کباڑیوں نے آپس میں صلاح مشورہ کیا۔ ان کی رائے میں یہ میز ان داموں سے زیادہ میں نفع کا سودا نہیں تھی۔ مگر مجمع کے پیچھے جو عمر رسیدہ شخص کھڑے تھے ان کا یہ خیال نہیں تھا۔ ان کی عمر کافی تھی مگر چہرے پر جھریوں کا نام و نشان تک نہ تھا۔ قیمتی سوٹ کے علاوہ سنہری کمانی کی خوشنما عینک بھی ان پر بہت کھل رہی تھی۔ ارسٹھ روپے کی بولی انہی کی تھی۔

انہوں نے اپنی جیب میں سے ایک سگریٹ نکالا اور پینے لگے۔ سوچتے جاتے تھے۔ کتنی خوبصورت میز! اسی پر جج صاحب کام کیا کرتے تھے۔ جج صاحب نے اسے خاص طور پر تیار کرایا تھا۔ کاریگر کے ہاتھ کی صفائی قابل داد ہے۔ کم سے کم بھی تین سو کا مال ہوگی۔ نئی تو اس سے بھی زیادہ کی بنی تھی۔ مجھے تو وہ اپنی ہر ایک بات بتا دیا کرتے تھے یہ میز کیا ہے مجھ سے جج صاحب کی زندگی کا کوئی زیادہ سے زیادہ نجی پہلو بھی پوشیدہ نہ تھا۔

نیلام کی بولی بولنے والا اس توقع میں مجمع کی طرف دیکھ رہا تھا کہ شاید کوئی اور بڑھے۔ ایک نیم انگریز نیم ہندوستانی قسم کے صاحب بولے "سیونٹی"

نیلام کرنے والے کا چہرہ خوشی سے کھل گیا۔ اب اسکی آواز میں پہلے سے زیادہ کھنک تھی۔ اس نے کڑک کے سے کہا۔ ستر روپے ایک ستر روپے دو۔

خوبصورت۔ سنہری کمانی کی عینک والے عمر رسیدہ شخص نے سوچا۔ ہاں خوبصورت تو ضرور ہے۔ اور ستر روپے بھی اس کے لئے کچھ نہیں ہیں۔ مگر میرے سامنے تو سوال ہی کچھ اور ہے عزیز ترین دوست کی نشانی مجھے بڑھانا پڑے گا۔

نیلام کرنے والے نے سنہری کمانی کی عینک والے صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا، کیا فرمایا آپنے۔ "بہتر؟ بہتر روپے ایک بہتر روپے دو۔ بہتر روپے میں۔"

مسٹر رام کرشن وکیل نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اپنے مرحوم دوست جسٹس سنہا کی تصویر پر ایک پر محبت نظر ڈالی۔ وکیل صاحب کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا۔ قابلیت اور شرافت کے مجسمے جسٹس سنہا انہیں اپنے سامنے کھڑے معلوم ہونے لگے بڑے لائق ججوں میں شمار ہوتا تھا۔ ان کا۔ اسی لیاقت اور قابلیت کی وجہ سے وہ اتنی چھوٹی عمر میں ہائیکورٹ کے جج بن گئے تھے۔ جس زمانے میں وہ وکالت کرتے تھے اس وقت بھی ان کی قابلیت اور قوت تقریر کی دور دور دھوم تھی۔

مگر۔ رام کرشن وکیل نے سوچا میرے لئے وہ ایک لائق ہم پیشہ اور مشہور جج سے بھی زیادہ بیش قیمت اس لئے تھے کہ وہ میرے عزیز ترین دوست تھے۔ دوستی اور ملنساری کی جو وضع انہوں نے ابتدا میں قائم کی تھی آخر تک وہی وضع رہی۔ ہائی کورٹ کا جج بن جانے کے بعد بھی وہ پہلے ہی کی سی بے تکلفی سے ملتے جلتے اور اسی دوستانہ خلوص سے میرے گھر آتے جاتے تھے۔ ہم نے کبھی فرق نہ دیکھا۔

وکیل صاحب کی بیوی نے ان کے کمرے میں داخل ہو کر پوچھا "کیئے خرید آئے کچھ نیلام میں سے؟"

ہاں۔ وکیل صاحب نے اپنے خیالات کا سلسلہ توڑتے ہوئے جواب دیا۔

"ایک میز لایا ہوں"

"میز؟"

"ہاں میرے دوست کی ہے۔ وہ تھے نا جسٹس سنہا"

وکیل صاحب کی بیوی کے چہرے پر یہ نام سنتے ہی ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوئی، وکیل صاحب نے بیوی کے چہرے کے فوری طور پر سفید پڑ کر دوبارہ اپنی اصلی حالت پر آ جانے کی طرف دھیان نہیں دیا۔ وہ کہتے رہے۔ ایک صاحب بہادر بیٹ پڑتے تھے، کافی دیر تک وہ بولی بڑھا کر لپٹتے رہے۔ مگر تم ہی کہیے میں بھلا کیسے یہ میز چھوڑنے والا تھا۔"

ان کی بیوی نے اپنی خاموشی کو مجرمانہ سمجھ کر کچھ نہ کچھ بولنے کی غرض سے کہا۔

"تو پھر لے ہی آئے۔"

"ہاں ہاں۔ بھلا چھوڑ سکتا تھا میں۔ میرے عزیز ترین دوست کی نشانی ہے وہ۔"

بیوی کچھ سناٹے میں آئی ہوئی سی خاموش تھیں۔

وکیل صاحب یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور کمرے سے باہر نکل آئے کہ ذرا مردانے میں جا کر اس کو دیکھوں تو سہی۔ آن تو پہونچی ہوگی۔"

ہائی کورٹ بند تھا۔ مگر پھر بھی مردانہ موکلوں سے اس طرح بھرا ہوا جیسے جنبسوں کا تھال مکھیوں سے۔

وکیل صاحب کے اندر آتے ہی موکلوں کی بھنبھناہٹ بند ہو گئی۔ وکیل صاحب نے ایک شخص سے مخاطب ہو کر کہا "منشی جی میں آج کچھ کام نہیں کروں گا۔ ان سب موکلوں کو کل صبح پر رکھئے۔

"اچھی بات ہے سرکار" منشی جی نے اپنی ناک پر رکھی ہوئی عینک کے اوپر سے وکیل صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اپنی سیاہ شیروانی کی جیب میں ہاتھ ڈالکر موکلوں کو یہ اطلاع دینے کے لئے ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کل کوئی مقدمہ ہے؟" وکیل صاحب نے مردانے کے اندرونی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے منشی جی سے پوچھا۔

منشی جی نے جواب دیا۔ جی ہاں سرکار! رام سہائے کا کیس ہے نا کل دس بجے۔"

خیر کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ کل صبح ہی آ جائیگا۔ کہ وکیل صاحب اندر کمرے میں داخل ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنے آدمیوں کو ہدایت کر دی تھی کہ نیلام میں خریدی ہوئی میز یہاں رکھی جائے اب وہ سب طرف سے بے فکر ہو کر اپنے عزیز ترین دوست کی خوبصورت نشانی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہونا چاہتے تھے۔

وکیل صاحب جسٹس سنہا کی میز کے آگے بیٹھے تھے جو اب ان کی ملکیت تھی۔ انہوں نے میز کی تمام درازیں کھول لی تھیں۔ ان درازوں میں خطوط اور کاغذات کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ وکیل صاحب نے ان کاغذات کو درازوں میں سے نکال کر میز پر ڈھیر کر لیا۔ ایک لمحے کے لئے انہوں نے کاغذات کے اس ڈھیر کو دیکھا۔ خبر نہیں میرے عزیز ترین دوست نے اپنی زندگی کے کتنے واقعات ان کاغذات میں چھپا کر اس میز کی درازوں میں رکھ دئے ہیں۔ ایک دفعہ تو وکیل صاحب کا یہی جی چاہا کہ ان کاغذات کو اٹھا کر جوں کا توں میز کی درازوں میں رکھ دیں۔ مگر پھر خیال آیا ایک نظر انھیں دیکھوں تو۔

کیا آپ کو اس کی پروا نہیں کہ میرا کیا حال ہوگا ابا جان؟

کوئی بھی

دور اندیش اور سمجھ دار آدمی

ہرگز اس مہلک خطرے کی طرف سے غافل نہیں ہو سکتا جو آج اس کی عزیز ترین چیزوں مثلاً اس کے خاندان، اس کے گھر اور اس کی آئندہ حفاظت کے لئے تباہی کا پیغام ثابت ہو رہا ہے۔ وہ قیمتی جانوں اور آزادی کی حفاظت میں مدد کر سکتا ہے وہ ہندوستان کی قوت کو مدافعت کے ذریعہ منظم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ لیکن اسے بلا تاخیر اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ ابھی **ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس** خریدنے کا وقت ہے۔

ہر وہ آنہ جو اس کام میں آپ لگاتے ہیں ہندوستان کی بری، بحری اور ہوائی فوج تیار کر کے دشمن کے ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کو طاقتور بناتا ہے۔

ہر دس روپیہ والا ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع دیتا ہے

تفصیل ڈاکخانہ سے معلوم ہو سکتی ہے

برطانیہ کی زبردست اور دوررس فوجی شکست

مسٹر چرچل کا اعتراف

لندن ۱۲ فروری۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے کل رات برطانوی قوم اور دنیا کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ تقریباً ۶ ماہ ہوئے میں نے اگست کے آخر میں اپنے اہل ملک سے براہ راست خطاب کیا تھا۔ اب ہمیں اپنی گذشتہ نصف سال کی جدوجہد کی زندگی پر نگاہ ڈالنا ہے۔ اُس وقت میری مسٹر روزویلٹ سے ملاقات ہوئی تھی اور امریکہ اور برطانیہ کی پالیسی کے متعلق ایک اعلان مرتب ہوا تھا جو اٹلانٹک چارٹر کے نام سے مشہور ہے اُن دنوں نازی روسی فوجوں کے پرخچے اُڑاتے ہوئے بڑی تیزی سے لینن گراڈ، ماسکو، اور ساسٹوف بلکہ اس سے بھی آگے روس کے وسط میں بڑی تیزی سے بڑھتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ جب پریزیڈنٹ نے اعلان کیا کہ روسی فوجیں سردیوں تک مقابلہ کریں گی تو اسے دلیرانہ بیان سمجھا گیا۔ کیونکہ اُس وقت تمام ملکوں کے فوجی لوگ خواہ وہ دوست تھے یا دشمن، یا غیر جانبدار ایسا ہونے کے متعلق شبہ کرتے تھے۔

ہمارے برطانوی وسیلوں پر پہلے ہی انتہائی بار پڑا ہوا تھا ہم ایک سال کے زیادہ عرصہ تک اکیلے ہی ہٹلر اور مسولینی سے لڑ رہے تھے۔ ہمیں اس بات کیلئے بھی تیار رہنا تھا کہ اگر جرمنی ہمارے جزیرہ پر حملہ کرے تو کیسے مقابلہ کیا جائے۔ ہمیں مصر یا نیل کی وادی اور نہر سوئز کو بھی بچانا تھا۔ ہمیں اٹلی اور جرمنی کی آبدوز کشتیوں اور ہوائی جہازوں کی مار میں سے اٹلانٹک پار سے خوراک کا سامان، کچا مال اور تیار شدہ ہتھیار بھی لانا تھا۔ لیکن اگست کے اُن دنوں میں ہم نے اپنا یہ فرض سمجھا کہ روسیوں کی جیسے بھی ممکن ہو مدد کیجائے۔ برطانیہ کے پاس جاپان کیساتھ نئی موثر طریقہ پر جنگ لڑنے کے لئے ذرائع نہ تھے۔ اسی نظریہ پر مینے وسط اگست میں پرنس آف ویلز جہاز پر جو افسوس ہے کہ آج لہروں کے نیچے دفن ہے روزویلٹ سے بات چیت کی تھی۔ یہ سچ ہے کہ اگست ۱۹۴۱ء میں ہماری پوزیشن ایک سال پہلے کی نسبت جبکہ فرانس کو شکست ہو چکی تھی ہم اپنے جزیرہ میں بالکل بے ہتھیار تھے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اٹلی والے مصر اور وسط مشرق کو فتح کر لیں گے۔ اور جنہوں نے ہمیں برطانی سومالی لینڈ سے نکال بھگایا تھا۔ حالت زیادہ بہتر تھی۔ اس وقت ساری دنیا سوائے ہمارے سمجھتی تھی کہ ہم ہمیشہ کیلئے گئے۔ لیکن جب روزویلٹ سے ملاقات ہوئی اُس وقت حالت اگرچہ بہتر تھی لیکن امریکہ غیر جانبدار اور شدید طور پر بٹا ہوا تھا۔ روسی فوجیں بری طرح زبردست نقصان اُٹھا کر پیچھے ہٹتی جاتی تھیں۔ جرمن فوجیں فتحیاب ہو رہی تھیں اور جاپان کا خطرہ زیادہ بھیانک ہوتا جا رہا تھا۔

آج حالت یہ ہے کہ امریکہ متحدہ طور پر اور پورے دل سے ہمارے ساتھ ہے اس دفعہ جب میں اٹلانٹک پار کر کے روزویلٹ سے ملا تو ہم دوستوں کے طور پر نہیں بلکہ ایسے ساتھیوں کے طور پر ملے تھے جو ایک مشترکہ دشمن کے مقابلہ میں مشترکہ مقصد کی لڑائی میں ایکدوسرے سے کندھے سے کندھا ملائے کھڑے ہوں۔ آج امریکہ کی تمام طاقت اور وسیلے اور برٹش کامن ویلتھ ہمارے ساتھ ہیں۔ اور موت تک یا فتح تک ہمارے ساتھ رہیں گے یہی چیز تھی جس کے لئے میں خواہش کر رہا تھا۔ لیکن اس سے بھی موثر دوسری بات یہ ہے کہ روسی فوجوں کو شکست نہیں ہوئی اور نہ وہ فنا ہوئی ہیں۔ اُنکی فوجیں اب مقابلہ ہی نہیں کر رہی ہیں بلکہ فتحمندانہ آگے بڑھتی اور دشمن کو اپنی سرزمین سے نکالتی جا رہی ہیں۔ اُنھوں نے پہلی بار ہٹلر کی روایت کو توڑا ہے۔

لیکن حالات کا ہولناک پہلو یہ بھی ہے جو نگاہ میں رہنا چاہیئے کہ جاپان لڑائی میں کود پڑا ہے اور وہ مشرق بعید کی زرخیز، خوبصورت، خوشحال اور گنجان سرزمینوں پر دست درازی کر رہا ہے۔

برطانیہ کیلئے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ مشرق بعید میں اکیلا جاپان کے حملہ کا مقابلہ کرتا جبکہ وہ جرمنی اور اٹلی سے شمالی سمندر، بحر روم اور اٹلانٹک میں لڑ رہا تھا ہم بڑی مشکل سے خوراک اور سامان لا رہے ہیں۔ جو ہمیں زندہ رکھے ہوئے ہے۔ اور جس کے بغیر ہم لڑائی نہیں لڑ سکتے۔ ہم نے نیل کی وادی اور مشرق وسطیٰ میں اپنا بچاؤ کیا۔ بحر روم بند ہے اور ٹرانسپورٹ کے ہمارے تمام جہازوں کو راس اُمید سے ہو کر جانا پڑتا ہے اور یہ جہاز سال میں صرف تین چکر لگا رہے ہیں۔ ہم لیبیا کے صحرا میں جانفشانی سے جدوجہد کر رہے ہیں اور وہاں شاید عنقریب ہی ایک بہت بڑی لڑائی ہونیوالی ہے۔ ہمیں حبش، اریٹریا، فلسطین، شام، عراق اور فارس کی حفاظت اور نظام کا انتظام کرنا ہے۔ جہاں سے ہمیں آدمی اور سامان آ رہا ہے ہم نے روس کی بھی انتہائی ممکن مدد کی اسلئے ہم مشرق بعید میں جاپان کا مقابلہ کیسے کر سکتے تھے۔ اس تاریک وقت میں اُمید کی شعاع یہی تھی کہ جاپان کے اپنے ساتھیوں اٹلی اور جرمنی کیساتھ جنگ میں کودتے ہی امریکہ بھی جنگ میں آگیا۔ اسلئے ہم دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے اکیلے نہیں ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جاپان کے راستہ میں جو فوری رکاوٹ تھی وہ امریکہ کا بحر الکاہل کا سمندری بیڑہ تھا۔ لیکن سر دست جاپان نے اُسکو بھی ٹھنڈا کر دیا۔ اس طریقہ پر جو خلا ہو گیا اسکے ذریعہ جاپان کی مسلح فوجیں آگے بڑھتی چلی گئیں ہم لوکوڑ کی جگہ اور باقاعدہ مسلح قوم کے حملہ کے سامنے بے پناہ رہ گئے۔ جس حملہ کیلئے جاپان کے ارباب جنگ زبردست تیاریاں کر رہے تھے اور ۲۰ برس سے اس دن کا خواب دیکھ رہے تھے اس وقت برطانیہ اور امریکہ کی سمندری طاقت کو جاپان نے عارضی طور پر کچل دیا ہے جس طرح کہ کوئی بڑے دریا کا بند توڑ دیتا ہے اور پھر پانی امن کی وادی میں بہہ نکلتا ہے اور راستہ کی سب چیزوں کو تباہ کر دیتا ہے۔

جاپانیوں کی زبردست فوجی طاقت کا اعتراف کرنے کے بعد مسٹر چرچل نے کہا کہ اب ہمیں چینیوں کی حیرت انگیز طاقت کا پتہ چلتا ہے جو کہ پانچ سال سے مارشل چیانگ کائی شیک کی زیر کمان جاپانیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ میں ہاؤس سے پہلے ہی یہ صاف طور پر کہہ چکا ہوں کہ ہمیں بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ بڑے زبردست نقصان برداشت کرنا پڑیں گے اور بڑی بڑی قربانیاں کرنی ہوں گی لیکن ہمیں ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے ہمیں یقین رکھنا چاہیئے کہ جس ہمت اور دلیری کیساتھ ہم ۱۹۴۰ء کی آزمائش میں کامیاب ہو گئے اُسی طرح آج بھی ہم کامیاب ہو جائیں گے۔

ایک ایک کر کے وکیل صاحب ان کاغذات کو پڑھنے لگے ان میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ وکیل صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ ردی ہیں، رہنے دوں؟ یا پھینک دوں؟ ابھی پھینکو بھی۔ میز موجود ہے۔ اس ردی کی نشانی کیا رکھنی! وکیل صاحب کاغذات کو ایک ایک کر کے ردی کی ٹوکری کے حوالے کرنے لگے۔ دفعتاً وہ رکے۔ یہ کیا؟ یہ تو ایک پیکٹ سا ہے! انھوں نے کاغذات کے لال ریشمی فیتے سے مضبوط بندھے ہوئے ایک پلندے کو انگلی سے دباتے ہوئے سوچا۔ وکیل صاحب نے فیتے کو کھول ڈالا۔

ایک بڑا لفافہ تھا۔ اس میں پندرہ بیس اور چھوٹے چھوٹے لفافے رکھے تھے۔ خط ہوں گے۔ وکیل صاحب نے سوچا۔ شاید پرائیوٹ خط ہوں۔ کسی کے پرائیوٹ خط پڑھنا اچھی بات نہیں۔

مگر وکیل صاحب کی انگلیاں ان کے دماغ کا ساتھ نہ دے سکیں۔ وکیل صاحب نے ایک خط نکال ہی لیا لفافے میں سے۔

چند منٹ تک وکیل صاحب اس خط کو اپنی انگلیوں میں دبائے کچھ سوچتے رہے۔

پھر انہوں نے وہ خط پڑھنا شروع کر دیا۔

ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ ایک عورت کا خط ان کی نظر فوراً خط کے خاتمے پر پڑ گئی مگر خط کے خاتمہ پر کسی کا نام نہ تھا۔

یہ خط کس کے ہیں؟ وکیل صاحب نے سوچا کیسے رسیلے اور میٹھے خط ہیں! کیا یہ جج صاحب کی بیوی کے ہیں؟ مگر ان کی تاریخیں تو جج صاحب کی بیوی کے انتقال کے بعد کی ہیں۔

ایک ایک کر کے وکیل صاحب ان خطوں کو پڑھنے لگے وہ سوچتے جاتے تھے۔ ایک انسان اپنے باطن میں ظاہری حالت سے کتنا مختلف ہو سکتا ہے۔ ان خطوں سے یہ ظاہر ہے کہ سنہا کی محبوبہ کسی دوسرے مرد کی شریک حیات ہے اور وہ اپنے خاوند پر یہ راز کھل جانے سے بے انتہا خائف ہے۔

خبر نہیں یہ کون عورت ہے؟ وکیل صاحب نے سوچا مجھے ان خطوں کو باقی نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ ان سے میرے عزیز ترین دوست کی زندگی کا ایک تاریک پہلو بے نقاب ہوتا ہے۔

خطوں کو جلادینے کے بعد وکیل صاحب نے ×

× انگڑائی لیتے ہوئے خود سے کہا۔ چلو اب کھانا کھائیں سبھدرا دیوی انتظار میں ہوگی۔

سبھدرا نے اپنے کمرے کے کواڑ اندر سے بند کر رکھے تھے۔ اور بے چینی کے ساتھ کمرے میں ٹہل رہی تھی۔

اسے اپنے پردۂ خیال پر اپنی گذشتہ زندگی کی تصویریں دکھائی دے رہی تھیں۔

اس کا نام شبد کینو تھا۔ والد صاحب کا شاگرد تھا۔ ان کے پاس پڑھنے آیا کرتا تھا۔ والد صاحب اسکول کے علاوہ گھر پر بھی لڑکے پڑھایا کرتے تھے۔ مگر شبد کینو کو وہ مفت پڑھاتے تھے۔ وہ غریب تھا۔ مگر بہت لائق۔ اسکول اسے وظیفہ دیتا تھا۔ فیس معاف تھی۔ ہمارے گھر میں اس کے لئے کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ میری اور اس کی واقفیت بڑھ کر محبت بن گئی۔ عشق کی شکل اختیار کر گئی۔ روز بروز اس عشق میں زیادہ گرمی آتی گئی۔

سبھدرا نے آنسوؤں کے پردے میں سے اپنے سامنے اس دن کی تصویر دیکھی۔ سبھدرا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہم تم جدا کر دئے جائیں گے۔ "کیوں"، کیا تم میری ہو سکوگی۔ دنیا کی کوئی طاقت مجھے تم سے جدا نہیں کر سکتی۔

مگر سبھدرا کے والد نے یہ رشتہ قبول نہ کیا۔ اس کے منہ سے یہ سنکر کہ میں سبھدرا سے شادی کرنا چاہتا ہوں انہوں نے اس کے دھکے دیکر گھر سے نکال دیا تھا۔ اور دوسرے دن شبد کینو اسکول سے اور اسکول سے کیا اس شہر سے بھی چلا گیا تھا۔ نہ جانے کہاں۔ پھر سبھدرا کی شادی ہو گئی تھی۔ ایک بڑی عمر کے مالدار وکیل سے سبھدرا کو وہ دن یاد آیا۔ اس کے شوہر نے کہا آج میرے دوست مسٹر سنہا یہاں چائے پئیں گے۔ وہ میرے اسکول کے زمانے کے دوست ہیں۔ یہ سنہا شبد کینو نکلا۔ وہ دونوں اپنے کو نہ روک سکے اور سبھدرا نے گھبرا کر سوچا کہیں ایسا نہ ہو اس میز میں وہ خط ہوں۔ دل نے اسے ڈھارس دی۔ نہیں جی۔ وہ انہوں نے ضرور جلادئے ہوں گے۔

دفعتاً کسی نے باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ سبھدرا آنسو پونچھتی ہوئی کواڑوں کی طرف بڑھی۔

وکیل صاحب دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔

وکیل صاحب کہنے لگے "سبھدرا"۔

دفعتاً سبھدرا چکرا کر ان کے قدموں میں گر پڑی۔

مسٹر رام کرشن وکیل دوسرے دن عدالت نہیں جا سکے۔ لوگوں کو یہ سن کر بہت افسوس ہوا۔ کہ انکی جوان جہان بیوی کا انتقال ہو گیا۔ ہر شخص کو ملال تھا کہ ابھی حال ہی میں تو ان کے جگری دوست جسٹس سنہا کا انتقال ہوا تھا اور اب مسٹر کرشن کی چہیتی بیوی بھی چل بسیں۔

خیالات کا اُبھار

پڑھنے لکھنے اور سوچنے والے غرضیکہ ہر طرح کے دماغی کام کرنے والے زیادہ تر چائے کیوں پیتے ہیں۔ اسلئے کہ چائے کے ذریعے اُن کے خیالات اور جذبات میں اُبھار پیدا ہوتا ہے پینے والی تمام چیزوں میں چائے ہی ایک ایسی شئے ہے جس کی لاثانی خوبی سے تصور اور خیال صاف ہوتا ہے۔ تمام جوش پیدا کرنیوالے خیالات چائے سے حاصل کیجئے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہی پانی اُبلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور ۵ منٹ تک ڈھک کر رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا۔ 1K 147V

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

STR 300

کمر گولائی میں بارہ انچ گھٹ گئی موٹے آدمی کی شکل

اب اوسط درجہ کی بنتی جا رہی ہے!

یہ خیال غلط ہے کہ بعض لوگ پیدائشی موٹے ہوتے ہیں اور اُن کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا ہے اس دلچسپ موٹے آدمی کا افسانہ پڑھیئے کہ کیسے وہ گولائی میں بارہ انچ گھٹ گیا:-

"گذشتہ دو سالوں سے سانس کی کمی اور جسم کے نیچے کا حصہ موٹا ہونے کی وجہ سے مجھے کروشین سالٹ کھانے کی ہدایت کی گئی۔ میں نے اُسے کھانا شروع کیا اور پہلی بوتل کھانے کے بعد کچھ فائدہ محسوس ہوا۔ اس لئے میں نے دوسری بوتل شروع کر دی جس سے اور بھی فائدہ محسوس ہوا اور اب میں تیسری بوتل استعمال کر رہا ہوں میری سانس اب تین سال پیشتر سے بہت اچھی ہے اور میرا وزن بھی گھٹ گیا ہے، اپنے موٹے ہونے کی وجہ سے میرا وزن ۱۸۰ پونڈ تھا لیکن اب میرا وزن صرف ۱۶۱ پونڈ ہے اور میرے پیٹ کی گولائی صرف ۴۴ انچ ہے جو مدت تک ۵۶ انچ رہی!"

(ای۔ اے۔ ایم)

غیر ہضم ہوا کھانا اور زیادہ تعداد میں فضلا کو صاف کرنے کے لئے

کروشین سالٹ

بہترین شکر تاہے کروشین اُن صاف کئے ہوئے نمکوں کا مجموعہ ہے جو اُن لاتعداد چشموں کے پانی سے بنتے ہیں جنہیں امیر لوگوں نے زیادہ وزن کے گھٹانے کے لئے محفوظ رکھا ہے۔

No. 38

اسٹیل بنانے کا طریقہ

نمبر۱۔ کچا لوہا اسٹیل سے بنی ہوئی جتنی چیزیں ہم دیکھتے ہیں سب کو قدرت نے نہیں پیدا کیا ہے۔ مدتوں کی تحقیقات کے بعد لوہے کی کانیں تحقیق کیگئی تھیں۔ جیسے ہی کسی جگہ پر لوہے کی کان کی موجودگی کا علم ہوتا ہے اسمیں فوراً ہی کام شروع کردیا جاتا ہے۔ اور کچا لوہا نکال کر اسٹیل ورک شاپ میں بھیجدیا جاتا ہے۔
یہ کچا لوہا لوہے کے انڈسٹری کی بنیاد ہے

TATA

ٹاٹا

جاری کردہ:۔ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ
ہیڈ سیلز آفس:۔ ۱۰۲۔ اے کلایو اسٹریٹ کلکتہ

TN 1744

مغربی تہذیب کا بچاؤ کر رہی ہے ہمیں کھلے طور پر ان لوگوں کی تعریف کرنا چاہیئے جنھوں نے پچھلے بیس سال سے یورپ کو بدترین حملوں یعنی کمیونزم کے حملوں سے بچایا۔ اس عرصہ میں روس نے ہر طریقہ سے بچاؤ کرنے والی طاقت کو کمزور کرنے کی کوشش کی اور یورپ کے ہر ملک میں اپنے پانچویں کالم کی سرگرمیاں شروع کردیں اس نے اسپین میں بھی ایسا ہی کیا۔ تاکہ ہماری تہذیب کا خاتمہ کردے اسوقت جو لڑائی ہو رہی ہے اس پر ہماری نگاہ ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح اس طاقت کو بھینٹ چڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ہمیں ہرگز یہ اندیشہ نہیں ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے لیکن اگر کسی وقت کوئی ایسا موقع مل گیا اور برلن کو آنے کے لئے راستہ صاف ہوگیا تو اسپین کے والنیٹر کی صرف ہی ڈویژن نہیں جائے گی بلکہ لاکھوں والنیٹر مدد کیلئے پہونچ جائیں گے۔

سپرو کانفرنس کا اجلاس

کلکتہ ۱۵ فروری۔ سپرو کانفرنس کا آج کا اجلاس مسٹر بی سی چٹرجی کی صدارت میں ہوا۔ جسمیں یہ رائے ظاہر کیگئی کہ ہندوستانی عوام اور حکومت کے درمیان تعاون اس لئے ضروری ہے کہ ملک کے بچاؤ کے تمام وسائل اسوقت تک بروئے کار نہیں آسکتے جبتک کہ اس اعلان کے ذریعہ لوگوں کی ایسی کیفیت نہ تیار کردیجائے کہ جنگ کے ختم ہوتے ہی ہندوستان کی حیثیت ایک ڈومینین کے درجہ کی ہوجائے گی۔ گورنر جنرل کی اگزیکیٹو کونسل بھی ان غیر سرکاری ہندوستانیوں پر مشتمل ہونا چاہیئے جو اپنی ہوئی پارٹیوں کے اور فرقوں کے نمائندے ہوں۔

وزیر ہند مسٹر ایمری کی تقریر

لندن ۱۵ فروری۔ اس لڑائی کے تلخ تجربہ سے ہم نے یہ سبق لیا ہے کہ سمندری بیڑے کا بچاؤ ہوا اور پانی دونوں کی سطح پر ہونا چاہیئے۔ ہم نے یہ سبق ملایا میں حاصل کیا ہے اور اب انگلش چینل میں بھی ہمیں یہ سبق ملگیا ہے"

یہ ہے وہ رائے جو وزیر ہند مسٹر ایمری نے کیمبرج میں تقریر کرتے ہوئے ظاہر کی۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ پوربی ایشیا میں ہم نے جو اسکیمیں تیار کی تھیں کہ جاپان کا ذرا دیر کے لئے پوربی ایشیا کے سمندر پر راج نہیں ہوسکتا۔ لیکن جاپان نے حملہ کرنے کے تین روز کے اندر ہی اپنا مکمل سکہ جمالیا اُس نے بغیر کسی رکاوٹ کے فلپائن اور ملایا میں اپنی فوجیں بھیجدیں اور ہم صرف اتنا کرسکے کہ پیچھے ہٹتے جائیں اور لڑتے جائیں۔ اسی طریقہ پر ہم سنگاپور پہونچ گئے اب چونکہ وہاں سمندر پر ہمارا کنٹرول نہیں رہا اس لئے وہاں شدید خطرہ لاحق ہوگیا۔ اگر جاپان اسی طرح بڑھتا رہا اور فتح پاتا رہا تو بحرالکاہل کے علاقہ کی سلطنت برطانیہ اور مڈل ایسٹ میں ہماری فوج کی سپلائی شدید خطرہ میں پڑجائے گی۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ جاپان کی فتح بہت دیرپا نہیں ہوگی کیونکہ آمریکہ اور برطانیہ کی سمندری طاقت سمندر سے جاپانی راج کو ختم کردے گی۔ جب ایسا ہوجائے گا تو ہماری فتح کا دور شروع ہوگا۔

غیر ملکی نوٹوں کی درآمد پر پابندی

نئی دہلی ۱۵ فروری۔ حکومت ہند نے مندرجہ ذیل کیونک شائع کیا ہے:۔

اب تک کچھ ملکوں کی درآمد کرنسی پر پابندی لگی ہوئی تھی۔ جنمیں بنک آف انگلینڈ کے نوٹ۔ ہانگ کانگ۔ ملایا اور فلپائن ڈالر نوٹ شامل تھے۔ اب پوربی ایشیا میں تازہ صورت حالات کے پیش نظر یہ مناسب خیال کیا گیا کہ تمام غیر ملکی کرنسی کی درآمد پر کنٹرول کیا جائے چنانچہ آج ایک اعلان جاری کردیا گیا ہے کہ حکومت ہند رزرو بنک آف انڈیا، برما، سیلون، ایران اور افغانستان کے کرنسی نوٹوں کے علاوہ اور کسی ملک کے کرنسی نوٹ ملک میں لانے کی اجازت نہ دے گی۔ رزرو بنک نے یہ عام ہدایت کردی ہے کہ دس گورڈ پونڈ تک بنک آف انگلینڈ کے نوٹ ۵۰۰ ڈالر تک کے چینی ڈالر کے نوٹ ۱۰۰ ڈالر تک کے ملایا کے نوٹ سو گلڈر تک کے جاوا کے نوٹ لانے کی عام اجازت ہوگی۔ اور باقی کرنسی نوٹ بجز ہانگ ڈالر سراوک ڈالر اور فلپائینی نکے لائے وولائے جاسکتے ہیں۔ رسٹر طیکہ کسٹم کو سپیشل فارم کے ذریعہ اُن کی اطلاع دیدیں۔ آئندہ بنک اکسچنج والے مذکورہ نوٹوں کو غیر برما، سیلون۔ ایران اور افغانستان کے اسوقت تک نہیں خریدیں گے جبتک کہ جس کے پاس وہ نوٹ ہوں وہ سرٹیفکیٹ پیش نہ کردے کہ آمد کے وقت اپنے کسٹم ہاؤس سے سرٹیفکیٹ حاصل کرلیا تھا۔

جاپان اور بحر ہند

لندن ۱۴ فروری۔ متحدہ قوموں کے جو مدبر مشرق بعید کے حالات سے پوری طرح واقف ہیں وہ پریذیڈنٹ روزولیٹ کی اس رائے میں شریک ہیں کہ جاپان اب اپنے بحری بیڑے کا بہت بڑا حصہ بحر ہند میں بھیجنے ہی والا ہے۔ اسے یہ اُمید ہے کہ جرمنی بلغاریہ سے یورپ کی طرف بڑھے گا تاکہ بعد کو دونوں مل جائیں۔ یہ خبر نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار کی ہے۔

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور صنعت وحرفت کو فروغ دیجئے۔

آسٹریلیا کو خطرہ

لندن ۱۶ فروری۔ ڈنکرک (فرانس) سے انگریزی فوجوں کے چلے جانے کی وجہ سے جو خطرہ اُسوقت برطانیہ کو لاحق ہوگیا تھا وہی شدید خطرہ آج سنگاپور میں انگریزی فوجوں کے ہتھیار ڈالنے کی وجہ سے آسٹریلیا کو پیدا ہوگیا ہے۔" یہ ہے وہ تشویش جو سنگاپور کی ہار کے بعد آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے ظاہر کی۔

مسٹر کرٹن نے مزید کہا کہ اب ہمیں طاقت جمع کرنے میں ذرا بھی دیر نہیں کرنا چاہیئے۔

اسپین جرمنی کی مدد کریگا

میڈرڈ ۱۵ فروری۔ سیویل میں اگزنمز محل میں فوجی افسروں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے جنرل فرانکو نے کہا اگر یورپ سے برلن کو آنے والا راستہ کھل گیا تو اسپین کے والنیٹرز جرمنی کی مدد کریں گے اسوقت دنیا کے اس حصہ میں اس طاقت کو برباد کرنے کیلئے لڑائی ہو رہی ہے جو کہ پچھلے بیس سال سے روسی قزاقوں کو روکے ہوئے ہے اور

سنگاپور کے خاتمہ کے بعد برما

لندن ۱۵ فروری۔ لندن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سنگاپور میں انگریزی فوجوں نے ہتھیار ڈالدیئے سنگاپور سے جاپان کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی فوج نے اتوار کو تیسرے پہر ۲½ بجے ایک خاص ہرکارہ کے ذریعہ ایک پیغام جاپانی ہیڈ کوارٹر میں بھیجا جس میں انگریزی فوج نے ہتھیار ڈالنے کی پیشکش کی تھی اس کے بعد ۵½ بجے جاپان اور برطانیہ کے فوجی لیڈروں کی ایک کانفرنس ہتھیار ڈالنے کی شرطوں پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی۔ یہ پیشکش چار انگریز افسران نے کی جو کہ جاپان کے فوجی ہیڈ کوارٹر میں پہنچے۔ وہ ۱½ بجے ہمارا شرطوں کو لیکر واپس چلے گئے۔ اتوار کی رات کو جاپانی امپیریل ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا کہ سنگاپور کی انگریزی فوج نے شام کے ۷ بجے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالدیئے ڈومی ایجنسی کے فوجی نامہ نگار کا بیان ہے کہ لڑائی رات کو دس بجے بند ہوگئی۔ ہتھیار ڈالنے کی شرطوں پر جاپانی کمانڈر انچیف لفٹنٹ جنرل پرسول سے فورڈ موٹر کے کارخانہ میں دستخط کیے۔

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روغن
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
ہر قسم کے امراض اور سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے،

سال رواں کا عظیم الشان شاہکار!
جسکی تیاری پر پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے
شاندار دوسرا ہفتہ
پرکاش پکچرز کی پیشکش
سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور مین
جمعہ ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء سے
پرکاش پکچرز کا عظیم الشان شاہکار
رامائن سی تیار کیا ہوا
BHARAT MILAP
بھرت ملاپ
ایک
ایسا شاہکار جو ہم کو فرض کا درس دیگا!
بھائی بھائی کے پریم کی انوکھی کہانی
دو بھائیوں کا تاریخی مشترقع سٹنگ
اسٹوری۔ ایکٹنگ۔ میوزک۔ گانے۔ ڈانس۔ مکالمے سینریاں۔
سب لاجواب اور بہترین
تشریف لاکر
اس تاریخی سبق آموز اور دلکش ڈرامہ کو ملاحظہ فرماکر ضرور لطف اندوز ہوجیے!

ڈائرکٹر
وجے بھٹ
اسٹوری
وی، اندھکار
ڈائلاگ
پروفیسر ایچ وشارڈ
میوزک
شنکرراؤ ویاس

خاص اداکار
درگا کھوٹے ... کیکئی
سوبھانہ سامرتھ ... سیتا
ساھو مودک ... بھارت
پریم ادیب ... رام
وملا ... منتھرا
اوما کانت ... لکشمن
نمبالکر ... دشرتھ

شاندار ـــ پانچواں ـــ ہفتہ
نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور مین
جمعہ ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء سے
مٹنی شو اتوار کو ۲ بجے دن سے
روزانہ ۶ بجے شام ۹½ بجے رات
سہگو پروڈکشن کا سوشل شاہکار
سوامی
افسانہ:۔ منشی پریم چند
ڈائلاگ:۔ امتیاز علی تاج
ڈائرکٹر کاردار
خاص اداکار
ستارا۔ راجکماری۔ رادھارانی۔ جے راج
یعقوب۔ نذیر
آرہے ہیں نئی روشنی۔ پیاس۔ جھولا

رائل انڈین نیوی
تنخواہ بڑھ گئی

حسب ذیل شرح تنخواہ رائل انڈین نیوی میں اب داخل ہونے پر مندرجہ ذیل عہدوں پر دیجائے گی۔

معمولی سی مین	۳۰ روپیہ ماہوار
اسٹوکر درجہ دوم	۳۰ روپیہ ماہوار
معمولی سگنل مین	۶۰ روپیہ ماہوار
معمولی ٹیلیگرافسٹ	۶۰ روپیہ ماہوار
ایکٹنگ رائٹر	۶۰ روپیہ ماہوار

ریکروٹنگ افیسر ہیڈکوارٹرس یال روڈ لکھنؤ

جاپانی وزیر اعظم کی دھمکی

ٹوکیو - ۱۶ فروری - آج جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے جنرل ٹوجو نے کہا کہ سنگاپور پر ہمارا قبضہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پوربی ایشیا میں برطانیہ اور امریکہ کے تمام اہم فوجی اڈوں پر جاپان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ جنرل ٹوجو نے مزید کہا کہ جاپان فلسفیانہ اصولوں پر مبنی باہمی وجود اور باہمی بہبودی کا نیا نظام قائم کرنا چاہتا ہے جسمیں سلطنت جاپان ایک مرکز ہو اور عظیم پوربی ایشیا کے ہر ایک ملک اور خطہ کو اسمیں مناسب درجہ حاصل ہو۔ دکھنی امریکہ اور دوسرے ناطرفدار ملکوں کو مخاطب کرتے ہوئے جنرل ٹوجو نے کہا کہ ان کو جاپان کے اصل ارادوں کو سمجھنا چاہئے اور ان کو برطانیہ اور امریکہ کی ہوائی آگ میں کودنے کی غلطی نہیں کرنا چاہئے۔ جنرل ٹوجو نے یہ بھی کہا کہ سنگاپور کی لڑائی ختم ہونے سے لڑائی کا صرف پہلا دور ختم ہوا ہے اور جاپانیوں کو چاہئے کہ وہ اپنی کوششوں کو ڈھیلا نہ کریں۔

جاپانی کمانڈر کا وعدہ

سنگاپور سے ڈومی ایجنسی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ملایا کی جاپانی فوج کے کمانڈر نے جب انگریزی کمانڈر جنرل پرسیول کو ہتھیار رکھنے کی شرطیں لکھائیں اسوقت برطانوی اور آسٹریلوی فوج اور انگریزی عورتوں اور بچوں کی جان کی پوری ذمہداری اپنے اوپر لے لی اور یقین دلایا کہ جاپانیوں پر بھروسہ کرو۔

رائٹر کو بتلایا گیا ہے کہ ملایا اور سنگاپور کی لڑائی میں جو رجمنٹ حصہ لے رہے تھے وہ مندرجہ ذیل تھے

برطانی:- نارتھ لنکاشائر۔ بریگیڈ آف گارڈ۔ ایسٹ سرے۔ مسافر۔ ارگائل۔ ہیدرلینڈ ہائی لینڈر۔ مانچسٹر رجمنٹ۔ ملایا رجمنٹ۔ ساروک رینجر۔ رائل میرائن۔

ہندوستانی:- پنجابی۔ جاٹ۔ بلوچی۔ گڑھوالی۔ سرحدی فوج۔ حیدرآباد رجمنٹ۔ پنجاب موٹر دستہ۔

چین اپنی ضرورت خود پوری کر سکتا ہے

بمبئی ۱۷ فروری۔ چنکنگ ریڈیو کا بیان ہے کہ پانچ سال تک زبردست تیاریاں کرنے کے بعد آج چین اس قابل ہوگیا ہے کہ لڑائی کو چلانے کے لئے تمام ضروری سامان خود تیار کر سکے۔ یہ بیان چین کی اقتصادی وزارت کے ایک اعلیٰ افسر نے دیا۔ چین کے پاس صرف فولاد کی کمی ہے۔ چین میں فولاد کی پیداوار ضرورت کے مقابلہ میں بہت کم ہے لیکن اسکے بڑھانے کی کوشش کیجا رہی ہے۔

تحریک التوا کی اجازت نہیں ملی

کٹک ۱۶ فروری۔ آج اڑیسہ اسمبلی میں اسپیکر نے اعلان کیا کہ جس تحریک التوا اجلاس کا نوٹس مختلف پارٹی کے لیڈر مسٹر وشوناتھ داس نے ۱۲ فروری کو دیا تھا جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت اسمبلی کے ممبروں کی گرفتاری کے متعلق ہے اسے پیش ہونے کی اجازت نہیں دیجا سکتی۔

سیل ٹائٹ میں بند
اسپرو

MADE IN ENGLAND — ASPRO

لاکھوں ہندوستانیوں کی پسندیدگی حاصل کرتی ہے
موجودہ زمانہ کی طبی سائنس کی زبردست پہلو کس طرح ہر گھر کو فائدہ پہونچا سکتی ہے

اسپرو کے متعلق تمام ہندوستان میں یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ یہ بےضرر اور زود اثر گھریلو دوا ہے یہ دل اور پیٹ کو نقصان نہیں پہونچاتی۔ اسپرو سائنس کے اصول کے مطابق سیل ٹائٹ میں بند کی جاتی ہے۔ جس میں اسپر ہوا اثر نہیں کر سکتی۔ اسپرو کا سیل ٹائٹ پیک ٹکیوں تک ہوا اور نمی پہونچنے نہیں دیتا اور اسی لئے جبتک آپ کاغذ کو پھاڑتے نہیں اسوقت تک اسمیں طبی قوت پوری طرح قائم رہتی ہے۔ بلاوہ اس کے کھلی ہوئی ٹکیاں خراب اور آپکے جسم کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اسپرو ٹکیاں سیل ٹائٹ میں بند بالکل تازی اور خالص آپ تک پہونچتی ہیں۔ اور بنانیکے دوران میں ہاتھ سے چھوئی نہیں جاتیں۔ آپکو ایک آنہ میں ۳ ٹکیاں ملتی ہیں۔ بخار کو کم درد کو بند کرنیوالی نہایت زود اثر اتنی سستی دوا پہلے کبھی پیش نہیں کی گئی۔

اسپرو ملیریا بخار کو دور کر کے دکھ درد سے سکون دیتی ہے۔

- ۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
- ۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
- ۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں۔
- ۲ ٹکیاں دانت کا درد اور دردحادہ کو فوراً بند کردیتی ہیں
- ۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
- ۲ ٹکیاں آپکو میٹھی نیند سُلاتی ہیں۔
- ۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں
- ۲ ٹکیاں غرارہ کرنیسے گلے کی خراش دور کرتی ہیں
- ۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
- ۲-۴ ٹکیاں گٹھیا، پاؤنکے درد یا نیورٹیرسے نجات دیتی ہیں۔

اسپرو ہر جگہ ملتی ہے۔ قیمت تین ٹکیاں ایک آنہ تیس ٹکیاں ۱۰ آنے
گلے کی خراش کے لئے اسپرو سے غرارے کیجئے

ایک بچہ بھی اسپرو کا بے خطر استعمال کر سکتا ہے
خوراک: ۷ سال سے اوپر کے بچوں کیلئے ۱ ٹکیہ۔ ۳ سے ۷ تک کے بچوں کیلئے ۱/۲ ٹکیہ۔

ڈسٹری بیوٹر - جے ایل مارسین مین اینڈ جونس (انڈیا) لیمیٹڈ
مشن کورٹ۔ مشن رو ایکسٹنشن فون ۶۹۰۶، کلکتہ

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی!

اجلاس جناب بابو جگدیش پرشاد صاحب بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور
سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 572
بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور
مقام تحصیل بلہور ضلع کانپور

کیدار ناتھ ولد گوری شنکر قوم کورمی ساکنان و زمیندار موضع مصرا پور ۲۱ پرگنہ بلہور مدعی
گور پرشاد وغیرہ مدعا علیہ

بنام گور پرشاد ولد جے رام و مساۃ رام کلی بیوہ پورن و مساۃ کلارانی بیوہ گوری شنکر اقوام کورمی ساکنان موضع مصرا پور پرگنہ بلہور و کاشتکاران موضع مصرا پور وٹی ۲۱ پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۶ فروری ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہونکو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

میڈم چانگ سے بیگم شاہنواز کی ملاقات

نئی دہلی - ۱۶ فروری - معلوم ہوا ہے کہ بیگم شاہنواز نے کل میڈم چانگ کائی شک سے بہت دیر تک ملاقات کی اور اس کے بعد ان کی لڑکی مسز ممتاز شاہنواز نے ان سے ملاقات کی۔

حکومت کا شکر کے سٹہ پر کنٹرول

لکھنؤ - ۱۶ فروری - ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ شکر کے متعلق وعدہ کے سودوں پر کنٹرول کرنے کی تجویز حکومت کے عملاً زیر غور ہے۔ کچھ دنوں سے شکر کے بازار میں خاص کر کانپور میں وعدہ کے سودوں کی بہت بھرمار ہو رہی ہے۔ اس قسم کی افواہیں اڑ رہی ہیں کہ یوپی اور بہار میں کم شکر کی جا رہی ہے اور کہ بلا لحاظ قیمت ایک بڑی مقدار میں شکر خرید لی گئی ہے۔

سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ اس قسم کی افواہوں میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ حکومت نے ۴۲-۱۹۴۱ء کے لئے ۵ ، ۱ لاکھ ٹن کا کوٹا مقرر کیا تھا اسمیں ۲۵ لاکھ ٹن کے اضافہ کا خیال ہے۔ شکر کے باہر بھیجنے کا جہانتک تعلق ہے حکومت معقول قیمت پر شکر خرید کر صنعت شکر سازی کی مدد کرنا چاہتی ہے۔ بدیشی شکر ہندوستانی شکر کے مقابلہ میں ابھی تک کم بہاؤ پر مل رہی ہے۔

سنگاپور کا نام "شونن" ہوگیا

ٹوکیو ۱۷ فروری۔ جاپان کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان کے امپریل ہیڈکوارٹر نے اعلان کیا ہے کہ سنگاپور کا نام "شونن" رکھدیا گیا ہے۔ شونن کے معنی 'دکھن کا چمکتا ہوا تارا' ہیں۔

مصر میں پارلیمنٹ کے عام انتخابات

قاہرہ ۱۸ فروری۔ مصر میں پارلیمنٹ کے عام انتخابات کے لئے ۲۴ مارچ مقرر کی گئی ہے۔ شاہ فاروق نے اس حکم پر دستخط کردیے ہیں۔

شاندار دوسرا ہفتہ
نیو تھیٹرس کا شہرۂ آفاق شاہکار
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
لگن

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
خاص اداکار: کانن بالا۔ سہگل۔ نواب۔ جگدیش وغیرہ
تشریف لا کر اس شہرۂ آفاق شاہکار سے ضرور لطف اندوز ہوجئے

ایک دلکش، دلچسپ اور پُرلطف ڈرامہ
میجسٹک سینما کانپور میں
رام ہال ٹپکاپور
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء سے
سرکو پروڈکشن کا دلکش ڈرامہ
دیپک
خاص اداکار: اشرف خان۔ اسلم۔ مہندی رضا۔
اُدھے ہیں: کسوٹی۔ تلسی۔

"کیا تم نے آج صبح میکلین
سے
دانت صاف کیئے تھے؟"

"اخاہ! بیشک تم جانتے ہو کہ اپنے دانتوں کو "داؤں" پر لگانے میں کوئی فائدہ نہیں"

اپنے دانتوں کی طرف سے کوئی خطرہ مول نہ لیجیے۔ اُنھیں میکلین ٹوتھ پیسٹ سے سفید براق اور تندرست رکھئے۔ بڑے سائز کا ٹیوب خریدنے میں بہت کفایت ہوتی ہے۔
آپ اس پیسٹ کی خوشبو اور مزے سے بیحد مسرور ہونگے

MACLEANS TOOTH PASTE

تمام دوا فروش اور اسٹور فروخت کرتے ہیں

مُسلم لیگ کا سالانہ ممبر بنکر اپنی قومی بیداری کا ثبوت دیجئے

حضرات! اس سے قبل خادم کی ایک اپیل متعدد اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ جو کہ آپ کی نظروں سے گذری ہوگی۔ اپیل شائع ہونے کے بعد سے بفضلہٖ تعالیٰ تمام حلقہ ہائے مسلم لیگ کانپور میں ممبر سازی نہایت برق رفتاری کے ساتھ ہو رہی ہے۔ زندہ قوم کا ہمیشہ یہ اصول ہونا چاہیئے کہ اپنے قومی ادارہ کے حکم پر تمام باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھکر اس حکم پر عمل درآمد کرے۔ امسال کی ممبر سازی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس لئے مسلمانان کانپور سے دوبارہ پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ کثیر تعداد میں مسلم لیگ کے سالانہ ممبر بنکر اپنی محبوب واحد نمایندہ جماعت مسلم لیگ کو مستحکم تر بنائیں۔

حضرات! ہمارے قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے صوبہ مسلم لیگوں کو ہدایت فرمائی ہے اور مسلمانان یو۔پی سے اپیل کی ہے کہ سال رواں کی ممبر سازی ہر شہر کے تناسب آبادی کے لحاظ سے دس فیصدی سے کم نہ ہونا چاہیے۔

برادران ملت! ہمارا آپ کا فرض ہے کہ اپنے محبوب ترین قائد اعظم کے ارشاد گرامی پر عمل پیرا ہوکر اپنی سچی وفاداری کا ثبوت دیں۔

حضرات! ممبر سازی کی کاپیاں دفتر سٹی مسلم لیگ کانپور میں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ صوبہ مسلم لیگ کی مقرر کردہ قیمت ۱۰ر فی کاپی دفتر ہذا کو ادا کرنے پر آپ جتنی چاہیں کاپیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ ۲۸ر فروری ۱۹۴۲ء آخری تاریخ ممبر سازی کو یاد رکھئے۔

خادم ملت ڈاکٹر محمد شریف خاں
ایکٹنگ سکریٹری شہری مسلم لیگ کانپور

منبع الطب کالج لکھنؤ کا سالانہ امتحان

منبع الطب کالج کا سالانہ امتحان ۱۲-۱۳-۱۴ اور ۱۵ر مارچ ۱۹۴۲ء کو ٹھیک ۲ بجے سے ۵ بجے تک کالج ہال میں لیا جائے گا۔

حسب دفعات دستور العمل جدید ۲۱ و ۲۹ بطریق پرائیویٹ شریک امتحان ہونے والے طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنی درخواستیں معہ ایسی نقول اسناد قابلیت جس سے صحیح معیار قابلیت واضح ہو سکے۔ معہ فیس امتحان یکم مارچ ۱۹۴۲ء تک سکریٹری صاحب کالج کی خدمت میں روانہ کریں۔ بعد انقضائے تاریخ معینہ کوئی درخواست قابل توجہ نہ ہوگی۔

پراسپکٹس وغیرہ بارسال ٹکٹ ۲ر دفتر سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

سکریٹری منبع الطب کالج لکھنؤ

زیر صدارت سید زاہد علی صاحب کے منعقد ہوا۔ محمد علیم صاحب سکریٹری بچہ اتحاد ملت نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بچہ اتحاد ملت کے مقررین نے حضرات عون و محمدؑ کی سیرت اور مجاہدانہ زندگی پر تقریریں کیں۔ بعدہٗ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب صدر اتحاد ملت کانپور اور مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشاں صوبہ متحدہ نے بچہ اتحاد ملت کی بے لوث خدمات اور اس کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرات عون و محمد کی یوم شہادت پر مبارکباد پیش کی۔

عبد الشکور سالار بچہ اتحاد ملت کانپور

حضرات عون و محمد کی یادگار شہادت

بچہ اتحاد ملت کانپور نے مسلمانان کانپور کے سامنے پہلی مرتبہ میدان کربلا کے کمسن مجاہد حضرات عون و محمد بھانجہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یادگار شہادت حسب ذیل پروگرام کے ماتحت منا کر مسلم نوجوانوں میں عموماً اور بچوں میں خصوصاً نئی زندگی کی روح پھونکی۔ ایصال ثواب ۱۶ر فروری بروز اتوار بچہ اتحاد ملت کے دفتر سے نیلی پوش بچوں کا ایک جلوس اٹھکر مسلم محلوں میں گشت کر کے ۵ بجے دفتر میں ختم ہوا۔

جلسہ۔ بعد نماز عشا محلہ بکن میں بچہ اتحاد ملت کے زیر اہتمام ۲۰ ہزار فرزندان توحید کا جلسہ عام

صدر مجلس احرار ہند کانپور میں

شیخ حسام الدین صاحب بی اے صدر مجلس احرار اسلام ہند دورہ کرتے ہوئے کانپور تشریف لائے۔ مجلس اتحاد ملت کانپور نے موصوف کی دعوت چاء کی۔ جس میں حسب ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔

سید الاحرار علامہ حسرت صاحب موہانی مدظلہ۔ عالی جناب فخر قوم سید محمد عبدہ صاحب وکیل صدر محمد جمیل صاحب صدیقی جنرل سکریٹری اتحاد ملت صوبہ متحدہ۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب۔ صدر اتحاد ملت کانپور مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشاں یو۔پی۔ محمد شاہ صاحب جنرل اتحاد ملت کانپور۔ مولانا عبد القیوم صاحب۔ مولانا محمد سمعیل صاحب ذبیح۔ غلام حسین صاحب مسلم۔ چودھری اختر حسین صاحب۔ حکیم نور اللہ صاحب مجلس احرار شیخ صاحب سے متفرق امور پر تبادلہ خیال ہوا شیخ صاحب اور مجلس اتحاد ملت کی درخواست پر سید الاحرار مولانا حسرت صاحب موہانی مدظلہ نے مسلم نوجوانوں کی اصلاح اور متحد کرنے کا وعدہ فرمایا

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشاں صوبہ متحدہ کانپور

برما کا سابق سپیشل کمشنر معطل

رنگون۔ ۱۷ر فروری۔ برما کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ یوٹن ٹٹ آئی۔سی۔ایس بیرسٹر کو یکم فروری سے معطل کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یوٹن ٹٹ برما کے سابق وزیر یو۔سا کے ساتھ بہ حیثیت مشیر برطانیہ گئے تھے اور برطانیہ جانے سے پہلے آپ وزیر اعظم کے محکمہ میں سپیشل کمشنر کے طور پر کام کرتے تھے۔ یوٹن ٹٹ ۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۲ء تک نئی دہلی میں حکومت ہند کے سیکرٹریٹ میں کام کرتے تھے۔

کمانڈر کا آخری پیغام

سنگاپور کے کمانڈر جنرل پرسیول کا آخری پیغام جو لندن پہونچا جنرل ویول کے نام تھا۔ اسمیں کمانڈر نے لکھا تھا کہ بھاری نقصان اٹھانے، پانی کی قلت، گولہ بارود اور پیٹرول کی کمی کی وجہ سے زیادہ دیر تک لڑنا ممکن نہیں ہے۔

جنرل آکن لیک کی کمان میں تین ۳ فوجیں
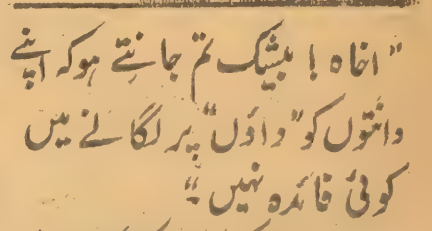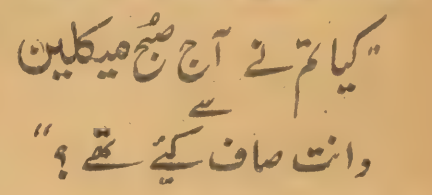
قاہرہ۔ ۱۷ر فروری۔ آج اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ جنرل آکن لیک کی کمان میں تین فوجیں ہیں۔ مغربی ریگستان میں ۸ ویں فوج کے علاوہ عراق اور ایران میں ایک اور فوج ان کی کمان میں ہے۔

★ بہترین..

پورے طور سے
پختہ کیا ہوا تمباکو

نیشنل کے گوداموں میں پختہ کیا ہوا جہاں پوری کاروائی ماہروں کے زیر نظر رہتی ہے جس سے تمباکو نہ صرف بہترین طریقے سے ملایا جاتا ہے۔ بلکہ گرد۔ اور نقصان پہونچانے والے ذرّے خاص مشین کے ذریعے نکال دیئے جاتے ہیں،

اصلی کورک

سادے اور کورک ٹپ دستیاب ہو سکتے ہیں

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں سٹینڈرڈ کنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ

NCK 12

اُردو کتابوں کا سب سے بڑا مرکز

مکتبہ جامعہ دہلی سے دار المصنفین اعظمگڈھ، ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد، انڈین پریس الہ آباد، انجمن ترقی اُردو دہلی ندوۃ المصنفین دہلی اور دیگر دار الاشاعت کی مطبوعات ہر وقت اصلی قیمت پر مل سکتی ہیں چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تم کامیاب ہو سکتے ہو	۱؍۴	رباعیات اختر	۸ر	خطبات سلمان	۱؍۴
تمنائے دید	۱۰ر	خزینۂ معلومات	۱ر	آئینہ حقیقت نما	۱؍۴
مصطفےٰ کمال و تاریخ ترکی	۱؍	مخزن ادب	۱؍۴	اصحاب بدر	۱؍۴
امداد باہمی	۵ر	اسیر قفس	۳ر	حیات اجمل	۱ر
شہیدان حریت	۱۲ر	دہلی کا ایک یادگار مشاعرہ	۱ر	مسلمانوں کا ماضی حال اور مستقبل	۴ر
اوج کمال	۱ر	سوانح حیات	۱ر	الفوز الکبیر (فقہ)	۱۰ر
ترکان احرار	۱؍۴	احسن الانتخاب	۱؍۱۲	انی جے نیا (ڈرامہ گوئٹے)	۱۰ر
مکاتیب مہدی	۱؍۴	القیومہ	۱؍	اصول اشتہار سازی	۱؍
اُردو کا پہلا ناول نگار	۱؍۴	احسن القصص مکمل	۱۰ر	غیر نامیاتی کیمیا (سائنس)	۱۲ر
بیوی کے فرائض	۳ر	گلدستہ مضامین و انشاپردازی	۱؍	عالمگیر ہندوں کی نظر میں	۱؍۴
سر تھال یا حور دکن	۱۲ر	افسانہ نگاری	۱؍۴	مقدمہ تاریخ ہند قدیم	۱؍۴
عذرا یا ماہ عبسر	۱۰ر	ہمارے افسانے	۱؍۴	نظام سلطنت	۱؍۴
اُردو کا پہلا شاعر	۱۲ر	تمدن عتیق	۵ر	مسلمانان اندلس	۳ر
اسلام اور موجودہ مدنی مسائل	۸ر	متاع اقبال	۱ر	جنگ انگورہ	۴ر
تاریخ جنوبی ہند	۵ر	ریڈیو ڈرامے	۱؍۴	باطل شکن	۴ر
تاریخ سلطنت خداداد	للعہ	تاریخ المشاہیر	۱ر	فردوس خیال	۸ر

مکتبۂ جامعہ دہلی قرول باغ
شاخیں اور ایجنسیاں

۱۔ مکتبۂ جامعہ جامع مسجد دہلی
۲۔ مکتبۂ جامعہ امین آباد لکھنؤ
۳۔ مکتبۂ جامعہ پرنسس بلڈنگ بمبئی ۳
۴۔ کتاب خانہ عابد شاپ حیدر آباد دکن
۵۔ سرحد بک ایجنسی۔ بازار قصہ خوانی۔ پشاور

شاندار نواں ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲۰ر فروری ۱۹۴۲ء سے
رنجیت فلم کمپنی کا دلکش ڈرامہ

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

شادی

اداکار مادھوری۔ خورشید۔ موتی لال۔ ڈکشٹ۔ غوری وغیرہ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

احسن — ہفتہ وار — سبیئ

قیمت
سالانہ ۳ سے ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۷ سے ششماہی ۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۹

ادبیات

شاعر کے جذبات

از جناب خلیل کولاری ناظم بزم "حلقہ خیال" کولار۔ میسور

ذیل میں ہم جناب خلیل کولاری صاحب کے احساسات درج کر رہے ہیں۔ یہ احساسات جہاں شاعری کا ایک عمدہ نمونہ ہیں وہاں ان میں قومی اور اخلاقی درس بھی پوشیدہ ہے۔

شاعر کا کام

سونے والوں کو جگا دے گرمیٔ جذبات سے
صبح کے آثار پیدا کر اندھیری رات سے
چھوڑ دے عریاں تغزل کے ترانے چھوڑ دے
درس رفعت دے جہاں کو شیریں نغمات سے

اتحاد کی فضیلت

عروجِ سلطنت تو ہی جلال عسکری تو ہے
کفیل امن عالم اور ضرب سنجو بری تو ہے
کوئی طاقت زمانہ کی مٹا سکتی نہیں تجھ کو
شعار حیدری تو ہی ادائے صفدری تو ہے

محبت کی شان

دلوں پر دونوں عالم کے حکومت ہے محبت کی
نظر سے کس کی پوشیدہ کرامت ہے محبت کی
محبت کا جو شیدائی ہے وہ مالک ہے قدرت کا
خدا کو بھی بہت مقبول عادت ہے محبت کی

خاکساری کا نتیجہ

الگ ہو کر سراسر قوت سرمایہ داری سے
مسخر کر زمانے کو کمال بردباری سے
گذر ہوگا ترا اوج سعادت کی بلندی پر
اگر تو خاک بن جائیگا اپنی خاکساری سے

غلامی کی نحوست

نہ آزادی میسر ہے نہ حاصل جاہ و ثروت ہے
غلاموں کے مقدر میں فقط ذلت ہی ذلت ہے
انھیں آسودگی افکار کی حاصل نہیں ہوتی
بساطِ دہر میں جنکی غلامانہ طبیعت ہے

دنیائے اسلام

عراق کے اخبارات

"الاخبار"

رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ جنرل ڈیگالے نے دس لاکھ فرانک کی رقم شام اور لبنان کی معاشرتی حالت کی بہتری کے لئے اقدامات پر صرف کرنے کے لئے عطا کی ہے۔

"الاحوال"

اطلاع ملی ہے کہ سعودی عرب کے سوا باقی تمام ملکوں کو مال کے بھیجنے کی حکومت کویت نے ممانعت کر دی ہے۔

"الاخبار"

اطلاع ملی ہے کہ عراقی اور شامی حکومتوں نے متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے کہ اس قانونی قرارداد کی تجدید کر لی جائے جسکی مدت ابھی ختم ہوئی ہے۔ یہ نئی قرارداد زیادہ پہلوؤں پر مشتمل ہوگی اور اس میں ایسی دفعات بھی شامل ہونگی جو عراق اور شام کی مشترکہ سرحدوں پر رہنے والے قبائل کے مسئلوں اور ان کے حل کے طریقوں کے متعلق ہیں۔

"العراق"

العراق نے مندرجہ بالا عنوان سے اپنے افتتاحیہ میں اس مسئلہ پر نقد و تبصرہ کیا ہے کہ اتحادیوں کی قوت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور نازیوں کی طاقت میں زوال آ رہا ہے۔ یہ افتتاحیہ ان الفاظ پر ختم ہوا۔ "ہر شخص کو امید ہے کہ سنہ ۱۹۴۲ء کے ساتھ آرام و سکون کے دن آئیں گے کہ اس سال کے دوران میں مصیبت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور وہ شیطانی طاقت جسے ہٹلر اور اس کے مددگاروں نے دنیا کے اوپر لا ڈالا ہے اس طرح شکست کھائیگی کہ اس کی جگہ امن اور رواداری لے لیگی تاکہ امن اور رواداری کی بدولت آزاد جمہوریت کو جو اقوام کی محبوبہ ہے اعلیٰ مرتبہ حاصل ہو اور ظلم و ناانصافی کو کچل دیا جائے۔

"الزمان"

لیڈی کارنوالس جن کے ہمراہ بغداد کے برطانی سفارتخانے کے پبلک ریلیشنز کے اتاشی مسٹر الیس بیرونی اور حلہ کے ضلع کے ڈائرکٹر تعلیمات حلہ کے پولیس کمانیر اور رئیس بلدیہ کربلا کے انٹرمیڈیٹ اسکول میں تشریف لائیں اور اسکول کی جماعتوں کا معائنہ کیا اور اسکول کے غریب طالبعلموں کو بیس عراقی دینار وں کا عطیہ دیا۔

"عراق ٹائمز"

بغداد کے بازاروں میں آمد و رفت کو سنبھالنے والی پولیس کو رنگین برقی لیمپ مہیا کر دیئے گئے ہیں جنھیں بلیک آؤٹ کے دوران میں استعمال کیا جائے گا۔ آجکل یہ طریقہ کام میں لایا جا رہا ہے۔ پولیس کے سپاہی کے لیمپ کی سرخ روشنی موٹر چلانے والوں کو یہ بتاتی ہے کہ ٹھہر جاؤ اور سبز روشنی اس بات کا اشارہ ہے کہ روانہ ہو جاؤ۔ پولیس کو سفید روشنی بھی مہیا کر دی گئی ہے جس کی مدد سے وہ ان موٹر کاروں کے نمبر دیکھ سکتی ہے جو ضوابط کی خلاف ورزی کریں۔

گذشتہ سال اکتوبر میں عراق میں ۶۸۰۰۰ عراقی دینار کا مال درآمد کیا گیا تھا۔ برآمدی مال کی قیمت ۳۱۱۰۰۰ عراقی دینار تھی اور اس مال کی قیمت جس کو پھر برآمد کیا گیا ۴۲۰۰۰ عراقی دینار ہے۔ اس مہینے میں منتقل ہونے والے تجارتی مال کی لاگت ۳۹۶۰۰۰ عراقی دینار ہے۔ برآمدی مال میں اول درجہ کھجوروں کا ہے۔ گذشتہ مہینے ۹۳۰۰۰ عراقی دینار کی کھجوریں باہر بھیجی گئی تھیں اور اس مہینے ۲۲۷۰۰۰ عراقی دینار کی کھجوریں برآمد کی گئی ہیں۔ اور مال جو برآمد کیا گیا ہے اس میں گیہوں۔ کھالیں اون اور مواشی شامل ہیں۔ بڑی مقدار میں جو مال باہر بھیجا گیا وہ چائے۔ شکر۔ روئی اور مصنوعی ریشم ہے۔

گذشتہ سال نومبر کے آخر میں عراق میں ساڑھے نو ملین عراقی دینار کی برابر سکے چل رہے تھے اور اس کے مقابلے میں اس وقت جب جنگ شروع ہوئی ساڑھے پانچ ملین عراقی دینار کی رقم کی برابر سکے چل رہے تھے۔ اس رقم میں اتنا زیادہ اضافہ ہو جانے کی وجہ عراق کے لوگوں کی وہ خدمات وغیرہ ہیں جو وہ لوگ باہر کے ملکوں میں انجام دے رہے ہیں اور اس ذریعہ سے آمدنی عراق کے حساب میں شامل ہوتی ہے۔

امانتہ العاصمہ (عراقی حکومت کا ایک انتظامی حلقہ) ان سب آدمیوں کا شمار کر رہی ہے جو اس کے حلقہ اقتدار میں ہیں۔ کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں جن کا یہ کام ہوگا کہ بلدیہ کے ہر ایک حلقے کے ہر گھر کے آدمیوں کا شمار درج رجسٹر کریں۔ یہ ایسے کیا جا رہا ہے کہ ہر گھر کو کارڈ دیئے جائیں گے۔ جن مقاصد کے لئے یہ کارڈ استعمال کئے جائیں گے انہیں بعد میں درج کیا جائیگا۔ گھر کے مالکوں کو خبردار کر دیا گیا ہے کہ ان کے گھر میں جتنے آدمی موجود ہیں انکی صحیح تعداد درج رجسٹر کرائیں۔

شمالی علاقے کی برطانی فوجوں کے نائب سیاسی مشیر نے موصل کے غریبوں کی آسایش کے لئے ۳۰۰ عراقی دینار عطا کئے ہیں۔ ایک کمیٹی جس میں موصل کے متعلق تعلیمی حکام میں سے تین اصحاب اور موصل کے متصرف ہوں گے اس رقم کو تقسیم کریگی۔

جلال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں تک تو عنصر میں مستقل رہے
زباں پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۸ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۹

ایڈیٹوریل نوٹ

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کا بیان

۲۴ فروری کو پارلیمنٹ میں لڑائی کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کہا کہ جاپان کے اچانک حملہ کے نتیجہ کے طور پر ہمیں جو فوری نقصان اُٹھانا پڑا ہے اگر ہم اس سے پرے نظر ڈالیں اور لڑائی کے وسیع اور بڑے پہلو پر غور کریں تو ہمیں بالکل صاف دکھائی دے گا کہ ہماری پوزیشن نہ صرف پچھلے دو سال میں بلکہ پچھلے چند ماہ میں بہت بہتر ہو گئی ہے۔ بحر الکاہل کی لڑائی کے تازہ ترین پہلوؤں پر تبصرہ کرنے سے پہلے مسٹر چرچل نے بتلایا کہ کیبنٹ میں تبدیلیاں کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی اور اشارتاً کہا کہ کیبنٹ میں اور بھی تبدیلیاں کیجائیں گی۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ لڑائی کے وسعت اختیار کرنے سے برطانی جہازوں پر بڑا بار پڑ رہا ہے اور کہ پچھلے دو ماہ میں آبدوز کشتیوں کے حملوں کی وجہ سے جہازوں کے نقصان میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے اور ہمارا ملکی سمندری بیڑہ اپنی پوری طاقت سے کام کر رہا ہے اسکا ہر حصہ کھانے پینے کا سامان لانے میں جس سے ہم زندہ ہیں اور سامان جنگ لاتے میں جس سے ہم لڑائی لڑ رہے ہیں لگا ہوا ہے۔

سنگاپور کے زوال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جاپان نے دعویٰ کیا ہے کہ سنگاپور میں ۷۳ ہزار سپاہی قید کرئے ہیں۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ اسوقت ایک بڑی تعداد میں ہماری فوج وہاں موجود تھی۔ وزیر اعظم نے بتلایا کہ اسوقت امریکہ، برطانیہ، ڈچ ایسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کے علاقوں میں جاپان کی فوج کے ۲۶ ڈویژن موجود ہے۔

سر جارج شستر کی تقریر

۲۴ فروری کو دار العوام میں ہندوستان کے مستقبل کا سوال بہت نمایاں رہا۔ سر جارج شستر (لبرل نیشنل) نے اپنی تقریر میں کہا کہ جنگ کے عرصہ میں ہندوستان میں مضبوط اور مستحکم حکومت ہونی چاہیئے۔ اور میں اتحاد سیاسی اور ذاتی جھگڑوں کو ختم کرنے کی حمایت کرتا ہے۔ ہمیں قوم پرستوں سے یہ کہنا ہے کہ ان چیزوں کو الگ رکھدو اور جنگ کے عرصہ میں متحد ہو جاؤ۔ اور مشترکہ خطرہ کا سامنا کرو۔ ہم ان سے کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ وہ اس کا جواب دیں ہم انہیں کیسے یقین دلا سکتے ہیں کہ ہمارے ارادے نیک ہیں کہ ہم سیاسی آزادی کے لئے جو وہ چاہتے ہیں کام کرتے ہیں۔ آگے کا راستہ اتنا سادہ نہیں جتنا کہ انگلینڈ خیال کرتا معلوم ہوتا ہے (تالیاں) یہ ایک مقررہ تاریخ تک ہندوستان کو درجہ نو آبادیات دینے کا وعدہ کرنا کوئی بات نہیں اور یہ ہندوستان کے کسی بھی سوال کا تسلی بخش حل نہ ہوگا۔

میں کہتا ہوں کہ اگر ہندوستان خود اپنی لازمی اتحاد بنا سکے تو دنیا کی کوئی چیز اسے وہ آزادی حاصل کرنے سے نہیں روک سکتی جو وہ چاہتا ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ اس اتحاد اور طاقت کو بنانے کے لئے ہم جو کچھ کر سکتے ہیں کریں۔ ہندوستان دیکھے گا کہ ہمارے گروہ کے ساتھ وابستہ رہنے میں اسی کا فائدہ ہے۔ ایک مقررہ تاریخ پر ہندوستان کو درجہ نو آبادیات دینے کا محض وعدہ کرنے سے نہ انگلینڈ کی تلافی ہوگی اور نہ ہندوستان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ کی تقریر

۲۳ فروری کو پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اپنی براڈکاسٹ تقریر میں یہ کہا کہ جبتک سامان جنگ میں ہمیں پوری برتری حاصل نہیں ہو جاتی ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جہاں کہیں اور جب کہیں ممکن ہو دشمن پر ضرب لگائی جائے۔ ہمیں اس معاملہ کو جاری رکھنا چاہئے خواہ عارضی طور پر پیچھے ہی ہٹنا پڑے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم روز دشمن کا بہت زیادہ نقصان کر رہے ہیں اور دشمن نہیں ہم ہی اس جنگ میں جارحانہ اقدام کرینگے اور ہم ہی آخر کار فتحیاب ہو کر امن قائم کریں گے۔

جیسا کہ مشورہ دیا گیا ہے اگر ہم اپنے تمام جنگی جہازوں۔ ہوائی جہازوں اور تجارتی جہازوں کو اپنے ملکی سمندروں میں لے آئیں اور اس مقام کی حفاظت کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے سامان جنگ کے بے پناہ ذخیرے ایک دوسرے سے کٹ جائیں گے! اور ہم چین کو بھی کسی قسم کی امداد نہ دے سکیں گے جو انجام کار جاپان کی جنگ کیلئے ضروری ہے اگر ہم نے برطانیہ اور روس کو بحیرۂ روم اور خلیج فارس میں سامان جنگ نہ بھیجا تو ہم نازیوں کی اس بات میں امداد کر سکینگے کہ وہ ٹرکی۔ شام۔ ایران۔ مصر اور نہر سوئز کو کچل دیں گے اور اس طرح شمالی اور مغربی افریقہ کے تمام ساحل پر چھا جائیں گے۔

اگر ہم نے اس قسم کی حماقت آمیز حکمت عملی سے بحر اوقیانوس شمال کی اس سپلائی لائن کو توڑ دیا جو برطانیہ اور روس کو امداد پہنچا رہی ہے تو ہم نازیوں کے خلاف روسیوں کے بہادرانہ جوابی حملوں کو ناکارہ کر دیں گے اور اس طرح برطانیہ خوراک اور سامان جنگ کی ضروری امداد سے محروم ہو جائے گا۔

سپرو کو مسٹر چرچل کا جواب

لبرل لیڈروں نے ۲ فروری کو مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کی خدمت میں جو میمورنڈم بھیجا تھا اس کا جواب آج وائسرائے کی معرفت سر سپرو کو مل گیا ہے جو حسب ذیل ہے:۔

"وائسرائے نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ مجھے وزیر ہند کی معرفت وزیر اعظم کا مندرجہ ذیل پیغام آپ تک پہنچانے کیلئے ملا ہے۔ مسٹر چرچل لکھتے ہیں کہ عام حالات میں مجھے آپکے تار کا اس سے پہلے جواب دیدینا چاہئے تھا جو کہ آپ نے اور آپ کے ممتاز ساتھیوں نے میرے پاس واشنگٹن بھیجا تھا۔ مزید واقعات کے سلسلہ میں مجھے زبردست مصروفیت رہی اسکی وجہ سے میں اس سے پہلے اس کا جواب نہ بھیج سکا۔ مجھے یقین ہے کہ اسوجہ سے آپ یہ خیال نہ کریں گے کہ آپ کی عرضداشت پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نے اپنے میمورنڈم میں جو باتیں پیش کی ہیں ان میں سے دو کو عملی جامہ پہنایا جا چکا ہے۔ یعنی یہ کہ حکومت برطانیہ حکومت ہند کو لنڈن میں وار کیبنٹ اور پیسفک کونسل میں اپنا نمائندہ بھیجنے کی دعوت دے چکی ہے۔

ہم بغیر کسی پس و پیش کے ان نمائندوں کے اجلاسوں میں شامل کریں گے خواہ حکومت ہند کسی کو منتخب کرے باقی مسئلہ جو کہ آپ نے پیش کئے ہیں دور رس مسئلے ہیں جن کا میں غور کرنے کے بعد اس کا بھی جلد ہی جواب دونگا +

آئینہ کانپور

چیمبر آف کامرس یوپی چیمبر آف کامرس کے ۳۸ ویں سالانہ جلسہ میں رائے بہادر بابو ایشور پرشاد ٹیگلا نے اپنی صدارتی تقریر میں رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے آپکی خدمات کی تعریف کی۔ اسکے بعد آپنے جنگ جاپان کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ بات برطانیہ اور ہندوستان دونوں کیلئے بہتر ہوگی اگر سیاسی عقدہ جلد حل ہو جائے اور جلد سے جلد ہندوستان کو جنگ کے بعد آزادی کا وعدہ کر دیا جائے۔ آپنے ہندوستان کی صناعی کی طرف گورنمنٹ کے رویہ کی نکتہ چینی کی اور سول ڈیفنس کے معاملہ کو نہایت اہم بتلایا اور کہا کہ ہم کو اپنی زندگی اپنے گھر اور جائداد کی حفاظت کی ذمہ داری محسوس کرنا چاہئے۔

ولفیر سنٹر ۲۳ فروری ۱۹۴۲ء کو لیبر ویلفیر کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے لالہ پدم پت سنگھانیانے مزدوروں کے مکانوں کے مسئلہ پر متحدہ زور لگانے کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ اس طرف توجہ دی جائے۔ آخر میں آپنے لیبر ویلفیر سنٹروں کے کام کی تعریف کی جن نے کلب۔ دوکانات۔ دواخانے۔ کوآپریٹو سوسائٹی وغیرہ مزدوروں کے فائدہ کیلئے قائم کئے ہیں۔

جرنلسٹ کانفرنس ۲۲ فروری ۱۹۴۲ء کو تلک ال میں یوپی ہندی جرنلسٹ کانفرنس کا پہلا سیشن بصدارت مسٹر بنارسی داس چترویدی اڈیٹر وشال بھارت کلکتہ منعقد ہوا جسمیں صوبہ کے اخبار نویس شریک ہوئے تھے۔ اپنی صدارتی ایڈریس میں چترویدی جی نے ہندی جرنلسٹوں کی قابل رحم حالات کا ذکر فرمایا اور اخبارات کے مالکان کو مشورہ دیا کہ وہ زیادہ خاص نہیں اور اپنے منافع میں اپنے اسٹاف کو حصہ دار بنا دیں۔ لڑائی کے ایلاؤنس کے مطالبہ کا رزولیشن پاس ہوا اور ہندی مصنفین کیساتھ محکمہ تعلیم کی اور ہندی جرنلسٹوں کیساتھ آل انڈیا ریڈیو کی پالیسی کی مذمت کی گئی۔ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی چیرمین کمیٹی استقبالیہ نے اس نازک زمانہ میں ملک کے ساتھ فرائض کی طرف اخبار نویسوں کی خاص طور سے توجہ دلائی۔

درخواست سکریٹری مرچنٹ چیمبر نے بذریعہ تار گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کی ہے کہ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کو محکمہ فائنینس سے نکالکر محکمہ قانون کے تحت کر دیں تاکہ انصاف کی طرف زیادہ توجہ ہو سکے۔ اسکے علاوہ سکریٹری صاحب نے دیاسلائیوں کی خراب پیکنگ و بھرائی کی طرف سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی توجہ دلائی ہے۔ بکسوں میں مقررہ تعداد سے کم دیاسلائی آتی ہیں اور انمیں بھی خراب ہوتی ہیں۔ بکس بھی ناکارہ ہوتے ہیں ان خرابیوں کو دور کرنے کیلئے حکومت سے درخواست کیگئی ہے۔

یتیم خانہ اسلامیہ ۲۲ فروری کو خانبہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب کی صدارت میں یتیم خانہ اسلامیہ کی عام میٹنگ ہوئی جسمیں آیندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدہداران کا انتخاب ہوا۔
صدر۔ خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب اسپشل مجسٹریٹ
نائب صدر۔ حاجی محمد حمزہ صاحب۔ میاں محمد لطیف صاحب
سکریٹری۔ سید احمد حسین صاحب بی۔ اے۔
جوائنٹ سکریٹری۔ حاجی بنن صاحب
اسسٹنٹ سکریٹری۔ مسٹر محمد ایوب صاحب
خزانچی۔ مولوی غلام محی الدین صاحب
علاوہ اسکے ممبران انتظامیہ کا بھی انتخاب عمل میں آیا۔

کنوؤں کی صفائی مجلس اتحاد ملت کے پاس شہر کے مختلف محلوں سے کنوؤں کی صفائی کے متعلق درخواستیں آرہی ہیں اور مجلس اتحاد ملت نے ان درخواستوں کو چیرمین میونسپل بورڈ کے پاس بھیجا ہے۔ ہمارے پاس بھی اسکی ایک کاپی آئی ہے۔ موجودہ حالات میں کنوؤں کی صفائی نہایت ضروری ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ چیرمین بورڈ اس طرف جلد توجہ کر کے شہر کے ایک بہت اہم ضرورت کو پورا کرینگے۔

۳ فیصدی کا قرضہ گورنمنٹ آف انڈیا کا ۳ فیصدی کا قرضہ ۱۹۵۲-۱۹۵۰ء بند ہو چکا ہے لیکن دوسرے قرضے تمسک یعنی ڈیفنس سیونگ سرٹیفکٹ۔ انٹرسٹ فری بانڈ اور سیونگ بنک اب بھی کھلے ہوئے ہیں اور عوام اپنا روپیہ ان میں لگا سکتے ہیں۔

لاؤڈ اسپیکر کی ممانعت کانپور میونسپلٹی جو نوٹیفائڈ رقبہ اور چھاؤنی کانپور کے حدود کے اندر اور ۵ میل تک چاروں طرف حدود کے باہر لاؤڈ اسپیکر یا امپلیفائر سے کسی پبلک اعلان کرنیکی ممانعت کیجاتی ہے۔ لیکن کانپور کے آر پی کے حکام کی ہدایت کے مطابق اے۔ آر پی کی ضرورت کے لئے اسکا استعمال کیا جا سکے گا۔

قیمتوں پر کنٹرول گیہوں، جو، چنا کیلئے کلکٹر صاحب نے جو نرخ مقرر کیا ہے اسکے خلاف زیادہ نرخ پر جو شخص ان چیزوں کی خریداری کرے گا اسکو ۳ سال تک سزا اور جرمانہ کی سزا دیجاویگی۔ اسیطرح مٹی کے تیل گراں نرخ پر خریدنے والے کو بھی سزا دیجائے گی۔ یہ قانون شہر و ضلع کیلئے لاگو ہے۔ ہر قسم کی لکڑی اور ایندھن پر بھی اسیطرح کی پابندی عائد ہے۔ ان سب چیزوں کو بھنگر و تھوک میں اُسی قیمت پر خریدنا اور فروخت کرنا چاہئے جو کلکٹر صاحب نے مقرر کر دی ہے۔
ببول کی لکڑی تھوک ۱۲ پسیری خوردہ ۱۰ پسیری
ڈھاک کی لکڑی " ۱۳ " ۱۱ "
دیگر قسم کی ۱۳ و ۱۶ - اور ۱۱ و ۱۴ پسیری فی روپیہ مقرر کی گئی ہے۔

حفاظت عامہ کیلئے جلسہ کانگریس کمیٹی کانپور نے حفاظت عامہ کا کام شروع کر دیا ہے اس سلسلہ میں شہر کے کارکنان کی ایک اہم میٹنگ ۲۷ فروری، ۷ بجے شام کو تلک ہال میں ہوگی۔

ویر بھارت اڈیٹر ویر بھارت کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا رول کے تحت مقدمہ کی سماعت ہوئی اور گواہان ثبوت لیکر مقدمہ قائم کر دیا گیا ہے۔

مزدور سبھا کے مطالبات مقامی مل کے مزدوروں کی طرف سے جنرل سکریٹری مزدور سبھا کے کچھ مطالبات لیبر کمشنر کی خدمت میں روانہ کر کے یہ درخواست کی ہے کہ مالکان مل سے منظور کرائے جاویں۔ اگر وہ منظور نہیں ہوئے تو اسٹرائک ہونے کا اندیشہ ہے جسکے لئے سبھا ذمہ دار نہیں ہوگی۔

جدید ہفتہ وار ہندی اخبار مقامی لوکل اسٹوڈنٹ یونین کی طرف سے ایک ہفتہ وار ہندی اخبار نکالنے کی اجازت طلب کیگئی تھی جسکے لئے نقد تین سو روپیہ کی ضمانت مانگی گئی ہے۔

پانچ سال کی سزا ایک کانسٹبل کو ضرر پہونچانے کے جرم میں دو آدمیوں کو پانچ پانچ سال کی قید سخت ہوئی ہے۔

سناتن دھرم کالج مسٹر گردھر داس بھارگو سناتن دھرم مہامنڈل کے پریسیڈنٹ اور مسٹر نریندر دت سنگھ سناتن دھرم کالج کی انتظامیہ کمیٹی کے سکریٹری چنے گئے ہیں۔

ستیہ گرہیوں کیلئے جلسہ حال میں جیلوں سے رہاشدہ ستیہ گرہیوں اور والنٹیروں کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی منعقد ہوا جسمیں کانگریس کا سول ڈیفنس پروگرام سمجھایا گیا۔

لبیا لکچر ۲۲ فروری ۱۹۴۲ء کو کرائسٹ چرچ ہال میں کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوا جسمیں لفٹنٹ کرنیل جارج نے جنگ لیبیا کے چشم دید حالات بتائے۔

گورنمنٹ اسکول میں لاش ۲۱ فروری ۱۹۴۲ء کو گورنمنٹ ہائی اسکول میں لاش پائی گئی تھی وہ مسٹر بابو لال شرما منیجر مسرس کھرے مل کمپنی کی معلوم ہوئی ہے۔ ابھی تک قاتلوں کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

ڈیفنس اسکیم ضلع کانگریس کمیٹی کی طرف سے دیہات میں کانگریس کی سیلف ڈیفنس اسکیم کو توسیع کیلئے جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔

نوٹس

ہر خاص و عام کو دیجاتی ہے کہ میں نے اپنے مختار ٹھاکر بھارت سنگھ ولد ٹھاکر بلدیو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع بھکنا پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور کو مختار عامی سے برخاست کر دیا ہے اور اب اسوقت وہ میرا مختار عام نہیں ہے اور نہ کوئی کام انجام دیتا ہے اور اُسکا کوئی تعلق میرے مواضعات سے نہیں رہا۔ پس اگر کوئی کاشتکار کسی قسم کا روپیہ یا لگان کا روپیہ دیگا تو وہ اُس کا مجرا نہیں دیا جاوے گا اور نہ اُس کی ذمہ داری مجھ پر ہوگی۔ میں نوٹس کے ذریعہ کاشتکاران و دیگر اشخاص کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ مغالطہ میں نہ آویں اور لگان وغیرہ براہ راست مجھکو ادا کریں۔
المشتہر۔ سرسوتی پرشاد عرف ٹین بابو کانپور
۲۸ فروری ۱۹۴۲ء

کانگریس کمیٹی کا اہم اعلان!

مصیبت کے وقت جان و مال کی حفاظت کرنیں ہر آدمی کانگریس کی مدد کرے!!

جاپان ہمارے ملک میں گھسنے کی کوشش کر رہا ہے اُس نے ہندوستان کا پہلا پھاٹک سنگاپور توڑ دیا ہے۔ رنگون میں گھمسان ہے۔ مدراس۔ کراچی۔ کلکتہ۔ خالی ہو رہے ہیں۔ گھر بار، مال و متاع چھوڑ کر لوگ بے تحاشا بھاگ رہے ہیں۔ بجلی۔ تار، ڈاک، ٹیلیفون، ریڈیو، سواری، پمپ۔ موٹر لاری کا بند ہو جانا۔ غلہ۔ ترکاری، مسالہ سبھی اشیائے خورونوش کا نہ ملنا۔ لوٹ، مار، ماں بہنوں کی بے عزتی ہونا۔ آتشزدگی، سماجی تباہکاریوں کا ہونا، آنکھوں کے سامنے نظر آ رہا ہے۔ سب کی جان خطرہ میں ہے۔ ہزاروں آدمی بیکار ہو جائیں گے۔ امیر و غریب سب تباہ ہو سکتے ہیں۔ جیسے موت کا فرشتہ کسی کے ساتھ رعایت نہیں کرتا۔ اُسی طرح دنیا کے یہ تغیرات اور جنگ عظیم کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ سب کچھ ہوتا ہے۔ اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔

اگر آپنے کانگریس کی باتوں پر عمل کیا، کانگریس تنظیم میں شامل ہوگئے یعنی خود اپنی ہی تنظیم میں شامل ہو گئے تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔ سب کی عزت بچی رہیگی۔ تباہی اور بربادی سے بچ جائینگا۔ ایسے قیامت خیز موقع پر کانگریس سچا راستہ دکھا رہی ہے۔ سب طرح کے آدمیوں، جماعتوں، سوسائٹیوں سے ملکر منظم کر کے اپنے ملک کے بچانیکا دروازہ اُسنے کھولدیا ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھکر تقدیر کے سہارے بیٹھے رہنا۔ بزدلوں اور نکموں کا کام ہے۔ آیئے! اُٹھ کھڑے ہوجئے۔ اپنی جان و مال، عزت و آبرو اور بربادی سے بچنے کیلئے کمر کس کر کانگریس کی تنظیم میں شامل ہوجئے۔ صورت حالات کا مقابلہ کیجئے۔ کانگریس والنٹیر آپ کے دروازے پر آ رہے ہیں تو آپ والنٹیر بنئے، امداد کیجئے اُنمیں شامل ہو جایئے۔ اگر کانگریس والنٹیر نہ پہونچیں تو آپ خود کانگریس کے دفتر میں پہونچکر اپنا نام لکھوایئے۔ کانگریس کا دفتر ہر وقت کھلا رہتا ہے یاد رکھئے آج دھن دولت، پڑھنا لکھنا، بحث و مباحثہ، کمانا کھانا، روز مرہ کی معمولی زندگی کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ آج ہم نہایت خوفناک جنگ کی آگ میں ہیں۔

یاد رہے آج صرف وہی زندہ رہیگا جو آن بان کے موقع پر سب کچھ بھول کر مورچہ پر ڈٹے گا۔

۱۔ کسی بھی حالت میں ہمت و استقلال اور خود اعتمادی نہ چھوڑیئے۔ گھبرانے اور خوفزدہ ہونیسے خود تو آفت میں پڑ گئے ہی، دوسرے بہت ور ساتھیوں پر بھی مصیبت آجائیگی۔
۲۔ افواہوں پر اعتبار نہ کیجئے۔ اخبار پڑھئے، خبریں کانگریس دفتر سے دریافت کیجئے۔ عورتوں کو بھی روزانہ کی سچی خبریں بتایئے۔
۳۔ اپنی حفاظت کیلئے ہر طرح سے ہر وقت تیار رہیئے۔ مرد عورت بچے سب ملکر مقابلہ کیجئے۔ خود کام کرنا سیکھئے۔ اور ڈیوٹی پر تعینات کانگریس والنٹیر کی ہدایتوں پر عمل کیجئے۔
۴۔ اپنے محلہ میں تمام کو پہرا دینے کی ابھی سے عادت ڈالئے۔
۵۔ کھانے پینے، ایندھن تمام ضروری چیزوں کا گھر پر کم سے کم تین ماہ کے لئے انتظام کر لیجئے۔
۶۔ کپڑا بہت جلد کم ہو جائیگا۔ چرخہ فوراً ہی چلانا شروع کر دیجئے اسکے لئے "گرام اُدیوگ بھنڈار جنرل گنج کانپور" سے بات کیجئے۔
۷۔ جانوروں کیلئے چارہ کا کافی انتظام کر لیجئے۔ بیکار جانور گؤشالہ یا دیہات بھیج دیجئے۔
۸۔ نل بند ہو سکتے ہیں خراب کنوؤں کو صاف کرا لیئے، نئے کنوئیں کھدوایئے۔ رسی ڈول رکھئے۔
۹۔ بجلی فیل ہو سکتی ہے۔ لالٹین۔ چراغ اور تیل کا انتظام رکھئے
۱۰۔ پن چکیاں (آٹا پیسنے کی چکیاں) بند ہو سکتی ہیں۔ ہاتھ کی چکیاں رکھئے
۱۱۔ محلہ کی صفائی رکھو، اگر صفائی نہ ہوگی تو ہیضہ، پلیگ جیسی خطرناک بیماریاں پھیلیں گی۔ جس سے سب مرینگے اس لئے سڑک پر کوڑا پھینکنے کی عادت ترک کیجئے۔ کوڑا کرکٹ کوڑا خانہ میں پھینکئے۔ کھلی جگہ پر نالی دار پاخانے بنایئے۔
۱۲۔ مہتر، دھوبی، نائی، چمار اور کمہاران کے ساتھ زیادہ اچھا برتاؤ کیجئے ان کی بستیوں میں ان کی مدد کیجئے۔ انکے بھاگ جانیسے بڑی مشکلات کا سامنا پڑے گا۔
۱۳۔ کلکتہ، مدراس اور رنگون سے نوکر بھاگ گئے۔ سارا کار بار چوپٹ ہو گیا۔ مالکان نے حالات زمانہ کے مطابق اپنے ملازمین کیساتھ سلوک میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ملازم مالی مشکلات اور خوف کے باعث بھاگ گئے۔ اس لئے ملازمین کو بھی گھر کا ہی آدمی سمجھئے۔ انکے کھانے پینے، پہننے کا مخصوص انتظام کیجئے۔ اپنے ہی گھر میں رکھئے۔
۱۴۔ مکان مالک لالچ میں کرایہ ہرگز نہ بڑھاویں۔ واضح رہے کہ مکانات ہزاروں کی تعداد میں خالی بھی پڑے رہ سکتے ہیں۔
۱۵۔ آگ لگنے پر محلے کے لوگ آگ بجھانے میں باقاعدہ کانگریس والنٹیروں کی مدد کریں۔ گھر پر مٹی یا ریت رکھئے۔
۱۶۔ محلہ کی سیوا سمتی، کلب، اکھاڑے، انجمنیں اور تبلیغی جماعتیں ہیں سب حفاظت عوام کے کام میں ہی مشغول و مصروف ہو جاویں۔ کانگریس سب کا تعاون چاہتی ہے۔ اپنی جماعتوں میں کانگریس ورکرس کو بلا کر خدمات و امداد حاصل کیجئے۔
۱۷۔ کانگریس فوجوں اور کانگریس والنٹیروں سے صلاح لیجئے
۱۸۔ ہمارے اس کام سے گورنمنٹ کے اے آر پی کسی کام میں مداخلت نہ ہوگی۔

پیارے لال اگروال صدر
تلک ہال ۲۳ فروری ۱۹۴۲ء
منتظم حفاظت عامہ
شہر کانگریس کمیٹی کانپور

سبد گل

سر اسٹافورڈ کرپس فرماتے ہیں :-

" ایک بات یقینی ہے اور وہ یہ ہے کہ جرمنی فوج کو شکست دینے کا واحد ذریعہ روسی فوج ہے "

اگر یہی حقیقت ہے تو انگلستان کے مشہور مصنف اور ڈراماٹسٹ مسٹر جارج برنارڈ شا کے ایک پرانے خیال کی تصدیق ہوتی ہے ۔ اُنھوں نے بھی پہلے روسی فوج ہی سے یہ اُمید رکھی تھی کہ وہ جرمن فوجوں کو شکست دیدیں گی ۔ لیکن اب وہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے تیس کروڑ آدمی محض اپنی تعداد کے وزن سے نازی جوالا مکھی پہاڑ کو دبا دیں ۔

وزیر ہند مسٹر ایمرے فرماتے ہیں کہ :-

" آخری تجزیہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ صرف ہندوستانی ہی ہندوستان کو آزادی دے سکتے ہیں "

ہم ہندوستانی بہت دنوں سے اس بات کو جانتے ہیں ۔ اسی لئے ہم نے اٹلانٹک چارٹر اور اعلان واشنگٹن کی نقلیں حاصل کرنے کے لئے درخواست نہیں بھیجی ہے ۔ اگرچہ مسٹر ایمرے سے اس امر پر ہم ضرور لڑتے رہے ہیں کہ اُنھوں نے صحیح موقعوں پر ہمیشہ غلط بات کہی ہے اور اب ہم خوش ہیں کہ اُنھوں نے آخرکار ایک صحیح بات کہہ ہی ڈالی ۔

ہندوستان کے بعض ساحلی شہروں میں " بلیک آوٹ " کا جو سسٹم جاری ہے ۔ اُس سے جہاں لوگوں کو اپنے آرام میں خلل اور دوسری پریشانیاں محسوس ہو رہی ہیں وہاں کچھ نہ کچھ فائدہ بھی ضرور پہونچ رہا ہے ۔ کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ کلکتہ کے باشندے ضروریات زندگی کی اس سخت ترین گرانی کے زمانہ میں " بلیک آوٹ " سے اسلئے خوش ہیں کہ روشنی کے اخراجات میں کمی ہوگئی ہے ۔ اور بجلی کے خرچ کا ماہانہ بل بہت ہلکا ہوگیا ہے ۔ غالبًا اسی لئے کہا گیا ہے کہ تاریکی کے پیچھے روشنی ضرور ہوتی ہے ۔

یہ بھی سنا گیا ہے کہ بلیک آوٹ کی راتوں میں بعض خوش نصیب عاشق دعا کے طور پر مندرجہ ذیل مصرعہ کا وظیفہ پڑھتے رہتے ہیں :-

" دو چار سو برس تو الٰہی سحر نہ ہو "

موسیو اسٹالن کا پیغام

۲۳ر فروری :- " ہم دشمن کو لینن گراڈ کے پھاٹک پر سے بھگا دیں گے ۔ وائٹ روس ۔ یوکرائن اور کریمیا کو آزاد کرائیں گے ۔ اور جہاں کہیں پہلے لال جھنڈا لہرا رہا تھا وہاں پھر لال جھنڈا لہرائیں گے "

یہ ہے وہ فرمان جو موسیو اسٹالن نے روسی فوج کی ۲۴ ویں سالگرہ کے موقع پر روسی فوج کو دیا ہے ۔ موسیو اسٹالن نے مطالبہ کیا ہے کہ حملہ آور کو پوری شکست دینے کے لئے قوم کو متحد ہوکر زیادہ کوشش کرنی چاہئیے ۔ آپ نے لوگوں کو متنبہ کیا کہ وہ اس مغالطہ میں نہ رہیں کہ ہٹلر کو پسپا کروا گیا ہے موسیو اسٹالن فرماتے ہیں کہ جرمنوں کا آخری حربہ " اچانک " دھاوا بولنا ہے یہ اُن کی طاقت کا رزرو ہتھیار ہے ۔ حالیہ واقعات نے ثابت کردیا ہے کہ اگر ایک دفعہ ایک عنصر ختم ہوگیا تو پھر جرمن فوج وہ نہ رہے گی جو کہ اس وقت ہے ۔

آگے جو سخت مقابلہ ہونیوالا ہے ۔ اسکا ذکر کرتے ہوئے موسیو اسٹالن نے فرمایا کہ فتح حاصل کرنے کے لئے مورچہ پر تازہ دم فوجیں بھیجنے کی ضرورت ہے کارخانوں کو دوگنی طاقت سے کام کرنا چاہئیے ۔ فوج کو ہر روز زیادہ سے زیادہ ٹینک ۔ ہوائی جہاز توپیں ۔ اور مشین گنیں اور دوسرا سامان جنگ ملنا چاہئیے ۔ موسیو اسٹالن نے کہا ہمارے خلاف یہ الزام بالکل غلط اور بیہودہ ہے کہ روسی فوج اہل جرمنی کو تباہ کرنا چاہتی ہے ۔ یہ عین اغلب ہے کہ اس لڑائی کے نتیجے کے طور پر ہٹلر اور اسکا سازشی گروہ ختم ہوجائے لیکن اس گروہ کو اہل جرمنی اور جرمن اسٹیٹ کہنا مضحکہ خیز ہے ؂

✲ ۔ یہ نہ بتلایا کہاں رکھی ہے روٹی رات کی

غرض ولایت کی عورتوں میں ازدواجی زندگی پر ملازمت کی زندگی کو ترجیح دینے کے خلاف عام بیزاری پھیلتی چلی جارہی ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہماری جن ہندوستانی بہنوں نے ان ولایتی عورتوں کی دیکھا دیکھی یہ راستہ اختیار کیا ہے وہ کب ہوش میں آئیں گی ۔

ادب لطیف

چاند سے !

(از چاند شرما ۔ جرنلسٹ)

اے چاند ! جب میں تیری طرف دیکھتا ہوں تو مجھے اس عاشق کی یاد آجاتی ہے جس کے چہرے پر غم کی وجہ سے زردی آگئی ہو ۔ جس کے چہرے پر رنج اور افسوس کی وجہ سے جھریاں سی پڑ گئی ہوں اور جس کی آنکھوں میں حسرت اور یاس ہو ۔

میرے چاند مجھے بتا کہ تجھے کس بات کا افسوس ہے کیا اس بات کا کہ تجھے آرام اور چین حاصل نہیں اور تجھے ہمیشہ سفر کرنا پڑتا ہے لیکن تجھے کوئی ساتھی نہیں ملتا ۔ تیری زندگی ویران اور سنسان سی ہے ۔ اور تو ہمیشہ تنہا ہی رہتا ہے ۔

کاش کہ تیرا کوئی ساتھی ہوتا ۔ جو تجھے باتیں سناتا ۔ جس سے تو پیار کرتا ۔ جس کو اپنا ہمسفر بناتا ۔

آہ کتنی دردناک رنجیدہ اور غمگین ہے تیری زندگی میرے چاند !

کیا یہی سوچ سوچ کر تیرا رنگ پیلا ہوگیا ہے !

؂ آپنے اس الزام کی بھی تردید کی کہ روسی فوج نفرت کی وجہ سے جرمنوں کو مار ڈالتی ہے ۔ اس وجہ سے کوئی قیدی نہیں بنایا جارہا ہے ۔ موسیو اسٹالن نے کہا کہ روسی فوج کا کام جرمن حملہ آوروں سے روسی لوگوں اور ان کے شہر اور گاؤں کو نجات دلانا ہے ۔ جرمنوں کی نسلی منافرت کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ اس پالیسی کی وجہ سے آزادی پسند لوگ جرمنوں کے دشمن ہوگئے ہیں ۔ اور روس کی نسلی برابری کی پالیسی کی وجہ سے آزادی پسند لوگ روس کے دوست ہوگئے ہیں ۔

ہندوستان کو حقیقی طاقت دو

کلکتہ ۱۲ر فروری ۔ آج گورنمنٹ ہاؤس سے جنرل چیانگ کائی شیک نے ہندوستان کے باشندوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا ہے :-

" میں اپنے ہندوستانی بھائیوں سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ تہذیب کی تاریخ کے اس نازک مرحلہ پر ہندوستانیوں اور چینیوں کو چاہئیے کہ وہ بنی نوع انسان کی آزادی کے لئے پورے طور پر کوشش کریں ۔ کیونکہ آزاد دنیا ہی میں چینی اور ہندوستانی اپنے ملک کے لئے آزادی حاصل کرسکتے ہیں ۔ اور اگر چین یا ہندوستان کو آزادی نہ دی گئی تو دنیا میں کہیں بھی حقیقی امن قائم نہیں ہوسکے گا ۔

جنرل چیانگ نے اُمید ظاہر کی بلکہ یقین ظاہر کیا کہ برطانیہ اب ایک منٹ کیلئے بھی ہندوستان کے مطالبات کے تقاضے کا انتظار کیے بغیر جہاں تک جلد ممکن ہوگا ۔ ہندوستانیوں کو حقیقی سیاسی طاقت دے گا تاکہ وہ اپنے اندر حقیقی طاقت پیدا کرسکیں اور یہ محسوس کریں کہ جنگ میں ان کی شرکت کا مطلب نہ صرف ایک جابر قوم پر فتح حاصل کرنا ہے ۔ بلکہ ان کی ہندوستان کی آزادی کے لئے جدوجہد میں بھی ایک نیا دور شروع ہوجائیگا ۔ برطانیہ کیلئے یہ نہایت دانشمندانہ پالیسی ہوگی اور اس سے برطانوی سلطنت کے وقار میں اضافہ ہوگا ۔

برطانی کیبنٹ میں اور تبدیلیاں

لندن ۲۳ فروری ۔ برطانی کیبنٹ میں کچھ اور تبدیلیاں کیگئی ہیں آج ایک سرکاری بیان میں بیان کیا گیا ہے کہ ملک معظم نے مندرجہ ذیل اصحاب کو مقرر کیا ہے ۔

وزیر نوآبادیات وسکاونٹ کرین برن ۔ وزیر جنگ سر جیمز گرگ پریزیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ ۔ سر ہیو ڈالٹن ۔ وزیر تعمیرات لارڈ ویل ۔ وزیر تیاری ہوائی جہاز کرنل لولین اور وزیر اقتصادی جنگ وسکاونٹ ولمر ۔

مذکورہ تبدیلیوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ چرچل کیبنٹ کے پانچ ممبر جن میں وزیر جنگ کپتان ڈیوڈ مارگیسن بھی شامل ہیں الگ ہوگئے ہیں ۔

عالم نسواں

شادی یا نوکری

از زبیدہ سلطان صاحبہ دہلوی

یہ مضمون ان پڑھی لکھی ہندوستانی عورتوں کیلئے چراغ راہ ہے جو پڑھ لکھ کر شادی کرنا غیر ضروری سمجھتی ہیں ۔ اور آزاد رہتے ہوئے ملازمت پیشہ زندگی پر ترجیح دیتی ہیں ۔ اس مضمون میں انکے اس غلط خیال کی مدلل تردید کیگئی ہے ۔

آج کل عورتوں کے ڈگری یا ملازمت کرکے روپیہ کمانے پر بہت زور دیا جانے لگا ہے ۔ اور حد تو یہ ہے کہ اب ہندوستان کے پڑھے لکھے اور برسر روزگار لڑکے بھی ایسی لڑکیاں ڈھونڈنے لگے ہیں ، جو ملازم ہوں ۔

ان حالات میں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستانی عورتوں کے یہ روش اختیار کرنیسے فائدہ ہوگا یا نقصان ، ہندوستانی عورتوں میں سے جو عورتیں ملازمت کی طرف جارہی ہیں اُنھوں نے ولایت کی عورتوں کی دیکھا دیکھی یہ رنگ اختیار کیا ہے اُنھوں نے یہ سُن لیا ہے کہ ولایت یعنی یورپ و امریکہ کی عورتیں ازدواجی زندگی پر ملازمت کی زندگی کو ترجیح دیکر بڑے مزے میں رہتی ہیں ۔ اسلئے ہمیں بھی عیش و آرام کی زندگی گذارنے کیلئے یہی راستہ اختیار کرنا چاہیئے ۔

کیا ولایت کی عورتیں اس راستہ پر چل کر کچھ فائدہ اُٹھا رہی ہیں ۔؟

اس سوال کے جواب میں امریکہ کی مشہور زمانہ ایکٹریس مس مرلین ڈیٹرخ نے ایک قابلقدر مضمون لکھا ہے امریکہ میں ایکٹرس بننا اس طرح معیوب نہیں سمجھا جاتا جس طرح ہندوستان میں ابھی تک سمجھا جاتا ہے ۔ اور مس مرلین ڈیٹرخ تو ویسے بھی بہت بڑی ایکٹرس ہے ۔ اور اس کی آمدنی بھی بہت بڑھی ہوئی ہے اس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ تو ازدواجی زندگی کے مقابلہ میں ملازمت کی آزاد زندگی اختیار کرکے بہت ہی مزے میں ہوگی ۔

لیکن کیا امریکہ کی یہ نامی گرامی اور مالدار ایکٹرس ازدواجی زندگی پر ملازمت کی زندگی کو ترجیح دینے کے حق میں ہے

اس سوال کا جواب خود مس مرلین ڈیٹرخ کی زبان سے سنئے وہ لکھتی ہے :-

" میری کامیاب زندگی کو دیکھتے ہوئے یہ بات یقینًا تعجب انگیز سمجھی جائے گی کہ میرے خیال میں عورتوں کی زندگی اسی حالت میں آرام سے گذر سکتی ہے جب وہ ملازمت نہ کریں بلکہ ازدواجی زندگی گذاریں "

مس مرلین ڈیٹرخ کے پاس اپنے اس قول کا جواز موجود ہے چنانچہ وہ لکھتی ہے کہ :-

" گو میں ملازمت میں ہوں اور کافی کما لیتی ہوں مگر جب مجھے یہ خیال آتا ہے کہ میں گھر بار کی نعمت سے محروم ہوں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا میں ایک تکلیف دہ نقصان برداشت کررہی ہوں میں دس برس سے ملازمت کی زندگی بسر کررہی ہوں ۔ اسلئے اس مسئلہ پر میری رائے قدرتًا مستند ہونی چاہئیے "

مس مرلین ڈیٹرخ جیسی کامیاب کماؤ عورت کی وہ مستند رائے کیا ہے ؟ اس مشہور زمانہ عورت کی وہ مستند رائے یہ رائے ہے کہ :-

" چونکہ گذرے ہوئے برسوں کو لپیٹ دینا ناممکن ہے اور چونکہ میں ازسرنو زندگی شروع نہیں کرسکتی ۔ اسلئے میں اس معاملہ میں معذور ہوں ۔ لیکن یہ اگر بات ممکن ہوتی تو شاید میں فلم ایکٹرس نہ ہوسکتی "

گویا ملازمت پیشہ زندگی کے اس قدر کامیاب ہونے کے باوجود اس نامی گرامی اور مالدار ایکٹرس کو آزاد اور پیشہ ورانہ زندگی پسند نہیں ہے ۔ اور اپنے سالہا سال کے آزادانہ زندگی کے تجربات کی بناء پر اُسنے یہ رائے قائم کی ہے کہ اگر میں فلم ایکٹرس بننے کی جگہ کسی مرد کی شریک حیات ہوتی تو زیادہ خوش اور مطمئن ہوتی ۔

لوگ کہتے ہیں کہ جو عورت " کماؤ " بنجاتی ہے اسے اقتصادی پابندیوں سے چھٹکارہ سا حاصل ہوجاتا ہے اور اس سے اسے پرمسرت اور آسودہ حال زندگی گذارنے میں مدد ملتی ہے ۔ مگر ایکٹرس مس مرلین ڈیٹرخ نے اس پر اپنے تجربات کی بناء پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ :-

(ص)

بچوں کی دنیا

بے سردار فوج بیکار

ایک مرتبہ ہاتھ پاؤں ، منھ ، زبان ، دانت ، حلق غرض جسم کے تمام حصے ایکا کرکے پیٹ سے بگڑ گئے اور یہ کہا کہ سب کے سب رات دن پیٹ کی خدمت میں لگے رہتے ہیں اور ہمیں فضول اسکی غلامی کرنی پڑتی ہے ۔ ہاتھ نے کہا " میں پیٹ کے لئے دوڑتے دوڑتے چور ہوگیا ۔ منھ نے کہا مجھے تو پیٹ نے اپنی چکی بنا رکھی ہے ۔ غرض اسی طرح ہر ایک نے پیٹ کی شکایت کی اور سب نے یہ عہد کیا کہ اب سے کبھی پیٹ کی خدمت نہ کریں گے ۔

جب اس سارے لشکر نے پیٹ کا حکم ماننا چھوڑ دیا تو پیٹ کو ہر طرح کی تکلیف ہونے لگی ۔ پیاس لگی ہے مگر ہاتھ پانی کو نہیں لپکتا ۔ پاؤں صُراحی تک نہیں چلتا ۔ بھوک لگی ہے تو ہاتھ روٹی نہیں توڑتا ۔ منھ دانت نوالا نہیں چباتے یہ حال دیکھ کر پیٹ نے بھی سب لشکر کی تنخواہیں اور جاگیریں بند کردیں ۔ خون کی خوراک رُک گئی تو سارا لشکر بھوکوں مرنے لگے ۔ ہر ایک سپاہی کمزور ہوگیا ۔ مجبور ہوکر سارے پیٹ کے دربار میں حاضر ہوئے اور اپنی اپنی خطا کی معافی چاہی اور پہلے کی طرح سے پیٹ کی خدمت کرنی قبول کی ۔

؂ میں عورت کے اسطرح اقتصادی آزادی حاصل کرنے کو بے انتہا مضرت رساں خیال کرتی ہوں "

مس مرلین ڈیٹرخ لکھتی ہیں کہ مجھے گھریلو اور اقتصادی آزادی حاصل ہے ۔ مگر کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس عورت نے جس مرد سے شادی کی تھی اُس مرد سے مس مرلین کو اسی ملازمت کی وجہ سے علیحدہ ہوجانا پڑا جو اسکی اقتصادی آزادی کی بنیاد ہے اس خرابی کی جڑ یہ ہے کہ مس مرلین ڈیٹرخ نے پہلے ملازمت کی لائن اختیار کرلی تھی ۔ اور بعد کو شادی کی ۔ چونکہ ملازمت شادی سے زیادہ اہم اور ضروری بن چکی تھی اسلئے جب ملازمت اور ازدواجی زندگی میں ٹکر ہوئی تو مس مرلین کو ازدواجی زندگی اور شوہر کو قربان کردینا پڑا ۔

مس مرلین ڈیٹرخ کا خیال ہے کہ اگر ملازمت کرتے ہوئے ایک عورت ازدواجی زندگی کو بھی نبھانا چاہے تو زندگی اور بھی زیادہ تلخ ہوجاتی ہے ۔ کماؤ عورت کو اگر اپنے شوہر سے کوئی اختلاف پیدا ہوتا ہے تو اس قسم کے ہر اختلاف پر وہ اس روشنی میں غور کرتی ہے کہ مجھے شوہر کی کیا پرواہ ہے جو میں دب جاؤں ۔ میں خود بھی تو روپیہ پیدا کرسکتی ہوں ۔ ملازمت پیشہ عورتوں کو یہ کہتے بھی سنا گیا ہے کہ اُنکی کوششوں سے گھر کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے ۔ لیکن مس مرلین ڈیٹرخ کی رائے میں یہ آمدنی گھریلو مسرتوں کی زبردست قربانی دینے کے بعد ہوتی ہے اور اس اعتبار سے یہ بہت مہنگی پڑتی ہے ۔

جدید دور کی پڑھی لکھی لڑکیاں عورتوں کے ملازمت کرنے کے حق میں ایک دلیل یہ بھی دیا کرتی ہیں کہ خالی بیٹھے بیٹھے عورتوں کا وقت کاٹے نہیں کٹتا اسلئے اُنھیں کوئی نہ کوئی کام ضرور کرنا چاہئیے ۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اس خانہ دار عورت کے لئے اپنے گھر ہی میں کرنے کے لئے کم کام نہیں ہوتا ۔ اور اگر وہ اپنے گھر کو سلیقہ کیساتھ چلائے تو کافی روپیہ بچا کر خاندان کی اقتصادی حالت کو بہتر بناسکتی ہیں ۔

اس کے علاوہ عورت مرد دونوں کے ملازمت پیشہ بن جانیسے مرد کی گھریلو مسرت میں فرق آجاتا ہے ۔ مرد کی فطرت یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اسکی دیکھ بھال کرے ۔ اس کے آرام کا خیال رکھے ۔ اسکی ہمت افزائی کرے اور اگر اسے کسی مرحلہ پر خطرات یا نقصانات کا سامنا کرنا پڑے تو اس سے ہمدردی ظاہر کرے کیا اس بیوی سے شوہر خوش ہوسکتا ہے جو ملازمت پیشہ ہونے کی وجہ سے گھر آنے کے بعد بھی اپنے دفتر ہی کی باتیں کرتی رہتی ہے اور صبح کو جب خاوند آنکھیں ملتا ہوا بستر سے اُٹھتا ہے تو یہ معلوم کرتا ہے کہ بیوی دفتر جانے کی تیاریاں کررہی ہے اور اس نے شوہر کیلئے ناشتہ تیار کرنے کا کام نوکر کے سپرد کردیا ہے ۔ اکبر الٰہ آبادی نے خوب کہا ہے ؂

اُنکے بیوی نے فقط اسکول ہی کی بات کی ✲

پردۂ فلم

فلم ایکٹرس کے متعلق دلچسپ سوال و جواب

س ۔ مس " پراملا " جو کنچن میں ایکٹ کرتی ہے ہندو ہے یا کسی اور مذہب سے تعلق ہے ۔ اسکی شادی ہوئی ہے یا نہیں ؟

ج ۔ پرامیلا اینگلو انڈین ہے ۔ خود پرامیلا کا قول ہے کہ وہ شادی شدہ نہیں ہے مگر ایک سے زیادہ بچوں کی ماں ہے ؟

س ۔ موہن پکچرز میں روسیلا کام کرتی تھی ۔ وہ آج کل کہاں ہے اور یہ کون ہے ۔

ج ۔ روسیلا مس پرامیلا کی چھوٹی بہن ہے ۔ وہ بمبئی میں مقیم ہے ۔ اور شاید پرلطف مصروفیتوں میں دن گذار رہی ہے سنا ہے کہ عنقریب وہ کسی فلم میں آنے والی ہے ۔

س ۔ میں نے سنا ہے کہ مس خورشید سوسائٹی گرل ہے اور اُسنے اپنے والدین کی مرضی کے خلاف اداکاری اختیار کی ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ وہ شادی کرنا چاہتی تھی اور اب اُسے اپنی پسند کا آدمی ملگیا ہے ۔ کیا یہ سچ ہے ۔ اور وہ آدمی کون ہے ؟

ج ۔ خورشید طوائف ہے اور والدین وغیرہ کے متعلق جو آپنے سنا ہے وہ سب کہانیاں ہیں ۔ یہ سچ ہے کہ وہ کسی کی تلاش میں تھی اور بسیار تجربات کے بعد ایک دیوہیکل شخص ہاتھ لگا ہے جو فلمی دنیا میں لالہ یعقوب کے نام سے مشہور ہے ۔ اب یہ دونوں بالکل نئے فیشن کی تقلید کرتے ہیں ۔ یعنی بغیر شادی بیاہ کے جھگڑوں کے زن و شوہر کیطرح رہتے سہتے ہیں ۔

س ۔ بھارتی دیوی کا اصل نام کیا ہے ؟ شمشاد بیگم آف لاہور کا اصل نام کیا ہے ؟

ج ۔ بھارتی دیوی کا اصل نام معلوم نہیں ہوا ۔ شمشاد بیگم کا یہی اصل نام ہے ۔

س ۔ ستارہ شادی شدہ ہے یا نہیں اگر شادی شدہ ہے تو اُسکے شوہر کا نام کیا ہے ۔ اور وہ کس مذہب کی پیرو ہے

ج ۔ ستارہ کی شادی ایکٹر مسٹر نذیر سے ہوچکی ہے ستارہ ہندو ہے ۔

س ۔ رنجیت کے فلموں میں معمر اداکارہ سنا کینی دیوی جو ایکٹ کرتی ہیں یہ کون ہیں ؟ مجھے ان کا کام بہت پسند ہے

ج ۔ مشہور شاعر ہریندر ناتھ چٹوپادھیا کی ہمشیرہ ہیں

حضرت آرزو لکھنوی نیشنل اسٹوڈیوز میں

ہندوستان کے ادبی اور فلمی حلقوں میں یہ خبر مسرت کے کیساتھ سنی جائے گی کہ ہندوستان کے مشہور ادیب اور شاعر حضرت آرزو لکھنوی کی خدمات نیشنل اسٹوڈیوز بمبئی نے حاصل کرلی ہیں حضرت آرزو لکھنوی نیشنل کے شعبہ افسانہ نگاری کے انچارج ہوں گے ۔ اور آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ افسانوں کو نیشنل میں تیار ہونیسے قبل پرکھیں گے کہ آیا وہ ادبی نقطہ نظر سے فلمانے کے قابل ہے یا نہیں ۔

نیشنل اسٹوڈیوز کے کارکن مستحق مبارکباد ہیں کہ اُنھوں نے ایک بہترین شخصیت کو منتخب کرکے نہایت ہی موزوں اقدام اُٹھایا ہے ۔

موتی محل میں " شادی "

کانپور موتی محل میں رنجیت فلم کمپنی کا شہرۂ آفاق ڈرامہ شادی ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۱ء سے نہایت کامیابی کیساتھ چل رہا ہے اور برابر ہاؤس بھرے ہوئے جارہے ہیں ۔ رنجیت کی " شادی " نے تقریبًا تمام اچھی تصویروں کے ریکارڈ کو مات کردیا ہے ۔ مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیے ۔

۱ ۔ شادی	۱۰ واں ہفتہ
۲ ۔ پرولن	۹ واں ہفتہ
۳ ۔ باغبان	۹ واں ہفتہ
۴ ۔ نیا سنسار	۷ واں ہفتہ
۵ ۔ بندھن	۶ واں ہفتہ
۶ ۔ تلسی داس	۶ واں ہفتہ
۷ ۔ جیلر	۴ واں ہفتہ

اقوال زریں

جو شخص خدا سے ڈرتا ہے وہ دنیا میں کسی طاقت سے نہیں ڈرتا۔

منافقوں کی منافقت نیک کاموں میں رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتی۔

انسان کیلئے معیار شرافت، جوہر ذاتی اور خود حاصل کردہ علم و عمل ہے نہ کہ اسلاف کی روایات پارینہ اور نسب فروشی کا غرور باطل۔

سچائی اور کامیابی لازم و ملزم چیزیں ہیں۔

مفلسوں اور مظلوموں کی امداد کرنا اپنے مستقبل کو بنانا ہے۔

لوگوں کو ایسا ہونا چاہئے کہ اُن کے نسب سے اُن کے خاندان کو لوگ پہچانیں۔ نہ یہ کہ وہ اپنی عزت کیلئے خاندان کے شرف رفتہ کے محتاج ہوں۔

بڑے کاموں سے پہلے بڑے خیالات کا ہونا لازم ہے

اگر اپنی عزت چاہتے ہو تو پہلے دوسروں کی عزت کرو

ساوہانہ برتاؤ سے اتحاد مستحکم ہوتا ہے۔

تقدیر پر شاکر ہونے سے پہلے تدبیر ضروری کرنی چاہئے

موت دونوں کو آتی ہے، سپاہی کو میدان جنگ میں اور مجرم کو سولی کے تختہ پر۔ پہلی وہ عزت کی موت ہے جس پہ ذلت کی ہزاروں زندگیاں قربان۔ اور دوسری وہ ذلت کی موت ہے جسکے بعد انسانی روح کیلئے اور کوئی ذلت نہیں۔

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کو بیکار مت جانے دو

موج تبسم

مجسٹریٹ:۔ میرے حکم سنانے سے پیشتر کیا تم عدالت میں کچھ پیش کرنا چاہتے ہو۔؟

ملزم:۔ جی نہیں حضور! میرے پاس صرف پانچ روپیہ کا ایک نوٹ رہ گیا تھا وہ بھی آج وکیل صاحب نے لیلیا۔

دوست:۔ میں بہت خوش ہوں کہ آپ کو آج ایک مقدمہ پیروی کیلئے ملگیا۔

نیا وکیل:۔ جی ہاں! میرے درزی نے مجھ پر سلائی کی رقم کا دعوےٰ کردیا ہے۔

دولتمند:۔ لو یہ ایک روپیہ خیرات میں۔ آخر تم اس قدر تباہ حال کیوں ہوگئے؟

سائل:۔ حضور کبھی میں بھی آپ ہی کی طرح دولتمند تھا۔ فقیروں کو خیرات بانٹتے بانٹتے میرا یہ حال ہوگیا۔

باپ:۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے تم کو تنبیہ کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

بچہ:۔ اس سے بڑھکر عمدہ بات اور کیا ہوسکتی ہے ابا جان

پہلا دوست:۔ تم آجکل بہت کمزور ہورہے ہو رخصت کیوں نہیں لیلیتے۔

دوسرا دوست:۔ دشواری تو یہ ہے کہ میں دفتر سے باہر نہیں رہ سکتا۔

پہلا دوست:۔ کیا تمھارے بغیر دفتر کا کام ایک ہفتہ بھی نہیں چل سکتا۔

دوسرا دوست:۔ دفتر کا کام میرے بغیر تو برسوں چل سکتا ہے اسی لئے تو میں رخصت نہیں لیتا کہ دفتر والوں کو اس بات کا علم ہوجائے گا۔

دوکاندار:۔ میں تم کو ایک بڑی رسی دیکھتا ہوں اس سے پھانسی لگاکر مرجاؤ۔

سائل۔ نہیں میں اس رسی کو فروخت کردوں گا۔

دلچسپ معلومات

ہاتھی دانت نر و مادہ کے یکساں ہوتے ہیں۔ افریقہ کے ہاتھیوں کے دانت ہندوستان اور برما کے ہاتھیوں سے عام طور پر زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔ بعض بعض دانت سو سو پونڈ وزنی تولا گیا ہے۔ اور طول میں نو آٹھ سے نو فٹ تک ناپے گئے ہیں۔

۱۸۸۹ء میں پیرس میں ایک مینار تعمیر کیا گیا جس کا نام ایفل ہے۔ یہ ۹۸۵ فٹ بلند ہے اور اس پر دو لاکھ پونڈ لاگت آئی ہے۔

پھانسی دینے کے دنیا میں مختلف طریقہ ہیں۔ فرانس بلجیم ڈنمارک۔ سوئٹزرلینڈ۔ اور جرمنی کے کچھ حصہ میں شین کے ذریعہ سے گردن کاٹی جاتی ہے۔ اور امریکہ میں بجلی سے خاتمہ کردیا جاتا ہے۔

پروں میں سب سے مہنگے پر شتر مرغ کے ہوتے ہیں۔ عام طور پر ایک پونڈ کے ایک چھٹانک پر فروخت ہوتے ہیں۔

جاپان میں عورتوں کے لمبے بال بڑی بڑی قیمتوں پر فروخت ہوتے ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑا ڈاک کا ٹکٹ چین والوں نے ۱۹۱۳ء میں جاری کیا تھا۔ اس کی لمبائی ۷½ انچ اور ۲¾ انچ ہے۔

اگر ناخن نہ کاٹے جائیں تو ایک سال میں ڈیڑھ انچ بڑھ سکتے ہیں۔

بحکم جناب بابو ہر پرشاد صاحب بہادر منصف شہر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۶۵۸ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی شہر کانپور

ساۃ اللہ رکھی بیگم — مدعی

بنام مساۃ مشتاق فاطمہ وغیرہ — مدعاعلیہم

بنام مساۃ مشتاق فاطمہ زوجہ رفیق احمد ساکن بانسمنڈی شہر کانپور — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/Rs. 3246/2 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم لسبنت لال منصرم
عدالت منصفی، شہر کانپور

مہر عدالت

پانچسو جرمنی اور جاپانی پکڑے گئے

نیویارک ۲۳ فروری۔ امریکہ کے پولیس افسروں نے مختلف مقامات پر چھاپہ مار کر دشمن ملکوں کے ۵۰۰ سے زیادہ آدمیوں کو گرفتار کرلیا زیادہ تر گرفتاریاں میکسیکو کے ساحلی علاقوں میں کیگئی ہیں تقریباً ۲۰۰ آدمی لاس انجلس کے علاقہ میں پکڑ لئے گئے ہیں جو لوگ پکڑے گئے ہیں اُنمیں زیادہ تر خفیہ سوسائٹیوں کے لیڈر ہیں

افسانہ

گناہ کی قیمت!

از جناب صفیہ صدیق صاحبہ بی اے

انسان گناہ کرتا ہے لیکن وہ گناہ کے خوفناک انجام سے بیخبر ہوتا ہے اگر وہ گناہ کو گناہ سمجھ کر کرے تو پھر گناہ کا مرتکب ہی کیوں ہو۔؟ ذیل کا افسانہ بھی ایک گنہگار کی دردناک سرگزشت اور اس سے بھی زیادہ اس افسانہ کا دردناک انجام ہے۔ ہم کو اُمید ہے کہ افسانہ سے دلچسپی رکھنے والوں کے حلقہ میں یہ دردناک شاہکار پسند کیا جائیگا

جب ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ مدن پور میں کلیانی نامی طوائف اپنی معصوم بچی کیساتھ بستر مرگ پر پڑی دم توڑ رہی ہے تو میں کالج کے ایک طالبعلم کی حیثیت سے جسکے دل میں معاشرتی اصلاح کا جوش بھرا ہوتا ہے فوراً اسکی مدد کے لئے چل پڑا۔

"کلیانی کہاں رہتی ہے؟" میں نے دریافت کیا۔

"کلیانی...... اُسکے متعلق دریافت کچھ فائدہ مند نہیں" بڑھیا چراغ کی مدہم روشنی میں میری طرف دیکھ کر بولی۔ "وہ مر رہی ہے۔ میرے ساتھ آؤ میں تمھیں ایک خوبصورت اور حسین لڑکی کے پاس لے چلوں گی"۔

"نہیں! نہیں! میں تو......."

"وہ بہت حسین ہے" بڑھیا نے بات کاٹ کر کہا "اس پر ساری دنیا مر رہی ہے۔ تم دیکھوگے تو خوش ہو جاؤگے" میں نے جھنجلا کر کہا "میں کوئی گاہک نہیں ہوں، جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو بلکہ کلیانی کیلئے کچھ دوا غذا لایا ہوں"۔

"تو اور آگے جاؤ" بڑھیا نے بڑی بے رخی سے جواب دیا "ایک گلی ملیگی، اُس گلی کے نکڑ پر اُسکا مکان ہے"۔

میں اس کے بتائے ہوئے پتہ پر روانہ ہوا گلی کیچڑ سے بھری ہوئی تھی۔ آدھے آدھے پاؤں اسمیں دھنس رہے تھے ہر طرف خوفناک اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ جاڑے کی رات سائیں سائیں کر رہی تھی۔ یہ میری زندگی میں پہلا اتفاق تھا۔ دل گھبرانے لگا۔ جی چاہتا تھا کہ واپس لوٹ جاؤں عین اُس وقت دور سے کراہنے کی آواز آئی۔ ایسی کہ کوئی عورت انتہائی کرب و بیچینی کی حالت میں کراہ رہی ہو۔ آخر ایک مکان کے دروازہ پر ٹھہر گیا۔

دروازہ بند تھا آواز صاف سنائی دے رہی تھی

میں سمجھ گیا کہ یہی کلیانی ہے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ شاید وہ سمجھی کوئی گاہک آیا ہے۔

"خدا کیلئے مجھے مت ستاؤ۔ میں مر رہی ہوں۔ جو کچھ میرے پاس تھا وہ تمھارے حوالہ کرچکی ہوں اب تو اطمینان سے مرنے دو" نہایت ہی سوز میں ڈوبی ہوئی آواز تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بہت دور بول رہا ہے۔

جب میں نے اپنے آنے کا مقصد ظاہر کیا تو وہ بولی "میں اُٹھ نہیں سکتی آپ ہی ڈھکیل کر دروازہ کھول لیجئے"۔

آہستہ سے دروازہ کھول کر میں اندر داخل ہوا۔ کلیانی پیوند و کثیف کپڑوں میں چارپائی پر پڑی تھی۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے تھے۔ اسکے پہلو میں ایک ننھی بچی بیخبر سو رہی تھی۔ چہرہ کے خدوخال سے ظاہر تھا کہ وہ کسی زمانہ میں بہت خوبصورت ہوگی لیکن اس وقت چراغ کی مدھم روشنی میں چہرہ نہایت خوفناک نظر آرہا تھا۔ اور جسم کے سیاہ داغوں سے ظاہر تھا کہ وہ کسی مہلک مرض میں مبتلا ہے جیسے ہی میں اندر داخل ہوا حیرت سے دیکھنے لگی ضعف سے اُسکی آنکھیں بند ہوئی جاتی تھیں جیسے وہ عالم خواب میں ہے۔ میں نے نبض دیکھی۔ کلیانی پر غشی کی سی حالت طاری تھی۔ تھرماس سے دودھ نکال کر پلایا اور ایک خوراک دوا بھی دی۔ کچھ دیر بعد اُس نے آنکھیں کھولدیں۔ اور میرے چہرہ کو اس طرح دیکھنے لگی جیسے مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو۔ آخر اُس نے کہا۔

"آپ بہت ہی نیک ہیں ہمارے لیے پاپیوں کو کون پوچھتا ہے"؟ اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اُسکا تمام جسم کانپنے لگا۔ میرا دل اُمڈا چلا آرہا تھا۔ میں سمجھ چکا تھا کہ کلیانی کی موت قریب ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے اس سے پوچھا

"کہو تو تمھیں دوا دوں"

"اس بچی کا کیا ہوگا؟" کلیانی نے مادرانہ شفقت سے اپنی معصوم بچی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"وہ اناتھ آشرم میں آرام سے رہیگی"۔

"کیا وہ وہاں آرام سے رہ سکے گی؟" کلیانی نے ملتجی نگاہوں سے میری طرف دیکھ کر دریافت کیا۔ "یقیناً" میں نے زور دے کر کہا

"پھر تو میں ہر وقت مرنے کیلئے تیار ہوں" وہ فیصلہ کن انداز میں بولی گھبرانے کی بات نہیں۔ ایشور تم پر رحم کرے گا

تم بہت جلد اچھی ہوجاؤگی" میں نے اُسکو زندگی سے مایوس دیکھ کر کہا۔

"ایشور" کلیانی سسکیاں لیکر بولی "لیکن وہ ہے کہاں؟" یہ سن کر مجھے روحانی تکلیف ہوئی۔ ایک بدکردار عورت اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی ایشور کے وجود سے انکار کر رہی ہے۔ اس خیال سے اتنا شدید رنج ہوا کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ کلیانی شدید ناتوانی میں بھی گہرے پانی میں ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح ایک ناقابل بیان کشمکش میں مبتلا تھی۔ میں استعجاب کے عالم میں اسکے طرف دیکھنے لگا۔ کوئی جواب نہ پاکر اُس نے کہا۔

"وہ تو میں! نہیں نہیں دل میں تو شیطان بھی ہوتا ہے مندر میں؟ ہر شخص یہی سمجھتا ہے۔ کاش ایسا ہوتا"؟

"گناہوں کی گندگی میں رہ کر تم ایشور کو بھلا چکی ہو" میں نے نفرت سے اُس کے مکروہ چہرہ کو دیکھ کر کہا۔ "اپنے آخر وقت میں تو اسکے وجود سے انکار نہ کرو۔ ایشور تمھیں معاف کرے"۔

وہ کچھ کہنے کی کوشش کرتے ہوئے اُٹھ رہی تھی کہ یکایک اُسکا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اور آنکھیں جھپکتے جھپکتے اُسکا رنگ زرد ہوگیا اُس پر غشی طاری ہوگئی۔ میں نے جلدی سے دودھ پیالہ میں ڈالکر پلایا۔ تھوڑی دیر بعد پھر اُس میں بولنے کی طاقت آگئی۔ اُس نے کہنا شروع کیا۔

"اسمیں شک نہیں کہ ہماری زندگی گناہوں کیلئے وقف ہوتی ہے۔ مرد اپنی آتش شوق بجھانے کے لئے ہم کو پیسوں سے پرورش کرتے ہیں۔ میری زندگی بھی گناہوں کیلئے وقف رہی ہے لیکن آپ یقین مانئے ایک مرنیوالی اپنی زندگی کے آخری لمحات میں جھوٹ نہیں بول سکتی۔ میں نے جو کچھ کہا وہ حقیقت پر مبنی ہے اگر مندر میں ایشور ہوتا تو میں اس حالت کو نہ پہنچتی"۔

کلیانی جلدی جلدی اس طرح باتیں کر رہی تھی جیسے اُس کا دم گھٹ رہا تھا۔

اس کے لب ولہجہ کی شائستگی سے میں سمجھ چکا تھا کہ وہ گلی کوچوں میں پھرنے والی معمولی عورت نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اس حالت میں ہونا بھی کوئی راز ہے۔

"آہ میری ناپاک زندگی بڑی عبرتناک ہے" کلیانی اسی طرح کہتی جارہی تھی۔ "اپنی زندگی کے واقعات اسلئے سنا رہی ہوں کہ میں آپ کو مجھ سے متنفر دیکھنا پسند نہیں کرتی۔ کیونکہ بہ حیثیت تمام زندگی میں اگر کسی نے مجھ سے بےغرض ہمدردی کی ہے تو وہ صرف آپ ہیں"۔ یہاں وہ دم لینے کے لئے تھوڑی دیر رکی پھر اپنا قصہ سنانے لگی۔

"ہاں تو سنئے! ہم سری رام پور میں رہتے تھے جو امرتسر سے سات میل پر واقع ہے۔ پتا منصف تھے۔ اور مذہب کے سختی کیساتھ پابند۔ میں اپنے باپ کی اکلوتی لڑکی ہوں۔ اسلئے نہایت ہی ناز و نعم سے پرورش ہوئی۔ ۱۱ برس کی عمر میں ایک تعلیم یافتہ شریف الخاندان لڑکے سے میری شادی کردی گئی۔ لیکن میری خوشی کی گھڑیاں نہایت مختصر تھیں۔ شادی کے تین ماہ بعد انفلوئنزہ سے میرے پتی انتقال کرگئے۔ اور میں بیوہ ہوگئی۔ اب دنیا میرے لئے تنگ تھی۔ سسرال والے سمجھ رہے تھے کہ منحوس قدم نے ان کے ازعین کو ان سے جدا کردیا۔ ان کا سلوک میرے لئے ناقابل برداشت ہوگیا میں اپنے میکے چلی آئی۔ لیکن یہاں بھی پہلی سی بات نہ تھی۔ جوں جوں وقت گزرتا رہا۔ بدسلوکی بڑھتی جارہی تھی۔ میرے لئے سوائے صبر کے چارہ نہ تھا۔ کسی نہ کسی طرح مصیبت کے دن بیتتے چلے گئے۔

آخرکار وہ زمانہ بھی آگیا جو اپنے ساتھ جذبات و خواہشات کا ایک طوفان لاتا ہے۔ میری عمر سولہ سال کی ہوگئی اور میں ایسے ایسے خواب دیکھنے لگی جو مجھے نہ دیکھنا چاہیئے تھے۔ نفسانی اور گندے خیالات سے بچنے کیلئے میں نے پوجا شروع کی گھر سے کوئی نصف میل کے فاصلہ پر ایک مندر تھا۔ میں ہر روز پوجا کے لئے وہاں جایا کرتی تھی۔ اُس مندر کے پجاری کی زندگی عام روش سے بہت بلند تھی۔ کوئی اُسے رشی مانتا اور کوئی دیوتا سمجھتا۔ مگر حقیقت میں اسے کسی نے نہ سمجھا۔ اسکی آنکھوں میں ایک خاص کشش تھی۔ ایسا جو عورت کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ رفتہ رفتہ میری توجہ پجاری کی طرف منعطف ہونے لگی۔ مجھے اُس کی باتوں میں لطف آنے لگا

محفوظ
ادائگی
۱۳ روپیہ ۹ آنہ منافع کے ساتھ
اگر آپ پورے دس روپیے کے ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس نہیں خرید سکتے تو پھر ۴ آنہ ۸ آنہ یا ایک روپیہ کے ڈیفنس سیونگس اسٹامپس خریدیئے اور اس کارڈ پر چپکاتے رہیئے جو ڈاکخانہ سے مفت ملتا ہے۔ جب آپ دس روپیہ کے اسٹامپ جمع کرچکیں تو اس کارڈ کے بدلے میں سرٹیفکیٹ لے لیجئے
تفصیل ڈاکخانہ سے معلوم کیجئے۔
خریدیئے
ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹیں
اور اپنی اور اپنے ملک کی مدد کیجئے

تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارے درمیان ایک طرح کی راہ و رسم پیدا ہوگئی۔ اب میں ہر روز دو مرتبہ پوجا کے لئے جاتی تھی۔ زمانہ گذرتا رہا۔ میں اپنے من میں آشاؤں کے طلسمی محل تعمیر کرتی رہی۔

ایک دن شام کو جب پوجا کیلئے گئی تو موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ اس دن کوئی پوجا کے لئے نہ آیا تھا۔ یہاں تک کہ پوجا ختم ہوگئی۔ میں تنہا تھی۔ چونکہ بارش شدت سے ہو رہی تھی اس لئے وہیں بیٹھی رہی۔

پجاری اپنے کمرہ میں سے جو مندر کے اندر ہی عقب میں تھا، مجھے دیکھ کر بولا۔ "کلیانی! وہاں کیا کر رہی ہو؟ یہاں آؤ!"

میں اٹھ کر اسکے کمرہ میں چلی گئی۔ جیسے ہی کمرہ میں داخل ہوئی اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اپنی طرف کھینچنے لگا معلوم ہوتا تھا کہ مجھے اپنی گود میں اٹھا لیگا۔

میں نے محسوس کیا کہ میری کشتی پاپ کے منجدھار میں گر رہی ہے۔ میں تھر تھر کانپ رہی تھی۔ دل اس زور سے دھڑک رہا تھا کہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آگیا۔ میرے دماغ میں کشمکش ہو رہی تھی۔ اس بات کا کبھی خیال بھی نہ آیا تھا کہ محبت کے منازل طے کرنے کیلئے مجھے پاپ کے راستہ سے گزرنا پڑے گا میں اسکی گود میں تھی۔ اور اسکی یہ ہم آغوشی بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ جی چاہتا تھا کہ اسی طرح وہ مجھے اپنی گود میں لئے رہے۔ لیکن اس کے دل میں صرف ایک خواہش معلوم ہوتی تھی۔ وہ کسی کے آنے سے پہلے اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین چاہتا تھا۔ جب میں اسکے کمرہ سے باہر نکلی تو اپنی معصومیت کھو چکی تھی۔ اب میری حالت اس شرابی کی سی تھی جسکا خمار اتر چکا ہو۔

تین ماہ گزر گئے۔ ہماری راہ و رسم اسی دن ختم ہوگئی لیکن جب میں نے اپنے دل میں ایک اور ننھے سے دل کی دھڑکن سنی تو ہوش جاتے رہے۔ میں اس پجاری کے پاس گئی اور اسکو حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ لیکن اس نے صاف انکار کر دیا۔ یہ صدمہ میرے لئے ناقابل برداشت تھا۔ وہ آدمی جس نے مجھے دنیا میں کہیں کا نہ رکھا تھا اس نے میری محبت کو ٹھکرا کر مجھے پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ جب مفر کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو میں اپنی والدہ کے قدموں پر گر پڑی اور دیر تک رونے کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔" اتنا کہہ کر کلیانی پھر بیہوش ہوگئی۔

ایک پیالہ بھر دودھ پلایا جب ہوش آیا تو اس نے کہنا شروع کیا۔

"آپ باور نہیں کریں گے مجھے جان سے زیادہ عزیز رکھنے والی ماں نے جب یہ سنا تو میرے ہاتھ میں زہر کی شیشی دیدی اور ہدایت کی کہ رات کو پیکر ہو جاؤں۔ کاش میں پی لیتی لیکن اس ننھے دل کی دھڑکن نے مجھے خودکشی سے باز رکھا۔ میں اس رات گھر سے بھاگ گئی۔ کچھ دن تو بڑی مصیبت میں گزرے۔ آخر بمبئی کے ایک ایجنٹ سے ملاقات ہوئی جنے مجھے بازار حسن میں لا بٹھایا۔ اس کے بعد میری زندگی کو جیسے گزرنا تھا گزری۔ اسکے متعلق کچھ بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ بڑے بڑے امیر میرے در پر جبیں سائی کرنا اپنے لئے فخر سمجھتے تھے۔ لیکن چند دنوں بعد زوال شروع ہوا یہاں تک کہ موجودہ حالت پر پہونچ گئی۔" یہ کہہ کر کلیانی کی آنکھوں سے آنسو اس طرح بہنے لگے تھے۔ گویا کسی فوارے میں سے پانی کی دھار نکل رہی ہو۔

اس نے پانی مانگا۔ میں چاہتا تھا کہ دودھ پلاؤں اپنا تھرماس دیکھا تو وہ خالی ہو چکا تھا۔ آخر پانی ہی پلانا پڑا "میں مرنے سے نہیں ڈرتی صرف اس معصوم کا خیال رہ رہ کر ستاتا ہے۔" کلیانی پانی پینے کے بعد محبت سے اپنے پہلو میں سوئی ہوئی بچی کو چوم کر بولی۔ جب میں نے اسکو اطمینان دلایا کہ بچی اناتھ آشرم میں نہایت آرام سے رہیگی تو اس کا فکر مند چہرہ صاف ہو گیا اور اس نے کہا:۔

"اب مجھے نیند آرہی ہے"

"سو جاؤ! خدا تمھیں صحت بخشے۔ نیند جتنی آئے اچھا ہے نیند صحت کی نشانی ہے میں ابھی بازار سے دودھ لے آتا ہوں۔"

کلیانی کچھ کہے بغیر آنکھیں بند کر کے اطمینان سے سو گئی وہ خراٹے لے رہی تھی۔ سینہ بج رہا تھا۔ میں دودھ لانے باہر چلا گیا۔ رات ہو چکی تھی اور مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ دودھ کہاں ملتا ہے۔ اسلئے تلاش کرنے میں دیر وقت صرف ہوا۔ بڑی مشکلوں سے ایک جگہ آدھ سیر دودھ ملا تو لیکر واپس آیا۔ دیا اسی طرح جل رہا تھا۔ اور کلیانی سو رہی تھی۔ لیکن سینہ بجنے کی آواز بند ہو چکی تھی۔ سانس کی آواز بھی نہ آتی تھی۔ جب میں نے غور سے دیکھا۔ تو اس کی ناک سے خون آلودہ پانی بہہ رہا تھا اور قریب ہی زہر کی شیشی کھلی ہوئی خالی پڑی تھی بے اختیار میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ معلوم ہوتا تھا کہ کلیانی کو جب اطمینان

ہوائی حملہ کے تباہ کن اثرات

ہوائی حملہ دو غرض سے کیا جاتا ہے اوّل ملک کی صنعت و حرفت۔ جنگی سامان کی تیاری کے مرکز۔ کوئلہ کی کانیں۔ سلسلۂ آمد و رفت مثلاً ریلوے کے کارخانے۔ اسٹیشن۔ دریا کے پل۔ ہوائی جہازوں کے مستقر وغیرہ تباہ کرنے کے لئے تاکہ غنیم کی فوجی نقل و حرکت اور سامان جنگ کے مہیا کرنے کی مشنری معطل و بیکار کر دیجائے۔ دوسری غرض عام لوگوں پر تباہی بربادی لاکر جنگ سے واقف کرانے کو تاکہ رعایا خوف زدہ و پریشان ہو کر حکومت کو صلح کر لینے پر مجبور کرے اور اگر حکومت نہ مانے تو مصیبت سے نجات پانے کیلئے، گورنمنٹ کے خلاف آواز اٹھائے اور غدر و بغاوت مچا دے۔

تجربہ بتاتا ہے کہ ہوائی حملہ بڑے بڑے شہروں کے علاوہ دوسری جگہ اس قدر تباہ کن نہیں ثابت ہوا جیسا کہ گمان کیا جاتا ہے کہ جس ملک میں حملہ آوروں کے مقابلہ کیلئے ہوائی جہاز گرا لینے والی توپیں، اور دیگر مدافعت اور تحفظ کے سامان مہیا ہیں وہاں تو بڑے شہروں کو بھی ایک حد تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں حملہ آوروں کے مقابلے کیلئے نہ ہوائی جہاز کافی مہیا اور نہ ہوائی جہازوں کو مار کر گرا دینے والی توپیں۔ اور نہ دوسرے سامان لہذا ہوائی حملہ بہت تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔

آج سے ۳۹ برس پہلے، ار دسمبر ۱۹۰۳ء میں مسٹر رائٹ اور اُنکے بھائی ولبر نے سب سے پہلے ایک خود ساختہ ہوائی جہاز میں بیٹھ کر بارہ سکنڈ کے عرصہ میں ۱۲۰ فٹ پرواز کی۔ یہ ایجاد حیرت انگیز ضرور تھی لیکن کسے معلوم تھا کہ ۳۹ برس کے اندر ہی اندر اس ہی بارہ سکنڈ میں ۱۲۰ فٹ کے بجائے ... ، فٹ اڑا جا سکیگا۔ اور دنیا کے گرد چاروں میں چکر لیجا سکے گا۔ آج جنگی ہوائی جہاز چار سو میل فی گھنٹہ کی پرواز رکھتے ہیں۔ وہ بڑے بڑے بھاری بم لے کر انھیں غنیم پر گرا سکتے ہیں۔ وہ مشین گن سے گولیاں برسا سکتے ہیں۔ وہ زہر کی بارش کر سکتے ہیں۔ وہ بموں کے ذریعہ شہروں میں آگ لگا سکتے ہیں۔ وہ غنیم کے ملک اور جنگی محاذ کے نقشے تیار کر لا سکتے ہیں۔ وہ ہوا میں اڑتے اڑتے سمندر میں بحری جہاز کی طرح تیرنے لگتے ہیں۔ وہ دشمن کے بحری جہازوں پر ہوا میں سے تارپیڈو مار سکتے ہیں۔ وہ بحری جہازوں پر پہرا بھرتے ہیں۔ اور جب ضرورت ہو جہاز سے اڑ کر پرندہ کی طرح اِدھر اُدھر کی خبر لا سکتے ہیں۔ اور حملہ کرنے اور مدافعت کرنے کے کام آ سکتے ہیں۔ وہ ایکدوسرے پر بھی سواری کر سکتے ہیں۔ اور ایک اڑتے اڑتے کچھ دور ہو گیا کہ اُسکی کمر پر سے دوسرا فراٹے لیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جس طرح زمین پر پیادہ پریڈ کرتے ہیں ٹھیک اسی طرح ہوا میں ہوائی جہاز بھی قطار در قطار پریڈ کرتے اور چپ و راست کا حکم مانتے ہیں۔ ان ہوائی جہازوں کی قوت عمل کا بیان یہ ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ کس طرح حملہ کر سکتے ہیں؟

فرض کر لیں کہ دشمن قریب کسی مقام پر اپنا مستقر قائم کر کے رات میں آئے اور کئی ہزار فٹ کی بلندی پر اڑ رہے ہیں۔ اتنے اونچے کہ ہم نہ ان کو دیکھ سکیں۔ نہ ان کی آواز سن سکیں۔ اس بلندی سے انھوں نے کسی شہر کو اپنا نشانہ بنایا۔ اور بڑے بڑے تباہ کرنیوالے یا چھوٹے آگ لگانے والے بم گرا دیے۔ وہ اسلئے اس قدر اونچے اڑتے ہیں کہ زمین کی توپوں کی گولہ باری سے محفوظ رہ سکیں۔ اور رات میں اسلئے آتے ہیں۔ کہ ملک کے ہوائی جہاز ان کی آمد سے مطلع ہو کر مدافعت نہ کر سکیں۔ لیکن جو ملک ہندوستان جیسا وسیع ہو اور اُسکی مدافعت کا سامان بھی قلیل ہو۔ وہاں دشمن کے جہازوں کو نہ رات میں آنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ بلند پروازی کی۔ ایسی صورت میں جہاز بہت نیچے اڑتے ہیں۔ بڑے تباہ کن بم اسٹیشنوں اور ایسے ہی دوسرے مقاموں پر گراتے ہیں۔ آگ لگانے والے بم فیکٹریوں اور گوداموں اور کارخانوں پر مارتے ہیں۔ اور مشین گنوں سے بھاگتے ہوئے عام لوگوں پر گولیوں کی بوچھار کر دیتے ہیں۔ اور اگر زہریلی گیسوں کے بم بھی حملہ میں استعمال کیے گئے ہوں اور پبلک نے ہوائی حملوں سے محفوظ رہنے کی تدابیر اختیار نہیں کی تھیں تو حملہ کے ایک زمانہ تک نقصان ہوتا رہتا ہے۔

تباہ کن بم!

ان کا وزن تین من سے ۳۵ من تک ہوتا ہے۔ یہ یا تو زمین یا کسی عمارت سے ٹکرا کر پھٹ جاتے ہیں۔ یا چھتوں کو پھاڑتے ہوئے کہیں نیچے جا کر پھٹتے ہیں۔ جس مقام پر پھٹتے ہیں اُن کا بچنا عموماً ناممکن ہوتا ہے۔ زمین میں بڑے بڑے گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ اور گرد کی عمارتیں وغیرہ دھماکے کی خوف سے گر جاتی ہیں بم کے ٹکڑوں اور ان میں بھری ہوئی چیزوں سے دور دور تک نقصان پہونچتا ہے۔ ایک چھ من کا بم جو چھوٹا مانا جاتا ہے اگر گرے تو پچاس فٹ تک اور گرد کی عمارتیں جن کی دیواریں پختہ اینٹ کی ہوں لیکن سو فٹ سے ... دھماکے کی تاب نہ لا کر گر سکتی ہیں۔ ایک شخص اس ہی فاصلہ پر اگر کھڑا ہو تو صرف ہوا کے تھپیڑے سے اسکا جسم پھٹ کر چیتھڑے اڑ سکتا ہے۔ اب ذرا سوچئے کہ ۳۵ من کا بڑا بم اگر کسی محلہ یا بازار میں یا عمارت پر آگرے تو کیا قیامت نہ برپا کرے گا۔؟

آگ لگانیوالے بم!

ان کا وزن ایک سیر سے تیس سیر تک ہوتا ہے، یہ جہاں گرتے ہیں خود بھی جلتے ہیں۔ اور اپنے ارد گرد تیزی سے آگ لگا دیتے ہیں۔ جن کا بجھانا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔

گیس کے بم!

ان کا وزن کئی سیر سے تین من تک ہوتا ہے۔ جس میں نصف وزن گیس بھری ہوتی ہے یہ گیس دو طرح کی ہوتی ہے۔

عارضی تکلیف دہ گیس!

یہ گیس سوزش پیدا کرتی ہے۔ آنکھوں سے آنسو اور ناک سے پانی جاری کر دیتی ہے۔ گلے اور پھیپھڑوں میں سوزش پیدا کر کے کھانسی پیدا کرتی اور گھونٹتی ہے۔ انسان نیم مدہوشی کی حالت میں گھبراتا اور پریشان ہو کر بے بس ہو جاتا ہے۔ پنجاب میں پولیس نے گولی چلانے کے بجائے اس قسم کی گیس کا استعمال شروع کر دیا ہے اس کو "ٹیر گیس" یا رلانے والی گیس کہا جاتا ہے۔ اسکا اثر دیر پا نہیں ہوتا۔

دیر پا گیس!

اس قسم کی گیس کا اثر دیر تک رہتا ہے۔ رائی گیس جو گیس نہیں بلکہ سیال شئے کی صورت میں ہوتی ہے۔ بم سے نکل کر زمین پر پھیل جاتی ہے اور اس سے بخارات گھنٹوں ہی نہیں بلکہ کئی دن تک اٹھتے رہتے ہیں، جو جہاں بدن پر لگتے ہیں۔ آبلے ڈال دیتے ہیں۔ یہ بہت تکلیف دہ اور مہلک گیس ہوتی ہے۔

زہریلی گیس کی بارش!

کبھی کبھی ہوائی جہاز بم گرانے کے زہریلی گیسوں کی بارش بھی کرتے ہیں۔ وہ رائی کے سیال مادہ کو چھڑکتے جاتے ہیں۔ جو زمین پر یا پانی میں پہنچ جاتا ہے اور نقصان پہونچاتا ہے۔

گیس کا استعمال جنگ میں بین الاقوامی قانون کے خلاف ہے۔ لیکن قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ قانون شکن کو سزا کون دے۔؟

مشین گن سے گولیونکی بارش!

جب غنیم کے ہوائی جہازوں کا مقابلہ کرنے کا انتظام ناکافی یا بالکل نہو تو آج کل کے جنگی جہازوں میں ایک حصہ گھومتی ہوئی مشین گن کا بھی ہوتا ہے۔ ہوائی جہاز بہت نیچے آکر پرواز کرتا ہے اور بھاگتے ہوئے لوگوں اور مجموں پر گولیاں برساتا ہوا نکل جاتا ہے۔ تجارتی اور مسافروں کے بحری جہازوں، چلتی ہوئی ریل گاڑیوں۔ غیر مسلح یا بیخبر فوجیوں۔ فوجی ... کو ایسا حملہ بہت نقصان پہونچاتا ہے۔

تین نازی جنگی جہاز

لندن ۲۲ر فروری نیشنل براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے

ہوگیا کہ اس کی بچی آرام سے رہے گی تو اس نے اپنی غم نصیب زندگی پر موت کو ترجیح دی۔ میں آہستہ سے بچی کو گود میں لے کر باہر آگیا۔

اسٹاک ہام سے آئی ہوئی ایک خبر براڈکاسٹ کی ہے جس میں لکھا ہے کہ جرمنی کے بڑے جنگی جہاز فان ٹرپز۔ ایڈمرل شیر۔ اور ایڈمرل ہپیر۔ ناروے کے ساحل کیساتھ اُتری سمندر میں گشت لگا رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جہاز سپلائی کے اس راستہ کو کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں جسکے ذریعہ امریکہ اور برطانیہ سے آرمی روس کو سامان سپلائی ہوتا ہے۔ اور بریسٹ سے جو تین نازی جنگی جہاز نکل گئے تھے وہ اس وقت ٹرونڈھم میں ہیں۔

مہاراجہ ریواں ریاست بدر

جبلپور۔ مہاراجہ ریواں کو ریاست سے باہر بھیج دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا ایک کپتان پولیس اور دو تھانیداروں کے ساتھ پہونچے اور وہ اپنے موٹر کار میں ریواں روانہ ہوئے اُنھوں نے فوراً وزیروں کو بلا کر حکومت کے حکم سے مطلع کیا تحقیقاتی کمیشن کے دوران میں مہاراجہ صاحب ریاست کے باہر رہینگے اور دیوان بہادر رگھوبر ناتھ دانس پریذیڈنٹ دیوان اسٹیٹ کونسل وزیروں کی مدد سے ریاست کا کام چلائیں گے۔ مہاراجہ ریواں اس زمانہ میں اندور میں رہیں گے۔

ترو تازہ بنانے والی

ہر طرح کے دماغی یا جسمانی کام کرنے کے بعد آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ چائے کی ایک پیالی۔ تاکہ آپ کی ذائقہ طاقت حاصل ہو۔ اور آپ تروتازگی محسوس کریں۔ خواہ دن گرم ہو یا سرد۔

چائے ہی بلاشبہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے آپ اطمینان حاصل کرتے ہیں اور صحیح معنوں میں یہ آپ کو خوش و خرم رکھتی ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیے: تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دنیا کے پینے کی چیز

IK 148V

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنیوالی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جا کو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTR 338

توجہ فرمائیے!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشے
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
اور
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

۲۵ سال سے بائے کی
تکلیف تھی
بازو بیکار ہو رہے تھے

۲۵ سال کا عرصہ ہوا کہ اس مریض پر اول مرتبہ بائی کا حملہ ہوا۔ آخر ایک دن ایسا آیا کہ وہ اپنے بازو ہلانے سے بھی معذور ہو گیا۔ لیکن اس کو کس طرح آرام ہوا اس کہانی کو غور سے پڑھیئے:
"عرصہ ۲۵ سال کا ہوا مجھے پہلی مرتبہ بازو اور کندھوں میں بائی کا درد محسوس ہوا چند سال کے بعد کمر میں بھی درد ہو گیا۔ جوں جوں دن گذرتے گئے مرض بڑھتا گیا یہاں تک کہ دونوں بازوؤں اور دونوں رانوں میں سخت درد رہنے لگا سیدھا ہاتھ کر کے ایک گلاس پانی اُٹھانا بھی مشکل ہو گیا۔ ابھی ایک سال کا عرصہ ہوا کہ میں نے

کروشین سالٹ

استعمال کرنا شروع کیا ایک شیشی ختم ہونے نہ پائی تھی کہ مجھے کافی آرام محسوس ہونے لگا اس کے بعد ایک شیشی خریدی اس کے ختم ہونے تک تمام درد جاتا رہا اس کے بعد پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی۔"
اگر آپ خوردبین کے ذریعہ یورک ایسڈ کے نوکیلے کرسٹلز کو دیکھ سکیں تو پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ درد کیوں ہوتا ہے۔

کروشین سالٹ
سے اول کرسٹلز کی تیز نوکیں تحلیل ہوتی ہیں اور رفتہ رفتہ تمام کرسٹلز تحلیل ہو کر خارج ہو جاتے ہیں۔

KRUSCHEN

No 2

برطانیہ کی جنگی کیبنٹ میں تبدیلیاں

لندن ۲۰ رفروری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سر اسٹیفورڈ کرپس برطانیہ کے جنگی کیبنٹ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور لارڈ بیور بروک اب کیبنٹ کے ممبر نہیں رہے۔ نئی جنگی کیبنٹ میں سات ممبر ہوں گے۔ (۱) مسٹر چرچل (۲) میجر ایٹلی (۳) سر اسٹیفورڈ کرپس (۴) سر جان اینڈرسن (۵) مسٹر ایڈن (۶) کپتان اولیور لٹل ٹن (۷) مسٹر بیون۔ میجر ایٹلی وزیر آبادیات اور نائب وزیر اعظم کپتان اولیور لٹل ٹن تیاری سامان کے محافظ اور سر اسٹیفورڈ کرپس دارالعوام کے لیڈر بن گئے ہیں۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم وزیر خزانہ اور وزیر ڈیفنس مقرر ہوئے ہیں۔ سر جان اینڈرسن لارڈ پریزیڈنٹ آف کونسل، مسٹر ایڈن وزیر خارجہ۔ کپتان اولیور لٹل ٹن منسٹر آف اسٹیٹ اور مسٹر بیون لیبر منسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ لارڈ بیور بروک سے جنگی کیبنٹ میں شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی مگر اُنھوں نے صحت کی بنا پر کیبنٹ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ آپ جلد ہی امریکہ روانہ ہو جائیں گے جہاں وہ اتحادی قوتوں کے درمیان وسائل کو یکجا کرنے کا کام جاری رکھیں گے جو کہ انھوں نے شروع کیا ہوا ہے۔

امریکہ کی چار کروڑ اور روس کی چھ کروڑ فوج

لندن ۲۰ رفروری معلوم ہوا ہے کہ امریکہ جنگ کیلئے چار کروڑ ۲۰ لاکھ آدمیوں کی فوج تیار کر رہا ہے۔ روس چھ کروڑ آدمیوں اور عورتوں کی فوج تیار کر رہا ہے۔ اور وہاں ۱۶ اور ۶۵ برس کے عمر کے لوگوں کو طلب کیا گیا ہے۔ کہ وہ جنگی کارخانوں کی پیداوار بڑھائیں۔ جنگی فیکٹریوں میں روزانہ ۲۴ گھنٹہ کام لینے کے لئے قدم اُٹھائے جا رہے ہیں۔

لڑائی اور ہندوستان
اسمبلی کا خفیہ اجلاس ہوگا

نئی دہلی ۱۹ رفروری۔ معلوم ہوا ہے کہ غیر سرکاری ممبروں کی بڑی تعداد کی خواہش کے پیش نظر حکومت لڑائی کی حالت اور ہندوستان کی پوزیشن پر غور کرنے کے لئے خفیہ اجلاس کی تجویز منظور کرے گی۔ اگلے ہفتہ کے شروع میں اس سلسلہ میں ایک سرکاری اعلان ہونے کی امید ہے۔

مسٹر گورنر یوپی کا بیان

لکھنؤ ۱۸ رفروری۔ آج صبح ایک پریس کانفرنس میں سر ٹی سلیٹن مشیر گورنر یوپی نے کہا کہ اب جو لوگ ستیہ گرہ کی تحریک کی تنظیم کر رہے ہیں وہ کسانوں میں کوشش جنگ میں مداخلت کرنے کے درپے ہیں۔ غالباً یہ ستیہ گرہیوں کی رہائی کا نتیجہ ہے۔ خوش قسمتی سے اب تک ان کوششوں میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ لیکن حکومت حالات کی دیکھ بھال کر رہی ہے اور ضروری تدبیریں اختیار کرے گی فرقہ وارانہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے سر سلیٹن نے کہا کہ فرقہ وارانہ جذبات اب تک بھڑکے ہوئے ہیں اور چھوٹی سے چھوٹی بات پر کہیں بھی جھگڑا ہو سکتا ہے یہ تسلی کی بات ہے کہ مقابلۃً کم حادثے ہوئے ہیں۔

یوپی کے بجٹ کے بارے میں مسٹر سلیٹن نے کہا کہ اب یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ یہ بجٹ خاصی اضافی رقم کے ساتھ ختم ہوگا۔ لیکن آئندہ سال اخراجات اتنے زیادہ ہوں گے کہ یہ تمام زائد رقم اسی میں کھپ جائے گی حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ فی الحال جنگ کی وجہ سے بڑے بڑے خرچ روک لئے جائیں۔ لیکن دیہاتی آبادی کے حوصلوں کو مضبوط کرنے کے لئے آبپاشی میں سہولتوں کا اضافہ کرنا مقصود ہے۔

سول ڈیفنس پر اخراجات کے متعلق سر سلیٹن نے کہا کہ اس سال کی بجٹ کا بہت بڑا حصہ اسی کام کے لئے وقف کیا جائے گا۔

یہ بات واضح کرتے ہوئے کہ ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے کیا کیا تدبیریں اختیار کی گئیں۔ انھوں نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹوں کو تمام ضروری اختیارات دیدیے ہیں اور سول بچاؤ کا محکمہ بے چینی اور ہیجان کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک اسکیم تیار کر رہا ہے پولیس کی طاقت اس وقت اُس سے کہیں زیادہ ہے جتنی اب سے چند سال پہلے تھی۔ اور ضلع کے حکام نے جانے بوجھے غنڈوں اور مجرموں کی فہرست تیار کر لی ہے اور بدنظمی پھیلتے ہی انھیں فوراً گرفتار کر لیا جائے گا۔

نیوز کرانیکل کا خطاب

لندن ۱۹ رفروری۔ برطانیہ کے بڑے بڑے اخبارات اب اس بارہ میں قیاس آرائی کر رہے ہیں کہ آیا جاپان برما پر سب سے سخت حملہ کرے گا۔ یا جاوا۔ یا دونوں پر ایک ساتھ۔ تمام اخبارات یہی کہہ رہے ہیں کہ بچاؤ کرنے والوں کیلئے ہوائی جہازوں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

اخبار مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ جاوا کے زوال کو روکا جا سکتا ہے۔ تجربہ کی بنا پر ہمیں شبہ ہوتا ہے کہ آیا ہم اس زوال کو روک سکتے ہیں لیکن اگر جاوا کا زوال ہو بھی جائے تب بھی ہمیں اسکے زوال میں زیادہ سے زیادہ دیر کرنا چاہیئے۔ اور پوری ہمت و حوصلہ کیساتھ اس کو بچانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

اخبار ڈیلی میل نے لکھا ہے کہ ملایا سے ہمیں جو سبق ملا ہے وہ ہوائی طاقت کا ہے۔ لیکن اخبار نے لکھا ہے کہ ایک زیادہ تعداد میں ہوائی جہاز کافی نہیں ہیں جبتک کہ وہ اچھی قسم کے نہوں۔

اخبار نیوز کرانیکل سنگاپور میں انگریزی نظام کی خامیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے برما اور ہندوستان میں انگریزوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ ہما سے اندھے پن اور رجعت پسندی کی سزا ہمیں اب یہ مل رہی ہے کہ دونوں ملکوں میں ہمیں خطرہ درپیش ہے۔ اگر ہم نے پہلے سے سبق حاصل کر لیا ہوتا تو یورپ میں سفید جمہوریت کو بچانے کے لئے لاکھوں ہندوستانی اور برمی میدان میں آگئے ہوتے۔ اب بھی شاید وقت ہے لیکن بالکل آخری وقت ہے۔

لکھنؤ ۱۸ رفروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے تقریباً ۲۵ لاکھ روپیہ کی مال گزاری معطل کرنے کی منظوری دیدی ہے۔

اسٹیل بنانے کا طریقہ

نمبر ۲
کچّے لوہے کو صاف کرنا
اسٹیل بنانے میں سب سے پہلا کام کچّے لوہے سے ٹکڑے بنانا ہوتا ہے یہ کام کچّے لوہے کو چونے اور کوک کے ساتھ بھٹیوں میں تیار کر لیا جاتا ہے۔ کچّے لوہے کے تمام خراب اجزا چونے کیساتھ مل جاتے ہیں اور صاف لوہے کے ٹکڑے علیحدہ ہو جاتے ہیں بھٹی کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور انہیں سے خراب لوہا علیحدہ کر کے اچھے لوہے کو چمچوں کے ذریعہ الگ کر لیتے ہیں۔

TATA
ٹاٹا
جاری کردہ
ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ
ہیڈ سیلز آفس ۱۰۲ اے کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

نیو تھیٹرس کا غیر فانی شاہ کار
جس نے "دیوداس" اور دیگر نیو تھیٹرس کے بہترین شاہکاروں کو پیچھے چھوڑ دیا
ایک زبردست موسیقی نواز شاہکار
DOCTOR
ڈاکٹر
گانے
حضرت آرزو لکھنوی
ڈائلاگ
اے۔ ایچ۔ شور
ڈائرکٹر
ایس مِتر
میوزک — پنکج ملک
خاص اداکار
پنکج ملک۔ آہین چودھری۔ نیمو۔ ام ملک
اندو مکرجی۔ مس پتا۔ بھارتی۔ جیوتی
کانوین
امپیریل ٹاکیس
جمعہ
۲۷ فروری ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
مٹنی شو
اتوار کو ۳ بجے

شاندار — دسواں — ہفتہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات
مٹنی شو
اتوار کو
۳ بجے دن
جمعہ ۲۷ رفروری ۱۹۴۲ء سے
رنجیت فلم کمپنی کا دل کش ڈرامہ
شادی
اداکار
مادھوری۔ خورشید۔ موتی لال۔ ڈکشٹ۔ غوری وغیرہ

امریکہ پر بھی حملہ ہو گیا

واشنگٹن - ۲۴ر فروری - امریکہ پر بھی حملہ ہو گیا ہے۔ خبر ملی ہے کہ آج کیلفورنیا کے ساحل پر ایک ڈبکنی کشتی نے تقریباً ایک درجن گولے برسائے لیکن ان سے کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ امریکہ پر یہ پہلا حملہ ہوا ہے۔ بتادیا ہے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے بالی کے ٹاپو پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ بالی پر قبضہ ہونے سے جاوا کو خطرہ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

بہ اجلاس جناب مسٹر محمد عبدالحمید خانصاحب بہادر منصف امروہہ ضلع مراد آباد

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۶۸ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی امروہہ ضلع مراد آباد

مسماۃ سروری بیگم بنت شہامت علی قوم شیخ ساکن امروہہ محلہ کٹرہ غلام علی　　مدعی

بنام

نیاز احمد ولد نبی بخش قوم شیخ پیشہ خیاطی ساکن امروہہ محلہ شاہ جیبورہ حال وارد مقام کانپور ملازم ٹنگسٹائل کمپنی موزہ خانہ کانپور　　مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت دین مہر کے دائر کی ہے، لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو ... کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ر ماہ فروری سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم شید بہاری
عدالت منصفی امروہہ

مہر عدالت

بحکم جناب سید خادم علی صاحب منصف بہادر کچہری مقام لکھیم پور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۲۲۰ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی کچہری مقام لکھیم پور

کستوری چند عرف کستور مل ولد شیو دیال قوم اگروال ساکن لکھیم پور پرگنہ و ضلع کچہری　　مدعی

بنام

مسماۃ سری متی ہیم وتی دیوی　　مدعا علیہا

بنام مسماۃ سری متی ہیم وتی دیوی بیوہ گوری شنکر قوم اگروال ساکن شہر کانپور کرنیل گنج سری نواس گارڈن پرگنہ و ضلع کانپور -　　مدعا علیہا

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت مالیتی ... بربنا ہنڈی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپکو لازم ہے کہ اپنے جوابدہی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز اُنکو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور منفصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۳ر ماہ فروری سنہ ۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ بحکم منصرم
منصفی کچہری مقام لکھیم پور

مہر عدالت

ہندوستان کے لاکھوں گھروں میں

اسپرو

کیوں اتنی مقبول ترین دوا ہے؟

اسپرو موجودہ طبی سائنس ہے لاکھوں ہندوستانیوں کو تندرستی دینے والی ایک اعلیٰ اور زبردست دوا ہے۔ یہ ہر مرد، عورت، بچے کیلئے ممکن بناتی ہے کہ وہ پیشتر اس کے کہ بیماری جڑ پکڑ سکے اس سے نجات حاصل کرلیں۔ نہایت بے ضرر اور زود اثر دافع درد ہے جو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ اسکو ہر عمر والا مرد، عورت استعمال کر سکتا ہے۔ موسم کی تبدیلی، نمی اور آب و ہوا اسکے عجیب و غریب سیل ٹائٹ میں بند ہونے کی وجہ سے اس کی زود اثری کو زائل نہیں کر سکتی۔ باوجود اسکے ٹکیوں کی قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ اس لئے آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اسپرو کے مقابلے میں ایسی دوسری اثردار اور معقول دوا کوئی نہیں ہے؟

ایک آنہ میں اسپرو فوراً درد و بخار کو ختم کر دیتی ہے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کا درد اور درد حادہ کو فوراً بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارہ کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲ - ۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو ہٹا ڈالتی ہیں۔
۲ - ۴ ٹکیاں گٹھیا، پاؤں کے درد یا نیورسٹیریا سے نجات دیتی ہیں

معمولی ٹکیاں بعض اوقات چند ہی دنوں میں اپنا اثر ضائع کر دیتی ہیں، سیل ٹائٹ میں بند اسپرو تازہ و خالص بنی رہتی ہے۔

اسپرو ٹکیاں دنیا بھر میں مشہور سیل ٹائٹ پیک میں مع ... بند کیجاتی ہیں اور اسی لئے ان پر پانی، نمی اور ہوا اثر نہیں کر سکتی اسکے معنی یہ ہوئے کہ آب و ہوا ان پر اثر نہیں کر سکتی اور جہاں بھی آپ ہوں یہ کارخانے جیسی تازہ پہنچتی ہیں اسکا تجربہ اس طرح کیجئے کہ سیل ٹائٹ پیکٹ کو پانی کے گلاس میں ڈبو دیجئے آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ ٹکیاں خشک رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی ۲ اسپرو کی ٹکیاں استعمال کر سکتا ہے۔

خوراک: ۶ سال کے اوپر کے بچوں کیلئے ۱ ٹکیہ، ۲ سے ۶ سال تک کے بچوں کیلئے ½ ٹکیہ

ہر جگہ بکتی ہے

قیمت تین (۳) ٹکیاں ایک آنہ - تیس (۳۰) ٹکیاں دس آنے۔

ڈسٹری بیوٹرز: جے، ایل، مارسن سن اینڈ جونس (انڈیا) لیمیٹڈ۔ مشو کورٹ ... فون نمبر ۲۹۶، کلکتہ

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی!

MADE IN ENGLAND
ASPRO
5 TABLETS
REG. TRADE MARK

رنگون خالی ہو رہا ہے،

لندن، ۲۳ر فروری۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ مسٹر فورڈ نے اعلان کیا ہے کہ ڈچ ٹیمور کی راجدھانی کیو پانگ میں جاپان کی چھاتہ فوج اتر گئی ہے۔ پرتگالی ٹیمور کی بندرگاہ ڈلی کے قریب جاپانی جہازوں کا ایک مضبوط قافلہ دیکھا گیا۔ ہمارے ہوائی جہاز اس پر برابر حملہ کر رہے ہیں۔ برما میں انگریزی فوجوں نے پیچھے ہٹ کر دریا ستانگ کے پیچھے مورچہ لگائے ہیں وہاں اسوقت بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ رنگون سے ... ہیں - وہاں صرف دو لوگ رہ گئے ہیں ... جاپانی جہاز برما کے شہروں پر بڑے سخت حملے کر رہے ہیں

جرمن سفیر بال بال بچ گیا

انقرہ - ۲۴ر فروری - آج صبح جرمن سفیر اور ان کی بیوی کے قریب ... پر ایک بم پھٹ گیا جس سے وہ گر گئے۔ لیکن ان کو کوئی چوٹ نہیں آئی۔ ایک آدمی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

بالکل نئی کاپی

محبت و جذبات سے لبریز ڈرامہ

ایک لاجواب جذباتی شاہکار

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

باغبان

جمعہ ۲۷ر فروری سنہ ۱۹۴۲ء سے

اسٹوری ——— سجم انصاری
ڈائرکٹر ——— کاردار

اداکار
بملا کماری - ستارا - نانڈیکر - نذیر - یعقوب

روزانہ ۶½ بجے شام - ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

پیار ——— ۶ر مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے تاریخ کا انتظار کیجئے

ناتوانی پہ مری کثرت بیداد نہ کر　　حوصلہ حد سے زیادہ دل ناشاد نہ کر

محبت　　قربانی　　جذبات　　موسیقی

دل کو موہ لینے والے ۱۲ رسیلے گانے

مجسٹک سنیما کانپور میں

روزانہ تین شو
۳½ بجے دن
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

رام ہال ٹریکاپور کانپور میں
جمعہ ۲۷ر فروری سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ تین شو
۳½ بجے دن
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

نیشنل اسٹوڈیو کا دلکش موسیقی نواز شاہکار!

کسوٹی

خاص اداکار
مس - روز - سنالینی دیوی
دنیا کماری - ستیش - پرہلاد
گلزار

اسٹوری - گانے - ڈانس
مکالمے - سین - مذاق

سب دلکش اور دلچسپ

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

محبت و قربانی، ایثار اور آزمائش کا بہترین مرقع

چین کے تعلقات

لندن ۲۴ر فروری۔ چین ایشیا کے دوسرے ملکوں کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھا رہا ہے۔ انقرہ سے چینی سفیر بغداد جائیگا جہاں وہ عراق کے ساتھ معاہدہ کے متعلق بات چیت کریگا۔ ایران اور چین کے درمیان بھی سفارتی تبادلہ ہوگا۔ حکومت ترکی بھی جلد ہی اپنا سفیر چنگ کنگ بھیجنے والی ہے۔

وہ صفرہ کا شکار رہتا

اس کا دماغ سست اور جسم کاہل بن گیا تھا اور وہ اپنی اسکول میں ناکامیاب رہا کرتا تھا۔

اندرونی صفائی نے اس کو ایک بہترین طالب علم بنا دیا!

صفرہ اور دردِ سر

اُسکی عقل کو اب سُست نہیں بناتا کیونکہ اُس کے جسم کے اندر صفائی ہوگئی ہے۔ آپ نہ تو کامیاب ہوسکتے ہیں اور نہ خوش رہ سکتے ہیں اگر آپ کے جسم کے اندرونی اعضا میں صفائی نہیں ہے کیونکہ جسم کے اندر گندگی سے صفرہ زور کرتا ہے اور قبض و دردِ سر رہتا ہے جسکی وجہ سے آپ عام طور پر ناموزوں معلوم ہوتے ہیں جسم اور دماغ کو تازگی بخشنے کے لئے آپکو اُن سب زہروں کی صفائی کرنا ہوگی اور اندرونی حصّوں کو صاف کرنا ہوگا ایک گلاس ٹھنڈا اینڈریوز لیور سالٹ پینے سے آپکے یہ سب کام ہوسکتے ہیں اور وہ پوری طور پر پیٹ کی صفائی کردیگا۔ اس کے پینے سے زبان اور منھ صاف ہوجاتا ہے۔ یہ معدہ کو آرام پہونچاتا ہے اور جگر کو موزوں بناتا ہے۔ اور آنتوں کو صاف اور خون کو ٹھنڈا اور صاف کردیتا ہے۔

اندرونی صفائی کیلئے روزانہ استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

تندرستی بڑھاتا اور طاقت بخشتا ہے
صاف کرتا ہے۔ ٹھنڈا کرتا ہے اور
تر و تازہ بناتا ہے

چھوٹے سائز کی قیمت ۱۲ر
بڑے سائز کی قیمت [illegible]

63

نقلی ڈھکی کشتی

معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے ایک نقلی کشتی پیرس کوپ تیار کی ہے جو کہ کڑی، شیشہ، بانس، اور ٹین کی بنی ہوئی ہے۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب بہادر سول جج پیلی بھیت

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

نمبر مقدمہ ۲۹/۲۵ ۱۹۴۱ء

بعدالت سول ججی مقام و ضلع پیلی بھیت

مقدمہ نمبر ۱۷ - بابت ۱۹۳۰ء

مسماۃ رام پیاری بیوہ لالہ گوری شنکر و رام پرشاد ولد شمبھو ناتھ قوم ویش ساکنان پورنپور ضلع پیلی بھیت ڈگریداران

بنام

مسماۃ ننھی وغیرہ مدیونان

بنام مسماۃ عجیمن عرف عجمیا عرف مریم دختر پیر بخش قوم شیخ قصاب ساکن پورنپور ضلع پیلی بھیت و نیاز حسین شوہر مسماۃ مجیدن عرف مجیدیا مدیونہ متوفیہ خود و ولی محمد حسین و احمد حسین و ننھے پسران نابالغان مسماۃ مجیدن مذکور قوم شیخ قصاب ساکن شہر کانپور محلہ بیکن گنج و محب اللہ ولد مٹرو قوم شیخ قصاب شوہر مسماۃ نذیرن متوفیہ ساکن قصبہ تلہر محلہ معظم پور ضلع شاہجہانپور مدیونان

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان مسماۃ رام پیاری وغیرہ ڈگریدارنے واسطے نیلام جائداد مرہونہ ڈگری کے درخواست گذرانی ہے، لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۴ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۶ر ماہ فروری ۱۹۴۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا +

بحکم منصرم
عدالت سول ججی
پیلی بھیت

مہر عدالت

بہترین.. ★

کیونکہ یہ
معتدل فضا میں

معتدل فضا تمباکو معتدل فضا والو لوں میں پختہ کئے جاتے ہیں۔ اور بڑی کاریگری کے ساتھ ملاکر نیشنل کے معتدل فضا کارخانوں میں یہ سگریٹ کی شکل میں بنائے جاتے ہیں۔ اس تمباکو سے گرد اور نقصان پہونچانے والے ذرے خاص مشین کے ذریعے نکال دیئے جاتے ہیں۔

سادے اور کورک ٹپ میں دستیاب ہوسکتے ہیں

اصلی کورک

دو پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایرکنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی - آف انڈیا لمیٹیڈ

NCK

ٹونڈلہ ریلوے اسٹیشن گر گیا

الہ آباد - ۲۰ر فروری - ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ ایسٹ انڈین ریلوے نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:

کل تقریباً ڈھائی بجے ایک زبردست طوفان آنے کی وجہ سے ٹونڈلہ اسٹیشن کے پچھلی حصہ کی عمارت کا ایک حصہ گر گیا ہے۔ اس حادثہ سے زیادہ تر خونچہ والے اور قلی مرے یا زخمی ہوئے۔

نئی دہلی - ۲۴ر فروری - مارشل چانگ کائی شیک سے بات چیت کے بعد باہمی جنگی کوششوں کو زیادہ کامیاب بنانے کے لئے اور مشرقی حالات کے پیش نظر حکومت ہند نے یہ اعلان کیا ہے کہ برما کی فوجی کمان بھی ہندوستان کے کمانڈر انچیف کے ہی ہاتھ میں ہوگی۔

بٹیویہ - ۲۴ر فروری - گورنر جنرل جاوا نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ تمام علامتیں ظاہر ہیں کہ جاوا پر جلد ہی زبردست حملہ ہونے والا ہے لیکن ہم اپنی پوری قوت کے ساتھ ڈٹ کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ اُنہوں نے یہ بھی تسلیم کرلیا ہے کہ بالی پر جاپانیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب بہادر سول جج پیلی بھیت

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت سول ججی مقام پیلی ضلع پیلی بھیت

مقدمہ نمبر ۱۷ بابت ۱۹۳۰ء

مسماۃ رام پیاری بیوہ لالہ گوری شنکر و رام پرشاد ولد شمبھو ناتھ قوم ویش ساکنان پورنپور ڈگریداران

بنام

مسماۃ ننھی وغیرہ مدیونان

بنام - مسماۃ عجیمن عرف عجمیا عرف مریم دختر پیر بخش قوم شیخ قصاب ساکن پورنپور ضلع پیلی بھیت و نیاز حسین شوہر مسماۃ مجیدن عرف مجیدیا مدیونہ متوفیہ خود و ولی مجید حسین و احمد حسین و ننھے پسران نابالغان مسماۃ مجیدن مذکور قوم شیخ قصاب ساکن شہر کانپور محلہ بیگم گنج و محب اللہ ولد مٹرو قوم شیخ قصاب شوہر مسماۃ نذیرن متوفیہ ساکن قصبہ تلہر محلہ معظم پور ضلع شاہجہانپور مدیونان

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان مسماۃ رام پیاری وغیرہ ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مرہونہ ڈگری کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۴ر ماہ مارچ ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۶ر ماہ فروری ۱۹۴۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا +

بحکم منصرم
عدالت سول ججی
پیلی بھیت

مہر عدالت

پرکاش پکچرز کا عظیم الشان شاہکار

شاندار تیسرا ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

رامائن سے تیار کیا ہوا

جمعہ ۲۷ر فروری ۱۹۴۲ء سے

بھرت ملاپ

خاص اداکار

درگا کھوٹے ۔ شوبھنا سامرتھ ۔ شاہو موڈک ۔ ٹمبالکر
گیگی ۔ سیتا ۔ بھارت ۔ دشرتھ
پریم ادیب ۔ وملا ۔ اوماکانت
رام ۔ منتھرا ۔ لکشمن

ایک
ایسا شاہکار جو ہمکو فرض کا درس دیگا
بھائی بھائی کے پریم کی انوکھی کہانی
دو بھائیوں کا تاریخی مرقع
تشریف لاکر
اس تاریخی سبق آموز اور دلکش ڈرامہ کو ملاحظہ فرمایئے

شاندار ۔ چھٹا ۔ ہفتہ

نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۷ر فروری ۱۹۴۲ء سے

سرکو پروڈکشن کا سوشل شاہکار

سوامی

ڈائرکٹر کاردار

افسانہ
منشی پریم چند

ڈائلاگ
امتیاز علی تاج

خاص اداکار

ستارا - راجکماری - رادھا رانی - جے راج
یعقوب - نذیر

آرہے ہیں نئی روشنی - پیاس - جھولا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

سمیع احسن هفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔
ششماہی ۔

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ، مارچ سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۹ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۰

ادبیات

درسِ حیات

"۲۷ فروری سنہ ۱۹۴۲ء ۴ بجے شام کے وقت کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کانپور کے طلبائے جماعت نہم نے اپنے دسویں درجہ کے بھائیوں کو جبکہ وہ اپنے سالانہ امتحان کی تیاری کے لئے اسکول سے رخصت ہو رہے تھے ایک الوداعی دعوت دی تقریب کے آخر میں جناب مولانا سلیم ناطقی صاحب نے جملہ اساتذہ کی جانب سے طالب علموں کو مخاطب کرتے ہوئے ایک نظم پڑھی جو ناظرین کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔" ایڈیٹر

کہہ رہا ہوں آج میں اک داستانِ زندگی — طالبانِ علم ہیں سب درس خوانِ زندگی
ظاہر و باطن کا چھپ سکتا نہیں اب کوئی رخ — ہر نگاہِ شوق ہے اک نکتہ دانِ زندگی
صبح اُسکی صبح ہے اور شام اُسکی شام ہے — بن رہا ہے جس زمیں پر آسمانِ زندگی
لاکھ طوفان آئیں ساحل پر رہیں گے پہنچکر — ہر نفس ان کا ہے اک موجِ روانِ زندگی
بہرِ استقبال خود آئیگی منزل اُس طرف — جا رہا ہے جس طرف یہ کاروانِ زندگی
تذکرہ اہلِ وطن میں ہو رہا ہے جا بجا — لاج رکھ لیں گے وطن کی نوجوانِ زندگی
آگ کے انگارے ہیں یہ خاک کے ذرے تمام — پھونک کے رکھو قدم اے رہروانِ زندگی
ملک کے مردہ دلوں کو زندہ کرنا ہے تمہیں — زندگی کی روح بن کر اور جانِ زندگی
پھول وہ چن لو ہو جنمیں رنگ و بوئے دائمی — مغزنِ ہر رنگ و بو ہے گلستانِ زندگی
خضر کی صورت تم اپنی راہ طے کرتے چلو — آنے والوں کے لئے چھوڑو نشانِ زندگی
وقت پر ہر فرض ویسا ہی ادا کرتے رہو — جیسی آن زندگی ہو جیسی شانِ زندگی
طاعتِ حق، خدمتِ احباب، فکرِ اقربا — ہر نفس پر تم لئے ہو اک جہانِ زندگی

جو جہاں بیٹھا ہوا ہے گوش بر آواز ہے
اور سلیم ناطقی ہے نظم خوانِ زندگی

دنیائے اسلام

عراق کی خبریں

اخبار "عراق ٹائمز" بغداد کی تازہ ترین اشاعتوں میں مندرجہ ذیل خبریں شائع ہوئی ہیں۔

دمشق کی ایک خبر مظہر ہے کہ حکومت شام نے بیروت کی طرح کا دمشق میں ایک شارٹ ویو ریڈیو اسٹیشن کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لندن میں اعلان ہوا ہے کہ ملک معظم نے ہز رائل ہائینس ریجنٹ آف عراق کو "موسٹ ڈسٹنگوشڈ گرانڈ کراس آف آرڈر آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج" کا آنریری نائٹ مقرر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ "آرڈر آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج" کی بنیاد شاہ جان سوم نے سنہ ۱۸۱۸ عیسوی میں رکھی تھی۔ ملک معظم اس "آرڈر" کے حکمران اعلیٰ ہیں۔ ہز رائل ہائینس ریجنٹ آف عراق کی ملک معظم کی طرف سے یہ عزت افزائی برطانیہ اور عراق کی باہمی دوستی کا ایک مزید ثبوت ہے۔

....

بغداد میں آٹومیٹک ٹیلیفون سسٹم نصب کرانے کی اسکیم خوب ترقی کر رہی ہے۔ اور اُمید ہے کہ آئندہ تین مہینوں میں ہمیں آٹومیٹک ٹیلیفون مل جائیں گے۔ یہ نظام ۵۰۰۰ نمبروں سے شروع ہوگا اور اُمید ہے کہ ۱۰۰۰۰ نمبروں تک پہونچ جائے گا۔

....

بغداد میں فیکٹریوں اور دوسرے حرفتی اداروں کو بچوں سے مزدوری کا کام لینے کے بارے میں تنبیہہ کر دی گئی ہے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے تین مہینے کی قید یا پچاس روپئے دینار کے جرمانے کی سزا کے مستوجب ہوں گے۔

....

زرعی اور حرفتی بینک نے روئی کے ایسے تاجروں کو پیشگی روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے جن کا روئی کا ذخیرہ اس وقت بینک کے روئی اوٹنے کے کارخانے واقع عزیزیہ میں ان کی روئی کی فصل کی قیمت کے پچھتر فیصدی کے مساوی ہو۔ اس روپیہ پر پانچ فیصدی سود ہوگا۔

....

بغداد کے متصرف سید جعفر حمندی سلمان پاک (ٹیسیفون) تشریف لے گئے تاکہ وہاں جاکر دریا کے اوپر بندوں کا معائنہ کریں۔

....

ایران کے وزیر اعظم ہز ایکسیلنسی محمد علی فروغی نے برلن اور ٹوکیو ریڈیو کے فارسی پروگرام میں لگائے ہوئے اس الزام کو کہ روسی ایرانی عہد نامے کی شرائط میں ایران کی تقسیم مدنظر ہے جھوٹ بتایا اور اس کی مذمت کی ہے۔ اس کے بعد اُنہوں نے کہا کہ اس عہد نامہ میں ایران کی سلامتی کی صاف صاف شرائط موجود ہیں۔

....

عربی اخباروں کے بیان کے مطابق حال کے چند ماہ میں فلسطین کی پارچہ بافی کی حرفت نے بڑی تیزی سے ترقی کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ۵۵۰ کرگھے کام کر رہے ہیں جن میں سے ۳۰۰ مشینوں سے چل رہے ہیں اور ان میں سوتی اور ریشمی پارچے بنائے جا رہے ہیں۔

....

مصر کی وزارت مالیہ کے اعتراض کی وجہ سے ممکن ہے کہ آئندہ خزاں میں قاہرہ میں جو تعلیمی کانگرس ہونے والی تھی اور جس میں عرب ممالک شرکت کرنے والے تھے وہ نہ ہونے پائے۔ اس تجویز کو پیش کرنے کے وقت مصری وزارت تعلیم نے ۱۰۰۰۰ عراقی پاؤنڈ کی رقم مانگی تھی۔ اخبار "المصری" لکھتا ہے کہ فینانس کمیٹی نے اس کے جواب میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ موجودہ بین الاقوامی حالات کو دیکھتے ہوئے شاید ایسی کانفرنس منعقد کرنا قرین مصلحت نہ ہو۔ لیکن وزارت تعلیم ابھی تک اپنی تجاویز کے ترک کرنے پر رضامند نہیں ہوئی ہے۔

....

مشرق وسطےٰ میں صدر روزویلٹ کے نمائندے مسٹر ولیم بلٹ نے عراق کے وزیر خارجہ کے نام عراق سے رخصت ہونے کے بعد ایک برقیہ بھیجا ہے جس میں اس خلوص و یگانگت کے لئے شکریہ ادا کیا ہے جس کا جہاں بھی وہ عراق میں گئے انہیں تجربہ ہوا۔

....

زرعی اور قدرتی پیداوار۔ مواشی۔ سرکاری زمینوں (سرکاری زرعی زمینیں اس میں شامل نہیں ہیں) املاک اور ریڈیو پر ٹیکس لگانے سے گزشتہ سال دسمبر کے شروع تک ۹۳۷۹۴۶ عراقی دینار کی رقم جمع ہوگئی تھی۔ دسمبر کے مہینے میں ان ذرائع سے ۱۴۷۶۹۲ عراقی دینار کی آمدنی ہوئی جس سے دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کے آخر تک کل ۱۰۸۵۶۳۸ عراقی دینار کی آمدنی ہوگئی۔ سنہ ۱۹۴۰ عیسوی کی اس مدت میں ۱۰۸۲۲۹۲ عراقی دینار کی آمدنی ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے حکومت کو اس سال کے ابتدائی نو مہینوں میں ۳۳۴۶ عراقی دینار کی مزید آمدنی ہوئی۔

....

حکومت نے پارلیمنٹ کے سامنے ایک قانون کا مسودہ پیش کیا ہے جسکی رو سے ان فوجی افسروں کو دوبارہ فوج میں لیا جائیگا جنہیں ریٹائر کیا جا چکا ہے۔ وزیر دفاع کے نام دفاعی کونسل کی طرف سے سفارشات ہوتے پر پنشن یافتہ افسروں کا دوبارہ تقرر عمل میں آئیگا۔ جن افسروں کا تقرر دوسری مرتبہ عمل میں آئیگا۔ وہ اسوقت تک ریزرو افسر تصور نہ کئے جائیں گے جب تک کہ ان کا نام دوسری دفعہ ریٹائر افسروں کی فہرست میں درج نہ ہو جائے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں رہے زبان اللہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۰

برطانی پبلک سے بنگال اور سندھ کے وزیروں کی اپیل

مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال اور خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ کی یہ اپیل برطانی پبلک کے نام مانچسٹر گارڈین اخبار (لندن) میں چھپی ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ برطانی حکومت آیندہ چند روز میں اپنی ہندوستانی پالیسی کا نیا اعلان کرنے والی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ایسا اعلان حالات میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں کر سکتا، جبتک کہ ہندوستان کی فوری آزادی کی گارنٹی نہ کر دی جائے ان دو صوبوں کے بڑے وزیروں کی حیثیت سے جنھیں کہ آئین پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ ہم یہ کہنے کے حق کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہندوستان کے دوسرے فرقوں کی طرح مسلمانان ہند بھی آزادی کے لئے فکرمند ہیں تاکہ وہ بھی اس جدوجہد میں ایک باعزت پارٹ ادا کر سکیں جو تیزی کے ساتھ ہندوستان کی طرف بڑھتی آرہی ہے۔

سرچارچ شسٹر نے مہربانی کر کے مسٹر جناح کے ایک خط کے کچھ اقتباسات سنائے جنمیں ہندوستان کی آزادی کی راہ میں دشواریاں بتائی گئی ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ دشواریاں تو ہیں لیکن بالیقین وہ ناقابل عبور نہیں ہیں۔ ہماری پختہ رائے ہے کہ اگر برطانی برابر ہندوستانیوں کے اختلافات کی ہی دھن الاپتے رہے تو وہ اس الزام کے لئے غیر ضروری طور پر اپنے آپ کو پیش کریں گے کہ وہ ہندوستان کے ناقابل بحث حق آزادی کو ایک نامعقول بہانہ سے روکے ہوئے ہیں۔ ہماری یہ بھی پختہ یقین ہے کہ ہندوستان کا ارادہ مدافعت کو اونچے سے اونچے درجہ پر محض اس اعلان سے پہونچایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے عوام کو حقیقی طاقت منتقل کر دی جائے گی۔ نمائندہ حکومتیں بنگال۔ پنجاب اور سندھ میں قابل اطمینان طریقہ پر کام کر رہی ہیں۔ اور ہمارا یہ مشورہ ہے کہ مرکز میں عوام کے لئے قابل قبول نمایندہ حکومت قائم کر دی جائے تاکہ دوسرے صوبوں میں بھی جمود دور ہو جائے۔ ہماری نظر میں ضروری بات یہ ہے کہ آیندہ ہندوستان کی حکومت ایسے لیڈروں کے ذریعہ ہو جن پر اس کا یقین ہے اور باہر کے ملکوں میں اتحادیوں کی کونسلوں میں ایسے لوگوں کے ذریعہ نمایندگی ہو جو عوام کی طرف سے ناقابل وثوق طریقہ سے بول سکیں۔ جنگ کے بعد دنیا کی نئی تشکیل میں ہندوستان کے نوجوانوں کو ایسا ہی نمایاں پارٹ ادا کرنا ہے جیسا کہ چین برطانیہ روس اور امریکہ کو برابر مخصوص مفاد اور نسلی امتیاز کا عملدرآمد کرتے رہنے سے ہندوستان میں جوش نہیں پیدا ہو سکتا۔ ہندوستان کے نوجوانوں سے یہ امید نہیں کیجا سکتی کہ وہ ایک ایسے مقصد کے لئے اپنی جان دیدیں جسمیں ہندوستان کی آزادی اور تمام دنیا میں انصاف اور جمہوری آزادی کا قیام نہ شامل ہو۔

بحرالکاہل کی لڑائی

بحرالکاہل میں لڑائی کا زور اور زیادہ ہو گیا ہے جاوا کی لڑائی میں جاپانیوں کا پلہ بھاری ہے ان کی ہوائی طاقت تو مسلمہ طور پر زیادہ ہے لیکن بحری طاقت بھی اتحادیوں سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہی کہی جا سکتی ہے اور تعداد کی زیادتی تو جاپانی اعلانوں سے ہی ظاہر ہے اس لئے ہمیں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ اگر جاوا کو بروقت کمک نہ پہنچی تو جاپانی جلد ہی بٹیویا پر بھی قبضہ کر لیں گے۔ بٹیویا سے راجدھانی ہٹانے کی خبر آ چکی ہے۔ جرمن ذریعہ سے تو یہی براڈکاسٹ ہوا ہے کہ جاپانی ہینڈوانگ کے قریب تک پہونچ گئے

ہیں لیکن اتحادی حلقوں میں اسکی تصدیق نہیں ہوئی ہے ہر صورت حالت خطرہ سے خالی نہیں ہے، آسٹریلیا والے بھی اپنے ملک کے لئے زبردست خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ آسٹریلیا میں ڈارون کو پہلے ہی زبردست بمباری ہو چکی ہے اب آترپور کے چند اور مقاموں پر بھی بم برسے ہیں، ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جاپانی اتنی زبردست بمباری اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ آسٹریلیا میں اپنی فوجیں اُتارنا چاہتے ہیں آسٹریلیا کی حکومت کے ذمہ دار ارکان پہلے ہی سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہم میں یہ تاب نہیں ہے کہ ہم تنہا جاپانیوں سے تاب مقابلہ کو سکیں برطانیہ سے جو بیڑہ بہت خطرہ اُٹھا کر روانہ کیا گیا تھا اُسے راستہ میں کچھ حادثے پیش آئے۔ نہیں معلوم کہ کتنا نقصان پہنچا اور کتنا بیڑہ منزل مقصود تک پہنچ سکا، دیکھنا ہے کہ جاوا کے بعد جاپان کا رخ کس طرف ہوتا ہے۔

تصویر جھولا کے متعلق

بمبئی ٹاکیز لمیٹیڈ بمبئی نے پریس کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

"بمبئی ٹاکیز کی شہرۂ آفاق تصویر "جھولا" کے متعلق بے بنیاد خبریں مشتہر ہونیکی وجہ سے ضروری معلوم ہوا کہ پبلک کے سامنے ان بے بنیاد افواہوں کی حقیقت کو روشن کر دیا جائے۔ بمبئی بورڈ آف فلم سنسر سے پاس ہو کر بمبئی ٹاکیز کی تصویر "جھولا" کی نمایش راکسی تھیٹر بمبئی میں ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ہوئی اسکے ایک مہینے کے بعد ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو جمعیتہ الانصار بمبئی کی طرف سے ایک خط بمبئی ٹاکیز کو ملا جسمیں اُنھوں نے ممتاز علی اور شہزادی کے ناچ سے الفاظ "جولاہے کی چھوکری" نکال دینے کی درخواست کی تھی۔

اسکے دوسرے دن ۲۷ جنوری کو فسادیوں کے ایک گروہ نے راکسی تھیٹر میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی جسکو پولیس کی امداد سے فرو کر دیا گیا۔

اگرچہ تصویر کی نمایش سنسر بورڈ کی منظوری سے ہوئی تھی لیکن پھر بھی بمبئی ٹاکیز نے انصار جماعت کی خوشنودی مزاج کی خاطر "جولاہے کی چھوکری" کے الفاظ بالکل نکال دیے اسکا اخلاقی اثر یہ ہوا کہ جمعیتہ الانصار کی انتظامیہ کمیٹی نے بمبئی ٹاکیز کے پاس شکریہ ادا کرنے کیلئے ایک ڈپوٹیشن بھیجا اور بمبئی ٹاکیز کا شکریہ ادا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل بیان بھی شایع کیا:۔

ہمکو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ بمبئی ٹاکیز کی انتظامیہ کمیٹی نے ہمارے وفد بھیجنے پر ان الفاظ کو جھولا فلم سے نکال دیا جن پر مومن ذات کو سیاسی نقطۂ نگاہ سے اعتراض تھا اور انکا خیال تھا کہ ان الفاظ سے انکی ذات کو ذلیل کیا جا رہا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ بمبئی ٹاکیز کے اس ہمدردانہ طرز عمل کی انصار برادری قدر اور تعریف کرے گی۔"

ان دونوں الفاظ کے نکال دینے کے بعد جھولا فلم بغیر کسی خدشہ اور واقعہ کے صرف بمبئی ہی میں نہیں بلکہ سورت۔ پونا۔ مدراس۔ کراچی اور دہلی وغیرہ میں بھی چل رہا ہے اور ہر جگہ انصار اور مومن برادری نے اسکو دیکھا اور تصویر کی بیحد تعریف کی۔

بمبئی ٹاکیز کا کبھی یہ ارادہ نہ تھا کہ پبلک کے کسی طبقہ کے خیالات کو تکلیف پہونچائیں اور نہ جھولا کسی طریق سے کسی خیال کی مخالفت کرنا ہے

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۲۸ فروری کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم سیمع (ایکٹنگ چیرمین) کی صدارت میں منعقد ہوا۔

ٹرنر نے ٹرول سب کمیٹی کی رپورٹ پر بحث نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا، گیس پلانٹ کی خریداری کی تجویز مناسب نہیں ہے اور مشورہ دیا کہ سیل گاڑیاں رکھی جاویں چیرمین صاحب نے کہا کہ کوڑہ ہٹانے کا مسئلہ نہایت اہم ہے اور اس سلسلہ میں ایگزیکیٹو افیسر صاحب کے نوٹ کی طرف بورڈ کی توجہ دلائی۔

بورڈ نے گیس پلانٹ کی اسکیم منظور کی اور اسکی بابت واقفیت حاصل کرنے کے لئے ایگزیکیٹو افیسر صاحب کو بمبئی واحمد آباد بھیجنا منظور کیا، جہاں گیس پلانٹ کی سکیم چل رہی ہے۔ یہ بھی تجویز ہوا کہ بورڈ پچاس ہزار روپیہ کی قیمت کا گیہوں خرید کر کے غریب باشندوں کو کنٹرول ریٹ پر فروخت کرے کیونکہ کھانے کا سامان بازار میں نہیں ملتا۔ اور اسکے متعلق ایگزیکیٹو افیسر صاحب ایک سکیم آیندہ جلسہ میں پیش کرینگے

امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۶ فروری کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے خاص اور معمولی جلسے رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی۔ ڈی۔ ایم ایل سی کی صدارت میں منعقد ہوئے۔

سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء کے بجٹ کے تخمینوں پر خاص جلسہ میں غور ہوا اور منظور کیے گئے۔ بجٹ میں ۱۸۶، ۵۱ روپیہ کے بقایا کے علاوہ ۱۶ لاکھ ۶۰ ہزار ایکسو روپیہ کی آمدنی دکھائی گئی ہے جسمیں سے ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ پرانی زمین کی فروخت کی اقساط سے اور ۴ لاکھ روپیہ جدید زمین کی فروخت سے وصول ہوگا جو چوتھائی قیمت کی وصولی سے جمع ہوگا اور ایک لاکھ روپیہ وصول آراضی سے چھوڑنے کے لئے ٹیرمنٹ ٹیٹ سے وصول ہوگا۔

بجٹ میں ۱۶ لاکھ ۶۳ ہزار ۵ سو ۲۱ روپیہ کا خرچ رکھا گیا ہے جسمیں سے ایک لاکھ ۲۰ ہزار ایکسو روپیہ عملہ کا صرفہ ہے ۱۳ا۔ زمین کی خریداری کیلئے ۴ لاکھ ۹ ہزار دو روپیہ انجینیرنگ کے کاموں کے لئے ۸ لاکھ ۱۰ ہزار ۷ سو ۴۹ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اور ایک لاکھ روپیہ گورنمنٹ کے قرضہ کی سالانہ قسط ادا کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔

ٹرسٹ کے معمولی جلسہ میں ۵ ۸ ۵۸۵ ۴ روپیہ قیمت کے مختلف کاموں کے ٹنڈر منظور ہوئے۔

سیسہ مئو بازار کے کونے پر ایک چھوٹا زمین کا ٹکڑا ایک پبلک ہال بنانے کے لئے برائے نام کرایہ پر دینا منظور ہوا۔

غریب لڑکوں کے لئے اسکول کی عمارت بنانے کے لئے سنٹ پیٹرک چرچ کو گھوسرائو میں ۲ ایکڑ زمین پٹہ پر دینا منظور ہوا۔

۲۹۱۰۳ روپیہ قیمت کے پلاٹ کے فروخت کی منظوری ہوئی۔ کل سال کی فروخت زمین کی قیمت ۵ ۲ لاکھ ۴۳ ہزار ۸۵۸ روپیہ ہوئی۔

اپیل سکرٹری کانپور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے اُن مواضعات کے باشندوں کی امداد کے لئے اپیل کی ہے جہاں اولوں سے نقصانات ہوئے ہیں۔ آپ نے حکومت سے معافی دینے اور مواضعات کے مصیبت زدہ باشندوں کو امداد دینے کی درخواست کی ہے۔

کانگریس کا جلسہ ۲۷ فروری کو کانگریس کارکنان کا ایک جلسہ تلک ہال میں ہوا جسمیں مسٹر رام سنگھ کپتان والنٹیر کور نے کانگریس ڈیفنس اسکیم کو بتایا اور کہا کہ ہر محلہ میں کام شروع ہو گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ آدہندو کا جلسہ مسٹر ملک چند کریل کی صدارت میں ڈسٹرکٹ آدہندو ڈپرسڈ کلاس ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں اناؤ میں ڈپرسڈ کلاس کیلئے لائبریری وغیرہ کھولنے کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔

اپر انڈیا چیمبر کے صدر اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کے پریسیڈنٹ مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ انسکیپ اتفاق رائے سے پریسیڈنٹ منتخب ہوگئے۔

سزا کم ہوگئی کانپور اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے پریسیڈنٹ مسٹر شیو نرائن کو عدالت ماتحت سے ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل سے صرف ایکسو روپیہ جرمانہ کی سزا باقی رہی جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں ۳ ماہ قید سخت کی سزا ہوگی۔

بار ایسوسی ایشن بار ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ اور سکریٹری مسٹر نرائن پرشاد نگم منتخب ہوئے ہیں۔

اے۔ آر۔ پی پر لکچر ۵ فروری ۸ بجے رات کو شہر کے بڑے ڈاکخانہ میں مسٹر ایل۔ الڈرڈ آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ اے۔ آر۔ پی افیسر کی صدارت میں ڈاکخانہ کے ملازمان کیلئے ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر کفایت اللہ خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں جنگ پر تبصرہ کرنے کے بعد اے۔ آر۔ پی اسکیم کو بالتفصیل بتلایا اور اے۔ آر۔ پی کے فوائد سمجھائے اور ایسی حالت میں عوام کو کیا کرنا چاہئے اسکے لئے ہدایتیں فرمائیں۔

نوجیون لائبریری کا مشاعرہ نوجیون لائبریری کا مشاعرہ ۱۴ مارچ ۸ بجے رات کو مسٹر صدر الاسلام خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی کی صدارت میں ہوگا۔ جسمیں لکھنؤ کے شعراء کرام کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

مصرع طرح:۔ "اک تازہ زندگی ہے ہر اک انقلاب میں"

ہولی ایٹ ہوم انجمن جامعہ مرادیہ کی طرف سے ہولی کا ایٹ ہوم ۱۲ مارچ جمعرات کے دن ۴ بجے شام کو جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب اختر (بازار رام نرائن) کے دولتکدہ پر ہوگا۔ ممبران انجمن کیلئے دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں۔

ایٹ ہوم ۸ مارچ ۵½ بجے شام کو مسٹر ایچ۔ ایم۔ معراج الدین آف فہیم کالج فہیم آباد منیجر گورنمنٹ ہارنس اینڈ سیڈلری فیکٹری کے اعزاز میں ایک شاندار ایٹ ہوم دے رہے ہیں جسمیں شہر کے یورپین۔ ہندوستانی حکام کے علاوہ معززین شہر بھی مدعو کیے گئے ہیں۔

سٹیزن مسٹر ایس۔ پی۔ مہرہ سٹیزن نام سے ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار نکال رہے ہیں۔ مسٹر مہرہ نے ۲۸ فروری کو سٹیزن کا اے۔ آر۔ پی نمبر نکالا ہے جسمیں اے۔ آر۔ پی کے متعلق کافی کار آمد معلومات ہیں پبلک کو چاہئے کہ وہ اس اخبار سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرے۔

دفتر انجمن وطن میں جلسہ ۳ مارچ کو دفتر انجمن وطن میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں شہر کی تمامی سیاسی جماعتوں نے حصہ لیا۔ تقاریر "ہندوستان کا موجودہ جنگ میں رویہ" پر ہوئیں۔

قابل ذکر حضرات جنھوں نے تقریر فرمائی یہ تھے:۔ مسٹر پیارے لال کانگریس، مولانا فریح احرار اسلام، درگا دت پانڈے ریڈیکل پارٹی، کامریڈ متیا کانگریس سوشلسٹ، مسٹر مترا انڈیپنڈنٹ، مسٹر اسلم آزاد پارٹی، مسٹر سلطان اسٹوڈنٹس فیڈریشن، کنور بہادر مزدور سبھا، مولانا قیوم احرار۔ مسٹر جمیل صدیقی انجمن وطن، مولانا حسرت موہانی کمیونسٹ پارٹی۔ جلسہ تقریباً ۵ گھنٹے ہوتا رہا۔ آخر میں اسلم ہندی نے حسب ذیل تجویز پیش کی جسکی تائید پیارے لال صاحب اور مولانا قیوم اور مسٹر نارون نے کی۔ تجویز بالاتفاق رائے پاس ہوئی۔

"انجمن وطن کانپور کا یہ جلسہ جسمیں شہر کی مختلف آزاد خیال پارٹیوں کے لوگ موجود ہیں تمام سیاسی جماعتوں سے درخواست کرتا ہے کہ حالات کا مقابلہ کرنیکے لئے تمام پارٹیوں کے رضاکار مشترکہ طور پر کوئی ایسی صورت نکالیں جس سے کہ شہریوں کی عزت و مال کو

گیہوں کا نرخ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے شہر اور ضلع کے لئے گیہوں کا جو نرخ مندرجہ ذیل مقرر کیا ہے اسکی خلاف ورزی کرنیوالے کو سزا دیجائے گی۔

گیہوں پنجابی	درجہ اول	۶ سیر ۲	چھٹانک
"	درجہ دوم	۶ سیر ۹	"
" دیسی	درجہ اول	۶ سیر ۱۰	"
"	درجہ دوم	۶ سیر ۱۴	"

متفرق میں ۲ چھٹانک کم کا نرخ مقرر کیا گیا ہے اور ضلع میں ۱۰ چھٹانک زیادہ کا بھاؤ رکھا گیا ہے۔ جو کا نرخ شہر میں ۱۱ سیر اور ۱۰ سیر کا رکھا گیا ہے اور ضلع میں ۱۱-۱۲ سیر کا نرخ رکھا گیا ہے۔

ہوائی حملوں سے حفاظت کیلئے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکامات

شہر کانپور پر دشمن کے مہلک ہوائی حملوں کے امکانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ عام پبلک کو ان خطروں سے بچانے اور ان کی جان و مال کی حفاظت کے لئے کچھ احتیاطی تدابیر کی جائیں، لہٰذا مسٹر ایل۔ پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ڈیفنس آف انڈیا رول کی دفعہ ۱۵ مجریہ نمبر ۸۸ ۴۳ سی ایس سی ڈی محررہ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۴۱ء کی روسے جو خاص اختیارات حاصل ہیں۔ چھاؤنی، جرہی نوٹیفائڈ ایریا اور حدود میونسپلٹی میں رہنے والی شہر کانپور کی عام پبلک کے لئے مندرجہ ذیل پانچ احکامات جاری کئے ہیں:۔

(۱) ہوائی حملوں کی اطلاع پانے پر جو ہر ۳ سکنڈ کے بعد کچھ وقفہ سے برابرہ سکنڈ تک کارخانوں کے بھونپوؤں یا پولیس اور اے آر۔ پی والوں کی سیٹیوں اور لاوڈ اسپیکروں کے ذریعہ دیجائیگی تمام پبلک کو فوراً عمارتوں یا خندقوں میں چلا جانا چاہئے اور وہاں اس وقت تک پناہ گزیں رہنا چاہئے جبتک کہ "ریڈرس پاسٹڈ" کے اشارے سے یہ اطلاع منسوخ نہ کر دیجائے، جسکی پہچان یہ ہے:۔ تین منٹ تک مسلسل کارخانوں کے بھونپو چیں گے۔ اے۔ آر۔ پی والے برابر گھنٹیاں بجاتے رہیں گے۔ اور لاوڈ اسپیکر کے ذریعہ بھی اعلان کیا جاتا رہے گا۔

(۲) پبلک کی حفاظت کے لئے مسٹر ایل۔ پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے عمارتوں میں رہنے والوں اور غیر آباد عمارتوں کے مالکوں کو حکم دیتے ہیں کہ آتشزدگی کو محدود رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل ہدایتوں پر عمل کریں:۔

الف۔ غسل خانہ، بالٹی یا گھڑوں وغیرہ میں کم سے کم ۴ گیلن پانی ہر وقت عمارتوں میں بھر ارکھیں۔

ب۔ بالٹی اور صندوقوں وغیرہ میں کم سے کم ایک کیوبک فٹ بالو عمارتوں میں ہر وقت بھری تیار رکھیں۔

ج۔ عمارتوں کے بالائی درجوں اور چھتوں سے ایسا تمام سامان ہٹا دیں جسکی وجہ سے آگ کے پھیلنے کا اندیشہ ہو۔

(۳) پبلک کی حفاظت کے لئے مسٹر ایل پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور تمام سوداگروں چوب، فرنیچر ڈیلروں، کارپنٹری شاپ اور سالموں کے مالکوں اور لکڑی کا اسٹاک رکھنے والوں کو مندرجہ ذیل حکم دیتے ہیں:۔

الف۔ یہ کہ وہ کسی عمارت سے دس فیٹ کے اندر لکڑی یا اسی قسم کا کوئی دوسرا جلنے والا سامان رکھنے سے باز رہیں۔

ب۔ یہ کہ وہ اپنی عمارتوں میں کم سے کم ۲ من بالو ہر وقت رکھیں۔

ج۔ یہ کہ وہ اپنی عمارتوں میں کم سے کم ۱۰ گیلن پانی آسانی سے استعمال میں آنے والے برتنوں میں ہر وقت بھرا تیار رکھیں۔

(۴) پبلک کو وحشیانہ ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مسٹر ال۔ پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور شہر اور ضلع کانپور کے تمام باشندوں کو منع کرتے ہیں۔

الف۔ یہ کہ وہ سواری کے اجازت دیئے ہوئے مقامات، عارضی اڈوں اور سواریوں کو چڑھانے اُتارنے کے علاوہ سڑکوں پر عام طور سے موٹر یا اور کسی قسم کی سواری کا استعمال کریں۔

ب۔ یہ کہ وہ تعمیر عمارت کا سامان، کنکر، اینٹ، لکڑی وغیرہ یا بیچنے کا مال سڑکوں پر اس طرح نہ جمع کریں کہ انکی وجہ سے سواریوں کے استعمال میں کچھ دقت پیش آئے

ج۔ برخلاف اسکے کہ سواریوں کے آنے جانے کیلئے ہر چھوٹے بڑے راستہ کو کھلا اور صاف رکھنا چاہئے۔

(۵) پبلک کو وحشیانہ ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کیلئے مسٹر ال۔ پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور شہر کانپور کی عام پبلک کو مندرجہ ذیل حکم دیتے ہیں:۔

الف۔ یہ کہ وہ اُن اے۔ آر۔ پی کے جائز ممبروں کی ہدایتوں پر عمل کریں جو انھیں فرائض اور خدمات کو ادا کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

ب۔ یہ کہ اے۔ آر۔ پی کے کسی ممبر کو اپنے فرض کی ادائیگی میں اگر اُن کی مدد کی ضرورت ہو تو اُنھیں مناسب مدد پہنچانے سے پرہیز نہ کریں۔

کاغذ کا نرخ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے کاغذ کا نرخ مندرجہ ذیل مقرر کیا ہے:۔ کاغذ کے مل کے ایجنٹوں اور دیگر دوکانداروں کے فروخت کے نرخ میں ایک آنہ پونڈ کا فرق رکھا گیا ہے۔
سفید کاغذ کا نرخ ۶۰ ۔/ اور ۷۰ ۔/ فی پونڈ
براؤن کاغذ کا نرخ ۶۰ ۔/

سبد گل

ہٹلر کو کوئی درندہ کہتا ہے اور کوئی وحشی لیکن ہمارے نزدیک تو وہ بہترین شاعرانہ دل و دماغ کا مالک ہے اس کی لطافت پسندی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے "فوجی ہیڈ کوارٹر" جیسی خشک جگہ میں بھی ایک حسن اور رنگینی پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ اس کے ہر فوجی ہیڈ کوارٹر میں بے شمار حسین و جمیل لڑکیاں دکھائی دیتی ہیں۔ جن کے قہقہے موسیقی سے لبریز ہیں اور جن کی آواز میں بلا کا ترنم ہے ہٹلر نے ان لڑکیوں کے ذمہ جو خدمت سپرد کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لڑکیاں اپنے انداز و ادا اور ناز نخروں سے سپاہیوں کا جی بہلائیں ہٹلر کی اس شاعرانہ جدت پسندی کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ اس کا دماغ لطیف جذبات سے خالی ہے۔

پیرس کے آباد جرمنوں کی دلبستگی کے لئے ہٹلر نے حسین اور خوبصورت لڑکیوں کی فراہمی میں کس دریا دلی کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا اندازہ پیرس کے اخبارات کی مندرجہ ذیل اطلاع سے ہو سکتا ہے۔

پیرس میں اس وقت جتنے جرمن سپاہی ہیں تقریباً اتنی ہی جرمن لڑکیاں بھی ہیں۔ یہ لڑکیاں سب کی سب نہایت حسین جمیل ہیں۔ اور ان کی خوبصورتی میں اس دلکش فوجی لباس نے اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ جو ان کے حسن کو دوبالا کرنے کیلئے بنایا گیا ہے جس وقت یہ اپنی بانکی ٹوپیاں پہنے ہوئے نکلتی ہیں تو انسانی قلب سینہ میں دھڑکنے لگتا ہے۔

گویا ہٹلر نے جرمن لڑکیوں کی فراہمی سے پھر ایک بار پیرس کو جنت ارضی کا نمونہ بنا دیا ہے غور فرمایئے کہ ہٹلر کے شاعرانہ دل و دماغ کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے، ہمارا خیال ہے کہ اگر ہٹلر کی لطافت پسندی اسی طرح بڑھتی رہی تو فوجی دھندوں کو چھوڑ چھاڑ شاعری شروع کر دے گا۔

ہندوستان پر خشکی سے حملہ مشکل ہے

لندن ۳ مارچ۔ فوجی چالوں کو سمجھنے والے حلقوں کی یہ رائے ہے کہ جاپانیوں کو برما میں قدم جمانے کا موقع مل گیا تو ہندوستان کو سمندری اور ہوائی حملے کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ خشکی سے حملہ مشکل ہوگا کیوں کہ ہندوستان سے برما کی سرحد جہاں ملتی ہے وہ علاقہ پہاڑی، جنگل اور دشوار گزار ہے۔

ادب لطیف

میری زندگی

از چاند شرما جرنلسٹ، شملہ

میری زندگی اس تنہا کشتی کی طرح ہے جو اکیلی ہی اتھاہ سمندر میں ہچکولے کھا رہی ہو جس کے بادبان ٹوٹ چکے ہوں چپو جواب دے چکے ہوں میں چاہتا ہوں کہ میری جیون نیا کسی کنارے جا لگے لیکن لمحہ بہ لمحہ ساحل سے دور ہی ہوتی جا رہی ہے بجلی چمک رہی ہے، بادل گرج رہے ہیں۔ بارش برس رہی ہے۔ اور ہوا تیزی سے چل رہی ہے۔ سمندر میں طوفان بپا ہے ہر طرف اندھیرا ہے راستہ سجھائی نہیں دیتا۔

ایسے سمے میرے بھی من میں آشا کی ہلکی سی کرن ہے کہ شاید یہ کہیں کنارے پر جا لگے لیکن من میں یہ ڈر بھی ہے کہ کہیں کشتی الٹ نہ جائے یا کسی بھنور میں نہ پھنس جائے۔

سوائے پرماتما کے ایسے سمے میں میری کون سہائتا کر سکتا ہے۔

سر کرپس کا جواب

مہاراج کمار وزیانگرم نے برطانی کیبنٹ سے سوشلسٹ ممبر سر سٹیفورڈ کرپس کو جو تار بھیجا تھا اس کے جواب میں سر کرپس نے لکھا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے سامنے جو سوال ہے وہ اسے حل کرانے کی میں انتہائی کوشش کروں گا۔ ساتھ ہی مجھے یقین ہے کہ آپ اور میرے دوسرے ہندوستانی دوست ایک مناسب اور معقول سمجھوتہ کرانے میں مدد دیں گے۔ جو ہندوستان کے مختلف طبقوں اور پارٹیوں کو مطمئن کر سکے۔

یو۔پی میں سوت پر کنٹرول

لکھنؤ ۳ مارچ گورنر یو۔ پی نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ یو۔پی میں جس آدمی یا فرم کے پاس دس روپیہ سے قیمت سے زیادہ سوت جمع ہے۔ ۲۵ مارچ سے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو اس کا حساب پیش کرے جس میں بتلائے کہ ۱۲ فروری کو اس کے پاس سوت کا کتنا اسٹاک تھا۔

۲ اپریل سے ہر آدمی یا فرم ہر مہینے کی ۲ یا ۱۶ ویں تاریخ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو سوت کے اسٹاک کا حساب پیش کیا کرے گا۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا اس کو تین سال تک کی سزا دی جائے گی۔

عالم نسواں

ایک دوسرے پر اعتماد

انگریزی سے ماخوذ

میاں بیوی کے تعلقات میں جو بات خلل پیدا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں رشک کا مادہ حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ جانبین عام طور پر ایک دوسرے پر پورا پورا اعتماد نہیں کرتے، جن لوگوں میں اعتماد کا مادہ ہوتا ہے ان کی زندگی بہت اچھی گزر جاتی ہے لیکن ایسا بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔

رشک محبت کا قاتل ہے، یہ جانبین میں بے اعتباری کا ایسا بیج بو دیتا ہے جس سے کہ عمدہ زندگی ناممکن ہو جاتی ہے۔

اس مقام پر یہ کہنا ذرا دشوار امر ہے کہ کونسی صنف میں رشک کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اس کی شکلیں مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہیں اور اگر پہلے سے طبیعت رشک کی طرف مائل ہے۔ تو اس کا رفع کرنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے۔

ملکی رواج اور نسلی روایات نے لوگوں کے دلوں پر یہ غلط خیال نقش کر دیا ہے۔ کہ شادی کے بعد جانبین بالجبر ہی وفادار رہ سکتے ہیں، لیکن آہستہ آہستہ ہم ان لغو خیالات کو چھوڑتے جا رہے ہیں، آج کل کی اکثر وہ کتابیں جو نوجوان عورتوں کے لئے بطور نصائح تالیف کی گئی ہیں ان میں لکھا ہے کہ عورتوں کو چاہئے کہ اپنے شوہروں کو ان کے مرد، دوستوں سے ملنے دیں۔

لیکن صرف اسی قدر کافی نہیں، بلکہ جانبین کو ایک دوسرے پر کامل اعتماد کرنا چاہئے۔ مرد و عورت جہاں چاہیں جائیں کوئی مداخلت نہ کرنی چاہئے نہ جانبین میں سے کسی کے دل میں رشک یا بدگمانی کا شائبہ پیدا ہونا چاہئے۔

صحیح ہے کہ بہت لوگوں کی عادتیں اس قسم کے اعتماد سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہوئی ہیں اور بہت ممکن ہے کہ وہ اس آزادی کا غلط استعمال کریں۔ لیکن کمینہ طبائع کسی نہ کسی طرح اپنی خواہشیں پوری کر ہی لیتی ہیں۔ ان کیلئے قید و آزادی مساوی ہے۔ بلکہ وہ بندش کے عالم میں حالت آزادی سے کچھ کم کمینہ حرکات کی مرتکب نہ ہوں گی۔

آزادی کی حالت میں محبت پوری طرح ترقی کر سکتی ہے حیات زوجی میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جانبین رکاوٹوں کے بند ڈھیلے کر کے ہی ایک دوسرے سے وابستہ ہو سکتے ہیں۔

یورپ میں آج کل شادی بیاہ ہوں میں جہاں آج کل جانبین کی آزادی میں ترقی ہو رہی ہے وہاں انہیں امور خانہ داری کے علاوہ جو مرد و عورت کی طبائع کو کند کر دیتے ہیں ایک اعلیٰ اور ارفع قسم کا اتحاد بھی پیدا ہوتا جا رہا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال طبقہ نسواں کی آزادی اور مشاغل میں ترقی ہو رہی ہے لیکن اکثر اوقات شادی سے عورت کی علمی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے یہ بات ناظرین پوری طرح ذہن نشین کر لیں کہ شادی کامل طور سے اس وقت کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب تک عورت کو بھی اتنی ہی قابلیت اور علمی آزادی حاصل نہ ہو جتنی کہ اسکی رفیق زندگی کو حاصل ہے۔

یہ امر کہ آج کل عورتیں نہ کوئی عمدہ اور مستقل کام کرنے کی آزادی کی خواہشمند ہیں اور نہ اس کے استعمال سے واقف ہیں۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ ہم ہنوز عہد سلف کے جابرانہ و تنزل بخش اثرات میں رہتے ہیں۔

عورت کے دماغی کاموں پر بحث کرتے ہوئے مسٹر ڈبلیو تھامس، کہتے ہیں، "چونکہ امریکہ کے طبقہ نسواں کو دیگر ممالک کے مقابلہ میں زیادہ آزادی حاصل ہے۔ اس لئے انہوں نے علمی دنیا میں زیادہ ناموری حاصل کی ہے۔ حتیٰ کہ بعض عورتیں تو یونیورسٹی کے امتحانات میں بہت ہی ممتاز درجہ حاصل کرتی ہیں لیکن ان بیچاریوں کو یہ دقت لاحق ہوتی ہے کہ یا تو شادی کے جدید قاعدوں کی بنا پر ان کی محنتیں ھ

ھ اکارت ہو جاتی ہیں یا مردوں سے تعلقات قائم ہونے کی باعث ان کے علمی مشاغل ترک ہو جاتے ہیں اور اپنی لیاقتوں سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتیں"۔ اقتباس مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ عورت کی قوتوں کو کام کرنے کے لئے اور زیادہ موقع دیا جائے کہ اگر عورت اپنی مرضی کے مطابق مشاغل اختیار کرے اور مرد اس کو گوارہ کر لے تو اس سے تو اس کی روحانی تکالیف کم اور شادی کامیاب ہو جایا کرے۔ جب عورت اپنی فطری قوتوں کو ترقی دے گی تو مرد کو معلوم ہوگا کہ میری بیوی نہ صرف آزاد اور طاقتور ہے، بلکہ ایک عمدہ دوست اور صاحب علم رفیق ہے۔

بچوں کی دنیا

عقلمندی کا امتحان

(از جناب اقبال آغا شاعر)

بچو! تم نے راجہ بیربل کے بارے میں بہت سے قصے اور لطیفے سنے ہوں گے یہ بہت عقلمند شخص تھے۔ چنانچہ یہ قصہ بھی انھیں کی بابت ہے۔

ایک دفعہ اکبر بادشاہ نے اپنے نورتنوں کا امتحان لینا چاہا۔ چنانچہ اس نے ایک لائن

ا ———————— ب

دی اور کہا کہ اس خط کو بغیر مٹائے ہوئے چھوٹا کر دو چنانچہ اس سوال کو سوائے راجہ بیربل کے کوئی بھی حل نہ کر سکا۔ انہوں نے اس کے نیچے ایک لائن کھینچی۔

ا ———— ب

ج ———————————— د

اور کہا حضور خط "ج د" "ا ب" سے بڑا ہے۔ پس میں نے "ا ب" کو بغیر مٹائے چھوٹا کر دیا ہے۔ ان کے اس عقلمندی کے جواب سے بادشاہ اور دوسرے لوگ بہت خوش ہوئے۔

لندن۔ ۲ مارچ مسٹر چرچل اور ان کے ساتھی وزیر ہندوستان کے متعلق پالیسی کے بارے میں ایک بیان تیار کر رہے ہیں۔ مسٹر چرچل یہ بیان بہت جلد پارلیمنٹ میں دینے والے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ چند روز تک کوئی آخری فیصلہ نہیں کر سکیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مشکل گتھی کو سلجھانے کیلئے ان کی یہ حقیقی کوشش ہوگی۔

پردۂ فلم

سبتیا اور موتی لال منروا میں

بمبئی کی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ سبتیا۔ موتی لال اور ڈائرکٹر بادامی منروا مووٹون میں شامل ہو گئے ہیں۔ ڈائرکٹر بادامی سبتیا اور موتی لال نے ساگر کے زمانہ میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ یہ تینوں ساگر کے روح رواں رہ چکے ہیں ہم کو مسرت ہے کہ منروا مووٹون نے ان لوگوں کو منروا میں شمولیت کا موقع دیکر نہایت ہی ہوشمندی سے کام لیا ہے۔

پہاڑی سانیال

معلوم ہوا ہے کہ چترا پروڈکشنز نے اپنی نئی تصویر کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اور اس نئی تصویر کے لئے نیو تھیٹرس کے نامور اداکار پہاڑی سانیال کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

چترا پروڈکشنز کی اس جدید تصویر میں لیلا چٹنس اور پہاڑی سانیال ایک ساتھ کام کریں گے۔

حضرت آرزو لکھنوی نیشنل اسٹوڈیوز میں

ہندوستان کے ادبی اور فلمی حلقوں میں یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ ہندوستان کے مشہور ادیب اور شاعر حضرت آرزو لکھنوی کی خدمات نیشنل اسٹوڈیوز بمبئی نے حاصل کر لی ہیں۔

حضرت آرزو لکھنوی نیشنل کے شعبہ افسانہ نگاری کے انچارج ہوں گے اور آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ فسانہ کو نیشنل میں تیار ہونے سے قبل پرکھیں کہ آیا وہ ادبی نقطۂ نظر سے فلمانے کے قابل ہے یا نہیں۔

کانپور میں بمبئی ٹاکیز کا جھولا

بمبئی ٹاکیز کی جدید تصویر جھولا نشاط ٹاکیز کانپور میں نمائش کیلئے پیش کر دیا گیا۔ جھولا کے بارے میں بمبئی سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جھولا بمبئی ٹاکیز کی تمام سابقہ تصاویر سے بازی لیگیا ہے اور اسے اس سال رواں کی بہترین تفریحی فلم قرار دیا جا رہا ہے۔ نشاط ٹاکیز کانپور کے منتظمین نے "جھولا" جیسی اہم تصویر کی نمائش کیلئے نشاط ٹاکیز کو بالکل بدل کر رکھ دیا ہے نیا فرنیچر تبدیل کر دیا ہے اور اس سنیما کو کانپور کا بہترین سینما بنا دیا ہے۔ جھولا میں اشوک کمار اور لیلا چٹنس نے ایک ساتھ کام کیا ہے۔ یہ تصویر نہ صرف اداکاری کے لحاظ سے کافی بلند ہے بلکہ ہر اعتبار

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یو۔پی ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

۱۔ بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپروومنٹ اسکیم نمبری ۳۵ موسومہ نوگھرہ کنجیسٹڈ ایریا سلم کلیرنس اسکیم تیار کی ہے۔

۲۔ آراضیات جو سکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے

ہالسی روڈ اور جنرل گنج روڈ نمبر ۲۹ کے جنکشن سے جو کہ بادشاہی ناکہ کہلاتا ہے روانہ ہو کر جانب مشرق ہالسی روڈ پر سڑک نمبر ۱۷ کے جنکشن تک چلئے۔

پھر سڑک نمبر ۱۷ پر نیا گنج والی سڑک کے جنکشن تک چلئے۔

پھر جانب شمال نیا گنج والی سڑک نمبر ۱۶ پر سڑک نمبر ۲۰ کے جنکشن تک چلئے۔

پھر جانب مغرب سڑک نمبر ۲۰ پر سڑک نمبر ۲۹ یعنی جنرل گنج والی سڑک پر چلئے۔

پھر سڑک نمبر ۲۹ پر جانب جنوب ہالسی روڈ کے جنکشن تک چلئے۔

یہی بادشاہی ناکہ ہے جہاں سے روانہ ہوئے تھے۔

۳۔ اسکیم کی تفصیل اور نقشہ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں جناب چیرمین صاحب بہادر امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں درمیان اوقات دفتر دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴۔ اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یو۔پی ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

۱۔ بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپروومنٹ اسکیم نمبری ۳۶ موسومہ گوالٹولی سلم کلیرنس اسکیم تیار کی ہے۔

۲۔ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے

سڑک نمبر ۵۵ اور سڑک نمبر ۹ کے جنکشن سے روانہ ہو کر جانب جنوب سڑک نمبر ۹ پر سڑک نمبر ۷۹ اور اے۔ پی مشن چرچ کی جانب جنوب والی سڑک کے جنکشن تک چلئے۔

پھر اسی چرچ کی جانب جنوب والی سڑک پر سردار تیجا سنگھ کے بنگلہ کے کنارے تک چلئے۔

پھر بنگلوں کی دیوار حد بندی کے ساتھ ساتھ گوالٹولی کے جنوب کی طرف نئی سیسہ مؤ نالہ اسکیم کے جنکشن تک چلئے۔

پھر نالہ اسکیم کی حد پر سڑک نمبر ۵۵ کے جنکشن تک جانب شمال چلئے۔

پھر جانب مشرق سڑک نمبر ۵۵ پر سڑک نمبر ۷۹ کے جنکشن تک چلئے جہاں سے کہ روانہ ہوئے تھے۔

یہ رقبہ درمیان حدود متذکرہ بالا اس اسکیم میں شامل ہے۔

۳۔ اسکیم کی تفصیل اور نقشہ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں جناب چیرمین صاحب بہادر امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴۔ اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

اقوال زریں

شر کو شر سے دفع کرنا بھادری ہے اور شر کو خیر سے دفع کرنا فضیلت ہے۔

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کو بیکار مت جانے دو۔

مرد قانون بناتے ہیں اور عورتیں اخلاق

نیک اور سنجیدہ انسان کے تفکرات سے غلط فائدہ مت اٹھاؤ۔ ورنہ اس کا غصہ عفو تقصیر سے بھی نہیں بدلتا۔

دنیا کو دھوکا دینا اپنے آپ کو فریب میں مبتلا کرنا ہے

محبت اور شفقت ہی انسان کو ہر دلعزیز بنا دیتی ہے۔

موج تبسم

اجنبی۔ ارے تم نے مستقل طور پر اپنے ہوٹل میں رہنے والے نوجوان کو اٹھا دیا۔ وہ تو بڑا نیک تھا۔

ہوٹل کا مالک:۔ ہاں مگر مجھے اس کے چال چلن کے بارے میں شبہ ہو گیا۔ وہ کہتا تھا کہ میں بیچلر آف آرٹ ہوں۔ تم جانتے ہو بیچلر کے معنی ہیں کنوارا مگر مجھے معلوم ہوا کہ ایک دوسرے شہر میں اس کے بیوی بچے موجود ہیں۔

ایک صاحب حجام کے ہاں حجامت بنوانے گئے حجام نے پوچھا:۔

"کس قسم کے بال کٹیں گے"

جواب ملا۔ تینوں کم"

حجام نے پوچھا:۔ اس سے کیا مطلب؟

جواب ملا:۔ بال۔ مونچھیں اور باتیں۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مندرجہ ذیل تفصیلات کے مطابق ۱۹۴۲-۴۳ء کے لئے متفرق سامان (MISCELLANEOUSSTORES.) کی سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کیئے جاتے ہیں:۔

۱۔ متفرق اسٹورس کے ٹنڈر کا پہلا حصہ

ٹوکریاں۔ جھاڑو۔ اینٹیں۔ چمڑے کے مسلح پائپ۔ سوتی دھاگا۔ جوٹ قفل۔ لالٹین اور سان کی لکڑی (WOOD SAWN) کی سپلائی کے لئے۔

قیمت ٹنڈر فارم مبلغ دو روپیہ -/۲ ہے جس میں مندرجہ بالا چیزوں کی تمام تفصیلات درج ہیں۔

۲۔ متفرق اسٹورس کے ٹنڈر کا دوسرا حصہ

کینوس اور چمڑے کے پائپ سی۔ آئی کاسٹنگس (CI CASTINGS.) آگ کا اثر نہ ہونے والی اینٹیں (FIRE BRICKS.) لوہے کا سخت سامان پینچ۔ قلابے۔ قبضے اور شام وغیرہ کی سپلائی کے لئے۔

مندرجہ بالا ہر فہرست کے ہر ایک ٹنڈر فارم کی قیمت علیحدہ علیحدہ دو روپیہ -/۲ ہے۔

متفرق سامان کے ٹنڈر کے دوسرے حصے کے ٹنڈر فارم صرف اُن لوگوں کے ہاتھ فروخت کئے اور انھیں سے وصول کیے جائیں گے جو ان اشیاء کے بنانے والے ہیں۔ یا ان کے با اختیار ایجنٹ ہیں۔

ٹنڈر ایگزیکٹو افیسر صاحب کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں اور ۱۸ مارچ ۱۹۴۲ء کے ۳ بجے شام تک یہ مہر بند ٹنڈر وصول کیے جاوینگے۔

محمد حبیب اللہ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
اگزیکیوٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور

چین کو جانیوالی برما روڈ بند

مانڈلے۔ ۲ مارچ۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کا اسپشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ چین کو جانے والی مین برما روڈ بند ہو گئی ہے کیونکہ دریائے ستانگ کے زیریں حصہ پر جاپانیوں کا دباؤ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ میں بذریعہ موٹر کئی میل تک اس سڑک پر گیا مگر چین کو جانے والی ایک بھی لاری راستہ میں نہیں ملی۔ سڑک کے اُدھر بہت سی لاریاں ٹوٹی پھوٹی پڑی ہوئی تھیں اور بہت سی لاریوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ گو چین کو جانے والے اور بھی راستے ہیں مگر برما روڈ کو بند کر کے جاپانیوں نے بڑا زبردست معرکہ مارا ہے۔

آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی فوجی چال

میلبورن: مارچ۔ اخبار "ہیرلڈ" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے علاقہ میں لڑائی چلانے کے لئے اتحادی قوموں نے جس گہری فوجی چال کے لئے سمجھوتہ کیا ہے۔ اس پر واشنگٹن اور لندن کی تصدیق کی مہر لگنے والی ہے۔

اس سمجھوتہ کے مطابق اس علاقہ کا ہائی کمانڈ اتحادی قوموں کے نمائندوں سے مشورہ کرتا رہیگا۔

دلچسپ معلومات

مصنفوں کا دلچسپ جنون

دنیا کے وہ مشہور مصنف جن کی تصانیف پڑھنے کے بعد آپ جھومتے ہیں طرح طرح کے جنون میں مبتلا رہتے ہیں چنانچہ ہنگری کے ایک ناول نویس کی عادت تھی کہ جب تک اس کے پاس سرخ، روشنائی اور سیسہ کی پنسل نہ رکھی ہوئی ہو تو وہ کچھ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ سٹیونسن کی عادت تھی کہ وہ ایسے خالی کمرے میں بیٹھ کر مضمون لکھ سکتا تھا۔ جس کی دیواروں پر خوب سفیدی کی گئی ہو لیکن چارلس ڈیب کو ایسے کمرہ سے وحشت ہوتی تھی۔ وہ خالی کمرے میں بیٹھ کر ایک حرف بھی نہ لکھ سکتا تھا۔

روسو کی عادت یہ تھی کہ جب اسے کچھ لکھنا ہوتا تو وہ اپنے کمرہ کی کھڑکی میں بیٹھ جاتا۔ جوں جوں اس کے جسم پر دھوپ پڑتی اس کا دماغ پوری تیزی کے ساتھ کام کرنے لگتا۔

بنگال میں ایک اور انتظام

کلکتہ یکم مارچ چونکہ بہار سے برابر ہندوستانیوں کی آمد جاری ہے اور انکی ضرورتوں کی دیکھ بھال ضروری ہے اسلئے حکومت بنگال نے سول ڈیفنس کے محکمہ میں اس سلسلہ میں مسٹر کے بین آئی سی ایس کو مقرر کر دیا ہے جو جہازوں اور ٹرینوں کی آمد سے رابطہ رکھینگے اور لوگوں کو انکے مختلف مقاموں پر پہنچانے کا انتظام کریں گے۔

"کیا تم نے آج صبح میکلین سے دانت صاف کیئے تھے؟"

"اخاہ! بیشک تم جانتے ہو کہ اچھے دانت کتنے قیمتی ہوتے ہیں"

یہ وہ شخص ہے جو یہ جانتا ہے کہ اگر دانت بوسیدہ ہو کر تباہ و غارت ہو گئے تو پھر وہ دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتے۔ اس لئے وہ رات کو اور صبح کو میکلین کا پیر آکسائڈ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتا ہے آپ بھی آج ہی میکلین کا استعمال کیجئے تاکہ تندرست سفید اور براق دانتوں کی وجہ سے آپکے تبسم میں بھی ملاحت پیدا ہو جائے

MACLEANS TOOTH PASTE

تمام دوا فروش اور اسٹور فروخت کرتے ہیں۔

NO 2181

افسانہ

نوجوان بھکارن

از جناب قدرت اللہ صاحب شہاب ایم۔ اے

قدرت اللہ صاحب کا یہ دردناک افسانہ ایک ایسے خوفناک انجام پر جا کر ختم ہو جاتا ہے جس سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ افسانہ فن فسانہ نگاری کا ایک نہایت ہی عمدہ نمونہ ہے جس میں ایک غریب لڑکی کی محبت کو ایسے انداز میں پیش کیا ہے کہ ہم اسے فن فسانہ نگاری کا شاہکار کہہ سکتے ہیں۔

دوپہر کی دھوپ کھا کر کنوئیں کے ڈول کی رسی سوکھ کر اکڑ گئی تھی اور اس کی رگڑ سے میرے دونوں ہاتھ شل ہو رہے تھے۔ لیکن پیاس اور تکان کی شدت میں کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ میں نے جلدی جلدی پانی نکالا اور لیکر ڈول سے منہ لگا کر پینا شروع کر دیا۔ کچھ پانی آستینوں کی طرف بہ نکلا۔ کچھ اس طرف گیا کچھ اس طرف اور اس وقت پہلی بار میں نے محسوس کیا کہ دنیا میں گلاس بھی ایک شے ہے۔

پانی پی کر میں نے زنگ آلود ڈول کو نہایت سیرطبعی سے ایک طرف پھینکدیا وہ لڑھکتا لڑھکتا کنوئیں کی منڈیر سے جا ٹکرایا۔ اس کے بوسیدہ اور جگہ جگہ سے چھلنے ہوئے جسم سے ایک عجیب قسم کی جھنجھناہٹ پیدا ہوئی۔ جو دوپہر کے سناٹے میں ایک وحشتناک چیخ کی طرح گونج کر خاموش ہو گئی۔ ایک بوڑھا کسان جو پاس کے درخت کی چھاؤں میں سویا ہوا تھا۔ آنکھیں ملتا ہوا اٹھا اور گرد و پیش ایک متجسس نگاہ ڈالکر زیر لب بڑبڑاتا ہوا پھر سو گیا۔ گاؤں کے چند آوارہ کتے زبانیں باہر نکالے ہوئے میری طرف جھپٹے اور ان میں سے ایک نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر لمبی لمبی آواز نکال کے رونا شروع کر دیا۔

میں طبعاً توہم پرست نہیں۔ لیکن اس خاص ماحول میں مجھے بھی یہ آواز کچھ نامانوس سی محسوس ہوئی۔ میں نے بڑھ کر اپنے گھوڑے کا چابک اٹھایا اور کتے کو مارنے کے لئے پیچھے کی طرف پھرا۔ لیکن وہاں کوئی کتا موجود نہ تھا۔ نجمی نے ان سب کو پہلے ہی بھگا دیا تھا۔ نجمی کے کپڑے بوسیدہ اور پھٹے ہوئے تھے۔ اس کی بوٹی بوٹی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی اور اس کے گھنے بال شفق شام کی طرح سیاہی مائل سنہری تھے۔

نجمی کے ہاتھ میں ایک خالی گلاس تھا۔ مجھے اپنی طرف گھورتے ہوئے دیکھکر وہ کسی قدر جھینپی اور اس نے اپنے گلاس کو قمیص کے نیچے چھپانے کی ایک ناکام سی کوشش بھی کی۔ لیکن میں نے بھانپ لیا کہ ڈول کے ساتھ میری کشمکش کو دیکھ کر ایک رحم دل بھکارن کو ترس آیا۔ اور وہ میری مدد کے لئے اپنا گلاس لے کر آ گئی۔ لیکن وہ کیا چیز تھی جس نے نجمی کا ہاتھ تھامے رکھا اور گلاس کی بروقت موجودگی میرے نئے لباس کو پانی کے چھینٹوں سے نہ بچا سکی۔

کیا میری ظاہری ٹیپ ٹاپ نے اس کا منہ بند رکھا کیا میری امارت کا خیال اس پر غالب آ گیا؟ شاید نجمی نے سمجھا ہو کہ ذیلدار کے بیٹے کے ساتھ بات کرنا بھی گستاخی ہے۔ کچھ بھی ہو ذیلدار کے لڑکے ایسے واقعات کی وجہ سے پریشان ہونے کے عادی نہیں ہوتے میں نے جیب سے چار پیسے نکال کر نجمی کی طرف پھینکے اور گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے گاؤں کی طرف چل دیا۔ پیسوں کی جھنکار سنکر نجمی پھول کی طرح کھل گئی۔ اس نے جھٹ کر انھیں زمین پر سے چن لیا اور گلاس میں ڈال کر چھن چھن بجاتی ہوئی الڑھپنے سے اپنی جھونپڑی کی طرف بھاگ گئی۔ معلوم ہوتا تھا کہ ستاروں کے ساز پر ایک حور رقص کرتی ہوئی جا رہی ہے۔

اس بات کو دو سال ہو گئے۔ اس مدت میں دنیا نے بہت سے رنگ بدلے میں نے بی۔ اے کا امتحان دیا اور کامیاب ہو گیا۔ اور اسی عرصہ میں میرا متوالا دل آوارہ تیتری کی طرح نت نئے پھولوں سے اٹکھیلیاں کرنے کا عادی تھا۔ آخر ایک مخصوص نقطے پر ٹھہر گیا۔ ننھے کیوپڈ نے اپنا تیر چلا دیا تھا۔ اور میں بہت بری طرح مس اظہری کے زلفوں کے جال میں پھنس چکا تھا۔ مس اظہری بلبل کی طرح چہکتی تھی۔ گاؤں کی ان پڑھ آبادی میں اس کا وجود بدلیوں میں گھرے ہوئے چاند کی مانند دمکتا تھا۔ اور جوں جوں وقت گذرتا گیا مس اظہری کی مستانہ آنکھوں کا خمار اور اس کے بدن کی کوندتی ہوئی جھلملاہٹ میری زندگی پر سپیدہ صبح کی طرح چھا گئے اور میرے اتھاہ جذبات کا سمندر سکڑ کر اس کے قدموں میں جا پڑا۔

لیکن مس اظہری کا دل ایک ہی وقت میں دو بازیاں کھیل رہا تھا۔ اس کے دل کے دائیں گوشے پر مسعود کا نقش چھایا ہوا تھا اور بائیں کونے میں شاید میرے لئے بھی تھوڑی سی جگہ باقی تھی۔

میں نے بہت کوشش کی کہ مس اظہری کا دل فقط میرے لئے وقف ہو جائے لیکن مسعود کی تصویر ان مٹ ثابت ہوئی۔ میری منت سماجت نے ان نقوش کو اور بھی پختہ کر دیا میری دھمکیاں بے اثر نکلیں اور ایک دن جب مس اظہری نے اپنے منہ سے یہ کہدیا کہ محبت کی دنیا میں عورت کے جذبات مکمل آزادی کے حقدار ہیں تو میری تمام آرزوں کا خون ہو گیا۔ میں نے اسے بے تحاشا سخت و سست کہا اور غم و غصہ کے گھونٹ پیتے ہوئے جوش اور پامال شدہ تمناؤں کی نوچی ہوئی شیفتگی میں تلملاتا ہوا واپس لوٹ آیا۔ راہ میں نجمی کا گاؤں پڑتا تھا۔ پورے دو برس کے بعد آج پھر دوپہر کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں میرا گذر اسی دور افتادہ کوئیں کے پاس سے ہوا۔ آج بھی پیاس سے میرا برا حال ہو رہا تھا۔ لیکن ناکام آرزو کی پیاس پانی کی بجائے خون جگر سے بہتر بجھتی ہے۔ دوپہر کی خاموشی میں گاؤں کا گاؤں سویا پڑا تھا۔ دو تین کتے اپنی مخصوص بھیانک غرغراہٹ کے ساتھ بھونک رہے تھے۔ لیکن۔ کنوئیں کا ڈول بدلا ہوا تھا۔ ڈول کی رسی بھی نئی نظر آتی تھی۔ اور کنوئیں کی منڈیر پر جابجا مرمت کے آثار نمودار تھے۔ میں نے سرسری طور پر کنوئیں کی طرف دیکھا۔ اور آگے بڑھنے والا ہی تھا کہ ہمسائے کی ایک خستہ حال کٹیا کا دروازہ کھلا اور بھرے ہوئے جسم والی ایک نوجوان بھکارن ہاتھ میں گلاس لئے میری طرف بھاگتی ہوئی آئی۔ زندگی کے چوبیس مہینوں نے نجمی کی کمسنی کو ارغوانی شباب میں تبدیل کر دیا تھا۔ اس کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ اور چہرہ پر جوانی کا نکھار تھا۔ نجمی کے سنہری بال پہلے سے بھی زیادہ گھنے ہو گئے تھے اور اس کے چلبلے ہوئے تبسم میں بہت سی نئی بجلیوں کی کوند تڑپ رہی تھی۔

نجمی نے کچھ کہے سنے بغیر بائیں ہاتھ سے مجھے سلام کیا۔ اور دائیں ہاتھ سے اپنا گلاس میری طرف بڑھا دیا۔ اسکی وحشی آنکھیں پکار پکار کر کہہ رہی تھیں کہ تمہیں پسینہ آ رہا ہے۔ خدارا پانی پی لو۔ لیکن پیاس کا خیال ہی کسے تھا۔ میں نے ایک اکنی گلاس میں ڈال دی۔ اور گھوڑے کو ایڑ لگا کر روانہ ہو گیا۔

آج پھر کائنات کے ذرے ایک سریلی جھنجھناہٹ پر تھرتھرانے لگے لیکن ساز کی بے ربط اور ٹوٹ ٹوٹ کر پیدا ہونے والی آواز بتا رہی تھی کہ نجمی کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ ہے۔

رفتہ رفتہ دن ہفتوں میں تبدیل ہوتے گئے۔ اور ہفتے مل مل کر مہینے بنانے لگے۔ آخر کار ایک دن مس اظہری اور مسعود کی شادی کا وقت آ پہونچا۔ اس روز میں ایک ناقابل بیان ذہنی کرب میں سارا دن ادھر ادھر گھومتا رہا۔ حتیٰ کہ شام ہو گئی اور رات کا اندھیرا عمیق

سے مطمئن نہ ہونے لگا۔ واپسی پر راستے میں ایک قبرستان تھا۔ مایوسی کے عالم میں انسان کو موت کے ساتھ خاص انس ہوتا ہے۔ قبرستان میں مٹی کے پرانے خاموش ڈھیروں کو دیکھکر مجھے کچھ ڈھارس ہو رہی تھی۔ لیکن یکایک میرا دل بیٹھنے لگا۔ سانس رک گیا اور انتہائی خوف کے عالم میں بدن پسینہ پسینہ ہو گیا۔

کیا مردہ بھی زندہ ہو سکتا ہے؟

میرے دماغ میں عجیب کشمکش بپا تھی۔ کیوں کہ کچھ دور پرے درختوں کے جھنڈ میں ایک قبر پھٹی ہوئی تھی اور رات کی تاریکی میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک مردہ گردن باہر نکال کے میری طرف جھانک رہا ہے خوف دہراس سے میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور میرے منہ سے بے اختیار ایک چیخ نکل گئی۔ چیخ کی آواز سن کر ایک بھیانک شکل قبر سے نمودار ہوئی اور رات کے اندھیرے میں سائے کی طرح چلتی ہوئی میرے پاس آئی۔ مجھ میں اتنی سکت بھی باقی نہ تھی کہ وہاں سے بھاگ جاؤں۔ اور جب ایک برف کی طرح ٹھنڈے اور ہڈیوں کی طرح سخت ہاتھ نے میرا بازو تھام کر اپنی طرف کھینچا تو میں نے بلا چون وچرا اس کے ساتھ چلنا شروع کر دیا۔

اس ٹوٹی ہوئی قبر کے پاس جا کر مجھے معلوم ہوا کہ میری راہنما ایک ضعیف العمر بڑھیا ہے جسے میں نے متعدد بار آس پاس کی بستیوں میں گھومتے ہوئے دیکھا تھا۔ بظاہر سامنے والی قبر بالکل نئی اور تازہ نظر آتی تھی لیکن بڑھیا نے کھود کھود کر اس کا نصف حصہ اکھیڑ لیا تھا اور باقیماندہ کام کی تکمیل کیلئے قبر کے کھدے ہوئے گڑھے میں چند لوہے کی سلاخیں پڑی تھیں۔ اور ایک مدہم سا مٹی کا چراغ بھی جل رہا تھا۔

بڑھیا نے اپنی خمیدہ کمر پر ہاتھ رکھ کے میری طرف دیکھا اور اپنی پژمردہ آنکھوں میں ایک تیز چمک پیدا کر کے کہا "بیٹا! اسے کھود دو"

یہ عجیب اور بھیانک حکم سنکر میں کچھ ٹھٹکا اور اپنی ہچکچاہٹ ظاہر کی لیکن بڑھیا کی مرجھائی ہوئی زرد آنکھوں میں ایک بار پھر وہی ملتجیانہ چمک پیدا ہوئی اور اس نے بچوں کی طرح بھرائی ہوئی آواز میں دوبارہ کہا "اسے کھود دو بیٹا"۔

اب سر تسلیم کرنے کے سوا میرے لئے کوئی اور چارہ نہ تھا۔

کھٹ.... کھٹ.... کھٹ.... رات کی پرسکون خاموشی میں چار رہا تھا نہایت سرعت سے قبر کھودنے میں لگے ہوئے تھے۔ قبر کے ایک سرے پر میں بیٹھا تھا۔ اور دوسرے سرے پر وہ بڑھیا بجلی کی طرح اپنے کمزور ہاتھ چلا رہی تھی۔

لیکن تم یہ قبر کس لئے کھود رہی ہو؟ آخر کار میں نے جی کڑا کر کے پوچھا۔

بڑھیا نے اپنے کام سے نظر ہٹائے بغیر چراغ کی بتی کو ٹھیک کیا۔ اور لوہے کی سلاخ کو چھوڑ کر ہاتھوں سے مٹی کو کریدتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

بابو جی۔ اس مٹی کے تلے میری بیٹی ہے۔ کل میں نے اپنے ہاتھوں سے اُسے دفن کیا تھا۔ آج اپنی ہاتھوں سے اسے باہر نکال رہی ہوں۔ کیونکہ مجھ سے ایک بھول ہو گئی تھی۔ بابو جی میری بیٹی بڑی بھولی بھالی تھی۔ اسے پیروں فقیروں پر بڑا اعتبار تھا۔ مرنے سے پہلے اس نے مجھے یہ تعویذ دیا۔ اور کہا کہ ماں جب میں مر جاؤں تو اسے میرے بازو پر باندھ کے دفن کرنا۔ بابو جی سچ یہ کام مجھ یاد ہی نہ رہا۔ یاد کیسے رہتا؟ میری بیٹی کے موت کے بعد مجھے کچھ یاد رہ سکتا ہے۔ لیکن رات کو جو گھر واپس گئی تو میں نے سنا کہ کوئی انسان گھر کے اندر رو رہا ہے۔ آواز میری بیٹی کی تھی میں نے گھر کا کونہ کونہ چھان مارا۔ لیکن کوئی نہ ملا۔ میں بھاگتی ہوئی قبر پر آئی۔ یہاں بھی وہی آواز سنائی دے رہی تھی۔ میں ایک گھر سے دوسرے گھر بھاگی۔ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں گئی۔ لیکن وہ آواز متواتر میرے کانوں میں آتی رہی۔ بابو جی جیتے جی میری بیٹی کے آنسو کبھی نہ تھمے تھے۔ اب مرنے کے بعد بھی اسے چین نہیں۔ آخر بہت کچھ سوچنے کے بعد مجھے یہ تعویذ یاد آیا۔ آہ میری بھول کی وجہ سے میری بیٹی کی روح کو اس قدر رونا پڑا۔ بابو جی میں یہ تعویذ اس کے بازو پر باندھنے آئی ہوں۔..."

بڑھیا کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ اسکی لڑکھڑائی ہوئی آواز سنکر مجھے ایک قسم کا یقین سا ہو گیا۔ کہ بیٹی کی موت نے بچاری کا دماغ پریشان کر دیا ہے اور یہ لرزہ خیز کھدائی محض اس کے جنون کا نتیجہ ہے۔

میرا خیال ہے کہ بڑھیا کی سالخوردہ نگاہوں نے میرے اندرونی خیالات کو بھانپ لیا۔ کیونکہ اس نے بھرائی کپکپاتی ہوئی آواز میں کہنا شروع کیا۔ لیکن بابو جی یہ لڑکی پاگل بھی تھی۔ دو سال سے اوپر ہوئے کہ اس کا دماغ پھر گیا تھا۔ میری عمر بھر کی پونجی کو خرچ کر کے اس نے ایک پیتل کا نیا گلاس خرید کیا۔ ایک ڈول اور رسی لے کر کنوئیں پر رکھوا دئے۔ کنوئیں کی پھوٹی ہوئی منڈیر کو معماروں سے درست کروا دیا۔ اور دن بھر میں بیسوں بار وہ اپنے گلاس کو دھو دھا کر طاقچے میں رکھتی اور دن رات کنوئیں کے گردا گرد دیوانوں کی طرح منڈلاتی رہتی تھی۔ آخر یہی کنواں اس کا قاتل ثابت ہوا۔ لوگوں کا خیال ہوا کہ بڑھیا کی کہانی ختم نہ ہوئی تھی میں ایک دلدوز چیخ کے ساتھ قبر سے باہر نکل آیا۔ قبر کی کھدائی پوری ہو چکی تھی۔ اور بڑھیا کی باتیں سنتے سنتے میرا ہاتھ قبر کی تہ تک جا پہنچا تھا۔ اس وقت میں نے دفعتاً محسوس کیا کہ ساری کی ساری قبر روئی سے بھری ہوئی ہے۔ کیونکہ گھبراہٹ کے عالم میں میرا ہاتھ جس طرف جاتا تھا اسی طرف کسی چیز کے نرم نرم گالے میری گرفت میں آتے تھے۔

بڑھیا نے چراغ اٹھا کر قبر میں اتارا۔ ایک سنگ مرمر کی طرح سفید نیم برہنہ لاش کفن کو پھاڑ کر بے ترتیبی کے عالم میں قبر کے اندر پڑی تھی۔ اس کے لانبے لانبے بال پریشان ہو کر ساری قبر میں بکھرے ہوئے تھے.....؟

بڑھیا کے اشارے پر میں نے اس بے جان جسم کو قبر سے باہر نکالا اور اس کے مرمریں بدن کو پریشان بالوں کی الجھنوں سے آزاد کیا۔ یہ نجمی کی لاش تھی بڑھیا نے نجمی کے پھٹے ہوئے کفن کو جگہ جگہ سے گانٹھا اور اس کے بکھرے ہوئے [illegible] بالوں کو سمیٹ کر باندھنا شروع کیا۔ میں نے چپکے سے چراغ کی روشنی میں نجمی کے تعویذ کو کھول کر دیکھا۔ اس میں چار پیسے اور ایک اکنی بندھی ہوئی تھی۔

عرصہ ہوا کہ زمین کے کیڑے نجمی کے خوبصورت جسم کو کھا کھا کر خود بھی خاک ہو چکے ہوں گے۔ لیکن نجمی کے سنہری بالوں کا سایہ آج تک میرے دل پر چھایا ہوا ہے۔ چالیس برس میں دنیا بدل جاتی ہے۔ جوان بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ اب تک نجمی کے گھنے بال بھی قبر کی تنہائی میں سفید ہو چکے ہوں گے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ کہکشاں میں بھی اس کے پریشان بالوں کا پرتو نہیں؟

اکیلا مقابلہ نہیں کرے گا

واشنگٹن۔ پہلی مارچ۔ آسٹریلوی وزیر مسٹر آر۔ جی کیسی نے واشنگٹن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آسٹریلیا پر جاپان کے حملہ کو روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آسٹریلیا کی مدد کی جائے۔ آپنے مزید کہا کہ اگر ہماری مدد نہیں کی گئی تو ہم حملہ آور کو نہیں روک سکیں گے۔ آپ نے بتلایا کہ آسٹریلیا کا بچاؤ اس اڈہ کا بچاؤ ہے جہاں سے جاپان کے خلاف حملہ کیا جا سکتا ہے۔

یو۔ پی کے پوربی اضلاع

لکھنؤ۔ ۲ مارچ ذمہ دار حلقوں کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس خبر میں کوئی سچائی نہیں ہے کہ یو۔ پی کے مشرقی اضلاع میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے اضلاع کے حاکموں کو صرف یہ احکام جاری کئے ہیں کہ وہ ہنگامی حالات کو روکنے کیلئے قدم اٹھائیں۔

نوروز۔ نئے سال کا پہلا دن۔ ہر سال یہ دن آتا ہے اور آپ مہمان نوازی کا پیالہ دوبارہ بھرتے ہیں۔ چائے کی پیالی پی کر آپ اپنے دوستوں عزیزوں اور رشتہ داروں کو سال نو کی مبارکباد دیتے ہیں جس طرح ہر روز چائے کا وقت ایک خوشی کا وقت ہوتا ہے۔ اسلئے ہر جشن کے موقع پر چائے خوشی کو بڑھاتی ہے اور دوستی و محبت کا سماں باندھتی ہے

ہندوستانی چائے

ہر بڑے موقع کے لئے بہترین پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پنشن بورڈ نے شائع کیا
IK.155

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ
تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS WHITE LABEL TEA
LIPTON'S TEA GIRL
لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTK 32C

گولڈن تھیٹرز کانپور میں
وشنو سنی ٹون کا محبت سے بھرا ہوا ڈرامہ
جمعہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے
پیار
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
خاص اداکار
مہر سلطانہ۔ راجکماری
سمن۔ انوری۔ خلیل
جانی بابو
تشریف لاکر لطف اندوز ہوجئے

جیسے جیسے وہ عمر دراز ہوتا جاتا ہے
اسکا وزن بڑھتا جاتا ہے
اُس کے معدہ میں گندگی بڑھتی جاتی ہے

بہت سے لوگوں کی قسمت کا یہ حال ہوتا ہے کہ جب وہ چالیس برس کی عمر میں پہونچتے ہیں تو اُن کے پیٹ میں گندگی بڑھتی جاتی ہے اور وہ اپنے کاموں میں سست رہنے لگتے ہیں اسکا علاج بہت سادہ ہے کہ کروشین کی چھوٹی خوراک ان سب خرابیوں کو دور کر سکتی ہے جیسا کہ اس آدمی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے:۔

"جوں جوں میری عمر بڑھی میرا وزن بھی بڑھا اور مجھے کھانا کھانے کے بعد سستی اور بھاری پن محسوس ہونے لگا پس میں نے سوچا کہ میں کروشین سالٹ کا استعمال کروں چنانچہ مجھے اسکا حیرت انگیز نتیجہ محسوس ہوا میرا وزن کافی گھٹ گیا اور میں زیادہ چست معلوم ہونے لگا کروشین سالٹ کی روزانہ خوراک نے میرے پیٹ کے اندر تمام صفائی کر دی"

(جے۔ بی)

معمولی قسم کی بے ترتیبی پیٹ کے اندر فضلا جمع ہو جانے سے ہوتی ہے جس کو کہ پیٹ کے اندر کے اعضاء باہر نہیں نکال سکتے کروشین میں ملے ہوئے چھ نمک جگر اور گردے کو مدد پہونچاتے ہیں کہ وہ روزانہ بے ہضم ہوا کھانا اور فضلا باہر نکال دیں اور پھر آہستہ آہستہ وہ بدشکل موٹاپا چلا جاتا ہے۔ حالانکہ آہستہ آہستہ جاتا ہے لیکن شرطیہ دور ہو جاتا ہے

No.49

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشے
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
ہر قسم کے امراضِ سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے،

ہندوستان پر حملہ کا خطرہ

لندن۔ لارڈ ہیلی۔ ایک آرٹیکل میں لکھتے ہیں کہ سنگاپور کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد پوربی سمندروں میں ہمارے امریکن اور ڈچ ساتھیوں کو زبردست مشکلیں پیش آئیں گی اس بنا پر کوئی شبہ نہیں کہ اب ہندوستان پر حملہ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ یہ تو ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ خطرہ کس حد تک بڑھا ہے اور اس کی شکل کیا ہوگی۔

جاپان اور اس کے دوست یہ بہانہ کریں گے کہ ہم ہندوستان اور برما پر قبضہ کرنیکا کوئی ارادہ نہیں رکھتے وہ یہ کہیں گے کہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے وسائل ان کے خلاف استعمال نہ ہوں اور کہ وہ ہندوستان اور برما کو آزاد کرینگے اور صرف انکے ساتھ فوجی اور تجارتی سمجھوتہ کریں گے۔

ملک خدا بخش سپیکر سرحد اسمبلی

پشاور ۳ر مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ملک خدا بخش سپیکر سرحد اسمبلی کو سردار بہادر راجہ سنگھ کی جگہ جو کہ ریٹائر ہو رہے ہیں ایڈوکیٹ جنرل مقرر کر دیا گیا ہے۔ ملک خدا بخش ۱۹۳۷ء میں سپیکر (صدر) سرحد اسمبلی مقرر ہوئے تھے اب وہ نیشنل ڈیفنس کونسل کے ممبر ہو گئے ہیں۔

آزاد مسلم کانفرنس

دہلی ۳ر مارچ۔ آزاد مسلم کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس کل شام کو ختم ہو گیا۔ بورڈ نے ہندوستان کے مسلمانوں اور مسلم انجمنوں کے نام ایک اپیل شائع کی ہے کہ وہ جنگ سے پیدا شدہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جگہ متحد ہو کر اپنے ملک کے بچاؤ کی تیاری کریں۔ بورڈ کی رائے میں موجودہ صورت حالات کے پیش نظر مسلمانوں کو چاہئے کہ آزاد ہندوستان میں اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ان تمام نظربندوں کو جنہیں بغیر کسی قانونی چارہ جوئی کے بند کیا ہوا ہے فوراً رہا کر دے ۔۔۔

چنگنگ ۷ر فروری یہاں کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ جاپان سائبیریا پر دو ماہ کے اندر حملہ کر دیگا جاپان سائبیریا پر اسوقت حملہ کریگا جبکہ جرمنی موسم بہار نے پر چڑھائی کریگا۔ جاپان والاڈی واسٹک کا خطرہ ٹالیگا

شاندار دوسرا ہفتہ — شاندار دوسرا ہفتہ
نیو تھیٹرس کا غیر فانی شاہکار
جس نے دیوداس اور دیگر نیو تھیٹرس کے بہترین شاہکاروں کو پیچھے چھوڑ دیا!
امپیریل ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کے دن ۳ بجے سے
جمعہ ۶ر مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے
ایک زبردست موسیقی نواز شاہکار
DOCTOR
ڈاکٹر
گانے — حضرت آرزو لکھنوی
ڈائلاگ — اے۔ ایچ شور
ڈائریکٹر ایس مترا
میوزک پنکج ملک
خاص اداکار
پنکج ملک۔ آہین چودھری۔ نیمو۔ امر ملک
اندو مکرجی۔ مس پنا۔ بھارتی۔ جیوتی۔

بحکم مسٹر برج دتا گپتا منصف صاحب بہادر شہر کانپور

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ نمبر ۶۵ سنہ ۱۹۴۱ء

فرم سالگرام پنالال سدا ہنیا لال ساکن امرت سر ڈگریدار ۔۔ مدعی

بنام فرم درگا پرشاد گنگا دین ۔۔۔۔ مدعا علیہ

بنام (۱) گنگا دین ولد درگا پرشاد (۲) چمن لال (۳) شری لال پسران گنگا دین مالکان فرم درگا پرشاد گنگا دین ساکن لال کرتی بازار چھاؤنی کانپور ۔ مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان پنالال ڈگریدار نے واسطے نیلام مکانات نمبری ۲۷ و ۲۸ واقعہ لال کرتی بازار چھاؤنی کانپور درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۱ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے

آج بتاریخ ۲۶ ماہ فروری ۱۹۴۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم سنت لال منصرم
عدالت منصفی شہر کانپور

مہر عدالت

۔۔۔ تاکہ ملک میں خوشگوار فضا پیدا ہو سکے۔

خفیہ اجلاس کی کاروائی چھاپنا جرم

دہلی ۲۰ر فروری۔ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز میں ایک اور ترمیم کی ہے جس کی رو سے ہندوستانی مجالس آئین ساز کے کسی ممبر کو خفیہ اجلاس کی کارروائی چھاپنا کسی اور ذریعہ سے کسی اور شخص کو بتانا جرم ہے۔

سب سے بڑی سمندری لڑائی

واشنگٹن ۲۷ر فروری۔ سمندری وزیر کرنل ناکس نے امریکہ کے سمندری بیڑوں کو جو مختلف سمندروں میں ہیں۔ ایک براڈکاسٹ تقریر میں یقین دلایا کہ وہ دن جلد آنے والا ہے جب ہمارا ہوائی جہازوں اور ہتھیاروں میں دشمن کی طاقت ہم سے زیادہ نہ رہے گی۔ مسٹر ناکس نے یہ بھی کہا کہ اس وقت امریکہ تاریخ کی سب سے بڑی سمندری لڑائی لڑ رہا ہے۔

باجلاس جناب مولوی شاہ غیاث عالم صاحب بہادر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منصف مہابن مقام متھرا

حسب آرڈر ۱ قاعدہ ۸ ضابطہ دیوانی

بعدالت منصفی مہابن مقام متھرا

نمبر مقدمہ ۳۹ سنہ ۱۹۴۲ء

گوسوامی برج گوپال ولد گوسوامی مدن موہن قوم برہمن ساکن محلہ بہاری پورہ قصبہ بندرابن پرگنہ و ضلع متھرا ۔۔۔۔ مدعی

بنام (۱) سیٹھ کیلاش پت ولد سیٹھ کملاپت قوم ویش ساکن کانپور بر دوکان فرم جگی لعل کملاپت کانپور (۲) للتا پرشاد ولد گوبردھن داس قوم کایستھ ساکن قصبہ بندرابن محلہ سیوا کنج پرگنہ متھرا ۔۔۔ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک نالش بابت دخل حسب آرڈر ۱ قاعدہ ۸ ضابطہ دیوانی بحیثیت خود و دیگر اشخاص حصہ داران بابتہ کھیوٹ ۲۶/۱ محال کلاں بانگر موضع بندرابن پرگنہ و ضلع متھرا پیش کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر شخص کو جو حقیقت ہذا سے تعلق رکھتا ہو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر ہو تاریخ ۱۸ر مارچ ۱۹۴۲ء عدالت ہذا میں پیش کرے۔ المرقوم ۲۰ر فروری ۱۹۴۲ء

بحکم منصرم
عدالت منصفی مہابن
مقام متھرا

مہر عدالت

چنگنگ ۲۶ر فروری چین کے ایک اعلیٰ افسر نے بیان کیا کہ چین اور ہندوستان کے درمیان ہوائی سروس شروع کرنیکی ضرورت ہے۔ اس سے دونوں ملکوں کو زبردست فائدہ پہونچیگا برما روڈ کے علاوہ ہندوستان اور چین کے درمیان جو نیا راستہ تیار ہو رہا ہے اس کا کچھ حصہ تیار ہو چکا ہے۔ باقی تیار ہو رہا ہے۔

رائل انڈین نیوی
تنخواہ بڑھ گئی

حسب ذیل شرح تنخواہ رائل انڈین نیوی میں اب داخل ہونے پر مندرجہ ذیل عہدوں پر دیجائے گی۔

عہدہ	تنخواہ
معمولی سی مین	۳۰ روپیہ ماہوار
اسٹوکر درجہ دوم	۳۰ روپیہ ماہوار
معمولی سگنل مین	۶۰ روپیہ ماہوار
معمولی ٹیلیگرافسٹ	۶۰ روپیہ ماہوار
ایکٹنگ رائٹر	۶۰ روپیہ ماہوار

ریکروٹنگ آفیسر ہیڈ کوارٹرس۔ مال روڈ لکھنؤ

برطانوی اور جرمن جہازوں کے درمیان لڑائی

لندن ۲ر مارچ۔ سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ اتوار کو انگلش چینل میں برطانوی موٹر تارپیڈو کشتیوں اور دشمن کے تیل لیجانے والے جہازوں کی حفاظت کرنے والے جہازوں کے درمیان جھڑپ ہوگئی۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے دشمن کے جہازوں پر بم گرائے اور تیل لے جانے والے ایک جہاز پر تارپیڈو مارا۔ خیال ہے کہ ایک اور تارپیڈو لگا۔ دشمن کے جہازوں نے برطانوی تارپیڈو کشتیوں پر حملے کئے اور ساحلی توپوں نے ان پر گولے برسائے لیکن جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ایک موٹر تارپیڈو کشتی کو معمولی نقصان پہنچا۔ دشمن کا تیل لے جانے والا ایک جہاز ہٹتا ہوا دیکھا گیا اور اس پر حملہ کیا گیا لیکن کہر کی وجہ سے نشانہ ٹھیک نہ بیٹھ سکا۔

ہندوستانی مسئلہ مصری معاہدہ کے ڈھنگ پر حل کیا جائیگا

لندن ۳ر مارچ۔ باخبر سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ہندوستانی مسئلہ پر برطانوی پارلیمنٹ میں اس ہفتہ کے اندر بحث کی نوبت آ جائے گی حکومت کے جس فیصلہ کی بنا پر بحث ہوگی وہ ڈومینین اسٹیٹس پر مبنی ہوگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ کنزرویٹو حلقوں میں ہی نہیں لبرل اور سرکاری حلقوں میں بھی ہندوستان کے مسئلہ کو ڈومینین اسٹیٹس اور برٹش کامن ویلتھ کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ اس نگاہ سے نہیں کہ ہندوستان کے مسئلہ کو اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرنے کا اختیار ہونا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ نئی دہلی یہ کافی سمجھتی ہے کہ ایگزیکٹو کونسل اور بڑھا دی جائے مگر لندن یہاں تک سوچ رہا ہے کہ مصری معاہدہ کے ڈھنگ پر ہندوستانی مسئلہ حل کیا جائے۔ امریکہ میں برطانیہ کے سفیر لارڈ ہیلی فیکس (سابق لارڈ اردن) نے ہندوستان کی سیاسی آزادی کی طرف قدم اٹھانے کی حمایت کی ہے۔

ہندوستانی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ سر اسٹیفورڈ کرپس سے لمبی چوڑی امیدیں باندھنا غلط ہے۔

ناتوانی پہ مری کثرت بیداد نگر — حوصلہ حد سے زیادہ دل ناشاد نگر
محبت قربانی جذبات موسیقی
دل کو موہ لینے والے ۱۲ سریلے گانے
میجسٹک سینما کانپور میں
رام ہال پٹکاپور کانپور میں
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کے دن ۳ بجے سے
جمعہ ۶ر مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے
نیشنل اسٹوڈیو کا دلکش موسیقی نواز شاہکار
کسوٹی
خاص اداکار
مس۔ روز۔ سالینی دیوی
دنیا کماری۔ ستیش۔ پرہلاد
گلزار
اسٹوری گانے ڈانس مکالمے سین مذاق
سب دلکش اور دلچسپ
تشریف لاکر لطف اٹھائیے
محبت و قربانی، ایثار اور آزمائش کا بہترین مرقع

آزاد مسلم کانفرنس بورڈ کے ریزولیوشن

دہلی ۲ر مارچ۔ کل آزاد مسلم بورڈ کے دوسرے دن کے اجلاس میں متواتر آٹھ گھنٹہ بحث و مباحثہ کے بعد دو اہم ریزولیوشن پاس ہوئے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر ہند مسٹر ایمری کا یہ نعرہ قطعی غلط ہے کہ مسلم لیگ ہندوستان کے مسلمانوں کی نمایندہ جماعت ہے۔ نیز حکومت کا یہ فرض ہے کہ فوراً ہندوستان کو آزاد کرکے تمام طاقت عوام کے نمایندوں کو سونپ دے تاکہ وہ اس ملک کے بچاؤ کی تمام ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر اٹھانے کو تیار ہو جائے اور دوسرے آزاد ملکوں کے ساتھ مل کر ہر حملہ آور کا مقابلہ کر سکے۔

بورڈ کا اجلاس صبح گیارہ بجے ڈاکٹر شوکت اللہ صاحب کی کوٹھی پر خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ کی زیر صدارت شروع ہوا بورڈ کے اکیس ممبروں کے علاوہ مسٹر آصف علی میاں افتخار الدین پروفیسر ہمایوں کبیر نواب ڈھاکہ۔ مولانا طفیل احمد جو خاص طور پر مدعو کئے گئے تھے۔ اجلاس میں شریک تھے۔ مولوی فضل الحق وزیر اعظم بنگال بھی جنہیں بورڈ کا باقاعدہ ممبر بنا لیا گیا ہے شریک تھے رات کو دس بجے کے قریب حسب ذیل دو ریزولیوشن شائع کئے گئے۔

بورڈ کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے اب تک جنگ کا تخلیقی مادہ نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اور تمام دنیا اس وقت خون کے سمندر میں رنگی ہوئی ہے۔ ہندوستان اب زیادہ عرصہ تک اس لڑائی کو ایک تماشائی کی طرح نہیں دیکھ سکتا اور اپنے آپ کو فوری خطرے میں محسوس کرتا ہے۔ وہ سوالات جو دو سال سے پہلے بہت اہم معلوم ہوتے تھے اور ہماری تمام تر توجہ کو مرکوز کئے ہوئے تھے۔ آج بالکل ماند پڑ گئے ہیں اور نئے نئے اہم مسائل ہمارے سامنے درپیش ہیں چھوٹی چھوٹی قومیں اور ملک اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے اپنی طاقت اور ذرائع کو متحد کر رہے ہیں نئی کاربندیوں کے لئے اور جنگ کے خطرناک نتائج سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے نئی کاربندیوں کی ضرورت ہے۔ جو ملک حملہ آور کے شکار ہو چکے ہیں ان کی قسمت کا پانسہ بدلنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ متحدہ محاذ پیش کرنے کی غرض سے ہندوستانیوں کو شامل کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔

بورڈ کو یہ پختہ یقین ہے کہ عوام میں اس امر پر متفق ہیں کہ اگر اس مقصد کو حاصل کرنا ہے تو فوراً ہندوستان کی غلامی ختم کی جائے۔ اور اسے وہی آزادی حاصل ہو جو دوسرے آزاد ممالک مثلاً انگلستان و دیگر نوآبادیوں کو حاصل ہے۔ یہ بورڈ جو مسلمانوں کی ان مختلف جماعتوں کی نمایندگی کرتا ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں کی زبردست تعداد کی طرف بولنے کا حق رکھتی ہیں۔ اس مطالبہ کی پوری طرح تائید کرتا ہے۔ بورڈ یہ محسوس کرنے کے لئے مجبور ہے کہ وزیر ہند اور سرکار برطانیہ کی یہ دلیل کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمایندہ جماعت ہے۔ اور اس کا رویہ اور مطالبہ ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں ناقابل حل رکاوٹ ہے۔ اس بات کو صاف طور پر ظاہر کرتی ہے کہ سرکار اپنے ہاتھ سے طاقت چھوڑنا نہیں چاہتی حالات کی نزاکت اور فوری حملہ کے خطرے کا یہ تقاضا ہے کہ سرکار برطانیہ فوراً ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کر لے۔ اور اصل طاقت عوام کے نمایندوں کے سپرد کر دے تاکہ وہ اپنے ملک کے بچاؤ کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیکر ہر حملہ آور کا آزاد ممالک کے ساتھ مل کر مقابلہ کر سکیں۔

۲۔ بورڈ نہایت افسوس کے ساتھ نوٹ کرتا ہے کہ لڑائی کے شعلوں نے دنیا کے تقریباً تمام مسلم ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ان کی آزادیاں خطرے میں پڑ گئی ہیں۔ اٹلانٹک کے پوربی کناروں سے لیکر لال سمندر کے مغربی کناروں تک اور بیچ یورپ میں اور ملایا۔ چین روس میں اور دوسرے یورپ کے کئی حصوں میں مسلمان معہ اپنے ہمسایوں کے لڑائی کے شکار بنے ہوئے ہیں۔ بورڈ ان تمام مسلمانوں اور دوسرے باشندوں کے ساتھ دلی اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ بورڈ امید کرتا ہے کہ ان تمام قوموں اور ملکوں کی آزادی جو اس وقت تک دشمن کا شکار ہو چکے ہیں جلد ہی واپس مل جائے گی۔ اس کے علاوہ بورڈ مصر۔ فلسطین شام۔ ایران اور عراق کے ساتھ بھی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد آزاد ہوں گے۔

سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء کا بجٹ پیش ہو گیا

نئی دہلی۔ ۲۸ر فروری۔ اسمبلی کی گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں جبکہ فنانس ممبر سر جرمی ریسمین نے آج سنٹرل اسمبلی میں بجٹ بابت سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء پیش کیا۔ سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء میں ڈیفنس پر خرچ کا اندازہ ۱۳۲ کروڑ روپے اور سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء میں ۱۳۳ کروڑ روپیہ کا لگایا گیا ہے۔ ممبر مالیات نے بیان کیا کہ لڑائی پر اس وقت جو کچھ خرچ ہو رہا ہے۔ یہ اس کا ایک جزو ہے۔ آپ نے بتایا کہ لڑائی اور سپلائی کے خرچ کے سلسلہ میں حکومت ہند حکومت برطانیہ سے جو رقم حاصل کرے گی وہ سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء میں ۴۰ کروڑ سے زیادہ ہو گی۔ بچاؤ کے خرچ میں صوبوں سے ۷۳۹ لاکھ روپیہ کی رقم وصول ہو گی۔ ممبر مالیات نے یہ بھی اعلان کیا کہ سٹرلنگ قرضہ کی ادائگی ملک کے لئے فائدہ مند ہے۔

جاوا میں جاپانی فوجیں

مانڈلے ۵ر مارچ رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ جاپانی فوجیں اب رنگون سے ۶۰ میل سے کم کا فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ ایک جگہ انہوں نے دریائے ستانگ کو پار کر لیا اور ۵ میل آگے بڑھ کر موضع داؤ تک پہونچ گئیں۔ جو کہ شہر پیگو سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر ہے۔ لڑائی کی حالت کچھ الجھی ہوئی سی ہے۔ لیکن اس واقعہ سے کہ داؤ میں صرف برطانی فوج کے گشتی دستے جاپانیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانی فوجیں دریائے ستانگ کے پچھمی کنارے پر اپنے مورچوں سے پیچھے ہٹ گئی ہیں اور دریائے ستانگ کے نچلے حصہ پہونچ گئی ہیں۔

بادشاہ سے وزیر ہند کی ملاقات

لندن ۵ر مارچ وزیر ہند مسٹر ایمری نے کل بادشاہ سے ملاقات کی۔

ہنولولو پر پھر ہوائی حملہ

نیویارک ۵ر مارچ فوجی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بدھ وار کی صبح ہنولولو پر اوسط درجہ کے تین بم گرائے گئے۔ غالباً دو دشمن کے ایک ہوائی جہاز نے گرائے۔ اس سے بہت معمولی نقصان ہوا۔ بم پھٹنے سے زور کے دھماکے ہوئے جن سے شہر ہل گیا۔

فلپائن کے شہروں پر گولہ باری

واشنگٹن۔ ۴ر مارچ امریکہ کے محکمہ جنگ کے اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ باٹان میں اس وقت ہوائی لڑائی ہو رہی ہے اور نہ خشکی کی لڑائی ہی ہو رہی ہے۔ اس وقت جاپانی منڈاناؤ کے ٹاپوؤں زمبوانگا میں فوجیں اتار رہے ہیں۔ چار فوجی جہاز فوج اتارنے میں لگے ہوئے ہیں ایک کروزر ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ شہر میں شعلے بھڑک رہے ہیں جاپانی جنگی جہاز فلپائن میں مختلف ٹاپوؤں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔

کچھ اور امریکن فوج لندن میں

لندن ۵ر مارچ لندن میں امریکہ کی فوج کے کچھ اور دستے پہونچ گئے ہیں۔

ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے

لندن۔ ۵ر مارچ پارلیمنٹ میں متعدد لیبر ممبروں نے ہندوستان کے متعلق مندرجہ ذیل تحریک پیش کی ہے اس ہاؤس کی رائے ہے کہ اب وقت آگیا ہے۔ جب کہ ملک معظم کی حکومت مکمل طور پر یہ اعلان کر دے کہ وہ ہندوستان کی قومی آزادی تسلیم کرتی ہے۔ اور وہ ہندوستان کی قومی تحریک کے لیڈروں سے ہندوستان کی عارضی حکومت خود اختیاری پر منتقل کرنے کے متعلق فوراً ہی بات چیت شروع کر دے اس تحریک کی حمایت کرنے والوں میں میرز ڈیوس ڈبگرا اسٹوپین سالٹر ادا کر دلسن۔ جے بارا اور سلون بھی شامل ہیں۔

جاوا آخر دم تک لڑیگا

لندن۔ ۴ر مارچ بنڈونگ میں فوجی حکام سے مشورہ کرنے کے بعد لندن سے حکومت ہالینڈ نے ہدایت جاری کر دی ہے کہ تمام کمانڈر جن میں وہ فوجیں بھی شامل ہیں جو تنہا لڑ رہی ہیں آخری دم تک لڑائی جاری رکھیں۔

نیمو۔ ۴ر مارچ۔ برما سے ان برطانوی اور امریکن بچوں و عورتوں کا اخراج بھی شروع ہو گیا ہے جو وہاں سے چلے آنا چاہتے ہیں بمبئی کی ایک اطلاع ہے کہ حال ہی میں ۹۰۰ یوروپین اور چینی پناہ گزین مشرق بعید سے یہاں پہنچے ہیں۔

کامیاب ترین فلموں کا سرتاج شاہکار

آرٹ ادب و تفریح کا لاجواب مرقع!!

بمبئی ٹاکیز لمیٹیڈ کا سنہ ۴۲ء کا لاجواب شاہ کار!

JHOOLA　　JHOOLA

جھولا

جسمیں　اشوک کمار　اور　لیلا چٹنیس　نرالی شان میں ہیں

دیگر اداکاران　شواہ نواز۔ وی۔ ایچ دیسائی۔ ممتاز علی۔ کرونا دیوی۔ شہزادی۔ راجکماری شوکلا

موسیقی　جذبات　رومان　رقص　مزاح　دلچسپ　دلآویز　اور دلفریب مناظر

بمبئی　کراچی　دہلی　میں نئے ریکارڈ کا قایم کرنے والا شاہکار

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۶ر مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۶½ بجے شام
۹½ بجے رات
متی شو سنیچر اتوار کو
۳ بجے دن سے

نوٹ

(۱) پہلے ہفتہ میں فری پاس قطعی بند رہیں گے (۲) اسٹوڈنٹ کو کنسیشن کارڈ دکھانے پر دیا جائے گا۔
(۳) سنیچر اور اتوار کو متی شو ٹھیک ۳ بجے شروع کر دیا جائے گا۔

اسٹیل بنانے کا طریقہ

نمبر۳

لوہے کو اسٹیل کی شکل میں لانے کا طریقہ

یہ لوہے کے بھرے ہوئے چمچے کھلی ہوئی بھٹیوں کے پاس لے جائے جاتے ہیں۔ پہلے اس میں سے کچھ اور اشیاء ملاکر نکال لیتے ہیں اور اسٹیل کو علیحدہ کر لیتے ہیں ڈپلکس پلانٹ (DUPLEXPLANT) گرم ہوا کے ذریعہ سے صفائی کی جاتی ہے اور یہ لوہے کے ٹکڑے اسٹیل بن جاتے ہیں اور یہ اسٹیل سب چھوٹے چھوٹے سانچوں میں ڈھال لیے جاتے ہیں اور اسٹیل کی چھڑیں بن جاتے ہیں۔

TATA
ٹاٹا

جاری کنندہ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ
ہیڈ سیلز آفس ۱۰۲۔ اے۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

TN1743

بنگال میں فرقہ وارانہ اتحاد

کلکتہ۔ یکم مارچ۔ مسٹر اے۔ کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال کی صدارت میں ایک فرقہ وارانہ اتحاد بورڈ بنا ہے جس کے نائب صدر ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی۔ مسٹر سنتوش کمار وزیر ارا بنگال اور ڈاکٹر بی۔ سی رائے ہیں۔ یہ بورڈ آج سہ پہر کو ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک جلسہ میں بنایا گیا جس کے صدر خان بہادر ہاشم علی خاں وزیر بنگال تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ جلد ہی اس بورڈ کے اہتمام میں فرقہ وارانہ یکجہتی کی ایک کانفرنس ہونے والی ہے۔ لوگ صوبہ کے مختلف علاقوں میں جاکر ہندو مسلم اتحاد پر غور کریں گے۔ خان بہادر ہاشم علی خاں نے کہا کہ موجودہ وزارت صوبہ میں فرقہ وارانہ یکجہتی کرنے کے لئے تلی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر کا بیان

بمبئی یکم مارچ۔ ڈاکٹر بی آر امبیدکر نے ایک بیان میں کہا جنرل چیانگ کائی شیک نے حکومت برطانیہ سے اپیل کی ہے کہ جلد سے جلد اصلی طاقت ہندوستانیوں کے ہاتھ میں منتقل کر دے۔ لیکن اس راستے میں جو مشکلات حائل ہیں اُن کے حل کا کوئی طریقہ نہیں بتایا اس کا صرف یہی حل ہے کہ ایک ایسا آئین مرتب کیا جائے جس میں سیاسی طاقت، برطانوی ہندوستان کی قومی زندگی کے عناصر کے درمیان منقسم ہو۔

انہوں نے مزید کہا کہ میرے خیال میں حکومت برطانیہ مندرجہ ذیل شرطوں کا اعلان کر سکتی ہے۔

(۱) ہندوستان کو صلح ہونے کے تین سال بعد درجہ دیدیا جائے گا۔

(۲) صلح کے ایک سال کے اندر اندر مختلف ہندوستانی جماعتوں کو ایک متفقہ آئین پیش کرنا ہوگا۔

(۳) اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو حکومت برطانیہ جھگڑے کو بین الاقوامی عدالتوں کے سپرد کر دے گی۔

(۴) حکومت اس فیصلہ پر نو آبادی کے آئین کے طور پر عمل کرے گی۔

ٹوکیو ۲ر مارچ۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے پہلی بار دکھنی جاوا سے تین سو میل کے فاصلہ پر بحر ہند میں کرسمس کے ٹاپو پر اتوار کو بمباری کی۔

سمندر پار کے دوست

آجکل نیویارک سے خوب اچھی طرح لپٹے ہوئے پارسل بھیجے جا رہے ہیں ان پر نہایت ہی آسان مگر تعجب انگیز ذیل کا پتہ لکھا رہتا ہے، "اعلیٰ حضرت ملکہ الزبیتھ بکنگھم محل۔ لندن" اور اس کے جواب میں شکریہ کے خطوط جن پر ملکہ معظمہ کا شاہی نشان لگا رہتا ہے۔ اور یہ خطوط محکمہ سنسر نہیں کھولتا جیسا کہ شاہی ڈاک کا قاعدہ ہے یہ شاہی خطوط بالکل اسی معمولی طریقہ پر ڈاک کے بکسوں میں ڈال دئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ بجلی یا گیس کا بل یا کسی بائسکوپ کے ہفتہ بھر کا پروگرام امریکہ کے ایک نامہ نگار نے خوب لکھا ہے "سمندر پار دوستوں کے ساتھ ہمدردی" ان کے بعض مضامین کا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

اس کا یہ مطلب نہ سمجھ لینا چاہئے کہ امریکہ کے لوگ بڑی تعداد میں ہنسی خوشی یا بڑے دوستانہ خطوط یا تحفے برطانیہ کی اسکاٹلینڈ والی ملکہ بھیجتے رہتے ہیں۔ اس طرح کے خطوط یا پیغامات کا تبادلہ ایک چائے کی کمپنی کی طرف سے ہو رہا ہے یہ کمپنی ہر حالت میں خالص امریکی ہے اور کوئی ۷۰ برس سے زیادہ عرصہ سے ملک کے چائے پینے والے لوگوں کی خدمت انجام دے رہی ہے۔

ہم سب کی طرح اس کمپنی کے موجودہ مالکان جو قائم کرنے والے کے بھتیجے اور پوتے پڑپوتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے سے سوال کرتے ہیں کہ "مجھے مدد دینے کیلئے کیا کرنا چاہئے؟" ان کو اس کا سہل جواب مل گیا ہے۔ وہ امریکی تحفے چائے کی شکل میں برطانیہ کے چائے پینے والوں کو بھیجتے ہیں کیونکہ چائے کو وہ لوگ بہت پسند کرتے ہیں۔ خوشی سے پیتے ہیں اور آجکل چائے پر بندشوں کی وجہ سے انہیں کافی مقدار چائے دستیاب نہیں۔ حالانکہ آجکل چائے کی انہیں سخت ضرورت ہے۔

اس طرح جو چائے ملکہ معظمہ کو بھیجی جاتی ہے۔ وہ ضرورت کے مطابق برطانیہ کے لوگوں میں تقسیم کر دیجاتی ہے۔ انگلستان نے ثابت کر دیا ہے "کہ وہ ہر چیز کو خوشی کے ساتھ لے سکتا ہے۔" بہت سے چھوٹے چھوٹے تھیلے ان لوگوں کو دئے جاتے ہیں جن پر بم برس چکے ہیں۔ اور بے خانماں و درماں ہو گئے ہیں۔ بعضے انجمن صلیب احمر کو دئے جاتے ہیں۔ کچھ زچہ خانوں کے ہسپتالوں اور کچھ کام کرنے والی انجمنوں کو۔ ہر ایک تھیلی میں دینے والوں کا نام لگا رہتا ہے۔ اور ہر ایک کو ملکہ معظمہ کی شاہی خادمہ شکریہ کا خط بھیجتی ہیں۔ اسمیں نہ صرف ملکہ معظمہ کا صرف شکریہ ہی لکھا رہتا ہے بلکہ اس میں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اس تحفہ کو کس مصرف میں لایا گیا ہے۔ کمپنی اس طرح کے کار خیر کے لئے ہندوستان کی عمدہ اور پیچ پیکر چائے تقسیم کرتی ہے۔ اور بکنگھم محل اس کو پہونچانے کے لئے اتنا ہی محصول لگتا ہے۔ جس قدر اس طرح کی چائے پر نیویارک پہونچانے میں لگتا ہے۔ کمپنی ڈاک یا بیمہ کا خرچ اپنی طرف سے دیتی ہے۔ اور یہ اخراجات پرچون داموں سے آ رہے ہیں کیونکہ ایک جمہوریت اپنی دوسری جمہوریت بہن کی مدد کر رہی ہے۔

انگلستان میں امریکہ کی فیض دلی کی بہت تعریف کی جا رہی ہے۔ جنگ کے محاذ کی پہلی صف۔ کا اندازہ آسانی سے ہو جائے گا۔ جب ہم اس امر پر غور کریں گے کہ چائے ہی ایک ایسی پینے کی چیز ہے جس کی طرف برطانیہ کے لوگ دکھ اور تکلیف کے وقت راغب ہوتے ہیں۔

حال ہی میں انگلستان میں چائے کے خرچ پر تنقید کرتے ہوئے اخبار "مدر اس میل" میں لکھا گیا ہے کہ لندن کی زمین دوز سرنگوں میں جہاں لوگ بمباری کے وقت پناہ لیتے ہیں کوئی دس ہزار گیلن چائے ایک رات میں خرچ ہوتی ہے۔ بمباری کے موقعہ پر ایک پیالی چائے کی خوبیوں کی تعریف کرنا عبث ہے وہ خود بخود اس کی تعریف بولتی ہیں۔

بری اور بحری

لندن۔ ۲۸ر فروری۔ سمندری وزارت اور دفتر جنگ نے ایک مشترکہ اعلان شائع کیا ہے جسمیں بتلایا گیا ہے کہ فرانس کے انتہائی ساحل پر ریڈیو کی ایک چوکی پر مشترکہ حملہ کیا انگریزی ہوا بازوں نے چھاتہ باز فوج اُتار دی پیدل فوج نے اس کی مدد کی اور جب انہوں نے اپنا کام پورا کر لیا تو سمندری بیڑہ ان کو واپس لایا۔

کارخانے سے تازے

معتدل فضا

براہ راست نیشنل کے جدید معتدل فضا کارخانہ سے آتے ہیں جہاں نقصان پہونچانے والے ذرّے نکال دیئے جاتے ہیں تمباکو معتدل فضا ہے اور اسکا ومہ لیا جاتا ہے۔ کہ یہ دھول اور کوڑا کرکٹ سے مُبرّا ہے۔

سادے اور کورک ٹپ میں دستیاب ہوسکتے ہیں

اصلی کورک

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایرکنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹڈ

NCK 17

کیا کیا نئے ٹیکس لگائے جائینگے

انکم ٹیکس: دو ہزار کے بجائے ایک ہزار پر لگے گا۔

کسٹم ڈیوٹی۔ پہلی ڈیوٹی پر بیس فیصدی کا اضافہ

پٹرول۔ تین آنہ گیلن کا اضافہ

ڈاک اور تار۔ لفافہ پانچ پیسہ کے بجائے چھ پیسے کا ہوگا۔

تار: دس آنہ کے بجائے بارہ آنہ کا ہوگا۔

ایکسپریس تار: ڈیڑھ روپیہ کا ہوگا۔

ٹیلیفون ٹرنک کال: دس فیصدی سے بیس فیصدی تک اضافہ۔

پرکاش پکچرز کا عظیم الشان شاہکار

شاندار چوتھا ہفتہ

رام آئن سے تیار کیا ہوا

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں!

جمعہ ۶ر مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے اور ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

بھرت ملاپ

خاص اداکار

درگا کھوٹے شوبھنا سامرتھ ساہو مودک نمبالکر
کیکئی سیتا بھارت دشرتھ
پریم ادیب وملا اوما کانت
رام منتھرا لکشمن

ایک ایسا شاہکار جو تمکو فرض کا درس دیگا
بھائی بھائی کے پریم کی انوکھی کہانی
دو بھائیوں کا تاریخی مرقع

تشریف لاکر
اس تاریخی سبق آموز اور دلکش ڈرامہ کو ملاحظہ فرمائیے

شادی

شاندار گیارھواں ہفتہ

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات
مٹنی شو
اتوار کو ۳ بجے
دن سے

موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۶ر مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے

رنجیت فلم کمپنی کا دلکش ڈرامہ

اداکار

مادھوری۔ خورشید۔ موتی لال۔ ڈکیشٹ۔ غوری وغیرہ

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بکھرایاں ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ لگان ۱۲۰

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر بکھرایاں مقام بکھرایاں ضلع کانپور

رام رتن وغیرہ — مدعی
بنام بہکھاری — مدعا علیہ

بنام بہکھاری ولد بینی قوم کوری ساکن موضع سجور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے بمقام بکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیے اور جوابدہی دعوی کی کیجیے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجیے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضر آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ رماہ فروری ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت — ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر
سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۶ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۱

ادبیات

خندۂ گل

ہمیں خوشی ہے کہ آج کی اشاعت میں ہم ناظرین صداقت کی تفریح طبع کے لئے مسٹر ڈبلو ایچ سائلس کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کانپور کی ظریفانہ رنگ میں ایک نظم شائع کر رہے ہیں جو آپ نے گزشتہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کو یوم چین کے موقع پر ارشاد فرمائی ہے یہ بات اور بھی مسرت انگیز ہے کہ انگلش ٹیچر اور انڈین کرسچین ہوتے ہوئے بھی آپ کو اردو شعر و ادب سے اتنی دلچسپی ہے ایسی سخت زمین میں آپ کی کامیابی سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ایک مشاق ظریف شاعر ہیں اور اپنے کلام کو شاعرانہ نوک پلک سے آراستہ کرنے کی مہارت رکھتے ہیں۔ ایڈیٹر

جاپانیوں سے چینیوں کی جنگ ہوگئی
افیون تو افیون تیز بہت بھنگ ہوگئی

بے کار کارنامۂ سائنس ہوگیا
یورپ کی عقل ایشیا سے دنگ ہوگئی

چینی اُٹھے جو تیغ کو ہاتوں میں تول کر
جاپان کی تفنگ بھی پاسنگ ہوگئی

چُنکنگ کی کُھلی ہوئی سڑکوں کے سامنے
راہِ فراخِ ٹوکیو بھی تنگ ہوگئی

ہٹلر نے ہولی کھیلی گو اپنے ہی خون سے
لیکن ہماری پینٹ تو بدرنگ ہوگئی

جا کر ملیں اور پھر ہم چیانگ کائی سے
ہر چند بر مارو ڈ بہت تنگ ہوگئی

میڈم چیانگ کائی کے قدموں کا ہے اثر
تھی موم طبع ہند مگر سنگ ہوگئی

ظالم کے ہوش اُڑ ائے نہ اک تھاپ تو سہی
ڈفلی ہماری خیر سے گر چنگ ہوگئی

پچکاری ماری چین نے اور چوندھیا دیا
جاپان! تیری ہولی تو بے رنگ ہوگئی

ننگ شکست سے ہوئے جاپانی آب آب
مڈبھیڑ ہندیوں سے لب گنگ ہوگئی

دنیا بھی ظالموں کی تبہ دین بھی تباہ
اک جان اور باعثِ صد ننگ ہوگئی

اے ہندوالو دوستی کا حق ادا کرو
دشمن سے چینی بھائیو کی جنگ ہوگئی

پیغام کرتے کرتے ادا یوم چین کا
اظہر کی ہاتھ بھر کی زبان تنگ ہوگئی

× ڈبلو۔ ایچ۔ سائیلس۔

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

چین کے حاجیوں کی زبانی مکہ جانے کا حال

بہت سے چینی مسلمانوں نے جو امسال حج کے قافلے کے ساتھ تھے بیان کیا کہ ہم تبت اور ہندوستان کے راستے سے آئے ہیں۔ تبت سے کلکتہ تک کے راستے میں جب ہمارے مرکب جن پر ہم سوار تھے ایسے تھک کر رہ گئے کہ آگے نہ بڑھ سکے تو ہم نے کلکتہ تک پیدل سفر کیا۔ کلکتہ میں حکومت ہند نے ہماری نگہداشت اور خبر گیری اچھی طرح کی اور ہمیں جدہ جانے والے اسٹیمر میں سوار کر دیا۔

قافلہ سالار مولوی محمد عبد الرحمن وان شین جدہ کے چینی قونصل تھے یہ صاحب ایک پھرتیلے چینی نوجوان ہیں۔ انہوں نے قاہرہ کی الازہر یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہے اور مسلم اخوت وفد کے ہمراہ عربوں کے ملکوں کی سیاحت کر چکے ہیں مشرق بعید کی جنگ میں چین جو حصہ لے رہا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر وان شین نے کہا۔

آخر کار وہ وقت آ ہی گیا جس کا چین مدت سے منتظر تھا۔ جاپان کے خلاف جنگ میں برطانیہ۔ امریکہ اور جمہوری قوتوں نے جو اتحاد عمل کیا اس کی بدولت چین کو یہ موقع ہاتھ آگیا کہ بہت سے مقامات پر دشمن پر حملہ آور ہو جائے اور اس طریقے پر دشمن کی فوجوں کے ایک بڑے حصہ کو اس طرف مصروف ہونا پڑا۔ جاپان کو مشرق بعید میں بہت سی عارضی فتوحات حاصل ہوگئی ہیں لیکن ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے سب سے زیادہ اہمیت تو اس آخری نتیجہ کی ہوگی جس کے متعلق کوئی شک نہیں ہے کہ تعدی ظلم وجور پر آزادی اور انصاف کی فتح ہوگی۔

"چین جمہوریت اور جمہوری قوتوں کی حمایت میں لڑیگا اور اپنے تمام وسیلوں اور اپنی پوری طاقتوں کو اس جنگ میں اس وقت تک کام میں لاتا رہیگا جب تک کہ آخری فتح حاصل نہ ہو جائے"

ترکی میں روٹی کی پرچیاں

انقرہ۔ استنبول اور ترکی کے بہت سے دوسرے شہروں میں ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے پرچیوں کے ذریعہ روٹی ملنے کا طریقہ رائج ہوگیا۔

فلسطین میں ایک قدیم معبد کا انکشاف

فلسطین میں کھدائی کا کام پورے زور سے جاری ہے۔ مزدور کام کر رہے ہیں اور ایک اہم عمارت پر سے جو فلسطین اور شام کی سرحد پر جاعونہ نامی گاؤں کے قریب دریافت ہوئی ہے مٹی اور کوڑا ہٹا رہے ہیں۔ یہاں ایک کاشتکار نے ہل چلاتے میں دریافت کیا کہ ایک بڑی دیوار ہے جس میں سنگ مرمر کی ایک تختی نصب ہے اور اس تختی پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ایک ہزار سال پہلے کا کتبہ کھدا تھا۔

خام مال کا تبادلہ

فلسطین کے کارخانہ داروں کی یونین کے صدر عنقریب فلسطین سے مصر جا رہے ہیں تاکہ وہاں مصری کارخانہ داروں سے صنعت کے لئے ضروری خام مال کے تبادلہ کے امکانات پر بحث کریں۔ صدر کا بیان ہے کہ میری رائے میں فیکٹریوں کے لئے جو خام مال ضروری ہے وہ بڑی مقدار میں مصر سے مل سکتا ہے بشرطیکہ مصری فیکٹریوں کے استعمال کے لئے اتنا ہی مال فلسطین سے دستیاب ہو سکے۔

لبنان کی آزادی

لبنان کی وزارت خارجہ کو شامی حکومت کی طرف سے ایک رجسٹرڈ خط موصول ہوا ہے جس میں لبنان کی آزادی تسلیم کی گئی ہے اور جمہوریہ کے صدر اور لبنان کی حکومت کو اس موقع پر مبارکباد پیش کی گئی ہے۔ حکومت شام نے لبنان کی ترقی اور خوشگوار مستقبل کی دعا کی ہے۔

جمہوریہ لبنان کے صدر کے نام بلجیم کے وزیر اعظم مقیم لندن کی طرف سے بھی لبنان کی آزادی کو تسلیم کر لینے کی بابت ایک خط موصول ہوا ہے۔ بلجیم کے قونصل مقیم بیروت صدر جمہوریہ لبنان سے ملاقات کے لئے آئے اور اپنی حکومت کی طرف سے لبنان کے حق میں بہترین اُمیدوں کا اظہار کیا۔

یونانی قونصل مقیم بیروت لبنانی حکومت کے مدار المہام سے ملنے آئے اور اُنہیں ایک خط دیا جس میں حکومت یونان نے لبنان کی آزادی کو تسلیم کیا تھا اور شاندار مستقبل کے لئے بہترین اُمیدوں کا اظہار کیا تھا۔

مصر میں حرفت کی ترقی اور جنگ

اسکندریہ میں چند سرمایہ داروں نے مل کر ایک سوسائٹی قائم کی ہے جو سن کے ان بوروں کی تجارتی پیمانے پر تیار ہونے کا انتظام کرے گی جن میں روئی بھر کر برآمد کی جاتی ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ گذشتہ گرمیوں میں سن کے بوروں کی کمی اور ہندوستان سے جہاں سے بورے درآمد ہوتے تھے ان کے دیر میں پہونچنے سے مصر کو بڑی تکلیف ہوتی ہوئی تھی۔

بیس سال کے عرصہ میں یہ پہلا موقع ہے کہ تمام بیروت برف سے ڈھکا ہوا تھا اور سردی اتنی شدید تھی کہ ملک کے دوسرے علاقوں سے آمد و رفت کے تمام وسائل منقطع ہوگئے تھے۔ یہ قابل ذکر بات ہے کہ اس سے پہلے جب سنہ ۱۹۱۹ء میں بیروت اس طرح برف سے ڈھک گیا تھا اس وقت بھی اس ملک پر اتحادیوں کا قبضہ تھا اور وہ سال بڑی خوش حالی کا تھا اس لئے اب بھی یہی اُمید ہے کہ برف باری ایک اچھی علامت ہے۔

مصر میں مفت تعلیم

مفت تعلیم دینے والے اداروں کے جنرل انسپکٹر نے تجویز پیش کی ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اضافہ ہو اور مفت تعلیم کے لئے کچھ رقم معین کی جائے جو ۲۵۰ ہزار مصری پاونڈ کے برابر ہو۔ صاحب موصوف کی رائے میں اس رقم سے اسکولوں کی امداد میں اور استادوں کی تنخواہوں میں اضافہ ہو سکے گا۔

ایک ملین فرانک

شام اور لبنان میں معاشی اصلاحات کو فروغ دینے کے لئے جنرل ڈیگالے نے ایک ملین فرانک دیئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر حق ہو عزم مستقل ہیں ہے
زبان بریدہ بھی ہو جو ہم سے نہ بولی جائے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۵ کانپور شنبہ ۱۴ مارچ ۱۹۴۲ء نمبر ۱۱

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کا اعلان

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل نے ۱۱ مارچ کو اعلان کیا کہ سر اسٹیفورڈ کرپس ایک اسپشل مشن پر ہندوستان جارہے ہیں سر اسٹیفورڈ کرپس کے ہندوستان جانے کا سرکاری مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے جو تجویزیں منظور کی ہیں انکے لئے منظوری حاصل کیجائے سر اسٹیفورڈ کرپس وائسرائے ہند اور کمانڈر انچیف سے فوجی صورت حالات کے بارے میں مشورہ کریں گے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ جاپان کے اس تیزی کے ساتھ بڑھنے سے ہندوستان کیلئے جو خطرہ پیدا ہوگیا ہے اسکی وجہ سے برطانیہ کی یہ خواہش ہے کہ ہندوستان اپنی پوری طاقت کے ساتھ حملہ آور کا مقابلہ کرسکے۔ اگست ۱۹۴۰ء میں ہندوستان کی پالیسی اور مقاصد کے بارے میں ایک بیان دیا گیا تھا جس پر ہم ہندوستان میں عمل کررہے ہیں مختصر آ وہ یہ وعدہ ہے کہ لڑائی ختم ہونیکے بعد جسقدر جلد ممکن ہوسکے گا ہندوستان کو ڈومینین اسٹیٹس (درجہ نوآبادیات) حاصل ہوجائے گا جو کہ ہمارے ملک اور دوسری نوآبادیوں کے مساوی اور پوری آزادی پر مبنی ہوگا اور ایک ایسے آئین کے ماتحت دیا جائے گا جسکو خود ہندوستانی ملکر باہمی سمجھوتہ سے تیار کرینگے اور ہندوستان کی قومی زندگی کے بڑے بڑے عناصر کو قابل منظور ہوگا لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اپنی ان ذمہ داریوں کو بھی پورا کرنا ہے جو کہ اقلیتوں (جن میں دلت جاتیاں بھی شامل ہیں) کے تحفظ کے لئے ہم پر واجب ہیں اور ہمیں ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ اپنے معاہدوں کو بھی پورا کرنا ہے اور ان معاملوں کو بھی طے کرنا ہے جو کہ ہندوستان کے ساتھ دیرینہ تعلقات کی وجہ سے پیدا ہوگئے ہیں ان اعلانوں کی ٹھیک طور پر حفاظت کرنے کے لئے اور ہندوستان کی تمام جماعتوں، نسلوں اور مذہبوں کو اپنی صدق دلی کا یقین دلانے کیلئے جنگی کیبنٹ نے حال اور مستقبل کے لئے اتفاق رائے سے کچھ فیصلے کئے ہیں اگر ان کو تمام ہندوستان نے منظور کرلیا تو یہ دونوں خطرے دور ہوجائیں گے یعنی نہ تو ایک مضبوط اقلیت جو کہ اکثریت کی خواہشات پر مستقل طور پر اپنی مرضی ٹھونس سکتی ہے۔ اس کی مخالفت کرے گی اور نہ اس بات کا خطرہ رہیگا کہ اکثریت کوئی ایسا فیصلہ کرے جسکی اس حد تک مخالفت کی جائے کہ ملک کا اندرونی امن تباہ ہوجائے اور کوئی نیا آئین نافذ کرنے کے لئے مہلک ثابت ہو۔

ہم نے یہ سوچا تھا کہ تمام شرطوں کو فوراً ہی پیش کردیا جائے جس سے ہندوستان کو مکمل حکومت خود اختیاری حاصل ہونے میں مدد ملے لیکن ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ ایسے وقت میں کوئی اعلان کرنا کہیں فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان کا باعث نہ ہو۔ ہمیں یہ یقین کرلینا چاہئے کہ ہم جو اسکیم پیش کررہے ہیں وہ ایک معقول اور عملی حد تک منظور کرلیجائے گی اور اس طریقہ پر ہندوستان اپنی تمام توجہ اور طاقت ملک کے بچاؤ پر لگا سکے گا۔ اگر ہم کوئی ایسا اعلان کردیں جسکو ہندوستانی دنیا کے ضروری عناصر نامنظور کردیں اور جس سے ایسے وقت میں خوفناک آئینی اور فرقہ وارانہ جھگڑے شروع ہوجائیں جبکہ دشمن ہندوستان کے پھاٹک پر پہنچ گیا ہے تو اس سے ہم مشترکہ کاز کی کوئی خدمت نہیں کرسکینگے چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جنگی کیبنٹ کے ایک ممبر کو ہندوستان بھیجا جائے جو وہاں جاکر ذاتی بات چیت کے ذریعہ اطمینان کرے کہ جو فیصلے ہم نے کئے ہیں اور جو کہ مناسب اور انقطاعی حل ہیں اپنے مقصد میں پورے اترینگے۔ لارڈ پریوی سیل دارالعوام کے لیڈر سر اسٹیفورڈ کرپس نے رضا کارانہ طور پر یہ کام کرنا منظور کرلیا ہے ان میں ملک معظم کی حکومت کا پورا اعتماد ہے اور وہ حکومت کی جانب سے پوری کوشش کریں گے۔ اور نہ صرف ہندو اکثریت بلکہ بڑی بڑی اقلیتوں جن میں مسلمان بھی شامل ہیں کی منظوری حاصل کرسکیں گے۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ سر اسٹیفورڈ کرپس وائسرائے ہند اور کمانڈر انچیف سے بھی فوجی صورت حالات پر مشورہ کریں گے اور اس کا ہمیشہ دھیان رکھیں گے کہ ہندوستان کے لوگوں کی حفاظت کرنے کی سب سے بڑی ذمہ داری حکومت برطانیہ پر ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آزادی کی لڑائی میں ہندوستان کو ایک بڑا پارٹ ادا کرنا ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہندوستان ایک مضبوط اڈہ ہے جہاں سے حملہ آور پر سخت سے سخت جوابی حملہ کیا جاسکتا ہے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس انتظامات مکمل ہوتے ہی ہندوستان کو روانہ ہوجائیں گے، اس بیچ میں یا ہندوستان میں کوئی ایسی بات نہیں کہی جائے گی جس سے ان کے اس بوجھ میں اضافہ ہو جو کہ انھوں نے اٹھایا ہے۔ ان کی عدم موجودگی میں مسٹر ایڈن بطور لیڈر آف ہاؤس کام کریں گے۔

رائٹر کا اسپشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ سات منٹ کے ایک مختصر سے اعلان میں مسٹر چرچل نے ہندوستان کی آئینی تاریخ میں ایک نیا باب کھولدیا۔

مسٹر چرچل کے اعلان پر تبصرے

پنڈت جواہر لال نہرو نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر اسٹیفورڈ کرپس کے ہندوستان آنے کے اعلان پر کوئی رائے دینے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ رائے زنی کرنے کا وقت بعد میں آئیگا۔

مسٹر جناح نے مسٹر چرچل کے اعلان کو دیکھنے کے بعد کہا کہ صورت حالات اور اعلان پر غور کرنے کے لئے جلد سے جلد مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ بلایا جارہا ہے۔ اسمیں جو فیصلہ ہوگا اسکے بارے میں میں کوئی پیشگی رائے ظاہر نہیں کرسکتا۔

آئینۂ کانپور

بلیک آؤٹ کی مشق ۱۵ مارچ اتوار کے دن بلا کسی اطلاع کے آگاہی دیتے کے طریقہ کی پریکٹس کیجائے گی جیسے ہی کہ حملہ ہونے کی گھنٹی بجے لوگوں کو چاہئے کہ پناہ کے اندر چلے جاویں۔ دروازہ یا کھڑکی یا برآمدے کے اندر ہوجانا ہی کافی نہیں ہے خلاف ورزی کرنے والے پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

بلیک آؤٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے حکم جاری کیا ہے کہ ۱۳ مارچ ۱۹۴۲ء سے شہر میں بلیک آؤٹ ہوگا اور کسی مکان کے اندر ایسی روشنی نہ کی جائے جو باہر سے دکھلائی پڑے۔ عمارت کے باہر کسی قسم کی روشنی نہ کی جائے اور گاڑیوں کی روشنی میں پردہ لگانا ہوگا۔ یہ قاعدہ ریلوے کی روشنی اور فوجی گاڑیوں پر نافذ نہ ہوگا۔ فیکٹریوں کے لئے کچھ رعایتیں کیجائیں گی۔

ان قواعد کی خلاف ورزی کرنیوالے کو چھ ماہ تک کی قید سخت اور جرمانہ یا دونوں کی سزا دیجاسکتی ہے۔

گیہوں کی سپلائی حکومت نے یو۔پی میں غلہ کی حالت بہتر بنانے کے لئے پنجاب سے کانپور کیلئے دس ہزار من، لکھنؤ کیلئے ۱۵ ہزار من اور آگرہ کیلئے ۵ ہزار من گیہوں بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔

غلہ کی دوکانوں کیلئے لیسنس حکومت یو۔پی نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت اعلان کیا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۴۲ء سے یو۔پی کے کسی حصہ میں لائیسنس حاصل کئے بغیر کسی شخص کو گیہوں گیہوں کا آٹا۔ چنا چاول۔ دھان اور بعض دوسری اشیائے خوردنی جسمیں ہر قسم کا غلہ شامل ہے فروخت کرنے کے لئے جمع کرنے یا کاروبار کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

کاشتکار کو اتنے غلہ کیلئے جتنا وہ پیدا کرتا ہے لائیسنس حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ضلع سے باہر لیجانیکی ممانعت حکومت یو۔پی نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ کوئی شخص بلا کسی کلکٹر کی تحریری اجازت کے گیہوں یا گیہوں کے آٹا۔ جو۔ چنا۔ چاول۔ دھان۔ مکائی۔ جوار۔ باجرہ۔ مٹر۔ کودوں۔ اور ہر قسم کی دال کو ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں نہیں لیجاسکے گا۔

سرکاری نرخ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل چیزوں کا مندرجہ ذیل نرخ مقرر کیا ہے۔ اسکی خلاف ورزی کرنیوالے کو سخت سزا دی جائے گی۔

آٹا سفید درجہ اول ۵ سیر ۱۲ چھٹانک
آٹا سفید درجہ دوم ۶ سیر ۴ ״
متفرق کیلئے فی روپیہ ۵½ سیر اور ۶ سیر۔
مٹی کا تیل سفید ایک کنستر للعہ
مٹی کا تیل زرد ایک کنستر للعہ
متفرق سنے اور کے
دیہات کیلئے فی کنستر للعہ اور للعہ اور متفرق
نمک سانبھر ۲½ من کیلئے شہر کیلئے
نمک سانبھر ۲½ من کیلئے
شہر کیلئے فی سیر اور دیہات کیلئے فی سیر

ایڈیٹر پربھات کو سزا پنڈت بھگوان دھو باجپئی ایڈیٹر پربھات کو قابل اعتراض سرخیاں چھاپنے کے الزام میں ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے جرمانہ نہ ادا ہونے کی صورت میں ۳ ماہ قید سخت کی سزا ہوگی

ایک سُنار کی گرفتاری ایک سنار اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ ڈیڑھ ہزار روپیہ کا سونا لیکر بھاگنے کی کوشش کررہا تھا۔

قتل مسٹر ہدایت اللہ خانصاحب کی والدہ اپنے مکان واقع کرنیل گنج میں ۱۰ مارچ کی رات کو قتل کردیگئیں۔ ملزمان زیورات لیکر فرار ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں ۳۔ ۴ گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

عطیہ مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا نے چین کی امدادی فنڈ میں پانچسو روپیہ دیا ہے اور سنگاپور سے آئے ہوئے لوگوں کیلئے تین سو قمیصیں دی ہیں۔

سزا مسٹر جھابا سنگھ غلہ فروش کلکٹر گنج کو مقررہ نرخ سے زیادہ فروخت کرنے کے جرم میں پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

سوداگران غلہ کی کمیٹی ۱۰ مارچ کو سوداگران غلہ کا ایک جلسہ کلکٹر گنج میں ہوا اور غلہ کی فروخت کیلئے ایک پانچ اشخاص کی کمیٹی بنائی گئی ہے۔

درخواست جنرل سکریٹری کانپور مزدور سبھا نے ایک بیان میں لکھا ہے کہ مل کے پھاٹکوں پر جلسہ کرنے کی ممانعت کا حکم منسوخ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ افواہوں سے فضا مکدر ہورہی ہے اور اسکو قابو میں رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کے ہولی کا ایٹ ہوم ۱۱ مارچ ۷ بجے شام کو نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب آف رام نراین بازار کے دولتکدہ پر پرنسپل عبدالشکور صاحب (حلیم مسلم کالج) کی صدارت میں ہوا جس میں مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ کانگریس کمیٹی نے ہولی کے تہوار کے متعلق روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہ تہوار حقیقت میں ہندوستان کا تہوار ہے اور ہمیشہ یہ مشترکہ طور پر منایا گیا ہے۔ آپ نے انجمن کی اس مشترکہ کوشش کی تعریف کی۔ اسکے بعد پنڈت متھرا پرشاد باجپئی صاحب خزانچی ہندوستانی برادری نے انجمن کی اس مشترکہ کوشش کی تعریف کی اور کہا کہ ہم لوگ بہت خوش ہیں کہ کانپور کی ہندوستانی برادری کا اثر بالآخر جماعتوں پر پڑا اور سب سے پہلے ہندوستانی برادری کے اثر کو انجمن جامعہ ادبیہ نے قبول کیا جسکے لئے وہ تعریف کی مستحق ہے

بعدازاں سید محمد عسکری طباطبائی سرخوش لکھنوی نے نظم اور جناب نشتر کانپوری۔ جناب تمنا شاہجہانپوری۔ جناب فرخ کانپوری۔ جناب ندرت کانپوری۔ جناب باقر لکھنوی اور جناب سلیم ناطق سکریٹری انجمن نے غزلیں پڑھیں اور یہ شاندار اور پر لطف ایٹ ہوم تقریباً ۸ بجے رات کو ختم ہوا۔

الوداعی پارٹی مسٹر بارنیل اور مسز بارنیل جنرل منیجر گورنمنٹ ہارنس فیکٹری کو الوداع کہنے کیلئے ۱۰ مارچ کو مسٹر ایچ۔ ایم۔ معراج الدین آف فہیم آباد نے ایک ایٹ ہوم دیا جسمیں شریک ہونیوالوں میں خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر اینڈ مسز چالان۔ مسٹر صدر الاسلام خانصاحب ڈی ایس۔ پی مسٹر نظیر عزیز ڈپٹی کلکٹر۔ مسٹر عبدالغنی انصاری انکم ٹیکس افسر مسٹر ایس۔ ایم۔ بشیر۔ مسٹر محمد رضا۔ مس چندر کانت رستوگی،

مسلم لیگ ۵ مارچ کو مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں مندرجہ ذیل تجویز منظور کی گئی:۔

مسلمانان کانپور کے اس عظیم الشان جلسہ کی رائے میں سپرو کانفرنس اور اسکی تجاویز حقیقتاً مسلمانان ہندوستان کے حقوق کو کچلنے اور ہندو مقاصد کو عملاً نافذ کرانے کی نامسعود تدابیر ہیں اور درپردہ کانگریس کی سازش کا نتیجہ ہیں مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ برٹش گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کرتا ہے اور توقع کرتا ہے کہ وہ اُن معاہدات پر جو اس نے اسلامیان ہند سے کئے ہیں قائم رہیگی اور ہندوؤں کے جابرانہ طریقہ کار سے مرعوب ہوکر ہندو مقاصد کا آلۂ کار نہیں بنیگی۔ جلسہ ہذا اس سلسلہ میں اپنے اس مصمم اور مستحکم ارادہ کا پرزور اعلان کرتا ہے کہ اگر برٹش گورنمنٹ نے نظام حکومت کے بارے میں کوئی ایسا اعلان کیا جسمیں مسلمانوں کے حقوق نظرانداز ہوئے تو مسلمانان کانپور نہ صرف اس فیصلہ کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتے بلکہ اسکے خلاف بغاوت کرینگے۔ جلسہ ہذا تجاویز سپرو کانفرنس کی جسکی معنی وحدانی طرز حکومت کی بنیادوں پر عملاً ڈومینین اسٹیٹس کے ہیں شدید مذمت کرتا ہے اور آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۴۲ء کی تجویز کی لفظاً اور معناً پرزور حمایت کرتا ہے۔

مسلم لیگ کے ایک دوسرے جلسہ میں نواب صاحب ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا دوسرے رزولیوشن میں شہر میں سٹہ بازی وغیرہ کی وجہ سے عام پبلک کو جو تکالیف پہنچ رہی ہیں اسکی طرف متعلقہ حکام کی توجہ دلائی۔

مجلس اتحاد ملت کی سرگرمیاں کانپور میں جنگ کی افواہوں کی وجہ سے سخت ہیجان عظیم پیدا ہوگیا ہے۔ شہر کے باشندے ملازمتوں کو چھوڑکر اور گرہستی فروخت کرکے سخت بدحواسی کی حالت میں بھاگ رہے ہیں۔ مجلس اتحاد ملت اس ہیجان کو دور کرنے کیلئے حلقہ وار روزانہ جلسہ کررہی ہے جسمیں مولانا حسرت موہانی مولانا غلام مصطفٰے صاحب صدر مجاہد ملت۔ محمد فاروق صاحب صدیقی جنرل سکریٹری اتحاد ملت تقریروں کے ذریعہ سے غلط افواہوں کی تردید کرکے بے چینی دور کرنے میں مصروف ہیں

۸ مارچ کو جہلم کے دن مجلس اتحاد ملت کا انتظامی کیمپ گوالٹولی میں ۱۸ گھنٹے تک لگا رہا۔ نیلی پوش مجاہدوں نے کھوئے ہوئے بچوں کو تلاش کرکے انکے ورثا تک پہنچائے۔ محمد ظہور صدیقی

تبادلہ مسٹر عبدالمجید خانصاحب ڈپٹی کلکٹر کانپور کا تبادلہ بحیثیت ایس۔ ڈی۔ او کروی ضلع باندہ کو ہوا ہے

موصوف تقریباً دو سال کانپور میں رہے اور اس درمیان میں آپ نے نہایت ایمانداری اور قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض ادا کئے۔ آپ کے تبادلہ سے اکثر حضرات کو رنج اور افسوس ہوگا

ہندوستانی برادری ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی صدارت میں ۱۵ مارچ ۵½ بجے شام کو ڈاکٹر اسلم کے دواخانہ مال روڈ میں ہوگی جسمیں دیگر ضروری امور کے علاوہ آیندہ سال کے لئے عہدہ داران کا انتخاب ہوگا۔

آخر میں مسٹر آر۔ پی سکسینہ کی طرف سے ممبران کو ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

الکشن پٹیشن مسٹر گوری شنکر دسٹرکٹ بورڈ کے تحصیل بھوگنی پور کے ضمنی الکشن میں کامیاب ہوئے تھے انکے خلاف پٹیشن مسٹر چندر پرکاش نے دائر کیا ہے۔

برٹش انڈیا کارپوریشن برٹش انڈیا کارپوریشن کے ممبران کی میٹنگ ۲۸ مارچ ۸½ بجے دن کو ال الہی کلب میں ہوگی جسمیں ۱۹۴۱ء کا حساب وکتاب اور ڈائرکٹران کی رپورٹ پیش کیجائیگی۔

کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن مسٹر ڈیس بیسی مترا سکریٹری کانپور الیکٹرک سپلائی ورکرس یونین نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے کہ:۔

"کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن نے لڑائی کی وجہ سے ۱۹۴۰ء میں پچھلے سالوں کی بہ نسبت زیادہ فائدہ اٹھایا ہے کمپنی کے کام کرنیوالوں کا اس زائد منافع میں حصہ تھا لیکن کمپنی کے مالکوں نے انھیں محروم رکھا۔ یونین نے کمپنی کے مالکوں کے فائدہ پیش نظر رکھتے ہوئے بونس دینے کو کہا لیکن کارپردازوں نے اس مسئلہ پر خط وکتابت منقطع کردینا ہی مناسب خیال کیا۔ یونین کی رائے میں کارپردازوں کے اس رخ کا ہونا غیر موزوں ہے اور یونین اپنی اس مانگ پر قائم ہے۔ یونین کی انتظامیہ کمیٹی صاف طور پر کہدینا چاہتی ہے کہ کارپوریشن کے ہر ایک فرد کو اس مصیبت کے زمانہ میں خوش اسلوبی سے کام کرنا چاہئے لیکن مالکوں کا بھی یہ فرض ہے کہ جنگ کے زائد منافع کا پورا حصہ خود ہی نہ لے بلکہ کچھ جزو کام کرنیوالوں کو بھی دے۔ کیونکہ یہ فائدہ دولت اور مزدوری دونوں ہی کی بدولت ہوا ہے اس لئے کمیٹی کمپنی سے کم سے کم تین ماہ کی تنخواہ بونس کی شکل میں طلب کرتی ہے۔ کمیٹی مالکوں سے کہتی ہے کہ وہ موجودہ حالت کی اہمیت کو خیال میں رکھے کہ یونین ہمیشہ حسن لیاقت سے مددگار رہا ہے ونیز اپنی جائز مانگ پانے کے لئے کمربستہ ہے۔ کمیٹی کی یہ بھی رائے ہے کہ سال گذشتہ کی طرح بونس دینے سے تساہلی نہ کرنی چاہئے۔ کمیٹی جملہ کارروازان سے عرض کرتی ہے کہ یونین کو طاقتور اور دوا انٹر طاقت کو بڑھائے۔ جملہ ممبران اور ہمدردان سے اظہار کرتی ہے کہ وہ فنڈ میں فراخدلی سے مدد دے ونیز گورنمنٹ کا خیال مبذول کراتی ہے کہ مزدوروں کی مانگیں مان لی جاویں۔

کانپور الیکٹرک سپلائی ورکرس یونین کی انتظامیہ کمیٹی نے اپنی پچھلی میٹنگ میں یہ طے کیا ہے کہ صوبہ کی الیکٹرک سپلائی کے کارپردازان کی ایک کانفرنس انکی گری ہوئی حالت کے ٹھیک کرنے کیلئے ونیز مشترکہ کارروائی کرنے کے لئے کانپور میں مارچ ۱۹۴۲ء کے تیسرے ہفتہ میں کیجاوے۔

کانگریس کمیٹی کی اپیل مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی اہل شہر کی بے چینی کو دور کرنے اور ہوائی حملوں سے حفاظت کی تدابیر کے سلسلہ میں کافی خدمت کررہے ہیں، چنانچہ اسوقت ایک طویل اپیل ہمارے سامنے موجود ہے جسمیں اُنہوں نے اہل شہر سے درخواست کی ہے کہ وہ اس نازک موقع پر ذاتی اور سیاسی اختلافات سے علحدہ ہوکر سب ملجل کر صرف یہ کوشش کریں کہ آنے والی مصیبت سے ہمارا شہر محفوظ اور مامون رہے۔ آگے چل کر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"اس موقع پر سیاسی اختلافات کو اُبھارنا اور شہری زندگی میں میل محبت نہ پیدا کرنا اپنی تباہی کو دعوت دینا ہے۔ کانگریس کمیٹی شہر کے ہر باشندے سے پورے درد وخلوص کے ساتھ بار بار یہ کہتی ہے کہ متحد ہوجاؤ۔ باہمی اعتماد پیدا کرو۔ آپس میں میل جول بڑھاؤ تاکہ مصیبت کا مقابلہ پوری طاقت سے کیا جاسکے۔

کانگریس کمیٹی اس شہر کے ہندوؤں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کیساتھ بہتر سے بہتر سلوک کریں اُنکو

(باقی کالم ۲ کے نیچے)

اپنا سگا بھائی سمجھیں اور اپنے دل میں ان کی محبت بڑھائیں اور مسلمانوں سے بھی اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے ہندو بھائیوں کے ساتھ محبت اور اخلاق کا سلوک کریں۔ اپنے دل میں ہندو بھائیوں کے لئے جگہ پیدا کریں ہندو اور مسلمان مل جل کر ایک دوسرے کی عزت کو اپنی عزت سمجھیں اور ایکدوسرے کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد۔ کوئی مصیبت ہندو مسلمانوں کا خیال کرکے نہیں آئے گی۔ اسلئے عقل کی راہ یہی ہے کہ اس سے مقابلہ کرنیکے لئے یہی ہندو مسلمان کا فرق دل سے مٹادیا جائے کانگریس کمیٹی کی خدمات تمام مسلمانوں اور تمام ہندوؤں کیلئے یکساں حاضر ہیں۔ شہری حفاظت کے معاملے میں ہر ہندو کی طرح ہر مسلمان بھی کانگریس کو مشورہ دے سکتا ہے۔ کانگریس سے خدمت طلب کرسکتا ہے۔ کانگریس سے اپنی مصیبت کہہ سکتا ہے۔ کانگریس کمیٹی اپنی پوری طاقت سے اور اپنی حفاظتی جماعت کے ذریعہ سے ایسی مصیبتوں کو دور کرنیکے لئے ہمہ وقت آمادہ ہے۔ وہ بلا امتیاز مذہب وملت ہر شخص کی خدمتگار رہے۔ اسکو اپنا خادم سمجھئے اس سے کام لیجئے۔

سبد گل

ہالینڈ کی شاہزادی پرنس جولیانا نے برطانی جنگ کے طبی محکمہ کو رضاکارانہ طور پر اپنے بدن کا کچھ خون اس لئے دیا ہے کہ میدان جنگ کے کسی زخمی سپاہی کے جسم میں یہ خون منتقل کر کے اس کی زندگی بچالی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک فیاضانہ عمل ہے۔ لیکن اس کا ایک دلچسپ پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس سپاہی کے جسم میں شہزادی موصوفہ کا خون منتقل کیا جائے گا اس کو یہ کہنے کا حق حاصل ہو جائے گا کہ میرے جسم میں بھی شاہی خون موجود ہے۔

صرف یہی نہیں کہ جس سڑک پر ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کا ایوان واقع ہے اس کا نام پارلیمنٹ اسٹریٹ ہے۔ بلکہ یہ دکھلانے کے لئے کہ یہ ہندوستانی نقل پارلیمنٹ برطانیہ کی اصل پارلیمنٹ کی تقلید کرتی ہے۔ مرکزی ایوان کا بھی ایک خفیہ اجلاس پچھلے دنوں منعقد کیا گیا تھا۔ بات یہ ہے کہ اس جنگ کے زمانے میں جب تک کہ خفیہ اجلاس نہ ہو۔ ارکان کا یہ جی کو مزا نہیں آتا اور نہ کسی ان کی "اہلیت" کا اظہار ہوتا ہے۔ اب جبکہ مرکزی اسمبلی کا خفیہ اجلاس ہو چکا۔ سب ممبروں کو یہ سمجھنے کا حق حاصل ہو گیا کہ

ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں!

اجلاس کے اندر خواہ کوئی پُر اسرار اور قابل اخفا باتیں ہوئی ہوں یا نہ ہوئی ہوں جب ممبران خفیہ اجلاس سے باہر آتے ہیں تو دیکھنے والے یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ یہ حضرات بڑے بڑے رازوں سے واقف ہیں۔

ریلوے بجٹ پر عام بحث کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر اکھیل چندر دت نے کہا کہ بجٹ میں جو فاضل رقم دکھلائی گئی ہے وہ اگرچہ غیر معمولی ہے مگر غیر حقیقی ہے یعنی چونکہ یہ فاضل "آمدنی" صرف جنگی ٹرانک کے باعث پیدا ہوئی ہے اس لئے یہ محض حساب دکتاب۔ والا معاملہ ہے مثلاً ایک جیب سے رقم نکال کر دوسری جیب میں ڈالدینا ہے۔ یہ خیال بالکل صحیح ہے جو لوگ ریلوے سے کام لیتے ہیں ان کی جیبوں سے رقم نکل جاتی ہے اور فائنینس ممبر صاحب کی جیب میں چلی جاتی ہے۔

بارہ لاکھ مربع میل

لندن ۱۰ مارچ بحرالکاہل کی لڑائی پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے کہ تین ماہ کے اندر جب سے کہ بحرالکاہل کی لڑائی شروع ہوئی ہے جاپانیوں نے ۱۲ لاکھ مربع میل کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے یہ رقبہ یورپ کے آدھے سے زیادہ رقبہ کے برابر ہے اور برطانیہ کے رقبہ سے دس گنا ہے۔ دس کروڑ ۴۰ لاکھ کی آبادی جاپانیوں کے قبضہ میں آگئی ہے۔

مادی ذرائع کا جہاں تک تعلق ہے جاپانیوں نے اتحادیوں کو دنیا کے مادی ذرائع کے ۴۳ فیصدی حصہ سے محروم کر دیا ہے اور دنیا کا ۸۹ فیصدی ربر، تین فیصدی تیل اور ۹۹ فیصدی کونین جاپانیوں کے ہاتھ آگیا ہے۔

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا بچاؤ

ولنگٹن ۹ مارچ نیوزیلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر فریزر نے کل رات ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ پچھلے ہفتہ کینبرا میں جو مشورے ہوئے ہیں وہ بہت اہم تھے۔ امریکہ اور برطانیہ سے مشورہ کرنے کے بعد آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کے بچاؤ کی تدبیریں سوچی جارہی ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ حملہ کی اسکیم بھی تیار کی جارہی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ہم اپنی فوجوں اور

ادب لطیف

پیام خزاں

لوگ کہتے ہیں کہ گلشن میں بہار آئی۔ ہر طرف رنگینیاں چھا گئیں۔ عیش و نشاط کی گھر گھر پکار ہے لیکن ——— میرے محبوب!
میرے لئے بہار کی آمد خزاں کا پیغام ہے کیونکہ بہار چند روزہ ہے۔

یہ غلطی کی گئی کہ ہندوستانی نمایندوں سے پوچھے بغیر ہندوستان کو جنگ میں شریک کر دیا گیا۔ ۱۹۳۹ء میں جب یہ جنگ شروع ہوئی تھی تو چاروں بڑے لینیوں کی پارلیمنٹوں کو اس بات کی آزادی حاصل تھی کہ وہ جنگ میں شریک ہوں یا نہ ہوں۔

عیش و نشاط بھی دیرپا نہیں۔
اور حسن بھی فانی ہے۔
یہ سب اپنے اپنے خاموش ترنم میں خزاں کی آمد آمد کا گیت گا رہے ہیں۔
جس کو صرف میں ہی محسوس کرتا ہوں۔
اور اپنے مستقبل پر غور کر کے آنسو بہا رہا ہوں۔

برطانیہ اور امریکہ کی مدد سے نیوزی لینڈ کا بچاؤ کریں گے اور اگر حملہ ہوا تو ہم اسکو پسپا کر دینگے

رنگون بالکل خالی ہو گیا

نئی دہلی ۱۰ مارچ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ رنگون بالکل خالی ہو گیا ہے۔ سب کچھ برباد کرنے کی اسکیم پر عمل کیا گیا اور بندرگاہ اس کے کارخانے۔ تیل کے کارخانے اور تمام مشینیں جو کہ وہاں سے ہٹائی نہیں جاسکیں برباد کر دی گئیں۔ ٹوکابن کے علاقہ میں جاپان کی کشتی فوجوں کی کچھ سرگرمی دیکھنے میں آئی۔ یہ شہر پر دم سے پیگو جانے والی سڑک کر شگم بند طرح ہے لیکن انگاروں کو وہاں سے جاپانی فوجوں کو ہٹا دیا گیا اور انگریزی فوجیں علاقے سے ساتھ پیچھے ہٹ گئیں۔ جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے رنگون پر قبضہ کر لیا ہے۔

جاپانیوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ جاوا میں ڈچ فوجوں نے ہتھیار ڈالدئے ہیں۔ لندن کے ڈچ حلقوں کا بیان ہے کہ جاوا سے پہنچ سے کوئی خبر نہیں آئی۔ اس وجہ سے جاپانی جو چاہے سو کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ڈچ کمانڈروں کو یہ حکم تھا کہ وہ آخر دم تک لڑیں۔ لیکن اس کے ساتھ ان کو یہ بھی اجازت تھی کہ وہ صورت حالات کے مطابق عمل کریں۔ ایک ڈچ افسر نے کہا کہ یہ ممکن ہے کہ کچھ جگہ ڈچ فوجوں نے ہتھیار ڈالدئے ہوں لیکن مجھے امید ہے کہ تمام فوجوں نے ہتھیار نہیں ڈالے ہوں گے اور کہیں نہ کہیں ضرور لڑائی ہو رہی ہوگی۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کی حکومت آسٹریلیا چلی گئی ہے۔

اخبار لندن "ٹائمز" نے لکھا ہے کہ نیوگنی میں فوجیں اترنے سے آسٹریلیا پر چڑھائی کا خطرہ ہو گیا ہے۔ آسٹریلیا والے امریکہ اور برطانیہ کی کمک کا انتظار ضرور کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اپنی تیاری بھی کر رہے ہیں۔ میلبورن کی خبر ہے کہ نئے قانون کے ماتحت آسٹریلیا کے فوجی افسروں کو حکم ملگیا ہے کہ وہ جہاں کہیں مناسب خیال کریں۔ سڑکوں۔ ریلوں۔ نہروں۔ واٹر ورکس۔ بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کو برباد کر دیں۔

امریکن مشن کے لیڈر کا تقرر

واشنگٹن ۹ مارچ امریکہ سے جو مشاورتی مشن ہندوستان جا رہا ہے اس کے لیڈر کرنل لوئس جانسن سابق اسسٹنٹ سکریٹری محکمہ جنگ ہوں گے۔

عالم نسواں

نوجوان لڑکیوں کو بوڑھوں سے شادی کا شوق

انگریزی سے ماخوذ

ہندوستان کی لڑکیوں نے ان والدین کے خلاف آج کل بغاوت برپا کر رکھی ہے جو نوجوان لڑکیوں کو بوڑھوں کے پلے باندھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے ناظرین اور ناظرات کے حلقہ میں یہ اطلاع حیرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ یورپ اور امریکہ میں نوجوان لڑکیاں خود بوڑھوں سے شادی کر رہی ہیں۔ یہ لڑکیاں نوجوانوں پر بوڑھوں کو کیوں ترجیح دیتی ہیں اس کا اندازہ مندرجہ ذیل مضمون سے ہو جائیگا

یورپ اور امریکہ کا ہر باشندہ جب یہ دیکھتا ہے کہ نوجوان لڑکیاں نہایت ہی ذوق اور شوق کے ساتھ بوڑھوں سے شادیاں کر رہی ہیں تو وہ حیران رہ جاتا ہے۔ وہ یہ غور کرنے لگتا ہے کہ آیا یہ لڑکیوں کی قربانی ہے۔ یا حماقت۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ نہ یہ لڑکیاں کوئی قربانی کر رہی ہیں نہ حماقت بلکہ حالات و واقعات ایسے ہی پیدا ہو جاتے ہیں کہ ان کے سامنے بوڑھے اور جوان کا کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔

حال ہی میں ایک نوجوان خوبصورت نرس مس ریچل نے ڈاکٹر جیمس نکولس سے جس کی عمر تقریباً ستر سال ہے شادی کی ہے۔ ڈاکٹر جیمس کیمسٹری کے مشہور پروفیسر ہیں۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ نوجوان نرس ان کی بیوی بن گئی ہے۔ تو بڑا تعجب ہوا۔ لیکن تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ نرس اپنے پیشہ کی بنا پر برابر ڈاکٹر سے ملتی رہتی تھی۔ نرس کو اس چیز کی خواہش تھی کہ اسے سوسائیٹی میں بلند مرتبہ حاصل ہو ادھر ڈاکٹر یہ چاہتا تھا کہ اس کی دلبستگی کا مستقل ذریعہ نکل آئے چنانچہ دونوں نے شادی کر لی اور دونوں اپنے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

اسی طرح ایک نوجوان رقاصہ مس ایڈتھ ڈویس نے ایک بوڑھے ماہر موسیقی مسٹر سی۔ بی۔ کنگ سے شادی کی ہے۔ لوگوں نے اس بے جوڑ شادی پر بھی بڑے تعجب کا اظہار کیا۔ لیکن انہوں نے اس چیز کو فراموش کر دیا کہ یہاں بھی رہی سوسائیٹی میں بلند درجہ حاصل کرنے کا جذبہ تھا۔ چنانچہ مس ایڈتھ ڈویس جو ایک معمولی رقاصہ تھی مسز کنگ بننے کے بعد سوسائیٹی میں بڑی عزت سے دیکھی جانے لگی اور اسے وہ بلند مرتبہ حاصل ہو گیا جو تمام عمر حاصل ہونا ناممکن تھا

ایک دو نہیں سینکڑوں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں کہ چودہ چودہ سال کی نوعمر لڑکیوں نے دوران تعلیم میں اپنے بوڑھے استادوں سے شادیاں کر لی ہیں۔ جن کی عمریں ان لڑکیوں کے دادا کے برابر تھیں۔ ان شادیوں میں بھی وہی شوہر کی عزت سے دستار حاصل کرنے کا جذبہ ہے۔

اس قسم کی شادیوں میں دولت پرستی کو بھی بہت بڑا دخل ہے۔ معمولی حیثیت کی لڑکیاں یہ اچھی طرح سمجھتی ہیں کہ ایک نوجوان سے شادی کرنے میں ان کو اتنا مالی مفاد نہیں حاصل ہو سکتا جتنا کہ ایک بوڑھے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہ غریب لڑکیاں بوڑھوں سے شادی کرنے کے بعد ایک دن میں کروڑ پتی بن جاتی ہیں۔ جو کسی دوسری صورت میں ناممکن ہے۔ امریکہ اور یورپ میں یہ عام قاعدہ ہے کہ جو لوگ عملی زندگی میں جدوجہد کے بعد ریٹائر ہو جاتے ہیں وہ نہایت ہی عیش و عشرت کی زندگی گذارتے ہیں۔ یہ عیش و عشرت کی زندگی گذارنے والے عموماً وہ بوڑھے ہوتے ہیں جن کے پاس سارے عمر کی کمائی ہوئی دولت ہوتی ہے۔ ان بوڑھوں کا زیادہ تر وقت رقص خانوں اور تفریح گاہوں میں گذرتا ہے۔ انہی مقامات پر نوجوان لڑکیوں سے ان کی ملاقات ہو جاتی ہے اور یہی ملاقات ان بوڑھوں کی جوان لڑکیوں سے شادی پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

بچوں کی دنیا

جھوٹ کی سزا

ایک گڈریے کا لڑکا جنگل میں اپنی بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اسے جھوٹ موٹ مذاق کرنے کی بہت بری عادت تھی۔ جب جی چاہتا کسی اونچی جگہ پر چڑھ کر گاؤں کی طرف منہ کر کے زور زور سے چلاتا "لوگو! دوڑنا دوڑنا بھیڑیا آیا۔ مجھے بچانا۔" گاؤں والوں کو یہ سن کر اس پر ترس آتا اور وہ اپنے اپنے کام چھوڑ کر جھٹ اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتے۔ مگر جب اس کے پاس پہونچتے تو لڑکا انھیں دیکھ کر خوب زور سے ہنس پڑتا اور ہر دفعہ یہی کہہ دیا کرتا کہ میں نے تو تم لوگوں سے یوں ہی مذاق کیا تھا۔

ایک مرتبہ سچ مچ ایک بھیڑیا ادھر آنکلا۔ اسے دیکھتے ہی لڑکے نے پھر درخت پر چڑھ کر گاؤں کو مدد کے لئے پکارنا شروع کیا۔ مگر سب نے یہی سوچا کہ لڑکے نے اس مرتبہ بھی مذاق ہی کیا ہوگا۔ اس لئے کوئی بھی نہ گیا۔ اتنی دیر میں بھیڑئے نے آن کر سارے ریوڑ کو پھاڑ ڈالا۔

فرانس کے جنگی جہاز جرمنی کو

لندن ۱۰ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے قاہرہ کی ایک خبر کے حوالہ سے بتلایا ہے کہ حکومت فرانس نے مختلف قسم کے تقریباً ۱۸ جنگی جہاز جو کہ صلح ہونے سے پہلے بن کر تیار نہیں ہوئے تھے جرمنی کے حوالے کر دئے ہیں۔

جنیوا سے روسی نیوز ایجنسی کو خبر ملی ہے کہ وشی گورنمنٹ کی عملی مدد سے جرمن فرانس کے سامان جنگ کے کارخانوں کو استعمال کر رہے ہیں۔ فرانس میں جتنے موٹر تیار ہوتے ہیں ان کا ۸۵ فیصدی جرمنی چلا جاتا ہے۔ ۱۹۴۱ء میں فرانس کے کارخانوں نے ۳۵۰۰ ہوائی جہاز تیار کئے جو کہ جرمنی کے حوالہ کر دئے گئے۔ جرمنوں نے گیس بنانے والے تمام کارخانوں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ حال ہی میں پیرس میں ایک فوجی پریڈ ہوئی تھی اس میں جرمن فوجوں کے پاس سب فرانس کے بنے ہوئے ہتھیار تھے۔

نیوگنی کے دو شہر خالی کر دئے گئے

سڈنی ۹ مارچ اخبار "سڈنی ہیرلڈ" نامہ نگار پورٹ مورسبی سے لکھتا ہے کہ ہماری فوجوں نے سالاموا چند روز پہلے ہی خالی کر دیا تھا۔ اور یہاں کے بہت سے کارخانے اور دیگر سامان برباد کر دیا تھا۔ شہر موئی پر اتوار کو جاپانی جہازوں نے گولہ باری کی اور ہوائی جہازوں نے بمباری کی اس شہر کو بہت کچھ تباہ کرنے کے بعد خالی کر دیا گیا۔ یہ دونوں شہر نیوگنی میں ہیں۔

فوجی سپاہیوں کی بدچلنی

نئی دہلی ۹ مارچ مسٹر جی دی۔ دیشمکھ نے مرکزی اسمبلی میں اس بنیاد پر تحریک التوا اجلاس کا نوٹس دیا ہے کہ پونہ میں جو رنگا نامی مقام پر فوجی سپاہیوں کی بدچلنی روکنے دکانوں کو نقصان پہونچانے اور استریوں کو چھیڑنے ہوٹلوں اور دکانوں پر حملہ کرنے انہیں نقصان پہونچانے اور پونہ چھاونی

ص جو لڑکیاں بوڑھوں سے شادیاں کر رہی ہیں وہ احمق نہیں ہیں یہ عموماً پڑھی اور سمجھدار ہوتی ہیں لیکن غریب ہوتی ہیں۔ عزت اور دوسرے لالچ ان کو مجبور کرتے ہیں کہ یہ بوڑھوں سے شادیاں کر لیں۔ یہ چیز بھی قابل غور ہے کہ یورپ کی وہ لڑکیاں جو بوڑھوں سے شادی کر لیتی ہیں انہیں سے بہت کم کو طلاق لینے کی ضرورت

پردۂ فلم

جھولا کی مقبولیت

معلوم ہوتا ہے کہ عوام میں تفریحی تصاویر کی پسندیدگی کا جذبہ بیحد بڑھ گیا ہے اور اب پبلک ایسی تصاویر کی متلاشی رہتی ہے جس میں عوام کی دلچسپی کا زیادہ سے زیادہ سامان ہو۔ چنانچہ جھولا کانپور میں بہت مقبول ہوا ہے۔

جھولا فی الحقیقت دلکشی اور دلچسپی کے لحاظ سے ایک عمدہ تصویر ہے۔ پوری تصویر اول سے لیکر آخر تک لگاتار واقعات سے پُر ہے اور لائق ڈائرکٹر نے جابجا تصویر میں ایسے تفریحی ٹکڑے لگائے ہیں جن کے دیکھنے کے بعد پبلک بے چین ہو جاتی ہے۔

اشوک کمار اور لیلا چٹنس نے اس تصویر میں ایک ساتھ کام کیا ہے۔ دونوں اپنے اپنے کام میں بیحد کامیاب ہیں۔

نیشنل اسٹوڈیوز میں کارکنوں کو تعلیم

نیشنل اسٹوڈیوز بمبئی کا یہ علمی کارنامہ ہندوستان کی فلمی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کہ نیشنل اسٹوڈیوز نے اپنے نگار خانے میں ایک تعلیمی ادارہ قائم کر دیا ہے جس کے ذریعہ نیشنل اسٹوڈیوز کے کارکنوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا جائے گا۔

نیشنل اسٹوڈیوز کے اس تعلیمی ادارہ کے قیام سے یہ مقصد ہے کہ نیشنل اسٹوڈیوز کے اداکاروں اور دوسرے کارکنوں کو ایسی تعلیم دیجائے جس کے بعد فلموں کے معیار کے بلند کرنے میں کوئی دقت نہ واقع ہو سکے۔ ضرورت ہے کہ نیشنل اسٹوڈیوز کے منتظمین معمولی نوشت و خواند کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آرٹ کی بھی اداکاروں کو بھی تعلیم دیں تاکہ اداکار صحیح معنوں میں آرٹسٹ بن سکیں۔

بندیا

بمبئی ٹاکیز میں جو فلم زیر تکمیل ہے اس کا نام بندیا رکھا گیا ہے۔ اس میں پرمیلا۔ الماس۔ ممتاز شانتی اور ممتاز علی خاص اداکار ہیں۔

میں ایک چوکیدار اور تانگہ ڈرائیور کو بری طرح پیٹنے کے الزامات کی تحقیق کی ضرورت پر غور کیا جائے۔

مدراس میں دن رات فوجی مشق

مدراس ۹ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آج کے بعد سے ہماری فوجیں دن رات برابر فوجی مشق کیا کریں گی۔ یہ مشق شہر مدراس اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں ہو گی۔ اب فوجی مشق کے بارے میں کوئی نوٹس نہیں دیا جائے گا۔ نوٹس صرف اس حالت میں دیا جائیگا جب کہ کارآمد یا خالی کارتوس استعمال کئے جائینگے مشق کرنے والی فوجوں کو ٹیلی فونوں کی ضرورت پڑے گی۔ عوام کو چاہئے کہ ان کے ساتھ تعاون کریں اور ان کو ٹیلی فون وغیرہ کی اگر ضرورت ہو تو استعمال کی اجازت دیدیں یا اگر اور کسی قسم کی مدد کی درخواست کریں تو وہ کی جائے۔

لیبیا کے سابق برطانی کمانڈر

لندن ۱۰ مارچ۔ نائب وزیر جنگ مسٹر سنڈے نے پارلیمنٹ میں بتلایا کہ لیبیا کی مدد میں برطانی فوج کے سابق کمانڈر جنرل سر ایلن کننگھم برطانیہ واپس آرہے ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹری معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ سروس کے ناقابل ہیں۔

تھاراواڈی پر جاپان کا قبضہ

برلن ۱۰ مارچ۔ جاپان سے آئی ہوئی خبروں کا حوالہ دیتے ہوئے جرمن ریڈیو نے کہا ہے کہ جاپانیوں نے تھاراواڈی پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر رنگون سے ۶۰ میل اُتر کو ہے۔

اقوال زریں

محبت پھول ہے اور عورت اس کا کانٹا

غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم ہوتا ہے۔

بے فکری کی امیرانہ زندگی سے عزت کی غریبانہ زندگی بدرجہا بہتر ہے۔

رنج آتما کو ایک زنگ لگ جاتا ہے۔ جس کو پُرشانتی اور ہوشیاری صاف کرکے اس کو چمکدار بنا دیتا ہے۔

سلوک (برتاؤ) ایک ایسا شیشہ ہے جس میں انسان اپنا ہی عکس دیکھتا دیتا ہے۔

آہیں اور آنسو پرماتما کے دربار میں درخواستیں ہیں

جُوا تباہی کی طرف لے جانیوالی ڈاک گاڑی ہے

جھوٹ کی بنیاد کھوکھلی ہوتی ہے۔

زیادہ بات چیت کرنا بہت جھوٹ بولنے کے مرادف ہے۔

ہٹلر کیف پہونچ گیا

لندن ۱۱ر مارچ "سنڈے ایکسپریس" اخبار کو اسٹاک ہام سے اطلاع ملی ہے کہ ہر ہٹلر اپنے فوجی ہیڈکوارٹر جنرل جوڈل اور جنرل ہلڈر اور کچھ چنیدہ باڈی گارڈوں کے ساتھ یوکرائن کی راجدھانی کیف میں پہونچ گئے ہیں وہاں سے وہ جرمن حملہ کی رہنمائی کریں گے۔ جو بہار کے موسم میں روس پر کیا جائیگا۔ کہا جاتا ہے کہ نازی فوج کے ڈہائی سو ڈویژن (چالیس اور پچاس لاکھ کے درمیان) روسیوں سے بھڑنے کے لئے ہر ہٹلر کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ جرمنی کے ساتھی ملکوں سے تیس اور ڈویژن آنے والے ہیں۔

موج تبسم

بچہ:- اماں جان! میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے
ماں:- تو ہاضمہ کا چورن کھا لو۔
بچہ:- اماں جان یہ چورن والا نہیں۔ مربہ والا درد ہے۔

بیمار:- کیوں ڈاکٹر صاحب آپ سے کبھی کوئی غلطی ہوئی ہے۔
ڈاکٹر:- جی ہاں ایک مرتبہ میں نے ایک دولتمند مریض کو تین ہفتے میں ہی اچھا کر دیا تھا۔

بڑھیا:- (فقیر کو خیرات دیتے ہوئے) میاں کیا تم افیون کھاتے ہو۔ یا چرس کا دم لگاتے ہو
فقیر:- مائی کیا یوں ہی پوچھتی ہو یا کہ مجھے منگا کر بھی دو گی۔

ایک رنگروٹ نے سامنے سے آتے ہوئے جرنیل کو دیکھا مگر سر پھیر لیا اور اس کو سلام نہ کیا۔ اس پر جرنیل نے غصہ میں آکر دریافت کیا:-
تم جانتے ہو میں کون ہوں!
رنگروٹ اس پر بھی خاموش رہا۔
چنانچہ جرنیل پھر بولا۔
کیا تمہیں معلوم ہے میں کون ہوں!
اس پر رنگروٹ نے دوسرے رنگروٹوں سے مخاطب ہوکر کہا دیکھئے یہ ہیں ہمارے جرنیل جنھیں اپنے نام کا بھی علم نہیں۔ بار بار مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔

اٹلی کے دو جنگی جہازوں کو آگ لگا دی

قاہرہ ۱۰ر مارچ۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے بمباری کرکے بحر روم میں دشمن کے ایک کروزر ایک بیوپاری جہاز اور ایک مال جہاز کو آگ لگا دی۔

دلچسپ معلومات

دنیا کا سب سے قیمتی ٹکٹ برٹش گائنا کا وہ مشہور ٹکٹ ہے جس کی اصلی قیمت ایک سنٹ ہے لیکن چونکہ یہ ٹکٹ اب نایاب ہے اس لئے دو سال ہوئے اس کی قیمت ۷۵۰۰ پونڈ تک پہونچ گئی ہے۔

زمین سے سونا دریافت کرنے کا قدیم طریقہ آیندہ ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا جائے گا۔ اب سونا دریافت کرنے کے لئے موٹر کار اور ریڈیو کے سٹ کی ضرورت ہے۔ وائرلیس کا آلہ جسے ایک آدمی اپنے ساتھ لیجا سکتا ہے۔ زمین کی سطح ۲۵ فٹ کے فاصلہ کے اندر بتا سکتا ہے کہ اس رقبہ کے اندر سونا موجود ہے یا نہیں۔ سونے کا سراغرساں کانوں میں ایک خاص قسم کا فون لگا کر جس کا تعلق وائرلیس سے ہوتا ہے مذکورہ بالا قطعہ زمین پر چلتا ہے۔ اگر سونا موجود ہے تو فون سے مسلسل آواز سنائی دیتی ہے یہ آواز ایک میٹر پر درج ہو جاتی ہے۔

ساؤتھ مانچوریا ریلوے کے علاقہ میں فوشون کے مقام پر کوئلے کی ایک کان ہے اس کان میں کان کنی کی ایک ایسی مشین ہے جو دنیا میں کان کنی کی سب سے بڑی مشین خیال کی جاتی ہے۔ یہ زمین سے ۷۰ فٹ کی بلندی پر نصب کی گئی ہے اس میں جو دستہ چلتا ہے اس کی رفتار ۶۰۰ فٹ فی منٹ ہے اور یہ ۲۵۰۰ کی گہرائی سے ہر گھنٹہ کے اندر ۱۵ ٹن کوئلہ نکالتی ہے

ڈچ انڈیز کا حصہ بانٹ

کہا جاتا ہے کہ جرمنی کے بدیشی وزیر فان رین ٹروپ نے ڈچ انڈیز کے حصہ بانٹ کے لئے جاپانی سفیر سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ جرمن حکومت نے جاپانی حکومت کو اطلاع دی ہے کہ جرمنی لوٹ کے مال میں حصہ چاہتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ جاپان سارے ڈچ انڈیز کو اپنے ہی قبضہ میں رکھنا چاہتا ہے البتہ وہ جرمنی کو کچھ اقتصادی رعائتیں دینے کو تیار ہے۔ خیال ہے کہ جرمنی اس شرط پر اپنے مطالبے کم کر سکتا ہے جب روس پر جرمنوں کا نیا حملہ شروع ہو تو جاپان بھی سائبیریا پر چڑھائی کر دے۔

ہندوستان کے متعلق بیان

لندن ۱۱ر مارچ آج پارلیمنٹ میں سر اسٹیفورڈ کرپس نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کے متعلق وزیر اعظم پارلیمنٹ کے آیندہ اجلاس میں بیان دیں گے۔ ہاؤس آف لارڈس میں چند روز کے اندر ہندوستانی مسئلہ پر بحث ہوگی۔

چینی افسر کا بیان

چنکنگ ۱۱ر مارچ۔ چینی فوجی افسر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ جن علاقوں پر جاپانیوں نے قبضہ کیا ہے وہ جاپان کے لئے طاقت کا سامان بھی بن سکتے ہیں اور مصیبت کا بھی۔ اگر جاپان کو وہاں پوزیشن مضبوط بنانے کا موقع مل گیا تو اس کی طاقت بڑھ جائیگی۔ آسٹریلیا، اتری برما اور پوربی ہندوستان سے جاپان کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے آسٹریلیا سے جاوا میں جاپانی فوجوں پر برما سے تھائی لینڈ پر حملہ ہو سکتا ہے۔

اڈمرل کنگ کا نیا عہدہ

واشنگٹن ۱۰ر مارچ۔ امریکہ کے سمندری بیڑہ کے کمانڈر انچیف اڈمرل کنگ اڈمرل اسٹارک کی جگہ سمندری لڑائی کے چیف مقرر ہوگئے ہیں۔ پیسفک کی لڑائی کی کمان بھی ان کے ہاتھوں میں ہوگی۔

چنکنگ ۱۱ر مارچ۔ چین میں ۱۷ر مارچ کو آل انڈیا ڈے منایا جائیگا۔ اس بارے میں سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔

آئینہ کانپور

مزاحیہ
نائی

از جناب کوثر چاند پوری

ہم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اناڑی حکیم اور اناڑی نائی سے خدا بچائے رکھے۔ مگر کیا ضروری ہے کہ ہر دعا مقبول ہی ہو جائے۔ چنانچہ کبھی کبھی یہ دونوں آفتیں نازل ہو جایا کرتی ہیں اور لطف یہ ہے کہ دونوں کو کافی اُجرت دیکر نقصان مول لینا پڑتا ہے۔ اناڑی حکیم سے پالا پڑ جانے پر تو صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ مسہل کے بعد بچیش ہو جاتی ہے مگر اناڑی نائی بڑی بڑی مصیبتیں ڈھاتا ہے۔ حجامت کے دوران میں تشریف آدمی کے بالوں سے لیکر ناک، کان اور گردن تک پر نائی کا پورا اقتدار ہوتا ہے اور باتوں سے قطع نظر کرکے اگر وہ بقیہ چیزوں میں سے کسی چیز کو ذرا بھی چھیڑ دے تو ہر صاحب عقل سمجھ سکتا ہے کہ آدمی آدمی نہ رہے۔ آخر آپ نے سنا ہی ہوگا کہ کانپور کے ایک چابکدست نائی نے نقیب دشمناں ایک تھانہ دار صاحب کی ناک پر ہاتھ صاف کر ڈالا تھا۔ ظاہر ہے کہ حکیم غریب کتنا بھی اناڑی ہو۔ اس قسم کی جراحی نہیں کر سکتا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج کل شہروں میں نائی کو نائی کہنا ہی جرم ہے جیسے درزی کو درزی کہنا شرافت سے کچھ پہلے کی جہالت پر محمول کیا جاتا ہے اسی طرح نائی کو نائی کہدینا نہ اردو محاورے کے مطابق درست نہ ہندی روزمرہ کے موافق ہم تو اس دشمن سرو بال کو نہایت انکسار کے ساتھ بھائی کہدیا کرتے ہیں۔ البتہ جب کبھی یہ بھائی صاحب مشین میں بال بھر کر اکھاڑ ڈالتے ہیں تو منہ سے فرد ہیچ کے ساتھ کوئی گستاخانہ کلمہ نکل جاتا ہے۔ مگر ایسی گستاخی کو نائی کوئی اہمیت نہیں دیا کرتے، بلکہ مشین کا قصور ثابت کرنے کی غرض سے اُسے برش سے صاف کرنا شروع کر دیتے ہیں یا ذرا سا تیل لگا دیتے ہیں اور پھر گنگنا کر اس وقت تک اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ جب تک بیسویں صدی کا تیار کیا ہوا یہ جرمنی ٹینک دوبارہ اس حادثہ کا مرتکب نہیں ہو جاتا۔ اس جاپانی بے رحمی کا اثر ہے کہ جب سوئے اتفاق سے ہمیں آٹھ دن میں ایک مرتبہ حجامت بنوانے کا اتفاق ہوتا ہے تو ہم مصیبت کے اس وقت کو ٹالتے رہتے ہیں، جب کوئی مفر باقی نہیں رہتا تو ادب سے سر جھکا کر اس طرح نائی کی اونچی کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ جیسے قیدی خاموشی سے جیل کی لاری میں سوار ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن قیدی اور ایک معمولی حجامت بنوانے والے میں تو بہت فرق ہے۔ پھر قیدی جیل کی زیادتیوں کے خلاف بھوک ہڑتال کر سکتے ہیں۔ اور ہم نائی کی مشینی حماقت کے خلاف سر بھی نہیں ہلا سکتے۔ بس آہستہ سے اُف یا سی کی آواز تو ضرور منہ سے نکل جاتی ہے۔ جسے نائی کبھی سنتا ہی نہیں۔ اور نائی کی مشین چونکہ جرمنی ساخت کی ہوتی ہے جہاں اب بڑے بڑے ٹینک ہی بننے لگے ہیں۔ جو لڑائی کے دوران میں آدمیوں کو داب کر پیس ڈالتے ہیں، ایسی صورت میں مشین سے دو چار بال جڑ سے اُکھڑ جائیں تو کاریگران جرمن کے نزدیک کوئی قباحت لازم نہیں آتی۔ خود نائی بھی بعض قرائن کی بنا پر ہٹلر کا ہم زلف سمجھا گیا ہے۔ اس لئے اس کے دل پر بھی مشین کی اس بیہودگی سے کوئی چوٹ نہیں لگتی۔

دیہات میں جہاں ہر چیز میں ابھی قدامت کا رنگ موجود ہے حجامت بنانے کے آلات بھی بالکل اس قسم کے ہیں جیسے حبش اور افریقہ میں لڑائی کے اسلحہ اول تو دیہاتی نائی کے پاس سرے سے مشین ہوتی ہی نہیں۔ اگر ہوتی ہے تو اتنی پرانی اور زنگ آلودہ کہ کمپنی کا نام بھی نہیں پڑھا جاتا۔ سفر میں انسان کو جہاں بہت سے عجیب تجربات ہوتے ہیں وہاں حجامت کے متعلق بھی نئی نئی معلومات حاصل ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے ایک دوست ہمارے ساتھ ریل میں سفر کر رہے تھے اور ہم دونوں کو دھول پور جانا تھا، جھانسی کے اسٹیشن پر معلوم نہیں نائیوں کی کیوں اتنی کثرت ہے کہ گاڑی رکتے ہی یہ صاحبان اس طرح اسٹیشن پر پھیل جاتے ہیں جیسے ملایا میں جاپانی سپاہی۔ ادھر گاڑی ٹھہری اور اُدھر نائی نے مسافر کے سر اور ڈاڑھی پر ایک گہری نظر ڈال کر کہا خطبے کا

شیو ہوگا بابو جی!
حجامت بنوائیے حضور!
لائیے ناخون کاٹ دوں!
لبیں بہت بڑھ گئی ہیں!
کم سے کم بالوں میں کنگھا تو کرا ہی لیجئے!

ہمیں تو ان اناڑیوں سے بہت پہلے کا تجربہ تھا اس لئے ہم نے نائیوں کی اس یورش پر کوئی توجہ نہ کی مگر ہمارے ساتھی ایک موٹے تازے نائی کی منت وسماجت پر پگھل گئے۔ جب اُس نے اپنی بڑھی ہوئی توند کو سانس کے جھٹکوں سے اچھی طرح محفوظ کرتے ہوئے کہا:-

بابو جی شیو،
حجامت بابو جی؟
چٹکی بجاتے میں بنا دوں گا!
گرم پانی بھی ہے بابو جی میرے پاس!
اُسترے سب ولایتی ہیں!
خطابت بڑھ گیا ہے بابو جی! تو انھوں نے اپنی شامت اعمال سے خط بنوانا منظور کر لیا۔ نائی اپنی کسوت سامنے کی سیٹ پر رکھکر بابو جی کے منہ پر صابون رگڑنے میں مصروف ہو گیا پھر ایک لمبا سا اُسترا نکال کر اس نے بقول اپنے شیو بنانا شروع کر دیا ابھی بابو جی کا نصف ہی کھیت کٹا تھا کہ انجن نے کچھ سرگرمی دکھلائی، نائی بہت ہوشیار تھا۔ جھٹ گاڑی سے اُتر گیا اور پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر خط بنانے لگا۔ بابو جی نے بڑی سختی سے ہدایت کی کہ جلد ختم کرو۔

گاڑی چھوٹنے والی ہے! جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ
دیکھو جی ذرا جلتے ہاتھ سے بناؤ،

نائی نے اپنی پوری مہارت سے کام لیا مگر اس کا کیا علاج کہ وقت کو انتظار کرنے کی عادت نہیں انجن نے سیٹی دی اور گاڑی چل دی۔ ہم نے پھر کر دیکھا تو بابو جی کی ٹھوڑی سیاہ تھی دونوں رخسار صاف ہو چکے تھے۔ منہ پر کہیں کہیں صابون کے جھاگ نظر آ رہے تھے۔ ادھر گاڑی چلی اُدھر نائی نے ہتھیلی پر جرمنی اُسترا مار کر کہنا شروع کیا۔ بابو جی پیسے! ذرا سی ہی کسر رہ گئی ہے۔

بابو جی، جلدی، جلدی پیسے،
پھینک دیجئے وہیں سے، ادھر بابو جی پکار پکار کر کہہ رہے تھے، بدمعاش لا اُسترا ہی دیدے، اب بیٹھ جا جلدی سے گاڑی میں!

پلیٹ فارم پر اتنا ہی شور تھا کہ ایک دوسرے کی بات سنتا ہی نہ تھا۔ پھر نائی اور بابو جی کے معاملہ میں یہ پیچیدگی تھی کہ دونوں اپنی اپنی جگہ غیظ وغضب کرنے میں مصروف تھے۔ آخر میں نوبت گالیوں تک ہی پہونچ گئی۔ مگر شکر ہے نہ بابو جی نے نائی کی گالی سنی نہ نائی نے اُن کی جب گاڑی اسٹیشن سے نکل چکی تو بابو جی سخت

کیا آپ کو
اس کی پروا
نہیں کہ میرا
کیا حال ہوگا
ابا جان؟

کوئی بھی

دور اندیش اور سمجھ دار آدمی

ہرگز اس مہلک خطرے کی طرف سے غافل نہیں ہو سکتا جو آج اس کی عزیز ترین چیزوں مثلاً اس کے خاندان، اس کے گھر اور اس کی آئندہ حفاظت کے لئے تباہی کا پیغام ثابت ہو رہا ہے۔ وہ قیمتی جانوں اور آزادی کی حفاظت میں مدد کر سکتا ہے۔ وہ ہندوستان کی قوت کو مدافعت کے ذریعہ منظم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ لیکن اُسے بلا تاخیر اس پر عمل کرنا چاہئے۔ ابھی ڈیفنس سیونگس سرٹیفیکیٹس خریدنے کا وقت ہے۔

ہر دس روپیہ والا ڈیفنس سیونگس سرٹیفیکیٹ ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع دیتا ہے

ہر وہ آنہ جو اس کام میں آپ لگاتے ہیں ہندوستان کی بری، بحری اور ہوائی فوج تیار کرکے دشمن کے ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کو طاقتور بناتا ہے۔

تفصیل ڈاکخانہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔

ہندوستان کے بارہ میں برطانی حکومت کی نئی تجویزیں

نئی دہلی ، ۷ر مارچ۔ باخبر سیاسی حلقوں میں برطانی حکومت کے آئندہ اعلان کا بڑی سرگرمی سے چرچا ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ برطانی کیبنٹ کے بعض ممبر یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ یورپ کے حالات اب ایسی شکل اختیار کر چکے ہیں کہ لڑائی میں ہندوستان کے دلی اور مکمل تعاون کی ضرورت مزید عرصہ تک نظرانداز نہیں کیجا سکتی اور وہ یہ بھی محسوس کر رہے ہیں کہ وہ چیز جس سے قوم پرست ہندوستان کا اطمینان ہو سکتا ہے سپرو کانفرنس کے مطالبوں سے کہیں زیادہ ہے۔ یعنی جو قدم اٹھایا جائے ایسا ہونا چاہیئے کہ ہندوستان کے لوگوں کو یہ محسوس ہونے لگے کہ طاقت اور اختیار اُن کے ہاتھ میں آرہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اپنی نئی پیشکش کو کشش انگیز اور موثر بنانے کے لئے ، برطانی حکومت نے جو تجویزیں سوچی ہیں اُن میں بعض ایسی ہیں جو بظاہر بڑی انقلاب انگیز معلوم ہونگی مثلاً یہ کہ :-

(۱) مسٹر ایمرے وزیر ہند کو بدلنے کے بجائے انڈیا آفس ہی ختم کر دیا جائے اور ہندوستان کو آزاد نوآبادی کے دفتر کے ماتحت کر دیا جائے۔

(۲) ہندوستان کی موجودہ مرکزی اگزیکٹو کونسل کو بدل دیا جائے۔ اور ایسے لوگ اسمیں شریک کیے جائیں جنپر عوام کا بھروسہ ہو۔

(۳) چونکہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو کا موجودہ نظام حکومت سے لمبا اور گہرا تعلق رہا ہے اسلئے نئی اسپرٹ کے اظہار کے طور پر وہ اپنی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی دست بردار ہو جائیں۔

بعض حلقوں میں تو یہاں تک کہا جا رہا ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ مصر کے ڈھنگ پر حل کیا جائے گا۔ یعنی ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان اسی قسم کا معاہدہ ہو جائے گا۔ جیسا کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان ہے۔ اس قسم کے معاہدہ کے ماتحت ہندوستان اپنے داخلی معاملوں میں قطعی طور پر آزاد ہوگا۔ اور خارجی معاملوں میں اُسکی مرضی کا دخل ہوگا۔ البتہ برطانی مفاد کے بچاؤ کیلئے برطانی فوجیں ہندوستان میں رہ سکیں گی۔ اور صلح و جنگ کے معاملوں میں ہندوستان اور برطانیہ میں دوستی کا رشتہ ہوگا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ موجودہ اگزیکٹو کے نئے ممبروں کی وجہ سے آنیوالی تبدیلیوں میں خلل نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ یہ ممبر اسی شرط پر اگزیکٹو کونسل میں شریک کئے گئے تھے کہ اُن کا تقرر بہتر اور تسلی بخش حل دریافت ہونے تک محض ایک عارضی نوعیت رکھتا ہے۔ مگر یہ ممکن ہے کہ نئی مرکزی حکومت میں کچھ موجود عنصر شامل رہے۔

خیال ہے کہ اگلے ہفتہ کے شروع میں ہی برطانی حکومت ہندوستان کے بارے میں اپنے تازہ فیصلہ کا اعلان کردیگی

جرمن اطالوی جاپانی کانفرنس

انقرہ۔ ۹ر مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن سفیر ہرفان پاپن ۱۵ مارچ کو برلن جا رہے ہیں۔ جرمن سفارت خانہ کے فوجی افسر میجر جنرل راہدے برلن کو روانہ ہو گئے ہیں۔ انقرہ میں محوری ایجنٹ یہ افواہ اُڑا رہے ہیں کہ جرمنی کے وزیر خارجہ ہرفان رابن ٹروپ اٹلی کے وزیر خارجہ کاونٹ چیانو اور جاپانی سفیر مقیم برلن کی ایک کانفرنس صوفیہ میں ہونے والی ہے اس کانفرنس میں وزیر خارجہ ترکی موسیو سراج اوغلو کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ یہاں اس کانفرنس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے

روسی سفیر موسیو ونوگراڈو نے ترکی کے وزیر خارجہ موسیو سراج اوغلو سے ملاقات کی بعد کو برطانوی سفیر نے بھی اُن سے ملاقات کی بیان کیا جاتا ہے کہ غیر ملکوں کے بہت سے باشندوں کو ترکی سے نکالا جائے گا۔ استنبول اور انقرہ میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ جرمن سفیر ہرفان رابن ٹروپ کے خلاف سازش میں غیر ملکی لوگوں کا ہاتھ تھا۔

ترکی کے سرکاری حلقوں میں یہ مان لیا گیا ہے کہ روسی سفارت خانہ کے چاروں طرف حلقہ ڈال لیا گیا ہے کیونکہ وہاں ایک مشتبہ آدمی نے پناہ لی تھی۔ پولیس سفارت خانہ میں داخل نہیں ہوئی۔ روس اور ترکی کے تعلقات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں۔

ڈچ میں جاپان کی حکومت

لندن۔ ۸ر مارچ۔ ڈومی ایجنسی کو بٹاویہ سے تار ملا ہے کہ بٹاویہ کی جاپانی فوجی حکام نے ڈچ حکام کو مطلع کیا ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز میں ایک فوجی حکومت قائم کر دی گئی ہے بٹاویہ کے میئر اور دوسرے حکام کے نام سنیچر کو مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا گیا۔

جاپانی فوجوں کا کمانڈر بحیثیت گورنر جنرل ڈیوٹی سنبھالیگا۔ مقامی قانون اور ایڈمنسٹریشن اسی حالت میں رہیگا۔ بشرطیکہ اسمیں فوجی ایڈمنسٹریشن پر مداخلت نہیں کی۔ جاپانی حکام مقامی آبادی کی جائداد اور مذہب کا احترام کریں گے۔ دشمن سے ساتھ سلسلہ مراسلت جاری رکھنے ، کوئی سامان برباد کرنے ، اور ملک کے مالی و اقتصادی وسائل کو نقصان پہونچانے پر سخت سزا دیجائیگی۔

اعلان کیا گیا ہے کہ فوجی ایڈمنسٹریشن کا یہ مقصد ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز میں امن و قانون کو بحال کیا جائے جو کہ سب کیلئے فارغ البالی کے اصولوں مبنی ہو۔ اس اعلان پر فوری عمل شروع ہو جائیگا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یو۔پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

۱- لبغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپرومنٹ اسکیم نمبری ۳۶ موسومہ گوالٹولی سلم کلیرنس اسکیم تیار کی ہے۔

۲- آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے

سڑک نمبر ۵۵ اور سڑک نمبر ۷۹ جنکشن سے روانہ ہو کر جانب جنوب سڑک نمبر ۷۹ پر سڑک نمبر ۷۹ اور اے۔ پی مشن چرچ کی جانب جنوب والی سڑک کے جنکشن تک چلئے۔

پھر اسی چرچ کی جانب جنوب والی سڑک پر سردار تیجا سنگھ کے بنگلہ کے کنارے تک چلئے۔

پھر بنگلوں کی دیوار حد بندی کے ساتھ ساتھ گوالٹولی کے جنوب کی طرف نئی سلیسہ مئو ناکہ اسکیم کے جنکشن تک چلئے۔

پھر نالہ اسکیم کی حد پر سڑک نمبر ۵۵ کے جنکشن تک جانب شمال چلئے۔

پھر جانب شرق سڑک نمبر ۵۵ پر سڑک نمبر ۷۹ کے جنکشن تک چلئے جہاں سے کہ روانہ ہوئے تھے۔ یہ رقبہ درمیان حدود متذکرہ بالا اس اسکیم میں شامل ہے۔

۳- اسکیم کی تفصیل اور نقشہ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں جناب چیرمین صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

۴- اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جاسکتے ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

نحاس پاشا کی تقریر

قاہرہ ۸ر مارچ۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا کے ایک براڈکاسٹ کے دوران میں حکومت مصر کی داخلی اور خارجی معاملوں میں پالیسی بیان کرتے ہوئے کہا کہ خارجی پالیسی کا جہاں تک تعلق ہے ہمارا مقصد برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ کی شرطوں کی وفاداران تکمیل ہے اور اندرونی معاملوں کے متعلق پالیسی کا جہاں تک تعلق ہے ہمارا مقصد غریب طبقہ کی حالت کو بہتر بنانا ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ اصل چیز آزادی اور فخر کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے۔ اور چونکہ موجودہ لڑائی ایک قسم کا عالمگیر انقلاب ہے اور ہمارے لئے اپنا مقصد حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ اس معاہدہ پر پورا بھروسہ رکھیں جو کہ ہم نے آزادانہ طریقہ پر اپنی قومی آزادی کا تحفظ کرنے کے لئے کیا تھا۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت اور پارلیمنٹ کو چاہیئے کہ وہ سوشل اصلاح کے مسئلہ کی طرف اور مسئلوں کے مقابلہ میں زیادہ دھیان دیں۔

برما کے افسران کو ہدایات

رنگون ۹ر مارچ۔ گورنر برما نے برمی افسران کے نام مندرجہ ذیل پیغام براڈکاسٹ کیا ہے۔

لڑائی کے اس مرحلہ پر صرف ایک بات کی ضرورت ہے وہ یہ کہ کوئی فیصلہ کرنے کے لئے ہمت اور حوصلہ سے کام لو ممکن ہے کہ آپ کو اپنے فیصلہ کے بارہ میں شبہ ہو۔ اور آپ اپنے اعلیٰ حکام سے اس کے بارہ میں مشورہ کرنے کی زحمت نہ اٹھائیں۔ عمل کرو لیکن آپ کا فیصلہ ایسا ہو جس سے دشمن پریشان ہو جائے۔ آپکا فیصلہ غلط ہو یا صحیح میں آپ کی پشت پر ہوں

جاپانی کمانڈر نے خودکشی کرلی

واشنگٹن۔ ۸ر مارچ۔ امریکہ کے محکمہ جنگ نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ باٹان میں امریکن توپخانہ نے جاپان کی ایک پیدل رجمنٹ کا صفایا کر دیا جو کہ آگے بڑھ رہا تھا۔ جنرل میک آرتھر نے خبر دی ہے کہ اُن کو معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ فلپائن کے جاپانی کمانڈر اچیف نے خودکشی کرلی ہے، کیونکہ وہ فلپائن میں مقابلہ کرنے میں ناکام رہا۔

جس جاپانی رجمنٹ کا صفایا کیا گیا ہے اسمیں ۲۰۰۰ سپاہی شامل تھے۔

جاپانی و اتحادی نمایندوں کا تبادلہ

ٹوکیو۔ ۹ر مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اسپین اور سوئٹزرلینڈ کے سفارت خانوں کی معرفت برطانیہ، امریکہ اور جاپان کے درمیان نہ صرف سیاسی نمایندوں بلکہ شہریوں کے تبادلہ کے متعلق بھی بات چیت جاری ہے۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ نہ صرف ان ہر دو ممالک بلکہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں کے ساتھ بھی جنھوں نے اپنے سیاسی تعلقات جاپان سے منقطع کرلئے ہیں، بات چیت جاری ہے۔

مصر کا تحفظ

لندن۔ ۸ر مارچ۔ کپتان اولیور لٹلٹن نے جو کہ مصر سے ابھی واپس آئے ہیں۔ آج لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم مصر کا آج اس وقت سے زیادہ بہتر طریقہ پر بچاؤ کر سکتے ہیں جس وقت کہ لیبیا کی لڑائی شروع ہوئی تھی۔ اس لڑائی کی وجہ سے جرمنوں کو اپنا ایک سالم ہوائی بیڑہ روس سے لیبیا لانا پڑا ہے۔ اول اسلئے کہ جرمنوں کو وہاں سخت خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ دوسرے اُن کو اپنے جہازوں کی حفاظت کرنا تھی۔ جو کہ مشرقی یورپ سے طرابلس اور بنغازی مال پہونچانے میں لگے ہوئے تھے۔

چین کے پریزیڈنٹ لنسن کا پیغام

چنگکنگ ۶ر مارچ۔ چین کے پریزیڈنٹ لنسن نے ہندوستان کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ چین کی جانب سے ہندوستان کی نیک خواہشات کے لئے میں اپنی تمام قوم کی طرف سے ہندوستان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ حال ہی میں ہمارے سپریم کمانڈر مارشل چیانگ کائی شک آپکے عظیم ملک کا دورہ کرنے کے لئے گئے تھے۔ اُن کے دو مقصد تھے۔ اول یہ کہ اشتراک عمل کی تجویزوں پر بحث کریں اور کوئی مشترک اسکیم تیار کریں۔ دوسرے دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کو اور زیادہ مضبوط کریں۔ جہاں کہیں وہ گئے اُن کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ اب آپ چین کا دن منا رہے ہیں یہ اس بات کا ایک اور پختہ ثبوت ہے کہ چینیوں کے جانب آپکے کتنے گہرے جذبات ہیں۔

چین اور ہندوستان دو بڑے ملک ہیں جن کی تہذیب بہت پرانی ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان تمدنی تعلقات کی بنا پر دیرینہ دوستی ہے۔ چین کی لڑائی میں آپنے بار بار ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے۔ اب لڑائی کے شعلے آپکے دروازہ تک پہونچ گئے ہیں۔ آپنے ہمارے ساتھ مل کر لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم مل کر فتح پائیں گے۔

جلد آزادی ملنی چاہیئے

لندن۔ ۶ر مارچ۔ نیویارک ٹائمز کے ایک نمایندہ کو لارڈ ہیلی فیکس سابق لارڈ ارون سفیر برطانیہ مقیم امریکہ نے ایک بیان دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسئلہ پر انھیں برطانیہ کے نئے وزیر دارالعوام کے لیڈر سر اسٹیفورڈ کرپس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ انھوں نے اس بیان کے ذریعہ برطانی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستان کے مسئلہ کے متعلق اپنا فیصلہ جلد سے جلد کرے۔

ایشیائے کوچک پر حملہ ہو جائیگا

انقرہ ۸ر مارچ۔ ترکش حلقوں میں اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جرمن فوجیں موسم بہار میں روسی مورچوں پر نئے حملے شروع کرنے کے بجائے وسطی مشرق کے کسی حصہ پر حملہ کریں گی۔ ایک قیاس یہ ہے کہ جرمن فوجوں کا آئندہ حملہ کا کاکیشیا اور ایشیائے کوچک کی طرف ہوگا۔ روس کے شمالی اور وسطی مورچوں پر بھی ۰۰ ڈویژن فوج رکھی جائے گی۔ ترکوں کا خیال ہے کہ اتحادیوں کو محوریوں کی اس اسکیم کے پیش نظر شام عراق مصر اور فلسطین میں مزید فوجیں بھیجنی چاہیئے۔

ہندوستانی صنعتوں کو فروغ

نئی دہلی ۸ر مارچ۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ دکھن پوربی ایشیا میں فوجی صورت حالات کا تقاضہ ہے کہ ہندوستان کے صنعتی وسائل کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے۔ اور اسکو وسط مشرق اور پوربی ایشیا میں اتحادی قوموں کی فوجوں کو سامان سپلائی کرنے کا اڈہ بنایا جائے۔ چنانچہ حکومت امریکہ نے حکومت ہند سے دریافت کیا تھا کہ اگر امریکہ سے ایک ٹکنیکل مشن ہندوستان بھیجا جائے۔ تو آیا حکومت ہند اسکو منظور کرے گی۔ یہ مشن ہندوستان کی صنعتوں کو فروغ دینے میں امریکن مدد کے بارہ میں چھان بین کرے گا۔ حکومت ہند نے مشن کو بخوشی آنے کی اجازت دیدی ہے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مشن کو جلد سے جلد ہندوستان کو روانہ کیا جائے گا۔

غیر ملکیوں کے داخلہ کی ممانعت

لاہور ۸ر مارچ۔ سنہ ۱۹۳۹ء کے غیر ملکیوں کے داخلہ کے قانون میں ترمیم کی رو سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ آئندہ کوئی غیر ملکی سرحدی پنجاب کے اس علاقہ سے جو دریائے سندھ کے اٹک اور جہلم میں ہے نہ گزرے گا اور نہ داخل ہوگا اس حکم اطلاق پنجاب کے صوبہ کے اضلاع گجرات، شاہ پور، منٹگمری، ڈیرہ غازی خاں۔ میانوالی جھنگ جہلم اٹک اور راولپنڈی سے تعلق رکھتا ہے۔ افغان۔ نیپالی اور چینی رعایا مستثنیٰ ہے۔

سر سٹیفورڈ کرپس کو تار

لاہور ۹ر مارچ۔ پنجاب سول لبرٹیز یونین نے مندرجہ ذیل تار سر سٹیفورڈ کرپس کے پاس لندن بھیجا ہے۔

"آئینی اعلان کے ساتھ ساتھ سیاسی قیدیوں اور سوشلسٹوں کمیونسٹوں اور خصوصاً اُن کو جنھیں بغیر مقدمہ چلائے نظر بند کیا ہوا ہے رہا کر دیا جائے۔"

لاہور۔ ۸ر مارچ۔ آج صبح تین بجے سر شاہنواز خاں نواب ممدوٹ صدر پنجاب پراونشل مسلم لیگ اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ سر شاہنواز پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بھی تھے۔

تم خوش نصیب ہو۔ تمہاری بیوی کتنی دلفریب ہے۔ وہ بڑی اچھی میزبان ہے۔
میں نے چند دوستوں کو کل چائے پر بلایا ہے۔ وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں۔
اوہ۔ مجھے کس قدر خوف معلوم ہوتا ہے
آپ بڑی فراخ ہیں۔ اس کی تو بہت قیمت ہوگی
ہرگز نہیں۔ یہ قیمت میں بہت ارزاں ہے۔ میرے دوست نیلمانے اسکی سفارش مجھ سے کی تھی۔
میں تم پر فخر کرتا ہوں۔ وہ سب بہت خوش ہوئے۔ کیا چائے اسقدر خوشگوار تھی
یہ لپٹن کی چائے تھی اور اسمیں ہمالاین کا میل تھا۔
Lipton's
Flowery Orange Pekoe
لپٹن
ہمالاین بلینڈ ٹی خاص دارجلنگ
LTK40

میں موٹاپے کو کم ہوتا دیکھتی رہی
چار مہینے میں ۲۸ پونڈ وزن کم ہو گیا

اس عورت کا قد صرف ۵ فٹ ہے لیکن اسکا وزن ۱۵۸ پونڈ تھا۔ آخر اسکو موٹاپا کم کرنیکا بہت اچھا نسخہ مل گیا اور اس نے چار ماہ تک اس نسخہ پر پورے اعتقاد کیساتھ کام کیا۔ اب اس کا وزن ۱۲۶ پونڈ سے بھی کم ہو گیا۔ اس کے متعلق وہ کیا لکھتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :-

"عرصہ چار ماہ کا ہوا کہ میں نے بطور ایک عجیب چیز کے کروشین سالٹ استعمال کرنا شروع کیا مجھے اس قسم کی چیزوں میں زیادہ اعتقاد نہیں تھا کیونکہ اس سے پہلے بھی میں ایک سال تک ایک دوا استعمال کر چکی ہوں۔ جس سے میرا وزن بجائے کم ہونے کے چار پونڈ زیادہ ہو گیا تھا"

کروشین سالٹ کی پہلی شیشی استعمال کرنیکے بعد ہی میں اپنے میں ایک زبردست تبدیلی محسوس کرنے لگی میں نے اس کا استعمال برابر جاری رکھا اور میری حالت دن بدن بہتر ہوتی چلی گئی میں دیکھا کرتی تھی کہ میرا موٹاپا ہر ہفتہ کم ہو رہا ہے میرا قد پانچ فٹ ہے۔ کروشین سالٹ استعمال کرنے سے پہلے میرا وزن ۱۵۸ پونڈ تھا اب میرا وزن ۱۲۶ پونڈ سے بھی کم ہے۔

(مسز) جے۔ ڈبلو

کروشین

کے چھوٹے روزانہ جسم سے گندہ مادے اور چربی کو خارج کرنے میں مدد دیتی ہیں اس طرح آہستہ آہستہ کر کے بدنما موٹاپا دور ہو جاتا ہے

NO. 3

تین کیریکٹر

ظالم ساس مجبور شوہر مظلوم بہو

پربھات کی روحانی تصویر

سکھو بائی

ڈائرکٹر فتح لال ڈاملے

خاص اداکار ہنسا واڈکر، کلکرنی، گوری، سمتی

میں ملاحظہ فرمائیے

میجسٹک سینما کانپور میں

تاریخ کا بےچینی کیساتھ انتظار کیجیے!

آپ

اسپرو

کے سیل ٹائٹ پیکٹ کو پانی میں ڈبو سکتے ہیں

اور پھر بھی ٹکیاں خشک رہتی ہیں

اس کا مطلب کیا ہے۔ 'سیل ٹائیٹ پیکٹ' موجودہ دور کی عجیب و غریب ایجاد ہے۔ خاص طور سے ٹروپی کل (خطِ سرطان) ممالک کیلئے کیونکہ اس سے ادویائی ٹکیاں ایسے کیمیاوی ہوا بند خانوں میں بند ہو جاتی ہیں جو کہ پانی نمی اور سیلن وغیرہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اس سے ٹکیاں بلا شک و شبہ تازی رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ امر ظاہر ہے کہ معمولی پیکٹ میں بند اسپرین کی ٹکیاں وغیرہ چند ہی دنوں میں اپنا ادویائی اثر زائل کر دیتی ہیں۔ 'سیل ٹائیٹ پیکٹ' میں بند 'اسپرو' پر پانی کا اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی سیلی سائلک ایسڈ پیدا ہوتا ہے۔ آپ سچ جھوٹ کی تمیز کے لئے ایک گلاس پانی میں 'اسپرو' کے 'سیل ٹائیٹ' پیکٹ کو ڈال کر تجربہ کر سکتے ہیں۔

'اسپرو' ملیریا بخار کو فوراً نیست و نابود کرتی ہے۔ اور درد و تکلیف کو جلد دور کرتی ہے۔

'اسپرو' کیا کرتی ہے

ASPRO' REG. TRADE MARK

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔

۲ ٹکیاں سر کے درد کو منٹوں میں بند کرتی ہیں

۲ ٹکیاں بخار کو۔ منٹوں میں اتار دیتی ہیں

۲ ٹکیاں دانت کا درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں

۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔

۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔

۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں

۲ ٹکیاں غرارہ کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں

۲-۳ ٹکیاں نزلہ زکام کو شاذ الہی ہیں

۲-۳ ٹکیاں گٹھیا، پاؤں کے درد پایئوریئز سے نجات دیتی ہیں۔

بچے بھی 'اسپرو' بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے

معمولی ٹکیاں چند ہی دنوں میں اپنا ادویائی اثر کھو دیتی ہیں 'اسپرو' سالہا سال تک خالص اور تازہ رہے گی۔

'اسپرو' ملیریا کے لئے بہترین اور پاک صاف دوا ہے

MADE IN ENGLAND ASPRO REG. TRADE MARK

ہر جگہ بکتی ہے

ڈسٹری بیوٹرس:- جے۔ ایل۔ موریسن سن اینڈ جونس انڈیا لیمیٹڈ۔ مشن کورٹ۔ مشن رو اکسٹینشن فون ۹۶، کلکتہ

قیمت:- تین ٹکیاں ایک آنہ، تیس ٹکیاں دس آنے

مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ر مارچ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

ایسٹ انڈین ریلوے

پیران کلیر میلا بمقام رڑکی

۵ر مارچ سے ۳ر اپریل ۱۹۴۲ء تک کے ہونے والے رڑکی کے میلے پیران کلیر کے جانے والے مسافروں کو ان کے فائدہ کیلئے آگاہ کیا جاتا ہے کہ لڑائی کی وجہ سے ضروری سپلائی پہونچانیکی وجہ سے ریلوے کو سخت کمی محسوس ہو رہی ہے اور اس ہر دم بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنیکے لئے مسافر گاڑیوں میں کمی کر دی گئی ہے اسلئے ریلوے میلہ کیلئے خاص ٹرینوں کا انتظام نہیں کر سکے گی اور کرایہ میں کوئی خاص رعایت نہیں کریگی اور نہ ایسی ٹکٹ جاری کریگی اسلئے مسافروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ اپنی زیارت کا سفر ملتوی کریں جبتک کہ سابقہ معمول نہ واپس آجائے۔

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر بلہور ضلع کانپور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۰۰

بعدالت تحصیل مال مقام بلہور ضلع کانپور

چودہری سید عشرت حسین مدعی

بنام محمد انوار وغیرہ مدعا علیہ

بنام محمد انوار خود ولی نابالغان محمد اخلاق و محمد آفاق پسران محمد اوصاف و محمد الفصار و محمد ذوالفقار پسران محمد علی اقوام مسلمان ساکنان قصبہ بلہور ضلع کانپور واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۵ر ماہ مارچ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

۱۹۴۲-۴۳ء کے سال کے لئے گاڑیوں میں لگانے کے واسطے نمبر کے پلیٹ سپلائی کرنے کے لئے ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

جو کہ ۲۰ر مارچ ۱۹۴۲ء جمعہ کے دن ۳ بجے شام تک وصول کئے جاویں گے۔

بی۔ ڈی۔ کوچر

قائمقام ایگزیکٹو افیسر

میونسپل بورڈ کانپور

(بقیہ افسانہ صفحہ ۸)

کھا لینی بھی آجاتی تو ادھر ادھر منہ پھیرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ نہایت بے تکلفی سے بالکل بالمواجہ اس کام سے فارغ ہو جاتے۔ داڑھی بنانے بنانے ایک جگہ استرا پھسلا جس سے منہ پر ایک چرکا لگا نائی نے منہ سے ایک ٹٹخاری کی ایک آواز نکالی جیسے بیلوں کو ہانکنے کے لئے نکالی جاتی ہے اور بہت پھرتی سے تھوڑے سے بال جوان کے آبنوسی تختہ پر لگے ہوئے تھے ہاتھ میں اٹھا کر ہمارے زخمی رخسار پر تھوپ دئے آخر میں ناخن کٹوانے کی نوبت آئی تو نائی نے عینک سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور نیچے کے ہونٹ کو دانتوں میں داب کر بڑی احتیاط سے ناخن تراشنی شروع کی لیکن پھر بھی تین انگلیاں زخمی ہو گئیں۔ پورے ایک گھنٹہ میں حجامت مکمل ہو سکی۔ مگر غنیمت ہے کہ یہ دیہاتی نائی جو دیسی استروں کو سان پر رگڑ کر اچھی اچھی داڑھیاں صاف کر دیتے ہیں اجرت بہت کم وصول کرتے ہیں ورنہ شہر کے رام اینڈ سنس اور بشیر اینڈ کو وغیرہ تو ایک وقت کے کھانے کی پوری قیمت جیب سے نکال لیتے ہیں۔ اور پھر سر اور گردن کو فوجی انداز سے ادھر ادھر گھما کر آدمی کی ایسی توہین کرتے ہیں کہ اسے اپنے ہندوستانی ہونے کا یقین ہو جاتا ہے ذرا آپ نے آئینہ دیکھنے کی غرض سے آنکھیں اوپر اٹھا کر سر کو بے ترتیب کیا اور نائی نے اپنا ایک ہاتھ آپ کی کھوپڑی پر اور ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے لگا کر اس انداز سے داب کر سر کو درست کر دیا کہ لازمی طور پر یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ اب ذرا ہی غلطی ہوئی تو یہ گستاخ چپت لگائے بغیر نہ مانے گا۔ پھر اس متمدن نائیوں کے پاس مشینیں اتنی تیز ہوتی ہیں کہ ہم جیسا آدمی جو چالیس سال کی عمر پا کر ہی عقل سلیم کا مدعی تھا اور جو اب ہی داڑھی مشین ہی سے کٹواتا ہے۔ زخمی ہوئے بغیر نہیں بچا نائی نے مشین چلاتے چلاتے موٹر کا ہارن سنکر سڑک کی طرف نگاہ اٹھائی جو شہر کے نائی کی خاص عادت ہے اور مشین کا پورا دندانہ کھال کے اندر گھس گیا۔

ہر حال لوگ دنیا میں طرح طرح کے انقلابات چاہتے ہیں مگر ہم صرف اتنا انقلاب چاہتے ہیں کہ نائیوں کو تھوڑا سا فلسفہ جراثیم پڑھا دیا جائے۔ اور حجامت بنانے کا انہیں اسی طرح لائسنس دیا جائے جس طرح موٹر ڈرائیوروں کو دیا جاتا ہے ورنہ نائیوں کو جرمنی سے سازش کرنے کے الزام میں نظر بند کر دیا جائے کیونکہ جرمنی کے بنے ہوئے استرے اور مشینیں ان کے پاس بکثرت موجود ہیں۔ اور پھر بنا ما بلیڈس اتنی تعداد

مفت میں تقسیم کئے جائیں کہ ہر ہندوستانی جسے حق رائے دہی حاصل ہو دن میں دو بار حجامت بنا سکے۔

لندن ۱۲ر مارچ بمبیورن سے جو جنگی نامہ نگار یہاں آئے ہیں وہ یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ جاپانی اتنے مضبوط ہیں کہ وہ ہندوستان اور آسٹریلیا پر ایک ساتھ حملہ کر سکتے ہیں انٹرنیشنل پریس کے ریلیف چارٹروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ میرا خیال ہے کہ آسٹریلیا پر دو ہفتہ کے اندر حملہ ہو جائیگا۔ اس سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ پورے

شاندار تیسرا ہفتہ

محبت قربانی دل کو موہ لینے والے ۱۲ رسیلے گانے جذبات موسیقی

میجسٹک سینما کانپور میں

دامرہال ہیکلاپور میں

جمعہ ۱۳ر مارچ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ دو شو ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

نیشنل اسٹوڈیو کا دلکش موسیقی نواز شاہکار

کسوٹی

خاص اداکار مس روز۔ سنالینی دیوی، وینا کماری، ستیش، پریلا، گلزار

اسٹوری گانے ڈانس مکالمے سین مذاق سب دلکش و دلچسپ

محبت و قربانی، ایثار اور آزمائش کا بہترین مرقع

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

نیو تھیٹرس کا غیر فانی شاہکار!

جس نے دیوداس اور دیگر نیو تھیٹرس کے بہترین شاہکار کو پیچھے چھوڑ دیا

امپیریل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۳ر مارچ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

ایک زبردست موسیقی نواز بہترین شاہکار

شاندار تیسرا ہفتہ

ڈاکٹر

گانے حضرت آرزو لکھنوی ڈائیلاگ اے۔ ایچ۔ شور میوزک پنکج ملک

خاص اداکار پنکج ملک۔ آہین چودھری۔ بنیو۔ امر ملک۔ اندو مکرجی۔ مس بینا۔ بھارتی۔ جیوتی

مزاحیہ افسانہ
نائی

(بقیہ صفحہ ۴)

مضطرب ہوئے اور غسل خانہ میں جاکر اپنی نیم پخت کھچڑی کا معائنہ کیا۔ تولیہ سے خوب رگڑ کر منہ صاف کیا۔ صابون لگاکر دھویا بھی مگر تو بہت کیجئے بھلا قدرتی بال اس طرح صاف ہو جایا کرتے" تو نائی کی دنیا میں ضرورت ہی کیا تھی، بپھرے ہوئے ہمارے پاس آکے کہنے لگے۔ دیکھی آپ نے اس مردود کی ستم ظریفی" جی نہیں،، نہیں دیکھی کیا آنکھیں نہیں ہیں آپ کے۔

مجھے آپ کی حماقت کے دیکھنے ہی سے فرصت کب تھی کہ نائی کی ستم ظریفی پر نظر کرتا!

میں نے کیا حماقت کی ہے؟

یہی کہ نائی کی باتوں میں آکر حجامت بنوانی شروع کردی،

میں نے تم سے پوچھ لیا تھا گاڑی کے منٹ ٹھہر گی اب کونسا اسٹیشن آئے گا؟

ایک چھوٹا سا اسٹیشن آئیگا جہاں آپ جیسے ایک بابو جی تو ضرور ہوں گے۔ مگر نائی نہ ہوگا۔

پھر میں کیا کروں، خودکشی کے سوا اور کیا چارہ ہے۔ اسٹیشن پر تو نہ آئیگا کوئی ہمارے استقبال کو۔ آئیگا کیوں نہیں بہت سے حضرات آئیں گے۔ کوئی نائی ہی ہوگا۔ ان میں یا سب تم جیسے سید ہے ہوں گے جو نائی ہی ہوا تو یقیناً بغیر استرے کا ہوگا۔ اچھا تو میں سیدھا چلا جاؤں گا مجھ سے اترنے کیلئے اصرار نہ کرنا۔

ہرگز نہیں آپ ضرور چلے جائیگا، مگر میرے کپڑے تو تمہارے ہی بکس میں ہیں! اور بکس ملازم کے پاس دوسرے ڈبہ میں ہے۔ بھائی پھر کوئی علاج بتاؤ دھولپور میں کرمنڈ والینا اچھی طرح،

دھولپور میں دو چار روز قیام کرنا تھا بابو جی نے پہونچتے کسی نہ کسی طرح ڈاڑھی کی مرمت کرالی۔ مگر اگلے دن ہمیں بھی حجامت بنوانے کی سوجھی۔ کافی تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ دھولپور شہر ہے۔ اور یہاں بڑے سے بڑا نائی موجود ہے شہر کے ایک مشہور نائی کا نام ہی لیا گیا ہم نے اُسی کو منتخب کیا۔ ایک گھنٹہ بعد ایک لمبا تڑنگا سیاہ فام انسان جو اپنی خصوصیات میں بہ نسبت انسانوں کے لنگوروں سے زیادہ مشابہ تھا سفید کمانی کی عینک لگائے ہوئے وارد ہوا۔ بغل میں سیاہ چمڑے کی پرانی گسوٹ تھی کندھے پر سرخ رنگ کا بہت قدیم رومال پڑا ہوا تھا جو سوت کی جگہ دیکھنے میں بالوں کا بنا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ بہت دیر تک ہمیں سوچنا پڑا کہ اس آفت روزگار کے سامنے سر حجامت ختم کیا جائے یا نہیں۔ لیکن جدید تمدن کی رُو سے روزانہ خط بنوانا اتنا ضروری تھا جتنا کسی زمانہ میں مذہبی فرائض کا ادا کرنا۔ مجبوراً ہم نے سر جھکا دیا۔ نائی نے اپنے لمبے لمبے سیاہ اور عریاں گھٹنے کھڑے کردئے اور شفقت کے ساتھ ہمارا سر ان پر رکھ کر یہ اندازہ کیا کہ حجامت کس طرز کی بنے گی۔ اس فلسفیانہ مطالعہ کے بعد انہوں نے دیسی ساخت کا ایک بیضوی کنگھا نکال کر بال درست کئے پھر چھوٹا سا قلعی اُڑا ہوا آئینہ ہمیں دیکھنا۔ بتاتے جایئے۔ اس کے بعد پنیل کی لمبی قینچی نکال کر اس تیزی سے بال کاٹنا شروع کئے کہ تھوڑی دیر تک قینچی کے پرکیف نغموں کے علاوہ کوئی چیز ہمارے کانوں تک پہونچی ہی نہیں۔ پورے نصف گھنٹہ میں بال کٹے اور اب اُسترے کا کام شروع ہوا۔ خیریت سے نائی صاحب چلم پینے کے عادی تھے۔ ان کے ہاتھوں کی ہتھیلوں دم کشی کے دھوئیں سے گہرے زرد رنگ کی ہو گئی تھیں اور جب وہ اپنا ہاتھ ناک کے قریب لاتے تو یہ معلوم ہوتا کہ سڑا ہوا حقہ ہماری ناک سے لگا دیا گیا ہے۔ حسن اتفاق سے ہمارے محترم اور تاریخی نائی کو کھانسی بھی تھی اور جب کہ وہ اپنے فن کے تجدید نکات ہی سے واقف نہ تھے تو ان پر فلسفہ جراثیم کی عدم واقفیت کا الزام بھی عائد نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ بے تکلف اپنی مسموم سانس وہ ہمارے منہ پر چھوڑ دیتے اور کبھی معروفیت کے عالم میں

(باقی بر صفحہ ۷)

اتحادی حملہ کرنیکی سکیم تیار کر رہے ہیں

لندن ۸ رمارچ کیبٹ میں سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ کامن ویلتھ گورنمنٹ کو خبر ملی ہے کہ جاپان کے خلاف حملہ کرنے کی اسکیم تیار کی جارہی ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی حکومتوں نے پچھلے ہفتہ مسٹر چرچل کے پاس جو تحریریں بھیجی تھیں ان سے یہ اسکیم تیار کرنے میں مدد ملے گی۔

لندن ۱۰ رمارچ رائٹر کا پارلیمنٹری نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہندوستان کے متعلق پالیسی کے بارے میں مشورہ ابھی تک جاری ہے اور سوموار تک مکمل نہیں ہو سکا ہے جیسا کہ خیال تھا۔

بکری بڑھ رہی ہے
اپنی عمدگی کی وجہ سے ہی یہ بکتی ہے
معتدل فضا گوداموں میں تجربہ کاروں کے ہاتھ سے ملایا جاتا ہے اور معتدل فضا کارخانوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ کارواں سگریٹ اپنی عمدگی کی وجہ سے بہترین ہوتے ہیں۔ کیونکہ معتدل فضائی کی وجہ سے گرد۔ اور نقصان پہونچانے والے ذرّے تمبا کو سے دُور ہو جاتے ہیں۔
سادے اور کورک ٹپ دستیاب ہو سکتے ہیں
دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ
اصلی کورک
CARAVAN
کارواں ایرکنڈیشن سگریٹ
نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹیڈ
NCK II

اسٹیل بنانے کا طریقہ
نمبر ۴ ٹھوس ٹکڑے کی تیاری
اسٹیل کی چھڑیں بنانے سے پہلے ان کے ٹھوس ٹکڑے تیار کئے جاتے ہیں اور پھر ان کو اتنا گرم کیا جاتا ہے کہ وہ گول کی جاسکیں۔ چھڑیں ڈھالنے میں لوہے کا یکساں گرم ہونا بہت ضروری ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ لوہے کے ٹھوس ٹکڑے ایک خاص قسم کی بھٹی میں گرم کئے جاتے ہیں جنکو سوکنگ پٹس (SOAKING PITS) کہتے ہیں اور جب لوہا ضرورت کے مطابق گرم ہو جاتا ہے تو وہ ایک گاڑی کے ذریعہ سے رولنگ مِلس میں پہونچایا جاتا ہے۔
TATA
ٹاٹا
جاری کنندہ:- ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ
ہیڈ سیلز آفس:- ۱۰۲-اے-کلایو اسٹریٹ۔ کلکتہ
TN.1744

گولڈن ٹاکیز کانپور
شاندار دوسرا ہفتہ
پیار
دلفریب نغموں کا محبت سے بھرا ہوا ڈرامہ
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
مہر سلطانہ۔ راجکماری
انوری جمیل
جانی۔ بابو
جمعہ ۱۳ رمارچ سنہ ۴۲ء سے
تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیئے!!

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یوپی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء
۱۔ بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپرومنٹ اسکیم نمبری ۳۵ موسومہ نوگھڑہ کنجیسٹڈ ایریا سلم کلیرنس اسکیم تیار کی ہے۔
۲۔ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے
ہالسی روڈ اور جنرل گنج روڈ ۲۹ کے جنکشن سے جو کہ بادشاہی ناکہ کہلاتا ہے روانہ ہوکر جانب مشرق ہالسی روڈ پر سڑک ۱۷ کے جنکشن تک چلئے۔
پھر سڑک ۱۷ پر نیا گنج والی سڑک کے جنکشن تک چلئے۔
پھر جانب شمال نیا گنج والی سڑک ۱۶ پر سڑک ۲۰ کے جنکشن تک چلئے۔
پھر جانب مغرب سڑک ۲۰ پر سڑک ۲۹ یعنی جنرل گنج والی سڑک پر چلئے۔
پھر سڑک ۲۹ پر جانب جنوب ہالسی روڈ کے جنکشن تک چلئے۔
یہی بادشاہی ناکہ ہے جہاں سے روانہ ہوئے تھے۔
۳۔ اسکیم کی تفصیل اور نقشہ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں جناب چیرمین صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔
۴۔ اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جاسکتے ہیں۔
چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

پرکاش پکچرز کا عظیم الشان شاہ کار!
جمعہ ۱۳ رمارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے
شاندار پانچواں ہفتہ
بھرت ملاپ
راماین سے تیار کیا ہوا
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
خاص کردار
درگا کھوٹے، پریم ادیب، شوبھنا سمرتھ، امیش، ساہو مودک، امرناتھ
ایک ایسا شاہکار جو ہمکو فرض کا درس دیتا ہے
بھائی بھائی کے پریم کی انوکھی کہانی
آپ تشریف لاکر اس تاریخی سبق آموز اور دلکش ڈرامہ کو ملاحظہ فرمایئے!

پریس انفارمیشن بیورو - گورنمنٹ آف انڈیا لکھنؤ

محدنیات کی تحقیق و تلاش سے متعلق کارپوریشن

شری سکھدیو پرشاد نے نارتھ زون آفس کا افتتاح کیا

لکھنؤ ۲۱ مئی ۱۹۷۳ء

مرکزی نائب وزیر فولاد و کان شری سکھدیو پرشاد نے آج یہاں محدنیات کی تحقیق و تلاش سے متعلق کارپوریشن کے نارتھ زون آفس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مختلف محدنیات کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لئے محدنیاتی ذخائر کی تحقیق و تلاش کے کام کو مستعدی، تیزی اور خوش اسلوبی کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کی جا سکے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ مذکورہ کارپوریشن کا واحد مقصد ملک میں محدنیات کی تلاش و تحقیق کے کام کو جامع طریقے پر فروغ دینا ہے۔

شری سکھدیو پرشاد نے مزید کہا کہ کارپوریشن کے نارتھ زون آفس کے قیام سے اتر پردیش کے ہمالیائی علاقے سے کشمیر تک اور ملحق جزیرہ نمائی سرحدی علاقوں میں محدنیاتی ذخائر کی تلاش میں کافی مدد ملے گی

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات آراضی واقعہ پی (P) اور این (N) بلاک سیسہ مئو د چند قطعات آراضی واقعہ جی (G) اور ایچ (H) بلاک فیکٹری در کمین ایریا۔ دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں بروز بدھ بتاریخ ۱۸ مارچ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۱ بجے دن فروخت ہونگے

نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جاسکتے ہیں۔

ایس۔ این سکنڈ
سکریٹری امپرومنٹ ٹرسٹ
کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے * جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ سے ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۲ء مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۲

ادبیات

الوداعی پیغام[1]

از صہبا لکھنوی

مری جدائی پہ ہستی کو سوگوار نہ کر!

خدا کے واسطے آنکھوں کو اشکبار نہ کر، سکونِ زیست کو آہوں سے ہمکنار نہ کر!
نہ کر خدا کے لئے دل کو بے قرار نہ کر، تجھے قسم ہے محبت کو شرمسار نہ کر!

مری جدائی پہ ہستی کو سوگوار نہ کر!

مرے حسین تخیل کی رفعت پرواز! سراپا حسن لطافت، سراپا جلوہ ناز
اچٹتی نیندوں کا مرکز، جمال گاہِ نیاز! تصوّرات کی دنیا، حسین خوابوں کا راز

مری جدائی پہ ہستی کو سوگوار نہ کر!

جوان قوم پہ ہے انحصار ملّت کا! زمانہ معترف خود ہے اپنی عظمت کا!
رگِ حیات میں تازہ ہے خون غیرت کا! سوال آن پڑا ہے وطن کی عزّت کا!

مری جدائی پہ ہستی کو سوگوار نہ کر!

رہوں میں دہر میں بنکر غلام، ناممکن مرا وجود ہو ننگِ انام، ناممکن!
ہو دستِ غیر پئے التزام، ناممکن مرا وطن ہو اسیرِ دوام، ناممکن!

مری جدائی پہ ہستی کو سوگوار نہ کر!

نظامِ قصرِ تشدّد ہلا کے چھوڑوں گا وجودِ دشمنِ ملّت مٹا کے چھوڑوں گا
جہاں کو جذبۂ قومی دکھا کے چھوڑوں گا وطن کو جبر و ستم سے بچا کے چھوڑوں گا

مری جدائی پہ ہستی کو سوگوار نہ کر!

وطن کو غیر کی نظروں سے میں بچاؤں گا وطن پہ وقت پڑا ہے تو کام آؤں گا
سرِ غرور کو تلوار سے جھکاؤں گا "پیامِ فتح" تجھے آکے پھر سناؤں گا

مری جدائی پہ ہستی کو سوگوار نہ کر!

[1] جنگ پر جانے والا سپاہی

دنیائے اسلام

ایران کی خبریں

اخبار "ایران" تہران

عوام کے خیالات کو سنوارنے اور لوگوں کے مختلف طبقوں میں اچھی باتوں کو رائج کرنے کے لئے ایران کے وزیر تعلیمات نے حکم دیا ہے کہ غیر زبانوں کے ترجمے شائع ہوں۔ اس مقصد کے لئے مفید کتابوں کا انتخاب ایک کمیشن کرے گا۔ جس کے ممبران وزارت تعلیمات کے مدار المہام جناب ڈاکٹر سباسی۔ پروفیسر وحید الملک شیبانی۔ ڈاکٹر نصر۔ پروفیسر علی پاشا صالح۔ پروفیسر رشید یاسمی۔ ڈاکٹر شفق۔ پروفیسر سعید نفیسی۔ ڈاکٹر فرہمندی اور وزیر تعلیم ڈاکٹر صدیق ہیں۔ کافی غور و فکر کے بعد کمیشن طے کیا ہے کہ سب پہلے دنیا کے بڑے آدمیوں کے سوانح یا وہ کتابیں ترجمہ ہوں جو ابتدائی مدرسوں کے طلبہ اور نوجوان ایرانیوں کی معلومات میں اضافہ کر سکیں۔ یہ بھی قرار پایا کہ کمیشن کا ہر ممبر غیر زبانوں کی ایسی کتابوں کی فہرست تیار کرے جن کا ترجمہ مفید ہے اور اس فہرست کو کمیشن کے آئندہ جلسہ میں پیش کیا جائے۔

تہران میں روسی اہلِ کمال

چند مہینوں سے جمہوریہ روس کے رہنے والے صاحبان کمال اور زبردست ماہرین موسیقی روسی فوج کے ان سرخ دستوں کی دلچسپی اور سرگرمی میں اضافہ کرنے کے لئے جو مختلف محاذوں پر مصروف جنگ ہیں روس کے دارالخلافہ سے روانہ ہو کر جگہ جگہ تماشے دکھاتے پھر رہے ہیں۔ اور رقص و سرود کی محفلوں سے سپاہیوں کو خوش کرتے ہیں۔

چند روز ہوئے ان لوگوں کی ایک پارٹی تبریز کے راستہ تہران پہنچی یہ لوگ چند روز تہران میں ٹھہر کر اپنے کمالات دکھائیں گے۔

ان لوگوں نے سب سے پہلے روسی کلب میں تماشا دکھایا۔

جمہوریہ روس کے سفیر کے دعوت ناموں پر حکومت ایران کے وزراء اور تہران میں مقیم غیر ملکی نمائندے اور پارلیمنٹ کے ممبر بھی دیکھنے سننے آئے تھے۔ اس محفل رقص سرود میں روس اور دنیا کے موسیقی دانوں کے بڑے بڑے شاہکار پیش ہوئے۔

ایک شب پہلے یہ روسی اہلِ کمال تہران کے سینما میں عوام کے لطف اندوز ہونے کے لئے اپنے کمالات دکھا چکے ہیں۔

کارخانوں کی ترقی کے لئے

جب سے محکمہ صنعت و حرفت کے موجودہ وزیر نے اپنے ہاتوں میں انتظام لیا ہے اسی وقت سے آپ کارخانوں میں اصلاحات کر رہے ہیں۔ اور انہیں وسعت دی جا رہی ہے۔ یہ تبدیلیاں اقتصادیات کے اصول کے مطابق اور ملک کی موجودہ ضروریات کے لحاظ سے مناسب ہیں۔ اس چیز کو نظر میں رکھکر حال میں ماہرین کا ایک کمیشن بھی مقرر ہوا ہے پہلا اقدام یہ ہوا ہے کہ لوہا گھلانے کا ایرانی کارخانہ وزارت کی حفاظت اور نگرانی میں بنے گا۔ اور اس کارخانے کی تمام مصنوعات صنعت و حرفت اور تجارت کی وزارت کی نگاہوں میں رہیں گی۔ ہر قسم کی مشین اور مصنوعات جن سے صنعت و حرفت کو فائدہ پہونچ سکتا ہے پوری طرح وزارت کے علم میں ہیں۔ لہذا جب بھی لوہا پگھلانے کا کارخانہ تیار ہو جائے گا اس وقت اس کارخانہ میں اس طرح کی تمام صنعتی سرگرمیاں جن سے ملک کو اور ایرانیوں کو بالعموم فائدہ پہونچے جاری ہو جائیں گی اور اس ملک کے لوگوں کی وقتی اور فوری ضروریات پوری ہو سکیں گی۔

اخبار "ستارہ" تہران

درسگاہوں میں گھنٹے صبح اور دو گھنٹے سہ پہر کے وقت تعلیم ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ہفتے میں پڑھائی کے ۳۶ گھنٹے ہیں۔ ان ۳۶ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے پہلے فوجی تعلیم میں صرف ہوا کرتے تھے مگر یہ اب بند ہو گئی ہے اسلئے طالبعلموں کے پاس ایسے خالی اوقات ہیں جن میں ممکن ہے بہت سے طلبہ نامناسب مقامات پر جانا شروع کر دیں یا کاہلی سے کام لیں۔ اس کے انسداد کے لئے وزارت تعلیمات نے تمام مدرسوں کو ہدایات بھیجی ہیں کہ طلبہ اپنے خالی وقت کو لیبارٹریوں اور لائبریریوں کے اعلیٰ منتظموں کی زیر نگرانی اور ان فارغ التحصیل طالبعلموں میں سے ایک کے ہمراہ جو درس دینے کی تربیت حاصل کرنے کے لئے مدرسہ سے متعلق ہیں مندرجہ ذیل کاموں میں صرف کریں۔

کتب خانے میں جا کر مطالعہ۔ سوالات حل کرنا۔ فارسی اور دوسری زبانوں کا املا درست کرنا۔ پروگرام اور نصاب کے دوسرے کام مثلاً علمی مسائل پر مناظرہ اور بحث و فکر۔ تقریریں کرنے کی مشق (بشرطیکہ جگہ ہو اور دوسری کلاسوں کا حرج نہ ہو) عجائب خانوں۔ عمارتوں کا بجوں۔ بجلی۔ سیمنٹ۔ شکر اور لکڑی کے کارخانوں کا مطالعہ۔ اس ضمن میں متعلقہ اداروں اور منتظم مجالس کو بھی وزارت تعلیمات نے لکھ بھیجا ہے کہ جب مدرسوں کے طلبہ کی پارٹیاں آئیں تو انہیں اجازت دے دی جائے کہ وہ مدرسہ کے استادوں کے زیر نگرانی تمام شعبے دیکھ سکیں۔ انہیں واضح طور پر باتیں بتائی جائیں تاکہ کارخانے میں کام کرنے والوں کا بھی نقصان نہ ہو اور طالب علم بھی علمی مسائل کو عملی صورت میں دیکھ لیں۔ اسکولوں نے ان علمی سیاحتوں کے لئے اپنے اپنے پروگرام بنانے شروع کر دیے ہیں۔

ایران کے کارخانے اور کانیں

گزشتہ انقلاب کی وجہ سے بہت سے سرکاری اور قومی کارخانے اور ادارے بند ہو گئے تھے نیز کانوں میں بھی کام نہیں ہو رہا تھا۔ اب موثر تدابیر اختیار کی گئی ہیں جن کی بنا پر کارخانوں، فیکٹریوں اور کانوں میں پھر کام شروع ہو گیا ہے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۲

ہندوستان کا تحفظ

ہمیں جنرل ویول کا مشکور ہونا چاہئے کہ اُنہوں نے یورپ میں اتحادیوں کی شکست کے اسباب پر خاص روشنی ڈالی ہے اور ہندوستان پر حملے کے خطروں کو صفائی سے بیان کرتے ہوئے تحفظ کی اسکیم کا خاکہ ہمارے سامنے رکھدیا ہے یہ خیال کرنا لغو ہے کہ عوام کو اس بات سے دلچسپی نہیں ہے کہ ان کے ملک کی سرزمین اور انکے گھربار کو حملہ آوروں سے بچانے کے لئے کیا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اور لڑائی کا وقت بحث اور حجت کا وقت نہیں ہوتا ہے مگر لڑائی میں بھی پچھلی غلطیوں پر غور کرکے آیندہ فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ جنرل ویول کی صاف گوئی جو ایک کمانڈر انچیف کے لئے مشکل ہے قدر کے لایق ہے۔

ملایا اور سنگاپور میں برطانی شکست کے اسباب پر جنرل ویول نے یوں روشنی ڈالی ہے:-

"ہم ہمیشہ وقت کی رفتار سے پیچھے رہے۔ وقت کے ساتھ دوڑ میں ہم چار یا پانچ ہفتوں سے پچھڑ گئے۔ جاپانی ہماری اُمید سے زیادہ تیز رفتاری سے بڑھے اور ہماری کمک پہونچنے میں امید سے زیادہ دیر ہو گئی۔" جنرل ویول نے صفائی سے اقرار کیا کہ ہم مشرق بعید میں لڑائی کے لئے تیار نہ تھے۔"

"بدقسمتی سے حالات نے ہمیں ملایا کو بچانے کی غرض سے ایسے سپاہی میدان میں جھونکنے پر مجبور کر دیا جنہوں نے ہم جانتے تھے کہ اتنی تربیت نہیں پائی جتنی چاہئے تھی اور جنہوں نے گھنے جنگلوں کی لڑائی کے خاص طریقوں کی تربیت یا تو بالکل نہیں پائی تھی یا بہت کم پائی تھی اور جو کمک بھیجی جا رہی تھی وہ مغربی ریگستان کی بالکل الگ ڈھنگ کی لڑائی کے لئے تیار کی گئی تھی۔ ظاہر ہے کہ جو مہلت ہمیں ملی اس میں ہم اپنے سپاہیوں کو ہر قسم کی لڑائی کی تربیت نہیں دے سکتے تھے اور جب کمک کا ضروری مطالبہ کیا گیا تو یہی سپاہی بھیجے جا سکتے تھے اور بھیجے گئے اور قدرتی طور پر انہیں دوسرے ڈھنگ کی لڑائی کی تربیت دینے کے لئے وقت ہی نہ تھا۔"

جنرل ویول نے مزید کہا:-

"رنگون اور جنوبی برما کا نقصان بعض باتوں کے لحاظ سے سنگاپور کے نقصان سے بھی زیادہ سنگین ہے اسکی وجہ لڑائی ہندوستان کے زیادہ نزدیک آگئی۔ اور اب ہمارے ساتھی چین اور ہمارے درمیان راستے خطرے میں پڑ گئے ہیں رہا برما اسکی کہانی بھی بہت کچھ ملایا سے ملتی جلتی ہے۔ ہماری تیاری کافی نہ تھی۔ کمک بہت دیر سے پہنچی۔ اور جو سپاہی آئے کافی تربیت یافتہ نہ تھے۔"

اب سوال یہ ہے کہ ہندوستان پر حملے کدھر سے اور کیسے ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اس بارے میں وثوق سے کوئی بات نہیں کہی جا سکتی۔ پھر بھی جنرل ویول نے آیندہ خطروں کا خاصا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ:-

"ہمارے پاس یہ اندازہ لگانے کے لئے کم ذرائع ہیں کہ جاپانی اپنی کامیابیوں سے فائدہ اُٹھا کر ادھر کہاں تک بڑھنا چاہتے ہیں۔ ہوائی۔ آسٹریلیا۔ منچوریا۔ چین اور برما سے لیکر ہندوستان اور سیلون تک علاقوں کا وسیع سلسلہ ہے جسمیں سے وہ کسی کو بھی اپنا آیندہ شکار چن سکتے ہیں۔ وہ ایسا کچھ بھی کریں میرا خیال ہے کہ وہ شمالی برما میں ضرور بڑھیں گے تاکہ چین کا راستہ کاٹ سکیں اور ایسے اڈے لے سکیں جہاں سے ہندوستان پر حملہ کیا جا سکتا ہے یا حملہ کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ہمیں اس فوری خطرہ کا مقابلہ کرنا ہے۔"

آخر میں جنرل ویول نے تحفظ کی تجویز اسکیم بیان کی وہ اس طرح پر ہے:-

"ہندوستان کے تحفظ کے لئے بحری بری اور ہوائی طاقتوں میں گہرا میل جول پیدا کیا جا رہا ہے اور شمالی مشرقی ہندوستان میں زبردست ہوائی بیڑا تیار کیا جا رہا ہے۔ جو صرف تحفظ کی لڑائی نہیں لڑے گا بلکہ دشمن پر بھی حملہ کرے گا اور یہ ہوائی بیڑا ہندوستان کے تحفظ کا خاص ذریعہ ہوگا۔ ہوائی بیڑا اور ہوائی اڈے پہلے سے موجود ہیں اور بنائے جا رہے ہیں۔ اور مزید ہوائی جہاز آ رہے ہیں کناروں کے تحفظ کی طرف جانے والے بڑے دریاؤں کی نگرانی کے لئے ۔۔۔ ری بیڑے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ سمندری حملہ کے مقابلہ کے لئے بھی ہر ممکن تیاری کی گئی ہے۔"

جنرل ویول محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کے لمبے کناروں پر تحفظ کے لئے اس قسم کی قلعہ بندیاں بنانا ممکن نہیں جیسے انگلینڈ میں بنائی گئی ہیں۔ اس لئے سمندری حملوں کا مقابلہ تحفظ کی مستقل لائن پر لڑکر نہیں بلکہ تیزی سے حرکت کرکے اور حملہ کرکے کیا جائے گا۔ فوجی طاقت کی اس طرح منظم کیجائے گی کہ جہاں کہیں حملہ ہو وہ تیزی سے مقابلہ اور حملہ کرنے کے لئے موقع پر پہنچ جائے۔ ہوائی حملوں سے تحفظ کے سلسلہ میں جنرل ویول نے بتایا کہ ہوائی جہازوں کے علاوہ ہوائی حملہ آور توپوں اور اے۔ آر۔ پی کی تدبیر کے کمائی سے صورت دن بدن بہتر ہو رہی ہے۔

جاپانیوں کو روکا جا سکتا ہے؟

اسٹیٹسمین کے ایڈیٹر مسٹر آرتھر مور کچھ عرصہ سے ہندوستان کے مسئلوں پر گہری توجہ دے رہے ہیں۔ اور جہاں تک ان کا امکان ہے وہ برطانی حکومت اور قوم پرست متحدہ ہندوستان کے درمیان خلیج کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک مضمون میں وہ ذاتی اعلان کر چکے ہیں کہ انہیں اڑن پکھیرو سمجھا جائے کیونکہ وہ ہندوستان کے اور ہندوستان کی سرزمین پر مر مٹنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اس قسم کے اعلان کے بعد قدرتی طور پر ان کے ارشادات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ حال میں ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے اُنہوں نے بتایا کہ جاپانیوں کو کیسے روکا جا سکتا ہے؟

مسٹر آرتھر مور نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جاپانیوں کو روکنے کے لئے ہتھیار اور فوج تو ضروری ہی ہیں مگر عوام کا پکا عزم اور زیادہ ضروری ہے۔ اُنھوں نے کہا:-

"جاپانیوں کی تمام کامیابیوں کا سبب یہ ہے کہ جہاں وہ گئے وہاں کے لوگوں نے قومی عزم کے ساتھ ان کا مقابلہ نہیں کیا۔ جس جگہ انہیں قومی محاذ کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے وہاں وہ رُک جاتے ہیں۔"

اپنے بیان کی تشریح کرتے ہوئے مسٹر آرتھر مور نے کہا:-

"ملایا۔ برما یا فرانس اور برٹش ایسٹ انڈیز میں جاپانیوں کو وہاں کے لوگوں کی پکی مخالفت سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ صرف چین میں اور فلپائن میں جہاں جنرل مک آرتھر کی رہنمائی میں بہادر فلپینی محب وطن لڑ رہے ہیں۔ جاپانیوں کو عوام کی پکی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اور اب آسٹریلیا میں ایسی ہی سخت مخالفت سے دوچار ہونے والے ہیں۔"

وائسرائے ہند کی تقریر

وائسرائے ہند نے دیسی راجاؤں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ اسوقت اپنے ایسے خصوصی حقوق سے دست بردار ہو جائیں جو کوشش جنگ میں کسی صورت میں مخل ہوتے ہوں، خواہ یہ حقوق خصوصی کتنے ہی عزیز کیوں نہ ہوں۔

لارڈ لنلتھگو نے بڑے زوردار الفاظ میں والیان ریاست سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے یہاں صرف اتنی فوج رکھیں جو اندرونی امن وامان کے لئے انتہائی ضروری ہو ورنہ وقت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہر صحت ور آدمی جو اندرونی انتظام کے لئے اشد ضروری نہ ہو ایک مشترکہ دشمن کے مقابلہ کے لئے بھیجدیا جائے۔

دیسی ریاستوں کے مسئلوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی ہے کہ اگر والیان ریاست نے بدلتے ہوئے حالات سے مطابقت پیدا کی تو وہ ہندوستان کے نئے نظام میں قیمتی اور باعزت عناصر کی حیثیت سے ان کی جگہ ہوگی۔

وائسرائے ہند نے اس ایڈریس میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے فیڈریشن اور وزیروں کی کونسل کا ذکر کرنے کے بعد بالیاں ریاست کے جیب خرچ کا ذکر کیا ہے اس بارے میں ایک ریاست اور دوسری ریاست کے درمیان بے انتہا تفاوت ہے

اپنی تقریر کے آخر میں وائسرائے ہند نے سر اسٹیفورڈ کرپس کی آمد کا بھی ذکر کیا ہے اور والیان ریاست سے اس معاملہ میں تعاون کی امید ظاہر کی ہے۔

سر سلطان احمد کی تقریر

حکومت ہند کے ممبر سر سلطان احمد صاحب نے تمام مذہبوں کی کانفرنس میں جو صدارتی ایڈریس پڑھا اس سے ان کی وسعت نظر ظاہر ہوتی ہے اُنھوں نے اہل ملک کو بہت سے مفید مشورے دیئے ہیں اور ہندوستان کی دور ماضی کی باہمی زندگی کا ذکر کرکے یہ اشارہ کیا ہے کہ جو اختلافات پیدا ہوئے ہیں یہ پہلے موجود نہ تھے، بعد کی پیداوار ہیں در اصل ہماری غلط قسم کی تعلیم اس کے لئے بہت کچھ ذمہ دار ہے۔ فرقہ پرستی نے مذہب کا روپ اختیار کر لیا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو فرقہ پرستوں میں مذہب کے بہت کم پابند اشخاص نظر آئیں گے نفرت اور کدورت کے وعظ دینے والا گروہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کوئی مذہبی فرض پورا کر رہے ہیں ہندوستان مدت دراز سے مختلف تمدنوں مختلف مذہبوں اور مختلف تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے ایک دوسرے کے مذہب کا احترام ایک دوسرے کے جذبات کا پاس اس ملک سے زیادہ کہیں نہ تھا لیکن آج وہ صورت پیدا ہو گئی ہے کہ ہمیں اپنے ماضی پر فخر کرتے بھی شرم آتی ہے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کا مشن

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے سامنے سر دست کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے بلکہ وہ صرف کانگریس کا معمولی کام انجام دے رہی ہے لیکن ہندوستان کے متعلق مسٹر چرچل کے بیان اور سر اسٹیفورڈ کرپس کے مشن نے دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی غیر رسمی طور پر مسٹر چرچل کے بیان پر غور کرے گی۔ ممبروں سے باتیں کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ سر کرپس کی آمد کی اہمیت کو کم نہیں کیا جائے گا۔ اور سر کرپس کے انتخاب پر اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے خیال ہے کہ برطانی تجاویز کے بارے میں سر اسٹیفورڈ کرپس سے گفتگو کرنے کے لئے مولانا ابوالکلام آزاد، پنڈت جواہر لال نہرو اور سری راجگوپال آچاریہ کو مقرر کر دیا جائے۔ یہ حضرات مرموصوف سے الگ الگ نہیں بلکہ مشترکہ طور پر ملاقات کریں گے۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے برابر مشورے ہوتے رہیں گے لیکن فرداً فرداً کانگریس کے لیڈروں سے سر اسٹیفورڈ کرپس کی ملاقات کو نہیں سراہا جائے گا۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کے مشن کے متعلق کانگریس کے لیڈروں کے تاثرات یہ ہیں کہ دوسروں کی طرح ہم بھی برطانوی فیصلے اور سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجاویز کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ ہمارے فیصلے سے کوئی بے خبر نہیں ہے۔ اگر اس فیصلہ کی قدر کی گئی اور احترام کیا گیا تو یہ بڑی اچھی اور خوبی کی بات ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تب بھی ہم اس نازک گھڑی میں اپنی قوم کے ساتھ رہیں گے۔

جرمنی گھبرا گیا

جرمنی سے ایک دلچسپ خبر یہ آئی ہے کہ جاپان جس تیز رفتاری کیساتھ بڑھ رہا ہے اس سے جرمنی میں دہشت پیدا ہو گئی ہے۔ سرکاری حلقوں میں جاپانی جیت پر اظہار تسلی کیا جا رہا ہے لیکن وہاں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ جاپانی بہت تیز رفتار سے بڑھ رہے ہیں اور اگر ان کی یہی رفتار رہی تو وہ جرمن مفاد کیلئے بھی ایک خطرہ بن جائیں گے۔

ناطرفدار ملکوں کی راجدھانیوں میں جنیس القرہ بھی شامل ہے صلح کا چرچا پھر سننے میں آ رہا ہے۔ ترکی کے سیاسی حلقوں میں فوری صلح کے امکانات پر بحث کیجا رہی ہے۔ یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جرمنی بہار کا حملہ شروع کرنے سے پہلے صلح کا شگوفہ چھوڑے گا۔

آئینۂ کانپور

مقامی سرکاری احکامات!

۲۹ مارچ سنہ ۴۲ سے شروع ہونے والے "میلہ پیران کلیر بمقام رڑکی" میں جانیوالوں کو ہدایت کیجاتی ہے کہ ضلع سہارنپور میں اشیاء خوردنی کی سخت کمی محسوس کیجا رہی ہے لہذا ان کو امسال سفر ملتوی کرنیکا مشورہ دیا جاتا ہے۔

شہر کانپور میں خوف وہراس اور بےچینی پیدا کرنے والی افواہیں اور اس قسم کی خبروں کو چھاپ کر فروخت کرنیوالے اخبار فروشوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگر اُنھوں نے ایسا کیا تو اُن کو پولیس گرفتار کرکے اُن پر مقدمہ چلائے گی۔

بازار میں تھرمامیٹر کی سپلائی بہت ہو رہا ہے اور اُن کے باہر سے آنے کی کوئی اُمید نہیں ہے اسلئے ٹوٹے ہوئے تھرمامیٹروں کو جوڑنے کا انتظام Mathematical Instrument office Calcatta. میں کیا گیا ہے۔ جن اصحاب کے پاس ستیہ کے ٹوٹے ہوئے تھرمامیٹر ہوں وہ مرمت کیلئے وہاں بھیج سکتے ہیں ایسے تھرمامیٹر کانپور کلب لمیٹڈ کی اسکریپ شاپ مال روڈ پر بدھ اور سنیچر کے دن صبح کے وقت دیئے جا سکتے ہیں، پبلک سے کوآپریشن کرنے کی اپیل کی جاتی ہے۔

کانپور میونسپلٹی، جوہی نوٹیفائڈ ایریا۔ اور چھاؤنی کے حدود کے اندر تمام کنوؤں کے مالکان سے فوراً کنوؤں کی مرمت۔ صفائی کی درخواست کی جاتی ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ایک رسی اور دو بالٹی ہر وقت موجود رکھیں تاکہ ہر وقت پانی دستیاب ہو سکے۔ کیونکہ دشمن کے حملے کی حالت میں پبلک کو پانی کی ضرورت ہوگی اور یہ استعمال کیے جاویں گے۔

اے آر پی افیسر صاحب کانپور مطلع کرتے ہیں کہ بجائے ۱۵ مارچ سنہ ۴۲ء کے ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کو آگاہی اور پناہ لینے کی مشق کیجاوے گی۔

کلکٹر صاحب نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ گورنمنٹ شہر میں کچھ بڑے بڑے مکانات حاصل کرنے کے خیال میں ہے یہ بھی افواہیں غلط ہیں کہ فوجی سپاہیوں نے بعض مقامات پر زیادتیاں کی ہیں۔ پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کوئی اس قسم کی خبریں جن سے کہ امن وامان میں خلل پڑے پھیلائیگا اسکو گرفتار کرکے اُس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

اظہار ناراضگی!

آل انڈیا مومن کانفرنس کے سکریٹری صاحب نے ہیڈ ممبران آف برٹش پارلیمنٹ کو تار دیکر مسٹر ایمری وزیر ہند کے بیان پر اظہار ناراضگی کیا ہے جسمیں اُنھوں نے کہا ہے کہ مومنوں کی تعداد صرف چالیس لاکھ ہے کیونکہ یہ بیان خلاف واقعہ ہے آپنے آزاد مسلم کانفرنس کی رائے کی تائید کی ہے۔ اور مسٹر جناح کی لیڈری پر اعتراض کیا ہے اور کانگریس کے آزادی کے مطالبہ کی حمایت کی ہے۔

گیہوں اور آٹا!

مسٹر بھوور توفرما سکریٹری ہندو سنگھ اطلاع دیتے ہیں کہ کلکٹر گنج کے مارکٹ میں ۱۲ دوکانداروں کو ہر وقت گیہوں اور آٹا سپلائی کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے اور مختلف محلوں میں پچاس دوکاندار مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جو بلا کسی خیال قومیت ومذہب گیہوں اور آٹا فروخت کریں گے۔

طالبعلموں کو فوجی تعلیم!

کانپور اسٹوڈنٹ یونین کے ایک جلسہ میں طے ہوا کہ گورنمنٹ طالبعلموں کی فوجی تعلیم کا انتظام کرے اور طالبعلموں سے جنگ میں امداد دینے کی اپیل کیگئی۔

مہتروں کی کمی!

مسٹر پیارے لال اگروال پریذیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی توجہ مہتروں کے بھاگنے سے اُن کی کمی پیدا ہونے والی تکلیف کیطرف دلائی ہے۔ آپنے مہتروں کی شکایات پر غور کرنے کے لئے ایک خاص افسر مقرر کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اسکے علاوہ مہتروں کے محلوں میں اناج کی دوکانات کھولنے اُن کی تنخواہیں بڑھانے اور گرانی کے الاؤنس کے لئے میونسپل بورڈ سے درخواست کی ہے۔

مطالبہ!

اتھرٹن ویسٹ، نرائن کاٹن مل، جگی لال کملاپت کاٹن مل، ملوں میں ہڑتال ہو گئی ہے، مزدوروں کا مطالبہ تین ماہ کی بونس فوراً ادا کرنے کا ہے۔

مالگذاری!

بڑی پال کے زمیندار صاحبان نے اعلان کیا ہے کہ جو کسان لڑائی میں بھرتی ہونگے اُن سے مالگذاری نہ وصول کیجائے گی۔

کانگرس دل!

۲۳ مارچ کو ۶ بجے شام کو تلک ہال میں پنڈت گووند بلبھ پنت کانپور کانگرس سیوا دل کی افتتاح کی رسم ادا کریں گے۔

اپیل!

پنڈت رام دولارے مصر سکریٹری ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے حکام ضلع سے کانپور کے مختلف مواضعات میں اناج کی دوکانیں کھلوانے کی اپیل کی ہے۔

ڈپوٹیشن!

ڈپوٹیشن چیرمین صاحب میونسپل بورڈ سے ملا جاجمؤ میں دریا کی گندگی دور کرنے کے لئے ایک چیرمین صاحب نے جواب میں کہا کہ ایک تجویز زیر غور ہے اسکی تکمیل پر گندگی دور ہو جائے گی۔

کنٹرول ہٹانے کی درخواست!

لالہ پدم پت سنگھانیا نے گیہوں پر سے کنٹرول ہٹانے کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ کنٹرول ہٹانے سے گیہوں کی تکلیف دور ہو جائے گی۔

سنگیت سماج!

کانپور سنگیت سماج کا سالانہ تقسیم انعامات کا جلسہ بالکا ودیالہ میں مسٹر آر ایس سریواستوا کی صدارت میں ہوا۔ اسکے لیے ایک نہایت دلکش پروگرام بنایا گیا تھا۔

افواہوں سے گمراہ نہونے کی اپیل!

نیشنل مل مزدور یونین کے سکریٹری صاحب نے مل مزدوروں سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں سے گمراہ نہ ہوں جو خود غرض لوگ پھیلا رہے ہیں۔ یونین مل کے پھاٹکوں پر جنگ کی صحیح خبریں پہونچانے کا انتظام کرے گی۔

اتحاد ملت کی سرگرمیاں!

مجلس اتحاد ملت نے رنگون سے آنیوالی دو عورتوں کے لئے کچھ چندہ کرکے اُن کو جائے قیام تک پہونچانیکا انتظام کیا ہے

مجلس اتحاد ملت کے جلسہ میں طے ہوا ہے کہ اسٹیشن پر اتحاد ملت کا کیمپ لگایا جائے جہاں کہ رنگون وغیرہ سے واپس آنیوالوں کو ٹھہرایا جائے۔

سکریٹری صاحب مجلس اتحاد ملت اطلاع دیتے ہیں کہ امسال بھی حسب معمول ۱۲ ربیع الاول کو مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام پریڈ گراؤنڈ سے بارہ وفات کا جلوس نکلے گا جسمیں انجمن ہائے اسلامیہ کے رضاکاروں کو شریک ہو کر اپنی زندگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

کانپور مزدور سبھا!

کانپور مزدور سبھا کی جنرل کونسل کے ایک جلسہ میں، ۱۵ مارچ کو طے ہوا کہ مل مالکوں نے مزدوروں کو جو بونس دیا ہے وہ ناکافی ہے۔ اسلئے سال میں تین ماہ کی تنخواہ بونس کی شکل میں اور ۵۰ فیصدی گرانی کا الاؤنس دیا جانا چاہیئے۔ اور دیگر ۲ مطالبات پاس کیے گئے۔ اور حکومت سے یہ درخواست کی گئی کہ ان کو جلد سے جلد منظور کرایا جائے۔

اور موجودہ خطرہ کے انتظامات کیلئے سات آدمیوں کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس میں مولانا حسرت موہانی بھی شامل ہیں۔

نوجوان لائبریری کا مشاعرہ!

۱۴ مارچ کی رات کو نوجوان لائبریری کا مشاعرہ مسٹر صدر الاسلام صاحب ڈی ایس پی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں جناب سرور تونسوی لکھنوی۔ جناب تسخا شاہجہانپوری جناب فرخ کانپوری۔ جناب فرحت کانپوری۔ جناب کلام بہار جناب تسلیم ناطقی صاحب۔ جناب ندرت کانپوری۔ جناب تسنیم کانپوری اور خود جناب پریذیڈنٹ صدر میرٹھی نے اپنا طرحی اور غیر طرحی بلند پایہ کلام پڑھا۔

حاضرین میں مندرجہ ذیل حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں جناب نواب سید انور حسین صاحب۔ خان صاحب بشیر احمد خاں مسٹر بابو لال مصرا۔ مسٹر انتظار حسین۔ مسٹر منی رام کپور۔ مسٹر زاہد علی۔ مسٹر برجندن پرشاد مصرا اور ڈاکٹر ایس این سکسینہ۔

مشاعرہ ختم ہونے کے بعد چائے اور مٹھائی وغیرہ سے حاضرین کی خاطر مدارات کی گئی۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ!

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۲۸ مارچ سنہ ۴۲ء کو ٹھیک ۸ بجے رات کو جناب مسٹر صدر الاسلام صاحب ڈی ایس پی کی طرف سے خود موصوف کے بنگلہ واقعہ سول لائن مقابل برجندر سروپ پارک میں ہوگا۔ طرح حسب ذیل ہے

"دم زینت وہ اک اک بال میں موتی پروتا ہے"

اُمید کیجاتی ہے کہ اراکین انجمن پابندی وقت کا خاص طور پر خیال رکھیں گے کیونکہ مشاعرہ بلا انتظار ٹھیک وقت پر شروع ہو جائیگا۔

سبد گل

اٹلی کی پری پیکر اور خوبصورت عورتوں نے اٹلی کے ایک نیم سرکاری اخبار میں مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ اس حسین و جمیل طبقہ کی جانب سے ارشاد ہوتا ہے:۔

اٹلی کی عورتیں اس چیز کو محسوس کرتی ہیں کہ اس نازک وقت میں وہ بھی مردوں کے دوش بدوش جنگ میں حصہ لیں اور اسی طرح اپنے وطن کیلئے قربانیاں دیں جس طرح کہ مردوں نے قربانیاں دی ہیں۔ اٹلی کی عورتیں حکومت سے مطالبہ کرتی ہیں کہ ان کو بطور سپاہیوں کے بھرتی کیا جائے۔ اور جنگی کونسل میں ان کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی حاصل ہو۔

اٹلی کے سیم تن اور نازک اندام طبقہ کے اس دلچسپ اعلان کے بعد ہماری نگاہوں کے سامنے اٹلی کے شیر دل اور بہادر مردوں کے وہ تمام کارنامے ایک متحرک فلم کی طرح سامنے آجاتے ہیں جو انھوں نے لوک دم بھاگ کر میدان جنگ میں انجام دئے تھے۔

اٹلی کے عام سپاہیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اٹلی کے نواب سر ہیبنی بہادر کی شجاعت کا یہ عالم ہے کہ اگر عالم بدحواسی میں وہ اپنے ہی ہوائی جہازوں کو دشمن کے ہوائی جہاز سمجھ بیٹھے ہیں تو پوری رفتار کے ساتھ میدان جنگ سے فرار ہو جاتے ہیں۔ خیال ہوتا ہے کہ جس ملک کے مرد دشمن کو دیکھ کر بدحواس ہو جاتے ہوں تو کیا اس ملک کی عورتوں کو دشمن کے سپاہی کی صورت دیکھتے ہی ہسٹریا کے دورے نہیں پڑنے لگیں گے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ عورت میں مرد کے علاوہ بھی کچھ پوشیدہ قوتیں ہیں۔ اگر یہ اس پوشیدہ قوت سے کام لے تو بڑے سے بڑے دشمن کو جیت کر سکتی ہے۔ اور اٹلی کی عورتیں تو اپنی عشوہ گری کے لئے سارے یورپ میں مشہور ہیں۔ جس پر بھی یہ ایک نگاہ مستانہ ڈالدیتی ہیں دیوانہ ہو جاتا ہے۔

اٹلی کی عورتوں نے غالباً اپنی اسی پوشیدہ قوت کو محسوس کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ان کو بطور سپاہی بھرتی کر لیا جائے غالباً یہ جدید آلات حرب سے کام نہیں لینگی۔ بلکہ اپنے انہیں قدیم ہتھیاروں سے حملہ کرینگی جن ہتھیاروں کے مقابلہ میں نپولین جیسا فاتح بھی چت ہوگیا تھا۔

ایک سیاح اٹلی کی عورتوں کے بارے میں اپنے مشاہدات بیان کرتا ہوا لکھتا ہے کہ میں نے ساری دنیا کی عورتوں کو دیکھا ہے لیکن جو بانکپن اور شوخی میں نے اٹلی کی عورت میں دیکھی ہے۔ وہ مجھے دنیا کے کسی حصہ میں نہیں دکھائی دی۔ اٹلی کی عورت کے آنکھ میں جادو ہوتا ہے۔ اور آواز میں موسیقی۔ اس سیاح کے اس بیان کے بعد خود ہی سمجھ لیجئے کہ یہ خوبصورت فوج جدھر بھی بڑھ جائے گی ایک قیامت برپا کرتی چلی جائیگی۔

اپنے بیان کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آگے چل کر اٹلی کی عورتیں اس طرح گل افشانی کرتی ہیں۔

اگر اٹلی کی عورتوں کو نمایاں حصہ فوجی کاموں میں دیا گیا۔ تو اٹلی کبھی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے مقابلہ میں نیچا نہیں دیکھ سکتا۔

سچ ہے جس ملک کی پشت پناہی وہاں کا وہ حسین طبقہ کر رہا ہو۔ جو انداز و ادا اور ناز نخرے کے ہتھیاروں سے مسلح ہے بھلا وہ ملک کس سے شکست کھا سکتا ہے۔ سولینی بہادر کو چاہئے کہ اس مرتبہ وہ صرف اٹلی کی خوبصورت عورتوں ہی کو میدان جنگ کے اکھاڑے میں بھیجیں۔ ہم کو کامل یقین ہے کہ اٹلی کی ایک عورت اتحادیوں کے درجنوں سپاہیوں پر بھی بھاری پڑے گی۔

لندن ۱۱ مارچ سر اسٹیفورڈ کرپس ایک مہینے سے زیادہ برطانیہ سے باہر نہ رہیں گے یہ وہ رائے ہے جو برطانیہ کے ایک طبقہ میں ظاہر کی جا رہی ہے۔ دوسرے طبقہ کا خیال ہے کہ انہیں

ادب لطیف

موت!

موت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا غریبوں کی غریبی اور امیروں کی امارت دولت، مرتبہ کوئی موت کو نہیں مار سکتا۔ موت اندھی ہے۔ یہ بڑوں اور چھوٹوں امیروں اور غریبوں سبھی پر اپنا سرد ہاتھ پھیلاتی ہے کوئی اس کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ بادشاہوں کے تخت و تاج مٹی میں مل جاتے ہیں۔ اور موت سب کو برابر کر دیتی ہے۔ مرنے کے بعد نہ کوئی امیر رہتا ہے نہ غریب وہ لوگ صفوں کی صفیں چیر جاتے ہیں جو شیروں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہاتھیوں کو بچھاڑ دیتے ہیں وہ بھی موت کے سامنے اپنا سر جھکا دیتے ہیں آگے یا پیچھے ہر ایک کو موت کے منہ میں جانا پڑتا ہے زندگی کا لازمی انجام موت ہے موت اپنا منہ کھولے بیٹھی ہے اور اس میں چھوٹے بڑے بچے بوڑھے جوان ادھیڑ مرد عورتیں امیر غریب سبھی گرتے چلے جا رہے ہیں بہادروں کی بہادری امیروں کی امیری کمزوروں کی کمزوری غریبوں کی غریبی انہیں موت کے پنجہ سے نہیں چھڑا سکتی۔ کیونکہ موت اندھی ہے۔ اور وہ ان باتوں کو نہیں دیکھتی، وہ دیکھ ہی نہیں سکتی۔

ہندوستان کے تحفظ کی ہوائی اسکیم تیار کر لی گئی

نئی دہلی ۵ مارچ ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف سر رچارڈ پیرس نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہندوستان کے تحفظ اور برما کی لڑائی کے لئے کمک بڑی تیزی کے ساتھ پہونچ رہی ہے۔ برما میں لڑائی کی پوزیشن بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وہاں شروع سے ہی ہوا میں ہمارا پلہ بھاری رہا ہے۔ برما میں پوزیشن دکھن پچھمی بحر الکاہل سے بالکل مختلف ہے۔ آپ نے بتلایا کہ جب سے برما کی لڑائی شروع ہوئی ہے۔ جاپان کے دو سو ہوائی جہازوں کو تباہ کیا جا چکا ہے۔ یا نقصان پہونچایا جا چکا ہے۔ ہم نے لنکا کے تحفظ کا بھی انتظام کر لیا ہے۔

ہندوستان کے تحفظ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہندوستان کے تحفظ کے لئے اور حملہ کرنے کے لئے بڑی غور کے بعد اسکیمیں تیار کر لی گئی ہیں۔ ہم اس بات کا انتظار نہیں کریں گے کہ دشمن آئے اور ہم پر حملہ کرے ہم اس کے علاوہ حتیٰ کہ جاپان میں جا کر لڑائی لڑینگے امریکن افسر اب ہندوستان پہونچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے یہاں اپنے ہیڈ کوارٹر قائم کر لئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ کے جو ہوائی جہاز آرہے ہیں وہ جدید قسم کے ہیں۔ ان کے ہواباز امریکی اور برطانی ہیں۔ ایک اسکیم ہندوستانی ہوائی فوج کو جدید قسم کے ہوائی جہازوں سے مسلح کرنے کی اسکیم تیار کر لی گئی ہے۔ آپ نے ہندوستانی ہوائی فوج کی بہت تعریف کی۔

ہٹلر کی برلن میں تقریر

برلن ۵ مارچ جو لوگ پچھلی لڑائی اور موجودہ لڑائی میں مر گئے ہیں۔ ان کی یادگار میں ایک جلسہ ہوا جس میں ہر ہٹلر بھی شریک ہوئے۔ ہر ہٹلر نے ان کے میموریل پر ہار چڑھایا۔ اور اس کے بعد فوج کی پریڈ کا معائنہ کیا اس موقع پر بازاروں میں بڑی بھیڑ تھی۔ ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے ان لوگوں کے تئیں اظہار تشکر کیا جنہوں نے لڑائی میں اپنی جان قربان کر دی ہے۔ اس موقع پر جرمن فوج کے تمام بڑے بڑے افسر تقریباً تمام وزیر اور تمام جرمن لیڈر اور محوری ملکوں کے سفیر موجود تھے۔ ہلاک شدگان کے قریبی رشتہ داروں اور برلن ہسپتالوں میں پڑے ہوئے زخمیوں کے لئے جلسہ میں اعزازی نشستیں ریزرو کر دی گئی تھیں۔ اس موقع پر جرمنی میں ہر جگہ جھنڈا لہرایا گیا۔ ہٹلر نے کہا کہ اہل جرمنی کو دسیوں برس کی شرمناک غلامی کے بعد اپنے پرانے دشمنوں کے ساتھ پھر اپنی آزادی اور مستقبل کے لئے لڑنا پڑ رہا ہے۔

عالم نسواں

جب عورت باغی ہوتی ہے

انگریزی سے ماخوذ

یورپ کی عورتوں اور مردوں کے تعلقات اس وقت بے حد ناخوشگوار ہیں اور یہ ناخوشگواری اس اندھی آزادی کا نتیجہ ہے جو آج کل یورپ میں عام ہے۔ آپس کی اس شکر رنجی کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ مرد عورتوں کے خلاف اور عورتیں مردوں کے خلاف مسلسل مضامین لکھ رہی ہیں۔ ذیل میں ہم فرانس کی ایک خاتون میڈم اپی لوزب کے ایک مضمون کے بعض اقتباسات درج کرتے ہیں تاکہ ان اقتباسات سے اندازہ ہو سکے کہ یورپین عورت جب باغی ہوتی ہے تو وہ مرد کے خلاف کیسے عجیب و غریب خیالات کا اظہار کرتی ہے۔ خاتون مذکور لکھتی ہے کہ:۔

مرد دنیا کا بہترین ایکٹر ہے۔ جب وہ کسی عورت کے ساتھ محبت کرتا ہے تو سر تا پا پیکر محبت بن جاتا ہے اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ اپنی محبوبہ یا مطلوبہ پر قربان کر دیگا۔ لیکن یہ ڈرامہ بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ختم ہونے کے بعد تقریباً ہر عورت کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ محبت کے اسٹیج سے ہٹنے کے بعد اپنی اصلی صورت میں آگیا ہے۔

مرد کی محبت ایک وقتی جوش ہے جو زمانہ کے ساتھ کم ہو جاتا ہے۔ اور چند روز کے بعد یہ جوش جو غیر قدرتی ہوتا ہے سرد پڑ جاتا ہے۔ بیوقوف ہیں وہ عورتیں جو مردوں کی محبت پر بھروسہ کرتی ہیں۔ اور جو عورتیں اس بھروسہ کے بعد کامیاب ثابت ہوتی ہیں وہ دنیا کی بے حد خوش نصیب عورتیں ہیں دنیا میں ایک مرد سے زیادہ کسی چیز کو سمجھنا مشکل نہیں۔ بہت کم عورتیں ہیں جو مردوں کو سمجھ سکی ہوں جن عورتوں نے مردوں کو سمجھ لیا ہے وہ اچھی طرح جان گئی ہیں کہ مرد ایک تاجر ہے۔ جو اپنی محبت اور روپیہ کی پوری قیمت وصول کرنا چاہتا ہے اور اگر کوئی عورت اس قیمت کو ادا نہیں کر سکتی ہے تو وہ اسے ٹھکرا دیتا ہے۔

مرد باپ سے ماں سے، بیوی سے بچوں سے سب سے سودا کرتا ہے اور ان سب سے زیادہ سے زیادہ نفع اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکے لڑکیوں کے مقابلہ میں والدین سے زیادہ فائدہ میں رہتے ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ مرد بید ائشی تاجر ہے۔ اس کی ہر چیز میں تجارت ہوتی ہے۔ تجارت بھی ایسی جس میں وہ کبھی گھاٹا اٹھانا نہیں چاہتا۔ ایسی حالت میں اگر عورتوں اور مردوں کے تعلقات بگڑتے ہیں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔

مرد سے جب کوئی قصور ہوتا ہے تو وہ اس کا الزام ہمیشہ عورت کو دیتا ہے۔ اور اس کے لئے وہ مجبور ہے کیونکہ جنت سے انسان کے نکالے جانے کا الزام بھی عورت ہی پر رکھا گیا تھا۔ اس لئے دنیا میں عورتیں زیادہ مورد الزام ہوتی ہیں۔

جب مرد سے خود کوئی قصور ہو جاتا ہے تو وہ اسے اتفاق بتاتا ہے۔ لیکن جب عورت سے کوئی قصور ہو جائے تو مرد عورت پر کوتاہی کا الزام لگاتا ہے قصوروار دونوں میں سے خواہ کسی کا کیوں نہ ہو ہمیشہ قصوروار عورت ہی ہوگی۔ معلوم نہیں یہ بدقسمتی ہے یا عورت کی کمزوری۔ مرد جب کسی پر ظلم کرتا ہے تو بہت خوش ہوتا ہے۔ ظلم اور سختی مرد کی فطرت میں داخل ہے عورتوں ہی پر نہیں بلکہ وہ خود اپنی جنس یعنی مردوں پر بھی بیحد مظالم کئے ہیں۔ یورپ کی تاریخ اٹھا کر پڑھو تو۔ بڑے بڑے حکمرانوں نے کس طرح بنی نوع انسان کو کاٹا ہے اور اس کے باوجود یہی دنیا انسانی خون کے ان پیاسوں کو سکندر اعظم اور نپولین کے نام سے نہایت عزت کے ساتھ یاد کرتی ہے۔

جب مرد عورتوں پر ظلم کریں تو سمجھ لو کہ وہ مجبور ہیں۔ یہ ان کی فطرت ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کی فطرت کو نہیں بدل سکتی۔

بچوں کی دنیا

چستی اور سستی

ایک سست آدمی سے اس کے ایک دوست نے پوچھا کیوں بھئی، تمہاری آنکھ تو صبح سویرے ہی کھل جاتی ہے۔ پھر دن چڑھے تک بستر میں پڑے پڑے کیا وظیفہ پڑھا کرتے ہو۔ وہ بولا میں چستی اور سستی کی بحث سنا کرتا ہوں چستی کہتی ہے کہ صبح سویرے اٹھکر دین دنیا کے کاموں میں لگ جانا چاہئے۔ اور سستی کہتی ہے کہ صبح کا وقت ٹھنڈا اور سہانا وقت ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں بستر کی گرمائی کے مزے لینا ہی اچھا ہے۔ غرض ان دونوں کی تقریر ہوتی رہتی ہے اور میں کروٹیں بدل بدل کر سنتا رہتا ہوں۔ اسی لئے دیر ہو جاتی ہے

شہر اور دیہاتوں کا کس طرح تحفظ کیا جا سکتا ہے

الہ آباد ۵ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

اپنی ضرورت آپ پوری کرنے اور اپنا بچاؤ آپ کرنے کے متعلق ہمارے پروگرام نے صوبہ کے چند حصوں میں خاص ترقی کر لی ہے۔ اس پر پوری طاقت کے ساتھ عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس وقت یہی پروگرام سب سے ضروری ہے اور اس کی کامیابی پر سب کچھ دارو مدار ہے۔

پنڈت جی لکھتے ہیں کہ اپنا آپ بچاؤ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ شہروں اور دیہاتوں کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور ایک حصہ میں پچاس سے زیادہ مکان نہیں ہونا چاہئیں ان مکانوں میں رہنے والے لوگوں کو اس علاقہ کی حفاظت کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہئے۔ یہ کام چند والنٹیروں کے بس کا نہیں بلکہ ہر تندرست مرد اور عورت کو اس میں حصہ لینا چاہئے اس علاقہ سے باہر کسی کو کام کرنے کے لئے نہیں کہا جائیگا۔ جو لوگ اس ضروری سوشل کام کر رہے ہیں ان کی پہچان کے لئے ان کے سینہ پر بائیں طرف سرخ اور ہرا بلا لگا دینا چاہئے۔ یہ بلے بہت جلد کھادی بھنڈار میں ملنے لگیں گے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے تمام کام کرنے والے کسی خاص وقت نہیں۔ بلکہ ہر وقت ان بلوں کو لگائیں گے۔ یہ صرف کانگریس مینوں کے لئے مقصود نہیں بلکہ اس اہم کام میں تعاون کرنے والے سب لوگوں کے لئے ہے۔ اس لئے ایسے بلے تیار کرائے جائیں گے جن سے کسی جماعت کا تعلق نہیں ہے۔ کانگریس مین ترنگا بلہ بھی لگا سکتے ہیں جو کھادی کی بلوں میں مل سکے گا۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کا مشن

لندن ۱۰ مارچ۔ اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" نے لکھا ہے کہ مسٹر چرچل نے یہ نہیں تبلایا کہ سر اسٹیفورڈ کرپس کیا تجویزیں لے کر جا رہے ہیں۔ اور ہم اس کے لئے کوئی شکایت بھی نہیں ہے لیکن ہمارا ایسا خیال نہیں ہے کہ کیبنٹ کی نئی پالیسی اس پختہ ارادہ پر مبنی نہیں ہے۔ کہ پرانی دشمنی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔ اور باہمی اعتماد کی نئی راہ اختیار کی جائے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کے ہاتھ میں ایک بڑی ذمہ داری ہے اور ان کو ایک بڑا موقع حاصل ہے اور جو پیغام لے کر وہ جا رہے ہیں اگر اس میں برابری کا درجہ تسلیم کیا گیا ہے تو ان کا مشن آزادی کے کاز کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ جیسا کہ ہٹلر کے حملہ کا روس نے جواب دیا تھا۔

ڈچ ایسٹ انڈیز کا سرمایہ ضبط

واشنگٹن۔ محکمہ خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ ریاستہائے امریکہ میں نیدر لینڈ ایسٹ انڈیز کا سرمایہ ضبط کر لیا گیا ہے۔

پردۂ فلم

سکھو بائی

یہ ایک کلیہ ہو کر رہ گیا ہے کہ اچھائی کو کٹھن سے کٹھن نرگھاٹیوں سے گزرنا ہوتا ہے۔ اور سچائی بھی وہی ہے جو تمام دشوار گزار گھاٹیوں کو طے کرتی ہوئی نفرت اور کامرانی حاصل کرلے۔

سکھو بھی سچے دل سے اپنے سچے بھگوان کی بھگتی میں ہمہ تن محو رہا کرتی تھی۔ یہ اس کی زندگی کا جز و ہو گیا تھا کہ گھر گرہستی کے بعد زیادہ وقت بھگوان کی یاد میں گزارتی تھی۔ یہی سچائی اور عقیدت تھی جس نے اس کو ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ مگر ایک طاقت ایسی تھی جو سکھو پر ہمیشہ قہر کی صورت نازل ہوتی تھی۔ یہ طاقت اس کی ساس تھی۔ اس کے شوہر نے کبھی اس پر غور ہی نہیں کیا تھا۔ کہ ان دونوں میں سے کون، سکھو جو دن رات بھگوان کی بھگتی میں محو رہتی تھی یا اس کی ماں جو سکھو پر ایک بلائے ناگہانی کی طرح سوار رہتی تھی، حق بجانب ہے۔

سکھو۔ جو بھگوان سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتی تھی۔ ہر مخالفت اور بری سے بری اذیت کے باوجود بھگوان کی بھگتی میں کسی قسم کی کمی نہیں کی۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ عام بھگتوں کی طرح نہیں کہ جن کو بھگوان کی رضامندی ملتی بھی ہے تو عمر کے آخری لمحوں میں ملتی ہے بلکہ جب سکھو ایک ہشاش بشاش نوجوان شادی شدہ تھی بھگوان وٹھل کی یادگار میں اس کی دعا قبول ہوگئی۔ اور وہ ایک بھگوان رسیدہ ستی ہوگئی۔

لیکن اس درجہ کو پہونچنے کے لئے سکھو کو بڑے سے بڑے دن دیکھنے پڑے تھے جب ساس نے گھر سے نکال دیا تھا۔ شوہر نے ہر قسم کی امداد سے منہ موڑ لیا تھا۔ تو سکھو یاتریوں کے ایک قافلے کے ساتھ ہولی تھی کہ پنڈرپور جا کر بھگوان ڈٹھل کے درشن کریگی۔ اس کو یقین تھا کہ دنیا کا ہر فرد اس کی طرف سے منہ کیوں نہ موڑ لے مگر بھگوان ڈٹھل اس کو اپنے چرنوں میں ضرور جگہ دیں گے۔ لیکن ساس جس کا جوش انتقام ابھی سرد نہیں ہوا تھا۔ جذبۂ نفرت ابال کھا رہا تھا سکھو کو واپس گھسیٹ لائی اور ایک پائے سے ایسا کس کر باندھ دیا کہ ڈوری جسم میں چبھنے لگی۔ دوران خون بند ہونے لگا۔ مگر سکھو جوش عقیدت اور گرمی عشق میں ان تکلیفوں کو بغیر محسوس کئے بھگوان کی یاد میں مگن رہی۔

اسی کی برکت تھی کہ شوہر کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور خواب کی دنیا سے حقیقت کی طرف پلٹا۔ اور سکھو کو بندش سے نجات دلادی۔ یہ سب اسی بھگتی اور پوجا کا صلہ تھا۔ کہ ساس کا پتھر جیسا دل موم ہوگیا۔ اس نے محسوس کیا کہ سکھو اذیت پہونچانے کی چیز نہیں ہے۔ یہ ایک بھگوان رسیدہ قابل قدر گھر کی روشنی ہے۔

اسی خوشی میں ساس نے ستیہ نرائن کا اعلان کیا۔ کہ آج بھگوان کا شکریہ ادا کیا جائیگا۔

یہی مسرت کی گھڑی تھی کہ پنڈرپور کے یاتریوں کا قافلہ واپس آیا۔ اور سکھو کی آنکھ دیکھی کہانی سنائی۔ ان کا بیان تھا کہ سکھو بھگوان وٹھل کے حضور میں حاضر ہوئی اور اپنی جان اس کے چرنوں پر نثار کر دی۔

مگر ان کے حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہی سکھو جس کے جسم کو یہ خود خاک کر آئے تھے ایک بیتی لباس میں ملبوس اپنے شوہر اور ساس کے درمیان بھگوان کی یاد کے راگ الاپ رہی ہے۔ یاتری اسی استعجاب کی حالت میں کھڑے تھے کہ دوسری سکھو ان کے پیچھے پرانے کپڑوں میں لپٹی ہوئی جس میں وہ بھگوان وٹھل کے چرنوں پر نثار ہونی آ رہی ہے۔ اس منظر نے لوگوں کو اور بھی متحیر کر دیا۔ آخر یہ سب کیا ہے کیا ان کی آنکھیں دھوکا دے رہی ہیں۔ کیں سکھو کا بھوت ان کی نظروں کے سامنے تو نہیں ہے۔ نہیں سکھو کی دلی مراد کہ اے کاش وہ پنڈرپور جاتی۔ بھگوان وٹھل کے چرنوں پر اپنا ماتھا ٹیک دیتی اور ان کی یاد میں اپنا جیون بتا دیتی قبول ہوگئی تھی۔ سکھو نے سب منازل طے کر لئے اور اپنے بھگوان شوہر اور ساس کی چہیتی بن کر دنیا کے سامنے ایک مثال چھوڑ گئی۔

اس تصویر کی نمائش کانپور کے مشہور سنیما [illegible]

اقوال زریں

ہمت استقلال، و خود اعتمادی کا جذبہ حصول کامرانی کے لئے بجلی کی سی طاقت رکھتا ہے۔

نصیحت سچی خیرخواہی ہے جسے ہم نہیں سنتے خوشامد بدترین دھوکا ہے جسے ہم پوری توجہ سے سنتے ہیں

ایمان کا دشمن جھوٹ، عزت کا دشمن سوال، عقل کا دشمن غصہ اور دولت کا دشمن بددیانتی ہے

انسان کا صحیح وصف خاکساری ہے۔

جس نے اپنے عقل کو خود پر حاکم بنایا ہو اس کے قول و فعل میں ضرور استحکام ہوگا۔

رحم اس حد تک مفید ہے کہ جس حد تک الفاف میں خلل نہ آئے۔

لوگوں کے عیبوں کی پردہ پوشی گناہوں کو ڈھانپنا اور ان کی لغزشوں کو معاف کرنا علو ہمتی کا کام ہے

جو کوئی تمہاری سب باتوں کو اچکے اُسے اچھا نہ سمجھو

چغل خور انسان کی بات کا ہرگز یقین نہ کرو۔ وہ ایک سے دوسرے کی بات لگا کر آپس میں جھگڑا کرا دیتا ہے۔

وہ راز جو تم پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو کسی پر ظاہر مت کرو۔ اپنی بات کو جتنا تم پوشیدہ رکھ سکتے ہو دوسرا ہرگز اس کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔

موج تبسم

بیوی۔ (ماما پر خفا ہوتے ہوئے) غریب کی بھوک کی وجہ سے بری حالت ہو رہی ہے۔ اور تم نے ابھی تک اس کے کھانے کا بندوبست نہیں کیا۔

شوہر۔ یہ کھانا تیار کرنے میں ہمیشہ سستی کرتی ہیں مجھے دفتر کو دیر ہو رہی ہے۔"

بیوی۔ میں آپ کے کھانے کے متعلق نہیں کہہ رہی ہوں میں تو اپنے کتے کے لئے کہہ رہی ہوں جو صبح سے بھوکا ہے۔

اُستاد۔ لڑکو بتاؤ چراغ کی روشنی میں اور بجلی کی روشنی میں کیا فرق ہے۔"

شاگرد۔ چراغ کی روشنی کا معمولی خرچ ہے۔ اور بجلی کی روشنی کا بل ہمارا دیوالہ نکال دیتا ہے۔

بیوی۔ دیکھنا کمرہ میں کھٹکا ہو رہا ہے۔ کہیں چور تو نہیں گھس آیا۔ کیا تم سو گئے۔

شوہر۔" ہوں"

بیوی۔ اگر سو گئے ہو تو بول کیوں رہے ہو۔"

شوہر۔ مجھے سوتے میں بڑبڑانے کی عادت ہے۔

شاعر۔ یہ میری آخری نظم ہے جو میں نے قومی نظموں کے سلسلہ میں لکھی ہے۔

دوست۔ یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ یہ آپکی آخری نظم ہے۔ اور اب پبلک کو آپ کی نظموں کے پڑھنے سے نجات مل جائے گی۔

شوہر۔ پیاری بائسکوپ میں جانا بند کرو خواہ مخواہ روپیہ برباد ہوتا ہے۔

بیوی۔ بائسکوپ چلئے وہیں بیٹھ کر اس کفایت شعاری کے مسئلہ پر غور کریں گے۔

دلچسپ معلومات

ہالی ووڈ میں خوبصورتی کا ہسپتال

ہالی ووڈ امریکہ۔ جو دنیا کے فلمی اڈوں کا سب سے بڑا مرکز ہے وہاں ڈاکٹر بنجمن نے ایک "بیوٹی فارم" کھولا ہے جہاں نہ صرف امریکہ کی ایکٹریسوں کے حسن کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ بلکہ ایکٹریسوں کو خوبصورت بھی بنایا جاتا ہے۔

اس خوبصورتی کے ہسپتال میں جو ایکٹریس بھی جا کر رہتی ہے۔ اس کو ڈیڑھ ہزار روپیہ فی ہفتہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کا بیان ہے کہ اس ہسپتال میں رہکر اور اس ہسپتال کی طبی غذا استعمال کرنے کے بعد ایکٹریسوں کے حسن و جمال میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ گریٹا گاربو۔ شرلے ٹمپل اور تمام دوسری ایکٹریسیں اس ہسپتال میں کئی کئی ہفتہ گذارتی ہیں۔

عاشق کے دل کا امتحان کرنیوالی مشین

سائنس کی جدید ترین دریافت یہ ہے کہ ایک سائنسدان نے ایسی مشین ایجاد کی ہے جس کے ذریعہ سے انسان کے جذبات اور قلبی کیفیات کا پتہ چل سکتا ہو خصوصیت کے ساتھ یہ مشین ان عاشق مزاج لڑکوں اور لڑکیوں کی دلی کیفیات معلوم کرنے کیلئے ایجاد کی گئی ہے جو عشق و محبت کے دعوے کیا کرتے ہیں اس مشین کے ذریعہ ایک لڑکی آسانی کے ساتھ یہ معلوم کر سکتی ہو کہ جو نوجوان اس سے محبت کر رہا ہے واقعی اس کو محبت ہے۔ یا وہ یا وہ باتیں بنا رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مشین کی ایجاد کے بعد لڑکیاں ان بدمعاش نوجوانوں سے بچ جائیں گی۔ جو عشق کا فریب دیکر لڑکیوں کی زندگیاں برباد کر دیا کرتے تھے۔

افسانہ

ایک رقاصہ کی دردناک داستان

از مسز صالحہ عابد حسین

انسانی زندگی حادثات سے پُر ہے۔ لیکن بعض حادثے ایسے ہوتے ہیں جو انسان کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ ذیل کا افسانہ بھی ایک ذہنی حادثہ کا نتیجہ ہے جسے مسز صالحہ عابد حسین نے بڑی قابلیت کیساتھ افسانوی انداز میں پیش کیا ہے،

نشاط کا عظیم الشان سینما ہال کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ تھالی پھینکو تو سروں پر جائے پانچ روپے سے چار آنے والے درجے تک کہیں ایک سیٹ بھی خالی نہیں ہے۔ چونی والوں میں مار پیٹ۔ گالی گلوج دھول دھپا ہو رہا ہے۔ بڑے درجے والے بھی بے چینی سے پہلو بدل رہے ہیں اور آپس میں اظہار خیالات کرتے جاتے ہیں اور یہ سب اس وجہ سے کہ آج یہاں شانتی دیوی کا ناچ ہے۔

ہال روشنی سے جگمگا رہا ہے۔ سینما کے پردے کے سامنے ایک خوبصورت اسٹیج بنا ہے جس میں پھولوں سے آرائش کی گئی ہے۔ سامنے کی طرف ایک کوچ پر سازندے بیٹھے ہیں۔

یکایک اسٹیج کے آس پاس جو سینکڑوں رنگ برنگ کے بلب لگے ہوئے تھے وہ روشن ہو گئے اور اس روشنی میں ایک پری کی طرح لوگوں نے شانتی دیوی کو کھڑے دیکھا۔ شور و غل ایکدم بند ہو گیا ہزاروں آنکھیں اس کا جائزہ لینے لگیں۔ وہ سبز رنگ کی سنہرے کام کی ساڑھی اور چھوٹی آستین کی بلاؤس پہنے تھی۔ اس کا قد لمبا جسم دبلا پتلا اور ناک نقشہ بہت موزوں تھا۔ پوڈر سرخی کی وجہ سے اس کا چہرہ بہت ہی سرخ و سفید نظر آ رہا تھا مگر اس کی عریاں باہیں صندلی رنگ کی تھیں وہ دو لمبی لمبی چوٹیاں ناگن کی طرح دونوں طرف پڑی بل کھا رہی تھیں۔ اُس کی بڑی بڑی آنکھیں شرم سے جھکی ہوئی تھیں۔ اور لمبی سیاہ پلکیں رخساروں کو چھو رہی تھیں۔ نیلی سی مانگ سیاہ بادلوں میں بجلی کی طرح چمک رہی تھیں اور وہ اپنے دونوں ہاتھ جوڑے سر جھکائے حاضرین کو سلام کر رہی تھی۔

ایک موٹے سے بھدے آدمی نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا۔ ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ شریمتی شانتی دیوی صاحبہ نے ہماری دعوت قبول فرمائی آپ حضرات جانتے ہیں کہ وہ ہندوستان کی باکمال رقاصہ ہیں۔ اب وہ آپ کو اپنے رقص سے محظوظ فرمائیں گی۔ یہ کہکر اس نے گلاب کے پھولوں کا ایک بڑا سا ہار رقاصہ کے گلے میں ڈال دیا۔ تمام ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ رقاصہ نے ایکبار پھر سر جھکا کر پرنام کیا۔ سازندوں نے اپنے اپنے ساز سنبھالے رقاصہ کے جسم کو حرکت ہوئی اور ناچ شروع ہو گیا

ایک طرف دو نوجوان پہلو بہ پہلو بیٹھے تھے۔ وہ سگریٹ پینا بھول گئے تھے۔ اور محو ہو کر رقص اور رقاصہ کی دید میں مشغول تھے۔ تھوڑی دیر بعد ایک نے دوسرے سے کہا "سروپ یہ رقاصہ اس قدر شرمیلی کیوں ہے۔ نظریں ہی نہیں اٹھاتی۔"

" خدا جانے"

" تم تو اس قدر اُس کو دیکھنے میں محو ہو کہ مجھے ڈر ہے کہ... " " ایندہ خدا کے لئے خاموش رہو۔ میں اس وقت اپنے آپ میں نہیں ہوں۔"

"ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ دیکھتے ہی لٹو ہو جائینگے ورنہ آپ کو لاتے ہی نا۔"

" ذرا غور سے دیکھو اس کی صورت کس سے ملتی ہے"

" کس سے ملتی ہے؟ تمہاری اس پرانی محبوبہ ماما بائی سے تو بالکل نہیں ملتی"

" ماما بائی سے نہیں اس کی صورت تو کسی اور سے ملتی ہے۔ آیندہ غور سے دیکھو کیا اس میں سرسوتی کی شباہت نہیں۔

" ہاں اس کی صورت کچھ کچھ بھابی سے ملتی ہے" عین اُسی وقت رقاصہ نے غیر ارادی طور پر نظر

اٹھائی۔ سروپ کی اور اس کی آنکھیں چار ہوئیں سروپ نے بدحواس ہو کر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ رقاصہ کے پاؤں لڑکھڑائے۔ ہاتھ کانپے اور ایک لمحہ کے لئے وہ رقص کرنا بھول گئی۔ مگر اس نے جلدی سے اپنے پر قابو پا لیا اور وہ دوبارہ ناچنے لگی چند لمحہ بعد زنانہ درجہ سے ایک دلدوز چیخ کی آواز سنائی دی۔ لوگ اُدھر دیکھنے لگے۔ رقاصہ نے بھی دیکھا اور خدا جانے کیا نظر آیا کہ اس نے گھبرا کر دونوں ہاتھوں سے اپنا دل پکڑ لیا۔ اور جلدی سے پردے کے پیچھے ہو گئی۔

سب ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔ کہ کیا معاملہ ہے مگر کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ لوگوں نے دوبارہ شانتی دیوی کا ناچ دیکھنے کی آرزو کا اظہار کیا۔ مگر منیجر نے آکر کہا کہ اب وہ رقص نہیں کریں گی۔ سب روشنیاں گل ہو گئیں۔ کھیل شروع ہو گیا۔

پشت کے کمرے میں رقاصہ ایک آرام کرسی پر پڑی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا رکھا تھا اور اس کا نازک جسم جوش رقت سے کانپ رہا تھا یکایک کملا کو اس کی نند سنبھالے ہوئے کمرے میں آئی وہ دونوں اس منظر کو دیکھ کر بھوچکا سی کھڑی کی کھڑی رہ گئیں۔ رقاصہ نے آنے والی کی طرف دیکھا۔ دونوں ہاتھ پھیلائے۔ اور دوسرے لمحہ دونوں بہنیں گلے لپٹی رو رہی تھیں۔ کملا نے روتے روتے کہا:-

" ہائے سرسوتی میں یہ کیا دیکھ رہی ہوں۔ میری پیاری بہن اور اس حالت میں۔"

ہاں تمہاری بدنصیب سرسوتی اب رقاصہ ہے۔ ایک ذلیل و حقیر مخلوق۔"

ارے تجھے اپنی باپ کی عزت کا بھی خیال نہ آیا۔ تجھے پتی کی آبرو کا پاس بھی نہ ہوا۔ ہائے تو نے یہ کیا رقاصہ تن کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا منہ غصہ سے سرخ ہو گیا تھا؟ پتی؟ — جس نے مجھے اس حال کو پہونچایا۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ اس کا نام میرے سامنے لیتی ہو! اس بے شرم کا؟ کیا وہ بھی کوئی عزت رکھتا ہے؟ جب اس نے ایک بازاری عورت سے کھلے بندوں محبت کی اس وقت اس کی عزت کہاں سو رہی تھی۔ اس نے ایک آوارہ عورت کو میرے بیچ پر رنگ رلیاں منانے کیلئے بلایا۔ اس نے رات دن میرے منہ پر میرے سامنے اس کی تعریفیں کیں۔ اس کے گانے رقص کو سراہا اور مجھے جاہل، گنوار، بدتمیز اور خدا جانے کیا کیا کہا۔ جب اس نے ہر طرح میری بے عزتی کی اس وقت کسی نے اسے کچھ نہ کہا اور اب تم مجھے شرم دلانے آئی ہو؟ غصے میں اس کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔ کملا نے کہا: یہ سب سہی مگر عزت ایسی چیز نہیں جسے انتقام کیلئے گنوا دیا جائے۔ کاش تم مر گئی ہوتی جیسا کہ ہم سب سمجھتے تھے۔ ہاں مرگئی ہوتی تو بہت اچھا ہوتا مگر بدنصیبوں کو موت بھی نہیں پوچھتی۔ اگر سروپ میری بے عزتی نہ کرتا۔ اگر وہ دن رات اس رقاصہ کی میرے سامنے میرے مقابلے میں تعریفیں نہ کرتا اور مجھے ہر طرح ذلیل نہ کرتا تو میں ہرگز اس ملعون پیشے کو اختیار نہ کرتی۔ مگر اس نے۔ اس بے حیا بے شرم شخص نے مجھے اس کام پر مجبور کیا اور میں بہت خوش ہوں کہ وہ ہال میں موجود تھا۔ اور اس نے اپنی آنکھوں سے اپنے کرتوتوں کا انجام دیکھ لیا۔

اُسی وقت سروپ اور آنند کمرے میں داخل ہوئے رقاصہ نے مڑ کر اُدھر دیکھا۔ چند منٹ بت کی طرح ساکت کھڑی رہی۔ اس کا بند بند کانپ رہا تھا۔ محبت کی دبی ہوئی چنگاری بھڑک اٹھی تھی۔ بے اختیار اس کے منہ

ہماری حفاظت کی سخت ضرورت ہے ابا جان.... اور یہ آپ ہی پر منحصر ہے

جب خطرہ سر پر آ جاتا ہے تو کوئی دور اندیش آدمی اپنی عزیز چیزوں کی حفاظت میں پس و پیش نہیں کرتا — لڑائی اب آپ کے عزیزوں سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے آپ کی اور اُن کی خوش حالی کو آنکھیں دکھا رہی ہے۔ اور آپ کی آزادی، ملکیت اور آئندہ حفاظت کو خطرے کا پیغام دے رہی ہے۔ لہذا اب وقت آ گیا ہے کہ آپ امکانی قوت سے اپنے ملک کو عملی امداد پہونچائیں تاکہ وہ دشمن کے ابتدائی حملہ کا مقابلہ اچھی طرح کرنے میں کامیاب ہو۔

ہر دس روپیہ والا ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع دیتا ہے تفصیل ڈاک خانہ سے معلوم ہو سکتی ہے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹیں

ہر وہ آنہ جو آپ اس کام میں لگاتے ہیں، ہندوستان کی بری، بحری اور ہوائی فوج تیار کر کے دشمن کے ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کو طاقتور بناتا ہے

موجودہ حالات پر مہاتما گاندھی کا تبصرہ

احمدآباد ۱۵ مارچ۔ آج کے ہریجن میں شہروں کو خالی کرنے کی ضرورت کے زیرعنوان ایک مضمون میں مہاتما گاندھی لکھتے ہیں کہ ایک نامہ نگار نے مجھ سے استفسار کیا ہے کہ میں نے شہروں سے اُن لوگوں کے چلے جانے کا جو مشورہ دیا ہے جن کی وہاں ضرورت نہیں یا اُن کی جو ناقابل ہیں یا شہروں میں رہنے میں خوش نہیں۔ اس بارے میں اپنے تفصیلی خیالات پیش کروں۔ کوئی شخص بھی اپنی مرضی کے خلاف کسی شہر میں رہنے کے لئے مجبور نہیں۔ بمباری کی صورت میں یہ بات بالکل صاف ہے کہ کسی بھی دشمن کے زبردست حملہ کے مقابلہ میں ایک نہ لڑنے والا شخص کامیاب مزاحمت پر ایک بار ثابت ہوگا دشمن کو دور رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ غیر سپاہی فوجوں کے درمیان نہ آئیں۔ محافظان کی توجہ بٹنی نہ چاہیئے۔ یہ بات تو فوجی نقطۂ نگاہ سے ہے۔ لیکن ہمارے اندر ایسے بھی لوگ ہیں جو جنگ کے مخالف ہیں۔ خواہ اُن کا نظریہ بنی نوع انسان کی فلاح پر مبنی ہے۔ اور خواہ سیاست پر۔ اُنھیں ہرگز شہروں میں نہیں رہنا چاہیئے جبتک کہ اُن کا مقصد یہ نہ ہو کہ اپنے مقصد کی تکمیل میں پریشانی پیدا کی جائے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ ایسا کوئی آدمی نہیں۔ اسلئے اُنھیں شہروں سے باہر چلا جانا چاہیئے۔

علاوہ ازیں ایسے بھی لوگ ہیں کہ بمباری کی صورت میں اُنھیں کیا کرنا چاہیئے؟ ان سب کو شہر چھوڑ دینے چاہئیں جیسا کہ ناظرین دیکھیں گے۔ میری سائے کا میری طرف سے جنگ کی مخالفت کے اُصول سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ ایسی حالت میں اور ایک فوجی ضرورت تک جنگ کے مخالفین کا فرض ان سے اس امر کا تقاضہ کرتا ہے کہ وہ ایسا ہی عمل اختیار کریں۔ مہاتما جی نے سلسلۂ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ایسے تمام لوگ یا اُن کا کچھ حصہ شہروں کو چھوڑ کر دیہات میں چلا جائے تو اُن کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اپنی ذہنی کیفیت بدل لیں اور جہاں تک ممکن ہو دیہاتیوں کی سی زندگی اختیار کرلیں۔ وہاں شہروں جیسے حالات نہونگے شہروں جیسا آرام نہ ہوگا۔ وہاں وہ عارضی مکان میں رہیں اور اپنے تئیں دیہاتیوں کی خدمت میں لگا دیں۔ اُن کی اقتصادی زندگی کا مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں کہ وہ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اُنھیں خیرات دیکر نہیں بلکہ اُنھیں مستقل روزگار کا کام لے کر اُن کی امداد کریں۔ بالفاظ دیگر اُنھیں دیہات میں کانگرس کے تعمیری پروگرام کو ترقی دینے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس طرح وہ بھی دیہاتی بنجائیں گے۔ اور ملک کی اقتصادی مجلسی صفائی اور سیاسی منضبط پروگرام کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک کوآپریٹیو سوسائٹی بنالیں۔

دیہات میں جو لوگ نئے نئے جائیں گے اُن کے سامنے پھر ڈکیتی اور لوٹ مار کا مسئلہ آجائے گا۔ ان وارداتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اُنھیں اپنے ذرائع کا امتحان کرنا ہوگا۔ عدم تشدد کا راستہ صاف ہے۔ اگر اس چیز کو وہ ابتک نہیں سمجھے تو پھر دیہاتیوں کے تعاون سے اُن رہزنوں اور ڈاکوؤں کے خلاف سیلف ڈیفنس کا امتحان کرنا چاہیئے۔ ہم نے ایک عرصہ تک حکومت پر بھروسہ رکھا۔ یہ امید رکھیں کہ وہ ہمارے لئے اس ابتدائی کام کو ترک کردے اور اسمیں جرائم پیشہ اقوام کا سدھار بھی شامل تھا۔

بہرکیف اب یہ کام اُن لوگوں کا ہے جو شہروں کو چھوڑ کر جائینگے۔ کہ وہ خواہ اُسے عدم تشدد سے کریں۔ یا تشدد سے۔ یا ہر دو طریقوں سے۔

یوپی میں گیہوں کی قلت کیوں ہوئی

لکھنؤ ۱۴ مارچ۔ حکومت یوپی نے ایک مفصل پریس نوٹ گیہوں اور گیہوں کے آٹے کی قلت کے بارے میں شائع کیا ہے:-

وجوہات کا ایک سبب یہ ہے کہ جب حکومت یوپی نے بالآخر قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا فیصلہ کیا، پنجاب میں اُس وقت گیہوں کی قیمت پر کنٹرول کرنا مناسب نہ سمجھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب کے بیوپاریوں نے کثیر تعداد میں گیہوں یوپی سے اس سے کم قیمت پر جتنا کہ پنجاب میں تھا خرید لیا۔ اور اس کے علاوہ پنجاب میں اکثر ہڑتالیں ہوئیں۔ جوں ہی گورنمنٹ آف انڈیا نے کل ہندوستان میں قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا فیصلہ کیا اور حکومت یوپی باہر سے گیہوں کی درآمد کی امید کر رہی تھی اُس وقت پنجاب گورنمنٹ نے اپنے صوبہ سے گیہوں باہر لیجانے پر ممانعت کردی جسکی وجہ سے یوپی میں اور بھی تکلیف در پیش ہوئی۔ اسکے علاوہ وہ گیہوں کی قلت بیوپاریوں کے اسٹاک باہر نہ لانے کی خواہش پر ہوئی جبکہ اُنہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید مارکیٹ میں اسٹاک کم ہونے کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوجائے۔ دوسری وجہ پرائیوٹ خرچ کرنے والوں کا جمع کرنا ہے۔ جو کہ خود غرضی پر مبنی ہے۔ اور جس سے قوم کو تکلیف ہوپہنچتی ہے۔

گیہوں اور دیگر غلہ کی بہم رسانی کا ہر ممکن انتظام کرتے ہوئے حکومت خرچ کرنے والی تمام جماعتوں سے اپیل کرتی ہے کہ گیہوں اور گیہوں کے آٹے کا خرچ کم کرکے جہاں تک ممکن ہوسکے گیہوں کے آٹے کی بجائے دوسری چیزوں خصوصاً چاول چنا اور جو کا استعمال کیا جائے۔ حکومت خصوصاً ان لوگوں سے اپیل کرتی ہے جن کے پاس کافی سے زیادہ اسٹاک اپنے خرچ کے لئے موجود ہو۔ کہ وہ اپنی باقی اور پس اندازہ قوم کیلئے گیہوں اور آٹے کو باہر نکالیں۔ حکومت بیوپاری جماعت سے بھی اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے زائد اسٹاک کو پبلک کی ضروریات کے لئے پیش کرے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ پنجاب سے پندرہ ہزار من اور گیہوں یوپی کو بھیجا جائے گا۔ اسلئے پنجاب کے لئے یوپی سے گیہوں کی رسد جس کا انتظام ہندوستان کے گیہوں کے کنٹرولر نے کیا ہے۔ ۵۰ ہزار من ہوجائے گی۔ اس نئے انتظام کی وجہ سے کانپور اور آگرہ میں لکھنؤ کی طرح ۱۵ ہزار من گیہوں پہونچ جائیگا بجائے گذشتہ انتظام کے جس میں آگرہ میں ۵ ہزار من گیہوں۔ کانپور میں ۱۰ ہزار من اور لکھنؤ میں ۱۵ ہزار من کیا گیا تھا۔

وائسرائے کی تقریر

نئی دہلی ۱۶ مارچ۔ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو نے آج والیان ملک کے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے سر اسٹیفورڈ کرپس کے دورۂ ہند کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ وہ ہندوستان کے لئے نئی اُمید کا پیغام لیکر آرہے ہیں۔ سر اسٹیفورڈ کرپس ایسے وزیر ہیں جن پر حکومت برطانیہ کا پورا بھروسہ ہے۔ حکومت برطانیہ نے جو اسکیم تیار کی ہے وہ اس کے لئے یہاں رضامندی حاصل کرنے کے لئے آرہے ہیں۔ وہ ہندوستان کے دوست ہیں اُنھوں نے اس سے پہلے روس میں بڑی شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ والیان ریاست کو ان کے روبرو رائے پیش کرنے کا موقع حاصل ہوگا اُن کو چاہیئے کہ ان کا دل سے خیر مقدم کریں۔ آپ نے والیان ریاست سے اپیل کی کہ وہ نیشنل وار فرنٹ کو کامیاب بنانے میں ہاتھ بٹائیں۔ نیشنل وار فرنٹ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا حوصلہ بڑھایا جائے۔ مایوسی کو دور کیا جائے۔ پانچویں کالم کی سرگرمی کو ختم کیا جائے۔ افواہوں پر دھیان نہ دیا جائے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کن کن مسئلوں پر غور کرے گی

واردھا ۱۴ مارچ۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس کل رات یہاں پہونچ گئے۔ آپ نے دوران انٹرویو میں کہا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں جو کہ ۱۷ مارچ سے شروع ہوگا سیاسی صورت حالات کے علاوہ کانگرس کی تعمیری پروگرام کو مضبوط کرنے کے لئے تدبیروں پر غور کیا جائیگا اور ہنگامی حالات پیدا ہونے پر امداد کے انتظام پر وچار کیا جائے گا۔ جس میں ضرورتمندوں کو کھانا تقسیم کرنا بھی شامل ہے کمیٹی والینٹیر بریگیڈ قائم کرنے کے متعلق مختلف صوبوں کی رپورٹ پر غور کرے گی۔ اور صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کو بہترین تنظیم کے متعلق مشورہ دے گی۔

دو یونیورسٹیوں میں فوجی تربیت

لکھنؤ ۱۴ مارچ۔ گذشتہ اگست میں یوپی کونسل کے ممبروں کی غیر رسمی میٹنگ میں جو ریزولیوشن پاس ہوا تھا اس سلسلہ میں مزید وضاحت کرتے ہوئے گورنر نے ایک مراسلہ آنریبل ڈاکٹر سیتارام صدر کونسل کے نام بھیجا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا حکومت ہند یونیورسٹی ٹریننگ انجینئرنگ۔ میڈیکل۔ اور الیکٹریکل یونٹوں میں تبدیل کردیا جائے گا۔ اور یوپی میں اس سلسلہ میں اے اور بی امتحانات جاری کئے جائیں گے۔ ابتدا کرنے کے لئے علیگڈھ اور الہ آباد یونیورسٹیاں منتخب کی گئی ہیں۔ بشرطیکہ وہ اور طریقہ پر بھی موزوں ہوں۔

الہ آباد میں شہریوں کی کمیٹی

الہ آباد ۱۴ مارچ۔ ہنگامی صورت حالات میں شہری زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے الہ آباد میں شہریوں کی ایک کمیٹی بنی ہے۔ کل رات الہ آباد میونسپل بورڈ کے ایک جلسہ میں مسٹر این آر آسو کو اس سلسلہ میں شہر کے ۲۵ نمائندے مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا۔ پنڈت جواہرلال نہرو۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو مسٹر پی۔ این۔ سپرو نے بھی جلسہ میں تقریریں کیں۔

مہاتما گاندھی کا اظہار رائے سے انکار

واردھا ۱۴ مارچ۔ برطانیہ کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں جو اعلان کیا ہے اُس کے متعلق اخبار ہندو کو انٹرویو دیتے ہوئے مہاتما جی نے کہا کہ میں برطانیہ کے وزیر اعظم کا مشورہ منظور کرتا ہوں۔ اور اس وقت کچھ نہیں کہوں گا۔

سر اسٹیفورڈ کرپس روانہ ہوگئے

لندن ۱۵ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سر اسٹیفورڈ کرپس ہندوستان کے لئے روانہ ہوچکے ہیں۔

برطانی فوجی مشن کا لیڈر ہلاک

چنگکنگ ۱۵ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی فوجی مشن کے لیڈر میجر جنرل ڈینس ہوائی جہاز کے ایک حادثہ میں ہلاک ہوگئے ہیں۔ یہ حادثہ کنمنگ کے قریب پیش آیا۔ ان کے علاوہ ہوائی جہاز کے ۱۱ اور مسافر ہلاک ہوگئے۔

ایران میں بغاوت فرو کردیگئی

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ حکومت ایران خراسان کے علاقہ میں بغاوت فرو کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ وہاں کچھ لوگوں نے چند مقامات پر قبضہ کرلیا تھا۔ اور روس اور ایران کے ساتھ سلسلہ مراسلت میں رکاوٹ ڈالنے لگے تھے۔ حکومت نے دو کمبن بندگاڑیوں کے ساتھ وہاں فوج بھیجی۔ اور باغیوں کو پسپا کردیا گیا۔

خالص سودیشی چائے
پانچ پیالیاں ایک پیسے میں

چائے دانی اور پانچ پیالیاں

ایک پیسہ والی چائے کی پُڑیا سے آپ نہایت آسانی سے پانچ پیالی عمدہ اور نفیس چائے تیار کرسکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کوئی پینے والی چیز اتنے سستے داموں میں نہیں بلسکتی۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس سے آپ کے دام پورے طور سے وصول ہوں۔ چائے اسقدر سستی ہے کہ آپ دن بھر میں کئی بار پی سکتے ہیں اور اسے ہر کس و ناکس حاصل کرسکتا ہے۔ چائے صرف سستی ہی نہیں بلکہ خوش ذائقہ بھی ہے۔ یہ آسانی سے تیار ہوسکتی ہے اور ہر موقع کیلئے موزوں ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:- تازہ پانی اُبال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اسمیں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے۔ اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے پینے کی چیز

IK 145V انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا۔

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

LIPTON'S TEA GIRL

لپٹن کی جاکو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTR 328

"کیا تم نے آج صبح "میکلین" سے دانت صاف کیے تھے؟"

"آخاہ! بیشک تم نے صحیح سبق سیکھا ہے"

اس ننھی بچی سے سبق حاصل کیجئے

"میکلین پیراکسائڈ ٹوتھ پیسٹ"

آپ کے دانتوں کو سفید بُراق اور مسوڑھوں کو مضبوط تندرست بنادے گا اور منھ میں تازگی و صفائی پیدا کردے گا۔ یہ ٹوتھ پیسٹ رات کو اور صبح استعمال کرنے کے لئے آپ کے قابل ہے۔

MACLEANS TOOTH PASTE

تمام دوا فروش اور اسٹور فروخت کرتے ہیں۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یوپی ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

۱- بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپروومنٹ اسکیم نمبری ۳۶ موسومہ گوالٹولی سلیم کلیرنس اسکیم تیار کی ہے۔

۲- آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے
سڑک نمبر ۵۵ اور سڑک نمبر ۷۹ جنکشن سے روانہ ہو کر جانب جنوب سڑک نمبر ۷۹ پر سڑک نمبر ۷۹ اور اسے بری مشن چرچ کی جانب جنوب والی سڑک کے جنکشن تک چلئے۔
پھر اسی چرچ کی جانب جنوب والی سڑک پر سردار تیجا سنگھ کے بنگلہ کے کنارہ تک چلئے۔
پھر بنگلوں کی دیوار حدبندی کے ساتھ ساتھ گوالٹولی کے جنوب کی طرف نئی سیسہ مؤ ناکہ اسکیم کے جنکشن تک چلئے۔
پھر نالہ اسکیم کی حد پر سڑک نمبر ۵۵ کے جنکشن تک جانب شمال چلئے۔
پھر جانب مشرق سڑک نمبر ۵۵ پر سڑک نمبر ۷۹ کے جنکشن تک چلئے جہاں سے کہ روانہ ہوئے تھے۔ یہ رقبہ درمیان حدود متذکرہ بالا اس اسکیم میں شامل ہے۔

۳- اسکیم کی تفصیل اور نقشہ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں جناب چیرمین صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴- اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ہمیر پور ضلع کانپور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۸۶ سنہ ۱۹۴۱ء
بعدالت منصفی ہمیر پور ضلع ہمیر پور
ٹھاکر رام پرشاد سنگھ ولد منوں سنگھ ساکن موضع مجھگواں ڈاکخانہ مجھگواں پرگنہ راٹھ ضلع ہمیر پور　　مدعی
بنام راج بہادر سنگھ عرف رام پرتاب سنگھ وغیرہ بال سنگھ عرف رام لال سنگھ پسران رام بخش سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن موضع مجھگواں پرگنہ راٹھ ضلع ہمیر پور　　مدعا علیہ
ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ دخل و قبضہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔
آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم زاہد علی
منصرم عدالت منصفی ہمیر پور　　(مہر عدالت)

توجہ فرمائیے!!!

اب وقت آگیا ہے

سیرولین

روشنی

استعمال شروع کرنے کا

سردی زکام کھانسی

ہرقسم کے امراض اور سیلنہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے،

ضرورت ہے

یتیم خانہ اسلامیہ کلکتہ کے اسکول کے تجارتی کلاس کیلئے (جو جنگ کی وجہ سے اسوقت بہار شریف میں منتقل کر دیا گیا ہے) ایک سند یافتہ اور تجربہ کار اُستاد کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ للعلہ روپیہ ماہانہ۔
درخواستیں بشمول اسناد ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء تک بنام آنریری اسکول سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کلکتہ ۵۰ سید صالح لین کلکتہ آنی چاہئیں۔

نیلام

حسب الحکم جناب چیرمین صاحب بہادر امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور
مشتہر کیا جاتا ہے کہ بروز سنیچر بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۴۲ء بوقت ۸½ بجے صبح نہایت بیش قیمتی زمین واقع ہاتھی رہانہ اسکیم کے بقایا پلاٹ جو اس ۶۰ فیٹ چوڑی سیمنٹ روڈ پر بلاک بی سی اور الف میں واقع ہیں اور جن کا نقشہ اور پوری تفصیل ہمارے دفتر سے مل سکتی ہے صبح ۸½ بجے سے خاص موقع پلاٹ ہذا پر بلا قید قیمت نیلام کیے جاویں گے۔ پلاٹ نمبر ۵-۶ بلاک بی۔ پلاٹ نمبر ۲۷ بلاک سی۔ اور پلاٹ نمبر ۹ بلاک الف میں واقع ہیں۔ آپ لوگ تشریف لاکر خرید فرماویں،

المشتہر
ہولی اسٹائنول، اینڈ کمپنی دی مال کانپور

جاپانی کسی کو نہ بخشیں گے

مدراس ۱۵ مارچ - گورنر مدراس نے آج شام کو وار کمیٹی کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہ عوام کو اس بھول میں نہ رہنا چاہیئے کہ جاپانی ایشیائی قوم ہیں اور وہ دوسرے ایشیائیوں کو نقصان نہ پہونچائیں گے۔ جرمنی اٹلی اور جاپان تینوں سانخ اور طاقت کے لالچی ہیں اُنھوں نے کسی قوم اور کسی نسل کو نہیں بخشا ہے اس حقیقت کے پیش نظر یہ جاپانی چین میں اپنے سابقی ایشیائیوں پر حملہ کر رہے ہیں۔ یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ جاپانی ہندوستانیوں یا کسی اور ایشیائی قوم کو نقصان نہ پہونچائیں گے۔

ہندوستان کے تحفظ کی ہوائی اسکیم تیار کرلیگئی

نئی دہلی ۱۵ مارچ - ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف سر رچارڈ پیرس نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہندوستان کے تحفظ اور برما کی لڑائی کے لئے کمک بڑی تیزی کیساتھ پہونچ رہی ہے۔ برما میں لڑائی کی پوزیشن بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وہاں شروع سے ہی ہوا میں ہمارا پلہ بھاری رہا ہے۔ برما میں پوزیشن دکھن پچھمی بحر الکاہل سے بالکل مختلف ہے۔ آپ نے بتلایا کہ جب سے برما کی لڑائی شروع ہوئی ہے جاپان کے دو سو ہوائی جہازوں کو تباہ کیا جا چکا ہے۔ یا نقصان پہونچایا جا چکا ہے۔ ہم نے لنکا کے تحفظ کا بھی انتظام کر لیا ہے۔
ہندوستان کے متعلق تحفظ کا ذکر کرکے آپ نے کہا کہ ہندوستان کے تحفظ کیلئے اور حملہ کرنے کے لئے بڑی غور کے بعد اسکیمیں تیار کر لیگئی ہیں۔ ہم اس بات کا انتظار نہیں کریں گے کہ دشمن آئے اور ہم پر حملہ کرے ہم اس کے علاقہ حتی کہ جاپان میں جاکر لڑائی لڑیں گے۔ امریکن افسر اب ہندوستان پہونچ گئے ہیں اور اُنھوں نے یہاں اپنے ہیڈ کوارٹر قائم کرلئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ سے جو ہوائی جہاز آرہے ہیں وہ جدید قسم کے ہیں۔ اُن کے ہوا باز امریکی اور برطانی ہیں۔ ایک اسکیم ہندوستانی ہوائی فوج کو جدید قسم کے ہوائی جہازوں سے مسلح کرنے کی تیار کرلیگئی ہے۔ آپ نے ہندوستانی ہوائی فوج کی بہت تعریف کی۔

ساحلی علاقے خطروں سے محفوظ نہیں

کنک ۱۵ مارچ - اڑیسہ گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل کمیونک شائع کیا ہے: - حال میں ہی کمانڈر انچیف اور دوسروں نے گورنمنٹ کی توجہ ہندوستان کے ساحلی رقبہ جات پر ہوائی حملوں اور دشمن کے دستوں کے اُترنے کے امکان کی طرف مبذول کرائی ہے۔ اس خطرہ سے اُڑیسہ کے ساحلی اضلاع بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اگرچہ اس اعلان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھبرانے کا موقع ہے۔ یا حالات خطرناک ہو گئے ہیں، جن ذریعہ کاروبار یا روزگار اُڑیسہ کے ساحلی رقبوں میں ہے وہ حسب معمول اپنا کام کرتے جائیں۔ لیکن ایسے لوگ جن کی ساحلی علاقوں میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور جو آسانی سے خود یا اپنے بال بچوں کو محفوظ یا کم خطرے کے مقامات پر پہونچا سکتے ہیں پہلی فرصت میں اندرون ملک چلے جائیں۔

سر کرپس کے سامنے راجاؤں کا معاملہ

دہلی ۱۶ مارچ - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ایک کمیٹی اس مطلب کیلئے والیان ریاست کی انجمن نے بنا دی ہے کہ وہ سر اسٹیفورڈ کرپس کے سامنے ہندوستان کے آئندہ آئینی اصلاحات کے بارے میں یہاں کے راجاؤں کے مفاد کی نمائندگی کرے گی۔ یہ کمیٹی جام صاحب نوانگر مہاراجہ بیکانیر مہاراجہ پٹیالہ نواب چھتاری۔ سر سی پی راما سوامی آئر اور سر وی ٹی کرشنا چاریہ پر مشتمل ہے۔

پربھات کی روحانی تصویر

ظالم ساس　　مجبور شوہر　　مظلوم بہو

یہ تین کریکٹر ہیں اس فلم کے جس کا نام پربھات فلم کمپنی کے نکتہ رس ڈائرکٹروں یعنی مسٹر فتح لال اور داملے نے سکھو بائی رکھا ہے

SANT SAKHU

سکھو بائی

خاص اداکار
ہنسا واڈکر (سکھو) گوری (مہلا) شنکر کلکرنی (دگمبر) شانتا موزمدار (دوارکا) سمتی (دُمترا)

روزانہ تین شو
۲½ - ۶½ اور ۹½ بجے رات

جمعہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے

میجسٹک سینما کانپور
رام ہال میں

نوٹ اسٹوڈنٹ کنسیشن کارڈ دکھانے پڑیں گے پہلے ہفتہ میں فری پاس قطعی بند رہیں گے۔

تشریف لاکر اس روحانی تصویر کو دیکھ کر اپنی رُوح کو تسکین دیجئے!

پرکاش پکچرز کا　　عظیم الشان　　شاہ کار!

سینٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں　　جمعہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے

شاندار　　چھٹا　　ہفتہ

بھرت ملاپ

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
رامائن سے تیار کیا ہوا
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

خاص اداکار
درگا کھوٹے - پریم دیب
سوبھانہ سامرتھ - وملا
ساہو مودک - اوما کانت

ایک
ایسا شاہکار جو ہم کو فرض کا درس دیتا ہے
بھائی بھائی کے پریم کی انوکھی کہانی
دو بھائیوں کا تاریخی مرقع

آپ تشریف لاکر نمبال کر
اس تاریخی سبق آموز اور دلکش ڈرامہ کو ملاحظہ فرمائیے!

ہم بچاؤ ہی نہیں بلکہ حملہ بھی کریں گے

نیو یارک ۱۷ر مارچ ۔ ہم اپنے دشمن سے یقینی طور پر یہ وعدہ کر سکتے ہیں کہ ہم اس لڑائی کو محض بچاؤ کی لڑائی تک محدود رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتے کیوں کہ اس سے ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کی مکمل شکست نہیں ہو سکتی یہ ہے وہ ارادہ جو برطانی سفیر لارڈ ہیلی فیکس نے ظاہر کیا جبکہ آپ نے نیو یارک ایکا ٹمک کلب کے ڈنر کے موقع پر تقریر کی۔ لارڈ ہیلی فیکس نے مزید کہا کہ اس وقت زبردست تشویش کا مقام ہے آنیوالے موسم بہار میں اور ۱۹۴۲ء کے موسم گرما میں ہر جگہ آزاد لوگوں کی حوصلہ اور ہمت اور استقلال اور قوت برداشت کی کڑی آزمائش ہوگی۔ اور وہ دن ۱۹۳۹ء کے تاریک ایام کے مشابہ ہوں گے۔ لیکن اگر ہم میں سے وہ احساسات ختم نہیں ہو گئے ہیں جن پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔ تو آنے والے خطرے ہماری ہمتوں کے آگے پست ہو جائیں گے۔ لڑائی کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ دشمن اپنی فوجی اور صنعتی طاقت کی چوٹی پر پہونچ گیا ہے اور وہ اس میں ایک دوسرے کو نقصان پہونچا کر ہی اضافہ کر سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں امریکہ کے فوجی اور صنعتی وسائل ابھی تک محفوظ ہیں اور وہ اب استعمال میں آنے والے ہیں۔

ہانگ کانگ میں قیدیوں کے خلاف جاپانیوں کے مظالم کا ذکر کرنے کے بعد لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ جس طرح یورپ میں روسیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ جرمن فوج اجیت نہیں ہے اسی طرح وقت آئے گا جبکہ امریکی ڈچ، چینی اور برطانی کامن ویلتھ جاپانیوں کو یہی سبق سکھائے گی۔ لارڈ ہیلی فیکس کے بعد روسی سفیر موسیو لٹوینوف نے کہا کہ ہر ہٹلر پر فتح پانے کے لئے عملی تدبیریں پہلی مرتبہ اب نظر آنے لگی ہیں۔ موسیو لٹوینوف نے کہا کہ ممکن ہے کہ لڑائی ۱۹۴۲-۴۳ء اور حتیٰ کہ اور زیادہ دنوں تک جاری رہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم اسکو جلد ختم کرنے کی کوشش نہ کریں۔

اتحادی قوموں کے کاز کے لئے روسی امداد کا ذکر کرتے ہوئے موسیو لٹوینوف نے کہا کہ پچھلے ۹ ماہ میں روس نے ہٹلر کو کسی مورچہ پر بہت بڑی فوجی کارروائی کرنے سے روک دیا ہے۔ اور اس سے اتحادیوں کو اپنی فوجی طاقت اکٹھی کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ روس کی لڑائی میں جرمنی کے بھاری نقصان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ روسی فوج نے دشمن کے حوصلے نیز جسمانی قوت کو برباد کر دیا ہے۔ روس کے تمام وسائل اور امریکہ اور برطانیہ کی مدد سے پہلی مرتبہ یہ ممکن ہو گیا کہ ہٹلر کی اسکیم پیچھے پڑ گئی۔ اور اس کی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا آپ نے کہا کہ گو وہ ان کو بہت پیچھے تو نہیں دھکیل سکے زیادہ سے زیادہ کہیں کہیں ۰۰ میل پیچھے ہٹا دیا۔ لیکن اگر ہماری طاقت بڑھ جائے یا جرمن فوجوں کو روسی مورچہ سے ہٹ کر دوسری جگہ جانے پر مجبور کر دیا جائے تو ہم ان کو نہ صرف جرمن سرحد اور برلن تک بلکہ اس سے بھی پرے تک بھگا دیں گے۔

روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑنے کا خطرہ

لندن ۱۶ر مارچ ۔ سٹاک ہام سے ڈیلی میل کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ روس اپنے پوربی ایشیا کے مورچہ کو مضبوط بنا رہا ہے۔ سویڈن کے اخبارات کا بیان ہے کہ ماہر حلقوں میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ منچوکو میں جاپانی فوج کی تعداد بڑھا کر دس لاکھ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ یعنی [illegible] کے مقابلہ میں تین گنا ہو گئی ہے اس روس نے بھی پوربی ایشیا میں اپنی فوج کی تعداد پندرہ لاکھ سے بڑھا کر تیس لاکھ کر دی ہے۔ روس نے پوربی ایشیا سے ہٹا کر جرمنی کے خلاف نہ فوج بھیجی اور نہ ہوائی جہاز۔ ہزاروں مزدور ٹرانس سائبیرین ریلوے پر کام کر رہے ہیں۔ اس ریلوے لائن کے ذریعہ پوربی ایشیا کو سامان جنگ پہنچ رہا ہے۔ یہ ریلوے لائن دریائے اموس کے متوازی چلتی ہے۔ روسی [illegible] ۔ پورے تکال رہے ہیں۔ روسی جاپانی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں کمچٹکا سے لے کر الاسکا تک ہوائی اڈے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

ترکی پر نامعلوم ملک کے ہوائی جہازوں کا حملہ

دمشق ۱۷ر مارچ ۔ دمشق نیوز ایجنسی کو انقرہ سے خبر ملی ہے کہ کسی ملک کے نامعلوم ہوائی جہازوں نے کل رات ترکی جنوبی ساحل پر ملاس کے علاقہ پر ۱۲ بم گرائے ۔ یہ جگہ سمرنا سے ۹۰ میل دکھن پورب کو ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دس آدمی مر گئے اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔

بیان کیا گیا ہے کہ ۱۱ ہوائی جہاز شہر پر اڑے انہوں نے پہلے روشنی پھینکی اور اس کے بعد ملاس اور اس آس پاس کی بستیوں پر بم گرائے۔ انہوں نے مشین گنوں سے بھی حملہ کیا۔ حکومت ترکی نے اس واقعہ کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔

جرمن نیوز ایجنسی نے بھی اسی قسم کا بیان شائع کیا ہے ۔ اور کہا ہے کہ تین غیر ملکی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا مبصروں کا خیال ہے کہ ہٹلر دکھنی روس ترکی درہ دانیال کالے سمندر پر اور سویڈن کے راستے حملے شروع کریگا ۔ سویڈن کے راستہ جو حملہ کیا جائیگا اس کا مقصد یہ ہوگا کہ مرمانسک سے روس کو الگ کر دیا جائے اور ناروے میں اتحادی فوجوں کو اترنے سے روکا جائے۔

اٹلانٹک کی لڑائی

یونائیٹڈ ۱۶ر مارچ کو باکاٹا یو اٹلانٹک کی لڑائی میں صف اول میں ہے ۔ جرمن ڈبکی کشتیوں نے تارپیڈو مار کر اور گولہ باری کر کے اتحادیوں کے تیل لے جانے والے بہت سے جہاز برباد کر دئے ہیں ۔ جو کہ غیر مسلح تھے ۔ اور پانی کے نیچے یا اوپر کے حملوں کو نہیں روک سکتے تھے۔ ان کے جو جہازی گولوں اور تارپیڈو کی مار سے بچ گئے وہ مردم خور مگرمچھوں کا شکار بن گئے۔ جو لوگ کشتی نہ کسی طرح بچکر آگئے انہوں نے بہادری اور ہمت کے

ایسٹ انڈین ریلوے
پیران کلیر میلا بمقام رڑکی

۲۵ر مارچ سے ۳ر اپریل ۱۹۴۲ء تک کے ہونے والے رڑکی کے میلے پیران کلیر کے جانے والے مسافروں کو انکے فائدے کیلئے آگاہ کیا جاتا ہے کہ لڑائی کی وجہ سے ضروری سپلائی پہونچانیکی وجہ سے ریلوے سخت کمی محسوس ہو رہی ہے اور اس ہر دم بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کیلئے مسافر گاڑیوں میں کمی کر دیگئی ہے اسلئے ریلوے میلہ کیلئے خاص ٹرینوں کا انتظام نہیں کر سکیگی اور کرایہ میں کوئی خاص رعایت نہیں کریگی اور نہ واپسی ٹکٹ جاری کریگی۔ اسلئے مسافروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ اپنی زیارت کا سفر ملتوی رکھیں جبتک کہ سابقہ معمولی زمانہ واپس نہ آجائے۔

چین میں انڈیا ڈے

چنگنگ ۱۷ر مارچ ۔ آج چین میں جا بجا انڈیا ڈے منایا گیا اس موقع پر میڈم چانگ کائی شیک نے ایک موثر تقریر کی اور کہا کہ جو کچھ چینیوں نے کیا ہے وہی ہندوستانی بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستانیوں میں بھی وہی ہمت موجود ہے ۔ جو چینیوں میں ہے آپ نے کہا کہ یہ لڑائی انسانیت کیلئے ہے ۔ اس لئے ہمیں ہاتھ ملانے چاہئیں۔ آپ نے ہندوستان کے مردوں اور عورتوں کی بھی تعریف کی۔ اور آخر میں ہندوستان کیلئے دعائے خیر کی۔

ہندوستان کو روزویلٹ کا پیغام

واشنگٹن ۱۶ر مارچ پریزیڈنٹ روزویلٹ کے سکریٹری مسٹر سٹفن ارلی نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وائٹ ہاؤس کو لندن سے آئی ہوئی ان خبروں کا کوئی علم نہیں ہے کہ سر اسٹیفورڈ کرپس پریزیڈنٹ روزویلٹ کا ایک پیغام ہندوستان لے جا رہے ہیں۔

برما کا محاذ

رنگون ۱۷ر مارچ ۔ برما کے مرکزی اور شمالی محاذ سے کچھ خبر نہیں ملی ہے لیکن دریائے سٹانگ کے کنارے جنوبی علاقہ میں برطانی فوجوں نے کچھ کامیابی حاصل کی ہے۔

آسٹریلوی کمانڈر کی تقریر

سڈنی ۱۷ر مارچ ۔ میجر جنرل گارڈن جینٹ نے جو کہ ملایا میں آسٹریلوی فوج کے کمانڈر تھے آج میلبورن کلب میں تقریر کرتے ہوئے اتحادیوں کے محکمہ اطلاعات کی [illegible] نکتہ چینی کی ۔ آپ نے کہا کہ دسمبر کے شروع میں محکمہ اطلاعات نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ جاپان سے لڑائی نہیں ہوگی ۔ برطانی کمانڈروں کو وہ اختیارات حاصل نہیں تھے جن کی ان کو حالات کے مطابق ضرورت تھی ۔ اور ان کو دفتر جنگ سے اجازت حاصل کرنا پڑتی تھی۔

دمشق ۱۷ر مارچ ۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ ترکی جنوبی ساحل پر ملاس پر بمباری میں دو آدمی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

جاپانی بیڑے کو دھکا

واشنگٹن سے خبر ملی ہے کہ نیو گنی کے ساحل کے قریب جاپان کے کم سے کم ۲۳ جہاز برباد کر دئے گئے اور تقریباً چار کروزر ڈبو دئے گئے ہیں اس سے جاپانی بیڑے کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔

ہزاروں گھر والوں نے
ایسپرو
کو پسند کیا ہے۔

INDIA ANNA 1940
MADE IN ENGLAND
3 TABLETS
ASPRO
REG TRADE MARK

درد اور بخار ' ایسپرو ' سے فنا ہو جاتے ہیں۔
پہلے یہ ضروری تھا کہ مختلف امراض کیلئے مختلف دوائیں استعمال کی جائیں لیکن اب 'اسپرو' کی وجہ سے یہ ضروری نہیں ہے کیونکہ 'اسپرو' بارہ دواؤں کی جگہ ایک دوا ہے - یہ فوراً کام کرتی ہے - اور عجیب و غریب اثر دکھاتی ہے -
چھوٹے بڑے ہر ایک کو 'اسپرو' یکساں فائدہ پہنچاتی ہے - اسپرو ملیریا بخار کو جلد دور کرتی ہے - دکھ درد میں سکون بخشتی ہے۔

'ایسپرو' دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے

'ایسپرو' کیا کرتی ہے
۲ ٹکیاں ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹ میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں بخار کو ۰ منٹ میں اتار دیتی ہیں
۲ ٹکیاں دانت کا درد - درد معدہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں نسوں کے درد کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپکو میٹھی نیند سلاتی ہیں
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں
۲ ٹکیاں غرارہ کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں گٹھیا - پاؤں کے درد یا نیورسٹیر سے نجات دلاتی ہیں۔

بچہ بھی 'اسپرو' بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے

'اسپرو' سیل ٹائٹ ' پیکٹ میں برسوں تک خالص اور تازہ رہتی ہے

ASPRO DOES NOT HARM THE HEART OR STOMACH

ڈسٹری بیوٹرس: جے ایل مارسین سن اینڈ جونس (انڈیا) لیمیٹڈ
مشن کورٹ مشن رو اکس ٹنشن فون نمبر ۹۶ کلکتہ

قیمت:- تین ٹکیاں (۱) ایک آنہ
تیس ٹکیاں دس (۱۰) آنے

B106-J

سب جگہ بکتی ہے

پیٹ کے درد کی وجہ سے
اسکی جان عذاب میں تھی
درد اتنا خراب تھا کہ وہ مشکل سے چل سکتی تھی

تین سال کی سخت تکلیف اور اس کے بعد شاندار نجات یہ عورت اس بات کو دوسروں کو بتا دینا اپنا فرض سمجھتی ہے کہ اس کو اپنی زندگی کیسے واپس ملی اپنے خط میں وہ اپنا قصہ بیان کرتی ہے :-

" آپ کو بتلا دینا اپنا فرض سمجھتی ہوں کہ تین سال پیشتر میں زبردست پیٹ کے درد میں مبتلا تھی لیکن وہ بوتل کروشین سالٹ کھانے کے بعد بالکل ٹھیک ہو گئی - میں اسپتال میں رہی بجلی کا علاج کیا لیکن اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا - اسی درمیان میں میں نے کروشین سالٹ کے متعلق پڑھا اور اس کو استعمال کر کے فائدہ حاصل کیا۔

اب میں تین میل روزانہ چل سکتی ہوں اور قبل اس کے میں مشکل سے گھر میں کھسک سکتی تھی کروشین درحقیقت حیرت انگیز چیز ہے "۔ (مسز) اے۔ ان

انسان کے جسم میں مشین کے لئے گردے فلٹر کا کام کرتے ہیں اگر وہ گندے ہو جاتے ہیں تو تمام فضلا جمع ہونے لگتا ہے اور خون میں دور ہو جاتا ہے۔

کروشین میں لے ہوئے چھ نمک آپکے گردوں کو ایسا تندرست بنا دیں گے کہ وہ آپکے خون دور کرنے والے اعضا میں کبھی زہریلا گندہ مادہ نہیں دوڑ سکتا اور اسکی وجہ سے آپکو اس تکلیف دینے والے درد سے فوری نجات مل جائیگی۔

KRUSCHEN SALTS
Kruschen
No. 50

کامیاب ترین ــــ فلموں کا ــــ سرتاج شاہکار!
آرٹ ادب و تفریح کا لاجواب مرقع
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
منٹی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
جھولا
شاندار تیسرا ہفتہ
جمعہ ۲۰ر مارچ ۱۹۴۲ء سے
نوٹ اسٹوڈنٹ کو کنسیشن کارڈ دکھانے پر دیا جائے گا۔
بمبئی ٹاکیز لمیٹڈ کا ۱۹۴۲ عیسوی کا لاجواب شاہکار
موسیقی - جذبات - رومان - رقص مزاح - دلچسپ - ڈائلاگ اور دلفریب مناظر!
کانپور - بمبئی - کراچی - دہلی میں نئے ریکارڈ کا قائم کرنے والا شاہکار!
اداکاران اشوک کمار - لیلا چٹنس - شواہ نواز - دی ایچ ڈیسائی - ممتاز علی - کرونا دیوی - شہزادی - راج کماری - شو کلا -

اسٹیل بنانے کا طریقہ

نمبر ۵

رولنگ ملس

لوہے کے ٹھوس ٹکڑے تیار ہوجانے کے بعد رولنگ ملوں سے تیار چیز نکلتی ہے مثال کے طور پر ریل۔ سلیپر۔ بار۔ شیٹ۔ پلیٹیں اور بہت سی چیزیں جو ماڈرن انجنیئرنگ کے لیے ضروری ہیں اس سے تیار کی جاتی ہیں۔

TATA

ٹاٹا

جاری کردہ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ

ہیڈ سیلز آفس ۱۰۲۔ اے کلایو اسٹریٹ کلکتہ

TN.1745

★ بہترین . .

پورے طور سے پختہ کیا ہوا تمباکو

نیشنل کے گوداموں میں پختہ کیا ہوا جہاں پوری کاروائی ماہروں کے زیر نظر رہتی ہے جس سے تمباکو نہ صرف بہترین طریقے سے ملایا جاتا ہے۔ بلکہ گرد۔ اور نقصان پہونچانے والے ذرے خاص مشین کے ذریعے نکال دیئے جاتے ہیں۔

اصلی کورک

سادے اور کورک ٹیپ دستیاب ہوسکتے ہیں

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایئر کنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹیڈ

NCK 12

آسٹریلیا میں امریکی فوجیں

امریکہ کے وزیر جنگ مسٹر سٹمسن نے اعلان کیا کہ امریکہ کی خشکی کی فوج اور ہوائی فوج آسٹریلیا پہونچ گئی ہے لیکن ابھی یہ نہیں بتلایا جا سکتا کہ وہ کس جگہ رکھی گئی ہے۔

برلن میں حکومت ہند

لندن ۱۷ مارچ اخبار "مرر" نے لکھا ہے کہ برلن میں حکومت ہند قائم ہونیوالی ہے جس کا نام نیشنل کونسل (ہند) ہوگا ہٹلر اپنے محکوم ملکوں سے جو کٹھ پتلی اتحادی ہیں یہ کہے گا کہ عارضی طور پر اس حکومت ہند کو تسلیم کرو اس کے صدر مسٹر سبھاش چندر بوس ہوں گے۔

دو جاپانی جہاز ڈبو دیئے گئے

واشنگٹن ۱۷ مارچ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ پوربی ایشیا میں جاپان کا ایک جہاز اور تیل لیجانے والا ایک جہاز ڈبو دیا گیا۔

جاپانی اور امریکن ہوائی جہازوں میں ٹکر

واشنگٹن ۱۷ مارچ۔ محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ امریکن جہازوں نے آسٹریلیا کے اُتر میں دشمن کے ہوائی جہازوں کا جن کی تعداد زیادہ تھی مقابلہ کیا اور ان کو نقصان پہونچایا۔

جاپان کے ساٹھ جنگی جہاز برباد ہو چکے

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اب تک لڑائی میں جاپان کے تقریباً ساٹھ جنگی جہاز کام آ چکے ہیں اور ان کے علاوہ ۱۳۰ اور جہاز ناکارہ کئے جا چکے ہیں جن میں فوج لیجانے والے اور بیوپاری جہاز بھی شامل ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی کے وقت جاپان کے پاس مختلف قسم کے ۳۰۲ جنگی جہاز تھے۔

آسٹریلیا کا نمائندہ واپس بلا لیا گیا

کینبرا۔ ۱۷ مارچ۔ وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے اعلان کیا کہ مسٹر اسٹون کو نئی دہلی سپلائی کونسل سے واپس بلا لیا گیا ہے۔ ان کا کام اب ختم ہوگیا ہے۔ اور وہ واپس آ رہے ہیں۔

شاہ ابن سعود کا صاحبزادہ قاہرہ میں

قاہرہ ۱۵ مارچ سعودی عرب کے شاہ ابن سعود کے چھوٹے لڑکے امیر اللہ کو جنرل اٹکن لیک کے مدعو کیا ہے۔ آپ دس روز تک مصر میں رہیں گے۔

آل انڈیا مسلم لیگ

آل انڈیا مسلم لیگ کا انتیسواں سالانہ اجلاس امسال الہ آباد میں ۳ سے ۶ اپریل ۱۹۴۲ء تک بصدارت قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کی صدارت میں ہوگا جس میں ہندوستان کے رہنمایان قوم اور علمائے کرام شرکت فرمائیں گے۔

اس اجلاس کے ساتھ آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ کانفرنس، آل انڈیا اردو کانفرنس، بزم مشاعرہ نمائش، دنگل، اور فنون سپہ گری کے پروگرام بھی شامل ہیں۔

فیس ممبری استقبالیہ کمیٹی پانچہزار سے پانچ روپیہ تک ٹکٹ داخلہ پنڈال "مار" ۵ مر، ۲۵ مر، ۱۰ مر، ۵ مر، ۲ مر، ۱ مر، ۸ ر

پردہ نشین خواتین کی نشست کا خاص انتظام ہوگا۔

جنرل سکریٹری مجلس استقبالیہ

آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس

میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا

واردھا ۱۶ مارچ سر اسٹیفورڈ کرپس جو مشن ہندوستان لے کر آ رہے ہیں اس کے بارے میں نمائندہ پریس کے دریافت کرنے پر مولانا آزاد نے فرمایا کہ چونکہ سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجاویز کے متعلق ہر بات اندھیرے میں ہے۔ اسلئے ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن اگر وہ قابل غور ہوئیں ورکنگ کمیٹی ان پر غور کریگی اور اگر فوراً کوئی حقیقی چیز نہ دی گئی تو یہ سارا کام ختم ہو جائیگا۔

بسین پر جاپانیوں کا قبضہ

بسین میں صورت حالات صاف نہیں ہے لیکن جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے اس شہر پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ ممکن ہے کہ بسین جاپانیوں کے ہاتھ میں ہو۔ برما میں بسین ہی ایک بندرگاہ اتحادیوں کے ہاتھ میں رہ گئی ہے۔

مانڈلے، ۱۸ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے اسپیشل نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ برطانیہ کے جنرل افسر کمانڈنگ جنرل الیگزنڈر نے

دکھنی افریقہ کے ہندوستانی

ڈربن ۱۷ مارچ ہندوستان میں سر اسٹیفورڈ کرپس کے مشن پر رائے زنی کرتے ہوئے "نٹال مرکری" لکھتا ہے کہ ہندوستان میں تبدیلیوں کا لازمی طور پر دکھنی افریقہ پر بھی اثر پڑے گا۔ دکھنی افریقہ کو اس کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔

اگر ہندوستان کو درجہ نوآبادیات مل گیا تو دکھنی افریقہ کی حکومت کو بھی ہندوستانیوں کے متعلق اپنا رویہ بدلنا پڑے گا۔ ہندوستانیوں کو نہ صرف پارلیمنٹ میں بلکہ صوبجاتی میونسپل کونسلوں میں بھی نمایندگی حاصل ہونا چاہیے۔

لندن ۱۷ مارچ ترکی میں جرمن جاسوسوں نے زور شور سے پروپگنڈا شروع کر دیا ہے چنانچہ نامعلوم طریقہ پر جرمن ترکی میں داخل ہو رہے ہیں اور وہی پارٹ ادا کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یوپی۔ ٹاون امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

۱۔ بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپرومنٹ اسکیم نمبری ۳۵ موسومہ نوگھڑہ کنجیسٹڈ ایریا سلم کلیرنس اسکیم تیار کی ہے۔

۲۔ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے

ہالسی روڈ اور جنرل گنج روڈ نمبر ۲۹ کے جنکشن سے جو بادشاہی ناکہ کہلاتا ہے روانہ ہوکر جانب مشرق ہالسی روڈ پر سڑک نمبر ۱۷ کے جنکشن تک چلئے۔

پھر سڑک نمبر ۱۷ پر نیا گنج والی سڑک کے جنکشن تک چلئے۔

پھر جانب شمال نیا گنج والی سڑک نمبر ۱۶ اور سڑک نمبر ۲۰ کے جنکشن تک چلئے۔

پھر جانب مغرب سڑک نمبر ۲۰ پر سڑک نمبر ۲۹ یعنی جنرل گنج والی سڑک پر چلئے۔

پھر سڑک نمبر ۲۹ پر جانب جنوب ہالسی روڈ کے جنکشن تک چلئے۔

یہی بادشاہی ناکہ ہے جہاں سے روانہ ہوئے تھے۔

۳۔ اسکیم کی تفصیل اور نقشہ جات آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں جناب چیرمین صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴۔ اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

شاندار تیسرا ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں!

جمعہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

وشنو سنی ٹون کا محبت بھرا ہوا ڈرامہ

ستارے

خاص اداکار

مہر سلطانہ۔ راجکماری
انوری۔ جلیل۔ جالی۔
بابو۔

تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیے!

شاندار دوسرا ہفتہ

ایک ولولہ انگیز ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں!

جمعہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

ایک دل کش اور ولولہ انگیز ڈرامہ

سرکس کوئن

خاص اداکار

جال مرچنٹ۔ موتی۔ گلاب

آرہا ہے پُکار بالکل نئی کاپی تاریخ کا انتظار کیجئے!

باجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۳۴

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

گیادہر پرشاد ولد ٹیکولال قوم برہمن ساکن دلیپ نگر وز میاد نمبردار موضع بردہ محال اجودھیا پرشاد پرگنہ بلہور ضلع کانپور　　مدعیان

بنام　　پراگ نراین وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام پراگ نراین و دیاؤ ہر پسران اوجاگر مسماۃ چھوٹی کنور بیوہ گوری لال و مسماۃ ننھی کنور بیوہ مہوہ لال و رجو ولد ننھی و چھوٹے لال ولد بلبنڈی سوا و رام سروپ و مصری لال و جھنیاں عرف رام سہائے پسران گوبند پرشاد و رام کمار و رام کرشن پسران ٹیکولال و مسماۃ بٹانا بیوہ مرلی دہر اقوام برہمن ۔ ساکنان و کاشتکاران موروثی موضع بردہ محال اجودھیا پرشاد پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم تاریخ ۳۱؍ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲؍ مارچ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا ۔

(مہر عدالت)　　　　دستخط حاکم عدالت

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ باقیماندہ قطعات آراضی واقعہ سیسہ مئو نالہ اسکیم بنا بر تعمیر دوکانات بتاریخ ۲۵؍ مارچ ۱۹۴۲ء بروز بدھ بوقت ۸ بجے صبح دفتر امپرومنٹ میں بذریعہ نیلام فروخت ہوں گے ۔

نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں ۔

ایس ۔ این ۔ سکند
سکریٹری امپرومنٹ ٹرسٹ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ سے ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ سے
ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵	کانپور شنبہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ	نمبر ۱۳

ادبیات

نیرنگِ جذبات

از جناب فرحت کانپوری بی - اے - ایل - ایل - بی

باغ و بہارِ باغ کی، دل میں کوئی ہوس نہیں
رنگ و رُخِ چمن میں کیا، سلسلہ قفس نہیں

عشق کے قتلِ عام میں، حُسن کو پیش و پس نہیں
حُسن کے واقعات میں، عشق کی دسترس نہیں

بل نہیں بال و پر میں اب، ریشہ و رگ میں کس نہیں
مجھ میں کوئی سکت نہیں، بازِ درِ قفس نہیں

میرے کلامِ شوق میں، ذوقِ جمال کا رس نہیں
نغمۂ روحِ عشق میں، نغمۂ بوالہوس نہیں

حُسن ہے شعریت نواز، عشق ہے شعریت پرست
حُسن میں شعریت ہے کم، گو کہ مزاج ٹھس نہیں

بات کسی سے کیا کہوں، عشق کسی سے کیا کروں
میرے سخن میں رس نہیں، میرے جنوں میں جس نہیں

لاکھ نصیحتیں سُنیں، لاکھ فضیحتیں سہیں
عقل ہوئی وبالِ جاں، دل ہے کہ ٹس سے مس نہیں

چشمکِ برقِ ناز کا، کس سے خطاب، راز ہو
بزمِ جمالِ یار میں، فرحت نکتہ رس نہیں

کنجِ خلوصِ شوق میں، کشمکشِ ہوس نہیں
کوئی بھی ہمنوا نہیں، کوئی بھی ہمنفس نہیں

خدشۂ راست و چپ نہیں، ہیبتِ پیش و پس نہیں
دل کے معاملات میں، عشق کو دسترس نہیں

قیدِ تعیّنات سے سیر ہی ہے دورِ نگاہ
مجکو چمن، چمن نہیں، مجکو قفس قفس نہیں

اصل میں گو کہ ایک ہیں، رنگِ مذاق ہے جدا
شمع کے سوز میں نہاں، سوزِ پرِ مگس نہیں

میں ہی نہیں چمن میں جب، پھر ہو بہار یا خزاں
اُجڑی ہوئی سی شاخ پر، زینتِ خار و خس نہیں

کاش نگاہِ نازِ یار، فصدِ جنوں ہی کھول دے
نشترِ غم کے واسطے، خون نہیں کہ نس نہیں

فرحتِ بے نیاز، عقل، عقل سے کام لے ذرا
دل کی تو بات ہی ہے اور، دل پہ کسی کا بس نہیں

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

جدید مصری بجٹ

نئے بجٹ میں آمدنی کا تخمینا ۵۲ ملین مصری پونڈ اور خرچ کا اندازہ ساڑھے ۵۳ ملین مصری پاونڈ ہے۔ آمدنی سے خرچ کے ڈیڑھ ملین مصری پاونڈ زیادہ ہونے پر ایک معتبر سرکاری ذریعہ سے تنقید ہوئی جس کے دوران میں کہا گیا کہ وزارت مال نے ۶۰۰۰۰ پاونڈ کی رقم اس مقصد کے لئے علٰحدہ رکھ لی ہے کہ روئی کا قرضہ اس میں پورا کیا جائے کیونکہ اس سے پہلے پارلیمنٹ فیصلہ کر چکی ہے کہ روئی کے قرضہ کا انتظام محفوظ سرمایہ کی رقم سے ہوگا"۔

چونکہ جنگ کے بعد حکومت کے سامنے مصری حکومت کی ریلوں کے اخراجات کا سوال آئے گا اس لئے یہی قرین مصلحت سمجھا گیا ہے کہ ابھی سے ایک ملین مصری پاونڈ کی رقم اس مقصد کے لیے متعین کر دی جائے تاکہ وقت پر صرف میں آسکے۔

آمدنی میں اضافہ اس لئے ہوا کہ ریلوں اور جہازی جنگی خانوں کے محصولات اور ٹیکس کی رقمیں بڑھی تھیں۔ خرچ کا تخمینا اس لئے بڑھ گیا کہ حکومت کے ملازمین اور افسروں کو اعلیٰ معیار کی زندگی بسر کرنے کے لیے الاؤنس دیا گیا جس کی رقم کا تخمینا ایک ملین ایک لاکھ مصری پاونڈ ہے۔

روئی کی درآمد

مصری حکومت کی ریلوں نے اندرون ملک سے روئی کی دوسری کھیپ بندرگاہوں تک پہنچانی شروع کر دی ہے جو جہازوں میں لد کر باہر کے ملکوں کو جائے گی۔ اس کھیپ میں ۱۲۰۰۰ روئی کے گٹھے ہیں جنہیں مصری برطانی کمیٹی نے خرید لیا ہے اس کھیپ کے ملک سے روانہ ہونے کے فوراً بعد ایک اور کھیپ جہازوں میں لاد کر بھیجی جائے گی اور یہ دوسری کھیپ گذشتہ سال کی فصل میں سے فراہم ہوگی۔

طے پا گیا ہے کہ ایک ملین قنطار روئی جہازوں میں لاد کر باہر کے ملکوں کو بھیجی جائے گی اور یہ تمام مقدار مصر کے زریں حصے کی فصلوں سے حاصل ہوگی۔

برف سے مصری سفیر کا راستہ رک گیا

قاہرہ میں اطلاع ملی ہے کہ مصری سفیر مقیم صوفیہ ابھی استنبول میں وارد ہوئے ہیں انھیں بلغاریہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں کئی دن ٹھیرنا پڑا کیونکہ برف کی وجہ سے ریل کا راستہ بند ہو گیا تھا۔

شام میں سرکاری اسکول

موجودہ تعلیمی سال کے شروع میں دمشق سے وزارت تعلیمات نے احکام جاری کئے تھے کہ ایک نقشہ مرتب کیا جائے جس میں تمام درجوں اور فرقوں کے تعلیمی اداروں کا حال درج ہو۔

اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام میں ۴۳۸ سرکاری ابتدائی مدارس ہیں جن میں ۵۸۸۷۵ طالب علم موجود ہیں ۵۲۷۲ طالبعلم تجارتی۔ حرفتی مدرسوں میں اور دوسرے اسکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔

شام میں تعلیم کے اعداد و شمار سے جو تازہ ترین نقشے تیار کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کی آبادی کے پچاس فیصدی سے زیادہ آدمی لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔

دمشق کے براڈکاسٹنگ اسٹیشن کا قیام

دمشق کے ریڈیو اسٹیشن کے افتتاح کے موقع پر جو دعوت دی گئی اس میں جمہوریہ شام کے صدر شیخ تاج الدین الحسنی۔ جنرل کاترو۔ جنرل کولے شام کے اکثر سر برآوردہ لوگ۔ آزاد فرانسیسی حکومت کے افسر اور اتحادیوں کے افسر شریک ہوئے اس موقع پر جنرل کاترو نے مندرجہ ذیل مختصر تقریر کی۔

"یہ ریڈیو اسٹیشن اس جماعت کی ملکیت ہے جو قوموں کی نجات اور انسانی آزادی کی حفاظت کے لیے جنگ کر رہی ہیں۔ یہ ریڈیو اسٹیشن ہمیشہ ان اُصول کی حمایت میں کام کریگا جن کی بنی نوع انسان کے لئے ضرورت ہے"۔

جنرل کولے نے بھی چند الفاظ کہے جن میں اُنھوں نے یہ بیان کیا کہ اگر اس ملک پر جرمن قابض ہو جاتے تو شامیوں کی کیا کیفیت ہوتی۔

قاہرہ میں عرب اقوام کی کانگریس

اخبار "الاہرام" کے نامہ نگار خصوصی مقیم لندن نے بیان کیا ہے کہ "ڈیلی میرر" کی رائے ہے کہ قاہرہ میں عرب اقوام کی کانگرس جنوبی امریکہ کی جمہوریتوں کی کانگریس کا مشرق قریب میں ایک نمونہ ہوگا۔ امیر فیصل ابن سعود نے لندن کے حلقوں کو اطلاع دی تھی کہ وہ عرب اقوام کی کانگریس کے انعقاد اور انتظام کا بیڑا اُٹھانے کو تیار ہیں۔

اخبار مذکور نے حوالہ دیا کہ امیر فیصل محوری طاقتوں کے خلاف محاذ تعمیر کرنے کی فکر میں ہیں اور انہیں نہایت بے صبری سے اس وقت کا انتظار ہے جبکہ وہ اس کام کو کر لیں گے۔ اس کے بعد اس اخبار نے لکھا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کے لیے صحیح موقع آ گیا ہے خاص طور سے آجکل ایسا ہو سکتا ہے کہ جبکہ ہز ایکسیلنسی نحاس پاشا جو برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو استوار کرنا چاہتے ہیں مصر کے وزیر اعظم ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳

ایڈیٹوریل نوٹ

سر کرپس کا بیان

(نئی دہلی - ۲۶ مارچ) صبح ۹ بجے ایک پریس کانفرنس میں سر اسٹیفورڈ کرپس نے اس امر کا انکشاف کیا کہ میں نے مہاتما گاندھی کو ملاقات کیلئے مدعو کیا ہے اور انہوں نے دعوت نامہ منظور کر لیا ہے اور وہ دہلی تشریف لا رہے ہیں اور غالباً کل ان سے ملاقات ہوگی۔

آج کی پریس کانفرنس میں سر اسٹیفورڈ کرپس نے دو باتیں بتلائیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے آپ لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ میں آج آپ کو ان آئینی تجویزوں کے بارے میں کچھ بتلا سکوں گا جو میں اپنے ساتھ لایا ہوں لیکن میں آج آپ کو کچھ نہیں بتلا سکتا۔ مجھے امید ہے کہ سنیچر کو میں کچھ دلچسپ باتیں آپ کو بتلا سکونگا گو ممکن ہے کہ اس روز بھی تمام تجویزوں کو نہ بتلا سکوں۔

مولانا آزاد کی ملاقات

(نئی دہلی - ۲۵ مارچ) مولانا ابوالکلام آزاد جب سوا گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کر کے واپس ہوئے تو وہ بہت سنجیدہ اور کسی اور خیال میں محو معلوم ہوتے تھے سر اسٹیفورڈ کرپس برآمدہ میں کھڑے ہوئے تھے جب مولانا سے پوچھا گیا کہ کیا آپ پھر سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کریں گے تو اُنھوں نے سر اسٹیفورڈ کرپس کی طرف اشارہ کر دیا۔ انھوں نے یہ بھی بتانے سے انکار کر دیا کہ وہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ طلب کریں گے یا نہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے واپس ہو جانے کے تین منٹ بعد مسٹر جناح پہنچ گئے اور سر اسٹیفورڈ کرپس نے مکان کے چبوترے کے زینے پر آکر انکا استقبال کیا۔

مسٹر جناح کی ملاقات

(دہلی ۲۶ مارچ) کانگریس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد کے بعد مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایم اے جناح نے کل تقریباً سوا گھنٹے تک سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کی۔ واپسی پر مسٹر جناح خوش نظر آتے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں کچھ کاغذ تھے جن میں غالباً وہ تجویزیں درج تھیں جو سر اسٹیفورڈ کرپس اپنے ساتھ لائے ہیں اخباری نمایندوں کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر جناح نے فرمایا کہ ان تجویزوں پر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں جو ۲۷ مارچ کو دہلی میں منعقد ہوگی غور کیا جائے گا۔

قیاس آرائی سے پرہیز

(دہلی ۲۶ مارچ) سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجویزوں کے سلسلہ میں سرکاری حلقوں میں بالکل خاموشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اخباری نمایندوں کے سوال کے جواب میں سر کرپس نے کہا کہ وہ فی الحال کسی قسم کی قیاس آرائی کرنے سے پرہیز کریں اور سرکاری اعلان شائع ہونیکا انتظار کریں۔ مولانا آزاد نے کہا کہ وہ اس مرحلہ پر کوئی بات ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

باخبر حلقوں میں تحقیقات کرنے سے پتہ چلا ہے کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈروں سے ملاقات کا سلسلہ آیندہ ہفتہ پھر شروع ہوگا۔ اس دوران میں سر کرپس والیان ریاست کی انجمن کے ممبروں اور دوسرے لیڈروں سے بھی ملاقات کریں گے۔

جاپانی کالے پانی میں

(نئی دہلی ۲۵ مارچ) دہلی سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ جاپانی فوج نے ۲۳ مارچ کو کالے پانی کے ٹاپوؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ انگریزی فوج کچھ دن پہلے ہی وہاں سے ہٹالی گئی تھی۔ وہاں سے آبادی کا ایک بڑا حصہ جن میں عورتیں اور بچے شامل تھے اور کچھ قیدی نکالنے کا بھی موقعہ مل گیا تھا۔ یہ ٹاپو بنگال کی کھاڑی میں واقع ہے۔

روسی مورچے

(لندن - ۲۶ مارچ) روسی مورچہ سے زبردست لڑائی کی خبریں آرہی ہیں لیکن تفصیل کے ساتھ یہ معلوم نہیں کہ روسی فوجوں کو کیا کیا کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ بعض خبروں میں یہ پھر بتایا گیا ہے کہ جرمنوں کو آدمیوں اور سامان کا بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ہٹلر کثیر تعداد میں ایک خوفناک فوج تیار کر رہا ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا اس کے وہی حوصلے ہوں گے جو شروع میں جرمن فوج کے تھے۔

آٹیم کلب کی خدمات

واقف کار طبقہ میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور میں ہوائی حملہ کا کوئی خوف نہیں ہے۔ تاہم شہر کے تندرست مرد اور عورتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ہوائی حملوں سے تحفظ کے متعلق ضروری احتیاط سے واقف ہو جائیں تاکہ ایسا موقع آنے پر کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو اور وہ ضروری باتوں پر عمل کر سکیں۔

اس سلسلہ میں آٹیم کلب (Atime B. Club) بہت دلچسپ اور مفید کام کر رہا ہے اور اسی کلب کو انڈین ٹی مارکٹ ایکس ٹنشن بورڈ کانپور کے اسٹاف نے قائم کیا ہے اور اسکے ممبروں نے جو جوش اور سرگرمی دکھائی ہے وہ غیر معمولی اور عجیب و غریب ہے۔ اب کلب اس بات پر غور کر رہا ہے کہ وہ کسطرح اُن احتیاطی تدبیروں کو جو ضروری ہیں عام پبلک میں پھیلائے۔

اس کلب کے ممبر خندقیں (SLIT, TRENCHES) کھود رہے ہیں ان لوگوں کو کام کرتے دیکھکر اور لوگوں کی ہمت بڑھ رہی ہے۔ ایکمرتبہ ہوائی حملہ کے خطرے سے محفوظ رہنے کے خیال سے جب فرضی مظاہرہ کیا گیا تو اسوقت لوگ کام میں معروف تھے اور یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ ۹۰ آدمی ۲ سکنڈ کے اندر ان خندقوں میں چھپ گئے۔

حفظان صحت کے خیال سے اس کلب کے ممبر ہفتہ میں دو مرتبہ صبح ۵½ بجے ٹہلنے کیلئے جاتے ہیں اور کسرت وغیرہ بھی کرتے ہیں رائے صاحب بی۔ آر سکسینہ جو انگلستان سے حال ہی میں آئے ہیں اور جو ایک مشہور ڈاکٹر ہیں کلب کے ممبران کو ہفتہ میں تین مرتبہ فرسٹ ایڈ پر لکچر دیتے ہیں۔ اور جلد ہی فرسٹ ایڈ کا امتحان ہونے والا ہے۔

اس کلب کے ممبران سے ملاقات کرنے میں بہت زیادہ خوشی حاصل ہوگی کیونکہ یہ حضرات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہر شخص اس نازک وقت پر لوگوں کی ہمتیں بڑھانے کی پوری کوشش کرے تاکہ عوام میں جو پریشانی پھیلی ہوئی ہے اس کو دور کیا جا سکے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۸ مارچ کو کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع وائس چیرمین کی صدارت میں ہوا۔ چودھری نہیشوری پرشاد نگم لالہ دھنی رام گپتا اور بابو گوبردھن پرشاد کپور نے پانی کی قلت اور کنوؤں کی صفائی میں تساہلی کی شکایت کی لالہ بشومناتھ سپرتیانے کہا کہ کنوئیں کے سلسلہ میں کام بہت اچھا ہو رہا ہے۔ مسٹر کوچر انجینئر اور قائمقام ایگزیکیٹو افسر نے کہا کہ اسوقت تک ۱۵۰ کنوئیں صاف ہو چکے ہیں۔ آپ نے مزدوروں کی کمی کی شکایت کی اور یہ کہا کہ ہر ہفتہ ۵۰ کنوئیں صاف ہونگے اور ایک سو کنوئیں نئے شہر میں بنائے جائیں گے اور اس کام کو جلد ختم کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے۔

رائے بہادر رام نرائن ہزاچی کی تحریک پر طے ہوا کہ واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ کے لئے آئی ہوئی ۳۴ خواستوں کی فہرست ممبران کے پاس بھیجی جاوے اور اس انتخاب کرنے کے لئے جلد جلسہ کیا جائے۔

بورڈ نے یہ کہا کہ فرسٹ کلاس کے سرکاری اور غیر سرکاری اسپتالوں اور دوا خانوں کی امداد بدستور جاری رکھی جائے اور سکنڈ کلاس کے معمولی دوا خانوں کی امداد ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کے بعد بند کر دی جاوے اور انہیں سے جنکی سفارش ہیلتھ کمیٹی کرے انکی امداد بعد کو جاری کر دی جائے اور نئے دوا خانے ہیلتھ کمیٹی کھلوائے۔

مسٹر چودھری پرشاد نگم اور ڈاکٹر زیدی نے بدستور کل دواخانوں کی امداد جاری رکھنے کی تحریک کی۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔

لائبریریوں کی امداد کا معاملہ فائنس کمیٹی کے سپرد ہوا ہے کہ وہ دو ماہ کے اندر رپورٹ دے کہ کس کی امداد بند کی جائے اور کس جگہ نئی میونسپل لائبریری کھولی جائے

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ میونسپل مارکٹوں کو بورڈ اپنے ہاتھ میں لے لے اور اپنے اسٹاف کے ساتھ اسکے انتظامات کرے۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ اپنے مہتر ملازموں اور روشنی کے اسٹاف کی تنخواہ میں ۲۵ فیصدی ترقی دیجائے اور بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ اپنے مہتر ملازموں کیلئے پانچ ہزار من غلہ خریدا جاوے۔

اے۔ آر۔ پی اور سول ڈیفنس کے کام کی نگرانی کیلئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے جسکو پانچ ہزار روپیہ تک خود خرچ کرنے کا اختیار ہوگا، اس کمیٹی میں ۱۷ ممبران ہیں۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

رائے بہادر مان سنگھ کو گورنمنٹ نے ایک سال کیلئے یکم مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا چیرمین مقرر کیا ہے۔ تنخواہ ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار ہوگی اسکے علاوہ موٹر اور مکان کے لئے پانچسو روپیہ ماہوار کا الاؤنس بھی دیا جائیگا۔

زمیندار کانفرنس

۲۳ مارچ کو زمیندار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ تلک ہال میں پنڈت گوبند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو۔ پی کی صدارت میں ہوا جسمیں موصوف نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ انکو بڑی خوشی ہے کہ وہ ضلع کے زمینداروں سے ایسے نازک وقت میں ملاقات کر رہے ہیں جبکہ بڑی بڑی سیاسی تبدیلیاں ہو رہی ہیں، یہ وقت ہے کہ زمینداروں اور کسانوں کو متحد ہو کر خود حفاظتی کے مسئلہ پر غور کرنا چاہیئے آپ نے ہر موضع کو سیلف سپورٹنگ بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

کانگریس ودیارتھی دل

۲۳ مارچ کو تلک ہال میں کانگریس ودیارتھی دل کا افتتاح کرتے ہوئے پنڈت گوبند بلبھ پنتھ نے فرمایا کہ طالبعلموں کو اپنا کیریکٹر بنانا چاہئے اور ناخواندگی دور کرنے چرخہ چلانے اور ہریجنوں کی امداد کے ذریعہ پبلک کی خدمت کرنا چاہئے اور انکو اپنا دماغ کھلا رکھنا اور صحیح نتیجہ نکالنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

پبلک جلسہ

۲۴ مارچ کی شام کو پبلک جلسہ میں پنتھ جی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کی حفاظت کی پوری ذمہ داری لینے کیلئے وہ تیار ہیں اگر ملک آزاد کر دیا جائے۔ جبتک ہندوستان خود غلامی میں پھنسا ہوا ہے دوسروں کیلئے لڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ موجودہ سیاسی حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کی آزادی لازمی ہے۔ آپ نے لوگوں سے منظم ہونے اور ملک کی آزادی کے قائم رکھنے اور اسکی حفاظت کے لئے تیار رہنے کی اپیل کی۔

نمایندہ جلسہ

۲۳ مارچ کی رات کو تلک ہال میں شہر کے نمایندوں کے جلسہ میں پنتھ جی نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو گھبرانے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا صوبہ ایک ایسا صوبہ ہے جہاں پر کسی قسم کی کوئی آفت آنا تقریباً محال ہے۔ آپ لوگوں کو چاہئے محلہ وار ومشترکہ طور پر ڈیفنس کا انتظام کیجئے۔

یوم پاکستان

۲۳ مارچ کو سٹی مسلم لیگ کی زیر نگرانی کانپور کے مسلمانوں نے یوم پاکستان منایا اور ۸½ بجے رات کو پریڈ گراؤنڈ میں سید حسن احمد شاہ صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا جسمیں مندرجہ ذیل تجویز بالاتفاق منظور کی گئی۔

مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ

"آل انڈیا مسلم لیگ سیشن منعقدہ لاہور سنہ ۱۹۴۰ء کی تجویز کی جسکو عرف عام میں پاکستان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے حمایت کرتا ہے اور اسکے حصول کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے پوری آمادگی ظاہر کرتا ہے جلسہ ہذا کی رائے میں ہندوستان کی آزادی اور ہندو مسلم مسئلہ کا حل صرف تجویز مذکور کے بنیادی اصول کے مطابق ہی ہو سکتا ہے۔"

کانپور سٹی مسلم لیگ کا انتخاب

کانپور سٹی مسلم لیگ کے کل ۱۲ وارڈ کے ممبران کا انتخاب ۳۰ مارچ کو ہونے والا تھا لیکن اتفاق رائے سے طے ہو جانے کی وجہ سے الکشن کی کسی وارڈ میں ہونے کی ضرورت نہیں ہوئی۔

امسال عام ممبران کی تعداد ۹۲۰۱ ہے جسمیں سے کونسل ۱۰۴ ارکان کی ہوگی۔ گزشتہ سال کونسل ۱۶۹ ارکان پر مشتمل تھی) عہدہ داران کا انتخاب ۳۰ مارچ ۲ بجے دن کو دفتر مسلم لیگ میں ہوگا۔

انجمن جامعہ ادبیہ

۲۸ مارچ ۸½ بجے رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کی طرف سے انجمن کا ماہوار مشاعرہ پرنسپل عبدالشکور صاحب حلیم مسلم انٹر کالج کی صدارت میں مسٹر صدر الاسلام خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی کے بنگلہ پر ہوگا، امید ہے کہ ممبران وقت مقررہ پر تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

مصرع طرح :- "دم زینت وہ اک اک بال میں موتی پروتا ہو"

بزم ادب حلیم مسلم کالج کانپور

بزم ادب حلیم مسلم کالج کانپور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت پرنسپل عبدالشکور صاحب ۲۰ مارچ کو کالج ہال میں منعقد ہوا۔

جلسہ میں دور جدید کے مایۂ ناز شاعر حضرت روش صدیقی نے طلبا کالج کے سامنے اپنا کلام سنایا۔ روش صاحب کی پرجوش قومی نظموں سے طلبہ بہت متاثر ہوئے۔ آخر میں پرنسپل صاحب نے روش صاحب کی شاعرانہ قوتوں کا اعتراف کرتے ہوئے تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کیا۔

ہندی اُردو مشاعرہ

۲۹ مارچ کو ۷ بجے شام کو کرم ویر بستکالیہ سوند ہاٹری میں ڈاکٹر رامچندر شکل رسال ایم۔ اے ڈی۔ لٹ کی صدارت میں ہندی اُردو مشاعرہ ہوگا جسمیں ہندی اور اُردو کے شعراء اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمائینگے۔ امید ہے کہ کانپور کے اُردو اور ہندی ادب سے ذوق رکھنے والے حضرات زیادہ زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اپنی ادب نوازی کا ثبوت دیں گے۔

ہندوستانی براداری

۲۲ مارچ ۶ بجے شام کو کملا کلب میں ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر۔ منوہر لال۔ رائے۔ ایم۔ سی۔ اے پریسیڈنٹ ہندوستانی برادری کی صدارت میں ہوئی۔ جسمیں جناب صدر نے ہندوستانی برادری کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اپیل کی کہ وہ سچے شہری بننے کے لئے اپنے کو پیش کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں پنڈت مہتر اجیت پرشاد باجپئی اور مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی کے خدمات کی تعریف کی۔

مسٹر دی۔ پی۔ مہتہ کی طرف سے حاضرین کو ایک پر تکلف ٹی پارٹی دی گئی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۳۱ مارچ ایک بجے دن کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی میٹنگ ہوگی جسمیں راؤ صاحب سردار سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ پر عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش ہوگا۔

گنیش جی ڈے

۲۵ مارچ کو سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے گنیش شنکر ودیارتھی ڈے کے سلسلہ میں ۶ بجے شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوا جسمیں متعدد حضرات نے گنیش جی کی زندگی پر روشنی ڈالی اور اہل شہر کو انکے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت کی۔

ماتادین اسٹریٹ

ماتادین اسٹریٹ گاڑیوں کی آمد ورفت کیلئے ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے بند کر دیگئی ہے کیونکہ سیمنٹ کنکریٹ سے اسکی تعمیر ہو رہی ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۱ مارچ کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی میٹنگ رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ کی صدارت میں ہوئی جسمیں ۲۳۲۲۵۲۷ روپیہ کی زمین کی فروخت کی منظوری دیگئی اور کل میزان اس سال کی ۲۵۱۰۰۶۰ روپیہ ہوئی ہے۔

ڈبلو بلاک فیکٹری ایریا اور پی روڈ ایکس ٹنشن اسکیم میں انجنیرنگ کاموں کیلئے ۹۳۰۵۱ روپیہ کے تخمینہ جات منظور کئے گئے۔

ٹرسٹ نے اپنے ماتحت اسٹاف کے لئے گرانی کا الاونس دینے کا فیصلہ اسوقت تک کیلئے کیا ہے جبتک کہ کوئی دوسرا نوٹس شائع نہ کیا جائے۔

گورنمنٹ کا آرڈر ۱۸ فروری سنہ ۴۲ء کو آگیا جسمیں کہ ٹرسٹ کی زمینوں کے آیندہ پٹہ اور فروخت کے لئے چند قواعد درج تھے۔

بلیک آوٹ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اطلاع دی ہے کہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے ۱۵ اپریل سنہ ۴۲ء تک ۱۰ بجے رات سے علی الصباح تک اور ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے ۳۰ اپریل سنہ ۴۲ء تک ۹ بجے رات سے علی الصباح تک بلیک آوٹ ہوگا یہ بندش گاڑیوں اور دستی روشنی پر لاگو نہیں ہوگی اس انتظام کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی حملہ ہونے والا ہے۔ یہ سب چیزیں حملہ کی حالت میں زیادہ نقصان سے بچانے کی احتیاطی تدابیر کے طور پر ہیں۔

گیہوں کا انتظام

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب ۲۴ مارچ کو اطلاع دیتے ہیں کہ کانپور میں ایک ہزار من سے سوا ہزار من روزانہ تک گیہوں کی درآمد کا انتظام کر دیا گیا ہے جو ۶ سیر ۲ چھٹانک فی روپیہ کے حساب سے مسرس جگی لال کملاپت کے زیر انتظام کلکٹر گنج۔ ڈپٹی کا پڑاؤ۔ بھنانا پوروہ۔ جوہی۔ پرمٹ۔ خلاصی لین۔ گوالٹولی۔ نواب گنج۔ نہر پار۔ سیسہ مؤ۔ ہر جنس محال میں فروخت کیا جا رہا ہے۔

گیہوں کی زیادہ خرید وفروخت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے (بلا انکی منظوری کے) گیہوں یا گیہوں کے آٹے کی ایک روپیہ سے زیادہ خریدنے یا فروخت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ لیکن یہ حکم سوداگران تھوک فروش پر لاگو نہ ہوگا۔ اسکی خلاف ورزی کرنے کی سزا ۳ سال قید اور جرمانہ یا جرمانہ و سزا دونوں ہونگی۔

اخبارات

گورنمنٹ نے اخبارات و رسائل کے صفحات قیمت وغیرہ کے متعلق بھی کچھ پابندیاں کر دی ہیں۔

گیہوں کے اسٹاکسٹ

کلکٹر صاحب نے حکم جاری کیا ہے کہ جن لوگوں کے پاس گیہوں کا اسٹاک ہے اگر وہ ۲۸ مارچ کے ۱۲ بجے دن تک اسٹاک کو نکال دینگے تو ان سے کسی قسم کا کوئی تدارک نہ کیا جائیگا۔

محلہ کمیٹیاں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اے۔ آر۔ پی کے کام کا انتظام کرنے اور بے بنیاد افواہوں کے پھیلنے کو روکنے اور لوگوں کی پریشانی کو کم کرنے کیلئے معزز باشندگان کی محلہ کمیٹیوں میں میونسپل کمشنران سے ان کمیٹیوں میں کام کرنے کی درخواست کی ہے۔

کنٹرول ہٹالیا جائے

سکریٹری مرچنٹ آف کامرس یو۔ پی نے گورنمنٹ صوبہ سے اپیل کی ہے کہ کھانے کی اشیاء پر سے کنٹرول فوراً ہٹا لیا جائے۔

سیوا سمتی کی اپیل

سیوا سمتی نے والنٹیروں کی بھرتی کیلئے اپیل کی ہے کہ ضرورت کے وقت آگ بجھانے - بھاگنے والوں کی امداد - غلط افواہوں کی تردید - زخمیوں کی امداد - اسپتالوں کی امداد اور دوسرے ہمدردی کے کاموں کیلئے ان والنٹیروں سے کام لیا جائیگا۔

حفاظت خود اختیاری

جناب جگت رائے سکسینہ انچارج صیغہ نشر واشاعت شہر کانگریس کمیٹی کانپور نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:

کانگریس نے تحفظ عوام کے سلسلہ میں ادھر جو ایک زبردست رائے عامہ تیار کی ہے اسکا اثر شہر کی تمام عوامی جماعتوں پر پڑا جو جماعتیں مردہ پڑی تھیں انہیں بھی وقت کے تقاضے نے اور کانگریس کی آواز نے ایک تازہ روح پھونکدی۔ اسکے علاوہ مختلف محلوں اور بستیوں کے باشندوں نے اپنے فرائض کا احساس کر کے اسکے متعلق اپنی تنظیمی کاروائیاں شروع کر دی ہیں۔ ان بہت سی محلہ کمیٹیوں ...

مغرب کی وہ خوشجمال ایکٹریسیں جو صرف اسلئے پیدا ہوئی ہیں کہ امنگوں بھرے دلوں کی تمنا بن بنیں۔ اب انہوں نے گرمیٔ حسن سے تڑپایا ہے۔ اب شبستان عیش سے نکل کر میدان جنگ کی رونق بننے کے لئے بیچین ہیں چنانچہ حال ہی میں، پیرامانٹ فلم کمپنی (امریکہ) کی کافرادا ایکٹریس "میڈلین کیرول" کمپنی سے اپنے معاہدہ کو نامکمل چھوڑ کر ہٹلر کی فکر یا امریکہ سے روانہ ہوگئی ہے۔

میڈلین کیرول کا دعویٰ ہے کہ وہ ہٹلر کو چین سے نہیں بیٹھنے دیگی۔ اور ہٹلر سے اپنی بہن کی موت کا شدید انتقام لیگی۔ اس پر جمال ایکٹرس کی بہن لندن میں جرمنوں کی بمباری سے ہلاک ہوگئی ہے اور اسکی اچانک موت نے "میڈلین کیرول" کے اس حسین سینہ میں جو کبھی لطیف جذبات کا مخزن تھا، انتقام کی بے پناہ آگ بھڑکا دی ہے۔

میڈلین کیرول تو اسلئے ہٹلر کی دشمن ہوگئی ہے کہ اسکی بہن بمباری میں مرگئی ہے۔ لیکن امریکہ کی دوسری ایکٹریس بھی ہٹلر کی کچھ کم دشمن نہیں ہیں۔ کیونکہ ہٹلر نے دنیا کے امن کو برباد کرکے ان ایکٹریسوں کی فلموں کی مقبولیت بڑی حد تک کم کردی ہے۔ چنانچہ امریکہ کی ایکٹریسیں ہٹلر سے اسقدر خفا ہیں کہ اگر ہٹلر مل جائے تو یہ اپنے نوکدار ناخنوں سے اسکا منہ نوچ لیں۔

امریکہ کی ایکٹریسوں کی طرح کوئی تعجب نہیں ہے کہ ہندوستان کی ایکٹریسیں بھی جاپان کے جنرل ٹوجو برداشت نہیں رسی ہیں کیونکہ جنرل ٹوجو نے ہندوستان میں گھبراہٹ پھیلا کر ہندوستانی فلموں کیلئے دائرہ بیحد محدود کردیا ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ ہندوستان کی ایکٹریسیں بھی چندروز کے بعد اپنے آپ کو جنگ کے لئے پیش کردیں۔

سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کرنیوالے

دہلی ۲۱ مارچ۔ سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کرنے والوں کی تفصیل جیسی کہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے اس طریقہ پر ہے کہ تین انجمنوں اور ... افراد کو دعوت نامے دیئے گئے ہیں۔ تینوں انجمن کانگریس مسلم لیگ اور ہندو سبھا ہیں۔ اور سات افراد ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو۔ مسٹر جیکر۔ مسٹر امبیدکر۔ مسٹر ایم سی راجہ۔ مسٹر فضل الحق۔ خان بہادر اللہ بخش اور مسٹر این ایم جوشی ہیں۔ کانگریس کو چھ مسلم لیگ کو چھ۔ اور ہندو سبھا کو تین نمائندے ملاقات کیلئے بھیجنے کی اجازت ہے۔

ترکی کے شہر پر بمباری

انقرہ۔ ۱۹ مارچ۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ برطانوی سفیر ایم کے ہیجسن نے ترکی کے ساحل پر واقع شہر ... پر ڈیڑھ گھنٹہ تک بمباری کے متعلق حکومت ترکی کے بدیشی وزیر سے ملاقات کی۔

بیان میں لکھا ہے کہ برطانوی سفیر نے یہ کہا کہ اگر برطانوی ہوابازوں نے غلطی سے بم گرادیئے ہوں گے تو حکومت برطانیہ معاوضہ دینے کیلئے تیار ہے۔ تحقیقات سے نتیجہ معلوم ہونے سے پہلے ہی آپنے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ آپنے کہا کہ اگر تحقیقات کرنے پر یہ ثابت ہوگیا۔ کہ بم انگریزی ہوائی جہازوں نے گرائے ہیں تو حکومت برطانیہ جان ومال کے نقصان کا معاوضہ دے گی۔

چھ ماہ تک کے کھانے کا انتظام

کلکتہ ۱۸ مارچ۔ کلکتہ کارپوریشن کی اسپیشل اے آر پی سب کمیٹی کے ایک ضروری اجلاس میں جو ہنگامی معاملات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ کلکتہ میں کم ازکم چھ ماہ کے گذارے کے لائق کھانے کے سامان کا ذخیرہ جمع کیا جائے پتہ چلا ہے کہ اس سلسلہ میں کارپوریشن یہ سامان اکٹھا کرنے کے لئے گورنمنٹ سے چالیس لاکھ روپیہ کا مطالبہ کرے گا۔

انکم ٹیکس ۱۵۰۰ روپیہ سے اوپر لگیگا

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اگر آئین فنانس بل سنہ ۱۹۴۲ء اسمبلی کی ترمیم کے مطابق قانون بن گیا۔ تو وہ اشخاص جن میں کمپنیاں اور مقامی حکام شامل نہیں ہیں۔ جن کی آمدنی ۱۵۰۰ روپیہ سے زیادہ ہے لیکن دوہزار روپیہ سے زیادہ نہیں ہے۔ چھ پائی فی روپیہ انکم ٹیکس لگیگا یہ انکم ٹیکس ۵۰، روپیہ سے ... تم پر لگیگا۔ جو لوگ انکم ٹیکس ادا کرنے والے ہیں وہ یہ کرسکتے ہیں کہ ۵۰، روپیہ کے اوپر اپنی آمدنی پر ۷۵ روپیہ پر ایک روپیہ ڈاکخانہ میں جمع کرادیں۔ انکم ٹیکس کے قانون کے مطابق جو آدمی جس جگہ ملازم ہوگا۔ اسکے مالکوں کو پہلی اپریل سنہ ۱۹۴۲ء یا اسکے بعد اسکی تنخواہ سے انکم ٹیکس وضع کرلینا ہوگا۔ لیکن اگر ملازم انکم ٹیکس ادا کرنے کے بجائے ڈاکخانہ میں اپنی رقم جمع کرانا چاہے تو مالک کو چاہئیے کہ اس رقم کی اس نام سے ڈاکخانہ میں جمع کرادے۔

شباب

از محترمہ آنسہ ادریسی بیگم صاحبہ شاہجہانپوری

ایک "رومانی صبح" جبکہ زندگی ایک شاعرانہ گیت معلوم ہورہی تھی۔ میری سہیلی نے مسکراتے ہوئے ساز چھیڑ دیا۔ ہم دونوں پر وجدانی حالت طاری تھی اور ہمارے دلوں کی وہ زنجیر حرکت میں آرہی تھی جس کا تعلق روح سے ہے۔ میری خود فراموشی کو پرتویں تار ٹوٹ گئی اور اپنے موثر نغمے کو ختم کرتے ہوئے بولی:

پیاری! سہیلی، ذرا شباب کی کرشمہ سازیاں دیکھو۔ اور تو اور فطرت بھی پرستار شباب ہے۔ قدرت نے یہ بیش بہا عطیہ ہر ایک کو فیاضی سے دیا ہے۔ مگر آہ! یہ شباب آگیں دن کس قدر زہر آفریں ہے ــــ؟

کون نہیں جانتا جب موسم بہار آتا ہے اور دوشیزہ بہار کا معطر شباب کلیوں کی تہ میں مسکراتا ہے تو بلبلیں رقص کرتی ہیں۔ جب چودھویں رات کا سنہری چاند آسمان کے نیلگوں پردوں پر ہنستا ہے تو چکور خدا جانے کیوں بیطرح روتا ہے۔ اور ہاں! برسات میں آبی شہزادی کا شباب جب سمندر سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے تو مارے خوشی کے کنول کھل جاتا ہے۔ ہر طرف مسرت برستی ہے۔ نغمے گاتی ہے۔ قمریاں ہنستی ہیں۔ شباب پرور ایام میں دنیا ایک دلچسپ ساز معلوم ہوتی ہے جس پر ہوشربا نغمے زندگی کے پرکیف نغمے چھیڑے گئے ہوں اور زندگی ایک محبت آفریں خواب نظر آتی ہے۔ ہر طرف شعروشاعری اور رقص وموسیقی کی کلیاں نچھاور ہوتی ہیں۔ آؤ! ہم تم بھی خوش ہولیں اور مسکرائیں۔

پارلیمنٹ میں سوال

لندن ۱۹ مارچ۔ آج پارلیمنٹ میں ہندوستان کے سیاسی قیدیوں کے متعلق نو سوال کئے گئے۔ وزیر ہند مسٹر ایمرے نے کہا کہ مجھے شبہ ہے کہ آیا ہندوستان میں موجودہ حالات ان آدمیوں کی رہائی سے بہتر ہوجائے گی۔ جنہوں نے کوشش جنگ کی مخالفت کی ہے۔ یا سوسائٹی کی موجودہ بنیاد کو الٹنے کی کوشش کی ہے۔ آپنے مزید کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنے سیاسی قیدی زیر تجویز ہیں۔ اور کتنے طالبعلم ہیں۔

کمیونسٹ ممبر مسٹر گلاچر کے سوال کے جواب میں مسٹر ایمرے نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے لڑنے والا کوئی آدمی اس وقت جیل میں نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ مسٹر جوشی سکریٹری انڈین ٹریڈ یونین کانگریس نے قیدیوں کی رہائی کے لئے جو اپیل کی ہے اس کی طرف دھیان دیا جائے گا مسٹر ایمرے نے کہا کہ حال ہی میں مسٹر جوشی کی کوئی اپیل مجھے نہیں ملی۔ آپنے اس بارے میں مزید تحقیقات کا وعدہ کیا۔

مسٹر بارنے مسٹر ایمرے سے دریافت کیا کہ آپنے یہ اندازہ کسطرح لگایا کہ مومنوں کی تعداد جو کہ مسلم لیگ کیساتھ نہیں ہے ۴۰ اور ۵۰ لاکھ کے درمیان ہے مسٹر ایمرے نے جواب دیا کہ سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں ان کی تعداد ۳۰ لاکھ سے کچھ زیادہ تھی۔ میں یہ یقین نہیں کرسکتا کہ اس کے بعد ان کی تعداد ۴ کروڑ تک پہونچ گئی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ آل انڈیا مومن کانفرنس کے بارے میں جو تار آیا ہے جسمیں ان کی تعداد ۴۰ اور ۵۰ لاکھ کے درمیان رکھی تھی وہ تقریباً صحیح تھا۔ لیکن اس بارے میں مزید تحقیقات کروں گا کیونکہ مجھے کچھ تار ملے ہیں جن میں ان اعداد وشمار کو غلط بتایا گیا ہے۔ مسٹر ایمرے نے یہ بھی کہا کہ مجھے مومن کانفرنس کے صدر کا ایک تار ملا ہے۔ جسمیں لکھا ہے کہ مومن ایک الگ جماعت ہے۔ اور سیاسی طور پر وہ مسلم لیگ کیساتھ ہے۔

تمہارا شوہر دوسری عورتوں سے بھی محبت کرسکتا ہے

ایک مغربی نوابزادی کے قلم سے

مغربی نوابزادی کاونٹس آف الیسکوتھ نے عورتوں کو بلیاں بتاتے ہوئے عورتوں کے بارے میں غیر مسلسل عبارت میں عجیب وغریب خیالات کا اظہار کیا ہے ہم اس خاتون کے خیالات کو بغیر کسی اصلاح اور ترمیم کے جوں کا توں شائع کیے دیتے ہیں۔

عورتوں کی فطرت عام طور پر بلیوں کی سی ہے۔ جسطرح بلیوں کو کچھ سکھایا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح عورتوں کو بھی کوئی تربیت نہیں دیجاسکتی وہ طبعاً بڑی چالاک ہوتی ہیں ان کو اپنی حماقت کا غلط احساس ہوتا ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ چند ایک مصنف عورتیں کمال تخیل کا اظہار کرچکی ہیں جیسا کہ ان کے ناولوں سے معلوم ہوتا ہے۔ مگر دیگر پہلوؤں سے انہوں نے کوئی خاص ترقی نہیں کی۔ ورنہ بہت سی شاعر، مصور اور ڈرامہ نویس عورتیں ہوئیں۔ ان کمالات کیلئے کسی قسم کی جسمانی طاقت کی ضرورت نہیں۔ لیکن جن عورتوں نے اس لائن میں نام پیدا کیا ہے۔ ان کو خراج تحسین ادا کیے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ جن عورتوں نے کسی نہ کسی لائن میں نام پیدا کیا ہے اسکی وجہ غالباً یہ ہے کہ اسے اب مکمل مساوات حاصل ہے۔ تجارت، سیاست، کھیلوں اور دیگر تمام لائنوں میں وہ مردوں کا مقابلہ کرسکتی ہیں۔ اگر آج عورتیں بھی مردوں کی طرح قمیض اور پتلون پہنتی ہیں۔ اپنے بال کٹواتی ہیں۔ یا لمبے بال رکھتی ہیں تو ان پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا۔ فی زمانہ عورتیں بھی مردوں کی طرح سٹیج پر کھڑی ہوکر لیکچر دے سکتی ہیں۔ پارکوں میں کھلے بندوں پھر سکتی ہیں۔ عدالتوں میں وکیل بن کر وکالت کرسکتی ہیں۔ اور ہاؤس آف کامنز کی ممبر بن سکتی ہیں۔ وہ ڈاکٹر، شوفر (موٹر ڈرائیور) سرجن، پروفیسر وغیرہ بھی بن سکتی ہیں۔ اور مقابلہ کے امتحانات بھی شریک ہوسکتی ہیں۔ اور میرے خیال میں ایسی کوئی رکاوٹ نہیں جو انہیں وائسرائے۔ بشپ، جج، اور وزیر اعظم بننے سے روک سکے۔ لیکن وہ ابھی اس طرح جرأت اور حوصلہ نہیں رکھتیں جسطرح کہ مرد۔ مگر ان تمام سہولتوں کے باوجود کیا عورتوں نے اپنی زندگی خوشگوار بنائی ہے۔ اسکے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

یورپ میں عورتوں کی زندگی ان ترقیوں کے باوجود اسقدر ناخوشگوار کیوں ہے؟ اسکی وجہ معلوم کرنے کے لئے زیادہ جستجو کی ضرورت نہیں۔ رشک وحسد ہی انسان کو کبیدہ خاطر بناتا ہے۔ اور اسی حسد کی بدولت ہی انسان کی زندگی غم واندوہ کا گھر بن جاتی ہے۔ حسد کی وجہ سے جلنا۔ کڑھنا نہ صرف ایک قسم کا جرم ہے بلکہ اس جرم کی سزا بھی ہے یہ انسان کے دل کی ہر قسم کی خوشی کو تباہ کردیتا ہے یہانتک کہ بعض اوقات زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔ نیز اسی حسد کی وجہ سے ہی اکثر شادی شدہ جوڑوں کی خوشی برباد ہوگئی ہے۔

اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے کافی محبت ہوتی ہے تو وہ دراصل خود غرض کہی جانے کے قابل ہے۔ کیونکہ وہ توقع رکھتی ہے کہ اسکے خاوند کی محبت میں کسی دیگر عورت کا چاہے وہ اسکی ماں یا بہن ہی کیوں نہ ہو؟ کوئی حصہ نہ رہے۔ یا نہیں ہونا چاہئیے۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس عورت کو اس بات پر خوش ہونا چاہئیے کہ دیگر عورتیں بھی اسکے خاوند سے محبت کرتی ہیں۔ یہ دانشمندی نہیں کہ جس شخص سے تم محبت کرتی ہو اسکی نقل وحرکت پر کڑی نگرانی رکھو۔ اور اسکی تمام باتوں کے متعلق درپردہ تحقیقات کرتی پھرو۔ اگر ایک لمحہ کیلئے ان بھی لیا جائے کہ اسکو کسی دوسری عورت سے محبت ہوگئی ہے تو اس کے لئے تمھیں آتش حسد میں جلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسکی بیوی اور اس کے بچوں کی ماں کی حیثیت میں تمہارا حق فائق ہے اور فائق رہیگا۔ تم اُسے خوش رکھنے کی کوشش کرو یقین کامل ہے کہ جب دوسری عورت کی محبت سے اکتا جائے گا تو پھر تمہاری طرف رجوع کریگا لیکن اگر تم نے اپنے جذبۂ رشک وحسد پر قابو نہ پایا تو تم اُسے اس امر کی انگیخت کرنے کا باعث ہوگی کہ وہ تمھیں دھوکہ دے اور تمہاری محبت کو بالکل دل سے نکال دے اس محبت کو ...

موت سے بچ کر کہاں جاؤگے؟

ایک سوداگر کی ایک ملاح سے بہت دوستی تھی۔ ایک دن سفر کرتے ہوئے سوداگر نے ملاح سے پوچھا "کیوں بھائی! تمہارے باپ کی موت کہاں ہوئی تھی؟" ملاح نے جواب دیا "سمندر میں"! سوداگر نے پوچھا "اور تمہارے دادا کی قبر کہاں ہے"؟ ملاح نے کہا "وہ بھی سمندر ہی میں مرے تھے۔ اور باپ دادا ہی نہیں میرا تمام خاندان سمندر ہی میں مرا ہے" اس پر سوداگر گھبرا کر بولا، بھائی خبردار! سمندر سے بچ کر رہو، نہیں تو ایک نہ ایک دن تمہاری بھی موت یہیں ہوگی۔

ملاح یہ سن کر مسکرایا، اور سوداگر سے پوچھا:- "تمہارے والد کہاں مرے تھے؟" سوداگر نے جواب دیا! "زمین پر" پھر ملاح نے پوچھا "اور تمہارے دادا" سوداگر بولا "وہ بھی زمین ہی پر مرے تھے"۔ ملاح نے پوچھا "اور تمہارے باقی کنبے والے کہاں مرے تھے؟" سوداگر نے کہا "وہ سب زمین پر ہی مرے تھے"۔ اس پر ملاح بولا "بھائی خبردار! زمین پر نہ جانا۔ وہاں تمہارے باپ دادا اور سب کنبہ کو موت آئی تھی۔ اگر زمین پر گئے تو ایک نہ ایک دن تمھیں بھی وہیں موت آجائے گی"۔

جس پر تمہاری گرہستی زندگی کی خوشی کی بنیاد ہے اور جس کے بغیر تمہاری بیاہتا زندگی بالکل ناکام رہے گی۔

اگرچہ میں خود بھی طبعاً حاسد واقع ہوئی ہوں مگر مجھے اس بات پر کبھی غصہ نہیں آیا کہ دوسری عورتیں میرے خاوند کو کیوں چاہتی ہیں۔ وہ اگرچہ مجھے پسند نہیں کرتی تھیں لیکن اپنے خاوند کی خاطر میں یہ سب کچھ برداشت کرتی اور دم نہ مارتی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ میرا خاوند اوّل اور آخر میرا ہے۔ اور میرا ہی رہیگا۔ یہ اچھا ہے کہ اسے دیگر عورتیں بھی چاہتی ہیں۔

جاپان کیطرف سے چین کو صلح کی پیشکش

لندن ۲۰ مارچ۔ اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ لندن کے ڈپلومیٹک حلقوں میں یہ خبر پہونچی ہے کہ جاپان چین سے صلح کی واضح پیشکش کرنیوالا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان چین میں مارشل چیانگ کائی شیک کی حکومت اس شرط پر تسلیم کرنے کو تیار ہے کہ چین ایشیا میں جاپان کے نئے نظام میں شامل ہونا منظور کرلے۔ جاپان کی طرف سے جو پیشکش کیجائے گی۔ اسمیں یہ بھی شامل ہوگا کہ جاپان چین کے ہتھیائے ہوئے علاقوں کو واپس کردے گا۔ صرف چند بندرگاہ اپنے قبضہ میں رکھے گا۔ تمام قیدیوں کو رہا کردیا جائے گا۔ کوئی فریق جنگ کا معاوضہ ادا نہیں کرے گا۔

چین اور برما کا ایک فیڈریشن قائم کیا جائے گا چینی بندرگاہوں کے عوض چین کو رنگون کے بندرگاہ استعمال کرنے کی آزادی حاصل ہوگی۔ اس کے بدلے میں چین اتحادی ملکوں سے علیحدہ ہوجائے گا۔ اور جاپان کیساتھ مل جائیگا اگر روس اور جاپان کی لڑائی چھڑ گئی تو چین غیرجانبدار رہیگا۔ نانکنگ گورنمنٹ کی تسلی کیلئے چین میں ایک فیڈریشن قائم کیا جائیگا۔

فائنینس بل پاس

نئی دہلی۔ ۲۰ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں ۱۴ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۴ ووٹوں سے فائننس بل پاس ہوگیا۔ مسلم لیگ پارٹی نے بل کے خلاف ووٹ دیا اور نیشنلسٹ پارٹی ناطرفدار رہی۔ بل میں صرف دو ترمیمیں، ایک تو انکم ٹیکس کے متعلق اور دوسری مشنریوں کے بارہ میں مسٹر جوشی کی ترمیم منظور ہوئی ہیں۔ قاضی محمد احمد کاظمی نے پوسٹ کارڈ کی قیمت ۲ پیسے کردینے کی جو ترمیم پیش کی تھی اُسے نمائندے سے فائننس ممبر نے انکار کردیا۔ اور کہا کہ حکومت ایک کروڑ کا گھاٹا برداشت کرنے کو تیار نہیں

"اپنا گھر"

ہندوستان کے لائق ڈائرکٹروں میں دیوکی بوس کو جو بلند مرتبہ حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہندوستانیوں نے سب سے پہلے دیوکی بوس کو جو بلند مرتبہ حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ہندوستانیوں نے سب سے پہلے دیوکی بوس کی عظمت کو اُس وقت سمجھا جب دیوکی بوس کی تصویر پورن بھگت سامنے آئی۔ پورن بھگت کے بعد ودیاپتی نے دیوکی بوس کے نام کو غیرفانی بنادیا اور سپیرا تیار کرکے تو دیوکی بوس نے آرٹ کا ایک ایسا نمونہ پیش کرکے دکھادیا۔ جسے ہندوستان کی فلمی صنعت مدتوں فراموش نہیں کرسکے گی۔

دیوکی بوس ان گزشتہ کامیاب تصاویر کے بعد آج کل دیوکی بوس کی تازہ ترین تصویر "اپنا گھر" خوب کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ اس تصویر میں دو ایسے میاں بیویوں کی زندگی کو پیش کیا گیا ہے جو غلط فہمیوں کی بنا پر تباہی کا راستہ اختیار کرلیتے ہیں۔ دیوکی بوس جنکو افسانہ کے ٹکڑوں کو ابھارنے میں کمال حاصل ہے اس تصویر کی کہانی کو اس طرح ابھارتا ہوا لے گیا ہے کہ تصویر پر حقیقت کا دھوکہ ہونے لگتا ہے۔

ڈائرکشن سے قطع نظر کرتے ہوئے کاسٹ کے لحاظ سے بھی یہ تصویر بیحد بلند ہے۔ اس تصویر کی کاسٹ پر کس فراخ حوصلگی کے ساتھ روپیہ صرف کیا گیا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگا لیجئے کہ اس تصویر کی ہیروئن شانتا آپٹے کو صرف ایک فلم میں کام کرنے کیلئے تقریباً ایک لاکھ روپیہ سات مہینے کے اندر دیا گیا ہے۔ یہ غالباً اتنی بڑی رقم ہے کہ شاید ہی کسی ایک تصویر کیلئے ہندوستان میں دیکھی ہو۔

شانتا آپٹے کے علاوہ ہندوستان کا مشہور کیریکٹر ایکٹر چندر موہن اس تصویر کی جان ہے۔ چندر موہن کو آپنے راج گرو کی حیثیت سے امرت منتھن میں دیکھا تھا۔ اس کے بعد چندر موہن جہانگیر بن کر آیا اور اب اس تصویر میں چندر موہن نرنید کا پارٹ ادا کر رہا ہے۔ شانتا آپٹے اور چندر موہن کے علاوہ ایا سرجی۔ دلیش پانڈے۔ جگدیش سیٹھی۔ شیام پری جیسے ممتاز اداکار اس تصویر میں کام کرتے ہیں۔

تصویر ہر لحاظ سے کامیاب ہے اُمید ہے کہ یہ شمالی ہند میں بھی بمبئی کی طرح ایک نیا ریکارڈ قائم کرے گی۔ اور شمالی ہند کے ہر حصہ میں بیحد مقبول ہوگی۔

ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ سے کم رقم پر انکم ٹیکس نہ لیا جائیگا

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ مرکزی اسمبلی نے آج ڈاکٹر پی این بنرجی کی پیش کی ہوئی یہ ترمیم منظور کرلی کہ کم سے کم ٹیکس لگنے کے قابل آمدنی ایک ہزار روپیہ کے بجائے ڈیڑھ ہزار روپیہ کردی جائے ممبر مالیات سر جرمی رئیسمین نے اس سے پہلے یہ اعلان کیا کہ حکومت عملاً یہ اسکیم ماننے کو تیار ہے۔ لیکن ڈیفنس بانڈ خریدنے کی متبادل اسکیم پر اسکا کوئی اثر نہ پڑے گا۔ ایک ترمیم اس مضمون کی منظور کی گئی کہ انکم ٹیکس کے متبادل طور پر جو رقم داخل کی جائے اور جس کا تعلق سیونگ اسکیم سے ہو وہ دیوانی یا فوجداری عدالت سے قرقی کے قابل نہ ہو اور بار کفالت سے آزاد ہو۔ دیوالہ کے قانون کی بنیاد پر بھی کوئی دعویٰ نہ کیا جاسکے گا۔

سر سپرو کو مسٹر چرچل کا جواب

الہ آباد ۱۹ مارچ۔ سر تیج بہادر سپرو کو وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری کا مندرجہ ذیل خط موصول ہوا۔

"وزیر اعظم نے ہز اکسلنسی کو ہدایت کی ہے کہ آپ نے ۲ جنوری کو انھیں جو تار بھیجا ہے اُس کے متعلق وہ آپ کے پاس اُن کا پیغام پہونچادیں۔ وزیر اعظم فرماتے ہیں کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں جو پیغام دیا تھا اُسے آپ یقیناً پسند کریں گے اور سر اسٹیفورڈ کرپس کا مشن آپ کے تار کا حقیقی جواب ہے اسلئے وزیر اعظم اُمید کرتے ہیں کہ آپ اس وقت مفصل جواب بھیجنے سے انھیں معاف فرمائیں گے۔

مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ

دہلی ۱۹ مارچ۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ مسٹر جناح کی صدارت میں ۲۷ مارچ کو دہلی میں ہوگی۔

اقوال زریں

انسان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے بیجا تکلیف نہ پہونچے

پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ کو پچھاڑ دے۔

بہت سے کام صبر سے پورے ہوتے ہیں اور اس میں جلدی کرنیوالا منھ کے بل گر پڑتا ہے۔

اچھے انجام والا فقیر اس بادشاہ سے بہتر ہے جس کا کہ انجام خراب ہو۔

خطا سے درگزر کرنے کی عادت بندے کو معزز بنا دیتی ہے اور انکساری سے رفعت حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص نرم عادت سے محروم رہا۔ وہ دنیا کی تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔

زندگی چند روزہ ہے اس میں نیک کام کرنا لازمی ہے۔

علم دنیا کی سب سے بہتر دولت ہے۔

گھبراہٹ تکلیف کو بڑھاتی ہے۔ ہر مشکل میں ثابت قدم رہو۔

سختی کا جواب نرمی سے دو۔ مزاج کو اعتدال پر رکھو

خانبہادر الٰہ بخش کو دعوت نامہ

دہلی ۱۹؍مارچ۔ وائسرائے ہند نے خانبہادر الٰہ بخش وزیر اعظم سندھ کو دعوت نامہ بھیجا ہے جو ۲۶؍مارچ کے بعد سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملنے کے متعلق ہے۔

موج تبسم

خریدار:۔ (فوٹوگرافر سے) میں اس فوٹو کی تم کو ایک پائی بھی نہیں دے سکتا۔ ذرا دیکھو تو یہ کسی انسان کی تصویر ہے یا جانور کی؟

فوٹوگرافر:۔ گر بندہ نواز! میرا اس میں کیا قصور ہے جیسی آپ کی صورت تھی ویسی ہی فوٹو میں آ گئی۔

ایک دوست۔ بعض اوقات تو تم جواں مردوں کی سی بات چیت کرتے ہو۔ اور بعض اوقات تمہاری گفتگو سے زنانہ پن ٹپکنے لگتا ہے۔ آخر یہ کیا بات ہے؟

دوسرا دوست۔ بات دراصل یہ ہے کہ میرے جسم میں آدھا خون مرد کا ہے اور آدھا خون عورت کا۔

بیوی۔ (شوہر سے) جس زمانہ میں میری تم سے شادی ہوئی تم بالکل بیوقوف معلوم ہوتے تھے۔

شوہر۔ تمہارا خیال بالکل ٹھیک ہے۔ اگر اس زمانہ میں میں بیوقوف نہ ہوتا تو تم جیسی عورت سے شادی نہ کرتا۔

مجسٹریٹ:۔ (گواہ سے) تمہاری بغل میں کون رہتا ہے؟

گواہ۔ حضور کوئی نہیں! صرف میری بیوی رہتی ہے

استاد۔ لڑکو! فرض کرو کہ کوئی لڑکا کسی گدھے کو مارتا ہو اور میں اس گدھے کو اس شریر لڑکے سے بچا لوں تو میرے اس سلوک کو کیا کہا جائے گا؟

طالب علم۔ برادرانہ ہمدردانہ سلوک۔

پنجاب اسمبلی کے ممبروں کا الاونس

لاہور ۱۸؍مارچ۔ حکومت پنجاب کے غیر معمولی گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبروں کے الاونس کے قانون پر گورنر کی منظوری حاصل ہو گئی ہے۔ اس قانون کی رو سے پنجاب اسمبلی کے ہر ممبر کو دو سو روپیہ ماہوار الاونس ملیگا بشرطیکہ وہ سال میں ۹۰ فیصدی جلسوں میں شریک ہوں۔

دلچسپ معلومات

ساری دنیا بحر الکاہل کے ایک کونہ میں

بحر الکاہل جہاں آجکل جاپان کی جنگ ہو رہی ہے دنیا کا سب سے بڑا سمندر ہے۔ اس سمندر کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دنیا کی ساری زمین کو کسی طرح یکجا کر لیا جائے تو وہ بحر الکاہل کے ایک قلیل سے حصہ میں آ سکتی ہے۔ اس کا رقبہ سات کروڑ مربع میل ہے۔ اور اس سمندر میں لاکھوں جزیرے ہیں۔

آپس میں بیویاں تبدیل کر لیتے ہیں

ایک امریکن سیاح جو مدتوں افریقہ کے وحشی قبائل کی زندگیوں کا مطالعہ کرتا رہا ہے۔ امریکہ کے ایک مشہور رسالہ میں لکھتا ہے کہ میں نے افریقہ میں 'ساداو' نام کی ایک ایسی عجیب رسم و رواج والی قوم کو دیکھا ہے جو دنیا سے نرالی ہے یہ پوری قوم تقریباً ۳ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ جن کا گزارہ یا تو کھیتی کیاری پر ہوتا ہے یا جنگلی جانوروں کے شکار پر۔ اس قوم کی سب سے بڑی پابندی یہ ہے کہ کوئی شخص چار سال سے زیادہ اپنی بیوی کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ چار سال گزرنے کے بعد ہر شخص کو اپنی بدل ڈالنی پڑتی ہے۔ بیوی کا تبادلہ یہ لوگ آپس میں کرتے رہتے ہیں۔ ایک شخص کی بیوی جب دوسرے شخص کی بیوی شمار ہونے لگتی ہے تو اس کا پہلا شوہر بیوی کو "بانا" یعنی بہن کہہ کر پکارتا ہے۔

بچے مردوں کی ملکیت سمجھے جاتے ہیں۔ اسلئے تبادلہ کے وقت بچے باپ ہی کے پاس رہجاتے ہیں۔ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے تو وہ چار سال کی مدت پوری کئے بغیر کسی دوسرے شخص سے شادی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اس قوم کے دوسرے رسم و رواج بھی مہذب قوموں سے بالکل مختلف اور حیرت انگیز ہیں۔

بائیس مردوں کو شوہر بنانیوالی حسینہ

فیلی ڈلفیا کی ایک چالیس سالہ حسین عورت نے شادیاں کرنے کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ اس حسینہ کو یہ مرض ہے کہ یہ برابر شوہر تبدیل کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ اسوقت تک وہ بیس شوہروں سے طلاق لے چکی ہے۔ اور آجکل اپنے بائیسویں شوہر کیسا تھ ازدواجی زندگی گزار رہی ہے۔

اس حسینہ کی عمر جس وقت ۱۸ سال کی تھی۔ اس وقت اس نے پہلی شادی کی تھی۔ اسکا پہلا شوہر دو سال کے بعد مر گیا اسکے بعد سے یہ برابر نئی نئی شادیاں کر رہی ہے۔ اور اپنے شوہروں سے برابر طلاق حاصل کرتی چلی جا رہی ہے۔ جب ایک اخباری نمایندہ نے اس سے پوچھا کہ اس نے یہ طریقہ کا ہے کو کیوں اختیار کیا تو اس حسینہ نے جواب دیا کہ میں کسی ایسے مرد کی تلاش میں ہوں جو میری مرضی کے مطابق نکل آئے۔ جس روز ایسا مرد مجھے مل جائیگا میں شادی اور طلاق کا سلسلہ بند کر دونگی۔

ایکدن میں لاکھوں شکار کرنیوالا انسان

دنیا میں بڑے بڑے عجیب شکاری پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ٹوکیو (جاپان) کے ایک دلچسپ شکاری کے متعلق اخبارات کا بیان ہے کہ اس شکاری نے ایک دن میں ۳۰۰۰۸ لاکھوں کا شکار کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شخص نے مکھیاں مارنے میں ساری دنیا کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

ایک انگریز عورت کی سنسنی خیز گرفتاری

بمبئی ۱۶؍مارچ۔ ٹیمنگٹن روڈ کی پولیس نے میرگاؤں کورٹ بمبئی کے پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو فاکلینڈ روڈ کی رہنے والی ایک انگریز خاتون مسمی مولی کو اس الزام میں پیش کیا کہ وہ کسی افسر سے فوجی اطلاعات معلوم کرنا چاہتی تھی پولیس نے یہ بیان دیا ہے کہ مولی کی ایک ہوٹل میں فوجی افسر سے گفتگو ہوئی جب کہ انھوں نے افسر سے فوجی اطلاع حاصل کرنے کیلئے سوالات کیے۔

مجسٹریٹ نے ملزمہ کی ضمانتی درخواست کو نامنظور کر دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ ۲۵؍مارچ تک پولیس کے زیر حراست

افسانہ

محبّت کی آگ

ازجناب منشی کرشن سروپ منشی فاضل

قدیم زمانہ کا یہ افسانہ جو منشی کرشن سروپ صاحب کا ایک دلکش ادبی ٹکڑا ہے، محبّت اور ناکامی کے جذبات سے اول سے آخر تک لبریز ہے۔ ہم کو امید ہے کہ یہ دردناک افسانہ ناظرین کے حلقہ میں پسند کیا جائے گا۔

شمالی ہند کے ایک بڑے مندر کی فضا میں گھنٹوں اور ناقوس کی صداوں نے انتشار پیدا کر دیا تھا۔ آرتی کا وقت تھا۔ بھگوان کی آرتی شروع ہونیوالی تھی۔ آرتی دیوداسیاں کرتی تھیں اُنھوں نے اپنی زندگی اپنے دیوتاؤں کے قدموں میں گزارنے کی قسم کھالی تھی۔ آرتی شروع ہوئی۔ تمام دیوداسیاں زرق برق لباس پہنے نرت بھون (رقص گاہ) میں آئیں اور اپنے دیوتا کو خوش کرنے کے لئے رقص کا آغاز کیا۔ اُن کے گھنگروں کا مترنم جھنکار سے مندر کی فضا گونج اٹھی۔

مندر کے ایک گوشہ میں پجاری کا لڑکا اجے کھڑا تھا نوجوان اجے کی نظریں جھوٹی دیوداسی پر پڑیں۔ دیوداسی کا حسین چہرہ اُس کی آنکھوں کے سامنے جم گیا۔ تمام بدن میں بجلی سی دوڑ گئی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ابھی تو اس معصوم دیوداسی نے اپنی عمر کی سولہ سترہ بہاریں بھی مشکل سے طے کی ہوں گی۔ یہ کس طرح اپنی زندگی کے دن گزارے گی۔ صرف دیوتاؤں کے دیدار پر...... ؟ جس کی ایک امید موہوم سے زیادہ وقعت نہیں......!

اجے آرتی ختم ہونے پر گھر لوٹا۔ مگر اُس کے دل میں رہ رہ کر ایک میٹھا سا درد اُٹھتا تھا۔ گو دیوداسی اجے کے سامنے نہ تھی۔ تاہم وہ دیوداسی کا پرنور چہرہ دیکھ رہا تھا۔ اور دل ہی دل میں کہہ رہا تھا کاش اس دیوداسی کے حسن سے میرا خانہ دل بھی پرنور ہو جائے۔

مدہو کے باپ دادا مندر کے پجاری تھے۔ اسلئے مدہو کو ورثہ میں مندر کی گدی ملی۔ مدہو درمیانہ قد کے ادھیڑ عمر کے آدمی تھے۔ چہرہ چوڑا تھا۔ پیشانی پر رامانندی تلک لگاتے تھے گلے میں رودراکش کی مالا پہنتے تھے۔ اجے اُن کا اکلوتا لڑکا تھا اور بچپن ہی میں شفقت مادری سے محروم ہو گیا تھا۔ مدہو نے بڑی مصیبتیں برداشت کر کے اُسے پالا تھا۔

اجے ہر وقت جھوٹی دیوداسی کے تصور میں غلطاں و پیچاں رہنے لگا۔ اب وہ آرتی کے وقت سے بھی کچھ پہلے ہی نرت بھون میں آ جاتا۔ اور جھوٹی دیوداسی کے دیدار کے لئے ہمہ تن چشم بن جاتا۔ اس کی بھی آرزو تھی کہ وہ اُسے ہر وقت دیکھا ہی کرے۔ اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اُس کو اپنے صفحۂ دل میں اُتار لے۔

دیوداسی پوِتا نے بھی محسوس کیا کہ اجے اُس سے اُنس پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کبھی کبھی اجے کو بچی نظریں بچا کر دیکھ لیتی تھی۔ چند دنوں بعد اُسے اجے کی محبت کا یقین ہو گیا مگر وہ کچھ نہ کہہ سکتی تھی۔ مجبور تھی۔

اماوس کی رات تھی۔ ہو کا عالم تھا۔ تمام کائنات تیرہ و تار تھی۔ مندر کے چراغ اپنا آخری سانس پورا کر رہا تھا اُسکی محدود روشنی رات کی سیاہ چادر پر ایک سفید چمکیلے نقطہ سے زیادہ حیثیت نہ رکھتی تھی۔ اجے اس شب دیجور میں دیوداسی کے کمرہ کے سامنے کھڑا تھا۔ اُس نے آہستہ سے کنڈی کھٹکھٹائی۔ دیوداسی نے دھیمی آواز سے پوچھا کون ہے؟

اجے نے کہا بھکاری۔!

دیوداسی نے اجے کے دھندلے چہرے کو کمرے کے ٹمٹماتے چراغ میں دیکھ کر کہا وہ بھکاری جس نے بھیک کی صدا لگائے بغیر ہی دل جیسی نایاب چیز کو حاصل کر لیا اب کیا جان کی بھیک مانگنے آیا ہے"؟

اجے نے جواب دیا "میری التجا ہے کہ ہماری محبت دائمی محبت ہو" پوِتا نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا "وہ جسے دیوتا تصور کر لیا، دیوتا ہی رہیگا"۔

اجے جب واپس لوٹا تو معمول سے زیادہ خوش تھا۔ اب پوِتا اجے کو دیوتا سمجھنے لگی۔ دیوتا کے لئے مندر اور پجارن کی ضرورت تھی۔ پوِتا نے خانۂ دل کو مندر اور خود کو پجارن بنا لیا۔ اور اجے کی پوجا کرنے لگی۔ اُس کی طبیعت رقص و سرود سے اکتانے لگی۔ اُس نے بیماری کا بہانہ کیا۔ اور رقص سے معذرت چاہی۔

آج تہوار کا دن تھا۔ تمام مندر بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ مندر کے احاطہ میں بہت سے لوگ جمع ہوئے۔ مندر کے احاطہ میں ہون کنڈ بنا ہوا تھا اور پجاری وید کے منتر پڑھ پڑھ کر ہون کر رہے تھے۔ آج پوِتا کو ناچ میں ضرور بالضرور شریک ہونا تھا۔

پوِتا دیوداسیوں کیساتھ مندر کی طرف آتی ہوئی نظر آئی۔ اجے کو ایسا معلوم ہوا کہ چودھویں رات کا چاند اپنے نور کامل کے ساتھ اسکی طرف آ رہا ہے۔ پھر جب دیوداسی اس کے سامنے آئی تو اُسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ ایک تلاطم حسن میں کھو گیا ہے۔ آرتی شروع ہوئی۔ پوِتا نے بڑے جوش سے رقص کیا۔ یہاں تک کہ ناچتے ناچتے وہ بیہوش ہو گئی۔ اس کا بیہوش ہونا تھا کہ تمام مندر میں شور مچ گیا۔ اجے اور دوسرے آدمیوں نے اُسے اسکے کمرے میں لیجا کر لٹا دیا۔ دیوداسی پر سکتہ کا عالم طاری تھا۔ اُسے دیوتا میں اجے کی صورت نظر آتی تھی۔ اجے کی محبّت کا زخم خوردہ دل تڑپ رہا تھا۔ اُس کے منھ سے کئی دفعہ عالم بیخبری میں نکلا "اجے میرا دیوتا ہے! اجے میں تمھیں اپنا دیوتا بناؤں گی"۔

اجے اور دیوداسی کی محبّت کا تذکرہ تمام شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گیا۔ اس زمانہ میں کسی دیوداسی کا کسی شخص سے محبّت کرنا سنگین ترین گناہ تھا جس کا کفارہ گنہگاروں کو زندہ نذر آتش کرنے سے ہی ادا ہو سکتا تھا۔ گو اجے کا باپ مندر کا مہنت تھا مگر اس قانون کو وہ بھی نہ توڑ سکتا تھا۔ اکلوتے بیٹے کی موت کو وہ ہرگز برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اس کا شیشۂ دل و فورِ غم سے چکنا چور ہو گیا۔ مگر وہ مجبور تھا۔ ایک پر بریدہ بلبل کی مانند مجبور تھا۔

راجہ کی طرف سے منادی کرائی گئی کہ دیوداسی سے محبت کرنے کے جرم میں اجے کو اور اجے سے محبّت کرنے کے جرم میں دیوداسی کو زندہ نذر آتش کیا جائے گا۔

شمشان میں آج بڑی بھیڑ تھی۔ تمام اہلیان شہر ان دو لاڈلے بچوں کو دیکھنے آئے تھے جو قانون کی باد سموم سے چند ہی لمحوں میں جلنے والے تھے۔ چتا کے دائیں جانب بیس فٹ کے فاصلہ پر طلائی تخت پر راجہ بیٹھا ہوا تھا۔ مہنت پیچھے کھڑا تھا۔ تمام رات روتے روتے آنکھیں آنسوؤں سے خشک تھیں۔ وہ بار بار اپنے سینہ کو دبا تا گویا اُس کے سینہ میں درد اُٹھتا ہے۔

چتا تیار ہو گئی۔ محبّت کے نام پر قربان ہونیوالے دو پروانے محبّت جاودانی کے حصول کی خاطر چتا کی جانب روانہ ہوئے۔ رسم کے مطابق مہامنتری نے پوچھا کہ "تمھاری آخری خواہش پوری کیجائے گی"۔

جواب میں اجے نے کہا "میں نے، مہامنتری، محبت کی بھیک مانگی تھی جو مجھے مل گئی۔ اب مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں" یہ کہتے ہوئے وہ دونوں چتا کے اندر بیٹھ گئے۔

راجہ کے حکم سے آگ لگائی گئی اور آن کی آن میں دو پھول دور بہار کے مزے لوٹے بغیر ہی پامال کر دیے گئے۔ دوسرے دن لوگوں نے دیکھا کہ بہاری جی کا عالیشان مندر جل رہا ہے۔ چکر کھاتے ہوئے شعلے آسمان کی طرف بلند ہو رہے ہیں۔ مہنت مدہو مندر کی چھت پر کھڑے ہیں۔ شعلے بہت بلند ہو گئے۔ اور مہنت جی اپنے بیٹے کی محبّت کا ثبوت دیتے ہوئے لہراتے ہوئے شعلوں میں پنہاں ہو گئے۔

---

۲۹۳ محوری ہوائی جہاز برباد

لندن ۲۰؍مارچ۔ پچھلے بارہ ماہ میں یہ پہلا موقع تھا کہ یورپ میں پچھلے ہفتہ نہ تو انگریزی ہوائی جہازوں کو اور نہ جرمن ہوائی جہازوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ موسم اچھا نہ ہونے سے ہوائی جہازوں نے کم سرگرمی دکھلائی اور جملہ محوری طاقتوں کے ۲۹۳ ہوائی جہاز کام آئے۔

الہ آباد ۲۳؍مارچ یو۔ پی پراونشل کانگریس کمیٹی کی کونسل کا اجلاس کل آنند بھون میں منعقد ہوا جو عوام کے بچاؤ کے پروگرام کے سلسلہ میں مختلف اضلاع سے جو رپورٹ آئی ہے اس پر بحث کی گئی اور عام سیاسی صورت حالات پر تبادلۂ خیالات کیا گیا۔

محفوظ ادائگی

۱۳ روپیہ ۹ آنہ منافع کے ساتھ

اگر آپ پورے دس روپے کے ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس نہیں خرید سکتے تو پھر ۴ آنہ ۸ آنہ یا ایک روپیہ کے ڈیفنس سیونگس اسٹامپس خریدئیے اور اس کارڈ پر چپکاتے رہئے جو ڈاکخانہ سے مفت ملتا ہے۔ جب آپ دس روپیہ کے اسٹامپ جمع کر چکیں تو اس کارڈ کے بدلے میں سرٹیفکیٹ لے لیجئے

تفصیل ڈاکخانہ سے معلوم کیجئے۔

خریدئیے ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

اور اپنی اور اپنے ملک کی مدد کیجئے۔

ہندوستان کے متعلق برطانی وار کیبنٹ کا فیصلہ متفقہ اور میرے اصولوں کے مطابق ہے

دہلی کی پریس کانفرنس میں سر اسٹیفورڈ کرپس کا بیان

دہلی ۲۴ مارچ سر اسٹیفورڈ کرپس نے جس پریس کانفرنس میں کل اپنا بیان دیا اس میں جتنے ملکی اور غیر ملکی اخباروں کے نمایندے جمع ہوئے تھے اتنے کبھی پہلے نہ ہوئے تھے ان کے تحریری بیان اور زبانی جوابوں سے ان کے عملی قدم کا پتہ لگتا ہے اگرچہ فی الحال انہوں نے بہت واضح الفاظ میں اسے بیان کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک حکومت کا دوسرے کے ہاتھ بدلنا یہ فقرہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ نیشنل حکومت کا قیام مقصود ہے لیکن ان کے بیان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کو ایک وار کیبنٹ کے طے شدہ متفقہ فیصلہ پر رضامند کرنے کے لئے آئے ہیں انہیں اپنی کامیابی کی امید ہے اور یہ خیال ہے کہ نئی تجویزیں ہندوستانی لیڈروں کو اپیل کریں گی۔ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ انہوں نے یہ فیصلے اپنے اصولوں کے مطابق بنائے ہیں۔ سر اسٹیفورڈ کرپس چونکہ موجودہ وزیر اعظموں کے علاوہ سابق وزیر اعظموں سے بھی ملیں گے اسلئے سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جو تجویزیں لائے ہیں ان میں صوبوں میں وزارتوں کا قیام اور مرکزی حکومت سے ان صوبائی حکومتوں کا رابطہ بھی شامل ہے جو کوشش جنگ کیلئے ہوگا۔ پہلے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ سر اسٹیفورڈ کرپس ایک مہینہ ہندوستان میں قیام کریں گے لیکن اب چونکہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ میں صرف دو ہفتہ ہندوستان میں ٹھہروں گا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی گفتگو بہت کاروباری قسم کی ہوگی۔ حکومت کی مشینری اس بار ہی سستی سے حرکت نہ کرے گی جیسے کہ [?] میں سائمن کمیشن کا تقرر ہوا۔ اور سنہ ۱۹۳۷ء میں نئے آئین کا نفاذ ہوا۔ بلکہ ایشیا کے حالات نے برطانی حکومت کو جلد قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے۔ اسی لئے کسی گول میز کانفرنس کا خیال نہیں ہے۔ اتنا تو ظاہر ہے کہ اگست سنہ ۱۹۴۰ء والی پیشکش اب مردہ ہو چکی ہے۔ اور چاہے کوشش جنگ کو کامیاب بنانے کی ہی نیت سے سہی لیکن ہندوستان کو حقیقی طاقت دینے کا خیال ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سر اسٹیفورڈ کرپس نے کل شام کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ جنگی کیبنٹ نے ہندوستان کے بارے میں جو متفقہ فیصلے کئے ہیں ان کے بارے میں ہندوستانی لیڈروں سے گفتگو کرنے کیلئے ہندوستان آیا ہوں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے آیا ہوں کہ آیا یہ فیصلے ہندوستانی رائے عامہ کیلئے قابل قبول ہوں گے۔ یا نہیں ان تجویزوں کے متعلق وزیر اعظم دار العوام میں جو کچھ بتا چکے ہیں اس سے زیادہ میں اس مرحلہ پر کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتا۔ ان کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ملک معظم کی حکومت حکومت خود اختیاری دینے کے لئے ابتدا سے جو وعدے کر چکی ہے انہیں بروئے کار لانے کے لئے انقطاعی طور پر اور صحت کے ساتھ عملی قدم اٹھائے جائیں۔ ہمارا خیال ہے کہ عام طور پر قابل قبول عملی اصول اس وقت مقرر کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہندوستان خود اپنے بچاؤ کے کام میں پورا پورا تعاون کرے اس راستہ میں جس قدر رکاوٹیں ہیں۔ وہ سب دور ہو جائیں گی۔ ہم بھروسہ کے ساتھ محسوس کرتے ہیں کہ اس صورت سے سیاسی فضا صاف ہونے کے بعد بڑی بڑی سیاسی جماعتیں اپنے ملک کو حملہ کی درندگیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کر سکیں گی اس کے بعد اس معاملہ پر گفتگو ہوگی کہ وہ کون سے ایسے طریقے ہیں جن پر عمل کر کے اپنے ملکی مشوروں میں ان جماعتوں کی شرکت کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔

میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ میں ہندوستان کا دوست اور قدردان ہوں۔ اور ہمیشہ رہا ہوں۔ اس کے علاوہ برطانیہ اور ہندوستان کے تعلقات کے بارے میں جو سیاسی دشواریاں پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہیں انہیں قطعی طور پر طے کرنے کے لئے میں بہ حیثیت ممبر جنگی کونسل ہندوستان آیا ہوں۔ یہ مسئلے ایکبار طے ہونے کے بعد۔ جیسی کہ مجھے امید ہے کہ وہ جلد اور اطمینان بخش طور پر طے ہو جائیں گے۔ باشندگان ہند نہ صرف برطانیہ عظمیٰ اور دوسری نو آبادیوں کے ساتھ بلکہ ہمارے بڑے بڑے ساتھیوں روس چین امریکہ کے ساتھ مل جل کر کام کر سکیں گے۔ اس طرح سب مل کر دنیا کے باشندوں کی آزادی کو محفوظ رکھنے کا تہیہ کر سکتے ہیں۔ اب وقت کو نہ ضائع کیا جا سکتا ہے اور نہ لمبی گفتگوئیں ہو سکتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آج جو حالات درپیش ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندوستانیوں کی بڑی بڑی پارٹیوں اور مفادوں کے لیڈر سرعت سے [?] دیں گے۔

میرا دو ہفتے دہلی میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے کیونکہ مجھے انگلستان میں بہت سے ضروری اور اہم کام انجام دینے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت کے اندر نیک اعتمادی کے ساتھ ضروری کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس مختصر وقت میں میں شاید سارے ملک کا دورہ نہ کر سکوں گا۔ اور جن حضرات سے ملنا چاہتا ہوں ان سے مل بھی نہ سکوں گا۔ امید ہے کہ میرے ہندوستانی دوست محسوس کریں گے کہ میرے پاس وقت کم ہے اور اگر میں ان سے ملاقات نہ کر سکوں تو وہ معاف فرمائیں گے۔ ہندوستان کی دوسری پارٹیوں اور فرقوں کے افراد کے مقابلہ میں میں کانگریسی دوستوں سے زیادہ قریب رہ چکا ہوں۔ لیکن میں اس ضرورت سے پوری طرح باخبر ہوں کہ ہندوستان کے مستقبل کے لئے جو بھی اسکیم بنائی جائے اس میں مسلمانوں اور دوسرے فرقوں کی گہری تشویشوں کا جو بلاشبہ موجود ہیں لحاظ رکھا جانا چاہئے۔ لہذا میں ہندوؤں مسلمانوں سکھوں اور دوسروں کے خیالات کو سننے کے لئے ساوی طور پر اپنے دماغ کو کھلا رکھوں گا مجھے یقین ہے کہ ہندوستانی لیڈروں کو جنگی کیبنٹ کی یہ تجویزیں اپیل کریں گی۔ کیونکہ یہ ان لوگوں کی جماعت کا جن کے خیالات پہلے ہندوستانی مسئلہ کے بارے میں مختلف تھے غور و خوض کا متفقہ نتیجہ ہیں۔

وائسرائے نے میرے مشن کا پرتپاک خیر مقدم کیا ہے میرے پہلے دو دن تو ان کے ساتھ بات چیت کرنے میں صرف ہوں گے۔ اس کے بعد کمانڈر انچیف ایگزیکٹو کونسل کے دوسرے ممبروں اور صوبوں کے گورنروں سے ملاقات کروں گا۔ انڈین نیشنل کانگریس مسلم لیگ دیسی ریاستوں کی انجمن اور ہندو مہاسبھا سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے نمایندے نامزد کریں سکھوں لبرل پارٹی۔ دلت جاتی کے نمایندوں کو بھی مجھ سے ملاقات کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ میں عوام کے دوسرے نمایندوں سے بھی جن میں صوبوں کے وزیر اعظم شامل ہیں ملاقات کروں گا۔

مجھے بھروسہ ہے کہ ہندوستانی اخبارات اور دوسرے ملکوں کے اخبار جنہیں ہندوستان کے معاملات سے دلچسپی ہے ہندوستان کی خود اختیاری کے ڈیفنس کے عظیم کام میں مدد دیں گے۔ اور بے تکی قیاس آرائیاں کر کے یا بے سوچی سمجھی اور غلط اطلاعات پر مبنی افواہیں پھیلا کر متنازعہ مسئلوں کے کامیابی کے ساتھ طے ہونے کے اس موقع کو کوئی نقصان نہیں پہونچائیں گے۔

سوالات و جوابات

دہلی ۲۴ مارچ اخباری نمایندوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ سیاسی پارٹیوں کے نمایندوں کے علاوہ میں صوبوں کی حکومتوں کے موجودہ اور سابق وزیر اعظموں سے بھی ملاقات کروں گا۔ دوسرے سوالات کے جواب میں کہ کیا آپ مہاتما گاندھی سے جنہیں علیحدہ طور پر مدعو نہیں کیا گیا ملاقات کریں گے یا نہیں سر کرپس نے کہا کہ مجھے مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے میں ہمیشہ نہایت مسرت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ میرے پرانے دوست ہیں۔

جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا جو تجاویز آپ یہاں لائے ہیں وہ آپ کی مرضی کے مطابق ہے یا نہیں تو آپ نے جواب دیا کہ جو کچھ میں لایا ہوں وہ بالکل میری خواہش کے مطابق ہے۔

ایک نمایندے نے کہا کہ یہ سب کو معلوم ہے کہ ہندوستانی مسئلہ کے متعلق آپ کے اور مسٹر چرچل کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل ہے اسلئے کیا جو تجاویز آپ لائے ہیں ان کے سلسلہ میں مسٹر چرچل نے اپنے خیالات بدل دئے۔ یا آپ نے مسٹر چرچل سے اتفاق کرنے کی غرض سے اپنی رائے بدل دی ہے۔ سر کرپس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ بحث و مباحثہ کے بعد ہندوستانی مسائل کے متعلق مسٹر چرچل کی اور میری قطعی طور پر متفقہ رائے بن گئی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ان تجاویز کو وزیر ہند مسٹر ایمری کی بھی تائید حاصل ہے۔

آگے چل کر آپ نے فرمایا کہ جہاں تک برطانیہ کی جنگی کیبنٹ کا تعلق ہے یہ تجاویز بالکل فیصلہ شدہ ہیں اور مجھے امید ہے کہ یہ فیصلہ ہندوستانیوں کو بھی قابل قبول ہوگا مجھے اس میں کچھ معمولی تبدیلیاں کرنے کا مجاز ہے مگر میں اس میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ہندوستان کی بڑی بڑی سیاسی جماعتوں کو قابل قبول نہیں ہوا تو کیا ہوگا؟ آپ نے کہا کہ میں ایسی امید ہی نہیں رکھتا۔

فرانس اور امریکہ

لندن ۲۳ مارچ لندن میں ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ امریکہ اور فرانس کے درمیان جو بات چیت چل رہی تھی اس کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے اور کہ فرانس نے جو جواب دیا ہے اس سے امریکہ مطمئن ہو گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امریکہ سے فرانس کو پھر مال جانا منظور ہو گیا ہے۔

ایران میں دو ہزار میل لمبی سڑک

طہران ۲۴ مارچ رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایران میں دو ہزار میل لمبی ایک سڑک بنائی جا رہی ہے جس کی تعمیر میں سیکڑوں عورتیں حصہ لے رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ مارچ امریکہ کا ایک [?] جہاز اٹلانٹک کے ساحل کے قریب ڈبو دیا گیا۔

چائے

خیالات کا اُبھار

پڑھنے لکھنے اور سوچنے والے غرضیکہ ہر طرح کے دماغی کام کرنے والے زیادہ تر چائے کیوں پیتے ہیں۔ اسلئے کہ چائے کے ذریعے اُن کے خیالات اور جذبات میں اُبھار پیدا ہوتا ہے پینے والی تمام چیزوں میں چائے ہی ایک ایسی شئے ہے جس کی لاثانی خوبی سے تصوّر اور خیال صاف ہوتا ہے۔ تمام جوشش پیدا کرنیوالے خیالات چائے سے حاصل کیجئے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے: تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ زائد تو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دنیا کے پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا۔ IK 147V

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 336

توجہ فرمائیے!!!

اب وقت آگیا ہے

سیرولین

روشے

استعمال شروع کرنے کا

سردی زکام کھانسی

ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ
ٹنڈر نوٹس

۱۔ اس نوٹس کے ذریعہ مندرجہ ذیل کاموں کے واسطے فی صدی شرح کے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جو کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں ۸ر اپریل ۱۹۴۲ء کو ۴ بجے شام تک دئے جا سکتے ہیں۔

SOUTHERNCITY EXTENSION SCHEME (1)
ساؤرن (جنوبی) سٹی اکس ٹنشن اسکیم میں پوائنٹ اے (A) سے ڈی (D) تک ۳ ۱/۴ × ۴ ۱/۴ فٹ برانچ سیور بنانے کے واسطے۔

(۲) ساؤرن (جنوبی) سٹی اکس ٹنشن اسکیم میں پوائنٹ ڈی (D) سے کے (K) تک ۴ ۱/۴ × ۴ ۱/۲ فٹ سیور بنانے کے لئے۔

(۳) ساؤرن (جنوبی) سٹی اکس ٹنشن اسکیم میں پوائنٹ کے (K) سے ال (L) تک ۷ فٹ قطر کا سیور بنانے کے لئے۔

(۴) ساؤرن (جنوبی) سٹی اکس ٹنشن اسکیم وی (V) اور ڈبلو (W) پر ۳ سے ۵ فٹ کے اور فلو (OVERFLOW) کے ساتھ ال (L) سے ایم (M) پوائنٹ تک ۷ فٹ قطر کا سیور بنانے کے واسطے۔

(۵) گوٹیا ۶۰ فٹ اور جی۔ ٹی روڈ کے کنارے کنارے بینا جھابر روڈ سے ان روڈ تک سیور بنانے کے واسطے۔

(۶) سیسہ مئو نالہ اسکیم کے کھیل کے میدان میں پویلین (PAVILION) بنانے کے واسطے۔

۲۔ ان میں سے کسی کام کے واسطے سادہ ٹنڈر فارم مع اس کی تفصیل و مقدار کے ۸؍ ۸؍ ۸؍ ۸؍ ایک روپیہ ایک روپیہ نمبر دار کی قیمت ادا کرنے پر ٹرسٹ انجنیر امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور کے دفتر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

۳۔ روپیہ کی مختلف رقوم جو ارنسٹ منی (زر ضمانت) (EARNEST MONEY) اور اسٹامپ ڈیوٹی میں ٹرسٹ کے خزانچی کے پاس جمع کی جاویں انکی رسید ان ٹنڈروں کے ساتھ داخل کی جانا چاہیئے۔
۸۶۰ روپیہ ۱۱۸۳ روپیہ ۱۲۰۳۰ روپیہ ۳۵۶۳ روپیہ ۳۸ روپیہ اور ۱۴ روپیہ نمبر وار ہیں
۴۔ کسی ٹنڈر پر اس وقت تک غور نہ کیا جائے گا تا وقتیکہ جب تک اس ڈپازٹ کی رسید اس کے ساتھ نہ ہوگی۔
افسران کو سب یا کسی آئے ہوئے ٹنڈر کو خارج کرنے کا اختیار حاصل رہے گا۔ اور کسی ٹنڈر کے منسوخ کرنے کی وجہ معلوم کرنے کا کوئی شخص مطالبہ نہیں کر سکتا ہے۔

۵۔ کامیاب ٹنڈر دینے والے کو اس کام کے ٹھیکہ نامہ پر دستخط کرتے وقت مذکورۂ بالا کاموں کے لئے۔
۲۹۸۹ روپیہ ۱۰۱۴ روپیہ ۴۱۰۷ روپیہ ۱۲۳۹۰ روپیہ ۵۹۴ روپیہ اور ۸۶۴ روپیہ کی رقم مزید جمع کرنا ہوگی۔

۶۔ کامیاب ٹنڈر دینے والوں کو ٹھیکہ نامہ پر دستخط کرنا ہوں گے۔ اور مذکورۂ بالا کاموں کے لئے۔
۳۷۳۶ روپیہ ۱۲۶۵ روپیہ ۸۸۰۱ روپیہ ۴۸۸ ۱۵ روپیہ ۷۴ ۵ روپیہ اور ۶۰۷ روپیہ نمبر وار کی مزید رقم تمام بلوں کی ادائیگی پر دس فیصدی کی کمی کرکے وصول کی جائے گی۔ جب تک کہ ۲۴۷۷ روپیہ ۱۰۲۵ روپیہ ۱۷۶۰۲ روپیہ ۷۶ ۳۰۹ روپیہ ۴۷ روپیہ اور ۳۴۵ روپیہ کی رقوم مذکورہ بالا کاموں کی بابت وصول نہ ہو جائیں۔

۷۔ ڈپازٹ جو ٹنڈر کے ساتھ جمع ہوگا ضبط کر لیا جائے گا اگر ٹنڈر دینے والا اس پر غور کرنے سے بیشتر اپنا ٹنڈر واپس کر لے گا یا ٹھیکہ نامہ پر دستخط نہیں کریگا یا اس ٹنڈر منظور ہونے کے مذکورہ بالا دفعہ نمبر ۵ کے مطابق ضمانت جمع کرنے کے حکم دینے کے بعد جمع نہ کرے گا۔

۸۔ کام کو شروع کرنے کے حکم کی وصول ہونے کی تاریخ سے چھ ہفتہ کے اندر ٹرسٹ کے انجنیر کے اطمینان کے مطابق مذکورہ بالا کام مکمل اور ختم ہو جانا چاہیئے

دستخط سوبھارام
بجائے ٹرسٹ انجنیر امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

سر سکندر کا بیان

لاہور ۲۴ر مارچ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے کل رات ایک عام جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مسلم لیگ کے لاہور کے ریزولیوشن کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ ریزولیوشن اس اصول پر مبنی ہے کہ ہندوستان میں جو فرقے آباد ہیں ان کے درمیان توازن قائم رہے۔ اس کے ذریعہ سات صوبوں کی غیر مسلم آبادی کو موقع دیا گیا ہے کہ وہ اقلیتوں کو کافی تحفظات دیکر مکمل خود مختاری سے فائدہ اٹھائیں اسی طرح باقی چار صوبوں کے مسلمانوں کے لئے اس بات میں گنجائش رکھی گئی ہے کہ وہ اپنی ذہانت اور قابلیت کے مطابق سیاسی مذہبی اور تمدنی طور پر ترقی کریں۔ وزیر اعظم نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ ہندو اخبارات نے ہندوؤں اور سکھوں کے احساسات کو یک لخت بدلنے کے لئے لاہور ریزولیوشن کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ پاکستان کی ایک دوسری تشریح ہے آپ نے کہا کہ نام سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم تو آزاد ہندوستان میں آزاد صوبے چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ ملک کی مختلف قوموں کو آزادی حاصل ہو۔

جاپان کا مستقبل

کینبرا ۲۴ر مارچ وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے آج بیان کیا کہ جو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ طاقت کے ذریعہ دنیا پر حکومت کرینگے ان کو اب صاف دکھائی دینے لگا ہے کہ کیا ہوتا ہے۔ جاپان کا مستقبل مایوسی سے پُر ہوگا اور اس کو پیچھے ہٹنا پڑے گا۔

لنکا میں جنگی کونسل

کولمبو ۵ ۲ر مارچ لنکا میں جنگی کونسل قائم ہوگئی ہے۔ گورنر سیلون نے سٹیٹ کونسل میں کل اعلان کیا کہ لنکا کے لئے کمانڈر انچیف کے مقرر کرنے کی صاف اور سیدھی وجہ یہ ہے کہ پوربی ایشیا کی لڑائی کی صورت حالات میں تبدیلی ہوگئی ہے اس کی وجہ سے یہ ضروری ہوگیا کہ لنکا میں تمام سروسوں کو ایک کڑی میں پرو دیا جائے اور فوجی اور غیر فوجی تدبیروں کے درمیان زیادہ سے زیادہ تیزی کے ساتھ مطابقت پیدا کی جائے بجائے تمام تدبیروں کو ایک ڈھنگ پر اختیار کرنے کے لئے ایک جنگی کونسل قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو کہ کمانڈر انچیف، فوج اور ہوائی سروس کے چیف پر مشتمل ہوگی۔ اس سے جو اچھے نتیجے نکلیں گے وہ سب کو معلوم ہیں۔
گورنر نے مزید کہا کہ اس وقت جو پوزیشن وہ مارشل لا کی سی نہیں ہے لیکن ایسی صورت پیش آسکتی ہے جبکہ مارشل لا کا نفاذ ہو اس وقت پوزیشن یہ رہے گی کہ اسٹیٹ کونسل کو جو آئینی اختیارات حاصل تھے وہ اس سے زیادہ محدود نہیں ہوں گے جتنے کہ کمانڈر انچیف کے تقرر سے پہلے محدود تھے۔ اور وہ وسائل جن کے ذریعہ کوئی قانون پاس ہو سکتا ہے وہی ہوں گے جو کہ ان کے تقرر سے پہلے تھے۔ گورنر نے مزید کہا کہ میرے اور کمانڈر انچیف کے کیا کیا فرائض ہوں گے۔ اس کے بارے میں مجھ میں اور ان میں اتفاق رائے تھے۔

برطانیہ میں جنگی جہازوں کا ہفتہ

لندن ۲۴ر مارچ آج کل یہاں جنگی جہازوں کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ آج دوپہر تک اس مد میں ۱۷۵ ملین پونڈ کی رقم جمع ہو چکی ہے۔ اس ہفتہ میں ۱۲۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم جمع کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

روسی محاذ پورا جہنم ہے

لندن ۲۴ر مارچ۔ نیوز کرانیکل لکھتا ہے کہ مقبوضہ فرانس کی اطلاعات سے ان جرمن سپاہیوں کے حوصلوں کے پست ہونے اور اعتماد نفس کے گھٹنے کا پتہ چلتا ہے جو روس کے محاذ سے واپس ہوئے ہیں۔ ایک خط میں جو ایک ممتاز فرانسیسی نے (جو مقبوضہ علاقہ میں رہتا ہے) آخر جنوری میں اپنے ایک دوست کو لندن لکھا تھا یہ بتایا ہے کہ وہ تمام نازی سپاہی جو دوستی محنت کے سلسلہ میں روس سے آئے ہوئے ہیں پھر محاذ پر واپس ہونے کے امکان سے انتہائی خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی روس کی زندگی کے متعلق کہا کہ یہ جہنم کی زندگی تھی۔ وہ جب اپنی تکلیفوں کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر رونے لگتے ہیں اور خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگتے ہیں۔

محوری جہاز پکڑ لیا گیا

میکسیکو ۲۴ر مارچ میکسیکو کے سمندری وزیر نے اعلان کیا ہے کہ دشمن کا ایک جہاز میکسیکو کی کھاڑی میں پکڑ لیا گیا ہے۔ یہ جہاز اس وقت محوری طاقتوں کے استعمال میں تھا۔

موٹر اور مٹی کا تیل

نئی دہلی ۲۵ر مارچ ایک پریس کی اطلاع ہے کہ باوجود گورنمنٹ کی ممانعت کے مٹی کے تیل کا استعمال موٹروں میں کیا جا رہا ہے یہ صرف مشینری کیلئے ہی نقصان دہ ہے بلکہ پبلک مفاد کے لئے ضرر رساں ہے اس سے گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ ایک مرتبہ پھر مٹی کے تیل کے استعمال کے بارے میں تنبیہ کر دی جائے۔

کلکتہ میں حفاظتی کمیٹی

کلکتہ ۲۳ر مارچ کلکتہ میں مسٹر سنتوش کمار باسو وزیر حفاظت کی صدارت میں ایک حفاظتی کمیٹی بن گئی ہے جس کے اٹھارہ ممبر ہیں ان اٹھارہ ممبروں میں میر کلکتہ چیرمین ہوڑہ میونسپلٹی مسٹر جسٹس امیر علی مسٹر گرز تنکار رائے مسٹر عبد الرحمٰن صدیقی سر ہری مسٹر جی ایل مہتہ مسٹر ڈی۔ پی کھیتان اور مسز میرادت گپت شامل ہیں۔

اسٹیل بنانے کا طریقہ

نمبر ۶

دیگر پیداوار

اسٹیل سے بنی ہوئی چیزیں خود اسٹیل سے کسی طرح کم ضروری نہیں ہیں۔ بھٹی میں کوئلے کے جلتے وقت نکلی ہوئی گیسوں کو کول تار۔ امونیم سیلفٹ پٹرول اور کال ول اور اُس سے بننے والی چیزوں کو بنانے کے لئے مختلف تیلوں سے نکالا جاتا ہے۔

TATA
ٹاٹا
ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ
جاری کردہ ہیڈ سیلز آفس
۱۰۲۔ اے۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

جمعیۃ العلماء ہند کا ریزولیوشن

لاہور ۲۲ر مارچ جمعیۃ العلماء ہند کے ۱۷ ویں اجلاس میں آزادی کامل کو اپنی منزل مقصود قرار دیتے ہوئے کانفرنس نے یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ ہندوستان مکمل صوبائی آزادی کی زبردست حامی ہے۔ جس میں مختلف علاقوں کو لامحدود اختیارات ہوں اور صوبوں کی متفقہ مرضی سے مرکز کو ایسے اختیارات دئے جائیں جن کا اطلاق سب صوبوں پر یکساں ہو تاہم جمعیۃ العلماء ہند کی رائے میں خود مختار اور آزاد صوبوں کا فیڈریشن ضروری اور مفید ہے لیکن کوئی ایسا فیڈریشن یا مرکزی حکومت قابل قبول نہ ہوگی جس میں ۹ کروڑ مسلمانوں کی قوم کو جو اپنی تہذیب اور تمدن رکھتی ہے۔ اکثریت کی مرضی پر رہنا پڑے۔

جاپانی کشتیوں پر پابندی

میکسیکو سٹی ۲۳ر مارچ گورنر ریاست کو لیجالے میکسیکو کے بندرگاہوں کے بچانے کے لئے بہت اہم تدبیریں اختیار کی ہیں۔ ساحل کے قریب جاپانی کشتیوں کے آنے کی ممانعت کر دی گئی۔

TN. 1746

اشتہار
نیلام

حسب ہدایت مالک جائداد مسٹر اُودھرائی داس صاحب مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایک قطعہ نہایت وسیع دو منزلہ مکان نمبری سابق ۹۷/۱۵ حال نمبری ۹/۱۷ واقع چھپر محال نئی سڑک کانپور دمتصل چورہا مول گنج (لاٹوش روڈ) بروز منگل بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۴۲ء بوقت ٹھیک ۱۰ ۱/۲ بجے دن بمقام خاص مکان ہذا بلا قید قیمت نیلام کیا جائے گا آپ لوگ ضرور بالضرور تشریف لاکر خرید فرمائیں اور اس بہترین موقع کو ہرگز ہرگز ہاتھ سے خالی نہ جانے دیں۔ مزید حالات مشتہر سے حاصل کیجئے۔ المشتہر
پی۔ اسٹالول اینڈ کمپنی
گورنمنٹ آکشنرس کانپور

لکھنؤ ۲۳ر مارچ گورنر جنرل ہند نے یو۔ پی کے قرض کاشتکاری ایکٹ ۱۹۴۲ء کی منظوری دیدی ہے۔

موتی محل ٹاکیز کانپور میں
تیسرا شاندار ہفتہ
ایک ولولہ انگیز ڈرامہ
سرکس کوئین
سے ۱۹۴۲ء
جمعہ ۲۷ر مارچ
روزانہ ۶ ۱/۲ بجے شام
۹ ۱/۲ بجے رات
منی شو اتوار کو ۳ ۱/۲ بجے دن سے
خاص اداکار
جال مرچنٹ۔ موتی
گلاب
آرہا ہے
بالکل نئی کاپی
تاریخ کا انتظار کیجئے۔

یوم پاکستان کے جلسہ میں مسٹر جناح کی تقریر

دہلی۔ ۲۴ر مارچ۔ کل رات کو اردو پارک میں یوم پاکستان کے سلسلہ میں مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ خوف کیا جارہا ہے کہ سر اسٹیفرڈ کرپس کانگریس کا دوست ہے اور آنند بھون میں پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان تو رہ چکا ہے۔ لیکن مسٹر جناح نے ان مسلمانوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ ہم کو کوئی خوف نہیں ہے۔ سر کرپس اس وقت حکومت برطانیہ کے نمائندے کی حیثیت سے آئے ہیں۔ ہمیں ابھی نہیں معلوم کہ وہ کیا تجویزیں ہیں جو حکومت نے ان کی معرفت ہمارے تصفیہ کے سلسلہ میں روانہ کی ہیں اس لئے ابھی ہمیں اس سلسلہ میں صبر سے کام لینا چاہئے۔ اور خاموشی سے حالات کا مطالعہ کرنا چاہئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ تجاویز مسلمانوں کو نقصان پہونچانیوالی ہوں گی تو ہم ان کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

ہماری دوسرے فرقوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے ہم صرف ہندوستان میں ایک آزاد قوم کی طرح رہنا چاہتے ہیں۔ جنگ کے متعلق مسلم لیگ کا رویہ بیان کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ ہم نے گذشتہ دنوں میں حکومت برطانیہ کو پریشان کرنے والی پالیسی اختیار کرنے سے گریز کیا ہے کیونکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ موجودہ صورت حالات کے پیش نظر اگر برطانیہ ٹوٹ گئی تو ہمیں بھی زبردست خطرہ لاحق ہوجائے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم غلامانہ تعاون دینے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں۔ مسلم لیگ کسی سے کم آزادی کی خواہاں نہیں ہے۔ ہم پر یہ ایک جھوٹا الزام ہے برطانوی سامراج کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں جو سر کرپس کے مشن کا دوبارہ ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا اگر یہ تجاویز مسلمانوں کی مرضی کے خلاف ہوں گی تو ہم اس کا پوری طاقت سے مقابلہ کریں گے۔ اگر ہندو لیڈرشپ یا برطانوی لیڈرشپ یا دونوں نے مکر ہمارے ساتھ کوئی چال چلی تو ہم اس وقت تک اس کا مقابلہ کریں گے جب تک ہم مر نہ جائیں۔ ہمارے اس وقت صرف دو مخالف ہیں ہندو لیڈرشپ اور برطانی لیڈرشپ۔

آخر میں مسٹر جناح نے اعلان کیا کہ مسلم لیگ اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی بے سود کوشش کی جارہی ہے۔ جس پر ایک بچہ بھی ہنستا ہے مجھے معلوم ہے کہ ایسے مسلمان موجود ہیں جو کانگریس اور سرکار برطانیہ کے ایجنٹ ہیں لیکن ہم نے دنیا پر یہ روشن کر دیا ہے کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اختلاف کا ہونا برائی نہیں ہے ہر خواندہ طبقہ میں اختلافات ہوسکتے ہیں۔ مگر ہم کو مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے ہی جمع ہو کر لڑنا چاہئے ہم۔ بڑے سے بڑے مسلمان کو برداشت نہیں کرسکتے۔ جو دشمن کے پہلو میں جاکر بیٹھتا ہے ہمیں ایسے غداروں کو ختم کرنا ہے اور اس کے لئے آج تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

خود مختار صوبوں کا مرکز میں ایک بورڈ قائم کرنا چاہئے

لاہور ۲۳ر مارچ آج پاکستان ڈے کے سلسلہ میں ایک عام جلسہ ہوا جس میں سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے بتایا کہ ہندوستان کے آئینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے وہ کیا اسکیم پیش کرنا چاہتے ہیں آپ نے کہا کہ میری اسکیم یہ ہے کہ تمام صوبوں کو مکمل خود مختاری مل جائے اور سب کے نمائندوں پر ایک مرکزی بورڈ قائم ہو جو نہ صرف رائے شماری کرے بلکہ باہمی سمجھوتہ سے ایسے معاملات کا فیصلہ کرنے جس سے سب کا مفاد وابستہ ہو۔

مقبوضہ رقبوں کے برطانوی بنک

نیویارک ۲۳ر مارچ۔ مشرق بعید کے نئے مقبوضات میں تمام برطانوی اور امریکی بنکوں پر جاپانیوں نے قبضہ کرلیا ہے اور ایک لکویڈیٹر مقرر کر دیا ہے تاہم کام کی پیچیدگی کی وجہ سے جاپانیوں کو بنکوں کے اسٹاف کی امداد کی ضرورت ہے اپنے تمام برطانوی ملازم صبح سے شام تک بنکوں میں جاکر کام کرتے ہیں۔

حیدرآباد ۲۲ر مارچ نواب صاحب چھتاری سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کرنے کیلئے حیدرآباد سے دہلی کو روانہ ہو گئے سید عبدالعزیز لا ممبر ریاست حیدرآباد نواب علی یاور جنگ اور ناظم عدالت مدد جنگ ان کے ساتھ ہیں۔

فوجی سپاہیوں کا رویہ

نئی دہلی۔ ۲۲ر مارچ۔ ہندوستان اور لنکا کے شہروں اور قصبوں میں برطانوی اور ہندوستانی سپاہیوں کے رویہ کے بارے میں بہت سی کینہ آور افواہیں پھیلائی جارہی ہیں۔

اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک دو جگہ ایسے فساد واقع ہوئے ہیں اور اس کے خلاف سخت کارروائی کی گئی ہے۔ اور آئندہ بھی ضرورت پڑنے پر ایسا کیا جائیگا۔

لیکن افواہیں حقیقت سے باہر ہو جاتی ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دشمن کے ایجنٹوں یا ان کو ہمدردوں کی طرف سے سراہی جاتی ہیں جن کا مطلب فوجوں کو بدنام کرنا اور آپس میں اور شہری آزادی میں تفرقہ پیدا کرنا ہے اگر کوئی باوجود صحیح ثبوت ہونے کے ان کو پھیلانے کی کوشش کریگا تو وہ یہ جانئے کہ وہ دشمن کو مدد کر رہا ہے۔

سب کچھ تباہ کرنے کی پالیسی

احمدآباد۔ ۲۲ر مارچ مہاتما گاندھی نے سب کچھ تباہ کرنے کی پالیسی کے عنوان سے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

روسیوں کے سب کچھ تباہ کر دینے کے طریق کار نے انسانوں کے دل ہلا دئیے ہیں انسانیت اتنی بے بس ہے کہ وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کرسکتی کہ اس حیرتناک قربانی اور بہادری کی تعریف کرے جس کے جذبہ میں دشمن کی راہ میں روڑا اٹکانے میں کسی نقصان کو زیادہ نہیں سمجھا گیا۔ میں مداحوں کی اس حیرت میں تو شریک ہوں مگر ان کی مداحی میں نہیں۔

ہم جس کی بات کی تعریف کرتے ہیں اس کی نقل کرنا بھی پسند کرتے ہیں اب جب کہ وہ مکان ہمارے سامنے آگیا ہے تو کیا ہم ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرسکتے ہیں یا بہادری اور قربانی کے اس جذبہ کی جھلک محسوس کرسکتے ہیں کہ ہندوستان کی زمین کو بھی جلتی زمین بنا دیا جائے۔ اور سب کچھ تباہ کرنے کی پالیسی اس لئے اختیار کی جائے کہ دشمن کو آگے کوچ کرنے میں مزاحمت ہو۔

مخالف جنگ ہونے کی حیثیت سے میرا جواب ایک ہی ہوسکتا ہے مجھے اس میں کوئی بہادری یا قربانی نظر نہیں آتی کہ حملہ کیلئے یا بچاؤ کیلئے جان و مال کو تباہ کیا جائے میں تو یہ زیادہ اچھا سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی ہی نوبت آجائے تو میں اپنا غلہ اور مکان دشمن کے استعمال کیلئے چھوڑ دوں بجائے اس کے کہ دشمن کے قبضہ میں جانے سے روکنے کیلئے اسے تباہ کردوں اگر میں خوف سے نہیں بلکہ انسانیت کے اس خیال سے کہ میں کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتا اپنا غلہ اور گھر بار چھوڑ دوں تو اس میں معقولیت قربانی اور بہادری ہے۔

لیکن جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے یہاں ایک عملی لحاظ بھی ہے روس میں تو لوگوں کا قومی احساس بیدار ہے مگر ہندوستان کی حالت روس سے مختلف ہے یہاں ایسا نہیں ہے ہندوستان نہیں لڑ رہا ہے اس کے فاتح لڑ رہے ہیں۔ اس لئے یہ اطمینان کی بات ہے کہ ہندوستان کی رائے سب کچھ تباہ کرنے کی پالیسی کے خلاف ظاہر کی جارہی ہے مجھے فوجی ضرورتوں کا کوئی علم نہیں ہے لیکن انہیں کبھی قومی یا انسانیت کے خیالوں پر فوقیت نہیں دی جاسکتی جنھیں قوم قبول کرچکی ہو۔ حکومت ہند حالات کو بہت بہتر بنا سکتی ہے اور اس تشویش کو کم کرسکتی ہے اگر وہ غیر مبہم طریقہ پر یہ اعلان کردے کہ موقع آجانے پر بھی ہندوستان کے خاص حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں سب کچھ تباہ کرنے کی پالیسی نہ اختیار کی جائے گی۔

چٹگانگ میں پناہ گزینوں کا جمگھٹ

چٹگانگ۔ ۲۴ر مارچ برما کے تقریباً ۵ ہزار پناہ گزین یانگ بو اور اکیاب سے یہاں پہنچے۔ یورپین اینگلو انڈین اور ہندوستانی روزانہ بالائی برما کے مقام سے آرہے ہیں اور تقریباً دو ہزار پناہ گزین روزانہ چٹگانگ اور اکن کے خشکی کے راستے پہونچ رہے ہیں۔

اسپرو ملیریا بخار کو ہٹاتی ہے
ASPRO DOES NOT HARM THE HEART OR STOMACH
’اسپرو‘
درد اور بخار کو فنا کرنے کی خدمت ہندوستان بھر کے لئے
ایک آنہ میں آپ اچھے ہوسکتے ہیں
1 ANNA INDIA 1940
BOMBAY MADRAS
MADE IN ENGLAND
ASPRO REG. TRADE MARK UB:07
’اسپرو‘ کیا کرتی ہے
۲ ٹکیاں ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں
۲ ٹکیاں دانت کا درد۔ درد معدہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں نسوں کے درد کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارہ کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں
۲۔۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۳۔۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورائٹس سے نجات دلاتی ہیں۔
’اسپرو‘ ملیریا بخار کو جلد دور کرتی ہے
دکھ درد میں سکون بخشتی ہے
’اسپرو‘ ’سیل ٹائٹ‘ پیکٹ میں برسوں خالص اور تازہ بنی رہتی ہے۔
’اسپرو‘ دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے
اس کا استعمال بچے اور بوڑھے سب بے کھٹکے کرسکتے ہیں۔
قیمت:۔ تین ٹکیاں ایک آنہ (۱ر) تیس ٹکیاں دس آنے (۱۰ر)
سب جگہ بکتی ہے
بچہ بھی ’اسپرو‘ بے کھٹکے استعمال کرسکتا ہے۔
نوٹ ’اسپرو‘ کی سیل ٹائٹ میں بند ٹکیاں جب پانی میں ڈالیں تو وہ بالکل خشک ہی رہتی ہیں
ڈسٹری بیوٹرس:۔ جے۔ ایل۔ ماریسن سن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ
مشن کورٹ مشن رو اکس ٹنشن فون نمبر ۶۹۶۷ کلکتہ

شاندار ــــــ دوسرا ہفتہ
میجسٹک سینما کانپور!
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۲½ بجے دن
رام ہال کانپور میں
جمعہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۲ء سے
پربھارت کی ــــــ روحانی تصویر
سنت سکھو بائی
خاص اداکار ہنسا واڈکر۔ شنکر۔ کلکرنی۔ گوری شانتا موزمدار۔ سمتی۔
ظالم ساس مظلوم بہو مجبور شوہر
تینوں کے کیرکٹر کی نہایت خوبی سے دکھائے گئے ہیں۔
تشریف لاکر اس روحانی تصویر سے لطف اٹھائیے!

شاندار ــــــ چوتھا ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۲۷ر مارچ ۱۹۴۲ء سے
بمبئی ٹاکیز ــــــ کا لاجواب شاہکار
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
جھولا
خاص اداکار اشوک کمار۔ لیلا چٹنس شاہ نواز۔ ممتاز علی۔ کرونا دیوی۔ شہزادی راج کماری۔ شوکلا دی۔ ایچ۔ دیسائی۔
موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص۔ مزاح۔ دلچسپ دلآویز اور دلفریب مناظر
تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

مسز سین مدد کو پہنچتی ہے

چائے کا وقت ایسا ہوتا ہے۔ کہ میرے شوہر کو شکایت ہوتی ہے کہ میں اچھی چائے نہیں بنا سکتی۔ لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں وہ چائے ہی گھٹیا خریدتے ہیں

اپنے شوہر سے کہو کہ لپٹن کا ہمالاین بلینڈ چائے خریدے یہ چائے اوّل درجہ کا ہے اور بہت کفایت ہے۔

تم ہمیشہ میرے لئے لپٹن کی ہمالائن بلینڈ چائے لایا کرو۔ اور میں اس کا ذکر نا لاتی۔ لتا اور آشا سے کرونگی۔ بلکہ اپنے تمام دوستوں سے کہونگی کہ یہی چائے خریدیں۔

اس کا مزہ اچھا ہے۔ مسز سین نے اچھی چیز بتائی اور اسکی قیمت بھی میرے لئے موافق ہے

Lipton's
Flowery Orange Pekoe
HIMALAYAN BLEND
لپٹن
ہمالاین بلینڈ ٹی خاص دارجیلنگ
LTK41

برما میں جاپانی فوج

لندن ۲۴ مارچ برما میں جاپانی ہوائی فوج کے لئے بڑی زبردست کمک پہونچ گئی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان بہت جلد پھر حملہ شروع کرنے والا ہے۔ برطانی اور چینی فوجوں نے ایک صف قائم کرلی ہے جو کہ ٹنگو میں باندھنے کو جانے والی سڑک کو روکتی ہے اور پیدا کرنے والی سڑک کو اس مقام سے چند میل کے فاصلہ پر روکتی ہے۔ یہ صف بندی مسلسل نہیں ہے بلکہ لچکدار ہے اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ جاپانی فوجیں چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ برطانی فوج کے بائیں بازو پر چینی فوجیں ہیں جو کہ رائفلوں، توپوں اور ٹنک توڑ توپوں سے مسلح ہیں وہ جاپانی فوجی چال سے خوب واقف ہیں۔ اور وہ رات کے وقت تلوار سے خوب حملہ کرتی ہیں۔

۱۹ جاپانی ہوائی جہاز برباد

نیوگنی کی لڑائی کے بارے میں ایک نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ وہاں جاپانیوں کو شروع شروع میں کچھ کامیابی حاصل ہوئی لیکن اب انکی سرگرمی مدہم پڑ گئی ہے اور ان کو مشکل کا سامنا ہو رہا ہے رابال اور دوسرے جاپانی ٹھکانوں پر حملہ کرکے اتحادی ہوائی جہازوں نے ۱۹ جاپانی ہوائی جہاز برباد کردیئے مورسبی پر جاپانی حملہ میں ایک جاپانی جہاز برباد کر دیا گیا۔

چنگشان میں جاپانی فوج اتر گئی

چنگنگ ۲۴ مارچ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ صوبہ کوانگ کے ضلع چنگشان کے ساحل پر جاپان کی نامعلوم تعداد میں فوج اتر گئی ہے۔ یہ فوج منگل کو وہاں اتری۔ وہاں پر متعدد دخانی کشتیوں کے ذریعہ جو پہونچی۔ چینی اور جاپانی فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

اٹلی کے ۱۱ جہاز ڈبو دیئے گئے

لندن ۲۴ مارچ۔ سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ بحر روم میں آبدوز کشتیوں نے حملہ کرکے دو آبدوز کشتیوں اور دو سپلائی جہاز چھ اور جہازوں اور ایک موٹر کشتی پر جس میں فوج سوار تھی کامیاب حملے کئے ایک اطالوی آبدوز کشتی پر تارپیڈو مارا گیا اور وہ سیانی جل گیا اٹلی کے قریب ڈوب گئی۔ اس کشتی کے بچے ہوئے لوگوں کو بچانے کی کوشش کی گئی لیکن دشمن کے ہوائی جہاز سے مداخلت کی اس لئے کوشش چھوڑنا پڑی۔

ہندوستان کو آزادی ملنی چاہئے

چنگنگ۔ ۲۴ مارچ۔ ایک آزاد ہندوستان جمہوریتوں کے لئے ایک بڑا سرمایہ ہوگا۔ یہ ہے وہ رائے جو ڈاکٹر وانگ چنگ نوبی سکریٹری جنرل ہیرلم نیشنل ڈیفنس کونسل نے ظاہر کی۔ آپ نے مزید کہا کہ ہندوستان کا تمدن اور اس کے اصول ایسے ہیں کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کو اظہار کا اس سے زیادہ موقعہ حاصل ہو جتنا کہ اس وقت تک حاصل ہے۔ ہندوستان آزادی کے لئے جدوجہد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ بالکل صاف ہے کہ ہندوستان کے آزاد ہونے سے برطانیہ کا کچھ نہیں بگڑے گا۔

روسی مورچہ پر ہوائی سرگرمی بڑھ گئی

لندن ۲۴ مارچ۔ روسی مورچہ پر دونوں طرف کے ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ اور دونوں فریق نئے قسم کے ہوائی جہاز استعمال کر رہے ہیں اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ موسم بہار کی لڑائی کا ابتدائی مرحلہ ہے

قاہرہ ۲۴ مارچ۔ لیبیا کی لڑائی کے بارے میں تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ ٹمی میں محوری مورچوں پر انگریزی فوجوں کا حملہ کامیاب رہا یہ حملہ بالکل چانک کیا گیا۔ دو سو آدمی پکڑ لئے گئے جن میں زیادہ تر جرمن تھے۔

دھبہ دار جلد پژمردہ آنکھیں پریشان۔ قوت سے محروم سہیلوں نے اس سے متاثر کر دیا تھا

اندرونی صفائی نے اس کی جلد کو صاف ستھرا کر دیا اور اسے پھر قوت اور صحت نصیب ہوگئی!

صاف اور ستھری جلد۔ چمکدار آنکھیں اور نرم و نازک بالوں کا راز اندرونی صفائی میں پوشیدہ ہے۔ اپنے جسم کو اندرونی طور پر صاف رکھنے سے آپ تمام خرابیاں جمع ہونے سے روک دیتے ہیں۔ جھاگ دینے والے اور ٹھنڈک پہونچانے والے "اینڈریوز لیور سالٹ" کا ایک باقاعدہ گلاس پینے سے تمام زہریلے اثرات دور ہو جاتے ہیں اور جسم کی اندرونی طور پر بالکل صفائی ہو جاتی ہے۔ نیز قبض۔ صفرا اور جگر کی جملہ خرابیاں باقی نہیں رہتیں۔ اس کے استعمال سے بڑے قاعدے کیساتھ مکمل طور پر گردے صاف ہو جاتے ہیں اور خون کی اصلاح ہو جاتی ہے۔
اندرونی صفائی کے لئے ہمیشہ باقاعدہ استعمال کریں
اینڈریوز لیور سالٹ
ANDREWS LIVER SALT
جو صحت کے لئے پینے کی اور مقوی قبض کشا چیز ہے اور صفائی ٹھنڈک پہونچانے۔ تازگی اور قوت بخشنے کے لئے بہترین شے ہے
قیمت چھوٹا سائز کی ۱۲؍
قیمت بڑا سائز کی ۱؍

ڈبل پروگرام
ڈانس اور تصویر
یونائیٹڈ آرٹسٹ سنڈیکیٹ آف کلکتہ کی مشہور ڈانس پارٹی
ڈانس
جس میں مس سرجی مہتہ
مس تارابائی اور مسٹر چندن مہتہ وغیرہ
جو کہ فلم ایکٹرس میں اسٹیج پر ناچ دکھانا
ساتھ میں لاجواب تصویر بھورانی
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۲۷ مارچ سے
روزانہ ۶ بجے شام
۹ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
شرح ٹکٹ ۴؍، ۷؍، ۹؍، ۱۲؍

فلپائن کے امریکی قلعوں پر گولہ باری

واشنگٹن۔ ۲۳ مارچ محکمہ جنگ کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ فلپائن میں منیلا کی کھاڑی کے دکھنی ساحل سے جاپانی توپیں ہمارے بندرگاہ کی قلعہ بندیوں پر برابر گولہ باری کرتی رہیں اور انہوں نے زبانک اور قلعہ ڈرم پر گولہ برسائے ایک گولے سے کئی آدمی ہلاک اور زخمی ہوگئے اس کے سوا اور کوئی نقصان نہیں پہونچا ہمارے قلعوں نے جوابی فائر کئے جاپانی فوجوں نے بٹان کے مورچہ پر گشتی سرگرمیاں جاری رکھیں کہیں کہیں جھڑپیں بھی ہوئیں،

جاپانیوں کو زبردستی نکالا جائیگا

سان فرانسسکو ۲۴ مارچ فوجی حکام نے تمام جاپانیوں کو بین برج کے ٹاپو سے زبردستی نکالنے کا حکم دیدیا ہے۔ یہ پہلا حکم ہے۔ جو کہ جاپانیوں کے خلاف جاری کیا گیا ہے۔ اس وقت وہاں ۳۰۰ جاپانی ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ آج تیسرے پہر سر اسٹیفورڈ کرپس سے والسرائے کل۔ آج میں حکومت ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں سے تعارف کرایا گیا۔

پرکاش پکچرز کا عظیم الشان شاہکار!
رامائن سے تیار کیا ہوا
بھرت ملاپ
ایک
ایسا شاہکار جو ہمکو فرض کا درس دیتا ہے۔ بھائی بھائی کے پریم کی انوکھی کہانی دو بھائیوں کا تاریخی مرقع
تشریف لاکر اس تاریخی سبق آموز اور دلکش ڈرامہ کو شہنشاہ ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں دیکھیے
روزانہ ۶ بجے شام
۹ بجے شام
جمعہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
خاص اداکار: درگا کھوٹے۔ پریم ادیب۔ شوبھنا سمرتھ
وملا۔ ساہو مودک۔ اوما کانت۔ نمبالکر
شاندار ساتواں ہفتہ
آرہی ہیں اُجالا۔ خاندان

موسیقی اور جذبات سے بھرا ہوا ڈرامہ
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
جمعہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
کملا ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ!
سُہاناگیت
خاص اداکار: ترلوک کپور۔ شاکر۔ ہادی۔ کملا۔ رانی بالا۔ رجنی۔ تشریف لاکر اس دلکش تصویر سے لطف اٹھائیے!
آرہی ہیں اُجالا۔ خاندان

بحکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر گھاٹم پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۹۴۲ء دفعہ ۲۳۱ نمبر ۲

بعدالت حاکم پرگنہ گھاٹم پور مقام کانپور ضلع کانپور

بھگوان دین و گنیش پسران مولوا اقوام ویش ساکنان کٹرا اکمرواپور و دوارکا سنگھ ولد لال سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن کٹرا اکمرواپور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

بنام نیپال سنگھ و نہپال سنگھ و بن سنگھ پسران برجور سنگھ اقوام ٹھاکر و مسماۃ گومتی کنور و مسماۃ چندر کنور بیوگان منگل پرشاد اقوام برہمن ساکنان دوہا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور و مسماۃ رام دیوی زوجہ لو سنگھ ٹھاکر ساکن ہنس پٹی ضلع مین پوری و مسماۃ شیو دیوی زوجہ پرتاپ سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن برہنا پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت منافع کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴ء

جمالِ ترپوتی عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳؎ ششماہی ۲؎
ممالک غیر سے
سالانہ ۴؎
ششماہی ۲؎

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۴ اپریل ۱۹۴۲ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

انجمن معاونہ جاودانیہ کا ماہانہ مشاعرہ

۲۸ مارچ ۱۹۴۲ء کو ۸½ بجے شب میں انجمن کی ماہانہ بزم شعرخوانی جناب صدرالاسلام خاں صاحب صدر ڈی۔ ایس۔ پی کے بنگلہ واقع بیکرابرٹ گنج میں جناب عبدالشکور صاحب پرنسپل حلیم مسلم انٹر کالج کی صدارت میں منعقد ہوئی اور پرنسپل جناب موصوف نے اپنے مدلل اور پُر از معلومات ادبی مقالہ سے بزم سخن کا افتتاح کیا صفِ سامعین میں معزز افسران و دیگر اہلِ ذوق ابتدائے دور سے تا ختم مشاعرہ فروکش رہے۔ آخر میں جناب مذاق نے اپنی ظریفانہ غزل اور پنڈت سرج صاحب نے اپنے اُردو آمیز ہندی کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد چار سے مہمانوں کی تواضع کی گئی اور اس طرح تقریباً ۱۲ بجے شب کو یہ پُرلطف صحبت ختم ہوئی انتخاب مشاعرہ بقید قوافی درج ذیل ہے۔ "ایڈیٹر"

(مطلع ہوتا)

جناب نواب آثر کانپوری — دل بیتاب کیوں بیکار اپنی جان کھوتا ہے / ارے کمبخت الفت کا یہی انجام ہوتا ہے

جناب ثاقب — زمانہ گر مخالف ہے تو کیوں تو اس پہ روتا ہے / کر لے ناداں محبت میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے

جناب سخا شاہجہانپوری — رگ دل کھل گئی ہے خون ہر ناسور روتا ہے / کمال ضبط میں بھی فاش رازِ عشق ہوتا ہے

جناب سروش لکھنوی — اندھیرے منہ زمانہ جب مزے کی نیند سوتا ہے / تمہیں بھی سچ کہو اُس دم کسی کا دھیان ہوتا ہے

جناب سلیم ناطقی — ستمگر حالتِ دل پوچھ کے نشتر چبھوتا ہے / جہاں پر ہاتھ رکھتا ہے وہیں پر درد ہوتا ہے

جناب نواب صادق شمس آبادی — ہنسی کے وقت بھی میرا دلِ غمدیدہ روتا ہے / سرِ دراس آئینہ میں رونما معکوس ہوتا ہے

جناب صبا لکھنوی — نہ پوچھ اے پوچھنے والے کوئی نشتر چبھوتا ہے / کبھی دل بھی اُسی جا تھا جہاں اب درد ہوتا ہے

جناب صدر ڈی ایس پی — کبھی روتا ہوں میں دلکو کبھی دل مجکو روتا ہے / حیاتِ عشق کا افسانہ یونہی ختم ہوتا ہے

جناب ندرت کانپوری — جگہ دے غم کو دل میں کیوں ہجومِ غم سے روتا ہے / بڑی تقدیر والے کا کوئی مہمان ہوتا ہے

(کھوتا)

جناب نواب آثر کانپوری — خدا جانے کہ ایسا کونسا ہے لطف الفت میں / جسے دیکھو محبت میں وہ اپنی جان کھوتا ہے

جناب سخا شاہجہانپوری — ذرا او مدعیٔ عشق اپنے دل پہ قابو رکھ / بہا کر چند آنسو کیوں متاعِ ضبط کھوتا ہے

جناب سروش لکھنوی — یہاں سود و زیاں کے بہاؤ سے سودا نہیں ہوتا / محبت میں نہ کچھ انسان پاتا ہے نہ کھوتا ہے

جناب سلیم ناطقی — محبت میں فنا ہوتے کبھی دل کو نہیں دیکھا / اُسی محفل میں ملتا ہے یہ جس محفل میں کھوتا ہے

جناب نواب صادق شمس آبادی — محبت میں تو خونِ آرزو دن رات ہوتا ہے / دلِ ناکام کیوں رو رو کے اپنی جان کھوتا ہے

جناب صدر ڈی ایس پی — صدائے غم حریمِ ناز تک پہونچی نہ پہونچے گی / ارے او رونے والے مفت میں کیوں جان کھوتا ہے

جناب ندرت کانپوری — بتا ذوقِ تجسس اس میں اب کیا رائے ہے تیری / اُسی سے بس وہ ملتا ہے جو خود اپنے کو کھوتا ہے

(ڈبوتا)

جناب نواب آثر کانپوری — مرے رونے سے دنیا میں کوئی رسوا نہ ہو جائے / خدا سے ڈر مجھے اے دیدۂ تر کیوں ڈبوتا ہے

جناب ثاقب کانپوری — جنوں انگیزیاں اُس کو مبارکباد دیتی ہیں / وہ دیوانہ جو خود کشتی لبِ ساحل ڈبوتا ہے

جناب سخا شاہجہانپوری — جو قطرہ جوش میں آ کر جدا دریا سے ہوتا ہے / وہی دنیا میں آ کر زورقِ ہستی ڈبوتا ہے

جناب سروش لکھنوی — یہ بھیگی رات یہ ٹھنڈی ہوا یہ چاندنی ساقی / اسی عالم میں ہو لِ توبہ کو ساغر میں ڈبوتا ہے

جناب سلیم ناطقی — خطِ تقدیر بگڑا، سانس اکھڑی موجِ طوفانی / سہارا جس کا لیتا ہوں وہی تنکا ڈبوتا ہے

جناب نواب صادق شمس آبادی — نہ پوچھو عشق کی تعریف بالاجمال یہ سمجھو / یہ طوفانِ بلا ہے دل کی دنیا کو ڈبوتا ہے

جناب صدر ڈی ایس پی — پسینے پر پسینے ضبطِ غم سے آئے جاتے ہیں / نہ جانے ڈوبتا ہے دل کہ دل ہمکو ڈبوتا ہے

جناب ندرت کانپوری — وہی ہے واقفِ عرفاں وہی ہے عارفِ کامل / جو پیمانے میں صبح و شام لب اپنے ڈبوتا ہے

(سوتا)

جناب نواب آثر کانپوری — تڑپتا ہے شبِ غم کوئی انگاروں پہ اے قاتل / کوئی دنیا سے ہو کر بے خبر بستر پہ سوتا ہے

جناب ثاقب — رسائی اُس حریمِ ناز تک کسطرح ممکن ہو / کہ ہے بیدار دربان اور مقدر اپنا سوتا ہے

جناب سخا شاہجہانپوری — سخا شب ہائے غم میں نیند سے کیا واسطہ ہمکو / مقدر جس کا ہے بیدار وہ راتوں کو سوتا ہے

جناب سلیم ناطقی — اثر نیرنگِ عالم کا بقدرِ ہوش ہوتا ہے / زمانہ جس کو جس کروٹ سلا دیتا ہے سوتا ہے

جناب نواب صادق شمس آبادی — کچھ ایسے درد سے شب میں ترا دیوانہ روتا ہے / کسی کو سونے دیتا ہے نہ خود کمبخت سوتا ہے

جناب صدر ڈی ایس پی — طلسمِ ناز صدقے نیم باز آنکھوں کی مستی پہ / نہیں معلوم کوئی جاگتا ہے یا کہ سوتا ہے

جناب ندرت کانپوری — مری بیداریاں صدقے اس اطمینان پر اُسکے / جو اپنی نیند اُٹھتا ہے جو اپنی نیند سوتا ہے

(روتا)

جناب نواب آثر کانپوری — اثر آہ و فغاں کا آپ کیوں لیں آپ سے مطلب / یہ دنیا ہے کوئی ہنستا ہے گر تو کوئی روتا ہے

جناب ثاقب کانپوری — یہ آنسو خشک ہو جائیں تو تکمیلِ محبت ہو / ابھی اے بے خبر تو آنسوؤں سے اپنے روتا ہے

جناب سخا شاہجہانپوری — مناسب ہو تو اس کو قیدِ ہستی سے رہا کر دو / کہ دیوانہ تمہارا اب نہ ہنستا ہے نہ روتا ہے

جناب سروش لکھنوی — کبھی یوں بھی گزرتی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے / کہ ہونٹوں پر ہنسی ہوتی ہے دل سینہ میں روتا ہے

جناب سلیم ناطقی — خدا جانے شبِ غم دل کا یہ کیا حال ہوتا ہے / جو ہنستا ہے تو ہنستا ہے جو روتا ہے تو روتا ہے

جناب نواب صادق شمس آبادی — نہ ہنسنے کا نہ رونے کا سبب معلوم ہوتا ہے / خدا معلوم کیا ہنستا ہے کیا دیوانہ روتا ہے

جناب صبا لکھنوی — نہ پوچھو رنگ کیوں بدلا ہے آنکھوں نے شبِ فرقت / لہو اپنی مصیبت پر دلِ مایوس روتا ہے

جناب صدر ڈی ایس پی — اُٹھو اے صدر تم بیٹھو گے کبتک بزمِ ناصح میں / ہمیشہ اہلِ دل سے یہ پرانا رونا روتا ہے

جناب ندرت کانپوری — امیدِ رحم اُس بیدرد سے بیکار ہے ندرت / ہنسی آتی ہے اُس کو جب کوئی مظلوم روتا ہے

دنیائے اسلام

ترکی کی سرحد پر بلغاریہ فوج کے ۶ ڈویژن

لندن۔ ۲۹ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے استنبول کے حوالہ سے ایک خبر براڈکاسٹ کی ہے کہ فیلڈ مارشل فان برچش اس وقت یونان میں ہیں ان کے یہاں آنے کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ بلقان میں جرمنی بڑے پیمانہ پر جنگی تیاریاں کر رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ رودھرس کے ٹاپو میں جرمن جہاز اور فوج ایک بڑی تعداد میں جمع ہو گئی ہے۔ اور یونان سسلی اور ڈوڈیکنز کے ٹاپوؤں میں ایک بڑی تعداد میں کشتیاں، مار و جہاز اور دوسری قسم کے جہاز اکھٹے ہو گئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمنی کی ریزرو فوج کے تین ڈویژن یوگوسلاویہ سے یونان پہونچ گئے ہیں۔

رائیٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ جرمن اور بلغاری فوج ترکی کی سرحد پر جمع ہو گئی ہے اس کے برعکس انقرہ کے فوجی حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اس وقت ترکی کی سرحد پر بلغاری فوج کے صرف ۶ ڈویژن جمع ہیں جبکہ ۶ ماہ ہوئے ۱۲ ڈویژن جمع تھے۔

دمشق۔ ۲۹ مارچ۔ صوفیہ سے دمشق نیوز ایجنسی کو خبر ملی ہے کہ شاہ بورس کے برلن جانے سے غیر ملکوں میں جو سنسنی خیز خبریں پھیل گئی ہیں وہ بلغاریہ کے سرکاری حلقوں میں بے بنیاد قرار دی جا رہی ہیں۔ اس کے برعکس ان حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ حال ہی میں ترکی اور بلغاریہ کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کم سے کم سردست کوئی ایسا واقعہ پیش آنے والا نہیں ہے جس سے ترکی اور بلغاریہ کے سابق وزیر ٹوڈروک جکروٹ نے ایک آرٹیکل لکھا ہے کہ ترکی سے ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے اور ہم اس سے جھگڑے کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔

کے دباؤ کے باوجود رہنا چاہتے ہیں۔

استنبول سے آرٹ کا خزانہ

لندن۔ ۲۸ مارچ اخبار "ڈیلی میل" کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ بلغاریہ کی فوجیں دکھنی سرحد خاص کر مارٹیزا کی وادی کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ بلغاریہ کی یہ سرحد ترکی سے ملی ہوئی ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکی بھی خاموش نہیں ہے وہ ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے اور اس نے یورپ کی سرحد کے ساتھ ساتھ اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں ترکی نے استنبول سے اپنے آرٹ کا خزانہ اندرونی علاقوں کو منتقل کر دیا ہے۔ اس سے پہلے خبر آئی ہے کہ بلغاریہ کے بادشاہ بورس نے ہٹلر سے ملاقات کی۔ اس وقت ہر فان پاپن بھی وہاں موجود تھے۔ اس وقت بلغاریہ کے روس کے خلاف لڑائی کا اعلان کرنے پر غور کیا گیا نیز اس سوال پر بھی غور کیا گیا کہ ترکی پر اس کا کیا اثر پڑیگا۔

موصل سے رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ چند آدمی جن کے متعلق کہا گیا تھا کہ امن عامہ میں خلل انداز ہوتے ہیں اور فساد برپا کرتے ہیں گرفتار کر لئے گئے اور عدالت میں پیش کئے گئے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ دو ملزموں کو جس میں سے ایک کا نام سلیمان داؤد جبوش تھا اور دوسرے کا نام ناعف طماع ایک سال نو مہینے کی قید کی سزا دی گئی اور تیسرے ملزم کے متعلق جس کا نام اسمٰعیل البزیدی تھا یہ حکم دیا گیا کہ ایک سال تک پولیس اس کی نگرانی کرے۔

رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ عراق اور شام کے نمائندے شمر اور اغیدت نامی قبیلوں میں صلح کرانے کے لئے موصل میں جمع ہوئے اور انکو کامیابی ہوئی۔

بہ اتباع بعض اساتذہ

صداقت کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

یہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہا

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۴

سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجویزوں پر مختلف رائیں

مسٹر ایم - این جوشی

مسٹر ایم - این جوشی نے برطانوی تجاویز کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی سیاسی مسئلے کے قابل قبول حل کیلئے ان تجاویز میں امید افزا بنیاد موجود ہے۔ صرف بعض ضروری نکتوں کی وضاحت کرنی ہے۔ اور ہندوستان کو قومی آزادی کا یقین دلا دیا گیا ہے اور دولت مشترکہ میں رہنے یا نہ رہنے کا یہ ملک خود فیصلہ کرے گا۔ ہر صوبہ کو ہندوستانی یونین سے باہر رہنے کا حق دیا گیا ہے اسکی وجہ سے ہندوستان کے اتحاد کے متعلق بہت سے اندیشے پیدا ہوگئے ہیں لیکن ہم اُمید کر سکتے ہیں کہ نمایندہ اسمبلی جو آئین بنائیں گی اس سے سب مطمئن ہو جائیں گے۔

سر شیو سوامی آئر

ہندوستان کے آئینی مستقبل کے مطابق برطانوی حکومت کی جو تجاویز شائع ہوئی ہیں، لبرل لیڈر سر پی - ایس شیو سوامی آئر نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ سر اسٹیفورڈ کرپس نے برطانوی حکومت کا جو اعلان شائع کیا ہے اور دہلی کی پریس کانفرنس میں انھوں نے سوالات کے جو جوابات دیئے ہیں ان کو میں نے ابھی ابھی دیکھا۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے جو وضاحت کی ہے اس کی روشنی میں میں تجاویز سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ جن نکتوں کے متعلق مجھے سب سے زیادہ تشویش ہے وہ یہ ہیں کہ مرکز گریز رجحانات کی کم از کم حوصلہ افزائی کی جائے اور اس ملک کے اقتصادی مفاد برطانیہ کے مفادوں کے تابع نہ ہونے چاہئیں۔ میرے خیال میں اسکیم سے یہ ضرورتیں پوری ہوگئیں۔ جنگ کے بعد ملک کے بچاؤ کی ذمہ داری آیندہ حکومت ہند پر رہے گی۔ یہ فیصلہ قبول کرلینا چاہیے کہ جنگ کے دوران میں ذمہ داری منتقل کرنا ناممکن ہے۔

سر سکندر حیات خاں

سر سکندر حیات خاں نے پنجاب صوبہ مسلم لیگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سر اسٹیفورڈ کرپس جو تجویزیں لیکر آئے ہیں وہ انصاف اور ایمانداری پر مبنی ہیں اور اگر کسی جماعت نے انھیں مسترد کیا تو وہ دنیا کی رائے عامہ کو اپنا مخالف بنا لے گی۔

ان تجویزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی حکومت نے تدبر سے کام لے کر ہندوستانی سیاسی صورت حالات کی اصلیت کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ سر سکندر نے امید کی کہ ہندوستان کی بڑی بڑی پارٹیاں یعنی کانگریس اور مسلم لیگ تجویزوں کو منظور کر لیں گی۔

مسٹر آربندو گھوش

سر اسٹیفورڈ کرپس کو آربندو گھوش آشرم پانڈیچری سے ایک پیغام ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں نے آپ کی براڈ کاسٹ تقریر سنی۔ چونکہ سیاسیات میں اب حصہ نہیں لے رہا ہوں اور دائرہ عمل روحانی ہوگیا ہے تاہم میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کروں۔ میں آپکی اسکیم کا خیر مقدم کرتا ہوں اور عوام سے اس کو منظور کرنے کی اپیل کرتا ہوں۔

ہندو مہاسبھا

ہندو مہا سبھا نے سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجویزوں کو نامنظور کر دیا ہے۔ ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے لکھا ہے کہ اس اعلان میں بہت سے نکتے ایسے ہیں جو کم و بیش قابل اطمینان ہیں لیکن بدقسمتی سے سر اسٹیفورڈ کرپس کے کہنے کے بموجب برطانی اسکیم کی منظوری یا نامنظوری مجموعی طور پر ہونی چاہئے چونکہ اسکیم کے کچھ ضروری اجزا کلیتاً یا جزواً ہمارے لئے ناقابل قبول ہیں اس لئے ہمارے لئے ہوا اسکے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ اسکیم کو نامنظور کر دیا جائے۔

سکھ آل پارٹیز

سکھ آل پارٹیز کمیٹی نے سر اسٹیفورڈ کرپس کو ایک محضر نامہ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ برطانوی وار کیبنٹ کی تجویزیں ہمارے لئے ناقابل قبول ہیں ہندوستان کے استحکام کو قائم رکھنے اور مضبوط کرنے کی بجائے واضح طور پر صوبوں کی علیحدگی اور پاکستان کے قیام کے لئے دفعات رکھی گئی ہیں اور سکھ پنتھ کے کاز کے ساتھ افسوسناک غداری کی گئی۔

آل انڈیا کانگریس

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ ملک کو یہ مشورہ نہیں دے سکتی کہ وہ کرپس کی تجویزوں کو مان لے لیکن اگر سر کرپس کانگریس کے رزولیوشن کو دیکھنے کے بعد یہ چاہیں گے کہ کانگریس اپنی تجویزیں پیش کرے تو کانگریس اپنی تجویزیں مرتب کر کے ان کے پاس بھیجے گی۔

مسلم لیگ

مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح نے سر اسٹیفورڈ کرپس سے اپنے آخری خیالات کا اظہار اس طرح کیا کہ:- اگر دیگر بڑی پارٹیوں نے ان تجاویز پر رضامندی ظاہر کی تو مسلم لیگ ان پر عمل کرنے کو تیار ہوگی۔

امریکن رائیں

واشنگٹن پوسٹ - ہندوستان کی جو حیثیت اب پیش کی جا رہی ہے اسمیں ان تمام حوصلوں کا جواب ہے جو مہاتما گاندھی کے علمبردار آزادی ہونے سے اب تک ظاہر ہوئے ہیں اور جن سے آزادی پسند امریکنوں کو پوری پوری ہمدردی ہے۔

نیویارک ٹائمز - جنگ کے دوران تاریخ کا ایک بہت بڑا انقلاب پُر امن طریقہ پر ہوا ہے، ہندوستانی لیڈروں کو چاہئے کہ برطانی تجویزوں کو منظور کر لیں۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہندوستانی لیڈروں نے چھوٹے چھوٹے شخصی معاملوں کی بنا پر یا حقیر وجہوں سے آزادی کے اس عطیہ کو ٹھکرا دیا تو وہ امریکہ کی رفاقت کھو دیں گے ہمیں امید ہے کہ جیسے برطانیہ نے صاف صاف اپنی غلطی تسلیم کرلی ہے اسی طرح ہندوستانی بھی اپنی غلطی تسلیم کرلیں گے۔

نیویارک پوسٹ - کوئی یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ برطانی اسکیم بے نقص ہے۔ بلا شبہ اس کی تفصیلوں پر شکوہ شکایت ہوسکتا ہے لیکن پھر بھی اس نے ایک ایسا پروگرام پیش کیا ہے جو آسانی سے ٹھکرایا نہیں جا سکتا۔

سینیٹر کونالی - مجھے بڑی خوشی ہے کہ برطانیوں نے یہ تجویزیں اختیار کی ہیں۔ نئی پالیسی ہندوستان کی خواہش آزادی کو تسلیم کرتی ہے۔

(سینیٹر کونالی امریکن پارلیمنٹ کی غیر ملکی تعلقات کی کمیٹی کے صدر ہیں)

سینیٹر پارکلے - میرے خیال میں یہ تجویزیں ایک جائز اور منصفانہ معاہدہ کی بنیاد ہیں۔ اگرچہ کسی ملک کے داخلی معاملوں پر رائے زنی کرنے سے جھجکتا ہوں۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ ہندوستانی اس برطانی پیشکش کو منظور کریں گے۔

برطانیہ کے اخبارات کی رائیں

ڈیلی میل - ہندوستانی معاملات کی اس ہنگامی نزاکت کی حالت میں حکومت قابل تعریف تیزی سے کام کر رہی ہے۔ برطانی حکومت نے سمجھوتہ کی راہ کی جانب بڑا قدم اٹھایا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ ہندوستانی لیڈر آدھی راہ میں ملتے ہیں یا نہیں۔ جس آزادی کامل کا ہندوستانی نیشنلسٹوں نے اب تک مطالبہ کیا ہے اس کی یقین دہانی اس سے بہتر نہیں ہوسکتی۔ اگر ہندوستان نے زیادہ پانے کی کوشش کی تو وہ اپنی آیندہ کی آزادی ہی نہیں بلکہ موجودہ آزادی بھی کھو بیٹھے گا۔ کیونکہ جاپانیوں کی غلامی سے بچنے کے لئے ہندوستان کو ایک بڑی سلطنت کی امداد کی ضرورت ہے۔ اس اسکیم نے ایک مضبوط اور معقول بنیاد پیش کردی ہے۔

یارکشائر پوسٹ - سنہ ۱۹۲۶ء کے اعلان بالفور کے مطابق ڈومینین اسٹیٹس (درجہ مستعمرات) کا وعدہ پورے معنی میں ہندوستان کے لئے مکمل خود مختارانہ آزادی کا وعدہ ہے۔ یعنی ہندوستان کو یہ حق بھی حاصل ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو برطانی کامن ویلتھ سے الگ ہوجائے اس وعدہ میں کسی قسم کا پس و پیش نہیں ہے۔ آج قومی آزادی بغیر تعاون کے بے معنی ہے۔

نیوز کرانیکل - اُمید ہے کہ ہندوستان کی سب پارٹیوں کے لیڈر حکومت کی تجویزوں کو قابل قبول پائیں گے اور اس لئے اپنے ملک کی حفاظت کے کام میں تعاون کرنے کو تیار ہوجائیں گے۔ آج ہندوستان کا فوری کام بحث کرنا نہیں بلکہ اپنی حفاظت کرنا ہے۔ اگر اس وقت ملکی لیڈروں نے بچاؤ کے کام میں تعاون کیا تو لڑائی فتح ہوجانے کے بعد ان کے لئے حکومت میں تعاون کرنا بھی آسان ہوگا۔

ڈیلی ہیرلڈ - ہندوستانی عوام کے چنے ہوئے نمایندوں کی کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کا خیال قابل تعریف ہے برطانی حکومت کیلئے یہ عقلمندی کی بات ہے کہ اس نے کانگریس کا خیال قبول کرلیا ہے۔ والیان ریاست کا مستقبل بھی انڈین یونین سے وابستہ ہے اگر وہ عقلمند ہیں تو کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں انھیں اپنے ممبر جمہوری طور پر چنے ہوئے بھیجنے چاہئیں۔ کیا وائسرائے کی کونسل ہندوستانی لیڈروں کی کیبنٹ بن جائے گا۔ ہم مزید وضاحت تک اس بارے میں اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں۔

اخبار لندن ٹائمز

لندن ٹائمز نے آج ہندوستان کے مسئلہ پر جو لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے اس کا عنوان ہے "گیارھواں گھنٹہ" اس مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان کا خوشگوار وقت آگیا ہے۔ سر اسٹیفورڈ کرپس دو قسم کی تجویزیں لیکر ہندوستان گئے ہیں، ایک تو وہ تجویزیں ہیں جو جنگ کے بعد ہندوستان کی حیثیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ دوسری وہ تجویزیں ہیں جو اس درمیانی وقفہ سے تعلق رکھتی ہیں جبتک کہ جنگ جاری رہے گی۔

کانگریس کا خاص اعتراض دوسری قسم کی تجویزوں پر بنایا جاتا ہے جس سے منطقی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسکیم بنیادی طور پر کانگریس کے لئے قابل قبول ہے یہ مطالبہ ڈیفنس کا کنٹرول فوراً ہندوستانی ہاتھوں میں دیدیا جائے۔ ایک سے زیادہ معنی رکھ سکتا ہے یہ تو عموماً ضروری ہے کہ ایسے نازک وقت میں ہندوستان کی اعلیٰ کمان جنرل ویول کے ہی ہاتھ میں رہے۔ جیسے کہ ایک امریکن کمانڈر کے ہاتھ میں آسٹریلیا کی فوجوں کی کمان ہے۔ جنرل ویول خود جنوب مغربی پیسفک میں کمانڈر رہ چکے ہیں، لیکن ہندوستان میں کسی ایسے ہندوستانی کا تقرر جسکے اختیارات برطانیہ کے وزیر جنگ کے سے ہوں بحث کے میدان سے باہر نہیں ہے۔

سر کرپس کا بیان

(نئی دہلی ۱۲ اپریل) "میں ہندوستان

آئینۂ کانپور

بارہ وفات کا جلوس

۱۲ ربیع الاول (۳۰ مارچ) کو حسب معمول مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام بارہ وفات کا جلوس ۲ بجے دن کو پریڈ گراؤنڈ سے اٹھکر اپنے مقررہ راستوں سے گزرتا ہوا نماز عصر پھولباغ میں ادا کرکے نماز مغرب کے وقت پریڈ گراؤنڈ پہونچ گیا۔ انجمن ہائے ... امیہ کے رضاکار اور نیلی پوشوں کے علاوہ پبلس لیگی اور دیگر جماعتوں کے ہندو اور سکھ حضرات بھی شامل تھے، مسٹر رام صابر لے اپنے مکان کی طرف سے جلوس کے گزرتے وقت مسلمانوں کے سامنے پان والائچی وغیرہ پیش کی:

مسلمانوں کے علاوہ جا بجا پیس کمیٹی کی طرف سے بھی سبیلیں لگائی گئی تھیں۔

انجمن جامعہ ادبیہ

۲۸ مارچ ۹ بجے رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ مسٹر صدر الاسلام خانصاحب صدر ڈی - ایس پی کے بنگلہ پر جناب پرنسپل عبد الشکور صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جناب پرنسپل صاحب موصوف کے ایک مدلل اور پُر از معلومات مقالہ پڑھنے کے بعد مشاعرہ شروع ہوا جسمیں مشہور شعراء کرام کے علاوہ جناب پنڈت سروپ نرائن صاحب سرور (ہندی شاعر) نے اپنے اُردو اور ہندی آمیز کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ اسکے بعد چائے سے مہمانوں کی تواضع کی گئی اور یہ پُر لطف صحبت ۱۲ بجے رات کو ختم ہوئی۔ جناب پرنسپل صاحب کا مقالہ اور مشاعرہ کا انتخاب اسی اشاعت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۱ اپریل ۸ بجے رات کو انجمن کا دوسرا مشاعرہ مسٹر سید علی عباس حسینی ایم - اے کی صدارت میں مسٹر گنگا پرشاد ناتھ صاحب نزہت وکیل کے دولتکدہ پر منعقد ہوگا۔

مصرع طرح - "مقام اپنا سمجھتے ہیں نہ ہم منزل سمجھتے ہیں"

برائے مطلع - "دل"

دیگر قوافی - محفل - منزل - قاتل - ساحل -

قومی مشاعرہ

قومی ہفتہ کے سلسلہ میں ۱۰ اپریل ۸ بجے رات کو تلک ہال میں ایک غیر طرحی مشاعرہ ہوگا جسمیں شہر کے تمام مشہور شعراء کرام کو مدعو کیا گیا ہے۔

مسلم لیگ کے عہدہ داران

شہر اور ضلع مسلم لیگ کے مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے ہیں:-

سٹی مسلم لیگ، پریسیڈنٹ - مسٹر محمد صدیق۔

وائس پریسیڈنٹ - سید حسن احمد شاہ صاحب وکیل میاں فضل کریم صاحب - مسٹر وحید احمد صاحب - حکیم سید نواب علی صاحب -

سکریٹری - سید مصطفیٰ حسین وکیل

جائنٹ سکریٹری - ڈاکٹر محمد اشرف

خزانچی - مسٹر محمد عتیق -

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ، پریسیڈنٹ - مسٹر محمد مصطفیٰ حسین تیر

وائس پریسیڈنٹ - مسٹر اقبال حسین، مسٹر قطب الدین -

جنرل سکریٹری - مسٹر عبد اللطیف -

خزانچی - مسٹر انیس احمد

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کے مجارٹی پارٹی نے رائے سروا شنکر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی سے ہٹانے کی یو - پی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے آپ پر عدم اعتماد کا ایک رزولیشن ۳۱ مارچ کو پیش ہونے والا تھا لیکن اسی دن مسٹر سوبھاش چندر بوس کے انتقال کی خبر آنے کی وجہ سے چیرمین صاحب نے اس دن جلسہ ملتوی کردیا تھا لہذا اسکے بعد یہ درخواست بھیجی گئی ہے

بلیک آؤٹ

وار کمیٹی کے دفتر میں روشنی کے متعلق ہدایات و ریگولیشن دکھلانے کیلئے ایک کمرہ میں بلیک آؤٹ کے مظاہرہ کا انتظام کیا گیا ہے جس سے بلیک آؤٹ کا صحیح نقشہ اور حال معلوم ہوگا۔ عام پبلک سے ، بجے شام سے ۹ بجے رات تک دیکھنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ یہ مظاہرہ اسی کام کیلئے ہر روز باقاعدہ مذکورہ بالا مقام اور وقت مقررہ پر ہوا کریگا

موٹر کار کیلئے

موٹر گاڑیوں کے مالکان کو لیسنس بدلنے یا زیادہ پٹرول کے راشن کے واسطے ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور کو درخواست دینا چاہیے جو ان درخواستوں کو کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن راشننگ افیسر کے پاس روانہ کرینگے۔ اس درخواست کے ساتھ ہی سارٹیفکٹ اور اجازت نامہ ہونا چاہیے۔

الیکٹرک سپلائی کارپوریشن

الیکٹرک سپلائی کارپوریشن نے ملازمان کو یہ اطلاع دی ہے کہ جلد ہی ۱۹۴۱ء کے بونس کا سوال طے کردیا جائیگا۔ اس جواب کے بعد یونین نے اسٹرائک کے فیصلہ کو ملتوی کردیا ہے۔

سزائے موت

مسٹر ایس - ایم - میٹر بار ایٹ لاء اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سیشن جج نے ایک پچاس سالہ مساۃ لالی کو اپنے شوہر کے قتل کے الزام میں سزائے موت دی ہے۔

غلہ کی دوکانوں پر لائیسنس

۱۲ مارچ کو مقامی سوداگران غلہ نے دوکانوں پر لائسنس لگانے پر بطور پروٹسٹ کے ہڑتال منائی۔ سکریٹری ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ۵ دن اور لائسنس کی کاروائی کو ملتوی کرنے کی درخواست کی ہے اور یہ کہا ہے کہ لائیسنس یا درخواست پر کوئی فیس نہ لی جاوے۔

تار کی چوری

۳۱ مارچ کو ۵۰۰ گز تانبے کا تار انورگنج سرکل سے چوری گیا ہے جسکی وجہ سے کانپور اور جھانسی کے درمیان تار کا سلسلہ ۵ گھنٹے بند رہا۔

۲۸ مارچ کو ۱۱۰ گز تار چھاؤنی سے پہلے چوری جا چکا ہے جسکی وجہ سے کانپور الہ آباد اور کانپور جھانسی کے درمیان ۱۰ گھنٹہ تک تار بند رہا۔

ہندی مشاعرہ

۲۹ مارچ کو کرم ویر پستکالیہ مونڈھا ٹولی میں ہندی اُردو مشاعرہ ہوا جسمیں ہندی شعراء کے علاوہ جناب سید محمد عسکری طباطبائی سرخوش لکھنوی اور جناب فرحت کانپوری نے بھی غزلیں اور نظمیں پڑھیں جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی ملتوبہ میٹنگ ۹ اپریل ۸ بجے دن کو ٹاؤن ہال میں ہوگی۔

تاریکی میں روشنی کی جھلک

(نئی دہلی ۱۲ اپریل) سر اسٹیفورڈ کرپس کی لندن کو روانگی کا التوا - "لندن ٹائمز کا تبصرہ" - سر کرپس سے صدر کانگریس کی مزید ملاقات - ڈیفنس کا معاملہ حل کرنیکے لئے سپرو جیکر فارمولا -

یہ چار باتیں ہیں جن سے نئی دہلی کی تاریک فضا میں روشنی کی جھلک پیدا ہوگئی ہے۔ سر کرپس کا یہ کہنا کہ مجھے امید ہو کہ میں آیندہ کچھ مفید کام کر سکوں گا - واشنگٹن پوسٹ کا یہ اشارہ کہ اگر ضرورت ہو تو پریزیڈنٹ روزویلٹ مداخلت کرکے معاملہ سلجھا سکتے ہیں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا اور مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال کا تار کہ ہوا رزولیشن قطعی طور پر منظور کر لیا -

"میں نے اپنی روانگی ملتوی کر رہا ہوں!" یہ ہے وہ بیان جو سر اسٹیفورڈ کرپس نے آج صبح پریس کانفرنس میں دیا۔ آپ نے بتلایا کہ میں نے سوموار کو روانگی کا انتظام کر لیا تھا۔ اب میں نے روانگی کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ میں نے اس وجہ سے روانگی ملتوی کی ہے کہ میں نے عام صورت حالات کے متعلق جو عام اندازہ لگایا ہے اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آیندہ ہفتہ میں کچھ مفید کام کر سکتا ہوں۔

سر کرپس نے مزید کہا کہ میرا خیال ہے جو کہ ہر آدمی کہہ سکتا ہے کہ جو مشکل باتیں تھیں ان کا دائرہ کم ہو کر بہت محدود رہ گیا ہے اور ممکن ہے کہ باہمی نیک نیتی سے ہم ان مشکلوں کو حل کر سکیں گے۔

ان مشکلوں کے متعلق پریس میں جو ذکر آیا ہے اسکا ذکر کرتے ہوئے سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ سخت گرمجوشی کی حالت میں یہ قدرتی بات تھی کہ لوگوں نے بالکل ابتدائی مرحلہ پر ایک خاص بحث میں اپنے کو ضرورت سے زیادہ پابند کر لیا، اور میرا خیال ہے کہ آج صبح میں نے کچھ اخباروں میں تھوڑا بہت پڑھا ہے۔ اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ اب اُنہوں نے زیادہ غور و فکر کے ساتھ رائے ظاہر کی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سر کرپس مولانا ابوالکلام آزاد - پنڈت جواہر لال نہرو اور جنرل ویول کے درمیان ایک اہم کانفرنس منعقد ہوگی۔

سبدِ گل

ہندوستان کے وہ قدامت پسند جو اس وقت تک عورت کو محض "رونق خانہ" سمجھے ہوئے ہیں اُنھوں نے اس خبر کو بڑی حیرت سے سنا کہ ہندوستان جیسے دقیانوسی ملک میں بھی "انگلو انڈین" لڑکیوں کی فوج تیار کیجائے گی۔ اور یہ عورتیں بھی میدان جنگ میں جاکر اپنی شجاعت کے جوہر دکھائیں گی۔

ان بیچارے قدامت پسندوں کو کیا معلوم کہ اس زمانہ میں عورتیں کیسے کیسے کارنامے انجام دے رہی ہیں۔ کسی زمانہ میں تو وہ ضرور "رونق خانہ" تھیں اسکے بعد "رونق محفل" بنیں اور اب یہ عورتیں "رونق رزم" بننے کے لئے بیتاب ہیں اور ان کے نازک بازو دشمن کے سینہ کو چھلنی کردینے کے لئے بیچین ہیں۔

ہندوستان کے قدامت پسند تو صرف ہندوستان کی انگلو انڈین لڑکیوں کے فوج بھرتی ہونے ہی پر تعجب کر رہے ہیں۔ لیکن اُن کو اس کا علم نہیں کہ یورپ اور جرمنی کی عورتیں کیسے کیسے گل کھلا رہی ہیں۔

جرمنی کی تو یہ حالت ہے کہ عشوہ گری کے مدرسہ میں لڑکیوں کو عشوہ گری کی تعلیم دیجارہی ہے اور اُن کو بتایا جارہا ہے کہ آلات حرب کے بغیر کس طرح وہ مخالفین کے دلوں کو زخمی کرسکتی ہیں؟

جب یہ حسین و جمیل لڑکیاں پوری طرح تعلیم حاصل کرلیتی ہیں تو ان کو پانچویں کالم میں بھرتی کرلیا جاتا ہے چنانچہ اس حسین و جمیل پانچویں کالم نے سارے یورپ میں قیامت برپا کررکھی ہے۔

ان پانچویں کالم حسین و جمیل لڑکیوں نے تو وہ کارنامے انجام دیئے ہیں کہ کوئی کہنہ مشق سے کہنہ مشق فوجی ماہر بھی ان کے مقابلہ کی حیثیت نہیں رکھتا۔ نہ ان کو توپ کی ضرورت ہوتی ہے نہ بندوق کی۔ یہ فتنہ روزگار لڑکیاں اپنے فطری ہتھیاروں سے جرمنی کے بڑے سے بڑے مخالف کو اس طرح زیر کرلیتی ہیں کہ ہٹلر بہادر بھی تھوڑی دیر کے لئے یہ سوچنے لگتے ہیں کہ کیا اچھا ہوتا اگر میں بھی ایک حسین لڑکی ہوتا۔ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ یوگوسلاویہ کے سیکڑوں فوجی ماہرین کو جرمنی کی ان حسین و جمیل لڑکیوں نے السادہ ہوشربا اداؤں سے بغیر لڑے ہی ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ ہیں جرمنی کی حسین و جمیل لڑکیوں کے کارنامے۔

سر کرپس کی براڈکاسٹ تقریر

دہلی ۳۱ مارچ۔ کل رات کو ساڑھے آٹھ بجے سر اسٹیفورڈ کرپس نے آل انڈیا ریڈیو دہلی سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جو ہندوستان کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے براڈکاسٹ ہوئی۔ اسکا خلاصہ نیچے درج کیا جاتا ہے۔

آج صبح اخباروں میں جو تجویزیں شائع ہوئی ہیں ان پر وار کیبنٹ کی سب ممبروں کا اتفاق ہے آپ شاید ہمارا مقصد معلوم کرنا چاہیں گے۔ ان تجویزوں سے ہمارا یعنی برطانی حکومت اور برطانی عوام کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو مکمل خود مختاری حاصل ہوجائے۔ اس وقت ہندوستان کا ایک مرکزی اور صوبائی آئین ہے اور ایسے نازک زمانہ میں ہر شخص اتفاق کرے گا کہ ہندوستان کا کوئی نیا آئین مرتب نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن جس اُصول پر یہ تجویزیں مبنی ہیں وہ یہی ہے کہ ہندوستان کے چنے ہوئے نمائندے اپنی مرضی کے مطابق اپنا آئین آپ مرتب کریں اور اس کام میں اگر دیسی ریاستیں شریک ہونا چاہیں تو (میرا خیال ہے کہ وہ ضرور چاہیں گی) تو وہ بھی شریک ہوجائیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اس آئین کی تشکیل تو جنگ و جدل ختم ہونے کے بعد ہوگی۔ اس اثنا میں کیا ہو؟ اس اثنا میں ہندوستان کو بچانے کے لئے برطانی حکومت ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اور [illegible] یہ ہے کہ ہر طبقہ اور ہر مذہب کے ہندوستانی باشندے اس بارے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے۔

جبتک نیا آئین مرتب نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ہندوستان کا بچاؤ لازمی طور پر حکومت برطانیہ کی ذمہ داری میں رہے گا۔ وہی اسکی رہنمائی کرے گی۔ کیونکہ اس کا تعلق عالمگیر کوشش جنگ سے ہے۔ البتہ حکومت ✻

ادبِ لطیف

پردیسی پریتم سے

انجناب صابر نونہالی

پریتم! تمھیں بھی پورن ماشی کی وہ رات یاد ہے جب کہ ہم تم دونوں پہلی دفعہ شام کے دھندلکے میں ایکدوسرے سے ملے تھے؟ تمھیں کیوں یاد ہوگا۔؟ بھول گئے ہوگے۔ مگر میں تو اُسے زندگی کے آخری دم تک بھی بھول نہ سکوں گی۔ بھولوں گی کس طرح؟ اُس شام کی یاد ہی منتہائے حیات! اور سرمایۂ زندگی ہے۔ کاش اُس شام کی صبح ہی نہوتی...!

چندرماں کی منور چاندنی سے تمام جنگل جگمگ جگمگ کررہا تھا۔ تم پیپل کی جڑ پر سر جھکائے بیٹھے تھے۔ اور میں سراپا شوق بنی ہوئی تمھاری سندرتا کو اپنے پیاسے نینوں میں جذب کرلینا چاہتی تھی۔ کاش میں ایسا کرسکتی اور تم میرے..... اور ہمیشہ کے لئے میرے ہوتے۔ بہت دور! ندی کے کنارے پپیہا.... پی کہاں کا درد بھرا الاپ الاپتا ہوا فضائے لطیف میں جگر کاٹتا پھر رہا تھا۔ میری زبان بند ہوچکی تھی ورنہ شاید اسکی پریشان "تلاش" کا یہ کہکر خاتمہ کردیتی کہ پیا یہاں ہے پیپل کے درخت کے نیچے.....مگر یہ باتیں کہتا کون؟

پریتم نے پوچھا "تم کیا چاہتی ہو مالتی؟ اور پھر اپنی مست انکھڑیوں کو زمین پر گاڑدیا اور ناخن سے پیپل کی چھال کھرچنے لگے۔

میں کچھ سوچ چکی تھی.... اور دل میں کتنی ہی آشائیں لیکر آئی تھی کہ میں پیا.... سے یہ کہونگی، وہ کہوں گی، مگر تمھیں دیکھتے ہی وہ سب باتیں ذہن سے نکل گئیں۔ اس طرح جس طرح کہ سورج، دنیا کے سامنے اندھیار۔ اور تو کچھ نہ کہہ سکی البتہ میرے پیاسے نین تمھاری طرف اُٹھ گئے اور وہ سب کچھ کہدیا جسے شاید میری زبان سے بیان نہیں کرسکتی۔ پریتم مجھے اس طرح اپنی طرف متوجہ دیکھ کر، تم میرا ہاتھ محبت سے تھام لیا اور میری چوڑیوں سے کھیلنے لگے! آہ! تمھارا ہاتھ لگتے ہی میرے تمام جسم میں بجلی سی دوڑ گئی۔ میں خوشی کے مارے اپنے آپ کو بھول گئی اور اتنی بھی سدھ نہ رہی کہ تم نے میرے بالوں کو کب چھوا؟ اور کب مجھے چھوڑ کر.... ہاں تڑپتا چھوڑ کر.... چلے گئے.. پھر ہوئے والے سفر پر...... !

آہ اُس رات کی وہ منور گھڑیاں یاد آ آکر مجھے آٹھوں پہر خون کے آنسو رُلاتی ہیں۔ کیا تم نے بھی کبھی اس ابھاگن کو یاد کیا ہے۔ پریتم تم سپنے میں بھی کئی دفعہ آئے مگر نہ جانے کس بات پر ناراض تھے جو ہمیشہ اس ابھاگن سے دور ہی دور رہے؟

پریتم! مجھ سے ایسی کون سی بھول ہوگئی جواب آتے نہیں میں روز شام کو اسی پیپل کے نیچے بیٹھ کر تمھاری راہ دیکھا کرتی ہوں میرے پیاسے نین تیرے درشنوں کو ترس رہے ہیں ہر دلنواز! پریتم تم آتے کیوں نہیں کیا اس ابھاگن کو بھلادیا اپنے من سے...... ! اس طرح کا کٹھور ہردے تو تمھارا نہیں تھا پریتم!

(ہندی سے ترجمہ)

✻ ہند اس کام میں اہل ہند کا تعاون حاصل کرے گی۔ اسی لئے مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنی فوری توجہ اس جانب مبذول کریں۔ گورنر جنرل اس بارے میں بھرپور کوشش کریں گے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ ہندوستانی لیڈر اُن پر بھروسہ کریں گے۔

مکمل خود مختاری

میں دشواریوں کے تاریخی پس منظر پر نہیں جانا چاہتا ہمیں تو اس وقت موجودہ واقعات کو دیکھنا ہے ہندوستان میں بہت سی قومیں اور بہت سی نسلیں ہیں جیسی روس میں ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم ان قوموں کو مکمل آزادی دیدیں کہ وہ جس طرح چاہیں اپنا آئین مرتب کریں۔

کچھ لوگوں کا دعوے ہے کہ ہندوستان ایک واحد منقسم ملک رہے۔ ر ر اُسے دو یا تین یا اس سے زیادہ حصوں میں منقسم کرنا چاہتے ہیں کچھ لوگ صوبوں کے سب سے زیادہ اختیارات اور فیڈرل مرکز کے بہت کم اختیارات رکھنا چاہتے ہیں۔ اور کچھ لوگ مرکز کی طاقتوں کو اقتصادی اور سیاسی بنیادوں پر مضبوط رکھنا چاہتے ہیں لیکن یہ باتیں باہر والوں کے طے کرنے کی نہیں بلکہ ہندوستانیوں کے طے کرنے کی ہیں ✻

عالمِ نسواں

عورتوں کو عشق کے فریب سے بچنا چاہیئے!

انگریزی سے ماخوذ

ایک انگریزی رسالہ میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک انگریز خاتون کا مضمون شائع ہوا ہے جسمیں خاتون مذکور نے اپنی آپ بیتی کے ذریعہ ان اسباب پر روشنی ڈالی ہے جن کی بنا پر خاتون مذکور کو شوہر سے طلاق لینا پڑی۔ خاتون مذکور کا یہ مضمون اُن مغرب زدہ لڑکیوں کی آنکھیں کھولدینے کے لئے کافی ہے جو شادی کے لئے عشق کو ضروری خیال کرتی ہیں۔

"بغیر عشق کے شادی کرلینا زمانہ قدیم کی ایک جہالت ہے شادی صرف اُسی صورت میں کرنا چاہیئے جب جانبین ایکدوسرے سے عشق و محبت رکھتے ہوں۔ بغیر محبت اور عشق کے شادی ایک جاہلانہ رسم ہے"۔ یہ ہے وہ خیالات جو عام طور پر آج کل کی لڑکیوں میں پائے جاتے ہیں۔ میں بھی اسی خیال کی ایک لڑکی ہوں جنے ۲۷ سال کی عمر تک اسلئے شادی نہیں کی کیونکہ مجھے کوئی ایسا مرد نہیں ملا جس سے میں محبت کرسکتی۔

بالآخر میری ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ اس نوجوان کی شکل و صورت اور انداز گفتگو نے میرے دل پر کافی اثر کیا۔ مجھے محسوس ہونے لگا جیسے میں اسکی محبت میں مبتلا ہوگئی ہوں۔ کچھ دنوں تک ہماری محبت کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر ایک روز نوجوان مذکور نے مجھ سے شادی کی درخواست کی جسکے لئے میں آمادہ ہوگئی اور ہماری شادی ہوگئی۔

میں اپنے انتخاب پر بیحد خوش تھی۔ کیونکہ میں سمجھتی تھی کہ میرا انتخاب بالکل درست ہے۔ لیکن چند ہی ماہ کے بعد مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ میرے شوہر کی دلچسپی مجھ سے کم ہورہی ہے پہلے تو میں نے اس کو غلط فہمی سمجھا لیکن رفتہ رفتہ مجھے معلوم ہوگیا کہ میرا خیال غلط نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے شوہر کو مجھ سے پہلی سی دلچسپی نہیں رہی ہے۔ اور اب وہ میرے حسن کی تعریف کرنے کے بجائے دوسری لڑکیوں کا تذکرہ کرنا زیادہ پسند کرتا تھا۔

ہماری شادی کو پورا ایک سال گذر گیا۔ جوں جوں وقت گذر رہا تھا ہمارے تعلقات خوشگوار ہوتے چلے جا رہے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے تعلقات کی بنیاد ایک خیالی چیز عشق پر رکھی ہوئی تھی۔ اور عشق بھی وہ جو موجودہ زمانہ میں نفسانیت کا دوسرا نام ہے۔ آخر ہمارے تعلقات اسقدر خراب ہوئے کہ مجھے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرنی پڑی۔

طلاق حاصل کرلینے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی کہ میں نے شدید غلطی کی تھی۔ درحقیقت شادی اور عشق دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ شادی کا عشق سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ شادیاں ہمیشہ ناکام ثابت ہوتی ہیں جو عشق و محبت کے بعد کی جاتی ہیں۔

عشق و محبت ایک قسم کا نشہ ہے جسمیں مبتلا ہونے کے بعد نوجوان لڑکے اور لڑکیاں غلط قدم اُٹھا لیتے ہیں۔ ابتدا میں تو ان کو اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا لیکن بعد میں ان کو پتہ چلتا ہے کہ جس چیز کو وہ عشق سمجھ رہے تھے وہ ایک سراب تھا اور فریب تھا۔

شادی عشق کے لئے نہیں کی جاتی بلکہ ازدواجی زندگی کے فرائض کی ادائگی کے لئے کی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ شادیاں زیادہ کامیاب ثابت ہوتی ہیں جن کی بنیاد عشق کے بجائے مصلحتوں اور دوراندیشیوں پر رکھی ہوئی ہوتی ہے سوچ سمجھ کر شادیاں کرنے والے ٹھنڈے دل کیساتھ اپنے مستقبل پر غور کرسکتے ہیں۔ اسلئے اُن کا مستقبل ہمیشہ خوشگوار رہتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اگر میں نے عشق نہ کیا ہوتا یا بالفاظ دیگر میں عشق کے فریب میں مبتلا نہوتی۔ اور عاشق کے بجائے کسی سنجیدہ انسان سے شادی کرتی تو میری زندگی نہایت آرام سے گذرتی۔ لیکن میں نے عشق کرکے ایک ایسی غلطی کی ہے جس کی تلافی تمام عمر ناممکن ہے۔ اگر سچ پوچھا جائے تو میں نے اپنی زندگی برباد کرلی۔

جو لڑکیاں عشق کے بعد شادیاں کرتی ہیں ان کی حالت بالکل جواریوں جیسی ہے۔ ایسی لڑکیاں ہارتی زیادہ ہیں اور جیتتی کم ہیں۔ اسلئے میری رائے ہے کہ لڑکیوں کو ہمیشہ عشق سے بچنا چاہیئے۔ اور اُن کو کبھی ایسے نوجوانوں کے فریب میں ✻

بچوں کی دنیا

ہنسی سے ڈریں تو پھر کیا کریں؟

ایک بوڑھا آدمی اور اُس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک ٹٹو بھی تھا۔ انھوں نے سامان تو ٹٹو پر لادا اور خود پیدل چلے۔ لوگوں نے دیکھا تو کہنے لگے:۔ "دیکھو! یہ دونوں باپ بیٹے کیسے نادان ہیں؟ ٹٹو ساتھ ہے مگر پھر بھی پیدل جارہے ہیں"۔ یہ سن کر بوڑھا ٹٹو پر سوار ہولیا۔ تھوڑی دور چلے تھے کہ پھر کچھ آدمیوں نے کہا "دیکھو! بوڑھا کیا بے رحم ہے! آپ تو مزے میں ٹٹو پر سوار ہے اور بیٹا پیدل جارہا ہے"۔ بوڑھے کو یہ سُن کر بہت شرم آئی ٹٹو سے اُتر پڑا۔ اور بیٹے کو سوار کردیا۔ ابھی کچھ دور نہ گئے تھے۔ کہ اور آدمی ملے اور کہنے لگے "دیکھو بے ادب اولاد، بوڑھا باپ تو پیدل ہے اور خود ہٹا کٹا جوان ٹٹو پر سوار ہے"۔ لوگوں کے کہنے سے دونوں باپ بیٹے سوار ہوگئے۔ چلتے چلتے اُنھیں اور آدمی ملے اور دیکھ کر بولے "کیسے بیرحم ہیں۔؟ سامان تو لادا ہی تھا بیچارے ٹٹو پر باپ بیٹے دونوں سوار بھی ہوگئے اور ذرا ترس نہیں آتا"۔

ہماری تو یہ خواہش ہے کہ تمام مذہبوں اور تمام نسلوں کے لوگ آئین آئندہ مل جلکر بنائیں۔ جو تمام برطانی ہند کا ہوگا اور اسمیں دیسی ریاستیں بھی شامل ہونگی.... اگر شامل ہونا چاہیں.... ہم تو ہندوستان کے صوبوں سے یہ کہتے ہیں کہ مل کر ایک آئین بناؤ۔ لیکن اگر اپنے تمام آئینی بحث و مباحثہ کے بعد آپ اپنے اختلافات پر عبور نہیں پاسکتے اور کچھ صوبہ غیر مطمئن رہیں تو یہ صوبہ الگ رہ سکتے ہیں۔ اور ان کی پوزیشن بھی اتنی ہی خود مختارانہ اور آزادانہ ہوگی جتنی خود یونین کی۔ یعنی مکمل خود مختاری حاصل ہوگی ہم اُمید کرتے ہیں کہ ایک مضبوط اور متفقہ یونین ہوگی جو سب کی آزادانہ مرضی پر مبنی ہوگی۔ لیکن اس بارے میں ہم برطانی کوئی قربانی نہیں دے سکتے۔ اپنے مسئلہ تو آپ ہی کو طے کرنے ہیں۔ ہم نے وہ ذریعہ پیش کردیا ہے جس سے آپ جلد سے جلد مکمل اور متفقہ خود مختاری تک پہونچ سکتے ہیں۔ ابتک تو ہم انتظار کرتے رہے کہ ہندوستان کے مختلف فرقے مل جُل کر خود مختار ہند کا آئین خود مرتب کریں۔ اور چونکہ ہندوستانی لیڈروں میں کوئی اتفاق رائے نہو سکا۔ اسلئے برطانی حکومت پر یہ الزام بھی لگایا گیا کہ وہ اس اختلاف کو بہانہ بناتی ہے۔ اب ہم راہ دکھا رہے ہیں اور یہ ہندوستانیوں اور صرف ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اپنی آزادی حاصل کرنے کیلئے اسے منظور کریں یا نہ کریں اگر اُنھوں نے اس موقعہ سے فائدہ نہ اُٹھایا تو یہ ان کی ذمہ داری ہے۔

ہم اپنے پچھلے وعدے پورے کررہے ہیں۔ آپ انھیں قبول کریں۔ مجھے اُمید ہے کہ نیا آئین مرتب کرنے میں اقلیتوں کا پورا خیال رکھا جائے گا۔ لیکن اس تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ہم نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ آئین ساز جماعت اور برطانی حکومت کے درمیان جو معاہدہ ہوگا اسمیں یہ گارنٹی ہوگی کہ نئی یونین اقلیت کے حقوق کی حفاظت کرے گی۔ اور جو صوبے یونین میں شامل نہوں گے اُن کے ساتھ اُن کے ساتھ بھی ایسا معاہدہ ہوگا۔ وائسرائے ہند کو اُمید ہے کہ ان تجویزوں کی بنا پر لیڈروں سے ان کے وہ مشورے شروع ہوجائیں گے جن سے ان آئینی قانون کی تکمیل ہوسکے۔

ڈیفنس

ڈیفنس فی الحال رزرو ہے لیکن اگزیکیٹو کونسل کے ممبر مشوروں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جنگ اس قسم کی ہے کہ ہر ایک ملک کا الگ الگ پیمانہ پر تحفظ نہیں ہوسکتا ہندوستان کے بری و بحری اور ہوائی بچاؤ کی ذمہ داری برطانی حکومت پر ہے۔ عالمگیر جنگ کی نوعیت ایسی ہے کہ ڈیفنس کی ✻

✻ میں نہیں آنا چاہیئے جو عشق کا فریب دیکر لڑکیوں کی زندگیاں برباد کرنے کے عادی ہیں۔

پردۂ فلم

"مہمان"

رنجیت کے ایک نئے شاہکار "مہمان" کے مزاحیہ مناظر اور مکالمے خاص طور پر قابل داد ہیں۔ اور گانے بھی بہت دلکش ہیں۔ مہمان میں خورشید، ایشور لال، مادھوری، اور کیسری نے اپنی اداکاری کے اچھے کمالات دکھلائے ہیں۔ افسانہ میں سنسنی اور دلچسپی کے کافی عناصر موجود ہیں۔

"خاندان"

پنجاب سنسر بورڈ نے پنچولی آرٹ پکچرز کے دوسرے آل انڈیا اردو پکچر "خاندان" کو پاس کردیا ہے۔ ان کی متفقہ رائے ہے کہ پکچر ہر لحاظ سے کامیاب اور عمدہ ہے جس کے گانے، مکالمے، اور سیٹنگ برسوں تک یاد رہیں گے۔ غلام محمد کی جذباتی اور فطری اداکاری، نور جہاں کے سریلے گانے، یقیناً بیحد مقبول ہوں گے پنجاب کا مزاحیہ اداکار درگا موٹا نرالی شان سے آرہا ہے۔ جس کی نیچرل اداکاری دیکھ کر پبلک میں قہقہوں کا طوفان بپا ہوجائے گا۔ پران۔ منورما۔ ابراہیم۔ بے بی اختر۔ اجمل اور نفیس بیگم نے بھی اپنے پارٹ کو خوبی سے نبھایا ہے۔

"چندن"

بمبئی میں اشوک پکچرز کی فلم "چندن" کی نمائش بہت کامیابی سے جاری ہے۔ اور اطلاعات مظہر ہیں کہ فلم کو کامیابی حاصل ہورہی ہے۔ دیوان بہادر کرشن لال مدن لال زویری ایم اے ریٹائرڈ چیف جج حال کا زکورٹ بمبئی دیوان بہادر ہیرالال قاضی آئی سی ایس سابق پرنسپل گجرات کالج۔ اور شریمتی بچوبائی دھرسی ٹھاکر پریزیڈنٹ بھارتیہ استری منڈل بمبئی نے فلم دیکھنے کے بعد اسکی تعریف میں بیان شائع کیے۔

"فریاد"

رنجیت کے ڈائرکٹر جینت دیسائی نے فلم چاندنی مکمل کرلی ہے۔ اور نئی فلم "فریاد" کی تیاریاں شروع کردی ہیں اس میں خورشید۔ ایشور لال۔ رام سنگھ، مبارک، اور دیگر آرٹسٹ اداکار ہوں گے۔

"اُجالا"

تاج محل پکچرز کا پہلا شاہکار اُجالا بمبئی میں ریلیز ہوکر پبلک کی نگاہوں اور دلوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس فلم میں تین سال کی مدت کے بعد مشہور اداکارہ نسیم نے اداکاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ نسیم کے علاوہ فلم میں رتن بائی۔ پرتھوی راج۔ مبارک۔ مرزا مشرف بھی چمک رہے ہیں۔ اُجالا کو مشہور ڈائرکٹر مسٹر ملتانی نے ڈائرکٹ کیا ہے اور مکالمے کمال امروہوی نے لکھے ہیں۔

✻ ذمہ داری کمانڈر انچیف کی ہی رہنی چاہیئے جو اسے جنگ کے جزو کی حیثیت سے ملا ہے۔ کمانڈر انچیف کی پوزیشن اگزیکیٹو کونسل کے ممبر کی حیثیت سے قائم رہیگی۔ لیکن ہندوستان کو جنگ کے کنٹرول اور ڈیفنس میں پوری آزادی دینے کے لئے وار کیبنٹ اور پیسفک کونسل میں ہندوستان کی نمائندگی ہوگی۔ اور جب صلح کا موقع آئے گا تو ہندوستان دوسری قوموں کیطرح اپنا نمائندہ بھی صلح کانفرنس میں بھیجے گا۔ تاکہ دنیا کا نیا نظام بنانے میں اپنا حصہ لے سکے۔

میرے یقین میں اس سے زیادہ ہندوستانی عوام کے مطالبہ پورے کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ہندوستانی لیڈروں نے یہ تجویزیں نامنظور کردیں تو پھر لڑائی ختم ہونے تک حالات پر دوبارہ غور کرنے کا وقت نہ ہوگا۔ اور نہ توقع اور تمام دنیا میں ہندوستان کے دوستوں کے دل کو بڑا دھکا لگے گا

آخر میں سر اسٹیفورڈ کرپس نے موجودہ دشواریوں اور نازک صورت حالات کا ذکر کیا۔ اور ہندوستانیوں سے اپیل کی کہ گزشتہ شکایتوں کو بھول جاؤ۔ جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اب تو حال اور مستقبل کو دیکھو۔

مہاتما جی کا خیال

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ نمائندہ سٹیج کو معلوم ہوا ہے کہ برطانی تجویزوں کے بارے میں مہاتما جی کو یہ رائے اور کیا ہو چکی ہے کہ ہندوستان کو اگلی تاریخ کا ایک چیک دیا جارہا ہے جو ٹوٹنے والے

[illegible]

اقوالِ زرین

دل سے اپنے لالچ نکال دے تاکہ تو ذلیل نہ ہو جائے

کسی کا آزار مت چاہ۔ تو بھی امن میں رہیگا

کسی کو حقیر مت جان۔ تو بھی خوار نہ ہوگا

موت کو مت بھول تاکہ دنیا کی طرف راغب نہ ہو

بیہودہ گوئی تمام آفات کی جڑ ہے۔

اگر تو کسی کیساتھ احسان کرے تو اسکو ظاہر نہ کر

لوگوں کی حاجت روائی اپنا شیوہ بنا

گناہ کے اندازہ سے سزا دے

ہر جگہ خدا کو حاضر جان

ہر چیز میں موسیقی موجود ہے اگر انسان کے کان ہوں

ایک ایسی عورت کا متلاشی ہو۔ جو محبت کی مورت حیا کی دیوی۔ اور شرافت کا مجسمہ ہو۔

حکومت امریکہ فیصلہ کے انتظار میں

واشنگٹن۔ ۳۱ مارچ۔ امریکہ کے قائم مقام بدیسی وزیر مسٹر سمر ویلز نے ہندوستان کے متعلق برطانی کیبنٹ کے بارے میں کوئی رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا کہ حکومت امریکہ برطانی تجویزوں کے متعلق ہندوستانی لیڈروں کے فیصلہ کا انتظار کر رہی ہے۔

موجِ تبسم

فلم ڈائرکٹر۔ (موٹے اداکار سے) موٹے اداکار فلموں میں کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اب کسی موٹے اداکار کو ملازم نہیں رکھوں گا۔

موٹا ایکٹر: (جو ملازمت کے لئے آیا تھا) تو پھر آپ کی فلموں میں موٹے آدمیوں کے پارٹ بھی دبلے آدمی ہی ادا کریں گے؟۔

ایک شخص۔ ہمارے گاؤں میں ایک فقیر رہتا ہے جس کی عمر ۹۰ سال ہے اس نے اب تک موٹر نہیں دیکھی کہ کیسی ہوتی ہے؟

دوسرا شخص۔ خیال ہے کہ اسکی عمر ۹۰ سال کی اسی لئے ہے کہ اس نے موٹر نہیں دیکھی۔

ماسٹر (باپ سے) جناب آپ کا لڑکا حساب میں بہت کمزور ہے۔

باپ۔ دیکھئے نا، گھر میں دو دو بھینسیں موجود ہیں پھر بھی نہیں معلوم کیوں کمزور ہے۔؟

ماسٹر (طالبعلموں کو طبیعات کا سبق پڑھاتے ہوئے) ثبوت دو کہ درختوں سے فضا گرم ہو جاتی ہے۔

ایک طالبعلم۔ درختوں کی شاخوں سے طالبعلموں کی ہتھیلیاں گرم ہو جاتی ہیں۔

دلچسپ معلومات

روس میں چاندی کی بارش

روس کے شہر گورکی کے ایک نزدیکی قصبہ میں پچھلے دنوں جب بارش ہوئی تو چاندی کے بھنوی شکل کے ٹکڑے جو مچھلی کے چھلکوں کے برابر تھے۔ گرے۔ سارا روس حیران تھا کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ ماہرین سائنس سر دھننے لگے آخر ایک پروفیسر اس نتیجہ پر پہنچا کہ چاندی کے یہ ٹکڑے درحقیقت سولہویں صدی کے ہیں۔ جو کسی کھلے مقام پر پڑے ہوئے تھے۔ اور شیطانی طوفان کے باعث اڑ کر ہوا میں چلے گئے۔ جہاں ایک مدت تک ہوا میں معلق رہے۔ اور فضائی اثرات کے باعث اسکی شکل بدل گئی۔ لیکن جب تھامنے والی قوت باقی نہ رہ سکی تو بارش کے ساتھ گر پڑے۔

بڑے مصنفوں کی عادتیں

دنیا کے بعض بڑے مصنف اور اہل قلم جن کے مضامین اور کتابیں پڑھ کر لوگ جھومتے ہیں وہ تقریباً سب کے سب ہی عجیب وغریب عادتوں میں مبتلا رہے۔ مشہور ادیب الجرین اپنی میز پر چھوٹی چھوٹی مورتیاں رکھا کرتا تھا۔ مضمون آرائی سے پہلے اُن پر نظر جما لیتا تھا اور نظر جاتے ہی مضامین اُمنڈ پڑتے تھے۔

ڈاکٹر جانسن کے پاس جبتک بلی خرخر نہ کرتی تھی اُس کا دماغ کام نہ کرتا تھا۔

اُردو شاعری پر ایک طائرانہ نظر

"اُردو غزل گو"

آج کی اشاعت میں ہم ناظرین کی تفریح طبع کیلئے جناب عبدالشکور صاحب پرنسپل حلیم مسلم انٹر کالج کانپور کا ایک ادبی مقالہ پیش کر رہے ہیں۔ جسے موصوف نے ۲۶ مارچ ۱۹۴۲ء کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کی بزم مشاعرہ کی صدارت فرماتے ہوئے جو جناب صدرالاسلام خانصاحب صدر ڈی۔ ایس۔ پی۔ کے بنگلہ پر منعقد ہوئی تھی، ارشاد فرمایا تھا۔ ہمیں نہایت مسرت ہے کہ کانپور جیسے خشک اور بے فرد شہر میں بھی ایسی ایسی مایہ ناز ہستیوں کا اجتماع ہو جاتا ہے جو اپنے افکار و خیالات کی تر و تازگی اور چاشنی سے اہل ذوق کے دل و دماغ کی تفریح کے سامان مہیا کرنے کی عالمانہ و ادیبانہ قابلیت و صلاحیت رکھتی ہیں۔ آپ نے ایک معمولی جنبش قلم سے اُردو شعر و ادب کا جو احاطہ کیا ہے اُس سے آپکی معلومات اور وسعت نظری کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ عام طور پر لوگ اب ناظمین کو غزل گو شعرا پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور نظم کو انقلاب روزگار اور گردش نفسیات کا واحد ذریعہ خیال فرماتے ہیں۔ آپنے نہایت جرأت و بیباکی سے اس عامیانہ خیال کی تردید کی ہے اور غزل کی عظمت و وقار کا اعتراف کرتے ہوئے نہایت صفائی سے رائے زنی کی ہے۔ اور فرمایا ہے "غزل گو شاعر خدائے سخن ہے، اور نظم گو شعرا پیغمبر ہیں"۔ حقیقت یہ ہے کہ شعرائے متغزلین کی توصیف اس سے زیادہ موثر اور جامع الفاظ میں نہیں کیجا سکتی۔ آخر میں نوجوان شعرا کو جن شاعروں کے کلام کے مطالعہ کی آپنے ہدایت فرمائی ہے کاش کے اُس کے معیار میں کچھ اور یگانگت و یکسانیت ہوتی۔ اُمید ہے کہ آپ صداقت کو وقتاً فوقتاً اسی طرح یاد فرما کر سرفراز فرماتے رہیں گے۔

"ایڈیٹر"

حضرات! شاعری کے متعلق کسی غیر شاعر کا اظہار خیال شاید اسلئے قابل وقعت اور لائق اعتنا نہ ہو کہ وہ محرم اسرار نہیں ہوتا۔ لیکن شاعری کا ظل عاطفت اس قدر وسیع اور اسکا دامن اس درجہ لامحدود ہے کہ کوئی صحیح دماغ بھی اس سے دور نہیں رہ سکتا۔ میں نے بھی ایک سخن کے متلاشی کی حیثیت سے کچھ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور اس سعی اور کوشش میں مینے شاعری اور غزل کے متعلق جو رائے قائم کی ہے وہ آپکے سامنے پیش کرونگا۔

ممکن ہے کہ تخلیق کے وقت قوائے انسانی کی وحدت میں فطرت کوئی امتیازی سلوک نہ کرتی ہو۔ لیکن عالم وجود میں آنے کے بعد حادثات اور واقعات مختلف انسانوں میں امتیازی شان پیدا کر دیتے ہیں۔ ایک وہ انسان جسکی زندگی نشیب و فراز سے ناآشنا فکر معیشت سے آزاد، ایک ایسے نرم رو چشمے کی طرح ہے جس میں کبھی تلاطم نہ پیدا ہوتا ہو، اور ادراک اور حس کی قوتوں کو کیقلم کھو دیتا ہے۔ اور اُسکی زندگی سماجی نقطۂ نظر سے ناقابل اعتنا ہو جاتی ہے

دوسرا انسان حادثات سے دوچار ہوتا ہے ہر حادثہ پر اُسکے اسباب و علل، نقوش و اثرات پر غور کرتا ہے گرد و پیش کے ماحول پر گہری نظر ڈالتا ہے اور معلوم کرتا ہے کہ ان حوادث کی نوعیت کیا ہے۔ انکا احاطہ کس قدر وسیع ہے ان کے اثرات دیرپا ہیں یا ناپائدار۔ اور اس طرح غور و فکر کا دروازہ کھل جاتا ہے تمام قوتیں مشترک ہو کر مصروف کار نظر آتی ہیں۔ وہ بلند مرتبہ انسان اپنی دنیا الگ بنا لیتا ہے۔

اُسکی زندگی میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں جبکہ وہ بعض حادثات کا، بعض نتائج اور بعض احساسات کا غیر ارادی طور پر اظہار کر دیتا ہے۔ اور اس طرح اُسکے غور و فکر کا پردہ فاش ہو جاتا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ افکار مختلف اثرات، جذبات، اور تفکرات کا نتیجہ ہیں۔ پھر اُس کا دل و دماغ متضاد اُمور کا مرکز نظر آتا ہے لیکن اُسکے افکار میں یہ کثرت، وحدت اور مکمل وحدت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ اُس نے انھیں خیالات اور جذبات کی ترجمانی کی ہو۔ جو اُس نے ذاتی طور پر محسوس کیے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے مطالعہ اور فکر کے بھروسہ پر ہر انسانی جذبہ یا خیال کا ترجمان ہو سکتا ہے۔

اس سے آپنے اندازہ کر لیا ہوگا کہ شاعر کی ہستی اگر مافوق الفطرت نہیں تو عام سطح انسانی سے ضرور بلند ہوتی ہے۔ شاعر کی قوت حس صرف محسوس ہی نہیں کرتی بلکہ ان اثرات کو محفوظ بھی رکھتی ہے۔ شاعر کا ذہن عقابی نظر رکھتا ہے وہ کائنات کا نظارہ ایک جنبش نگاہ میں کر لیتا ہے۔ اور پھر اُس کی مکمل تصویر کشی پر قادر ہوتا ہے اور اس طرح کہ وہ باریک نقوش جو عام ادراک کی سرحد سے بھی پرے ہوتے ہیں یا وہ حقائق جن کی تابانی عام نگاہ کو خیرہ کرتی ہے سب اسکی گرفت میں ہوتے ہیں اُسکا دل گوناگوں جذبات اور تجربات سے لبریز ہوتا ہے اُس کا دماغ انواع اقسام کے خیالات و تفکرات کا مرکز بن جاتا ہے۔ اسکا وجود اکثر رنگین اور دلکش تجربات کی دنیا سے گزرتا ہے اور جب وہ کسی جذبہ سے بے اختیار ہو کر اظہار پر مجبور ہوتا ہے تو یہ سب چیزیں اسکی مدد کرتی ہیں۔ پھر شاعری صرف جذبات کی ترجمانی نہیں، ایک صناعی بھی ہے شاعر جو الفاظ کی صورت میں اپنے تخیلات، حیات اور تجربات زندگی کو ایک تعمیری عمل کی صورت میں پیش کرتا ہے۔

ان تمام اوصاف سے بہرہ مند ہونے پر بھی اگر شاعر کی نگاہ بلند اور کردار اعلیٰ نہیں تو دنیائے شاعری میں اس کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

حضرات! اظہار کیلئے شاعر الفاظ کا پردہ تلاش کرتا ہے۔ اور اسکی باریک بیں اور نکتہ رس نگاہ الفاظ میں تناسب اور موزونیت کی متلاشی ہوتی ہے۔ ان الفاظ میں ترنم ہوتا ہے وسعت اور بناسبت ہوتی ہے اور اُن کے مجموعہ میں ... نظر آتی ہے۔ اسکی آواز نرم، شیریں اور دلگداز ہوتی ہے۔ وہ جب اظہار مسرت کرتا ہے تو قہقہہ نہیں لگاتا بلکہ شیریں اور دلکش تبسم سے کام لیتا ہے جب حزن و یاس کا اثر پیدا کرنا چاہتا ہے تو دھاڑیں مار کر روتا نہیں بلکہ زخم خوردہ دل کے تاثرات اس طرح نمایاں کرتا ہے کہ سننے والا کلیجہ پکڑ کر رہ جاتا ہے۔ اسکے بیان کا لازمی جزو جوش ہوتا ہے جو مشتعلی نہیں بلکہ افکار پر اعتماد کلی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس جوش پر بھی اسکو قابو ہوتا ہے وہ جذبات کے جذبہ کو بے پناہ نہیں ہونے دیتا۔ خواہ اُسکے دل میں جذبات کا کوہ آتش فشاں شعلہ زن ہو، لیکن سطح پر اتنا سکون ہوتا ہے گویا حسین پھول کھلے ہوئے ہیں۔

شاعر کے بیان میں متانت، سنجیدگی، اور وقار ہوتا ہے۔ وہ جب زندگی کے نفرت انگیز پہلو پر حقارت کی نظر ڈالتا ہے تو تفریح کے اس مکروہ رخ کو بے نقاب کرکے اپنی زبان آلودہ نہیں کرتا۔ جب وہ بے پناہ حسن کی تابانیوں سے بےخود و سرشار ہوتا ہے تو بدمست نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک پجاری کی طرح بے اختیارانہ طور پر سر بسجود ہو جاتا ہے۔ الفاظ کی بازیگری، محاورات کی پھیکی چاشنی۔ صنائع لفظی و معنوی، کی بےکیف دلکشی۔ کا شاعری سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

اسکو مختصراً یوں عرض کرنے دیجئے کہ بقول ایک انگریز نقاد کے اس کا آرٹ صرف آرٹ کی خاطر ہوتا ہے خودی کی نمائش نہیں ہوتی۔

حضرات! آئیے اب اسکے بعد اُردو شاعری پر ایک سرسری نظر ڈالکر دیکھیں کہ ہمارے شاعر کس حد تک اس معیار کی پابندی کرتا ہے

آپ کو یہ یاد دلانا تحصیل حاصل ہے کہ اُردو شاعری کا خاکہ اُردو شاعر کا تیار کردہ نہیں بلکہ ایران کے اُس شاعر کا تیار کردہ ہے جو انحطاط کے آخری دور سے گزر رہا تھا۔ فارسی شاعری کے والہانہ نغمے یا عارفانہ غزلیں اور الہامی شاعری اس منظر پر بھی نہ تھی۔ بلکہ مسخ شدہ نقوش ملتے ہیں جن کے خاکے تھے جن میں نااہل، اور ناواقف مصوروں نے رنگ بھرے تھے۔ یہی اُردو شاعری کے سامنے آئے اور اُسکے رہبر بنے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ حالی اور آزاد تک تمام غزل کی شاعری باستثنائے چند صرف رسمی، محدود اور مصنوعی تھی۔ یا دو

عقلِ سلیم سے اپیل

ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کو طاقتور ہونا چاہیئے .... ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ حفاظت کرے .... اپنی زندگی کی

اپنے خاندان کی

اپنی دولت کی

اپنی ملازمت کی

اپنے گھر کی

اپنی زمین کی

ابھی عمل کیجئے!

آپ خود ہی غور کیجئے اور اپنی حفاظت کے لئے اپنی مدد کیجئے۔

خریدیئے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

ہر وہ آنہ جو ہم اس کام میں لگاتے ہیں، حملہ آوروں کے ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستانی خشکی کی فوج، بحری فوج، اور ہوائی فوج تیار کرکے ہندوستان کو طاقتور بناتا ہے۔

پوری تفصیل ڈاک خانے سے معلوم ہو سکتی ہے

متحمل نہ ہو سکی۔ اس کے باوجود ان کے پاس جو کچھ ہے وہ متاع بے بہا اور گوہر یکتا ہے۔ وہ جو کچھ محسوس کرتے ہیں نہایت شدت کیساتھ۔ خود بھی اس سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اور دوسرے کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ ان کے خیالات عمیق نہوں لیکن جذبات کی گرمی ان کی صورت ہی بدل دیتی ہے۔ جہاں تک ان کی رسائی ہے انکا نقشہ صاف و دلکش ہے۔

سیدھے سادے، مختصر، نرم و ملائم الفاظ میں وہ اپنے منفرد احساسات و تصورات کو لوچ، سوز اور ہیبت کیساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ ان کا ہر شعر نہایت مترنم اور روح موسیقی سے لبریز ہوتا ہے۔ جذبات کی معصومی ایسی مکمل کہ محبت حسرت و یاس اشک بداماں اور ہر دیکھنے والا نالہ کناں نظر آتا ہے۔ ان کا کردار بلند اور ظاہر و باطن یکساں تھا۔

کہا میں نے کتنا ہے گل کا ثبات
کلی نے یہ سنکر تبسم کیا

نالے کرو سمجھ کے اے بلبل
باغ میں یک کنار ہیں ہم بھی

نازکی اس کے لب کی کیا کہئے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

غالب کے طرز میں ناہمواری ہے جو ان کے تین رنگوں سے ظاہر ہے جن میں ایک فارسیت کا ناقابل برداشت اور تصنع و تعلی آمیز غلبہ ہے۔ دوسرے بے انتہا سادگی اور تیسرے ان دونوں کا امتزاج جو سب سے بہتر اور اعلیٰ ہے وہ اگر صاحب طرز ہوتے تو یہی طرز اختیار کرتے اسی طرح انکے مضامین میں بھی ناہمواری ہے۔ کہیں وہ گہرے خیالات اور نفیس کوائف کی ترجمانی کرتے ہیں۔ تو کہیں مشاہدۂ عالم کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن کبھی فرسودہ خیالات اور رواجی عشق عامیانہ انداز میں بھی بیان کر جاتے ہیں باایں ہمہ غالب پہلا غزل گو تھا جس نے غزل کے دامان تنگ کو وسعت دی ہے۔ ان کے خیالات بلند ان کا تخیل وقیع تھا۔ اور مطمح نظر تنگ و محدود نہ تھا۔ اکثر اعلیٰ فلسفیانہ مضامین جا بجا شاعری سے آراستہ کیا ان کی نگاہ نکتہ رس اور نکتہ بیں تھی۔ اُن کی فکر رسا اور احساس قوی تھا۔ الفاظ کی ترتیب اور انتخاب، ترنم، و موسیقی۔ بدرجۂ اتم ہے۔

یک نظر بیش نہیں فرصت ہستی غافل
گرمیٔ بزم ہے اک رقص شرر ہونے تک

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

اب جفا سے بھی ہیں محروم ہم اللہ اللہ
اس قدر دشمن ارباب وفا ہو جانا

ہے آدمی بجائے خود اک محشر خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں، خلوت ہی کیوں نہو

مومن کی دنیا غالب و میر سے بھی محدود اور تنگ ہے ان کے خیالات فلسفیانہ نہیں وہ ان سے پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن جو شے ان کے یہاں ہے وہ باوجود اپنی کم مائگی کے نہایت قیمتی ہے۔ اور اس کا کیف و سرور اسقدر نشاط انگیز ہے کہ ہم اس کمی کو بھول جاتے ہیں۔

مومن اُن جذبات عشق کی ترجمانی کرتے ہیں جو اُن کے دل پر گزرتے ہیں۔ جس عشق کا وہ ذکر کرتے ہیں اُس سے وہ باخبر ہیں۔ ان کے سارے جذبات دکوائف داخلی ہیں۔ ان کے ہر شعر میں حقیقت و واقفیت کا جلوہ ہے۔ اس پر اُن کا طرز بیان یا اُن کے خیال کی نزاکت اُن کا عاشقانہ وقار رجو اُردو شاعری میں بالکل نئی چیز تھی۔ اُن کا مرتبہ بہت بلند کر دیتا ہے اُنھوں نے عشق کا مفہوم صرف چاہنا نہیں سمجھا ہے بلکہ عشق اُنکو

کے ہر پہلو پر غور و فکر کی نظر سے بھی دیکھا ہے۔

آزاد اور حالی کے عہد میں زمانہ نے ایک نئی کروٹ بدلی۔ فراغت اور آسودہ حالی ختم ہوئی۔ سیاسی حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔ حکومت ختم ہو گئی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ شاعر کا نقطۂ نظر اجتماعی ہو گیا۔ وہ محبوب کے مظالم اور سوسائٹی کے مظالم کو بیک وقت محسوس کرنے لگا۔ غلامی کا بوجھ ہوتے ہوتے اتنا گراں ہو گیا کہ ساقی کی مست نگاہی اُس کو بھلا نہ سکی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غزل میں خارجی طور پر جوش اور اندرونی طور پر مایوسی و ناکامی، غم و غصہ پیدا ہو گیا۔ ساتھ ہی زبان سہل تر اور طرز ادا موثر ہو گیا۔ مغربی تعلیم اور مغربی ماحول نے بھی اثر کیا۔ اور شاعر کی نگاہ کو فطرت کی کارفرمائیوں کی طرف متوجہ کیا۔

جیسے جیسے زمانہ بدلتا گیا۔ سوسائٹی میں وسعت نظر پیدا ہوتی گئی۔ اور شاعر کی نگاہ زیادہ دقیق، اُسکا دل حساس اور فکر زیادہ بلند ہوتی گئی۔ اس لئے اب صرف احساسات اور جذبات کے بیان پر اکتفا کرنا چھوڑ دیا اسلئے کہ تنگیٔ نظر اسکے فکر کی وسعت کی توہین تھی۔ عصر حاضر کا شاعر زندگی کے حقائق کو تنقید کی نظر سے دیکھنے اور اُن پر رائے دینے کا عادی ہو گیا۔

آپ شاید یہ سمجھ رہے ہوں کہ میرا مطلب صرف نظم گو شعراء سے ہے! نہیں! بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ غزل گو اس معاملہ میں زیادہ کامیاب ہے۔ ناظم کی گفتگو میں بیباکی ہوتی ہے۔ اُسکی معقد میں تفصیل کی بے کیفی اور اُسکے پیام میں نصیحت گری جلوہ گر ہوتی ہے۔ غزل گو کی گفتگو نرم و شیریں ہوتی ہے اور وہ حقیقت کے روئے رنگیں کو بے حجاب نہیں کرتا۔ بلکہ ایک گوشۂ نقاب اُٹھا کر اُسکی جھلک دکھاتا ہے اور دیدہ وروں کے دلمیں کاوش و جستجو پیدا کرتا ہے اسکے طعنوں کے چبھتے ہوئے فقرے، اُسکی تنقید کے لطیف اور موثر اشارے دل و دماغ دونوں کے لئے یکساں طور پر غذا مہیا کرتے ہیں۔ وہ پیام نہیں دیتا۔ بلکہ راہ راست کی نشان دہی کر دیتا ہے۔

حضرات! مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ غزلگو خدائے سخن ہے جس کے کلام تک ذی ہوش۔ صاحب خرد اور اہل دل کی رسائی ہوتی ہے۔ اسکی محفل بزم لاہوت ہے جہاں عرفان و حقیقت کی شراب خم و پیمانہ سے لنڈائی نہیں جاتی۔ نگاہوں سے پلائی جاتی ہے۔ اور نظم گو شعراء پیغمبر ہیں جو اسکے یزدانی کلام کی تفسیر عام فہم زبان میں بیان کرتے ہیں۔

دور حاضر کے تین شاعر حسرت۔ اصغر اور فراق میرے اس دعوے کی دلیل ہیں۔

حسرت کے کلام کو پڑھ کر جو اثر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ شاعر کو ایک مطمئن نفس کی قوت حاصل ہے جو اُسکو کسی حال میں بھی پراگندہ نہیں ہونے دیتی۔ اسکے اندر عارفانہ بے نیازی ہے۔ ضبط و توازن، اعتماد و اطمینان سنجیدہ اور بے شکن تیور، بیک وقت تعلق و بے تعلقی کا احساس جو انسانی ادراک و بصیرت کی صحیح آخری بلندی ہے۔ حسرت کی غزلوں کی جان ہے۔ ان کا کلام یاس انگیز نہیں۔ اُن کے یہاں آنکھوں میں آنسو آتے آتے چہرے پر ایک مسکراہٹ آ جاتی ہے۔ اور مسکراتے مسکراتے آنسو ڈبڈبا جاتے ہیں۔ ان کا رنگ خود انکا ہے جو اسدرجہ منفرد ہے کہ کسی دوسرے نے اسکی ایک جھلک بھی نہیں پائی۔

تم جفا کار تھے کرم نہ کیا
میں وفادار تھا خفا نہ ہوا

حال کھل جائے گا بیتابیٔ دل کا حسرت
بار بار آپ اُنھیں شوق سے دیکھا نہ کریں

سب سے شوخی اک نہیں سے حیا
اے فریب نگاہ یہ کیا ہے

آپکا شوق بھی تو اب دلمیں
آپ کی یاد کے سوا نہ رہا

اصغر بظاہر موجودہ تحریکات سے سب سے کم متاثر نظر آتے ہیں۔ لیکن اگر ذرا غور سے ان کے کلام کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اُن کی نگاہ حقدر گہری ہے وہ کم شاعروں کو نصیب ہوئی ہے ان کے یہاں اس کے علاوہ ایک اور شے ہے جس سے اُن کے مرتبہ کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ باوجود اسکے کہ وہ سوسائٹی کے مظالم اور زندگی کی تلخی کو محسوس کرتے ہیں۔ مگر ان کی شاعری میں ایک شگفتگی اور تازگی ہے جس کا اثر حزنیہ نہیں نشاطیہ ہوتا ہے۔ وہ زندگی کی دشواریوں کو کوہ گراں بار بنا کر نہیں پیش کرتے بلکہ اُن کا کلام ایسا اعتماد پیدا کرتا ہے کہ انسان ہر دشواری کو پرِ کاہ سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ یہ اُن کا ایسا کارنامہ ہے جسکی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ اسلئے کہ شوخ و نشاط انگیز غزل گو یا تو رنگین ہو جاتا ہے اور اگر بہت ترقی کی تو داغ۔

حسن کرشمہ ساز کا بزم میں فیض عام ہے
جان بلاکشاں بھی آج غرق ہے موج نور میں

اُس نے مجھے دکھا دیا ساغر مے اُچھال کر
آج بھی کچھ کمی نہیں جشمک برق طور میں

شباب جہر خود بیتاب ہے جذب محبت سے
حقیقت ورنہ سب معلوم ہے پرواز شبنم کی

فراق اُن شعرا میں ہیں جو مغربی ادب سے بھی واقف ہیں اور صرف شاعر ہی نہیں بلکہ نقاد بھی ہیں۔ زندگی کے نئے میلانات نے ہمارے نفسیات میں جو اہم سنجیدگیاں پیدا کی ہیں اور زندگی کی جو لہریں ہمارے اندر اُبھر رہی ہیں اُن کو بلیغ اور سنجیدہ اشاروں میں ہم تک فراق نے پہونچایا ہے۔ اُن کی حیات اور کائنات کیساتھ ایک گہری اور شدید یگانگت کا احساس پایا جاتا ہے عشق اور زندگی ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔ ان کے یہاں ہجر و محرومی کا شدید احساس ملیگا۔ لیکن اس سے تلخی پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ محبت سے بیزاری بلکہ زندگی کیلئے جذبۂ احترام پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کی شاعری افکار و نظر کو بلند اور ہمہ گیر بناتی ہے۔ ان سے بعض زبان و فن کی غلطیاں ہو جاتی ہیں جس پر توجہ کی ضرورت ہے۔

ہم سے کیا ہو سکا محبت میں ؟
تو نے تو خیر بے وفائی کی

سکوت ہوش کو مرکز بنا محبت کا
جنوں کا غلغلہ نزدیک و دور ہے ہے

حضرات! اس گفتگو سے میرا مقصد ایک تو غزل کی عظمت اور ہمہ گیری کا بیان تھا دوسرے نوجوان شعرا کے لئے وہ نمونے پیش کرنے تھے جو اُن کے بلند معیار پر پورے اُتر سکیں۔ اور عہد حاضر کے مطالبہ کو پورا کر دیں۔ مجھے توقع ہے کہ یہ حضرات ان شعراء کے کلام اور کردار کا بغور مطالعہ کریں گے۔ اور انپا رہبر بنائیں گے۔ اگرچہ وقت کم تھا اور محفل غزل خوانی میں نثر آرائی گراں بار بھی ہے پھر بھی مجھے اُمید ہے کہ یہ اشارات انھیں صحیح مطالعہ کا شوق پیدا کر سکیں گے۔

میں ارکین جامعہ ادبیہ کا ممنون ہوں کہ اُنھوں نے میری عزت افزائی فرمائی۔

ہاؤس آف لارڈ توڑ دیا جائے گا

لندن پہلی اپریل اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کا پولیٹیکل نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت ہاؤس آف لارڈ میں زبردست اصلاحات کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اور خیال ہے کہ پیدائش کی بنا پر ممبری کا حق منسوخ کر دیا جائیگا اور محض اسی بنا پر کسی کو ممبری کا حق حاصل نہیں رہیگا۔ کہ اس کا باپ لارڈ تھا۔

عید:۔ نیا اور مبارک چاند نمودار ہوا۔ اور رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا۔ اس تقریب میں مہمان نوازی شروع ہوتی ہے۔ اور چائے کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ چائے نوشی ہی میں آپ اور آپ کے دوست یکجا جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہیں۔ عید کی دعوت کے بعد پھر چائے کا دور چلتا ہے۔ جس سے آپ کی خوشی بڑھتی ہے۔ اسطرح کے ہر بڑے جشن میں چائے کا دور جاری رکھیئے۔

ہندوستانی چائے

ہر بڑے موقع کے لئے بہترین پینے کی چیز

I K 154

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپنشن بورڈ نے شائع کی۔

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تر و تازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جا کو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTS 33C

لڑائی کے دوران ڈیفنس بدستور برطانی ہاتھوں میں رہے گا

نئی دہلی ۲۹ مارچ سر اسٹیفورڈ کرپس برطانی وار کیبنٹ کی طرف سے جو تجویزیں ہندوستانی لائے ہیں اور جن پر وہ ہندوستان کے مختلف لیڈروں سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں انکا مسودہ حسب ذیل ہے ان تجویزوں پر عملدرآمد کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہندوستان کے لیڈروں سے بات چیت کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

تجویزیں

اس ملک میں اور ہندوستان میں ان وعدوں کی تکمیل کے متعلق جو ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں کئے گئے جو فکر ظاہر کی جا رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد ملک معظم کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان تدبیروں کو صاف اور واضح لفظوں میں پیش کر دیا جائے جو ہندوستان میں جلد سے جلد سلف گورنمنٹ قائم کرنے کیلئے وہ اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ایک نئی انڈین قائم کی جائے جو ایک جو ایک ڈومینین ہوگی۔ یہ ڈومینین برطانیہ اور دوسری ڈومینیوں سے ایک رشتے میں منسلک ہوگی یہ رشتہ ہوگا "تاج برطانیہ سے مشترکہ وفاداری۔ مگر ہر اعتبار سے ہندوستانی ڈومینین برطانیہ اور دوسری ڈومینیوں کے برابر ہوگی اور اپنے داخلی اور خارجی معاملوں کے کسی پہلو کے لحاظ سے کسی طرح پر ماتحت نہ ہوگی۔

لہذا ملک معظم کی حکومت حسب ذیل اعلان کرتی ہے

(الف) لڑائی ختم ہوتے ہی ہندوستان کا نیا آئین بنانے کی خاطر اس طریقہ سے جو آگے چلکر واضح کیا گیا ہے ایک منتخب پنچایت قائم کرنے کے لئے قدم اٹھائے جائیں گے۔

(ب) اس آئین بنانے والی پنچایت میں ہندوستانی ریاستوں کی شرکت کا بندوبست کیا جائے گا جو اس میں واضح کیا گیا ہے۔

(ج) ملک معظم کی حکومت اقرار کرتی ہے کہ اس طریق سے جو آئین بنایا جائے گا وہ اسے منظور کریگی اور اسے عملی جامہ پہنائے گی۔ صرف ان شرطوں کے ساتھ کہ:۔

(۱) برطانی ہند کا جو صوبہ نیا آئین منظور کرنے کو تیار نہ ہو اسے اپنی موجودہ آئینی حیثیت قائم رکھنے کا حق ہوگا۔ مگر یہ گنجائش رکھی جائے گی کہ اگر وہ چاہے تو بعد میں اس آئین میں شریک ہو سکے گا۔ جو صوبے آئین میں (نئی انڈین یونین میں) شریک نہ ہوں اگر وہ چاہیں گے تو ملک معظم کی حکومت ان کے لئے ایک نیا آئین منظور کرنے کو تیار ہوگی جس میں انہیں انڈین یونین جیسی مکمل حیثیت حاصل ہوگی اور ان کا آئین جس ضابطہ سے بنے گا وہ اس کے مطابق ہوگا جو یہاں درج کیا گیا ہے۔

(۲) ملک معظم کی حکومت اور آئین بنانے والی جماعت کے درمیان گفت و شنید کے ذریعہ ایک معاہدہ کیا جائے گا اس معاہدہ میں وہ تمام ضروری باتیں شامل ہوں گی جو ذمہ داری کو برطانی ہاتھوں سے ہندوستانی ہاتھوں میں مکمل طور پر منتقل کرنے سے پیدا ہوں گی۔ ملک معظم کی حکومت کے اقراروں کے مطابق نسلی اور مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کی شرطیں رکھی جائیں گی۔ مگر برٹش کامن ویلتھ کے دوسرے ممبروں سے (یعنی اس علاقوں سے جو برٹش کامن ویلتھ میں شامل ہیں) انڈین یونین کو اپنا آئندہ رشتہ طے کرنے کا جو اختیار ہوگا۔ اس پر یہ معاہدہ کوئی پابندی عائد نہ کریگا۔ خواہ کوئی ہندوستانی ریاست اس آئین (انڈین یونین کے آئین) میں شامل ہونا پسند کرے خواہ نہ کرے اسے اور ملک معظم کی حکومت کے درمیان جو معاہدے ہیں ان پر نئی ضرورت کے تقاضے کے مطابق نظر ثانی کرنا ضروری ہوگا۔

(د) آئین بنانے والی جماعت کی ترتیب حسب ذیل ہوگی۔ بشرطیکہ ہندوستان کے مختلف فرقوں کی رائے کی نمائندگی کرنے والے لیڈر لڑائی کے خاتمہ سے پہلے کوئی دوسری مشکل طے نہ کرلیں۔

صوبجاتی انتخاب کا جو کہ لڑائی کے خاتمہ کے بعد لازماً ہوں گے۔ نتیجہ معلوم ہوتے ہی صوبجاتی لیجسلیچر کے زیریں ایوانوں (مراد صرف صوبائی اسمبلیاں ہیں) کو واحد انتخابی حلقہ سمجھا جائے گا۔ یہ حلقہ جو برطانی ہند کے سارے نمائندوں کا برطانی ہند کی آبادی سے ہوگا اور ریاستی نمائندوں کے اختیارات وہی ہوں گے جو برطانی ہند کے نمائندوں کے ہوں گے۔

(ح) اب جو نازک وقت ہندوستان کے سامنے ہے اس میں۔ اور اس وقت تک کے لئے جبتک نیا آئین تیار نہ ہو جائے یہ لازمی ہے کہ ملک معظم کی حکومت اپنی عالمگیر جنگی کوشش کے جزو کے طور پر ہندوستان کے ڈیفنس کی ذمہ داری اور اس کا کنٹرول اور آئین کی نگرانی اپنے ہاتھ میں رکھے گی مگر ہندوستان کے فوجی اخلاقی اور مادی ذرائع کو ہندوستان کے لوگوں کے تعاون سے پوری طرح منظم کرنے کا کام حکومت ہند کے ذمہ ہوگا۔ ملک معظم کی حکومت چاہتی ہے اور ہندوستان کے لوگوں کے خاص طبقوں کے لیڈروں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ ہندوستان کامن ویلتھ اور اتحادی قوموں کے صلاح مشوروں میں فوری اور موثر حصہ لیں۔ اس طرح وہ ایک ایسے کام کی انجام دہی میں اپنی عملی اور تعمیری مدد دے سکیں گے۔ جو ہندوستان کی آزادی کے لئے اہم اور لازمی ہے

ص۴ اور ہندوستان کے جنگی تنظیم کا کام حکومت ہند پر چھوڑ دیا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں سر کرپس نے کہا کہ لڑائی کے زمانہ میں یہ ممکن نہیں کہ داخلی ڈیفنس کو خارجی ڈیفنس سے الگ سمجھا جائے۔ اور دونوں ذمہ داریوں کو الگ الگ تقسیم کر دیا جائے۔ مثال کے طور پر انہوں نے بتایا کہ اگر فوجیں مدراس سے کلکتہ جائیں تو اسے داخلی معاملہ کہا جا سکتا ہے مگر دراصل یہ ایسا سوال ہے۔ جس کی اہمیت کا دارومدار کتنے ہی دوسرے سوال پر ہے۔ مثلاً یہ کہ آیا جاپانی سیلون کو لے سکتے ہیں۔ برما میں کیا صورت ہے۔ بحر الکاہل میں بیڑا کہاں رکھا جائے گا۔ یعنی یورپ میں فاضل فوج ہے جو دوسری جگہ بھیجی جا سکے یا جس سے لڑائی کی چالوں سے فوجوں کی نقل و حرکت کو الگ کرنا ممکن ہے۔ جب تک سمندری بیڑے، اور ہوائی بیڑے کا بڑا حصہ برطانیہ اور نوآبادیوں اور امریکہ سے آنا ضروری ہے تب تک یہ لازمی ہے کہ سب قومی طاقت ایک مرکزی کنٹرول میں رہے۔ آج یہی صورت ہے یعنی تمام فوجی طاقت کمانڈر کے ہاتھ میں ہے وہ چیف آف اسٹاف کے کنٹرول میں ہے اور چیف آف اسٹاف برطانی وار کیبنٹ سے ہدایتیں حاصل کرتے ہیں سر کرپس نے صفائی سے تسلیم کیا کہ یہ کہنا بے ایمانی ہوگی کہ ڈیفنس کسی ہندوستانی ممبر کے سپرد کیا جائے گا۔

آسٹریلیا امریکہ کے کنٹرول میں

سر کرپس نے بتایا کہ برطانی وار کیبنٹ میں ہندوستانی ممبر لینے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ذمہ دار لیڈر کیبنٹ میں بیٹھے سکتے ہیں۔ لہذا وار کیبنٹ کی مکمل ممبری ایک ڈیفنس ممبر کے تقرر سے زیادہ اہم ہے۔ اس مرحلہ پر سر اسٹیفورڈ کرپس کی توجہ آسٹریلیا کی طرف دلائی تھی کہ وہاں ڈیفنس کا وزیر تو آسٹریلوی ہے۔ مگر کمانڈر جنرل مک آرتھر کو مقرر کیا گیا ہے جو امریکی ہیں سر اسٹیفورڈ نے جواب دیا: آسٹریلیا میں آج یہ صورت ہے کہ وہاں سب کچھ امریکہ کے کنٹرول میں ہے (قہقہہ)

آئین بنانے کا سوال

شروع میں سر کرپس نے اکثر سوالوں کے جواب میں آئین بنانے والی پنچایت کے متعلق وضاحت کی۔ انہوں نے بتایا کہ آئین بنانے والی پنچایت میں شریک ہونا سب صوبوں پر فرض ہوگا آئین تیار ہوتے ہی مکمل ذمہ داری ہندوستان کو سونپ دی جائے گی۔ جو صوبے انڈین یونین میں شریک نہیں ہوں گے وہ اپنی الگ یونین بنا سکینگے۔

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ایک کے نیچے)

پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ اندازہ ہے کہ سر کرپس سے دو سو یا اس سے بھی زیادہ سوالات کئے گئے سر کرپس نے تمام سوالوں کا صبر۔ سکون۔ خوش مزاجی اور دلچسپی کے ساتھ جوابدیا۔ مگر جب برطانی عہد شکنیوں کا بار بار ذکر آیا اور ایک گوشہ سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ پریذیڈنٹ روزولٹ نئی برطانی پیشکش کی تکمیل کے ضامن ہیں تو سر کرپس کے چہرے پر کشیدگی اور لفظوں میں تلخی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

علیحدگی کا حق

سر کرپس نے یہ بات واضح کر دی کہ نئی انڈین یونین کو برطانی کامن ویلتھ سے علیحدگی کا حق حاصل ہوگا۔ انڈین یونین پوری طرح آزاد ہوگی کہ کامن ویلتھ کے دوسرے ممبروں سے جن میں سے ایک برطانیہ ہے اپنے آئندہ رشتہ کا جو چاہے فیصلہ کرے۔ اسے کلی اختیار رہیگا کہ کامن ویلتھ میں رہے یا اس کے باہر چلی جائے۔

وقت کا سوال

نئے آئین کی ترتیب کی مدت کے بارے میں بہت سے سوالات کئے گئے ایک سوال کے جواب میں سر کرپس نے بتایا کہ برطانی تجویزوں میں جنگ و جدل کے خاتمہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ لڑائی کے خاتمہ کا نہیں۔ یہ اس لئے کہ عملی جنگ و جدل کے خاتمہ اور لڑائی کے قطعی خاتمہ کے درمیان کافی وقت گذر سکتا ہے مثلاً یہ ممکن ہے کہ عملی جنگ و جدل ختم ہونے کے ایک دو سال بعد لڑائی قطعی طور پر ختم ہو برطانی حکومت کا منشا یہ ہے کہ جنگ و جدل ختم ہوتے ہی جس قدر جلد ممکن ہو آئین بنانے والی پنچایت بنادی جائے وقت کے تعین کے بارے میں جب زیادہ سوالات کئے گئے تو سر کرپس نے بڑے مخلصانہ اور معصومانہ انداز میں فرمایا:۔

ہم ہندوستان پر اپنی طرف سے کوئی بات ٹھونسنا نہیں چاہتے۔ چاہے اس بات کا تعلق وقت کے تعین سے ہی کیوں نہ ہو۔

مرکزی حکومت

برطانی تجویزوں کے آخری پیراگراف کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ لوگ جو حکومت ہند کی تشکیل کملئے ذمہ دار ہیں یہ معلوم ہو جائے موجودہ اسکیم کے مطابق جس شکل پر حکومت قائم ہوگی وہ کیا ہوگا۔ حکومت کی تشکیل کے متعلق ساری تفصیلات کا فیصلہ گورنر جنرل کے ہاتھ ہے اور ہم نے یہ ذمہ داری اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش نہیں کی ہے۔ ہم ایسا کر سکتے ہیں

ہندوستانی کونسل

ایک سوال کے جواب میں سر کرپس نے کہا کہ وائسرائے کوئی تبدیلی کرنے کیلئے پابند نہیں ہیں گرد دیا ہر، تو اپنی ایگزیکٹو کونسل کو خالص ہندوستانی بنا سکتے ہیں۔ منشا یہ ہے کہ موجودہ آئین تو اس وقت بدلا نہیں جا سکتا لہذا اس کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ہندوستان کے لوگوں کو حکومت کا جس قدر اختیار سونپا جا سکے سونپ دیا جائے

ڈیفنس

مزید سوالوں کے جواب میں سر کرپس نے واضح کیا کہ اس دستاویز کا یہ منشا ہے کہ ڈیفنس برطانی ہاتھوں میں رکھتے ہوئے باقی معاملوں میں جس قدر زیادہ اختیار ہندوستانی لیڈروں کے ہاتھوں میں دیا جا سکتا ہے دیدیا جائے۔ وائسرائے موجودہ آئین کے اندر رہتے ہوئے اپنی ایگزیکٹو کونسل میں ایسے ہندوستانی لیڈروں کو شریک کرنا چاہیں گے جو لڑائی میں ملک کی رہنمائی کر سکیں اور برطانی وار کیبنٹ کو اور پیسفک وار کونسل کو صلاح مشورہ میں امداد دے سکیں۔ سر کرپس نے اس بحث میں پڑنے سے انکار کیا کہ جب ڈیفنس برطانی ہاتھوں میں رہے گا تو ڈیفنس کے معاملہ میں حکومت ہند کا فرض کیا ہوگا۔ سر کرپس نے اس تفصیل میں بھی جانے سے بھی انکار کیا کہ ان جنگی کوششوں میں جو کہ حکومت ہند کی ذمہ داری میں شامل ہوں گی رنگروٹوں کی بھرتی شامل ہوگی یا نہیں۔ سر کرپس نے واضح کیا کہ ہندوستان کی سب پارٹیاں چاہیں تو بھی ہندوستان کا ڈیفنس ہندوستانی ہاتھوں میں نہیں دیا جائے گا۔ یہ ہندوستان کے بچاؤ کے لئے بدترین بات ہوگی۔ اس سے ڈیفنس کے سارے انتظام میں گڑبڑ پڑ جائے گی۔ اور یہ گڑبڑ مہلک ثابت ہوگی۔

ایک سوال کیا گیا کہ کیا آپ ڈیفنس کے لئے برطانیہ اور ہندوستان کی مشترکہ ذمہ داری پر رضامند ہو سکتے ہیں سر کرپس نے جوابدیا کہ اس دستاویز میں ڈیفنس کی مشترکہ ذمہ داری رکھی گئی ہے مگر صرف اس حد تک کہ عالمگیر جنگ کے جزو کے طور پر ملک معظم کی حکومت نے ڈیفنس کی نگرانی اپنے ہاتھوں میں رکھی ہے۔ ص

شاندار — تیسرا — ہفتہ

میجسٹک سینما کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

رام ہال کانپور

جمعہ ۳ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے

پربھات فلم کمپنی کی دوحانی تصویر

سنت سکھو بائی

ظالم ساس — مجبور شوہر — مظلوم بہو

خاص اداکار ہنساوادکر۔ شنکر کلکرنی۔ گوری۔ شانتا موزمدار۔ ستی

تشریف لاکر لطف اٹھایئے!

شاندار — پانچواں — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۳ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار

اشوک کمار۔ لیلا چٹنس۔ شاہ نواز۔ ممتاز علی۔ کرونا۔ شہزادی۔ راجکماری۔ ڈلیانی

موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص۔ مزاح۔ مناظر

سب کچھ آپ اس میں لاجواب پائیں گے

تشریف لاکر لطف اٹھایئے!

مڈگاسکر خطرہ میں۔ امریکہ میں تشویش

واشنگٹن۔ ۲۸ مارچ ہند ساگر میں جاپان کے بڑھ آنے سے مڈگاسکر خطرہ میں پڑ گیا ہے اس سے واشنگٹن کے سیاسی حلقوں میں بڑی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان اس ٹاپو پر قبضہ کرنے کی کوشش کریگا اور ادھر سے جرمنی کے بڑھنے کا ڈر ہے اگر دونوں ملک یہاں مل گئے بڑی خطرناک صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس وقت مڈگاسکر پر فرانس کا قبضہ ہے فرانس نے امریکہ کو یقین دلایا ہے کہ وہ اس ٹاپو کو کسی اور کے حوالہ نہیں کریگا اور جو ملک اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کریگا فرانس اس کے ساتھ لڑے گا اور امریکہ سے امداد طلب کریگا۔ پھر بھی یہ خطرہ ہے کہیں فرانس محوری طاقتوں کے دباؤ میں نہ آجائے اور جس طرح انڈو چائنا میں جاپان کو اڈے بنانے کی اجازت دیدی۔ اسی طرح یہاں بھی فرانس جاپان کو اڈہ بنانے کی اجازت دیدے۔ مڈگاسکر ایک ایسی جگہ ہے جہاں بہت بڑا سمندری اڈہ بن سکتا ہے اس پر محوری طاقتوں کا قبضہ ہونے سے بحرالہند اتحادیوں کے لئے بالکل بند ہو جائیگا۔ اور پھر امریکہ اور دوسری جگہ ہندوستان اور مشرق بعید کو سامان نہیں پہونچ سکے گا۔

رہی زمین کی دشواریوں کی وجہ سے ہماری مشینی فوج کی نقل وحرکت میں دشواری پیش آئی۔ ہماری کچھ مشینی فوج دشمن کی طرف بڑھی کہ یہ گمان ہیں جاپانیوں کا مقابلہ کرے اسی عرصہ میں جاپانیوں اور برمیوں کی ملی جلی بڑی فوج نے دریائے ٹونڈو پار کر لیا اور شوئیڈانگ پر حملہ کر دیا ایک ہندوستانی سرحدی دستہ شوئیڈانگ کو خالی کرانے بڑھا جس سے زبردست مقابلہ ہوا۔ اس لڑائی میں دشمن کے تین سو آدمی مارے گئے اور بہتر برمیوں کو قید کر لیا گیا۔ لیکن شوئیڈانگ سے دشمنوں کو بھگایا نہیں جا سکا۔ ۳۰ مارچ کو پھر حملہ کیا۔ لیکن ابھی تک یہ نہیں معلوم کہ سڑک صاف کرنے میں ہماری فوجیں کامیاب ہوئیں یا نہیں۔ اس علاقہ میں ایک تو ہماری دیکھبھال کی پرواز نہیں ہو سکی ہے دوسری دقت یہ ہے کہ مقامی آبادی زیادہ تر دشمنوں سے میل رکھتی ہے شوئیڈانگ پروم سے سترہ میل جنوب میں ہے۔

سر سپرو اور مسٹر جیکر کا مشترکہ بیان

دہلی۔ پہلی اپریل۔ یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہوگا اگر سر اسٹیفورڈ کرپس کا مشن ناکام رہا کیونکہ اس کے ناکام ہونے سے مایوسی اور حوصلہ شکنی کا احساس پیدا ہو جائے گا۔ اور مخاصمت بڑھ جائیگی جو کہ ہماری رائے میں اتحاد کی اس گھڑی میں تباہ کن ثابت ہوگی۔ یہ ہے وہ مشترکہ بیان جو سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے شائع کیا ہے۔

بیان میں مزید لکھا ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے جو اعلان شائع کیا ہے اس میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کو اپنے آئینی یا بین الاقوامی درجہ کے لئے جدوجہد نہیں کرنا پڑیگا ہمیں افسوس ہے کہ حکومت نے فوری ضرورتوں کی نسبت مستقبل کے آئین پر زیادہ دھیان دیا ہے اس لئے ہماری رائے ہے کہ اگر ڈیفنس کے محکمہ کے بارے میں کوئی تسلی بخش حل نکل آئے تو اب بھی سر کرپس کا مشن کامیاب ہو سکتا ہے۔ غالباً انگلینڈ اور اتحادی ملکوں میں یہ بات محسوس نہیں کی گئی کہ ہندوستان کی رائے عامہ اس وقت تک طاقت کی منتقلی کو حقیقی نہیں سمجھ سکتی جب تک کہ حکومت ہند کو اس طریقہ پر نہ بنایا جائے جس سے کہ ملک کو اپنے ڈیفنس کے انتظام میں تسلی بخش حصہ مل جائے جس سے وہ حملہ آور کو شکست دینے کے لئے ملک کی پوری طاقت استعمال کر سکے۔ اس لئے ہم پر زور مطالبہ کریں گے کہ اس مسئلہ کی طرف فوراً ہی دھیان دیا جائے۔

جاپانی پروم کے نزدیک پہونچ گئے

نئی دہلی ۳۱ مارچ جنرل ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ ۲۹ مارچ کی جس لڑائی کا کل کے اعلان میں ذکر تھا وہ بڑی برد

آسٹریلیا کے چار مقصد حاصل ہو گئے

میلبورن ۳۱ مارچ۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے کہا کہ آسٹریلیا کے چار بڑے مقصد حاصل ہو گئے ہیں۔

اول۔ واشنگٹن میں پیسفک وار کونسل قائم ہونے سے آسٹریلیا لڑائی کی پالیسی اختیار کرنے میں اتحادیوں کے ساتھ حصہ لے سکے گا۔

دوئم۔ آسٹریلیا کی فوجیں حکومت برطانیہ کی اجازت سے دیگر ملکوں سے اپنے ملک میں واپس آرہی ہیں۔

تیسرے آسٹریلیا اور امریکہ کی فوجیں ایک دوسرے کا ساتھ دے رہی ہیں۔

چوتھے جنرل میک آرتھر کو دکھن پچھمی بحرالکاہل میں سپریم کمانڈر بنا دیا گیا ہے۔

مدراس پہلی اپریل حکومت مدراس نے اعلان کیا ہے کہ دریائے گوداوری پر راجہ مندری کا ریلوے پل۔ دریائے کرشنا کا بیزواڑہ کا پل اور گوداوری اور کرشنا کا وہ حصہ جو ان پلوں کے نیچے ہے اور انور کے پل کا حصہ محفوظ علاقہ قرار دیدیا گیا ہے اس لئے ان علاقوں میں بلا اجازت کسی کو داخلہ کی اجازت نہیں ہوگی۔

برما کے کمانڈروں میں مشورہ

میامیو۔ ۳۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ چنکنگ میں مارشل چیانگ کائی شک سے مشورہ کر کے جب جنرل الگزینڈر واپس آئے تو انہوں نے جنرل سٹلویل سے بہت دیر تک بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ بات چیت بہت اہم تھی اور اس بات چیت کا برما کی لڑائی پر گہرا اثر پڑے گا۔

خارکوف پر روسیوں کا حملہ

دشنی یکم اپریل بخارسٹ سے خبر ملی ہے کہ روسی فوجوں نے خارکوف کے علاقہ میں تین طرف سے یعنی اتر۔ دکھن اور پورب سے حملہ کر دیا ہے اس سے پہلے انہوں نے بڑے زور شور کی گولہ باری کی۔

ہندوستان اور جنگی کونسل

واشنگٹن۔ پہلی اپریل پریذیڈنٹ روزولٹ سے پریس کانفرنس میں دریافت کیا گیا کہ پیسفک وار کونسل میں ہندوستان کو کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ ہندوستان پیسفک میں نہیں ہے اس سوال کے جواب میں آیا ہندوستان اور قریب مشرق کی کونسل بھی بنائی جائیگی پریذیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔

سکھوں نے انکار کر دیا

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ سکھ آل پارٹیز کمیٹی نے سر اسٹیفورڈ کرپس کو لکھ دیا ہے کہ برطانوی وار کیبنٹ کی تجویزیں ہمیں ناقابل قبول ہیں کیونکہ ہندوستان کے استحکام کی بجائے صوبوں کی علیحدگی رکھی گئی ہے اور پاکستان منظور ہے نیز سکھوں کے کاز سے قابل افسوس طریقہ پر غداری کی گئی ہے۔

۴½ کروڑ مومن

الہ آباد ۲۵ مارچ مسٹر ابوسعید سکریٹری آل ڈسٹرکٹ جمعیتہ انصار نے وائسرائے کو ایک تار دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ۴½ کروڑ مومن مسلمان مسٹر جناح کو اپنا لیڈر نہیں مانتے اور نہ وہ کسی دوسری سیاسی جماعت کی قیادت تسلیم کرتے ہیں وہ سر اسٹیفورڈ کرپس کے سامنے خود اپنا معاملہ پیش کرنا چاہتے ہیں براہ کرم سر اسٹیفورڈ کرپس سے صدر مومن کانفرنس مسٹر ظہیر الدین کی ملاقات کا انتظام کیجئے۔

کماری اندرا نہرو کی شادی

الہ آباد ۲۶ مارچ آج صبح معززین شہر ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے مہمانوں اور کانگریس کے بہت سے لیڈروں کی موجودگی میں مسٹر فیروز گاندھی کے ساتھ کماری اندرا نہرو کی شادی ہوئی۔ بہت سی رسموں میں پنڈت جواہر لال نہرو نے خود حصہ لیا۔ اور لوگوں میں شریمتی وجے لکشمی پنڈت شامل ہوئیں۔

ہندوستان کا سیاسی مسئلہ حل کرنیکی ضرورت

کینبرا ۲۵ مارچ وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے کہا کہ اتحادی آسٹریلیا کو اپنا اڈہ سمجھتے ہیں جہاں سے وہ جاپان کو دکھن پچھمی بحرالکاہل سے پیچھے بھگا سکتے ہیں۔ ہم امریکہ کی زبردست مدد سے یہ کارروائی کر رہے ہیں۔ مسٹر کرٹن نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ ہندوستان کا آئینی مسئلہ حل کر کے ہندوستان کے مکمل ذرائع کو لڑائی کے کام کے لئے استعمال کیا جائیگا اور ہندوستانیوں کو اس بات کا موقع حاصل ہوگا کہ وہ برٹش کامن ویلتھ کے اندر رہتے ہوئے اپنے قومی مقصد کو حاصل کر سکیں۔

فلپائن کا پریذیڈنٹ آسٹریلیا میں

سان فرانسکو۔ ۲۷ مارچ میلبورن ریڈیو کا بیان ہے کہ فلپائن کے پریذیڈنٹ کیوزن آسٹریلیا میں صحیح سلامت ہیں محوری ملکوں کی طرف سے یہ خبر اڑائی گئی تھی کہ ان کو قتل کر دیا گیا ہے۔

جرمنی پرتگال پر حملہ کریگا

واشنگٹن۔ امریکہ کے قائم مقام مسٹر سمنرویلز نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ پرتگال پر موسم بہار میں نازیوں کے حملہ کا امکان ہو۔ اس سوال کے جواب میں آیا ان کو لسبن سے آئی ہوئی اس خبر کے بارے میں کچھ کہنا ہے کہ حکومت پرتگال اور عوام کو یہ اندیشہ ہے کہ پرتگال پر جرمنی حملہ کریگا لیکن یورپ میں جو ملک آزاد ہیں ان کو پچھلے ڈھائی سال کے واقعات کی وجہ سے قدرتی طور پر خطرہ ہونا چاہئے۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ میونسپل بورڈ کانپور نے بعد منظوری گورنمنٹ صرف سال تمام ۴۳-۱۹۴۲ء کے لئے رقومات ہاؤس ٹیکس اور واٹر ٹیکس پر سوا چھ ۶¼ فیصدی ریبیٹ یا چھوٹ اس شرط پر دینا منظور کیا ہے کہ رقم مندرجہ بل جو بذریعہ پوسٹل سارٹیفکٹ روانہ کئے جاوینگے۔ بل کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر دفتر میونسپل بورڈ میں دن کے گیارہ اور تین بجے کے درمیان جمع کر دی جائے۔ ٹیکس دہندگان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ کسی امر دریافت طلب کے لئے یا وقت کے اندر بل کی وصولیابی نہ ہونے پر ٹیکس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ایم۔ حبیب اللہ (ال۔ال۔بی)
اگزیکیٹیو افسر میونسپل بورڈ کانپور

عظیم الشان نیلام

حسب ہدایت مسیز سی۔ایم۔ ڈسوزا مالک جایداد مشتہر کیا جاتا ہے کہ ان کی ایک نہایت عالی شان کوٹھی مع بنگلہ ومکانات رہائشی اور دوکانات نمبری ۱۶/۳۲ واقع ٹھنڈی سڑک کانپور جس کا موجودہ کرایہ ۳۰۴ روپیہ ماہوار آرہا ہے اور جس میں اس وقت ہندوستان کنسٹرکشن کمپنی لمیٹڈ برماشیل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹیڈ اور میڈیسن سپلائی کمپنی وغیرہ کرایہ دار موجود ہیں۔

بروز سنیچر بتاریخ ۱۱ راپریل ۱۹۴۲ء

بمقام خاص کوٹھی ہذا بوقت ٹھیک صبح ۹ بجے ہائیسٹ بڈر یعنی زیادہ سے زیادہ بولی دینے والے خریدار کے حق میں بذریعہ نیلام عام فروخت کی جاویگی۔

نوٹ: مزید حالات و پوری تفصیل جایداد ہذا ہمارے دفتر سے حاصل کیجئے۔

المشتہر

بی اسٹانول اینڈ کمپنی گورنمنٹ آکشنرس بی مال کانپور

Ince. in mx. de noronha &son.

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات آراضی واقعہ پی (P) اور این (N) بلاک سیسہ مئو چند قطعات اراضی واقعہ جی (G) اور ایچ (H) بلاک فیکٹری ورکسمین ایریا وزیڈ (Z) بلاک فیکٹری ورکسمین ایریا دبی دین کیا ونڈو ناظر باغ گھسیانہ بغرض تعمیر مکانات رہائشی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں بروز اتوار بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۴۲ء بوقت ۸ بجے دن بذریعہ نیلام فروخت ہوں گے۔ نقشہ اراضیات وقواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں۔

ایس۔این سکنڈ سکریٹری
امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

نیو تھیٹرس کا لاجواب شاہکار

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۳ راپریل ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام
۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

آندھی

خاص اداکار
ملینا۔ نیمو۔ پنکج ملک
کے۔ سی۔ ڈے

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۳ راپریل ۱۹۴۲ء سے

موہن پکچرس کا دلکش ڈرامہ

بلبل بغداد

خاص اداکار
اندورانی۔ یعقوب۔ جینت

دلکش ڈانس۔ دلسوز گانے
پرلطف مذاق

تشریف لا کر لطف اٹھائیے!

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشے
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کا بیان

(بقیہ صفحہ ۶)

مگر اس یونین کی تشکیل کا ڈھنگ وہی ہوگا جو پہلی انڈین یونین کا رکھا گیا ہے۔

یہ دریافت کیا گیا کہ یہ معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہوگا کہ کوئی صوبہ انڈین یونین میں شریک ہوگا یا نہیں۔ سر کرپس نے بتایا کہ جہاں نتیجہ صاف نہ ہوگا وہاں سارے صوبہ کے بالغوں کی رائے لی جائے گی اور اس سے فیصلہ کیا جائے گا جس صوبہ کی اسمبلی میں ۸۰ فیصدی کی اکثریت سے انڈین یونین میں شمولیت کا فیصلہ ہو جائیگا [illegible] نہ ہوگی مگر جہاں اسمبلی ساٹھ فیصدی اکثریت نے شمولیت کے حق میں فیصلہ نہیں کیا وہاں اقلیت کو یہ حق ہوگا کہ وہ سارے بالغوں کی رائے لینے کا مطالبہ کرے۔ بالغوں کی رائے شماری پر کثرت رائے کا فیصلہ مانا جائے گا۔

تقسیم کیسے رک سکتی ہے سر کرپس نے ماننے سے انکار کیا کہ برطانی تجویزیں ہندوستان کو تقسیم کرنے کے خیال پر مبنی ہیں۔ اس کے برخلاف انہوں نے دعویٰ کیا کہ برطانیہ ہندوستان کو متحد اور آزاد دیکھنا چاہتا ہے مگر ہندوستانی آپس میں ملکر متفقہ آئین نہ بنا سکیں تو تقسیم کو کون روک سکتا ہے۔ سر کرپس نے کانگریس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کے حلقوں میں بھی اصول مانا جا چکا ہے کہ اگر مسلمانوں کی رائے عامہ علیحدگی کے حق میں ہوگی تو اسے نہیں روکا جا سکتا۔ سر کرپس نے کہا کہ برطانی حکومت پر یہ الزام لگایا جاتا رہا ہے کہ وہ آزاد اور متحد ہندوستان کی راہ میں حائل ہے اب برطانی حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس پر یہ الزام نہ لگایا جائے کہ وہ ہندوستان کے اختلافات کا سہارا لیتی ہے مگر پچھلے دس سال میں ہمارا یہ تجربہ رہا ہے کہ ہندوستان کی سلف گورنمنٹ کیلئے ہندوستانی تجویزیں مرتب کرنے میں ناکامیاب رہے۔

الگ یونین سر کرپس نے یہ واضح کیا کہ برطانی حکومت ان تجویزوں کو جو انڈین یونین سے الگ رہیں گے الگ یونین بنانے میں کوئی مالی مدد نہیں دے گی۔ یہ ان صوبوں کو ہی طے کرنا ہوگا جو الگ رہیں گے۔ آیا وہ اپنی الگ یونین کی ان ضرورتیں پوری کر سکیں گے۔

پاکستان نہیں؟ سوال کیا گیا کہ کیا اس اسکیم کا یہ مطلب ہے کہ پاکستان مان لیا گیا؟ سر کرپس نے جواب دیا۔ یقیناً نہیں سر کرپس نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستان کا آئین بنانے والی پنچایت اور برطانی حکومت میں جو معاہدہ ہوگا ان میں برطانی سرمایہ داروں کے مفاد کے تحفظ کے لئے کوئی شرطیں نہ رکھی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں ہندوستانی یونین کو وہ سب کچھ کرنے کا اختیار ہوگا جو ایک آزاد اور خود مختار حکومت کو ہوتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں سر کرپس نے کہا کہ میں جو خیالات رکھتا ہوں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں اور مطمئن ہوں کہ نتیجہ ہندوستان کی تعمیر و تشکیل کے زیادہ سے زیادہ امکانات پیدا کرنے کے لئے بہترین حل ہے۔

ریاستیں سر کرپس نے بتایا کہ برطانی حکومت چاہتی ہے کہ ساری یا زیادہ سے زیادہ ریاستیں انڈین یونین میں شریک ہوں۔ جن ریاستوں میں نمایندہ جماعتیں موجود ہیں انہیں آئین بنانے والی پنچایت میں ان جماعتوں کی معرفت نمایندگی ملے گی۔ اور جہاں ایسی جماعتیں یعنی اسمبلی وغیرہ موجود نہیں وہاں جو سسٹم ہے اس کے ذریعہ ان کے نمایندے آئین بنانے والی پنچایت میں لئے جائیں گے۔ غرض یہ ہے کہ ہر ریاست میں پرجا کے نمایندوں کو مقرر کرنے کا جو بہترین طریقہ ہے وہ استعمال کیا جائیگا۔ جہاں کوئی طریقہ موجود نہیں وہاں ریاست کا فرمانروا نمایندے مقرر کرے گا۔

سر اسٹیفورڈ نے بتایا کہ اب تک ہندوستانی لیڈروں سے بات چیت کے نتیجہ کے طور پر برطانی تجویزوں کے مسودہ میں کچھ لفظی تبدیلیاں ہوئیں مگر اب جو مسودہ شائع کیا گیا ہے یہ اپنی جگہ آخری ہے۔ سوال کیا گیا کہ کیا یہ قطعی فیصلہ ہے؟ کرپس نے جواب دیا اس وقت تک یہ قطعی فیصلہ ہے (قہقہہ)۔

۳۱ مارچ سے تاروں کے نرخ میں اضافہ

نئی دہلی ۲۷ مارچ ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء کی آدھی رات سے ہندوستان۔ برما۔ سیلون۔ افغانستان اور لہاسا (تبت) کے کسی مقام کو جانیوالے ہر معمولی تار پر تین آنے اور ہر ایکسپریس تار پر ۶ آنے سر چارج وصول کیا جائیگا۔ ہندوستان کے اندر معمولی تار کی فیس پہلے آٹھ الفاظ کے لئے ۱۲ آنے ہوگی اور مزید ہر لفظ پر ایک آنہ بڑھیگا۔ ایکسپریس تار کی فیس معمولی تار کی فیس سے دوگنی ہوگی۔ پریس کے تاروں اور مبارکباد کے تاروں پر بھی سر چارج لیا جائیگا۔

یکم مارچ ۱۹۴۲ء سے ٹیلیفون کے کرایہ میں موجودہ کرایہ کا ½ حصہ اور بڑھ گیا ہے۔ لیکن جن لوگوں کے لئے یہاں پہلے سے ٹیلیفون لگا ہوا ہے ان سے کرایہ کی موجودہ میعاد ختم ہونے پر آئندہ میعاد کے لئے اس اضافہ کیا ہوا کرایہ وصول کیا جائے گا۔

۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء کی آدھی رات سے ٹرنک کالوں پر دس فیصدی سے ۲۰ فیصدی تک سر چارج لگ جائیگا۔

بہ اجلاس جناب مسٹر رادھا کرشن چودھری صاحب منصف بہادر تلہر ضلع شاہجہاں پور۔

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ

(آرڈر ۳۲ قاعدہ ۳)

عدالت منصفی مقام تلہر ضلع شاہجہانپور

مقدمہ نمبر ۲۷ بابت ۱۹۴۱ء

شیام لال ولد کنہی لال قوم ویش وغیرہ ساکن تلہر محلہ معظم پور پرگنہ تلہر مدعی

بنام ایثار حسین خاں وغیرہ مدعا علیہ

بنام انوار حسین خاں بعمر ۱۵ سال پسر نابالغ ممتاز حسین خاں قوم پٹھان ساکن تلہر ساکن حال ملازم کارخانہ چمڑہ مالک عزیز اللہ ٹھیکیدار واقعہ بیگم گنج شہر کانپور متعلقہ منصفی کانپور

بولایت بابو جانکی پرشاد وکیل منصفی تلہر ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور

تاریخ پیشی ۱۴ مئی ۱۹۴۲ء

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی بابو جانکی پرشاد دوران مقدمہ مقرر کئے گئے لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ کے حق کی اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے ۱۴ مئی ۱۹۴۲ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا تم مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گزرانینگے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لئے بابو جانکی پرشاد وکیل کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی۔

آج بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم لشمی نرائن منصرم
عدالت منصفی تلہر
ضلع شاہجہانپور

بہترین .. ★
کیونکہ یہ
معتدل فضا میں
معتدل فضا تمباکو کو معتدل فضا گوداموں میں پختہ کیے جاتے ہیں۔ اور بڑی کاریگری کے ساتھ ہلا کنڈیشنڈ کے معتدل فضا کارخانوں میں یہ سگریٹ کی شکل میں بنائے جاتے ہیں۔ اس تمباکو سے گرد اور نقصان پہونچانے والے ذرّے خاص مشین کے ذریعے نکال دیے جاتے ہیں۔
سادے اور کورک ٹپ میں دستیاب ہوسکتے ہیں
CARAVAN
کارواں ایرکنڈیشن سگریٹ
نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹیڈ
NCK 13

روزویلٹ کا ذاتی نمایندہ

لندن ۵ مارچ واشنگٹن سے ایک سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے کہ امریکہ سے جو ٹیکنیکل مشن ہندوستان جا رہا ہے ڈاکٹر ہنری گریڈی کو اس کا چیرمین بنایا گیا ہے۔ مسٹر لوئیس جانسن کو ایک جگہ پہ نامزد کیا گیا تھا۔ بعد میں انہیں ہندوستان کے لئے پریذیڈنٹ روزویلٹ کا ذاتی نمایندہ مقرر کر دیا گیا۔

ڈبل پروگرام — ڈبل پروگرام
اسٹیج پر ناچ وگانا
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
جمعہ ۳ اپریل ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
ٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
مس مختار بیگم اور ۷ سالہ مس فریدا
کا اسٹیج پر ناچ وگانے
ساتھ میں
تصویر — عورت کا پیار
ایک ٹکٹ میں بہترین ناچ وگانے اور لاجواب تصویر ملاحظہ فرمائیے!

شاندار — اٹھواں — آخری ہفتہ
سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں
جمعہ ۳ اپریل ۱۹۴۲ء
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
ٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
پرکاش پکچرز کا عظیم الشان شاہکار
بھرت ملاپ
رامائن سے تیار کی ہوئی کہانی جو ہمکو فرض شناسی کا درس دیتی ہے
خاص اداکار
درگا کھوٹے۔ پریم ادیب۔ سوبھانہ۔ اسمرتھ۔ وملا۔ سوہو مودک۔ اما کانت۔ نالکر
آدھا اجالا تاریخ کا بے چینی کے ساتھ انتظار کیجئے!

بہ اجلاس جناب مسٹر درگا پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ داخل خارج

بعدالت حاکم پرگنہ صاحب بہادر بلہور مقام کانپور ضلع کانپور

سید ابو طاہر ساکن قصبہ بلہور ضلع کانپور مدعی

بنام سید توسل حسین عرف احمد صاحب ولد تجمل حسین قصبہ بلہور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت داخل خارج کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر
سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۵

ادبیات

درسِ پرواز

از خطیبۂ ہند سیدہ اختر حیدرآبادی

دم بخود ہے وقفِ سوز و ساز کیوں ہوتا نہیں؟ — اے پرندے مائلِ پرواز کیوں ہوتا نہیں؟

پاش اور راحت طلب ناآشناسِ مستیٔ [illegible] — کب سے تو کنجِ نشیمن ہی میں پابندِ جمود!

امنِ گلشن، دیدِ گل، لطفِ صبا کچھ بھی نہیں — تیری دنیا خوابِ راحت کے سوا کچھ بھی نہیں

یوں نہ محدودِ نشیمن کر فضائے زندگی — اپنے اوپر رحم کر ناآشنائے زندگی!

زندگی موجِ حوادث میں ہے سوزِ جاں میں ہے — زندگی ساحل میں کب ہے زندگی طوفاں میں ہے

خاکِ گلشن کی طرف ہی دیکھ لے اے کم نظر — اُڑ رہے ہیں کس قدر ذرّے ہوا کے دوش پر!

بازوؤں کو آزما اب تو بھی لطفِ رم کو دیکھ — مہرِ تاباں کی طرف اُڑتا ہوا شبنم کو دیکھ

ہر سحر تیرے لئے اک غیب کی آواز ہے

زندگی "پرواز" ہے اور مستقل پرواز ہے

دنیائے اسلام

ترکی سے نازی نظام میں شامل ہونیکا مطالبہ

لندن - ۱۰ اپریل - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن سفیر ہر فان پاپن برلن سے مندرجہ ذیل شرطیں لے کر انقرہ جا رہا ہے۔ (۱) ترکی یورپ کے نئے نظام کے ساتھ تعاون کرے (۲) ترکی اپنی ناطرفداری میں تبدیلی کر کے ایسا رویہ اختیار کرے جو برطانیہ کے بجائے محوری طاقتوں کے موافق ہو۔ لیکن ترکی سے برطانیہ اور ترکی کے درمیان معاہدہ کو توڑنے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ (۳) دردانیال لڑنے والے ملکوں کے تمام جنگی جہازوں کے لئے کھلا رہے گا۔ لیکن ترکی علاقہ میں کسی قسم کی کوئی لڑائی نہیں ہوگی۔

اس کے بدلے میں جرمنی ترکی سے حملہ نہ کرنے کا وعدہ کریگا۔ لڑائی کے بعد جو صلح ہوگی اس میں ترکی کو یونان کے کچھ جزیرے اور کچھ علاقہ مل جائے گا۔ بیچ یورپ میں لیڈری ترکی کے سپرد کر دی جائے گی۔

ہر فن پاپن پر بم پھینکنے کی سازش کے مقدمہ کی سماعت

انقرہ ۱۱ اپریل - ہر فان پاپن جرمن سفیر کے خلاف بم کی سازش کے الزام میں چار ملزموں عبدالرحمٰن، سلیمان سگول، گارڈی پاتوف اور لیونڈ کارنیلوف کے خلاف آج مقدمہ کی سماعت شروع ہوگئی عدالت کے چاروں طرف سنگینوں والی فوج کا پہرہ تھا اور عدالت میں تماشائیوں کا ہجوم تھا جن میں جرمن اور روسی خاص طور پر نمایاں تھے برطانی سفیر مقیم ترکی مسٹر مارگن بھی موجود تھے۔ روسی ملزموں نے ترکی ملزموں کے ساتھ ایک بنچ پر بیٹھنے سے انکار کر دیا انھوں نے کہا کہ یہ لوگ ترکی اور روس کے تعلقات خراب کرتے ہیں اور یہ لوگ سلاو بہ کے ایجنٹ ہیں۔ استیقان نامی ایک پانچویں ملزم کا بھی نام تھا مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ بھاگ کر سیریا چلا گیا ہے۔ چونکہ ہر فان پاپن اس سازش اس سازش میں مرے نہیں ہیں اس لئے استغاثہ کا یہ مطالبہ نہیں ہے کہ ملزموں کو جرم ثابت ہو جانے پر سزائے موت دی جائے ابھی صرف عبدالرحمٰن کا بیان ہوا ہے جس نے کہا کہ میں پہلے ایک لڑکی کے بہکانے سے کمیونسٹ ہو گیا تھا مگر بعد کو میں نے اپنی رائے بدل دی کیونکہ میرے ایک دوست کو کمیونسٹوں نے مار ڈالا اب میں کمیونسٹوں سے نفرت کرتا ہوں ملزم نے یہ بھی کہا کہ میں جرمنوں سے نفرت کرتا ہوں اس کا بیان ابھی جاری تھا کہ مقدمہ آئندہ تاریخ کے لئے ملتوی ہو گیا۔

ایران کے کرد قبائلی بلوائیوں نے گورنر کو رہا کر دیا!

پشاور ۱۰ اپریل - ترکی اور ایران کی سرحد پر کردستان میں جو قبائلی بلوہ ہوا تھا اس میں قبائلیوں نے ایران کی فوجوں نے اس علاقہ میں پہنچ کر بلوہ کو فرد کیا اور امن و امان قایم کیا۔

کردوں کی شکایت دور کرنے کے لئے شاہ ایران نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کردستان میں کرد گورنر ہی مقرر کیا جائے۔

جنگ میں شرکت کیلئے ترکی کو نازیوں کی رشوت

بغداد - یہاں کے اخباروں میں حسین لسین کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ نازیوں نے ترکی کو عراق سیریا اور کاکیشیا بطور رشوت کے پیش کیا تھا کہ ہمارا ساتھ دو تو جیتنے پر یہ علاقے تمہیں دے دئے جائیں گے۔ ساعت الحق نامی اخبار نے اس سرخی سے یہ خبر شائع کی ہے کہ عربوں اور محوری چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ الحوادث نامی اخبار نے جو مضمون لکھا ہے اس کی سرخی ہے کہ ترکی محوری سازش کے خلاف جاگ گیا۔ محوری پروپیگنڈا ترکی کو جنگ میں نہ لا سکا ترکی سے یہ مطالبہ تھا کہ تم شریک جنگ ہو جاؤ۔ تمہیں عراق سیریا اور کاکیشیا دیا جائے گا۔ ترکی نے اس پیشکش کو صاف صاف ٹھکرا دیا۔ یہ نازیوں کی چالبازی اور سازش کا تازہ ترین ثبوت ہے ان کے وعدے خالی ہیں جن سے اب کوئی دھوکے میں نہیں آ سکتا جس میں ذرا بھی عقل ہے وہ ان کے بہکانے سے بہک نہیں سکتا۔

ایران میں بغاوت فرد ہوگئی

نئی دہلی - ۱۰ اپریل مجلس میں ایران کے نئے وزیر اعظم علی سہیل نے کہا کہ خراسان کے علاقہ میں جو بغاوت کی گئی تھی وہ فرد ہو گئی۔

مصر کے سابق وزیر اعظم گرفتار

لندن - ۹ اپریل - مصر کے سابق وزیر اعظم علی مہر پاشا کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیروں کی کونسل نے ایک کمیونک شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ملک کی حفاظت کے پیش نظر وزیر اعظم نحاس پاشا نے بہ حیثیت فوجی گورنر علی مہر پاشا سابق وزیر اعظم مصر کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

سویز کے علاقہ میں دھماکہ

قاہرہ - ۸ اپریل - ۲۲ مصری مزدور ہلاک ہو گئے اور ۸۰ لاپتہ ہیں جبکہ ۵ اپریل کو سویز کے قریب بندرگاہ پر ایک دھماکہ ہوا۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جبکہ پکڑا ہوا اطالوی گولہ بارود جہاز سے اتارا جا رہا تھا۔ ۸ برطانی سپاہی بھی ہلاک ہو گئے۔ عمارتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اعلان ہوا ہے کہ مزدوروں کے گھر والوں کو معاوضہ دیا جائیگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل ہیں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۵

حکومت سے سمجھوتہ کے قوی امکانات

آسٹریلیا کے ڈھنگ پر ڈیفنس کا نیا فارمولا

معلوم ہوا ہے کہ پریذیڈنٹ روزولٹ کے نمائندہ کرنل جانسن کی مداخلت سے ڈیفنس کے نئے فارمولا کی بنا پر سمجھوتہ کے امکانات میں نمایاں ترقی ہوچکی ہے ایسوشی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ آج کا دن امید کی علامتوں کے ساتھ پنڈت جواہرلال نہرو اور کرنل جانسن میں ملاقات سے شروع ہوا۔ آج صبح کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ پنڈت جواہرلال نہرو اجلاس کے دوران برلا ہاؤس سے کوچین ہاؤس گئے، جہاں امریکی نمائندہ سے تقریباً ایک گھنٹہ بات چیت ہوئی اس کے بعد پنڈت جی پھر اجلاس میں شریک ہوگئے ۱۱½ بجے اجلاس ۲½ بجے کے لئے ملتوی ہو گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانی حکومت کے حلقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ برطانی اسکیم کے آئندہ اور فوری حصہ کو لازم ملزوم قرار دینے سے فوری اور اہم ترین مسئلہ کی جو کہ لڑائی اور بچاؤ سے تعلق رکھتا ہے، اہمیت ناحق کم ہوگئی اور سمجھوتہ کے امکانات کو بھی نقصان پہنچا۔ اس احساس کے ماتحت اسکیم کے آئندہ حصہ کو اسکی مناسب جگہ رکھ کر فوری سوال طے کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نیا ڈیفنس فارمولا جو اسوقت زیرغور ہے بدستور راز میں ہے۔ مگر یہ یقین کرنے کا سبب موجود ہے کہ اب سمجھوتہ کا راستہ تیار کرنے والوں کی نگاہ میں آسٹریلیا کا نمونہ ہے، جہاں وزیر جنگ آسٹریلوی ہے اور سپریم کمان امریکی جنرل کے ہاتھوں میں ہے اسمیں دوعملی کا جو پہلو ہے اسے ختم کرنے کے لئے یہ سوچا جا رہا ہے کہ ہندوستان کا کمانڈر ہندوستانی کیبنٹ کے سامنے جوابدہ ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ کیبنٹ اپنی طرف سے اسے جسقدر وسیع اختیارات چاہے سونپ دے۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اسوقت بات چیت برلا ہاؤس، کوچین ہاؤس، کوچین ہاؤس اور وائٹ ہاؤس، وائٹ ہاؤس اور وائٹ ہال، وائٹ ہال اور نئی دہلی کے درمیان نامہ و پیام چل رہا ہے۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ اب یہ وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے ہندوستان میں قومی حکومت کے قیام میں کوئی مشکل یا تاخیر نہیں ہوگی۔ بحث کے خاص نکتوں پر قریب قریب عام سمجھوتہ ہوگیا ہے۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کی ایک اور اطلاع ہے کہ برطانی حکومت کے اعلان کی جو شرطیں قطعی طور پر طے ہوئی ہیں ان کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ غالباً کل یا زیادہ سے زیادہ سنیچر تک شائع ہو جائیگا مسلم لیگ کانگریس کے فیصلہ کا انتظار کر رہی ہے چنانچہ اس کا فیصلہ کانگریس کے فیصلہ کے بعد ہی شائع ہوگا

یہ بات اب اچھی طرح جان لی گئی ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی جن باتوں کو بہت راز میں رکھا جارہا ہے ان کا مرکز ڈیفنس کی تجویزیں ہیں جن کی پہل پریذیڈنٹ روزولٹ کے ہندوستان کو بھیجے ہوئے شخصی سفیر کرنل جانسن نے کی ہے۔ ہندوستان میں مرکز منتقل سر اسٹیفورڈ کرپس سے کرنل جانسن کو منتقل ہوگیا ہے۔ لندن سے واشنگٹن کو منتقل ہوگیا ہے؟ یہ ہوسکتا ہے کہ پریذیڈنٹ روزولیٹ کا براہ راست ہندوستان کے معاملوں سے واسطہ نہ ہو لیکن ان کے ایک اہم مشیر (غالباً کارڈل ہل) کا یہ رابطہ ہے۔ دراصل ایک چوکھی مشاورت چل رہی ہے۔ کارڈل ہل۔ چرچل۔ کرپس۔ جانسن۔ کانگریس کا جانسن سے اور ان کے ذریعہ کرپس سے قریبی رابطہ ہے۔

لیکن یہ بات نہیں ہے کہ ہندوستان کا تمام معاملہ زیرغور ہو۔ اس مطالبہ کے (جیسا کہ مشہور ہے) چار پہلو ہیں۔ ہندوستان کی حیثیت، اسکا اتحاد اسکی ترتیب اور اس کا عمل۔ فی الحال تو حیثیت اور عمل ہی پر توجہ ہے

ہندوستانی مطالبونکی حمایت

ہیرلڈ ٹریبون لکھتا ہے کہ یہ فرض کرنا لغو ہے کہ امریکہ برطانیہ کو ایسے فیصلے کرنے پر مجبور کرسکتا ہے جنھیں برطانیہ غیر دانشمندانہ سمجھتا ہے یا کہ وہ ہندوستان کے پیچیدہ مسئلوں کا حل خود تیار کرکے اسے ہندوستان پر ٹھونس سکتا ہے۔

مسٹر والٹر لپمین ایک اخبار میں لکھتے ہیں کہ نئے نظام میں سامراج کی نہیں بلکہ جمہوری لوگوں کا سامراج کے خلاف محاذ فیصلہ کن ثابت ہوگا۔ جمہوریتوں کو ایشیا سے اتحادیوں جیسا سلوک کرنا پڑے گا نہ کہ مقبوضوں جیسا۔

ہیرلڈ اخبار ونین یہ لکھا گیا ہے کہ سارے معاملہ کی بنیاد یہ ہے کہ ایشیا اب کوئی غیر ملکی غلبہ ماننے کو تیار نہیں۔ ایشیائی لوگ اس نعرے سے اتر لے رہے ہیں۔ کہ ایشیا ایشیائیوں کے لئے ہے۔ اس لئے ہندوستانیوں کو یہ یقین دلانے کی ضرورت ہے کہ اتحادی قوموں سے تعاون کا مطلب جاپانی خطرے سے حفاظت ہی نہیں بلکہ انگریزی غلبہ سے نجات بھی ہے

ڈیلی ورکر لکھتا ہے کہ برطانیہ کو ہندوستان کے سب مطالبے مان لینے چاہئیں۔

شکاگو ٹائمز لکھتا ہے کہ ہندوستان ایسے سامراج کے لئے نہیں لڑے گا جس کا مجسم نمونہ ایمری ہیں۔ ہندوستان سے سمجھوتہ نہ ہونا اتحادی قوموں کے لئے بڑی تباہی کا سبب ہوگا۔

تفصیلی اعداد شائع نہ ہونگے

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے ۶ اپریل کو وزیگاپٹم اور کوکناڈا پر جو ہوائی حملے ہوئے ان میں پہلی جگہ ۵ آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے اور دوسری جگہ ایک ہلاک ہوا اور ۵ زخمی ہوئے (یعنی کل ۶ ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوئے) سرکاری اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ ہوائی حملوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد تفصیلی طور پر بتانے کا طریقہ اختیار کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ برطانیہ کے تجربہ سے ثابت ہے کہ اس طریقہ سے دشمن کو مفید اطلاع پہنچ سکتی ہے، برطانیہ نے اسی وجہ سے تفصیلی اعداد شائع کرنے کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔

اس موقعہ پر تفصیلی اعداد اسوجہ سے دیئے جارہے ہیں کہ ہندوستان پر یہ پہلے ہوائی حملے ہیں۔ دوسرے افواہوں میں ہلاک و زخمی ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ بتائی جاتی ہے۔

ٹرنکومالی کی بندرگاہ

دکولمبو ۹ اپریل) ایک سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ آج صبح ٹرنکومالی پر جاپان کا ہوائی حملہ زور پکڑ گیا۔ حملہ کی تفصیل بعد کو شائع کی جائے گی۔ ابتک جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی شہری ہلاک نہیں ہوا۔ اسی وقت جاپان کے دو ہوائی جہاز کولمبو پر اڑتے دیکھے گئے لیکن کوئی بم نہیں گرایا۔ ٹرنکومالی سیلون کے پوربی ساحل پر ایک بندرگاہ ہے سیلون پر جاپان کا یہ دوسرا حملہ ہے۔ اس سے پہلے سیلون پر ہوا تھا جس میں تقریباً پچاس آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے تھے۔

آج کے حملے سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان کا ہوائی جہاز لے جانے والا جنگی بیڑہ ابھی تک بنگال کی کھاڑی میں ہندوستان کے ساحل کے پاس چکر لگا رہا ہے۔ آج کے حملہ کی ابھی تک پوری تفصیل نہیں ملی۔

برما میں انگریزی فوجیں

برما کی لڑائی کے بارے میں رائے ظاہر کرتے ہوئے فوجی مبصر "اناسسٹ" نے لکھا ہے کہ برما میں کچھ دنوں سے کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ جاپانی فوجیں مستعدی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ برطانی فوجوں کی تعداد بہت کم ہے اسوجہ سے ان کو بڑی ہمت اور حوصلے سے دشمن کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ انگریزی فوجیں جتنک ممکن ہوتا ہے مقابلہ کرتی ہیں اور پھر کسی موزوں مورچہ پر پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ وہاں پہنچکر پھر یہی کارروائی دہرائی جاتی ہے۔ ہر مورچہ پر پیچھے ہٹنے میں کچھ وقفہ لگتا ہے اور اس اثنا میں اپنی طاقت جمع کرلیتا ہے اور پھر آگے بڑھ جاتا ہے۔ سب سے بڑی مصیبت کی بات یہ ہے کہ جاپان کی ہوائی طاقت بہت زیادہ ہے۔

مانڈلے خاک کا ڈھیر

اخبار اسٹیٹسمین کا اسپشل نامہ نگار مانڈلے سے لکھتا ہے کہ مانڈلے جو کہ کسی زمانہ میں برمی بادشاہوں کا پایۂ تخت تھا آج اسپر جاپانی ہوائی جہازوں نے بے تحاشا بم گرائے۔ جاپانی ہوائی جہاز صاف آسمان پر آدھ گھنٹہ تک اونچے اڑتے رہے اور انہوں نے شہر پر اس زور سے بمباری کی کہ شہر جل کر خاک ہوگیا اور ویرانہ بن گیا اس روز ہوا بڑے زور سے چل رہی تھی۔ مانڈلے کے لکڑی کے مکانات آناً فاناً میں جل کر خاک کا ڈھیر ہوگئے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ جب میں بذریعہ موٹر کار شہر سے گزر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ مکانوں سے شعلے اٹھ رہے ہیں اور دھواں آسمان سے باتیں کر رہا ہے۔ لوگ گھروں کو چھوڑکر شہر سے باہر بھاگ رہے ہیں۔ کچھ لوگ موٹر کاروں میں سوار تھے۔ کچھ رکشاؤں میں جارہے تھے کچھ بیل گاڑیوں میں تھے، لیکن زیادہ تر لوگ ایسے تھے جو پیدل گھسٹ رہے تھے۔ جن کے سروں پر کنستر اور ٹوکریاں تھیں جن میں ان کا سب کچھ سرمایہ تھا اور وہ بڑی تیزی سے جا رہے تھے۔

مومن کانفرنس کا فیصلہ

آل انڈیا مومن کانفرنس نے بھی سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجویزوں کے خلاف اپنا فیصلہ دیدیا۔ اس کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے نہایت جامع اور مدلل ریزولیوشن پاس کیا ہے جس کے چار پہلو خاص ہیں۔ ایک تو مومنوں کو اصولاً ہندوستان کی تقسیم منظور نہیں ہے۔ ہندوستان کا اندرونی نظام خواہ کسی قسم کا ہو۔ صوبوں اور مرکز میں اختیارات کسی طور پر تقسیم کئے جائیں لیکن ہندوستان ایک رہنا چاہئے اسمیں ہی عام ہندوستانیوں کا اور بالخصوص مسلمانوں کا بھلا ہے۔ آل انڈیا یونین میں سب صوبوں اور ریاستوں کو شامل ہونا چاہئے اور کم از کم دس سال تک اس کا تجربہ کرنا چاہئے۔ آئین مرتب کرنے والی اسمبلی بالغ رائے دہی پر مبنی ہونی چاہئے اور ڈیفنس مکمل طور پر ہندوستانیوں کو منتقل ہونا چاہئے۔ مومنوں کی یہ آواز دراصل ہندوستان کے تمام غریب طبقہ کی آواز ہے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان۔

آئینہ کانپور

ہوائی حملہ! ۱۲ اپریل۔ اتوار کے دن حملہ کی پریکٹس ہوگی اطلاع دن یا رات کو کسی وقت کی جائے گی۔ جبتک خطرہ کی گھنٹی نہ بجے ہر شخص کو اپنا کام جاری رکھنا چاہئیے۔ اے آر پی کے کام کرنیوالے حملے کے وقت اسی طرح کام کریں گے کہ گویا ہوائی حملہ ہو رہا ہے۔ ریلیف سنٹروں میں زخمیوں کی رلوپرٹ کی جائے گی اور ڈاکٹر اپنی ڈیوٹی انجام دیں گے۔ اور ایسے موقع پر پولیس کس طرح کام کرے گی یہ سب اسی دن حملہ کے وقت دکھایا جائیگا۔

بلیک آوٹ کیخلاف پروٹسٹ! یوپی چیمبر آف کامرس کی طرف سے مکمل بلیک آوٹ جاری کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ اور حکومت کو لکھا ہے کہ مکمل بلیک آوٹ سخت تکلیف دہ ہے۔ اور اس سے پبلک میں گھبراہٹ بڑھیگی اور لوگ بہت پریشان ہوں گے۔

ہم بھی اس پروٹسٹ کی تائید کرتے ہوئے حکومت سے عرض کریں گے کہ فی الحال مکمل بلیک آوٹ کو ملتوی کیا جائے تو بہتر ہے۔

نمائش! سٹی کانگریس کمیٹی نے قومی ہفتہ کے سلسلہ میں ایک سودیشی نمائش کا انتظام تلک ہال میں کیا ہے۔ اس نمائش کا افتتاح ۵ اپریل کو مسٹر دھرنیدر ساموڈدار نے کیا۔ اور جو ۱۳ اپریل تک برابر قائم رہے گی۔

ہندوستانی برادری! ۷ اپریل کو مسٹر آر۔ منوہر لال وائی ایم سی۔ اے کی صدارت میں ہندوستانی برادری کا ایک جلسہ کملا کلب میں ہوا۔ جلسہ میں طے ہوا کہ برادری کو کیونٹی کا کام کرنا چاہئیے۔ اور مختلف کیونٹی سے برادرانہ ہمدردی پیدا کرنے کے لئے پروپیگنڈا کرنا چاہئیے۔ اور سوشل جلسوں کا انتظام کرنا چاہئیے۔

آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

پریسیڈنٹ:۔ مسٹر آر منوہر لال۔ وائی ایم سی اے۔
وائس پریسیڈنٹ:۔ مسٹر پرلہانند
سکریٹری:۔ مسٹر مرتضےٰ حسین عابدی
جائنٹ سکریٹری:۔ مسٹر جی۔ سی۔ نگم
خزانچی:۔ مسٹر متھرا پرشاد باجپئی۔

مسٹر بی۔ سی سہگل کی طرف سے حاضرین کو ٹی پارٹی دیگئی۔ اس کے بعد مسٹر سید محمد عسکری طباطبائی بی اے سروش نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

اسٹوڈنٹس یونین! ۳ اپریل کو اسٹوڈنٹس یونین کی اگزیکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں مسٹر آر سی شکلا کو پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا

ڈیفنس سروس نمائش! ۸ اپریل کو ڈیفنس سروس نمائش ٹرین کانپور آئی۔ اسمیں موارشپ۔ ایروپلین۔ ٹینک زہن۔ گولے۔ بم۔ اور دوسرے ہتھیاروں کی نمائش کی گئی۔ اور ان سب کا استعمال بھی دکھایا گیا۔ اور رات کو سنیما بھی اسکے متعلق دکھایا گیا۔ مجمع بہت کثیر تھا۔

ڈسٹرکٹ وار کمیٹی! ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کی پبلسٹی کار سی ضلع کے مواضعات کا دورہ کر رہی ہے جس کے کارکن مواضعات میں پبلک جلسہ کرکے غلط افواہوں کی بنا پر پھیلی ہوئی بے چینی کو دور کرنے کے علاوہ ہوائی حملہ ہونے کی صورت میں، اس سے محفوظ رہنے کی تدابیر کو نہایت عمدگی کیساتھ پبلک کو بتا رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ ٹیچرس کانفرنس ۱۰۔ ۱۱ اپریل کو ڈسٹرکٹ ٹیچرس کانفرنس کا جلسہ موضع گھرسم میں ہوگا۔

ضمنی انتخاب! ۵ اپریل کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے حلقہ شیولی اکبرپور کا ضمنی انتخاب ہوا۔ مسٹر سس جنگ سنگھ اور رام نت سنگھ کے درمیان مقابلہ تھا۔

گرفتاریاں! احتیاط کے طور پر شہر اور ضلع سے خراب چال چلن والوں کی گرفتاریاں دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ہو رہی ہیں۔

لیبر کانفرنس! یکم اپریل کو کانپور کے تمام سوتی طول کی ل کمپنیوں کی ایک کانفرنس ہوئی کانفرنس نے مالکان مل کے بونس کے سوال کے طرز عمل کے متعلق مذمت کی۔ اور اسکی طرف لیبر کمشنر کی توجہ دلائی۔

احرار ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس! ۸۔ ۹۔ ۱۰ اپریل کو نئی بازار میں احرار ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس ہو رہی ہے جس میں صاحبزادہ فضل حسین خان محمد گل خان۔ حافظ مشتاق احمد مسٹر آفتاب احمد اور مولانا علی نبی بھی تشریف لارہے ہیں۔

قومی ہفتہ! قومی ہفتہ ۶ اپریل سے شروع ہوکر ۱۳ اپریل کو ختم ہوگا۔

۷ اپریل کو پولیٹیکل قیدی ڈے منایا گیا۔ اور ایک جلسہ میں سیکورٹی پرزنرس کیساتھ گورنمنٹ کی پالیسی کی مذمت کا رزولیوشن منظور کیا گیا۔

۸ اپریل کو ۸ بجے رات کو قومی ہفتہ کے سلسلہ میں تلک ہال میں ایک مشاعرہ کی دعوت ہوئی۔ جس میں کافی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ اسی دن ہریجن ڈے منایا گیا۔ ۹ اپریل ۷ بجے فردوس ہاند پارک میں چرخہ کی نمائش ہوئی۔

۸ بجے رات کو شردہا نند پارک میں ایک جلسہ ڈاکٹر مراری لال کی صدارت میں ہوا جسمیں دیگر مقررین کے علاوہ مولانا حسرت موہانی نے بھی ایک طویل تقریر کے دوران میں سر کرپس لعد اسکے مشن کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ڈومینین سے اپنے اختلاف کا اظہار کیا اور آئندہ کا نسٹی ٹیوشن کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کو پانچ یونٹ میں اگر تقسیم کردیا جائے تو میرے خیال میں تمام قضیے اس سے طے ہوجائیں گے کہ اسمیں پاکستان کا مفہوم بھی آجائیگا۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ پولیٹیکل حیثیت سے پارٹیاں بننا چاہئیں اور مشترکہ الیکشن ہونا چاہئے اور اگر یہ معلوم ہوجائے کہ کوئی شخص بھی مذہب یا کسی فرقہ کی حیثیت سے کنویسنگ کر رہا ہے تو اس کا الیکشن ناجائز قرار دینا چاہئے مولانا کے خیالات کو لوگوں نے نہایت احترام کے ساتھ سنا اور لوگوں کی یہ خواہش معلوم ہوتی تھی کہ کاش اس نظریہ کو مسٹر جناح تسلیم کریں۔

۱۰ اپریل ۸ بجے رات کو ایک مشاعرہ اور کوی سمیلن ہوگا جسمیں شہر کے تمام سربرآوردہ شعراء کرام اور اہل ذوق حضرات کو مدعو کیا گیا ہے۔

ذاتیات ۹ اپریل کو جناب حاجی دلدار خانصاحب نے اپنی دختر زادی کے عقد کے سلسلہ میں معززین کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

۱۰ اپریل ۹ بجے رات کو شیخ شمشاد محمد صاحب سوداگر کے صاحبزادے مسٹر ارشاد محمد سلمہ کی تقریب نوشہ سازی ہوگی اور ۱۲ اپریل ۱۰ بجے دن کو دعوت ولیمہ، جسمیں معززین شہر مدعو کئے گئے ہیں۔

میونسپل بورڈ ۹ اپریل کی صبح کو کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ ہوا جسمیں مسٹر ایچ ایم۔ سمیع (سینیر وائس چیرمین) ایکٹنگ چیرمین کے ٹھیک وقت پر نہ پہونچنے کی وجہ سے بورڈ نے اس جلسہ کا چیرمینی کے لئے بابو دوارکا پرشاد سنگھ کو منتخب کیا لیکن ایکٹنگ چیرمین صاحب کے آجانے پر مسٹر نیر نے بابو دوارکا پرشاد سنگھ سے کہا کہ اب آپ چیرمینی کی کرسی خالی کردیجئے اس پر اسقدر بات بڑھ گئی کہ تو تو میں میں کی نوبت آگئی اور بالآخر میٹنگ برخاست کردیگئی۔

سینماؤں کا ترمیمی قانون یو۔ پی کے سینماؤں کا ترمیمی قانون منظور ہوگیا ہے، اسکی رو سے الکٹرک کے انتظام کا معائنہ کیا جایا کریگا تاکہ سینماؤں میں آگ لگ جانیکا خطرہ کم ہوجائے۔

غلہ کی پابندی حکومت یو۔ پی نے ایک پریس نوٹ میں شائع کیا ہے کہ چونکہ نئی فصل تیار ہوگئی ہے اسلئے ۱۴ اپریل سے وہ بندش غلہ پر اٹھا دیگئی ہے جو یو۔ پی کے ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو نہ لیجانے پر عائد تھی۔ لیکن یو۔ پی سے کسی ضلع یا ریاست کو غلہ باہر بھیجنے کے لئے اب بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کی ضرورت ہے۔

سبدِ گل

بمبئی کے ایک معاصر نے اپنے شہر کے چند جرنلسٹوں اور ایڈیٹروں سے اس سوال پر اظہار رائے کرنے کی دعوت دی تھی کہ "اگر میں سر اسٹیفرڈ کرپس ہوتا تو کیا کرتا" اس مناظرہ میں بعض جوابات بہت دلچسپ آئے ہیں جن میں سے چند فقرے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں پیش کرتے ہیں:-

مسٹر ھارنیمین۔ اگر میں مجوزہ شرائط پر ہندوستانیوں سے سمجھوتہ نہ کر سکتا تو اُن سے کہتا کہ ٹوکیو جا کر جاپانیوں کی شرائط بھی دریافت کریں ..... آمدورفت کا کرایہ مفت اور حفاظت کی ذمہ داری۔

مسٹر پہلوی۔ میں سرکاری افسروں سے ملاقات ہی نہ کرتا خواہ وہ گورنر ہوں، یا کوئی ہوں۔ ہندوستانی لیڈروں سے شرائط طے کر لینے کے بعد میں برطانوی وار کیبنٹ پر زور ڈالتا کہ وہ ان کو فوراً منظور کرے۔ اگر کیبنٹ منظور نہ کرتی تو میں مستعفی ہو جاتا۔

مسٹر سمل داس گاندھی۔ اگر میں کرپس ہوتا تو فرشتوں سے پوچھتا کہ میں اس راستہ پر قدم رکھوں یا نہیں جس پر انھیں آنے سے ڈر لگتا ہے۔

مسٹر آر الف مودیس۔ اگر میں کرپس ہوتا تو میں یہ خواہش کرتا کہ میں کرپس نہ ہوتا۔

مسٹر الف آر جھتا۔ اگر میں کرپس ہوتا تو ہندوستان کا طویل سفر نہ کرتا۔ بلکہ گھر بیٹھ کر صرف دو کتابوں کا مطالعہ کرتا اور ان کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرتا۔ جواہر لال کی خود نوشت سوانحعمری۔ اور ایڈورڈ تھامپسن کی کتاب "آزادی کے لئے ہندوستان کو اپنے ساتھ لو"۔

مسٹر کے سری نواسن۔ آج جو لوگ اپنے کو کرپس سمجھتے ہیں وہ قابل رحم ہیں۔

مسٹر این جی جوگ۔ اگر میں کرپس ہوتا تو یہ فیصلہ کرتا کہ اب برطانوی ایمپائر کو بچانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کو ایمپائر کی مختلف قوموں کے حوالے کر دیا جائے۔

مسٹر کے اے عباس۔ اگر میں کرپس ہوتا تو ہر رات کو سونے سے پہلے اُن باتوں کا مطالعہ کرتا جو میں نے امپیریلزم کے متعلق کہی تھیں۔

کولمبو کے حملہ سے گھبراؤ نہیں

نئی دہلی ۶ر اپریل شری راجگوپال آچاری نے مدراس کے لوگوں کے نام مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔

کولمبو پر بمباری سے گھبرانا نہ چاہئے۔ یہ حملے لوگوں میں گھبراہٹ پیدا کرنے کیلئے ہی کئے جاتے ہیں میں یقین دلاتا ہوں کہ ابھی کچھ دنوں تک مدراس پر حملہ نہیں ہوگا۔ لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہو تو ہمت نہ ہارو۔

فرانس پر تین سو انگریزی ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۷ر اپریل۔ کل رات جرمنی فرانس پر حملہ کرنے میں تین سو سے زیادہ انگریزی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا پانچ ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔

صوبہ مسلم تعلیمی کانفرنس

الہ آباد ۵ر اپریل صوبہ مسلم تعلیمی کانفرنس کا دوسرا اجلاس آج شام کو منعقد ہوا جسمیں کئی ریزولیوشن پاس ہوئے۔ اس بات کی شکایت کی گئی کہ مسلمانوں کو دیہاتی اسکولوں میں ہیڈ ماسٹر اور انٹرمیڈیٹ کالج میں پرنسپل کم بنایا جاتا ہے مسلمانوں پر یہ زور دیا گیا کہ وہ اپنی اولاد خاص طور پر لڑکیوں کی تعلیم کی طرف توجہ دیں نیز اسلامی ہائی اسکولوں میں اسلامی تاریخ و تمدن کی تعلیم پر زیادہ زور دینے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

۵۲۰۰ ہندوستانیوں کی واپسی

کلکتہ ۵ر اپریل برما سے پانچ ہزار دو سو ہندوستانی اور واپس ہوئے۔

ادبِ لطیف

انمول تحفہ!

(از جناب محمد یوسف آحارۂ بمبئی)

رات ... ... آئی
اپنے جلو میں رنگینیاں لے کر!
بہار ... ... آئی!
پھولوں کے لباس میں پری بن کر!
غرض ـــــــ وسعت عالم میں۔
چاروں طرف قدرت کی دلکش نیرنگیاں اپنے حسن وجمال کا مظاہرہ کرنے لگیں۔
ایک شاعر ... ... بدنصیب اور حسن پرست شاعر
قدرت کے دلفریب جلوؤں کو دیکھ کر!
ہزار جان سے مفتوں ہو گیا ... ... !
تاثرات بیدار ہوئے۔
جذبات میں ہلچل پیدا ہوئی۔
اُمنگوں نے رہنمائی کی۔
شاعر نے جوشش محبت میں!
اپنے محبوب کی مدح سرائی شروع کی۔
اور تھوڑی دیر میں ـــــــ اپنی ذات مستلم سے محبت کا گراں قدر ـــــــ اور انمول تحفہ!
پیش کر دیا۔
اپنے محبوب کی بارگاہ میں!
جس کی قیمت ....؟
ہیرے ....جواہرات
اور دنیا کی تمام دولت سے ....
کہیں زیادہ گراں ہے۔

کھانے کے مسئلہ کی کانفرنس

نئی دہلی ۷ر اپریل کھانے کے سامان کے متعلق آج کانفرنس شروع ہوئی جس کی صدارت آنریبل مسٹر این۔ آر۔ سرکار، وزیر تعلیم حکومت ہند نے کی۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ کافی مشکلات سے سامنا ہے لیکن ابھی اور بھی زیادہ دشواریاں ہو سکتی ہیں مگر حکومت ہند غلہ کی قیمت کے تعین اور مقدار کی گرانی کی پوری کوشش کر رہی ہے کھانے کا مسئلہ ایسا ہے کہ نہ صرف سول آبادی کے لئے بلکہ لڑائی کے لئے بھی یہ فیصلہ کن خطرناک ثابت ہوتا ہے اس سلسلہ میں آپ نے سنٹرل کونسل کی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔

کامیاب آسٹریلین حملہ

سڈنی ۷ر اپریل۔ کل تیمور پر آسٹریلین ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا تھا وہ اگرچہ چھوٹے پیمانہ پر تھا لیکن بہت کامیاب رہا کیونکہ کئی جگہوں سے دشمن کے فوجی ٹھکانوں سے دھواں اٹھتا دیکھا گیا۔

یو۔ پی میں واپس شدہ ہندوستانی

لکھنؤ ۵ر اپریل۔ کونسل ہاؤس لکھنؤ میں واپس شدہ ہندوستانیوں کا ایک بورڈ کھولا گیا ہے۔ یہ بیورو ان لوگوں کیلئے اطلاع روزگار کا راستہ اور دوسری سہولتیں بہم پہونچانے کیلئے کوشش کریگا۔

آسام کا سول بچاؤ

شیلانگ ۵ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت آسام اور حکومت ہند میں حال میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے آسام اپنے خرچ میں سے دس لاکھ روپیہ ہر سال ہوائی حملہ سے بچاؤ پر صرف کریگا اس سے زیادہ خرچ کا بار حکومت ہند پر ہوگا جہاں تک آسام کے سوک گارڈ کے خرچ کا تعلق ہے یہ طے ہوا ہے کہ پندرہ ہزار روپیہ میں سے چھ ہزار روپیہ حکومت ہند ادا کریگی۔ اس سلسلہ میں یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حکومت آسام نے ۴۳-۱۹۴۲ء میں سول بچاؤ کے کام کیلئے بجٹ میں تین لاکھ ۸ ہزار روپیہ کی رقم رکھی ہے۔

عالمِ نسواں

مردوں کی بیجا خواہشیں

(ایک مغربی خاتون کے قلم سے)

"لیڈیز اوُن جرنل" میں مردوں کے متعلق ایک خاتون نے نہایت ہی دلچسپ خیالات کا اظہار کیا ہے ان خیالات کو ہم ناظرین کی خدمت میں اسلئے پیش کرتے ہیں تاکہ اس خاتون کے اس مقالہ سے اندازہ لگایا جا سکے کہ مغربی عورتیں مردوں کے بارے میں کس قسم کے خیالات رکھتی ہیں؟

اس وقت مردوں اور عورتوں میں خاص قسم کی کشاکش جاری ہے عورتیں روز بروز آگے بڑھ رہی ہیں اور غلامی کی ان سنہری اور خوبصورت زنجیروں کو توڑتی چلی جا رہی ہیں جو مردوں نے ہزاروں برس سے ان کے پیروں میں ڈال رکھی ہیں۔

مرد چونکہ فطرتی طور سے حکومت پسند واقع ہوا ہے اسلئے وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ عورت جسے وہ صدیوں سے غلام بنائے ہوئے ہے اسکے ہم پلہ نظر آئے۔ لیکن حالات یہ بتا رہے ہیں کہ عورتوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ قدیم زمانہ کی پابندیوں کو پاش پاش کر دیں گی۔ گویا اس وقت عورت اور مرد میں ایک زبردست معاشرتی جنگ جاری ہے جس کی وجہ سے اکثر اوقات عورتوں اور مردوں کے تعلقات کشیدہ ہو جاتے ہیں۔

یہ امر واقعہ ہے کہ مرد ہمیشہ عورتوں کی ترقی میں راستہ کا پتھر بنے رہے ہیں۔ انھوں نے عورتوں کو جنس لطیف اور صنف نازک کہہ کر بزدل بنا دیا ہے۔ وہ عورتوں کو اپنے جذبات و خواہشات کا کھلونا بنانا چاہتے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے کہ عورت اُن کے ہر جائز و ناجائز مطالبہ پر گردن جھکا دیا کرے۔

میں ایک بہت بڑے امیر گھرانے کی ایک ایسی خاتون سے پچھلے دنوں ملی جس کو اُس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے۔ اور طلاق کا باعث یہ ہے کہ خاتون مذکور راک ہوشل خاتون تھی لیکن اُسکا شوہر زیادہ میل جول کو پسند نہیں کرتا تھا۔ بس اتنی سی بات پر دونوں میں ناچاقی ہوئی اور علیحدگی تک نوبت پہونچ گئی۔

دنیا میں خواہ مرد ہو یا عورت، اپنے نجی معاملات میں آزاد ہے۔ مردوں کی یہ خواہش قطعی بیجا ہے کہ عورتیں اُن کی مرضی کے مطابق چلیں خواہ ان کی مرضی کتنی ہی نامعقولیت پر کیوں نہ مبنی ہو۔

ایک دوسری خاتون کا واقعہ، اس سے بھی زیادہ عبرت انگیز ہے۔ یہ خاتون گلاسگو میں رہتی تھی۔ اسکے دو بچے تھے یہ اپنا زیادہ تر وقت بچوں کی دیکھ بھال، اور تربیت میں صرف کرتی تھی۔ لیکن اُسکا شوہر یہ چاہتا تھا کہ وہ بچوں سے بلکہ شوہر کیساتھ تفریحی جلسوں میں حصہ لے۔ یہ معاملہ اتنا بڑھا کہ بچوں نے رقیب کی صورت اختیار کر لی اور آخرکار اس خاتون کو طلاق دیدی گئی۔

مرد کی بیجا حکمرانی کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے کہ وہ عورت کو اسکے جائز فرائض سے روکتا ہے۔ ایسی حالت مردوں میں پائی جا رہی ہے۔ اور اگر عورتیں مردوں کے خلاف بغاوت کریں تو کوئی تعجب نہیں۔

مرد چاہتا ہے کہ اسکی بیوی جو کچھ کرے وہ عین اسکی مرضی کے مطابق ہو۔ اپنے جذبات اور احساسات کو خاک میں ملا دے۔ مرد کا یہ جذبہ نیا نہیں ہے۔ آفرینش عالم سے لیکر یہ چیز آجتک مردوں میں پائی جا رہی ہے۔

جبتک مرد بیجا دباؤ اور ناجائز خواہشوں کو ترک نہیں کریں گے عورتوں اور مردوں کے تعلقات کبھی اور کسی حالت میں بھی خوشگوار نہیں ہو سکتے۔ طلاقوں کی کثرت، میاں بیویوں میں خانہ جنگی یہ سب کچھ مرد کی حکمرانی کا نتیجہ ہے۔

مجھے معاف کیا جائے اگر میں کہوں کہ ہر مرد اپنے گھر میں ایک ہٹلر بن کر رہنا چاہتا ہے۔ اور یہ خواہش رکھتا ہے کہ جو کچھ ہو اسکے حکم سے، اور اسکی مرضی کے مطابق ہو۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ دونوں ایکدوسرے کی مرضی کا خیال رکھیں جبتک ایسا نہیں ہوگا مردوں، اور عورتوں کے تعلقات کبھی خوشگوار نہیں ہو سکتے۔

بچوں کی دنیا

روس کا فولادی ڈکٹیٹر اسٹالین

جناب لطیف اسلم جالندھری

پیارے بچو! آج ہم تمھیں روس کی تقدیر کے مالک اسٹالین کے دلچسپ حالات سناتے ہیں۔ اُمید ہے کہ اس مضمون سے تمھاری معلومات میں اضافہ ہوگا۔

اسٹالین کا اصل نام "جوزف ولیا ریونوویچ" ہے۔ لیکن وہ دنیا میں جوزف اسٹالین ہی کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ۱۸۷۹ء میں ایک مفلس و قلاش گھرانے میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک موچی تھا جب اس نے ہوش سنبھالا تو اسکے باپ نے اُسے گرجے میں مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجدیا۔ تاکہ وہ بڑا ہو کر پادری بنے اور اپنے مذہب کا پرچار کرے۔ لیکن اسٹالین کے باپ کی یہ مراد پوری نہ ہوئی۔ اس کا بیٹا شروع ہی سے آزاد طبیعت کا مالک تھا اور وہ گرجے میں پادری بننے کے بجائے انقلاب پسند بن گیا۔

اسٹالین اُنیس ۱۹ برس کا تھا کہ وہ انقلاب پسند پارٹی کا ممبر بن گیا۔ اور مشہور انقلابی لیڈر لینن کی دوستی کا دم بھرنے لگا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اُسنے اس پارٹی میں کافی اقتدار حاصل کر لیا۔ اُس کا سب سے بڑا کام یہ تھا کہ مزدوروں کے جلسے جلوسوں میں شامل ہو کر اُنھیں سرمایہ داری کے خلاف اُکساتا اور کارخانوں میں ہڑتالیں کرنے پر بہت زور دیتا تھا سرمایہ داری کا وہ سخت دشمن تھا اور اسی سلسلہ میں چھ دفعہ قید بھی کاٹ چکا تھا۔ ۱۹۲۴ء میں جب لینن مر گیا تو انقلاب پسند پارٹی خوب زوروں پر تھی۔ اسلئے اسٹالن ہی ڈکٹیٹر تسلیم کیا گیا۔

اسٹالین کا جسم بہت مضبوط ہے اسکے ہاتھ لوہے کی طرح سخت ہیں جیسے وہ برسوں ہتھوڑے سے لوہا کوٹتا رہا ہو۔ وہ سخت مزاج اور غصیلی طبیعت کا آدمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے ممالک میں اسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ لوہے کے ڈنڈے سے روس پر حکومت کرتا ہے۔

ایک مرتبہ اسٹالین نے سابق شاہی خاندان کی ایک ایسی عورت کو ترجمہ کرنے کے لئے نوکر رکھ لیا کہ وہ دنیا کی بہت سی زبانیں جانتی تھی۔ وہ روزانہ غیر ممالک کے اخبارات کا ترجمہ کر کے اسٹالین کو سنایا کرتی تھی اسٹالین کو اُس پر پورا پورا اعتماد تھا۔ لیکن پھر بھی اسٹالین کا دل اسکی طرف سے صاف نہ تھا۔ اور وہ اسکی حرکات و سکنات پر ہمیشہ غور کرتا تھا۔

ایک دن وہ عورت غیر ملکی اخبارات کا روسی زبان میں ترجمہ کر رہی تھی کہ اسٹالین نے اُسے کافی لانے کا حکم دیا۔ وہ فوراً کافی کی ایک پیالی لے آئی اور میز پر رکھ کر اسمیں شکر ملانے لگی۔ اسٹالین کے دل میں کچھ شبہ پیدا ہوا کیونکہ وہ اسکی طرف سے پیٹھ پھیر کر شکر ملا رہی تھی۔ کافی کی پیالی اسٹالین کی میز پر پڑی تھی اور وہ کسی گہری سوچ میں پڑا تھا۔ دو گھنٹے گزر گئے۔ اور پیالے ابھی تک جوں کی توں پڑی تھی۔ جب وہ عورت چلی گئی تو اسٹالین نے ڈاکٹر کو بلایا اور اُس سے پیالی کا معائنہ کرنے کو کہا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ اسمیں زہر ملا ہوا ہے۔ اسٹالین یہ سنکر آگ بگولہ ہو گیا۔ اس عورت کے مکان کی تلاشی لیگئی تو اس قسم کا اور بھی زہر ملا۔ چنانچہ اسٹالین کے حکم سے اس عورت کو گولی سے مار دیا گیا۔

اسٹالین کریملن کے ایک سہ منزلہ مکان میں رہتا ہے تیسری منزل اُس کے لئے وقف ہے، جسمیں چار کمرے ہیں لیکن وہ اکثر ماسکو سے پندرہ میل کی مسافت پر ایک وسیع مکان میں دن گزارتا ہے۔ کریملن کے مکان میں وہ اکثر آدھی رات گئے تک کام کرتا رہتا ہے جب کام سے فارغ ہوتا ہے تو ماسکو کی راہ لیتا ہے۔ وہ عموماً ایک بڑی موٹر میں سفر کرتا ہے۔ موٹر کا نمبر روزانہ بدلدیا جاتا ہے تاکہ کوئی اس کی موٹر کو پہچان نہ سکے۔ موٹر کی کھڑکیوں کے شیشے سبز رنگ کے ہوتے ہیں جن پر گولی اثر نہیں کرتی اور لطف کی بات یہ ہے کہ اسٹالین موٹر کے اندر سے ۴

۴ باہر کی تمام چیزیں دیکھ سکتا ہے۔ لیکن باہر سے دیکھنے والوں کو موٹر کے اندر کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ اسٹالین کے پاس ایسی تین موٹریں ہیں۔ جب اُسے کہیں جانا ہوتا ہے تو یہ تینوں موٹریں بیک وقت چلتی ہیں۔ اسٹالن کبھی اگلی موٹر پر بیٹھتا ہے اور کبھی پچھلی پر۔ ان کی رفتار ۸۰ میل فی گھنٹہ سے کسی طرح کم نہیں ہوتی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ تینوں موٹریں ہوا سے باتیں کرتی ہوئی جا رہی ہیں۔ لیکن اسٹالن کسی میں بھی نہیں، وہ ان کے بہت پیچھے نئی وضع کی ایک موٹر میں سفر کر رہا ہوگا۔ اس طرح وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ سال میں دو ایک مرتبہ اسکی جان لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ایسے واقعات بیرونی دنیا سے ہمیشہ پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔

اسٹالن کے دو لڑکے ہیں، اور ایک لڑکی۔ اُسے قصور کرنے والے پر کبھی رحم نہیں آتا۔ خواہ وہ اس کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ وہ سزا دیکر کبھی نہیں پچھتاتا۔ کیونکہ اُسے یقین ہوتا ہے کہ اس نے جو اقدام کیا ہے بالکل صحیح ہے۔

ترجمہ (بچوں کی دنیا)

پردۂ فلم

خورشید کی فلم کمپنی

یہ خبر ان کالموں میں شائع ہو چکی ہے کہ چند اشخاص سے ملکر خورشید نے اپنی فلم کمپنی ماڈرن پکچرز نامی بنالی ہے اور اس کی پہلی فلم پولا کی مہورت بھی ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ وہ رنجیت میں ملازم رہے گی اور رنجیت کی فلموں میں آتی رہیگی۔ یہ نئی فلم کمپنی صرف پنجابی فلمیں بنایا کرے گی۔

"چھورنگی"

فضلی برادران لمیٹڈ کا زیر تکمیل شاہکار چھورنگی اب چند دنوں میں کرۂ تدوین کو اپنے آخری مراحل طے کرنے چلا جائے گا۔ ملک کے بیدار مغز ڈائرکٹر مسٹر سبطین فضلی نے اسے ہر لحاظ سے ایک کامیاب فلم بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے۔

"چھورنگی" جہاں ڈائرکشن کی خوبیوں سے مالا مال ہوگا وہیں اس کے دلکش گانے شہر کو جھومنے پر مجبور کر دیں گے گانے حضرت آرزو لکھنوی اور حضرت جگر مرادآبادی نے لکھے ہیں۔ اور میوزک ڈائرکشن قاضی نذر الاسلام جیسے ماہر فن کے لائق ہاتھوں میں ہے۔ قاضی صاحب چونکہ ترکی، عربی مصری اور دیگر ممالک کے فن موسیقی پر بھی کافی دسترس رکھتے ہیں اسلئے خیال کیا جاتا ہے کہ چھورنگی کے گانے اپنی مثال آپ ہوں گے۔

اداکاروں میں انیس خاتون۔ امجد۔ مہتاب۔ نظیر، اور سنگری کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

"بسنت"

بمبئی ٹاکیز میں آجکل بسنت کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ اور قابل کارکن اسے ایک لاجواب شاہکار بنانے کی کوششوں میں ہیں۔ اس میں ممتاز، شانتی، پرملا۔ الماس اور سرلش خاص اداکار ہیں۔ ابتک ان کی جو تصویریں پریس میں آئی ہیں اُن سے اُمید بندھتی ہے کہ یہ فلم توقعات سے بڑھ کر رہے گی۔

حملہ کے بعد کولمبو کی حالت

کولمبو ۷ر اپریل کل کے ہوائی حملہ کا شہر کولمبو کی زندگی پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا تمام کام حسب معمول ہو رہا ہے۔ سول ڈیفنس کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ کولمبو میونسپلٹی چاولوں کی دکان کھولے گی تاکہ لوگوں کو دقت نہ ہو۔ جن لوگوں کو حملہ سے نقصان پہونچا ہے ان کی مدد کے لئے ۷ ہزار کی رقم ڈیفنس کمشنر کو بھیجی گئی ہے۔

ماسکو ۷ر اپریل جاپان کے نئے سفیر مسٹر ناٹک ساٹو نے آج روس کے وزیر خارجہ مسیو مولوٹوف سے ملاقات کی۔

اقوال زریں

جب طمع، نفرت، دہوکہ کی آگ بجھ جاتی ہے اور خواہشات نفسانی کے شعلے بجھ جاتے ہیں۔ تب نروان حاصل ہوجاتا ہے۔

تندرستی اعلیٰ ترین نیکی ہے۔ قناعت سب سے زیادہ متمول خزانہ ہے۔ سکون خاطر سب سے بہتر حبیب ہے۔

سب سے بہترین تحفہ، حق کا تحفہ ہے

مبارک ہیں امن پسند، کیونکہ ظفریابی عداوت پیدا کرتی ہے۔ مفتوح ہونا ہی دکھ ہے۔

مبارک ہے وہ جو صفائی قلب سے کسی کو دیتا ہے میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایسا شخص اُس شخص سے جس نے سینکڑوں جنگیں فتح کیں اور دشمنوں کو مغلوب کیا، بہتر ہے۔

مبارک ہیں وہ جو اپنے نفس پر فتح پاتے ہیں۔

مبارک ہیں وہ جو اپنے ماں باپ کی حرمت کرتے ہیں۔

مبارک ہیں وہ جو نفرت کرنے والی دنیا میں خود نفرت سے مبرا رہتے ہیں۔

اصلی آنند تب ہی ملتا ہے، جب دل میں نیک خیالات پیدا ہوں۔

یہ قدیمی مسئلہ ہے کہ نفرت سے نفرت پر فتح نہیں ملتی۔ بلکہ غیر نفرت سے نفرت پر فتح ملتی ہے۔

موج تبسم

نثار :- بھئی کیا کروں۔ نوکری کہیں نہیں ملتی۔ پھرتے پھرتے جوتا پھٹ گیا۔

محمود :- جب کمپنی سے تم علیحدہ ہوئے ہو اُسکے منیجر نے تمھیں سرٹیفکیٹ نہیں دیا۔

نثار :- دیا تھا۔ مگر اُسے دیکھ کر بھی کوئی مجھے رکھنے پر راضی نہیں ہوتا۔ اسمیں لکھا ہے جتنے ملازم ہماری کمپنی میں ابتک کسی نہ کسی وجہ سے برطرف کیے گئے ہیں۔ اُن میں سب سے اچھا آدمی ہے۔

لڑکا زور سے چیخ مار کر روتا ہے۔

ماں :- کیوں بیٹا کیا ہوا؟

بیٹا :- ہمارے اُستاد بہت بیمار تھے امی جان!

ماں :- تو کیا اُن کا انتقال ہوگیا۔

بیٹا :- نہیں امی وہ تندرست ہوگئے۔

بیمہ ایجنٹ :- کیا آپ اپنی دوکان یا مکان کا بیمہ کرائیں گے۔

دوکاندار :- کس قسم کا بیمہ؟

بیمہ ایجنٹ :- آتش زدگی۔ زلزلہ۔ سیلاب وغیرہ کیلئے ہماری کمپنی بیمہ کرتی ہے۔

دوکاندار :- میں صرف آتش زدگی کا بیمہ کروں گا۔

بیمہ ایجنٹ :- کیوں؟

دوکاندار :- اسلئے کہ آتش زدگی کی ترکیب تو مجھے آتی ہے۔ لیکن زلزلہ اور سیلاب لانا میری طاقت سے باہر ہے۔ اگر آپ کوئی ایسی حکمت بتلادیں کہ میں زلزلہ اور سیلاب لاسکوں تو ان دونوں کے لئے بھی بیمہ کروں گا۔

دلچسپ معلومات

فلنٹ شائر (انگلستان) کی ایک عورت مس کلے کا بیان ہے کہ وہ ۴۰ برس سے پیدل چل رہی ہے اور اس طویل عرصہ میں اُس نے دو لاکھ میل کا پیدل سفر کیا ہے۔ حال ہی میں اس عورت کو بتقاضائے عمر ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا ہے لیکن اسکا بیان ہے کہ وہ اب بھی خطوط کا تھیلہ لے کر گھوم سکتی ہے۔

لارڈ بالفور جب ۸۰ برس کے ہوئے تو اُن کے دوستوں نے ان کی سالگرہ پر ایک موٹر کار انھیں تحفہ میں دی۔ اس وقت لارڈ اپنے بشرہ سے بالکل نوجوان نظر آتے تھے۔ پیری میں شباب کی سب سے نمایاں مثال امریکہ میں ملتی ہے جہاں ایک شخص نے جس کی عمر ۷۵ برس کی تھی۔ اپنی سالگرہ پر ایک حیرت انگیز کارنامہ دکھایا وہ ایک ۶۰ فٹ اونچے بانس پر چڑھ گیا۔ اور پانچ منٹ تک سر کے بل اسکی نوک پر کھڑا رہا۔ یہ شخص انڈیانا کا باشندہ تھا۔

لندن کے مرغی خانہ میں ایک مرغی شلنگ کا سکہ نگل گئی۔ کچھ دنوں بعد وہ شلنگ اس کے ایک انڈے سے برآمد ہوا۔

مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو کی ملاقات

نئی دہلی۔ ۷ر اپریل۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس اور پنڈت جواہر لال نہرو نے آج تیسرے پہر ایک گھنٹہ تک پریذیڈنٹ روزولٹ کے خاص نمایندے کرنل جانسن سے بات چیت کی۔

افسانہ

سونا

ازجناب رام شرن بھٹناگر چندوسی

منورما نے تبسم ہوکر محبت آمیز لہجہ میں موہن سے کہا کہ سال آیندہ میں جو الاونس ملیگا وہ میں لوں گی موہن نے ہنسکر ٹال دیا اور یہ خیال کیا کہ یہ فرمائش بھی ویسی ہی ہوگی۔ جیسی کہ آئے دن نئے فیشن کی پرستار مستورات اپنے خاوندوں سے کرتی ہیں۔ اور اُن کے نظام میں تموج وتلاطم پیدا کر کے ان کے امن واطمینان کو سلب کرتی ہیں۔ مگر یہ موہن کا سراسر مغالطہ تھا کیونکہ منورما بیسویں صدی کی مستورات میں نہ تھی اگرچہ اُسکی عمر بیس اکیس سال سے زائد نہ تھی۔ اس قلیل عمر میں وہ ایک بچہ کی ماں ہو چکی تھی۔ اس کا حسب ونسب نہایت اعلےٰ تھا۔ اسکے والدین نہایت شریف اور معقول انسان تھے۔ اُنھوں نے منورما کو اسنادی تعلیم تو دلائی نہ تھی اور نہ کسی اسکول یا کالج کا طواف کرا کر مطلق العنان بنایا تھا۔ اس گھر کی چار دیواری میں ہی اپنی زندگی کو کامیاب بنانے نیز خانگی اُمور میں ہوشیاری سے کام کرنے کا وہ عمدہ طریقہ ذہن نشین کرادیا تھا جس سے فی زمانہ لڑکیاں عاری نظر آتی ہیں۔ خواہ وہ یونیورسٹی کے امتحان میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوئی ہوں۔ اُن کی دلی خواہش تھی کہ منورما کی شادی بھی ایسے ہی خاندان میں ہو جس میں کہ انسانیت ہو۔ بلحاظ امارت کے شرافت کا جزو زیادہ ہو۔

چنانچہ اُنھوں نے ظاہرا طور پر یہ تمام اُمور دیکھ کر اس کار خیر سے بھی فراغت حاصل کرلی اور منورما نے بھی حتی الوسع اس امر کی کوشش کی کہ میری ذات خاص سے یا میرے افعال سے کوئی بات ایسی سرزد نہ ہو جس سے میرے والدین کے نام کو بٹہ لگے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی ہر ایک خواہش کا اظہار موہن سے نہ کرتی۔ شاید ہی کوئی ایسی ضرورت ہوتی جس کو وہ مجبوراً ظاہر کرتی۔ اور موہن بھی حتے الامکان اس کی فرمائشوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتا۔ مگر یہ عجیب بات تھی کہ جس وقت اس نے موہن سے الاونس کا ذکر کیا۔ موہن نے اُسکو ہنسکر اور ایک عام بات خیال کر کے ٹال دیا۔ مگر منورما کو دو وجہ سے یہ خیال ہوگیا کہ میری بات مسترد نہ ہوگی۔ اوّل یہ کہ موہن نے اس کی ہر ایک فرمائش کو پورا کیا تھا دوم یہ کہ وہ خود اس قدر محتاط تھی کہ بلاوجہ موہن کو پریشان نہ کرتی۔ لہٰذا ان دونوں اسباب کو مدنظر رکھ کر اُس نے جو اسکیم اپنے دماغ میں تیار کرلی تھی اُسکو پورا کرنے کی تیاری شروع کر دی۔

(۲)

"بھابی! یہ زیور کب بنوایا؟ اس کا سونا خراب ہے۔ رنگ میں وہ جھلک نہیں۔ نقش صاف نہیں آخر گاؤں کے زرگر نے بنایا ہے۔ تم نے یہاں کیوں نہیں بنایا۔ آخر ماتا جی تمھیں کب منع کرتیں"

اس قسم کی متعدد باتیں، منورما کی نندیں کہہ رہی تھیں۔ آخر ساس سے نہ رہا گیا۔ اُس نے بھی انھیں الفاظ کا اعادہ کیا۔ اور چند الفاظ کا اضافہ کر کے فرمایا:-

"اس کو وہیں کے زرگروں کا اطمینان ہے وہ یہاں کیوں بنوانے لگی۔ اس نے ابتک جو بھی بنوایا ہے وہ وہیں سے بنوا کر لاتی ہے۔ ہم تو غیر ہیں۔ ہمارا کیوں یقین ہونے لگا۔ وہ جو چاہتی ہے کرتی ہے"

منورما ان الفاظ کو صبر وشکر کیساتھ سُن رہی تھی۔ اور خانگی کاموں میں سرگرم تھی۔ آخر خوب باتیں کر کے شام ہوئی۔ اور موہن مکان آیا۔ سب سے پہلا سوال جو اُس نے موہن سے کیا وہ الاونس کے متعلق تھا غالباً وہ خیال کر رہی تھی کہ جو اس وقت ساس نندوں کے اچھے برُے الفاظ سننے کو مل رہے ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ کیونکہ ہندوستانی اُصول کے مطابق بہو کا درجہ وہی ہے جو کسی وقت میں لونڈیوں کا ہوتا تھا۔ ممکن ہے کہ مہذب ممالک سے غلامی فنا ہو گئی ہو مگر ہندوستان میں اور خصوصاً شرفا کے گھروں میں بہوؤں کا درجہ اس سے بھی گرا ہوا ہے۔ ہندوستان کے ان نام نہاد شریف گھرانوں میں بہو اُسی وقت بہو ہے جب تک وہ اپنی کسی قسم کی خواہشات کا اظہار نہ کرے اپنے نفس کو بالکل قابو میں رکھے۔ اور وہ روزانہ سب سے پہلے اُٹھے اور سب کے بعد سوئے۔ اور پر نہ چلے گردن نیچی رکھے۔ کسی سے نہ بولے اور نہ اُسکی آواز کوئی سنے۔ ہر وقت کھڑی رہے۔ اپنے والدین کی ہجو کو مسرت کیساتھ سنتی رہے۔

منورما ان تمام باتوں کو جانتی تھی۔ کیونکہ وہ ان میں سے اکثر منازل طے کر چکی تھی۔ مگر اس کو یہ پورا بھروسہ تھا کہ جو وعدہ مجھ سے موہن نے کرلیا ہے وہ کبھی لغو نہ ہوگا اور اسی مغالطہ میں اُس نے سونے کا ایک زیور بنوالیا تھا جس کا مطالبہ ابھی ادا نہ ہوا تھا۔

چنانچہ اس نے اپنے زیور کو دکھلاتے ہوئے موہن سے الاونس کا تقاضہ کیا۔ موہن نے اس زیور کی تعریف کرتے ہوئے اس کو واپس کیا۔ اور الاونس کے بارے میں کوئی معقول جواب سوچنے لگا۔ کیونکہ جو مجبوریاں منورما کو زبان کھولنے پر مجبور کرتی تھیں۔ وہی موہن کے الاونس دینے میں رکاوٹ ڈال رہی تھیں گو موہن منقل نوکر تھا اور اپنے خالی وقت میں بھی کچھ نہ کچھ پیدا کرلیتا تھا۔ مگر موہن کو حق نہ تھا کہ اُس میں سے ایک پیسہ دلی شوق میں صرف کر سکے۔ چنانچہ ہر ماہ کی چند ضروری مجبوریوں سے اُس کو ٹھیک طور سے ادا کرنی پڑتی تھی۔ اُسی طریقہ سے الاونس بھی ادا کرنا پڑتا۔ اور اس وقت سوائے زبانی باتوں کے اور کچھ نہ تھا۔

موہن نے منورما سے اپنی اس کمی یا قرض کی ادائگی کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ ایک دوسرے پیرایہ میں بیان کیا کہ مجھ کو یہ پتہ نہ تھا کہ تم ایک زیور بنوا دگی۔ اگر مجھ کو اس کا علم ہوتا تو میں ضرور الاونس کا روپیہ بچا کر رکھ لیتا۔ میں نے وہ روپیہ والدین کو دیدیا جس کا لینا اب ناممکن ہے۔

منورما یہ مایوس کن الفاظ سن کر سناٹے میں آگئی۔ غالباً اُسکو ساس نندوں کے وہ طعن آمیز فقرات اس قدر گراں نہ گزرے ہوں گے جیسے کہ یہ ملائم فقرات۔ جن کا ایک ایک اس کڑوی گولی کے مانند تھا جس کے اوپر شکر لپیٹ دی گئی ہو۔ اسوقت وہ بڑی کشمکش میں تھی۔ کیونکہ ایک تو اُسکو اپنے ارادہ میں سخت ناکامیابی ہوئی۔ دوم ایک معقول رقم کی ادائگی کا کوئی وسیلہ نہ تھا۔ یہ زیور جس قدر رقم میں تیار ہوا تھا اُسکو اُسکے والدین نے صرف کیا تھا۔ اس بارے میں منورما نے کہہ دیا تھا کہ جاکر اس رقم کا منی آرڈر بھیج دیا جائیگا۔ آخر اُس نے اُس زیور کو اپنے ہاتھوں سے اُتار کر اور افسوس کیا تھا آہ سرد بھر کر بکس میں بند کر دیا کہ اگر مجھ کو یہ پتہ ہوتا کہ میری خواہش اسطرح مسترد ہوگی تو مجھ سے ایسی غلطی سرزد نہ ہوتی۔

(۳)

ہوشیار گھوڑا ایک ٹھوکر میں ہوا ہوجاتا ہے اور گدھا ہزار ڈنڈے کھا کر ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ منورما انسان تھی، اُس کے بھی دل تھا اور اُس دل میں مادۂ احساس تھا اسکے جذبات اس درجہ کچلے جانے کے قابل نہ تھے۔ منورما اس غم کو برداشت نہ کرسکی اور اندر ہی اندر گھلنے لگی۔ سچ ہے کہ جو دکھ درد الفاظ اعانت سے بے نیاز رہتا ہے وہ دل کی عمیق ترین گہرائیوں میں اُتر جاتا ہے۔ اور اندر ہی اندر اپنا اثر کرتا ہے۔ آخرش چند ماہ کے بعد ہی اُسکو پیغام اجل آیا۔ موہن اس غم سے بیتاب ہوگیا۔ اس وقت جبکہ اُسکا تن بیجان خاک پر پڑا تھا ہر طرف سے آوازیں آئیں کہ منہ میں سونا ڈالو۔

موہن کے دل پر یکایک دھکا لگا کہ دیکھئے دنیا کا کیا رنگ ہے۔؟ جس سونے کے پیچھے ایک ہستی فنا ہو گئی اب بھی اُس سے پیچھا نہ کٹا۔ اس وقت منہ میں ڈالا جا رہا ہے۔ بہرحال جب ان تمام رسم دنیاوی سے فراغت ہوئی اور تیسرے دن جبکہ رسم کے مطابق موہن اُسکے تن نازنین کو جو دو مٹھی راکھ میں منتقل ہو گیا تھا ٹٹول رہا تھا۔ یکایک موہن کے ہاتھ میں سونے کی ایک ڈلی آگئی۔ وہ فوراً سناٹے میں آگیا کہ آخر جب زندگی میں ہی اسکو اپنے ہاتھ سے اُتار دیا تو مرنے کے بعد یہ کیوں مقبول ہوتا؟

نصیب تمہاری یاوری کرے جنگ جو بہادر

ہاں، ننھے بچے یہ بہادر سپاہی دشمن سے لڑنے جا رہا ہے اور اس طرح ہندوستان کو تمہارے لئے ایک ایسی محفوظ جگہ بنا رہا ہے جس میں تم چین سے زندگی بسر کر سکو۔ جنگجو بہادر بننے کے لئے تم تو ابھی بہت چھوٹے ہو لیکن تمہارے والد، والدہ، بھائی اور بہن سب کے سب ایک ایک آنہ بچا کر اور اس سے ڈیفنس سیونگس اسٹامپس اور سرٹیفکیٹس خرید کر ہندوستان کو طاقتور بنا سکتے ہیں۔

ہر دس روپیہ والا ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ تین روپیہ آٹھ آنہ منافع دیتا ہے تفصیل ڈاک خانہ سے معلوم ہو سکتی ہے

خرید لیجئے ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

برما کی کہانی!
تاریخ، جغرافیہ صنعت اور دلچسپ رسومات

(از قلم مسٹر دلشیش چندر)

اس مضمون میں صاحب مضمون نے برما کی دلچسپ تاریخ اور اس کی جغرافیائی کیفیت کا نقشہ کھینچا ہے جو آج کل کے زمانہ میں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا یہاں کے لوگوں کی عادت رسم ورواج، یہاں کی معانی اور جنگلاتی دولتیں صنعت وزراعت غرض اس ملک کی تمام خصوصیات پر یہ مضمون حاوی ہے۔ (ایڈیٹر)

برما جو آج کل جنگ کا آتشیں میدان بنا ہوا ہے حال تک ہندوستان ہی کا ایک صوبہ تھا۔ ایک طرف یہ خلیج بنگال سے جدا ہوتا ہے اور دوسری طرف ہندوستان سے اسے جدا کرنے والا حصہ آسام کا جنگلاتی اور کوہستانی ناقابل عبور علاقہ ہے، برما ۲۲ لاکھ ۳۳ ہزار مربع میل ہے۔ جغرافیائی نقطۂ نظر سے دیکھیں تو برما دراصل دریائے راوڈی کی وادی اور ڈیلٹے سے بنا ہے جس کے ساتھ قریب کا سمندری ساحل اور سٹانگ وسالوین دریاؤں کے منبع بھی شامل ہیں۔

الگ تھلگ رہنے والا ملک

برما ہمیشہ سے ایک الگ تھلگ ملک رہا ہے اور اس کی قدیم تاریخ کا بہت کم علم ہے۔ جب تک یہ انیسویں صدی میں ہندوستان کا حصہ نہ بنا دیا گیا لوگ اس کے بارے میں بہت کم جانتے تھے۔ برما کی ایک اپنی علیحدہ ہستی تھی۔ یہ باہر کے دنیا سے الگ تھی نہ یہاں باہر کے لوگ آتے جاتے تھے اور بیرونی اثر بہت کم تھا۔ برما تک پہونچنے کا راستہ سمندری تھا اور اس وجہ سے عرصہ دراز تک باہر کے لوگوں کی عام آمد ورفت سے یہ ملک محفوظ رہا۔ آج کل کے زمانہ میں جو برمی دکھائی دیتے ہیں وہ کسی زمانہ میں (ان کے باپ دادا) بہت دور شمال کی طرف سے آئے تھے اور برما کی وادی میں آکر رہ پڑے۔ شمال کے بے برگ وبے ثمر خشک پہاڑوں پر سے آنے والوں کے لئے برما کی گرم رنگدار وادیاں پر فضا مقامات اور بھوکوں کے لئے رزق کا سامان سب ہی کچھ یہاں میسر تھا۔ یہ لوگ جوق درجوق آئے اور یہاں کے قدیم جنگلی باشندوں کو زیر کرکے خود آباد ہوگئے۔

یہ معلوم نہیں کہ برما کے بالکل اصلی باشندے کون لوگ تھے۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ وہ موجودہ برمی تو ہرگز نہ تھے۔ برما پر شمال کے لوگوں کی کئی بار تاخت ہوئی ہے۔ سب سے پہلے "مون ہیمر" یا "ملا ئینگ" نسل کے لوگ آئے اس کے بعد تبتی برمی یہاں آئے اور سب سے آخر میں شان لوگ آکر قابض ہوئے۔ ایک گروہ دوسرے گروہ سے جنگ کرتا تھا۔ اور جو طاقتور ہوتا تھا رہ جاتا تھا۔ اور باقیوں کو مار کر بھگا دیتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ موجودہ برمی گروہ برسر اقتدار آگیا اور اس علاقہ کو اپنی زبان، اپنی تہذیب اور اپنے نام سے منسوب کردیا اس کے بعد شان لوگوں کا عمل دخل شروع ہوا اور مشرقی برما پر چھاگئے۔ بلکہ ابتک سطح مرتفع مشرق ان ہی کے پاس ہے اس طرح خود مختار طاقت اور حکمرانوں کا دور آیا جس نے بیرونی دشمنوں اور دیگر طاقتور ہمسایوں سے اس علاقے کو بچائے رکھا اور اپنی حکومت کو برقرار رکھا۔

جب تک سمندری طاقت رکھنے والی قومیں ادھر نہیں آئیں برما کو بدیشی حملہ کا کوئی خطرہ نہیں ہوا۔ لیکن چونکہ مشرق کے عام سمندری راستہ سے برما الگ واقع ہوا تھا۔ اس لئے مغربی قومیں برما کی طرف بہت کافی دیر میں آئیں۔ سب سے پہلے پرتگالی آئے اس کے بعد فرانسیسی آئے اور پھر برطانی، اہل برما یورپینوں کو شروع سے شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اس لئے بہت جلد اضطراب پیدا ہوگیا برمی راجاؤں نے ان یورپین قوموں کا مقابلہ کیا لیکن برطانیوں نے آخری بادشاہ برما تھی باکو شکست دیکر برما کو ہندوستان میں شامل کردیا۔ ۱۸۸۵ء میں برٹش ہندوستان کا جزو بنایا گیا تھا اور ۱۹۳۷ء تک رہا۔ برمی راجا کو تخت سے اتار کر رتناگری علاقہ بمبئی میں نظر بند کردیا گیا۔ آسام اور برما کے درمیان جو مصنوعی سرحد تھی وہ بھی دور ہوگئی۔

نسلوں کا مجموعہ

برما میں کئی نسلیں اور نسلوں کی شاخیں پائی جاتی ہیں، قدرتی طور پر یہاں برمیوں کی تعداد زیادہ ہے تاہم دیگر نسلوں کے لوگ بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ شان، کاچن اور چن بھی برمیوں میں ہی شمار کئے جاتے ہیں۔ بہت سے چینی برما کے مختلف علاقوں میں آباد ہوگئے ہیں اور مختلف تجارتیں ان کے ہاتھ میں ہیں۔ یہاں ہندوستانیوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے ہندوستانی یہاں بہت آباد ہوگئے ہیں اور برمی لڑکیوں سے جن کی خوبصورتی عمدہ جسمانی رعنائی اور تجارتی سمجھ مشہور ہے، شادیاں کرلی ہیں۔

بڑے بڑے شہر

برما کے وسیع علاقہ کو دیکھتے ہوئے یہاں بڑے بڑے شہر بہت کم ہیں۔ اور اس پر سب تعجب کرتے ہیں، رنگون ایک جدید شہر ہے اور عمدہ بندرگاہ ہے۔ رنگون میں اگر کوئی "برمی پن" ہے تو وہ صرف اس قدر کہ دور سے اس کا سنہری بودھ مندر جسے شوڈاگون کا پگوڈا کہا جاتا ہے دکھائی دیتا ہے شہر کی طرف آپ کسی ہی سمت سے داخل ہوں اس پگوڈا کی سنہری کلس آپ کو دور سے دکھائی دے گی۔ بالائی برما میں دوسرا بڑا شہر مانڈلے ہے جو رنگون سے پہلے صدر مقام تھا یہ بھی ایک نئے قسم کا شہر ہے۔ اور یہاں کی کوئی ایسی خاص چیز نہیں ہے جسے آپ مدت تک یاد رکھ سکیں۔ بالائی برما میں پاگن امرپورہ آوا بھی قدیم برمی راجاؤں کے دار السلطنت رہ چکے ہیں۔ زیریں برما میں مولمین سب سے پہلا برطانوی مقبوضہ ہے اور رنگون ہاتھ آنے سے پہلے ہی برطانوی صدر مقام اور بندرگاہ تھی اب بھی یہ تمام ملک میں بہترین جگہ ہے۔ تھائے اور مرگوئی تنا سرم کے علاقہ میں مشہور شہر ہیں۔ ڈیلٹا کے علاقہ میں بیسین اور پروم نیز ارکان کے رقبہ میں اکیاب کا شہر ترقی پذیر جگہیں ہیں۔

برما کی بڑی آبادی دیہاتی ہے برما کے دیہات اگرچہ صفائی کے لحاظ سے عمدہ نہیں ہوتے لیکن لیکن خوبصورتی اور دلکشی میں لاجواب ہوتے ہیں۔ یہ گاؤں کھیتوں کے قریب ہوتے ہیں ان پر تاڑ کے درختوں کے جھنڈ کے جھنڈ کھڑے ہوتے ہیں نیز نیڈنک پھول جو برسات سے پہلے تین مرتبہ کھلتا ہے عام ہوتے ہیں۔ مکانات لکڑی کے بنائے جاتے ہیں جن پر بام کے پتے ڈالے جاتے ہیں یا گھاس بچھائی جاتی ہے آج کل عام روش جست کی چادروں کی چھت لگانے کی ہورہی ہے گاؤں عام طور پر صاف ستھرے اور لوگ عمدہ خوش پوشش ہوتے ہیں لوگوں کی عام معاش زراعت ہے اور سب سے بڑی کاشت چاول کی ہے رنگون کی بندرگاہ محض چاول کی برآمد کیلئے بنی، چاول تمام ڈیلٹے میں پیدا ہوتا ہے اور سال میں ایک فصل ہوتی ہے باری باری زمین کو نہیں بویا جاتا اور نہ یہاں زمین کو کھاد دی جاتی ہے خشک علاقوں میں چاول کے کھیتوں کی سیرابی کیلئے نہروں سے کام لیا جاتا ہے سرحد کے جنگلاتی علاقوں میں پہاڑ پر جنگل کاٹے جاتے ہیں اور انہیں جلادیا جاتا ہے جھلسی ہوئی زمین پر چاول بوتے ہیں دوسرے سال یہ زمین خراب ہوجاتی ہے اور یہاں بعد پیدا ہوتی ہے جنگلات دس بارہ سال میں پھر بڑے ہوجاتے ہیں اور انہیں گراکر پھر جلادیا جاتا ہے اور اسی طرح یہ سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔

جنگلاتی دولتیں

ہوبا دنیا کے بہترین چاول پیدا کرنے والے ممالک میں ... ہے اس ملک میں کچھ نہیں تو ۱۱۰۰۰۰۰ مربع میل جگہ پر چاول پیدا ہوتا ہے۔ برما میں جنگلات اور معدنی دولتوں سے بھی دنیا ہیں۔ ساگوان کی لکڑی برمیوں کی خاص جنگلاتی دولت ہے۔ جنگلوں میں دیگر دولتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ جیسے جنگلی نیل کے درخت، انجیریں، صحرائی ربڑ کے درخت، چیڑ، بانس، کیل وغیرہ لکڑیاں، بالائی علاقوں میں جنگلات شیشم، آبنوس اور دیگر قیمتی لکڑی وغیرہ کے بکثرت ہیں۔ ان جنگلوں میں وحشی جانوروں کے گھر ہیں اور برما اس کے لئے مشہور ہے۔ ریچھ، شیر، ہاتھی، چرخ سابھرا اور تیندوا بھی بہت ہیں۔

یہاں کے لوگوں کی عام خوراک چاول اور مچھلی ہے اس لئے زراعت کے بعد دوسری بڑی معاش کا ذریعہ ماہی گیری ہے۔ مچھلی کے کاروبار میں یہاں کی بہت بڑی آبادی کام کرتی رہتی ہے۔ کچھ چھوٹی چھوٹی صنعتیں بھی ہیں جو اب ختم ہورہی ہیں جیسے سوت اور ریشم کے بننے کا کام اور مٹی کے برتن بنانا لکڑی اور ہاتھی دانت کھودنے کا کام برما میں بہت عمدہ قسم کی ریشم بنا کرتی تھیں مگر تجی اور جاپانی سستی ریشموں نے اس صنعت کو مقابلہ میں آکر ختم کردیا اب بھی عورتیں اپنے نجی استعمال کے لئے کچھ ریشم بن لیتی ہیں۔

قومی خصوصیات

برمی لوگ اچھی طبیعت کے ہوتے ہیں مرد کاہل وجود اور قانع ہوتے ہیں ساری ذمہ داریاں عورتوں کے سپرد کرکے آسان وآرام طلب زندگی بسر کرتے ہیں اور زیادہ تر کام کاج عورتیں کرتی ہیں لیکن یہ رجحان اب کم ہورہا ہے اور برمی نوجوان اب مستعد ہوتے چلے جارہے ہیں اور اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ خاندانوں کی خود کفالت کرنے کیلئے کچھ دھندا کریں عورتیں خوبصورتی اور رنگین لباس وزیور کی دلدادہ ہوتی ہیں اگرچہ برمیوں میں نسلی فخر بہت زیادہ ہے مگر ان میں مشرقی اخلاق بہت نمایاں پایا جاتا ہے برمی لوگوں کا مذہب بودھ ہے اور ان میں کوئی فرقہ یا گروہ نہیں ہے۔ برمی عورت تقریباً جس سے چاہے شادی کرسکتی ہے اور علی العموم سارے گھر پر اسی کی حکومت ہوتی ہے اگر وہ دیکھتی ہے کہ اس کا شوہر نالائق ہے یا بیہودہ ہے اور اس سے نباہ نہیں کرسکتی تو وہ گاؤں کے لوگوں کے پاس جاتی ہے اور بڑوں سے کہکر اپنے شوہر سے چھٹکارا پالیتی ہے۔

کلکتہ میں ہوائی حملہ کا الارم

کلکتہ ۱۰ر اپریل۔ حکومت بنگال نے آج ساتھ تین بجے ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ کل ۱۰ر اپریل کو کلکتہ کے علاقہ میں ہوائی حملے کے خطرہ کی گھنٹی بجی۔ حملہ نہیں ہوا۔

رومانی اور ہنگرین فوج میں جھڑپ

ماسکو ۱۰ر اپریل۔ روسی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہنگری اور رومانیہ کی فوجوں کے درمیان تمام سرحد پر جھڑپیں شروع ہوگئی ہیں بعض جگہ تو سالم فوجی دستوں نے لڑائی میں حصہ لیا۔

روس اور بلغاریہ

لندن ۱۰ر اپریل اطلاع ملی ہے کہ شاہ بورس دس روز تک جرمنی کا دورہ کرنے کے بعد صوفیہ واپس آگئے ہیں۔ لندن میں بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ بورس جرمنی اس لئے گئے تھے کہ وہاں روس کے خلاف بلغاریہ فوج بھیجنے کا سوال طے کریں اور روس کے خلاف لڑائی کا اعلان کریں۔

بم پھٹنے پر کھانے کا انتظام

کلکتہ ۱۰ر اپریل یونائیٹڈ کو معلوم ہوا ہے کہ شہر کلکتہ پر بمباری ہونے کی صورت کھانے کے سامان کی باقاعدہ سپلائی جاری رکھنے کیلئے کلکتہ کارپوریشن نے چالیس لاکھ روپے کی اسکیم تیار کی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ... اپریل تک ... قرض لینے کی بھی تجویز ہے۔

انڈمان میں جاپانی جنگی بیڑے پر امریکی ہوائی جہازوں کا حملہ

نیویارک ۱۰ر اپریل امریکن اڑن قلعوں نے بنگال کی کھاڑی میں انڈمان کے ٹاپوؤں کے قریب جاپان کے حملہ آور سمندری بیڑے پر جمعہ کی رات کو نیچے اڑکر بم برسائے۔ ایک سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ ایک جاپانی کروزر، فوج لے جانیوالے ایک جہاز اور مال کے دو جہازوں پر بم گرے۔ کروزر میں آگ لگ گئی اور خیال ہے کہ اور جہازوں کو بھی نقصان پہونچا۔ ان جہازوں پر انڈمان کے ٹاپوؤں کے پورٹ بلیر کی بندرگاہ میں حملے کئے گئے۔ اس حملہ کی رہنمائی خود ہندوستان میں امریکن ہوائی فوج کے سردار نے کی۔ اس سے پہلے نئی دہلی سے امریکن ہوائی فوج کے ہیڈکوارٹر سے ایک بیان شائع ہوا تھا جس میں تبلایا گیا تھا کہ امریکہ کے ہوائی جہازوں نے ہندوستان سے اڑکر پہلی مرتبہ ۳ر اپریل کو ہوائی جہازوں پر حملہ کیا۔ حملہ کرنے والے ہوائی جہازوں کے لیڈر میجر جنرل لوئس بریٹن تھے۔ پورٹ بلیر میں جہازوں پر حملہ کیا۔ کروزر کو آگ لگ گئی ایک فوجی جہاز اور دو جہازوں کو نقصان پہونچا۔ جاپان کی ہوا مار توپوں نے بم پھینکے لیکن امریکن جہازوں کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ تمام ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس آگئے۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ امریکن ہوائی جہازوں نے ہندوستان کے کس اڈے سے اڑ کر حملہ کیا لیکن خیال ہے کہ ان کو آنے جانے میں ۱۵۰۰ میل کا سفر طے کرنا پڑا۔

برما میں برطانی کمانڈر کی مشکلات

لندن ۱۰ر اپریل لندن "ٹائمز" نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے کہ برما کے پچھمی ساحل کے شہر اکیاب پر جاپانی فوجوں کے اترنے کے متعلق جو بدترین خبر آئی تھی وہ غلط ثابت ہوئی۔ یہ ایک معمہ ہے کہ چنگکنگ سے ایک چینی افسر نے یہ اعلان کیسے کردیا کہ جاپانی فوجیں اکیاب میں اتر گئی ہیں۔ بنگال کی کھاڑی میں جاپان کے جنگی جہاز موجود ہیں اور اس کے قریب فوجیں اتارنے کی کوشش کا ہر وقت امکان ہے۔ اس کے علاوہ اور جو خبریں آئی ہیں وہ بہت سنگین ہیں۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ برما میں جنرل الیگزینڈر کے راستہ میں تین بڑی رکاوٹیں ہیں۔ جبکہ ملایا میں صرف ایک ہی رکاوٹ تھی۔ برطانی کمانڈر کے پاس ہوائی جہازوں کی کمی ہے، ان کا سلسلہ مراسلت بہت ہی معمولی ہے۔ اور ان کے چاروں طرف مخالف آبادی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ارادی کے مورچہ پر چار ہزار برمی جاپان کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ اور چینی فوجوں نے بھی یہ اطلاع دی ہے کہ سانگ کے مورچہ پر بھی مخالف برمی کام کررہے ہیں۔

برمی انگریزوں کی مخالفت کررہی ہیں

لندن۔ ۱۰ر اپریل لندن کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اتری برما میں ایک سب سے بڑی مشکل یہ پیش آرہی ہے کہ برما کے باشندے انگریزوں کی مخالفت کررہے ہیں۔

جاپانیوں نے ان کو منظم کرلیا ہے اور وہ جاپانیوں کی رہنمائی میں لڑ رہے ہیں انگریزی فوجوں کو سخت مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور انہوں نے بہت سے برمیوں کو مار ڈالا ہے۔

جرمنی اور جاپان

لندن ۱۰ر اپریل محوری ملکوں کے فوجی کمانڈروں کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ جرمنی اور جاپان کے درمیان سلسلہ کی ایک کڑی قائم کی جائے۔ دونوں قوموں کے اقتصادی وسائل ایک دوسرے کے کام آنے لگی ہیں۔ اب تک ان کو اپنے مقصد میں اس لئے کامیابی حاصل نہیں ہوئی کہ پورلی مورچہ پر روس مقابلہ کررہا ہے اور زیریں یورپ میں انگریزوں کا کنٹرول ہے۔

اس بارے میں خبریں مل رہی ہیں کہ فرانسیسی سلطنت کے اقتصادی وسائل پوری طاقتوں سے کام آرہے ہیں کوبلٹ کا ایک جہاز جو کہ پٹرول بنانے کے کام آتا ہے حال ہی میں مارسلز کے راستہ جرمنی گیا۔

ہندوستان میں چینی کمشنر

چنگکنگ ۱۰ر اپریل مسٹر تیس ہو جو حال ہی میں ہندوستان کے چینی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں چند روز میں نئی دہلی روانہ ہوجائیں گے۔

مسلم لیگ کا استقبالیہ ایڈریس

الہ آباد ۱۰ر اپریل سر محمد یوسف نے آج شام کو مسلم لیگ کے کیمپ اجلاس میں استقبالیہ ایڈریس پڑھا جس میں انہوں نے پاکستان کی حمایت کی سر محمد یوسف نے فرمایا کہ اس اسکیم کے بموجب ہندوستان ایک متحدہ ملک بن جائیگا اور ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کی خلیج پر ہوجائے گی۔ جس سے نیا نظام قائم ہونے میں مدد ملے گی۔ پاکستان کے ذریعہ ہم ایک دوسرے کی اہمیت سمجھیں گے اور احترام محبت اور مساوات سے پیش آئیں گے۔

لندن ۱۰ر اپریل ملک معظم نے اسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن اور مسٹر فیڈن سابق وزیر اعظم کو پریوی کونسل کا ممبر مقرر کردیا ہے۔

صداقت کانپور

مسلم لیگ کے اجلاس کی کارروائی

الہ آباد ۵ راپریل تین گھنٹہ تک بحث ہونے کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ نے سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجویزوں کے متعلق کوئی ریزولیوشن پاس نہیں کیا۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے محرکوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے ریزولیوشن واپس لے لیں کیونکہ اس وقت تک سر اسٹیفورڈ کرپس اور سیاسی پارٹیوں کے درمیان گفت وشنید جاری ہے ایسی حالت میں مسلم لیگ کو کسی خاص طرز عمل کا پابند کرنا غیر مناسب ہے مولانا حسرت موہانی نے اس بات پر زور دیا کہ میرے ریزولیوشن پر رائے لی جائے یہ ریزولیوشن پیش ہوکر بھاری کثرت رائے سے نامنظور ہوا۔ مولانا حسرت موہانی کا ریزولیوشن اس مفہوم کا تھا چونکہ سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجویزیں ڈومینین اسٹیٹس (درجہ مستعمرات) پر مبنی ہیں جو کہ پاکستان کے اصول کے خلاف ہے۔ مولانا حسرت موہانی نے کہا کہ میں اپنا ریزولیوشن کھلے اجلاس میں پیش کروں گا چنانچہ یہ ریزولیوشن کھلے اجلاس میں پیش ہوا وہاں بھی کثرت رائے سے نامنظور ہوگیا نیز اور ریزولیوشن تھے جن میں اسکیم کو اسی لئے نامنظور کرنے کو کہا تھا کہ اس میں پاکستان نہیں مانا گیا ہے۔ سبجکٹس کمیٹی نے لئے آئندہ اجلاس تک مسٹر جناح کو پورے اختیارات دینے کا ریزولیوشن پاس کیا اور کھلے اجلاس سے بھی پاس ہوگیا اس ریزولیوشن میں مسٹر جناح کی رہنمائی پر پورا پورا اعتماد ظاہر کیا گیا۔

مسٹر جناح نے اخباری نمایندوں سے کہا کہ مجھے ہندوؤں سے کوئی عداوت نہیں ہے میں نے جو اسکیم پیش کی ہے اس کیلئے میری زندگی میں نہیں تو میرے بعد نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی میرا شکریہ ادا کریں گے اور تاریخ میں میرا نام روشن رہے گا۔ میں اپنی زندگی میں یہ اسکیم کامیاب نہ کرسکا تو میرے بعد میرا جانشین اسے پورا کریگا۔

مولانا جمال میاں نے مسٹر فضل الحق کے نکالے جانے پر مسٹر جناح کے رویہ پر پسندیدگی کا جو ریزولیوشن پیش کیا وہ اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ ایک ریزولیوشن برٹش اور ملایا کے ہندوستانیوں سے ہمدردی کا رہے ہیں پاس ہوا۔ اس میں ہندوستانیوں کے خلاف تشدد اپنائے جانے پر اعتراض کیا گیا ایک صدارتی ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت ہند کی توجہ ملک میں غذا کی کمی کی جانب دلائی گئی۔ بلوچستان کے نمایندوں کی غیر اطمینانی کے سے درس کی گئی نوابزادہ لیاقت علی خاں آئندہ سال کیلئے سکریٹری اور راجہ صاحب محمود آباد خزانچی چنے گئے۔

مسلمانوں کی جان ومال اور عزت کے تحفظ رکھنے کیلئے چودھری خلیق الزماں کا ریزولیوشن مختلف صوبوں کے نمایندوں کی تائید کے بعد پاس ہوا تائید کرنے والوں میں بیگم اعزاز رسول بھی تھیں۔

لاہور ۵ راپریل حکومت پنجاب نے وفاداری کا صلہ دینے کیلئے ڈھائی ڈھائی سو روپیہ سالانہ آمدنی کے ساتھ نئی جاگیریں قائم کی ہیں۔

لیگ کے اجلاس میں مسٹر جناح کی تقریر

الہ آباد ۴ راپریل۔ آج صبح آل انڈیا مسلم لیگ کے کھلے اجلاس میں مسٹر جناح نے اپنی صدارتی تقریر میں سر کرپس کی تجویزوں کا خلاصہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ مسلمانوں کو اس بات سے بڑی سخت مایوسی ہوئی ہے کہ مسلم قوم کی ہستی اور وجود کو تسلیم نہیں کیا گیا مسلم قوم اس وقت تک مطمئن نہیں ہوگی جب تک کہ اس کے آزادی کامل کے حق کو تسلیم نہیں کرلیا جائے گا۔ ہندوستان ایک ملک یا قوم نہیں ہے اسمیں مختلف تمدن اور مختلف مذہب ہیں ہندوستان کا مسئلہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔

علیحدگی کے معاملہ میں اقلیتوں کے اختیارات محض مغالطہ ہیں کیونکہ آل انڈیا یونین میں ہندو ہندوستان کا غلبہ ہوگا۔

مرکز اور صوبوں میں فوری تصفیہ کے بارے میں مسٹر جناح نے کہا کہ سر کرپس نے جو کچھ ہمارے روبرو پیش کیا ہے وہ محض ایک ڈھانچہ ہے اسکی تفصیلات بہت اہمیت رکھتی ہیں ان تجویزوں سے کوئی ٹھوس نتیجہ نہیں نکل سکتا جب تک کہ تفصیلات معلوم نہ ہوں۔ ہمیں انتظار کرنا پڑے گا۔

مسٹر جناح نے مزید کہا کہ پاکستان ہمارے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے حکومت برطانیہ کو چاہئے کہ وہ اس اصول کو منظور کرلے۔

کلکتہ اور چنگنگ کے درمیان ہوائی سروس

چنگنگ ۳ راپریل چین اور برطانیہ کے درمیان ایک باضابطہ معاہدہ ہوگیا ہے جس کے ذریعہ چائنا نیشنل ایوی ایشن کارپوریشن کو چنگنگ اور کلکتہ کے درمیان ہوائی سروس جاری کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے اس سمجھوتہ کے مطابق یہ بھی قرار دیدیا گیا ہے کہ جس قدر جلد ہوسکے گا کیمونگ اور دہلی کے درمیان ہوائی سروس شروع ہوجائے گی۔

چالیس لاکھ نازی فوج

واشنگٹن ۵ راپریل پہلے چند روز کے اندر مختلف ملکوں سے فوجی حلقوں میں جو خبریں پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی تمام روسی مورچہ پر بالٹک سمندر سے بحر کالے سمندر تک زبردست حملے شروع کرنے والا ہے۔ یہ حملے روسی فوجوں کو کچلنے کے مقصد سے کئے جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مقصد کے پیش نظر جرمن ہائی کمانڈ ۴۰ لاکھ فوج اکٹھی کر رہا ہے اس میں سے آدھی فوج بیچ کے مورچہ پر ماسکو کی طرف حملہ کرنے کیلئے جمع ہے بیان کیا جاتا ہے کہ آئندہ حملے جرمنی کی اسکیم خواہ کچھ ہو اور ممکن ہے کہ وہ جاپانیوں کے ساتھ ملنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن وہ روسی فوجوں کو اپنے بازو پر بڑھنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

حکومت اڑیسہ ہٹ رہی ہے

کٹک ۵ راپریل حکومت اڑیسہ یہ تو پہلے ہی اعلان کرچکی ہے کہ صوبہ میں ساحلی علاقوں کے باشندوں کیلئے یہ اچھا ہے کہ وہ اندرونی علاقہ میں آجائیں اب یہ سوال درپیش ہے کہ اگر کٹک سے حکومت ہٹانے کا مسئلہ درپیش ہوا تو کیا کیا جائے گا۔ یہ طے ہوا ہے کہ ایسی صورت میں حکومت ہٹ کر سنبھل پور چلی جائے گی۔

نیو اسٹیٹسمین کی رائے

نیو اسٹیٹسمین نے سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجویزوں پر لکھا ہے کہ ہندوستان کے متعلق تمام پچھلے برطانوی ارادے بدل ہوگئے۔ بلکہ ان میں یہ شرط لگائی گئی تھی کہ پہلے ہندوستان کی پارٹیاں آپس میں اتحاد کریں تب برطانیہ اپنی بالادستی چھوڑ سکتا ہے اور خاص طور پر مسلم لیگ کیلئے یہ راہ کھلی تھی کہ وہ اصولاً جمہوری فیڈرل یونین کو منظور کرے یا نامنظور کرے موجودہ تجویزوں میں یہ ترغیب نہیں ہے۔

ہندوستان بھی جہاز بنا رہا ہے

نئی دہلی ۴ راپریل ہندوستان کے جہاز بنانے والے تمام کارخانے اس وقت پورے زور شور سے کام کر رہے ہیں وہ لڑائی کے مختلف قسم کے جہاز بنا رہے ہیں اس وقت تین سو سے زیادہ جہاز بن رہے ہیں۔ ان میں سب قسم کے جہاز شامل ہیں اس وقت تقریباً ۲۰ ہزار آدمی جہاز بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ جہاز بنانے کے علاوہ جہازوں کی مرمت کا کام بھی ہو رہا ہے لڑائی چھڑنے سے اب تک تقریباً چار ہزار جہازوں کی مرمت کی جاچکی ہے۔ ہندوستان میں تیل کے جہاز ابھی نہیں بن رہے ہیں گو ہندوستان کی جہاز سازی کی صنعت ابھی بچپن میں ہے لیکن اس وقت وہ لڑائی سے پہلے کے مقابلہ میں ترقی کرگئی ہے۔

جنرل ویول و مولانا آزاد میں ملاقات شروع

نئی دہلی ۴ راپریل۔ آج شام چھ بجے جنرل ہیڈکوارٹر نئی دہلی میں ہندوستان کے کمانڈر انچیف اور صدر کانگریس مولانا آزاد میں ملاقات ہوئی اس موقع پر سر کرپس اور پنڈت جواہر لال نہرو بھی موجود تھے۔

امبیڈکر اچھوتوں کے نمائندے نہیں ہیں

نئی دہلی ۴ راپریل مسٹر رامیشورا اگنی بھوج سابق وزیر سی۔ پی اور مسٹر پرتھوی سنگھ آزاد وائس پریذیڈنٹ اور جنرل سکریٹری آل انڈیا دلت لیگ ایک بیان کے دوران میں فرماتے ہیں کہ ہم نے سر اسٹیفورڈ کرپس کو لکھ دیا ہے کہ ڈاکٹر امبیڈکر اور مسٹر راجہ ملک کی دلت جاتیوں کے نمایندے نہیں ہیں اور نہ ہوسکتے ہیں۔

امریکی ہوائی جہاز واپس آگئے

لندن ۴ راپریل امریکہ کے ہوائی ہیڈکوارٹر سے ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ انڈمان کے ٹاپوؤں کے قریب جہازوں پر حملہ کرنے کیلئے جو امریکن اڑن قلعے گئے تھے وہ صحیح سلامت واپس آگئے ہوامار توپوں نے ان پر زبردست گولے پھینکے اور صرف ایک ہوائی جہاز مقابلہ کیلئے آیا۔

دم لو اُجالا ہی اُجالا ہونے والا ہے

اُوس کی ننھی بوندوں نے کلیوں کا روپ سنوارا ✻ آشاؤں کی کرنیں پھیلیں دور ہوا اندھیارا

وہ کیف وسرور جو آپ کو مدہوش بنا دے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور = ایک ساتھ دونوں میں = امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۰ اپریل سے

تاج محل پکچرس لمیٹیڈ کا لاجواب و دلکش شاہکار

UJALA

اُجالا

نسیم سحر چلی اور پھول کھل اُٹھے
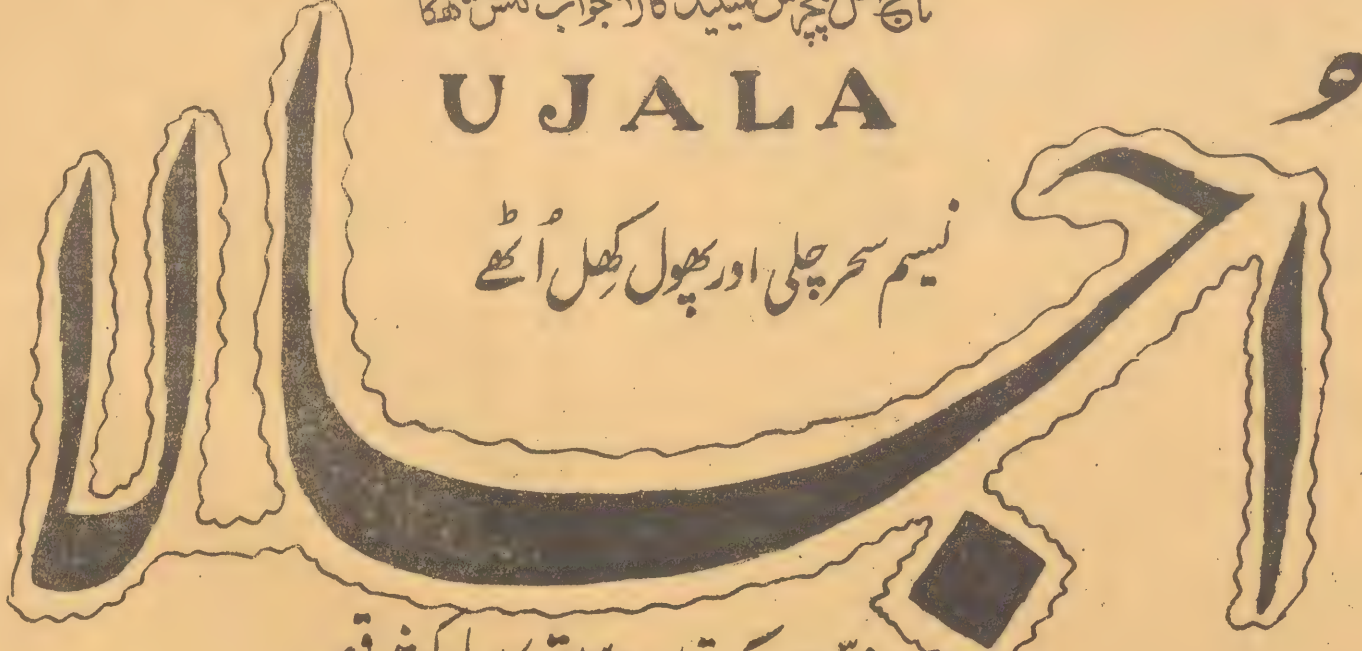
محبت کے ستار پر موسیقی کا دلکش رقص

خاص اداکار

نسیم	پرتھوی راج	مبارک	رتن بائی
(سروج)	(شیام)	(تیواری)	(مایا)
مرزا مشرف	مادھوریکا	شاکر غزنوی	خان مستانہ
(مرزا)	(سندری)	(آرٹسٹ)	(گانے والا)

پرکیف اسٹوری۔ نیچرل اداکاری۔ دلکش گانے

دلچسپ ڈانس۔ پُرزور مکالمے۔ پُرلطف مذاق

تشریف لاکر تاریکی میں اُجالے کا لطف حاصل کرکے مسرور اور خوش ہوجیے۔ نوٹ فری پاس قطعی بند

اسٹوڈنٹ کو کنسیشن کارڈ دکھانے پڑیں گے!

کولمبو پر جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ

کولمبو ۵ اپریل۔ ایک سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ ایک بڑی تعداد میں جاپانی ہوائی جہاز نے آج صبح ۸ بجے (مقامی ٹائم) لنکا کی راجدھانی کولمبو پر حملہ کیا انہوں نے ایک ایک کر اور بہت نیچے اڑ کر بندرگاہ پر اور تمالنا کے علاقہ پر مشین گنوں سے حملہ کئے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے جاپانی ہوائی جہازوں کا مقابلہ کیا اور ان میں سے بہت سے ہوائی جہاز برباد کر دئے۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے ۲۵ ہوائی جہاز یقینی طور پر اور ۵ غالباً برباد کر دئے اور ۲۵ کو نقصان پہونچایا اور ہوائی جہازوں کو ہوامار توپوں نے مار گرایا انگریزی ہوائی جہازوں کو کم نقصان پہونچا غیر سرکاری خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ حملہ میں بہت بڑی تعداد میں جاپانی ہوائی جہازوں نے حصہ لیا ان میں سے زیادہ تر شکاری ہوائی جہاز تھے۔ ۱۱ کو ہوامار توپوں نے بہت نیچے نہیں آنے دیا۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے بندرگاہ کے قریب کے علاقہ کو اپنا نشانہ بنایا۔

جاپانی ہوائی جہاز نیچے بادلوں کے پردہ میں آئے پہلے خطرہ کی گھنٹی بجی اسکے بعد ہوا ما۔ ذیوں کے گولوں کی آواز اور مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوائی جہازوں کے اڑنے کی گڑگڑاہٹ اور پھر ہوائی جہازوں کے ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔ لوگ فوراً ہی پناہ گاہوں میں چلے گئے اور ہوائی حملہ کے بچاؤ کے متعلق تمام سروسوں نے بہت اچھی طرح اپنا کام کیا حملہ کے وقت عوام کا حوصلہ بہت اچھا رہا۔ ہوائی وارڈن اور فائر میں فوراً ہی اپنی اپنی جگہ پہنچ گئے کولمبو کے بہت سے لوگ پہاڑ پر گئے ہوئے تھے حملہ کی خبر سنتے ہی وہ فوراً واپس چلے آئے۔

لنکا کے کمانڈر انچیف ایڈمرل سر جارجی لٹن نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ جن جاپانی ہوائی جہازوں کو مار گرایا ہے اور جن کو نقصان پہونچایا گیا ہے ان کے ہوا باز بہت ممکن ہے کہ نیچے اتارے گئے ہیں اور ان میں سے بہت کوٹاپوں میں زندہ اترنے میں کامیاب ہو گئے ہوں ان کے پکڑنے کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہئے اور جب کوئی ملے اس کو فوراً ہی قریب کے تھانہ میں پہونچا دینا چاہئے کیونکہ ان لوگوں سے جو اطلاعات معلوم ہو سکیں گی وہ ٹاپوں کے بچاؤ کے لئے بہت اہم ہوں گی۔ ان لوگوں کو پکڑنے والوں کو مناسب انعام دیا جائے گا۔

سر لٹن نے اعلان کیا ہے کہ حملہ میں ۵۰ جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ میں حصہ لیا انہوں نے ہوائی اڈہ۔ بندرگاہ اور اتمالنا کے ریلوے کے کارخانے پر بمباری کی۔ آپ نے یہ بھی تبلایا کہ جاپانی ہوائی جہاز ہوائی جہاز لے جانے والے ایک جہاز سے اڑ کر آئے۔

جاپان کے بھاری نقصان کا ذکر کرتے ہوئے ایڈمرل لٹن نے کہا کہ بہت بڑا کام کیا گیا ہے اور ہمیں ایئر وائس مارشل اور دن کے بہادر افسروں کو مبارکباد دینا چاہئے جن کی بدولت ہمیں یہ نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ہمیں یہ کامیابی محض تقدیر سے حاصل نہیں ہو گئی بلکہ ہماری تیاریوں کی وجہ سے یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے جو کہ ہم نے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کی ہوئی تھیں۔ جب تک ہم اپنی کوششوں میں کمی نہیں کریں گے اور مضبوطی کے ساتھ ڈٹے رہیں گے اس وقت تک ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ایڈمرل لٹن نے کولمبو کے لوگوں کی تعریف کی۔

لنکا کی اہمیت

لنکا کا ٹاپو لڑائی میں بڑی زبردست اہمیت رکھتا ہے جب تک لنکا کا سمندری اڈہ اتحادیوں کے قبضہ میں ہے اس وقت تک ہندوستان اور آسٹریلیا کو امریکہ سے برابر کمک پہونچتی رہے گی اگر جاپان سنگاپور کی طرح لنکا پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس سے ہندوستان اور آسٹریلیا دونوں کو بہت زیادہ خطرہ بڑھ جائے گا۔ لنکا کے سمندری اڈہ پر قبضہ کرنے کے بعد جاپان ہندساگر کے راستہ ہندوستان کو سپلائی روک سکے گا۔ اس کے علاوہ جاپانی ہوائی جہاز ہندوستان کے ساحلی شہروں پر حملہ کر سکیں گے۔ ہندوستان کو اس وقت جو امریکہ سے کمک پہونچ رہی ہے اس میں رکاوٹ پڑ جائیگی۔

مدراس میں خطرہ کی گھنٹی

مدراس ۷ اپریل۔ مدراس میں آج صبح ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر ہوائی حملے کے خطرہ کا پہلا الارم بجا اور ۸ بجکر ۵۰ منٹ پر خطرہ ٹلنے کی گھنٹی دیدی گئی۔

سر محمد ظفراللہ خاں کا نیا عہدہ

نئی دہلی ۷ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ گورنر جنرل نے سر محمد ظفراللہ خاں کو جو فیڈرل کورٹ کے جج ہیں چین کے لئے ہندوستان کا پہلا نمائندہ مقرر کیا ہے سر محمد ظفراللہ چین میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل رہیں گے۔ اور جلد ہی چین کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

ایسپرو دُنیا میں بہترین درد و بخار کو نیست و نابود کرنیوالی دوا ہے

ANNA INDIA 1940

MADE IN ENGLAND — ASPRO — REG. TRADE MARK

'ایسپرو' آجکل ہندوستان کی گھریلو دوا ہے۔ یہ ہر ایک کا درد اور بخار دور کرتی ہے۔ بچے سے لیکر ماں باپ تک یہ بہت جلد اثر کرتی ہے۔ اور اتنی سیفٹی ہے کہ ایک بچہ بھی اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ ہر ایک ٹکیہ الگ الگ خانے میں جس پر نمی اور موسمی ہوا کا اثر نہیں ہوتا بند ہوتی ہے۔ اور برسوں تازہ و خالص رہتی ہے۔

خطرناک دوائیں استعمال کیجئے درد و بخار کو دور کرنے کیلئے 'اسپرو' استعمال کیجئے

'ایسپرو' بارہ (۱۲) دواؤں کی جگہ ایک دوا ہے

'ایسپرو' ملیریا بخار کو جلد دور کرتی ہے۔ اور دکھ اور درد میں سکون بخشتی ہے۔

'اسپرو' کیا کرتی ہے

۲ ٹکیاں ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کا درد۔ درد معدہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں ... کے درد کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں
۲ ٹکیاں غرارہ کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں گٹھیا۔ بائیگے درد یا نیورالجیا سے نجات دیتی ہیں

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے۔

'ایسپرو' دل اور پیٹ کو نقصان نہیں پہونچاتی۔ 'ایسپرو' ہر وقت پانی میں مربہ کے ساتھ یا دودھ کے ہمراہ استعمال کی جاسکتی ہے۔ اگر مربے کے ساتھ استعمال کرنا ہو تو ٹکیوں کو توڑ کر پاؤڈر بنالیں۔

قیمت ۳ ٹکیاں ۱ ایک آنہ ۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے۔

ڈسٹری بیوٹرس۔ جے۔ ایل۔ موریسن سن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹیڈ مشن کورٹ مشن رو اکس ٹنشن فون نمبر ۹۶ کلکتہ B108-U

جے۔ ایل۔ ماریسن سن۔ اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹیڈ مشن کورٹ مشن رو اکس ٹنشن فون نمبر ۹۶، کلکتہ

وزیگاپٹم اور کوکناڈا کی بندرگاہوں پر بمباری

نئی دہلی ۷ اپریل بنگال کی کھاڑی میں جاپان کے جنگی جہازوں کے داخل ہونے سے ہندوستان کے ساحلی شہروں کو خطرہ بڑھ گیا ہے۔ کل جاپانی ہوائی جہازوں نے ہندوستان پر پہلی بار بمباری کی انہوں نے ہندوستان کے پوربی ساحل کے دو بندرگاہوں وزیگاپٹم اور کوکناڈا کو حملہ کا نشانہ بنایا۔ وزیگاپٹم پر دو بار بمباری کی گئی۔ بنگال کی کھاڑی میں انگریزی جہازوں پر بھی حملے کئے جا رہے ہیں۔ کل شام نئی دہلی سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جسمیں تبلایا ہے کہ کل صبح دن نکلنے سے پہلے ہی یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ جاپان کے جنگی جہاز جن میں ہوائی جہاز لیجانیوالا ایک جہاز بھی شامل ہے اور جاپانی ہوائی جہازوں نے بنگال کی کھاڑی میں مال لیجانیوالے انگریزی جہازوں پر کئی بار حملے

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ہمیرپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی ہمیرپور مقام ہمیرپور ضلع ہمیرپور

مقدمہ نمبر ۲۴۵ نمبر اجرا ۱۱ بابت سنہ ۱۹۴۱ء

بابو رام گوپال ولد بابو جوالا پرشاد قوم ویش ساکن فتحپور پرگنہ و ضلع ہمیرپور — مدعی

بنام مشتاق حسین وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مسماۃ نقیرن عرف مسماۃ جنت زوجہ چھوٹے خاں مسلمان ساکن بارہ اکبرپور ضلع کانپور — مدیون ڈگری

اشفاق حسین ولد اکرام حسین مسلمان مدرس موضع کھریا تحصیل مودہا ضلع ہمیرپور

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان رام گوپال ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۷ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم ... عابد علی
سرشتہ دار عدالت منصفی ہمیرپور

مہر عدالت

جانسن سے پھر ملاقات

نئی دہلی ۷ اپریل مولانا ابوالکلام آزاد و پنڈت جواہر لال نہرو نے سر کرپس سے ملاقات کرنیکے بعد کرنل جانسن سے ملاقات کی۔
سڈنی ۷ اپریل آسٹریلیا میں اتحادیوں کا ایک ...

ڈبل پروگرام — اسٹیج پر ناچ و گانا — ڈبل پروگرام

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے

ریوہائی لائٹ آف کلکتہ کی شہرۂ آفاق ڈانس پارٹی

مس روما۔ مس گیتا۔ مس ریونیکا۔ بابو قوال (ریدیو سنگر) چارلی (کامک) بارلی (کامک) کے اسٹیج پر ناچ۔ گانے اور مذاق سے لطف اندوز ہوجئے — ساتھ میں نیو تھیٹرس کی لاجواب تصویر

آندھی

جس میں لینا۔ نیمو۔ پنکج ملک کے۔ سی۔ ڈے

ایک ٹکٹ میں تصویر اور ناچ گانے دونوں ملاحظہ فرمائیے

شرح ٹکٹ :- ۴ھ ۹ ۱۲/

شاندار — چوتھا — ہفتہ

ماجسٹک سینما کانپور میں

رام ہال کانپور

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے

پربھات فلم کمپنی کی دوہائی تصویر

سنت سکھو بائی

ظالم ساس — مجبور شوہر — مظلوم بہو

خاص اداکار ہنسا واڈکر۔ شنکر کلکرنی۔ گوری۔ شانتا موزمدار۔ ستی

تشریف لا کر لطف اٹھائیے!

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشنے
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

یادگار حسینی

یادگار حسینی کے عام جلسے بمقام پریڈ گراونڈ ۱۹ر اپریل ۱۹۴۲ء صبح ۶ بجے سے زیر صدارت جناب مولوی مولانا سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد عرف مولوی کبن صاحب قبلہ منعقد ہوں گے جن میں واقعات کربلا ۱۳۶۱ھ پر ہندو، اچھوت، عیسائی اور مسلمان علما مقررین کی تقریریں ہوں گی اور نظمیں پڑھی جاویں گی۔

حسب ذیل حضرات کے تشریف لانے کی امید ہے:

	موضوع
(۱) فخر الذاکرین جناب مولانا مولوی سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی۔	دنیا کا آخری نبی
(۲) جناب مولانا مولوی شاہ فضل احمد صاحب قبلہ قادری پیلی بھیتی۔	نواسہ رسول کی شخصیت
(۳) جناب مولانا مولوی حکیم محمد یونس صاحب قبلہ نظامی الہ آبادی۔	مدح اہل بیت
(۴) جناب مولانا مولوی سید امیر حسن صاحب قبلہ عابدی گنگولوی بی اے فخر الافاضل۔	معجزہ
(۵) جناب مولانا مولوی سید اصغر عابدی صاحب قبلہ کنسل گانوی۔	شہادت کے اسباب
(۶) جناب مولانا مولوی غلام مصطفےٰ صاحب قبلہ۔	حسینیت اور انسانیت
(۷) جناب بابو گنگا دھر صاحب وکیل۔۔۔۔	محبت
(۸) جناب پادری ایم یل لائل صاحب۔۔۔	عبادت
(۹) جناب بابو تلک چند صاحب کرول	حسین کی زندگی قابل تقلید ہے۔
(۱۰) جناب صبا صاحب قبلہ لکھنوی۔۔	شجاعت
(۱۱) جناب واحدی صاحب قبلہ۔	صداقت۔
(۱۲) جناب نواب قیصر حسین صاحب قبلہ۔	اخلاق۔
(۱۳) جناب سید اختر حسین صاحب بی۔ اے۔	ہمت۔
(۱۴) جناب سید شبیر حسن صاحب عابدی گنگولوی۔	جلسوں کی ضرورت۔

اوقات جلسہ: بروز ۱۹ر اپریل ۱۹۴۲ء۔ پہلا: صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے دن۔ دوسرا: ۱ بجے دن سے ۴ بجے شام۔ تیسرا ۷ بجے شب سے ۸½ بجے رات۔

نوٹ: مفصل حالات جلسوں میں معلوم ہوں گے مذہب کیوں ضروری ہے اس موضوع پر جناب صدر صاحب موصوف کی تقریر ہوگی۔ جملہ حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ کثیر سے کثیر تعداد میں شرکت فرماکر ممبران انجمن کو شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔ ان جلسوں کو سیاست سے کوئی تعلق نہ ہوگا جن حضرات کو کوئی شکایات یا تکلیف کا موقع ہو معاف کیا جاوے۔

ممبران انجمن ذوالفقار حیدری
گرنل گنج کانپور

رات کے بہادر

دماغ خراب کر دینے والے تمام کاموں کے بارے میں جو برطانیہ کے بمباری کے خائف زدہ لوگوں کیلئے کئے جارہے ہیں۔ ان کے بارے میں لندن سے ایک تازہ اعلان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ ان میں سے اکثر کو تو بہادران رات سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو رات کے اندھیرے میں ضروری سامان بڑی بڑی لاریوں پر لاد کر لے جاتے ہیں۔

اسی ایک ڈرائیور کو دیکھئے جس کے ذمہ یہ کام تھا کہ لندن کے ڈپو سے اپنی لاری پر، اٹن وزنی بم باہر لے جاتا تھا۔ ڈرائیور نے جوں ہی اپنا پاؤں ایکسیلیٹر پر رکھا لاری تیزی کے ساتھ آگے بڑھی اور بم اچھل کر دو گز پیچھے سڑک پر جا گرا۔

ایک لمحہ میں اس نے امید چھوڑ دی۔ لاری بے قابو ہوگئی۔ کیونکہ بم کے پھٹنے سے دھماکے نے لاری کو تیزی سے آگے ڈھکیل دیا۔ ٹائروں کے نیچے دھواں اور شعلے بھر گئے۔ ڈرائیور کے بیٹھنے کی جگہ بالکل ایسی تھی جیسے کہ کوئی جہاز طوفان کی تھپیڑوں میں آجاتا ہے۔ لیکن آپ کو تعجب ہوگا کہ اس حادثہ کے آدھ گھنٹہ بعد وہی ڈرائیور راستے کے ایک چائے خانہ میں گرم چائے پی رہا تھا۔

اس نے اپنے بے شمار ساتھیوں کی طرح اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر "بس" کو بچا لیا۔ اور اسے سڑک پر جاری رکھنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔ کہ میں اپنی جان کے بچ جانے کی خوشی میں ایک فالتو پیالی چائے پی رہا ہوں۔ کیا مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے۔

آجکل اس مصیبت کے زمانہ میں لندن کے ہزارہا انسانوں کی جو خدمت چائے کر رہی ہے اس کی تعریف میں لکھتے ہوئے ایک نامہ نگار نے پورٹ آف لندن اتھارٹی کے ماہوار رسالہ میں کہا ہے۔

گزشتہ چند مہینوں میں لندن اور برطانیہ کے دوسرے حصوں کے بیشمار لوگ کس قدر احسانمند ہیں۔ ان کی ہمت و طاقت کو اس دل خوش کرنے والی چائے کی ایک پیالی نے کس قدر بڑھایا ہے۔ وہ اس کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ اس بات کو یقینی بنانے کہ ہر اچھی اور بری جگہ میں۔ پناہ گاہوں میں۔ ہوٹل میں۔ زمین دوز سرنگوں میں۔ گولہ بارود بنانے کے کارخانوں میں ہوائی حملوں سے خبردار کرنے والے افسروں کی جھونپڑیوں میں دن اور رات کے ہر حصہ میں۔ چائے تیار کی گئی۔ چائے نے ان کی ہمت باندھی ان دلوں کو طاقت بخشی۔ اور ایسے وقت ان کے کام آئی جبکہ ان کی ہمت ٹوٹی جارہی تھی۔ ایسا کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ ہم لوگ چائے کے بغیر کیسے رہ سکتے ہیں یہ واقعہ ہے کہ تقریباً پانچ لاکھ پونڈ سوکھی چائے ۱۹۴۱ء میں سلطنت برطانیہ کے اندر ہندوستان لنکا۔ نیدرلینڈ۔ ایسٹ انڈیز۔ برطانوی مشرقی افریقہ اور دوسرے ممالک سے خرید کی گئی ہے۔ اور یہ کس قدر خوش کن خبر ہے۔ اس کا انتظام کیا ہے۔ کہ کنٹرولر صاحب بغیر کسی رعایت یا طرفداری کے فی کس دو اونس چائے ہر آدمی کو تقسیم کریں گے۔ اس سے زیادہ نہیں کیونکہ یہ کافی ہے۔

آج کل کے ماہرین کا خیال ہے۔ چائے کے پودہ کا اصل وطن مشرقی ایشیا تھا۔ آج کل کی مصیبت اور تکلیف کے زمانہ میں ہماری تمام ضروریات برطانیہ عظمی اس کے مقبوضات اور اتحادی ملکوں سے پوری ہو رہی ہیں۔ اور یہ کوئی آسان کام نہیں۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے قائم کرنے والوں کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ کمی ایک عرصہ تک لندن کی بندرگاہ اور اس کے دریا کے ساتھ قریب منسلک تھی۔

تین جاپانی جہاز ڈبوئے گئے

واشنگٹن ۷ر اپریل سمندری محکمہ نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ امریکہ کی ڈبکنی کشتیوں نے جاپان کا مال لیجانے والا ایک جہاز اور تیل لے جانے والے دو جہاز ڈبوئے۔
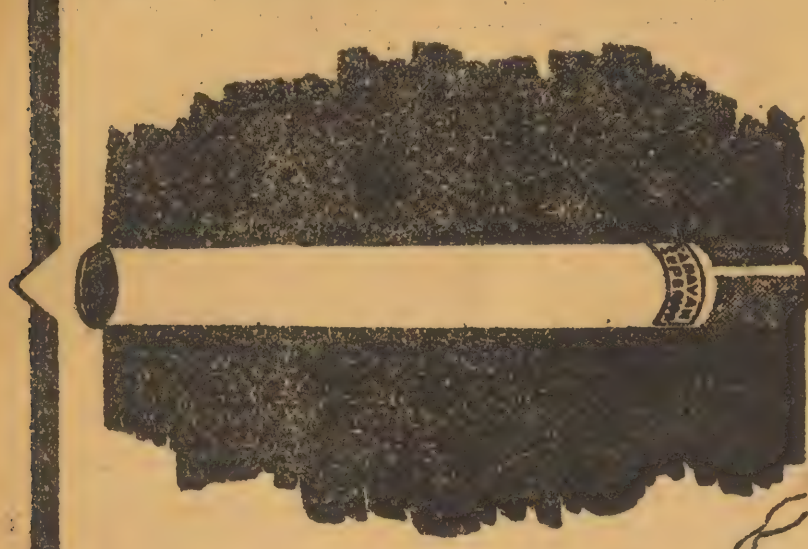
کارخانے سے تازے
معتدل فضا
براہ راست نیشنل کے جدید معتدل فضا کارخانہ سے آتے ہیں جہاں نقصان پہونچانے والے ذرے نکال دیئے جاتے ہیں تمباکو معتدل فضا ہے اور اسکاٹ لیا جاتا ہے۔ کہ یہ ڈھول اور کونا کوک سے مبرا ہے۔
سادہ اور کورک ٹپ میں دستیاب ہوسکتے ہیں
CARAVAN
کارواں ایرکنڈیشن سگریٹ
نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹڈ
NCK 14

انڈین ایسوسی ایشن کا رزولیوشن

کلکتہ ۔ اپریل انڈین ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجویزوں کو قطعی نامنظور کر دیا ہے۔ کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہندوستان کے ڈیفنس کو آئرلینڈ اور دکھنی افریقہ کی طرح ہندوستانیوں کے سپرد کر دیا جائے اور صوبوں کو علٰحدگی کا جو حق دیدیا گیا ہے اس سے ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اس سے ہندوستان کی یکجہتی ختم ہو جائے گی۔

اخبار اسٹیٹسمین پر ایک اور مقدمہ

کلکتہ ۸ر اپریل مسٹر راجندر ناگ ایڈیٹر ہندوستان اسٹینڈرڈ نے مسٹر ارگپتا چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس میں مسٹر آرتھر مور ایڈیٹر اسٹیٹسمین اور مسٹر نارائن پیٹر ایڈیٹر اسٹیٹسمین کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ہتک عزت

ایک دلکش دلچسپ اور رنگین ڈرامہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۰ر اپریل ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
ٹنی شو اتوار کو ۲½ بجے دن سے
موہن پکچرس کا دلکش ڈرامہ
بغداد بلبل
خاص اداکار
اندورانی
یعقوب
جینت
تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

شاندار ـــ چھٹا ـــ ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۰ر اپریل ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
ٹنی شو اتوار کو ۲½ بجے دن سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار
جھولا
خاص اداکار
اشوک کمار۔ لیلا چٹنس
شاہ نواز۔ ممتاز علی
کرونا۔ شہزادی۔ راجکماری
ڈیسائی
موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص
مزاح۔ مناظر۔ سب کچھ آپ اس میں لاجواب پائیں گے۔
تشریف لاکر لطف اٹھائیے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پر تو حق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت: سالانہ ۳ ششماہی ۱۲ — ممالک غیر سے سالانہ ۵ ششماہی ۲ للعہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ ے

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء مطابق یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

معرکہ کانپور مخصوص بزم جاذبیہ کا خاص مشاعرہ

۱۱ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء ۸½ بجے رات کو جناب مسٹر گنگادھر ناتھ صاحب فرحت وکیل کے دولتکدہ پر انجمن کا مشاعرہ منعقد ہوا جس میں جناب سید علی عباس صاحب حسینی ایم اے نے مشاعرہ کی صدارت فرماتے ہوئے اپنے مخصوص انداز اور دلکش طرز بیان میں ایک ادبی مقالہ ارشاد فرمایا شرکا بزم میں شعراء کے علاوہ ارباب ذوق کی بھی اچھی خاصی تعداد موجود تھی نظم خوانی کے بعد غزل سرائی کا دور شروع ہوا اور تقریباً ایک بجے شب کو یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی آخر میں شربت وچائے سے مہمانوں کی تواضع کی گئی انتخاب مشاعرہ بقید قوافی درج ذیل ہے۔

ایڈیٹر

مطلع دل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب نواب آثر کانپوری	مذاق درد کو ہر شے میں ہم شامل سمجھتے ہیں	ترے کوچہ کے ہر ذرے کو اپنا دل سمجھتے ہیں
جناب ازل "	حقیقت میں حیات عشق کا حاصل سمجھتے ہیں	کہ تیر ناز قاتل کو ہم اپنا دل سمجھتے ہیں
جناب سلیم ناطقی	نگاہ مست کو میخانے کا حاصل سمجھتے ہیں	ترے میخوار ساقی تجکو دریا دل سمجھتے ہیں
جناب سخا شاہجہانپوری	یہی شے ہے، اسے وہ جوہر قابل سمجھتے ہیں	جسے ہم دوسرے لفظوں میں اپنا دل سمجھتے ہیں
جناب شاکر ناطقی	تلاش دل کو اب اک سعی لاحاصل سمجھتے ہیں	خدا اس درد کو رکھے اسی کو دل سمجھتے ہیں
جناب شمیم کانپوری	تجھی کو زندگی عشق کا حاصل سمجھتے ہیں	تری عظمت کو ہم اے اضطراب دل سمجھتے ہیں
جناب شیدا "	وہ بیشک خود غرض ہیں جو تجھے قاتل سمجھتے ہیں	مگر ہم تجکو اپنی جان اپنا دل سمجھتے ہیں
جناب شیفتہ "	سمجھتے ہیں جو ہم تا حد مستقبل سمجھتے ہیں	تمہارے درد کو ہر درد گار دل سمجھتے ہیں
جناب ضیا لکھنوی	شب غم کیا کہیں کیا عشق کا حاصل سمجھتے ہیں	گزر جاتی ہے جو دل پر وہ اہل دل سمجھتے ہیں
جناب صدر ڈی ایس پی	گزر نارات کا بیمار پر مشکل سمجھتے ہیں	کہ چارہ ساز رنگ اضطراب دل سمجھتے ہیں

قاتل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب سلیم ناطقی	نگاہیں شمع و پروانہ پہ جم کر رہ گئیں سب کی	خدا جانے کسے بسمل کسے قاتل سمجھتے ہیں
جناب سخا شاہجہانپوری	گلے پر رک کے چلنا بھی ہے شیوہ سخت جانی کا	سخا ہم گفتگوئے خنجر قاتل سمجھتے ہیں
جناب شاکر ناطقی	بدل ڈالا مذاق عاشقی ظاہر پرستوں نے	مسیحا وہ ہے لیکن لوگ اسے قاتل سمجھتے ہیں
جناب شمیم کانپوری	ہمیں تو زندگی نو کا قائل کر دیا اس نے	وہ قاتل ہو مگر ہم کب اسے قاتل سمجھتے ہیں
جناب شیدا "	نفس کی آمد و شد پر مدار زیست ہے لیکن	اسے ہم تو ہوائے کوچۂ قاتل سمجھتے ہیں
جناب نواب قیصر کانپوری	نہ جانے اپنے دل میں کیا سے کیا بسمل سمجھتے ہیں	اسی پر جان دیتے ہیں جسے قاتل سمجھتے ہیں
جناب ضیا لکھنوی۔	نہ جانے کیوں ہنسے دیتے ہیں یہ زخم دل بسمل	اشاروں کو ترے کیا خنجر قاتل سمجھتے ہیں

منزل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب ازل کانپوری	رہ الفت میں چھوڑا ساتھ ایسا ہمت دل نے	جہاں پر تھک کے بیٹھے ہیں وہیں منزل سمجھتے ہیں
جناب ثاقب کانپوری	تھکا کر جس جگہ راہ طلب نے روک رکھا ہے	اسی کو ہم وفور عشق میں منزل سمجھتے ہیں
جناب سلیم ناطقی	جو کندن کی طرح دمکے جو شعلہ کیطرح لپکے	ہم اس رخ کو نگاہ شوق کی منزل سمجھتے ہیں
جناب سخا شاہجہانپوری	بھٹک سکتے نہیں راہ طلب میں اتنے دیوانے	کہ یہ سائے کو اپنے رہبر منزل سمجھتے ہیں
جناب شاکر ناطقی	عدم کے جانے والے پست ہمت ہو گئے ایسے	جہاں ٹھیرے اسی کو آخری منزل سمجھتے ہیں
جناب شمیم کانپوری	کچھ ایسے بھی ہیں رہرو جن کو عذر ناتوانی ہے	مگر ہم ہر قدم اپنا سر منزل سمجھتے ہیں
جناب شیدا "	جہاں پر جمع ہو جاتے ہیں میری خاک کے ذرے	تھکے ماندے مسافر بس اسے منزل سمجھتے ہیں
جناب شیفتہ "	فریب جستجو کھاتے چلے جاتے ہیں دیوانے	جہاں منزل نہیں ہوتی وہاں منزل سمجھتے ہیں
جناب ضیا لکھنوی	کہوں کیا بد حواسی رہروان کوئے الفت کی	کہ ہر نقش قدم کو رہبر منزل سمجھتے ہیں
جناب صدر ڈی ایس پی	جہاں پر تھک کے راہ عشق میں رہ ٹھیر جاتے	جو سچ پوچھو تو اہل دل وہیں منزل سمجھتے ہیں

محفل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب ازل کانپوری	اک دنی سے اشارہ پر ہے یہ آرائش دنیا	نظر والے تجھے اے رونق محفل سمجھتے ہیں
جناب سلیم ناطقی	جو محفل میں جلے اور پھر نثار رنگ محفل ہو	اسی پروانے کو ہم درخور محفل سمجھتے ہیں
جناب سخا شاہجہانپوری	صدائے کن کے بعد اب صور کی آواز کیا معنی	ارادہ تیرا اے برہم کن محفل سمجھتے ہیں
جناب ثاکر ناطقی	تصور دل میں ہے ہر وقت ہر دم آنکھ میں جلوہ	ہر اک محفل کو اب ہم آپکی محفل سمجھتے ہیں
جناب شمیم کانپوری	ترے جلووں سے وابستہ ہے نظم عالم ہستی	حقیقت میں تجھی کو صاحب محفل سمجھتے ہیں
جناب شیدا "	لئے ہیں منظر بزم ازل جو اپنی آنکھوں میں	وہ اس ہستی کو اک اجڑی ہوئی محفل سمجھتے ہیں
جناب صبا لکھنوی	دل بیتاب یہ ہمت ہو کیونکر سامنے جائیں	کہ ہم رنگ مزاج صاحب محفل سمجھتے ہیں
جناب نواب قیصر کانپوری	تصور میں بتوں سے دل کی باتیں ہوتی رہتی ہیں	جہاں ہم بیٹھ جاتے ہیں وہیں محفل سمجھتے ہیں

ساحل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب ازل کانپوری	نہ پوچھو بحر غم میں ڈوبنے والوں کی بیتابی	کہ ہر تنکے کو گھبرا کر لب ساحل سمجھتے ہیں
جناب ثاقب "	نگہ کی شعبدہ کاری سے دھوکے میں آجائیں	یہ موجیں ہیں جنہیں غفلت سے ہم ساحل سمجھتے ہیں
جناب سلیم ناطقی	جو طوفاں کا سہارا لیکے دریا پار کرتے ہیں	وہی کچھ آپ کو آسودہ ساحل سمجھتے ہیں
جناب سخا شاہجہانپوری	تمہارے تشنہ لب انجام مرگ و زیست کیا جانیں	اسے دریا سمجھتے ہیں اسے ساحل سمجھتے ہیں
جناب شاکر ناطقی	ٹھہر سکتے نہیں وہ اک نفس اس بحر ہستی میں	کہ جو موج فنا کو دامن ساحل سمجھتے ہیں
جناب شمیم کانپوری	گزر جاتی ہیں اپنے سر سے دریا کی وہی موجیں	غلط فہمی سے جن موجوں کو ہم ساحل سمجھتے ہیں
جناب شیدا "	جہاں پر ڈوبتا ہے دم تمہارے تشنہ کاموں کا	اسی کو ہم محیط عشق کا ساحل سمجھتے ہیں
جناب صبا لکھنوی	محیط غم میں ان کی ہمتیں ہیں دید کے قابل	کہ جو منجدھار کو بھی دامن ساحل سمجھتے ہیں
جناب صدر ڈی ایس پی	عجب بے فکر ہے ڈوبے ہوؤں کی بحر الفت میں	کہ ہر اک موج طوفاں خیز کو ساحل سمجھتے ہیں

دنیائے اسلام

ترکی کی طرف سے جرمن دباؤ کا جواب

لندن۔ ترکی اخبار "اقدام" لکھتا ہے کہ محوریوں کے وعدوں پر کوئی اعتماد محسوس نہیں کیا جاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ جن ممالک پر انہوں نے قبضہ کیا ہے وہاں انہوں نے محکوم لوگوں کی محبت حاصل کرنے کی نہیں بلکہ ان کے خود مختاری اور آزادی کے جذبات کو کچلنے کی کوشش کی ہے انہوں نے اپنی ہستی کو صرف اس صورت میں برقرار رکھا کہ انہوں نے ان ملکوں کی حکومتوں کو بھی پامال کر دیا جن سے انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں آزادی حاصل ہوگی۔ اور رہنے سہنے کے متعلق سازگار حالات پیدا کئے جائیں گے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ان ممالک کو ایسے واقعات سے دوچار ہونا پڑا جو ان حالات کے مقابلہ میں زیادہ رنج دہ ہیں جن سے نجات دلانے کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

ترکی اخبارات محوریوں کا آزادی کے ساتھ زبردست مقابلہ کر رہے ہیں۔ اخبار "جاہر" نے محوریوں کے اس بیان کا کہ ترکی کو یورپ میں جدید نظام کے قیام کے سلسلہ میں محوریوں کے ساتھ اشتراک عمل کرنا چاہیئے مذاق اڑایا ہے۔

"اقدام" لکھتا ہے کہ ترکی محوریوں کو گزرنے کی اجازت نہیں دے سکتا اور جرمنی کو آگاہ کرتا ہے کہ اگر اس نے ترکی پر لشکر کشی کی اور ہوشیار اور بہادر ترکی فوج کیساتھ جنگ چھیڑ دی تو فن حرب کے لحاظ سے یہ اس کی غلطی ہوگی۔

اخبار "ینی صباح" غیر جانبداری پر جرمنی کے دباؤ کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے جرمنوں نے ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ایک دلیرانہ اور دور اندیشانہ پالیسی اختیار کی نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی کو سویڈن کو اپنے حال پر چھوڑ دینا پڑا"۔

اس کا موازنہ ترکی پر جرمنی کے دباؤ کے ساتھ کرتے ہوئے اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ

ہم محسوس کرتے ہیں کہ اگر حکومت ترکی دفاع کے زبردست انتظامات نہ کرتی اگر ترکی اخبارات پروپیگنڈے اور دھمکیوں کا جواب آزادی اور قطعیت کے ساتھ اور سخت الفاظ میں نہ دیتے اور اگر ترکی اخبارات ترکی قوم کے جذبات کی صحیح ترجمانی نہ کرتے تو ہم بہت عرصہ پہلے خطرناک مصیبتوں میں مبتلا ہو چکے ہوتے۔ اس لئے ہمیں سخت مقابلہ کرنے سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔

کیا جرمنی ترکی کی غیر جانبداری کو توڑ دے گا؟

میڈرڈ ۱۰ اپریل۔ اخبار میڈرڈ کا نامہ نگار برلن سے لکھتا ہے کہ جرمنی کئی بار اس امر کا ثبوت دے چکا ہے کہ وہ ترکی کی غیر جانبداری کا احترام کرتا رہے گا۔ نیز یہ کہ وہ ترکی کو جنگ میں نہیں ڈھکیلنا چاہتا۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اس ملک کی غیر جانبداری کا احترام کے قابل ہے۔ لیکن یورپ کا مفاد اس سے بھی زیادہ احترام کا مستحق ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۵ کانپور شنبہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء نمبر ۱۶

مسٹر چرچل کا سنسنی خیز انکشاف

(لندن - ۱۳ اپریل) ایسٹر کی چھٹی کے بعد پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے پر مسٹر چرچل نے بحر ہند میں سمندری لڑائی کا حال مختصر طور پر بیان کیا اور دو کروزر "ڈورسٹ شائر" اور "کورن وال" اور ہوائی جہاز لے جانے والے جہاز "ہرمس" کے ڈوبنے کا تازہ حال بیان کیا۔ مسٹر چرچل نے اس امر کا انکشاف کیا کہ کولمبو اور ٹرنکومالی پر حملہ ہونے سے پہلے جاپان کا ایک بہت بڑا جنگی بیڑہ جس میں کم سے کم تین بڑے جنگی جہاز۔ ہوائی جہاز بجانے والے ۵ جنگی جہاز اور ایک بڑی تعداد میں ہلکے اور بھاری کروزر اور حملہ آور جہاز شامل تھے سیلون کی طرف آتا ہوا دیکھا گیا۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی بتلایا کہ ٹرنکومالی کے قریب جاپانی جہازوں پر حملہ کرنے کے لئے جو انگریزی ہوائی جہاز گئے وہ تمام کے تمام یا تو نیچے گرا دیئے گئے یا ان کو شدید نقصان پہنچا۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھ سے دو برطانی کروزروں "ڈورسٹ شائر" اور "کورن وال" (جنکا وزن دس ہزار ٹن تھا اور جن پر ۸ انچ کی توپ چڑھی ہوئی تھیں) کے ڈوبنے کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ ۴ اپریل کو جاپان کا ایک بہت بڑا جنگی بیڑہ جو کہ بحر ہند میں داخل ہو گیا تھا سیلون کی طرف جاتا ہوا دیکھا گیا۔ اس بیڑہ میں کم سے کم تین بڑے جنگی جہاز جن میں سے ایک جنگی جہاز پر ۱۶ انچ دہانہ کی توپیں چڑھی ہوئی تھیں۔ ہوائی جہاز لے جانے والے پانچ جنگی جہاز اور بہت سے بھاری اور ہلکے کروزر اور حملہ آور جہاز شامل تھے۔ کولمبو اور ٹرنکومالی کی بندرگاہوں پر کئی ہوائی حملے کیے گئے۔

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے حملہ کرنے والے ہوائی جہازوں کو انگریزی ہوائی جہازوں اور ہوا مار توپوں نے بھاری نقصان پہنچایا، ہمیں بھی نقصان پہنچا مگر ہمارا نقصان اتنا زیادہ نہیں تھا لیکن ہمارے ہوائی جہازوں کو شدید نقصان پہنچا۔ ہماری ساحلی قلعہ بندیوں اور چند جہازوں کو جو کہ بندرگاہ میں تھے نقصان پہونچے۔ اس نقصان کے علاوہ ۸ - انچ والے دو کروزر "ڈورسٹ شائر" اور "کورنوال" اور ہوائی جہاز لے جانیوالا جہاز "ہرمس" جو کہ حملہ سے پہلے روانہ ہو چکے تھے راستہ میں سمندر میں ڈبو دیئے گئے۔ اس سمندری فوج کی کمان ایڈمرل سر جیمز سمروائل کے ہاتھ میں تھی جو کہ ایک بہت تجربہ کار بحری افسر ہیں۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ میں یہ نہیں بتلا سکتا کہ ایڈمرل سمروائل کے پاس کتنی سمندری طاقت تھی کیونکہ اس سے دشمن کو اطلاع مل جائے گی اور نہ میں یہ بتلا سکتا ہوں کہ وہ کیا اسباب تھے جن کی بنا پر انہوں نے اپنی سمندری فوج کو تعینات کیا جیسکے لئے وہ ذمہ دار تھے۔ انہوں نے جس طریقہ پر اپنی سمندری فوج کو تعینات کیا اور جو نتیجہ اس کا نکلا میری رائے میں سمندری محکمہ میں ان کا اعتماد کم نہیں ہوا۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں یہ بات ہمارے قابو سے باہر ہے کہ ہم ہر جہاز کی حفاظت کے لئے ہوائی جہازوں کا انتظام کر سکیں۔ ہمارے بہت سے جہاز سمندر میں چلتے ہیں جن کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہوتا اور اس قسم کا خطرہ سر لینا ہی پڑتا ہے۔

برطانوی اخباروں کی رائیں

[illegible]

نیک اعتمادی کی عالمگیر کمی معلوم ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہر ہندوستانی مسئلہ عرصہ سے زہر آلود ہوتا رہا ہے۔ اعتماد اوپر سے شروع ہونا چاہئے اور سر اسٹیفورڈ کرپس کا مشن اور برطانی اعلان اس جانب پہلا اہم قدم تھا۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے اس مقولہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہ آیندہ دو تین مہینہ تک ہندوستان ہی جنگ کی کسوٹی رہے گا کریہ بات تھی جس سے بنیادی طور پر بحث میں کرنل جانسن نے حصہ لیا۔ یہ امید صدق دلی کے ساتھ امریکہ میں بھی ظاہر کی جائے گی کہ جو کچھ کیا گیا ہے اس سے ہندوستان کی ترقی، آزادی اور خود مختاری کی جانب بھی تیزی سے ہو گی اور ہندوستان کی کوشش جنگ بھی مضبوط ہو گی۔ برطانی حکومت کے سامنے اس رجعت کے ردعمل کا جو کام ہے وہ مایوس کن نہیں ہے بلکہ حوصلہ شکن بھی نہیں ہے۔ ہندوستان کے متعلق ایک بار مستند طریقہ پر پیش کی ہوئی مستحکم اسکیم برطانی پالیسی کی بنیاد رہے گی۔ اگرچہ ہندوستان سے بات چیت ٹوٹ جانے کو برطانی اخبار ناکامی اور مایوسی کی نئی بات بتاتے ہیں لیکن وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کرپس مشن سے فائدے بھی ہوئے ہیں اور نقصان بھی اور خیال یہ ہے کہ اب جاپانیوں کی مخالفت ہندوستان میں زیادہ زبردست ہو گی۔

ڈیلی ٹیلیگراف اس کوشش کا ایک خاص اچھا نتیجہ نکلا ہے۔ برطانیہ نے یہ بات شبہ سے بالاتر کر دی ہے کہ وہ ہندوستان سے اپنے وعدوں کو ایفا کرنا چاہتا ہے اب زمانہ حال کا یا زمانہ آئندہ کی تاریخ اس بارے میں اس کے خلاف رائے نہیں دے سکتی۔ ہندوستان کی فوجی پوزیشن ایک دھرے کی سی ہے اور وہ محوری طاقتوں کی شکست کے لئے بہت کچھ کر سکتا ہے۔

ڈیلی میل بات چیت سے کچھ نہ کچھ تو اچھا نتیجہ نکلا ہی ہے ہندوستان کے مسئلہ کی پیچیدگیوں کے متعلق ہندوستانیوں اور برطانیوں کو ایک نیا تیز سبق ملا ہے۔ برطانیہ کا خلوص بحث سے بالاتر ہو گیا ہے۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے باہمی اعتماد کی ایک نئی بنیاد ڈال دی ہے۔

مانچسٹر گارڈین جبکہ جاپانی ڈیفنس کے معاملہ کے اتنے قریب آ چکے تھے ہمیں یہ غور کرنا چاہئے کہ کیا ہم ایک ہندوستانی ڈیفنس وزارت یا ہندوستانی مالی وزارت نہیں قائم کر سکیں گے۔

نیوز کرانیکل معاملہ سمجھوتہ کے اتنے قریب پہنچ گیا تھا کہ اب پھر بالکل ایسی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اب تو سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہندوستان کو جاپان کے مقابلہ کے لئے منظم کیا جائے۔

ڈیلی ہیرلڈ برطانی حکومت کے مقاصد جنگ اور ہندوستانی لیڈروں کے درمیان ایک خلیج مائل ہے لیکن جاپانیوں کے بدنما حملہ کو ناکام بنانے پر دونوں متفق ہوتے ہیں۔

چینی اخبارات

چینی اخباروں نے عام طور پر سر اسٹیفورڈ کرپس کے مشن کے فیل ہو جانے پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہندوستان [illegible] متحدہ [illegible]

اخبار "گنگ پاؤ" ہماری تجویز یہ ہے کہ جنرل [illegible]

ویول کو ہندوستان برما اور لنکا کا متفقہ کمانڈر بنا دیا جائے اور اسی اثنا میں برطانیہ ہندوستان امریکہ اور چین کی متحدہ کوششوں سے ہندوستان کا مسئلہ حل کیا جائے جاپانی گروہ ہندوستان کے پھاٹک پر ہے۔ ان قوموں کو ہندوستان کے بچانے کے لئے فوری کوشش کرنی چاہیئے۔

اخبار "سائنگ پاؤ" ہماری پیش گوئی ہے کہ ہندوستان کے خلاف جاپان کے منصوبے ناکامیاب ہی رہیں گے۔ اس اخبار نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ امریکہ اب اتنا مضبوط ہے جتنا وہ پہلے کبھی نہیں تھا جبکہ جاپان کم از کم اپنی بیس فیصدی بحری طاقت کھو چکا ہے اور بہت عرصہ تک وہ یہ کمی پوری نہ کر سکے گا۔ ہندوستان پر جاپان کا روز افزوں دباؤ ہندوستان اور برطانیہ کو ایک دوسرے کے قریب لے آئیگا اور وہ مل جل کر جاپان کا مقابلہ کرینگے۔

چین کے سیاسی حلقوں میں سر کرپس کے مشن کی ناکامیابی پر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔

اخبار تونگ پاؤ اتوار کی اشاعت میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں ایک متحدہ فوجی کمان قائم کی جائے جسکے افسر اعلیٰ جنرل سر آرچیبالڈ ویول ہوں اور ہندوستان چین اور امریکہ کی انڈیا کونسل میں نمایندگی ہو دوسرے برطانیہ امریکہ۔ ہندوستان اور چین مل جل کر ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کو طے کریں اور موثر اور منصفانہ حل کی گارنٹی دی جائے۔

سر کرپس کا بیان

(قاہرہ ۱۵ اپریل) سر اسٹیفورڈ کرپس نے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان میں فوجی صورت حالات اچھی ہے۔ آپ نے تفصیل بتانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس سے دشمن کو فائدہ پہنچ جائیگا۔

۴۴۴

ڈاکٹر شمبھو دیال کا انتقال

۱۶ اپریل بروز پنجشنبہ گذشتہ ۱۲ بجے رات کو کانپور کے شہرہ آفاق ہومیوپیتھ ڈاکٹر شمبھو دیال کا حرکت قلب کی بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔ آپ کے جنازہ کا کریا کرم سرسیا گھاٹ پر ہوا۔ جنازہ کے ساتھ شہر کے ہندو مسلمان اور پارسی معززین شریک تھے۔

کانپور میں ڈاکٹر صاحب مرحوم اپنے فن میں لاثانی تھے۔ آنجہانی لاجواب اور قدیم خصوصیات کا مجموعہ تھے۔ افسوس کہ آپ کے انتقال سے ہومیوپیتھ فن کو جو عظیم نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ آنجہانی اپنی موت سے ۲ گھنٹہ پیشتر تک بالکل اچھے اور تندرست تھے۔ آپ کو قلب کی شکایت تھی اس منحوس مرض کا آخری حملہ ایسا ہوا کہ وہ مہلک ثابت ہوا ہم کو اس جانکاہ صدمہ میں آنجہانی کے برادر مکرم ڈاکٹر شیو شنکر لال اور آنجہانی کے برادران لا ڈاکٹر رام پرشاد اور آنجہانی کے صاحبزادے ڈاکٹر مہر کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپکی روح کو شانتی عطا فرمائے اور ورثا کو صبر عطا فرمائے۔

اتحاد ملت ۱۲ اپریل کو مجلس اتحاد ملت کے محلہ پورہ ہیرامن میں نئے دفتر کے افتتاح کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر محمد فاروق صدیقی کرنیل گنج و مسٹر محمد جمیل صدیقی وکیل وغیرہ نے تقریریں کیں۔

شہر میں پہرہ کہا جاتا ہے کہ اسوقت شہر میں تقریباً ایک ہزار آدمی رات میں جاگ کر پہرہ دیتے ہیں۔ ہمیں خوشی اس بات کی ہے کہ کانگریس کی رہنمائی سے اہل شہر نے پورا فائدہ اٹھایا۔ اس پہرہ سے لوگ مطمئن ہیں اور جو بے چینی پہرہ سے پہلے پیدا ہو گئی تھی وہ اب شہر میں مطلق نہیں ہے اور لوگ عام طور پر مطمئن اور خوش نظر آتے ہیں۔

شہر کے انتظام کیلئے کمیٹی مسٹر برہمادت دکشت جائنٹ سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی کانپور نے ایک پوری اسکیم بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجی ہے جو آیندہ ہفتہ شائع ہو گی۔ آپ نے شہر میں کام کرنے کیلئے ایک کمیٹی بنانے کی سفارش کی ہے جو کہ مندرجہ ذیل شخصوں کے افراد پر مشتمل ہو گی۔ (۱) میونسپل بورڈ کے ممبر (۲) [illegible] (۳) آنجہانی بورڈ کے ۲ ممبر [illegible]

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۶ اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع (سینئر وائس چیرمین) کی صدارت میں ہوا جلسہ شروع ہونے سے پہلے شہر میں پانی کی قلت کے متعلق تقریباً ایک گھنٹہ تک بحث ہوتی رہی اور بالآخر یہ طے ہوا کہ جسطرح بھی ممکن ہو پانی کی تکلیف کو دور کیا جائے۔ اور اسکے متعلق ایک رزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔

اسکے بعد اس پر بحث ہوئی کہ چونکہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع کا انتخاب سینئر وائس چیرمینی خلاف قانون تھا، اس لئے ان کا طلب کیا ہوا جلسہ بھی خلاف قانون ہے لیکن چیرمین صاحب نے اس کو جائز اور باقاعدہ قرار دیا اور جلسہ شروع ہوا۔

مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع نے اس آئٹم کے طے ہونے تک کے لئے کرسی صدارت کو چھوڑ دیا اور اس موقع پر لالہ بشونا تھ بھرتیا نے صدارت کے فرائض ادا کئے اور چودھری مہیشوری پرشاد نگم سے اس رزولیوشن کے پیش کرنے کو کہا لیکن انہوں نے رزولیوشن پیش نہیں کیا۔ اس پر پنڈت برہمانند مصرا نے ایک دوسرا رزولیوشن پیش کیا جسمیں مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع پر اعتماد ظاہر کیا گیا تھا اور انکے سینئر وائس چیرمینی کے انتخاب کو جائز قرار دیا گیا تھا جو منظور کیا گیا۔

اس پر دوسری پارٹی کے پانچ یا چھ ممبر اٹھکر چلے آئے۔ اسکے بعد بورڈ کا جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع کی صدارت میں شروع ہوا جسمیں کل ایجنڈے کے آئٹم طے ہو گئے۔

سرکاری اطلاعات کلکٹر صاحب نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ لے۔ آر۔ پی کے علاوہ کوئی دوسرا رات کو پہرہ نہیں دے سکتا۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ کامرس نے ایک نوٹیفکیشن شائع کر کے دیا سلائی کے بکسوں کی حسب ذیل قیمت مقرر کر دی ہے

۱۔ ۴۰ دیا سلائی کے بکس کی قیمت ڈیڑھ پیسہ

۲۔ ۴۰ سے ۵۰ دیا سلائی کے بکس کی قیمت دو پیسہ

مئی۔ جون۔ جولائی ۱۹۴۲ء کی سہ ماہی کے لئے کرایہ پر چلنے والی موٹر لاریوں کے لئے پٹرول راشن کی درخواستیں ۲۲ اپریل ۱۹۴۲ء سے پہلے موصول ہو جانا چاہیئے۔ اور اسکے ساتھ رجسٹریشن سارٹیفکٹ اور پرمٹ آنا چاہئے۔

پرائیوٹ موٹروں کے لئے ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک درخواستیں ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور کے نام آ جانا چاہیئے۔

۱۵ اپریل سے بلیک آؤٹ ۹ بجے رات سے ہے اہل شہر کو چاہئے کہ وہ بلیک آؤٹ کا پوری پوری پابندی کریں

استعفےٰ منظور کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے پنڈت سورج پرشاد اوستھی پنڈت دیبی سہائے باجپئی اور پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری ممبران میونسپل بورڈ کانپور کے استعفے منظور کر لئے ہیں۔ خیال ہے کہ اس ماہ میں ان جگہوں کا انتخاب ہو گا

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا جلسہ ۲۰ اپریل ایک بجے دن کو ہو گا ایجنڈا ختم نہ ہونے کی صورت میں دوسرے دن پھر ایک بجے دن سے جلسہ ہو گا۔

پانی کی قلت ۱۶ اپریل کو جوک وارڈ کے باشندوں کا ایک جلسہ پانی کی تکلیف دور کرنے پر غور کرنے کے لئے ہوا۔

تالاب میں نعش ۱۵ اپریل کو بیناجھابر کے تالاب میں ایک نعش تیرتی ہوئی پائی گئی جسکی شناخت نہیں ہو سکی۔ نعش امتحان کے لئے بھیجدی گئی ہے۔

سوت کے ٹیکس کی مخالفت یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس نے سوت کے اوپر ٹیکس لگائے جانے کی مخالفت کی ہے اور ایک مشورتی کمیٹی پراونشل یارن کمشنر کی صدارت میں قائم کرنیکا مشورہ دیا ہے۔

ڈیپوٹیشن گورنمنٹ کی طرف سے سوداگران غلہ پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور جسکی مخالفت میں ہڑتال بھی کی گئی تھی اسی سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن [illegible]

لالہ پدم پت سنگھانیا ایم۔ ایل۔ اے کی سرکردگی میں مسٹر ڈی۔ ڈبلیو۔ ڈیس (ڈائرکٹر) گورنر سے بلا اس موقع پر ایم۔ ڈبلیو۔ عباسی ڈپٹی سکریٹری گورنمنٹ انفارمیشن اینڈ پرائس ڈپارٹمنٹ بھی موجود تھے۔ جواب میں ڈیپوٹیشن کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ گورنمنٹ آپکے مشوروں سے فائدہ اٹھائے گی اور سابقہ احکامات کے ترمیم کرنے پر غور کریگی۔

اسٹاف کی دعوت مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا۔ او۔ بی۔ ای نے ڈیفنس ایکزبیشن ٹرین کے تقریباً دو سو اسٹاف کی دعوت کی تھی۔

ڈاکہ ڈیرہ پور پولیس سرکل کے موضع گوپال پور کے مسمیٰ کالکا کے مکان پر پندرہ مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور اس کا تمام مال و اسباب لیکر فرار ہو گئے۔

قومی مشاعرہ قومی ہفتہ کے سلسلہ میں ۱۰ اپریل کی رات کو شردھانند پارک میں مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں مشاعرہ اور کوی سمیلن ہوا جسمیں اردو اور ہندی نامور شعراء نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا

مزدور ڈے قومی ہفتہ کے سلسلہ میں ۱۲ اپریل کو مزدور ڈے منایا گیا اور پریڈ گراؤنڈ میں ڈاکٹر مراری لال کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں پنڈت گنگا سہائے چوبے مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری اور پنڈت برہمادت دکشت اور دیگر لوگوں نے تقریریں کیں۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن ۱۲ اپریل کو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا۔ آخر میں مسٹر پورنانند کی طرف سے ممبران کو شاندار دعوت طعام دی گئی۔

ہندوستانی برادری ۱۹ اپریل کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ کملا کلب میں ہوگا اور مسٹر ایچ۔ ایم انصاری کی طرف سے ممبران کو ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

دعوت ۱۶ اپریل کی رات کو مسٹر جگدیش چندر اہیجلا پروپرائٹر شیش محل ٹاکیز نے اپنے صاحبزادہ گیان چندرا کے موڈن کی تقریب کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک پرتکلف ڈنر دیا۔

کانفرنس ۱۹ اپریل ۷ بجے شام کو تلک ہال کانپور میں پہلی یو۔ پی۔ پراونشل الیکٹرک سپلائی ورکرس کانفرنس مسٹر رفیع احمد قدوائی کی صدارت میں ہو گی۔ مجلس استقبالیہ کے چیرمین مولانا حسرت موہانی اور جنرل سکریٹری مسٹر ایس۔ سی۔ مترا ہیں۔

انجمن جامعہ ادبیہ ۱۱ اپریل کی رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت وکیل کے دولتکدہ پر مسٹر سید علی عباس حسینی ایم۔ اے کی صدارت میں ہوا جسمیں جناب صدر نے اپنے مخصوص انداز میں ایک ادبی مقالہ پڑھا۔ شعراء کے علاوہ بعض ارباب ذوق بھی موجود تھے۔ تقریباً ایک بجے یہ پرتکلف صحبت ختم ہوئی اور حاضرین کی تواضع لیمونیڈ وغیرہ سے کی گئی۔

طوفان ۱۴ اپریل ساڑھے سات بجے رات کو آندھی کا ایک طوفان آیا اور بعد ازاں نہایت کثرت سے اولے کی بارش ہوئی۔ بجلی اور ٹیلیفون کے تار فوراً ٹوٹ گئے اور دیر تک شہر میں اندھیرا رہنے کے بعد بجلی وغیرہ کی لین درست ہو گئی۔ اور شہر میں روشنی ہو گئی۔ کہا جاتا ہے کہ جتنے بڑے اور جس کثرت سے اولوں کی بارش ہوئی ہے اسکی مثال شاید کانپور شہر میں اس سے پہلے نہ ملیگی۔

تفریحی ٹیکس کانپور کے سینما وغیرہ کے جنوری لغایتہ مارچ ۱۹۴۲ء یعنی ۳ ماہ کے تفریحی ٹیکس کی آمدنی ۹ - ۱۱ - 22669 ہے سال ۱۹۴۱ء کے ان ہی تین ماہ کی آمدنی ۶ - ۱۰ - 14855 تھی۔ اور اکتوبر ۱۹۴۱ء لغایت دسمبر ۱۹۴۱ء کے تین ماہ کی آمدنی ۹ - 17351 تھی۔ ان اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ آمدنی میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے اور ۱۹۴۱ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلہ میں ۱۹۴۲ء کی پہلی سہ ماہی کی آمدنی ڈیوڑھی سے زیادہ ہے۔

اس روز افزوں آمدنی کی ترقی کیلئے سینما انسپکٹر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

رنگون کے مصیبت زدہ مسٹر واحد علی صاحب جو کہ رنگون سے واپس آئے ہیں انکے کھانے اور قیام کا انتظام کانپور کی ہندو مسلم اتحاد کمیٹی نے کیا ہے۔

سبدِ گل

ہندوستان کے فوجی محکمہ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اس محکمہ میں ساڑھے چار ہزار کلرکوں کی کمی ہے۔ اور اسی کمی کے باعث افسروں کو مجبوراً کلرکوں کا کام کرنا پڑتا ہے ہماری نگاہ یکایک اس کے ایک دوسرے پہلو پر پہونچ گئی ہے۔ اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ فوجی محکمہ میں ساڑھے چار ہزار افسر حقیقی ضرورت سے زیادہ ہیں۔

مسٹر ڈف کوپر جو پہلے مشرق بعید میں برطانوی وار کیبنٹ کے نمایندہ تھے۔ فرماتے ہیں رقص اور کاہلی کے سلسلہ میں نکتہ چینیاں میری نظر سے گذری ہیں ممکن ہے لوگوں نے سنگاپور میں رقص کیا ہو۔ انگریز مرد اور عورتیں بروسیلز میں جنگ واٹرلو کو اٹر بر اس اور جنگ واٹرلو سے قبل والی رات کو ناچ رہی تھیں اور میں نے اب تک کہیں یہ نہیں پڑھا ہے کہ رات کو ناچنے کی باعث دوسرے روز انہوں نے خراب لڑائی کی غالباً مسٹر ڈف کوپر نے کسی تاریخ میں یہ پڑھا ہوگا کہ رات بھر ناچنے کے بعد ان لوگوں نے صبح کو زیادہ دلیری سے جنگ کی تھی۔

باشندگان ہند سے ایک اہم سوال

سید الاحرار مولانا حسرت صاحب موہانی مدظلہ لیڈر ہیں، یا شاعر۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ الہ آباد میں مسٹر محمد علی جناح صدر اعظم مسلم لیگ کو سر کرپس کے معاملہ میں کل اختیارات دئے گئے تھے اس پر سید الاحرار مولانا حسرت موہانی نے اختلاف کرکے ایک ترمیم پیش کی تھی۔ اس ترمیم پر چودھری خلیق الزماں صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں مولانا کو لیڈر نہیں مانتا۔ بلکہ آپ شاعر ہیں۔ چودھری صاحب موصوف نے قاہرہ کانفرنس مصر میں بھی مولانا سے اختلاف کیا تھا ایسی حالت میں جبکہ چودھری صاحب نے حضرت مولانا سے دو موقعوں پر اختلاف کیا۔ اور وہ بھی ذات پات ... اختلاف کرکے باشندگان ہند کو چیلنج دیا ہے اس لئے میں باشندگان ہند سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ جلد از جلد حسب ذیل پتہ پر اور بذریعہ اخبارات یہ بتائیں کہ مولانا کیا ہیں۔ اور آپ نے ملک وقوم کے واسطے کیا کیا خدمات کی ہیں

محمد فارق صدیقی کرنل نیلی پوشان یو۔پی

دفتر اتحاد ملت طلاق محل کانپور

لیٹر بکس نمبر ۹۸

ہندوستانی فوج جاپانیوں سے نہیں ملی

لندن ۱۴ اپریل۔ کل پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند مسٹر امیری نے اس بیان کی تردید کی کہ برما میں ہندوستانی فوجوں کے تمام دستے جاپانیوں سے جا ملے ہیں۔

مسٹر امیری نے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ وزیر ہند نے یہ بھی کہا کہ ہندوستانی فوج اور برطانی ہوائی فوج انتہائی مشکل حالات میں برابر لڑ رہی ہیں۔ ہندوستان کی بحری فوج نے بھی بڑا نمایاں کام لیا۔

امریکہ کے دو جہاز ڈوب گئے

واشنگٹن، ۱۴ اپریل۔ آج امریکہ کے محکمہ جنگ نے ایک اعلان میں بتلایا کہ دشمن نے یورپی ایشیا میں مال لے جانے والے دو جہاز ڈبو دئے۔

ہٹلر کو منہ توڑ جواب

لندن ۱۴ اپریل۔ روسی سفیر موسیسکی نے ایک تقریر میں کہا کہ پچھلی ۳ ½ صدیوں میں روس پر چھ بار حملہ ہے مگر ہٹلر کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ روس نے پچھلے حملوں کی طرح اس حملہ کا بھی منہ توڑ جواب دیا

ادبِ لطیف

پردیس کے پجاری سے

اے پردیس کے پجاری تم مجھ سے کیوں روٹھ گئے ہو ساس جی کہتی ہیں کہ میرے روپ اور جوبن کی چھب۔ کھا کر تمہیں ان سے چھین لیا ہے!

اور تم جانتے ہو بالم کہ یہ جھوٹا دوش ہے!

اسی لئے کہ تم بھی تو مجھ سے روٹھے ہوئے ہو۔

اے پردیس کے پجاری تم مجھ سے کیوں روٹھ گئے ہو تمہارے دیوگ میں میری مانگ مجھ سے بگڑ گئی ہے۔ جن ہاتھوں کو تم کبھی نازک بتایا کرتے تھے ان کی مہندی اتر گئی ہے۔ آنسوؤں کو چھپانے کے لئے جب میں نے آنکھوں میں کاجل ڈالا تو وہ ڈھلک گیا۔ اور ماتھے کی بندی مجھ سے روٹھ کر بچھڑ گئی۔

اے پردیس کے پجاری تم مجھ سے روٹھ گئے ہو۔ میرے ساتھ کی کھیلی ہوئی گوئیاں مجھے طعنے دے رہی ہیں۔ میرے من کی ہر ایک بات جان لینے والی سکھیاں میرا نام دھر رہی ہیں۔

اور سارا نگر مجھ سے پوچھ رہا ہے۔

اے پردیس کے پجاری تم مجھ سے کیوں روٹھ گئے ہو۔ میری ماں کی گود میں پیار محبت سب کچھ ہے۔ میرے پتا کے پیار محبت میں بھی بہت کچھ ہے۔ نگران کے بار ونق محل مجھے اداس دکھائی دے رہے ہیں۔ پھولوں سے لدی ہوئی سیج مجھے کاٹنے کو دوڑ رہی ہے۔ یہ سب مجھ سے پوچھتے ہیں۔

اے پردیس کے پجاری تم مجھ سے کیوں روٹھ گئے ہو۔؟

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

نئی دہلی ۱۲ اپریل آج صبح ایک سو سے زائد پریس نمایندگان کی موجودگی میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کرپس مشن کی ناکامیابی اور اس کے پس منظر پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا پنڈت جی نے نہ صرف کانگریس کی گذشتہ اور موجودہ پالیسی پر روشنی ڈالی بلکہ مستقبل کے متعلق بھی اپنے تاثرات بیان کئے۔

پنڈت جی نے کانگریس کے موجودہ عملی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم برطانی حکومت سے مقابلہ کرتے رہے ہیں اور اب بھی کرتے رہیں گے لیکن ہم اپنے ملک پر جرمنی یا جاپان کا غلبہ نہیں دیکھنا چاہتے ہماری ہمدردی بہرحال جمہوریت اور آزادی کی طاقتوں کے ساتھ ہے اور ہم بار بار اس کا ذکر کرتے رہے ہیں ہم بے عمل ہوکر اپنے ملک پر حملہ نہیں دیکھ سکتے یہ بزدلی ہوگی۔ میں ایسی پالیسی کو سخت ناپسند کرتا ہوں جرمنی یا جاپان اگر اس لڑائی میں جیت گئے تو یہ دنیا کیلئے بہت بڑی مصیبت ہوگی۔ اسی لئے اگرچہ ہم برطانیہ کو اس جنگ میں مدد نہیں دے رہے ہیں لیکن امریکہ اور برطانیہ کی کوشش جنگ کی راہ میں روڑے بھی نہیں اٹکانا چاہتے۔ مہاتما گاندھی بھی کہہ چکے ہیں کہ ہم برطانیہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتے کہ کڑاہی سے کود کر آگ میں چلے جائیں برطانی حکومت کا موجودہ مایوسکن رویہ ہمیں اس بات پر آمادہ نہیں کرسکتا اگرچہ اس کا نفسیاتی اثر ضرور پڑا ہے جاپان یا جرمنی ہندوستان کو آزاد نہیں کرانا چاہتے۔ وہ اگر اس قسم کے دعوے کرتے ہیں تو یہ محض مضحکہ خیز ہیں میں جانتا ہوں کہ ان کے براڈکاسٹ کا اثر ہندوستانیوں پر پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈیڑھ سو برس کے برطانی راج نے ہندوستانیوں میں بہت کچھ برطانیہ کے خلاف جذبہ پیدا کر دیا ہے۔

۲ دو روز میں ۵۰ ہزار آدمی باہر گئے۔

مدراس ۱۰ اپریل منگل سے اتنک مدراس سے ۵۰ ہزار آدمی باہر جا چکے ہیں مسافروں کی سہولت کیلئے اسپیشل ٹرینیں چھوڑی جارہی ہیں۔ منگل کو ایک بہت بڑی تعداد میں آدمی باہر گئے۔

عالمِ نسواں

بیوی بڑے آدمیوں کی نظر میں

بیوی انسانی زندگی کا اہم ترین جزو ہے۔ اسی لئے دنیا کے تمام بڑے بڑے آدمیوں نے بیوی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ذیل میں ہم بیوی کے بارے میں مشاہیر عالم کے بیانات کا ترجمہ شائع کرتے ہیں۔

سب جانتے ہیں کہ بیوی کسے کہتے ہیں۔ لیکن بہت کم انسان ہیں جو بیوی کے حقیقی معنی سمجھتے ہوں۔ بیوی وہ خوشنما شمع ہے جو تاریکی میں بھٹکنے والے مرد کو کامیابی۔ ترقی اور پاکبازی کا راستہ دکھاتی ہے۔ بیوی کی ہستی دلکش بھی ہے اور مقدس بھی۔ اس قدر مقدس کی اس کی تقدیس کا مقابلہ شاید ہی دنیا کی کوئی دوسری چیز کرسکے۔ بیوی درحقیقت مرد کی زندگی کی روح ہے۔ جو مرد سے جس طرح چاہے کام لیتی ہے۔

ایک اچھی بیوی اپنے شوہر کو فرشتہ بنا سکتی ہے اور خراب بیوی شوہر کو شیطان میں بھی بدل دیتی ہے۔ (الیف اوسبرن)

جب قدرت کسی انسان پر مہربان ہوتی ہے اور اسے بہترین عطیہ دینا چاہتی ہے تو وہ اس خوش نصیب انسان کو اچھی بیوی دے ڈالتی ہے اچھی بیوی جواہرات کا ایک ایسا خزانہ ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔ اس کی آواز دنیا کی بہترین موسیقی ہے۔ اس کا تبسم زندگی کا اجالا ہے۔ اس کی محبت معصومیت کا شاہکار ہے۔ اس کا نرم ونازک جسم زندگی کا سچا کیف ہے اس کی کفایت شعاری ایک شوہر کا بہترین سرمایہ ہے جس کو اچھی بیوی مل گئی اسے دنیا کی کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ ایک اچھی بیوی دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔ (ڈیلی)

بیوی ایک ایسا سچا اور وفاشعار دوست ہے جس کی مثال آج تک دنیا نہیں دریافت کرسکی ہے بیوی وہ دوست ہے جو اپنے آرام کو شوہر کے آرام پر قربان کردیتی ہے۔ وہ تمہاری زندگی کی کشتی کی ناخدا ہے۔ اس کی قدر وقیمت کا صحیح اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب تمہاری زندگی کی کشتی بھنور میں پھنس کر ڈوبنے لگتی ہے وہ تمہاری زندگی کی کشتی کو ڈوبنے سے بچا لیتی ہے اور تم کو پریشانیوں سے نکال کر پھر عشرت کی زندگی کی جانب لیجاتی ہے وہ حور ہے۔ وہ فرشتہ ہے۔ (سپیرو)

سب سے ہوشمند اور عقلمند بیوی وہ ہے جس نے اپنے سوا دنیا کی تمام عورتوں کو دل سے بھلا دیا ہو۔ جب ایک ہوشمند بیوی اپنے شوہر کے دل میں بس جاتی ہے تو اس شوہر کو دنیا کی کوئی عورت عورت نظر نہیں آتی۔

اگر بیوی چاہے تو ایک مرد کو نہ صرف مقدس بلکہ فرشتہ بنا سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے بڑی ہوشمندی اور سمجھداری کی ضرورت ہے۔ (ویسٹر)

جس طرح ہوا اور روشنی کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح بیوی کے بغیر بھی زندہ رہنا ناممکن ہے۔ جو لوگ بیوی کے بغیر زندگی گذارتے ہیں وہ بظاہر زندوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگیاں مردوں سے بدتر ہیں۔

بیوی زندگی کا دوسرا نام ہے اسی لئے بیوی کے بغیر ہمیشہ زندگی ناکام رہتی ہے۔ (ابڈیشن)

برما سے سوا لاکھ آدمی کلکتہ پہنچ گیا

کلکتہ۔ ۱۰ اپریل۔ برما سے ایک لاکھ دس ہزار سے زیادہ آدمی بذریعہ ٹرین کلکتہ پہونچ چکے ہیں ان کے علاوہ کشتیوں سے بھی ایک بڑی تعداد میں آدمی کلکتہ پہونچ گئے ہیں۔ جو یہاں پہنچے ان میں سے اکثر یہاں سے دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔

بچوں کی دنیا

کام کی باتیں

(محترمہ منور سلطانہ بیگم۔ میرپور۔ ریاست جموں)

برسات کے موسم میں دھوبی کا ر کے نزدیک سے نہ گذرو ہوسکتا ہے تمہارا پاؤں اچانک پھسل جائے اور تم اس کی لپیٹ میں آجاؤ۔

اپنے سے بڑی عمر اور زیادہ دولتمند سے زیادہ دوستانہ تعلقات پیدا نہ کرو۔

مغرور اور سرکش کو کوئی مشورہ نہ دو۔ وہ تمہاری باتوں پر کان نہیں دھریگا۔

کسی ایسے شخص سے بات چیت نہ کرو۔ جو تمہیں حقیر سمجھتا ہے۔

جس واقعہ یا حادثہ کے سچا اور صحیح ہونے کے متعلق تمہیں شک ہے کسی سے اس کا ذکر نہ کرو۔

کسی چیز کے خریدنے کیلئے دکان میں داخل ہونے سے پہلے اپنی جیب اور رقم کا جائزہ لے لو۔

مسٹر فضل الحق کا دلیرانہ بیان

لاہور۔ ۱۱ اپریل۔ بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق نے لاہور سے روانہ ہونے سے پہلے اخباری نمایندے سے ملاقات کی۔

کانگریس اور مسلم لیگ کے برطانوی پیشکش کو نامنظور اور سر اسٹیفورڈ کا انہیں دلچسپ لینے پر تبصرہ کرنے سے مسٹر فضل الحق نے انکار کر دیا۔ جب ان سے دریافت کیا کہ وہ گورنر کے مشورہ پر نیشنل گورنمنٹ بنانے پر رضامند ہوں گے تو مسٹر فضل الحق نے جواب میں کہا کہ جب تک لجیسلیچر میں میری اکثریت ہے اس وقت تک گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گورنر کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ کسی قسم کی گورنمنٹ میرے اوپر عائد کرے۔ جہاں تک نیشنل گورنمنٹ کا تعلق ہے وہ بنگال میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ جب تک کہ میں نظام حکومت چلا سکتا ہوں گورنر ایکٹ کا سیکشن ۹۳ استعمال نہیں کرسکتے۔ میری ہندوستان میں بہت مضبوط آئینی پوزیشن ہے کیونکہ ہاؤس کے ڈھائی سو ممبروں میں سے تقریباً دو سو میرے حامی ہیں لیکن میں مسلم لیگ اور کانگریس کے نمایندے لینے کے لئے تیار ہوں۔ اگر وہ نظام چلانے میں میرے ساتھ شرکت کرنے کیلئے رضامند ہوں لیکن وہ میرے ہی منتخب کئے ہوئے لوگ ہوں گے۔

مسٹر حق نے اس بات پر زور دیا کہ جب تک گورنر کو آئین منسوخ کرنے کا حق نہ ہوجائے اسوقت تک میں ان کے احکام کے روبرو نہیں جھک سکتا۔

ایران میں جاپانیوں کے ایجنٹ

طہران ۱۲ اپریل ایرانی گورنمنٹ نے ۲ سرکردہ ایرانیوں کو جاپانیوں کا پروپگنڈا کرنے کے الزام میں جنوب مشرقی میں جلاوطن کردیا ہے یہ کارروائی ان اطلاعات کی بنا پر کی گئی کہ جرمنی اور جاپان کے حق میں پروپیگنڈا بڑھ رہا ہے۔ گرفتار شدگان میں ایک شخص حسین جعفری ہے۔ باقی پروپگنڈا کرنے والوں کا لیڈر ہے۔

آسٹریلوی ہوائی جہازوں کے حملے

آسٹریلیا کے اتر میں جن مقاموں پر جاپانیوں نے قبضہ کرلیا ہے وہاں آسٹریلوی اور اتحادی ہوائی جہازوں نے ڈچ تیمور کی راجدھانی کیوپنگ اور نیوبرٹین میں سلاموا اور سالادا کے ہوائی اڈوں پر بم برسائے۔

پردۂ فلم

زیادہ فلمیں تیار نہ کرو

... کا تقریباً ہر اسٹوڈیو اسی کوشش میں لگا ہوا ہے کہ وہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فلمیں تیار کرسکے۔ بعض کمپنیوں کی رفتار تو اس قدر تیز ہوگئی ہے کہ وہ ہر مہینے ایک نیا فلم مارکیٹ میں پیش کر دیتی ہیں چنانچہ آج کل فلموں کی اس قدر کثرت ہے کہ نئی فلموں کے لئے کسی اچھے سینما ہال کا میسر آنا ناممکن ہوگیا ہے فلموں کی اس زیادتی اور سینما ہاؤس کی کمی کا یہ نتیجہ ہے کہ بہت سی فلمیں مہینوں سے ڈبوں میں بند پڑی ہیں۔

ہمارا ملک فلموں کے زیادہ تعداد میں تیار کرنے کا شائق ہے بلاشبہ یہ طریقہ کار تجارتی لحاظ سے ضرور مفید ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی زیادہ فلموں کی تیاری کا یہ قدرتی اثر ہے کہ فلموں کا معیار گرتا چلا جا رہا ہے یہاں تک کہ وہ بڑی فلم کمپنیاں جن کی تصویریں آج سے دو سال قبل معیاری سمجھی جاتی تھیں۔ ان میں بھی عامیانہ رنگ جھلکنے لگا ہے۔

فلم سازوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ فلموں کی تیاری کا تنہا یہ مقصد نہیں ہے کہ ان سے روپیہ کمایا جائے بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کی بھی ضرورت ہے کہ فنی لحاظ سے بھی اس صنعت کو ترقی دی جائے اور یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک ہندوستان کے فلم ساز کثرت کو چھوڑ کر اچھائی کی جانب متوجہ نہیں ہوں گے۔

کرپس کا آخری بیان

کراچی ۱۲ اپریل آپ کا مسئلہ حل کرنے کیلئے اب ہماری طرف سے اور کوئی قدم نہیں اٹھایا جائے گا۔ اب یہ ہندوستانیوں کا کام ہے کہ وہ خود کوئی ایسا آئین تیار کریں جو تمام جماعتوں اور فرقوں کو منظور ہو۔ یہ ہے وہ اعلان جو سر اسٹیفورڈ کرپس نے کیا جبکہ آج شام آپ نے ایک پریس کانفرنس میں انٹرویو دیا۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے مزید کہا کہ میں نے ہندوستان آنے کا مقصد اس لئے کیا تھا کہ میں یہ جانتا تھا کہ کانگریس کے کیا مطالبات ہیں یعنی میرا یہ خیال تھا کہ کانگریس کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی اور ہندوستان کی آزادی کا حق چاہتی ہے۔ یہاں آکر مجھے ایک نئے مسئلہ کا سامنا کرنا پڑا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ برطانی تجویزوں میں یہ تجویز بھی تھی جس میں ہندوستان کو آزادی کامل کا حق دیا گیا تھا۔ جس کے معنی یہ تھے کہ ہندوستان سلطنت برطانیہ سے الگ ہوسکتا تھا۔

آپ نے مزید کہا کہ دوررس تبدیلیاں صرف امن کے وقت ہی ہوسکتی ہیں اس وقت ہماری سب سے بڑی فکر دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ موجودہ حالات میں ایک قومی حکومت ہی حل تھا جس کی تجویز کی تھی لیکن کی اقلیت لیڈروں نے اس بارے میں تشویش ظاہر کی کہ کانگریس کا مطالبہ منظور کرلیا گیا تو اکثریت کا راج ہو جائے گا۔

ایک سوال کے جواب میں سر کرپس نے کہا کہ پہلے کانگریسی لیڈر کرنل جانسن سے ملاقات کرنے کے لئے گئے انہوں نے پریذیڈنٹ روزولٹ کے کہنے سے نہیں بلکہ اپنی ذاتی حیثیت سے مصالحت کا کام کیا مجھے یقین ہے کہ پریذیڈنٹ روزولٹ اس معاملہ میں ثالث بننا منظور نہیں کریں گے۔

ایک اور سوال کے جواب میں سر کرپس نے کہا کہ میرے مشن کی ناکامی کا نتیجہ یہ نہیں ہوگا کہ ہندوستان میں جبر و استبداد شروع ہو جائے گا لیکن چونکہ ہمیں یہ لڑائی لڑنا ہے اس لئے مسٹر سبھاش چندر بوس جیسے لوگوں کے خلاف ضرور کارروائی کی جائے گی۔

فارورڈ بلاک کے کارکنوں کی گرفتاری

کلکتہ۔ ۱۲ اپریل۔ بنگال ... سروس کمیٹی کی سکریٹری اور صوبہ فارورڈ بلاک کی لیڈر مسز لیلا رائے کو تلاشی لینے کے بعد ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت کل گرفتار کرلیا گیا۔

مسٹر کرن چندر ... ایک کانگریسی کارکن اور فارورڈ بلاک کے کارکن مسٹر ... موجدار کو بھی آج اسی جگہ سے گرفتار کرلیا گیا۔

اقوال زریں

ناراض کو محبت سے مغلوب کرو۔ بُرے کو نیکی سے کمینہ کو فراخدلی سے۔ جھوٹے کو صداقت سے۔

عقیدت دلی اور حب سے میں اوروں سے مانند اپنے سلوک کرونگا۔

جو شے بے انصافی سے ملی ہے میں زہریلی غذا کی طرح اس سے متنفر ہوں۔

سچا دھرم کسے کہتے ہیں۔ حتی الامکان کمترین کو دکھ نہ دینا۔ حتی الامکان نیکی کرنا جتنی مرتبہ ہو سکے حب ترحم راستبازی صفائی سے برتاؤ کرنا۔

والدین کی حرمت بیوی بچوں کی حفاظت یا امن روزگار پیدا کرنے میں آرام ہے۔

جو شخص اپنی ہی خوشی کا طالب ہے اور اوروں کے جس کو ایذا پہونچاتا ہے۔ اصلی امن نہیں پاتا۔

تم کو خود ہی ہمت کرنی چاہئے۔ بدھ تو صرف ایک معلم ہے۔

جسم کو ضبط کرنا اچھا ہے خیالات کو لگام دینا اچھا ہے۔

موج تبسم

ڈاکٹر: (نوکر سے) آج تم نصف گھنٹہ دیر سے آئے ہو اگر آئندہ دیر کی تو ملازمت سے برطرف کر دئے جاؤ گے
نوکر: آپ ہی نے کل فرمایا تھا کہ کھانا کھانے کے بعد آرام کرنا چاہئے ہیں نے آپ کے مشورہ پر عمل کیا اور دیر سے آیا ورنہ جلد آجاتا اس میں میرا کیا قصور؟

مجرم نے بر سر عدالت فخر کے ساتھ کہا کہ میں مقامی سب انسپکٹر کو بطور گواہ طلب کرنا چاہتا ہوں۔
سب انسپکٹر نے عدالت سے کہا کہ میں تو اس سے ذرا بھی واقف نہیں ہوں۔
مجرم نے ہنستے ہوئے عدالت سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
بس جناب یہی ثبوت ہے میری بے گناہی کا کہ سب انسپکٹر صاحب مجھ سے واقف نہیں مجھے اس جگہ رہتے ہوئے پورے پانچ برس ہو گئے۔ ابھی تک ایک مرتبہ بھی میرا پولیس کے ساتھ آمنا سامنا نہیں ہوا۔

ایک امیر کی گھڑی بند ہو گئی لاکھ ہلائے جلانے پر بھی نہ چلی پریشان ہو کر گھڑی کو ایک طرف رکھ دیا اور کہا میلی ہو گئی ہے۔ صفائی مانگتی ہے۔ یہ سنکر اس کا لڑکا فوراً بولا۔ نہیں بابوجی! اتنی جلدی کیسے میلی ہو جائیگی ابھی کل ہی تو میں نے اس کا ایک ایک پرزہ نکال کر صابن سے دھویا تھا۔

دلچسپ معلومات

ایک عورت کے پندرہ شوہر

میڈرڈ کی عدالت میں فروری ۱۹۴۱ء میں ایک ایسی عورت کو پیش کیا گیا جو ایک ہی وقت میں تین مردوں کی بیوی بنی ہوئی تھی۔ اور کمال یہ ہے کہ ہر مرد یہی سمجھتا تھا کہ وہی اس عورت کا تنہا شوہر ہے۔ حالانکہ اس نے تینوں شوہروں سے رشتہ ازدواج جوڑ رکھا تھا۔
میڈرڈ کی پولیس نے جب اس عورت کے بارے میں مزید حالات معلوم کئے تو پتہ چلا کہ یہ عورت اس وقت تک پندرہ مردوں سے شادی کر چکی ہے جن میں سے بارہ سے تو اس نے طلاق حاصل کر لی ہے۔ اور تین اب بھی باقاعدہ اس کے شوہر ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسپین میں اس وقت ایسی ہزاروں عورتیں موجود ہیں جنہوں نے شادی کرنا ایک پیشہ بنا رکھا ہے۔ اور وہ نئی نئی شادیاں کر کے نوجوانوں کو لوٹتی کھسوٹتی رہتی ہیں۔

انگلستان میں بیرونی فلموں پر دو پیسہ سے لیکر پانچ آنہ تک فی فٹ کے حساب سے محصول لیا جاتا ہے۔

دریائے برہم پتر کا طول ۱۷۰۰ میل انڈس ۱۳۰۰ میل گنگا ۱۴۵۵ میل اور دریائے اگمہ ۲۰۰۰ ہزار میل ہے۔

افسانہ

آگ

از فرانسیسی افسانہ نگار موپاساں

موپاساں جو اپنے رنگین افسانوں کے لئے ساری دنیا میں مشہور ہے ذیل میں ہم اس مشہور افسانہ نگار کے ایک افسانہ کا ترجمہ پیش کرتے ہیں یہ ترجمہ جناب اثر چکوالی صاحب کے از در قلم کا نتیجہ ہے اور اس ترجمہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اصل افسانہ کی خصوصیات جوں کی توں برقرار اور موجود ہیں۔

رضو بہار کی ایک رومانی رات کو پہلی مرتبہ گناہ محبت سے لذت آشنا ہوئی۔
وہ ہاکو سے محبت کرتی تھی۔ از حد محبت۔ ہاکو ایک چرواہا تھا۔ خوبصورت بلند قد اور مضبوط جسم۔ کہتے ہیں اس کو کوئی مایوس "ڈائن" چوراہے میں پھینک گئی تھی۔ اس لئے اس کے ماں باپ کا نام کسی کو معلوم نہ تھا۔ اور پیدائش کی کتاب میں اس کے ماں باپ کے ناموں کی بجائے "نامعلوم" کا لفظ لکھا ہوا تھا۔
ہاکو بھی رضو کے حسن و جمال کا شیدائی تھا۔ رضو شمع تھی تو ہاکو پروانہ۔ جب وہ تاروں کی مست مست چھاؤں میں رضو کو آغوش میں لے کر پیار کرتا تو فضاؤں پر نشہ سا طاری ہو جاتا۔ رضو اپنے جسم میں ایک لطیف جھرجھری محسوس کرتی اور جب وہ اس کے آغوش سے علیحدہ ہوتی تو اس کو ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ کوئی اناج تھی۔ جس کو ہاکو کی مضبوط باہوں نے پیس کے رکھ دیا ہو۔
ہاکو کو رضو سے کس طرح محبت ہوئی؟
ایک دن جب وہ رضو کے باپ کے پاس اس کی آٹے کی مشین پر مزدوری کی خاطر گیا۔ تو اس نے رضو کو پہلی بار وہاں دیکھا وہ اس کو دیکھتے ہی کھویا سا گیا۔ وہ آٹے کے اڑتے ہوئے بادلوں کے درمیان ایک عجیب انداز سے کھڑی تھی۔ اس کی زلفیں عجیب طرح سے بکھری ہوئی تھیں۔ جیسے وہ ابھی ابھی اٹھی ہو۔ اس کی عریاں اور سفید باہوں نے فضا میں ایک گداز تھا بھر دیا تھا۔ اور اس کے سینے کا مست مست ابھار اس کی نیم وا محرم سے ابھر ابھر کر بے حجابانہ طور پر دیکھنے والے کی نگاہوں میں ہیجان برپا کر رہا تھا۔
ہاکو پہلے تو دل کی بات کہنے سے ہچکچاتا رہا۔ لیکن ایک دن اس نے اپنے دامن کی بات رضو سے کہہ ہی دی اول اول تو اس نے ہاکو کی محبت کا خوب مذاق اڑایا اور اپنے ظالمانہ قہقہوں سے اس کا دل توڑ دیا۔ لیکن آخر کار محبت نے محبت کو مسخر کر ہی لیا۔ اور وہ دونوں تمناؤں اور امیدوں کے حسین سائے میں سانس لینے لگے۔
رضو کی محبت کا راز اس کے باپ پر کھل چکا تھا۔ کیونکہ وہ پہلے کی طرح نہیں رہی تھی۔ اس کی فطرت میں بے حجابی کی ایک لطیف حس پیدا ہو گئی تھی۔ وہ صبح سے شام تک کھوئی سی رہتی تھی۔ جیسے پی ہوئی ہو۔ وہ دریچے میں بیٹھ کر بھڑکیلے رومانی گیت گاتی۔ وہ گیت جو ایک کنواری لڑکی کو نہیں گانے چاہئیں۔ اس کا باپ اس کی ہر ایک حرکت کو شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھنے لگا تھا۔ کہتے ہیں اس نے دور کھنڈروں کے پاس ایک دن ان دونوں کو آپس میں پیار کرتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے رضو کو مشین کی ایک کوٹھری میں بند کر دیا تھا۔ ہمیشہ کے لئے۔
اب ہاکو اور رضو ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے تھے۔ وہ چاندنی راتوں میں بیٹھ کر بیٹھے بیٹھے سپنے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ دریا کے کنارے ان کی رومانی ملاقاتیں ختم ہو چکی تھیں۔ رضو ایک بدبودار کوٹھری میں بند تھی وہ ایک لمحہ کے لئے بھی باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ جب وہ دل بہلانے کے لئے کسی راہگیر سے دو ایک باتیں کرنے لگتی یا وہ دروازے کو غصے میں آکر توڑنے کی کوشش کرتی۔ تو اس کا باپ اس کو بے تحاشا پیٹنے لگتا۔ جیسے وہ کوئی اکھڑ جانور ہو۔ آخر میں وہ بیچاری مار کی صعوبت برداشت نہ کرنے کے باعث اس کے قدموں پر بے حس ہو کر گر پڑتی اس کے سپید جسم پر جابجا سرخ داغوں کے نشان نظر آتے تھے۔
وہ بظاہر باپ کے اس ظلم پر چپ تھی۔ لیکن اندر ہی اندر اس کے دل میں غم و غصہ کے ہیجانی جذبات اور خوفناک صورت اختیار کر چکے تھے۔ اس کی رگ رگ میں باپ کے خلاف بغاوت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ وہ زیادہ دیر تک اس کے تذلیل آمیز رویہ کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ رات کو سوتے وقت اس کو بے پناہ طور پر کوستی۔ جس نے اس کی محبت کی راہ میں ایک دیوار کھڑی کر دی تھی۔
وہ ہاکو کے آغوش میں جانے کیلئے بیتاب تھی۔ وہ گذشتہ واقعات کو یاد کر کے جسمانی لذات کی آگ میں دیوانہ وار جلنے لگی۔ وہ ہاکو کا نام لے کر زور زور سے چلاتی۔ بے اختیار ہو کر رونے لگتی۔ اور اپنی مسلسل ہچکیوں سے خوابیدہ کوٹھری کی گہری خاموشی میں ایک ہیجان پیدا کر دیتی۔
ہاکو اور رضو کی محبت کا حال گاؤں کے ہر مرد کو معلوم ہو چکا تھا۔ ہاکو رضو کو بدنام ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا اس نے سوچا کہ اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اس کو گاؤں چھوڑ جانا چاہئے۔ ایک لامحدود عرصہ کیلئے۔ لیکن جاتے وقت وہ رضو سے تنہائی میں دو ایک باتیں کرنا چاہتا تھا۔ اپنا دل چیر کر اسے دکھانا چاہتا تھا۔ وہ ایک بھوکے بھکاری کی طرح آٹے کی مشین کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ اس نے رضو کے باپ کو پرزوں کی مرمت میں مشغول دیکھا رضو سے ملنے کا موقع اس سے اچھا اور کیا ہو سکتا تھا۔ دوسرے لمحے وہ اس کے پاس تھا۔
آج رات کو میں انہیں کھنڈروں میں تمہارا انتظار کروں گا ہاکو نے ڈرتے ہوئے مدھم آواز میں کہا۔
میں جانتا ہوں کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہو گی۔
اگر تم وہاں نہ آئی تو میں ہمیشہ کیلئے......
نہیں نہیں ہاکو میں ضرور آؤں گی۔ اس نے جواب دیا میں قسم کھاتی ہوں کہ میں ضرور آؤں گی۔ چاہے مجھکو کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔
تمام گاؤں تاریک رات میں جل رہا تھا۔ گاؤں میں آگ لگ گئی تھی۔ تند و تیز شعلے ہوا سے بھڑک کر فضا میں شفق آلود بادلوں کی طرح بلند ہوتے جا رہے تھے کچے مکانوں کی چھتیں روئی کے ڈھیر۔ اور گھاس پھوس کے انبار انبار آگ کی لپیٹ میں تھے۔ آسمان پر روشنی ہی روشنی ہو گئی تھی۔ پہلے پہل آگ آٹے کی مشین کو لگی تھی اور وہ اب تک قریباً تمام جل چکی تھی۔ بھیڑیں اور گائیں خوف سے کھیتوں میں بے تحاشا بھاگ رہی تھیں۔ کتے بھونک رہے تھے۔ اور گاؤں کی عورتیں اپنے جلے ہوئے اور شکستہ سامان کو دیکھ دیکھ کر حسرت کے آنسو بہا رہی تھیں۔
رضو اس ہاؤ ہو میں کوٹھری سے بھاگ چکی تھی۔ اور وہ محبوب کے گرم گرم آغوش میں محبت کے سینے سے چمٹی ہی تھی۔ اس نے ہاکو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔
تم نے دیکھا میں نے کس طرح اپنا وعدہ پورا کیا آٹے کی مشین میں آگ لگا کر۔ ورنہ میں وہاں سے کیسے بھاگ سکتی تھی۔ تمام گاؤں جلتا ہے تو جلے۔ میری بلا سے میں تمہیں افسردہ دل نہیں دیکھ سکتی تھی۔
اس نے آگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔
ہماری شادی کی رات کو بھی تو ایسی ہی روشنی ہو گی۔ جیسے آج رات کو.... اور وہ ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔

عقلِ سلیم سے اپیل

ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کو طاقتور ہونا چاہئے .... ہر شخص کو چاہئے کہ وہ حفاظت کرے .... اپنی زندگی کی
اپنے خاندان کی
اپنی دولت کی
اپنی ملازمت کی
اپنے گھر کی
اپنی زمین کی

ابھی عمل کیجئے! آپ خود ہی غور کیجئے اور اپنی حفاظت کے لئے اپنی مدد کیجئے۔

خریدیئے
ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

ہر وہ آنہ جو ہم اس کام میں لگاتے ہیں حملہ آوروں کے ابتدائی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستانی خشکی کی فوج بحری فوج اور ہوائی فوج تیار کر کے ہندوستان کو طاقتور بناتا ہے۔
پوری تفصیل ڈاک خانے سے معلوم ہو سکتی ہے

کانگرس نے حکومت برطانیہ کی تجویزوں کو نامنظور کردیا

کانگرس اپنے بنیادی مقاصد نہیں چھوڑ سکتی

دہلی ۱۱ اپریل ۔ دو ہفتہ سے زیادہ کی گفت و شنید کے بعد سر اسٹیفورڈ کرپس اپنے مشن میں ناکامیاب ہو کر واپس جا رہے ہیں ۔ گفتگو کا سلسلہ ٹوٹ گیا آج ورکنگ کمیٹی نے برطانی تجویزوں پر اپنا رزولیوشن اور وہ خط و کتابت شائع کردی ہے جو سر اسٹیفورڈ کرپس اور مولانا آزاد کے درمیان ہوئی ہے ۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن

نئی دلی ۱۰ اپریل ۔ ورکنگ کمیٹی نے برطانی وار کیبنٹ کی اُن تجویزوں پر جو ہندوستان کے متعلق ہیں اور سر اسٹیفورڈ کرپس نے جو وضاحت کی ہے اُس پر پوری طرح دل لگا کر غور کیا ان تجویزوں پر جو بالکل آخری وقت پر واقعات کے مجبور کر دینے کی وجہ سے کی گئی ہیں نہ صرف ہندوستان کے مطالبہ آزادی کے تعلق سے غور کرنا ہے بلکہ موجودہ اہم جنگی آشوب کے زمانہ میں خاص طور پر اس نظر سے غور کرنا ہے کہ ان آفتوں اور خطروں کا موثر طریقہ پر مقابلہ کیا جائے ۔ جو نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کو گھیرے ہوئے ہیں ۔ ستمبر ۱۹۳۹ء میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے کانگریس بار بار یہ کہہ چکی ہے کہ ہندوستان والے دنیا کی ترقی پسند طاقتوں کی صف میں اپنے آپ کو رکھنا چاہتے ہیں اور اس ذمہ داری کو پوری طرح لینے کو تیار ہیں جو نئے حالات کا مقابلہ کرنے کے متعلق ہو ۔ کانگرس نے یہ مطالبہ کیا کہ اس کی تکمیل کے لئے ضروری صورتیں پیدا کی جائیں ۔ ایک ضروری صورت ہندوستان کی آزادی ہے اور محض موجودہ آزادی کا حصول ہی وہ شعلے بلند کر سکتا ہے جو کروڑوں دلوں کو منور کریں ۔ اور ان میں جوش عمل پیدا کریں ۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے گزشتہ اجلاس میں جو بمبئی کلکتہ میں لڑائی چھڑ جانے کے بعد ہوا تھا یہ کہہ دیا گیا تھا کہ صرف ایک آزاد اور خود مختار ہندوستان ہی قومی پیمانہ پر ملک کا بچاؤ کر سکتا ہے ۔ اور ان بڑے مقصدوں کی تکمیل میں معاون ہو سکتا ہے جو جنگ کے طوفان سے پیدا ہو رہے ہیں ۔

برطانی وار کیبنٹ کی نئی تجویزیں خاص طور پر جنگ ختم ہونے کے بعد کے مستقبل سے متعلق ہیں ۔ یہ کمیٹی غیر یقینی مستقبل کے لئے لوگوں کے حق آزادی کا اُصول تسلیم کرتے ہوئے اس بات پر افسوس ظاہر کرتی ہے کہ حق جکڑا ہوا اور بندھا ہوا ہے اور کچھ ایسی دفعات کو رکھی گئی ہیں جو ایک آزاد اور متحدہ قوم کی ترقی اور جمہوری حکومت قائم ہونے کو خطرے میں ڈالتی ہیں ۔ آئین بنانے والی جماعت بھی ایسی مرتب ہو گی کہ لوگوں کے آزادی کامل کا حق غیر نمائندہ عنصر کے داخلہ کی وجہ سے خراب ہو جاتا ہے ۔ ہندوستان کے لوگوں نے مجموعی طور پر اپنے ملک کے لئے پوری آزادی کا مطالبہ کیا ہے اور کانگرس بار بار یہ دُہرا چکی ہے کہ تمام ہندوستان کے لئے مکمل آزادی سے کم کوئی چیز قبول نہیں کی جا سکتی ۔ اور نہ اس سے موجودہ حالات کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں ۔ کمیٹی یہ تسلیم کرتی ہے کہ ان تجویزوں میں آئندہ آزادی مضمر ہو سکتی ہے لیکن اس میں شرائط اور پابندیاں ایسی ہیں کہ حقیقی آزادی بالکل وہم و گمان ہو کر رہ سکتی ہے ہندوستان کی دیسی ریاستوں کی ۹ کروڑ آبادی کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے ان کو اپنے حکمرانوں کے برتنے کی چیز سمجھ لیا گیا ہے اور یہ جمہوریت اور آزادی کامل دونوں کے خلاف ہے ۔ اگرچہ ریاستوں کی نمائندگی آبادی کی بنیاد پر رکھی گئی ہے لیکن ریاستی باشندوں کو اپنے نمائندے چننے میں کوئی آواز نہ حاصل ہو گی اور نہ ان کو کسی منزل پر مشورے میں شریک کیا جائے گا جبکہ ان کے متعلق اہم فیصلے ہو رہے ہونگے ۔ ریاستیں کئی طریقوں پر ہندوستان کی آزادی کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں گویا وہ ایسے نہد گوشے ہوں گے جہاں اب تک غیر ملکی اقتدار قائم ہے ۔ اور جہاں غیر مسلح ملکی فوجوں کا رہنا ایک قریبی امکان ہے جو ریاستوں کے عوام کی آزادی کے لئے مستقل خطرہ ہو سکتی ہیں ۔

صوبوں کے الگ رہنے کا جو کھلا اُصول پہلے ہی تسلیم کر لیا گیا ہے ہندوستان کے اتحاد کو زبردست دھکا ہے یہ پھوٹ کا بیج صوبوں میں اور مصیبتیں پیدا کر سکتا ہے جس سے دیسی ریاستوں کے انڈین یونین میں شامل ہونے میں اور بھی دشواریاں پیدا ہو سکتی ہیں ۔ کانگرس ہندوستان کے اتحاد اور آزادی کی پابند ہے ۔ اور ایک ایسے وقت میں جبکہ بین الاقوامی دماغ اور بڑے فیڈریشن کا خیال کر رہے ہوں اس آزادی میں کوئی تنگ دلی تمام متعلقہ مفادوں کے لئے غیر مفید ہوگی ۔ اسکا خیال کرنا بھی تکلیف دہ ہے ۔ پھر بھی یہ کمیٹی کسی علاقہ کے لوگوں کو مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ اپنی علانیہ اور قائم کی ہوئی مرضی کیخلاف کسی انڈین یونین میں شامل ہوں اس اُصول کو تسلیم کرتے ہوئے کمیٹی یہ محسوس کرتی ہے کہ ایسی حالت پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ جس سے مختلف فرد ایک مشترکہ اور مجموعی قومی زندگی کو مدد دے سکیں ۔ اس اُصول کو مان لینے سے لازمی طور پر یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی ایسی تبدیلی نہ ہو جس سے نئے مسئلے پیدا ہو جائیں اور دوسرے ٹھوس گروہوں پر جو اس علاقہ میں ہوں دباؤ ڈالا جائے ۔ ہر منفرد علاقہ کو یونین کے اندر اندر پوری خود مختاری ہونی چاہیئے ۔ لیکن ایک مضبوط قومی حکومت لازمی شرط ہے ۔ جو تجویزیں اب برطانی وار کیبنٹ کی طرف سے کی گئی ہیں ۔ اُن سے یونین قائم ہوتے ہی علیحدگی کی کوششیں ہوں گی اور ان کی حوصلہ افزائی بھی ہو گی ۔ اور ایسے موقعہ پر جب انتہائی تعاون اور نیک نیتی کی ضرورت ہے جھگڑے پیدا ہو جائیں گے ۔ یہ تجویز غالباً ایک فرقہ وارانہ مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے کیگئی ہے اس کے اور بھی نتیجے ہوں گے اور مختلف گروہ علاقوں کے اندر سیاسی رجعت پسند اور گڑبڑ پھیلانے والے زور باندھیں گے ۔ اور ملک کی توجہ اہم مسئلوں کی طرف سے ہٹا دیں گے ۔ ہندوستان کے مستقبل کے متعلق تجویزیں تو غور اور جانچ کی مستحق ہیں ۔ لیکن آج کے نازک حالات میں تو سوال موجودہ کا ہے اور مستقبل کے متعلق تجویزیں بھی اس حد تک زیادہ اہم نہیں جہاں تک کہ وہ حال پر اثر ڈالتی ہیں ۔ کمیٹی نے لازمی طور پر مسئلہ کے اس پہلو کو زیادہ اہمیت دی ہے اور اسی پر اس بات کا انحصار ہے کہ ہم اُن کو کیا ہدایات دیں جو ہم پر نظر رکھتے ہیں اس مقصد کے لئے برطانی وار کیبنٹ کی تجویزیں مبہم اور بالکل نامکمل ہیں ۔ اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ ڈھانچہ میں کوئی اہم تبدیلی نہیں کیجا رہی ہے ۔ یہ بات صاف کر دی گئی ہے کہ ہندوستان کا ڈیفنس بہر حال برطانی کنٹرول میں رہے گا ۔ ڈیفنس کا مسئلہ یوں تو ہمیشہ ہی اہم ہے لیکن جنگ کے زمانہ میں تمام تر اہم ہے ۔ اور تقریباً زندگی اور انتظام کے ہر شعبہ پر چھا جاتا ہے ۔ اس مرحلہ پر ڈیفنس کو ذمہ داری سے خارج کر دینا اس ذمہ داری کو محض ایک کھیل بنا دیتا ہے ۔ اور وہ بالکل بے حقیقت ہو جاتی ہے ۔ اور یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ ہندوستان کو آزاد نہیں ہونا ہے ۔ اور دوران جنگ میں اسکی حکومت آزاد اور خود مختار حکومت نہ ہوگی ۔ کمیٹی یہ دوہرانا چاہتی ہے کہ موجودہ دور میں ہندوستانیوں کو ذمہ داری منتقل ہونے کی ایک ضروری اور بنیادی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ حقیقتاً یہ محسوس کریں کہ ہم آزاد ہیں اور اپنی آزادی بچانے کے لئے اور قائم رکھنے کے چارج میں ہیں ۔ سب سے زیادہ ضرورت یہ ہے کہ لوگ پُر جوش انداز میں لبیک کہیں اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جبتک ان پر پوری طرح بھروسہ نہ کیا جائے ۔ اور ڈیفنس کی ذمہ داری اُنھیں پوری طرح نہ سونپی جائے ۔ بس یہی ایک طریقہ ہے کہ جس سے اس نازک وقت پر بھی لوگوں میں جوش پیدا کیا جا سکتا ہے کہ وہ موقع کے مطابق بلند ہو کر اُٹھیں ۔

یہ بالکل ظاہر ہے کہ موجودہ حکومت ہند اور اسکی صوبائی ایجنسیاں صلاحیت کے اعتبار سے ناقص ہیں ۔ اور ہندوستان کے بچاؤ کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لینے کے قابل نہیں ۔ صرف اہل ہند ہی اپنے ہردلعزیز نمائندوں کے ذریعہ اس ذمہ داری کو قابلیت کیساتھ سنبھال سکتے ہیں ۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب موجودہ آزادی ہو اور اُن پر پوری ذمہ داری ہو ۔

اسی لئے کمیٹی ان تجویزوں کو قبول کرنے کے ناقابل ہے جو برطانی وار کیبنٹ کی طرف سے پیش ہیں ۔

برطانی اخباروں کی رائے زنی

لندن ۱۲ اپریل برطانی اخبارات ڈیلی ٹیلیگراف اور مارننگ پوسٹ نے ہندوستان کے جمود پر لیڈنگ آرٹیکل لکھے ہیں جن میں وہ لکھتے ہیں کہ اس نازک موقع پر یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کوئی قابل قبول انتظام کیوں نہ ہوا جس کی رو سے جنرل ویول جیسا تجربہ کار کمانڈر انچیف ایسے تمام اختیارات ہی رکھتا جو جاپانی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہیں اور ساتھ ہی ایک ہندوستانی وائسرائے ہند کی کونسل کا ممبر ہوتے ہوئے انتظام کا انچارج بھی ہوتا ۔

اڑیسہ کے ساحل پر احتیاطی تدبیریں

کلکتہ ۱۲ اپریل برما اور پوربی ایشیا میں جاپان کو جو زبردست فتوحات حاصل ہوئی ہیں ان کی وجہ سے یہ امکان پیدا ہو گیا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ جاپان ہندوستان کے ساحل پر فوجیں اتارنے کی کوشش کرے ۔ اس قسم کی کوشش کا پوری طاقت اور پورے عزم سے مقابلہ کیا جائے گا ۔ اور ہماری مسلح فوجوں کو پورا بھروسہ ہے کہ وہ نہ صرف دشمن کا حملہ پسپا کر سکیں گی بلکہ اس کو زبردست شکست ہو گی ۔

یہ ہے وہ اعلان جو حکومت اڑیسہ نے ساحلی علاقہ میں احتیاطی تدبیریں اختیار کرنے کے بارے میں جاری کیا ہے سرکاری بیان میں مزید لکھا ہے کہ دوسرے ملکوں کا تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ دشمن کے بائسکلوں اور عام آدمیوں کے استعمال سے بہت فائدہ اٹھایا ہے اور اگر وہ اس علاقہ میں فوج اتار دے تو اس کو اس قسم کی سہولتیں یہاں نہیں ملنا چاہئیں ۔ اس لئے حکومت یہ انتظام کر رہی ہے کہ ساحلی علاقہ سے موٹر سائیکلیں اور بائیسکلیں یا تو کسی محفوظ جگہ بھیجدی جائیں یا ان کو ناکارہ کر دیا جائے ۔

جنرل چیانگ کائی شیک

چنگکنگ ۱۲ اپریل چنگکنگ سے ایک پیغام میں بتلایا گیا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک برما میں چینی فوجوں کا طویل معائنہ کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں انہوں نے برما روڈ پر لاشیو مانڈلے اور برما کے دیگر شمالی شہروں کا دس روز کے دورہ میں معائنہ کیا ۔ جہاں چینی فوجیں لڑ رہی ہیں میڈم چیانگ بھی اس کے ساتھ تھیں ۔

سر گرجا شنکر باجپئی کا بیان

فلیڈلفیا ۱۱ اپریل ہندوستان کا بچاؤ کثرت سے امریکن ہوائی جہازوں پر منحصر ہے ۔ یہ الفاظ سر گرجا شنکر باجپئی امریکہ میں ہندوستانی ہائی کمشنر نے فلیڈلفیا میں فرمائے انہوں نے کہا کہ ہندوستانی لوگ جاپانیوں سے کوئی پریم نہیں رکھتے اور آگے چلکر آپ نے کہا کہ ہندوستان میں کوئی ففتھ کالم نہیں پایا جاتا ۔

امریکہ کے دو جہاز ڈوب گئے

واشنگٹن ۱۴ اپریل ۔ آج امریکہ کے محکمہ جنگ نے ایک اعلان میں بتلایا کہ دشمن نے پوربی ایشیا میں مال لے جانے والے دو جہاز ڈبو دیئے ۔

گرمیوں میں گرم چائے

گرمیوں میں ٹھنڈک اور آرام حاصل کرنے کیلئے آپکو بہت سی چائے پینی چاہئے جب آپ گرم چائے پیتے ہیں تو آپکو پسینہ آتا ہے ۔ اور اس جسم کی حرارت تیزی کے ساتھ کم ہو جاتی ہے ۔ اور یہی جسم کو ٹھنڈک پہونچانے کا قدرتی طریقہ ہے اسلئے گرمیوں میں چائے پینا نہایت تسلی بخش ہے ۔

چائے کسطرح تیار کرنی چاہیے :- تازہ پانی ابال لیجئے ۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے ۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈالدیجئے ۔ اور ۵ منٹ تک دُھکا رہنے دیجئے ۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے ۔

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ نے شایع کیا ۔

IK.146N

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 32C

آزاد کی سپس خط و کتابت شائع کردی گئی

برلا پارک ۔ نئی دہلی ۔ ۱۰ ار اپریل ۴۲ء ۔
ڈیر سر اسٹافورڈ!

۲ ار اپریل کو میں نے آپ کے پاس کانگریس ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن بھیجا ہے جس میں ان آزمائشی تجویزوں پر کمیٹی کے خیالات تھے جنھیں آپ نے برطانی حکومت کی طرف سے پیش کیا تھا۔ اس رزولیوشن میں ہم نے متعدد اہم اور دور رس تجویزوں پر جن کا تعلق مستقبل سے تھا اختلاف رائے کا اظہار کیا تھا۔ ان تجویزوں پر مزید غور کرنے کے بعد ان کے متعلق ہماری رائے اور بھی مستحکم ہوگئی ہے اور ہم یہ دہرانا چاہتے ہیں کہ ہم ان کو منظور نہیں کرسکتے ۔ ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن اُن کے متعلق ہمارے ان فیصلوں کا اظہار کرتا ہے جن پر ہم پورے غور و خوض کے بعد پہونچے ہیں۔

اس رزولیوشن نے موجودہ صورت حال کی نزاکت پر زور دیا تھا اور کہا تھا کہ ہمارا آخری فیصلہ اس بات پر موقوف ہوگا کہ موجودہ مسئلہ کے متعلق کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں ہم سب لوگوں کے سامنے اور بالخصوص تمام ہندوستانیوں کے سامنے اہم ترین سوال ملک کو جارحانہ اقدام اور حملہ سے بچانے کا ہے مستقبل اگرچہ اہم ہے ۔ تاہم آئندہ چند مہینوں یا برسوں کے واقعات پر منحصر ہوگا ۔ اسلئے ہم تیار تھے کہ اس اہم مستقبل کے متعلق کسی وعدہ کے بغیر ہی اپنا کام شروع کردیں ۔ اس اُمید میں کہ ملک میں ڈفنس میں اپنی قربانیوں کے ذریعہ ہم ایک آزاد ہندوستان کی ٹھوس اور مستحکم بنیاد رکھیں ۔ یہی سبب ہے کہ ہم نے اپنے خیالات کو موجودہ اور حال پر مرکوز کیا ۔

موجودہ مسئلہ کے متعلق آپکی پہلی تجویزیں ، جو مجوزہ اعلان کے کلاز "ای" میں موجود ہیں مبہم اور نامکمل تھیں بجز اسکے کہ "ہز میجسٹی کی حکومت ہندوستان کے ڈفنس کی پوری ذمہ داری اپنے ہاتھوں میں رکھے گی" یہ تجویزیں عملی طور پر یہ مطالبہ کرتی تھیں کہ آج کے کاموں میں حصہ لیا جائے تاکہ "ہندوستان کی آئندہ آزادی" ایک یقینی چیز ہوجائے اور کلاز "ای" میں اس بات کا کوئی تذکرہ نہ تھا کہ موجودہ کے متعلق کیا انتظام ہوگا ۔ اور کیا کیا سرکاری یا دوسری تبدیلیاں ہوں گی جب آپ کی توجہ اس دھندلے پن کی طرف مبذول کیگئی تو آپنے کہا کہ یہ ایسی بات قصداً رکھی گئی ہے تاکہ دوسروں سے مشورہ کرکے آپ خود ان تبدیلیوں کے متعلق فیصلہ کریں ۔ ہماری گفتگو کے دوران میں آپنے ہمیں یہ سمجھایا کہ آپ کے سامنے ایک ایسی قومی حکومت ہے جو ڈفنس کے علاوہ تمام معاملات اپنے ہاتھوں میں لے لیگی ۔

ڈفنس کسی وقت بھی اور خصوصاً جنگ کے زمانہ میں ایک بنیادی اہمیت کی چیز ہے ۔ اور اس کے بغیر کوئی قومی حکومت بہت ہی محدود میدان میں عمل کرسکتی ہے ۔ اس خیال کے علاوہ یہ بات بھی ظاہر تھی کہ آپ کی تجویزوں اور ہماری گفتگو کا سارا مقصد ہی ان مسئلوں کی اہمیت پر مرکوز تھا ۔ جو ہندوستان پر حملہ کے خطرہ سے پیدا ہوگئے ہیں ۔ ایک قومی حکومت کا اصلی کام یقیناً یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ڈفنس کو پوری طاقت سے اور وسیع پیمانہ پر آرگنائز کرے اور عوام میں حملہ آور کی مخالفت کا جذبہ پیدا کرے ۔ یہ کام صرف قومی حکومت ہی کرسکتی ہے اور صرف وہی حکومت کرسکتی ہے جس پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہو ۔ اور عوام کی قوت مدافعت کا ایک قومی پس منظر ضرور ہونا چاہیئے ۔ اور سپاہی اور شہری دونوں کو یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ وہ قومی رہنمائی کے تحت میں اپنے ملک کی آزادی کے لئے جنگ کر رہے ہیں ۔

ہم نے یہ حقیقت آپ پر واضح کردی تھی سوال صرف یہ نہیں تھا کہ ہمارے قومی مقاصد پورے کیے جائیں ۔ بلکہ یہ تھا کہ جنگ کا موثر طریقہ پر چلایا جائے ۔ اور ہر اُس حملہ آور سے جو ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھے آخری وقت تک لڑائی کی جائے ۔ عام اُصول کے مطابق ایک قومی حکومت ڈفنس کو ایک وزیر دفاع کے ذریعہ کنٹرول کرتی ہے اور کمانڈر انچیف کو یہ اختیار رہتا ہے کہ وہ مسلح فوجوں کو کنٹرول کرے ۔ وہ لڑائی کے متعلق تمام جنگی کارروائیوں میں پورے اختیارات کا حامل ہوتا ہے ۔ ایک ہندوستانی قومی حکومت بھی معمولی حالات میں اسی طرح عمل کرسکتی تھی ۔ ہم نے اس امر کو صاف کردیا تھا کہ ہندوستان کا کمانڈر انچیف بھی مسلح فوجوں کا اور لڑائی چلانے کے کاموں کا اور اس طرح کی دوسری چیزوں کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں رکھے گا ۔ کسی سمجھوتہ پر پہونچنے کی غرض سے ہم یہاں تک تیار تھے کہ ڈفنس منسٹر کے معمولی اختیارات پر بعض پابندیاں منظور کرلی جاسکتی ہیں ۔ ہمیں یہ خواہش نہیں تھی کہ جنگ کی اس درمیانی منزل پر ہم فوجی انتظامات موجودہ کو بگاڑ دیں ۔ ہم نے یہ بھی منظور کرلیا تھا کہ جنگ کے متعلق بلند تر مسائل لندن کے وار کیبنٹ کے ہاتھوں میں ہوں گے اور اس میں ایک ہندوستانی ممبر شریک ہوگا ۔ ہمارا فوری مقصد یہ تھا کہ ہم ہندوستان کے ڈفنس کو زیادہ موثر اور زیادہ مضبوط بنائیں ۔ اور اس کی وسیع بنیاد عوام کی خواہش پر رکھیں اور لال فیتہ کے تمام عمل کو کم کرکے تاخیر اور ناقابلیت کے عناصر کو خارج کردیں ۔ اس کے ٹکنیکل اور عملی پہلوؤں کے کاموں میں ہماری مداخلت کا کوئی سوال ہی نہ تھا ۔ لیکن صرف ایک چیز تھی جو حقیقت میں ہمارے لئے سب سے بڑی اہمیت رکھتی تھی ۔ یعنی ہندوستان کا تحفظ اور دفاع اس ابتدائی خیال کی شرط کے ساتھ اسکا کوئی سبب نہ تھا کہ تمام ہندوستانیوں کی متفقہ خواہش کے مطابق موجودہ جمود سے باہر نکلنے کا راستہ پانے میں کوئی مشکل پیش آئے ۔ جمود کو دور کرنے کے سوال پر ہم میں کوئی اختلاف رائے نہیں ہے ۔

ڈفنس پر زور دینے کے باعث آپنے اس معاملہ پر دوبارہ غور کیا اور ۷ ار اپریل کو آپ نے ڈفنس کے سلسلہ میں ایک فارمولا پیش کرتے ہوئے مجھے خط لکھا اس خط میں اپنے کہا تھا "جیسا کہ ورکنگ کمیٹی نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے جنگ کے زمانہ میں موجودہ آئین میں کوئی تبدیلی بھی کرنا ممکن نہیں ہے"

اس سلسلہ میں ورکنگ کمیٹی کا رویہ بالکل غلط سمجھا گیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اُسے صاف کردوں ۔ اگرچہ ہمیں اس سے کوئی فوری تعلق نہیں ۔ کمیٹی کا یہ خیال نہیں ہے کہ جنگ کے دوران میں آئینی تبدیلیاں کرنے میں کوئی اصلی مشکل حائل ہے ۔ ہر اُس کام کو جس سے جنگ میں مدد ملے کرنا چاہیئے ۔ اور بہت تیزی سے کرنا چاہیئے ۔ جنگ کو چلانے اور جیتنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کسی پیچیدہ قانون سازی کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر خواہش ہو تو چند موثر اور اہم تبدیلیوں کے ساتھ ہندوستان کی آزادی اور خود اختیاری فیصلہ کا حق تسلیم کرلیا جاسکتا ہے ۔ باقی کاموں کو آئندہ انتظامات کے لئے چھوڑا جاسکتا ہے ۔

میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ برطانی وزیر اعظم نے فرانس کی شکست کے وقت فرانس اور انگلستان کی ایک مشترک حکومت یونین بنانے کی تجویز عملی طور پر پیش کی تھی اس سے بڑی اور بنیادی تبدیلی کسی کے خیال ہی میں نہیں آسکتی ۔ اور یہ تجویز ایسے وقت میں پیش کی گئی تھی جو ایک سخت ترین خطرے کا بہت ہی نازک وقت تھا ۔ جنگ کا خاصہ ہے کہ وہ تبدیلیوں کی رفتار کو تیز کردیتا ہے ۔ وہ ٹھہراؤ والے خیالات سے موافقت نہیں رکھتی ۔

ڈفنس کا جو فارمولا آپ نے ہمیں بھیجا تھا اُس پر مع اس فہرست کے جو ڈفنس ڈپارٹمنٹ کو ٹرانسفر ہونے والے موضوعات اور محکموں کے متعلق تھی ہم نے غور کیا اس فہرست سے ایک پردہ اُٹھ گیا تھا اور ہم پر یہ ثابت ہوگیا تھا کہ ڈفنس منسٹر صرف نسبتاً غیر اہم معاملات سے تعلق رکھے گا ۔ ہم اُسے منظور نہ کرسکے اور ہم نے اسکی اطلاع آپ کو دیدی ۔

بعد کو ڈفنس کا ایک نیا فارمولا ہمیں بتلایا گیا ۔ لیکن اس میں موضوعات کی کوئی فہرست نہ تھی ۔ یہ فارمولا زیادہ صحیح نقطہ نگاہ سے بنایا ہوا معلوم ہو رہا تھا اور ہم نے اس میں چند تبدیلیوں کا مشورہ یہ کہتے ہوئے دیا تھا کہ ہمارا آخری فیصلہ موضوعات کے دیکھنے پر ہوگا ۔ تب ہمارے پاس ایک ترمیم شدہ فیصلہ بھیجا گیا ۔ جس میں محکمہ جنگ کے فرائض تبلائے گئے تھے ۔ یہ اُس وسیع طریقہ پر مرتب کیا گیا تھا کہ ہمیں یہ معلوم کرنا مشکل ہوگیا کہ موضوعات اور محکموں کی تقسیم ڈفنس ڈپارٹمنٹ اور وار ڈپارٹمنٹ کے درمیان عمل طور پر کیا ہوگی ۔ ہماری طرف سے استدعا کی گئی کہ ان موضوعات کی ایک مثالی فہرست ہمیں دیجائے تاکہ ہم اس معاملہ پر غور کرسکیں ۔ ایسی کوئی فہرست ہمیں نہیں دیگئی ۔

کل ہم نے آپ سے جو ملاقات کی تھی ۔ اسکے دوران میں ہم نے اس نئے فارمولہ پر بحث کی اور اسکے متعلق اپنا خیال ظاہر کردیا جو کچھ میں نے آپ سے اُس وقت کہا تھا اُسکے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ فارمولا کے الفاظ ایک چھوٹی اہمیت رکھتے ہیں ۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ جبتک کہ کوئی اُصول خطرہ میں نہ ہو وہ ہماری راہ میں رکاوٹ بن جائیں ۔ لیکن ان الفاظ کے پیچھے کچھ خیالات بھی تھے ۔ اور ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ گزشتہ چند دنوں میں ہم غلط باتوں کو فرض کرکے گفت و شنید کر رہے تھے ۔

جب ہم نے آپ سے دونوں ڈپارٹمنٹوں کے موضوعات کی مثالی فہرست مانگی تو آپ نے ہمیں پھر وہی پرانی فہرست دیکھنے کو کہا جو آپ نے پہلے بھیجی تھی ۔ اور جسے ہم نے قبول نہیں کیا تھا ۔ آپ نے یہ کہا کہ اُس میں بعض باقی ماندہ موضوعات جوڑے جاسکتے ہیں ۔ لیکن چونکہ تقسیم کل تھی اسلئے کسی ایسے موضوع کے وجود کا امکان ہی نہ تھا ۔ الغرض جیسا کہ آپ نے کہا پرانی فہرست میں اور کوئی نئی بنائی جانے والی فہرست میں کوئی خاص فرق نہیں تھا ۔ اگر ایسا ہی تھا اور ہمیں پھر اُس منزل کی طرف لوٹنا تھا جہاں سے ہم روانہ ہوئے تھے تو اسکی کیا ضرورت تھی کہ ہم کوئی نیا فارمولا تلاش کریں ۔ الفاظ کا ایک مجموعہ جس کے معنے وہی ہوں کوئی فرق نہیں پیدا کرسکتا تھا ۔

اس دوران میں بہت سے دوسرے معاملات بھی صاف ہوگئے ۔ جو بدنصیبی سے ہمارے لئے مفید نہ تھے ۔ آپنے پرائیوٹ طور پر بھی اور پبلک بیانات میں بھی ایک قومی حکومت اور وزیروں پر مشتمل ایک کیبنٹ کا تذکرہ کیا تھا ۔ یہ الفاظ ایک خاص معنی رکھتے ہیں اور ہمیں خیال ہوا تھا کہ نئی حکومت پورے اختیارات کے ساتھ ایک کیبنٹ کی طرح کام کرے گی ۔ اور وائسرائے ایک آئینی سردار کی حیثیت رکھے گا ۔ لیکن ہمارے سامنے آپنے جو نئی تجویز رکھی حقیقت میں پرانی تصویر سے کچھ زیادہ جداگانہ نہ تھی ۔ اور اگر کچھ فرق تھا تو وہ صرف ڈگری کا فرق تھا ۔ نوعیت کا فرق نہ تھا ۔ نئی حکومت نہ تو (بجز ایک غلط طریقہ پر) قومی حکومت کہی جاسکتی تھی اور نہ قومی حکومت کی طرح کام کرسکتی تھی ۔ یہ بالکل وائسرائے اور اُسکی اگزکیٹو کونسل کی صورت تھی جس میں وائسرائے کو تمام پرانے اختیارات حاصل تھے ۔ ہم نے کسی قانونی تبدیلی کا مطالبہ نہیں کیا تھا ۔ لیکن ہمارا یہ مطالبہ ضرور تھا کہ معین وعدے کیے جائیں ۔ اور ایسی معین صورتیں پیدا کی جائیں جن سے یہ معلوم ہو کہ نئی حکومت ایک آزاد حکومت کی طرح کام کرسکے گی ۔ اور اس کے ارکان اس طرح عمل کریں گے جیسے ایک آئینی حکومت میں کیبنٹ کے ارکان عمل کرتے ہیں ۔ البتہ جنگ کے چلانے میں اور اُسکی متعلقہ کارروائیوں کے متعلق کمانڈر انچیف کو پورا اختیار ہوتا اور وہ وزیر جنگ کی حیثیت سے کام کرتا

(باقی برصفحہ ۸ کالم ۳)

"کیا تم نے آج صبح میکلین سے دانت صاف کئے تھے ؟"

"اخاہ ابلشبہ تم جانتے ہو کہ اچھے دانت کتنے قیمتی ہوتے ہیں"

یہ وہ شخص ہے جو یہ جانتا ہے کہ اگر دانت بوسیدہ ہوکر تباہ و غارت ہوگئے تو پھر دوبارہ پیدا نہیں ہوسکتے ۔ اسلئے وہ رات کو اور صبح کو میکلین کا پیر اکسائڈ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتا ہے آپ بھی آج ہی میکلین کا استعمال کیجئے تاکہ تندرست منہ اور سفید براق دانتوں کی وجہ سے آپ کے تبسم میں بھی ملاحت پیدا ہوجائے ۔

MACLEANS TOOTH PASTE

تمام دوا فروش اور اسٹور فروخت کرتے ہیں ۔

N O2181

شاندار دوسرا ہفتہ | دم لو اُجالا ہی اُجالا ہونے والا ہے | شاندار دوسرا ہفتہ

وہ کیف و سرور جو آپ کو مدہوش بنا دے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور | ایک ساتھ دونوں میں | امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

جمعہ ۱۷ ار اپریل ۴۲ء سے

متنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

تاج محل پکچرس لمیٹڈ کا لاجواب دلکش شاہکار

UJALA

اُجالا

محبت کے ستار پر موسیقی کا دلکش رقص

خاص اداکار

نسیم (سروج) — پرتھوی راج (شیام) — مبارک (تیواری) — رتن بائی (مایا)

مرزا مشرف (موزا) — مادھوریکا (سندری) — شاکر غزنوی (آکسترس) — خان مستانہ (گگنو لال)

پر کیف اسٹوری - نیچرل اداکاری - دلکش گانے

دلچسپ ڈانس - پرزور مکالمے - پُر لطف مذاق

اسٹوڈنٹ کو کنسیشن کارڈ دکھانے پر دیا جائے گا!

شاندار ۔۔۔ دوسرا ۔۔۔ ہفتہ

ایک دل کش دلچسپ اور رنگین ڈرامہ

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۷ ار اپریل ۴۲ء سے

دل کش ڈرامہ

بلبل بغداد

خاص اداکار: اندرا رانی — یعقوب — جینت

تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

آپ کے لئے کسرت اچھی چیز ہے
لیکن

تندرستی کے لئے اندرونی صفائی
پہلے ہونی چاہیئے!

اگر آپ کو قبض یا بدہضمی یا معدہ کی کوئی دوسری شکایت ہے تو آپ کو اپنی اندرونی صفائی کی طرف توجہ دینا چاہیئے۔ متواتر کسرت کیجئے تازی ہوا کھانے پینے میں کمی کیجئے لیکن یاد رکھئے تندرستی کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ آپ اپنے جسم کی اندرونی صفائی کیجئے۔ اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک باقاعدہ گلاس سے آپکے جسم کی اندرونی صفائی ہو جائیگی۔ یہ ذائقہ میں خوشگوار۔ کم خرچ اور اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی یہ گردوں کو آہستہ آہستہ صاف کر کے ان میں تراوٹ پہونچاتا خون کو صاف کرتا تمام جسم کو تر و تازہ اور چست بناتا ہے۔

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کے لئے استعمال کیجئے
اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

جو پینے کی مقوی قبض کشا اور صحت بخش چیز ہے
تر و تازہ رکھتا۔ ٹھنڈک پہونچاتا اور صفائی کرتا ہے

95

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

مقدمہ نمبر ۵ سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت سول اینڈ سیشن جج کانپور

فرم موتی لال منالال ساکن واقع نیا گنج شہر کانپور — مدعی

بنام نندکشور وغیرہ — مدعا علیہ

بنام نندکشور ولد لالہ رامداس قوم ویش ساکن محال شہر کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۰۵۰۰ روپے کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اور ایک یوم قبل اپنا بیان تحریری داخل کیجئے۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم رادھا کشن منصرم
عدالت سول اینڈ سیشن جج
کانپور

(مہر عدالت)

شاندار دوسرا ہفتہ — ڈبل پروگرام

اسٹیج پر ناچ و گانا

دمیو ہائی لائٹ آف کلکتہ کی شہرۂ آفاق ڈانس پارٹی

مس روما۔ مس گیتا۔ مس ریونیکا۔ بابو قوال۔

ساتھ میں

آندھی

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۷ اپریل سنہ ۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
ٹمنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

ایسپرو تمام ہندوستانیوں کو
درد اور بخار سے
نجات دلا سکتی ہے۔

MADE IN ENGLAND
ASPRO

کروڑہا ہندوستانی
اس کی تائید کر سکتے ہیں۔

اسپرو ملیریا یا بخار کو جلدی دور کرتی ہے۔
اور دکھ درد میں سکون بخشتی ہے۔

بچے بھی اسپرو بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے۔

اسپرو کیا کرتی ہے؟

۲ ٹکیاں' ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں
۲ ٹکیاں' سر کے درد کو ۵ منٹ میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں' بخار کو ۱۰ منٹ میں اُتار دیتی ہیں
۲ ٹکیاں' دانت کا درد۔ درد معدہ کو فوراً اچھا کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں' نسوں کے درد کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں' آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں
۲ ٹکیاں' عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں
۲ ٹکیاں' غرارہ کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں' نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں
۲-۴ ٹکیاں' گٹھیا یا ڈنکے درد یا نیورٹیز سے نجات دیتی ہیں

یہ جلد اچھا کرتی ہے!

اسپرو
دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہونچاتی ہے۔

'اسپرو' کی ٹکیا برسوں خالص اور تازہ رہے گی۔ کیونکہ یہ مشہور 'سیل ٹائٹ' پیک میں بند کی گئی ہے۔ جو کہ نمی اور موسمی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

UB109

کیونکہ سیل ٹائیٹ میں بند شدہ 'ایسپرو' کو پانی میں ڈالنے کے باوجود بھی ٹکیوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ اس لئے یہ اپنی تمام تعجب خیز طبی قوت قائم رکھے گی۔

قیمت:- ۴ ٹکیاں ایک آنہ ۳۰ ٹکیاں ۱۰ دس آنے۔

ڈسٹری بیوٹرس:- جے۔ ایل۔ موریسن سن۔ اینڈ جونس۔ (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ مشن رو اکس ٹنشن فون نمبر ۷۹۹۶ کلکتہ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر ڈیرا پور مقام کانپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ دفعہ ۱۷۱/۳۷

سری رام جانکی — مدعی

بنام منی رام وغیرہ — مدعا علیہ

بنام منی رام ولد گوکرن ناتھ قوم برہمن موضع اگواسی پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء کو جاری کیا گیا

(مہر عدالت) — دستخط حاکم عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۷۱/۳۸

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر ڈیرا پور مقام کانپور

سری رام جانکی — مدعی

بنام پیارے لال وغیرہ — مدعا علیہ

بنام پیارے لال ولد مہتاب ملے قوم ویش ساکن موضع اگواسی پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — دستخط حاکم عدالت

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹنڈر نوٹس

جنوبی شہر کی توسیع کی اسکیم کے لئے مندرجہ ذیل کاموں کے بنانیکے واسطے جو ٹنڈر طلب کئے گئے تھے ان کی وصولیابی کی تاریخ بڑھا کر ۲۲ اپریل سنہ ۴۲ء تک کر دی گئی ہے:-

۱- سوا تین سے سوا چار فٹ برانچ سیور اے (A) سے ڈی (D) پوائنٹ تک۔

۲- سوا چار فٹ سے ساڑھے چار فٹ تک ڈی (D) سے کے (K) پوائنٹ تک۔

۳- سات فٹ قطر کا سیور ایل (L) سے ایم (M) پوائنٹ تک اور فلو (OVERFLOW) کے ساتھ جو ای (E) اور ڈبلو (W) پوائنٹ پر ہوں گے۔

دستخط کے۔ ال۔ سیٹھ
ٹرسٹ انجنیر کانپور

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشنی
استعمال شروع کرنے کا
سردی زکام کھانسی
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

کانگرس کے مطالبات ماننے سے اکثریت کا غلبہ ہو جائے گا

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ کانگرس کے برطانی تجویزوں کو نامنظور کرنے کے متعلق اپنے جواب میں سر اسٹیفورڈ کرپس صدر کانگرس مولانا آزاد کو لکھتے ہیں کہ تقسیم اس طرح پر کی گئی ہے کہ ڈیفنس منسٹر کو تمام اختیارات حاصل ہوں۔ سوائے اُن اختیارات کے جن کا تعلق جنرل سمندری اور ہوائی ہیڈ کوارٹروں سے ہے۔ جو کہ لڑنے والی فوجوں کے ہیڈ کی حیثیت سے کمانڈر انچیف کے ماتحت ہیں۔

سر اسٹیفورڈ کرپس نے بتلایا کہ کون کون شعبے اگزیکیٹو کونسل کے ہندوستانی ممبروں کے سپرد ہوں گے۔ وہ یہ ہیں۔ ہوم۔ دراکسٹ۔ مالیات (جس میں لڑائی کے متعلق مالی محکمہ بھی شامل ہے) سپلائی اطلاعات۔ براڈ کاسٹنگ۔ سول ڈیفنس لیجسلیٹو۔ لیبر اور ڈیفنس ڈپارٹمنٹ جس میں ہندوستانیوں کے ذریعہ تنظیم شامل ہے۔ ہندوستان کے فوری بچاؤ کو خطرہ میں ڈالے بغیر ہندوستانی ممبروں کو ڈیفنس کے محکمہ کی اس سے زیادہ ذمہ داریاں نہیں دی جاسکتی تھیں۔ ہندوستان کا ڈیفنس اس وقت جنرل ویول کی کمان میں ہے۔ اور جبکی تمام ذمہ داری ملک معظم کی حکومت پر ہے اور ہندوستان کو اتحادیوں کے مفاد میں کمان کا اتحاد ضروری ہے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس لکھتے ہیں کہ نیشنل گورنمنٹ میں حصہ لینے سے جس بنا پر مولانا آزاد نے انکار کیا ہے اُسکا ماحصل یہ ہے کہ جس قسم کی حکومت تجویز کی گئی ہے۔ وہ ایسی نہیں ہے جس کے ذریعہ مولانا آزاد ہندوستانیوں کو اپنے ساتھ اکٹھا کر سکیں۔ جیسا کہ مولانا آزاد چاہتے ہیں۔

سر کرپس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مولانا آزاد نے کل پہلی بار کانسٹی ٹیوشن میں تبدیلی کے لئے جو تجویزیں پیش کیں اُن کو نیز ایک ایسی نیشنل گورنمنٹ قائم کرنے کی تجویز کو جو کہ ایک کیبنٹ گورنمنٹ ہو۔ اور جس کو کلیدی اختیارات حاصل ہوں۔ آئین میں زبردست نوعیت کی تبدیلی کیے بغیر منظور کرنا ممکن نہیں ہے۔

سر کرپس فرماتے ہیں کہ اگر موجودہ حالات میں کنونشن کے ذریعہ اس قسم کا سسٹم جاری کر دیا گیا تو نامزد کی ہوئی کیبنٹ جس کو بڑی بڑی پولیٹیکل پارٹیاں نامزد کریں گی۔ سوائے اپنے اور کسی کے روبرو ذمہ دار نہیں ہوگی۔ اور اسکو ہٹایا نہیں جاسکے گا۔ اور اصل میں وہ اکثریت کی ڈکٹیٹر شپ قائم کردے گی۔ ہندوستان کی تمام اقلیتیں اس کو ہرگز نہیں مانیں گی کیونکہ اس کے یہ معنی ہوں گے کہ وہ مستقل طور پر ایک مطلق العنان کیبنٹ کی غلام ہو جائیں گی۔ نہ ہی ایسا کرنا اُن کے وعدوں کے مطابق ہوگا۔ جو کہ ملک معظم کی حکومت نے اقلیتوں کے تحفظ کے لئے کیے ہیں۔

سر کرپس فرماتے ہیں کہ اس وقت تک جبتک کہ ہندوستانی اپنا نیا آئین بنائیں ملک معظم کی حکومت ان ہندوستانی لوگوں کے بڑے بڑے طبقوں کے تئیں اپنا فرض پورا کرتی ہے کہ جن کے ساتھ اس نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ ملک معظم کی حکومت اس حد تک چلی گئی جس حد تک جانا اس کے لئے ممکن تھا۔ صرف آئین میں کمل تبدیلی کی کسر رہ گئی وہ اس وقت ناقابل عمل ہے۔

آخر میں سر کرپس افسوس کے ساتھ کہتے ہیں کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی ان شرطوں پر کوشش جنگ میں شریک ہونے کو تیار نہیں ہے جو کہ صدق دلی سے پیش کی گئی تھیں۔ اور جو شرطیں ہی ایسی ہو سکتی تھیں جن کے ذریعہ ہندوستان کے مختلف فرقے اور طبقے ایک ساتھ مل سکتے تھے۔

کراچی ۱۳ اپریل۔ سر اسٹیفورڈ کرپس اور ان کے ساتھی آج کراچی سے روانہ ہو گئے۔

آزاد کرپس خط و کتابت

(بقیہ صفحہ)

ہمیں یہ اطلاع دی گئی کہ اس مرحلہ پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ مبہم طور پر اور عمومیت کے ساتھ بھی نہیں کیا جاسکتا جو نئی حکومت اور وائسرائے کے رسمی طرز عمل کے متعلق ہو۔ یہ معاملہ پوری طرح وائسرائے کے اختیار تمیزی کا ہے۔ اور بعد کے مرحلہ پر اس بارے میں براہ راست وائسرائے سے بات کی جاسکتی ہے۔ بالآخر یہ امکان بھی برابر رہے گا کہ وائسرائے سے اختلاف ہونے کی صورت میں اگزیکیٹو کونسل کے ممبر استعفے دیدیں یا استعفے کی دھمکی دیں یہ منظوری یا علاج تو ہمیشہ کھلا ہوا ہے لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ ہم نئی حکومت کی تشکیل کے مسئلہ کو شروع ہی جھگڑوں اور استعفوں کے امکان پر مبنی کریں۔

اسلئے ہمارے سامنے جو تصویر رکھی گئی ہے۔ پرانی تصویر سے بنیادی طور پر زیادہ مختلف نہیں ہے تمام مقصد جو ہمارے اور غالباً آپ کے بھی پیش نظر ہے یہ ہے کہ عوام سے ایک نیا نفسیاتی رابطہ پیدا کیا جائے۔ تاکہ وہ یہ محسوس کریں کہ ہماری بھی قومی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ اور ہم اپنی نئی حاصل کی ہوئی آزادی کی حفاظت کر رہے ہیں۔ لیکن جب وہ اس پرانی تصویر کو اور اس پر پرانے لیبل لگے ہوئے دیکھیں گے تو اُن کا تمام حوصلہ خاک میں مل جائیگا انڈیا آفس کا قائم رہنا جو کہ ہمارے لئے خرابی کا نشان رہا ہے اس تصویر کو اور بھی پختہ کر دے گا۔ یہ بات تو کچھ مدت سے مسلمہ سی ہو گئی تھی کہ انڈیا آفس جلد ہی ختم ہونے والا ہے کیونکہ وہ ایک تقویم پارینہ ہے لیکن اب ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ دور گذشتہ کی یہ ناخوشگوار یادگار بھی قائم رہیگی۔

حکومت یہ تصویر جو اتنی خدوخال میں بہت کچھ پہلی تصویر سے ملتی جلتی ہے۔ ایسی ہے کہ ہم آسانی سے متفق نہیں ہوسکتے۔ عام حالات میں ہمیں یہ معاملہ کو منوا دینے میں ذرا بھی دشواری نہ ہوتی کیونکہ جن باتوں کے لئے ہم کوشش کرتے رہے ہیں یہ اُن سے بہت مختلف ہے۔ لیکن آجکل کے حالات میں ہم اسی تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار تھے جس سے ملک کے بچاؤ کی موثر تنظیم میں مدد ملے آج ہندوستان کو جو خطرہ درپیش ہے وہ ہم پر کسی غیر ملکی کے مقابلہ میں زیادہ اثر ڈالتا ہے۔ اور ہمیں اس بات کی فکر ہے ہم اسکے مشتاق ہیں کہ اُسکا مقابلہ کرنے اور اُسپر غلبہ حاصل کرنے کے لئے اپنے بھرپور جتن کریں۔ لیکن ہم ایسی ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر لینے کے لئے تیار نہیں ہیں جن کے لئے ہمیں موثر طریقہ پر آزادی اور اختیار نہ دیا گیا ہو اور جب کہ ایک پرانا ڈھانچہ [illegible] ہماری کوشش میں ارخنہ انداز ہوا کرتا ہے۔

اب جبکہ ہم تجاویز جو آپ نے پیش کی ہیں منظور نہیں کر سکتے ہم آپ کو مطلع کر دینا چاہتے ہیں کہ جبتک صحیح قومی حکومت قائم نہ ہو ہم اپنے اوپر ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں ہیں ہم سردست مستقبل کے متعلق تمام سوالات کو پس پشت ڈالنے کے لئے تیار ہیں اگرچہ جیسا ہم کہہ چکے ہیں۔ ہم اُسکے متعلق صاف اور واضح خیالات رکھتے ہیں۔ مگر فی الحال قومی حکومت ایسی کیبنٹ حکومت ہونی چاہئے جسے مکمل اختیارات حاصل ہوں اور جو محض وائسرائے کی اگزیکیٹو کونسل کا ہی سلسلہ نہو۔ ڈیفنس کے سلسلہ میں ہم اپنی رائے پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ اسکی فی الحال کیا پوزیشن ہونی چاہئے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس قسم کا انتظام قومی حکومت کا کام چلانے اور عوام سے اپیل کرنے کے لئے جسکی بہت زیادہ ضرورت ہے کم از کم چیز ہو سکتی ہے۔ ہم یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جو تجاویز ہم نے پیش کی ہیں وہ صرف ہماری ہی نہیں ہیں بلکہ اُنھیں ہندوستانی لوگوں کا متفقہ مطالبہ سمجھنا چاہئے ان معاملات میں مختلف پارٹیوں اور جماعتوں کے درمیان کوئی اختلاف رائے موجود نہیں ہے اختلاف صرف ہندوستانی لوگوں اور برطانی حکومت کے درمیان ہے اس قسم کے اختلافات جو ہندوستان میں موجود ہیں مستقبل میں آئینی تبدیلیوں کے متعلق ہیں۔ ہم اس مسئلہ کے التوا پر اسلئے متفق تاکہ موجودہ حدود میں ہندوستان کے تحفظ کے لئے زیادہ سے زیادہ یکجہتی اور اتفاق پیدا کیا جاسکے۔ یہ ایک سانحہ ہے کہ آج جبکہ ہندوستان میں یہ اتفاق رائے موجود ہے برطانی حکومت ایک آزاد قومی حکومت کو کام کرنے اور ہندوستان کے کاذ کی نیز اُن بڑے مسئلوں کی خدمت سے روکتی ہے جن کے لئے لاکھوں آدمی تکلیف اٹھا رہے ہیں اور مر رہے ہیں۔

آپ کا مخلص

ابو الکلام ۔ آزاد

ہر گھڑی بڑھ
رہی ہے
اپنی عمدگی
کی
وجہ سے ہی یہ بکتی ہے
معتدل فضا گوداموں میں تجربہ کاروں کے ہاتھ سے ملایا جاتا ہے اور معتدل فضا کارخانوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ کارواں سگریٹ اپنی عمدگی کی وجہ سے بہترین ہوتے ہیں۔ کیونکہ معتدل فضائی کی وجہ سے گرد۔ اور نقصان پہونچانے والے ذرے تمباکو سے دور ہو جاتے ہیں۔
سادہ اور کورک ٹپ دستیاب ہوسکتی ہیں
اصلی کورک
CARAVAN
کارواں ائیر کنڈیشن سگریٹ
نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹڈ
NCK

مہاتما گاندھی کا جواب

بمبئی ۱۱ اپریل۔ آج جب نمایندہ اخبار نے سر کرپس کی تجاویز کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن پر رائے پوچھی تو گاندھی جی نے جواب دیا اپنے پریذیڈنٹ سے پوچھو۔

یہ دریافت کرنے پر کہ کیا آپ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں شامل ہوں گے۔ آپ نے کہا نہیں۔

کرنل جانسن سے پنڈت جواہر لال کی ملاقات

نئی دہلی ۱۲ اپریل پنڈت جواہر لال نہرو نے آج صبح امریکی نمایندے کرنل جانسن سے ملاقات کی۔

شاندار ۔۔۔۔ پانچواں ۔۔۔۔ ہفتہ
میجسٹک سنیما کانپور میں
رام ہال میں
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
جمعہ ۷ اپریل سنہ ۴۲ء سے
پربھات فلم کمپنی کی روحانی تصویر
سنت سکھو بائی
ظالم ساس ۔۔۔ مجبور شوہر ۔۔۔ مظلوم بہو
خاص اداکار ہنساوادکر۔ شنکر کلکرنی۔ گوری۔ شانتا مزمدار۔ ستی
تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

شاندار ۔۔۔۔ ساتواں ۔۔۔۔ ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
جمعہ ۷ اپریل سنہ ۴۲ء سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار
جھولا
خاص اداکار
اشوک کمار۔ لیلا چٹنس۔ شاہ نواز۔ ممتاز علی۔ کرونا۔ شہزادی۔ راجکماری۔ ڈلیمائی
موسیقی۔ جذبات۔ رومان
رقص۔ مزاح۔ مناظر
اسمیں سب کچھ لاجواب پائیں گے
تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۷ ششماہی ۴

رجسٹرڈ نمبر ا ۲۴۲۸

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۱۷	کانپور شنبہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ	جلد ۳۵

ادبیات

صبحِ بنارس

از جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی بی۔ اے۔ آشوش لکھنوی

صبح، اے مشاطۂ قدرت کا زرین شاہکار　　دخترِ لیلائے شب اور نور کی سرمایہ دار
آسماں کی زیب و زینت چاند تاروں کا نکھار　　عشرتِ نظارہ ہے ہر رنگ میں تیری بہار

یوں تو ہر حصہ پہ گیتی کے غضب ڈھاتی ہے تو
پر بنارس میں پہونچکر حشر بن جاتی ہے تو

جھلملاتے اختروں کے پھول برساتی ہوئی　　ریشمی گھونگھٹ شفق کا رخ سے سرکاتی ہوئی
مسکراتی، رقص کرتی بھیرویں گاتی ہوئی　　بادلوں کو چھیڑتی تھم تھم کے اٹھلاتی ہوئی

سکۂ زرِ مہر کا جھولی میں لیکر دان کو
آتی ہے گنگا پہ تو کس ٹھاٹھ سے اشنان کو

کس نے دیکھا ہے بھلا معشوق تیرے ڈھنگ کا　　کون ہے دنیا میں ہمسر تجھ سے شوخ و شنگ کا
کس ادا سے دیکھ کر آئینہ رودِ گنگ کا　　مانگ میں صندل بھرا قوسِ قزح کے رنگ کا

بال جھٹکے تو خزانہ اوس کا بکھرا دیا
موتیوں کا صفحۂ عالم پہ مینھ برسا دیا

شہر میں پہونچی تو نقشہ حشر کا دکھلا دیا　　گدگدا کر فتنۂ خوابیدہ کو چونکا دیا
ایک اک ذرہ کے دل کو نور سے چھلکا دیا　　سینۂ عارف میں شعلہ شوق کا بھڑکا دیا

سر جھکائے عشق مندر کو بھجن گاتا چلا
حسن اپنی خوابگہ سے جانب دریا چلا

اٹھکے کچی نیند سے سرخ انکھڑیاں ملتی ہوئی　　جھٹپٹے کا عالم کہ جیسے چاندنی ڈہلتی ہوئی
نور کے تڑکے میں سائے کیطرح چلتی ہوئی　　رس بھری تازہ ہوا میں پھولتی پھلتی ہوئی

گھاٹ پر کھنچ کھنچ کے پریاں آب کی آنے لگیں
رنگ بن کر دامنِ نظارہ پر چھانے لگیں

نیم رس نوخیز مدہوش لڑکیوں کی ٹولیاں　　تازہ پھولوں سے بھرے باریک رنگین جھولیاں
گنگناتیں گاہ دوہے گاہ گاتیں ہولیاں　　بھولی بھولی صورتیں اور میٹھی میٹھی بولیاں

چھلیں کرنے کو کبھی ٹھیریں کبھی چلنے لگیں
گورے گورے پیروں سے دھرتی کا دل ملنے لگیں

دنیائے اسلام

عراق کو برطانیہ کیطرف سے اقتصادی امداد

عراق کے لوگ برطانیہ کے ممنون ہیں اور سمجھتے ہیں کہ برطانیہ کی امداد کے بدولت وہ اس سختی کے زمانے میں کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں، انکی خوراک کی ضرورت یعنی ضروری اشیا گیہوں چائے ۔شکر قہوہ اور گھی کو برطانوی فوجوں نے جو ملک میں موجود ہیں ہاتھ نہیں لگایا گیا۔

سنہ ۱۹۴۱ء میں برطانیہ نے عراق میں تقریباً ...۲۴ ٹن گیہوں بھیجے۔ اشیاء خوردنی میں یہ جنس نہایت اہم ہے۔ برطانی سفیر نے دو ماہ قبل یہ بھی اعلان کیا تھا کہ آئندہ فصل تک کے لئے برطانیہ یقینی طور پر عراق کو کافی گیہوں مہیا کر دیگا۔

برطانیہ حکام نے مقام شہری آبادی کو کافی مقدار میں شکر مہیا کرنے کے انتظامات بھی کر دیے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی برطانی حکومت نے جنگی حالات کے تحت جہازوں میں گنجایش کم ہونے کے باوجود چند جہاز اسلئے وقف کر دیئے ہیں کہ عراق کو ضروری اشیا کافی مقدار میں رسد پہلے ہی پہنچائی جا چکی ہے۔

عراق کا مال باہر بھیجنے کے لئے بالخصوص ایسی چیزوں کی برآمد کے لئے جہازوں میں گنجایش مہیا کی گئی ہے جیسے کھجور۔ اون۔ کھالیں اور چمڑے۔ صرف یہی چیزیں آج کل عراق سے باہر جانے کے لئے مہیا ہو سکتی ہیں۔

ملک میں برطانی فوجوں کی موجودگی سے عراقیوں کو بہت فائدہ ہوا ہے اور انکا کاروبار بھی خوب چل نکلا ہے۔ جب سے برطانی سپاہی عراق میں تقریباً ......۵ عراق دینار کا اضافہ ہوا ہے اور یہ خود اس امر کا بین ثبوت ہے کہ عراق میں تجارتی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں اور عراقی ملازمین کی خدمات وغیرہ کی صورت میں برطانوی فوجوں کی موجودگی سے ملکی برآمد میں اضافہ ہوا ہے اور عراقیوں کو بہت نفع پہونچا ہے۔

کوئی ہے آئینہ کے مانند حیران و خموش　　ہیں کسی کے لعل لب شکر فشاں گوہر فروش
اسمیں مستی حسن کی اسمیں جوانی کا خروش　　اک سے اک بڑھکر غرض غارتگرِ ایمان و ہوش

عفو کے قابل ہے انسان دام میں آیا اگر
اور بڑی گنگا نہائی دل بچا لایا اگر

ناؤ پر جادو جگاتی اک سلونی سانولی!　　نیند آنکھوں میں بھری ماتھے پہ ٹیکا صندلی!
جسم میں پوشاک بھیگی، ہات میں گنگا جلی!　　اوس ڈوبی ہوئی کچنال کی کچی کلی!

مہر کو پانی چڑھایا اس انوکھی شان سے
حسن پر کرنیں نچھاور ہوگئیں سو جان سے

صبح یہ سب اکطرف لیکن تری شان اکطرف　　تو اکیلی اکطرف سارا پرستان اک طرف
حسنِ گیتی اکطرف فردوس کی جان اکطرف　　سبکا اشنان اکطرف اور تیرا اشنان اکطرف

تو نے سیل نور سے دریا کا دامن بھر دیا
وادیِ گنگا کو رشکِ طورِ ایمن کر دیا

شوق کی بیتابیوں میں ولولوں کے جوش میں　　آب گنگا بڑھکے جب لے لے تجھے آغوش میں
اور کہے رازِ نمودِ عشق تیرے گوش میں　　کسکو یارا ہے کہ دیکھے اور رہے بھی ہوش میں

ہائے یہ بیباک لمحہ روح کو تڑپا گیا
صبح بس، اللہ نگہباں، یاد کوئی آ گیا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو ہے عزم مستقل میں ہے / زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۵ر اپریل سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۷

سر اسٹیفورڈ کرپس کا بیان

سر اسٹیفورڈ کرپس نے ۲۲ر اپریل کو لندن میں ہندوستان سے واپسی پر ایک کانفرنس میں کہا کہ میرے خیال میں یہ زیادہ مفید ہوگا کہ میں اپنے مشن کے نتائج کی مختصر تصویر کھینچکر رکھدوں۔ سب سے پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ جنگی وزارت نے ایک قطعی اسکیم تیار کی تھی جو انھیں امید تھی کہ ہندوستانی رائے عامہ لیڈروں کے مشورہ سے ہندوستان کے ساتھ ہمارے آیندہ تعلقات کے فیصلہ کی بنیاد ثابت ہوگی اور اندریں اثنا ہندوستان کے لیڈر اس قابل ہوسکیں گے کہ ملکی بچاؤ کی تنظیم کے مشکل ترین کام میں ہماری امداد کرسکیں دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس موقعہ پر گفت وشنید کی غرض سے ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا۔ نمایندہ ہندوستانیوں کو لندن بلانے کے بجائے جنگی وزارت کا ایک ممبر اس لئے ہندوستان بھیجا گیا کہ وہ موقعہ پر جاکر ہندوستانی لیڈروں سے اس اسکیم پر بحث کرے جسے حکومت موزوں سمجھتی تھی اور اس بات کی کوشش کرے کہ اس اسکیم کے اندر ایسی ترمیم کی جاسکیں جن سے یہ عام طور پر قابل قبول ہو جائے۔ یہ پورے طور پر محسوس کیا جاتا تھا کہ اس قسم کا اسکیم یا تو منظور کرلی جائے گی یا اسے مسترد کردیا جائیگا کیونکہ ہندوستان کے حالات کے پیش نظر یہ اغلب نہیں کہ اگر باقی جماعتیں اسے منظور کرنے کو طیار نہوں تو رائے عامہ کی ایک بہت بڑی جماعت اسے منظور کرے۔ وہاں ہمیشہ یہ خطرہ رہتا ہے کہ اگر لوگوں کی اکثریت کسی اسکیم کو مسترد کردے تو اسے منظور کرنے والے برطانی سامراج کے حواری قرار دیدیئے جائیں گے۔

تیسرے میرا خیال ہے کہ ہندوستان میں جو گفت وشنید ہوئی اس سے ہندوستان کے بارے میں نہ صرف یہ امر واضح ہوگیا کہ جنگ کے بعد ہندوستان کے مستقبل قریب کے متعلق برطانیہ کی پوزیشن کیا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوگیا کہ امریکہ اور دوسرے متعلقہ ممالک کیا چاہتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کا مسئلہ ناقابل حل نہیں ہے اب پہلی ہندوستان کو کرنا چاہئے اس وقت نیا آئین بنانا ناممکن نہیں ہے۔

آخر میں گفت وشنید کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان کے لوگوں پر جو اثر پڑا ہے اس سے انھیں برطانیہ کے لوگوں اور حکومت برطانیہ کے خلوص کا یقین ہوگیا۔

بلاشبہ ایک خاص عرصہ تک گفت وشنید کے ٹوٹنے کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا جاتا رہے گا کیونکہ قدرتی طور پر ہر وہ شخص جس نے گفت وشنید میں حصہ لیا ہے اپنی اختیار کردہ پوزیشن کو حق بجانب قرار دیگا اور خود گفت وشنید کے خاتمہ کا الزام اپنے سر پر لینا منظور نہیں کریگا۔

ذاتی طور پر گفت وشنید کے ٹوٹنے کا الزام کسی کو بھی نہیں دینا چاہتا۔ لیکن جیسا کہ میں نے ہندوستان میں بھی کہا تھا۔ اگر کسی پر اسکی ذمہ داری عائد ہوتی ہے تو وہ میں ہوں۔ میرا خیال ہے کہ سابق مشکلات پر تاریخی غور وخوض ایک بڑی حد تک موجودہ مسئلہ کے حل کی راہ میں مشکلات پیدا کرنے کے لئے ذمہ دار ہے۔ بعض پہلوؤں میں یہ سمجھوتہ کرنے کا کوئی بہت اہتم بالشان موقعہ نہیں۔ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنا آسان نہیں۔ یکایک بداعتمادی کی فضا کو اعتماد کامل کے ماحول میں بدل دینا آسان نہیں۔ حالانکہ ایک بالکل مختلف صورت حالات میں مختلف لوگوں کا تعاون حاصل کرنے کیلئے یہ اشد ضروری ہے۔ یہ سب ماضی کی باتیں ہیں لیکن بدقسمتی سے ماضی کا سایہ حال اور مستقبل پر ضرور پڑتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہہ سکے کہ ایک خاص حد تک ماضی کا یہ تاریک سایہ ہٹ گیا ہے تو میں سمجھونگا کہ جنگی وزارت کی کارروائی سے کچھ فائدہ ضرور ہوا ہے۔ میری یہ زبردست خواہش ہے کہ امتیاز اور الزام دہی کی فضا پیدا نہ ہو۔ مجھے ہندوستانی رائے عامہ کے مختلف طبقات کے لیڈروں کی مشکلات کا بخوبی علم ہے۔ میں ان چیزوں سے بھی واقف ہوں جو حال اور مستقبل کے سمجھوتہ کی راہ میں حائل تھیں۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ اختلافات دور نہ ہوسکے لیکن اسکے ساتھ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہندوستانی لیڈروں نے ان اختلافات کا خاتمہ کرنے کے لئے انتہائی کوشش کی تھی۔

ایک وقت پر تو ہم ایک دوسرے کے بالکل قریب آگئے تھے لیکن ہم اتنے زیادہ قریب نہ آسکے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ حاصل کرلیتے مسئلہ اب سیاسی نہیں رہا۔ یہ ہندوستان کے بچاؤ کا مسئلہ بن گیا ہے اس معاملہ میں ذاتی طور پر بہت سے لیڈروں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ اپنے بچاؤ کو زیادہ سے زیادہ اثر خیز بنانے کے لئے تعاون کریں گے۔ مجھے یقین ہے [illegible] گفت وشنید کا نتیجہ اچھا ہوگا۔ اگرچہ وہ لیڈر موجودہ وقت میں گورنمنٹ ہند کی ذمہ داریوں میں شریک ہونے کو تیار نہیں تاہم وہ ہندوستان کے بچاؤ کے لئے غیر سرکاری حیثیت میں مدد دینے کی پوری کوشش کریں گے۔

اس لئے جہاں تک میرا خیال ہے یہ تصویر یاس انگیز نہیں۔ یہ ایک ہمت افزا تصویر ہے اتنی ہمت افزا نہیں جتنی کہ اسے ہونا چاہئے تھا لیکن اس سے کہیں زیادہ ہمت افزا ہے جتنی کہ اس صورت میں ہوتی جب ہم نے کچھ بھی نہ کیا ہوتا۔

جنرل ویول کی تقریر

۲۱ر اپریل کو ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول نے دہلی اسٹیشن آل انڈیا ریڈیو سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ جب ہندوستان کی طرح کوئی ملک ایک لمبے عرصہ تک بیرونی حملہ سے محفوظ رہ چکتا ہے اور پھر اسکو اچانک اور غیر متوقع طور پر حملہ کا خطرہ ہو جاتا ہے تو یہ قدرتی بات ہے کہ لوگوں میں خوف وہراس پھیل جاتا ہے خاصکر ان علاقہ کے لوگوں میں جن پر حملہ کا زیادہ خطرہ ہے۔ پچھلے چند ماہ کے فوجی واقعات بھی اطمینان بخش نہیں رہے ہیں۔ ہندوستان نے پورب میں اپنی بچاؤ کی چوکیوں پر اپنی فوج بھیجی وہاں انہوں نے بڑے معرکے مارے۔ اس لئے ملایا اور برما میں جو واقعات پیش آئے ان سے ہندوستان کے لوگوں کو قدرتی طور پر بڑا صدمہ پہنچا۔

ہندوستان کے بچاؤ کی ذمہ داری مجھ پر ہے اس لئے میں آپ کو کوئی جھوٹا یقین نہیں دلانا چاہتا اور نہ میں آپکو یہ کہنے آیا ہوں کہ ہندوستان کو کوئی خطرہ موجود نہیں ہے میں آپکو بتلایا چاہتا ہوں کہ خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم کیا تدبیریں اختیار کر رہے ہیں۔

سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ چار بڑی بڑی طاقتیں اسوقت ایک طرف ہیں ان میں برطانیہ، چین، روس اور امریکہ شامل ہیں اس لئے اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ آخری جیت ہماری ہوگی۔

ہندوستان کے بچاؤ کا ذکر کرتے ہوئے جنرل ویول نے کہا کہ ہندوستان کو فوری خطرہ ہوائی حملہ کا ہے۔ ہوائی حملہ کے خطرے خاصکر شہروں پر بمباری کے خطرہ نے لوگوں میں بڑا زبردست ڈر پیدا کردیا ہے۔ میں خطرہ کو کم نہیں کرنا چاہتا لیکن خطرہ کے بارے میں چند باتیں بتلانا چاہتا ہوں اول بات یہ ہے کہ جاپانیوں کی طاقت میں یہ بات نہیں ہے کہ وہ ہندوستان کے شہروں پر اس زور کے یا اس طرح متواتر حملہ کرسکیں جسطرح کہ جرمنی نے برطانیہ پر کئے یا برطانیہ جرمنی پر کرتا ہے۔

دوسرے یہ بات ہے کہ ہندوستان کے جن علاقوں کو سب سے زیادہ خطرہ ہے وہاں ہمارے شکاری ہوائی جہازوں بمبار رتوپوں کا اسقدر زبردست انتظام ہے کہ جاپانیوں کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑے گا۔

ہوائی حملہ کے مقابلہ میں خشکی اور سمندر سے خطرہ ہے یہ تو صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان کے ساحل خطرہ میں ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دشمن ہندوستان میں فوجیں اُتارنے کی کوشش کرے۔ جب تک اتحادی طاقتوں کے پاس اتنی بڑی سمندری طاقت نہو جو کہ جاپانیوں کو بحر ہند سے بھگا سکے اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اتنی طاقت ہو جائیگی۔ اسوقت تک دشمن ہندوستان کے ساحل پر فوج اُتارنے کی کوشش کرسکتا ہے۔ ہندوستان کے تمام ساحل پر مورچہ کھڑے کرنا ناممکن ہیں اور تمام جگہ فوج تعینات کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ میں ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

ہندوستان کا بچاؤ ہوائی طاقت سے کیا جائیگا اور دشمن کے جہازوں پر حملے کئے جائیں گے ہندوستان کی ہوائی طاقت بڑھائی جارہی ہے۔ اسمیں شبہ نہیں کہ خطرہ ہے لیکن جاپان کے لئے آسان کام نہیں اس کو بہت لمبا راستہ طے کرنا ہوگا۔ جاپان ہندوستان پر حملہ کرسکتا ہے اور ممکن ہے کہ کسی حصہ پر عارضی طور پر قبضہ کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے۔ لیکن ہندوستان جبتک اپنے تئیں صادق ہے اسکو کوئی فتح نہیں کرسکتا

آخر میں کمانڈر انچیف نے کہا کہ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اتحادی قوموں کو ہندوستان کے خطرہ کا احساس ہے اور وہ پوری پوری مدد کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں ہمیں فتح حاصل کرنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی لیکن شکست خوردہ ذہنیت اور بلاوجہ گھبراہٹ راستہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ ہندوستان کے چند سرکردہ لیڈر بھی مقابلہ کرنے کی اپیل کررہے ہیں سب کو ملکر خطرہ کا مقابلہ کرنا چاہئے اور گھبرانا نہیں چاہئے۔

امریکی نمایندہ کرنل جانسن

جب یہ لڑائی ختم ہوگی اور امریکہ صلح کی کانفرنس میں شریک ہوگا تو وہ ہندوستان کی آزادی کے سوال کو نہ بھولے گا" یہ وہ یقین دہانی ہے جو روزولٹ کے نمایندہ کرنل جانسن نے اسوقت جبکہ انہوں نے پریس ایسوسی ایشن کی دعوت کے موقعہ پر کی۔ نئی دہلی ۲۱ر اپریل کو پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے استقبال کے جواب میں کرنل جانسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہندوستان کے لوگوں کے لئے پریزیڈنٹ روزولٹ اور امریکہ کے لوگوں کی طرف سے پیغام تہنیت لائے ہیں۔ مسٹر جانسن نے مزید کہا کہ اپنا مشن ختم کرکے جب وہ امریکہ واپس جائیں گے تو امریکہ اور ہندوستان کے درمیان بہتر مفاہمت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ کرنل جانسن نے کہا کہ امریکہ ہندوستان سے دوستی اور نیک فہمی کے سوائے اور کچھ نہیں چاہتا اور وہ اس کے صوبوں پر پرانے تمدن کی قدر کرتا ہے

کرنل جانسن نے کہا کہ امریکہ نے آج تک کسی نوآبادی میں سیاسی یا اقتصادی نفع بازی کی پالیسی نہیں برتی اس لئے امریکہ کے لوگ ہندوستان سے بھی کوئی ناجائز فائدہ اُٹھانے کا خیال نہیں رکھتے اس سلسلہ میں بدگمانی کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ کرنل جانسن نے آخر میں کہا کہ میں یہ تقریر انہی لفظوں پر ختم کرونگا جن میں روزولٹ اسے ختم کرنا چاہتے ہیں یعنی ہندوستان پر خدا کا فضل وکرم رہے۔

موسیو لوال کی تقریر

وشی گورنمنٹ (فرانس) پر موسیو لوال کے قبضہ ہو جانے کے بعد لوال نے جو تقریر کی اس سے اس رائے کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ اب فرانسیسی بیڑا جرمنی کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ لوال کی تقریر سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اب وشی گورنمنٹ فرانس کے مستقبل کو قطعی طور پر یوروپ کے نئے نظام سے وابستہ سمجھتی ہے جو ہٹلر اور مسولینی کے ہاتھوں بن رہا ہے۔ لوال کی تقریر میں برطانیہ سے دشمنی کا صاف اظہار ہے۔ اب اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ امریکہ اور برطانیہ سے وشی کا رشتہ ٹوٹ جائیگا اور کچھ تعجب نہیں کہ فرانس لڑائی میں عملی طور پر جرمنی کا ساتھ دینے لگے۔ دیکھنا چاہئے کہ لوال کی تقریر فرانسیسیوں کے اصل جذبات کی کہاں تک ترجمانی کرتی ہے

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۲۲ر اپریل کی شام کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوئی۔ جسمیں پانی کی قلت کے مسئلہ پر مباحثہ ہوا۔ حکام بورڈ نے اس کا اقرار کیا کہ واٹر ورکس کی نئی اسکیم کی از سر نو ترتیب شہر کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ثابت ہوئی ہے۔

پنڈت شیو نراین ترویدی نے یہ تجویز پیش کی کہ مسٹر ایس۔ پی۔ مہرہ جو کہ ایک اخبار نویس ہیں انکو بورڈ کا پبلسٹی افسر مقرر کردینا چاہئے تاکہ وہ بورڈ کے خلاف لگائے ہوئے الزامات کا جواب دیا کریں اور اسکے معاوضہ میں انکو بطور نذرانہ یا انعام کے کچھ رقم دیجاوے۔ بورڈ نے یہ تجویز منظور کرلی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر مہرہ نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے لیکن معاوضہ قبول کرنے سے انکار کردیا ہے اسکے بعد واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کا مسئلہ پیش ہوا۔

مسٹر ایم۔ ایچ۔ تیرنے یہ تجویز پیش کی کہ ان عہدوں کے واسطے موصول ہوئی درخواستوں کو پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کے پاس بھیجدی جاویں اور ان دونوں عہدوں میں سے ہر ایک کے واسطے پانچ پانچ امیدواروں کو منتخب کرکے بورڈ کے پاس بھیجنے کی درخواست کی جائے اور ان پانچ پانچ امیدواروں کے نام آنے پر انہیں سے بورڈ کو تقرر کرنا چاہئے۔

مسٹر رام نراین گرگ نے اسکی مخالفت کی اور کہا کہ اس سے بورڈ کی ناقابلیت ظاہر ہوگی۔ لیکن پنڈت شیو نراین ویدی نے ریزولیوشن کی موافقت کی۔ غالباً یہ مسئلہ آیندہ پیش ہوگا۔

مسٹر سورج پرشاد اوستھی۔ دیوی سہائے باجپئی اور ہری ہرناتھ شاستری کے استعفوں سے جو جگہیں خالی ہوئی ہیں اسکے الیکشن کیلئے ۹ مئی سنہ ۴۲ء مقرر ہوئی ہے پنچ سالہ تحقیق کے کام پر ایکزیکیوٹو افسر صاحب کا نوٹ بورڈ نے منظور کرلیا ہے۔ اور کوڑا کرکٹ کے انتظام سے تعلق رکھنے والی اسکیم کی رپورٹ بھی منظور کرلی گئی ہے۔ گرلس اسکول میں لڑکیوں کو لانے لیجانے کیلئے موٹر لاریوں کے بجائے گھوڑوں سے کھینچنے والی گاڑیوں کی اسکیم کو مسز سوشیلا سری واستوا کے مشورہ کے بعد بورڈ نے منظور کرلیا ہے

امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۳ر اپریل کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہوار جلسہ رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں گوٹیا اسکیم کے بی بلاک کی توسیع کی سڑکوں کو درست کرنے کیلئے ۴۹۵۰ روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔ اور گوٹیا اسکیم کے زڈ بلاک اور ناچ گھر براہانہ اسکیم کے بعض رقبوں کا لے آؤٹ منظور کیا گیا۔ یہ بھی طے ہوا کہ مقررہ شرح کی ایک تہائی کی معمولی رعایتی شرح پر سیری پرتاپ ہائی اسکول کو ایچ بلاک فیکٹری ورک میں ایریا میں زمین دیجاوے۔ اس ماہ میں ۳۶ہزار ۸۰۷ روپیہ آٹھ آنہ کی زمین کی فروخت کی منظوری دیگئی۔

عدم اعتماد کا رزولیوشن ۱۹ر اپریل کو کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں راؤ سردار سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس ہوا۔ چیرمین صاحب کی موافقت میں صرف تین چار ممبران تھے۔

سرکاری اطلاعات چونکہ گیہوں اور گیہوں کا آٹا پبلک کے ہاتھ فروخت کرنے کیلئے کافی تعداد میں آگیا ہے اس لئے کلکٹر صاحب نے ایک دن میں ایک آدمی کے ہاتھ ایکروپیہ کا گیہوں یا گیہوں کا آٹا فروخت کرنے کا حکم واپس لے لیا ہے۔

گورنر صاحب صوبہ نے اس صوبہ کے کسی شہر کے کسی باہر مقام کے لئے بلاتحریری اجازت کے گیہوں لیجانے کی ممانعت کردی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے لئے تین سال تک کی سزا اور جرمانہ کی سزا ہوسکتی ہے۔

بلیک آؤٹ بلیک آؤٹ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل احکامات شائع کئے گئے ہیں:۔

(۱) موٹر گاڑیوں کی روشنی کے شیشہ کے پیچھے کاغذ کا کارڈ بورڈ لگاکر روشنی کی شعاعوں کو باہر نکلنے سے روکنا چاہئے۔ (۲) ایکہ ٹانگہ کے پیچھے لال روشنی لگائی جائے اور آگے کی طرف تیل کی بتی لگائی جاوے۔ (۳) سائیکلوں کی تیوں کی روشنی بھی شیشہ کے پیچھے کاغذ لگاکر کم کی جائے لیکن ہر سائیکل میں روشنی ہونا ضروری ہے۔ (۴) عمارت کے باہر کیا ونڈو کے اندر اور چھت پر روشنی کرنا بالکل منع ہے۔ (۵) عمارت کے اندر روشنی اس طرح کی جاوے کہ باہر سے بالکل معلوم نہ ہو۔ اسکے متعلق تفصیلی احکامات مفت دفتر وارکمیٹی سے حاصل ہوسکتی ہیں۔

کلکٹر صاحب نے شہر اور ضلع کانپور کیلئے مندرجہ ذیل نرخ مٹی کے تیل کا مقرر کیا ہے:۔

سفید مٹی کا تیل قیمت ایک کنستر (بلاٹین) للعیر دیہات کیلئے للعہ ر
زرد مٹی کا تیل قیمت ایک کنستر (بلاٹین) للعہ ر دیہات کیلئے للعیر
شہر کے لئے فی بوتل سہ ر اور ۳۰ر دیہات کیلئے سہ ر
اسکی خلاف ورزی کرنیوالے کو سزا دی جائے گی۔

گورنمنٹ نے انٹرمیڈیٹ پاس کرنے والے طالب علموں کو جولائی سنہ ۴۲ء سے دو سال کے لئے دس روپیہ فی کس ماہوار کے چار وظیفے بی۔ کام کے درجوں کے لڑکوں کو دینا منظور کئے ہیں جنگ کی ضروریات کی وجہ سے ڈویزنل انجینیرنگ ٹیلیگراف آگرہ نے چیمبر کے ممبران سے اپنے ٹیلیفون کنکشن واپس کرنے کی درخواست کی ہے۔

۲۷ر اپریل ۹ بجے رات کو مسٹر واٹکیز مال روڈ کانپور میں نوریس تھیٹریکل کمپنی اپنا بہترین کھیل "مجھے دیکھو" دکھائیگی اور اسکی آمدنی وار فنڈ میں دیجاوے گی۔

ہندوستانی برادری ۱۹ر اپریل ۴½ بجے شام کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی صدارت میں ہوئی جناب صدر نے ایک مدلل تقریر میں ہندوستانی برادری کی خصوصیات پر تبصرہ کرتے ہوئے ممبران سے اپیل کی کہ وہ ہندوستانی برادری کے مقاصد کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ملک کی خدمت کیلئے اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ آخر میں مسٹر ایم۔ ایچ انصاری (کملا کلب) کی طرف سے ممبران کو شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ اسکے بعد جناب صدر جناب سروش لکھنوی۔ جناب سلیم ناطقی اور جناب بردیش نے اپنے کلام سے لوگوں کو محظوظ فرمایا۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ ۹ مئی ۸½ بجے رات کو جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب آنر کے دولتکدہ پر انجمن کا مشاعرہ جناب خان قدر [illegible] خانصاحب دیوانہ بریلوی کی صدارت میں ہوگا۔

مصرعہ طرح:۔ کس کا علاج کس کی دوا کر رہے ہیں
بولئے مطلع:۔ کیا
دیگر قوافی:۔ جدا۔ وفا۔ عطا۔ ادا۔

ذاتیات ۲۶ر اپریل کی رات یعنی شب یکشنبہ کو نواب سید انور حسین صاحب آف بازار رام نرائن کانپور کی صاحبزادی کا نکاح سید احسان حیدر (چودھری سید ذوالفقار حیدر کے صاحبزادے اور چودھری سید غلام حیدر رئیس آنریری مجسٹریٹ منجن پور کے پوتے) کے ساتھ ہو رہا ہے۔ بارات میں راجہ صاحب سلیم پور۔ راجہ صاحب پیر پور نواب سر محمد یوسف وغیرہ بھی تشریف لا رہے ہیں۔ تقریب عقد میں شہر کے معزز ہندو مسلمان بھی مدعو ہیں۔ نواب صاحب موصوف اپنے مہمانوں کو ایک پرتکلف ڈنر بھی دے رہے ہیں۔

مسٹر ماتورام صاحب اگروال سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے صاحبزادہ مسٹر بالکرشن سنگھانیا کی شادی کی تقریب میں ۲۴ر اپریل کی رات کو معززین شہر کو ایک پرتکلف ڈنر دے رہے ہیں۔

حاجی محمد حمزہ صاحب رئیس ڈویژنل کمشنر کے صاحبزادے مسٹر محمد جمیل وغیرہ کا عقد ۲۶ر اپریل ۹ بجے دن کو ہو رہا ہے جسمیں معززین شہر مدعو ہیں۔ بعد عقد ۱ بجے دن کو ایک پرتکلف دعوت طعام دیجائیگی۔

مسٹر وشوناتھ کھتری کے صاحبزادہ مسٹر بدری ناتھ عرف منا بابو کی شادی لالہ گیا پرشاد جی کی صاحبزادی کیساتھ ۲۸ر اپریل کو ہو رہی ہے۔ ۲۶ر اپریل ۵ بجے شام کو تلک کی رسم ادا ہوگی اور ۲۸ر اپریل ۶½ بجے بارات جائے گی۔ جسمیں شہر کے ہندو مسلمان معززین مدعو ہیں۔

سید محمد عسکری طباطبائی سروش لکھنوی سر گورنمنٹ اڈیٹر کا تبادلہ کانپور سے بنارس کو ہوا ہے۔ اسی سلسلہ میں ۱۷ر اپریل کی شام کو مسٹر صدر الاسلام صاحب صدر نے مسٹر سروش عسکری کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ مولانا سلیم ناطقی صاحب نے بھی اس تبادلہ کے سلسلہ میں مسٹر سروش عسکری کو ایک شاندار ڈنر دیا۔

اقوال زریں

بیوی کے ظاہری حسن کا متوالا نہ ہو۔ اس کے روحانی خوبصورتی کا خواہشمند ہو۔

اپنی زبان سے وہی بات نکالو جو بہترین ہو۔ خواہ اس کے بدلے میں کوئی تمہارا شکریہ ادا کرے یا نہ کرے۔

قدرت اور خلق کو دیکھ کر خوش ہو

قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی خالی نہ ہوتا۔

عقلمند وہ ہے جو اپنی تعریف سے خوش نہیں ہوتا

خیرات دینے سے آدمی غریب نہیں ہوتا۔

دل تلوار سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے

ایک اچھا آدمی سونے کے تھیلے سے بہتر ہے

عقلمند ہمیشہ آئندہ کا خیال رکھتا ہے۔

سستی تمام بری عادتوں کی جڑ ہے

وہ آدمی ابھی تک پیدا نہیں ہوا جو ہر ایک آدمی کو خوش کر سکے

جلد کے زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔ مگر دل کے زخم اچھے نہیں ہوتے۔

کامیابی ناکامی سے پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا انسان کو ناکامی سے ہمت نہ ہارنا چاہیئے۔

موج تبسم

ایک شخص کا کتا کھو گیا۔ اُس نے اخبار میں اشتہار دیا کہ جو اس کا پتہ دے گا اُسے دس روپیہ انعام دیا جائیگا اشتہار چھپ گیا۔ مگر کوئی پتہ نہ لگا۔ وہ دفتر میں پتہ لینے گیا اور جاکر کہا:۔

"میں اشتہار کے منیجر سے ملنا چاہتا ہوں۔"

جواب ملا "وہ باہر تشریف لیگئے ہیں۔"

"اُن کے نائب کہاں ہیں؟"

"وہ بھی موجود نہیں"

"اچھا تو کیا ایڈیٹر صاحب ہیں؟"

"وہ بھی تشریف نہیں رکھتے"

"اُوہو! سب کتے کی تلاش میں مصروف ہیں۔ اچھا شکریہ"

یہ کہتا ہوا دفتر سے چلا گیا۔

گاھک:۔ کوٹ کے دام تو تین مہینہ سے پہلے نہ دے سکوں گا۔

دوکاندار:۔ اچھی بات ہے تب ہی دیدیجئے گا۔

گاھک:۔ تو کب کوٹ لینے آؤں؟

دوکاندار:۔ تین مہینے بعد۔

ایک دوکاندار کی دوکان پر ٹیلیفون مہینہ بھر سے بگڑا ہوا تھا۔ اُسنے کئی دفعہ ٹیلیفون کے افسر کو دکھیا۔ لیکن کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ آخر میں وہ اُسکے دفتر میں جاکر بولا۔ ہمارا ٹیلیفون کئی دن سے کام نہیں دیتا ہم نے کئی شکایتیں آپ کو لکھیں مگر آپ نے آجتک جواب نہیں دیا۔

افسر نے چھوٹتے ہی کہا۔ واہ خیال کیوں نہیں کیا۔ کئی دفعہ آپ سے ٹیلیفون پر پوچھا کہ کیا بگڑا ہوا ہے مگر آپنے کچھ جواب ہی نہیں دیا۔

دلچسپ معلومات

معلوم ہوا ہے کہ جزائر غرب الہند میں ایسے جادوگر پائے جاتے ہیں جو مردہ انسانوں کو قبر سے اُٹھا کر ان کو دوبارہ زندہ کر لیتے ہیں۔ اور جادو کے ذریعہ زندہ رہنے والے یہ مردے ایک کٹھ پتلی کی طرح جادوگر کے اشارے پر کام کرتے ہیں۔

یہ عجیب وغریب جادوگر صرف مردہ ہی کو زندہ نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ ہی اسکی قوت یادداشت کو بھی خراب کر دیتے ہیں تاکہ مردہ دوبارہ زندہ ہونے کے بعد اپنے اعزہ ومتعلقین کو قطعی طور پر بھول جائے۔ اور جادوگر کی غلامی کرتا رہے۔

ایک سیاح کا بیان ہے کہ اُس نے اس قسم کے کئی چلتے پھرتے مردوں کو دیکھا ہے سیاح لکھتا ہے کہ یہ چلتے پھرتے مردے مشین کی طرح کام کرتے ہیں نہ اُن کے دماغ ہوتا ہے اور نہ جذبات۔ بلکہ ایک کٹھ پتلی کی طرح ہر وقت حرکت کرتے رہتے ہیں۔

پروں میں سب سے مہنگے پر، شتر مرغ کے ہوتے ہیں عام طور پر ایک پونڈ کے ایک چھٹانک پر فروخت ہوتے ہیں

آپ یہ نہ سمجھئے کہ اس تہذیب وترقی کے دور میں آدم خوروں کا وجود ختم ہو گیا ہوگا۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ افریقہ میں آج بھی آدم خوروں کی کافی تعداد موجود ہے جو انسان کو بھون کر کھا جاتے ہیں۔

ایک افریقی سیاح ان آدم خوروں کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہے کہ افریقہ میں آدم خوروں کی کافی تعداد اب بھی پائی جاتی ہے۔ یہ آدم خور مختلف قبائل کی صورت میں آباد ہیں جسمانی لحاظ سے یہ بیحد مضبوط ہیں لیکن قد وقامت میں یہ عام انسانوں سے مختلف نہیں ہے۔ انسان کا گوشت ان کی بہترین غذا ہے جب کبھی بھولے بھٹکے مسافر ان کے ہتے پڑ جاتے ہیں تو یہ خوب خوشیاں مناتے ہیں اور ان کو بھون کر کھا جاتے ہیں۔

افسانہ

نرگسی آنکھیں

زندگی کے انقلابات ایک انسان کو کہاں سے کہاں لیجاتے ہیں۔ زمانہ کی کروٹیں کس طرح انسان کو جھنجوڑ کر رکھ دیتی ہے اسکا ایک دردناک خاکہ اس افسانہ میں پیش ہے جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس افسانہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک ذراسی بھول اس افسانہ کا بنیادی پتھر ہے۔ ہم کو اُمید ہے کہ طرز جدید کا یہ افسانہ ناظرین کے حلقہ میں بیحد پسند کیا جائے گا۔

نرملا نے خط کی آخری سطر ختم کر کے اُسکے نیچے اپنا نام لکھنے سے پہلے خط پر ایک نظر ڈالی۔

"میں آپ کو کیا لکھوں القاب میں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ آپنے مجھے کیا بھیجدیا۔ جب آپنے اور میں نے گاؤں کے کھیتوں کی ہریالی فضا میں وفا کا عہد کیا تھا اُس وقت سے اتبک کیا ہو چکا ہے اسکی آپ کو کچھ خبر بھی ہے۔ آپنے تو پھر پلٹ کے خبر بھی نہ لی۔ اب آپ مجھے ریشمی ساری بھیج رہے ہیں تحفہ میں۔ یہ تحفہ آپ کسلئے بھیج رہے ہیں یہاں تو دنیا ہی بدل چکی ہے نرملا کی شادی ہوئی سات آٹھ ماہ بعد اُسکے شوہر کو نمونیہ ہوا وہ چل بسے جب آپکی ساری کا پارسل آیا اُس روز نرملا چار دن کی بیوہ تھی۔ پارسل میکے سے ہوتا ہوا یہاں پہونچا ہے میں نے واپس کر دیا ہے۔ سسرال میں یہ پارسل لینا ٹھیک نہیں تھا۔ اس خط کو دیکھتے ہی آپ مجھ سے ملنے کی کوشش کیجئے میرا اب اس دنیا میں آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔۔

ایک دفعہ بھول جانے سے آپ نرملا کو کھو چکے ہیں اب کے بھی خبر نہ لی تو سدا کو نرملا سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔"

خط کی عبارت کو آنکھوں ہی آنکھوں میں پڑھ چکنے کے بعد نرملا نے خط کے نیچے اپنا نام لکھنے کے لئے قدم اُٹھایا۔ دفعتاً اُسے خیال آیا جگدیش کا پتہ؟ میں نے پارسل پر سے جلدی میں ان کا پتہ اُتار تو لیا تھا۔ شاید کالج ہوسٹل کا پتہ تھا۔ سوچتی ہوئی نرملا پتہ ڈھونڈھنے اُٹھی۔

مگر سب جگہ چھان بین کرنے کے بعد بھی پتہ ہاتھ نہ لگا تو وہ دونوں ہاتھوں سے سر کو تھام کر بیٹھ گئی۔ اب کیا کروں نرملا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا وہ بھنور کی دنیا میں پھنس گئی ہے اور جگدیش جو اُسے بچانے کے لئے اسکے قریب آ گیا تھا رفتہ رفتہ پیٹھ پھیر کر اُس سے دور ہوتا جا رہا ہے۔

یہ خط جگدیش کے چچا کے پتہ پر روانہ کر دوں؟ نرملا نے ایک لہروں کو اُمید کے ہاتھوں سے پرے ڈھکیلتے ہوئے سوچا۔ مگر...... ان کی بدلی ہو چکی ہے۔ نہ جانے کہاں کی۔

نرملا بغیر دستخط کیا ہوا خط لئے بیٹھی تھی۔ اور اُسکی نظروں میں اُمید کی صبح مایوسی کی کالی رات میں بدلتی چلی جا رہی تھی۔

ڈاکئے سے پارسل واپس لیکر جگدیش کے دل پر ایک ضرب سی لگی۔ اُمیدوں اور تمناؤں کی جو عمارت خیال وخواب کی دنیا میں بنا کر تیار کی تھی۔ وہ اس ایک ہی ضرب میں پاش پاش ہو کر گرتی معلوم ہونے لگی۔

مایوسی اور نااُمیدی کی اس تاریکی میں پچھلی زندگی کی چند تصویریں جگدیش کی آنکھوں کے آگے چمکنے لگیں۔ شام کا سہانا وقت۔ ہرے ہرے لہلہاتے ہوئے کھیت۔ ٹھنڈی ٹھنڈی تسکین بخش ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکے۔ وہ شرم کے بوجھ سے دوہری ہوئی جاتی تھی۔ شاداب مکھڑا مسرت کی ڈوبی ہوئی ہنسی کی چمک سے کھلا ہوا ۔۔۔ مسکراہٹ لئے ہوئے ہونٹ زمین کی طرف جھکی ہوئی ۔۔۔ بڑی بڑی سرمئی آنکھیں۔

"تو اب مجھے بھولنا نہیں نرملا"

"نہیں" زبان سے بولے بغیر صرف گردن ہلا کر۔

"تم مجھ سے شرماتی ہو"

پھر اسی طرح "نہیں"

"نظریں اُوپر اُٹھاؤ میری طرف دیکھو"

اُس نے سر اُٹھایا آہستہ آہستہ! جیسے گورے گورے آفتابی چہرے والے بھیونی مکھڑے کا آفتاب اُودی اوڑھنی میں سے طلوع ہو رہا ہے۔

نظریں اُٹھیں بڑی بڑی نرگسی آنکھیں شرماتی ہوئی جذبات میں غرق اور حیا میں شرابور۔ اور جگدیش کی نگاہوں سے ملنے کے انداز سے تیم تصادم سے مل کر پھر نیچے جھک گئیں۔

ڈاکیہ پارسل کی واپسی کی رسید پر دستخط کرانے کے بعد اپنے نعل لگے ہوئے جوتوں سے برآمدے کے فرش پر آواز پیدا کرتا ہوا جا رہا تھا اور جگدیش مفلوج انسانوں کی طرح پارسل ہاتھ میں لئے کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا۔ کھڑکی کے باہر کی فضا نہیں بلکہ گزشتہ زندگی کی تصویروں کو۔۔۔

شرما شرما کر بھی اُس نے جگدیش سے بہت سی باتیں کی تھیں دونوں گھنٹوں تک کھیتوں میں گھومتے پھرے تھے۔ وہ اپنی ماں کیساتھ برات میں آئی تھی۔ جگدیش بھی اپنی چچی کیساتھ برات میں مہمان تھا آٹھ دن تک وہاں قیام رہنے کے بعد جگدیش چلا آیا تھا۔ مگر وہ تنہا نہیں آیا تھا نرملا جیسے اُسکے ساتھ ساتھ چلی آئی تھی۔ اُسے اور اُسکی شرمائی بڑی آنکھوں کو وہ بھلا نہ سکتا تھا۔

"نرملا!" جگدیش نے اسطرح کراہ کر کہا کہ گویا اُسکا دل چیرا جا رہا ہے پاس کے کمرے میں کوئی ریکارڈ بجا رہا تھا۔

تتا گرا ڈال سے رے بابا
پون پرے اُڑا لے جائے
اب کے بچھڑے کب ملینگے رے بابا
دور پڑیں گے جائے ۔۔۔۔!

جگدیش روتا ہوا بستر پر جا گرا۔

جہاں گلی بازار سے آ کر ملتی تھی وہاں سے اندر کی طرف دور تک اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

جگدیش نے دوست کا ہاتھ دباتے ہوئے پوچھا اس اندھیرے میں کہاں لئے جا رہے ہو؟

"ذرا قدم تو بڑھاؤ یہ تو کاروبار ہی اندھیرے کا ہے۔"

جس بالاخانہ کی روشنی بازار کے نرخ پر سے نظر آ رہی تھی اور جسکے دروازوں سے نکلکر خاموش بازار میں خوش آئند ترنم سے بکھر جانے والی تانیں کانوں میں میٹھا رس بن کر دل تک اُتر جاتی تھیں اُسکا زینہ اندھیری گلی میں تھا۔

زینہ کے دروازہ کی دھیمی لیمپ کی نیم مردہ روشنی میں جگدیش اپنے دوست کے پیچھے پیچھے اوپر چڑھا۔

مختصر سی محفل کو ایک رقاصہ کے رقص ونغمہ نے مبہوت بنا رکھا تھا۔ آواز کی کھنک اور گلے کے لوچ سے کمرے کی آراستہ فضا وجد میں معلوم ہوتی تھی اور رقص کی گت پر در ودیوار ساکت تھے۔

نوواردوں کو دیکھ کر ایک بڈھا سا آدمی اپنی جگہ سے اُٹھا

"وہ نہیں ہیں" جگدیش کے دوست نے پوچھا۔

"اوپر ہیں" اُس نے جواب دیا "تیسری منزل پر" ابھی آتی ہیں"

ہم باہر صحن میں تخت پر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد ایسا معلوم ہوا کہ وہ نیچے آ رہی ہے۔

دوست نے جگدیش سے کہا "تم ذرا اسکی آنکھیں دیکھنا جیسے نرگس کا پھول شرما رہا ہے"

جگدیش کے دل کو ایک جھٹکا سا لگا ۔۔۔ شرمائی ہوئی نرگسی آنکھیں ۔۔۔ نرملا۔

جگدیش کو ایسا محسوس ہونے لگا جیسے کوئی اُسکا آہنی پنجوں سے گلا گھونٹ ڈالنا چاہتا ہے۔

وہ زینے سے نیچے اُتر رہی تھی۔

جگدیش نے تخت سے اُٹھتے ہوئے کہا "میں جاتا ہوں"

"کیوں" دوست نے حیرت سے پوچھا۔

جگدیش جواب دیئے بغیر دروازہ کی طرف چلا۔

"جگدیش" آواز سن کر وہ مڑا وہ اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

"نرملا" ۔۔۔ جگدیش نے ہانپتے ہوئے کہا۔

نرملا نے گردن جھکالی۔

جگدیش دروازہ تک پہونچا اور جلدی جلدی زینے سے اُترنے لگا نرملا نے گردن اُٹھائی۔

"جگدیش" اُسنے چلا کر کہا "جگدیش مجھے تم سے کچھ کہنا ہے" وہ سب کچھ بھول کر تیر کی طرح لپکی ہوئی زینہ تک آئی۔ رقص وسرود کی جگہ اب ایک اور ہنگامہ برپا تھا۔ کئی مضبوط ہاتھ نرملا کو پکڑ رہے تھے اور وہ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے چلا رہی تھی: "مجھے جانے دو مجھے اس سے کچھ کہنا ہے مجھے جانے دو"

اُسکی آواز خاموشی میں ایک فریاد کی طرح گونج رہی تھی اور جگدیش تیز قدم اُٹھائے چلا جا رہا تھا۔ کس طرف؟ یہ اُسے خود پتہ نہ تھا۔

نصیب تمہاری یاوری کرے جنگجو بہادر

ہاں، ننھے بچے یہ بہادر سپاہی دشمن سے لڑنے جا رہا ہے اور اس طرح ہندوستان کو تمہارے لئے ایک ایسی محفوظ جگہ بنا رہا ہے جس میں تم چین سے زندگی بسر کر سکو۔ جنگجو بہادر بننے کے لئے تم تو ابھی بہت چھوٹے ہو لیکن تمہارے والد، والدہ، بھائی اور بہن سب کے سب ایک ایک آنہ بچا کر اور اُس سے ڈیفنس سیونگس اور سرٹیفکیٹس خرید کر ہندوستان کو طاقت ور بنا سکتے ہیں۔

ہر دس روپیہ والا ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ تین روپیہ نو آنہ منافع دیتا ہے تفصیل ڈاک خانہ سے معلوم ہو سکتی ہے

خریدیئے ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

مارشل پیتاں کا پیغام

وشی ۲۰ اپریل مارشل پیتاں نے فرانس کے لوگوں کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ فرانسیسی نئی حکومت بن گئی ہے ایڈمرل دارلاں میرے جانشین ہوں گے اور ہمارے ملک اور سلطنت کی بچاؤ باگ ڈور ان کے ہاتھ میں ہوگی۔ موسیو لاوال میرے حکم کے مطابق ملک کی داخلی اور خارجی پالیسی کی رہبری کریں گے سنہ ۱۹۴۰ء میں جب ملک پر زبردست تباہی آئی تھی اس وقت میں نے موسیو لاوال کے ساتھ ملکر ہی ملک کی نئی تعمیر کیلئے نئے نظام کی بنیاد ڈالی تھی آج جبکہ جون سنہ ۴۰ء جیسا ہی فیصلہ کن وقت آپہونچا ہے ان کو قومی کام اور یورپ کی اس نئی تنظیم کا کام کرنے کیلئے پھر اپنے ساتھ پاتا ہوں جس کی بنیاد ہم نے ملکر ڈالی تھی۔ فرانسیسی آپ کی دانشمندی۔ آپ کا صبر اور آپ کی حب الوطنی ہماری تمام آزمائشوں اور مصیبتوں پر عبور کرنے میں ہماری مدد کرے گی۔ ایک ہو کر حکومت کا ساتھ دو اس سے آپ کی امید بر آئے گی۔

فرانس کا بیڑہ جرمنی کے حوالے

ہونشی ۱۹ اپریل۔ سوویٹ نیوز ایجنسی کو جنیوا سے خبر ملی ہے کہ جرمنی اور وشی کے درمیان ایک معاہدہ ہوگیا ہے اور جس پر ۱۴ اپریل سے عملدرآمد ہوگیا ہے اس معاہدہ کے مطابق فرانس اپنے بڑے جنگی جہاز مختلف قسم کے چھ اور جنگی جہاز جرمنی کے حوالے کر دیگا ان کے علاوہ دس حملہ آور اور کچھ ٹوٹے پھوٹے جہاز بھی معاہدہ میں شامل ہیں جن کی ٹیونس اور مارسیلز کی بندرگاہوں میں مرمت کی جائے گی۔

کنبیرا ۲۰ اپریل جاپانیوں کا نیا طریق جنگ اس حملہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جوان کے ہوائی جہازوں نے آخری بار مورسبی پر کیا اس حملہ میں بمبار جہازوں کے ساتھ شکاری ہوائی جہاز تھے سات بمبار جہاز تھے جو پہلے تو بہت بلندی سے بم گراتے رہے اور یکایک نیچے آکر ترتیب سے بم

جبرالٹر کے متعلق جاسوسی

نیویارک ۱۹ اپریل۔ نیویارک میں چار جرمنوں کو جو سوئزرلینڈ کے باربردار جہاز پر ملازم تھے۔ اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ انہوں نے اطالوی حکومت کو جبرالٹر کی قلعہ بندیوں اور ڈیفنس کے متعلق اطلاعات نقشے اور تصاویر مہیا کرنے کی کوشش کی۔ مجرم ثابت ہونے پر انہیں ۳۰-۳۰ سال قید یا موت کی سزا دی جائے گی۔

بمبئی سے چار لاکھ باہر جاچکے

بمبئی ۱۸ اپریل۔ لڑائی ہندوستان کے قریب تیزی سے آنے کی وجہ سے شہری لوگ ملک کے اندرونی علاقوں میں جانے لگے ہیں اب تک تقریباً چار لاکھ عورتیں بچے اور بے روزگار شخص شہر سے باہر گئے ہیں وہ زیادہ تر گجرات کاٹھیاواڑ۔ مہاراشٹر۔ کانکن مدراس پریذیڈنسی کے ضلعی قصبوں اور سنٹرل دیولی کے صوبوں کی طرف گئے ہیں۔

مدراس سے چھ روز میں تین لاکھ

مدراس ۱۷ اپریل۔ حکومت مدراس نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں ان سہولتوں کا ذکر ہے جو ہوٹلوں کے پروپرائٹروں کو دی گئی ہیں تاکہ وہ اپنے خریداروں کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔

مدراس کارپوریشن کے میئر نے شہر کی زندگی کو منظم رکھنے کیلئے لیڈروں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے جس میں مسٹر راجگوپال اچاریہ بھی شامل ہیں اس کانفرنس کی ضرورت خاص طور پر اس وجہ سے پڑی کہ بہت سے لوگ شہر چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ مدراس کارپوریشن کی کونسل نے آج شام کو اپنی میٹنگ میں طے کیا ہے کہ کمشنر کو ہنگامی حالات کے خاص اختیارات نہ دیئے جائیں کیونکہ ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۴ اپریل تک پچھلے چھ روز میں تین لاکھ آدمی مدراس سے باہر گئے۔ مدراس کے چڑیا گھر کے خطرناک درندے اور زہریلے جانور ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

لکھنؤ میں چھ خاکسار گرفتار

لکھنؤ ۱۷ اپریل۔ حکومت ہند نے خاکساروں کے بیلچے لے کر چلنے پر جو پابندی لگائی ہے اس بارے لکھنؤ کے افسران ضلع کی طرف سے سختی سے عمل کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں چھ خاکساروں کو جو بیلچے لئے ہوئے چل رہے تھے گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے بیلچے اپنے قبضے میں کر لئے ہیں۔

دشمن کا استقبال کرنیکا خیال شریفانہ نہیں

بنگال کے کانگریس جلسہ میں پنڈت جواہر لال کی تقریر

کلکتہ ۲۰ اپریل پنڈت جواہر لال نہرو نے ہفتہ کے روز بنگال کے کئی سو کانگریسی کارکنوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ہندوستان ایک غلام ملک ہے تاہم وہ اس جنگ سے پہلے ہی ان اصولوں سے ہمدردی کا اظہار کر چکا ہے۔ جن کی خاطر چین اور روس لڑ رہے ہیں اور کانگریس محسوس کرتی ہے کہ ہٹلر اور جاپان کی قوتیں تاریک قوتیں ہیں اور اگر وہ کامیاب ہوئیں تو اس کا نتیجہ ہندوستان کی مستقبل غلامی ہوگا۔

پنڈت جی نے کہا کہ ہندوستان کی صورت حالات پر بین الاقوام کی روشنی میں تبصرہ کرنا چاہئے اس جنگ میں کانگریس کا رویہ ایک غیر جنگ جو فریق کا ہے ایک غیر جانبداری فریق کا سا نہیں۔ میرا خیال ہے اجتماعی مزاحمت کی تنظیم حکومت ہی کر سکتی ہے لیکن سر اسٹیفورڈ کرپس کے ساتھ گفت و شنید کے ناکام ہونے کے بعد میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ حملہ آور کا مقابلہ ہر ممکن طریقہ سے کرنا چاہئے میں امکانی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ حملہ آور فوج کی آمد پر لوگوں کو کیا قدم اٹھانا ہوگا لیکن غاصب کا استقبال کرنا ایک سچا نظریہ نہیں ہے پنڈت جی نے کانگریسی صاحبان اور عوام الناس کو حملہ آوروں کے خلاف ایک وعدوں کے خلاف تنبیہ کیا اور کہا کہ ہمیں ہر ممکن طریقہ سے دشمن کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کرنی چاہئیں۔

پنڈت جی نے فرمایا کہ جن کوئی خالص پروگرام لے کر بنگال میں نہیں آیا اس وقت جبکہ دشمن ہندوستان پر حملہ کر رہا ہے اور امریکہ بھی شریک جنگ ہے۔ مجھے یہ دیکھکر دکھ ہوتا ہے کہ میں اپنے ملک کیلئے کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ خیال مجھے پوری نیند سونے بھی نہیں دیتا میں محسوس کرتا ہوں کہ اس نازک وقت میں مجھے اپنے دوستوں اور بھائیوں کے پاس جانا چاہئے انہوں نے بتایا کہ وہ آسام میں جائیں گے۔ وہاں کانگریسی کارکنوں سے ملیں گے اور وہاں پناہ گزینوں کے کیمپوں کا معائنہ کریں گے۔

ٹوکیو پر بمباری تسلیم

ٹوکیو ۱۸ اپریل کبنی اور ہوکو کے علاقوں پر بھی ہوائی حملے کے خطرے کا بگل بجا سرکاری طور پر جاپان نے تسلیم کیا ہے کہ نتیجہ کو سہ پہر کے وقت جاپان پر اس جنگ میں پہلا ہوائی حملہ ہوا اور جہازوں کی طرف سے آئے ٹوکیو ریڈیو نے بھی بمباری کا اعلان کیا ہے۔ اس نے کہا کہ متعدد بم گرائے گئے۔ ٹوکیو کی آبادی کو پہلے ہی سے ہوائی حملہ سے بچنے کی تربیت دی گئی تھی اس کا تجربہ ہو گیا ہمارا نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ سات گھنٹہ الارم رہا

سر سریندر ناتھ ٹیگور گرفتار

لکھنؤ ۱۷ اپریل مسٹر سریندر ناتھ ٹیگور کو جو ڈاکٹر ٹیگور مرحوم کے بھتیجے ہیں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت پرسوں گرفتار کر لیا گیا۔ انہوں نے لکھنؤ یونیورسٹی یونین کے زیر اہتمام فریڈم کانفرنس مرتب کی تھی۔

نئی دہلی ۲۰ اپریل آسٹریلیا کا ایک مارو جنگی جہاز بنگال کی کھاڑی میں ڈوب گیا۔ اس کے جہازی بچا لئے گئے ہیں۔

چٹاگاؤں ۲۰ اپریل۔ حکومت بنگال اب تک چٹاگاؤں سے دیہات میں جانے والے لوگوں میں ایک لاکھ روپیہ تقسیم کر چکی ہے۔ مسٹر سٹورٹ ایڈیشنل مجسٹریٹ اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ چٹاگاؤں سے باہر جانیکا سلسلہ ابھی تک جاری ہے

تروتازہ بنانے والی

ہر طرح کے دماغی یا جسمانی کام کرنے کے بعد آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ چائے کی ایک پیالی۔ تاکہ آپ کی ذائقہ طاقت حاصل ہو۔ اور آپ تروتازگی محسوس کریں۔ خواہ دن گرم ہو یا سرد۔

چائے ہی بلاشبہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے آپ اطمینان حاصل کرتے ہیں اور صحیح معنوں میں یہ آپ کو خوش و خرم رکھتی ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے: تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دنیا کے پینے کی چیز

IK 148 V — انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS TEA

لپٹن کی جاگو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

ایک دل کش سوشل شاہکار

ہندوستان سنی ٹون کا دلکش شاہکار

جمعہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

سوبھاگیہ

خاص اداکار

سوبھاگیہ۔ سمرتھ۔ پریم ادیب

کے۔ ان۔ سنگھ۔ مس پردھن

مس گلاب!

تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

"کیا تم نے آج صبح "میکلین" سے دانت صاف کئے تھے؟"

"اخاہ! بیشک تم نے صحیح سبق سیکھا ہے"

اس ننھی بچی سے سبق حاصل کیجئے

"میکلین پیراکسائڈ ٹوتھ پیسٹ"

آپکے دانتوں کو سفید براق اور مسوڑھوں کو مضبوط تندرست بنا دیگا اور منہ میں تازگی و صفائی پیدا کر دیگا۔ یہ ٹوتھ پیسٹ رات کو اور صبح استعمال کرنے کے لئے آپکے قابل ہے۔

MACLEANS TOOTH PASTE

تمام دوا فروش اور اسٹور فروخت کرتے ہیں۔

NO.2184

سبدِ گل

موجودہ جنگ نے کس طرح دنیا کے بڑے سے بڑے سورما کو بدحواس بنا دیا ہے؟ اسکا اندازہ مسولینی بہادر کی اس دلچسپ بدحواسی سے ہوسکتا ہے جو حال ہی میں بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔

اس بدحواسی کی دلچسپ تفصیل یہ ہے کہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کی ایک رات کو مسولینی بہادر اپنے محل کے ایک ایسے کمرے میں آرام فرما تھے جس کی کھڑکی محل کے باغیچہ کے رخ کھلی ہوئی تھی۔ آدھی رات کے قریب یکایک کسی کی پیر کی آہٹ سے آپ کی آنکھ کھل گئی تو آپ نے دیکھا کہ کوئی جاسوس دور کھڑا ہوا کھڑکی کو گھور رہا ہے۔ بس پھر کیا تھا مسولینی بہادر نے چیخ کر سارے محل کو سر پر اُٹھا لیا۔

مسولینی بہادر کا چیخنا تھا کہ سارے محل میں ہلچل برپا ہوگئی۔ اور وہ جاسوس بھی آپ کے کمرہ کی طرف دوڑا۔ آپ نے جو اسے اپنے کمرہ کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا تو چلا کر کہا کہ "یہی ہے اسے پکڑ لو" لیکن جوں ہی وہ کھڑکی کے قریب آیا تو پتہ چلا کہ وہ جاسوس واسوس کچھ بھی نہیں ہے۔ مسولینی بہادر کے محافظ دستہ کا ایک آدمی ہے جس کو دستہ کے افسر نے کھڑکی کے قریب پہرا دینے کے لئے متعین کیا تھا۔ دیکھا جاتا ہے کہ یہ اٹلی کا سورما کس دل گردہ کا آدمی ہے۔؟

آپ یہ نہ سمجھئے کہ اس بدحواسی کا دور صرف مسولینی بہادر ہی تک محدود ہے۔ ہندوستان کی پولیس کو بھی موجودہ جنگ نے بری طرح بدحواس کر رکھا ہے۔ چنانچہ کلکتہ کی اطلاع ہے کہ فنطائی تحریک کے مخالفین نے جب فنطائیت کی مخالفت اور جمہوریت کی حمایت میں ایک جلسہ منعقد کیا تو کلکتہ کی پولیس نے عالم بدحواسی میں یہ سمجھ لیا کہ یہ جلسہ جنگی کوششوں میں روڑے اٹکانے کیلئے کیا جا رہا ہے حالانکہ جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ برطانیہ اور اُسکے ساتھیوں کی حمایت کے لئے عوام کو اُبھارا جائے۔ مگر پولیس عالم بدحواسی میں یہی سمجھتی رہی کہ یہ حکومت کے مخالفین کی ہنگامہ آرائی ہے۔

ایک پولیس افسر کانسٹبلوں کی فوج لئے ہوئے اس جلسہ میں آن دھمکے۔ اور آپنے حکم دیدیا کہ جلسہ منتشر کر دیا جائے لیکن پولیس افسر کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اُس نے دیکھا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کلکتہ اور صوبہ بنگال کے ایک وزیر صاحب بھی اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے چلے آرہے ہیں۔ بیچارے پولیس افسر صاحب جو بدحواسی کا شکار ہوگئے تھے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

بدحواسیوں کی اس داستان میں للت پور میونسپل کمیٹی کے ممبروں کی بدحواسی کا اگر ذکر نہ کیا گیا تو یہ ان ممبروں کیساتھ انتہائی ناانصافی ہوگی۔ چنانچہ للت پور کی نہایت ہی دلچسپ اطلاع ملی ہے کہ للت پور کے ممبر کسی معاملہ پر ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوگئے اور ممبروں میں ایسی شاندار کشتی ہوئی کہ پولیس کی مدد کے بغیر للت پور میونسپلٹی کا یہ دنگل ختم نہ ہوسکا۔

معلوم نہیں اس دھینگا مشتی کا اصل سبب کیا تھا لیکن خیال ہے کہ شاید ان ممبران نے میونسپلٹی کی عمارت کو عالم بدحواسی میں میدان جنگ سمجھ لیا تھا۔ بہرحال آج کل بڑی شاندار بدحواسیاں ہو رہی ہیں جو مدتوں تک لوگوں کو یاد رہیں گی۔

مسلمانانِ بنگلور کا عظیم الشان جلسہ

کل بعد نماز عشا مسلمانان بنگلور کا ایک عظیم الشان جلسہ بمقام اگسور ہوا جسمیں علاوہ مردوں کی کافی شمولیت کے مستورات بھی کثیر تعداد میں شریک تھیں۔ چونکہ بذریعہ اشتہارات پبلک کو اس بات کا علم تھا کہ جلسہ میں خطیبہ ہند مجاہدۂ اسلام سیدہ اختر حیدرآبادی صاحبہ تقریر فرمائیں گی اسلئے اطراف بنگلور سے مسلمان آئے جا رہے تھے خصوصاً مستورات کا تانتا بندھا تھا۔ بنگلور کی تاریخ میں یہ پہلا جلسہ تھا جسمیں مستورات کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔ تلاوت قرآن، نعت خوانی اور دیگر حضرات کی تقاریر کے بعد خطیبۂ ہند سیدہ اختر صاحبہ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ تقریر کیا تھی مسلمانوں کے ماضی و حال کا آئینہ تھا جسمیں اسلام کے تمام خد و خال نمایاں تھے۔ قرون اولیٰ کی برکتوں سے زمانہ حال کا موازنہ کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ آج ہماری زبوں حالی اور انتشار ہی زندگی کا باعث ایک ہے اور صرف ایک۔ وہ یہ ہے کہ ہم مذہب کی حقیقت ※

※ روح کو کھو بیٹھے ہیں۔ تعلیمات اسلامی کا حصول ہمارے اندر کوئی کشش داہمیت نہیں رکھتا فرائض دینی ادا کرنیکی ہمیں کوئی توفیق نہیں ہوتی ہمارے رہنماؤں کو ذاتی وجاہت و شہرت سے کام ہے انکو اپنی قوم کی اصلاح و ترقی سے کوئی واسطہ نہیں۔ آپنے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ خدارا جو کہیں اور قرآنی تعلیمات کو اپنا رہنما بنائیں اور اس وقت جبکہ ہر قوم ہر فرقہ اور ہر جماعت ایکدوسرے پر غلبہ و اقتدار حاصل کرنیکی جد و جہد میں مصروف ہے مسلمان متحد و بیدار ہوں اور اپنی جانوں زندگی و اسلامی تہذیب کی محافظت کریں۔ اختتام تقریر پر سیدہ اختر صاحبہ نے مسلمانوں کی تنظیم و اصلاح کیلئے ایک رزولیوشن پیش کیا جسے پرجوش نعروں کے درمیان حاضرین جلسہ نے بالاتفاق منظور کیا۔

رزولیوشن:۔ مسلمانان بنگلور کا یہ عظیم الشان جلسہ بالاتفاق طے کرتا ہے کہ جلد سے جلد انجمن تعلیم الصلوٰۃ کا قیام عمل میں لایا جائے اور انجمن ہذا مسلمانوں کی دینی و دنیاوی حالت سدھارنے کیلئے حسب ذیل اُمور انجام دے۔ مسلمانوں کو نماز کی تعلیم دینے۔ نماز کے فضائل بتانے اور عام مسلمانوں کو نمازی بنانیکی پرامن کوشش (۲) اتحاد و اتفاق کی تلقین اور بغض و فساد کی تخریب (۳) بچوں کو ابتدائی دینی تعلیم کی جد و جہد (۴) مدرسہ تعلیم البنات کا قیام (۵) لاوارث میتوں کی تجہیز و تکفین (۶) ہر جمعہ بعد نماز مواعظ حسنہ کا انتظام جہاں مقررین مسائل کی روشنی میں مسلمانوں کی اقتصادی، معاشرتی اور سماجی زندگی کی رہنمائی کریں......

ادبِ لطیف

حسن کی قیمت

از جناب تسلیم۔ سینیئر کیمبرج

گلاب کے پھول!

اس سے جو میرا وقت اور اپنی جوانی برباد کر رہی ہے جاکر کہدے کہ اب جبکہ اُسے پتہ لگ گیا ہے کہ میں اُسے بجا سے تشبیہ دیتا ہوں ——— تو وہ مجھے کتنی حسین معلوم ہوتی ہے۔

اس سے جو جوان ہے، خوبصورت ہے اور اپنی خوبصورتی کو ظاہر کرتے شرماتی ہے جاکر کہدے۔

اگر میں صحرا میں پیدا ہوتا۔ جہاں مجھے دیکھنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں بغیر کسی تعریف کے اور ستائش کے رہ جاتا۔

جو حسن دنیا کے سامنے نہ آیا ہو اُسکی قیمت بہت کم ہوتی ہے۔

تو اُس سے کہدے کہ وہ دنیا کے سامنے آئے یقیناً لوگ اُسکے حسن کی قدر کریں گے۔ اس سے محبت کریں گے —— اور اگر کوئی اسکی تعریف کرے تو وہ لجا جائے اور شرم سے اُسکا چہرہ چہرہ نیلگوں ہو۔

اسکے بعد مرجھا جانا۔

تاکہ وہ تمہاری پژمردگی میں ہر چیز کا انجام خود پڑھ لے، اور اُسے یہ معلوم ہو جائے کہ خوبصورت حسین اور دلکش اشیا کے میٹھے لمحات بہت کم ہوتے ہیں۔ اسطرح وہ اپنے حسن و شباب کی صحیح قدر و قیمت سے واقف ہو جائیگی۔

ہندوستان کے لاٹ پادری کا بیان

کلکتہ ۱۱ اپریل۔ "اسٹیٹس مین" میں ریورنڈ فاس کا ایک خط شائع ہوا ہے جسمیں اُنھوں نے لکھا ہے کہ کہ اسوقت ہندوستانیوں اور برطانی حکمرانوں کے تعلقات کے درمیان جو کشیدگی پائی جاتی ہے اسکے لئے گو ایک فریق کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ لیکن اسمیں شبہ نہیں کہ انگریزوں کی طرف سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں۔ اور انگریزوں کو چاہیئے کہ وہ ان کو مان لیں اور ان کا مناسب معاوضہ ادا کریں۔ ہمارا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم نے خاموشی کے ساتھ ان لیا کہ برطانی نسل میں کوئی برتری موجود ہے۔ ایسا فرض کرلینا ان بدو یتیوں کی حماقت اور عدم تعلیم کا نتیجہ تھا جو کہ شروع میں ہندوستان آئے۔

ابتدائی صدیوں میں جن اور غیر ملکی نسلوں نے ہندوستان پر حملے کئے اُن میں آرین۔ عرب۔ اور مغل شامل ہیں۔ وہ اسی ملک میں آباد ہوگئے اور اسمیں گھل مل گئے۔ اسکے برعکس انگریزوں کی اکثریت یہاں آئی اور اپنا کام کیا۔ اور چلی گئی اور اُنھوں نے ہندوستان کے کلچرل تمدنی اور سیاسی مقصدوں کو نہیں اپنایا۔ ہندوستانیوں کی نظروں میں انگریز غیر ملکی ہیں۔ اور انگریز اکثر ان لوگوں کے احساسات کا خیال رکھنے میں ناکام رہے جنکی خدمت ان کے سپرد کیگئی تھی۔

ایک ملک میں رہنے والے دو فرقوں کے درمیان یا تو تعاون ہو یا جھگڑا۔ تعاون اُسوقت ہوتا ہے جبکہ ایکدوسرے کو سمجھیں اور احترام کریں۔ میں کئی سال سے یہاں ہوں۔ میں یہ ماننے کیلئے تیار ہوں کہ انگریزوں نے بحیثیت نسل ہندوستانی قومیت کو فروغ دینے کیلئے تعاون کرنے کی شرطوں کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کی۔

اگر اپنی پچھلی غلطیوں کی وجہ سے ہم نے ہندوستان کو بعض صورتوں میں نااہل چھوڑ دیا ہے تو اب ہمیں اپنی غلطی کا ازالہ کرنا چاہیئے۔ عیسائی قوم نے پر ایثار خدمت کا اُصول پیش کیا ہے۔ اور اس ملک کی خدمت کے نئے نظام میں ہمیں اس اُصول پر عمل کرنا چاہیئے۔ ہندوستان میں قابل آدمیوں کی کمی نہیں ہے اور اسکا یہ کردعوت مضبوط ہے بہ قدرتی اور حق بجانب ہے کہ طاقت کا کنٹرول ہندوستانیوں کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ میں فرقہ وارانہ مشکلوں پر زور دینا نہیں چاہتا۔ جو کہ ایک متحدہ قوم بننے کے آڑے آئی ہیں اگر یہ الزام ہو کہ انگریزوں کے خلاف اکثر لگایا جاتا ہے۔ کہ انگریزوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایکدوسرے کے خلاف جذبہ پیدا کیا تو مجھے بھی افسوس ہے۔

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ مولانا آزاد آج صبح کلکتہ پہونچ گئے۔ پنڈت نہرو بھی عنقریب پہونچنے والے ہیں۔ جہاں سے وہ مدنی پور اور آسام جائینگے اور وہاں سے واپس آنیوالوں کی حالت دیکھیں گے۔

عالمِ نسواں

عورتوں کو مردوں کی نقالی کا مرض

"پاپولر میگزین" میں ایک مغربی خاتون نے عورتوں کی نقالی کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جسمیں بتایا ہے کہ یورپ کی عورتیں کسطرح مردوں کی نقالی کر رہی ہیں یہ مضمون ہماری ہندوستانی خواتین کے لئے بھی بیحد مفید ہے کیونکہ ہندوستان میں بھی عورتوں میں مردوں کی نقالی کا مرض پیدا ہوگیا ہے۔ ہم اس کارآمد مضمون کے چند اہم حصے ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں جس طرح مردوں کے لئے عورت بننا باعث فخر نہیں ہوسکتا۔ اُسی طرح عورتوں کے لئے بھی مرد بننا ہرگز باعث فخر نہیں۔ عورت کا وقار اسی میں ہے کہ وہ عورت رہے۔ عورتوں کی زندگی گزارے عورتوں کے مشاغل اختیار کرے۔ نہ یہ کہ وہ مردوں کی نقالی میں اپنا وقت اور زندگی برباد کرتی پھرے۔

جنگ عظیم کے بعد سے عورتوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اُنکو مردوں کی طرح زندگی گزارنی چاہیئے۔ چنانچہ اُنھوں نے اس چیز کی کوشش کی اور وہ بڑی حد تک کامیاب ہوگئیں۔ اب ہوا باز ہیں، موٹروں کی دوڑ میں۔ پیراکی کے مقابلہ میں ہر قسم کے کھیل کود میں۔ زندگی کے مختلف شعبوں میں عورتیں مردوں کے دوش بدوش نظر آرہی ہیں۔

عورتیں جو کچھ حاصل کرنا چاہتی ہیں اُنھوں نے کسی نہ کسی حد تک اُسے حاصل کرلیا۔ اور یہ ثابت کرکے دکھا دیا کہ عورت کسی صورت سے بھی مرد سے پیچھے نہیں ہے۔ وہ ہر لحاظ سے مرد کے دوش بدوش چلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ ثابت کرنے کے باوجود سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عورتوں نے صحیح قدم اُٹھایا ہے کیا ان کی زندگی کا مقصد وہی ہے جو وہ سمجھی ہیں۔ یا اس سے بلند و بالا ہے۔

میری بہنیں مجھے معاف کریں اگر میں یہ کہوں کہ اُنھوں نے اپنے آپ کو بلند و بالا سطح سے گرا کر پستی میں ڈالدیا ہے ممکن ہے کہ مردانہ مشاغل اور مردانہ زندگی عورتوں کے کسی خاص طبقہ کے لئے باعث فخر ہوسکے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مردوں کی نقالی اور مردوں کی تقلید نے عورت کو ان اعلیٰ مقاصد سے محروم کر دیا ہے۔ جن کے لئے وہ پیدا کی گئی تھی۔

اگر غور کیا جائے تو قدرت نے عورتوں اور مردوں کے کاموں کی تقسیم کر دی ہے۔ جتنے بھدے اور سخت کام ہیں وہ مردوں کے حوالہ کر دیئے گئے ہیں اور جتنے اعلیٰ و لطیف فرائض ہیں وہ عورت کو دیئے گئے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ قدرت نے عورت کو نہایت ہی بلند پایہ فرائض تفویض کئے ہیں۔

عورت کا سب سے اہم اور بڑا کام یہ ہے کہ قوم کو پیدا کرتی ہے اور اُن کو انسانیت کے سانچے میں ڈھالتی رہے۔ گویا خدا نے اپنے بعد جو اہم فرض ہوسکتا ہے وہ عورت کو دیا ہے اگر سچ پوچھا جائے تو تخلیق عالم میں عورت خدا کی نمائندگی کرتی ہے اور یہ اتنا بڑا اعزاز ہے جو آجتک کسی مرد کو میسر نہیں ہوسکا۔

مرد کیا ہے؟ ہماری گودیوں کا کھلایا ہوا بچہ۔ ہمارا تربیت کیا ہوا ایک لڑکا۔ ہماری درسگاہ کا ایک ادنیٰ شاگرد اور ہمارے ذریعہ سے پلنے بڑھنے والا ایک نوجوان۔ گویا ہم ہی نے اُسکو پیدا کیا ہے اور ہم نے اُسکو انسان بنایا ہے۔ ایسی حالت میں کیا یہ چیز ہمارے لئے باعث ذلت نہیں کہ ہم اپنے پروردہ کی نقالی کریں۔ اور اُسکے نقش قدم پر چل کر اپنے آپ کو پستی میں گرا دیں دنیا کے جتنے بھی بڑے آدمی گزرے ہیں اور اس وقت موجود ہیں اُن کو ہم ہی نے بڑا بنایا ہے۔ مثال کے طور پر کون نہیں جانتا تھا کہ جب مصطفےٰ کمال کا باپ مر گیا تھا تو اُسکی ماں کی تربیت ہی اُسکے عروج کا باعث بنی۔ مسولینی اور ہٹلر دونوں گیارہ گیارہ برس کی عمر میں یتیم ہوگئے تھے وہ عورتیں ہی تھیں جنھوں نے اُنکی پرورش کی۔ تربیت کی اور اس قابل بنایا کہ آج اُن کا ممتاز انسانوں میں شمار ہے۔

جب عورت کی شخصیت اتنی بلند و بالا ہو تو اُسکا مردوں کی تقلید کرنا یا دوسرے الفاظ میں اپنے شاگردوں کی نقالی کرنا کیونکر باعث وقعت ہوسکتا ہے۔ میں اپنی بہنوں سے کہونگی کہ وہ عورت بنیں اپنے فرائض کو سمجھیں اور مردوں کی اس اندھی تقلید کو چھوڑ دیں جس نے اُن کو پستی اور ذلت میں گرا دیا ہے ساتھ ہی عورت پن کی خصوصیات کو بھی برباد کر دیا ہے۔

بچوں کی دنیا

نیکی کا بدلہ

جناب عزیز گورکھپوری

اس دنیا میں دو قسم کے آدمی بستے ہیں ایک امیر دوسرے غریب۔ امیر کو دنیا کی خوشی کی ہر چیز حاصل ہے یعنی کھانے کو اچھی غذا۔ پہننے کو عمدہ لباس۔ رہنے کو خوبصورت مکان اور خرچ کرنے کو روپیہ کا ڈھیر۔ مگر بیچارہ غریب دنیا کی خوشی سے بالکل علیحدہ ہے تمہارے مدرسہ، بلکہ تمہاری جماعت میں بہت سے ایسے لڑکے ہونگے جن کو اپنے ماں باپ کی مفلسی اور غریبی کے باعث فیس دینا یا کتاب وغیرہ خریدنا جاڑوں میں گرم کپڑے بنوانا دشوار ہے۔ مگر بیچارے فیس دیتے ہیں۔ تو بڑی دقت سے۔ کتاب خریدتے ہیں تو بڑی مشکل سے گرم کپڑے بنواتے ہیں تو بڑی مصیبت سے۔ ایسے بھولیوں کی امداد تم پر فرض ہے ان کی امداد کرو تو ایسے طریقہ سے کہ دوسرے کسی کو نہ معلوم ہونے پائے۔ ورنہ لوگ انھیں حقیر سمجھیں گے۔ اگر وہ تمہارے اس احسان کی شکر گزاری کریں تو اچھا ہے اگر نہ کریں تو بھی کچھ پرواہ نہ کرو۔ کیونکہ تم نے اس واسطے احسان نہیں کیا ہے کہ وہ تمہارا شکریہ ادا کریں۔ تمہارا مقصد صرف یہ ہونا چاہیئے کہ اللہ میاں خوش ہوں اور تمہارا بھائی خوشحال ہے اگر تم ایسا کروگے تو اللہ میاں تمھیں خود بدلہ دیں گے کیونکہ نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔

ایک مرتبہ ایک میم صاحب تانگہ پر سوار کہیں جا رہی تھیں راستہ میں ایک لڑکے پر نظر پڑی۔ بیچارا ننگے پاؤں اور صورت سے تھکا ماندہ معلوم ہوتا تھا۔ میم صاحب نے کوچبان سے اس لڑکے کو تانگہ پر بٹھانے کو کہا رحم دل میم صاحبہ نے اس کے حالات پوچھے اس نے کہا کہ میں قریب کی بندرگاہ پر ملاحی کا کام سیکھنے جاتا ہوں۔

بائیس سال بعد اس سڑک پر ایک بحری کپتان فٹن پر سوار چلا جا رہا تھا اسنے دیکھا کہ ایک نہایت ضعیف العمر عورت پیدل چلی جا رہی ہے۔ کپتان کو بڑھیا پر رحم آگیا اُسنے کوچبان کو ٹھہرا کر بڑھیا کو فٹن پر سوار ہونے کا حکم دیا بڑھیا بہت ہی خوش ہو رہی تھی۔ اور دل میں کہتی جاتی تھی کہ ابھی اللہ کے نیک بندے دنیا میں موجود ہیں جب اُنھوں نے پاس کی چوکی پر پہونچ کر گھوڑے بدلے تو بڑھیا نے کپتان صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ میاں میں کرایہ دینے سے معذور ہوں۔ کپتان نے کہا کہ مجھے تمہاری جیسی عورتوں کو پیادہ چلتے دیکھ کر ترس آتا ہے۔ کیونکہ میں بائیس سال کا عرصہ ہوا میں اسی راستہ سے جا رہا تھا اُن دنوں میں بہت غریب آدمی تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک میم صاحبہ نے میری حالت دیکھ کر اپنی جیب سے پیسہ دے کر گاڑی پر بٹھالیا تھا۔ بوڑھی میم نے یہ بات سنی تو ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ میں وہی میم ہوں۔ آجکل میرا زمانہ بدلا ہوا ہے۔ کپتان بولا خیر کوئی بات نہیں ہے۔ میں بہت روپیہ کما کر لایا ہوں جبتک تم زندہ ہو ۲۰ پونڈ سالانہ لیتی رہنا اور اسی سے زندگی بسر کرنا۔ بڑھیا نے اسے خوشی خوشی قبول کیا۔

بچو! دیکھا تم نے نیکی کا کیسا بدلہ ملا۔؟ سنو آج سے تم بھی وعدہ کرو کہ غریبوں کی مدد کرنے سے ذرا بھی دریغ نہیں کروگے (ماخوذ)

پردۂ فلم

شمالی ہند میں تصاویر کی کمزور پبلسٹی

بمبئی میں پبلسٹی پر کس فراخ حوصلگی کیساتھ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ بمبئی کی ایک نئی فلم کمپنی اپنی صرف ایک تصویر پر جو ابھی ریلیز نہیں ہوئی ہے۔ پچاس ہزار روپیہ پبلسٹی پر صرف کر چکی ہے۔

بمبئی میں روپیہ لٹانے میں تو اس کمپنی کی فراخ حوصلگی کا یہ عالم ہے لیکن شمالی ہند میں یہی کمپنی یہ چاہتی ہے کہ بغیر پیسے کوڑی کے اسکی پبلسٹی ہو جائے۔ چنانچہ ہر ہفتہ شمالی ہند کے اخبارات کے دفتر میں اس کمپنی کی جانب سے مفت شائع کرنے کے لئے نمونہ آجاتی ہیں۔ جن کو چند اخبارات کے علاوہ باقی تمام مقتدر اخبارات نظرانداز کر دیتے ہیں۔ ایک ایسی فلم کمپنی پر کیا موقوف ہے بمبئی کی تقریباً تمام فلم کمپنیوں نے یہی غلط طریقہ کار اختیار کر رکھا ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ شمالی ہند میں ان فلم کمپنیوں کی پبلسٹی نہایت کمزور ثابت ہوتی ہے۔ اور اچھی اچھی فلمیں اس کمزور پبلسٹی کی وجہ سے ناکام ثابت ہو جاتی ہیں۔

اسمیں شبہ نہیں کہ بمبئی آمدنی کے لحاظ سے خاصہ اہم علاقہ ہے لیکن شمالی ہند بھی روپیہ دینے کے لحاظ سے کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا خیال ہے کہ اگر شمالی ہند میں بمبئی کے مقابلہ میں نصف بھی پبلسٹی مل جائے تو شمالی ہند بمبئی سے دوگنی آمدنی دے سکتا ہے۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ کیا خاص اسباب ہیں جنکی بنا پر فلسازوں نے شمالی ہند کو بالکل نظرانداز کر رکھا ہے۔

بمبئی کے فلمساز اگر یہ چاہتے ہیں کہ اُنکی تصویر شمالی ہند کی پبلسٹی پر بھی اُسی طرح کامیاب ہو تو ان کو شمالی ہند کی پبلسٹی پر بھی اُسی طرح روپیہ خرچ کرنا ہوگا۔ جس طرح بمبئی میں روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔

بمبئی میں ایک نئی فلم کمپنی "ماڈرن پکچرس"

مسٹر ایل یعقوب۔ اور مشہور فلم اسٹار خورشید کے اشتراک عمل سے حال ہی میں ماڈرن پکچرس کے نام سے بمبئی میں ایک نئی فلم کمپنی قائم ہوئی ہے جو آجکل اپنی پہلی پنجابی تصویر "پٹولا" کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ پٹولا میں خورشید۔ اروِن۔ عزیزی ارکا۔ گجرانی۔ امیر بانو۔ منور، ایچ فاتم۔ اور موہنی جیسے ممتاز اداکار ایک ساتھ کام کر رہے ہیں۔ پٹولا کے مکالمے مسٹر ایل یعقوب نے خود لکھے ہیں۔ اور ڈائرکشن کے فرائض بھی آپ ہی انجام دے رہے ہیں۔

خورشید کو شمالی ہند اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جو مقبولیت حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

سن لائف آف کناڈا

مشکلات کے سال میں اچھی ترقی

"سن لائف آف کناڈا" نے جو ایمپائر کی سربرآوردہ انشورنس کمپنیوں میں سے ایک ہے سنہ ۱۹۴۱ء کے سال میں اپنی اولین تاریخ میں اضافہ کیا ہے۔ مشکلات کے سال کے دوران میں اُسکی کارگزاری کے حالات کے مطالعہ سے بڑا اطمینان پیدا ہوتا ہے پچھلے ماہ میں مانٹریل کے منعقدہ ۷۱ ویں سالانہ جلسہ میں جو مالی نقشہ اُسکے پریسیڈنٹ اور مینیجنگ ڈائرکٹر مسٹر آرتھر جی اوڈ نے پیش کیا تھا اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمپنی کی جائداد دوران سال میں ۱۲۲۵۰۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوکر ۲۷۷۴۰۰۰۰۰ روپیہ کی قابل وقعت رقم تک پہونچ گئی ہے۔ پالیسی ہولڈر کو ادائیگی کی تعداد ۲۴ کروڑ روپیہ کی ہوئی۔ اور چلتو کاروبار میں ۲ کروڑ سے زیادہ کا اضافہ ہوکر اُسکی تعداد اسوقت ۸۱۴۱۷۰۰۰۰۰ روپیہ تک پہونچ گئی ہے۔ دوران سال میں جو جدید تجارت شروع کی گئی وہ تقریباً ۵۱۲۴۰۰۰۰۰ روپیہ کی تھی۔ جبکہ کل مالگذاری کی تعداد ۴۶۳۹۰۰۰۰۰ روپیہ تھی۔ فاضل اور متفرق رزرو میں مزید ۱۰۹۰۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اُسکی موثر کل تعداد ۸۷۹۰۰۰۰۰ روپیہ ہے۔

توجہ فرمائیے!!!
اب وقت آگیا ہے
سیرولین
روشے
استعمال شروع کرنے کا
جو
سردی زکام کھانسی
اور
ہر قسم کے امراض سینہ دور کرنے میں
کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے،

"نیو سٹیٹسمین" کا حکومت کو مشورہ

لندن ۱۷ اپریل۔ کرپس مشن کے ناکام رہنے کی روشنی میں ہندوستان کے بچاؤ کی پوزیشن پر لئے زنی کرتے ہوئے اخبار "نیو سٹیٹسمین" لکھتا ہے کہ پرامید چالیں اور تدبیریں دی ہیں جو کہ چینیوں نے اختیار کی ہیں اور ایسا صرف قومی حکومت ہی کرسکتی ہے جس پر عوام کا اعتماد ہو اور جو عوام کے اندر وطنیت پسندی کا جذبہ بھڑکا سکے۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ اگر ہم واقعی لڑائی کے بعد ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جس میں ان کو علٰحدگی کا حق بھی حاصل ہو تو ہمیں آج ہندوستان کے لیڈروں پر بھروسہ کرنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ اور ان کو ڈومنین مدبروں کے عملی اختیارات سپرد کردینا چاہئیں۔ ایسا کرنے کی ضرورت محض اس وجہ سے نہیں کہ نیک نیتی کا تقاضا ہے بلکہ اس کے حق میں سب سے بڑی اور ٹھوس دلیل یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگ اس حالت میں دل وجان سے لڑیں گے جبکہ وہ دیکھیں گے کہ دہلی میں ان کی قومی حکومت ہے جس کو حقیقی اختیارات حاصل ہیں۔

نازی ازم فسزم اور سامراج

پشاور ۱۹ اپریل۔ کل رات کو ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر خان صاحب سابق وزیر اعظم سرحد وممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ہندوستان میں کرپس مشن کے آنے اور چلے جانے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ذاتی طور پر سر کرپس کے خیالات کچھ بھی ہوں لیکن بہرحال وہ برطانوی سامراج کے نمائندے ہیں۔ دشمن سے لڑنے کے متعلق ہمارے منصوبوں پر پانی نہیں پڑیگا بہرحال ہم اپنی آزادی کی جد وجہد جاری رکھینگے اس جنگ کے خاتمے کے بارے میں اور تو کوئی پیشینگوئی نہیں کی جاسکتی لیکن اس بات کا ہر ایک کو یقین ہے کہ نازی ازم فسزم اور سامراج کا دنیا کے تختہ پر کہیں پتہ نہ رہے گا۔

انگلینڈ کیخلاف الزام

موسیولوال نے اس لڑائی کیلئے انگلینڈ کو قصوروار

ہندو مسلمانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہئے

بھوپال ۱۷ اپریل۔ حکومت بھوپال نے ایک خاص مسلح گارڈ قائم کردی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ۱۲۰ اسوک گارڈ بھرتی کئے جائینگے اس گارڈ کا مقصد لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کرنا ہوگا۔

مسٹر شعیب قریشی وزیر تعلیم نے ایک جلسہ میں اتحاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر مسلمان کا یہ پاک فرض ہے کہ وہ اپنے پڑوسی ہندو کی جان عزت اور مال کی حفاظت کرے۔ جس طرح کہ وہ اپنے خاندان کی کرتا ہے اور ہر ہندو کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے پڑوسی مسلمان کی اسی طرح حفاظت کرے۔

ٹھہرایا اور کہا کہ انگلینڈ نے ہمیں اس لڑائی میں جھونکا انگلینڈ نے ہمارا بیڑا ڈبونے کی کوشش کی ہے ہماری نوآبادیوں کو چرالیا اور اس نے فرانسیسی لوگوں کو قوم کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی۔

شاندار — پانچواں — ہفتہ
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۲۴ اپریل ۱۹۴۲ء سے
تاج محل پکچرز لمیٹیڈ کا لاجواب شاہکار
اُجالا
خاص اداکار
نسیم - پرتھوی راج - مبارک
رتن بائی - مرزا مشرف
مادھوریکا
پرکیف اسٹوری - نیچرل اداکاری -
دلکش گانے - دلچسپ ڈانس - پُرزور
مکالمے - پُرلطف مذاق — تشریف لاکر لطف اُٹھائیے!

مہاتما گاندھی کا بیان

احمد آباد ۱۹ اپریل۔ مہاتما گاندھی ہریجن میں لکھتے ہیں:- یہ امر ازحد درجہ قابل رحم ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے سیاسی ڈیڈ لاک کو سلجھانے کیلئے جو تجاویز بھیجیں وہ اتنی مضحکہ خیز تھیں کہ کسی نے بھی انہیں منظور نہ کیا۔ یہ بدقسمتی تھی کہ یہ تجاویز سر اسٹیفورڈ کرپس یہاں لائے جو ایک بہترین ترقی پسند اور ہندوستان کے دوست سمجھے جاتے ہیں۔

مجھے سر اسٹیفورڈ کرپس کی نیک نیتی پر شبہ نہیں ہے انہیں یقین تھا کہ جو کچھ وہ ہندوستان کیلئے لائے اس سے بہتر چیز کوئی دوسرا انہیں لاسکتا تھا۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ کانگریس درجہ نوآبادیات کی طرف آنکھ اٹھاکر بھی نہیں دیکھ سکتی خواہ اس کے ساتھ درجہ نوآبادیات کے منظور کرتے ہی سلطنت کے قطع تعلق کا حق ہی کیوں نہ دیا گیا ہو۔ آپ یہ بھی جانتے تھے کہ اس تجویز کا مقصد ہندوستان کو تین حصوں میں تقسیم کرنا تھا جن میں سے ہر ایک کا طریق حکومت مختلف ہوتا۔ اس کا مقصد پاکستان کا قیام تھا لیکن پاکستان بھی وہ جو مسلم لیگ کے نظریہ کے مطابق نہیں۔ سب سے آخر میں یہ اسکیم ذمہ دار وزراء کو محکمہ ڈیفنس پر کوئی حقیقی اختیار نہیں دیتی تھی۔

آگے چلکر آپ فرماتے ہیں کہ مکمل آزادی کا حصول اس وقت تک ناممکن ہے جب تک ہم فرقہ وارانہ گتھی کو سلجھا نہیں لیتے۔ ہمیں اس عریاں حقیقت کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کرنا چاہئیں۔ اس مسئلہ کو کیوں کر حل کیا جائے۔ یہ سوال میرا ہے۔ ہم اسے اسوقت تک حل نہیں کرسکتے جب تک ایک یا دونوں پارٹیاں یہ خیال کرتی ہیں کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کئے بغیر آزادی حاصل ہوسکتی ہے۔ جو مسئلہ ناقابل بن چکا ہے اسے حل کرنے کے دو ہی طریقے ہیں ایک عدم تشدد کا شاہی راستہ ہے اور دوسرا تشدد کا پہلے طریقہ میں دوسری پارٹی کی رسمی رضامندی یا تعاون غیر ضروری ہے۔ اگر دو لڑکوں میں ایک سیب پر جھگڑا ہو جائے تو پر امن طریقہ یہی ہے کہ سیب دوسرے فریق کے حوالہ کردیا جائے۔ اور مؤخرالذکر کو اس حالت میں یہ بخوبی معلوم ہوگا کہ اس کا مطلب ہتھیار ڈالنے والے فریق کی طرف سے عدم تعاون ہے۔

دوسرا طریقہ تشدد کا حسب معمولی طریقہ ہے اس کے مطابق دو پارٹیاں آپس میں لڑتی ہیں تاوقتیکہ ایک عارضی طور پر پسپا نہیں ہو جاتی۔ ان تمام اصحاب کو جو آزادی میں دلچسپی رکھتے ہیں اس بارے میں انتخاب کرلیا جائے میرا خیال ہے کہ بڑے بڑے لیڈر اس معاملہ میں اپنا راستہ منتخب کرہی چکے ہیں۔ لیکن عوام الناس انکے دلوں کی بات نہیں جانتے۔ ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اگر ان کے لئے ممکن ہو تو اتحاد کے پیش نظر عدم تشدد کی راہ اختیار کریں اس کیلئے ہندوؤں اور مسلمانوں کو راستہ میں بھائیوں کی طرح چلنا ہوگا اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ متحدہ زندگی صرف ایک امکان ہی نہیں بلکہ ضرورت بھی ہے۔

میں نہیں جانتا کہ یہ لوگ جو دو قوموں کی تھیوری اور ہندوستان کی تقسیم پر یقین رکھتے ہیں۔ آپس میں دوستوں کی طرح تعاون کرسکتے ہیں یا نہیں اگر مسلمانوں کی ایک بھاری اکثریت اپنے آپ کو ایسی جداگانہ قوم تصور کرتی ہے جس کا ہندوؤں کے ساتھ کچھ بھی اشتراک نہیں تو انہیں ان کی کوئی چیز بھی اپنی رائے بدلنے پر مجبور نہیں کرسکتی اگر وہ اس بنا پر ہندوستان کی تقسیم چاہتے ہیں تو وہ ملک کے حصے بخرے کراکر رہینگے بجز اس کے کہ ہندو اس قسم کی تقسیم کے خلاف جنگ کرنا چاہتے ہوں۔ جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں اس قسم کی تیاریاں دونوں طرف جاری ہیں یہ خودکشی کا راستہ ہے۔ یہ فریق غالباً برطانیہ یا غیر ممالک کی امداد در اصل کرنا چاہیگا۔ اس صورت میں آزادی کو خیرباد کہنا پڑیگا۔ تب جنگ آزادی کیلئے نہیں لڑی جائیگی بلکہ یہ غرضی سب کے لئے فرضی لڑکوں کی لڑائی ہوگی۔ میں اسے بطور ایک حقیقت کے سوچ بھی نہیں سکتا۔ میں اسے دیکھنے کیلئے زندہ رہنا پسند نہیں کرونگا بلکہ آزادی کی منزل کو جنگ دیکھنا مجھے پیارا ہے حصول آزادی کی جد وجہد میں یہ عین اغلب ہے کہ ہم اپنے جھگڑوں کو

میں قبض کے لئے کیا کروں؟
سب سے پہلے اندرونی صفائی کی طرف توجہ دیجئے
تندرستی کے لئے اندرونی صفائی قدرت کا سب سے پہلا اور ضروری اصول ہے قبض دور رکھنے کا سب سے اچھا طریقہ اندرونی صفائی ہے۔ اینڈ ریوز لیور سالٹ کا ایک گلاس روزانہ پینے سے آپکے جسم کی اندرونی صفائی رکھتی ہے
یہ تمام گندگی جس سے کہ قبض پیدا ہوتا ہے نکالدیتا ہے یہ خون کو ٹھنڈا اور صاف رکھتا ہے تمام جسم کو ٹھنڈا اور صاف رکھتا ہے تمام جسم کو تروتازہ اور چست بناتا ہے روزانہ ایک گلاس اینڈ ریوز سرخوش رہنے اسکے پینے کی عادت نہیں ہوتی۔ ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے
اینڈ ریوز لیور سالٹ
ANDREWS LIVER SALT
مقوی معین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
/۵۵

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس
ریلوے کراسنگ سے پاور ہاؤس الگن مل روڈ تک کی سڑک کی پٹری پر خشک اینٹوں کا کھرنجہ لگانے کے لئے سربمہر ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں
لاگت کا تخمینہ ۸۰۸۷ روپیہ - /Rs 8087 ہے جو کہ ۲۸ اپریل ۱۹۴۲ء کے ۳½ بجے شام تک وصول کئے جاویں گے۔
ٹنڈر فارم ۲۸ اپریل ۱۹۴۲ء کے ۳ بجے شام تک میونسپل آفس کانپور سے وصول ہوسکیں گے۔
ہر ایک ٹنڈر فارم کے دو کاپیوں کے سٹ کی قیمت دو روپیہ - /Rs 2 ہے
دیگر معلومات میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے کام کے کسی دن ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے دوران میں معلوم کی جاسکتی ہیں۔
دستخط ایچ - ایم - سمیع
چیرمین میونسپلبورڈ - کانپور

بھول جائیں لیکن اگر ہم بھول نہ سکے تو بھی اگر ہمیں آپس میں اگر جھگڑا کرنا ہی پڑے تو اس کا وقت تب آئیگا۔

فلسطین پر گولہ باری

یروشلم ۱۹ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جمعہ کو ایک دشمن جہاز نے فلسطین کے ساحل کے ایک مقام پر دو گولے پھینکے۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کوئی شخص ہلاک یا زخمی ہوا ہے۔

کلکتہ ۲۰ اپریل پنڈت جواہر لال نہرو و مسٹر فخر الدین احمد سابق فائنینس ممبر آسام کیبنٹ آج تیسرے پہر آسام میل سے آنے کا

شاندار — اٹھواں — ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۲۴ اپریل ۱۹۴۲ء سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار!
جُھولا
خاص اداکار
اشوک کمار - لیلا چٹینس - شاہ نواز
ممتاز علی - کرونا - شہزادی - راجکماری
ڈیسائی
موسیقی
جذبات
رومان
رقص
مزاح - مناظر اسمیں
سب کچھ لاجواب پائیں گے
تشریف لاکر لطف اُٹھائیے!!!

تم اُن سے ضرور پوچھنا کہ آئندہ چائے کی دعوت میں تم ایک پونڈ لپٹن ہمالائن بلینڈ خریدنا اسکی عجیب و غریب مہک ہے۔ کسی کو کبھی بھی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

او بہن ۔ میں نے ایک کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ چائے کی دعوت کیوں دیتی ہے جبکہ وہ اچھی چائے بنا نہیں سکتی

ہم لوگ ضرور ہمالائن بلینڈ چائے خریدیں۔

یہ لپٹن کی ہمالائن بلینڈ ہے۔ انتہائی کم دام میں یہ بہترین چائے ہے۔ جو مل سکتی ہے۔

یہ چائے بڑی نفیس ہے۔ تم کونسا بلینڈ استعمال کرتی ہو۔

Lipton's

لپٹن

ہمالاین بلینڈ ٹی خاص عادیگ

سیل ٹائٹ میں بند
اسپرو

MADE IN ENGLAND
ASPRO
REG. TRADE MARK

لاکھوں ہندوستانیوں کی پسندیدگی حاصل کرتی ہے

موجودہ زمانہ کی طبی سائنس کی زبردست ایجاد کس طرح ہر گھر کو فائدہ پہونچا سکتی ہے

اسپرو کے متعلق تمام ہندوستان میں یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ یہ بے ضرر اور زود اثر گھریلو دوا ہے یہ دل اور پیٹ کو نقصان نہیں پہونچاتی۔ اسپرو سائنس کے اصول کے مطابق سیل ٹائٹ میں بند کی جاتی ہے۔ جس میں اس پر ہوا اثر نہیں کر سکتی۔ اسپرو کا سیل ٹائٹ پیک ٹکیوں تک ہوا اور نمی پہونچنے نہیں دیتا اور اسی لئے جبتک کہ آپ کاغذ کو پھاڑ نہیں اسوقت تک اسمیں طبی قوت پوری طرح قائم رہتی ہے۔ علاوہ اس کے کھلی ہوئی ٹکیاں خراب ور آپکے جسم کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اسپرو ٹکیاں سیل ٹائٹ میں بند بالکل تازی اور خالص آپ تک پہونچتی ہیں۔ اور بنانیکے دوران میں ہاتھ سے چھوئی نہیں جاتیں۔ آپکو ایک آنہ میں ۳ ٹکیاں ملتی ہیں۔ بخار کو کم درد کو بند کرنیوالی نہایت زود اثر اتنی سستی دوا پہلے کبھی پیش نہیں کی گئی۔

اسپرو ملیریا بخار کو دور کر کے دکھ درد سے سکون دیتی ہے۔

۲ ٹکیاں ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں
۲ ٹکیاں دانت کا درد۔ درد معدہ کو فوراً اچھا کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں نسوں کے درد کو فوراً بند کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں
۲ ٹکیاں غرارہ کرنیسے گلے کی خراشیں دور کرتی ہیں
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو ٹال دیتی ہیں
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا پاؤں کے درد یا نیورٹیس سے نجات دلاتی ہیں

اسپرو ہر جگہ ملتی ہے۔ قیمت ۔ تین ٹکیاں ایک آنہ تیس ٹکیاں ۱۰ آنے
گلے کی خراشں کے لئے اسپرو سے گلے کیجئے!

ایک بچہ بھی اسپرو کا بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے
خوراک ۔
۱۲ سال سے اُوپر کے بچوں کیلئے ۱ ٹکیہ ۔ ۳ سے ۱۲ تک کے بچوں کیلئے ۱/۲ ٹکیہ ۔

ڈسٹری بیوٹرز۔ جے ایل مارسین، بن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ
مشن کورٹ مشن رو اکسٹنشن فون نمبر ۷۹۶ کلکتہ

B110-4

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی

مصر لڑائی میں شامل نہیں ہوگا

قاہرہ ۲۲ اپریل آج مصری پارلیمنٹ نے سابق وزیر اعظم علی پاشا کی گرفتاری کی منظوری دیدی۔ بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نحاس پاشا نے کہا کہ مصر کی بنیادی پالیسی یہ ہے کہ لڑائی میں شامل نہ ہو اور نہ مصر کے سپاہیوں اور مزدوروں کو لڑائی کے کسی کام میں لگائے۔ لیکن ہماری سرزمین پر جو برطانی فوجیں ہیں ہم انکی حفاظت ضرور کرینگے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس لندن پہونچ گئے

لندن ۲۲ اپریل کل شام سر اسٹیفورڈ کرپس ہندوستان سے لندن واپس آ گئے۔ لندن پہونچتے ہی انہوں نے مسٹر چرچل وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ آپنے مسٹر ایمری وزیر ہند سے بھی ملاقات کی۔ آپنے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔

ٹوکیو پر بمباری

واشنگٹن ۲۲ اپریل۔ آج پریس کانفرنس میں پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ٹوکیو پر بمباری کے متعلق جاپانی خبروں کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا اور کہا میرے پاس ابھی وہی خبریں ہیں جو کہ جاپانی ذرائع سے ملی ہیں۔

مسٹر جناح کا بائیکاٹ کر دیا

کلکتہ ۲۲ اپریل انڈین جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے ہندوستان کے اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس وقت تک مسٹر جناح کے بیانات تقریریں اور ان کی سرگرمیوں کی اطلاعات شائع نہ کریں جب تک وہ ہندوستان ٹائمز سے خصوصاً اور اخبارات سے عموماً معافی نہیں مانگ لیں۔

جاپان کا کروزر ڈبو دیا

واشنگٹن ۲۲ اپریل فلپائن کی لڑائی میں سیبو کے قریب امریکہ کی دو تارپیڈو کشتیوں نے جاپان کے ایک کروزر پر حملہ کیا اور ڈوبتی ہوئی حالت میں چھوڑ دیا۔

مدراس کے دودھ دینے والے جانور

مدراس ۲۲ اپریل۔ مدراس میں کئی قسم کی افواہیں پھیل رہی ہیں لوگ دودھ دینے والے جانوروں کی ہلاکت کے خوف سے انہیں باہر لیجا رہے ہیں۔ حکومت نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ فوج ان جانوروں کو ہلاک کرنا چاہتی ہے۔

حکومت سندھ کی تنبیہ

کراچی ۲۲ اپریل حکومت سندھ نے کل ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں مقرروں کو سخت تنبیہ کیگئی ہے کہ وہ جنگ کیخلاف یا شکست خوردگی کی اسپرٹ پھیلانیوالی تقریریں نہ کریں اور اخباروں کو یہ تنبیہ کیگئی ہے کہ وہ ایسی تقاریر کی رپورٹ شائع نہ کریں جن سے عوام کے حوصلوں پر مخالفانہ اثر پڑے

ایک دلکش سوشل شاہکار

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۴ اپریل ۱۹۴۲ء سے

ایک دلچسپ سوشل شاہکار

گورکھ ناتھ

خاص اداکار نانداریکر مس لیلا

تشریف لاکر لطف اُٹھائیے!

آ رہی ہیں خاندان ۔ ارمان ۔ سوسائٹی ۔ سوگند

شاندار چھٹا ہفتہ

میجسٹک سینما کانپور میں

رام ہال میں

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۴ اپریل ۱۹۴۲ء سے

پربھات فلم کمپنی کی روحانی تصویر

سنت سکھو بائی

ظالم ساس ۔ مجبور شوہر ۔ مظلوم بہو

خاص اداکار ہنساواڈکر۔ شنکر کلکرنی۔ گوری۔ شانتا موزمدار۔ سمتی

تشریف لاکر لطف اُٹھائیے!

شاندار تیسرا ہفتہ

ایک دلکش دلچسپ اور رنگین ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۴ اپریل ۱۹۴۲ء سے

ایک دلکش ڈرامہ!

بلبل بغداد

خاص اداکار اندورانی یعقوب جینت

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

کانپور شہر میں کس طرح کام کرنا چاہیئے

از جناب بی ۔ ایس ۔ ہملات صاحب ڈپٹی سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی کانپور

اس وقت جبکہ ایک ایک دن بھاری ہے اور نہ معلوم کس وقت کیا ہو جائے ہمارے کانپور کی میونسپلٹی جو ہندوستان کی اعلےٰ درجہ کی میونسپلٹیوں میں ایک شمار کی جاتی ہے کچھ بےفکر سی معلوم ہو رہی ہے ۔ ہمیں معلوم ہے کہ کلکتہ ، بمبئی ۔ دلی ۔ کراچی کی میونسپلٹیوں نے آنیوالے خوفناک حالات سے مقابلہ کرنے کیلئے کیا کیا کر رہی ہیں ۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے میونسپل بورڈ کا رویہ بالکل خلاف ہے ۔ لوگ پارٹی بندی میں بُری طرح پھنسے ہوئے ہیں ۔ اسلئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے رویہ میں تبدیلی کرکے اور نیک نیتی ، ہمت اور استقلال سے کام کریں ۔ اور اسطرح اپنے فرائض کی انجام دہی سے سبکدوش ہو جائیں ۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ اب بھی کانپور میں دوسری جگہوں سے جلدی اور بہتر کام ہو سکتا ہے ۔

ہمیں یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ کانپور میونسپلٹی کے اگزیکٹیو آفیسر ، دلی ۔ بمبئی ۔ اور مدراس کا دورہ کرکے حال ہی میں لوٹے ہیں ۔ وہ گئے تھے موٹر لاریوں کے واسطے گیس پلانٹ دیکھنے اور ساتھ ہی اُن چیزوں کا مطالعہ کرنے جو ان مقامات میں کارپوریشن یا بورڈ کے ذریعہ کیجا رہی ہے ۔ جو اسکیم اُنھوں نے بورڈ کو دی ہے وہ اگر منظور ہو کر عملی شکل میں تبدیل ہو جائے تو اسمیں شک نہیں کہ کانپور شہر بہت کچھ تباہی سے بچ جائے گا ۔ لیکن پچھلے رویہ کو دیکھتے ہوئے کچھ ناامیدی سی ہوتی ہے ۔ خیر جو ہو ۔ ہمیں یہیں رہنا ہے ۔ یہیں مرنا ہے اسی میونسپلٹی کے حکام سے کام لینا ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر مندرجہ ذیل طریقہ سے کام کیا جاوے تو بہتر کام ہوگا

میونسپل بورڈ کے ۵ ممبر ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ۲ ممبر ، ۳ ممبر چھاؤنی بورڈ کے اور امپروومنٹ ٹرسٹ کے ۲ ممبر ملکر ایک کمیٹی بنائیں جنھیں پورے اختیارات ، عملی کام کرنے کے بورڈ کے ذریعہ دیئے جائیں ۔ تاکہ کسی کام کے کرنے میں فضول کی دیر نہ ہو ۔ یہ کمیٹی پورے شہر کا انتظام کرے گی ۔

پانی کا مسئلہ ! شہر میں ۱۱۰۵ کنوئیں ہیں اُن کی صفائی کا کام اور تیزی سے کیا جائے ابتک ... کنوئیں صاف ہو چکے ہیں ۔ وقتاً فوقتاً اُن کا پانی میونسپل لیبوریٹری میں جانچا جایا کرے ۔ جو لوگ بورڈ کو تحریر دیں کہ وہ ضرورت کے وقت اپنے کنوئیں سے پڑوسیوں کو پانی بھرنے دینگے اُن کے پرائیوٹ کنوئیں بھی بورڈ کو صاف کرا دینا چاہیئے ۔ شہر کے ہر پارک میں ایک کنواں ہونا چاہیئے جسمیں ایک ایک ہینڈ پمپ لگا ہونا چاہیئے ۔ میونسپل نزول اور امپروومنٹ ٹرسٹ کی زمین پر جو لوگ عوام کے استعمال کے لئے کنوئیں کھدوانا چاہیں اُنھیں درخواست دینے کے دو تین دن بعد ضرور اجازت ملجانی چاہیئے ۔ پارکوں کے علاوہ تقریباً ۔ کنوئیں مختلف مقامات پر اور کھدنے چاہیئے ، جنمیں ہینڈ پمپ لگے ہوں ۔ میونسپل بورڈ احاطہ والوں کو کنوئیں کھودنے پر مجبور کرے ۔

سڑکوں کی روشنی ! اگر بجلی فیل ہو جائے تو خاص طور پر روشنی کے واسطے میونسپلٹی کو ۵۰۰ پٹرومیکس لیمپ اور ۵۰۰۰ مٹی کے تیل کے دستی لیمپ لیکر رکھ لینے چاہیئے ۔ ساتھ ہی کافی مقدار میں مٹی کا تیل بھی مہیا کر لینا چاہیئے ۔

کھانیکی چیزیں ! میونسپل بورڈ کو وارڈ وار یعنی جوہی ، درشن پوروہ ، فضل گنج ، بابو پوروہ لال کرتی ۔ اور ریل بازار میں غلہ کے کوآپریٹیو اسٹور فوراً کھول دینے چاہیئے ۔

آگ بجھانا کانپور شہر کو کم سے کم چھ حصوں میں بانٹنا چاہیئے ہر حصہ میں کم از کم دو آگ بجھانے کے انجن مع پورے سامان و ملازمین کے ہر وقت تیار رہنے چاہیئے جو ہر حصہ کے کسی بیچ کے محلہ میں جگہ لیکر رکھے جاویں ۔ لگ بھگ ہر محلہ میں پانی کی ٹنکیاں بنانی چاہیئں ۔ کچھ بن بھی رہی ہیں ۔ عوام کو آگ بجھانے کی ٹریننگ دینا فوراً شروع کر دینا چاہیئے ۔ ہر محلہ میں ایک ایک ڈپو ہو ۔ جہاں عوام کو بالو ، ہینڈ پمپ ۔ حوض ۔ بالٹیاں ۔ پائپ بیز دیگر سامان ضرورت کے وقت مل سکیں ۔

فرسٹ ایڈ ! فرسٹ ایڈ کے واسطے شہر میں کم از کم چالیس چوکیاں کھولنی چاہیئے ۔ جنکا چارج ایک ایک ڈاکٹر کے ہاتھ میں ہو ۔ ابتدائی علاج معالجہ (فرسٹ ایڈ) کا پورا سامان ہر چوکی پر ہو ۔ کم سے کم پانچ موٹریں ایسی ہونی چاہیئے جنمیں سفری دواخانہ ہوں ۔ ساتھ ہی کم سے کم ۲۰ ایمبولنس کار تیار ہونی چاہیئے تنگ گلیوں سے زخمیوں کو لیجانے کے واسطے رکشا پر اسٹریچر فٹ کرالینا چاہیئے ۔ نواب گنج ، الین گنج ۔ گاندھی نگر ، چمن گنج ۔ پریڈ ، فیل خانہ ، ہٹیہ ۔ کلکٹر گنج ۔ صدر بازار ، ریل بازار جوہی ، ڈپٹی کا پڑاؤ اور بابو پوروہ میں کم سے کم ۵۰ ۔ ۵۰ چارپائیوں اور اچھے سامان سے تیار اسپتال ہونے چاہیئے ۔ جنکا کام دیکھنے کے لئے فی اسپتال دو ڈاکٹر ، ۵ نرس ، ۲ کمپاؤنڈر ۔ اور دوسرے ملازمین ہونے چاہیئے میونسپل اسپتالوں میں فوراً فرسٹ ایڈ کی تعلیم عوام کو دینا شروع کر دینا چاہیئے ۔

محافظ خانہ اور کھائیاں ! شہر کے ہر ایک پارک میں میونسپل بورڈ کو ضرورت کے مطابق کھائیاں کھدوا دینا چاہیئے ۔ شہر کے مختلف مقامات میں صاف ، ہوادار مکان کرایہ پر لیلئے جائیں تاکہ ضرورت کے وقت جو لوگ بےگھر بار ہو جائیں اُنھیں عارضی طور پر رکھا جا سکے شہر کے ہر ایک پارک میں میونسپل بورڈ کو ضرورت کے مطابق کھائیاں کھدوا دینا چاہیئے ۔ شہر کے مختلف مقامات میں صاف ہوادار مکان کرایہ پر لیے جائیں ، تاکہ ضرورت کے وقت جو لوگ بےگھر بار ہو جائیں اُنھیں عارضی طور پر رکھا جا سکے شہر کے اندر تقریباً ۔ ا میل کے اندر کے گاؤں میں کیمپ تیار کرنا چاہیئے ، جہاں عارضی طور پر جھونپڑیاں بنوا دی جائیں ۔ اور کھانے پینے کی صفائی کا انتظام مناسب ہو ، میونسپل اسکول لائبریریاں ۔ سینما گھر وغیرہ کی عمارتوں کا بھی انتظام ہو ۔ میونسپل بورڈ اُن احاطہ مالکوں کو کھائی کھودنے کو مجبور کرے جنکے احاطوں میں کھلی جگہ کافی ہو ۔

صفائی ! شہر بھر میں کافی تعداد میں "بوریول یا خانے" تیار کرا دینا چاہیئے ۔ اس طرح کے پاخانے دلی میں تیار ہوتے جا رہے ہیں ۔ ان سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر مہتر بھاگ گیا اور سیور بند ہو جائیں تب بھی کسی طرح کی گندگی شہر میں نہیں پھیل سکتی ۔ شہر کے کوڑے کو لیجانے کے لئے تقریباً .. ایسی گاڑیاں بنوانی چاہیئں جن میں کوڑا بھر بھر کر ہٹایا جا سکے ۔ مہتروں کی تنخواہ کم سے کم ۲۵ فیصدی بڑھا دینا چاہیئے (جو کہ ہو چکا ہے) ساتھ ہی جو مہتر اس وقت بیکار ہیں اُنھیں فوراً نوکر رکھ لینا چاہیئے ۔ شہر کے تمام مہتروں کی تقسیم شہر کی تناسب آبادی کے مطابق ہر وارڈ میں کر دینی چاہیئے ۔ اور اُن کے رہنے کے لئے مفت جگہ میونسپل بورڈ کی طرف سے ملنا چاہیئے ۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ وقت ضرورت پر مقامی مہتر فوراً مل سکیں گے ۔ ساتھ ہی جہاں مہتر لوگ اپنے اپنے گھروں میں رہتے ہیں اُن کی گھروں کی حفاظت کی ذمہ داری میونسپل بورڈ کو اپنے اوپر لینا چاہیئے ۔ میونسپل بورڈ کو چاہیئے کہ وہ بورڈ کے ان ملازمین کا جو شہر میں گھوم گھوم کر کام کرتے ہیں اور خاص طور سے مہتروں کا بیمہ میونسپل فنڈ سے کرے تاکہ کوئی حادثہ ہو تو ملازمین کے اہل و عیال کو مالی امداد مل سکے ۔

نشر و اشاعت ! میونسپل بورڈ کو ایک اسپیشل افسر پروپیگنڈہ کیلئے تعینات کرنا چاہیئے ، اور شہر میں چار پانچ جگہ لاؤڈ اسپیکر لگا دیے جائیں جن میں روزانہ شہر میں اُڑنے والی افواہوں کی تردید کی جائے اسس کام کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان لاؤڈ اسپیکروں کو سرکاری پروپیگنڈہ کے لئے نہ استعمال کیا جائے ورنہ عوام ان سے فائدہ نہ اُٹھا سکیں گے ۔

شاباش کانپور

رات کے پہرے نے سارے شہر میں جان ڈال دی

اسوقت ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ شہر کانپور میں قریب ایکہزار آدمی رات میں جاگ کر پہرا دیتے ہیں ۔ ہمیں خوشی اس بات کی ہے کہ کانگریس نے لوگوں کو جو راستہ دکھایا اُسے کانپور والوں نے ہمت اور جوش کے ساتھ اپنا لیا کانگریس کے اثر میں محلہ محلہ کمیٹیاں بنی ہیں اور اُنھوں نے اپنے یہاں پہرے لگانے کا انتظام کر لیا ہے ۔ شہر کی اسس دور اندیشی ، متعدی اور حکمت عملی نے غنڈوں اور شریروں کو پریشانی میں ڈال رکھا ہے ۔ سچ بات تو یہ ہے کہ اس شہر کی رات کی زندگی بالکل بدل گئی ہے ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ اس طرح پہرے لگنے سے عوام کی گھبراہٹ کم ہوئی اور ڈھارس اور ہمت آئی ۔ ہم اُن محلہ کمیٹیوں و محافظ رضاکاروں کو مبارکباد دیتے ہیں جنھوں نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا اور شہر کی حفاظت کا بار اپنے سر پر لیلیا اپنی حفاظت اور خود اعتمادی کا یہ سب سے بڑا ثبوت ہے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کانپور نے پھر بازی جیت لی ۔ دوسرے صوبوں اور ہمارے صوبہ کے دوسرے شہروں سے ہمارے پاس خط آ رہے ہیں یہ جاننے کے لئے کہ کانپور کے لوگوں نے اتنا بڑا کام اپنے سر پر کیسے لیا اس وقت ہمارا یہی اعلان ہے کہ جہاں پہرے لگ رہے ہیں وہاں اور بھی مضبوطی سے محلہ والے اپنی تنظیم کریں ۔ دن بڑے خراب آ رہے ہیں اگر آپ بیدار ہو گئے تو ہر مصیبت کو جھیل جائینگے ۔ جہاں پہرے ابھی تک نہیں لگے ہیں اُن محلوں کے رہنے والوں کو ہم آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ دن خرّاٹے لینے اور آرام سے سونے کے نہیں ہیں آپ چاہے امیر ہوں چاہے غریب ۔ ہندو ہوں یا مسلمان ہر انسان کا فرض ہے کہ اس وسیع تنظیم میں شامل ہو کر اپنی ہمت کا ثبوت دے پہرہ کیسے دیا جائے اسکے لئے ہم نے ایک کتاب چھاپ دی ہے ۔ ہر وارڈ انچارج سے یہ کتاب ہر محافظ رضاکار اور ہر پہرہ دار ایک پیسے میں خرید لے ۔ تنظیم ۔ ڈسپلن ۔ متعدی ۔ ہمت ، ہمارے اس کام کی کامیابی کی کنجی ہیں ۔ کسی کے کہنے سے پہرا بند نہیں ہوگا ۔ کچھ نکمے ، کاہل ، اور غیر ذمہ دار لوگ آپ کو بھڑکائیں گے اور بہکائیں گے ، آپ سمجھ لیجئے کہ ایسے آدمی آپکے دشمن ہیں ۔ اور غنڈوں کے ایجنٹ ہیں ۔ ہمارے اعلانوں پر اور ہمارے صلاح پر آپ چلئے کانگریس کی ساری تنظیم آپ کی مدد کرے گی ۔ ہمارا ایک ہی نعرہ ہے کہ

"ہر محلہ میں پہرہ لگانا نہایت ضروری ہے"

پیارے لال اگروال — صدر

گجپت رائے سکسینہ — محافظ کپتان

صیغہ حفاظت عامہ ۔ کانگریس کمیٹی ، کانپور

بیمۂ زندگی کی ایک عظیم الشان کمپنی

سن لائف انشورنس کمپنی آف کنیڈا - قائم شدہ ۱۸۶۵ء

مدت مدید سے قائم شدہ بیمہ زندگی کی مضبوط ترین آرگنائزیشن ہے ۔ جو سالہا سال سے عوام کے روز افزوں اعتماد کا ایک قابل ذکر اور شاندار ریکارڈ پیش کرتی ہے جو کمپنی کی حفاظتی خدمات اور مضبوطی کا آئینہ دار ہے ۔ کمپنی کی یہ خصوصیات بیمہ زندگی کے بنیادی اُصولوں کی خوبیوں پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں جو سن لائف آف کنیڈا کے زائد از دس لاکھ پالیسی ہولڈروں کی یقینی حفاظت کا ذمہ لیتی ہے ۔

سنہ ۱۹۴۱ء میں کمپنی ہذا نے زائد از ۲۴،۱۹۰۰،۰۰۰ روپیہ بطور منافع تقسیم کیا ۔ اور پہلی پالیسی کے اجرا سے لیکر آج تک مبلغ ۴۰۴،۹۵،۰۰،۰۰۰ روپیہ بطور منافع تقسیم کیا ۔ اسس سال کمپنی نے ۲۴،۰۰،۰۰۰،۱۵ روپیہ کے نئے بیمہ جات کیے ۔ جس سے بیمہ کی کل رقم ۸۱۴،۱۷،۰۰،۰۰۰ روپیہ تک پہونچ گئی ہے ۔ اس وقت تک کل سرمایہ ۲۷۲،۷۴،۰۰،۰۰۰ روپیہ ہے ۔

سن لائف آرگنائزیشن کی وسعت اور اسس کے کارکنوں کی اعلےٰ قابلیت کا بلند معیار اسس کمپنی کے پالیسی ہولڈروں اور ورثا کے لئے ہمیشہ ایک فوری عقلمندانہ اور بہترین خدمات کا یقین دلاتے ہیں ۔

اے ڈی اسمتھ ۔ برانچ منیجر

میسن زسنگداس بلڈنگ

دی مال لاہور ۔ پی ۔ اُو ۔ بکس ۱۶۰

Sun Life of Canada

ہیڈ آفس — مونٹریل

کنیڈا میں سنہ ۱۸۶۵ء میں بطور ایک لیمیٹیڈ کمپنی کے جاری کیگئی

عوام کی خدمات میں ایک رہنما کمپنی

بحکم جناب مسٹر نورتن کمار صاحب بہادر منصف فرخ آباد

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۵۴

بعدالت منصفی فرخ آباد مقام فتح گڑھ ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبر ۹۴۳ بابت ۱۹۳۴ء نمبر اجرائے ۹۲۱ ۱۹۴۱ء

بھجن لال ولد جوالا پرشاد قوم ویش گھوسی ساکن فرخ آباد محلہ احاطہ منگل خاں ڈگریدار مدعی

بنام

۱۔ گنگا پرشاد ولد گوری شنکر
۲۔ پرشوتم نرائن ولد درگا پرشاد } قوم برہمن ساکن فرخ آباد محلہ کھترانہ حال مقیم شہر کانپور محلہ ہٹیا بازار ضلع کانپور مدیونان معاعلیہ

ہرگاہ آپ نے ایفاء اُس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۲۹ ماہ اگست ۱۹۳۶ء مقدمہ نمبر ۹۴۳ ۱۹۳۴ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ ۱۱۱۸/۱۱/۶ صادر ہوئی تھی ۔ لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیونان مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنیسے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں ۔ اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں ۔

تاریخ پیشی مقدمہ ۵ رمئی ۱۹۴۲ء مقرر ہے ۔

آج بتاریخ ۱۰ رماہ اپریل ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

تفصیل جائداد

۱۔ منجملہ ایک قطعہ مکان محدودہ تحت واقع فرخ آباد محلہ کھترانہ کے نصف قیمتی تخمیناً عـــہ
پورب دروازہ مکان ہذا پیوستہ کہرنجہ سرکاری ۔ پچھم احاطہ موسومہ باغ مدنمبر ۳ ۔ اوتر ۔ مکان سائل ۔ دکھن مکان شیشر ناتھ و مکان مدنمبر ۴ ۔

۲۔ ایک قطعہ مکان محدودہ تحت واقع فرخ آباد محلہ کھترانہ کے نصف قیمتی تخمیناً عـــہ ۔
پورب مکان شیشر ناتھ ۔ پچھم احاطہ مدنمبر ۳ ۔ اوتر ۔ مکان نمبر ۱ ۔ دکھن دروازہ مکان ہذا ۔ پیوستہ راستہ

۳۔ منجملہ ۱۶ کے بقدر ۲ نمبر اراضی افتادہ بشکل کھنڈل ، محدودہ تحت واقع فرخ آباد محلہ کھترانہ قیمتی تخمیناً عـــہ
پورب :۔ مکان سائل و مکانات مدنمبر ۱ و ۲ ۔ پچھم مکان رگبر رائے برہمنا دگلی کہرنجہ سرکاری ۔ اوتر مکان درنی لال مرہونہ ۔ دکھن مکان مصری لال ۔

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت منصفی ۔ فرخ آباد

بحکم جناب مسٹر نورتن کمار صاحب بہادر منصف فرخ آباد

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصف صاحب فرخ آباد ۔ مقام فتح گڑھ ۔ ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبر اجراء ۹۲۱ بابتہ ۱۹۴۱ء

بھجن لال ولد جوالا پرشاد قوم ویش گھوسی ساکن فرخ آباد محلہ احاطہ منگل خاں ڈگریدار مدعی

بنام

۱۔ درگا پرشاد ولد گوری شنکر
۲۔ پرشوتم نرائن ولد درگا پرشاد } قوم برہمن ساکن فرخ آباد محلہ کھترانہ حال مقیم شہر کانپور بغیہ منی رام منصفی و ضلع کانپور مدیونان

بنام درگا پرشاد ولد گوری شنکر و پرشوتم نرائن ولد درگا پرشاد مذکور قوم برہمن مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان بھجن لال ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقرقہ کے درخواست گذرانی ہے ۔ لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۵ رمئی ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے

آج بتاریخ ۲۴ رمارچ ۱۹۴۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت

بحکم منصرم
منصفی فرخ آباد

باجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۰۰۵

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

سری گوری شنکر لچھمی نرائن سربراہکار چودھری رام سہائے مدعی

بنام متڑو مدعا علیہ

بنام متڑو ولد چھیدی لودہ ساکن بشن پور پرگنہ بلہور ۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۴ رمئی ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے ۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیئے اور جوابدہی دعوے کی کیجئے ۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں ۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ راپریل ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی عہ
ممالک غیر
سالانہ سے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۱۸ | کانپور شنبہ ۲ مئی سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | جلد ۳۵

ادبیات

جذبات صدر

از جناب مسٹر صدر الاسلام خانصاحب ڈی الیس پی

شب غم ہے داد وفا چاہتا ہوں
ترے ظلم کی انتہا چاہتا ہوں

یہ کیسا جنوں ہے یہ کیا چاہتا ہوں
کسی بیوفا سے وفا چاہتا ہوں

تمہیں سے تمہیں مانگنا چاہتا ہوں
قسم لو جو اس کے سوا چاہتا ہوں

کہاں تک اٹھائے کوئی جورِ گردوں
مٹا دے زمانہ مٹا چاہتا ہوں

نہ راس آئے مجھکو جوانی کا دور
اگر میں کسی کا برا چاہتا ہوں

خدا سے خدائی کا طالب نہیں میں
تری شکل کا دلربا چاہتا ہوں

ستم حسب قدر ہوں گے بشاش ہونگا
کہ محبوب میں بیوفا چاہتا ہوں

محبت میں مرنے کی کیسی خوشی ہے
ہمیشہ میں اپنی بقا چاہتا ہوں

یہی میری دولت یہی میرا ایماں
کہ میں دل ستم آشنا چاہتا ہوں

خدا حافظ اے شمع و پروانہ رخصت
کسی بزم سے اٹھا چاہتا ہوں

بہت پی گیا بادۂ عشق اے صدر
سنبھالے کوئی اب گرا چاہتا ہوں

دنیائے اسلام

مصر اور برطانیہ کے معاہدۂ دوستی

قاہرہ ۲۳ راپریل - وزیر اعظم مصر نحاس پاشا نے اعلان کیا ہے کہ میں نہ صرف وزیر اعظم مصر بلکہ قوم کے قائد کی حیثیت سے یہ کہتا ہوں کہ ہماری پالیسی پہلے بھی یہ رہی ہے اور آج بھی یہی ہے کہ مصر کو جنگ کی مصیبتوں سے محفوظ رکھا جاوے - میں ایسا کوئی اقدام نہیں کروں گا جس سے مصر جنگ میں پھنس جائے - میں اتحادیوں کو مصر سے فوجی بھرتی دونگا - اس کے ساتھ ہی برطانیہ اور مصر کے معاہدہ دوستی واتحاد پر قایم ہوں، لفظی طور سے بھی میں کسی ایسے اقدام کو بھی برداشت نہیں کروں گا جس سے ہمارے اتحاد کی فوجی حیثیت خطرے میں پڑے - یا ان لوگوں کی پریشانی کی وجہ پیدا ہو جو جمہوریت اور آزادی کی بقا کے لئے جنگ کر رہے ہیں - یہ ہے میری پالیسی میں چاہتا ہوں کہ ہمارے اتحادی اس کو سن لیں - میری خواہش ہے کہ ہمارے اتحادیکی فوجیں اور اتحادی کے حلیف یہ سن لیں کہ ایسے وقت میں جب کہ وہ اپنے گھروں سے دور انتہائی تکالیف برداشت کر رہے ہیں اور حق وصداقت کے لئے لڑ رہے ہیں - مصر ایسی کوئی پالیسی اختیار نہیں کریگا جو ان کی پریشانی کا موجب ہو -

مہر علی پاشا کی گرفتاری

قاہرہ ۲۱ راپریل - مصری پارلیمنٹ میں سابق وزیر اعظم علی مہر پاشا کو نظر بند کرنے کے متعلق سوالوں کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نحاس پاشا نے کہا کہ ایسا کوئی سوال نہیں ہے کہ غیر ملکی حکومت نے مجھ سے علی مہر پاشا کو گرفتار کرنے کے لئے کہا - میں نے ان کو اپنی ذمہ داری پر ان اسباب کی بنا پر گرفتار کیا ہے جن کا ملک کی سلامتی پر اثر پڑتا تھا - نحاس پاشاہ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ پولیس کی رپورٹیں ملنے پر میں نے علی مہر پاشا سے کئی مرتبہ یہ کہا کہ وہ ان پر سے پابندی اٹھانے کو تیار ہیں بشرطیکہ وہ رضاکارانہ طور پر دو ماہ کے لئے اپنی باقی زمینداری میں چلے جائیں علی مہر پاشاہ نے وعدہ کر لیا کہ میں اپنی زمینداری سے باہر نہیں جاؤں گا لیکن وہ کئی مرتبہ اسکندریہ آئے میں نے ان سے پھر کہا تب انہوں نے یہ کہدیا کہ میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا - اور یہاں تک کہدیا کہ میں جو چاہوں گا کروں گا - اسلئے میں ان کے خلاف کارروائی کرنے میں آزاد ہو گیا - ایسٹر کی تعطیلات میں علی مہر پاشا اپنی زمینداری سے چلے گئے - اور پھر میرے روبرو اسکے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ ان کو گرفتار کر دوں - اس وقت علی مہر پاشا اپنی زمینداری میں پولیس کی گرفتاری میں نہیں بلکہ زیر نگرانی ہیں -

عراق کی خبریں

اخبار "صوت الحق" نے ایک افتتاحیہ شائع کیا ہے جس کا عنوان یہ ہے "یورپ کے بدنصیبوں کی نازیوں کے ہاتھ فاقہ کشی - نازی کابوس کے زیر اثر فرانس کی المناک حالت"۔ اس افتتاحیہ میں مضمون نگار لکھتا ہے ہم یورپ کی اس المناک داستان کے بہت سے باب شائع کر چکے ہیں کہ نازیوں نے ایک خاص منصوبے کے تحت یورپ کو لوٹا اور وہاں کے باشندوں کو تکلیف اور فاقہ کشی کی حالت میں چھوڑ دیا - انہی نازیوں کا سکھایا ہوا یہ سبق بھی ہے کہ نازی سرداروں کی شکم سیری کے لئے غیر جرمنوں آبادی کا بھوکا مار دینا روا ہے - یہی نازی انتہائی کوشش میں لگے ہیں کہ عربوں سے ان کی اقتصادی مشکلات کے بارے میں ہمدردی کی کہانیاں دوستانہ لہجے میں بیان کر کے ان کو بہکائیں لیکن وہ عربوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا بھول جاتے ہیں کہ مفلس سے مفلس اور محتاج سے محتاج عرب کی حالت یورپ کے ان ۹۰ فیصدی لوگوں سے بہتر ہے جو نازی جوے کے نیچے دبے ہوئے کراہ رہے ہیں"۔

سر برآوردہ اخباروں نے اس بی۔ بی۔ سی نشر شدہ خبر کو بڑی سرخیوں سے شائع کیا ہے کہ ۵۰۰۰ عراقی دینار کی کھجور برطانی فوج کے لئے خریدی جا رہی ہیں - اس خبر کی سب نے خوشی سے سنا کیونکہ خیال ہے کہ اس سے عراق کو بہت فائدہ ہوگا -

الاخبار اطلاع ملی ہے کہ سیاسی مشیر دیوانیہ یعنی میجر میڈ جب الدغارہ کے دورے کے لئے گئے اور وہاں انہوں نے کچھ رقم غریبوں میں تقسیم کئے جانے کے لئے دی تو الشیخ شمران الحاج تخاب نے میجر میڈ کو ۱۵۰ عراقی دینار کی رقم ان برطانیہ سپاہیوں کے مصارف کے لئے دی جنھوں کو جنگ میں نقصانات پہونچے ہیں -

"الاخبار" اس فعل کو عربوں کی طرف سے اس قدر و منزلت کے اظہار کا عمدہ نمونہ سمجھتا ہے جو کہ عربوں کے دل میں برطانی فوجوں کے لئے اس وجہ سے ہے کہ وہ حریت وصداقت کے لئے فراخ دلی سے قربانیاں دے رہی ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق مستقل میں رہے ۔ زباں پر بھی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲ر مئی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۸

پارلیمنٹ میں سرسٹیفورڈ کرپس کا بیان

(لندن - ۲۸ر اپریل) ہم اپنے ہندوستانی دوستوں اور ملک تحفظ کرنے والے ساتھیوں کے قریب پہونچ گئے ہیں لیکن ابھی تک ہم اتنے نزدیک نہیں پہنچے جتنا کہ ہم ہندوستان کے موثر تحفظ کیلئے ضروری خیال کرتے تھے۔" ان الفاظ کے ساتھ سر اسٹیفورڈ کرپس نے ہندوستان میں اپنے مشن کے متعلق پارلیمنٹ میں بیان شروع کیا۔

سر کرپس نے مزید کہا کہ کسی ذمہ دار ہندوستانی لیڈر نے ہندوستان کو جلد سے جلد حکومت خود اختیاری دینے کے متعلق حکومت برطانیہ کے ارادہ کی صداقت کو چیلنج نہیں کیا۔ آپ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میرا مشن ہمیں ایک قدم آگے لے گیا ہے۔ خاص کر جہاں تک کہ ہندوستان کے نوجوان طبقہ کا تعلق ہے۔

سر کرپس نے اس امر کا انکشاف کیا کہ کانگریس کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ ڈیفنس کی بنا پر نہیں ٹوٹا بلکہ اس بنا پر ٹوٹا کہ لڑائی ختم ہونے تک کس قسم کی عارضی حکومت قائم کی جائے۔ کانگریس نے ایسے اختیارات کا مطالبہ کیا کہ اگر ان کو منظور کر لیا جاتا تو ناممکن صورت حالات پیدا ہوجاتی۔ لیکن اسکے باوجود مجھے اطمینان ہے کہ تحفظ کے معاملہ پر جو بحث ہوئی ہے اس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ہندوستانی لوگ اپنے ملک کا تحفظ کرنے کا کیا عزم کئے ہوئے ہیں میرا خیال ہے کہ سردست برطانیہ کو ہندوستان کے تحفظ کی طرف اپنی زیادہ سے زیادہ توجہ لگانا چاہئے یہ وہ کام ہے جسمیں میرے عظیم امریکن ساتھیوں نے فیاضی کے ساتھ مدد کرنے کی پیشکش کی ہے وہ ایسی مدد ہے جس کا ہم اور ہندوستانی دونوں خیر مقدم اور قدر کریں گے۔

سر کرپس نے کہا کہ میں اپنے دورہ کے پس منظر کے بارے میں ایک یا دو لفظ کہنا چاہتا ہوں۔ اسمیں شبہ نہیں کہ وہ موقع بہت مشکل کا تھا اور بہت سے لوگوں نے یہ کہا تھا کہ افسوس ہے کہ اس سے پہلے یہ قدم کیوں نہیں اٹھایا گیا۔ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تعلقات کے بارے میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق نکتہ چینی کیجاسکتی ہے اور بحث کیجاسکتی ہے لیکن میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں، میرا خیال ہے کہ جو وقت ہمیں ملے ہمیں پچھلی غلطیوں پر بحث کرنیکے بجائے حال اور مستقبل کے بارے میں غور کرنا چاہئے۔ ہمیں یہ کام تاریخ والوں پر چھوڑ دینا چاہئے۔

سر کرپس نے تبلایا کہ یہ موقع تین وجوہات سے مشکل تھا۔

(۱) یہ کہ دشمن ہندوستان کے ساحلوں تک پہنچنے والا تھا۔ جاپان کی بری بحری اور ہوائی فوجیں ہندوستان کے پھاٹک تک پہنچ چکی تھیں۔

(۲) یوربی ایشیا کے میدان جنگ میں جو واقعات پیش آچکے تھے اور محوری ملکوں کی طرف سے بڑی ترکیب کے ساتھ جو گمراہ کن پروپگنڈہ کیا جارہا تھا اسکی وجہ سے ہندوستانی رائے عامہ کے کچھ طبقوں میں شکست خوردہ فضا اور انگریزوں کے خلاف جذبہ پیدا ہوگیا تھا۔ ہندوستانیوں کو خود اس بارے میں کوئی یقین نہیں تھا کہ آیندہ کیا ہونیوالا ہے اور آیندہ کے بارے میں حکومت برطانیہ کی کیا رائے ہو (۳) حکومت خود مختاری یا درجہ نوآبادیات کے حصول ہونے کا مسئلہ ایک حقیقی صورت اختیار کرنیکی وجہ سے اس بارے میں کہ ہندوستان کے لئے کس قسم کی حکومت موزوں رہے گی۔ فرقہ وارانہ اختلافات اور زیادہ صاف نظر آنے لگے اور وہ الگ الگ ہندوستان کا خیال جو کہ دو سال پہلے چند انتہا پسندوں کا ایک مبہم نظریہ خیال کیا جاتا تھا اب ہندوستان کی سب سے طاقتور مسلم پولیٹیکل جماعت کا طے شدہ پروگرام بن گیا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں تھیں لیکن جو باتیں میں نے بیان کیں، وہ خاص تھیں جن کی وجہ سے ہندوستانیوں میں کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہوسکا۔ حکومت برطانیہ نے اسوجہ سے یہ قدم اٹھایا تھا کہ صورت حالات صاف ہوجائے اور ہندوستانی رائے عامہ کے موافق صورت اختیار کرلے۔ حکومت برطانیہ کا مقصد اور امید یہ تھی کہ ہم ان مشکلوں کے ذریعہ ہندوستانی لیڈروں کو ملانے کی کوشش کریں تاکہ اس سے وہ مقصد حل ہوجاتا، اور دوسرے ہندوستان کے تحفظ کی طاقت بڑھ جاتی اس کام کو پورا کرنے کے لئے دو باتوں کی ضرورت تھی اول یہ کہ آیندہ کے بارے میں صاف اور غیر مبہم وعدہ کیا جائے اور دوسرے ہندوستانی رائے عامہ کی مختلف فرقہ وارانہ اور سیاسی جماعتوں کو وائسرائے کی اکزیکٹو کونسل میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے حال کا مستقبل سے گہرا تعلق ہے اگر ہم اپنے آیندہ ارادوں کا ذکر نہ کرتے اور صرف حال کے انتظامات ہی پر اکتفا کرتے تو ہم سے یہ امر واضح کرنے کے لئے کہا جاتا کہ آیندہ ہمارے ارادے کیا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے مستقبل کی اسکیم کی بنیادوں پر ہندوستانی لیڈروں کو اکزیکٹو کونسل میں شریک ہونے کی دعوت دی، فرقہ وار مسئلہ کی مشکلات مہاتما گاندھی نے بھی ہریجن مورخہ ۹ر اپریل میں ظاہر کی ہیں اور لکھا ہے کہ آزادی اس مسئلہ کو حل کئے بغیر نہیں مل سکتی اور اسے حل کرنے کے دو ہی طریقے ہیں ایک عدم تشدد اور دوسرا تشدد۔

برٹش گورنمنٹ کو کئی متضاد مطالبات کا سامنا کرنا تھا، کانگریس ہندوستان کے لئے آزادی اور ایک آئین ساز اسمبلی طلب کرتی آئی ہے جو برطانوی ہند اور دیسی ریاستوں کی ایک واحد گورنمنٹ کا آئین بناسکے۔ مسلم لیگ پاکستان یا ان علاقوں کی الگ حکومت چاہتی تھی جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں دلت جاتیں ذات پات کے اثرات محکوس سے اور سکھ جنہوں نے ہندوستان کے تحفظ میں زبردست حصہ لیا ہے۔ دوسرے فرقہ کی اکثریت کی حکومت سے اپنا تحفظ چاہتے ہیں۔ کئی اور نسلی اور مجلسی اقلیتیں بھی ہیں جو سنہ ۱۹۳۵ء کے قانون کے ماتحت یا زیادہ وسیع پیمانہ پر تحفظات کی طلبگار ہیں۔ برٹش انڈیا کے باہر والیان ریاست اور دوسرے لوگ بھی ہیں۔ والیان ریاست کے معاہدے ایک صدی سے زیادہ پرانے ہوچکے ہیں لیکن وہ سب تاج کے ماتحت ہیں۔

اس قسم کے متضاد مطالبات کے پیش نظر برٹش گورنمنٹ کا ایسے طریقے اختیار کرنا ضروری تھا جو تاحد امکان سب کو منظور ہوں، یہ طریقہ بھی ہمارے اس اعلان کے عین مطابق تھا کہ اگر ہندوستانی متفقہ طور پر کوئی حل پیش کریں تو حکومت برطانیہ کو اسکے منظور کرنے میں کوئی مشکل نہ ہوگی۔ لیکن جب بھی ایسا کیا گیا تب ہی برطانیہ پر الزام لگایا گیا کہ وہ اپنی حکومت قائم رکھنے کے لئے ہندوستان کے اتفاق کے ناممکنات پر انحصار رکھتا ہے جو تجاویز ہندوستانی لیڈروں کے سامنے پیش کی گئیں ان کی تہہ میں اسی شبہ کو رفع کرنے کی خواہش کام کرتی تھی۔ تجاویز کے دوسرے حصہ میں صرف ایک محکمہ کو چھوڑ کر باقی سب ہندوستانیوں کے حوالے کرنے کا ذکر تھا تاکہ وہ اپنے ملک کا من ویلتھ اور متحدہ قوموں کے مشوروں میں شریک ہوسکیں چونکہ واحد استثنیٰ میں یعنی بچاؤ کے متعلق دہلی کی گفت وشنید میں مشکلات پیدا ہوگئیں اس لئے اسکا ذکر تفصیل سے آگے جاکر کروں گا۔

چونکہ میں حکومت برطانیہ کو شبہ سے بالاتر رکھنا چاہتا تھا اس لئے میں نے مختلف جماعتوں سے اپنے نمایندے کو خود ہی چننے کے لئے کہا انہوں نے اپنے نمایندے بھیجدیئے اور یہ خواہش ظاہر کی کہ انکی ورکنگ کمیٹیوں کے ممبروں کے سوائے میں کسی اور سے ملاقات نہ کروں (قہقہہ) اسکے باوجود میں نے مہاتما گاندھی سر تیج بہادر سپرو مسٹر جوشی مسٹر جکر موجودہ سابق وزرائے اعظم گورنروں اور وائسرائے کی کونسل کے ممبران سے ملاقات کی۔ دراصل سب سے پہلے میں نے اکزیکٹو کونسل کے ممبروں کو بھی اپنی تجاویز بتائیں اور گفت وشنید کی ناکامی کی خبر بھی سب سے پہلے ان ہی کو سنائی۔ دہلی پہنچ کر پہلے ہفتہ میں میں نے تجاویز کو تب تک خفیہ رکھا جبتک انہیں تمام لیڈروں کے گوش گزار نہ کرچکا۔

ہندوستانی اخبارات نے میری مدد کی اور جو کچھ میں نے پریس کانفرنسوں میں کہا اسے پوری اشاعت دی لیکن ہندوستان کے اخبارات جن باتوں کو پسند کرتے ہیں ان کا معمولی ذکر کر کے انہیں چھوڑ دیتے ہیں اور جن باتوں سے انہیں اختلاف ہوتا ہے ان پر زیادہ زور دیتے ہیں اس لئے ان کا رویہ زبردست مخالفت معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال سلف گورنمنٹ کے متعلق کوئی بنیادی اختلاف نہ تھا۔ یوروپین طبقہ نے بھی اختلاف کا اظہار نہ کیا۔ اگر اختلاف پیدا ہوا تو اس سوال پر کہ عارضی حکومت کو کیا اور کیسے اختیارات حاصل ہوں۔

یاد رہے کہ ہندوستان میں عام لوگ برطانیہ کی کوئی بھی تجویز منظور نہیں کرتے جسے کانگریس یا مسلم لیگ کی منظوری حاصل نہ ہو۔ دراصل کوئی اقلیت یہ خطرہ مول لے کر اپنے آپ کو دوسروں کی نظروں میں سامراج کا پٹھو بنانا پسند نہیں کرتی۔ ہم نے بھی سمجھ لیا تھا کہ یا تو یہ تجاویز منظور ہوجائیں گی یا لوگ انہیں قطعی طور پر نامنظور کردیں گے۔

جب میں ہندوستان گیا تھا تو مجھے جنگی وزارت نے اسبات کے پورے اختیارات دے دئیے تھے کہ میں تجاویز کی حدود کے اندر رہ کر سمجھوتہ کروں۔ میں خود بھی اسکے حق میں تھا کیونکہ اس طریقہ سے ہم طویل مباحث سے بچ سکتے تھے گفت وشنید میں برابر وائسرائے سے ملتا تھا اور ہم واقعات کی رفتار پر تبادلہ خیالات کرتے تھے۔ کمانڈر انچیف سے بھی مجھے کافی مدد ملی۔ بعض ہندوستانی حلقوں میں یہ افواہ اڑی کہ وائسرائے اور کمانڈر انچیف تحفظ کے معاملہ میں مشکلات پیدا کر رہے ہیں لیکن یہ بالکل بے بنیاد تھی۔

جن دنوں میں دہلی میں تھا ان ہی دنوں کرنل جانسن کے زیر سرکردگی امریکن اقتصادی مشن وہاں پہنچا۔ کرنل جانسن نے وائسرائے سے بات چیت کی اور ان کے کہنے پر پنڈت جواہر لال نہرو سے ملے۔ میں نے بھی کرنل سے ملاقات کی اور حالات انہیں بتلائے۔ کرنل جانسن میرے دو تین ہندوستانی دوستوں کی مانند سمجھوتہ کرانے میں کوشاں رہے۔ یہ واضح رہے کہ ان کی یہ کوششیں ذاتی حیثیت میں تھیں اور انھیں امریکہ کی مداخلت پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔

مسلم لیگ نے اسوقت تک اپنے اعتراضات پیش نہ کئے جب تک کانگریس سے میری گفت وشنید کا نتیجہ ظاہر نہ ہوگیا کانگریس کے علاوہ دوسروں نے جو اعتراضات کئے ان پر میں علیحدہ بحث کرونگا۔ مشکلات تین قسم کی تھیں (۱) نیا آئین بنانے کے متعلق (۲) تحفظ کے بارے میں (۳) عارضی گورنمنٹ کی تشکیل کے متعلق۔ پہلے معاملہ میں تین اعتراضات تھے اول درجہ نوآبادیات کے نام پر لیکن اسکی زیادہ اہمیت نہ تھی۔ کانگریسی لیڈروں کو اندیشہ تھا کہ ان کے پیرو درجہ نوآبادیات کی تعریف پر اعتراض کریں گے اگرچہ خود انہوں نے اس حصہ کو پسند کیا کہ معاہدہ ہندوستانی یونین کامن ویلتھ کے دوسرے ممبروں سے اپنے تعلقات کا فیصلہ کرنے کے بارے میں کسی بات کا پابند نہیں کریگا"۔ اور میرا خیال ہے کہ اس کا مطلب سمجھ لیا گیا تھا کہ ہندوستان خواہش ہونے پر برطانیہ سے بھی قطع تعلق کرسکیگا۔

دوسرا اعتراض جو اہم ترین تھا صوبوں کو علیحدگی کا حق دینے کے بارے میں تھا۔ میں پارلیمنٹ کے ممبروں سے کہوں گا کہ وہ مسلم لیگ اور کانگریس دونوں کے رزولیوشن پڑھ لیں اور اسکے بعد مہاتما گاندھی اور کانگریسی لیڈروں کے ان بیانات کو پڑھیں کہ وہ پاکستان کے مسئلہ کو کھلا رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ محسوس کریں گے کہ جنگی وزارت کی اسکیم دونوں کے درمیان ایک اچھا سمجھوتہ تھی ذاتی طور پر میری رائے یہ ہے کہ موجودہ حالات میں اس سے بہتر کوئی دوسرا حل ممکن نہیں تھا۔ میری تجویز یہ تھی کہ ہر صوبہ کی اسمبلی نئی یونین میں شامل ہونیکا رزولیوشن پاس کرے، اگر یہ رزولیوشن پاس نہ ہوسکے اور کم ازکم چالیس فیصدی اقلیت انفرادی رائے شماری کا مطالبہ کرے تو صوبہ کی شمولیت یا علیحدگی کا فیصلہ بالغوں کی رائے کی اکثریت سے کیا جائے۔

تیسرا اور آخری اعتراض ہندوستانی ریاستوں کی کانسٹی ٹیوینٹ اسمبلی میں شرکت پر تھا۔ کانگریس والیان ریاست کو نمایندوں کے انتخاب کا حق دینے کے خلاف تھی اور چاہتی تھی کہ یہ حق ریاستی باشندوں کو دیا جائے لیکن میرا خیال ہے کہ ابھی جمہوری انسٹی ٹیوشنوں نے ریاستوں نے کافی ترقی نہیں ہوئی۔ بہرحال پارلیمنٹ کو یہ خواہش کرنی چاہئے کہ حکومت ہند ریاستوں میں ایسے اداروں کی حوصلہ افزائی کرے۔

لیکن ان تینوں مشکلات کی موجودگی گفت وشنید ٹوٹنے کا باعث نہیں ہوئی۔ کیونکہ اپنے پروٹسٹ کے باوجود کانگریس مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا حالات کے پیش نظر تعاون کرنیکو تیار ہوجائیں۔ سکھ عیسائی اور دلت جاتیاں بھی تحفظ چاہتی ہیں۔ انکا مطالبہ قدرتی تھا لیکن یہ اقلیتیں اتنی دور دور پھیلی ہوئی ہیں کہ مسلمانوں کے سوائے انہیں سے کسی کو یونین سے قطع تعلق کا حق نہیں دیا جاسکتا۔ مجھے یقین ہے کہ آئین ساز اسمبلی میں انکے ساتھ اچھا سلوک ہوتا۔ کانگریس اور مسلم لیگ کسی نے بھی اس طریقہ پر اعتراض نہ کیا۔

سر اسٹیفورڈ کرپس نے آخر میں کہا کہ کسی ذمہ دار ہندوستانی لیڈر نے ہمارے خلوص پر شبہ نہیں کیا اور اس بات چیت کے نتیجہ کے طور پر لوگوں میں اپنے ملک کے تحفظ کا جذبہ پیدا ہوگیا ہے۔ ہم اپنے ہندوستانی دوستوں کے قریب تر آگئے ہیں لیکن اتنے قریب نہیں جتنا قریب ہندوستان کی موثر حفاظت کیلئے ہونا ضروری ہے۔

آئینہ کانپور

سرکاری اطلاعات

کانپور کے اے۔ آر۔ پی افیسر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اے۔ آر۔ پی کے ملازمان کا نقلی بھیس بنانے کی بابت لوگوں کی رپورٹ ہوئی ہے لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جو شخص بھی ایسا روپ بنائیگا اس پر مقدمہ قائم کیا جائیگا۔ جو اے۔ آر۔ پی کے ممبران ڈیوٹی پر ہونگے وہ اپنے محکمہ کے نشانات لگائے ہوئے ہونگے۔

اے۔ آر۔ پی افیسر صاحب کانپور کے سب گاڑیوں کے مالکان کو مطلع کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی گاڑیوں کیلئے روشنی وغیرہ کے جو انتظامات کئے ہیں ان کا معائنہ وہ کسی دن ۱۰ بجے سے ۵ بجے تک اے۔ آر۔ پی۔ کے دفتر میں کراسکتے ہیں تاکہ ان کو یہ اطمینان حاصل ہوجائے کہ انکے کئے ہوئے روشنی کے مدھم کرنے کے انتظامات احکامات کے مطابق ہیں۔

پانی کی قلت

شہر میں پانی کی قلت کے متعلق مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب اکزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور کی طرف سے ایک بیان شایع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ پانی کی کمی اور بے قاعدہ سپلائی کی شکایات ایک حد تک صحیح ہیں لیکن یہ بات غلط ہے کہ کسی خاص حلقہ یا خاص کیمونٹی کے ساتھ پانی کی سپلائی میں کوئی امتیاز روا رکھا جاتا ہے۔ یہ بات بھی غلط ہے کہ میونسپل بورڈ یا اسکے ملازمان پانی کی سپلائی کی اصلاح کیلئے کوشش نہیں کر رہے ہیں اور یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ پانی کی سپلائی کی اسکیم کی تکمیل کا کام بورڈ کے ہاتھ میں نہیں ہے اور اس بیان میں کام کی پوری تفصیل بتلائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ الہ آباد اور لکھنؤ سے پانی کی سپلائی اب بھی بہتر ہے اور سب کنکشن ہوجانے کے بعد اور بہتری کی امید دلائی ہے۔

ضمنی انتخاب

مسرس پنڈت سورج پرشاد اوستھی پنڈت دیبی سہائے باجپئی اور سری ہری ہرناتھ شاستری کے مستعفی ہوجانے سے جو جگہیں حلقہ ۱-۲-اور ۱۰ کی خالی ہوئی ہیں ان کے لئے ۹ر مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو انتخابات ہونگے، ووٹ اسی تاریخ کو ۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک اور ۲ بجے سے ۵ بجے شام تک پڑینگے۔ پولنگ اسٹیشن مندرجہ ذیل مقرر ہوئے ہیں:-

وارڈ نمبر ۱ - میونسپل اسکول پرانا کانپور

وارڈ نمبر ۲ - گورنمنٹ ٹکسٹائل اسکول سول لائن

وارڈ نمبر ۳ - میونسپل آفس کوپر گنج۔

مندرجہ ذیل حضرات نے میونسپل بورڈ کی ممبری کے لئے نامزدگی کرائی ہے۔

وارڈ نمبر (۱) سے مسرس دیویندر سروپ جگدیش نراین گوبند پرشاد مصرا۔

وارڈ نمبر (۲) سے مسرس راماشنکر۔ رگھوناتھ پرشاد رام بہاری دیویندر سروپ۔

وارڈ نمبر (۱۰) سے مسرس گنگا نراین۔ منشی لال۔ لچھمی نراین۔ ماکھن لال۔ بنواری لال گپتا۔ پھول سہائے۔

کانگریس میں حصہ نہ لیں

مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ آیندہ ہونیوالے میونسپل بورڈ کے ضمنی انتخاب میں کوئی کانگریسی حصہ نہ لے، کیونکہ پراونشل کانگریس کمیٹی نے اسکی ممانعت کردی ہے اور اسی وجہ سے کانگریسی ممبران مستعفی ہوئے ہیں۔

ممبران کیخلاف جلوس

۲۶ر فروری کو شہر میں ایک جلوس نکالا گیا جسمیں موجودہ میونسپل بورڈ کے ممبران کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا اور گورنمنٹ کی توجہ بورڈ کے پانی کی سپلائی اور صفائی کے انتظامات کیطرف دلائی گئی اور موجودہ بورڈ کو معطل کرنے یا نیا انتخاب کرانے کی درخواست کی گئی اور موجودہ ممبران کے رویہ کے خلاف نعرے لگائے گئے۔

سول ڈیفنس کا کام

سٹی کانگریس کمیٹی کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۲ر اپریل کو ختم ہونیوالے ہفتہ میں سول ڈیفنس کے کام میں ترقی ہوئی ہے۔ والنٹیر زیادہ تعداد میں بھرتی ہورہے ہیں، سب وارڈوں میں پہرے کا کام جاری رہا ہے اور ذمہ دار عہدہ داران شہر کا گشت کر رہے ہیں۔

ایک ڈاکٹر کی گرفتاری

ڈاکٹر سری کانت ترپاٹھی میڈیکل افیسر انچارج شیوراجپور اسپتال کو چلتی ہوئی ریل گاڑی میں دوران گفتگو میں برطانیہ کے خلاف بات چیت کرنے کے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

مسٹر جوگ

ڈیولی ڈے کے دن قابل اعتراض تقریر کرنے میں مسٹر جی۔ جی جوگ کو سزا ہوئی تھی، آپنے اس کی اپیل کی تھی لیکن ڈسٹرکٹ جج نے اپیل کو خارج کردیا اس لئے مسٹر جوگ جیل چلے گئے ہیں۔

سری گورو سنگھ سبھا

سری گورو سنگھ سبھا لاٹوش روڈ کے سالانہ جلسہ میں آیندہ سال کے لئے پریسیڈنٹ سردار اندر سنگھ اور سکریٹری سردار مہندر سنگھ منتخب کئے گئے۔

سزا

مسٹر شیو شنکر لال کو ڈیفنس آف انڈیا رول نمبر ۳۸ کے ماتحت ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

جمعیت القریش

یو۔پی جمعیت القریش کے ایک جلسہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ قریش کمیونٹی کے ممبران کو سیوک گارڈ اور اے۔آر۔پی میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہونا چاہئے

مسلم لیگ

حاجی سر عبداللہ ہارون ایم۔ ایل۔ اے (سنٹرل) صدر پراونشیل مسلم لیگ و ممبر ورکنگ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ کے انتقال کی خبر معلوم کر کے مسلم لیگ کے حکم سے ۲۸ر اپریل کو کانپور کے مسلمانوں نے اپنے اپنے کاروبار بند کردیئے اور اسی دن مسلم لیگ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں آپ کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان بتلایا گیا اور اظہار غم کے طور پر ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔

ڈسچارجڈ پریزنرس کمیٹی

۲۹ر اپریل کو تیسری سالانہ میٹنگ ڈسٹرکٹ کانپور ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ کمیٹی کی میٹنگ مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوئی۔ سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء کی سالانہ رپورٹ پڑھے جانے کے بعد آیندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب کئے گئے:-

پریسیڈنٹ۔ مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکاکس۔

سکریٹری۔ مسٹر اے۔ ایس۔ خواجہ

خزانچی۔ مسٹر سی۔ ایس۔ بیڈلے

اسسٹنٹ سکریٹری۔ مسٹر سوشیل چندرا۔

ہندوستانی برادری

۳ر مئی ۵½ بجے شام کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ نیو انڈیا انشورنس کمپنی کے احاطہ میں ہوگی۔ دفتری کارروائی کے بعد آخر میں مسٹر کے ایل۔ ٹنڈن کی طرف سے ایٹ ہوم دیا جائیگا۔

دعوت

شیخ محمد اصغر صاحب سوداگر کے صاحبزادہ کی تقریب نوشہ سازی یکم مئی کی رات کو اور دعوت ولیمہ ۳ر مئی کو ہوگی۔ اس سلسلہ میں شیخ محمد اصغر صاحب نے معززین شہر کو بھی مدعو کیا ہے۔

سبد گل

. . . نے بادشاہ مائیکل کی خدمت میں جرمن افسر خوبصورت سے خوبصورت جرمن عورتیں پیش کر رہے ہیں۔ لیکن اُن کو ضد ہے کہ اگر وہ شادی کریں گے تو اپنی محبوبہ ایتریخا سے جو ایک غیر جرمن حسینہ ہے۔ ہٹلر کو جب معلوم ہوا کہ بادشاہ اپنا ضد سے باز نہیں آتے ہے تو ہٹلر خود بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میاں صاحبزادے یہ عشق وشق ایک بیکار چیز ہے کیا تم نے نہیں سنا کہ سے

عشق ہر رنگ رقیب سر و ساماں نکلا
قیس تصویر کے پردہ میں بھی عریاں نکلا

شاہ مائیکل جو پرانے عشق باز تھے، علاوہ شعر و شاعری میں ہٹلر سے کب پیچھے رہ سکتے تھے آپنے فوراً جواب دیا

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے!

بیچارے ہٹلر نے لاکھ سر مارا کہ شاہ مائیکل کو عشقبازی کی بیماری سے نجات مل جائے۔ مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔

اسی سلسلہ میں ایک تازہ ترین اطلاع ہے کہ ہٹلر نے جرمنی کی حسین ترین چھ ایکٹریسوں کو شاہ مائیکل پر مسلط کر دیا ہے تاکہ یہ ایکٹرلیس اپنی اداکاری سے شاہ مائیکل کے دل پر قبضہ جمالیں۔ یہ ایکٹرلیس رات دن شاہ مائیکل کا دل بہلاتی ہیں ان سے لگاوٹ کی باتیں کرتی ہیں۔ لیکن شاہ مائیکل کچھ ایسے بدمذاق واقع ہوئے ہیں کہ وہ آدھی درجن مہ جبین عورتوں کو چھوڑ کر صرف ایک ہی عورت کی رٹ لگائے ہوئے ہیں اور اب حالت یہ ہے کہ بادشاہ نے دھمکی دیدی ہے کہ اگر ان آدھی درجن ایکٹرلیوں کو محل یعنی شاہ مائیکل کے قیدخانہ سے نہ نکال دیا گیا تو وہ خودکشی کرلیں گے۔

جب شاہ مائیکل پر جرمن ایکٹرلیوں کا بھی جادو نہ چلا تو ہٹلر بہادر نے بادشاہ کی خدمت میں ایک جرمن شہزادی پیش کردی۔ تاکہ شاہ مائیکل اس جرمن شہزادی سے شادی کرنے کے بعد ہمیشہ کیلئے جرمن عورتوں کے اسیر بن جائیں۔ لیکن بادشاہ نے اس سے بھی شادی سے انکار کر دیا ہے۔

غرضکہ شاہ مائیکل پر جرمن عورتوں کی فوج نے بری طرح چڑھائی کر رکھی ہے لیکن شاہ مائیکل ہیں کہ قابو ہی میں نہیں آتے۔ اور ابھی تک فرہاد اور مجنوں کی شاگردی کرتے ہوئے اپنے محبوبہ کا نام رٹے جاتے ہیں۔

جرمن پارلیمنٹ نے ہٹلر کو
سیاہ سفید کا اختیار دیدیا

برلن، ۲۶ اپریل ۱۹۴۲ء۔ جرمن پارلیمنٹ ریشتاغ کا اجلاس دوپہر دو بجکر ۵ منٹ پر منعقد ہوا۔ اجلاس میں جابجا خاکی، نیلے اور آسمانی رنگوں کی وردیاں دکھائی دیتی تھیں اور نازی افسر اور مجروحین بھاری تعداد میں موجود تھے۔ گورنگ نے دروازہ پر ہٹلر کا استقبال کیا۔ اور اُسے خوش آمدید کہتے ہوئے کہا "ساری دنیا اس گھڑی کے انتظار میں ہے جب آپکے بیان سے دنیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔ ہٹلر نے اپنی تقریر کے شروع میں اپنی ار دسمبر والی تقریر کا حوالہ دیا جس میں اُس نے گزشتہ سال کے واقعات بیان کیے تھے اور کہا:-

یورپ کے زوال کی دو وجوہ تھیں ایک یہ کہ یورپ کی سرکردہ متمول طاقتیں بتقاضائے وقت کمزور ہوگئی تھیں دوسرے وہ عناصر جنہوں نے مغرب کے اس مرکز میں اسکی قومی اور آئینی بنیاد عطا کی تھی، اسے کھوکھلا کرنے کا باعث ہیں۔ اسطرح یورپ کی بنیادیں کمزور ہوتی چلی گئیں برطانیہ اسوقت تک جبکہ دیگر لڑائیاں چھوڑ کر یورپ میں طاقت کا توازن قائم رکھ سکتا تھا۔ جبتک لڑائیاں حریف اقوام میں ہوتی تھیں یہ خیال کر لیا جائے قوم میں ایک حد تک پھوٹ جاری رکھی جاسکتی ہے۔ ناکام ہوا ضروری تھا اسطرح انگلستان کی پوزیشن ایک لوٹ کھسوٹ کرنے والے تماشائی کے بجائے اپنا بچاؤ کرنے والے کی سی ہے لوٹ کھسوٹ ختم ہوگئی اور اسکی جگہ جنگ کی مجبوری نے لیلی۔ اس علم اور ارادہ کے ساتھ کہ جنگ کرنی ہی پڑے گی اور کہ اسے کیسے جاری رکھا جائیگا۔

ہٹلر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس نے اپنی سابقہ تقریر میں جن واقعات کا ذکر کیا تھا ان کا تاریخی عظمت کئی صدیوں کے بعد تسلیم کی جائے گی۔ ہٹلر یڈ کی بنیادیں . . . ذو . . .

ادب لطیف

میں کتنی اَلھڑ تھی

از جناب نظام الدین حسن نظامی آرٹسٹ میدک (دکن)

پیپل کی اونچی اونچی پھننگوں پر پیلی پیلی دھوپ تھی۔
مولسری کی بھینی بھینی باس کتنی بھلی معلوم ہوتی تھی۔
میں اپنی سکھیوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہی تھی۔
ایسے میں کامنی پکاری ــــ "تیرا پتی آیا!"
میں پتی کا مطلب نہ سمجھ سکی ــــــــ
آہ کتنی الھڑ تھی ــــــــ

ساری سکھیاں بھنوروں کی طرح چار طرف بکھر ہوگئیں میں ہراساں ہرنی کے بچے کی طرح چاروں طرف دیکھنے لگی۔ بھاگنے کو تھی کہ اُس نے ایک چھلانگ میں شیر کی طرح آ دبوچا۔ مجھے اپنی گود میں یوں لے بیٹھا جیسے کوئی چیتا ہرنی کو لے بیٹھتا ہے۔

پھر کہا "یاد کروگی تیلا ــــ میں پردیس جا رہا ہوں"

میں کیا بولتی ــــ چپ رہی۔

وہ مجھے پہلے تو خوب دیکھتے رہے ــــ پھر ــــ
پھر نہ جانے کیا دل میں آئی کہ میرے گال سے گال لگاکر آنکھیں بند کرلیں
ان کی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو نکلے
اور ــــ میری پیشانی پر پھیل گئے ــــ
میں بولی "کیوں روتے ہو موہن! کیا ماتا خفا ہوئیں؟"
وہ کچھ نہ بولے ــــ
مگر پیپل کے جھاڑ سے پپیہا "پی کہاں، پی کہاں" پکارا
وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے ــــ

اور پپیہا بھی پھڑپھڑا کر نکل گیا۔
میں کتنی الھڑ تھی ــــــــ

مندر کے اندر دیے مدھم روشنی سے جل رہے تھے۔
سنہری مورت ان کی زردیں کرنوں سے جگمگ کر رہی تھی۔
میں پوجا کی تھالی ہاتھ میں لئے اندر گئی ــــ!
میں نے دیوتا کو پھول چڑھائے ــــ!
گھٹنوں کے بل جھک کے پرنام کیا ــــ
وہاں سے باہر جو نکلی تو سہیلیوں نے مجھے دور سے بلایا
"بسنتی"
میں ان کے پاس پہونچی ــــ!
اُنھوں نے کہا "آج چلوگی" ــــ؟
میں نے کہا ــــ "کہاں"؟
وہ بولیں ــــ "پتی کے ہاں"
میں نے کہا ــــ "پتی ــــ کس کو کہتے ہیں"؟
پھر وہ بولیں "جو تجھ سے پریم کرتا ہے"
"پریم کیا بلا ہے؟"
وہ سب ہنسنے لگیں ــــ جیسے کسی نے سیکڑوں نقروی گھنٹیاں ہلادیں۔
اور میں نے اپنی زندگی میں سب سے پہلی بار یہ دو انوکھے نام سنے۔
میں کتنی الھڑ تھی ــــ!

جانے کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ یورپ کو مشرق سے خطرہ ہے اور یہ امر واقعہ صاف ہوگیا کہ ستمبر ۱۹۳۹ء میں جرمنی پر جو جنگ ٹھونس دیگئی تھی وہ یورپ کی جنگ نہیں تھی۔ اس جد و جہد کو ایک ایسی جنگ کی طرف دیکھا گیا جو ہزاروں سالوں میں ایک مرتبہ دنیا کو دیتی ہے۔ جب فرانس اور انگلینڈ نے ابتدائی طور پر پولینڈ کو آگے بڑھایا اس وقت دنیا کی عقل پر شبہ ہوتا تھا۔ جس نے جنگ کو روکنے کے بجائے ایک زبردست طوفان کو ظہور پذیر ہونے پر مجبور کر دیا۔

برطانیہ کو ایک بے بس اور منقسم یورپ کی ضرورت تھی۔ لیکن اس کی پوزیشن اسوقت تک مضبوط تھی جبتک اسکی سلطنت کی سرحدوں پر ساوی طاقت رکھنے والی روسی قوم کی طرف سے خطرہ نہ تھا۔ جب روس کی تحریک مشرقی ایشیا کی طرف بھی جب امریکہ ایک آزاد طاقت بن گیا۔ اور جیسا جاپانی جرمنی اور اٹلی کی طرح خواب غفلت سے بیدار ہوگئے تھے۔ اسوقت برطانی سلطنت بنیادی طور پر ہلگئی۔ اب اسے یورپ کے خلاف نہیں بلکہ اسکے ساتھ رہ کر ہی تیار رکھا جاسکتا تھا۔ ۱۹۱۴ء میں . . .

عالم نسواں

عورت!

عورت کی پیدائش کے متعلق ایک عام خیال یہ ہے کہ یہ چاند کا فقدہ۔ سانپ کی بانکی چال۔ بید کی نازک لچک پھولوں کی خوشبو اور نزاکت۔ ہوا کی پاکیزگی۔ پروں کا ہلکا پن۔ ہرن کی تیز رسیلی اور محبت آمیز نگاہ۔ شعاع آفتاب کا حسن رقاصی۔ شبنم کے آنسو۔ خرگوش کی دہشت ہوا کا اترانا۔ ہیرے کی سختی۔ شیرنی کی سخت دلی۔ آگ کی گرمی۔ برف کی خنکی۔ طوطے کی رٹ۔ کبوتر کی خوش بیانی پروانہ کی قربانی۔ بلبل کے نالہ و شیون۔ کتے کی وفاداری اور طوطے کی بیوفائی۔ یہ اوصاف ہیں جن کو یکجا کر کے دیوتا نے عورت کی تخلیق کی۔ پھر کیا وجہ کہ وہ دنیا کی تمام دیگر چیزوں سے بالاتر نہو۔

عورت کمزور اور بزدل مرد کی پروا نہیں کرتی۔ اسکا عقیدہ ہے کہ مچھلیاں صرف مضبوط جال ہی سے پکڑی جاتی ہیں۔

عورت کتاب دنیا ہے وہ کتاب سے اس قدر نہیں سیکھتی جس قدر دنیا کے مشاہدے سے۔

عورت رنج میں ساتھ دیتی ہے اور راحت کو دوبالا کرتی ہے۔

با عصمت عورت کے چہرے پر ایک جلال ہوتا ہے وہ عصمت کا مجسمہ ہے۔

عورت انسان کے لئے بیش بہا نعمت اور آسمانی برکت ہے۔ عورت وہ موسیقی ہے جو خمار آلودہ آنکھوں اور تمتمائے ہوئے رخساروں میں پیغام محبت سنا رہی ہو۔

انگلستان نے زیادہ طاقتور قوموں کیساتھ متحد ہو کر جرمنی کے خلاف اعلان کر دیا۔ اور بالآخر اسے ایک ایسی زنجیروں میں جکڑ دیا جن کو توڑنا محض وقت کی بات تھی۔ انگلستان نے امریکہ سے مدد کیلئے اپیل کی۔ اور اس سے اس بات کا علم کہ وہ اقتصادی اور سیاسی فوقیت حاصل ہوگئی جسے ختم کرنا انگلستان کیلئے ناممکن تھا۔ جنگ کے خاتمہ پر انگلستان سمجھا کہ وہ جیت گیا ہے۔ جاپان نے جرمنی کی جگہ لے لی اور امریکہ نے انگلستان کی۔ ایسے وعدے کیے، جنکا پورا کرنا مقصد نہ تھا۔ انگلستان جنگ کے آخر میں اقتصادی اور مالی طور پر بالکل تھک چکا تھا۔ اس طرح اُسنے کامیابی تو حاصل کی۔ مگر ایسی کامیابی جو بعد ازاں اسکی ناکامیوں کی خالق ثابت ہوئی۔ اب دوسری جنگ میں برطانیہ ایک ناممکن جواں کے نظام کے بچاؤ میں مصروف ہے۔ انگلستان خواہ کسی کو بھی اپنا بنالے، لیکن جنگ کے آخر میں وہ دیکھے گا کہ اس کے اتحادی اس سے کہیں زیادہ طاقتور ہو چکے ہیں۔

مصالحت کے جو مواقع میں نے تجویز کیے ہیں ممکن ہے کہ انگریز اُنھیں مسترد کیے جانے کی دانشمندی پر شبہ کریں۔ نسلی سوال تاریخ عالم کی کنجی ہے۔ جن خفیہ طاقتوں نے پہلی جنگ میں برطانیہ کو بھڑکایا تھا وہ یہودی تھے۔ یہودیوں نے ہمیں مفلوج کیا۔ اور اُنھوں نے ہی برطانوی سلطنت کی حالت نازک بنادی۔ یہودی ہی بالشویک جرائم کے حامل ہیں وہ قوموں کو آپس میں لڑاتے ہیں۔ یہودی جنگ کو امریکہ میں بھی لیگئے ہیں۔ جو کہ امریکہ کے نقطۂ نظر سے غیر ضروری اور احمقانہ ہے۔ جرمنی اور اُسکے اتحادی یہودیوں کو بین الاقوامی نفرت پھیلانے والا سمجھتے ہیں۔

ہٹلر نے یورپ کے نوجوانوں اور نوجوان دنیا کی نمائندگی کرنے کا دعویٰ کیا۔ اور کہا کہ میں ایک ایسے لیڈر کی حیثیت سے بول رہا ہوں جسے قدرت نے غیر معمولی کام کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ان سرداریوں کی جنگ عالم کا فیصلہ ہو چکا ہے "بالشویک، پلیگ" جسے کسانوں کی حکومت کہتے ہیں در اصل یہودیوں کی ڈکٹیٹرشپ ہے۔ جو قومی احساس کا خاتمہ کر کے عنان حکومت یہودی مجرموں کے ہاتھ میں دیتے ہیں۔ لوگوں اور حکومت کی تباہی کے خطرہ کے خلاف سب سے زبردست جد و جہد اٹلی میں ہوئی۔ جہاں ایک نئے پولیٹیکل اصول نے جمہوری بزدلی اور بالشویک تشدد کا خاتمہ کر دیا۔ فیسی ازم کی فتح کے ساتھ ہی میں ہم یورپ کی نجات کے آغاز کا ذکر کر سکتے ہیں۔ پہلی مرتبہ ایک ملک کے اندر بالشویکوں کو ہرایا۔ اور اسپین میں بالشوزم کا خاتمہ کر دیا گیا۔ ہٹلر نے کہا کہ میں جرمن لوگوں سے خطاب کر رہا ہوں نہ کہ اُن لوگوں سے جو سچائی نہ تو سننا چاہتے ہیں نہ اُس کو محسوس کرنا چاہتے ہیں۔

اسمار چلہ پرست ہٹلر نے مسٹر چرچل پر ذاتی حملے شروع کرنے مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں حوصلہ افزا باتوں کا جو ذکر کیا ہے۔ اسکے بارے میں . . .

بچوں کی دنیا

ہاتھی یا امرود

ایک میاں بوجھ بجھکڑ تھے ایکدن کسی شہر میں جانکلے بازار میں بہت سی ترکاریاں نظر پڑیں۔ ایک پھل پر میاں بجھکڑ کا دل للچایا اور سوچا کہ اس پھل کا نام تو پوچھ لوں۔ اُنھوں نے اُس پر انگلی رکھ کر دکاندار سے پوچھا کہ میاں دوکاندار اس کا کیا نام ہے؟

ترکاری والے نے جواب دیا کہ صاحب اسے "امرود" کہتے ہیں۔ آپنے یہ نام اپنی کتاب میں لکھ لیا۔ اور آگے بڑھے۔ تھوڑی دور چلکر ایک ہاتھی ملا۔ اُنھوں نے کبھی ہاتھی نہ دیکھا تھا۔ ڈر کر ایک دکان میں گھس گئے۔ اور لوگوں سے پوچھتے رہے کہ بھائیو وہ کالی بلا چلی گئی یا نہیں۔ دوکاندار نے اسے سمجھایا کہ میاں اس سے خوف نہ کھاؤ یہ تو ہاتھی ہے۔ اور امیروں کی سواری کے کام آتا ہے آپنے ہاتھی کا نام بھی اپنی کتاب میں لکھ لیا۔ تھوڑے دنوں بعد یہ اپنے گھر کو ٹھیک کر رہے تھے کہ ایک روز ایسا ہوا کہ وہاں ایک ہاتھی بھی آنکلا۔ گاؤں کے لوگوں نے کبھی ہاتھی نہ دیکھا تھا۔ بہت گھبرائے۔ اور میاں بوجھ بجھکڑ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے گاؤں میں کوئی کالی بلا آنکلی ہے آپ چلکر اُس کو دیکھیں میاں بوجھ بجھکڑ بڑی خوشامد کے بعد دیکھنے گئے۔ دور ہی سے بولے اوہو! یہ تو امیروں کی سواری کے کام آتا ہے۔ اسے پکڑ لو اس سے بالکل نہ ڈرو پھر بولے ذرا ٹھہرو۔ میں اپنی کتاب میں دیکھ لوں کہ اس کا نام کیا ہے؟

یہ کہکر اُنھوں نے کتاب نکالی اور دیکھا کہ ایک نام ہاتھی تھا اور دوسرا امرود۔ بولے کہ یہ ہاتھی ہی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہاتھی نہیں تو امرود ضرور ہے۔

ہٹلر نے کہا کہ ہمارے لئے بہت سی باتیں حوصلہ افزا ہیں مالکے بعد ہٹلر نے کہا کہ جاپانی بہت حوصلہ افزا ثابت ہوئے ہیں لیکن ہمارے لئے سب سے حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ مسٹر چرچل اور مسٹر روز ویلٹ لندن اور واشنگٹن میں ہیں برلن یا روم میں نہیں ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ اس سے پہلے جب میں نے تقریر کی تھی تو روس میں اسقدر زور کی سردی پڑ رہی تھی کہ ۱۴۰ سال سے کبھی نہیں پڑی تھی۔ جرمن مورچہ ایک عام لائن پر پیچھے ہٹا دیا گیا۔ یہ لائن ناگن ورگ سے جھیل لڈوگا تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور اس مشکل کام میں کامیابی حاصل ہوئی چونکہ یہ کام بہت مشکل تھا اسلئے میں نے اپنی فوج کی قسمت کیساتھ اپنا نام وابستہ کر دیا۔ جب خطرناک تباہی کا ہمیں خطرہ پیدا ہوگیا تھا وہ اب ہمیشہ کیلئے ٹل گئی ہے۔ اور اسکے لئے ہمیں اپنے بہادر سپاہیوں کی ہمت اور شجاعت کا شکریہ ادا کرنا چاہیے ان ہی کی بدولت ان زبردست فوجوں کے مقابلہ میں مورچہ قائم رکھ سکا۔ جو کہ دشمن نے وہاں جمع کر دی تھیں۔ سب سے زیادہ اہم اور ضروری مسئلہ سپلائی کا تھا۔ سردی اس قدر شدید تھی کہ جرمن ٹینک اور انجنوں کا کام کرنا ناممکن ہوگیا۔ اسلئے آپ لوگ دیکھیں گے اور اس کی تائید کریں گے جو کہ میں نے قسمت پر قابو پانے کے لئے جو مداخلت کی وہ ٹھیک تھی۔ ورنہ ہمارا نہ معلوم کیا حشر ہوتا۔ ہٹلر نے تمام محکموں کی تعریف کی اور فنی سپاہیوں کی خاص طور پر تعریف کی۔ ہٹلر نے ہنگری۔ یوگوسلاویہ۔ کروٹ، رومانی اور اطالوی سپاہیوں کی بھی تعریف کی۔ ہٹلر نے اہل جرمنی کا بھی شکریہ ادا کیا۔ کہ اُنھوں نے لڑائی میں پورا پورا ساتھ دیا۔

ہٹلر نے وعدہ کیا کہ آئندہ جاڑوں میں جرمن ان حالات کا بہتر طریقہ پر مقابلہ کرسکیں گے جنکی اب توقع کی جاتی ہے لیکن ایک چیز جس کی میں توقع رکھتا ہوں یہ ہے کہ قوم مجھے وہ طاقت دیدے کہ جس سے میں فوراً ہی مداخلت کرسکوں اور اپنی مرضی کے مطابق ان حالات کے مطابق کام کرسکوں۔ جو پیدا ہوں۔ جبکہ قوم کی زندگی اور موت کا سوال در پیش ہے اس لئے میں جرمن ریشتاغ سے صاف الفاظ میں یہ اختیار چاہتا ہوں کہ ہر آدمی کو اپنا کام پورا کرنے کے لئے مجبور کیا جاسکے۔ اور اگر میری رائے میں کوئی آدمی اپنے فرض کو پورا نہیں کرتا تو اُسکو اُس کے عہدہ سے ہٹا دیا جائے اور اسباب کا کوئی لحاظ نہ رکھا جائے کہ وہ کون ہے؟ اور کس عہدہ پر ہے؟

ہٹلر نے کہا کہ ۱۹۳۳ء کے بعد سے میں نے تین روز کی بھی چھٹی نہیں لی۔ اور کہا کہ چند ماہ سے میں اُن فوجی سپاہیوں کو چھٹی نہیں دیسکا جو مورچہ پر ہیں۔ ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ جو صحیح وقت . . .

پردۂ فلم

صنعت فلمسازی کی تاریخ

از جناب محمد نورالزماں ہاشمی

تھیٹر ہندوستان کا پرانا فن ہے۔ لیکن فلم کی ایجاد نے تھیٹر کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ۱۸۹۶ء میں اہل یورپ نے فلم ایجاد کی اور ۱۹۰۲ء میں ہندوستان میں پہلی فلم داخل ہوئی۔ جس میں حضرت مسیح کی زندگی پیش کی گئی تھی۔ اس فلم کی کامیابی کو دیکھ کر چند سینما گھر بنائے گئے۔ جن میں صرف انگریزی فلموں کی نمائشیں ہوا کرتی تھی۔

اس طرح ہندوستان والے فلم سے پہلے آشنا ہوئے پھر یورپ کی دیکھا دیکھی ہندوستانیوں کو بھی فلم سازی کا اشتیاق دامنگیر ہوا۔ مسٹر پھالکے جرمنی گئے۔ اور وہاں سے فلمسازی کا کام سیکھ کر فلم بنانے کا سامان ہندوستان لائے۔ بعد ازاں اُنھوں نے مسٹر آپٹے کی اشتراکیت سے ایک فلم کمپنی بھی قائم کی۔ اور چند ہندو ڈرامے بنائے جن میں پاروتی، لنکا دہن نے عوام سے خراج تحسین حاصل کیا۔

بعد میں مسٹر مدن نے کلکتہ میں ایلفنسٹن بائسکوپ کمپنی اور اور مسٹر ہنا گا نے وینڈر فلم کمپنی قائم کی۔

۱۹۱۸ء میں سردار رنجیت سنگھ نے اور نیشنل کیرزکا اورلیش سٹار و دتیر ایرانی نے سٹار فلم کمپنی اور امپیریل فلم کمپنی کی بنیاد ڈالی۔ اُنھوں نے اندرا ایم اے۔ پنجاب میل، خواب ہستی فلمیں تیار کیں۔

مسٹر بھوگی لال نے شاردا فلم کمپنی قائم کی۔ ماسٹر وٹھل مشہور اسسٹنٹ اداکار کے ذریعہ ان کی فلمیں کامیاب ہوئیں۔

سیٹھ چندو لال شاہ نے مشہور اور مایہ ناز ایکٹرلیس مس گوہر کے ساتھ مل کر رنجیت مووی ٹون کی داغ بیل ڈالی۔ مس زبیدہ اور مس سلطانہ کے داخل ہونے سے رنجیت مووی ٹون کو چار چاند لگ گئے۔

یہ تھی خاموش فلموں کی داستان!

اس کے بعد فلمی دنیا میں زبردست انقلاب پیدا ہوا۔ اور یورپ میں ناطق فلمیں بننے لگیں۔ ہندوستانیوں نے بھی ان کی تقلید کر کے ناطق فلمیں بنانا شروع کر دیں۔

۱۹۳۱ء میں ہندوستان کی امپیریل فلم کمپنی نے اپنی پہلی متکلم فلم "عالم آرا" تیار کی جس میں ہیروئن کا پارٹ زبیدہ نے ادا کیا تھا۔ عالم آرا کو ہندوستان میں اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ میڈن۔ رنجیت۔ ساگر فلم کمپنیوں نے بھی ناطق فلمیں بنانا شروع کر دیں۔ اور چند نئی فلم کمپنیاں بھی معرض وجود میں آئیں۔ جن میں سے پربھات فلم کمپنی کولھاپور۔ نیو تھیٹرس آف کلکتہ۔ بمبئی ٹاکیز۔ واڈیا۔ منروا اور شری کو۔ پرکاش اور نیشنل اسٹوڈیو قابل تعریف ہیں اور جنھوں نے خوب شہرت حاصل کی۔

کے مطابق کام نہیں کرینگے اُن کو علیحدہ کر دیا جائیگا۔ وہ وقت آ رہا ہے جبکہ مورچہ پر خاموشی ختم ہو جائیگی اور فتح کا فیصلہ ہو جائیگا۔ مستقبل بتلائے گا کہ ہم نے کس قدر معقول تیاریاں کی ہیں۔ یورپی مورچہ پر اُسوقت تک لڑائی جاری رہیگی جبتک روس کو پاش پاش نہیں کر دیا جائیگا۔ اور برطانیہ کو معلوم ہو جائیگا کہ جرمن ڈوبکی کشتیاں اور دوسرے ہتھیار ہر سال کتنی ترقی کر رہے ہیں۔ موجودہ لڑائی میں جرمنی کے سمندری بیڑہ کو جو کہ پہلے کی نسبت چھوٹا تھا پہلی لڑائی کے مقابلہ میں زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس لڑائی میں ہماری ڈوبکی کشتیوں کی تعداد پہلے سے بہت زیادہ ہے، اس لڑائی میں ہم کی جیت ہوگی، اور سچائی ہماری طرف ہے میں اپنا نام اور اپنی زندگی غیر مشروط طور پر اہل جرمنی کے ساتھ وابستہ کرتا ہوں خدا سے اس کے سوائے میری کوئی درخواست نہیں ہے کہ وہ ہماری نگہبانی کرے جسطرح پہلے رہا ہے۔ اور مجھ پر یہ بخشش کرے کہ میں اہل جرمنی کی اُس فیصلہ کن لڑائی کے لئے اتنے عرصہ تک زندہ رہوں، جتنے عرصہ وہ ضروری خیال کرے۔

گورنگ نے ریشتاغ میں تقریر کرتے ہوئے ممبروں سے اپیل کی کہ وہ اہل جرمنی کے نمائندوں کی حیثیت سے ہٹلر کو غیر مشروط اختیارات دیں۔ آپنے کہا کہ اس وقت جبکہ اہل جرمنی زندگی اور موت کی لڑائی رہے ہیں فیوہرر کو وہ اختیار دیدیا جانا چاہئے جسکا اُنھوں نے مطالبہ کیا ہے۔ فیوہرر کو یہ اختیار ہونا چاہئے کہ وہ ہر شخص سے وہ کام لیسکیں جو وہ مناسب سمجھیں اور جو اسپانہ کرے اسکو سزا دی جائے۔ اسکے بعد ریشتاغ کے ممبروں کی رائے لیگئی اور گورنگ نے اعلان کیا کہ ریشتاغ نے متفقہ طور پر فیوہرر کو وہ اختیار دیدیا جسکا اُنھوں نے مطالبہ کیا تھا۔ اُنھوں نے کہا کہ کارخانوں میں کام کرنیوالے مرد اور ملک کے مرد عورت آپ کو زیادہ سے زیادہ سامان رسد سپلائی کرینگے اور مسلح فوجیں آپ کے حکم کی تعمیل کیلئے تیار کھڑی ہیں۔

اقوالِ زرین

میں دنیا کے پردہ پر کسی سے نہیں ڈروں گا۔ لیکن صرف خدا سے ڈروں گا۔ میں کسی کی طرف سے کینہ نہیں رکھوں گا لیکن کسی کا ظلم نہیں اُٹھاؤں گا۔ میں جھوٹ پر سچائی سے فتح حاصل کروں گا اور جھوٹ کا مقابلہ کرنے میں سب قسم کی تکلیف گوارا کروں گا۔

کسی شخص کو اس بات کا اقرار کرنے سے نادم نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ غلطی پر تھا کیونکہ یہ کہنا بالکل یہی مطلب رکھتا ہے کہ وہ کل کی نسبت آج زیادہ دانا ہے۔ ترقی کا سب سے پہلا زینہ کفارہ ہے۔ جن بزرگوں کی زندگیاں دنیا میں مہرو ماہ بن کر چمکی ہیں وہ سب اسی زینہ سے ہوکر گزرے ہیں۔

اگر تیری ذات سے کسی کو فائدہ نہیں تو تجھ سے ببول کے کانٹے اچھے ہیں۔ جنہیں کھا کر اونٹ اور بکریوں کا پیٹ بھرتا ہے۔

دوست کی سچی تعریف یہ ہے کہ وہ دوست کے عیوب کو ظاہر کردے۔

دنیا میں بہترین دوست وہی ہو سکتا ہے جو مصیبت میں کام آئے۔

سچا خلوص اور بے لوث محبت دوستی کی نشانی ہے۔

افلاس کے وقت اپنے بھی پرائے ہو جاتے ہیں۔

موجِ تبسم

نئی دلہن:۔ (شوہر سے) میرے آقا اب میری قسمت تمہارے دامن کے ساتھ وابستہ ہے اسلئے میں تم سے کوئی راز چھپانا نہیں چاہتی۔ میری بائیں آنکھ مصنوعی ہے۔

شوہر:۔ کوئی بات نہیں لیکن میں بھی تم سے ایک راز بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے تمہارے مہر میں جو دس ہزار کی جائداد لکھی ہے وہ فرضی ہے۔ میرے پاس تو کھانے تک کے لئے نہیں۔

استاد۔ بچو! بتاؤ کہ خداوند تعالےٰ نے حضرت آدم کو جوان کیوں پیدا کیا؟ عام انسانوں کی طرح اُن کو پہلے بچہ بنا کر دنیا میں کس لئے نہیں بھیجا۔

شاگرد:۔ اس لئے کہ خدا اُن پر بہت مہربان تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ بچہ بنا کر اُن کو کسی ظالم اُستاد کے حوالہ کرے۔

ڈاکٹر (مریض سے) تمہاری حالت بہت نازک ہے۔ اب تمہارے بچنے کی کوئی اُمید نہیں اگر تم کسی شخص سے اس آخری وقت میں ملنا چاہتے ہو تو اُسے بلایا جا سکتا ہے۔

مریض:۔ جی ہاں! ایک شخص کو بلا دیجئے۔

ڈاکٹر:۔ کسے؟

مریض۔ کسی لائق اور قابل ڈاکٹر کو؟

دلچسپ معلومات

ایک مرد پر دو ہزار عورتوں نے جان دیدی

السٹریٹیڈ ویکلی آف انڈیا نے وزیانگر کے ایک راجہ کا نہایت دلچسپ اور حیرت انگیز واقعہ شائع کیا ہے۔ معاصر کہتا ہے کہ چودہویں صدی میں وزیانگر کا ایک مشہور راجہ ہری ہر گزرا ہے اس راجہ کے محل میں بارہ ہزار رانیاں تھیں ان بارہ ہزار رانیوں میں سے دو ہزار رانیوں کو امتیازی درجہ حاصل تھا۔ ان دو ہزار رانیوں نے راجہ سے شادی کرتے وقت یہ عہد کیا تھا کہ اگر راجہ مرجائے گا تو یہ سب راجہ کے جل کر خاک ہو جائیں گی۔

راجہ مذکور سنہ ۱۳۔۔ میں مرگیا۔ اور ان دو ہزار رانیوں کو راجہ کی لاش کے ساتھ چتا میں جلنا پڑا۔ معاصر کی رائے ہے کہ قدیم زمانہ میں اگرچہ اکثر رانیوں نے مرنے کے بعد جان دی ہے لیکن اتنی رانیاں کبھی ایک راجہ کی لاش کے ساتھ نہیں جلیں۔

لڑکیوں کو اغوا کرنیوالے دیوتا

دنیا میں عجیب و غریب عقائد کے لوگ آباد ہیں۔ برما کے غیر مہذب علاقوں کے متعلق ایک لمبی اطلاع ہے کہ وہاں کے باشندوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اُن کے دیوتا خوبصورت لڑکیوں کو اغوا کرلے جاتے ہیں۔ اس عقیدہ کی بنا پر ان لوگوں کے ہاں کسی خوبصورت لڑکی کا پیدا ہونا انتہائی بدقسمتی تصور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ برما کی بعض اقوام اغوا کرنیوالے دیوتاؤں سے اپنی لڑکی کو بچانے کے لئے اُن کو بدشکل بنا دیتی ہیں۔

گاندھی جی کی نکتہ چینی

احمدآباد ۲۶ اپریل۔ مہاتما گاندھی ہریجن میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں مجھے جواہر لال یا راجگوپال اچاریہ کے تبدیلِ عقیدہ سے کوئی گھبراہٹ نہیں ہوئی۔ وہ اپنی کوششوں کی ناکامی کے بعد: نئی طاقت اور زیادہ جوش کے ساتھ اہنسا کی طرف واپس آجائیں گے۔

سوال یہ تھا۔ آپنے واردھا میں اعلان کیا تھا کہ جواہر لال آپ کے قانونی وارث ہیں آپنے اس بات کو کیسے پسند کیا ہے کہ آپ کا قانونی وارث جاپانیوں کے خلاف گوریلا جنگ کی حمایت کرے۔ آپ کی اہنسا (عدم تشدد) کا کیا ہوگا جبکہ جواہر لال کھلم کھلا تشدد کی حمایت کرتے ہیں۔ اور راجگوپال اچاریہ سارا قوم کے لئے ہتھیار اور فوجی تربیت کے طالب ہیں مہاتما جی لکھتے ہیں۔ آپ کے طرزِ بیان نے صورتِ حالات کو افسوسناک بنا دیا ہے۔ لیکن یہ دراصل اتنی افسوسناک نہیں جتنی کہ آپ کو نظر آتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے قانونی وارث کا لفظ نہیں استعمال کیا تھا۔ میں نے ہندی میں تقریر کی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ وہ میرے قانونی وارث نہیں ہیں لیکن عملی طور پر میرے حقیقی وارث ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جب میں نہیں رہوں گا تو وہ میری جگہ لیں گے انہوں نے میرے طریقوں کو کامل طور پر کبھی منظور نہیں کیا اُنھوں نے صاف طور پر اُن پر نکتہ چینی کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اُنھوں نے ان سے متاثر ہو کر کانگریس کی پالیسی کو اسکے مطابق چلایا۔ حالانکہ ان دنوں کانگریس کی پالیسی کلی طور پر میرے ہاتھ میں نہیں تھی۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل جنہوں نے بغیر کسی اعتراض کے میری تقلید کی ہے وارث نہیں کہلا سکتے۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ آگے بڑھنے کا جتنا مادہ جواہر لال میں ہے اُتنا اور کسی میں نہیں ہے کیا یہ مَیں نے نہیں کہا تھا کہ جب میں نہیں ہوں گا تو جواہر لال میرے ساتھ اپنے اختلافات بالکل ختم کردینگے۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ گوریلا جنگ کے گرویدہ ہو گئے ہیں لیکن مجھے اسمیں شبہ نہیں کہ دونوں کا تجربہ ثابت ہوگا اور اسکا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

سرزمین ہند کے لئے یہ طریقہ غیر ملکی ہے جواہر لال اور راجہ جی کا کتنا ہی رسوخ کیوں نہ ہو لیکن وہ اہنسا کے بائیس سالہ پرچار اور عمل کو اُسکے نقائص کے باوجود ختم نہیں کرسکتے۔ اسلئے میں جواہر لال یا راجہ جی کے تبدیلِ عقیدہ سے ذرا بھی ہراساں نہیں ہوں وہ اپنی کوششوں کی ناکامی کے بعد نئی طاقت کے ساتھ اہنسا کی طرف واپس آجائیں گے۔

سر کرپس بیان دینگے

لندن ۲۷ اپریل۔ رائٹر کا پولیٹکل نامہ نگار لکھتا ہے کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوان کے آئندہ اجلاسوں میں سر اسٹیفرڈ کرپس کے دورۂ ہندوستان پر بحث ہوگی دارالعوام میں سر کرپس خود حالات بیان کریں گے۔ اور دارالامرا میں لارڈ ڈیوک آف ڈیون شائر نائب وزیر ہند حالات بیان کریں گے۔ آئندہ لڑائی کے بارے میں بحث نہیں ہوگی۔

امریکن فوجیں کیلڈونیا میں

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ محکمۂ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی فوجیں نیو کیلڈونیا کے ٹاپو میں پہنچ گئی ہیں۔ یہ ٹاپو دکھن مغربی بحرالکاہل میں ہے۔ اور اس پر فرانس کا قبضہ ہے۔ فوجیں اس ٹاپو کا بچاؤ کرنے میں مدد کریں گی اور وہاں کے حکام کی منظوری سے فوجوں کو وہاں بھیجا گیا ہے۔ وشی نے امریکن فوجوں کے وہاں پہونچنے کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔

عثمانیہ ٹرننگ کالج کی نمائش

حیدرآباد دکن بذریعہ ڈاک۔ کل یہاں عثمانیہ ٹرننگ کالج کی تعلیمی نمائش ہوئی۔ جس میں نواب صاحب چھتاری نے انعامات تقسیم کئے۔ اس میں لڑائی کے متعلق بھی کئی نقشے تھے ایک نقشہ فاتحانِ اعظم کا تھا جس میں دکھایا گیا تھا کہ سکندر، ہنی بال، چنگیز خاں، نپولین اور دوسرے فاتحوں نے کتنے کتنے علاقے فتح کیے۔

مسٹر سجاد مرزا پرنسپل نے اپنی تقریر میں اُردو اور ہندوستانی سکھانے کے سسٹم کا ذکر کیا۔

فارورڈ بلاک زندہ ہے!

لکھنؤ ۲۵ اپریل۔ یوپی فارورڈ بلاک نے فارورڈ بلاک اور اُس کے لیڈر سبھاش بوس کے خلاف پنڈت جواہر لال کی تقریروں پر ناپسندیدگی کا رزولیوشن پاس کیا ہے آخر میں لکھا ہے کہ فارورڈ بلاک ابھی اتنا ہی زندہ ہے جتنی کہ کانگریس۔

مارشل چیانگ کائی شیک کو برطانیہ کا خطاب

چنگ کنگ ۲۵ اپریل۔ مارشل چیانگ کائی شیک کو "گرانڈ کراس آف باتھ" کا خطاب دیا گیا ہے جو کہ برطانیہ کا سب سے بڑا فوجی خطاب ہے۔ کل یہ خطاب بادشاہ کی طرف سے برطانی سفیر سر سائمو نے مارشل موصوف کو پیش کیا۔

سر کرپس کی پریشانی

لندن ۲۵ اپریل۔ مجھے مسلم لیگ کے بارے میں اتنی پریشانی نہ تھی جتنی کہ کانگریس کے بارے میں تھی۔ یہ ہے وہ رائے جو سر اسٹیفورڈ کرپس نے ایک پریس کانفرنس میں ظاہر کی۔ سر کرپس نے ۵ منٹ تقریر کی۔

مدراس میں حالات معمول پر آرہے ہیں

مدراس ۲۵ اپریل۔ مدراس میں بازاروں کی حالت آہستہ آہستہ معمول پر آرہی ہے۔ میئر نے آج بہت سے بازاروں کا دورہ کیا۔ اور وہاں سبزی اور دیگر چیزیں کافی تعداد میں پائیں۔

یوپی میں گندم کی کاشت

لکھنؤ ۲۵ اپریل۔ سنہ ۱۹۴۱-۴۲ء کی پیشگوئی سے ظاہر ہے کہ گندم، جو، اور چنے کی کاشت ۷۷۸۳۲۱۹ ایکڑ زمین میں ہو رہی ہے۔ گزشتہ برس ۷۹۳۵۲۵۵ ایکڑ زمین میں ان اجناس کی کاشت ہوئی تھی۔ پیداوار کا اندازہ نارمل کا ۸۰ فیصدی ہے۔

جرمن کمانڈر مار دیا گیا

برلن ۲۵ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ میجر جنرل برتھولڈ کمانڈر جنرل لبرل ڈویژن اسمولنسک کی لڑائی میں مارا گیا۔

لنکا میں ناریل کی فروخت بند

کولمبو ۲۴ اپریل۔ نئے ہنگامی قوانین کے ماتحت ناریل کی فروخت بند کردی گئی ہے۔ اسکے بند کرنے کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کے لئے ناریل اور گولے کا تیل خریدنے کی اسکیم پر عمل کیا جائے۔

افسانہ

پریم پجارن

از جناب خطیب معین آبادی میدک (دکن)

صبح کا دلفریب منظر۔ جمنا کے پرے دور والی پہاڑیوں سے سورج جھانک رہا ہے لیلا کپڑے دھو رہی ہے۔ پرشانت لیلا کے قریب آتا ہے۔

"تو روز آتی ہے لیلا"؟

"ہاں ہر روز تڑکے آتی ہے"

"تو میں بھی آیا کروں گا لیلا"

"ضرور آ ۔۔۔ پرنتو یاد رکھ پرشانت جب کبھی ماتا جی ساتھ ہوں تو بات نہ کرنا۔ ورنہ وہ مجھ سے بگڑ جائے گی"۔

"بہت اچھا ۔ مگر۔ لیلا ذرا اپنا گھاگر تو دے بیچ جمنا سے پانی بھر لاؤں۔ دیکھتی نہیں یہاں کا پانی کتنا گدلا ہو گیا ہے"۔

"اچھا ۔۔ یہ لے (گھاگر دے کر) مگر ذرا جلدی آنا بھلا"۔

پرشانت گھاگر لے تیرتا ہوا دور نکل جاتا ہے۔

"لیلا اب جمنا کے پار جاؤں گا۔ تیرا گھاگر تو اب آلے سے رہا"۔

"پرشانت! پرشانت! دیکھ میں روٹھ جاؤں گی"۔ اُس نے بھولی صورت بنا کر کہا۔

"روٹھ جا لیلا! ۔۔۔ دیکھیں تیرا پیارا روٹھنا بھی کیسا ہوتا ہے"

"تو آتا ہے پرشانت! پھر تو میں تجھ سے نہ بولوں گی"۔

"نہیں بولے گی تو ہم منائیں"۔

"ہوں ۔۔۔ میں نہ مانوں گی"۔

"نہ مانے گی تو (مٹھی دکھا کر) ہم اس سے منائیں گے"۔

"ہاہاہا! بڑا آیا کہیں کا مارنیوالا"۔

"اوہو ہو! بڑی آئی کہیں کی روٹھنے والی"۔

"نہ مانا! اب میں نہیں ٹھہرنے کی"۔

"نہ ٹھہر! میری بلا سے"۔

"اچھا پرشانت! یہی بات ہے نا"۔ "لے میں چلی"

"لیلا! لیلا ۔۔۔ او لیلا ۔ لیتی جا گھاگر"

"دیکھا نہیں ۔۔۔ کتنی دیر ہو گئی ۔۔۔ ماتا جی راستہ دیکھ رہی ہوں گی"۔

"ہونہہ ۔۔۔ اور"

"اور ۔۔۔ تیرا سر پھوڑیں گی"۔

"میرا یا تیرا"

"نہ میرا ۔۔۔ نہ تیرا ۔۔۔ پرشانت کا"۔

"ہاہاہا! اور لیلا کا بھی"۔

"ہی ہی ہی!" ۔۔۔ پرشانت پانی اُچھالتا ہے۔ لیلا تقریباً بھیگ جاتی ہے ۔۔۔ "ارے بس مورکھ کہیں کا ۔۔۔ جا جا! تو بڑا شریر ہے"۔۔۔ پھر گاؤں کی طرف دیکھ کر ۔۔۔ "اُو پرشانت! دیکھ ماتا چلی آتا ہے۔ میں نہ کہتی تھی کہ دیر ہو جائیگی مجھے کوسنے سننے پڑیں گے ۔۔۔ تو یہاں سے چلا جا!"

پرشانت پانی سے نکل کر جھاڑیوں میں چھپ گیا۔

"کیوں ری! صبح کی آئی ابھی تک پنگھٹ پر مر رہی ہے۔ (چانٹا لگا کر)

"نہیں ماں! تبا کی اچکن دھوتی تھی"۔

"ہاں اتنے دن چڑھے تک اچکن دھوتی رہی۔ شرم نہیں آتی چل جلدی! مجھے کام ہے"۔

لیلا کا رونی صورت بنائے گاگر اُٹھا لینا ۔۔۔ ماں کا چلا جانا ۔۔۔ اور پرشانت کا آنا ۔۔۔

"لیلا ۔۔۔ تو روتی ہے"۔

"نہیں پرشانت"

"تو نہ رو لیلا۔ تیرے آنسو میرے من کی آگ کو اور بھڑکاتے ہیں۔ اب سے نہ میں پنگھٹ آؤں گا اور نہ میری لیلا کو دکھ ہو پہنچے گا"۔

"نہیں پرشانت! نہیں! تو ایسا نہ کر۔ تیرے آنے سے مجھے پنگھٹ سندر معلوم ہوتی ہے۔ جمنا ہنستی دکھائی دیتی ہے۔ اچھا تو اب میں جاتی ہوں۔

"جا لیلا! تو خفا نہ کر"۔ جاتے ہوئے آنکھیں چار ہوئیں اور پرشانت کا پریم سندیسہ لیلا کے دل تک پہونچ گیا۔ لیلا تو چلی گئی۔ لیکن اُس کا دل پنگھٹ پر ہی رہ گیا۔ جمنا حسب معمول ہلکورے لے رہی تھی۔ اور پرشانت خاموش کھڑا تھا۔ لیلا کے پتا موہن بابو! ہرے خوشی خوشی گھر میں آئے۔ مگر ابھی اُتار اُنگرکھے کے بند کھول رہے تھے کہ بیوی آگئیں۔ پوچھا کیا ابھی تک سیٹھ ہیرا چند سے باتیں ہو رہی تھی۔

"ہاں اُن کی ہم پر بڑی دیا ہے"۔

"کیا اُدھار کے تقاضہ کے لئے آئے تھے"۔

"نہیں جی! اُنکی تو اُن کو فکر ہی نہیں ہے۔ بڑی بات تو یہ ہے کہ دل والا آدمی ہے۔ آج تقریباً لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا گاؤں میں اُدھار ہے مگر پھر بھی جو جاچنے جاتا ہے تو اسکا دل میلا نہیں کرتے"

"ایشور سکھی رکھے!"

"مگر جتنا تو اس بات کا ہے کہ بیچارہ ان دنوں کچھ پریشان سا ہے"۔

"بھگوان نہ کرے ۔۔۔ یہ کیوں"۔

"ابھی بات تو یہ ہے کہ جہان دھن ہے وہاں اولاد نہیں۔ جہاں اولاد ہے وہاں دھن کا کال ہے نہ جانے یہ تو ایسے کھیل ہیں۔ ہم پاپی کیا جانیں۔ مگر غریب کی بیوی بھی گئے جینے ہی بیکنٹھ سدھاری جس سے تو اور بھی کر بیٹھ گئی ہے۔ گھر سونا پڑا ہے۔ ذکر جاکر آئے گئے کا گھر میں راج ہے"۔

"جب ایسا ہے تو دوسرا لگن کیوں نہیں کر لیتے"؟

"بھئی یہ زندگیوں کی کیا ہوا چلی ہے ہر ایک اپنے کو کچھ کا کچھ سمجھنے لگا ہے۔ نہ تو بڑوں کا ادب نہ چھوٹوں کا لحاظ اور نہ گرو کی عزت جس کے جی میں جو آئی وہی کرتا ہے۔ دو لفظ گٹ پٹ آئے نہیں کہ بڑے بڑوں کو منہ چڑھانے لگتے ہیں۔ اب اُنکی دیکھا دیکھی وہ مورکھ سرسی جن کا پیٹ چیریں تو ایک لفظ نہ نکلے دو ہاتھ کر دئے پھرتے ہیں۔ اب دیکھو نہ بیچارے کے اس کیا نہیں ہے۔ گاؤں میں ساکھ ہے۔ ٹیڑھی پگڑی لگانیوالے بھی اس کے باجدار ہیں۔ لیکن لڑکی صرف اسلئے نہیں ملتی کہ وہ بوڑھا ہے"۔

"ہاں بوڑھا تو ضرور ہے" ۔۔۔ وہ کچھ سوچ کر بولیں

"چل دیوانی تو بھی پاگلوں سی باتیں کرتی ہے۔ مرد پھر بھی مرد ہے۔ اس کے جھاڑے بوڑھا ہونے پر کٹاس تھوڑے ہی جاتی ہے"۔

"خیر کچھ بھی ہو! مگر وہ ہم جیسے غریبوں کی پتری کیوں کرنے چلے"

بابو جی تیر نشانہ پر بیٹھتے دیکھ کر بولے۔ "پگلی اُن کے پاس غریب امیر سب برابر ہیں۔ اونچ نیچ کا کوئی خیال ہی نہیں وہ جانتے ہیں کہ کوئی ہو مگر لڑکی ذرا شریف ہو"۔ یہ کہتے ہوئے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر بیوی کے سامنے ڈالدی۔

"یہ کیا"؟

"سیٹھ نے شادی کا خرچ دیا ہے اور کہا ہے کہ لگن ذرا جلدی کرنا۔ ڈیڑھ لاکھ کی جائداد لیلا کے نام آج ہی لکھ دینے والے ہیں"۔

"کیا کہا ۔۔۔ لیلا کے نام"۔

"ہاں! ہاں! تیری لیلا کے نام"

میاں کا مسکراتے ہوئے بیوی کی طرف فاتحانہ انداز سے دیکھنا تھا کہ بیوی کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک پیدا ہو گئی۔ مرجھائے لبوں پر ایک لطیف تبسم تیر گیا۔ اور کملایا ہوا دل کنول کی طرح لہلا اُٹھا۔

"اتنی رات گئے تم یہاں کیوں آئیں لیلا؟ کیا تمھیں ڈر نہیں لگتا"۔

"اونہہ ۔ ڈر کیسی باتیں کرتے ہو پرشانت" "اس پرتھوی کے رہنا اسے تو بڑے سے بڑا پاپ کرتے نہیں ڈرتے تو پھر مجھے اس اندھیاری رین کا کیا ڈر"؟

"آج تم کیسی اُکھڑی اُکھڑی باتیں کرتی ہو ۔۔۔ لیلا بولو ۔ بے سمے آنے کا کارن"؟

"کارن کچھ نہیں! من موہن کی آخری سیوا کے لئے ایکبار من مندر دیوتا کے چرنوں میں سیس رکھنے کے لئے پرشانت صرف تمھارے درشن کے کارن ۔۔۔ اور کچھ نہیں"۔

نیشنل گورنمنٹ قایم کرنیکے لئے لیگ سے اشتراک عمل

مدراس ۲۳ راپریل ۔ مدراس کانگریس اسمبلی و کونسل پارٹی کا اجلاس پارٹی کے لیڈر مسٹر راج گوپال اچاریہ کی صدارت میں سہ پہر کے وقت ہوا جس میں صدر جلسہ کا پیش کیا ہوا حسب ذیل رزولیوشن ۹ کے مقابلہ میں ۳۷ ووٹوں سے پاس ہوا ۔ تین ممبران غیر جانب دار رہے ۔ مدراس لیجسلیچر کانگرس پارٹی نے بڑے افسوس کے ساتھ یہ نوٹ کیا کہ موجودہ نازک حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے نیشنل گورنمنٹ بنانے کی کوششیں ناکام رہیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ قوم پر در ہندوستان ایک گو مگو کے عالم میں ہے ۔ دشمن کا حملہ ہونے کی صورت میں لوگوں کا مجہول یا غیر جانبدارکیفیت میں رہنا ناقابل خیال اور عملاً یہ ممکن بھی نہیں ہے ۔ کہ حکومت سے عدم تعاون کرتے ہوئے موثر طریقہ پر ملک کے بچاؤ کا آزادانہ انتظام کیا جائے اس خطرے کے وقت ملک کے بہترین مفاد میں یہ انتہائی اور فوری ضرورت ہے کہ کانگرس نیشنل گورنمنٹ قائم ہونے کی راہ سے ہر رکاوٹ کو ہٹائے تاکہ آیندہ حالات کا مقابلہ کیا جا سکے اس لئے چونکہ مسلم لیگ کا یہ اصرار ہے کہ اس نازک خطرہ کی صورت میں کوئی متفقہ قومی کارروائی کرنے سے پہلے بشرط اولیں کے طور پر منظر کو ہندوستان کے چند علاقوں کو وہاں کے باشندوں کی مرضی سے الگ ہونے کا حق تسلیم کر لیا جائے ۔ اس پارٹی کی یہ رائے ہے اور یہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے سفارش کرتی ہے کہ اس نازک وقت میں ہندوستان کا اتحاد قائم رکھنے کے مشکوک فائدہ کے لئے نیشنل گورنمنٹ بننے کے امکانات کو قربان کرنا انتہائی نادانی کی پالیسی ہے ۔ اس لئے کم درجہ کی برائی کا منتخب کرنا ضروری ہو گیا ہے اگر ہندوستان کا آئین مرتب کرنے کے وقت مسلم لیگ علیحدگی کے حق پر زور دے تو اسے تسلیم کر لیا جائے ۔ اور اس بارہ میں تمام شکوک اور خوف دور کر دیے جائیں ۔ اور مسلم لیگ کو مشورے کے لئے بلایا جائے تاکہ موجودہ ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے نیشنل گورنمنٹ قائم کرنے کے سلسلہ میں سمجھوتہ کر کے اسے قائم کیا جا سکے ۔

دوسرا رزولیوشن ! دوسرا رزولیوشن جو صدر کی طرف سے پیش ہوا اور میٹنگ میں منظور کیا گیا حسب ذیل تھا ۔ چونکہ صوبہ مدراس پر دشمن کے حملہ کا سخت خطرہ ہے اور عملاً سبھی ضلعوں پر بمباری ہونے کا خدشہ ہے اور دشمن کی فوجیں بھی اتر سکتی ہیں اور اسلئے ہر طرف زندگی میں انتشار نظر آ رہا ہے پس دور موجودہ کے لئے یہ خودکشانہ اور مستقبل کے لئے مصیبت ناک ہوگا کہ عوام کے چنے ہوئے نمایندے مجہولی کیفیت میں پڑے رہیں ۔ اور لوگوں کو موجودہ مطلق العنانہ انتظامات کے تمام اثرات سے مصیبت زدہ رہنے دیں ۔ اور اپنی اور وطن کے بچاؤ میں حصہ لئے بغیر حملہ آوروں کے آگے سپر انداز ہوں اور چونکہ ملکی بچاؤ میں حصہ لینا اسی صورت میں قابل عمل ہے جبکہ لوگ مسلح ہوں ۔ کسی قدر منظم ہوں اور قربانی کا جذبہ رکھتے ہوں ۔ اسلئے مدراس لیجسلیچر کانگرس پارٹی ملک کے اس حصہ میں رہنے والوں کے عام جذبات کا اظہار ان لفظوں میں کرتی ہے کہ اس نازک موقع پر اس ملک میں عوام کی منتخب کردہ حکومت ہونی چاہئے ۔ اس بارے میں پوری کوشش کرے کہ وہ حالات پیدا ہوں جن میں لوگ اپنا پارٹ ادا کر سکیں ۔ پارٹی کی یہ بھی رائے ہے کہ ایسی عوام کی حکومت کو اس بارے میں موثر اور متفقہ کام کرنے کے قابل بنانے کیلئے مسلم لیگ کو اس میں شریک ہونے کی دعوت دیجائے اسلئے یہ پارٹی آل انڈیا پالیسی پر کاربند رہتے ہوئے اس پارٹی کو ایسی تدبیر میں اختیار کرنے کا موقع دے ۔

یہ رزولیوشن ۱۵ کے مقابلہ میں ۳۹ ووٹوں سے پاس ہوا ۔ پانچ ممبر غیر جانبدار رہے ۔ پارٹی کے ۶۰ ممبر موجود تھے اور ان میں کو رائے دینے کا حق تھا میٹنگ ۶ گھنٹوں تک جاری رہی ۔ لیکن اخباری نمایندوں کو شرکت کی اجازت نہ تھی

گورنمنٹ منقولہ و غیر منقولہ جائداد قبضہ کر سکے گی

نئی دہلی ۲۵ راپریل ۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے ڈیفنس آف انڈیا رولز میں ترمیم کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا ہے :-

• اگر مرکزی گورنمنٹ یا کسی صوبائی حکومت کی رائے میں برطانوی ہند کی حفاظت ، امن عامہ کے تحفظ جنگ جاری رکھنے یا لوگوں کی زندگی کے لئے ضروری اشیاء اور ذرائع آمدورفت کو قائم رکھنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہو تو وہ ایک تحریری حکم کے ذریعہ منقولہ یا غیر منقولہ جائداد پر قبضہ کر سکتی ہے ۔ جو اس جائداد کے حصول کے لئے ضروری ہوں ۔ مذہبی پرستش کے لئے استعمال ہونے والے ادارہ جائداد جن کا ذکر قاعدہ ۷۶ ، ۲ میں ہے حاصل نہیں کی جائیں گی ۔ (۷۶-۲ ، قواعد میں جانوروں کا ذکر ہے ان کے متعلق یہ حکم حکومت پہلے ہی حاصل کر چکی ہے)۔

جب مرکزی یا صوبہ کی حکومت ایسا قبضہ کرے تو وہ اپنے حسب منشا اس کا استعمال کر سکتی ہے ۔ وہ مالک پر حکم کی تعمیل کرا کر یا اگر مالک لاپتہ ہو یا ملکیت کا جھگڑا ہو تو سرکاری گزٹ میں اس مطلب کا اعلان کر کے کہ اس نے اس قاعدہ کے مطابق فلاں جائداد جائداد پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس پر قابض ہو سکتی ہے ۔

جس حالت میں مالک جائداد پر حکم کی تعمیل ہو سکے یا سرکاری گزٹ میں اعلان چھپ چکے تو حکم کی تعمیل یا اعلان اشاعت کے روز ہی سے وہ جائداد رہن ۔ وعدہ یا اور کسی سودے سے آزاد ہو کر حکومت کے قبضہ میں چلی جائے گی ۔ جبتک قبضہ کی معیاد ختم نہ ہو ۔

جب گورنمنٹ کسی منقولہ جائداد پر قبضہ کرنے کا ارادہ کرے گی تو وہ مالک کو وہ معاوضہ ادا کر دیا جائے گا جو گورنمنٹ مقرر کرے گی ۔

مرکزی یا صوبائی حکومت کسی جائداد کو حاصل کرنے یا اکا معاوضہ مقرر کرنے کی غرض سے کسی بھی شخص کو یہ حکم دے سکتی ہے کہ اس جائداد کے متعلق جو اطلاعات اس کے قبضہ میں ہوں وہ فلاں روز اس کے حوالے کر دے وہ یہ بھی حکم دے سکتی ہے کہ مالک کسی یا قابض اس ادھ حت کہ جس کا ذکر حکم میں ہوگا اس جائداد کو حکومت کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو منتقل نہیں کر سکتا ۔

۱۶ اپریل سنہ ۴۲ء سے پہلے ان قواعد کے ماتحت یا ان کے متعلق اگر کوئی احکام جاری ہوئے ہیں یا کوئی کارروائی کی گئی ہے وہ قانونی اور جائز تصور کی جائے گی جیسا کہ اسی قاعدہ کے نفاذ کے بعد کی گئی ہو ۔ اگر کوئی شخص اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے تین سال تک قید سخت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں ۔

ملایا اور برما کو سامان کی سپلائی

نئی دہلی ۲۴ راپریل ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ جن ہندوستانیوں نے حکومت برما اور حکومت ملایا کے سول محکموں یا ڈیفنس سروسوں کو سامان سپلائی کیا تھا یا ان حکومتوں کی جنگی جوکھوں کی اسکیم کے ماتحت سامان سپلائی کیا تھا اس سلسلہ میں ان حکومتوں کے خلاف ان کے جو مطالبے باقی ہیں وہ اب ان مطالبوں کو ان حکومتوں کے رو برو پیش نہیں کر سکتے اور نہ ہی ایسا کوئی ذریعہ ہے جو اس قسم کے مطالبوں کو درج ریکارڈ کرے ۔ سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند کا اوور سیز ڈیپارٹمنٹ اس قسم کے مطالبوں کو درج ریکارڈ کرنے کو تیار ہے ۔ اور جب ممکن ہوگا وہ ان مطالبوں کو حکام کے پاس پہونچا دے گا ۔

اس قسم کے مطالبوں کے بارے میں پوری اطلاعات محکمہ مذکے پاس پہونچا دینا چاہئے ۔ لیکن یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ اس قسم کے مطالبے ان حکومتوں کے پاس اسوقت پہونچا دیے جائیں گے ۔ یا طے ہو جائیں گے جبتک کہ عام حالات نہ ہو جائیں ۔ اور حکومت ہند ان کے طے کرنے کے بارے میں کوئی گارنٹی نہیں کرتی ۔

سر سکندر لفٹننٹ کرنل بنا دیے گئے

نئی دہلی ۲۵ راپریل ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آنریبل خان بہادر کیپٹن سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب آنریری لفٹننٹ کرنل بنا دیے گئے ۔

گرمیوں میں گرم چائے

گرمیوں میں ٹھنڈک اور آرام حاصل کرنے کیلئے آپکو بہت سی چائے پینی چاہئے جب آپ گرم چائے پیتے ہیں تو آپکو پسینہ آتا ہے ۔ اور اس جسم کی حرارت تیزی کے ساتھ کم ہو جاتی ہے ۔ اور یہی جسم کو ٹھنڈک پہونچانے کا قدرتی طریقہ ہے اسلئے گرمیوں میں چائے پینا نہایت تسلی بخش ہے ۔

چائے کسطرح تیار کرنی چاہئے :- تازہ پانی ابال لیجئے ۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے ۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے ۔ اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے ۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے ۔

ہندوستانی چائے
تمام دنیا کے پینے کی چیز
انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے شائع کیا ۔
IK.148 N

ہندوستانی چاؤل میں سب سے عمدہ
تر و تازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS
WHITE LABEL
TEA
لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTE 33C

لندن ۲۴ راپریل ۔ دنیا کے لئے آیندہ چند ہفتے ان ایام سے بھی زیادہ فیصلہ کن ثابت ہوں گے جو کہ ڈنکرک سے انگریزی فوج کے واپس آنے کے وقت دیکھنے میں آئے تھے ۔ یہ ہے وہ رائے جو وزیر ہند مسٹر ایمری نے ظاہر کی ۔ جبکہ آپ نے برمنگھم یونینسٹ ایسوسی ایشن میں آج رات کو تقریر فرمائی ۔

مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ آنیوالے چند ہفتوں میں اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ہمارے اصل دشمن نے اپنا دم خم دکھلا لیا ہے اور آیا اسکا خاتمہ قریب ہے یا ہمیں اور چند سال تک اس سے لڑنا پڑے گا ۔ ملایا کے ہاتھ سے نکل جانے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ ملایا اس وجہ سے ہاتھ سے نہیں نکل گیا ہے کہ وہاں کے لوگ ہمارے کم وفادار تھے یا وہاں کے منتظمان نااہل تھے ۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں ملایا کو بچانے کے متعلق اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام رہے ۔

ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ ہم اپنی پچھلی کامیابیوں پر فخر کرتے ہیں ۔ ہم نے کبھی یہ خیال نہیں کیا کہ کامیابی بذات خود کہیں ختم ہوتی ہے ۔ ہم اس کو حکومت خود اختیاری کی جانب ہندوستان کی ترقی کا ایک راستہ خیال کرتے رہے ۔ پچھلے متعدد برسوں سے ہندوستان اس جانب قدم بڑھا رہا ہے ۔

سر سٹیفورڈ کرپس ہندوستان کی آزادی کے بارے میں ہماری صدق دلی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے گئے تھے اور ہندوستانی پولیٹیکل لیڈروں کو اس بات کی دعوت دینے کے لئے گئے تھے کہ وہ ہمارے ساتھ نیز آپس کے اختلافات مٹا لیں ۔ اور حکومت ہند کے ساتھ اسکی موجودہ شکل میں تعاون کریں ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ دنیا کی کوئی اور قوم یا سلطنت اس قسم کی پیشکش نہ کرتی ہمارے پیشکش کے نامنظور ہونے سے ہمارے عزم میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے کہ ہندوستان کو برٹش کامن ویلتھ میں برابری کا درجہ ملے گا ۔

دمشق ۲۴ راپریل ۔ استنبول سے دمشق خبر پہونچی ہے کہ استنبول کی ٹرنڈ کورٹ نے برطانوی سفارت خانہ کے ملازموں کی ایک پارٹی کے خلاف ۔۔۔ ۴۴۳ ٹرکش پونڈ کے نقصان کی ڈگری دیدی ہے ۔ اس پارٹی کے سامان میں بم پھٹ گیا تھا ۔ جبکہ یہ لوگ ایک ہوٹل میں ٹھیرے ہوئے تھے ۔ ان لوگوں میں برطانوی وزیر اور قنصل میسرز انیڈل اور رہن شامل تھے یہ لوگ بلغاریہ سے تعلقات ختم ہونے پر برطانیہ واپس جا رہے تھے ۔ راستہ میں ان کے سامان میں بم دکھلایا گیا ۔ جس سے ہوٹل کو بھاری نقصان ہو چکا ۔ اور ہوٹل کے دو ملازم مر گئے

امریکہ کا ہوائی جہاز روس میں نظر بند

کیوبائی شیف ۔ ۲۵ راپریل ۔ امریکن سفیر ایڈمرل سٹینلے نے حکومت امریکہ کو مطلع کیا ہے کہ سائبیریا میں ایک امریکن ہوائی جہاز نظر بند کر دیا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں حکومت سے ہدایتیں طلب کی گئی ہیں ۔

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری نہ بھولئے

جاپان اور جرمنی ہندوستان میں ہاتھ ملانیکی کوشش کرینگے

واشنگٹن ۲۸ راپریل ۔ نیویارک ٹائمز میں مشہور مبصر کویرج ویلز لکھتے ہیں کہ پورب میں لڑائی کی کنجی ہندوستان ہے ۔ ہندوستان کی جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے جو محوری طاقتوں کو ایک دوسرے سے الگ رکھے ہوئے ہے ۔ اور اسلئے وہ ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے ۔ موجودہ پوزیشن کا برقرار رکھنا صرف ہندوستان کیلئے بلکہ تمام اتحادی قوموں کے لئے لازمی اور ضروری ہے ۔

یہ بات اب ظاہر ہوگئی ہے کہ جاپان نے آسٹریلیا کے حملوں میں کمی کر دی ہے ۔ اور ہندوستان کا رخ اختیار کرلیا ہے ۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ پالیسی محوری طاقتوں کی مشترکہ اسکیم کا نتیجہ ہے ۔ جاپان اس کوشش میں ہے کہ اس سے پہلے کہ آسٹریلیا اس قابل ہو کہ جوابی حملہ کر سکے اتحادی قوموں کو کاری ضرب لگا دی جائے اور نازیوں کے ساتھ مل کر کام کیا جائے ۔ جس سے خطرہ کم ہو جائے ۔

اب ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ محوری طاقتوں کو ہندوستان کی کیوں ضرورت ہے ۔ سب سے اہم اور پہلی بات یہ ہے کہ ہندوستان کو ختم کرنے کے بعد ہی محوری طاقتیں ایک دوسرے سے ہاتھ ملا سکتی ہیں یہ ایسی حالت میں ممکن ہے کہ یا تو جاپان ہندوستان کو فتح کرلے یا نازی فوجیں بیچ پورب میں گھس کر ادھر آپہونچیں نازیوں کو کچے مال کی ضرورت ہے اور اس قسم کے ملاپ سے محوری طاقتیں جو کچا مال حاصل کرسکیں گی اُس سے لڑائی کئی سال تک جاری رہ سکے گی ۔ ہندوستان کے پوربی حصہ میں جاپان کے داخلہ سے چین بالکل الگ تھلگ ہو جائے گا ۔ اور برما روڈ بھی بند ہو جائے گی جو کہ آخری راستہ ہے اور جس سے چین کو امریکہ سے مال سپلائی ہو رہا ہے ۔

مبصر نے اس بارے میں شبہ ظاہر کیا ہے کہ آیا روس چین کی مدد کر سکے گا ۔ ہندوستان کے ہاتھ سے نکل جانے کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلے گا کہ امریکہ سے مڈل ایسٹ کے ذریعہ جو سامان سپلائی ہوتا ہے اُس پر بھی اثر پڑے گا ۔ ان کا خیال ہے کہ اس میدان میں لڑائی بڑی خوفناک ہوگی ۔

جرمنی اور فرانس پر ہوائی حملے

لندن ۲۸ راپریل ۔ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی پر پھر حملے کئے ۔

کل دن کے وقت انگریزی ہوائی جہازوں نے فرانس اور بلجیم میں مختلف فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے مارڈاسک لورنے ٹوکیٹ کے ہوائی اڈوں پر بمباری کی گئی ۔ اردک کے ہوائی اڈے پر صرف پچاس فٹ کی اونچائی سے بم گرائے گئے ۔ ان کے علاوہ کئی اور شہروں پر بم گرائے گئے ۔ ان کے علاوہ کئی اور شہروں پر حملہ کیا گیا ۔

اُتری فرانس پر تقریباً سو ہوائی جہازوں نے اُڑان کی ۔ اور سٹوک پر چوتھا حملہ کیا ۔

جاپان کا جنگی بیڑہ

لندن ۲۸ راپریل ۔ جاپان کا سمندری نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن میں خیال کیا جاتا ہے کہ تقریباً تین ہفتے ہوئے سیلون پر حملہ کرنے کے بعد بحر ہند سے جاپان کا جنگی بیڑہ محض عارضی طور پر غائب ہوا ہے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپان کے جنگی جہاز جن میں ہوائی اڈوں والے بھی تین جہاز شامل تھے تیل لینے کے لئے پورٹ بلیر یا سنگاپور واپس چلے گئے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جب وہ تیل وغیرہ لے چکیں گے تو پھر بحیرہ کی طرف روانہ ہو جائیں گے ۔ یہ جاپان کی اسکیم کا جزو ہے ۔

یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز کے لفٹننٹ گورنر ڈاکٹر وان موک نے حال ہی میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آسٹریلیا کی نسبت ہندوستان کو زیادہ خطرہ ہے ۔

ڈارون پر زور کا ہوائی حملہ

سڈنی ۲۸ راپریل ۔ جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آسٹریلیا کی بندرگاہ ڈارون پر ۲۰ بمباروں اور ۹ شکاری ہوائی جہازوں نے زور کا حملہ کیا ۔ آسٹریلوی ہوائی جہازوں نے ان کا سخت مقابلہ کیا ۔ ۷ جاپانی ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے ۔ آسٹریلوی ہوائی جہازوں کو کم نقصان پہونچا ۔

اتحادی ہوائی جہازوں نے نیو آئرلینڈ میں کیویننگ کی بندرگاہ پر حملہ کیا ۔ اور وہاں جاپان کا فوج لیجانے والا ایک جہاز ڈبو دیا گیا ۔

لڑائی کا سنگین مرحلہ بہت جلد آنیوالا ہے

ٹوکیو ۲۷ راپریل ۔ جاپان کے وزیراعظم جنرل توجو نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لڑائی ابھی لڑنا ہے لڑائی اب جس مرحلہ پر جانے والی ہے وہ جاپانی قوم کی اصل آزمائش ہوگی ۔ اور اس کے لئے قوم کے پورے اتحاد کی ضرورت ہے ۔

پرتاپ کیخلاف حکم منسوخ کیا جائے

لاہور ۲۸ راپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب پراونشل پریس ایڈوائزری کمیٹی نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اخبار پرتاپ کے خلاف حکومت پنجاب نے پابندی لگانے کے بارے میں جو حکم جاری کیا ہے وہ منسوخ کر دیا جائے ۔

پوربی انگلیا پر زور کا حملہ

لندن ۲۸ راپریل ۔ کل رات انگلینڈ میں جرمن ہوائی جہازوں کے حملہ کا زیادہ زور پوربی انگلیا پر رہا ۔ اور وہاں بڑے زور کی بمباری کی گئی ۔ جان و مال کا بہت زیادہ نقصان ہوا ۔ کئی جگہ زور کی آگ بھڑک اُٹھی ۔ بہت سے آدمی مارے گئے ۔

مصر میں ہوائی خطرہ کا الارم

قاہرہ ۲۶ راپریل ۔ کل رات قاہرہ ۔ سکندریہ اور نہر سوئز کے علاقوں میں ہوائی حملہ کے خطرہ کا بگل بجا ۔ اور دریائے نیل کے ڈیلٹا کے کچھ حصوں اور وسطی مصر میں بھی ہوائی حملوں کے خطرہ کا الارم بجا ۔ ہوا مار توپوں نے گولے پھینکے ۔

چین و مصر میں سفیروں کا تبادلہ

چنگکنگ ۲۶ راپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ سفیروں کے تبادلہ کے بارے میں چین اور مصر کی حکومتوں میں معاہدہ ہوگیا ہے ۔ یعنی چینی سفیر کا تقرر ہو چکا ہے اور وہ قاہرہ میں موجود ہے ۔ چینی وزیر متعینہ مشرق قریب کو جلد ہی میں تبدیل کر دیا جائے گا ۔

یہ بھی خبر ہے کہ یہ وزیر واشنگٹن جا رہا ہے تاکہ چینی سفیر متعینہ امریکہ کی امداد کرے ۔

امریکہ کے پوربی ساحل پر بچاؤ کی تدبیریں

نیویارک ۲۷ر ۔ لفٹننٹ جنرل ہگ ڈرم کمانڈر ایسٹرن ڈیفنس کمانڈ نے اعلان کیا ہے ۔ کہ جلد ہی امریکہ کے پوربی ساحل پر فوجی علاقہ قائم کر دیا جائے گا ۔ جو مینانے سے لیکر فلوریڈا تک پھیلا ہوا ہوگا ۔ سب سے پہلے ساحل کی روشنی پر پورا کنٹرول حاصل کرلیا گیا ہے ۔ ان علاقوں سے دشمن ملکوں کے تمام باشندوں کو نہیں ہٹایا جائے گا ۔ لیکن کچھ علاقوں سے ان کو ضرور ہٹایا جائے گا ۔

امریکہ سے نیوزیلینڈ کو مدد پہونچ رہی ہے

واشنگٹن ۲۷ راپریل ۔ نیوزی لینڈ کے وزیر مسٹر والٹر ناش نے اپنے اہل ملک کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ سے جلد ہی امداد پہونچ رہی ہے ۔

آپ نے کہا کہ نیوزی لینڈ امریکہ سے آسٹریلیا کو سپلائی کے لئے آخری حفاظتی چوکی ہے ۔ امریکہ سے وہاں ہوائی جہاز اور دوسرا سامان بھیجا جاتا ہے ۔

خط و کتابت کے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجئے

یوپی کے اخباروں پر پابندیاں

لکھنؤ ۲۶ راپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے اخبارات کی سرخیوں اور پوسٹروں پر پابندیاں لگا دی ہیں ۔ سہارنپور کے اخبار بیباک سے ضمانت طلب کرلی گئی ہے ۔ اس پر کوئی خلاف قانون مضمون شائع کرنے کا الزام تھا ۔

روزانہ اخبار بریلی اور جھانسی کے اخبار جاگرن اور سوتنتر پر قابل اعتراض مضامین شائع کرنے کے سلسلہ میں تنبیہ کی گئی ہے ۔

اسٹار آف انڈیا کلکتہ

کلکتہ ۲۷ راپریل ۔ کلکتہ کے مسلم لیگی روزانہ اخبار اسٹار آف انڈیا کو جو شام کے وقت شائع ہوتا ہے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ایک ہفتہ کے لئے اپنی اشاعت بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔

اس اخبار کے ۳۰ راپریل کے پرچہ کی فروخت ۔ تقسیم اور مزید اشاعت بھی ممنوع قرار دیدی گئی ہے ۔

لیبر لیڈر کی رہائی

بمبئی ۲۸ راپریل ۔ لیبر لیڈر مسٹر نکار جو جون ۱۹۴۱ء میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت نظر بند کر دیئے گئے تھے کل شام کو آرتھر روڈ جیل سے رہا ہوگئے ۔

خرچ کم انجی سے بہتر

آپکی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور پر لطف!

مٹنی شو
اتوار کو ۱ بجے دن

روزانہ
۱۰ بجے شام و ۹ بجے رات
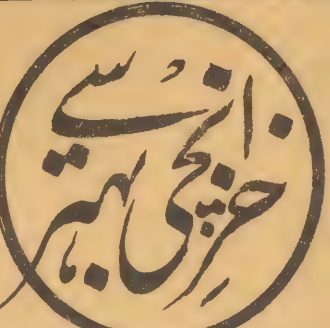
"ساون کے نظارے ہیں"
اور
"ٹوٹ گئی! پاپن اندھیاری"

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ یکم مئی سنہ ۱۹۴۲ء

پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار

خاندان

خاص اداکار

نورجہان	...	زینت
غلام محمد	...	احمد
منورما	...	نرگس
اجمل	...	اقبال
بیبی اختر	...	انجمہ
نفیس	...	ماں
ابراہیم	...	اکبر
درگا موٹے	...	آگسٹس

افسانہ و مکالمہ
امتیاز علی تاج

ڈائرکشن
مسٹر شوکت حسین

موسیقی
غلام حیدر

اداکاری ۔ اسٹوری ۔ گانے ۔ ڈانس ۔ مکالمے ۔ مذاق ۔ مناظر ۔ سیٹنگ
سب کچھ آپ اسمیں پائیں گے تشریف لاکر لطف اُٹھائیے

برما میں لڑائی نازک صورت اختیار کر گئی

چنگکنگ - ۲۹ر اپریل - برما سے لڑائی کے بارے میں جو تازہ خبر ملی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ لاشو کو خطرہ برابر بڑھتا جا رہا ہے - اور اس وقت جاپانی فوجیں لاشو سے صرف ۸۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔

لاشو پر بڑے زور سے بمباری کی گئی اور اس وقت شہر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں - لاشو کو جہاں کہ برما روڈ ختم ہوتی ہے جس کے راستہ چین کو سامان سپلائی کیا جاتا ہے جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس کا مقابلہ کرنے کیلئے چینی فوجیں روانہ ہو گئی ہیں - جاپانی فوج کے ہراول دستے مانس پہونچ گئے ہیں جو کہ لاشو سے ۱۱۰ میل ہے - یہ ہراول دستے اس ۷ ہزار جاپانی فوج کا حصہ ہیں - جو کہ ٹانجی سے آگے بڑھ چکی ہے۔

چین کے ایک فوجی ترجمان نے کہا کہ چینی فوجیں اس وقت لوئکم کے پورب میں حملہ کر رہی ہیں اور جاپانی فوج کو الگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

امریکن ہوائی فوج کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ بہت سے جاپانی ہوائی جہازوں نے اتری برما میں امریکن ہوائی فوج کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی کوشش کی - امریکن ہوائی جہاز ان کا مقابلہ کرنے کیلئے اڑے اور انہوں نے ۱۱ جاپانی ہوائی جہاز نیچے گرا دئے۔

منگل کی صبح لندن کے باختیار حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ جاپانی فوجیں مانڈلے لاشو روڈ پر لوئکم اور ہساؤ کے درمیان اتنی آگے بڑھ گئی ہیں کہ برما میں صورت حالات نازک ہو گئی ہے۔ اگر جاپانی اس بڑی سڑک کو کاٹنے میں کامیاب ہو گئے تو انگریزی فوجوں نیز چینی فوجوں کے لئے جو کہ اس وقت ٹانجی میں ہیں بڑی مشکل پیدا ہو جائیگی ان کا اصل سلسلہ مراسلات لاشو کے راستہ پر ہو کر گذرتا ہے۔

پورب کی طرف سے جو جاپانی فوجیں آ رہی ہیں یا کونگ ہائی پینگ میں جو چینی فوجیں ان کے مقابلہ کیلئے جمع ہیں ان کی طاقت کتنی ہے۔ اس کا ابھی تک کوئی علم نہیں ہے - خیال ہے کہ جاپانیوں نے اپنی فوجی طاقت رنگون میں جمع کر رکھی ہے اور وہاں ان کے پاس کافی سامان بھی جمع ہے۔

لندن میں بیان کیا جاتا ہے کہ بہت دنوں تک جاپانی تیل کے چشموں سے تیل حاصل نہیں کر سکیں گے کیونکہ چشموں کو خوب اچھی طرح برباد کر دیا گیا ہے۔ اس وقت جاپانی فوجیں کونگ ہائی پینگ میں ہیں، اراودی کے مورچہ پر اتحادی فوجیں کیونگ یانگ میں یا اس کے کچھ اتر میں ہیں۔

فوجی مبصر "انالسٹ" نے لکھا ہے کہ برما میں پچھلے ۴۸ گھنٹہ کے اندر صورت حالات اور بھی خراب ہو گئی۔ جاپانی فوجیں دریائے سٹانگ اور دریائے اراودی کے درمیان آگے بڑھ رہی ہیں۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

الہ آباد ۲۹ر اپریل - راجہ جی کا ریزولیوشن جس کے باعث بہت سی بے چینی اور انتشار پیدا ہو چکا ہے۔ آج بھی سرکاری طور پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے سامنے نہیں آیا۔ کمیٹی کا صبح کا اجلاس تین گھنٹے کے بعد ختم ہو گیا کل اور آج زیادہ تر وقت برما خالی کئے جانے اور جنگ برما پر غور کرنے میں صرف ہوا۔ پنڈت جی نے اپنے دورہ آسام کے مشاہدات بھی بیان کئے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے منظور کردہ دو مسودہ ریزولیوشن پنڈت جواہر لال آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں پیش کر کے اپنے دورہ کے تجربات بیان کریں گے۔ کمیٹی کا اجلاس ختم ہونے پر مولانا آزاد نے اخباری نمایندوں کو بتایا کہ وہ آج شام یا کل صبح کے اجلاس کے بعد سیاسی امور کے متعلق اہم اطلاعات انہیں مہیا کر سکیں گے۔

راجہ جی کے ریزولیوشن اور مدراس میں انہوں نے جو رویہ اختیار کیا اس پر لوگوں کو تعجب اور مایوسی ہو رہی ہے لیکن ہر شخص ہندو مہا سبھائیوں کے سیاہ جھنڈیوں والے مظاہرہ کی مذمت کرتا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں انہیں زیادہ حمایت حاصل ہونے کی امید نہیں۔ اگر صدر کانگریس انہیں ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت ہی دے دیں۔

راجہ جی اور کیونسٹ اس موقع پر غیر مشروط جنگی امداد کے لئے طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر اشرف یوسف مہر علی اور دیگر سوشلسٹ پہونچ گئے ہیں۔ وہ کانگریس کی ذہنی پالیسی کی مخالفت کریں گے۔

حکومت کی نئی روش

الہ آباد ۲۹ر اپریل مولانا ابوالکلام آزاد نے ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی اشاعت ممنوع قرار دئے جانے کے متعلق کہا کہ ورکنگ کمیٹی نے حکومت ہند کے حکم پر غور نہیں کیا ہر حال میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ حکم حکومت کے ایک نئے رویہ کا انکشاف ہوتا ہے اور کمیٹی بلاشبہ اس پر غور کرے گی۔

ہندوستان کے لاکھوں گھروں میں

اسپرو

کیوں اتنی مقبول ترین دوا ہے؟

اسپرو موجودہ طبی سائنس ہے لاکھوں ہندوستانیوں کو تندرستی دینے والی ایک حد اور زبردست دوا ہے۔ یہ ہر مرد، عورت و بچے کیلئے ممکن بناتی ہے کہ وہ پیشتر اس کے کہ بیماری جڑ پکڑ سکے اس سے نجات حاصل کرلیں۔ یہ نہایت بے ضرر اور زود اثر دافع درد ہے جو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ اسکو ہر عمر والا مرد، عورت استعمال کر سکتی ہے۔ موسم کی تبدیلی، نمی اور آب و ہوا کی وجہ اسکے عجیب و غریب سیل ٹائٹ میں بند ہونے سے اس کی زود اثری کو زائل نہیں کر سکتی۔ باوجود اسکے ٹکیوں کی قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ اس لئے آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اسپرو کے مقابلہ میں ایسی دوسری اثر دار اور معقول دوا کوئی نہیں ہے۔

ایک آنہ میں۔ اسپرو فوراً درد و بخار کو ختم کر دیتی ہے۔

۲ ٹکیاں، ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں، سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں، بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں، دانت کا درد، درد معدہ کو فوراً اچھا کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں نسوں کے درد کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں، آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں، عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں، غرارہ کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں، نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں، گٹھیا، پاؤں کے درد یا نیورسٹیز سے نجات دیتی ہیں

معمولی ٹکیاں بعض اوقات چند ہی دنوں میں اپنا اثر ضائع کر دیتی ہیں سیل ٹائٹ میں بند اسپرو تازہ و خالص بنی رہتی ہے۔

اسپرو ٹکیاں دنیا بھر میں مشہور سیل ٹائٹ پیک میں ہی بند بکتی ہیں اور اسی لئے اسپرو مائی نمی اور ہوا اثر نہیں کر سکتی اسکے معنی یہ ہوئے کہ آب و ہوا اسپرو پر اثر نہیں کر سکتی اور جہاں کہیں بھی آپ جائیں یہ کارخانے جیسی تازہ پہنچتی ہے اسکا تجربہ اس طرح کیجئے کہ سیل ٹائٹ پیکٹ کو پانی کے گلاس میں ڈوبائیے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ٹکیاں خشک رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی اسپرو کا بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے۔

خوراک: ۶ سال کے اوپر کے بچوں کیلئے ۱ ٹکیہ - ۳ سے ۶ سال تک کے بچوں کیلئے ½ ٹکیہ -

MADE IN ENGLAND

ASPRO REG. TRADE MARK

قیمت تین (۳) ٹکیاں ایک آنہ - تیس (۳۰) ٹکیاں دس آنے۔

ڈسٹری بیوٹرز:- جے ایل، مارسین بن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ۔ مشن کورٹ مشن رو اکس ٹنشن فون نمبر ۹۶، کلکتہ

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی!

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن

نئی دہلی - ۲۸ر اپریل کو حکومت ہند نے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے:- مرکزی حکومت کو جو اختیارات دفعہ ۴۱ ضمن (۱) فقرہ ب ڈیفنس آف انڈیا رولز کی رو سے حاصل ہیں انکی رو سے وہ برطانی ہندوستان کے ہر پرنٹر و پبلشر اور ایڈیٹر کو انڈین نیشنل کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ۲۸ر اپریل ۴۲ء کے اس ریزولیوشن کو چھاپنے کی ممانعت کرتی ہے جو ان لفظوں سے شروع ہوتا ہے "کمیٹی نے برما اور خاص طور پر شہر رنگون میں ہونے والے حال کے واقعات کو نوٹ کیا ہے" اور جو ان لفظوں پر ختم ہوتا ہے "خاص طور پر تمام گھبراہٹ سے بچنا چاہئے - چاہے وہ لوگ خود گھبرا جائیں جن کے ہاتھ میں اختیار ہے"۔

۳۰ر اپریل کو خفیہ اجلاس

الہ آباد ۲۹ر اپریل - دیوان چمن لال ڈاکٹر چوتھ رام گڈوانی اور پنجاب و سندھ کے ممبروں نے درخواست دی ہے کہ ۳۰ر اپریل کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا خفیہ اجلاس بلایا جائے تاکہ ممبر زیادہ آزادی سے موجودہ صورت حالات اور مستقبل کے ارادوں پر غور کر سکیں۔

جرمنی کا نیا حملہ

واشنگٹن - ۲۹ر اپریل - واشنگٹن میں جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرقی مورچے پر جرمنی کا حملہ پندرہ مئی کے لگ بھگ شروع ہونے والا ہے۔

حکومت کو یقین ہے کہ جولائی تک جب کہ یہ جنگ پورے زوروں پر ہوگی جنگی سامان سے جس کا صدر روزولٹ نے روس سے وعدہ کیا ہے لدے ہوئے جہاز روس میں پہونچ چکے ہوں گے۔

امریکہ ہندوستان کو آزاد کرائیگا

(پٹیالہ بذریعہ ڈاک) صدر روزولیٹ کے نمایندے کرنل جانسن پٹیالہ تشریف لائے - مہاراجہ نے ان کا استقبال کیا - ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کرنل نے کہا کہ امریکہ کے لوگ ہندوستان سے بھی اپنا وعدہ پورا کریں گے اور اسے آزادی دلائیں گے۔

قیدی رہا کئے جائیں گے

کلکتہ - ۲۹ر اپریل حکومت بنگال خاص جماعتوں کے قیدیوں کو جنکی سزا کی میعاد ایک سال سے زیادہ نہیں اور جو اپنی نصف میعاد سزا کاٹ چکے ہیں - عام معافی دئے جانے کا فیصلہ کیا ہے - گورنمنٹ یہ قدم اس لئے اٹھا رہی ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں بہت بھیڑ ہو گئی ہے۔

مسلم لیگ کے امیدوار کی کامیابی

کلکتہ - ۲۷ر اپریل - بنگال اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدوار قاضی عبدالمسعود کو شنک پرجا پارٹی کے امیدوار مسٹر ابن - یر احمد چودھری کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔

راجہ جی کا استعفیٰ

الہ آباد - ۲۹ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ راجہ جی اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں میں سخت اختلاف ہے - اس لئے راجہ جی اپنا معاملہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے حوالے کرنا چاہتے ہیں - ۸۰ ممبر اسکے حق میں ہیں۔

راجہ جی بضد ہیں

الہ آباد ۲۹ر اپریل - شری راجگوپال آچاریہ نے کل کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں مدراس کے ریزولیوشن کے متعلق اپنی پوزیشن بیان کی۔ تین گھنٹے بحث ہوتی رہی - راجہ جی اپنی رائے پر بضد ہیں۔

نواب محمد اسمٰعیل کی نیک دعائیں

نواب محمد اسمٰعیل خاں ممبر ورکنگ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ نے کہا کہ ہم اس ریزولیوشن کا خیر مقدم کرتے ہیں اور مسٹر راجگوپال آچاریہ کی کامیابی کے خواہاں ہیں انہوں نے کہا کہ ابھی آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے سرکاری طور پر یہ ریزولیوشن پاس نہیں کیا اس لئے مسلم لیگ کے دوستانہ ہاتھ بڑھانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ایک دل کش اور دلچسپ مذاحیہ تصویر

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ یکم مئی ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

بھارت ٹاکیز کی دلکش مذاحیہ تصویر

کس کی بیوی؟

خاص اداکار

انوار دھار - ای بلموریا - کلیانی - وتسلا کمتیکر - گلاب فیتی پرشاد - سید احمد - ہمالیہ والا -

تشریف لاکر اس مذاحیہ تصویر سے لطف اٹھا کر مسرور ہوجیئے!

ایک ہفتہ میں دو دلکش اور دلچسپ ڈرامے

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ یکم مئی سے سوموار تک شہرۂ آفاق ڈرامہ سرلا

منگل ۵ مئی سے جمعرات تک لاجواب ڈرامہ مہاگیت

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

تشریف لاکر لطف اٹھائیے!!

وُہ بے خطر انسان

ایک مشہور اخبار نویس انگیس سودر لینڈ نے حال ہی میں مذکورہ بالا موضوع کے آخر ایک مضمون جو نہایت ہی دلچسپ ہے "السٹریٹڈ ویکلی" (بمبئی کے مصور اخبار) میں شائع کیا۔ اسمیں اُنھوں نے چائے کی صنعت کے اوائل کے تین برسوں کا ذکر کیا ہے، جبکہ چائے کے کاروبار کرنے والے ہندوستان اور مشرق بعید میں چائے کی بہت بڑی مانگ کو پورا کرنے کے لئے اپنی اَن تھک کوششوں میں مصروف تھے وہ لکھتے ہیں کہ میں اس بات کو بیان کرنے سے قاصر ہوں کہ جب سب سے پہلا شخص چائے کے کاروبار والا ہندوستان سے روانہ ہوا۔ لیکن آجکل کی پریشان کن زندگی سے متاثر ہو کر میرا دماغ اسس جہاز کے کپتان کی طرف دوڑتا ہے اور پھر میں اپنے سے سوال کرتا ہوں کہ اس کپتان نے اُس کے بارے میں کیا کہا ہوتا۔ کیا اسس کو اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ پچیس لاکھ پونڈ چائے کی جگہ سنہ ۱۹۴۱ء میں تیس کروڑ پونڈ چائے خرچ کر رہا ہے اور اُس کے علاوہ دنیا بھر میں کوئی ڈارب پونڈ چائے استعمال کی جا رہی ہے؟

کیا اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ ہوائی حملوں سے بچنے کیلئے ہشیار لوگ زمین کے اندر تہ خانوں میں پناہ لیتے ہیں اور چائے پیکر اپنا وقت کاٹتے ہیں۔ اور اپنی روحوں کو تازہ کرتے ہیں۔ اور ان تمام تر امکان سے باہر دشواریوں اور مصیبتوں کے درمیان اپنے اوسان بحال رکھ کر اپنے کام کاج سر انجام دے رہے ہیں۔ چائے کتنا عمدہ اور پیارا تخیل ہے۔ اسس لفظ میں بچپن کے کس قدر خیالات مضمر ہیں۔ بچپن کی وہ خوابیں۔ بڑے بڑے مستولوں والے بادبانی جہاز۔ کشتیاں اور لنگا کے ساحل پر وہ کالی کالی خوبصورت لڑکیاں، ہندوستان کے خوشنما اور زرخیز میدان اور دور دراز چین کی شعبدہ بازیاں اور راز نہاں ہیں، لیکن آجکل تو زندہ دلوں کا زمانہ ہے دلیر اور بہادر اٹاری نوجیں جو اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر جان جوکھم کی زندگی بر کر دیتے ہیں۔ طوفان اور مصیبت کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے ہیں۔ سمندروں میں جہاں لہروں کے اندر اور پانی کے اوپر بے شمار خطرات ہیں بلکہ موت منہ چھپائے ہوئے ہے۔ رات کو آب دوز کشتیاں۔ دن کو چھپتائی ہوائی جہاز۔ مقناطیسی سرنگیں اس کے علاوہ سائنس کی مدد سے نوع انسانی کو نیست و نابود کرنے کیلئے، جو نئے نئے آلے اور سامان ایجاد کیے ہیں جس سے ایک انسان دوسرے انسان کی جان تلف کر سکتا ہے۔

آگے چلکر اخبار نویس نے لکھا ہے کہ:۔

کہ کس قدر آسان طریقہ بتا دیا گیا ہے کہ آپ فقط ایک سطر کسی شخص کو لکھ دیجئے تو آپ کے دوست کو ہندوستانی چائے کی ایک پیکٹ چاہے وہ دنیا کے کسی حصہ میں کیوں نہ ہو پہنچ جائے گا، اور یہ طریقہ آجکل اسس لڑائی کے زمانہ میں بھی جاری ہے۔ دو مضبوط دلوں والے انسان اس کام کو ممکن بنائے دے رہے ہیں۔ ایک تو قلی جو چائے کی پتیاں اسس ملک میں جمع کرتا ہے۔ دوسرا جہازی جو خوفناک سمندروں کو ہزاروں میل عبور کر کے ان پتیوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے۔

پریم پجارن

بقیہ صفحہ ۱۴

میری آتما کو اب زیادہ دکھ نہ پہنچاؤ! لیلا صاف صاف بولو۔ کس لئے آئی ہو؟"

ہاں بولتی ہوں پرشانت۔ اس پاپی جگ میں پریم کرنا بھی پاپ ہے"

"کیا کہا! پریم کرنا پاپ ہے۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ اسس دنیا میں کوئی اور پُن بھی ہے"

"کیوں نہیں! یہ تمھاری بھول ہے۔ دھن کی قربانگاہ پر جوانی کی بھینٹ چڑھانا پُن ہے۔ دیکھتے دکھاتے زر کی ہوس میں جوان ستری کو بوڑھے کھوسٹ کے پلو باندھنا مہا پن ہے۔ سمجھے پرشانت"

"ہونھ! تو یہ بات ہے۔ اب میں سمجھا۔ سچ ہے لیلا میرے پاس تجھ پر نچھاور کرنے کے لئے سونے چاندی کے ٹکڑے نہیں۔ البتہ تیرے چرنوں میں ڈالنے کے لئے پہلو میں ایک دھڑکتا ہوا دل ہے۔ تیرے رہنے کے لئے میرے پاس کوئی آکاش سے باتیں کرتا پہاڑی تو نہیں مگر ہاں جمنا کے پار پہاڑی کی گود میں ایک ننھی سی کٹیا ہے۔ جس سے آکاش کا چمکتا چندرماں جھانکتا ہے۔ سورج کی پہلی کرن اُسی سے مسکراتی ہے۔ میں کوئی سیٹھ نہیں۔ جنگل کا رہن ہار ایک غریب کسان ہوں۔ تیرے لئے شہر کی نعمتیں کہاں سے لاؤں گا۔ سندر سبھا کی اپسرا کو بن کی باسی کیا پسند آئے گی ہاں اتنا بل تو ضرور رکھتا ہوں کسی کی اُڑان کھائیاں میرے ہوتے کام میں کھنڈت نہ ڈال سکیں گی۔ تجھے میں بٹھاؤں گا۔ کلیجے سے لگاؤں گا تیرے کارن ہر بپتا اپنے دوش پر لوں گا۔ خواہ اس میں میری جیون کو کتنا ہی دکھ کیوں نہ پہنچے۔

"ناتھ ـــ تم میرے اندھیارے جیون کے دیا ہو۔ تم اسس تن کی آتما ہو۔ تم بنا یہ جگ سونا ہے ایسا دھن بھی کس کام کا جس میں جیون کا سکھ نہ ہو۔ مجھے وہ سہاگ کاٹے کھائے گی جس پر تم نہ ہوگے۔ تمھارے ہاتھ کے کھلائے ہوئے چند سوکھے ٹکڑے ہی ساری نعمتوں سے بڑھ کر ہیں۔ پرشانت سچا سکھ تو وہی ہے جس کو من سمجھے۔

تو پھر آ ـــ میری دیوی وہاں چلیں جہاں پریم ہی پریم ہو ہم ایک نئی دنیا بسائیں گے جو اس دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہو جہاں کی ساری فضائیں پریم رنگینیوں ہی سے رنگی ہوئی ہوں اور اسس پریم سنسار کی تم سندر رانی۔

"اور میں ایک بات کہوں"

پرشانت نے دیوانہ وار اسس کو آغوش میں لے لیا۔ پریم پیاسے خشک ہونٹ چھلکتے جام یاقوتی کی طرف انتہائی تیزی سے بڑھنے لگے۔ تنفس زور زور سے چلنے لگا۔ دلوں کی ملی جلی دھڑکنوں نے مندر میں پریم کا نیا دیا جلا دیا۔ پھر اُس کی سنہلی روشنی میں دو پجاریوں نے پہلی مرتبہ اندھے کیوپڈ کی پوجا کی۔

"کتنی بھیانک رات ہے پرشانت"؟

"تم ڈرو نہیں"

"پرشانت! میرا جی کیوں بیٹھا جا رہا ہے"؟

"کچھ خواس نہ کرو لیلا"

"یہ کیسی آواز ـــ؟"

"ہوا کی سنسناہٹ ہے"

"یہ کیا ـــ؟"

"دیوانی! برگد کا سوکھا پیڑ ہے"

"کیا ابھی گاؤں کی سرحد پار نہیں ہوئی"؟

"ابھی ہو جائے گی"

"دھن" کیا تھا ایک خوفناک آواز ہوئی اور سرحد پار کرنے والا ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے پار ہو گیا۔ پرشانت کی لاش زمین پر تڑپنے لگی ـــ "کیا ہوا پرشانت بولو"

"دیوی ـــ پہ ـــ بدنام!"

"پرشانت! اُٹھو! اُٹھو"

"بس خاموش! دھرتی کا بوجھ ہلکا ہو گیا"

"کون پتاجی"؟

"ہاں پتاجی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا کر پتاجی کہتے شرم نہ آئی" بوڑھا سیٹھ آنکھیں نکال کر بولا۔ "کل تو شادی کے نام سے چڑتی تھی۔ ماتا پتا سے اڑ لگائے بیٹھی تھی۔ آنکھوں میں خاک جھونک کر اب بھاگ جانا چاہتی تھی بول اب کہاں جائے گی"؟ ایک تیسرے شخص نے دانت پیستے ہوئے کہا جسکے ہاتھ میں پستول تھا۔

"ہاں! میں وہاں جاؤں گی جہاں وہ گیا ہے۔ اور اس پربھو کے سامنے گڑگڑا کر کہوں گی دیکھ تیری دھرتی کے رہنے والے پاپی کس طرح سماج کے جھوٹے بندھنوں میں باندھ کر دکھیاروں کے جیون لیا کرتے ہیں۔ دھن کے پجاری دولت کی قربان گاہ پر کس طرح جوان بیٹیاں بھینٹ چڑھاتے ہیں"

اُس نے اتنا کہا اور مگھٹ کی طرف دیوانہ وار دوڑنے لگی۔ ناہموار راستہ اور بے ڈھنگے پتھروں کے سبب اُس کے نازک اور پیارے پیارے پاؤں خون آلود ہو گئے۔ جنگل کے کانٹے بری طرح گڑ گئے۔ خاردار جھاڑ جھکولے نے اُس کی ساری کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیے۔ پیچھے دوڑتا ہوا باپ بار بار پکارتا گیا مگر پریم پجارن نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ حتیٰ کہ اس ماتا جمنا کے مگھٹ پر پہونچ گئی۔ جہاں ماتا باہیں کھولے اپنی سماج کی ماری بیٹی کو آغوش میں لینے کے لئے بیتاب تھی اچانک وہ کود پڑی اور ماتا نے اپنی آبی چادر میں ہمیشہ کے لئے دکھیاری ستری کو چھپا لیا۔

تارے تھرتھرانے لگے۔ جمنا خاموش سسکیاں بھرنے لگی۔ یہ تھی وہ مگھٹ جہاں ایک پریم پجارن کی زندگی کے پرکیف لمحات طویل نقرئی قہقہوں سے شروع ہو کر پھر اُسی مگھٹ پر موت کے آغوش میں ختم ہو گئے۔

کانپور میں یادگار حسینی کے جلسے

بمقام پریڈ گراؤنڈ، بتاریخ ۱۹ اپریل سنہ ۴۲ء صبح چھ بجے سے ۸ ½ بجے شب تک ہوتے رہے، جس میں ہندو عیسائی اور مسلمان مقررین کی تقریریں ہوئیں۔ اور نظمیں پڑھی گئیں یوں تو جناب مولوی سید ابن حسن صاحب قبلہ اور جناب مولوی سید امیر حسن صاحب قبلہ عابدی گنگوہی بی اے فخر الافاضل (شاگرد جناب مولوی ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی) اور پادری ایم پی اویل صاحب اور دیگر مقررین کی تقریریں قابل قدر رہیں۔ لیکن سوامی کلجگانند صاحب کی تقریر بہت معقول ہوئی۔ سوامی جی نے اسس امر پر زور دیا کہ آپس میں اتحاد رکھا جاوے اور حسینی ہال تعمیر کیا جائے۔ یادگار حسینی کے جلسوں کا مقصد حاصل ہوا۔

اتحاد ملت اور خاکساروں کے والنٹیروں نے اپنے اپنے کیمپ لگائے اور اپنی اپنی خدمات انجام دیں۔

خادم سید شبیر حسن عابدی گنگوہی علیگ
صدر انجمن ذوالفقار حیدری کرنیلگنج کانپور

لندن ۲۳ اپریل۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے آج بکنگھم محل میں بادشاہ سے ملاقات کی اور اور اپنے ہندوستانی مشن کا حال بتلایا

تین لاکھ روپے کی خس کی ٹٹیاں

نئی دہلی ۲۵ اپریل۔ نئی دہلی میں جنرل ہیڈ کوارٹر اور امریکن مشن کے اسٹاف کی گنجائش کے لئے بہت غیر معمولی عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ امریکن مشن کے پچاس افسروں اور پانسو دیگر افسروں کے لئے رہائش کے انتظام کی ضرورت ہے۔ امریکن خرچ کے اوپر اسس پروگرام پر عمل کیا جا رہا ہے جو تین ماہ تک مکمل ہو جائے گا۔

یہ معلوم ہوا ہے کہ امریکن اپنا ایک علیحدہ اسپتال تعمیر کرانا چاہتے ہیں گورنمنٹ آف انڈیا اور دیگر دفتروں کے سکریٹریل اسٹاف میں اتنا اضافہ ہوا ہے کہ افسروں کے لئے ۲۵ بنگلے اور تیار کیے جا رہے ہیں۔ جبکہ ۲ لاکھ روپیہ شملہ میں اسس مطلب کے لئے حال ہی میں خرچ ہوا ہے۔ موسم گرما کے اثرات کو کم کرنے کے لئے افسروں کی کوٹھیوں میں خس کی ٹٹیوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس کا مجموعی خرچہ تین لاکھ روپیہ ہے۔

اسس کے علاوہ ہوا بند انتظامات کے لئے دو لاکھ روپیہ اور ۳۲۵ ٹھنڈک پہونچانے والے آلے کیلئے تین لاکھ روپیہ گورنمنٹ خرچ کر رہی ہے۔

صداقت میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیجئے

★ بہترین..

پورے طور سے
پختہ کیا ہوا تمباکو

نیشنل کے گوداموں میں پختہ کیا ہوا جہاں پوری کاروائی ماہروں کے زیر نظر رہتی ہے جس سے تمباکو نہ صرف بہترین طریقے سے ملایا جاتا ہے۔ بلکہ گرد۔ اور نقصان پہونچانے والے ذرے خاص مشین کے ذریعے نکال دیئے جاتے ہیں،

اصلی کورک

سادے اور کورک ٹیپ دستیاب ہو سکتے ہیں

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایئر کنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹڈ

NCR 62

شاندار ـــ چوتھا ـــ ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ
۶ ½ بجے شام
۹ ½ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے

جمعہ یکم مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ

بلبل بغداد

خاص اداکار
اندورانی
یعقوب
جینت

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

شاندار ـــ نواں ـــ ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ
۶ ½ بجے شام
۹ ½ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے

جمعہ یکم مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار
اشوک کمار
لیلا چٹنس
ممتاز۔ کرونا
شہزادی۔ راجکماری
ڈیسائی

موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص۔ مزاح

سب کچھ آپ اسمیں پائیں گے تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر پونچ غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۹ مئی سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۹

ادبیات

گریۂ پنہاں

از جناب سیّد محمد عسکری صاحب طباطبائی بی-اے سروش لکھنوی

ترے قبول پہ ہے سوزِ نہاں لہو کا دلیں اثر نہیں ہے
میں رو رہا ہوں بحدِ امکاں مگر ذرا آنکھ تر نہیں ہے،

نظر کا دھوکا ہے حسنِ ظن ہے شبِ الم مختصر نہیں ہے
یہ جھوٹی امید کی کرن ہے طلوعِ نورِ سحر نہیں ہے،

نہ کر رہِ عشق کا ارادہ، نہ سر کے بل ہے نہ پا پیادہ
یہ تیغ کی دھار کا ہے جادہ قدم جو رکھا تو سر نہیں ہے،

جنونِ الفت کا بول بالا کہ ایسی منزل پہ کھینچ لایا
جہاں بشر کا تو ذکر ہی کیا خیال کا بھی گذر نہیں ہے،

یہ شوق کے حشر خیز وادی میں قیامت کسطرح گامزن ہو
ستارہ، ذرہ و مشتری میں کوئی مراہمسفر نہیں ہے،

یہ معرفت کی ہے کون منزل یہ آگہی کا ہے کون درجہ
کہ ہوش کو ہوش ہی نہیں ہے خبر کو اپنی خبر نہیں ہے،

کسیکو آخر کسیکو اول غلام کو آج شاہ کو کل
کئے کا ملجائیگا یہیں پھل جزا سزا حشر پر نہیں ہے،

نمود یہ سب ہے سیمیا کی نظر کی بندش گرہ ہوا کی
سُن اے اسیرِ طلسمِ خاکی یہ کل جہاں ہے مگر نہیں ہے

یہاں کی ہر شے ہے آنی جانی یہ جا کے ہر بار پھر ہے آنی!
حکایتِ زندگیِ فانی دراز ہے مختصر نہیں ہے،

عروج ہوں ہر زوال کا میں کمال ہوں بے کمالیوں کا!!
کوئی ہنر مجھ میں ہے تو یہ ہے کہ مجھ میں کوئی ہنر نہیں ہے!!

دنیائے اسلام

چین کے مسلمان

چین میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً پانچ کروڑ ہے۔ یہ آبادی بہت دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی اکثریت سیکانگ۔ زچوارین۔ کنسو اور ین نان کے مغربی صوبوں میں ہے، جنوب میں فیوکین میں متعدد مسلمان ہیں اور ہوپھ میں بھی اسلامی مرکز پائے جاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پیکن کے جنوب کے بعض شہروں میں مسلمانوں کی جو آبادی ہے وہ ان کی مجموعی آبادی کی ایک تہائی ہے۔ یہ بات باعث دلچسپی ہو کہ ایک چھوٹے تبتی قبیلہ نے نہایت گرم جوشی سے اسلام قبول کر لیا ہے۔

بظاہر چین میں اسلامی اثرات شمالی افغانستان اور ترکستان کی طرف سے آئے ہیں۔ منگ خاندان نے جسکی چین میں چودھویں اور سترھویں صدیوں کے درمیان حکومت تھی ترکستان سے آنیوالے مسلمانوں کی شمالی مغربی چین میں آباد ہونے کے لئے حوصلہ افزائی کرنیکی ایک قطعی پالیسی اختیار کی تھی۔ لیکن اس سے بھی قبل ساتویں صدی سے تیرھویں صدی تک ٹانگ اور سنگ کی حکومت کے زمانہ میں چکیانگ اور فیوکین کے ساحلوں پر عربوں کی بستیاں زیادہ ہو گئیں۔ چنغائی کے صوبہ میں دریائے یلو پر ایک قبیلہ آباد ہے جو سالار مسلم کے نام سے مشہور ہے۔ تقریباً تین سو سال ہوئے کہ اس قبیلہ کے لوگ سمرقند سے آئے تھے اور اب تک ان لوگوں نے نہایت گرم جوشی سے سمرقند سے تعلقات قایم رکھے ہیں۔

چینی شاہی پالیسی یہ تھی کہ مسلمانوں کو خود اپنے قانون پر عمل درآمد کرنیکی اجازت تھی۔ یہ دستور تھا کہ ان مقدمات میں جو مسلم اور غیر مسلم لوگوں کے درمیان ہوتے تھے اور جنمیں مدعا علیہ مسلم ہوتا تھا قانون اسلام کے مطابق فیصلہ کیا جاتا تھا۔ جمہوریہ نے بھی یہی پالیسی جاری رکھی اور اس بات کی کوشش کی کہ انکے معاشرتی رسم و رواج کا احترام کیا جائے جو مذہبی اصول کے ساتھ اسطرح گھل مل گئے ہیں کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔

عام طور سے فرقہ کو متعدد جماعتوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ہر جماعت کو کسی متبرک شہر یا مسجد سے متعلق کر دیا جاتا ہے۔ پرانی رسم یہ تھی کہ تمام اماموں کو ہوچاؤ میں تربیت دینے پر زور دیا جاتا تھا۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہوچاؤ کو ایک سیاسی طاقت حاصل ہو گئی۔ اماموں کو تربیت دینے کا امتیاز حال میں سائنگ حاصل کر رہا ہے اور ہوچاؤ کا اقتدار رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے۔ دوسرے مرکز ہسفنگ (ہونان ہیچانگ (مشرقی کیومنگ) (ین نان) وغیرہ میں۔

تقریباً تمام مسلمان سُنی ہیں۔ اور صوفی اعتقاد کا محض ایک چھوٹا سا فرقہ ہے جو "محریہ" کے نام سے مشہور ہے۔ بعض نوجوان مسلمان احمدیہ فرقہ سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور تبلیغی کام انجام دینے میں کافی کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔

اس فرقہ کے موجودہ نوجوان افراد پرہیزگاری سے خاص لگاؤ رکھتے ہیں اور جیانگ کائی شیک کے مخلص پیرو ہیں۔ انہوں نے کیونٹانگ کے اندر ایک لیگ قایم کی ہے جو "نیشنل سالویشن ایسوسی ایشن آف چائنیز محمڈنس" کے نام سے مشہور ہے۔ انہوں نے پیکنگ میں ایک نارمل اسکول قایم کیا ہے جس میں وہ آنیوالے زمانے کے لئے نوجوان اور عملی لیڈر تیار کر رہے ہیں۔

ٹسنگھائی۔ کنسو۔ ننگسیائی کی مسلم فوجوں میں تقریباً ۸۰ ہزار سپاہی ہیں۔ مالو فانگ کی اعلیٰ قیادت میں سپاہیوں کی ایک شاندار جماعت نے جاپانی حملہ آور کو متعدد شکستیں دی ہیں۔

یہ بات قابل تذکرہ ہے کہ جنرل پائی چانگ نسی۔ چینی جنرل اسٹاف کے ڈپٹی چیف، جنرل چیانگ کائی شیک کے معتمد ترین آدمیوں میں سے ہیں۔ یہ "ما" فرقہ کے مسلمان ہیں جو آزادی چین کیلئے دل و جان سے لڑ رہا ہے۔ جن مزدوروں نے زبردست برما روڈ کی تعمیر میں مدد دی انمیں زیادہ تر مسلمان تھے۔

چین اور مکہ معظمہ کے درمیان تعلقات ہمیشہ ایک روحانی رشتہ سے منسلک رہے ہیں۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ حکومت ہند نے متعدد چینیوں کی مکہ معظمہ جانے کے سلسلہ میں مدد کی اور انکی خبر گیری کرتی رہی یہانتک کہ ماسعد عبدالرحمان وان شان۔ چینی نائب وزیر قونصل مقیم جدہ نے جو الازہر یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہیں بعد میں انکو اپنی نگرانی میں لے لیا۔

چینی سفیر مقیم ٹرکی ڈاکٹر چانگ کا بغداد میں چین اور ترکی کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ کی گفت شنید کرنے کے لئے آنا اس بات کی واضح علامت ہے کہ چین مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کیساتھ قریبی تعلقات بڑھانا چاہتا ہے اور یہ اسلامی ممالک سے چین کے بارہ صدیوں کے تعلقات رکھنے کا بین ثبوت ہے۔ ملایا اور جزائر شرق الہند میں مسلمانوں پر جاپانیوں کے ہاتھوں جو مصیبتیں گزر رہی ہیں وہ اس رشتہ کی مزید تقویت کا باعث ہیں۔

جہاں پہ تو حرفِ عمر مستقل میں ہے
زمانہ پڑھ رہی ہو جو تیرے دل پر نقش

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۹ مئی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۹

ایڈیٹوریل نوٹ

فلپائن کا منظم مقابلہ

کوریگڈور کے زوال پر تبصرہ کرتے ہوئے فوجی ماہرانہ لکھتا ہے کہ باآخر منیلا کی کھاڑی کے اس مضبوط قلعہ پر دشمن کا قبضہ ہو گیا۔ اس ٹاپو پر دن رات لگاتار بمباری اور گولہ باری کی گئی۔ کسی قسم کی کوئی امداد اس کو نہ پہونچ سکی، یہ دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہو گیا مگر پھر بھی دشمن کا مقابلہ کرتا رہا۔ اس کی فوج کی تعداد گھٹتی چلی گئی۔ کوریگڈور اسوقت تک لڑا جبتک اسکے لئے ممکن تھا۔

جاپانیوں نے اس پر سامنے سے حملہ کرنے کی کئی بار کوشش کی مگر ان کی تمام کوششوں کو ملیامیٹ کر دیا گیا لیکن لگاتار حملوں نے اور کمک نہ پہونچنے کی وجہ سے ٹاپو کے لئے اپنے پیروں پر کھڑا رہنا ناممکن ہو گیا۔ اس ٹاپو کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد فلپائن میں منظم مقابلہ ختم ہو گیا گو کہیں کہیں مقابلہ جاری رہے گا۔

امریکہ کے محکمہ جنگ نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ کوریگڈور کے زوال سے پہلے جنرل وین رائٹ کا جو آخری پیغام ملا تھا اسمیں لکھا تھا کہ جاپانی فوجیں ٹاپو پر اترنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ فوجیں اتارنے سے پہلے جاپانی توپوں سے گولہ باری کی گئی۔ جسمیں ۲۴۰ ملی میٹر کی توپیں بھی شامل تھیں۔ چار روز تک لگاتار گولہ باری ہوتی رہی۔ چوتھے روز ۱۳ مختلف حملے کئے گئے۔ گولہ باری کی آڑ میں جاپانی فوجوں نے ٹاپو کے ساحل پر اترنا شروع کر دیا۔ فوجیں اتارنے کے لئے جاپانیوں نے چھوٹی چھوٹی فولادی کشتیاں استعمال کیں۔

کوریگڈور کے زوال سے پہلے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے جنرل وین رائٹ کو ایک پیغام بھیجا تھا جسمیں انکی اور انکی [illegible] بہادری کی بڑی تعریف کی تھی۔

آسٹریلیا کے وزیر خارجہ

آسٹریلیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایوٹ نے منگل کی صبح ایک پریس کانفرنس میں اس خطرے کی طرف اشارہ کیا کہ بعض حلقوں میں [illegible] مشرق بعید کے مورچے کو محض ضمنی محاذ کی حیثیت دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہمارے انتہائی غضبناک طاقت رکھنے والے دو دشمن جرمنی اور جاپان دو محاذوں پر موجود ہیں تو صرف ایک محاذ پر تمام توجہ مرکوز کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے اس نعرے سے اختلاف ظاہر کیا کہ "پہلے ہٹلر کو فتح کرو" اور کہا کہ جب تک ہم تمام دشمنوں سے تمام قوت سے تمام وقت نہ لڑیں ہم ان میں سے کسی کو بھی شکست نہ دے سکیں گے۔ ڈاکٹر ایوٹ نے اس بات پر زور دیا کہ جاپان کو ایسے وسائل حاصل ہیں کہ وہ ایک ساتھ ہندوستان اور آسٹریلیا پر حملہ کر سکتا ہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے بتلایا کہ جاپان کتنے اہم اقتصادی فائدے حاصل کر چکا ہے اور کہا کہ یورپ میں جرمنی کی فتوحات بھی اسقدر تیز نتیجہ خیز اور انقلاب انگیز نہیں ہوئی ہیں جیسے کہ پیسفک ایشیا میں پانچ مہینوں میں جاپان کی فتوحات ہوئی ہیں۔

جاپانی بیڑہ کہاں گیا

باخبر حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ لنکا پر حملہ کے بعد بنگال کی کھاڑی میں جاپان کا سمندری بیڑہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ حال ہی میں ڈبنی کشتیوں کی کچھ سرگرمی سننے میں آئی ہے۔ انڈمان کے ٹاپوؤں سے جاپان کے بڑے سمندری بیڑہ کی کوئی خبر نہیں ملی۔ جاپانی اسوقت اپنی تمام توجہ برما پر لگا رہے ہیں۔ اسوقت رنگون میں فوج لیجانے والے بہت سے جہاز کھڑے ہیں۔

مڈگاسکر

مڈگاسکر کے سمندری اڈہ ڈیگو سواریز میں بڑے زور و شور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مڈگاسکر کے گورنر جنرل نے مارشل پتان کو پیغام دیا ہے کہ مڈگاسکر میں صورت حالات نازک ہو گئے ہیں۔ انگریزی فوجوں نے زیادہ شور کے ساتھ حملہ شروع کر دیا ہے۔ وشی میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ انگریزی فوجوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے فرانسیسی فوجیں شاید بہت زیادہ عرصہ تک مقابلہ نہ کر سکیں۔

سر شفاعت احمد خاں

سر شفاعت احمد خاں جو جنوبی افریقہ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر ہو کر گئے ہیں وہاں کے ہندوستانی باشندوں کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ ۵ مہینے کے عرصہ میں بہت کچھ حالات کا جائزہ لے لیا ہے اور اب وہ چاہتے ہیں کہ خاص طور پر تعلیمی حالت بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلہ میں وہ ابتدائی ثانوی اور کالج کی تعلیم میں ضروری تبدیلیاں کرنا چاہتے ہیں اور ہندوستانیوں کے لئے ایک یونیورسٹی کالج کھلوانے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ اسکے علاوہ انہوں نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں سے ایک خاص بات کہی ہے جس سے ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان کی فرقہ پرستی کی بیماریاں داخل نہ ہونے دو اس سے بہت نقصان پہونچے گا۔

برما کی لڑائی

برما کی لڑائی ایک طرف تو چین کی سرحد تک پہنچ گئی ہے اور دوسری طرف ہندوستان کی سرحد کی جانب بڑھتی آ رہی ہے۔ ایک چینی فوجی مقرر نے یہ تسلیم کیا ہے کہ جن جاپانی فوجوں نے لاشیو فتح کیا تھا وہ اب برما کی سرحد کو پار کر کے برما روڈ کے ذریعہ نان ٹنگ تک پہونچ گئی ہیں۔ اگرچہ ابھی نان ٹنگ پر انکا قبضہ نہیں ہو سکا ہے لیکن اس چینی افسر کے بیان سے یہ فوراً ظاہر ہوتا ہے کہ چینیوں کو یہ اندیشہ ہے کہ جاپانی جلد نان ٹنگ پر قابض ہو جائیں گے اسی لئے انہوں نے وہاں سے تمام ضروری سامان ہٹا لیا ہے۔ جاپانی نان ٹنگ کے مضافات تک پہنچ گئے ہیں اور دوسری طرف برطانی فوجیں پیچھے ہٹتے ہٹتے ہندوستان کی سرحد تک پہنچ گئی ہیں۔ اگرچہ اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ جاپانی فوجیں بھی ہندوستان کی سرحد تک پہنچ گئی ہیں ابھی چینی فوجیں برما میں لڑ رہی ہیں اور چینیوں کا دعویٰ ہے کہ اتر پوربی برما میں بعض اہم مقام ہمارے ہی قبضہ میں ہیں۔ برطانی فوجوں کا کچھ حصہ ابھی تک دریائے چندون پر مقابلہ کر رہا ہے۔

برما کے ہندوستانی

برما سے واپس آنے والے ہندوستانیوں کے متعلق حکومت ہند کا ایک پریس نوٹ شائع ہوا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی حالت بہتر بنانے کے لئے حکومت نے کیا کچھ کیا ہے۔ ... علاقہ میں ہیں اور کتنے برطانی علاقہ میں جو لوگ جاپانی علاقہ میں ہیں ان کے بارے میں تو کچھ کہنا ہی فضول ہے لیکن جو برطانی علاقہ میں ہیں ان کے متعلق حکومت برما اور حکومت ہند میں بہتر تعاون ہونا چاہئے۔ یہی کافی نہیں ہے کہ ہندوستان کی سرحد میں پہنچنے کے بعد انکے ساتھ بہتر سلوک کیا جائے گا۔

سر اینڈریو زکلو

کل سر اینڈریو زکلو نے بحیثیت ممبر محکمہ مراسلات اپنے عہدہ کا چارج سر ایس ماین رائے کو دیدیا اور اب وہ آسام میں گورنر ہو کر جا رہے ہیں۔ سر کلو سے پہلے محکمہ مراسلات کا چارج سر محمد ظفر اللہ خاں کے پاس تھا لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی حکومت نے یہ عہدہ سر ظفر اللہ سے سر کلو کو دلوا دیا۔ سر اینڈریو زکلو نے آخری بار جو ریلوے بجٹ تیار کیا وہ ہندوستان میں سب سے زیادہ منافع کا بجٹ تھا۔ ایک ایسا کوئی بجٹ تیار نہیں ہوا تھا جسمیں ستائیس کروڑ روپئے کا منافع دکھایا گیا ہو لیکن سر کلو سے خاص طور پر تیسرے درجے میں سفر کرنیوالوں کو یہ شکایت رہی کہ انہوں نے اپنے بجٹ تیار کرنے میں انکی سہولتوں کا خیال نہیں رکھا۔ اب آپ آسام میں گورنر ہو کر جا رہے ہیں جبکہ اس صوبہ کو سخت خطرہ درپیش ہے۔ دیکھئے سر کلو اپنے فرائض کس طرح انجام دیتے ہیں۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۹ مئی ۸½ بجے رات کو مسٹر قدرت اللہ خانصاحب دیوانہ بریلوی کی صدارت میں جناب نواب مصطفیٰ حسین صاحب آنر آف رام نرائن بازار کے دولتکدہ پر منعقد ہوگا۔ امید ہے کہ ممبران وقت مقررہ پر تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

مئی ڈے

یکم مئی کو کانپور مزدور سبھا کے پروگرام کے مطابق کانپور اسٹوڈینٹ یونین نے "مئی ڈے" منایا اور شام کو لینن پارک میں ایک عام جلسہ ہوا۔

بونس دینا منظور

لیبر کمشنر کی کوشش سے الیکٹرک سپلائی کارپوریشن اور مزدوروں کا جھگڑا طے ہو گیا ہے۔ ڈائرکٹروں نے ۶ پیسہ فی روپیہ بونس دینا منظور کر لیا ہے۔

بدھ جینتی

بدھا سوسائٹی کی طرف سے بدھ جینتی منائی گئی۔ جلسہ کے صدر پرنسپل [illegible] تھے، مقرروں نے مہاتما بدھ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی۔

کمیونسٹ لیڈر

مسٹر دیو نرائن اگنیہوتری اور مسٹر سونے لال کمیونسٹ لیڈر جو عرصہ سے مفرور تھے گرفتار کر لئے گئے۔ ایک مکان بھی گرفتار کر لیا ہے جسکے یہاں یہ لوگ مقیم تھے۔

نقب زنی

سردار حسن اے۔ آر۔ پی وارڈن نقب زنی کرتے ہوئے گرفتار ہوا ہے یہ شخص گنگی محال میں ایک مکان میں چوری کی نیت سے نقب زنی کر رہا تھا۔

کرانہ مرچنٹ

کانپور کرانہ مرچنٹ دھرمادا کمیٹی کا سالانہ جلسہ مسٹر رام داس کی صدارت میں ہوا اور صدر و سکریٹری کے کام کی تعریف کی گئی آیندہ سال کے بجٹ پر غور ہوا اور آیندہ سال کے لئے ایگزیکیٹو کمیٹی کا انتخاب ہوا۔

انسداد شکایت

مسٹر شوکت بھوپالی سکریٹری نشر و اشاعت سٹی مسلم لیگ اطلاع دیتے ہیں کہ:- عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بعض سرکاری اور نیم سرکاری محکموں کے آدمی بیجا طور پر پبلک کو پریشان کرتے ہیں لہذا اسکے انسداد کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جب کسی کو سپلائی کا ڈپارٹمنٹ، اے۔ آر۔ پی۔ پولیس، میونسپل بورڈ یا کسی محکمہ کی کوئی جائز شکایت ہو وہ بذریعہ تحریر فوراً دفتر سٹی مسلم لیگ کانپور میں اطلاع دیں تاکہ اس کا انسداد کیا جائے۔

میونسپل بورڈ

۲ مئی کو کانپور میونسپل بورڈ کے جلسے مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ انجینیرنگ پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ یو۔ پی نے اسسٹنٹ واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے لئے کانپور میونسپل بورڈ سے پانچ آدمیوں کی سفارش کی تھی جسمیں سب سے پہلا نام مسٹر راج نرائن ٹنڈن کا تھا چنانچہ بورڈ نے مسٹر راج نرائن ٹنڈن

امپرومنٹ ٹرسٹ

یکم مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو مسٹر ان سنگھ سابق ممبر یو۔ پی پبلک سروس کمیشن نے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی چیرمینی کا چارج لے لیا ہے۔

ہندوستانی برادری

۲ مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو ہندوستانی برادری کا ایک جلسہ مسٹر آر منوہر لال دائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی صدارت میں ہوا۔ جناب صدر نے ایک مختصر لیکن نہایت مدلل تقریر میں ارشاد فرمایا کہ ممبران کو بطور خود اپنے اپنے محلہ میں لوگوں کے دلوں میں ہندوستانی برادری کے مقاصد ذہن نشین کرانا چاہئے۔

برادری نے یہ طے کیا ہے کہ ایک لائبریری قائم کی جائے جسمیں ایسا لٹریچر جمع کیا جائے جس سے مختلف قوموں میں اتحاد کو تقویت پہونچے۔ اسکے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے اور مسٹر کے۔ ایل۔ ٹنڈن نے ایک پر تکلف پارٹی دی۔ آخر میں مسٹر صدر الاسلام صاحب صدر، مولانا سلیم ناطقی صاحب اور مسٹر نظاری نے اپنے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

کانگریس ٹریننگ

کانپور سٹی کانگریس کمیٹی نے سول ڈیفنس پروگرام کے مطابق فائر فائٹنگ اور فرسٹ ایڈ کی تعلیم کا کام شروع کر دیا ہے۔

شہر کے مختلف وارڈوں میں ڈیفنس کے کام کا انتظام ہو گیا اور تقریباً ۳۰۰ والنٹیر فائر فائٹنگ ٹریننگ کے لئے بھرتی ہو چکے ہیں۔

ڈیفنس کمیٹی

سٹی کانگریس سول ڈیفنس کمیٹی کا ایک جلسہ لالہ پدم پت سنگھانیا ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں ہوا۔ اور یہ طے ہوا کہ سال بھر کی ضروری حفاظت کے انتظام کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے، ایک مالی کمیٹی بنائی گئی ہے جسکے پریسیڈنٹ لالہ پدم پت سنگھانیا اور سکریٹری مسٹر شیو نرائن ٹنڈن منتخب ہوئے ہیں۔ کمیٹی نے تقریباً ۳ ہزار روپیہ جمع کر لیا ہے۔

سول ڈیفنس پروگرام

۵ مئی کو سٹی کانگریس کمیٹی اور وارڈ کمیٹیوں کا ایک جلسہ تلک ہال میں ہوا جسمیں سول ڈیفنس مدگرس اور والنٹیر بھی موجود تھے اسمیں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشن، کارکنوں کو سمجھائے گئے اور جلسہ نے سول ڈیفنس ورک کا پروگرام کا مسودہ منظور کیا۔

پھاٹکوں کو نقصان

ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ الہ آباد اطلاع دیتے ہیں کہ کانپور میں گاڑیوں کے تیزی سے چلنے سے سڑکوں کے پھاٹکوں کو سخت نقصان پہونچتا ہے اسلئے ڈرائیوروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بہت آہستہ سے گاڑیوں اور موٹروں کو چلائیں اور جو راہروں اور پھاٹکوں پر گاڑیوں کی رفتار ۵ ایم۔ پی۔ ایم سے زیادہ نہ ہونا چاہئے جو اسکی خلاف ورزی کریگا اس پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ ان پھاٹکوں پر راہروں اور ملوں پر پولیس کا انتظام رہیگا۔

ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ سوسائٹی

ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پریزنرس ایڈ سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ ۱۹۴۱-۴۲ء سے معلوم ہوتا ہے کہ سوسائٹی نے بہت اچھا کام کیا ہے اور جو لوگ اس سوسائٹی کے تعلق میں آئے وہ دوبارہ کسی جرم میں گرفتار نہیں ہوئے۔ کمیٹی نے ۶۴ آدمیوں کی امداد کی ۲۳ کو ملازمت دلائی اور ۲۰ کو مالی امداد دیگئی۔ ڈاکٹری امداد مفت دیگئی اور ان رہا شدہ قیدیوں کے لئے ایک عارضی مکان کا انتظام کیا گیا ہے۔ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سے مکان بنانے کے لئے زمین حاصل کی گئی ہے جسکے بنانے کے لئے سوسائٹی نے کورٹ آف وارڈس کانپور میونسپل بورڈ سے امداد کی اپیل کی ہے۔

پانی کی تکلیف

سکریٹری یو۔ پی مرچنٹ نے جدید واٹر ورکس کی اسکیم کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیٹی مقرر کرنے کی درخواست کی ہے جو اس بات کی تحقیقات کریگی کہ بورڈ نے روپیہ صحیح طور پر خرچ کیا ہے یا نہیں۔ پانی کی کمی کی طرف گورنمنٹ کی توجہ دلائی گئی ہے۔ اور یہ طے کیا گیا ہے کہ اس اسکیم میں کچھ نقص ضرور ہے۔ آخر میں یہ امید ظاہر کیگئی ہے کہ گورنمنٹ ایسا طریقہ اختیار کریگی کہ جس سے یہ تکلیف دور ہو جائے۔

میونسپل بورڈ کے خلاف پروٹسٹ

پانی کی تکلیف اور سڑکوں و گلیوں کی گندگی کے پروٹسٹ میں سیسہ مئو کے باشندوں نے میونسپل بورڈ کا ایک جنازہ نکالا اور جلوس نے موجودہ بورڈ کے معطل کرنے اور نئے انتخاب کیلئے گورنمنٹ سے درخواست کی۔

مزدور سبھا کی درخواست

کانپور مزدور سبھا کے سکریٹری نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ ملوں کے پھاٹکوں پر جلسہ کرنے کی ممانعت کا حکم منسوخ کر دیا جائے تاکہ جو لوگ خوف و ہراس سے بھاگ رہے ہیں انکے اس خوف کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

اسلحہ جات

سکریٹری مرچنٹ چیمبر نے یو۔ پی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ اسلحہ جات کے دینے میں کچھ سختی کم کی جاوے تاکہ زیادہ تعداد میں لائسنس جاری کئے جا سکیں اور انہوں نے لائسنس کی ردیسی پر بھی اعتراض کیا ہے، اور معزز شہریوں پر بندش لگانا غیر ضروری بتلایا ہے۔ درانحالیکہ موجودہ حالت کے خیال سے زیادہ تعداد میں لائسنس دیئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

مال کی روانگی

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے مال گاڑیوں کے دستیاب نہ ہونے کی بابت ریلوے بورڈ سے شکایت کی ہے اور یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہفتہ میں ایک دن کم سے کم سنٹرل اسٹیشن سے مال کی روانگی ضرور ہوا کرے۔

شکر کا نرخ

سکریٹری شوگر مرچنٹ نے گورنمنٹ سے شکایت کی ہے کہ سوداگران مقررہ نرخ سے زیادہ نرخ پر شکر فروخت کر رہے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ بہت سے مقامات پر شکر کی کمی بھی محسوس کیجا رہی ہے۔

افسانہ:....

اجنبی بہن

(بقیہ صفحہ ۲)

"ہاں"

"آپا صفیہ کے ہاں گئی ہو رہی گی؟"

"ایں ہاں"۔

وہ چپ ہو گئی۔

میں نے کہا "جب تمہارا خط آیا تھا اس سے ایک ہی دن پہلے گئی تھیں"۔

وہ بولی "کبتک رکیں گی وہاں؟"

"میں نے جواب دیا آپا کا ہے، ہفتہ دو ہفتہ تو لگیں گے ہی"۔

"تو ہمارا ملنا نہ ہوگا" قمر زمانی نے حسرت سے کہا "ہم تو دو ہی دن لکھنؤ میں ٹھہر سکتے ہیں"۔

میں نوکر کو ہدایتیں دے رہا تھا چند خاص چیزیں تیار کرنے کے لئے کہ قمر زمانی یہ کہتی ہوئی باورچی خانہ میں گھس گئی "تو گویا ہماری خاطر تواضع کا بندوبست ہو رہا ہے۔ گویا ہم اس گھر میں غیر ہیں۔ آپ نے مجھ سے کیوں نہ کہا۔ کھانا میں تیار کروں گی۔ تم سمجھو نہ سمجھو بھائی اسلم مگر میں تو تمہیں اپنا بھائی سمجھتی ہوں۔"

"اس کے لئے آپ کا شکریہ بہن قمر زمانی" میں نے مسکراتے ہوئے کہا مگر ——

"بھائی اسلم! یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" اس نے کہا۔ "کیا آپ میرے بھائی نہیں ہیں۔ کیا میں آپ کی بہن نہیں ہوں"۔

میرا دل اس کے ان میٹھے اور خوشگوار فقروں سے بھر آیا۔ میں نے کہا "ہاں! ہاں! ہیں کیوں نہیں آپ"۔ اس نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بڑی محبت اور بھولے پن سے۔

"تو تم دونوں نے میرا بائیکاٹ ہی کر دیا" کہتے ہوئے قمر زمانی کے شوہر بھی باورچی خانہ میں آن موجود ہوئے۔

"ہاں صاحب! اس گھر میں تم دونوں تو گھر ہی کے آدمی ہو۔ مہمان تو ایک ہم ہی ہیں۔ مگر اس لحاظ سے تو ہماری ہی خاطر داری کا زیادہ ہونا چاہئے"۔

"اب کہہ دوں" دوسرے دن سہ پہر کے وقت میں نے خود سے پوچھا۔

چائے پینے کے بعد قمر زمانی اور ان کے شوہر رخصت ہو رہے تھے۔ کچھ کم دو دن میں میں نے انھیں امین آباد کی سیر کرائی۔ بڑا گھر دکھایا۔ امام باڑے لیگیا۔ خرید و فروخت کرائی۔

سبدِ گُل

مبصر "سرفراز" لکھنو لکھتا ہے :-

"اجتماعی مسائل میں خواہ ہم یا مسٹر انیس احمد عباسی اپنے ذاتی خیالات کچھ بھی رکھتے ہوں لیکن اپنے اپنے فرقہ کی ترجمانی کرتے وقت ہم دیکھیں گے جب ہمارے فرقوں کی عام سطح ماننی قبول کرلے۔ دنیا میں جتنے بلند پایہ رہنما ہیں اگر آپ اُن کے دماغ کے تجزیہ کا موقع پائیں تو آپ دیکھیں گے وہ جس سطح پر اس وقت ظاہر میں موجود ہیں دراصل اُس سے بہت بلند ہیں۔ لیکن ایک عملی سیاست دان کی حیثیت سے وہ مجبور ہیں کہ اپنی قوم کو اپنے ساتھ لینے کے لئے بلند تر سطح سے نیچے اُتر آئیں۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو محض آئیڈیلیسٹ تخیلی دنیا میں رہنے والے معیار پرست ہو کر رہ جاتے۔ اور اپنی قوم کو آگے نہ بڑھا سکتے۔

مثال کے طور پر ملاحظہ فرمایئے کہ پنڈت جواہر لال نہرو ذہنی حیثیت سے ایک اشتراکی ہیں۔ جب کہیں جاکر عملی حیثیت سے وہ نیشنلسٹ ہو سکے ہیں۔ مسٹر ساورکر ذہنی حیثیت سے ایک انقلابی رہ چکے ہیں تب آج وہ اس قابل ہوئے ہیں کہ ہندو قوم کو آگے بڑھانے کیلئے مہا سبھا کی صدارت کریں۔ مسٹر جناح تمام عمر ایک نیشنلسٹ رہے ہیں تب آج وہ ایک کامیاب فرقہ پرست لیڈر ہوئے ہیں۔

غرض قوم کو ساتھ لے کر چلنے کے لئے ہر عملی لیڈر کو اپنے مقام سے کئی زینے نیچے اُترنا پڑتا ہے۔ جو نیچے نہیں اُتر پاتے وہ ذرا آگے ... اماں اللہ۔ حسرت موہانی۔ اور ایم این رائے کی طرح یوسف بے کارواں ہو جاتا ہے۔ اور اس کا کام محض نثر نگاری یا شاعری کرتا رہ جاتا ہے۔"

کیا ہمارے قارئین بتائیں گے کہ سرفراز نے ان سطور میں پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر ساورکر۔ مسٹر جناح۔ مسٹر انیس احمد عباسی اور خود مدیر سرفراز کی تعریف کی ہے یا تنقیص ــ ؟

قسمت مسٹر امیری کی کچھ ایسی مخالف ہو گئی ہے کہ بیچارے جس بات کا دعوےٰ کرتے ہیں اور جس چیز کو حاکیت کے ساتھ پیش کرتے ہیں واقعات اس طرح اُس کے برعکس پیش آجاتے ہیں کہ توجیہ اور تعلیل کے تمام داؤں گھات بیکار ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ وہ اپنی ہر تقریر اور ہر بیان کی عمارت ۸ راگست ۱۹۴۰ء کی پیشکش کی بنیاد پر اُستوار کرتے تھے اور بڑی شدومد سے فرماتے تھے کہ حکومت اس کے علاوہ کسی قسم کا کوئی وعدہ نہیں کر سکتی۔ مگر دنیا نے دیکھا کہ سر اسٹیفرڈ کرپس وہ تحفہ لیکر آئے جو اس پیشکش سے کہیں زیادہ خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ اور جس کو ہندوستانیوں نے اُلٹی اُلٹی سطائی تو لفافہ تو کہہ کر واپس کیا ہے۔

... قومی یا ریاستی اعمال کو دیکھتی ہے وہ یہ جاننا چاہتی ہے کہ اُس کا شوہر کمیونسٹ پارٹی میں کیا کر چکا ہے یا کر رہا ہے۔ روس کے انقلاب میں اُس نے شرکت لی تھی یا نہیں۔ اُس کے خیال میں وہ شوہر بہت قابل تعظیم ہے جس نے انقلاب روس یا مزدور تحریک میں اہم خدمات انجام دی ہوں یا دے رہا ہو۔

روسی دوشیزہ اپنے شوہر سے والہانہ اور سنجیدہ محبت کرتی ہے اور اُس سے اسی قسم کی محبت کی متوقع ہے۔

حقیقت پسندی روسی دوشیزہ کی خصوصیت ہے۔

جرمن ہوائی جہاز

لندن ۳۰ رمئی آئس لینڈ کے ٹاپو پر پہلی ہوائی لڑائی کی خبر امریکن ہوائی فوج کے ایک بیان میں دی گئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے دو مار جرمن ہوائی جہاز وہاں پہونچ گیا۔ جس کا مقابلہ کیا گیا لیکن وہ بچکر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔

جرمن مزدوروں کو ہٹلر کا پیام

لندن ۲ رمئی ہٹلر نے جرمنی کے مزدور لیڈر ڈاکٹر لے کو جرمن مزدوروں تک پہونچانے کے لئے ایک پیغام دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ آپ محاذ پر اپنے ساتھیوں کو نہیں چھوڑیں گے۔

ادبِ لطیف

اس دنیا کا سب سے بڑا جُرم

میں اس دنیا کا ایک جرائم پیشہ انسان ہوں
حالانکہ میں نے کبھی کوئی جرم نہیں کیا۔
اور نہ کسی پولیس یا کسی عدالت کے دفتر سیاہ میں میرا نام لے گا۔
مجھے جرائم پیشہ ہونے پر سزائیں مل رہی ہیں۔
حالانکہ میرا دامن زندگی پاک ہے۔
ہر قابل سزا عیب سے۔
"ہر قابل سزا عیب سے پاک! پھر بھی قابل سزا؟"
تم تعجب سے یہ ضرور پوچھو گے۔
ہاں دوستو میں اُس جرم کے داغ سے پاک ہوں۔
مگر اس دنیا میں مجھے سزائیں مل رہی ہیں۔
شدید ترین سزائیں۔
مجھے کن کن جرموں کی کیا کیا سزائیں مل رہی ہیں؟
سُنو!
میرا ایک جرم ہے صداقت پرستی۔ حق کی پرستاری!
اس جرم کی پاداش میں مجھے بارہا زندان تباہی میں بند کیا گیا ہے۔
میں نے سنا ہے اور پڑھا ہے کہ صداقت دنیا کی سب سے زیادہ قابل قدر شئے ہے۔
جو مجھے سزائیں دے رہے ہیں اُن بھی یہی یقین ہے۔
مگر مجھے صداقت پرستی کے جرم میں سزائیں دیجاتی ہیں۔
میرا ایک دوسرا جرم ہے محبت!
اس جرم کی سزائیں بارہا میرے دل کو آتشیں سلاخوں سے چھیدا جا چکا ہے۔
تم نے روداد زندگی کے قابل فخر اور زریں اوراق پر کچھ نام چمکتے دیکھے ہوں گے۔
ان میں سے ہر نام کی داستان حیات پر محبت کا خوشنما عنوان دکھایا گیا ہے۔
مگر مجھے سزا مل رہی ہے کہ میرا دل خوگر محبت کیوں ہے
یہ بھی میرا ایک جرم ہے دوستو!
میرا اور ایک جرم ہے ہمدردی غریبوں اور دکھیوں سے!
اس جرم کی پاداش میں مجھے سنگین ترین سزا روزانہ دی جاتی ہے۔
میرے احساس پر روزانہ نفرت کے ڈنڈے برستے ہیں۔
مجھے سزا دینے والے ہر قدم پر ہمدردی کا ترانہ گاتے ہیں۔
مگر مجھے سزا دیجا رہی ہے اس تلقین پر عمل کرنے کی۔
اب صرف ایک سزا باقی ہے جو مجھے نہیں ملی ہے۔
میری درخواست ہے کہ مجھے وہ سزا ابھی دیدی جائے۔
میری درخواست ہے کہ میرا سر قلم کر دیا جائے۔
اور یہ سزا اس جرم کی پاداش میں ملے،
ہاں اس جرم کی پاداش میں کہ
میں انسان ہوں
انسان نما حیوان نہیں ہوں
میرے سب سے بڑے جرم کی طرف سے بے توجہی نہیں کی جانی چاہیئے۔
انسان ہونا۔
انسانیت کا حامل ہونا۔
یہی اس دنیا کا سب سے بڑا جرم ہے۔

جوتشی جی۔ راجکمار کے میدان جنگ کو جاتے وقت آپنے ان کے گرہوں پر بھی وچار کر لیا تھا۔

جوتشی۔ جی ہاں۔ مہارانی صاحبہ

مہارانی۔ آپ کا وشواس ہے کہ راجکمار جنگ میں فتح پاکر لوٹیں گے۔؟

جوتشی۔ مجھے پورا یقین ہے۔

مہارانی (کچھ غیر یقینی طور پر سستش و پنج سے) ایک بار پھر دیکھیئے۔

کیمرہ مین:- Penorum down.

جوتشی سلیٹ اُٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے۔

Penorum up.

جوتشی سلیٹ اُٹھا کر کچھ گنتا ہے۔

عالمِ نسواں

چھ مختلف عورتیں

ہندوستانی عورت

نئے عہد کی ہندوستانی عورت اپنے شوہر کو رومان پسند یعنی شاعر، افسانہ نگار، یا بہترین گانیوالا دیکھنا پسند کرتی ہے وہ متوقع ہے کہ اُسکا شوہر اُسے اسی طرح پوجے جیسے کوئی عاشق، شاعر، یا افسانہ نگار وغیرہ اپنی محبوبہ کی عبادت کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اُمید کرتی ہے کہ اُسکا شوہر بہت زیادہ فیشن پرست ہو تا کہ وہ بھی اُسکی ایسی ہی رومانی عزت کرے جیسی کہ وہ شوہر سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اسکی کرے اور چونکہ عورتیں عام طور پر ہیرو پرست ہوتی ہیں اسلئے انکی یہ بھی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اُن کا شوہر سوسائٹی کے معزز افراد میں شمار کیا جائے۔ آجکل کی ہندوستانی عورت شوہر کے مذہبی یا سیاسی خیالات کی پروا نہیں کرتی۔ اُس کے نزدیک صرف معاشری خیالات کی اہمیت ہے۔

انگریز عورت

انگلستانی دوشیزہ کھلاڑی نوجوان کو پسند کرتی ہے اُسکے خیال میں کامیاب شوہر وہ ہے جو یا تو بہترین کھلاڑی ثابت ہو سکے یا کسی ناول کا اچھا ہیرو بن سکے۔

انگریز لڑکی پر ناول کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے وہ اپنے ماحول کو ناولوں کے تصوراتی ماحول سے مطابق کرنے کی کوشش کیا کرتی ہے۔ اور اسلئے اگر اُسکا شوہر ایک کامیاب ناول نویس ہے تو وہ اُسکی بہت زیادہ عزت کریگی۔ اور چونکہ اُس کے عام ناول افراد کے بہادرانہ اقدام پر مشتمل ہوتے ہیں اسلئے وہ چاہتی ہے کہ اُسکا شوہر بھی ان جرأت انگیز اقدامات کرنیوالوں میں سے ایک ہو۔ اور ظاہر ہے کہ کھلاڑی نوجوان اُسکی اس خواہش کو بہت کچھ پورا کرتا ہے۔

جرمن عورت

جرمنی کی عورتیں ایک دانشمند کو عام طور پر شوہر بنانا پسند کریں گی۔ یا ایسے شخص کو جس نے قومی خدمت کے سلسلہ میں اہم کام انجام دیئے ہوں۔ وہ ہرگز اُس شخص کو شوہر دیکھنا پسند نہیں کرتیں جو لائبریری میں بیٹھ کر علمی تحقیقات میں اپنی عمر ختم کردے۔ البتہ اُس شخص کو ضرور پسند کریں گی جو جرمن قومیت کی مدح و ثنا میں کتابیں لکھنے کا عادی ہو۔

جرمن عورت کی ذہنیت کو موجودہ نازی پروپیگنڈے نے بہت کچھ متاثر کیا ہے اور اب وہ ایک فوجی افسر کی زوجیت کو ایک عالم کی زوجیت سے ترجیح دیتی ہے۔ اسی ذہنیت کا نتیجہ ہے کہ وہ بڑھی ہوئی ذہانت کو پسند نہیں کرتی۔

فرانسیسی عورت

سوسائٹی کے سب سے رنگین شخص کی شریک زندگی ہونے پر فخر کرے گی۔ اُسکے خیال میں ایک وہ نوجوان بہترین شوہر بن سکتا ہے جسکا مقصد زندگی بڑھی ہوئی فیشن پرستی شراب نوشی اور رنگ و نغمہ نوازی ہے۔ ایک فرانسیسی دوشیزہ کے خیال میں شوہر کا بہادر اور پروجاہت ہونا ضروری نہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کوئی بہت بڑا فاضل ہو۔ بلکہ صرف یہ کافی ہے کہ وہ شام کو کسی اونچے درجے کے ہوٹل میں ایک امتیازی شخصیت نظر آئے۔ ایٹی کیٹ کی تمام باریکیوں سے واقف ہو۔ لباس کی موزونیت سے آگاہ ہو۔ حسین لڑکیوں سے مذاق کرنے کے ڈھب جانتا ہو۔ فطرتاً نازک بدن۔ نازک مزاج اور نازک و لطیف خیال رکھتا ہو۔

امریکی عورت

امریکی نوجوان لڑکیاں اُس شخص کو شوہر بنانا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ جو اُسکی عزت کرنے میں اداکارانہ مہارت کا ثبوت دے سکے۔ اور کسی اچھی تجارتی کمپنی سے وابستہ ہو۔ امریکن عورت کا آئیڈیل شوہر کسی بنک، فرم یا کمپنی کا منیجر ڈائرکٹر یا بڑا عہدہ دار ہوتا ہے وہ معاشری معاملات میں اپنے شوہر سے اُمید کرتی ہے کہ اُسے کُل آزادی دے گا اور اپنی بیوی کے نام اپنی بڑی جائدادوں میں سے کچھ حصہ وقف کردے گا۔ اُسکے خیال میں شوہر کسی رومانی ساتھی کو نہیں کہتے بلکہ زندگی کے اہم مسائل میں دو مشورہ کرنے والوں کو کہتے ہیں۔

روسی عورت

سوویٹ روس کی نوجوان عورت اپنے شوہر کے ...

بچوں کی دنیا

ڈاک خانہ

پچھلے زمانہ میں اپنی اور گھر بھر کی خیریت اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو بھیجنا بڑا مشکل کام تھا۔ نہ بجلی تھیں۔ نہ ریلیں بنائی گئی تھیں۔ نہ موٹریں تھیں۔ بلکہ یہ کام گھوڑے گدھے اونٹ پر سوار ہو کر نمٹتے تھے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر تک جانے میں کتنے ہی جنگل پڑتے تھے۔ جہاں ہر قسم کے جانور اپنے شکار کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ کتنی ہی ندیاں اور کئی تالاب بلکہ دریا بھی پڑتے تھے۔ جن کو پار کرتے میں سینکڑوں طرح کی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ تب کہیں جاکر کوئی خط ملتا تھا۔ مہینوں کے انتظار اور آشاؤں کے بعد باپ بیٹے کا خط دیکھ سکتا تھا۔ اور بیٹا باپ کا لکھا ہوا۔

آج کل ہر شہر میں ہر گاؤں میں ہر قصبہ میں ڈاکخانے یعنی چٹھی گھر کھلے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں میل کی دوری بھی کچھ نہیں آج خط لکھ کر چٹھی گھر میں ڈالدو۔ کل صبح ہی یا دوپہر کو خط وہاں پہونچ جائے گا۔ چٹھی گھر سے خط نکالنے کے لئے اپنے وقت پر بڑے ڈاکخانہ کا ایک نوکر آتا ہے۔ وہ سارے خط نکال کر اپنے تھیلے میں بھر کر بڑے ڈاکخانہ لیجاتا ہے۔ وہاں ایک بڑے کمرے میں خط لیجا کر ڈال دیتا ہے اُس کمرے میں بہت سے بابو کام کرتے ہیں۔ وہ ہر شہر، ہر قصبہ کے خط الگ الگ کرتے ہیں۔ پھر نوکر اُن کو تھیلوں میں بھر کر اُن کو اسٹیشنوں کی ریل گاڑیوں میں ایک ڈبہ میں رکھ دیتے ہیں ریل میں ایک ڈبہ ڈاک کا بھی ہوتا ہے۔ اسمیں بھی ایک ڈاک بابو اور اُن کا ایک ماتحت ہوتے ہیں وہ ہر اسٹیشن پر وہاں کے شہر اور اُسکے چاروں طرف کے گاؤں اور قصبوں کی چھٹیوں کے تھیلے پھینکتے جاتے ہیں۔ ہر اسٹیشن پر وہاں کے ڈاکخانہ کا ایک دو نوکر موجود ہوتے ہیں۔ وہ سنبھال کر اپنے یہاں کے ڈاکخانہ میں لیجاتے ہیں۔ ہر محلہ، ہر سڑک، ہر گلی کے خط الگ الگ کئے جاتے ہیں پھر صبح دوپہر شام بعض جگہ صرف ایک ہی وقت ہیں ڈاکخانہ سے چٹھی رساں یعنی خط بانٹنے والے ایک ایک محلہ میں جاتے ہیں۔ ہر گھر پر جہاں کا خط ہوتا ہے آواز دیتے ہیں اور پھر خط بانٹ کر ڈاکخانہ چلے جاتے ہیں۔ ڈاکخانہ سے بادشاہ کی تصویر والے کارڈ اور لفافے اور ٹکٹ ملتے ہیں۔ اگر تم کہیں خط بھیجو گے تو جب چٹھی گھر سے ڈاک نوکر خط بڑے ڈاکخانہ لیجائے گا تو وہاں کا ایک نوکر خط کے ٹکٹ پر اپنے شہر کی مہر چھاپ دے گا۔ جس پر وقت اور تاریخ بھی ہوگی اور جہاں پہونچے گا وہاں بانٹنے سے پہلے اس پر الگ اپنے شہر کی مہر چھاپ دے گا۔ کہ معلوم ہو جائے کہ کہاں سے آیا ہے کون سی تاریخ اور وقت کو چلا ہے۔ اور اس شہر کے ڈاکخانہ میں سے کس وقت نکلا ہے کس تاریخ کو۔

اب روز لاکھوں کروڑوں خط اس شہر سے اُس شہر میں پہونچ جاتے ہیں۔ گر بھول چوک یا کھو یا کوئی نہیں جاتا یہ آجکل کے انتظام کی خوبی اور اچھائی کا نتیجہ ہے۔ اگر تم لفافہ پر چھ پیسے کے بجائے پانچ پیسے کا ٹکٹ لگا دو گے تو ڈاکخانہ والے اُسے بیرنگ کر دیں گے۔ اور وہ جہاں جس کے پاس بھیجو گے اُس سے دو پیسہ ایک کے بجائے جرمانہ کے طور پر وصول کریں گے۔ اگر کسی کا پتہ نہیں چلے گا یا وہ آدمی گھر چھوڑ کر کہیں اور بس جائے گا۔ تو وہ خط (Dead letter office) یعنی کھوئی ہوئی چٹھیوں کے گھر چلا جائے گا۔ جہاں کا بابو تمہارے خط میں تمہارا پتہ پڑھے گا اور اس پتہ پر تم کو تمہارا خط بند کر کے واپس کر دے گا۔ اُس پر لکھ دے گا کہ جس کو تم نے خط بھیجا تھا اُس کا پتہ نہیں چلا۔ اس ہی لئے خط پر دوسرے کا پتہ اچھی طرح لکھنا چاہیئے۔ اور پورا نام و پتہ لکھنا چاہیئے خط کے اندر اپنا نام پتہ بھی اچھی طرح پورا لکھنا چاہیئے خط کے اندر اپنا نام پتہ بھی پورا لکھنا چاہیئے کہ اگر جس کے پاس خط بھیجا جائے وہ نہ ملیں تو تمہارا خط بغیر کوئی پیسہ لیے دیئے تمہارے پاس حفاظت سے پہونچ جائے گا۔

آسٹریلیا کی فوج باہر نہیں جائیگی

کینبرا۔ یکم مئی۔ آج آسٹریلیا کی پارلیمنٹ میں یہ تجویز کہ آزاد فوجی دستوں کو ملک سے باہر لڑنے کی اجازت دی جائے ۲۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۱ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔ یہ تجویز مسٹر فورڈ نے پیش کی۔ اور وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے اسکی مخالفت کی۔

پردۂ فلم

فلموں کا سنیریو

از جناب بلدیو دت روشن اپردی

عام خیال یہ ہے کہ کسی فلم کی کامیابی و ناکامیابی کا دارومدار افسانہ نویس۔ ڈائرکٹر۔ نگران۔ موسیقی۔ کیمرہ مین۔ ریکارڈسٹ اور اداکاروں پر ہے اور زیادہ تر مصنفوں نے انھیں کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کیے ہیں۔ مگر میری دانست میں ان سب سے زیادہ دخل سنیریو رائٹر۔ میک اپ۔ موسیقی۔ اور فلمی تسلسل کا ہے۔

سنیریو رائٹر ہی کو لیجئے۔ سنیریو لکھنے کے لئے رائٹر کو فلمی اصلاحات کا اچھی طرح واقف ہونا چاہیئے۔ اور اسی غرض سے میں ایک مروجہ اصطلاحات پر علیحدہ مضمون لکھ رہا ہوں۔

سنیریو رائٹر کو کاغذ پر سنیریو لکھنے سے پیشتر دماغ میں ایک خیالی فلم تیار کرنا لازمی ہے اور اسمیں اس قدر قابلیت ہو کہ لکھتے وقت وہ ہر منظر کو تصور کے روبرو اپنی آنکھوں کے سامنے اُسے محسوس کرے۔ کیونکہ سنیریو رائٹر کا لکھا ہوا سنیریو ایک طرح کی کاغذی فلم ہی ہوتا ہے۔ اور اسی کے بل بوتہ پر فلم ڈائرکٹر اپنا فلم تیار کرتا ہے اب اگر سنیریو رائٹر نے اپنا کام ٹھیک طور پر نہیں کیا۔ تو بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ فلم لازمی طور پر نقائص سے مبرا نہیں ہوگا۔

سنیریو کیوں کر لکھا جاتا ہے اسکی مثال مندرجہ ذیل کہانی کے سنیریو سے ملاحظہ فرمائیں۔

کہانی

ہمارے افسانہ کا آغاز ایک ایسے محل سے ہوتا ہے اور ایسے وقت پر ہوتا ہے جبکہ وہاں کے راج کمار کو جنگ میں تشریف لیے گئے ہوئے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہو جاتا ہے۔ اور اُن کی والدہ مہارانی کو جنگ کی کوئی خبر نہیں ملتی۔ اور وہ کچھ فکر مند سی جوتشی سے پوچھتی ہے۔

مندرجہ بالا افسانہ سنیریو رائٹر کے لئے ایک حد بندی ہے جس کے اندر اُسے اپنے اس سنیریو کی تخلیق کرتا ہے۔ سب سے پہلے اُسے ماحول کو درست کرنے کے لئے مہارانی کے محل کا خیال کرنا ہوگا۔ اور اُسکی اندرونی آرائش کا خیال رکھنا ہوگا۔ پھر اس ماحول کے لئے جن جن اداکاروں کی ضرورت ہوگی اُن کو موقع اور با محل پیش کرنا ہوگا۔ تب اُسے کیمرہ مین کے لئے ہدایت لکھنی ہے کہ یہ پوز مناسب رہیگی۔ اور اُس پر عملدرآمد ہو کر فلم تیار ہونا ہے۔

اسطرح مندرجہ بالا کہانی کا سنیریو یوں لکھا جائے گا۔ یہ انگریزی میں ہوتا ہے۔ مناسب ترجمہ یہاں دیا جا رہا ہے۔

منظر۔ شاہی محل کا اندرونی حصہ

سٹ نمبر ۱

(اسی میں جوتشی کا مندر بھی شامل ہے)

وقت دن کا

آسمان صاف

کیریکٹر:- ۱۔ مہارانی
۲۔ شاہی جوتشی
۳۔ شاہی داسی

Adion through, Shot.
No 1 to 4.
Est. length, 125 Feet.
Act. length.........
Fade in on
1. Title.

ایکدن جبکہ راجکمار میدان جنگ کو گئے ہوئے تھے۔

Madum long shot.

شاہی محل کا اندرونی حصہ۔

مہارانی پیچھے سے داخل ہوتی ہے۔ اور ایک تصویر کے آگے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس تصویر میں شہزادہ فوجی لباس میں ملبوس ہوتا ہے کوئی پندرہ سکنٹ فلم لینے کے بعد وہ اپنا سر پھیر کر دوسری تصویر دیکھتی ہے۔ جس میں ایک جنگ کا نقشہ ہوتا ہے۔

اسوقت کیمرہ لانگ شاٹ سے جنگی تصویر کی فلم اُتارے اور جیوں جیوں مہارانی تصویر کی طرف بڑھے کیمرہ آگے بڑھتا جائے اور جب مہارانی تصویر تک پہونچ جائے تو پھر پوری تصویر نظر آئے جب مہارانی جنگ کی تصویر کو دیکھے تو اُس کے چہرے سے ڈر ٹپکنا چاہیئے۔

شاہی محل کے اندر میڈیم شاٹ میں مہارانی اور جوتشی ایک دوسرے کی طرف منھ کر کے بیٹھتے ہیں۔ کیمرہ میں خوبصورت مندر بھی لگا ... شامل میں نظر آتا ہے۔

ابھی کا ... [illegible]

اقوال زریں

عبادت کرنیسے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

زیادہ خوشی منانے سے اکثر رنج ہوتا ہے

زیادہ دھمکانیسے آدمی ضدی ہوتا ہے

فضول گوئی دماغ کو مجبور کرتی ہے

زیادتی ہر چیز کی بری ہے۔ خواہ وہ خوشی ہی کیوں نہ ہو؟

بغیر دوست کے دنیا ایک سنسان میدان ہے

بیوقوف آدمی خوشامد سے خوش ہوتا ہے

فضول کی شیخی سے کبھی کوئی نتیجہ نہیں نکلتا

سختی کے الفاظ سے نرم دل انسان کو دکھ پہنچتا ہے

دوستی برابری کے درجہ میں ہوتی ہے

بہادری بغیر عقلمندی کے بیکار ہوتی ہے

یہ مت سوچو کہ تم کیا ہو؟ یہ ضرور سوچو کہ تم کیا ہوگے ---؟

موج تبسم

ایک موٹے آدمی نے جو سنیما ہال میں خوب آرام سے بیٹھنا چاہتا تھا۔ اپنے نوکر سے کہا کہ جاؤ دوسرے درجہ کے دو ٹکٹ لے آؤ تاکہ میں آرام سے دو کرسیوں پر بیٹھوں۔

نوکر گیا اور حکم بجالایا اور مالک سے بولا۔ حضور دوسرے درجہ کے سب ٹکٹ ختم ہوگئے۔ اسلئے میں ایک اول درجہ کا اور ایک تیسرے درجہ کا لے آیا ہوں

نوکر۔ (مالک سے) حضور آج میں دھوکہ سے آپ کو کالی دوا دینے کے بجائے سیاہ روشنائی دے گیا اب کیا کروں۔

مالک۔ گھبراتا کیوں ہے۔؟ تھوڑا سا بلیٹنگ پیپر اور کھانے کو لادے۔

ایک بہت موٹا آدمی ایک ہوٹل میں گیا۔ اور چار آدمیوں کے واسطے کھانا لانے کو کہا۔

جب کافی دیر ہوگئی۔ تو ہوٹل والے سے کہا کہ بھائی کتنی اور دیر ہے۔

ہوٹل والا۔ سرکار کچھ دیر نہیں۔ صرف آپ کے ساتھیوں کا انتظار ہے۔

موٹا آدمی۔ ارے بھائی کھانا تو لاؤ۔ میں ہی چار کے برابر ہوں۔

ٹہنیاں خشک اور پژمردہ ہوجاتی ہیں۔ اور جب تک وہ درخت بخار میں مبتلا رہتا ہے، اُس کی یہ حالت برابر قائم رہتی ہے۔

دلچسپ معلومات

حسن سے نفرت

امریکہ کے مشہور پروفیسر ولیم ہارون نے گزشتہ سال ایک نہایت ہی معمولی شکل وصورت کی عورت سے شادی کی ہے۔ اس عورت کی عمر تقریباً ۴۰ سال ہے اور اسمیں کوئی ایسی دلکشی نہیں جو قابل ذکر ہو۔ حالانکہ پروفیسر مذکور سے امریکہ کی بہترین خوشحال لڑکیاں شادی کرنے کے لئے تیار تھیں

اخباری نمائندے نے جب پروفیسر مذکور سے اس کے عجیب وغریب انتخاب کے بارے میں سوالات کئے۔ تو پروفیسر نے کہا کہ :- "میں نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں سے گھبراتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں اس خوبی سے اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتیں جس طرح کہ تجربہ کار اور معمولی شکل وصورت کی عورتیں اپنے فرائض انجام دے سکتی ہیں۔ کیونکہ نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کا بیشتر وقت خود نمائی پر برباد ہوتا ہے

نباتاتی بخار

درختوں کو بھی بخار آتا ہے۔ آپ سمجھتے ہوں گے کہ صرف انسانوں اور جانوروں کو ہی بخار آتا ہے۔ لیکن بعض ماہرین نباتات کی جدید ترین دریافت یہ ہے کہ انسانوں کی طرح درختوں کو بھی بخار آتا ہے۔

ماہرین نباتات کی رائے ہے کہ جب کوئی درخت بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اُسکا ٹمپریچر تبدیل ہوجاتا ہے۔ شاخوں اور پتیوں پر خشکی دوڑ جاتی ہے اور درخت کی ٹہنیاں خشک اور پژمردہ ہوجاتی ہیں۔

جو تباہی مچائی ہوگی وہ ایک قیاسی بات ہے۔ بہرصورت ان کروڑوں روپے کے مقابلہ میں جو آنے والے خطرہ کو دور کرنے کے لئے ملک کے باہر بھیجے جارہے ہیں یہ تباہی کچھ بھی نہیں ہوگی۔ ٹیکسوں کے ذریعہ جو روپیہ وصول کیے جاتے ہیں لوگ اُسے اتنا محسوس نہیں کرتے۔ جتنا اُملوں نے فلپنی میں ہزاروں گھروں سے محروم ہوجانے پر کیا۔ موجودہ املاک چھن جانے کا معاوضہ ملنے کا وعدہ موجب تسلی نہیں ہوسکتا۔ غریب لوگوں کے نزدیک یہ اُن کا جسم چھین لینے کے مترادف ہے۔ لوگوں سے دیہاتی کشتیاں چھین لینا بھی اراضی چھین لینے کے برابر ہے مشرقی بنگال میں لوگوں کو کشتیوں سے محروم کردینا، ان کے بازو کاٹ لینے والی بات ہے۔ میں نے فلپنی کے حکام کے رویہ کی تائید کی تھی۔ مگر بعد ازاں فلپنی سے جو اطلاعات موصول ہوئیں اُن کے پیش نظر مجھے اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنی پڑی۔ میرا خیال تھا کہ حکام نے آنے والے خطرہ کے مقابلہ کرنے کے لئے یہ کارروائی غور وخوض کے بعد کی ہے۔ پھر بھی مجھے اپنی رائے محفوظ رکھنی چاہئیے۔ حکام اس ضمن میں تحقیقات کر رہے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ یہ تحقیقات ہمہ گیر ہوگی۔

جب خطرہ قریب آجائے اُس وقت بھی ہمیں بعض خطرات اُٹھانا ہوں گے۔ لوگوں سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ فاقہ کشی کریں۔ یا پیاسے مریں تاکہ ان کی خوراک اور پانی سے جاپانیوں کو مدد نہ مل سکے لوگ اس ذخیرہ کو جاپانیوں کے ہاتھ میں جانیسے روکنے کے لئے لڑ سکتے ہیں۔ لیکن انھیں اس کے نقصان کا خطرہ اُٹھانا چاہئیے کہ جاپانی فوجوں کو اس کے استعمال سے روکنے کے لئے موت سے پہلے نہیں مرنا چاہئیے۔

اب میں سوال کے آخری اور اہم ترین حصہ کی طرف آتا ہوں۔ جنگ کا سخت ترین مخالف ہونے کی حیثیت میں ان علاقوں کے لوگوں سے میرا یہ کہنا فرض ہے کہ وہ اپنے املاک جن میں کشتیاں بھی شامل ہیں سے محروم کئے جانے پر پر امن مزاحمت کریں۔ لیکن میرا عدم تشدد مجھے مزاحمت سے روکتا ہے۔ جو پریشان کرنے کی حد تک ہو پہنچ جائے۔

فلپنی میں مزاحمت کرکے پریشانی کو روکا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اس کا تعلق واقعات سے ہے۔ اور میں ابھی اس بارے میں اپنی رائے نہیں دے سکتا۔ میں آخری لمحہ تک پس وپیش کروں گا۔ میں یہی اُمید کرسکتا ہوں کہ حکام کوئی ایسا راستہ نکال لیں گے جس سے لوگوں کو وہ تکلیف نہ ہو جیسی کہ فلپنی میں ہوئی ہے۔

افسانہ

اجنبی بہن

ایک نہایت دلچسپ افسانہ

ازجناب صالحہ گلنار بیگم صاحبہ

میں حیران تھا کہ اب کیا کروں؟ سوچنے لگا کہ آج ہی تو ہے وہ چوتھا دن جسکا اُسنے اپنے خط میں تذکرہ کیا ہے۔؟

اپنے کمرے میں پریشانی کے عالم میں ٹہلتا جاتا تھا اور سوچتا جاتا تھا کہ یہ تو بڑی مشکل آئی آج وہ ہمارے گھر کو اپنی پھوپھی اماں کا گھر سمجھ کر بلاتکلف یہاں آن اُتریں گی۔

میں نے اپنے میز پر سے وہ خط اُٹھا جس میں اُسنے اپنے رقم سمیت چوتھے دن پھوپھی اماں اور بھائی اسلم سے ملنے کے لئے لکھنؤ پہنچنے کا ذکر کیا تھا۔ میری نگاہیں خط کی ان سطروں پر ٹھہر گئیں۔

"آج سے چوتھے دن --- آج جبکہ میں بیٹھے سے یہ خط لکھ رہی ہوں --- اس سے چوتھے دن میں آپ کی خدمت میں لکھنؤ میں ہوں گی۔ ساتھ میں وہ بھی ہوں گے ...... چھٹیاں ہیں۔ بھائی اسلم بھی تو کالج سے گھر آگئے ہوں گے۔ مجھے اُن کی صورت دیکھے پندرہ سولہ برس ہوچکے ہیں۔ اب تو شاید وہ پہچاننے میں بھی نہ آئیں۔ میرا ان کی صورت دیکھنے کو جی ترس رہا ہے۔ آپا صفیہ اب کیسی ہیں؟ کبھی ہمیں بھی یاد کرتی ہیں یا نہیں"؟

اور خاتمہ پر راقمہ کا نام ---- "قمر زمانی"

قمر زمانی جن کے پھوپھا کا نام وسیم احمدؐ ہے جو محض اتفاق سے میرے والد کا نام بھی ہے۔

یہ میں خط کھولتے ہی سمجھ گیا کہ ڈاکیہ غلطی سے یہ خط ہمارے یہاں دے گیا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنے نوکر کو یہ خط دے کر محلہ میں بھیج دوں کہ میرے والد کے ہمنام جو وسیم احمدؐ صاحب رہتے ہیں یہ خط اُن کے یہاں دے آئے میں تو زیادہ تر کالج کے ہوسٹل ہی میں رہا کرتا تھا مجھے محلہ میں رہنے والوں کی بابت کچھ زیادہ علم نہیں تھا۔ والد صاحب ہوتے تو اُن سے معلوم ہوجاتا۔ مگر میرے چھٹیوں میں گھر آنے کے دوسرے ہی دن انھیں والدہ کو لے کر بہن کے جاپے میں دلی جانا پڑ گیا تھا۔ اس لئے اب گھر میں نوکر تھا یا میں۔

آدھ گھنٹے تک محلہ میں گھر گھر دھکے کھانے کے بعد نوکر خط لئے ہوئے واپس آگیا۔ کہ اس محلہ میں کوئی دوسرے وسیم احمدؐ نہیں رہتے۔

میں نے ایک اور ترکیب کی۔ اس خط کو ایک دوسرے لفافہ میں رکھ کر اس پر اپنے ہاتھ سے قمر زمانی کے پھوپھا کا پتہ لکھا اور لیٹر بکس میں ڈلوا دیا۔ کہ اب ڈاکخانہ جانیں اور قمر زمانی جانیں۔

مگر دوسرے دن ڈاکیہ اس خط کو پھر ہمارے ہاں لیٹر بکس میں ڈال گیا۔ اب تو میں بڑا چکرایا۔ قمر زمانی تو سمجھ رہی ہوں گی کہ ان کا خط ان کے پھوپھا کے پتہ پر پہونچکر ان کی پھوپھی کو مل گیا۔ اور پھوپھی کے یہاں سب کو خبر ہوگئی۔ کہ وہ ایک دن میں قمر زمانی آنیوالی ہیں معہ اپنے اُن کے۔

قمر زمانی کا خط اپنی صحیح منزل گم کرنے کے بعد راستہ ہی میں بھٹکتا پھر رہا ہے۔

اور پھر ایک اور اہم اور غور طلب مسئلہ بھی سامنے آیا ---

اگر وسیم احمدؐ کا یہ خط دوبارہ ڈاک میں ڈالے جانے کے باوجود ہمارے ہی گھر پر آیا تو اسکے معنی یہ ہیں کہ محلے میں وسیم احمدؐ کا مکان ہونے کی شہرت رکھنے کے معاملہ میں ہمارا گھر محلے کے دوسرے وسیم احمدوں کے مکانوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ اسکا منطقی نتیجہ ظاہر ہے کہ اگر قمر زمانی کے میاں اپنی بیوی کو لئے ہوئے اس محلہ میں یہ پوچھتے ہوئے آئے کہ جناب وسیم احمدؐ کا مکان کون سا ہے تو لوگ ہمارا فوراً بتا دیں گے کہ وہ ہے وہ دو منزلہ۔ زرد کواڑوں والا کے محرابی دروازوں والا۔

میں قمر زمانی کے خط کی گزشتہ چار دن کی اس روئداد زندگی پر غور کرتا جاتا تھا۔ اور اپنے کمرے میں ٹہلتا جاتا تھا میری نظریں ایک بار پھر قمر زمانی کے خط کی ان سطروں پر پڑیں:-

"چھٹیاں ہیں۔ بھائی اسلم بھی تو کالج سے گھر آگئے ہوں گے مجھے ان کی صورت دیکھے پندرہ سولہ برس ہوچکے ہیں اب تو وہ شاید پہچاننے میں بھی نہ آئیں۔ میرا اُن کی صورت دیکھنے کو جی ترس رہا ہے۔"

"سرکار" نوکر نے کمرے میں داخل ہوکر کہا "آپ کو کوئی صاحب پوچھتے ہیں۔ تانگہ میں بیٹھے ہیں۔ ساتھ میں ایک خاتون بھی ہیں"

میں کوئی جواب نہ دے سکا اور نوکر کی صورت تکنے لگا۔

نوکر نے کہا پوچھ رہے ہیں کہ وسیم احمدؐ صاحب کا مکان یہی ہے نا میں نے کہا ہاں یہی ہے۔ تو کہنے لگے چھوٹے میاں بھی ہیں یا نہیں میں نے کہا جی ہاں وہ ہیں۔

میں نے باہر نکل کر دیکھا ---- اسباب تانگہ سے اُتر رہا ہے۔

"السلام علیکم" "میاں اسلم صاحب" کہتے ہوئے وہ میری طرف ہاتھ بڑھا کر لپکے۔ کوٹ پتلون میں تھے۔ اور وہ بھی ساری کا پلو سر پر ٹھیک کرتی ہوئی مسکراتی آگے بڑھیں۔

میں نے بھی خندہ پیشانی کے ساتھ "وعلیکم السلام" کہتے ہوئے اُن کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مگر میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ آخر ہوا نا وہی جسکا اندیشہ تھا۔ جی میں آئی فوراً کہدوں، آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ اتنے میں ایک سجیلی اور رسیلی آواز کانوں میں پڑی

"آداب عرض! اسلم بھائی!"

بھائی! اس ننھے لفظ نے میری زبان پر مہر سی لگادی کیا اس لوچ دار اور رسیلی آواز والی کا دل توڑنا مناسب ہوگا۔؟ میں نے، میں نے کیا میرے اندر کی کسی بڑی ہی زبردست طاقت نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔

میں نے ہنسکر کہا "آداب عرض قمر بہن! آداب عرض! میں آپ ہی لوگوں کے لئے ٹھہر گیا۔ ورنہ سیر و تفریح کو چلا جاتا تاج محل دیکھنے کا ارادہ تھا۔

اچھا ہی ہوا کہ آپ ٹھہر گئے" اُس نے ایک ہلکی سی چلبلی مسکراہٹ کیساتھ کہا۔

اسکا شوہر بولا "ہم لوگ تو ڈر رہے تھے کہ کہیں آپ چھٹیوں میں گھر آئے ہی نہوں۔ اور پھوپھی اماں کے یہاں ہمارے قیام کے یہ دو دن بے لطفی ہی سے کٹیں۔ مگر بارے آپ گھر آگئے ہیں۔ خیر"

"میرا خط تو آپ لوگوں کو مل گیا تھا نا؟" قمر زمانی نے خفیف سی بے تکلفی کیساتھ کہا۔

"آپ کا خط" میں نے ذرا تذبذب سے جواب دیا "ہاں جی ہاں جی ہاں وہ خط مل گیا تھا۔ وہ تو میری جیب میں ہے"

کہتے کہتے میں نے اپنے کوٹ کی جیب سے قمر زمانی کا وہ عجیب وغریب خط نکال لیا۔

میرے "بہنوئی" ہنس پڑے اور اُنھوں نے وہ خط ہنستے ہوئے میرے ہاتھ سے لیلیا۔

نوکر نے نمودار ہوکر کہا "اسباب اندر لیچلوں"

"الیو" قمر زمانی نے ہنستے ہوئے کہا "ہم لوگ تو سڑک ہی کو گھر کا آنگن بناکر کھڑے ہوگئے۔ کیا ہمیں باہر ہی سے رخصت کردیگے۔ اسلم بھائی!"

میں نے چونک کر جواب دیا "اوہ! میں تو بھول ہی گیا --- آئیے نا۔ ہاں۔ اندر چلیئے"

ڈیوڑھی سے گزرتے وقت مجھے ایک بار پھر خیال آیا کہ تم بتا کیوں نہیں دیتے کہ آپ ایک غلط فہمی کی وجہ سے اس گھر پر آن اُتری ہیں۔ یہ آپ کی پھوپھی کا گھر نہیں ہے۔ مگر میرے دل نے کہا کہ وہ تجھے بھائی کہہ چکی ہے جا ہے اُسنے انجانے ہی بھائی کہا مگر اب وہ تیری بہن ہوچکی۔

اندر قدم رکھتے ہی قمر زمانی نے پوچھا "پھوپھی کہاں ہیں"

"وہ تو دلی گئی ہیں"

اور پھوپھا جان بھی"

(باقی برصفحہ ۲ کالم ۵ کے نیچے)

راجہ جی اب نیشنل فرنٹ بنائیں گے

دہلی ۸ مئی۔ آج نئی دہلی میں اخبار ہندوستان ٹائمز کے دفتر میں مسٹر دیوداس گاندھی کے مکان پر مسٹر راجگوپال اچاریہ کی پریس کانفرنس ہوئی۔

مسٹر راجگوپال اچاریہ نے فرمایا کہ بلاشبہ مجھے کرپس مشن کی ناکامیابی پر افسوس ہوا تھا۔ لیکن دہلی سے واپس جانے کے بعد جب میں گورنر مدراس سے ملا تو میں نے اُن سے کوئی سیاسی بات چیت نہیں کی۔ بلکہ جو بات چیت ہوئی وہ سیاسی حالات کے متعلق تھی۔ میں نے حکومت مدراس کی سیاسی پالیسی پر اعتراض کیا کیونکہ مدراس کے سرکاری دفتروں کے چلے جانے کے بعد عوام کے حوصلوں پر بہت بُرا اثر پڑا۔ میں نے کہا کہ اگر سرکاری دفتر واپس چلے آئیں تو اس سے عوام کا بہت کچھ ڈھارس بندھ سکتا ہے۔ اس گفتگو میں کوئی سیاسی پہلو نہیں تھا اور نہ کوئی امداد لینے کا سوال تھا۔

راجہ جی نے فرمایا کہ اب میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ممبر نہیں ہوں اسلئے اب میں اپنے خیالات زیادہ آسانی سے ظاہر کرسکتا ہوں۔ مجھے کانگریس کی موجودہ پالیسی سے اتفاق نہیں ہے میں اسے تبدیل کرانے کے لئے کام کروں گا۔ میرا خاص کام رائے عامہ کو حرکت میں لانا ہوگا۔ میری موجودہ پالیسی کو سمجھنے کی یہی کنجی ہے۔ کانگریس کے موجودہ پروگرام کو میں کافی نہیں سمجھتا۔ میں چاہتا ہوں کہ مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان کوئی مستقل سمجھوتہ ہوجائے۔ اس لئے میں رائے عامہ کو منظم اور متحرک کرنا چاہتا ہوں گا۔

جہانتک محوری طاقتوں کا تعلق ہے کانگریس نے اپنی محض غیر جانبداری کی پوزیشن پر اطمینان ظاہر کیا ہے لیکن محوری طاقتوں سے مقابلہ کرنے کی کوئی خاص اسکیم نہیں ہے۔ کانگریس عدم تشددانہ عدم تعاون کا پروگرام پیش کرتی ہے لیکن وہ نیشنل فرنٹ کا بدل نہیں ہوسکتا اگر ہم نیشنل فرنٹ بنالیں گے تو ہندوستان میں لاکھوں خاندانوں میں احساس جنگ پیدا ہوجائے گا میں نے جو قدم اٹھایا ہے وہ مہاتما جی کے ۱۹ اپریل کے مضمون اور کانگریس کے بیان کے مطابق ہے۔ مہاتما جی نے اپنے بیان میں یہی کہا تھا اور کانگریس نے بھی یہی کہا ہے کہ ہم جبریہ کسی لوینٹ کو شامل نہیں رکھ سکتے۔

ایک اور نامہ نگار نے راجہ جی سے پوچھا کہ آپ جو پیشکش کررہے ہیں اگر مسلمان اس پر بھی رضامند نہوں تو آپ کیا کریں گے؟ اور کس حد تک جانے کو تیار ہوں گے

راجہ جی نے فرمایا کہ میں بہت آگے جانے کو تیار ہوں لیکن میں کہاں تک جاؤں گا یہ وقتی حالات پر منحصر ہے اور نسبتی فائدہ اور نقصان کا سوال ہے میرا فوری مقصد مرکزی یا صوبائی حکومتیں بنانا نہیں بلکہ مہاتما جی کے پیش کردہ اور کانگریس کے پاس کردہ نظریہ میں عملی پہلو پیدا کرنا ہے تاکہ محض تھیوری ہی تھیوری نہ رہ جائے۔ مجھے کرپس مشن کے فیل ہوجانے کے بعد سے یہ خیال پیدا ہوا۔ اگر یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے اس سلسلہ میں کسی سرکاری افسر سے بات چیت کی ہے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس نے ولایت پہونچکر اور ولایت جانے سے پہلے جو کچھ کہا ہے مجھے اس سے اختلاف ہے میں اُسے صحیح نہیں سمجھتا۔ کرپس مشن کی ناکامیابی کی وجہیں وہ نہیں ہیں جو سر کرپس نے بیان کی ہیں۔ یہ گفت وشنید ہندو مسلم اختلاف کی وجہ سے ختم نہیں ہوئی۔ پھر بھی ہمارا فرض ہے کہ سر اسٹیفورڈ کرپس کے لگائے ہوئے اس الزام کو عملاً رد کردیں کہ ہندوستان ہندو مسلم نفاق کی وجہ سے سیاسی ترقی نہیں کرسکتا۔ میں اس اتحاد کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار رہوں گا۔ تاکہ مخالفین آزادی کو کوئی موقع نہ رہے۔ سر اسٹیفورڈ کرپس اسقدر جلد کیوں چلے گئے۔ یہ بات ابتک میری سمجھ میں نہ آئی نہ سر اسٹیفورڈ کرپس اس بارے میں معقول وضاحت کرسکے ہیں۔

مدراس کی حالت اور صوبوں سے مختلف ہے۔ مدراس کسی وقت بھی بقیہ ہندوستان سے کٹ سکتی ہے۔

ایک اور سوال کیا گیا ہے کہ وارد ہا میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں آپنے کہا تھا کہ مجھے بغیر مرکزی ذمہ داری کے صوبائی ذمہ داری ملے تو میں ہاتھ بھی نہ لگاؤں راجہ جی نے کہا کہ میں نے اس میں لفظ آج استعمال کیا تھا۔ اب وہ پوزیشن نہیں ہے اُس وقت تک سنگاپور فتح نہیں ہوا تھا۔ اور نہ مزید فتوحات ہوئی تھیں۔

ہم موت سے پہلے کیوں مریں

احمد آباد ۸ مئی۔ مہاتما گاندھی سب کچھ تباہ کرنے کی پالیسی کے ماتحت ہریجن میں لکھتے ہیں۔

یہ ایک بہت مشکل سوال ہے جو تباہی ہو رہی ہے وہ یقینی ہے۔ دشمن جو تباہی مچائے گا یا آبادی کو واپس لاتے

کانگریس نے پاکستان کا رزولیوشن نامنظور کردیا

الہ آباد - ۲ مئی - آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں راج گوپال اچاریہ کا پاکستانی رزولیوشن ۱۲۰ ووٹوں کی مخالفت اور ۱۵ ووٹوں کی مخالفت سے نامنظور ہوگیا - ہندوستان کی یکجہتی کے حق میں بابو جگت نرائن لال کے رزولیوشن کو ۹۲ ووٹ ملے - ۷ ووٹ خلاف تھے - دونوں تجویزوں پر تین گھنٹہ بحث ہوئی - راجندر بابو - پنڈت جواہر لال نہرو - مولانا نورالدین بہاری - اور مسٹر لویف مہر علی نے پاکستانی رزولیوشن کے خلاف تقریریں کیں - بابو جگت نرائن لال کی تجویز کے موید مسٹر لی پرکاشم تھے۔

مولانا آزاد کی تقریر!

مولانا آزاد نے آخر میں کہا کہ راجہ جی کا طریق عمل غلط تھا - بہترین طریقہ یہ تھا کہ وہ مسلم لیگ اور کانگریس کے نمایندوں کو اکٹھا کرتے - اور اُن میں سمجھوتہ کراتے - اب بھی میں ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلاکر مسلم لیگ کے پانچ نمایندوں سے بات چیت کرنے کے لئے کانگریس کے پانچ نمایندے منتخب کرانے کو تیار ہوں - اگر کامیابی ہو تب بھی یہ قدم اُٹھانے کے قابل ہے - مولانا نے کہا کہ پاکستان اسلام کی اسپرٹ کے خلاف ہے۔

مسٹر راج گوپال اچاری کی تقریر!

مسٹر راجگوپال اچاری نے وہ رزولیوشن پیش کرتے ہوئے جس میں مسلم لیگ کے مطالبہ علیحدگی کو تسلیم کرنے کے لئے کہا گیا ہے کہا کہ میری تحریک سے بہت کچھ تلخی پیدا ہوگئی ہے - لیکن کیا اس سے پہلے ہمیں ایسے مواقع نہیں آئے ہیں جبکہ کانگریس کو مخالفین کا سامنا کرنا پڑا - کیا میں نے مدراس میں لوگوں سے یہ نہیں کہا کہ وہ اپنے رسم درواج میں تبدیلی کریں - اور اچھوتوں کو مندر میں جانے دیں - اس وقت بھی لوگوں نے بڑی تلخی کیساتھ یہ بات کہی تھی کہ تم بہت جلد بازی سے کام لے رہے ہو - پھر بھی آج "مندر پرویش" کو عام طور پر اچھا سمجھ لیا گیا ہے - خلافت کی تحریک کے زمانہ میں بھی لوگوں نے ایسے طریقہ پر مصیبت اُٹھائی ہے جس سے ہم سب کا سابقہ نہیں پڑا - پھر بھی وہ اس ملک کے مسلمانوں کی طاقت کی ابتدا تھی - اگر ہمارے عوام میں سے کوئی طبقہ مضبوط ہوجائے تو یہ مبارکباد کا موقع ہے - اگر آج میری تجویز سے مسلمانوں کو انکی بیداری کو اور سیاسی انجمن کو تقویت ہو سکتی ہے تو یہ کوئی افسوس یا ملال کی بات نہیں ہے - ہمیں چاہئیے کہ ہم ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں - دوسرے فرقہ کو مضبوط بنا کر مثال قائم کرو اس سے تمہارا فرقہ بھی مضبوط بن سکتا ہے - اس معاملہ میں ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے - مسلمان جو کچھ مانگتے ہیں اُنھیں دیجئے - یہ محض پرچھائیں ہے - وہ خود کہنے لگیں گے کہ ہم یہ نہیں چاہتے تھے بات اتنی ہے کہ آپ اسے اپنی جیب میں نہ رکھئے بلکہ میز پر رکھ دیجئے۔

ایک آواز :- کیا سب مسلمان ایسا چاہتے ہیں یا صرف مسلم لیگ ہی چاہتی ہے۔؟

مسٹر راجگوپال اچاری نے کہا کہ یہ امتیاز اکثر اُٹھایا جاتا ہے - اور خوب جانا ہوا ہے - اسکا جواب بھی خوب جانا ہوا ہے لیکن مسلم لیگ کو اس کے کنٹرول اور اثر کی پوزیشن سے ہٹانے میں جو اُسے مسلم عوام میں حاصل ہے - دشواری رہی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو - جی نہیں

مسٹر راجگوپال اچاری نے مداخلت کا جواب دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو کو چیلنج کیا کہ وہ نتیجہ پیش کریں - پنڈت جی فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل پیش کردیں اور میں اُن کے سامنے گھٹنے ٹیک دوں گا - مسلم لیگ کا مقابلہ دلیری کے ساتھ کرنا ہے - مسلمان کہتے ہیں کہ ہمیں یقین ہونا چاہیئے کہ ہمارا مستقبل محفوظ ہے - اس سے کوئی نتیجہ نہیں کہ مسلمانوں سے بحث کی جائے اور دلیلیں پیش کی جائیں کہ پاکستان تمہارے لئے اچھا نہیں ہے۔

مان لیجئے کہ آپ ایک ریل گاڑی میں سفر کرنا چاہتے ہیں - اور جب آپ اپنے گھر سے چلتے ہیں تو آپ کا بچہ یہ اصرار کرتا ہے کہ میں تو سامنے کی سیٹ پر بیٹھوں گا اس سے یہ بحث کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے کہ ایک دوست سے اس سیٹ کا وعدہ کیا جاچکا ہے - آپ کی دلیلیں ٹھیک ہوں گی - مگر آپ کو گاڑی نہ ملے گی (قہقہہ) اگر آپ عقلمند ہیں تو لڑکے کو سامنے کی سیٹ پر بیٹھنے دیجئے اور وقت پر اسٹیشن پہونچ جایئے۔

میری تجویز ہے کہ مسلمانوں سے یہ کہہ دیا جائے کہ ہم آپ پر کوئی جبر کرنا نہیں چاہتے - اگر ہم یہ بات واضح کرسکیں کہ مسلمانوں کو خود مختاری کا حق ہے اور وہ مسلم اکثریت کے علاقوں میں جیسی چاہیں حکومت قائم کریں تو یہ معاملہ ہاتھ میں لینے کی بنیاد ہے کانگریس کو چاہیئے کہ مسلم لیگ سے کہے کہ ہم سے ملو اور معاملہ کو سمجھاؤ تاکہ سمجھوتہ ہوسکے۔

مسٹر راج گوپال اچاری نے دریافت کیا کہ کیا ہم اس ملک میں لوگوں کی پھوٹ برداشت کرسکتے ہیں۔؟

آپ نے دہلی کے رزولیوشن اور مہاتما گاندھی کے اپریل کے مہینہ کے آرٹیکل کا حوالہ دے کر تبلایا کہ میں کوئی نئی بات نہیں کہہ رہا ہوں دہلی کے رزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کسی یونٹ کو اسکی طے شدہ مرضی کے خلاف انڈین یونین میں رہنے پر مجبور نہیں کرسکتی - مہاتما گاندھی نے اپنے آرٹیکل میں لکھا ہے کہ اگر مسلمانوں کی بڑی اکثریت اپنے کو الگ قوم خیال کرتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو ان کے خلاف جانے سے روک نہیں سکتی۔

راجہ جی نے کہا کہ پاکستان کا بھوت آپ کو مار نہیں ڈالے گا - پنجاب کے لوگ ایک ایسے علاقہ میں رہ رہے ہیں جہاں زیادہ تر مسلمان آباد ہیں - اور وہ ابھی تک زندہ ہیں - پنجاب کے دوستو! پاکستان بھی ایک بھوت ہے اور میں اسکی داڑھی پکڑے رہنا چاہتا ہوں - اور اُسکا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔

کل جو رزولیوشن پاس کیا گیا ہے وہ پہلے فیصلہ کے مطابق نہیں ہے - جس میں کہا گیا تھا کہ غیر ملکی حملہ آور

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

گلس بازار کے چوراہے سے گورنرائن کھتری ہائی اسکول تک ۴ فٹ قطر کا سیور بنانے کے واسطے اس نوٹس کے ذریعہ مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جس کا تخمینہ ۹۲۸۳ روپیہ ہے اور جو ۱۹ ؍ مئی ۱۹۴۲ء کو ۳½ بجے دن تک وصول کیے جاویں گے۔

ڈو کا پیوں کے ایک سٹ کا ٹنڈر فارم دو روپیہ قیمت میں ۱۹ ؍ فروری ۱۹۴۲ء کو تین بجے دن تک میونسپل آفس کانپور سے دستیاب ہوسکتا ہے۔

دیگر اطلاعات کسی کام کے دن ۱۱ بجے سے ۴ بجے شام تک میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

اتیچ - ایم - سمیع
اکٹینگ چیرمین
میونسپل بورڈ - کان پور

اب وہ دونوں جارہے تھے اور میں خود کو اس بات پر آمادہ کر رہا تھا کہ اگر دونوں سے نہیں تو کم از کم قمر زمانی سے تو کہہ ہی دوں کہ جس کو تم اپنا چچا زاد بھائی اسلم سمجھ رہی ہو - وہ ایک غیر شخص ہے - مجھے اپنے اوپر بھی خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خطرہ سر پر مول لیا - میں یہ حماقت کس طرح کر گزرا مگر پھر سوچتا کہ میں اور کر ہی کیا سکتا تھا - وہ اپنے شوہر سمیت میرے گھر کے دروازہ پر آموجود ہوئی - اور پھر اُس نے مجھے اپنا بھائی کہہ دیا - لیکن پھر بھی غلطی میری طرف ہے - خیر اب اس غلطی کی تلافی کردینی چاہئے اب تو وہ جارہی ہے اب اگر اسے معلوم ہوجائے کہ میں اسکا پھوپھی زاد بھائی نہیں ہوں تو چنداں مضائقہ نہیں ہے - اور اگر وہ یہ سن کر بگڑے گی تو اُس سے معافی مانگ لوں گا۔

جب وہ اور میں دونوں بیٹھے چائے پی رہے تھے تو میں نے اس بات کا پکا ارادہ کرلیا کہ اب موقع پا کر کم از کم قمر زمانی سے ضرور کہہ دوں گا - مجھے یہ سوچ کر کچھ کچھ جھجک تو محسوس ہو رہی تھی کہ جس لڑکی نے اتنی محبت سے مجھے بھائی کہا اُس پر یہ انکشاف کرنا ایک طرح سے اُسکے بہناپے کی پیش کش کو ٹھکرا دینا ہے - مگر پھر بھی میں نے غلط فہمی دور کرنے کا تہیہ کرلیا۔

"بہن قمر زمانی" ---- میں نے میز پوش کے پھول پر نظریں جما کر کہا - اُس کے شوہر تانگہ لینے کے لئے باہر جاچکے تھے۔

"ہاں بھائی" اُسنے کہا - شاید مسکرا کر کہا۔

میں نے کہا "ایک بات کہنی تھی مجھے تم سے"

"اُسنے ہنسکر کہا "میں بتا دوں کیا بات؟"

اور اُس نے اُٹھ کر میری میز پر سے ایک کتاب لاکر اُسے کھول کر میرے سامنے رکھ دیا - سرورق پر میرا نام لکھا تھا "نسیم احمد"

"تو تمھیں معلوم تھا" ؟ میں نے آہستہ سے کہا۔

" لیکن کیا یہ معلوم ہونے کے بعد میں تمھاری بہن نہیں ہوسکتی "

"تانگہ آگیا ہے" "میرے بہنوئی" نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

تانگہ میں سوار ہوتے وقت میرے بہنوئی نے مجھے گلے لگا لیا اور قمر زمانی میرے گلے سے لپٹ کر رونے لگی --- بھائی اپنی بہن کو بھولنا نہیں خط ضرور لکھنا "

بہنوئی نے کہا "کبھی اُدھر کمپنہ میں بھی آیئے ایک آدھ مہینے کو "

میں نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے کہا "ضرور آؤں گا"

تانگہ نظروں سے اوجھل ہوتا جارہا تھا اور میں آنسوؤں کی جھلیوں میں سے اپنی بہن کو رخصت ہوتا دیکھ رہا تھا۔

ہر ہٹلر اور مسولینی کے درمیان

پھر اہم مُلاقات

لندن یکم - مئی - جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہٹلر اور سولینی کے درمیان بدھ کو اور کل سیلزبرگ میں ملاقات ہوئی - جرمن وزیر خارجہ ہرفان رابن ٹروپ اور اطالوی وزیر خارجہ کاونٹ چیانو نے بھی بحث میں حصہ لیا - روم کے جرمن سفیر فان میکینن اور برلن کے اطالوی سفیر الفیری نے بھی بحث میں حصہ لیا - جرمن فوج کے ہائی کمانڈ کے چیف فیلڈ مارشل کیٹل اور اطالوی جنرل اسٹاف کے چیف کاؤنٹ نے بھی فوجی بحث میں حصہ لیا۔

جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ دونوں قوموں کے لیڈروں میں بات چیت بڑے دوستانہ طریقہ پر ہوئی - تین طاقتوں کے معاہدہ کی زبردست کامیابی سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق اتفاق رائے سے فیصلے کئے گئے - اور اٹلی اور جرمنی سیاسی اور فوجی دائرہ میں آئندہ جو کارروائی کریں گے اُس کے بارے میں بھی اتفاق رائے سے فیصلے کیے گئے۔

رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سیلزبرگ کی ملاقات کے بارے میں جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اُسمیں ہٹلر اور سولینی کی اچانک ملاقات کا اصل سبب نہیں تبلایا گیا ہے - اگر بقول سانوڈ گانڈا اس ملاقات کا صرف یہ منشا رہا کہ اٹلی روسی محاذ پر اور جرمنی افریقہ میں زیادہ فوجیں بھیجیں تو اس ملاقات کو اتنا صیغہ راز میں رکھنے کی ضرورت نہ تھی۔

ملاقات کے بارے میں یہ بات خاص اہمیت رکھتی ہے کہ ملاقات کے بارے میں پہلی خبر ٹوکیو سے آئی اور یہ کہا گیا کہ جاپانی سفیر مقیم برلن ملاقات میں موجود ہوں گے - سرکاری بیان میں جاپانی سفیر کی موجودگی کا ذکر نہیں ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جاپانی سفیر موجود نہیں تھا - اگر اس کا نام جان بوجھ کر نہیں لیا گیا تو یہ واقعہ بھی بہت اہم ہے - اور بات چیت کا اہم پہلو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بات چیت کا اہم نتیجہ یہ نکلے گا کہ اٹلی میں فاسسٹ حکومت کو اتنا ہی سخت کردیا جائے گا جتنا کہ جرمنی میں کردیا گیا ہے - اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دونوں ڈکٹیٹر مل میں ۲ جون ۱۹۴۱ء کو ملاقات ہوئی تھی اور اور اُس کے تین ہفتہ بعد روس پر حملہ کردیا گیا تھا۔

بمبئی جرنلسٹ ایسوسی ایشن

بمبئی ۳۰ اپریل - جرنلسٹ ایسوسی ایشن آف انڈیا بمبئی کی اگزیکیٹو کمیٹی نے بمبئی اور کلکتہ کے اخبارات پر سے پابندی لگائی جانے پر اطمینان کیا ہے - مگر جن احکام کی رو سے یہ پابندی لگائی گئی تھی انھیں غیر منصفانہ اور ایڈیٹرس کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی اور حکومت ہند کے معاہدہ کی خلاف ورزی بتایا ہے - کیونکہ کارروائی کرنے سے پہلے مقامی ایڈوائزری کمیٹی سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔

کمیٹی نے اخبارات پر عائد کی ہوئی حکومت پنجاب کی پابندی کی مذمت کی - سنڈ اسٹار آف انڈیا کی اشاعت ہفتہ بھر کے لئے بند کرنے کو بھی مذموم قرار دیا - کیوں کہ یہ احکام پریس کی آزادی میں ناقابل برداشت مزاحمت کرنے والے ہیں۔

کمیٹی نے مسٹر جناح کے اس رویہ کی مذمت کی کہ انھوں نے ہندوستان ٹائمز کے نمایندے کو پریس کانفرنس سے نکل جانے کو کہا اور اس کارروائی کو نہ صرف ہندوستان ٹائمز اور اُسکے نمایندے کے لئے بلکہ تمام پریس کے لئے توہین آمیز خیال کیا - کمیٹی نے مسٹر جناح کے توضیحی جواب کو ناقابل اطمینان قرار دیا - اور مسٹر جناح سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے عمل کی تلافی کریں۔

برما کے انارکسٹ

جاپان سے مل گئے

برما میں جاپانی فوجوں کو اتنی زیادہ کامیابی کیوں حاصل ہوئی ؟ اس راز کا انکشاف ہندوستان کے فوجی افسر نے کیا - جبکہ اُس نے ایک نمایندہ پریس کو تبلایا کہ غدار برمیوں پر مشتمل تھاکن پارٹی جاپانیوں کی منظم طریقہ پر مدد کر رہی ہے۔

افسر موصوف نے کہا کہ اس نے اتحادی فوجوں کو بھاری نقصان پہونچایا ہے - اس کے ممبروں نے تار کاٹ ڈالے - پل اُڑا دیے - جاپانیوں کو کشتیاں سپلائی کیں جن کے ذریعہ وہ دریا کے راستہ آگے بڑھ گئے - جاپانیوں کو سامان رسد بھی اسی پارٹی نے مہیا کیا - ان انارکسٹوں کی اس پارٹی نے ۱۹۳۱ء میں برما میں انگریزوں کے خلاف مسلح بغاوت کی تھی - جو کئی ماہ تک جاری رہی تھی۔

اگر جاپان دکھنی افریقہ پہونچ گیا!

جاہنسبرگ - ۲ مئی - ممکن ہے جاپان دکھنی افریقہ پر حملہ کرنے کی کوشش کرے - یہ تنبیہ کرتے ہوئے جنرل اسمٹس وزیر اعظم نے دکھنی افریقہ نے ملک کے بچاؤ کے لئے تدبیریں اختیار کرنے کی اپیل کی۔

آپ نے مزید کہا کہ اگر جاپان دکھنی افریقہ پہونچ گیا تو ملک کا کیا حشر ہوگا ؟ وہ قلم بیان نہیں کرسکتا - بجائے اسکے کہ ہم دکھنی افریقہ کو انتہائی شکستگی کی حالت تک پہونچنے کا موقع دیں - ہمیں اس خطرہ کو ٹالنے کے لئے پہلے ہی سے ہر طرح کی تیاری کرلینی چاہیئے۔

جنرل ویول کی تقریر

نئی دہلی - ۳ مئی - ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول نے امریکہ کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں امریکہ کی ہوائی فوج کی موجودگی اس امر کا ثبوت ہے کہ امریکہ نے پکا ارادہ کیا ہوا ہے کہ جہاں کہیں بھی دشمن سے مقابلہ ہوگا - وہ اتحادیوں کا ساتھ دیں گے۔

جنرل ویول کا تعارف میجر جنرل لویس بریرٹن نے کرایا جو کہ ہندوستان میں امریکہ کی ہوائی فوج کے کمانڈر ہیں آپ نے کہا کہ ہندوستان میں آپ کی امریکی فوجیں شروع اپریل سے دشمن سے لڑ رہی ہیں - انگریزی ہوائی فوج کے ساتھ ملکر اُنھوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں اور فوجی جہازوں پر کامیاب حملے کیے - جو کہ برما اور ہندوستان کے ساحلوں کو خطرہ میں ڈال رہے تھے - ہم نے متعدد بار رنگون کی بندرگاہوں اور گودیوں پر حملے کیے - ہم ہندوستان کے ساحلوں کا بچاؤ کرنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

جنرل ویول نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ ہم امریکی فوجوں کے ساتھ ملکر ضرور فتح پائیں گے۔

ایران اور عراق کو امریکہ کی امداد

واشنگٹن ۳ مئی - پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایران اور عراق کو بھی اُدھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت جلد ہی مال سپلائی کرنے کی اجازت دیدی ہے - عراق کو اس قانون کے ماتحت جلد ہی مال سپلائی ہونا شروع ہوجائے گا جبکہ چند ضابطہ کی کارروائیوں کو مکمل کردیا گیا ہے۔

باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ ایران اور عراق کو اس قانون کے ماتحت مدد دینا بہت اہمیت رکھتا ہے - فوجی لحاظ سے دونوں ملک بہت اہمیت رکھتے ہیں - ادھر تو روس کو ان کے ذریعہ مال سپلائی ہوتا ہے اور ادھر ہندوستان کے بچاؤ سے ان کا گہرا تعلق ہے۔

"ٹائمز" کا نامہ نگار مارا گیا

بمبئی ۲ مئی - جنگنگ ریڈیو کا بیان ہے کہ لائف اور ٹائمز کا سپیشل نامہ نگار مسٹر جیکب آسٹریلیا میں ایک ہوائی حادثہ میں مارا گیا۔

میں نے چند دوستوں کو کل چائے پر بلایا ہے - وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں۔
اوہ - مجھے کس قدر خوف معلوم ہوتا ہے
تم خوش نصیب ہو - تمہاری بیوی کتنی دلفریب ہے - وہ بڑی اچھی میزبان ہے۔
میں تم پر فخر کرتا ہوں - وہ سب بہت خوش ہوئے - کیا چائے اسقدر خوشگوار تھی
یہ لپٹن کی چائے تھی اور اسمیں ہمالاین کا میل تھا۔
آپ بڑی فراخ ہیں - اس کی تو بہت قیمت ہوگی
ہرگز نہیں - یہ قیمت میں بہت ارزاں ہے - میرے دوست نیتمانے اسکی سفارش مجھ سے کی تھی۔
Lipton's
Flowery Orange Pekoe
لپٹن
ہمالاین بلینڈڈ ٹی خاص دارجلینگ
LTK 40

"کیا تم نے آج صبح میکلین سے
دانت صاف کئے تھے ؟"

اخاہ ! بیشک تم جانتی ہو کہ
خولصورت دانتوں کی کنجی کونسی ہے!

جی ہاں ! میکلین کے ٹوتھ پیسٹ میں
درخشاں تبسم کا راز مضمر ہے کیونکہ یہ بدنما داغوں کو
بہت جلد دور کر دیتا ہے اور دانتوں کو موتی کی طرح سفید
براق بنا دیتا ہے۔ آپ بھی میکلین کا استعمال کر کے
اپنے دانتوں کو تندرست اور دلکش بنا سکتے ہیں!"

MACLEANS TOOTH PASTE

تمام دوا فروش
اور اسٹور فروخت کرتے ہیں

NO. 92

کانگرس نے جنگی رزولیوشن پاس کر دیا

جنگی رزولیوشن میں کیا ہے؟

۱۔ ہندوستان کسی ایسی اسکیم پر غور نہیں کرے گا جس میں جزوی کنٹرول برطانیہ نے محفوظ رکھا ہو۔ (۲) انگریز عدم مداخلت کے سوائے ہم سے کوئی مدد نہیں چاہتے۔ اگر چاہتے ہیں تو غلاموں کی امداد۔ (۳) حملہ آور سے پُرامن عدم تعاون کرو اور انگریزی فوج کے کام میں مداخلت نہ کرو۔ (۴) آزاد ہندوستان جنگ میں شریک ہوتا اگر ہوتا تو اپنی آزادی اور اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے (۵) کمل آزادی سے کم کسی بات پر سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

الہ آباد ۲ رمئی۔ آل انڈیا کانگرس کے اجلاس میں آج ۱۴۰ ممبر شریک ہوئے۔ مولانا آزاد نے صدارت کی۔

شروع میں صدر نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی اپنا غور و خوض جلدی کا ختم نہ کر سکی۔ اسلئے رزولیوشن چار بجے سے پہلے مشتہر نہ کیا جا سکا لیکن رزولیوشن میں جس نازک صورت حالات کا فیصلہ کیا جانا تھا۔ اس وجہ سے یہ تاخیر ناگزیر تھی۔

پنڈت گووند بلبھ پنت نے جنگی رزولیوشن پیش کیا جو حسب ذیل ہے۔

کانگرس کا جنگی رزولیوشن

ہندوستان پر حملہ کا جو خطرہ قریب نظر آتا ہے اور سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجاویز میں حکومت برطانیہ کے رویہ کی جو جھلک نظر آتی ہے اسکے پیش نظر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو ازسر نو ہندوستان کی پالیسی کا اعلان کرنا ہے۔ اور مستقبل کے ہنگامی حالات پیش آنے پر لوگوں کو ان کے طریق عمل کے بارے میں مشورہ دینا ہے برٹش گورنمنٹ کی تجاویز اور سر اسٹیفورڈ کرپس کے ذریعہ ان کی تشریح نے ترشی تلخی اور حکومت کے خلاف بداعتمادی میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور برطانیہ کے ساتھ عدم تعاون کی اسپرٹ کو فروغ حاصل ہوا ہے۔

جنگ میں ہندوستان کی شمولیت ایک خاص کارروائی تھی۔ جو ہندوستان کے نمائندوں کی مرضی معلوم کئے بغیر اس ملک پر ٹھونس دی گئی۔ اگرچہ ہندوستان کا کسی ملک سے بھی جھگڑا نہیں ہے تاہم وہ نازی ازم، فیسی ازم اور امپیریلزم سے اپنا بیزاری کا اعلان کر چکا ہے اگر ہندوستان آزاد ہوتا تو اپنی پالیسی کا خود تعین کرتا۔ اور جنگ کے دائرہ سے باہر رہتا باوجودیکہ اُس کی ہمدردی مغلوب قوموں کے ساتھ ہوتی۔ بہرحال اگر حالات اسے شریک جنگ ہونے پر مجبور کر دیتے تو وہ ایک آزاد ملک کی حیثیت سے اپنی آزادی اور بچاؤ کے لئے لڑتا اور اُس کے بچاؤ کا انتظام ہر دلعزیز بنیادوں پر ایک قومی فوج۔ قومی کنٹرول۔ قومی رہنمائی اور عوام کے گہرے تعاون اور شراکت کے ساتھ ہوتا۔ آزاد ہندوستان کو یہ بخوبی علم ہوتا کہ کسی حملہ آور کی یورش ہونے پر اسے اپنا بچاؤ کیسے کرنا چاہیئے۔ ہندوستانی فوج دراصل انگریزی فوج کی ایک شاخ ہے۔ اور اب تک ہندوستان کو غلام بنائے رکھنے کے لئے قائم رکھی گئی ہے۔ اسے عوام الناس سے اس حد تک علیحدہ رکھا گیا ہے کہ لوگ اُسے کسی معنوں میں بھی اپنا نہیں سمجھ سکتے۔

سامراجی اور ہر دلعزیز نوعیت کے بچاؤ میں ایک ضروری فرق کا اظہار اس امر واقعہ سے ہوتا ہے کہ غیر ملکی فوجوں کو ہندوستان کا بچاؤ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے لیکن ہندوستان کی بھاری آبادی کو اس مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا گیا۔ ہندوستان کا گزشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ ہندوستان میں غیر ملکی فوجوں کو بلانا ہمارے ملک کے مفاد کے لئے نقصان دہ اور ہندوستان کی آزادی کے لئے سخت خطرناک ہے۔ یہ نہایت حیرت انگیز اور غیر معمولی بات ہے کہ عین اُس وقت جبکہ ہندوستان غیر ملکی فوجوں کا میدان جنگ بننے والا ہو اُس کی آبادی کو چھوا تک نہ جائے۔ اور اُس کے بچاؤ کو ملکی کنٹرول میں دینے کے قابل تصور نہ کیا جائے۔ ہندوستان اس بات سے بیزار ہے کہ اس کے باشندوں سے اپنے زر خرید غلاموں کا سا سلوک کیا جائے جنہیں غیر ملکی حکومت خرید اور فروخت کر سکتی ہو۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو یقین ہے کہ ہندوستان اپنی آزادی اپنی طاقت سے ہی حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس طاقت سے قائم رکھ سکتا ہے موجودہ نازک حالات اور سر سٹیفورڈ کرپس سے گفت و شنید کا تجربہ کانگرس کے لئے کسی ایسی سکیم یا تجویز پر غور کرنا ناممکن بنا دیتا ہے جن میں ہندوستان کی حکومت اور کنٹرول جزوی طور پر بھی برطانیہ کے ہاتھ میں رہے۔

نہ صرف ہندوستان کے مفاد بلکہ برطانیہ کے بچاؤ اور دنیا کے امن و آزادی کا تقاضہ یہ ہے کہ برطانیہ ہندوستان پر سے اپنی گرفت ہٹالے۔ صرف کمل آزادی کی بنا پر ہی ہندوستان برطانیہ یا کسی دوسری قوم سے کوئی فیصلہ کر سکتا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی اس خیال کی تردید کرتی ہے کہ ہندوستان کو آزادی کسی غیر ملکی قوم کے حملہ یا مداخلت سے حاصل ہو سکتی ہے خواہ اس کے دعوے کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر کوئی حملہ ہو تو اس کا لازمی طور پر مقابلہ کیا جائے۔ مزاحمت پُرامن عدم تعاون ہی کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اسلئے کمیٹی ہندوستان کے لوگوں سے اُمید رکھتی ہے کہ وہ حملہ آور فوجوں سے مکمل طور پر پُرامن عدم تعاون کریں گے اور انھیں کسی قسم کی مدد نہیں دیں گے۔

ہم حملہ آور کے سامنے دوزانو نہیں ہوں گے اس کا حکم نہیں مانیں گے ہم اس سے سہولتیں نہیں مانگیں گے نہ اس کی تحریص میں آئیں گے۔ اگر وہ ہمارے گھروں اور کھیتوں پر قبضہ کرنا چاہے تو ہم اپنے گھر اور کھیت اُس کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیں گے۔ خواہ ہمیں اس جدوجہد میں جان ہی کیوں نہ دینا پڑے۔ ان مقامات پر جہاں انگریزی اور حملہ آور فوجیں لڑ رہی ہوں وہاں ہمارا عدم تعاون بے نتیجہ اور غیر ضروری ہوگا۔ حملہ آور سے ہمارا عدم تعاون یہی ہے کہ انگریزی فوجوں کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔

برطانوی حکومت کے رویہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ عدم مداخلت کے سوائے ہم سے اور کوئی مدد نہیں چاہتی۔

حملہ آور سے عدم تعاون اور پُرامن مزاحمت کی پالیسی کی پالیسی کی کامیابی کا زیادہ تر انحصار کانگرس کے تعمیری پروگرام پر ہوگا۔ اور بالخصوص اپنی ضروریات کا کفیل خود ہونے اور اپنی حفاظت خود کرنے کے پروگرام پر۔

ایران عراق اور شام
میں پھر سازشیں شروع ہو گئیں

لندن ۳ رمئی۔ ترکی کی دکھن پوربی سرحد پر جرمن ایجنٹوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ یہ ہے وہ خبر جو انقرہ سے ٹائمز کے سپیشل نامہ نگار نے دی ہے۔ نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ ترک حکام کڑی نگرانی رکھ رہے ہیں اور وہ اپنے علاقہ میں کسی قسم کی سیاسی سازش کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے باوجود جرمن ایجنٹوں کی سرگرمیاں جاری ہیں جرمن ایجنٹ اور اُن کے ساتھ ملکر فرانسیسی ایجنٹ شام۔ عراق۔ اور ایران کے ان لوگوں سے ساز باز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ اتحادیوں سے مطمئن نہیں ہیں۔ جرمن اور فرانسیسی ایجنٹوں نے اڈانا اور اسکندرونہ کو اپنا خاص اڈہ بنا لیا ہے۔ اور وہاں ان کی آمد و رفت کا تانتا لگا رہتا ہے۔ ان میں سب سے سرگرم روڈولف روز رہے جو شام۔ ایران اور عراق سے آنیوالے لوگوں سے ملتا جلتا ہے۔ ایران کے کردوں کی بغاوت میں اسی سازش کا م کر رہا ہے۔

موسم برسات میں
دونوں بازو بیکار ہو گئے
بائی کی وجہ سے کام کرنا دشوار ہو گیا

مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا کہ برسات کے دنوں میں بائی کا اثر جسم کے جوڑوں میں کس طرح خوفناک حالت اختیار کر لیتا ہے۔

ایک شخص بیان کرتا ہے۔ کہ

"میں بائی کی بیماری میں بہت سخت مبتلا تھا اور جوڑوں میں اتنا سخت درد تھا کہ میں اُسے مشکل سے برداشت کر سکتا تھا۔ یہ برسات کے دنوں میں ناقابل برداشت ہو جاتا ہے میں نہیں جانتا تھا کہ میں کس طرح سے اپنے ہاتھوں کو حرکت دے سکوں اور کوئی کام کرنا محال تھا۔ مجھے کسی دوائی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تب مجھے بتلایا گیا کہ میں کروشین سالٹ استعمال کروں اور ایک شیشی پینے کے بعد مجھے کچھ فائدہ ہوا بس میں اسے استعمال کرتا رہا اور اب میں بالکل اچھا ہوں۔ یہانتک کہ میں پہلے کبھی ایسا تندرست نہیں تھا" (ایس۔ بی)

اگر آپ میکروفون (شیشے کا آلہ) سے نوکیلے دھاروالے ارک ایسڈ کے ٹکڑے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کروشین سالٹ ان چاقو کی دھار والے ٹکڑوں کو کس طرح سے گلا کر پانی کی طرح گلا کر پانی کر دیتا ہے۔ تو آپکو فوراً سمجھ میں آجائے گا کہ کروشین سالٹ سے کیوں نکاس درد کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

KRUSCHEN SALTS

سر اسٹیفورڈ کرپس کا پیغام

لنڈن ۳ رمئی۔ قومی ڈے پر لوگوں کے نام ایک پیغام بھیجتے ہوئے سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ چوٹ لگانے کا وقت بہت جلد آرہا ہے۔ ہم اور آپ فتح پائیں گے۔ اور اس سے ہماری طاقت بڑھے گی۔

شاندار دوسرا ہفتہ

خزانچی سے بہتر

شاندار دوسرا ہفتہ

آپکی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور پُرلطف

ساون کے نظارہ میں — اور — لوٹ گئی اپاپن اندھیاری میں

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ ۸ رمئی ۱۹۴۲ء سے
پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار

ٹمنی شو
اتوار کو ۳½
بجے دن سے

خاندان

خاص اداکار
نورجہاں۔ غلام محمد
منورما۔ اجمل
بیبی اختر۔ نفیس
ابراہیم۔ درگا کھوٹے

بہترین دلکش ڈرامہ ہے تشریف لاکر لطف اُٹھائیے!

شاندار — پانچواں — ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

ٹمنی شو
اتوار کو ۳½
بجے دن سے

جمعہ ۸ رمئی ۱۹۴۲ء سے
ایک دل کش اور دلچسپ ڈرامہ

بلبل بغداد

خاص اداکار
اندورانی
یعقوب
جینت

آدھا پکار
بالکل نئی کاپی

تشریف لا کر لطف اُٹھائیے

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

۱۶ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء کو یا اس سے قبل مندرجہ ذیل چیزوں کی سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کیے جاتے ہیں۔

۱۔ ۱۷۵ بیل جو ہر حیثیت سے جوان تندرست اور مضبوط ہونا چاہیئے۔

۲۔ ۵۰ انچی لکڑی کی اکہری بیل گاڑیاں یا سی آئی شیٹ کی گاڑیاں۔

۳۔ ۲۵ گھوڑے لڑکیوں کے اسکول کی سواری کی گاڑیوں کے لئے جو ہر ایک ۱۵ سے ۲۰ تک لڑکیوں کو گاڑی میں کھینچ کر لے جانے کے لئے کافی مضبوط ہوں۔

۴۔ ۲۰ گھوڑے گاڑیاں۔ ہر ایک گاڑی میں ۲۰ لڑکیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہونا چاہیئے۔

ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ میونسپل خزانہ میں نقد ایک سو روپیہ -/۱۰۰ر کی ارنسٹ منی (زرضمانت) کی جمع کرنے کے ثبوت کے لئے اصلی رسید، ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ آنا چاہیئے۔ جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر بھی غور نہیں کیا جائے گا۔

ہر ایک ٹنڈر مہر بند لفافہ میں ہونا چاہیئے۔ اور جس میں اوپر یہ لکھا ہونا چاہیئے:۔

(۱) بیلوں (۲) بیل گاڑیوں (۳) گھوڑوں (۴) گھوڑے گاڑیوں (1) BULLOCKS (2) CARTS (3) HORSES (4) CARRIAGES) کی سپلائی کے لئے ٹنڈر۔

یہ ٹنڈر اگزیکیٹو آفیسر صاحب میونسپل بورڈ کانپور کے نام سے آنا چاہیئے۔ بورڈ سب سے کم، یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کے لئے پابند نہیں ہے۔

مزید معلومات کسی کام کے دن میں۔ ۳ و ۴ بجے کے درمیان اگزیکیٹو آفیسر صاحب سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

منظور شدہ ٹنڈر دینے والے کو ہر ایک ٹھیکہ میں کام کو مناسب طریقہ سے پورا کرنے کے واسطے ٹھیکہ کی کل رقم کا پانچ فیصدی کے برابر رقم ارنسٹ منی (زرضمانت) میں جمع کرنا ہوگی۔

منظور ہونے کی تاریخ سے ، دن کے اندر اگر ٹنڈر دینے والا اقرارنامہ کی تکمیل نہ کرے گا تو ارنسٹ منی (زرضمانت) ضبط کرلی جائے گی۔

آرڈر ملنے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر سپلائی پوری کرنا ہوگی۔

ناکامیاب رہنے کی حالت میں ضمانت کا روپیہ ضبط کرلیا جائے گا۔ اور جس کا ٹنڈر منظور ہوا ہے اس آدمی کے صرفہ اور خطرہ پر خریداری کیجائے گی۔

محمد حبیب اللہ (بی اے ایل ایل بی)
اگزیکیٹو آفیسر
میونسپل بورڈ۔ کانپور

آپ
'اسپرو'
کے 'سیل ٹائٹ' پیکٹ کو پانی میں ڈبو سکتے ہیں

اور پھر بھی ٹکیاں خشک رہتی ہیں

اس کا مطلب کیا ہے۔ 'سیل ٹائیٹ پیکٹ' موجودہ دور کی عجیب و غریب ایجاد ہے۔ خاص طور سے ٹروپی کل (خط سرطان) ممالک کیلئے۔ کیونکہ اس سے ادویائی ٹکیاں ایسے کیمیاوی ہوا بند خانوں میں بند ہوجاتی ہیں جو کہ پانی نمی اور سیلن وغیرہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اس سے ٹکیاں بلاشک و شبہ تازی رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ امر ظاہر ہے کہ معمولی پیکٹ میں بند ایسپرین کی ٹکیاں وغیرہ چند ہی دنوں میں اپنا ادویائی اثر زائل کر دیتی ہیں۔ 'سیل ٹائیٹ پیکٹ' میں بند 'اسپرو' پر پانی کا اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی سیلی سائلک ایسڈ پیدا ہوتا ہے۔ آپ سچ جھوٹ کی تمیز کے لئے ایک گلاس پانی میں 'اسپرو' کے 'سیل ٹائیٹ' پیکٹ کو ڈال کر تجربہ کر سکتے ہیں۔

'اسپرو' ملیریا بخار کو فوراً نیست و نابود کرتی ہے۔ اور درد و تکلیف کو جلد دور کرتی ہے۔

'اسپرو' کیا کرتی ہے

ASPRO

۲ ٹکیاں ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹ میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹ میں اتار دیتی ہیں
۲ ٹکیاں دانت کا درد۔ درد معدہ کو فوراً اچھا کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے درد کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔

۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں
۲ ٹکیاں غرارہ کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو نیست کرتی ہیں
۲-۴ ٹکیاں، گٹھیا، پاؤں کے درد یا نیور ٹیٹر سے نجات دلاتی ہیں۔

بچہ بھی بے کھٹکے 'اسپرو' استعمال کر سکتا ہے

'اسپرو' دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے

معمولی ٹکیاں چند ہی دنوں میں اپنا ادویائی اثر کھو دیتی ہیں 'اسپرو' سالہا سال تک خالص اور تازہ رہے گی۔

'اسپرو' ملیریا کے لئے بہترین اور پاک صاف دوا ہے

ہر جگہ بکتی ہے

قیمت: تین ٹکیاں ایک آنہ — تیس ٹکیاں دس آنے

ڈسٹری بیوٹرز:۔ جے ایل مارسین، سن اینڈ جونس (انڈیا لیمیٹڈ) مشن کورٹ مشن روڈ ایکسٹنشن فون نمبر ۹۶ کلکتہ

ربال میں جاپانی بیڑہ سڈنی، ۷ رمئی۔ جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ربال کے علاقہ میں جاپانی جنگی جہاز۔ اسر ٹربیال بڑھ گئے ہیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے سالوین کے ٹاپوں میں جاپان کے جنگی جہازوں پر بمباری کی۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے یو۔ پی میونسپلٹیز ایکٹ دوم سنہ ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۲۲۱ کے ماتحت بانس منڈی سڑک سے کانپور کاٹن مل کو ملانے والی گلی کو پبلک گلی اعلان کردیا ہے۔

محمد حبیب اللہ (بی اے ایل ایل بی)
ایگزیکیٹو آفیسر
میونسپل بورڈ۔ کانپور

منیجنگ سینما رام ہال کانپور میں!

فن موسیقی اور رقص کا لاجواب مظاہرہ

مس سیتا دیوی

کا اسٹیج پر لاجواب ناچ اور دلکش گانا

جمعرات ۷ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء سے ۱۳ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء تک روزانہ

ساتھ میں

مایا مچھندر — ۷-۸-۹ رمئی جمعرات جمعہ۔ سنیچر

اچھوت کنیا — ۱۰ ر ۱۱ رمئی۔ اتوار سوموار

نرملا — ۱۲ ر ۱۳ رمئی۔ منگل و بدھ

نوٹ (۱) ہر دن ڈانس کے ساتھ ایک لاجواب تصویر بھی ملاحظہ فرمایئے!

(۲) روزانہ ۶½ بجے شام - ۹½ بجے رات = مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

بالکل نئی کاپیاں — مایا مچھندر۔ اچھوت کنیا اور نرملا کی بالکل نئی کاپیاں منگوائی گئی ہیں

شرح ٹکٹ — دو روپیہ چار آنہ 2/4 - ایک روپیہ دو آنہ 1/2 - نو آنہ -/9/- - ساڑھے چار آنہ -/4/6

ایک دلکش ڈرامہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

ایک دلکش ڈرامہ

کنیا دان

جمعہ ۸ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام = ۹½ بجے رات
مٹنی شو اتوار ۳½ بجے دن سے

خاص اداکار
کلیانی - نر لو
غلام محمد - جمشید جی
ہادی

تشریف لاکر لطف اٹھایئے!

میرا مشورہ سنئے

ہر وقت اپنے گھر میں

سیرولین

روشے" کا ایک شیشی محفوظ رکھئے

جو سردی کھانسی اور ہر قسم کے سانس کی تکلیف کا بہترین اور واحد علاج ہے

سائبریا کی سرحد پر جاپانی فوجیں

لندن ۴ مئی ۔ سیلزبرگ میں ہٹلر اور مولینی کی کانفرنس کے بارے میں ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ پچھلی مرتبہ جب دونوں ڈکٹیٹروں میں ملاقات ہوئی تھی اُس کے بعد سے یورپ میں ان کو کوئی حسب منشار کامیابی نہیں ہوئی البتہ لوربی الینیا میں ان کے ساتھی نے انگریزی اور امریکن فوجوں کو پچھاڑ دیا ہے ۔ اور زبردست فتوحات حاصل کی ہیں ۔ جرمنی اور اٹلی والے جاپان کی فتوحات کا حوالہ دے کر اپنے لوگوں کو خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ لیکن جو کچھ جاپان نے حاصل کیا ہے اُس سے صرف جاپان ہی فائدہ اٹھا سکے گا ۔ تاوقتیکہ جرمنی اور اٹلی جاپان کو روس پر حملہ کرنے کے لئے رضامند نہ کرلیں یا بحر ہند میں جاپانیوں سے نہ مل جائیں ۔ حال ہی میں جو خبریں آئی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ جرمن جاپان سے سائبریا پر حملہ کرنے کا زبردست مطالبہ کر رہا ہے ۔

جاپان کی یہ اسکیم معلوم ہوتی ہے کہ برما روڈ کو کاٹ کر چینی فوجوں کے جوابی حملہ سے اپنے کو بالکل محفوظ رکھا جائے ۔

جاپان نے منچوکو میں سائبریا کی سرحد کے بالمقابل اپنی طاقت بڑھانا شروع کر دی ہے لیکن ابھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان کا منشا کیا ہے ۔ بحر ہند میں ملنے کی کوشش کا جہاں تک تعلق ہے ہٹلر اور مولینی کو بیچ لوربیا میں اتحادی فوجوں کے بعد مضبوط انگریزی فوجوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا ۔

جنرل رومیل کے پاس کافی فوج پہونچ گئی ہے لیکن اٹلی نے نازیوں کی اسکیم اُلٹ پلٹ کر دی ہے اور بحر روم کے ذریعہ ان کو ابھی تک صاف راستہ نہیں مل سکا ہے ۔ بلقانی ریاستوں میں جرمنوں کی بہت ہی کم فوج جمع ہے اور وہ اپنی زیادہ سے زیادہ فوج روس کے خلاف جمع کر رہے ہیں ۔

سر کرپس کی تقریر

لندن ۳ مئی ۔ آج رات ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے سر اسٹیفورڈ کرپس نے ہندوستان میں اپنے مشن کا حال بیان کیا اور کہا کہ برطانیہ نے یہ بات بالکل واضح کر دی ہے کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کی مکمل آزادی کے متعلق کوئی شبہ نہیں کرنا چاہیئے ۔

اتحادی قوموں کا یہ مقصد ہے کہ صرف برطانیہ اور نام نہاد محکوم قوموں کے درمیان بلکہ برطانیہ میں ایک جماعت اور دوسری جماعت کے درمیان عدم مساوات ختم ہو جانا چاہیئے ۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ میں سے زیادہ تر لوگوں نے ہندوستان کو میرے دو ہزار میل لیے سفر کا نتیجہ اخباروں میں پڑھ لیا ہوگا ۔ اور میں نے جو رپورٹ پیش کی ہے وہ بھی پڑھی ہوگی میں مختصر طور پر تمام حال بیان کر دینا چاہتا ہوں ۔

حکومت برطانیہ آخری اور صاف طور پر اس بارے میں اپنا ارادہ ظاہر کر چکی ہے کہ لڑائی ختم ہونے پر جس قدر جلد ہندوستانی خود ایک نیا آئین مرتب کرلیں گے ہندوستان کو مکمل آزادی دیدی جائے گی ۔ یہ بہت بڑی بات ہے ۔ ہم نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ ہم نے جو طریقہ تجویز کیا ہے اگر وہ ان کو پسند نہ ہو تو اُس کے بجائے ہندوستانی خود کوئی دوسرا طریقہ تجویز کریں ۔ جو کہ سب ہندوستانیوں کو منظور ہو ۔ ان تجویزوں کے بارے میں مختلف رائیں تھیں اور مجھے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ ہماری اسکیم مختلف نظریوں کو ملانے کا ایک خوشگوار ذریعہ ثابت ہوگا ۔ لیکن اصل مشکل درمیانی عرصہ یعنی لڑائی کے دوران میں حکومت ہند کے بارہ میں پیدا ہوئی ۔

لڑائی کے دوران میں ہم ہندوستان کے آئین کو نہیں بدل سکتے ۔ اسلئے ہم نے ہندوستانیوں کو موجودہ حکومت یعنی وائسرائے ہند کی اگزکیٹو کونسل میں شامل ہونے کی دعوت دی ۔ اور کہا کہ ہندوستان کے بچاؤ میں ہاتھ بٹاؤ ۔ جو کہ اس وقت بہت ضروری ہے لیکن کوئی سمجھوتہ نہ ہوسکا ۔ اسی لئے کہ ہندوستان کے کچھ اہم عناصر حکومت برطانیہ سے یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ وہ ہندوستان کے اکثریتی فرقہ کے ہاتھ میں تمام اختیارات دیدے ۔ ہم نے ہندوستان کے بچاؤ اور ہندوستان کی اقلیتوں کے ساتھ اپنے وعدوں کے پیش نظر ایسا کرنا ممکن نہیں خیال کیا ۔

مجھے افسوس ہے کہ ہماری کوشش کامیاب ☚ نہیں ہوسکی ۔ لیکن یہ بہت اچھا ہوا کہ ہم نے اپنے ارادے صاف کر دیے ۔ اور اب ہندوستان کی مکمل آزادی کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ لیکن آپ لوگوں پر یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے مسئلہ کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرنا ان بہت سے اہم سوالوں میں شامل ہے جو کہ لڑائی کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں ۔

باجلاس جناب سید یعقوب علی صاحب رضوی جج خفیفہ بہادر لکھنؤ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۳۱۲ سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر لکھنؤ

لکھنؤ امپرومنٹ ٹرسٹ لکھنؤ — مدعی

بنام سید شوکت علی ولد لیاقت علی قوم سید ساکن نشاط گنج تھانہ حسن گنج شہر لکھنؤ — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت للعہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۴۲ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو ۔ پیش کرو ۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بحکم بانکے بہاری لال منصرم — مہر عدالت

عدالت جج خفیفہ ۔ لکھنؤ

فیصل ہوگا ۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گزرانی ہے کہ مدعا علیہم صفو بی بی و عبدالسعید نابالغان کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے ۔ لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ مساۃ وحیداً ولیہ کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۲ء یوم کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گزرانیں گے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے گی ۔

آج بتاریخ ۲۹ / ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

بحکم میر سید حسن منصرم — مہر عدالت

عدالت منصفی فتحپور

باجلاس جناب بابو کیلاش نندن پرشاد صاحب منصف بہادر ۔ فتح پور

سمن واسطے قرارداد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۲۶۸ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی فتح پور ضلع کانپور ۔

بالکرام — مدعی — بنام مساۃ وحیداً وغیرہ — مدعا علیہم

بنام

۱ ۔ مساۃ وحیداً دختر

۲ ۔ صفو بی بی نابالغہ دختر } بولایت مساۃ وحیداً } عبدالوحید عرف

۳ ۔ عبدالسعید پسر نابالغ ہمشیرہ نابالغان } چھنے

ساکن شہر کانپور محلہ بیگم گنج ۔

۴ ۔ عبدالصمد عرف کندن ولد عبدالوحید عرف چھنے ساکن محلہ قلی بازار شہر کانپور — مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے ۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۶ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں ۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور

جرمنی کے پندرہ سو ہوائی جہاز ختم کر دیے گئے

ماسکو ۳ مئی ۔ روسی ہوائی فوج کے جنرل کا بیان ہے کہ ۲۲ مارچ سنہ ۴۲ء سے ۲۲ اپریل سنہ ۴۲ء تک جرمنی کے ۱۰۱۸ ہوائی جہاز برباد ہوئے ۔ اس عرصہ میں روس کے ۴۹۱ ہوائی جہاز کام آئے ۔ جب سے جرمنی اور روس کے درمیان لڑائی چھڑی ہے جرمنی کے ۱۵۰۰۰ ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں ۔ اور ۴۰ ہزار ہوا باز مارے جا چکے ہیں ۔

روس کے سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ مورچہ پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی ۔

ڈاک گاڑی اور پسنجر ٹرین میں تصادم

کلکتہ ۲ مئی ۔ پرسوں رات کو ۸ بجے کے قریب تمورائی اسٹیشن پر جو کلکتہ سے ۲۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ریل لڑ گئی ۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاک گاڑی اسٹیشن پر کھڑی تھی لیکن سگنل کی غلطی سے پسنجر ٹرین بھی اسی لائن پر آگئی ۔ ڈاک گاڑی کو پیچھے سے ٹکر لگی ۔ اور پچھلا ڈبہ جس میں سامان لدا ہوا تھا اور اُس سے آگے کا ڈبہ بالکل چکنا چور ہو گیا ۔ ایک گارڈ ۔ ایک فائرمین اور بندرہ مسافروں کو چوٹیں آئیں ۔ زخمیوں کو بی آر سنگھ اسپتال میں بھیج دیا گیا ہے ۔ کل سے لائن پر آمد و رفت جاری ہے ۔ محکمہ ریلوے اس بارہ میں تحقیقات کر رہا ہے ۔

بدہضمی کے لئے میں کیا کروں؟

اندرونی صفائی

سے ہاضمہ کی تمام تکلیفیں فوراً دور ہو جاتی ہیں ۔

ایک گلاس اینڈ ریوز لیور سالٹ روزانہ پی کر اپنے کو چست اور تندرست بنائیے حسب معمول کھانا کھائیے بدہضمی کبھی نہیں ہوگی اور قبض سے محفوظ رہئے گا ۔ یہ معدہ کو ٹھیک رکھتا ہے صفرہ (ایت) کو درست بناتا ہے جو بدہضمی کی خاص وجہ ہے ۔ یہ جگر کو موزوں رکھتا ہے اور گردوں کو آہستہ آہستہ صاف کر دیتا ہے ۔ اور ان زہروں کو جس سے تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں نکال دیتا ہے اس طرح اینڈریوز اندرونی صفائی کا مکمل ضامن بن جاتا ہے ۔ جو تندرستی کی جان ہے اس کے پینے کی عادت ڈالئے

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

104

ایک دلکش موسیقی نواز تصویر

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۸ مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

ٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

ایک دلکش اور دلچسپ موسیقی نواز ڈرامہ

ریڈیو سنگر

خاص اداکار رتن بائی کلیانی مرزا مشرف

تشریف لاکر لطف اُٹھائیے

شاندار — دسواں — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۸ مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

ٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار اشوک کمار لیلا چٹنس ممتاز ۔ کرونا بی شہزادی ۔ راجکمار ڈیسائی

موسیقی ۔ جذبات ۔ رومان ۔ رقص مزاح

سب کچھ آپ اسمیں پائیں گے تشریف لاکر لطف اُٹھائیے ۔

آدھا ہے پیاسا خاص اداکار سنیہ پربھا ۔ پردھان ۔ ایشور لال ۔ نذیر ۔ گلاب ۔ بلموریا ۔

با جلاس جناب تحصیلدار صاحب بلہور ضلع کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶

بعدالت مال جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور ضلع کانپور۔ مقام بلہور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۱۰۲ بابت سنہ ۱۹۴۲ء

داراچند ولد گردھاری قوم اہیر ساکن موضع سچولی پرگنہ گھاٹم پور زمیندار نمبردار ڈگریدار موضع مدارا گماں محال غیر خوانندگان پرگنہ بلہور ضلع کانپور　　مدعی

بنام　　جے بہادر سنگھ وغیرہ　　مدعاعلیہ

بنام جے بہادر سنگھ و ساہو سنگھ پسران راج بہادر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سونا پرگنہ کانپور و رنگ بہادر سنگھ ولد راج بہادر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع اوڑسی پرگنہ بلہور ضلع کانپور و بابو کنج بہاری سنگھ ولد راج بہادر سنگھ قوم ٹھاکر وکیل کچہری کلکٹری کانپور و کاشتکاران ساقط الملکیت موضع مدارا گماں پرگنہ بلہور ضلع کانپور　　مدیونان ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان داراچند ڈگریدار نے واسطے نیلام اراضی مصرحہ ذیل درخواست گزرانی ہے۔ لہٰذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۵ ارمئی سنہ ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

تفصیل اراضی

۷۵۳	۱۳۱۹	۲۴۰۵/۳	لگان	قیمت تخمینی
۱۰ء	۲ء۳	۱۶ء۶	7/2/-	68/-/-

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر ۱۴۲۴ ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت سالانہ ۳ ؎ ششماہی ۲ ؎ ممالک غیر سالانہ ؎ ششماہی ؎

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۶ مئی سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۰

ادبیات

جامعۂ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ

۹ مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو ۸½ بجے شب میں جناب نواب سید مصطفی حسین صاحب اثر کی جانب سے انہی کے دولتکدہ واقع بازار رام نراین کان پور میں انجمن کا مخصوص مشاعرہ ہوا جناب خان قدرت اللہ صاحب دیوانہ بریلوی نے مشاعرہ کی صدارت فرماتے ہوئے اپنے ایک افسانہ "آخری تیر" سے بزم شعر خوانی کا آغاز کیا افسانہ رومان و جذبات سے لبریز تھا گویا نثر میں آپکی شاعری کی تھی زبان و خیال کے لحاظ سے آپکا افسانہ بہت پسند کیا گیا۔ انتخاب مشاعرہ بقید قوافی درج ذیل ہے۔ "ایڈیٹر"

مطلع کیا

جناب نواب اثر کانپوری	مجھ پر کرم کہ جور و جفا کر رہے ہیں آپ	بندہ نواز سوچئے کیا کر رہے ہیں آپ
جناب سلیم ناطقی	غم دے رہے ہیں درد عطا کر رہے ہیں آپ	کیا دل کے ساتھ کرنا تھا کیا کر رہے ہیں آپ
جناب سخا شاہجہانپوری	اس طرح التفات و جفا کر رہے ہیں آپ	سمجھا نہ آجتک کوئی کیا کر رہے ہیں آپ
جناب شیدا کانپوری	زخم کہن کو میرے ہرا کر رہے ہیں آپ	اب درد کے ہمنشیں کو یہ کیا کر رہے ہیں آپ
جناب صبا لکھنوی	بے بال و پر اسیر رہا کر رہے ہیں آپ	کچھ سوچئے حضور یہ کیا کر رہے ہیں آپ
جناب صدر رضی ایس بی	تیوری پہ بل ہے مشق جفا کر رہے ہیں آپ	میری طرف تو دیکھئے کیا کر رہے ہیں آپ
جناب نواب عارف دہلوی	کیوں بیشتر سے عذر جفا کر رہے ہیں آپ	کس منہ سے میں کہوں گا یہ کیا کر رہے ہیں آپ
جناب فرخ کانپوری	باطن میں پاس اہل وفا کر رہے ہیں آپ	لیکن مشاہدات میں کیا کر رہے ہیں آپ
جناب نواب قیصر کانپوری	اچھے دلوں کو مفت برا کر رہے ہیں آپ	کیا چاہئے تھا آپکو کیا کر رہے ہیں آپ
جناب ندرت کانپوری	غنچوں کو اپنا رنگ عطا کر رہے ہیں آپ	ذوق نمود حسن میں کیا کر رہے ہیں آپ

وفا

جناب نواب اثر کانپوری	غیروں سے میرے سامنے باتیں تپاک کی	وعدہ وفا کا خوب وفا کر رہے ہیں آپ
جناب سلیم ناطقی	بے اعتباریوں کو بھی جب آئے اعتبار	کرنے کو مجھ سے عہد وفا کر رہے ہیں آپ
جناب سخا شاہجہانپوری	ہر منظر لطیف ہے وابستۂ نظر	وعدہ جو دید کا تھا وفا کر رہے ہیں آپ
جناب شیدا کانپوری	کیا جانے کیا ہو ماحصل انتہائے عشق	پامال ابھی سے میری وفا کر رہے ہیں آپ
جناب صبا لکھنوی	کام آرہا ہے کچھ تو مرے دل کا اضطراب	صد شکر آج ذکر وفا کر رہے ہیں آپ
جناب فرخ کانپوری	معصومیت پہ حسن کی الزام آنہ جائے	کیوں آج ذکر اہل وفا کر رہے ہیں آپ
جناب نواب عارف دہلوی	رگ رگ سے دم نکالئے اچھا نکالئے	وعدہ تھا یہ اجل کا وفا کر رہے ہیں آپ
جناب نواب قیصر کانپوری	للہ دل میں حضرت قیصر یہ سوچئے	کس بے وفا سے ذکر وفا کر رہے ہیں آپ
جناب ندرت کانپوری	دنیا کہے ستم کو ستم عشق میں مگر	میں تو یہی کہوں گا وفا کر رہے ہیں آپ

عطا

جناب نواب اثر کانپوری	میں لائق سزا تو نظر میں کہیں نہیں	کیا ہے جو مجھکو درد عطا کر رہے ہیں آپ
جناب سلیم ناطقی	تخصیص اہل دل کی محبت میں چاہیئے	اپنا ہی درد سب کو عطا کر رہے ہیں آپ
جناب سخا شاہجہانپوری	قیس اسکو کہدیا اسے فرہاد کہدیا	کس کے خطاب کسکو عطا کر رہے ہیں آپ
جناب شیدا کانپوری	صدقے میں اس کرم کے دکھا دیجئے جمال	آنکھوں کو جو یہ شوق عطا کر رہے ہیں آپ
جناب صبا لکھنوی	سو جان سے نثار نہ کیوں دل کرے صبا	طول غم حیات عطا کر رہے ہیں آپ
جناب فرخ کانپوری	دل لے رہے ہیں آپ اس انداز و ناز سے	جیسے کہ کوئی چیز عطا کر رہے ہیں آپ
جناب نواب قیصر کانپوری	سمجھا ہیں اب کہ میری زباں بند ہو گئی	اذن فغاں جو مجھکو عطا کر رہے ہیں آپ
جناب ندرت کانپوری	قرباں ایسے غم پہ ہزاروں مسرتیں	وہ غم ہے زندگی جو عطا کر رہے ہیں آپ

جدا

جناب نواب اثر کانپوری	ٹہرے گا کون برق تجلا کے سامنے	چہرے سے کیوں نقاب جدا کر رہے ہیں آپ
جناب سلیم ناطقی	نظروں سے اسقدر بھی نہ دل کو گرائیے	کس پھول کو چمن سے جدا کر رہے ہیں آپ
جناب سخا شاہجہانپوری	یہ روح کیا حدود عناصر کو توڑتی	نغمے کو ساز دل سے جدا کر رہے ہیں آپ
جناب شیدا کانپوری	کیسا ہے یہ طلسم عناصر ہیں تہلکہ	کس شے کو میرے تن سے جدا کر رہے ہیں آپ
جناب صبا لکھنوی	بسمل کی زندگی کا سہارا یہی تو ہیں	کیوں اپنے تیر دل سے جدا کر رہے ہیں آپ
جناب فرخ کانپوری	تبدیلیٔ لباس بہاراں میں تھا یہ راز	پھولوں سے رنگ و بو کو جدا کر رہے ہیں آپ
جناب ندرت کانپوری	اچھی یہ درد دل کی دوا کر رہے ہیں آپ	گوہر سے آب و تاب جدا کر رہے ہیں آپ

ادا

جناب نواب اثر کانپوری	اس طرح دل لگا کے مجھے قتل کیجئے	گویا کہ ایک فرض ادا کر رہے ہیں آپ
جناب سلیم ناطقی	نظریں جھکی ہوئی یہ کدھر اٹھ رہی ہیں آج	جیسے کسی کا قرض ادا کر رہے ہیں آپ
جناب سخا شاہجہانپوری	سرمد کہیں بنے کہیں منصور بن گئے	کیا عاشقی کی رسم ادا کر رہے ہیں آپ
جناب شیدا کانپوری	اب ہے نفس نفس یہ وفا کا مطالبہ	جو میرے لفظ تھے وہ ادا کر رہے ہیں آپ
جناب صبا لکھنوی	دم بھر سکون نصیب نہیں انتظار میں	کس دن کی دشمنی یہ ادا کر رہے ہیں آپ
جناب فرخ کانپوری	جلوے تو اسکے جان کے طالب تھے مگر	ہم خود جزائے دید ادا کر رہے ہیں آپ
جناب نواب قیصر کانپوری	اٹھتی نہیں نظر یہ کھینچے جا رہے ہیں دل	مطلب عجب ادا سے ادا کر رہے ہیں آپ
جناب ندرت "	ندرت یہی ہے ماحصل ذوق بندگی	سجدہ جو بے خودی میں ادا کر رہے ہیں آپ

دنیائے اسلام

اس جنگ میں عربوں کا رویہ

عربی اخبار الاہرام قاہرہ کے نامہ نگار خصوصی مقیم لندن نے حسب ذیل خبر بھیجی ہے۔

سر رانلڈ سٹورز کے اعزاز میں "اورسیز یونین" کی عمارت میں ایک لنچ دیا گیا۔ جس میں مصری سفیر حسن نشأت پاشا صدر تھے۔ مدعوین میں اکثر مشہور اور اہم لوگ تھے۔ تقریریں کرنے سے پہلے مہمانوں نے ہز مجسٹی شاہ فاروق اور شاہ جارج کے جام صحت پیئے۔

سر رانلڈ اسٹورز نے بلقان سے ایران تک تمام ممالک کے عام حالات بیان کیے اور کہا کہ عربوں نے اتحادیوں کا ساتھ اسلئے دیا ہے کہ وہ اٹلی سے ان حرکتوں کیوجہ سے جو اس نے لیبیا میں کی ہیں نفرت کرتے ہیں۔ موصوف نے یہ بھی یقین دلایا کہ بلغاریہ کی طرف سے روسیوں کے خیالات بہت اچھے ہیں۔ نیز انہوں نے سابق شاہ کیرول کی غلط سیاسی روش پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ شاہ کیرول ہی کی وجہ سے وہ اختلافات پیدا ہوئے تھے جنہوں نے بلغاریہ کو رومانیہ سے علیحدہ کر دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک مرتبہ جب وہ ہنگری گئے تو ان سے کہا گیا تھا کہ انگریزی میں گفتگو کرو۔ جرمن زبان میں گفتگو نہ کرو۔ ان کا قول ہے کہ ہنگری کے لوگ جرمنوں سے نفرت کرتے ہیں لیکن بے بسی کی وجہ سے جرمنوں کے دباؤ کی مزاحمت نہیں کر سکتے۔ آپ نے ترکی کی دانشمندی کی بہت تعریف کی کہ وہ جنگ سے الگ رہا ہے اور اس طرح جنگ کے متعلق اپنے رویہ کو صاف کر دیا ہے۔

مصر کا ذکر کرتے ہوئے سر رانلڈ نے فرمایا کہ مصر نے عہد نامہ کی شرائط پر عمل کیا ہے کہ اور ممکنہ امداد کا جو وعدہ کیا تھا اسے بھی پورا کیا۔

امیر عبداللہ اور مفتی فلسطین

قاہرہ کے سربر آوردہ

اخبار "المصری" کے خاص نامہ نگار مقیم لندن نے فلسطین میں امیر عبداللہ کی "ایوننگ اسٹینڈرڈ" کے نامہ نگار سے ملاقات کی بابت اپنے اخبار کو ایک برقیہ بھیجا ہے جس میں ایوننگ اسٹینڈرڈ کے نامہ نگار کے بموجب امیر عبداللہ نے کہا کہ "برلن اور روما میں فلسطین کے مفتی محوری حکومتوں کو پراپیگنڈہ کرنے میں امداد دے رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے عرب دنیا میں ان کا اثر بہت کچھ کم ہو گیا ہے اور ان کے متعلق یہ تصور کر لینا چاہیئے کہ وہ محوری حکومتوں کے ہاتھ میں ایک آلۂ کار بن چکے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو اطالویوں کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔"

امیر عبداللہ نے پھر اس امر کی طرف یقین دلایا ہے کہ عرب حکومت برطانیہ کے دوست ہیں اور اتحادیوں کی فتح و نصرت کی تمنا پر اپنی ملاقات کو ختم کیا۔

مصر میں ایک مصری عجائب گھر قائم ہونے والا ہے۔ اس عجائب گھر میں زمانہ قدیم سے لے کر آج تک مصر کی زندگی اور تمدن کے مختلف مدارج کو تصاویر اور خاکوں کے ذریعہ دکھایا جائیگا۔

جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں رہے
زبان اللہ بھی ہی ہو جو تیر سے گلبانگ

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۶ مئی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۰

ایڈیٹوریل نوٹ

ہندوستان پر ہندوؤں کا کوئی حق نہیں

دیوجی نامی کسی اچھوت کا ایک مضمون بعض اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں مضمون نگار نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندوستان کے اصل مالک مسلمان اور ... ہیں ... ہندو جو باہر سے آئے ہیں انکو ہندوستان میں ... کا کوئی حق نہیں انکو چاہئیے کہ وہ ہندوستان سے ... جائیں۔

اس سے قبل بعض ہندو اور سکھ لیڈر اپنی تقریروں میں یہ فرما چکے ہیں کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے چلا جانا چاہئیے انکو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔

ہم حیران ہیں کہ اس قسم کے بے معنی مضامین اور تقریریں ہندوستان کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور کیا اس قسم کی مہمل تقریروں اور مضامین سے ہندوستان کا پیچیدہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

ہر شخص اس چیز کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ ہندو مسلمان سکھ سب اسی ہندوستان کی خاک سے پیدا ہوئے ہیں اسی مقدس زمین پر پلے بڑھے ہیں اور مرنے کے بعد بھی انکو اسی مادر وطن کے پہلو میں ہمیشہ کے لئے سو جانا ہے۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہندوستان کی کوئی قوم محض اخباری مضامین اور تقریروں کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی مختلف اقوام اور مذاہب کے لوگ آباد ہیں لیکن وہ قوم و مذہب کے اختلاف کے باوجود اپنے آپ کو ایک ہی مادر وطن کا فرزند خیال کرتے ہیں نہ وہاں فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں اور نہ وہاں ایک مذہب والے دوسرے مذہب والوں کو ہجرت کرنے اور وطن سے چلے جانے کا دعظ سناتے ہیں۔ یہ لعنت محض ہندوستان ہی میں ہے۔ اور جبتک ہندوستان میں یہ تنگ نظری اور لعنت برقرار رہیگی ہندوستان کا آزاد ہونا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

ڈاکٹر خاں کی بیٹی کی شادی

اسلامی اخبارات میں اس خبر پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا جارہا ہے کہ صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر خاں کی صاحبزادی نے جسونت سنگھ نامی ایک عیسائی نوجوان سے شادی کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے، چنانچہ اس بین الملی شادی کی بنا پر مسلم اخبارات ڈاکٹر خاں اور خان عبد الغفار خاں کے کیرکٹر پر نہایت ہی افسوسناک حملے کر رہے ہیں۔

اسلامی اخبارات کے اس غم و غصہ کو دیکھتے ہوئے ہم ان سے گزارش کرینگے کہ وہ خان عبد الغفار خاں اور ڈاکٹر خان پر ذاتی حملے کرنے سے قبل ذرا اس چیز پر غور کریں کہ موجودہ زمانہ کے لڑکے اور لڑکیاں کس حد تک آزاد ہو چکے ہیں اور وہ شادی اور بیاہ کے معاملہ میں کس حد تک والدین کی رضامندی کے پابند ہیں۔

اس قسم کی بین الملی شادیاں جتنی بھی ہوتی ہیں انکا مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا، اور نہ بین الملی شادی کرنیوالے والدین کی رضامندی کے پابند ہوتے ہیں بلکہ یہ شادیاں عشق کے اس جذبہ کے ماتحت ہوتی ہیں جسکی رو میں بہنے کے بعد انسان یہ بھول جاتا ہے کہ مذہب اور ملت بھی کوئی چیز ہے۔

مسٹر محمد علی جناح کی لڑکی کی شادی کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ مسٹر جناح اگرچہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی لڑکی کسی پارسی نوجوان سے شادی کرے لیکن پھر بھی وہ لڑکی کو نہ روک سکے اور ان کو لڑکی سے قطع تعلق کر لینا پڑا۔ پنڈت جواہر لال کی لڑکی کی شادی حال ہی میں ایک پارسی نوجوان سے ہوئی ہے، پنڈت جواہر لال بھی غالباً اس رشتہ کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن ان کو خاموش ہونا پڑا۔ اسی طرح آئے دن اس قسم کی بین الملی شادیاں ہوتی ہی رہتی ہیں۔

ضرورت ہے کہ اس قسم کی شادیوں کو قومی یا مذہبی رنگ نہ دیا جائے بلکہ ان کو ایک نجی اور اتفاقی معاملہ سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا جائے اور اس قسم کی شادیوں کا الزام ان غریب والدین کو نہ دیا جائے جو اپنی خودسر اولاد سے خود ہی تنگ آ چکے ہیں۔

اخبارات سے معیبت میں ہمدردی کرنا گناہ

دنیا کا کوئی بھی معقولیت پسند اخبار نویس اس چیز کو گوارہ نہیں کر سکتا کہ حکومت اخبارات پر ناجائز پابندیاں لگانے لگے، خواہ جن اخبارات پر پابندی لگائی گئی ہو انکی پالیسی کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن معاصر انقلاب کے نزدیک اگر ملک برکت علی اخبار پرتاب پر پابندی لگانے کے سلسلہ میں کوئی بیان دیدیتے ہیں تو یہ "اسلامی غیرت" کے خلاف ہے کیونکہ اخبار پرتاب نہ مسلم لیگی ہے اور نہ سر سکندری۔ چنانچہ انقلاب لکھتا ہے کہ:-

حکومت پنجاب نے "پرتاب" پر سنسر کی پابندی عائد کی تو اسکے خلاف احتجاج کرنے کے لئے مسلمانوں میں سے صرف ملک برکت علی ہی آگے بڑھے۔ اگر ملک برکت علی غیرت مند مسلمان ہوتے تو ایک ایسے زہریلے ہندو سبھائی اخبار کی حمایت میں بے تاب نہ ہوتے۔

گویا ہمارے اس معاصر کے نزدیک اگر کسی ہندو اخبار پر کوئی پابندی عائد ہو جاتی ہے خواہ وہ کتنی ہی غیر منصفانہ کیوں نہ ہو۔ تو ہندو اخبار سے ہمدردی کرنے کی بجائے اس حکومت کی پیٹھ ٹھونکنی چاہئے جو جرنلزم کو کچل دینا چاہتی ہے۔

خوب یاد رکھئے کہ اگر کوئی حکومت آج کسی ہندو اخبار کی گردن پر چھری رکھ سکتی ہے تو کل کوئی دوسری حکومت مسلم اخبار کا بھی گلا دبا سکتی ہے۔ ہمارے معاصر کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ہندو مسلم سوال نہیں ہے بلکہ اخبار نویسی کے پیشہ کی آزادی کا سوال ہے۔ اور اس کے لئے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ آواز بلند کرے۔

ہمکو افسوس ہے کہ ہم معاصر انقلاب کو اس تنگ دلانہ روش پر مبارکباد نہیں دے سکتے۔

ہمیں بھاگنا نہیں چاہئیے

پنڈت جواہر لال نے پھر ایک بار تقریر کرتے ہوئے ہندوستانیوں سے کہا ہے کہ وہ جنگ کے خوف سے ادھر سے ادھر بھاگتے نہ پھریں، آپ نے ہندوستانیوں کو تحمل اور برداشت کی تلقین کرتے ہوئے کہا:-

"اگر ہندوستان پر مصیبت آئی تو سب جگہ یکساں آئیگی نہ دیہات ہی اس مصیبت سے بچ سکینگے اور نہ شہر۔ اس لئے ہمکو چاہئیے کہ اپنی جائے قیام چھوڑ کر دوسری جگہ نہ بھاگیں۔ جنگ کے خوف سے ہمارا بھاگنا نہ صرف بزدلی ہے ... سکتی ہے۔

ہم کو بھاگنے کی فکر کرنے سے کہیں زیادہ اپنے اندر مصیبت کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرنی چاہئے تاکہ ہم انگلستان کے باشندوں کی طرح انتہائی مصیبت اور پریشانی میں بھی اپنے ہوش و حواس کو برقرار رکھ سکیں۔ ذرا اندازہ فرمائیے کہ جو لوگ محض جنگ کی خبروں کی وجہ سے بدحواس ہو رہے ہیں وہ جنگ کے سر پر آنے کے بعد ملک، وطن اور اپنے متعلقین کی کیا خدمت کر سکیں گے۔"

اردو ہندی کا جھگڑا طے ہو رہا ہے

ہندوستان کے معقولیت پسند طبقہ میں یہ خبر مسرت کیساتھ سنی جائیگی کہ گاندھی جی۔ مولانا عبد الحق اور دوسرے رہنما مل کر ایک ایسی اسکیم بنا رہے ہیں جسکے منظر عام پر آنے کے بعد توقع ہے کہ اردو ہندی کا جھگڑا ہمیشہ کے لئے طے ہو جائیگا اور یہ دونوں زبانیں اور خط بدرستی کسی فرقہ وارانہ آویزش کے بغیر ترقی کر سکیں گی۔

یہ حقیقت ہے کہ اردو اور ہندی کے جھگڑے نے ہندوستانی لٹریچر کی ترقی کو بڑی حد تک روک دیا ہے اور اس جھگڑے نے زبان کو بری طرح سے مسخ کر کے رکھدیا ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اگر بعض فرقہ پرستوں نے اردو ہندی کا جھگڑا نہ اٹھایا ہوتا تو آج ہندوستانی زبان کہیں سے کہیں پہنچ چکی ہوتی۔

ہم کو مسرت ہے کہ یہ قضیہ اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو رہا ہے اور اس قضیہ کے ختم ہونے کے بعد ہم ان کوتاہیوں کی تلافی کر سکیں گے جن کی بنا پر ہماری زبان کو بہت بڑا نقصان پہنچ گیا ہے۔

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ہندوؤں کی حفاظت کریں

نواب اسمٰعیل خاں صدر مسلم لیگ ڈیفنس کمیٹی کے مندرجہ ذیل الفاظ اس قابل ہیں کہ ان پر ہر ہندوستانی غور کرے آپ نے ڈیفنس کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے ہندو بھائیوں کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت اپنی حفاظت سے مقدم خیال کریں۔

نواب اسمٰعیل خاں کے ارشاد کے بموجب اگر مسلمان ہندوؤں کی حفاظت کرنے لگیں اور ہندوؤں میں مسلمانوں کی حفاظت کا جذبہ پیدا ہو جائے تو ہم سمجھتے ہیں کہ پھر ہندوستان کا آدھا خطرہ دور ہو جاتا ہے۔

ایسی صورت میں کیا ہندو لیڈر اور مسلم لیڈر اس مسئلہ پر ایک بار پھر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں گے۔

ٹرانسپورٹ یو۔پی مرچنٹس چیمبر کے سکریٹری نے گورنمنٹ کے پاس ایک درخواست بھیجی ہے جسمیں صوبہ کے اندر ٹرانسپورٹ کی سہولت میں کمی کے متعلق توجہ دلا کر ان کو دور کرنے کی درخواست کیگئی ہے۔

۲۲ مئی سنہ ۱۹۴۲ء تک کارپوریشن یونین کے مطالبات پر مناسب غور نہ کر دے تو مزدور اسٹرائک کے لئے تیار ہو جائینگے

قیمتوں کا کنٹرول قیمتوں کے کنٹرول کے متعلق جو نوٹیفکیشن گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہوا ہے اسکی بعض دفعات پر یو۔پی۔ چیمبر آف کامرس نے نکتہ چینی کی ہے۔

یو۔پی ہندی جرنلسٹ ۱۷ مئی کو یو۔پی۔ ہندی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ پرتاپ پریس میں ہوگا۔

دھرماداکمیٹی دھرماداکرانہ کمیٹی کے آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا ہے:-
پریسیڈنٹ۔ مسٹر راماس۔ وائس پریسیڈنٹ مسٹر رامسروپ گپتا۔ سکریٹری۔ مسٹر کشور چند کپور

چیلڈرن ایسوسی ایشن ۱۷ مئی کو میونسپل گرلس کالج میں کانپور چیلڈرن ایسوسی ایشن کے زیر انتظام ایک جلسہ ہوگا جسمیں پنڈت بالکرشن شرما "مالری۔" اور لڑکوں میں کام کرنے والوں" پر ایک لکچر دینگے۔

۱۳ مئی کو پرنسپل سکھ۔ وی۔ مہر سکھ۔ نے "آج کل کے لڑکے" کے مضمون پر ایک زوردار لکچر دیا۔

بلیک آوٹ ختم مسٹر ایل۔پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے روشنی (بلیک آوٹ) کے متعلق مندرجہ ذیل کمیونک شائع کیا ہے:-

عام پبلک کی اطلاع کیلئے یہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ آرڈر جسمیں عمارتوں (جسمیں کارخانے بھی شامل ہیں) اور سواریوں وغیرہ کی روشنی کو اندھیرے میں رکھنے کی تاکید تھی وہ عارضی طور پر ۱۶ مئی کی شام سے منسوخ کیا جاتا ہے۔

عام پبلک کو یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ یہ آرڈر (بلیک آوٹ) نہایت مختصر اطلاع پر دوبارہ نافذ کیا جاسکتا ہے۔ اس درمیان میں اسکی مشق برابر ہوتی رہیگی۔

لہذا پبلک کو چاہئے کہ بتیوں کے لئے پردے اور دوسری تمام چیزیں جو روشنی کو اندھیرے میں کرنے کیلئے استعمال ہوتی رہی ہیں اپنے پاس تیار رکھیں۔

سڑکوں کی روشنی کو اندھیرے میں رکھنے، اور سواریوں اور سڑکوں کے سفید نشانات کے احکامات بدستور قائم رہیں گے۔

گیہوں کا کنٹرول سنٹرل ویٹ کنٹرول ریگولیشن آرڈر یکم مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے نافذ ہو گیا ہے جسکی رو سے گیہوں ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ اور ریاستوں میں جانے کی اجازت نہیں ہے جبتک کہ اسکے ساتھ ویٹ کمشنر آف انڈیا دہلی کا سارٹیفکیٹ نہ ہو، یہی پابندی ریاست سے برٹش سرکار میں گیہوں لانے کی ہے۔ ویٹ کمشنر ہر حالت میں گیہوں کے آمد و رفت کی نگرانی کریں گے، اسکی خلاف ورزی کرنیوالے کو ۳ سال کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دیجاسکتی ہیں

کنٹرول سنگ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اینٹوں۔ پتھر اور دوسری قسم کی عمارتی سامان کا اسٹاک رکھنے والوں کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ ضلع کانپور کے اندر کہیں بھی کوئی عمارت بنانے کا سامان فروخت نہ کیا جائے۔

مٹی کا تیل ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت مٹی کے تیل کی قیمت کے انتظام کیواسطے ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء کو جو کلکٹر صاحب نے حکم دیا تھا اسکے ساتھ یہ نوٹ بڑھایا گیا ہے کہ تھوک کی قیمت اس تعداد کے لئے جو ۴ گیلن سے کم نہ ہو اور اسمیں ٹین یا دوسرے برتن کی قیمت شامل نہیں ہے۔

کامیابی کانپور میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ایک کے ضمنی انتخاب میں مسٹر دیوندر سروپ کامیاب ہوگئے۔ آپ کو ۱۸۳ ووٹ ملے اور آپ کے مقابل مسٹر جگدیش نراین نے ۱۷۱ ووٹ حاصل کئے۔ اور آپ کے دوسرے مقابل مسٹر گوبند پرشاد نے صرف ۴ ووٹ حاصل کیے۔

مسٹر دیوندر سروپ ہمارے کرم بزرگ دوست رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایم۔ایل۔سی۔ کے بڑے صاحبزادے ہیں اور آپ نے پبلک لائف میں یہ پہلا قدم رکھا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ پبلک کی خدمات کے لئے ہر طریقہ سے موزوں اور مفید ثابت ہونگے۔

سودیشی کاٹن ملس ۱۴ مئی کو سودیشی کاٹن ملس کے بننے کے ڈپارٹمنٹ کے ایک سکشن میں تقریباً دو سو مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہڑتالیوں نے ابھی تک اپنا کوئی مطالبہ منتظمین کے سامنے نہیں پیش کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ہڑتال کے سلسلہ میں ۷ آدمی کرمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ کی دفعہ ... کے ماتحت گرفتار کیے گئے ہیں۔

مولانا عبد القیوم ۱۴ مئی کو علیگڈھ میں مولانا عبد القیوم کانپوری دفعہ ۳۸ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلے گئے ہیں، آپ کی گرفتاری چند تقریروں کے سلسلہ میں ہوئی ہے۔ آپ پر دو مقدمات علیحدہ علیحدہ چلائے جائیں گے۔

انجمن اسلامیہ ۲۴ اپریل کو انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ حاجی محمد حمزہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا، آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا:-

صدر۔ حاجی محمد حمزہ صاحب
نائب صدر۔ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب۔ شیخ محمد رفیق صاحب۔
سید محمد جامع صاحب
سکریٹری۔ مسٹر ممتاز حسین صاحب
خزانچی۔ مولوی غلام محی الدین صاحب

جلسہ سیرت ۱۰ مئی کو مولانا محمد علی میموریل اسکول کانپور میں جلسہ سیرت ہوا جسمیں مسٹر پیارے لال اگروال صدر سٹی کانگریس کمیٹی نے سیرت پاک پر تقریر فرمائی اور رسول اکرم کے حالات نہایت موثر انداز میں بیان فرمایا، اسکے بعد پرنسپل عبد الشکور صاحب نے تقریر فرمائی، آپ کے بعد دیگر حضرات نے تقریریں فرمائیں اور جلسہ کے اختتام کے بعد شیرینی تقسیم کیگئی۔

اتحاد ملت ۸ مئی کو مجلس اتحاد ملت صوبہ یو۔پی کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں موجودہ بدحواسی اور سراسیمگی کے پیش نظر اتحاد ملت ڈیفنس کمیٹی بنائی گئی ہے جو عنقریب صوبہ میں دورہ شروع کرنیوالی ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو جناب نواب سید محمود حسین صاحب کوٹھی نواب دولہ اسٹریٹ بازار رام نرائن میں ہوگا۔
مصرعہ طرح۔ "کیوں کرے کوئی بندگی دن رات"

ہڑتال و جلسہ ۱۴ مئی کو کانپور میں مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق منسٹر یو۔پی گورنمنٹ کی گرفتاری کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کی گئی اور شام کو شردھانند پارک میں ایک عام جلسہ کیا گیا۔

ہڑتال کی دھمکی ۱۱ مئی کو کانپور الیکٹرک سپلائی ورکرس یونین کی ایکزیکٹو کمیٹی کے ایک جلسہ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ اگر ... آئندہ ماہ اگست

کانپور میونسپلٹی

۱۸ مئی کو گڈریہ محال میں پانی بند رہیگا

پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ گڈریہ محال میں زون نمبر ۵ کو پمپنگ مین سے ملانے کے کام کے لئے ہربنس محال، موتی محال، متھری محال، سیتارام محال، دولت گنج دانا خوری، گڈریہ محال، فیل خانہ، اور کھپیانہ کے رقبوں کی واٹر سپلائی ۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو ۶ بجے شام سے بند رہیگی۔

جسقدر جلد ممکن ہو سکے گا پانی کی سپلائی جاری کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن عوام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ۲۴ گھنٹے کے لئے پانی جمع کر لیں، کنکشن ہو جانے کے بعد پانی میلا رہیگا۔

اس لئے پبلک کو اس نوٹس کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پانی استعمال کرنے سے پہلے ہر ایک احتیاط کو کام میں لاویں۔ اور دو تین روز تک پانی پکا کر استعمال کیا جاوے اور میلا پانی نکالنے کے لئے روزانہ دو تین دن آدھے گھنٹہ تک پائپ کھلا رکھیں۔

محمد حبیب اللہ (ایل۔ایل۔بی)
ایکزیکٹو افیسر، میونسپل بورڈ، کانپور

سبدِ گُل

یہ ایک عجیب بات ہے کہ وہی جنگ جو ہلاکت کا باعث بنکر ست سے گھروں کو بے چراغ کر دیتی ہے شادیوں کی تعداد میں اضافہ کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ اعداد و شمار بتلاتے ہیں کہ جنگ کے زمانہ میں شادیاں کثرت سے ہونے لگتی ہیں اسکے معنی یہ ہیں کہ عشق کے دیوتا کیوپڈ کے دل میں جنگ کے دیوتا مارس (مریخ) کا خوف ذرہ برابر بھی نہیں ہوتا۔ گزشتہ جنگ عظیم میں شادیوں کی شرح انگلستان میں بہت تیزی سے بڑھ گئی تھی۔ حالت یہ تھی کہ جس جوان کو دیکھو ایک عدد منگیتر کیساتھ گرجا گھر کی طرف سرگرم خرام ہے۔

کہنے والے کہتے ہیں کہ اس کثرت ازدواج کا سبب ہوتا ہے کہ جنگ کے خطرات کے باعث کورٹ شپ پر زیادہ وقت صرف نہیں کیا جاتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جن ممالک میں کورٹ شپ کا رواج نہیں ہے اور دولہا دلہن کے درمیان نزدیک کا واسطہ تو درکنار دور کا واسطہ تک نہیں ہے وہاں جنگ کے زمانہ میں شادیوں کی تعداد کیوں بڑھ جاتی ہے؟ غالباً وہ فلسفی جو انسانی جذبات پر جنگ کے اثرات کے ماہر ہیں۔ اس مسئلہ پر کچھ روشنی ڈال سکتے ہیں۔ بہرحال یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ ایک طرف بم کے دھماکے کا خیال دل میں موجود ہے اور دوسری طرف شہنائی اور نفیری اور ڈھول بج رہے ہیں یقیناً ہر غم کے غلط کرنے کا طریقہ یہی ہے۔ کہ ہم خوشی کریں۔

اس وقت انگلستان کی صورت حال ہمارے سامنے ہے وہاں شادیوں کی تعداد تیزی سے بڑھ گئی ہے اور بہت سی لڑکیاں ہر قسم کے فوجی ملازموں سے شادی کرنے کے لئے اس اُمید میں بیاہ کرتی ہیں کہ جوں ہی شوہر کو کسی محاذ جنگ پر جانے کا بلاوا آئے گا اُن کو شادی کا الاؤنس ملنے لگے گا۔ اسی قابل اعتراض مقصد کے پیش نظر بریڈ فورڈ کے بشپ یعنی بڑے پادری نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہر جوڑے کو شادی سے پہلے کم از کم تین ماہ کی کورٹ شپ کا حلفنامہ داخل کرنا ہوگا۔ اور اگر ایسا نہیں کیا جائے تو بیوی کو سروس الاؤنس پانے کا حق نہیں ہوگا۔

غالباً ہمارے پادری صاحب یہ نہیں سمجھے کہ ایک سپاہی کی زندگی میں تین ماہ کی مدت کتنی بڑی ہوتی ہے۔ اسکا رومان تو صرف ۴۸ گھنٹوں کی رخصت میں شروع ہوتا ہے اور پھولنے پھلنے بھی لگتا ہے اور اسی کیف انگیز مگر مختصر وقفہ میں شادی کا عہد و پیمان بھی کیا جا سکتا ہے۔ اسلئے پادری صاحب کی یہ تجویز ابھی جوں کی توں ہے اور سپاہی ہیں کہ کیوپڈ کے تیر کے زخمی ہوتے جاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں دنیا کی دوسرے حصہ کی حالت بھی سن لیجئے۔ برسبین (آسٹریلیا) کے "آرک بشپ" لاٹ پادری اس امر سے پریشان ہیں کہ آسٹریلیا میں مقیم امریکن سپاہیوں اور آسٹریلین لڑکیوں میں دھڑا دھڑ شادیاں ہونے لگی ہیں۔ شادی کا معاملہ تو حقیقت میں دل کا معاملہ ہے۔ لیکن پادری صاحب فرماتے ہیں کہ یہ سپاہی آسٹریلیا اس لئے نہیں آئے ہیں کہ شادی کریں۔ بلکہ اس لئے آئے ہیں کہ جنگ کریں۔ اُنھوں نے تجویز کی ہے کہ ایسی شادیاں ممنوع قرار دیجائیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ محاذ جنگ سے محاذ شادی کیا کم ہے؟

جاپانی ہوائی جہازوں کا چٹگاؤں پر حملہ

نئی دہلی ۹ رمئی۔ جنرل ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل یعنی جمعہ کو تیسرے پہر کے وقت جاپانی ہوائی جہازوں نے چٹگاؤں کے علاقہ پر حملہ کیا۔ بہت اونچائی سے جاپانی ہوائی جہازوں نے بم گرائے اس کے بعد اُنھوں نے مشین گنوں سے گولیاں برسائیں۔ معمولی نقصان ہوا کچھ لوگ ہلاک اور مجروح ہوگئے۔

آج صبح بھی جاپانی جہازوں نے اسی علاقہ پر پھر حملہ کیا اسکی تفصیل ابھی نہیں ملی ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز برما کے علاقوں پر دیکھ بھال کے لئے اُڑے۔

---

۵ دس یا بارہ فیصدی الاؤنس ملے گا۔

ادبِ لطیف

میرا دل کیوں گھبراتا ہے؟

از جناب اشرف ماہ پوری

جب آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھاتی ہیں
بجلی زور سے کوندتی ہے۔
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اور
دور سے پپیہے کی آواز آتی ہے۔
تو پریتم
میرا دل کیوں گھبراتا ہے ——— ؟
جب باغ میں بہار کا دور دورہ ہوتا ہے۔؟
کلیاں چٹکتی ہیں۔
غنچے مسکراتے ہیں۔
بلبل چہکتی ہے اور
بھونرا پھولوں کے گرد رقص کرتا دکھائی پڑتا ہے
تو پریتم
میرا دل کیوں گھبراتا ہے ——— ؟
جب صبح کو آفتاب کی زریں کرنیں
کائنات کے ذرہ ذرہ پر گلکاریاں کرتی ہیں
پرندے نغمہ ریزی کرتے ہیں۔
نسیم سحری جذبات میں ہیجان پیدا کرتی ہے۔
اور کوئی دور "بالم آئے بسو مورے من میں"
گاتا ہے تو
پریتم ——— میرا دل کیوں گھبراتا ہے ——— ؟
جب رات کو آسمان تاروں سے بھر جاتا ہے۔
ہوا خاموش ہو جاتی ہے
دنیا خواب خرگوش سے لطف اندوز ہوتی ہے
اور نیند مجھے لوریاں دیتی ہے تو
پریتم!
میرا دل کیوں گھبراتا ہے ——— ؟

جاپان کا اعلان

ٹوکیو۔ ۹ رمئی۔ جاپان کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ کرل سمندر میں جاپان کے سمندری بیڑہ کو برطانیہ اور امریکہ کے مشترکہ بیڑے کے مقابلہ میں بڑی شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لڑائی کی تفصیل کا آج اعلان کیا جائے گا۔

جاپان سائبیریا پر چڑھائی کریگا

چنگ کنگ۔ ۹ رمئی۔ اُتری چین سے آنے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ جاپانیوں کو یہ اُمید ہے کہ وہ آئندہ مہینہ میں منچوریہ سے سائبیریا پر حملہ کر سکیں گے۔ جاپانی اُتری چین سے منچوریہ فوج بھیج رہے ہیں۔ اور اُتری چین میں جاپانی فوج کی جگہ چینی فوجیں لے رہی ہیں جو کہ جاپان کی حامی ہیں۔

افریقہ کی فوج لنکا پہونچ گئی

لندن ۸ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حال ہی میں بہت بڑی افریقہ سے لنکا تک پہونچ گئی ہے ان فوجوں میں افریقی فوج بھی شامل ہے۔ یہ فوج کینیا یوگانڈا ٹانگانیکا۔ نیاسالینڈ۔ زنجبار اور اُتری روڈیشیا سے آئی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر عسکری ہیں جو کہ حبش میں لڑ چکے ہیں۔ لنکا میں اس فوج کا خیر مقدم کیا گیا۔

شاعرِ اعظم ٹیگور کو چینی قونصل کا خراجِ عقیدت

کلکتہ ۸ رمئی "ٹیگور محض ایک نام نہیں۔ بلکہ یہ دنیا میں ایک نئی تہذیب بالخصوص چین اور ہندوستان کے درمیان نئے تمدنی تعلقات کے دور کے آغاز کا آئینہ دار ہے"۔

یہ الفاظ چینی قونصل جنرل نے اس جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے کہے جو شاعر اعظم کا ۸۲ واں جنم دن منانے کے لئے منعقد ہوا تھا۔

کلکتہ۔ ۹ رمئی۔ بنگال میں بعض اور علاقے عورتوں اور بچوں کے لئے ممنوع قرار دیدئے گئے ہیں۔ ان میں رہنے والے سرکاری ملازموں کو اہل و عیال باہر بھیجنے کے لئے تنخواہ کا ۵

عالمِ نسواں

ایک حسینہ نے قیامت برپا کردی

مترجمہ محمد یونس صاحب اختر

• خوبصورتی کی قیامت خیزیوں کے سلسلہ میں محمد یونس صاحب اختر کا ایک نہایت ہی دلچسپ و پر از معلومات مضمون ہم معاصر ہند کے شکریہ کیساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس مضمون سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا میں خوبصورتی خلق خدا کے لئے اکثر اوقات کس قدر مصیبت ثابت ہوتی ہے۔

دنیا میں بہت سی ایسی دوشیزائیں گزری ہیں جنھوں نے محض اپنی خوبصورتی و نزاکت سے بہترے نوجوانوں کی قیمتی زندگیاں برباد کر ڈالیں۔ لیکن تاریخ میں رہتی دنیا تک دلہل میں دون گراؤنیٹر کا نام باقی رہے گا۔ جس نے دو سو برس قبل بنٹیار رہ کے قصبے میں نوغ رہنے والے پادریوں کو بھی اپنی بے مثال خوبصورتی سے گرویدہ بنا لیا تھا۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ اُسکے حسن میں کشش تھی۔ مدھ بھری آنکھوں میں شراب کیف کے چھینٹے تھے۔ باتوں میں شیرینی تھی اور جسم کے ہر لوچ میں وہ طلسم تھا جس کی وجہ سے ہزاروں ہستیاں قربان ہو جانا پسند کرتی تھیں۔

ایکدن ایک پادری اُس کے حسن و خوبصورتی سے اتنا مسحور ہوا کہ وہ اُس کے پیروں پر گر پڑا۔ اور اُسکی محبت حاصل کرنے کے لئے اُسکے قدموں کے بوسے لینا شروع کر دیئے اس کے علاوہ ایک حسین و جمیل لڑکی بھی اپنی نازک اندام شریک حیات کو چھوڑ کر اس حسینہ کے تعاقب میں پاگلوں کی طرح گلی گلی کی خاک چھاننے لگا۔ وہ خیال کرتی کہ جس طرح دنیا میں گوشہ گوشہ میں ایک جادوگرنی اپنی چالاکی اور عیاری سے صدہا نوجوانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتی ہے ٹھیک اُسی طرح میں بھی چاہتی ہوں۔ کہ لوگوں کو اپنی خوبصورتی اور شباب کا گرویدہ بنا کر موت کا جام پلاؤں۔

دلہل مین کی نزاکت اور حسن و جمال کا سب سے پہلا شکار رگمبرگ کیتھیڈرل کا پادری تھا۔ جب وہ ایک مجمع میں وعظ کہہ رہا تھا تو اسکی نگاہیں ایک خوبصورت چہرے پر پڑیں۔ دیکھتے ہی بیتاب سا نظر آنے لگا۔ اور بار بار اُسکی متجسسانہ نگاہیں اُسکی طرف گردش کرنے لگیں دلہل مین نے بھی بھانپ لیا کہ پادری اسکی خوبصورتی سے مسحور ہو گیا ہے اسکے بعد جب بھیڑ چھٹ گئی تو وہ اُسکے کمرے میں داخل ہوئی۔ کمرے میں داخلہ سے صرف پادری کو ستانا مقصود تھا۔ وہ اُسکے پاس بیٹھ گئی اور نیچی نظروں سے اُسکی طرف دیکھنے لگی۔ پادری کی محبت کی چنگاری یکایک بھڑک اُٹھی اور وہ جوش و محبت سے مجبور ہو کر بیتابانہ اُسکے قدموں پر گر کر بوسے لینے لگا۔ پھر وہ کھڑا ہو گیا۔ اور اُس کے انگوری رخسار کا بوسہ لینے والا ہی تھا کہ وہ ناگن کی طرح بل کھا کر اُسکے پہلو سے نکل بھاگی۔ دلہن حد درجہ مسرور تھی کیونکہ پہلی مرتبہ اُسے معلوم ہوا کہ وہ انسان کو اپنی خوبصورتی اور حسن سے کس طرح قبضہ میں لا سکتی ہے۔

اسکا دوسرا شکار ڈیوک آف ورٹمبرگ جو اسوقت بالکل نوجوان تھا اور جس کے ہر عضو سے شباب کی خوشنمائیاں نمودار ہو رہی تھیں۔ ایک دفعہ رات کے ڈیوک کے محل میں رقص و سرود کا انتظام ہوا۔ بڑی بڑی رقاصاؤں اور موسیقی کی ماہروں کو دعوت دی گئی۔ محل کے چاروں طرف روشنی کا یہ عالم تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی تھیں اور دن کا دھوکہ ہوتا تھا۔ ڈیوک اس سے قبل بہترین حسینان جہاں سے نظریں چار کر چکا تھا اور اُن کے رس بھرے نغموں سے دل کو شاد کام کر چکا تھا۔ لیکن جب اُس نے دلہل مین کی شیریں نغمہ بخوبی کو سنا تو اُس کے جسم میں کپکپی سی پیدا ہونے لگی۔ آنکھوں میں قطرہ ہائے شراب چھلکنے لگے۔ اور دل میں محبت کا تیر چبھتا ہوا محسوس ہوا۔ ڈیوک نے اس وارفتگی اور جنون کے عالم میں تمام دوشیزاؤں اور حسینوں سے نظریں پھیر کر جو اس وقت محل کی زینت بنی ہوئی تھیں دلہل مین کی طرف پیش قدمی کی۔ جوش محبت میں اُس کے نقاب کو پارہ پارہ کر ڈالا۔ اور اُس سے التماس کیا کہ ہمیشہ کے لئے محل کی ملکہ بن جائے۔ لیکن اُسکی محبوبہ جوانہ الزتھ کو بہت غصہ آیا۔ اُسنے محسوس کیا کہ میری ست سے بڑی ذلت ہوئی ہے۔ اسلئے اُس نے دلہل مین کو گرانقدر تحفہ دے کر کہا کہ برائے مہربانی تم اس محل کی جلد دیا سی ۵

بچوں کی دنیا

درسِ عبرت

آکا جان کے قلم سے

ہم ہندوستانیوں کی سستی کی کہانیاں اور قصے مشہور ہیں یورپ کی اکثر و بیشتر اقوام ہمیں باتونی اور سست کہہ کر ہمارا منہ چڑاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہم ہوائی قلعے تعمیر کرنے میں پیش پیش ہیں اور ہمارے دل و دماغ اور بازوؤں میں کام کرنے کی صلاحیت نہیں۔ غیر ملکوں کے بعض اخبارات ہماری کم علمی اور کاہلی کے نت نئے کارٹون چھاپ کر ہمارا مذاق اُڑاتے ہیں مگر ہم ہیں کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ ہمیں جھنجھلایا جاتا ہے۔ مگر کاہلی نے ہمیں ایسا بدست کر دیا ہے کہ اُٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ اپنے کارنامہ شرم پڑھ اور سن کر ہماری لمبی لمبی گردنیں مارے ندامت کے اُٹھنے نہیں پاتیں۔ بے حسی بے حیائی اور بے شرمی نے ہمارے ناؤ ڈبو کے رکھ دی ہے عیش و عشرت کھیل کود اور فضول خیالات نے ہمیں ایک لمحہ بھی فرصت نہیں ملنے پاتی۔ کہ اچھی اور کار آمد باتوں کی طرف دھیان دے کر یہ کلنگ کا ٹیکہ اپنی پیشانی سے اُتارنے کی کوشش کریں۔

کسے معلوم نہیں کہ دنیا کی اور قوموں نے تعلیمی زیور سے آراستہ ہو کر اس قدر ترقی کی ہے اور ہم سے اسقدر آگے بڑھ گئی ہیں کہ ہم اُن کی دھول کو بھی نہیں پہونچ سکتے۔ اُنھوں نے اپنی زندگیوں کی پروانہ کرتے ہوئے سائنس کی روشنی میں وہ وہ ایجادات کی ہیں کہ اگلے زمانہ کے بڑے بڑے سکندروں اور بہترین دماغوں کی روحیں تڑپ اُٹھتی ہیں۔ مگر ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

دور کیوں جاتے ہو صرف اسی بات سے اندازہ لگا لو کہ کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی تک پہونچنے کے لئے ہم میں سے کتنے تعلیمیافتہ افراد نے کوشش کی۔ تم روز سنتے ہوگے کہ آج فلاں انگریز یا یورپ کی دوسری قوموں کے باشندے نے ہزاروں اور لاکھوں میل کا سفر اس مقصد کیلئے طے کیا۔ کہ وہ اپنی معلومات سے سائنس کی دنیا کو چار چاند لگا دے اور اس معاملہ میں تم نے یہ بھی ضرور سنا ہوگا کہ جانبازوں نے اس مہم کو سر کرنے کے لئے اپنی جانیں اسکی بھینٹ چڑھا دیں۔ اور کچھ سیاحوں نے ہزار طرح کی تکالیف برداشت کیں۔ مگر تم نے کبھی یہ بھی سنا کہ فلاں روشن خیال ہندوستانی نے اپنی جان جوکھوں میں ڈالکر اسطرح کی کوشش کی؟ اور اپنے ملک کا نام روشن کیا؟

کاش کہ ہم دوسری قوموں کے زریں کارناموں سے سبق حاصل کرتے اور اپنی سستی اور کاہلی کو خیرباد کہہ کر دنیا میں کوئی نام پیدا کر سکتے۔

عزیز بچو! ٹھنڈے دل سے سوچو اور سمجھو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور یقین رکھو کہ یہ کرنا ہوگا؟

ھ سے چلی جاؤ۔ لیکن دلہل مین نے قیمتی تحفہ کو زمین پر پھینک دیا۔ اور یہ سوچ کر محل سے نکل گئی کہ وہ اُس سے کبھی نہ کبھی انتقام ضرور لے گی۔ اُسے اچھی طرح یقین تھا کہ ڈیوک دام محبت میں اسیر ہو گیا ہے۔ اب اُسکا بچ نکلنا ناممکن ہے۔ بات بھی سچی تھی۔ کیونکہ ڈیوک اپنی پیاری محبوبہ اور ننھے بچے کو چھوڑ کر دو دن تک اسکی تلاش میں سرگرداں رہا۔

ڈیوک کسی نہ کسی صورت سے اُسکو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اُسکے حسب خواہش مقام ادرہ میں ایک شاندار عمارت تعمیر کرائی جہاں دلہل مین بڑے ٹھاٹھ کے ساتھ رہنے لگی۔ ڈیوک نے اُسکے ہاتھ میں حکومت کے تمام اختیارات دیدیئے اور وہ بڑی شان و شوکت کیساتھ وہاں رہنے لگی۔ لوگوں کے ساتھ ظلم و ستم کا برتاؤ کرتی طرح طرح کی اذیتیں اور سزائیں دلواتی۔ جو شخص اُس کے حکم کی تعمیل نہ کرتا فوراً اسکا سر تن سے جدا کر دیا جاتا۔ ان باتوں کو دیکھ کر ڈیوک کے انصاف پسند اور دلی دوست ایک ایک کرکے امور سلطنت سے ہٹ گئے۔ کیونکہ اُنھیں اپنی زندگی کا خطرہ ہو چکا تھا اسی دوران میں اُسنے ڈیوک کی محبوبہ الزتھ سے بھی اپنا انتقام لینا چاہا۔ لاکھوں تدبیریں اُسنے انتقام لینے کی سوچیں لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ الزتھ کے جان نثار محافظ نے دلہل مین کی ناز یبا حرکتوں پر لعنت و ملامت کی اُس نے دلہل مین کو ذرا دھمکایا۔ ان تمام مساعی کے باوجود دلہل مین ڈچز نہ بن سکی۔ وہ ڈیوک کی زرخرید منکوحہ ہی رہی اُس پر۔

پردۂ فلم

مایا بنرجی

(مس روپ کماری) کا فلمی زندگی کو خیرباد

فی زمانہ جبکہ ایکٹریسوں کی بھرتی دوروں پر ہے مایا بنرجی ایسی مشہور فلم اسٹار کا فلمی زندگی کو ترک کر دینا ایک سنسنی خیز خبر ہونے کے علاوہ، دنیائے فلم کا ایک نامور ہستی سے محروم ہونا بھی ہے۔

واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ اسٹڈیو میں ایک فلم کی شوٹنگ ہو رہی تھی۔ مایا بنرجی روپ کماری کے نام سے ہیروئن کا پارٹ ادا کر رہی تھیں۔ پارٹ کی ادائیگی کے دوران میں ہیرو کا پاؤں دو تین بار مس روپ کماری کے پاؤں پر پڑا ایک اتنی بڑی فلم اسٹار کے لئے یہ عمل فلمی دنیا میں شاید ہتک سمجھی جاتی ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اتنی سی بات پر مس روپ کماری فلم ڈائرکٹر سے اُلجھ پڑیں۔ اور ناراض ہو کر ان الفاظ کے ساتھ کہ "میں اسٹڈیو میں اب بھول کر بھی قدم نہیں رکھوں گی" اسٹڈیو چھوڑ کر چلی گئیں۔

جب ہیروئن ہی پکچر کو ادھورا چھوڑ کر چلی جائے تو پروڈیوسر کے لئے یہ لمحہ فکر ہوتا ہے کہ اب پکچر کو کیوں کر پورا کیا جائے۔ مگر یہ امر واقعی تعجب انگیز ہے کہ پکچر پہلی ہیروئن کے بغیر بھی پوری ہو گئی مندرجہ بالا فلم "آواز" کا ایک دلچسپ سین ہے جو عنقریب ہی آپ سے خراج تحسین حاصل کرنے کے لئے آپ کے مقامی سینما میں آرہا ہے۔

سوگند اور مناکشی

نیو تھیٹرس کے اسٹڈیو میں سوگند اور مناکشی کے نام سے دو تصویریں تیار ہو رہی ہیں۔ سوگند کس پایہ کی فلم ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب بنگالی زبان میں سوگند پیش کی گئی تو اس نے گزشتہ چھ سال کی تمام تعداد ریکارڈ کو توڑ دیا۔ مناکشی کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ یہ تصویر بہت مقبول ہوگی۔

یہ بھی اُسنے ڈیوک سے وہ تعلقات حاصل کرلئے۔ اُسکے پاس دولت کا انبار جمع ہو چکا تھا مگر خوشی اس سے کوسوں دور تھی۔ کیونکہ وہ الزتھ سے انتقام نہ لے سکی تھی۔

رفتہ رفتہ تعلقات کے باشندے ظلم و ستم اُٹھاتے اُٹھاتے اُس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اُن لوگوں کا خیال تھا کہ یہ مظالم جو ان پر توڑے جا رہے ہیں سب اسی عورت کے سبب سے ہیں جسے ڈیوک نے اپنا نائب بنا لیا ہے۔ حالانکہ ڈیوک نہایت اعلیٰ چال چلن کا آدمی ہے۔ یقیناً یہ عورت جادوگرنی ہے اسی لئے ڈیوک کو اپنے قبضہ میں کر چکی ہے غرض پورے ملک میں یہ افواہ آگ کی طرح پھیل گئی کہ دلہل مین جادوگرنی ہے ورنہ ڈیوک کے دل پر قابض ہونا ممکن نہ تھا۔ رفتہ رفتہ یہ خبر بادشاہ تک پہونچی۔ ایک خیر خواہ دوست نے جب ڈیوک کو ہر طرح سے مجبور پایا تو اُس نے فوراً عدالت میں یہ بیان دیا کہ اس عورت کو جلاوطن کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ متعدد انسانوں کو تباہ کر چکی ہے۔

جب دلہل مین نے اس حکم کو سنا تو غضبناک ہو گئی اور اپنے گرانقدر ہار کو زمین پر پھینکتے ہوئے چلائی دنیا کی کوئی قوت مجھے ڈیوک سے جدا نہیں کر سکتی۔ میں ڈیوک سے محبت کرتی ہوں اور ڈیوک بھی مجھے چاہتا ہے۔ ڈیوک دلہل مین کے ان الفاظ کو سن کر بہت متاثر ہوا۔ اور اُسی جذبہ وہ اُسکو بوسہ دینے کے لئے جھکا۔ اس حیرت ساعت میں دلہل مین نے ایک حیرت انگیز راز کا انکشاف کیا۔ کہ اُسکے پاس ایک ایسا طلسم ہے جس سے وہ ہمیشہ ڈیوک کو اپنے دام محبت میں اسیر رکھے گی۔ ڈیوک نے جب یہ سنا تو اُسکی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو گئیں اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ جادوگری سے محبت کرتی ہے فوراً یہ حکم صادر کیا کہ دلہل مین کو قید خانہ میں بند کر دیا جائے۔

چند دنوں کے بعد دلہل مین کی آزمائش کا دن آیا اُس پر یہ الزام لگایا گیا کہ اُسنے اپنے طلسم کے اثر سے سیکڑوں معصوموں کی جانیں لی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں روپیہ برباد کیا ہے اور ڈیوک کو اُسنے پبلک کی نظروں میں رسوا بھی کیا ہے۔ جب اتنے الزام ثابت ہو چکے تو ۱۳ اکتوبر ۱۷۳۰ء کو خوبصورت اور نازک اندام دلہل مین کو پھانسی دیدی گئی۔ اس طرح صفحہ ہستی سے سب سے شریر عورت جادوگرنی کا خاتمہ ہو گیا۔

مہاتما بدھ کے اقوال

جو شخص اپنی ہی خوشی کا طالب ہے اور ابنائے جنس کو ایذا پہنچاتا ہے اصلی امن نہیں پاتا۔

ماتحتوں کیساتھ التفات۔ واجب التعظیم کا احترام۔ الغرض وہ نفس جس میں نیکی اور رحمدلی شامل ہو اور اسی قسم کے رواج ہیں جن کی تم کو پیروی کرنی چاہیئے۔

جس نے اپنے آپ پر قابو پالیا وہ ہمیشہ دکھ سے آزاد رہتا ہے۔

میری جائداد میرا کرم ہے۔ میرا کرم میری وراثت ہے۔ تم نہ سمندر کی تہ میں۔ نہ پہاڑوں کی غاروں میں۔ نہ ہوا میں۔ کسی جگہ بھی ہو۔ اپنے کرموں کے پھل سے بچ نہیں سکتے۔

ہر ذی روح کی طرف دردمند اور رحمدل ہو

شکاری۔ (کسان سے) کیا تم نے کوئی لومڑی دیکھی ہے؟

کسان۔ کیوں نہیں؟

شکاری۔ کدھر گئی ہے۔

کسان۔ جناب گئی نہیں۔ بلکہ وہ تو وہاں پر بیٹھی ہوئی تھی۔

شکاری۔ (خوشی سے) ارے کب؟

کسان۔ ایک سال سے زیادہ ہوگیا۔

مالک (نوکر سے) تم ایک گلاس روزانہ توڑ ڈالتے ہو۔

ملازم۔ جناب والا۔ میں نے یہ گلاس تو جان بوجھ کر توڑا ہے۔

مالک۔ وجہ!

ملازم۔ اجی کیا عرض کروں؟ گیارہ گلاس ٹوٹ چکے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ یہ درجن منحوس ہے اسلئے میں نے اسے بھی توڑ دیا۔

دنیا میں فیصدی تعلیم

برطانیہ ۹۳¼ مرد ۹۱½ عورت جرمنی ۱۰۰ مرد ۱۰۰ عورت
امریکہ ۹۵½ " ۹۳ " جزائر فلپائن ۷۰½ " ۶۱ "
ڈنمارک ۱۰۰ " ۱۰۰ " جاپان ۹۰ " ۹۸ "
ہندوستان ۵ " ۱¼ "

ہندوستان کی مالی حالت

دنیا میں سالانہ اوسط آمدنی فی کس	۳۳۵	روپیے
برطانیہ میں " " " "	۱۴۵۴	"
فرانس " " " "	۱۲۹۲	"
اٹلی " " " "	۱۵۴	"
جاپان " " " "	۱۱۸	"
ہندوستان " " " "	۳۰	"

اندازہ لگایا گیا ہے کہ انگلستان میں سالانہ قریباً ۷۰ کھرب من بارش ہوتی ہے۔

نوعروس وطن

از خطیبۂ ہند نواب سیدہ سردار بیگم اختر حیدرآبادی

ابھی خالد کی رسم نکاح ادا ہو رہی تھی ــــ کہ فضا جنگ کے ہولناک شعلوں سے دہک اُٹھی ــ ملک میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی ــ قومی حکومت کے جاں نثار اپنے اپنے گھروں سے نکل پڑے۔ اور "حب وطن" از ماک سلیماں خوشتر، کا ولولہ انگیز ترانہ گاتے ہوئے مادر قوم کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے میدان جنگ کی طرف چل پڑے ــــ

خالد، مجاہد وطن خالد، کو بھی قوم اور ملک سے بے پناہ محبت تھی۔ ملک و قوم کی آواز کو خالد نے بھی سنا ــــ اس تازہ دولہا کے جذبات حریت و آزادی بیدار ہوگئے۔ اور اُس کی رگ رگ میں شوق جہاد موجزن ہوگیا۔

وہ رسم نکاح کے ختم ہوتے ہی اُٹھا اور سرفروشانہ خدمات جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ سسرال والوں نے دولہا کے اس جذبۂ حب الوطنی کو قدر و عزت اور محبت کی نظر سے دیکھا۔ اور خالد کے ضعیف ماں باپ کو اپنا سر افتخار بلند کرنے کا موقع ملا ــــ

نوجوان بیٹا ــــ نوشاہ دولہا! ماں سے اجازت جنگ طلب کرتا ہے اور خالد کی ضعیف ماں انتہائی مسرت اور بیشمار دعاؤں کے ساتھ بیٹے کو معرکۂ جنگ میں شریک ہونے کی اجازت دیتی ہے۔

خالد روانگی کے وقت اپنی محبوب بیوی صفیہ کا رخصتی دیدار کرنے سسرال جاتا ہے۔ لیکن صفیہ جیسی غیور و بہادر بیوی خالد کے سامنے نہیں آتی۔ بلکہ کامل حیا اور صادق جذبۂ محبت کیساتھ اپنے شوہر کو یہ پیام بھیجتی ہے

"میرے سرتاج! خوش رہو!

مجھے تم جیسے بہادر اور شجاع سرفروش وطن کے ساتھ بیاہے جانے پر نہ صرف فخر ہے بلکہ غرور بھی ہے۔ اور ہر مصری عورت کو ان حالات میں غرور و فخر کرنے کا حق حاصل ہے ــــ میں اُن مشرقی عورتوں میں نہیں جو شوہر کی محبت پر ملک و قوم کو قربان کر دیا کرتی ہیں۔ مجھے تو انتہائی مسرت ہوگی اگر میرا عزیز شوہر "ملک و قوم" پر قربان ہو جائے۔ میرے مقصود زندگی! تم نے مجھے دیکھنے کی خواہش کی۔ لیکن شاید تمھیں میری قیمت دیدار نہیں معلوم! اچھا تو سنو! میرے دیدار کی قیمت قوم و وطن کی سرفروشانہ خدمات ہیں جب تم ان فرائض کو ادا کر کے محاذ جنگ سے واپس آؤ گے اُسوقت مجھے خود تمھیں دیکھنے کے لئے تمھارے سامنے آؤں گی۔ اچھا میرے عزیز شوہر! الوداع۔ فی امان اللہ۔

تمھاری چہیتی
صفیہ"

خالد صفیہ کے پیام کو پڑھ کر مسکرایا۔ اُسکے مجاہدانہ جذبات وطن اور تیز ہوگئے اور وہ یہ شعر پڑھتا ہوا محاذ جنگ کو چلدیا ۔۔

نگاہ یار جسے آشنائے راز کرے
وہ کیوں نہ خوبیٔ قسمت پہ اپنی ناز کرے

خالد خوش خوش محاذ جنگ پہونچا ــــ کچھ دنوں کے بعد خالد کی ملاقات قاسم سے ہوئی۔ قاسم محکمۂ اطلاعات جنگ کا ایک بہادر سپاہی تھا۔ ہر چند قبول صورت و نازک اندام تھا۔ لیکن اسکی سرفروش خدمات نے اُسے بے انتہا جری و بہادر مشہور کر دیا تھا۔

اول اول خالد و قاسم کی رسمی ملاقات ہوئی۔ پھر یہ ملاقات پرخلوص شناسائی اور بعد گہری دوستی ثابت ہوئی اگرچہ دونوں کے فوجی فرائض جداگانہ تھے ــــ ایک مجاہد تھا اور دوسرا محکمۂ اطلاعات کا جاسوس لیکن باہم دونوں روزانہ ایکدوسرے سے ملتے رہتے اور ملنے کی کوشش کرتے اگر اتفاق سے کسی دن دونوں کی ملاقات نہ ہوتی تو دونوں اپنی اپنی جگہ انتشار اور اضطراب میں رہتے ــــ مختصر یہ کہ خالد و قاسم ایک ایسی روح بن گئے تھے جن کے جسم جدا جدا تھے اور دنیا انھیں مختلف ناموں سے پکارتی تھی

ایکدن خالد صبح صبح اُٹھا اور رزم گاہ جانیکی تیاری کرنے لگا

آج اُسے دشمن پر ایک فیصلہ کن اور کامیاب حملہ کرنا تھا۔ آج کے حملے پر فتح و شکست کا دار و مدار تھا ــــ خالد ہی کیا؟ ہر سپاہی اس اہم راز سے واقف تھا۔ موقع کی نزاکت اور احساس فرض سے کوئی غافل نہ تھا۔

الغرض وطن پرستوں کی صفیں درست ہوئیں۔ اور دشمن کے اہم مورچوں کو توڑنے کے لئے مختلف دستوں میں تقسیم ہو کر روانہ ہوگئیں۔ خالد بھی ایک دستہ کا سردار تھا۔ آخرکار انتہائی احتیاط اور کامل عزم کیساتھ حملہ شروع ہوگیا۔ خالد کا دستہ چونکہ سب سے آگے تھا اسلئے خالد کو بیحد احتیاط ہمت اور جرأت کی ضرورت تھی اور قدم قدم پر زندگی اور موت کی کشاکش سے سامنا تھا۔ لیکن خالد مطلق نہ گھبرایا۔ صفیہ کے وعدۂ دیدار کے اشتیاق نے خالد کی رگ رگ میں بجلیاں بھر دیں۔ اور وہ ایک برق جندہ کی طرح صف غنیم پر ٹوٹ پڑا۔ مجاہد وطن کے سرشار سپاہی میدان رزم میں داد شجاعت و جرأت دینے لگے۔ طرفین کے ہزاروں قتل ہوئے اور بے شمار مجروح ــــ! تب کہیں جا کے خالد اور اُسکے ساتھیوں کو "نعرۂ فتح" بلند کرنے کا موقع ملا۔

رات کافی ہو چکی تھی۔ اسلئے اس ہولناک جنگ کے نتائج سے کوئی واقف نہ ہو سکا۔ البتہ جب صبح صبح خالد اور اُسکے سرفروش ہموطنوں نے اپنی فتح و کامرانی کا جائزہ لیا اور مادر وطن پر قربان ہونے والے بہادروں کی لاشوں کو برائے تجہیز و تکفین تلاش کیا تو دیکھا میدان جنگ میں بیشمار لاشیں عبرت و بصیرت کا افسانہ دوہرا رہی ہیں ــــ انھیں لاشوں میں قاسم کی بھی لاش تھی ــــ خالد دل کڑا کر قاسم کی لاش پر بے اختیارانہ گر پڑا کچھ دیر گریہ و زاری کرنے کے بعد ــــ اُس نے قاسم کی لاش کو اُٹھایا۔ اور اپنی قیام گاہ پہونچکر اپنے دوست کے کفن و دفن کا انتظام کرنا شروع کر دیا۔

لاش کو غسل دیتے وقت خالد کی حیرت دو چند ہوگئی جب اُسے معلوم ہوا کہ لاش مرد کی نہیں عورت کی ہے ــــ وہ بڑی دیر تک دریائے حیرت میں غوطہ زن رہا۔ بالآخر وہ چونکا۔ اور مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں۔

قاسم کے بازو سے تعویذ کی صورت میں خالد کو ایک خط دستیاب ہو لکھا تھا۔

"اگر میں میدان جنگ میں ماری جاؤں اور میری نعش کسی وطن پرست مجاہد کو ملجائے تو وہ از راہ کرم میری نعش خالد کے حوالہ کر دے تاکہ میں اپنے شوہر کو اپنا "دیدار" کرا سکوں اور اپنے بہادر شوہر کے ہاتھوں سے دفن ہوتے وقت معانقہ کروں

شہید ملک و قوم
صفیہ عرف قاسم"

خالد اپنی عزیز و بہادر بیوی کی لاش پا کر دیر تک دیوانہ وار روتا رہا۔ اور جب اُسکی آنکھوں کے تمام آنسو ختم ہوگئے تب بھی وہ روتا رہا۔

اس تازہ انکشاف سے فوجی حلقوں میں تعریف و حیرت کی لہر دوڑ گئی۔ شدہ شدہ یہ خبر افسران اعلیٰ تک پہونچی۔ اور اُنھوں نے خالد کو بلا کر نہ صرف داد و تحسین کے نذرانے پیش کیے بلکہ خالد کو ایک ممتاز فوجی عہدہ دیا۔

آج شہر قاہرہ میں محاذ جنگ سے فتح و کامران واپس آنے والے مجاہدوں کے استقبال کی عظیم الشان تیاریاں ہو رہی ہیں۔ شہر کو تمام و کمال آراستہ و پیراستہ کیا گیا ہے۔ گلی کوچے جنت بنے ہوئے ہیں اور اہالیان شہر مادر وطن کے سرفروش فرزندوں کے لئے چشم براہ ہیں ــــ!

آخرکار مجاہدین وطن فتح و کامرانی کے گیت گاتے ہوئے داخل شہر ہوئے تمام فضا سرفروشان وطن زندہ باد مادر وطن پائندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی سب سے آگے فوجی بینڈ بج رہا تھا۔ اُسکے بعد صفیہ کا دوشیزہ تابوت! پھولوں سے چھپا ہوا حسین صفیہ کا تابوت تھا۔ لیکن اس طرح کہ خالد کا داہنا ہاتھ صفیہ کے تابوت پر رکھا ہوا ــــ خالد کی آنکھیں پرنم تھیں لیکن ※

※ اُسکے آنسو نہ جانے کیوں مسکرا رہے تھے۔

الغرض بحیاب پھولوں کی بارش میں ــ مجاہدین وطن باغ حمرا میں داخل ہوئے جہاں ارکان حکومت و سربرآوردہ حضرات نے ان مجاہدوں کا استقبال کیا۔ اور وزیر اعظم نے اپنے سرفروش مجاہدوں کو تحفہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا۔ میرے شجاعو! تم نے ایک مرتبہ پھر دشمن کو بتا دیا کہ تم کس درجہ آہنی عزائم کے مالک ہو۔ مجاہدو! تمھارے مجاہدانہ کارنامے تاریخ مصر میں آب زر سے لکھے جائیں گے۔ حکومت مصر کو تم جیسے بہادروں پر فخر ہے۔ حکومت کی تعمیری زندگی کی بنیادیں تمھارے ہی کاندھوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ زندہ باد مجاہدین وطن! پائندہ باد سرفروشان وطن! میں اس موقع پر خاص طور سے حکومت مصر کی طرف سے ایک اولوالعزم مجاہدہ خالدہ کو خراج تحسین ادا کرنا اپنا اخلاقی اور وطنی فرض سمجھتا ہوں جس نے نہ صرف مادر ملک و قوم کے تحفظ ناموس کے لئے اپنا خارا شگاف تلوار بلند کی بلکہ اس مجاہد کی نوعروس بیوی نے بھی اپنی جان شیریں کو مادر ملک و قوم پر نچھاور کر دیا۔ مجھے فخر ہے کہ صرف مصر کے مرد ہی سرفروشانہ جذبات نہیں رکھتے مصر کی خواتین بھی مجاہدانہ حوصلے رکھتی ہیں۔ صفیہ مصر کی پہلی خاتون ہے جس نے اپنی جان دے کر تحفظ ناموس وطن کیا اور معرکۂ وطن کو فتح کیا میں اس فتح کو زندۂ جاوید صفیہ کے نام سے منسوب کرتا ہوں تاکہ آنے والی نسلیں اس نوعروس وطن کے افسانۂ حیات سے زندگی کا نور اور جرأت و ہمت کا سرور حاصل کریں۔ آؤ! ہم بارگاہ رب العزت میں بخضوع و خشوع دعا کریں کہ وہ مصر کو ایسی بیشمار خاتونیں عطا کرے تاکہ مستقبل میں اقوام عالم کے سامنے مصر کو اپنی کلاہ افتخار بلند کرنے کا موقع ملے آمین ثم آمین

وزیر اعظم کی تقریر اس درجہ ولولہ انگیز اور ہیجان خیز تھی کہ کوئی دل محروم درد اور کوئی آنکھ محروم اشک نہ رہا خالد صفیہ کے تابوت کے قریب کھڑا تھا اور تمام مجمع اپنی پراشتیاق نگاہوں سے صفیہ کا خراج عقیدت خالد کی خدمت میں پیش کر رہا تھا

آخرش صفیہ کا جنازہ تزک و احتشام سے اُٹھا۔ لاکھوں انسانوں نے اس مجاہدہ خاتون کے جنازہ میں شرکت کی حتیٰ کہ خود شاہ مصر بھی مع تمام اراکین سلطنت کے شریک میت ہوئے۔ تمام راہ کوٹھیوں اور بالاخانوں سے صفیہ کے تابوت پر پھولوں کی بارش ہوتی رہی۔ الغرض صفیہ کا جنازہ شاہی قبرستان پہونچا جہاں انتہائی خاموشی کیساتھ رسم تدفین ادا کی گئی۔ اور تمام افراد آہستہ آہستہ اپنے گھروں کو واپس ہوگئے۔ لیکن خدا جانے خالد کس عالم میں تھا کہ اُسے گرد و پیش کے حالات کی مطلق خبر نہ ہوئی ــــ صبح سے شام ہوگئی لیکن وہ اب بھی صفیہ کی تربت پر بیٹھا ہوا اشک افشانی کر رہا ہے ــــ آیئے اس نئے دولہا کو اپنی نوعروس بیوی سے رخصت ہونے کے لئے تنہائی کا موقع دیجئے۔ اور اس داستان کو یہ شعر پڑھ کر ختم کر دیجئے ؎

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

دفن شدہ دولت
مردہ دولت ہے

اگر آپ اپنے روپے کو دفن کریں یا سونا و چاندی کی صورت میں رکھیں تو وہ آپکے یا آپکے بال بچوں کیلئے بیکار ہے! روپیہ کام میں لگانا چاہیئے اگر اس سے منافع حاصل کرنا ہے۔ روپیہ کو کام پر لگانے کیلئے ڈیفنس سیونگس سرٹیفیکیٹس سے نسبتاً اور کوئی آسان و محفوظ طریقہ نہیں ہے۔ جب آپ ڈیفنس سیونگس سرٹیفیکیٹس خریدیں جو کہ قیمتاً دس روپیہ۔ پچاس روپیہ۔ سو روپیہ۔ پانچسو روپیہ اور ایک ہزار روپیہ والے ہیں تو آپ گورنمنٹ کو قرض دیں گے جو آپ کو ہر دس روپے پر بحساب پانچ آنے سالانہ سود اور پانچ سال کے اختتام پر چار آنے اور دس سال کے خاتمہ پر آٹھ آنے کا بونس دیگی۔ آپکے اصل دس روپے، تیرہ روپے نو آنے کی قیمت کے ہو جائیں گے۔ آپ اپنے ڈیفنس سرٹیفیکیٹس کو ہر وقت مع حاصل کردہ سود کے تڑوا سکتے ہیں اور بجائے اس کے کہ آپ اپنی بغیر منافع کی دولت یا بیکار سونے پر کفِ افسوس ملیں آپ یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ آپ کا روپیہ یومیہ اور سالانہ بڑھ رہا ہے۔

آپ ڈیفنس سیونگس سرٹیفیکیٹس اقساط پر خرید سکتے ہیں

پوسٹ آفس جایئے اور ایک ڈیفنس سیونگس کارڈ حاصل کیجیے۔ جو آپ کو مفت ملے گا۔ تب جس قدر بھی آپ چار آنے۔ آٹھ آنے یا ایک روپیہ والے اسٹامپ خرید سکتے ہیں، خریدیں۔ چاہے جب اور جس طرح آپ چاہیں۔ جب آپکے کارڈ پر دس روپے کی قیمت کے اسٹامپ چسپاں ہو جائیں کسی پوسٹ آفس میں جو سیونگس بنک کا کام کرتا ہو پیش کر دیجئے آپکو دس روپے کا ایک ڈیفنس سیونگس سرٹیفیکیٹ مل جائے گا!

جمع کی ہوئی دولت سے منافع حاصل کریں!

حفاظت کے لئے بچت کیجئے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفیکیٹ خریدیں
منافع اور حفاظت کے لئے

وائسرائے کی تقریر

نئی دہلی ۸ رمئی ۔ کل رات وائسرائے نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ رنگون ختم ہونے پر میں نے کہا تھا کہ لڑائی ہندوستان کے دروازہ پر پہونچ چکی ہے ۔ اسکے بعد سے کئی اہم واقعات ہوئے ہیں ۔ ہندوستان کی سرزمین پر حملہ ہو چکا ہے اور خلیج بنگال میں ہمارے جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں ۔ یہ سچ ہے کہ جاپانی بیڑا فی الحال واپس چلا گیا ہے ۔ مگر میری بات پر یقین کرو کہ وہ ضرور واپس آئے گا ۔ برما میں جاپانی لاشیو اور مانڈلے میں موجود ہیں ۔ لیکن چینی ، ہندوستانی اور انگریزی فوج نے جو بہت تھوڑی تعداد میں تھی ، دشمن کا مقابلہ کرکے ہمیں تیاری کی مہلت دیدی ہے ہماری فوجی اور ہوائی طاقت بڑھ رہی ہے اور حملہ ہونے پر ہماری فوجیں بہادری کا ثبوت دیں گی ۔

ہم باقی لوگ یعنی ہندوستان کی مسلح فوج کیا کرے ؟ ہمیں مجموعی طور پر اپنے مشترکہ کاز کے لئے کام کرنا چاہیئے ۔ میں لوگوں کو یہ کہتے سنتا ہے کہ ہمارے پاس ہتھیار نہیں ہیں اگر ہمیں مسلح کر دیا جائے تو ہم ملک کے بچاؤ کے لئے کیا ہو کر لڑیں گے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا ۱۹۴۰ء میں انگلستان اور ۱۹۴۱ء میں روس کے لوگوں کے پاس ہتھیار تھے ؟ کیا چین کی طویل جنگ میں لوگ مسلح رہے ؟ دراصل کبھی کسی ملک میں عوام الناس کے پاس ہتھیار نہیں رہے دشمن کی صف کے پیچھے لڑنے والے بے قاعدہ دستے بڑے بیش قیمت ثابت ہوتے ہیں ۔ اور جب جوں ہتھیار مہیا کیے جائیں گے اس قسم کے دستے برابر تیار ہوتے رہیں گے ۔

وائسرائے نے کہا کہ ہمیں قومی وار فرنٹ کو بنانے میں حصہ لینا چاہیئے اسکے لئے اتحاد اور جذبہ عمل کی ضرورت ہے ۔ کوئی شخص اتحاد کے مقصد سے منحرف نہیں ہو سکتا ۔ سوائے اسکے کہ وہ دشمن کی غلامی پسند کرتا ہو اور ایسے لوگوں سے میں ہرگز اپیل نہیں کرتا ۔

وائسرائے نے اپیل کی کہ پبلک کی قوت مزاحمت کو بڑھایا جائے ۔ شکست خوردہ ذہنیت پیدا کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کی جائے ۔ اور ہر شکل میں نازی اور فسسٹ نظام کی مخالفت کی جائے ۔

مجھے یقین ہے کہ اپنے عقیدہ سے قطع نظر ہر شخص ان مقاصد کی تکمیل کے لئے کام کر سکتا ہے ۔ کئی لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم کیا کریں اس وقت کوئی کام ایسا نہیں جو فتح میں مدد دینے یا رکاوٹ ڈالنے کا باعث نہ ہو ۔ جو لوگ فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں وہ بھرتی ہو جائیں ۔ باقی رہے دوسرے جن میں شہری بچاؤ کی لافیش ۔ وارڈنوں ۔ آگ بجھانے والوں ۔ ڈاکٹروں ۔ نرسوں وغیرہ کے لئے پکار رہی ہیں ہسپتالوں میں ۔ دفتروں میں اور فوجوں کے ہوٹل چلانے کے لئے عورتوں کی ضرورت ہے ۔ پناہ گزینوں کے لئے بھی امداد درکار ہے ۔

اپنی روزمرہ زندگی پر نظر ڈالو ۔ کیا ہم روپیہ خوراک ، کپڑے بجلی ، پٹرول اور کوئلہ ضائع کر رہے ہیں ۔ ایسا کرنا فتح کے حصول میں تاخیر پیدا کرنا ہے ۔ کسان لوگ زیادہ اجناس بوئیں ۔ کارخانوں کے فرد زیادہ کام کریں ۔ غریب ، امیر ، افسر ، کلرک وغیرہ سب فتح کو قریب تر لانے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کر سکتے ہیں ۔

جاپانی بیڑہ منتشر ہو گیا

ملبورن ۹ مئی ۔ آسٹریلیا میں اتحادی ہیڈ کوارٹر سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ کورل سمندر میں لڑائی عارضی طور پر بند ہو گئی ہے دشمن کے حملہ کو پسپا کر دیا گیا ہے لیکن ابھی تک یہ واضح نہیں ہو سکا کہ آیا جاپانی دوسرا حملہ کرنے کے جلد ہی کمک لا سکیں گے ۔

ابھی تک اس بارہ میں کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے کہ لڑائی میں جاپان کا کتنا بڑا بیڑہ حصہ لے رہا تھا نہ ہی اتحادیوں کے نقصانات کا پتہ چل سکا ہے ۔ لڑائی کے بارے میں ابھی کوئی نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا ۔ آج ہائی کمانڈ کوارٹر کے لب ولہجہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اتحادیوں نے پہلا دور جیت کر جاپانیوں کا مقصد عارضی طور پر فوت کر دیا ہے ۔ عام خیال ہے کہ اس فتح پر بہت ہی بجا طور پر خوشی منائی جا سکتی ہے ۔

سڈنی کی ایک خبر میں یہ کہا گیا ہے کہ شمالی مشرقی آسٹریلیا کے سمندر میں جاپان کا جو حملہ آور بیڑا کھڑا تھا اس کے کچھ جہاز تباہ ہو گئے اور باقی بھاگ گئے ہیں ۔

واشنگٹن سے بحری محکمہ نے ایک اعلان میں بتلایا کہ کورل سمندر میں ۳ رمئی سے ہمارے اور جاپان کے جنگی بیڑہ میں لڑائی ہو رہی ہے ۔ اور ابھی تک اسکے ختم ہونے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے ۔ جاپان کا ایک ہوائی اڈہ والا جہاز ۔ ایک بھاری کروزر ۔ ایک ہلکا کروزر ۔ دو تباہ کن جہاز ، چار دخانی کشتیاں ۔ اور دو فوجی جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں ۔ ایک ہوائی اڈہ والا جہاز ، ایک بھاری کروزر ایک ہلکا کروزر اور دو فوجی جہازوں کو نقصان پہونچا ہے امریکہ کے سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ہمارے بیڑے کو کتنا نقصان پہونچا اسکا اب تک پتہ نہیں ہے لیکن جاپان نے اتحادیوں کے بیڑہ کو بھاری نقصان پہونچانے کے متعلق جو لمبے چوڑے دعوے کئے ہیں ان پر کوئی یقین نہیں کرنا چاہیئے ۔

چٹاگانگ کے بعد کئی اور اضلاع

کلکتہ ۸ رمئی ۔ حکومت بنگال نے ساحل بنگال کے مندرجہ ذیل علاقوں میں عورتوں اور بچوں کو رکھنے کی ممانعت کر دی ہے ۔ اور ان علاقوں کے سرکاری ملازموں کو جدائی کا الاؤنس دیا جائے گا ۔

ضلع نواکھالی ۔ ضلع تپیرا (برہمن باڑیہ ڈویژن شامل نہیں ہے) بکر گنج ۔ کھلنا ۔ مدنا پور ، ڈائمنڈ ہاربر سب ڈویژن ۔ سندربن کھلی ۔ جن آباد اور ماروا تھانہ اس سے پہلے ضلع چٹاگانگ کا علاقہ عورتوں اور بچوں کے لئے خطرناک قرار دیا گیا تھا ۔ اب حکومت نے مذکورہ بالا علاقوں میں بھی اسی قسم کا حکم جاری کر دیا ہے اور اس حکم تعمیل بڑی پابندی کے ساتھ کرائی جا رہی ہے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی شہرۂ آفاق کتاب

جگ بیتی

دنیا کی تاریخ سنین وسلاطین کی فہرست کا نام نہیں ۔ نہ مختلف حکمران خاندانوں کے عروج وزوال اور تخت وتاج کے لئے زور آزمائی کرنے والوں کی باہمی کشمکش کو تاریخ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ۔ دراصل تاریخ نام ہے افراد کی ذہنی اور سماجی ارتقا کا ۔ جماعتی نظام کی تنظیم کا ۔ تہذیب وتمدن کے اصولوں کی تدوین کا اور علم وفن کی ترویج کا ۔ پھر تاریخ کا دائرہ کسی ایک ملک یا ایک قوم کے حالات تک محدود نہیں ہوتا ۔ اسکے پیش نظر تمام ممالک اور تمام اقوام ایک سلسلہ میں منسلک ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے متاثر ہوتے اور متاثر کرتے ہیں ۔

جگ بیتی میں پنڈت جواہر لال نہرو نے خاص طور پر انہی اصولوں کو پیش نظر رکھا ہے اور مختلف زمانوں میں تمام ممالک اسلامیہ اور تمام اقوام کے خاکے کو پیش کر کے دنیا کی ایک یکجائی تصویر کھینچی ہے اسلئے ان کی یہ کتاب ہندوستان کی تاریخی ادب میں ایک جدت ہے ۔ ایک توام ہے ۔ جسکی مثال مشکل سے ملے گی ۔

سیاسی مصروفیتوں کے باوجود پنڈت جی کا وسیع مطالعہ اور غیر معمولی غور وفکر کی عادت اس بات کی متقاضی تھی کہ جگ بیتی جیسی تصنیف منظر عام پر آئے ۔ چنانچہ ان خطوط کی شکل میں جو پنڈت جی نے جیل سے اپنی لڑکی کے نام لکھے یہ کتاب اہل ذوق کے ہاتھوں میں پہونچے گی ۔ اب مکتبہ جامعہ نے محمود علی خاں جامعی سے سلیس اردو میں اس کا ترجمہ کراکے پیش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے ۔ قیمت جلد اول ۳ روپے

مکتبہ جامعہ دہلی ۔ قرولباغ

شاخیں :۔ دہلی ۔ لکھنؤ ۔ بمبئی

آسٹریلیا پر حملہ کا خطرہ

کینبرا ۸ رمئی ۔ وزیر اعظم آسٹریلیا مسٹر کرٹن نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ میں آپ لوگوں کو صاف صاف بتلا دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ چند ہفتوں کے اندر اتنے بڑے پیمانہ پر لڑائی چھڑنے والی ہے جسکہ کاری واروں سے تمام دنیا دہل جائے گی ۔ ہمیں بڑے سخت اور خطرناک ہفتوں کا سامنا کرنا ہے ۔ جو آسٹریلیا کی قسمت کا فیصلہ کرنے میں بہت اہم ثابت ہوں گے ۔

حملہ کا خطرہ ایک ایسا خطرہ ہے جو ہر گھڑی حقیقی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے ۔ اور لڑائی ایسے مرحلہ پر پہونچ گئی ہے جسمیں بڑے بڑے واقعات پیش آنیوالے ہیں ۔

مسٹر کرٹن نے مزید کہا کہ میں صاف الفاظ میں کہہ چکا ہوں کہ ہوائی اور سمندری مدد کے بغیر آسٹریلیا کے اڈوں سے حملہ کرنے کی باتیں بنانا بالکل بے معنی ہے ۔ اور اس وقت تک حملہ کا خیال لایعنی ہے جبتک آسٹریلیا ڈٹا رہے ۔

چندوں سے استعمال کرنے کی اپیل کرتے ہوئے مسٹر کرٹن نے کہا کہ آسٹریلیا وقت کے خلاف دوڑ رہا ہے لیکن اسے اپنے ملک کے اندر بڑے بڑے قدم اٹھانا پڑیں گے ۔

ریڈیو سیٹ پر قبضہ کیا جا سکتا ہے

نئی دہلی ۸ رمئی ۔ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۱۶ کے ماتحت صوبجاتی حکومتوں کو یہ اختیار دیدیا ہے کہ جن علاقوں پر دشمن کے حملوں کا فوری خطرہ ہو وہ وہاں کے لوگوں سے ریڈیو طلب کر سکتی ہیں اسکا مقصد یہ ہے کہ غلط اور گمراہ کن خبریں پھیلا کر دشمن بسی ہوئی آبادی کے پاؤں نہ اکھاڑ سکے ۔ یا پانچویں کالم کے لوگوں کو ہدایات نہ دے سکے ۔ یہ ارادہ نہیں ہے کہ دشمن کے ذریعہ براڈکاسٹ کی ہوئی خبروں کو سننے پر کوئی عام پابندی لگا دی جائے ۔ جو لوگ ریڈیو سیٹ کا لائسنس لیں گے انکو ان شرطوں پر عمل کرنا ہوگا ۔

ایک اور حکم یہ شائع کیا گیا ہے کہ حکومت ریڈیو سیٹ رکھنے والے سے یہ مطالبہ کر سکتی ہے کہ وہ حکومت کی ہدایتوں اور اعلانات وغیرہ کو عوام تک پہونچائے دشمن کے ذریعہ حاصل شدہ کسی اطلاع یا خبر کو شائع کرانا یا مشتہر کرنا جرم ہوگا ۔ اور اس جرم پر پانچ سال تک قید کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں ۔

دہلی ۹ رمئی پنڈت جواہر لال نہرو کل صبح لکھنؤ سے دہلی پہونچے ۔ انہوں نے شام کو صدر روزویلٹ کے نمائندے کرنل جانسن سے ملاقات کی جو ایک گھنٹہ جاری رہی ۔ پنڈت جی کی بیٹی ان کے ہمراہ تھیں ۔

گرمیوں میں گرم چائے

گرمیوں میں ٹھنڈک اور آرام حاصل کرنے کیلئے آپکو بہت سی چائے پینی چاہیئے جب آپ گرم چائے پیتے ہیں تو آپکو پسینہ آتا ہے ۔ اور اس جسم کی حرارت تیزی کے ساتھ کم ہو جاتی ہے ۔ اور یہی جسم کو ٹھنڈک پہونچانے کا قدرتی طریقہ ہے اسلئے گرمیوں میں چائے پینا نہایت تسلی بخش ہے ۔

چائے کسطرح تیار کرنی چاہیئے :۔ تازہ پانی ابال لیجئے ۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے ۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے ۔ اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے ۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے ۔

ہندوستانی چائے

تمام دنیا کے پینے کی چیز

IK.146 N

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ نے شائع کیا ۔

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

تر و تازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جاکو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

L.T.K-326

شاندار ـــــ دوسرا ـــــ ہفتہ

ایک دل کش ڈرامہ

کنیادان

خاص اداکار
کلیانی ـ زہرو
غلام محمد ـ جمشیدجی
ہادی

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات
مٹنی شو
اتوار کو ۳½ بجے
دن سے

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۵ ر مئی ۱۹۴۲ء سے تشریف لاکر لطف اُٹھایئے

نتیجہ امتحان سالانہ منبع الطب کالج لکھنؤ ۱۹۴۱ـ۴۲ء

منبع الطب کالج لکھنؤ سے مندرجہ ذیل طالب علم اُردو نصاب سے کامیاب ہوئے ہیں۔

(رول نمبر۲) ایم رضا ـ لکھنؤ (رول نمبر۵) حافظ عبدالرشید اعظمی (رول نمبر۶) فاضلہ بیگم صدیقی ادیب ماہر لکھنؤ (رول نمبر۸) محمد کامل فتحپور ہنسوہ (رول نمبر۱۲) محمد عبدالرحیم خاں لکھنؤ (رول نمبر۱۳) محمد اطہر حسن خاں بریلی (رول نمبر۱۶) سید اعظم علی قدوائی خیرآباد (رول نمبر۱۸) سدورپرشاد سری واستوا سیتاپور (رول نمبر۱۹) حافظ محمد خاں الٰہ آباد (رول نمبر۲۰) سید اسرار حسین کاظمی خیرآباد (رول نمبر۲۱) محمد عمران اعظم گڑھ (رول نمبر۲۲) مولوی یار محمد چاٹگام بنگال (۲۳) سید مظفرالدین حسن کانپور (رول نمبر۲۴) محمد عثمان ریاست حیدرآباد (رول نمبر۲۵) مقصود علی شاہ لکھنؤ (رول نمبر۲۷) حافظ محمد رفیق کرنال پنجاب (رول نمبر۲۹) سید قاسم علی مظفرنگر (رول نمبر۳۰) حافظ عبدالرحیم سہارنپور (رول نمبر۳۱) قربان علی خاں سہارنپور (رول نمبر۳۲) سید مناظر الحسن مظفر الحسن (رول نمبر۳۳) اطہر حسن بانس بریلی (رول نمبر۳۴) محمد منظور الحق للکاپور بہار (رول نمبر۳۵) جمال الدین بستی (رول نمبر۳۶) مقبول احمد علیگڈھ (رول نمبر۳۷) ایم اے بیگ لکھنؤ (رول نمبر۳۸) ارباب شیر خاں گونڈہ (رول نمبر۳۹) عزیز احمد الٰہ آباد (رول نمبر۴۰) شفیع اللہ آگرہ۔

مندرجہ ذیل طالب علم نصاب عربی سے کامیاب ہوئے ہیں۔

(رول نمبر۴۱) مولوی سید ذوالفقار حیدر اعظم گڑھ (رول نمبر۴۳) مولوی قاری محمد عبدالغنی راولپنڈی (رول نمبر۴۴) مولوی محمد عبدالحکیم بنگال (رول نمبر۴۶) مولوی محمد سلیمان عباس اعظمگڈھ (رول نمبر۴۷) مولوی سید جواد حسین فیض آباد (رول نمبر۵۰) قاضی محمد قاسم اعظم گڑھ (رول نمبر۵۲) مولوی قاری سید خلیل احمد لکھنؤ (رول نمبر۵۳) مولوی محمد ابوالطیب صاحب لکھیم پور (رول نمبر۵۴) مولوی سید محمد حسن صاحب ضلع سارن (رول نمبر۵۵) مولوی سید مرتضےٰ حسین ضلع سارن (رول نمبر۵۸) مولوی محمد جلیل الرحمٰن مونگیر (رول نمبر۵۹) مولوی محمد عبدالمجید بھاگلپور (رول نمبر۶۱) مولوی محمد فصیح الزماں مظفرپور (رول نمبر۶۴) ایم ایس علی مطہر بجنور (رول نمبر۶۵) مولوی حافظ حاجی شاہ سید لیقظ الدین احمد سہسرام (رول نمبر۶۶) مولوی سید محمد شاہ سرینگر کشمیر (رول نمبر۶۸) مولوی عین الحسن مظفرنگر (رول نمبر۶۹) مولوی محمد حنیف خاں انبالہ (رول نمبر۷۰) مولوی مقبول احمد بستی۔

مسٹر چرچل کا بیان

پارلیمنٹ میں مڈغاسکر کے بارے میں تازہ ترین اطلاع دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ہاؤس مڈغاسکر کے بارے میں تازہ ترین حالات سننے کے لئے منتظر ہوگا۔ جہاں تک ہوسکا خونریزی کم کرنے کے لئے ہم نے بہت زبردست فوجی دستے جن میں سب قسم کی فوج شامل تھی حملہ میں استعمال کی۔ اس حملہ کے لئے ہم تین ماہ سے تیاریاں کر رہے ہیں جیسا کہ اخباروں میں آچکا ہے ہماری فوجیں کامیابی کے ساتھ ٹاپو پر اُتر گئیں۔ اور منگل کی شام تک ان کا ڈیگو سوارز کے قریب فرانس کی فوجوں سے مقابلہ ہوگیا۔ انٹرائن اور اراگاٹنا کی راس کے سامنے بھی مقابلہ ہوا۔ انٹرائن پر انگریزی فوجوں کے پہلے حملہ کو فرانسیسی فوجوں نے پسپا کردیا۔ اور انگریزی فوج کے ایک ہزار آدمی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ لیکن میجر جنرل سٹرگس نے پھر حملہ کیا اور پھر راس پر حملہ کردیا۔ فرانس کے سمندری اور بری کمانڈروں نے ہتھیار ڈالدیے۔ ڈیگو سوارز کے شہر پر قبضہ کرلیا گیا آج صبح پھر اراگاٹنا پر حملہ کیا گیا۔ وہاں بھی فرانسیسی فوجوں نے ہتھیار ڈالدیے دونوں طرف کے کمانڈر صلح کی شرطیں تیار کر رہے ہیں۔

یہ کارروائی بڑی محنت کے ساتھ کی گئی ہے فرانسیسی فوجوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے

مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر!!

شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دلگداز داستان

محل کیرمین
موتی محل کا پائنر

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو ۳½ بجے
دن سے

جمعہ ۱۵ ر مئی ۱۹۴۲ء سے
منروا فلم کمپنی کا شہرہ آفاق اسلامی شاہکار

پکار

خاص اداکار
سہراب مودی ـ چندرموہن
نسیم ـ سردار اختر ـ نورجہاں
شیلا ـ صادق علی ـ

شہ ٹکٹ ۲ر ۹۔/ ۱ر ۴ زنانہ ۔/۳

مشترکہ دشمن کے خلاف ایک ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ونٹرائن کے علاوہ ڈیگو سوارز کے سمندری اڈہ پر بھی قبضہ کرلیا گیا ہے۔ اور ٹاپو میں منظم مقابلہ ختم ہوگیا ہے لڑائی میں انگریزی فوجوں کو کم نقصان ہوا۔ انگریزی فوجیں دو جگہ اُتریں۔ جو فوج کوریئر کی کھاڑی میں اُتری اُس نے ڈیگو سوارز پر حملہ کیا اور دوسری فوج نے ونٹرائن پر حملہ کیا۔

ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ڈیگو سوارز اور ونٹرائن پر قبضہ کرلیا گیا ہے فرانسیسی کمانڈر نے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ صلح کی بات چیت ہو رہی ہے لیکن مقابلہ ابھی تک جاری ہے۔ ایک فرانسیسی ڈُبکنی کشتی اور ایک جہاز ڈبو دیا گیا۔

یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کا فیصلہ

لکھنؤ ۷ رمئی۔ یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کا کل ایک اجلاس ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ کمیٹی کی ایک میٹنگ ۳۰ اور ۳۱ مئی کو لکھنؤ میں منعقد ہوگی۔ جس میں کونسل کے عہدیداروں اور ممبروں کا انتخاب کیا جائے گا۔

مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا۔

صوبہ کے چند علاقوں میں بلیک آؤٹ کے متعلق جو کارروائی کی جارہی ہے اُس کے پیش نظر مقامی ممبروں کو چاہیئے کہ وہ دیکھ بھال کا کام کریں۔

اس قسم کی ڈیوٹی اسی حالت میں دیجا سکتی ہے جبکہ ان کو بھی وہی سہولتیں دیجائیں جو پولیس اے آر پی کے ممبروں کو ٹارچ وغیرہ رکھنے کے سلسلہ میں ملی ہوئی ہیں۔

مسز شوبھادتی متل کو کانگریسی عورتوں میں کام کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔

والسرائے کا نیشنل وار فرنٹ

نئی دہلی ۸ رمئی۔ آج ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ والسرائے نے اپنی کل کی براڈکاسٹ تقریر میں نیشنل فرنٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ غیر مسلح طاقتوں کو منظم کرنے کی تحریک ہے۔ یہ بالکل غیر سرکاری تحریک ہے۔ اور عام پبلک لیڈروں کو ہی اسے چلانا چاہیئے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو قومی مورچہ قائم نہیں ہوسکتا۔

والسرائے کی منشا یہ ہے کہ یہ تحریک دیہات تک پہونچے اور مقامی لیڈروں کی ماتحت سب لوگ کام کریں یہ نظام مقامی لیڈروں سے لیکر پراونشل لیڈر تک ہوگا۔ بعض حالات میں یہ لیڈر ایک آدمی ہوسکتا ہے اور بعض حالتوں میں یہی کام ایک بورڈ کرسکتا ہے۔ نیشنل وار فرنٹ کا کام یہ ہوگا کہ ضروری پمفلٹ وغیرہ شائع کرے اور جلسے بلائے گورنمنٹ پروپگنڈہ کے لئے مسالہ بہم پہونچانے کو تیار رہے۔ اور اس غرض کے لئے تین لاکھ روپیہ سالانہ مدد دے گی ایک دو کے سوائے ہر صوبہ میں پراونشل آرگنائزر مقرر کیے گئے ہیں، جو عام طور پر آئی سی ایس ہیں۔ ایس کے افسر ہیں دہلی کے لئے پنجاب سول سروس کا ایک افسر مقرر کیا جائے گا۔

ایک حلف نامہ تیار کیا جائے گا اور ہر ممبر کو یہ حلف لینا ہوگا۔

مجھے ہندوستان کا باشندہ ہونے پر فخر ہے۔ اس لئے میں ہندوستان کی قومی عزت اور بچاؤ کے لئے ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے اور یقینی فتح کو نزدیک لانے کے لئے شب و روز کام کرنے کا حلف لیتا ہوں "

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۲۲ سنہ ۱۹۴۲ء آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر پرتاب گڑھ مقام پرتاب گڑھ

شیواسر ولد جھنگو قوم چمار ساکن رام پور گرد اور پرگنہ و تحصیل ضلع پرتاب گڑھ ـ مدعی

بنام پرشاد وغیرہ ـ مدعا علیہ

بنام پرشاد ولد دیبی قوم چمار ساکن چھیتے متی پرگنہ سورام ضلع الٰہ آباد ـ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دعوےٰ دخلیابی معہ حرجہ مالیتی ۔/۵۰ کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ر مئی ۱۹۴۲ء وقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیئے اور جوابدہی دعوے کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزوں پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کیجیئے۔

مطلع رہئیے کہ اگر روز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۳۰ ر ماہ اپریل ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم کالی سہائے منصرم
عدالت منصفی پرتاب گڑھ۔

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

۱۶ ر مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو یا اس سے قبل، مندرجہ ذیل چیزوں کی سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کیے جاتے ہیں۔

۱۔ ۷۵ بیل جو ہر حیثیت سے جوان تندرست اور مضبوط ہونا چاہیئے۔

۲۔ ۱۵۰ نئی لکڑی کی اکہری بیل گاڑیاں یا سی آئی شیٹ کی گاڑیاں۔

۳۔ ۲۵ گھوڑے لڑکیوں کے اسکول کی سواری کی گاڑیوں کے لئے جو ہر ایک پندرہ سے بیس تک لڑکیوں کو گاڑی میں کھینچ کرلے جانے کے لئے کافی مضبوط ہوں۔

۴۔ ۲۰ گھوڑے گاڑیاں۔ ہر ایک گاڑی میں بیس لڑکیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہونا چاہیئے۔

ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ میونسپل خزانہ میں نقد ایک سو روپیہ ۔/100 روپیہ کی ارنسٹ منی (زرضمانت) کی جمع کرنے کے ثبوت کے لئے اصلی رسید، ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ آنا چاہیئے جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر بھی غور نہیں کیا جائے گا۔

ہر ایک ٹنڈر مہر بند لفافہ میں ہونا چاہیئے اور جس میں اوپر یہ لکھا ہونا چاہیئے:۔
۱۔ بیلوں (۲) بیل گاڑیوں (۳) گھوڑوں (۴) گھوڑے گاڑیوں (1 - BULLOCKS (2) CARTS (3) HORSES (4) CARRIAGES. کی سپلائی کے لئے ٹنڈر۔ یہ ٹنڈر اگزکیٹو آفیسر صاحب میونسپل بورڈ کانپور کے نام آنا چاہیئے۔

بورڈ سب سے کم یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کے لئے پابند نہیں ہے۔

مزید معلومات کسی کام کے دن میں ۳ ـ ۴ بجے کے درمیان اگزکیٹو آفیسر صاحب سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

منظور شدہ ٹنڈر دینے والے کو ہر ایک ٹھیکہ میں کام کو مناسب طریقہ سے پورا کرنے کے واسطے ٹھیکہ کی کل رقم کی پانچ فیصدی کے برابر ارنسٹ منی (زرضمانت) میں جمع کرنا ہوگی۔

ٹنڈر منظور ہونے کی تاریخ سے سات دن کے اندر اگر ٹنڈر دینے والا اقرارنامہ کی تکمیل نہ کرے گا تو ارنسٹ منی (زرضمانت) ضبط کرلیا جائے گا۔

آرڈر ملنے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر سپلائی پوری کرنا ہوگی۔

ناکامیاب رہنے کی حالت میں ضمانت کا روپیہ ضبط کرلیا جائے گا۔ اور جس کا ٹنڈر منظور ہوا ہے اُس آدمی کے صرفہ اور خطرہ پر خریداری کی جائے گی۔

محمد حبیب اللہ بی اے ایل ایل بی
اگزکیٹو آفیسر
میونسپل بورڈ ـ کانپور

شاندار ـــــ گیارھواں ـــــ ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ
۶½ بجے شام
۹½ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو ۳½
بجے دن سے

جمعہ ۱۵ ر مئی ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار
اشوک کمار ـ لیلا چیٹنس ـ ممتاز
کرونا ـ شہزادی ـ راج کماری ـ
ڈیسائی

موسیقی ـ جذبات ـ رومان ـ رقص ـ مزاح
سب کچھ آپ اسمیں پائیں گے تشریف لاکر لطف اُٹھایئے!

آدھی پیاس ـ خاص اداکار ـ سنہپربھا ـ پردھان ـ ایشور لال
نذیر ـ گلاب ـ بلوریہ

کے حملہ یا غلبہ کی مدافعت کرسکیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم کبھی آپ پر گرفت نہ رکھ سکتے تھے ، کیا آپ ہمارے پچھلے گناہوں کو معاف نہ کریں گے ؟ اور ان انگریز مردوں اور عورتوں کی نئی نسل کی نیک نیتی پر بھروسہ نہ کریں گے جو سامراج کا خیال نہیں کرسکتے ۔ کیا آپ کے علاوہ کانگرسی لیڈروں میں ایک بھی ایسا ہے جو پورے دل سے اہنسا میں یقین رکھتا ہو ۔ صرف آپ کی ہی لوزیشن منطقی ہے ۔ اور آپ برطانیہ کے سچے دوست ہیں ۔"

گاندھی جی کا جواب

مہاتما گاندھی اخبار ہریجن میں لکھتے ہیں کہ :-

" یہ ایک رقت انگیز انگریزی خط کا خلاصہ ہے میں تو وہی بات دوہرا سکتا ہوں جو میں نے اس وقت محسوس کی اور لکھی تھی جب میں نے لارڈ لنلتھگو سے ملاقات کے بعد جو جنگ شروع ہوتے ہی ہوئی تھی ۔ اپنے تاثرات قلمبند کیے تھے ۔ مجھے نہ کچھ واپس لینا ہے اور نہ چھپانا ہے میں آج بھی برطانیہ کا ویسا ہی دوست ہوں جیسا اس وقت تھا ۔ مجھ میں تو ان سے نفرت کا کوئی نشان بھی نہیں ہے لیکن میں جس طرح ان کی بڑی خوبیوں کی جانب اندھا نہیں رہا ہوں ویسے ہی ان کی عظیم محدودیت کی جانب بھی اندھا نہیں ہوں ۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ عوام میں نفرت موجود ہے اور میں اس سے بھی انکار نہیں کرتا کہ وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ اس نفرت میں بھی اضافہ ہوا ہے ۔ لیکن میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میرے قومی نسخہ نے اس نفرت کے جذبہ کو قابو میں رکھا ہے ۔ اسے ایک حد تک بے کار کردیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وقت جنگ کے بعد نہ آئے گا بلکہ دوران جنگ ہی میں آگیا ہے کہ برطانی اور ہندوستانی ایک دوسرے مکمل علیحدگی پر رضامند ہوجائیں اس طریقہ

اور اس کے لئے علاج بھی سخت ہی ہونا چاہیئے ۔ میں نے علاج بتادیا ہے ۔ یعنی یہ کہ برطانی کم از کم ہندوستان سے ورنہ کم ازکم تمام غیر ملکی مقبوضات سے مکمل اور باترتیب طریقہ پر فوراً مٹ جائیں ۔ اہل برطانیہ کا سب سے بہادرانہ اور صفائی کا عمل ہوگا ۔ اور صفائی کے ساتھ سامراج کا خاتمہ نازی ازم اور فیسی ازم کا بھی خاتمہ ثابت ہوگا ۔ جو کہ سامراج کی ہی شاخیں ہیں ۔

نیشنلسٹ ہندوستان اس طریقہ پر برطانیہ کی مصیبت کا خاتمہ نہیں کرسکتا جس طرح پر خط لکھنے والے نے تجویز کیا ہے ۔ اگر ہندوستان میں اس کے لئے جوش بھی پیدا کردیا جائے تو اس کے پاس سامان کہاں ہے ۔ اور پھر نیشنلسٹ ہندوستان کو جوش دلانے والی بات ہی کون سی ہے ۔ جس طرح سورج کی عدم موجودگی میں دھوپ کی گرمی نہیں محسوس کی جاسکتی اسی طرح ہندوستانی بھی آزاد ہوئے بغیر آزادی کی دھوپ کی گرمی نہیں محسوس کرسکتے ۔ اور اس حساب سے پہلے تو جو تجربہ ہوگا اس میں ایک دھکا سا محسوس ہوگا ۔ ہم میں سے بہت سے تو خاموشی اور توازن کے ساتھ آزاد ہندوستان کا تصور ہی نہیں کرسکتے ۔ ایسا دھکا پہونچنا لازمی تھا ۔ کیونکہ ہندوستان ایک طاقتور قوم ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستان کا عمل کیا ہوگا ۔ اور جب یہ جھٹکا پہونچے گا تو اس کا ردعمل کیا ہوگا اسلئے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ مجھے اپنی ساری قوت اس عظیم عمل کے حصول میں لگا دینی چاہیئے ۔

خط لکھنے والا یہ تسلیم کرلیتا ہے کہ برطانیوں نے ہندوستان سے زیادتی کی ہے میں اسے یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ پہلی شرط یہ ہے کہ ان غلط کاریوں کا ازالہ کیا جائے یہ فتح کے بعد نہیں بلکہ فتح سے پہلے ہونا چاہیئے ۔

مسٹر چرچل کی تقریر

لندن ۱۱ رمئی ۔ گزشتہ شب کو ایک براڈکاسٹ تقریر میں مسٹر چرچل نے ہالینڈ بلجیم اور فرانس کی شکست اور لوہاروں کے آدمیوں کے خطرناک طریق پر ہتھیار ڈالنے پر تبصرہ کیا ۔ اور کہا کہ بدخود غلط ریاضی داں مسولینی نے دیکھا کہ سستی کامیابی اور لوٹ مار کا آسان موقع ہے چنانچہ اس نے دم توڑتے ہوئے فرانس پر پشت سے ضرب لگائی ۔ اور برطانیہ پر جسے وہ ختم سمجھتا تھا ہمارے دوست بھی سمجھتے تھے ، کہ ہمارا خاتمہ قریب ہے ۔ ہم اس وقت اکیلے تھے ۔ مگر ہم نے اپنے دشمنوں کا مقابلہ کیا ۔ مسولینی کی افریقی سلطنت کو تباہ کردیا ۔ ایبے سینیا کو آزاد کردیا اور مشرق وسطیٰ کے ملکوں کی جرمنی سے حفاظت کی ۔ یونانیوں کی مدد کرتے وقت ہمیں کافی نقصان ہوا ۔ ہم نے اپنے گھروں اور شہروں پر دشمن کے حملے خندہ پیشانی سے برداشت کیے ۔ گزشتہ جنگ کی طرح اب بھی ہم شکستوں اور پسپائیوں کے بعد فتح حاصل کریں گے ۔ اس وقت ہم غیر مسلح نہیں اکیلے بھی نہیں ۔ انجام ایک ہی ہوسکتا ہے وہ کب ہوگا یہ میں نہیں کہہ سکتا ۔ لیکن اپنے ذرائع کو متحد کرلینے کے بعد ہم یقین کیساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں ۔

ہم اب اس مرحلہ پر پہونچ رہے ہیں جب ہٹلر ایک مہلک غلطی کرلے گا اور جب جنگ کی تاریخ لکھی جائے گی تو معلوم ہوگا کہ ڈکٹیٹروں نے اپنی تیاریوں کے باوجود جمہوریتوں سے کہیں زیادہ غلطیاں کی ہیں ۔

جرمن قوم کے جوانوں کو روسی جنگ میں جھونکنے میں کی تھی روس نے جتنا نقصان اٹھایا ہے اتنے تھوڑے عرصہ میں اتنا نقصان کسی دوسرے ملک یا حکومت کا برداشت نہیں کرنا پڑا ۔ ہٹلر کی دوسری غلطی یہ تھی کہ موسم سرما کو بھول گیا اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کتنے لاکھ جرمن روس میں سردی کا شکار ہوگئے ؟

ان مرنے والوں کی تعداد یقینی طور پر ان لوگوں سے زیادہ تھی جو گزشتہ ساڑھے چار سال کی لڑائی میں مارے گئے ۔ جرمنوں کے بیان کے مطابق گزشتہ جنگ میں دس لاکھ ۳۶ ہزار ۳۰۹ جرمن کام آئے تھے ۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ جرمن ڈکٹیٹر کے خون کی پیاس اتنی تیز ہے کہ اس نے یہ اعلان کردیا کہ آئندہ سردیوں میں اس کی فوج کے پاس پہلی سردیوں کی نسبت اچھے کپڑے ہوں گے ۔ جنگ اس قدر طول پکڑے گی ۔ یہ سوچتے ہی جرمنوں کے دلمیں سنسنی اور ہراس کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

ہم اور امریکہ دونوں اس گھات میں ہیں ۔ انگریزی ہوائی بیڑہ اس کے خلاف حرکت میں آچکا ہے اور آئندہ سال کی جنگ میں جرمنی پر امریکہ کی گولہ باری ایک خاص واقعہ ہوگا ۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی بڑھتی ہوئی بہتر ہوائی طاقت کو جرمنی کے خلاف استعمال کریں ۔ ہٹلر کی دھمکیاں سننے کے ہم عادی ہیں اس لئے ستمبر ۱۹۴۰ء میں کہا تھا کہ وہ ہمارے شہروں کو ملیا میٹ کردے گا

وائسرائے کی نئی اگزیکیٹیو کونسل

نئی دہلی ۱۱ رمئی ۔ گزشتہ دنوں پنڈت جواہر لال نہرو کی آمد مسٹر راجگوپال اچاریہ کی اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں اور اس قسم کے کئی دیگر واقعات کو عام پبلک نے کوئی غیر معمولی اہمیت نہیں دی ۔ لیکن لیڈر کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ بعض عناصر برٹش کو سیاسی ڈیڈلاک دور کرنے کے لئے اور کوشش کرنے پر آمادہ کررہے ہیں ۔ البتہ سرکاری حلقہ کسی نئی کوشش کے خلاف ہیں ۔

تجویز یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک ایسی جزوی نیشنل گورنمنٹ بنائی جائے جس کی ذمہ داری مشترکہ ہو لیکن آئینی طور پر وہ تاج کے سامنے جوابدہ ہو ۔ اندرونی معاملات میں اُسے نو آبادیات کے وزارتوں سے کم سے کم اختیارات حاصل نہیں ہوں گے ۔

بہرحال اس تجویز کے مطابق بھی نئی وزارت وائسرائے کی اگزیکیٹو کونسل کی محض توسیع ہی ہوگی ۔ کانگرس کو مطمئن کرنے کے لئے یہ کہا جاتا ہے کہ کونسل میں تمام ممبر غیر سرکاری ہوں گے ۔ جن میں ایک ڈیفنس ممبر بھی شامل ہوگا ۔ کمانڈر انچیف کی حیثیت وزیر جنگ کی سی ہوگی ان کے فرائض میں خط امتیاز کانگرس ، مسلم لیگ اور وائسرائے و کمانڈر انچیف کے درمیان گفت وشنید کے بعد کھینچا جائے گا ۔

کہا جاتا ہے کہ اگر یہ تحریک کامیاب ہوئی تو وائسرائے ایک ایسا اعلان کریں گے جیسا کہ ۱۹۳۷ء میں صوبائی خود مختاری کے متعلق انھوں نے کیا تھا ۔

روس پر جرمنی کا بڑا حملہ

نیویارک ۱۲ رمئی ۔ بیس لاکھ جرمن فوج نے روس میں ڈونٹز کے مورچہ پر متوقع بڑا حملہ شروع کردیا ہے ماسکو آمدہ غیر سرکاری اطلاعات ظاہر کرتی ہیں کہ جرمن اس حملہ میں ۲۴ مسلح ڈویژن ۔ ایک ہزار سے دو ہزار تک صف اول کے ہوائی جہاز اور پیدل فوج استعمال کررہے ہیں حملہ شمال میں نیپرو پیٹرسک اور جنوب میں جزیرہ نمائے کرچ کے درمیان اڑھائی سو میل لمبے مورچہ پر شروع ہوا ہے لینن گراڈ کے رقبہ میں روسیوں نے حملہ شروع کردیا ہے اور سمولنسک میں جرمن فوجوں کی نقل وحرکت ظاہر کرتی ہے کہ مستقبل قریب میں وسطی مورچہ سے بھی روس پر حملہ ہوگا ۔

ایک سوویٹ اعلان مظہر ہے کہ جزیرہ نمائے کرچ میں سوویٹ فوجوں نے جرمنی کی حملہ آور فوج کا سخت مقابلہ کیا ۔ ۳۰۸ جرمن ہوائی جہاز گرائے گئے ۔ ۱۰۰ روسی طیارے برباد ہوئے ۔ جرمنوں کو مالی و مادی نقصان بہت پہلے گزشتہ ہفتہ میں ان کے ۱۷۱ اور روسیوں کے ۸۱ ہوائی جہاز برباد ہوئے

مسٹر رفیع احمد قدوائی گرفتار

لکھنؤ ۱۲ رمئی ۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر مال یو پی ۔ آج صبح ڈیفنس آف انڈیا کے قاعدہ ۲۱ کے تحت گرفتار کرلئے گئے ۔ انھیں لاہور ایکسپریس سے بریلی سنٹرل جیل بھیج دیا گیا ہے ۔

پولیس کی ایک پارٹی اسلم احمد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی زیر سرکردگی گزشتہ شب مسٹر قدوائی کے بنگلہ پر گئی ۔ لیکن وہ باہر گئے ہوئے تھے ۔ اور کافی رات

پر گئی ۔ اور انھیں موٹر میں بٹھا کر اسٹیشن لے گئی بہت سے کانگریسیوں نے انھیں الوداع کہی ۔ پنڈت جواہر لال کو مسٹر قدوائی کی گرفتاری کی اطلاع کلو میں دیدی گئی ہے ۔

مشرقی آسام پر حملہ

نئی دہلی ۔ ۱۲ رمئی ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۰ رمئی اتوار کو مشرقی آسام کے ایک چھوٹے قصبہ پر ہوائی حملہ ہوا ۔ شہری آبادی اور فوج کے نقصان جان معمولی تھا ۔ اور مادی نقصان بہت تھوڑا ہوا ۔

حکومت آسام نے سائیکلوں کے متعلق چند احکام جاری کیے ہیں جن کی رو سے ان کا رجسٹریشن ضروری ہوگا ۔ اس حکم کا اطلاق ان تمام پاؤں گاڑیوں پر کیا جائے گا جو اٹھائے جانے کے لئے بنائی گئی ہیں یا استعمال کی جاتی ہیں ۔ وہ سائیکلیں اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گی ۔ جو سرکاری ملازموں کے پاس ہوں یا فوجی اغراض کے لئے استعمال ہوتی ہیں ۔

علامہ مشرقی اور مسٹر جناح

میں خط وکتابت

نئی دہلی ۱۲ رمئی ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح نے مندرجہ ذیل خط وکتابت جو ان کے اور علامہ مشرقی خاکسار لیڈر کے درمیان ہوئی شائع کیا ہے

علامہ مشرقی کا تار

مدراس ۵ رمئی ۔ میرے ۲۷ تاریخ والے تار کا جواب نہیں آیا ۔ کیا آپ مشترکہ مطالبہ کے لئے کم سے کم شرائط بیان کرسکتے ہیں ۔ جن پر مسٹر راجگوپال اچاریہ سے تعاون کرسکتے ہیں ۔

عنایت اللہ

مسٹر جناح کا تار

۱۱ رمئی ۔ آپ کا تار پہونچا ۔ خاکساروں سے میری اپیل ہے کہ وہ لیگ میں شامل ہوجائیں اور وہ تہ دل سے اس نازک وقت میں لیگ کی امداد کریں ۔ خط وکتابت کے ذریعہ مشترکہ مطالبہ پر مشورہ دینا ممکن نہیں ۔

مہاتما گاندھی کا اظہار خیال

احمد آباد ۔ ۱۰ رمئی ۔ مہاتما گاندھی اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں فرماتے ہیں کہ مارلے نے کہیں الفاظ کے غلط استعمال کے متعلق احتجاج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ نشر خیالی کے اسباب میں سے ہوتے ہیں ۔ نیشنل گورنمنٹ کا فقرہ بھی نشر خیالی کی ہی ایک مثال ہے مسلمہ طور پر کوئی بھی سیاسی پارٹی (کانگرس بھی) یہ امید نہیں کرتی کہ اس وقت جو نیشنل گورنمنٹ بنائی جائے گی اسے یہ حق ہوگا کہ برطانیہ خواہش کے بلا لحاظ جنگ کا خاتمہ کردے وہ تو برطانی حکومت کی ہندوستانی شاخ ہی ہوسکتی ہے ۔ ایسے عہدے لینے کو نیشنل گورنمنٹ کہنا اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے ۔ ہمارے کچھ آئین ساز اس نام کے چکر میں پھنس گئے ہیں ۔ اور ان میں سے بہت سے اس جال میں پھنسنے کو تیار ہیں ۔ اگر ہم انتشار کی جگہ باریک بینی سے کام لیں تو ہم موجودہ نیشنل گورنمنٹ بنا ہی نہیں سکتے ۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۹۴۲ء مقدمہ بقایا لگان حسب دفعہ ۱۴۰ یو پی ٹننسی ایکٹ ۱۹۳۹ء موضع سنگرالپور محال بھگوان سنگھ پرگنہ وضلع کانپور

بعدالت جناب مسٹر ڈویٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مقام کانپور ضلع کانپور

ہر پرشاد ۔ مدعی

بنام بھکو ۔ مدعا علیہ

بنام مہپال سنگھ ولد بھگوان سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سنگرالپور پرگنہ وضلع کانپور ۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ ماہ مئی ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر ونیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں ۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت ۔ دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر اکبرپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ایکٹ دفعہ ۸۷ / ۸۸

نوٹس حسب دفعہ ۸۷/۸۸ ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت تحصیلدار صاحب اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

صاحب کلکٹر بہادر منیجر کورٹ آف وارڈس ۔ مدعی

بنام مسماۃ چردنجا ۔ مدعا علیہ

چونکہ تم مسماۃ چردنجا بیوہ بدلو قوم چمار ساکن وکاشتکار موضع کرائی پرگنہ وتحصیل اکبرپور ضلع کانپور نے جوت مفصلہ ذیل کو کاشت کرنا ترک کردیا ہے ۔ لہذا ذریعہ نوٹس ہذا تم مسماۃ چردنجا مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم صاحب کلکٹر بہادر کانپور منیجر کورٹ آف وارڈس کانپور جلیا پور اسٹیٹ جوت مفصلہ ذیل کو ترک تردد تصور کرکے فوراً اس پر قابض ودخیل ہوا چاہتے ہیں

تفصیل اراضی

نمبران خسرہ ورقبہ ۔ لگان

۱۶۵ ، ۱۶۸ ، ۱۶۲ ۔ جملہ ۳ قطعہ ۔ ۱۱/۸/-

۱۸۸ ، ۱۸۹ ، ۱۹۱ ، ۲۱۸ ، ۱۶۰ ، ۱۶۹

۱۶۲ ، ۱۶۳ ، ۱۶۶ ، ۱۶۷ ، ۱۶۴ ، ۱۶۵

۱۶۶ ، ۱۶۶ ، ۱۶۷ ، ۱۷۹ ، ۱۸۰ ، ۱۸۱ ، ۱۸۲

جملہ ۲۲ قطعہ ۔ 79/1/0

تاریخ پیشی ۲۵ رمئی ۱۹۴۲ء مقام اکبرپور

دستخط

میرے سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے
میرے دماغ کو صاف رکھتا ہے
میرے جسم میں چستی و چالاکی پیدا کرتا ہے
مجھے اندرونی صفائی دیتا ہے
جس سے میں موزوں رہتا ہوں

جسم اور دماغ کی حقیقی تندرستی کے لئے آپکی اندرونی صفائی اوّلین چیز ہے صرف وہی جسم جو اندرونی طور سے صاف ہو تندرست کہا جا سکتا ہو اور اس کے لئے یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ وہ روزانہ کی تکلیفوں مثلاً قبض۔ بدہضمی وغیرہ سے محفوظ ہے۔
ایک گلاس اینڈ ریوز لیور سالٹ روزانہ پینے سے آپکی اندرونی صفائی ہو سکتی ہو وہ معدہ (پیٹ) کو ٹھیک رکھتا ہو جو بدہضمی کا خاص سبب ہو یہ جگر کو ٹھیک رکھتا ہو اور آہستہ آہستہ گردوں کو مکمل طور سے صاف کر کے ان زہروں کو نکال پھینکتا ہو جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ اینڈ ریوز ٹھنڈک پہونچاتا ہو اور خون صاف کرتا ہے اور تمام جسم کو تر و تازہ اور چست بناتا ہے وہ کم خرچ ہوتا ہے اور اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی۔
ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کے لئے استعمال کیجئے
اینڈریوز لیور سالٹ
ANDREWS
LIVER SALT
جو مقوی۔ ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
صفائی کرتا۔ ٹھنڈا رکھتا تر و تازہ بناتا ہے اور طاقت پہونچاتا ہو
99

مدراس پر ہوائی حملہ کا خطرہ

اوٹاکمنڈ۔ ۷ رمئی۔ سر آرتھر ہوپ گورنر مدراس نے ایلف ہال کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ملک پر ایک ماہ کے مقابلہ میں حملہ کا امکان کم ہے۔ لیکن ساحلی شہروں پر ہوائی حملوں کا خطرہ ہر وقت موجود ہے۔
یورپی ایشیا کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ جاپانیوں کی بھی ویسی ہی کمینہ ذہنیت ہے جیسی کہ جرمنوں اور اطالویوں کی ہے۔

مدراس سے بغیر فرورہی لوگوں کو ہٹانے کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ شروع میں جب جاپانی بیڑہ نے سیلون پر حملہ کیا اور بنگال کی کھاڑی میں جہاز ڈوبے اور وزیگاپٹم اور کوکناڈا پر حملہ کیا اُسوقت مجھے اس قسم کی خبریں ملیں کہ مدراس پر حملہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ حکومت نے احتیاطی تدبیریں اختیار کیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ خطرہ پیش نہیں آیا۔

بہار گورنمنٹ کا فیصلہ

رانچی۔ ۸ رمئی۔ کچھ عرصے سے انتظامیہ ڈپارٹمنٹ کے اُن سرکاری ملازموں کو الاونس دیئے جانے کا سوال حکومت بہار کے زیر غور تھا جنکے کنبے اس علاقہ میں جہاں یہ کام کرتے ہیں ۔ باہر بھیج دیئے گئے ہوں۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صوبائی حکومت جب کسی علاقہ کو خطرناک قرار دے تو اسی وقت سے محکمہ کا افسر سرکاری ملازموں کے لئے فیملی الاؤنس مقرر کرے گا۔ جو تنخواہ کے پچاس فیصدی سے زیادہ نہیں ہوں گے اور جب وہ علاقہ جس میں وہ ملازم کام کرتا ہے دشمن کے قبضہ میں چلا جائے اور سرکاری ملازم وہیں رہ جائے تو زیادہ سے زیادہ تنخواہ کا ۵۰ فیصدی الاؤنس اُس کے کنبہ کو دیا جائے گا۔

کوریگیڈور پر جاپان کا قبضہ

لندن ۷ رمئی۔ ٹوکیو کے امپیرل ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے کہ کوریگیڈور اور منیلا کی کھاڑی کے دوسرے ٹاپوؤں پر جاپانی فوجوں نے اتوار کی صبح کو مکمل قبضہ کر لیا۔
واشنگٹن کے ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ ہتھیار ڈالتے وقت کوریگیڈو اور منیلا کی کھاڑی کے ٹاپوؤں میں سپاہیوں اور جہازیوں کی تعداد تقریباً ۱۱۵۷۴ تھی۔
جاپانی قبضہ ٹاپوؤں کے لوگ اب قیدی ہیں اور حکومت جاپان نے اعلان کیا ہے کہ قیدیوں کے ساتھ سلوک کرنے میں وہ جنیوا کے معاہدہ کی پابند رہے گی۔

تین سو جاپانی ہوائی جہاز

واشنگٹن ۸ رمئی یہاں خبر ہوئی ہے کہ چین اور برما میں امریکن والنٹیر ہوا باز اب تک ہوا کی اور زمین پر جاپان کے تین سو ہوائی جہاز برباد کر چکے ہیں۔ جبکہ ان کل ۱۵ ہوائی جہاز کام آئے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ ایک اور ۲۱ کا تناسب رہا۔ امریکہ کے ۲۰ ہوا باز ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ جبکہ ان کے مقابلہ میں جاپان کے ۲سو ہوا باز مر

اکیاب پر جاپانی قبضہ

نئی دہلی۔ ۸ رمئی۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان کی کچھ فوجیں اکیاب میں داخل ہوگئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کی انتظامیہ فوج نے ہوائی اڈہ اور دوسری کام کی چیزوں کو برباد کر دیا ہے
رنگون اور کلکتہ کے درمیان ہوائی راستہ کا یہ اسٹیشن ہے۔ اور یہ جگہ ہندوستان کی سرحد سے تقریباً ۶۰ میل دور ہے

بہترین.. ★
کیونکہ یہ
معتدل فضا میں
معتدل فضا تمباکو معتدل فضا گودام میں پختہ کئے جاتے ہیں۔ اور بڑی کاریگری کے ساتھ ہلا کر نیشنل کے معتدل فضا کارخانوں میں یہ سگریٹ کی شکل میں بنائے جاتے ہیں۔ اس تمباکو سے گرد اور نقصان پہونچانے والے ذرے خاص مشین کے ذریعے نکال دیئے جاتے ہیں۔
سادے اور کورک ٹیپ میں دستیاب ہو سکتے ہیں
CARAVAN
کاروان ایرکنڈیشن سگریٹ
نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹڈ
NCK 13

شاندار تیسرا ہفتہ
خزانچی سے بہتر
آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور لطف
ساون کے نظارے ہیں ۔۔۔ اور ۔۔۔ لوٹ گئی ایاپن انڈھیاری میں
مٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کا پونہ میں
جمعہ ۱۵ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء سے
پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار
خاندان
خاص اداکار
نورجہاں۔ غلام محمد
منورما۔ اجمل
بیبی اختر۔ نفیس
ابراہیم۔ درگا موٹے
بہترین دلکش ڈرامہ ہے۔ تشریف لا کر لطف اٹھایئے

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
مٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
جمعہ ۱۵ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء سے
ہندوستان فلم کارپوریشن کا دلکش ڈرامہ
پردہ نشین
خاص اداکار مس کنیز کانپوری مس حسینہ بشیر شیدا
تشریف لا کر اس دلکش ڈرامہ کو ضرور ملاحظہ فرمایئے!
آرہے ہیں سوگند ۔ ارمان ۔ سوسائٹی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴ ایل

جہاں پر توحق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

سبھی احسن ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ شششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۱

ادبیات

دو عالم کا حاصل بہارِ مدینہ

از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

دو عالم کا حاصل بہار مدینہ
بہار دو عالم نثارِ مدینہ

مکاں لامکاں سب نظر آ رہے ہیں
خوشا حُسن آئینہ دارِ مدینہ

زمانے کی سطوت کو ٹھکرا رہی ہوں
کہ ہوں بندۂ تاجدارِ مدینہ

عجب کیا ملک بھی انھیں چومتے ہوں
جن آنکھوں نے دیکھا دیارِ مدینہ

گنہگارو آؤ چلو سوئے بطحےٰ
ہے لطف خدا پردہ دارِ مدینہ

عطائے دو عالم سے ہوگی نہ سیری
مجھے چاہیے رہ گذارِ مدینہ

معطر ہوائیں معنبر فضائیں
ہے آغوشِ جنّت کنارِ مدینہ

زہے یہ تخیّل خوشا یہ تصوّر
کہ ہیں سامنے تاجدارِ مدینہ

مری زندگی کیف و مستی ہے اختر
مرا ہر نفس مے گسارِ مدینہ

دنیائے اسلام

ترکی کی ابنائے اور محوری پروپگنڈہ

استنبول کے "صباح" نامی اخبار میں مندرجہ بالا موضوع پر ایک مضمون شایع ہوا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے

برطانیہ وزیر خارجہ کے سفر ماسکو کے بعد سے محوری پروپگنڈہ کرنے والوں کو ترکی آبنائے کا ایک نیا شگوفہ ہاتھ آگیا ہے۔ کچھ دن ہوئے سابق امریکی سفیر مقیم ترکی مسٹر ڈیک مرے نے ایک اخباری نمایندے کو انٹرویو دیا تھا۔ محوری ایجنٹوں نے اس ملاقات کو پروپگنڈے کا ایک نیا ذریعہ بنا کر اپنی کوششوں میں دگنی سرگرمی پیدا کر دی ہے اور بے اعتمادی کی نقصان دہ فضا پیدا کرنے کی امکانی کوشش کر رہے ہیں۔

محور کے پروپگنڈہ کا موضوع سب جانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ برطانیہ نے یورپ کا   کے سپرد کر دیا ہے اور ترک ابنائے نیز استنبول کو روس کے اثر و اقتدار نیز روسی حکومت کے ماتحت چلا جانا منظور کر لیا ہے۔ ایک مدت سے جرمنی۔ اطالیہ۔ ہنگری۔ رومانیہ۔ بلغاریہ اور ان کیساتھ ساتھ جاپان کا پریس اور ریڈیو ایک دوسرے کے حوالے سے اس موضوع پر مضامین نقل کرتے اور ان میں شخصی اور عجیب و غریب اضافے کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی انتہائی قوت اس بات میں صرف کر رہے ہیں کہ آبنائے کے متعلق ان کے تحریروں اور براڈ کاسٹوں سے اہمیت دل کشی اور دلچسپی نہ جاتی رہے۔

اگر زیر بحث مسئلہ سے دول محور کا کسی طرح بھی تعلق ہوتا تو ہم اس انتہائی دلچسپی کی کوئی پروانہ کرتے جو وہ آبنائے اور استنبول سے متعلق تمام مسئلوں سے لے رہے ہیں اور اس کے متعلق وہ جو شور مچا رہے ہیں اس پر کان نہ دھرتے مگر ایک ایسے مسئلہ کے متعلق جس کا ان سے ذرا بھی تعلق نہیں ان کا شور غل مچانا ہم کو توجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اگر برطانیہ اور روس یورپ کو آپس میں بانٹ لینا چاہتے ہیں تو یہ اسی وقت ممکن ہے جب وہ جرمنی اور اس کے حلیفوں کو پوری طرح شکست دے دیں اس وقت آبنائے اور استنبول کے روسی اثر سے آزاد رہنے یا روس کے زیر اثر رہنے سے جرمنی اور روس کے حلیفوں کو کوئی نفع یا نقصان نہیں پہونچ سکتا۔

اس لحاظ سے ماننا پڑیگا کہ وہ جس روسی۔ برطانی سمجھوتہ سے گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور جو ان کی مکمل شکست کے بعد ہی نافذ ہو سکتا ہے وہ ان کے لئے کوئی عملی اہمیت نہیں رکھتا۔

پھر آخر اس دلچسپی کی کیا وجہ ہے بات اصل میں یہ ہے کہ محور کا حقیقی مقصد اپنے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لئے طریقے معلوم کرنا نہیں بلکہ ہمکو بھڑکانا ہمکو مشتعل کرنا اور ہمپر اثر ڈال کر ہم کو روس اور برطانیہ کے خلاف جنگ چھیڑ دینے پر تیار کر دینا ہے۔ ہم کو اچھی طرح یاد ہے کہ ایک وقت جب برطانی اخباروں اور برطانیہ سے دوستی رکھنے والے ملکوں کے لاسلکی سلسلوں نے ترکی پر جرمن حملہ کے امکان کی طرف اشارہ کیا تھا تو دول محور کسقدر سیخ پا ہوئی تھیں۔ اور انہوں نے برطانیہ کو آگ لگانے والے کا خطاب دیکر دا عظانہ انداز میں یہ بھی کہا تھا کہ ترکی کو محور کے خلاف بھڑکانا اخلاقیات کا بدترین گناہ ہے۔ ان کی برافروختگی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے انقرہ میں ایک دستخطی بیان شایع کیا تھا۔ کیا اس واقعہ کے بعد دول محور ہم سے یہ توقع رکھ سکتی ہیں کہ ہم ان کو ترکی اور روس و برطانیہ کے درمیان بے اعتمادی اور دشمنی پیدا کرانے اور ترکی کو ان دونوں ملکوں سے بھڑا دینے کی کوشش کرتے دیکھ کر خوش ہوں گے۔

جرمن اعلان کر چکے ہیں کہ روس نے ان سے ترکی آبنائے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے یہ بھی یقین دلایا تھا کہ ان کے پاس ایک سرکاری دستاویز ہے جس سے ان کے بیان کا ثبوت مل سکتا ہے۔ اس کے بعد رومیوں نے یہ اعلان کیا کہ ایک جرمن فوج کے ہیڈکوارٹر میں ان کو استنبول پر قبضہ کرنے کی تجویزیں ملی ہیں۔ ہم اس قسم کے بیانوں کی حقیقت معلوم کرنے اور اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر ان بیانوں کا مقابلہ کرنے کی اہلیت اور کسی منطقی نتیجہ پر پہونچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم کو ان ناقابل یقین باتوں سے بہلانے پھسلانے کے بجائے کیا اسکو مہرا شالن اور ہمسراٹین کے درمیان یہ گفتگو ہوئی تھی (گو جرمنوں کے فرشتے بھی وہاں موجود نہ تھے) کیا یہ زیادہ مناسب اور عقل مندانہ امر نہ ہوگا کہ محور کے ایجنٹ وہ دستاویز شائع کر دیں جس کے قبضہ میں ہونے کا وہ دعویٰ کرتے ہیں۔

ہم برطانیہ کے دوست اور حلیف ہیں۔ ہم برطانی مدبرین اور برطانی باشندوں کی بے حد عزت کرتے ہیں اور ہم کو ان پر کامل اعتماد ہے۔ جس دن سے ہمارا اور برطانیہ کے درمیان ایک دوسرے کا ساتھ دینے کا معاہدہ ہوا اس دن سے ہم نے اپنے ساتھ برطانیہ کا برتاؤ انتہائی مخلصانہ اور واقعی دوستانہ پایا۔ برطانی اور ترک حکومتیں ایک دوسرے پر جو اعتماد کرتی ہیں اس کو کوئی امر متزلزل نہ کر سکا۔ اس کے برخلاف ہمارا آپس کا اعتماد روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے ہمارے لئے یہ بات قطعی ناقابل یقین ہے کہ برطانیہ والوں سے کبھی کوئی ذلیل کام ہو سکتا ہے۔

ہفتہ وار
صداقت کانپور
جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۱

یہ روس پر حملہ ہے یا مشرق پر؟

ہٹلر نے پوری طاقت کے ساتھ پھر ایک مرتبہ روس پر حملہ کر دیا ہے۔ جنوبی روس میں جرمن فوجوں کی نقل و حرکت کو بغور دیکھتے ہوئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہٹلر کا یہ تازہ حملہ براہ راست روس پر ہے یا ہٹلر کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ روس کے جنوبی حصہ پر قبضہ جما کر کاکیشیا اور ایران سے ہوتا ہوا دوسرے مشرقی ممالک پر حملہ کر کے اپنی کھوئی ہوئی شہرت کو دوبارہ حاصل کر لے۔

اس سے کسی صورت میں بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کرچ پر جرمنوں کے قبضہ کے یہ معنی ہیں کہ جرمن کاکیشیا کے دروازہ میں داخل ہو گئے۔ کرچ کاکیشیا سے صرف تیرہ میل کے فاصلہ پر ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ اگر کرچ پر جرمنوں کا قبضہ ہو جاتا ہے تو پورا کاکیشیا جرمنوں کی زد میں آ جاتا ہے۔ اور اسکے بعد جرمنوں کے لئے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ کاکیشیا کے تیل کے چشموں پر قبضہ جماتے ہوئے ایران اور دوسرے مشرقی ممالک کی جانب بڑھنا شروع کر دیں۔

جرمنی اور جاپان کی اس پرانی اسکیم کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ جرمنی کا کاکیشیا اور ایران کی جانب بڑھنا ہندوستان کے لئے کسقدر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

کاکیشیا اور ایران کی جانب جرمنی کی پیشقدمی کا صرف واحد مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ مشرقی ممالک پر حملہ کرے بلکہ جرمنی یہ بھی چاہتا ہے کہ ایران کے اس راستہ کو روسیوں کے لئے بالکل بند کر دے جسکے ذریعہ برطانیہ اور امریکہ روس کو امداد پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ جرمنی کی اس سیاسی چال کو سمجھنے کے بعد روسیوں کی بھی یہ انتہائی کوشش ہے کہ جرمنی کو کاکیشیا کی جانب نہ بڑھنے دیا جائے۔ چنانچہ روسی بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ جنوبی روس میں جرمنی کا راستہ روکنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور اگر فی الحقیقت روسیوں نے جرمنی کو کاکیشیا کی جانب بڑھنے سے روک دیا تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ روس اس مرتبہ جرمنی کو چاروں طرف سے گھیر کر ختم کر دیگا۔ لیکن اگر خدانخواستہ روس ناکام رہا تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ ایران۔ شام۔ عراق۔ ہندوستان اور تمام مشرقی ممالک میں جنگ کی آگ پھیل جائے گی اور اس کے بعد مشرق اور ہندوستان کا جو افسوسناک انجام ہوگا وہ ظاہر ہے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستانی ہندوستان کی موجودہ نازک پوزیشن کو سمجھتے ہوئے آنے والے خطرہ کے مقابلہ سے بے خبر نہ رہیں۔

ترکی کیلئے پھر شدید خطرہ

ترکوں نے جس تدبر اور ہوشمندی کے ساتھ اپنے آپ کو جنگ سے علیحدہ رکھا ہے وہ ترکوں کی سیاست دانی اور قابلیت کا بہترین نمونہ ہے۔ لیکن اب حالات دن بدن ایسے پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ شاید ترکی زیادہ مدت تک جنگ سے علیحدہ نہ رہ سکے چنانچہ بلغاریہ میں آجکل نازی فوجوں کی جو نقل و حرکت ہو رہی ہے اس سے ترکی کے ذمہ دار حلقوں میں کافی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر روس کے جنوبی علاقہ پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا تو ترکی چاروں طرف سے گھر جائیگا اور اسکے بعد جرمنی ترکی پر پوری طرح دباؤ ڈال سکے گا۔ بہر حال ترکی اسوقت خطرہ سے باہر نہیں ہے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کب ترکی کو جنگ کی آگ میں کودنا پڑے۔

ترکی اس لئے اور بھی زیادہ خطرہ میں ہے کیونکہ جرمن اسکیم یہ ہے کہ روس کے جنوبی علاقہ پر قبضہ جمانے کے بعد مشرقی ممالک پر ہاتھ صاف کیا جائے اور اسلامی حکومتوں پر دباؤ ڈالا جائے جسکے معنی یہ ہیں کہ جرمنی یہ فیصلہ کئے ہوئے ہے کہ موقع ملتے ہی نہ صرف دوسرے اسلامی ممالک پر قبضہ جما لیا جائے بلکہ ترکی کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا جائے اور اگر ترکی جرمنی کی مرضی کے مطابق قدم نہ اٹھائے تو ترکی پر بھی ہلہ بول دیا جائے۔

حالات و واقعات کو دیکھتے ہوئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ترکی اسوقت شدید خطرہ میں ہے۔ لیکن ترکی کی جنگی تیاریوں سے یہ توقع ہوتی ہے کہ شاید جرمنی یا کوئی دوسری طاقت آسانی کے ساتھ ترکی کی جانب رخ نہ کر سکے۔

اے آر پی میں ہر کس و ناکس کو نہ لیا جائے

ہندوستان کے بعض علاقوں کے لوگوں نے یہ شکایت کی ہے کہ اے آر پی میں ان لوگوں کو بھی لے لیا گیا ہے جن کا کیرکٹر مشتبہ ہے اور جو ہوائی حملوں کے وقت بجائے مفید ہونے کے الٹی پریشانی کا باعث بن سکتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ شکایات کس حد تک درست ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر مشتبہ کیرکٹر کے آدمیوں کو فی الحقیقت لے لیا گیا ہے تو ان کو فوراً اے۔ آر۔ پی سے نکال باہر کرنا چاہئے تاکہ یہ حملہ کے وقت کسی نئی مصیبت کا سبب نہ بن سکیں۔

اے۔ آر۔ پی کا محکمہ ایک نہایت ہی ذمہ دارانہ محکمہ ہے۔ اس محکمہ میں ہمارے نزدیک صرف ان لوگوں کو لینا چاہئے جو بلند کیرکٹر کے مالک ہوں اور جن کا دامن نہایت ہی پاک اور صاف ہو تاکہ حملہ کے وقت یہ صحیح طور پر اپنے فرائض انجام دے سکیں اور اگر ایسے لوگ تنخواہ کے بغیر ملتے نا ممکن ہوں تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ تنخواہ دار آدمی رکھے لیکن ایسے لوگوں کو اے، آر، پی کے قریب بھی نہ آنے دے جو عامیانہ اور بازاری طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔

ضرورت ہے کہ نئے سرے سے اے، آر، پی کے کارکنوں کی چھان بین کی جائے اور دیکھا جائے کہ اس محکمہ میں کچھ ایسے لوگوں نے تو پناہ نہیں لے لی ہے جو وقتی طور پر حکومت کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ یا اس محکمہ میں وہ بازاری طبقہ تو شامل نہیں ہو گیا ہے جو خطرہ کے وقت عوام کی جان مال اور آبرو کے لئے ایک مصیبت ثابت ہو سکتا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ اے، آر، پی کے ذمہ دار افسران اس سلسلہ میں پوری پوری تحقیقات کریں گے اور ان لوگوں کو نکال باہر کریں گے جن کا کیرکٹر ذرا بھی مشتبہ ہو۔ آخر میں ہم ذمہ دار ہندوستانیوں سے عرض کریں گے کہ وہ اے۔ آر۔ پی کی مفید تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں کیونکہ یہی محکمہ ایک ایسا محکمہ ہے جس کا براہ راست پبلک خدمت سے تعلق ہے اور جس میں زیادہ سے زیادہ ذمہ دار اور اونچے کیرکٹر کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔

بیٹی کی غلطی کی سزا ڈاکٹر خاں کو

ڈاکٹر خان سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد کی آزاد خیال لڑکی نے اپنی شادی کے لئے ایک عیسائی نوجوان کو منتخب کر لیا۔ اس بین الملی انتخاب کی بنا پر مسلم اخبارات اور مسلم انجمنیں بری طرح سے ڈاکٹر خاں کو مورد عتاب قرار دے رہی ہیں اسلامی اخبارات اور اسلامی انجمنوں کے غم و غصہ کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر خاں پبلک زندگی سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو گئے ہیں ٭٭

میونسپل بورڈ

۲۰ مئی کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ ہمیسع (ایکٹنگ چیرمین) کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ شروع ہوتے ہی شہر میں پانی کی شکایات کا تذکرہ چھڑا اور دوران بحث میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ چونکہ شہر میں پانی کی سخت تکلیف ہے اور بورڈ خاطر خواہ انتظام نہیں کر سکا اس لئے آج کا جلسہ ملتوی کر دیا جائے۔ یہ رزولیوشن بلا کسی بحث کے پاس ہو گیا اور جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

بناسپتی گھی

کانپور میونسپل بورڈ کی اس تجویز کو کہ بناسپتی گھی پر سخت ٹیکس لگایا جائے کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے نامنظور کر دیا کیونکہ انکی رائے میں اس سے گھی کی آمیزش میں کمی نہ ہوگی۔ کمشنر صاحب نے ڈھائی روپیہ فی من تک ٹیکس لگانے کی اجازت دی ہے۔

بورڈ کے ضمنی انتخابات

کانپور میونسپل بورڈ کے ضمنی انتخابات غیر مسلم حلقہ وارڈ نمبر ۱۔ وارڈ نمبر ۲ اور وارڈ نمبر ۵ سے بالترتیب مسٹر دیویندر سروپ مسٹر رام بہاری سنگھ اور مسٹر لکھن لال کامیاب ہوتے ہیں۔

ہندوستانی برادری

۱۷ مئی کو ہندوستانی برادری کا ایک جلسہ مسٹر پورنانند کی صدارت میں ہوا جسمیں ایک رزولیوشن کے ذریعہ پنڈت شمبھو پرشاد باجپئی جو کہ برادری کے قائم کرنیوالوں میں سے ایک ہیں انکی بیماری پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور صحت یابی کے لئے دعا کی گئی اور علاوہ ازیں کمیونل اتحاد پر بحث و مباحثہ ہوا اور آخر میں ایک مشاعرہ ہوا اور مسٹر دی احمد نے ممبران کو ایک پر تکلف ایٹ ہوم دیا۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۳۱ مئی، ۹ بجے دن کو جناب نواب سید محمود حسین صاحب کے دولتکدہ واقع بازار رام نارائن میں نواب سید خاقان حسین صاحب عارف اسپشل مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوگا۔

مصرع طرح:۔ "کیوں کرے کوئی بندگی دن رات"

ارکان مسلم لیگ کیخلاف مقدمہ

ریلوے حکام نے ایکٹ ریلوے دفعہ ۱۲۰ کے ماتحت مندرجہ ذیل ۱۱ ارکان سٹی مسلم لیگ کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ اس مظاہرہ کے سلسلہ میں دائر کیا گیا ہے جو کہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کو کانپور اسٹیشن پر مولوی فضل الحق وزیر اعظم بنگال کے خلاف کیا گیا تھا۔

جنکے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا ہے انکے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) مسٹر مظفر حسین کاظمی جوائنٹ سکریٹری سٹی مسلم لیگ و سکریٹری مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن (۲) محمد عتیق صاحب خزانچی سٹی مسلم لیگ (۳) حکیم سید شوکت علی نائب سالار اول (۴) احسان الٰہی صاحب کیپٹن جانباز نیشنل گارڈ (۵) حکیم عباسی صاحب (۶) سید ظہور الحسن صاحب (۷) زین العابدین صاحب (۸) نصیب الدین صاحب (۹) محمد توفیق صاحب (۱۰) صمد صاحب (۱۱) عزیز الحسن صاحب۔

سٹی کانگریس کمیٹی کی رپورٹ

سٹی کانگریس کمیٹی کی ۱۳ مئی سے ۱۹ مئی سنہ ۱۹۴۲ء تک کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۳ مئی سنہ ۴۲ء شام کو ۶ بجے صدر بازار وارڈ میں حفاظت عامہ کے سلسلہ میں ایک عام میٹنگ ہوئی۔

۱۴ مئی سنہ ۴۲ء۔ جناب رفیع احمد صاحب قدوائی کی گرفتاری کے سلسلہ میں شہر میں مکمل ہڑتال رہی اور شام کو ۶ بجے تلک ہال میں اس گرفتاری کے خلاف بطور احتجاج ایک عام جلسہ ہوا۔

۱۵ مئی سنہ ۴۲ء۔ جسر پور چھاؤنی میں حفاظت عامہ کے سلسلہ میں جلسہ ہوا۔

۱۶ مئی سنہ ۴۲ء۔ لال کرتی چھاؤنی میں حفاظت عامہ کے سلسلہ میں جلسہ ہوا۔

۱۷ مئی سنہ ۴۲ء۔ نواب گنج اور ہٹیا میں عورتوں کی ایک زبردست میٹنگ ہوئی جسمیں جناب پورنا بنرجی آرگنائزر شعبہ مستورات صوبہ کانگریس کمیٹی یو۔ پی نے لڑائی سے پیدا شدہ حالات کا مقابلہ کرنے اور اپنی حفاظت کرنے کے متعلق ایک پر زور تقریر فرمائی۔

۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۲ء پریڈ اور صدر بازار وارڈ میں جلسہ عام ہوا۔

۱۹ مئی سنہ ۴۲ء۔ ریل بازار چھاؤنی میں عام جلسہ ہوا۔

اسکے علاوہ تمام شہر میں روزانہ رات میں پہرے لگتے رہے جنکا معائنہ جناب حمید خاں صاحب، ٹھاکر رام سنگھ صاحب اور جناب نجیت رائے صاحب سکسینہ کرتے رہے۔

سرکاری اطلاعات

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے یو۔ پی سول ڈیفنس کے نوٹیفکیشن کے ماتحت شہر اور ضلع کے اینٹ کے بھٹوں کے مالکان کو یہ آرڈر دیا ہے کہ وہ اس امر کی اطلاع دیں کہ انکے یہاں روزانہ اینٹیں کس مقدار سے تیار ہوتی ہیں۔

یکم مئی سے وہیٹ کنٹرول آرڈر تمام برٹش انڈیا میں رائج ہو گیا ہے۔ جسکے ماتحت کوئی شخص گیہوں کی درآمد برآمد بلا وہیٹ کمشنر کی منظوری کے نہیں کر سکے گا۔

حکومت ہند نے دیاسلائی کی قیمت جبیں ۵۰ تیلیوں سے زیادہ نہ ہوں تین پیسہ فی ڈبیہ مقرر کی ہے۔

حکومت صوبجات متحدہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ہند نے ٹائرس متعلق جو پابندیاں عائد کی ہیں ان پر عملدرآمد مقامی حکام کو کرانا چاہئے۔

حکومت ہند نے ٹائرس کی فروخت پر جو عارضی پابندیاں عائد کی ہیں اسکے ماتحت کوئی تھوک فروش یا خوردہ فروش ٹائرس فروخت نہ کر سکے گا۔

۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کے نوٹیفکیشن اور ۱۰ مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو حاصل کئے ہوئے آرڈر کے مطابق مسٹر اے۔ این جھا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور حکم دیتے ہیں کہ جس کسی شخص کے پاس اینٹوں، کنکر اور پتھر کا اسٹاک ہو وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت حاصل کرنے کے بغیر ان کو کسی تعمیر کے لئے استعمال نہیں کریگا (اس حکم میں تھرڈ کلاس پیلا یا کچی اینٹیں وغیرہ شامل نہیں ہیں۔

الوداعی پارٹی

۱۸ مئی کو مسٹر ای۔ ایف۔ جی چیمپین سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مسرس شانتی پرشاد۔ عبد الجلیل خاں۔ صدر الاسلام خانصاحب بشیر احمد صاحب اور ایس کرم سنگھ نے ایک الوداعی پارٹی دی جسمیں لیڈی کیلاش سریواستوا رائے بہادر مان سنگھ۔ مسٹر اے۔ این جھا۔ مسٹر اینڈ مسز بھٹناگر۔ مسٹر جے ہیڈے۔ مسٹر آر۔ منرز مسٹر ای۔ ایم سوڈ بھی شریک تھے۔

اسٹرائک ختم

مقامی تیل کے ملوں کی اسٹرائک پانچ روز سے جاری ہے۔ مل مالکان نے بونس وغیرہ دینا منظور کر لیا ہے۔ بعض جدید مطالبات کو بھی ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا ہے اسلئے یہ اسٹرائک آج ختم ہو گئی۔

ذاتیات

۱۰ مئی کو ماسٹر شیام سندر لال نگم کے صاحبزادے مسٹر رام شنکر نگم بی۔ اے (ایل۔ ایل بی فائنل) کی شادی دختر بابو کامتا پرشاد نگم ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی اسکول الہ آباد کے ساتھ الہ آباد میں ہوئی۔ اس سلسلہ میں ماسٹر شیام سندر لال نگم صاحب نے اپنے مکان واقع سیسہ مئو میں اپنے دوستوں کو ایک پر تکلف دعوت طعام دی۔

۱۱ مئی کو ڈاکٹر مراری لال صاحب کے برادر زادہ ڈاکٹر بیر سروپ روہتگی کی شادی کلکتہ مسٹر بینی پرشاد گرگ کی صاحبزادی کے ساتھ لکھنؤ میں ہوئی۔ اس سلسلہ میں ۱۵ مئی کو ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے بنگلہ واقع سول لائن میں معززین شہر کو ایک پر تکلف ٹی پارٹی دی۔

سکھ لیگ

۱۱ مئی کو لاٹوش روڈ کے گردوارہ میں یو۔ پی سکھ لیگ کا اجلاس منعقد ہوا جسمیں پاکستان کی مخالفت۔ پنجاب میں ایک علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ اور وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل میں ایک سکھ نمائندہ لئے جانے کا مطالبہ کے رزولیوشن منظور کئے گئے۔

ہندی جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۲ مئی کو یو۔ پی۔ ہندی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایگزیکیٹو کمیٹی کی میٹنگ پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں پرتاب پریس میں ہوئی۔ ہندی اخباروں اور خصوصاً آگرہ کے پبلک اخبار کے متعلق لوکل گورنمنٹ نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور ہندوستانی انگریز نمائندہ کے ساتھ مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح نے جو برتاؤ کیا اس پر اظہار افسوس کیا گیا۔

مسلم لیگ ڈیفنس کمیٹی

۲۰ مئی کو مسلم لیگ کی پراونشل سول ڈیفنس (کمیٹی) یتیم پوری۔ اٹاوہ اور فرخ آباد کی اصلاح کی نگرانی کیلئے شیخ محمد رفیق صاحب اور مسٹر کے۔ ایم۔ صدیقی بالترتیب ان کمیٹیوں کے چیرمین بنائے گئے ہیں۔

مسلم یوتھ ڈیفنس کمیٹی

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی مقرر کی ہوئی ڈیفنس کمیٹی ۱۵ مئی کو کانپور آئی جس نے چار روز قیام کر کے مسلم اسٹوڈنٹس سے انٹرویو کیا اور ایک مسلم یوتھ ڈیفنس کمیٹی مقرر کر دی جسکے چیرمین مسٹر ایس مظفر حسین کاظمی کو مقرر کیا ہے۔ اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا کہ یہ نوجوان مسلمانوں کو نظم اور تربیت دے تاکہ یہ ضرورت کے وقت مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کر سکیں۔

اپیل

پنڈت گنگا سہائے چوبے انچارج ڈسٹرکٹ کانگریس ڈیفنس کمیٹی نے ضلع میں آتش زدگی سے تباہ شدہ لوگوں کی امداد کے لئے اپیل کی ہے۔ آپ نے گورنمنٹ سے بھی انکی مالگذاری و آبیانہ معاف کرنے کی درخواست کی ہے۔

استقبال

مسرس ایس۔ سی۔ کپور۔ ادارجن اور رام مزدور لیڈران کا جیل سے رہا ہو کر آنے پر مل مزدوروں کی طرف سے انکا شاندار استقبال کیا گیا۔ گوالٹولی کا محلہ سجایا گیا اور مزدور سبھا کے دفتر میں ایک جلسہ ہوا جسمیں مسرس ہری ہر ناتھ شاستری اور پنڈت راجہ رام شاستری نے تقریریں کیں۔

درخواست

شوگر کنٹرول کے احکام کے سلسلہ میں شوگر بروکرس ایسوسی ایشن نے ایک تار شوگر کنٹرولر کے پاس بھیجکر لکھا ہے کہ شکر صرف مستند بروکروں ہی کے معرفت فروخت کیجائے۔

چیلڈرن ایسوسی ایشن

کانپور چلڈرن ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام لڑکوں میں کام کرنیوالوں کی ٹریننگ کلاس کا انتظام کیا گیا ہے اسکا افتتاح پنڈت بالکرشن شرما نے کیا۔

ہومیوپیتھ ایسوسی ایشن

۱۰ مئی کو کانپور ہومیوپیتھ ایسوسی ایشن کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ڈاکٹر شمبھو دیال پریسیڈنٹ ایسوسی ایشن کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا اور آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا:۔

پریسیڈنٹ:۔ ڈاکٹر ڈی۔ این۔ بنرجی۔
وائس پریسیڈنٹ۔ ڈاکٹر ایم۔ کے مترا۔ اور ڈاکٹر آر۔ این نگم
سکریٹری۔ ڈاکٹر بی۔ ایل سیتھ
جوائنٹ سکریٹری۔ ڈاکٹر علی مصطفیٰ
خزانچی۔ ڈاکٹر رام پرشاد سریواستوا۔

افتتاح

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے ڈاڈ چیمپین پولیس کا افتتاح کیا اور ایک تقریر کے دوران میں مسٹر چیمپین کے کام کی تعریف کی اور انکے کانپور سے تبادلہ پر افسوس کا اظہار کیا۔

عورتوں کی تنظیم

مسز پورنیما بنرجی انچارج پراونشل کانگریس کمیٹی شعبہ مستورات نے کانپور تشریف لا کر ایک جلسہ میں کانگریس پروگرام کو بتلاتے ہوئے عورتوں کی تنظیم پر زور دیا اور کہا کہ انکو اس جنگ کے موقع پر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ انکو اپنے فرائض ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

کسان سبھا

ضلع ڈسٹرکٹ کسان سبھا کے ایک جلسہ میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا ہے:۔

پریسیڈنٹ و وائس پریسیڈنٹ۔ مسرس دیویندر ناتھ شکل تیوانند پانڈے۔ برہما دت۔ رام دولارے۔
سکریٹری۔ مسرس کنہا لال اگنہوتری۔ راج کشور ترپاٹھی۔
جوائنٹ سکریٹری۔ مسٹر سمیشور دیال۔

٭٭ اور اپنے پبلک زندگی سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ:۔

"لفٹنٹ کنور جسونت سنگھ کے ساتھ میری لڑکی کی نسبت سے میرے مخالفین کو موقع ہاتھ آ گیا کہ وہ میرے خلاف ناواقف لوگوں میں جھوٹا پروپیگنڈا کریں اور انکے جذبات ابھاریں۔ میں ہمیشہ حقوق انسانی کی آزادی کے حق میں اور انکے کچلنے کے خلاف رہا ہوں۔ میری بچی نے اپنا شریک زندگی اپنی آزادی رائے کے ساتھ منتخب کیا اس لئے میری طرف سے کسی مداخلت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا میں عوام کا لیڈر نہیں بلکہ خادم رہا ہوں۔ اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ میری خدمات کی ضرورت باقی نہیں ہے لہذا میں پبلک زندگی سے کنارہ کش ہوتا ہوں۔"

ہم کو افسوس ہے کہ ڈاکٹر خاں کی لڑکی کی غلطی کا خمیازہ ...

صوبہ سندھ کے ایک پیر روشن ضمیر کو پنجاب پولیس نے عین اُس وقت گرفتار کیا ہے جب آپ پنجاب کے کسی دیہات میں چند نوعمر عورتوں کے ہمراہ مراقبہ میں مصروف تھے۔ پیر صاحب نے جونہی پولیس کے سپاہیوں کو دیکھا آپ کا چہرہ اس قدر زرد ہوگیا کہ یہ معلوم ہوتا تھا گویا آپ پولیس کے ڈنڈے کو دیکھتے ہی ایک نعرہ مستانہ لگا کر دنیا سے رخصت ہوجائیں گے۔

پیر صاحب پر الزام یہ ہے کہ آپ نوجوان لڑکیوں کے اغوا کی خدمات کئی سال سے انجام دے رہے ہیں۔ گویا پیر صاحب کا مشن یہ ہے کہ گھر میں بیٹھنے والی لڑکیوں کو گھروں سے نکال کر لائیں اُنھیں نجات، روشناس کریں اور اگر اچھے دام مل جائیں تو ان لڑکیوں کو فروخت کرکے ٹوڈو گیارہ ہوجائیں۔

معلوم ہے کہ پچھلے دنوں ان پیر صاحب نے اپنے کسی مرید کے گھر قیام کیا تھا۔ مرید بیچارے کو شکایت یہ تھی کہ اسکی جوان بیٹی کا رشتہ کہیں سے نہیں آتا۔ پیر صاحب نے لڑکی کو بلا کر دیکھا تو فتوے دے دیا کہ اس کا مقدر خراب ہے مرید نے کہا حضرت اسکا مقدر درست کر دیجئے۔ پیر صاحب کئی ہفتہ تک اس نوجوان لڑکی کا مقدر درست کرتے رہے۔

ایک دن صبح کو مرید کیا دیکھتا ہے کہ حضرت پیر روشن ضمیر مع اس گوہر بے بہا کے رفوچکر ہوچکے ہیں۔ سوچا کہ شاید کہیں شہر سے باہر کسی عمل کے ذریعہ لڑکی کا مقدر درست کرنے گئے ہوں۔ مگر جب پیر صاحب غائب ہوگئے، تو اس غریب کو رپٹ درج کرانی پڑی۔ آخر پولیس نے پیر صاحب کو تھام ہی لیا یہ ہے ہندوستانی پیروں کی روشن ضمیری اور پاکبازی کی حالت۔ ہندوستان کی لڑکیوں پر اگر ان نام نہاد پیروں کی اسیطرح عنایت رہی تو بس غریب لڑکیوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

غریب ہندوستانی لڑکیوں کے صرف پیر فقیر ہی دشمن نہیں بلکہ سارا زمانہ ہی ان کی آگ میں لگا ہوا ہے چنانچہ منٹگمری کی دلچسپ اطلاع ہے کہ منٹگمری کی ایک نوجوان لڑکی کو ایک مرد اور ایک عورت نے ۱۰ تولہ سونے سمیت اغوا کرلیا تو پولیس میں رپٹ لکھائی گئی۔ ایک ہیڈ کانسٹبل صاحب تفتیش پر مامور ہوئے ادھر اُدھر دوڑ دھوپ کرنے کے بعد منٹگمری کے اسٹیشن ہی پر وہ مرد اور عورت اور لڑکی مل گئے اور ہیڈ کانسٹبل صاحب خوشی سے پھولے نہ سمائے۔

کانسٹبل صاحب نے جس وقت اس غارتگر ہوش کو دیکھا تو دل قابو سے باہر ہوگیا۔ اُنھوں نے مرد اور عورت کو تو چھوڑ دیا اور محبوبہ کو ساتھ لے کر فرض منصبی پر لات مار وہیں سے قصور روانہ ہوگئے۔ اور وہاں مکان کرایہ پر لے کر اس پیکر جمال لڑکی کیساتھ داد عیش دینے لگے۔

لڑکی کے وارثوں نے شکایت کی تو اُلٹی آنتیں گلے پڑ گئیں۔ ہیڈ کانسٹبل صاحب مع اس گوہر گرانمایہ کے گرفتار ہوگئے۔ اور اب اپنی حماقت پر افسوس کر رہے ہیں کہ مال کا مال گیا اور نوکری کی نوکری گئی۔

تبصرہ

حلیم مسلم کالج کانپور

حلیم مسلم کالج کانپور کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۴۲-۱۹۴۱ء اسوقت ہمارے سامنے ہے، جس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حلیم مسلم کالج کے پرنسپل عبدالشکور صاحب کی ساعی جمیلہ سے اس صوبہ کا یہ ایک ممتاز ادارہ ہوگیا ہے اور شاہراہ ترقی پر گامزن ہے یہ کالج صرف مغربی تعلیم کا مرکز ہی نہیں ہے بلکہ اسلامی تمدن اور تہذیب کا بھی حامل ہے اسمیں دینیات کی تعلیم پر خاص توجہ مبذول کی جاتی ہے نظام کالج کو برقرار رکھنے کے لئے ایک پراکٹوریل سسٹم قائم کیا گیا ہے۔ طلباء کی ایک جماعت پراکٹر کے تحت میں ان کی تعلیم۔ تربیت اور کردار پر خاص توجہ رکھتی ہے۔

موجودہ پرنسپل صاحب کے ساتھ اساتذہ کرام نے اسالی پورا پورا اشتراک کیا جس کی وجہ سے کالج کے ڈسپلن اور تعلیم میں ایک نمایاں تبدیلی ہوگئی ہے۔

اساتذہ کرام کے سپرد مختلف کام کر دیئے گئے تھے جن کو اُنھوں نے انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا۔ غیر درسی مسائل پر بھی خاص طور پر توجہ کی گئی، نیم ادیب ۴

میرے حسین قاصد

از جناب سید اشرف کاظمی صاحب

میرے حسین قاصد!
جا اُن کے پاس جو .... میری راتوں کی نیند چھین کر لے گئے۔
میرے سکون و قرار کی رنگین دنیا اُجاڑ کر مسکراتے ہوئے چل دیئے۔ میرے ہوش و حواس پر بجلیاں گرا کر چلتے بنے۔
ہاں .... اُس مجسمہ نور کے پاس
جس کی نگاہ نیلوفری کے ساغر احمریں سے چھلکی ہوئی مدہوشیوں نے مجھے آغوش میں لے لیا۔
اُسی زلیخا جمال ...... کے حضور میں
جس نے عشق کی کیف نواز سرزمین پر مجھے کانٹے بچھا کر چھوڑ دیا
میرے حسین قاصد ..... جا اُن کے پاس۔
میرے درد و خلش میں غرق آنسو ...... میری حسرتوں میں لپٹی ہوئی آہیں لے کر۔
مگر دیکھنا ...... تمھارے لب وا نہوں
خاموش ... اشک آلود نگاہوں سے کام لینا۔
وہ خاموش رہیں تو ....
میری آنسوؤں میں نہائی ہوئی آرزوؤں کی کائنات ان کے قدموں پر ڈال دینا۔
میری غم کی کہانی ....!
آنکھوں کی زبانی سنا کر .....!
خاموش۔ سرنگوں۔ لوٹ آنا۔
میرے حسین قاصد ....
.... جا اُن کے پاس۔

امریکہ مداخلت کریگا

نئی دہلی ۱۰ ارمئی۔ اگرچہ کرنل جانسن خرابی صحت کی بناء پر فوراً واشنگٹن روانہ ہوگئے ہیں۔ تاہم سیاسی حلقوں میں محسوس کیا جاتا ہے کہ ان کے اس سفر سے بعد ازیں ہندوستان میں بہت اہم واقعات رونما ہوں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ امریکن رائے عامہ کرپس مشن سے مطمئن نہیں۔ اور کرنل جانسن کی خفیہ رپورٹوں سے صدر روزویلٹ کو یقین ہوگیا ہے کہ عارضی گورنمنٹ کے بارے میں کانگریس نہیں بلکہ سر اسٹیفورڈ کرپس اپنی پالیٹکس سے پیچھے ہٹے۔ اور کہ یہ بات کبھی نہیں ہے کہ کانگریس کے لیڈر ہنگامی ذمہ داری لینے کو تیار نہ تھے۔

کرنل جانسن یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کو جاپان کے خلاف حملہ کا اڈہ بنانے کے لئے سیاسی پارٹیوں کا تعاون حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور اُنھوں نے اپنی حکومت اور صدر روزویلٹ کو اس بات کے لئے متحرک کرنا اپنا مشن بنا لیا ہے کہ وہ ہندوستان کے لئے ڈیڈلاک کو دور کرنے کی حسب طاقت کوشش کریں۔ ان کی امریکہ کو فوری پرواز پنڈت جواہر لال سے ملاقات کا نتیجہ ہے۔

جاپان سے جرمنی کا مطالبہ

واشنگٹن ۱۸ ارمئی۔ اخبار نیویارک سن کا بیان ہے کہ روس اور جرمنی کے مورچہ سے جو خبریں آرہی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت خارکوف میں بہت بھاری لڑائی ہو رہی ہے اسلئے اس خبر میں سچائی معلوم ہوتی ہے کہ جرمنی جاپان سے پوربی روس پر حملہ کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔

---

۴ انجمن اقتصادیات، انجمن تاریخ۔ وغیرہ وغیرہ مختلف اساتذہ کی ہدایات کے تحت میں سال بھر سرگرم کار رہیں دفتر نظام اوقات، تعلیم۔ اور امتحانات وغیرہ کے علیحدہ علیحدہ ناظم تھے۔ اور کالج نے ہر شعبہ میں معتدبہ ترقی کی ہے

مدغاسکر کی حکومت

لندن ۱۴ ارمئی، سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ آزاد فرانس مدغاسکر کے نظم و نسق میں مدد کریگی۔

مشاہیر عالم پر عورتوں کے اثرات

از جناب تابش صدیقی بی اے

دنیا میں جتنے بھی بڑے آدمی ہوئے ہیں وہ تقریباً تمام عورتوں کے زیر اثر رہے ہیں۔ ذیل میں ہم تابش صاحب صدیقی کا ایک مضمون شائع کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں نے مشاہیر عالم کے دل و دماغ پر کس طرح حکومت کی ہے۔

اگر ہم بڑے آدمیوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ان کی ترقی کا اصلی راز ان کی بیویاں یا ایسی عورتیں تھیں جن کے ساتھ اُنھیں محبت رہی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ محض محبت کی ناکامی نے کسی گمنام شخص کو شہرت کی بلندیوں تک پہونچا دیا۔

برنارڈ شا کے متعلق کہتے ہیں کہ آغاز شباب میں اُنھیں ایک عورت سے محبت ہوگئی۔ وہ اس وقت بیکار تھے۔ محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس سے شادی کی درخواست کر بیٹھے جسے اُسنے نہایت حقارت سے ٹھکرا دیا۔ اور کہا "نہ تو امیر ہے نہ کوئی مشہور آدمی۔ میں تجھ سے شادی کس طرح کر سکتی ہوں"۔ کہتے ہیں اسی دن برنارڈ شا نے عہد کرلیا کہ میں اس عورت سے شادی کروں گا اور اسے ایک مشہور اور امیر آدمی بن کر دکھاؤں گا۔ یہ ارادہ کرتے ہی اُنھوں نے مضمون نگاری شروع کردی اور چند سالوں میں ایک مشہور ادیب بن گئے اور بالآخر اس عورت سے شادی کرنے میں کامیاب ہوگئے جس نے چند سال پہلے ان کی محبت کو ٹھکرا دیا تھا۔

یہ خاتون بیوی بن کر برنارڈ شا کی بہترین رفیق زندگی ثابت ہوئی۔ اور اس طرح وہ نہ صرف ان کی ادبی تخلیق کا منبع رہیں بلکہ ادبی کاموں میں بھی اُن کا ہاتھ بٹاتی رہیں چنانچہ دونوں اس وقت نہایت پُرمسرت زندگی بسر کر رہے ہیں

مشہور سائنس داں مسٹر آئن اسٹائن کی زندگی کی تعمیر میں بھی اُن کی بیوی کا بہت حد تک ہاتھ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُنھیں اگر یہ بیوی نہ ملتی تو شاید وہ ترقی کی ان منزلوں تک نہ پہونچ سکتے۔ جب آئن اسٹائن کی شادی ہوئی اُس وقت مسٹر آئن اسٹائن کے نزدیک یہ بات کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی اُنھیں ایک ایسی رفیقہ حیات کی ضرورت تھی جو ان کے لئے باعث رحمت ثابت ہو۔ چنانچہ جب اُنھیں اس خاتون میں وہ تمام خوبیاں نظر آگئیں جن کی اُنھیں عرصہ سے تلاش تھی تو اُنھوں نے فوراً اس سے شادی کرلی۔ مسٹر آئن اسٹائن کا قیاس صحیح تھا۔ واقعی یہ خاتون اس عظیم الشان سائنسداں کی صحیح معنوں میں رفیقہ حیات ثابت ہوئیں۔

مسز آئن اسٹائن چونکہ جانتی تھیں کہ بیکار باتوں سے خاوند کے کام میں حرج واقع ہوتا ہے۔ اسلئے وہ ان کا وقت ضائع نہ کرتیں بلکہ اُنھیں تجربات کے سلسلہ میں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہونچانے کی کوشش کرتیں۔ اگر کبھی آئن اسٹائن کسی بات سے مایوس ہوتے تو وہ ان کی ہمت بڑھاتیں اور اپنے دلائل کے ذریعہ اور اپنی باتوں سے ان میں نئی زندگی کی روح پھونکتیں۔ اور وہ نئے انہماک اور شوق کیساتھ اپنے کام میں مصروف ہوجاتے۔

مسٹر ہنری فورڈ کی بیوی بھی بڑی حد تک اُن کی کامیابی کی ضامن ہیں شادی کے وقت مسٹر فورڈ ۲۴ سال کے تھے۔ ان کی بیوی اگر چاہتی تو ان کے عزائم میں حائل ہو سکتی تھی۔ مگر اس نے ان کی تاجرانہ سرگرمیوں میں بھی کوئی دخل نہیں دیا۔ اور علیحدگی کی زندگی بسر کرتی رہیں۔ اور مسٹر فورڈ کو زیادہ سے زیادہ اس کام کی طرف توجہ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ چنانچہ خود مسٹر فورڈ اپنی بیوی کی اس عادت کی بہت تعریف کرتے رہے ہیں۔

اب ہم ان لوگوں کی زندگیوں کی طرف آتے ہیں جو موجودہ سیاست کے امام تصور کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے ہٹلر کو لیجئے لوگ خیال کرتے تھے کہ ہٹلر کو عورتوں سے نفرت ہے۔ مگر یہ راز اُسے عورتوں سے نفرت نہیں ہے اُسوقت کھلا جب اُس نے جرمنی کی مشہور ایکٹرس لینی الفینیل کو نورمبرگ کانفرنس کی فلم تیار کرنے کے لئے بلایا، اور اس کے حسن سے اتنا مرعوب ہوا کہ کچھ عرصہ کے لئے اُسکا غلام بن کر رہ گیا۔ اسوقت لوگوں میں کئی قسم کی چہ میگوئیاں ہوتی رہیں آخر کار آہستہ آہستہ معلوم ہوتا گیا کہ ہٹلر کی زندگی کے مختلف مدارج میں متعدد عورتوں کا دوست رہا۔

دوستو! اتفاق طاقت ہے

ایک آدمی کے کئی بیٹے تھے۔ مگر تھے لیے نالائق کہ بات بات پر آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ ایکدن باپ نے سب بچوں کو جمع کیا اور ایک کچے سوت کی ڈوری دی اور ہر ایک سے اُسے توڑنے کو کہا۔ باری باری سے سب نے زور لگائے مگر رسی نہ ٹوٹی۔

باپ نے جب یہ دیکھا تو ڈوری کے بل کھول دیئے اور پھر توڑنے کو کہا اب کیا تھا۔ ڈوری کے تار تار تو کھل ہی چکا تھا۔ ذرا سا زور لگاتے ہی منڈری ٹوٹ گئی۔ باپ نے کہا بچو! تم سب ڈوری کے بل اور تاروں کی طرح ہو۔ اگر سب مل کر نہ رہوگے تو جو چاہے گا تمھیں اسی طرح سے ایک ایک تار کرکے توڑ ڈالے گا۔

یاد رکھو! آپس میں مل جُل کر رہنا بڑی طاقت ہے

٭ بعض حلقوں کا خیال ہے کہ موجودہ جنگ کی محرک بھی جرمن ایکٹرس ہے کیونکہ جب ہٹلر نے اس سے شادی کی درخواست کی تو اس شرط پیش کی کہ اگر وہ تمام دنیا سے جنگ مول لے اور اسمیں فتحیاب ہو تو وہ اس میں فتحیاب ہو تو وہ اس سے شادی کرلے گی۔

اس کے علاوہ ہٹلر ایک اور عورت کا بھی دوست ہے جسکا نام مینی جگنو ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ایک یہودی ایکٹرس رینٹ مُلر کا بھی گہرا دوست ہے۔ گورنگ کا خیال ہے کہ اگر یہ ایکٹرس چاہتی تو اس کی خاطر ہٹلر یہودیوں پر اس قدر ظلم نہ ڈھاتا۔ مگر اس وقت جب ہٹلر نے یہودیوں کو تنگ کرنا شروع کیا اس نے خودکشی کرلی۔ کیونکہ وہ ایک فرانسیسی ایکٹر سے شادی کرنے کے لئے پیرس جانا چاہتی تھی۔ مگر ہٹلر نے رقابت کی وجہ سے اُسے پیرس جانے کی اجازت نہ دی اور رینٹ مُلر نے خودکشی کرلی۔

اطالوی امام مسولینی کی بیوی بھی زندگی کی مشکلات میں اسکی مدد و معاون رہتی ہے مسولینی اسکے متعلق لکھتا ہے کہ "میری بیوی نے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ میرا ساتھ دیا۔ اور منزل مراد کی طرف میری رہنمائی کی"۔ لیکن دراصل مسز مسولینی ایک خاموش طبع اور عزلت پسند خاتون ہیں۔ زیادہ لوگوں سے گھبراتی ہیں۔ وہ اخبارات کے رپورٹروں اور دیگر سیاسی لوگوں سے ملنا پسند نہیں کرتیں باوجود اسکے جب کسی وقت مسولینی کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو فوراً اسکی مدد کرتی ہیں۔

چین کے جنرل چیانگ کائی شیک کی بیوی ایک بیدار مغز خاتون ہیں۔ اُنھوں نے امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہے۔ مغربی علوم سے پوری طرح واقف ہیں چیانگ کائی شیک خواہ کسی مجلسی تقریب میں شامل ہوں یا میدان جنگ میں لڑ رہے ہوں میڈم ہر وقت اُن کے ساتھ رہتی ہیں۔ اور ان کے دوش بدوش دشمنوں سے لڑتی ہیں۔ سلطنت کے کاموں میں بھی ان کا ہاتھ بٹاتی ہیں اور مفید مشورے دیتی ہیں۔ چین کی ترقی میں میڈم چیانگ کائی شیک کا کافی ہاتھ ہے۔

ملک میں جتنی اصلاحات ہوتی ہیں وہ سب میڈم چیانگ کے مشوروں کے مطابق ہوتی ہیں۔ اُنھوں نے چین کی عورتوں میں ایک نئی زندگی پھونک دی ہے۔ اور ان کے دلوں میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ یہ میڈم چیانگ ہی کا فیض ہے کہ آج چین کے امیر طبقے کی عورتیں جو کسی غریب کیساتھ بات کرنا بھی گوارا نہ کرتی تھیں میدان جنگ کے زخمی سپاہیوں کی دیکھ بھال کرتی نظر آتی ہیں۔ غرضکہ میڈم موصوف نے جنرل چیانگ کائی شیک کے بوجھ کو ہلکا کر دیا ہے

اسٹالن کی بیوی کو تو مرے ہوئے کافی عرصہ ہوچکا ہے لیکن اس کے گھر میں ایک پچھتر سالہ خاتون اسکے اور اسٹالن کے ساتھ بیٹوں کی سی محبت کا برتاؤ کرتی ہے۔ اس بڑھیا کو اسٹالن کی سیاسیات میں اتنا دخل ہے کہ اخبارات کے نمائندے اور دیگر لوگ جنھیں روسی آمر سے ملنا ہوتا ہے پہلے اُس سے آکر ملتے ہیں۔ اور اسٹالن کے متعلق جو کچھ پوچھنا ہوتا ہے اُسی سے پوچھتے ہیں۔ اور اسٹالن بھی اس بڑھیا کے مشوروں اور نصیحتوں کو نہایت غور سے سنتا ہے اور ہمیشہ ان باتوں کو مفید خیال کرتا ہے اُن پر عمل کرتا ہے۔ ۵

فلم کمپنیوں پر جنگ کا ناگوار اثر

کچے مال کی کمی کی وجہ سے ہندوستان کی فلم کمپنیوں کا وجود بری طرح سے خطرہ میں پڑگیا ہے۔ چنانچہ بمبئی کی اطلاع ہے کہ بمبئی کی بعض فلم کمپنیوں نے کچے مال کے نہ ملنے کی وجہ سے یہ فیصلہ کرلیا کہ وہ اپنے کاروبار کو بند کردیں۔ چنانچہ دو تین فلم کمپنیوں نے ملازمین کی علیحدگی کے نوٹس تک دیدیئے ہیں۔ یہ عام خیال ہے کہ زیر تیاری فلموں کی تکمیل کے بعد بمبئی کی اکثر فلم کمپنیاں فلم سازی کا کاروبار بند کردیں گی۔

فلم کمپنیوں کی اسی دقت اور پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے پچھلے دنوں صنعت فلم سازی سے تعلق رکھنے والے چند ذمہ دار حضرات آنریبل کامرس ممبر سے بھی ملے تھے۔ اور آنریبل کامرس ممبر نے ان کو بڑی حد تک اطمینان بھی دلایا تھا لیکن حالات ہی کچھ ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ کچے مال کی درآمد اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

ہندوستان کی فلم کمپنیاں اگر بند ہوگئیں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہندوستان کے تقریباً تمام سنیماؤں کے دروازوں پر تالا پڑ جائے گا۔ اور سنیماؤں کے دروازوں پر تالا پڑنے کے بعد گورنمنٹ کے لئے یہ دشواری پیدا ہوجائے گی کہ اُسے اپنی پروپیگنڈا فلموں کو چلانے کے لئے مخصوص انتظام کرنا پڑے گا۔

ہندوستان کی فلمی صنعت میں اس وقت ساٹھ ہزار سے زیادہ آدمی کام کر رہے ہیں۔ صنعت کے ختم ہوجانے کے یہ معنی ہیں کہ ساٹھ ہزار ہندوستانی بیکار ہوجائیں گے۔ اب رہا وہ کروڑوں روپیہ جو فلمی صنعت پر لگا ہوا ہے وہ سب کا سب ناکارہ ہوکر رہ جائے گا۔ ضرورت ہے کہ حکومت کچے فلموں کی درآمد کے معاملہ میں سنجیدگی کے ساتھ غور کرے۔ اور اس فلمی صنعت کو تباہی سے بچانے میں ہر ممکن امداد دے۔ جو جنگی مقاصد میں حکومت کے لئے بیحد ممد و معاون ثابت ہو رہی ہے۔

---

۴ امریکہ کے صدر مسٹر روزویلٹ کی بیوی بہت سوشل واقع ہوئی ہیں۔ اگر ان کی مصروفیتوں کو دیکھا جائے تو گمان ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاوند سے کہیں زیادہ مصروف رہتی ہیں۔ اگر آج وہ اپنے دوست کے یہاں مدعو ہیں تو کل اُنھیں کسی کلب کا افتتاح کرکے تقسیم انعامات کی رسم ادا کرنی ہوتی ہے۔ اور اس کے فوراً ہی بعد اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کرنی پڑتی ہے غرضکہ اُن کی زندگی بہت ہی مصروف ہے۔

مسز روزویلٹ کبھی چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ اس طرح گھل مل جاتی ہیں کہ اُن کی ماں معلوم ہونے لگتی ہیں بعض اوقات اسکول کے بچوں کو اُن کے خطوط بھی ٹائپ کر دیتی ہیں جب مسٹر روزویلٹ پہلی دفعہ امریکہ کے صدر منتخب ہوئے اُس وقت ایک سال تک مسز روزویلٹ ایک رسالہ کی ادارت کے فرائض بھی سرانجام دیتی رہیں۔ ان کاموں کے علاوہ اُنھیں پانچ بچوں کا ایک کنبہ بھی پالنا ہوتا ہے۔ ان کی دیکھ بھال اور نگہداشت بھی اُنھیں کے سپرد ہے۔ مگر وہ مجلسی تقریبوں میں محض اسلئے حصہ لیتی ہیں کہ ان کے خاوند کا کام کسی قدر ہلکا ہوجائے اور اُن کا وقت جو ان کاموں میں ضائع ہوتا ہے۔ وہ سلطنت کے اُمور کی دیکھ بھال میں صرف ہو تاکہ اس سے ان کے ملک اور ان کی قوم کو فائدہ پہونچے۔

یہ ہیں دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں کی بیویاں اور ایسی عورتوں کے حالات جو ان کی زندگی پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔

انگریز لارڈ نے اُردو میں تقریر کی

لندن ۱۵ ارمئی۔ نئے ہندوستانی ہائی کمشنر سر عزیز الحق جب سے یہاں آئے ہیں۔ اُن کے اعزاز میں بہت سے جلسے منعقد ہوچکے ہیں۔ کل ہندوستانیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں یورپین افسر بھی شریک تھے۔ لیڈی ولنگڈن اس جلسہ کی صدر تھیں۔

مسٹر ایمری وزیر ہند نے جو گورکھپور میں پیدا ہوئے تھے انگریزی میں اپنے خیالات ظاہر کئے۔ لیکن لارڈ ہرڈوڈ نے کہا کہ لیڈی ولنگڈن نے مجھے بتایا ہے کہ سر عزیز الحق اپنی زبان میں تقریر سننے کے لئے بیتاب ہیں۔ اسلئے میں اُردو میں بولوں گا۔ اُنھوں نے فصیح اُردو میں تقریر کی۔ سر عزیز الحق نے انگریزی میں ان تقریروں کا جواب دیا۔

لیڈی ولنگڈن نے اپنی تقریر میں ہندوستان کے متعلق اپنے تجربات بیان کئے۔

عالم جاہل کو اسلئے پہچانتا ہے کہ وہ جاہل رہ چکا ہے اور جاہل عالم کو اسلئے نہیں پہچانتا کہ وہ خود کبھی عالم نہیں رہا۔ (ارسطو)

خوبصورت عورت آنکھوں کی مسرت ہے اور خوش اخلاق عورت دل کی مسرت۔ (نپولین)

تم اس وقت تک کامل نہیں، جبتک تمھارے دشمن بھی تم پر اعتبار نہ کرنے لگیں۔ (سقراط)

دنیا کی لڑائیاں اور آدھے مقدمے محض زبان کا کرشمہ ہیں۔ (جیمز ربٹن)

انسان کا سب سے بڑا وصف چال چلن اور اخلاق کا اچھا ہونا ہے۔ اس لئے نہ صرف عالم فاضل بننے کی کوشش کرنی چاہیئے بلکہ نیکدل اور خوش اخلاق بننے کی بھی۔

شر کو شر (شرارت اور لڑائی و مقابلہ) سے دفع کرنا بہادری ہے۔ اور شر کو خیر (نیکی) سے دفع کرنا فضیلت ہے۔ (ارسطو)

مصیبت اور بیماریاں وغیرہ اتنی خوفناک نہیں ہوتیں جتنی کہ وہ ڈر اور بزدلی اور کم ہمتی کی وجہ سے ہمیں نظر آتی ہیں۔ (سقراط)

ماں بچے کے سامنے ایک پیسہ اور ایک اٹھنی رکھ کر بولی بول بیٹا کیا لے گا؟

بچہ پیسہ اٹھا کر بولا۔ میں تو یہ لوں گا۔

ماں۔ بیٹا اٹھنی لے لو اس کے بہت سے پیسے آئیں گے۔

بچہ۔ لیکن اسکی چیز تو نہیں آئے گی۔

ملاقاتی۔ تم کو یہاں کون لایا؟

قیدی۔ نمبر ۱۳

ملاقاتی (تعجب سے) کیسے؟

قیدی۔ بارہ جج اور ایک سنج

شریف آدمی۔ کبھی تم نے کسی بندر کی بھی حجامت بنائی ہے؟

نائی۔ کبھی نہیں۔ اگر حضور اجازت دیں تو میں آپ کی بنا دوں۔

---

۸ منٹ میں ایک ہوائی جہاز

واشنگٹن ۱۸ مئی۔ اس سال امریکہ ہر روز ۸ پانچ منٹ میں ایک ہوائی جہاز تیار کرنے لگیگا۔

یہ وہ اعلان جو سامان جنگ تیار کرنیوالے رپورٹر کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں مزید لکھا ہے کہ امریکہ کے پاس دنیا کی سب سے بڑی ہوائی طاقت ہوگی۔ اور بہترین جہاز ہونگے۔

انسان کی کلائی میں آٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ ہتھیلی میں پانچ اور انگلیوں میں دو دو۔

پیدائش سے لیکر ۷۰ سال کی عمر تک ایک آدمی ۶۵۰۰ دن کام کرتا ہے۔ اور ۹۰۰۰ دن سوتا ہے، ۴۰۰۰ دن تفریح وغیرہ میں صرف کرتا ہے ۱۵۰۰ دن کھاتا ہے ۵۰۰ دن بیمار رہتا ہے اور ۸۰۰ دن چلتا ہے۔

دریائے ٹیمز کے ٹنیل پر چھ لاکھ تیس ہزار پونڈ صرف ہوئے۔

بقول ٹالسٹائی علمی کاموں کے لئے نہایت عمدہ وقت ۹ بجے صبح سے ۳ بجے شام تک ہے۔

جاپان میں ہر سال پانچ سو سے زیادہ زلزلے آتے ہیں۔

دنیا میں ۲۰۶۴ زبانیں اور ایک ہزار سے زیادہ مذاہب ہیں۔

انسانی حیات کی اوسط ۳۳ سال ہے اور ہزاروں آدمیوں میں صرف ایک ہی شخص ۱۰۰ سال کی عمر پاتا ہے

ایک وہیل مچھلی کی زبان سے ایک ٹن تیل نکالا گیا ہے۔

سب کچھ تباہ کرنے کی پالیسی!

بمبئی ۱۷ مئی۔ یہ سوال کیے جانے پر کہ آپ فصول۔ خوراک پانی وغیرہ ضروریات کے متعلق سب کچھ تباہ کرنے کی پالیسی استعمال کئے جانے کی مزاحمت کریں گے؟ گاندھی جی نے جواب دیا کہ ہاں میں اس کی مزاحمت کروں گا۔ کیونکہ میں اسے تباہ کن غیر ضروری اور خود کشی کے مترادف سمجھتا ہوں۔ خواہ ہندوستان تشدد میں یقین رکھتا ہو یا اہنسا میں! روسی یا چینی مثال مجھے اپیل نہیں کرتی۔ چونکہ ایک دوسرا ملک وہ طریقہ استعمال کرتا ہے جو غیر انسانی ہیں تو یہ ضروری نہیں کہ میں بھی وہی طریقے استعمال کروں۔ اگر دشمن آتا ہے اور جو فصل میں بچاؤ نہ کرسکنے کے باعث پیچھے چھوڑ جاتا ہوں اُسے استعمال کرتا ہے تو مجھے اس اندیشہ کی پروا نہیں کہ وہ میری فصل کھا کر موٹا ہو جائے گا۔ یا میرے پانی سے اپنی پیاس بجھائے گا۔

ہر حال میں کہتا ہوں کہ اگر اسلحہ ساز کارخانے تباہ کیے جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر میری اسکیم میں ہتھیاروں اور ہتھیار بنانے والے کارخانوں کے لئے گنجائش کہاں ہے۔

گاندھی جی نے ہندوستان سے انگریزوں کے چلے جانے کے متعلق اپنے مطالبہ کا دوبارہ ذکر کیا۔ اور کہا کہ میں واقعات کا بغور مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور اگر مجھے اجازت دی گئی تو رائے عامہ کو تعلیم دینے کے متعلق اپنا کام جاری رکھوں گا۔ میں یہ بتانے کی کوشش کرتا ہوں کہ میرے اس مطالبہ کے پیچھے بغض کا جذبہ نہیں ہے۔ یہ بہترین مدلل بات ہے جو میں نے کہی ہے اور یہ بات سب کے فائدہ کی ہے۔ یہ ایک دوستانہ کارروائی ہے۔ میں احتیاط سے کام کرتا ہوں لیکن پورے استقلال کے ساتھ۔ میری رائے ہے کہ ہم آجکل باقاعدہ انارکی کی حالت میں رہتے ہیں۔ ہندوستان میں اس وقت ایسی حکومت قائم ہے کہ اُسے ہندوستان کی بہبودی کو ترقی دینے والی جماعت کہنا غلطی ہوگی۔ اسلئے یہ باقاعدہ اور منضبط انارکی ختم ہو جانی چاہیئے۔ اور اگر اسکے نتیجہ کے طور پر کمل بے آئینی کی حالت پیدا ہو جائے تو میں یہ خطرہ سہنے کو تیار ہوں اگرچہ مجھے یقین ہے یا میں یہ یقین کرنا پسند کروں گا کہ لوگوں کو اہنسا کے طریقہ سے دی ہوئی ۲۲ سالہ تعلیم رائگاں نہیں جائے گی۔ اور وہ بے آئینی سے بھی حقیقی اور ہردلعزیز امن پیدا کرلیں گے۔ اسلئے اگر میں یہ دیکھوں کہ اور سب طریقے ناکام رہے ہیں تو میں لوگوں سے کہوں گا کہ وہ اپنی جائداد کی بربادی کے خلاف مزاحمت کریں۔

صداقت میں اشتہار دے کر اپنی صنعت و حرفت اور تجارت کو ترقی دیجئے۔

میرا سفر آخرت

از جناب ابرار قدوائی بارہ بنکی

میرے ہاتھوں میں ایک دلچسپ تاریخی کتاب تھی محو مطالعہ اس قدر ہو گیا کہ مجھے اپنے خود کا ہوش نہ رہا رات کو کوئی آٹھ بج رہے تھے۔ پڑھتے پڑھتے مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی۔ اور میں سو گیا۔ بڑے مزے کی نیند......

چاند کی روپہلی کرنیں۔ رات کی پرسکون خموشی۔ اور گلابی جاڑے ایک ساتھ سکوت شب کا مکمل مظاہرہ کر رہے تھے۔

وہ ایک کافی لمبا چوڑا کمرہ تھا جس میں میں سو رہا تھا شاید اس وقت میرے قریب ملائک پر بھی نہ مار سکے ہوں گے ممکن ہے یہی وجہ ہوئی ہو کہ میرے اُوپر ان کی طرف سے یہ عتاب نازل ہوا۔

سوتے سوتے مجھے یکلخت یہ معلوم ہوا جیسے میں ایک ہوائی جہاز پر اُڑتا ہوا چلا جا رہا ہوں۔ جب ذرا ہوش سنبھلا۔ دراصل میں ہوائی جہاز پر بیٹھا ہوا تھا۔ میرے ساتھیوں میں مجھے اور تو کوئی نظر نہ آیا۔ ہاں صرف ڈرائیور کی شکل نظر پڑی۔ اور شکل بھی کیسی؟ بالکل عجیب سی۔ ناک تو ایک سرے سے غائب۔ کان ایسے جیسے ہاتھی ہوں۔ آنکھیں بالکل مکھی کی آنکھوں کی طرح۔ پیشانی اس قدر چوڑی اور کشادہ کہ شاید کسی مضبوط، توانا اور تندرست انسان کا سینہ بھی نہ ہوتا ہو سر کے بال عورتوں سے بھی بڑھ چڑھ کر! ہاتھ پیر اونٹوں کی مانند اُسکے جسم پر ایک سیاہ لبادہ لپٹا ہوا تھا۔ جو شاید بابا آدم کے وقت کا ہوگا۔

میں بڑی حیرت و استعجاب کیساتھ اُسکی طرف بغور دیکھ رہا تھا۔ اور وہ تھا کہ اپنی ڈرائیوری میں منہمک اگر اس وقت میں ایک انسان ہوتا تو ضرور۔ اس جہاز کی کسی کھڑکی کو کھول کر باہر کود گیا ہوتا۔ یکایک مجھے ایک زبردست جھٹکا سا محسوس ہوا جیسے ڈرائیور نے یکلخت بریک لگا دیا ہو میرا سر اس جہاز کی ایک لوہے کی کرسی سے اس بری طرح ٹکرا گیا کہ مجھے پھر ہوش ہی نہ رہا۔

بات آئی گئی ہوگئی۔ چند لمحوں بعد میرا دوسرا سفر شروع ہوگیا۔ بالکل عجیب سا سفر۔ پہلے سفر میں تو ڈرائیور تھا جہاز تھا لیکن اب اس نئے سفر میں صرف میری ایک ذات تھی اور دو نورانی چہرے جن پر میری نگاہیں جم نہ سکتی تھیں ایک میری داہنی جانب اور دوسرا بائیں جانب تھا ہم تینوں ایک تیر کی مانند آسمان کے رخ اُڑتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ میرا دل جیسے اندر ہی اندر بیٹھا جاتا تھا۔ اس خوف کے باعث جو مجھ پر پورے طور سے مسلط تھا۔ میرے منھ سے یکایک ایک چیخ نکل گئی۔

"ڈرتا ہے کا ــــ ہرگز خوفزدہ نہو"

میرے کانوں نے جیسے یہی الفاظ ایک عجیب سی آواز میں سنے۔

"او ــــ خدا" نہ جانے کتنی مصیبتوں کے بعد یہ دو لفظ میں کہہ رکا تھا۔ لیکن مجھے اب یہ بھی یقین ہے کہ میرے منھ سے آواز بالکل نہ نکلی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے میرے دل میں بیٹھ کر کوئی دوسرا شخص میری ترجمانی کر رہا تھا ــــ!

ہم لوگ ابھی اسی رفتار سے محو پرواز تھے کہ ایک عجیب سا راستہ، عجیب سا سفر۔ اور بالکل عجیب سے ہمارے ہمسفر! ــــ کیا آپ اس وقت خوف زدہ نہوتے ــــ؟ بہرحال وہ سفر ختم ہونے کو آتا ہی نہ تھا۔ اور سفر بھی ایسا تھا کہ جس کی منزل ہی نہ معلوم تھی۔ چاہے ہمارے ہم سفر جانتے ہوں لیکن مجھے اسکی بالکل خبر تھی۔

"اُف ــــ" ایک بار پھر میرے منھ سے ایک لفظ خوف کی وجہ سے نکلا اور ٹھیک اسی وقت میرے کانوں میں چیخ و پکار آہ و بکا کی مختلف عبرت آمیز آوازیں آنے لگیں لیکن نہ جانے کہاں سے؟

میں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح سے اپنے ہمسفر سے یہ معلوم کریں کہ ان آوازوں کی اصلیت کیا ہے لیکن مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے کسی نے میرے ہونٹوں کو سی دیا ہو۔

کچھ دیر بعد ہمارے قدم ایک ہیبتناک دروازے کی دہلیز پر جیسے رکے، وہی خوف زدہ بنا دینے والی آوازیں اب بھی میں صاف سُن رہا تھا۔ لیکن اس جگہ پر وہ آوازیں پہلی آوازوں سے کہیں زیادہ صاف سنائی دے رہی تھیں اتنے میں ایک گرج سی سنائی دی۔

کون ہے؟

"اُمیدوار"

اور اسی آواز کے ساتھ ساتھ ایک قوی ہیکل اور دیو نما شخصیت میرے سامنے نمودار ہوئی۔ میرے اوسان خطا ہو گئے۔

جواب دیتا تو کون؟ لیکن اسی عرصہ میں میرے ہمراہی بول اُٹھے۔

"وہی" ــــ جس کی طلب تھی بارگاہ خداوندی میں

"اے مالک" کسی کا جواب سننے سے قبل میرے منھ سے پھر دو لفظ نکل گئے۔ بارگاہ خداوندی کے نام پر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے میرے کلیجہ میں لوہے کی جلتی ہوئی سلاخ پیوست کردی ہو۔ میں اس وقت سمجھا کہ میرا یہ سفر عجیب سفر آخرت تھا۔ اور میری پرواز میری روح کی پرواز تھی۔ میری نہیں۔ اور اس وقت میں "باب جہنم" کی دہلیز پر تھا۔

"اے خدا" ــــ ایکبار پھر میرے منھ سے یہ دو لفظ نکل کر فضائے آسمانی میں گم ہو کر رہ گئے۔

اتنے میں وہی قوی ہیکل نگہبان بولا۔

"ہاں اجازت ہے۔ لیجاؤ اندر۔ ساتھ ساتھ اُس نے بڑی کراہیت کے ساتھ میری طرف نظریں کیں۔ اور ایکبار پھر بولا۔

گناہ۔ گناہ۔ نافرمان

آپ کو میں کس طرح بتلاؤں کہ اُس وقت میری کیفیت کیا تھی۔؟ کیا آپ خود اس کا اندازہ نہ کرسکیں گے۔ رات کے سناٹے میں، جب تنہائی کا عالم ہو اور اندھیرا گھپ۔ اُس وقت ذرا آنکھیں تو بند کیجیے۔ اور پھر سوچیے کہ میری کیا کیفیت ہوگی اس وقت مجھ بے بس کو دوزخ کے اندر داخل کیا جا رہا تھا۔

القصہ مجھ کو جبرًا دوزخ کے اندر ڈال دیا گیا۔ میری چیخ و پکار بے معنی ثابت ہوئی۔ میرا عذر گناہ بدتر از گناہ ثابت ہوا۔ میں نے بالآخر ضبط کیا۔ افسانوی دنیا کے خیالات مجھے وہاں صحیح ثابت ہوتے نظر آئے۔ مجھے پیاس لگتی تو اُبلتے ہوئے گرم پانی کا پیالہ پیش کیا جاتا۔ بھوک لگتی تو آگ کے دہکتے ہوئے انگاروں سے پیٹ کے جہنم کو بھرنا پڑتا۔ مجھے باربار ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے میرے دل کو میرے سینہ کے اندر ہی اندر کوئی جلائے جا رہا ہو۔

لیکن وہاں کون تھا۔؟ جو میری تشفی کا باعث ہوتا۔ ہاں مجھ کو اگر کچھ بھی بھروسہ تھا تو خداوند عالم کے رحم و کرم پر۔ مجھ کو یکایک ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے مجھے خوشبوں کی دنیا میں پہونچا دیا ہو۔ میرے کلیجہ میں ٹھنڈک پہونچی دل کو سرور ہوا۔ اور میری قسمت کا پانسہ پلٹ گیا۔ میں سجدے میں گر گیا۔ خداوند کریم سے بڑی التجا کی اور دامن آرزو کو کشادہ دیکھنے کی تمنا کی۔ بہت گڑگڑایا۔ یہاں تک کہ میں بیہوش ہو گیا۔ مجھے اس بیہوشی میں کسی نے ایکبار مخاطب کیا۔

اے ماہر ــــ تیرے گناہ تیرے صبر سے اندر پڑ گئے جا ــ فردوس بریں تیرے لیے چشم براہ ہے۔

اس خوشنودی نے میرے دل کو سرور بنا دیا۔ میں بیہوشی سے ہوش میں آگیا۔ فردوس بریں کی آرزو میں سراپا اشتیاق بن کر بیتحاشہ بھاگا ــــ میرے پیروں کو ٹھوکر لگی ــ میں سنبھل نہ سکا۔ اور بڑی زور سے گر پڑا۔ ایکبار پھر میرے منھ سے نکلا

"اے کریم ــــ وہی دو لفظ۔

اور میری آنکھ کھل گئی۔ میرے سینے پر وہی کتاب کھلی ہوئی پڑی تھی اور دور پر کہیں ریڈیو بج رہا تھا۔

"جنت کے نظارے ہیں......"

میں اُس کمرے میں سے اُٹھ کر باہر ٹہلنے لگا رات کے گیارہ بج چکے تھے۔

آپ کے لئے کسرت اچھی چیز ہے لیکن

تندرستی کے لئے اندرونی صفائی پہلے ہونی چاہیئے

اگر آپ کو قبض یا بدہضمی یا معدہ کی کوئی دوسری شکایت ہے تو آپ کو اپنی اندرونی صفائی کی طرف توجہ دینا چاہیے۔ متواتر کسرت کیجیے تازی ہوا کھائیے۔ کھانے پینے میں کمی کیجیے لیکن یاد رکھئے تندرستی کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ آپ اپنے جسم کی اندرونی صفائی کیجیے۔ اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک باقاعدہ گلاس سے آپ کے جسم کی اندرونی صفائی ہو جائیگی۔ یہ ذائقہ میں خوشگوار۔ کم خرچ اور اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی یہ گردوں کو آہستہ آہستہ صاف کرکے ان میں تراوٹ پہونچاتا خون کو صاف کرتا تمام جسم کو تر و تازہ اور چست بناتا ہے۔

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

جو پینے کی مقوی قبض کشا اور صحت بخش چیز ہے
تر و تازہ رکھتا۔ ٹھنڈک پہونچاتا اور صفائی کرتا ہے

ہے۔ دوسری محوری طاقتوں کی طرح جاپان نے بھی ہمیشہ اپنی بحری تعمیرات کے پروگرام کو سختی سے پردۂ راز میں رکھا ہے۔ پھر بھی اس موازنہ میں یہ بات صاف ظاہر ہو جائے گی کہ امریکہ کا جنگی بیڑہ جاپان کے بیڑے سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور تعداد و صلاحیت جنگ کے اعتبار سے امریکن بیڑے کو فوقیت حاصل ہے

ایسٹ میسٹر

جاپان کا بحری پروگرام اور جنگی بیڑے کی تعمیر کا کام ہمیشہ صیغۂ راز میں رکھا گیا ہے۔ لیکن اسکی موجودہ جنگ جویانہ اور جارحانہ اسپرٹ سے جو بات ظاہر ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جاپان کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ امریکہ کی بحری طاقت کو چیلنج دینے کے لئے یہ آخری موقع ہے۔ پھر بھی یقین کے ساتھ کہا گیا ہے کہ اگرچہ جاپان اس وقت اپنی بحری طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہے لیکن یہ موقع اس کے لئے ہمیشہ کے لئے باقی نہیں رہیگا اور امریکہ کی بحری تعمیرات کا بڑا اور وسیع پروگرام صاف بتلا رہا ہے کہ جاپان چند دنوں کے بعد ہی امریکن طاقت کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے گا۔

تعداد اور صلاحیت

دو فریقوں کی بحری طاقت کا مقابلہ کرنے میں اگر تشریح سے کام لیا جائے۔ تو آخری اہمیت اُن جنگی جہازوں کی تعداد اور صلاحیت کار ہی کو حاصل ہوگی۔ جو جنگ کے مورچوں پر داخل ہوں گے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ تعداد اور حملہ کرنے کی طاقت کے اعتبار سے ولایات متحدہ امریکہ کے بیڑے کو فوقیت حاصل ہے۔ جاپان نے پچھلے دنوں دو جنگی جہاز نیشن اور نکاتمو اس خیال سے تعمیر کیے ہیں کہ امریکہ کے دو نئے جہازوں یعنی نارتھ کیرولینا اور واشنگٹن کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اس جنگ کی ابتدا میں جاپان کے پاس بارہ جنگی جہاز اور امریکہ کے پاس ۱۷ جنگی جہاز تھے۔ اور امریکن بیڑے کی فیر کرنے کی طاقت (FIRE-POWER) ۴۸ سولہ انچ والی توپوں۔ ۱۲۴ چودہ انچ والی توپوں پر مشتمل تھا اسکے مقابلہ میں جاپان کی طاقت حسب ذیل تھی۔ ۲۴ سولہ انچ والی توپیں۔ اور ۱۲۰۰ انچ والی توپیں۔

جاپانیوں کا دعوےٰ یہ ہے کہ تعداد اور صلاحیت جنگ کی یہ امریکن برتری اسلئے قابل اعتنا نہیں ہے کہ جاپان کا جنگی بیڑہ طاقت رفتار اور جدید سامان کے اعتبار سے بہتر ہے دونوں نئے جاپانی جہازوں کی رفتار تیس ناٹ ہے۔ دوسرے چار جہازوں کی ۲۶ ناٹ اور کم سے کم ۲۴ ناٹ ہے۔ امریکہ کے دونوں نئے تیز رفتار جہازوں کی رفتار ۲۸ ناٹ ہے۔ باقی جہازوں کی تقریباً ۲۱ ناٹ سے ۲۰ ناٹ تک ہے۔

جاپان کو بڑا ناز اس چیز پر ہے کہ اُس نے اپنے پورے جنگی بیڑے کی تجدید کر کے اس کو نئے ساز و سامان سے مکمل کر لیا ہے۔ دوسری طرف امریکن بحری بیڑے کے دس جہازوں

کہ اس طرح (Modernise) یعنی نیا کرنے کا موقع ملا ہے

کروزر جہاز

جہاں تک کروزر قسم کے جہازوں کا تعلق ہے دونوں یعنی امریکن و جاپانی بحری بیڑوں میں سے کسی بیڑے میں دس ہزار ٹن سے زیادہ وزنی جہاز موجود نہیں ہیں۔ لیکن ولایات متحدہ امریکہ نے زیادہ تر بھاری کروزروں کی تیاری کی طرف توجہ دی ہے۔ اسکے پاس اس طرح کے ۲۷ کروزر ہیں۔ جن کا وزن ۹۰۰۰ ٹن سے زیادہ ہے۔ لیکن جاپان کے پاس ایسے جہاز صرف ۸ ہیں۔ مگر جاپان نے زیادہ تر ہلکے کروزر تعمیر کئے ہیں۔ جن کی تعداد جاپان کے پاس ۲۷ اور امریکہ کے پاس ۱۹ ہے۔

بھاری کروزروں میں امریکن برتری کا مقابلہ کرنے کے لئے جاپان نے "چار جدید جنگی جہاز" تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک جہاز بن چکا ہے اور باقی کی تعمیر سنہ ۴۱ء میں ختم ہونے والی تھی۔ اس کے بعد کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ ان جہازوں کے وزن غالباً ۱۴۰۰۰ ٹن ہوں گے اور ان پر چھ ۱۲ انچ والی توپیں اور بارہ ۵ انچ والی توپیں ہوں گی۔

طیارہ بردار جہاز

طیارہ بردار جہازوں کے متعلق تازہ ترین اطلاعات کہتی ہیں کہ جاپان کے پاس ایسے تیرہ جہاز ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ اور دو جہاز زیر تعمیر ہیں۔ ولایات متحدہ امریکہ کے پاس سر دست ایسے جہازوں کی تعداد تھوڑی ہے لیکن زیادہ تعداد میں طیارہ بردار جہاز بن رہے ہیں۔ اس وقت سات جہاز کام کر رہے ہیں۔ اور بارہ زیر تعمیر ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ امریکن جہاز جسامت میں جاپانی جہازوں سے بڑے ہیں۔ ان کا وزن ۱۱۵۰۰ ٹن سے لیکر ۳۳۰۰۰ ٹن تک ہے۔ جاپان کے دو طیارہ بردار جہاز ۲۶۹۰۰ ٹن کے ہیں۔ باقی گیارہ میں کم از کم پانچ ۱۰۰۰۰ ٹن سے بھی چھوٹے ہیں۔

بحری ہوائی جہاز

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپان ان جہازوں کی تعمیر پر زیادہ توجہ دے رہا ہے جو اپنے ڈیک پر بحری ہوائی جہاز لیجا سکیں۔ اور اس کا سبب غالباً یہ ہے کہ جاپان کا تعلق زیادہ تر سمندری علاقوں سے ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت کم از کم تین طیارہ بردار جہاز ایسے ہیں جو بحری ہوائی جہاز لے جاتے ہیں۔ اور جاپان کے بحری محکمہ

پنڈت جواہر لال نہرو کی شہرۂ آفاق کتاب

جگ بیتی

دنیا کی تاریخ، سنین و سلاطین کی فہرست کا نام نہیں۔ مختلف حکمران خاندانوں کے عروج و زوال اور تخت و تاج کے لئے زور آزمائی کرنیوالوں کی باہمی کشمکش کو تاریخ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ دراصل تاریخ نام ہے افراد کی ذہنی اور سماجی ارتقا کا۔ جماعتی نظام کی تنظیم کا۔ تہذیب و تمدن کے اُصول کی تدوین کا۔ اور علم و فن کی ترویج۔ پھر تاریخ کا دائرہ کسی ایک ملک یا قوم کے حالات تک محدود نہیں رہتا۔ اسکے پیش نظر تمام ممالک اور تمام اقوام ایک سلسلہ میں منسلک ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے متاثر ہوتے اور متاثر کرتے ہیں۔

جگ بیتی میں پنڈت جواہر لال نہرو نے خاص طور پر انہی اُصولوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ اور مختلف زمانوں میں تمام ممالک اسلامیہ اور تمام اقوام کے خاکے کو پیش کر کے دنیا کی ایک یکجائی تصویر کھینچی ہے۔ اسلئے ان کی یہ کتاب ہندوستان کے تاریخی ادب میں ایک جدت ہے ایک نمونہ ہے جسکی مثال مشکل سے ملیگی

سیاسی مصروفیتوں کے باوجود پنڈت جی کا وسیع مطالعہ اور غیر معمولی غور و فکر کی عادت اس بات کی متقاضی تھی کہ جگ بیتی جیسی تصنیف منظر عام پر آئے۔ چنانچہ ان خطوط کی شکل میں جو پنڈت جی نے جیل سے اپنی لڑکی کے نام لکھے یہ کتاب اہل ذوق کے ہاتھوں تک پہونچے گی۔ اب مکتبہ جامعہ نے محمود علی خاں جامعی سے سلیس اُردو میں اسکا ترجمہ کرا کے پیش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے۔

قیمت جلد اول ۱ے/

مکتبہ جامعہ دہلی قرولباغ

شاخیں۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ بمبئی

باقی ٹھہر رہے ہیں۔ لیکن امریکہ نے جہاز سازی کا ایک بہت بڑا پروگرام جاری کر دیا ہے ایک ۳۵۰۰۰ ہزار ٹن والا جہاز جسکا نام انڈیانا رکھا گیا ہے تیار ہو جانے کے قریب ہے یہ جہاز واشنگٹن اور نارتھ کیرولینا کا ساتھی ہوگا۔ دونوں موخر الذکر جہاز سنہ ۱۹۲۳ء کے بعد امریکن بحری بیڑے میں شامل کئے گئے تھے۔ اسی قسم کا ایک دوسرا جنگی جہاز ساؤتھ ڈکوٹا کا اضافہ اس سال ہونے والا ہے۔ اور اس وقت ۴۵۰۰۰ ہزار ٹن والے تین جہاز زیر تعمیر ہیں۔ ان تمام جہازوں پر ۱۶ انچ قطر والی توپیں چڑھائی گئی ہیں ان حالات سے صاف ظاہر ہے کہ جاپان اگرچہ اپنے نئے بحری بیڑے پر ناز کرتا ہے لیکن جلد ہی ولایات متحدہ کی بحری طاقت اس سے بڑھ جائے گی۔

ولایات متحدہ امریکہ کے جنگی جہاز

نام جہاز	تاریخ تعمیر	وزن	رفتار
نارتھ کیرولینا	۱۹۴۱	۳۵۰۰۰ ٹن	۲۸ ناٹ
واشنگٹن	۱۹۴۱	"	
آئڈاہو	۱۹۱۹	۳۳۴۰۰ ٹن	۲۱٫۵ ناٹ
نیومیکسیکو	۱۹۱۸	"	"
پنسلوانیا	۱۹۱۶	۳۳۱۰۰ ٹن	۲۱
میسیپی	۱۹۱۷	۳۳۴۰۰ "	"
ایریزونا	۱۹۱۶	۳۲۶۰۰ "	"
کیلیفورنیا	۱۹۲۱	"	۲۱
کولاریڈو	۱۹۲۳	۳۲۵۰۰ ٹن	۲۱
ٹینسی	۱۹۲۰	۳۲۳۰۰ "	"
وسٹ ورجینیا	۱۹۲۳	۳۱۸۰۰	۲۱
میری لینڈ	۱۹۲۱	۳۱۵۰۰	"
نیواڈا	۱۹۱۶	۲۹۰۰۰	۲۰٫۵ ناٹ
اوکلاہوما	۱۹۱۶	۲۷۰۰۰	۲۱ ناٹ
نیویارک	۱۹۱۴	۲۷۰۰۰	"
ٹکساس	۱۹۱۴		"
آرکنساس	۱۹۱۲	۲۶۰۰۰ "	۲۰٫۵ ناٹ

جاپان کے جنگی جہاز

نام جہاز	تاریخ تعمیر	وزن	رفتار
نیشین	۱۹۴۱	۳۵۰۰۰ ٹن	۳۰ ناٹ
نکاتمو	۱۹۴۱	۴۰۰۰۰ "	"
متسو	۱۹۲۱	۳۲۷۲۰ "	۲۴ ناٹ
نگاٹو	۱۹۲۰	"	"
ہرونا	۱۹۱۵	۲۹۳۳۰ ٹن	۲۶ ناٹ
کریشیما	۱۹۱۵	"	"
کونگو	۱۹۱۳	"	"
ہیائی	۱۹۱۴	"	"
ہیوگا	۱۹۱۸	۲۹۹۹۰ ٹن	۲۳ ناٹ
ایسے	۱۹۱۷	"	"
فیوسو	۱۹۱۵	۲۹۳۳۰ ٹن	۲۲ ناٹ
یاماشیرو	۱۹۱۷	"	"

بنگال میں ہندو مسلم اتحاد قائم کرنے کی تدبیریں

کلکتہ ۱۶ رمئی۔ بنگال کے چند سرکردہ لیڈروں صوبہ سے فرقہ پرستی دور کرنے کی تحریک شروع کی ہے۔ ان میں نواب بہادر مرشد آباد نواب بہادر ڈھاکہ آنریبل سر نلنی رنجن سرکار۔ آنریبل مسٹر فضل حق آنریبل ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی مسٹر این سی چٹرجی عبدالحلیم غزنوی۔ سر نورک امیر علی سید نوشیر علی مسٹر اے کے ایم ذکریا۔ سر منمتھ ناتھ مکرجی۔ میجر پی بردھن۔ سید بدرالدجیٰ۔ ڈاکٹر بدھان چندر رائے سر مہندر پرشاد گھوش۔ مسٹر ہیم چندر نسکر مسٹر پی این برہما ڈاکٹر اے سی ایکل کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک ہندو مسلم اتحاد کانفرنس تجویز کی گئی ہے جس کے صدر نواب مرشد آباد ہوں گے۔ جس کا مقصد دونوں فرقوں میں پوری یکجہتی پیدا کرنا ہوگا۔ مندرجہ بالا اصحاب اور دیگر لیڈروں نے اہل بنگال کے نام حسب ذیل اپیل شائع کی ہے۔

بنگال کے سب فرقوں میں مکمل اتحاد اور بھائی چارہ قائم کرنے کے لئے ہمیں ہر طریقہ سے فرقہ پرستوں کی مخالفانہ اسپرٹ کو ختم کرنے کا جتن کرنا چاہیئے۔ صوبہ کے لوگوں کی جان و مال کی حفاظت اسی پر منحصر ہے کہ وہ کس حد تک ایک دوسرے سے سمجھوتہ کر کے رہنا چاہیئے۔ ہم بنگال کے ہر صحیح الخیال شخص کو موجودہ حالت سے خطرہ ہے جس نے تمام دنیا کی امن پسند رعایا پر خطرناک اثر ڈالا ہے۔ کوئی ملک اس خطرہ کو کم کر کے نہیں پیش کر سکتا جس سے اس کا سامنا ہے۔ ایسے انتشار کے وقت سب فرقوں کو مل بیٹھنا چاہیئے۔ پچھلے اختلافات بھلا دینا چاہیئے۔ اور ایسا مل جانا چاہیئے کہ کوئی الگ نہ کر سکے بنگال کو مدتوں کی نیند سے جاگنا چاہیئے۔ اور اپنی منتشر ہستی کا جلد احساس پیدا کر لینا چاہیئے۔ تاکہ ہم اپنے آپ کو اس حالت سے نکال سکیں۔ جس میں بدقسمتی سے ہم پھنس گئے ہیں۔ بنگال پراونشل ہندو سبھا نے حکومت بنگال کی یقین دہانی کے ماتحت اپنا الگ والنٹیر کور بنانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

مسافروں پر بندوقوں سے حملہ

کراچی ۱۸ رمئی۔ جب لاہور میل کراچی چھاؤنی کے اسٹیشن پر پہونچا تو نہایت دردناک نظارے دیکھنے میں آئے سر غلام حسین ہدایت اللہ اور اُن کے اہل و عیال نے آنسو بھری آنکھوں سے سر غلام حسین کے منجھلے بیٹے منور کی لاش کو اُتارا اور ایمبولنس کار میں گھر لے گئے۔ چیف پارلیمنٹری سکریٹری خان بہادر گابولے کے بھتیجے عزیز خاں اور دو یوروپین فوجی افسروں کی لاشیں نیز کئی زخمی جن میں آٹھ یوروپین فوجی افسر بھی شامل تھے گاڑی سے اُتارے گئے۔ خان بہادر اللہ بخش اور مسٹر چگلا اس وزیر مال بھی اسی گاڑی سے واپس آئے ریلوے نے بتایا ہے کہ انجن اور ۹ ڈبے پٹری سے اُتر گئے تھے۔

پہلے کی اطلاعات مظہر ہیں کہ پیر پگاڑو کے مریدوں نے ریل کی پٹری اکھاڑ ڈالی تھی۔ اسلئے لاہور میل ٹانڈو آدم اسٹیشن سے کچھ فاصلہ پر لائن سے اُتر گئی۔ اسکے بعد ۲۰ حروں نے مسافروں پر گولیاں چلائیں اور ۲۴ مسافر ہلاک اور ۳۰ مجروح ہو گئے۔ مرنیوالوں میں ایک فوجی اکاؤنٹنٹ اور اُن کی بیوی بھی شامل ہیں۔ یہ واقعہ پیر کی رات کو ساڑھے دس بجے ہوا ڈاکوؤں نے عورتوں کے زیور بھی اُتار لئے۔ کراچی واپس آتے ہی وزیر اعظم نے گورنر سے ملاقات کی۔ ڈاکوؤں نے مسٹر چگلا اس کے ڈبہ کو گولیوں سے چھلنی کر

مگر انھیں نقصان نہ پہونچا۔ ٹیلیفون وغیرہ کے تار بھی کاٹ دیئے گئے تھے۔ حروں نے ڈاک کے ڈبہ کو توڑنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ ڈاک کا عملہ محفوظ ہے کل رات سے سندھ کے علاقہ میں رات کی گاڑیوں کا چلنا بالکل بند کر دیا گیا ہے حروں کے خطروں کا سد باب کرنے کے لئے مسٹر جنیبر اے آر پی کنٹرولر کو مقرر کیا گیا ہے۔

مختلف زبانوں کے ڈیڑھ دو سو مصنفین

دہلی ۱۸ رمئی۔ آل انڈیا رائٹرز کانفرنس کا جو اجلاس ۱۹۔۲۰ رمئی کو ہارڈنگ لائبریری میں ہو رہا ہے وہ اب ایشیا کی ایک نمائندہ ادبی کانفرنس کی شکل اختیار کر گیا ہے اسمیں شرکت کے لئے نہ صرف مرہٹی۔ گجراتی۔ ہندی اردو تامل۔ تلنگو۔ بنگالی وغیرہ ہندوستانی زبانوں کے ادیب شریک ہوں گے بلکہ چین اور برما کے ڈیلیگیٹ بھی آ رہے ہیں۔ ان ادیبوں میں ڈاکٹر یاہ کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ جو بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں

کل تین سو آدمیوں کو مدعو کیا گیا ہے جن میں سے ڈیڑھ دو سو کے شامل ہونے کی اُمید ہے۔ کانفرنس کے داعیوں میں مسٹر شاہد احمد دہلوی اور مسٹر ایس ایس وتسائن نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ کانفرنس کا مقصد مصنفین اور اہل قلم کی حقوق کی حفاظت۔ تمدنی احیاء۔ اور جدت عمل کا شعور پیدا کرنا ہے۔

مصنف اور پبلشروں میں رابطہ اتحاد پیدا کرنے کے لئے کچھ پبلشر بھی مدعو کئے گئے ہیں۔

برطانیہ اور امریکہ کو تنبیہ

لندن ۱۷ رمئی۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایوٹ نے آج ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ بحر الکاہل کی لڑائی کو کم اہمیت نہیں دینا چاہیئے۔ آپ نے ساتھی ملکوں کو خبردار کیا کہ اگر بحر الکاہل میں ہمارے ہاتھ سے مزید علاقہ نکل گئے۔ تو ہم سب کچھ ہار جائیں گے۔ یوربی ایشیا میں اتحادیوں کی ہار کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اتحادیوں کو زبردست تباہی کا منہ دیکھنا پڑا ہے اسکو روکنے کی ضرورت ہے اگر ہمیں مزید شکست ہوئی تو ہم سب کچھ ہار جائیں گے۔ برطانیہ کی لڑائی ہمارے لئے جتنی اہمیت رکھتی ہے آسٹریلیا کی لڑائی ہمارے لئے اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ لڑائی شروع ہو چکی ہے آسٹریلیا کا مطالبہ ہے کہ بحر الکاہل کی لڑائی کو اول درجہ کی اہمیت دینا چاہیئے۔ بس صرف ایک عنصر ہے جہاں جاپانیوں کو تین ماہ سے روکا ہوا ہے۔ جاپان کی شکست کے لئے میدان کا بچاؤ بہت ضروری ہے اگر بڑے پیمانہ پر حملہ کیا گیا تو برطانیہ اور امریکہ کو امداد کو دوڑے آئیں گے۔ لیکن اس وقت اگر وسائل کو قدرے بڑھا دیا جائے تو پھر حملہ ہی ناممکن ہو جائے۔

صداقت میں اشتہار دے کر اپنی تجارت
اور صنعت و حرفت کو فروغ دیجئے۔

اِسس کا مزہ اچھا ہے۔ مسز سیّن نے اچھی چیز بتائی اور اسکی قیمت بھی میرے لئے موافق ہے
تم ہمیشہ میرے لئے لپٹن کی ہمالائن بلینڈ چائے لایا کرو۔ اور میں اِسس کا ذکر ملاقاتیوں اور آشنا سے کرونگی۔ بلکہ اپنے تمام دوستوں سے کہونگی کہ یہی چائے خریدیں۔
Lipton's
Flowery Orange Pekoe
لپٹن
ہمالاین بلینڈ ٹی خاص دارجلینگ
LTK41

کریں گے جواب دینے سے قبل میں کہنا چاہتا ہوں کہ میں پہلے بھی کہہ چکا
ہوں ۔ رفتہ رفتہ آدمی ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے لیکن ہر بحث
کے بند کئے جانے کا یہ معنی نہیں کہ مجھے بھی دبا دیا جائے گا ۔
کوئی گورنمنٹ فیاض نہیں ہو سکتی اگر حکومت ہر بحث کو نکلنے
کی اجازت دیتی ہے تو اسلئے کہ یہ ان کے نقطۂ نظر کے مطابق
ہے ۔ جب وہ اسے نامناسب نہیں سمجھیں گے اُسی
وقت اسے بند کر دیں گے ۔ اگر جنگی کوشش رضاکارانہ
ہے تو میری تحریک کو اس میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گی ۔
اگر لوگوں پر ان کا اثر پڑتا ہے تو یقیناً کہیں نہ کہیں کوئی خرابی
موجود ہے ۔ میرے رائے میں میری تحریک یا جنگی کوشش میں
مدد دیتی ہے ۔ کیونکہ جو شخص کسی تحریک کی کمزوریاں ظاہر
کرتا ہے وہ اس کا بہترین معاون ہے ۔

ساراوک کی یورپین رانی

بمبئی ۱۶ مئی ۔ برلا ہاؤس میں جانے والے تمام راستے آجکل
آباد نظر آتے ہیں ۔ گاندھی جی کے درشن کرنیوالوں کا تانتا
بندھا رہتا ہے ۔ شام کی پرارتھنا میں تمام مذاہب کی کانفرنس
کا منظر دکھائی دیتا ہے ۔ کیونکہ ہندو مسلمان ۔ عیسائی ۔ یہودی
پارسی ۔ بدھ یورپین اور امریکن چینی اور سنگو سب نظر
آتے ہیں ۔ یورپین میں ساراوک کی رانی بھی ہیں ۔ یہ
ریاست دور پورب میں ہے جس کے راجہ رانی انگریز ہیں
اس ریاست پر اب جاپانیوں کا قبضہ ہے ۔

پنجاب گورنمنٹ ۴۰ ہزار ٹن گیہوں خریدے گی

لاہور ۱۵ مئی ۔ کنٹرولر گندم سے مشورہ کرنے کے بعد پنجاب
گورنمنٹ نے امسال نو لاکھ ٹن گندم باہر بھیجنا منظور کر لیا
ہے ۔ چالیس ہزار ٹن گندم وہ خریدے گی

ایڈیٹر نیشنل ہیرلڈ کو سزا

لکھنؤ ۱۵ مئی ۔ مسٹر کے راما راؤ ایڈیٹر نیشنل ہیرلڈ کے مقدمہ
میں مجسٹریٹ مسٹر سی ایس لیڈی سابق سپرنٹنڈنٹ
لکھنؤ کیمپ جیل کو بطور جرمانہ دلا جائے گا ۔ یہ مقدمہ نیشنل ہیرلڈ
کی ایک خبر لکھنؤ جیل میں جنگل کا قانون کی بنا پر چلایا گیا
تھا ۔ اور اسیروں نے مسٹر راما راؤ کو اتفاق رائے
سے بےقصور قرار دیا تھا ۔

آسٹریلیا اور امریکہ کے نمائندوں کا بیان

کراچی ۱۴ مئی ۔ آسٹریلیا اور امریکہ اور دیگر متحدہ قوموں
کے جو نمائندے اور اخبار نویس ہندوستان آئے تھے ۔
اُنھوں نے ہندوستان کے سیاسی ڈیڈلاک پر تشویش ظاہر کی
ایک برطانی نوآبادی کے نمائندے نے جو اٹھارہ ماہ ہندوستان
میں رہے اور جس نے ڈیفنس کا ایک فارمولا بھی تجویز کیا
تھا کہا کہ میں واپس جاکر امریکہ کے ذریعہ برٹش پارلیمنٹ
پر دباؤ ڈالوں گا کہ وہ ہندوستان میں ہر دلعزیز گورنمنٹ
قائم کرے ۔ امریکی اور آسٹریلین نمائندوں نے کہا کہ پنڈت
جواہر لال جیسی تقریریں کر رہے ہیں ۔ اگر وہ ایسی تقریریں
ہندوستان کے وزیر اعظم یا وزیر کی حیثیت سے کرتے تو جنگی
کوششوں میں انقلاب آجاتا ۔ اور اتحادیوں کے کاز کو
بہت فائدہ ہوتا ۔ نیز امریکی قومیں ہندوستان کے
حالات کے متعلق بہتر علم کے ساتھ جاپانی حملہ آور کا مقابلہ
کر سکتیں ۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی کا پیغام

لکھنؤ ۔ ۱۵ مئی ۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی نے گرفتاری کے
وقت حسب ذیل پیغام دیا ۔
کسی شخص کے لئے جب وہ اپنے ہموطنوں سے یہ کہنے کے
جرم میں کہ جاپانی انھیں آزاد نہیں کرائیں گے نظربندوں
کے کیمپ میں داخل ہو رہا ہو ۔ جاپانیوں کے خلاف اپنے
جذبات کا اظہار مشکل ہے لیکن کسی کو بھی ذاتی محسوسات
کی رو میں نہیں بہہ جانا چاہئے ۔ میں خوش ہوں کہ جاپانی

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور
بمقدمہ نمبری ۵۶ سنہ ۱۹۴۲ء اجرائے ڈگری
موضع عادی پور

رامیشور بنام نندا پرشاد وغیرہ

نوٹس

بنام نندا پرشاد و رام پرشاد پسران مہابیر پرشاد لولایت
مسماۃ رام دلارے بیوہ مہابیر پرشاد مادر خود اقوام برہمن
ساکن دکالنکا موضع عادی پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور ۔
مقدمہ عنوان صدر میں ڈگریدار نے درخواست بابت قرقی
زر نیلام حاصل مقدمہ ۲۷۰ سنہ ۴۱ء اجرا ڈگری رامیشور
بنام نندا پرشاد وغیرہ جو کہ یافتنی تھا ، بدایات مال جمع ہے
قرقی کرایا ہے ۔ لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا آپ کو اطلاع دیجاتی
ہے کہ جو عذر تم کو اس قرقی میں ہو ۔ تاریخ معینہ پر پیش کرو
تاریخ پیشی ۲۹ مئی سنہ ۴۲ء

مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

لئے میں چینی قوم کو مبارکباد دیتا ہوں اور یقین دلاتا
ہوں کہ ہندوستان کا دل و دماغ اس جد و جہد میں آپ کے
ساتھ ہے ۔ آپکی چٹھی کے اس حصہ کے مطالعہ سے مجھے خوشی ہوئی
جس میں آپ نے لکھا ہے :-
ہم مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق جد و جہد اور
قربانی کی سپرٹ خاص طور پر پیدا کرنی چاہیئے ۔ بنی نوع انسان
کی آزادی کی حفاظت اور دنیا کے امن کی ذمہ داری مسلمانوں
کے کندھوں پر ہے ۔
آپ نے تعلیم اسلام کی بالکل درست تشریح کی ہے
بلاشبہ اسلامی تعلیم کی اسپرٹ ہر مسلمان سے تقاضا کرتی
ہے کہ وہ مساوات انسانی اور جمہوریت کا علمبردار
رہے ۔ مسیحیت کی ساتویں صدی میں جبکہ مشرق کی تمام
قومیں علم و انصاف کی روشنی سے بے بہرہ ہو چکی تھیں ۔
اسلام نے مذہبی تنگدلی اور مجلسی غلامی کی زنجیریں توڑ
ڈالیں اور دنیا کو مساوات کا پیغام دیا ۔ ہم ہندوستان
کے مسلمانوں کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے چینی
ہم مذہب اپنے ملک کے لئے اپنے ہموطنوں کے شانہ بشانہ
جنگ کر رہے ہیں ۔ اور وہاں مختلف فرقوں میں کوئی
اختلاف نہیں ہے ۔ چینی مسلمانوں کی روش بلاشبہ تعلیمات
اسلامی کے مطابق ہے اسلامی زندگی کے ہر شعبہ میں آدمی
آدمی کی اتحاد کا حامی ہے ۔ اور تفرقہ پیدا کرنے کے خلاف

آسام پر دوسرا حملہ

نئی دہلی ۱۷ مئی ۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا
گیا ہے کہ کل صبح جاپانی ہوائی جہازوں نے پورب آسام
کی باہری بستیوں میں ایک شہر پر بمباری کی ۔ چند
آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے ۔ جائداد کو بہت کم نقصان
پہونچا ۔

۸۵۰۰۰ ہزار جاپانیوں کو نکال دیا گیا

سان فرانسسکو ۱۷ مئی ۔ تقریباً ۸۵۰۰۰ ہزار جاپانیوں کی
دکھنی اوڑانا ۔ پچھمی کیلیفورنیا ۔ پچھمی اورگن اور پچھمی
واشنگٹن کے فوجی علاقوں سے ہٹا کر دوسری
جگہ بھیجدیا ہے ۔

گورنر مدراس کی اپیل

وزیگاپٹم ۱۷ مئی ۔ گورنر مدراس سر آرتھر ہوپ نے لڑائی کی صورت کے متعلق ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے
ہوئے اپیل کی کہ میں سلطنت کی خاطر نہیں بلکہ ہندوستان کی خاطر آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ماضی کو بھول جاؤ
اور اپنے دماغ میں صرف حال اور مستقبل کو دیکھو ۔ اور یورپین اور ہندوستانی کے امتیاز کے بغیر مل کر کام کرو ۔
جن لوگوں کو پچھلے ہوائی حملہ میں نقصان پہونچا اُن کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے بعد آپ نے کہا کہ تمام محوری طاقتوں
کو شکست دینا ضروری ہے اگر اتحادیوں نے جرمنی کو ہرا دیا تو باقی محوری طاقتوں کو ہرانا کچھ مشکل نہ ہوگا آپ نے کہا کہ ہٹلر نے
روس کے ساتھ لڑائی چھیڑ کر سب سے بڑی غلطی کی ہے ۔ روس کی لڑائی اس لڑائی میں پانسہ پلٹنے والی ہے
آپ نے مزید کہا کہ پچھلے مہینہ دکھنی ہندوستان پر حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا ۔ لیکن اس وقت ہم اس خطرہ سے ہٹ دور
ہیں ۔ ہندوستانی بندرگاہوں کو پہلے سے زیادہ اچھی طرح مسلح کر دیا گیا ہے ۔ ہندوستان خطرہ میں ہے وزیگاپٹم ۔ کوکناڈا
اور جنگاؤں پر حملہ ہو چکا ہے اور ممکن ہے کہ پھر حملہ ہو ۔ ہمیں مل کر مقابلہ کرنا چاہئے
آپ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ لڑائی اس سال یا زیادہ سے زیادہ اگلے سال ختم ہو جائے گی ۔

حکومت ہند کا پراڈکشن ممبر

نئی دہلی ۱۶ مئی ۔ وائسرائے کی اگزیکیٹو کونسل میں
ریلوے ممبر کے عہدہ کے لئے مسٹر ایس این رائے اور سپلائی
بجلی اور انفارمیشن ممبر کے لئے نواب چھتاری ، سر محمد عثمان
اور مرزا اسمٰعیل کے نام لئے جا رہے ہیں ۔
کہا جاتا ہے کہ جنگی پراڈکشن کے ممبری سر جے
آر ڈی ٹاٹا کے حصہ میں آئے گی ۔

ریلوں کے بچاؤ کی تدبیریں

نئی دہلی ۔ ۱۶ مئی ۔ آج ایک اور آرڈیننس جاری
کیا گیا ہے جس کے ذریعہ ریلوں کے واسطے ہوائی حملہ سے
بچاؤ کی سروس قائم کی جائے گی ۔ جو کہ ہوائی یا اور
دوسری قسم کے حملوں سے ریلوے کے جان و مال
کی حفاظت کرے گی ۔

گورنر آسام سے ملاقات

شیلانگ ۱۶ مئی ۔ مسٹر روہنی کمار چودھری لیڈر نیشنلسٹ کولیشن
پارٹی آسام اسمبلی نے کل نئے گورنر سے ایک گھنٹہ تک
ملاقات کی ۔

کرشک پرجا کانفرنس

کلکتہ ۱۶ مئی ۔ مئی کے آخر میں بنگال کرشک پرجا
پارٹی کانفرنس کشتیہ میں ہو رہی ہے ۔ مسٹر فضل الحق اور نواب
ڈھاکہ اس کا افتتاح کریں گے ۔ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم
سندھ بھی شریک ہو رہے ہیں ۔

جنگجو قوموں کی کانفرنس

آگرہ ۱۶ مئی ۔ کل یہاں جنگجو نسلوں میں راجپوتوں جاٹوں
مرہٹوں ، اہیروں اور گوجروں کے لیڈروں کا ایک
کانفرنس بلونت راجپوت کالج میں ہو رہا ہے ۔

شاندار ــــــ بارھواں ــــــ ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

میٹنی شو
اتوار کو ۳ ½
بجے دن سے

جمعہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار
اشوک کمار ۔ لیلا چٹنس ۔ ممتاز ۔ کرونا
شہزادی راجکماری ۔ ڈیسائی

موسیقی ۔ جذبات ۔ رومان ۔ رقص ۔ مزاح سب کچھ آپ اسمیں پائیں گے
تشریف لاکر لطف اٹھایئے

آرہا ہے پیاس
خاص اداکار :- سینہ پربھا ۔ پردھان ۔
ایشور لال ۔ نذیر ۔ گلاب ۔ بلموریہ ۔

ایک نہایت دلسوز سوشل ڈرامہ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

میٹنی شو
اتوار کو ۳ ½
بجے دن سے

جمعہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے
پرکاش پکچرز کا دلکش سوشل ڈرامہ

درشن

خاص اداکار
پریم ادیب ۔ پانڈے
مس میرا ۔ گوہر کرناٹکی
میر ہوا ٹیڈ دانی

تشریف لاکر لطف اٹھایئے

دلسوز گانے ۔ دلکش ڈانس ۔ پرزور مکالمے ۔ پرلطف مذاق

آرہا ہے سوسائٹی

روپیہ لگانے کا زریں موقع

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

چند پلاٹ اراضی کا نیلام

بغرض تعمیر عمارات رہائشی و دکانات بموجب نقشہ جات منظور شدہ امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور دائے پوروہ اسکیم میں چند پلاٹ اراضی بجانب گرانڈ ٹرانک روڈ کا نیلام بروز اتوار بتاریخ ۷ ؍ جون سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۸ ½ بجے صبح دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں ہوگا۔ ان پلاٹوں کا انتقال ۹۹۹ سال کے پٹہ پر ایک روپیہ سالانہ زر کرایہ پر ہوگا۔ قیمت پلاٹ بطور نذرانہ متصور ہوگی جس کا دس فیصدی بطور بیعانہ ادا کرنا ہوگا اور زر نذرانہ ۳ یا ۶ سال کی اقساط میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ نقشہ آراضیات کا معاینہ و دیگر امورات متعلقہ کا استفسار دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں کام کے اوقات میں ہو سکتا ہے۔

ایس۔ این۔ سکنڈ
سکریٹری امپرومنٹ ٹرسٹ کان پور

لیبیا کا مورچہ

قاہرہ ۱۸ ؍ مئی۔ لیبیا سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ افریقہ میں دو نئے جرمن جرنلوں (شہر ننگ اور بسمارک) کی آمد کے بعد ہٹلر کی افریقی کور اور اٹلی کی فوجی ڈویزنوں کو بڑی تیزی سے مضبوط کیا جا رہا ہے۔ سمندر اور ہوا کے راستہ بڑی زبردست کمک وہاں پہونچ رہی ہے۔ اُدھر مالٹا پر زور شور کے ہوائی حملے کرا کے اس کا ایک طرح سے محاصرہ کر لیا گیا اور ادھر کمک اٹلی۔ یونان اور کریٹ سے دھڑا دھڑ کمک افریقہ پہونچ گئی ہے

اتحادی بھی اپنی پوزیشن مضبوط کر رہے ہیں اور ان کی ہوائی طاقت اب اتنی مضبوط ہے جتنی کہ پچھلے نومبر میں تھی۔

خاکسار لیڈر مشرقی

نئی دہلی۔ الہ آباد میں یہ اعلان ہونے والا تھا کہ خاکسار لیڈر علامہ مشرقی کانگریس میں شریک ہو گئے ہیں۔ مگر کسی وجہ سے ملتوی ہو گیا۔ اور یہ خبر پوشیدہ رکھی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ علامہ مشرقی نے راجہ جی سے خط و کتابت کی تھی اور انہوں نے علامہ کو قایل کر لیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس میں مشرقی صاحب کی شرکت اب چند دنوں کی بات ہے۔

ایک عرب کی گرفتاری

الہ آباد۔ ۱۹ ؍ مئی۔ خفیہ پولیس نے ایک اجنبی کو جس کے پاس پولیس و فوج کے بہت سے تمغے جات ہیں ففتھ کالم کا رکن ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے اس نے اپنے کو عرب بتایا مگر سوالات کئے جانے پر بنگالی اور انگریزی زبان میں جوابات دیئے اس نے کہا میں کبھی بنگال نہیں گیا۔ اس کے قبضہ سے ہوائی بندوق اور پستول وغیرہ برآمد ہوئے۔

پُر اسرار چھاتہ فوج

ماسکو۔ ۱۹ ؍ مئی۔ جنیوا سے خبر ملی ہے کہ پچھلے ہفتہ ڈنمارک میں ایک بڑی تعداد میں چھاتہ باز فوج اتر گئی۔ جرمن افسروں نے جرمنی پولیس کو ان کا پتہ لگانے کے لئے تعینات کر دیا ہے لیکن ابھی تک ان کا سُراغ نہیں ملا۔ ان کے حملہ کی پیش بندی کرنے کے لئے جرمنوں نے تمام اہم مقاموں پر فوج کی تعداد بڑھا دی ہے۔

برما سے جو حکومت ہند کے ایجنٹ تھے آسام آگئے اور برما سے آئے ہوئے ہندوستانیوں کی مدد کر رہے ہیں۔

بحکم جناب جج صاحب بہادر خفیفہ ہمیرپور!

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۸ سنہ ۱۹۴۲ء

لعل الت خفیفہ ہمیرپور ضلع ہمیرپور
ٹھاکر بدو سنگھ ولد گھاسی سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع اوخبڈی پرگنہ ہمیرپور ضلع ہمیرپور — مدعی
بنام جوالا سنگھ ولد ببا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع اوخبڈی پرگنہ ہمیرپور ضلع ہمیرپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ۱۵۰ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ؍ ماہ جولائی سنہ ۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جواب دہی دعوے کی کیجئے۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ؍ مئی سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت خفیفہ ہمیرپور
مہر عدالت

بچہ پیدا ہونے کے بعد ماں کا وزن بڑھ گیا

ایک نوجوان ماں لکھتی ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے پہلے میرا وزن ۱۰ اسٹون تھا لیکن اس کے بعد ۱۲ اسٹون ۷ پونڈ ہو گیا اور دھیرے دھیرے ۱۳ اسٹون ایک پونڈ تک پہونچ گیا۔

تقریباً ۴ ہفتہ کے بعد میں نے کروشین سالٹ کے فوائد پڑھے اور اس کے استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا

مجھے بڑی خوشی کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گذشتہ بدھ کو جب میں نے اپنے کو وزن کیا تو میرا وزن ۱۰ اسٹون ۱۲ ½ پونڈ رہ گیا۔

میں سمجھتی ہوں کہ میری قسمت میں آیندہ نہایت خوش رہنا لکھا ہے۔ کروشین میں ۴ قسم کے نمک ہوتے ہیں یہ نمک جسم کے اندرونی اعضا کو ایسا بنا دیتے ہیں کہ وہ اپنا کام ٹھیک انجام دیں جس سے کہ چربی نہ بڑھنے پائے یہ نمک ان تمام زہریلی فضول چیزوں کو جسم سے نکال دیتے ہیں جو اگر جسم میں جمع ہو جائیں تو زہریلا مادہ پیدا کر دیں۔

کروشین سالٹ جسم کے کسی خاص جز کو فائدہ نہیں پہونچاتا بلکہ اس کا اثر جسم کے تمام حصوں اور نسوں میں ہوتا ہے۔ چائے کے ساتھ اس کا کوئی خاص ذائقہ نہیں ہوتا۔

KRUSCHEN
SALTS

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ مکان نمبری ۱۴۱/۷ سے شستر لعانہ روڈ ٹمک کی سڑک کو جو مکان نمبری ۴۵/۷ کے سامنے سے گذرتی ہے پبلک اعلان کرنا تجویز کرتا ہے۔

اس نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر جو کوئی اعتراض اینجانب کو وصول ہوگا اس پر بورڈ غور کرے گا۔

اس سلسلہ میں نقشہ میونسپل آفس میں آ کر دیکھا جا سکتا ہے اور دیگر اطلاعات کسی کام کے دن ۱۱ بجے سے ۴ بجے شام تک دفتر سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

محمد حبیب اللہ (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)
ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور

کلیوا پر انگریزی ہوائی جہازوں کا حملہ

نئی دہلی۔ ۱۸ ؍ مئی۔ سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ برما میں جاپانی فوجوں سے کوئی ٹکراؤ نہ ہونے سے انگریزی فوجوں کی نقل و حرکت بلا کسی رکاوٹ کے جاری ہے۔ جاپانی فوجوں کے دستے دریائے چندون کے دونوں کناروں پر ایک یا دو جگہ بلا کسی مقابلہ کے کلیوا کے قریب اتر گئے ہیں۔ کلیوا کو انگریزی فوجوں نے چند روز ہوئے چپکے سے خالی کر دیا تھا۔ کلیوا جو کہ انگریزی فوجوں نے چند روز ہوئے خالی کر دیا تھا۔ اور جس پر اس وقت جاپان کا قبضہ ہے سرحد آسام سے تقریباً پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز برما میں جاپانی فوجوں پر برابر حملے کر رہے ہیں، ۱۷ ؍ مئی کو انگریزی ہوائی جہازوں نے کلیوا پر بمباری کی اور تیز دھماکے والے بم گرائے۔ جن چیزوں کو نشانہ بنایا ان میں پانی کے گودام۔ سامان کے گودام، کشتیاں بھی شامل ہیں، انگریزی ہوائی جہازوں نے برابر اڑان کی۔ ایک انگریزی ہوائی جہاز واپس نہیں آیا۔

گاندھی جی مولانا آزاد کی تائید میں

احمد آباد ۱۷ ؍ مئی۔ مہاتما جی ہریجن میں لکھتے ہیں کہ مجھے مولانا ابو الکلام آزاد صدر کانگریس کی اس تحریر کی جس میں انہوں نے مسلم لیگ سے رضامندی ظاہر کرنے پر سمجھوتہ کے لئے پانچ نمایندے چننے کی پیشکش کی ہے تائید کرنے میں کوئی تامل نہیں۔ مجھ سے زیادہ خوشی کسی کو نہ ہوگی اگر میری تائید سے یا میری تائید کے بغیر دونوں جماعتیں اکٹھی ہو جائیں۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ دونوں میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہے اور اسی وجہ سے کانگریس اور مسلم لیگ کے دانا آدمی ڈیڈ لاک کا حل تلاش کرنے کے لئے اکٹھے نہیں ہو سکے۔

آپ کے گھروں کی داستان!
ایک نئے جوڑے کے رومان کی دل کش کہانی
آج کی دنیا کی تہذیب اور تمدن پر ایک معرکہ خیز تصویر

شاہکار

میجسٹک سینما کان پور میں

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو ۳ ½
بجے دن سے

رام ہال کانپور میں
جمعہ ۲۲ ؍ مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے

اترسے پکچرس کا لاجواب اور دل کش سوشل شاہکار

راجہ رانی

خاص اداکار
وِمَلا۔ سنالتی
مایا دیوی۔ بی بی وِملا۔
مظہر خاں۔ ترلوک کپور۔
زرین۔ دیوڈ۔

برادرانہ محبت کا حیرت انگیز مرقع

پُرلطف مذاق۔ وجد آفریں رقص۔ روح افزا موسیقی
سارے خاندان کے دیکھنے کے قابل ایک مہذب اور پُرلطف تصویر

شاندار — تیسرا — ہفتہ
ایک دلکش اور دلچسپ لاجواب ڈرامہ
سو فیصدی رنگین تصویر

کنیادان

جمعہ ۲۲ ؍ مئی سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام
۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو
۳ ½ بجے دن سے

خاص اداکار
کلیانی۔ زِٹّو
غلام محمد۔ ہادی
جمشید جی

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

تشریف لا کر لطف اٹھایئے

گورنمنٹ میرے فقرے استعمال نہ کرے

پنڈت نہرو کا انکار

نئی دہلی ۱۶ مئی - معتبر ذرائع سے یہ خبر ملی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو سے سرکاری طور پر یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی ایک اہم تقریر کا ایک فقرہ نیشنل وار فرنٹ کے قومی نعرہ کے طور پر استعمال کئے جانے کی اجازت دے دیں پنڈت جی نے یہ درخواست منظور نہیں کی اور پروپیگنڈے کی غرض سے اپنی تقریروں کے اکثر فقرے بلا کانٹ چھانٹ کئے جانے کے خلاف پرزور پروٹسٹ کیا۔

پنڈت جی کا فقرہ یہ ہے:۔

"ہم جاپانی حملہ آوروں کو اپنے ملک میں برداشت نہیں کر سکتے۔"

فرانسیسی جہازوں کو غیر مسلح کیا جا رہا ہے

واشنگٹن ۱۶ مئی۔ مارٹنیک میں فرانسیسی جہازوں کو غیر مسلح کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور تسلی بخش طریقہ پر جاری ہے۔ اسی سلسلہ میں ریڈیو اسٹیشن پر بھی امریکہ کا کنٹرول ہو جائے گا۔

جاپان کا نیا سمندری اڈہ

چنگکنگ ۱۶ مئی۔ خیال ہے کہ جاپانی ہانگ کانگ کو ایک زبردست سمندری اڈہ بنا رہے ہیں۔ چنگکنگ میں جو خبریں پہنچ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں سے یورپینوں اور امریکن قیدیوں کو کسی دوسری جگہ منتقل کیا جا رہا ہے۔

پانچ لاکھ جرمن کام آ چکے

ماسکو ۱۶ مئی۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ نازی طوفانی فوج کے لیڈر ریلوز نے یہ مان لیا ہے کہ روسی مورچہ پر پانچ لاکھ جرمن ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

میں جلد ہندوستان واپس آؤں گا

کرنل جانسن کا پیغام

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندے کرنل جانسن نے امریکہ کو روانگی کے وقت مندرجہ ذیل پیغام شائع کیا ہے۔

میں پریزیڈنٹ سے مشورہ کرنے کے لئے امریکہ جا رہا ہوں اور جلد ہی ہندوستان واپس آؤں گا

بنگال میں جنگی عدالتیں

کلکتہ ۱۶ مئی۔ اسپیشل جنگی عدالتوں کے قیام کا آرڈیننس ہوڑہ اور بردوان کے اضلاع میں نافذ کر دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ برما اور دور یورپ کی حالت اور صوبہ کو حملے کے خطرہ کی وجہ سے یہ کارروائی کی گئی ہے تاکہ قانون توڑنے والوں کے مقدمہ کا جلد ہی فیصلہ ہو اور انھیں سخت سزائیں دی جا سکیں۔ دو اضلاع میں اسپیشل مجسٹریٹ مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ معمولی عدالتیں بھی اپنا کام کرتی رہیں گی۔

دو جرمن جہاز برباد کر دیئے

لندن ۱۵ مئی۔ سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ کل رات برطانوی جہازوں نے محوری طاقتوں کے دو مسلح جہاز ڈبو دیئے۔

نظام دکن سلطان الشعراء

حیدرآباد۔ ۱۵ مئی نظام حیدرآباد نے اپنے استاد حضرت جلیل کو امام فن کا خطاب دیا ہے۔ اور استاد کی درخواست پر خود سلطان الشعراء کا خطاب منظور فرمایا ہے۔

یو پی گورنمنٹ کی اپیل

لکھنؤ ۱۵ مئی۔ یو پی گورنمنٹ نے دیہات کے لوگوں سے یہ اپیل کی ہے کہ اپنے اپنے گاؤں کو غنڈوں اور ڈاکوؤں سے بچانے کے لئے سوسائٹیاں قائم کریں۔ گورنمنٹ نے پولیس اور دیہاتی چوکیداروں کی تعداد بڑھا دی ہے۔ لیکن لوگوں کو خود بھی کام کرنا چاہیئے۔ مقامی ضروریات کے مطابق افسروں کو ہدایات دی گئی ہیں۔

پٹنہ میں اتحاد کی کوشش

پٹنہ ۱۵ مئی۔ ہندوستان کی سرکردہ پارٹیوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کی جانب ایک قدم اٹھایا گیا ہے جب کہ کانگریس، مسلم لیگ، ہندو سبھا، اور نیشنل وار فرنٹ کے نمائندوں کی ایک میٹنگ کل شام منعقد ہوئی جس میں ملک کے اندرونی بچاؤ کے لئے ایک مشترکہ پروگرام بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اتفاق رائے سے قرار پایا کہ ایک بورڈ قائم کیا جائے جو مختلف جماعتوں کی سرگرمیوں کے درمیان مطابقت پیدا کرے۔

اکیاب میں

نئی دہلی ۱۵ مئی۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ اکیاب کو جاپانی قبضہ سے پہلے ہی خالی کرا لیا گیا تھا۔ صرف ایک گیریزن سامان تباہ کرنے کے لئے چھوڑا گیا تھا۔ جس نے جاپان سے مقابلہ کیا اور جاپانیوں نے ہوائی حملہ کیا۔ تو پانچ جہاز گرا لئے۔ اس کے بعد یہ گیریزن سمندری راستہ سے تمام سامان لیکر خیریت سے واپس آ گیا۔

جنرل الیگزنڈر کی فوجیں

دہلی ۱۵ مئی۔ جنرل الیگزنڈر کی فوجیں مشکل پوزیشن سے بچ کر نکل آئی ہیں۔ جو ایک بڑا فوجی کارنامہ ہے۔ انھوں نے اس سامان سے مقابلہ کرنے کی بجائے تباہ کر دیا ہے جو فوجوں کو واپسی کے وقت مجبوراً چھوڑ کر پڑا تھا کیونکہ سامان بہت بھاری تھا۔

کرچ میں لڑائی جاری ہے

ماسکو ۱۶ مئی۔ روس کے تازہ سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ کرچ کے ٹاپو نما میں بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور خارکوف کے مورچہ پر روسیوں کا حملہ جاری ہے۔ باقی علاقوں میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔

چنگلی انگ پر جاپانیوں کا قبضہ

چنگکنگ ۱۶ مئی۔ جاپانی فوجوں نے شہر چنگلی انگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ یونن کے اندر برما کی سرحد سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

صداقت میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیجئے

ہزاروں گھر والوں نے 'ایسپرو' کو پسند کیا ہے۔
INDIA ANNA
MADE IN ENGLAND ASPRO REG. TRADE MARK

درد اور بخار 'ایسپرو' سے فنا ہو جاتے ہیں۔
پہلے یہ ضروری تھا کہ مختلف امراض کیلئے مختلف دوائیں استعمال کی جائیں لیکن اب 'ایسپرو' کی وجہ سے یہ ضروری نہیں ہے کیونکہ 'ایسپرو' بارہ دواؤں کی جگہ ایک دوا ہے۔ یہ فوراً کام کرتی ہے۔ اور عجیب و غریب اثر دکھاتی ہے۔
چھوٹے بڑے ہر ایک کو 'ایسپرو' یکساں فائدہ پہنچاتی ہے۔ 'ایسپرو' ملیریا بخار کو جلد دور کرتی ہے۔ دکھ درد میں سکون بخشتی ہے۔

'ایسپرو' دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے

'ایسپرو' کیا کرتی ہے
۲ ٹکیاں ملیریا بخار کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹ میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹ میں اتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کا درد، درد معدہ کو فوراً اچھا کر دیتی ہیں
۲ ٹکیاں نسوں کے درد کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپکو میٹھی نیند سلاتی ہیں
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارہ کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں گٹھیا یا ڈنکے درد یا نیورلجیا سے نجات دیتی ہیں۔

بچہ بھی 'ایسپرو' بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے

'ایسپرو' "سیل ٹائٹ" پیکٹ میں برسوں تک خالص اور تازہ رہتی ہے

قیمت:۔ تین ٹکیاں (۱) ایک آنہ
تیس ٹکیاں (۱۰) دس آنے

ڈسٹری بیوٹرس:۔ جے ایل مارسن سن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ مشن رو اکسٹنشن فون نمبر ۹۶، کلکتہ

سب جگہ بکتی ہے

شاندار چوتھا ہفتہ
خزانچی سے بہتر
شاندار چوتھا ہفتہ
آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ
ساون کے نظارے میں — اور — لوٹ گئی پاپن اندھیاری میں
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
جمعہ ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار
خاندان
خاص ادا کار
نور جہاں۔ غلام محمد۔ منورما۔ اجمل۔ بیبی اختر۔ نفیس۔ ابراہیم۔ درگا موٹے
بہترین دلکش ڈرامہ ہے
تشریف لاکر لطف اٹھائیے

صداقت کانپور میں اشتہار دے کر اپنی تجارت و صنعت و حرفت کو ترقی دیجئے۔

مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر
شاندار دوسرا ہفتہ
شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی گلدار داستان
شاندار دوسرا ہفتہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
سنٹرل فلم کمپنی کا شہرہ آفاق اسلامی شاہکار
پکار
خاص ادا کار
سہراب مودی۔ چندر موہن۔ نسیم۔ سردار اختر۔ نور جہاں۔ شیلا۔ صادق علی
شرح ٹکٹ ۳/ ۲/ ۱/۸ ۹/ ۶/ زنانہ ۱۲/

REGD. NO. A1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ روپے ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ روپے ششماہی ۲ روپے

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

سہرا

از جناب منشی محمد الیاس صاحب ناوی

ہمارے عزیز دوست ماسٹر شیام سندر لال نگم صاحب کے صاحبزادہ مسٹر رام شنکر نگم بی۔اے۔ال۔ال۔بی۔ کی شادی کے موقع پر منشی محمد الیاس صاحب ناوی نے یہ پُر لطف سہرا پڑھا تھا جو ہم حاضرین کے تفنن طبع کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں:-

یہ سہرا عطر بار و عطر بیز صد گلستاں ہے — یہ وہ سہرا ہے جسکی ہر لڑی گلشن بہ داماں ہے
یہ سہرا باعث تسکین دل ہے راحت جاں ہے — یہ سہرا ازدواجی زندگی کا عہد و پیماں ہے

یہ سہرا بادۂ اُلفت کا گلگوں جام لایا ہے
یہ سہرا عشق مستقبل کا اک پیغام لایا ہے

یہ سہرا ہے کہ بحر آرزو گوہر لٹاتا ہے — یہ سہرا ہے کہ گلشن فصل گُل میں کھلکھلاتا ہے
یہ سہرا ہے کہ کوئی نور کے دریا بہاتا ہے — یہ سہرا ہے کہ خورشید درخشاں مسکراتا ہے

یہ وہ سہرا ہے جو گلہائے الفت ساتھ لایا ہے
یہ وہ سہرا ہے جو نخل محبّت ساتھ لایا ہے

یہ سہرا راز دارِ رازہائے حق و باطل ہے — یہ سہرا انکشافِ آرزوئے اہلِ محفل ہے
یہ سہرا اپنی نوعیت میں عکس فطرت دل ہے — یہ سہرا مہر و اخلاص و وفا کی پہلی منزل ہے

بہم یکجا ہے حُسن و عشق کی تنویر سہرے میں
ہے ارمانوں کی جیتی جاگتی تصویر سہرے میں

سرور بادہ ہائے عشق سے مسرور سہرا ہے — بہت شاداں بہت فرحاں بڑا مغرور سہرا ہے
کسی کی چشم مے انداز کا مخمور سہرا ہے — خدا رکھے جوانی کے نشہ میں چور سہرا ہے

خوشی میں آ کے رخسار محبّت چوم جاتا ہے
سر محفل برنگ ساغر مے جھوم جاتا ہے

الٰہی نیک ساعت سے بندھا ہو خوش اثر سہرا — پھلے پھولے نہال آرزو ہو بار آور سہرا
الٰہی ابر نیساں بن کے برسائے گہر سہرا — سر نوشہ پہ ہو جائے الٰہی تاجور سہرا

نوید شادمانی ہر کلی سہرے کو لائی ہے
الٰہی یہ خوشی شادی پیہم بن کے آئی ہے

دنیائے اسلام

ایران کے حالات

فارسی رسالہ "جہان آزاد" میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

(یہ تمام تفصیلیں ہمیں ایران سے موصول ہوئی ہیں۔ یہ مضمون ایک ایرانی کا ہے اور "جہان آزاد" نے مضمون کی خامیوں اور خوبیوں پر تبصرہ کرنے سے قصداً پہلوتہی کی ہے)

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ایران کی سیاسی اور اقتصادی حالت ایک حد تک متزلزل ہے۔ لیکن اتنی بھی خراب نہیں ہے جتنی کہ محوری پروپیگنڈہ کرنے والوں نے مشہور کر رکھی ہے۔ بلکہ یہ اُمید ہے کہ موجودہ حالات آیندہ زمانے کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ اس بات کو زیادہ تشریح سے بیان کرنے کے لئے گزشتہ واقعات پر نظر ڈالنے میں کوئی ہرج نہیں ہے اس طرح ہماری نظر میں وہ تمام راستہ آجائے گا جسے تمام مشکلات پر قابو پاکر ہم نے طے کیا ہے۔ ماہ اگست میں ایران کے حالات کی وجہ سے انگریزی روسی فوجیں اس ملک میں داخل ہوگئیں۔ وہاں کی حکومت میں اصولی تبدیلی ہوئی سابق بادشاہ تخت سے دستبردار ہوگیا۔ ڈکٹیٹر شپ کی بساط اُلٹ گئی اور جمہوریت کے اُصول پر ایک نئے دور حکومت کا آغاز ہوا۔ انہی حالات کا نتیجہ یہ بھی نکلا کہ ملک میں بدامنی اور شورش پھیل گئی اور اگر موجودہ حکومت اس شورش کے فرد کرنے میں کامیاب نہ ہوتی تو بڑی خرابی کا سامنا ہوتا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایران میں ہمیشہ سے یہی ہوتا آیا ہے کہ جب عنان حکومت ایک سے دوسرے کو منتقل ہوتی ہے تو باغی اور سرکش لوگ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت کے احکام سے سرتابی کر کے خود مختار بن بیٹھیں۔ اگر مرکزی حکومت کے ہاتھوں میں قوت ہوئی تو ان کا انتظام کرلیتی ہے اور باغیوں کی سرکوبی کردی جاتی ہے لیکن مرکزی حکومت کمزور ہو تو ملک کے چھوٹے چھوٹے سرداروں میں حصہ بخرے ہونے لگتے ہیں اور طوائف الملوکی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ماہ اگست کے واقعات درپیش آنے پر باغیوں نے جو سالہا سال سے ڈکٹیٹر کی سابق طاقتور حکومت کے ڈر سے دم نہیں مارتے تھے یہ تصور کرلیا کہ نئی حکومت بالکل کمزور ہے اور اس لئے خود کو حکومت کی بندشوں سے آزاد کرلینے کے لئے یہ موقع نہایت مناسب ہے۔ اس لئے ملک میں ہر طرف شورشیں اور رہزنی کی وارداتیں ہونے لگیں۔ لیکن نئی ایرانی حکومت کمزور نہ تھی اگر بعض مصلحتوں کی بنا پر اس حکومت نے اتحادیوں کی فوجوں کا ملک میں داخلہ کے وقت مقابلہ نہیں کیا تو وہ اس بات کی دلیل نہیں تھی کہ وہ مٹھی بھر شورش کرنے والوں کو بھی نہیں دبا سکتی تھی۔

اس لئے موجودہ حکومت نے قدم اٹھایا اور باغیوں اور ڈاکوؤں کو سزا دینے کے لئے پولیس اور فوج کو مامور کردیا۔ اس اثنا میں ایران۔ انگلستان اور روس کے آپس کے معاہدہ پر دستخط ہونے سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ ایران کے معاملہ میں اتحادیوں کی نیت بخیر ہے۔ اور باغیوں کو بھی معلوم ہوگیا کہ غیروں سے امداد کی توقع کرنا عبث ہے۔ چند مہینوں تک ایرانی فوج نے قربانیاں کیں تکالیف برداشت کیں اور بدامنی اور شورش ایک حد تک رفع کردی اگر بعض مقامات پر چھوٹے چھوٹے دستے اب بھی بغاوت کررہے ہیں تو ان کی بیخ کنی ہونے میں بھی زیادہ عرصہ نہیں لگے گا۔

اقتصادی حالت یہ بات ظاہر ہے کہ چند مہینوں تک بدامنی اور شورش رہنے کی وجہ سے ایران کے اقتصادی حالات میں بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوگئیں ہیں اور افسوسناک بات ہے کہ ان خرابیوں کو جلد رفع کرنا ممکن نہیں ہے۔ ناظرین کرام کی مزید اطلاع کے لئے اگر ان حالات کو زیادہ وضاحت سے بیان کردیا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔

سابقہ حکومت نے اقتصادی اعتبار سے ایک مفصل پروگرام تیار کیا تھا۔ جس میں اگرچہ غلطیاں اور بے قاعدگیاں بھی شامل تھیں لیکن اس میں اس لحاظ سے بڑے فواید بھی تھے کہ قوم کی اقتصادی زندگی ایک نظام کے تحت آگئی تھی۔ اگر موجودہ واقعات رونما نہ ہوتے تو شاید زمانہ گزرنے پر ایران کی اقتصادیات صحیح بنیادوں پر قایم ہو جاتیں۔ حکومت کا منشا یہ تھا کہ زراعت سے متعلق صنعتوں کو ملک میں وسیع پیمانے پر قایم کیا جائے۔ اس وجہ سے کاشتکاری کو صنعتوں کے تحت رکھ دیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ گیہوں اور دوسرے غلوں کی پیداوار کی مقدار اس تناسب سے کمی واقع ہوگئی۔ دوسری طرف حکومت نے سڑکیں اور ریلیں بنانے کے لئے مفصل نقشے اور اسکیمیں تیار کی تھیں اور تقریباً دو ہزار کیلو میٹر لمبی ریلوے لائن جس میں ایران کے آر پار جانے والی ریلوے لاین بھی شامل ہے۔ اور تیس ہزار کیلو میٹر سے زیادہ لمبی سڑک تعمیر کی۔ ظاہر ہے کہ ان تمام کاموں کے لئے کام کرنے والوں کی ضرورت ہوئی ہوگی۔ یہ تمام کام کرنے والے دیہات سے لائے جاتے تھے اور خود دیہاتی بھی اس کو ترجیح دیتے تھے کہ کاشتکاری کو جس میں فائدہ کم ہے ترک کر کے روزانہ کی اجرت کے کام پر جو نسبتاً زیادہ اطمینان بخش تھا۔

آیندہ چھ مہینوں کے متعلق یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہ عرصہ موجودہ عالمگیر جنگ کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگا لیکن سیاسی اور فوجی ماہرین جنگ کی یہ متفقہ رائے ہے کہ آیندہ چھ ماہ میں جو لڑائیاں لڑی جائیں گی وہ بڑی حد تک جنگ کو ایک نتیجہ خیز دور میں پہنچا دینگی۔

بحری اور بری مورچے اور اُن کی تفصیلات عام طور پر اخبار بین طبقے کے سامنے ہیں۔ اس وقت مختصر الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یورپ میں سوائے روسی مورچہ کے کوئی دوسرا مورچہ قائم نہیں ہے لیکن یہ ایک ہی مورچہ اتنا بڑا اور اتنا اہم ہے کہ ساری جنگ کا دارومدار اسی پر موقوف ہے، گرمیاں شروع ہوتے ہی اس مورچے پر لڑائی چمک گئی ہے اسوقت روسی مورچہ پر جو لڑائیاں جاری ہیں اُن کی مثال تاریخ میں نہیں پائی جاتی حتیٰ کہ موجودہ جنگ کے گذشتہ واقعات بھی ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ روسی مورچوں پر اس وقت لڑائی کا جو انداز ہے اسکے پیش نظر یہ خیال شاید غلط ثابت نہ ہو کہ بڑے بڑے اور اہم مقامات کی لڑائیوں کے بجائے کہیں موجودہ میدانی لڑائیاں ہی اس مورچہ کا فیصلہ نہ کردیں اور ایک دن یکایک ہم یہ نہ سن لیں کہ جرمن یا روسی فوجوں نے ہمیشہ کے لئے ہتھیار ڈالدے۔ دوسرا مورچہ شمالی افریقہ یا مصر کا مورچہ ہے۔ اس مورچہ پر اگرچہ ابھی تک خاموشی ہے اور معمولی تصادم ہورہے ہیں لیکن اسکے معنی یہ نہیں کہ لڑنے والوں کے نزدیک اسکی کوئی اہمیت نہیں ہے یا اس کی اہمیت کو نظرانداز کردیا گیا ہے۔ خاموشی کا باعث موسم کی خرابی بھی نہیں ہے بلکہ ہمارے نزدیک جرمن اُسوقت کا انتظار کررہے ہیں جب وہ اپنے اندازے کے مطابق قفقاز تک پہنچ جانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اگرچہ ہم وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے تاہم حالات اور قرائن بتاتے ہیں کہ اگر جرمنوں کو روس میں اتنی کامیابی ہوگئی کہ وہ قفقاز کی جنگ شروع کرسکیں تو قفقاز میں جرمن فوجوں کے داخلہ کے ساتھ ہی محوری طاقتیں سیرانائیکا اور مشرق وسطیٰ پر بیک وقت حملہ کردیں گی۔

جاپانیوں نے چین کا انتخاب کیا ہے اور اُن کا خیال ہے کہ برما روڈ کے منقطع ہوجانے کے بعد چین بے یارو مددگار رہ گیا ہے۔ یا وہ یہ سمجھتے ہوں کہ جولائی کے آخر تک چین کو زیر کرلیا جاسکے گا۔ جہاں تک آسٹریلیا کا تعلق ہے یہاں محاذ قائم کرنا سب سے زیادہ مشکل ہے کیونکہ یہاں جاپانیوں کو تمام تر اپنی بحری طاقت سے کام لینا ہوگا اور یہ ہم سب جانتے ہیں کہ ۸ دسمبر گذشتہ سے اب تک جتنی فتوحات حاصل کیں ان سب کی قیمت بحری حربوں کی تباہی کی صورت ہی میں ادا کی گئی ہے۔ رہے ہندوستان اور روس سو ان ممالک پر ہمارے نزدیک جاپان اسوقت حملہ کرنے کی جرأت کریگا جب اس کو روس میں جرمنوں کی کامیابی کا یقین ہوجائیگا ظاہر ہے کہ اس امر کا فیصلہ قفقاز کے حالات پر موقوف ہے۔ روس میں جرمنوں کی ناکامی کی صورت میں جاپانیوں کا روس پر حملہ کردینا جاپان کے کمزور شہروں کی ہمہ گیر تباہی اور اس کے بعد جاپانی سلطنت کی بربادی کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا۔

ہندوستان پر حملہ کرنے کی صورت میں اگرچہ جاپان کو نہ خاص شہروں اور اپنی مخصوص آبادی کیلئے کوئی فوری خطرہ پیدا نہ ہوگا لیکن بحالات موجودہ کہ اس نے بیشمار جزیروں پر حال ہی میں قبضہ کیا ہے۔ اور جاپان کے سامنے نئے بہت سے انتظامی مسائل پیدا ہوگئے ہیں جن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا اور قائم رکھنا بالخصوص ایسی صورت میں کہ اتحادی طاقتیں جوابی حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہوں بے انتہا دشوار کام ہے، علاوہ ازیں ہندوستان ایک برّاعظم ہے جس کی لڑائی آناً فاناً یا برق رفتاری کیساتھ ختم نہیں کیجا سکتی اس لئے ہندوستان پر جاپان کا حملہ، اگر ٹوکیو کا دماغ صحیح سلامت ہے، اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہندوستان کے مغربی دروازہ پر ہٹلر کی فوجیں دستک نہ دیدیں۔

جہاں تک اتحادی طاقتوں کا تعلق ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ مغربی یورپ پر نیا محاذ قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔ اسی طرح وہ ہندوستان یا آسٹریلیا سے جاپان پر جوابی حملے کرنے کی تیاریاں بھی کررہی ہیں۔ مزید برآں روس نے جرمنوں پر جس شان سے حملے کئے ہیں اُن سے روسیوں کے دم خم کا پتہ چلتا ہے بلکہ اگر چند روز اور روسیوں کا یہی حال رہا تو یقیناً جرمنوں کو شکست نصیب ہوجائے گی اور محوریوں کی تمام اسکیمیں عملی جامہ پہنے بغیر ہی ہمیشہ کی نیند سوجانے پر مجبور ہونگی چین کے سلسلے میں ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ چین گذشتہ پانچ سال سے جاپانیوں کا کامیاب مقابلہ کرتا رہا ہے اس لئے اب یہ توقع کیوں قائم نہیں کیجا سکتی کہ وہ جاپانیوں کو کامیاب نہ ہونے دیگا جبکہ جاپان بہت زیادہ اُلجھا ہوا بھی ہے۔ المختصر واقعات کچھ ہی صورت اختیار کریں اور جنگ کا نتیجہ خواہ کسی کے حق میں طے ہوتا نظر آئے لیکن مذکورہ بالا تمام حالات اسی دعوے کی تائید کرتے ہیں کہ آیندہ چھ ماہ موجودہ عالمگیر جنگ کے لئے بہت ہی اہمیت رکھتے ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد

صوبہ بنگال میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے جو کوشش شروع کیگئی ہے اس کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے تمام صوبے اس کی تقلید کریں اور اس بیرونی خطرۂ عظیم کے وقت ہندوستان کو فرقہ وارانہ لڑائیوں کے تباہ کن خطرے سے بچالیں۔ بنگال کے سربرآوردہ ہندو مسلم لیڈروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عنقریب نواب بہادر مرشدآباد کی زیر صدارت ایک "اتحاد کانفرنس" بلائی جائیگی۔ اس سلسلہ میں جو پیلیں کی جائیں۔ اتحاد کانفرنسیں بلائی جائیں اور وقت کے اس مفید ترین اور اہم ترین پیغام کو ہر شہر ہر قصبہ، ہر دیہات، اور ہر گھر تک پہنچا دینا ہے۔ یہی فرقہ وارانہ اتحاد ہر خطرے کے وقت جان اور مال کے تحفظ کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

زیادہ غذا پیدا کرنیکا مسئلہ

ہندوستان میں اسوقت "زیادہ غذا پیدا کرو" کے عنوان سے ایک مفید پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ مغربی اور مشرقی جنگ کی صورتِ حال نے اس مسئلہ کو اور بھی اہم بنا دیا ہے۔ فوج کو غذا سپلائی کرنے کے علاوہ سول آبادی کو بھی غذا بہم پہنچانے کا سوال ملک کے سامنے ہے۔ باہر سے کھانے پینے کی جو چیزیں ہمارے ملک میں آتی تھیں اُنکی آمد بند ہے، برما سے چاول کی ایک بہت بڑی مقدار ہندوستان میں آتی تھی اس کا اوسط ساڑھے دس لاکھ ٹن سالانہ تھا۔ اب یہ ذریعہ بھی ختم ہوگیا ہے۔ جنگ کی ہنگامی صورتوں کے علاوہ ایک حقیقت جو گذشتہ مردم شماری سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آبادی کثیر تعداد میں بڑھ گئی ہے اور اب زیادہ لوگوں کے لئے غذا کی بہم رسانی کی ضرورت آپڑی ہے۔ اس لئے ایک طرف عام ضرورت یہ ہے کہ سارے ملک میں اناج اور دوسری غذائی اشیاء پہلے سے بہت زیادہ مقدار میں پیدا کیجائیں، دوسری طرف ایک خاص ضرورت یہ ہے کہ چونکہ فوجوں اور فوجی سامانوں کی نقل و حرکت کے باعث دوسری ضرورتوں کیلئے سلسلہ رسل و رسائل میں کمی ہوگئی ہے اور مزید کمی ہونے والی ہے اور غلہ کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا مشکل ہوجائیگا۔ اسلئے ہندوستان کے مختلف حصوں کو کھانے پینے کی چیزوں کی سپلائی کے اعتبار سے اپنی ضرورتیں خود پوری کرلینے کے لائق بنا دینا چاہئے۔ دونوں حالتوں میں یہ ضرور ہے کہ "زیادہ غذا پیدا کرو" کے پروپیگنڈے اور عمل کو پوری تقویت پہنچائی جائے۔

کچھ روز ہوئے مرکزی حکومت نے "کاٹن فنڈ" سے ایک کروڑ روپیہ اس کام کے لئے الگ کردیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ اگر کسی صوبائی حکومت کی آمدنی میں اس تبدیلی کے باعث کہ نقد رقم دینے والی چیزوں کی بجائے اناج پیدا کیا جائے، کوئی کمی واقع ہوگی تو مرکزی حکومت اسے پورا کردیگی، چنانچہ اس رقم سے ۲۵ لاکھ روپیہ مرکزی حکومت نے سی۔ پی۔ کی حکومت کو دے دیا ہے، اور مقرر الذکر نے اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مختلف اضلاع کے کاشتکاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ روئی پیدا کرنے والی زمینوں کا کم از کم تیس چالیس فی صدی حصہ اناج پیدا کرنے کے لئے وقف کردیں، اور کسانوں کا حوصلہ بڑھانے کے لئے اعلان کیا ہے کہ ان کو حکومت کی طرف سے دو روپیہ فی ایکڑ ان کھیتوں کے لئے دیا جائیگا جن میں وہ روئی کی بجائے اناج پیدا کریں گے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس طریقہ پر صرف سی۔ پی میں کم از کم دس لاکھ ایکڑ زمین روئی کی پیداوار سے اناج کی پیداوار کی طرف منتقل ہوجائے گی۔ غور فرمایئے کہ اگر دوسرے صوبوں میں بھی فوراً اسی طریقہ پر عمل کیا جائے تو اس سے کتنا وسیع فائدہ عوام کو پہنچے گا۔

صوبہ بنگال کی زمین چاول کی پیداوار کے لئے بہت اچھی ہے مگر وہاں جیوٹ (سن) کی کاشت کثرت سے کیجاتی ہے۔ ضرورت ہے کہ جیوٹ کا کافی رقبہ اب چاول کی پیداوار کی طرف منتقل کردیا جائے۔

یہ وقتی مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ صوبائی حکومتوں کو جلد از جلد زیادہ غذا پیدا کرنے والے کاموں کی طرف متوجہ ہوجانا چاہئے۔

ہوئی گذشتہ درخواستوں کی تحقیقات کیلئے ۲۷ مئی کو کانپور آئے ہیں۔

ٹرسٹ کی نمائندگی ہمکو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ نے مسٹر ہری ناتھ شاستری کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ٹرسٹی مقرر کیا ہے، مزدوروں کے مفاد کو آپ کی موجودگی سے فائدہ پہونچنے کی اُمید کی جاتی ہے۔

پبلک ہیلتھ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ نے کانپور میونسپل بورڈ کو سول آبادی کی حفاظت کیلئے چند تجویزیں لکھکر بھیجی ہیں جسکے لئے ۲۰۵۶۰ روپیہ کے سامان کی خریداری کی سفارش کی ہے۔

کمرشیل میوزیم بی۔ پی۔ سرلوستوا مارکیٹ میں کمرشیل میوزیم قائم کرنے کی اسکیم کچھ زمانہ کے لئے ملتوی کردی گئی ہے۔

وارڈوں کی جدید تقسیم کانپور میونسپل بورڈ نے شہر کے میونسپل وارڈوں کی جدید تقسیم کیلئے کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن کو لکھا تھا لیکن کمشنر صاحب نے اسکے جواب میں بورڈ کو لکھا ہے کہ وہ خود شہر کے میونسپل وارڈوں کی تقسیم کرکے منظوری کیلئے ہمارے پاس بھیجدے۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن ۲۷ مئی ۶ بجے شام کو منشی دیا نراین نگم صاحب کی صدارت میں جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں نیشنل ہیرلڈ کی ضمانت ضبط کرنیکی ہمدردی میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔

جلسہ دستار بندی ۲۷ و ۲۸ مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو مدرسہ عربیہ جامعہ اسلامیہ کانپور کا ایک جلسہ مولانا حکیم عبدالحسن صاحب صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ فتحپور کی صدارت میں ہوا جسمیں مدرسہ کے کامیاب طلباء کو سندیں دیگئیں۔ اور انکی دستار بندی بھی کی گئی۔

ڈنر کانپور الیکٹرک سپلائی ورکرس یونین نے ۲۴ مئی ۸ بجے رات کو تلک ہال میں مسٹر ارجن اروڑا اور مسٹر عیوض علی ہاشمی یونین کے اعزاز میں ایک پرتکلف ڈنر دیا، ڈنر کے بعد پنڈت بالکرشن شرما اور مسٹر ارجن اروڑا نے تقریریں بھی کیں۔

ڈپوٹیشن احاطہ رام موہن کے پاس کے بم پولیس ہٹائے جانے کے خلاف تقریباً چار سو اشخاص کا ایک ڈپوٹیشن مسٹر اے۔ این۔ جھا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن تکالیف کو بتایا جو اس بم پولیس کو بند کرنے کیلئے میونسپل بورڈ کے فیصلہ کے عمل میں لانے سے پیدا ہونگی، صاحب موصوف نے اس عرضداشت پر ہمدردی کے ساتھ غور کرنیکا وعدہ فرمایا ہے۔

سیوک آفرس کمیٹی سٹی مسلم لیگ نے کانپور میونسپل بورڈ اور کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے ایک سیوک آفرس کمیٹی Civic, Offairs, Committee بنائی ہے جو گیارہ اشخاص پر مشتمل ہے۔

کانگریس کے ورکرس کی میٹنگ ۲۶ مئی کو مقامی کانگریس ورکرس کی ایک میٹنگ تلک ہال میں منعقد ہوئی جس میں آل انڈیا چرخا سنگ کے جنرل سکریٹری مسٹر سری کرشن

کی درخواست کی ہے کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے ایسے قدم اٹھائے اور واٹر ورکس ڈپارٹمنٹ کو اپنے کنٹرول میں لے لے۔

چیمبر کے خیال میں نئے پانی کی اسکیم ناانتظامی اور ٹھیک نگرانی نہ کئے جانے کی وجہ سے ناکامیاب ہوئی ہے اور بورڈ ٹیکس ادا کرنے والوں کی رقم کا ایک بڑا حصہ برباد کرچکا ہے جو لاپروائی اور غفلت سے کام کا اہتمام کررہا ہے۔

چیمبر یہ محسوس کرتا ہے کہ بورڈ کے اس موجودہ ارکان میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔

سکریٹری نے آخر میں رائے دی ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو ایک کمیٹی جسمیں پبلک اور کمرشیل کمیونٹی کے نمائندے ہونے چاہئیں اور جسکا صدر اعلیٰ درجہ کا ایک افسر ہونا چاہئے تاکہ وہ مقامی میونسپل بورڈ کے کام کی تحقیقات کرے۔

حکیم میرن صاحب کے صاحبزادہ کو حادثہ کانپور کے مشہور و معروف حکیم محمد میرن صاحب لکھنوی جو آجکل بانشندگان کانپور کے اصرار پر افادۂ میں مطب فرمارہے ہیں ان کے صاحبزادے میاں اغن سلمہٗ گذشتہ ہفتہ ایک موٹر کے حادثہ سے سخت زخمی ہوگئے اور ایک ٹانگ اور سر میں سخت ضربات آئیں۔ حکیم صاحب موصوف نے میاں اغن سلمہٗ کو میموریل ہاسپیٹل میں فوراً داخل کردیا جو اس وقت تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ڈاکٹر خانصاحب اس وارڈ کے انچارج ہیں جو کافی توجہ اور ہمدردی کے ساتھ تمام مریضوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور انکی توجہ سے میاں اغن سلمہٗ اب بفضلہ روبصحت ہیں۔ ہم کو اس حادثہ میں اپنے مکرم دوست حکیم صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میاں اغن سلمہٗ اب بفضلہ روبصحت ہیں اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ میاں اغن سلمہٗ کو جلد صحت کلی عطا فرمائے۔ آمین

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۳۱ مئی، ۸ بجے شب جناب نواب سید محمود حسین صاحب کے دولتکدہ واقع بازار رائین میں منعقد ہوگا۔

مصرع طرح:- "کیوں کرے کوئی بندگی دن رات"۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ سی و زیڈ بلاک گٹیا کے پلاٹوں کا نیلام جو اتوار بتاریخ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۲ء کو مقرر تھا ملتوی کردیا گیا ہے۔ نیلام کی دوسری تاریخ مشتہر کی جاوے گی۔

ایس۔ این۔ سکند

سکریٹری امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ لڑائی ہو رہی ہے جو اب سے دو برس پہلے اخباروں کی اس بات کا یقین نہیں کرتے تھے کہ لڑائی ہو رہی ہے وہ بھی اب یہ مانتے ہیں کہ لڑائی ہو رہی ہے۔ لیکن یہ لڑائی کیسی ہے؟ اس بارہ میں بہت اختلاف رائے ہے۔

ایک طبقہ کہتا ہے کہ یہ سامراجی جنگ ہے دونوں طرف سامراجی قومیں الگ الگ روپ میں اپنا وجود قائم رکھنے کے لئے لڑ رہی ہیں۔ محکوم ملکوں کی اس میں کوئی آواز نہیں ہے۔ ان کی شمولیت کے معنی صرف یہ ہیں کہ وہاں کی حکومت شریک ہو گئی ہے۔ عوام کی آواز کوئی معنی نہیں رکھتی۔

دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ یہ جنگ دنیا کی دو طاقتوں کے درمیان ہے ایک تو وہ طاقتیں جو انصاف اور جمہوریت کی طرف ہیں۔ دوسری وہ قوتیں جو دنیا کو محکوم بنانا چاہتی ہیں اور کمزوروں پر غلبہ حاصل کرنا چاہتی ہیں۔

تیسرا طبقہ کہتا ہے کہ جب تک روس اس لڑائی میں شامل نہیں ہوا تھا اس وقت تک تو یہ لڑائی سامراجی لڑائی تھی۔ لیکن ۲۲ جون سنہ ۱۹۴۱ء کو روس پر حملہ ہو جانے کے بعد سے اس لڑائی کی نوعیت بدل گئی ہے۔ اب یہ نوعیت بدل گئی۔ اب یہ فیسسٹ اور اینٹی فسسٹ قوتوں کے درمیان جنگ ہے۔

چوتھا طبقہ کہتا ہے کہ جب تک لڑائی ہندوستان کے کنارے تک نہیں آئی تھی۔ اس وقت تک تو ہمارے لئے یہ غیر ملکی جنگ تھی اور ہم اس میں محض تماشائی کی حیثیت رکھتے تھے۔ مگر اب چونکہ لڑائی ہندوستان کے کنارے تک پہونچ گئی ہے۔ اسلئے یہ ہماری جنگ ہے۔

پانچواں طبقہ کہتا ہے کہ اگرچہ یہ لڑائی ابھی تک تو عوام کی جنگ نہیں ہے۔ لیکن اسے عوام کی جنگ بنائی جا سکتی ہے اور بنانا چاہیئے مگر ہم ہندوستانی کیا کریں۔ حکومت ہمیں نیشنل گورنمنٹ نہیں دیتی۔ ورنہ ہم تو لاٹھیوں تک سے جاپانیوں کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں

امپیریلزم کا خاتمہ

لندن ۲۲ مئی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے وائس پریسیڈنٹ مسٹر ہنری ویلز نے ایک تقریر میں کہا کہ خدا نے کسی قوم کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ دوسروں کے خلاف لوٹ کھسوٹ کرے۔ فوجی یا اقتصادی کسی قسم کی امپیریلزم بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کہ امن کا مطلب ہے زندگی کا بہتر معیار۔ نہ صرف امریکہ و انگلستان کے لئے بلکہ ہندوستان۔ چین۔ روس اور لاطینی امریکہ کے لئے بھی۔ ہم اسے صرف متحدہ قوموں تک محدود نہیں کرتے۔ بلکہ اٹلی اور جرمنی کے لئے بھی معیار زندگی اونچا بنانا چاہیئے۔

جو لوگ امن کی خواہش کرتے ہیں انھیں ساری دنیا کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔ کسی قوم کو بھی خاص مراعات نہیں دیجا سکتیں۔ جہاں تک مشینی ترقی کا تعلق ہے کوئی قوم بھی پسماندہ نہیں۔ روس۔ چین اور ہندوستان میں بھی لاکھوں آدمی پڑھتے لکھتے اور استعمال کرتے ہیں۔

گزشتہ ڈیڑھ دو سو برس سے آزادی کا مارچ جاری ہے اس انقلاب کا مقصد امن ہے تشدد نہیں ہے۔ لیکن جب آدمی کے حقوق پر حملہ ہوتا ہے تو وہ اس ریچھ کی طرح غضبناک ہو جاتا ہے جسکا بچہ کھو گیا ہو۔ گزشتہ ڈیڑھ سو برس سے جو انقلاب شروع ہوا ہے وہ امریکہ یا کسی اور ملک میں بھی ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا ہے اور یہ انقلاب اُس وقت تک نہ رکے گا جب تک دنیا احتیاج سے بے نیاز نہیں ہو جاتی۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کی تقریر

لندن۔ ۲۱ مئی پارلیمنٹ میں لڑائی کی صورت حالات

بھولی ہوئی مصیبت

(ٹیگور)

گھاس پر بھرے ہوئے مارگ پر میں اکیلا پھر رہا تھا۔ کسی نے پیچھے سے کہا۔ مجھے پہچانتے ہو؟

میں نے پھر کر دیکھا ....

"نہیں تمہارا نام تو مجھے یاد نہیں آتا" میں نے کہا

بولی ———— !

"میں وہ مصیبت ہوں جسے پہلے پہلے اپنی نوجوانی میں تم نے جھیلا تھا" اس کی آنکھیں اس طرح بھیگی ہوئی تھیں جیسے اوس میں بجھی ہوئی فضا ہوتی ہے۔

تھوڑی دیر چپ چاپ کھڑے ہو کر میں نے پوچھا۔

"کیا تمہارا آنسوؤں کا ناقابل برداشت بوجھ جاتا رہا ......؟"

وہ مسکرانے لگی۔ کچھ بولی نہیں۔

میں سمجھ گیا کہ وقت پا کر آنسوؤں نے مسکراہٹ کی بھاشا سیکھ لی ہے۔

اُس نے دھیرے سے کہا:۔

"کیوں! ایک بار کہتے تھے نہ! کہ یہ مصیبت مجھے کبھی نہ بھولے گی"

میں نے کہا:۔

"ہاں مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بھول نے مجھے سمجھا لیا"

پھر میں نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہا:۔

"مگر تم بھی تو بدل گئی ہو؟"

"جو ایک وقت مصیبت تھی وہ اب شانتی ہے"

اُس نے کہا۔

یہ بحث ختم کرتے ہوئے سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ کیبنٹ کے ممبران موجودہ صورت حالات کی شدت سے بخوبی باخبر ہیں اس سے پہلے لڑائی اتنی دور تک نہیں پھیلی تھی۔ ایک ایسی لڑائی میں کوئی مرکزی کمان نہیں ہو سکتی۔ جو آسٹریلیا سے لیکر آرکٹک تک لڑی جا رہی ہے۔ اور جو پیسفک اور اٹلانٹک کے تمام علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ جس علاقہ میں مرکزی حکومت جتنی فوج تعینات کرے اُس کی باگ ڈور اس علاقہ کے کمانڈر انچیف کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ کس علاقہ میں کتنی فوج رکھی جائے اس کو طے کرنے کا کام اس علاقہ کی حکومت کا ہے۔

امریکن کمیشن کی ۳۵ سفارشات

بمبئی ۲۱ مئی۔ امریکہ کے ٹکنیکل مشن نے پانچ ہفتہ ہندوستان میں تحقیقات کرنے کے بعد اپنی ۳۵ سفارشات تار کے ذریعہ واشنگٹن بھیجدی ہیں مشن امریکہ واپس جا کر صدر روز ولیٹ سے مشورہ کرے گا۔ اور اپنی ان سفارشات کی رپورٹ حکومت امریکہ کے سامنے پیش کرے گا جو اس نے حکومت ہند کے سامنے رکھی ہیں۔ وائسرائے کمیشن نے جو رپورٹ پیش کی ہے وہ ۳۵ سفارشات پر مشتمل ہے۔

کمیشن کے صدر ڈاکٹر ہنری گریڈی نے ایک ملاقات میں بتایا کہ ہندوستان میں اسلحہ سازی کا آغاز ہو گیا ہے۔ لیکن اگر اسے مشرق واسطے اور مشرق بعید کا اسلحہ خانہ بننا ہے تو اس میں بہت زیادہ ترقی ہونا چاہیئے۔

کمیشن نے گورنمنٹ آف انڈیا سے کہا ہے کہ وہ نہ صرف ہندوستان بلکہ اس رقبہ میں لڑنے والی متحدہ قوموں کی فوجوں کے لئے بھی سامان جنگ تیار کرنے کے بارے میں فوجی حکام سے اسکیم پر نظر ثانی کرائے۔

فی الحال مشن امریکہ میں ہندوستان کو ضروری سامان بھیجنے کا کام کرے گا۔ اسے یہ دیکھنے کے لئے مامور کیا گیا تھا کہ سامان جنگ کی تیاری میں حکومت امریکہ، ہندوستان کی کیا مدد کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر گریڈی نے ہندوستانیوں کے لئے اُن کا شکریہ ادا کیا ہے

وہ چینی عورت

جو پانچ ہزار جاپانیوں کو قتل کر چکی ہے

جاپان کے ایک فوجی افسر نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص اس پُراسرار عورت کا سر کاٹ لائے گا یا اُسے زندہ گرفتار کر لائے گا اور اُسے پانچ ہزار ین (جاپانی سکہ) انعام دیا جائے گا اس پُراسرار عورت کا نام "مادام چاؤ ڈیانگ" ہے۔ عرف عام میں اُسے ماماچھری کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بہت دبلی پتلی جسم کی بڑھیا عورت ہے۔ یہ عورت پانچ ہزار جاپانیوں کو قتل کر چکی ہے۔ ان سے ساٹھ ہزار رائفلیں چھین چکی ہے ایک سو جاپانی مشینوں پر قبضہ کر چکی ہے اور ایک لاکھ کارتوس جاپانیوں سے جھپٹ چکی ہے۔ چین کے سر عسکر جنرل چیانگ کائی شیک نے ایک موقع پر کہا تھا کہ یہ عورت چین کی بہادر ترین عورت ہے۔

بظاہر یہ بڑھیا کچھ زیادہ خطرناک نہیں معلوم ہوتی۔ معمولی عورتوں میں اور اس میں بس اتنا فرق ہے کہ یہ کمر سے ریوالور لٹکائے رہتی ہے۔ مگر اپنے آتشیں عملی کارناموں کی وجہ سے وہ جاپانی افسروں اور خفیہ پولیس والوں کے لئے ایک پرکار آفت ہے۔ وہ ہر نازک موقع پر جاپانیوں کو زک دیجاتی ہے۔ اور کوشش کے باوجود بھی ان کے ہاتھ نہیں آتی۔

سنہ ۱۹۳۱ء میں ماماچھری کی عمر ۳۶ برس کی تھی اور وہ مانچوریا کے ایک علاقہ میں اپنے دو لڑکوں، ایک بیٹی اور شوہر سمیت ہنسی خوشی زندگی کے دن کاٹ رہی تھی مگر جب جاپانی فوجیں وہاں داخل ہوئیں تو دوسرے چینیوں کے ساتھ ماماچھری کو بھی خانہ برباد کر دیا گیا۔ اس پر ماماچھری نے قسم کھائی کہ اب وہ زندگی کے دن جاپان کے خلاف پرائوٹ جنگ کرنے میں بسر کرے گی۔ اس نے چھ نوجوان چینیوں کی فوج بنائی۔ جن میں اس کے دو بیٹے بھی شامل تھے۔ پیپنگ کے شمالی اور مغربی سلسلۂ کوہ سے جاپانی فوج کے خلاف لڑائی شروع کر دی۔ آج اس کی فوج میں تیس ہزار جنگجو سپاہی ہیں۔ یہ لوگ جاپان سے اپنی پرائوٹ لڑائی لڑ رہے ہیں۔

اس فوج کے پاس نہ تو یونیفارم ہے۔ اور نہ یہ سائنٹیفک مشینی آلات جنگ سے مسلح ہیں۔ مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ اُنھوں نے بعض موقعوں پر راتوں رات پوری پوری جاپانی رجمنٹوں کا صفایا کر دیا۔

اور ہم نے ماماچھری کی ان فتوحات کی تفصیل بتائی ہے۔ جو اُس نے سنہ ۱۹۳۹ء کے موسم بہار تک حاصل کی تھیں اس فہرست میں ان ہزاروں جاپانی سپاہیوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا جنھیں ماماچھری نے زندہ گرفتار کر لیا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ انھیں زندہ نہیں رکھا گیا۔ کیونکہ ماماچھری ان جاپانیوں پر رحم کرنے کی قائل نہیں ہے جو وحشیانہ قوت کے استعمال سے چینی علاقہ پر قبضہ کرتے ہیں

جب ماماچھری نے چھ سپاہیوں کی فوج بنائی تو اس نے جنگا ہنین میں ایک چھوٹے سے مکان میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا اور کسی سے مانگ کر ایک پستول لیا۔ اور اُس سے نشانہ بازی کی مشق کرتی رہی۔ یہاں تک کہ اسے بھاری بندوق چلانی آ گئی۔ اب اس نے چین کے دیہاتوں میں دورے کرنے شروع کئے۔ تاکہ رنگروٹ بھرتی کئے مگر اس زمانہ میں گوریلا طریق جنگ سے لوگ بالکل ناواقف تھے۔ اور ابتدا میں چند ماہ تک "ماماچھری" کو رنگروٹ بھرتی کرنے کچھ زیادہ کامیابی نہ ہوئی۔

ان دوروں کے دوران میں ایک دن ماماچھری شمالی شانسی کے صوبہ کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں باشندوں کا ایک مختصر جمگھٹ لئے کھڑی تھی۔ اور ان کے ساتھ گوریلا طریق جنگ کے لئے آدمیوں کی ضرورت ظاہر تھا۔

مگر چینی کسانوں پر اس تقریر کا کوئی اثر نہ تھا۔

جب کافی دیر تک ماماچھری تقریر کر چکی۔ تو آخرکار ایک کسان نے کہا "تم ایک بوڑھی عورت ہو تم گوریلا طریق جنگ کی بابت کیا جانتی ہو؟"

اس پر ماماچھری کو ایک ترکیب سوجھی۔ اُس نے پوچھا کیا جاپانیوں کے محافظ دستے یہاں کہیں قریب ہیں۔ اس پر ماماچھری نے اُن سے درخواست کی تم ذرا میرے

ہنسی سے ڈریں

تو پھر کیا کریں؟

ایک بوڑھا آدمی اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک ٹٹو بھی تھا۔ اُنھوں نے سامان ٹٹو پر لادا اور خود پیدل چلے۔ لوگوں نے دیکھا تو کہنے لگے۔ "دیکھو یہ دونوں باپ بیٹے کیسے نادان ہیں! ٹٹو ساتھ ہے۔ مگر پھر بھی پیدل جا رہے ہیں"

یہ سن کر بوڑھا ٹٹو پر سوار ہو لیا۔ تھوڑی دور چلے تھے کہ پھر کچھ آدمیوں نے دیکھ کر کہا "دیکھو کیا بے رحم آدمی ہے۔ آپ تو مزے میں ٹٹو پر سوار ہے اور بیٹا پیدل جا رہا ہے"

بڑھے کو یہ سن کر شرم آئی۔ ٹٹو سے اُتر پڑا۔ اور بیٹے کو سوار کر دیا۔ ابھی کچھ دور نہ گئے ہوں گے کہ اور آدمی ملے اور کہنے لگے "دیکھو بے ادب اولاد۔ بوڑھا باپ تو پیدل ہے۔ اور خود بیٹا کتنا جوان ٹٹو پر سوار ہے"

لوگوں کے کہنے سے دونوں باپ بیٹے سوار ہو گئے۔ چلتے چلتے اور آدمی ملے۔ اور دیکھ کر بولے "کیسے بے رحم ہیں۔ سامان تو لادا ہی تھا۔ بے چارے ٹٹو پر باپ بیٹے دونوں سوار بھی ہو گئے۔ اور ذرا ترس نہیں آتا"

ساتھ چلے چلو۔

یہ کہہ کر وہ نرم رفتار سے سڑک پر چل پڑی۔ اور کسان بھی محتاط قدموں سے اس کے پیچھے پیچھے چلے اب وہ پہلی ڈھلان آئی جہاں جاپانی سنتری کھڑے ہوئے تھے۔ ماماچھری نے پستول نکالا اور شست باندھی۔ اس کے نشانہ سے ایک سنتری مر کر گر پڑا "ماماچھری" نے دوبارہ شست باندھی۔ دوسرا سنتری بھی جہنم واصل ہوا۔ یہ حال دیکھ کر تیسرا سنتری سر پر پاؤں رکھ کر وہاں سے بھاگا۔

کسانوں میں سے سو آدمی وہیں ماماچھری کی فوج میں شامل ہو گئے۔

ماہ مئی سنہ ۱۹۳۴ء میں ماماچھری نے ایک مقام پر جاپانی بارگوں کے نیچے سرنگ لگائی اور اس میں بارود بھر کر پوری بارگ کو اُڑا دیا۔ کچھ دن بعد اُس نے جاپانیوں کی رسد سے لدی ہوئی ایک ٹرین روک لی۔ جس سے بہت سا سامان جنگ ہاتھ لگا۔ یہ سامان جنگ ماماچھری کی فوج کے سیکڑوں رنگروٹوں کے لئے کافی ہوا۔

جاپانیوں کو اس جانباز عورت کی کارروائیوں سے بڑی بےچینی ہوئی۔ جون میں ایک رات کو سو جاپانی سپاہیوں کے اس کے مکان کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ اور اسے گرفتار کر کے لے گئے۔

تین مہینے تک ماماچھری کو حوالات میں رکھا گیا۔ اس کے بعد اسکا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔

"ذرا میری طرف دیکھئے" ماماچھری نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا "میں ایک بوڑھی کمزور عورت ہوں کیا آپ کو میں اتنی طاقتور نظر آتی ہوں کہ اتنا بڑا کام انجام دے سکوں"؟

جج نے گردن ہلا کر انکار کیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئیں ————

"ماماچھری" کے خلاف کوئی شہادت بھی نہ تھی۔ صرف وہ مٹھی بھر غدار چینی اس کے خلاف شہادت دینے آگئے تھے۔ جنھیں جاپانیوں نے حرام کا لقمہ دیا تھا۔ جج نے فیصلہ کیا کہ اتنی کمزور بڑھیا عورت کہیں باغیوں کی فوج کی سرداری کر سکتی ہے۔ اس نے ماماچھری کو رہا کر دیا۔

اس کے بعد تین سال تک ماماچھری نے پیپنگ کے قریب اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا۔ اور اس طویل جنگ کے لئے روپیہ اور رنگروٹ جمع کرتی رہی۔ جو کئی برس بعد چین اور جاپان میں شروع ہوئی۔ ماماچھری نے پہلے ہی بھانپ لیا تھا کہ جاپان پورے چین کو ہضم کرنے کی کوشش کرے گا اسلئے وہ اپنی طرف سے فوج تیار کر رہی تھی۔

ہر جاپانی جاسوس کے پاس ماماچھری کا فوٹو ہے وہ اسے اور اس کے دونوں بیٹوں کو گرفتار کرنے کی فکر میں

مسٹر شانتا رام کی پربھات سے علیحدگی

پربھات کے حصہ داروں اور مسٹر شانتا رام میں جو قضیہ کئی مہینوں سے چل رہا تھا۔ وہ طے ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پربھات کے حصہ داروں سے تین لاکھ کی رقم لینے کے بعد مسٹر شانتا رام پربھات سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

مسٹر شانتا رام کی پربھات سے علیحدگی کو اگرچہ فلمی حلقوں میں بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہر شخص اس چیز سے بخوبی واقف ہے کہ جہاں تک پربھات کے مستحکم نظام کا تعلق ہے اس پر کسی کی علیحدگی کا کوئی خاص اثر نہیں پڑ سکتا۔ اور ایسی حالت میں جبکہ پربھات میں ڈاملے اور فتح لال جیسے کہنہ مشق ڈائرکٹر موجود ہیں تو پربھات کا کسی قسم کا اثر قبول کرنا ناممکن ہے۔

منروا کی تصویر "پھر ملیں گے" تیار ہے

منروا کی اعلیٰ معیار کی تصاویر سے دلچسپی رکھنے والوں کے حلقہ میں یہ اطلاع مسرت کیساتھ سنی جائے گی۔ کہ منروا کی جدید سوشل تصویر "پھر ملیں گے" تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اُمید کی جا رہی ہے کہ یہ جون کے پہلے ہفتہ میں بمبئی اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں نمائش کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

"پھر ملیں گے" کے افسانہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ نہایت ہی دلکش ہے۔ جس میں سینریز کی وجہ سے کافی دلچسپی اور غیر معمولی کشش پیدا ہو گئی ہے۔ سردار اختر۔ مینا اور صادق علی نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔

منروا کی تصاویر کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ اُن کا معیار نہایت ہی بلند ہوتا ہے۔ اور اس بلند معیار کے باوجود منروا کی تصاویر نہ صرف پڑھے لکھے طبقہ میں مقبول ہوتی ہیں بلکہ عوام بھی منروا کی تصاویر کو بے حد پسند کرتے ہیں۔ ہم کو اُمید ہے کہ منروا کی یہ جدید تصویر تمام ہند میں بے حد پسند کی جائے گی۔

سے رہتے ہیں۔ جاپان کے مقبوضہ چینی علاقوں میں ایک دفعہ جاپانی جاسوس عورتوں نے چینیوں کے ایک ایک گھر کی تلاشی لی۔ انھیں اُمید تھی کہ شاید ان میں سے کوئی ماماچھری ہو۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکیں۔ ٹھیک اسی وقت جب وہ تلاشی لے رہی تھیں ماماچھری شہر کے شمال مشرقی حصہ کی دیوار کے ایک چودہ انچ گول سوراخ میں سے شہر کے باہر نکل گئی۔

اسی طرح ایک مرتبہ ٹبلٹین میں جاپانیوں کو یہ پتہ لگا کہ ماماچھری کل صبح شہر سے باہر جائے گی۔ انھوں نے شہر پناہ پر سنگینیں پہرے لگا دیے مگر ماماچھری پھر بھی ان کے ہتھے نہ چڑھی۔ حالانکہ وہ اُن کی آنکھوں کے سامنے سے گزری۔ جاپانی افسر اس راز کو نہ پا سکے کہ ماماچھری ایک بوڑھی اندھی عورت بھی بن سکتی ہے۔ جو سبزی فروش کے ٹھیلے پر اندھی بڑھیا بنی ہوئی شہر کے باہر نکل سکتی ہے۔

ہانگ کانگ کے برطانی قیدی

لندن۔ ۲۲ مئی۔ ۵ ماہ کی بات چیت کے بعد حکومت جاپان نے، ریڈ کراس کو ہانگ کانگ میں برطانی اتحادی قیدیوں کو کھانے پینے کا سامان بھیجنے کا انتظام کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ چنانچہ وہاں سامان بھیجنے کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ اور جہاز جلد ہی روانہ ہو جائے گا۔

صوبہ کانگرس کمیٹی یوپی

لکھنو۔ بذریعہ ڈاک۔ ملک کی موجودہ سیاسی حالت اور آئندہ کے لئے پروگرام کے سلسلہ میں غور کرنے کے لئے صوبہ کانگرس کمیٹی کی میٹنگ ۳۰، ۳۱ مئی کی تاریخوں میں تین بجے دن کو ترلوک ناتھ ہال میونسپل بورڈ دفتر لکھنو میں ہوگی۔

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احمق آدمی کا دل منہ میں اور عقلمند آدمی کی زبان دل میں ہوتی ہے ۔ (شیکسپیر)

دنیا کو ایک پُل سمجھو ۔ اس پر سے گزر جاؤ ۔ لیکن اُسے آباد کرنے کی کوشش نہ کرو ۔

افلاطون

دشمن کو کبھی کمزور مت سمجھو

کسی اُمیدوار سائل کو مایوس نہ کرو

جھوٹ گناہوں کا مرکز ہے

دوستی محبت سے خریدی جاتی ہے

بُری صحبت دوزخ کا راستہ ہے

ڈاکٹر :- بہ نسبت رات کے آج تم بہت آسانی سے کھانس رہے ہو ۔

مریض :- یہ تو کوئی خاص بات نہیں ہے کیونکہ میں اس کی بہت مشق کل رات سے کر چکا ہوں

بیگم صاحبہ (نئی خادمہ سے) دیکھو ! مجھے زیادہ بات کرنا ناپسند ہے ۔ اگر میں ہاتھ سے اشارہ کروں تو سمجھ لینا ، میں بلا رہی ہوں ۔

خادمہ ۔ حضور میں خود ہی بہت کم بولنا چاہتی ہوں اگر میں سر ہلا دوں تو سمجھ لیجئے گا کہ میں آنا نہیں چاہتی ۔

ماں ۔ بیٹا تمہارے اتنی بڑی داڑھی آگئی اب بھی تم چوروں سے ڈرتے ہو ۔ افسوس کا مقام ہے ۔

بیٹا ۔ داڑھی بھی کوئی توپ ہے ۔ کہ جب چور آئے تو اُسکا منہ توپ کے آگے رکھ دوں

"دس کھرب" ایک بلیین معمولی لفظ ہے لیکن اگر کوئی شخص اسکا شمار کرنے لگے ۔ اور ایک منٹ میں سو کے حساب سے گنے ۔ اور بغیر دم لئے دن میں بارہ گھنٹہ تک کام کرے تو ایک بلیین یعنی دس کھرب گننے میں تقریباً دس ہزار برس لگتے ہیں ۔ اور صحیح صحیح ۱۹۳۲۵ برس ۳۱۹ دن اس کام میں لگیں گے ۔ اب کو اور ملیین ایک کروڑ سنکھ کو لیجئے ۔ اگر اسے گننے کے لئے دس کروڑ آدمی مقرر کر دیے جائیں اور اسی حساب سے اور شرح سے اُنھیں ایک کروڑ سنکھ گننے میں تقریباً دو کروڑ برس لگیں گے ۔

ماسکو کا آنکھوں کا ایک ہسپتال جو ڈیڑھ سو برس ہوئے تعمیر ہوا تھا رولروں کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہے ۔ اور ۱۰۰ مریض اس وقت بھی اس میں تھے ۔

حال ہی میں نیوزی لینڈ کی ایک گیس سپلائی کمپنی کو پانچ پونڈ کا ایک چیک موصول ہوا ہے اسکے ساتھ فرستندہ نے جو خط بھیجا ہے اسمیں لکھا ہے کہ اُنھیں ایک بل ۱۸۸۶ء میں موصول ہوا تھا جس کی ادائیگی کے لئے وہ چیک بھیج رہے ہیں ۔

---

۴ آبادی میں سے لیگئی ہے ۔ دنیا کی تاریخ میں کسی ملک نے اپنے آدمیوں کی اسقدر بڑے پیمانہ پر لام بندی نہیں کی جتنی ہم نے کی ہے ۔

آپ بیتی

ہندی سے ترجمہ

ہندوستان کی مظلوم اور بے زبان عورتوں پر سوسائٹی کیسے کیسے مظالم کر رہی ہے اس کا اندازہ اس دردناک داستان سے ہو سکتا ہے جو ایک بدنصیب بیوہ کی آپ بیتی ہے یہ داستان سوسائٹی کے اُن ٹھیکیداروں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے جو عورتوں کے ساتھ ایک کھلونے کی طرح کھیلتے ہیں ۔ اور جب چاہتے ہیں اُسے توڑ مروڑ کر پھینک دیتے ہیں ۔

تولا کی ماں نے کہنا شروع کیا :-

"میری کہانی بڑی دردناک ہے ۔ میں کیا بتاؤں کہ میں تبدیل مذہب کے لئے کیوں مجبور ہوں ۔ سچ تو یہ ہے کہ سوسائٹی کے ان ٹھیکیداروں نے جو مذہب اور دھرم کے سب سے بڑے اجارہ دار ہیں مجھے تبدیل مذہب کے لئے مجبور کیا ۔ کسی زمانہ میں میرا نام پاربتی تھا ۔ میں اسی شہر میں کڑہ نیل کے مرحوم سیٹھ رام گوپال داس کی بہو تھی ۔ میں پرماتما کے گھر سے ہی بدنصیب بنا کر بھیجی گئی ہوں اسمیں کوئی شک نہیں ورنہ میری یہ درد شائیں نہ ہوتیں ۔ پتی کے گھر میں آنے کے ایک گھنٹہ بعد ہی میرے پران ناتھ کا ہیضہ سے انتقال ہو گیا ۔ اس وقت میری عمر پورے سولہ سال کی تھی جس وقت میرے جوبن کا سمندر پورے جوش سے لہریں لے رہا تھا ۔ اس وقت میرے سوامی کی موت سے میرے دل پر غم والم کے تاریک بادل اُمنڈ آئے ۔ مجھے چاروں طرف اندھیرا نظر آنے لگا ۔

میرے پتا لکھ پتی تھے اور سسرال اس سے بھی زیادہ دولت مند ۔ دکھ کسے کہتے ہیں ۔ دکھ نام کی کوئی شے سنسار میں ہوتی بھی ہے یا نہیں اُس وقت مجھے معلوم بھی نہ تھا ۔ مگر پتی کے سورگباش ہوتے ہی میرے سامنے دکھوں کے پہاڑ کھڑے ہو گئے ۔ میرے صندوقوں میں سینکڑوں ایک سے ایک زیادہ قیمتی ساڑھیاں تہ کی ہوئی رکھی تھیں ۔ لیکن مجھ کو انھیں چھونے کا اختیار نہ تھا ۔ کیونکہ میں کل ناشی بدھوا تھی ۔ پتی کے مرتے ہی میری عزت گھر کی باندیوں سے بھی کم ہو گئی ۔ کیونکہ میں بدھوا تھی ۔ ہر روز کی باتیں جانے دیجئے تیوہاروں کے دن بھی سب کی جھڑکیاں سننی پڑتی تھیں ۔ کیونکہ میں بدھوا تھی ۔ پتی کے مرتے ہی عطر دان ، شیشیاں نوکروں میں بانٹ دیگئیں ۔ میری صابن کی ٹکیاں کوڑا کرکٹ میں پھنکوا دی گئیں ۔ میرا آئینہ توڑ ڈالا گیا ۔ سنگار دان تباہ کر دیا گیا ۔ کیونکہ میں بدھوا تھی ـــ !!!

میں بدھوا ہو گئی تو اس میں میرا کیا قصور تھا ؟ کیا میں نے جان بوجھ کر کال کو بلایا تھا ۔ ؟ کیا میں نے ہی اپنے پتی کو حلال کیا تھا ؟ کیا بدھوائیں مجرم بن جاتی ہیں ؟ کیا ان میں حیوانیت آجاتی ہے ؟ اگر نہیں تو ہندو سماج (سوسائٹی) بدھواؤں پر اتنا ظلم کیوں کرتی ہے ؟ آپ معاف کریں جب کہتی ہوں تو سب کہوں گی ۔ ایک ایک بات کہوں گی ۔

اس وقت میں گلاب کے پھول کی طرح خوبصورت اور اپنی مستی میں آپ ڈوبی ہوئی تھی ۔ میرے دل و دماغ میں جوانی کا خمار بھرا ہوا تھا ۔ لیکن ایک تپسوی کی طرح مجھے اپنے ساری اُمنگوں کو کچلنا پڑتا تھا ۔ تپسوی تو اپنی تپسیا اور بھگتی کو اپنے اشٹ دیو کے چرنوں میں چڑھاتا ہے مگر میری تپسیائیں اس ظالم قوم کی جھوٹی خوشی کی بھینٹ چڑھتی تھیں ۔ تپسوی کو اپنی تپسیا سے روحانی آنند اور دماغی خوشی حاصل ہوتی ہے لیکن مجھے اپنی تپسیا میں آئے دن آٹھ آٹھ آنسو رونا پڑتا تھا ۔ نند اور دیورانیاں ہار سنگار کئے ماتھے میں سیندور لگائے مجھے حقارت سے دیکھتی ہوئی میرے سامنے سے گزر جاتی تھیں تب مجھ بدنصیب کے کلیجہ پر سانپ لوٹ جاتا تھا ۔ میں مارے بےعزتی اور غصہ کے تلملا اُٹھتی تھی ۔ جذبات کو اُبھارنے والا موسم بسنت میری دیورانیوں کو محبت اور شادمانی کا پیغام دیتا تھا ۔ میرے لئے یہ جلنے اور کڑھنے کا موسم تھا ۔ چیت کی سفید چاندنی کو دیکھ کر ہر ایک دل میں پریم اور خوشی پیدا ہوتی ہے ۔ یہ چاندنی میری دیورانیوں کی محبت پر امرت برسا

جاتی تھی ۔ اور میری تنہا اندھیری کوٹھری میں غم و ماتم کا سمندر لہرا آتا تھا ۔ ساون جو ماس کا ساون آتا تھا ۔ خوش نصیب عورتوں کے دلوں میں طاقت بھر جاتی تھی ۔ ریکھتی میں بادلوں کو جھوٹے دیکھ کر ہلک اُٹھتی تھی ۔

اُو برکھا رُت بادری ، جھوم جھوم مست آؤ
بوندن تیر چلائے کے کاہے لگاوت گھاؤ

اپنی پھٹی ہوئی چٹائی کو ذرا اندر کھسکا کر دھرتی ماتا سے پرارتھنا کرتی تھی کہ ماں ایک منٹ کے لئے گود کھول کر مجھے چھپا لے ۔ اب نہیں سہا جاتا ۔

میرے تین دیور تھے ۔ تھے کیا ۔ وہ تو ابھی تک موجود ہیں ۔ جو سوسائٹی بدھواؤں پر اس قدر ظلم کرتی ہے وہی بدھواؤں کے دیوروں پر عاشق کی طرح مہربان ہے ۔ یہاں دیور (رواج کے مطابق چھوٹے بھائی سے مراد ہے) اگر بڑے بھائی کی عورت کو خفیہ طور پر اپنی عورت بنالے تو ہندو سماج برداشت کر لیتی ہے ۔ میرے بڑے دیور کی مجھ پر اچھی نظر تھی ۔ وہی ایک آدمی تھا جو کبھی کبھی مجھ سے دو میٹھی باتیں کر لیتا تھا ۔ پہلے اُس کی شرافت سمجھ کر میں اُسے عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگی ۔ مگر آہستہ آہستہ پردہ ہٹا اور اس کا اصلی روپ میرے سامنے آگیا ۔ وہ میرے حسن کا غلام اور میری جوانی کا بندہ تھا ۔ وہ موقع پاتے ہی مجھے پھسلاتا ۔ کئی طرح کے لالچ اور کئی قسم کے سبز باغ دکھاتا تھا ۔ میں محبت تعریف سکھ اور آرام کی بھوکی تھی ۔ اس کے ہاتھوں پر چڑھ گئی ۔

میں نے سمجھا یہی سورگ ہے ۔ میرے سچے پتی یہی ہیں جو مر گیا وہ تو میرا سماجک پتی تھا ۔ پھر کیا تھا ؟ میں آنکھ بند کر کے عشرت کی ندی میں اس راکشش کیساتھ غوطے کھانے لگی ۔ برسوں کا دبا ہوا آنند پھوٹ نکلا ۔

مگر یہ کیا اُس دن سے میری آنکھیں کھلیں ۔ جب سے میں نے تنہائی میں اُس سے کہا " پیارے میں حاملہ ہو گئی ہوں " میری بات کو سن کر وہ اس طرح چونکا جیسے پاؤں کے نیچے سانپ پڑ گیا ہو ۔ اُس نے کہا

" یہ تو بہت برا ہوا ۔ تم حاملہ کیسے ہو گئیں ؟

میرا سر مارے شرم کے نیچے جھک گیا ۔ بھلا اس سوال کا کیا جواب تھا ۔ اُس نے پھر کہا ۔

" تمھیں کاشی جانا ہو گا "

" کیوں ؟ "

" حمل گرانے کے لئے ! یہاں سے کچھ دنوں کے لئے کاشی تیرتھ کے لئے جانا ۔ اور کام سماپت ہونے پر چلی آنا "

میں نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا " تو کیا تم اپنے بچے کو ہلاک کرنا چاہتے ہو ؟

اس نے جواب دیا " یہاں عزت کی پڑی ہے اور تم بچے کو لئے پھرتی ہو ۔ لوگ سنیں گے تو کیا کہیں گے ؟ تمھیں کل ہی کاشی جانا ہو گا ۔ سب لوگوں کو یہ بات معلوم ہو گئی تو ٹھیک نہ ہو گا ہم کو برادری سے خارج کر دیا جائے گا "

میں نے اپنے آنسوؤں سے اس حیوان کے چرن دھوتے ہوئے کہا ۔ پیارے تم نے تو کھلم کھلا مجھے اپنی استری بنانے کا وعدہ کیا تھا ۔ اسے کب پورا کرو گے ۔ ؟ اس سے بہتر موقع کب ملیگا ؟ میں ہاتھ جوڑتی ہوں میرے اس بچے کی جان بچاؤ بال بیکا نہ ہونے دوں گی ۔

اس نے مجھے ٹھکراتے ہوئے جواب دیا " یہ نہیں ہو سکتا "

میں نے غصہ سے کہا " تو کیا تم نے میرا دھرم بھرشٹ نہیں کیا ۔ ؟ یہ گربھ تمہارا نہیں ہے ۔ ؟

" ہائے ! ہمارا ہی حمل ہے ۔ مگر میں اس کو اپنا ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔

(باقی بر صفحہ ۵ ۔ کالم ۳ و ۴ کے نیچے)

جرمن ہوائی جہاز قاہرہ پر

قاہرہ ۔ ۲۲ مئی ۔ کل رات انگریزی ہوائی فوج کے ہیڈ کوارٹرز سے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ دشمن کا ایک ہوائی جہاز کل شام قاہرہ پر اُڑتا دیکھا گیا ۔ شہر پر خطرہ کا الارم بجا ۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے اس کا مقابلہ کیا ۔ اور وہ شہر کے اُتر کو بھاگ گیا ۔ انگریزی شکاری ہوائی جہازوں نے پیچھا کر کے اُسے مار گرایا ۔

برطانیہ کے ۲ کروڑ بیس لاکھ

آدمی فوجی کاموں میں

لندن ۔ ۲۱ مئی ۔ اس وقت ۱۴ سال سے لیکر ۶۰ سال کی عمر تک کے دو کروڑ بیس لاکھ آدمی مسلح فوجوں شہری بچاؤ اور کارخانوں میں کام کر رہے ہیں ۔ ۔

یہ ہے وہ انکشاف جو آج پارلیمنٹ میں لیبر ممبر مسٹر بیون نے کیا ۔ یہ بھرتی تین کروڑ تیس لاکھ آدمیوں کی ۴

۳ روپے ۹ آنے دیئے جاتے ہیں

ہر دس روپے کے قرض پر

پڑھیئے یہ کس طرح ہوتا ہے

وہ جو اپنے مستقبل کے واسطے کچھ جمع کر سکتے ہیں ان کے لئے نادر موقع ہے کہ وہ حفاظت کے ساتھ گورنمنٹ ڈیفنس سرٹیفکیٹس پر روپیہ لگائیں ۔ اس رقم پر سود اتنا ملتا ہے جتنا کہ تھوڑی رقم لگانے والے کو عام طور پر نہیں مل سکتا ۔

ہر دس روپے کے خریدے ہوئے سرٹیفکیٹ پر پہلے سال کے بعد ہر سال کے اختتام پر پانچ آنے سود پر دیا جاتا ہے ۔ پانچویں سال کے خاتمہ پر چار آنے اور دسویں سال کے اختتام پر آٹھ آنے کا بونس دیا جاتا ہے ۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ دس سال کے خاتمہ پر اصل لگائے ہوئے دس روپے کے تیرہ روپے نو آنے ہو گئے ۔ انکم ٹیکس معاف ۔ آپکو یہ کرنا ہے کہ پوسٹ آفس جائیں اور ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس حاصل کریں ۔ اگر آپ ایک دفعہ میں دس روپے خرچ کر کے ایک سرٹیفکیٹ نہیں خرید سکتے تو ایک ڈیفنس سیونگس اسٹامپ کارڈ حاصل کیجئے جو آپ کو مفت ملیگا ۔ تب آپ جس قدر بھی ۱ ، ۸ ، ۴ ، اور

سیونگس اسٹامپس بچت کے طریقے کو آسان کرتے ہیں

ایک روپے والے اسٹامپ کبھی بھی اور کسی طرح بھی خرید سکتے ہیں خریدیں ۔ جب آپ کے کارڈ پر دس روپے کی قیمت کے اسٹامپ چسپاں ہو جائیں اس کو کسی پوسٹ آفس میں جو سیونگس بنک کا کام کرتا ہو دیجئے ۔ آپ کو دس روپے کا ایک ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ مل جائیگا ۔ یہ سرٹیفکیٹ آپ کے لئے روپیہ پیدا کرے گا ۔ اور دس سال میں تیرہ روپے ۹ آنے کی قیمت کا ہو جائے گا بغیر انکم ٹیکس کے ۔ اگر آپ کسی وقت اپنا روپیہ واپس لینا چاہیں گے تو آپ کو مع حاصل کردہ سود اور بونس کے واپس دے دیا جائے گا ۔

منافع اور حفاظت کیلئے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس خریدئیے

آزاد ہندوستان کیلئے بین الاقوامی بورڈ

لاہور ۲۳ رمئی ۔ کل پنڈت جواہر لال نہرو نے پریس کانفرنس میں جو مہاشہ کرشن مالک پر آپ کے مکان پر منعقد ہوئی تھی اعلان کیا کہ لندن سب سے بڑا بنیا ہے اور انگریز سب سے زیادہ امیر ساہوکار ہیں ۔

اُنھوں نے کہا کہ میرا دل ہندوستان کی تقسیم کے خیال کے خلاف بھی بغاوت کرتا ہے ۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ موجودہ وقت میں پاکستان کی باتیں کرنے والے لوگ کو بیوقوف بنا رہے ہیں ۔

پنڈت جی نے مزید کہا کہ میں نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے بارے میں کوئی فارمولا تیار کرنے کیلئے مسلم لیگ ، ہندو سبھا یا سکھوں کے کسی لیڈر سے بات چیت نہیں کی ۔ البتہ اس مسئلہ پر اُن سے میری غیر رسمی گفتگو ہوتی رہی ہے اور میں نے اُن لیڈروں کو بے بس پایا ہے ۔

پنڈت جی نے یہ بھی کہا کہ میں اس بات کا حامی ہوں کہ صوبہ خود مختار ہوں ۔ اور مرکز سے اکثریت کے زور سے فیصلے نہ ٹھونسے جائیں ۔ بلکہ سارا کام مشترکہ رضامندی سے ہو ۔ اور اگر ایسا نہ ہوسکے تو ہندوستان کا ایک بین الاقوامی بورڈ قائم کر دیا جائے ۔ پنڈت جی نے کہا کہ مسلمانوں کی آمد سے پہلے بھی ہندوستان کے دروازے دوسروں پر کھلے ہوئے تھے ۔

اگر سبھاش نے چڑھائی کردی

لاہور میں اِس سوال کے جواب میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ اگر سبھاش بوس فوج لے کر ہندوستان پر چڑھ آئیں تو کیا ہوگا ؟

پنڈت جی نے کہا کہ غیر ممالک میں اس فوج کے لئے دس بیس ہزار سے زیادہ آدمی نہیں مل سکتے ۔ چونکہ یہ فوج جاپانی افسروں کے ماتحت ہوگی اسلئے ہم اسے بھی جاپانی ہی سمجھیں گے

اس سوال پر کہ کسی کی مدد لے لینے میں کیا ہرج ہے پنڈت جی نے کہا کہ دوسرے بھی انھیں کی مدد کرتے ہیں جن کے پاس کچھ طاقت ہے ۔

نیا آرڈی نینس

نئی دہلی ۲۳ رمئی ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گورنمنٹ نے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ فوجداری کی عدالتوں کے آرڈی نینس مجریہ فروری ۱۹۴۲ء کے مقدمات میں ضمانت خاص حالتوں میں لی جائیں

بادشاہ کی پیدائش کے دن

چھٹی نہ ہوگی

نئی دہلی ۔ ایک پریس کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ ایمرجنسی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ملک معظم کے یوم پیدائش پر اس مرتبہ تعطیل نہ کی جائے ۔ اسلئے تار گھروں اور ٹیلیفون کے دفتروں میں حسب معمول کام ہوگا ۔

حروں نے نہر کاٹ دی

کراچی ۲۳ رمئی ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سکھر تعلقہ میں حروں نے ایک تازہ واردات کی ہے اُنھوں نے گذشتہ روز جمراؤ نہر کو توڑ ڈالا ۔ جس سے کھاڈو گاؤں زیر آب ہوگیا ۔ اس گاؤں کی آبادی ایک ہزار ہے لوگ نواب شاہ یا دوسرے بڑے قصبوں میں بھاگ گئے ہیں اور اپنا سب کچھ چھوڑ گئے ہیں ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

لاہور ۲۲ رمئی ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ آج ہمارے ملک کو جس نازک صورت حال کا سامنا ہے اُس سے یہ عین ممکن ہے کہ فرقہ وارانہ صورت حال ایک نیا رنگ اختیار کرے اور اُس کے حل کا نیا طریقہ نکل آئے ۔

پنڈت جی نے کہا کہ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری حاصل ہونا چاہیئے ۔ تاکہ تمدنی ترقی کے لئے پوری آزادی حاصل ہوسکے ۔ بہرحال اگر ملک کو دو یا زیادہ آزاد ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ہماری پوزیشن عراق و ایران کی طرح کمزور ہو جائے گی اور اس تمدنی آزادی کے چھن جانے کا خطرہ ہمیشہ لاحق رہیگا

یہ امر واقعہ ہے کہ جو لوگ ملک تقسیم کرنا چاہتے ہیں اُنھوں نے اپنی اُمیدیں ہندوستان میں انگریزی اقتدار پر مرکوز کر رکھی ہیں ۔ لیکن اگر یہ چیز جنگ کے نتیجہ کے طور پر پیدا ہوئی تو ساری صورت حالات اچانک بدل جائے گی ۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ باہمی سمجھوتہ یا بین الاقوامی ثالثی کے ذریعہ مصالحت کر لینی چاہیئے ۔ اور جیسا کہ صدر کانگریس نے تجویز پیش کی ہے کانگرس کے پانچ نمائندوں کو مبادیات طے کرنے کے لئے مسلم لیگ کے ۵ نمائندوں سے ملنا چاہیئے ۔

پنڈت جی نے کہا کہ ہندوستان کے بچاؤ کی تنظیم حکومت اور لوگوں کی محدود کوششوں سے ہی ہوسکتی ہے اور اگر نیشنل گورنمنٹ برسر اقتدار ہوتی تو ہندوستان کے لوگ ہر ممکن طریقہ سے ملک کا بچاؤ کرتے ۔ حتٰی کہ گوریلا جنگ بھی شروع کر دیتے ۔ اس وقت گورنمنٹ کو پریشان کرنا ، دشمن کو جو ہماری سرحدوں پر موجود ہے براہ راست دعوت دینا ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم یہ خطرہ مول لینے کو تیار ہیں ۔

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجئے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی شہرۂ آفاق کتاب

جگ بیتی

دنیا کی تاریخ ، سنین و سلاطین کی فہرست کا نام نہیں ۔ نہ مختلف حکمران خاندانوں کے عروج و زوال اور تخت و تاج کیلئے زور آزمائی کرنے والوں کی باہمی کشمکش کو تاریخ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے ۔ دراصل تاریخ نام ہے افراد کی ذہنی اور سماجی ارتقا کا ۔ جماعتی نظام کی تنظیم کا ۔ تہذیب و تمدن کے اُصول کی تدوین کا ۔ اور علم و فن کی ترویج کا ۔ پھر تاریخ کا دائرہ کسی ایک ملک یا قوم کے حالات تک محدود نہیں رہتا ۔ اسکے پیش نظر تمام ممالک اور تمام اقوام ایک سلسلہ میں منسلک ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے متاثر ہوتے اور متاثر کرتے ہیں ۔

جگ بیتی میں پنڈت جواہر لال نہرو نے خاص طور پر ان ہی اُصولوں کو پیش نظر رکھا ہے ۔ اور مختلف زمانوں میں تمام ممالک اسلامیہ اور تمام اقوام کے خاکے کو پیش کر کے دنیا کی ایک یکجائی تصویر کھینچی ہے ۔ اسلئے اُن کی یہ کتاب ہندوستان کے تاریخ ادب میں ایک جدت ہے ایک تنوع ہے جسکی مثال مشکل سے ملیگی ۔

سیاسی مصروفیتوں کے باوجود پنڈت جی کا وسیع مطالعہ اور غیر معمولی غور و فکر کی عادت اس بات کی متقاضی تھی کہ جگ بیتی جیسی تصنیف منظر عام پر آئے ۔ چنانچہ اُن خطوط کی شکل میں جو پنڈت جی نے جیل سے اپنی لڑکی کے نام لکھے یہ کتاب اہل ذوق کے ہاتھوں میں پہونچے گی ۔ اب مکتبہ جامعہ نے محمود علی خاں جامعی سے سلیس اُردو میں اسکا ترجمہ کرا کے پیش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے

قیمت جلد اول ۳ ؍ ۔

مکتبہ جامعہ دہلی قرولباغ

شاخیں ۔ دہلی ۔ لکھنو ۔ بمبئی ۔

گرمیوں میں گرم چائے

گرمیوں میں ٹھنڈک اور آرام حاصل کرنے کیلئے آپکو بہت سی چائے پینی چاہئے جب آپ گرم چائے پیتے ہیں تو آپکو پسینہ آتا ہے ۔ اور اس جسم کی حرارت تیزی کے ساتھ کم ہو جاتی ہے ۔ اور یہی جسم کو ٹھنڈک پہونچانے کا قدرتی طریقہ ہے اسلئے گرمیوں میں چائے پینا نہایت تسلی بخش ہے ۔

چائے کسطرح تیار کرنی چاہیے :۔ تازہ پانی ابال لیجئے ۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے ۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے ۔ اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے ۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے ۔

ہندوستانی چائے

تمام دنیا کے پینے کی چیز

IK.146N

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے شائع کیا ۔

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

LIPTON'S TEA GIRL

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 33G

افسانہ "آپ بیتی"

بقیہ صفحہ

لوگ میری باتوں پر زیادہ یقین کریں گے ۔ بھواؤں کو بدچلن کون نہیں جانتا ۔ اگر تم سستی ہوتیں تو پرائے آدمی سے ایسا نہ کرتیں ۔ یہ تب تمھاری بھلائی کاشی جانے ہی میں ہے ۔

اتنا کہہ کر وہ راکشش اُٹھ کر باہر چلا گیا ۔ مجھے چاروں طرف دنیا تاریک نظر آنے لگی ۔

اسی روز میں نے اپنے گہنے کپڑے اکٹھا کر لئے ۔ اور اگلی رات کو میں اس گھر سے باہر نکل آئی ۔ اس وقت میرے پیٹ میں یہ ہی مولا تھا ۔ تن پر ایک معمولی دھوتی تھی اور ہاتھوں میں گہنوں (زیوروں) کی گٹھری میرے آگے پیچھے کوئی نہ تھا ۔

مجھے شہر کا کوئی راستہ معلوم نہ تھا ۔ ایشور کا نام لے کر میں نے راستہ تلاش کرنے کا فرض اپنے نا آشنا پیروں کے سپرد کیا ۔ گھنٹہ بھر چلنے کے بعد مجھے ایک پولیس کا سپاہی ملا ۔ اندھیری رات میں اکیلی نوجوان عورت کو دیکھ کر سپاہی کا حیران ہونا لازمی تھا ۔ اس نے رعب سے پوچھا :۔

" کہاں جا رہی ہو " ؟

میں ٹھٹک کر کھڑی ہوگئی ۔ مجھے کوئی جواب بن نہ پڑتا تھا ۔ اتنے میں پاس کی مسجد سے ملا کی آواز سنائی دی میں نے بغیر سوچے سمجھے پولیس والے کو جواب دیا میں مسجد میں ملا صاحب کی بیٹی ہوں اُن کے پاس جا رہی ہوں ۔ پھر اُس نے مجھ سے کوئی سوال نہ کیا ۔ میں کانپتی ہوئی بے

پاؤں مسجد کی چار دیواری کے اندر داخل ہوگئی ۔

مجھے روتے دیکھ کر اس بڈھے ملا نے پوچھا ، کیوں روتی ہے بیٹی ؟ تو کہاں سے آ رہی ہے ۔

میں نے اپنی ساری داستان سنا کر اُس بڈھے سے کہا کہ آپ مجھے مسلمان بنا لیں لیکن میری عزت اور میرے بچے کی حفاظت کریں ، آپ ہی آج سے میرے پتا ہوئے ۔

ایشور بھلا کرے اُس بڈھے کا ! اُس نے مجھے بہت ڈھارس دیکر اپنے پاس رکھ لیا ۔ اس بڈھے کی ایک بڑی انسانیت اور ایمانداری دیکھ کر میں دنگ رہ گئی ۔ مسلمانوں میں کوئی بھلا آدمی ہوتا ہی نہیں ۔ میرا یہ وہم اس ملا کے اخلاق سے بالکل دور ہوگیا ۔ لوگوں کے پوچھنے پر وہ مجھے اپنی بدھوا بھتیجی بتایا کرتا تھا ۔ اُسی نے مجھ کو اسلام میں داخل کر کے میرا نام طاہرن رکھا ۔ اسکے گھر پر میرا بچہ مولا بید اہوا ہیا اُسکی پرورش کیگئی ۔ تعلیم دی گئی ۔

خاندان
منور ما - احسان
بیبی اختر - نفیس
ابراہیم - درگا کھوٹے
بہترین دلکش ڈرامہ
تشریف لاکر لطف اٹھائیے

میکسیکو ۲۳ رمئی ۔ کئی گھنٹے کی غور وفکر کے بعد میکسیکو کی کیبنٹ نے جرمنی ۔ جاپان اور اٹلی کے خلاف لڑائی کا اعلان کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے ۔ اب صرف کانگرس کے ذریعہ اس کی منظوری باقی ہے ۔

امریکن مشن واپس چلا گیا

کراچی - ۳۱ رمئی ۔ ڈاکٹر ہنری گریڈی اور امریکن مشن کے ممبر آج امریکہ روانہ ہوگئے ۔

افغانستان میں نفع بازی کی روک تھام

پشاور ۲۳ رمئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے دواؤں میں نفع بازی روکنے کے لئے تدبیریں اختیار کی ہیں ۔ اور تمام کیمسٹوں کو سخت تاکید کردی ہے ۔

ہریجن تلگو میں بھی نکلنے لگا

کراچی ۔ ۲۲ رمئی مہاتما گاندھی کے اخبار ہریجن کا تلگو ایڈیشن یہاں سے نکلنا شروع ہوگیا ہے مسٹر کے ز سنیا اس کے ایڈیٹر ہیں ۔

جاپانی تبلیغ مذہب

... کی شادی ہوگئی

پشاور ۲۰ رمئی ۔ ڈاکٹر خان صاحب سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد کی صاحبزادی مس مریم کی آج فلائٹ لفٹننٹ جسونت سنگھ سے شادی ہوگئی ۔ شادی کے وقت ڈاکٹر خان صاحب موجود نہیں تھے ۔ وہ اپنے ہسپتال میں مریضوں کو دیکھ رہے تھے ۔ شادی کے بعد یہ جوڑا ہنی مون منانے کے لئے لاہور روانہ ہوگیا ہے ۔

افغانستان میں پٹرول راشن

نئی دہلی ۲۱ رمئی ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ افغانستان میں پٹرول کا راشن ہوگیا ہے اور سرکاری افسر، وزراء ، اور سفیر سائیکلوں یا گھوڑوں گاڑیوں کی سواری کرتے ہیں ۔

حیدر آباد میں نیشنل وار فرنٹ

حیدرآباد دکن - ۲۱ رمئی معلوم ہوا ہے کہ سلطنت نظام میں بھی زیادہ غلہ اگانے کی تحریک ہونے والی ہے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ نیشنل وار فرنٹ کا کام بھی جلد ہی جاری ہوگا ۔

فسٹ کونسل کا اجلاس

کیونکہ انھوں نے رام نیلا کے ایک میلہ میں ایک لڑکے کی زندگی بچائی تھی ۔

۴ ۔ رام لوٹن کانسٹبل کو سو روپیہ اور چاندی کا ایک تمغہ اور ضلع گورکھپور کے سیو لوچن اور رام ادھار دو نوں ملاحوں میں سے ہر ایک کو پچیس روپیہ اور ایک سرٹیفکیٹ دیئے گئے ۔ کیونکہ ان لوگوں نے ایک آدمی کو ڈوبتے ہوئے سے بچایا تھا ۔

۵ ۔ ضلع گیا کے ایک کانسٹبل سورج بلی رام کو پچیس روپیہ اور چاندی کا ایک تمغہ دیا گیا کیونکہ اس نے ڈوبتے ہوئے سے ایک لڑکے کو بچایا تھا ۔

۶ ۔ ضلع باندہ کے سرکل انسپکٹر مسٹر منظور احمد کو چاندی کا ایک تمغہ دیا گیا ۔ کیونکہ انھوں نے دریائے راپتی اور گنگا میں کئی آدمیوں کو بچایا تھا ۔

فلموں کی لمبائی پر پابندی

نئی دہلی ۲۰ رمئی ۔ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ کوئی ایسی فلم نہ بنائی جائے جس کی لمبائی گیارہ ہزار فٹ سے زیادہ ہو ۔ اور کوئی ایسی نمونہ کی فلم نہ تیار کی جائے جس کی لمبائی ۴۰۰ فٹ سے زیادہ ہو ۔ اور کسی ایک تماشہ میں ہندوستان کی بنی ہوئی کوئی ایسی نمونہ کی فلم یا نمونہ کی فلمیں نہ دکھائی جائیں جن کی مجموعی لمبائی ۴۰۰ فٹ سے زیادہ ہو ۔

امریکن چیرمین بری کردیا گیا

واشنگٹن ۔ ۲۳ رمئی ۔ سنیٹر والش کے خلاف جو بحری امور کی کمیٹی کے چیرمین ہیں ایک سنگین الزام کے متعلق تحقیقات ہو رہی تھی ۔ کہا گیا تھا کہ وہ نیویارک میں اکثر ان مقامات پر جاتے ہیں جہاں نازی جاسوس اکٹھے ہوتے ہیں ۔ سنیٹر بارکلے نے اس الزام کو غلط قرار دے کر سنیٹر والش کو بری کردیا ۔ اور کہا کہ خفیہ پولیس نے اس الزام کی زبردست تردید کی ہے ۔

ایمپرس آف ایشیا ڈوب گیا

اوٹاوہ ۱۹ رمئی ۔ کنیڈا کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ کنیڈا کا جہاز ایمپریس آف ایشیا ڈوب گیا ہے ۔ اس کا وزن ۱۷۰۰۰ ٹن تھا ۔ اور سنہ ۱۹۱۳ء میں سمندر میں اتارا گیا تھا ۔ اس جہاز پر ۵ ارفروری کو سماترا سے کچھ فاصلہ پر حملہ کیا گیا جس سے وہ جل گیا تھا ۔

کارسیکا پر اٹلی کا دانت

برنے ۳۰ رمئی ۔ آمدہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ مسولینی سارڈینیا جا رہا ہے ۔ ایک اخبار کے نامہ نگار مقیم رومانے بتایا ہے کہ مسولینی کا یہ دورہ کارسیکا کے فرانسیسی جزیرہ پر اٹلی کے قبضہ کا پیش خیمہ ہے ۔ کارسیکا فرانس کے ہیرو نپولین اعظم کی زاد بوم ہے ۔

کہا جاتا ہے کہ فیسسٹ گرانڈ کونسل کی جو میٹنگ سوموار کو منعقد ہو رہی ہے اس میں نہایت ہی اہم فیصلے کیے جائیں گے ۔

اسپین اور فرانس کا نیا بلاک

لندن ۔ ۲۳ رمئی ۔ واشنگٹن سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ فرانس اور امریکہ کے درمیان حقیقت میں تعلقات ٹوٹ چکے ہیں ۔ گو سرکاری طور پر ابھی تک اعلان نہیں کیا گیا ۔

واشنگٹن میں جو خبریں پہونچ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ لاوال ایک نیا بلاک قائم کرنے پر غور کر رہا ہے جس دفعہ بلاک صرف فرانس اور اسپین کو ملا کر قائم کیا جائے گا ۔ اور ممکن ہے کہ یہ بلاک قائم کرنے کے لئے اسپین کو مراکش میں کچھ رعایتیں بھی دی جائیں ۔ اور کہا جاتا ہے کہ اسپینی سفیر مقیم وشی اس بارے میں اسکیم پر غور کر رہے ہیں ۔

سیام میں ہندوستانیوں پر ڈورے

نئی دہلی ۔ ۳۱ رمئی ۔ ڈکیورینڈ لی کا بیان ہے کہ سیام کی راجدھانی بنکاک میں انڈین نیشنل کونسل کے نام سے ایک جماعت بنائی گئی ۔ جس نے ہندوستان کے دیش بھگتوں سے اپیل بھی کی ہے ۔

خاکساروں پر سے پابندی اٹھالی جائیگی

دہلی ۳۰ رمئی ۔ معتبر ذرائع سے پتہ لگا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا خاکسار تحریک پر سے پابندی ہٹانے والی ہے ابتدائی باتیں سب طے ہوگئی ہیں ۔ آخری فیصلہ ہونا باقی ہے ۔ سنا گیا ہے کہ علامہ مشرقی اس کے بعد ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

نہر پنامہ کا بچاؤ

واشنگٹن ۲۱ رمئی ۔ حکومت امریکہ اور حکومت پنامہ نے ایک سمجھوتہ پر دستخط کیے ہیں ۔ جس کے ذریعہ امریکہ کی فوجوں کو پنامہ نہر کے بچاؤ کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے

ٹوکیو پر بمباری کرنیوالوں کو انعام

واشنگٹن ۱۲ رمئی ۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے ان ہوا بازوں میں سے ہوا بازوں کو انعام دیا ہے جنہوں نے ٹوکیو ، اور جاپان کے شہروں پر بمباری کی تھی ۔ ایک ہوا باز نے بتلایا ہے کہ بمباری سے جاپان کے ایک کروڑ کا نقصان ہو چکا ہے ۔ ہوائی جہازوں کے ایک کارخانہ پر بھی بمباری کی گئی ہے ۔

جشن خواتین نیلی پوشاں کانپور

کانپور ۲۴ رمئی ۔ وارڈ کمیٹی اتحاد ملت پریڈ کے زیر صدارت بیگم عبد الرحمن صاحب صدر حلقہ اتحاد ملت پریڈ کے ، جشن خواتین نیلی پوشاں کا جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا ۔ جسمیں بیگم محمد شاہ صاحب جنرل اتحاد ملت نے سیرۃ النبی صلعم اور خواتین اسلام کی سیرتوں پر ۔ اور ان کے صبر و استقلال اور ہمت و جرأت پر بصیرت افروز تقریر کرکے خواتین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت کی ۔ بیگم محمد ظہور صاحب صدیقی ، سالار تبلیغ نیلی پوشاں کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا گیا ۔ جسمیں خواتین سے موجودہ تہذیب و تمدن سے بچنے اور ہمت و جرأت کیساتھ زندگی گزارنے کی ہدایت کی تھی ۔ مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشاں اور سید امجد علی نائب جنرلوں کی بیگموں نے مع خواتین رضاکاروں سے جلسہ کے نظم و نسق کو قائم رکھا ۔ اس جلسہ میں دو خواتین کے ہاتھ میں تلواریں تھیں جو نہایت مستعدی کیساتھ اپنے فرائض کو ادا کر رہی تھیں ۔ جلسہ میں شریک ہونیوالی خواتین کی تعداد تین سو تھی ۔

بیگم عبد الجبار

نائب سالار حلقہ اتحاد ملت ، پریڈ کانپور

شاندار — تیرھواں — ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
جمعہ ۲۹ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار
مٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے
جھولا
خاص اداکار
اشوک کمار - لیلا چٹنس - ممتاز
کرونا - شہزادی - راجکماری
ڈیسا ئی
موسیقی جذبات رومان رقص مزاح سب کچھ آپ اسمیں پائیں گے
تشریف لاکر لطف اٹھائیے
آرہا ہے بسنت خاص اداکار :- سینہ پربھا - پردھان - الیشور لال
نذیر - گلاب - بلموریہ

شاندار دوسرا ہفتہ
ایک نئے جوڑے کے رومان کی دلکش کہانی
شاندار دوسرا ہفتہ
میجسٹک سینما کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
رام ہال کانپور میں
جمعہ ۲۹ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء سے
مٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے
اتر سے پکچرس کا لاجواب اور دلکش شاہکار
راجہ رانی
خاص اداکار
ونمالا - سنالتی
مایا دیوی - بیبی وملا
منظہر خاں - ترلوک کپور
نوین - دلیوڈ
پُر لطف مذاق - وجد آفریں رقص - روح افزا موسیقی
پُر زور مکالمے
سارے خاندان کے دیکھنے کے قابل ایک مہذب اور پُر لطف تصویر

کاریگروں کی ضرورت ہے

نہایت ہوشیار اور ہنرمند پائپ فٹرس (Pipe - Fitters)
کنسٹرکشن فٹرس (Construction Fitters) الیکٹریکل فٹرس (Electrical Fitters) جنرل مینٹیننس فٹرس (General - Maintenance Fitters) انسٹرومنٹ فٹرس (Instrument Fitters) اسٹیل اریکٹرس (Steel Erectors) ٹرنرس (Turners)
مشینری چلانے والے (Machinists) بوائلر بنانے والے (Boiler makers) جہاز بنانیوالے (Ship wrights)

کے بہترین اور ہوشیار کاریگروں کی ہندوستان کے باہر کے کاروباری فرموں کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ ایک سوچھیاسٹھ روپیہ /-Rs. 166 ماہانہ دیجاوے گی۔ غیر شادی شدہ یا کنواروں کی حیثیت کے مطابق اُن کے لئے آراستہ کوارٹرس مفت دیئے جاویں گے۔ اور میڈیکل امداد بھی مفت دیجاوے گی۔ اور ہندوستان سے جانے اور آنے کے واسطے کرایہ بھی دیا جاوے گا۔ ملازمت کی مدت دو سال ہے۔ اور ایک مہینہ کی رخصت مع تنخواہ کے دیجاوے گی۔

درخواستیں جس میں مفصل حالات درج ہوں مثلاً عمر۔ استعداد۔ یا لیاقت۔ ٹریننگ۔ کام کے پچھلے عملی تجربے اور موجودہ کام کی تفصیلات وغیرہ اور گھر کا پورا پتہ مندرجہ ذیل پتہ سے روانہ کیجئے:۔

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل۔ کانپور
The National Service Labour Tribunal
CAWNPORE.

جو ہوشیار اور ہنرمند اُمیدوار نقشوں یا خاکوں کے پڑھنے کے لائق یا قابل ہوں گے۔ صرف اُنہی اشخاص کی درخواستوں پر غور و خوض کیا جائے گا۔

برما کی لڑائی ختم

نئی دہلی۔ ۲۸ رمئی۔ " برما کی لڑائی ختم ہوگئی ہے اور برما سے انگریزی فوجیں واپس ہندوستان پہونچ گئی ہیں "۔

یہ ہے وہ اعلان جو آج ایک پریس کانفرنس میں ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول نے کیا جنرل ویول برما کے مورچہ کا دورہ کرکے حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ جنرل ویول نے تبلایا کہ برما سے ہماری فوج کا بڑا حصہ واپس آگیا ہے اور وہ ہندوستان میں پہونچ گیا ہے۔

شاندار ـــــ چوتھا ـــــ ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

ایک دلکش اور دلچسپ سوفیصدی رنگین تصویر

جمعہ ۲۹ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء سے

کنیا دان

روزانہ:۔ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو:۔ اتوار کو ۳½ بجے دن

خاص اداکار کلیانی۔ زبّو۔ غلام محمد۔ ہادی جمشید

شاندار ـــــ تیسرا ـــــ ہفتہ
شاہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دلگداز داستان

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۹ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء سے
منروا فلم کمپنی کا شہرۂ آفاق اسلامی شاہکار

پکار

خاص اداکار
سہراب مودی۔ چندر موہن
نسیم۔ سردار اختر
شیلا۔ صادق علی

شرح ٹکٹ ۲؍۔ ۱؍۔ ۱۰؍۔ ۹؍۔ زنانہ ۸؍۔

استعمال سے قبل

اسپرو

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

'اسپرو' دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

استعمال کے بعد

MADE IN ENGLAND
ASPRO
REG TRADE MARK
3 TABLETS
۳ ٹکیاں اسپرو

قیمت:۔ ۳ ٹکیاں ۱ آنہ
۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بیکھٹکے استعمال کرسکتا ہے

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور دردِ حادہ کو فوراً بند کردیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں پٹھوں کے دردوں کو فوراً دور کردیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲۔۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲۔۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورلجیا سے نجات دلاتی ہیں۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک:۔
۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے (۱) ٹکیا
۳۔۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز:۔ جے۔ ایل۔ ماریسن۔ سن۔ اینڈ۔ جونس۔ انڈیا لیمیٹڈ
مشن کورٹ مشن رو اکسٹنشن فون نمبر ۶۹۶۷ کلکتہ

B.112-URD.

بحکم جناب ڈاکٹر لکشمی نراین مصرا صاحب
بہادر جج خفیہ کانپور

بعدالت خفیفہ کانپور
نمبر مقدمہ انسالوینسی ۶۹ سنہ ۱۹۳۳ء
للو ولد گوکل پرشاد قوم برہمن ساکن ناچ گھر شہر کانپور قرضخواہ سائل
بنام بابولال ولد بدھی لال قوم دیش ساکن ہرمنس محال شہر کانپور۔ فریق ثانی السالونٹ

واضح ہو کہ انسالونٹ مذکورہ بالا نے اندر میعاد مقدمہ عدالت درخواست ڈسچارج داخل نہیں کی اور میعاد ڈسچارج توسیع کردہ عدالت بموجب حکم مورخہ ۱۵ را پریل سنہ ۱۹۴۱ء بھی گذر چکا ہے پس عدالت ہذا نے برطبق رپورٹ آفس رسیور ایکسال کی میعاد مزید بغرض پیش کرنے درخواست ڈسچارج ۱۵ را پریل سنہ ۱۹۴۲ء سے توسیع فرمائی ہے۔

مرقوم ۲۵ رمئی ۱۹۴۲ء

بحکم جگت نراین نگم منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
(مہر عدالت)

نیشنل ہیرلڈ کی ضمانت ضبط

لکھنؤ۔ ۲۷ مئی۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے نیشنل ہیرلڈ کی تین تین ہزار کی دو ضمانتیں ضبط کرلی ہیں پرنٹر اور پبلشر دونوں کو ضبطی کے نوٹس موصول ہوئے ہیں جنمیں لکھا ہے کہ نیشنل ہیرلڈ میں پانچواں کالم۔ مارشل کا مشن شکست خوردہ ذہنیت کسکی ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا فرمن چاندنی ختم۔ ڈگا سکر اور بھرزو ویلٹ کے عنوان سے جو لیڈنگ آرٹیکل ۵ ر۔ ۱۳ ر۔ ۱۷ ر فروری ۲۹ را پریل ۳۔ ۸ ر۱۲ مئی کے پرچوں میں شائع ہوئے ہیں جو صوبائی حکومت کی رائے میں دفعہ ۲ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۹ء کی ترمیم کے مطابق دفعہ ۴ انڈین پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کی زد میں آتے ہیں اس لئے زیر دفعہ ۶ گورنمنٹ نے ضمانت ضبط کرلی ہے۔ نوٹسوں پر چیف سکریٹری مسٹر آر۔ اے۔ لیفٹری کے دستخط ہیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ رائے پوروہ کے پلاٹوں کا نیلام جو اتوار بتاریخ ۷ رجون سنہ ۱۹۴۲ء کو مقرر تھا۔ ملتوی کردیا گیا ہے۔ نیلام کی دوسری تاریخ مشتہر کی جاویگی۔

ایس۔ این۔ سکنڈ
سکریٹری امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

ایک دلکش اور دلچسپ تصویر

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۹ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء سے
نیشنل اسٹوڈیو کی دلکش تصویر

بہن

خاص اداکار
شیخ مختار۔ مس نلنی
جنیت۔ حسن بانو
ہریش۔ شہزادی

نیچرل اداکاری۔ دل سوز گانے۔ دلکش ڈانس اور پرلطف مذاق
تشریف لاکر لطف اُٹھائیے

آرہے ہیں:۔ سوسائٹی۔ سوگند

میرے سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے
میرے دماغ کو صاف رکھتا ہے
میرے جسم میں چستی و چالاکی
پیدا کرتا ہے

مجھے اندرونی صفائی دیتا ہے
جس سے میں موزوں رہتا ہوں

جسم اور دماغ کی حقیقی تندرستی کے لئے آپ کی اندرونی صفائی اولین چیز ہے وہی جسم جو اندرونی طور سے صاف ہے تندرست کہا جاسکتا ہے اور اس کے لئے یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ وہ روزانہ کی تکلیفوں مثلاً قبض۔ بدہضمی وغیرہ سے محفوظ ہے۔
ایک گلاس اینڈریوز لیور سالٹ روزانہ پینے سے آپ کی اندرونی صفائی رہ سکتی ہے وہ پت (صفرہ) کو ٹھیک رکھتا ہے جو بدہضمی کا خاص سبب ہے یہ جگر کو ٹھیک رکھتا ہے اور آہستہ آہستہ گردوں کو مکمل طور سے صاف کرکے اُن زہروں کو نکال پھینکتا ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے، اس کے علاوہ اینڈریوز ٹھنڈک پہونچاتا ہے اور خون صاف کرتا ہے اور تمام جسم کو تر و تازہ اور چست بناتا ہے۔ وہ کم خرچ ہوتا ہے اور اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی۔
ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کے لئے استعمال کیجئے
اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

جو مقوی۔ تسکین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
صفائی کرتا۔ ٹھنڈا رکھتا تر و تازہ بناتا ہے اور طاقت پہونچاتا ہے
99

پنجاب میں کولیشن گورنمنٹ

لاہور۔ ۱۹ ر مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کی وزارت اغلباً اسی ہفتہ کے اندر بدل جائے گی۔ کوشش کی جارہی ہے کہ یونینسٹ وزارت کے بجائے اغلباً اسی ہفتہ کے اندر کولیشن وزارت بنائی جائے۔ اگر سر سکندر اور اکالی پارٹی میں سمجھوتہ ہوگیا تو موجودہ وزارت کے تقریباً تمام غیر مسلم ممبر بدل دئے جائیں گے۔ سردار دسوندھا سنگھ وزیر ترقیات کی جگہ سردار بلدیو سنگھ مقرر ہوں گے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اکالی ممبر کانگرس پارٹی سے علیحدہ ہوجائیں۔ کوشش کی جارہی ہے کہ ایک بارسوخ تجربہ کار ہندو کو بھی کولیشن گورنمنٹ میں ہندوؤں کی نمائندگی کے لئے لیا جائے بہت جلد اس بارے میں سرکاری بیان ہونے والا ہے۔

سرمایہ لگانیکا بہترین موقع

کان پور امپرومنٹ ٹرسٹ

چند قطعات اراضی کا نیلام

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات اراضی واقع پرانا سی بلاک و زیڈ بلاک گٹیا بروز اتوار مورخہ ۱۴ ر جون سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۸ بجے صبح دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں نیلام کئے جاویں گے۔ پلاٹس موقوعہ زیڈ بلاک برائے تعمیر بنگلہ نما دو منزلہ مکانات میں جو کہ مطابق نقشہ منظور شدہ ٹرسٹ تعمیر کرنا ہوں گے۔ یہ پلاٹس نوسو ننانوے سال کے پٹہ پر ایک روپیہ سالانہ کرائے پر دئے جاویں گے۔ قیمت پلاٹس نقد تین یا چھ سال کی قسطوں میں بطور نذرانہ خریداران کو ادا کرنا ہوگی۔ بولی بولنے والوں کو قیمت پلاٹ کا دس فیصدی زر بیعانہ کے طور پر اپنی بولی کے ساتھ جمع کرنا ہوگا۔ پرانے سی بلاک کے پلاٹس بیع قطعی کئے جاویں گے و نیز ان کے لئے کوئی خاص قسم کا نقشہ تجویز نہیں کیا گیا ہے دیگر امورات امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر سے درمیان اوقات دفتر معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

ایس۔ این۔ سکنڈ
سکریٹری امپرومنٹ ٹرسٹ کان پور

انجمن اسلامیہ کانپور کا گوشوارہ

آمد و خرچ بابت سنہ ۱۹۴۱ء

انجمن اسلامیہ کانپور کا گوشوارہ آمد و خرچ بابتہ یکم جنوری سنہ ۱۹۴۱ء لغایتہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء حسب ذیل ہے:-

آمدنی

	روپیہ	آنہ	پائی
سبیل	۴۳	۸	۰
تجہیز و تکفین	۶۲۵	۹	۹
عطیات	۲	۱۰	۰
مسلم ریلیف سوسائٹی	۱۵	۰	۰
چندہ ممبران	۲۲۶	۰	۰
میزان	۹۱۲	۱۱	۹
تحویل یکم جنوری سنہ ۱۹۴۱ء	۵۱	۷	۹
میزان کل آمدنی	۹۶۴	۳	۶

خرچ

	روپیہ	آنہ	پائی
سبیل	۴۸	۱۱	۹
تجہیز و تکفین	۵۰۳	۱	۹
تنخواہ	۱۹۵	۰	۰
کرایہ گودام	۳۱	۰	۰
اسٹیشنری۔ ڈاک۔ مطبوعات وغیرہ	۸	۱۳	۳
ریلیف سوسائٹی	۱۵	۰	۰
متفرق	۷	۱۲	۹
میزان	۸۱۷	۷	۶
باقی تحویل ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء	۱۴۶	۱۲	۰
میزان کل	۹۶۴	۳	۶

یوپی میں کمیونسٹوں کی رہائی

بریلی۔ ۱۹ ر مئی۔ حکومت یوپی نے کمیونسٹ قیدیوں کی معاملوں کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے جو بورڈ مقرر کیا تھا۔ اُس کی سفارشوں کے بموجب ۵۰ کمیونسٹ جیل سے رہائی کی جائے گی۔ سنٹرل جیل بریلی سے جو پندرہ قیدیوں کو رہا کرنا طے ہوا ہے۔ اتنی ہی تعداد فتحگڈھ سنٹرل جیل سے رہائی جائے گی۔ سنٹرل جیل بریلی سے جو پندرہ قیدی رہا ہوئے ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں ارجن ارورا۔ عوض علی۔ ایس سی کپور۔ رگھبیر پرشاد۔ رمیش سنہا۔ راجہ بہادر دربار کاش۔ سنگل چند۔ مان پرشاد سنگھ۔ گوپال برانچے۔ شیو کمار سری واستوا رام سروپ تین دیگر شخص۔

فتحگڈھ جیل سے مندرجہ ذیل آٹھ اشخاص غیر مشروط طریقے پر رہا کئے گئے ہیں۔ بالکرشن کینگر جیل بہاری دکشت۔ جوگیشور تواری۔ رام نریش سنگھ۔ سچانند پانڈے۔ تیج سنگھ۔ سیام بہاری اور رگھبیر سنگھ۔

معلوم ہوا ہے کہ بریلی سنٹرل جیل سے ابھی پندرہ کیونسٹ اور رہا ہوں گے۔ جو لوگ رہا ہوئے ہیں اُن میں سے کچھ کانپور کے مزدور پارٹی کے لیڈر تھے۔ رہا شدہ میں سے تقریباً بارہ نے موجودہ جنگ میں حکومت کا ساتھ دینے کی اپیل کی ہے اور لکھا ہے کہ ہم کمیونسٹ دل و جان سے فسسٹ طاقتوں کا مقابلہ کریں گے۔ اور جاپانیوں کو اپنے ملک میں نہ آنے دیں گے

چین جاپان پر حملہ کرے گا

اڈیادہ ۱۹ ر مئی۔ چین کے پاس اڈے بھی ہیں۔ اور ہوا باز بھی۔ لیکن ہوائی جہاز نہیں ہیں اگر اُسے ہوائی جہاز مل جائیں گے تو وہ جاپان پر حملہ کرنے میں دیر نہیں کرے گا۔

یہ ہے وہ رائے جو امریکہ میں چینی فوج کے کمانڈر میجر جنرل نے ظاہر کی۔ آپ نے کہا کہ چین برابر لڑتا رہے گا۔ جب تک اُسکو فتح حاصل نہو۔

سندھ میں ریلوے اسٹیشن

کراچی ۲۲ ر مئی۔ سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلو۔ آر نے اعلان کیا ہے کہ موتڑی اور خانپور کے درمیان چھ چھوٹے اسٹیشن بند کردیے گئے ہیں۔

پھاوڑہ

چاہے وہ گانوں میں چھوٹا گھریلو کام ہو اور چاہے بڑی کھدائی کا کام ہو پھاوڑہ ہی کھودنے کا کام کرتا ہے۔
پھاوڑہ سے حفاظت کے لئے کھائیاں اور آب پاشی کے لئے نالیاں کھودی جاتی ہیں لیکن یہ اسپات ہے جو کہ پھاوڑہ کو مفید کام کرنے کے لئے مضبوط بناتا ہے۔

TATA
ٹاٹا

جاری کردہ — دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ
سیلز آفس — نمبر ۱۰۲۔ اے کلایو اسٹریٹ کلکتہ

ٹی۔ ان۔ ۲۶۵۵

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۷۶ دفعہ ۱۷۱

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر گھاٹم پور مقام کانپور ضلع کانپور

راج کنور ولد شیام بہاری لال قوم برہمن مصر ساکن زمیندار موضع مہر علی پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور — مدعی

بنام جیا ولد بھیسا قوم کھنگ ساکن موضع مہر علی پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور و احمد وغیرہ — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ بیدخلی دفعہ ۱۷۱ ایکٹ لگان کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۶ ر جون سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعوے کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ر ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — (دستخط حاکم عدالت)

روپیہ لگانے کا زرین موقع

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

چند پلاٹ اراضی کا نیلام

بغرض تعمیر عمارات رہائشی و دکانات بموجب نقشہ جات منظور شدہ امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور رائے پوروہ اسکیم میں چند پلاٹ اراضی بجانب گرانڈ ٹرانک روڈ کا نیلام بروز اتوار بتاریخ ۷ ر جون سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۸½ بجے صبح دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں ہوگا۔ ان پلاٹوں کا انتقال ۹۹۹ سال کے پٹہ پر ایک روپیہ سالانہ زر کرایہ پر ہوگا۔ قیمت پلاٹ بطور نذرانہ متصور ہوگی جس کا دس فیصدی بطور بیعانہ ادا کرنا ہوگا اور زر نذرانہ ۳ یا ۶ سال کی اقساط میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ نقشہ اراضیات کا معائنہ و دیگر امورات متعلقہ کا استفسار دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں کام کے اوقات میں ہوسکتا ہے۔

ایس۔ این۔ سکنڈ
سکرٹری امپرومنٹ ٹرسٹ کان پور

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

REGD. NO. 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ سے ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۶ جون سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۳

ادبیات

جامعہ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ

۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۲ء کو ۷ ۱/۲ بجے صبح جناب نواب سید محمود حسین صاحب کی جانب سے کوٹھی نواب دولہ صاحب میں انجمن کا مخصوص مشاعرہ ہوا جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف دہلوی لائف اسپیشل مجسٹریٹ نے مشاعرہ کی صدارت فرماتے ہوئے اپنے مختصر مگر ضروری مقالہ میں ارکان جامعہ ادبیہ کی توجہ غزل کے علاوہ دیگر اصناف سخن کی جانب بھی مبذول کرائی اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ مولانا سلیم ناطقی صاحب سکریٹری انجمن نے آپ کے ارشاد سے پہلے اس کمی کو محسوس کیا اور اپنی ایک نظم بعنوان میں اور دن رات" مشاعرہ ہی کی طرح میں پڑھ کر سنائی اور اس طرح حضرت عارف کے خیال کو رعملی جامہ پہنایا اور اعلان کیا کہ آئندہ صحبتوں میں مشاعرہ ہی کی زمین میں خود کوئی عنوان تجویز کر کے دیگر اراکین حسب موقع اپنے افکار نظم سے بھی سامعین کو محظوظ کرتے رہیں گے انتخاب مشاعرہ درج ذیل ہے

مطلع زندگی!

جناب نواب آثر کانپوری	ہے وہ فرقت میں بے کسی دن رات	کہ مصیبت ہے زندگی دن رات
جناب ازل ″	یاد رہتی ہے آپ کی دن رات	ہے یہی شغل زندگی دن رات
جناب زمی بلند شہری	وقف گردش ہے آدمی دن رات	بار خاطر ہے زندگی دن رات
جناب سلیم ناطقی	جوش وحشت ہے پھر وہی دن رات	اک تماشا ہے زندگی دن رات
جناب سخا شاہجہانپوری	غور کرتا ہوں میں یہی دن رات	کون ہے صرف زندگی دن رات
جناب شاکر ناطقی	شکر غم، فکر بندگی دن رات	یونہی کٹتی ہے زندگی دن رات
جناب شمیم کانپوری	دشمن جاں کی دشمنی دن رات	ہے نگہبان زندگی دن رات
جناب شیدا ″	عشق میں رہ نما رہی دن رات	یوں جلی شمع زندگی دن رات
جناب صبا لکھنوی	گیسوؤں میں ہے برہمی دن رات	کشمکش میں ہے زندگی دن رات
جناب صدر ڈی ایس پی	رنج و غم اور بے کسی دن رات	یوں گزرتی ہے زندگی دن رات
جناب فرخ کانپوری	ہے عناصر میں برہمی دن رات	گھٹتی جاتی ہے زندگی دن رات
جناب نواب قیصر ″	یاد آتی ہے آپ کی دن رات	روتے کٹتی ہے زندگی دن رات
جناب ندرت ″	حسن برہم کی برہمی دن رات	تلخ کرتی ہے زندگی دن رات

خوشی

جناب نواب آثر کانپوری	مٹ تو لینے دے راہ الفت میں	پھر کریں گے تری خوشی دن رات
جناب ازل ″	اُن کو دل دے کے غم سے چھوٹ گئے	کٹ رہے ہیں ہنسی خوشی دن رات
جناب زمی بلند شہری	تیری مرضی پہ جی رہا ہوں میں	چاہتا ہوں تری خوشی دن رات
جناب تسلیم ناطقی	ہائے کیا چیز تھی جوانی بھی	مرنا جینا ہنسی خوشی دن رات
جناب سخا شاہجہانپوری	مجکو اپنی خوشی کی فکر نہیں	ہے مقدم تری خوشی دن رات
جناب شاکر ناطقی	اب تمنا نہیں کوئی شاکر	کٹ رہے ہیں ہنسی خوشی دن رات
جناب شمیم کانپوری	غم نصیبوں کو کیا غرض اس سے	ہو مبارک انہیں خوشی دن رات
جناب شیدا ″	یاد رکھنا غم محبت کو	ہو میسر اگر خوشی دن رات
جناب صدر ڈی ایس پی	تم پہ اک دن نثار ہو جائیں	عشق میں ہے یہی خوشی دن رات
جناب فرخ کانپوری	تو نے اک دن نہ کی خوشی میری	میں نے چاہی تری خوشی دن رات
جناب نواب قیصر ″	اپنے قابو میں دل نہیں ہمدم	ورنہ کٹتے ہنسی خوشی دن رات
جناب ندرت ″	اُس کے غم سے ہے میری دلچسپی	ہے میسر مجھے خوشی دن رات

کمی

جناب نواب آثر ″	بڑھتا جاتا تھا پہلے لطف اُن کا	ہوتی جاتی ہے اب کمی دن رات
جناب آزل کانپوری	کیا یہی ہے سزا محبت کی	درد میں ہو نہ کچھ کمی دن رات
جناب زمی بلند شہری	میں ستم کو کرم سمجھتا ہوں	کہ ستم میں نہ تو کمی دن رات
جناب سلیم ناطقی	کوئی منظر ہو خوش نہیں آتا	جانے کس شے کی ہے کمی دن رات
جناب سخا شاہجہانپوری	عالم انحطاط روح نہ پوچھ	میں نے محسوس کی کمی دن رات
جناب شاکر ناطقی	ظلم کی انتہا ہوئی شاید	دیکھتا ہوں میں اب کمی دن رات
جناب شمیم کانپوری	پہلے تھا ضبط عشق لا محدود	لیکن اس میں ہے اب کمی دن رات
جناب شیدا ″	دن کے نالے ہیں رات کی آہیں	مجکو کس شے کی ہے کمی دن رات
جناب صبا لکھنوی	کہہ کے بے تابیوں کا افسانہ	درد میں ہوتی ہے کمی دن رات
جناب صدر ڈی ایس پی	یوں تو بڑھی عمر رفتنی دن رات	زندگی میں ہوئی کمی دن رات
جناب فرخ کانپوری	خیر سے یہ سکون راس آئے	دل کی حرکت میں ہے کمی دن رات
جناب نواب قیصر ″	یا ہمیں صبر کی ہوئی عادت	یا جفاؤں میں ہے کمی دن رات
جناب ندرت ″	اے مرے چارہ ساز درد جگر	اس مرض میں ہے اب کمی دن رات

ہنسی

جناب نواب آثر ″	اتنا چھیڑے کہ رونہ دے کوئی	دیکھو اچھی نہیں ہنسی دن رات
جناب ازل ″	بجلیاں گر رہی ہیں دل پہ گریں	ہو مبارک انہیں ہنسی دن رات
جناب زمی بلند شہری	کس کو رلوائے گا آٹھ پہر	لب پہ رہتی ہے کیوں ہنسی دن رات
جناب سلیم ناطقی	گدگدایا ہے دل کو نظروں نے	رو کے رُکتی نہیں ہنسی دن رات
جناب سخا شاہجہانپوری	کُھل گیا منہ یہاں رگ دل کا	اُن کی رُکتی نہیں ہنسی دن رات
جناب شاکر ناطقی	کون لایا بہار کا مژدہ	لب پہ پھولوں کے ہے ہنسی دن رات
جناب شمیم کانپوری	مجکو برباد وہ کریں گے شمیم	جن کے حصہ میں ہے ہنسی دن رات
جناب شیدا ″	ضبط کی کون داد دے آخر	اُن کے ہونٹوں پہ ہے ہنسی دن رات
جناب صبا لکھنوی	کیا خبر تم کو کیا گزرتی ہے	اچھی ہوتی نہیں ہنسی دن رات
جناب فرخ کانپوری	کس کو پھولوں نے چاک دل دیکھا	اِن کی رکتی نہیں ہنسی دن رات
جناب نواب قیصر ″	ہم کو آتا نہ تھا کبھی رونا	یا نہیں آتی اب ہنسی دن رات
جناب ندرت ″	ہم ... محو گریہ پیہم	ان کے لب پر رہی ہنسی دن رات

(باقی آئندہ)

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

مصر کی خارجی پالیسی —— قاہرہ کے مشہور عربی روزانہ اخبار المقطم نے اپنے افتتاحیہ مقالہ میں بیان کیا ہے۔ کہ

نحاس پاشا کی حکومت کی خارجی پالیسی کی جس کا اظہار شاہ مصر کی تقریر سے ہوا۔ اور جس سے مصر کی جمہوریت پسندی ظاہر ہوتی ہے نہایت گرم جوشی سے تحسین و آفریں کی گئی تھی یہ پہلا موقع ہے کہ ایسے حالات اور ایسے یقینی لہجہ میں مصر نے اپنے جمہوریت پسندانہ جذبات کو ظاہر کیا ہے۔

نحاس پاشا نے حکام کو یہ واضح کر کے بھی مطمئن کر دیا ہے کہ حلیف ممالک سے دوستانہ تعلقات جمہوریت کے زیر سایہ مستحکم ہو رہے ہیں المقطم لکھتا ہے کہ یہ یقین ہے کہ مصر سے ہو کر گذرتے وقت شاہ یونان کا جس گرمجوشی سے حال میں خیر مقدم کیا گیا ہے وہ جذباتِ اتحاد کا ایک حسین مظاہرہ ہیں۔

یہ پہلا موقع ہے کہ شاہ کی تقریر میں مصر اور ہمسایہ عرب ممالک کے درمیان تعلقات کا ذکر ہوا کہ اسے ایک اہم واقعہ تصور کرنا چاہیئے کیوں کہ بہت ممکن ہے کہ مصری خارجہ پالیسی میں ایک جدید دور کا آغاز ہو۔

اخبار نے یہ لکھا کہ اس نئے دور کے شروع ہونے کی ساعت آگئی ہے اور ان الفاظ کے بعد مزید تبصرہ عبث ہے۔

سوڈان میں حرفتوں کی حوصلہ افزائی —— عام طور پر ملکی حرفتوں اور خاص کر کپڑے کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے سوڈان حکومت نے ضمانت دی ہے کہ کپڑا بننے والوں کو مناسب قیمتوں پر کتے ہوئے سوت کی ضروری مقدار مہیا کی جائے گی۔

اور نشاۃ پاشا کا قاہرہ کا مختصر دورہ ؛

جہاں پر توجہ عنہ ... (partly cut off)

ہفتہ وار صفا کانپور

جلد ۳۵	کانپور شنبہ ۶ جون سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۳

مسٹر چرچل کا بیان

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے برطانی پارلیمنٹ کو دو امید افزا خبریں سنائیں - اول لیبیا کی لڑائی میں جنرل رومل کی ابتدائی تدبیریں ناکامیاب ثابت ہوئیں۔ دوسرے جرمنی اور جرمن یوروپ پر دوسری بار ایکہزار سے زیادہ ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ لیبیا کی لڑائی گرمی کے موسم میں عام امید کے خلاف بھڑک اٹھی۔ مگر جنرل آکن لیک محوری تیاریوں اور منصوبوں سے بے خبر نہ تھے۔ چنانچہ اسکے باوجود کہ جنرل رومل کی فوجوں نے پوری تیاری تنظیم اور طاقت کے ساتھ انگریزی صفوں کی طرف بڑھنا شروع کیا انگریزی فوجیں انھیں روکنے میں کامیاب ہوگئیں۔ یہ خیال قابل یقین معلوم ہوتا ہے کہ اکبی بار جنرل رومل نے تبروک کو چھین لینے کا منصوبہ باندھا ہوگا کیونکہ تبروک محوری فوجوں کی راہ میں کانٹا ہے جو انکیں مصر کی طرف بڑھنے سے روکتا ہے۔ محوری فوجیں حملہ کرنے کے بعد خاصی تیزی سے آگے بڑھ گئیں۔ اُنہوں نے لڑائی کے تین چار دن میں نشتر میل کے قریب فاصلہ طے کرلیا۔ وہ بیر الحکیم کی برطانی چوکی کے دکھن سے ہوکر اُتر پورب کی طرف بڑھنے اور غزالہ کے قریب تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئیں مگر انکیں بعد میں پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا گیا۔ جرمنوں نے سمندری ساحل کی طرف سے فوجیں اُتارنے کی کوشش کی مگر انھیں ہمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اگر ان کی یہ کوشش کامیاب ہو جاتی تو وہ غزالہ پر آسانی سے قبضہ کرلیتے اور پھر تبروک کو خطرہ بڑھ جاتا۔ ہمیں بتایا جاچکا ہے کہ میڈی ٹیرینین میں برطانی بیڑا اتنا مضبوط نہیں ہے کہ لیبیا کو محوری کمک کا راستہ بند کردیتا۔ ایسی صورت میں یہ سمجھنا چاہئے کہ لیبیا کے ساحل پر محوری فوجیں اُترنے کا خدشہ ختم نہیں ہوا ہے۔ یہ پہلو بھی نمایاں طور پر سامنے آگیا ہے کہ محوری فوجوں نے بیر الحکیم کے پورب میں الآدم سے پچھم کی طرف اتحادی سرنگوں میں سے دو راستے بنالئے ہیں۔ یہ راستے اگلی فوجوں کو پیچھے ہٹانے کے لئے بنائے گئے ہیں یا پچھلی فوجوں کو آگے بڑھانے کے لئے یہ بات بہت جلد صاف ہو جائیگی۔

مسٹر چرچل نے جنرل آکن لیک کا جو بیان پارلیمنٹ میں پڑھکر سنایا اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ اگرچہ یہ صاف طور پر نہیں کہا گیا ہے۔ کہ بیر الحکیم جرمنوں کے ہاتھوں میں پہنچ گیا ہے مگر تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ غزالہ سے بیر الحکیم صاحب تحادی لائن قائم ہے اور لڑائی اس لائن کے پچھم اور پورب میں ہورہی ہے۔ تبروک کا قلعہ بند بچاؤ بہت مضبوط ہے اور اسکی بڑی اہمیت ہے مگر یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ تبروک پر قبضہ کرنا محوری فوجوں کیلئے مصر کی طرف آگے بڑھنے کی لازمی شرط ہے اتحادی حلقوں میں اس بات پر زور دیا جارہا ہے کہ لیبیا کی لڑائی میں مقاموں کی کوئی اہمیت نہیں مشینی طاقت کی اہمیت ہے۔ چنانچہ دونوں فریق ایک دوسرے کی مشینی طاقت کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر یہ خیال ٹھیک ہے تو ہمیں یقیناً اس خیال میں نہیں رہنا چاہئے کہ جب تک تبروک اپنی جگہ قائم ہے محوری فوجیں آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ تبروک کے تحفظ سے زیادہ اہمیت انگریزی فوجوں کی مشینی طاقت کی ہے [illegible] مشینی طاقت پوری تر دکھانے کیلئے ہوائی مدد کی محتاج ہے۔ خوش قسمتی [illegible] ہوائی بیڑا اس سے کہیں بہتر ہے [illegible]

دکھا رہا ہے جو یورپ کے مورچوں پر دیکھنے میں آئی اور یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اگر اب کی بار محوری فوجوں کی تحریک مشرق وسطی کے متعلق محوری اسکیم کا حصہ ہے اور وہ آسانی سے پچھم کی طرف واپس جانا پسند نہ کرینگی تو انگریزی فوجیں بھی انھیں آسانی سے مصر کی سرحد تک بڑھنے کا موقعہ نہ دیں گی۔ مسٹر چرچل نے لیبیا میں انگریزی فوجوں کی جس ابتدائی کامیابی یا موزوں لفظوں میں محوری فوجوں کی ابتدائی ناکامیابی کا جو ذکر کیا ہے اس پر اتحادیوں کو خوش ہونے کا جائز موقعہ ہے گر مسٹر چرچل اور جنرل آکن لیک دونوں نے بجا طور سے خبردار کیا ہے کہ لیبیا میں محوری فوجیں ابھی کافی مضبوط ہیں اور ان سے فیصلہ کن مقابلہ ابھی باقی ہے۔

جرمنی اور جرمن یوروپ پر ایکہزار سے زیادہ برطانی ہوائی جہازوں کا دوسری بار حملہ لیبیا کی لڑائی کے نتیجہ سے بھی زیادہ امید افزا علامت ہے۔ اس سے اتحادیوں کی بڑھتی ہوئی ہوائی طاقت کا اظہار ہوتا ہے مسٹر چرچل نے یقین دلایا ہے کہ امریکی ہوائی جہاز بھی ان حملوں میں شریک ہونے والے ہیں۔ ہمیں معاف کیا جائے اگر ہم یہ عرض کریں کہ ملایا، سنگاپور، ڈچ انڈیز اور برما کے افسوسناک واقعات کا یہ فوری تقاضہ ہے کہ اتحادی ہوائی طاقت کا معقول حصہ پچھم سے پورب کو منتقل کردیا جائے۔ روس کی طرح چین کی موثر مدد کے لئے بھی اتحادیوں کے ایک ہوائی محاذ کی ضرورت ہے۔

لے لیا جائے اس پر بورڈ کی عام رائے کو ملحوظ رکھتے ہوئے چیرمین صاحب نے اس آئٹم کو پہلے لے لیا۔ مسٹر تلک چند کریل نے ایک رزولیوشن پیش کیا جسمیں اُنھوں نے کہا کہ مسٹر حبیب اللہ نے بورڈ کے تمام محکموں میں بہت ہوشیاری سے کام کیا ہے اور اُنھوں نے اپنے تجربہ اور سخت محنت سے بورڈ کے اسٹینڈرڈ (مرتبہ) کو بلند کرکے اپنے کو ایک لائق ایگزیکیوٹیو افسر ثابت کردیا ہے اسلئے اُن کو کنفرم کرکے ایگزار ے ۵ اسو تک تنخواہ کردیجائے۔ اس رزولیوشن کی تائید مسٹر ایم-آر-ڈیوڈسن نے کی۔ پنڈت شیو نراین وید نے ایک دوسرا رزولیوشن پیش کیا کہ مسٹر حبیب اللہ عارضی طور پر صرف ایک سال کیلئے ایگزیکیوٹیو افسر مقرر کیے گئے تھے اس لئے اُنکو کنفرم نہ کیا جائے اور وقت ختم ہونے پر اُن سے چارج مسٹر بی۔ ڈی۔ کوچر کو دلادیا جائے اور اس جگہ کو مشتہر کردیا جائے۔ اس رزولیوشن کی تائید مسٹر وشوناتھ بھرتیا نے کی۔

مسٹر وحید احمد نے چیرمین صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر حبیب اللہ کو گورنمنٹ نے ایگزیکٹو افسر مقرر کیا تھا اسلئے بورڈ کو مسٹر حبیب اللہ کے کنفرم کرنیکا حق ہی نہیں ہے بلکہ یہ حق صرف گورنمنٹ کو ہے اس لئے اس مسئلہ کو لیگل ریممبرانسر Legal Remembrancer کے پاس بھیجدینا چاہئے۔ اور اس سلسلہ میں چیرمین صاحب کی رولنگ چاہی۔ مسٹر مصطفیٰ عثمین تبر نے مسٹر وحید احمد کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ نے بورڈ کے فیصلہ نہ کرنے کی وجہ سے اور خود بورڈ کی درخواست پر مسٹر حبیب اللہ کا تقرر کیا تھا۔ مسٹر وحید احمد کا پوائنٹ آف آرڈر بالکل ٹھیک ہے کہ صرف گورنمنٹ کو مسٹر حبیب اللہ کے کنفرم کرنیکا حق ہے اور بورڈ کو کوئی حق نہیں ہے۔ مسٹر نیر نے کمشنر صاحب کے گذشتہ خطوط کا حوالہ دیکر کہا کہ اسمیں صاف درج ہے کہ مقرر کرنیوالے ہی کو برقرار رکھنے کا حق حاصل ہے اسمیں بورڈ جو کچھ کرسکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسٹر حبیب اللہ کے کام کا معائنہ کرے اور انکے کاموں کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرے لیکن جو بلا کسی شبہہ کے بلا اختلاف رائے قابل اطمینان ہے۔

مسٹر وشوناتھ بھرتیا نے کہا کہ میں مسٹر حبیب اللہ کا مخالف نہیں ہوں اور نہ اسمیں کوئی ہندو مسلم سوال ہے بلکہ حقیقت میں یہ مخالفت گورنمنٹ کی ہے کیونکہ گورنمنٹ نے انکو مقرر کیا تھا آپنے چیرمین صاحب سے یہ بھی کہا کہ وہ اسکی نگرانی رکھیں کہ اس مسئلہ میں کوئی ہندو مسلم سوال نہ ہونے پائے۔

مسٹر گوردھن پرشاد کپور نے کہا کہ یہ درست نہیں کہ مسٹر حبیب اللہ کے کنفرم کرنیکا حق بورڈ کو نہیں بلکہ گورنمنٹ کو ہے۔ اس سلسلہ میں اُنھوں نے کمشنر صاحب کے ایک خط کا حوالہ بھی دیا۔

مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ نے کہا کہ یہ رائے غلط ہے کہ چونکہ گورنمنٹ نے مسٹر حبیب اللہ کو مقرر کیا ہے اس لئے گورنمنٹ ہی کو انکے کنفرم کرنیکا بھی حق ہے۔ درحقیقت یہ بات میونسپل ایکٹ کے خلاف ہے اور انکے کنفرم کرنیکا حق صرف بورڈ ہی کو ہے۔

مسٹر ایچ-ڈبلیو-مارگن نے ذاتی تجربات کی بنا پر کہا کہ مسٹر حبیب اللہ کانپور ایگزیکٹو افسر کی حیثیت سے نہایت کامیاب رہے اور انکا کام نہایت قابل تعریف ہے اور وہ کانپور کے ایک لائق ایگزیکٹو افسر ثابت ہوئے ہیں۔ مسٹر مارگن نے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ بورڈ کو مسٹر حبیب اللہ کو کنفرم کرنیکا کوئی حق حاصل نہیں ہے گورنمنٹ نے انکو مقرر کیا تھا اور وہی ان کو کنفرم بھی کرسکتی ہے۔ مسٹر مارگن نے اپنی رائے کو مدلل کرنے کیلئے کمشنر کا گذشتہ ایک خط پڑھا جسمیں صاف صاف درج تھا کہ مقرر کرنیکے حاکم ہی کو برقرار رکھنے کا حق بھی حاصل ہے۔ خاصکر اس معاملہ میں تقرر لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ہوا ہے۔ لہذا یقین کامل ہے کہ برقرار رکھنے کا سوال میونسپل بورڈ سے تعلق نہیں رکھتا ہے بلکہ لوکل گورنمنٹ سے اُنھوں نے کہا کہ کمشنر پرنسپل ایکٹ سے پوری طرح واقف تھا جب اُسنے بورڈ سے مذکورہ بالا خط وکتابت کی تھی اُنھوں نے کہا یہ فیصلہ کرنیکے لئے بورڈ کو گورنمنٹ سے درخواست کرنا چاہئے کہ کون مقرر کرنیکا حق رکھتا ہے۔

مسٹر ایس-ایم-بشیر نے مسٹر وحید احمد کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات بالکل صاف ہے کہ مسٹر حبیب اللہ کو کنفرم کرنیکا حق بورڈ کو نہیں بلکہ گورنمنٹ کو ہے۔

مسٹر رام نراین گرگ-چودھری میشوری پرشاد نگم مسٹر دیوندر سروپ نے کہا کہ مسٹر حبیب اللہ کے کنفرم کرنے کا حق صرف بورڈ کو ہے۔

مسٹر زیدی-مسٹر عبد الرزاق نے کہا کہ مسٹر وحید احمد کا پائنٹ آف آرڈر صحیح ہے اور بورڈ کو مسٹر حبیب اللہ کے کنفرم کرنیکا حق نہیں ہے بلکہ گورنمنٹ ہی کو کنفرم کرنیکا حق ہے کیونکہ گورنمنٹ ہی نے انکو مقرر کیا تھا۔

چیرمین صاحب نے مسٹر نیر اور مسٹر کپور کی درخواست پر کمشنر صاحب کے دو خط بھی بورڈ کی اطلاع کیلئے پڑھے۔ چیرمین صاحب نے نہایت خاموشی اور سنجیدگی کے ساتھ دونوں پارٹیوں کے دلائل سُنکر کہا کہ اسوقت بورڈ کے سامنے اس مسئلہ پر کہ مسٹر حبیب اللہ کے کنفرم کرنیکا حق بورڈ کو ہے یا گورنمنٹ کو دو رائیں ہیں اور دونوں کی رائوں میں وزن اور دلائل ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک قانونی موشگافی ہے اور ایسے موقعوں پر بورڈ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری سے بچنے کیلئے ایسے مسائل کو لیگل ایڈوائزر (قانونی مشیر) کے پاس بھیجدیا کرتا ہے۔ لہذا میں ہی اس موقع پر بورڈ کی سابقہ روایات کو قائم رکھونگا اور اس مسئلہ کو لیگل ایڈوائزر کے پاس بھیجدونگا۔

رولنگ کے بعد مسٹر گوردھن پرشاد کپور نے ایک تجویز پیش کی کہ جسمیں یہ بھی تھا کہ قانونی رائے ۶ رجون سے پہلے ملجانا چاہئے۔ لیکن چیرمین صاحب نے اس تجویز کو پیش کرنیکی اس لئے اجازت نہیں دی کیونکہ وہ اپنا فیصلہ دے چکے تھے۔

مسٹر محمد حبیب اللہ کے کنفرم کے مسئلہ پر تقریباً [illegible] گھنٹہ بحث و مباحثہ رہا اسکے بعد مسٹر مارگن نے ایک ✗

ضلع کانپور کی وار کمیٹی

۳ جون کو کانپور ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر ایل-پی ہنکاکس پریسیڈنٹ کمیٹی نے ممبران کمیٹی کے سامنے گذشتہ جنوری سے لیکر اسوقت تک کے کئے ہوئے کاموں پر مختصر طور پر تبصرہ کیا۔

مسٹر ہنکاکس نے کہا کہ ضلع کانپور سے مختلف فنڈوں میں کل چندہ کی میزان ۱۱۰۵۴۷ روپیہ ہوئی جسمیں سے یو-پی وار فنڈ کو ۴۸۰۹۸۹ روپیہ۔ وائسرائے وار فنڈ کو ۳ ہزار روپیہ۔ کرسمس گلٹ فنڈ کو ۳۵۶۷۹ روپیہ۔ لندن کے بیمار بچوں کے اسپتال کیلئے ۱۸۳ روپیہ دیا گیا۔ کانپور کی عورتوں نے ۴۹۳۹ روپیہ جمع کیا ہے۔

سردار اندر سنگھ نے ضلع کانپور میں اے-آر-پی کے کاموں کے واسطے ایک ایمبولنس کار کیلئے ۵۸۰۰ روپیہ چندہ دیا۔ سر ہری ہار سیمین اور لالہ پدم پت سنگھانیا نے بھی دو اور ایمبولنس کاروں کے واسطے روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

نرسی تھیٹریکل کمپنی نے تین شو دئیے جس سے ۱۹۱۵ روپیہ وصول ہوئے۔ وی (V) نشان کے بروچیز۔ کلنڈرس۔ لیبلس اور بادشاہ سلامت کے فوٹو کے فروخت ہونے سے ۱۲۱۸ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

جنوری سے مختلف قرضوں میں سود پر لگے ہوئے روپیہ کی تعداد ۴۹۳۸۱ روپیہ ہوئی

مسٹر ہنکاکس نے کہا کہ کانپور کی عورتوں نے بہت فائدہ مند کام کرنے کیلئے چندہ کیا جنوری سے اُنھوں نے ۱۰۵۷۴ اگرانٹ-۳۰۸۳ بنڈیج-۵۷۰۳ نٹ کورس اور ۵۰۰ دستبندی بیڈس بنوائے۔

مسٹر ہنکاکس نے کہا کہ جنوری سے ۱۱۱۸ رنگروٹ فوج کے واسطے ۳۵ ٹیکنکل ورکرس کام کے لئے دئیے جاچکے ہیں جسمیں سے ۶۲۲ اور ۵۶۹ رجسٹر میں درج کئے جاچکے ہیں۔

یو-پی گورنمنٹ کے انفارمیشن ڈپارٹمنٹ کی طرف سے بھیجے ہوئے پوسٹر اور اشتہارات تقسیم کرکے پروپگنڈا کا کام کیا گیا ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۲۸ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء کو ٹرسٹ کے دفتر میں رائے بہادر مسٹر مان سنگھ سی-بی-ای-کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ٹرسٹ کی کئی اسکیموں میں انجینیرنگ کے کاموں کے واسطے ۱۱۰۰۶۱ روپیہ کے تخمینے پاس ہوئے جسمیں گوٹیہا اور سیسہ مئو کی اسکیموں میں سڑکوں کے تعمیر کرنے کیلئے ۸۴۰۰ روپیہ بھی شامل ہے۔

ایگریکلچر فارم کے نزدیک گوٹیہا اسکیم میں مزید اراضی حاصل کرنا منظور ہوا۔ سدرن سٹی اکسٹنشن اسکیم نمبر ۲ میں موجودہ حصول اراضی کے حد کے باہر مزید زمین حاصل کرنے کیلئے ٹاون امپرومنٹ ایکٹ کی دفعہ ۴۲ اور ۳۶ کے ماتحت مشتہری کرنا منظور ہوا۔

گوٹیہا خورد کی آبادی ہٹانا اور وہاں کے رہنے والوں کو دوسری طرف آباد کرنے کی تجویز منظور ہوئی۔ اور ۳۶۱۹۴ روپیہ ۱۱ آنہ کی زمین کی فروخت کی منظوری ہوئی۔

سرکاری حکام

اے-آر-پی کے سلسلہ میں تعمیر کیلئے عمارات کا سامان خریدنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے جو درخواستیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجی جاتی ہیں اُنکے ساتھ اے-آر-پی انجینیر یا یو-پی گورنمنٹ ٹاون کنٹرول مجسٹریٹ یا سول ڈیفنس مجسٹریٹ کا سارٹیفکٹ ہونا ضروری ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہوار مشاعرہ ۲۷ رجون بروز شنبہ ۸½ بجے رات کو جناب نواب سید انور حسین صاحب آف رام نراین بازار کے دولتکدہ پر منعقد ہوگا۔

مصرع طرح "بالیں پہ سر جھکائے ہوئے چارہ گر ہے آج"

قوافی تقابل مطلع کے نے نظر

دیگر قوافی کے لئے خبر-اثر-جگر-سحر۔

اسی زمین میں کسی عنوان پر نظم بھی کہنے کی سکریٹری صاحب انجمن کے ممبران سے درخواست کرتے ہیں۔

امتحانوں کے نتائج

کانپور اسٹوڈینٹس یونین کے سکریٹری نے یہ بیان دیا ہے کہ یونین نے ہائی اسکول اور انٹر کالج کے امتحانوں کا نتیجہ براہ راست ہائی اسکول اور انٹر بورڈ کے دفتر سے حاصل کرنے کے انتظامات کرلئے ہیں۔

سزائیں

کلکٹر گنج سے گراں کرکے غلہ خریدنے کے الزام میں سرستی شنکر کو ایک سو روپیہ جرمانہ ۳ ماہ قید کی سزا ہوئی تھی اپیل کرنے پر یہ سزا بحال رہی۔

لالہ چنی لال کو خراب گھی فروخت کرنے کے الزام میں ایکسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

اے-آر-پی سینما

۳ رمئی کو نشاط ٹاکیز میں کوتوالی کے رقبہ کے اے-آر-پی کے کارکنوں کو گورنمنٹ کی طرف سے "ڈاؤننگ سگنل فلم" ۱۰ بجے دن کو دکھایا گیا۔

کانگریس کا جلسہ

۳ جون کو نیا گنج کانگریس وارڈ کمیٹی کا ایک جلسہ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم ایل اے-کی صدارت میں ہوا جسمیں نیشنل ہیرلڈ کی ضمانت ضبط کرنے کی گورنمنٹ کی کارروائی کی مذمت کیگئی اور ایک دوسرا رزولیوشن میں بنارس سنٹرل جیل کی بھوک ہرتال کرنیوالے قیدیوں کی شکایات دور کرنے کی گورنمنٹ سے درخواست کیگئی۔

ہرتال ختم

گورنمنٹ پیر کمشنر کی کوشش سے مایر رولنگ ملس کی ہرتال ختم ہوگئی ہے۔

مسلم لیگیوں کا مقدمہ

ریلوے مجسٹریٹ کی عدالت میں آن ۱۱ مسلم لیگیوں کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے جنھیں اُنھوں نے آنریبل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال کے خلاف ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کو ریلوے اسٹیشن پر مظاہرہ کیا تھا۔

۲۱ جواری گرفتار

سیسہ مئو اسٹیشن کے انچارج مسٹر سعید احمد نے درشن پوروہ میں ۲۱ آدمیوں کو جوا کھیلنے کے جرم میں گرفتار کیا ہے۔

اتحاد ملت کی جدوجہد

کانپور کی انجمن اتحاد ملت موجودہ حالات کے سلسلہ میں کافی سرگرم حصہ لے رہی ہے۔ ضرورت ہونے پر شہر کی حفاظت کے مسائل پر بھی غور وخوض کررہی ہے۔ گذشتہ ہفتہ ایک جلوس بھی اُٹھایا گیا تھا اور جلسہ بھی کیا گیا تھا اور محمد فیاض علمبردار مرحوم کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن بھی پاس کیا گیا ہے۔

واٹر ورکس کے متعلق جلسہ

بتاریخ ۲۹ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء باشندگان کانپور کا ایک جلسہ عام زیر صدارت سید علی رضا صاحب بی-ایس سی ایل-ایل بی وکیل لاری بارک پٹکاپور میں منعقد ہوا جسمیں بہ تحریک مولوی سعید الرحمن وبہ تائید قاری عبد الحکیم صاحب وبہ تائید مزید حسین احمد صاحب ایم-اے حسب ذیل رزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

"باشندگان کانپور کا یہ جلسہ عام کانپور میونسپلٹی کے واٹر ورکس کی بد انتظامی کی طرف جسکی وجہ سے پانی یا تو بالکل نہیں ملتا ہے اور اگر ملتا ہے تو بہت ناکافی ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کی توجہ خاص طور سے مبذول کراتا ہے اور گورنمنٹ سے مستدعی ہوتا ہے کہ گورنمنٹ فوراً اس طرف اپنی توجہ مبذول کرکے باشندگان شہر کی تکلیف کو رفع کرے۔ یا تو واٹر ورکس کا کام گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لے لے یا بورڈ کو سپرسیڈ کردے۔"

پیس کمیٹی کا تعزیتی جلسہ

مسٹر گرونا شنکر شوکل چوک مسٹن روڈ پیس کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ ۳ رجون ۹½ بجے رات کو چوک مسٹن روڈ پیس کمیٹی کا ایک جلسہ بغرض اظہار تعزیت وفات شیخ فیاض احمد صاحب ممبر پیس کمیٹی منعقد ہوا اور حسب ذیل رزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا اور کل حاضرین جلسہ نے پانچ منٹ تک کھڑے ہوکر مرحوم کی بخشش کے لئے خدا سے دعا کی۔

"چوک مسٹن روڈ پیس کمیٹی کا یہ جلسہ فیاض احمد صاحب علمبردار کی ناوقت اور افسوسناک موت پر اپنی دلی رنج وافسوس کا اظہار کرتا ہے اُنکے پسماندگان سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم اپنے حبیب پاک صلعم کے صدقہ اور طفیل میں مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اُنکے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔"

فیاض مرحوم

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر شائع کیجاتی ہے کہ کانپور مسلم لیگ کے پرجوش کارکن فیاض احمد علمبردار کا ۳۱ رمئی کو انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم کو اس حادثہ میں مرحوم کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خداتعالی مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

✗ رزولیوشن پانی کی قلت کے مسئلہ کو حل کرنیکے لئے پیش کرنے تھے کہ ۷ ہندو ممبران اٹھکر باہر چلے گئے اس پر مسٹر مارگن نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ممبران اسوقت بورڈ کو چھوڑکر [illegible]

دنیا میں کچھ چیزیں بیک وقت "کامک" یعنی طربیہ ومضحکہ انگیز بھی ہوتی ہیں اور ٹریجک یعنی الیہ وغم آلود بھی۔ اگرچہ بظاہر ایسا ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ ایک ہی چیز قہقہہ اور آنسو ایک ساتھ پیدا کرے لیکن حقیقت میں ایسا ہوتا ضرور ہے۔ آپ ہمارا یہ دعوےٰ سن کر ثبوت مانگیں گے۔ اس کے جواب میں ہمارے پاس اپنے مشہور ترین اینگلو انڈین معاصر کی مثال موجود ہے وہ کہتا ہے کہ ہندوستان میں دو سو سال کے برطانی راج کے بعد بھی اب تک اس ملک میں اہل برطانیہ سے نفرت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اگرچہ معاصر اسٹیٹسمین کا یہ کہنا بڑی حد تک حقیقت سے دور بھی ہے تاہم اسکا جو سبب وہ پیش کرتا ہے وہ ایسا ہے جس پر آپ قہقہہ بھی لگا سکتے ہیں اور اسکی افسوسناک سمجھ پر آنسو بھی بہا سکتے ہیں۔

وہ کہتا ہے کہ اس مخالفت کا تلخ ترین سرچشمہ ہمیشہ اُنھیں لوگوں میں ہوتا ہے جنھوں نے انگلستان میں تعلیم پائی ہے مثلاً ایک گاندھی۔ ایک سی آر داس۔ ایک نہرو ایک سین۔ ایک گپتا۔ ایک سبھاش بابو۔ اور مخالفت کے اس جذبہ کی اشاعت سب سے پہلے انگریزی زبان میں کی جاتی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ معاصر موصوف کو اس پر رنج وملال کا اظہار نہیں بلکہ انگریزی زبان کی وسعت وگنجائش پر فخر کرنا چاہیئے۔ رہا سوال یہ کہ کیا حقیقت میں وہ ہندوستانی جو انگلستان سے تعلیم حاصل کر کے آتے ہیں اپنے دلوں میں اہل انگلستان کی مخالفت کا جذبہ لیکر آتے ہیں؟ ہمارا خیال تو اس کے بالکل برعکس ہے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ یہ حضرات اکثر "ولایت زدہ" ہو کر آتے ہیں انگریزی لباس سے ان کو عشق ہو جاتا ہے اور بعض حضرات تو اپنی محبت کا ثبوت اس حد تک دیتے ہیں کہ ولایتی پریمالوں کے دام الفت میں پھنس کر انھیں بیوی بنا کر اپنے ساتھ لے آتے ہیں۔

لیکن بعض "انگلینڈ ریٹرنڈ" ہندوستانیوں کے اس طرز عمل کا اصلی سبب کیا ہے؟ اسے معاصر اسٹیٹسمین نے نہیں سمجھا ہے۔ یہ ایک ایسا نکتہ ہے جسکا سمجھنا غالباً اس ٹائمز آف انڈیا کے لئے مشکل بھی تھا۔ بہرحال ہم سمجھائے دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ انگلستان سے تعلیم پا کر جو حضرات واپس آتے ہیں وہ ہندوستان میں ایک دوسری قسم کے انگریزوں کو پاتے ہیں۔ یعنی وہی مسٹر فاکس اور مس گملٹ جو انگلستان کے کسی ہوٹل یا لانڈری یا سیلون میں ملازم ہوں۔ نہر سویز سے گزر جانے کے بعد ہی کچھ اور ہو جاتے ہیں اور ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی فاکس صاحب اور گملٹ میم صاحب بن جاتے ہیں۔ یہی تبدیلی تمام جھگڑوں کی جڑ ہے، نہ کہ انگریزی تعلیم اور انگریزی زبان۔

اہل برطانیہ جبتک برطانیہ میں رہتے ہیں، خلیق طور پر بہترین انسان ہوتے ہیں۔ لیکن ہندوستان آتے ہی اپنا رویہ بدل دیتے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ کلکتہ میں دھرم تلا اسٹریٹ کے صاحب اور بوبازار کی میم صاحب بھی صرف لباس کے فرق کے باعث ہندوستانیوں پر برتری کا دعوےٰ کیا کرتی تھیں۔ بہرحال مہاتما گاندھی وغیرہ کا نام پیش کر کے معاصر اسٹیٹسمین نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل غلط ہے اگر اہل برطانیہ کی آنکھوں پر امپیریلزم نے پٹی نہ باندھی ہوتی تو وہ ضرور دیکھتے کہ مہاتما گاندھی سے بڑا اُن کا کوئی دوست نہیں ہے۔

امریکہ سے مارشل چیانگ کی اپیل

لندن، یکم جون۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے کل رات چنگکنگ ریڈیو پر امریکہ کے نام ایک درد بھری اپیل براڈکاسٹ کی۔ جس میں اُنھوں نے کہا کہ دکھن پوربی اور دکھن پچھمی چین میں جاپان سخت حملہ کر رہا ہے۔ جاپانی ہوائی جہاز چینی شہروں پر لگاتار بم برسا رہے ہیں۔ چینیوں کے پاس ہوائی حملوں سے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ہم پانچ برس سے اپنا بچاؤ کر رہے ہیں۔ دشمن کے مقابلہ میں ہمارے پاس معمولی ہتھیار ہیں۔ ہم کمتر ہتھیاروں سے طاقتور دشمن کا مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہمارے پاس گولیوں اور رکوں کے سوائے کچھ نہیں ہے۔ جیت کے لئے حوصلہ ضروری ہے۔ مگر صرف حوصلے سے کام نہیں چل سکتا۔ جبتک اُس کے ساتھ مشینی طاقت نہو۔

مارشل نے اپنی اپیل میں مزید کہا کہ امریکہ جتنا سامان تیار کر رہا ہے اگر وہ اس کا دسواں حصہ بھی ہمیں دے سکے تو چین سو فیصدی کامیابی حاصل کر کے دکھا سکتا ہے۔

واشنگٹن میں چینی سفیر نے ایک بیان میں بتایا کہ جاپان پر حملہ کرنے کے لئے چین امریکہ کے لئے ایک نمبر کی فوجی اہمیت رکھتا ہے۔ چکیانگ سے جاپان تین گھنٹے کی اُڑان کے اندر ہے یہاں سے ٹوکیو پر بم برسائے جا سکتے ہیں۔ فارموسا چین سے صرف ایک گھنٹے کی اُڑان کے فاصلہ پر ہے۔

چین سے جاپان کے اُن جہازوں پر حملے کیے جا سکتے ہیں جو ملایا۔ فلپائن۔ اور ڈچ ایسٹ انڈیز پر حملوں میں استعمال کئے گئے۔ اور جاپان کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی طاقت اُدھر کی طرف سے ہٹائے۔ اس طرح ہندوستان اور آسٹریلیا کے بچاؤ میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

کیف ملاقات

از جناب رضا نقوی ایم اے

جب رات کی دیوی دنیا کو اپنی سیاہ چادر میں چھپا لیتی ہے۔

جب چاروں طرف اندھیرا چھا جاتا ہے۔

تو میں خاموشی سے گھر سے نکلتی ہوں۔ اور اُن ہرے بھرے میدانوں میں جا پہونچتی ہوں۔

جہاں میرا محبوب محو خواب ہوتا ہے۔

میں گھنٹوں کھڑی اُسے دیکھتی رہتی ہے۔ گہرے سناٹے میں بالکل خاموش۔

اُس وقت ستاروں کی پرنور آنکھوں کے سوا ہم پر کسی کی بھی نظر نہیں پڑتی۔

یوں ہی رات گزر جاتی ہے۔

اور صبح کی دیوی مسکراتی ہوئی نمودار ہوتی ہے۔

(فرانسیسی)

ایکہزار برطانی ہوائی جہازوں کا جرمنی پر حملہ

لندن ۳۱ رمئی۔ ایک ہزار سے زیادہ انگریزوں بمباروں نے سنیچر کی رات کو رور اور رائن لینڈ پر حملہ کیا۔ اور کولن کو اپنا نشانہ بنایا۔ اُنھوں نے تین ہزار ٹن وزن کے بم گرائے۔ ۴۴ انگریزوں کے ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔ اب تک ہوائی لڑائی کی تاریخ میں اتنا بڑا حملہ نہیں کیا گیا۔ جرمنی نے برطانیہ پر سب سے بڑے حملہ میں ۵ سو ہوائی جہاز استعمال کیے۔

برطانی ہوائی وزارت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ حملہ بہت کامیاب رہا۔ اتوار کی صبح تک ہالینڈ کے کنارے سے یعنی ۱۴۰ میل کے فاصلے سے آگ کے شعلے بلند ہوتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اور دھواں ۱۵۰۰۰ فٹ کی اونچائی تک پہونچ رہا تھا۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے ہوائی اڈوں اور ان شکاری ہوائی جہازوں پر حملہ کیا۔ جو مقابلہ کرنے کے لئے آئے۔

اس سلسلہ میں جرمن ہائی کمانڈ نے جو بیان شائع کیا ہے اُس میں یہ مان لیا گیا ہے کہ حملے کو کولن میں زبردست نقصان ہونچا۔ برطانی ہوائی جہازوں نے شہر کے بیچ کے حصہ میں بمباری کی۔ آگ لگنے سے بھاری نقصان ہوا۔ کولن جرمنی کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ اور یہاں بڑے بڑے کارخانہ ہیں۔

ہوائی مارشل اے ٹی ہیرس کمانڈر انچیف ہوائی کمان نے حال ہی میں ایک نمائندہ سے دوران انٹرویو میں کہا اگر میں آج رات کو بیس ہزار ہوائی جہاز جرمنی پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دوں۔ تو جرمنی کل سے لڑائی میں نہ رہے۔ اور اگر میں ایک ہزار میل بمبار روزانہ جرمنی پر حملہ کے لئے بھیج سکیں۔ تو موسم خزاں تک لڑائی ختم ہو جائے اور ہم جرمنی پر لگاتار بمباری کرنے والے ہیں۔ اور مجھے اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ وہ دن آ رہا ہے جب کہ ہم اور امریکہ ملکر اس قدر طاقت لگائیں گے کہ جرمنی رحم کے لئے چیخ اُٹھے گا۔

وزیر اعظم مسٹر چرچل نے ہوائی کمانڈر کو ایک پیغام دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں آپ کو اور بمبار کمان کو اس زبردست ہوائی معرکہ پر مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپ نے ایک ہی رات میں ایک ہزار بمبار جرمنی پر حملہ کرنے کے لئے بھیجدیے۔ برطانیہ کی ہوائی طاقت بڑھنے کا یہ بہترین ثبوت ہے۔

پُرانے زمانہ کی عورتیں

از جناب ماسٹر رام سروپ بھٹناگر

پرانے زمانہ میں جس کی یاد اب تک ہمارے دل میں جذبۂ پاکیزگی پیدا کرتی ہے۔ جہاں انسان کی زندگی میں پرہیزگاری۔ اچھائی۔ اور عمدگی وغیرہ تھی وہاں عورتوں کی طرز معاشرت بھی قابل تعریف اور لائق تقلید تھی۔ وہ کسی کالج یا یونیورسٹی کا طواف تعلیم کے پردہ میں نہ کرتی تھیں اور نہ موٹر لاری یا گھوڑا گاڑی میں سوار ہو کر بازار کی خاک چھانتی ہوئی سر کھولے اور ساڑھی پہنے اور دیگر تکلفات سے آراستہ ہو کر اسکول کے کمروں کی زیبائش بنتی تھیں بلکہ گھر کی چہار دیواری میں ہی وہ اعلیٰ تعلیم اُن کو ملتی تھی، جس سے آجکل بہت سی عورتیں محروم ہیں۔ ان کی تعلیم ان کی جسمانی اخلاقی اور عقلی تربیت میں کماحقہ ممد ومعاون ثابت ہو سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے بطن سے وہ گوہر بےبہا پیدا ہوتے تھے، جن کی آب وتاب اب تک نگاہوں میں خیرگی اور طبیعت میں جوش، ولولہ، اور ہمت پیدا کرتی ہے۔ وہ مقدس دیویاں گو بےپردہ رہتی تھیں اور غیر مردوں سے گفتگو کرنے میں ان کو کوئی حجاب اور عار نہ تھا مگر اُن کو اپنی، اپنے خاندان کی۔ اپنی قوم کی۔ اپنے ملک کی عزت کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ ان کا ہر ایک فعل دائرہ تہذیب کے اندر تھا۔ وہ لباس اور زیور سے ملبوس ہو کر جلسوں میں شرکت تو کرتی تھیں مگر موجودہ وقت کی مغربی تمدن کی پرستار اور جدید تعلیمیافتہ لیڈیوں کی طرح اپنے خاوندوں کے ساتھ سنیما یا دوسرے کھیل تماشہ میں نہ جاکر، یگیہ ہون میں اُن کے ہمراہ شریک ہوتی تھیں وہ صبح کو ۴ بجے اُٹھتی تھیں۔ تمام خانگی اُمور کو انجام دیتی تھیں۔ اوقات فرصت میں کپڑا بننا۔ کشیدے کاڑھنا۔ پارچہ رنگنا اُن کا کام تھا۔ ان کی لڑکیاں اُن کی خاص طور پر مدد کرتی تھیں۔

اس عہد مقدس میں اکثر عورتیں ایسی گزری ہیں جنھوں نے وید منتر بنائے۔ ایسی عورتوں میں گھوشا۔ اُپالا وغیرہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس پرنور زمانہ میں شادیاں لڑکے اور لڑکی کی رضامندی پر منحصر تھیں مگر آجکل کی طرح شوہروں کے انتخاب میں ناتجربہ اور نفس پروری کا جذبہ غالب نہ تھا۔ بلکہ اُن کا انتخاب ایسا عمدہ اور صحیح ثابت ہوتا تھا جس سے آئندہ چلکر نہایت اچھے اور مفید نتائج برآمد ہوتے تھے۔ وہ شادی کے بعد گھر کی مالکہ قرار دی جاتی تھیں۔ اور پچاس سال کے بعد نہ صرف گھر سے بلکہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر اُس معبود حقیقی کی تلاش میں رہتی تھیں۔ جس کی درگاہ میں جاکر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

بہرحال ان کی زندگی نہایت پاک صاف سادہ اور قابل ستائش اور قابل تقلید تھی۔ وہ نہ صرف اپنے خاوندوں کی خدمت گزار تھیں بلکہ ملک اور قوم کے واسطے باعث فخر تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام آج تک تعظیم سے لیا جاتا ہے۔

لیبیا کی لڑائی آخری منزل پر

لندن ۳۱ رمئی۔ قاہرہ کے سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ نائٹ برج میں چار روز سے جو لگاتار لڑائی ہو رہی ہے وہ انتہا کو پہونچ گئی ہے۔ اور صورت حالات ہمارے غیر موافق نہیں ہے۔ جرمنی کی بکتر بند فوجوں کو بھاری نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ رائٹر کا فوجی نامہ نگار کہتا ہے کہ جرمنی کی ٹینک والی فوج نائٹ برج کے دکھن میں پیچھے ہٹ گئی ہے اسوقت اس علاقہ میں اس زور کی لڑائی ہو رہی ہے کہ دونوں طرف کی فوجیں تھک گئی ہیں۔ اور اسقدر گرمی پڑ رہی ہے کہ نائٹ برج اور اکروم کے علاقہ کی اس لڑائی کا خاتمہ بہت جلد ہو جائیگا۔

وائرلیس کی تاریخ

از سید ظہیر امام زیدی

اٹھارویں صدی نے آخری سانس لیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ اُنیسویں صدی نے اس دار فانی میں پہلا سانس لیکر اپنے وجود کا ثبوت دیا۔ دورہ شروع سے ہوا۔ ایک سے ایک نیا رنگ نظر آنے لگا۔ نئے نئے پھول کھلنے لگے۔ نئی نئی کونپلیں ظہور میں آئیں۔ چمن میں ایک آتا اور ایک جاتا رہا۔ یہاں تک کے تیس سال ختم ہوئے اکتیواں سال شروع ہوا۔ وہی دائمی رفتار جاری رہی۔ اس کے بھی پانچ مہینے گزر گئے۔ چھٹا مہینہ شروع ہوا۔ بارہ دفعہ سورج طلوع ہوا۔ اور پھر غروب ہوا۔ مہینے کے بارہ دن بھی ختم ہوئے۔ تیرھویں دفعہ سورج نے اپنے چہرے سے نقاب اُلٹی۔ اور ایسا مژدہ کے ساتھ۔ وہ مژدہ، جیمز کلرک میکول کے وجود میں آنے کا مژدہ تھا۔ یہ شخص وہ تھا کہ اگر اس کو وائرلیس کے بیج سے موسوم کیا جائے تو کسی طرح بیجا نہ ہوگا۔

اگر پوچھا جائے کہ اس نے وائرلیس کی ایجاد میں کتنا حصہ لیا تو میں کہوں گا صرف اتنا، کہ اُس نے بتایا کہ "ہوا میں بجلی کی لہریں موجود ہیں"۔

یہ تو ظاہرا چیز ہے۔ لیکن اصل میں اُسے سب کچھ کیا، یہ وہ بیج تھا جس کا یہ پھلا پھولا درخت نظر آ رہا ہے۔ لہٰذا جیمز کلرک میکول کی وائرلیس کی دنیا میں اتنی اہمیت ہے کہ جتنی ایک بیج کی اہمیت ایک درخت کے لئے ہوتی ہے۔ زیادہ تر تعجب اس بات کا ہے کہ اُس نے یہ اعلان جس وقت میں کیا اُسوقت تک بجلی میں دنیا نے اس قدر ترقی نہیں کی تھی۔ جتنی کہ آجکل نظر آتی ہے۔

بڑے افسوس کیساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ کے سائنس دانوں نے اس اعلان کی اتنی قدر نہ کی جس قدر اس کا استحقاق تھا۔

چنانچہ جرمنی میں ایک شخص ہینریچ ہرٹز میدان میں آیا اور دنیا پر ظاہر کر دیا کہ جیمز کلرک میکول کے اعلان میں ذرہ برابر شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ مسٹر ہرٹز کا صرف اتنا ہی کام نہ تھا کہ اُنھوں نے مسٹر میکول کے اعلان کی تائید کی بلکہ اُنھوں نے لہروں کو قابو میں کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اُنھوں نے ایک آلہ بھی تیار کیا جس سے وہ اپنی مرضی کے مطابق بجلی کی لہریں ہوا میں پھیلا سکتے تھے۔

یہ دنیا کا سب سے پہلا آلہ تھا۔ جس سے اپنی مرضی کے مطابق بجلی کی لہروں کو ہوا میں لہرایا گیا۔

اب مسٹر ہرٹز کے سامنے سب سے اہم کام ان لہروں کو ہوا میں ثابت کرنا تھا۔ چنانچہ اسکے لئے جو اُس نے سب سے پہلا آلہ دنیا کو دکھایا وہ ایک تار کا چھلا تھا۔ جس کے جوڑ پر دو گھنڈیاں چھوٹی چھوٹی تھیں جو تقریباً ایک دوسرے کو چھو رہی تھیں۔

چنانچہ ہرٹز نے دونوں آلہ جات کو آمنے سامنے کچھ دور فاصلہ پر رکھا اور لہروں کے پیدا کرنے والے آلے کو اس طرح چلانا شروع کیا کہ کبھی کرنٹ کو جو لہریں پیدا کرنے والے مشین کی چھوٹی گھنڈیوں تک جا رہا تھا بند کر دیا پھر کھول دیا۔ کبھی آہستہ کرنٹ چھوڑا۔ پھر تیز کرنٹ جانے دیا۔ اس تجربہ میں اُس نے مشاہدہ کیا کہ جب لہریں پھینکنے والے آلہ کی چھوٹی گھنڈی میں شعلہ پیدا ہوتا تھا۔ اُسی وقت چھلے کی گھنڈیوں کے درمیان چنگاری پیدا ہوئی۔ اور یہی اس کے ثبوت کے لئے کافی ہے کہ بجلی میں ہوا کی لہریں چلتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کہ اگر پہلی مشین میں شعلہ بڑا ہوتا تو چھلے میں بھی چنگاری نسبتاً بڑی ہوتی۔ اور جب شعلہ کم ہوتا تو چنگاری بھی چھوٹی ہوتی۔

(باقی آئندہ)

پھر ملیں

مسز داکی نئی سوشل
کاٹ جانٹ کی آخری
جیلر۔ سکندر۔ اور پکار
پر بھی موجود ہے، سہراب
حاصل ہے اس کی ایک وجہ یہ
مذاق کی نبض کو محسوس کرتے
اور کھوں کر انھیں اس
ہمارے اس خیال کی تائید
"پھر ملیں گے" نوریدہ
کے خیالات کی اس جنگ کی
ہمارا گھر بنا ہوا ہے۔ یہ ایک
رکھتی ہے جو اپنی شریک حیا
تلاشی ہے جو اُسکے ساتھ با
وہاں گھوم سکے۔ جو اُس کے سا
معنوں میں اُس کے غم ومسر
بوڑھا باپ اس کے ان خیا
ہوئی عقل کی پیداوار سمجھتا ہے
اپنے گھر کے لئے ایک بہو چاہ
چاہتے ہو تو جا کر اپنا باغ
پھر ملیں گے" میں
کے این سنگھ کے علاوہ
فرائض انجام دے رہے

سندھ میں مارشل

نئی دہلی یکم جون۔ اعلا
علاقوں میں متشددانہ حملے ہو
جاری ہو گیا ہے۔ جس کیوں کہ
میں لکھا ہے کہ چھ مہینے سے
کی تباہی اور ڈکیتی سے ضلو
تھی۔ سول افسروں کے تمام ذر
پیر پگارو کے پیروں کے جوش
میں اس دہشت کی وجہ سے
بھی جرات نہیں کر سکتے۔ ایسی
حیدرآباد اور میرپور خ
کے یورپ میں سول افسروں کے
ایک خاص فوج بھیجی گئی تھی کہ
اب فوجی کمانڈر نے احکام جا
کرنے کے لئے سب تدبیریں
مقدمے کے لئے افسر مذکور نے مارشل
ذریعہ اسپیشل عدالتیں حدود
کریں گی۔ سول انتظام مکمل طور
حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے
کے ماتحت ہوگا۔ اور جنرل ہیڈ
رات رپورٹیں شائع ہوں گی

پرتاب پر سے

لاہور ۳۰ رمئی۔ حکومت
پابندی اُٹھانے کے متعلق جب
اس تحریری تیقن
سے گفتگو کی بنا پر لاہور کے
نمائندوں نے جن میں سے بخشی
ممبر ہیں اور جنھوں نے جو ۲۹
پنجاب سے ملاقات کی۔ ا
دوسرے رفقائے کار سے
میں شامل نہیں ہے کہ پرتاب
کی حوصلہ شکنی کرے گا۔ اور
کرنے سے گریز کرے گا۔ جس
مدافعت کمزور ہو۔ یا صوبہ کی
حکومت پنجاب نے ۲۱ اپریل
جس کی رو سے اُسے حکم دیا گیا
کے متعلق تمام میٹر اسکے
جانچ کے لئے پیش کرے۔

معیبت ایک کسوٹی ہے جس سے کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہوتی ہے۔

نمائش اور آرائش کی چیزیں زندگی کی اصلی ضرورتوں میں کام نہیں آتیں۔

زندگی کا ہر ایک دن تمہاری تاریخ کا ورق ہے

ننگ ہر طرف سے آفت ہے۔

ظالم کی نیند اس کی بیداری سے بہتر ہے

جاہل طلب کرتا ہے مال کو۔ اور عقلمند طلب کرتا ہے کمال کو۔

جتنی اُمید رکھو گے اتنی تکلیف اُٹھاؤ گے

ڈھول کی آواز اسی لئے ہوتی ہے کہ اُس کا پیٹ خالی ہے۔

ہمت والا انسان دنیا کو پسند ہے۔

دوست (ایک شاعر سے) "کہئے حضرت خیر تو ہے یہ آج آپ کے سر پر پٹی کیسی بندھی ہوئی ہے"۔

شاعر۔ "کل مشاعرہ میں ایک دوسرے شاعر کے دماغ سے میرا دماغ لڑ گیا تھا یہ اس کا نتیجہ ہے۔"

شوہر۔ "تم کو شرم نہیں آتی کہ تم مجھ کو دھوکہ باز کہہ رہی ہو۔ یاد رکھو کوئی مرد اپنی بیوی کو دھوکہ نہیں دیا کرتا۔"

بیوی۔ "اگر مرد دھوکہ نہ دے اور عورت اسکے فریب میں نہ آجائے تو کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ شادی نہ کرے"

شوہر۔ (لڑکے کی طرف اشارہ کرکے) ذرا بتاؤ تو اس بچہ میں کوئی عادت میری بھی پائی جاتی ہے۔

بیوی۔ کبھی کبھی احمقوں اور پاگلوں کی سی باتیں کرنے لگتا ہے۔"

مالک (نوکر سے) "میں نے تم کو چوری کرتے دیکھ لیا ہے"۔

نوکر۔ "تو کیا آپ مجھے برخاست کرنا چاہتے ہیں

مالک۔ "میں چور نوکر کو نہیں رکھ سکتا۔"

نوکر۔ اچھا تو مجھے باقی رقم جو کمیشن کمیشن سے نکال لیتے مجھے۔

مردوں سے نفرت کرنیوالی عورتوں کی انجمن

سین فرانسسکو میں عورتوں کی ایک ایسی دلچسپ انجمن موجود ہے جس کی تمام ممبر عورتیں یا تو کنواری ہیں یا وہ ہیں جنہوں نے اپنے شوہروں سے طلاق لیلی ہے۔ اس انجمن کی ہر ممبر عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ مرد نہایت ظالم اور خود غرض ہوتا ہے۔ چنانچہ اس انجمن کی جانب سے برابر مردوں کے خلاف پروپیگنڈہ ہوتا ہے۔ اس انجمن کی کسی عورت کو اس کی اجازت نہیں ہے کہ وہ مردوں سے میل جول پیدا کرے۔ اگر کوئی عورت اس قسم کی غلطی کر بیٹھتی ہے تو اُسے انجمن کی ممبری سے خارج کر دیا جاتا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس انجمن میں دو سو سے زیادہ ایسی عورتیں ہیں جو مردوں سے شدید نفرت کرتی ہیں۔ یہ انجمن اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت ہی عجیب و غریب انجمن ہے۔

انگریزی فلم "قدیم شکاگو میں" میں بڑے وسیع پیمانہ پر وسیع پیمانہ پر آتش زدگی کے سین لئے گئے تھے۔ آگ کی تپش اس قدر تیز تھی کہ تیس گز کے فاصلہ پر کھڑے ہوئے کیمرہ مین اور دوسرے لوگوں پر بالٹیوں بھر بھر کر پانی ڈالا جا رہا تھا۔

"وہ غلطی پر تھا"

از جناب تارا شنکر صاحب ناشاد ایم اے

اور کون غلطی پر نہیں ہے۔ دنیا میں ہم غلطیوں ہی کے درمیان رہتے ہیں۔ غلطیاں ہماری زندگی کے لئے نہ صرف ضروری بلکہ ناگزیر ہیں۔ سوسائٹی کی بنیاد ہی اس پر قائم ہے۔ وہ اکثر ہمارے آہنی عزائم کو کمزور کر دیتی ہیں۔ ہماری خود پسندی کو چرکا لگاتی ہیں

میرا دعوے ہے حقیقت کے متلاشیوں کا ساتھ دینے والے بہت کم ہیں۔ دنیا کا ہر بُرے سے بُرا نقص آسانی سے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ بجز اس کے کہ کوئی شخص غیر دلچسپ ہو۔ اگر ہم غیر دلچسپ تو ہمارے لئے یہی بہتر ہے، کہ ہم گوشہ نشینی اختیار کیے رہیں اور سوسائٹی میں مل کر لوگوں کے دماغ نہ تھکائیں۔

اس تو میں کہنے لگا۔ مجھے مانیڈر کی کہانی سنانی ہے۔ مانیڈر ایک خوش رو نوجوان تھا۔ مگر اس کی طبیعت کی رفتار زمانہ کے قطعاً ناموزوں تھی۔ اسمیں تین زبردست عیب تھے۔ جن کی بدولت وہ ساری عمر پریشان رہا۔ یہ عیب تھے اُس کا بلا کا ذہین ہونا۔ اس کا نازک اور حساس دل اور اس کی منزہ اور پاک روح ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ان ہی کے باعث اس نے زندگی میں سینکڑوں غلطیاں کیں۔ سوسائٹی میں داخل ہوتے ہی اُس نے راست گوئی پر کمر باندھی۔ غور فرائیے۔ اس وجہ سے اُسے کیسی زک اُٹھانی پڑی۔ اُس نے ایک رئیس اور اُس کی اہلیہ کی جان پہچان کی۔ عورت کا خیال تھا چونکہ مانیڈر خوبصورت ہے اس لئے وہ ذہن مانیڈر سمجھا تھا۔ چونکہ وہ خوبصورت ہے اسلئے وہ ذہین ہو ہی نہیں سکتا۔ عورت اس کے ذہن کی بار بار تولیف کرتی۔ لیکن چونکہ مانیڈر کو اس سے عشق نہیں تھا اسلئے اُسے کچھ خیال ہی نہوا۔ کہ رئیس کی اہلیہ اُسکی طرف متوجہ ہے۔

رئیس نے مانیڈر کو اپنا لکھا ہوا (رئیس کا دعوے یہی تھا) مضمون دکھایا۔ مانیڈر اُسے غور سے دو تین دفعہ پڑھنے کے بعد کہا اس مضمون کا لکھنے والا دو ملکوں کے درمیان عہد نامے مرتب کر سکتا ہے لیکن ادیب بننے کی کوشش کرنا اُس کے لئے بیکار ہے۔ اس وقت ایک فوجی افسر کی جگہ خالی ہو فوج کے کمانڈر نے اس مضمون نگار کو اس جگہ کے لئے سب سے زیادہ موزوں آدمی سمجھا۔ اس لئے نہیں کہ فوجی نقطۂ نظر سے اُسکا مضمون لاجواب تھا بلکہ اس لئے کہ مضمون نگار رئیس کی بیوی اُسے اچھی لگتی تھی۔ اُس نے مضمون نگار کو وہ جگہ دی اور اُسے کرنیل بنا دیا۔ مانیڈر سچا آدمی تھا۔ اس لئے اُس نے غلطی کی.......!

اس واقعہ سے مانیڈر کو بڑا صدمہ پہونچا اس نے روپیہ پیدا کرنے کی خواہش ترک کر دی۔ اور پیرس میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ یہاں پہونچ کر اس نے دوستوں کا ایک نیا حلقہ بنایا۔ .. کتنی بڑی غلطی کرنے جا رہا تھا۔ ہر حال مانیڈر کا خیال تھا کہ اُسے ایا میپ میں ایک قابل قدر دوست مل گیا۔ ایا میپ حقیقت میں محبت کرنے کے لائق تھا۔ وہ نہ صرف خوش رو تھا بلکہ اچھی طبیعت والا تجربہ دار انسان تھا۔ ایک روز وہ مانیڈر کے پاس کچھ اُداس سا آیا۔ مانیڈر بھی اُسے دیکھتے ہی رنجیدہ ہو گیا۔ کیونکہ نرم دل ذہین انسان سے بڑھ کر احمق آدمی ملنا مشکل ہے۔ ایا میپ نے منہ لٹکا کر کہا۔

"میرے سو پونڈ کھو گئے"

مانیڈر نے نہ صرف اُسے زبانی تسلی دی بلکہ اُسے سو پونڈ بغیر کچھ لکھائے پڑھائے بطور قرض کے دیدیے۔ اُس کا خیال تھا کہ اُس نے سو پونڈ میں ایک لائق دوست خرید لیا۔ یہ اُسکی غلطی تھی۔ اُسکا دوست پھر کبھی اُسے نہ ملا۔

اب مانیڈر نے چند ادیبوں کا ساتھ کیا وہ اُسے اپنے مضامین پر رائے زنی کرنے کے قابل سمجھتے تھے۔ کیونکہ وہ دلچسپی کے ساتھ اُن کے مضامین سنتا اور پڑھتا تھا۔ ان میں سے ایک نے مانیڈر کو واقعی لائق توجہ سمجھا۔ اُس کا ایک ڈرامہ اُس نے غور سے پڑھا۔ بہت کچھ وقت صرف کرنے کے بعد چند مفید مشورے دیے۔ مثلاً کچھ غیر ضروری باتیں ڈرامہ سے نکالدی جائیں اور سین ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ ربط کیسا تھ ملا دیے جائیں۔ مکالمہ کو موثر اور رواں بنا یا جائے زبان کی خرابیاں دور کر دیجائیں وغیرہ وغیرہ۔

ادیب نے مانیڈر کو لائق سمجھ کر اُس کے مشوروں کی قدر کی۔ اور پورا ڈرامہ پھر سے لکھا۔ مگر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جبکہ کمپنی کے ڈائرکٹروں نے مصنف کو اس بات کی اطلاع دی کہ ڈرامہ میں بالکل جان نہیں ہے اور اُسے اسٹیج نہیں کیا جا سکتا۔ ادیب کو آخر معلوم ہو گیا کہ اُسکا مانیڈر کا مشورہ صحیح نہیں تھا اور وہ غلطی پر تھا۔

مانیڈر نے عہد کر لیا کہ اب وہ کسی کے مضمون پر کوئی رائے زنی نہیں کرے گا۔ چنانچہ جب ادیب موصوف نے دوسرا ڈرامہ لکھا تو مانیڈر نے اس میں کسی ترمیم و تنسیخ کی صلاح نہ دی۔ ڈرامہ کھیلا گیا۔ دیکھنے والوں نے اسے بالکل پسند نہ کیا۔ بعض لوگ تو بیچ ہی میں اُٹھ کر چلے گئے ڈائرکٹرس ناراض تھے۔ مصنف کو بڑی ندامت ہوئی۔

"میں نے ۲۰،۰۰۰ روپیہ گنوا دیا

کیوں کہ میں نے افواہوں پر یقین کیا تھا"

ادراس کو پورا یقین ہے کہ جاپانیوں نے دوسرے ہفتہ چاندنی رات میں ہمارے شہر کے کارخانوں پر بم پھینکنے کا فیصلہ کیا ہے"

میرا سارا مال بہت جلد اونے پونے فروخت کر ڈالو۔ خواہ کچھ ہی قیمت ملے"

میں بھاگا اور اپنے دلال کو فوراً ٹیلیفون کیا

"اس نے ایک ہی دن میں بیس ہزار روپیے گنوا دیئے"
جب اس نے مال فروخت کیا تو میں نے بھی خرید ہی لیا
ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

افواہوں پر کان مت دھرو

جھوٹی خبروں اور گمراہ کرنے والی افواہوں سے ہوشیار رہیئے۔ وہ تمہارے دشمن کے الفاظ ہیں جن کا مقصد صرف تمھیں دھوکا دینا ہے۔

جاپانی اپنے الفاظ سے جتنا تمھیں مرعوب اور خوف زدہ کر سکیں گے اُتنا ہی اُن کو تم پر، تمہاری جائداد اور مال و متاع پر قبضہ کرنے میں آسانی ہوگی

افواہوں پر کان مت دھرو

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ قائم کرو

غلطی محسوس کی اور اب سنجیدہ رہنا شروع کیا۔ اُن سے تمیز اور ادب سے بات کرنے لگا۔ اُس پر بھی وہ سب منہ بناتیں اور کہتیں کہ مانڈر تو ایک خشک فلاسفر ہے۔ اُس کا ساتھ تو جی گھبرا دیتا ہے۔ مانڈر نے موسم کی تبدیلی محسوس کی اور باغ میں ٹہلنا چھوڑ دیا۔

مانڈر نے سوچا خوبصورت لڑکیاں بددماغ ہوتی ہیں۔ اُن کا غرورِ حسن انہیں کسی کے ساتھ خلوص سے ملنے نہیں دیتا۔ ایک دن اُس کی ملاقات ایک بدصورت الھڑ لڑکی سے ہوگئی۔ اُس نے سوچا اس سے محبت کرنی چاہیئے۔ وہ غلطی پر تھا۔ اُسے سمجھنا چاہیئے تھا کہ محبت کی نہیں جاتی ہے۔ محبت ہوجاتی ہے۔ بہرحال اُس نے اُس سے محبت کی۔ اور چونکہ وہ اخلاص کا مجسمہ تھا اس لئے اُسے دل سے پیار کرنا شروع کیا۔ اُسکا خیال تھا کہ چونکہ اُس کی معشوقہ خوبصورت نہیں ہے۔ اسلئے اُس کے رقیب نہ ہونگے وہ غلطی پر تھا۔

اُسے سمجھنا چاہیئے تھا کہ قدرت اپنی کمی کو کسی نہ کسی شکل میں پورا کر کے چھوڑتی ہے۔ غیر مقبول صورت لڑکیاں غیر معمولی طور پر ذہین۔ دلفریب اور دلچسپ ہوتی ہیں۔ انہیں خوبصورت لڑکیوں سے زیادہ بناؤ سنگار کا ہی خیال رہتا ہے وہ بات کرنے کا ڈھنگ بھی جانتی ہیں۔ آخر مانڈر کو اس کا تجربہ ہوا اور اُس نے محسوس کیا کہ اُس نے اس سے محبت کر کے شدید غلطی کی ہے اسکا خیال تھا کہ اُسکی غلطی کا تلافی کا صحیح طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے شادی کر کے باقاعدہ زندگی بسر کرے۔

اُس نے شادی کی اور اپنی بیوی کی خوشامد میں رہنے لگا یہاں پھر اس کی عقل نے ٹھوکر کھائی۔ اس کی بیوی اسے نہ سمجھ سکی۔ جتنی شدت کے ساتھ مانڈر اُسے چاہتا تھا وہ اتنا ہی گھبراتی تھی۔ آخر اُس نے اپنی سہیلی سے مانڈر کی شکایت کی۔ اس کی رائے میں مانڈر کو عورت ہونا چاہیئے تھا۔ مانڈر نے جب یہ سنا تو اُسے بھی اُسے نقصان نہیں ہوا۔

کمپنی ٹوٹ گئی۔ مانڈر کا سارا اثاثہ نیلام ہوگیا اب مانڈر اس دنیا میں رہنا حماقت سمجھا۔ اور ایک خانقاہ میں تارک الدنیا ہو کر رہنے لگا۔ ایسا کرنے میں بھی وہ غلطی پر تھا۔ کیونکہ ابھی تک کم از کم وہ دوسروں کے لئے تو دلچسپی کا باعث تھا اب وہ صرف اپنے لئے ایک بوجھ تھا بلکہ دوسروں کے لئے بھی ایک خشک پارسا تھا۔ اور آپ کو معلوم ہے دوسروں کے لئے غیر دلچسپ ہونا کتنی بڑی بات ہے؟

راجہ جی ہمیں اندھیری گلی کی طرف لیجا رہے ہیں

احمد آباد۔ ۳۱ مئی۔ رگا ندھی جی ہریجن میں لکھتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ راجہ جی ایک ایسے مقصد سے وابستہ ہوگئے ہیں جس نے اُنہیں اپنے دیگر ساتھیوں سے علیحدہ کر دیا ہے لیکن اُن کا بدترین دشمن بھی یہ الزام نہ لگائے گا کہ اُنھوں نے جس جوش و خروش کے ساتھ اپنے آپ کو پیدا کردہ جھگڑے میں جھونک دیا ہے اُس کے پیچھے کوئی خود غرضی ہوسکتی ہے۔ وہ اس کے مستحق ہیں کہ اُن کی بات عزت کے ساتھ سنی جائے۔ اُن کا مقصد بلند ہے۔

ہندو مسلم اتحاد کے لئے کوشش کرنا ایک بلند چیز ہے اور جاپانی حملہ کو روکنا بھی ایک شریفانہ مقصد ہے ان کی رائے میں دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ ہلڑ بازی ان کی دلیل کا جواب نہیں ان کے جلسوں میں گڑبڑ پیدا کرنا قوت برداشت کے فقدان کی علامت ہے جمہوریت کا رد کرنا ممکن نہیں۔ اگر ہم فریق ثانی کی بات سننے کو تیار نہوں۔ اگر ہم اپنے مخالف کی بات نہ سنیں یا سن کر اُسکا مذاق اُڑائیں تو یہ دلیل پر دروازے بند کرنے کے مترادف ہوگا۔ اگر عدم برداشت عادت بن جائے تو سچائی کے آنکھوں سے ہ اوجھل ہوجانے کا خطرہ ہوگا۔ بہرحال اُن حدود کے اندر رہ کر جو قدرت نے ہماری سمجھ پر لگادی ہیں۔ ہمیں بے خوفی سے روشنی کو پھیلانا چاہیئے۔ جو ہمیں ملی ہو۔ ہمیں یہ تسلیم کرنے کے لئے بھی ہر وقت تیار رہنا چاہیئے کہ جسے ہم سچائی سمجھتے تھے وہ غلط تھی۔ دل کی یہ وسعت ہمارے اندر سچائی کو طاقت دیتی ہے اور باطل کو دور کرتی ہے۔ اسلئے میں اُن لوگوں سے جو راجہ جی کے جلسوں میں گڑبڑ ڈالتے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ شانتی اور عزت سے اُن کی بات سنیں۔ راجہ جی اسی کے مستحق ہیں۔

ناظرین جانتے ہیں کہ میں راجہ جی کو غلطی پر سمجھتا ہوں۔ وہ ایک مصنوعی فضا پیدا کر رہے ہیں وہ پاکستان پر یقین نہیں رکھتے۔ نہ قوم پرست مسلمانوں کو پاکستان پر یقین ہے جو علیحدگی کے حق کی حمایت کر رہے ہیں یہ قوم پرست مسلمان اور راجہ جی کہتے ہیں کہ مسلم لیگ کو علیحدگی کے مطالبہ سے باز رکھنے کا یہی طریقہ ہے میں حیران ہوں کہ بہت سے مسلمانوں کی آوازیں ایک ایسی رعایت پر اظہار مسرت کرتی ہیں جس کی قیمت مشتبہ سے بالاتر نہیں ہے۔

مجھے اس میں مزید جھگڑے کے بیج بونے کے سوائے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یہ کہہ دینا کافی ہوگا کہ اگر مسلمان حقیقتاً یہ چاہتے ہیں تو مسلم لیگ کو اسکے حصول سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر وہ ثالثی فیصلہ ماننے کو تیار نہوں تو وہ ووٹ یا تلوار کے ذریعہ اسے حاصل کر کے رہیں گے۔

لیکن یہ سب کچھ اُسی صورت میں ہوسکتا ہے جبکہ انگریز واپس چلے جائیں۔ اور جاپانی خطرہ ختم ہوجائے اُسوقت تک یہاں کوئی پاکستان۔ ہندوستان یا کوئی دیگرستان نہیں بن سکتا۔ آج یہ انگلستان ہے اگر ہم نے احتیاط نہ کی تو ہوسکتا ہے کہ کل جاپانستان بن جائے اگر وہ تمام لوگ جو ہندوستان کو اپنا گھر سمجھتے ہیں موجودہ اور آنیوالے خطرات سے اسے نجات دلانے کے لئے پورا زور لگائیں اور اُسکے بعد جب کہ دونوں خطرے دور ہو جائیں تب پاکستان یا کسی دیگرستان کی باتیں کرنے کا وقت آئیگا۔ اسی وقت ہم گفت و شنید سے کوئی فیصلہ کرلیں گے یا لڑیں گے۔ کوئی تیسرا فریق ہماری قسمت کا فیصلہ نہیں کرسکتا۔ جبتک راجہ جی کا اصرار (جو حب الوطنی پر مبنی ہے) کوئی نیا راستہ جو اب اُن کو معلوم نہیں پیدا نہ کرے۔

اس وقت تک میں یہی کہوں گا کہ ان کا طریقہ ہمیں اندھی گلی کی طرف لیجائے گا۔ بہرحال مختلف آراء کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہو۔ لیکن میں اس بات پر ضرور زور دوں گا کہ ہمیں ایک دوسرے کیساتھ عزت اور برداشت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی شہرۂ آفاق کتاب

جگ بیتی

دنیا کی تاریخ، سنین و سلاطین کی فہرست کا نام نہیں نہ مختلف حکمران خاندانوں کے عروج و زوال اور تخت و تاج کے لئے زور آزمائی کرنیوالوں کی باہمی کشمکش کو تاریخ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے دراصل تاریخ نام ہے افراد کے ذہنی اور سماجی ارتقا کا۔ جماعتی نظام کی تنظیم کا۔ تہذیب و تمدن کے اُصول کی تدوین کا۔ اور علم و فن کی ترویج کا۔ پھر تاریخ کا دائرہ کسی ایک ملک یا قوم کے حالات تک محدود نہیں رہتا۔ اسکے پیش نظر تمام ممالک اور تمام اقوام ایک سلسلہ میں منسلک ہوتے ہیں اور ایکدوسرے سے متاثر ہوتے اور متاثر کرتے ہیں۔

جگ بیتی میں خاص طور پر پنڈت جواہر لال نہرو نے انہی اُصولوں کو پیش نظر رکھا ہے اور مختلف زمانوں میں تمام ممالک اسلامیہ اور تمام اقوام کے خاکہ کو پیش کر کے دنیا کی ایک یکجائی تصویر پیش کی ہے اسلئے ان کی یہ کتاب ہندوستان کی تاریخ ادب میں ایک جدت ہے ایک تنوع ہے جسکی مثال مشکل سے ملیگی۔

سیاسی مصروفیتوں کے باوجود پنڈت جی کا وسیع مطالعہ اور غیر معمولی غور و فکر کی عادت اسبات کی متقاضی تھی کہ جگ بیتی جیسی تصنیف منظر عام پر آئے۔ چنانچہ ان خطوط کی شکل میں جو پنڈت جی نے جیل سے اپنی لڑکی کے نام لکھے یہ کتاب اہل ذوق کے ہاتھوں میں پہونچے گی۔ اب مکتبہ جامعہ نے محمود علی خاں جامعی سے سلیس اُردو میں اسکا ترجمہ کراکے پیش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے۔

قیمت جلد اول ۔/۳

مکتبۂ جامعہ دھلی - قرول باغ

شاخیں:- دہلی۔ لکھنؤ۔ بمبئی۔

گرمیوں میں ٹھنڈک اور آرام حاصل کرنے کیلئے آپکو بہت سی چائے پینی چاہئے جب آپ گرم چائے پیتے ہیں تو آپکو پسینہ آتا ہے۔ اور اس جسم کی حرارت تیزی کے ساتھ کم ہوجاتی ہے۔ اور یہی جسم کو ٹھنڈک پہونچانے کا قدرتی طریقہ ہے اسلئے گرمیوں میں چائے پینا نہایت تسلی بخش ہے۔

چائے کسطرح تیار کرنی چاہیے:- تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈالدیجئے۔ اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دنیا کے پینے کی چیز

IK.146 N

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ نے شائع کیا۔

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

ATK 336

فوجی ملازمت

چھوڑتے وقت بائی کا درد تھا

لیکن اب وہ پھر فوج میں بھرتی ہونیکے قابل ہوگیا ہے

بیس سال پیشتر فوجکی ملازمت چھوڑتے وقت اس کو قبض اور بائی کے درد کی شکایت تھی اور وہ موٹا ہوگیا تھا لیکن آج وہ قطعی تندرست ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ:-

"میں فوج سے بائی کے درد کی وجہ سے نکلا تھا یہ درد میرے پیروں میں زیادہ ہوتا تھا میرا وزن بڑھتا جاتا تھا اور میں تول میں ۱۳ اسٹون ہوگیا تھا۔ میں نے کردشین سالٹ کا استعمال شروع کیا اور کچھ مہینوں کے بعد بائی کا درد غائب ہوگیا اور میرا وزن بھی معمولی رہ گیا۔ اور اب میں اپنی ۶۱ سال کی عمر میں نہایت تندرست اور خوش ہوں اور ہمیشہ اپنے پوتوں کے ساتھ کھیلنے کیلئے تیار رہتا ہوں"۔ بہت سے لوگ وقت سے پہلے ہی بڈھے ہوجاتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تندرستی کے ایک عام اصول کو بھولجاتے ہیں اور وہ یہ کہ اندرونی صفائی کی فکر نہیں کرتے اور جب وہ کردشین سالٹ پینا شروع کرتے ہیں تب انکو محسوس ہوتا ہے کہ ان کے اندرونی جسم کی روزانہ صفائی ہورہی ہے۔

آنتوں سے گندگی کے دور ہوجانے کیوجہ سے گردہ اور جگر صاف ہوجاتا ہے اور ان میں تر و تازہ خون آنے جانے لگتا ہے جس سے کہ بدن کے ہر ایک حصے میں تندرستی بڑھتی جاتی ہے۔ تمہارے چائے میں ملانے سے بدذائقہ نہیں ہوتا۔

KRUSCHEN SALTS

جاپان کا تمام ایشیا پر

قبضہ کرنیکا منصوبہ

لندن ۔ ۳۰ رمئی ۔ چینیوں کے ہاتھ جاپانیوں کا ایک نقشہ آیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ جاپان کیا منصوبہ رکھتا ہے؟ جاپان اپنے نظام میں چین، ہندوستان اور سائبیریا کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ اتنا ہی نہیں وہ تمام براعظم ایشیا کو اپنے نظام میں ملانا چاہتا ہے اس کے دکھنی سمندر کے تمام ٹاپوؤں ڈچ ایسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کا اُتری علاقہ بھی شامل ہے۔ اس منصوبہ کو پورا کرنے کیلئے جاپان پچھلے پچیس سال سے تیاریاں کر رہا ہے۔

عظیم الشان نیلام

حسب الحکم فن عمارت میں ہندوستان کے بڑے نامی گرامی فرم میسرس فورڈ اینڈ میکڈانلڈ لیمیٹیڈ کانپور مشتہر کیا جاتا ہے کہ خاص طور پر نہایت بالکل مضبوط اور اپٹوڈیٹ فیشن جو خاص انھیں کی تعمیر کردہ اُن کی

عالیشان بلڈنگ

مقطعہ بو قطعہ نامی

بارکلے ہاؤس

جو کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سے خرید کی ہوئی تقریباً ۲½ ڈہائی ایکڑ زرخرید زمین پر بالکل اپٹوڈیٹ فیشن کی نہایت مضبوط فائر پروف رکس۔ اسکو پلاسٹر۔ ٹیک ویڈ، ٹینلنگ وغیرہ عجیب و غریب عمارتی مصالحوں سے تعمیر کردہ اپنے نمونہ اور ڈزائن کی شہر کانپور میں ایک بے مثل نہایت عالیشان اور شاندار بلڈنگ ہے۔ جو خاص ولایتی بڑھیا بڑھیا فٹنگ۔ ایک خاص اور نرالے ڈھنگ سے لگے ہوئے برساتی اور پانی کے نلوں۔ بجلی کی روشنی اور طرح طرح کے بیل اور پھولوں کے باغ اور باغیچوں اور فواروں سے خوب آراستہ ہے۔ اور سول لائنس کانپور میں گنگاجی۔ گپتار گھاٹ کے بالکل قریب ہے۔ کلکٹر صاحب بہادر کی کوٹھی کے سامنے واقع ہے۔

بروز منگل بتاریخ ۹ جون ۱۹۴۲ء بوقت ٹھیک صبح ۹ بجے

خاص موقع بلڈنگ ہذا میں نیلام کی جاوے گی۔

آپ صاحبان ضرور بالضرور تشریف لاکر خرید فرمادیں

المشتہر:- پی اسٹائن ول اینڈ کمپنی گورنمنٹ آکشنرس کانپور

Inc. IN. M.X. De Noronha & son Cawnpore.

شان دار ——— پانچواں ——— ہفتہ

ایک دلکش اور دلچسپ سو فیصدی رنگین تصویر

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

کنیادان

جمعہ ۵ رجون ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

خاص اداکار کلیانی زیتو۔ غلام محمد۔ ہادی جمشید

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ہمیرپور

سمّن واسطے قرارداد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۰۳ نمبر ابتدا ۱۹۴۲ء

بعدالت منصفی ہمیرپور ضلع ہمیرپور

بیجناتھ پرشاد ولد جوالا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع نواڑی پرگنہ چکھاڑ ضلع ہمیرپور — مدعی

بنام منالعل وغیرہ — مدعا علیہ

بنام منالال عرف منی لعل ولد اجودھیا پرشاد قوم برہمن ساکن شہر کانپور محلہ انورگنج — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت شفع کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۳۰ ماہ جولائی ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات دے سکے۔ حاضر ہوں۔ اور جواب دہی دعوے کی کریں۔ اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر روز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ رمئی ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم
سید زاہد عسکلی مقدم
عدالت منصفی ہمیرپور

کاریگروں کی ضرورت ہے

نہایت ہوشیار اور ہنرمند پائپ فٹرس (Pipe Fillers) کنسٹرکشن فٹرس (Construction Fitter) الیکٹریکل فٹرس (Electrical Fillers) جنرل مینٹیننس فٹرس (Genral Main-tenance Fitters) انسٹرومنٹ فٹرس (Instrument Fitters) اسٹیل اریکٹرس (Steel Erectors) ٹرنرس (Turners) مشینری بنانے والے (Machinist) بوائلر بنانے والے (Boiler Makers) جہاز بنانے والے (Ship Wrights) کے بہترین اور ہوشیار کاریگروں کی۔ ہندوستان کے باہر کے کاروباری فرموں کیلئے ضرورت ہے۔ تنخواہ ایک سو چھیاسٹھ Rs. 166/- ماہانہ دیجاوے گی۔ غیر شادی شدہ یا کنواروں کی حیثیت کے مطابق اُن کے لئے آراستہ کوارٹرس مفت دیئے جائیں گے۔ اور میڈیکل امداد بھی مفت دیجاوے گی۔ اور ہندوستان سے جانے اور آنے کے واسطے کرایہ بھی دیا جاوے گا۔ ملازمت کی مدت دو سال ہے۔ اور ایک مہینہ کی رخصت مع تنخواہ کے دیجاوے گی۔

درخواستیں جس میں مفصل حالات درج ہوں۔ مثلاً عمر۔ استعداد یا لیاقت۔ ٹرننگ۔ کام کے پچھلے تجربے اور موجودہ کام کی تفصیلات وغیرہ اور گھر کا پورا پتہ مندرجہ ذیل پتہ سے روانہ کیجئے۔

نیشنل سروس لیبر ٹربونل۔ کانپور

The National Service Labour Tribunal,
CAWNPORE.

جو ہوشیار اور ہنرمند اُمیدوار نقشوں یا خاکوں کے پڑھنے کے لائق یا قابل ہوں گے صرف اُن ہی اشخاص کی درخواستوں پر غور خوض کیا جائے گا۔

میرا مشورہ سنئے

ہر وقت اپنے گھر میں

سیرولین

"روشے" کا ایک شیشی محفوظ رکھئے

جو سردی کھانسی اور ہر قسم کے سانس کی تکلیف کا بہترین اور واحد علاج ہے

کانپور میونسپل انڈسٹریل اسکول

کانپور میونسپل انڈسٹریل اسکول ۶ رجولائی ۱۹۴۲ء کو کھلے گا۔ اسکول میں مندرجہ ذیل کام سکھائے جاتے ہیں:-

۱۔ موٹر میکنیکل اور الکٹریکل انجینیرنگ۔
۲۔ بڑھئی گیری
۳۔ لوہار گیری (خراد پر کام کرنا بھی)
۴۔ پینٹنگ و پالشنگ کا کام (طرح طرح کے سائن بورڈ بنانا و فرنیچر رنگنا)
۵۔ میٹل اینیملنگ (تام چینی کا کام و چیزوں پر مینا کرنا)

پہلے تین درجوں کا کورس تین سال کا ہے

اور آخری دو درجوں کا کورس دو سال کا ہے۔

سائنس لئے ہوئے میٹرک پاس لڑکوں کو انجینیرنگ کلاس کے داخلہ میں ترجیح دی جاتی ہے۔

مفصل حالات کے لئے قواعد داخلہ منگوائیے۔ جس کی قیمت ۲ دو آنے ہے۔

آر۔ کے۔ باسو

سپرنٹنڈنٹ

میونسپل انڈسٹریل اسکول۔ انڈسٹریل ورکشاپ کانپور

یوپی میں غنڈہ ایکٹ کا نفاذ

لکھنؤ ۳۱ رمئی ۔ میرٹھ مراد آباد اور اُناؤ کے اضلاع میں غنڈہ ایکٹ بابت ۱۹۳۲ء کا نفاذ کردیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں گزٹ میں ایک اعلان شائع ہوا ہے ۔ جیسں بتلایا گیا ہے کہ یوپی کا غنڈہ ایکٹ بابت ۱۹۳۲ء کا آگرہ۔ الہ آباد۔ بنارس، لکھنؤ مراد آباد اور اُناؤ کے ضلعوں میں نفاذ کردیا گیا ہے اور اسپر فوراً ہی عملدرآمد شروع ہوجائے گا۔

صداقت میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

شاندار تیسرا ہفتہ

ایک نئے جوڑے کے رومان کی دلکش کہانی

میجسٹک سینما کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

دا ۵ رہال کانپور

جمعہ ۵ رجون ۱۹۴۲ء سے

اُترے پکچرس کا لاجواب اور دلکش شاہکار

جلد نرالی

خاص اداکار: ونمالا۔ سنالتی مایا دیوی۔ بیبی وملا مظہر خاں۔ ترلوک کپور نوین۔ دیوڈ

پرلطف مذاق۔ وجد آفریں رقص۔ روح افزا موسیقی

شرح ٹکٹ :- ۲/ ، ۱۴ ، ۹ ، ۶ - زنانہ ۱۴

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

مہر بند ٹنڈرس فولاد کی ہلکی گول سلاخوں۔ اینگلس (ANGLES.) ہموار اور چورس سلاخوں اور جی۔ آئی پلین شیٹ (G.I. PLAIN SHEET) وغیرہ کی سپلائی کے لئے طلب کئے جاتے ہیں۔

ہر فارم کے لئے دو روپیہ ۲/- کی ادائیگی پر ٹنڈر فارمس کسی بھی کام کرنے والے دن کو ۲ بجے شام تک میونسپل سنٹرل اسٹورس کرنیل گنج کانپور کے سپرنٹنڈنٹ سے حاصل کیئے جا سکتے ہیں۔

ہر ٹنڈر کے ساتھ دو سو پچاس روپیہ ۲۵۰/- میونسپل آفس کے خزانچی کے پاس جمع کرنے پڑیں گے اور مذکورۂ بالا رقم کی ادائیگی کی رسید کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور و خوض نہیں کیا جائے گا۔

مہر بند ٹنڈرس کانپور میونسپل بورڈ کے ایگزیکٹو افیسر صاحب کے پتہ سے بھیجے جانے چاہیئے اور ٹنڈرس دفتر میں ۱۰ جون سنہ ۱۹۴۲ء کو ۳ بجے شام تک لئے جائیں گے

ٹنڈر فروخت ہونے کے بعد اسکی قیمت پھر واپس نہیں کیجائے گی۔

کامیاب ٹنڈر دینے والے کو انڈنٹ (INDENT.) کی رسید سے ۱۵ دن کے اندر تمام چیزیں سپلائی کرنی پڑیں گی۔

مذکورۂ بالا شرائط میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی کرنے پر ٹنڈر کے ساتھ بطور ضمانت جمع کی ہوئی رقم جرمانہ میں ضبط کرلی جائے گی۔

محمد حبیب اللہ (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور

سامان جنگ چین جانے لگا

نئی دہلی۔ ۲ جون۔ ہندوستان میں چینی کمشنر آنریبل مسٹر شن نے ایک بیان میں کہا کہ ایک بھی چینی سپاہی برما سے باہر نہیں گیا اور تمام چینی فوج دشمن کو اس علاقہ میں اب گوریلا جنگ کے ذریعہ تنگ کر رہی ہے۔ ہندوستان سے ہوائی جہازوں میں اب آنا جنگی سامان جانے لگا ہے کہ بعض اوقات اخبارات بھی نہیں جا سکتے۔

بلجیم اور فرانس پر حملہ

لندن۔ پہلی جون۔ ہوائی وزارت کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے سوموار کی صبح اور دوپہر مقبوضہ فرانس اور بلجیم پر چار حملے کئے۔ دو نازی ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ ۹ انگریزی ہوائی جہاز لاپتہ ہیں۔

نیشنل ہیرلڈ سے ۱۲ ہزار کی ضمانت

لکھنؤ ۲ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایڈیٹر نیشنل ہیرلڈ اور پریس کیپر کے نئے ڈیکلریشن داخل کرنے پر انہیں چھ چھ ہزار روپیہ کی ضمانتیں داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔

بیس ہزار ہلاک ۴۵ ہزار زخمی

نیو یارک۔ ۲ جون۔ اخبار "نیو یارک ٹائمز" کو نامہ نگار اور اہل الرائے معتبر ذرائع سے جو براہ راست خبریں ملی ہیں ان سے چلتا ہے کہ برلن میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ کولون پر ہوائی حملہ میں تقریباً ۲۰ ہزار آدمی ہلاک ہوگئے اور ۴۵ ہزار زخمی ہوگئے۔ یہ بھی خبر ملی ہے کہ شہر دھڑا دھڑ خالی ہو رہا ہے

محوری طاقتوں کی فوجی کانفرنس

ٹوکیو۔ پہلی جون۔ جاپانی اخبار "نشی نشی" شمبو کا بیان ہے کہ محوری طاقتوں کی ایک فوجی کانفرنس میں ہونے والی ہے اس کانفرنس میں سمندری معاملات میں محوری طاقتوں کے درمیان اشتراک عمل پر غور ہوگا۔

چینی ٹاپو پر جاپانی قبضہ

چنگکنگ پہلی جون۔ چین کے سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ چینی فوجیں ہوفنگ کی چار دیواری کو لڑ رہی ہیں۔ جاپانی فوجیں تین جنگی جہازوں سے یہانگ کے ٹاپو میں اتر گئی ہیں۔ لڑائی جاری ہے۔

شان دار چھٹا ہفتہ — خزانچی سے بہتر — شان دار چھٹا ہفتہ

آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ

ساون کے نظارے ہیں اور لوٹ گئی پاپن اندھیا ہیں

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

جمعہ ۵ جون سنہ ۱۹۴۲ء

پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہ کار

خاص اداکار

نور جہاں۔ غلام محمد

منورما۔ اجمل

بی بی اختر۔ نفیس

ابراہیم۔ درگا موٹے

خاندان

بہترین دل کش ڈرامہ

تشریف لا کر لطف اٹھایئے

استعمال سے قبل

اسپرو

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

MADE IN ENGLAND

ASPRO

REG. TRADE MARK

'اسپرو' دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

استعمال کے بعد

قیمت:- ۳ ٹکیاں ۱ آنہ، ۳۲ ٹکیاں ۱۰ آنے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بیکھٹکے استعمال کرسکتا ہے

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور دردِ حادثہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں۔

۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورٹین سے نجات دلاتی ہیں۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک:-

۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے ۱ ٹکیا۔ ۳-۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز:- جے۔ ایل۔ ماریسن۔ سن۔ اینڈ۔ جونس۔ (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ مشن رو اکس ٹنشن فون نمبر ۶۹۶، کلکتہ

B. 112 - URD.

صدر لکھنؤ یونیورسٹی یونین کی گرفتاری

لکھنؤ۔ ۲ جون۔ سید محمد جعفر صدر لکھنؤ یونیورسٹی یونین کل ڈیفنس رولز کے ماتحت اپنے مکان پر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

سوسائٹی کی برائیوں اور نفرت انگیز خرابیوں کا حیرت انگیز نمونہ

موسیقی اور روح افزا نغموں سے لبریز تصویر!

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

جمعہ ۵ جون سنہ ۱۹۴۲ء سے

ہند پکچرز کی دلکش موسیقی نواز تصویر

سوسائٹی

خاص اداکار

ستارہ - الکنندہ

نذیر - مجید

گوپے

دلچسپ اسٹوری۔ دل سوز نغمے۔ اور دلکش ڈانس، آپ سب کچھ اسمیں پائیں گے

تشریف لا کر اپنے لطف کو دوبالا کیجئے

میں قبض کے لئے کیا کروں؟

سب سے پہلے اندرونی صفائی کی طرف توجہ دیجئے!

تندرستی کے لئے اندرونی صفائی قدرت کا سب سے پہلا اور ضروری اصول ہے قبض دور رکھنے کا سب سے اچھا طریقہ اندرونی صفائی ہے۔
اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک گلاس روزانہ پینے سے آپ کے جسم کی اندرونی صفائی رہتی ہے یہ تمام گندگی جس سے کہ قبض پیدا ہوتا ہے نکال دیتا ہے یہ خون کو ٹھنڈا اور صاف رکھتا ہے تمام جسم کو ٹھنڈا اور صاف رکھتا ہے تمام جسم کو تر و تازہ اور چست بناتا ہے روزانہ ایک گلاس اینڈریوز پی کر خوش رہیئے اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی۔
ہمیشہ با قاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

مقوی عین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے

155

نیشنل ہیرلڈ کیخلاف ضبطی ضمانت کا حکم

منسوخ کرنیکا مطالبہ

لکھنو۔ ۲۹ رمئی۔ لکھنو کے اخبار نویسوں کی ایک میٹنگ مسٹر کیلئے ایڈیٹر پائنیر کی صدارت میں ہوئی جس میں تمام انگریزی، اردو، ہندی اخبارات کے نمائندے شریک تھے۔ پہلے رزولیوشن میں حکومت کی بدیں وجہ مذمت کی گئی کہ گزشتہ دو برس سے وہ پریس ایکٹ اور ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کا آزادانہ استعمال کر رہی ہے اور اب ستیہ گرہ کو بند کرنے کے بعد نیشنل ہیرلڈ کی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے، دہلی کے سمجھوتہ کو توڑا جا رہا ہے۔ حکومت ہند اور پریس کا نفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی سے کہا گیا کہ وہ یوپی گورنمنٹ سے سمجھوتہ کی پابندی کرائیں۔

دوسرے رزولیوشن میں تجویز کیا گیا کہ حکومت یوپی کسی تجربہ کار اخبار نویس کو پریس ایڈوائزر مقرر کرے یا اگر کوئی ایسا اخبار نویس نہ ملے تو کسی سینیر جوڈیشل افسر کا تقرر عمل میں لائے

ایک رزولیوشن میں گورنمنٹ سے کہا گیا کہ وہ نہ صرف نیشنل ہیرلڈ کی ضمانت کی ضبطی کا حکم منسوخ کر دے بلکہ وہ حکم بھی واپس لے لے جس کی رو سے نومبر ۱۹۴۰ء میں اس سے ضمانت مانگی تھی۔

پنڈت جواہر لال کی تقریر

جھانسی ۳۰ رمئی۔ (تیج اسپیشل) پنڈت جواہر لال نے جو لکھنو جاتے ہوئے یہاں اترے ایک پبلک جلسہ میں گورنمنٹ کو تنبیہ کی کہ وہ سخت گیری کی پالیسی سے اجتناب کرے۔

پنڈت جی نے کہا کہ ہم ہندوستان میں انگریزی حکومت کے خلاف کئی سال سے لڑ رہے ہیں۔ اب بھی اُس کے خلاف ہیں۔ اور آئندہ بھی لڑتے رہیں گے، لیکن جاپانیوں اور جرمنوں کو اس لئے ہندوستان کا دوست سمجھنا کہ وہ انگریزوں سے لڑ رہے ہیں بزدلی ہوگی۔

یہ لڑائی انگریزوں کا اجارہ نہیں۔ اسمیں کئی دیگر ملک بھی محوریوں کے خلاف جنگ آزما ہیں۔ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ چین اور روس ہار جائیں۔ اور وہ اصول جن کے لئے وہ لڑ رہے ہیں تباہ ہو جائیں۔ ہم دس برس سے چین پر جاپانی حملے کی مخالفت کرتے آئے ہیں اب اُسے ترک نہیں کر سکتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امپیریلزم ختم ہو رہا ہے اور ریت کے محل کی طرح آخر کار گر پڑے گا، لیکن ہمیں اُسے ختم کرنے کے جوش میں نئے آقاؤں کو اپنے ملک میں نہیں بلانا چاہیئے۔

چودھری خلیق الزماں کا اعلان

بمبئی ۳۰ رمئی۔ مسلم لیگ کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے چودھری خلیق الزماں لیڈر مسلم لیگ پارٹی یوپی اسمبلی نے کہا کہ پاکستان ہی مسلمانوں کا منتہائے مقصود نہیں ہم اس سے بھی زیادہ مانگتے ہیں۔ پاکستان تو صرف ہمارے آگے کودنے کی زمین ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب اسلامی ممالک پاکستان کی صف میں آ کھڑے ہوں گے۔ اسی وقت مقصد پورا ہوگا۔

شاندار ―― چوتھا ―― ہفتہ

شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دلگداز داستان

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۵ رجون ۱۹۴۲ء سے

مینرو افلم کمپنی کا شہرۂ آفاق اسلامی ڈرامہ

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

خاص اداکار
سہراب مودی ۔ چندر موہن
نسیم ۔ سردار اختر ۔ شیلا
صادق علی

پکار

شرح ٹکٹ ۳/ ۴/ ۹/ ۱۲/ زنانہ ۴/

بحکم جناب مسٹر پرشاد گپتا اسپیشل جج درجہ دوم کانپور

فارم اطلاع نامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج دوم کانپور
۱۵۹ سنہ ۳۶ء استثنار متفرقہ
تیسری سہائے وغیرہ سائلان
بنام اٹاوہ کمرشل بنک اٹاوہ
۲۔ سری رام عرف بابو رام ولد نواری لال برہمن ساکن قصبہ بلہور ضلع کانپور
۳۔ نربدا پرشاد قوم کالستھ ساکن راؤ پور ضلع کانپور
۴۔ امرناتھ ولد نامعلوم قوم کنبیا کورمی ساکن بیری پرگنہ بلہور ضلع کانپور
۵۔ مساۃ سورا کنور بیوہ منشی گنگا سہائے بمکان گرجا شنکر صاحب وکیل کانپور۔
۶۔ جگناتھ پرشاد برہمن قصبہ بلہور

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ تیرنی سہائے متوفی و تیسری سہائے وغیرہ ساکن قصبہ بلہور ضلع کانپور مساۃ سورج مکھی بیوہ ترینیا سہائے متوفی نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اُس سے متعلق کیے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اُس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوے ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم سنصرم
عدالت اسپیشل جج درجہ دوم کانپور
مہر عدالت

ہندوستان میں شبہ کی فضا

لندن۔ ۲۹ر وزیر ہند مسٹر ایمرے نے ہندوستان کے نئے ہائی کمشنر سر عزیز الحق کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ابھی تک شبہ کی زبردست فضا موجود ہے مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شک و شبہ کی فضا بہت جلد دور ہو جائے گی۔ ہندوستان اور برطانیہ برابر کے حصہ دار کی حیثیت سے ملیں گے۔ میں اُس وقت کے انتظار میں ہوں جب کہ ہم ایک بڑی کامن ویلتھ میں برابر کے حصہ دار کی حیثیت سے شامل ہوں گے۔

مسٹر ایمرے نے مزید کہا کہ لڑائی کے بعد سر عزیز الحق کے فرائض زیادہ بڑھ جائیں گے جب کہ ہندوستان کی اپنی حکومت آزادانہ طور پر ان بہت سے معاملات کو سنبھالے گی جن کی اس وقت وزیر ہند پر ذمہ داری ہے۔

سر عزیز الحق نے کہا کہ سلطنت برطانیہ سے قوموں کی ایک کامن ویلتھ پیدا ہوگی جو تمام بنی نوع انسان کے لئے حوصلہ افزا ہوگی۔

پرکاش سے ضمانت طلبی

لاہور۔ ۳۰ رمئی۔ لاہور کے اردو ہفتہ وار اخبار پرکاش سے حکومت ہند نے پریس ایمرجنسی پاور ایکٹ کے تحت ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانت اس مضمون کی بنا پر طلب کی ہے جس کا عنوان تھا کہ "میں نے اسلام کیوں چھوڑا"۔

اسی آرٹیکل کے سلسلہ میں پرکاش کے پریس کی ڈھائی ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے۔

نواب اسمعیل خاں کا بیان

حیدر آباد دکن۔ ۲۹ رمئی۔ نواب اسمعیل خاں نے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس نے راجہ جی کا رزولیوشن نامنظور اور بابو جگت نرائن لال کی تجویز منظور کر کے گفت و شنید کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اسلئے مسلم لیگ اور کانگرس کے پانچ پانچ نمائندوں کے تقرر سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

کارخانے سے تازے

معتدل فضا

براہ راست نیشنل کے جدید معتدل فضا کارخانہ سے آتے ہیں جہاں نقصان پہونچانے والے ذرّے نکال دیئے جاتے ہیں تمباکو معتدل فضا سے اور اسکا دت لیا جاتا ہے۔ کہ یہ ڈھول اور کوڑا گرد گٹ سے مبّرا ہے۔

سادے اور کورک ٹپ میں دستیاب ہو سکتے ہیں

اصلی کورک ٹپ

دس پیسے میں دس سگریٹ
۵ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN

کارواں ایرکنڈیشن سگریٹ

نیشنل ٹوبیکو کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ

روس و امریکہ میں معاہدہ

واشنگٹن ۲۷ رمئی۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر کارڈل ہل نے روسی سفیر مسیو لٹوینوف کو جو کاغذات دیئے ہیں وہ اس سمجھوتہ کا مسودہ ہے جو کہ روس اور امریکہ کے درمیان ادھار پٹہ کے مال سپلائی کرنے کے متعلق ہوا ہے۔

ہوٹل کے ملازموں پر آرڈیننس

مدراس ۲۹ رمئی۔ گورنر نے اعلان کیا ہے کہ وزیگاپٹم کے ہوٹلوں۔ قہوہ خانوں۔ وغیرہ کے ملازموں پر بھی ضروری سروس کے آرڈی نینس کا اطلاق کر دیا گیا ہے۔

شان دار ―― چودھواں ―― ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۵ رجون ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار
اشوک کمار۔ لیلا چٹنس
ممتاز۔ کرونا۔ شہزادی
راجکماری۔ ڈیسائی

موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص۔ مزاح۔ سب کچھ آپ اس میں پائیں گے

تشریف لا کر لطف اٹھائیے!

آرہی ہے پیاس خاص اداکار سیتہ پربھا۔ پردھان۔ ایشور لال
نذیر۔ گلاب۔ بلوریہ

REGD. NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو بیٹھے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱۲
ممالک غیر
سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۴

ادبیات

جامعۂ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ

۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۲ء کے جامعہ ادبیہ کے مشاعرہ کا ایک حصہ صداقت کی ۶ جون سنہ ۱۹۴۲ء کی اشاعت میں شایع ہو چکا ہے بقیہ تین قافیے اس اشاعت میں شایع کیے جارہے ہیں امید کہ ناظرین کی تفریح طبع کا باعث ہوں گے

بندگی

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب نواب آثر کانپوری	ماحصل بس یہی ہے الفت کا	میں ہوں اور تیری بندگی دن رات
جناب ازل "	باز آیا ازل محبت سے	مجھ سے ہوگی نہ بندگی دن رات
جناب بزمی بلند شہری	فرض بندے کا ہے یہی بزمی	رہیئے مصروف بندگی دن رات
جناب سلیم ناطقی	حسن کی بے نیازیوں کی قسم	عشق نے کی ہے بندگی دن رات
جناب سخا شاہجہانپوری	ایک سجدہ بھی اپنی حد میں نہیں	اور کرتے ہیں بندگی دن رات
جناب شاکر ناطقی	کچھ بھی اظہار مدعا نہ ہوا	ہو گئے وقف بندگی دن رات
جناب شمیم کانپوری	خاص بندوں پہ ہوگئی ہے فرض	بندہ پرور کی بندگی دن رات
جناب شیدا "	جو ہے لیل و نہار کا مالک	کیجئے اس کی بندگی دن رات
جناب صبا لکھنوی	غیر کا دخل ہو نہ خلوت میں	میں ہوں اور تیری بندگی دن رات
جناب فرخ کانپوری	اس کے احکام جزو ایماں ہیں	ہم نے کی اس کی بندگی دن رات
جناب نواب قیصر "	دیکھیں وہ بے نیاز ہے کتنا	ہم ہیں اب اور بندگی دن رات
جناب ندرت "	جو نفس ہے وہ ایک سجدۂ شکر	یوں ہی کرتے ہیں بندگی دن رات

بے خودی

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب نواب آثر کانپوری	فکر انجام بھی آثر ہے ضرور	نہیں اچھی یہ بے خودی دن رات
جناب ازل "	ہے نگاہوں میں کون مست شباب	چھائی رہتی ہے بے خودی دن رات
جناب بزمی بلند شہری	کیف صہبائے عشق کیا کہئے	بے خودی سی ہے بے خودی دن رات
جناب سلیم ناطقی	ایک اک سانس پر گزرتا ہے	عالم ہوش و بے خودی دن رات
جناب سخا شاہجہانپوری	مجھ کو دیتا ہے درس خاموشی	جذبۂ ذوق بے خودی دن رات
جناب شاکر ناطقی	انقلاب آرہے ہیں دنیا میں	میں ہوں اور میری بے خودی دن رات
جناب شمیم کانپوری	بڑھ رہا ہے کس آستاں کی طرف	رہرو راہ بے خودی دن رات
جناب شیدا "	اس سے پوچھو مآل لذت عشق	جس کو رہتی ہو بے خودی دن رات
جناب صبا لکھنوی	ہوش قرباں کسی تصور پر	ہے عجب کیف بے خودی دن رات
جناب صدر ڈی ایس پی	اب تو بیمار کا یہ عالم ہے	چھائی رہتی ہے بے خودی دن رات
جناب فرخ کانپوری	منکشف کیا ہو راز بحر عشق	ناخدا کو ہے بے خودی دن رات
جناب نواب قیصر "	ہوش میں آؤ ہوش میں قیصر	نہیں اچھی یہ بے خودی دن رات
جناب ندرت "	کیف جذبات عشق ارے توبہ	دل پہ طاری ہے بے خودی دن رات

روشنی

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب نواب آثر کانپوری	دل بیدار تیرا کیا کہنا	تیرے دم سے ہے روشنی دن رات
جناب بزمی بلند شہری	تیرا شمس و قمر میں ہے جلوہ	جس کی رہتی ہے روشنی دن رات
جناب سلیم ناطقی	دور ہوتی نہیں سیہ بختی	آہ کرتی ہے روشنی دن رات
جناب سخا شاہجہانپوری	تو سمایا ہے جب سے نظر دل میں	دل میں رہتی ہے روشنی دن رات
جناب شاکر ناطقی	دل میں شاید ہے نور جلوۂ یار	ایک ہی سی ہے روشنی دن رات
جناب شمیم کانپوری	نور دیتی ہے دین و دل کو	تیرے جلووں کی روشنی دن رات
جناب شیدا "	دل پہ عکس اس کا پڑ گیا تو کیا	کاش رہتی یہ روشنی دن رات
جناب فرخ "	چاند سورج ہیں ڈوبنے والے	لیکن اس کی ہے روشنی دن رات
جناب نواب قیصر "	گو ہر شب چراغ کیوں کیئے	داغ دل کی ہے روشنی دن رات
جناب ندرت "	تیرے ہی نور [illegible] کی قسم	ہے اندھیری میں روشنی دن رات

دنیائے اسلام

دول عظمیٰ میں ترکی کی حیثیت

استنبول کے "ینی صباح" نامی اخبار میں مندرجہ بالا سرخی سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"سوڈ دسٹ اکو" نامی ایک جرمن اخبار میں جو زیادہ تر مشرق قریب کے مسائل میں دلچسپی لیتا ہے۔ "یورپ اور ترکی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ بغیر مضمون پڑھے بھی یہ اندازہ لگا لینا کچھ مشکل نہیں ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوگا۔

اس میں لکھا گیا ہے کہ ترکی کا مفاد اس میں ہے کہ وہ جرمن کا ساتھی ہو جائے۔ برطانیہ ترکی کا کبھی دوست نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے مضمونوں میں اصل مطلب کے بجائے یہ بات دیکھنے کی ہوتی ہے کہ مطلب کس پیرایہ میں ادا کیا ہے اور کیسے کیسے دلائل استعمال کئے ہیں۔

مثلاً ایک اخبار کو دیکھئے۔ یہ لکھتا ہے کہ برطانیہ اور ترکی کے مفاد مشترک نہیں ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اس کا بہتر فیصلہ ہمیں کر سکتے ہیں اور ہم اخبار مذکور کی رائے سے ذرا بھی متفق نہیں ہیں۔ بہترین اور اعلیٰ ترین مدبرین ابھی کچھ ہی دن ہوئے اعلان کر چکے ہیں کہ ہماری پالیسی میں اس وقت سے جب سے ہم نے برطانیہ کے ساتھ معاہدہ اتحاد کیا ہے ابتک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

ہم اپنے برلن والے معاصر سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ترکی اور برطانیہ کے مفاد میں اس وقت مغائرت پیدا ہوگی جب برطانیہ یورپ اور دنیا پر اپنا تسلط جمانے کی کوشش کریگا جب وہ چھوٹی چھوٹی قوموں کے مفاد کا لحاظ کرنا ترک کر دے گا اور جب وہ اپنے اس ارادہ کا اعلان کریگا کہ وہ چھوٹی چھوٹی قوموں سے خود فائدہ اٹھانا اور ان کو اپنی مرضی پر چلانا چاہتا ہے۔ صرف اس وقت ہم برطانیہ کو اپنا دشمن سمجھنے لگیں گے۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے اسمیں جرمنی روسی فرانس یا انگلستان کا سوال نہیں ہے۔ ہماری مرضی پر منحصر ہو تو ہم ان میں سے کسی سے بھی بگاڑنا نہیں چاہتے ہم ان سب دول عظمیٰ سے مل جل کر رہنا پسند کرتے ہیں کیوں کہ ہم اس حیثیت میں نہیں ہیں کہ کسی سے بھی مقابلہ آرائی کریں۔ تاہم ہمارے اہم مفادات کا تقاضا یہی ہے کہ دول عظمیٰ کے برے منصوبوں سے ترکی کو بچائے رکھنے کے لئے ہم ہمیشہ چوکس رہیں اپنی قوت بڑھائے رکھیں اور اپنے ساتھ کسی نہ کسی بڑی قوت کو ملائے رکھیں۔

تباہ شدہ عثمانی سلطنت دول عظمیٰ کی آپس کی رقابتوں اور ان میں توازن قوت قایم رکھنے کی وجہ سے اپنی ہستی باقی رکھ سکی۔ تمام چھوٹی چھوٹی قوتوں کی طرح ہم بھی پریشان ہو کر کانپ اٹھتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ دول عظمیٰ میں توازن قوت باقی نہیں رہا اور کسی ایک قوت کا وزن زیادہ ہونے لگا ہے اس لئے ہر وہ قوت جو یورپ پر اپنا تسلط قایم کرنا چاہے گی ہماری دشمن ہوگی۔ اور جو لوگ ایسی دولت عظمیٰ یا دول عظمیٰ کی مخالفت کریں گے وہ فطرۃً ہمارے دوست ہونگے۔ جنگ کریمیا کے زمانہ میں ہم نے زار کے مقابلہ میں فرانس اور انگلستان سے مدد لی اور ۱۸-۱۹۱۴ء میں زار کا خطرہ دور کرنے کے لئے ہم نے جرمنی کی امداد حاصل کی کیونکہ اس وقت فرانس اور انگلستان روس کے حلیف تھے۔ یہ روش کچھ ترکی کی ایجاد کردہ نہیں ہے۔ جو قوم بھی اپنی حفاظت کرنا چاہتی ہے یہی طریقہ اختیار کرتی ہے۔ اس طرح موجودہ لڑائی میں ہم کو جرمنی کی طرف سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ اس کے توڑ پر ہم نے مغربی جمہوریتوں سے معاہدہ اتحاد کر لیا ہے۔ جیسا پہلے مواقع پر تھا اسی طرح اس وقت بھی یہ محض اپنے بچاؤ کے لئے کیا گیا ہے۔ اگر ہم پر یہ ثابت ہو جائے کہ ہمارا اندازہ غلط ہے اور جرمنی سے ترکی یا یورپ کو کوئی خطرہ نہیں تو اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے۔

ہم نے ابھی یہ محسوس نہیں کیا ہے کہ جرمن خطرہ دور ہو گیا ہے یا اس کی بجائے برطانوی یا روسی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۴

مشترک شہری تحفظ اور اے۔آر۔پی

چونکہ حکومت نے اپنی عقلمندی اور دانائی کو زیادہ قابل اعتبار اور بے نقص سمجھتے ہوئے "سیوک گارڈز" اور اے۔آر۔پی یعنی شہری تحفظ اور ہوائی تحفظ کے آرگنائزیشنوں کو بالکل سرکاری کنٹرول میں رکھا ہے اور دوسری طرف ارباب کانگریس اور دوسرے لوگ بھی عوام کو مصیبتوں اور ہنگامی خطرات کے وقت پوری امداد دینا چاہتے ہیں اس لئے اب پبلک مفاد کے پیش نظر صرف ایک ہی صورت باقی رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ "شہری تحفظ اور "اے۔آر۔پی" کے ارگنائزیشن دوسرے غیر سرکاری آرگنائزیشنوں سے ملکر کام کریں۔ بہتر تو یہی تھا کہ سول ڈیفنس کا پورا اور نہایت اہم مورچہ بالکل غیر سرکاری ہاتھوں میں ہوتا اور لوگوں میں صرف غیر سرکاری آرگنائزیشنوں ہی کے ذریعہ سکون، اعتماد، اور ایک دوسرے کو مدد دینے کی فضا پھیلائی جاتی، لیکن جبکہ حکومت اپنے "اے۔آر۔پی وغیرہ کے کاموں پر اپنا ہی کنٹرول رکھنا چاہتی ہے تو دوسرے درجہ پر یہی صورت مفید ہوسکتی ہے کہ سرکاری اور غیر سرکاری آرگنائزیشن ملکر کام کریں۔ اتنے بڑے خطرات کے وقت پرسٹیج اور اختیار کا سوال باقی نہیں ہے، بلکہ اصلی مقصد یہ ہے کہ ہر صورت میں عوام کو تا حد امکان پریشانیوں اور مصیبتوں اور ہلاکتوں سے بچایا جائے۔ اس سلسلہ میں تین صوبوں سے حوصلہ افزا اطلاعات ہمارے پاس آئی ہیں (بمبئی بہار اور یوپی) حکومت بمبئی نے بمبئی کارپوریشن کے میئر کو ایک خط اس مضمون کا لکھا ہے کہ شہری تحفظ کیلئے حکومت ایک مشترک "سول ڈیفنس کمیٹی" بنانے کے لئے تیار ہے، جس میں حکومت کے چار نمائندے، میونسپلٹی کے آٹھ نمائندے، اور چار دوسرے غیر سرکاری نمائندے شامل ہونگے۔ اس کمیٹی کے صدر کارپوریشن کے میئر ہوں گے، نائب صدر بمبئی کے "شیرف" ہونگے اور سرکار کا ہوم ڈپارٹمنٹ (اے۔آر۔پی برانچ) کے انڈر سکریٹری اس کمیٹی کے سکریٹری کی خدمت سر انجام دینگے ہمیں مسرت ہے کہ حکومت نے اس سلسلہ میں اپنا رویہ بدل ڈالا ہے، اور اپنی ضد اور مخالفت کو ترک کرکے کم از کم شہری تحفظ کے سلسلہ میں مشترک طور پر کام کرنے میں رضامند ہوگئی ہے کاموں کی تفصیلات کیا ہوں گی، اس پر ابھی بحث کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر ایسی مشترک کمیٹیاں ہر بڑے شہر اور صوبے کے لئے بنائی گئیں تو انکے کام مختلف مقامی ضرورتوں کے مطابق ہونگے۔ لیکن ایک حقیقی اصول جسے حکومت بمبئی نے تسلیم کرلیا ہے وہ یہ ہے کہ حکومت اور میونسپلٹی دونوں اس کمیٹی کے مناسب فیصلوں کو تسلیم کریں گی اور سول ڈیفنس کی تمام سرگرمیاں خواہ وہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری اسی مشترک کمیٹی کی عام نگرانی میں ہونگی۔

صوبہ بہار میں راجندر بابو نے صاف لفظوں میں یہ اعلان کردیا ہے کہ جہاں تک شہریوں کو امداد پہونچانے کا تعلق ہے ارباب کانگریس ہر طرح کا تعاون پیش کرنے کے لئے تیار ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ غذا اور دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی کے لئے شہروں اور دیہاتوں کے مختلف حلقوں کو کافی بالذات (Self Sufficient) بنادیا جائے۔ بہتر یہی ہوگا کہ صوبہ بہار کے اعلیٰ سرکاری حکام راجندر بابو کے مشورہ سے بمبئی کی تقلید کرتے ہوئے جلد از جلد ایک مشترک کمیٹی کی اسکیم تیار کرلے۔ صوبہ یو۔پی سے میرٹھ کی اطلاع مظہر ہے کہ میرٹھ کے ٹاؤن کنٹرولر نے مقامی کانگریس کمیٹی کے صدر کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں ان تمام انتظامات کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے جو کانگریس کمیٹی نے شہری تحفظ اور اے۔آر۔پی وغیرہ کے سلسلہ میں کئے ہیں۔ اس خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سرکاری اے۔آر۔پی کے انتظامات سے ہمیشہ کانگریس کمیٹی کو باخبر رکھا جائیگا۔ اور "حلقہ کا مجسٹریٹ" وقت ضرورت پر امداد بھی طلب کرے گا۔ ہمارے خیال میں بہترین صورت وہی ہے جو بمبئی میں اختیار کیگئی ہے مشترک کمیٹیاں اور مخلصانہ مشترک خدمات عوام کے لئے زیادہ مفید ثابت ہونگی، اور حقیقی خطرے کے وقت انھیں خدمات سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے گا۔

زیادہ کپڑا تیار کرو

ہندوستان میں کچھ دنوں سے "زیادہ غذا پیدا کرو" کی جدوجہد جاری کیگئی ہے، لیکن ایک حلقہ کا خیال ہے کہ اسی کے ساتھ ساتھ "زیادہ کپڑا بناؤ" کی اسکیم بھی جاری ہونی چاہئے ہندوستان اس وقت غذائی چیزوں کی گرانی کے علاوہ کپڑے کی گرانی کا بھی شکار ہو رہا ہے اور اس کی حقیقی ضرورت آپڑی ہے کہ کپڑا ابھی اسی طرح زیادہ سے زیادہ مقدار میں بنایا جائے۔ جسطرح کھانا زیادہ سے زیادہ مقدار میں پیدا کیا جائے ہمیں شک نہیں کہ یہ مسئلہ کسی قدر پیچیدہ ہے، بیرونی ممالک سے درآمد بند ہے اور شہریوں اور فوجوں دونوں کے ملبوسی ضروریات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ لیکن اصلی قابل غور نکتہ یہ ہے کہ ہندوستان کے خام ذرائع اتنے وسیع ہیں کہ وہ اپنی آبادی کی تمام ضرورتوں کو پورا کرسکتا ہے، اور صنعت پارچہ بافی میں ترقی کے امکانات لامحدود ہیں۔ صرف ایک صحیح نظام عمل کی ضرورت ہے۔

ایک ماہر فن طباعت کا انتقال

کانپور کے شہرۂ آفاق (الیتھوپریس) انتظامی پریس کے بانی خواجہ عبدالواحد صاحب نے تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں ۲۲ جون ۔ شب یکشنبہ (پونے چار بجے رات) کو انتقال فرمایا۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون"

مرحوم پر گزشتہ نومبر ۱۹۴۱ء میں فالج کا دورہ ہوا تھا اور اسی دن سے آپ صاحب فراش تھے۔ مرحوم پرانی وضع اور اخلاق کے ایک بہترین نمونہ تھے مرحوم نے ۱۸۹۰ء میں انتظامی پریس قائم کیا تھا، مرحوم فن طباعت وغیرہ کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ انتظامی پریس صوبہ میں فن طباعت کے لحاظ سے بہترین پریس ہے۔

مرحوم میرے حقیقی چچا تھے اور میں نے اپنے والد کے انتقال کے بعد آپ ہی کی نگرانی میں تربیت پائی تھی۔

میری خدائے عز وجل سے دعا جزانہ دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اڈیٹر

بیر الحکیم

لیبیا میں بالآخر محوری فوجوں نے بیر الحکیم کو علاقہ فتح کرلیا۔ دو ہفتہ کی سخت لڑائی کے بعد یہ جرمنوں کی پہلی قابل ذکر فتح ہے ہم اس کی اہمیت کم کرنا نہیں چاہتے لیکن ضرورت سے زیادہ اسے اہمیت نہ دینا چاہئے۔ یہ ضرور ہے کہ یہ ایک اہم مقام ہے لیکن جبتک محوری طاقتوں کو لیبیا کے شمالی ساحل کے مورچے فتح کرنیکا موقعہ نہ ملے اس وقت تک یہ فتح فیصلہ کن نہیں کہی جاسکتی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جرمنوں کا ابتدائی پروگرام یہ تھا کہ چار دن میں ہی قلع قمع کردیا جائے لیکن چار دن کیا چودہ دن ہو چکے لیکن ابھی تک اس خواب کی تعبیر نہیں ہوئی ہے۔

میونسپل بورڈ

۶ جون ۷ بجے رات کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوا۔

سب سے پہلے چیرمین صاحب نے قانونی مشورہ کی بنیاد پر جو انھوں نے الہ آباد کے ایک سربرآوردہ ایڈووکیٹ مسٹر شیو پرشاد سنہا سے لیا تھا یہ رولنگ دی کہ مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب کو ایکزیکیوٹیو افسری کے عہدہ پر مستقل کرنیکا حق صرف گورنمنٹ کو ہے کیونکہ انکا تقرر بھی گورنمنٹ نے کیا تھا۔

اسکے بعد چیرمین صاحب نے فرمایا کہ ممبران مسٹر حبیب اللہ کے کام کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرسکتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد مسٹر گوری پرشاد کپور نے ایک رزولیوشن اس مفہوم کا پیش کیا کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ مسٹر محمد حبیب اللہ کو مستقل نہ کرے کیونکہ وہ اس عہدہ کے قابل نہیں ہیں۔

اس رزولیوشن کی تائید میں پنڈت شیو نرائن ویدمسٹر بشو ناتھ بھرتیا، چودھری منیشوری پرشاد نگم، بابو دوارکا پرشاد ڈھنگر اور دوسرے ہندو ممبران نے کی۔ مسٹر مارگن سکریٹری چیمبر آف کامرس نے مسٹر محمد حبیب اللہ کے کام کی تعریف کی اور کہا کہ وہ ایک قابل اور لائق افیسر ثابت ہوئے ہیں اور انہوں نے بورڈ کے کاموں میں کافی ترقی و اصلاح کی ہے۔

مسٹر تلک چند گریل نے مسٹر ڈیوڈسن۔ مسٹر وحید احمد۔ مسٹر سید علی زیدی۔ مسٹر ایس۔ ایم بشیر اور مسٹر مصطفےٰ اسمعین نیر نے ایکزیکٹو افیسر صاحب کے کام کی تعریف کی اور انکو ایک لائق افسر بتایا۔

مسٹر ایس۔ ایم بشیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ موجودہ ایکزیکٹو افیسر صاحب کے خلاف غلط پروپگنڈا کیا جارہا ہے۔ پانی کی کمی کی ذمہ داری کنسلٹنگ انجنیر پر ہے مسٹر حبیب اللہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بورڈ کے انتظام میں انہوں نے کافی ترقی کی ہے مسٹر سید علی زیدی نے کہا کہ مقامی ہندو اخبارات اور لیڈروں نے بھی مسٹر محمد حبیب اللہ کے کام کی تعریف کی ہے۔ مسٹر کے۔ جی۔ نگم سکریٹری مزدور سبھا نے مسٹر محمد حبیب اللہ کے کام کی تعریف میں ایک مضمون لکھا تھا جو کہ مقامی ہندی اخبارات میں چھپا تھا۔ علاوہ اسکے جو ممبر آج انکی مخالفت کررہے ہیں انہوں نے مجھ سے مسٹر محمد حبیب اللہ کی محنت اور انکی قابلیت کی تعریف کی تھی، اس سلسلہ میں انہوں نے پنڈت شیو نرائن مصرا وید کا نام بھی لیا لیکن مصرا جی نے اس کو منظور نہیں کیا۔

مسٹر نیر نے کہا کہ ایک ذمہ دار افسر کو قابل اور ایماندار ہونا چاہئے۔ مسٹر محمد حبیب اللہ میں یہ دونوں اوصاف موجود ہیں انکی مخالفت کرنیوالوں میں کسی نے بھی انکی ایمانداری پر حملہ نہیں کیا ہے اور نہ انکی ناقابلیت کی وزن دار مثالیں بتائی ہیں انکی قابلیت کا ایک نمونہ یہ ہے کہ انہوں نے جسقدر رپورٹیں بورڈ کے سامنے پیش کی ہیں وہ سب منظور کرلی گئی ہیں اور کہیں ان پر نکتہ چینی نہیں کی گئی۔

مسٹر محمد حبیب اللہ نے بورڈ کے انتظام میں کافی ترقی کی ہے جس بورڈ میں ۲۰ سال سے خرابیاں ہوں جو انہیں ایک سال کے اندر بالکل دور نہیں کیا جاسکتا۔

مسٹر نیر نے رزولیوشن پیش کیا کہ گورنمنٹ سے درخواست کیجائے کہ وہ مسٹر محمد حبیب اللہ کو مستقل کردے ووٹ لئے جانے پر بابو گوری پرشاد کپور کا رزولیوشن منظور ہوگیا اور مسٹر نیر کا رزولیوشن نامنظور رہا۔ پہلے رزولیوشن کے حق میں ۱۷ ووٹ اور دوسرے رزولیوشن کے حق میں ۱۳ ووٹ آئے۔

برف پر کنٹرول

مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت کانپور میونسپلٹی چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں برف کا مندرجہ ذیل نرخ مقرر کیا ہے:۔

بڑے ٹھیکیدار سے ۔۔ فی من و دیگر تھوک خریداری کیلئے ۱۲/ فی من متفرق کے لئے فی سیر ایک آنہ

خلاف ورزی کرنے والے کو ۳ سال تک سزا یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دیجاسکتی ہے۔

ڈسٹرکٹ وار کمیٹی

۸ جون کو کانپور ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کی انتظامیہ کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوا اور یہ طے ہوا کہ ہز اکسلنسی گورنر کے خط کے مطابق نیشنل فرنٹ قائم کیا جائے اور نئی پروپگنڈا اور پبلسٹی کمیٹی بنائی جائے۔ مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا اور مسٹر جے نرائن ٹنڈن اس سب کمیٹی کے چیرمین و سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔

ڈیفنس لون اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ بند ہو جانے کی وجہ سے کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ کسی نہ کسی شکل میں کوئی قرضہ جاری کرے تاکہ لوگ اپنا فاضل روپیہ اسمیں لگا سکیں۔

سر جوالا پرشاد

۱۱ جون کو ملک معظم کی پیدائش کی خوشی میں جو خطابات کی فہرست شایع ہوئی ہے اسمیں سر جوالا پرشاد سریواستوا کو کے۔ بی۔ ای۔ کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔ ہم اس حصول اعزاز کیلئے سر سریواستوا کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ہونے کی وجہ سے بری کردیا گیا ہے۔

خاکسار

مسٹر حسن سید علی اور معشوق علی کپتان خاکسار و انسٹرکٹرس کانپور کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت یونیفارم میں پریڈ کرانے کے الزام میں گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

ہڑتال

۶ جولائی کو مسٹر پابوال پریسیڈنٹ یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کے سلسلہ میں شہر میں ہڑتال کیگئی اور شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوا۔

سویٹ وچائنا ویک

مزدور سبھا نے ۱۴ جون سے ۲۰ جون تک سویٹ وچائنا ویک منانا طے کیا ہے۔ کونسل نے حال کی گرفتاریوں کی مذمت کی ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ مالکان مل کو بونس دینے پر مجبور کرے۔

امتحانات کے نتائج

کانپور کے ہائی اسکول اور انٹر کالج کے امتحانات شایع ہوگئے ہیں جسکا خلاصہ ہم اس پرچہ میں شایع کر رہے ہیں۔

بی۔ این۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج سے ہائی اسکول میں ۹۹ لڑکے اور انٹر کالج میں ۱۳۵ لڑکے کامیاب ہوئے ہیں دیگر اسکول و کالج سے جسکی تعداد ڈیوڑھی دوگنی کے قریب ہے ہائی اسکول میں ۱۵ اور انٹر کالج میں ۱۱ لڑکے فرسٹ ڈویزن میں کامیاب ہوئے ہیں، انٹر کالج میں ڈسٹنکشن میں بھی ۲۶ لڑکے آئے ہیں۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا اسکول و کالج کی تعلیم بہت اچھی ہے، جسکے لئے ہمارے مکرم دوست پرنسپل کھنا مبارکباد کے مستحق ہیں۔

نیشنل ہیرلڈ

نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ کی ضمانت کے سلسلہ میں کانپور شہر سے تقریباً ۶ ہزار روپیہ چندہ کرکے بھیجا گیا ہے۔

لوکل باڈیز

یو۔ پی گورنمنٹ نے لوکل باڈیز کے انتخابات میں ایک سال کی مزید توسیع کردی ہے۔

گیہوں کی گرانی

گیہوں کی گرانی کانپور میں بہت بڑھ گئی ہے اور اچھا گیہوں سوا پانچ اور ساڑھے پانچ سیر مل رہا ہے۔ پبلک اسوقت سخت تکلیف میں ہے۔ گورنمنٹ کو جلد سے جلد اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ۸ سیر سے کم گیہوں فروخت نہ ہونے پائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر ایل۔ پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جلد اس طرف توجہ فرماکر پبلک کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر پنالال

ڈاکٹر پنالال آئی۔ سی۔ ایس مشیر گورنمنٹ یو۔پی کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب ملک معظم کی سالگرہ کے موقع پر ملا ہے۔

کانپور کے ہائی اسکول اور انٹر کالج کے امتحانات کے نتائج

نمبر شمار	نام ہائی اسکول وانٹر کالج	شریک امتحان تعداد	پاس	فی صدی	فرسٹ ڈویزن	سکنڈ ڈویزن	تھرڈ ڈویزن	ڈسٹنکشن
۱	گورنراین کھتری ہائی اسکول	۴۰	۳۹	۵-۹۷	۴	۳۱	۴	۰
۲	ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول	۲۳	۲۲	۶-۹۵	۲	۱۵	۵	۰
۳	بی۔این۔ایس۔ڈی انٹر کالج	۱۰۸	۹۹	۹۲	۱۵	۶۶	۱۸	۰
۴	کرائسٹ چرچ ہائی اسکول	۳۸	۳۴	۲-۸۹	۵	۱۷	۱۲	۰
۵	بالکا ودیالیہ انٹر کالج	۲۵	۲۲	۸۸	۵	۱۱	۶	۰
۶	ڈی۔اے۔وی۔ہائی اسکول	۹۲	۷۴	۵-۸۰	۷	۳۸	۲۹	۰
۷	کے۔کے انٹر کالج	۸۰	۶۴	۸۰	۵	۳۱	۲۸	۰
۸	اے۔وی۔ودیالیہ۔ہائی اسکول	۲۲	۱۷	۲-۷۷	۲	۵	۱۰	۰
۹	مارواڑی انٹر کالج	۶۰	۴۳	۶-۷۱	۶	۲۱	۱۶	۰
۱۰	گورنمنٹ ہائی اسکول	۵۸	۳۸	۶۵	۴	۲۶	۸	۰
۱۱	اے۔وی۔ایم۔ہائی اسکول	۶۶	۳۶	۶-۵۴	۱	۱۷	۱۸	۰
۱۲	پی۔پی۔ان۔ہائی اسکول	۵۰	۲۶	۵۲	×	۱۳	۱۳	۰
۱۳	ایچ۔ایم۔انٹر کالج	۷۱	۳۴	۹-۴۷	×	۱۹	۱۵	۰
۱۴	بی۔این۔ایس۔ڈی۔انٹر کالج	۱۶۳	۱۳۵	۸۳	۱۱	۵۵	۶۹	۲۶
۱۵	بالکا ودیالیہ انٹر کالج	۲۵	۱۹	۸-۷۸	×	۹	۱۰	×
۱۶	کے۔کے۔انٹر کالج	۱۶	۱۳	۴-۶۹	۱	۶	۶	۲
۱۷	کرائسٹ چرچ کالج	۸۹	۵۳	۴-۵۸	۴	۲۲	۲۶	۵
۱۸	ڈی۔اے۔وی۔کالج	۹۹	۵۳	۵۴	۴	۱۹	۲۸	۸
۱۹	ایس۔ایم۔وی انٹر کالج	۳۷	۲۰	۵۴	۱	۱۰	۹	۴
۲۰	ایچ۔ایم۔انٹر کالج	۱۸	۷	۸-۳۸	×	۲	۵	×

کہا جاتا ہے کہ جرمنی کے بعض سائنسداں اُمید کر رہے ہیں کہ چند سال کے اندر وہ ایک دیو پیکر "راکٹ" طیارہ میں سفر کر کے چاند تک پہونچ جائیں گے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس کام میں بھی نازیوں کی چالبازیاں موجود ہوں گی۔ پہلے تو وہ چاند کی سرحد میں سیاحوں کی حیثیت سے داخل ہوں گے۔ اور اُس کے بعد جرمن رشیں کے نام پر چاند پر قبضہ کر لینے کی کوشش کریں گے۔ لیکن فوراً ہی بعد مریخ (Mars) سے ایک دوسرا راکٹ آئے گا اور جرمنوں کو مار بھگائے گا۔

چار مقرروں کے بیانات کے اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔

"برطانی امپائر ہمیشہ سے دنیا میں آزادی اور انصاف کی سب سے بڑی ایجنسی رہا ہے۔ امپائر ہی پر ہمارا عقیدہ وہ چیز ہے جو ہمیں ان مشکل اوقات میں سنبھالے رکھ سکتا ہے۔"

مسٹر ایمرے

"ہم خدا کی پسندیدہ قوم ہیں اور ہمارا مشن یہ ہے کہ مشرقی ایشیا کو مشترک خوش حالی کے لئے آزاد کرائیں"

جنرل ٹوجو

"میرا عقیدہ ہے کہ ہم سطح دنیا پر سب سے بڑی قوم ہیں اور غالباً ان تمام قوموں میں عظیم ترین ہیں جنہوں نے کبھی بھی اس دنیا میں بود و باش اختیار کی ہے۔"

مسٹر ڈف کوپر

"قادر مطلق نے ہمیں ایک فیوہرر عطا کر کے ہم پر رحم فرمایا ہے۔ صرف جرمن قوم ہی وہ قوم ہے جو ہٹلر جیسا فیوہرر رکھتی ہے۔"

گوئرنگ

کیا ان چاروں دعوؤں پر کسی تبصرہ کی ضرورت ہے؟

تمہارا حُسن

(از محترمہ لئیقہ سوز (اردل))

میں نے تمہیں دیکھا ...

تم برے، دریچہ کے قریب میز پر کہنیاں ٹیکے مطالعہ میں محو تھیں۔ سیاہ و دراز بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔ بالوں کی لٹوں کے درمیان تمہارا تھوڑا سا چہرہ اس طرح نظر آ رہا تھا جیسے بادلوں میں ماہ منور ... !

دنیا و مافیہا سے بےخبر تم مطالعہ میں محو تھیں ...... !

حسن بےخبر! میں نے تمہیں دیکھا ...... !

تم باغ میں ہر ایک پھول کے گرد حسین تیتری کی طرح اٹھلا رہی تھیں۔ نرگس شہلا نے تمہیں دیکھ کر اپنی نیم وا آنکھیں کھول دیں۔

سرخ و سفید گلاب والہانہ انداز میں جھومنے لگے۔ اور تم گل عباس کے تختہ کے قریب بیٹھ گئیں۔

تم پیازی پھولوں کے درمیان شوخ تیتری معلوم ہو رہی تھیں حسین و رنگین تیتری .... !

سکوت شام میں میں نے تمہیں دیکھا۔

تم تالاب کے کنارے سفید لباس میں ملبوس خاموش کھڑی تھیں۔ اور تمہاری جھیل آنکھیں گریہ آلود تھیں۔ گھنی۔ لانبی پلکوں پر قطروں ایسے آنسو لرزاں تھے تمہارا نازک چہرہ باسی چاندنی کی طرح زرد و اداس تھا اور تم بےحد مغموم تھیں۔

حسن سوگوار ... ...

شجاع خاتونیں گھوڑوں پر سوار تھیں اور تمام اسلحہ سے آراستہ۔ چاروں طرف سینکڑوں دھویں دھار مشعلیں روشن تھیں اور بڑی عجلت کیساتھ دیوار تعمیر ہو رہی تھی۔

سلطان بیگم کی بیدار مغزی کی یہ پہلی نذیر ہے کہ اُس نے اپنی عاقلانہ تدبیر سے صبح ہونے سے بیشتر اس طول و طویل دیوار کو نہایت استحکام کے ساتھ اُٹھا لیا۔

یہ نہایت حیرت کی بات ہے کہ سلطان بیگم نے باوجود اپنے محصور ہونے کے بہادر مغلوں کے منہ پھیر دیئے۔ اور اب بڑے بڑے جوانمردوں کی طبیعتیں اس مہم سے اُچاٹ ہوتی چلیں۔ لیکن افسوس کہ باوجود ایک مقتدبہ زمانہ گزرنے کے بھی اطراف و جوانب سے انکی کمک اور مدد پہونچنے کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا۔ یہاں غلہ اور دیگر ذخیرہ کم ہو گیا۔ اور آلات حرب میں کمی واقع ہوئی۔ مجبور ہو کر چاند بی بی نے حکم دیا کہ چاندی کے گولے توپ میں بھر کر شاہی لشکر پر مارے جائیں۔ اور جب تک حیات مستعار باقی ہے غنیم کو جواب دینے میں کوتاہی نہ ہو جائے۔

اسی اثنا میں خبر ملی کہ سہیل خاں حبشی سلطان کے باپ عادل شاہ کا نائب ستر ہزار سواروں کے ساتھ محصورین کی امداد میں بیجاپور سے روانہ ہو گیا ہے۔ اس خبر سے محصورین کو بہت کچھ تقویت ہوئی۔ مگر چونکہ چاند بی بی کے اُمرا متذلل ہو گئے تھے اسلئے انہوں نے شہزادہ مراد کو صلح کا پیغام بھیجا۔ شہزادہ اور اُسکی تمام فوج کی ہمت بھی پہلے ہی سے اُچاٹ اور برگشتہ ہو چکی تھی۔ اور روز مرہ کی کوشش سے محاصرہ اُٹھانا ہی چاہتا تھا کہ صلح کا پیغام پہونچتے ہی جھٹ راضی ہو گیا۔

جرمن فوجیں ناگیشیا میں

لندن ۱۱ مارچ ۴۲ - جرمن فوجیں کاکیشیا میں آ گھسی ہیں۔ یہ وہ خبر جو لندن سے وشی نیوز ایجنسی کو ملی ہے۔ [illegible] نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمن فوجوں نے [illegible] میں [illegible] جو کہ [illegible] کی جیل گھاٹ کے پورب میں ہے۔ جرمن فوجوں نے "ارسپال" پر قبضہ کر لیا ہے۔ [illegible] ... کہ [illegible] ڈنکرکس کا حصہ ہے اور کریمیا کے [illegible] [illegible] [illegible] ... [illegible] کے [illegible] سے [illegible] واقع ہے [illegible] ... صرف ۲۵ میل [illegible] ... [illegible] نیپ [illegible]

روس کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جرمنوں

بیگم سُلطان

ایک مورخ کے قلم سے

شہنشاہ اکبر کی بڑی تمنا اور آرزو تھی کہ وہ دکن کو فتح کرے۔ لیکن اسے کئی مرتبہ اس سلسلہ میں سخت ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اکبر کو سب سے زیادہ جس بہادر خاتون نے پریشان کیا وہ بیگم سلطان تھی۔ یہ بہادر خاتون ابراہیم عادل شاہ والی بیجاپور کی بیٹی تھی جس کی شجاعت اور مردانگی نے مغل سپہ سالاروں کے چھکے چھڑا دیے تھے۔

بیگم سلطان چاند بی بی کی دست راست تھی۔ اگر سچ پوچھیے تو جو شجاعت اور بہادری چاند بی بی کی طرف منسوب کی جاتی ہے اُسکی حقدار بیگم سلطان ہی تھی۔ بیگم سلطان ہی نے چاند بی بی کی پشت پناہی کی تھی۔ بیگم سلطان کی شجاعت اور بہادری کے واقعات میں سے ہم صرف ایک واقعہ درج کریں گے جس سے اندازہ ہو جائے گا کہ اس بہادر خاتون نے کس طرح مغلوں کے دانت کھٹے کر دیے تھے۔

سنہ ۱۰۰۴ھ میں جب اکبر فاتح ہندوستان کی جرار فوج قلعہ احمد نگر کا محاصرہ کیے پڑی تھی تو بیگم سلطان چاند بی بی کے پہلو بہ پہلو محاصرین کے حملہ زور شور سے روک رہی تھی چاند بی بی نظام الملک والی دکن کی چہیتی لڑکی تھی جو اپنے باپ کے انتقال کے بعد ملک و تخت کی وارث قرار دیگئی تھی۔ اور جو اس محصوری کی حالت میں قلعہ سے مضرت و نقصان دفع کرنے اور جنگ کے اہتمام و سرانجام میں مردانہ وار کمر ہمت باندھے ہوئے نہایت سرگرمی و مستعدی کیساتھ کوشش کر رہی تھی۔

بیگم سلطان نے اس وقت چاند بی بی کا بہت ساتھ دیا۔ اور شجاعت و جانبازی کے خوب ہی جوہر دکھائے اور اُسے کامیاب کرنے میں اپنی جان تک لڑا دی۔ اگرچہ بادشاہی لشکر نے واروں کے باندھنے مورچوں کے درست کرنے۔ نقبوں اور سرنگوں کے کھودنے میں اپنی ساری تدبیر کوشش روپیہ صرف کر دیا لیکن بیگم سلطان کی شجاعت نے اس کی ساری تدبیریں خاک میں ملا دیں۔ اور متواتر گولہ باری اور زبردست شبخونوں سے اکبری فوج کو بہت بڑا نقصان پہونچایا۔ آخر کار ہزار کوششوں کے بعد خانخاناں نے جو ان دنوں اکبری افواج کا بہت بڑا سپہ سالار تھا اور تجربہ کار افسر تھا۔ اپنے لشکرگاہ سے قلعہ کے برج اور دیوار کے نیچے تک ایک نہایت عمیق اور گہری سرنگ لگیا۔ اور ان میں صد ہا من بارود کی تھیلیاں اتار دیں۔ اسی طرح قلعہ کے مشرقی حصہ میں بھی ایک عظیم الشان نقب تیار کی گئی۔ شیر دل اور باہمت چاند بی بی نے فلاطون منش سلطان بیگم کی رائے سے چند ذہی عقل اور تیز ہوش جاسوسوں کو متعین کیا اور نقب کا سراغ لگا کر حملہ کے دن پہلے قلعہ کی اندر کی جانب سے نقب کے مقابل زمین کھودنی شروع کی۔ یہاں سے وہاں تک برابر ایک نقب کر کے بارود کی تمام تھیلیاں نکال لی گئیں اور احتیاط و دور اندیشی کے لحاظ سے اسقدر پانی کی مشکیں چھڑوا دی گئیں کہ وقت پر آگ کے شراروں کی جگہ پانی کے فوارے چھوٹتے نظر آئیں۔

چاند بی بی اور سلطان بیگم جب اس مہم سے فارغ ہوئیں تو اب وہ دوسری سرنگ کا سراغ اور پتہ لگانے کے درپے ہوئیں۔ مگر ہنوز ان کی اس دوسری مہم کی تکمیل نہ ہوئی تھی کہ دفعتہً شہزادہ محمد مراد اور خانخاناں نے اپنے جرار بہادروں اور قلعہ گیر سواروں کو قلعہ کے اُڑا دینے اور محصورین پر اچانک ٹوٹ پڑنے کا حکم دیدیا۔ چاند بی بی کی بدقسمتی اور پیچ پڑ پڑ جھٹ یہ تو خوش قسمتی تھی کہ اول اُسی سرنگ میں آگ دی گئی۔ جس کی نکیل میں ابھی تک چاند بی بی ناکام تھی۔ بارود میں آگ لگتے ہی قلعہ کی ایک جانب کی دیوار پچاس گز اُڑ گئی۔ ایک عظیم الشان دھواں اُٹھا اور گرج کی سی آواز پیدا ہوئی جس سے سارا میدان گونج اُٹھا۔ نہایت وحشتناک زلزلہ افزا صدا اور ہولناک گڑگڑاہٹ اور مورچوں [illegible] بام کے آسمان اُڑنے اور پھر [illegible] پڑنے سے میدان جنگ ایک وحشتناک منظر اور اور ہنگامہ محشر بن گیا۔

بہادران جنگ اپنی خونریز تلواروں کو نیام سے کھینچے ہوئے اس انتظار میں کھڑے تھے۔ کہ کب قلعہ کا دوسرا برج اور دیوار اُڑے اور محصورین حملہ کریں لیکن جب اُنہیں معلوم ہوا کہ دوسری سرنگ آگ نہیں دیتی۔ اور بارود کی جگہ پانی سے لبریز ہے۔ تو عام طور پر تمام لشکر میں ایک تشویش اور حیرت پیدا ہو گئی۔ حملہ آور فوج میں جو جیتی دچالاکی ہونی چاہیئے وہ اب لوگوں میں نام تک کو باقی نہ تھی۔ ہر ایک شخص حیرت کا پتلا بنا ہوا دوسرے کو تکتا تھا۔ اور اُسکے چہرے سے پریشانی کے آثار دکھائی دیتے تھے۔

چاند بی بی اور سلطان بیگم کے لئے یہ موقع بہت اچھا تھا۔ اُنھوں نے یہ فرصت غنیمت پاکر جاندیدہ بہادروں کی طرح برقع اوڑھ کر ایک ایک تلوار گلے میں حمائل کی۔ اور ایک ایک ہاتھ میں لیکر فوراً اس گری ہوئی منہدم دیوار پر آ موجود ہوئیں۔ بڑے بڑے تختے اور آہنی لٹھے اور کڑیاں بانس مٹی کے ٹوکرے اور تھیلیاں جو احتیاطاً پیشتر سے مہیا کر لی گئی تھیں۔ نہایت چالاکی سے دیوار کی بنیاد میں ڈالنا شروع کر دیں۔ اور خود دیوار سے نیچے اُتر کر لوگوں کو بے انتظار نقد دیا۔ اور سب سے ملکر آن کی آن میں قلعہ کی دیوار تعمیر کر لی سلطان بیگم نے چند چھوٹی چھوٹی توپیں اس مقام پر چڑھا دیں اور محاصرین کی آمد کا راستہ بند کر دیا۔

بہادر مغلوں نے اگرچہ بہت سے پے بہ پے حملے کئے لیکن محصورین نے ایسی جوانمردی کے ساتھ اُن کے حملے روکے اور گلا گلا جواب دیے کہ اُنہیں قلعہ کے نیچے تک آنا نصیب نہ ہوا چونکہ اس جنگ میں اکبری فوج کو زیادہ سے زیادہ نقصان ہو چکا تھا اور بڑے بڑے بہادر کام آ چکے تھے لہٰذا خانخاناں کو مجبوراً اپنی فوج کو پیچھے ہٹانا پڑا۔ اور رات کی لڑائی دوسرے دن کل کے لئے اُٹھا رکھی گئی۔

جب رات کی تاریکی چھا گئی اور طرفین کے لشکر اپنے اپنے مقامات میں جا اُترے تو جوانمرد اور بلند حوصلہ چاند بی بی اور بہادر سلطان بیگم کو ہمراہ لئے ہوئے منہدم دیوار کے پاس پہونچی اور بہت سے چالاک معماروں اور مزدوروں کو [illegible] فراہم کیا۔ یہ منظر بھی دلکش اور قابل دید تھا۔ کہ دونوں

وائرلیس کی تاریخ

گزشتہ سے پیوستہ

مسٹر ہرٹز کے بعد سیمویل مورس نے سنہ ۱۸۴۲ء میں اور جیمز باؤمین لنڈسی نے سنہ ۱۸۵۴ء میں وائرلیس کی ذریعہ گڈرکٹ کی آواز جو تار برقی میں استعمال ہوتی تھی ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے اور سننے کی کوشش کی۔ اور وہ اپنی کوششوں میں کامیاب بھی ہوئے۔ اور خاص بات اُن کے اس تجربہ میں یہ تھی کہ وہ اپنا تار کا ذرا سا سرا دریا کے اندر ڈالتے تھے۔ اور جہاں سننا مقصود ہوتا تھا وہاں بھی اسی طرح سرا دریا کے پانی میں ڈبو دیتے۔ اس طرح یہ تین چار میل تک آواز پہونچا سکے۔ (یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ ان دونوں نے اپنے اپنے تجربہ الگ الگ ایک دوسرے کی مدد کے بغیر کیے)

شروع میں یہ آوازیں صرف تین چار میل یہاں تک سنی جا سکتی تھیں۔ لیکن تھوڑی سی جانفشانی کے بعد آوازیں سینکڑوں میل تک سنی جانے لگیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس کی ترقی میں ڈاکٹانوں کے انجینیروں کی بھی کافی کوششیں شامل ہیں۔

اسی طرح وقت گزرتا رہا۔ اور چڑھنے والے ترقی کے زینہ پر چڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ سنہ ۱۸۷۲ء میں لومس میدان میں کودا۔ اور عجیب عجیب آلات بنائے جن سے بجلی (یہ وہ بجلی نہیں جس سے روز مرہ آپ کے مکان میں روشنی ہوتی ہے۔ بلکہ وہ بجلی جو اُس وقت چمکتی ہے جب وقت بادل خوب چھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا مینھ برس رہا ہوتا ہے) کی آواز کو بھی اپنے کانوں سے سنا۔ اور دنیا کو یہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ یہ بجلی (چمکنے والی) اسی بجلی کی مانند ہے جو گھروں میں روزمرہ روشنی کرتی ہے۔ اور بھاری بھاری مشینوں اور بجلی کو چلاتی ہے۔

مسٹر لومس کی مشین سے پھینکی ہوئی بجلی کی لہریں تقریباً دس میل تک سنی گئیں۔ اُس نے ایریل کی نئی ترکیب ایجاد کی اور وہ یہ تھی کہ پتنگ تانبے کا تار باندھ کر اُڑائی جاتی تھیں۔ اور اس سے ایریل کا کام لیا جاتا تھا۔

اب ایریل کی طرف بھی لوگوں کا رجحان ہوا۔ چنانچہ سنہ ۱۸۸۶ء میں مسٹر ڈالوس دولبر نے تانبے کا تار ڈنڈوں میں باندھ کر اُنھیں کچھ فاصلے سے گھر کے اور پلغب کر کے ایریل کا نیا طریقہ ایجاد کیا۔ (یہ طریقہ اب تک مستعمل ہے)

اب وائرلیس کی ترکیب یہ تھی کہ جہاں سے لہریں چلتی تھیں وہاں کا اس نئی قسم کا ایریل مائکروفون اور زمین (Earth) میں باندھا جاتا تھا۔ اور جس جگہ ان لہروں کو حاصل کرنا مقصود ہوتا تھا وہاں کا ایریل جو اسی قسم کا ہوتا تھا۔ لہروں کو حاصل کرنے کے آلے اور زمین سے بندھا ہوتا تھا۔

سنہ ۱۸۹۲ء میں ٹامس ایڈیسن نے اپنا خیال اس طرف مبذول کیا۔ بہت سے تجربہ بھی کئے مگر کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔

سنہ ۱۸۹۳ء میں ایک اور امریکن سائنسداں نکولا ٹسلا نے بھی اس طرف توجہ کی۔ اسمیں شک نہیں کہ کچھ تھوڑی بہت کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ مگر کوئی خاص بات پیدا نہ کر سکا۔

اسی طرح ایک دو نے نہیں بلکہ کئی سائنسدانوں نے اپنی اپنی لیاقت کے مطابق پوری پوری کوشش کی ان میں سے بعض بعض کو تو بالکل ناکامیابی کا چہرہ دیکھنا پڑا۔ کچھ نے تھوڑی بہت کامیابی حاصل کی۔ مگر کوئی خاص اہمیت کی چیز ظہور پذیر نہ ہو سکی۔

ڈیوڈ ایڈورڈ ہگز (جو سنہ ۱۸۳۱ء میں لندن میں پیدا ہوئے اور ۲۳ سال کی عمر میں امریکہ بھیج دیے گئے) نے بھی اپنی سی پوری کوشش کی۔ اور مائکروفون بنانے میں کامیاب بھی ہوئے۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے پرنٹنگ ٹیلی گراف بھی ایجاد کی۔

ان کا مائکروفون اس قدر اچھا تھا کہ اُس کے سامنے سے مکھی کے گرنے یا لکھتے وقت قلم کی آواز تک ٹیلی فون کے ذریعہ بخوبی سنائی دیتی تھی۔ ۵

ہندوستانی فلموں کی لمبائی

کم کیجائے

ہندوستانی فلمیں جو پہلے پندرہ سولہ ہزار فٹ لانبی ہوتی تھیں۔ اب ان کی لمبائی گیارہ ہزار فٹ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ کیم جون کی پابندی عائد کر دی ہے کہ کسی فلم کی لمبائی گیارہ ہزار فٹ سے زیادہ نہ ہو۔ اور ٹریلر کی لمبائی زیادہ سے زیادہ چار سو فٹ ہو۔

اس پابندی کے عائد کرنے کی حکومت کو اسلئے ضرورت پیش آئی تاکہ کچے فلموں کا خرچ کم ہو سکے۔ اور کچے فلموں کی درآمد میں کمی کے باوجود بھی ہندوستان کی فلم کمپنیاں زندہ رہ سکیں۔

ہندوستان کے بعض فلمی حلقوں میں حکومت کی اس پابندی کو بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے اور یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ فلموں کی لمبائی کی وجہ سے فلموں کی مقبولیت میں بھی کمی واقع ہو جائے گی۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ فلمی حلقوں کا مندرجہ بالا خیال کہاں تک درست ہے لیکن ہماری رائے ہے کہ فلموں کی مقبولیت ان کی لمبائی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے خیال میں جو فلم جتنی بہتر ہوگی وہ اتنی کامیاب ہوگی۔ خواہ اس کی لمبائی عام فلموں سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس کے برخلاف اگر کوئی فلم پندرہ ہزار فٹ کے بجائے بیس ہزار فٹ لانبی بھی بنائی جائے اور اُسمیں کوئی جاذبیت پیدا نہ کی جائے تو پبلک اس طویل فلم کو دیکھتے دیکھتے اکتا جائے گی۔

ہندوستانی فلموں کا اگر گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو ہر فلم میں دو تین ہزار فٹ کے حصے ایسے ناکارہ ہوتے ہیں کہ اگر ان کو فلم سے نکال دیا جائے تو فلم میں کمی کی بجائے اور زیادہ روانی اور دلکشی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ہمارا خیال ہے کہ اگر گیارہ ہزار فٹ سلولائڈ کو فلم سازوں نے صحیح طریقہ پر صرف کیا تو فلموں میں کشش میں اور دلچسپی میں کمی پیدا ہونے کے بجائے اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔

---

۴ اُنھوں نے اپنا لہریں پھینکنے کا بھی ایک آلہ ایجاد کیا جس میں بیٹری تھی۔ ایک انڈکشن کوائل ایک گھڑی کا سا حساب جس سے بجلی کی لہریں ٹوٹتیں چلتیں اور کم و بیش ہوتی رہیں اس آلے سے پھینکی ہوئی بجلی کی لہریں مائکروفون اور ٹیلی فون کے ذریعہ ... فٹ تک سنی جا سکتی تھیں۔

مسٹر ڈیوڈ کے بعد مسٹر ایڈورڈ برانلے کا نام قابل ذکر ہے سنہ ۱۸۹۰ء میں یہ فرانس کے ایک مشہور سائنسداں ہوئے ہیں اُنھوں نے بھی بجلی کی لہریں پھینکنے کا آلہ تیار کیا جسکو بعد میں سر اولیور لاج نے بنا کر اس کا نام ہیر ررکھا۔

مسٹر برانلے اور سر اولیور کے بعد وائرلیس کی تاریخ میں ہمیں مسٹر مارکونی کا نام سنہری حروف سے لکھا ہوا نظر آتا ہے یہ اٹلی کا باشندہ تھا۔ مگر روس میں سائیجنٹ پروفیسر مقیم تھے۔ مسٹر مارکونی نے ایریل اور ارتھ کی نئی ترکیب دھات کی چادر کو لٹکا کر اور زمین میں دبا کر ایجاد کی۔ اس طرح لہریں پھینکنے کی جگہ چادر کو زمین میں گاڑنے سے آواز بہت دور تک جانے لگی۔

مسٹر مارکونی اپنی جان توڑ کوششوں کے بعد اس قابل ہوئے کہ وہ اپنا لہریں ۱۴ میل تک پھینک سکیں۔ یہاں یہ بتانا نا انصافی ہوگی کہ سر ولیم پریز نے جو اس زمانہ میں ڈاک کے چیف انجینیر تھے مسٹر مارکونی کی کافی مدد کی مسٹر مارکونی کے بعد اُن کے کام میں اصلاحیں اور نئی نئی چیزیں روز بروز رفتہ رفتہ شروع ہوئیں۔ ذرا غور۔ توجہ۔ فکر اور کوشش کے بعد یہ چیز اس حد پر پہونچ گئی جس حد پر آپ اُسے دیکھ رہے ہیں۔

م م خارکوف کے مورچہ پر نیا حملہ شروع کر دیا ہے اور وہاں پھر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے سیبستاپول پر جرمنوں کے حملے پورے زور شور سے جاری ہیں۔ روس کے فوجی اخبار "ریڈ اسٹار" کا بیان ہے کہ سیبستاپول میں روسی فوجوں کی حالت نازک ہے۔ جرمنوں کا دباؤ زیادہ بڑھ گیا ہے لیکن روسی فوجیں اب تک بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور ابھی تک کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوا۔

اقوال زریں

زبان ہاتھ کے مقابلہ میں زیادہ تیز چلتی ہے مگر دنیا میں انقلاب پیدا کرنے اور نیکی کی طاقتوں کو فروغ دینے والے زبان کی بہ نسبت ہاتھ سے زیادہ کام لیتے ہیں۔

کنجوس برا ہے۔ لیکن مفلس پھر بھی اچھا ہے اول الذکر سے تو پھر بھی کچھ ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن آخر الذکر سے ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں مل سکتی

تمہارے نزدیک عام لوگ احمق اور بیوقوف ہیں لیکن وہ اس قدر بیوقوف نہیں جتنا تم نے انھیں سمجھ رکھا ہے۔

جو شخص آج اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے کھانے پینے کے معاملہ میں اسراف سے کام لیتا ہے۔ اسے کل بھوک کا عذاب برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

پڑھنے کے بعد اس پر غور کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ خوراک کھا کر اُسے ہضم کرنا۔

غفلت کا نتیجہ ندامت ہے۔

موج تبسم

طبیب:۔ تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارا مرض نہایت ہی مخدوش ہے۔

مریض:۔ مخدوش سے آپ کا کیا مطلب ہے؟

طبیب:۔ مطلب کچھ بھی نہیں۔ صرف سو روپیہ آپکو خرچ کرنا ہوں گے۔

شوہر:۔ بیوی! ڈاکٹر کہتا تھا کہ میرا ہاضمہ بیحد کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے۔

بیوی:۔ پھر اس کا علاج۔

شوہر:۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ دواؤں سے بہتر اچھی غذا کا استعمال ہے۔ اسلئے تم مجھے نہایت عمدہ غذا کھلایا کرو۔ تا کہ معدہ کو مشقت کی عادت پڑے اور اس طرح معدہ کی کمزوری دور ہو۔

شوہر:۔ بیوی سے۔ دیکھو وہ نوجوان مرد اور عورت یکجا بیٹھے ہوئے زندگی کا کیا لطف اُٹھا رہے ہیں۔

بیوی:۔ غالباً ان دونوں کی شادی ہو چکی ہے۔

شوہر۔ ناممکن ہے۔ کیونکہ شادی کے بعد زندگی کا لطف اُٹھایا ہی نہیں جا سکتا۔

صداقت میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیجئے۔

دلچسپ معلومات

ردّی کاغذ

کاغذ پیدا کرنے والے ملکوں میں اہم ترین سویڈن اور فن لینڈ تھے۔ ان کا بنا کاغذ اب اتحادیوں کو ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے پچھلے دنوں برطانیہ میں ردّی کا کاغذ جمع کرنے کی مہم شروع کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہو گی کہ ایک ٹن ردّی کاغذ سے مندرجہ ذیل چیزوں میں کوئی ایک بن سکتی ہے۔

توپ سے چلنے والے گولوں کے اندرونی خول	۱۵۰۰
توپوں کی اندرونی ٹوپیاں	۹۰۰۰
بارودی سرنگوں کے اندرونی خول	۱۱۰۰۰
ہوائی جہازوں کے انجنوں کے لئے حفاظتی خول	۱۷۰۰۰
کارتوسوں کے خول	۸۰۰۰۰
ہوائی جہازوں سے گرنے والے بموں کے بکس	۳۰۰۰

ڈیوک آف ونڈسر سابق شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم نے کل ۳۲۶ دن حکومت کی تھی۔

شہنشاہ جارج ششم ۱۲ دسمبر ۱۸۹۵ء میں بمقام ناڈفوک پیدا ہوئے تھے۔

افسانہ

ننھا مانجھی!

احمد ندیم قاسمی بی اے

ننھے مانجھی کو میں دو سال سے جانتا ہوں مہینے ایک بار مجھے ضرور دریا پار جانا پڑتا تھا۔ اس لئے مجھے اس لڑکے سے اس قدر اُنس ہو گیا تھا کہ صرف اُسکی کشتی پر سوار ہونے کی غرض اس کے انتظار میں میں نے کئی راتیں خنک ساحل پر گزار دی تھی۔

بوڑھے ملاح سر پھرا سمجھنے لگے۔ مسافر مجھے بیکار نوجوان کہنے لگے۔ لیکن مجھے اس لڑکے کی ننھی کشتی پیا نے چپو اور دمکتی ہوئی معصوم آنکھیں یاد آ جاتیں۔ اور میں آرام سے پاؤں پھیلائے نیلگوں آسمان کی بے پایاں وسعتوں میں نگاہ دوڑاتا رہتا۔ اور آخر ننھے مانجھی کے کالے کالے چپوؤں کی مست چپ چپ سے چونک اُٹھتا۔

وہ مجھے دیکھ کر بے اختیار ہنستا اور جب کشتی کو باندھ کر میرے پاس آتا تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوتیں۔ وہ میرے سامنے بولنے کی کوشش کرتا۔ لیکن جذبات کے طوفان سے اس کی زبان گنگ ہو جاتی۔ وہ صرف ہنس دیتا اور خوشی کے آنسو اُس کے سانولے رخسار پر پھر کتے ہوئے نیچی گیلی ریت میں کھو جاتے۔

میں اسے ہمیشہ اس مقررہ نرخ سے دگنی تگنی رقم دیا کرتا تھا۔ اور ہر مہینے شہر سے اُس کے لئے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور لے آتا۔ اب کے میں اُس کے بوڑھے باپ کے لئے سات گز کی گلابی پگڑی لے آیا۔ جس کو دیکھ کر اُس کی شفاف آنکھیں اور زیادہ چمکنے لگیں۔

"بابوجی! اگر آج آپ میرے گھر نہ آئے تو میں کشتی چلانا ہی چھوڑ دوں گا"

ننھے مانجھی نے آستین سے آنسو پونچھے اور میرا سوٹ کیس سر پر رکھ کر ایک طرف چل پڑا۔ مجھے اُس دن دفتر میں حاضر ہونا تھا۔ میں نے اُسے ہر ممکن طریق سے سمجھایا۔ کہ بھائی میں نوکری سے برخاست ہو جاؤں گا۔ مجھ پر جرمانہ ہو جائے گا۔ وہ مجھے پھر ادھر نہ آنے دیں گے۔ لیکن اوّل تو وہ اُن شہری اصطلاحات کو سمجھنے ہی سے قاصر تھا۔ اور اگر اُسکے معصوم دل میں ان خطرات کا کچھ احساس پیدا بھی ہوتا تو اچانک مٹ جاتا اور وہ اپنے ضعیف باپ کا واسطہ دیکر مجھ سے کہتا کہ آج ضرور میرے مہمان بنئے۔

مجبوراً میں اُس کے پیچھے پیچھے چلتا گیا۔ اور راہ ایک نہایت لذیذ تقریر کرنے میں مصروف رہا۔

"بابوجی! وہ سامنے دھندلی سی ہے نا" اسی میں ہماری جھونپڑی ہے۔ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے۔ اُس کے بال آٹے کی طرح سفید ہو گئے ہیں۔ وہ کھانا کھاتا ہے تو ایک ایک لقمہ چبانے میں بہت وقت صرف کر دیتا ہے۔ پھر بھی چبا نہیں سکتا۔ بابوجی! ہم نے ایک بکری بھی پال رکھی ہے۔ میں جا کر اُسکا دودھ دوہوں گا۔ جھونپڑے کے دروازہ پر یا اندر کھاٹ پر وہ میرا منتظر بیٹھا ہو گا۔ جو چیز اس پگڈنڈی سے گزرتی دکھائی دے گی۔ وہ اسے دیکھ کر سمجھے گا کہ میرا ننھا آ گیا۔

"رات کو میں اُس کے پاؤں دباتا ہوں۔ لیکن بابوجی ہڈیاں دبانے سے آرام کہاں ملتا ہو گا۔ بابوجی ایک دن ہماری کشتی میں ایک لاش ڈالدی گئی۔ مجھ سے کہا کہ اسے اُس پار لیجاؤ۔

میں نے کنارے پہونچ کر اُسکے منہ سے کپڑا اٹھایا۔ تو وہ ایک بوڑھا سفید بھوؤں والا بزرگ تھا۔ میں نے اُس کے رشتہ داروں سے پوچھا تو اُنھوں نے کہا کہ اپنے بیٹے کی شادی پر جاتے ہوئے راستہ ہی میں مر گیا۔ بیچارہ۔

"بابوجی! اُس دن سے مجھے بھی یہ خیال آیا کرتا ہے کہ کسی دن اگر میرا باپ بھی مر گیا تو میں کیا کروں گا۔ پھر مجھے چپو چلانے اور ماہیا گانے میں کچھ لطف نہ آئے گا بابوجی! اپنی ماں تو میں نے دیکھی ہی نہیں۔ میرے بچپنے ہی میں سدھار گئی۔ باپو کہتا ہے کہ وہ بہت اچھی تھی۔ دریا کنارے اُس کی قبر ہے۔ میں اکثر وہاں جا کر اُس پر اُگی ہوئی گھاس توڑ توڑ کر کھایا کرتا ہوں۔ اور بابوجی اس گھاس میں سرخ سرخ بیروں اور سفید سفید توتوں سے زیادہ مٹھاس ہوتی ہے۔

کشتی کنارے لگی ہی تھی کہ ننھا ملاح اُچھل کر میرے قریب آیا اور میرے گھٹنوں پر سر رکھ کر رونے لگا۔ آج تو آپ میرے مہمان رہیں۔ خدا کے لئے بابوجی .... رسول کے لئے ..... آج رات میری جھونپڑی میں گزار لے۔ مجھے میرا بوڑھا باپ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہو گا۔ بابوجی!

آپ ایکدن بھی نہیں نکال سکتے۔

اپنے غلام کے لئے آپ ایکدن بھی نہیں نکال سکتے۔

آپ ....!

ننھے مانجھی کی یہ فریاد اس معصوم دل کی گہرائیوں سے نکلی تھی۔ جس نے اس دنیا میں آکر پانی اور صرف پانی ایسا مصفا چیز سے تعلق پیدا کیا تھا۔ جس نے اس کرتے کے غلیظ اُجھیڑوں سے بیخبر ہو کر ایک ایسی پاکیزہ فضا میں پرورش پائی تھی۔ جس میں کسی چیز کو محبت سے دیکھنا جرم نہیں سمجھا جاتا۔

"ہمارے دوست بن جاؤ....

اُس وقت تک کے لئے جب تک ہم تمہارے گھر میں نہ داخل ہو جائیں"

جاپانیوں کی 'دوستی' جنگ کی ایک نئی چال ہے

اس کا ہرگز یقین نہ کیجئے کہ جاپانی ہندوستان میں ہمارے مفاد کے لئے آ رہے ہیں۔ یہ انھوں نے لڑائی کی ایک نئی چال نکالی ہے۔ ان کی یہ چال ہمیں بہت جلد سمجھ جانا چاہیئے اور اس سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ان کے میٹھے الفاظ۔ ان کے ریڈیو سے نشر کئے جانے والے وعدے۔ ان کے ایجنٹوں، جو خود ہم میں موجود ہیں، کے ذریعہ پھیلائی ہوئی افواہیں۔ ان سب کا ایک اور صرف ایک ہی مقصد ہے۔ ہم کو دھوکا دینا۔ ہم کو کمزور کرنا اور ہم کو جاپانی سپاہی کے لئے دروازہ کھول دینے کے لئے ورغلانا خود اُس کے فائدے کے لئے۔

لیکن جاپانیوں کا استقبال ہندوستان میں "خوش آمدید" سے نہیں بلکہ موت سے کیا جائے گا۔ ہوا بار توپیں بندوقیں اور پلٹنیں ان پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بیتاب ہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے دیہاتی بھائی بھی ان کی مرمت کے لئے تیار ہیں۔ کیا آپ ان کی پشت پر ان کی مدد کے لئے تیار ہیں؟ اگر ہمارے ۳۸ کروڑ بھائی لڑنے کام کرنے اور مل جل کر اپنا دماغ لڑانے کے لئے ہر طرح مستعد و آمادہ ہیں تو ہم ہرگز نہیں ہار سکتے۔

آج ہی امدادی کام شروع کر دیجئے۔

چین کو یاد رکھئے

"آزادی" کے وعدوں کو جس طرح جاپانیوں نے چین میں پورا کیا ہے اسے ہرگز نہ بھولئے۔ جاپانیوں کو مداخلت کا موقع دینا اچھا نہیں۔ اگر آپ اپنی تمام ملکیت اور اپنی عورتوں کی عزت محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو جاپانیوں کی "دوستی" کا آپکے پاس صرف ایک ہی جواب ہونا چاہیئے یعنی "جنگ"۔

یہی وہ جواب ہے جو چینیوں نے جاپانیوں کے لئے تجویز کیا ہے۔ اور ۵ سال سے چینی جاپانیوں کو یہی جواب دے رہے ہیں ان کی فوجوں کی صفوں کے پیچھے ان کی عورتیں بالکل محفوظ ہیں۔ وہ بلند ہمت اور حوصلہ مند ہیں اور چین کی زندگی کو ایک نئی شکل دے رہے ہیں۔

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ قائم کیجئے

سے اسس کا وجہ پوچھی تو بولا بابوجی۔

"جی چاہتا ہے آج تو ہنستا ہی جاؤں آج تو میرے لئے عید ہو گئی۔ بسیرا بابو تو خوشی سے رو دے گا۔ بابوجی ہمارے ہاں آپ جیسے لوگ کب آتے ہیں؟"

میں حیران تھا کہ مانجھی کی اسس بے پناہ محبت کا بدلہ کیسے اُتاروں گا۔ یہ تو میری پوجا کرتا ہے۔ میں سوچتا گیا کہ اسس کا باپ مجھے دیکھ کر مسرت سے کانپنے گا جھک کر مجھ سے ہاتھ ملائے گا۔ مجھے چارپائی پر بٹھائے گا خود دیوار سے پیٹھ لگا کر زمین ہی پر بیٹھ جائے گا پھر شام کو ہم تینوں اکٹھا کھانا کھائیں گے۔ غریبوں کا مہمان بننے میں جو لذت ہے وہ امیروں کے مہمان بننے میں کہاں؟ امیروں کے ہاں تکلف ظاہری مسکراہٹ۔ اور کھوکھلی تعریفیں۔ غریبوں کے ہاں سادگی۔ اخلاص اور حقیقی مسرت۔ آہ! اگر ساری دنیا غریب ہوتی۔ ساری دنیا کی معاشرت کا معیار اس ننھے مانجھی کے باپ کا سا ہوتا تو کتنی خوش قسمت ہوتی یہ کائنات۔ یہ زہریلی گیسیں۔ یہ بجلیاں برساتے ہوئے ہوائی جہاز۔ یہ آگ اُگلنے والی آہنی ٹائنیں اور یہ کلیجہ بھونتی ہوئی چمکدار نالیاں یہ گردنیں اُڑاتی ہوئی تلواریں۔ یہ رگیں کاٹتے ہوئے نیزے یہ سب نابود ہوتے۔ سادگی کی میٹھی میٹھی پھواریں...... سکون و اطمینان کے خنک و لطیف جھونکے۔ زندگیاں فطرت کی ہلکی ہلکی تھپکیوں اور دھیمے دھیمے ہلکوروں سے لطف اندوز ہوتیں اور پھر...... پھر انسان ہمیشہ جینے کی خواہش کرنے میں حق بجانب ہوتا۔ لیکن اب... ... ... اب تو......!

مانجھی کی آواز آئی "بابوجی"

میرا سلسلۂ خیالات ٹوٹ گیا۔ ہوائی قلعہ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گئے۔

"بابوجی......! وہ ہے ہماری جھونپڑی" دیکھی آپ نے بولوں میں پھنسی ہوئی۔ وہ جس کی دیوار کا ایک حصہ گر چکا ہے۔ ہاں وہی"

دروازہ کھلا تھا۔ دروازہ سے ایک بکری بندھی تھی۔ جو گردن اُٹھائے شاید مانجھی ہی کی منتظر تھی۔ اسکے پاؤں میں زیادہ تیزی آگئی ہے۔ وہ دوڑتا ہوا وہاں پہونچ جاتا۔ مگر مجھے مڑ کر دیکھتا۔ اور رفتار کم کر لیتا تھا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی ... گرفتار کیا گیا۔ ان

اسمبلی کی میعاد میں پھر توسیع

نئی دہلی۔ ۸ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل نے کونسل آف اسٹیٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی کی میعاد میں پہلی اکتوبر ۱۹۴۲ء سے ایک سال کی مزید توسیع کا فیصلہ کیا ہے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 10/230

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر ڈیراپور

مقام کانپور ضلع کانپور

ٹھاکر شمبھر سنگھ مدعی

بنام چھیدو خاں مدعا علیہ

بنام۔ چھیدو خاں ولد نا معلوم قوم مسلمان ساکن موضع جھینجھک۔ پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۲۳۰ منافع کے دائر کی ہے، لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ جون ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور چونکہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ مئی ۱۹۴۲ء کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

ہیں کے جرکا فذات ... ہیں ایسی واپس کرنا چاہیے

جرمنی کے دس جہاز ڈبو دیئے

ماسکو ۶ جون۔ آج ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس کے جھپکیلے ہوائی جہازوں نے بالٹک میں جرمنی کے دس جہاز ڈبو دیئے۔

وہ آج کتنا خوش تھا۔ کشتی سے اُتر کر جھونپڑی تک آنے کے دوران میں اُس کے معصوم لبوں کے کانپتے ہوئے گوشے کھلے ہی رہے۔ اور اُسکی آنکھیں مسکراتی رہی ہیں۔ اسس کے نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان پسینے کے دو چار قطرے شاید شدت احساس کا ثبوت پیش کر رہے تھے۔ بکری اُسے دیکھ کر زور زور سے ممیائی۔ اُس نے سوٹ کیس دیوار کے ساتھ رکھ دیا اور بھاگ کر اندر گیا۔

بابو...... بابو...... بابوجی......

بابو...... بابو......!

میں اندر گیا۔ بوڑھا سو رہا تھا۔

"سو لینے دو مانجھی۔ آرام کرنے دو"

"لیکن بابوجی...... بابو اسس وقت پہلے تو کبھی نہ سویا کرتا تھا"

جب میں نے نبض پر ہاتھ رکھا تو سامنے دیوار کے شگافوں میں سے موت مجھے گھورنے لگی۔ میری آنکھوں میں آنسو اُمنڈ آئے۔ میں نے کانپ کر مانجھی کی طرف دیکھا اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے دبایا۔ اور کہا آپ رو کیوں رہے ہیں؟"

یہ کہہ کر وہ بھی رونے لگا۔

میں نے اُسے سینہ سے لگا کر کہا تمہارا باپ، بابو چل بسا" وہ پوری قوت سے میرے بازوؤں کی گرفت سے چھوٹ کر اپنے باپ پر جا گرا۔

اسس کی لاش کو کھینچ کھینچ کر جھنجھوڑا۔ اُسکی آنکھیں کھول کھول کر دیکھیں۔ اور اُسکا سر اُٹھا اُٹھا کر ہلایا چارپائی کے پایوں سے اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر اُس نے بری طرح زخمی کر لیا میں نے کہا مانجھی! بہت نہ روؤ"

لیکن اُس نے مجھے ایسی نظروں سے گھورا۔ جیسے ساری دنیا میں میں ہی ایک اُسکا دشمن ہوں۔ میں نے سمجھا۔ اُسکی دہکتی ہوئی آنکھوں سے اُس کی روح نکل کر مجھے دبوچ لیگی۔ ننھے مانجھی کی محبت اب بوڑھے باپ کی ٹھنڈی اور اکڑی ہوئی لاش پر مرکوز ہو چکی تھی۔ وہ بابو کو بھول گیا تھا۔

اس کے بعد میں نے بوڑھے کی تجہیز و تکفین کی مناسب طریقہ پر کر دی۔

مانجھی کو اب میں اپنے گھر لے آیا ہوں۔ لیکن کشتی چلانے یا مجھ سے باتیں کرنے کے بجائے اب وہ ایک کمرے میں پڑا میری لائی ہوئی سات گز کی گلابی پگڑی کو گھورتا رہتا ہے۔

یو۔پی مومن کانفرنس

نگینہ ۹ جون۔ یو۔پی مومن کانفرنس کا اجلاس جو ۱۲ جون کو مسٹر ظہیر الدین احمد بی۔ اے ایل ایل بی کی صدارت میں شروع ہوا تھا وہ مکمل ختم ہو گیا استقبالیہ کمیٹی کا ایڈریس شیخ عبدالعزیز صاحب نے پڑھا

Lipton's

لپٹن

ہمالاین بلینڈ ٹی خاص ہوادار پیکنگ

Flowery Orange Pekoe

Choice Darjeeling Tea

LTH 49

اب کی گرمیوں میں اسکو آزمائیے

اخبار "نیو اسٹیٹسمین اور نیشن" کی تازہ ترین اشاعت میں مشہور انگریز نامہ نویس رابرٹ لینڈ نے "چائے کی پتیوں" کی سرخی دیکر ایک مضمون لکھا ہے کہ چائے کے متعلق جو کچھ انتہائی درجہ خوشی کی یادگار ہے وہ گاڑھی قسم کی ہندوستانی چائے ہے۔

اسس خوشگوار دھن میں وہ آگے چلکر لکھتے ہیں کہ سمندر کے کنارے کسی روز جب سورج کی تپش سے موسم گرم ہو رہا ہو۔ دھوپ میں غسل کرنے۔ دھوپ میں چلنے پھرنے۔ دھوپ میں لیٹنے کے بعد اگر گھر کے اندر آئیں اور دیکھیں کہ میز مکھن روٹی اور ٹوسٹ سے بھرا ہوا ہے اور اسس کے ساتھ عمدہ چائے پینے کے لئے رکھی ہوئی ہے تو دل بلیوں اُچھل جاتا ہے۔ ہندوستانی چائے کی ایک یا دو پیالیاں پینا ایک منظر قائم کر دیتا ہے۔ جو آنکھوں کے لئے مسرت۔ ذائقہ کے لئے چاٹ۔ اور تمام جسم کے لئے باعث طاقت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ اسکا تجربہ کرنے سے متعلق ہے۔ کہاں تو پیشانی پر پسینے کی بوندیں ٹپک رہی ہیں کہاں وہ گرم چائے کا پینا اور ناشتہ کھانا چائے اور پھر ان لوازمات کے ساتھ ایسی ہی خوشگوار ہے جیسے کہ باہر سورج کی تپش۔ سمندر کی سرد ہوائیں اور بحر اطلانتک کا نیلا پانی۔ مجھے تو دنیا کا ایک بہترین خطہ نظر آ رہا تھا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس سے اور بہتر دنیا کیا ہو سکتی ہے چائے کسی وقت بھی پی جائے ایک اچھا موقع اور سماں بنا دیتی ہے۔ شاید یہ بھی زندگی کو ایک یا دو منٹوں کے لئے آرام پہونچانے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ لیکن اگر چائے کا مزہ اُٹھانا ہو تو اسے گرمیوں میں بھی پیا جائے اور چائے خود بھی گرم ہونی چاہیئے۔

چائے کی خوبیوں کو بڑھانے کا ایک اور سبب یہی ہے سورج میں تپش جس قدر زیادہ ہوگی اتنا ہی چائے کا زیادہ مزہ آئے گا۔ وہ لوگ جو کرۂ زمین کے مقابل جانب رہتے ہیں اُن کے بارے میں مجھے معلوم نہیں۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ وہ چائے کے بارے میں اُنھوں نے اٹھارویں صدی کی عادتوں کو اب تک برقرار رکھا ہے۔ وہ ہر وقت ہر جگہ اور ہر موسم میں چائے کو بڑے شوق سے پیتے ہیں۔

اگر ڈاکٹر جانسن آج زندہ ہوتے تو میرا خیال ہے کہ وہ ضرور اسکاٹ لینڈ کے اسس پار آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا سفر کرتے۔ تاکہ صحیح معنوں میں چائے پینے والوں کو تلاش کر سکتے۔

اس نامہ نگار کے مذکورۂ بالا خیال سے تو ہم لوگ اسی دنیا میں پہونچ جاتے ہیں جہاں صحیح معنوں میں گرم چائے گرمیوں میں بھی پینے والے لوگ ہیں۔

چائے پینے کا یہ خلیق ہنر پھر زوروں پر رائج ہو سکتا ہے۔ آج کل گھر کے استعمال کے لئے لکڑی کا جو کچھ سامان بھی تیار کیا جاتا ہے ان میں خاص کر چائے کی میزوں۔ ناشتہ دانوں اور بالخصوص چائے کی کرسیوں کے بنانے پر خاص زور دیا جاتا ہے اور اسمیں جدت سے کام لیا جاتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی سہ پہر کو کسی خیراتی کلب کے لئے برج کھیلئے۔ جالی بنئے۔ سلائی کرنے کے بعد چائے کی میز پر بیٹھ کر عمدہ اور نفیس دوستانہ باتوں اور خوش گپیوں سے بڑھ کر اور کیا عمدہ ہو سکتا ہے۔ انگریز جو اپنی چائے کو سمجھتے اسے گرم پیتے ہیں۔ گرمی ہو یا سردی گرم ملکوں میں ہوں یا ٹھنڈے ملکوں میں اور اُن کا عقیدہ ہے کہ گرمیوں میں چائے پینے سے ٹھنڈک پہونچتی ہے۔

ہمیں پورا یقین ہے کہ آپ بھی اب کی گرمیوں میں اسس کی آزمائش کریں گے۔

تقریباً ایک لاکھ آدمی ہلاک و زخمی

لندن۔ ۹ جون ۳۰ ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۱۲ ستمبر ۱۹۴۱ء تک سلطنت برطانیہ میں ۳۶۷۵۵ آدمی ہلاک اور ۵۰۳۴۴ آدمی زخمی ہوئے۔

یہ اعداد و شمار آج پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے پیش کئے۔ ان میں وہ لوگ شامل نہیں ہیں جو کہ سمندر میں کام آئے۔

یوروپ میں ہندوستانی قیدی

نئی دہلی۔ ۱۰ جون۔ انڈین کمفورٹ فنڈ لندن کا جو رپورٹ بابت ۱۹۴۱ء شائع ہوئی ہے اسمیں بتلایا گیا ہے کہ جہاں تک معلوم ہو سکا ہے یوروپ میں ہندوستانی قیدیوں کی تعداد ۲۶۴۲ ہے ان میں سے جرمنی میں ۱۶۲۰ فوجی اور ۶۰۰ جہازی ہیں اور اٹلی میں ۳۳۶ فوجی اور ۸۶ متفرق ہیں۔ فنڈ کی طرف سے کھانے کی چیزوں کے تین ہزار پارسل ان لوگوں کے پاس ہر ہفتہ بھیجے جاتے ہیں

ہٹلر کے نئے نظام کی زبان لیٹن

جنیوا (بذریعہ میل) معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے اپنے نئے دور میں لیٹن (لاطینی) زبان کو سرکاری زبان بنا ناطے کیا ہے لیکن ملفوظ کا معاملہ ابھی تک طے نہیں ہوا۔

نیشنل ہیرلڈ نے ضمانت داخل کر دی

لکھنؤ ۹ جون "نیشنل ہیرلڈ" لکھنؤ کے منیجر ... اور پبلشر اور پرنٹر نے ... ہزار روپے کی ضمانت داخل کر دیں۔

کانپور میونسپل انڈسٹریل اسکول

کانپور میونسپل انڈسٹریل اسکول ۶ جولائی ۱۹۴۲ء کو کھلے گا۔ اسکول میں مندرجہ ذیل کام سکھائے جاتے ہیں۔

۱۔ موٹر مکینکل اور الکٹریکل انجنیرنگ۔
۲۔ بڑھئی گیری۔
۳۔ لوہار گیری (خراد پر کام کرنا بھی)
۴۔ پینٹنگ و پالشنگ کا کام (طرح طرح کے سائن بورڈ بنانا و فرنیچر رنگنا۔
۵۔ میٹل انیمیلنگ (تامچینی کا کام چیزوں پر مینا کرنا)

پہلے تین درجوں کا کورس تین سال کا ہے۔
اور آخری دو درجوں کا کورس دو سال کا ہے۔
سائنس لئے ہوئے میٹرک پاس لڑکوں کو انجنیرنگ کلاس کے داخلہ میں ترجیح دیجاتی ہے۔
مفصل حالات کے لئے قواعد داخلہ منگائیے جس کی قیمت دو آنہ ہے۔

آر۔ کے۔ باسو سپرنٹنڈنٹ

میونسپل انڈسٹریل اسکول۔ اینڈ سنٹرل ورکشاپ۔ کانپور

رکھیں۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ وہ جاپانی فوج کو پریشان کرنے کی کوشش کریں گے بشرطیکہ وہ باہر رہ کر ایسا کر سکیں میری بھی اسکیم ایسی ہے جسکے ماتحت برطانی لوگ نظام کے ماتحت امن دامان سے اپنے ملک میں واپس جا سکتے ہیں اور اس کارروائی سے ہندوستانی خوش ہو جائیں گے اور انگریزوں کیلئے جو نفرت ہے وہ عزت اور دوستی میں تبدیل ہو جائیگی اسکا ہندوستان کے علاوہ چین پر بھی اچھا اثر پڑیگا اور چین کے علاوہ ہندوستانی بھی اتحادی بن جائیں گے۔ یہ بات قدرتی نظر آئے گی اور برطانیہ اور ہندوستان کو رضاکارانہ طور پر کثیر التعداد دوا نیشنل جائیں گے اسکے ساتھ ہی برطانیہ کا اخلاقی درجہ بہت بلند ہو جائیگا۔ جب تیسری پارٹی چلی جائے گی تو جسطرح دل کے بعد رات ہوتی ہے اسی طرح اتحاد بھی ہو جائے گا۔ بلکہ آزادی کے بعد یہ لازمی طور پر ظہور میں آئے گی۔

یوپی کے اضلاع سے گیہوں کی برآمد

کلکتہ ۶ رجون۔ حکومت یو۔پی نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ کئی ضلع مجسٹریٹوں نے حکومت کی اجازت سے اپنے ضلعوں سے گیہوں اور گیہوں سے بنی ہوئی دوسری چیزوں کی برآمد پر پابندی لگا دی ہے۔ یو۔پی سے باہر جو گیہوں جاتا ہے اس پر حکومت ہند کے ویٹ کمشنر کا کنٹرول ہے۔ یو۔پی کے ایک ضلع سے دوسرے ضلعوں کو گیہوں اور گیہوں کی بنی ہوئی دوسری چیزوں کو برآمد کرنے کے لئے بہت سی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ ان درخواستوں کے بارے میں جلد سے جلد فیصلہ کرنے کے لئے درخواست دہندوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی درخواستوں میں پوری تفصیل لکھیں، مثلاً کس کے پاس مال بھیجنا ہے کس قیمت پر بھیجنا ہے اور کہاں بھیجنا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہیں جوکہ ان کو (راجہ جی) کو بالکل نہیں چاہتی کیونکہ نتیجہ کے حق کی وجہ سے اسکو وہ کچھ مل جاتا ہے جس کی اسکو ضرورت ہے۔ اپنے آپ کو انگریزوں پر چھوڑنے کے لئے راجہ جی لیگ کو آتم نرنے کا حق دیتے ہیں جو کہ ہر فرد کو حاصل ہے۔ راجہ جی تقسیم نہیں چاہتے اور ان کا یہ خیال ہے کہ موروثی حق کو تسلیم کرنے سے تقسیم ٹل جائے گی۔

میں اپنے نامہ نگار کو مشورہ دوں گا کہ وہ ہمارے اختلافات کے بارے میں پریشان نہ ہو۔ ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور محبت کرتے ہیں اور وقت آنے پر غلطی ٹھیک ہو جائے گی۔ میں غلطی پر ہوں یا وہ۔ اختلافات کو صاف طور پر اور دلیری کے ساتھ تسلیم کرنے سے غصہ اور غیر رواداری ٹل جائے گی جو کہ صحیح طریقہ پر ایک دوسرے کو سمجھنے کے دو دشمن ہیں۔

یوپی میں لوکل بورڈز کے انتخابات

لکھنؤ ۶ رجون معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے میونسپل ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابات کو مزید ایک سال کیلئے ملتوی کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یو۔پی میں لوکل بورڈز کے آخری انتخابات ۱۹۳۵ء میں ہوئے تھے ۱۹۳۱ء سے ان کو ہر سال ملتوی کر دیا جاتا ہے۔

مدراس میں کانفرنس

مدراس۔ ۱۰رجون۔ مسٹر مدراس نے صوبہ مدراس کی میونسپلٹیوں کے چیرمینوں، وائس چیرمینوں اور کمشنروں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے جسمیں اے۔ آر۔ پی کے متعلق اختیار کی ہوئی تدبیروں پر بحث ہوگی۔ نیز یہ طے کیا ہے کہ پناہ گزینوں

کا ذکر اڑا دیا جائے گا۔

امریکہ کی نئی اسکیم

لندن ۳۔ رجون۔ نیو یارک ہیرلڈ ٹریبون کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ امریکن سائنس داں ایسے ہوائی جہازوں کی تعمیر پر غور کر رہے ہیں جو بھاری سامان جنگ لیجانے میں مال گاڑیوں کا کام دے سکیں اس قسم کے ہوائی جہاز ٹنکوں کے غیر مجتمع حصے بھی لے جا سکیں گے۔

برطانیہ چین کی مدد کریگا

لندن ۳۔ رجون۔ پارلیمنٹ میں ڈپٹی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے کہا کہ حکومت چین کو زیادہ سے زیادہ مدد دینے کا پکا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سوال کے جواب میں برما کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد بھی چین کے ساتھ تعلق قائم رکھا جائے گا اور ہر ممکن مدد دیجائے گی مسٹر اٹیلی نے کہا کہ حکومت نے چین کی ہر ممکن طریقہ سے مدد کرنے کا پکا ارادہ کر رکھا ہے۔

روستوک خالی ہو رہا ہے

برنے ۹ رجون۔ جرمن اخباروں کا بیان ہے کہ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ $\frac{262}{19}$ / 171

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر ڈیرا پور

مقام کانپور ضلع کانپور

پنڈت پربھو دیال مدعی

بنام زبر سنگھ وغیرہ مدعا علیہ

بنام۔ زبر سنگھ ولد جھنڈا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سہاری پرگنہ گھاٹمپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بیدخلی دفعہ ۱۷۱۔ ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۳۹ء کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جواب دہی دعوی کی کیجیئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ مئی سنہ ۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

سب سے بڑا برطانی قافلہ ہندوستان پہنچ گیا

نئی دہلی ۶رجون۔ آج فوجی حکام نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ہندوستان میں سب سے بڑا قافلہ جنگ کے شروع میں ہندوستان کی بندرگاہ پر پہنچا۔ انگلستان سے باہر جانیوالوں میں بھی یہ قافلہ سب سے بڑا تھا۔ قافلہ اتنا بڑا تھا کہ ہندوستان کی کسی ایک بندرگاہ میں نہیں سما سکتا تھا فوجوں کے سامان کے علاوہ جو قافلہ کے ساتھ آئی ہیں بہت سا زائد مال بھی ہندوستان میں آیا ہے۔ مثلاً طیارہ شکن توپیں، برطانیہ کے نئے قسم کے ٹینک۔ ہوائی جہاز اور بہت سے فالتو پرزے۔ قافلہ کے ساتھ بہت سی برطانوی پلٹنیں بھی آئی ہیں جنہوں نے لیبیا اور مشرق وسطی میں بہت کام کیا ہے۔ طیارہ شکن توپوں کے چلانے والے آر۔ اے۔ ایف کے مستری اور بہت سی امریکن فوجیں، بہت سے مشہور برطانی جہاز بھی شامل ہیں۔

رائل انڈین نیوی کی یونٹ نے قافلہ کی حفاظت کی ہندوستانی جنگی جہاز کئی میل دور سمندر میں فوج لانیوالے اور رسال لانے والے جہازوں کی حفاظت کے لئے پہنچے۔ نیز انڈین ایر فورس نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ حفاظت کی۔ اس میں بہت سے ہندوستانی افسر بھی شامل ہیں جو بہت عرصہ باہر رہنے کے بعد اپنی سرزمین میں واپس آرہے ہیں اور جنہوں نے انگلستان موجودہ لڑائی کی ٹریننگ حاصل کی ہے۔

آزاد فرانس کی فوجوں کے ایک کرنل بھی جو کہ فرنچ مراکو سے بڑی بہادری کے ساتھ بچ کر آئے ہیں۔ انہوں نے بھیس بدلا اور دیگر افسروں سے بھاگ دوڑ کر کے ایک پرانی فرانس کی موٹر میں آگئے۔ پارٹی ۸۰ دن میں برطانوی علاقہ میں پہنچی۔

رنگون پر امریکی بمباروں کا حملہ

نئی دہلی ۶رجون۔ امریکن ہوائی کور کے ایک بیان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکن ہوائی کور کے بھاری بمباروں نے ۲ جون کو رنگون کی گودیوں پر زور کا حملہ کیا۔ جہازوں پر بمباری کی گئی۔ لیکن موسم خراب ہونے کی وجہ سے نتیجہ کا علم نہیں ہو سکا۔ امریکن بمباروں پر جاپانی تباہ کاری ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ جن میں سے دو ہوائی جہازوں کو یقینی طور پر اور تیسرے کو غالباً برباد کر دیا گیا۔ ہر امار توپوں کے باوجود امریکی ہوائی جہاز واپس آگئے۔ ایک ہوائی جہاز واپس نہ آسکا۔

۴ ہانگ کانگ کی بندرگاہ روسٹوک سے ۸۰۰۰۰ آدمی باہر جا چکے ہیں۔

جاپان نے برما میں ملٹری حکومت قائم کر دی

برلن ۶رجون۔ ٹوکیو سے جرمن نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ جاپان نے برما میں ملٹری حکومت قائم کر دی ہے۔ برما کا جاپانی کمانڈر ایک مرکزی حکومت قائم کریگا جو فوج کے ساتھ اشتراک عمل کریگی۔

جاپان کو امریکی تنبیہ!

واشنگٹن ۵ رجون۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے جاپان کو تنبیہ کیا ہے کہ اگر چین میں زہریلی گیس استعمال کی گئی تو امریکہ اسکا بدلہ لے گا۔ اب تمام ذمہ داری جاپان کی ہے۔

خاص رعایت ـــــ خاص رعایت ـــــ خاص رعایت

نصف ٹکٹ میں

میجسٹک سنیما کانپور میں

جمعہ ۱۲ رجون سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ

انتظار، یا سنیہہ بندھن

خاص اداکار :- ای بلیموریا۔ نوین۔ سنالینی دیوی

شرح ٹکٹ ۲/ ۴/ ۹/ ۶/ زنانہ ۴/

آرہا ہے :- "چتر لیکھا"

سوسائٹی کی برائیوں اور نفرت انگیز خرابیوں کا حیرت انگیز نمونہ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۲ رجون سنہ ۱۹۴۲ء سے

ہند پکچرز کی دلکش موسیقی نواز تصویر

سوسائٹی

خاص اداکار: ستارہ - الکھنندہ - نذیر - مجید - گوپے

دلچسپ اسٹوری۔ دلسوز نغمے اور دلکش ڈانس، آپ سب کچھ اس میں پائیں گے

تشریف لاکر اپنے لطف کو دوبالا کیجئے!

بحکم جناب صاحب مہتمم بندوبست بہادر کانپور

نوٹس

ایک کھپریل کے شیڈ ۷۰×۳۰ فٹ کا ملبہ جو کوٹھی $\frac{13}{385}$ پرمٹ (دفتر بندوبست کانپور) میں حال ہی میں تیار کرایا گیا تھا۔ ۲۰ر جون ۱۹۴۲ء کو ۱۲ بجے دن موقعہ پر نیلام کیا جاوے گا۔ اس شیڈ میں کھپریل پختہ دیسی (Contry Tiles) اینٹ درجہ دوم وسوم اور بانس وبلی استعمال ہوئی ہیں۔ جملہ سامان اچھی حالت میں ہے۔

خریدار کو زر چہارم فوراً داخل کرنا پڑے گا۔ اور بقیہ رقم اندر دو یوم داخل کرکے اندر پانچ یوم ملبہ گرا کر موقعہ سے ہٹا کر لے جانا ہوگا۔

جس شخص کو بولی بولنا ہووے وہ دفتر بندوبست واقعہ پرمٹ (کوٹھی حافظ حلیم صاحب مرحوم) حاضر ہوکر بولی بول سکتا ہے۔

بحکم ناظر
سٹلمنٹ آفس کانپور

سیلون پر جاپان کے حملہ کا خطرہ

لندن۔ ۸ر جون۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار ڈبلن سے لکھتا ہے کہ فیلڈ مارشل اسمٹس نے کہا کہ جاپان نہ صرف امریکہ برطانیہ اور ڈچ ایسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کے لئے ایک خطرہ ہے بلکہ دکھنی افریقہ کو ان سے بھی زیادہ خطرہ ہے۔ جنرل اسمٹس نے کہا کہ ہمارا جاپان دنیا میں سب سے خطرناک دشمن ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ وہ قوم جس نے ایک ساتھ امریکہ اور سلطنت برطانیہ سے ٹکر لی وہ یا تو بہت زیادہ بہادر ہے یا بالکل پاگل ہے۔ یہ میں نہیں جانتا اتنا جانتا ہوں کہ جاپان خلیج بنگال کی ملکہ ہے اس نے سیلون اور پرل ہندرگاہ پر حملہ کیا۔ وہ بحر ہند میں موجود ہے۔ میں اس سمندر کو اسوقت دنیا کا سب سے اہم حصہ خیال کرتا ہوں۔ وہ قوم یا قومیں جنکے ہاتھ میں بحر ہند کی کمان ہے وہ لڑائی پر غالب آجائیں گی۔ دکھنی افریقہ ہندوستان کو آنے کیلئے ایک پھاٹک ہے۔ مڈگاسگر میں ڈیگو سوارینر کے سمندری اڈوں پر انگریزی فوجوں کے قبضہ کرنے سے گو پوزیشن کچھ آسان ہوگئی ہے لیکن اتنی بہتر نہیں ہوئی کہ ہم نگرانی کرنا چھوڑدیں۔ ہمیں چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

سیلون پر حلے جو کہ میرے خیال میں بڑے پیمانہ پر پھر شروع ہونگے اور سنڈنی پر حملہ ہمیں بتلاتا ہے کہ ہوا کا رخ کدھر ہے۔

گاندھی جی سے ایک دلچسپ سوال

پونا۔ ۸ر جون۔ گاندھی جی سے ہریجن میں حسب ذیل جواب پوچھا گیا:۔

"کیا یہ ٹھیک ہے کہ انگلستان اور جاپان کے متعلق آپ کے موجودہ رویہ پر اس یقین کا اثر ہے کہ آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ موجودہ جنگ میں برطانیہ اور اتحادیوں کی ہار ہوگی؟ لہذا یہ ضروری ہے کہ آپ اس بارے میں اپنی پوزیشن صاف کریں، کانگرس کے ایک بڑے لیڈر آپ کے متعلق اس قسم کا خیال رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ انھیں یقین ہے کیونکہ انھیں آپ کے ساتھ گفتگو کرنے سے یہ معلوم ہوا ہے؟"

اس سوال کے جواب میں مہاتما جی نے لکھا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ آپنے اس لیڈر کا نام بتایا ہوتا چاہے وہ کوئی ہو۔ مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی جھجھک نہیں کہ یہ سچ نہیں ہے بلکہ اسکے خلاف صرف چند دن ہوئے میں نے "ہریجن" میں لکھا تھا کہ ایک برطانوی کو ہرانا مشکل بات ہے۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ ہار کیا ہوتی ہے امریکہ والوں کی بابت اسی پرچہ میں آپ پڑھ لیں گے کہ میں نے سنڈے ڈسپیچ کو کیا جواب دیا ہے۔ اس سے "اس لیڈر" کے بیان کی تردید ہوجاتی ہے اس لئے یا تو اس لیڈر نے مجھے غلط سمجھا ہے یا آپنے اس لیڈر کو غلط سمجھا ہے۔ لیکن میں پچھلے بارہ مہینوں بلکہ اس سے بھی زیادہ میں اپنی بات چیت پر یہی کہتا رہا ہوں کہ یہ اغلب نہیں ہے کہ اس جنگ کا خاتمہ کسی بھی پارٹی کیلئے فیصلہ کن فتح میں ہو۔ جب تھکاوٹ کی حد آجائیگی تو صلح ہوجائے گی۔ یہ خالی قیاس ہی قیاس ہے۔ شاید برطانیہ کی یہ امداد کرے۔ اُسے انتظار کرنے میں کوئی گھاٹا نہیں اور جب کہ امریکہ اس کا اتحادی ہے اُس کے پاس نہ ختم ہونے والے مادی وسائل اور سائنٹیفک ہنر ہیں۔ اس قسم کا فائدہ کسی بھی محوری طاقت کو حاصل نہیں ہے۔ بس میں جنگ کے نتیجہ کے متعلق کوئی پختہ رائے نہیں رکھتا۔ لیکن میرے لئے جو پختہ بات ہے وہ یہ ہے کہ میں فطرتاً ہی کمزور پارٹیوں کا ساتھ دیا کرتا ہوں اس لئے میری نہ پریشان کرنیوالی پالیسی کا انحصار میرے ایسے خیال پر ہے اور ابھی تک قائم ہے۔ برطانیہ کی دستبرداری کیلئے میری تجویز جتنی ہندوستان کیلئے مفید ہے اتنی ہی برطانیہ کے لئے ہے۔ آپ کی مشکل اس بات سے پیدا ہوتی ہے کہ آپ یہ یقین کرنے کی طرف مائل نہیں ہوتے کہ برطانیہ اپنے آپ کبھی بھی انصاف کرسکتا ہے۔ لیکن میرے اندر عدم تشدد کی طاقت کا جو یقین ہے وہ اس بات کو ردکرتا ہے کہ انسانی فطرت ہمیشہ کیلئے بے لوچ رہتی ہے۔

امریکہ بلقانی ملکوں کیخلاف

واشنگٹن۔ ۳ر جون۔ امریکن پارلیمنٹ نے رومانیہ۔ ہنگری اور بلغاریہ کے خلاف لڑائی کا ریزولیوشن منظور کرلیا ہے۔

ہٹلر کے تین پٹھو ملکوں کے خلاف لڑائی کا اعلان کرنے میں امریکہ نے آج مزید قدم اٹھایا۔ ہاؤس نے اتفاق رائے سے رومانیہ۔ ہنگری اور بلغاریہ کے خلاف لڑائی کا اعلان کرنے کے متعلق پریذیڈنٹ کا ریزولیوشن منظور کرلیا۔

حکومت عراق بدلنے والی ہے

نئی دہلی۔ ۵ر جون۔ بغداد میں یہ افواہ گرم ہے کہ عراق کی کیبنٹ میں تبدیلیاں ہونیوالی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موجودہ وزیر اعظم جنرل نوری پاشا چھٹی پر گئے اور اسکے بعد شاید استعفے دیدیں اور پھر نئی حکومت بنائی جائے شاید نوری پاشا ہی نئی حکومت کے وزیر اعظم بنائے جائیں

مشہور فلم اسٹار چارلی چیپلن

اینو (ٹیکساس) ۵ر جون اعلان کیا گیا ہے کہ عدالت نے فلم اسٹار پالٹ گوڈرڈ کو اس کے خاوند چارلی چیپلن کے خلاف طلاق کی اجازت دیدی ہے۔

اکالی سکندر گفت وشنید

نئی دہلی۔ ۳ر جون۔ "اکالی سکندر" گفت وشنید کے نتیجہ کے طور پر پنجاب کی وزارت میں جو تبدیلی ہونیوالی ہے اسکے متعلق زوروں سے قیاس آرائی ہورہی ہے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سردار بلدیو سنگھ کو وزارت میں شامل کرلیا جائیگا اور موجودہ سکھ وزیر سردار دسوندا سنگھ کو پبلک سروس کمیشن میں لے لیا جائے گا۔

لارڈ ویجوڈ ہندوستان کی مکمل آزادی کے حامی

لندن۔ ۴ر جون۔ لارڈ ویجوڈ (مسٹر ویجوڈ بین سابق وزیر ہند) نے پکچر پوسٹ میں ایک مضمون لکھا ہے جسمیں بتایا ہے کہ اگر وہ ہندوستان کے وائسرائے ہوتے تو کیا کرتے۔ میں ہندوستان کو مکمل آزادی دینے کا وعدہ کرلیتا۔ یعنی یہ کہ جونہی کوئی باہر ایک صوبہ برطانیہ سے واپس جانے کے لئے کہے ہم تمام انگریزی فوجیں وہاں سے ہٹالیں گے یہ بہت بڑی پیشکش ہے جو ہم کرسکتے ہیں لیکن یہ آسان ترین بھی ہے ماضی میں ہندوستان میں ٹھیرنے پر ہمارے اصرار کی وجہ یہ نظریہ تھا کہ ہندوستان ہمارے بغیر اپنی حفاظت نہیں کرسکتا۔ اب ہم جانتے ہیں کہ ہمیں ہندوستان کو بچانے کے لئے ہندوستانیوں کی ضرورت ہے۔

ایسی پیشکش کے بعد ہم تمام پارٹیوں کا تعاون حاصل کرسکتے ہیں۔

اسپرو

استعمال سے قبل

درد اور بخار کے لئے
زبردست دوا ہے

MADE IN ENGLAND
ASPRO
REG. TRADE MARK
3 TABLETS

اسپرو
دل اور
معدہ کو
نقصان نہیں
پہنچاتی۔

قیمت: ۲ ٹکیاں ۱ آنہ
۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے

ایک بچہ بھی "اسپرو" کا استعمال کرسکتا ہے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے
جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور دردِ حادثہ کو فوراً بند کردیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کردیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دُور کرتی ہیں۔
۲۔۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲۔۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورلجیا سے نجات لاتی ہیں
گلے کی تکالیف پر "اسپرو" کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
"اسپرو" ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے
خوراک۔
۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے ۱ ٹکیا۔
۳۔۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز۔ جے۔ ایل۔ مارس سن۔ اینڈ۔ جونس۔ (انڈیا) لمیٹڈ
مشن کورٹ مشن رو اکسٹنشن فون نمبر ۹۶، کلکتہ

S 117-URD.

شاندار ساتواں ہفتہ

خزانچی سے بہتر

آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ ۱۲ر جون ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹنی شو اتوار کو ۲½ بجے دن سے

پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار!

خاندان

خاص اداکار

نورجہاں۔ غلام محمد۔ منورما۔ اجمل۔ بیبی اختر
نفیس۔ ابراہیم۔ درگا موٹے

تشریف ــ لاکر ــ لطف ــ اٹھایئے

ضرورت

مولانا محمد علی میموریل اسکول کانپور کیلئے ایسے آدمیوں کی جو بیدہ ورکنگ، نواڑسازی، قالین سازی، فن بنوٹ وشمشیر زنی وغیرہ کی تعلیم دے سکیں۔ وقت دو تین گھنٹہ روزانہ دینا ہوگا۔ دیگر دستکاریوں میں۔ مہارت رکھنے والے اصحاب کو ترجیح دیجائیگی

درخواستیں بنام
سکریٹری محمد علی میموریل اسکول کانپور
آنی چاہئیں،

شاندار ــ چھٹا ــ ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۲ر جون ۱۹۴۲ء سے

ایک دلکش اور دلچسپ
سو فیصدی رنگیں تصویر

کنیا دان

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹنی شو اتوار کو ۲½ بجے دن سے

خاص اداکار: کلیانی۔ مزنو۔ غلام محمد
ہادی۔ جمشید

مہاراجہ ریوا کیخلاف تحقیقاتی کمیشن

نئی دہلی ۶ر جون - مہاراجہ ریوا کے متعلق بہت سی صحیح تحقیقات کرنے کے لئے وائسرائے ہند نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کردیا ہے جسمیں آنریبل مسٹر جسٹس ایف ڈبلیو جنٹیل جج کلکتہ ہائیکورٹ نواب آف رامپور مہاراجہ رانا آف جھالاواڑ سر ایس شنکر رانکینکار جج بمبئی ہائیکورٹ اور لفٹنٹ کرنل جے ڈی لاہے گورڈن سابق ریذیڈنٹ میسور شامل ہیں کمیشن تحقیقات اندر میں ایک ہفتہ کرے گا۔ کمیشن کی تحقیقات کی صدارت کیلئے وائسرائے نے آنریبل مسٹر جسٹس جنٹیل کو مقرر کیا ہے۔ کمیشن کی تحقیقات کیلئے مندرجہ ذیل حوالہ ہیں:-

کیا مذکورہ بالا مہاراجہ کا (ا) اوما پرشاد (ب) اور شنکر پرشاد کے قتل میں کوئی ہاتھ تھا۔

۲- کیا مذکورہ مہاراجہ نے ان میں سے کسی ایک یا دونوں کے قتل کے معاملوں میں (ا) ان آدمیوں کو عدالت کے سامنے پیش ہونے سے روکا جنہیں وہ ملزم سمجھتے تھے یا ہیں یا (ب) ان آدمیوں کیخلاف جھوٹے معاملوں کی بناء پر مقدمہ چلایا جوکہ اُن کی رائے میں ان معاملوں میں کچھ مخصوص صفائی دیسکتے تھے یا دینے کو تیار تھے۔ (ج) عدالتی کارروائی میں رکاوٹ ڈالنے کیلئے اپنی حیثیت کو استعمال کیا۔

۳- کیا مذکورہ مہاراجہ نے سنٹرل انڈیا کے ریذیڈنٹ کے دفتر میں وہاں پر کام کرنے والے لوگوں کو دعوت دیکر یا اور کسی طریقہ سے راز کی باتیں معلوم کرنے کے لئے بلدیو سنگھ نامی شخص کو بھیجا تھا۔

ان سوالات کی تحقیقات مکمل کرنے کے بعد کمیشن اپنی رپورٹ وائسرائے کے سامنے پیش کریگا۔

چینی مسلم لیڈر کی جناح سے ملاقات

بمبئی - ۹ر جون - مسٹر عثمان دو لیڈر چینی مشن نے کل مسٹر جناح سے ملاقات کی اور مسٹر عمر یائی چانگ ہائی کا خط اور چند اور خطوط دیے۔

جاپان کے متعدد جنگی جہاز ڈبو دیئے گئے

پرل ہاربر - ۸ر جون - مڈوے کی لڑائی کے بارے میں ایڈمرل نمٹز نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ پرل ہاربر کے حملہ کا کچھ بدلہ لے لیا گیا ہے۔ جو ماہ ہوئے دشمن کے آدمیوں میں ہمارے بیڑہ اور فوج پر حملہ کردیا گیا تھا۔ اسوقت جاپانیوں نے ہمیں بھاری نقصان پہنچا۔ لیکن اب اس حملہ کا جزوی طور پر بدلہ لے لیا گیا ہے۔ ابھی لڑائی ختم نہیں ہوئی ہے۔ مڈوے کی لڑائی میں دشمن کے کم سے کم ۱۳ جنگی جہاز ممکن ہے ۱۵ جہاز ڈوب چکے یا نقصان پہنچا۔ ان میں سے ۲ یا ۳ ہوائی اڈے والے جہاز معہ تمام ہوائی جہازوں کے برباد کردئیے گئے۔ ان کے علاوہ ہوائی اڈہ والے جہازوں کو شدید نقصان پہنچا اور ان کے ہوائی جہازوں کو بھی نقصان پہنچا۔ تین جنگی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ ان میں سے کم سے کم ایک جہاز کو شدید نقصان پہنچا۔ چار کروزروں کو نقصان پہنچا۔ فوج لیجانے والے تین جہازوں کو نقصان پہنچا اور خیال ہے کہ وہ اپنے اڈوں پر واپس نہیں پہنچ سکیں گے۔ ہمارے ہوائی اڈے والے ایک جہاز کو نقصان پہنچا اور کچھ ہوائی جہاز کام آئے ہمارے بہت کم آدمیوں کا نقصان ہوا۔

مڈوے کی لڑائی سے پہلے جاپان کے سمندری نقصان کے بارے میں معتبر ذرائع سے جو خبر ملی تھی اسمیں بتلایا گیا تھا کہ جاپان کے ۵ جنگی جہاز۔ ہوائی اڈے والا ایک جہاز۔ ۱۱ کروزر۔ اور بیس بارہ جہاز ڈوب چکے ہیں۔ لڑائی چھڑنے کے وقت جاپان کے پاس دس جنگی جہاز تھے۔ اور چالیس ہزار ٹن سے اوپر کے بہت سے جہاز بن رہے تھے۔ اب تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ ہوائی اڈے والے کتنے جہاز اس کے پاس ہیں۔

ہٹلر کی توہین کرنے پر موت کی سزا

لندن ۹ر جون - خبر ملی ہے کہ جرمن ٹریبونل نے ایک مزدور کو ہٹلر کی ذات کے خلاف ایک بھاری قصور کرنے کے جرم میں موت کی سزا دی۔ اسکا یہ بھاری قصور تھا کہ اسنے ہٹلر کے یوم پیدائش اپنی کمرکی پر پرانی پتلون کو لٹکا دیا۔

پنڈت مہابیر تیاگی بھی گرفتار

دہرہ دون ۶ر جون - پنڈت مہابیر تیاگی ممبر اسمبلی کل ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کے جاری کردہ ایک وارنٹ کی بناء پر گرفتار کرلئے گئے۔

کولون بالکل تباہ ہوگیا

لندن - ۶ر جون - بیان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ر مئی کو ایک ہزار بمباروں نے کولون پر جو حملہ کیا تھا اس میں کولون کا کوئی حصہ اب نہیں بچا جس کو نقصان نہ پہنچا ہو۔ بیان کیا جاتا ہے جس علاقہ کو سخت نقصان پہونچا ہے اس کا رقبہ پانچ ہزار ایکڑ ہے۔

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو کامیاب بنائیے

کیا آپ وبا پھیلا رہے ہیں؟

ملک میں ایک ایسا خوفناک مرض ہے جو انسان کے دل کو زہر آلود اور اُسکے حوصلے کو پست کردیتا ہے اور اس مرض کا نام ہے افواہ

یہ مرض عام دشمن یعنی جاپان کا پھیلایا ہوا ہے۔ اِس مرض کو وبا کی طرح اپنے دوستوں میں نہ پھیلاؤ

افواہیں اس کان سنو اس کان اُڑادو

جاپان کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ قائم کرو

سرحد کی کانگریس کمیٹی کا اجلاس

پشاور - ۶ر جون - ڈاکٹر خانصاحب کے پبلک لائف سے ریٹائر ہونے سے جو صورت حالات پیدا ہوگئی ہے اس پر غور کرنے کے لئے سرحد کی پراونشیل کانگرس کمیٹی کا ایک اجلاس ۱۴-۱۵ جون کو پشاور میں ہوگا۔ خان عبدالغفار خان سے اجلاس میں شامل ہونیکی درخواست کی گئی ہے۔ اجلاس میں تعمیری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی تدبیریں اختیار کیجائیں گی۔

کانگریس سے استعفےٰ

پشاور ۹ر جون - ڈاکٹر خانصاحب سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد وممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کانگرس سے استعفےٰ دیدیا ہے اور خان عبدالغفار خاں پریزیڈنٹ صوبہ کانگرس کمیٹی کے پاس بھیجدیا ہے۔ ڈاکٹر خانصاحب نے چند روز ہوئے اپنی صاحبزادی کی شادی کے سوال پر پبلک لائف سے ریٹائر ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

ڈاکٹر خانصاحب نے اپنے استعفےٰ کے ساتھ خط میں لکھا ہے کہ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں میں اب پبلک کام نہیں کرسکتا - برائے مہربانی میرا استعفےٰ صوبہ سرحد کی کانگریس کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کردیجئے اور اسے منظور کر لیجئے۔

کلہاڑی

اگر لکڑ ہارے کو خالص سونے کی بنی ہوئی ایک کلہاڑی دی جائے تو وہ بے بس اور بے اختیار ہوگا۔

صرف فولاد ہی کی بنی ہوئی ایک کلہاڑی بڑے سے بڑے اور مضبوط درختوں کو کاٹ سکتی ہے اور ہمارے روزمرہ استعمال کے لئے لکڑی مہیا کرسکتی ہے۔

TATA

دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ نمبر ۱۰۲- اے کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

جاری کردہ سیلز آفس

ٹی-ان - ۲۶۵۶

کامیاب ترین فلموں کا شہرتاج شاہکار!

آرٹ ادب و تفریح کا لاجواب مرقع!

بمبئی ٹاکیز لمیٹڈ کا سنہ ۱۹۴۲ء کا لاجواب شاہکار

شاندار ۱۵ ہفتہ

جھولا

JHOOLA

جسمیں اشوک کمار اور لیلا چٹنس نرالی شان میں ہیں

موسیقی - جذبات - رومان رقص - مزاح - دلچسپ ڈائیلاگ اور دلفریب مناظر!

دیگر اداکاران شاہ نواز - دی ایچ ڈیسائی - ممتاز علی - کرونا دیوی - شہزادی - راج کماری - شوکلا -

نشاط ٹاکیز کانپور میں جمعہ ۱۲- جون سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

آرہا ہے "پیاس" خاص اداکار: سنیہ پربھا - پرٹھان - ایشورلال - نذیر گلاب - بلموریا -

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۱۲ر جون سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کی دلکش تصویر

نرملا

خاص اداکار

سنیہ پربھا - کشور ساہو شاہ نواز - انجلی دیوی

شرح ٹکٹ [illegible] زنانہ ۴ر

پولنگ

برطانیہ کا ہر شہری جس کی عمر ۲۱ سال یا اس سے زیادہ ہے ووٹ دینے کا حق رکھتا ہے بشرطیکہ وہ قید کی سزا نہ بھگت رہا ہو یا تصدیق شدہ پاگل نہ ہو یا برطانیہ کے طبقۂ امرا ("پیرز") سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ یہ ضروری ہے کہ ہر ووٹر کا نام انتخابی رجسٹر میں درج ہو۔ پولنگ کے روز سے قبل ہر ووٹر کو ایک پولنگ کارڈ مل جاتا ہے جس میں اس کا پولنگ نمبر اور پولنگ اسٹیشن کا نام دیا ہوتا ہے۔ عام طور پر پولنگ اسٹیشن کسی مقامی اسکول میں قائم کیا جاتا ہے۔

پولنگ اسٹیشن صبح سات یا آٹھ بجے سے نو بجے شب تک کھلا رہتا ہے۔ مسلح افواج کے ممبران اور دوسرے رائے دہندگان جو ملک سے باہر گئے ہوئے ہوں، ان کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے انتظامات کیے جاتے ہیں۔

تمام ووٹ ریٹرننگ افسر کی نگرانی میں شمار کیے جاتے ہیں۔ صرف امیدوار یا ان کے ایجنٹ ووٹوں کی گنتی کے وقت موجود ہوتے ہیں۔ اگر دو امیدواروں کے ووٹوں میں معمولی سا فرق ہو تو ووٹ دوبارہ گنے جاتے ہیں۔ اگر ان کے ووٹ برابر ہوں تو فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. 1421

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۶ جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۵

ادبیات

حسن ادا

از جناب مسٹر سید صدرالاسلام خاں صاحب صدر ڈی۔ایس۔پی کانپور

آج کی اشاعت میں ہم جناب مسٹر سید صدرالاسلام خانصاحب صدر ڈی۔ایس۔پی کانپور کی ایک رومانی نظم شائع کر رہے ہیں "جہانگیر و نورجہاں" کی محبت کے تاریخی واقعہ کو آپ نے کچھ ایسے پیرائے میں نظم فرمایا ہے کہ دل و دماغ پر یکساں اثر انداز ہوتا ہے اور تخیل ہر جگہ محاکات کے زیور سے آراستہ نظر آتی ہے۔ ہر شعر رنگینیٔ جذبات کا آئینہ اور دل آویزیٔ زبان کا مرقع ہے کلام کی پختگی اور طرز ادا کی دلکشی سونے پر سہاگہ ہے۔ (اڈیٹر)

جب دلبری کا نقش خدا نے جما دیا
اور زینت جمال کو حسن ادا دیا

پھر کیا تھا جلوہ سوزیٔ نیرنگ حسن سے
بجلی سی کوندنے لگی خرمن پہ عشق کے

نیرنگیاں جمال کی موسیٰ سے پوچھئے
یوسف کا جذب حسن زلیخا سے پوچھئے

لیلا کے واقعات کا افسانہ ہو گیا
قیس اپنے جذب شوق میں دیوانہ ہو گیا

ہر دل پہ سحر حسن اثر اپنا کر گیا
فرہاد تیشہ مار کے بےموت مر گیا

شاہ و گدا ہیں ایک یہ وہ بارگاہ ہے
نیرنگیوں سے اس کی خدا کی پناہ ہے

جذبات بے پناہ سے اثر جا بجا کیا
شہزادۂ سلیم سے سنئے تو کیا کیا

بازار حسن گرم تھا اک روز شام کو
آنے کا حکم خاص کو تھا نہ عام کو

ہر سمت تھا بہار کا منظر نظر فریب
مست شباب پھرتے تھے دلبر نظر فریب

شانوں پہ زلفیں کھولے ہوئے نازنیں کوئی
سایہ کو غیر جان کے تھا شرمگیں کوئی

کچھ شوخ دلربا کہیں محو خرام ناز
پھرتے تھے جھومتے ہوئے سرشار جام ناز

کچھ اک سمت کرتے تھے آپس میں شوخیاں
بڑھتے ہوئے شباب کا وہ جوش الاماں

تھا جلوہ زار حسن کہ قدرت خدا کی تھی
دیکھی نہ ہو جو شان وہ ناز و ادا کی تھی

دلچسپیاں تھیں باغ تھا باد صبا بھی تھی
موجود اتفاق سے مہرالنساء بھی تھی

آیا وہاں پہ شاہ جہانگیر ناگہاں
بکنے کے واسطے تھے کبوتر رکھے جہاں

جوڑا کبوتروں کا پسند آ گیا اوسے
رنگ سفید انکا بہت بھا گیا اوسے

شاہانہ قدردانیوں سے مول لے لیا
پھر بہر سیر دوسری جانب چلا گیا

بڑھ کر نظر پڑے اُسے اک جا حسین کئی
محو خرام نوز جہاں جس جگہ یہ تھی

آیا خیال دل میں ذرا ان کو چھیڑئے
مہرالنساء کو دونوں کبوتر وہ دیدیے

سودائے عشق شاہ سمجھ کر لئے رہی
مانند دل جگر کے کبوتر لئے رہی

مست شباب نازش حسن و ادا تھی وہ
بے مثل دلربائی میں نام خدا تھی وہ

حسن نظارہ سوز تھا اور سادگی بھی تھی
قبضہ دلوں پر کرنے کی آمادگی بھی تھی

وہ حسن وہ شباب وہ دلکش ادا کی شان
مہرالنساء میں صاف تھی ظاہر خدا کی شان

ہمجولیوں کے غول میں اٹھلا رہی تھی وہ
دل اپنی ہی اداؤں میں بہلا رہی تھی وہ

مانند مرغ روح کبوتر اک اُڑ گیا
گھبرا کے بول اُٹھی کہ ہے ہے یہ کیا ہوا

خود محو اپنے حسن میں وہ ہو کے رہ گئی
نقد دل سلیم کو یوں کھو کے رہ گئی

ناگہ پلٹ کے آ گیا اپنی جگہ سلیم
بولا وفور شوق میں، ہمصورت کلیم

دو تھے کبوتر ایک مرجان کیا ہوا
بولی کہ رنگ رخ کی طرح سے وہ اڑ گیا

انداز نے جواب کے تازہ ستم کیا
جذبات حسن و عشق کو لا کر بہم کیا

معشوقوں کی ادا کا مرقع دکھا دیا
"یوں" کہہ کہ دوسرا بھی کبوتر اڑا دیا

اک آہ کر کے شاہ جہانگیر رہ گیا
اپنی جگہ یہ صورت تصویر رہ گیا

حسن نظارہ سوز کی دلکش ادا تھی یہ
گویا دل سلیم کو برق بلا تھی یہ

چھوٹے کبوتر اور یہ گرفتار ہو گیا
مہرالنساء کے عشق کا آزار ہو گیا

دنیائے اسلام

شرق اردن مصر اور دوسرے عرب ممالک

شرق اردن کے وزیر اعظم ہز ایکسیلنسی توفیق عبدالہدی پاشاہ نے جو مصر کی سیاست کے لئے تشریف لائے ہیں قصر عابدین میں آکر ملاقات کے رجسٹر پر دستخط کئے۔ وہاں سے آپ منا پیلیس تشریف لے گئے اور پرنس محمد علی کے ملاقات کے رجسٹر پر دستخط کئے۔ تقریباً ایک بجے آپ مجلس وزراء سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں ہز ایکسیلنسی نحاس پاشا نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

شام کے وقت مناہاوس ہوٹل میں ہز ایکسیلنسی توفیق عبدالہدیٰ سے بہت سے اخباروں کے نمائندے آکر ملے۔ عرب ملکوں کے معاملات پر اور موجودہ جنگ کے متعلق ان ملکوں کے رویہ کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔ ہز ایکسیلنسی نے کہا۔

میں اس سے قبل بھی مصر آیا ہوں مگر مجھے یہاں بیرونی ممالک کو جاتے ہوئے تھوڑے عرصہ کے لئے قیام کرنے کا اتفاق ہوا۔ موجودہ سیاست میں میرا ارادہ یہ ہے کہ یہاں کافی آرام کروں اور مصر کی صاف فضا سے لطف اندوز ہوں۔ آپ کے ملک کی تعریف و توصیف کرنے کے لئے میرے دل میں جو احساسات موجودہ ہیں ان کا آپ لوگوں کے سامنے اظہار غیر ضروری ہے کیونکہ جو اجنبی شخص یہاں آتا ہے اس کے دل میں احساسات پیدا ہوتے ہیں۔

یہ ایک قدرتی امر تھا کہ موقع سے فائدہ اٹھا کر آج میں نمایاں شخصیتوں سے ملاقات کرنے گیا تھا۔ آج میں نحاس پاشاہ سے ملنے گیا تھا تاکہ انہیں ہز ہائینس امیر عبداللہ کا سلام پہونچا دوں۔"

دوران گفتگو میں ہز ایکسیلنسی توفیق عبدالہدی نے شرق اردن سے دیگر عرب ممالک کے تعلقات کا حال بیان کیا اور کہا کہ ان تعلقات کی بنیاد ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ سلوک پر قائم ہے۔ نیز اس معاہدہ کے ذکر میں جو شرق اردن اور سلطان ابن سعود کی حکومت میں ہوا ہے بتایا کہ دونوں نے ایک دوسرے کو تحائف بھی بھیجے۔ یہ بھی کہا کہ جتنا اچھا سمجھوتہ ان حکومتوں میں اس وقت ہو گیا ہے اس سے بہتر ہونا ممکن نہیں۔ موجودہ جنگ کے متعلق شرق اردن کے رویہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ہز ایکسیلنسی نے فرمایا۔

شرق اردن اور برطانیہ عظمیٰ کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ ہے جس کی شرائط کو شرق اردن اس طرح پورا کر رہا ہے کہ معاہدہ کے تحت جس امداد کا وعدہ کیا گیا ہے وہ امداد دی جا رہی مثلاً ہم اپنے خلیفہ کو اپنے ملک میں سے آزادی سے گذرنے کے لئے راستہ دیتے ہیں اور انہیں اجازت ہے کہ ہمارے ذرائع رسل و رسائل کو کام میں لائیں۔ ہم اپنے وعدوں پر کمربند رہیں گے۔

ہز ایکسیلنسی نے فرمایا کہ جہاں تک مصر سے شرق اردن کے تعلقات کا سوال م ج / اخ / 17-7-2/1942ء

یو نمبر ۲۰۰

ہے یہ تعلقات پہلے بھی اچھے رہے ہیں اور آیندہ اس سے بہتر ہو سکتے ہیں۔ اور اس کی بڑی اہمیت ہے کہ ان دونوں ملکوں میں تجارتی تعلقات قائم ہو جائیں بالخصوص جب کہ شرق اردن کو مصر کی بعض پیداوار مثلاً شکر اور چاول کو اپنے ملک کی پیداوار کے معاوضہ میں درآمد کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ بندرگاہی محصول عاید کر دینے کی وجہ سے ہر ملک میں جو دشواریاں پیدا ہو گئیں ہیں وہ جلد ہی حل ہو جائینگی۔

نفع کمانے والوں سے حکومت فلسطین کی پرسش

فلسطین بھر میں ان لوگوں کے خلاف شدت سے تدابیر اختیار کی گئیں ہیں جو زمانہ جنگ میں نرخ بڑھا کر روپیہ کمانا چاہتے ہیں اور یہ تدابیر جدید دفاعی قوانین کے تحت گزٹ میں حسب ذیل الفاظ میں شائع ہوئی ہیں۔

"کوئی سامان یا کوئی شئے جو عوام کی معمولی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے ضروری ہو یا جس کو امن عامہ اور جنگی سرگرمیوں کو اچھی طرح چلانے کے لئے ضرورت ہو جنس تصور کیجائے گی اور قوانین کی رو سے کوئی جنس اتنے زیادہ نرخ پر نہیں بیچی جا سکتی کہ اس سے نامناسب طریق پر زیادہ نفع کمایا جائے۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں پر برطانوی مجسٹریٹ کی یا بلدیہ کی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا اور مقدمہ کا خرچ مال بیچنے والوں پر پڑے گا۔

سرکاری اعلان میں پبلک سے درخواست کی گئی ہے کہ حکومت سے تعاون کریں اور جہاں حقیقی معنی میں شبہ ہو کہ زمانہ جنگ میں نرخ بڑھا کر غیر معمولی نفع کمایا جا رہا ہے اس وقت حکام کو متوجہ کر دیا جائے۔"

یو نمبر ۲۰۰

ہز ایکسیلنسی سفیر ایران اور سوسائٹی کے صدر ہز ایکسیلنسی عبدالحامد بک گازرونی کی وساطت سے ایرانیوں میں کپڑے تقسیم کئے جو ہز امپیریل مجسٹی شہزادی فوزیہ کے چندہ کی رقم سے خریدے گئے تھے شہزادی نے یہ رقم از راہ فیاضی سوسائٹی کو اس لئے دی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کی گئی کہ ہز امپیریل مجسٹی۔ ان کے شوہر ہز امپیریل مجسٹی شاہ ایران اور شہزادی شہناز کی بڑی عمر ہو اور وہ خوش رہیں اور ایران اور مصر کی حکومتیں محفوظ اور سلامت رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق ہو وہاں مستقل ہیں رہے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۵

لبیا کی لڑائی

چند روز سے لبیا کی لڑائی بڑی خوفناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ جرمن کمانڈر جنرل رومیل نے اس مورچہ کو سر کرنے کے لئے اپنا سب کچھ لڑائی میں جھونک دیا ہے دونوں طرف کی فوجوں کو بھاری نقصان پہونچ رہا ہے ٹنکوں اور ہوائی جہازوں کی زبردست ٹکر ہو رہی ہے اتنے بڑے پیمانہ پر مشینی لڑائی کا دیر تک جاری رہنا ممکن نہیں اس لئے یہ امید کیجا سکتی ہے کہ یا تو دونوں طاقتیں تھک کر بیٹھ رہیں گی یا جلد ہی ادھر یا اُدھر کوئی نتیجہ نکل آئے گا۔ بیر الحکیم کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد برطانی فوجوں کا بغلی مورچہ ٹوٹ گیا اور جنرل رومیل کو اکروما کے مورچہ پر بڑی تعداد میں فوجیں اور کمک بھیجنے میں آسانی ہو گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اکروما میں برطانی فوجوں کی حالت اسقدر جلد خراب ہو گئی ہے کہ رائٹر کا اسپشل نامہ نگار اکروما کے مورچہ کی حالت کے بارے میں لکھتا ہے کہ:۔

"وہاں حالت تشویشناک ہے۔ جرمن فوجوں کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ برطانی فوجیں نئے مورچے سنبھالنے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ حلاک پہلی محوری فوج کے ہاتھ میں ہے۔"

اگر جنرل رومیل اس برطانی مورچہ کو توڑنے میں بھی کامیاب ہو گیا تو پھر لبیا کی لڑائی بہت سنگین صورت اختیار کر جائیگی کیونکہ اکروما سے آگے بڑھکر محوری فوجیں غزالا سے تبروک کو جانیوالی سڑک کو آسانی سے کاٹ سکیں گی اور تبروک کو سخت خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ برطانی فوجیں غزالا سے بھی پیچھے ہٹ گئی ہیں اور اُنھوں نے نائٹ برج "بوکس" کا علاقہ بھی خالی کر دیا ہے اس سے تبروک کو خطرہ میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ غزالا پر محوری فوجوں کا قبضہ ہونے سے وہ ساحلی سڑک ان کے لئے کھل گئی ہے جو تبروک جاتی ہے۔ نائٹ برج کے علاقہ پر قبضہ ہونے سے محوری فوجیں دکھن کی طرف سے بھی تبروک پر دباؤ ڈال سکیں گی۔ محوری فوجوں نے سدی رزیغ پر حملہ کر دیا ہے جو کہ تبروک سے صرف دس میل دکھن پورب کو ہے۔ تبروک ہی وہ برطانی قلعہ ہے جو محوری فوجوں کے راستہ میں اب تک سب سے بڑی رکاوٹ بنا رہا ہے۔ محوری فوجیں دو دفعہ مصر کی سرحد تک پہنچ چکی ہیں لیکن تبروک پر برطانی قبضہ ہونے کی وجہ سے ان کو وہاں سے پیچھے ہٹنا پڑا اس بار جنرل رومیل نے اس عزم کے ساتھ لبیا کی مہم شروع کی تھی کہ تبروک کو مئی کے آخر تک ختم کر دیا جائیگا برطانی فوجوں نے ان کے اس مقصد کو اب تک بھی پورا نہیں ہونے دیا لیکن اگر حالات کی یہی رفتار رہی جیسی کہ رائٹر کے نامہ نگار نے بیان کی ہے اور غزالا تبروک روڈ کٹ گئی تو پھر تبروک کی سلامتی سخت خطرے میں پڑ جائے گی۔ تبروک کی فوجی پوزیشن بہت اہم ہے۔ یہ اتحادیوں کیلئے مصر کے بچاؤ کی اگلی چوکی ہے اور اگر یہ جرمنوں کے ہاتھ میں پڑ گیا تو انکے لئے آگے چھلانگ لگانے کا تختہ ثابت ہوگا۔ اور پھر مصر کو بھی بہت زیادہ خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ ہمیں یہ یقین کر لینا چاہئے کہ محوری طاقتوں کی پیاس لبیا میں ہی ختم نہیں ہوگی۔ وہ مصر کے ذریعہ سوئز اور بیچ پورب تک پہونچنا چاہتے ہیں۔

روسی مورچہ

جرمنی کاکیشیا کے تیل کو جلد سے جلد ہتھیانے کی فکر میں ہے اسی لئے اس نے کریچ کے ٹاپو نما پر دھاوا بول کر اپنا بہار کا حملہ شروع کیا۔ کاکیشیا اور اس ٹاپو نما کے درمیان صرف پانچ میل چوڑی نہر ہے۔ کریچ کے ٹاپو نما پر جرمنی کے قبضہ کے بعد سمجھنا چاہئے کہ اس نہر پر بھی جرمنوں کا غلبہ ہے لیکن جرمن ہائی کمانڈ غالباً محسوس کرتا ہے کہ کالے سمندر پر روسی بیڑے کا راج رہتے ہوئے کاکیشیا پر کامیاب چڑھائی مشکل ہے۔ چنانچہ جرمنوں نے اسوقت اپنی طاقت اور توجہ کا بہت بڑا حصہ سیباسٹاپول پر لگا دیا ہے جو کہ کریمیا کے ٹاپو پر روس کا بہت بڑا سمندری اڈہ ہے اڈیسہ پر جرمنوں کے قبضہ کے بعد سے کالے سمندر کے روسی بیڑے کیلئے سیبسٹاپول کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اسپر بھی جرمنوں کا قبضہ ہو جائے تو روسی بیڑے کیلئے صرف نوورسک کی بندرگاہ رہ جائے گی جو کاکیشیا کے پچھمی کنارے پر ہے۔ جرمنوں نے پانچ ماہ سے سیبسٹاپول کا محاصرہ کر رکھا ہے مگر وہ ابھی تک اسے لینے میں کامیاب نہیں ہو سکے چند روز سے اس چھاؤنی کے مورچوں پر جرمن حملوں کا زور بہت بڑھ گیا ہے۔

محصور ملک چین

چین کا ملک اب تک محصور ملک ہے وہ تازہ خبر جو چنکنگ سے ہندوستان پہنچی ہے۔ اس خبر میں لکھا ہے کہ اب سوا ہوائی ذریعہ کے اور کوئی سبیل ایسی نہیں رہگئی ہے جس سے اتحادی چین کو امداد پہونچا سکیں۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے جنھیں ہندوستان کی غیر ملکی حکومت نے ملکی نمائندہ بنا کر چین بھیجا ہے۔ چنکنگ سے براڈکاسٹ کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ بلا شبہہ چنکنگ کے کچھ حصے مسمار ہو گئے ہیں اور جو حصے مسمار نہیں ہوئے ہیں ان پر جاپانی تباہ کاری کے نشان موجود ہیں لیکن بمباری سے مادی چیزیں ٹوٹ پھوٹ سکتی ہیں حوصلے نہیں ٹوٹ سکتے۔ سر ظفر اللہ کی اس بات میں بہت کچھ صداقت ہے۔ لیکن ہم مارشل چانگ کائی شیک کی اُس اپیل کو بھی نہیں بھول سکتے جو انہوں نے پچھلے مہینے کی تھی۔ اسمیں اُنھوں نے ایک جانب تو چین کی دلیری اور بلند حوصلگی کا ذکر کیا تھا دوسری جانب یہ بھی کہا تھا کہ گھونسوں سے بموں کا مقابلہ زیادہ عرصہ تک نہیں کیا جا سکتا۔ اتحادیوں کو اگر ہندوستان کی خیر منانی ہے تو انھیں چاہئے کہ چین کو زیادہ سے زیادہ امداد پہونچائیں کیونکہ چین کو فتح کرنیکے بعد جاپان کا رخ ہندوستان کی طرف ہی ہو سکتا ہے۔ ہندوستان کو آسٹریلیا سے کم خطرہ نہیں ہے۔

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل

وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں سر راگھویندر راؤ کے انتقال سے ایک اور جگہ خالی ہوئی ہے۔ سر اکبر حیدری کی جگہ ابھی تک پر نہیں ہوئی ہے اور دو نشستیں تو یہ ہیں اور دو نشستیں اس صورت سے خالی ہو نیوالی ہیں کہ سر راما سوامی مدالیار کامرس ممبر حکومت ہند وار کیبنٹ کے ممبر ہو کر جانے والے ہیں اور سر فیروز خاں نون کے متعلق یہ خبر ہے کہ وہ سر شنمکھم چیٹی کی جگہ ہندوستان کے خریداری مشن کے صدر ہو کر امریکہ جائیں گے۔ پس اگر وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں مزید توسیع نہ بھی ہوئی تو یہ چار نشستیں تو پر کرنی ہی ہونگی۔ سر سی۔ پی۔ راما سوامی سر محمد عثمان۔ ڈاکٹر امبید کر اور مسٹر ایم۔ این رائے کے

آئینۂ کانپور

مسٹر محمد حبیب اللہ کا مسئلہ
مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹیو افیسر

کانپور میونسپل بورڈ کا تقرر جس طریقہ سے ہوا اس سے ہم بھی متفق نہ تھے لیکن انکے تقرر کے بعد بورڈ نے جس بد نما طریقہ سے مخالفت کی اسکی کوئی تائید نہیں کر سکتا بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ مخالفت پورے سال رہیگی اور کام میں بہت کچھ ہرج واقع ہوگا لیکن مسٹر حبیب اللہ کی یہ قابلیت تھی کہ اُنہوں نے بورڈ کی اس زبردست مخالفت کو اپنے اخلاق۔ دیانت۔ قابلیت اور محنت سے موافقت سے تبدیل کر دیا اور تقریباً پورے سال ممبران بورڈ اور ایگزیکٹیو افیسر میں نہایت کوآپریشن کے ساتھ کام ہوا اور انکے تمام کام کو سراہا گیا۔ جو بورڈ کے ریکارڈ سے ظاہر ہے۔ علاوہ ممبران بورڈ کے اہل شہر بھی چاہے وہ مسلمان ہوں یا ہندو آپ کے کام سے مطمئن اور خوش رہے اور کسی شخص کو بھی آپ کے خلاف کوئی شکایت نہیں ہونے پائی۔ ان حالات کی موجودگی میں ہمکو یہ امید تھی کہ بورڈ مسٹر محمد حبیب اللہ کو نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ کنفرم کرے گا۔

لیکن نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ کنفرم کے مسئلہ کے آتے ہی بورڈ کے ہندو ممبران نے انکے کنفرم ہونے سے اختلاف کیا اور انکی تمام خوبیاں جو کنفرم ہونے کے وقت ان میں موجود تھیں وہ اب خرابیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ بورڈ کے ہندو ممبران کی یہ ذہنیت قوم پرست طبقہ کیلئے از حد تکلیف دہ ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ کانپور میں ہندو مسلم اختلافات کی بنیاد بورڈ ہی سے پڑتی ہے تو کچھ بیجا نہیں۔

کانپور سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر لکھنؤ بورڈ میں چیرمین اور ایگزیکٹیو افیسر دونوں مسلمان ہیں لیکن وہاں اس قسم کی ذہنیت کا کبھی بھی مظاہرہ نہیں ہوتا۔ کیا ہمارا کانپور کا بورڈ کبھی اس قسم کے واقعات سے بھی سبق لے سکتا ہے؟

ہر حال اس وقت ایگزیکٹیو افیسری کے کنفرم ہونے کے مسئلہ نے پھر وہی صورت اختیار کر لی ہے جو تقرر کے وقت تھی۔

اول یہ کہ ایگزیکٹیو افیسری کی جگہ پر مسٹر محمد حبیب اللہ کو کنفرم کرنیکا حق بورڈ کو ہے یا گورنمنٹ کو۔

دوسرے یہ کہ چونکہ بورڈ نے وقت کے اندر مسٹر حبیب اللہ کو کنفرم نہیں کیا اس لئے اب یہ حق بورڈ کو رہا بھی یا نہیں۔

بورڈ میں مسٹر حبیب اللہ کے کام پر ریویو کرنے کیلئے رزولیوشن پیش ہوئے ایک رزولیوشن مسٹر گوری پرشاد کپور کی طرف سے اور دوسرا رزولیوشن مسٹر ڈیوڈسن کی طرف سے پیش ہوا مسٹر گوری شاد کپور کے رزولیوشن کی صرف ہندو ممبران نے تائید کی اور مسٹر ڈیوڈسن کے رزولیوشن کی تائید یورپین عیسائی۔ اچھوت اور مسلمانوں نے کی۔

ایک رزولیوشن میں گورنمنٹ سے نہ کنفرم کرنے کی سفارش کی اور دوسرے رزولیوشن میں کنفرم کرنے کی سفارش کیگئی ہے۔ اگرچہ اول الذکر رزولیوشن مجارٹی سے منظور ہو گیا ہے لیکن یہ امر دونوں رزولیوشنوں سے واضح ہوتا ہے کہ بورڈ نے متفقہ طور پر یہ تسلیم کر لیا ہے کہ کنفرم کرنیکا حق بورڈ کو نہیں بلکہ گورنمنٹ کو ہے ہر حال ہمیں کوئی شک نہیں کہ مسٹر حبیب اللہ نے ایک سال کی قلیل مدت میں نہایت دیانت۔ محنت اور قابلیت کے ساتھ ایگزیکٹیو افیسری کے فرائض ادا کئے، اور یہی وجہ ہے کہ کنفرم ہونے کے وقت کے پہلے تک بورڈ کے ممبران انکے کام کی برائی نہیں بلکہ تعریف کرتے تھے، لیکن یہ موجو کانپور بورڈ کی بدقسمتی ہے کہ یہاں ہمیشہ فرقہ وارانہ جذبات تمام باتوں پر حاوی ہو جاتے ہیں، دیکھئے اس وبا سے اہل کانپور کو کب نجات ملتی ہے۔

ہر حال اب چونکہ مسٹر حبیب اللہ کے کنفرم یا نہ کنفرم کرنیکا مسئلہ گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔ لہذا ہم گورنمنٹ سے یہ درخواست کرینگے کہ وہ تمام واقعات کی حقیقت پر نظر ڈالتے ہوئے مسٹر محمد حبیب اللہ کو کنفرم کر دے۔ کیونکہ وہ ایک سال کے اندر اپنے کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایگزیکٹو افیسری کے اہل ثابت کر چکے ہیں اور اہل کانپور چاہے وہ کسی ذات و مذہب سے تعلق رکھتے ہوں انمیں وہ ہر دلعزیز ہیں اور انکے کام کے خلاف کوئی جائز شکایت نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ باشندگان کانپور انکے کام کی تعریف کرتے ہیں۔ لہذا ہم گورنمنٹ سے ایک بار پھر استدعا کرتے ہیں کہ وہ مسٹر محمد حبیب اللہ کو کنفرم کر کے اہل کانپور کو ممنون کرے۔

سرکاری احکامات

شکر۔ کلکٹر صاحب بہادر اعلان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شکر کا اسٹاک رکھنے والا سوداگر بلا کسی مناسب وجہ کے مناسب مقدار میں شکر فروخت کرنے سے انکار کریگا تو اسکو ۳ سال قید سخت کی سزا یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے۔

مکانات۔ چونکہ مکانات کے کرایہ میں ناجائز اضافہ کی شکایتیں ہوتی ہیں اسلئے کلکٹر صاحب نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ بغیر اُنکی اجازت کے کسی مکان کا کرایہ نہ بڑھایا جائے اور جدید عمارت کے اضافہ کی حالت میں کلکٹر صاحب کی منظوری سے کرایہ بڑھایا جائے اور نئی تعمیرات کے متعلق بھی یہی قید رکھی گئی ہے اسکی خلاف ورزی کی سزا تین سال قید یا جرمانہ یا دونوں ہو سکتی ہیں۔

گیہوں۔ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۲ء سے کلکٹر صاحب نے گیہوں کی فروخت کی شرح مندرجہ ذیل مقرر کی ہے:۔

پنجابی درجہ اول	۶ سیر	فی روپیہ
" درجہ دوم	۶ سیر ۴ چھٹانک	فی روپیہ
دیسی گیہوں درجہ اول	۶ سیر ۱۰ چھٹانک	فی روپیہ
" درجہ دوم	۶ سیر ۱۴ چھٹانک	فی روپیہ

تفرق کیلئے فی روپیہ ۴ چھٹانک کم قیمت مقرر ہے۔ اور دیہات کیلئے تھوک میں فی روپیہ ۱۰ چھٹانک اور تفرق میں ۶ چھٹانک زیادہ قیمت مقرر ہے۔

خلاف ورزی کرنے والے کو ۳ سال تک قید سخت یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے۔

جلانے کی لکڑی

مسٹر پیارے لعل اگروال صدر سٹی کانگریس کمیٹی نے دسٹرکٹ مجسٹریٹ کی توجہ جلانے کی لکڑی کی طرف دلائی ہے۔ آپنے کہا ہے کہ نیل مل والے لکڑی گراں قیمت پر خرید کر کے مل میں استعمال کرتے ہیں اس لئے لکڑی کی گرانی بڑھ رہی ہے اسلئے لکڑی پر بھی کنٹرول ہونا چاہئے۔

مرچنٹ چیمبر

مرچنٹ چیمبر آف یونائیٹڈ پراونسیز کانپور نے ایک کنٹرول کمیٹی قائم کی ہے جو قیمت اور اسٹاک کنٹرول کی نگرانی کا کام کریگی اور یو۔ پی میں کھانے کی چیزوں کی مناسب تقسیم کی نگرانی اور انکے متعلق شکایات کو دور کرنیکی کوشش کریگی۔ اس کنٹرول کے کنوینر لالہ لکشمی پت سنگھانیا مقرر کئے گئے ہیں۔

خلاف ورزی پر سزا

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مقرر کی ہوئی شرح سے زیادہ قیمت پر مٹی کا تیل فروخت کرنے کے الزام میں مسمی کنہیا لعل کو ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ اور بصورت عدم ادائیگی ۲ ماہ قید سخت کی سزا۔

لیبر ولیفر افسر

۱۱ جون کو مسٹر آر۔ این۔ نبکار لیبر ولیفر افسر گورنمنٹ آف انڈیا کانپور تشریف لائے اور گورنمنٹ لیبر افسر مزدوروں کے لیڈران اور دسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملے اور مزدوروں کے حالات پر تبادلۂ خیالات کرنے کے بعد چلے گئے۔

ماہ اپریل کی رپورٹ

ضلع کانپور میں ماہ اپریل ۱۹۴۲ء میں مندرجہ ذیل جرائم ہوئے:۔ لوٹے جانے کے ۱۲۔ ڈکیتی کے ۳۔ قتل کے ۳۔ نقب زنی کے ۱۲۵۔ اور سائیکل کی چوری کے ۱۲۵ واقعات ہوئے ہیں۔

خان بہادری

۱۱ جون کو ملک معظم کی سالگرہ کی خوشی میں جو فہرست خطابات کی شائع ہوئی تھی اسمیں خانصاحب منشی بشیر احمد خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی سٹی میرٹھ کو خان بہادری کا خطاب ملا تھا۔ اب ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ کانپور کے بجائے میرٹھ کا لفظ غلط چھپ گیا تھا۔ درحقیقت میں ہمارے شہر کے ہر دلعزیز کوتوال شہر خانصاحب بشیر احمد خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی سٹی کو خان بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔ ہم اس حصول اعزاز پر خان بہادر صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پروٹسٹ

یو۔ پی مرچنٹ چیمبر نے اینٹوں کے کنٹرول کے احکامات کے خلاف گورنمنٹ کے پاس اپنا پروٹسٹ بھیجکر اس حکم کو واپس لینے کے لئے درخواست کی ہے۔

سوویٹ چینی ہفتہ

۱۶ جون کو سوویٹ چینی ہفتہ کا تیسرا دن منایا گیا اور مسٹر ارجن ارورا کی صدارت میں مزدوروں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں جناب صدر نے روس اور چین کے باشندگان کی تعریف کی اور مسٹر ایس۔ سی۔ کپور نے جاپانیوں کے روکنے کے لئے نیشنل ڈیفنس کی تنظیم کی سفارش کی۔

مجلس احرار

کہا جاتا ہے کہ مجلس احرار سول ڈیفنس اسکیم کے سلسلہ میں مولانا مظہر علی اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کانپور آرہے ہیں۔

افسوسناک اموات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے مکرم خان بہادر حاجی عبد القیوم صاحب سابق اسسٹنٹ کلکٹر و مجسٹریٹ و ایم ایل سی کے اکلوتے صاحبزادے حاجی حافظ بدر الدین صاحب کا ۲۴ سال کی عمر میں ۱۶ جون ۲ بجے دن کو ایک طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس جانکاہ حادثہ میں ہم کو اپنے مکرم حاجی صاحب موصوف کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ حاجی صاحب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین!

مولوی غلام محی الدین صاحب مالک فرم امین برادرس کی صاحبزادی کا لو لگ جانے کی وجہ سے ۱۵ جون کو انتقال ہو گیا۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ"

ہم کو اس حادثہ میں اپنے مکرم مولوی صاحب موصوف کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، آمین!

کرائسٹ چرچ ہائی اسکول

صداقت کی گزشتہ اشاعت میں ہم نے مقامی ہائی اسکول اور سالانہ امتحانات کے نتائج شائع کئے تھے جسمیں غلطی سے کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کے بجائے ۳۰ کے ۳۸ لڑکے شریک امتحان لکھا گیا تھا۔ کرائسٹ چرچ ہائی اسکول سے ۳۷ لڑکے شریک امتحان ہوئے تھے جسمیں سے ۳۴ کامیاب ہوئے ہیں۔ فرسٹ ڈویژن میں ۵۔ سکنڈ ڈویژن میں ۱۷ اور تھرڈ ڈویژن میں ۱۰ لڑکے اور ۲ لڑکے پاس اس طرح جملہ ۳۴ لڑکے کامیاب ہوئے۔ اور دو لڑکے کیا رٹمنٹل میں آئے ہیں اس شاندار کامیابی پر جناب ہیڈ ماسٹر صاحب و دیگر ماسٹر صاحبان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

گیارھویں شریف

حاجی امیر بخش ولد رمضان ساکن قلی بازار مشہور شربت فروش ۲۱ جون اتوار کے دن گیارھویں شریف کرینگے کہا جاتا ہے کہ موصوف نے کل مسلم یتیم خانہ کے بچوں کو مدعو کیا ہے اور انکو ایک جلوس کے ساتھ یتیم خانہ سے قلی بازار تک لیجائیں گے اس جلوس میں ہاتھی۔ اونٹ۔ گھوڑے تانگے۔ یکے اور بیل گاڑیاں وغیرہ کثرت ہونگی علاوہ اسکے اکھاڑے۔ سرکس اور قوال وغیرہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

ہر حال یہ گیارھویں شریف دنیا میں اپنی نوعیت کی پہلی گیارھویں شریف ہوگی۔ کانپور بھی اپنے رنگ کا نرالا ہے جو باتیں یہاں ہوتی ہیں وہ عجوبہ روزگار اور نئے ڈھنگ سے ہوتی ہیں۔

برطانیہ کی موجودہ حالتوں کے متعلق ایک رپورٹ کہتی ہے کہ برطانیہ میں ایسے مردوں اور عورتوں کی تعداد جو بالکل بیکار ہیں پیر محکمہ کے اعداد شمار کی رو سے صرف نوے ہزار ہے۔ یہ تعداد تمام گزشتہ ریکارڈوں میں سب سے کم تعداد ہے۔ معلوم نہیں اس تعداد میں مسٹر ڈف کوپر اور لارڈ بیور بروک بھی شامل ہیں یا نہیں۔ لیکن اتنے بڑے آدمیوں کے لئے یہی کام کیا کم ہے کہ وہ اپنی نگرانی آپ کر رہے ہیں۔

معاصر اسٹیٹسمن کے ایڈیٹر مسٹر آرتھر مور فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے متعلق اہل چین یہ معلوم کرنے کے لئے بیچین ہیں کہ یہاں کے اندرونی اختلافات ختم ہو گئے۔

بہتر! ہم اسے صحیح تسلیم کئے لیتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اہل چین ہندوستان کے متعلق کوئی دوسری بات سننے کیلئے بیچین نہیں ہیں؟ یعنی کیا وہ یہ سننا نہیں چاہتے کہ ہندوستان کی محکومی کا زمانہ بھی ختم ہو گیا۔

انگلستان کا اخبار ٹٹ بٹس (Tit Bits) یہ اطلاع پیش کرتا ہے کہ مس اولیویا ڈی ہو یلینڈ نے اب تک دس ہزار مرتبہ بوسے دیئے ہیں۔ ان بوسوں اور بوسہ لینے والوں کی فہرست حسب ذیل ہے:

ایرول فلیس ۴۰۱ مرتبہ، جارج برنٹ ۵۰ مرتبہ، ڈک پاول ۷۰ مرتبہ، لسلی ہوارڈ ۱۸ مرتبہ، کیگنی ۱۸ مرتبہ، ڈیوڈ نیوں ۲۲ مرتبہ

سوال یہ ہے کہ سب سے زیادہ خوش نصیب کون ہے ایرول فلیس یا ڈیوڈ نیوان۔

آلادم پر حملہ پسپا

لندن۔ ۱۷ جون۔ محوری فوج کے ایک مضبوط دستہ نے سہ شنبہ کو دن نکلنے سے پہلے سدری زر بیغ پر دھاوا بول دیا۔ یہ فوجی ٹھکانہ تبروک سے ۱۸ میل دکھن پورب میں ہے اتحادی ہوائی جہازوں نے اس دستے پر بمباری کی لیکن وہ آگے بڑھتا رہا۔ آلادم کے پورب میں ہوائی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ تبروک کے دکھن پورب میں اکروما پر ابھی تک اتحادی فوجوں کا قبضہ ہے۔

برطانی کمانڈر جنرل رچی نے نائٹ برج کا علاقہ خالی کر کے نئے مورچے سنبھال لئے ہیں اور اس وقت تبروک کا بچاؤ کرنے کے لئے ۵۰ میل لمبا مورچہ لگا ہوا ہے۔ کل محوری فوجوں نے آلادم پر تین بار حملہ کیا مگر ہر بار پیچھے ہٹا دیا گیا۔

غزالا کے مورچہ سے برطانی فوجیں پیچھے ہٹ آئی ہیں اب اکروما کے پچھم میں کوئی برطانی فوج نہیں رہی۔ تبروک اکروما اور آلادم ابھی تک برطانی فوجوں کے ہاتھ میں ہیں اور اتحادی فوجیں دکھن میں سرگرمی دکھلا رہی ہیں۔ دن اور رات بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن ان فوجوں کو ملک کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے جو کہ غزالا میں موجود تھی۔

نیو گنی پر ہوائی لڑائیاں

میلبورن۔ ۱۷ جون۔ جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے نیو گنی میں کے اور سالامور کے جاپانی ہوائی اڈوں پر حملہ کیا۔ وہاں کئی جگہ آگ لگ گئی۔ واپسی میں دشمن کے چار ہوائی جہاز مار گرائے۔ ہمارا ایک ہوائی جہاز واپس نہیں آیا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ڈچ تمور میں کیوپنگ کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا۔

جاپانی ہوائی جہازوں نے آسٹریلیا کی بندرگاہ مورسبی پر اڑان کی دو جاپانی ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے پورٹ مورسبی کی ہوائی لڑائی میں جاپان کے چار ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔

برطانی سفیر ماسکو جا رہا ہے

کیو بائی سیف ۱۶ جون برطانی سفیر سر آرچیبالڈ انگلو سوویٹ پیکٹ کو تصدیق کرنے کے سلسلہ میں ماسکو جا رہے ہیں۔

ملاقات نیم شبی

ایک ہسپانوی گیت

مجھ سے اپنی نازک کلائی نہ چھڑا — اے دوشیزہ!
اپنے حیا آلود سرخ رخساروں سے!
میرے ہونٹوں کو گستاخیاں کر لینے دے۔
دیکھ! آسمان پر چاند کی شمع بے نور ہونے میں کچھ ہی دیر ہے۔
رات کی دیوی کہکشاں کی چادر پھینک کر ایک الھڑ دوشیزہ کی طرح بھاگی جا رہی ہے۔
خدا کے لئے ایک بار —— صرف ایک بار
مجھے اپنے ہونٹوں سے ہونٹ ملا لینے دے۔
جب تو فرط حیا میں —— اپنا منہ میرے بوسہ کے ڈر سے چھپا لیتی ہے تو میری آہنی بازوؤں کی تمام قوت تیری حیائی قوت کے سامنے مات کھا جاتی ہے۔
اور میرے لب تیرے رعب حسن سے ڈر جاتے ہیں۔
اس سے پہلے کہ مشرقی دریچے سے سورج جھانکے
مجھے ایک بار اپنے ہونٹ پر ہونٹ رکھ لینے دے۔
خدا کے لئے ایک بار صرف ——!
کیا رات بھر کی منتوں کی قیمت صرف ایک بوسہ بھی نہیں۔؟

(ترجمہ از کیلاش چندر بی اے)

---

۱۹ اُچکوں کو موت کی سزا

نئی دہلی۔ ۱۱ جون۔ تین جون کو پرول تعلقہ کے ایک گاؤں پر جن متعدد حروں نے حملہ کیا تھا انکے خلاف ایک اسپشل ٹریبونل نے سرسری طور پر مقدمہ کی سماعت کی۔ جو لوگ ڈاکہ میں شامل تھے اُن میں سے ۱۹ کو ایک فوجی گشتی دستے نے گرفتار کیا جس نے اس گروہ کا تعاقب کیا تھا ٹریبونل نے ان کو سزائے موت دی۔ یہ سزا ۱۰ جون کو دی گئی۔ ان لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کیجا رہی ہے جو پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے افسر کے قتل میں شامل تھے جو کہ ۸ جون کو ہوا تھا۔

افغانستان میں پشتو کو ترقی دینے کی مہم

نئی دہلی ۱۱ جون۔ پشتو کو زیادہ ہر دلعزیز بنانے کیلئے حکومت افغانستان نے ایک نیا قدم اٹھایا ہے افغان حکومت نے حکم جاری کیا ہے کہ دفتروں سے چھٹی کی تمام درخواستیں پشتو میں لکھی جانی چاہئیں اور تمام سرکاری بیان پشتو میں شائع ہوں۔

ترکی کا صحافتی وفد جرمنی جائیگا

(انقرہ بذریعہ ڈاک) ترکی حکومت نے جرمنی کی دعوت پر ترکی صحافتی وفد کا جرمنی جانا منظور کر لیا ہے۔ جرمنی نے یہ دعوت شمٹ کے گزشتہ سال نومبر میں ترکی آنے کے سلسلے میں دی ہے۔ ڈاکٹر پال سمٹ ڈائمیرس (جرمن حکومت) کے پروپیگنڈہ ڈائرکٹر ہیں۔ یہ انقرہ خود ہی آئے تھے۔

ابھی وفد کے دورے کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے مگر یقین کیا جاتا ہے کہ جرمن ترکی وفد کو اس وقت بلائیں گے جب روسی محاذ جنگ پورے زوروں پر ہو رہی ہوگی تاکہ مہمانوں کو کوئی ایسی چیز دکھائی جا سکے جس سے وہ جرمنی کی اندرونی حالت پر نظر ڈالنے کا موقع نہ پا سکیں۔

احتیاط سے چنے ہوئے چار ترکی اخبار نویسوں کی جماعت پریس سنئے ڈائرکٹر جنرل بے سلیم سار پر کی سرکردگی میں دورہ پر جانے کے لئے منتخب کیگئی ہے

توسیع معلوم ہوا کہ برطانی کیبنٹ میں وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کے عہدہ کی میعاد کی توسیع کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے اور اس بارے میں جلدی اعلان ہر مندوالا ہے۔

روسی انقلاب میں عورتوں کا حصہ

سوویٹ روس کے رہنماؤں کا عقیدہ ہے کہ:-

"سوشلزم تو کیا جمہوریت بھی اسی وقت صحیح جمہوریت کہی جا سکتی ہے جب عورتوں کی سماجی زندگی اور ملک کی سیاست میں مردوں کے برابر حصہ دیا جائے۔"

یہی وجہ ہے کہ انقلاب روس نے عورتوں کی غلامی کی زنجیریں توڑ ڈالیں اور مساوی حقوق دے کر انہیں ایک نئی دنیا میں لا کھڑا کیا۔ ایک بہت بڑے مفکر کے الفاظ میں "انقلاب روس در اصل نتیجہ ہے ان تکالیف اور مصیبتوں کا جو روس کی خواتین صدیوں سے برداشت کر رہی تھیں۔ اسی وجہ سے انقلاب میں انکا بڑا ہاتھ تھا۔ اس کا انہیں یہ صلہ ملا کہ انکا درجہ دنیا کے تمام ممالک کی عورتوں کے مقابلہ میں بلند و بالا ہو گیا۔"

اسی طرح لینن' انقلاب روس کے لیڈر نے ایک دفعہ کہا تھا کہ:-

"پیٹرو گراڈ' (اب لینن گراڈ کہا جاتا ہے) اور ماسکو' غرض ملک کے تمام صنعتی مرکزوں اور شہروں میں پرولتاری عورتیں انقلاب کی آزمائش میں پوری طرح کامیاب ہوئیں۔ ان کی امداد کے بغیر ہم انقلاب میں مشکل سے کامیاب ہو سکتے تھے۔ میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے بہت بہادری دکھائی اور اب بھی وہ کافی جری ہیں ——"

چاء کی کمی نہیں پڑے گی

نئی دہلی۔ ۱۶ جون۔ ایک پریس نوٹ شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حال ہی میں اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ امریکہ۔ برطانیہ اور افریقہ دنیا کی چاء کی تمام سپلائی کو خرید رہے ہیں اور وہ اس کو حصہ رسدی تقسیم کر لیں گے۔ اس سے سٹوریوں کی خریداری بڑھ گئی ہے۔ حکومت ہند یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ چاء کو اکٹھی خرید کے لئے اگر کوئی انتظام بھی کیا گیا تو اندرونی بازار کے چاء کا سٹاک کم پڑے گا سٹوریوں کے خریدنے میں کوئی جواز نہیں ہے۔

صوبوں میں گورنری راج

پونا۔ ۱۶ جون۔ اخبار "ہندوستان اسٹینڈرڈ" کا اسپشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس بارے میں شہادتوں کی کمی نہیں ہے کہ حکومت ہند صوبوں میں سرکاری منسٹروں کی جگہ غیر سرکاری منسٹر مقرر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ کسی کو تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر نئی منسٹری ان لوگوں پر مشتمل ہو جو لڑائی کی کوشش میں مدد کرنے کے لئے تیار رہیں۔

تبت چین کی مدد کریگا

نئی دہلی۔ ۱۶ جون حال ہی میں تبت سے ایک اسپشل سفیر چنکنگ پہنچا ہے۔ اس نے جاپانیوں کے خلاف یہ الزام لگایا کہ وہ بھگوان بدھ کے دیا (رحم) کے قانون کو پامال کر رہے ہیں کیونکہ جاپان دوسرے ملکوں پر حملہ کر رہا ہے اور قتل عام کر رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سفیر نے چینیوں کو یقین دلایا کہ تبت حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے چین کی اپنی پوری طاقت سے مدد کرنیکو تیار ہے۔ اس وعدہ کا یہ مطلب ہے کہ تبت اپنے دونوں پڑوسیوں یعنی چین اور ہندوستان کا ساتھ دینے کے لئے آمادہ ہے۔

بچے اور ماسٹر

اسکول کے بچے پر ماسٹروں کا اتنا رعب طاری ہوتا ہے کہ ہر روز صبح جب وہ مدرسے جاتے ہیں تو بیدلی اور نمدار آنکھوں کے ساتھ۔ ان کا دل یہی چاہتا ہے کہ کوئی بات ایسی بن جائے کہ والدین انہیں اسکول بھیجنا چھوڑ دیں اس کی وجہ کیا ہے؟

جہاں تک ہم نے غور کیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ماسٹروں کا رویہ بچوں کے متعلق بہت سخت ہوتا ہے اور وہ ہر وقت انہیں سزا کا خوف دلاتے رہتے ہیں۔ اور محبت و اخلاص سے اُن کو اپنا گرویدہ بنانے کی کوشش نہیں کرتے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جبتک بچے کے دل سے سزا کا خوف دور نہ ہوگا اُس کی اسپرٹ دبی رہیگی اور اُس کی ذہانت کے جوہر کھلنے نہ پائیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بچہ اسکول کو اپنے گھر سے زیادہ آرام دہ خیال کرے۔ اور ماسٹر کو حقیقی معنوں میں اپنا بہی خواہ اور ہمدرد سمجھنے لگے۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ ایسے ماسٹر موجود ہیں جنہوں نے بچوں کے دل سے ہر قسم کا خوف دور کر رکھا ہے۔ لیکن ایسے ماسٹروں کی تعداد یہاں بہت قلیل ہے۔

ایک زمانہ تھا جب جسمانی سزا دینے والے اُستاد کو نکما خیال کیا جاتا تھا۔ اور اگر کوئی اُستاد بھول کر کسی لڑکے کو جسمانی سزا دیتا تھا تو وہ متوجب جرمانہ ہوتا تھا لیکن اب ماحول تبدیل ہو گیا ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ اب نہ وہ اُستاد ہے نہ وہ بچے۔ تاہم بچوں کی کمزوریوں سے اُستاد کے دل میں اس قدر اضطراب نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ انہیں اس حد تک جسمانی سزا دیں کہ بچے انہیں اپنے لئے ہوا سمجھنے لگیں۔

دوسری بات جس کی طرف خصوصیت کیساتھ توجہ کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کسی شرارت یا سبق یاد نہ کرنے پر بہت سے اُستاد بچوں کو جسمانی سزا کیساتھ گالیاں دینا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بری عادت ہے۔ اُستاد بچے کے اخلاق کا معمار ہے۔ اگر اُس کا اخلاق برا یا گندہ ہوگا تو یقیناً بچے کے اخلاق پر بھی اسکا بہت برا اثر پڑے گا۔

ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ بچے جب اسکول سے فارغ ہو جاتے ہیں تو اپنے ہمجنسوں اور ہمجولیوں کو وہی گالیاں دیتے ہیں جو اُنھوں نے اپنے اُستاد کی زبان سے سنی تھیں۔

اسلئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ کسی صورت میں بھی اُستاد بچے کو گالی نہ دے۔ اُستاد کو ہرگز یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر ایک بچہ ملک و قوم کی ایک امانت ہے جو اُن کے سپرد کی گئی ہے۔ لہذا ملک و قوم کی بہتری کے لئے ان کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ بچوں کے اخلاق کو اچھے سے اچھا بنائیں۔

ابتدائی جماعتوں کے اُستادوں کو وہ تمام باتیں بچوں کے ذہن نشین کرا دینی چاہئیں جو آئندہ زندگی میں اُن کے لئے سودمند ہوں۔ اگر ایک بچہ اسکول میں منہ دھو کر نہیں جاتا۔ رفع حاجت کی ضرورت اسکول میں لاحق ہوتی ہے بزرگوں کا ادب کرنا نہیں جانتا۔ صاف ستھرا رہنے کا عادی نہیں ہے اپنے ہمجنسوں کو گالیاں دیتا ہے ماں باپ کا حکم بجا نہیں لاتا تو اُستادوں کو سمجھنا چاہیئے کہ اسمیں والدین کا نہیں اُن کا اپنا قصور ہے۔

چند دیگر امور جو اُستادوں کے لئے اہمیت رکھتے ہیں وہ یہ ہیں کہ انھیں اسکول میں بچوں کو کھیلنے کے لئے کافی وقت دینا چاہیئے۔ اسکول میں جو چابڑی فروش ہوں اُنکی چیزوں کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ بچوں کو اچھی اور بری چیز کی تمیز نہیں ہوتی۔ یہ اُستادوں کا فرض ہے کہ وہ اسکول کے احاطہ میں کوئی ایسی چیز نہ بکنے دیں جو بچوں کی صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔ اسکولوں کے بچوں کو جب پیاس لگے تو وہ اوک سے پانی پیتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی برتن نہیں ہوتا۔ ان کے ہاتھ یا یہی گندے ہوتے ہیں۔ اور وہ انہیں ہاتھوں سے پانی پی جاتے ہیں۔ لیکن استادوں کو اس بات کی ذرا پرواہ نہیں ہوتی۔ اس بدعت کا انسداد شیشہ کے دو گلاس رکھنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

اگر کاپی پر کوئی سیاہی کا دھبہ پڑ جائے یا سلیٹ صاف کرنے کی ضرورت ہو تو سلیٹ اور کاغذ کو زبان سے چاٹ کر صاف کر لیتے ہیں۔

یہ بات کتنی خطرناک اور صحت کے لئے کس قدر مضر ہے اُستادوں کو اسکا ہر حال احساس کرنا چاہیئے۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کی طرف اُستادوں کو خاص دھیان دینے کی ضرورت ہے۔
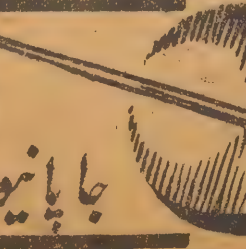
کیونکہ حقیقی مقصد یہ ہے کہ اُستاد کو بچے کا حقیقی معنوں میں صادق اتالیق ثابت ہونا چاہیئے۔ بچوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اُستادوں کی اطاعت کریں۔ اور اسے اپنے اخلاق کا معیار سمجھیں۔

بمبئی کی اکثر فلم کمپنیاں بند ہو رہی ہیں

بمبئی سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ بمبئی کی اکثر و بیشتر فلم کمپنیاں یا تو اپنے کاروبار کو محدود کر رہی ہیں یا کچے مال کے نہ ملنے کی وجہ سے جنگ کے خاتمہ تک کے لئے اپنے اسٹوڈیوز کے دروازے بند کرنے پر تیار ہیں۔ چنانچہ اسی ہفتہ پروڈیوسرز موہن پکچرز بمبئی کا ایک خط ہمیں موصول ہوا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کمپنی نے مال کے نہ ملنے کی وجہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جنگ کے خاتمہ تک کے لئے یا کچے مال کی فراہمی جبتک نہ ہو فلم سازی کے کاروبار کو بند کر دیا جائے۔

موہن پکچرز کی تصاویر کو خواہ معیاری قرار دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس فلم کمپنی کی مالی پوزیشن دوسری بڑی بڑی فلم کمپنیوں کے مقابلہ میں نہایت مضبوط تھی۔ لیکن افسوس کہ جنگ کی پریشانی اور کچے مال کی کمیابی نے اس کی بنیاد دنیا کو بھی ہلا کر رکھ دیا۔ اور یہاں تک نوبت پہونچ گئی کہ یہ فلم کمپنیاں اپنے اسٹاف کو نوٹس دیتے ہوئے فلم سازی کے جدید کاروبار کو بند کرنے پر تیار ہو گئی۔

موہن پکچرز جیسی کمپنی کے اس فیصلہ سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت ہندوستان کی فلمی صنعت کس قدر خطرہ میں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس نازک وقت میں اگر حکومت نے فلمی صنعت کی سرپرستی نہ کی تو وہ وقت دور نہیں کہ موہن پکچرز کی طرح دوسری فلم کمپنیاں بھی اپنا کاروبار بند کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ ضرورت ہے کہ آنریبل کامرس ممبر ہندوستان کی ایک ایسی صنعت کو بچانے کی کوشش کریں۔ جو ایک لاکھ ہندوستانیوں کی روزی کا ذریعہ بنی ہوئی ہے اور جسے ہندوستان میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔

ڈارون پر حملہ کا تیسرا دن

میلبورن ۱۶ جون۔ آسٹریلیا کی بندرگاہ ڈارون پر پھر جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ اس بندرگاہ پر حملہ کا آج تیسرا دن ہے۔ اس حملہ میں ۴۲ جاپانی ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ جن میں سے ۶ شکاری ہوائی جہاز گرائے گئے۔ مکانوں اور بندرگاہ پر بم گرائے گئے معمولی نقصان پہونچا۔

افواہیں اس کان سنو اس کان اڑاؤ
جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو

میں اس شخص کو اپنے دوستوں میں شامل نہ کروں گا جو بلا وجہ چیونٹی پر پاؤں رکھ دے۔

حق کے پیرو کو صدمہ اور دین کے پیرو کو ضرر نہیں پہونچتا۔

غفلت کا نتیجہ ندامت ہے۔

اپنے نفس کی خود اصلاح کرو، لوگ تمہاری پیروی کریں گے۔

اپنے ساتھیوں اور دوستوں پر جبر کرنا موجب ذلت ہے۔

ہر شخص میں کچھ نہ کچھ برائیاں ضرور ہوتی ہیں۔ عقلمند شخص ان برائیوں کو نظر انداز کرکے اس کی بھلائیوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

جاہل خود اپنا دشمن ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کا دوست کیسے ہو سکتا ہے۔

سیٹھ:۔ (خادمہ سے) نہ معلوم تم میں کون سی کشش ہے کہ تمہیں دیکھتے ہی جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔

خادمہ:۔ بس بس! سیٹھ جی دو ہی رہنے دو۔ اگر بیگم نے دیکھ لیا تو جگر کے ٹکڑے کے بجائے آپ کے سر کے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔

ہوٹل والا۔ ارے صاحب چائے کی دو پیسے تو دیتے جائیے۔

گاہک:۔ اگر جیب میں دو پیسے ہوتے تو آپ کے ہوٹل میں آنے کی ضرورت کیا تھی۔ کیا اور کوئی ہوٹل نہیں ہے؟

گاہک:۔ جنگ کی خبر پھیلتے ہی جو تم دو گنے منافعے لینے لگے۔ کیا یہ ہضم ہو سکتا ہے۔

بنیا۔ سرکار! اُن سے پوچھئے، جو ساری دنیا کو ہضم کرنا چاہتے ہیں۔

جج:۔ تم متواتر پندرہ سال سے چوری کر رہے ہو۔ تم یہ عادت ترک نہیں کرو گے؟

ملزم:۔ جناب والا۔ یہ میری فرصت کے اوقات کا واحد مشغلہ ہے۔

دنیا کا سب سے پرانا اخبار پیکنگ گزٹ ہے۔

انگلستان میں سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار ۱۶۲۲ء میں نکلا تھا۔

چین کی دیوار قہقہہ کی لمبائی ۱۲۵۰ میل ہے۔

سر فرانسس ڈریک پہلا انگریز تھا جس نے کل دنیا کا چکر لگایا۔

مسٹر چرچل انگلستان کے مشہور اور سب سے پرانے اخبار مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار بھی رہ چکے ہیں۔

جنوبی امریکہ میں ایک دریا ہے جو آگے پیچھے دونوں طرف کو بہتا ہے۔

ہندوستان میں ۵۸۴ ریاستیں ہیں ان میں سے ۲۸۲ صرف کاٹھیاواڑ میں ہیں۔

انگلستان کا ایک باشندہ سر جارج گیرس ۱۷۹ زبانیں بآسانی بول سکتا ہے۔

فساد!

درندہ صفت انسانوں کی خوفناک کہانی

از محترمہ شاقیہ نذیر حسین مدراس

"آج تمہیں دیر ہو گئی..."

"نہیں بیگم! کوئی خاص دیر نہیں ہوئی" ناصر نے نوالہ چباتے ہوئے کہا۔ "مگر سلمہ تم اس وقت کیسی خوبصورت نظر آرہی ہو۔ چولھے کی گرمی نے تمہارے گورے گورے رخساروں کو اور بھی سرخ بنا دیا ہے" ناصر نے محبت سے سلمہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ہٹو! تم تو ہمیشہ مذاق ہی کرتے ہو" سلمہ نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔

"سلمہ میں سچ کہتا ہوں تم ہزاروں میں ایک ہو یہ نرم نرم ہاتھ اس قابل نہیں کہ روٹیاں پکائیں۔ تمہیں تو کسی بڑے گھر کی ملکہ بننا چاہیئے تھا۔ میں غریب ہوں، تمہیں آرام نہیں پہونچا سکوں گا"

"کیسی باتیں کرتے ہو؟ تم ہی تو میرے لئے سب کچھ ہو میں اس گھر کی ملکہ ہی تو ہوں۔ کیا ملکہ مجھ سے زیادہ سکھی ہو سکتی ہے؟" سلمہ نے سنجیدگی سے کہا۔

"اچھا تو میں چلتا ہوں۔ سنو! آج پہلی تاریخ ہے تنخواہ ملیگی تنخواہ — پھر کل اتوار ہے۔ کہو ہے۔ ارادہ کہیں سیر کو جانے کا" ناصر نے سلمہ کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سینما چلیں گے... سینما.... اور ہاں میرا بلاؤس نہ بھول جانا" سلمہ ناصر کی شیروانی کے بٹن لگاتے ہوئے بولی۔

"کیسا بلاؤس"؟

"واہ تمہیں نے تو کہا تھا کہ میں بھی ساری بہنوں۔ چمپا بہن کی طرح"

"ہاں! ہاں! یاد آیا۔ ضرور لاؤں گا میری ملکہ۔ اچھا خدا حافظ" ناصر نے ڈیوڑھی میں قدم رکھتے ہوئے کہا۔

"سلمہ بہن! ادھر تو دیکھو۔ شہر میں پھر فساد ہو گیا" چمپا نے کھڑکی میں سے جھانک کر کہا۔

"میرے اللہ! یہ کیا خبر سنائی تم نے" سلمہ باورچی خانے سے نکلتی ہوئی بولی۔

"ہاں! ہاں! میں سچ کہہ رہی ہوں۔ ابھی ابھی سبکیاں ترکاری والی آئی تھی وہ بتا گئی ہے کہ شہر کے کئی حصوں میں پھر فساد ہو رہا ہے"

"تو آجاؤ نہ۔ کھڑکی میں کیوں بیٹھی ہو؟" سلمہ سر پر آنچل ڈالتے ہوئے بولی۔

"نہیں نہیں میرا بچہ اکیلا سو رہا ہے۔ آجاؤ تم ہی میری طرف۔ جب تک مرد دفتر سے لوٹیں۔ اکٹھے بیٹھیں گے۔ لیکن فسادی اس محلہ میں بھی آگئے تو.....؟"

چمپا کی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے۔ سلمہ کھڑکی کے قریب آگئی۔ ایک بھولی بھالی لڑکی۔ ابھی ابھی نئی شادی ہوئی تھی۔ رنگین کپڑوں میں تصویر غم بنی کھڑی تھی۔

"چمپا پھر کیا ہوگا؟ ہم تو بالکل ہی اکیلی ہیں" سلمہ کے منہ سے بمشکل یہ الفاظ نکلے۔ کیسی ڈراؤنی دوپہر تھی، گلی میں آدم نہ آدم زاد۔ لوگ ڈر کے مارے گھروں میں چھپے ہوئے تھے۔ محلہ کے بہت سے لوگ جو پہلے فساد کی وجہ سے اپنے اپنے گاؤں چلے گئے تھے، ابھی واپس نہ لوٹے تھے۔ سنسان محلہ میں صرف دو کم عمر لڑکیاں۔ دل کانپ رہے تھے۔

"سلمہ بہن! کوئی بات کرو۔ ورنہ تو دل اور بھی گھبرائے گا" چمپا نے سلمہ کی چوڑیوں سے کھیلتے ہوئے کہا۔

"چمپا بہن! میں یہ سوچ رہی ہوں کہ ایسے فسادوں سے آخر کیا فائدہ؟ اُف ہندوستان کی کتنی بدنصیبی ہے کہ یہاں کے رہنے والے جو ایک ساتھ پلے بڑھے۔ جن کا نفع نقصان، زندگی موت سب مشترک ہے۔ آپس میں یوں درندوں کی طرح لڑتے ہیں کیا ملک کبھی ترقی کر سکتا ہے"؟

"آہ سلمہ بہن۔ نجانے اس فساد میں کتنے بیگناہ مارے جائیں گے کتنی سہاگنوں کا سہاگ لٹے گا۔ یہ لوگ نہ مسلمان ہیں نہ ہندو۔ دنیا کا کوئی مذہب اس طرح کی درندگی اور ظلم کو روا نہیں رکھتا" چمپا آہ سرد بھر کر بولی۔

"مگر ایک بات کہوں گی چمپا! یہ سب لیڈروں، پنڈتوں اور مُلاؤں کی لگائی ہوئی آگ ہے۔ ورنہ اگر یہ نہوں تو آج فساد بند ہو جائیں"

"اور وہ اخبار جو فرقہ وارانہ مضامین شائع کرتے ہیں کیا اس کے ذمہ دار نہیں"؟ چمپا غصہ سے بولی۔

"ضرور ہیں! ان سب کو اگر قومی حکومت ہو تو عمر بھر کے لئے جیل میں ڈال دے۔ کمبختوں نے ملک کے آرام کو خطرہ میں ڈال رکھا ہے" سلمہ نے پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔

شام ہو گئی۔ آج دونوں میں سے کسی کو بھی کھانا پکانے کا ہوش نہ تھا۔ وہ خدا سے دعائیں مانگ رہی تھیں کہ امن قائم ہو، اور اُن کے سرتاج خیریت سے گھر آئیں۔

سلمہ گھبرا کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ "چمپا تم نے کچھ سنا کیسی خوفناک آوازیں آرہی ہیں" وہ اس وقت نیم دیوانی ہو رہی تھی۔ خون میں لتھڑے ہوئے انسان اُسکی نگاہوں میں پھر رہے تھے۔ زخمیوں کی چیخیں۔ عورتوں کے نالے۔ لٹنے والوں کی آہ و بکا اُس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

جاپانیوں کے الفاظ سے خبردار رہیئے!

وہ جاپانی سنگینوں کے لئے راستہ صاف کرتے ہیں

دُشمن کے میٹھے الفاظ سے خبردار رہیئے۔ اُس کی اِس کوشش سے ہوشیار رہیئے کہ وہ آپ کو یہ خیال کرنے پر مجبور کردے کہ اُس کو فتح کرنا ناممکن ہے۔ جاپانی سپاہی یہ نہیں چاہتے کہ جب وہ ہندوستان آئیں تو قتل کر دیئے جائیں اسلئے وہ نشر کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دوست ہیں وہ اسلئے غلط خبریں پھیلاتے ہیں کہ ہم چونک پڑیں، الجھنوں میں پڑ جائیں اور کمزور ہو جائیں۔ یہ ایک نئی جنگی چال ہے۔ جاپانی سپاہی یہ نہیں چاہتے کہ وہ جس وقت ہندوستان پر حملہ کریں تو یہاں موت کا شکار ہو جائیں۔ وہ ہمارے گھروں میں رہنا چاہتے ہیں۔

لیکن جاپانی حملہ آور ہمارے سپاہیوں، بموں، اور توپوں سے اور آپ کی پشت پناہی سے مارے جائیں گے۔ اگر ہم سب مِلکر مقابلہ کا فیصلہ کرلیں تو یہ ۴۰۰٬۰۰۰٬۰۰۰ آدمیوں کا عظیم الشان ملک ہرگز فتح نہیں ہو سکتا۔

چین کو بیوقوف نہ بنایا جا سکا

چینیوں نے جاپانی پروپگنڈے سے دھوکا نہیں کھایا۔ یہ قوم بس میں اِس سے قبل اتفاق نہ تھا پانچ سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ جنگ کر رہی ہے اور وہ جاپانیوں کو اپنے ملک میں ہرگز داخل نہ ہونے دے گی۔ روس نازیوں کے فریب میں نہیں پھنسا۔ حالانکہ نازیوں نے اُس پر دوستی کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد حملہ کیا تھا۔ چین اور روس سے سبق سیکھئے۔ جاپانیوں کے وعدوں پر اعتبار نہ کیجئے۔

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ قائم کیجئے

اور روس کے پریزیڈنٹ موسیو کالنن نے معاہدہ ہونے پر ایک دوسرے کو مبارکباد کے پیغام بھیجے ہیں۔

یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلک اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس کا مکمل خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) برطانیہ اور سوویٹ یونین کے درمیان جو اتحاد قائم ہو گیا ہے اسکے پیش نظر دونوں فریق جرمنی اور ان تمام ریاستوں کے خلاف (جو کہ یورپ میں اسکے ساتھ حملے میں شامل ہیں) لڑائی میں ایک دوسرے کی فوجی اور ہر قسم کی مدد کریں گے۔

(۲) فریقین وعدہ کرتے ہیں کہ وہ ہٹلری گورنمنٹ یا جرمنی کی اور کسی گورنمنٹ سے جو کہ صاف طور پر جارحانہ ارادوں کو چھوڑنے کا اعلان نہیں کرتی کوئی بات چیت نہیں کریں گے اور نہ باہمی منظوری کے بغیر جرمنی یا دور یورپ میں اسکے ساتھ کسی ریاست سے کوئی الگ صلح یا سمجھوتہ کریں گے۔

(۳) فریقین اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اور امن برقرار رکھنے کے لئے مشترکہ کارروائی کریں میں وہ ان ریاستوں کے ساتھ تعاون کرینگے جو اسی قسم کے خیالات رکھتی ہیں۔ جب تک اس قسم کی تجویزیں تیار نہ ہوں۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد فریقین اس قسم کی تدبیریں اختیار کرینگے جن سے پھر حملہ ہونا ممکن نہ رہے۔ اور جرمنی یا اسکا کوئی ساتھی معاہدہ کی خلاف ورزی نہ کر سکے۔

(۴) اگر لڑائی ختم ہونے کے بعد فریقین میں سے کوئی جرمنی یا اسکے ساتھیوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہو جائے تو دوسرا فریق فوراً ہی اسکو ہر ممکن فوجی اور دوسری قسم کی مدد کریگا۔ یہ آرٹیکل اس وقت تک برقرار رہیگا جب تک کہ فریقین باہمی سمجھوتہ سے اسکو رد کر دیں۔ اور اسکی جگہ دوسری تجویزیں اختیار کریں گے جیسا کہ آرٹیکل ۳ میں قرار پایا ہے۔ اگر اس قسم کی تجویزیں اختیار نہ کیجا سکیں تو یہ معاہدہ ۲۰ سال کیلئے برقرار رہیگا۔ اور اس کے بعد کوئی بھی فریق اس کو ختم کر سکتا ہے۔

(۵) فریقین ایک دوسرے کے تحفظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے امن قائم ہونے کے بعد یورپ میں اقتصادی فارغ البالی کے منظم کرنے کیلئے ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ وہ اتحادی قوموں کے مفاد کو پیش نظر رکھیں گے اور دو اصولوں کو مدنظر رکھیں گے۔ اول یہ کہ وہ کوئی علاقہ وارانہ فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کریں گے اور نہ دوسرے ملکوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کریں گے۔

(۶) فریقین نے لڑائی کے بعد ایک دوسرے کی اقتصادی مدد کرنے کا بھی وعدہ کیا

سے دیکھیں "۔

گلی میں رامو دھوبی کا لڑکا جا رہا تھا۔ چمپا نے اُسے آواز دی "للو کہاں سے آ رہے ہو؟ شہر کی حالت کیسی ہے "؟

"بائی جی! لڑائی جوروں پہ ہے۔ کئی آدمی مر گئے۔ بڑے اسپتال کی گاڑیاں پھر رہی ہیں۔ اور پولیس بھی۔ میں تو جان بچا کر بھاگ آیا" لڑکا یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا رات کی تاریکی چھا گئی۔ بادل گرجنے لگا۔ سلمہ اور چمپا کے نازک دل ہلنے لگے۔ کسی آنیوالی مصیبت کا پتہ کوئی غیبی طاقت اُنھیں دے رہی تھی۔

"ایسا تو کبھی نہ ہوا تھا۔ آج میرے دل میں کوئی خنجر بھونک رہا ہے" سلمہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"میرے سرتاج" چمپا نے سسکی لیکر اپنے آنچل سے اُسکی آنکھوں کو پونچھا۔ "آہ نہ معلوم ہمارے بھاگوں میں کیا لکھا ہے۔ ابھی تک یہ لوگ نہیں لوٹے" سلمہ کے ساتھ چمپا بھی رونے لگی۔

محلہ کے دوسرے سرے پر فساد ہو رہا تھا۔ راہ چلتوں کو جو بیچ کر اپنے گھروں کو آ رہے تھے یہ انسانی صورت بھیڑیے موقع پا کر موت کے گھاٹ اُتار رہے تھے۔ بھائی کی گردن پر بھائی کے ہاتھوں وار ہو رہے تھے۔ ہمسایہ ہمسائے کا گلا کاٹ رہا تھا۔ انسانی خون سے دل کھول کر ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ بدقسمت ہندوستان کی غلامی کی زنجیریں مضبوط ہو رہی تھیں۔ نہ معلوم آج کی رات کتنی مظلوم عورتوں کی بیوگی کا پیغام لا رہی تھی۔ ایسے وقت میں لیڈری کا دعوے کرنے والے نرم نرم بستروں پر سونے کی تیاریاں کر رہے تھے۔

"مجھے چھوڑ دو میں بالکل بیگناہ ہوں" ناصر کی التجا پر فسادیوں کا غصہ اور بھڑکا۔

"مارو! جانے نہ پائے"

چھرا بیگناہ ناصر کے سینہ سے پار ہو چکا تھا۔ دوسرے ہی منٹ وہ گر کر دم توڑنے لگا۔ ہاتھ میں بلاؤس کا چھوٹا سا بنڈل جوں کا توں موجود تھا۔ اب فسادی جا چکے تھے۔ پاس والے محلہ کے دو آدمی اودھر سے گذرے۔ بادل منتشر ہو چکا تھا۔ اور چاند ہندوستان کے سپوتوں کی بہادری کا تماشہ دیکھنے کے لئے آسمان سے جھانک رہا تھا۔

"ارے یہ تو ناصر کی لاش ہے۔ بچارا بیگناہ مارا گیا" ایک نے کہا۔

"ایسے فسادوں میں بے گناہ ہی تو مارے جاتے ہیں"۔ دوسرا بولا۔

"سنا ہے کہ موہن بابو کی لاش کسی کنوئیں سے نکلی ہے "؟

نجانے کتنی سلمہ۔ اور کتنی چمپا کے لہلہاتے چمن کو فسادیوں نے جلا کر خاک کر دیا تھا۔

گرمیوں میں گرم چائے

گرمیوں میں ٹھنڈک اور آرام حاصل کرنے کیلئے آپکو بہت سی چائے پینی چاہئے جب آپ گرم چائے پیتے ہیں تو آپکو پسینہ آتا ہے۔ اور اس جسم کی حرارت تیزی کے ساتھ کم ہو جاتی ہے۔ اور یہی جسم کو ٹھنڈک پہونچانے کا قدرتی طریقہ ہے اسلئے گرمیوں میں چائے پینا نہایت تسلی بخش ہے۔

چائے کسطرح تیار کرنی چاہئے: تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پنشن بورڈ نے شایع کیا۔

IK.146 N

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS TEA

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور فلاگرل

بہ اجلاس جناب مسٹر حبیب اصغر قدوائی صاحب بہادر حاکم پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 180/47 بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور ضلع کانپور

راجہ رام ولد دیوکرن قوم کورمی ساکن گورگاؤں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور ——— مدعی

بنام۔ بچن لال ولد متھرا پرشاد قوم برہمن ساکن اکرڈھی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور ——— مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۸۰ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ جون سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ [illegible] آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر [illegible] مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

آسٹریلیا کی کیبنٹ کا اجلاس

[illegible] آسٹریلیا کی کیبنٹ کا اجلاس ہوا جس میں جنرل [illegible] بھی شریک تھے [illegible] کی لڑائی کی صورت حال پر غور کیا گیا۔

میرا مشورہ سنئے

ہر وقت اپنے گھر میں

زوشے "سیرولین" کا ایک شیشی محفوظ رکھئے

جو سردی کھانسی اور ہر قسم کے سانس کی تکلیف کا بہترین اور واحد علاج ہے

کردیا گیا۔
حملہ آور کے ساتھ پہلی ٹکر کا نتیجہ بہت حوصلہ افزا رہا۔ جاپانی ہواباز انگریزی، فرانسیسی، بنگلی، ہندوستانی یا برمی سمجھنے سے قاصر تھا۔ ان تمام زبانوں میں ان سے سوالات کئے گئے مگر وہ کوئی جواب نہیں دے سکا۔ لیکن اس نے مہاتما گاندھی کا نام لے کر اور یہ کہہ کر کہ میں نے سبھاش بابو سے لوکیوں میں ملاقات کی ہے ہمدردی ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہ کہہ کر کہ ہم تم ایشائی ہیں نسلی جذبات کو ابھارنے کی کوشش لیکن لوگوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

ایڈیٹر "جنتا" کو ایک سال کی قید

پٹنہ ۱۴ ر جون۔ مسٹر رام کرشن ایڈیٹر جنتا کو ایک قابل اعتراض تقریر کرنے پر ایک سال قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کا حکم دیا ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں تین ماہ قید مزید کا ٹنی پڑے گی۔

یو۔پی۔ گورنمنٹ روزانہ ہندی اخبار "اجالا" کے پبلشر سے پانچ پانچ سو روپیہ کی دو ضمانتیں طلب کرلی ہیں اس اخبار میں چند قابل اعتراض مضامین شائع ہوئے تھے۔

کان پور امپرومنٹ ٹرسٹ
ٹنڈر نوٹس

سیسہ مئو نالہ اسکیم میں ستر (70) کام کرنے والوں کے کوارٹرس بنانے کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔
اس کام کا تخمینہ ۲۹۹۶۰ روپیہ - /Rs 29960 کا کیا گیا ہے۔
کام شروع کرنے کے آرڈر کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر کام مکمل اور پورا کرنا ہوگا ٹنڈرس ٹرسٹ کے اسٹینڈرڈ ٹنڈرس فارم پر (جس کے ہر فارم کی قیمت ایک روپیہ ہے) پیش کرنا چاہئے۔
۲۳ ر جون ۱۹۴۲ء یا اس سے پہلے ٹنڈرس ٹرسٹ انجنیر کے پاس پہونچ جانا چاہئے ہر ٹنڈر کے ساتھ اقرار نامہ کے کام اور اسٹامپ کی قیمت کے لئے بطور ضمانت ۳۴۵ روپیہ - /Rs 345 نقد ٹرسٹ کے دفتر میں جمع ہونا نہایت ضروری ہے۔
دستخط سوبھا رام
افیشیٹنگ ٹرسٹ انجنیر

تندرستی کے لئے اندرونی صفائی سب سے پہلے ہونا چاہیئے

باہر کی صفائی تو لازمی ہے لیکن آپ کی تندرستی کیلئے اندرونی صفائی بھی ضروری ہے کیونکہ بلا اندرونی صفائی کے آپ بدہضمی قبض وغیرہ کی تکالیف سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اندرونی جسم کو بھی صاف رکھنا نہایت آسان و خوش گوار ہے۔
اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک فرحت بخش گلاس باقاعدہ پیجئے یہ آہستہ آہستہ گردوں کو مکمل طور سے صاف کرکے تمام گندگی کو دھو دیتا ہے، کیونکہ گندگی ہی سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں صفرہ (پت) صاف کرتا ہے جگر کو درست رکھتا ہے خون کو صاف اور ٹھنڈا کرتا ہے۔ اینڈریوز پینے کی عادت نہیں پڑتی کیونکہ اتنی ہی چھوٹی خوراک ہمیشہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔
ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے
اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

LIVER
ANDREWS
LIVER SALT
EFFERVESCENT

جو مقوی ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
صفائی کرتا ٹھنڈا رکھتا۔ تروتازہ بناتا ہے اور طاقت پہونچاتا ہے

96

یوپی مومن کانفرنس کا اجلاس ختم

نگینہ۔ یو۔پی۔ مومن کانفرنس کا اجلاس بڑی کامیابی سے تیسرے دن ختم ہوگیا۔ مسٹر زیاض الدین احمد نے اپنی اختتامی صدارتی تقریر فرمائی۔ اس کانفرنس میں تقریباً دس ہزار آدمی شریک ہوئے۔ اور کئی آل انڈیا لیڈر شریک ہوئے۔ صدر کا جلوس بھی نکالا گیا۔ شیخ ظہور الدین نے افتتاحیہ تقریر میں کانفرنس کے مقاصد بیان کئے جو سوشل آرتھک اور سیاسی بھی ہیں۔ انھوں نے کانگرس مسلم لیگ اور حکومت سے اپنے اختلافات بھی بیان کئے۔ اور مخصوص مفاد کو چیلنج کیا کہ وہ اپنا رویہ بدلے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں ایسی پاکستان حکومت نہ چاہئے۔ جیسی پنجاب میں ہے۔ جہاں مومن ایک انچ زرعی زمین بھی نہیں خرید سکتے ہم ملک میں یک جہتی چاہتے ہیں اور سب فرقوں سے مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔ حکومت سے ہمیں یہ شکایت ہے کہ وہ ہمارے مطالبے برابر نظر انداز کرتی رہی ہے

امریکہ کی اور فوج برطانیہ پہنچ گئی

لندن۔ ۱۳ ر جون۔ امریکہ کی کئی ہزار فوج اتری آئرلینڈ کی ایک بندرگاہ پر اتر گئی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر آرمرڈ فائٹنگ یونٹ بھی ہیں اور اول درجہ کی تربیت یافتہ فوج بھی ہے۔

افغانستان ناطرفدار رہے گا

بمبئی۔ ۱۶ ر جون۔ ۱۵ ر جون کو افغان پارلیمنٹ کے نئے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے شاہ افغانستان نے اعلان کیا ہے کہ لڑائی میں افغانستان قطعی غیر جانبدار رہے گا۔

جوانی کی سنہری داستان
برادرانہ محبت کا بلندترین فوٹو

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
الاتوار کو
۳ ½ بجے دن

جمعہ ۱۹ ر جون ۱۹۴۲ء سے
نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ کا لاجواب شاہکار

SAUGAND

سوگند

ڈائرکٹر ہیم چندر
موسیقی آرسی بورال
اسٹوری ڈائلاگ بی۔ چٹرجی

خاص اداکار ان۔ پہاری سانیال۔ بھارتی۔ اشت برن۔ چندراوتی۔ نیمو۔
اسٹوری۔ ڈائلاگ۔ کامک۔ ایکٹنگ۔ گانے۔ ڈانس۔
سب کچھ لاجواب
تشریف لاکر لطف اٹھایئے

ایک دلکش دلچسپ اور سبق آموز ڈرامہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

وشنو پکچرس کا دلکش ڈرامہ

انجام

جمعہ ۱۹ ر جون ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام
۱۰ بجے رات
مٹنی شو۔ الاتوار کو ۳ ½ بجے دن

خاص اداکار۔ انل کمار۔ سلطانہ۔ راجکماری۔ یشونت۔

دشمن کے ریڈیو پر یقین کرکے

وہ اپنا زندگی بھر کا سرمایہ کھو بیٹھا

دشمن کہتا ہے کہ اس شہر پر حملہ ہوگا۔ ہمیں اپنی ساری ملکیت فروخت کرکے فوراً شہر چھوڑ دینا چاہیے

۱ جب لوگوں میں دہشت پھیلی ہو تو کباڑیوں کی چاندی ہے۔ حمید اپنا مال و متاع نصف قیمت پر آسانی سے فروخت کر دیتا ہے۔

۲ ریلوے اسٹیشن پر حمید اور اس کی بیوی ٹرین میں جگہ کے لئے جھگڑ رہے ہیں۔ اور بھی ہزاروں لوگ خوفزدہ ہیں۔ سامان پیچھے چھوٹ گیا ہے اور بچے زخمی ہو گئے ہیں۔

۳ سستے اور ناخوش حمید ایک دور دراز مقام پر پڑا ہے۔ وہ روز اخبار پڑھتا ہے۔ کئی ہفتے گزر گئے مگر شہر پر کوئی مصیبت نازل نہیں ہوئی۔ اس عرصہ میں اسکی گزر اوقات کے وسائل ختم ہو چکے اور اس کی بیوی مصیبت سے عاجز آ گئی۔

۴ آخرکار یہ سمجھ کر کہ دشمن کے ریڈیو نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا حمید شہر واپس آ کر اپنا کاروبار پھر شروع کر دیتا ہے اور تہیہ کر لیتا ہے کہ اب کبھی دشمن کے بحر سے نہیں آونگا اور آئندہ کبھی ایسی افواہوں سے خوفزدہ نہ ہوں گا۔

دشمن کا ریڈیو عاقبت نااندیش لوگوں کو قصداً گمراہ کرتا ہے۔ اس کا مقصد آپ کو خوفزدہ کرنا، آپ کو اپنا کاروبار چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کرنا اور اس طرح ہندوستان کی قوت کو توڑنا ہے۔ دوسری طرف بی بی سی اور اے آئی آر کے براڈکاسٹ یعنی خود آپ کے براڈکاسٹ صحیح خبریں دے کر آپ کی امداد و رہبری کرتے ہیں۔ اپنے دوستوں پر اعتماد کرکے پریشانی اور مالی نقصان کا انسداد کیجئے۔ دشمن کا ہر گز اعتبار نہ کیجئے۔

بی بی سی اور اے آئی آر سے ریڈیو پر خبریں اور پروگرام سنیئے۔

افواہوں پر یقین مت کرو

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ قائم کرو

۵ لیکن جب وہ اس کباڑی کے پاس جاکر اپنی ملکیت کا کچھ حصہ واپس لینے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس سے پوری قیمت طلب کرتا ہے۔ حمید مجبور ہوتا ہے اور سوچتا ہے کہ میں خواہ مخواہ دہشت کا شکار ہوا اور اپنا زندگی بھر کا سرمایہ گنوا کر مفلس بن بیٹھا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ دشمن تبروک کے ساتھ سلسلہ رسل و رسائل کو کاٹنے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ یہاں کی برطانی فوج کو گھیرنا چاہتا ہے۔ اسوقت تبروک میں برطانی فوج کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہوگی۔ کیونکہ غزالا سے واپس آئی ہوئی فوج بھی پہنچ گئی ہے

وہ موٹے لوگ

جنکو بلڈ پریشر کی شکایت ہے

کروشین سالٹ انکو استعمال کرنا چاہیئے

اگر ہزاروں موٹے لوگ اپنے موٹاپے کے زیادتی کا ایک حصہ کو کم کر سکتے ہیں تو وہ اپنے خطرناک مرض بلڈ پریشر کو بھی کم کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اس عورت کو لیجئے جو کہ اپنے ایک احسانمندانہ خط میں لکھتی ہے:-

"میری پیٹھ میں تکلیف تھی اور مجھکو بلڈ پریشر کی شکایت تھی مجھکو ہمیشہ تکان محسوس ہوتا تھا اور میرا وزن بیس پونڈ زیادہ ہوگیا تھا، میں نے کروشین سالٹ لینا شروع کیا اور بہت جلد ہی میرے بڑھے ہوئے وزن سے پانچ پونڈ وزن کم ہوگیا، درد رک گیا اور اب میں پہلے کی بہ نسبت بہت جلد اٹھ سکتی ہوں اور میں کروشین سالٹ کا سو فیصدی شکریہ محسوس کرتی ہوں" (مسز ڈی۔ ڈبلو)

موٹاپا کم کرنے کیلئے سب سے اچھا اور کم خرچ طریقہ یہ ہے کہ ہر صبح کو ناشتہ کرنے سے پہلے گرم پانی کے ایک گلاس میں کروشین کا آدھا چاۓ کا چمچہ لیجئے۔

کروشین سالٹ سست اور کاہل آدمیوں کے اندر امنگ اور طاقت پیدا کر نہیں مدد کرتا ہے اور ان لوگوں کو جو روزانہ تھوڑی مقدار میں دوا کھاتے ہی چست اور توانا بناتا ہے چاۓ میں ملانے سے بد ذائقہ نہیں ہوتا

KRUSCHEN SALTS

مسٹر راگھوبندر راؤ کا انتقال

نئی دہلی ۱۵ر جون۔ آنریبل مسٹر ای راگھوبندر راؤ دفینس ممبر حکومت ہند کا آج تیسرے پہر انتقال ہوگیا آپ جب سے انگلینڈ سے واپس آئے تھے اسی وقت سے بیمار تھے اس وقت ان کی عمر ۵۲ سال تھی۔ مسٹر راگھوبندر راؤ بحیثیت ایک کانگریسی کے اور لعد میں ۱۹۳۶ء میں سی۔ پی، میں بحیثیت گورنر کے اور سنہ ۳۰ء اور پھر سنہ ۳۷ء میں بحیثیت وزیر کے پبلک میں سربرآوردہ تھے۔ آپ ۱۹۳۹ء میں ہندوستان کے سیکریٹری آف اسٹیٹ کے مشیر مقرر ہوئے تھے اور اکتوبر سنہ ۴۱ء میں اس جگہ کو چھوڑ کر وائسرائے کی ایگزکوٹو کونسل میں شامل ہو گئے تھے۔

ہندوستان مشن روس جائے گا!

لکھنؤ ۱۴ر جون۔ فرینڈز آف سوویٹ یونین کمیٹی یو۔ پی نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک دوستانہ مشن سوویٹ روس بھیجا جائے۔ اس سلسلہ میں کمیٹی ملک کے سرکردہ لیڈروں سے خط و کتابت کر رہی ہے اس وقت تک بابو پرشوتم داس ٹنڈن۔ راجہ سرمہاراج سنگھ۔ مسز وجے لکشمی پنڈت۔ میاں افتخار الدین ڈاکٹر۔ پی بھرائی اور مسٹر ظہیر الحسن چودہری نے اس مشن میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ کمیٹی کے سکریٹری کو سر راد ہاکرشن نواب محمد اسمٰعیل خاں۔ مسٹر این۔ ایم۔ جوشی اور بیگم رسول کی طرف سے چھٹیاں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں مشن کے مقصد سے پوری ہمدردی ظاہر کی ہے۔ لیکن افسوس ظاہر کیا ہے کہ وہ بعض ذاتی وجوہ کی بنا پر مشن میں شامل نہیں ہو سکتے اسوقت سکریٹری پاسپورٹوں کے لئے حکومت ہند سے نامہ و پیام کر رہے ہیں علاوہ ازیں آپ لندن میں مقیم روسی سفیر سے بھی خط و کتابت کر رہے ہیں۔

جرمنوں کو بھاری نقصان

لندن ۱۸ر جون۔ قاہرہ سے جو تازہ خبریں آئی ہیں۔ ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ الآدم کمورچہ پر جرمنوں نے دو حملے کئے مگر انگریزی فوجوں نے دونوں حملوں کو پسپا کر دیا۔

رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ قاہرہ سے جو کمیونک آیا ہے

ایک نہایت دلکش سبق آموز سماجک تصویر

میجسٹک سینما کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۱۹ر جون سنہ ۱۹۴۲ء سے

فلم کارپوریشن کا دلکش سماجک ڈرامہ

چترلیکھا

خاص اداکار:- مہتاب۔ نند یکر۔ گیانی۔ سیکا۔ راجندر۔ رام دلاری۔

بہت دلچسپ تصویر ہے تشریف لاکر ضرور لطف اٹھایئے

شاندار آٹھواں ہفتہ

خزانچی سے بہتر

آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۹ر جون سنہ ۱۹۴۲ء سے

پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار

خاندان

خاص اداکار: نورجہاں۔ غلام محمد۔ منورما۔ اجمل۔ بی بی اختر۔ نفیس۔ ابراہیم۔ درگا کھوٹے

بہترین دلکش ڈرامہ تشریف لاکر لطف اٹھایئے

کس طرح آپ کے دس روپئے ہمارے ملک کی مدد کرتے ہیں

TEN RUPEES

۱
میدانِ جنگ میں
ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ پر روپیہ لگائیے۔ یہ ان لوگوں کے سامانِ جنگ اور ہتھیاروں وغیرہ کی تیاری میں مدد دے گا جو ہمارے ملک، ہمارے گھروں اور ہمارے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں

۲
کارخانے میں
یہ روپیہ اُن کارخانوں کے کام بھی آئے گا جو یہ سامان اور ہتھیار وغیرہ تیار کر رہے ہیں۔ اور ہندوستانی کارخانوں کی ترقی اور تیز رفتاری کا باعث بھی ہوگا۔

۳
لوگوں میں
یہ روپیہ ہندوستان کے ہزاروں بے روزگار لوگوں کو روزگار سے لگانے میں بھی بڑی مدد کرے گا۔

اپنا پس انداز کیا ہوا روپیہ محفوظ اور مفید کام میں لگائیے۔

ڈفینس سیونگس سرٹیفکیٹس خریدئیے

ہر دس روپیہ تین روپیہ نو آنہ منافع پیدا کرتے ہیں

آپ کے ڈاک خانے سے مل سکتا ہے۔

ہندوستان کا محاذِ جنگ تیار کرو

بہترین ..

کیونکہ یہ
معتدل فضا میں
معتدل فضا تمباکو معتدل فضا گودامول میں پختہ کئے جاتے ہیں۔ اور بڑی کاریگری کے ساتھ ملا کر نیشنل کے معتدل الفضا کارخانوں میں یہ سگریٹ کی شکل میں بنائے جاتے ہیں۔ اس تمباکو سے گرد اور نقصان پہونچانے والے ذرے خاص مشین کے ذریعے نکال دیئے جاتے ہیں۔

سادے اور کورک ٹِپ میں دستیاب ہوسکتے ہیں

اصلی کورک

دس پیسے میں دس سگریٹ
بارہ آنے میں پچاس سگریٹ

CARAVAN
کارواں ائیر کنڈیشن سگریٹ
نیشنل ٹوبیکو کمپنی۔ آف انڈیا لمیٹیڈ

NCK 13

جاپان سائبیریا پر حملہ کرنیوالا ہے
چنکنگ۔ ۱۶؍ جون۔ چین کی کیبنٹ کا آج اجلاس منعقد ہوا جس میں سائبیریا پر جاپان کے حملہ کے بارے میں غور کیا گیا چینیوں کا خیال ہے کہ سائبیریا پر جلد ہی حملہ ہونیوالا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ منچوریا میں جاپانی فوجوں کی تعداد بڑھ رہی ہے

مالٹا پر ہوائی لڑائی
مالٹا ۱۶؍ جون۔ پچھلے ۲۴ گھنٹہ میں مالٹا پر ہوائی لڑائی میں دشمن کے متعدد ہوائی جہاز برباد ہوگئے اور کئی کو نقصان پہنچا ان میں سے ۹ جرمن بمبار، ایک اطالوی بمبار، تین جرمن شکاری ہوائی جہاز اور دو ہوائی کشتیاں برباد کردی گئیں۔

سبسٹاپول پر حملہ
ماسکو ۱۰؍ جون۔ روس کی سمندری چھاؤنی سبسٹاپول پر جرمن اپنی پوری طاقت سے حملہ کر رہے ہیں لیکن روسی فوجیں مقابلہ پر ڈٹی ہوئی ہیں سبسٹاپول کے قلعوں کو توڑنے کے لئے جرمن اس سے بھی بڑی توپیں لے آئے ہیں جو انہوں نے پیرس کا مورچہ توڑنے میں استعمال کی تھیں

الیوشن ٹاپو میں جاپانی فوج
واشنگٹن۔ ۱۶؍ جون۔ الیوشن کے ٹاپوؤں میں جاپانی فوجوں کے اترنے کے بارے میں امریکہ کے فوجی ماہروں کی رائے ہے کہ یہ کارروائی محض دھیان بٹانے کیلئے کی گئی ہے۔ اگر جاپان الاسکا کے علاقے پر بہت بڑے پیمانہ پر فوجیں اتارنے کی کوشش کریگا تو امریکہ کے ہوائی جہاز حملہ آور جہازوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ ان ماہروں کا خیال ہے کہ الیوشن میں جاپانی بیڑہ میں ایک یا دو ہوائی اڈے والے جہاز کروزر۔ تباہ کن جہاز شامل ہیں جو کہ فوج لے جانے والے جہازوں کی حفاظت کرنے کیلئے ہیں۔ ماہروں کی رائے ہے کہ یہ ممکن ہے کہ جاپانی مزید علاقہ میں فوج اتارنے کی کوشش کریں لیکن فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ یہ مسئلہ قابل بحث ہے۔ آیا وہ امریکہ کے اڈے پر چوٹ کر دینے والی ضرب لگا سکیں گے۔

شاندار ۔۔۔ دوسرا ہفتہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۱۹؍ جون سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کی دلکش تصویر

پُنرملن

خاص اداکار
سنیہ پربھا۔ کشور ساہو
شاہ نواز۔ انجلی دیوی

شرح ٹکٹ۔ ۳؍ ۴؍ ۹؍ ۱۲؍ زنانہ ۴؍

شاندار ۔۔۔ ۱۶ سولھواں ۔۔۔ ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ آٹھ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۹؍ جون سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جُھولا

خاص اداکار
اشوک کمار۔ لیلا چٹنس۔ ممتاز۔ کرونا۔ شہزادی۔ پراکماری۔ ڈیسائی

موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص۔ مزاح۔ سب کچھ آپ اس میں پائیں گے

تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

آرہا ہے۔ پیاس۔ خاص اداکار۔ سنیہ پربھا۔ پردھان۔ ایشور لال۔ تیرتھ گلاب بلموریہ۔

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جمال پر ترقی غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۵ | کانپور شنبہ ۲۰ر جون ۱۹۴۲ء مطابق ۱۳ر جمادی الآخر ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۶

ادبیات

جذبات عارف دہلوی

جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف دہلوی لائف اسپشل مجسٹریٹ و رئیس کانپور کی ایک غیر مطبوعہ تازہ غزل ہم موصوف کے شکریہ کے ساتھ آج صداقت میں شایع کر رہے ہیں کلام کی برجستگی اور زبان کی صفائی آپ کی کہنہ مشقی کی دلیل ہے، محاورات روزمرہ کو آپ جس حسن و خوبی سے نظم فرماتے ہیں اس کا مزہ کچھ ارباب ذوق ہی اٹھا سکتے ہیں۔ ہر شعر تغزل کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے اور غزل از مطلع تا مقطع بلند خیالی اور رنگینی طبع کا بہترین نمونہ ہے، اردو داں طبقہ آپ کے تبحر علمی اور پاکیزہ شعر و ادب پر بجا طور پر فخر و ناز کر سکتا ہے، اُمید ہے کہ ہم آیندہ بھی جناب عارف کے افکار عالیہ سے ناظرین کو محظوظ و لطف اندوز کرتے رہیں گے۔ (ایڈیٹر)

شاید کوئی ملجائے خریدارِ محبت — دل بیچ رہا ہوں سرِ بازارِ محبت

بیکار نجائیگا مرے دل کا تڑپنا — کچھ کر کے رہیگا یہ گرفتارِ محبت

کیا دیر ہے اب ای نگہِ لطف ادھر دیکھ — توبہ کہیں کر لے نہ گنہگارِ محبت

ہاں موت پھر اچھی ہو تمنا نہیں اچھی — ارمان بھی بنجاتا ہے آزارِ محبت

غمزے بھی ہیں خونریز ادائیں بھی ہیں قاتل — برباد ہوئی جاتی ہے سرکارِ محبت

مرنے کیلئے اور بھی آئیں گے مرے بعد — کچھ سرد نہو جائے گا بازارِ محبت

بیوجہ نہیں ہجر میں خوننابہ فشانی — یا نوکِ مژہ دلمیں ہے یا خارِ محبت

اے حُسن تو ہی عشق ہے ای عشق تو ہی حُسن — پھر کسکے نصیبوں میں ہے آزارِ محبت

کس کس کی خبر لینے کو اُٹھتی نگہِ ناز — اچھا ہوا سب مر گئے بیمارِ محبت

مسجد میں کہاں تذکرۂ رازِ حقیقت — عارف سے سُنو بیٹھ کے اسرارِ محبت

دنیائے اسلام

ترکی سیاسیات کے مقاصد

استنبول کے سی صباح نامی اخبار میں مندرجہ بالا سرخی سے ایک مضمون شائع ہوا ہے اس میں ڈاکٹر سید ام کے اس بیان کی بہت پرزور تائید کی گئی ہے کہ ترکی کی خارجی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اس مضمون کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

اس حقیقت کو صاف الفاظ میں بیان کر دینا ضروری اور مناسب تھا۔ کیونکہ بعض پروپیگنڈہ کرنے والے جو ہماری بابت لکھتے اور لکھتے رہتے سے کبھی نہیں تھکتیں اپنے امکان بھر یہ اثر پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ ترکی نے اپنے عہد و پیماں توڑ دیے ہیں یا توڑنے کی کوشش شروع کر دی ہے نیز یہ کہ وہ اپنی سیاسی دوستی اور اتحاد کا ایک رخ کمزور کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔

مشہور ڈرائٹ پروپیگنڈا جس کا سنٹر اڈین کے ماسکو جانے کے بعد بڑا زور رہا ہر روز اور ہر رات ساری دنیا کا چکر لگانے کے بعد پچھلے چند دنوں میں ختم ہو گیا ہے۔ ترکی کی بے اطمینانی خوف اور مشکوک کے قصے گھڑے گئے، اور یہ سب ایسے ایسے مختلف ذرائع۔ کے حوالوں سے بیان کئے گئے کہ جنہوں نے پہلے پہل گھڑا تھا وہ خود یقین کرنے لگے کہ ایسی کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے۔

مگر ہمارے اعصاب مضبوط ہیں اور ہم پروپیگنڈے کی چالوں کے بھی کم و بیش عادی ہو چکے ہیں۔ اسی وجہ سے ان افواہوں سے خود ترکی اور اس کے باشندوں نے کوئی دلچسپی نہیں لی۔ اس طرح کی خبریں وقتاً فوقتاً دہرائی جاتی ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ وہ ایسے پیرایہ میں پیش کیجائیں کہ نئی معلوم ہوں۔

ترکی تمام ملکوں سے دوستانہ تعلقات رکھنے اور بالکل غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کئے ہوئے ہے اب ترکی کا خاص مقصد صلح و امن اور تمام چھوٹے بڑے ملکوں سے اچھے تعلقات قائم رکھنا ہے۔ یہ پالیسی جو بظاہر محال معلوم ہوتی ہے اب تک کامیابی کے ساتھ چلائی گئی ہے۔ اس پالیسی کی تائید میں ترکی نے جمہوریتوں سے معاہدہ اتحاد کر لیا۔ ترکی نے یہ معاہدہ صرف خود غرضی سے نہیں بلکہ مشرق قریب اور سارے یورپ میں امن قائم رکھنے کے لئے کیا ہے۔

ترکی نے جمہوریتوں سے جو معاہدہ کیا اس کی وجہ سے اس نے دیگر ممالک کے ساتھ مخالفانہ یا جارحانہ رویہ نہیں اختیار کیا ہے بلکہ اس کے برعکس اس امر سے کہ اس کے ساتھی بہت قوت والے ہیں اس کو یہ موقع مل گیا کہ حق اور انصاف کے لئے اپنا اثر ڈال سکے۔ اس پالیسی پر وہ دہائی تین سال سے چل رہا ہے اور اسی کی بدولت وہ وفادارانہ اور ایماندارانہ طریقے سے تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات نباہتا ہے۔ اس سے ہماری یہ مراد ہے کہ ہم نے نہ کبھی دول محور کی مخاصمت کی اور نہ کبھی ان سے دشمنی کی۔

ہم نے اپنی جغرافیائی حالت سے فائدہ اٹھا کر جس کی وجہ سے فوجی حیثیت سے ہماری حالت بہت اہم اور ایک دیوار کی سی ہے ہم نے اپنے ملک میں جنگ نہیں پھیلنے دی ہمارا یہ رویہ ہمارے خلیفوں کے لئے بھی مفید ہوا اور انکے دشمنوں کے لئے بھی کیونکہ ترکی نے کسی کی پست پر بھی وار کرنے کی کوشش نہیں کی۔

جب یہ اصلیت ظاہر ہے تو پھر یہ امید کرنا دیوانگی نہیں تو اور کیا ہے کہ ترکی دوسرے ممالک اور دوسروں کے مفاد کی کسی جال میں پھنس اپنے مسلک سے پھر جائے گا۔

ہم زندہ رہنا اور اپنے فوجی حدود میں ترقی کرنا چاہتے ہم مختلف قوموں کے درمیان ایک ایسا نظام دیکھنا چاہتے ہیں جو اعلیٰ ترین اخلاقی اصول پر مبنی ہو۔ اور اس کے لئے ہم کوشش بھی کرنی چاہتے ہیں۔ ہم اپنے ملک کا مفاد اس سے زیادہ کسی اور امر میں نہیں دیکھتے۔ ہم امن و امان کے ساتھ رہیں گے اور ہم جنگ میں حصہ لیں گے تو انہی لوگوں کے خلاف جو ہم کو امن کے راستے سے ہٹائے اور ہمارے ملک پر حملہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

مسٹر کیس قاہرہ میں

مشرق وسطیٰ کے نئے برطانی وزیر مسٹر کیس پہلی دفعہ سرکاری حیثیت سے مصری سفیر نحاس پاشا سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ برطانی سفیر سر مائیلز لیمپسن انکے ساتھ تھے۔ گھنٹہ بھر تک مسٹر کیس یہاں رہے۔

روانہ ہونے سے پہلے اخباروں کے نمایندوں نے مسٹر کیس کو گھیر لیا۔ امریکہ کی بابت دریافت کرنے پر انہوں نے جواب دیا کہ امریکہ تمام آبادی اور وسائل کی مدد سے جنگ کر رہا ہے۔ ایک اخباری نمایندہ نے پوچھا کیا امریکہ والوں کی یہ رائے ہے کہ جنگ اس سال ختم ہو جائے گی۔

انہوں نے فرمایا کہ "امریکہ کے ذمہ دار حلقوں کا یہ خیال نہیں ہے کہ جنگ میں اس سال فتح حاصل ہو جائے گی۔ لیکن چونکہ مال تیار کرنے کے وسائل زیادہ جمہوریتوں کے پاس ہیں اس لئے ممکن ہے کہ آیندہ سال تک ہم جیت جائیں کیونکہ اس جنگ کی فاتح جمہوریتیں ہی ہوں گی۔

جہاں تک ہو حقوق بشر کا مستقل میں رہے
زبان پر کبھی جو حرف سے بدل نہ ہو

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۵	کانپور شنبہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۶

واشنگٹن میں مشورے

ایک ہفتہ سے واشنگٹن میں پریزیڈنٹ روزولٹ اور وزیر اعظم مسٹر چرچل کے درمیان مشورے ہو رہے ہیں۔ ان مشوروں کے بارے میں اب تک صرف ایک مشترکہ بیان شائع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ دونوں مدبر فوجی افسروں کے ساتھ ملکر اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں کہ دشمن پر کس طرح زیادہ دباؤ ڈالا جائے۔ اس بیان کے علاوہ پریزیڈنٹ روزولٹ کے سکریٹری مسٹر آرلی نے یہ بتلایا ہے کہ کانفرنس کا سلسلہ جاری ہے اور جہازوں کے مسئلہ پر خاص طور پر غور ہو رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ چین کے وزیر خارجہ نے پریزیڈنٹ روزولٹ اور مسٹر چرچل سے ملاقات کی اور چین کی فوجی صورت حالات پر مشورہ کیا۔

مشترکہ بیان اور مسٹر آرلی کی اطلاعات سے گو صاف طور پر یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ دونوں مدبر کن اہم مسئلوں پر غور کر رہے ہیں تاہم اتنا ضرور نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ منجملہ اور مسئلوں کے مختلف مورچوں پر محوری طاقتوں کی کامیابی جہازوں کی کمی اور چین کی موجودہ حالت بہت پریشان کر رہی ہے۔ جرمنی پر دباؤ ڈالنے کے لئے روس اور برطانیہ نے ایک عہد نامہ کے ذریعہ اسی سال دوسرا مورچہ لگانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر جرمنی کے خلاف دوسرا مورچہ لگ جائے تو جرمن ہائی کمانڈ کو روس اور مصر کے مورچہ سے اپنی توجہ کا کچھ حصہ ضرور اس طرف منتقل کرنا پڑے اور اسی طریقہ پر ان مورچوں پر دباؤ گھٹ جائے بظاہر اتحادی اس فیصلہ پر جتنا جلد عمل کریں اتنا انکے لئے فائدہ مند ہے۔

جرمن ہائی کمانڈ بھی دوسرے مورچہ کے خطرہ سے بیخبر نہیں ہو سکتا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اب اس نے روس اور لیبیا میں پہلے زیادہ زور کے حملے شروع کر دیئے ہیں اور دوسرا مورچہ لگنے سے پہلے ایسی جگہ پہنچ جانا چاہتا ہے جہاں اتحادی اس پر کم سے کم دباؤ ڈال سکیں۔

اس میں شبہ نہیں کہ چین کی حالت ایسے مرحلہ پر پہنچ گئی ہے کہ اتحادیوں کو نہ صرف بڑے غور و فکر کی بلکہ عملی اقدام کی ضرورت ہے۔ چینی افسر کے تازہ بیان کے مطابق چین میں جاپان کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور آزاد چین کا دائرہ تنگ ہو گیا۔ جاپان نے اپنی تمام توجہ اب چین پر لگا دی ہے بحرالکاہل کے اور ملکوں کی طرح اگر جاپان چین کو بھی ہڑپ کر گیا تو پوربی ایشیا میں اتحادیوں کے لئے ایسی نازک صورت پیدا ہو جائے گی کہ وہ اس کی آسانی سے تلافی نہیں کر سکینگے جہازوں کا مسئلہ بھی بہت اہم ہے۔ آجکل کی لڑائی میں جیت اسی کی ہے سمندر پر جس کا قبضہ ہے۔ جاپان نے پوربی ایشیا میں اپنی سمندری طاقت کے بل بوتے پر چند مہینوں میں متعدد ملکوں کو روند ڈالا ہے۔

سبستاپول

کالے سمندر کی اہم روسی بندرگاہ سبستاپول پر جرمنوں کو حملہ کرتے ہوئے تقریباً ۳ ہفتہ ہو گئے ہیں مگر وہ ابھی تک اس کو سر کرنے میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکے ہیں روسی فوجیں بڑی جیداری سے مقابلہ کر رہی ہیں جرمن اپنے نقصان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے برابر دھاوا کر رہے ہیں۔ تازہ خبر سے پتہ چلتا ہے کہ اس مورچہ پر اب حالت نازک ہو گئی ہے۔ روسیوں نے بھی مان لیا ہے کہ ایک جگہ مورچہ ٹوٹ گیا ہے اور روسی فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ جرمنوں کے دعوی کے مطابق جرمن فوجوں نے ساحل کے تمام قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن روسی کہتے ہیں کہ ابھی تین قلعہ ان کے ہاتھ میں ہیں۔ ماسکو ریڈیو کے بیان کے مطابق سبستاپول سے عورتوں اور بچوں کو باہر نکالا جا رہا ہے۔ ایسی حالت میں کوئی تعجب نہ ہوگا اگر جرمن اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔

بقول معاصر "ٹائمز آف انڈیا" سبستاپول کئی صورتوں میں کاکیشیا کا طبروک ہے جس طرح لیبیا کے لئے طبروک بہت اہم پوزیشن رکھتا تھا اسی طرح کاکیشیا کیلئے سبستاپول کی اہمیت ہے جب تک یہ جہازی روسیوں کے ہاتھ میں ہے جرمن کاکیشیا پر چڑھائی نہیں کر سکتے۔

کالکا روڈ پر افسوسناک حادثہ

کالکا روڈ پر ایک ریل موٹر کے روکے جانے اور چھ آدمیوں کے قتل کئے جانے کا جو افسوسناک واقعہ ہوا ہے اس کی تفتیش ہو رہی ہے بس اتنا پتہ چلا ہے کہ دونوں آدمی انگریزی اچھی خاصی بول سکتے تھے ان کی گرفتاری کے لئے سرکار کی طرف سے دس ہزار روپئے کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے یہ واقعہ اپنی نوعیت کا نہایت سنسنی خیز ہے اول تو یہ بات کہ صرف دو آدمیوں نے اتنے آدمیوں کو لوٹا اور قتل کر دیا دوسرے قتل ہونے والوں میں کئی فوجی افسر تھے اس واقعہ کے بعد سے کالکا روڈ کے سفر کے اوقات میں تبدیلی کر دی گئی ہے کل جو تفصیلات آئی ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکوؤں کو روپئے کی چنداں پروا نہیں تھی کیونکہ انہوں نے مرے ہوئے آدمیوں کی جیبوں کی تلاشی بھی نہیں لی۔

طبروک کا زوال

اتحادی ملکوں میں بڑی حیرت کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ طبروک کا اہم قلعہ اس قدر جلد اتحادیوں کے ہاتھ سے نکل گیا محوری فوجوں نے سنیچر کی صبح حملہ کیا اور اتوار کو انگریزی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ وہ قلعہ جو ایک دفعہ سات ماہ تک محصوری کی حالت میں ڈٹا رہا اب دو روز تک بھی مقابلہ نہ کر سکا۔

واقعی حیرت کی بات ہے اس کے زوال کے جو اسباب رائٹر کے نامہ نگار نے بتلائے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انگریزی فوجوں کو طبروک میں اچھی طرح مورچہ سنبھالنے کا موقع نہیں مل سکا لیکن ہمیں یاد ہے کہ اکروما اور العادم سے جب انگریزی فوجیں پیچھے ہٹیں اس وقت رائٹر کے نامہ نگار نے بتلایا تھا کہ انگریزی فوجوں نے طبروک کے اندرونی اور باہری مورچے سنبھال لئے ہیں اور وہ دشمن سے دو دو ہاتھ کرنے کو بالکل تیار ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ نامہ نگار کا کونسا بیان ٹھیک مانا جائے۔ طبروک کو لیبیا کی لڑائی کی جان کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس سے پہلے دو بار محوری فوج اس قلعہ کو کتر اکر آگے بڑھ گئی تھی مگر طبروک پر اتحادیوں کا قبضہ ہونے کی وجہ سے انکو دونوں بار پیچھے ہٹنا پڑا۔ طبروک کی سمندری اہمیت بھی بہت ہے۔ طبروک بحر روم کی ایک اہم بندرگاہ ہے جہاں سے اتحادی ہوائی جہاز محوری ملکوں کے سلسلہ رسل و رسائل میں زبردست رکاوٹ ڈالتے رہتے تھے لیکن اب یہ رکاوٹ دور ہو گئی ہے۔ طبروک کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد وہ ساحلی سڑک جو طبروک کو ہوتی ہوئی غزالا سے بار دیا تک جاتی ہے محوری فوجوں کے قبضہ میں آگئی ہے اور ان کی طاقت میں اور بھی اضافہ ہو جانے کا امکان ہے۔

مصر لڑائی سے الگ رہیگا

وزیر اعظم نحاس پاشا نے ۲۲ جون کی رات کو پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ نے ہمیں مکمل یقین دلایا ہے کہ مصر پر جو بھی حملہ ہوگا وہ آخری وقت تک اس کو پسپا کرنیکا عزم کئے ہوئے ہے۔ نحاس پاشا نے مزید کہا کہ مرحجی مشکلات کے باوجود موجودہ فوجی صورت حالات تسلی بخش ہے برطانوی پوزیشن پچھلے سال کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ رائے اتحادیوں کے نمائندوں اور فوجی افسروں سے متعدد بار بات چیت کرنے کے بعد قائم کی ہے۔ نحاس پاشا نے اس قسم کی افواہوں کی تردید کی کہ حکومت برطانیہ نے حکومت مصر سے مصریوں کو لام پر بلانے اور محوری ملکوں کے خلاف اعلان جنگ کرنیکا مطالبہ کیا ہے۔ وزیر اعظم نے ایک بار پھر یہ بات دہرائی کہ حکومت لڑائی سے الگ رہنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ جیسا کہ ۱۲ اپریل کو پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا تھا۔ آپ نے یقین دلایا کہ مصر کی حفاظت کی تمام احتیاطی تدبیریں اور خطرناک صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔

آپ نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر پانچ لاکھ آدمی لام پر بلائے جا سکتے ہیں۔ آپ نے عوام کو متنبہ کیا کہ افواہوں پر دھیان نہ دیا جائے۔ جاسوسوں اور دشمن کے ایجنٹوں کو سخت سزا دی جائے گی۔ آپ نے عوام سے پرسکون رہنے کا وعدہ کیا۔ آپ نے برطانیہ کے ساتھ تعاون کرنیکا یقین دلایا۔

مسٹر جناح کا بیان

مسٹر جناح نے اخباروں کے نام ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ مسلم لیگ کے خلاف یہ اتہام طرازی ہے کہ وہ ہندوستان میں برٹش راج قائم رکھنا چاہتی ہے مہاتما گاندھی پر اس بیان میں سخت نکتہ چینی کی گئی ہے مہاتما گاندھی نے ہریجن اخبار کی تازہ اشاعت میں ایک سوال کے جواب میں یہ کہا ہے کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ہندو مسلم اتحاد اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے جب ہندوستان آزاد ہو۔ مسٹر جناح کہتے ہیں کہ پہلے تو گاندھی جی یہ کہا کرتے تھے کہ بغیر ہندو مسلم اتحاد کے سوراج نہیں ہو سکتا لیکن اب وہ ہندو مسلم اتحاد کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ گویا جو نقاب ان کے چہرے پر بائیس سال سے پڑا رہا وہ اب ہٹ رہا ہے۔ میرا تو ہمیشہ سے یہ خیال رہا کہ گاندھی جی صرف اپنی شرط پر ہندو مسلم سمجھوتہ چاہتے ہیں اور وہ شرط ہندوؤں کے غلبہ کی ۱۹۲۵ء سے اب تک اتحاد کی جتنی کوششیں ہوئیں اور سمجھوتہ کی صورت نظر آنے لگی تو اس شخص اور صرف اسی شخص نے رخنہ اندازی کر کے ہماری تمام امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔

گاندھی جی اب کوئی نیا فارمولا تیار کر رہے ہیں۔ وہ فارمولا اسی بارے میں ہے کہ انگریز طاقت کانگریس کو منتقل کر دیں ورگاندھی جی کانگریس میں جو لوگ گاندھی جی کی زبان کو سمجھتے ہیں انپر یہ بات خوب ظاہر ہے کہ گاندھی جی نام نہاد انڈین نیشنل کانگریس کیلئے عوام کے نام پر طاقت حاصل کر کے برطانوی سنگینوں کے سایہ میں اسے قائم رکھنا چاہتے ہیں اور اس طرح پر ہندو کانگریس راج قائم ہو جائیگا پنڈت جواہر لعل نہرو پاکستان کے مسئلہ پر مجھ سے بات بھی نہیں کرنا چاہتے اور نہ وہ اس وقت تک ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں جبتک کہ ہندوستان آزاد نہ ہو جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مسٹر جناح سے بخوشی ملنے کیلئے تیار ہوں بشرطیکہ وہ اس مقصد کیلئے ہو جو مجھے دل سے عزیز ہے لیکن وہ آزادی مقصد کیلئے ہم سے ملنا نہیں چاہتے۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے غیر ملکی طاقت اس ملک سے چلی جائے تب کسی اور مسئلہ پر بات ہو سکتی ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ بعض منفی باتوں سے کوئی نتیجہ نہیں۔ آزادی کا خیال صرف نفی کے پہلو سے نہ کرنا چاہئے بلکہ ایک اثباتی قسم کا آئین ہونا چاہئے اور ایسی ایک حکومت قائم ہونی چاہئے کہ جسے برطانوی حکومت طاقت منتقل کرے اور جس پر ہندوستان کی مختلف قوموں کا اعتماد ہو مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوئی نئی تحریک شروع ہونے والی ہے معلوم نہیں وہ نئی تحریک کیا ہوگی۔ بہرحال جبتک کانگریس موجودہ دھوکہ فریب اور جھوٹا پروپگنڈا نہیں چھوڑتی ہندوستان کی بہبودی نہیں ہو سکتی۔ کانگریس کی دھمکی اسلئے ہے کہ مصیبت زدہ برطانیہ سے گاندھی کا مطالبہ مان لے لیکن اگر برطانیہ نے ایسا کیا تو وہ سب سے بڑی غلطی کرے گا۔

میونسپل بورڈ ۲۴ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا اور گزشتہ کئی ایجنڈوں کے ضروری آئٹم طے کئے گئے۔

۲۷ جون کی شام کو بورڈ کا ایک جلسہ ضروری مسائل کو طے کرنے کیلئے ہوگا جسمیں سالانہ انتظامی رپورٹ بھی پاس ہوگی۔

امپرومنٹ ٹرسٹ ۱۹ جون کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک جلسہ رائے بہادر مسٹر مان سنگھ چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوا جسمیں مچھن پوروہ بیت کھٹک کا احاطہ اور من لال کلیرنس اسکیمیں منظور کی گئیں اور وہاں سے ہٹائے جانے والوں کی رہائش کیلئے معقول انتظام کیا گیا ہے۔ یہ بھی طے ہوا کہ پرم پوروہ اور فیکٹری ورکس کے رقبوں میں مزدوروں کے واسطے زمین رزرو رکھی جائے گی اور کوارٹروں کے بنانے کے واسطے انہی لوگوں کے بابت پلاٹ فروخت کئے جاویں گے۔

گیہوں کا نرخ کلکٹر صاحب نے اول نمبر کے گیہوں کا نرخ سوا چھ سیر اور دوم نمبر کا نرخ ساڑھے چھ سیر مقرر کیا ہے اور پھٹکر فروخت کیلئے ۶ سیر اور سوا چھ سیر۔ یہ نرخ شہر کانپور جسمیں چھاؤنی اور جوہی رقبہ بھی شامل ہے مقرر کیا گیا ہے۔

اسی طرح ضلع کیلئے درجہ اول کا نرخ ۶ سیر ۱۲ چھٹانک اور درجہ دوم کا نرخ ۷ سیر ۲ چھٹانک اور پھٹکر فروخت کے لئے ۶ سیر ۱ چھٹانک اور ۶ سیر ۱۴ چھٹانک مقرر کیا گیا ہے۔ تھوک میں تول گرلے کے حساب سے ہوگی جسکا وزن ایک من ڈیڑھ سیر ہوتا ہے خلاف ورزی کرنیوالے کو ۳ سال تک قید جرمانہ یا دونوں کی سزائیں ہو سکتی ہیں۔

پانی کی کمی ۲۲ جون کو تلک ہال میں سٹی کانگریس کمیٹی کی پانی کی کمی کی سب کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا اور شہر کے پانی کی سپلائی کی اصلاح کے مسئلہ پر بحث ہوئی اور یہ فیصلہ ہوا کہ شہر کی سب پبلک جماعتوں کے نمائندوں کا ایک جلسہ ۲۸ جون کو منعقد کیا جائے تاکہ پبلک کی شکایات دور کرنے کیلئے ضروری کارروائی کرنے کیلئے متفقہ فیصلہ کیا جا سکے اس جلسہ میں مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کو بھی دعوت دیجائے گی۔

کنٹرول ہٹانے کی درخواست مرچنٹ چیمبر یوپی نے گورنمنٹ ہند سے گیہوں پر سے کنٹرول ہٹانے کی درخواست کی ہے۔

فرسٹ ایڈ سٹی کانگریس کمیٹی نے ہر محلہ کے لوگوں کو فرسٹ ایڈ کی تربیت دینے کے لئے کلاس کھولے ہیں اور اس کے سامان کی امداد کیلئے اہل شہر سے اپیل کی ہے۔

گرانی کا الاونس بعض مقامی رولنگ اور کیمیکل ورکس کے ملازمان نے لیبر کمشنر صاحب سے گرانی کا الاونس مالکان مل سے دلانے کی درخواست کی تھی اس پر لیبر کمشنر صاحب نے مالکان ملس کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ ایک مناسب شرح پر گرانی کا الاونس دینے کے معاملہ پر غور کریں اور جلد جواب دیں تاکہ وہ مزدوروں کے نمائندوں کے سامنے اپنی تجاویز پیش کر سکیں۔

کسان ڈے ۲۱ جون کو کل ضلع میں کسان ڈے منایا گیا اور جلسے کر کے یو۔ پی ٹیننسی کی دفعہ ۱۷۱ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا جسکے ذریعہ زمیندار کسانوں کو بیدخل کر سکتا ہے۔ اور اس دفعہ کی ترمیم کی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔

انٹی فاسسٹ ڈے ۱۸ جون کو مزدور سبھا کی زیر سرپرستی اینٹی فاسسٹ ڈے منایا گیا۔ ہٹلر اور جنرل ٹوجو کے جنازہ کے ساتھ شہر میں جلوس نکالا گیا۔ اسکے بعد پریڈ پر ایک جلسہ ہوا جسکے پریسیڈنٹ پنڈت بالکرشن شرما تھے جسمیں گرانی کا الاونس اور بونس کا مطالبہ کیا گیا اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق رزولیوشن پاس ہوئے۔ ڈاکٹر اشرف۔ مسٹر سنتوش چندکپور اور مسٹر ارجن اروڑا نے تقریریں کیں۔

سوشلسٹوں کا جلسہ ۲۲ جون کو کل کانگریس سوشلسٹ کارکنوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں پنڈت راجہ رام شاستری ایم۔ ایل۔ اے نے موجودہ جنگ کی حالت پر کیا اور ۲۸ جون کو بونس ڈے منانے کی صلاح دی۔ اور کہا کہ مختلف مزدور رقبوں میں جلسے کئے جائیں۔

کانگریس مسلم لیگ سوویٹ و چائنیز ہفتہ کے سلسلہ میں مزدور سبھا کی زیر سرپرستی ایک جلسہ میں کانگریس اور مسلم لیگ سے مصالحت کرنے اور اس نازک موقع پر نیشنل گورنمنٹ قائم کرنے کی اپیل کی گئی۔

لیگی ورکروں کو سزا آنریبل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال تنیے کانپور سے گذرنے کے سلسلہ میں انکے خلاف اسٹیشن پر جو مظاہرہ ہوا تھا اور اس سلسلہ میں جن ۱۲ ورکروں پر مقدمہ ریلوے مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا تھا انمیں سے دس ورکروں کو عدالت نے ۲۰-۲۰ روپیہ فی آدمی جرمانہ کیا ہے در صورت عدم ادائگی جرمانہ ایک ماہ قید محض کی سزا ہوگی۔

کلکٹر صاحب کی توجہ کی ضرورت

کلکٹر صاحب بہادر نے شہر کانپور کیلئے گیہوں درجہ اول کا نرخ سوا چھ سیر اور درجہ دوم کا نرخ ساڑھے چھ سیر مقرر کیا ہے لیکن ہمکو نہایت افسوس کیساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ اسکی پابندی قطعی نہیں ہو رہی ہے۔ لہذا خاص طور پر کلکٹر صاحب کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ لوگوں کو مقررشدہ نرخ پر گیہوں آسانی کے ساتھ مل سکے ہم امید کرتے ہیں کہ کلکٹر صاحب اس طرف توجہ دیکر اہل شہر کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

ڈسٹرکٹ نیشنل وار فرنٹ ۲۴ جون کو ڈسٹرکٹ نیشنل وار فرنٹ کی ایک میٹنگ مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا کی صدارت میں ہوئی جسمیں مسٹر مصرا نے وار پروپگنڈا کے لئے انگریزی اردو اور ہندی کے تین ہفتہ وار اخبار اپنے خرچہ پر نکالنے کا وعدہ فرمایا علاوہ اسکے آئندہ پبلسٹی پروگرام کے متعلق بھی کچھ بحث و مباحثہ ہوا۔ ڈسٹرکٹ نیشنل وار فرنٹ کے پریسیڈنٹ مسٹر ایچ۔ جی مصرا اور مسٹر جے نراین ٹنڈن اسکے سکریٹری ہونگے۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہوار مشاعرہ ۲۷ جون ۸½ بجے رات کو جناب نواب سید انور حسین صاحب آف رام نراین بازار کے دولتکدہ پر منعقد ہوگا۔

امید ہے کہ ممبران وقت مقررہ پر تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

مصرع طرح:۔ "بالیں پہ سر جھکائے ہوئے چارہ گر ہے آج"

آئس آرڈیننس کلکٹر صاحب ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت کانپور میونسپلٹی۔ چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے حلقوں میں برف (تھوک اور پھٹکر) کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کیلئے ۱۰ جون ۱۹۴۲ء کو جو آرڈر جاری کیا تھا اسمیں تھوک سے مراد ایک من یا اس سے زیادہ اور پھٹکر سے مراد ایک من سے کم ہوگا۔

سیوادل ۲۸ جون کو سیوادل وغیرہ کے والنٹیروں کا اجتماع گنیش شنکر ودیارتھی پارک میں ہوگا پنڈت بالکرشن شرما ان کا معاینہ کریں گے۔

ہائی اسکولوں کا نتیجہ

صداقت کی گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ہم کانپور کے ہائی اسکولوں اور انٹر کالج کے امتحانات کے نتائج شائع کر چکے ہیں لیکن اسمیں بعض غلطیاں رہ جانے کی وجہ سے صرف ہائی اسکولوں کے نتائج ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

نام	نتیجہ	
۱۔ گرنراین کھتری ہائی اسکول	۹۷	فیصدی
۲۔ ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول	۹۶	"
۳۔ کرائسٹ چرچ ہائی اسکول	۹۲	"
۴۔ بی۔ این ایس۔ ڈی انٹر کالج	۹۱	"
۵۔ بالکا ودیالیہ انٹر کالج	۸۸	"
۶۔ کانکبج انٹر میجیٹ کالج	۸۱	"
۷۔ ڈی۔ اے۔ وی ہائی اسکول	۸۰	"
۸۔ اے۔ بی ودیالیہ ہائی اسکول	۷۷	"
۹۔ مارواڑی انٹر کالج	۷۰.۵۵	"
۱۰۔ گورنمنٹ ہائی اسکول	۶۹	"
۱۱۔ ایم۔ اے۔ وی گرلس انٹر کالج	۶۱	"
۱۲۔ محمد دین جیلی گرلس ہائی اسکول	۵۷	"
۱۳۔ پی۔ این ہائی اسکول	۵۱	"
۱۴۔ حلیم مسلم انٹر کالج	۴۹	"
۱۵۔ اے۔ وی۔ ایم ہائی اسکول	۴۷	"

حاضر دماغی اور حاضر جوابی ایک ذہنی ملکہ ہے جس پر مشق ..... سے اور بھی جلا ہو جاتی ہے اور اگر طنز و تفنن کی چاشنی بھی شامل ہو تو اس کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے

لارڈ برکنہیڈ انگلستان کے مشہور مدبر اور سیاستدان گذرے ہیں۔ ایک دفعہ ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر کر رہے تھے اور اپنی حکومت کی کارگذاریاں پیش کر رہے تھے جب انھوں نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ اب میں آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں۔

کہ حکومت نے آپ کے لئے کیا کیا ہے۔ تو دور ایک کونہ سے ایک عورت چلائی "کچھ نہیں کیا"

لارڈ برکنہیڈ نے فوراً جواب دیا۔ میری پیاری خاتون، اس ہال میں روشنی اتنی مدھم ہے کہ میں آپکے حسن و جمال کا نظارہ نہیں کر سکتا اور یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ آپ کنواری ہیں، یا بیوہ یا شادی شدہ۔

لیکن میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ آپ غلطی پر ہیں۔ اگر آپ کنواری ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے آپ کو حق رائے دہندگی دیا ہے۔ اگر آپ بیوی ہیں تو ہم نے ملازمت بڑھادی ہے اور ضروریات زندگی کی قیمت گھٹادی ہے۔ اگر آپ بیوہ ہیں تو ہم نے آپ کو پنشن دی ہے۔ اور اگر آپ ان میں کچھ نہیں ہیں اور محض ایک بیوقوف چائے نوش ہیں تو ہم نے شکر کے ٹکس میں تخفیف کر دی ہے" عورت نے دوبارہ سانس نہیں لی!

مہاتما گاندھی کا بیان

واردھا ۱۹ جون۔ مہاتما گاندھی نے یونائٹیڈ پریس کے نمائندے سے ایک خصوصی انٹرویو کے دوران فرمایا کہ میں نے جو تجویز کی ہے اس سے سب دشواریاں حل ہو جاتی ہیں اور ہنسا اور اہنسا کے تمام تنازعے ختم ہو جاتے ہیں۔ آزاد ہندوستان برطانیہ کو اور بالخصوص چین کو جسے فوری خطرہ درپیش ہے اپنی بہترین امداد دے گا۔ مجھے یقین کامل ہے کہ انگریزی طاقت کے واپس چلے جانے کے بعد ہندوستان کی آزادی چین کی آزادی کی ضامن ہوگی اور اتحادیوں کے کاز کو ایسی بنیاد پر رکھ دے گی جسے ہلایا نہ جاسکے۔ مہاتما نے سر سٹیفورڈ کرپس کے اس بیان کا بھی جواب دیا جس میں انھوں نے کہا ہے کہ ہم لڑائی کے عین بیچ میں ہندوستان کو چھوڑ کر چلے جانے والے نہیں ہیں۔

مہاتما جی نے فرمایا کہ میں نے سر سٹیفورڈ کرپس کا وہ بیان پڑھا ہے جو انہوں نے لندن میں یونائٹیڈ پریس آف انڈیا کے نمائندے کو دیا اگر چھانے ہوئے واقعات سب لوگ تسلیم نہ کریں تو مختلف پارٹیوں کے درمیان صحیح مفاہمت نہیں ہوسکتی۔ سر کرپس کو میرے متعلق یہ معلوم ہے کہ میں نئی دہلی جانے کا رجحان نہ رکھتا تھا اور جانے کے بعد میں اسی دن واپس آنا چاہتا تھا جس دن پہونچا تھا۔ لیکن مولانا صاحب نے مجھے واپس نہ ہونے دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں ورکنگ کمیٹی کو عدم تشدد کے اصول پر کھڑا کرنے میں کامیاب ہوتا لیکن ایسا نہیں ہوا اس کا یقین ایسا نہ تھا پس وہ اپنی گفتگو پر اس کا اثر کیسے پڑنے دیتی۔ اس لئے نئی دہلی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی گفت و شنید بغیر میری مداخلت یا رہنمائی کے جاری رہی۔ کسی منزل پر بھی اہنسا کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوا۔ میں اس واقعہ کو ظاہر نہ کرتا۔ اگر اس کا تعلق اس حالت کے پرسکون غور سے نہ ہوتا۔ جو آج برطانی اور ہندوستانی مدبروں کے سامنے ہے۔

میں سر اسٹیفورڈ کرپس کے اس بیان کو بھی صحیح نہیں سمجھتا کہ برطانیوں کے واپس چلے جانے کو وہ واک آؤٹ سمجھتے ہیں۔ میری اپیل کسی جارحانہ انداز میں نہیں ہے۔ یہ تو بہترین اور نہایت دوستانہ بات ہے۔ جو میں کر سکتا تھا۔ اور یہ اتحادی کاز کے حق میں ہے۔ میں نے اس سے خالص اہنسا کی اسپرٹ

خواب محبت

از آنسہ عذرا سردار بی۔ اے

میرے محبوب!

نہ جانے کیوں دل کی نومیدی بڑھ رہی ہے۔

میرے دیوتا! تم دل میں بسے ہو، میری روح پر چھائے ہوئے ہو۔

مجھے غم و آلام سے بے پروا ہو کر مسرت کے گیت گانے چاہئیں۔ لیکن نہ جانے کون؟ میرے امیدوں کے سنہرے خوابوں کا جال توڑ دیتا ہے۔

سب کہتے ہیں ــــ دنیا میں مٹھاس بھری ہے۔ امرت بھرا ہے، لیکن میرا دل پیاسا ہے۔

میں یہ بھی نہیں جانتی کیا حقیقت ہے اور کیا خواب

کاش تم اس طلسم کو توڑ دیتے تم اس عقدے کو حل کر دیتے۔

کاش میں جان دے کر بھی اس خواب محبت کی تعبیر جان سکتی۔

حقیقی نیشنل گورنمنٹ کا ذکر

مہاتما گاندھی اخبار ہریجن کے تازہ اشاعت میں تحریر فرماتے ہیں ایک دوست مجھ سے نئی تجویز کے پہلوؤں پر بات چیت کر رہا تھا چونکہ یہ گفتگو قدرتاً بہت غیر مسلسل تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ سوالات قائم کر لیجئے۔ اور میں ہریجن میں جواب دیدوں گا وہ رضامند ہوگئے ان کے سوالات معہ جواب ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

سوال نمبر ۱ آپ برطانی حکومت سے کہتے ہیں کہ فوراً ہندوستان سے چلی جائے۔ کیا ہندوستانی اسکے بعد نیشنل گورنمنٹ بنالیں گے۔ اور مختلف پارٹیاں ایسی ایسی حکومت ہند میں کس بنیاد پر شریک ہوں گی۔

جواب:۔ میری تجویز یکطرفہ ہے۔ برطانی حکومت کو اس کو روسے بلا اس خیال کے کرنا ہوگا کہ ہندوستانی کیا کرتے ہیں یا کیا نہیں کرتے۔ میں تو یہ بھی فرض کر لیتا ہے کہ انگریزوں کے چلے جانے پر تھوڑی بہت بدنظمی ہوگی لیکن اگر وہ باقاعدہ سبکدوش ہوگئے تو اس کے بعد ایک عارضی حکومت موجودہ لیڈروں میں سے بن جائے گی لیکن ایک اور بات ہو سکتی ہے کہ جو لوگ قوم کا خیال نہیں بلکہ صرف اپنا خیال کرتے ہیں وہ طاقت حاصل کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کریں اور کسی طرح اور کہیں کہیں کنٹرول کرنا چاہیں مجھے امید کرنی چاہئے کہ برطانی طاقت کے مکمل سبکدوش اور ایماندارانہ طور پر ہٹ جانے کے بعد عقلمند لیڈر اپنی ذمہ داری محسوس کریں گے۔ اختلافات کو وقتی طور پر بھلا دینگے اور برطانی حکومت کے چھوڑے ہوئے مسالے سے ایک عارضی حکومت بنالیں گے چونکہ کونسل بورڈ میں داخلہ یا اس سے اخراج کے لئے اشخاص یا پارٹیوں کے متعلق کوئی ضابطہ نہ ہوگا اس لئے خود ضبطی رہنمائی کرے گی اگر ایسی صورت ہوئی تو غالباً کانگریس لیگ، اور ریاستوں کے نمائندوں کو عملدرآمد کرنے کی اجازت ہوگی اور عارضی قومی حکومت کے بارے میں ان میں ایک مبہم سا سمجھوتہ ہو جائے گا۔ بہرحال یہ سب قیاس آرائی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

کیا ہندوستان کی نیشنل گورنمنٹ متحدہ قوموں کو اجازت دے گی کہ وہ ہندوستان کی سرزمین کو موجودہ

بیان کیا ہے۔ لیکن یہ میری ذاتی بات ہے۔ میری تجویز پر غور کرنے میں یہ ضروری ہے کہ وہ بنیادی طور پر عدم تشدد اہنسا تک ہے۔ یعنی ایسی اہنسا تک عدم تشدد جو ہندوستان میں ہے یا جسے ہندوستان حاصل کر سکے۔ بغیر برطانیوں کی واپسی کے بے سکت ہوگی۔ اور اس واپسی بغیر ہندوستانی جو تشددانہ مقابلہ کریگا وہ بھی بے سکت ہوگا۔

روسی عورتوں کے حقوق

سوویٹ روس کے آئین کی دفعہ ۱۲۲ کے مطابق۔

سوویٹ روس میں عورتوں کو اقتصادی، تمدنی، معاشرتی، سیاسی اور حکومت کے تمام معاملات میں مردوں کی طرح مساوی حقوق حاصل ہیں۔ ان حقوق کا تحفظ اس طرح کیا گیا ہے کہ انھیں کام، اجرت، آرام، تعلیم، ماں اور بچہ کے مفاد کے تحفظ کے اعتبار سے مردوں کی طرح مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اس کے علاوہ انھیں بچہ کی پیدائش سے پہلے اجرت کے ساتھ چھٹی دیجاتی ہے تمام ملک میں زچہ خانے ہیں اور بچوں کی پرورش اور تعلیم کے لاکھوں اجاداروں کا جال سا پھیلا ہوا ہے آئین کی دفعہ نمبر ۱۳۷ روسے۔

عورتوں کو مردوں کی طرح انتخاب کرنے اور خود منتخب ہونے کا پورا پورا حق حاصل ہے" عورتوں کے ان حقوق کا قانون پوری طرح تحفظ کرتا ہے۔

کسکا کے ٹاپو پر قبضہ

واشنگٹن۔ ۲۲ جون۔ سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے الیوشن ٹاپوؤں کے گروپ میں کسکا کے ٹاپو پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ کسکا ٹابلو الاسکا سے سات سو میل اور ڈچ ہاربر سے چھ سو میل دور ہے

حکومت ترکی کا بیان

انقرہ۔ ۲۰ جون ترکی کی نیم سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ حکومت ترکی کو اطمینان ہے کہ امریکہ بمباز جو حال ہی میں انقرہ کے ہوائی اڈہ میں اترے تھے وہ ترکی پر لڑنے کے ارادہ سے نہیں آئے تھے۔ یہ بیان جرمن نیوز ایجنسی کے اس بیان کے جواب میں شائع کیا گیا ہے کہ امریکی ہوائی جہاز کالے سمندری کے اتری ساحل پر بمباری کرنے کے لئے ترکی کے راستہ دیدہ دانستہ آئے تھے۔

جنگ میں جاپان اور دوسری طاقتوں کے خلاف فوجی اڈے کی حیثیت سے استعمال ہونے دے۔

جواب:۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ نیشنل گورنمنٹ بنے گی اور میری امیدوں کے مطابق ہوگی اسکا پہلا کام یہ ہوگا کہ جارحانہ قوموں سے بچاؤ کے متعلق اتحادی قوموں سے ایک معاہدہ کرے۔ یہ ایک مشترکہ کاز ہوگا کہ ہندوستان کا کسی فسسٹ طاقت سے کوئی واسطہ نہ ہوگا اور ہندوستان کا یہ اخلاقی فرض ہوگا کہ اتحادی قوموں کو مدد دے۔

سوال نمبر ۲۔ موجودہ جنگ میں فسسٹ کہ آوروں کے خلاف ہندوستان کی نیشنل گورنمنٹ اتحادی قوموں کو اور کیا امداد دینے کے لئے تیار ہوگی۔

جواب:۔ اگر منصور نیشنل گورنمنٹ کی رہنمائی میں میرا ہاتھ ہوا تو اس سے زیادہ کوئی امداد نہ ہوگی نہ مخصوص شرائط پر ہندوستانی اتحادی قوموں کو برداشت کیا جائے قدرتاً اسکی کوئی مخالفت نہ ہوگی ہندوستانی فوج میں بھرتی ہو یا جنگ میں مالی امداد دے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ انگریزوں کے جاتے ہی ہندوستانی فوج غیر مسلح ہوگئی۔ دوسرے اگر نیشنل گورنمنٹ کی کونسل میں میری بات چلی تو اس کی تمام طاقت وقار اور وسائل کا استعمال دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ہوگا لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ نیشنل گورنمنٹ میں جانیکے بعد میری آواز صدا بصحرا ثابت ہو اور نیشنلسٹ ہندوستان جنگ کا دیوانہ ہو جائے۔

سوال نمبر ۴۔ کیا آپ یہ یقین کرتے ہیں کہ ہندوستانی اور اتحادی قوموں میں اشتراک عمل معاہدہ یا مسلحانہ کی صورت میں ہونا چاہئے۔

روسی بچوں کی پرورش

کنٹربری کے پادری صاحب نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا تھا۔

"میں تین سال سے برابر یہ کہہ رہا ہوں کہ ہر بچہ کو اس کی مخصوص صلاحیتوں کے اعتبار سے اپنی خصوصیات بڑھانے اور انھیں بروئے کار لانے کی مہلت دینی چاہئے یہ فرض ہمیں بچوں کے لئے پورا کرنا ہوگا۔ مفاد عام کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر صلاحیت کو آزما کر دیکھیں اور اُسے بڑھنے کا موقعہ دیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ جمہوریت روس میں یہ ضروری نیت اور مقصد غالباً دنیا کے اور کسی حصّہ کی نسبت زیادہ واضح طور پر بروئے عمل لایا گیا ہے"

اشتمالیت اور صنعت گری کے بارے میں روس میں بہت زور دیا گیا ہے۔ اور اس وجہ سے باہر ان چیزوں کے بارے میں بڑی غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ ان چیزوں کا مقاصد صرف لوگوں کو اچھی غذا۔ کپڑا اور مکان مہیا کرنا ہی نہیں ہے بلکہ زندگی کی اعلیٰ اور برتر مشغولیات مثلاً آرٹ، ادب اور سائنس وغیرہ کی بھی اچھے پیمانہ پر پرورش ہوتی رہے۔

آجکل روس نے صنعت گری میں غیر معمولی رفتار کے ساتھ ترقی کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قوم کی ذہانت اور تہذیبی ترقی کو بھی مہمیز دینے کی مسلسل کوشش کی گئی ہے اور دنیا کے دیگر ممالک کی طرح یہاں کی تہذیب کو ہم پلہ بنانے کی سعی کی گئی ہے۔ سب سے زیادہ روسی بچوں پر توجہ صرف کی جاتی ہے۔ جونہی کہ ماں اس قابل ہو کہ اپنے کام پر جاسکے یہ بچہ ایک خاص سرکاری نگرانی میں چلا جاتا ہے۔ مادروں کو بے شک یہ اجازت ہوتی ہے کہ جس وقت وہ چاہیں اپنے بچوں کو دیکھ آئیں۔

ان بچہ گاہوں میں یہ بچے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بانٹ دیئے جاتے ہیں۔ خاص ڈاکٹر اور تجربہ کار نرسیں وہاں نگرانی کے لئے ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ یہ نگرانی چار سال کی عمر تک ہوتی رہتی ہے۔ یہاں پر ان بچوں کو آرٹ کے سننے۔ دیکھنے اور جاننے کا قلیل سے قلیل پیمانہ کی صورت موقع دیا جاتا ہے۔ ان کے کھلونے۔ رنگ اور موسیقی اور ان بچوں کے ذوق آرٹ پر اثر ڈالنا شروع کر دیتی ہے۔ ننھے ننھے دماغ ان چیزوں سے بخوبی آگاہ ہو جاتے ہیں۔ جو ان کے لئے فائدہ مند ہے۔

چنانچہ چار سال کی عمر کے بعد انھیں جب کنڈرگارٹین میں ۸ سال کی عمر تک رہنے کے لئے بھیجدیا جاتا ہے تو ان کے لئے آرٹ کی ایک بنیاد ذہنی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ کنڈرگارٹین کی تجربہ کار نرسوں کی نگرانی میں بچوں کو آرٹ خود پیدا کرنے اور اس سے محفوظ ہونے کی صلاحیت اور رجحان پیدا کیا جاتا ہے۔

زیادہ تر گانے، ناچنے۔ تصویر کشی کہانیاں کہنا وغیرہ، جس چیز کی طرف بچہ کی رغبت ہوتی ہے ویسا ہی اس تعلیم کا بندوبست کیا جاتا ہے۔

امریکہ ساتھی ملکوں کو چاندی دیگا

واشنگٹن ۲۱ جون رینجر کو امریکہ کے وزیر خزانہ مسٹر مارگھنتو نے سینٹ میں یہ تجویز پیش کی کہ حکومت کو اس بات کی اجازت دی جائے کہ وہ چاندی کا کچھ اسٹاک ساتھی ملکوں کو سپلائی کر سکے۔

ہمیں کیسے فلموں کی ضرورت ہے

ہندوستان میں فلم کمپنیاں کثرت سے پیدا ہو رہی ہیں اور اسی معیار سے ختم بھی ہوتی جا رہی ہیں ملک میں فلموں کی تعداد بھی ترقی پر ہے اور بڑے پیمانے فلم تیار کرنے والی فلم کمپنی سال میں ایک سے زاید پکچر تیار کرتی ہیں اور کم سرمایہ والے فلم ساز ایک ہی فلم پر اکتفا کرتے ہیں، غرضکہ فلموں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے +

لیکن جس قدر فلم ساز آجکل فلم تیار کر رہے ہیں ان میں افسانوی حیثیت سے بڑی حد تک رومان کے مناظر پیش کرتے وقت یکسانیت پائی جاتی ہے اور یہ بنیادی افسانہ کے کردار ہیں، ثبوت اس وقت صاف ظاہر ہوتا ہے جب پردہ فلم پر حسن و عشق کی داستان دہرائی جا رہی ہو۔

کوئی ایسا فلم نہیں ملے گا جس میں عشق و محبت کی داستان پیش نہ کی گئی ہو۔ گو مختلف اور دیگر طریقوں سے محبت کے فلسفے اور کرشمے کو پیش کیا جاتا ہے،

مگر اب ہندوستانی محبت کے لفظ سے کافی واقف ہو چکے ہیں ان کے دل و دماغ میں پریم کا دلکش لفظ اچھی طرح ذہن نشین ہو چکا ہے ان کو عشق کے معنی بتانا سراسر غلطی ہے اور ہندوستان کا بچہ بچہ پریم کے گیت الاپتا ہے، محبت کی باتیں کرتا ہے اور عشق کے فلسفے کو سمجھتا ہے فلمی گانوں کا بھی بچوں پر اثر پڑتا ہے۔

کیا آپ نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو گاتے سنا ہے "کیوں ہم نے دیا دل"

"دنیا دیوانی" "دنیا دیوانی" وغیرہ،

اب ہندوستانیوں کو پریم اور محبت کی فلموں کی ضرورت، اسی لئے پروڈیوسروں کو چاہئے کہ فلموں کو اب محبت اور پریم سے بالکل پاک و صاف رکھیں اگر زیادتی بڑھتی گئی تو محبت اور پریم کے لفظوں میں چاشنی اور دلکشی باقی نہیں رہے گی،

اس کا اثر غریب ہندوستان پر برا ہی پڑیگا اور ان کا دماغ صرف "پریم" تک ہی محدود ہو جائے گا۔ اور ہم کسی دوسری نئی اور مفید باتوں کو سمجھنے سے محروم ہو جائیں گے،

یورپ اور امریکہ والے بہت سے ایسے فلم تیار کرتے ہیں جن میں محبت و پریم کا نام تک نہیں ہوتا۔ وہ اکثر تاریخی فلمیں ہوتی ہیں اور لوگ اپنے شہروں میں رہ کر بڑے بڑے محلات اور پرانے اور قدیم شہروں اور دنیا کی عجیب و غریب چیزوں کو دیکھ کر اپنی معلومات میں اضافہ کر لیتے ہیں" اور وہاں کے لوگوں کے عادات سے بھی واقف ہو جاتے ہیں اور پرانے زمانے کے بادشاہوں کے عہد حکومت ان کے دور کا زمانہ۔ لوگوں کی رہائش کا بھی پتہ لگا لیتے ہیں:

مگر غریب ہندوستان کو یہ بات نصیب نہیں کوئی بھی فلم کمپنی ہندوستان سے باہر قدم نکالنے کی ہمت نہیں رکھتی، وہ تو صرف عشق و محبت کا کھیل بنانا جانتی ہے مگر یورپ و امریکہ والے عشق و محبت کے علاوہ تاریخی اور سائنس کے کھیل بھی تیار کرتے ہیں، جب امریکہ والے بغیر محبت کئے زندگی ناخوشگوار سمجھنے کے باوجود ایسے فلم تیار کرتے ہیں تو ہندوستان کیوں نہ اس قسم کا فلم تیار کرے۔

اب ہندوستان کے فلم ساز کمپنیوں کو چاہئے کہ وہ تاریخی اور اصلاحی سماجی فلم تیار کرے" اگر ہندوستان اس قسم کے فلمیں بنانے میں روپے کی کمی محسوس کرتا ہے، تو اصلاحی و سماجی فلم تیار کرنا شروع کر دے اور ایسا فلم بنائے جس میں

افواہیں اس کان سنو اور اُس کان اُڑاؤ

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ قائم کرو

مزاحیہ

رائی کا پربت

از جناب ابرار الرحمٰن قدوائی۔ بارہ بنکی

"اونہہ !"

"ارے ؟"

ایک بہت تنگ سی گلی تھی میرے ہاتھ سے رومال چھوٹ کر گر گیا تھا ذرا اسے اٹھانے کی خاطر میں جھکا ہی تھا کہ ایک صاحب سامنے سے آکر مجھ سے ٹکرا گئے۔ وہ حضرت آنکھ رکھ کر بھی اندھے بن بیٹھے نہ جانے کتنی دور سے وہ آسمان کو تاک رہے تھے اور بڑی تیزی سے اپنا راستہ طے کرنے میں منہمک تھے۔

سچ پوچھیئے تو ہم دونوں قصوروار ہو سکتے ہیں۔ میرا قصور تو یہ ہو سکتا ہے کہ میں اس قدر لاپروا ہی کیوں کر بیٹھا۔ جو میرے ہاتھ سے رومال گر پڑا۔

اور ان حضرات کا قصور یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی راہ کو دیکھنے سے عاجز ہو کر آسمان پر اپنی نگاہوں کی تیر اندازی کیوں فرما رہے تھے؟ لیکن اگر "اتفاق" کا لفظ ایسے ہی مواقع پر استعمال میں لایا جاتا ہے تو پھر ہم دونوں صاف بری ہو سکتے تھے۔ ایک حد تک ایسا ہوا بھی، لیکن فرق محض اتنا رہا کہ میری نظروں میں وہ قصوروار تھے، میں حق بجانب تھا اور ان کی نظروں میں میں قصوروار تھا وہ حق بجانب! بات اسی جگہ سے طول پکڑ گئی۔

"آپ دیکھ کر نہیں چلتے؟" میں ذرا کرخت لہجہ میں بولا۔

"جی ۔۔۔ لیکن ۔۔۔ آپ ۔۔۔؟ وہ حضرت اتنا ہی کہہ سکتے تھے کہ میں نے بات کاٹ لی۔

"میں کیا ۔۔۔؟

آپ کا مطلب کیا ہے؟

آپ جانتے کیا ہیں؟ اینٹ کا جواب پتھر سے؟"

اس درمیان میں میرے تیور ذرا اتقبل ہو چکے تھے ادھر ان صاحب کے بھی کان کھڑے ہوئے اور کہیں زیادہ تاؤ جھاڑنے لگے۔

میں اسی محلہ میں رہتا ہوں۔ آپ چاہیں تو آپ کو نواز دیا جائے۔"

میں ٹھیرا اجنبی۔ شہر میں نہیں، اس محلے میں، ڈر ہی تو گیا اور خاموش ہو ا۔ آگے قدم بڑھا دیئے۔ ادھر ان کا لکچر جاری تھا۔

"جاتے کہاں ہیں؟ کچھ لینے جاتے تھا ۔۔۔"

میں تھا کہ بھیگی بلی بنا ہوا چلا جا رہا تھا۔ یکایک سامنے والی گلی سے میرے ہم جماعت آتے نظر آئے میری باچھیں کھل گئیں میں نے ان ساتھیوں کو اپنا حال سنایا اور اپنی "فوج" کی کمان کرتا ہوا ایک نئے رعب کے ساتھ اسی جگہ کی طرف چل کھڑا ہوا، جس جگہ پر ابھی ابھی میری بہادرانہ شکست ہوئی تھی۔ ہم لوگ وہاں پہونچے ہی تھے کہ ان حضرت سے ایک اچھی خاصی جنگ ہونے لگی حالانکہ اس "اچھی خاصی جنگ" کا ہونا ہمارے لئے حد درجہ شرمناک تھا۔ بھلا اس میں ہماری بہادری کیا تھی کہ ہم چھ ایک طرف اور وہ تنہا غریب محض اپنی قوت بازو پر بھروسہ کر کے ایک اچھی خاصی جنگ کر رہے تھے۔

حسب امید آخری جیت ہماری ہی رہی۔ وہ میاں جی تو خوب چیخے چلائے لیکن کسی نے بھی ایک نہ سنی، اور یہ قاعدہ بھی ہے کہ اگر عوام جان جائیں کہ "اسکولیوں" میں جنگ ہو رہی ہے تو پاس پھٹکنے کی ہمت ذرا کم ہی کیا کرتے ہیں۔

ہاں صاحب! تو ہم نے دشمن کو قید کر لیا اور آپس میں کانا پھوسی کر لینے کے بعد یہ طے کیا کہ حضرت کو آج سیدھے ہوسٹل کے رخ لے چلیں اور وہاں مٹھائی وغیرہ کی ایک ہلکی پھلکی سی دعوت ہو جائے۔ اور "میاں جی" بجائے "الفنسٹن" میں بمبئی ٹاکیز کا "بسنر ملن" دیکھنے کے ہماری دعوت کا بل ادا کریں۔

یہ بات تو حقیقت میں "رابن ھڈ" (Robin Hood) قزاق کے شایان شان تھی، لیکن کیا ہم اسکولی لوگ کسی سے کم ہیں؟ "رابن ھڈ" اس طرح کی دعوت کر کے اپنے تو سیلے مہمان سے جو رقم وصول کر لیتا تھا وہ غریبوں کے لئے وقف ہو جاتی تھی لیکن ہم لوگ اس قسم کی رقم کے عوض جو بھی دعوت کھاتے ہیں وہ محض اپنے اپنے پیٹوں کے جہنم میں بسنے والی غریب انتڑیوں کی خاطر ہے۔ نا یہ "رابن ھڈ" کی تقلید؟

اوہ! کہاں کی بات کہاں جا پہنچی؟ ہاں تو ہم ان میاں جی کو اپنے ہوسٹل میں لے گئے یہ ہم کن الفاظ میں عرض کریں کہ ان حضرات کو اپنی قیام گاہ تک لے جانے میں ہمیں کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے اگر مشاعرے کی کسی گرم محفل میں شرکت فرمائی ہے تو بس یہ اندازہ فرمائیے کہ شاعر اپنی نظم یا غزل کے دوبارہ سنانے میں جو نخرے کیا

آدہ سیر روئی سے ۲۱۰۳ میل لمبا دھاگا تیار ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں سب سے چھوٹی ریاست ویسٹرن انڈیا ایجنسی کی ریاست ویجانوس ہے جس کا رقبہ صرف ۲۹ میل ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ ۱۲ انجکشنوں کے بعد نشان بتدریج غائب ہو جاتا ہے!

دنیا میں سب سے زیادہ اندھے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں جس کا اندازہ ۵۰ فیصدی ہے۔

امریکہ کا جھنڈا

۴ جون ۱۷۷۷ء کو امریکہ کی کانگریس نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے طے کیا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۱۳ ریاستیں شامل ہیں اس لئے امریکہ کے جھنڈے میں ۱۳ پھریرے ہونے چاہئیں۔ ایک سرخ ایک

مریض:۔ میں اس وقت بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہوں جلد مدد کیجئے۔

ڈاکٹر:۔ کیا ہوا؟

مریض:۔ تقریباً بیس سال کا عرصہ ہوا کہ میں ایک گنی نگل گیا تھا۔

ڈاکٹر:۔ مگر تم اب تک میرے پاس کیوں نہ آئے؟

مریض:۔ مجھے اب تک اس گنی کی ضرورت نہ تھی۔

فقیر:۔ (راہ گیر سے) بابا۔ اندھے کو چونی دیتے جاؤ بھلا ہوگا۔

راہ گیر:۔ مگر تم کانے ہو۔

فقیر:۔ تو دونی ہی سہی۔

ایک چور کی بیوی:۔ تمہارا لڑکا بڑا ہو کر کیا کریگا۔

دوسرے چور کی بیوی:۔ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلے گا۔

غیر کی مدد پر کبھی بھروسہ نہ کرو۔ اپنی خوش نصیبی کے لئے دوسروں کا سہارا نہ ڈھونڈو۔ مختصراً یہ کہ اپنی ٹانگیں چھوڑ کر دوسروں کی لاٹھی کے سہارے نہ چلو۔

اچھی بری طبیعتیں کبھی اپنا خیال نہیں بدلتی ہیں۔ جیسے گائے گھاس کھاتی ہے اور دودھ دیتی ہے۔ سانپ دودھ پیتا ہے اور زہر اگلتا ہے۔

احمق آدمی کا دل منھ میں اور عقلمند کی زبان دل میں ہوتی ہے۔

جو شخص راز پوشیدہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے وہ اپنی سلامتی کا نسخہ اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔

ضرورت میں جو انسان وعدہ کرتا ہے وہ اکثر وفا نہیں کیا جاتا۔

اگر بھاگنے کا شوق ہے تو گناہوں سے بھاگو۔

تفکرات سے خوبصورتی، طاقت اور یادداشت جاتی رہتی ہے۔

جاپانیوں کے الفاظ دوستانہ ہیں
لیکن وہ بڑے لالچی اور ندیدے ہوتے ہیں

گزشتہ زمانے میں لڑنے والوں کی زبانوں پر تلخ الفاظ ہوتے تھے۔ لیکن اس زمانے کے جاپانی ایسے نہیں۔ جاپانی یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ فوجوں کے ساتھ الفاظ بھی بھیجنے سے انہیں فائدہ ہوگا۔ نرم الفاظ۔ فریب دینے والے الفاظ۔ وہ الفاظ جو الجھن میں ڈال دیں۔ وہ الفاظ جو ہمت توڑ دیں۔ یہ جنگ کا نیا ہتھیار ہے۔ بہت ہی کامیاب نادانوں کے لئے۔ اور بہت ہی سستا۔ کیونکہ زبان ہلانے میں خرچ ہی کیا ہوتا ہے لیکن ان کے ریڈیو کے ان دوستانہ الفاظ کے پس پشت اور ان چونکا دینے والی افواہوں کے پس پردہ جو وبا کی طرح دیہاتوں، قصبوں اور شہروں میں جاپانی ایجنٹوں کے ذریعے ہم تک بھیجی جاتی ہیں، جاپانیوں کی سنگینیں اور ان کے ہندوستان کی قوت مدافعت کو کمزور کر کے اسے ہتھیا لینے کے منصوبے پوشیدہ ہیں۔ ہاں تو آپ کو اپنی جائداد پیاری ہے۔ ہے نا؟ ہندوستان کی زمین زرخیز ہے۔ ہے نا؟ اور آپ کی عورتیں بھی خوبصورت ہیں ...... پھر اگر جاپان بغیر لڑے بھڑے ہندوستان میں داخل ہو گیا تو کون ایسا ہوگا جو جاپانی سپاہی نہ بنے گا!

چینی خواتین خوب جانتی ہیں

چینی عورتیں آپ کو بتا سکتی ہیں کہ جاپانی سپاہی کس قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ کہیں گے کہ ہم تمہیں آزادی دلانے آتے ہیں لیکن یہ جھوٹ ہے"

میڈم چیانگ کائی شیک نے ہم سے فرمایا ہے ۔ اگر دشمن نے ہمارے ملک پر حملہ کیا تو ہندوستان کی زبردست قوت دشمن کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے تیار ہے۔ کیا آپ حتی الامکان امداد دے رہے ہیں؟

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ قائم کیجئے

ساڑھے تین آنے ایک بہت ہی خوبصورت سے قیمتی منی بیگ میں رکھے ہوں تو کیا وہ مالدار نہیں کہا جائیگا؟

آپ، غالباً اس حساب سے چوکنے ہو گئے ہوں گے کہ بارہ روپے اور ساڑھے تین آنے کہاں سے آئے اگر کل نقدی کا حساب لگائے تو ایک پیسہ، ایک، ایک اکنی اور بارہ روپے ہو جاتے ہیں۔

بارہ روپے تو ٹھیک ہیں لیکن پانچ پیسوں کی جگہ پر ساڑھے تین آنے کیسے آئے؟

دیکھئے میں بتاؤں! ایک عدد نئے وکٹوریہ ملیڈ کے، ساتھ ساتھ چھ پیسے ڈاک خانے والے غیر مستعمل ٹکٹ بھی برآمد ہوئے تھے۔ وٹا بلید ان دنوں تین پیسے کا آتا تھا؛ کل نو پیسے ہوئے ان میں پانچ پیسے پہلے والے ملا دیجئے، دیکھئے ہمارا حساب ٹھیک بیٹھا یا نہیں۔ غالباً اس کو تحریر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس دوران میں میاں جی کے قلب کی کیفیت کیا تھی؟ وہ تو لٹے مر دستھے۔ اگر خدانخواستہ عورت ہوتے تو انہیں اختلاج قلب ضرور ہو جاتا۔ آپ اس کیفیت کو جاتے کے اگر در اصل کمتمی ہوں تو ایسا ہی شکار آپ بھی پھانس دیکھئے۔

بات پھر بڑھ گئی۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ ان "میاں جی" کی حالت زار پر ترس کھاتے ہوئے ان کا منی بیگ مع تصاویر وغیرہ کے ازراہ عنایت واپس کر دیا گیا رسماً وہ بیگ نقدی سے خالی بھی نہ رکھا گیا تھا، ملکہ وکٹوریہ کے روپیہ کے ساتھ ساتھ شہنشاہ جارج کے دونوں روپیئے اور پانچ پیسے اس میں رکھ دیئے گئے۔ ہمارے قبضہ میں محض نوروپے رہے تھے۔

اب دروازے کی چٹخنی کھول دی گئی تھی اور ہم سب باری باری سے اپنے مہمان کو الوداع کہہ رہے تھے۔ وہ بھی جھینپ جھینپ کر جواب دیتے جا رہے تھے!

"اونہہ.......... رہنے بھی دیجئے۔ اس کی کیا ضرورت ہے"۔ م

نہیں کی تھی گاندھی کے ساتھ صرف کئے لیکن یہ گفتگو اور ملاقات کافی نہ تھی چنانچہ میں مولانا آزاد کے ساتھ وار دھا گیا اور اس بار ہماری گفتگو زیادہ طویل ہوئی جس میں قدرتاً ان مختلف مسئلوں کا ذکر آیا۔ جن سے ہمارا سابقہ ہے اور ہم ایک دوسرے کے نظریہ کو سمجھنے میں بہت بڑی حد تک کامیاب ہوئے مجھے تو اس بات

اور بات بھی ٹھیک تھی جان بچی تو لاکھوں پائے دوسرے دن ہم سات طلباء تھے جو "ڈیپر ٹلن" دیکھنے گئے دوسرے درجے میں بہت اطمینان سے جا کر بیٹھ گئے۔ انٹرول ہم لوگوں کی نظریں ان ہی کل والے حضرت سارڑھے چار آنے والے کلاس میں ٹھیک اسوقت پڑیں جب تیسری گھنٹی بج کر ختم ہونے والی تھی۔ ان کی نظریں بھی ہم سے دوچار ہوئیں۔ روشنیاں گل ہو چکی تھیں ورنہ کرم فرما کو اپنے درجہ میں ضرور لے آیا جاتا، خواہ کتنے ہی دام کیوں خرچ ہوتے کیا ہماری گرہ سے کچھ جاتا؟ ہم تو یہی سمجھ لیتے۔

قہر درویش بر جان درویش

بہر حال ہمیں اس کا ازحد ملال رہا کہ ہم ان سخی بزرگ کی صحبت سے مزید لطف اندوز نہ ہو سکے۔ سینما ختم بھی ہو گیا۔ ہم سب کی نظریں ان کو ہر چند تلاش کرتی رہیں لیکن کامیابی نہ ہو سکی۔ ایک مدت گزر جانے کے بعد مال روڈ پر "انڈیا کافی ہاؤس" میں ایک بار پھر نظر آئے ہماری ٹولی جیسے ہی ان سے نیاز حاصل کرنے کی خاطر اس رخ ہوئی ویسے ہی وہ حضرت اپنی چائے کی چھلکتی ہوئی پیالی میز کے اوپر اسی طرح چھوڑ کر نہ جانے کہاں غائب ہو گئے اس روز کے بعد سے آجتک ہم ان سے شرف نیاز حاصل کرنے کی آرزو اپنے اپنے دلوں میں لئے گھوم رہے ہیں۔ کاش! وہ ایک بار پھر ہمیں مل جاتے۔

ہے جس کی حمایت کا انگلستان کو دعویٰ ہے لیکن ہمارے لئے اس لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے جو نتیجہ ہو اور چاہے جو خطرے ہوں ہم اپنی راہ چلے جائیں گے۔

فسیسنرم اور نازی ازم کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ بہت سے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ میں انکے اصولوں کا ایک عرصہ سے مخالف ہوں اور آج تو مجھے پہلے سے بھی زیادہ اس بات کا اطمینان ہو گیا ہے کہ یہ اصول دنیا کی آزادی اور صلح کے لئے خطرہ ہیں چاہے وہ باہر سے داخل کئے گئے ہوں یا دیسی پیداوار ہوں میں بار بار اپنے اہل وطن کو ان کے خلاف خبردار کرتا رہا ہوں اور میں نے ایسے تمام حالات کی ترقی کو روکا ہے جن سے ان قوموں کو مدد ملے جو ان اصولوں کو ماننے والی ہیں۔

حال میں مہاتما گاندھی نے اپنی اس خواہش میں کہ ہندوستان پر حملے کے بچاؤ میں کوئی خلل نہ ڈالا جائے یہ کچھ غیر معمولی بات کہی ہے کم از کم انکی زبان سے وہ غیر معمولی بات ہے۔ اس بات پر رضامند ہیں کہ غیر ملکی فوجیں یہاں آزاد ہندوستان میں ایک اتحادی کی حیثیت سے معاہدہ کے ماتحت رہیں اسی سے انکی یہ زبردست خواہش ظاہر ہوتی ہے کہ قومی اور بین الاقوامی مسائل ایک ساتھ رہیں اور ان میں کوئی باہمی تنازعہ نہ ہونے پائے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ چین کے کاز کو نقصان نہ پہنچانے کے لئے انتہائی خواہشمند ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو سے یہ بھی کہا گیا کہ انگریزوں اور روس کے معاہدہ پر رائے زنی کیجئے کہا کہ یہ معاہدہ یورپ کے لئے اور روس کے لئے اچھا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ دوسرے ملکوں کی حکومتوں کے لئے بھی اچھا ہو۔ لیکن ایک ہندوستانی اور ایک ایشیائی کی حیثیت سے میں اسے تشویش کے بغیر نہیں دیکھ سکتا آخر ایشیا کا دخل کہاں ہے ہندوستان کہاں ہے۔ اور چین کہاں ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ جن سیاسی اور اقتصادی حالات کی وجہ سے یہ جنگ ہوئی ہے وہ چند دن کے مہمان ہیں۔ جب تک حالات درست نہ ہوں گے لڑائیاں برابر جاری رہیں گی۔ موجودہ حالت کو قائم رکھنے کی اگر کوشش بھی کیجائے تو وہ قائم نہیں رہ سکتی واقعات کی رفتار ایسی ہی ہے۔ اس لڑائی میں اور چاہے جو بات ہو لیکن یہ تو حقیقت ہے کہ ایشیا اپنی ذلت خاموشی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا۔

پراگریسو مسلم لیگ

کلکتہ ۲ جون۔ ملک کی بہتر بنانے اور جناح مسلم لیگ کے اس دعویٰ کو غلط ثابت کرنے کے لئے کہ وہ ہندوستان تمام مسلمانوں کی نمایندگی کرتی ہے مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایک پراگریسو آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی ہے۔ مسٹر فضل الحق نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو اس پارٹی میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ اس دعوت نامہ کے ساتھ انہوں نے جو خط لکھا ہے اسمیں بتلایا گیا ہے کہ ایک ارگنائزنگ کمیٹی کلکتہ میں بنا دی گئی ہے جسکے صدر آنریبل نواب ڈھاکہ وزیر زراعت بنگال اور سکریٹری مسٹر سید بدر الدجیٰ مقرر کئے گئے ہیں۔

مسٹر فضل الحق نے جو خط لکھا ہے وہ بہت لمبا ہے اسمیں انہوں نے ان الزاموں کو بالکل غلط بتلایا ہے جو ان کے سیاسی دشمن انکے خلاف لگا رہے ہیں اور انکو کچلنا چاہتے ہیں۔ مسٹر فضل الحق نے کہا ہے کہ اب میں خاموش نہیں رہ سکتا! مسٹر حق نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ انہوں نے موجودہ زراعت بنا کر مسلمانوں کے کاز کو نقصان پہنچایا ہے مسٹر حق نے اپنے خط میں سنہ ۱۹۴۱ء کے تمام پولیٹیکل واقعات بیان کئے ہیں اور بتلایا ہے کہ کس طرح میرے سیاسی دشمنوں نے بنگال کی یکجہتی کو برباد

کانپور میونسپل انڈسٹریل اسکول

کانپور میونسپل انڈسٹریل سکول ۶ جولائی سنہ ۴۲ء کو کھلے گا۔ اسکول میں مندرجہ ذیل کام سکھائے جاتے ہیں۔

۱۔ موٹر ٹکنیکل اور الکٹریکل انجینیرنگ۔
۲۔ بڑھئی گیری۔
۳۔ لوہارگیری۔ (خراد پر کام کرنا بھی)
۴۔ پینٹنگ و پالشنگ کا کام طرح طرح کے سائن بورڈ بنانا و فرنیچر رنگنا۔
۵۔ میٹل انیمیلنگ (تامچینی کا کام و چیزوں پر مینا کرنا۔)

پہلے تین درجوں کا کورس تین سال کا ہے۔
اور آخری دو درجوں کا کورس دو سال کا ہے۔
سائنس لئے ہوئے میٹرک پاس لڑکوں کو انجینیرنگ کلاس کے داخلہ میں ترجیح دیجاتی ہے۔
مفصل حالات کے لئے قواعد داخلہ منگوائیے جس کی قیمت دو آنہ ہے۔

آر۔ کے۔ باسو سپرنٹنڈنٹ

میونسپل انڈسٹریل اسکول۔ اینڈ سنٹرل ورکشاپ۔ کانپور

چائے دانی اور پانچ پیالیاں

ایک پیسہ والی چائے کی پڑیا سے آپ نہایت آسانی سے پانچ پیالی عمدہ اور نفیس چائے تیار کر سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کوئی پینے والی چیز اتنے سستے داموں میں نہیں ملسکتی۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس سے آپ کے دام پورے طور سے وصول ہوں۔ چائے اسقدر سستی ہے کہ آپ دن بھر میں کئی بار پی سکتے ہیں اور اسے ہر کس و ناکس حاصل کر سکتا ہے۔ چائے صرف سستی ہی نہیں بلکہ خوش ذائقہ بھی ہے۔ یہ آسانی سے تیار ہو سکتی ہے اور ہر موقع کیلئے موزوں ہے

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے:۔ تازہ پانی اُبال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اسمیں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے۔ اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دنیا کے پینے کی چیز

IK 145V انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا۔

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنیوالی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

کرم یہ کسفرڈ شو
براؤن یا کالا مضبوط
امیکانڈ سول اور ایڑی

جست واٹر پروف آکسفورڈ
مان سون کے موسم کے
لائق

Bata

امریکن سپاہیوں کو ہندوستان سے پریم

بمبئی (بذریعہ ڈاک) امریکن سپاہی ہندوستان اور اسکے مسئلوں میں بہت دلچسپی دکھلا رہے ہیں پرانی کتابوں کا ایک سٹال جہیں ہندوستان کے متعلق کتابیں جمع تھیں بالکل خالی ہوگیا۔ مہاتما گاندھی کی کتاب "تلاش حق" اور جواہر لال نہرو کی "میری کہانی" کی بہت زیادہ مانگ ہے۔ ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ دو امریکن کھادی کی دکان میں گئے اور روپیہ خرچ کر خریدے جنہیں بڑی حفاظت سے باندھکر گھر لے گئے۔

ایک ہزار پانسو حر جیل میں

کراچی۔ ۱۸ جون سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ سندھ کے جیل خانوں میں اسوقت تک ۱۵۰۰ سے زیادہ قیدی ہیں۔ حکام نے حال ہی میں سکھر کے جیل خانہ میں ایک کیمپ کھولا ہے۔ حروں کی تلاش کے سلسلہ میں حیدرآباد کے مختلف گاؤں میں ۶۲ مکانوں کی تلاشی لی۔

کلکتہ اور چاٹگاؤں کے اسکول

کلکتہ۔ ۱۸ جون۔ حکومت بنگال نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ کلکتہ اور اسکے آس پاس کے علاقوں اور چاٹگاؤں میں لڑکے اور لڑکیوں کے سرکاری اسکول موجودہ چھٹیوں کے بعد اسوقت تک نہیں کھلیں گے جب تک کہ دوسرا حکم جاری کیا جائے۔

انسانی حقوق کا تحفظ

واردھا۔ ۱۸ جون۔ آزاد ہندوستان کیا کر سکتا ہے اس کی کوئی تھاہ نہیں ہے میرے ذہن میں آزاد ہندوستان اور متحدہ قوموں کا ایک ایسا معاہدہ ہے جو جاپانی حملہ آوروں کے مقابلہ میں چینیوں کی مدد کر سکے یہ وہ الفاظ ہیں جو مہاتما گاندھی نے ایسوشی ایٹڈ پریس کے اس نمائندے سے فرمائے جس نے ہندوستان میں برطانی اور امریکن فوجوں کی موجودگی کے متعلق مہاتما گاندھی کے آرٹیکل کے بارے میں ان سے سوال کیا۔ مہاتما گاندھی جی نے فرمایا کہ اگر باہمی نیک فہمی اور اعتماد ہو تو اس معاہدہ کے ذریعہ انسانی وقار اور حقوق کا تحفظ بغیر ہتھیاروں کے استعمال کے ہو سکے گا۔ ہتھیاروں کا مقابلہ تو اس صلاحیت کی بنیاد پر ہوتا ہے کہ کون زیادہ قتل کر سکتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ برطانی رائے یہ محسوس کر سکے کہ ہندوستان اتحادی کاز کی نوعیت بدل سکتا ہے اور نیز فتح کو یقینی بنا سکتا ہے۔

کوریہ میں بغاوت

واشنگٹن ۱۴ جون۔ چینی کورین پیپلز لیگ کے سکریٹری کو خبر ملی ہے جو کہ ابھی تصدیق نہیں ہو سکی کہ آتری کوریہ میں جاپانیوں کے خلاف بغاوت میں ایک ہزار سے زیادہ جاپانی ہلاک ہوگئے اور فوجی ٹھکانوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔
یہ بغاوت ۲ فروری کو ہوئی تھی۔ اور چار روز تک

شاندار ——— تیسرا ——— ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲۶ جون ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کی دلکش تصویر

پنر ملن

خاص اداکار
سنیہ پربھا۔ کشور
شاہ نواز۔ انجلی دیوی

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

شرح ٹکٹ۔ ۳/ ۴ر ۹/ ۲ر زنانہ ۱ر

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بلہور ضلع کانپور

رام ناتھ ولد رام دیال قوم کورمی ساکن بیری بلہور مدعی
بنام۔ رام سروپ ولد ترلبینی و لالتا پرشاد ولد للو و برج لال ولد رام لال اقوام برہمن دکشت ساکن بھسو پرگنہ بلہور مدعا علیہ
واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے، لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجیدن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیے اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جواب کی حاضری کے لئے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کیجئے۔ اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ جون ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ و ۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 335

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل گھاٹم پور
مقام گھاٹم پور ضلع کانپور

پنڈت رام نراین ولد پنڈت سورج پرشاد قوم برہمن دوبے ساکن موضع گوپال پور (نزول) وزمیندار حال تحصیل وصول موضع ہربر محال گنگا پرشاد پٹی نمبر ایک مدعی پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

رسودن سنگھ وغیرہ مدعا علیہم

بنام۔ رسودن سنگھ ولد للو سنگھ و مدن سنگھ پسر متبنی نراین سنگھ و گوپال سنگھ ولد رسودن سنگھ و مرسال سنگھ ولد مدن سنگھ اقوام برہمن ساکن موضع ہربر پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳ ماہ جولائی ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجیدن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جواب کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کے جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ تائید اپنے جوابدعوی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ ماہ جون ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

شاندار ——— دوسرا ——— ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

رنجیت پکچرس کا دلکش ڈرامہ

جمعہ ۲۶ جون ۱۹۴۲ء سے

انجام

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

خاص اداکار۔ انل کمار۔ سلطانہ
راجکماری۔ لیتھونت۔

مٹنی شو۔ اتوار کو ۳ بجے دن

اینگلو سوویٹ عہدنامہ کی تصدیق ہوگئی

ماسکو ۱۹ جون۔ روس کی سپریم کونسل نے برطانیہ اور سوویٹ روس کے درمیان نئے فوجی عہدنامہ کی تصدیق کردی ہے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے موسیو مولوٹوف نے کہا کہ ۱۹۴۲ء میں دوسرا مورچہ لگانے کے سوال پر لندن اور واشنگٹن میں خوب اچھی طرح غور کیا گیا اور اس بارے میں مکمل اتفاق رائے سے فیصلہ کیا گیا ہے۔ دوسرا مورچہ لگانے کی اہمیت روس کیلئے کتنی زیادہ ہے، یہ سب کو معلوم ہے کہ اس سے ہٹلر کے راستہ میں ایک ایسی رکاوٹ کھڑی ہوجائے گی جسکو وہ پار نہیں کر سکے گا۔ جرمن اتحادی قوموں کے دباؤ کو محسوس کرنا شروع کر دینگے۔ موسیو مولوٹوف نے یہ بھی بتلایا کہ مرمانسک اور آرچ اینجل کے راستہ روس کو سامان کی سپلائی راستہ ہی میں ڈوب گئی۔ پھر بھی برطانیہ اور امریکہ سے سپلائی میں کمی نہیں پڑی بلکہ اضافہ ہوگیا ہے۔ روس کی بین الاقوامی پوزیشن بہت مضبوط ہوگئی ہے اور آزاد پسند لوگوں سے ہمارے تعلقات گہرے ہوگئے ہیں۔ آزادی پسند قوموں میں برطانیہ اور امریکہ ہیں اور سب سے زیادہ مدد دے رہے ہیں ان کا درجہ اول ہے۔

۵ تک رہی تھی۔ آگ لگنے سے پولیس کا ہیڈ کوارٹر۔ دو ہنگر اور ۲۳ ہوائی جہاز اور ۶۸ مکانات جن میں جاپانی رہتے تھے جل گئے۔

شاندار ——— دوسرا ——— ہفتہ

ایک نہایت دلکش سبق آموز سماجک تصویر

میجسٹک سینما کانپور میں

جمعہ ۲۶ جون ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

منی شو اتوار کو ۳ بجے دن

فلم کارپوریشن کا دلکش سماجک ڈرامہ

چترلیکھا

خاص اداکار۔ مہتاب۔ نندیکر۔ گیانی۔
مینکا۔ راجندر۔ رام دلاری

بہت دلچسپ تصویر ہے تشریف لاکر ضرور لطف اٹھائیے

روزویلٹ اور چرچل کیا سوچ رہے ہیں

واشنگٹن ۲۳ جون ۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ لیڈر ایسی اسکیم تیار کر رہے ہیں جس سے دشمن پر اتحادیوں کی طاقت کا جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ دباؤ پڑ سکے مفصل بیان میں لکھا ہے کہ پریذیڈنٹ اور وزیر اعظم اعلیٰ سمندری فوجی اور ہوائی افسروں کی مدد سے واشنگٹن میں مشورہ کر رہے ہیں ان کے درمیان سنگر وار سے کانفرنس جاری ہیں ۔ ان کے پیش نظر یہ مقصد ہے کہ اتحادی اپنی جنگی طاقت کا دشمن کے خلاف جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈال سکیں ۔ اس وقت جو تدبیریں اختیار کی ہوئی ہیں انھوں نے ان پر نظر ثانی کی ۔ اور ان کو زیادہ کارگر بنانے کی ترکیب سوچی ۔ بحث کا پورا حال بتلانا ممکن نہیں اور نہ اس سے کوئی فائدہ پہونچے گا ۔ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے ۔ جو شاندار اور وسیع کام اتحادیو کے روبرو ہے ۔ اس کا مقابلہ کرنے کے بارے میں مکمل اتفاق رائے موجود ہے ۔

بہت سے مسئلے جن کے بارے میں خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ نہیں ہو سکتا تھا ماہروں نے پریذیڈنٹ اور وزیر اعظم سے مشورہ کر کے طے کر لئے ہیں ۔

یہ مشترکہ بیان دیتے ہوئے مسٹر ارلی نے کہا کہ یہ تو محض ایک عارضی بیان ہے اور آخر میں ایک رپورٹ شائع کی جائے گی ۔

فارورڈ بلاک خلاف قانون

نئی دہلی ۲۲ جون ۔ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رول کی نئی دفعہ ۲۷ کے ماتحت آج شام آل انڈیا فارورڈ بلاک کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے اس اعلان میں لکھا ہے کہ حکومت ہند نے آل انڈیا فارورڈ بلاک نامی انجمن کے بارے میں اطمینان کر لیا ہے کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں اس انجمن کی باگ ڈور ہے ان کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو کہ ان ملکوں کی حکومتوں سے ملے ہوئے ہیں ۔ جن سے ملک معظم کی حکومت لڑ رہی ہے ۔ اور یہ خطرہ ہے کہ یہ انجمن برطانی ہند کے بچاؤ اور امن عامہ اور تحفظ کے مفاد کے خلاف استعمال کی جائے گی ۔ اور لڑائی کو خوش اسلوبی سے چلانے کے راستہ میں رکاوٹ ثابت ہوگی ۔

زہریلے تیر

افواہوں سے ہوشیار رہیئے

یہ زہریلے تیر ہیں

جو اسلئے چھوڑے جاتے ہیں

کہ آپ کے دل کو تھوڑا کردیں

آپ کی قوت فیصلہ کو

کمزور کر دیں

اور آپ بغیر سوچے سمجھے

کچھ بھی کر گزریں

افواہیں

اس کان سنو اس کان اُڑا دو

جاپان کیخلاف ہندوستان کا محاذ جنگ قائم کرو

مصر کی لڑائی شروع ہوگئی

لندن ۲۵ جون قاہرہ سے جو تازہ خبریں آئی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ جو جرمن فوجیں مصر کی سرحد کی طرف برطانی مورچوں پر حملہ کرنے کے لئے بڑھ رہی تھیں اب انہوں نے اپنا رخ ترکی کی طرف سے پلٹ کر دکھن کی طرف کر دیا ہے جرمن فوجوں کے ہراول دستے سلم کے آس پاس برطانی فوجوں کی ٹوہ لگا رہے ہیں ۔ محوری فوجوں کی ٹنکوں اور پیدل فوج کے جو بار دیا سے سلم کی طرف بڑھ رہے تھے وہ سب دکھن طرف مڑ گئے ہیں ، اور شنیخ لیغ کے قریب جاتے دیکھے گئے ہیں جو کہ سلم سے ۲۵ میل دکھن کو ہے ۔ یہاں سے کانٹے دار تاروں کے مورچوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو جو ڈلینہ تک چلا گیا ہے جو اس سے بھی ۳۵ میل دکھن میں ہے ۔ جرمن فوجیں دکھن میں انگریزی فوجوں کے پیچھے پہنچکر حملہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور یہاں وہ وہی چال چلنے کی فکر میں ہیں جو انہوں نے تبروک میں چلی تھی ۔ اس سے پہلے نامہ نگاروں نے خبر دی تھی کہ جنرل رومیل کیپزو اور حلفایہ کو کنز اکر دکھن کی طرف سے بڑا حملہ کرنے کی کوشش کرے گا ۔ اس [illegible]

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کانپور

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کانپور اپنے علاقہ ممالک متحدہ اور دہلی اور اجمیر و مارواڑ کے صوبوں جس میں آس پاس کی ریاستیں بھی شامل ہیں نوکر رکھنے والوں کی ایک تعداد چاہئے تاکہ وہ گورنمنٹ آف انڈیا کی بیون ٹریننگ اسکیم کے تحت میں انگلستان میں ٹریننگ کے لئے امیدواروں کی سفارش کریں ۔ آخری تاریخ جس روز چھٹواں گروہ انگلستان روانہ کیا جائیگا بعد کو اس تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا ۔

ٹریبونل درخواستیں ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء تک لے گا اور جمعرات کے روز ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء کو ساڑھے دس بجے صبح لیبر کمشنر ممالک متحدہ نواب گنج روڈ کانپور کے دفتر میں امیدواروں سے مشورہ اور ملاقات کی جائے گی ۔ اسکیم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے پاس کسی فیکٹری میں انجنیئرنگ ٹریڈ میں کام کرنے کے کافی تجربے ہوں گے صرف وہی لوگ انتخاب کے لئے قابل پسند ہوں گے اور گورنمنٹ آف انڈیا غیر شادی شدہ تعلیم دینے والوں ماتحتوں کو کچھ علیحدہ الاؤنس دینے کے لئے خاص طور پر غور و خوص کریگی ۔ درخواستوں کے فارم اور اسکیم کی ایک کاپی بغیر کسی قیمت کے چیرمین نیشنل سروس لیبر ٹریبونل نواب گنج روڈ کانپور کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔

تبروک کا زوال

لندن ۔ ۲۲ ۔ جون ۔ برطانی اخبارات تبروک کے زوال پر بہت جھلا رہے ہیں ۔ تمام اخباروں نے بلا استثنےٰ مطالبہ کیا ہے کہ ان غلط تخمینوں اور سخت غلطیوں کے بارے میں تحقیقات کیجائے جو کہ تبروک میں کی گئی ہیں ۔ کئی اخباروں نے مڈل ایسٹ کمانڈ میں الٹ پلٹ کرنے کا مطالبہ کیا ہے ۔

جنرل رومیل فیلڈ مارشل ہوگئے

برلن ۲۲ جون ۔ ہٹلر نے لبنیا کے فاتح کمانڈر جنرل رومیل کو ترقی دے کر فیلڈ مارشل بنا دیا ہے ۔

اخبار آریہ مترا لکھنؤ کے خلاف جلسہ

کانپور ۲۰ جون سنہ ۴۲ بعد نماز عشا محلہ گوالٹولی میں مجلس اتحاد ملت کانپور کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلعم زیر صدارت ۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب صدر اتحاد ملت کانپور کے منعقد ہوا ۔ جس میں مقررین نے آقا و مولا حضور محمد رسول اللہ صلعم کی رحمت و شفقت پر بصیرت افروز تقریریں کیں ۔ بعد میں مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیق کرنل نیلی پوشان یو ۔ پی نے ذیل کی تجویز پیش کی مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام اخبار اریہ مترا لکھنؤ کی اس گستاخی کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے ۔ جو کہ اُس نے آقا و مولا حضور رحمت اللعٰلمین علیہم کی شان اقدس میں کی ہے ۔ اور حکومت یو ۔ پی سے پر زور مطالبہ کرتا ہے ۔ کہ اس اخبار کی اس گستاخی پر اس کے گستاخ اڈیٹر کو ایسی سزا دے جیسی حکومت پنجاب نے اخبار پرکاش نے اور اس کے ادارے کو اس گستاخی پر دی ہے ۔ نیز یو ۔ پی کے تمام اسلامی اداروں سے پر زور اپیل کرتا ہے کہ اپنے یہاں جلسہ عام اسوقت کریں جب تک اس گستاخ اڈیٹر کو اس کی گستاخی پر عبرتناک سزا نہ مل جائے ۔ اس کی تائید محمد ابراہیم صاحب صدر کونسل نیلی پوشاں نے کی ۔

محمد ظہور صدیق سالار تبلیغ
نیلی پوشاں

[illegible] قسم کا حملہ ناممکن نہیں ہے مگر مشکل ضرور ہے سرکاری حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ مصر کی لڑائی غالباً شروع ہو چکی ہے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دشمن نے کسقدر بڑا حملہ کیا ہے ۔ خیال ہے کہ جرمن وقت ضائع نہیں کریں گے اور کسی وقت بھی برطانی فوجوں پر حملہ کر دیں گے برطانی فوجوں نے سرحد پر واپس آکر پھر صف بندی کر لی ہے ۔ انگریزی ہوائی جہاز بڑی سرگرمی دکھلا رہے ہیں انہوں نے جرمنوں کی سپلائی لیں پر بمباری کی ۔

ڈیڑھ کروڑ آدمی ۵۷ ہزار توپیں اور ۲۹ ہزار ٹنک اور ہوائی جہاز

لندن ۲۳ جون ۔ ماسکو ریڈیو نے روس کے محکمہ اطلاعات کے حوالہ سے اعلان کیا ہے کہ ایک سال کی لڑائی میں جرمنوں کو تقریباً ایک کروڑ آدمیوں سے ہاتھ دھونا پڑا جن میں مرنے والے زخمی اور گم شدہ سب شامل ہیں ان کے مقابلہ میں روس کے ۴۵ لاکھ آدمی کام آئے ۔ اسی عرصہ میں جرمنی کی ۳۵ ہزار توپیں برباد ہوئیں اور روس کی ۲۳ ہزار توپیں کام آئیں ۔ جرمنی کے ۲۴ ہزار ٹنک اور روس کے ۱۵ ہزار ٹنک برباد ہوئے ۔ جرمنی کے ۲۰ ہزار ہوائی جہاز اور روس کے ۹ ہزار برباد ہوئے جرمنی کے آدمیوں کو جو نقصان پہونچا ہے ۔ اس میں مرنے والوں کی تعداد ۳۵ لاکھ ہے ۔ روس کے ستر فیصدی زخمی پھر واپس آگئے ہیں ۔ اور جرمنی کے زخمیوں کا صرف ۴۰ فیصدی حصہ واپس آیا ہے ۔

سبسٹاپول خالی ہو رہا ہے ۔

لندن ۲۳ جون ۔ ماسکو ریڈیو نے روسی اخبار پرودا کے حوالے سے کہا ہے کہ سبسٹاپول کی آبادی خاص طور پر عورتوں اور بچوں سے خالی کرایا جا رہا ہے ۔

اسپرو
استعمال سے قبل
استعمال کے بعد
درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے
MADE IN ENGLAND
ASPRO
REG. TRADE MARK
'اسپرو' دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ۔
قیمت ۔ ۳ ٹکیاں ۱ آنہ
۳۶ ٹکیاں ۱۰ آنے
ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بیکھٹکے استعمال کر سکتا ہے
ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے ۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں ۔
بڑوں کے لئے
۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں ۔
۲ ۔ ۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں ۔
۲ ۔ ۴ ٹکیاں گٹھیا ۔ پاؤں کے درد یا نیورٹین سے نجات دلاتی ہیں
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں ۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے ۔
بچوں کے لئے خوراک ۔
۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے (۱) ٹکیا ۔
۳ ۔ ۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا ۔
ڈسٹری بیوٹرز ۔ جے ۔ ایل ۔ مارلیسن ۔ سن ۔ اینڈ ۔ جونس ۔ (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ ۔ مشن رو ایکسٹنشن فون نمبر ۶۹۷ کلکتہ
B.112-URD.

شاندار — دوسرا — ہفتہ
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۴۲ء سے
نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ کا لاجواب شاہکار
SAUGAND
سوگند
ڈائرکٹر ہیم چندر
موسیقی آرسی ۔ بورال
اسٹوری ڈائلاگ بی ۔ چٹرجی ۔
خاص اداکاران ۔ بہارتی ۔ ساخیال ۔ بھارتی ۔ اشت برن چندر اوتی ۔ نیمو
لاکر ۔ لطف ۔ اٹھایئے

تم اُن سے ضرور تجربہ کی ہو گی۔ آئندہ چائے کی دعوت میں تم ایک پونڈ لپٹن ھمالائن بلینڈ خریدنا اسکی عجیب و غریب مہک ہے کبھی کو کبھی بھی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

آو بہن میں نے ایک کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ چائے کی دعوت کیوں دیتی ہے جبکہ وہ اچھی چائے بنا نہیں سکتی

ھم لوگ ضرور ھمالائن بلینڈ چائے خریدیں۔

یہ لپٹن کی ھمالائن بلینڈ ہے۔ انتہائی کم دام میں یہ بہترین چائے ہے۔ جو مل سکتی ہے۔

یہ چائے بڑی نفیس ہے۔ تم کونسا بلینڈ استعمال کرتی ہو۔

Lipton's

Flowery Orange Pekoe

لپٹن

ھمالائن بلینڈ ٹی خاص مارملینگ

LTR. 43

سبھاش بابو

اسٹاک ہام ۲۰ ؍ جون - ہر ہٹلر نے سبھاش بابو کو ہندوستان کے فیوہرر کا خطاب دیا ہے۔ اور کل برلن میں غیر ملکی نامہ نگاروں سے ان کا تعارف کرایا گیا۔ لوس سیاہ وردی پہنے ہوئے تھے۔ اب ان کا درجہ غیر ملکی سفیر کا ہے۔ اور وہ جرمن زبان میں ہز ایکسیلنسی کہلائیں گے

حروں کے چند علاقے

کراچی ۔ ۱۳ ؍ جون ۔ مارشل لاء کے چیف اڈیٹر نے اعلان کیا ہے کہ خاص خاص ریگستانی علاقوں کے باشندوں کو اپنی جائداد اور بال بچوں سمیت ان علاقوں کو خالی کرنا ہوگا اور ۲۶ ؍ جون سے پہلے نزدیک ترین کے سول یا فوجی افسر کے سامنے پیش ہوں اس ابتاہ کے بعد جو شخص ان رقبہ جات میں رہے گا وہ اپنے سر خطرہ لیتے ہوئے رہیگا۔ اور اگر وہ رات کے ۸ بجے کے بعد گھر سے باہر نکلیں گے تو انھیں گولی ماردی جائے گی۔ یا مارشل لا کے مطابق ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی جائے گی یہ قدم حروں کی سرگرمیوں کے سلسلہ میں اٹھایا گیا ہے

برما کے نوٹ ہندوستان میں

نئی دہلی ۔ ۱۷ ؍ جون ۔ چونکہ اس میں برما کے نوٹوں کا ناجائز طور پر استعمال کا خطرہ ہے اسلئے گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ ریزرو بنک کو اس کا لین دین کرنیکی ممالغت کردی ہے نئے قانون کے مطابق نکاسی لوگ اصلی نوٹ ہی چلا سکتے ہیں - دراصل نکاسیوں کو یہ دوبارہ یقین دلانا ہے کہ برما نوٹوں کو چلانے کا موجودہ انتظام آیندہ نوٹس تک جاری رہیگا -

۲۹ ؍ مئی سنہ ۴۲ء تک ۲۹ کروڑ روپئے کے برمی نوٹ چل رہے تھے۔ اس آرڈیننس سے ہندوستان کے مالی سسٹم پر کوئی اثر نہیں پڑیگا)۔

امریکن سپاہیوں کو ہندوستان سے پریم

بمبئی (بذریعہ ڈاک) امریکن سپاہی ہندوستان اور روس کے مسئلوں میں بہت دلچسپی دکھلا رہے ہیں۔ پرانی کتابوں کا ایک سٹال جس میں ہندوستان کے متعلق کتابیں جمع تھیں بالکل خالی ہوگیا۔ مہاتما گاندھی کی کتاب تلاش حق" اور جواہر لال نہرو کی میری کہانی کی بہت زیادہ مانگ ہے ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ دو امریکن کھادی کی دکان میں گئے اور دو چرخہ خریدے جنھیں ۔ بڑی

لندن ۱۶ ؍ جون ۔ وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مئی کے آخر تک برما سے چار لاکھ آدمی ہندوستان پہونچ چکے ہیں جن میں سے زیادہ تر ہندوستانی ہیں -

چلتی ریل پر ڈکیتی

نئی دہلی ۲۲ ؍ جون ۔ ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلو ریلوے نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ ۲۰ ؍ جون کی شب کو دس بجے کے قریب کالکا شملہ سیکشن پر ٹکسال اور شملہ کالکا کے درمیان ۴ ڈاون ریل موٹر کو ٹھہرا کر اسپر دو ڈکیتوں نے گولیاں چلائیں جن سے تین مسافر اور انجن ڈرائیور ہلاک ہوئے اور چار آدمیوں کے ضربات آئیں ، ڈاک بالکل محفوظ بتائی جاتی ہے اور گاڑیاں حسب معمول چل رہی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں نے ریل کی لائن پر بڑے بڑے پتھر رکھدیے تھے اور خود ریلوے لائن کی ایک طرف پہاڑ پر کھڑے ہوگئے تھے۔ ڈرائیور جس نے پتھروں کو دیکھ لیا تھا ہٹانے کے لئے نیچے اُترا اُسے گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اسکے بعد ڈاکوؤں نے ریل کے دیگر مسافروں پر گولیاں چلانا شروع کیں جو کھڑکیوں سے گزر کر مسافروں کو زخمی کرتی ہوئی چلی گئیں۔ اسکے بعد یہ بدمعاش پہاڑی سے نیچے اُترے اور مسافروں سے اپنا سب کچھ انکے حوالے کردینے کے لئے کہا چنانچہ مسافروں کو ایسا ہی کرنا پڑا۔

ساحل فرانس کے علاقے

لندن ۱۹ ؍ جون ۔ جرمنوں نے فرانسیسی ساحل پر دستوں کی مدد کرتے تھے جو ساحل فرانس پر چھاپہ مارتے ہیں ممکن ہے کہ جرمنی کو اتحادیوں کے حملہ کا ڈر ہو۔

ڈونش لڑائی میں ہلاک ہوگیا ہے۔ یہ ہوائی وزارت کا چیف اڈ جنرل اسٹاف کا ممبر تھا۔ اسنے ہوائی دستہ کے کمانڈری میں نام حاصل کیا تھا۔

خریدیئے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفیکیٹس

اپنے لئے مہیا کیجیئے

مُلک کی امداد کیجیئے

روپیہ لگانے کا محفوظ طریقہ

ہتھیاروں سے

منافع کے ساتھ باضمانت ادائگی

ہوائی جہازوں سے

محفوظ مستقبل

کارخانوں میں زیادہ تعداد میں بھرتی ہوکر

آپ کے ڈاک خانہ سے مل سکتا ہے۔ ہر دس روپیہ تین روپیہ نو آنہ منافع پیدا کرتا ہے

ہندوستان کا محاذِ جنگ تیار کرو

شاندار — سترواں — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۲۶ ؍ جون سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار

اشوک کمار ۔ لیلا چٹنس ممتاز ۔ کرونا ۔ شہزادی ۔ راجکماری ۔ ڈیسائی ۔

موسیقی ۔ جذبات ۔ رومان ۔ رقص ۔ مزاح ۔ سب کچھ آپ اس میں پائینگے

آرہا ہے — پیاس

خاص اداکار ۔ سنہ پربھا ۔ بردھان ۔ ایشور لال ۔ نذیر ۔ گلاب ۔ بلموریہ

شاندار — نواں — ہفتہ

خزانچی سے بہتر

آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۲۶ ؍ جون سنہ ۱۹۴۲ء سے

پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار

خاندان

خاص اداکار

نورجہاں ۔ غلام محمد ۔ منورما ۔ اجمل ۔ بی بی اختر نفیس ۔ ابراہیم ۔ درگا کھوٹے

بہترین دلکش ڈرامہ

تشریف لاکر لطف اُٹھائیے

REGD. NO. A 1424

جہاں مہر و ترقی عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ
ششماہی

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۹ جمادی الآخر سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۷

ادبیات

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ

مطلع نظر

شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
جناب نواب اثر کانپوری	میری بغل میں جبین سے دل اسے اثر ہے آج	شاید کہ التفات کی ان کے نظر ہے آج
جناب ازل کانپوری	خاموش سر جھکائے ہوئے چارہ گر ہے آج	انجام درد عشق کا پیش نظر ہے آج
جناب انصاف کانپوری	جس سمت آنکھ اٹھائیے وہ جلوہ گر ہے آج	یعنی حد کمال پہ ذوق نظر ہے آج
جناب برقی بلندشہری	محشر ادا کسی کا حجاب نظر ہے آج	دنیائے زندگی میری زیر و زبر ہے آج
جناب تحسین کانپوری	دل کی طرح سے زخم کا شائق جگر ہے آج	دو نوں گھروں میں دعوت تیر نظر ہے آج
جناب ثاقب کانپوری	ہر ذرۂ حیات سے وہ جلوہ گر ہے آج	بیتاب و مضطرب مرا شوق نظر ہے آج
جناب سحا شاہجہانپوری	سر گشتۂ مجاز حقیقت نگر ہے آج	کوتاہ ہیں جو کل تھا وسیع النظر ہے آج
جناب سلیم ناطقی	شوخی ہے آنکھ میں کہ حیا کا اثر ہے آج	دل کے بہت قریب تمہاری نظر ہے آج
جناب شمیم کانپوری	مشتاق دید جمع ہیں وہ جلوہ گر ہے آج	کل تک جسے حجاب تھا پیش نظر ہے آج
جناب شیدا کانپوری	اپنا ہی نقش سجدہ ہے اور پردہ در ہے آج	یعنی وہیں پہ مجمع اہل نظر ہے آج
جناب صبا لکھنوی	کوئی بلا ضرور اسیروں کے سر ہے آج	غصہ میں اُف کھنچی ہوئی قاتل نظر ہے آج
جناب نواب عارف دہلوی	ہونے دو سرنگوں وہ حیا سے اگر ہے آج	دنیا سے کل لڑے گی جو نیچی نظر ہے آج
جناب عزیز کانپوری	پردہ بہ پردہ وہ جو بت فتنہ گر ہے آج	یہ دیکھنا ہے کس کی کہاں تک نظر ہے آج
جناب فرخ کانپوری	جلوہ ہے عام حسن نہاں پردہ در ہے آج	یہ حشر ہے کہ دعوت اہل نظر ہے آج
جناب نواب قیصر کانپوری	شمشیر بے نیام جو زیب کمر ہے آج	ایک ایک جاں نثار پہ انکی نظر ہے آج

اثر

شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
جناب نواب اثر کانپوری	تم اور بے بلائے چلے آؤ میرے گھر	یہ سب اثر کی آہ کا دیکھو اثر ہے آج
جناب ازل کانپوری	تیور بتا رہے ہیں یہ بیمار عشق کے	کوئی دوا ہو یا کہ دعا بے اثر ہے آج
جناب انصاف کانپوری	چنگاریاں بھی اڑنے لگیں دل کی خاک سے	اے آہ گرم واقعی تو زود اثر ہے آج
جناب تحسین کانپوری	رگ رگ میں ہے سرایت زہراب تیر یار	دل پر جگر پہ نبض پہ سب پر اثر ہے آج
جناب ثاقب کانپوری	کیونکر نہ روئیے دل امیدوار پر	ہر سعی راہ عشق میں جب بے اثر ہے آج
جناب سحا شاہجہانپوری	اپنے دل و جگر کا ذرا جائزہ تو لیں	دیکھیں تو اُس نگہ کا کہاں تک اثر ہے آج
جناب سلیم ناطقی	ہر بار لے رہا ہے خدا جانے کس کا نام	ناصح کی بات بات کا دل پر اثر ہے آج
جناب شمیم کانپوری	دریافت کر رہا ہے کوئی وجہ آہ سرد	اک اک نفس مرے لئے فرحت اثر ہے آج
جناب شیدا کانپوری	جلتے ہیں پر فرشتوں کے بھی جس مقام پر	ایسے مقام پر دل فرحت اثر ہے آج
جناب صبا لکھنوی	اے جذبۂ وفا ہوئی کچھ تو کمی ضرور	نالہ رسا نہ آہ میں کوئی اثر ہے آج
جناب نواب عارف دہلوی	اُن کو بلا چکا وہ نہ آئیں تو کیا کروں	تاثیر آہ میں نہ فغاں میں اثر ہے آج
جناب عزیز کانپوری	مل کر لہو میں حسرت غم آنکھ سے ٹپک	دیکھوں کہ زہر عشق میں کتنا اثر ہے آج
جناب فرخ کانپوری	کیف آفریں گھٹائیں ہیں شاعر بکف ہیں گل	یہ منظر بہار تو صہبا اثر ہے آج
جناب نواب قیصر کانپوری	آیا ہے کھنچ کے منہ کو کلیجہ فغاں کے ساتھ	کیا جانتا تھا آہ میں اتنا اثر ہے آج

خبر

شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
جناب نواب اثر کانپوری	بہلا رہا ہوں دل کو یہ کہہ کہہ کے بار بار	سنتے ہیں گرم آنے کی اُنکے خبر ہے آج
جناب ازل کانپوری	کچھ ہوش ہو تو پوچھنے والے جواب دوں	دل کی مجھے خبر ہے نہ اپنی خبر ہے آج
جناب انصاف کانپوری	تقدیر جاگ اٹھی تیری اے آرزوئے دید	اس نے طلب کیا ہے تجھے یہ خبر ہے آج
جناب تحسین کانپوری	اب تک رہا ہے خوگر الفت مزاج یار	کل کیا ہو رنگ طبع یہ کس کو خبر ہے آج
جناب ثاقب کانپوری	ثاقب کو جانتا تھا کہ ہے واقف حیات	وہ بھی مآل عشق سے کیا بے خبر ہے آج
جناب سحا شاہجہانپوری	یہ کہکے اُس نے رُخ سے حجابات اٹھا دیئے	دیوانہ جمال مرا بے خبر ہے آج
جناب سلیم ناطقی	گھبرا کے اٹھ رہی ہے نظر ہل رہے ہیں ہونٹ	اتنی تو اپنے حال کی مجھکو خبر ہے آج
جناب شمیم کانپوری	کیا انتہائے عشق یہ کرتا ہے تبصرہ	کچھ اپنی ابتدا کی بھی تجھکو خبر ہے آج
جناب شیدا کانپوری	کیا پوچھتے ہو تم اثر حادثات عشق	ہر اک بقدر جوش جنوں بے خبر ہے آج
جناب صبا لکھنوی	اک جنبش نگاہ کا اللہ رے اثر	موسیٰ رہے نہ طور کی کوئی خبر ہے آج

دنیائے اسلام

جرمن چھاتہ باز سپاہی ترکی نے پکڑ لئے

انقرہ۔ ۳۰ جون۔ یہاں خبر پہنچی ہے کہ دو جرمن چھاتہ باز سپاہی جن کے پاس دو طرفہ ریڈیو سیٹ بھی تھا تین ہفتہ ہوئے کاکیشیا کی سرحد پر ترکوں نے گرفتار کر لئے ہیں۔ چونکہ ان دونوں جرمنوں کو ایک جرمن ہوائی جہاز سے گرایا گیا تھا اور وہ بہت اچھی روسی زبان جانتے ہیں اور کاکیشیا کے کسانوں کا لباس پہنے ہوئے تھے اس لئے اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ہوا باز راستہ بھول گیا۔ یہ خیال ہے کہ وہ ان کو روسی صفوں کے پیچھے جاسوسی کے لئے ڈالنا چاہتا تھا۔

بمباری ۔ قاہرہ۔ مصری وزارت داخلہ نے بتلایا ہو کہ کل رات دشمن کے ہوائی جہازوں نے اسکندریہ کے علاقہ پر بمباری کی ۲۶ ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ۱۲ مر گئے۔

شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
جناب عارف دہلوی	باور نہ ہو تو آ کے مرا حال دیکھ لو	محتاج التفات کی میری خبر ہے آج
جناب عزیز کانپوری	سمجھا بجھا کے دل کو کیا تو ہے مطمئن	لیکن ترے ارادے کی کسکو خبر ہے آج
جناب فرخ کانپوری	اپنے سے بے خبر میں رہا جس کے واسطے	افسوس ہے کہ مجھسے وہی بیخبر ہے آج
جناب نواب قیصر کانپوری	ہم تو سمجھ رہے تھے مآل خرام ناز	دیکھا کہیں کسی کو کسی کی خبر ہے آج
جناب برقی بلندشہری	نجد دکھا ہے غلبۂ الام و یاس نے	مجھکو جہاں کا ہوش نہ اپنی خبر ہے آج

جگر

شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
جناب نواب اثر کانپوری	شاید کیا ہے میرے مسیحا نے مجھکو یاد	اب دل میں ٹیس ہی ہے نہ درد جگر ہے آج
جناب ازل کانپوری	اللہ جانے ہو گیا بیمار کیوں خموش	دل میں کہیں ہے ٹیس نہ درد جگر ہے آج
جناب انصاف کانپوری	اجڑے ہوئے چمن میں بھی خیر اب آ گئی بہار	لبریز خون جراحت قلب و جگر ہے آج
جناب برقی بلندشہری	فرصت نہ ناوک غم پیہم نے دی مجھے	ہر لحظہ خوں فشاں مرا زخم جگر ہے آج
جناب تحسین کانپوری	تحسین عزیز اتنی ہوئی ہے متاع درد	دل بھی حریف لذت زخم جگر ہے آج
جناب ثاقب کانپوری	آخر بتا کہ ہے ترا حسن نظر کہاں	محتاج بخیہ اور بھی چاک جگر ہے آج
جناب سحا شاہجہانپوری	پہلو بدل رہا ہے دل نالہ تو اں سحا	شاید حد کمال پہ سوز جگر ہے آج
جناب سلیم ناطقی	دامن کش خیال ہے نظارۂ بہار	ہر برگ گل پہ سرخی خون جگر ہے آج
جناب شمیم کانپوری	اللہ رہے اس لائے بہار جنون عشق	کیا خوشنما جراحت قلب و جگر ہے آج
جناب شیدا کانپوری	منظور آزمائش تیر نظر ہے آج	یا امتحان جذبۂ قلب و جگر ہے آج
جناب صبا لکھنوی	افشانہ کوئی راز ہو اے ضبط المدد	کیونکر کہوں جو صورت درد جگر ہے آج
جناب نواب عارف دہلوی	پیکاں یار کے لئے اک بوند بھی نہیں	اشکوں سے کیا ملا ہوا خون جگر ہے آج
جناب عزیز کانپوری	تعلیم ضبط دے کہ تبسم بہ لب رہے	کیوں دل پہ خندہ ریز خراش جگر ہے آج
جناب فرخ کانپوری	رنگ جنون عشق ہے اپنی بہار پر	آنکھوں میں اشک اشکوں میں خون جگر ہے آج
جناب نواب قیصر کانپوری	کہتے ہیں مجھ سے تم کو تو دعویٰ تھا صبر کا	پھر کیوں زباں پہ شکوۂ درد جگر ہے آج

سحر

شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
جناب نواب اثر کانپوری	دیوانہ زلف و رخ نے ترے ایسا کر دیا	شب کی نہ کچھ خبر ہے نہ فکر سحر ہے آج
جناب ازل کانپوری	جل جل کے میرے دل نے نہ کاٹی ہو ساری رات	گریاں یہ کس کے حال پہ شمع سحر ہے آج
جناب انصاف کانپوری	چھیڑا ہے اس نے کس چمن آرا کا تذکرہ	پھولوں سے ہمکلام نسیم سحر ہے آج
جناب برقی بلندشہری	جلوہ کناں وہ خانۂ ویراں میں اب کہاں	تاریک شب سے بڑھ کے طلوع سحر ہے آج
جناب تحسین کانپوری	ہو گی نہ ختم حشر سے پہلے شب فراق	بے کار انتظار طلوع سحر ہے آج
جناب سحا شاہجہانپوری	کون آ رہا ہے دیکھنے مجھ تیرہ بخت کو	شامل سواد شام میں نور سحر ہے آج
جناب سلیم ناطقی	تاروں کی ہلکی چھاؤں یہ لغزش ہیں ہر قدم	پابند رسم و راہ نمود سحر ہے آج
جناب شمیم کانپوری	انفاس سرد ہو گئے بجھنے لگا ہے دل	تیرا مریض عشق چراغ سحر ہے آج
جناب شیدا کانپوری	الٹا اجل نے کیا ورق انبساط کو	بزم طرب ہے آج نہ شمع سحر ہے آج
جناب صبا لکھنوی	بیمار غم ابھی سے بدلتا ہے کروٹیں	وہ شام کیسی ہو گی یہ جس کی سحر ہے آج
جناب نواب عارف دہلوی	ایسا نہ ہو کہ ہجر کا دن کاٹنا پڑے	میری نظر میں صبح قیامت سحر ہے آج
جناب عزیز کانپوری	ہلچل ہے کائنات میں پھونکا گیا ہے صور	میری شب فراق کی شاید سحر ہے آج
جناب فرخ کانپوری	لو شمع کی ہے نقش زمیں یہ ہے شعلہ بار	شرمندہ دل کے سوز سے شمع سحر ہے آج
جناب نواب قیصر کانپوری	آتا نہیں یقین کہ شب غم گذر گئی	محشر میں سن رہا ہوں طلوع سحر ہے آج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

چاک پر تو عشق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۷

حکومت برطانیہ کیخلاف ملامت کی تحریک

پارلیمنٹ میں سولہ گھنٹے تک بحث و مباحثہ

(لندن - ۲ جولائی) چرچل گورنمنٹ کے خلاف پارلیمنٹ میں ملامت کی جو تحریک پیش کی گئی تھی اس پر پہلے دفعہ ۱۶ گھنٹے بحث جاری رہی۔ لڑائی کے دوران میں اب تک اتنی دیر تک کسی مسئلہ پر بحث نہیں ہوئی۔ اس تحریک پر ایک روز اور بحث ہوگی جس کا جواب مسٹر چرچل دیں گے۔ یہ تحریک سرجان وارڈلا ملن نے اس بنا پر پیش کی تھی کہ لیبیا میں لڑائی کو ٹھیک طور پر نہیں چلایا گیا۔ حکومت کے خلاف تقریر کرکے نیو الون نے مسٹر چرچل پر یہ الزام لگایا کہ وہ فوجی مشیروں کی رائے پر دھیان نہیں دیتے اور من مانی کارروائی کرتے ہیں۔ لندنی اخباروں نے بحث پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ خامیوں کی تحقیقات تو ضرور ہونا چاہئے مگر چرچل گورنمنٹ کو قائم رہنا چاہئے۔

پارلیمنٹ میں حکومت کے خلاف ملامت کی تحریک پیش کرتے ہوئے سرجان وارڈلا ملن نے کہا کہ اس لڑائی میں جو پہلی غلطی کی وہ یہ تھی کہ وزیر اعظم اور وزیر ڈیفنس کے عہدہ کو ایک کردیا۔ آپ نے کہا کہ جس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ مضبوط اور پورا وقت دینے والے لیڈروں کو لڑنے والی فوجوں کی تینوں شاخوں کا لیڈر بنایا جائے۔ پچھلے چند ماہ کے اندر جو سخت مصیبت نازل ہوئی ہے وہ اسی بنیادی غلطی کا نتیجہ ہے کہ لڑائی چلانے کا مرکزی انتظام ٹھیک نہیں ہے۔ ہمارے ہاتھ سے سنگاپور اسی وجہ سے نکل گیا کہ ہم نے غلط طور پر یہ فرض کرلیا کہ پورلی ایشیا میں امریکی بیڑہ ہمارے اڈوں کا بچاؤ کریگا۔ ہم نے بہادری کے ساتھ لڑنے کے بعد برما کو کھو دیا لیکن حکومت نے اس شکست کو عجیب و غریب پروپیگنڈے میں بدل ڈالا۔ وہ شکست ایک مکمل تباہی اور آفت تھی۔ میں پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ اسبابات کی تحقیقات کیجائے کہ وہ کیا اسباب ہیں جنکی وجہ سے ہم ہمیشہ دشمن سے پیچھے رہتے ہیں۔ ہماری اسکیم، ہماری فوجی چال یا ہماری پیداوار میں کیا خامیاں ہیں جن کی وجہ سے ہماری پوزیشن ایسی خراب رہتی ہے۔ ڈنکرک سے بھی پہلے سے ہم جرمن مارک ۳ ٹینک کو جانتے تھے جو اسوقت مصر کی لڑائی میں چھایا ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت کے پاس کیا بہانہ ہے کہ وہ لوگوں کو ہتھیار تیار کرنے کیلئے بھوکا مرنے کے لئے مجبور کرے اور ایسے ہتھیار تیار کرے جو بالکل پرانے قسم کے ہیں۔

آپ نے دریافت کیا کہ وہ کیا رکاوٹیں تھیں جنکی وجہ سے ہمارے ہوائی جہاز توپیں اور گولہ بارود صحیح جگہ اور صحیح وقت پر نہ پہنچ سکا۔ میں روس کو پوری مدد کرنیکا زبردست حامی ہوں۔ خدا ہی جانتا ہے کہ روس کے بغیر ہماری کیا پوزیشن ہو۔ آپ نے کہا کہ ملک یہ جاننا چاہتا ہے کہ آیا تبروک میں ہتھیار ڈالنے کا فیصلہ میدان جنگ میں کیا گیا یا قاہرہ، لندن، یا واشنگٹن میں کیا گیا۔

سمندری بیڑہ کے ایڈمرل سر راجر کیز نے سرجان وارڈلا کی تائید کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ مسٹر چرچل لڑائی کے پہلے دو سال میں اتری افریقہ پر چھاپہ مار فوجوں کے حملوں کے حق میں تھے اور انکا خیال تھا کہ اس سے صورت حالات بالکل بدل جائے گی گو چیف آف اسٹاف کی کمیٹی اس اصول کے حق میں تھی لیکن جنگی مشین نے اسقدر رکاوٹ ڈالی کہ ہمارے شروع کرنے سے پہلے جرمنی نے حملہ شروع کردیا۔ آپ نے کہا کہ یہ کہنا کہ مسٹر چرچل فوجی مشیروں کی رائے کو ٹھکرا دیتے ہیں، انہوں نے لڑائی چلانے کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی ہے، ٹھیک نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ پرکار آدمی ہیں، وہ نکتہ چینی پسند نہیں کرتے اور وہ ان لوگوں کو پسند کرتے ہیں جو ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں لیکن میں ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے چیف آف اسٹاف کی کمیٹی کے مشورہ کو کبھی نہیں ٹھکراتے۔ آپ نے کہا کہ مسٹر چرچل کے اپنے سمندری مشیروں کا مشورہ نہ ماننے کا نتیجہ ہر ملک اور سمندری بیڑہ کو زبردست اطمینان حاصل ہوگا اگر وہ سمندری محکمہ میں تبدیلی کردیں جس کی بہت عرصہ سے ضرورت ہے میں ایکبار پھر یہ دہرا دینا چاہتا ہوں۔

آپ نے کہا کہ سمندری محکمہ نے بحر روم کے بیڑے کیلئے معقول ہوائی فوج کا انتظام نہیں کیا۔ آپ نے کہا مجھے افسوس کے ساتھ اس تحریک کی تائید پڑتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ مسٹر چرچل ملک کی رہنمائی کریں لیکن انکو ایک حقیقی قومی حکومت کی رہنمائی کرنی چاہئے نہ کہ ایک ایسی حکومت کی جو کہ ان کو خوش کرنیوالے سیاسی مفاد پر مشتمل ہو۔

حکومت کی طرف سے وزیر تیاری سامان جنگ مسٹر اولیور لٹلٹن نے پہلی تقریر کی اور کہا کہ سرجان وارڈلا اور سر راجر کیز نے جو تقریریں کی ہیں وہ ایک دوسرے کی تردید ہیں۔ سرجان وارڈلا نے شکایت کی ہے کہ مسٹر چرچل لڑائی کے چلانے میں ضرورت سے زیادہ مداخلت کرتے ہیں اور سر راجر کہتے ہیں کہ مسٹر چرچل کو اور زیادہ اختیارات ملنا چاہئیں۔ آپ نے بتلایا کہ مشرق وسطیٰ میں ہمارے پاس تین رجمنٹوں کے لئے ۴-۵ انچ دہانہ والی کافی توپیں ہیں لیکن وہ ٹینک توڑنے کا کام نہیں دے سکیں۔

مسٹر لٹل نے یہ مان لیا کہ ہمیں بنازی سے اصطلاحی غلطیوں کی وجہ سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس جگہ ہمارے مقابلہ میں جرمن ٹینکوں کی تعداد زیادہ تھی۔ آپ نے کہا کہ ہماری فوجی چال کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ نہر سویز کا بچاؤ کیا جائے۔ ایران اور عراق کے تیل کے چشموں کو بچایا جائے اور مشرق وسطیٰ کے اپنے ساتھی ملکوں کو بچایا جائے۔ اسوقت ہمارے یہ فوجی مقامات خطرہ میں ہیں لیکن وہ ابھی تک ہمارے ہاتھ سے نہیں نکلے ہیں اور ہمیں جو سب سے بڑا نقصان پہنچا ہے وہ ڈر یہ ہے کہ دشمن کے ہاتھ وہ ہوائی اڈے آگئے ہیں کہ جہاں سے ہمارے اڈوں پر وہ آسانی سے بمباری کرسکتا ہے۔

مسٹر گرین ووڈ نے کہا کہ جنگ میں ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن پر یقین نہیں آتا۔ سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا۔ ہر گھر میں یہی سوال کیا جا رہا ہے۔ ہر کارخانہ، ہر دفتر میں، ہر کیمپ میں اور ہر زبان پر یہی سوال ہے۔ مسٹر لٹلٹن نے جو جواب دیا ہے وہ مکمل نہیں ہے جب تک حکومت اور زیادہ صاف اور معقول جواب نہیں دے گی۔

ارل ونٹرٹن نے کہا کہ میں یہ مانتا ہوں کہ سنہ ۲۵ء کی حکومت جسکا میں بھی ممبر تھا اس لئے قابل مذمت ہے کہ اس نے معقول ہتھیاروں کا انتظام نہیں کیا لیکن ہماری شکستوں کا اگر مکمل سبب نہیں تو بہت بڑی حد تک سبب حکومت اور مسٹر چرچل ہیں۔ اگر ہمیں مصر میں زبردست ہار ہوجائے اور نہر سویز ہمارے ہاتھ سے نکل جائے تو کیا ہمیں یہ کہا جائیگا کہ مسٹر چرچل ذمہ دار نہیں ہیں۔ اگر ان شکستوں اور تباہیوں کا یہ لاثانی سلسلہ جاری رہا تو میں یہ نہیں چاہوں گا کہ تمام حکومت جاتی رہے بلکہ میں امید کرونگا کہ وہ اپنے کسی ساتھی کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور دیدیں اور خود حکومت میں شامل ہوجائیں۔

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی توسیع اور اسکی خالی جگہوں کے متعلق عرصہ سے قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں اب (۲ جولائی) ان جگہوں کیلئے ملک معظم نے مندرجہ ذیل حضرات کو مقرر فرمایا ہے:

سر سی۔ پی۔ راما سوامی آئر۔ ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیدکار۔ سر ای۔ سی۔ بنتھل۔ سر جوگندر سنگھ۔ سر جے۔ پی۔ سری واستوا۔ خان بہادر سر محمد عثمان۔

ہز اکسلنسی گورنر جنرل نے مندرجہ ذیل طریقہ سے پورٹ فولیو کی تقسیم کی ہے:

انفارمیشن	سر سی۔ پی۔ راما سوامی آئر
سول ڈیفنس	سر جے۔ پی۔ سری واستوا
وار ٹرانسپورٹ	سر ای۔ سی۔ بنتھل
پوسٹ اینڈ ائر	سر محمد عثمان
ڈیفنس	سر فیروز خاں نون
کامرس	مسٹر این۔ آر۔ سرکار
ایجوکیشن ہیلتھ اینڈ لینڈ	سر جوگندر سنگھ
لیبر	ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیدکار
وار	کمانڈر انچیف
ہوم	سر ریجنالڈ میکسول
فنانس	سر جے۔ ریسمین
سپلائی	سر ایچ۔ پی۔ موڈی
انڈین اورسیز	مسٹر ایم۔ ایس اینے
لا (قانون)	سر سلطان احمد

صداقت کی قیمت میں اضافہ

صداقت کے ناظرین اس سے ناواقف نہیں کہ کاغذ کی غیر معمولی گرانی کے باوجود ہم نے صداقت کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا لیکن اب جبکہ حکومت نے اپنے ایک حکم کے ذریعہ تمام اخبارات کی قیمتیں انکے سائز اور صفحات کے مطابق مقرر کردی ہیں تو ہم کو بھی بادل ناخواستہ صداقت کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا۔

اب صداقت کا سالانہ چندہ للعہ اور قیمت فی پرچہ ۱/ ہے۔ امید ہے کہ ناظرین ہماری مجبوریوں کا لحاظ کرتے ہوئے صداقت کی حسب معمول تنگ عنایات سے کام لینگے۔
(اڈیٹر)

حاجی حافظ بدرالدین صاحب خلف جناب خان بہادر حاجی عبدالقیوم صاحب اور اہلیہ جناب بزمی بلند شہری کے انتقال پر رنج و غم کے اظہار کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

انجمن کا آئندہ مشاعرہ ۲۷ جولائی ۸½ بجے رات کو جناب نواب سید فرزند حسین صاحب آف بازار رام نرائن کے دولتکدہ پر ہوگا۔

مصرع طرح
"نظر کو مائل رنگینئ بہار نہ کر"
قوافی تقابل - مطلع انتظار وغیرہ اعتبار - اختیار گنہگار - بہار -

سر جوالا پرشاد کا نیا عہدہ

ہمارے مکرم دوست سر جوالا پرشاد سری واستوا کے۔ بی۔ ای کو ملک معظم کی حکومت نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔ اور آپ کے سپرد سول ڈیفنس کا محکمہ کیا گیا ہے۔

آپ کے اس جلیل القدر عہدہ پر فائز ہونے پر دیار کانپور کو فخر ہے اور ہم آپ کی اس شاندار کامیابی پر آپ کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

حیفہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کے ہوائی جہازوں نے چہارشنبہ کو صبح حیفہ پر حملہ کیا۔ ہوا مار توپوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ کچھ بم گرائے گئے۔ معمولی نقصان ہوا۔ کچھ آدمی زخمی ہوگئے۔ حیفہ فلسطین کی ایک اہم بندرگاہ ہے۔ کئی ماہ کے بعد دشمن کے ہوائی جہازوں نے یہاں حملہ کیا ہے۔

آئینہ کانپور

خوردنی اشیاء کی کمی

کانپور میں غلہ و دیگر سامان خوردنی اور لکڑی وغیرہ کی سخت کمی محسوس ہو رہی ہے جس سے پبلک میں سخت پریشانی پیدا ہوگئی ہے۔ اگرچہ تقریباً تمام ضروریات زندگی پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کنٹرول کرچکے ہیں لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس پر عملدرآمد قطعاً نہیں ہو رہا ہے۔ اور دوکانداروں کے پاس کافی اسٹاک کے ہونے کے باوجود وہ مقررشدہ نرخ پر نہیں فروخت کرتے۔ مثلاً گیہوں درجہ اول کا نرخ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سوا چھ سیر مقرر کیا ہے لیکن یا تو بازار میں گیہوں ملتا نہیں اور اگر کوئی دوکاندار دیتا ہے تو چھ سیر سے زیادہ نہیں دیتا۔

یہ حالات پبلک کے لئے ازحد پریشان کن ہیں لہذا ہم کلکٹر صاحب سے درخواست کرینگے کہ وہ مقررشدہ نرخ پر اشیاء کے فروخت کرانے کا انتظام کریں ورنہ نرخ کا تقرر بالکل بے معنی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کنٹرولر افیسر معہ پولیس کے بازاروں کا چکر لگاکر اس کا پتہ لگائیں کہ آخر بازار میں مال مقررشدہ قیمت پر کیوں نہیں فروخت ہوتا اور جو لوگ اسکی خلاف ورزی کریں انکو معقول سزا دی جائے تاکہ دوسروں کو خلاف ورزی کی ہمت نہ ہوسکے اور اگر اس طریقہ سے یہ دقت اور پریشانی دور نہ ہو تو پھر بمبئی وغیرہ کی طرح گیہوں وغیرہ کی دوکانیں کھلوا کر مقررشدہ نرخ پر فروخت کا انتظام کیا جائے اس کا غالباً نتیجہ یہ ہوگا کہ دوکاندار مقررشدہ نرخ پر فروخت کرنے کے لئے مجبور ہوجائیں گے۔

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ کلکٹر صاحب اس طرف توجہ دیکر پبلک کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کرینگے۔

بورڈ کی ایگزیکٹو افیسری

کانپور میونسپل بورڈ کے ایگزیکٹو افیسر کے کنفرم کرنیکا مسئلہ اس وقت گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

ہم کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے اسوقت تک اسکے متعلق کسی رائے کا اظہار نہیں کیا ہے البتہ باخبر حلقوں کا یہ خیال ہے کہ گورنمنٹ بورڈ کی مہاسبھائی ذہنیت کو ناپسند کرتی ہے اور اسکو کانپور کی تمام منارٹیز کے جذبات کا پورا پورا لحاظ ہے۔

میونسپل بورڈ

۲۸ جون کو مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین بورڈ کی صدارت میں کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں بورڈ کی سالانہ انتظامی رپورٹ پر غور ہوا اور چند ترمیمات کے ساتھ رپورٹ پاس ہوگئی۔

عدم اعتماد کا رزولیوشن

۳۰ جون کو مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں بورڈ کا جلسہ ہوا جسمیں مسٹر وحید احمد نے مسٹر بی۔ پی سری واستوا چیرمین بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کیا۔

پنڈت شیو نرائن نے رزولیوشن بھیجنے والوں کے نام معلوم کرنا چاہا۔ مسٹر دیویندر سروپ نے کہا کہ اس رزولیوشن کے لئے ۷ دن کے نوٹس دینے کی ضرورت ہے۔ مسٹر پیر نے کہا کہ رزولیوشن پر ضرورت کے مطابق دستخط ہیں اور چیرمین کو سات دن کا نوٹس دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

چیرمین صاحب نے بحث و مباحثہ کے بعد اس عدم اعتماد کے رزولیوشن کو باقاعدہ بنایا اسکے بعد رزولیوشن پر ووٹ لئے گئے ۱۴ ووٹ رزولیوشن کے موافق آئے جب رزولیوشن کے خلاف ووٹ طلب کئے گئے تو ۹ ممبران اٹھکر چلے گئے۔ چونکہ رزولیوشن کی موافقت میں صرف ۱۴ ووٹ آئے تھے اسلئے چیرمین صاحب نے اعلان کیا کہ یہ رزولیوشن نامنظور ہوا۔ اسکے بعد کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے میٹنگ ملتوی ہوگئی۔ جلسہ میں چیرمین صاحب کو ملاکر صرف ۱۵ ممبران نے شرکت کی تھی۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

۲۵ جون کو کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ماہوار جلسہ رائے بہادر مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوا۔

ٹرسٹ کی نئی اسکیموں میں انجینرنگ کے کام کے واسطے ۴۸،۱۷ روپیہ کے تخمینے پیش ہوئے۔ سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء کی سالانہ رپورٹ غور کرنے کے بعد پاس کی گئی۔

بابو پوروہ اور اسکے پاس کی آبادی کی اصلاح کرنے کا فیصلہ ٹرسٹ نے کیا ہے اور اس اصلاح کے مطابق وہاں پارک۔ ہسپتال۔ اسکول وغیرہ بنائے جائینگے۔ اسکے لئے آؤٹ لائن (نقشہ) بنانے کا حکم انجینر کو دیدیا گیا ہے۔

سیسہ مئو نالہ اسکیم میں مزدوروں کے لئے کوارٹر بنانے کا فیصلہ ہوا ہے۔

واٹر سپلائی کے متعلق جلسہ

۲۹ جون کو ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں سٹی کانگریس کمیٹی کی واٹر سپلائی کی سب کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایکٹنگ چیرمین میونسپل بورڈ نے واٹر سپلائی کی دقتوں کو وضاحت کے ساتھ بتلایا اور کہا کہ اسکیم مکمل ہوجانے پر بھی زیادہ فائدہ کی امید نظر نہیں آتی۔ آپ نے فرمایا کہ ایکسوکنوئیں شہر میں اس لئے بنائے جا رہے ہیں کہ ہوائی حملہ کے وقت عارضی طور پر ان سے کام لیا جا سکے۔

آپ نے کہا کہ جن رقبوں میں پانی کی کمی ہو اور اسکے دور کرنے کے متعلق جو تجاویز انکے سامنے لائی جائینگی ان پر وہ عملدرآمد کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

جلسہ نے بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے کیا ہے کہ میونسپل بورڈ واٹر سپلائی کی اسکیم کی توسیع کرے اور اس کام کیلئے ایک واقف کار مقرر کرے اور پبلک کے آرام کے لئے مزید کنوئیں بنائے۔ جلسہ نے اس کام کے لئے ایک سب کمیٹی بھی بنائی ہے۔ ایکٹنگ چیرمین صاحب نے اس سب کمیٹی کو پوری امداد دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

مسٹر پھر کے

مقامی مارواڑی انٹرمیڈیٹ کالج کے پرنسپل مسٹر کے۔ کے پھر کے خیرآباد ضلع سیتاپور کے نیشنل کوآپریٹو کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے ہیں۔

گیہوں کا کنٹرول

یو۔ پی۔ مرچنٹ چیمبر نے گیہوں کے کنٹرول کے متعلق ایک کانفرنس منعقد کرکے متعدد تجاویز پاس کرکے گورنمنٹ کے پاس بھیجی ہیں۔

گرفتاری

رمیش چندر کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے کہ انھوں نے مقررشدہ نرخ سے زیادہ قیمت پر شکر فروخت کی تھی بعد کو وہ ضمانت پر رہا کردیئے گئے۔ اسی طرح پراگ داس موتی گنج کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

لیجسلیٹو اسمبلی

یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کے ۲ لاکھ ووٹروں کی جو فہرست شائع ہوئی تھی اسکے ۲۷ ناموں پر اعتراض کیئے گئے ہیں۔

ٹائر والی گاڑیاں

کانپور چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے رقبہ میں نیومیٹک ٹائر والی گاڑیوں کے مالکان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء تک اسکی اطلاع ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کو دیں کہ ان کے پاس کسقدر گاڑیاں موجود ہیں۔ خلاف ورزی کرنیوالے کو جرمانہ یا قید دونوں کی سزا دیجاسکتی ہے۔

اتحاد ملت

یکم جولائی کو پراونشل اتحاد ملت یو۔ پی کی ڈیفنس کمیٹی کا ایک ڈپوٹیشن دورہ کیلئے روانہ ہوگیا ہے جو مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ہے:-

مسٹر محمد فاروق صدیقی کرنیل نیلی پوشاں۔ مسٹر محمد ظہور صاحب صدیقی۔ سالار تبلیغ نیلی پوشاں۔ مسٹر عوض علی صاحب رکن اتحاد ملت۔ مسٹر عبدالعزیز صاحب جنرل سکریٹری اتحاد ملت بیکن گنج۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ ۲۰ جون ۹ بجے رات کو جناب نواب سید فرزند حسین صاحب آف بازار رام نرائن کے دولتکدہ پر جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف دہلوی وائف اسپیشل مجسٹریٹ و رئیس کانپور کی صدارت میں ہوا۔

مسٹر پرپورنا نند جو کہ ہندی کے ایک مشہور ادیب ہیں انھوں نے ہندی شاعری پر ایک مدلل اور دلچسپ تبصرہ فرمایا جسکو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اسکے بعد جناب سہا صاحب مجددی بھانپوری نے بعنوان انتشار طرحی زمین میں ایک نظم پڑھی جو ندرت خیال اور الفاظ وغیرہ کے لحاظ سے قابل داد تھی۔

اسکے بعد مشاعرہ شروع ہوا جسکا انتخاب صفحہ اول پر درج ہے۔

مشاعرہ شروع ہونے سے پہلے جلسہ نے جناب خانصاحب مسٹر بشیر احمد خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی سٹی کو خان بہادری کے اعزاز حاصل کرنے پر مبارکباد کا ایک رزولیوشن منظور کیا اور بعدازاں جناب خواجہ عبدالواحد صاحب بانی انتظامی پریس جناب [illegible]

سبدِ گل

عورتیں زیادہ کیوں بولتی ہیں؟
ایک امریکی ماہر نفسیات نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:-

"میں نے ننانوے فیصدی عورتوں کو باتونی پایا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ چونکہ عورتوں کا دماغ کمزور ہوتا ہے اس لئے عورتیں بے عقلی کی وجہ سے زیادہ بولتی ہیں۔ زیادہ بولنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو کم سوچنے والے ہوتے ہیں ورنہ جہاں تک سنجیدہ اور اچھے دماغ والوں کا تعلق ہے وہ کم سے کم گفتگو کرتے ہیں۔ عورتوں کے دماغ چونکہ کمزور ہوتے ہیں اس لئے وہ زیادہ باتونی ہوتی ہیں۔

عورتوں کی دماغی ونفسی کیفیت اور قوت گویائی کے متعلق ماہر علم النفس کی اس "تحقیق" سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں لیکن بڑی دشواری اس سے یہ پیدا ہوئی جاتی ہے کہ یہ کلیہ مردذات پر بھی حاوی معلوم ہوتا ہے اور اس سے ہندوستان کے ان خودساختہ اور خودکاشتہ لیڈروں کی قلعی کھلی جاتی ہے جن کی متاع لیڈری کا دارومدار محض زبان آوری اور زبان درازی پر ہے۔ اور اگر وہ حضرات جو سوسائٹی میں اپنی قدرومنزلت کی عمارت کی بنیاد "گویائی ملکہ" پر رکھتے ہیں۔ کسر نفسی سے کام نہ لیں تو اس آئینہ میں ان کے خدوخال بھی نمایاں ہوتے جاتے ہیں۔

صدر روزویلٹ کے سکریٹری مسٹر اسٹیفن ارلی دلچسپ آدمی ہیں، مسٹر چرچل کی امریکہ میں آمد اور انکی نقل وحرکت کے متعلق آپ نے اخباری نمائندوں سے یہ فرمایا:-

"میرے پاس دو جنگی جہاز ہیں، ایک صدر روزویلٹ اور دوسرا وزیراعظم برطانیہ، یہ دونوں دوران جنگ میں ہماری حفاظت کررہے ہیں اور ان کی نقل وحرکت کو اتنا ہی راز میں رکھنا ضروری ہے جتنا کہ آج کے حالات میں جنگی جہازوں کی نقل وحرکت کو

چرچل اور روزویلٹ کے لئے جنگی جہازوں کی یہ تشبیہہ بالکل مناسب ہے۔ ہمارے خیال میں دوسرے اعیان حکومت کے بھی اسی طرح نام رکھ دیئے جائیں تو مناسب ہو، مثلاً وزرائے خارجہ، جنگ، ڈیفنس اور سپلائی وغیرہ کو طیارہ بردار، تباہ کن، ساحلی جہاز اور باربردار وغیرہ، سکریٹریوں کے لئے آبدوز کشتیو ں کے نام بہتر رہیں گے اور بہم رسانی خوراک وغیرہ کے ذمہ داروں کے لئے "سرنگ سمیٹ"

ادبِ لطیف

میں کبھی نہیں بھولونگا

(ازجناب رضا نقوی۔ ایم۔ اے)

میں بستر علالت پر آنکھیں بند کئے پڑا تھا؛
تیرے خوبصورت قدموں کی چاپ نے مجھے جگادیا۔
تونے میری جلتی ہوئی پیشانی پر اپنا نرم نرم ہاتھ رکھ دیا۔
میری نگاہوں نے تمہارے پھول سے چہرے کو چوم لیا۔
میں نے کہا "شاید میں دوسری دنیا کو سدھار جاؤں"
تم بولیں۔ "ایسی باتیں نہ کرو میرا کلیجہ شق ہوجائیگا"
پھر تم میرا سر دباتی رہیں، تمہیں مہربان دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آگئے؛ یکایک تم نے شمع گل کردی کسی کے سرد سرد ہونٹ میرے گرم ہونٹوں میں زندگی اور مسرت کی لہر دوڑا رہے تھے؛ یکایک پھر شمع روشن ہوگئی، تم ایک حور کی طرح میرے سامنے کھڑی مسکرا رہی تھیں۔ یہ اس منظر کو کبھی نہ بھولوں گا۔

چندماہ بعد ایک گھنے باغ جبکہ آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھارہی تھیں۔ میں نے ایک خوبصورت عورت کو ایک گھنے درخت کے نیچے کھڑے دیکھا۔

خوبصورت کی کمر میں ایک نوجوان کے بازو تھے؛ اور عورت نیچی نگاہ کئے کھڑی تھی۔ اس انداز سے گویا وہ اپنا سب کچھ ہار چکی ہے'۔

پھر خوبصورت عورت نے اس نوجوان کی طرف بازو پھیلائے نوجوان نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا، آواز آئی "مجھے تم سے کس قدر محبت ہے۔"

میرا دل دھڑکنے لگا۔ میں دوڑ کر خوبصورت عورت کے سامنے آگیا۔

یہ بے وفا خوبصورت عورت تم تھیں! میں اس زہرہ گداز منظر کو کبھی نہ بھولوں گا،

نیا موقع

اخبار "نیو اسٹیٹسمین" "ہریجن" میں مہاتما گاندھی کے تازہ آرٹیکل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ:-

اگر برطانیہ یہ مان لے کہ وہ اب ہندوستان کا حکمران نہیں رہا بلکہ وہ اس کی حفاظت کے لئے وہاں ہے تو میں برطانیہ کی کوشش جنگ میں مداخلت نہیں کرونگا بلکہ اس کو برداشت کرلونگا۔ مہاتما گاندھی نے جو بات اس وقت کہی ہے اگر وہ یہ بات اسوقت کہہ دیتے جبکہ سر اسٹیفورڈ کرپس ہندوستان گئے تو انکا مشن کامیاب ہوجاتا۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس نئے موقعہ سے فائدہ اٹھائے۔

ہندوستان کو مکمل آزادی دیدی جائے

لندن ۲۹ جون۔ مسٹر ہنری مکاف اخبار "مانچسٹر گارڈین" میں لکھتے ہیں کہ میں نے ہندوستان جاپان چین۔ اور روس میں اپنے وقت کا بہت بڑا حصہ گزارا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ہندوستانیوں کی دوستی اور محبت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے اس لئے میں حکومت برطانیہ کو مشورہ دونگا کہ اب وقت آگیا ہے جبکہ ہندوستان کو حکومت کے پورے اختیارات دیدیئے جائیں جس سے ہندوستانی اپنے ملک کی قسمت کے مالک بن جائیں اور وہ لڑائی میں حصہ لینے کے متعلق خود فیصلہ کرسکیں۔ ہمیں یہ فیصلہ کرتے وقت صرف ایک شرط رکھنا چاہیئے وہ یہ کہ اب ہندوستان اپنے پڑوسی چین کی مدد کرے گا۔ ایسا کرنے سے ہندوؤں اور مسلمانوں کی ناراضگی دور ہوجائے گی۔ اب تک جب کبھی ہندوستان کو حکومت اختیاری دینے کا سوال آیا ہم ہمیشہ بخل سے کام لیتے رہے۔ اس قسم کے اعلان کا ہندوستانیوں پر ایسا گہرا اثر پڑے گا کہ اتحادی اور ان کے دشمن حیرت میں رہ جائیں گے۔

کرنل جانسن کا فارمولا

ناگپور ۲۸ جون۔ اخبار ہتواد کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ مہاتما گاندھی سے ملاقات کے بعد مسٹر راجگوپال آچاریہ دہلی جاکر وائسرائے ہند سے ملاقات کریں گے اس اخبار میں لکھا ہے کہ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ کا ایک مشترکہ اعلان ہونیوالا ہے جو ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کے حل کے متعلق ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ کرنل جانسن نے ایک فارمولا تیار کیا ہے جسے اگر مسٹر جناح اور مسٹر راجگوپال آچاریہ نے منظور کرلیا تو عملدرآمد شکل میں ہوگا۔ کرنل جانسن کی تجویز یہ ہے کہ مرکز اور صوبوں میں

کولیشن وزارتیں قائم ہوں۔ مہاتما گاندھی نے جنرل کائی شک کے نام جو پیغام بھیجا ہے۔ اس سے بہت کچھ دشواری دور ہوگئی ہے۔

لڑائی کے بعد کیا ہوگا

نیویارک ۲۹ جون۔ فرینچ امریکن کلب کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر روزویلٹ نے کہا کہ لڑائی کے بعد تمام قوموں کو یہ حق [illegible] ہوگا کہ وہ یہ انتخاب کرسکیں کہ وہ کس قسم کی حکومت چاہتے ہیں اور کس نظام کا پالن کرنا چاہتے ہیں اقتصادی مسئلوں کو بھی بلے پرتی سے حل کیا جائیگا۔

عالمِ نسواں

ایک عورت کے تجربات

ایک ایسی انگریز عورت جس نے چھ مردوں کے ساتھ مختلف اوقات میں شادیاں کی ہیں وہ اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہے کہ دنیا میں ایک بھی شوہر ایسا نہیں ہے جو اپنی بیوی سے محبت کرتا ہو سب کے سب شروع میں تو محبت کا اظہار کرتے ہیں لیکن بعد میں ان کی محبت سرد پڑجاتی ہے۔ شوہروں کے بارے میں اس عورت کے عجیب وغریب خیالات ہیں۔

(۱) تمام شوہر خواہ ان کی عمر اور پیشہ کچھ ہی کیوں نہ ہو یکساں ہوتے ہیں۔ شادی کے بعد سب ہی یکساں عادات اور خصائل کے ثابت ہوتے ہیں۔

(۲) شوہروں کو صرف ایک بے تنخواہ کی گھر چلانے والی باورچن۔ ماما۔ اور بچے پالنے والی کی ضرورت ہے چنانچہ شادی کے چند ماہ بعد ہی۔ شوہر کی ان خصوصیات کا ہر بیوی کو علم ہوجاتا ہے۔

(۳) شادی کے چند ہی روز کے بعد شوہروں کو اپنی بیویوں کی صورت۔ شکل اور لباس سے کوئی دلچسپی نہیں رہتی وہ بیویوں کے سنگھار کے دشمن بن جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی غیر عورت سنگھار کرکے آئے تو یہ اسے گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔

(۴) شوہر کی یہ فطرت ہے کہ اگر اس کی بیوی دبلی ہے تو وہ موٹی عورتوں کی تعریف کرتا ہے۔ اور اگر بیوی موٹی ہے تو دبلی عورتوں کی شان میں قصیدے پڑھتا رہتا ہے اگر بیوی لانبی ہے تو پستہ قامت عورتوں کے اوصاف بیان کرتا ہے اور اگر بیوی پستہ قد ہے۔ تو لانبی عورتوں کو بڑی دلچسپی سے دیکھتا ہے۔

(۵) شوہر کو بیوی پر حکومت چلانے میں بڑا مزہ آتا ہے وہ بیوی کے عیبوں کو تلاش کرکے خوش ہوتا ہے یہاں تک کہ نوکروں کی کوتاہیوں کو بیوی ہی کے سر تھوپ دیتا ہے۔

ہندوستان میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے انتظامات

لندن ۲۵ جون۔ پارلیمنٹ میں ہندوستان پر ہوائی حملوں کے خلاف بچاؤ کی تیاریوں کے سلسلہ میں سوالات کیے گئے۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ مختلف صوبوں خاصکر یو۔پی ہندوستانیں حکومتوں نے سول ڈیفنس سروسوں کی ترتیب دینے اور منظم کرنے میں پہلے سے بہت ترقی کرلی ہے۔ حکومت ہند نے برطانیہ سے تجربہ کار معلموں کا انتظام کردیا ہے اور ٹریننگ اسکول کھول دیئے ہیں۔

مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ میں اس موقع پر ڈاکٹر رگھو نندر راؤ ممبر ایکزیکٹو کونسل کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مرتے دم تک ہندوستان کو ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے زبردست کام کیا۔

مزید سوال کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ پناہ گاہیں تیار کرنے میں عوام نے بہت ساتھ دیا ہے۔ آپ نے خطرناک صوبوں سے نکاسی کی اسکیم پر روشنی ڈالنے سے انکار کردیا۔

مولانا حسین احمد مدنی گرفتار

دہلی ۲۵ جون۔ یہاں دیوبند سے اطلاع ملی ہے کہ جمعیت العلماء ہند کے صدر اور یو۔پی کے کانگریسی لیڈر مولانا حسین احمد مدنی گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ مولانا صاحب ان اصحاب میں شامل تھے جن کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کو پڑی کے ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کی گرفتاری ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت عمل میں لائی گئی ہے۔ آپ گزشتہ رات تقریباً ۹ بجے دیوبند سے پنجاب کے لئے روانہ ہوئے تھے کیونکہ آپ کو جھنگ پہونچکر اتحاد کانفرنس میں شریک ہونا تھا۔

بچوں کی دنیا

تاریخی خطوط

(لالہ بالکشن بترہ ابرؔ بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی پلیڈر ملتان)

بچو! تم اکثر اپنے دوستوں، عزیزوں اور رشتہ داروں کو محبت بھرے خط لکھا کرتے ہو۔ مگر کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ اگر تم آیندہ زندگی میں بلند مرتبہ اور بڑی شخصیت کے مالک بن گئے۔ تو تمھاری اوائل عمر کے ہی اکثر و بیشتر خطوط تمہارے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے۔ بلاشبہ انکی خاصی قدر وقیمت ہوگی۔ لوگ انہیں حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے۔ اور بڑی سے بڑی رقم معاوضے میں دینے کو تیار ہوں گے۔

فرانس کے ایک بہادر جرنیل نپولین کا نام بارہا سنا ہوگا۔ اس نے اپنے زندگی میں کئی ایک تاریخی لڑائیاں لڑیں۔ اس نے اپنے مدبرہ اور طاقت کی بدولت کئی ایک ملکوں کو فتح کرکے اپنے نام کا ڈنکا بجایا۔ اس نڈر جرنیل کے متعلق مشہور ہے کہ گھمسان کی لڑائیوں میں وہ اپنے گھوڑے کی زین پر دو ایک منٹ سستانے کے بعد فخر کے ساتھ کہا کرتا تھا۔ کہ میں نے گہری نیند کا مزہ لے لیا۔ اور اس طرح اس نے کئی کئی راتیں بغیر سوئے گذار دیں۔ بچپنے میں تمہاری طرح اسے بھی معلوم نہیں تھا۔ کہ ایک دن وہ اپنی لیاقت اور جنگی کارناموں کی بدولت شہرت کے آسمان پر سورج بنکر چمکیگا۔ اور اور تاریخ عالم میں اسے نمایاں جگہ دیجائے گی۔ اوائل عمر میں اس نے کئی ایک خطوط اپنے دوستوں اور بیوی کو لکھے۔ یہی گراں قدر خطوط فرانس کی حکومت نے پندرہ ہزار پونڈ میں فروخت کئے۔ اور اسی طرح کے چند ایک اور خطوط۔ ۸۰ پونڈ میں نیلام ہوئے۔ جب ان سبھی کو اکٹھا کرکے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ تو یہ نسخے ہاتھوں ہاتھ بکے اور لوگ ان خطوط کو پڑھ کر بہت لطف اندوز ہوئے۔

نیلسن بھی تاریخ میں بہت اہم شخصیت ہے۔ اس کے خطوط بھی ۶۵۵۰ پونڈ میں فروخت ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ نیلسن کے صرف بائیس ۲۲ خطوط کا مجموعہ امریکہ میں آٹھ ہزار پونڈ کے عوض فروخت ہوا۔

محوری فوجیں مصر میں داخل ہوگئیں

سلّم خالی ہوگیا

قاہرہ ۲۵ جون۔ شمالی افریقہ کی لڑائی کے متعلق جو سرکاری اعلان شائع ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ کل رات کو محوری فوجیں سدی برانی کے دکھن میں پہنچ گئیں جس کی وجہ سے برطانی فوجوں کو سدی عمر اور سلم خالی کردینا پڑا اور انہوں نے پیچھے ہٹ کر نئی صفیں بنالی ہیں محوری فوجوں کے حملے کا زور دکھن کی طرف تھا۔ کل دن بھر ہماری فوجوں نے زبردست مقابلہ کیا اور دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا آج صبح محوری فوجیں مصر میں داخل ہوگئیں۔

یورپ میں اتحادی فوجوں کی کمان

لندن ۲۶ جون۔ لندن اور واشنگٹن میں ایک ساتھ اعلان ہوا ہے کہ یورپ میں اتحادی فوجوں کی کمان امریکی جنرل آئزن ہاور کریں گے وہ ۱۸۹۰ء میں ٹکساس میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے جنگ عظیم میں بھی حصہ لیا تھا۔ وہ امریکہ سے انگلستان پہنچ چکے ہیں انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اپنے تقرر کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ مربوط سرگرمیوں کا عقلی نتیجہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ پیر کے دن مسٹر چرچل سے ملے تھے۔ مسٹر چرچل تندرست تھے اور سخت کام کررہے تھے۔ جنرل موصوف نے برطانیہ اور امریکہ کی متحدہ کارروائیوں کے متعلق کہا کہ اسقدر مکمل اشتراک عمل اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ لیکن جنرل آئزن ہاور کے تقرر کا یہ [illegible] جنرل [illegible] کے عہدہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جو شمالی آئرلینڈ میں امریکی فوجوں کی کمان کر رہے ہیں گے۔

پردۂ فلم

معاشرتی فلمیں

پبلک یہ چاہتی ہے کہ اس کے سامنے نئے نئے افسانے پیش کئے جائیں، نئے موضوع کی فلمیں تیار کی جائیں اور نئے اداکاروں کو ان کے سامنے لایا جائے۔ پبلک کے اس جذبہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ذیل کا مضمون سپرد قلم کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ہندوستان کے فلم ساز اس مضمون سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے۔

امریکہ کے ایک فلمی رسالہ نے حال ہی میں فلموں کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اس قابل ہیں کہ ہندوستان کے فلم ساز ان خیالات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ یہ رسالہ فلموں پر اظہار رائے کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"ایک ہی موضوع کی زیادہ فلمیں اس موضوع کی دلچسپی کو کھودیتی ہیں۔ ہر ایک موضوع کا قاعدہ یہ ہے کہ اس میں اسی وقت تک کشش باقی رہتی ہے جب تک کہ وہ نیا ہوتا ہے لیکن جب یہ موضوع پرانا ہوجاتا ہے تو اس میں کوئی دلکشی باقی نہیں رہتی"۔

یہ حقیقت ہے کہ پبلک ایک ہی موضوع کی تصاویر دیکھتے دیکھتے اکتا جاتی ہے چنانچہ معاشرتی فلموں کی پے درپے ناکامی اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ اب پبلک معاشرتی فلموں سے اس قدر تنگ آچکی ہے کہ اس کے لئے معاشرتی فلموں میں کوئی خاص دلکشی باقی نہیں رہی۔

ہندوستان میں گذشتہ دوسال سے معاشرتی فلموں کا بہت زور ہے۔ جس کمپنی کو بھی دیکھئے وہ معاشرتی فلمیں بنا رہی ہے۔ یہاں تک کہ اسٹنٹ فلمیں تیار کرنے والی فلم کمپنیوں نے بھی معاشرتی تصاویر کی تیاری کا سلسلہ شروع کردیا ہے معاشرتی فلموں کی جانب ہندوستانی فلم کمپنیوں کی یہ غیر معمولی توجہ بلاشبہ ایک اچھی چیز ہے۔ لیکن تمام فلم کمپنیوں کا صرف معاشرتی تصاویر کے لئے اپنے آپ کو وقف کردینا اس موضوع کو برباد کردینے کے ہم معنی ہے۔ چنانچہ اب معاشرتی فلمیں اسی کثرت سے تیار ہورہی ہیں کہ پبلک معاشرتی فلموں سے بڑی حد تک اکتا چکی ہے۔

اس لئے ضرورت ہے کہ ہندوستان کے فلم ساز معاشرتی تصاویر کے موضوع کو کچھ مدت کے لئے چھوڑنے کے بعد نئے نئے موضوع پر تصاویر تیار کریں۔

تاریخی تصاویر کے لئے سب سے زیادہ گنجائش ہے اور ہندوستانی تاریخ میں ایک دو نہیں سیکڑوں ایسے واقعات بھرے ہوئے ہیں جن کو اگر فلما دیا جائے تو اچھی خاصی کامیابی ہوسکتی ہے۔ تاریخی تصاویر سے عوام کی دلچسپی کا اندازہ اس لگایا جاسکتا ہے اس تصویر کا پبلک نے پرجوش طریقہ پر خیر مقدم کیا۔

تاریخی تصاویر کے علاوہ نئے نئے تخیلات پر اگر تصویریں تیار کی جائیں تو ان کو بھی بے حد مقبولیت حاصل ہوسکتی ہے۔

تصاویر کے موضوع کی تبدیلی کے ساتھ اس کی بھی ضرورت ہے کہ اداکاروں کو بھی تبدیل کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ جس طرح پبلک ایک ہی قسم کے افسانوں اور فلموں سے اکتا جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح وہ ایک ہی اداکار کو بار بار نہیں دیکھنا چاہتی۔ بلکہ عوام کا قدرتی جذبہ یہ ہے کہ نئے نئے اداکار ان کے سامنے آتے رہیں۔ بہرحال ضرورت اس کی ہے کہ موضوع میں برابر تبدیلی ہوتی رہے تاکہ پبلک کسی ایک ہی موضوع سے اکتا نہ جائے۔

اُدھار پٹہ پر پریزیڈنٹ روزویلٹ کی رپورٹ

واشنگٹن ۲۶ جون اُدھار پٹہ کی امداد کے بدلے میں اس جنگ کے بعد کوئی مالی مواخذہ نہ ہوگا۔ امریکہ کسی قوم سے اس سے زیادہ توقع نہ کرے گا کہ وہ دنیا کو نازی ازم اور جاپانی فوجیت سے چھٹکارا دلائے یہ ان اہم شرطوں میں سے ایک ہے جو پریزیڈنٹ روزویلٹ نے امریکن کانگریس کے نام اُدھار پٹہ کی پانچویں رپورٹ میں درج کی ہیں یہ رپورٹ [illegible] امریکن کانگریس کے سامنے پیش ہوگی اور اگر منظور ہوگئی تو اس کانگریس پر اس کی اخلاقی پابندی رہے گی۔

اقوال زریں

نفس پرستی اور محبت میں فرق ہے۔

غصہ تیز رو گھوڑے کے مانند ہے جو خود ہی دوڑ دوڑ کر ہانپ جاتا ہے۔

علم وہ آئینہ ہے جس میں عیب و ہنر کی صورت نظر آتی ہے۔

کاروبار میں نوجوانوں کی کامیابی کا بڑا راز یہ ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایک جگہ پر جمع نہیں کرتے۔

ایک ہی غلط اقدام تمھیں بلندی سے گرا سکتا ہے۔

سستی شیطان کا سرہانہ ہے۔

دوسروں کے عیب کے بجائے خود اپنا عیب دیکھو۔

غیبت کا سننے والا خود غیبت کے کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

موج تبسم

ایڈیٹر:۔ میں صرف انھیں مصنفین کے مضامین اپنے اخبار کے لئے لے سکتا ہوں جن کے نام مشہور ہوں۔
مصنف:۔ ہاں ہاں ٹھیک ہے!! تو میرا نام حامد ہے۔

مجسٹریٹ:۔ یہ تو پانچواں شخص ہے جس کو تم نے اپنی موٹر کی ٹھوکر سے گرایا ہے۔
لڑکی:۔ نہیں جناب معاف کیجئے گا ان میں سے ایک کو دو دفعہ ٹکر لگی تھی۔

بیوی:۔ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ زیادہ باتیں کرنے والی عورت اچھی ہوتی ہے۔
شوہر:۔ دوسری قسم کی عورتیں کب ہوتی ہیں۔

استاد:۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی لفظ "بیوہ" کی تعریف کرے۔
ایک لڑکا:۔ بیوہ وہ عورت ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ اتنے عرصہ تک رہی ہو کہ وہ مر جائے۔

عورتیں بین سے معلوم ہوتا ہے کہ ان [illegible] قد کی اوسط ۵ گز ہے اور بعض لوگ ان سے بھی زیادہ لمبے ہیں۔

دلچسپ معلومات

چراغ جمشید

عراق عرب میں آثار قدیمہ کی کھدائی کے وقت ایک عجیب و غریب چراغ کا انکشاف ہوا جو صدیوں سے ایک کوئیں میں جل رہا تھا۔ لوگوں کا بیان ہے کہ جمشید نے یہ چراغ بنوایا تھا اور اس میں ایسی حکمت کی گئی ہے کہ کبھی نہیں بجھتا۔ انگریز ماہرین نے اس کا راز جاننے کی کوشش کی اور کوئیں میں اترے چراغ چھوٹا سا تھا مگر اس کی روشنی سے سارا کنواں منور ہو رہا تھا چراغ کے نیچے ایک بڑا برتن تھا جو چاروں طرف سے بند تھا۔ اس برتن میں شگاف کیا گیا تو چراغ فوراً بجھ گیا ماہرین کو بڑی مایوسی ہوئی انھوں نے بہتیری کوشش کی کہ چراغ دوبارہ روشن ہو مگر کامیابی نہ ہوئی۔

۲۰ ہزار فٹ کی بلندی پر آبادی

ہمالیہ میں ۲۰ ہزار فٹ کی بلندی پر بھی جہاں سارا سال برف جمی رہتی ہے [illegible] کے ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] ۲۰ ہزار فٹ کی بلندی پر بسنے والے لوگوں کے فوٹو لئے۔

افسانہ

مغالطہ

ایک جذبات سے لبریز نوجوان کی سرگذشت

(ہندی سے ترجمہ۔ از جناب نقی علی صاحب ہاشمی)

ذیل کے افسانہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ پورا افسانہ چند خطوط کے اندر ختم کر دیا گیا ہے۔ اور ان خطوط میں ایک نوجوان کی جذباتی کیفیات کو فسانہ نگار نے بڑی خوبی سے ابھارنے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے کہ یہ دلکش افسانہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں بے حد پسند کیا جائے گا۔

مسوری مورخہ ۳ مئی۔

پیارے رام کشور۔ ڈاکٹر ٹنڈن کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ اب تمہاری حالت روبراہ ہے اور ٹانگ رفتہ رفتہ درست ہو رہی ہے۔ میری فکر دور ہوئی۔ وہ بڑے خلیق اور ہمدرد ڈاکٹر ہیں۔ تم کو بہت جلد چلنا سکھا دیں گے۔ میرے اس خشک اور روکھے پھیکے خط سے تمہارا دل کیا بہلے گا۔ کسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوتا تو پریوں کا تذکرہ کرتا لیکن کیا کروں کرائے پر لئے ہوئے اس بنگلہ کے ایک کمرے میں ٹھہرا ہوں جس کی مالکہ ایک عیسائی عورت (مسز بکرجی) ہے عمر تقریباً اسی نوے سال ہوگی۔ آج کل اس کے پاس صرف ایک بھتیجی ہے۔ سارا بنگلہ خالی پڑا ہے دو تین دن میں دہلی سے مسز بکرجی کی بہن۔ جو وہاں کر سچین کالج میں پڑتی ہے آنے والی ہے۔ اس کی عمر چودہ سال کی ہے اور نام مادھوری ہے ایف۔ اے میں پڑھتی ہے گذشتہ سال انٹر کے امتحان میں اس کا چوتھا نمبر تھا۔

تمہاری بہن خط نہ لکھنے کے باعث تم سخت ناراض ہیں انھوں نے تجھ سے کہا ہے کہ تم کو ان کا سلام نہ لکھا جائیگا گو مجھے کاغذ سیاہ کرنی عادت ہے۔ جلد اپنی خیر بیت کی اطلاع دو۔

"شیام چرن"

لکھنؤ مورخہ ۶ مئی۔

پیارے شیام چرن! تمہارا خط ملا بھلا میں گیا اور بی نا [illegible] کیا۔ ٹانگ کا زخم اب مندمل ہوتا جا رہا ہے۔ سیتا دیدی۔ بیاہ کو آج پندرہ برس ہوئے۔ لیکن اس عرصہ میں مجھے پلنگ پر رات دن پڑے رہنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا البتہ اس سے پہلے بیمار ضرور ہوا تھا۔

لکھنؤ ایسے مقام میں بھی میری طبیعت نہیں لگتی مجھے چاروں طرف ویرانہ نظر آتا ہے اس باغ میں مہینوں کوئی چہرہ دکھلائی نہیں دیتا۔ بس للو مالی اور ڈاکٹر روزانہ آتے ہیں اور وہاں قریب کے قدآدم آئینہ میں ایک اور چہرہ نظر آتا ہے۔

یہاں شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ تم روز خط لکھا کرو کم از کم دوسرے روز تو ضرور لکھدیا کرو۔ مس مادھوری کے حالات لکھنا۔ مجھے یہ علم نہ تھا کہ ہنوز تمہارا دل حسن کا شیدا ہے۔ سب باتیں تفصیل سے لکھنا بال کتنے لمبے ہیں! دانت کیسے ہیں۔ کس رنگ کا لباس پہنا کرتی ہیں وغیرہ سیتا کو پیار۔ اگر تمہاری مادھوری جی دراصل مادھوری ہیں تو میں بھی بہت جلد انکو دیکھنے آؤں گا۔

"رام کشور"

مسوری۔ مورخہ ۹ مئی۔

مس صاحبہ آگئیں ہیں آج صبح درشن ہوئے۔ اس وقت ہلکی گلابی ساڑھی پہنے ہوئے تھیں اور پاؤں میں قیمتی کامدار جوتا تھا خانساماں سے میں نے دریافت کیا معلوم ہوا کہ والدین کا انتقال ہو چکا ہے۔ گرمیوں میں مسوری میں رہتی ہیں۔ ٹکٹ جمع کرنے میں بہت شوقین ہے۔ کوئی دو ہزار ٹکٹ جمع کر چکی ہیں ملازمین سے بہت اچھا برتاؤ کرتی ہیں ٹینس کھیلتی ہیں۔ ناچ دیکھتی ہیں۔ بائیسکل پڑھتی ہیں۔ غرض بحیثیت مجموعی ایک حیرت انگیز ہستی ہیں۔

بس آج اسی قدر باقی کل۔ وجہ یہ ہے کہ میں آج مادھوری اور انکی خالہ کے ساتھ سینما دیکھنے جا رہا ہوں۔

"شام چرن"

مسوری مورخہ ۱۱ مئی۔

مادھوری ایک نہایت خوبصورت لڑکی ہے ایشور تمہیں جلد اچھا کر دے۔ تم خود دیکھ لوگے جب ہنستی ہے تو معلوم ہوتا ہے گویا پھولوں کی بارش ہو رہی ہے ایسی

"میں نے ۲۰۰۰۰ روپیہ گنوا دیا
کیونکہ میں نے افواہوں پر یقین کیا تھا"

افواہوں پر کان مت دھرو

جھوٹی خبروں اور گمراہ کرنے والی افواہوں سے ہوشیار رہیئے۔ وہ تمھارے دشمن کے الفاظ ہیں جن کا مقصد صرف تمھیں دھوکا دینا ہے۔

جاپانی اپنے الفاظ سے جتنا تمھیں مرعوب اور خوف زدہ کر سکیں گے اتنا ہی اُن کو تم پر، تمھاری جائداد اور مال و متاع پر قبضہ کرنے میں آسانی ہوگی

افواہوں پر کان مت دھرو
جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ قائم کرو

چودہ سال کی لڑکی میرے کمرے میں دوڑتی ہوئی آکر پوچھتی ہے۔ "ورماجی آج کچھ ٹکٹ آئے" کبھی نگاہ نہیں اٹھتی حالانکہ میں بہت محتاط ہوں تاہم اگر یہی کیفیت رہی تو تعطیل کسی اور جگہ گذرانی ہوگی۔ اگر تم دیکھنا چاہتے ہو تو جلد بھلے چنگے ہو کر آؤ۔

"شیام چرن"

از لکھنؤ مورخہ ۱۲ر مئی۔

پیارے شیام چرن جی بھگوان کے لئے اور دس بارہ دن مسوری ٹھہرو۔ میں بہت جلد اچھا ہو جاؤں گا ٹانگ کا زخم مندمل ہو جانے میں دو تین دن کی کسر ہے لیکن ابھی ڈاکٹر صاحب آٹھ دس روز نہیں اٹھنے دیں گے۔ کیا اسکی کوئی تصویر بھیج سکتے ہو۔ یہ خط میں بہت عجلت میں لکھ رہا ہوں۔

"رام کشور"

مسوری مورخہ ۱۳ر مئی۔

پیارے رام کشور۔ تار کے پارسل سے رس گلے اور امرتی بھیجو۔ بے تکلفی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس نے بتایا کہ اس کا پہلا نام فیلس ہے فیلس مادھوری دت تم یہ معلوم کرکے خوش ہوگے کہ وہ رباب پر بہت عمدگی سے گا سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں آج میں نے تمہارا ذکر کر دیا۔ کہنے لگی وہ کب تک آئیں گے میں تو مہینے سوا مہینے میں چلی جاؤں گی۔ تمہاری تصویر دیکھنا چاہتی ہے میں نے کل دکھانے کا وعدہ کیا ہے۔ باوجود عیسائی ہونے کے اس کا میلان زیادہ تر ہندو دھرم کی طرف ہے ہندی منظومات سے بہت دلچسپی لیتی ہے۔ کوئی ہندی نظموں کی اچھی سی کتاب اپنے ساتھ لیتے آنا۔ لیکن میری مٹھائی مت بھولنا۔

"شیام چرن"

مسوری مورخہ ۱۵ر مئی۔

پیارے رام کشور صرف شکریہ ادا کرنے سے کیا ہوتا ہے۔

پیارے رام کشور صرف شکریہ ادا کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ بغیر رس گلے اور امرتی کے کام نہیں چلے گا۔ میں محنت بھی تو خوب کر رہا ہوں۔

اس نے تمہاری تصویر دیکھنے کو لی تھی اب کہتی ہے کھو گئی۔ اب میں تم سے اس کی سفارش نہیں کر سکتا مجھے پسند نہیں کہ تمہاری بیوی جھوٹی عورت ہو۔ تمہاری تصویر اس نے بائبل میں رکھی ہے اور روز بائبل پڑھنے کے حیلے سے تمہارے درشن کرتی ہے۔ اُف عورت کا دل بھی کس قدر فریب آشنا ہے۔ اگر مجھ سے یونہی مانگتی تو کیا میں اس کو نہ دیتا تم نے دریافت کیا ہے کہ کیا میں مادھوری کو مختصر مکتوب محبت لکھ سکتا ہوں سنو تم ہرگز نہیں لکھ سکتے کیونکہ مسز مکرجی اسکے باہر سے آئے ہوئے خطوط کو بڑے غور سے پڑھتی ہیں۔ دوسرے ابھی اسکا سن ہی کیا ہے۔ "شیام چرن"۔

از مسوری مورخہ ۱۹ر مئی

پیارے رام کشور۔ واضح ہو کہ بنی بنائی بات بگڑ گئی مسز مکرجی کل بائبل میں تمہاری تصویر دیکھ لی۔ وہ مجھ سے بھی منہ پھلائے بیٹھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے مادھوری نے بھی خالہ سے کچھ گستاخی کی ہے ایسی حالت میں تمہارا یہاں جلدی کرکے آنا محض بیکار ہے ٹانگ جب بالکل اچھی ہو جائے اور ڈاکٹر صاحب اجازت دیں تو روانہ ہونا۔ ورنہ ابھی ٹھہرو۔

"شیام چرن"

از مسوری مورخہ ۲۳ر مئی۔

جناب ڈاکٹر صاحب میں نے سوچا تھا کچھ اور ہوا کچھ کشور کا یہاں عجلت کرکے آنا یقیناً نامناسب ہے۔ جس طرح ممکن ہو اور کچھ دن روکئے آج اس کا تار ملا ہے کہ میں پرسوں روانہ ہو جاؤں گا۔

"شیام چرن"

از مسوری ۲۵ر تار

رام کشور معرفت ڈاکٹر ٹنڈن۔ سندر باغ لکھنؤ۔

فی الحال آنا بیکار ہے۔ ٹھیک وقت پر

احمد آباد۔ ۲۸ر جون۔ ایک نامہ نگار کے گاندھی جی سے برطانیوں کے چلے جانے کے مطالبہ کو واضح کرنیکو کہنے پر گاندھی جی نے ہریجن میں لکھا ہے:۔

اس ملک میں اتحادی فوجوں کے مجوزہ قیام سے عوام میں جو پریشانی پیدا ہو گئی ہے وہ بالکل حقیقی ہے چلے جانے کا اعلان کر دینے کے بعد نہ عوام اور نہ خواص اتحادیوں کی فوجی نقل و حرکت کی ضرورت کو پسندیدہ نظروں سے دیکھیں گے لیکن اگر ضرورت ثابت کر دی جائے تو عوام مجبوراً اس کو منظور کر لیں گے۔

میں نے پہلے جو کچھ لکھا تھا اس میں ایک کسر رہ گئی تھی جیسے ہی مجھ سے ملاقات کرنے والوں میں سے ایک نے اس کو محسوس کیا ویسے ہی ان کو بھی دور کر دیا۔ اہنسا کے لئے انتہائی ایمانداری کی ضرورت ہے چاہے اسکو جو بھی قیمت کیوں نہ ادا کرنا پڑے اس لئے عوام کو میری کمزوریوں کو برداشت کرنا ہوگا۔ اگر انہیں کمزوریاں کہا جائے۔

میں اتحادیوں سے ایسا قدم اٹھانے کے مطالبہ کے جرم کا مرتکب نہیں ہو سکتا جس سے شکست کے امکانات حد یقین تک پہونچ جائیں۔ میں اس کی بھی گارنٹی نہیں دے سکتا مانع حاقت عدم تشدد جاپانیوں کو روک ہی لے گا۔ اتحادیوں کے ایک دم چلے جانے سے ممکن ہے کہ جاپانی ہندوستان پر قبضہ کر لیں اور انکی فتح بھی یقینی ہو جائے۔ مجھے اس کارروائی کے ایسے نتائج کا ذرا بھی خیال نہ تھا اس لئے اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میری تجویز کو منظور کر لینے کے باوجود بھی اگر اتحادی جاپانی قبضہ کو روکنے کے لئے یہاں رہنا ضروری سمجھیں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں لیکن ان شرائط پر جو قومی حکومت لگائے نامہ نگار کی یہ دلیل درست ہے کہ میری تجویز منظور کر لینے اور افریقہ میں بھی اس پر عمل کرنے کے بعد برطانیہ کے لئے جنگ جاری رکھنے کی کوئی وجہ نہیں رہ جاتی۔ لیکن یہ تجویز ایک بہت بڑی آزمائش ہے۔

۴

اطلاع دوں گا۔

"شیام چرن"

از لکھنؤ ۳۱ر مئی تار

"میرا پو شیدہ رکھا جا سکتا ہے" کل روانہ ہو جاؤں گا۔

"رام کشور"

۳۱ر مئی۔ تار

بنام رام کشور معرفت ڈاکٹر سندر باغ لکھنؤ۔

پاگل پن نہ کرو تم اس سے مل نہیں سکتے اس نے اپنی محبت ظاہر کر دی ہے۔ اس سے ہر قسم کی ملاقات بند کر دی گئی ہے۔

"شیام چرن"

۳۱ر مئی۔ تار

ورما ابری ویلا مسوری۔

ملاقات بند کر دی گئی ہے؟ بس انتہا ہو گئی آج رات کی ایکسپریس سے روانہ ہوتا ہوں۔

"رام کشور"

مسوری۔ مورخہ ۲۷ر مئی۔

پیارے رام کشور۔

سمجھ میں نہیں آتا کیا لکھوں۔ تم کو منہ نہیں دکھا سکتا۔ لہذا آج مسوری سے روانہ ہو رہا ہوں۔ ڈاکٹر ٹنڈن سے تمہاری کیفیت معلوم کرکے تمہاری طبیعت بہلانے کے لئے میں نے یہ ترکیب سوچی تھی اور اس لئے اس عیسائی لڑکی کا من گھڑت قصہ چھیڑ دیا تھا۔ میں کیا جانتا تھا کہ تم اتنے بے صبر ہو جاؤ گے۔ ایری ویلا ایک کشمیری دوست کا بنگلہ ہے۔ میں نے پورا بنگلہ کرائے پر لے رکھا ہے۔ میں یہاں نہ کسی کرسچین اور نہ کسی ہندو کالج کی لڑکی سے آشنا ہوں امید ہے تم مجھے معاف کر دو گے۔

"شیام چرن"

(ترجمہ از سرسوتی)

ہندوستان کو انصاف۔ جمہوریت کا تحفظ۔ آزادی رائے اور انفرادی آزادی کے پرشکوہ اعلانات کے درپردہ مطلب کی جانچ کرنیکا ہر حق حاصل ہے کیا ہندوستان میں جمہوریت ہے کیا رباستوں میں جمہوریت ہے؟ برطانیہ اس جنگ میں انصاف کے نام پر جیتنے کی ذرا بھی سزاوار نہیں اگر وہ صرف اپنے ایشیا اور افریقہ کے مقبوضات پر تسلط قائم رکھنے کے لئے لڑ رہی ہے۔ مجھے اس کا احساس ہے کہ میری تجویز منظور کر لینے سے برطانیہ کو اپنی اقتصادی پالیسی میں بے انتہا تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ لیکن اس جنگ کے اطمینان بخش اختتام کے لئے یہ رد و بدل نہایت ضروری ہے۔

کون کہہ سکتا ہے کہ برطانیہ کے میری تجاویز مان لینے سے جنگ کا باعزت طور پر خاتمہ ہو جائے اور محوری طاقتوں کی ذہنیتوں ہی میں تبدیلی ہو جائے۔

نامہ نگار کو یہ ڈر ہے کہ اگر میں برطانوی فوجوں کی موجودگی پر راضی ہو جاؤں گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں اپنے عدم تشدد کے نظریہ سے ہٹ گیا ہوں۔ لیکن میں اس کا قائل ہوں کہ میری اہنسا (عدم تشدد) کی انتہائی فورس کی زیر نگیں ہے۔ نہ امریکہ اور برطانیہ میرے اس عقیدے میں میرے ہم خیال ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ عدم تشدد کے ماتحت کی ہوئی کوشش جاپانی یا کسی اور کے حملہ کو روک سکتی ہے میں اس کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ پورا ہندوستان صحیح معنوں میں عدم تشدد کا قائل ہے۔ ایسی صورت میں یہ میری ریاکاری ہوگی اگر میں اپنی تجویز کی سب سے ضروری شرط اتحادی فوجوں کا چلا جانا رکھوں۔ میرے لئے بس یہی کہنا کافی ہے کہ جہانتک ہندوستان کا تعلق ہے اسکو اپنے بچاؤ کے لئے کسی فوج کی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے جاپان کا کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن ہندوستان سوائے قومی خودکشی کے مانع ہونے کی صورت میں اور کسی طرح بھی کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے گا جو چین کی شکست یا اتحادی طاقتوں کی مصیبت کا باعث ہو اسلئے جس وقت تک ہندوستان میں عدم تشدد سے بیرونی حملوں کو روکنے کی طاقت کا احساس نہیں پیدا ہوتا اس وقت تک اس جنگ کے موقع پر اتحادی فوجوں سے چلے جانے کو کہنا بذات خود تشدد پر مبنی ہے۔ لیکن یہ صرف اس صورت میں جب فوجوں پر قابو رکھنے والے ہندوستان کی حفاظت کے لئے اسکو ضروری سمجھیں ورنہ نہیں۔

جرمن جاسوس پکڑ لیے گئے

نیویارک ۲۹ر جون۔ امریکی پولیس نے ۸ جرمن جاسوسوں کے بہت سے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

امریکی محکمہ تفتیش کے ایک افسر نے کل ایک اعلان میں بتلایا کہ ۸ غیر ملکی ایجنٹ جرمن ڈبکنی کشتیوں سے امریکہ میں اترے ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں سے چار جرمن ۱۳ر جون کو مونگ کے ٹاپو پر اترے اور چار راون جیک سنویل کے ساحل پر اترے۔ یہ لوگ دو ڈبکنی کشتیوں میں سوار ہو کر مئی میں فرانس سے روانہ ہوئے۔ ڈبکنی کشتیوں سے یہ لوگ ربڑ کی کشتیوں میں سوار ہو کر ساحل سے پانسو گز کے فاصلہ پر اتر گئے۔ ان کے پاس اتنا سامان تھا کہ جو دو سال تک ان کو کافی ہو سکتا تھا۔ انکے پاس گولہ بارود۔ وقت پر پھٹنے والے بم اور ایسی بہت سی چیزیں تھیں جو جائداد کو تباہ کرنے کے کام آتی ہیں۔ انہیں سے ایک پارٹی کے پاس نوے ہزار ڈالر اور دوسری پارٹی کے پاس ۵۸ ہزار ڈالر کے نوٹ تھے۔ یہ لوگ امریکہ کی سرکاری جائداد اور کارخانوں کو نقصان پہونچا کر ملک کے اندر بدامنی اور گھبراہٹ پھیلانے کے لئے گئے تھے۔

مڈوے میں جاپانی بیڑے کو بھاری نقصان

واشنگٹن ۲۹ر جون۔ مڈوے کے ٹاپو کے قریب جاپان اور امریکہ کے جنگی بیڑے میں کچھ دن ہوئے جو زبردست لڑائی ہوئی تھی۔ اس کے بارے میں ایک بیان میں حکومت امریکہ نے بتلایا کہ اس لڑائی میں جاپان کے ہوائی جہاز لیجانے والے چار جہاز ڈوب گئے۔ انکے ساتھ ۱۴۵ ہوائی جہاز سمندر کی تہہ میں پہونچ گئے اور ان کے علاوہ دو اور بڑے جنگی جہاز اور دو بھاری کروزر اور ایک اور جہاز ڈوب گئے جس سے جاپانی بیڑے کو کافی نقصان ہوا۔

چائے

خیالات کا اُبھار

پڑھنے لکھنے اور سوچنے والے غرضیکہ ہر طرح کے دماغی کام کرنے والے زیادہ تر چائے کیوں پیتے ہیں۔ اسلئے کہ چائے کے ذریعے اُن کے خیالات اور جذبات میں اُبھار پیدا ہوتا ہے پینے والی تمام چیزوں میں چائے ہی ایک ایسی شئے ہے جس کی لاثانی خوبی سے تصور اور خیال صاف ہوتا ہے۔ تمام جوش پیدا کرنیوالے خیالات چائے سے حاصل کیجئے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے:۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پنشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا۔ IK 147V

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS TEA

لپٹن کی اجا کوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

امریکہ بحر الکاہل میں حملہ کریگا

اٹلانٹا ۲۹ر جون۔ امریکی فوج کا ایک سب سے بڑا دستہ جو کبھی میکسیکو میں ... اتر گیا ہے یہ فوجی دستہ تمام ہتھیاروں سے مسلح ہے ... حملہ کرنیکی جو اسکیم تیار کی جا رہی ہے اس میں یہ ہراول دستے کا کام دے گا۔ ...

جب بارش آئے

تکالیف کا لشکر آپ کے پاؤں کو زخمی کرنے کے لئے آ رہا ہے اس کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے آپ کو ہمارے جوتے پہننے کی ضرورت ہوگی جو کہ خالص طور پر برسات کے دنوں کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔

بہترین قسم کا واٹر پروف نیوکٹ چمکتا ہوا کالا رنگ

چست واٹر پروف آکسفورڈ مانسون کے موسم کے لائق

کروم لیدر آکسفورڈ شو براؤن یا کالا مضبوط ایسکاؤنڈ سول اور ایڑی

Bata

میں زندگی کی آخری جنگ کیلئے قوت جمع کر رہا ہوں

احمد آباد۔ ۸ر جون۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن میں اس نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ آپ سندھ کیوں نہیں جاتے۔ لکھا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ اگر میں سندھ جاتا تو میں کچھ نہ کچھ کر سکتا تھا۔ میں نے پہلے بھی ایسے کام کئے ہیں لیکن میں ایسے مشن پر جانے کے قابل نہیں رہا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں۔ جو کچھ طاقت مجھ میں باقی ہے میں اسکو اپنی زندگی کی آخری جنگ کے لئے جمع رکھ رہا ہوں۔

گاندھی جی لکھتے ہیں کہ میں اپنا مشن یہ نہیں سمجھتا کہ ادھر ادھر پھرتا رہوں اور ہر مشکل سے لوگوں کو نجات دلاتا رہوں۔ میرا اعجازانہ پیشہ یہ ہے کہ لوگوں کو بتاؤں کہ وہ مشکلات کو کس طرح حل کر سکتے ہیں جہاں تک سندھ کا تعلق ہے میرا مشورہ مکمل ہے۔ کانگریسیوں کا صاف فرض تھا کہ وہ اس وحشت والے علاقوں میں جائیں اور وہاں جا کر حروں کو پُرامن شہری بنائیں۔ اگر ان کا اعتقاد عدم تشدد پر نہیں تو بہتیرے وہ ہتھیار استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر وہ عدم تشدد پر کاربند رہنا نہیں چاہتے تو ان کو کانگریس سے استعفےٰ دیدینا چاہیے۔ اگر ہم آزادی کے قابل ہو گئے ہیں تو ہمکو اپنے بچاؤ کا ہنر سیکھنا چاہتے۔ خواہ وہ اہنسا سے ہو یا تشدد سے۔ ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ مصیبت کے وقت اپنے ہمسایوں کی مدد کرے۔

یہ اچھا ہی ہے کہ میں نے اپنے کو دوسروں سے بچانا نہیں سکھایا۔ میں اس سے مطمئن ہوں گا۔ اگر میرے مرنے پر میرے متعلق یہ کہا جا سکے کہ میں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ لوگوں کو خود اعتمادی کی راہ دکھانے اور ہر قابل خیال حالت میں اپنے آپ کو بچانے کی صلاحیت پیدا کرنے پر صرف کیا۔

میرے نامہ نگار نے یہ سمجھنے میں سخت غلطی کی ہے کہ میرا مشن لوگوں کو مصیبت سے چھڑانے کا ہے۔ یہ گستاخانہ دعویٰ تو صرف ڈکٹیٹروں ہی کے حصہ میں آیا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی ڈکٹیٹر اس دعوے کو ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔

ایسے واقعات آشرم میں رونما ہوں تو میں جیسا کہ نامہ نگار نے لکھا ہے یہ کر سکتا ہوں۔ میں پورے طور سے قانع ہوں۔ اور خیال کرتا ہوں کہ میرا مشن کامیاب رہا ہے لیکن میں اس قسم کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ سیوا گرام کا آشرم اسکی دلیل ہے۔ آشرم میں لوگ مختلف مقصد کیلئے آتے ہیں وہاں

۶ اشخاص ایسے ہیں جن کا مقصد مشترکہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ عدم تشدد اس طرح کام نہیں کرتی جس طرح تشدد کے ذریعہ کام لیا جاتا ہے۔ یہ اس کے برخلاف کام کرتی ہے۔ ایک مسلح آدمی کو اپنے ہتھیاروں پر بھروسہ ہوتا ہے۔ ایک شخص جو بین الاقوامی طور پر غیر مسلح ہے وہ غیبی طاقت پر جس کو شاعر خدا کہتے ہیں بھروسہ کرتا ہے لیکن سائنسداں اس کو ناموں کے نام سے پکارتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ میرے نامہ نگار نے اس غلطی کو محسوس کر لیا ہوگا جو اس سوال کے اندر پنہاں ہے اور اس نے میرے اصول کو بھی جو میرے لئے مشکل راہ ہے محسوس کر لیا ہوگا وہ بے عملی نہیں بلکہ عمل کا سوال ہے۔ سوال اس طرح ہونا چاہیے یہ کس طرح ہے باوجودیکہ آپ ۲۲ سال سے زیادہ مدت سے ہندوستان میں کام کر رہے ہیں لیکن پھر بھی ستیاگرہی اتنے کافی نہیں جو اندرونی اور بیرونی خطرات کا مقابلہ کر سکیں۔

میرا جواب یہ ہوگا کہ ایک ایسی قوم کے لئے جو عدم تشدد کی طاقت پر ترقی کر رہی ہے ۲۲ سال کی تربیت کچھ بھی نہیں پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد عین موقع پر ایسی طاقت نہیں دکھائے گی۔ وہ موقع اب آ گیا ہے یہ جنگ جس طرح ایک فوجی کی ہمت کو آزمانے کے لئے ہے۔ اسی طرح ایک شہری کیلئے بھی ہے۔

ریاست کشمیر کے نئے چیف جسٹس

سری نگر۔ ۴ر جون۔ سرائین گوپالاسوامی آئینگر وزیر اعظم کشمیر نے جسٹس گنگا ناتھ کو چیف جسٹس کشمیر کی حیثیت سے حلف دیا۔ تمام وزراء اور جج موجود تھے۔ لالہ جویلی رام آج سے چیف سکریٹری ہو گئے ہیں وہ اب تک جج تھے۔

پنجاب کی وزارت سے استعفےٰ دیدیا

شملہ۔ ۲۵ر جون۔ آج کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر پنجاب نے پنجاب کی وزارت سے سردار دسوندھا سنگھ کا استعفےٰ منظور کر لیا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سر سکندر حیات خاں اور سردار بلدیو سنگھ کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کی رو سے سردار بلدیو سنگھ وزارت میں لئے جائیں گے۔

چرچل اور روزویلٹ کا ایک خاندان

نیویارک۔ ۲۵ر جون۔ نیویارک بائیوگرافیکل ریکارڈ کے اڈیٹر کو معلوم ہوا ہے کہ چرچل اور روزویلٹ کے اجداد ایک ہی تھے۔ اس طرح یہ دونوں آٹھویں پشت میں ایک دوسرے کے چچا زاد بھائی ہیں۔

مسٹر جناح اور راجگوپال آچاری

بمبئی۔ ۵ر جون۔ مسٹر راجگوپال آچاری نے آج مسٹر جناح سے پانچ گھنٹہ تک بات چیت کی جبکہ ہندو مسلم مسئلہ پر تبادلۂ خیالات کیا گیا۔

ایک ارب گز کپڑا

نئی دہلی۔ ۲۵ر جون۔ حکومت اس سال کے اخیر تک ہندوستان کے کارخانوں سے ایک ارب گز کپڑا خرید کرے گی جسکی قیمت ۵۰ کروڑ روپیہ ہوگی۔

ملک معظم آئرلینڈ میں

لندن ۲۷ر جون۔ ملک معظم برطانیہ معہ ملکہ معظمہ کے السٹر میں تشریف لے گئے جہاں ان کا شاندار خیر مقدم کیا گیا اور انہوں نے سات گھنٹہ تک بحری اور بری فوجوں کا معائنہ فرمایا۔

امریکہ جانے سے انکار

الہ آباد۔ ۲۹ر جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو نیویارک میں ہیرالڈ میٹنگ کونسل میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی پنڈت جی نے دعوت نامہ نامنظور کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان کی

میرا مشورہ سنئے

ہر وقت اپنے گھر میں

سیرولین

"روشے" کا ایک شیشی محفوظ رکھئے

جو سردی کھانسی اور ہر قسم کے سانس کی تکلیف کا بہترین اور واحد علاج ہے

نئے اینگلو امریکن معاہدہ سے ہندوستان کو خطرہ

بمبئی ۲۵ر جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے ایک غیر ملکی اخبار کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے برطانیہ اور امریکہ کے تجارتی معاہدے پر نکتہ چینی کی ہے انہوں کی رائے میں ہندوستان کی برآمدی تجارت کے لئے یہ زبردست خطرہ ہے کہ اگر انڈسٹری کمیشن کی رپورٹ سے ہندوستان محض کچا مال سپلائی کرنے والا ایک زرعی یا نو آبادیاتی علاقہ رہ جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جنگ کے بعد کے نئے نظام کے بارے میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے لیکن مقصد جنگ اور مقصد صلح کی ابھی تک تعریف نہیں ہوئی ہے۔ سیاسی دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ تو ہم جانتے ہیں لیکن اقتصادی حالات بھی ملاحظہ کے قابل ہیں۔ برطانیہ نے ابھی تک اپنا یہ نظریہ نہیں چھوڑا ہے کہ غیر ملکی بالخصوص برطانوی مال کے لئے ہندوستانی بازار کھلے رہیں۔ ایسٹرن گروپ سپلائی کونسل نے یہ خاص احتیاط رکھی کہ ہندوستان کی کوئی ایسی صنعتی ترقی نہ کرے جو جنگ کے بعد برطانوی صنعت سے ٹکر لے۔

مجموعی طور پر پالیسی یہی معلوم ہوتی ہے کہ بنیادی حیثیت سے ہندوستان زرعی ملک بنا رہے اور کچا مال تیار کرتا رہے پنڈت جی نے مثال کے طور پر بتایا کہ بنگال سے بارہ روپے من شکر خرید کر برطانوی کمپنی ایران میں ۳۷ روپیہ فی من کے حساب سے بیچ رہی ہے۔ یہی کیفیت گیہوں، السی وغیرہ دوسرے سامانوں میں ہے اور ہندوستانی کمپنیوں کو مجبوراً اسی اجارہ دار کمپنی کے ذریعہ تجارت کرنی ہوتی ہے جس کی پشت پناہی حکومت برطانیہ کر رہی ہے۔ جدید اینگلو امریکن معاہدہ ہندوستان کے نظریہ سے خطرناک ہے کیونکہ دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ایک صنعتی اور تجارتی اور دوسرا زرعی یا کچے مال والا ہندوستان وہ سلوک برداشت کرنے کو تیار نہیں جو پچھلی جنگ کے بعد کیا گیا تھا۔ اوٹاوا پیکٹ کی وضاحت ہونی چاہیئے۔

حفاظتی پارٹیوں کو مسلح کرنیکا انتظام

پٹنہ۔ ۲۸ر جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ میں کچھ عرصہ سے ڈاکہ اور چوری کی جو وارداتیں ہو رہی ہیں انکے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ دیہات کی حفاظتی پارٹیوں کو مسلح کر دیا جائے۔ ہر گاؤں کی حفاظتی پارٹی کو دو بندوقیں دی جائیں گی۔ اعلان میں دیہاتیوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنی جائدادوں کی حفاظت کے لئے ہر گاؤں میں حفاظتی پارٹیاں بنائیں۔ ان پر گورنمنٹ کا کوئی کنٹرول نہ ہوگا۔ لیکن وہ ہر امداد دینے کے لئے تیار ہوگی۔ جن لوگوں کے پاس اسلحہ جات موجود ہیں انہیں حفاظتی پارٹیوں میں شامل ہونا چاہیے۔ موجودہ حالات میں اسلحہ کی کمی محسوس کیجا رہی ہے اس لئے حفاظتی جماعت کے ہر ممبر کو مسلح کرنا ناممکن ہے۔ دیہاتی لوگ چاہیں تو تلواروں، نیزوں اور لاٹھیوں سے بھی مسلح ہو سکتے ہیں۔ سوائے چند شہروں کے کسی گاؤں کو ان ہتھیاروں کے لئے لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت نہیں جو دیہاتی مفرور ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے میں مدد دیں گے انہیں حکومت کی طرف انعامات دیئے جائیں گے۔

ملک معظم نے دستخط کر دیئے

لندن۔ ۵ر جون۔ آج ملک معظم نے اینگلو روسی معاہدہ کی تصدیق پر دستخط کر دیئے۔

شاندار ــــ تیسرا ــــ ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

روزآنہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۳/ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء سے

نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ کا لاجواب شاہکار

SAUGAND

سوگند

ڈائرکٹر۔ ہیم چند
موسیقی۔ آر سی بورال
اسٹوری
ڈائلاگ۔ بی۔ چٹرجی۔

خاص اداکار: ــــ پہاڑی۔ سانیال۔ بھارتی۔ اشت برن۔ چندراوتی۔ نیمو

تشریف ــــ لاکر ــــ لطف ــــ اٹھائیے

شاندار ــــ دسواں ــــ ہفتہ

خزانچی سے بہتر

آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزآنہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۳/ جولائی ۱۹۴۲ء سے

پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار

خاندان

خاص اداکار
نورجہاں۔ غلام محمد
منورما۔ اجمل۔
بی بی اختر۔ نفیس
ابراہیم۔ درگا موٹے

بہترین دلکش ڈرامہ

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

جلد ضرورت ہے

الیس ہارسمین میموریل اینڈ ڈفرن اسپتال کانپور میں لے۔ آر۔ پی کے کام کے واسطے حسب ذیل ملازمان کی ضرورت ہے:۔

(۱) چھ خادماؤں کی جو مریضوں کی نگرانی کریں — تنخواہ مبلغ پندرہ روپیہ Rs. 15/- ماہوار

(۲) دو مہترانیاں — تنخواہ مبلغ بارہ روپیہ آٹھ آنہ Rs. 12/8 "

(۳) دو اسٹیچر اٹھانیوالے آدمیوں کی — تنخواہ مبلغ بارہ روپیہ آٹھ آنہ Rs. 12/8 "

حسب ذیل پتہ پر عرضی روانہ کیجئے:۔

نرسنگ سپرنٹنڈنٹ

الیس ہارسمین میموریل اینڈ ڈفرن اسپتال کانپور

ہاؤس آف لارڈز کی بحث

(لندن یکم جولائی) آج دارالامراء (ہاؤس آف لارڈز) میں جنگ پر بحث کے دوران تقریر کرتے ہوئے لارڈ بیور بروک نے کہا کہ میرے خیال میں لیبیا میں ہمارے پاس سامان کی کمی نہیں تھی جہانتک ٹنکوں کا تعلق ہے میں بلا پس و پیش یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ٹنک تھے جتنے جرمنوں اور اطالیوں کے پاس ملاکر تھے۔ لارڈ بیوربروک نے کہا کہ جب تک ہمیں بہت زیادہ معلوم نہ ہو جنگ کے لیڈروں پر نکتہ چینی نہ کرنی چاہیئے۔ فوجی جنرل ہم سے کہیں زیادہ جانتے ہیں اور ابھی تو قاہرہ میدان جنگ سے بہت دور ہے۔ بات یہ ہے کہ کمیٹیوں اور تنظیم کی بحثوں میں بہت زیادہ وقت صرف کر دیا گیا ورنہ جنرل آکن لک ایک مضبوط ارادے کے آدمی ہیں اور اپنے کام اور اپنے فرائض کو خوب سمجھتے ہیں اگر ہمارے ٹنکوں کی بھاری توپیں اور بھاری مشین گنیں ہوتیں تو نتیجہ بہتر ہوتا۔ لیکن ایسے معاملے ماہروں پر نہیں چھوڑے جا سکتے کیونکہ وہ آپس میں ہمیشہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نے اس چھوٹے سے معاملہ میں غلطی کی کسی ایسے آدمی کی ضرورت تھی جو وزیر اعظم اور ان کی وزارت اور ملک کے درمیان ہوتا ہمیں ایک مکنزیا تھمس کی ضرورت ہے جو وزیر جنگ بنایا جائے یا کپتان جنرل ان متضاد عناصر کو اس کے سپرد کر دینا چاہئے اور اس کی آواز فیصلہ کن ہونی چاہئے تاکہ روز روز کے تنازعوں کا خاتمہ ہو جائے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ منسٹر خیالی کی جگہ مضبوط ہوں تو وزیر اعظم اور وزیر بچاؤ کے عہدے الگ الگ ہونے چاہئیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ روس کو ٹنک بھیجنے سے لیبیا کے ٹنکوں میں خلل پڑا۔ فوجی معاملوں میں ایڈن کی مداخلت کے بارے میں لارڈ بیوربروک نے کہا کہ میں یہ تصور نہیں کر سکتا کہ جنرل آکن لک طبروک خالی کرنے کے مسئلہ پر اپنی ذمہ داری آسانی سے کسی اور کو سونپ دیتے جہاں تک مجھے وزیر اعظم کا تجربہ ہے وہ جنرلوں کے کاموں میں مداخلت کرنیوالے نہیں۔

لارڈ ایڈیسن نے کہا کہ لیبیا کے واقعات سے بہت ہی افسوس اور تعجب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ میدان جنگ میں جو غلطیاں کی گئیں ہیں انکے علاوہ اب لڑائی کا تیسرا سال ہے اور ہمارے ٹنک اور بندوقیں گھٹیا قسم کی ہیں۔

لارڈ کرینبورن نے حکومت کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اتحادیوں نے نہ صرف زبردست شکستیں پائی ہیں بلکہ انکے سامان اور آدمیوں کا بھاری نقصان ہوا ہے اور بہت اہم علاقہ انکے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ طبروک پر ڈٹکر مقابلہ کرنے کے متعلق حکومت اور جنرل آکن لک میں پورا پورا اتفاق تھا لیکن فی الحال یہ معاملہ صاف نہیں نہ اس پر قیاس آرائی کرنا درست ہے کہ اس قلعہ کا زوال کیوں ہوا اتحادی فوجوں کو مصر کی سرحد سے بھی ہٹانا پڑا جہاں ڈٹکر مقابلہ کرنے کا ارادہ تھا۔ خیال تھا کہ مرسامطروح پر ہماری فوجوں کو دم لینے کا موقعہ مل جائے گا اور محوریوں پر پلٹ کر حملہ کیا جائیگا لیکن محوری فوجیں بڑھتی ہی چلی آئیں اور ابھی تک ہماری آٹھویں فوج سے لڑائی جاری ہے۔ اس بارے میں کوئی قیاس آرائی قبل از وقت ہے۔ اس وقت حوصلہ شکنی کی ضرورت نہیں۔ دو سال کی سخت لڑائی میں جتنی زمین ہم نے حاصل کی تھی وہ سب ہمارے ہاتھ سے نکل گئی۔ ممکن ہے کہ اس شکست کے کچھ ایسے پہلو ہوں جو ابھی ہم پر ظاہر نہیں ہیں۔

لارڈ ٹرینچارڈ نے کہا کہ ان شکستوں کے بعد دوسرا مورچہ قائم کرنے کی چیخ پکار کم ہو جائے گی۔ لارڈ ہیٹ نے کہا کہ میں نے اپنی طویل زندگی میں برطانی سلطنت کی یہ گت نہیں دیکھی میں اس کا شیرازہ بکھرتے دیکھ رہا ہوں اس کے چند بہترین مقبوضات ہاتھ سے نکل گئے ہیں اسکے بعد بحث ملتوی ہوئی۔

مصر کی سب سے خوفناک لڑائی

قاہرہ۔ ۲ر جولائی۔ مصر میں اسوقت ساحلی علاقہ اور قطارا کی وادیوں کے درمیان بڑی خوفناک لڑائی چھڑی ہوئی ہے۔ انگریزی فوج نے العالمین میں مورچے لگائے ہیں۔ دونوں طرف سے پورا زور لگایا جا رہا ہے کل سویرے لڑائی شروع ہوئی تھی اور تمام دن جاری رہی۔ جنرل رومیل کی ہر چال کا مقابلہ کیا جا رہا ہے اور جنرل آکن لک نے جنرل رومیل کے پروگرام میں گڑبڑ ڈالدی ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز اپنی فوجوں کی پوری پوری مدد کر رہے ہیں۔ جرمن فوجوں کو بھاری نقصان پہنچایا جا رہا ہے انہوں نے دشمن پر سینکڑوں حملے کئے العالمین میں ۸ ویں برطانی فوج کے ساتھ رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ سکندریہ تک پہونچنے کے لئے مصر کی ساحلی سڑک کے راستہ کی دوڑ میں جنرل رومیل بظاہر العالمین کے علاقہ میں برطانی مورچوں کو چیرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسوقت برطانی فوج نے العالمین کے علاقے میں مورچے لگائے ہیں۔ ہماری فوج اس علاقہ کی جغرافیائی پوزیشن کا بہت فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہاں پہاڑی زمین ہے۔

جنرل آکن لیک کی یہ اسکیم معلوم ہوتی ہے کہ جرمن حملے کے پہلے وار کو روکنے کے لئے ان مورچوں کو استعمال کیا جائے ان فوجوں اور رزرو دستوں کی مدد سے جو کہ قاہرہ اسکندریہ سڑک تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جنرل رومیل کو دریائے نیل کی وادی تک پہونچنے سے روکا جائے۔ العالمین سکندریہ ۷۰ میل رہ جاتا ہے۔

جرمنوں سے کئی مقامات واپس لے لئے

لندن ۔ ۲ر جولائی۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اسپیشل اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ سبسٹاپول کے روسی قلعہ پر چہارشنبہ کو دوپہر کے وقت جرمن فوجوں کا قبضہ ہو گیا۔ سبسٹاپول کی باقی روسی فوج خرسینس کے ٹاپو نما میں چلی گئی ہے۔ اس سے پہلے روسی کمانڈر انچیف ایڈمرل براشف نے کہا تھا کہ روس کے فوجی ماہروں کی رائے کے مطابق سبسٹاپول کے ہاتھ سے نکل جانے کا امکان ہے۔ لیکن اس مورچہ پر جرمنوں کو بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ہے۔ یہاں ایک لاکھ جرمن کھیت رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا سامان جنگ کا بڑا ذخیرہ برباد ہو گیا ہے۔

آئرلینڈ میں امریکہ کا سمندری اڈہ

لندن ۔ ۲ر جولائی۔ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکن نے اتری آئرلینڈ میں لنڈن ڈیری میں اپنا سمندری اڈہ بنا لیا ہے۔ یہ اڈہ اتنا بڑا ہے کہ یورپ میں اتنا بڑا اڈہ نہیں ہے۔ اس کو برطانیہ اور امریکہ دونوں استعمال کر سکیں گے۔

اس اڈہ کے بنانے کیلئے تمام سامان امریکہ سے لایا گیا ہے۔

برما کے نوٹ

نئی دہلی ۔ ۲۹ر جون۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ برما کے نوٹ ۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۴۲ء تک تو تمام ہندوستان میں امپیریل بینک کی شاخوں میں بھنائے جا سکیں گے۔ لیکن اس تاریخ کے بعد صرف حقیقی پناہ گزیں اپنی ڈبروگڈھ دیناپور سیلچر بنگر بلد اور اسمٰعیل میں بھنا سکیں گے یا کلکتہ ۔ کانپور اور مدراس میں رزرو بینک کی شاخوں میں ایسا ممکن ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ امریکی نے ہوابازوں نے سینجر کو جاپان کے ہتھیانے ہوئے ٹاپو ویکا پر پر زور حملہ کیا دشمن کو نقصان پہنچا۔

استعمال سے قبل

اسپرو

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

MADE IN ENGLAND

3 TABLETS

ASPRO

REG TRADE MARK

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

استعمال کے بعد

قیمت۔ ۳ ٹکیاں ۱ آنہ

۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بیکھٹکے استعمال کر سکتا ہے

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔

۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورٹین سے نجات لاتی ہیں۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک ہے۔

۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے (۱) ٹکیا۔
۳-۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز:۔ جے۔ ایل۔ ماریسن۔ سن۔ اینڈ۔ جونس۔ (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ۔ مشن رو اکس ٹنشن فون نمبر ۹۶ ۷، کلکتہ

B.112-URD.

شاندار — تیسرا — ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۳ر جولائی سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کی دل کش تصویر

پنر ملن

خاص اداکار: سنیہ پربھا ۔ کشور ۔ شاہ نواز ۔ انجلی دیوی

آ رہے ہیں: انجام ۔ پردیسی ۔

ضرورت ہے

چھوٹے بچوں کی پرورش اور تربیت کیواسطے ایک ایسی شریف خاتون کی ضرورت ہے جو مثل اپنے بچوں کے ہر وقت انکی نگہداشت کر سکے تنخواہ اور جملہ امورات کا فیصلہ بالمشافہ حسب ذیل پتہ پر ہو سکتا ہے۔ محمد شفیع

مولوی امین برادرس پرواہیران کانپور

شاندار — تیسرا — ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

وشنو پکچرس کا دل کش ڈرامہ

انجام

جمعہ ۳ر جولائی سنہ ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

خاص اداکار: انل کمار ۔ سلطانہ ۔ راجکماری ۔ یشونت

ANDREWS LIVER SALT
جو مقوی۔ ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے

مہاتما جی کا بروقت مشورہ

واردھا۔ ۲۶ جون۔ کھادی جگت نامی ماہانہ رسالہ میں مہاتما گاندھی نے کھادی کی تیاری کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ جس طرح ہر طرف "زیادہ غلہ اُگاؤ" کے نعرے سننے جاتے ہیں اسی طرح کھادی کے متعلق بھی ہونا چاہئے۔

اگر ہم نے کھدر تیار نہ کیا تو کروڑوں کو ننگا رہنا ہوگا جیسے کروڑوں آدمی غلہ نہ ہونے سے بھوکے مر جائینگے اور ان مرنے والوں میں تعداد جنگ میں مرنے والوں سے زیادہ ہوگی۔ بس فرق یہ ہوگا کہ جنگ میں مرنے والے تو جان بوجھ کر موت کا سامنا کرتے ہیں اور شہید کہے جاتے ہیں جبکہ بھوک سے مرنے والوں کی طرف کوئی توجہ بھی نہیں کرتا۔ چاہے ہم کپڑا کافی نہ ہونے کی وجہ سے مریں نہیں پھر بھی ہم ننگا رہنا پسند نہ کریں گے۔ اگر جنگ جاری رہی تو کارخانے ہمارے لئے کپڑا تیار نہ کرسکیں گے تو وہ جنگی سامان تیار کرنے میں مصروف ہونگے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کھادی کیسے تیار کی جائے اور اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس کا طریقہ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں قیمت ادا کرنا نہیں بلکہ ہر گھر میں چرخہ چلا کر سوت تیار کرنا ہے۔ اگر ہم اپنا وقت حساب سے اس کام میں صرف کرتے رہیں تو کپڑے کی کمی نہ ہوگی۔ کیونکہ گھروں میں تیار کئے ہوئے سوت کی کھادی اس کھادی سے سستی پڑے گی جو اُجرت دیکر کاتے ہوئے سوت سے تیار کی گئی ہو۔

علی گڑھ پولیٹکل کانفرنس

علی گڑھ۔ ۲۷ جون۔ ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس کا پہلا اجلاس کملا نہرو نگر میں زیر صدارت بابو پرشوتم داس ٹنڈن منعقد ہوا جس میں تقریباً ایک ہزار آدمی شریک ہوئے۔

صدر کانگرس نے ایک مختصر تقریر میں ڈیلی گیٹوں کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے حاضرین سے مہاتما گاندھی کی تقلید کرنے اور ملک کی آزادی کے لئے کام کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے مسٹر چرچل اور مسٹر ایمری کی تقریر کا ذکر کیا جو انہوں نے ہندوستان کے بارے میں کی ہیں بالکل مایوس کن قرار دیا۔ اس کے بعد آپ نے کسانوں کی ناگفتہ بہ حالت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ سول اور فوجی اختیارات ہندوستانیوں کو ملنا چاہئیں۔ پنڈت جواہرلال بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔

اتحادی فوجوں کے متعلق پوزیشن

آج ایک بہت بڑی قوم برطانیہ بلکہ اتحادیوں کے پیر تلے لاش بن کر پڑی ہوئی ہے امریکہ اتحادیوں کا بڑا حصہ دار بنا ہوا ہے لڑائی میں لاکھوں کروڑوں روپے دے رہا ہے اپنے وسیع ذرائع بھی جنگ کے سپرد کر دیئے ہیں۔

اس مرحلہ پر امریکن نامہ نگار نے پوچھا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کو آزادی مل گئی تو امریکن اور اتحادی فوجیں اس ملک کے اڈوں سے نقل و حرکت کرسکیں گی۔ مہاتما جی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہاں مجھے اس کا یقین ہے۔ ہندوستان اپنا حقیقی تعاون آزاد ہوکر ہی پیش کرسکتا ہے اگر آپ اسکی امداد چاہتے ہیں تو آزادی دلائیے ورنہ تعاون کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہونگی۔ اگر اب برطانیہ ہندوستان کے ذرائع استعمال کر رہا ہے تو یہ اس کی غلامی کی وجہ سے ہے۔

امریکن نامہ نگار نے دریافت کیا کہ کیا محکوم ہندوستان جاپان کا مقابلہ کرنے کی اتحادی مہم میں مداخلت کریگا۔ اور کیا آپ چاہتے ہیں کہ اتحادیوں کی تمام فوجوں کو ہندوستان خالی کر دینا چاہئے۔ مہاتما جی نے کہا کہ میں تمام فوجوں کے چلے جانے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ یہ الزام کہ میں جاپان کو ہندوستان پر حملہ کرنیکی دعوت دیتا ہوں سراسر غلط ہے۔

ساری دنیا محسوس کرے گی

امریکن نامہ نگار نے پوچھا کہ اگر آپ کی اسکیمیں منظور نہ کیگئیں تو آپ کیا کریں گے۔ مہاتما جی نے جواب دیا کہ اگر میری اسکیمیں نامنظور ہوگئیں تو میرا آئندہ قدم وہ ہوگا جسے ساری دنیا محسوس کریگی، میں برطانی فوجوں کی کارروائی میں مداخلت کرنیکا کوئی ارادہ نہیں رکھتا لیکن برطانیہ کو میرے اقدام کی طرف توجہ ضرور دینا پڑے گی۔ برطانیہ نے میری تجویز کو مسترد کر دیا تو یہ اسکی بہت بڑی بھول ہوگی۔ یہ کہنا بھی غلط ہوگا کہ برطانیہ کی فتح یا چین کی حفاظت کے لئے ہندوستانی کو محکوم رہنا چاہئے۔ میں ایسی صورت کو برداشت نہیں کرونگا ہندوستان کو آزادی دیدی گئی تو وہ چین کو مدد دینے کی تحریک میں کسی دوسرے ملک سے پیچھے نہیں رہیگا۔ آج وہ محکوم ہے اس لئے چین کو کوئی حقیقی امداد نہیں دے رہا۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی کو پریشانی میں مبتلا کیا جائے۔ اب تک اس پالیسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہیگا۔ لیکن یہ برداشت نہیں کیا جاسکتا کہ برطانیہ ہندوستان پر اپنا کنٹرول قائم رکھنے کے لئے ہماری پالیسی میں رخنہ اندازی کرے۔ ہمارا مطالبہ صرف شہری آزادی تک محدود نہیں بلکہ ہم خالص آزادی چاہتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ مردہ ہندوستان اتحادیوں کو کوئی سرگرم امداد نہیں دے سکتا۔ برطانیہ ہندوستانیوں اور افریقہ کے حبشیوں کو محکوم رکھکر یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ وہ اخلاقی مقاصد کیلئے جنگ لڑ رہا ہے۔

پچھلی جنگ کا عطیہ

امریکن نامہ نگار نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ آپ اتحادیوں کی فتح ہونے تک انتظار کیوں نہیں کرتے۔ مہاتما جی نے جواب دیا کہ گذشتہ جنگ ختم ہونے کے بعد ہم نے اپنی خدمات کے نتائج کا انتظار کیا تو برطانیہ نے امرتسر کا مارشل لا اور رولٹ ایکٹ دیا تھا۔ آپ نے نامہ نگار کے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں امریکہ سے

کا ثبوت دیں گے۔ آج یہ یقین کے ساتھ کہنا مشکل ہے کہ سارا ہندوستان جاپانی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیگا یا نہیں۔ میں ذاتی طور پر اس نظریہ کا قائل ہوں کہ ایک ایک ہندوستانی کو جاپان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اگر ہندوستان آزاد ہوگیا تو اسکے باشندے ایسا ہی کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان مکمل آزادی حاصل کرکے برطانیہ کا حقیقی اور طاقتور اتحادی بن جائیگا۔

درجہ نوآبادیات کافی نہیں

امریکن نامہ نگار نے پوچھا کہ کیا درجۂ نوآبادیات حاصل کر لینا ہی کافی نہ ہوگا۔

مہاتما جی نے جواب دیا کہ اس پیش کش کا کوئی فائدہ نہیں، ہندوستان کو مکمل آزادی ہی مطمئن کرسکتی ہے۔ کسی ایک جماعت کے مطالبات تسلیم کر لینا کافی نہیں۔ برطانیہ ہندوستان پر اپنے اقتدار کو قائم رکھ کر غلطی کر رہا ہے۔ برطانیہ جتنی جلدی ہندوستان سے چلا جائے اتنا ہی اچھا ہے ہندوستان کی حالت سندباد کی مانند ہے اور برطانیہ کی پوزیشن اس بوڑھے ملاح کی طرح جس کا قبضہ دنیا بھر میں مشہور ہے، ہندوستان اس جنگ میں دلی سرگرمی اور جوش سے حصہ نہیں لے رہا وہ برطانیہ کے لئے سنگ گراں بنا ہوا ہے۔ اتحادیوں کو ہماری حقیقی امداد کی ضرورت ہے تو وہ ہمیں بخوشی آزادی دیدیں۔

مدراس کی حکومت نے حکم دیا ہے کہ جہاں کہیں ممکن ہو سرکاری دفتروں کے احاطوں میں غلہ اُگایا جائے ضلع کے زرعی افسر غلہ کی قسم طے کریں گے۔
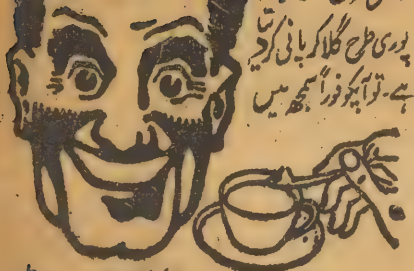
پوری طرح گلا کر پانی کردیتا ہے۔ تو آپکو فوراً سمجھ میں آجائے گا کہ کروشین سالٹ سے کیونکر اس درد کو فائدہ پہنچتا ہے چائے کیساتھ ذائقہ خراب نہیں ہوتا۔
KRUSCHEN SALTS

مسٹر چرچل لندن واپس پہنچ گئے

لندن۔ ۲۷ جون۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل واشنگٹن سے صحیح سلامت برطانیہ واپس پہنچ گئے ہیں۔ آپ بذریعہ ہوائی جہاز واپس آئے ہیں۔ ان کے ساتھ امریکی وزیر مسٹر ہری من بھی ہیں جن کے ذریعہ اُدھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت سامان سپلائی ہوتا ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ تقریباً آٹھ روز ہوئے مسٹر چرچل واشنگٹن گئے تھے جہاں اُنہوں نے پریذیڈنٹ روزویلٹ سے اہم باتیں کیں اور روسی سفیر سے بھی ملے۔

شاندار — اٹھارواں [18] — ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء سے
روزانہ — ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات
میٹنی شو — اتوار کو ۳½ بجے دن
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار
جھولا
خاص اداکار: اشوک کمار۔ لیلا چٹنس، ممتاز، نکرونا۔ شہزادی، راجکماری۔ ڈیلیائی۔
موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص۔ مزاح۔ سب کچھ آپ اس میں پائیں گے
آرہا ہے۔ پیاس۔ خاص اداکار۔ سنہ پربھا۔ پردھان، ایشور لال۔ نذیر۔ گلاب ٹلوریہ

شاندار — تیسرا — ہفتہ
ایک نہایت دلکش سبق آموز سماجک تصویر
جیتن سنیما کانپور میں
جمعہ ۳ جولائی ۱۹۴۲ء سے
روزانہ — ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات
میٹنی شو — اتوار کو ۳½ بجے دن
فلم کارپوریشن کا دلکش سماجک ڈرامہ
خاص اداکار: مہتاب۔ نندیکر۔ گیانی، مینکا۔ راجندر۔ رام دلاری
بہت دلچسپ تصویر ہے تشریف لاکر ضرور لطف اُٹھائیے

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۳۲۴

جماں پر توحق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۱ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۲۶ جمادی الآخر ۱۳۶۱ھ | نمبر ۲۸

ادبیات

جذباتِ سلیم

از جناب مولانا تسلیم ناطقی صاحب سکرٹیری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

دل کی خبر ہے اور بڑی معتبر ہے آج
دلسوز و دل نواز کسی کی نظر ہے آج

شوخی ہے آنکھ میں کہ حیا کا اثر ہے آج
دل کے بہت قریب تمہاری نظر ہے آج

یہ ہاتھ دیکھتا ہے کبھی چارہ گر وہ ہاتھ
پہلو میں میرے دردِ نہ جانے کدھر ہے آج

ہشیاریاں ہیں اور کسی کا مشاہدہ
دنیا خیال و خواب کی زیر و زبر ہے آج

ہر بار لے رہا ہے خدا جانے کس کا نام
ناصح کی بات بات کا دلبر اثر ہے آج

دل والو دل سنبھالے خبردار، ہوشیار
چھوٹا ہوا کمان سے تیرِ نظر ہے آج

تارونکی ہلکی چھاؤں یہ لغزش میں ہر قدم
پابندِ رسم و راہ نمودِ سحر ہے آج

گھبرا کے اٹھ رہی ہے نظر ہل رہے ہیں ہونٹ
اتنی تو اپنے حال کی مجکو خبر ہے آج

باغ بہشت و چشمۂ کوثر، جمالِ حور
اے اہل حشر میری جوانی کدھر ہے آج

دامن کش خیال ہے نظارۂ بہار
ہر برگ گل پہ سُرخیٔ خونِ جگر ہے آج

آئینہ روبرو ہے اداؤں میں دلکشی
اُنکی نظر نظر نہیں میری نظر ہے آج

پہنچی ہے ایسے نقطہ پہ ناصح سے دل کی بحث
دو ٹوک فیصلہ ہے اِدھر یا اُدھر ہے آج

پھولوں کا رنگ اُڑا اُڑا آتا ہے اداس اداس
کیا جانے کس خیال کا دلبر اثر ہے آج

موسیٰ پڑے ہیں غش میں جلا جا رہا ہے طور
اپنی ادائے حسن پہ کس کی نظر ہے آج

بدنام و نیک نام جو چاہے کرے سلیم
ساقی کی اک نگاہ پہ سب خیر و شر ہے آج

دنیائے اسلام

مصر جنگ میں شریک نہیں ہوگا

قاہرہ۔ ۲۵ جون۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے آج رات مصری پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا، کہ حکومت برطانیہ نے مجھے واضح طور پر یقین دلایا ہے کہ وہ مصر کے خلاف ہر جارحانہ حملہ کو آخری وقت تک پسپا کرتی رہے گی۔ اس نے مزید کہا کہ مشکلات کے باوجود موجودہ فوجی صورت حالات اطمینان بخش ہے۔

اس سال برطانیہ کی پوزیشن پچھلے سال کے حالات سے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے اتحادیوں کے نمایندوں سے کئی بار گفتگو کی ہے۔ اور اس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ مجھے مصر میں اتحادی فوجوں کے ساتھ بھی صورت حالات کا گہرا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے اور ان کی اسکیموں سے میں نے واقفیت حاصل کی ہے۔

نحاس پاشا نے ان افواہوں کی تردید کی ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت مصر سے مصریوں کی لام بندی کرنے اور محوریوں کے خلاف جنگ کا اعلان کرنے کے لئے کہا ہے۔ وزیر اعظم نے اس بات کی پھر تصدیق کی کہ مصر جنگ سے باہر رہیگا اور کہا اس سلسلہ میں میں نے ۱۲ اپریل کو جو اعلان کیا تھا اس کا پابند ہوں گا۔ نیز انھوں نے یقین دلایا کہ مصریوں کی حفاظت کے لئے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں گی اور ہر صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ آخر میں نحاس پاشا نے اہل مصر کو افواہوں اشتعال دلانے والوں اور جاسوسوں کے خلاف متنبہ کیا اور کہا کہ ایسے لوگوں کو سخت سزا دی جائیگی۔ آپ نے اپیل کی کہ ان لوگوں کی مذمت کی جائے اور اس طرح ملک کی حفاظت کرنے میں مدد دی جائے۔ آپ نے لوگوں سے کہا کہ وہ خاموش رہیں اور یقین کو قایم رکھیں۔

تمام دنیا میں کتنے مسلمان آباد ہیں

ایک مشہور انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ یوں تو تمام دنیا میں مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن بحر اٹلانٹک اور بحر الکاہل کے درمیان تقریبًا ۳۰ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اور یہ سب علاقے جہاں مسلمانوں کی کافی تعداد آباد ہے۔ ایک دوسرے سے اس طرح سے ملے ہوئے ہیں۔ کہ ایک بہت بڑا اسلامی حلقہ بن گیا ہے۔

ان مسلمانوں کو چھوڑ کر جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مسلم آبادی کی تعداد تقریبًا حسب ذیل ہے:۔

ملک	تعداد	ملک	تعداد
نائیجیریا	۱۷۱۱۹۲۳۰	تانگانیکا	۲۵۰۰۰۰۰
فرانسیسی مغربی افریقہ	۶۰۰۰۰	زنجبار	۱۷۳۰۰۰
مراقش	۶۶۵۶۳۵۸	جزیرۂ نماعرب	۱۸۱۷۹۳۰
الجیریا	۶۳۱۰۳۵۳	ٹرکی	۱۵۸۳۸۶۷۳
ٹیونس	۲۳۳۵۶۲۳	ایران	۱۸۳۵۰۰۰۰
ٹریپولی	۶۲۵۰۰۰	افغانستان	۱۸۳۰۰۰
مصر	۱۲۹۲۹۲۶۹	یوکرین سے سکیانگ تک	۱۷۵۰۰۰۰۰
سوڈان	۵۰۰۰۰۰۰	مغربی اور وسطی چین	۹۰۰۰۰۰
ایبی سینیا	۴۰۰۰۰۰۰	شمالی ہندوستان	۹۰۰۰۰۰۰۰
ایریٹریا	۲۵۰۰۰۰۰	ملایا	۳۵۰۰۰۰۰
سمالی لینڈ	۸۵۴۷۰۰	الیسٹ انڈیز	۴۹۳۴۸۴۵

کل مجموعہ ——— ۳۰۶۹۵۸۵۸۴

ان اعداد شمار میں تقریبًا وہ ایک کروڑ مسلمان شامل نہیں ہیں جو ہندوستان کے دوسرے حصوں میں رہتے ہیں۔ اسی طرح چین کے دو کروڑ مسلمان بھی شامل نہیں ہیں۔ جو چین جیسے وسیع ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

مصر کی جنگی صُورتِ حال

قاہرہ یکم جولائی کل نحاس پاشا نے شاہ فاروق سے ملاقات کی۔ بہت دیر تک جنگی حالات پر بات چیت ہوتی رہی۔ گفتگو صیغہ راز میں ہے ابھی یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ مصری کابینہ کا اجلاس بلایا جائے گا۔ یا نہیں۔ نحاس پاشاہ نے شاہ فاروق سے ملاقات کرنے سے پہلے مصری کیبنٹ کے جلسہ میں شرکت کی جو رات کو ایک بجے جلسہ ختم ہوا۔

وزیر خارجہ عراق کا استعفا

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ عراق کے موجودہ وزیر خارجہ السعید عبد اللہ کا استعفا منظور کر لیا گیا اور وزیر اعظم نے اس عہدہ کا چارج بھی خود سنبھال لیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی ہی ہو جو ہیں دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۸

پنڈت جواہرلال نہرو کا بیان

(واردھا ۹ جولائی) پنڈت جواہرلال نہرو نے ایک اخباری نمایندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہم چاہے جو کریں مگر ہماری خواہش اور ارادہ بالکل صاف ہے۔ ہم چین کے کاز کو یا ہندوستان کے ڈیفنس کو کوئی نقصان نہیں پہونچانا چاہتے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہم برطانی حکومت کے خلاف جو قدم رکھیں وہ خطرناک ہو سکتا ہے لیکن دوسری جانب کوئی قدم نہ رکھنا اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ یہ انتہائی ضروری ہو گیا ہے کہ لوگوں میں مدافعت کی اسپرٹ پیدا کیجائے تاکہ وہ اسپرٹ بالآخر جاپانیوں کے خلاف مدافعت میں کام آئے۔ اگر آج ہم ہندوستان میں خاموشی سے سب کچھ برداشت کرتے رہے تو لوگوں کی مدافعت کی اسپرٹ مردہ ہو جائے گی۔ اب تو کانگریس کے سامنے یہ سوال ہے کہ وہ ایسے قدم رکھے جس سے لوگوں میں مقابلہ کی اسپرٹ اس انداز میں بڑھے کہ جہاں تک ہو سکے جاپانیوں کو یا کسی اور غیر ملکی حملہ آور کو عارضی طور پر بھی مدد نہ پہنچے اور چین کی راہ میں خلل نہ پڑے ممکن ہے کہ فی الحال یہ پوری طرح ممکن نہ ہو۔ کیونکہ ہم جو قدم رکھیں گے اسکے معنی برطانی حکومت کو نہ ماننے کے ہو سکتے ہیں اس سے مزید پیچیدگی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم جو کچھ بھی کریں ہماری نیت اور ارادہ بالکل صاف ہو۔ ہم چین کے کاز یا ہندوستان کے بچاؤ کو نقصان نہیں پہونچانا چاہتے۔ سر اسٹیفورڈ کرپس کے جانے کے بعد سے کانگریس کی پوزیشن بہت کچھ تبدیل ہو چکی ہے۔

مہاتما گاندھی کے نئی تحریک شروع کرنے کے ارادے کے متعلق پنڈت جواہرلال نہرو نے کہا کہ اس پر نظر ڈالنے کا بنیادی طریقہ یہ ہے کہ ہندوستانی عوام کی قوت مدافعت بڑھائی جائے تاکہ وہ حملہ کا مقابلہ کر سکیں۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس سے میں ہندوستان کو کمزور کر دونگا تو میں یہ قدم نہ رکھونگا۔ پنڈت جواہرلال نہرو نے ملایا اور برما کی لڑائی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حالات اس طریقہ پر ڈھل رہے ہیں کہ ہندوستانی عوام زیادہ سے زیادہ مجہول اور زندگی کے ساتھ تن بہ تقدیر ہوتے جاتے ہیں۔

اسلئے اندیشہ ہے کہ اگر حالات کو یونہی چلنے دیا گیا تو وہ جاپانی حملہ کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے برطانیہ کے آگے سپر انداز ہونے کا احساس جاپان کے آگے سپر انداز ہونے کا پیش خیمہ ہے' میں چاہتا ہوں کہ جھکا نہ جائے اور حملہ آور کی مدافعت کو ترقی دی جائے۔

پنڈت جواہرلال نہرو نے اس بات پر زور دیا کہ خود کفالتی اور خود حفاظتی کا پروگرام کانگریس نے اس لئے شروع کیا تھا کہ اس سے ہندوستانی عوام کو مدافعت کے جذبہ کا پس منظر ملتا تھا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

(واردھا ۸ جولائی) کانگریس ورکنگ کمیٹی کے صبح کے اجلاس میں ملک کے سیاسی حالات پر عام بحث ہوئی۔ اور اسی مناسبت سے نئی تحریک شروع کرنے کے متعلق کانگریس کے فرض پر غور ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ تمام ممبر اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ مہاتما گاندھی سے بات چیت کے بعد پرسوں تک ریزولیوشن پاس ہو سکے گا۔ اس بارے میں تو بالکل اتفاق رائے ہے کہ کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔ یہ امر کمیٹی کے پیش نظر ہے کہ بارڈولی میں جس مقصد سے اندولن بند کیا گیا تھا وہ پورا نہیں ہوا اگرچہ مہاتما جی اس کے خلاف تھے، چنانچہ اسکا ان پر ... کہ ورکنگ کمیٹی مہاتما گاندھی سے کہے گی کہ وہ نئی تحریک کی رہنمائی کریں۔

سہ پہر کے وقت کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس سواگرام میں ہوا جس میں مولانا ابوالکلام آزاد، مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہرلال نہرو نے موجودہ حالات پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ ایک غیر ملکی اخبار کے نمایندے سے پنڈت جواہرلال نہرو نے اپنے تاثرات مختصراً یوں بیان کئے اب جو کچھ کیا جائیگا وہ خطرناک ہو سکتا ہے لیکن کچھ نہ کرنا اور زیادہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ ورکنگ کمیٹی کی رائے معلوم کرنے کے بعد مہاتما گاندھی اپنی وہ اسکیم مرتب کریں گے جو پہلے کانگریس ورکنگ کمیٹی اور بعد کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سامنے رکھی جائیگی۔

ابھی تک جو کچھ معلوم ہو سکا ہے وہ یہی ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نئی تحریک کی اسکیم کی بنیادی مراحل طے نہیں کر سکی ہے۔ عام بحث میں سب ممبر حصہ لے چکے ہیں لیکن کانگریسی لیڈروں کو مہاتما گاندھی کے نظریوں اور اپنے ریمارکوں میں مطابقت پیدا کرنا ہے۔

یہ امید پختہ نہیں ہے کہ پرسوں تک ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہو جائیگا کیونکہ مہاتما گاندھی خرابی صحت کی وجہ سے پانچ گھنٹے کے بجائے صرف دو گھنٹے میٹنگ میں شریک ہوتے ہیں اس لئے خیال ہے کہ میٹنگ ابھی تین دن تک رہیگی اس عرصہ میں یہ اطلاعیں بھی جاری ہیں کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہرلال نہرو مل کر اس ریزولیوشن کا مسودہ تیار کریں گے۔ یہ خیال اس لئے کیا گیا ہے کہ اور لیڈر تو سیواگرام سے شام ہی کو چلے آئے لیکن پنڈت جواہرلال نہرو کی واپسی رات گئے ہوئی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ممبروں میں قدم آگے رکھنے کے متعلق تو اتفاق ہے لیکن اس بارے میں کلیتاً اتفاق نہیں ہے کہ قدم کس جانب اور کیسے رکھا جائے۔ بہر حال زبردست اکثریت مہاتما گاندھی کے ساتھ ہے۔

روس اور جرمن

(ماسکو ۹ جولائی) دریائے ڈون کے مورچہ پر جرمن حملوں کا زور برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ گھمسان کی لڑائی کے بعد روسی فوجوں نے شہر ستارہ اسکل خالی کر دیا ہے یہ شہر وردنیز کے اہم ریلوے جنکشن سے ۶۰ میل دکھن پچھم ہے اب جرمن فوجیں اس شہر کے قریب ۵۰ گز چوڑے دریا کو پار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اگر جرمن اس دریا کو پار کرنے میں کامیاب ہو گئے تو وہ اس اہم ریلوے لائن کو کاٹ دینگے جو کہ ماسکو سے روستوف تک جاتی ہے۔ اسکے علاوہ اتر اور دکھن کی روسی فوجیں ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گی۔ ستار بروسکل پر جرمنوں کا قبضہ ہونے سے جرمنوں کے راستہ سے وہ رکاوٹ دور ہو گئی ہے جو وردنیز اور برودو کی جرمن فوجوں کے ملنے میں ایک جگہ پیش آ رہی تھی۔

آج صبح ماسکو ریڈیو نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ وردنیز کے پچھم میں ابھی تک لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن ٹینک پر ٹینک اور فوج پر فوج جھونک رہے ہیں اور انکے حملہ کا زور برابر بڑھ رہا ہے۔ زبردست نقصان کے باوجود جرمن فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں اور اس مورچہ کی لڑائی آخری مرحلہ تک پہنچ گئی ہے۔

جرمن فوجیں دریائے ڈون کو پار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں مگر ابھی تک وہ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکی ہیں جن جرمن فوجوں نے دریائے ڈون پار کر لیا تھا ان کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ اسوقت روسی ان دستوں پر حملہ کر رہے ہیں جو جرمنوں نے دریا کے پچھم میں ڈالرکھی تھیں اور ان پر جرمن حملے پسپا کر دیئے گئے ہیں۔

مصر کے مورچے

(قاہرہ ۹ جولائی) مصر کی لڑائی میں کئی روز سے جو خاموشی چھائی ہوئی ہے اسکے ٹوٹنے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔ لیکن العالمین کے دکھن میں پورب پچھم کی طرف جو مورچہ انگریزی حرف "ما" کی مانند بنا ہوا تھا اسکے پچھمی بازو میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے اور اب یہ بازو پچھم کی بجائے پورب کو پھیل گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ دونوں طرف کی فوجیں موٹر سوار دستوں سے کام لے رہی ہیں اسوقت دونوں کی فوجیں اپنی اپنی پوزیشن مضبوط کر رہی ہیں اور ایک دوسرے کی طاقت کو جانچ رہی ہیں۔

رائٹر کا اسپشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنرل رومیل میدان جنگ میں اسی جگہ کھائیاں کھود رہا ہے جو کہ العالمین میں برطانی مورچوں کے پچھم میں ہے۔ صرف یہی صف ہے جسکی حالت پچھلے ۲۴ گھنٹے میں تبدیل نہیں ہوئی۔ اتحادی موٹر سوار فوجیں برابر گشت لگا رہی ہیں اور پہل ابھی تک انکے ہی ہاتھ میں ہے۔ محوری فوجیں بچاؤ کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ جرمن پنسر ڈویژنوں کو ابھی تک ٹینکوں کی مدد نہیں پہونچی ہے لیکن یہ امر یقینی ہے کہ اٹلی کی مسلح فوجوں کے پاس کچھ نئے بھاری ٹینک ہیں۔ برطانی گاڑیوں کی طاقت برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ کل پیسفک جنگی کونسل میں ڈیڑھ گھنٹے تک مصر کی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

ڈاکٹر رفیق سیدم کا انتقال

ترکی کے وزیر اعظم ڈاکٹر رفیق سیدم کی وفات بھی اتنی ہی پُراسرار ہے جتنی پُراسرار موت یا رسال مصر کے دو وزیروں کی ہوئی تھی جن میں سے ایک پارلیمنٹ کے اجلاس میں اور دوسرا ریل کے سفر کے دوران یکایک جاں بحق ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر سیدم ایک میونسپل تقریب میں کھانا کھانے کے بعد ہی بیمار ہو گئے اور ڈاکٹر کے پہنچتے ہی ان کا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا اس سے زیادہ اس موت کے متعلق ابھی اور تفصیل نہیں معلوم ہوئی ہے۔ انکی عمر ۶۱ سال کی تھی۔ انہوں نے اپنے ملک میں استنبول یونیورسٹی میں اور اسکے بعد جرمنی میں ڈاکٹری تعلیم پائی تھی۔ انہوں نے جتنی شہرت بحیثیت ڈاکٹری میں پائی تھی اتنی ہی شہرت بلکہ اس سے بھی زیادہ شہرت سیاست کے میدان میں حاصل کی تھی۔ گذشتہ جنگ عظیم میں جب ترکی اتحادی قوموں سے لڑ رہا تھا تو ڈاکٹر سیدم فوجی ڈاکٹر تھے اور کمال پاشا نے جو نئی تنظیم کی اس میں ترکی جمہوریہ کے سکریٹری جنرل تھے۔ عصمت پاشا نے پہلے انہیں وزیر صحت بنایا تھا بعد کو وزیر اعظم بنا دیا۔ اس عہدہ پر ۱۹۳۹ء سے ممتاز تھے اور ترکی کو غیر جانبدار رکھنے کا سہرا عصمت انونو کے بعد ان کے اور ایم سراج اوغلو کے سر تھا۔

چانگشا پر حملہ کا خطرہ

(چنگکنگ ۹ جولائی) چنگکنگ کے تازہ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے ہنومان شانسی کی سرحد پر کئی جگہ جاپانی سلسلہ رسل و رسائل کاٹ دیا ہے۔ جاپانیوں کو بھاری نقصان پہونچایا گیا ہے اور ان کا بہت سا سامان چھین لیا گیا ہے۔ جاپانی فوجیں ٹونگ سیانگ اور سورن میں گھس گئی ہیں۔ یہ شہر کیانگسی ہونان ریلوے پر واقع ہیں۔ اس علاقہ میں بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی ہے جاپانیوں کے روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ صوبہ کیانگسی کی راجدھانی نانچنگ کے دکھن میں جاپانی فوجیں اب دکھن سے پچھم کو ہٹ گئی ہیں اور اس وقت فینچنگ اور چیانگ شینگ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ یہ دونوں شہر نانچنگ سے ۳۰ اور ۴۰ میل دکھن پچھم کو ہیں۔ ابھی تک یہ دونوں شہر چینیوں کے قبضہ میں ہیں لیکن جاپانی سپاہی شہری کپڑوں میں ان میں گھس گئے ہیں۔

جاپانی فوجیں چنگ شان پر حملہ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری کے سلسلے میں بطور احتجاج طلباء اسلامیہ صوبہ دہلی کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مفتی اعظم کفایت اللہ صاحب منعقد ہوگا۔

سرکاری احکامات

جلانے کی لکڑی کا نرخ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کانپور میونسپلٹی چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے لئے جلانے کی لکڑی کا مندرجہ ذیل نرخ مقرر کیا ہے:۔

		تھوک	متفرق
ببول	خشک	۱۱ پنسیری	۸ پنسیری
"	گیلی	۱۳ "	۱۰ "
ڈھاک	خشک	۱۲ "	۹ "
"	گیلی	۱۴ "	۱۱ "

تھوک سے مراد ایسی گاڑی جسمیں ۲۰ یا ۲۵ من کے درمیان لکڑی ہو۔

خلاف ورزی کرنے والے کو سزا یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے۔

تانگہ و یکہ کا کرایہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کانپور میونسپلٹی چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کیلئے مندرجہ ذیل تانگہ و یکہ کا کرایہ مقرر کیا ہے:۔

	فرسٹ کلاس	سکنڈ کلاس
ایک طرف فی میل ٹانگہ	۲ر	۵ر
پہلا گھنٹہ	۱۰ر	۸ر
دوسرا گھنٹہ	۶ر	۴ر
پورا دن (۷ گھنٹہ)	صہ ر	للعہ ر
آدھا دن (۵ گھنٹہ)	[illegible]	[illegible]
ایک طرف ایک میل یکہ	۳ر	۲ر
پہلا گھنٹہ	۸ر	۴ر
دوسرا گھنٹہ	۴ر	۳ر

کانپور ہمیرپور روڈ کانپور ہمیرپور روڈ (پکا روڈ) کے یکہ کے کرایہ کے لئے فی سواری ایک میل کیلئے ڈھائی پیسہ (۲½ پیسہ) کلکٹر صاحب نے مقرر کیا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جاوے گی۔

سیمنٹ کی قیمت کلکٹر صاحب نے کانپور شہر اور ضلع کے لئے سیمنٹ کی قیمت فی بوری ۴۱ر مقرر کی ہے۔ خلاف ورزی کرنیوالے کو سزا دیجاویگی۔

شکر کی برآمد کلکٹر صاحب نے حکم دیا ہے کہ شہر کانپور یا ضلع سے کسی قسم کا شکر ریل۔ سڑک۔ دریا یا اور کسی طریقہ سے شہر یا ضلع سے باہر نہیں بھیجی جائے گی۔ علاوہ ان لوگوں کے کہ جنکے پاس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی اجازت حاصل ہو۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دیجائیگی۔

ڈکیتی

۶ جولائی ۱۱ بجے رات کو امپیریل ٹاکیز کے دو ملازم Rs. 141/8 امپیریل ٹاکیز سے سنٹرل ٹاکیز لیکر جا رہے تھے کہ نیوال کمپنی کے پاس پر چند بدمعاشوں نے انکو گھیر لیا اور ریوالور دکھا کر یہ رقم ان سے چھین لی۔

یہ خبر نہایت افسوسناک ہے اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ حکام اور پولیس فوراً توجہ دیکر اسکی مکمل تحقیقات کرینگے تاکہ آیندہ اس قسم کے واقعات رونما نہ ہونے پاویں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں چند بدمعاشوں کا ایک گروہ ہے جو اس قسم کے واقعات وقتاً فوقتاً کرتا رہتا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ دیگر واقعات کی رپورٹ بھی ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو پولیس نے اس پر کیا توجہ دی؟

بہر حال ضرورت اس امر کی ہے کہ پولیس اس واقعہ کو پوری اہمیت دیکر اس طرف پوری توجہ دے تاکہ بدمعاشوں کو اس قسم کے واقعات کرنے کا حوصلہ نہ ہو۔

شہر کی گندگی سٹی کانگریس کمیٹی کے سکریٹری مسٹر بہاوت ڈکشت نے ہیلتھ افیسر اور میونسپل بورڈ کے ممبران کی توجہ شہر کی بیماریوں کی طرف دلائی ہے۔ جو ہر جگہ پھیلی ہوئی گندگی کی وجہ سے بڑھ رہی ہے۔

مزدور سبھا کانپور مزدور سبھا کی انتظامیہ کمیٹی نے ۱۲ جولائی ۱۹۴۲ء کو ڈیفنس ریلیز ڈے منانا طے کیا ہے۔

سٹی ولفیر لیگ سٹی ولفیر لیگ کی زیر نگرانی ایک میٹنگ گاندھی نگر میں ہوئی۔ جسمیں ہر وارڈ میں کنوئیں بنانے کے لئے اور گزشتہ چھ ماہ کے پانی کے ٹیکس کی معافی کے لئے کانپور میونسپل بورڈ سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

نرخ کی خلاف ورزی جلانے والی لکڑی کے سات سوداگر اور شکر کے دو سوداگر اس جرم میں گرفتار کیے گئے ہیں کہ انھوں نے سرکاری مقرر کردہ نرخ سے زیادہ لکڑی اور شکر فروخت کی تھی۔

آئینہ کانپور

ڈسٹرکٹ کسان سبھا ڈسٹرکٹ کسان سبھا نے یو-پی ٹیننسی ایکٹ کی دفعہ ۱۷۱ کے خلاف بطور پروٹسٹ ایک اسپشل ویک (خاص ہفتہ) منانا طے کیا ہے۔

یو-پی آدہندو یو-پی آدہندو (پست اقوام) ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری مسٹر ٹی-سی- کوریل لکھتے ہیں کہ ایسوسی ایشن کا آیندہ اجلاس ۱۸ سے ۲۰ جولائی تک ناگپور میں ہوگا۔

سول ڈیفنس کمیٹی سول ڈیفنس کمیٹی (گروپ الف کوتوالی) کے پریسیڈنٹ مسٹر رورا پرشاد اور وائس پریسیڈنٹ مسٹر رام چندر کھنہ۔ اور سول ڈیفنس کے مجسٹریٹ مسٹر یو۔ این۔ سریواستوا سکریٹری اور مسٹر شمبھو دیال سریواستوا جائنٹ سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔

لیبر افیسر یو-پی گورنمنٹ کے لیبر افیسر مسٹر ایم-سی- پنت سہارنپور اور میرٹھ کے دورہ کیلئے ۱۶ جولائی کو روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ اسٹار پیپر ملس اور مودی ملس کا معائنہ کرینگے۔

یارن ایڈوائزر کمیٹی یو-پی مرچنٹ چیمبر نے مسٹر لکشمی پت سنگھانیا کو یو-پی پراونشیل یارن ایڈوائزر کمیٹی کے لئے منتخب کیا ہے۔

ایک ہندی شاعر کی موت مقامی ہندی شعراء کے ایک میٹنگ میں ایک مقامی ہندی شاعر مسٹر سُدھن لال کی موت پر اظہار رنج و غم کا رزولیوشن منظور کیا گیا ہے۔

کانفرنس جی- آئی- پی ریلوے کے حکام اور مختلف تجارتی آرگنائزیشن کے نمایندوں کی ایک میٹنگ ۱۷ اگست کو ہونا طے ہوا ہے۔

ایجوکیشن بورڈ یو-پی چیمبر آف کامرس نے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کے بورڈ کی نمایندگی کے لئے مسٹر نریندر جیت سنگھ کو منتخب کیا ہے۔

کانپور اسٹوڈینٹ یونین کانپور اسٹوڈینٹ یونین نے اپنے ایک بیان میں لوکل اسٹوڈینٹ سے اے۔ آر۔ پی۔ ٹرننگ کلاسز میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔

گیہوں کی کمی کہا جاتا ہے کہ بازار میں گیہوں کی بہت کمی ہو رہی ہے اور آہستہ آہستہ یہ کمی برابر بڑھ رہی ہے اور یہ خطرہ ہو چلا ہے کہ اگر حکام نے بر وقت اس کا تدارک نہ کیا تو گیہوں کا ملنا بہت مشکل ہو جائیگا۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اس طرف پوری توجہ دینگے تاکہ پبلک کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہونے پائے

لکڑی کافی موجود ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے لکھا ہے کہ شہر میں لکڑی کافی اسٹاک میں موجود ہے۔ لہذا پبلک سے وہ درخواست کرتے ہیں کہ نرخ مقررہ سے کم فروخت کرنے والوں کے نام وغیرہ سے انکو اطلاع دیں تاکہ وہ سرکاری نرخ پر فروخت کرنے کے آرڈر کو مستحکم بنا سکیں۔

ٹرانسپورٹ کی کمی کانپور ہندو سبھا کے سکریٹری نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا ہے کہ شہر میں غلہ اور ایندھن کی کمی ذرائع آمد و رفت کی کمی کی وجہ سے ہے اسکے جواب میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے لکھا ہے کہ اسکے متعلق سوداگران جو ضروری تجاویز پیش کریں گے وہ انکو منظور کریں گے۔

لیبر فرنٹ مزدوروں کی ایک میٹنگ میں مسٹر ڈی۔ اے علوی لیبر فرنٹ نے کہا ہے کہ:۔

"برٹش حکومت کے خلاف نعرے ورکرس کے لئے مفید نہیں ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ انکے ملک کو آزادی حاصل ہو جائے۔ اگر وہ کافی مزدوریاں چاہتے ہیں تو انکو نازیوں اور جاپانیوں کے خلاف لڑنا چاہئے۔ اور اگر وہ اسکے لئے تیار نہیں ہیں تو وہ اپنے ملک کو نہیں بچا سکتے۔ اور نہ اپنے حقوق کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔" آپ نے کہا کہ لیبر فرنٹ نے مختلف آرگنائزیشن کی مخالفت کے باوجود اپنی کوششوں کو جاری رکھا۔ جنگ کے متعلق مہاتما گاندھی کے رویہ پر ملتہ چینی کی اور ورکرس کو انکی ...

موجودہ زمانہ میں حسن فروشی نے ایک مستقل فن کی حیثیت حاصل کرلی ہے۔ چنانچہ حسن فروشی کے ایسے ایسے نادر نمونے دیکھنے میں آتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ابھی حال ہی میں اسپین کی پولیس نے ایک ایسی معصوم صورت حسینہ کو گرفتار کیا تھا جو ایک ہی وقت میں پانچ مختلف آدمیوں کی بیوی بنی ہوئی تھی۔ اس عیارہ نے اپنے ہر شوہر کو یہ یقین دلا رکھا تھا کہ وہی اس کا اکلوتا شوہر ہے لیکن حقیقت یہ تھی کہ اس نے پانچ مردوں کو ایک ہی وقت میں گانٹھ رکھا تھا۔ ان پانچوں سے خوب روپیہ اینٹھتی تھی۔ یہاں تک کہ راز طشت از بام ہوگیا۔ اور مقدمہ عدالت میں گیا۔ وہ نظارہ کس قدر دلچسپ تھا جب یہ عورت ملزمہ کی حیثیت سے کٹہرے میں کھڑی ہوئی تھی اور اسکے پانچوں شوہر کبھی حیرت سے اس عورت کو دیکھتے تھے اور کبھی ایک دوسرے کو تکتے تھے۔ اور دل ہی دل میں کہہ رہے تھے کہ خوب احمق بنے۔

یہ ہے حسن فروشی کا جدید ترین نمونہ۔

ہم سمجھتے تھے کہ ماڈرن طریقہ کی حسن فروشی صرف امریکہ اور یورپ ہی تک محدود ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی عورتیں بھی حسن فروشی کے معاملہ میں کافی ترقی کرچکی ہیں۔ چنانچہ بمبئی کی عدالت میں جب کہ ایک لڑکی اور اس کے والدین پر دھوکہ دہی کا مقدمہ چل رہا تھا تو عدالت یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس لڑکی کے متعدد شوہر ادھر ادھر سے ٹپکنے شروع ہوگئے۔ ہر شخص جو آتا وہ یہی کہتا ہوا آتا تھا کہ یہ لڑکی میری بیوی ہے پہلے ایک شوہر نمودار ہوا۔ اُسکے بعد دوسرا آن دھمکا۔ اسکے بعد تیسرے شوہر نمودار ہوئے۔ عدالت نے جو یہ رنگ دیکھا تو چلا کر کہا "کیا اور کوئی ایسا شخص موجود ہے جو اس لڑکی کے شوہر ہونے کا دعوےٰ کرسکے" گویا عدالت کو یہ توقع تھی کہ اس لڑکی کے دو چار شوہر ابھی اور نمودار ہوں گے۔

اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ لگالیجئے کہ ہندوستانی عورتوں نے بھی مغربی عورتوں کی تقلید میں حسن فروشی کے کیسے کیسے نئے ڈھنگ نکال لئے ہیں۔؟

ہم نہیں چاہتے کہ جرمنی یا جاپان ہندوستان آئے!

گورکھپور ۲۳ جولائی۔ ہم نہیں چاہتے کہ جرمنی یا جاپان ہندوستان میں آئیں۔ ہم ہتھیاروں یا بغیر ہتھیاروں کے ان کے خلاف لڑیں گے۔ یہ الفاظ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پبلک جلسہ میں جو گورکھپور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے پریذیڈنٹ پنڈت سورج بلی پانڈے کی صدارت میں منعقد ہوا، فرمائے۔

پنڈت نہرو نے فرمایا کہ برطانیہ کی طرح جاپان بھی ہندوستان کی آزادی کا وعدہ کرنے کے لئے شیریں الفاظ براڈکاسٹ کرتے ہیں۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ کوئی بھی ہندوستانی کو آزادی دینا نہیں چاہتا، جبتک انھیں مجبور نہ کیا جائے حالات ہر روز بدترین ہوتے جارہے ہیں۔ جرمن مصر میں داخل ہورہے ہیں۔ اور جاپانی ہندوستان کی سرحد پر پہونچ چکے ہیں۔ آپ نے افسوس ظاہر کیا کہ برطانیہ خود مصیبتوں کی دعوت دے رہا ہے،

اور جب تک وہ ہندوستان اور دنیا کے دوسرے غلام ملکوں کو آزاد کرنے کا ارادہ نہیں کرتا اُس وقت تک اس کی مصیبتوں کا بھی خاتمہ نہیں ہوگا۔

مہاتما گاندھی کے مجوزہ پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ مہاتما جی جلد ہی تحریک شروع کرنے والے ہیں۔ یا آزادی لینے کے لئے کوئی تحریک سوچ رہے ہیں۔ اسلئے آپ لوگوں کو اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہیے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ لڑائی کے بعد کیا ہوگا؟ میرے خیال میں ہم ملک کو اُس وقت تک نہیں بچاسکتے۔ جبتک خود بڑھے ہوئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مہاتما گاندھی برطانوی گورنمنٹ سے کہہ رہے ہیں کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور ملک کا بچاؤ ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں چھوڑ دو۔ تقریر جاری ہے [illegible]

مُصنّف!

جناب بی این شرما ایم اے

اُسے پیدا کیا ہے دوسروں کا رونا رونے کیلئے۔

دوسروں کی مصیبتیں اور ضروریات کو دنیا پر واضح کرنے کے لئے۔

وہ شعلوں سے کھیلتا ہے۔ زندگی کی تلخیوں کو پی جاتا ہے۔

مگر بذات خود وہ کوئی ہستی نہیں۔

وہ جیتا ہے دوسروں کے لئے۔

وہ ایسی فصل بوتا ہے جس کو دوسرے کاٹیں۔

اس کے نقش صفحہ تقدیر پر ذہانت کے آنسو ہیں۔

قرطاس صفحہ پر تڑپتے ہوئے دل کے لرزتے سائے میں وہ پیدا ہوتا ہے۔

غریب گھرانوں میں۔ اونچے محلات، شاندار عمارات عیش و عشرت کی آماجگاہ میں نہیں۔

قدرت اُسے اپنے ہنگورے میں جھلاتی ہے۔ وہ بچہ ہے۔ اور اسی واسطے وہ رو سکتا ہے، چیخ سکتا ہے اور چنگھاڑ رہا ہے۔

صبح کی سپیدی سے شام کے دھندلکے تک۔

..... اور وہ چیخ اُس کی زلیست میں کوئی نہیں سن پاتا بلکہ جب ......

اسکی زندگی کا چراغ بجھتا ہے تو اُس کے آنسوؤں کو دنیا موتی سمجھ کر سمیٹ لیتی ہے۔ سنہری حرفوں سے وقت کے صفحات پر اُس کا نام لکھا جاتا ہے لیکن خدا نے اُسے پیدا کیا ہے دوسروں کا رونا رونے کے لئے۔

پنڈت جی نے کہا کہ ہم نے بہت عرصہ انتظار کیا اور ایک یا دو سال مزید انتظار کرسکتے ہیں۔ لیکن لڑائی کی وجہ سے ہم اور زیادہ انتظار نہیں کرسکتے۔ ہم یہ نہیں دیکھ سکتے۔ کہ ہندوستان روزانہ اپنے مالک بدلتا رہے۔ اسکے لئے یہ تباہی کے معنی ہوں گے اسلئے ہمارے لئے یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ پہلے ہندوستان کو آزاد کریں اور اسکے بعد جاپانیوں یا دوسرے حملہ آوروں کے خلاف ہتھیاروں یا بغیر ہتھیاروں کے لڑیں۔

حکومت جسے کہے گی اُسے اپنے گھر میں رکھنا اور کھانا دینا پڑیگا

نئی دہلی ۲۴ جولائی، ڈیفنس آف انڈیا رولز کی ایک ترمیم میں یہ بتلایا گیا ہے کہ:۔

"موزوں گورنمنٹ کسی حکم کے ذریعہ مکان کے رہنے والوں سے یہ کہہ سکتی ہے کہ جبتک حکم نافذ ہے اگر حکومت کسی آدمی کو اُسکے یہاں رکھنا چاہے، اُسکے ساتھ تیمار دار ہو یا نہو تو وہ اُسکے رہنے، کھانے یا دونوں کا انتظام کریں۔

موزوں گورنمنٹ کسی حکم کے ذریعہ مالک مکان یا اس میں رہنے والوں سے یہ کہہ سکتی ہے کہ مقرر کردہ افسر کو رہنے کی جگہ اور ان لوگوں کے متعلق جو اسمیں رہتے ہیں اُنھیں اطلاعات بہم پہونچائیں۔

مکان میں رہنے کا معاوضہ اس قانون کے ماتحت ہوگا جو کچھ کہ موزوں گورنمنٹ مقرر کردے گی۔ اور وہ گورنمنٹ اسمیں رہنے والوں کو ادا کردے گی۔ اور جو روپیہ گورنمنٹ اس قانون کے مطابق رہنے کے معاوضہ میں مکان والے کو دیگی۔ وہ گورنمنٹ رہنے والے سے مالگذاری کے طور پر وصول کرے گی۔

گورنمنٹ ایک حکم کے ذریعہ شکایتیں سننے کیلئے اس قانون کے احکام کے ماتحت ایک اتھوریٹی مقرر کردے گی۔ جس شخص کو اس حکم سے آزردگی ہو۔ وہ اس اتھوریٹی کے پاس اپنی شکایات لیجاسکتا ہے۔ اور ان شکایات کو سنکر اتھورٹی اُن احکام کو کاٹ یا بدل سکتی ہے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

اس قانون میں "موزوں گورنمنٹ" کے معنی چھاؤنی کے علاقوں۔ مرکزی حکومت۔ اور دوسرے علاقے جو سنٹرل گورنمنٹ اور صوبائی گورنمنٹ میں ہوتے ہیں کے ہیں۔

چینی عورتوں کی زندگی

از مسٹر رام داس

جاپان سے لڑائی ہوجانے کے باعث چینی عورتوں کی زندگی کا پلٹ ہوگئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس لڑائی سے پہلے چینی عورتیں بہت پیچھے تھیں۔ مگر اب مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں نئے خیالات اور اُمنگیں زیادہ تیزی کیساتھ پیدا ہورہی ہیں۔

مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو زیادہ مواقع انقلاب حیات پیدا کرنے کے ملے۔ کیونکہ مردوں کے مقابلہ پر عورتیں تھیں بھی زیادہ غلام۔

چین میں زندگی حال تک بلکہ آجکل بھی خاندان کی بنیاد پر قائم ہے۔ ہر چند کہ اُسوقت بھی چینی بیوی کی طاقت اپنے خاندانی حلقہ اثر میں بہت زیادہ تھی۔ لیکن پھر بھی وہ باہر کی دنیا سے بالکل الگ تھلگ زندگی بسر کرتی تھی ان کے پاؤں قید کرکے رکھے جاتے تھے اسلئے وہ لازمی طور پر مردوں کے رحم و کرم پر تھیں۔ انقلاب کا پہلا فتویٰ عورتوں کے پیر جکڑنے کی رسم کے خلاف ہوا۔ اب سوائے ان چند گاؤں کے جہاں جنگ کا اثر نہیں پہونچ سکا ہے تمام شہروں اور جنگ زدہ علاقوں میں جہاں اور قومی بیداری کے آثار دیکھنے میں آتے ہیں وہاں عورتوں کے معمولی قسم کے پیر بھی ہیں۔

جاپانی جنگ نے چینی عورتوں کو پرانی رسوم کی قید سے نجات دلانے میں بڑی مدد دی ہے۔ جاپانی حملوں کی تاب نہ لاکر جو ہزارہا عورتیں اندرون ملک میں آکر پناہ گزین ہوگئیں ہیں۔ اُن کی مدد کا کوئی سامان سوائے اپنی ذاتی قابلیت اور کام کے سمت و وسعت کے اور کچھ نہیں ہے۔ اس موقع پر چینی، اتحاد باہمی کی صنعتوں کے محکمہ نے ان عورتوں کی جو مدد کی وہ بہت ہی قابل ستائش ہے۔ نہ صرف یہ کہ ان عورتوں کو اس قابل بنایا کہ وہ اپنی روزی خود پیدا کرسکیں بلکہ یہ بھی کیا گیا کہ اس محکمہ کی جانب سے اسکول صنعت و حرفت سکھانے کے جابجا کھولے گئے۔ جہاں کام بھی سیکھو اور کماؤ بھی۔ کوآپریٹیو سوسائیٹی کے ذریعہ اس طرح عورتوں کو اوّل مرتبہ جمہوریت کی برکتوں سے فائدہ اُٹھانے کا موقع ملا۔ یہاں چینی عورتیں دیگر عورتوں کی مانند، کام کو جلد سیکھنے والی۔ لائق محنتی۔ اور اپنی دیسی بھگت دیگر بہنوں کو یہ فنون اور معلومات بتانے والی مستیاں ثابت ہوتیں۔

شمال مغربی ہیڈکوارٹر میں جو عورتوں کا محکمہ کام کرتا ہے۔ وہ اس علاقہ میں تمام تعلیمی کاموں ذمہ دار ہے نہ صرف مردوں اور عورتوں کے لئے بلکہ بچوں کے لئے بھی اس محکمہ کے ذمہ پارچہ بافی کی کل کلاسیں کھولنا بھی ہے نیز عورتوں کے لئے امداد باہمی کی تحریک چلانا۔ گھریلو تعلیم اور صحت وغیرہ کا بھی، ان ہی سے تعلق ہے اس محکمہ کی کوشش سے ان پناہ گزیں عورتوں، بیواؤں اور یتیموں کے لئے ایک شالی شہر چمن نما بنادیا ہے۔ اور یہ ثابت کردیا ہے کہ چین کی عورتیں، نوجوان چین کے لئے بہت ترقی پسند اور لائق لیڈر ثابت ہوں گی۔ آج کل عورتوں کی تنظیم کا کام جو عورتیں کر رہی ہیں وہ اکثر ایسی عورتیں ہیں جو غیر ملکوں میں کچھ سیکھ کر آئی ہیں اور اپنے وطن میں آکر نہایت قلیل تنخواہ پر اپنے ہم وطنوں کی مدد اس نازک موقعہ پر کر رہی ہیں۔

یہ جنگ چینی عورتوں کیلئے ایک لمحۂ آزمائش ہے مس یو آئی مشہور چینی خاتون لیڈر کہتی ہیں کہ اگر ہم اپنی قوم کو اپنی صحیح صلاحیت دکھا سکتی ہیں۔ اپنی اہمیت واضح کرسکتی ہیں اگر ہم جفاکشی اور تکلیف برداشت کرسکتی ہیں اور خود اپنے انقلابی پاؤں پر کھڑے ہونیکی لیاقت پیدا کرسکتی ہیں۔ مردوں کی اعانت کیلئے راہ دیکھے بغیر تو یقین رکھئے کہ اس جنگ کے بعد چین کی عورتوں کی حالت اس سے کہیں مختلف ہوگی۔ جو ۳۷ء میں یہاں تھی۔

صنعتی اور باہمی امداد کے کاموں میں عورتوں کی تربیت کسطرح کیجاتی ہے یہ دیہاتی عورتوں کو بیس بیس کی ٹولیوں میں ہیڈکوارٹر یا دوسرے مرکز پر لایا جاتا ہے اور ایک مہینہ کی انہیں کل کام سکھایا جاتا ہے۔ ایک مہینہ کے بعد انھیں [illegible]

صحت کے دَس اصول

۱۔ دن ہو یا رات، صحت کے لئے تازہ ہوا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور صرف عمدہ ہوا ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان پھیپھڑے اور سینہ کے امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۲۔ سادہ کھانا اور سادہ پانی استعمال کرنا صحت کے قائم رہنے کی بہترین ضمانت ہے۔

۳۔ حرکت ہی زندگی کا نام ہے اس روزانہ کھلی ہوا میں کچھ ورزش کرلینا گویا اپنی زندگی کو قائم رکھنا ہے۔

۴۔ اپنے جسم کو خارجی اثرات سے بچانے کے لئے قدرت نے ہمیں جلد عطا کی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہم اُسے اچھی حالت میں رکھیں۔ تاکہ یہ ہمارے اندرونی اعضاء کو باہر کی گرمی سردی اور دوسرے مضر اثرات سے محفوظ رکھ سکے۔ روزانہ تازہ پانی سے غسل کرنا اور ہفتہ میں ایک مرتبہ گرم پانی سے غسل کرنا بدن کی جلد کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ آنیوالی مصیبتوں کا مقابلہ کرسکے۔ اور جسم کو تکلیف پہونچانے والی چیزوں کو اوپر روک لے۔

۵۔ ہم لباس میں بالعموم صحت کا خیال نہیں رکھتے صحت کے لئے ضروری ہے کہ نہ لباس زیادہ وزنی ہو اور زیادہ تنگ ہو۔

۶۔ رہنے کا مکان، روشن۔ کشادہ۔ اور صاف ستھرا ہو۔ اس میں دھوپ ہوا۔ بخوبی پہونچ سکتی ہو۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مکان میں راحت اور آرام کے سامان مہیا ہوں۔

۷۔ نظافت اور پاکیزگی۔ صحت اور زندگی کے لئے ہر چیز سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ جو لوگ کھانے پینے پہننے اوڑھنے اور رہنے سہنے میں صفائی کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں اور اپنے اخلاق بھی پاکیزہ رکھتے ہیں وہ بیمار بھی کم ہوتے ہیں اور طویل عمر بھی پاتے ہیں۔

۸۔ نفس کے تاثرات بھی صحت میں بہت کچھ دخل رکھتے ہیں، چنانچہ جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں جن سے اُن کا نفس خوش اور ضمیر مطمئن ہو۔ وہ اپنے جسم اور اپنی عقل کو بہت سے امراض سے محفوظ رکھتے ہیں۔

۹۔ رات سونے اور آرام کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور اسے جسم اور اپنی عقل کو اور نفس کو تھکا دینے والی مصروفیتوں میں گذارنے والے کبھی صحت ور رہ سکا نہیں سکتے۔ سینماؤں اور تھیٹروں کے ہال تفریح گاہیں نہیں ہیں۔ بلکہ امراض کی پرورش گاہیں ہیں کہ ہزاروں آدمی اپنے مرض کا مادّہ انھیں جگہوں پر لاتے ہیں۔

۱۰۔ بیکار آدمی کبھی اپنی صحت کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ تندرست رہنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے کو اچھے کاموں میں مصروف رکھے۔

پریزیڈنٹ روزویلٹ کے نام پنڈت جواہر لال نہرو کا پیغام

لندن ۲۴ جولائی۔ سیاسی مشاہد اور مبصر اس واقعہ کو خاص اہمیت دے رہے ہیں کہ جب مسٹر چرچل نے پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ملاقات کی تو کرنل جانسن بھی واشنگٹن میں موجود تھے۔ کہا جاتا ہے کہ کرنل جانسن ہندوستان سے دو اہم دستاویزیں اپنے ساتھ لیگئے ہیں۔ ایک اس چٹھی کی نقل بتائی جاتی ہے جو مہاتما گاندھی نے مارشل چیانگ کائی شیک کو لکھی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں مہاتما جی نے لکھا تھا کہ اگر انگریز اور امریکن ہندوستان سے چلے جائیں تو ہندوستان چین کی پوری امداد کرسکتا ہے۔

دوسری دستاویز پنڈت جواہر لال نہرو کی چٹھی بتائی جاتی ہے۔ جو پریذیڈنٹ روزویلٹ کے نام ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ قوم پرست ہندوستان کے نظریہ سے اچھی طرح باخبر ہوجانے کے بعد پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ہندوستانی مسئلہ کے حل کی ضرورت پہلے سے زیادہ محسوس کررہے ہوں گے۔ اور مسٹر چرچل سے اس بارہ میں ذکر آیا ہوگا۔ مگر اس بات کی کوئی علامت نہیں ظاہر نہیں ہوتیں کہ برطانوی حکومت کانگریس سے کسی نئی اور اُمید افزا بنا پر بات چیت پھر شروع کرے گی۔

سے گھر واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہاں بیٹھ کر دوسروں کو سکھالے۔ چرخہ چلانے، کپڑا بننے۔ اور امداد باہمی کے دیگر کام کرنا شروع کریں۔ اسطرح امداد باہمی کے سینکڑوں مرکز عورتیں [illegible]

نکارہ فلمیں

ہندوستان میں ہر سال تقریباً دو ڈھائی سو فلمیں تیار ہوتی ہیں۔ ان سیکڑوں فلموں میں سے مشکل ہی سے ایک دو تصویریں ایسی ہوتی ہیں جن کو صحیح معنوں میں فلم کہا جاسکے، ورنہ باقی تمام تصاویر صرف نام کی تصاویر ہوتی ہیں۔ جن کا نہ افسانہ درست ہوتا ہے نہ ڈائرکشن قابل اطمینان ہوتا ہے یہاں تک کہ بعض فلموں کی تو یہ کیفیت ہے کہ ان میں تسلسل تک کا پتہ نہیں چلتا۔ بس یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے مختلف فلموں کے بے معنی ٹکڑوں کو جوڑ کر فلم کی صورت دیدی گئی ہو۔

ہندوستانی فلموں کی اس ناگفتہ بہ حالت کو دیکھتے ہوئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کیا اسباب ہیں جن کی بنا پر ہندوستان کی فلمی صنعت ابھی تک پستی سے نہیں اُبھر سکی ہے۔ ہمارے خیال میں ہندوستان کے ایک بڑے فلم ساز نے ہندوستانی فلموں کے بارے میں اپنے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اس قابل ہیں کہ ہندوستان کے تمام فلمساز ان پر غور کریں۔ پچھلے دنوں اس فلم ساز نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ:۔

"ہماری فلمی صنعت اُسوقت تک کبھی ترقی نہیں کرسکتی جبتک ہمارے سامنے بہترین فلموں کی تیاری کے مقابلہ میں کثرت سے فلمیں تیار کرنے کا اصول موجود ہے۔ کثرت ہمیشہ چیز کی بہتری کو گرا دیتا ہے چنانچہ ہم بھی کثرت سے فلمیں تیار کرتے ہیں لیکن کبھی اُن کو بہتر بنانے کی کوشش نہیں کرتے..."

یہ ہے ہندوستان کے ایک بڑے فلمساز کی ہندوستانی فلموں کے بارے میں رائے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کی ایک دو فلم کمپنیوں کو چھوڑ کر باقی تمام فلم کمپنیاں صنعتی سامان تیار کرنے والی فیکٹریوں کی طرح فلمیں مینوفیکچر کررہی ہیں۔ ان کے سامنے کوالٹی کا کوئی سوال نہیں یہ تو صرف مقدار اور تعداد کی قائل ہیں۔ خواہ ان کی فلمیں سرے سے بیرنگ بالکل ناکارہ ہی کیوں نہ ثابت ہوں۔؟ اور یہ غلط طریقہ کار محض اسلئے اختیار کیا جارہا ہے تاکہ اس غلط طریقہ کار سے زیادہ سے زیادہ روپیہ پیدا کیا جاسکے۔

ایک دو نہیں ایسی بیشمار اعلیٰ فلمیں پیش کی جاسکتی ہیں جن سے ہر ایک فلم نے پوری ایک درجن فلموں سے زیادہ مجموعی طور پر آمدنی دی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی ہندوستانی فلم ساز عامیانہ اور بازاری رنگ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ فلمیں مینوفیکچر کرتے چلے جائیں۔ حالانکہ اگر یہی فلم ساز کم تعداد میں بہترین فلمیں تیار کریں۔ تو یہ آمدنی بھی خوب کرسکتی ہیں اور فلمی صنعت کا معیار بھی کافی بلند ہوسکتا ہے۔

کمزور اور ناکارہ فلموں کی تیاری صرف فنی لحاظ سے قابل اعتراض نہیں بلکہ تجارتی نقطۂ نظر سے بھی یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

ہندوستانی فلم ساز اگر سنیما دیکھنے والی پبلک کو ہندوستانی فلموں سے متنفر کردینا نہیں چاہتے تو ان کو ناکارہ فلموں کی تیاری بند کردینا پڑے گی۔ اور صرف وہ فلمیں تیار کرنی ہوں گی جو معیاری ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں کیا جائے گا تو ہم کو اندیشہ ہے کہ ہندوستان کی فلمی صنعت کو بہت بڑا نقصان پہونچ جائے گا۔

بیس ہزار نہیں دو ہزار

پرسوں مسٹر چرچل نے برطانوی پارلیمنٹ میں جو تقریر کی تھی اسکی رپورٹ میں یہ شائع ہوا تھا کہ ہم نے روسیوں کو بیس ہزار ٹینک دیئے۔ اب رائٹر ایجنسی کے ذریعہ اسکی تصحیح موصول ہوئی ہے کہ انھوں نے ۲۰ ہزار نہیں بلکہ ۲ ہزار ٹینک کہے تھے۔

دنیا کے غم میں تو ہرگز مبتلا نہو ۔ ورنہ تباہ ہوجائے گا ۔

عورت اگر تباہ کرنے پر آجائے تو خود کو دنیا کے کسی گوشہ میں پناہ نہیں مل سکتی ۔

عورت اگر ایک وقت مکر و فریب کی تصویر دکھا دیتی ہے تو دوسرے وقت ایثار و وفا کا مرقع ۔

پختہ ارادہ کبھی ناکام نہیں ہوتا

امانت میں خیانت مت کرو

عورت کی صحیح تعریف "محبت" اور "وفا" ہے

موت کو مت بھول تاکہ دنیا کی طرف مائل نہو ۔

خوش سلیقہ عورت مرد کے افلاس کو دور کردیتی ہے

اخلاص سے کام کرنا سیکھو ۔ تاکہ اُسکی خبر تمہیں ملے ۔

---

۴ ذکر ہے کہ جاپان نے یورپ میں لڑائی چھڑنے سے پہلے ہی یہ کام اپنے ذمہ لیلیا تھا ۔

رنگروٹ ۔ [illegible] آج مجھے کچھ آزادی دیجئے اور آپ کا کتنا [illegible] ۔ [illegible] اُس کا برا نہ مانیں ۔

افسر :- کیوں ؟

رنگروٹ :- جناب آج میری بیوی پریڈ دیکھنے آرہی ہے ۔

ٹیکس لگانے والے ۔ اور ٹیکس جمع کرنے والے افسر کا دفتر ایک ہی عمارت میں تھا ۔ ایک شخص برآمدہ میں پہونچا تو چپراسی نے دریافت کیا :-

"آپ کس کام کے لئے یہاں آئے ہیں" ؟

نووارد :- "ٹیکس کے لئے"

چپراسی :- ٹیکس جمع کرنے ...... ؟ یا ٹیکس پر بحث کرنے - ؟

انڈو چائنا اور سیام کی حد بندی

ٹوکیو ۴ جولائی ۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا کہنا ہے کہ انڈو چائنا اور سیام کی سرحدوں کو قائم کرنے کے لئے ۱۱ جون کو دونوں ملکوں اور جاپان کے نمائندے سیگاؤں میں باضابطہ طور پر دستخط کریں گے ۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ۴

اس زنجیر کو مضبوط کیجئے

بڑے بڑے برطانوی ملک مع نو آبادیات' امریکہ' ہندوستان' روس اور چین' ایک ہی زنجیر کی کڑیاں بن گئے ہیں تاکہ وہ اُن ابتدائی حملہ آوروں کا مقابلہ کریں جو دنیا کی امن پسند اقوام کی زندگی اور آزادی کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔

متحدہ قوموں کے زبردست وسائل' اُن کی شاندار اور بہادرانہ پسپائی' اُن کا فتح کے لئے استقلال اور سب پر طرہ یہ کہ اُن کا حق بجانب ہونا اعلانیہ اور یقینی طور پر فتح کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے

اس آزادی کی خوفناک جنگ میں فتح پانے کے لئے کروڑوں روپیوں کی ضرورت ہے ۔ مالی امداد کیجئے فتح کو قریب تر لانے کے لئے اور اپنی حفاظت کے لئے ۔ ایک ایک روپیہ جہاں تک ہوسکے بچائیے اور اسے ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس پر لگائیے۔

ہر دس روپیہ والا ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع دیتا ہے

خریدئے ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو

قطب شمالی کے قریب ایک چڑیا ہوتی ہے جو مسلسل ہفتہ بھر تک اُڑ سکتی ہے ۔

تمام جانداروں میں کچھوا سب سے زیادہ فاقہ برداشت کرسکتا ہے ۔

فرانس میں بہترین مرغیاں وہ تیار ہوتی ہیں جو انگوروں کی بیلوں میں پالی گئیں ۔

سینٹ پال کے گرجا گھر میں ایک ہال ہے جس میں ۲۶ ہزار آدمی جمع ہوسکتے ہیں ۔

قدیم یونانیوں کے یہاں مکھن نہیں ہوتا تھا پس اس کے لئے ان کے یہاں کوئی لفظ نہیں ہے ۔

بجلی کے ذریعہ سے گرمائے ہوئے چھتوں سے ۱۷ فی صدی شہد زیادہ پیدا ہوتا ہے ۔

ایک ہوائی جہاز کی تیاری میں لکڑی ۔ دھات ۔ کپڑے چمڑے وغیرہ کے دس ہزار ٹکڑے استعمال ہوتے ہیں

اگر کوئی ہوائی جہاز ۰۵ امیل فی گھنٹہ اُڑے تو ۱۰۵ برس میں سورج تک پہونچ جائے گا ۔

ہندوستان ہندوستانیوں کے سپرد کردینا چاہیئے !

امریکہ کا اخبار کلیو لینڈ ریکارڈ "وقت نکلا جارہا ہے" کے عنوان سے لکھتا ہے کہ :-

"ہندوستان بالآخر آزاد ہوگا اس پر تو صاد کردیا جاتا ہے ۔ لیکن وائسرائے کی طاقت کم کرنا منظور نہیں ہے ۔ یہی رجعت پسندوں کا وہ نیا رویّہ ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کے متعلق کوئی نئی اسکیم پارلیمنٹ میں پیش نہیں ہوسکتی ۔ بار بار اس احتیاط کی تلقین کیجاتی ہے کہ یہ جلدی کا کام نہیں ہے ۔ اور اس خواہش نے خیال کی صورت اختیار کرلی ہے کہ زمانہ آپ ہی حالات سدھارے گا ۔ ہم تو ہمیشہ یہ یقین کرتے رہے ہیں کہ برطانوی رجعت پسند ہمارے (امریکہ کے) رجعت پسندوں سے زیادہ سمجھدار ہیں ۔ اور کئی معنوں میں وہ ہیں بھی ۔ ان میں گھریلو معاملوں کی دوستی کے بارے میں لچک زیادہ ہے ۔ اور وہ اپنے حقوق کی کاٹ چھانٹ پر کم تلخی کا اظہار کرتے ہیں ۔ لیکن ان کے عالمگیر نظریہ میں بہت کم تبدیلی ہوئی ہے ۔ آج بھی جبکہ دور یورپ میں ان کی سلطنت ٹوٹ رہی ہے ۔ انھیں اپنی پالیسی میں ڈرامہ نما تبدیلی کی ضرورت نہیں سوجھتی ۔ وہ پچھلے آتب کی روشنی میں ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں ۔ ابھی تک یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی کہ برطانیہ کو دو باتوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے ۔ یعنی یہ کہ وہ ہندوستان کو اپنے ہاتھ سے کھو کر ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں کھو دیتے ہیں ۔ یا جاپانیوں کے ہاتھوں میں ۔ ایشیا کی لڑائی ایشیا والے ہی جیت سکتے ہیں ۔ ہم اُن کی مدد کرسکتے ہیں ۔ مگر ہم کروڑوں مقامی آدمیوں کو پس پشت ڈال کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ معاملہ کو لیں چلاؤ ۔ ہانگ کانگ اور سنگاپور میں یہ تدبیر کارگر نہیں ہوئی ۔ اور برما میں تو اسکا بہت ہی عبرتناک انجام ہوا ۔ اور برمی جاپانیوں کا مقابلہ کرنے کے بجائے متشددانہ انداز میں انگریزوں پر پلٹ پڑے ۔

برطانیہ کے باشندے خود حالات کا بہتر احساس رکھتے ہیں اور وہ اگر اپنے حال پر چھوڑ دیے جائیں ۔ تو شاید ہی شبہ نہیں کہ ہندوستان کو فوراً درجہ نو آبادیات مل سکتا ہے ۔ لیکن باوجود اس کے کہ ہر منٹ اہمیت رکھتا ہے اعلیٰ درجہ کا رجعت پسند اس حقیقت کا سامنا نہیں کرسکتا کہ اب بالکل ہی ہندوستان پر غلبہ کا وقت ختم ہوچکا ہے ۔

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا ضرور لحاظ رکھئے ۔

چاندنی

مُوپاسان کی ایک کہانی کا آزاد ترجمہ!

از سید عزیز حیدر بی اے کھجوی

میڈم جولی روبر تنہا اپنی خاموش نشستگاہ میں جو جھٹ پٹے وقت کے سایوں میں تاریک ہوچلی تھی ۔ عدم توجہی سے کچھ مطالعہ کررہی تھی ۔ اس کی نگاہیں ہر آواز پر ادہر کی طرف اُٹھ جاتی تھیں ۔ بات یہ تھی کہ وہ اپنی بڑی بہن میڈم ہنریٹ کیٹور کا جو سوئٹزرلینڈ کی سیاحت سے فوراً واپس آچکی تھی ۔ بے چینی کے ساتھ انتظار کررہی تھی ۔ میڈم ہنریٹ نے اپنا مکان پانچ ہفتے پہلے چھوڑا تھا ۔ سوئٹزرلینڈ سے اپنے شوہر کو ۔ اسکی ریاست میں جہاں کچھ دیکھ بھال کی ضرورت تھی تنہا روانہ کرکے خود وہ اپنی بہن کے ساتھ چند روز پیرس میں گذارنے کے لئے آرہی تھی ۔

انتظار کی گھڑی آخر کار ختم ہوگئی ۔ دروازہ پر گھنٹی کی آواز سنائی دی ۔ اور معاً میڈم ہنریٹ سفری لبادہ میں لپٹی ہوئی نشستگاہ میں داخل ہوئی ۔ بغیر کسی رسمی خیر مقدم کے دونوں بہنیں ایکدوسرے سے والہانہ لپٹ گئیں ۔ اُن کی گرمجوشی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی ہی گئی ۔ پھر گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا ۔

میڈم ہنریٹ کے نقاب اور ہیٹ علیحدہ کرتے کرتے اُنھوں نے متعدد سوالات ایک دوسرے سے صحت ۔ گھر اور دوسری چیزوں کے متعلق کرڈالے ۔

اب چونکہ بالکل اندھیرا ہوگیا تھا میڈم روبر نے لیمپ لانے کے لئے گھنٹی بجائی ۔ جوں ہی لیمپ کمرہ میں آیا اُسنے اپنی بہن کے چہرہ کو غور دیکھا ۔ اس سے دوبارہ بغلگیر ہونے والی ہی تھی کہ میڈم ہنریٹ کے سیاہ اور چمکیلے بال کے ڈھیر میں اس کی کنپٹیوں کے گرد سفید بال کے ڈوکچھوں کو دیکھ کر حیرت و استعجاب سے ٹھٹکا سا کررہ گئی ۔ عالم سکوت میں وہ اپنی بہن کو بہت دیر سے دیکھا کیا ! اسکو خیال گزرا کہ چوبیس برس کی عمر میں یہ تبدیلی جو سوئٹزرلینڈ کی روانگی کے بعد بہت ہی تھوڑے عرصہ میں رونما ہوئی ہے ۔ اس بات کی علامت ہے کہ اُسکی بہن پر کوئی غیر متوقع اور عظیم آفت نازل ہوگئی ہے اسکی آنکھیں بھر آئیں اور اس نے پوچھا ۔

"یہ کیا ماجرا ہے ہنریٹ"

ایک غمناک تبسم کے ساتھ جس سے دل کی اندرونی جلن کا اظہار ہوتا تھا ۔ دوسری نے جواب دیا :-

"کیوں ؟ کچھ بھی نہیں ۔ میں تم کو یقین دلاتی ہوں کیا تم میرے سفید بالوں کو دیکھ رہی تھیں" ؟

میڈم روبر کو یقین نہ آیا ۔ اُس نے اپنی بہن کے شانوں کو جھنجھوڑا ۔ اور ایک متجسس نگاہ ڈالتے ہوئے پھر سوال کیا ۔

"آخر تمھیں کیا ہوا ہے ؟ مجھ سے بیان کرو ۔ کیا حادثہ پیش آیا ہے ۔ یقین مانو اگر تم جھوٹ بولیں تو مجھے پتہ لگنے میں دیر نہ ہوگی"

ابھی تک وہ ایک دوسرے کی روبرو کھڑی تھیں میڈم ہنریٹ کی آنکھوں میں غشی کے آثار نمایاں تھے ۔ انمیں دو قطرات اشک موتی جیسے جھلک رہے تھے اسکی بہن پوچھتی ہی رہی ۔

"تمہارے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ! تمہارے ساتھ کیا ماجرا ہے ؟ مجھے جواب دو"

دبی ہوئی آواز میں دوسری نے جواب دیا ۔

مجھے ..... مجھے ایک عاشق مل گیا ہے" اور پھر اپنی پیشانی اپنی بہن کے کندھوں پر دھر کر سسکیاں بھرنے لگی جب اس کو کچھ سکون ہوا تو اُسنے اپنی بہن کا ہاتھ پکڑا ۔ اور کمرہ کے ایک تاریک گوشہ میں پڑے ہوئے صوفہ پر دونوں جاکر بیٹھ گئیں ۔ میڈم ہنریٹ اپنے سینہ میں دبے ہوئے راز کو ظاہر کرنے لگی ۔ وہ اس راز کو اپنے سینوں سے نکال کر اپنا غم کسی ہمدرد دل کے سپرد کردینا چاہتی تھی ۔ چھوٹی بہن نے اپنا ہاتھ بڑی بہن کی گردن میں حمائل کردیا ۔ اس سے جھپٹ کر اُسکی رومانی داستان سننے کے لئے ہمہ تن گوش بن گئی ۔

آہ ! میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا ۔ میں مانتی ہوں کہ میرے لئے کوئی بہانہ نہ تھا آہ وہ دن .... جس دن سے میں اپنے تئیں پاگل سمجھنے لگی ہوں ۔ تم اپنی طرف سے ہوشیار رہنا ۔ نہایت ہی ہوشیار ۔ میری بہن ! کاش تم جان سکتیں کہ ہم لوگ کتنے کمزور ہیں ۔ ؟ اور کس قدر جلد مغلوب ہوجاتے ہیں رقیق القلبی ہمارا حصہ ہے ۔ بالخصوص اُن لمحات میں جب بیخودی کا نشہ دل کے اندر غیر محسوس طور پر خلش پیدا کرتا ہو ۔ کہ اپنے بازؤں کی وسعت میں کسی کو جذب کرلیں ۔ اس سے محبت کریں اس کیفیت سے ہر عورت کو کسی نہ کسی وقت ضرور دوچار ہونا پڑتا ہے ....."

"تم میرے شوہر کو جانتی ہو ۔ اور تمھیں یہ بھی معلوم ہے کہ میں اس کی کتنی گرویدہ ہوں ۔ ؟ وہ نیک ۔ مہربان ۔ ہوشیار ۔ پختہ کار ہیں گو ۔ سب کچھ ہی لیکن عورت کے دل میں اُٹھتی ہوئی نازک لہروں کو سمجھنے سے وہ بالکل قاصر ہے ۔ وہ عورت کا دل اپنے ہاتھ میں لینا ہی نہیں جانتا ۔ وہ ہمیشہ یکساں ہے اُس میں کوئی تغیر ہو ہی نہیں سکتا ۔

دل نے کتنی بار خواہش کی کہ وہ خود سے بے پروا ہوتا ۔ کمزور ہوتا ۔ بیمار پڑتا ۔ تاکہ اسکو میری خدمت اور میرے آنسوؤں کی ضرورت ہوتی ۔ یہ سب لغو معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن ہم عورتوں کی تخلیق ہی ایسی ہوئی ہے ۔ ہم لوگ اس سے گریز کیوں کر کرسکتے ہیں ؟ ۔

باوجود ان جذبات اور خواہشات کے اپنے شوہر کو فریب دینے کا خیال میرے تصور میں بھی نہیں آیا ۔ لیکن آہ — ! میں آج یہی کر بیٹھی ہوں ۔ اور وہ بھی بغیر کسی خاص سبب کے صرف اسلئے کہ ایک شب مہتاب لوسرن کی جھیل پر اپنی پوری آب و تاب کیساتھ ضوفگن تھا ۔

اس مہینہ میں جب ہم دونوں ساتھ ساتھ سفر کررہے تھے میرے شوہر نے اپنی خاموشی بے اعتنائی سے میرے ولولہ کو کچل ڈالا ۔ میرے شاعرانہ جذبہ کا خون کردیا ۔ جبکہ طلوع آفتاب کے وقت ہم لوگ پہاڑی رستوں سے نیچے اُتر رہے تھے ۔ اور ہمارے گھوڑے تندہی کیساتھ سرپٹ بھاگ رہے تھے ۔ ہم لوگوں کی نظروں کے سامنے صبح کے دھندلکے میں وادیاں ۔ جنگلات ۔ آبشار ۔ اور قصبات یکے بعد دیگرے آتے اور گزر جاتے تھے ۔ میں نے وجد میں آکر اپنے ہاتھوں کو بھینچ لیا ۔ اور اپنے شوہر سے کہا :-

"کیا ہی حسین منظر ہے" ؟

اُس نے صرف ایک خشک و پژمردہ تبسم سے اسکا جواب دیا اس رویّہ نے مجھے سرد کردیا ۔ اُنھوں نے میرے دل سے اُس شاعری کو جو اُبلنے کے لئے بیقرار تھی باہر نکلنے سے روکدیا میں کس طرح اظہار کروں ۔ میری حالت اس وقت اُس بائلر جیسی تھی جسکو بھاپ سے بھر کر چاروں طرف سے کیمیائی مہر لگا دی گئی ہو ۔ ایسی مہر جس نے ہوا کی آمد و رفت تک کو بند کردیا ہو میرا خیال ہے کہ جب سے دو ہستیوں میں محبت ہو ۔ تو ان کی فطرت کے حسین مناظر کی موجودگی میں اور بھی زیادہ متاثر ہوجانا چاہیئے ۔

چار دن سے ہم لوگوں کا قیام ہوٹل ڈی فلوئین میں تھا ۔ اسی زمانہ میں ایکدن میرا شوہر سر شام ہی شدید درد سر کی وجہ سے سویرے ہی سو رہا اور تنہا جھیل کے کنارے کنارے چہل قدمی کے لئے چلی گئی ۔

یہ الف لیلیٰ کی راتوں میں سے ایک رات تھی جو چودھویں تاریخ کا چاند آسمان کے بیچوں بیچ چمک رہا تھا ۔ سر بفلک پہاڑوں کی منجمد چوٹیاں چاندنی میں صاف دکھائی دے رہی تھیں معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑوں نے نقرئی تاج پہن رکھا ہے جھیل کا شفاف پانی چاندنی میں چمک رہا ہے ۔ اُس میں ننھی ننھی لہریں اُٹھ رہی تھیں ۔ ہوا مدھم تھی ۔ اسمیں سرایت کرجانیوالی تازگی تھی ۔ ایسی تازگی جو بیخودی طاری کردے ۔ جس سے نامعلوم طور پر ہم لوگ گہرے تاثرات میں گم ہوجاتے ہیں ۔ ایسے لمحوں

Lipton's
Flowery Orange Pekoe
لپٹن
ہمالاین بلینڈ ٹی خاص دارجلنگ
LTK40

محبت کرتا ہے مجھ کو اس جھیل کے کنارے ایسی شفاف چاندنی میں پیار کرے۔ کیا یہ میری قسمت ہی میں نہیں ہے کہ میں پرجوش آتشیں محبت کا لطف موسم گرما کی چاندنی راتوں کے سایہ میں اُٹھا سکوں۔

میرے دل میں ایک ہوک سی اُٹھی۔ اور میں چیخ مار کر ایک پاگل عورت کی مانند بے اختیار رو پڑی۔ اسکے بعد میں نے عقب میں کسی کے پاؤں کی چاپ سنی۔ مڑ کر دیکھا تو ایک مرد بڑے شوق سے مجھ کو گھور رہا ہے۔ مجھے دیکھ کر آگے بڑھتے ہوئے اُس نے مجھ سے پوچھا۔

"کیا آپ رو رہی ہیں میڈم"

یہ ایک نوجوان ہیرسٹر تھا جو اپنی ماں کے ساتھ، سیاحت کی غرض سے آیا ہوا تھا۔ اُن سے اکثر ہماری ملاقات ہوئی تھی۔ ہیرسٹر کی آنکھوں نے اکثر میرا تعاقب کیا تھا۔

میں اس طرح گھبرائی کہ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دوں یا موقع کی نزاکت کا احساس کر سکوں۔ ٹالنے کے طور پر میں نے اپنی طبیعت کی ناسازگی کا بہانہ کر دیا اور وہ میری بغل میں آکر فطری اور شریفانہ شان سے ٹہلنے لگا۔ اُس نے اُن چیزوں کے بارے میں گفتگو چھیڑ دی جن کو ہم لوگوں نے اپنے دوران سفر میں دیکھا تھا۔ اُس کے الفاظ نے میرے تمام احساسات کی ترجمانی کر دی۔ جو چیزیں مجھے وجد میں لا سکتی تھیں اُن کو وہ مجھ سے بھی زیادہ اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس کے بعد وہ یکایک الفریڈ ڈی وینٹ کے چند اشعار گنگنانے لگا۔ میرا دم گھٹنے لگا۔ میرے اندر ناقابل بیان جذبات کا طوفان اُٹھا کر، مجھ پر ایک بیخودی سی طاری ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوا کہ وہاں کی تمام چیزیں۔ پہاڑ۔ جھیل۔ چاندنی۔ مجھے محبت کا راگ سنا رہی ہیں۔ اور یہ کل باتیں ایک لمحہ کے اندر ایک فوری جنون کے تحت میں سرزد ہو گئیں۔ کسطرح؟ اور کیوں؟ میں نہیں بتا سکتی۔

ہیرسٹر سے پھر میری ملاقات نہیں ہوئی۔ اُس سے آخری ملاقات اُسکی روانگی کے صبح کو ہوئی جب وہ اپنا کارڈ میرے پاس چھوڑتا گیا۔

اپنی داستان ختم کر کے میڈم ہنرئیٹ اپنی بہن سے لپٹ کر، ہلکی ہلکی کراہ کے ساتھ رونے لگی۔ یہ کراہ رفتہ رفتہ چیخوں میں تبدیل ہو گئی۔ تب میڈم روبر لے سنجیدہ بن کر نہایت نرمی سے کہا۔

"بعض عورتیں کسی مرد سے نہیں۔ بلکہ خود پریم سے پریم کرتی ہیں۔ اُس شب در اصل ہم نے چاندنی سے پریم کیا تھا۔"

چھ ماہ کے اندر ہندوستان برطانیہ کا تمام قرضہ چکا دے گا

لندن ۲ جولائی۔ مانچسٹر گارڈین کا فائنشل ایڈیٹر لکھتا ہے کہ اب ۶ ماہ بعد ہندوستان تمام قرضہ ادا کر دے گا۔ اور ہندوستان میں برطانیہ کا جو سرمایہ لگا ہوا ہے وہ معمول تجارتی پیمانہ پر آجائے گا۔ وکٹوریہ اور ایڈورڈ کے زمانہ میں جو برطانیہ نے بچت کر کے سرمایہ ہندوستان میں لگایا تھا وہ اب ہم لڑائی میں خرچ کر ڈالیں گے مارچ ۱۹۳۶ء میں حکومت ہند کا اسٹرلنگ قرضہ ۳۷ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ تھا۔ جو دی میں ۳½ فیصدی قرضہ ادا کرنے کے بعد ہندوستان پر ۹ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ رہ جائیگا حکا بڑا حصہ اس ملک سے باہر ہے۔ ۸ برس ہوئے اسٹرلنگ قرضہ پر ایک کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ سود تھا۔ لیکن ۱۹۴۲-۴۱ء میں ۲۷ لاکھ پونڈ رہ جائے گا۔

حکومت ہند نے ۱۹۳۳ء سے لندن میں کوئی قرض نہیں لیا۔ ہندوستان کے اندرونی وسائل میں اضافہ ہونے اور مالی سہولتیں بہتر ہونے سے اسکو تمام قرض ہندوستان ہی سے ملگیا۔ اسکے ساتھ حکومت ہند نے یہ پالیسی اختیار کی کہ اسٹرلنگ قرضہ کو گھٹایا جائے اور شرح سود کم کیا جائے۔ پچھلے تین یا چار سال کے اندر حکومت ہند نے اسٹرلنگ قرضہ ادا کر کے روپیہ قرض لیلیا۔ ۴

۴ لیکن یہ تو ایک ضمنی پہلو ہے۔ اثباتی یہ ہے کہ ہندوستانی لوگ بڑے بڑے کارخانے کھول رہے ہیں۔ تقریباً تمام سرکاری قرضے بڑے کارخانے کھولنے کیلئے لئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان پر قومی قرضہ نہیں ہے ۱۹۳۶ء کو حکومت ہند کا سود والا قرضہ ۹۴۳ کروڑ ۳۹ لاکھ پونڈ کے برابر تھا۔ اس رقم میں سے ۶۷ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ یعنی ۷۲ فیصدی سرمایہ کمانے والے کاموں میں لگا ہوا ہے۔ جنمیں سرکاری ریلیں وغیرہ شامل ہیں۔ ان ریلوں سے حکومت ہند کو زبردست منافع ہوتا ہے۔ جن سے ٹیکس دہندوں کو ۱۹۴۲-۴۱ء میں حکومت ہند کو تمام قرضوں پر ۳۳ کروڑ پونڈ سود ادا کرنا تھا۔ اسمیں سے ۲۲ کروڑ ۵ لاکھ پونڈ ریلوں وغیرہ سے وصول ہوگا۔

کم ممبر ایسے تھے جو غیر حاضر رہے۔ بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ سائرنیکا اور مصر کی پچھلی پندرواڑہ کی فوجی بدبختیوں نے نہ صرف اس علاقہ میں بلکہ تمام روم کی صورت حالات کو اُلٹ پلٹ کر دیا ہے۔ ہمارے پچاس ہزار آدمی کام آچکے ہیں۔ جن میں سے ایک بڑی تعداد میں پکڑے گئے۔ اور باوجود ہمارے تباہ کرنے کے ہمارے ذخیروں کا ایک بڑا حصہ دشمن کے قبضہ میں چلا گیا۔ مسٹر چرچل نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس وقت مشرق وسطے اور بحر روم میں ہماری اُمیدیں اور توقعات مٹ رہی ہیں۔ اور فرانس کی ہار کے بعد ایسی صورت کبھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تبروک میں ہتھیار ڈالنے کا فیصلہ قلعہ کے کمانڈر نے کیا۔ اور بالکل غیر متوقع طور پر کیا گیا۔ آپنے یہ بھی بتلایا کہ جب لڑائی شروع ہوئی اُسوقت ہماری فوجوں کے پاس محوری فوجوں سے زیادہ ٹینک تھے۔ ۱۳ جون کو حالت بدلی جبکہ ہمارے ۲۰۰ ٹینک برباد ہو گئے۔ آٹھویں برطانوی فوج کو زبردست کمک پہونچ رہی ہے۔ اور ہمارا یہ خیال نہیں ہے لڑائی آخری مرحلہ پر پہونچ چکی ہے۔ مسٹر چرچل نے اس امر کا انکشاف کیا کہ اب تک روس کو ۲ ہزار ٹینک بھیجے جا چکے ہیں۔

مسٹر بیون نے بحث جاری رکھتے ہوئے کہا کہ حکومت نے شروع ہی سے لڑائی کے متعلق غلط اندازہ لگایا۔ اور حکومت میں بھی مسٹر چرچل نے غلط اندازہ لگایا۔ آپ نے دوسرا مورچہ لگانے کی حمایت کی۔

سابق وزیر جنگ مسٹر
مسٹر ہور بلیشا کی تقریر!

ہور بلیشا نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ۲۰ ممبر بھی حکومت کے خلاف ووٹ دیں۔ تو بھی حکومت کی زندگی پر اثر نہ پڑے گا۔ لیکن اس سے اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ وہ اپنی پوری قوت سے کام کرے گی۔ اگر ہم اپنے دشمن کی طاقت کم سمجھتے رہیں گے تو ہم پر تباہی نازل ہوتی رہے گی۔

مسٹر ہور بلیشا نے کہا کہ ہم اپنی سمندری طاقت کے لئے لڑ رہے ہیں۔ سکندریہ پر جس کا قبضہ ہوگا۔ وہ ہماری مشرقی سلطنت کی راہ پر گامزن ہوگا۔ آپ نے دریافت کیا کہ آیا یہ سچ ہے کہ جرمنوں نے سکندریہ میں سارے مورچے توڑ دیے ہیں۔؟

آپ نے یہ بھی کہا کہ مسٹر چرچل کے اس بیان میں کوئی جواز نظر نہیں آتا کہ لیبیا میں ہمارے پاس دشمن کے مقابلہ میں زیادہ ہتھیار تھے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ ہمیں حکومت کی قسمت کی اتنی پرواہ نہیں جتنی اس ملک کی ہے۔ سوڈان کے اندر یورپ اور ایشیا میں ہماری سلطنت ختم ہو گئی۔ نہ معلوم آئندہ سوڈان میں اور کیا ہوگا؟

جب مسٹر چرچل بحث کی
مسٹر چرچل کا جواب!

اختتامی تقریر کرنے کھڑے ہوئے تو ہاؤس پر زور تالیوں سے گونج گیا۔ مسٹر چرچل نے برطانیہ کی پارلیمنٹری آزادی کو معرکہ آرا آزادی بتایا۔ اور اس پر اظہار مسرت بھی کیا۔ مگر انھوں نے کہا کہ حکومت پر اعتماد کو متزلزل بنا دینے، وزیروں پر ناقابل اعتماد اور نا اہل ظاہر کرنے، فوجوں کے اعتماد زائل کرنے۔ اور کارگروں میں یہ خیال پیدا کر دینے میں کہ ان سے نکمے ہتھیار بنوائے جارہے ہیں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ میں ایسی آزادی کا حامی ہوں۔ کوئی دوسرا ملک ایسے زمانہ میں ایسی آزادی کے استعمال کی جرأت نہیں کر سکتا۔

مسٹر چرچل نے فرمایا کہ میں نے مکمل بیان مرتب کیا ہے لیکن ایسے وقت میں جبکہ مصر کے اندر ایک نازک لڑائی ہو رہی ہے۔ اور کسی وقت بھی سنگین خبر آسکتی ہے میرے لئے توجہ مرکوز کرنی دشوار ہے۔

مسٹر چرچل نے مسٹر ہور بلیشا کے ایک بیان کی تصحیح فرماتے ہوئے کہا کہ سائرنیکا کے اتیل کے معرکہ میں ہم نے محوریوں کے ۴۰ ہزار جوان قیدی بنائے تھے۔ اور ۴۰۰ میل تک اندر گھس گئے تھے۔ لیکن اب ہمارے لئے معاملہ زیادہ سنگین ہے۔

متوقع تھا۔ ایک ہی رات پہلے جنرل آکنلیک نے وہاں کی حالت کو ٹھیک بتایا تھا۔ اور ہم سمجھے تھے کہ دشمن سے تبروک کو بچایا جا سکتا ہے۔ مسٹر چرچل نے اس مسئلہ میں فرمایا کہ اگر تبروک میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ تو میں ملک معظم کے وزیر کی حیثیت سے ذمہ داری میں شریک ہونے کو تیار ہوں۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی فرمایا کہ بعض ممبران اخباری خبروں پر تکیہ کیا کرتے ہیں۔ اخباری نامہ نگاروں کو آزادی ہے اگر وہ تار گھر پہونچ سکیں تو جو چاہیں خبر بھیج دیں مگر حکومت ان خبروں کی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتی۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی بتایا کہ جب تبروک کے زوال کی خبر پہونچی اُسوقت میں صدر روزویلٹ سے ملاقات کرنے گیا ہوا تھا۔ میں اس خبر پر یقین نہیں کر سکا۔

مسٹر چرچل نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی خبریں امریکہ اور برطانیہ کے گہرے اتحاد پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتیں اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ امریکہ نے کبھی یہ نہیں سمجھا تھا کہ یہ جنگ کوئی مختصر یا آسان جنگ ہوگی۔ چنانچہ تبروک کے زوال کی خبر کے بعد امریکہ اور برطانیہ کا اتحاد اس قدر گہرا ہو گیا کہ اس سے کبھی دونوں قوموں میں اتنا گہرا اتحاد نہ تھا۔

امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جو تازہ فیصلے ہوئے ہیں اُن کی روئیداد بتانے سے انکار کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے جہازرانی کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ میں تو جہازوں کی تیاری میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ لیکن امریکہ ۴ گنے سے زیادہ جہاز بنا رہا ہے۔

مسٹر چرچل نے لیبیا کی تازہ جنگ کو دردناک بتایا کہ جہاں ہمیں فتح و کامیابی کی خاص اُمید تھی وہاں شکست ہو گئی مسٹر چرچل نے کہا کہ لیبیا میں محوری فوجوں کی تعداد نوے ہزار تھی جن میں سے ۵۰ ہزار جرمن تھے۔ اس طرح محوریوں کی ۵ درجہ کی فوجی قوت کے مقابلہ میں ہمارے پاس ۷ درجہ کی فوجی قوت تھی۔ پھر توپیں اگر دشمن کے پاس پانچ تھیں تو ہمارے پاس آٹھ۔ ہم نے ۵۵ ہزار موٹر لاریاں بھیجی تھیں۔ ہماری فوج کے ساتھ زیادہ طاقتور ہوائی بیڑہ تھا۔ اور ہمیں اپنی فتح کا یقین تھا۔ اور اگر ہم پہلے حملہ کرتے تو ضرور کامیاب ہو جاتے لیکن اگر پورے حالات معلوم کئے بغیر کسی نتیجہ پر پہونچ جائیں تو وہ صحیح نہیں ہوگا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ بیر الحکیم خالی کرنے کے بعد جو لڑائی ہوئی اُسمیں ہمارے ۳۰۰ ٹینک حصہ لے رہے تھے۔ مگر لڑائی کے بعد وہ صرف ۷۰ رہ گئے تھے۔ میں نہیں جانتا کہ اس دن کیا ہوا۔ پھر فرمایا کہ جو کمک مشرق وسطے کو روانہ کیگئی ہے اسکی تفصیلات نہیں بتائی جا سکتیں لیکن یہ بتایا جا سکتا ہے کہ بڑی بڑی کمکیں بھیجی گئی ہیں۔ اور لڑائی کا فیصلہ ابھی ہو نہیں گیا ہے۔ نیوزیلینڈ نے وہ کمک ایسی حالت میں خود پیش کی تھی کہ اس پر بھی حملہ کا خطرہ تھا۔ مسٹر چرچل نے لیبیا کی لڑائی کے نقصانات کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۵۰ ہزار جوان کام آئے۔ جن میں زیادہ تر قیدی ہیں اور ہر قسم کا سامان دشمن کو ملا۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ لیبیا میں ناکامی کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہاں سامان یا فوجوں کی کمی تھی۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ آسٹریلیا کی فوج اپنے ملک کو چلی گئی۔ کیونکہ آسٹریلیا پر خود ہی حملہ کا خطرہ تھا۔ کچھ فوج ہندوستان کو بھی واپس بھیجنا پڑی۔ کیونکہ اس پر بھی حملہ کا خطرہ تھا۔ اور کچھ فوج جو ہندوستان سے آنیوالی تھی اسکو وہیں روک دیا گیا۔ پھر بھی برطانیہ اور سلطنت کے ملکوں اور کچھ امریکہ سے جو فوجیں اور سامان مشرق وسطے کو بھیجا گیا اسکے اعداد یہ ہیں۔

۹½ لاکھ فوجیں، ۶ ہزار طیارے، پانچ ہزار توپیں ۴۰ ہزار ٹینک، ۵۰ ہزار مشین گنیں، اور ایک لاکھ فوجی گاڑیاں یہ کل سامان ایسے زمانہ میں بھیجا گیا جبکہ یہاں برطانیہ پر بھی حملہ کا خطرہ تھا۔ اور روس کو بھی سامان جنگ بھیجنا پڑ رہا تھا۔ چنانچہ ہم دو ہزار ٹینک روس کو بھیج چکے ہیں اور روسی بڑے زور و اثر کے ساتھ کام لے رہے ہیں۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ ڈنکرک کے واقعہ کے بعد ہم ٹینک اور زرہ پوش ہتھیار تیار کرنے میں یہ نہیں دیکھ رہے تھے کہ وہ اعلےٰ قسم کے ہیں یا نہیں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ ہتھیار تیار کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ پہلے پہل جو ٹینک تیار ہوئے ان میں کچھ نقص تھا جو تجربہ کے بعد دور کیا گیا۔ اور اب اصلاح شدہ قسم ہی کے ۲ ہزار ٹینک روس کو پہونچ گئے ہیں۔ اسکے بعد ایک اور نئی قسم کا ٹینک بنایا گیا ہے مگر اسے اب تک کسی جگہ دشمن کے خلاف استعمال نہیں کیا گیا ہے۔

اسکے بعد مسٹر چرچل نے جھپٹنے طیاروں کا ذکر کیا اور کہا کہ ہمارے ایئر مارشل جھپٹنے بمبار کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اور اُنکی رائے ہمارے لئے بہر حال زیادہ قابل احترام ہے۔ اسکے بعد مسٹر چرچل نے کہا کہ مصر کی کوئی تازہ خبر ابھی نہیں ملی۔ مگر جنرل آکنلیک پر ہمیں اعتماد ہے۔

آگے چل کر مسٹر چرچل نے روس کی لڑائی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ روس ڈٹ کر مقابلہ کر رہا ہے۔ اور کر رہا ہے اور وہ پہلے بھی ہٹلر کو حیرت میں ڈال چکا ہے۔ اور آئندہ بھی اُسے حیرت زدہ کر دے گا۔ کیونکہ موت یا فتح اُسکا مقولہ ہے مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ جرمنی پر بمباری بڑی موثر ثابت ہو سکتی ہے۔

بحر الکاہل کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ کورل اور مڈوے کی لڑائیوں میں امریکہ نے جو کارنامے دکھائے ہیں اُن کی اہمیت اس ملک میں زیادہ محسوس نہیں کیگئی ہے مگر اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ وہ بڑے معرکہ آرا کارنامے ہیں۔

ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ وہاں آج اتنی بڑی فوج موجود ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان کے تعلق کے دور میں کبھی پہلے اتنی بڑی فوج تیار نہیں ہوئی۔ سیلون کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ وہاں بحری اور فضائی کمک پہونچ چکی ہے اور ہر طرح سیلون کے دفاعی انتظامات مستحکم ہیں۔ آخر میں مسٹر چرچل نے فرمایا کہ ہاؤس کو ووٹنگ کی آزادی حاصل ہے اور اگر ہاؤس یہ طے کرلے کہ مجھے علیحدہ ہو جانا چاہیئے تو بخوشی اور صاف ضمیر کیساتھ علیحدہ ہو جاؤں گا۔

مسٹر چرچل نے بتلایا کہ جہازوں کا نقصان کم کرنے کیلئے زبردست تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں۔ اور اُمید ہے کہ ۱۹۴۳ء تک حالت بہتر ہو جائے گی۔

مالٹا کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ اس لڑائی میں ہوائی مقابلہ جس کامیابی کیساتھ مالٹا پر کیا گیا اور کہیں نہیں کیا گیا۔ آپنے تبلایا کہ ہوائی اڈہ والے جہازوں سے سینکڑوں ہوائی جہاز مالٹا پہونچ چکے ہیں۔

مسٹر چرچل نے فرمایا کہ ہم ابھی تک اپنی زندگی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہمیں یہ فرض کر لینے کا کوئی حق نہیں ہے کہ فتح یقینی ہے۔ اگر ہم اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔ تو فتح یقینی ہو سکتی ہے۔ ملک کے اندر ایک قسم کا ایجی ٹیشن ہو رہا ہے کہ مجھے اس عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔ میں آپ لوگوں کا خادم ہوں۔ آپ لوگوں کو مجھے علیحدہ کرنے کا حق ہے۔ لیکن آپ لوگوں کو یہ حق نہیں ہے کہ آپ مجھے اختیارات دیئے بغیر ذمہ داری سنبھالنے کے لئے کہیں۔ سر جان واڈلا نے تجویز کیا ہے کہ مجھ سے ڈیفنس ممبر کی ذمہ داریاں لے لیجائیں اور کسی فوجی آدمی کو لڑائی چلانے کا کام سپرد کر دیا جائے اور فوجوں پر اُسکا پورا کنٹرول ہو۔ اور وہ ہمیشہ استعفا دینے کے لئے تیار رہے۔ یعنی ان کے یہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کو وہ سب کچھ نہ ملے جسکی اسکو ضرورت ہے تو وہ ایسے سیاسی ساتھیوں کا مقابلہ کرے۔ ایسا کرنا پارلیمنٹری سسٹم کے خلاف ہے۔ یہ پارلیمنٹری سسٹم کو ڈکٹیٹرشپ میں تبدیل کرنے سے ہو سکتا ہے۔

"قومی اخبار" کا دوبارہ اجراء۔ ضمانت طلب کر لیگئی

کانپور ۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اردو کے مشہور "قومی اخبار" کو پھر سے جاری کرنے کے ڈیکلریشن پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ڈھائی سو روپیہ کی ضمانت طلب کر لی ہے۔ ابھی یہ اپنے پروگرام کے مطابق اخبار وقت پر نہ شائع ہو سکا۔ معلوم ہوا ہے کہ بہت جلد ضمانت داخل کر دیجائیگی اور اس ماہ کے آخر تک اخبار شائع ہونا شروع ہو جائیگا۔

کانپور کے تمام اخبار نویسوں کو اس بے وجہ ضمانت طلبی پر سخت ناراضگی ہے اور وہ اس تشدد کو اپنے حق آزادی اور وجود پر سخت حملہ تصور کرتے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ کو بہت آگے بڑھا دیا گیا ہے اور آل انڈیا نیوز پیپر ایسوسی ایشن تک تمام تفصیلات پہونچا دی گئی ہیں۔ حکومت یو پی کو بھی پروٹسٹ سے آگاہ کیا جارہا ہے۔

"قومی اخبار" آزاد خیال اُردو اخبار ہے جو ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۶ء تک کانپور سے نکلتا رہا ہے۔ اور اب پھر شائع ہوگا۔ اسکے ایڈیٹر اردو کے مشہور اخبار نویس مولانا محمد اسماعیل صاحب فبیح ہیں جو قومی تحریکات کے سلسلے میں کئی بار جیل بھی کاٹ چکے ہیں۔

چودھری اختر حسین اختر (نامہ نگار)
کانپور

اس کو دور کرو اور اس کو لاؤ

سیرولن "روشے"

کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

اتحادیوں کے پاس کیا مشترکہ کاز ہے؟

لندن - ۴ر جولائی - اتحادیوں کی ہار کی وجہ پر اخبار نیو اسٹیٹسمین اینڈ نیشن نے معنی خیز تبصرہ کیا ہے برطانی ہمعصر لکھتا ہے :-

اتحادی قوموں کی سب خامیوں میں کوئی خامی اتنی شدید نہیں جتنی یہ ہے کہ ان کے سامنے کوئی تعمیری مقصد نہیں ہے - اس خامی کی وجہ سے فوجی چالوں میں غلطیاں ہوتی ہیں اور اہم موقعوں پر تعاون کی کمی کی شکایات پیدا ہوتی ہے - محوری طاقتوں کو جن باتوں کے لحاظ سے فوقیت حاصل ہے ان میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جرمنی اور جاپان کی طرف سے لڑنے والوں کو ان کی راہ عمل کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہے - ان کا مقصد کلی یا جزوی طور پر خراب ہو سکتا ہے مگر کم سے کم جو لوگ انکے لئے کام کرتے ہیں یا لڑتے ہیں ان کی راہ میں یہ بات تو حائل نہیں کہ ان میں اپنے مستقبل پر بھروسہ کی کمی ہے - جرمنی اور جاپان دونوں اس غرض سے لڑ رہے ہیں کہ یوروپ اور مشرق بعید میں ان کا غلبہ ہو جائے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق دنیا بنا سکیں - اتحادی مختلف لڑائیاں لڑ چکے ہیں اور بہت کڑوے تجربہ کے بعد اب جا کر ہمارے حکمرانوں نے تعجب کے ساتھ یہ معلوم کیا ہے کہ محکوم قومیں برطانی سامراج کی زندگی کے لئے نہیں مر سکتیں وہ کیوں مریں ؟ ہم اب بھی اپنے ماضی کی حفاظت کے لئے سخت لڑائی لڑ رہے ہیں - چینیوں نے اپنا ماضی دور پھینک دیا ہے اور اپنے ملک کی حدوں میں وہ اپنا مستقبل بنا رہے ہیں - روسی بلا پس و پیش اپنا سب کچھ لڑائی میں جھونک رہے ہیں کیونکہ وہ ایسے ملک کا بچاؤ کر رہے ہیں جو انہوں نے پچھلے ۲۰ برس میں خود بنایا تھا - کونسا تعمیری مقصد ہے جو ہم سب کے لئے یکساں ہے - اور جو ان پہلوؤں کو معنی خیز بنا سکتا ہے جنہیں ہم سے مشترکہ کاز کی خاطر اپنا آرام اور سب کچھ قربان کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے ؟ زندہ رہنے کی ضرورت اور بہتر دنیا کے مبہم تصوروں کے سوائے ہمیں کوئی نہیں بتاتا کہ یہ مشترکہ کاز ہے کیا - ؟

ریاست جے پور میں اصلاحات کا اعلان

جے پور (بذریعہ ڈاک) سر مرزا اسمٰعیل کے دیوان ریاست بنتے ہی چند ماہ کے اندر ریاست میں اہم انتظامی تبدیلیاں ہونے لگی ہیں ابھی ابھی یہ اعلان ہوا ہے کہ ریاست کا انتظام زیادہ مکمل طریقہ پر چلانے کے لئے مہاراجہ صاحب جے پور نے محکمہ خاص کی نئی ترتیب منظور کر لی ہے اور وزارتی کونسل میں بھی اہم تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے - اب تک وزارتی کونسل میں سات ممبر ہوا کرتے تھے - اب اسمیں پانچ ممبر ہوں گے یعنی وزیر اعظم وزیر مالیات، ہوم منسٹر، وزیر محکمہ مالگذاری اور فوجی وزیر - وزیر اعظم صدر کونسل بھی ہونگے اب یہ خامی بھی نہ رہے گی کہ ایک ہی شخص وزیر انصاف بھی ہوتا تھا اور چیف جسٹس بھی - چیف جسٹس کو اب وزارتی کونسل میں نشست نہ حاصل ہوگی - یہ انتظامی سہولت کے لحاظ سے بھی اچھا ہے اور سیاسی اعتبار سے بھی پسند کیا جائیگا اور اسمیں بھی شک نہیں کہ چیف کورٹ کے وقار اور اقتدار میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

سکرٹریٹ میں دو اور سکریٹریوں کا اضافہ کیا گیا ہے - جن میں ایک شعبہ ترقیات ہوگا جسکی جانب اب بہت توجہ دی جا رہی ہے - جے پور میں اب ایک چیف سکریٹری بھی ہوگا - یہ شخص منسٹر آفیسر بھی ہوگا جسکے سپرد تمام سکرٹریٹ ہوگا اور مختلف وزارتی کونسل کا بھی سکریٹری ہوگا -

ریاستی انجینیر چیف انجینیر کہلائے گا اور وہ پبلک ورکس کے محکمہ کا بھی سکریٹری ہوگا اس نئے انتظام سے سکرٹریٹ کی صلاحیت بڑھ جائے گی اور وزیروں کو سکرٹریٹ کے کام کے ساتھ نئی اسکیمیں مرتب کرنیکا بھی موقعہ ملیگا اور پولیس کی تنظیم میں بھی پورا وقت اور غیر منقسم توجہ بھی دی جا سکے گی۔

حُروں کی وبا ختم ہو رہی ہے

کراچی - ۶ر جولائی - مسٹر ینگ نے جن کو سندھ میں حروں کی وبا ختم ہونے کے لئے اسپیشل افسر مقرر کیا گیا ہے - مارشل لا افسروں کی مشکلات بیان کیں - آپ نے کہا کہ مارشل لا افسروں کی موجودگی سے افسروں کو وقت ضرور ہوتی ہے مگر ان کا اثر بڑا زبردست پڑا ہے اور حروں کی وبا کم ہو رہی ہے - دیہاتیوں کا حوصلہ بڑھ گیا ہے - اگر حروں کا یہ حوصلہ برقرار رہا تو حروں کی وبا جلد ہی ختم ہو جائے گی - یہ ختم ہوتے ہی مارشل لا افسران واپس چلے جائیں گے۔

لارڈ ہیلی فیکس برطانیہ میں

لندن - لارڈ ہیلی فیکس برطانی سفیر مقیم امریکہ برطانیہ آ گئے ہیں جہاں انھیں برطانی کیبنٹ سے مشورہ کرنا ہے۔

مسٹر ڈیسمنڈ ٹینگ لاپتہ

نئی دہلی - ۶ر جولائی - خبر ملی ہے کہ مسٹر ڈیسمنڈ ٹینگ سابق ایڈیٹر پانیر و چیف پریس ایڈوائزر حکومت ہند جو مصر کی فوج کے ساتھ افسر رابطہ کی حیثیت سے تھے مرجون سے غائب ہیں ممکن ہے کہ وہ زندہ ہوں اور دشمن کے پاس گرفتار ہوں - وہ ایک دفعہ پہلے بھی اسی طرح گرفتار ہوئے تھے۔

ہندوستان کو آزاد کرو

لندن - ۷ر جولائی - انگلینڈ کے ۲۵ سرکردہ اصحاب نے جن میں متعدد مشہور سیاست داں اور مدبر شامل ہیں حکومت سے اپیل کی ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ طے کرنیکے لئے اس کو پھر ہندوستانیوں سے بات چیت کا سلسلہ شروع کر دینا چاہئے اس اپیل پر دستخط کرنے والوں میں مسٹر لیفورڈ - مسٹر الزبتھ کیڈبری - مہٹ جانسن - ڈین آف کیڈبری ہر لڈ لاسکی - ریحاک لارنس - لارڈ مسٹر بوگلی اور مہلا ناولسٹ نادم جانسن شامل ہیں - انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اسکو چاہئے کہ فوراً ہی ہندوستان کے سیاسی لیڈروں سے آئینی اور سیاسی معاملات پر بحث کرے اور معلوم کرے کہ کس طرح ہندوستان کا معاملہ حل ہو سکتا ہے اور ہندوستان کی آزادی کے مفاد میں وہ کس حد تک کنٹرول ضروری سمجھتے ہیں ان کے ساتھ ملکر قومی مملکت کے ممبروں کا معاملہ بھی طے کر دیا جائے - انکے علاوہ آیندہ آئین - وائسرائے کی کونسل کے اختیارات وغیرہ کا معاملہ بھی طے کیا جائے۔

امریکہ شانتی چاہتا ہے!

واشنگٹن - ۷ر جولائی - اسسٹنٹ سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر ڈین ایکسنس نے ایک تقریر میں کہا کہ امریکہ والے اتحادی فوجوں کو ادھار اور پٹہ پر جو مدد دے رہے ہیں اس کے عوض وہ نہ تو روپیہ چاہیں گے - نہ کوئی سامان اور نہ ہی اور کوئی چیز بلکہ وہ تو صرف یہ چاہیں گے کہ ان کو امن اور شانتی کے ساتھ زندہ رہنے دیا جائے۔

جاپان کے ہوائی اڈوں پر بمباری

ٹائمز کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۶ ہوائی جہاز جاپانی زمین پر ہی برباد کر دیئے گئے جبکہ امریکہ کے ہوائی جہازوں نے کینٹن اور ہانگکو کے ہوائی اڈوں پر بمباری کی - ۶۵ سے زیادہ ہوائی جہازوں کو آگ لگی جبکہ امریکی ہوائی جہازوں نے پہلی جولائی کو ہانگکو کے دکھن میں ایک ہوائی اڈے پر بم برسائے ہانگکو کے قریب ایک جاپانی ڈونگی کشتی ڈبو دی گئی امریکی ہوائی جہازوں نے ۲۰ منٹ تک ہانکو پر چکر لگایا مگر مقابلہ پر دشمن کا کوئی جہاز نہیں آیا - جاپانی بارکوں اور نیگووں پر بمباری کی گئی - کیانگسی اور ہونان میں امریکی جہاز غلبہ حاصل کر رہے ہیں -

کیا آپ جاپانی زبان بولتے ہیں؟

بہت سے آدمی بولتے ہیں!

وہ پریشان کن افواہیں بار بار دُہراتے ہیں جو بے چینی - مہلک تباہی - اسٹاک مارکیٹ میں خوف پیدا ہو جانے اور غفلت کی وجہ سے نقصان کا باعث ہوتی ہے یہ افواہیں جاپان سے آتی ہیں ان پر دھیان نہ دیجئے اور انھیں دوسروں تک نہ پہونچایئے

افواہیں اِس کان سُنو اُس کان اُڑا دو

جاپانیوں کے خلاف

ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو!

نیشنل لبرل فیڈریشن کی کونسل کا رزولیوشن

پونہ - ۶ر جولائی - نیشنل لبرل فیڈریشن آف انڈیا کی کونسل کے سالانہ اجلاس میں ہندوستان کی سیاسی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں رزولیوشن پاس کئے گئے - سر وجے پرشاد سنگھ نے صدارت کی - اجلاس میں سر چمن لال سیتل واد - پنڈت ہردے ناتھ کنزرو - سر وٹھل چندورکر - سر پرانجپے اور مسٹر گوڈ ٹنڈرا ؤ شریک ہوئے - ایک رزولیوشن کے ذریعہ یہ رائے ظاہر کی گئی کہ اتحادی قوموں کو حال ہی میں جو شکستیں ہوئی ہیں خاصکر ملایا اور برما میں جن سے ہندوستان بھی خطرہ میں پڑ گیا ہے - ان کو یہ کونسل تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے اور کونسل امید کرتی ہے کہ اتحادی جلد ہی لڑائی کا پانسہ پلٹ دیں گے - کونسل ایک بار پھر یہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ جب تک ہندوستان میں قومی حکومت نہیں ہوگی ہندوستان لڑائی میں اپنی طاقت نہیں لگا سکے گا۔

کرپس مشن کے ناکام رہنے کے باوجود حکومت کو اپنی کوشش جاری رکھنا چاہئے - کونسل کی یہ رائے ہے کہ ۲ر جولائی کو وائسرائے کی کونسل میں توسیع کرنیکا جو اعلان کیا گیا ہے وہ ہندوستان میں اثر پیدا نہیں کر سکتا جو ہندوستان کی زیادہ سے زیادہ امداد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔

کونسل کی رائے ہے کہ ہندوستان کو تقسیم کرنے کی اسکیم ہندوستان کے بہترین مفاد میں نہیں ہے نہ ہی وہ کسی طبقہ جن میں مسلمان شامل ہیں کے لئے سودمند ہے۔

اس سے فرقہ وارانہ تعلقات بہترین ہوں گے اور نہ کوئی مقصد حل ہوگا - اس کے برعکس اس سے فرقہ وارانہ دشمنی بڑھ جائے گی اور ہندوستان کا بچاؤ کمزور پڑ جائے گا -

کونسل کو یہ معلوم کر کے دُکھ ہوا کہ ملایا اور برما سے آنے والے ہندوستانیوں کے ساتھ نسلی امتیاز روا رکھا - کونسل نے چیزوں کی گرانی پر تشویش ظاہر کی اور حکومت سے انسداد کرنے کا مطالبہ کیا۔

یو-پی کا شکر کنٹرول بورڈ

لکھنؤ - ۵ر جولائی چونکہ کل یو-پی کے شکر کنٹرول بورڈ کی میعاد ختم ہوگئی اس لئے گورنر نے ایک سال کے لئے اس بورڈ کی اور توسیع کر دی ہے۔

کانگریس اے-آر-پی

لکھنؤ ۶ر جولائی - ضلع مرزاپور و الہ آباد و کانپور و جونپور و سہارنپور و میرٹھ و مراد آباد بلیا میں کانگریسیوں کو اے-آر-پی کی تعلیم دینے کا فیصلہ یو-پی کانگریس کمیٹی کے دفتر میں پنڈت کیشو دیو مالوی کی صدارت میں کیا گیا۔

شاندار ——— انیسواں ——— ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۱۰ر جولائی ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہ کار!

جھولا

خاص اداکار: اشوک کمار - لیلا چٹنیس ممتاز - کرونا - شہزادی راجکماری - ڈیسائی -

موسیقی - جذبات - رومان - رقص - مزاح سب کچھ آپ اس میں دیکھیں گے۔

آ رہا ہے: پیاس - خاص اداکار: سنہ - پربھا - پردھان - ایشورلال نذیر - گلاب - بلموریہ -

شاندار ——— گیارھواں ——— ہفتہ

خزانچی سے بہتر

آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۰ر جولائی ۱۹۴۲ء سے

پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار

خاندان

خاص اداکار: نورجہاں - غلام محمد منورما - اجمل بی بی اختر - نفیس ابراہیم - درگا موٹے

بہترین دل کش ڈرامہ

تشریف لا کر لطف اٹھائیے

ای-آئی پر ایک شدید حادثہ

کلکتہ ۸ رجولائی۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ای-آئی-آر-ہوڑہ نے بذریعہ تار خبر دی ہے کہ ۷ رجولائی کو ۹ بجکر ۴۹ منٹ پر ۹ اپ دہرہ دون ایکسپریس ۱۹ اپ دہلی ایکسپریس سے جاٹکرائی جو کہ بردوان میں پلیٹ فارم پر کھڑی ہوئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اپ دہلی ایکسپریس کے پچھلے دو ڈبے چکنا چور ہوگئے اور ۲۴ آدمی ہلاک و زخمی ہوگئے۔ جن میں سے دو ہلاک ہوگئے۔ ان میں ایک قلی تھا چار مسافر ہسپتال میں جاکر مرگئے۔ ٹرینوں کی آمد و رفت میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی جو لائن رکی گئی ہے وہ ۹ گھنٹے میں صاف ہو جائے گی۔

برطانی جنگی جہازوں اور محوری ہوائی جہازوں میں لڑائی

لندن-۸ رجولائی۔ برطانی جہازوں کے قافلہ کی حفاظت کرنے والے برطانی جنگی جہازوں اور دشمن کے ہوائی جہازوں کے درمیان روم ساگر کے پچھمی حصہ میں زبردست لڑائی ہوئی۔ یہ جہازی قافلہ سامان لے کر مالٹا جا رہا تھا۔ جب یہ قافلہ سارڈینا اور سسلی کے درمیان سمندر میں پہنچا دشمن کے ہوائی جہازوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ دشمن کے ۳۰ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے جن میں ۹ ہوائی جہازوں کو سمندری توپوں نے مار گرایا اور بہت سے ہوائی جہازوں کو سخت نقصان پہنچا۔ جنگی جہازوں پر ڈبکی کشتیوں نے بھی تارپیڈو مارے۔ برطانی قافلہ پر کئی بار حملہ کیا گیا۔ ہوائی جہاز سے جانے والے برطانی جنگی جہاز کے قریب کئی بار تارپیڈو گرا مگر ہر دفعہ جہاز بچ گیا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے بہت نیچے اڑ کر لپک لپک کر حملے کئے مگر برطانی جہازوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

شکر گزار ہیں لیکن چینیوں کو اپنی مدد آپ کرنی چاہئے۔ اور انہیں اپنے بہادر اتحادیوں کے شایان شان ہونا چاہئے۔ مسٹر چرچل چینی قنصل جنرل مقیم ہند اور چینی کمشنر نے بھی اس موقعہ پر پیغام بھیجے ہیں اور ریورینڈ ایبٹ تائی سو چیرمین چینی بودھ سوسائٹی چنکنگ نے مہاتما گاندھی مولانا ابوالکلام آزاد۔ پنڈت جواہر لال نہرو، مسٹر جناح اور ویر ساورکر کے نام پیغامات بھیجے ہیں جن میں لکھا ہے کہ چین کی لڑائی حق و انصاف کی لڑائی ہے آپ ہمیں ساتھ دینا چاہئے۔

مارشل چیانگ کائی شیک کا پیغام

چنکنگ-۷ رجولائی۔ چین اور جاپان کی لڑائی کا چھٹا سال شروع ہونے پر مارشل چیانگ کائی شیک نے اپنی قوم کو ایک پیغام دیا ہے کہ جس میں لکھا ہے کہ چین مشرقی ایشیا عظم کی خاص لڑائی کی ذمہ داری سنبھالتا رہے گا۔ ہمیں آئندہ چند مہینوں میں بدتر شکستوں کا سامنا ہو سکتا ہے لیکن یہ چند روزہ ہوں گی اور ہمارے دشمنوں کی آخری شکست قریب ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اتحادی فوجوں کی کوئی فوجی چال نہیں ہے چین بھی امریکہ کی طرح جاپان کو کچل دینے پر تلا ہوا ہے جبکہ برطانیہ اور روس دوسرے محاذوں پر جنگ کے ذمہ دار ہوں گے۔ ہم اتحادیوں کی ہمدردی اور امداد کے بہت

چینی فوجوں کا حوصلہ بڑھ گیا ہے

چنکنگ ۷ رجولائی۔ چین کے وزیر جنگ جنرل ہو ینگ چین نے لڑائی کی صورت حالات کے متعلق ایک بیان میں کہا کہ چین اور جاپان کی لڑائی کی ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ چینی فوجوں کا حوصلہ اسوقت پہلے سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

جاپانی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ بحر الکاہل کی لڑائی چھڑنے سے دور دور تک مورچے پھیل گئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ جاپان اپنا سمندری اور ہوائی نقصان بھی پورا نہیں کر سکا۔ اس لئے جاپان کی آخر کا قسمت پر مہر لگ گئی ہے۔

سویڈن کے جہاز ڈوب گئے

لندن ۸ رجولائی۔ سویڈن کے دو جہاز ناروے کے سمندر میں بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر ڈوب گئے۔

ایک دلکش ——— دلچسپ ——— لاجواب ڈرامہ

گولڈین ٹاکیز کانپور

میں

وشنو سنی ٹون کا دلکش ڈرامہ

رانی صاحبہ

جمعہ ۱۰ رجولائی سنہ ۱۹۴۲ء سے

خاص اداکار:- راج کماری۔ ارملا مسن۔ نذیر

روزانہ ۷ بجے شام
۱۰ بجے رات
مٹنی شو ۳½ بجے دن سے

شرح ٹکٹ :- ۳ر، ۴ر، ۹ر، ۱۲ر، زنانہ ۵ر

پارلیمنٹ میں نحاس پاشا کا بیان

مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے آج چیمبر (مصری پارلیمنٹ) کے خفیہ اجلاس میں موجودہ صورت حالات کے متعلق ایک طویل بیان دیا۔

سویڈن کا وزیر اعظم قتل کر دیا

سوئٹزرلینڈ میں افواہ پھیل رہی ہے کہ سویڈن کے وزیر اعظم مو سیو ہنسن کو قتل کر دیا گیا ہے۔

حیفہ پر پھر حملہ

منگل کی صبح کو دشمن کے ہوائی جہاز حیفہ پر پہنچے۔ ہوا مار توپوں نے انکا مقابلہ کیا۔ کوئی بم نہیں گرایا۔

رومیل زخمی ہو گیا

(قاہرہ) ابھی اس افواہ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ جرمنی کمانڈر جنرل رومیل زخمی ہو گیا ہے

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

اصلی میٹھی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

— بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے —

بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست طاقتور بنجاوینگے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۸ر چار شیشی عہ درجن کا علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں — مفت لو۔ دوش خط نام و پتہ بھیجئے "روپیہ کمانے کی کل" مفت بھیجیں گے

المشتہر منیجر بال جیون کار یالیہ علی گڑھ (یو-پی)

ایجنٹ:- محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج کانپور

استعمال سے قبل

اسپرو

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

استعمال کے بعد

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

MADE IN ENGLAND

1 ANNA

ASPRO
5 TABLETS
REG. TRADE MARK

قیمت:- ۳ ٹکیاں ۱ آنہ
۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بیکھٹکے استعمال کر سکتا ہے

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورٹیں سے نجات دلاتی ہیں
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک:-
۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے ۱ ٹکیا۔
۳-۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز:- جے-ایل-مارس-سن-اینڈ-جونس- (انڈیا) مشن کورٹ مشن رو اکسٹنشن فون نمبر ۷۹۶ کلکتہ

B.112-UR

جاپان کا افواہیں اڑانے کا مقصد آپکو گمراہ کرنا ہے

افواہیں اِس کان سُنو اُس کان اُڑا دو۔

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو"

جنرل سکریٹری اور ایک ممبر علیحدہ

قاہرہ ۸ رجولائی۔ مصر کی وفد پارٹی میں کل پھوٹ پڑگئی جبکہ مکرم عبید پاشا سکریٹری جنرل پارٹی کو برخاست کر دیا گیا۔ آپ پچھلے ۱۵ سال سے جنرل سکریٹری تھے۔ وہ دوبار وزیر مالیات ہوئے اور کچھ دنوں پہلے تک نحاس پاشا کے دست راست تھے۔ ان کو برخاست کرنے کی وجہ ایک بیان میں بتلائی گئی ہے جو کہ وفد ایگزیکٹو کی طویل میٹنگ کے بعد شائع کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ وہ وفد پارٹی کے اصولوں سے منحرف ہوگئے اور انہوں نے پارٹی کے لیڈر اور ممبروں پر اپنے فرائض میں کوتاہی کرنیکا الزام لگایا۔ آر۔ حنا کے کو بھی برخاست کر دیا گیا ہے وہ بھی پارٹی کے پرانے ممبر تھے۔ ایگزیکٹو کمیٹی کا جلد ہی اجلاس ہونے والا ہے جسمیں دوسرے ممبروں کے خلاف کارروائی کیجائے گی جو پارٹی کے اصولوں سے پھر گئے ہیں۔

امریکی بندرگاہ جل کر خاک ہو گئی

اکرون (اوہیو) امریکہ-۸ رجولائی۔ کل رات گڈایر بندرگاہ میں زبردست آگ لگ گئی۔ یہ بندرگاہ دنیا میں اپنی قسم کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ ایک گھنٹہ کے اندر آگ پر قابو حاصل کر لیا گیا۔ ابھی یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ کتنا نقصان ہوا ہے۔

چار کروڑ ٹن تیل

اگرچہ تیل نکالنے کے معاملہ میں امریکہ کے بعد کاکیشیا کا نمبر آتا ہے۔ تاہم سوویٹ یونین میں کئی علاقے ایسے ہیں جنمیں تیل کے چشمے ہیں۔ اسوقت کاکیشیا میں ہر سال چار کروڑ ٹن کے قریب تیل نکالا جاتا ہے

جرمن جہاز ڈبو دیا

ماسکو ۸ رجولائی۔ لینن گریڈ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسی ڈبکی کشتی نے بالٹک سمندر میں جرمنی کا ۸ ہزار ٹن کا جہاز ڈبو دیا۔

مالٹا پر ہوائی حملہ

لندن-۸ رجولائی۔ کل مالٹا پر حملہ ہوائی میں دشمن کے ۱۲ ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ ان کے علاوہ اور کئی ہوائی جہازوں کو نقصان پہونچایا گیا۔ اس ماہ اب تک ۱۴ محوری ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔

شاندار ——— چوتھا ——— ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۰ رجولائی سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا دل کش ڈرامہ

پُنر مِلن

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو
۲½ بجے دن

خاص اداکار
سنیہ - پربھا۔ کشور
شاہ نواز - انجلی دیوی

تشریف لاکر اس پُرلطف ڈرامہ کو ملاحظہ فرمایئے

ہل

ہندوستان کی کسان آبادی

اپنی اور بے شمار دوسروں کی پرورش کیلئے ہل چلاتی ہے
صرف فولاد کے ہل ہی زمین میں ٹھیک اور گہرے چلتے ہیں اور زمین کو
اچھی اور زرخیز بنا کر فصل کے لئے تیار کر دیتے ہیں۔

TATA
ٹاٹا

جاری کردہ
ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ
ہیڈ سیلز آفس
۱۰۲ اے کلایو اسٹریٹ کلکتہ

TN. 2657

ہو سکتا ہے۔" یہ الفاظ پنڈت جواہر لال نہرو نے نیوز کرانیکل اخبار کے نمائندے کو ایک انٹرویو میں دیئے جسکی نقل ہندو اخبار کے لندن والے نامہ نگار نے بھیجی ہے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا مہاتما گاندھی ہندوستان کے ڈیفنس کو خطرے میں ڈالے بغیر نئی تحریک چلائیں گے۔ پنڈت جواہر لال نہرو فرماتے ہیں۔

"یہ برطانوی پالیسی ہے جس نے زبردست طور پر قوت بند کر کے اور ہندوستانیوں کی نیک نیتی کو کمزور کر کے ڈیفنس کو خطرے میں ڈالا ہے۔ سوال یہ نہیں تھا کہ ہندوستانی آزادی بعد میں حاصل کریں بلکہ اب کچھ کرنا تھا جو ہندوستان کے بچاؤ اور چین کی مدد کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔"

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کیا مہاتما گاندھی کی اہنسا راستہ میں حائل نہ ہوگی۔ پنڈت نہرو نے جواب دیا۔ "سر اسٹیفورڈ کرپس اور دیگر لوگوں نے کہا ہے کہ اہنسا راستہ میں حائل ہے لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ کرپس بات چیت کے دوران یہ سوال کبھی نہیں اٹھا تھا۔ ہم نے ہتھیاروں سے بچاؤ کے لئے ہر چیز پر بحث کی تھی اور سر اسٹیفورڈ سے کہا تھا کہ ہم شہریوں کی ایک زبردست فوج کھڑی کرنے کے لئے بیقرار ہیں۔ مہاتما گاندھی تک نے بھی صاف صاف بیان کر دیا ہے کہ وہ ایک آزاد ہندوستانی گورنمنٹ سے امید کرتے ہیں کہ وہ مسلح بچاؤ کرے۔

اس بات پر اتفاق رکھتے ہوئے کہ روس اور برطانیہ کی قریبی یکجہتی جنگ اور جنگ کے بعد کی تعمیر کے لئے بہت مفید ہوگی۔ پنڈت نہرو کہتے ہیں "اینگلو سوویٹ سمجھوتہ سے ظاہر ہے کہ لڑائی کے بعد بدستور حالت رہے گی اور اس چیز نے ہندوستانیوں کے دلوں میں کچھ اندیشہ پیدا کر دیا ہے۔"

جرمنی ترکی پر دباؤ ڈالے گا

لندن۔ ۶ جولائی۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ لبیا اور مصر میں جنرل رومیل کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے ہٹلر ان کے ذریعہ ترکی پر زیادہ دباؤ ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ جون ۱۹۴۱ء میں جب محوری فوجوں نے بلقانی ملکوں کو فتح کیا تو جرمنی نے ترکی سے دوستانہ معاہدہ کر لیا تھا لیکن وہ ترکی سے نہ تو اپنی فوجوں کے راستے حاصل کر سکا اور نہ وہ ترکی کا سمندری اور ہوائی اڈہ ہی استعمال کیلئے حاصل کر سکا۔ ترکی کے ساتھ جرمنی کی دوستی روس کو خوف زدہ کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ روس پر جرمنی کے حملہ کے وقت ترکی نے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کر دیا تھا اور وہ ابھی تک اس پر قائم ہے اور اسکو اتحادیوں کی فتح میں یقین ہے۔

حُسن جنگلوں میں پھرتا ہے اور عشق بیابانوں میں !

ایک موسیقی نواز پیغام

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانوزمیں

مٹنی شو
اتوار کو ۳½ بجے دن

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

جمعہ ۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء سے

رنجیت مووی ٹون کا موسیقی نواز دل کش شاہکار

ارمان

خاص اداکار
موتی لال
راج کماری
نسیم
بھگوانداس
میرا
راجندر

نیچرل اسٹوری ۔ بہترین اداکاری ۔ دل سوز نغمے ۔ دل کش ڈانس ۔ پُرزور مکالمے ۔ پُرلطف مذاق

تشریف لا کر اس ہفتہ کا بہترین فلم ملاحظہ فرما کر لطف اٹھائیے

بہترین قسم
کا واٹر پروف
یونکٹ چمکتا ہوا
کالا رنگ

چست واٹر پروف آکسفورڈ
مان سون کے موسم
کے لایق

کروم لیدر آکسفورڈ
شو براؤن یا کالا
مضبوط ایسکائڈ سول اور ایڑی

Bata

آزاد ہندوستان کے ساتھ معاہدہ

احمد آباد۔ ۵ جولائی۔ مہاتما گاندھی نے ہریجن میں مندرجہ ذیل مضمون لکھا ہے:-

مجھے آزاد ہندوستان کی دل لبھانے والی تصویر کھینچنا جس میں ایک بھی برطانوی سپاہی نہ ہو مہنگا پڑا ہے لیکن اب دوست یہ معلوم کر کے بڑے پریشان ہو رہے ہیں کہ میری تجویز سے برطانوی نیز امریکن افواج دونوں بہرحال ہندوستان میں رہ سکتی ہیں۔ میری یہ دلیل بازی ان دوستوں کیلئے بے سود ہے کہ اتحادی فوجیں اگر ہندوستان میں رہیں۔ ہندوستان پر حکومت کریں یا ہندوستان کے خرچ پر رہیں۔ بلکہ وہ آزاد ہندوستان سے معاہدہ کر کے اتحادی اقوام کے خرچ پر رہیں گی جنکا واحد مقصد جاپانی حملہ کو روکنا اور چین کی امداد کرنا ہوگا۔

یہ تبلایا گیا ہے کہ لڑائی کے دوران میں اتحادی فوجوں کو ہندوستان میں رہنے دینے کی رضامندی نہ دینا گویا کہ ہندوستان اور چین کو جاپان کے حوالہ کر دینا ہے اور اتحادی طاقتوں کی ہار کو یقینی بنانا ہے۔ لیکن میں کبھی بھی ایسا خیال نہیں کر سکتا تھا اس لئے میں صرف یہی جواب دے سکتا تھا کہ فوجوں کی موجودگی کو برداشت کر لیا جائے لیکن ان حالات میں موجودہ کے برعکس ہوں یعنی انہیں آزاد ہندوستان کی اجازت کے ماتحت مالکوں کی طرح بالکل نہیں بلکہ دوستوں کی طرح رہنا ہوگا۔

میری تجویز پہلے سے ہی یہ فرض کر لیتی ہے کہ کسی قسم کا شک اور بدگمانی نہ رہے۔ اگر ہمیں اپنے آپ پر بھروسہ ہے تو نہ ہی ہمیں اتحادی فوجوں کی موجودگی سے ڈرنا چاہئے اور نہ ہی کسی قسم کا شک کرنا چاہئے۔ نیز کیا میں یہ بھی بتا دوں کہ ایک بہت ہی پیچیدہ تجویز کے نہایت ہی کمزور نکتوں پر بہت زیادہ توجہ دینا بالکل قبل از وقت اور غلط ہے کیونکہ ممکن ہے کہ تجویز ہندوستان میں فوجوں کی موجودگی کے باوجود قبول نہ کی جائے۔ یقیناً یہ بیسویں صدی کا ایک اہم واقعہ ہوگا۔ اور شاید جنگ میں کایا پلٹ ثابت ہو۔ اگر برطانیہ دیانتداری سے ہندوستان کو چھوڑنے کا کام سرانجام دے سکے اور یہ چھوڑنا اصلی معنوں میں ہو اور میری رائے میں اس چھوڑنے کی قدر و قیمت میں ذرا فرق نہیں آئیگا۔

بہرحال حملے کو روکنے کی فکر ہندوستان کو بھی اتنی ہی ہے جتنی کہ اتحادیوں کو۔ لیکن اس کے باوجود میری تجویز کے مطابق فوجی اخراجات کے لئے اسے اپنی جیب سے ایک پائی بھی خرچ کرنا نہیں ہوگی۔

جیسا کہ میں ہریجن کی پچھلی اشاعت میں لکھ چکا ہوں اگر برطانیہ میری تجویز کو مان لے تو صرف اسی سے ایک بہت ہی باعزت صلح ہو جائے گی اور پھر فوجیں خود بخود چلی جائینگی اسلئے جو لوگ شبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان سے میں کہونگا کہ مجوزہ دستبرداری کی عظمت کو اپنی تمامتر توجہ کا مرکز بنا دیں اور اس بڑے کام کے کامیابی کے ساتھ انجام پا جانے کے لئے ہر طرح کی امکانی امداد دیں۔ اگر اتحادی فوجیں اوپر بیان کیے ہوئے مقصد کے لئے ہندوستان میں ٹھہری رہیں تو اس سے انہیں خوف نہیں کھانا چاہئے بلکہ اسے اس تجویز کا ایک ناگزیر جزو سمجھ لینا چاہئے تاکہ یہ تجویز صرف حق بجانب ہی نہیں بلکہ ایسی صاف اور صریح ہو جائے کہ احمق انسان کی سمجھ میں آ جائے۔ جہاں تک مجھے نظر آتا ہے آزاد ہندوستان کو ان کی موجودگی سے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ اس کی آزادی میں اس سے ہرگز کوئی کمی نہیں ہوگی۔ میری تجویز کے معنی یہ ہیں۔

(۱) ہندوستان برطانیہ کے ہر قسم کے مالی دباؤ سے نجات پا جائے گا۔

(۲) ہر سال یہاں کا جو روپیہ کھینچ کر برطانیہ جاتا ہے وہ خود بخود رُک جائے گا۔

(۳) سوائے ان محصولوں کے جو نئی حکومت لگائے یا باقی رکھے تمام محصول ختم ہو جائیں گے۔

(۴) ایک مطلق العنان حکومت کا بے جان بوجھ جسکے نیچے ملک کا بڑے سے بڑا آدمی دبا ہوا ہے فوراً ہی ہٹ جائیگا۔

(۵) مختصر یہ کہ ہندوستان اپنی قومی زندگی کے ایک نئے دور میں داخل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ عدم تشدد کو اپنی طاقت کا خاص ذریعہ بنا کر لڑائی کے نتیجے پر اثر انداز ہوگا۔ پھر یہ عدم تشدد ترک موالات وغیرہ کی صورتوں میں ظاہر نہیں ہوگا بلکہ اسکا اظہار اس طرح پر ہوگا کہ ہندوستان کے سفیر محوری طاقتوں کے پاس جائیں گے۔ امن کی بھیک مانگنے کے لئے نہیں بلکہ یہ جتانے کے لئے کہ ایک باعزت مقصد حاصل کرنے کے لئے لڑائی بیکار محض ہے یہ صرف اسوقت ہو سکتا ہے کہ جب برطانیہ اپنے ان منافعوں سے جو دنیا کے غالباً سب سے زیادہ منظم اور کامیاب تشدد کی کمائی ہیں دستبردار ہو جائے۔

ممکن ہے کہ یہ تمام باتیں ظہور میں نہ آئیں۔ مجھے اس کی کوئی فکر نہیں ہے لیکن یہ ایک ایسی چیز ہے جسکے لئے لڑنا چاہیئے جس کے لئے قوم کو اپنی ساری پونجی کی بازی لگا دینا چاہیئے۔

یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی کی کارروائی

گورکھپور، بذریعہ ڈاک۔ یو۔ پی صوبہ کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت سری کرشن دت پالیوال صدر یوپی کانگریس کی گرفتاری کے نتیجہ کے طور پر پنڈت جواہر لال نہرو نائب صدر کو انکی جگہ تعینات کیا گیا اور مزدوروں کی جبریہ بھرتی کی شکایتوں کی تحقیقات کے بارے میں ایک کمیٹی بنائی گئی۔

نیز حکومت کی اس پالیسی کی مذمت کی گئی کہ وہ فوجی اغراض کے لئے اسکولوں کی عمارتیں حاصل کر رہی ہے۔

REGD.NO. 1424

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو کہ دل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ... ششماہی ... قیمت فی پرچہ ۱/

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۲۹

ادبیات

جذباتِ کیفؔ

از جناب حافظ عبدالغنی صاحب کیفؔ کانپوری

ساری دنیا مجکو کہتی ہے کہ تو بیہوش ہے
میں سمجھتا ہوں محبت کا یہ ادنی جوش ہے

عمر گذری جستجو میں پھر بھی حاصل کچھ نہیں
کونسا گوشہ ہے ایسا جس میں تو روپوش ہے

خونِ دل، خونِ تمنا، کو ہوئی ہیں مدّتیں
رفتہ رفتہ مٹ رہا ہوں اتنا مجھکو ہوش ہے

منزلِ راہِ طلب میں کیا سے کیا میں ہو گیا
ٹھوکریں کھائی ہیں جتنی اور بختہ جوش ہے

انقلابِ چرخ کچھ ہے کچھ مقدر کا قصور
اب وہ ساقی نہ وہ ساغر نہ وہ آغوش ہے

تیرے دیوانے کا یہ عالم ہوا ہے ہجر میں
خشک آنکھیں، لب پہ آہیں، اور وہ خاموش ہے

طعنے کا احساس تو ہوتا ہے مجھکو اب بھی کیفؔ
لاکھ دیوانہ ہوں لیکن پھر بھی اتنا ہوش ہے

ویران سی ہے دل کی یہ دنیا ترے بغیر
مشکل ہے کس قدر مرا جینا ترے بغیر

یہ پھول یہ چمن یہ ہوائیں ہیں بے اثر
دلچسپ کچھ نہیں گل رعنا ترے بغیر

اخفائے راز کیلئے ہنستا ہوں ورنہ یہ
ہنسنا نہیں ہے دل سے یہ ہنسنا ترے بغیر

تو جو نہیں تو خار سا ہے حسنِ گلستاں
کانٹوں سے بھی سوا ہے یہ دنیا ترے بغیر

بے کیفیوں کا ذکر ذرا کیفؔ سے تو سن
محرومِ زندگی ہے تمنا ترے بغیر

دنیائے اسلام

مِصر

مصر کا تمدن، مصر کی تاریخ اور مصر کی موجودہ زمانہ میں سیاسی و فوجی اہمیت ایسے مسایل نہیں ہیں جنپر تفصیل کے ساتھ عرض کیا جائے۔ ان مسایل پر برطانیہ کی ہر زبان بے شمار مستند کتابیں موجود ہیں اور ہم میں سے بیشتر لوگ اس سلسلہ کی کم از کم ایک کتاب ضرور پڑھ چکے ہیں۔ مصر کے تمدن کے متعلق غالباً یہ عرض کر دینا کافی ہے کہ ۴۲۴۱ء قبل مسیح میں بھی مصر کے باشندے کیلنڈر استعمال کرتے ہیں اور اسی بات سے مصر کی تاریخی قدامت کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مصر کے شمال میں بحر روم، شمال مشرق میں حجاز و بحر احمر، مغرب میں لیبیا اور جنوب میں سوڈان واقع ہیں۔ مصر کا رقبہ ۳ لاکھ ۸۵ ہزار مربع میل ہے۔ آبادی تقریباً ڈیڑھ کروڑ ہے جس میں سے ۱۳/۱۴ مسلمان ہیں اور باقی میں قبطی عیسائیوں کی اکثریت ہے مصر کا مغربی حصہ ریگستان ہے جو تقریباً ملک کے نصف حصے میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ وسیع ریگستان دراصل صحرائے اعظم شمال مشرقی حصہ ہے مصر کے مشرقی علاقہ میں بھی سینا کے ریگستانی میدان واقع ہیں۔ سینا دراصل مصر ہی کا جزو ہے بعض لوگ اس علاقے کو مصر سے جُدا خیال کرتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ نہر سویز نے سینا کو بقیہ ملک سے جدا کر دیا ہے اور نہر سویز ظاہر ہے کہ کوئی قدرتی حد نہیں ہے بلکہ اس کی تعمیر کا کام عباس پاشا اور سعید پاشا نے شروع کیا تھا ان دونوں کا زمانہ سنہ ۱۸۴۶ء سے لیکر سنہ ۱۸۷۹ء تک ہے۔ دریائے نیل مصر کا مشہور دریا ہے اور شاید مصر سے بھی زیادہ مشہور ہے۔ یہ دریا مصر میں ایک ہزار میل تک بہتا چلا گیا ہے جس نے مصر کو بھی کسی حد تک ایک زرخیز ملک بنا دیا ہے۔ دریا میں سال بھر میں ایک مرتبہ طغیانی بھی آتی ہے۔ جس کے پیش نظر اسوان میں ایک بندھ باندھ دیا گیا ہے جہاں پانی جمع کر کے سال بھر تک آبپاشی کی جاتی ہے۔ یہ دریا کبھی خشک نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کے ذریعہ تجارتی آمد و رفت برابر جاری رہتی ہے۔ زمانہ قدیم میں تو اس دریائے راستہ کو بے انتہا اہمیت حاصل تھی۔ مصر کی اہم پیداوار روئی ہے لیکن حال ہی میں تیل بھی برآمد ہوا ہے۔ چنانچہ سنہ ۳۹ء میں سرکاری رپورٹ کے مطابق ۲ لاکھ ٹن تیل برآمد ہوا۔ تیل نکالنے کا ٹھیکہ ایک انگریز کمپنی کے پاس ہے۔ اس تیل نے مصر کی اہمیت میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے اور اب مصر اپنے بندرگاہوں پر ٹھیرنے والے جہازوں کو ضروری تیل بھی دے سکتا ہے۔ مصر کا دار الخلافہ قاہرہ ہے لیکن موسم گرما حکومت کے دفاتر اسکندریہ آ جاتے ہیں۔ قاہرہ کی شہرت بہت زیادہ ہے اس وجہ سے بھی کہ وہ دریائے نیل پر ایک بڑا شہر ہے اور علمی مرکز کی حیثیت سے مشہور ہے اور اس اعتبار سے بھی کہ یہ ہر زمانہ میں دار السلطنت بنا رہا ہے۔ لیکن اسکندریہ کی اہمیت بھی قاہرہ سے کسی طرح کم نہیں یہ ایک مشہور بندرگاہ ہے اور اتنی بڑی بندرگاہ ہے کہ آس پاس کوئی اور بندرگاہ نہیں ہے۔ اسکندریہ کو سکندر اعظم نے سنہ ۳۳۲ قبل مسیح میں قایم کیا تھا۔ کلوپطرہ کا دار الخلافہ بھی یہی بندرگاہ تھی۔ انیسویں صدی کی ابتدا میں محمد علی نے دریائے نیل سے نہر نکال کر اسکندریہ سے ملا دی اس تدبیر نے اسکندریہ کی اہمیت میں بہت اضافہ کر دیا۔ اب اسکندریہ بہت بڑی بندرگاہ ہے یہاں بڑے سے بڑا جنگی جہاز ٹھیر سکتا اور اس کی مرمت بھی ہو سکتی ہے۔ آخر میں ہم مصر کی آب و ہوا کا ذکر کرتے ہیں۔ یہاں کے دن گرم اور راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں بالفاظ دیگر یہاں کی آب و ہوا پر ریگستان کا اثر غالب ہے لیکن بحر روم نے شمالی علاقوں کی آب و ہوا کو کافی خوشگوار بنا دیا ہے۔

ترکی کے جدید وزیر اعظم

انقرہ ۸ جولائی۔ آج بدھ کو ایک نیم سرکاری بیان جاری ہوا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ دولت جمہوریہ ترکیہ کے رئیس الوزارت ڈاکٹر توفیق سیدام مختصر علالت کے بعد دفعتہً راہی ملک بقا ہوئے (انا للہ و انا الیہ راجعون) جب تک اس منصب کے لئے کوئی مستقل تقرر عمل میں نہ آ جائے وزیر داخلہ ڈاکٹر فکری توذر قایم مقام وزیر اعظم رہیں گے۔ ڈاکٹر توفیق سیدام کی وفات کے متعلق جو تفصیل موصول ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بلدیہ استنبول کے رقص خانے کے جلسے طعام میں شریک ہوئے تھے بعد فراغت یکایک بیمار ہو گئے۔ ایک ڈاکٹر اور ایک نرس کو فی الفور طلب کیا گیا۔ لیکن آپ انتقال فرما گئے۔

استنبول کا ایک پیغام مظہر ہے کہ رئیس جمہوریہ ترکیہ غازی عصمت انونو نے سید توفیق سیدام کی وفات کے بعد وزیر داخلہ فکری توذر سے استدعا کی ہے۔ کہ وہ عارضی طور پر وزارت عظمیٰ کے فرائض سنبھال لیں۔ فکری توذر جمعیت خلق کے سابق ناظم عمومی ہیں۔

هفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۸ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۹

ہندوستان کی آزادی کیلئے فیصلہ کن تحریک

"انگریز رضامندی سے ہندوستان سے چلے گئے" تو یہاں کوئی انتشار نہ پیدا ہوگا بلکہ ایک عارضی ملی جلی حکومت بن جائیگی اور تمام پارٹیاں باہم جذب ہو جائیں گی۔ انگریزوں کے خلاف بداعتمادی پھیلانے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا کیونکہ وہ تو پہلے ہی موجود ہے۔ البتہ اسے اس تحریک کے ذریعہ نیک اعتمادی میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ آزاد ہندوستان کی ہمدردی اتحادیوں کے ساتھ ہوگی بلکہ ہندوستان کی آزادی اس جنگ کا رُخ تبدیل کردے گی اور تمام دنیا پر اسکا اثر پڑے گا۔ تحریک وسیع ترین اجتماعی پیمانہ پر ہوگی۔ اس بار اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرنیکا سوال نہیں ہے بلکہ تحریک کی کوئی اور ہی صورت ہوگی۔ آزاد ہندوستان فوجی طریقہ پر اتحادیوں کا ساتھ دیگا یا اہنسا تمک (عدم تشدد) طریقہ پر یہ ابھی نہیں کہا جا سکتا خود مہاتما گاندھی اہنسا تمک (عدم تشدد) طریقہ پسند کریں گے لیکن اگر اس آزاد حکومت نے فوجی طریقہ پر اتحادیوں کو امداد دینا پسند کیا تو مہاتما گاندھی اسمیں کوئی خلل اندازی نہ کریں گے۔" یہ ہے ان جوابوں کا لب لباب جو مہاتما گاندھی نے اخباری نمائندوں کو مختلف سوالوں پر دیئے۔ ذیل میں یہ سوال وجواب تمام وکمال درج کئے جاتے ہیں:۔

سیوا گرام میں مہاتما گاندھی نے ایک پریس انٹرویو کے دوران کانگریس ورکنگ کمیٹی کے پاس کئے ہوئے ریزولیوشن کے متعلق فرمایا کہ برطانی طاقت کے واپس جانے کی تجویز میں گفت وشنید کی کوئی گنجائش نہیں ہے یا تو وہ ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کریں یا انکار کریں۔

سوال کیا گیا کہ کیا اس تحریک سے اتحادی قوموں کی کوشش جنگ میں خلل اندازی نہ ہوگی، مہاتما گاندھی نے کہا کہ یہ تحریک صرف چین کی امداد کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ اتحادیوں سے مشترکہ کاز قائم کرنے کے لئے بھی ہے۔

جب مہاتما گاندھی کی توجہ مسٹر ایمری وزیر ہند کے اس بیان کی جانب دلائی گئی جو انھوں نے حال میں برطانی پارلیمنٹ میں دیا ہے تو مہاتما گاندھی نے کہا کہ مجھے بہت زیادہ خوشی ہے کو ہمیں بدقسمتی سے یہ زبان بار بار اور زیادہ سخت لہجہ میں سُننی پڑے گی لیکن اس سے ان لوگوں یا اس طبقہ کی رفتار میں فرق نہیں آسکتا جو اپنی راہ چلنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے مہاتما گاندھی نے کہا کہ اب ایک اور موقعہ دینے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ بہرحال یہ ایک کھلی بغاوت ہے۔

جب مہاتما گاندھی سے یہ دریافت کیا گیا کہ آپ کی تحریک کیا صورت اختیار کرے گی تو مہاتما جی نے کہا کہ اس کی صورت اجتماعی تحریک کی ہوگی جو امکاناً وسیع ترین پیمانہ پر ہوگی۔ اس میں وہ سب کچھ شامل ہوگا جو ایک اجتماعی تحریک میں شامل ہو سکتا ہے اور جس کی لوگوں میں صلاحیت ہو سکتی ہے یہ تو خالص اہنسا تمک (عدم تشدد) نوعیت کی اجتماعی تحریک ہوگی۔

مہاتما جی نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ اس تحریک میں جیل جائیں گے۔ فرمایا کہ یہ تو بہت نرم چیز ہے اس بار جیل جانے جیسی کوئی چیز نہیں ہے، میں تو اس تحریک کو نہایت مختصر اور تیز بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں' مہاتما جی سے جب اس کی وضاحت طلب کی گئی تو اُنہوں نے کہا کہ جیل جانا تو ایک روایتی رسمی چیز بن گئی ہے اس بار ایسا نہ ہوگا جہاں تک جیل جانے کا تعلق ہے، میں اس کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن اگر مجھے کھینچ کر جیل میں لے جایا جائے تو یہ اور بات ہے جب مہاتما جی سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جیل میں ان شن برت (مسلسل فاقہ) کریں گے تو اُنہوں نے کہا کہ میں اس سے پہلے ایسا کر چکا ہوں اور اب بھی کر سکتا ہوں لیکن جہاں تک ہوگا میں ایسا انتہائی قدم نہ رکھونگا۔

ایک نامہ نگار نے پوچھا کہ کیا آپ کے علم میں ایسی کوئی تحریک ہے کہ برطانیہ گفت وشنید جاری کرے گا۔ مہاتما جی نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہ برطانی تحریکات کیا ہیں اور وہ کس سے گفت وشنید جاری کریں گے۔ اب قوان کے لئے بات چیت شروع کرنا بہت مشکل کام ہے کیونکہ اب یہ ایک پارٹی یا دوسری پارٹی کو خوش کرنے کا سوال نہیں ہے۔ اس کے معنی تو صرف یہ ہیں کہ مختلف پارٹیوں یا مجموعی طور پر عوام کی خواہش کے حوالہ کے بغیر واپس جانا ہے۔ یہ مطالبہ تو اپنے انصاف پر مبنی ہے۔

ایک نامہ نگار نے پوچھا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ برطانی بغیر گفت وشنید کے واپس چلے جائیں۔ مہاتما جی نے کہا کہ اگر برطانی گفت وشنید کریں تو یہ انکے لئے طرۂ امتیاز ہوگا۔ اس صورت میں یہ واپسی کا معاملہ نہ رہے گا اگر برطانی اس عقلمندی سے کام لیں کہ ہندوستان کی آزادی بغیر پارٹیوں کے حوالہ کے تسلیم کرلی جائے تب تو بلاشبہ گفت وشنید ممکن ہے میں اس بات پر ایک بار پھر زور دینا چاہتا ہوں کہ واپس جانے کے مطالبہ میں گفتِ وشنید کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی گئی ہے۔ اب یا تو وہ آزادی ہند کو تسلیم کریں یا اس سے انکار کریں' آزادی ہند تسلیم کرلینے کے بعد بہت سی باتیں ہوسکتی ہیں اپنے اس ایک عمل سے برطانی نمائندے تمام پیش منظر بدل سکتے ہیں اور لوگوں کی وہ امید بندھا سکتے ہیں جس کا بار بار خون ہو چکا ہے اس نے جب کبھی اس عظیم کام کی تکمیل برطانی عوام کی طرف سے ہوگی تو صرف ہندوستان کی تاریخ میں بلکہ دنیا کی تاریخ میں شادیانے کا دن ہوگا اور جیسا میں نے کہا ہے اس سے جنگ کی قسمت پر فیصلہ کن اثر پڑ سکتا ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ آزاد ہندوستان کیسے عمل کریگا۔ مہاتما گاندھی نے کہا کہ میں نے تو کہا ہے کہ ہندوستان کو پرماتما پر چھوڑ دو' لیکن اگر یہ واپسی مکمل نیک فہمی سے ہوئی تو ہوگا یہ کہ تھوڑی سی خلل اندازی کے بھی بغیر تبدیلی ہو جائیگی عقلمند آدمی ذمہداری کے ساتھ جمع ہونگے اور اگرچہ یہ ہر شخص کو ناقابل یقین معلوم ہوتا ہے ایک عارضی حکومت بن جائیگی بدنظمی یا خلل اندازی نہ ہوگی بلکہ مہر اسر ہوگا۔

مہاتما گاندھی سے دریافت کیا گیا کہ ایک ملی جلی عارضی حکومت کے بارے میں ان کا کیسا نظریہ ہے اُنہوں نے کہا کہ انگریزوں کے واپس جانے کے بعد یہ پارٹیاں تقریباً آپ سے آپ جذب ہو جائیں گی اور ان میں کانگریس پارٹی بھی ہوگی نئی پارٹیاں وجود میں آسکتی ہیں یا وہی پارٹیاں کام کرسکتی ہیں۔ لیکن انکا طریق عمل اب سے مختلف ہوگا وہ ایک دوسرے کی تکمیل میں کام کرینگی۔ اور تمام غیر حقیقی فضا اس طرح غائب ہو جائے گی جیسے صبح کے وقت سورج کے سامنے کہر چھٹ جاتا ہے۔

سوال:۔ کیا آپ کو یہ امید ہے کہ انگریز واپس چلے جائیں گے۔؟

جواب:۔ وہ انسان ہوں میں انسانی فطرت کی ترقی پسندی سے کبھی مایوس نہیں ہوں اور جہانتک مجھے تاریخ کا علم ہے دنیا کی کسی دوسری قوم نے اس تحریک آزادی کا سامنا کرنیکا خیال نہیں باندھا جو نہ صرف اصولاً بلکہ مکمل طور پر اہنسا (عدم تشدد) پر مبنی ہو۔

مہاتما جی سے یہ کہا گیا کہ اگر آپ نے تحریک اب شروع کی تو اس سے کوشش جنگ میں خلل پڑے گا اور برطانیہ کے خلاف بدخواہی پیدا ہوگی' مہاتما جی نے جواب دیا کہ وہ بدخواہی تو آج بھی موجود ہے اس تحریک کے شروع ہوتے ہی یہ بدخواہی کروٹ بدلے گی اور ممکن ہے کہ برطانیوں کی جانب نیک خواہی کی صورت میں تبدیل ہو جائے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آزاد ہندوستان مکمل فوجی نقل وحرکت اور طریق جنگ سے اتحادیوں کی مدد کرے گا۔ مہاتما گاندھی نے جواب دیا کہ اس کا جواب میری طاقت سے باہر ہے لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ آزاد ہندوستان اتحادیوں کے ساتھ مشترکہ مقصد رکھے گا۔ البتہ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ آیا آزاد ہندوستان اس فوجیت میں حصہ لے گا یا اہنسا تمک (عدم تشدد) راستہ اختیار کرنا پسند کریگا لیکن میں بغیر پس وپیش یا احساس شرم سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں امکاناً ہندوستان کو اہنسا (عدم تشدد) کی جانب پھیر سکا تو میں ایسا ہی کرونگا' اگر اس طرح پر چالیس کروڑ آدمیوں کو تبدیل کرلینا ممکن ہو تا سکے یہ معنی ہیں کہ تمام دنیا تبدیل کی جا سکتی ہے میری ذرا بھی خواہش نہیں ہے کہ آزاد ہندوستان کی حکومت میں خلل ڈالوں۔ اگر وہ فوجی طریقہ پر اتحادیوں کی امداد کا فیصلہ کرے تو میں اسکے خلاف کوئی تحریک شروع نہ کرونگا

ایک نامہ نگار نے مہاتما گاندھی سے دریافت کیا کہ کیا اس ریزولیوشن کو آپ کی منظوری حاصل ہے۔ مہاتما گاندھی نے کہا کہ اگر اسے میری منظوری نہ حاصل ہوتی تو میں یہاں آتا ہی نہیں' اسبات کا جواب دینا میرے لئے مشکل ہے کہ اسے میری مکمل منظوری حاصل ہے یا نہیں جب آپ ایک کمیٹی میں کام کر رہے ہوں تو سب بات آپ ہی کی چاہی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے لین دین کے اصول پر کام کرنا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے سامنے میرا مسودہ تھا اور مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ کمیٹی نے بہت غور وخوض سے کام کیا' اُنہوں نے حتی الوسع میرے لئے گنجائش نکالی' اس لئے مجھے پوری طرح مطمئن ہونا چاہیئے۔

میونسپل بورڈ

۱۰ر جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوا جسمیں جدید واٹر سپلائی کی اسکیم کے مشورہ کی بابت کمشنر صاحب کے نوٹ پر غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں کمشنر صاحب سے بات چیت کرنے اور مسٹر دستور کی ملازمت کا معاملہ طے کرنے کے لئے مسٹر گورپرشاد کپور، مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ' اور مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ مہتروں کے اسٹرائک کے نوٹس پر غور ہوا' اور اس پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی بنائی گئی جو مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ہوگی۔ مسٹر گورپرشاد کپور، مسٹر مہیشوری پرشاد نگم۔ حاجی قمرالدین اور پنڈت شیو نراین ویدر

لوکل اخبارات کا جلسہ

۱۰ر جولائی کو تلک ہال میں مقامی اخبارات کے مالکان واڈیٹران کا ایک جلسہ منشی دیا نراین نگم اڈیٹر زمانہ و آزاد کی صدارت میں ہوا جسمیں مسٹر کے۔ راما راؤ اڈیٹر نیشنل ہرلڈ نے یو۔پی پریس کانفرنس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور کانفرنس کیلئے ممبر بنائے۔

آخر میں مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے چار پارٹی دی۔

خلاف ورزی

مسٹر لالتا پرشاد سوداگر تیل کو مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت پر تیل فروخت کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

مسٹر موہن لال سوداگر کا سمینٹ کے فروخت کرنے سے انکار کرنے پر چالان کیا گیا ہے۔ انکی دوکان میں ۴۶ بوریاں موجود تھیں۔

گھاسی رام منیم کا چالان گیہوں کے مقررہ نرخ سے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کے الزام میں کیا گیا ہے۔

ڈاڈی پرشاد گیہوں فروش کی ۱۰ر جولائی کو پولیس نے تلاشی لی کیونکہ انکی یہ رپورٹ ہوئی تھی کہ وہ باوجود مال کے موجود ہونے کے انکار کرتے ہیں لیکن گیہوں کے بورے غائب ہو چکے تھے اور پولیس کو تلاشی کے وقت کچھ نہیں ملا۔

لکڑی کے ۹ سوداگروں کو جنہوں نے مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت پر لکڑی فروخت کی تھی انکو عدالت سے ۱۵ روپیہ سے لیکر دو سو روپیہ تک کی سزا دیگئی ہے۔

ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی

۱۰ر جولائی کو کانپور ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر ایل۔ پی۔ ہنیکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوا، کمیٹی نے گیہوں اور ایندھن کی فروخت کی بابت کلکٹر صاحب کے احکام پر غور کیا اور سانبھر نمک کی درآمد کی بابت یو۔ پی۔ مرچنٹ چیمبر کے خط پر غور ہوا۔ ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر نے کانگریس کمیٹی اور ہندو سنگھ کے خطوط لکڑی کی کمی کی بابت پڑھے اور سوداگران لکڑی کی درخواست بھی پڑھی گئی۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ انتظام میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔

گرلس کالج میں اسٹرائک

میونسپل گرلس کالج میں لڑکیوں کی ہڑتال اس وقت تک (۱۶ر جولائی) جاری ہے۔ لڑکیوں کا یہ مطالبہ ہے کہ مس نیو لکر کو کالج کا پرنسپل بنایا جائے۔ لیکن اسکول کے حکام نے ان مطالبات کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

پریسیڈنٹ ایجوکیشن کمیٹی نے لڑکیوں کے سرپرستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ لڑکیوں کو سمجھائیں اور آپ نے وجوہات بھی تبلائے ہیں کہ کیوں مس نولکر کے خلاف کارروائی کیگئی ہے

کالج کی یونین نے مسٹر بی۔ پی۔ سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ اور مسز سوشیلا سریواستوا کو تار دیکر معاملہ طے کرانے کی تحریک کی ہے اور کانپور اسٹوڈنٹ یونین نے اسٹرائک کے حق میں ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

کانپور اسٹوڈنٹ یونین

۱۵ر جولائی کو کانپور اسٹوڈنٹ یونین کی انتظامیہ کمیٹی کی ایک میٹنگ میں میونسپل گرلس کالج کی ہڑتال کی موجودہ حالت پر غور کیا گیا اور ایک کمیٹی اس غرض سے بنا دی گئی کہ وہ لڑکیوں کے سرپرستوں اور ایجوکیشن کمیٹی کے ممبروں سے ملاقات کرے' ایک رزولیوشن میں لڑکیوں کو انکی بہادری پر مبارکباد دیگئی اور انکو پوری امداد دینے کا وعدہ کیا گیا۔

یونین کے پریسیڈنٹ نے ایک بیان شائع کیا ہو کہ جسمیں آنہوں نے ایجوکیشن کمیٹی کے فیصلہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ اگر یونین کی تجویز پر توجہ نہ دیگئی تو اس ہڑتال میں لڑکیاں اکیلی نہ ہونگی بلکہ ہزاروں طلبا، انکی مدد کرینگے۔

اسکول کا افتتاح

کملا پرائمری اسکول ٹرسٹ کی طرف سے بنائے ہوئے نارائن پرائمری اسکول کی عمارت کا افتتاح رائے بہادر سر نارائن چترویدی اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن نے کیا۔ لالہ کملاپت سنگھانیا نے ٹرسٹ کے اغراض ومقاصد بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ۵ اسکول تعمیر ہو چکے ہیں اور ۳ اسکول زیر تعمیر ہیں۔

ہندو مہاسبھا

۱۲ر جولائی کو راجہ مہیشوری دیال سیٹھ راجہ آف کوٹرا جنرل سکریٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا کانپور تشریف لائے۔ آپ نے ایک جلسہ میں ہندو مہاسبھا کے پروگرام کی توضیح کی اور ہندو مہاسبھا کو طاقتور بنانے کے لئے پبلک سے اپیل کی، آخر میں آپ نے موجودہ جنگ میں حکومت کی امداد کے لئے پبلک سے اپیل کی۔ گرلس انٹر کالج میں آپ کو ایک ایٹ ہوم بھی دیا گیا۔

۱۳ر جولائی کو راجہ صاحب کو کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے ایک اڈریس دیا گیا۔ جسکے جواب میں آپ نے کانپور کی جنگی امداد کی کوشش کی تعریف کی اور میونسپل بورڈ کے مسائل پر آپ نے روشنی ڈالی۔

بالجیون پستکالیہ

۱۳ر جولائی کو راجہ صاحب کوٹرا بالجیون پستکالیہ تشریف لیگئے اور لائبریری کا معائنہ کرنے کے بعد آپ نے ایک تقریر میں اسکی تعریف کی اور اسکی امداد کا وعدہ فرمایا۔

انڈسٹریز ڈیفنس کارپ

یو۔پی چیمبر آف کامرس نے ملٹری سکریٹری گورنر صوبہ متحدہ کو مشورہ دیا ہے کہ ایک انڈسٹریز ڈیفنس کارپ بنایا جائے کیونکہ اے۔ آر۔ پی اور سیوک گارڈ کا انتظام سول آبادی کی حفاظت کے لئے ناکافی ہے اس کا مقصد یہ ہوگا کہ دشمن سے ملوں کی حفاظت کی جائے۔

ٹریڈ یونین

رجسٹریشن آف ٹریڈ یونین کے دریافت کرنے پر مزدور سبھا نے کہا ہے کہ ٹریڈ یونین کے ریکگنائز کرنے کیلئے گورنمنٹ نے جو قانون بنایا تجویز کیا ہے اسکو عام طور سے منظور کیا گیا ہے لیکن بعض معاملات

منافر۔ ہر کرایک ہفتہ کے لئے بجائے پچاس گیلن پٹرول کے ڈیڑھ سو گیلن پٹرول کر دیا تاکہ کوڑہ صاف کرنے کا انتظام ہو سکے۔

سٹی ولفیر لیگ

سٹی ولفیر لیگ کی طرف سے پانی کی کمی کا ہفتہ منایا گیا اور ۱۲ر جولائی کو اس ہفتہ کے آخر وقت ایک جلسہ ہوا جسمیں گذشتہ چھ ماہ کا واٹر ٹیکس نہ وصول کرنے اور جو وصول ہو چکے ہوں انکو واپس کرنے کے مطالبہ کا ریزولیوشن منظور کیا گیا۔ جلسہ کی طرف سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ شہر میں ایک ہزار کنوئیں بنوائے جاویں۔

ایجوکیشن کمیٹی

کانپور میونسپل بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی نے مسٹر جی۔ سی۔ شوکلا کو نواب گنج ہائی اسکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا ہے اس جگہ کے لئے ۳ اُمیدوار تھے۔ ایک امیدوار کو چیرمین صاحب نے اپنے کاسٹنگ ووٹ سے خارج کر دیا تھا اور تیسرے اُمیدوار کے نام پر ووٹ لینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس معاملہ میں قانونی اعتراضات اُٹھائے گئے ہیں اور شاید مقدمہ بازی کی بھی نوبت آئے۔

ہمکو یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہوا کہ اس میٹنگ میں پریس نمایندوں کو آنے کی اجازت نہیں دیگئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فیصلہ قطعی غلط ہے' اور آیندہ سے اسکا احتیاط رکھنا چاہیئے۔

سول ڈیفنس کی تعلیم

سول ڈیفنس ڈپارٹمنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے فرسٹ ایڈ اور اے۔ آر۔ پی کے کام میں والنٹیروں کی تعلیم کا کام شروع کر دیا ہے۔ ۳۰ والنٹیر تلک ہال میں، ڈاکٹر ہریشچندر سنگھ کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

رتھ یاترا کا جلوس

۱۵ و ۱۶ر جولائی کو رتھ یاترا کا جلوس نہایت تزک واحتشام کے ساتھ اُٹھا۔ پولیس کا انتظام نہایت معقول تھا۔ اسٹیشن روڈ اور چوک وصرافہ کی پیس کمیٹی کے ممبران جلوس کے ساتھ تھے۔

مسجد کی تولیت

توپخانہ بازار کی مسجد کی تولیت کے سلسلہ میں مسجد میں ایک عام جلسہ ہوا جسمیں جناب حکیم سید عزیز الرحمٰن صاحب دہلوی متولی اور جناب شیخ شمس الاسلام صاحب نائب متولی بالاتفاق منتخب کئے گئے۔ ہم اس انتخاب کو نہایت پسند کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ گزشتہ انتظامات کی بےعنوانیوں کا قطعی سدباب ہو جائیگا اور جناب حکیم صاحب کے دور میں انتظامات نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پائیں گے۔

عدالتی کاغذات کی چوری

مسٹر بیکنٹھ ناتھ کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے کہ اُنہوں نے اڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک فائل میں سے کچھ کاغذات نکال لئے تھے۔

دھوئیں کے جرم میں سزا

سٹی مجسٹریٹ صاحب کی عدالت سے مسٹر کرپال سنگھ اور سردار گوربخش سنگھ کو تکلیف دہ دھوئیں کے قواعد کے ماتحت مجرم قرار دیتے ہوئے ہر ایک کو ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی ہے۔

پولیس اور مزدوروں میں تصادم

۱۲ر جولائی کو مزدوروں کے ایک گروہ اور پولیس کے درمیان تصادم ہوگیا جسمیں پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ پولیس نے لاٹھی چارج بھی کیا۔ مزدوروں نے پولیس پر اینٹ پتھر پھینکے جس سے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو چوٹ آئی۔ گولیوں سے کئی مزدور زخمی ہوگئے جو اسپتال میں داخل کر دیئے گئے۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۲۵ر جولائی ۸½ بجے رات کو جناب نواب سید فرزند حسین صاحب آف بازار رام نراین کے دولتکدہ پر ہوگا

مصرع طرح:۔ "نظر کو مائلِ رنگینیٔ بہار نہ کر"

قوافی تقابل:۔ مطلع انتظار

دیگر قوافی:۔ اعتبار۔ اختیار۔ گنہگار۔ بہار

دعوت

۱۲ر جولائی اتوار کے دن حافظ عبدالرزاق صاحب احسان منزل نے گیارہویں شریف کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک دعوت طعام دی۔

لیبر لیڈر کی اپیل

یو۔پی کے انڈین فیڈریشن آف لیبر کے وائس پریسیڈنٹ مسٹر ایل۔ اے آلوے نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مزدوروں کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ فیڈریشن سے وابستہ ہو جائیں اور انکو ملکر محوری طاقتوں کو شکست دینے کی کوشش کرنا چاہیئے اور اس طرح وہ فسسٹ طاقتوں کے چنگل سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق کیلئے ہوائی حملہ

۱۶ر جولائی کو بلا کسی اطلاع کے ہوائی حملہ کی مشق ہوگی۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ہوائی حملہ کی اطلاع پاکر فوراً چھپ جاویں اور اسوقت

مسٹرایم این رائے نے یہ انکشاف کیا ہے کہ سر اسٹیفرڈ کرپس برطانی حکومت کی تجاویز کا جو تحفہ لے کر آئے تھے اُسے ہندوستان نے کبھی بھی لینے سے انکار نہیں کیا۔ وہ تو صرف کانگریس اور بعض لوں ہی غیر مطمئن سے سیاست داں تھے جنہوں نے منفی طرز عمل اختیار کیا۔ اور جن کے پیروؤں کی کوئی تعداد نہیں ہے۔ مسٹر رائے نے یہ انکشاف کرتے وقت مطلق خیال نہیں کیا کہ برطانی حکومت کو جب یہ راز معلوم ہوگا اور جب یہ حقیقت مسٹر چرچل اور مسٹر ایمرے کے گوش گزار ہوگی تو اُن کے قلب کی کیا کیفیت ہوگی۔ پھر سر اسٹیفرڈ کرپس کی فہم و دانش کے متعلق دنیا کیا خیال کرے گی کہ ہندوستان سے انگلستان تک کا طویل سفر طے کیا۔ مگر ہندوستان سے صلاح و مشورہ کیے بغیر۔ بعض سیاست دانوں سے باتیں کرتے چلے آئے۔ اور یہ مشہور کر دیا کہ ہندوستان ناراض ہے وہ برطانوی تحفہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

آپ دریافت کریں گے کہ مسٹر رائے اب تک خاموش بیٹھے کیا کرتے رہے۔ سنئے وہ آغاز جنگ کے بعد سے ہندوستان کو بیدار کرنے اور اس کو عقل سکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تقریر و تحریر۔ بیان و اعلان۔ بحث و جرح ترغیب و تربیت غرض کوئی طریقہ ایسا نہیں ہے جسے وہ اختیار نہ کر رہے ہوں۔ چالیس کروڑ آبادی کا طویل و عریض ملک ابھی بیدار کرتے ہوئے دو ڈھائی سال ہی ہوئے تھے کہ سر اسٹیفرڈ کرپس بغیر مشورہ تشریف لے آئے۔ وہ تو اپنی کوشش میں مصروف رہے اور کرپس صاحب سمجھے کہ یہ جو کانگریس اور چند سیاستدان ادھر اُدھر کی باتیں کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ یہی دراصل ہندوستان ہے۔ اس غلط فہمی کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تو دل برداشتہ ہو کر واپس چلے گئے۔ اور غریب ہندوستان کو خبر بھی نہیں ہوئی۔ کہ کون آیا تھا اور اس کے لئے کیا لایا تھا۔

اب جو مسٹر رائے کو اپنی کوشش کچھ نتیجہ خیز سی نظر آئی۔ اور ہندوستانی کمیونسٹوں نے آنکھیں ملتے ہوئے ان کو پھر اپنا امام کہنا شروع کیا تو کچھ اطمینان ہوا۔ اور پہلی فرصت میں اُنھوں نے وہ اعلان شائع کر دیا جو اوپر درج ہے۔ برطانی حکومت کو چاہیئے کہ وہ سر اسٹیفرڈ کی قرار واقعی فہمائش کر کے اُنھیں پھر وہ تحفہ لے کر بھیجے جو وہ واپس لے گئے ہیں۔ توقع ہے کہ دوسری مرتبہ وہ سر اسٹیفرڈ کے آنے تک مسٹر رائے ہندوستان کو اور زیادہ بیدار کر لیں گے۔

بہرحال مسٹر رائے کی شخصیت آجکل ملک کی ایک اہم ترین اور دلچسپ ترین شخصیت ہے۔ ممکن ہے کچھ لوگوں کو اُن کے فکر و عمل کے اس انقلاب پر افسوس ہو مگر فی الحقیقت یہ کوئی افسوس کی بات نہیں ہے۔ آج کل ہم ایک دور انقلاب سے گزر رہے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی

ساتھیوں سے اپیل

واردھا ۹ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر کے گرفتار ہو جانے کی وجہ سے اس کمیٹی نے مجھے ان کی جگہ کام کرنے کو کہا ہے میں نے کچھ پس و پیش کے ساتھ اس ذمہ داری کو قبول کیا ہے کیونکہ میرے پاس پہلے ہی سے کافی کام ہے۔ میں نہیں اس وجہ سے نہ کہہ سکا کہ ہماری چھوٹی سی اگزیکیٹو کونسل کے بہت سے آدمی پہلے ہی سے گرفتار اور سزایاب ہو چکے ہیں۔ اسطرح پر سات آدمی جا چکے ہیں۔ جن میں ہمارے صدر ایک سکریٹری اور ہمارے نہایت محترم ممبر اور ساتھی مولانا حسین احمد مدنی (دیوبندی) ہیں جو ابھی کچھ عرصہ پہلے تک کمیٹی کے نائب صدر رہے ہیں۔ مولانا حسین احمد مدنی کی گرفتاری پر خاص تعجب ہے کیوں کہ اُن کی خاص سرگرمیاں مشہور تعلیمی ادارے دیوبند سے وابستہ ہیں۔ لیکن دراصل یوپی میں کوئی بھی بات تعجب کی نہیں رہی ہے۔ اس کی وجہ سے اور کچھ ہو گیا ہے اُس کے سبب سے یوپی کانگریس کمیٹی کی صدارت ایک مشکل کام ہے لیکن میں اپنے ساتھیوں کو اور یوپی کے ہزاروں کارکنوں کو جانتا ہوں اور اسی بھروسہ پر میں نے یہ کام سنبھالا ہے

اس گہرے اور ہمہ گیر آشوب کے زمانہ میں میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ متحد رہو۔ ڈسپلن کے پابند رہو۔ اور اُس عظیم کاز کے لئے جو تمھیں دل سے عزیز ہے سخت قربانیاں کرنیکو تیار رہو۔

سکھی

از محترمہ مسز رشید مضطر

نسیم بہار کی نکہت بردوش عنبریں اٹکھیلیوں میں پیاری سکھی تمھیں رقصاں ہو۔

نظر فریب حسین پھولوں کی دلکش خوشبو میں، نو شگفتہ غنچوں کے رنگین تبسّم میں، پیاری سکھی تمھیں مسکرا رہی ہو پیاری سکھی! معصوم خوش گلو پرندوں کے مترنم نغموں میں تمہاری ہی نوائے دلکش پنہاں ہے۔ ماہ عالم تاب کی درخشاں ضوفشانیوں میں تمہارا ہی پرتو نظر آتا ہے۔ سکھی! ان رنگین اور سیاہ گھٹاؤں میں تم اپنے کاکل مشکیں کھولے ہوئے، مجھے تڑپانے کو گھر گھر کر آ رہی ہو۔

دل میں محبت بن کر، سینہ میں سرور ہو کر، چشم شوق میں نور کی صورت، جسم میں جان بن کر! سکھی تمھیں مستور ہو۔

سازِ اُلفت کے دلکش ترنم میں تمھیں روپوش ہو۔ صدف اُلفت میں گوہر آب دار بن کر تمھیں نمایاں ہو۔ گلزار تمنا کے حسین گلوں میں۔ بہار فردوس کے منظروں میں۔ فضائے آسمان میں تمھیں جلوہ گر ہو۔

پریم کی دلفریب و پُرسکون، راحت انگیز، نور افزا، شاداب وادی میں سکھی تم ہی سکونت پذیر ہو۔

خوں چکاں شفق کی رنگینیوں میں تمھیں پنہاں ہو۔

چاندکی تنویر میں تمھیں تو مستور ہو۔

ہاں، ہاں، پیاری سکھی! ضرور ماہ منور کی تاباں ضیاؤں میں تمھیں روپوش ہو۔

مصر کی صد سالہ تعلیم نسواں

کی تاریخ

مصر میں جب پہلے پہل خدیو محمد علی پاشا نے تعلیمی اصلاحات کا آغاز کیا۔ اُسوقت اہالیان مصر کی رائے عامہ نئے طرز کے مدارس سے ناواقف اور اُن کی غرض و غایت کے بارہ میں بہت مشتبہ تھی۔ اسلئے حکومت کو لڑکوں کو مدرسہ میں بھیجنے کے لئے جبر سے کام لینا پڑا۔ اس زمانہ میں تعلیم صرف مردوں تک محدود تھی۔ لڑکیوں کا اسمیں کوئی حصہ نہ تھا۔ البتہ بعض صاحب ثروت اور ترقی یافتہ گھرانوں کی لڑکیاں اپنے گھروں پر میاں جی سے قرأت لکھنا۔ پڑھنا۔ قرآن اور معمولی حساب و کتاب کی تعلیم حاصل کرتی تھیں۔

سنہ ۱۸۱۷ء میں محمد علی پاشا نے جب کلٹ بے کی مدد سے طب کا ایک مدرسہ قائم کیا۔ تو اس مدرسہ اور شفاخانے کے لئے ایسی دائیوں کی اور قابلاؤں کی ضرورت محسوس ہوئی جو شریف خواتین کو مدد دے سکیں۔ اس ضرورت کے لئے ۱۸۳۱ء میں قابلہ کی تعلیم کا ایک شعبہ قائم کیا گیا لیکن عام طور پر لوگ لڑکیوں کی تعلیم اور اُنہیں مدارس میں بھیجنے سے اتنی نفرت کرتے تھے کہ محمد علی پاشا کو اس شعبہ کے افتتاح کے لئے دس حبشی لڑکیوں کو بھیجنا پڑا۔

خدیو اسمٰعیل کے ابتدائی دور کی ترقیوں اور ملک میں اس کے نمایاں مظاہر کو دیکھ کر مصریوں کے خیالات بہت کچھ بدل چکے تھے۔ اس لئے اس زمانہ میں لڑکیوں کی تعلیم نامانوس نہ رہ گئی۔ چنانچہ سنہ ۱۸۷۳ء میں خدیو اسماعیل کے ایما سے اُن کی ایک محترم محل نے اپنے مصارف سے "سرائے سیوفیہ" میں لڑکیوں کا ایک مدرسہ کھولا۔ مصر میں لڑکیوں کی تعلیم کا یہ پہلا مدرسہ تھا۔ یہی مدرسہ سنیہ کی بنیاد ہے۔ یہ مدرسہ اقامتی تھا اور تعلیم مفت تھی۔ اسکے باوجود شروع شروع میں اس کی طرف بہت کم توجہ ہوئی۔ اور پھر رفتہ رفتہ طالبات کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ مدرسہ بیرونی لڑکیوں کو لینے پر مجبور ہو گیا۔ اسماعیل پاشا اور اُن کے لڑکے توفیق کے زمانہ تک لڑکیوں کا تنہا یہی مدرسہ تھا۔ پھر سنہ ۱۸۹۵ء میں خدیو عباس ثانی کے ابتدائی زمانہ سنہ ۱۸۹۵ء میں مدرسہ عباس ابتدائیہ" کے نام سے لڑکیوں کا ایک دوسرا مدرسہ قائم ہوا۔ ان دونوں مدرسوں کی طالبات کی تعداد ۴۹ تھی پھر سنہ ۱۹۱۷ء میں محرم بک نے ایک پرائمری مدرسہ کھولا اس کے بعد مصر کا موجودہ دور شروع ہو گیا۔ اور سنہ ۱۹۱۹ء میں سارے ملک میں مدارس کی تعداد بڑھنے لگی۔ اور سنہ ۲۵ء تک اُنیس سرکاری مدارس کھل گئے۔ جن میں ۲۰۰۸ طالبات تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ پھر سنہ ۱۹۳۷ء تک ان مدارس میں آٹھ کا اور اضافہ ہوا جنکی طالبات کی تعداد ۲۷۷۴ تھی۔ یہ سب مدارس سرکاری تھے۔ مصر کی علمی نہضت کیساتھ غیر سرکاری کی تعداد بھی بڑھتی رہی۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں غیر سرکاری مدارس کی تعداد کل تین تھی۔ وہ بھی تینوں قاہرہ میں تھے۔ ان میں ۴۴ لڑکیاں تعلیم پاتی تھیں۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں ان کی تعداد ۴۰ ہوگئی۔ اور طالبات کی تعداد ۴۷۱۶ پھر سنہ ۱۹۳۵ء میں مدارس کی تعداد ۱۱۵ اور طالبات کی تعداد ۵۴۷۶۴ تک پہونچ گئی۔

غیر ملکی مشنری مدارس کا آغاز بھی خدیو اسماعیل کے زمانہ سے ہوا۔ حکومت ان کے لئے آسانیاں فراہم کرتی تھی۔ مدرسہ کی عمارت کے لئے مفت زمین دیتی تھی اس قسم کا پہلا مدرسہ جو قاہرہ میں قائم ہوا جسے سنہ ۱۸۲۱ء میں ایک انگریز مشنری کی بیوی نے قائم کیا تھا۔ اسکے بعد امریکن مشن کے مدارس قائم ہوئے پہلے ان میں صرف یورپین اور دیسی عیسائی لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ مصر میں برطانیہ کے ورود سے پہلے مصریوں نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ ان مدارس نے مصری عورتوں کی ترقی میں بڑا حصہ لیا۔

ابتدا میں لڑکوں اور لڑکیوں کے مدارس کا تعلیمی انتظام و نصاب ایک تھا۔ البتہ لڑکیوں کی تعلیم میں کچھ دستی کام بھی داخل تھے سنہ ۱۹۱۳ء میں وزارت تعلیم نے لڑکیوں کا تعلیمی نظام علیٰحدہ مرتب کیا۔ جو لڑکوں کی تعلیم سے مختلف تھا۔ اس میں تعلیم کی مدت چھ سال قرار پائی نصاب میں حسب ذیل مضامین شامل تھے۔ دینیات۔ تہذیب۔ عربی زبان و خط۔ انگریزی زبان و خط۔ فرانسیسی زبان۔ ترجمہ۔ مشاہدہ فطرت۔ جغرافیہ ※

※ تاریخ۔ تدبیر منزل۔ حفظان صحت۔ تربیت جسمانی۔

سنہ ۱۹۲۲ء میں وزارت نے لڑکیوں کی تعلیم کا معیار بلند کرنے کے لئے اُن کی تعلیمی مدت بڑھا کر آٹھ سال کر دی۔ تاکہ محض پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے لئے لڑکیوں کی استعداد ناقص نہ رہے۔ اور اس نصاب کے دوسرے اور تیسرے سالوں میں "لسان الاطفال" کا موضوع بڑھا دیا گیا۔

جب تعلیم نسواں کا دائرہ زیادہ بڑھنے لگا تو سنہ ۱۹۲۵ء میں پرائمری مدارس کا نظام تعلیم بدل دیا گیا۔ اور اسکی مدّت تعلیم لڑکوں کی پرائمری تعلیم کی طرح ۵ سال کر دی گئی۔ اور لڑکوں اور لڑکیوں کا نصاب تعلیم بالکل ایک کر دیا گیا۔ صرف عورتوں کی ضروریات کا لحاظ کرکے تھوڑا سا فرق قائم رہا۔ لڑکوں کی تعلیم میں دستی کام اور باغبانی داخل تھے۔ لڑکیوں کے نصاب میں اسکے بجائے سوزن کاری اور گھریلو ضروریات کی تعلیم کر دی گئی۔

سنہ ۱۹۲۸ء میں لڑکوں کے پرائمری مدارس کی مدّت تعلیم ۵ سال کے بجائے ۴ سال کر دی گئی۔ لیکن مدارس نسواں کی مدت تعلیم علیٰحالہ قائم رہی۔ پھر سنہ ۱۹۳۰ء اور سنہ ۱۹۳۱ء میں اسکی مدّت تعلیم بھی چار سال کر دی گئی۔ اور لڑکیوں کی تعداد بڑھانے کے لئے وزارت نے پانچویں سال کے نصاب میں تربیت اطفال اور تدبیر منزل کے مضامین داخل کیے۔ لیکن اسکے باوجود لڑکیوں نے ادھر توجہ نہ کی۔ اسلئے یہ اضافہ بیکار ثابت ہوا۔ اور پھر وہی چار سال کی مدّت رہ گئی۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں جب ثانوی تعلیم کے نصاب میں تغیر و تبدل ہوا تو پرائمری تعلیم کے نصاب میں بھی تھوڑی سی تبدیلی ہو گئی اور اس کی تعلیم و امتحان کے نئے طریقے مقرر کیے گئے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے مدارس کا نصاب تعلیم تقریباً یکساں ہے۔ فرق اتنا ہے کہ لڑکیوں کے مدارس میں دستی کاموں کے بجائے سوزن کاری تدبیر منزل اور موسیقی کی تعلیم لازمی ہے۔ اکثر مدارس میں فرانسیسی زبان بھی لازمی ہے

روسی بچوں کی پرورش

سلسلہ کیلئے صداقت، ۲۰ جون سنہ ۴۲ء ملاحظہ کیجئے۔

کنڈرگارٹن میں نہ صرف خاص صلاحیتوں کو ترقی دینے کی سعی کی جاتی ہے بلکہ ایک خاص سسٹم کیساتھ تعلیم شروع کر دی جاتی ہے۔ بچوں کے لئے مقابلہ کی زندگی میں دلچسپی لینے کا وقت آ جاتا ہے اور اُس کو بڑھایا جاتا ہے ۶ اور ۸ سال کی عمر کے بچوں کے درمیان کھیلوں کے چھوٹے چھوٹے مقابلے اولمپاڈ کے نام سے ہوتے ہیں۔ اور اس میں بچے خوب دلچسپی لیتے ہیں۔

جوں ہی کہ بچے کی عمر اسکول جانے کے قابل ہوئی اُسکی خاص و ماغی صلاحیتوں اور رجحانات کی پرورش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور کوشش کی جاتی ہے کہ آرٹ اور سائنس سے بچے کی طبیعت کو جو لگاؤ ہے وہ بڑھے اور صحیح راستہ پر پڑے۔

ان چیزوں کے لئے صرف اسکول کافی نہیں سمجھے جاتے اسلئے زیادہ عمدہ تعلیم و تربیت کے لئے، سرکل یا حلقے قائم کیے گئے ہیں۔ جو مختلف اقسام کے ہیں۔ مختلف ضلعوں اور شہروں، حتیٰ کہ بعض بعض جمہوریتوں کے مابین مقابلے کرائے جاتے ہیں۔ اور بچوں کی ذہانت اور بچوں کی دماغی صلاحیتوں کو اُن کے صحیح رخ پر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس وقت روس میں بچوں کے آرٹ نواز ۱۲۰ ادارے قائم ہیں۔ ماسکو اور لینن گراڈ میں نہایت عمدہ صلاحیت رکھنے والے موسیقی پسند بچوں کے لئے دس سال کا موسیقی کا کورس کئی ادارے دیتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت کوئی ۵۰۰ بچے عمدہ موسیقی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

بچوں کو اسکول کے باہر بھی تعلیم و تربیت سے وابستہ رکھنے۔ اور اُن کو اپنی دماغی نشو و نما میں مدد دینے کے لئے روسی حکومت نے کئی محلات وقف کر رکھے ہیں۔ جو ماسکو۔ لینن گراڈ۔ اور خارکوف وغیرہ میں ہیں۔ اور جہاں بچوں کے لئے اعلیٰ دماغی نشو و نما کے ذرائع مہیا کیے جاتے ہیں۔ جو سب انہی کے لئے ہوتے ہیں

لینن گراڈ کا سابق زار کے وقت کا مشہور محل "انشکان" اس قسم کی اعلیٰ تربیت گاہ مانی جاتی ہے۔ اسمیں ایک ورزش گاہ، ہوا اور سورج کے غسلخانے اور نہانے کا تالاب ہیں۔ جغرافیہ، نجوم، نوجوان مصوروں کے لئے نگار خانے۔ فوٹو گرافروں۔ بت تراشوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے۔ یہاں کثرت پائے جاتے ہیں۔ ایک بڑی نفیس لائبریری اور ریڈنگ روم بھی یہاں ہے۔ اس قسم کے ایک ہزار محلات جا بجا روس میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اُن میں سے کوئی پانچو کے قریب دیہات میں ہیں۔

بچوں کو مختلف مشغولیات اور کھیل کی باتوں سے بڑی دلچسپی ہے۔ ان دلچسپیوں کو برقرار رکھنے کے لئے، ایسی کلاسیں بنائی گئی ہیں جہاں بچوں کو کوئی چیز خود بنانے اور ایجاد کرنے کی صلاحیت کو ترقی دینے کا موقع دیا جاتا ہے۔ ان کلاسوں کی امداد کے لئے ۵۰، ٹکنیکل اسٹیشن قائم کیے گئے ہیں۔ تقریباً ۵ لاکھ بچوں کو ہوائی جہاز بنانے کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ ۳۹ بچوں کی ریلیں ہیں جو سوویٹ روس میں بچوں کے انتظام میں چلتی ہیں۔ کروف کے جزیرہ میں ایک بندرگاہ بھی زیر تعمیر تھی۔

بچوں کے ۵۳ اخبار نکلتے ہیں اور بعض روزانہ بھی ہیں سنہ ۱۹۳۵ء میں ۳۹ ملین اخباروں کی کاپیاں چھپی تھیں۔ جو سب کی سب فروخت ہو گئیں۔ اور بچوں نے انھیں بڑے غور سے دیکھا اور پڑھا۔

روس کا سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن دن میں تین مرتبہ بچوں کے لئے براڈکاسٹ کرتا ہے۔ ۱۳۰۰ بچوں کے تھیٹر ہیں جو اُن کے ذوق کی چیزیں پیش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ماسکو میں ایک بڑا اسٹوڈیو ہے۔ اور فلم بنانے کا کارخانہ ہے۔ جو صرف بچوں کے لئے فلم تیار کرتا ہے۔

ایک اور فرانسیسی ٹاپو پر قبضہ

لندن ۱۰ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی فوجوں نے موزمبک چینل میں فرانسیسی ٹاپو سوویٹ پر پچھلے ہفتہ قبضہ کر لیا۔ وہاں کسی قسم کا کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ دونوں طرف کا کوئی آدمی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ یہ ٹاپو جہازوں کی آمد و رفت کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

بغیر افسانہ کی فلمیں

ایک نئی قسم کی تصویروں کا رواج امریکہ میں بہت عام ہوتا جا رہا ہے۔ ان نئی قسم کی تصویروں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں افسانہ تو محض برائے نام ہوتا ہے افسانہ کی بجائے پوری تصویر ایسے دلچسپ معاشرتی ٹکڑوں سے مرتب کی جاتی ہے جو حقیقی زندگی کا سچا نمونہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان تصویروں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان تصویروں کو دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہی نہیں ہوتا ہے کہ ہم فلم دیکھ رہے ہیں بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا سچے واقعات ہماری نظر کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ ان حقیقی اور سچی تصویروں کو امریکہ میں بیحد پسند کیا جا رہا ہے اور اب امریکہ میں زیادہ تر ایسی ہی تصویریں تیار ہو رہی ہیں۔ جنمیں افسانہ پر حقیقی واقعات اور مشاہدات کو ترجیح دی جاتی ہے۔

امریکہ کی حقیقی زندگی کی یہ تصویریں، ہندوستان کی فلمی صنعت پر بھی اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ چنانچہ آج کل ہندوستان میں بھی ۵ فیصدی ایسی ہی تصویریں تیار ہو رہی ہیں جن کا کوئی افسانہ نہیں ہوتا بلکہ افسانہ کی بجائے معاشرتی ٹکڑوں کو جوڑ دیا جاتا ہے اور پبلک کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔

فلمسازوں کا خیال تھا کہ جس طرح حقیقت میں ڈوبی ہوئی فلمیں امریکہ میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی ان تصویروں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ لیکن نتائج سے پتہ چلا کہ ہندوستانی فلمسازوں کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ اس وقت تک جتنی بھی معاشرتی ٹکڑوں کی تصویریں بنائی گئی ہیں ان میں سے بیشتر قطعی ناکام ثابت ہوئی ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب حقیقی اور سچی معاشرت کی فلمیں جو افسانہ سے بے نیاز ہیں جب امریکہ میں کامیاب ہو چکی ہیں تو ان کو ہندوستان میں بھی کامیاب ہونا چاہئے تھا۔ لیکن وہ کیا خاص اسباب ہیں جن کی بنا پر ہندوستان میں ان کا خیر مقدم نہیں کیا گیا۔ وہ اسباب یہ ہیں۔

۱۔ ہندوستانی معاشرت چونکہ بیحد سادہ ہے اسلئے اسمیں وہ دلکشی نظر ہی نہیں آسکتی۔ جو امریکہ کی سوشل لائف میں ہے چنانچہ جب بھی ہم خالص معاشرتی ٹکڑے کسی تصویر میں دیں گے تصویر بے کیف سی ہو جائے گی۔

۲۔ معاشرتی ٹکڑوں کو حقیقی صورت میں صرف وہی ڈائرکٹر پیش کر سکتا ہے جس کا مشاہدہ بیحد وسیع ہو اور جو علم النفس کا ماہر ہو۔ لیکن ہندوستان کے ڈائرکٹر نہ قوت مشاہدہ رکھتے ہیں اور نہ علم النفس سے ان کو لگاؤ ہے پھر یہ دلکش معاشرتی تصاویر کیوں کر بنا سکتے ہیں۔

۳۔ ہندوستان میں معاشرتی ٹکڑوں کو جوڑ کر جتنی بھی فلمیں بنائی گئی ہیں وہ مغربی تصاویر کا چربہ ہونے کی وجہ سے اس مغربی تمدن کا بھدا سا نمونہ معلوم ہوتی ہے جس پر دیسی غلاف چڑھا دیا گیا ہو۔ بھلا غور کیجئے کہ ان تصاویر میں ہندوستانیوں کے لئے کیا خاک کشش ہو سکتی ہے۔؟

اس کے علاوہ بھی اور بہت سے اسباب ہیں جن کی بنا پر نہ تو ہندوستان میں محض معاشرتی ٹکڑوں سے ترتیب دی ہوئی فلم بن سکتی ہے اور اگر بن بھی جائے تو اس میں کوئی خاص کشش نہیں پیدا ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں بغیر افسانہ کی معاشرتی ٹکڑوں سے تیار کی ہوئی فلمیں پے در پے ناکام ہو رہی ہیں۔

ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ چلنے والی تصویروں کا جائزہ لینے کے بعد اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں صرف وہ تصاویر زیادہ کامیاب ہو سکتی ہیں۔ جن کو کسی مکمل افسانہ پر تیار کیا جائے۔

مسٹر مغنی نیشنل اسٹوڈیوز میں

ہندوستان کے اُردو اخبارات کے محترم اداروں کو اس خبر سے یقیناً بیحد مسرت ہوگی کہ مشہور پبلسٹی اکسپرٹ مسٹر مغنی بی اے کی، کارپردازان نیشنل اسٹوڈیوز نے ایک معقول ماہوار مشاہرہ پر اپنے ادارۂ تشہیر کے لئے خدمات حاصل کر لی ہیں۔ ہم کارپردازان نیشنل اسٹوڈیوز کو اُن کے اس بہترین اور بروقت انتخاب پر مبارکباد دیتے ہیں۔

اقوال زریں

غیر کی مدد پر کبھی بھروسہ نہ کرو۔ اپنی خوش نصیبی کے لئے دوسروں کا سہارا نہ ڈھونڈو۔ مختصر یہ کہ اپنی ٹانگیں چھوڑ کر دوسروں کی لاٹھی کے سہارے نہ چلو۔

اچھی بری طبیعتیں۔ کبھی اپنا خیال نہیں بدلتیں۔ جیسے گائے گھاس کھاتی ہے اور دودھ دیتی ہے۔ سانپ دودھ پیتا ہے اور زہر اگلتا ہے۔

احمق آدمی کا دل منہ میں اور عقلمند کی زبان دل میں ہوتی ہے۔

جو شخص راز پوشیدہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے وہ اپنا سلامتی کا نسخہ اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔

ضرورت میں جو انسان وعدہ کرتا ہے وہ اکثر وفا نہیں کیا جاتا۔

اگر بھاگنے کا شوق ہو۔ تو گناہوں سے بھاگو۔

تفکرات سے خوبصورتی۔ طاقت۔ اور یادداشت جاتی رہتی ہے۔

کمزوروں کی مدد کرنا نیک آدمی کا کام ہے

جھوٹ بولنے والے کا اعتبار جاتا رہتا ہے۔

موج تبسم

مجسٹریٹ (ملزم سے) میں تمہیں پھانسی کی سزا دیتا ہوں۔

ملزم: حضور اس سے تو مرجانا بہتر ہے۔

مقرر۔ موجودہ جنگ سے آپ حضرات کی زندگی کو سخت خطرہ لاحق ہے۔

حاضرین۔ جی ہاں! بجا ارشاد فرمایا۔ ہماری زندگیاں خطرہ میں ہیں۔ اور آپ کس دنیا میں رہتے ہیں۔؟

اُستاد:۔ آفتاب ایک سمت سے آکر دوسری سمت کیوں چلا جاتا ہے؟ یعنی مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں کیوں غروب ہوجاتا ہے۔؟

شاگرد۔ بیچارہ راستہ بھول جاتا ہوگا۔

بچہ۔ (دوکاندار سے) جیسے بسکٹ تم نے کل مجھے دیئے تھے ویسے ہی آج بھی دینا۔

دوکاندار۔ کیا وہ بسکٹ تمہارے گھر میں بہت پسند کیے گئے؟

بچہ۔ اس قدر سخت تھے کہ دادا جان کھا نہ سکے اور سب مجھے مل گئے۔

ممبر:۔ کس کم بخت نے یہ رائے دی تھی کہ عورتیں بھی کلب میں داخل کر لی جائیں۔؟

پریزیڈنٹ:۔ آپ کی اہلیہ محترمہ نے۔

باہر کی صفائی تو کر لیجئے

لیکن

اس چھوٹے سے جسم کی اندرونی صفائی کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

یاد رکھئے اندرونی صفائی صحت کا پہلا اصول ہے

ہر ایک ماں جو اپنے بچوں کی تندرستی چاہتی ہے ان کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ تندرستی کے لئے اندرونی صفائی لازمی ہے اور اینڈ ریوز لیور سالٹ اندرونی صفائی کرتا ہے۔ اگر جسم کی اندرونی صفائی رکھی جائے تو وہ تکلیفیں جو روزمرہ بچوں اور بڑوں کو ہوتی رہتی ہیں اُن سے نجات مل سکتی ہے اینڈ ریوز کا ایک باقاعدہ گلاس جسم کو اندر سے صاف رکھتا ہے اور تمام گندگی صاف کر دیتا ہے قبض کو دور کرتا اور جگر کو باقاعدہ رکھتا ہے۔ صفرہ (پت) کو ٹھیک رکھتا ہے اور اس طرح سے بدہضمی کی تمام علامتوں سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے۔

اینڈ ریوز گردوں کی آہستہ آہستہ کر کے مکمل طور پر صفائی کرتا ہے ٹھنڈک پہونچاتا اور خون صاف کرتا ہے۔ یہ بچوں کے لئے اتنا ہی مفید ہے جتنا کہ بڈھوں کے لئے۔

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کے لئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

LIVER

ANDREWS

LIVER SALT

EFFERVESCENT

ANDREWS
LIVER SALT

جو مقوی ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے صفائی کرتا۔ ٹھنڈا رکھتا تروتازہ بناتا اور طاقت پہونچاتا ہے۔

37

دلچسپ معلومات

کس نے کہاں کیا

اور کب ایجاد کیا؟

موجد	ملک	ایجاد	سنہ
کولٹ	امریکہ	ریوالور	۱۸۳۵ء میں
مورس	"	برقی ٹیلیگراف	"
بیل	"	ٹیلیفون	۱۸۷۶ "
اڈیسن	"	متحرک تصویر	۱۸۷۷ "
رائٹ برادرس	"	ہوائی جہاز	۱۹۰۳ "
وٹ	انگلینڈ	اسٹیم انجن	۱۵۶۵ "
تھیموپر	فرانس	سینے کی مشین	۱۸۳۰ "
ڈانگور	"	عکاسی	۱۸۳۹ "
نوبل	سویڈن	ڈائنامیٹ	۱۸۶۷ "
مارکونی	اٹلی	وائرلیس	۱۸۹۶ "
ایسٹ مین	امریکہ	فوٹو فلم	۱۸۸۳ "
ایک چینی	چین	پرنٹنگ	۱۵۹۳ "
میڈم کوری	فرانس	ریڈیم	۰ "
ٹاری کیتھ	اٹلی	بارومیٹر	۱۶۴۳ "
رونٹگین	جرمنی	ایکسرے	۱۸۹۵ "
ڈیوی	انگلستان	سیفٹی لیمپ	"

※ رومال ڈالے۔ دوپلی ٹوپی سر پر رکھے۔ لال رنگ کی شام دار لکڑی ٹیکتے اور کچھ گنگناتے چلے جارہے تھے۔ چچا جلدی سے بولے لو اب تو یہ ہیں۔ اور دوڑ کر اُن کی جیب میں رکھے ہوئے رومال پر جو آدھا باہر کو نکلا ہوا تھا ہاتھ مارا۔ وہ دلی کے رہنے والے قدیم وضع کے بزرگ تھے۔ مگر غضب کے پھرتیلے واقع ہوئے تھے۔ جلدی سے ایک ہاتھ تو رکھا جیب پر۔ اور گھوم کر باقاعدہ داہنے ہاتھ سے ایک ضرب چچا کے رسید کی۔ اب چچا ہیں کہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اُنھیں دیکھ رہے ہیں۔ اور منہ کھولے ہوئے ہیں ہیں کر رہے ہیں۔

معاف کیجئے مغالطہ ہوا۔

مجھے معاف نہیں کیا جاسکتا۔ یہ کہہ کر اُنھوں نے دوسری ضرب رسید کی۔ چچا بڑے بدڈھب پھنسے تھے۔ یہ مغالطہ سزا کیسا تھا اُنھوں نے ہمیں امداد طلب نگاہوں سے دیکھا۔ ہم نے بڑی مشکل سے معاملہ طے کیا۔ اور چچا سے کہا۔ چچا واپس چلئے ورنہ اگر ایک دو مغالطہ ایسا ہی اور ہوگیا۔ تو آپ کو جامع مسجد والے میدان ہی میں سلانا پڑے گا۔

چچا کے دل پر اس واقعہ کا بڑا اثر تھا۔ بولے کہتے تو سچ ہو۔ مگر کیا کروں۔ دلی آکر گھر میں بیٹھ رہنا ایسا ہے جیسے مکہ پہونچ کر بغیر حج کے واپس جانا۔

اگر ایسا ہی حج آپ نے اور کر لیا تو گھر کی جگہ ہسپتال میں رہنا ہوگا دو چار ہفتے۔

اور دو چار دن مالش تو اب بھی کرانا پڑے گی۔ اُنھوں نے کمر کو سہلاتے ہوئے فرمایا۔ مگر دیکھو بھتیجے اسکا ذکر کہیں آنے نہ پائے۔ ضرورت کے وقت تم کہہ سکتے ہو کہ ٹریم سے گر پڑے تھے۔

جھوٹ تو میں نہ بولوں گا اور اپنی طرف سے تذکرہ بھی کسی سے نہ کروں گا۔

بیوقوف! ــــ اُنھوں نے ایک بار پھر مقام ضرب پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

خاکسار تحریک کا نیا رخ

لاہور۔ خاکسار لیڈر ڈاکٹر محمد اسلم ناظم اعلےٰ طلبائے ہند علامہ مشرقی کی زیر ہدایت ایک سرکلر جاری کیا ہے جسمیں مندرجہ ذیل اطلاعات طلب کیگئی ہیں:۔

آپکے شہر میں کتنے اسکول۔ کالج۔ مکاتب۔ مدارس۔ گوردوارے اور پرائیوٹ تعلیمی ادارات ہیں اور انمیں طلبا کی کتنی تعداد ہے کتنے ایسے مدرس اور پروفیسر ہیں جو خاکسار تحریک سے مانوس یا اُس کی طرف راغب ہیں؟ کس قدر طلبا ایسے ہیں جو سرگرم عمل ہیں۔ یعنی کس کس کی تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔؟ طلبا کا زیادہ تر رجحان کس طرف ہے خاکسار تحریک سے اُنھیں کس قدر لگاؤ ہے؟ کتنے اخبارات رسائل کن کن زبانوں میں شائع ہوتے ہیں؟ اردو انگریزی ہندی وغیرہ ہندوستانی زبانوں میں مضامین لکھنے والے کس قدر اہل قلم آپ کے شہر میں موجود ہیں۔؟ انمیں سے کون کون تحریک خاکسار کے سلسلہ میں جہاد بالقلم پر آمادہ ہوسکتے ہیں۔ اخبارات و رسائل میں کون مخالف ہیں کون موافق؟

افسانہ

مزاحیہ

مغالطہ

از جناب کوثر چاندپوری

دنیا کے اکثر دلچسپ واقعات محض مغالطہ کی بنا پر رونما ہوتے ہیں۔ یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ مغالطہ انسانی "مزاج" میں داخل ہے البتہ یہ ماننا پڑے گا کہ یہ قدرت کا ایک مذاق ضرور ہے۔ غالباً عقل و دانش کی موجودگی آدمی کی مزاحیہ اہلیت کو کم کر دیتی ہے اسی لئے قدرت کبھی کبھی مغالطہ کی زد سے انسان کو یہ اہلیت بخشتی ہے۔ مغالطہ حقیقت میں ایک فریب ہے جسکا تعلق براہ راست عقل سے ہے۔ جب انسانی عقل مغالطہ کے فریب میں آجاتی ہے تو یہی حضرت انسان جو ہوش و حواس کی درستی میں ہلکے تبسم کو بھی اپنے وقار کا حریف سمجھتا ہے سر سے پیر تک خندہ بے اختیار بن جاتا ہے مغالطہ کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے نہ اس کیلئے کسی مقام اور محل کی قید ہے۔ بس قدرت کی طرف سے حواس پر ایک غبار سا چھایا اور مغالطہ کی بدحواسی سرزد ہوئی۔ مغالطہ کے صدور میں عقل کے ناقص و کامل ہونے کی بھی شرط نہیں ہے اسی لئے جوانی بڑھاپا۔ اور تذکیر و تانیث اس کے دائرۂ عمل میں شامل ہیں۔ اکثر ایک آدمی کی حماقت سے دوسرا آدمی مغالطہ میں مبتلا ہوجاتا ہے اور اس طرح کسی ظریفانہ واقعہ کا ظہور ہوجاتا ہے۔

ایک دیہاتی بزرگ جو اکثر شہر میں اپنے بھتیجے کے یہاں آیا کرتے تھے اور چچا جان سے موسوم تھے، مغالطوں کا مجموعہ تھے آپ سے قدم قدم پر مغالطے سرزد ہوتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ جب آتے سیدھے گھر میں جاتے اور گھر کے سب چھوٹے آدمیوں۔ عورتوں اور بچوں کے سروں پر ہاتھ پھیر پھیر کر دعائیں دیتے۔ پیار کرتے۔

ایک مرتبہ جب آپ آئے تو حسب عادت براہ راست اس مکان کا رخ کیا جس میں پچھلی مرتبہ بھتیجے کی بیوی کو چھوڑ گئے تھے۔ دروازے پر ذرا ٹھہر کر چچا نے مخصوص انداز سے کھنکار کر اپنی تشریف آوری کا اعلان کیا۔ اور پھر کسی جواب کا انتظار کیے بغیر اندر چلے گئے۔ گھر میں کوئی اور نہ تھا۔ بہو باورچی خانے میں بیٹھی گیلی لکڑیوں کو جھونک رہی تھی۔ چچا بیچ صحن میں کھڑے ہوگئے۔ اور تھوڑی دیر سلام کا انتظار کیا پھر محبت سے کہنے لگے۔

"بہو! آج کہاں چلے گئے یہ سب کے سب"؟

بہو نے خلاف معمول لمبا سا گھونگٹ کاڑھتے ہوئے منہ پھیر لیا۔ چچا جان کو یہ حرکت سخت ناگوار ہوئی، تاہم باورچی خانے کے پاس آکر فرمایا۔ "بہو آج سلام بھی بالائے طاق ہوگیا"

خیر بھائی خوش رہو!

ارے! تم نے منہ سے بولنا بھی چھوڑ دیا۔

کچھ تو کہو بھلی مانس۔

سلام تو بھول ہی گئیں۔ کیا بات چیت بھی چھوڑ دی؟ بہو تھیں کہ منہ سے کچھ نہ کہتی تھیں اور مارے شرم کے گھٹنوں میں سر دیئے دے رہی تھیں۔ چچا کو ترک سلام کی گستاخی کا جواب لینا تھا۔ جب کسی طرح بہو ٹس سے مس نہ کی تو آپ بگڑ کر برا بھلا کہتے ہوئے گھر سے نکل آئے۔ اور یہاں سے چھوٹے بھائی کے یہاں گئے۔ دیکھا تو یہاں سب بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر طرف سے چچا جان سلام۔ چچا جان آداب کی آوازیں آنے لگیں۔ چچا جان بہت مسرور ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ یہ آج چھوٹی بہو کیوں بھول بیٹھی ہے۔ میں گھر میں گیا تو سلام تک نہ کیا۔ پھر دیر تک کھڑا سب کو پوچھتا رہا۔ مگر اُس اللہ کی بندی نے زبان تک نہ ہلائی۔ معلوم نہیں کیا بات ہے؟

"کہاں گئے تھے چچا آپ"؟

"چھوٹی بہو کے یہاں"

اچھا چھوٹی بہو کے یہاں بھی ہو آئے آپ! غضب کر ڈالا چچا جان آپ نے! ارے وہاں تو منشی جی کرایہ رہتے ہیں۔ بہو اب وہاں کہاں ہے۔؟ پچھلے مہینہ میں مکان منشی جی کو تین روپیہ مہینہ پر دیدیا گیا ہے۔ کیا اندر چلے گئے تھے آپ؟

چچا نے زور سے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا توبہ! توبہ! بڑی غلطی ہوئی مجھ سے۔ میں تو اپنا گھر سمجھ کر چلا گیا۔ مجھے کیا معلوم تھا۔ تم لوگوں نے یہ بیوقوفی کی ہے لاحول ولاقوۃ۔

پھر کیا ہوا چچا میاں؟

ہونا کیا؟ میں سمجھا ہو بیٹھی ہے۔ شاید منشی جی کی گھ...

دو چار صلواتیں سنا کر آگیا۔

ایک بار چچا ہمارے ساتھ دہلی جارہے تھے۔ او...

ہو بھی ہمراہ تھیں۔ جو زنانہ درجہ میں تشریف فرما تھیں...

تھا سخت لو چل رہی تھی۔ چچا پیاس بڑی شدت سے محسوس...

اور ہر اسٹیشن پر زنانہ درجہ میں پانی دینا پڑتا تھا۔ یہ...

کے لحاظ سے ہمارے سپرد تھا۔ گاڑی میں بہت بھیڑ...

بھی کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ زنانہ میں بھی کافی ہجوم تھا۔

اسٹیشن آیا تو چچا پیاس سے بیتاب ہو کر ٹھنڈا پانی...

آوازیں سنتے ہی بار یک ململ کے کرتہ کی چنی ہوئی آستینوں...

اور پاجامہ اور کو سر کاتے، قلعی دار لوٹا ہاتھ میں لیکر...

بلکہ صحیح معنوں میں کود پڑے۔ اور لگے پانی والے کے...

بھاگنے۔

"سقے! ارے بھائی سقے!"۔ پانی والے...

سقہ جوتا۔ مشک لاتا۔ اور کٹورے سے کٹورا...

رہا تھا۔ آواز سن کر کھڑا ہوگیا۔ چچا نے لوٹا مشک کے منہ...

جلدی پانی دو! بھائی پانی۔

اور دو اتنے میں کیا ہوگا؟

بھر دو جی!

سقے نے چچا کے شاندار دیہاتی چہرہ پر نظر کی۔ اور...

ہوئے لوٹہ کو منہ تک بھر دیا۔ اتفاق سے برف بھی مل...

لگے ہاتھوں ایک آنہ کا برف بھی لیکر لوٹہ میں ڈال...

ہوئے ہمارے اس آئے اور اس انداز سے گویا حضر...

کا کوئی فدائی میدان کربلا میں دشمنوں کے نرغہ میں گھ...

لایا ہے۔

"لو پانی بھر لایا پی لو! چچا نے اپنے بھیگے ہوئے... کی سفید آستین پر رگڑتے ہوئے کہا۔

"چچا جان مجھے تو پیاس نہیں اس وقت"

"دو گھونٹ بغیر پیاس کے پی لو۔ برف کا پانی...

ہم نے کہا زنانہ ڈبہ میں پوچھ لیجئے۔ شاید وہاں...

چنانچہ چچا نے کناروں تک گلاس بھر کر زنانہ درجہ کا...

قیاس سے برقعہ کا رنگ پہچان کر ایک خاتون کو مخاط...

ہوئے کہا۔

بہو پانی پیوگی؟ لو جلدی گرم ہوجائے گا۔ بر...

چچا اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ دوسری طرف سے آوا...

ادھر لائیے! میں تو یہاں بیٹھی ہوں۔

ارے تم وہاں کیوں بیٹھی ہو؟ جس میں! او...

ہیں۔

چچا پانی پلا کر آئے تو ہم سے بولے "بھائی عورتوں...

بڈھب ہے"۔

کیوں چچا؟ کیا کوئی لطیفہ ہوگیا؟

چچا ہنس کر بولے "کیا بتاؤں؟

دلی پہونچے تو چچا کا ارشاد ہوا۔ بھتیجے چلو چاندنی چ...

سیر کر آئیں۔ ابھی تو دن چھپنے میں دیر ہے۔

چچا میں تو سینما جاؤں گا۔

پھر ہمارا تمہارا کیا ساتھ؟ ــ اچھا چلو! کچھ دور...

ہم دونوں ساتھ ساتھ چلے۔ چچا آسٹری کیے ہوئے...

پہنے ہوئے تھے۔ سر پر نہایت عمدہ بیل دار ٹوپی تھی۔...

چہرہ۔ تیل اور پسینہ کے غازہ سے چمک رہا تھا۔ چچا کہنے لگے...

یہ ٹھاٹھ ہیں دلی کے۔ کھوے سے کھوا چھل رہا ہے۔...

تھالی پھینک دوں تو نیچے نہ گرے۔

یعنی آسمان پر چلی جائے۔

نہیں جی! سروں پر ٹھہر جائے چلنے والوں کے۔

چچا دیکھئے کوئی مغالطہ نہ ہوجائے

یہاں تو بڑوں بڑوں سے ہوجاتا ہے۔ دیکھو سر کر...

گیا۔ مجھ سے ہوجائیگا تو کیا تعجب ہے؟

کوئی دوست بھی ہے آپ کا یہاں؟

ہوگا ضرور کوئی نہ کوئی۔ اتنے میں ایک نازک اندام...

گھنٹہ گھر کے نیچے دکھائی دیے۔ سفید ململ کی اچکن پہنے۔ جیب...

ہم نے ہندوستان کو جس حالت پر پہونچا دیا ہے
اُس پر ہمیں فخر کرنیکا حق حاصل ہے

لندن ۹ر جولائی۔ ہندوستان اور آزادی کے عنوان سے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے مسٹر ایمری کی تقاریر کا جو اُنھوں نے وزیر ہند کی حیثیت سے کی تھی۔ مجموعہ چھاپا ہے اسکے دیباچہ میں مسٹر ایمری لکھتے ہیں کہ کوئی الزام ایسا نہیں ہے جس کے متعلق برطانوی رائے عامہ اتنی حساس ہے جتنی کہ اس الزام کے متعلق ہے کہ ہندوستان کے بارے میں ہماری پالیسی ہمارے اعلان کردہ جنگی مقاصد سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔ ہمیں الزام دیا جاتا ہے کہ ہم یورپ میں جمہوریت اور آزادی کے واسطے لڑنے کا اعلان کرتے ہیں لیکن ہندوستان کو یہ دونوں دینے سے گریز کرتے ہیں۔ ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم جرمنی اور جاپان کے استبداد کو اور دوسروں کے علاقہ کی قبضہ کی اسپرٹ کی مذمت کرتے ہیں لیکن خود یہ مصمم ارادہ کیے ہوئے ہیں کہ اپنے گوشتہ استبداد کے ثمرے جو ہندوستان پر قبضہ کی شکل میں نمایاں ہیں سے دست بردار نہیں ہوں گے۔ یہ ایک الزام ہے۔ ایک اور الزام ہے جو ہماری خودی کو اور زیادہ مجروح کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم ممکن ہے آج ہندوستان کو آزادی دینے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ سابقہ غلطی کے تسلیم کرنے اور اسس احساس کا نتیجہ ہے کہ ہم ہندوستان پر حکومت کرنے یا اُس کے دفاع کے نااہل ہیں۔ یا چھائے ہوئے خطرہ کے پیش نظر بستر مرگ پر کفارہ کی ادائگی ہے۔

ہندوستان کا جہاں تک سوال ہے اسے پہلے سے موجودہ آزادی سے محروم کرنے یا اس آزادی کو دوبارہ حاصل کرنے کے موقعوں سے انکار کرنا تو درکنار ہم نے اُسے خانہ جنگی سے بچایا جو آزادی کا آخری انکار ہے۔ ہم نے وسیع خطہ سرزمین میں جو سلسلہ کوہ سے اور دو سمندروں سے گھرا ہوا ہے امن وانتظام اور قانون کا سکہ قائم کیا۔ جو آزادی کی ناقابل گریز بنیادیں ہیں اس سے بھی بڑھ کر ہم نے حکومت خوداختیاری کے پرجوش مطالبہ کا ایسا جذبہ پیدا کیا ہے جس سے ہندوستان کا سینہ تاحال خالی تھا۔ اسس مطالبہ کو کیسے پورا کیا جائے کیونکہ ہمیں ہی اس مطالبہ کو پورا کرنا ہے اور ہمیں خوشی خوشی اسی مطالبہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ بنیادوں کو قربان کیے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونیوالی اور اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرنیوالی قومی زندگی کے لئے انتظامی اتحادیوں کو منتقل کیا جائے تاکہ خانہ جنگی از سر نو جاری نہ ہوسکے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو محض تقریروں اور الفاظ سے حل نہیں کیا جاسکتا۔ نہ ہی غیر ذمہ دارانہ دستبرداری اس مسئلہ کا حل ثابت ہوسکتی ہے۔ بلکہ ایک تعمیری رواداری سیاست فہمی اور پرسکون باہمی اعتماد کی ضرورت ہے اس مقصد کیلئے ہم نے گزشتہ ایک نسل یا اس سے بھی قبل سے کوشش کی ہے۔ ہم اس مرحلہ پر ہونچگئے ہیں جبکہ بڑا حصہ خود ہندوستانیوں کو ادا کرنا چاہیئے۔ ہم نے بنیاد ڈالدی ہے اب یہ کام ہندوستانیوں کا ہے کہ وہ مکان کا نقشہ اور مکان اپنی طبیعت کے مطابق بنائیں۔ اس پالیسی میں ہم اپنے فطری جذبہ پر جوکہ ہمیں ورثہ میں ملے ہیں صادق رہے ہیں۔ وہ فطری جذبات امن کے لئے ہماری خواہش۔ قانون کے لئے ہمارا احترام آزادی میں ہمارا یقین اور حقیقتوں کے لئے احساس ہے۔ ہم نے ہندوستان میں جو کچھ کیا اُس پر ہمیں فخر کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ ہم ہندوستان میں اس وقت جو کچھ کررہے ہیں اُس پر ہمیں اور بھی زیادہ فخر کرنے کا حق حاصل ہے ہمیں یہ اُمید کرنیکا بھی پورا حق حاصل ہے کہ ہندوستان کی مدد سے ہم نہ صرف لڑائی کو فتح کریں گے بلکہ ہندوستان کی آزادی اور ہندوستان کی دوستی کا مسئلہ بھی جو کہ بہت ضروری ہے حل کرینگے ہر صورت میں اس کام میں ہمارا حصہ ایسا ہے کہ ہمیں نہ تو ماضی کے لئے معذرت یا مستقبل کے لئے شکست خوردہ ذہنیت میں کام کرنا چاہیئے۔ بلکہ فخر کے ساتھ اور اس پورے بھروسہ کے ساتھ کرنا چاہیئے کہ جن اُصول اور فطری جذبات کی وجہ سے موجودہ ہندوستانی سلطنت وجود میں آئی ہے۔ اور برٹش کامن ویلتھ آف نیشنز کا دکاس ہوا ہے جو الگ الگ ۲ حصے ہیں۔ انکے ذریعہ ایک اور معجزہ حاصل ہوجائیگا وہ یہ کہ آزادی کی بنیاد پر مساوات قائم ہوجائیگی۔ اور یہ اُن دونوں سے بڑھ کر ہوگا اور دونوں کی شکل بدل دے گا۔

ایک امریکی اخبار کا جوش جنوں

لندن ۹ر جولائی۔ وسط مغربی امریکہ کا اخبار "ملواکی جرنل" اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ مہاتما گاندھی کے ساتھ سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ اُنھوں نے دنیا کے ساتھ اپنا تعلق کھو دیا ہے۔ ایک شاندار زندگی کے بعد اب وہ ایک منزل کی تہ تک پہونچ گئے ہیں۔ ان کا مرتبہ اسس حالت میں زیادہ محفوظ ہوتا اگر وہ اسس وقت مرجاتے جبکہ اُن کے عروج کا زمانہ تھا۔ ۵ اسال گذرے مہاتما جی جو کہتے تھے دنیا سنتی تھی۔ مہاتما جی جو اشارہ کرتے تمام دنیا اور ہندوستان اُس پر دھیان دیتا تھا۔

دنیا میں صرف چند لیڈر ایسے تھے۔ اور مشرق میں تو کوئی بھی نہیں جن کی بات امریکہ میں اتنی زیادہ سنی جاتی ہو جتنی کہ مہاتما گاندھی کی۔ لیکن معاملہ بالکل اُلٹا ہے مہاتما جی آواز میں اب وہ اثر نہیں رہا۔ اب یہ آواز غیر یقینی بن گئی ہے۔ وہ کبھی انگلینڈ کی امداد کی پیشکش کرتے ہیں اور کبھی دھمکی دیتے ہیں۔ لیکن اب دونوں باتیں ان کے بس کی نہیں ہیں۔ اور نہ ہی تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ جیسا کہ مہاتما گاندھی نے بیان کیا ہے کہ برطانوی پروپیگنڈے نے ہندوستان کے متعلق امریکہ کو دھوکا دے رکھا ہے۔

برطانوی فوج کا ذکر کرنے کے بعد اخبار لکھتا ہے کہ یہ مشکل سے کہا جاسکتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے ہندوستان کو ذمہ داری سنبھالنے کے لئے تیار کرنے میں کوئی عملی رہنمائی کی ہے۔ جیسا کہ مہاتما گاندھی کہتے ہیں کہ ہندوستان کی پوزیشن کے لئے امریکہ بھی قصوروار ہے۔ کیونکہ امریکہ برطانیہ کی طرف سے لڑرہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کس حدتک یہ سمجھنے میں ناکام رہے ہیں کہ دنیا میں کیا ہورہا ہے۔ ہندوستان میں آئندہ جو بھی ترقی ہوگی اس پر مہاتما گاندھی کی عملی یا بے عملی کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ہندوستان کو بچایا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ بچ گیا تو وہ لوگ بچائینگے جو ایک ایسے مستقبل کے لئے لڑنے کو تیار ہیں جیسا کہ وہ چاہتے ہیں۔ وہ لوگ اسس کو نہیں بچاسکتے جو کہ آم کے درخت کے نیچے سمادھی لگائے بیٹھے ہیں۔

ترکی کیبنٹ میں تبدیلیاں

انقرہ ۱۰ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر سراج اوغلو وزیر خارجہ ترکی کے وزیر اعظم مقرر ہوگئے ہیں۔

نئے وزیر اعظم نے کل تیسرے پہر پریذیڈنٹ انونو کو اپنی کیبنٹ پیش کی۔ اُنھوں نے سیدام وزارت میں دو تبدیلیاں کی ہیں۔ موسیو سراج اوغلو وزیر اعظم کے علاوہ وزیر خارجہ کا عہدہ بھی اپنے پاسس رکھیں گے دو نئے وزیروں کو زراعت اور کامرس کا عہدہ سپرد کیا جائیگا۔

مسٹر سراج اوغلو ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئے تھے اُنھوں نے استنبول کے کالج میں تعلیم پائی۔ اور اس کے بعد آپ تعلیم حاصل کرنے بلجیم اور سوئٹزرلینڈ چلے گئے۔ ۱۹۲۱ء میں آپ نے کمال پاشا کی رہنمائی میں ترکی کی آزادی کی تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۹۲۴ء میں آپ وزیر تعلیم بن گئے۔ ۱۹۲۶ء میں وزیر انصاف بنادیے گئے۔

چینیوں کی دلیری کی ایک مثال
لیڈی کرپس کی تقریر!

لندن ۸ر جولائی۔ کل رات لیڈی کرپس نے ریڈیو پر چینی فنڈ میں مدد دینے کے لئے ایک اپیل کرتے ہوئے چینی اسپرٹ کی ایک سچی کہانی سنائی۔

ایک چینی جو سنٹرل چین میں شہر کے بچاؤ پر کام کررہا تھا ہوائی خطرے کی گھنٹی سنتے ہی اپنی بیوی کو میدان میں لانے کے لئے دوڑا۔ جو حاملہ تھی۔ اُس نے جاکر دیکھا کہ اُسکا پہلا بچہ جو لڑکا تھا پیدا ہوا ہے۔ اُسکی بیوی نے کہا کہ اپنے لڑکے اور ماں کو میدان میں لیجاؤ میں یہاں پر انتظار کرونگی اگر میں مرجاؤں تو میں نے آپکے لئے ایک بیٹا پیدا کیا ہے اور چین کی لڑائی کے واسطے ایک آدمی۔

بچہ اور اُسکی دادی میدان میں ہلاک ہوگئے اسکا خاوند گھر کے دروازہ پر مارا گیا۔ جب وہ چلنے کے قابل ہوئے تو اُسنے نزدیک کے ہسپتال میں ایک نرس کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے درخواست بھیجی اور اب وہ مرہم پٹی کے کام میں لگی ہے

یونان اور امریکہ میں سمجھوتہ

واشنگٹن ۱۰ر جولائی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور شاہ یونان نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ یونان اور امریکہ کے درمیان پٹہ اور ادھار کے متعلق سمجھوتہ پر جمعہ کو دستخط ہوں گے۔

چھ اور حروں کو پھانسی

کراچی ۹ر جولائی۔ حیدرآباد سنٹرل جیل میں کل اور چھ حروں کو پھانسی دیدی گئی۔ اب تک ۴۲ حروں کو پھانسی دیجا چکی ہے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے
نئے ممبر

واردھا ۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر راج گوپال اچاری اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی جگہ مسٹر جے رام داس دولت رام اور اچاریہ نریندر دیو کو کانگرس ورکنگ کمیٹی کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔

امریکن ٹکنیکل مشن

لندن ۹ر جولائی۔ پارلیمنٹ میں وزیر ہند نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان میں امریکہ کا جو ٹکنیکل مشن گیا تھا اُس کی پوری رپورٹ شائع نہیں کی گئی۔ لیکن رپورٹ کا خلاصہ شائع کردیا گیا ہے۔ اسس رپورٹ کے ذریعہ امریکی سفارشات کی ایک معقول تصویر پیش کردی گئی ہے۔

راجہ جی کا استعفا

واردھا ۹ر جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی اور مولانا آزاد دونوں نے مسٹر راجگوپال اچاری کو لکھا تھا کہ وہ کانگرس کے اہم عہدہ سے نیز مدراس اسمبلی کی ممبری سے استعفا دیدیں۔

ترکی کا نیا وزیر خارجہ

انقرہ ۱۲ر جولائی۔ ترکی کے رئوسا ... سکریٹری جنرل نامن منمنگلو کل رات استنبول کو روانہ ہوگئے۔ یہ افواہ ہے کہ ان کو ڈپٹی وزیر خارجہ منتخب کیا جائیگا۔ پھر وزیر خارجہ نامزد کردیا جائیگا۔

ایران میں نازی ایجنٹوں کی گرفتاری

(طہران) ایران میں ابھی تک جرمن ایجنٹوں کی سرگرمیاں جاری ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ ایرانیوں اور اتحادیوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہوجائے اور انکے تعلقات خراب ہوں۔ چنانچہ آج پولیس نے تین نازی ایجنٹوں کو گرفتار کرلیا ہے ان کے نام فریڈرک گرمیل۔ گوٹلب سیڈل۔ اور ایک جس کا نام پوشیدہ رکھا گیا ہے ان میں سے سیڈل ایران میں ایک ایرانی کسان کے بھیس میں رہتا تھا اور یہ بازاروں میں برطانیہ کے خلاف افواہیں پھیلارہے تھے۔ پولیس نے حال ہی میں دو جرمن عورتوں کو گرفتار کیا ہے جن کی ایرانیوں کے ساتھ شادی ہوئی تھی ان میں ایک طہران کے سب سے بڑے ایرانی اسٹور کے مالک کی بیوی ہے۔

حیدرآباد میں قرضہ مصالحتی بورڈ

حیدرآباد میں قرضہ مصالحتی بورڈوں کا کام آہستہ آہستہ ترقی کررہا ہے ۱۳۵۰-۱۳۵۱ف کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جو تیسرے سال کی رپورٹ ہے۔ سال زیر رپورٹ ۱۶ قرضہ مصالحتی بورڈ کام کررہے تھے اُنہوں نے ۱۸ لاکھ ۹۳ ہزار روپئے کے ۱۸۸۱ مقدمے نپٹائے اور ۱۷۰۲ مقدمے سابقہ سال کے تھے جنکی مجموعی رقم بیس لاکھ ۱۷ ہزار ہوتی ہے۔ کل ۹۳ لاکھ ۴۴ ہزار روپے کے ۹۵۲۹ مقدمے طے کیے گئے۔

حیفہ پر بمباری

(حیفہ) سنیچر کو حیفہ پر ایک اور ہوائی حملہ کیا گیا لیکن کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں کو ہوا مار توپوں نے مار بھگادیا۔

یوپی کی ڈکیتیوں میں اضافہ

(لکھنؤ) ڈاکوؤں کی سرگرمی میں خلل ڈالنے کے لئے یوپی کی پولیس نے ایک نئی اسکیم طیار کی ہے یعنی ہر ضلع میں ۱۲ سائیکل سوار پولیسمین رکھے گئے ہیں۔ جو زیادہ علاقہ کا گشت کرسکیں۔ وجہ یہ ہے کہ گزشتہ چند مہینوں میں اس صوبہ میں ڈکیتیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ جنوبی اور مرکزی علاقوں میں خاص زور ہے۔ مرکزی علاقہ میں اس ۶ مہینے میں ۱۴۸ ڈاکے پڑے جبکہ اسی عرصہ میں پار سال ۸۲ ڈاکے پڑے تھے گاؤں بچاؤ کمیٹیاں بھی تمام صوبہ میں منظم ہورہی ہیں۔ یوپی پولیس میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ چوکیداروں میں پہلے ہی اضافہ ہوچکا ہے۔ کچھ پنشن یافتہ تھانیداروں، پولیسمینوں اور سرکل انسپکٹروں کو پھر بلایا گیا ہے۔

تروتازہ بنانے والی

ہرطرح کے دماغی یا جسمانی کام کرنے کے بعد آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ چائے کی ایک پیالی ہے تاکہ آپ کو ذائقہ طاقت حاصل ہو۔ اور آپ تروتازگی محسوس کریں، خواہ دن گرم ہو یا سرد۔ چائے ہی بلاشبہ ایک ایسی چیز ہے، جس سے آپ اطمینان حاصل کرتے ہیں اور صحیح معنوں میں یہ آپ کو خوش وخرم رکھتی ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیے:۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے، اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعدازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے
تمام دُنیا کے
پینے کی چیز

JK 148 V
انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ
تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS WHITE LABEL TEA
لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTR 320

حکومت اور تاجروں سے مہاتما گاندھی کی اپیل

احمد آباد - ۱۲ار جولائی - مجھے بالائی طبقہ کے غریبوں سے ورد ناک خطوط مل رہے ہیں جنمیں غلہ بیچنے والوں کی سخت شکایتیں کی گئی ہیں۔ ان خطوط کا ماحصل یہ ہے کہ ہم ان تاجروں کی خدمت کیوں کریں جو غلہ کا سٹاک رکھتے ہوئے اس وقت تک نہیں بیچتے جب تک کہ ہم اس قیمت سے زیادہ نہ ادا کریں جو حکومت نے مقرر کی ہے اور جو ہر حالت میں ہماری رسائی سے باہر ہوتی ہے۔ پھر ہمارے لئے بھوکوں مرنے یا لوٹنے کے علاوہ اور کیا باقی رہ جاتا ہے؟ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ یہ شکایت درست اور عام ہے بلاشبہ حکومت ان حالات کے لئے سب سے زیادہ جواب دہ ہے اُنہوں نے کچھ غلہ تو باہر بھیج دیا ہے اور ملک میں جو سٹاک ہے اسکا مناسب انتظام نہیں جتنے قیمتوں کا ضابطہ ہونا چاہیئے اور ڈاکخانہ کی طرح غلہ کے دفتر ہونے چاہئیں جہاں سے غلہ ٹکٹوں کی طرح مل سکے لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ حکومت تو عقلمندی سیکھتی رہے اور لوگ بھوک کے مرتے رہیں اس لئے تمام سوداگر طبقہ کا یہ فرض ہے کہ تمام معاملہ اپنے ہاتھوں میں لے اور غریبوں کو معقول قیمت پر غلہ بہم پہنچانے کا بندوبست کریں حکومت کسی ایسے انسانیت پرور کام میں مداخلت نہیں کرسکتی اگر سوداگر وہ فرض ادا کرنے لگیں جو خود حکومت کا ہے تو یہ اس کی حقیقی خدمت ہوگی اسکے لئے ہندوستان کی تمام تاجر جماعت کے رضا کارانہ تعاون کی ضرورت ہے لیکن ابتدا صوبوں سے یا صرف ضلعوں سے ہوسکتی ہے۔ یہ معاملہ دیر لگانے کا نہیں ہے۔ بھوک کسی قانون کی قائل نہیں ہے۔ اگر بروقت موثر فیاضانہ طریقے نہ اختیار کئے گئے تو اندیشہ یہ ہے کہ تمام ملک میں روٹی کے بلکہ غلہ کے بلوے شروع ہوجائیں گے۔

تبروک پر ہوائی حملہ

(قاہرہ) کل رات کو برطانی ہوائی جہازوں نے تبروک پر زبردست حملہ کیا۔ اور فوجی ٹھکانوں کو نقصان پہونچایا۔

پاکستان کے مطالبہ پر مہاتما گاندھی کا اظہار خیال

(احمد آباد) گاندھی جی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں "مسلم نامہ نگاروں کے نام" کے عنوان کے ماتحت ایک مقالہ لکھا ہے جسمیں فرماتے ہیں کہ میرے مسلم نامہ نگاروں نے جن کے خطوط سے فائل بھرا ہوا ہے دریافت کیا ہے کہ آپ مسلمانوں کو ملائے بغیر عام تحریک آزادی شروع کرنے کا تصور کیسے کرسکتے ہیں؟ اپنے نامہ نگاروں کی طرح میں بھی یہی سمجھا کرتا تھا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ سردست مسلمانوں کے ذہن تک میری رسائی نہیں ہوسکتی۔ لیگ نے میرا راستہ روک لیا ہے لیگی اخبارات کے نزدیک میں بالکل ناقابل اعتماد آدمی ہوں۔

ان کا خیال ہے کہ میں نے خلافت کے زمانہ میں جو خدمات انجام دیں ان میں بھی کوئی ناپاک ارادہ چھپا ہوا تھا۔ میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ دور صرف وقتی ہے۔ مجھے تو یاد نہیں کہ کبھی میں نے مسلمانوں کے ساتھ کوئی برائی کی ہو یا انکے مفادات کو نقصان پہنچایا ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ میرے اب بھی بے شمار مسلمان دوست ہیں۔

میں نہیں جانتا کہ اس بد اعتمادی سے کیسے نجات کروں۔ معترض حضرات کہتے ہیں "پاکستان دیدیجئے"! میرے پاس اسکا جواب یہ ہے کہ "یہ میری قدرت میں نہیں ہے"! اگر میں مطالبہ کو حق بجانب سمجھتا تو یقیناً مسلم لیگ کا طرفداری کرتا لیکن میں اسکو جائز نہیں سمجھتا۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے قائل کیا جائے، اسکے تمام پہلوؤں کے متعلق مجھے کسی نے ابھی تک کچھ نہیں بتایا۔

پاکستان کے مخالف اخباروں میں جو باتیں چھپتی ہیں انکا تصور بھی خوف سے خالی نہیں ہے لیکن میں مخالفوں کی باتوں سے اثر نہیں لے سکتا۔ پاکستان کے حامی ہی جانتے ہیں میں مشورہ دونگا کہ وہ اپنے مقصد کو کھول کر بتائیں۔ کیا کبھی دوستانہ طریقہ پر مخالفوں کا مقابلہ کرنے اور انہیں ہم خیال بنانے کی کوشش کیگئی؟ مجھے تو چھوڑیئے خود کانگریس اپنی رائے بدلنے کو تیار رہے۔

اگر ہم کبھی اس منزل پر پہونچے بھی تو بعد میں کیا ہوگا اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ مقتدر ابر طانوی پنجہ سے دست بردار ہوجانے کے بعد ہمارا رویہ کیا ہوگا ہم آپس میں ایک دوسرے سے لڑ سکتے ہیں یا ہم اپنے جھگڑوں کا تصفیہ کرسکتے ہیں اور عوام کی خاطر ایک منظم حکومت شروع کرسکتے ہیں۔ یہ حکومت جمہوری آئینی ہوسکتی ہے یا غیر مخلوط شخصی حکومت یا چند لوگوں کی حکومت۔ سوال برطانوی حکومت سے سمجھوتہ کرنیکا نہیں ہے۔ یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب اہم پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو اور سب سے پہلے کانگریس اور لیگ میں، لیکن جہانتک میرا خیال ہے یہ بات انہونی ہے اس لئے برطانیہ سے صرف یہ سمجھوتہ ہوسکتا ہے کہ ہندوستان کو اس کی قسمت پر چھوڑ کر دستبردار ہوجائے اس طرح یہ نتیجہ ہوگا کہ برطانیہ کے چلے جانے کے بعد برطانی یا کوئی حکومت اور آئین نہیں رہیگا اور فوجی اعتبار سے سب سے بڑی جماعت اپنی حکومت قائم کرے گی اور اسے ہندوستان پر نافذ کرے گی۔ مسلمان پاکستان کا اعلان کرسکتے ہیں اور کوئی انکو نہیں روکے گا۔ ہندو بھی اسی طرح کرسکتے ہیں اور سکھ اپنے علاقوں میں بھی حکومت قائم کرسکتے ہیں، امکانات کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور ان بیکار اندازوں پر ایک اضافہ میں بھی کروں کہ کانگریس اور لیگ بہترین منظم جماعتیں ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے شفق ہو جائیں اور ایک ایسی حکومت قائم کریں جو سب کے لئے قابل قبول ہو اور اس کا نتیجہ ایک صحیح طور پر منتخب شدہ کونسٹی ٹیوٹ اسمبلی ہوسکتا ہے۔ تحریک کا صرف ایک مقصد ہے اور وہ یہ ہے کہ برطانی طاقت کو ہٹانا اگر یہ خوشگوار واقعہ رونما ہوجائے اور اگر اس کا نتیجہ پائیدار حکومت ہو تو یہ بات یقیناً جنگ کی قسمت کا فیصلہ کردے گی اور مجھے امید ہے کہ عدم تشدد کے طریقے سے جنگ کے دوران میں ہندوستان کسی طرح بھی اور کسی حماقت کا مظاہرہ نہیں کرسکتا کیوں نہ مسلمان جو پاکستان پر اعتماد رکھتے ہیں لیکن آزاد ہندوستان پر بھی اسی جدو جہد میں شرکت کریں۔ اگر وہ پاکستان کو برطانوی امداد سے حاصل کرنے اور برطانوی سایہ کے تحت قائم رکھنے کا عقیدہ رکھتے ہیں تو ایک مختلف کہانی ہے اور میرے لئے اسمیں کوئی جگہ نہیں۔

ایک موسیقی نواز پیغام

سینٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۱۷ار جولائی ۴۲ء سے
رنجیت مووی ٹون کا ایک دل کش شاہ کار

ارمان

خاص اداکار
موتی لال۔ راجکماری
شمیم۔ بھگوانداس
میرا۔ راجندر

بہترین اداکاری۔ دل سوز نغمے۔ دل کش ڈانس۔ پُرلطف مذاق:
تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

ہندوستان سے غیر ملکی فوجیں نہیں ہٹینگی

(لندن) آج پارلیمنٹ میں لیبر ممبر اسٹیفنس ڈیویس نے وزیر ہند مسٹر ایمری سے دریافت کیا آیا اس خیال کے پیش نظر کہ ہندوستان میں امریکی۔ برطانی اور دوسری فوجوں کے رکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ وزیر ہند انڈین نیشنل کانگریس کے لیڈروں سے فوراً ہی بات چیت شروع کریں گے تاکہ ہندوستان میں قومی حکومت قائم ہوجائے اور ہندوستانی اپنے ملک کا بچاؤ کرنیکا خود انتظام کریں۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا نہیں۔ اسوقت ہندوستان میں جو فوجیں ہیں وہ ہندوستان کے بچاؤ کے لئے اور اتحادی کاز کی فتح کے لئے لازمی اور ناگزیر ہیں اور وہ اسوقت تک وہاں رہیں گی جب تک کہ فتح حاصل نہ ہو جائے۔

۲۵ لاکھ جاپانی ہلاک و زخمی

(لندن) چنکنگ سے ایک بیان شائع ہوا ہے کہ اور اسمیں بتلایا گیا ہے کہ چین کے ساتھ پانچ سال کی لڑائی میں جاپان کے ۲۵ لاکھ آدمی ہلاک اور زخمی ہوتے ہیں جن میں سے ۴۰ فیصدی ہلاک اور ۶۰ فیصدی زخمی ہوئے ہیں۔ قیدیوں کی تعداد ۱۹۹۲۲ ہے جو سامان ہاتھ آیا اسمیں ۱۹۸۱ توپیں۔ ۵۷۰۶ مشین گنیں ۱۹۲۴۳ رائفلیں اور ۸۴ ٹینک ۱۱۳ موٹر گاڑیاں شامل ہیں۔ ۲۰۱۰ جاپانی ہوائی جہاز برباد کردیئے گئے ہیں۔

چین میں اس وقت پیدل فوج کے تیس ڈویژن گھوڑ سوار فوج کا ایک ڈویژن، امدادی فوج کے ۱۵ رجمنٹ اور ایکہزار ہوائی جہاز جمع ہیں۔

امریکن ٹینک امریکن سپاہی

(واشنگٹن) جنگی محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۱ار جون کو لیبیا کی جنگ میں امریکن ٹینک ہی استعمال کئے گئے جنمیں امریکن سپاہی کام کرتے تھے۔ یہ ٹینک امریکن آرمرڈ فورس کا ایک حصہ تھے جو امریکہ سے مصر بھیجی گئی تھی اور وہاں اتحادی فوجوں کے شانہ بشانہ لڑتی رہی۔

امریکہ کا ہٹلر

(نیو یارک) جرمن امریکن بند (امریکہ کی نازی آرگنائزیشن) کے سابق فیوہرر کرٹ کمٹز) کو جسے میکسیکو سے یہاں لایا گیا ہے پچاس ہزار ڈالر کی ضمانت پر رہا کیا گیا ہے اسکے خلاف ایک امریکن قانون کی خلاف ورزی کا الزام ہے

بنگال میں شناختی کارڈ

(کلکتہ -) معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے حکومت ہند کو کلکتہ اور دوسرے خطرہ کے علاقوں کے لئے چالیس لاکھ شناختی کارڈوں کا آرڈر دیا ہے۔ کارڈ تقسیم کرنے کی تفصیلات تیار ہو چکی ہیں۔

راجاجی کیخلاف عدم اعتماد

(مدراس) مدراس لیجسلیچر کے کانگریسی ممبروں کی میٹنگ میں پیش کرنے کیلئے مسٹر ایس۔ ین ستیہ مورتی ... نے ایک رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے جسکے ذریعہ مسٹر راجگوپال آچاریہ کی لیڈری میں عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔

جاپانیوں نے ونچاؤ پر قبضہ کرلیا

چنکنگ ۱۶ار جولائی۔ ایک فوجی افسر نے اس خبر کی تصدیق کی کہ جاپانیوں نے صوبہ چکیانگ میں ونچاؤ کی بندرگاہ پر اور اس سے ۲۱ میل دکھن پچھم کو شہر جویان پر قبضہ کرلیا ہے ونچاؤ کی آبادی تقریباً دو لاکھ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی بیس آزاد بریگیڈوں کو پورے ڈویژنوں میں تبدیل کررہے ہیں اور ان کو حملہ کرنے کے لئے استعمال کیا جائیگا۔

چین کے سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ سنٹرل کیانگسی میں چینی فوجیں پانچ کلومیٹر ینچون میں گھس گئی ہیں۔ ینچون کے قریب دشمن کی فوجوں کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑا۔

پچھمی چکیانگ میں چینی فوجوں نے کامیابی کے ساتھ کیانگ شان کے دکھن پچھم میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ دکھنی چین میں صوبہ کوانگ تنگ میں جاپانی فوج کنگ لنگ سے اتر پچھم میں ٹنگ چنگ کی طرف بڑھ رہی ہے چینی مقابلہ کررہے ہیں۔

روس کو دو حصوں میں کاٹنے کا منصوبہ

رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن میں روس کی صورت حالات کے بارے میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ جرمن فوجیں ولگا کی وادی کی طرف بڑھنے کی کوشش کررہی ہیں۔ اگر وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوگئیں تو اتری روس دکھنی روس سے بالکل کٹ جائیگا۔ اسٹالن گریڈ ریلوے اور دریائے ولگا کے ذریعہ آمد و رفت کا سلسلہ مل جاتا ہے۔ لندن میں خبر پہنچی ہے کہ دریائے ولگا کے ذریعہ فوجی مال کی سپلائی ہوسکتی ہے۔

واشنگٹن میں اثر

واشنگٹن ۱۶ار جولائی۔ ہندوستان سے برطانی راج ہٹانے کے متعلق کانگریس کے ریزولیوشن کا واشنگٹن میں اچھا اثر نہیں پڑا۔ رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ واشنگٹن میں کہا جاتا ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ اتحادی قومیں جرمنی اور جاپان کا مقابلہ کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ مہاتما گاندھی اور انکے ساتھیوں کا ایسا رویہ اختیار کرنے پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یا تو وہ مسئلے کو سمجھتے ہی نہیں اور اگر سمجھتے ہیں تو جان بوجھ کر خطرہ بلا رہے ہیں۔ اخبار "اسٹار" لکھتا ہے کہ مسٹر گاندھی برطانی طاقت کو کمزور کرنے پر تلے ہوئے ہیں خواہ ہندوستان پر جاپان کا قبضہ ہی ہوجائے۔

چینی اخبار کا مشورہ

چنکنگ - ۱۵ار جولائی - چینی اخبار "تا ڈین کنگ پاؤ" نے ہندوستان کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے سنجیدہ کرنے کی وجہ ظاہر کی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ اگر جاپان نے ہندوستان پر قبضہ کرلیا تو ہندوستان کا بھی وہی حشر ہوگا جو تھائی لینڈ اور انڈوچائنا کا ہوا ہے، جاپانی راج میں کوئی گاندھی پیدا نہیں ہوسکتا اور نہ ہی قومی ترقی ہوسکتی ہے۔ محوری طاقتوں کے خلاف لڑکر ہی ہندوستان آزادی حاصل کرسکتا ہے۔ اخبار نے برطانی مدبروں کو برطانی پالیسی پر غور کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

لندنی اخباروں کی رائے

لندن ۱۵ار جولائی۔ مہاتما گاندھی کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے "یارک شائر پوسٹ" لکھتا ہے کہ اس قسم کے ریزولیوشن پر تبصرہ کرنا مشکل ہے۔ اس رزولیوشن سے ایسا پتہ چلتا ہے کہ کانگریسی لیڈر سیاسی حقیقتوں سے بالکل بے تعلق ہیں۔ ہندوستان کو زبردست خطرہ ہے۔ کوئی بھی بڑی طاقت اسپر حملہ کرسکتی ہے اور یہ موقع کانگریس نے زبردست آئینی تبدیلیوں کے لئے منتخب کیا ہے۔

اخبار "لورپول ڈیلی پوسٹ" لکھتا ہے کہ کانگریس لڑائی سے فائدہ اُٹھاکر ہمیں پریشان کرنا چاہتی ہے۔

اخبار "برمنگھم پوسٹ" لکھتا ہے کہ کانگریسی لیڈروں کی مہربانی سے جاپان کو ہندوستان پر حملہ کرنیکا موقعہ ہاتھ آجائے گا۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد
ماں کا وزن بڑھ گیا

ایک نوجوان ماں لکھتی ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے پہلے میرا وزن ۱۰-اسٹون تھا لیکن اس کے بعد ۱۲-اسٹون ۷ پونڈ ہوگیا اور دھیرے دھیرے ۱۳-اسٹون ایک پونڈ تک پہنچ گیا۔ تقریباً ۸ ہفتہ کے بعد میں نے کروشین سالٹ کے فوائد پڑھے اور اس کے استعمال کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

مجھے بڑی خوشی کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گذشتہ بدھ کو جب میں نے اپنے کو وزن کیا تو میرا وزن ۱۲-اسٹون ۱½ پونڈ رہ گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ میری قسمت میں آئندہ نہایت خوش رہنا لکھا ہے۔ کروشین میں ۶ قسم کے نمک ہوتے ہیں یہ نمک جسم کے اندرونی اعضا کو ایسا بنا دیتے ہیں کہ وہ اپنا کام ٹھیک ٹھیک انجام دیں جس سے کہ چربی نہ بڑھنے پائے یہ نمک اُن تمام زہریلی فضول چیزوں کو نکال دیتے ہیں جو اگر جسم میں جمع ہوجائیں تو چربیلا مادہ پیدا کردیں۔ کروشین سالٹ جسم کے کسی خاص حصہ کو فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ اس کا اثر جسم کے تمام حصوں اور نسوں میں ہوتا ہے۔ چائے کیساتھ اس کا کوئی خاص ذائقہ نہیں ہوتا:

KRUSCHEN
SALTS

مسٹر چرچل کو ہندوستان آنا چاہئے

(مدراس) ڈاکٹر ارنڈیل پریذیڈنٹ تھیوسوفیکل سوسائٹی نے تجویز کیا ہے کہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کو ہندوستان آنا چاہئے اور اتحاد کرانا چاہئے۔

بادشاہ کے بھائی کا عطیہ

بمبئی - ۷ار جولائی - ملک معظم کے بھائی ڈیوک آف گلوسسٹر کو یہ سنکر بڑا افسوس ہوا کہ بمبئی میں ایک مکان گرنے سے ۷۵ جانیں گئیں انہوں نے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے جو رقم دی ہے وہ ایک سو روپیہ ہے۔

شاندار — دوسرا — ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

وشنو سنی ٹون کا دلکش ڈرامہ

رانی صاحبہ

جمعہ ۱۷ار جولائی ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

خاص اداکار: راج کماری۔ اُرملا سیمسن۔ نذیر

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن شرح ٹکٹ: ۱۲/۔ ۹/۔ ۶/۔ ۴/۔ زنانہ ۵/

لکھنؤ۔ ۸ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی یہ غور کر رہی ہے کہ چند خاص خاص ضلعوں میں گیہوں، چاول اور دوسری کھانے کی چیزوں کا اسٹاک جمع کیا جائے تاکہ عام سپلائی میں خلل نہ پڑنے پائے۔ اس سلسلہ میں تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے پاس سرکلر بھیجدیے ہیں۔ اور ان سے تجویزیں طلب کی ہیں۔ حکومت نے افسران ضلع کو قیمتیں کنٹرول کرنے اور ان میں تناسب رکھنے کے مکمل اختیارات دیدیے ہیں۔ صوبہ میں قیمتوں کے کنٹرول کرنے کے بورڈ کا اجلاس جلد ہونے والا ہے جس میں قیمتوں کے تیزی سے بڑھنے کا انسداد سوچا جائے گا۔ حکومت کے نزدیک صوبہ میں غلہ کی کمی نہیں ہے اس لئے قیمتیں غالباً زیادہ اونچی نہ جائیں گی۔ حکومت کے نزدیک ایک وجہ یہ ہے کہ کسانوں نے اپنا مال بازار میں معمول سے بہت کم بھیجا ہے۔

برما کو واپس لینا ضروری ہے

(لندن) چینی سفیر ڈاکٹر ولنگٹن کو نے کل رات چینی لڑائی کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر کہا کہ برما کو جاپان سے چھیننا چاہئے۔ یورپ، ایشیا اور شانت ساگر کی لڑائی کے لئے یہ اہم فوجی چال ہے۔ یہ یقین کرنے کے نئے وجہ موجود ہے کہ اتحادی قوموں کے سپریم کمانڈر نے اس بات کو نظر انداز نہیں کیا ہوگا کہ برما پر دوبارہ قبضہ کرنے کے بعد چین اتحادیوں کی سرگرمی کا اڈہ بن سکتا ہے اور جو اس نے فتوحات کی ہیں وہ اس سے واپس لیجا سکتی ہیں۔

ترکی اور برطانیہ کے تعلقات

لندن۔ ۱۶ر جولائی۔ برطانیہ میں ترکی کے سفیر مسٹر رؤف اوربے نے کل برمنگھم میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ترکی نے اپنے "عظیم ساتھی برطانیہ" سے مشورہ کر کے ذمہ داری اور جوکھوں کا سامان نہ بنکر ایک سرایہ بننے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر ترکی نے اس کے سوائے دوسرا قدم اٹھایا تو وہ بالکل تباہ ہو جائے گا اور اگر صورت حالات پر ٹھیک طور سے قابو حاصل نہ کیا گیا تو ترکی نہ صرف خود تباہ ہو جائیگا بلکہ اسکے دوستوں کو بھی خطرہ ہو جائیگا۔ آج ترکی ایک سال پہلے کے مقابلہ میں دوگنا مضبوط ہے۔ سفیر موصوف نے برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ اس کو شرارت آمیز پروپیگنڈہ سے متاثر نہیں ہونا چاہئے جسکے ذریعہ دونوں ملکوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ترکی ساحل پر روسی بیڑا

(انقرہ) سبسٹاپول سے جو روسی بیڑہ ساحل ترکی پر آگیا ہے اسکی دیکھ بھال کے لئے انقرہ سے روسی بحری افسر روانہ ہو گیا ہے۔ یہ بیڑہ بین الاقوامی قانون کے ماتحت رہے گا۔

مصر میں دونوں طرف سے حملہ

لندن ۱۶ر جولائی۔ العالمین سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ رومیل نے العالمین کے پچھم میں آٹھویں انگریزی فوج پر منگل کی رات کو تیسرا بڑا حملہ کرنے کی کوشش کی۔ حملہ کا نتیجہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔

قاہرہ کی ایک خبر میں بتلایا گیا ہے کہ آٹھویں انگریزی فوج کی صورت حالات قابو میں ہے۔ آسٹریلوی فوجوں نے حملہ روک دیا ہے اور ان کے مورچے صحیح سلامت ہیں۔ بیچ کے حصہ میں انگریزی فوجوں نے پہاڑ پر حملہ کیا۔ اور اس میں ان کو کافی سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ انہوں نے دشمن کے بہت سے آدمی پکڑ لئے۔ انگریزی ہوائی جہاز کافی سرگرمی دکھلا رہے ہیں۔ انہوں نے کل تبروک پر پھر حملہ کیا وہاں موٹر لاریوں پر بمباری کی گئی۔ بم نشانہ پر بیٹھے۔ دشمن کے ۷ ہوائی جہاز برباد کر دئیے گئے۔

اسٹالن گریڈ سخت خطرہ میں

لندن۔ ۱۶ر جولائی۔ روس کی لڑائی کے بارے میں ماسکو سے جو تازہ خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اسٹالن گریڈ کو خطرہ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ روسی فوجوں نے شہر نگو چر اور ورونیز خالی کر دئیے ہیں۔ شہر نگو چر اسٹالن گریڈ سے تقریباً ۳۰۰ میل اتر پچھم کو ہے اور شہر ملورود نگو چر سے ۱۰۰ میل دکھن کو ہے۔ اسوقت شہر ورونیز میں لڑائی ہو رہی ہے۔ مارشل ٹموشنکو کی فوجیں ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ جرمن فوجیں آنے جانے کے اہم راستوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر نیالال کے عہدہ میں توسیع

لکھنؤ۔ ۱۴ر جولائی۔ ڈاکٹر نیالال سی۔ آئی۔ای۔ سی۔ایس۔ آئی۔ ای۔ایس۔ منسٹر گورنر یوپی کے ریٹائر ہونے کا زمانہ قریب ہے۔ انھیں ایک سال کی توسیع دیجائیگی۔

جاپانی زبان میں براڈ کاسٹ

نئی دہلی۔ ۱۵ر جولائی۔ ۱۶ر جولائی سے آل انڈیا ریڈیو جاپانی زبان میں روزانہ خبریں براڈ کاسٹ کرنا شروع کرے گا۔ یہ گیارھویں زبان ہوگی جس میں خبریں براڈ کاسٹ کی جائیں گی۔ اس وقت انڈیا ریڈیو برمی، ملیا، فرنچ، چینی، تھائی، پشتو، فارسی، عربی اور انگریزی زبان میں خبریں براڈ کاسٹ کر رہا ہے۔ ۱۰۰۰۰ کلو میٹ اسٹیشن قائم ہونے سے آل انڈیا ریڈیو زیادہ وسیع علاقہ میں خبریں براڈ کاسٹ شروع کر دے گا۔

نیشنلسٹ لیگ کانفرنس

(مدراس) مسٹر وی۔ وی ساورکر پریزیڈنٹ ہندو مہاسبھا نے آل انڈیا نیشنلسٹ لیگ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کرنا منظور کر لیا ہے۔ یہ اجلاس اس ماہ کے آخر میں منعقد ہوگا۔

جادو کے نہایت حیرت انگیز کرشمے

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۷ر جولائی ۱۹۴۲ء سے

جادو کے دل کش تماشے

سروگی سندری

خاص اداکار: زیب النساء - دیولا - امینہ - پرکاش

روزانہ ۴ بجے شام ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

شرح ٹکٹ: ۳/ ۲؍ ۱۰؍ ۶؍ ۳؍ زنانہ ۴؍

آرہا ہے: انجان - بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ

۲۱ر جولائی ۱۹۴۲ء کو ایک Warning (آگاہی دینے کے طریقہ کی مشق ہوگی) System جس وقت کہ یہ مشق کرائی جاویگی اسکی کوئی اطلاع پیشتر سے نہ دی جاویگی۔ عوام سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ ہوائی حملہ کی اطلاع پاکر فوراً چھپ جاویں اور اس وقت تک محفوظ جگہوں میں رہیں جب تک خطرہ دور ہونے کی (All Clear) اطلاع نہ دیجائے۔ موٹر اور دیگر سواریوں کے چلانے والے فوراً اپنی گاڑیاں سڑک کے بائیں کنارے پر روک دیویں۔

اس معاملہ میں نافرمانی کی وجہ سے بہت سے شہروں میں جہاں ہوائی حملے ہوئے ہیں سخت مہلک حادثے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ اینجاب کے حکم مورخہ ۲۷ر فروری ۱۹۴۲ء کی خلاف ورزی ایک جرم ہوگا جو حسب قاعدہ ۵۱ ڈیفنس آف انڈیا رولس شائع (51 Defence of India Rules.) ہو چکا ہے۔ اور پولیس کو حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ نافرمانی کریں انکا چالان بھی ہو سکتا ہے۔

پبلک کو یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ صرف مکانوں کے دروازے کے اندر یا کھلے برآمدہ میں یا مکان کی کھڑکیوں پر جا چھپنا ہی کافی نہیں ہے۔ ہوائی حملہ کی سیٹی بجنے پر جو لوگ سڑکوں یا گلیوں میں ہوں اور اپنے اپنے گھر سے (چارسو) قدم سے زیادہ دوری پر ہوں انکو چاہئے کہ جب تک ہوائی حملہ کے ختم ہونے کی گھنٹی نہ بجے (A.R.P.) اے۔ آر۔ پی۔ کی حفاظت کی جگہوں میں ٹھیریں۔ یہ جگہیں برآمدوں اور گلیوں میں بنائی گئی ہیں۔ اور ان جگہوں پر (A.R.P.) اے۔ آر۔ پی۔ کا نوٹس بورڈ لگا ہوا ہے۔

ایل۔ پی۔ ھینکاکس
او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس۔
اے۔ آر۔ پی کنٹرولر کانپور

اندھوں کا بورڈنگ ہاؤس

کلکتہ۔ ۱۳ر جولائی۔ پہلی اگست سے کلکتہ میں اندھے طالب علموں اور اندھے سپاہیوں کے لئے ایک بورڈنگ ہاؤس کھلے گا۔ جس میں تربیت دی جاوے گی۔

اس سلسلہ میں پروفیسر صاحب ایس۔ سی۔ رائے سکریٹری ڈائرکٹر ۱۳۳ ای کے وحرم ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ سے خط و کتابت کریں۔

بحکم جناب ضمیر الاسلام خانصاحب سول جج پیلی بھیت

بعدالت سول ججی پیلی بھیت مقام پیلی بھیت ضلع پیلی بھیت
نمبر مقدمہ ۲ ۱۹۴۲ء انسالوینسی

لالہ رام بھروسے لال قوم ویش و لالہ رام داس قوم ویش ساکن قصبہ سنور مالک فرم سرکلا رام داس سائلان

بنام

پوستی رام ورما قوم زرگر ساکن وارد حال برمکان لالہ رام نرائن ترپاٹھی شرجی ہیٹیا درجا کنز سیاماؤ شہر کانپور

درخواست انسالوینسی حسب دفعہ ۱۳ فقرہ ۲۲۱

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ بالا میں قرضخواہان سائلان نے آپ کی خلاف درخواست حسب دفعہ ۱۳ فقرہ ۲۲۱ گزرانی ہے کہ آپکو دیوالیہ قرار دیا جاوے اور آپ اپنی کل جائداد کی فہرست داخل عدالت کریں۔ لہذا اسکے متعلق جو کچھ آپکو عذر ہوں تاریخ ۲۵ر جولائی ۱۹۴۲ء پیش کیجئے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۴ر جولائی ۱۹۴۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت سول ججی پیلی بھیت
مہر عدالت

صداقت پر اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

کانپور میونسپل بورڈ

نیلام کا نوٹس

پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے حکم سے ۲۵ر جولائی ۱۹۴۲ء ۱۰ بجے دن کو کرنیل گنج پولیس اسٹیشن کے قریب میونسپل گودام میں مندرجہ ذیل ڈرمس بذریعہ نیلام کے فروخت کئے جاویں گے:-

۱۔ تار کے خالی ۷۵۰ ڈرمس (750 Empty Tar Drums.)
۲۔ موبل آئل کے خالی ۷۰ ڈرمس (70 Empty Mobil-oil Drums.)

زیادہ بولی بولنے والے کے نام بولی ختم کی جائے گی۔
نیلام ختم ہونے پر ایک چوتھائی قیمت ادا کرنا ہوگی۔
دوسرے شرائط نیلام کے وقت اعلان کر دئیے جاویں گے۔

محمد حبیب اللہ (ایل۔ ایل۔ بی)
ایگزیکٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور

سکندریہ میں فرانس کے جہاز

واشنگٹن۔ ۱۵ر جولائی۔ چونکہ حکومت وشی نے سکندریہ سے جہاز ہٹانے کے متعلق پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تجویزوں کو مسترد کر دیا ہے۔ اس لئے یہ امر طے شدہ سمجھنا چاہئے کہ اگر سکندریہ خطرے میں پڑ گیا تو فرانسیسی جہازوں کو تباہ کر دیا جائیگا۔ ان جہازوں کو یا تو انگریز تباہ کر دینگے تاکہ وہ جرمنوں کے ہاتھ نہ پڑنے پائیں۔ یا ان کے جہازی خود ان کو برباد کر دیں گے تاکہ انگریز انکو وہاں سے نہ ہٹا سکیں۔

رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ڈون کی وادی کے ۱۵۰ میل لمبے مورچہ پر اسوقت جرمنی کی موٹر اور پیدل فوجوں کے ۸۰ ڈویژن۔ چار ہزار ٹینک اور تین ہزار ہوائی جہاز لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ اُترے دکھن جانے والی ریلوے لائن اسوقت جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔

مڈوے کی لڑائی میں جاپان کا نقصان

واشنگٹن۔ ۱۵ر جولائی۔ سمندری محکمہ کے ایک بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ۴ر جون کو مڈوے کے ٹاپو پر جو لڑائی ہوئی تھی اس میں جاپان کے ہوائی اڈہ والے چار جہاز۔ دو بھاری کروزر اور تین تباہ کن جہاز ڈبو دئیے گئے۔ امریکہ کا ہوائی اڈے والا ایک جہاز ناکارہ ہو گیا۔ ایک مار و جہاز ڈوب گیا۔ جاپان کے ۲۷۵ ہوائی جہاز سمندر میں ڈوب گئے۔ ۴۸۰۰ جاپانی ڈوب گئے۔ امریکہ کے ۹۲ افسر اور ۲۱۵ آدمی مر گئے۔ تین جاپانی جنگی جہازوں۔ چار کروزروں۔ کئی مار و جہازوں کو نقصان پہنچا۔

پربھات فلم کمپنی کی حیرت انگیز تصویر!

میجسٹک سینما کانپور میں

جمعہ ۱۷ر جولائی ۱۹۴۲ء سے

پربھات فلم کمپنی کی حیرت انگیز پیش کش

پروسی

خاص اداکار: لیلاوتی - انیس کانپوری - لاجونتی - مظہر خاں - جاگیردار

روزانہ ۴ بجے شام ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

شرح ٹکٹ: ۳/ ۲؍ ۱۰؍ ۹؍ ۶؍ زنانہ ۴؍

خاکسار لیڈر کی گرفتاری

لاہور۔ ۱۵ر جولائی۔ خاکساروں کے افسر اعلیٰ مسٹر نور محمد کربلائی ملتان میں گرفتار کر کے یہاں لائے گئے اور ان کو مطلع کیا کہ ان کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کو لاہور سنٹرل جیل پہنچا دیا گیا ہے جہاں ان کو دو ماہ تک رکھا جائیگا۔

جاپان سے جرمنی کا مطالبہ

لندن۔ ۱۵ر جولائی۔ جرمنی جاپان پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ اسوقت روس پر حملہ کرنے کا بہترین موقع ہے۔ اس بارے میں لندنی اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ افواہ درست ہو سکتی ہے۔ جاپان جرمنی کو آگ میں سے نکال لے۔ ممکن ہے کہ جرمنی کے کہنے میں آ جائے اور ... پر حملہ کر دے لیکن جاپان اپنے مفاد کو پیش نظر رکھکر کوئی کارروائی کرے گا۔

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم مسیح الزماں سوداگران علی گڑھ کی

اصلی مہتمم
بال جیون گھٹی
رجسٹرڈ

بچوں کو روزانہ ذرا سی پلا دینے سے
بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکلا دینگے
نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر تندرست و طاقتور ہو جاوینگے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
[illegible]
مفت لو۔ اپنا نام اور پتہ بھیجئے پرچہ ترکیب مفت بھیجی جائیگی
المشتہر: منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ یوپی

کانپور ایجنٹ: محمد حنیف و محمد نصیر نیاگنج کانپور

اس کو دور کرو اور اس کو لاؤ

سیرولن 'روشے'

کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

ہر ایک دوسرے کو تسلی دینے کے خیال میں تھک جاتا ہے اس وقت دنیا بھر کی صرف ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ مہربانی فرما کر چائے کی اور ایک پیالی دیجائے' کونسٹن آف ملینتھ نے بھی ایسی ہی طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے کہ بمباری کے موقعہ پر شہریوں کی زندگی میں چائے کتنا عمدہ کام کرہی ہے۔ بم کے خوفناک دھماکوں سے جبکہ چاروں طرف گرمی ہی گرمی اور دل ہر دکے سرد ہوجاتے ہیں! ایسے موقع پر گرم چائے کا ایک پیالہ دنیا بدل دیتی ہے رنج و کلفت۔ آرام اور راحت سے بدل جاتے ہیں۔

شکی بن جایئے

شکی وہ شخص ہے

جو اس وقت تک نہیں مانتا جب تک کہ وہ اس کو صحیح نہ جان لے افواہوں کے لئے شکی بن جایئے۔

ان میں سے زیادہ تر جاپان کی اُڑائی ہوئی ہیں جن کا مقصد آپ کو گمراہ کرنا ہے۔

افواہیں اِس کان سنو اُس کان اُڑا دو

جاپانیوں کے خلاف

ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو!

پاکستان اور علیحدگی اندھرا

مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں لکھا ہے کہ پاکستان اور اندھرا کی علیحدگی کا کوئی مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ اندھرا کی علیحدگی کا مطالبہ زبان کی تقسیم کی بنیاد پر ہے۔ اندھراوالے یہ نہیں کہتے کہ ہم ایک الگ قوم ہیں اور بقیہ ہندوستان سے ہماری کوئی چیز مشترک نہیں ہے۔ برخلاف اسکے پاکستان تو ہندوستان کو ایک بالکل آزاد بالادست مملکت کی صورت میں الگ کاوٹ دینے کا نام ہے اس طرح پر دونوں میں کوئی بات مشترک نہیں ہے۔

آسمان پر بم باری کا مظاہرہ

مشہور امریکی جنگی نامہ نگار "کونسٹن رینالڈس" نے ایک رات کا ذکر کیا ہے جبکہ لندن شہر پر بم باری کا مظاہرہ ہو رہا تھا اور وہ ایسٹ انڈیس میں زخمیوں کی گاڑیوں کے چلانے والی عورتوں کے ساتھ تھا انکا بیان ہے۔

رات بہت ہی خراب تھی۔ ایسٹ انڈیز میں بڑے زوروں کا کام ہو رہا تھا۔ کبھی کبھی ہمارے سروں کے اوپر ہوائی جہازوں کے اُڑنے کی آواز سنائی دیتی۔ پھر اس کے بعد ہماری توپوں کی مسلسل بوچھار اور گولوں' بموں کے پھٹنے کی ہولناک آواز آتی۔ معلوم ہوتا تھا کہ کان بہرے ہوجائیں گے سب ہمارے قریب میں تھے اتنے میں ایک بڑے زوروں کا دھماکہ ہوا ' بت کے بھرے ہوئے تھیلے پھٹ گئے۔ غبار اور دھول پھیل گئی اور یہاں تک کہ ہماری آنکھوں میں گھس گئی اسوقت ہم لوگ ایک ہسپتالی مکان میں تھے سب پر خاموشی طاری تھی۔ کسی کے منھ سے ایک نولہ تک نہیں نکلا کیونکہ جب کبھی آپ کے قریب بم پھٹتا ہے تو اسکے دھماکے اور پھٹنے کی آواز سے ایک لمحہ کے لئے آس پاس کے لوگ سہم جاتے ہیں۔

اتنے میں ایک ہلکے بدن کی لڑکی پناہ گھر میں داخل ہوئی' اس نے اپنے سر پر سے نیلی ٹوپی اُتاری اور جو عورت انچارج تھی اس سے کہا کہ آج رات کو وہ وہاں پر کام کریگی' لیکن انچارج عورت نے کہا۔ 'پیاری اینتھل' آج تو تمہاری چھٹی کی رات ہے۔ تم اپنے گھر جاکر کیوں نہیں سوتیں پھر اس نے اینتھل کو غور سے دیکھا اور کہتے کہتے رُک گئی۔ اور کوئی وجہ تھی کہ تمام لوگ بھی خاموش ہوگئے۔ لڑکی نے کہا کہ آج صبح کو جب میں اپنے گھر پہونچی تو دیکھا کہ میرا گھر ہی نہیں رہا۔ اس لئے میں آج رات کو کام کرنا چاہتی ہوں۔ اس لئے مہربانی فرماکر مجھے سب سے آگے جانے دیجئے' انچارج عورت نے اس پر کہا کہ اچھا تم اور پرنگل آؤ اسکے بعد جانا۔ اینتھل لکڑی کے بینچ پر بیٹھ گئی۔ کسی نے اس سے پھر کوئی سوال نہ کیا۔ اس خاموشی میں کیتلی کے اندر سے کھولتے پانی کی آواز نکلنے لگی۔ لندن میں چائے پینے کی چیز سب سے بڑھکر ہے۔ یہ عقلمندی کا نشان ہے اور ان دنوں کی یاد تازہ کرتی ہے۔ جبکہ ہر طرح کا امن وامان تھا اور پھر امن وامان ہونے کا خیال ہے۔ لڑکیوں میں سے ایک نے اینتھل کی طرف ایک پیالی چائے بڑھادی۔

صرف اس طرح کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ چائے کسقدر مفید ہے اور خاصکر ایسے وقت جبکہ جنگ کے زمانہ میں ہمارے جسم و روح سب سے زیادہ تھک جاتے ہیں' ان پر بڑا بار پڑنے لگتا ہے۔ دراصل میدان جنگ میں کون لوگ ہیں؟ شہری آبادی اور بالخصوص شہریوں کے لئے آج چائے سب سے زیادہ نہایت ضروری خیال کیجاتی ہے اس طرح لوگوں کی مثال برطانیہ میں ملے گی جہاں کہ بم باری کا زور سب سے زیادہ ہے اور کوئی رات خالی نہیں جاتی' وہاں کے لوگ جسمانی اور روحانی طاقت کو بحال رکھنے کیلئے چائے کا بڑے زوروں پر استعمال کر رہے ہیں۔ چائے کے ذریعے ان لوگوں کو جو راحت اور آرام ملتا ہے اسکا ذکر لندن کے ایک مشہور پادری ریورنڈ ایچ۔ اے۔ ولسن ایم' اے نے کیا ہے اُنہوں نے بم باری کے موقع پر ایسٹ انڈس میں اسکا مشاہدہ کیا ہے۔ ایسی خوفناک گھڑیوں میں جبکہ بم پھٹتے ہیں اور دھماکے سے دروازے زوروں سے پٹکتے اور کھڑکیاں

میں اپنی جلائی آگ میں خود بھی بھسم ہوسکتا ہوں

(احمد آباد) مہاتما گاندھی سے ایک سوال کرنے والے نے پوچھا کہ آپ میں اور اس نیرو میں کیا فرق ہے جو روم کے جلتے وقت بیٹھا بین بجا رہا تھا کیا آپ سیوا گرام میں بیٹھے بین بجاتے رہیں گے جبکہ آپ نے ایسی آگ لگادی ہے جو آپکے بجھائے بھی نہ بجھے گی۔ مہاتما گاندھی اس کا جواب دیتے ہوئے "ہریجن" اخبار میں لکھتے ہیں۔

فرق تو اسوقت معلوم ہوگا جب وہ دیا سلائی جسے میں روشن کر رہا ہوں سیلی ہوئی ثابت ہو مجھے سیوا گرام میں بین بجاتے ہوئے دیکھنے کی بجائے آپ یہ امید کریں کہ اگر میں اپنے روشن کئے ہوئے شعلوں کو قابو اور قاعدے میں نہ رکھ سکا تو آپ مجھے اپنے روشن کئے ہوئے شعلوں میں خود ہی بھسم ہوتا ہوا پائینگے لیکن مجھے آپ سے ایک شکایت ہے ایک ایسے فرض کی ادائگی کیلئے کارروائی کرنے میں جسکی میعاد ختم ہوچکی ہے اور جس کی ادائگی میری زندگی کی لازمی شرط ہوچکی ہے جو کچھ ہوجائے اس کا تمام الزام آپ میرے اوپر کیسے ڈال سکتے ہیں، اسکو نہیں تو یہ حاکم ہیں یہ گانا سکھاتے ہیں کہ برطانی کبھی غلام نہیں ہوسکتے۔ لیکن ان کے غلاموں میں یہ گیت جوش کیسے پیدا کرسکتا ہے۔ برطانی اپنی آزادی محفوظ رکھنے کے لئے یا ہندوستان اور افریقہ کو غلام رکھنے کے لئے خون پانی کی طرح بہا رہے ہیں اور سونا مٹی کی طرح خرچ کر رہے ہیں' پھر ہندوستانی اپنے آپ کو بندھن سے آزاد کرانے کے لئے اس سکم کیوں کریں' یہ زبان کا غلط استعمال ہے کہ ایک ایسے شخص کو نیرو سے تشبیہ دی جائے جو زندہ درگور ہونے سے بچنے کے لئے اپنا چتا آپ ہی روشن کرکے اپنی آدمیت کا خاتمہ چاہتا ہو۔

مصر میں وزیروں کی کانفرنس

دو روز کی خاموشی کے بعد سنیچر وار کو پھر مصر میں وزیروں کی سرگرمی شروع ہوگئی۔ وزیر اعظم نحاس پاشا نے شاہ فاروق سے ملاقات کی اور ان کو تازہ صورت حالات سے مطلع کیا۔ شام کے وقت وزیروں کی کانفرنس ہوئی۔ اور اسمیں تو جی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ ڈیفنس منسٹری کے دفتر میں ڈیفنس منسٹر۔ مصری چیف آف اسٹاف اور برطانی ملٹری مشن کے اہم مشورے ہوئے۔

تمام کمیونسٹ رہا کیئے جائینگے

نئی دہلی۔ ۱۳ جولائی۔ چند صوبوں میں کمیونسٹ قیدیوں کی رہائی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ان کو حکومت ہند کی پالیسی کے مطابق رہا کیا جا رہا ہے۔ خیال ہے کہ حکومت ہند جلد ہی ایک اعلان کے ذریعہ اس حکم کو واپس لینے والی ہے جسکے ذریعہ کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔ اس تبدیلی کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ کمیونسٹوں نے کوشش جنگ میں مدد کا اعلان کیا ہے۔

۴۵ ارب ڈالر کا سامان جنگ

(واشنگٹن) سامان جنگ تیار کرانے والے امریکی بورڈ کے چیرمین مسٹر ڈونلڈ نیلسن نے اعلان کیا کہ امریکہ کے کارخانے اس سال ۴۵ ارب ڈالر کی قیمت کا سامان جنگ تیار کریں گے۔ اس سے پہلے کسی سال اتنی بھاری رقم کا سامان تیار نہیں ہوا۔ بحری بیڑہ کی توسیع کے لئے ۸۵ کروڑ ڈالر کی رقم منظور کی گئی ہے۔

پٹرول کا نعم البدل

چونکہ پٹرول کی کمی ہے اس لئے یو۔ پی آٹو موبائل ایسوسی ایشن نے موٹروں کے متبادل ایندھن معلوم کرنے کے لئے دو ہزار روپیہ کا انعام رکھا ہے۔

جنگی خدمات کا صلہ

لکھنؤ۔ حکومت ہند نے جنگی تربیت میں سہولت پیدا کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو طالب علم اپنی تعلیم کو چھوڑکر جنگی کاموں میں شریک ہوں گے ان کو جنگ کے ختم ہونے کے بعد تعلیمی سندیں دیدی جائیں گی۔

بحکم جناب پنڈت کملاپرشاد صاحب تواری تحصیلدار اکبرپور ضلع کانپور

سمّن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 796

بعدالت مال تحصیل مقام اکبرپور ضلع کانپور

لالہ گوری شنکر و لالہ شیو شنکر پسران ٹیک چند و لالہ چھوٹے لال و سرجو پرشاد پسران منالال ویش ساکن قصبہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعی

بنام ودیا پرشاد ولد لالہ رام برہمن تربیدی ساکن و کاشتکار شکمی موضع سون پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ جولائی ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو' اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ جولائی ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

شاندار — بیسواں — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۱۷ر جولائی ۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار: اشوک کمار۔ لیلا چٹنس۔ ممتاز۔ کرونا۔ شہزادی۔ راجکماری۔ ڈیلیسانی۔

موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص۔ مزاح سب کچھ آپ اس میں پائیں گے

آرہا ہے پیاس — ستی۔ پربھا۔ پردھان۔ الیشور لال۔ نذیر۔ گلاب۔ بلوریہ خاص اداکار ہیں

شاندار — بارھواں — ہفتہ

خزانچی سے بہتر

آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۱۷ر جولائی ۴۲ء سے

پنچولی آرٹ پکچرس کا دلکش شاہکار

خاندان

خاص اداکار: نورجہاں۔ غلام محمد۔ منورما۔ اجمل۔ بی بی اختر۔ نفیس۔ ابراہیم۔ درگا موٹے

بہترین دلکش شاہکار

تشریف لاکر لطف اُٹھائیے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۱۴۲۴ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

احسن سمیعی

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ سے
ششماہی للعہ
قیمت فی پرچہ
۱ر

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۵ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۱۱ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ | نمبر (۳۰)

ادبیات

جذباتِ عارف

از جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف دہلوی لائف اسپشل مجسٹریٹ ورئیس کانپور

امید التفات کی پھر اس قدر مجھے
دھوکا نہ دے رہی ہو تمہاری نظر مجھے

آفت ہے ان کی یاد قیامت ہے انتظار
دن بھر کوئی ستائے کوئی رات بھر مجھے

یوں موت بھی نہ آئے مگر آسرا تو ہے
ظالم بہت عزیز ہے دردِ جگر مجھے

کیسی وفا کہاں کی محبت کدھر کا لطف
مایوس کر چکی ہے تمہاری نظر مجھے

تم نے جفا سے ہاتھ اٹھایا غضب کیا
اچھا کسی کی اب نہ ستانا مگر مجھے

جو دل کی بات تھی وہ گئی میرے دل کے ساتھ
پوچھے گی آج سے نہ کسی کی نظر مجھے

اے بیکسی تو ہی نہ اجل کو پکار دے
ڈرتا ہوں کھا نہ جائے کہیں میرا گھر مجھے

جو حال لکھ چکا ہوں وہ آنکھوں نے دیکھ لیں
حاضر ہوں لے چلے جو وہاں نامہ بر مجھے

وعدے درست آپ کے اقرار بھی صحیح
میں کیا کروں یقین نہ آئے اگر مجھے

کیا خیال آئے ہیں عارف کو دیکھ کر
رستے میں مل گیا تھا وہ شوریدہ سر مجھے

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

مصر کے لئے نئی یونیورسٹی

قاہرہ۔ حکومت نے حال ہی میں مصری پارلیمنٹ کے دفاتر میں ایک تجویز داخل کی ہے جس میں جامعہ فاروق اول کھولنے کی درخواست کی ہے۔

اس جامعہ میں مندرجہ ذیل شعبے ہوں گے۔

شعبۂ ادب۔ شعبۂ طب۔ سائنس۔ مختلف قسم کی فنی تعلیم کا شعبہ شعبۂ زراعت اور شعبۂ تجارت۔ ان شعبوں کے علاوہ دوسرے شعبے بھی کھولے جائیں گے۔

وزیر تعلیمات عامہ ہز اکسلنسی نقیب الہلالی پاشا نے اپنی تشریحی یادداشت میں لکھا ہے کہ ملک کی گذشتہ "نہضت" کے بعد کی ترقی اور نشو و نما کے نتیجہ میں اس نئی جامعہ کا قائم ہونا ایک لازمی بات تھی۔ مصر جیسے ملک کے لئے جس کی آبادی ۱۶ ملین ہے اعلیٰ اعلیٰ تعلیمی ضروریات کے لئے ایک جامعہ کافی نہیں ہے۔

برطانوی سفیر مصر کی خدمات

قاہرہ۔ مجلس وزراء کے صدر نے جو روش اختیار کی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی حکومت برطانوی سفیر مصر ہز اکسلنسی سر مائیلز لیمپسن کے ساتھ خوشگوار تعلق رکھتی ہے۔ اس کے متعلق عربی اخبار "الانذار" نے حسب ذیل تبصرہ کیا ہے۔ برطانوی حکومت کی روایات سے یہ اصول ہو گیا ہے کہ ان تمام سرکاری عہدیداروں کو جن کی عمر مقررہ حد کو پہونچ گئی ہے پنشن دیدی جائے۔ یہی اصول سفارتی عملہ اور فوجی ملازمین پر بھی عائد ہوتا ہے اور اس میں کسی قسم کا استثنیٰ یا امتیاز نہیں کیا جاتا۔ اور نہ کسی عہدہ دار یا افسر کی خدمات کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ اس اصول کی اس قدر سختی سے پابندی کی جاتی ہے کہ اگر کسی افسر یا عہدہ دار کی خدمات مفاد عامہ کے لئے ضروری بھی ہوتی ہیں جب بھی اس کو پنشن کا وقت آنے پر پنشن دیدی جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہز اکسلنسی سر مائیلز لیمپسن آئندہ اگست میں اس مقررہ عمر کو پہونچ جائیں گے جس میں پنشن مل جانا چاہئے۔ بعض حلقوں میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ سر مائیلز لیمپسن کے دوستوں کا یہ خیال ہے کہ موصوف برطانوی۔ مصری صلح نامہ کے زبردست حامی تھے اور اس سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ اور یہ ان رہنماؤں کے سردار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جنہوں نے اس صلحنامہ میں سو فیصدی حصہ لیا۔

لبنان اور مصر

بیروت۔ لبنان کے وزیر فراہمی مسٹر الفریڈ اسکاف مصر سے بیروت واپس آ گئے۔ موصوف نے قاہرہ کے اخبار "الاہرام" کے نامہ نگار سے کہا کہ وہ مصری حکومت۔ قوم اور اخبارات کے بہت متشکر ہیں کہ انہوں نے ان کا دلی خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا "میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں اپنی گفت و شنید میں کامیاب رہا جو طرفین نے برادرانہ جذبہ کے ساتھ جاری رکھی۔ میں اس بات کا اعتقاد رکھتا ہوں کہ اگر ہم اپنی ہمسایہ حکومتوں کے ساتھ براہ راست ربط رکھیں گے تو اس سے بہت زبردست فوائد حاصل ہوں گے۔ آج کل ہمارے ہمسایہ مصر میں تجربہ کار لیڈر برسر حکومت ہیں جو ملک معظم فاروق اول کی سرپرستی میں اپنے ملک کے لئے خلوص کے ساتھ خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ہندوستان میں مصری روئی

اسکندریہ۔ گذشتہ چند مہینوں میں ہندوستان کو روئی کم مقدار میں برآمد کی گئی جس کا بظاہر کوئی سبب نظر نہیں آیا۔

یہاں کے ایک برآمد کرنے والے نے اس کے متعلق اپنے بمبئی کے گاہکوں کو لکھا اور اس معاملہ میں ان کی رائے طلب کی۔ حال ہی میں اس کو ایک جواب موصول ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اس کمی کے دو سبب ہیں۔ پہلا سبب یہ ہے۔ کہ جاپان کے جنگ میں شریک ہونے سے قبل چھ ہزار ٹن روئی جاپان کے لئے روانہ کی جا چکی ہے اور اس مال کے راستہ ہی میں جہاز تھے کہ جاپان نے اعلان جنگ کر دیا۔ جب یہ جہاز بمبئی پہونچے تو ان کا مال بمبئی میں اتار لیا گیا اور اس کو برآمد کرنے والوں کے حساب میں تاجروں کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا۔

دوسرا سبب یہ ہوا کہ روئی کی کچھ مقداریں براہ ہندوستان امریکہ روانہ کی گئی تھیں۔ لیکن جنگی حالات کی بنا پر وہ اور آگے نہیں بھیجی جا سکیں۔ لہٰذا اس مال کو ہندوستان میں فروخت کر دیا گیا۔

روئی کی متذکرہ بالا مقداروں کے ہندوستان میں کھپ جانے کی وجہ سے ہندوستان کے سوتی کارخانوں کی ضروریات کچھ عرصہ کے لئے پوری ہو گئیں۔ بہر حال ہندوستانی کارخانوں میں مصری روئی کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے۔

جبری بھرتی کا قانون

قاہرہ۔ قومی دفاع کی وزارت نے جبری بھرتی کے متعلق قانون مکمل کر لیا ہے۔ اور اسے مجلس وزراء اور پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے آخری مسودہ کی صورت میں تبدیل کرنا باقی رہ گیا ہے۔

اس قانون میں جو ترمیمیں کی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اس کا اطلاق ہر شخص پر ہو اور فوجی خدمت کی مدت میں کمی کر دی جائے۔ طلباء کو اپنی فوجی خدمت آہستہ آہستہ انجام دینے کی اجازت دی جائے گی۔

جلال

جہاں پر تو عشق عزم مستقل میں نہا
ہر قطرہ بڑھی ہی ہو جوشِ دلیر سے نکل

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۰

مجلس عاملہ کانگریس کا تاریخی فیصلہ

غیر متشددانہ مہم کے آغاز کا مشروط اعلان

ذیل میں مجلس عاملہ کانگریس کی وہ قرارداد درج کیجاتی ہے جو اس کے اجلاس وارد ھا گنج میں ۹ دن تک گفت و شنید اور بحث و جرح کے بعد ۱۴ر جولائی کو منظور ہوئی ہے:۔

جو واقعات روزانہ وقوع پذیر ہو رہے ہیں اور جن تجربات سے ہندوستان کے لوگ گزر رہے ہیں وہ کانگریسیوں کی اس رائے کو مضبوط کرتے ہیں کہ ہندوستان میں برطانی حکومت جلد ختم ہونی چاہئے۔ صرف اس لئے نہیں کہ اپنی بہترین حالت میں بھی بیرونی غلبہ بذات خود ایک برائی ہے اور محکوم لوگوں کے لئے مسلسل طور پر نقصان دہ ہے بلکہ اس لئے بھی کیونکہ جکڑا ہوا ہندوستان اپنے دفاع میں موثر حصہ نہیں لے سکتا، اور انسانیت کو تباہ کرنیوالی جنگ کی قسمت پر اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہندوستان کی آزادی نہ صرف ہندوستان کے مفاد کیلئے ضروری ہے بلکہ تمام امن عالم کے لئے اور نازیت، فاشسٹ فوجیت اور دوسری قسم کی شاہیت اور ایک قوم کے دوسری قوم پر حملہ کو ختم کرنے کے لئے بھی ضروری ہے۔ جنگ کے شروع ہونے سے کانگریس نے پریشان نہ کرنے کی پالیسی پر غور و خوض کے ساتھ عمل کیا ہے۔

ستیہ گرہ کو غیر مؤثر بنانے کے خطرے کو مول لے کر بھی اُس نے بالقصد اُسے ایک علامتی حیثیت اسی اُمید میں دی کہ پریشان نہ کرنے کی پالیسی جب منطقی حد تک پہنچ جائے تو اس کی پوری طور سے قدر ہو۔ اور اصل طاقت عوام کے نمایندوں کو منتقل کر دی جائے تاکہ تمام دنیا میں انسانی آزادی کو جس کے تباہ ہونیکا خطرہ ہے محسوس کرنے کے لئے قوم پوری حصہ دار ہو سکے۔ اُس کو یہ بھی اُمید تھی کہ نسلی طور پر ایسی کوئی بات نہ کی جائیگی جس سے ہندوستان پر برطانیہ کا تسلط زیادہ مضبوط ہو جائے۔

لیکن اس کی اُمیدیں ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئیں۔ کرپس کی قبل از وقت ساقط ہو جانیوالی تجویزوں نے صاف صاف دکھا دیا کہ ہندوستان کی طرف برطانوی حکومت کے رویہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور ہندوستان پر سے برطانوی تسلط کسی طرح بھی کم ہونیوالا نہیں ہے۔ سر اسٹیفورڈ کرپس کے ساتھ گفت و شنید میں کانگریس کے نمایندوں نے کم سے کم قومی مطالبات حاصل کرنے کی ازحد کوشش کی لیکن بے سود رہی۔ اس طرح اُمیدوں کا خون ہونے کی وجہ سے برطانیہ کے خلاف بہت جلد بدخواہی پھیل گئی۔ اور جاپانیوں کے ہتھیاروں کی کامیابی پر روز افزوں اظہار اطمینان کیا جانے لگا۔

ورکنگ کمیٹی اس رفتار کو نہایت خدشہ کے ساتھ دیکھتی ہے اور اگر اسے نہ روکا گیا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ حملہ کو خاموشی کے ساتھ برداشت کر لیا جائیگا۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ ہر حملہ کا مقابلہ کیا جائے کیونکہ اسکے سامنے جھکنے کے معنی ہندوستان کے لوگوں کا تنزل اور لگاتار محکومیت ہوگی۔ کانگریس ملایا، سنگاپور اور برما کے تجربات کا اعادہ نہیں چاہتی۔ اور اسکی خواہش ہے کہ وہ ہندوستان پر ہر حملہ کے مقابلہ کے لئے لوگوں کو تیار کرے خواہ حملہ جاپان کی طرف سے ہو یا کسی دوسری غیر ملکی طاقت کی جانب سے۔

کانگریس برطانیہ کے خلاف موجودہ بدخواہی کو نیک خواہی میں تبدیل کر دیگی اور قوموں اور ہندوستان کے لوگوں کی آزادی حاصل کرنے اور جو امتحانات اور مصیبتیں اسکے ساتھ ہیں۔ ان کو برداشت کرنے کی شرکت میں ہندوستان کو رضامند حصہ دار بنائے گی مگر یہ اس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے جبکہ ہندوستان کو آزادی کی روشنی نظر آئے۔ کانگریس کے نمایندوں نے فرقہ وار پیچیدگی کو حل کرنے کی ازحد کوشش کی ہے لیکن یہاں پر بیرونی طاقت کے وجود نے اُسے ناممکن بنا دیا ہے اور صرف بیرونی غلبہ اور صرف اس کی مداخلت کے ختم پر ہی موجودہ غیر حقیقی حالت کی جگہ حقیقت لے گی۔ اور ہندوستان کے تمام طبقوں اور جماعتوں کے افراد ہندوستانی مسائل کو سامنے رکھیں گے۔ اور مشترکہ رضامندی کی بنیاد پر انھیں حل کرینگے۔

موجودہ سیاسی پارٹیاں جو خصوصیت کے ساتھ برطانی طاقت کو متوجہ کرنے اور اس پر اثر ڈالنے کے لئے بنی ہیں۔ غالباً اپنا کام کرنا بند کر دیں گی۔ ہندوستان کی تاریخ میں پہلے پہل یہ احساس ذہن نشین ہوگا کہ والیان ریاست جاگیردار زمیندار صاحب جائداد اور دولتمند طبقے کھیتوں فیکٹریوں اور دوسری جگہوں کے جن کام کرنے والوں سے اپنی دولت اور جائداد حاصل کرتے ہیں بنیادی طور پر طاقت اور اختیار انھیں کا ہونا چاہئے۔

ہندوستان سے برطانی حکومت کی دست کشی کی صورت میں ملک کے ذمہ دار مرد اور عورتیں باہمی طور پر ایک عارضی حکومت قائم کرنے کے لئے جمع ہوں گے اس اجتماع میں ہندوستانی باشندوں کے تمام اہم طبقوں کی نمایندگی ہوگی۔ یہ لوگ بعد میں ایک ایسی اسکیم مرتب کرینگے جسکے ذریعہ نمایندہ اسمبلی طلب کی جا سکے تاکہ ہندوستان کی حکومت کے لئے ایک ایسا آئین تیار ہو جائے جو ہندوستان کے ہر طبقہ کے لئے قابل قبول ہو۔

آزاد ہندوستان اور برطانیہ عظمیٰ کے نمائندے باہمی مشورہ سے مستقبل کے تعلقات اور حملہ کے مقابلہ کے مشترکہ مقصد کیلئے اتحادیوں کے طور پر باہمی تعاون کے معاملات طے کریں گے۔

کانگریس کی انتہائی خواہش ہے کہ ہندوستان عوام کی متحدہ مرضی اور اُن کی طاقت کی پشت پناہی میں حملہ کا موثر مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائے۔ برطانوی تسلط کی دست برداری کی تجویز پیش کرنیسے کانگریس کا منشا یہ ہرگز نہیں ہے کہ برطانیہ عظمیٰ یا اتحادی طاقتوں کی جنگی کوششوں میں کسی قسم کا رخنہ پیدا کرنیکا کسی طرح بھی ہندوستان پر حملہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرے یا چین پر جاپانیوں یا کسی ایسی طاقت کا جو محوری گروپ سے تعلق ہے دباؤ بڑھائے اور نہ کانگریس اتحادی طاقتوں کی اہلیت مدافعت کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس لئے کانگریس ہندوستان میں اتحادیوں کی فوجوں کے قیام پر رضامند ہے بشرطیکہ وہ جاپانیوں یا کسی دوسرے کے حملہ کی مزاحمت و مدافعت یا چین کی مدد و حفاظت کرنا چاہتے ہوں۔ ہندوستان سے برطانوی حکومت کی دست کشی کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ جسمانی اعتبار سے تمام برطانوی ہندوستان سے چلے جائیں۔ اور یقیناً ان لوگوں کے جانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جو ہندوستان کو اپنا وطن بنالینگے اور یہاں کے شہریوں کی طرح مساوی حیثیت سے دوسرے باشندوں کے ساتھ رہیں گے۔ اگر یہ رضامندی ایسی

خطرات پیدا ہو سکتے ہیں جن خطرات کا مقابلہ ہر اس ملک کو کرنا پڑتا ہے جو آزادی حاصل کرتا ہے اور خصوصیت سے موجودہ نازک حالات میں زیادہ خطرات پیش آ سکتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف ملک کو محفوظ رکھنا ہے اور دوسری طرف آزادی کے عالمگیر اور عظیم الشان مقصد کو حاصل کرنا ہے جس کو بے انتہا خطرات و مصائب لاحق ہیں اس لئے کانگریس جہاں قومی مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے وہاں وہ کوئی عاجلانہ قدم بھی نہیں اُٹھانا چاہتی اور حتی الامکان وہ ایسے اقدام سے اجتناب بھی کرے گی جس سے اقوام متحدہ مشکلات کا شکار بن سکیں۔ کانگریس کو بہت خوشی ہوگی اگر برطانوی حکومت نے نہ صرف ہندوستان کے مفاد میں بلکہ برطانیہ کے مفاد اور آزادی کے اس مقصد کی خاطر جس سے اقوام متحدہ اپنی وابستگی ظاہر کرتی ہیں اس معقول اور منصفانہ تجویز کو جو یہاں پیش کی جا رہی ہے قبول کر لیا۔

بہر حال اگر یہ اپیل ناکام ثابت ہوئی تو کانگریس بغیر سخت ترین خدشوں کے موجودہ حالات کا جاری رہنا نہیں دیکھ سکتی جس میں صورت حالات کا تدریجی زوال اور ہندوستان کی مرضی اور قوت مدافعت کی کمزوری مضمر ہے۔ ایسی صورت میں کانگریس بادل ناخواستہ مجبور ہوگی کہ وہ اس تمام غیر متشددانہ طاقت سے فائدہ اُٹھائے جو اُس نے سنہ ۱۹۲۰ء سے اب تک جمع کی ہے جبکہ اُس نے اس کو (عدم تشدد کو) سیاسی حقوق اور آزادی حاصل کرنے کے سلسلے میں اپنی پالیسی کا جزو قرار دیا تھا۔ اس قسم کی وسیع کشمکش لازمی طور پر مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں ہوگی۔ چونکہ یہ مسائل جو پیدا ہو گئے ہیں ہندوستانیوں کے لئے بھی اور اقوام متحدہ کے افراد کے لئے بھی بہت بڑے اور دوررس اہمیت رکھتے ہیں اس لئے مجلس عاملہ آخری فیصلے کے لئے انکو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے حوالے کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ۷ر اگست کو بمبئی میں منعقد ہوگا۔

کانگریس کی آئندہ تحریک

اخبار ٹائمز آف انڈیا کا مبصر لکھتا ہے کہ ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ مہاتما گاندھی کی اسکیم میں کیا صورت ہوگی تفصیلات ابھی تک صیغۂ راز میں ہیں جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں ظاہر ہونگی اور بعد کو مقامی کانگریسی لیڈروں اور کارکنوں تک پہنچائی جائیں گی لیکن مہاتما گاندھی کے قریبی ساتھیوں کو مجوزہ تحریک کی نوعیت اور دائرہ کا پتہ ہے۔ ان میں یہ خیال ہے کہ اس بار تحریک پر کوئی داخلی پابندی نہ لگائی جائے گی اور تحریک جامع صورت کی ہوگی۔ منتخب ستیاگرہ نہ ہوگا۔ امیدواروں کیلئے شرط منظوری نہ ہوگی بلکہ شاید تحریک کانگریسیوں تک بھی محدود نہ ہوگی۔ ان سب لوگوں کو تحریک میں شرکت کی دعوت دیجائیگی جو برطانی طاقت کے ہٹ جانے کے حق میں ہوں گے۔

تجویز یہ ہے کہ حکومت کے ہر صیغہ سے عدم تعاون ہو۔ جس میں حکومت کے ہر حکم کی خلاف ورزی شامل ہوگی۔ عدم ادائیگی ٹیکس ہڑتال کسانوں کے اندولن وغیرہ زیر غور معلوم ہوتے ہیں بائیکاٹ ہڑتال پکٹنگ وغیرہ بھی خارج نہیں ہیں گاندھی جی کو اس بارے میں کوئی مغالطہ نہیں ہے کہ ایسی صورت میں حکومت کا عمل کیا ہوگا لیکن وہ یہ امید رکھتے ہیں کہ کانگریسی لیڈروں بلکہ کانگریسی کارکنوں کی مجموعی گرفتاری سے تحریک پر برا اثر نہ پڑے گا بلکہ اسکو ترقی ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ستیاگرہی اس بار جیلوں کے اندر پہلے کی طرح جیل خانوں کی پابندی نہ کریں۔ تحریک کے لیڈر نے پہلے ہی یہ ظاہر کر دیا ہے کہ اس بار اگر میری آزادی پر پابندی لگائی گئی تو میں ایک خاموش اور قسم کھانے والا قیدی نہ رہونگا۔ اور ہر یجن اخبار کے بند کر دینے سے بھی کسی نہ کسی طرح کروڑوں انسانوں کے ذریعہ بولنے سے باز نہیں رکھا جا سکتا، یہ بات بھی امکان سے باہر نہیں ہے کہ مہاتما گاندھی آمرن برت رکھیں۔

سرحدی پٹھانوں کا عزم

خان عبدالغفار خاں نے صوبہ سرحد کی کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں اس امر کا انکشاف کیا کہ میں نے گورنر صوبہ سرحد کو ایک خط لکھا ہے جس میں بتلایا ہے کہ خدائی خدمتگاروں پر جو کہ کانگریس کے خود حفاظتی پروگرام کی اشاعت کرنے کے لئے قبائلی علاقہ میں جاتے ہیں کیا کیا پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔ خط میں لکھا ہے کہ خدائی خدمتگاروں کے مشن کا یہ مقصد ہے کہ وہ قبائلی لوگوں کو سمجھائیں کہ وہ آباد علاقوں پر حملہ کر کے یا لوٹ مار کر کے لوگوں کو تنگ اور پریشان نہ کریں۔ میں نے گورنر سے درخواست کی ہے کہ خدائی خدمتگاروں کے راستہ میں رکاوٹیں نہ ڈالی جائیں جبکہ وہ قبائلی علاقوں میں اپنے کام کیلئے جائیں۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "ہمارا کام روکا نہیں جا سکتا اور ہم نے اس کو پورا کرنے کا عزم کر لیا ہے۔"

سرحدی کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے خان عبدالغفار خاں نے عوام سے اپیل کی کہ آنے والی جنگ آزادی کے لئے تیاری کریں۔

آپ نے کہا کہ کانگریس ریزولیوشن پر برطانی اخباروں نے جو رائے ظاہر کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ برطانیہ ہمارا مشورہ ماننے کو تیار نہیں ہے۔

خانصاحب نے کہا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے متفقہ رائے سے فیصلہ کیا ہے اور کمیٹی نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ تحریک شروع کرنے کے سوائے اور کوئی راستہ نہیں ہے اور اسی طریقہ پر ہم اپنی آزادی اور سیاسی حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر برطانیہ ہماری تجویز منظور کر لے اور ہمارے ساتھ سمجھوتہ کرے تو ہندوستان تمام اتحادی قوموں کے برابر ہو جائے اور وہ حملہ آوروں کا پوری طاقت سے مقابلہ کرے۔

آخر میں آپ نے کہا کہ آپ لوگوں کو مہاتما گاندھی کے حکم کے لئے تیار رہنا چاہئے جو کہ ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی تصدیق کے بعد کسی وقت بھی دیا جا سکتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ ہمیشہ کی طرح صوبہ سرحد اس دفعہ بھی سب سے آگے رہے گا۔

سرکاری احکامات

شکر:۔ کلکٹر صاحب کانپور نے ایکٹ حفاظت ہند کے مطابق بلا تحریری اجازت حاصل کیئے ضلع کانپور و شہر سے شکر کسی طرح بھی باہر بھیجنے کی ممانعت کر دی تھی اس حکم میں اب اسقدر ترمیم کر دی گئی ہے کہ کملاپت موتی لال گونپا شکر مل اور کانپور شوگر ورکس کو اس پابندی سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

ایک دوسرے حکم کے ذریعہ سوداگران شکر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۱۵ روزہ نقشہ شکر کی آمد و خرچ کا ڈسٹرکٹ سول سپلائی افیسر کے پاس بھیجا کریں یہ قانون ۲½ من سے کم شکر فروخت کرنے والوں پر نافذ نہیں ہے۔

خلاف ورزی کرنے والے کو ۳ سال کی قید اور جرمانہ دونوں کی سزا ہو سکتی ہے۔

آٹا:۔ آٹے کی قیمت مقرر کرنے کے بابت جو حکم جاری ہوا تھا وہ منسوخ کر دیا گیا ہے یعنی اب کانپور میں آٹے پر کنٹرول نہیں ہے۔

جلانے کی لکڑی:۔ سوداگران لکڑی کاٹھ کے تھوک فروشوں کو بھی ۱۵ روزہ نقشہ آمد و خرچ کا داخل کرنیکا حکم ہوا ہے جس میں لکڑی کا اسٹاک لکڑی کی آمد اور لکڑی کی فروخت وغیرہ کی پوری تفصیل ہونا چاہئے۔ تھوک فروش وہ سمجھے جاوینگے جو کہ ۵ من سے زیادہ کا سودا ایک دفعہ میں کرینگے یہ حکم میونسپلٹی۔ چھاؤنی۔ جوہی۔ رقبہ کے حدود کیلئے ہے خلاف ورزی کرنے والے کو ۳ سال قید اور جرمانہ دونوں کی سزا ہو سکتی ہے۔

اشیاء کی فروخت کا نرخ کلکٹر صاحب نے ان اشیاء کے سوداگران کو حکم دیا ہے جن کی قیمت مقرر کر دی گئی ہے یعنی جن پر کنٹرول ہے کہ وہ اُردو و ہندی رسم خط میں صاف صاف ان چیزوں کی فروخت کا نرخ لکھکر اپنی دوکانوں پر لگائیں۔

یہ قیود گورنمنٹ ہند گورنمنٹ صوبہ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کی طرف سے عائد کئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مجسٹریٹوں اور پولیس افسران کو معائنہ کا حکم دیا گیا ہے تاکہ وہ اسکی پابندی کرا سکیں۔ یہ حکم میونسپلٹی چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے رقبہ کے لئے ہے۔ خلاف ورزی کرنیوالے کو ۳ سال قید اور جرمانہ یا دونوں کی سزا ہو سکتی ہے۔

میونسپلٹی مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹیو افیسر کانپور نے شہر اور پبلک کی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے میونسپل بورڈ میں ایک پبلسٹی ڈپارٹمنٹ قائم کیا ہے اس ڈپارٹمنٹ کے انچارج مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی کئے گئے ہیں جو کہ کانپور کے مشہور جرنلسٹ مسلمان ہیں۔ یہ ڈپارٹمنٹ شہر کی شکایات کو جو کہ اخبارات یا کسی دیگر ذرائع سے شائع یا بھیجی جاویں گی اس پر غور اور اسکی تحقیقات کریگا۔

ہمارے خیال میں بورڈ کیلئے ایک انکواری آفس (تحقیقاتی دفتر) کی بھی ازحد ضرورت ہے۔ اور اس کے قیام سے پبلک کو بہت آسانی اور سہولت ہوگی، اُمید ہے کہ ایگزیکٹیو افیسر صاحب انکواری آفس بھی قائم کر کے پبلک کی ایک بڑی تکلیف کو دور کر دینگے۔

مسٹر بی۔ پی سریواستوا خدا کا شکر ہے کہ عرصہ کے بعد مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کی صحت اب اس قابل ہوئی ہے کہ وہ اپنے کاروبار اور بورڈ کی چیرمینی کے فرائض ادا کر سکیں چنانچہ آپ نے گزشتہ ہفتہ کانپور میونسپل بورڈ کی چیرمینی کا چارج لے لیا ہے۔

امریکہ اور ہندوستان یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ ہند کو لکھا ہے کہ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان جو سمجھوتہ حال ہی میں ہوا ہے اسکے مطابق ہندوستان پر قرضہ کے پٹہ کا قانون نافذ ہوگیا ہے جسکی وجہ سے ہندوستان کو بہت سے کچا مال امریکہ کو دینا پڑے گا جس سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو نقصان پہونچے گا اسلئے گورنمنٹ کو ہندوستان پر یہ سمجھوتہ نہ لادنا چاہیئے۔

نواب گنج ہائی اسکول نواب گنج ہائی اسکول کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے اور کہا جاتا ہے کہ لڑکوں کے مطالبات منظور کر لیئے گئے ہیں ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ پنڈت رگھوبر دیال بھٹ کے **صدمہ** ۲۸ سالہ لڑکے کا انتقال ہوگیا ہے ہمکو اس حادثہ میں پنڈت جی کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

گرلس کالج کی ہڑتال مس ستیا سریواستوا سکریٹری کونسل آف ایکشن آف دی یونینس گرلس کالج اسٹرائک نے پریس کے ایک بیان میں گرلس کالج کی لڑکیوں کے مندرجہ ذیل مطالبات پبلک کے سامنے پیش کئے ہیں۔

(۱) کالج کو میونسپل بورڈ کی اونی پارٹی بندی کیلئے پلیٹ فارم نہیں بنانا چاہئے۔ کیونکہ اس سے لڑکیوں کی تعلیم میں نقصان ہوتا ہے۔

(۲) پبلک اور طلباء کے سرپرستوں کو کالج کے معاملات سے آگاہ کرنا چاہئے۔

(۳) ایک انتظامیہ کمیٹی جسکا انتخاب مناسب طریقہ سے ہو بنانا چاہئے اور جس میں کم سے کم سرپرستوں کے تین نمایندے ہونے چاہئے۔

(۴) ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی چاہئے جس میں پبلک کے آدمی ہوں تاکہ وہ عام باتوں نیز کالج کے معاملات کی تحقیقات کریں اور خاصکر پرنسپل کی برطرفی کے سوال پر۔

(۵) لیڈی سپرنٹنڈنٹ مسز جگلا دیوی کو دوبارہ مقرر کیا جانا چاہئے۔

(۶) لڑکیوں کے آرام کیلئے کافی انتظامات مثلاً ایک عمدہ لائبریری اور کالج کے لئے کافی اسٹاف مہیا کیا جانا چاہئے۔

(۷) یہ تجویز کہ کالج کو کسی اور جگہ پر کر دیا جائے اسکو ترک کر دینا چاہئے

(۸) جن لڑکیوں نے ہڑتال میں حصہ لیا ہے انکو سزا نہ دینی چاہئے۔

اسکول ٹیچرس اور گرانی الاؤنس تعلیمی مرکزوں کے کام کرنیوالوں کے درمیان ایک عام ناخوشی پھیلی ہوئی ہے کیونکہ انکو گرانی کا کوئی الاؤنس نہیں مل رہا ہے جبکہ دوسرے محکمہ کے ملازموں کو یہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ تعلیم کے ڈپارٹمنٹ نے غریب ٹیچرس کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی جو پہلے ہی سے کم تنخواہ پا رہے ہیں۔ ڈپارٹمنٹ کا فیصلہ بہت پسند کیا جائیگا اگر ٹیچروں کو گرانی کا الاؤنس دیا جائے جبکہ تمام اشیاء کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔

ڈاکوؤں کی پولیس سے ٹکر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ تین اشخاص بھگو۔ دیبی دیال اور ننھے ڈکیتی کرنے جا رہے تھے کہ ان کو ببھیتی کی پولیس نے سجیتی کے جنگل میں پکڑ لیا۔ پولیس اور گرفتار شدہ ملزموں کے درمیان ٹکر ہو جانے سے دونوں نے گولیاں چلائیں لیکن ڈاکوؤں پر قابو پا لیا گیا۔ فائرنگ سے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا ان لوگوں کی تلاشی لی جانے پر مجرموں کے پاس سے ایک پستول، ایک بندوق اور کچھ کارتوس برآمد ہوئے۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہوار مشاعرہ ۲۵ر جولائی کی رات کو ۸ بجے جناب نواب سید فرزند حسین صاحب آف بازار رام نرائن کے دولتکدہ پر منعقد ہوگا۔
مصرع طرح:۔ "نظر کو مائل رنگینئ بہار نہ کر"

الفقرہ سے خبر ملی ہے کہ اتوار کو ایجینس سمندر میں ترکی کے دستے جانے والے ایک ٹرکش جہاز پر بحری تارپیڈو حملہ آور کشتی نے فائر کئے۔ جہاز نے ترکی کے ساحل کے قریب پناہ لی۔

فرقہ دارانہ مسئلہ کا حل بہت دنوں سے زیر غور ہے۔ اور بہت لوگوں نے اس کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے اس سوال کا جواب کہ فرقہ دارانہ اتحاد کیوں کر پیدا ہو، چند مختلف حضرات کے خیال کے مطابق یہ ہے:۔

مہاتما گاندھی	پورن سوراجیہ یعنی مکمل آزادی
مسٹر جناح	پاکستان
پنڈت نہرو	سوشلسٹ نظام
مسٹر کے ایم منشی	اکھنڈ ہندوستان

لیکن ایک شخص ہیں ڈاکٹر ترلوک رام! آپنے ہندوستان کے فرقہ دارانہ مسئلہ کا ایک نیا حل Biology یعنی علم حیوانات کی رو سے پیش کیا ہے۔ اور وہ حل ہے بین الملی شادی (Inter-Communal)۔ آپ صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتے۔ کہ ایسی شادیاں سوسائٹی کی طرف سے جائز قرار دی جائیں اور ہر لڑکے یا لڑکی کو عام اجازت ہو کہ جس فرقہ یا مذہب والے سے چاہے شادی کرلے۔ بلکہ آپ کی رائے یہ ہے کہ بین الملی شادی کو قانوناً لازمی اور اپنے فرقہ کے اندر شادی کرنے کو ممنوع قرار دیا جائے۔

اس پر ہمیں پھر یہی پرانا شعر دہرانا پڑتا ہے کہ:۔

"آنکھ سے جو دیکھتا ہوں لب پہ لا سکتا نہیں"
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی"

ہم اس مسئلہ کے سوشل پہلو پر بحث کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ محبت پر یہ اُلٹی پابندی کس طرح عائد کی جاسکتی ہے؟ یعنی اگر کوئی لڑکا یا لڑکی اپنے فرقہ یا مذہب کے اندر ہی کسی شخص سے محبت کرے اور بیاہ کرنا چاہے تو اُسے کیوں کر روکا جاسکتا ہے؟

فرقہ دارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ڈاکٹر موصوف نے مندرجہ ذیل چند اور تجویزیں پیش کی ہیں:۔

۱۔ مردم شماری کے وقت کسی شخص سے اُسکا مذہب دریافت نہ کیا جائے۔ اور نہ اس کا اندراج کیا جائے؟ یعنی رجسٹر سے مذہب کا خانہ ہی منسوخ کر دیا جائے۔

۲۔ کسی عہدہ کے لئے اگر درخواست دی جائے تو اس میں بھی مذہب کا بتلانا ممنوع قرار دیا جائے۔

۳۔ اسی طرح پاسپورٹ میں بھی کوئی مذہب نہ لکھا جائے۔

۴۔ فرقہ دارانہ نام والے تعلیمی ادارے بالکل بند کر دیئے جائیں۔

تجویزیں بنیادی طور پر قابل اعتراض نہیں ہیں۔ مگر سوال صرف یہ ہے کہ نمبر ا سے لیکر نمبر ۳ تک جو تجویزیں ہیں اُن پر عمل کیوں کر کیا جاسکتا ہے جب تک کسی شخص کا نام رام ناتھ اور احمد علی رہے گا۔ اُس کا مذہب تو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔

بڑودہ اسمبلی کا اجلاس

بڑودہ ۱۶ جولائی۔ بڑودہ لیجسلیٹو اسمبلی میں مسٹر رسول خاں پٹھان نے مسلم طلاق بل پیش کیا۔ اس پر بڑی دلچسپ بحث ہوئی۔ ہاؤس نے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ منظور کرلی۔ مسٹر کے جے موجمدار نے بل کی دفعہ ۴ کی ضمنی دفعہ ۵ کو خارج کرنے کے لئے ترمیم پیش کی۔ اور کہا کہ اگر عورت کا خاوند اسلام کو چھوڑ دے تو یہ طلاق کا سبب نہیں ہونا چاہیئے یہ ترمیم مسترد ہوگئی۔ ترمیم شدہ بل پاس ہوگیا۔ اسکے بعد ہاؤس نے ستری دھن کے بارے میں ہندو کوڈ میں ترمیم کے بل پر غور کیا۔ اس بل کے ذریعہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ وارثوں کے مسئلہ میں تبدیلی کی جائے۔ تاکہ کسی عورت کے خاوند کے رشتہ داروں پر اس عورت کے قریبی رشتہ داروں کو ترجیح دی جائے۔ ہاؤس نے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ منظور کرلی۔

ترکی جہاز ڈبو دیا گیا

انقرہ۔ ۱۷ جولائی۔ ترکی کا تیل لیجانے والا تین ہزار ٹن کا جہاز سکندریہ سے حیفہ جارہا تھا کہ شام کے ساحل کے قریب دشمن کی ڈبکنی کشتی نے اس پر تارپیڈو مارا جس سے وہ ترابلس کے قریب پھٹ گیا۔

میرے محبوب

میرے محبوب!

کیا یاد ہیں تمھیں وہ دن؟ وہ محبت کے سنہرے دن۔ اور وہ راتیں!—عشق و محبت کی رومانی راتیں! جب ہم لارنس باغ میں، راوی کے کنارے جہانگیر کے مقبرے پر شالا مار میں چھپ چھپ کر ملا کرتے تھے۔

آہ! وہ دن اور وہ راتیں! شائد تم بھول گئے۔ لیکن میں نہیں بھول سکی۔ اُن حاصل زندگی دنوں کو بھول بھی کیونکر سکتی ہوں۔

میرے محبوب!

کیا تمھیں یاد ہے وہ شام؟

جب مطلع ابر آلود تھا۔ میں لارنس باغ کی پہاڑی پر ایک بنچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ آسمان پر ایک آدھ ستارا الکہ شام کو کنکھیوں سے دیکھ رہا تھا۔ اور تم نے پیچھے سے آکر میری آنکھیں بند کرلی تھیں۔ میں لرز اُٹھی تھی۔ اور بناوٹی غصہ سے کہا تھا، چلو ہٹو یہ بھی کوئی دل لگی ہے اور تم قہقہہ مار کر ہنس دیئے تھے۔ اور کہا تھا "بس ڈر گئیں" یہی دل ہے"؟ اور میں جھینپ کر مسکرانے لگی تھی۔

شاید تم بھول گئے۔ لیکن میں کیوں کر بھول سکتی ہوں۔

میرے محبوب! کیا تمھیں یاد ہے وہ رات!

جب باد و باران کا طوفان برپا تھا۔ اور تم رات کے دس بجے سخت تاریکی میں مجھ سے ملنے آئے تھے، تمھارے اس خوفناک طوفان میں آنے پر ناراض ہوگئی تھی۔ تم نے کہا تھا دعا کرو کہ ہماری یہ محبت کبھی کم نہو۔

میں نہیں بھول سکتی میرے محبوب!

(از شریمتی راجکماری بی اے)

* نہ رہجائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب شہر کا ہر رہنے والا جس کی عمر ۲۱ سال سے زائد ہوگی ووٹ دے سکے گا اور ممبری کیلئے کھڑا ہو سکے گا۔

الکشن کے قریب ممبری کے اُمیدوار نامزد کیے جاتے ہیں یا اُمیدوار وہی لوگ ہوسکتے ہیں جن کے نام فہرست میں درج ہوسکتے ہیں۔ جب ایک جگہ کے لئے ایک سے زائد اُمیدوار نامزد ہوجائیں تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ مقابلہ ہوگیا اور الکشن لڑا گیا۔ اس وقت یہ طے کرنے کے لئے ان اُمیدواروں میں سے وارڈ والے کس کو زیادہ موزوں سمجھتے ہیں۔ اُن لوگوں کی رائیں لیجاتی ہیں۔ جن کے نام فہرست میں درج ہوتے ہیں اسی رائے کو انگریزی میں ووٹ کہتے ہیں۔ اور رائے دینے والے کو ووٹر۔ جس پرچے پر رائے لکھ کر دیجاتی ہے اُس کو بلیٹ پیپر یا ووٹ کا پرچہ کہتے ہیں۔ بلیٹ پیپر پر ایک طرف اُمیدواروں کے نام لکھے ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف خالی جگہ پڑی ہوتی ہے۔ اسی خالی جگہ پر اُس اُمیدوار کے نام کے سامنے جس کو ووٹ دینا ہوتا ہے چوپارہ کی شکل کا نشان + یا × بنایا جاتا ہے۔ اور پرچہ بکس میں ڈالدیا جاتا ہے۔ یہ بکس پولنگ اسٹیشنوں پر پہلے سے موجود ہوتے ہیں (پولنگ اسٹیشن اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں ووٹ لئے جاتے ہیں) اس پوری کارروائی کو الکشن کہتے ہیں۔ جب الکشن ختم ہوجاتا ہے تو ہر اُمیدوار کے موافق جتنے جتنے پرچے نکلتے ہیں وہ الگ الگ کر کے گن لئے جاتے ہیں، جس کے پرچے زیادہ نکلتے ہیں، وہی ممبر قرار پاتا ہے۔

صداقت میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

* وہ شرم سے پانی پانی ہوجائے۔ اس طرح دوسروں کو مجرم بنانا ان عورتوں کا سب سے زیادہ من بھاتا مشغلہ ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ جن لوگوں کو یہ عورتیں اپنے خوفناک من بھاتے شغل کا شکار بناتی ہیں ان بیچاروں نے ان عورتوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑا ہوتا۔ اور نہ ان عورتوں کو ہی ان سے کوئی دشمنی ہوتی۔ مگر وہ جو فارسی میں ایک مثل ہے کہ بچھو تو اسلئے کاٹنے کے درپے ہے کہ اس کی فطرت ہی یہ ہے تو اسی طرح ان عورتوں کا بھی یہ خاصہ ہی ہوتا ہے۔

خدا ہر شریف عورت کو اس عیب سے بچائے۔

عورتوں کے ناقابل معافی عیب

از محترمہ زبیدہ سلطان دہلوی

اس مضمون کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جن بد طینت عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے اُن کی قلمی تصویریں ایسی صاف صاف کھینچ کر رکھدی گئی ہیں کہ ایک مرتبہ تو خود اُن کی گردن ندامت سے جھک جائے گی۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ مضمون عورتوں کے لئے بہت پُر اثر اور کارآمد ثابت ہوگا

"اے بوا! تم نے کچھ اور بھی سنا"

"کیا بوا کیا"؟

"اے وہ لڑکی تھی جو" (کانا پھوسی)

"ہاں ہاں! اچھا! ہوں"

"اب بہن تمھیں یقین آئے یا نہ آئے مگر رشیدہ خاتون یہ کہتی تھیں کہ" (کانا پھوسی)

"سچ کہو! اے سچ کہو بوا۔! اے مجھے تو کبھی یہ خیال بھی نہیں آیا تھا کہ—"

"اے تم اپنے خیال کو کہہ رہی ہو۔ ابھی تم نے پوری بات تو سنی ہی نہیں" (کانا پھوسی)

"ارے! اے میرے خدا"

"لو ابھی تو میں نے تمھیں ایک ہی بات بتائی ہے کچھ خبر بھی ہے تمھیں کہ—" (کانا پھوسی)

"اے سچ کہنا! ہوں ہوں ہوں! میں بھی تو کہوں کہ آخر یہ بات کیا ہے" (قہ قہ قہ قہ قہ)

یہ ہے اُن عورتوں کی گفتگو کا نمونہ جو دوسروں کی عیب جوئی اور اپنی واقفیت کے حلقہ کے لوگوں کی آپس میں برائیاں کیا کرتی ہیں۔

آگے چلکر اس قسم کی عورتوں کی تصویر کھینچتے ہوئے اس لائق مضمون نگار خاتون نے لکھا ہے کہ:۔

"بیگم!— ادھیڑ عمر کی بھاری جسم کی بھدی سی عورت ہیں۔ گوشت کا گودڑ بنے ہوئے موٹے موٹے بھدّے ہاتھ پیر بدنما اور خوبصورتی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ چہرہ اللہ نے جیسا بنایا ویسا ہے۔ قسم کو نہ رنگ و روغن نہ نقش و نگار مگر اُن کا عقیدہ یقین ہے کہ ان کا حسن زہرہ اور مشتری کے حسن کو مات کرتا ہے۔ غالباً اسی لئے وہ ہر اُس عورت کی صورت شکل کو نام دھرتی ہیں جو بدقسمتی سے اُن کی واقفیت کے دائرہ میں آجاتی ہے۔ اور نام بھی کب دھرتی ہیں جب وہ موجود نہو۔ پیٹھ پیچھے!"

دیکھا آپ نے کس خوبصورتی سے اس لائق خاتون نے ان عورتوں کی تصویر کھینچی ہے، جو خود حسین ہونے کی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر دوسروں کو چڑیل سمجھتی ہیں۔ غالباً یہ ایک عورت کا ناقابل معافی عیب ہے۔

بعض عورتوں میں ایک اور قسم یہ عورتیں خود ہیں اور عیب جو عورتوں سے زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ ان عورتوں میں کیا مرض ہوتا ہے اسکے بارے میں لائق مضمون نگار خاتون نے لکھا ہے کہ:۔

"یہ بیوی اس کو اپنا جائز حق سمجھتی ہیں کہ دوسروں کے بارے میں ایسے لرزہ خیز حالات معلوم کریں جن سے دوسروں کا کسی نہ کسی قابل تذلیل جرم میں پھنسا ہونا ثابت ہوجائے۔ ہر ایک سے کرید کرید کر اسکے حالات پوچھتی ہیں اور چیل کی سی نظروں سے اس بات کی تاک میں رہتی ہیں کہ اگر پکڑ لینے کے لائق کوئی ایک نکتہ بھی مل جائے تو اُسے نظر انداز نہ کیا جائے۔ کیونکہ اگر ایک نکتہ ہی ہاتھ آجائے تو اُسے بڑھا کر ایک پورا فقرہ بنالینا تو اُن کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے"

یہ عورتیں دوسروں کو گنہ گار اور مجرم ٹھہرانے کی دھن میں اسکی بھی بالکل پرواہ نہیں کرتیں کہ دوسروں کے بارے میں ان کو جو اطلاعات حاصل ہوئی ہیں وہ صحیح یا غلط۔ ان کو تو اپنے مطلب سے مطلب ہے کہ بس کوئی ایسی بات ہاتھ آجائے کہ اگر بھری محفل میں کہہ دیجائے تو جس کے بارہ میں کہی جائے *

میونسپلٹی

تم نے شہروں میں دیکھا ہوگا کہ نہایت خوبصورت پکّی مضبوط۔ اور چوڑی سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ سڑکوں کے کنارے نالیاں ہیں، جن میں ہوکر میلا پانی بہ جاتا ہے۔ تنگ گلیوں میں جہاں سڑکیں نہیں بن سکتیں پکّی اینٹوں کا فرش ہے سڑکوں پر اور گلیوں میں لالٹین یا بجلی کے قمقمے، لگے ہوئے ہیں۔ ان کی روشنی سے رات کو دن کا سماں نظر آتا ہے شہر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے مدرسے قائم ہیں۔ کام کاجی اور مزدوری پیشہ لوگوں کے لئے جنہیں اپنے کاموں سے دن کو چھٹی نہیں ملتی، رات کو پڑھانے کا انتظام ہے۔ اور جگہ جگہ نائٹ اسکول کھلے ہوئے ہیں۔ بیماروں کے لئے اسپتال ہیں مردوں کیلئے الگ عورتوں کے لئے الگ۔ ان میں مفت علاج ہوتا ہے۔ نہ ڈاکٹروں کو کوئی فیس دینی پڑتی ہے اور نہ دواؤں کی قیمت۔ حفظانِ صحت کا محکمہ الگ قائم ہے۔

تم جانتے ہو کہ ہر مذہب میں گندگی اور ناپاکی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور صفائی کا حکم دیا گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ گندگی سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور تندرستی بگڑ جاتی ہے۔ اس محکمہ کا کام یہ ہے کہ شہر میں صفائی کا انتظام کرے۔ اور وبائی بیماریاں نہ پھیلنے دے۔ اس کام پر سینکڑوں آدمی مقرر ہیں۔ مہتر سڑکوں پر جھاڑو دیتے اور صاف کرتے ہیں۔ نالیوں کو صاف پانی سے دھوتے ہیں۔ تاکہ میلا پانی یا کیچڑ ایک جگہ جمع ہو کر گندگی اور بدبو نہ پیدا کرے۔ کوڑا کرکٹ اور غلیظ گاڑیوں میں لاد کر شہر کے باہر لیجاتے ہیں۔ اور زمین میں دفن کر دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد اسکی کھاد بن جاتی ہے۔ جو کاشتکاروں کے ہاتھ بک جاتی ہے۔ مہتروں کے کام کی دیکھ بھال جمعداروں کے سپرد ہے اور جمعداروں کا کام صفائی کے انسپکٹر دیکھتے ہیں تم نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ شہر میں زمین کے نیچے پانی کے نلوں کا جال بچھا ہوا ہے جس سے ہر جگہ اور قریب قریب ہر گھر میں پانی پہونچایا گیا ہے۔ یہ کام محکمہ واٹر ورکس (آب رسانی) کا ہے۔

مناسب مقامات پر پارک اور تفریح گاہیں موجود ہیں ان میں دن بھر کے تھکے ماندے شام کو جاکر چہل قدمی کرتے ہیں۔ صاف اور ٹھنڈی ہوا کا لطف اُٹھاتے ہیں خوبصورت درختوں کی قطاریں، فواروں کی مہین مہین پھواریں، پھولوں کے تختے۔ لہلہاتا ہوا سبزہ۔ مسکراتی ہوئی کلیاں۔ یہ وہ مناظر ہیں کہ جن سے دماغ کو تازگی دل کو فرحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچتی ہے۔ اور ساری تھکن دور ہوجاتی ہے۔

تم نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ یہ سب انتظامات کون کرتا ہے۔ اور ان کے لئے روپیہ کہاں سے آتا ہے سنو یہ انتظامات خود شہر والے کرتے ہیں۔ اور روپیہ بھی زیادہ تر وہی لوگ دیتے ہیں۔

تم اتنا تو جانتے ہی ہوگے کہ پرانے زمانہ میں پنچایتوں کا بڑا رواج تھا اور آپس کے تمام جھگڑے بکھیڑے یہی پنچایتیں طے کرتی تھیں۔

پنچایت کا صدر جس کو مکھیا، چودھری یا سرپنچ کہتے تھے ایک ایسا شخص ہوتا تھا جس کو سب پر بھروسہ ہوتا تھا اور جس کا کہا سب مانتے تھے۔ اس قسم کی پنچایتیں ہر ذات کی الگ تھیں۔ مگر ان کا تعلق گاؤں یا شہر کی پوری آبادی کے انتظامات سے نہ تھا بلکہ ہر پنچایت اپنی قوم یا ذات کے معاملات سلجھاتی تھی۔ اب بھی بہت سی قوموں میں یہ پنچایتی طریقہ رائج ہے۔ اس پنچایتی طریقہ کو ذرا اور بڑھا کر اب شہروں میں بھی جاری کیا گیا ہے۔ اور شہر کے انتظامات اس کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ اس شہری پنچایت میں کسی خاص فرقے یا ذات یا مذہب کی قید نہیں ہے بلکہ اُن تمام فرقوں۔ تمام ذاتوں اور تمام مذہبوں کے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ جنکی شہر میں آبادی ہوتی ہے۔ یہ سب لوگ مل جلکر جو پنچایت بناتے ہیں اُسکو میونسپل بورڈ (شہری پنچایت) کہتے ہیں۔ اور اس پنچایت کے تمام پنچوں یا ممبروں کو میونسپل ممبر یا میونسپل کمشنر کہتے ہیں۔ یہی شہری پنچایت پورے شہر کا انتظام کرتی ہے۔ اسی کی بنوائی ہوئی یہ سڑکیں ہیں۔ اسی کے قائم کیے ہوئے یہ اسپتال ہیں۔ اسی کے کھولے ہوئے مدرسے ہیں۔ غرض وہ تمام باتیں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن سے شہریوں کو آرام پہنچتا ہے۔ اسی میونسپلٹی کی کارگزاریاں ہیں۔

ہمارے ملک میں میونسپلٹی کا رواج ابھی تھوڑے دنوں سے ہوا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ اب ہر شہر میں میونسپلٹی قائم ہوگئی ہے۔ میونسپل بورڈ کیسے بنتا ہے؟ اسکا طریقہ یہ ہے کہ اُس کے ممبر الکشن (انتخاب یا چناؤ) کے ذریعہ سے چنے جاتے ہیں۔ اسکے لئے شہر کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر ٹکڑے کو محلّہ یا وارڈ کہتے ہیں۔ ہر وارڈ سے ایک یا دو ممبر چنے جاتے ہیں۔ اور یہ چناؤ اُس وارڈ کے رہنے والے ملکر کرتے ہیں۔ جب الکشن کا زمانہ قریب آتا ہے تو ہر وارڈ میں ان ناموں کی فہرستیں تیار کی جاتی ہیں جن کو ووٹ یا رائے دینے کا حق دیا گیا ہے۔ جب یہ فہرستیں تیار کی جاتی ہیں جن کو پبلک جگہوں پر لگا دیا جاتا ہے جہاں سب دیکھ سکیں۔ تاکہ دیکھ لیں کہ ان میں کوئی غلطی تو نہیں ہے۔ اگر کوئی غلطی پائی جاتی ہے تو عذر داری کرکے درستی کر دی جاتی ہے۔ اب تک تو یہ قاعدہ تھا کہ ۲۱ سال سے زائد عمر والے مرد اور عورتیں جو کچھ جائداد رکھتے ہوں یا اور کوئی ٹیکس دیتے ہوں میونسپلٹی کے ووٹر اور ممبر ہوسکتے تھے۔ لیکن اب جو قاعدے بننے والے ہیں اُن میں یہ سب قیدیں اُڑا دی جائیں گی۔ صرف ۲۱ سال کی عمر کی شرط باقی *

فلم کمپنیاں اپنا سنسر بورڈ بنائیں

ہندوستان کے سنیما گھروں میں پست اور بیہودہ تصاویر کے دیکھنے کے بعد حیرت ہوتی ہے کہ سنسر بورڈوں نے ان تصاویر کو کیونکر پاس کر دیا۔ حالانکہ ان تصاویر پر اگر اخلاقی اعتبار سے نظر ڈالی جائے تو یہ ہرگز اس قابل نہیں کہ ان کو ملک میں پیش کرکے نوجوانوں کے اخلاق کو برباد کر دیا جائے۔ اور عورتوں کو ان تصاویر کے ذریعہ گمراہی کا راستہ دکھایا جائے۔ عامیانہ اور بازاری انداز کی تصاویر کی جانب سے سنسر بورڈ کی اس لاپرواہی کے یہ معنی ہیں کہ سنسر بورڈوں میں جو لوگ گھسے ہوئے ہیں وہ قطعی نااہل ہیں اور ان میں اتنا سلیقہ ہی نہیں کہ وہ اچھی اور بری تصویر میں امتیاز کرسکیں۔

یہ عامیانہ اور بازاری تصاویر صرف عوام کے اخلاق کے لئے ہی زہر نہیں بلکہ ان سے فلمی صنعت کو بھی بہت بڑا نقصان پہونچ رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر عامیانہ اور بازاری تصاویر کی روک تھام نہیں کیگئی تو ہندوستان کا سنجیدہ طبقہ جسمیں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں ہندوستانی تصاویر سے متنفر ہوجائے گا۔ اور اس طرح فلمی صنعت کو ایسے طبقہ سے محروم ہوجائے گی جو فلمی صنعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

فلمی صنعت کو عامیانہ اور بازاری تصویروں سے پاک کرنے کا ہمارے نزدیک بہترین طریقہ یہ ہے کہ پکچر پروڈیوسرس ایسوسی ایشن اپنا ایک سنسر بورڈ قائم کرے۔ اور ایسوسی ایشن کی جانب سے پابندی عائد کرے کہ کوئی تصویر سرکاری سنسر بورڈ کو اس وقت تک نہ بھیجی جائے جبتک کہ قومی سنسر بورڈ اُسے پاس نہ کرے۔

اس قومی سنسر بورڈ کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ نہ صرف تجارتی نقطۂ نظر سے تصاویر کو جانچے بلکہ تصاویر کو اُن عامیانہ اور بازاری گندگیوں سے بھی پاک کرے جن کی وجہ سے فلمی صنعت ہندوستان میں بدنام ہوتی چلی جارہی ہے۔ ہم کو اُمید ہے کہ ہندوستان کے فلم ساز اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس سلسلہ میں کوئی مناسب قدم اُٹھائیں گے۔ اور اپنا خود سنسر بورڈ قائم کرکے فلمسازوں پر پابندی لگادیں گے۔ کہ وہ عامیانہ انداز کی تصاویر تیار ہی نہ کرسکیں۔

دشمن بے پر کی خبریں اُڑا کر ملک کو نقصان پہونچانا چاہتا ہے!
افواہیں اِس کان سُنو اُس کان اُڑا دو
جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو،،

انسان یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ اس کی مصیبت کی کیا وجہ ہے؟

خدا کا دوسرا نام محبت ہے

دولت پر مغرور ہونا غربت کو دعوت دیتا ہے

محبت ترقی کا زینہ ہے

کمزوروں کی مدد کرنا نیک آدمی کا کام ہے

جھوٹ بولنے والے کا اعتبار جاتا رہتا ہے

بدقسمت بیوقوف کہلاتا ہے

دنیا میں سب سے بڑی دولت ایمان ہے

خدا سب جگہ موجود ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے

علم بے خطر ہے مال کو ہر وقت خطرہ رہتا ہے

اسٹیشن ماسٹر: کیا تمھیں نے صبح کی گاڑی کے لئے جگانے کو کہا تھا۔

مسافر: جی ہاں!

اسٹیشن ماسٹر: تب تم سو جاؤ۔ تمھاری گاڑی ابھی کچھ دیر پہلے چھوٹ گئی۔

بیٹا: اماں! اگر تمھارا آئینہ ٹوٹ جائے تو کیا کرو؟

ماں (دھمکا کر) جس سے میرا آئینہ ٹوٹے گا اسی رسّی سے باندھ کر خوب پیٹوں گی۔

بیٹا۔ اچھا۔ رسی تیار رکھنا، بالوجی سے تمھارا آئینہ ابھی ٹوٹ گیا ہے۔

ایک لیکچرار صاحب فرمانے لگے —— کون ہے جو میرے سامنے، میرے مقابلہ پر زبان کھولے اور آواز نکالے؟ حاضرین جلسہ تو خاموش رہے، مگر اتفاقاً ایک گدھا بولا —— ڈھیچوں! ڈھیچوں!!

اس پر فرمائشی قہقہہ پڑا۔ مگر لیکچرار تھا حاضر جواب، کہنے لگا کہ میں بہت خوش ہوں کہ اتنوں میں سے ایک تو بولا۔

دریائے ٹیمز کے کنارے کنارے لندن کی بندرگاہ پچاس میل تک پھیلی ہوئی ہے۔

قدیم ایام میں ایران میں ۳۰۰۰۰ کاروانسرائے تھیں

دنیا میں سب سے قدیم شاہراہ وہ ہے جو شہر تور سے جزیرہ نما سینائی و فلسطین سے گزرتی ہوئی حلب (شام) پر ختم ہوتی ہے۔ اس سڑک کا طول ۵۰۰ میل ہے۔

کراچی سے بصرہ تک جہازی راستہ صرف ۴ یوم ہے راستہ میں صرف خرّہ اور بوشہر میں جہاز ٹھہرتا ہے۔

لندن سے نہر پانامہ اڑتالیس سو میل ہے۔ اور نہر سویز ۳۲۶۰ میل۔

جمنا۔ گنگا اور برہمپتر کے ڈیلٹے کا رقبہ ۵۰ ہزار مربع میل ہے۔ جو تقریباً انگلستان اور ویلز کے رقبہ کے برابر ہے۔ اس ڈیلٹے کا پھیلاؤ خلیج بنگال کے ساحل پر ڈھائی سو میل ہے۔

عجیب و غریب جبرالٹر

صرف دو میل لمبی چٹان یورپ کی بساط جنگ کی کنجی بنی ہوئی ہے!

از جناب راز چاندپوری صاحب

جرمنی نے مشرقی بحر روم کے دروازے یعنی مصر کی طرف بڑھنے کی کوششوں کے ساتھ ہی جبرالٹر پر بھی شدید ہوائی حملہ کیا ہے۔ اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ جبرالٹر کو صدہا برس سے یورپ کی ہر جنگ میں کتنی اہم پوزیشن حاصل رہی ہے؟ اور اس وقت بھی جبرالٹر کا ناکہ کتنا اہم پارٹ ادا کر رہا ہے۔

مصر کی جنگ کے شروع ہوتے ہی جرمنوں کے جبرالٹر پر بھی حملے شروع کر دینے کی خبریں آنے لگی ہیں۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح جرمن بحر روم کے مشرقی دروازے سویز پر قابض ہونے کے خواب دیکھ رہے ہیں اسی طرح بحر روم کا مغربی دروازہ جبرالٹر بھی ان کے منصوبوں کے خاکے سے باہر نہیں ہے۔ آپ کو شاید یہ سنکر تعجب ہوگا کہ اگر جبرالٹر پر جنگ ہوئی اور جرمنوں نے اس زبردست بحری ناکے کا ہوائی یا بری محاصرہ کیا تو یہ جبرالٹر کی زندگی میں پہلا محاصرہ نہیں ہوگا بلکہ اس مختصر سے مقام پر گیارہ مرتبہ اسی قسم کی زبردست جنگیں ہو چکی ہیں۔

جہاں تک جبرالٹر کی تاریخ کا تعلق ہے یوں تو جبرالٹر بہت ہی پرانی جگہ ہے، حتیٰ کہ قدیم یونانیوں کی کہانیوں تک میں اس کا نام پایا جاتا ہے۔ لیکن دنیا کی تاریخ میں جبرالٹر کا ذکر صحیح معنوں میں اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب ۷۱۱ء میں عرب فاتح طارق ابن زیاد نے ۴ اپریل کو اس چٹان پر اتر کر اس جگہ ایک سنگین قلعہ تعمیر کیا۔ طارق کی نسبت سے اس جگہ کا نام جبل الطارق پڑ گیا۔ جسے انگریزوں نے جبرالٹر بنایا۔ طارق کا قلعہ آج بھی موجود ہے۔ اور اسے مورش کیسل کہتے ہیں۔

عرب جرنیل نے جس معمولی سی چٹان کو اپنے لنگر انداز ہونے کا اعزاز بخشا۔ یہ معمولی سی چٹان آگے چلکر دنیا کی تاریخ میں کتنی اہم ثابت ہوئی۔ اس کا حال معلوم کرنا ہو تو آپ یورپ کی تاریخ کے صفحات الٹتے جائیے جس پر جا بجا خوں ریز جنگوں کے تذکرے ملیں گے۔ ان خونریز جنگوں کے تذکروں میں آپ کو جا بجا جبرالٹر کا نام نظر آئے گا۔ ۱۳۰۹ء کے واقعات میں آپ یہ پائیں گے کہ اس سنہ میں جبرالٹر کا پہلی مرتبہ محاصرہ کیا گیا۔ ۱۴۶۲ء میں آپ اسپین کے بہادر عربوں کو اندرونی اختلافات کے ہاتھوں تباہ ہو کر اسپین کے عیسائیوں سے شکست کھانے کے بعد اسپین اور جبرالٹر سے محروم ہوتا ہوا دیکھیں گے۔ ۱۷۰۴ء میں آپ برطانوی بحری بیڑے کو ہالینڈ کی بری فوج کی مدد سے تین دن کے محاصرے کے بعد جبرالٹر پر قابض ہوتا ہوا پائیں گے۔ ۱۷۰۶ء کے واقعات میں آپ کو انگلستان کی ملکہ این کا وہ فرمان ملیگا۔ جس کی رو سے جبرالٹر کو ایک آزاد بندرگاہ قرار دیدیا گیا۔ اور اور آپ دیکھیں گے کہ ۱۷۱۳ء میں یوٹرچ کے صلحنامے کی رو سے جبرالٹر پر برطانیہ کی ملکیت تسلیم کر لیا گیا۔

مگر جس مقام کو یورپ میں ناکہ بندی کے زاویہ نگاہ سے اس قدر زبردست اہمیت حاصل ہے اور جس پر قابض ہونے کے لئے ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۳ء تک کے محاصرے میں فرانس اور اسپین برطانیہ کے مقابلہ پر ۴۰ ہزار فوج میدان میں لے آئے تھے آپ کو یہ معلوم کر کے یقیناً بڑی حیرت ہوگی کہ یہ مقام صرف دو میل لمبا ہے۔ اور اس میں کل دو بڑی بڑی سڑکیں ہیں جن کی کل مسافت صرف ۲ گھنٹہ کی ہے۔ اور وہ بھی پاپیادہ ورنہ موٹر میں آپ صرف چند منٹوں میں یہ مسافت طے کر سکتے ہیں جبرالٹر اس قدر مختصر مقام ہے کہ صرف دو روز میں آپ اس کے چپے چپے کی سیر کر سکتے ہیں۔ اس سیر میں آپ دو روز کے مختصر وقفے میں جبرالٹر کی تمام چھوٹی سڑکیں اور گلیاں دیکھ لیں گے۔ اور وہ پندرہ ہزار باشندے بھی آپ کی نظر سے گزر جائیں گے جو جبرالٹر میں مقیم ہیں۔ اور جو ہر ہفتے کے دن قریب قریب سب ہی ساحلی سڑک پر بغرض سیر و تفریح آتے ہیں۔

یہ معلوم کر کے آپ کو یقیناً تعجب معلوم ہوا ہوگا کہ دنیا کا ایک اہم ترین مقام کس قدر مختصر اور محدود ہے لیکن جب آپ یہ معلوم کریں گے کہ تو اور بھی زیادہ حیرت زدہ ہوں گے کہ جبرالٹر نہ صرف ایک مختصر مقام ہے بلکہ یہ ایسا کچھ قابل دید بھی نہیں۔ پہاڑی مقامات عموماً دلکش اور خوشنما ہوتے ہیں لیکن جبرالٹر کو شاید قدرت نے خصوصی توجہ سے ہر قسم کی دلکشی سے محروم کر دیا ہے۔ جبرالٹر کی پہاڑی کی زیادہ سے زیادہ بلند چوٹی صرف ۱۴۰۰ فٹ اونچی ہے اور اس پہاڑی پر نہ درخت ہیں نہ سبزہ وغیرہ اور نہ اس پر کسی شے کی کاشت ہو سکتی ہے۔ انتہا یہ ہے کہ اگر اسپین اور اسپینی مراقش سے کھانے پینے کا سامان نہ آئے تو جبرالٹر کے رہنے والوں کو آب و دانہ بھی میسر نہ ہو۔ گویا قدرت کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جبرالٹر انسانی آبادی سے روشناس نہ ہو سکے۔

لیکن قدرت کا یہ حیرت انگیز کرشمہ دیکھ کر سیاح حیران و ششدر رہ جاتے ہیں کہ ایک طرف تو قدرت نے اسے انسانوں کے لئے ناقابل رہائش ہونے کی حد تک (صفحہ ۹ کالم ایک کے نیچے)

"ہمارے دوست بن جاؤ....

اس وقت تک کے لئے جب تک ہم تمھارے گھر میں نہ داخل ہو جائیں"

جاپانیوں کی 'دوستی' جنگ کی ایک نئی چال ہے

اس کا ہرگز یقین نہ کیجئے کہ جاپانی ہندوستان میں ہمارے مفاد کے لئے آرہے ہیں۔ یہ انھوں نے لڑائی کی ایک نئی چال نکالی ہے۔ ان کی یہ چال ہمیں بہت جلد سمجھ جانا چاہیئے اور اس سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ان کے میٹھے الفاظ۔ ان کے ریڈیو سے نشر کئے جانے والے وعدے۔ ان کے 'ایجنٹوں' جو خود ہم میں موجود ہیں، کے ذریعہ پھیلائی ہوئی افواہیں۔ ان سب کا ایک اور صرف ایک ہی مقصد ہے۔ ہم کو دھوکا دینا۔ ہم کو کمزور کرنا اور ہم کو جاپانی سپاہی کے لئے دروازہ کھول دینے کے لئے ورغلانا خود اس کے فائدے کے لئے۔

لیکن جاپانیوں کا استقبال ہندوستان میں "خوش آمدید" سے نہیں بلکہ موت سے کیا جائے گا۔ ہوا مار توپیں بندوقیں اور پلٹنیں ان پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بیتاب ہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے دیہاتی بھائی بھی اُن کی مرمت کے لئے تیار ہیں کیا آپ ان کی پشت پر ان کی مدد کے لئے تیار ہیں؟ اگر ہمارے ۳۸ کروڑ بھائی لڑنے کام کرنے اور مل جل کر اپنا دماغ لڑانے کے لئے ہر طرح مستعد و آمادہ ہیں تو ہم ہرگز نہیں ہار سکتے۔

آج ہی امدادی کام شروع کر دیجئے۔

چین کو یاد رکھئے

"آزادی" کے وعدوں کو جس طرح جاپانیوں نے چین میں پورا کیا ہے اسے ہرگز نہ بھولئے۔ جاپانیوں کو مداخلت کا موقع دینا اچھا نہیں۔ اگر آپ اپنی تمام ملکیت اور اپنی عورتوں کی عزت محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو جاپانیوں کی "دوستی" کا آپکے پاس صرف ایک ہی جواب ہونا چاہیئے یعنی "جنگ"۔

یہی وہ جواب ہے جو چینیوں نے جاپانیوں کے لئے تجویز کیا ہے۔ اور ۵ سال سے چینی جاپانیوں کو یہی جواب دے رہے ہیں۔ ان کی فوجوں کی صفوں کے پیچھے ان کی عورتیں بالکل محفوظ ہیں۔ وہ بلند ہمت اور حوصلہ مند ہیں اور چین کی زندگی کو ایک نئی شکل دے رہے ہیں۔

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ قائم کیجئے

تروتازہ بنانے والی

ہر طرح کے دماغی یا جسمانی کام کرنے کے بعد آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ چائے کی ایک پیالی۔ تاکہ آپ کی ذائع طاقت حاصل ہو۔ اور آپ تروتازگی محسوس کریں۔ خواہ دن گرم ہو یا سرد۔

چائے ہی بلاشبہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے آپ اطمینان حاصل کرتے ہیں اور صحیح معنوں میں یہ آپ کو خوش و خرم رکھتی ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیے: تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے پینے کی چیز

IK 148V انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پنشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جا کو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 320

نہیں لڑی جا سکتی اگر وہ عوام کی جنگ نہیں ہے۔ اگر حملہ ہوا تو کسوٹی یہ ہوگی کہ اہل ہند بہترین مدافعت کس طرح کر سکتے ہیں۔ عدم تشدد (اہنسا) کے مقابلہ کی اپیل صرف شہری آبادی کے لئے کی گئی ہے۔ یہ جنگ عظیم جیسی کہ ہے اپنے پشت پر ایک عظیم تر انقلاب رکھتی ہے جو کہ اقتصادی نسلی نوآبادیاتی ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کو تو اس کا کچھ احساس بھی ہے لیکن مسٹر چرچل کے دماغ میں یہ بات بالکل نہیں ہے۔ اس جنگ میں انسانی تعداد بہت ضروری ہے۔

آگے چلکر پنڈت جی نے بتلایا کہ ۱۴ ستمبر ۳۹ء کا رزولیوشن میں برطانی حکومت اور تمام دنیا کی حکومتوں کو خطاب کیا گیا تھا۔ آج بھی ایسے انگریز ہیں جو اپنی غلطیوں پر افسوس ظاہر نہیں کرتے۔ برما کے وزیر اعظم یوسا نے ڈومنین کا مطالبہ کیا تھا لیکن اُنھوں نے اس سے انکار کر دیا۔

کرپس تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ اپریل کے شروع میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جاپانی حملہ کسی بھی روز ہو سکتا ہے۔ اور ہم بحیثیت ایک قومی حکومت کے اُسکا مقابلہ کرنے کو اتنے بیقرار تھے کہ ہم نے اپنے مطالبات کو بہت کم کر دیا۔ لیکن وہ بھی منظور نہ کیے گئے گفت و شنید کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشن ناکامیاب ہونے کی وجہ سے لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا۔

جاپان کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے سوال پر پنڈت جی نے جواب دیا کہ جاپان کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی بات وہم کی سی ہے۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے خود کہا ہے کہ گفت و شنید عدم تشدد کی وجہ سے ناکامیاب ہوئی۔ لیکن عدم تشدد کا تو کہیں ذکر ہی نہ تھا۔ اگر اسکا ذکر کیا بھی گیا تھا تو وہ ضمنی طور پر کیا گیا تھا۔ جو کچھ میں نے مسٹر سٹیفورڈ کرپس سے کہا تھا وہ نیشنل گورنمنٹ کے متعلق کہا تھا۔ جس سے لاکھوں کی تعداد میں قومی شہری فوج تیار ہو سکے۔ ہم نے ہتھیاروں کے ساتھ اتحادیوں سے ملکر ملک کے بچاؤ کے لئے بات چیت کی تھی اور اسی بنیاد پر ہی تمام بات چیت ہوئی تھی۔ آج تو ہم سب لٹکے ہوئے ہیں۔

آخر میں پنڈت جی نے خیال ظاہر کیا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں واردھا کے رزولیوشن پر بہت گرما گرم بحث ہوئی۔

حکومت یوپی کی غلّہ کی تحریک

لکھنؤ ۱۶ جولائی۔ حکومت یوپی نے صوبہ میں زیادہ غلہ اُگانے کی تحریک کو ترقی دینے کے لئے پچاس لاکھ روپیہ بطور تقاوی کسانوں کو دینا پسند کیا ہے۔ حکومت نے ۴۲ لاکھ روپیہ کا بیج خریدنے اور بڑی مقدار میں گاؤں میں تقسیم کرنے کے لئے رکھا ہے۔ ریلوے کی اراضی بھی عارضی پٹے پر کسانوں کو کاشت کے لئے دی جا رہی ہے۔ افسران ضلع کو ہدایت کی گئی ہے کہ سرکاری زمینوں پر اپنے اپنے ضلعوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ سرکاری زمینوں پر اپنے اپنے ضلعوں میں کاشت کرائیں۔ زیادہ غلہ اُگانے کے ساتھ ساتھ زیادہ سبزی اُگانے کی بھی تحریک جاری کی گئی ہے۔ حکومت نے فی ضلع ڈھائی سو روپیہ منظور کیا ہے۔

ملک میں چاول کافی ہے

نئی دہلی۔ چاول کے متعلق حکومت ہند نے جو کانفرنس بلائی تھی اس کا اجلاس آج منعقد ہوا۔ مسٹر این آر سرکار ممبر تعلیم نے صدارت کی۔

کانفرنس کی عام رائے یہ ہے کہ ملک کے اندر چاولوں کی صورت حال تسلی بخش ہے اور کہ جنتا کی ضرورت پوری ہو جائیگی لیکن یہ اندیشہ ضرور ظاہر کیا گیا کہ ٹرانسپورٹ کی مشکلات اور زیادہ غلہ اُگاؤ کی تحریک کی وجہ سے کچھ علاقہ اگر فالتو چاول روک لیں تو اس سے ممکن ہے کہ مشکل پیش آ جائے۔ یہ رائے ظاہر کی گئی کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ خود تمام ذخیرہ خرید لے۔ خریدنے کی ذریعہ بندی کی گیا۔

یہ ہماری پالیسی رہی ہے کہ جنگ تخیل جیسا اتحادی طاقتوں نے کیا ہے وہ غلط ہے تو اور بالکل غلط ہے۔ اور یہ تخیل موجودہ حالات کو قائم رکھنے کے لئے ہے۔ کیونکہ مستقبل میں ہٹلر جیزوں کو بدترین بنا سکتا ہے۔ یہ لڑائی نہ صرف پولینڈ اور زیکوسلاویکیہ کی آزادی کے لئے لڑی جانی چاہیئے بلکہ نوآبادیات کی آزادی کے لئے بھی ہونا چاہیئے۔

امریکہ سے مبہم باتیں تو آتی ہیں۔ لیکن انگلینڈ سے وہ بھی نہیں۔ امریکہ کا وعدہ ضرور مفید ہوگا اور ہم اس کی قدر کرتے ہیں لیکن سوال تو حملہ روکنے کا ہے ایک عقلمند انسان ہمیشہ تجربہ کی بنا پر عمل کرتا ہے اور ہمیں کافی تجربہ ہے۔ برطانوی حکومت نے بدترین حالت میں عمل کیا ہے اُنھوں نے ملایا اور سنگاپور وغیرہ کو کھو دیا ہے۔ اور ہم اُن کی بیوقوفی میں نہیں آئیں گے۔ جن کی بات کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ جب لاکھوں آدمیوں کا رجحان اس طرف ہو کر تو لڑائی کے بعد کی باتیں کرنا صحیح نہیں ہے۔ دنیا اب ہندوستان کی توہین برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

اگر برطانوی حکومت ہندوستان کے لوگوں کے ساتھ ملکر کوئی صحیح قدم اُٹھاتی تو یہ دوسری بات تھی۔ لیکن اس وقت لوگوں کی بے عملی کا اندیشہ ہے کیا ہم اپنی روحوں کو اتنا کمتر بنا لیں گے جیسا کہ ہٹیان نے فرانس کی روح کو بنا دیا ہے۔

آگے چلکر پنڈت جی نے تبلایا کہ کانگرس فوجی نقطۂ نظر میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتی ہے۔ کسی معاہدہ یا سمجھوتہ کی بنا پر اتحادی فوجیں لڑائی چلانے کے لئے یہاں رہ سکتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ایک مستحکم حکومت ہونے کی وجہ سے ہندوستان کی پیداوار موجودہ پیداواروں سے کہیں زیادہ ہو جائے گی۔ پیداوار کی پُرشوق کوشش سے ملک میں ایک زبردست فرق ہو جائے گا۔ بلکہ ایک زبردست فرق ہو جائے گا۔ بلکہ ۰۰ ہ فی صدی تک ترقی ہو جائیگی۔

ایک قومی حکومت ہوم گارڈ اور شہریوں کی فوج بنا سکتی ہے جو نہ صرف لڑنے والی فوجوں کے ذخیرہ کا کام دیں گی۔ بلکہ اُن فوجوں ہندوستان کے دوسرے کاموں سے چھٹکارہ دلا دیں گی۔

ایک امریکن نے سوال کیا کہ اگر اس درمیانی وقفہ میں کوئی گڑبڑ پیدا ہو جائے تو کیا کیا جائے گا؟ پنڈت جی نے جواب دیا کہ پچھلے تین سال سے ہم نے بہت سی پیشکشیں کیں۔ لیکن تمام کو ٹھکرا دیا گیا۔ یہاں سے واپسی کے معنی بالادست سرکار کا سرے سے بدل جانا ہے۔ فرض کیجئے کہ برطانی حکومت اس نتیجہ پر پہونچ کر وہ اپنے بڑے مفاد کے لئے کانگریس کے مطالبہ کو منظور کر دیں۔ وہ ایسا اعلان کریں گے تب وہ ایک ایسا ماحول پیدا کر دیں گے جس میں یہ تمام انتظامات کیے جا سکتے ہیں۔ ساری بات تو یہ ہے کہ کام نیک خواہی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یا بدخواہی کے ساتھ اگر یہ نیک خواہی کے ساتھ کیا جاتا ہے تو کوئی درمیانی وقفہ نہ ہوگا اور کوئی ایسا زمانہ نہ رہیگا جس میں یہ تمام انتظامات کیے جا سکتے ہیں۔ ساری بات تو یہ ہے کہ کام نیک خواہی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ لیکن تین سال سے برطانوی طاقت راستہ میں حائل ہو رہا ہے۔

پنڈت جواہر لال نے تبلایا کہ عارضی حکومت بننے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس حل کا تمام بوجھ ہندوستانیوں کے اوپر ہو۔ ایک عارضی حکومت ہندوستان کی بڑی بڑی پارٹیوں یعنی کانگرس اور مسلم لیگ وغیرہ کی ملی جلی حکومت ہو سکتی ہے۔ جو سب کو مطمئن کر سکے جو شخص ایک حکومت کے بنانے کا ذمہ دار ہوگا۔ اسے تمام گروہوں کو تمام مطمئن کرنا ہوگا۔ ورنہ اُسے بہت تکالیف

متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کانفرنس میں متعدد جنگی امریکن نامہ نگار بھی موجود تھے۔ جنہوں نے پنڈت جی سے بہت سے سوالات کیے۔

پنڈت جی ہندوستان سے برطانوی حکومت کے چلے جانے کے مطالبہ پر بہت سختی سے زور دیا۔ کیونکہ آپ نے تبلایا کہ آزاد ہندوستان کے لوگ ہی مقابلہ کی اسپرٹ کیا تھ دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے اسے مانا کر موجودہ حکومت کے ایکدم یہاں سے چلے جانے میں خطرات ہیں۔ اور خصوصاً وہ واپس ہونا اگر بجائے نیک خواہی کے بدخواہی میں ہو تو کوئی خطرہ اس سے کہیں بہتر ہے۔ جیسا کہ ہندوستان میں اس وقت ہے۔ ایک سوال کے جواب میں پنڈت جی نے فرمایا کہ عدم تعاون ہمیشہ ایک بغاوت ہوتا ہے یعنی حکومت کے وجود کو نہ ماننا۔

ایک امریکن نامہ نگار نے سوال کیا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس سے پیشتر ہی لیڈر گرفتار ہو جائیں تو کانگرس کا کیا رویہ ہوگا۔ پنڈت جی نے اسکے جواب میں فرمایا کہ یہ لوگوں کی ذہلیت کے اوپر منحصر ہوگا۔ گذشتہ سول نافرمانی کے زمانہ میں ایک یا دو روز بعد ہی لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا پھر بھی ہزاروں آدمی جیلوں میں گئے۔ اور متعدد انجمنیں غیر قانونی قرار دیدی گئیں۔

امریکن نامہ نگاروں کے اس سوال کے جواب میں کہ اگر جنگ کے بعد ہندوستان کی آزادی کی گارنٹی امریکہ لیلے تو کیا کانگرس مطمئن ہو جائے گی۔؟ پنڈت جی نے پر جوش طریقہ پر کہا کہ ہمیں اس سے دلچسپی نہیں ہے کہ برطانیہ اور امریکہ لڑائی کے بعد کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ سوال آج کا ہے۔ نہ کہ لڑائی کے بعد کا۔ سوال لڑائی کو ختم کرنے کا ہے۔ آپ لوگوں کے سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہم ایک خاص حالت سے خاص مقصد حاصل کرنے کے لئے جو کہ لڑائی کے بعد تک کے لئے ملتوی کیا جا سکتا ہے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اس سے کوئی بھی دلچسپی نہیں ہے۔

اگر اتحادی قومیں ایشیائی اور افریقہ کے ملکوں کے متعلق

بقیہ مضمون

صفحہ ۲

بنجر اور غیر دلکش بنا دیا ہے۔ مگر دوسری طرف جغرافیائی محل وقوع کے لحاظ سے قدرت نے اس مختصر سی بے برگ وگیاہ چٹان کو زبردست اہمیت بخشی ہے۔ اپنی جغرافیائی پوزیشن کے لحاظ سے جبرالٹر نہ صرف دنیا کے اہم ترین سمندر بحر روم کو مغربی دروازہ ہے بلکہ یہ دو بڑے سمندروں اور دو بڑے براعظموں کے درمیان اس طرح واقع ہے کہ یورپ میں جب کبھی کوئی لڑائی ہوتی ہے جبرالٹر اسمیں کلیدی حیثیت حاصل کر لیتا ہے۔

جبرالٹر کی کلیدی حیثیت حاصل کر لینے کی وجہ یہ ہے کہ جبرالٹر پر جس حکومت کا قبضہ ہو وہ مشرق و مغرب کے درمیانی بحری راستوں پر اپنا اقتدار قائم کر سکتی ہے بحر روم میں محوری طاقتوں کو جن وجوہ سے برطانیہ کے خلاف جنگ چھیڑنے کی ہمت نہیں ہو سکی ان میں سے ایک بڑی وجہ جبرالٹر پر برطانیہ کا قبضہ بھی ہے۔

انگریزوں نے جبرالٹر کی ناکہ بندی کی اہمیت کو کئی صدی سے ذہن نشین کر رکھا ہے۔ چنانچہ جبرالٹر کا جو سب سے بڑا محاصرہ ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۳ء تک ہوا۔ اور جب کہ فرانس اور اسپین انگریزوں کے خلاف متحد ہو کر جبرالٹر پر ۴۰ ہزار مسلح فوج چڑھا لائے تھے اس محاصرہ میں جبرالٹر پر انگریزوں کے صرف نو ہزار سپاہی اور ۵ جنگی جہاز تھے۔ مگر اُنھوں نے جانیں لڑا دی تھیں جتنا مضبوط قلعہ اُنھوں نے جبرالٹر پر تعمیر کر رکھا ہے اُسکی نظیر نہیں مل سکتی۔ جرمنی کے حملے کی تازہ خبر جبرالٹر پر قبضے کے لئے اسکی بیقراری کا سب سے پہلا مظاہرہ ہے۔

اسلحہ پر رکھدیا گیا جن کی قیادت موجودہ حالات میں برطانیہ اور امریکہ کے سپرد ہوگی اور وہی اسکا بندوبست کرینگے تو کیا ہندوستان کے رگوں میں کم سے کم لڑائی کے دوران تک یہ احساس پیدا ہوگا کہ وہ اصلی آزادی سے فیضیاب بھی ہو رہے ہیں۔

۳۔ اگر ہندوستان کے "دفاع" کے لئے امریکی اور برطانی مشین کو کام کرنے کی اجازت دیدی گئی تو کیا اس ملک کی حفاظت میں ہندوستانیوں کو ایک معمولی اور ثانوی حیثیت کے علاوہ اور بھی کوئی حصہ ملیگا۔ "معاہدے" کی شرطیں چاہے جو ہوں؟

۴۔ فرض کیجئے کہ انگریز کسی اخلاقی نیت سے نہیں بلکہ سیاسی منافع اور فوجی حکمت عملی کے فائدے کے خیال سے فی الحال ایک "ایسا معاہدہ" کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں جسکے ماتحت ان کو ہندوستان میں اپنی فوجیں رکھنے اور ان میں اضافہ کرنے کی اجازت مل جاتی ہے۔ اب اگر بعد کو بھی وہ ہندوستان پر اپنا قبضہ قائم رکھنا چاہیں تو انھیں کیونکر ہٹایا جا سکیگا؟

۵۔ اس سے پہلے کے سوال میں جو صورت بیان کیگئی ہے کیا وہ ویسی ہی نہیں ہے جیسی کہ اسوقت ہوگی جب مثلاً سبھاش بابو جرمنی اور جاپان سے ایک معاہدہ کرلیں جسکے رو سے ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دیا جائے اور انگریزوں کو بھگانے کیلئے محوری فوجیں یہاں آجائیں۔

۶۔ اگر کانگریس وناسا سے صرف ہتھیار بند دفاع ہٹا دیتی ہے جیسا کہ مولانا صاحب نے حال ہی میں فرمایا ہے تو کیا ہندوستان کے لئے صحیح معنوں میں آزادی کی امید کیجا سکتی ہے؟ اس لئے کہ اس کے پاس ایسے ذرائع نہیں ہیں کہ محض اپنے بل پر ایک زبردست حملہ آور کا کوئی مؤثر مقابلہ کر سکے۔ ایک یہی چیز لے لیجئے۔ ہندوستان کا ساحل چار ہزار میل لمبا ہے۔ اگر ہم صرف ہتھیار بند دفاع پر دھیان دیں گے تو بلا کسی سمندری بیڑے اور جہاز سازی کے کارخانے کے ہم آزاد رہنے کی امید کیسے کر سکتے ہیں؟

۷۔ اگر برطانیہ ہندوستان کی آزادی کا اعلان کردے تب بھی ہندوستان اسوقت چین کو کیا مادی امداد دے سکتا ہے۔

ج:۔ (۱) پہلے سوال میں آپنے جو نقص بتایا ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ میں اسے اس سے پہلے بھی تسلیم کر چکا ہوں۔ آزاد ہندوستان میں اتحادی کیا ہے۔ اگر ہم میں یہ طاقت پیدا ہوگئی ہوتی تو ہم نے اب سے بہت پہلے اپنی آزادی حاصل کرلی ہوتی، اور ہندوستان میں کسی کی فوج رکھنے کا سوال ہی نہ پیدا ہوتا اس مطالبے کے زاویے پر نظر انداز کرنا چاہئے۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ برطانیہ حکومت کے اختیارات آزاد ہندوستان کو سپرد کردے اسلئے کہ یہاں ایسی کوئی جماعت نہیں ہے کہ برطانیہ اس کو اختیارات سپرد کردے۔ ہم میں وہ اتحاد نہیں ہے جس سے طاقت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس مطالبہ کی بنیاد ہماری کسی ایسی قوت پر نہیں ہے جس کا کہ ہم مظاہرہ کرسکیں۔ اس میں برطانیہ سے کہا گیا ہے جو حق ہے وہ کردے اور اس کا کوئی خیال نہ کرے کہ جس جماعت کو برطانیہ کے حق کام کے نتائج کا سامنا ہوگا۔ اس میں اس کی اہلیت بھی ہے۔ برطانیہ کو چاہئے کہ اس نے جس منے جو جائداد چھینی ہے اسی کو واپس کردے محض اسلئے کہ اس کا چھیننا غلط تھا۔ اسے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ جس سے جائداد چھینی گئی تھی وہ اگر واپس پاجائیگا تو اس کا مناسب بندوبست کریگا یا نہیں اسی لئے میں نے اس سلسلہ میں مجبوراً "اخراج" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس عالیشان اخلاقی کارنامے سے برطانیہ کی اخلاقی حیثیت ایسی بن جائے گی کہ اس کی جیت یقینی ہو جائے گی۔

ہندوستان سے دستبردار ہونے کے بعد برطانیہ کے پاس لڑنے کے اور کیا اسباب ہوں گے؟ یہ ایک سوال ہے جس پر مجھے بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اگر بازی پر برطانی وقار نہیں بلکہ ہندوستان لگا ہے تو ہمیں معلوم ہو جانا چاہئے۔ اس وقت میرے مطالبے کی طاقت تو کم ہو جائے گی، لیکن اس کے حق بجانب ہونے میں کوئی کھوٹ نہیں آئیگا۔

ایسے حالات میں میرے ایمان اور میری عزت کا تقاضا ہے کہ میں اس نقص کو دور کرنیکا بندوبست کروں۔ اگر اتحادی فوجوں سے یہاں سے رخصت ہو جانے کے لئے کہنے سے ان کی ہار ہو جاتی ہے تو میرے مطالبے کو بے ایمانی کا مطالبہ کہکر رد کر دینا چاہئے۔ حالات کے دباؤ سے یہ مطالبہ اٹھا ہے اور اسی دباؤ کی وجہ سے اس میں یہ کمیاں پائی جاتی ہیں اس لئے یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ ہندوستان میں جب اتحادی فوجیں لڑیں گی تو حملہ کا عدم تشدد سے مقابلہ کرنے کا کوئی موقع نہیں ہوگا آج بھی تو اس کا تقریباً کوئی موقع نہیں ہے اس لئے کہ اس وقت فوجیں یہاں موجود ہیں اور ہمارے اوپر پوری پوری حکمرانی کر رہی ہیں۔ میرے مطالبے کے مطابق جس کی اجازت میں ہی دونگا، ممکن ہے کہ مجھے فائدہ پہنچ جائے۔

۳۔ میری تجویز میں جو بات تصور کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان فوجوں کو اپنے دفاع یا اپنی حفاظت کے لئے نہیں چاہتے اگر وہ ہمارے یہاں سے چلی جائیں تو ہمیں امید ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح اپنا کام چلا لیں گے ممکن ہے عدم تشدد سے اپنا دفاع کریں۔ اگر قسمت اچھی ہوئی تو ممکن ہے کہ انگریزوں کے رخصت ہونے کے بعد جاپانیوں کو اس ملک پر قبضہ کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہ محسوس ہو۔ اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ یہاں والے انکو نہیں چاہتے۔ یہ کہنا کہ برطانی حکومت کے بخوشی خوشی اور باقاعدہ طور سے یا مجبور ہو کر یہاں سے چلے جانے کے بعد کیا کیا ہو سکتا ہے محض قیاس آرائی کرنا ہوگا۔

۴۔ ہم نے اتحادیوں کو بلکہ برطانیہ کو ایماندار مان لیا ہے، ان کو ہٹانے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ وہ جو قول ہار چکے ہوں اسے پورا کردیں۔ اگر وہ اپنی بات سے پھر گئے تو ہم میں اتنی طاقت ہونا چاہئے کہ ہم تشدد یا عدم تشدد سے ان کو اپنا قول پورا کرنے پر مجبور کر سکیں۔

۵۔ اس سوال میں جو حالات فرض کئے گئے ہیں ان میں وہی فرق ہے جو قطب شمالی اور قطب جنوبی میں ہے۔ میرا مطالبہ اس قوت سے ہے جو قبضہ کئے ہوئے ہے اور سبھاش بابو جرمن فوجوں کو اس لئے لائیں گے کہ وہ اس قبضہ کرنے والی طاقت کو نکال دیں۔ جرمنی پر ہندوستان کو غلامی سے نجات دلانے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس لئے سبھاش بابو کے عمل سے صرف یہ ہوگا کہ ہندوستان کڑھائی سے نکل کر آگ میں جا گرے گا میں سمجھتا ہوں کہ اب دونوں کا فرق صاف ہو گیا ہوگا۔

۶۔ سبھی جانتے ہیں کہ مولانا صاحب اس بات میں مجھ سے اتفاق نہیں کرتے کہ ہر ملک بلا اسلحہ کی قوت کے اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ میرے مطالبے کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اپنے ملک کی حفاظت عدم تشدد سے کی جا سکتی ہے۔

۷۔ اس وقت ہندوستان ایسی بے پرواہی سے مدد دے رہا ہے اور ایسی بے تکی مدد دے رہا ہے جیسی کہ اتحادیوں کے نزدیک مناسب ہے آزاد ہندوستان چین کو اس کی ضرورت بھر کے آدم اور سامان بھیج سکے گا۔ ایشیا کے جزو ہونے کی وجہ سے چین کے ساتھ ہندوستان کے ایسے تعلقات ہیں جیسے کہ اتحادیوں کے نہیں ہو سکتے۔ اور جن کو اتحادی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ آزاد ہندوستان جاپان کو بھی اس پر تیار کرنے میں کامیاب ہو جائے کہ وہ چین کے ساتھ انصاف سے پیش آئے۔

اتحادی جہازوں کا نقصان

واشنگٹن۔ ۲۲ر جولائی۔ جہازوں کے محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۲ر جولائی کو شروع ہونے والے ہفتہ میں جہازوں کا جتنا زیادہ نقصان ہوا اتنا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا جب سے کہ لڑائی شروع ہوئی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ میں جہاز بنانے کی موجودہ رفتار کے مقابلہ میں محوری حملوں سے ان کے جہاز کہیں زیادہ ڈوب رہے ہیں اس لئے آئندہ صرف وہی سامان باہر جائیگا اور باہر آئیگا جو کہ لڑائی کو چلانے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔

ایڈمرل لیہی کا تقرر

واشنگٹن۔ ۲۲ر جولائی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے بہ حیثیت کمانڈر انچیف ایڈمرل لیہی کو امریکہ کا چیف آف اسٹاف مقرر کیا ہے۔ ایڈمرل لیہی فرانس میں امریکہ کے سفیر تھے۔ ان کی عمر اسوقت ۶۷ سال ہے اور ان کو لڑائی کا کافی تجربہ ہے۔

گورنر پنجاب نے ممنوع کردیا

لاہور۔ ۱۷ر جولائی۔ گورنر پنجاب نے اردو کا وہ سرکلر ممنوع قرار دیدیا ہے جو کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے تقسیم کیا تھا، جس کا عنوان تھا "زیگوسلاویا اور برما سے سبق سیکھو"۔ اور اعلان کیا ہے کہ پنجاب کبس یہ سرکلر یا اس کی نقل ہے ضبط کرے۔

بمبئی میں مزید کمیونسٹوں کی رہائی

بمبئی ۲۰ر جولائی۔ حکومت بمبئی نے ۲۴ر اور کمیونسٹوں کو رہا کر دیا ہے، جنوری ۱۹۴۲ء سے حکومت ۰۰ کمیونسٹوں کو رہا کر چکی ہے۔

امریکہ میں چینی باغ

کلکتہ ۱۹ر جولائی۔ کلکتہ میں چینی وزارت اطلاعات کے ذریعہ یہ خبر پہنچی ہے کہ نیویارک میں چین کی طرح کا ایک باغ بنا ہے اس کا نام سیلنگ گارڈن رکھا گیا ہے مادام چانگ کائی شیک کا نام شادی سے پہلے سیلنگ تھا پہلے اس جگہ جاپانی باغ تھا۔

پرائیویٹ پارلیمنٹری میٹنگ

لندن۔ ۲۲ر جولائی۔ کل رات ہاؤس آف کامنز میں ایک پرائیویٹ پارلیمنٹری میٹنگ میں وزیر ہند مسٹر امری نے ہندوستان کی موجودہ صورت حالات پر روشنی ڈالی معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن سے اور مہاتما گاندھی کی عدم تعاون کی مجوزہ مہم سے جو پوزیشن پیدا ہو گئی ہے اس پر مفصل طریقہ پر غور کیا گیا۔ ابھی تک اس میٹنگ کا پورا حال معلوم نہیں ہو سکا۔

کلکتہ۔ حکومت بنگال نے ایک حکم کے ذریعہ بلا اجازت دھان اور چاول صوبہ سے باہر بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۲ر جولائی۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی ڈبکنی کشتیوں نے الیوشین کے ٹاپوؤں کے قریب جاپان کے تین جہاز ڈبو دیئے ہیں۔ اس سے پہلے پانچ شکاری جہاز ڈبو دیئے تھے۔

اسٹاک ہام۔ ۲۲ر جولائی۔ اسٹاک ہام میں اس خبر کو جرمن دماغ کی اپج بتلایا جا رہا ہے کہ مارشل ٹموشنکو کو ہٹا کر انکی جگہ جنرل شاپوشنکوف کو روسی فوج کا کمانڈر بنا دیا گیا ہے۔ جرمنوں نے ان کی کمان لینے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ وہ روسٹوف کو بغیر لڑے خالی کر دینا چاہتے تھے۔

سیروشن ”روشن“
کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

شاندار — اکیسواں — ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں!
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
ٹمنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۲۴ر جولائی ۱۹۴۲ء سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار
جھولا
خاص اداکار
اشوک کمار۔ لیلا چٹنس
ممتاز۔ کرونا۔ شہزادی۔
راجکماری۔ ڈیسائی۔
موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص۔ مزاح
سب کچھ آپ اس میں پائیں گے۔
آرہا ہے پیاس
خاص اداکار:۔ سنہ۔ پربھا۔ پردھان۔ ایشورلال
نذیر۔ گلاب۔ بلموریہ

شاندار — تیرھواں — ہفتہ
خزانچی سے بہتر
آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
ٹمنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
جمعہ ۲۴ر جولائی ۱۹۴۲ء سے
پنچولی پکچرس آرٹ کا دلکش شاہکار
خاندان
بہترین دلکش شاہکار
خاص اداکار
نورجہاں۔ غلام محمد
منورما۔ اجمل
بی بی اختر۔ نفیس
ابراہیم۔ درگا کھوٹے
تشریف لاکر لطف اٹھائیے

اسپرو

استعمال سے قبل

ANNA

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

MADE IN ENGLAND

3 TABLETS

ASPRO

REG. TRADE MARK

اسپرو
دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

استعمال کے بعد

قیمت:- ۳ ٹکیاں ۱ آنہ
۳۶ ٹکیاں ۱۰ آنے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بے کھٹکے استعمال کرسکتا ہے

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور درد حادثہ کو فوراً بند کردیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کردیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں۔

۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورٹین سے نجات دلاتی ہیں۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک:-
۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے (۱) ٹکیا۔
۳-۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز:- جے۔ ایل۔ مارسین سن۔ اینڈ۔ جونس۔ (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ۔ مشن رو ا کس ٹنشن فون نمبر ۷۹۶ کلکتہ

B.112-URD.

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کیے جاتے ہیں:-

(۱) ۳¼ انچ سے ۴¼ انچ تک کا برانچ سیور پوائنٹ اے سے ڈی تک بنانے کے واسطے
(Const g 3¼" to 4¼" branch sewer from Point A to D)
کام کی لاگت کا تخمینہ ۷۴۷۱۷ روپیہ -/ Rs 74717/-

(۲) ۴¼ انچ سے ۴½ انچ دیا تک سیور پوائنٹ ڈی سے کے تک بنانے کے واسطے
(Const g 4¼" to 4½" dia sewer from point D to K.)
کام کی لاگت کا تخمینہ ۱۰۲۵۱۳ روپیہ -/ Rs 102513/-

(۳) ۷ انچ دیا سیور پوائنٹ کے سے آئی تک بنانے کے واسطے
(Const g 7" dia Sewer from points K to I)
کام کی لاگت کا تخمینہ ۱۷۶۰۲۳ روپیہ -/ Rs 176023/-

(۴) ۷ انچ دیا سیور پوائنٹ آئی سے ایم تک معہ دو ۳" × ۵" اوور فلوس ایٹ وی اور ڈبلو کے بنانے کے واسطے
(Const g 7" dia Sewer from I to M with two 3" × 5" overflows at V & W)
کام کی لاگت کا تخمینہ ۳۰۹۷۶۲ روپیہ -/ Rs 309762/-

کام کی تفصیلات ٹرسٹ کے انجینیر صاحب سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔
مذکورۂ بالا کاموں میں سے ہر ایک کام کے واسطے ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم اور عہد نامہ کے شرائط کے ہر ایک ٹنڈر فارم کی قیمت دس روپیہ -/Rs 10 ادا کرنے پر ٹرسٹ کے انجینیر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
اگر کوئی ٹنڈر ۱۷ اگست ۱۹۴۲ء کی آخری ڈاک کے بعد ملے گا تو اس پر غور نہیں کیا جائے گا

دستخط کے۔ ایل۔ سیٹھ
ٹرسٹ انجینیر

ضرورت ہے

فیض عام نسواں اسکول میں چند مڈل اور لوئر مڈل پاس شدہ استانیوں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں ناظم اسکول کو مع صراحت تنخواہ جلد سے جلد ارسال کیجائیں۔"

فروخت کے لئے

ایک قطعہ پختہ مکان معہ کافی زمین کے واقعہ چمن گنج مقابل مسجد خدا بخش مکان نمبر ۹۹/۸۸ بڑی سڑک پر فروخت کیلئے ہے جو صاحب خریدنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر زبانی یا خط و کتابت کے ذریعہ سے قیمت وغیرہ طے کرسکتے ہیں۔
نوٹ۔ یہ مکان کرایہ کیلئے بھی خالی ہے۔
پتہ:- بکس نمبر ۵۱۵ "صداقت" توپخانہ بازار کانپور

جاپان سے جرمنی کو سامان کی سپلائی

لندن۔ ۲۳ جولائی۔ اقتصادی وزارت کے ایک افسر نے بتلایا کہ جاپان سے جرمنی کو بہت بڑی تعداد میں سامان جنگ پہنچ رہا ہے۔ سب سے زیادہ ربڑ کی سپلائی ہورہی ہے۔ جرمنی سے بھی جاپان کو

مینیوں اور دوسرا سامان پہنچ رہا ہے۔ یہ سامان ڈبکنی کشتیوں کے ذریعہ نہیں بلکہ دکھنی امریکہ اور دکھنی افریقہ کے راستہ جہازوں کے ذریعہ جارہا ہے +

اوٹاوہ۔ معلوم ہوا ہے کہ کینیڈا کی پارلیمنٹ کی کمیٹی نے ڈیفنس آف کینیڈا ریگولیشن پر غور کرنے کے بعد کمیونسٹ پارٹی پر سے پابندی اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سماج اور سوشل لائف کی ایک دردناک تصویر!
سماج کے ہاتھوں ایک نوخیز دوشیزہ کی زندگی تباہ!!

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ ۲۴ جولائی ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

سن رائز پکچرس کا سوشل ڈرامہ

گھر کی لاج

خاص اداکار
ایلا - شانتا ہبلکر
سریندر - نذیر
مانک لال - جگدیش سیٹھی
انجنا - کوشلیا
ماسٹر سفت لال - مرزا مشرف
مناہر - کلیانی
ڈاکٹر مودی - ہادی

اسٹوری - ایکٹنگ - ڈائلاگ - گانے
موزک - ڈانس - سین - ریکارڈنگ

سب کچھ لاجواب۔ تشریف لاکر لطف اٹھائیے۔

نوٹ:- فری پاس قطعی بند۔ اسٹوڈنٹ کنسیشن کارڈ دکھانے پر ملیگا۔

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ

جمعہ ۲۴ جولائی ۱۹۴۲ء سے

نیا سنسار

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
شرح ٹکٹ ۳، ۴، ۶، ۹، ۱۲ زنانہ ۴

خاص اداکار: اشوک کمار۔ دیسائی۔ مرلیش۔ رینکا دیوی۔ شاہنواز

پریم و محبت سے بھرا ہوا ڈرامہ

میجسٹک ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲۴ جولائی ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

دلولہ انگیز اور دلکش ڈرامہ

پریم ساگر

خاص اداکار: کوکلا۔ رام پیاری۔ اندو بالا۔ بنرجی

شرح ٹکٹ: ۳، ۴، ۶، ۹، ۱۲ زنانہ ۴

لڑائی کے ہتھیار
اور اُن کی قیمت

یہ چند ہتھیار ہیں۔ کارتوس سے لے کر بمبار طیارے تک۔ اور ہر ایک کی قیمت بھی درج کی گئی ہے۔ جو رقم آپ ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس پر لگاتے ہیں اُس سے یہ ضروری ہتھیار، جو ابتدائی حملہ آوروں سے آپ کی اور آپ کے ملک کی حفاظت کرتے ہیں، خریدے جاتے ہیں۔

سلامتی اور منافع کے لئے خریدیئے

کارتوس ۱ر
ریت کے تھیلے، فی تھیلا ۲ر
پستول ۵۰ روپے
رائفل ۱۰۰ روپے
ٹامی گن ۸۵۰ روپے
مشین گن ۱۸۰۰ روپے
ہلکی ہوا مار توپ ۴۰۰۰۰ روپے
لڑنے والا ہوائی جہاز ۱۴۰۰۰۰ روپے
اوسط درجہ کا ٹینک ۲۰۷۰۰۰ روپے
بمبار طیارہ ۲۷۰۰۰۰ روپے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

ہر ۱۰ روپیہ پر ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع ملتا ہے۔ تفصیل ڈاکخانہ سے معلوم کیجئے

ہندوستان کا محاذِ جنگ تیار کرو

Lipton's
Flowery Orange Pekoe

لپٹن
ہمالائن بلینڈ ٹی خاص دارجلنگ

LTK41

شری ساورکر کی تقریر

(سری نگر) کل رات کو شری ساورکر پردھان ہندو مہا سبھا نے راجہ نریندر ناتھ کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے حصے بخرے کی ہر اسکیم کی ہندوؤں کی طرف سے زبردست مخالفت کی جائے گی۔ کانگریس کے اس نعرے نے کہ ہندو مسلم اتحاد پہلے اور سوراج بعد کو مسلمانوں کے مطالبوں کی حوصلہ افزائی کی تھی حتیٰ کہ اب وہ ہندوستھان کی تقسیم کا مطالبہ کرنے لگے لیکن مہاتما گاندھی نے اب اپنی رائے بدل دی ہے اور اب وہ کہنے لگے ہیں کہ سوراج پہلے چاہیئے اسی بات پر ہندو مہا سبھا زور دیتی رہی ہے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کے مشن کا حوالہ دیتے ہوئے شری ساورکر نے کہا کہ ان تجویزوں میں صوبوں کے آزادی کی جو تجویز ہے اس سے ہندوستان میں یوروپ کا سا ایک بلقان پیدا ہو جائیگا اور وہ اتحاد ملی کے برابر رہ جائیگا جس کی بابت برطانیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم ہندوستان میں لائے ہیں۔

کناڈا کی تاریخ اور برطانیہ اور امریکہ کے حالات کا حوالہ دیتے ہوئے شری ساورکر نے کہا کہ امریکہ میں نیگرو جیسی اقلیتوں کو آزادی کا حق کہاں حاصل ہے پھر اس حق کو ہندوستان پر کیوں نافذ کیا جا رہا ہے جسے برطانی ہمیشہ ایک ملک کہتے رہے ہیں شری ساورکر نے اپنی تقریر کے آخر میں مہاراجہ کشمیر سے وفاداری کا اظہار کیا اور ہندوؤں سے کہا کہ تمہیں ہندو راج میں اپنے پر فخر ہونا چاہئیے۔

ترکی مقابلہ کی تیاری کر رہا ہے

انقرہ۔ ۲۰ جولائی۔ جس طرح پچھلے جون میں جبکہ مصر کی حالت بہت تشویشناک ہوگئی تھی ترکی پر سکون رہے اسی طرح آج بھی جبکہ جرمن فوجیں روس میں بڑھ رہی ہیں ترکوں میں کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ نہیں پائی جاتی۔ ترکوں میں سکون اور اطمینان کی وجہ یہ ہے کہ ان کا عام خیال یہ ہے کہ جرمن فوجیں جتنی تیزی سے بڑھ رہی ہیں اتنا ہی زیادہ فان بوک کی فوجوں کے بازو خاصکر اتری بازو کو خطرہ بڑھ رہا ہے ترکی امکانی حملہ کے خلاف برابر تیاری کر رہا ہے اور خاص خاص مقاموں کے مورچوں کو مضبوط بنایا جا رہا ہے۔

ترکی کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ روسیوں نے وردنیز۔ استراخان اور کیوبائی شیف کے حلقوں میں بہت بڑی تعداد میں رزرو فوج جمع کر رکھی ہے۔ اب جرمنوں کا ان فوجوں کے ساتھ مقابلہ ہوگا۔

سر راماسوامی آئر اور گاندھی جی

ٹریونیڈرم۔ ٹراونکور اسمبلی کا بجٹ کا افتتاح کرتے ہوئے سر سی پی راماسوامی آئر دیوان ریاست نے جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر محکمہ اطلاعات کی حیثیت سے نامزد ہوچکے ہیں۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اس رزولیوشن کی جو حال میں واردھا کے اجلاس سے پاس ہوا ہے اور مہاتما گاندھی کے نظریہ کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہندوستان میں بدنظمی نہیں دیکھنا چاہئے۔ مہاتما گاندھی ایک بڑے آدمی ضرور ہیں لیکن میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ ان کی بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔

روسیوں نے کئی بستیاں واپس لے لیں

ماسکو۔ ۲۲ جولائی۔ روس میں دریائے ڈون کی لڑائی برابر جاری ہے۔ روستوف پر جرمنوں کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے روس کے تازہ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ورشلوف گراڈ کے دکھن پورب میں روسی فوجیں بچاؤ کی زبردست لڑائی لڑ رہی ہیں۔ کچھ علاقوں میں جہاں کہ جرمن نے بہت بڑی تعداد میں فوج جمع کرلی ہے۔ روسی فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں اور اُنہوں نے نئے مورچے سنبھال لئے ہیں۔

ایک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ گو روسی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں مگر ترتیب کے ساتھ ہٹ رہی ہیں اور جرمنوں کو بھاری نقصان پہنچا رہی ہیں۔

ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ وردنیز میں جرمنوں کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑ رہا ہے۔ وردنیز کے اتر پچھم میں روسی فوج نے جرمن مورچہ میں دراڑ ڈال دی ہے اور اب اسکو چوڑا کیا جا رہا ہے۔ روسی فوجوں نے جرمنوں سے کئی بستیاں واپس لے لی ہیں۔ ادھر صرف ایک علاقہ میں دس ہزار جرمن مارے گئے۔

الہ آباد۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو صدر یو۔ پی لبرل فیڈریشن نے کمیٹی کے ممبروں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر اینے جلد ہی اہم شخصیتوں سے برما کے نکاسیوں کے بارے میں مشورہ کرنے والے ہیں۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کے متعلق آپنے کہا کہ اس سے دوسرے ملکوں میں تو بہت پروپیگنڈا ہو جائیگا لیکن ہندوستان کی توقعات سے بہت کم ہے، عوام کے حقیقی نمایندوں کو طاقت منتقل ہونی چاہئے۔ آپ نے کانگریس کی مجوزہ تحریک سول نافرمانی کی مخالفت کی اور کہا کہ حکومت کے اشتعال کے باوجود یہ طریقہ نہ اختیار کرنا چاہئے۔

سوشلزم ہی تمام مسئلوں کا حل ہے

احمد آباد۔ ۱۸ جولائی۔ تہذیب میں سوشلزم دوسرا قدم ہے جسکے ذریعہ ہمارے پیچیدہ مسئلے حل ہو سکتے ہیں" یہ وہ رائے جو مسٹر یوسف علی مہر بمبئی نے ظاہر کی جبکہ آپ نے کل رات روٹری کلب میں تقریر کی۔ آپ نے میسور کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ وہاں نئی نئی صنعتوں کے جاری ہونے سے ریاست ترقی کر گئی ہے جو کام ایک چھوٹی ریاست کر سکتی ہے وہ بڑی ریاستیں بھی کر سکتی ہیں۔ پیداوار تقسیم اور ایکسچینج کو

شاندار — دوسرا — ہفتہ

جادو کے نہایت حیرت انگیز کرشمے

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۴ جولائی ۱۹۴۲ء سے

جادو کے دلکش تماشے

سرور کی سندری

خاص اداکار: زیب النسا۔ رمولا۔ امینہ۔ پرکاش

شرح ٹکٹ: ۳ر، ۴ر، ۹ر، ۱۲ر، زنانہ ۴ر

آرہا ہے: انجان: بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ

بچوں کی اکسیر دوا — حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

بال جیون گھٹی
اصلی میٹھی رجسٹرڈ

بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست و طاقتور بن جاوینگے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۸ر چار شیشی عہ درجن ۴ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں مفت لو۔ اپنا نام و پتہ بھیجئے پر روپیہ کمانے کی کل "مفت" بھیجیں گے المشتہر: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

ایجنٹ: محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج کانپور

ناگپور۔ ۲۰ جولائی۔ ڈاکٹر اینے نے بذریعہ تار وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری کا چارج لے لیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے ⁕ زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ۳ سے ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۵ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ یکم اگست ۱۹۴۲ء مطابق ۱۸ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳۱

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ

بہ مصرعِ طرح :- "نظر کو مائل رنگینیٔ بہار نہ کر" از حضرت جگر مرادآبادی

۲۵ جولائی ۱۹۴۲ء کو ۸½ بجے شب میں جناب نواب سید فرزند حسین صاحب کی جانب سے کوٹھی نواب دولہ صاحب بانا رام نراین میں انجمن کی ماہانہ بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جناب پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب صدر انجمن نے خصوصیات کلام غالب پر ایک پرمغز مقالہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد جناب سید علی عباس صاحب حسینی ایم۔اے نائب صدر انجمن کے کانپور سے بارہ بنکی تبادلہ پر اظہار افسوس کیا گیا آخر میں جناب سید اعجاز حسین صاحب ازل کانپوری رکن انجمن کے صاحبزادہ کی اہلیہ کے انتقال پر رنج و غم ظاہر کیا گیا۔ مشاعرہ ۹ بجے شروع ہو کر ۱۲½ بجے شب میں ختم ہوا انتخاب بہ تقابل قوافی درج ذیل ہے :-

مطلع انتظار

جناب جگر مرادآبادی

جناب نواب اثر کانپوری: بتوں کے وعدۂ فردا پہ اعتبار نہ کر / دل ملول نہ کر ان کا انتظار نہ کر

جناب انصاف ": خزاں نصیب کو آسودۂ بہار نہ کر / مگر تباہ یہ دنیائے انتظار نہ کر

جناب خالد ": رہ طلب میں کسی پر بھی اعتبار نہ کر / قدم بڑھائے جا رہبر کا انتظار نہ کر

جناب سحر جلالوی: شب فراق کٹے گی یہ اعتبار نہ کر / سحر طلوع سحر کا تو انتظار نہ کر

جناب سحاشاہجہانپوری: سحر سے پہلے گریباں کو تار تار نہ کر / ابھی ہے شام ابھی شرح انتظار نہ کر

جناب سلیم ناطقی: سلیم رنگ طبیعت کا اعتبار نہ کر / سحر کا لطف اٹھا شب کا انتظار نہ کر

جناب شاکر ناطقی: کسی کے وعدۂ فردا پہ اعتبار نہ کر / ابھی سے صبح قیامت کا انتظار نہ کر

جناب شمیم کانپوری: فریب حسن تخیل کا اعتبار نہ کر / اجل کے کسی کا بھی انتظار نہ کر

جناب عزیز ": جواب خط کی امید اے امیدوار نہ کر / یہی جواب سمجھ لے کہ انتظار نہ کر

جناب فرخ ": مری غشی پہ نظر میرے غمگسار نہ کر / سنبھال اپنے کو اب میرا انتظار نہ کر

جناب نواب قیصر ": خدا کو مان تغافل ستم شعار نہ کر / جگر سے کھینچ لے اب تیر انتظار نہ کر

گناہ گار

جناب جگر مرادآبادی: نوید بخشش عصیاں سے شرمسار نہ کر / گناہ گار کو یارب گناہ گار نہ کر

جناب نواب اثر کانپوری: نصیب جس کو تجلی ہو تیرے جلووں کی / بلا کے کعبہ میں اس کو گناہ گار نہ کر

جناب انصاف ": ادائے رسم محبت میں عذر کیا ہو مجھے / خدا کے واسطے اے بت گناہ گار نہ کر

جناب خالد ": میں خود گناہوں پہ نادم ہوں اور پشیماں ہوں / الٰہی پرسش راز گناہ گار نہ کر

جناب سحر جلالوی: دکھا دے جلوۂ تاباں کہ مست ہو جائے / بلا کے شیخ کو ساقی گناہ گار نہ کر

جناب سحاشاہجہانپوری: نثار لطف و نوازش فدائے رحم و کرم / مجھے اب اور زیادہ گناہ گار نہ کر

جناب سلیم ناطقی: لگا کے منہ سے مرے جام شرمسار نہ کر / خدا کے واسطے ساقی گناہ گار نہ کر

جناب شاکر ناطقی: مجھے نہ روک رسومات عشق سے ناصح / گناہ گار نہ بن اور گناہ گار نہ کر

جناب شفیق اکبرآبادی: مری وفا کا نہ کر تذکرہ دل ناداں / کسی کے سامنے مجکو گناہ گار نہ کر

جناب شمیم کانپوری: بتوں کے ظاہر و باطن کو میں نے دیکھ لیا / نگاہ شوق مجھے اب گناہ گار نہ کر

جناب عزیز ": ہر ایک بات تری ہے خلاف مصلحت عشق / ہمارے کانوں کو ناصح گناہ گار نہ کر

جناب فرخ ": بڑا گناہ ہے دل توڑنا بھی ساقی کا / خیال توبہ اب آ کر گناہ گار نہ کر

جناب نواب قیصر ": غضب ہے مست نگاہوں سے دیکھنے والے / مجھے شراب پلا کر گناہ گار نہ کر

بہار

جناب جگر مرادآبادی: نظر ملی ہے تو اس کو بہار ساز بنا / نظر کو مائل رنگینیٔ بہار نہ کر

جناب نواب اثر کانپوری: تباہ حال اسیر دل کا ہو گیا صیاد / قفس کے پاس بیاں قصۂ بہار نہ کر

جناب انصاف ": کھٹک سی ہونے لگی دل میں بڑھ چلا ہے جنوں / قفس میں تذکرۂ موسم بہار نہ کر

جناب خالد ": بس اتنا اور اسیروں پہ رحم کر صیاد / قفس میں تذکرۂ موسم بہار نہ کر

دنیائے اسلام

عراقی اخبارات کی رائیں

الاخبار مورخہ ۱۳ جون ۱۹۴۲ء لکھتا ہے کہ "انگریزی روس معاہدہ ایسی نمایاں سیاسی کامیابی ہے جس کا سہرا انگریزی اور روسی سیاست کے سر ہے یہ معاہدہ نازی نظام سیاست اور عسکریت پر ایک مہلک ضرب ہے۔

الاحوال مورخہ ۱۳ جون ۱۹۴۲ء لکھتا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ ہٹلر اور جاپان جو آئندہ زبردست کامیابیوں کے خواب دیکھ رہے تھے وہ خواب اس معاہدہ کی وجہ سے بالکل مٹ گئے۔ یہ معاہدہ ایک ایسا تباہ کن طوفان ثابت ہوا جس نے محور والوں کی شیطانی تدبیروں پر پانی پھیر دیا۔ یہ زبردست معاہدہ جمہوریتوں کی طرف سے عراق کے لئے ایک مزید ضمانت ہے اور عربوں اور ان تمام قوموں کو جو جمہوریتوں کی دوست ہیں اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ ان کی حصول آزادی اور خودمختاری کی آرزوئیں تکمیل کو پہونچیں گی۔ وہ کسی وطنیت پسند احمق یا کسی خودغرض سازش اور چالباز شورش پسند کے پھندوں میں پھنسنے سے بچے رہیں گے۔ اخبار العراق ۱۳ جون کی رائے ہے کہ یہ انگریزوں اور روسیوں کا سب سے بڑا سیاسی اور فوجی معاہدہ ہے۔

جناب سحر جلالوی: جنوں میں جیب و گریباں کی دھجیاں کر لوں / ٹھہر ٹھہر ابھی اٹھکیلیاں بہار نہ کر

جناب سحاشاہجہانپوری: چمن بنا لے اسی سے اسی سے گل بوٹے / لہو جو دل میں ہے صرف غم بہار نہ کر

جناب سلیم ناطقی: خزاں کی بھی تو سنانی ہے داستاں تجکو / زباں کو خوگر افسانۂ بہار نہ کر

جناب شفیق اکبرآبادی: قفس میں لا کے نہ پھولوں کو جمع کر صیاد / قفس نصیب کو شرمندۂ بہار نہ کر

جناب شاکر ناطقی: بقدر ذوق نظر اپنے جوش دل کو بھی دیکھ / گلوں کے رنگ سے اندازۂ بہار نہ کر

جناب شمیم کانپوری: نظر ملے تو اسی بانیٔ چمن سے ملے / نگاہ شوق کو لذت کش بہار نہ کر

جناب عزیز ": الجھ پڑے گا نگہ سے چمن کا ہر کانٹا / بھری بہار میں نظارۂ بہار نہ کر

جناب فرخ ": ہے اپنے جلوۂ بے رنگ کی قسم تجکو / جنون عشق کو دیوانۂ بہار نہ کر

اختیار

جناب جگر مرادآبادی: کہاں کی فرقت و قربت گذر بھی جائے دل / یہ راہ عام ہے تو اس کو اختیار نہ کر

جناب نواب اثر کانپوری: دم اخیر تو دیدار سے نہ رکھ محروم / ستم شعار تغافل اب اختیار نہ کر

جناب انصاف ": کھڑا ہے سوچ میں کیا عشق کے دوراہے پر / جو خارزار ہو وہ راہ اختیار نہ کر

جناب خالد ": کبھی زباں پہ نہ لا داستان غم خالد / جو طرز عام ہے تو اس کو اختیار نہ کر

جناب سحر جلالوی: جنوں میں جیب و گریباں کی دھجیاں نہ اڑا / یہ راہ و رسم محبت میں اختیار نہ کر

جناب سحاشاہجہانپوری: سمجھ سکے نہ کوئی یوں ہو اسکی ذات میں جذب / یہاں پہ مسلک منصور اختیار نہ کر

جناب سلیم ناطقی: بتوں کی بزم میں چل کر تو دیکھ شیخ حرم / یہیں سے فیصلۂ جبر و اختیار نہ کر

جناب شفیق اکبرآبادی: قدم قدم پہ قدم لڑکھڑائیں گے اے دوست / کٹھن ہے راہ محبت کی اختیار نہ کر

جناب شاکر ناطقی: جدا ہر اک سے بنا اپنی شاہراہ عمل / جو پائمال ہو وہ راہ اختیار نہ کر

جناب شمیم کانپوری: خدا سے کو نہ لگالیں کہیں یہ دیر نشیں / سکوت اتنا بھی اے بت اب اختیار نہ کر

جناب عزیز ": کلیم طور سے کوئی نہیں مجھے نسبت / مرے لئے وہ لب و لہجہ اختیار نہ کر

جناب فرخ ": حجاب نجم مسلم، نقاب گل تسلیم / مگر مرے لئے پردے یہ اختیار نہ کر

جناب نواب قیصر ": شکایتوں سے جو ہو بھی تو مہرباں قیصر / یہ رنگ ننگ طبیعت ہے اختیار نہ کر

اعتبار

جناب نواب اثر کانپوری: کہاں کا عشق میں رنج و الم کہاں کی تپش / یہ پتیرے ہیں ذرا ان کا اعتبار نہ کر

جناب انصاف ": غم و خوشی کا ذرا بھی نہ لے اثر دل پر / یہ دھوپ چھاؤں ہے کچھ اسکا اعتبار نہ کر

جناب خالد ": ہر اک چمک کو سمجھ لے نہ جلوۂ جاناں / سنبھال دل کو نگاہوں پہ اعتبار نہ کر

جناب سحر جلالوی: ہماری زیست فسانہ ہے اور فسانہ خواب / خیال خام ہے ہستی کا اعتبار نہ کر

جناب سحاشاہجہانپوری: بجھائیں پیاس تری کیا سراب کی موجیں / نظر فریب مناظر کا اعتبار نہ کر

جناب سلیم ناطقی: بھلا سکے تو بھلا دے تو یاد ساقی کی / بھری بہار میں توبہ کا اعتبار نہ کر

جناب شفیق اکبرآبادی: یہ رنگ و بوئے گل تر تمام دھوکا ہے / نظر کو پھیر لے گلشن سے اعتبار نہ کر

جناب شاکر ناطقی: ظہور جلوہ کو حاجت ہے ایک محشر کی / فریب خوردہ نگاہوں پہ اعتبار نہ کر

جناب شمیم کانپوری: ازل سے یوں ہی تغیر پذیر ہے دنیا / غم و خوشی کا زمانے میں اعتبار نہ کر

جناب عزیز ": کہیں یہ دے گا یہ دھوکا تجھے تراسا یہ / جنون عشق میں اپنا بھی اعتبار نہ کر

جناب فرخ ": جو خشک آنکھوں سے روئے وہی ہے قابل رحم / عدو کے ظاہری اشکوں پہ اعتبار نہ کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق ہو مستقل ہو میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہیگا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ یکم اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۱

مہاتما گاندھی سے امریکی نامہ نگاروں کا انٹرویو

اخبار "ہریجن" کی تازہ اشاعت میں مسٹر مہادیو دیسائی نے اس طویل ملاقات کا حال شائع کیا ہے جو واردھا میں مہاتما جی سے تین غیر ملکی نامہ نگاروں نے کی۔

پریس کے تین نامہ نگار ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد یہاں ٹھہر گئے تھے۔ تاکہ گاندھی کے ساتھ فرصت کے وقت اطمینان کے ساتھ ملاقات کر سکیں۔ ان پریس نمایندوں میں یہ شامل تھے۔ شنگاگو ڈیلی نیوز کے مسٹر سٹیل۔ نیوز کرانیکل کے مسٹر ایمنی اور چین کی سنٹرل نیوز ایجنسی کے رچرڈ چین۔

مسٹر ایمنی کئی قسم کے شکوک اور اندیشے محسوس کر رہے تھے۔ بہر کیف یہ وہی خدشات اور بدگمانیاں تھیں جن کا شکار انگلستان کا ایک عام باشندہ ہو سکتا ہے۔ اسلئے اُنہوں نے پوچھا "کیا اپنی تحریک کے طریق عمل کا خاکہ بیان فرمائینگے کیا اسمیں نمک کے قانون کی خلاف ورزی کرنا اور سرکاری ملازموں اور سرکاری کام کرنیوالے مزدوروں کو نوکری چھوڑنے کے لئے کہا جائیگا۔"

گاندھی جی نے اس سوال کا پورا پورا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "جیسا کہ میں نے کل بھی کہا تھا کہ اس پروگرام میں عوامی تحریک کی ہر ایک ایسی کارروائی شامل ہے جو صحیح معنوں میں عدم تشدد کی نوعیت رکھتی ہو۔ اسلئے اسمیں شک نہیں کہ جن چیزوں کا آپنے ذکر کیا ہے اسمیں شامل ہیں لیکن میری یہ منشا نہیں کہ میں ایکدم ہی ایک بہت بڑا پروگرام شروع کردوں۔ میں تو ابھی دھیان کے ساتھ حالات کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اسکے متعلق خواہ کتنی ہی بدگمانیاں ہوں تحریک کو چلاتے ہوئے بھی میں اس بات کی احتیاط رکھنا چاہتا ہوں کہ اچانک کہیں (افراتفری) نہ بھڑک اُٹھے یا ایسے حالات نہ پیدا ہو جائیں جس سے جاپانیوں کو اس ملک پر حملہ کرنے کی کوئی شہ ملے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس تحریک کو نرمی کیساتھ چلاؤں لیکن اگر برطانوی حکومت یا اتحادی طاقتوں پر کوئی اثر نہیں ہوا تو میں اس تحریک کو آخری حد تک پہنچانے میں کسی قسم کی پس وپیش نہیں کرونگا۔ اسکے نتیجہ کے طور پر ہندوستان میں اب جو کچھ بھی ہوگا اسکے لئے اتحادی طاقتوں کو ذمہ دار ٹھہرانے میں میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہوں کیونکہ اگر وہ چاہیں تو متحدہ مقصد کی خاطر ایسی ہر اُلجھن اور مشکل جس سے لڑائی کے ٹھیک ٹھیک رستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہونیکا اندیشہ ہو کو دور کر سکتے ہیں۔ میں اس سے زیادہ مفصل جواب نہیں دے سکتا۔ اس لئے نہیں کہ میں اسے بتانا ہی نہیں چاہتا یا ٹال مٹول کرنا چاہتا ہوں۔ اسکی وجہ صرف یہی ہو کہ ابھی تک میں آئندہ پروگرام کے طریق عمل کا کوئی خاکہ تیار نہیں کر سکا۔"

"یہ آپ کی سب سے بڑی تحریک ہوگی کیا؟"

"ہاں میری زندگی سب سے بڑی"۔

مسٹر ایمنی پوچھا۔ "لیکن اگر خاطر خواہ جواب نہ ملا تو آپ اپنی لڑائی شروع کرنے سے پہلے کتنی مہلت دینگے؟ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ریزولیوشن کی منظوری دیدی ہے تو مہلت تو ہوگی ہی لیکن بہت لمبی نہیں اب جہاں تک میرا خیال ہے یہ شاید ایک یا دو ہفتہ ہی ہوگی۔"

"آپ حکومت کو مہلت تو دیں گے ہی"۔

"بے شک اور میں تو ہر ایک جدوجہد شروع کرنے سے پہلے ہمیشہ دیتا ہی رہا ہوں۔"

"اگر وائسرائے آپ کو دہلی آنے کی دعوت دیں تو کیا آپ یہ منظور کر لیں گے؟"

"ہاں ہاں ضرور۔ آپکو شاید خیال نہیں کہ وائسرائے اور میں تو اگر کبھی بھی وائسرائے اور پبلک کی سیوا کرنیوالے کسی شخص کو آپ اسمیں دوست کہا جاسکتا ہے ایک دوسرے کے دوست بن گئے ہیں۔"

مسٹر ایمنی جانتے تھے کہ سرکار ہمیشہ کیا کرتی رہی ہے۔ اسلئے اُنہوں نے صاف اور کھرا کھرا سوال پوچھ لیا۔ "اگر حکومت نے آپ کو اور آپ کے ہزاروں ستیہ گرہیوں کو جیل میں بھیجدیا تو کیا آپ کی تحریک دب جائے گی؟"

گاندھی جی نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "میں اُمید کرتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس یہ تحریک طاقت پکڑیگی ہی۔ اگر اس میں جان ہوئی تو"۔

اور پھر مسٹر ایمنی نے دلیل پیش کی "اب جبکہ دشمن ہمارے دروازوں تک آپہنچا ہے۔ آپکو عارضی صلح کر لینے میں کیا عذر ہے؟"

"میرے دماغ میں اس جدوجہد کا خیال اسی لئے آیا ہے کہ ملک کو آفت اور تباہی سے بچایا جائے۔"

گاندھی جی نے کہا۔ "نازک مرحلہ میں آزادی سے محروم ہندوستان کے ایک مددگار ہونے کی بجائے رکاوٹ بن جائیگا اندیشہ ہی۔ خود کانگریس کے ریزولیوشن میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر جاپانیوں نے اپنی فوجیں ہندوستان کے ساحل پر اتار دیں تو بہت سی تعداد میں ہندوستانیوں کا جاپانیوں کے ساتھ ملجانیکا امکان ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ برما، ملایا میں اور اگر میں غلطی نہیں کر رہا۔ سنگاپور میں بھی ایسا ہوا تھا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جہانتک کم از کم برما کا سوال ہے اگر برما کو آزاد کر دیا جاتا تو یہ نہ ہونے پاتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ اس کا جو نتیجہ نکلا۔ ہم جانتے ہی ہیں جہانتک انسان کی طاقت کا زور چل سکتا ہے۔ ہم تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ ہم آزادی حاصل کریں گے تاکہ بھارت کا ایک بھی سپوت ایسا نہ نکلے جس کو جاپانیوں کے ساتھ مل جانیکا خیال تک گذرے۔"

مسٹر ایمنی نے عذر پیش کیا۔ "میں خود تو یہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر آپ چاہیں تو کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپکو پبلک پر پورا پورا اختیار ہے، عوام آپکی بات ضرور مانیں گے؟"

مسٹر سٹیل نے آگے چلکر پوچھا کہ کیا آپ کو یہ اندیشہ نہیں کہ ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن سے امریکہ کے لوگ ہندوستان کے خلاف ہو جائیں گے"۔

ہاں ایسا ہو سکتا ہے لیکن میں نے کبھی بھی کوئی قدم اس خیال سے نہیں اُٹھایا کہ دنیا کی ہمدردی میری پشت پر رہے اسکے برعکس قریباً ہر موقع پر میری شدید مخالفت ہوئی ہے ستیاگرہ کی پہلی لڑائی جو کہ جنوبی افریقہ میں شروع کی گئی تھی میں بھی ہر ایک بیرونی طاقت میری تحریک کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی اسوقت میں نے کہا تھا اگرچہ مجھے اس وقت ستیاگرہ بڑی کا تجربہ حاصل نہیں تھا لیکن ہم مٹھی بھر آدمی ایسے لاکھوں آدمیوں کے درمیان کام کر رہے تھے جنہیں ہمارے ساتھ ہمدردی نہیں تھی ہمیں صرف اپنی اندرونی طاقت اور اپنے مقصد کے کامل انصاف پر بھروسہ رکھنا ہوگا اس بھروسہ نے آٹھ سال کی لمبی مصیبت کو جھیلنے کی ہمت ہمیں دی۔ میں ہی نہیں سمجھ سکا کہ صرف آزادی مانگنے کی وجہ سے امریکہ کے لوگوں کی یا اہل برطانیہ کی ہمدردی کو کیوں مٹھونگا مکمل آزادی کیلئے انصاف پر مبنی ہمارے مطالبہ سے وہ کیوں گھبرائیں۔

امریکہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میں کہہ سکتا ہوں مسٹر سٹیل نے کہا کہ امریکہ میں بہت سے لوگ تو یہی سمجھیں گے کہ اسوقت آزادی کی تحریک کا شروع کرنا دانشمندی کی بات نہیں ہوگی، کیونکہ اس سے ہندوستان میں ایسی پیچیدگیاں پیدا ہونگی جن سے لڑائی کو کامیابی کے ساتھ چلانے میں رکاوٹ ہوگی۔

گاندھی جی نے جواب دیا۔ آپ ایسا خیال کرتے ہیں تو یہ آپ کی لاعلمی ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے اعلان سے اتحادیوں کی جنگی مساعی کو نقصان کا خطرہ نفی کے برابر ہوگا۔ اگر مجھے یقین کوئی دلادے کہ اس لڑائی میں برطانوی حکومت جنگی مساعی کو خطرہ میں ڈالے بغیر ہندوستان کی آزادی کا اعلان نہیں کر سکتی تو میں اس دلیل پر ضرور دھیان دونگا لیکن ابھی تک میں نے کوئی معقول دلیل نہیں سنی۔

"اگر آپ کو کوئی سمجھا سکے تو کیا آپ تحریک بند کر دینگے"

کیوں نہیں میرا شکوہ تو یہی ہے کہ نکتہ چینی کرنیوالے مہربان میرے متعلق لمبی چوڑی باتیں کہتے ہیں۔ مجھے بُرا بھلا کہتے ہیں لیکن میرے ساتھ بات کرنے کی ذرہ برابر بھی کبھی کوشش نہیں کرتے۔

اب چینی دوست کی باری آئی۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ عدم تشدد میں کامل عقیدہ ہے لیکن ہمارا تجربہ ہے کہ جاپانیوں کے خلاف مسلح جنگ ہی کارگر ہو سکتی ہے"۔

چین کے عدم تشدد میں میرے تجربے کی کبھی آزمائش نہیں کی۔ یہ امر کچھ عرصہ کے لئے چین بالکل بچپن پڑا رہا کسی اہنسا کی روپ کا شاہد نہیں ہے۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ عدم تشدد سے اتنے گنے اشخاص مذہبی لوگوں اور صوفیوں (سادھو سنتوں) کو محدود دائرے سے نکال کر عمل سیاسی میدان میں لایا ہے اور اس پر بے شمار انسانوں نے تجربہ کیا ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی مٹھی بھر یا لاکھوں ہندوستانیوں کے بجائے اگر تمام ۴۰ کروڑ ہندوستانی عدم تشدد پر کاربند ہیں تو جبتک ان تمام چالیس کروڑ انسانوں کو موت کے گھاٹ اُتار نہ پر کمر نہ کس لیں وہ اس ملک میں کچھ بھی پیشقدمی کر سکیں گے۔

مسٹر سٹیل نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا "اگر ہندوستان میں ۴۰ کروڑ گاندھی ہی ہوتے تو"۔

اسپر گاندھی جی نے کہا آپ نے اب اصل معاملہ کی بات کی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان پورے طور پر عدم تشدد پر کاربند نہیں ہے۔ اگر ہم عدم تشدد پر کاربند ہوتے تو یہاں اتنی پارٹیاں نہ ہوتیں۔ اور نہ ہی جاپانی حملہ کی بات ہوتی میں تسلیم کرتا ہوں کہ بہت تھوڑے آدمی عدم تشدد پر اعتقاد رکھتے ہیں انسان کا عدم تشدد بھی کامل نہیں ہے لیکن عدم تشدد کی یہ دو بڑی ناکامیاں ہوتے ہوئے بھی میں یہ مانتا ہوں کہ اسمنے ہندوستان پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اور لوگوں کے اندر نئی روح پھونک دی ہے جو اس سے پہلے نہیں تھی جو بیداری ۱۶ اپریل ۱۹۱۹ء کو ظاہر ہوئی تھی۔ اس نے ہر ایک ہندوستانی کو حیرت میں ڈال دیا۔ میں آج بیان نہیں کر سکتا کہ ہندوستان کے کونے کونے سے جہاں کبھی بھی سیاسی کارکن نہیں پہنچا تھا۔ لوگوں نے کس طرح ہماری اپیل پر لبیک کہا ہم نے اسوقت عوام کے ساتھ میل جول نہیں قائم کیا تھا۔ ہم یہ نہیں سمجھ سکے تھے کہ ہم انکے پاس جاکر آزادی کا پیغام دے سکتے تھے۔"

آزاد ہندوستان چین کیلئے کیا کر سکتا ہے؟ مسٹر چین نے سوال پوچھا۔

گاندھی جی نے کہا کہ اگر ہندوستان نے میری بات مان لی وہ چین کو اہنسا تمک (عدم تشدد) مدد دیگا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ایسا ہوگا نہیں۔ آزاد ہندوستان کی رغبت فوجی نظام کی طرف ہوگی۔ آزاد ہندوستان کی طرف سے چین کو جتنی ضرورت ہوگی۔ فوج اور سامان ملیگا آج غلام ہندوستان ایک بھی آدمی چین کی مدد کو نہیں بھیج سکتا۔ میں اس سے بھی آگے کی بات سوچتا ہوں آزاد ہندوستان جاپان کو سمجھا بھی سکتا ہے اور جاپان کو ہندوستان کی بات ماننی ہوگی۔

"کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ وقتی حکومت کے بنانے میں رہنمائی کون کرے گا۔ آپ کانگریس یا مسلم لیگ؟"

یقیناً مسلم لیگ نمایاں حصہ لے سکتی ہے اس طرح کانگریس بھی اگر ہر ایک چیز ٹھیک ڈھنگ سے ہوئی تو وقتی حکومت دونوں کی مشترکہ رہنمائی کے ماتحت بن سکتی ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ صرف کوئی ایک ہی پارٹی حکومت مرتب کرنے میں رہنمائی کرے

(باقی مضمون صفحہ ۷ پر دیکھئے)

حکیم خواجہ کمال الدین مرحوم

۲۹ جولائی ۱۹۴۲ء کو لکھنؤ کے مشہور طبیب حکیم خواجہ کمال الدین کا انتقال ہو گیا "انا للہ وانا الیہ راجعون" آپ عرصہ سے فالج کے مرض میں مبتلا تھے آپ کی وفات سے فن طب کو ایک زبردست نقصان پہنچا ہے، ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کے پسماندگان کو صبر اور آپکو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے

کامیابی

ہمکو یہ معلوم کرکے انتہائی خوشی ہوئی کہ کانپور کے شہرۂ آفاق اور ہردلعزیز ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے صاحبزادہ مسٹر عبدالرشید صاحب میڈیکل کالج لکھنؤ کے امتحان مقابلہ میں کامیاب ہوکر کالج میں داخل ہوگئے ہیں۔

آئینہ کانپور

گیہوں کا مسئلہ

کچھ دنوں سے کانپور میں گیہوں کی کمیابی کی وجہ سے اہل شہر کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اب حکام کی کوشش سے کانپور کے سب سے بڑے اسٹاک رکھنے والے فرم ریلی برادرس نے ۲۹ جولائی کو ۴۰۰ گیہوں کے بورے بازار میں فروخت کرنیکے لئے دیئے جو دو گھنٹہ میں فی آدمی ایک روپیہ کے حساب سے فروخت ہوگئے۔ بعد کو کلکٹر صاحب نے صرف عورتوں کے لئے ۴۰ بورے اور فروخت کرنیکا انتظام کیا جو کہ گیہوں نہ ملنے کی وجہ سے سخت مایوس ہو رہی تھیں۔

گیہوں کا بہت بڑا اسٹاک بہت جلد کانپور میں آرہا ہے اور اُمید کیجاتی ہے کہ اس اثنا میں بازار میں ۲۵۰ بورے روزانہ فروخت کرنے کے لئے موجود رہیں گے۔

کالرا کا ٹیکہ

کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے ہیضہ (کالرا) کے انسداد کیلئے ٹیکہ لگانے کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا ہے۔ میونسپل دواخانوں اور پرائیوٹ دواخانوں میں انتظام کیا گیا ہے اور ہر محلہ میں ڈاکٹروں کو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور سب پرائیوٹ ڈاکٹروں سے اس کام میں مدد کا انتظام کیا گیا ہے۔

ایک عورت مرگئی

کلکٹر گنج میں گیہوں کی خریداری کی کوشش کرتے ہوئے مجمع میں دب کر ایک عورت مرگئی۔

گرانی اشیاء

۲۸ جولائی کو ۴ اور ۵ بجے شام کے درمیان بی۔ بی سی۔ آئی گودام کے پھاٹک پر ایک بورہ گیہوں کے لوٹنے کے الزام میں ۴ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

سزا

ضلع مجسٹریٹ کے مقرر کردہ نرخ سے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کے الزام میں نئی سڑک کے عابد علی سوداگر لکڑی کو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

کلکٹر گنج کے گیہوں فروش بابو لال اور دیا شنکر کو گیہوں کے فروخت سے انکار کرنے پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مسٹر ووز کی آمد

چائنیز اسلامک نیشنل فیڈریشن کے نمایندے مسٹر آتھمن کے۔ لیچ ووز ۲۹ جولائی کو کانپور تشریف لائے، اُنہوں نے مقامی مسلم لیگ اور کانگریس کمیٹی کے خاص اور مشہور لیڈروں سے ملاقات کی اور اُن سے موجودہ سیاسی حالت پر بحث کی اور پنڈت جواہر لال نہرو سے ملنے کے لئے الہ آباد تشریف لیگئے۔

کالج کی لڑکیوں کی ہڑتال

سٹی کانگریس کمیٹی کی ایک میٹنگ میں ایک ریزولیوشن پاس ہوا جسمیں میونسپل گرلس کالج کی ہڑتال میں لڑکیوں کے ساتھ ہمدردی ظاہر کیگئی۔ ریزولیوشن نے ہڑتال کرنے والوں کے تمام مطالبات کو تسلیم کرنے کے لئے بورڈ سے درخواست کی۔

دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ سے کمیٹی نے بورڈ سے درخواست کی کہ وہ میونسپل ٹیچرس کی واجب الادا رقم کو فوراً ادا کردیں جنکی ملازمتیں پہلے موقوف کردی گئی تھیں۔ کمیٹی نے میونسپل اسکول اور کالج سے مردوں کے اسٹاف کو ہٹانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

گرفتاری

پنڈت گنگا سہائے چوبے وکل کانگریس لیڈر کو ایکٹ حفاظت ہند کے ماتحت ۲۸ جولائی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ تلک ہال میں انکے جائے رہایش کی پولیس نے تلاشی لی اور اپنے ہمراہ ایک رجسٹر لے گئی ہے۔ گرفتاری کے وقت مقامی کانگریس لیڈر موجود تھے اور چوبے جی کو ہار پہنائے گئے۔

عرضداشت

نواب گنج میونسپل ہائی اسکول میں مسٹر جی۔ سی۔ شوکل کے ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر تقرر کے خلاف بعض ممبران میونسپل بورڈ نے کمشنر صاحب کو لکھا ہے کہ وہ اس تقرری کو منسوخ کردیں کیونکہ چیرمین ایجوکیشن کمیٹی نے اس تقرری میں اپنے اختیارات سے باہر کام کیا ہے۔

ریزولیوشن کی منسوخی

کانپور میونسپل بورڈ نے احاطہ رام سہائے کا بم پولیس کو ہٹانے کے لئے ایک ریزولیوشن منظور کیا تھا لیکن کلکٹر صاحب نے اس ریزولیوشن کو اسلئے منسوخ کردیا کہ اسکے ہٹانے سے پبلک کو تکلیف ہوگی۔

مسٹر رائے

مسٹر ایم۔ این رائے ۲۹ جولائی کو کانپور تشریف لائے اُنھوں نے ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج میں اسٹوڈینٹس کی ایک میٹنگ میں تقریر کی اور اُن کو اپنا آئندہ پروگرام بتایا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ کی میٹنگ جو ۲۹ جولائی کو منعقد ہونے کے لئے بلائی گئی تھی وہ کورم کی کمی کی وجہ سے ملتوی ہوگئی۔

ہڑتال

۲۹ جولائی کو پنڈت گنگا سہائے چوبے کی گرفتاری کے خلاف ایک پروٹسٹ کے طور پر قریب قریب تمام مقامی بازاروں سے ہڑتال منائی اور شام کو مسٹر پیارے لال اگروال کے زیر صدارت تلک ہال میں ایک پبلک میٹنگ منعقد ہوئی جسمیں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس گرفتاری کی مذمت کی گئی۔

کانگریس اور گیہوں

مقامی کانگریس کمیٹی نے گیہوں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی مندرجہ ذیل اشخاص کی بنائی ہے:-

پنڈت بالکرشن شرما۔ پنڈت رگھوبیال بھٹ۔ پنڈت دیبی سہائے باجپئی۔ پنڈت گوری شنکر دکشت۔ مسٹر امداس گپتا اور مسٹر گوپی ناتھ۔

تبادلہ

کوتوالی کے انچارج مسٹر سیوک سنگھ کا تبادلہ جھانسی کو ہوا ہے اور آپ کی جگہ مسٹر پہلوان سنگھ آئے ہیں۔

ڈاکٹر امبیدکار

مسٹر تلک چند کریل جنرل سکریٹری۔ یو۔ پی آدہندو ڈپریسڈ کلاس ایسوسی ایشن نے اچھوت ذاتوں سے ڈاکٹر امبیدکار کے پرجوش استقبال کی اپیل کی ہے جو انکی دعوت پر اس صوبہ کا دورہ کرنے کیلئے آرہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب آل انڈیا فیڈریشن کے تفصیلات بتائیں گے اور یو۔ پی کے اچھوتوں کے دونوں پارٹیوں میں صلح کرانے کی کوشش کریں گے۔

سزا

چوری کا پٹرول خریدنے کے جرم میں ایک موٹر ڈرائیور کو ۴۰ روپیہ اور ایک کو ۳۰ روپیہ اور ایک کو ۱۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

دو آدمی ڈوب گئے

۲۶ جولائی کو ایک کشتی اُلٹ جانے کی وجہ سے دو آدمی ڈوب کر مرگئے۔ اس کشتی میں ۲۰ آدمی سوار تھے جو گھاس فروخت کرنے کے لئے آرہے تھے۔

سکریٹری کسان سبھا

سوامی سہزادانند سکریٹری کسان سبھا اگست کے تیسرے ہفتہ میں کانپور آکر ضلع اور شہر میں لکچر دیں گے۔

سانپ سے بدلہ

جھینگی لال کے احاطہ میں ایک سانپ نے دو آدمیوں کو کاٹا تھا جو مرگئے۔ اس سانپ کو ایک پہاڑی نے مار ڈالا۔ اس پہاڑی کی عورت کو بھی سانپ نے ڈس لیا تھا یہ اسکی تاک میں تھا اور جب یہ سانپ ۱۰ بجے رات کو نکلا تو اس نے اس سانپ کو ختم کر دیا۔ یہ سانپ ڈیڑھ گز لانبا تھا۔

خودکشی

نئی گنج کے رامچندر نے اس وجہ سے خودکشی کرلی کہ اسکے ایک رشتہ دار نے اس پر چوری کا شبہ کیا تھا وہ اس بات سے بہت زیادہ شرمندہ اور نادم تھا۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا گذشتہ مشاعرہ نہایت کامیاب رہا جسکی غزلوں کا انتخاب صفحہ اول پر درج ہے۔

انجمن کا آئندہ مشاعرہ ۱۵ اگست کو جناب منشی دیا نرائن نگم صاحب ایڈیٹر زمانہ کی صدارت میں مسٹر اُما شنکر مہروترا سب ایجنٹ سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ کے بنگلہ واقعہ مال روڈ پر ہوگا مصرع طرح۔ "چند داغوں کے سوا نکلا نہ کچھ بھی دل کے پاس"

قوافی تقابل مطلع دل
دیگر۔ محفل۔ منزل۔ ساحل۔ قاتل
عنوان نظم ساقی

نمایندگی

گیا پرشاد لائبریری اینڈ ریڈنگ روم نے اپنی مجلس انتظامیہ میں نمایندگی کیلئے ایک سیٹ کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کو دی ہے۔ جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے اسکے

سبد گل

کون کیا ہوتا؟

حضرت غالب کا ایک مشہور مصرعہ ہے ؎
"بحر گر بحر نہ ہوتا، تو بیاباں ہوتا"
اسی طرح ہم نے ایک روز خیال کیا کہ کون کیا ہوتا؟ تو بڑی بڑی دلچسپ باتیں خیال میں آئیں۔ ان میں سے چند ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

مہاتما گاندھی

مہاتما گاندھی جب انٹرنس پاس کرنے کے بعد کالج میں داخل ہوئے تو انھیں دو چار دن کاٹنے بھی دو بھر ہو گئے آخر اُکتا کر نکل بھاگے۔ اگر خدانخواستہ کالج میں ان کا دل لگ جاتا تو زیادہ سے زیادہ ایک کامیاب پروفیسر ہوتے۔ اور اُنھوں نے بمبئی کے ایک اسکول میں ماسٹری کے لئے درخواست دی تھی وہ درخواست نامنظور ہو گئی ورنہ یہ آج ایک کامیاب ہیڈ ماسٹر ہوتے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

کرپس مشن کی گفت وشنید ناکامیاب رہی کیونکہ برطانی حکومت حقیقی طاقت ہندوستانیوں کو منتقل کرنے سے قاصر رہی تھی۔ اگر یہ گفتگو کامیاب نتیجہ پر ختم ہوتی تو پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستان کی حکومت کے ایک رکن ہوتے لیکن آج موجودہ حکومت کے زبردست مخالف بنے ہوئے ہیں۔

مسٹر جناح

مسٹر راجگوپال اچاری نے ایک کھلاڑی کی اسپرٹ میں یہ پیشکش کی تھی کہ اگر حقیقی طاقت ہندوستان کے سپرد کر دی جائے تو میں مسٹر جناح کو وزیر اعظم بننا پسند کرتا ہوں اور کانگرس سے بھی اسے تسلیم کرا لوں گا۔ اگر یہ بات حکومت نے تسلیم کر لی ہوتی تو مسٹر جناح آج رائٹ آنریبل پرمیر آف انڈیا ہوتے۔ اسی طرح اگر سر عبدالرحیم کے مقابلہ میں مسٹر جناح اسمبلی کے صدر کے عہدے کے لئے اپنا نام رہنے دیتے تو آج وہ آنریبل اسپیکر مرکزی اسمبلی ہوتے۔

مسٹر ساورکر

مسٹر ونائک دامودر ساورکر برطانیہ میں بیرسٹری کا کورس پڑھنے اور امتحان دینے گئے تھے۔ اُنھوں نے یہ امتحان پاس بھی کر لیا۔ مگر انھیں ڈپلومہ اس وجہ سے نہیں ملا کہ وہ حکومت کے باغی ہو گئے تھے۔ اگر اُنھوں نے یہ بغاوت نہ کی ہوتی تو آج وہ ایک کامیاب بیرسٹر ہوتے۔

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی

اخبار ٹائمز آف انڈیا نے ایک بار یہ سفارش کی تھی کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کو حکومت بمبئی کا ایڈوکیٹ جنرل بنا دیا جائے۔ اگر یہ تجویز منظور ہو گئی ہوتی تو آج یہ سرکاری مشنری کے پرزے ہوتے۔

سر تیج بہادر سپرو

سر تیج بہادر سپرو کے والد ماجد ایک عرصہ تک ضلع میرٹھ میں قرق امین رہے تھے۔ اسی عرصہ میں سر تیج بہادر سپرو نے جو اس وقت بے سر تھے، بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد اُنھوں نے بلکہ اُن کے والد نے یہ کوشش کی کہ نائب تحصیلدار بن جائیں۔ مگر انتخاب میں نہ آ سکے۔ اگر خدانخواستہ یہ اس مقابلہ میں کامیاب ہو گئے ہوتے تو آج زیادہ سے زیادہ کہیں کے کلکٹر ہوتے۔

مسٹر راجگوپال اچاری

مسٹر راجگوپال اچاری نے کانگرس ورکنگ کمیٹی سے استعفا دے دیا ہے اور مدراس اسمبلی سے بھی مستعفی ہو گئے ہیں اگر اُنھوں نے یہ استعفا نہ دیا ہوتا تو وہ آج جنوبی ہند میں کانگریس کی جدوجہد کے انچارج ہوتے۔

بابو راجندر پرشاد

سنہ ۲۰ء تک راجندر بابو بہت کامیاب وکیل تھے۔ عین اس وقت جب اُن پر حکومت کی نظریں پڑ رہی تھیں۔ وہ کانگرس کی تحریک ترک موالات میں شریک ہو گئے ورنہ وہ ہائی کورٹ کے جج بننے والے تھے اور آج چیف جسٹس! فیڈرل کورٹ کے جج ہوتے۔

مسٹر سبھاش چندر بوس

حکومت ہند کی اطلاع ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس آجکل برلن میں ہیں۔ اور رائٹر ایجنسی نے ایک اطلاع

ادب لطیف

اولاد کی محبت

پر ایک بے نظیر ادبی شہ پارہ

از مسافر

یہ ادبی شاہکار اس دردناک زندگی کا مرقع ہے جو آجکل کی دنیا میں، بمبار ہوائی جہازوں کے سایہ میں بنی نوع انسان کو گزارنی پڑتی ہے۔ یہ پورا ادبی ٹکڑا صرف ایک جذبہ پر رکھا ہوا ہے، جو بیحد قابل قدر ہے، اور عین انسانی فطرت کے مطابق ہے۔

دنیا کا کوئی شہر ـــ ایک مرد زندگی اور موت کی درمیانی سرحد پر کھڑا ہوا۔ بال خشک اور بکھرے ہوئے۔ چہرہ پر ہوائیاں۔ آنکھوں میں دکھ، خوف اور بے بسی کی جھلک۔ سامنے دور دور تک تازہ کھدی ہوئی خندقیں۔ مادر گیتی کی چھاتی میں ڈالی ہوئی دراڑیں۔ خوف زدہ انسان کے کانپتے ہوئے ہاتھوں کی تیار کی ہوئی۔ زمین میں گھس جانے کی راہیں۔ پیچھے کی طرف شہر۔ وسیع۔ گنجان۔ آباد مگر خوف زدہ اونچی اونچی حویلیاں گردن جھکا کر کہیں سر چھپا لینے کی فکر میں۔ شہر میں بے چینی گردلی دبی۔ ہلچل گر مردہ گھبراہٹ کی شکل میں۔

دور۔ سامنے کی طرف۔ لال لال سورج۔ ڈوبتا ہوا رات کی اندھی خندق میں چھپ جانے کو۔

رات۔ اپنے آنچل میں لیے ہوئے خوف اور موت!

خوف سے کانپتے ہوئے مرد نے مڑ کر دیکھا۔ شہر کی طرف۔ اُس نے سوچا بھاگ چلوں۔

مگر ــــ

دو نرم و نازک ہاتھ اُس کے گلے میں آویزاں ہو گئے۔ دو اشک آلود آنکھوں نے کہا، خاموشی کی زبان سے۔ نہ جاؤ نہ جاؤ!

اندھیرا بڑھ رہا تھا۔

"میرے پاؤں نرم ہیں، میں کس طرح بھاگ سکوں گی۔ میں تمہارے آسرے پر ہوں۔ مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ۔"

مگر ــــ مرد نے سوچا۔ ٹھہرنے کا انجام موت۔

عورت۔ خوبصورت عورت پھر مل سکتی ہے۔ نرم نرم باہیں لال لال ہونٹ، گداز بدن۔ سب دوبارہ مل جائیں گے۔ بشرطیکہ زندگی رہے۔ زندگی بھاگنے میں ہے۔ ٹھہر جانا موت ہے۔

دفعتاً بچے کے رونے سے مرد کا سلسلہ خیال ٹوٹا۔

"میرا بچہ" مرد نے سوچا۔

بچے نے اس سے ٹھہر جانے کو نہیں کہا اپنے مرد کے گلے میں باہیں حائل نہیں کیں۔ اس نے گداز لہجہ میں درخواست نہیں کی۔

مگر......

مرد نے سوچا۔ اسے چھوڑ کر کیسے جاؤں؟

بچے کا بھولا بھالا خوبصورت مکھڑا۔

اس کے اپنے چہرہ کا ہو بہو فوٹو۔

اس کی محبت کا پھل۔

اس کی جنم دی ہوئی زندگی۔ مستقبل کا نونہال قوم۔ اس کے کلیجے کا ٹکڑا۔

"اسے چھوڑ کر میں نہیں جا سکتا" مرد نے سوچا۔ "بے بس ننھی سی جان۔ میرا بچہ"

بم۔ ہوائی جہاز اور ایک ننھی سی جان۔

مستقبل کا شہری۔ قوم کی قسمت کا مالک۔

مرد کا خوف جاتا رہا۔ اس کا کلیجہ دگنا ہو گیا۔ اس نے اپنا سینہ تان لیا۔ آنکھوں میں عزم جھلکنے لگا۔

اس نے اپنی عورت اور بچے کو ساتھ لیا۔ اور خندقوں کی طرف چل پڑا۔

یہ بھی بھیجی کہ حکومت جرمنی نے لکڑیوں کہنے کر ہٹلر نے انہیں سفیر ہند کا عہدہ دیدیا ہے۔ اگر وہ ہندوستان میں ملجاتے تو اُن پر مفرور ملزم کی حیثیت سے مقدمہ چلایا جاتا اور غالباً وہ جیل میں ہوتے۔

مسٹر آنے

مسٹر آنے ایک زمانہ میں کانگریس کے ڈکٹیٹر رہ چکے ہیں اگر آج وہ حکومت ہند کے ارکان اعلیٰ میں ہیں۔ اگر وہ

عالم نسواں

ایک دلچسپ و لائق بیوی

از قلم مسٹر ونفریڈ نیسلڈ

اسوقت انگلستان میں سب سے اہم نام چرچل ہے اور مسز چرچل اس وجہ سے سب سے زیادہ اہم نام سے نسبت رکھتی ہیں لیکن اُن کی نجی زندگی کے بارہ میں بہت کم معلومات لوگوں کو حاصل ہیں۔ ایک دفعہ خود مسٹر ونسٹن چرچل نے اپنی بیوی کو یہ خراج تحسین پیش کیا تھا:-

"میری زندگی کا سب سے درخشاں واقعہ میری شادی تھی کیونکہ اس سے بڑھ کر زندگی درخشاں کیا ہو سکتی ہے کہ سفر حیات میں ایک ایسا ساتھی ملجائے جو برا خیال کرنے یا بدی کی بات سوچنے کی صلاحیت ہی نہ رکھتا ہو"

مسز چرچل اگر چاہتیں تو بہت عمدہ سیاست داں ہو سکتی تھیں کیونکہ اُنھوں نے حال ہی میں اپنی تقریری قابلیت سے ثابت کر دیا ہے کہ اُن میں سیاست داں بننے کی بہت عمدہ صلاحیتیں موجود ہیں۔

لیکن وہ سمجھتی ہیں کہ نازی ازم کے خلاف جہاد اکبر کرنے والے چرچل کے لئے اُنکی زندگی میں سکھ اور اُمنگ پیدا کرنے میں وہ جو کچھ مدد کر رہی ہے وہ بجائے خود اس قدر بڑا اہم کام ہے کہ برطانیہ میں کسی اور سیاسی کام سے کمتر نہیں سمجھا جا سکتا۔ قوم کی تاریخ میں یہ اہم ترین ہوئی ہے۔

مسز چرچل کی والدہ سکاٹ لینڈ کے مشہور خاندان کی لیڈی بلانشے ہوزیر کی لڑکی ہیں۔ اور لیڈی بلانشے لیڈی زندولف چرچل کی بڑی دوست تھیں۔ الکین جب اُنھیں معلوم ہوا کہ اُن کا لڑکا ونسٹن کلیمنٹائن ہوزیر سے شادی کرنے کی تجویز کر چکا ہے تو اُنھوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اور اس شادی کی فوراً دلی اجازت دیدی۔ اُن کی شادی سینٹ مارگریٹ ولیسٹ منسٹر میں ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء میں ہوئی اور یہ شادی ایک زبردست مجلسی اجتماع ہونے کی حیثیت سے مدتوں یادگار رہی۔

ایک دوست نے حال ہی میں مسز چرچل کے بارہ میں کہا ہے "وہ بہت خوبصورت اور رعنا ہے۔ اور جو کوئی اُس سے ملتا ہے اُسے اسکا یقین ہو جاتا ہے کہ اُسکی کامیاب زندگی کا باعث اُسکی خوبصورتی بھی ہے...... میرا خیال ہے کہ مسز چرچل کو عورت کے حقوق اور عورت کی طاقت کا بالکل صحیح اندازہ ہے۔ وہ باہمی اُلفت اور محبت کی قدر کو خوب جانتی ہیں کیونکہ یہی اچھی شادی کی بنیاد ہے۔ وہ یہ بات خوب جانتی ہیں کہ اچھی عورت کی طاقت ہمیشہ پردہ کے پیچھے ہوتی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں عورت پس منظر میں رہ کر بہت اہم کام انجام دے سکتی ہے۔ لیکن خاص طور پر سیاسی حکمت عملی اور سیاسی معاملات میں یہ چیز بہت زیادہ درست ہے۔"

ایک دفعہ لارڈ جارج نے یہ لطیفہ سنایا کہ مسز چرچل نے اُن سے کہا تھا جب میرا انتقال ہوگا تو ونسٹن کی دیکھ بھال اور اُسکے انتظام کے بارہ میں تحریری طور پر مفصل ہدایات چھوڑ جاؤں گی۔

اگرچہ مسز چرچل نے پس منظر ہی میں رہنا پسند کیا ہے لیکن وہ اپنے خاوند کی زندگی میں کسی طرح بھی غیر حاضر نہیں رہتیں پارلیمنٹ میں کوئی بڑا اہم معاملہ پیش ہو تو مسز چرچل کبھی گھر پر نہیں رہتیں وہ اپنے شوہر کو دیکھنے کے لئے وہاں پہونچتی ہیں۔ مسٹر چرچل جب کوئی اہم تقریر پارلیمنٹ میں کرنے والے ہوتے ہیں تو وہ گیلری کی طرف ضرور دیکھتے ہیں۔ وہاں اُن کی وفادار بیوی ضرور موجود ہوتی ہیں۔ مسز چرچل اپنا ہاتھ اُٹھا کر مسٹر چرچل کو تسلی و مسرت کا پیغام دیتی ہیں۔

جنگ شروع ہونے کے ساتھ ہی مسز چرچل نے پبلک کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ اُنھیں "پیش ساختہ تقریروں" سے سخت نفرت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ سوائے سرکاری تقریروں کے جو پہلے سے تیار کی جائیں تو چنداں برا نہیں۔ تقریر ہمیشہ معین وقت پر کرنی چاہیئے۔ وہ وائی ڈبلیو سی اے کے جنگی فنڈ کی صدر ہیں۔

مسز چرچل کی کامیابی کا راز صرف اُن کے شوہر کی وجہ سے نہیں بلکہ خود اُن میں ایسی صلاحیتیں اور گُن موجود ہیں کہ وہ فوراً دوسروں کا دل موہ لیتی ہیں۔ وہ فوراً ہمدردی کے جذبات دوسروں میں پیدا کر دیتی ہیں۔ لطیفہ گوئی اور خوش اخلاقی اور فراست سے وہ ہر ایک کو متوجہ کر لیتی ہیں۔

بچوں کی دنیا

ایک بچہ کی آرزو

جناب غلام محمد آزاد انصاری

اے مالک بے نیاز! تجھ سے میری ایک التجا ہے اور مجھے تیری ذات سے کامل یقین ہے کہ تو اسے ضرور قبول کرے گا۔

میں پھول سی زندگی چاہتا ہوں ـــ ہاں ایسا پھول جس کی خوشبو سے دماغ معطر اور دنیا مہک اُٹھتی ہے۔ جو شاہ و گدا کے گلے کا ہار ہوتا ہے۔ جو دلھن اور دولھا کے ماتھے کا سہرا بنتا ہے۔

اے خدا! مجھے شمع سی حیات دے! جو خود جل کر دوسروں کو فائدہ پہونچاتی ہے۔

مجھے ایسا دماغ دے! جس میں عام انسانوں کی بھلائی کے لئے فکر پیدا ہو۔

میں ایسی پیشانی چاہتا ہوں جو تیرے آستاں پر گھس سکے۔ اور ایسا سر جو تیری بارگاہ میں جھکے۔

میرے مولا! مجھے ایسی آنکھ دے جو ہر ذرہ میں تیرا جلوہ دیکھ لے۔ اور ایسا کان جس میں اچھی باتیں سننے کی صلاحیت ہو۔

اے داتا! مجھے ایسی طرز گفتار عطا فرما! جس سے دشمن بھی رام ہو جائے اور ایسی آواز جو ردوتوں کو ہنسا دے اے دوجہاں کے مالک ـــ! مجھے ایک ایسا نرم دل عطا کر جو ہر طرح کی مصیبت کو خوشی سے برداشت کر لے اور دردمندوں کی درد بھری آواز پر پگھل جائے۔

میرے بازوں میں وہ طاقت دے جو گلیوں میں بھٹکتے ہوئے اندھے راہگیروں کو راستہ بتلا سکیں اور ایسا پاؤں عطا کر جو بیمار کی عیادت کو جا سکے۔

اے مالک حقیقی! میں ایسی دولت کا خواہشمند نہیں ہوں جو جبر اور ظلم سے اکٹھی کیجائے۔ مجھ کو قناعت اور علم کی لازوال دولت سے مالامال کر۔

میں ایسی عزت نہیں چاہتا! جس کے پردہ میں ذلت پوشیدہ ہو۔ مجھے لیے محل اور عمارت کی ضرورت نہیں جس کی بنیادیں غریبوں کا گاڑھا خون چوس کر رکھی گئی ہوں۔ اسکے بدلے ایسی جھونپڑی دے جس میں ہنسی خوشی زندگی بسر کر سکوں۔

یا مجھے ایک آزاد پرند بنا دے ـــ تاکہ بلند اور آزاد فضا میں پرواز کروں ـــ صبح و شام تیری شان میں قصیدے پڑھوں۔ اور تیری بڑائی کے راگ الاپوں۔

انھیں خاص طور پر نرسنگ کے کام سے دلچسپی ہے اور وہ کہتی ہیں کہ اگر مجھے لڑائی کا کچھ کام دیا جائے اور وہ نرسنگ ہی ہو تو میرے لئے مناسب ہے۔

نمبر ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ، وزیر اعظم برطانیہ کا سرکاری گھر ہے۔ اس گھر میں خاموش صلاحیتوں کے ساتھ مسز چرچل بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ گرہست کی مثال پیش کرتی ہیں۔

مسز چرچل کو اپنے بچوں کیساتھ بڑا شغف ہے۔ اور انہیں فرنیچر سے بہت شوق ہے۔ وہ اپنے کمروں میں سادگی پسند کرتی ہیں۔ اور غیر معمولی سجاوٹ کو پسند نہیں کرتیں۔

وہ دراز قامت۔ خوش مزاج۔ خوش شکل اور لطیف طبع خاتون ہیں۔

ان کی اہم مصروفیت اپنے خاوند کی خدمت کرنا ہے خاص کر اُن کے کپڑوں اور کھانے کا انتظام ٹھیک رکھنا۔ اگر گھر میں مسٹر چرچل کو ایسی لائق بیوی کی وجہ سے آنا سکھ نہ ملتا تو وہ اہم ذمہ داری کا بوجھ ایسی آسانی سے نہ اُٹھا سکتے۔

مسز چرچل کی رفیقہ حیات ہونے کی حیثیت سے وہ اس وقت برطانیہ کی تاریخ میں ایک اہم حصہ لے رہی ہیں۔

ہ کانگرس ہی میں رہے ہوتے تو آج کانگرس کے ہائی کمانڈ میں شمار ہوتے۔

مسٹر راما سوامی آئر

یہ حضرت ایک زمانہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سکریٹری تھے اگر اسی روش پر رہے ہوتے تو شاید صدر کانگرس بھی ہو جاتے لیکن آج وہ حکومت ہند کے ایگزیکٹو کونسلر ہیں۔

پردۂ فلم

فلموں سے سبق

از جناب کرشن کمار سچدیو لاہور

یہ درست ہے کہ فلمیں دیکھنے کا اولین مقصد تفریح حاصل کرنا ہوتا ہے اگر اس سے تفریح کے ساتھ کوئی نیک سبق بھی حاصل ہو جائے تو ایک پنتھ دو کاج والا معاملہ ہے۔

عورت ـــ ہندوستانی عورت کا دل محبت کا ایک سمندر ہے۔ ماں، باپ، بھائی، بہن، خاوند، بچے سب سے وہ بہت ہی پیار کرتی ہے۔ اور اتنا کرنے پر بھی وہ ختم نہیں ہوتا۔ ایک دل کے ہوتے ہوئے وہ سب کو اپنا دل دیدیتی ہے۔

چنگاری۔ عورت کا عزم ناقابل فتح ہے۔ لافانی ہے غیر محدود ہے۔

اولاد۔ نئی تعلیم اور مغربی تہذیب ہمارے اور ہماری اولاد کے لئے تباہی و بربادی کا موجب ہے۔

جیلر۔ محبت ٹوٹ جانے پر انسان کا دل بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

بھرت ملاپ۔ جب انسان کی قوت تمیز سلب ہو جاتی ہے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے۔

ندی کنارے۔ دولت کی ہوس کسی نہ کسی طریقہ سے انسان کی انسانیت۔ اخلاق اور اصولوں کا خون کر دیتی ہے۔

پنرجنم سی۔ مذہب نہیں سکھاتا، آپس میں بیر رکھنا۔

امر جیوتی۔ ایک جن جائے، دوجا جائے پھر بھی جوت جلے۔

پوجا۔ ماں کی ممتا کتنی جاندار، کتنی گہری۔ اور کتنی پاکیزہ ہوتی ہے یہ کون نہیں جانتا۔

چترلیکھا۔ زر۔ زن۔ اور شراب یہ انسان کی ترقی میں تین بڑی رکاوٹیں ہیں۔

ڈاکٹر۔ ڈاکٹر کا جنم قوم کی خدمت کے لئے ہوتا ہے اور غریبوں کی سیوا کے لئے۔

نیا سنسار۔ ایڈیٹر کی کٹیا تو اس لئے کہ وہ عاجزانہ محبت کیساتھ، حق اور انصاف اور آزادی کی پرستش کرے امارت اور نفاست کے لئے وہاں کہاں جگہ ہے۔

اعلان۔ محبت کے لئے عورت بڑی سے بڑی قربانی کر دیتی ہے۔

پریمی۔ محبت عورت کی فطرت ہے۔ لیکن وہ زندگی میں صرف ایک ہی دفعہ آدمی سے محبت کرتی ہے۔

لگن۔ انسانی زندگی میں، کبھی محبت نہ کرنے سے محبت کر کے کھو دینا بہتر ہے۔

مین ہاری۔ محبت ایک بے نفس قربانی ہے طویل اور جگر دوز۔

بہن۔ بھائی کا رشتہ دنیاوی رشتہ ہے بہن کا رشتہ دھرم کا رشتہ ہے۔ یہ پاکیزگی، سادگی۔ قربانی اور محبت کا رشتہ ہے۔

مسافر۔ دولت سے آدمی کا جی بھر جائے۔ مگر محبت سے نہیں بھرتا۔

کھلونا۔ دھرم نیا پریم پاپ ہے۔

سرخ پوشوں کا کیمپ کھلگیا

چارسدہ، ۲۲ جولائی۔ بالکل دیہاتی فضا میں خان عبدالغفار خاں نے آج پشاور سے تقریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر سرور باب میں خدائی خدمتگاروں کے کیمپ کا افتتاح کیا۔ تقریب سادگی کیساتھ ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر گڑ اور شربت تقسیم کیا گیا۔ خان عبدالغفار خاں نے ایک گڑھا کھودا اُسمیں آبی گاڑھی جبر جبر ڈالا گیا۔ اس سادہ طریقہ پر جس کام کی ابتدا کی گئی اُس سے خانصاحب کو اُمید ہے کہ وہ خود کفالتی مرکز قائم کریں گے۔ جہاں ان کارکنوں کو جو قومی کام کرنا چاہتے ہیں رہنے کیلئے کافی جگہ اور کھانے کیلئے کافی روٹی ملے گی۔ اس موقعہ پر ۲۰۰ سرخ پوش خان عبدالغفار خاں کے چاروں طرف قطار باندھے کھڑے تھے۔ آپنے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے دیرینہ خواب پورے ہو گئے کیمپ کھلنے سے خدائی خدمتگار تحریک کی اصلی تیاری شروع ہو گئی میں یہاں رہوں گا اور یہیں مروں گا اور میری خواہش ہے کہ مجھے یہیں دفن کیا جائے۔ آخر میں دعا مانگی گئی۔

اقوال زریں

نفس پرستی اور محبت میں بہت فرق ہے

غیبت کا سننے والا خود غیبت کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

غصہ تیز رو گھوڑے کے مانند ہے، جو خود ہی دوڑ دوڑ کر ہانپ جاتا ہے۔

علم وہ آئینہ ہے، جس میں عیب و ہنر کی صورت نظر آتی ہے۔

کاروبار میں نوجوانوں کی ناکامیابی کا بڑا راز یہ ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایک جگہ پر جمع نہیں کرتے۔

ایک ہی غلط قدم تمہیں بلندی سے گرا سکتا ہے

سستی شیطان کا سرہانہ ہے

موج تبسم

بیٹا۔ اماں اگر مجھ سے آئینہ ٹوٹ جائے تو کیا کرو؟

اماں! دھکا کر، جس سے میرا آئینہ ٹوٹے گا اُسے رسی سے باندھ کر خوب پیٹوں گی۔

بیٹا۔ اچھا رسی تیار رکھنا۔ بابوجی سے تمہارا آئینہ ابھی ٹوٹ گیا ہے۔

نوجوان۔ کیا میں آپ کی شادی میں شریک ہو سکتا ہوں۔

محبوبہ۔ جناب میں تو ابھی منسوب بھی نہیں ہوئی ہوں۔

نوجوان (بہت خوش ہو کر) اچھا مجھے دولہا کی حیثیت سے اپنی شادی میں شریک ہونے کی اجازت دیجئے۔

ایک شخص نے ایک گراموفون خریدا۔ اور سال بھر بعد اسی دوکان پر واپس لیکر آیا۔

دوکاندار۔ مگر ایک سال بعد کوئی چیز واپس نہیں لی جا سکتی

گاہک۔ میں اسے واپس کرنے تو نہیں آیا اسکی سوئی گھس گئی ہے وہ نئی بدل دو۔

دلچسپ معلومات

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں لمبے تڑنگوں کا ایک ایسا خاندان ہے جسے انسانوں کا خاندان کے بجائے اگر دیووں کا خاندان کہا جائے، تو زیادہ مناسب ہے۔ اس خاندان کا باپ ایک کسان تھا۔ جس کا قد ۶ فٹ لمبا۔ بڑے لڑکے کا قد ۶½ فٹ ہے۔ دوسرے لڑکے کا قد ۶½ فٹ۔ تیسرا لڑکا ۶ فٹ ۱۳ انچ لمبا ہے۔ اور دو بیٹیوں کے قد ۶ فٹ دو انچ ہیں۔

انگلستان کے ساحل کا رقبہ ۲۳۰۰ میل ہے اور اسکاٹ لینڈ کا ۲۵۰۰ میل۔ کل ۴۸۰۰ میل ہے۔

اسکاٹ لینڈ کا ساحل اتنا ہموار اور کٹا ہوا ہے کہ اس میں کوئی مقام سمندر سے ۴۰ میل سے زیادہ نہیں ہے۔

جزائر برطانیہ کے گرد سمندروں کی زیادہ سے زیادہ گہرائی چھ سو فٹ تک ہے۔

دریائے ٹیمز کی لمبائی ۲۱۰ میل ہے جس میں ۶۰ میل تک جہازرانی ہوتی ہے۔

جاپانیوں کو مہاتما گاندھی کی تنبیہ

مہاتما گاندھی نے "ہر جاپانی کے نام" کے عنوان سے "ہریجن" میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ:-

"میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس حقیقت کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ رہیں کہ آپ کو افسوسناک مغالطہ شکنی ہوگی اگر آپ یقین رکھتے ہیں کہ ہندوستان میں آپ کا رضاکارانہ خیر مقدم کیا جائے گا۔ آپ کو شدید طور پر غلط اطلاع دی گئی ہے (میں جانتا ہوں کہ ایسا ہی ہے) کہ ہم نے اس خاص وقت کو اسلئے سول نافرمانی کی غرض سے منتخب کیا ہے کہ ہندوستان پر جاپانی حملہ ہونے والا ہے۔ اگر ہم برطانیہ کی مشکلات کو اپنے فائدہ کی صورت میں تبدیل کرنا چاہتے تو ہم اب سے تین سال پہلے کر سکتے تھے جب یہ جنگ چھڑی تھی۔

مجھے فوراً ہی یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ اگرچہ میرے دل میں آپ کے لئے کوئی بدخواہی نہیں ہے لیکن میں چین پر آپ کے حملہ کو سخت ناپسند کرتا ہوں آپ اپنی عظیم بلندیوں سے سامراجی حوصلوں پر اُترے ہیں آپ کا یہ حوصلہ پورا نہ ہوگا۔ اور آپ ہندوستان کا حصہ بخرا کرنے کے لئے آلہ کار ثابت ہو سکتے ہیں۔ پس آپ ناخواستہ طور پر عالمگیر فیڈریشن اور برادری کو روکیں گے جس کے بغیر انسانیت کے لئے کوئی اُمید نہیں ہو سکتی۔

پچاس سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ میں لندن میں ایک ۱۸ سالہ نوعمر تھا۔ اس زمانہ میں میں نے سر ایڈون آرنلڈ کی تحریروں کے ذریعہ آپ کی قوم کے بہت سے اعلیٰ خوبیوں کی قدر سیکھی۔ میرے اندر ایک سنسنی دوڑ گئی جب جنوبی افریقہ میں میں نے روسی فوجوں پر آپ کی شاندار فتح کا حال پڑھا۔ ۱۹۱۵ء میں ہندوستان سے جنوبی افریقہ آنے پر جاپانی بھکشوؤں سے میرا قریبی سابقہ پڑا جو وقتاً فوقتاً ہمارے آشرم کے ممبر کی حیثیت سے رہے۔ ان میں سے ایک تو سیواگرام میں ابھی آشرم کا شاندار ممبر رہا اور اس کا احساس فرض۔ اسکا اعلیٰ کیرکٹر۔ روزانہ مناجات میں اسکی لازوال عابدانہ محبت۔ تبدیل شدہ حالات میں گہرائی۔ اور اسکی قدرتی مسکراہٹ نے جو اسکی اندرونی شانتی کی مین ثبوت تھی اسے ہم سب میں ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ لیکن چونکہ آپ نے برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے، اسے ہم سے چھین لیا گیا۔ اور ہم ایک عزیز دوست کی حیثیت سے اسکی مفارقت محسوس کرتے ہیں۔ اس نے اپنی روزانہ مناجات اپنے پیچھے ایک یادگار کی حیثیت سے چھوڑی ہے۔ اور وہ چھوٹا سا ڈھول ہے جس سے ہم اپنی صبح شام کی پرارتھنا کرتے ہیں۔

ان خوشگوار یادگاروں کے پس منظر میں مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہے کہ جیسا میں سمجھتا ہوں آپ نے بغیر کسی اشتعال کے چین پر حملہ کر دیا۔ اور اگر اطلاعات صحیح ہیں تو آپ نے اس عظیم اور پرانی سرزمین کو تباہ کر دیا۔

یہ تو آپ کی جائز حوصلہ مندی تھی کہ دنیا کی عظیم قوموں میں برابر کا حصہ لیا جائے۔ لیکن حوصلہ مندی کے لئے محوری طاقتوں سے آپ کا ملنا اور چین پر حملہ کرنا بلاشبہ اس حوصلہ مندی کے لئے ناقابل جواز بہانہ تھا۔ میرے خیال میں تو آپ کو اس بات پر فخر ہونا چاہیئے تھا کہ وہ عظیم اور قدیم قوم جس کے ادب کو آپ نے اپنایا۔ آپ کی پڑوسی ہے ایک دوسرے کی تاریخ۔ روایت، اور ادب سمجھنے سے ایک دوسرے کا دوست ہو جانا چاہیئے تھا۔ نہ یہ کہ آپ اس طرح دشمن بن جائیں۔ جیسے کہ آج بنے ہوئے ہیں۔

اگر میں آزاد ہوتا اور اگر مجھے آپ اپنے ملک میں آنے دیتے تو اگرچہ میں کمزور ہوں لیکن میں اپنی صحت بلکہ جان کو بھی خطرے میں ڈال کر آپ کے ملک میں آ کر یہ اپیل کرنے سے باز نہ رہتا کہ چین کے ساتھ اور دنیا کے ساتھ اور اپنے لئے اپنے ساتھ آپ جو زیادتی کر رہے ہیں اُس سے باز آ جائیں لیکن آج مجھے ایسی آزادی حاصل نہیں ہے اور ہماری یہ عجیب پوزیشن ہے۔ کہ ہمیں ایک ایسے سامراج کی مخالفت کرنی ہے جسے ہم آپ کے سامراج یا نازی ازم سے کم ناپسند نہیں کرتے۔ اس کی مخالفت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم برطانوی عوام کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ ہم تو اُن کے خیالات تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری بغاوت کو برطانی راج کے خلاف ایک غیر مسلح بغاوت ہے۔ ملک میں ایک اہم پارٹی غیر ملکی حکمرانوں کے ساتھ ایک زندگی اور موت کے، مگر دوستانہ تنازعہ میں مبتلا ہے۔

ہندوستان سے برطانی طاقت کی واپسی کے مطالبہ کے متعلق ہماری تحریک کے متعلق کوئی غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے۔ حقیقت میں اگر ہم ہندوستان کی آزادی کے بارے میں آپ کی بینہ تشویش کا یقین کر لیں تو پھر برطانیہ کے اسے تسلیم کر لینے سے ہندوستان پر حملے کے لئے آپ کو کوئی بہانہ نہ رہنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں آپ کا مبینہ دعوےٰ چین پر آپ کے جارحانہ حملہ کے ساتھ موزوں نہیں معلوم ہوتا۔

میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس مغالطہ میں ہیں کہ ہندوستان میں آپ کا رضاکارانہ خیر مقدم کیا جائے گا تو آپ کو افسوسناک مغالطہ شکنی ہوگی۔

برطانیوں کے واپس جانے کے متعلق تحریک کی غرض و مقصد یہ ہے کہ ہندوستان آزاد ہو کر تمام فوجیت و سامراجیت کا مقابلہ کرے۔ چاہے وہ برطانی سامراج ہو یا جرمن نازی ازم ہو۔ یا آپ کی قسم کا سامراج ہو۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہم دنیا کی فوجیت کے بے شرم تماشائی رہیں گے۔ باوجود اپنے اس یقین کے کہ عدم تشدد کی صورت میں ہمارے پاس فوجی اسپرٹ اور حوصلہ کا موزوں جواب ہے۔

ذاتی طور پر مجھے یہ خوف ہے کہ بغیر آزادی ہند کا اعلان کیے اتحادی قومیں اس قابل نہ ہوں گی کہ اس محوری تگڈم کو شکست دیں جس نے تشدد کو مذہب کے حد احترام تک پہونچا دیا ہے۔ اتحادی آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو شکست نہیں دے سکتے۔ جبتک کہ وہ بے رحمانہ اور ماہرانہ فن جنگ میں آپ سے بازی نہ لیجائیں۔

اگر انہوں نے اس کی نقل کی تو اُن کا یہ اعلان کہ ہم دنیا کو جمہوریت اور شخصی آزادی کے لئے محفوظ رکھیں گے خاک میں ملجائے گا۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ وہ آپ کی بے رحمی کی نقل سے اسی صورت میں بچ سکتے ہیں جب یہ اعلان کر دیں اور مان لیں کہ ہندوستان آزاد ہے۔ اور ہندوستان کی بے دلی کو رضاکارانہ تعاون میں بدل دیں۔

برطانیہ اور اتحادیوں سے ہم نے انصاف کے نام پر اپیل کی ہے کہ وہ خود اپنے مفاد میں اپنے دعوؤں کا ثبوت دیں۔ آپ سے میں انسانیت کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ میرے لئے یہ حیرت کی بات ہے کہ آپ کو یہ نہیں سوجھتا کہ بیرحمانہ جنگ کسی ایک کا خاص حصہ نہیں ہے۔ اگر اتحادی نہیں تو کوئی اور طاقت یقیناً آپ کے طریقوں سے بھی بڑھ کر طریقے اختیار کرے گی۔ اور آپ کو آپ ہی کے ہتھیاروں سے مار دے گی۔ اور اگر آپ جیت بھی گئے تو آپ آئندہ نسلوں کے لئے کوئی قابل فخر ورثہ نہ چھوڑیں گے۔ آئندہ نسلیں ظالمانہ کارروائیوں پر فخر نہیں کر سکتیں۔ چاہے ان میں کتنی ہی ہنرمندی کا اظہار کیوں نہ کیا گیا ہو؟ اگر آپ جیت گئے تو اس سے یہ ثابت نہ ہوگا کہ آپ حق پر تھے اس سے صرف یہ ثابت ہوگا کہ آپ کی تباہ کاری کی قوت زیادہ تھی۔ ظاہر ہے کہ اس کا اطلاق اتحادیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اگر انہوں نے بھی یہ ایماندارانہ اور منصفانہ کام نہ کیا۔ کہ ہندوستان کو آزاد کر دیں اور اس طرح پر اپنے خلوص کا ثبوت دیں۔ اور اسی طرح ایشیا اور افریقہ کے دوسرے باشندے کو آزاد کر دیں۔

برطانیہ سے ہماری جو اپیل ہے اُسکے ساتھ ہماری یہ پیشکش بھی ہے کہ اتحادیوں کو ہندوستان میں اپنی فوج رکھنے دی جائے۔ یہ پیشکش اس ثبوت کے لئے ہے کہ ہم اتحادیوں کے کاز کو کسی طرح نقصان نہیں پہونچانا چاہتے۔ اور تاکہ آپ کا یہ مغالطہ دور ہو جائے کہ جس ملک کو برطانیہ نے خالی کیا ہے۔ اس میں صرف ہم کو قدم رکھ دینا ہے اس بات کو دوہرانے کی ضرورت نہیں کہ اگر آپ کوئی ایسا خیال رکھتے ہیں اور اسے پورا کریں گے تو ہم اس تمام قوت کے ساتھ آپ کا مقابلہ کرنے سے گریز نہ کریں گے۔ جو ہمارا ملک جمع کر سکتا ہے۔ میں اس اُمید میں آپ سے اپیل کر رہا ہوں کہ ہماری تحریک سے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر صحیح جانب بھی اثر پڑ سکتا ہے اور آپ کو اور اُن کو ایسے راستہ سے باز رکھ سکتا ہے جس کا لازمی نتیجہ آپ کی اخلاقی شکست کی صورت میں ہوگا۔ اور انسانی آبادی مشینی انسانوں کی سی رہ جائیگی۔ آپ سے میری اپیل کے جواب میں اُمید اس سے بھی بہت کم ہے جتنی کہ برطانیہ سے ہے۔ میں جانتا ہوں کہ برطانی الفاظ احساس سے خالی نہیں ہے اور وہ مجھے جانتے ہیں میں آپکو اتنا نہیں جانتا کہ رائے قائم کر سکوں۔ بہرحال مجھے فطرت انسانی پر یقین کامل ہے اور اسی یقین کے بھروسہ پر میں نے آپسے یہ اپیل کی ہے۔

افسانہ

انکشاف

سوسائٹی کی ایک تاریک داستان

(از جناب شیر محمد صاحب اختر)

ذیل کا افسانہ سوسائٹی کے ان تاریک واقعات کا مرقع ہے جو آئے دن ہماری نظر سے گزرتے رہتے ہیں۔ اس افسانہ میں ایک غریب و مجبور انسان کے گھر کی تباہی کی نہایت عبرت انگیز سرگذشت ہے ہم کو اُمید ہے کہ یہ افسانہ فنی نقطۂ نظر سے بیحد پسند کیا جائے گا۔

اندھیری رات میں قصبہ کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کس قدر حسین اور پیارے دکھائی دیتے تھے؟ یہ تارے تھے جنہیں رمضانی روشن کرتا تھا۔ آسمان پر بیشمار تارے اگر چاند کی روشنی مستعار لے کر ٹمٹما سکتے ہیں تو کیا قصبے کے چراغ ان سے کم تھے۔؟ جنہیں دوسرا چاند۔ رمضانی روشن کرتا تھا۔ آخری چراغ جلانے کے بعد اُسے اپنا بوجھ ہلکا سا محسوس ہونے لگتا۔ وہ ذرا سستانے کے لئے یا اپنی تخلیق پر ایک اطمینان کی نگاہ ڈالنے کے لئے ذرا رک جاتا اور غنیمت سمجھتا کہ صدر میونسپلٹی کی عنایت سے اُسے یہ نوکری مل گئی۔

وہ دور کھڑا شہر کا نظارہ کیا کرتا تھا سارا شہر اس کے سامنے ہوتا۔ وہ بلندی سے اونچے مکانوں کو دیکھتا۔ اسے ایسا معلوم ہوتا کہ انسانوں کے مل بیٹھنے کا نتیجہ ہے کہ ویرانوں میں بستیاں آباد ہو جاتی ہیں۔ لیکن ایسا نہ تھا۔ اُسے قصبہ والوں کا دل میٹھا معلوم تھا۔ اُن کا اس سے برا سلوک ہی اُن کی ہمدردی اور میل ملاپ کا ایک بیّن نمونہ تھا۔ ایک گھر تعمیر ہوا تو دوسرا اُس کے ساتھ نہیں بنتا۔ جس سے معلوم ہو کہ لوگوں کو آپس میں پیار ہے بلکہ اس کے سامنے گھر بنایا جاتا ہے تاکہ مقابلہ کیا جائے۔ ایک دشمن کی طرح جو راہ روکے کھڑا ہو۔ مقابل کا مکان پہلے مکان کے نظارے کو خراب کر دیتا ہے۔ قصبے میں نت نئے جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ کیا یہ بھی اداد باہمی اور مل بیٹھنے کا نتیجہ تھے۔ اور ان باہمی تعلقات کا نتیجہ ہی شاید جنگ ہو۔ وہ خوب جانتا تھا کہ گھرانے کے وہ تمام افراد جو دوسروں کے مقابلے میں اکٹھے جان تک دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ گھر میں خود رات دن دست و گریباں ہوتے رہتے ہیں۔

وہ دور کیوں جاتا؟ خود اس کے گھر کی کیا حالت تھی؟ اس کی بیوی اُس کی رفیقہ حیات تھی۔ یا دشمن؟ اس نے کئی بار "ٹھرا" پیا۔ کس لئے؟ تاکہ وہ گھر کی ناچاقی کو بھول جائے۔ تھوڑی دیر کی خود فراموشی کے لئے اُس نے گناہ کیا۔ شراب کو منہ لگایا صرف اس لئے تاکہ اس رسوائی کو بھول جائے جو اُسے آبرو باختہ بیوی کی وجہ سے اُٹھانی پڑ رہی ہے۔

وہ اس رات کیوں گشت پہ نکلا؟ وہ جانتا تھا کہ ٹھیکہ دار اور میونسپل کمیٹی کا جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور اُس نے تیل دینا بند کر دیا تھا۔ اس رات وہ چراغوں میں تیل نہ ڈال سکا۔ لیکن وہ حسب معمول سیڑھی اُٹھائے جا رہا تھا۔ تاکہ جن چراغوں میں گذشتہ رات کا بچا کھچا تیل ہو تو ان کو جلا دے۔ لیکن اُس نے دیکھا کہ تمام شہر اس کے خلاف ہو رہا ہے۔ گویا اس رات چراغ روشن نہ ہونے میں سارا قصور رمضانی کا تھا۔ نزلہ ہمیشہ عضو ضعیف پہ گرتا ہے۔

قصبے کے شرابی لڑکوں کو اسے چھیڑنے اور تنگ کرنے کا موقع ہاتھ آ گیا۔ وہ چلانے لگے:-

"رمضانی چچا! تمہاری بیوی کا حال کیسا ہے؟ آج تمہیں چھٹی ہے ذرا گھر کی خبر لو۔"

بیوی کا تذکرہ یوں بر سر عام سن کر وہ آگ بگولا ہو گیا بچوں کا شور بڑوں کے قہقہہ بڑھتے جا رہے تھے وہ ان آوازوں کو برداشت نہ کر سکا۔ وہ غصہ سے دیوانہ ہو رہا تھا اس شور و غل سے بھاگنا چاہتا تھا لیکن اُسے بھاگنے کون دیتا؟ وہ سیڑھی کندھوں پر رکھے ایک گلی میں گھس گیا۔ اور ایک چراغ کے کھمبے کیساتھ سیڑھی لگا کر اُسے جلانے کے بہانے اوپر چڑھ گیا۔ شاید اس کا خیال تھا کہ لوگ اس طرح اُسکا پیچھا کرنا چھوڑ دیں گے۔ لیکن اس کا خیال غلط نکلا۔

لڑکوں کا گروہ ابھی تک چلا رہا تھا:-

"چچا رمضانی! جا کر بیوی کی خبر لو۔"

بیچارے کا غصہ حسرت و نامرادی میں تبدیل ہو گیا۔ جب کوئی جانور اپنے آپ کو ہر طرف سے شکاریوں میں گھرا پائے اور اُس کے تمام راستے مسدود ہو جائیں تو پھر وہ مایوس ہو کر اپنی زندگی کو ان شکاریوں کے رحم پر چھوڑ دیتا ہے۔ یہی حال رمضانی کا ہوا۔ بیچارے نے کھمبے کا سہارا لے کر چند لمحات کے لئے منہ دوسری طرف کر لیا۔ ایک شرارتی لڑکے نے موقع پا کر اس کے پاؤں تلے سے سیڑھی کو کھینچ لیا اور بیچارہ رمضانی ہوا میں معلق رہ گیا۔

فرط غم سے اُس کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ لوگ اُسے کیوں اسقدر تنگ کرتے تھے۔ اُس نے ان کا کیا بگاڑا تھا؟ اور پھر اس کی گھریلو زندگی سے انہیں کیوں اس قدر دلچسپی تھی۔ اس نے کبھی جا کر ستانے والوں کے خانگی حالات میں دخل نہیں دیا تھا۔ آج چراغ نہیں جل سکے تو وہ چاہتے ہیں کہ وہ گھر جا کر بیوی کو قتل کر ڈالے اس کے آشنا کو مار ڈالے۔ اگر وہ خراب ہے تو انہیں کیا؟ اسکی بیوی ہے۔

اس کے ذمہ دو فرض تھے۔ چراغ روشن کرنا اور بیوی کی حفاظت پہلا فرض زیادہ ضروری ہے جسے سالہا سال سے وہ پورا کرتا چلا آ رہا ہے۔ دوسرے فرض میں اُس سے کوتاہی ہو جاتی تھی۔ لیکن آج وہ کچھ نہ کچھ کر کے دم لیگا۔

اُس نے چلا کر سیڑھی لانے کو کہا۔ دو تین آدمیوں نے اس عملی مذاق کو ختم کرتے ہوئے سیڑھی لا کر کھمبے کیساتھ رکھ دی۔ وہ نیچے اُترا۔ اُس کی آنکھوں میں غصہ خون بن کر اُتر آیا تھا۔ وہ فوراً گھر کی طرف روانہ ہوا۔

"تمہارے پاس چاقو ہے" مجمع میں سے ایک نے دوسرے سے ہنس کر کہا۔

"ہاں ہے تو سہی" دوسرے نے فوراً جواب دیا۔

"تو ذرا رمضانی کو دے دو — بیوی کے آشنا کو مارنے جا رہا ہے وہ —"

رمضانی نے چاقو لے لیا اور ان لوگوں کے آگے آگے وہ گھر کی طرف چلا جا رہا تھا۔ تاریک رات میں وہ کئی جگہ ٹھوکریں کھا کر گرتے گرتے بچا۔ پھر بھی وہ ایک طوفان کی طرح بڑھا جا رہا تھا اس کے پیچھے ہجوم کا شور اور بھی بڑھتا گیا۔

"چلے آؤ! چلے آؤ! دیکھنا رمضانی آج کیسے دونوں کا صفایا کرتا ہے۔" وہ پیچھے مڑ کر بار بار یہ الفاظ کہتا جاتا تھا۔

جہاں تک یہ مذاق تھا۔ لوگوں کو اس سے دلچسپی رہی لیکن جونہی اُنہیں موقع کی نزاکت کا احساس ہوا آہستہ آہستہ ہجوم کم ہونے لگا۔ لوگ ذرا حقیقت سے دوچار ہونے سے گھبراتے ہیں نہ جانے رمضانی کی بیوی کا آشنا ان میں سے کسی کا باپ۔ بھائی یا چچا ہی ہو۔ جب وہ گھر کے قریب پہونچا تو صرف چار آدمی اور چند لڑکے رہ گئے تھے۔ تماشہ دیکھنے کے لئے، بلکہ معاملہ کو حد سے بڑھنے سے روکنے کے لئے وہ نہیں چاہتے تھے کہ مذاق ایک المیہ صورت اختیار کرے۔ جب وہ گھر کے دروازے پر پہونچا تو اُنھوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ لیا اور اسے شراب کی دعوت دی۔ لیکن آج وہ غم غلط کرنا نہ چاہتا تھا بلکہ غم کی وجہ کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ غضبناک ہو رہا تھا۔ اُس نے ایک ہی جھٹکے میں بازوؤں کو چھڑا لیا اور زور زور سے دروازہ پر دستک دینے لگا۔

"دروازہ کھولو! دروازہ! جلدی کرو"

لوگ اسے سمجھا رہے تھے کہ ہوش سے کام لو لیکن اس کا غصہ بڑھتا ہی جاتا تھا۔

"مجھے چھوڑ دو ورنہ تم سب کو بھی قتل کر دوں گا"! کھلا ہوا چاقو اُس کے ہاتھ میں تھا۔

اس دھمکی کا اثر ہوا اور لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ انھیں ڈر تھا کہ رمضانی بیوقوف سا ہے کہیں حملہ نہ کر دے۔ اندر سے کواڑ کی زنجیر کھلنے کی آواز آئی۔ اُس نے دروازے کو زور سے

ہے۔ یہی حال رمضانی کا تھا وہ اندر کیا داخل ہوا گھر میں ایک طوفان برپا ہو گیا۔ اس نے جاتے ہی بیوی کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر دے مارا۔ بیوی کی چیخ نکلی۔ لیکن اُس کے ہاتھ میں چاقو اور آنکھوں میں خون دیکھ کر وہ سراسیمہ رہ گئی۔

وہ دیوانوں کی طرح چارپائی کے نیچے۔ کونوں میں۔ سامان کے پیچھے کسی کو تلاش کر رہا تھا۔

"وہ چلّایا — کہاں ہے وہ — کہاں ہے"؟

"بیوی نے پوچھا:۔ کون کہاں ہے؟ کیا تم پی آئے ہو یا دیوانے ہو گئے ہو"؟

گلی میں ہجوم پھر بڑھ گیا تھا۔ رمضانی کی آواز اور اس کی بیوی کی چیخ سن کر ہمسایوں نے کھڑکیوں سے جھانکنا شروع کر دیا۔

"کیا بات ہے دوست؟" ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔

"رمضانی بیوی کو قتل کر دے گا" ایک کھڑکی والی دوسری سے کہہ رہی تھی۔

اندر سے لاتوں گھوں اور دروازوں پر دھکے لگنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

"کہاں ہے وہ — میں آج دونوں کا خون کر دوں گا کمینے کہیں کے"

"لیکن کون"؟

"تمہارا یار! اور کون؟ جسے دیکھنے کے لئے لوگ نیچے جمع ہیں"

گھر کا کونہ کونہ اُس نے چھان مارا لیکن کسی دوسرے شخص کا اُسمیں پتہ نہ تھا۔ وہ حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہوا؟ تمام گاؤں میں جس کے قصے مشہور تھے وہ وہاں موجود نہ تھا۔ اچانک اس کی نگاہ ایک بند کھڑکی کی طرف گئی جو مکان کے پچھواڑے کھلتی تھی۔

"اس کھڑکی کو کھول دو" اُس نے بیوی کو حکم دیا۔ لیکن اُس نے ذرا پس و پیش کیا۔ وہ خود بجلی کی طرح اس طرف لپکا، اور ایک لمحہ میں کھڑکی کھل گئی۔ اُس نے باہر جھانک کر دیکھا۔ لیکن وہیں کا وہیں ٹھٹھر کر کھڑا ہو گیا چاقو اُس کے ہاتھ سے گر پڑا۔ غضبناک رمضانی پتھر کا بت بن گیا۔ کھڑکی کے سہارے سے میونسپل کمیٹی کی سب کمیٹی کا صدر لٹک رہا تھا۔

"سرکار! آپ یہاں کیوں لٹکے ہوئے ہیں؟"

— وہ رکتے رکتے بولا "لائیے! ہاتھ میں حضور کو اوپر کھینچ لوں ...... حضور ذرا سنبھل کر پاؤں رکھئے"

جب صدر اندر گیا۔ تو رمضانی بیوی کے بیوی کے منہ پر تھپڑ لگاتے ہوئے بولا

"کمینی کہیں کی تو نے حضور کو چھپایا کہاں؟ اگر سرکار گر پڑتے تو ...... ؟ سرکار لائیے میں آپ کے کپڑے جھاڑ دوں، سب گرد آلو ہو گئے ہیں — لیکن سرکار آپ نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا۔؟

— (باہر سے شور سن کر) سرکار! آپ ذرا اوپر والے دالان میں جا کر چھپ جائیں۔ اور پھر —؟

طوفان جب تھم جائے تو فضا میں ایک سکھان سا پیدا ہو جاتا ہے۔ طوفان کی یادگار صرف ٹوٹے ہوئے درخت بے ترتیب تنے۔ اور تباہ برباد آشیاں رہجاتے ہیں۔ یہی حال رمضانی کا تھا اس کے سامنے اسکا تباہ و برباد آشیاں تھا لیکن اس کے دماغ میں سکون آ چکا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ گلی کی طرف گیا اور اُوپر کی کھڑکی سے پکارا۔

"کمینو! تم ابھی تک یہیں ہو! اچھی کتو! تم نے کیا سمجھا تھا۔؟ میں اتنا بیوقوف ہوں کہ اپنی ہی بیوی کو قتل کر دوں گا — شرم نہیں آتی۔ دوسروں کے گھر کو برباد کر کے تماشا دیکھنے آ جاتے ہیں۔

"جاؤ — اپنے گھروں کی خبر لو — ورنہ"

لوگوں کو پہلی بار یہ جواب سننا پڑا۔ ہجوم چند منٹوں میں منتشر ہو گیا۔ اور پھر ایک خاموشی سی طاری ہو گئی۔

— اور رمضانی ایک گہرے سوچ میں پڑ گیا۔ آج اسے معلوم ہوا کہ سب کمیٹی کے صدر کی اس پر کیوں غیر معمولی عنایت تھی۔

---

* میں کسی طاقت کے سامنے خواہ وہ جاپان ہو یا اور کوئی جھکنے کے بجائے گولی کھانا پسند کروں گا۔

ڈیلی ٹیلیگراف کی بکواس

لندن ۲۳ جولائی۔ برطانی اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ روز بروز یہ بات زیادہ مشکوک ہوتی جا رہی ہے کہ اگر سول نافرمانی شروع ہوئی تو وہ کچھ مقامی گڑبڑ سے زیادہ نہ کر سکے گی۔ واردھا کا رزولیوشن ہندوستان کی ذہنیت کا نہیں کانگریسی ذہنیت کا نہیں بلکہ اُن تھوڑے خود ساختہ سیاسی خود غرضوں کا ترجمان ہے جو اپنی شان و شوکت کے علاوہ کسی اور بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ جو اپنی چالبازیوں کو کامیاب بنانے کے لئے تمام ملک کے مستقبل کو خطرے میں ڈالنے کے لئے تیار ہیں۔ اب تو وہ یہ بات ثابت کر رہے ہیں جو عرصہ سے موضع شبہ میں تھی کہ ان کا مقصد محض ایجی ٹیشن ہے۔ اور وہ اپنے ایجی ٹیشن کو نتیجہ سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ یہ دیکھنا ہے کہ آیا آیندہ مہینہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی مسٹر گاندھی کی وہ اسکیم منظور کرے گی۔ جس کا مقصد متحدہ قوتوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنا ہے۔ یہ بات بھی امکان سے باہر نہیں ہے کہ اس پارٹی کے حلقہ میں وسیع اور اپاہج کرنے والی پھوٹ پیدا ہو جائے۔ بہر حال اسکا کوئی امکان نہیں ہے کہ برطانیہ اعظم مزید رعایتیں دے کر کانگریس سے سودے بازی کرے اور کبھی بدمزاجی کے نئے مظاہروں اور نئی جھڑکیوں کو دعوت دے۔ اگر مسٹر گاندھی کی اسکیموں نے کوشش جنگ میں خلل اندازی کی تو حکومت کا عمل پیدا ہونے والے حالات کے مطابق ہوگا۔ خود ملوں کی جھنجھناہٹ پر ہندوستان اور اتحادی قوموں کو مجرم نہیں قرار دیا جا سکتا۔

ڈیلی ہیرلڈ کی رائے

لندن ۲۳ جولائی۔ ڈیلی ہیرلڈ جو برطانی لیبر پارٹی کا نفس ناطقہ ہے لکھتا ہے کہ جو ہندوستانی سول نافرمانی کی نئی تحریک کا اہتمام کر رہے ہیں اُن میں خیال نہیں بلکہ احساس عقل نہیں بلکہ جذبہ کام کر رہا ہے۔ ان کے احساسات ہی ہمارے احساسات ہیں۔ ہم ان کے جذبات میں شریک ہیں۔ اور انہیں اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق برطانی پارلیمنٹ اور برطانی قوم کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ اور ہم برطانی لیبر پارٹی والے اپنے ہندوستانی ساتھیوں کے لئے بیکار نہیں لڑے، ہم نتیجہ دکھا سکتے ہیں۔ وہ نتیجہ ایسے تو نہیں کہ ہماری پوری اُمید بر آئی ہو۔ لیکن اب تک سول نافرمانی کی منفی اصطلاح سے جو کچھ حاصل ہوا اُس سے وہ نتیجے کہیں زیادہ ہیں۔ ہم ہندوستان کے نام نہاد حاکموں میں کام کرتے ہیں۔ جن کے نام پر ہندوستانی عوام پر حکومت کی جاتی ہے۔ اور ہم تیزی کیساتھ یہ روایت توڑ رہے ہیں کہ برطانی حکومت کو یہ خدائی دنیوی حق حاصل ہے کہ ہندوستان پر راج کرے۔ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کو یہ حق حاصل ہے کہ کرپس مشن کی تجویزوں کو ناکافی بتا کر مذمت کریں۔ لیکن اگر وہ انھیں حقیر بتائیں تو وہ غیر فیاض اور بیوقوف ہیں۔ اور یہ اُن کی سیاسی حماقت ہے کہ ان تجویزوں میں انہیں پابند کن مسلہ نظر نہیں آتا۔ کہ ہندوستان کو دوسری اتحادی قوموں کے ساتھ برابر کا حق ہوگا۔

ہم یہ نہیں کہتے اور نہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ سر کرپس کی تجویزیں مکمل تھیں۔ ہم نے آپس کی گفت و شنید کو فیصلہ کن نہیں قرار دیا۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سیاسی اختلافات کیلئے کوشش ہو سکتی ہے اور ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر کانگریس کے لیڈروں نے سول نافرمانی کی تحریک چلا کر آشوب کو قریب تر لانے پر اصرار کیا تو ہم کیا مدد کر سکتے ہیں۔؟

اس طریقہ پر وہ برطانی نظم و نسق کے چند بچے کھچے سخت جانوں کو پریشان کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ خطرناک طریقہ پر قیمت ادا کر کے ایسا کریں گے۔ برطانی رائے عامہ تیزی سے ہندوستان کے ساتھ مکمل اور پر جوش رفاقت کی جانب بڑھ رہی ہے۔ وہ اگر بدلی نہیں تو رک جائے گی۔ ہم برطانی رائے عامہ کے اس رجحان کی ہمت افزائی کرتے رہے ہیں اور اس میں سرعت پیدا کرتے رہے ہیں۔ ہماری ان کوششوں پر پانی پھر جائیگا اور خود اُن کے ملک کا بچاؤ محوری سامراجیوں کے حملہ کے مقابلہ میں کمزور ہو جائیگا۔ اور اگر یہ حملہ کامیاب ہو گیا تو تمام ہندوستان جاپان کے راج کے نیچے ہوگا۔

نیوز کرانیکل

لندن ۲۱ جولائی۔ برطانیہ کی مختلف اخباروں میں ہندوستانی نامہ نگاروں کے ذریعہ آئی ہوئی خبریں شائع ہو رہی ہیں اخبار نیوز کرانیکل کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو سوکھے درخت کے ٹھنٹھ پر کھڑے ہوئے لوگوں کو آخری جدوجہد کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ جو حکومت کے مقابلہ میں ہوگی۔ اور مہاتما گاندھی نے یہ کہا ہے کہ میں تدریج تحریک میں گرمی پہونچانا چاہتا ہوں۔ لیکن برطانویں نے حوصلہ افزا جواب نہ دیا تو پھر میں گرمی پہونچانے والا لیمپ پورے زور شور سے روشن کروں گا۔

یہاں کے عوام کانگریس پارٹی کے ان دونوں لیڈروں کے تازہ ترین حملوں سے پریشان نہیں ہیں کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں ہندوستان کے وفادار اور بہادروں کی ترجمانی نہیں کرتے۔ برطانی عوام کو تو صرف ایک مقصد پریشان کر سکتا ہے اور وہ وائسرائے کی حکومت کا یہ نقص ہوگا کہ اگر وہ مسٹر گاندھی کو اس عظیم کوشش جنگ میں خلل اندازی سے باز نہ رکھ سکے۔ جو جاپانیوں کو برما اور چین سے باہر نکال دینے اور ہندوستانی گھروں کو محوری حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے جا رہی ہے۔ اس ناکامی کو برداشت نہ کیا جائے گا۔

امریکن اخبارات کی دھمکی

نیویارک ۲۲ جولائی۔ امریکہ کے اخباروں میں ہندوستان کی آزادی اور کانگریس کے رزولیوشن پر کثرت سے رائے زنی ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہلنا انڈی پنڈنٹ اخبار لکھتا ہے کہ ہندوستان آزاد ہوگا یا نہیں اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہندوستان اس سال کیا رویہ اختیار کرتا ہے اگر مسٹر گاندھی اور اُن کے پیروؤں کا رویہ نہ بدلا تو امریکہ ہندوستان کی آزادی کے لئے نہ کوئی ہاتھ اٹھائے گا اور نہ ایک بھی ڈالر دے گا۔

اخبار نیویارک ہیرلڈ ٹربیون امریکہ میں مخالف پالیسی کا سب سے زیادہ با اثر پرچہ ہے وہ لکھتا ہے کہ یہ اغلب نہیں معلوم ہوتا کہ ہندوستان کے امن و امان کو گاندھی جی نے جو دھمکی دی ہے اُس پر سرکاری طور سے واشنگٹن میں کوئی رائے زنی ہو۔ لیکن چوں کہ مولانا آزاد جو ایک عالم عرب ماہر دینیات اور انقلاب پسند نہیں کہتے ہیں کہ ہندوستان اس ملک کی جانب اخلاقی امداد پر نظر رکھتا ہے۔ اسلئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کو ہر ممکن غیر سرکاری ذریعے سے یقین دلایا جائے کہ امریکنوں کا کوئی طبقہ سوا محوری ہمدردوں اور پیشہ ور منافرت انگیز کے اس نازک موقع پر ہندوستان کی سول گڑبڑ سے تعلق نہیں رکھ سکتا۔

میں جاپانیوں سے بھی عدم تعاون کرونگا

مہاتما گاندھی کا بیان

واردھا ۲۲ جولائی۔ آج ایک امریکی نامہ نگار نے دریافت کیا۔ آیا وہ یہ پسند کریں گے کہ ایسی حالت میں انگریز چلے جائیں جبکہ جاپان ہندوستان کی سرحد پر موجود ہے۔ مہاتما گاندھی نے جواب دیا کہ جو لوگ میری تحریر پڑھ چکے ہیں اُن کے دماغ میں اس قسم کا سوال نہیں آنا چاہیئے۔ کیونکہ ان میں میں نے یہ امکان رکھا ہے کہ لڑائی کے دوران میں اتحادی فوجیں ہندوستان کی سرزمین سے لڑ سکتی ہیں۔ نامہ نگار نے دریافت کیا آیا اگر جاپان ہندوستان پر قبضہ کرلے تو کیا آپ اُن کے ساتھ عدم تعاون کریں گے۔

مہاتما جی نے جواب دیا جب تک کہ ہندوستان کی سرزمین پر اتحادی فوجیں موجود ہیں اس وقت تک جاپان کا قبضہ قابل قیاس نہیں ہے اگر جاپانی اتحادی فوجوں کو ہرا دیں اور ہندوستان پر قبضہ کرانے میں کامیاب ہو جائیں تو میں ان کے ساتھ بلاشبہ عدم تعاون کا مشورہ دوں گا۔

دریافت کیا اگر جاپانی عدم تعاون کرنے والوں کو گولی سے اُڑا دیں تو کیا پھر بھی آپ عدم تعاون پر مصر رہینگے اور آیا آپ تعاون پر گولی کھانے کو ترجیح دیں گے، مہاتما گاندھی نے جواب دیا عدم تعاون گولی کھانے کی دعوت دیتا ہے*

خیالات کا اُبھار

پڑھنے لکھنے اور سوچنے والے غرضیکہ ہر طرح کے دماغی کام کرنے والے زیادہ تر چائے کیوں پیتے ہیں۔ اسلئے کہ چائے کے ذریعے اُن کے خیالات اور جذبات میں اُبھار پیدا ہوتا ہے پینے والی تمام چیزوں میں چائے ہی ایک ایسی شئے ہے جس کی لاثانی خوبی سے تصوّر اور خیال صاف ہوتا ہے۔ تمام جوش پیدا کرنیوالے خیالات چائے سے حاصل کیجئے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈالدیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے پینے کی چیز

IK (147V
انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا۔

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنیوالی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

LIPTON'S TEA GIRL

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTR 339.

رُوسیوں سے اپیل

ماسکو ۲۲ جولائی۔ رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ روسی اخبار ہر روز اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ روس میں یہ وقت نازک ہے وقت ضروری کا تقاضہ ہے کہ ہر روسی سپاہی کپتان اور جنرل اور ہر شہری آج روس کی جنگی کوششوں میں پورا پورا حصہ لے۔ "اِزوسٹیا" نے آج لکھا ہے کہ ہر روسی کا فرض ہے کہ وہ مادر وطن کو بچائے اور دشمن کو تباہ کرے۔

چاہتا ہے وہ لکھتا ہے کہ :- میرے جوڑوں میں اس طرح کا درد ہوتا تھا کہ میں اُسے برداشت نہیں کر سکتا تھا اور جس دن نمی ہوتی تھی اس روز تو اس کا درد بے حد بڑھ جاتا تھا میں نے تمام دوائیاں استعمال کیں کوئی فائدہ نہ ہوا مجھ سے لوگوں نے کرشین سالٹ استعمال کرنے کو کہا اور اس سے سب تکلیفیں دور ہو گئیں - میں اب بالکل ٹھیک ہوں اور برسوں سے مجھے اس کا دورہ نہیں ہوا۔" (مسٹر ایس - پی)

بائی کا درد اس ایسڈ کی زیادتی سے ہوتا ہے اگر آپ ہلتی شیشے سے اس ایسڈ کے نکیلے ٹکڑوں کو دیکھیں تو آپکی سمجھ میں آجائیگا کہ اس طرح کا درد کیوں ہوتا ہے اور اگر آپ یہ بھی دیکھ سکیں کہ

کرشین سالٹ کس طرح سے ان نکیلے ٹکڑوں کو کم کر دیتا ہے اور بعد میں بالکل گلا دیتا ہے تو آپ کی سمجھ میں آجائیگا کہ کس طرح علم سائنس کے ذریعہ سے بائی کا علاج کیا جا سکتا ہے آج ہی ایک بوتل کرشین کی اپنے شہر کے کسی دوا خانہ سے خرید لیجیے۔

KRUSCHEN SALTS

لڑائی کے بعد مسٹر ایڈن کیا کریں گے؟

ناٹنگھم - وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے ناٹنگھم میں تقریر کرتے ہوئے امریکنوں سے وعدہ کیا کہ لڑائی کے بعد برطانیہ پُرامن عملی بین الاقوامی سوسائٹی بنانے میں امریکہ کے ساتھ تعاون کریگا تاکہ امن پھر ہاتھ سے نہ جانے پائے۔

مسٹر ایڈن نے کہا کہ آج لڑائی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ آج روس اور مصر کے میدانوں میں ہماری اتحادی اور برطانوی فوجیں ایک طویل مورچہ پر دشمن سے گتھ رہی ہیں - اس کے نتیجہ سے لڑائی کی میعاد کا فیصلہ ہو جائیگا - روسی بڑی بہادری سے لڑ رہے ہیں - اس بارے میں ہمارے دشمنوں کو ذرا بھی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ لڑائی لمبی ہو یا مختصر ہم فتح پائیں گے۔

مسٹر ایڈن نے مزید کہا کہ لڑائی کے بعد ہم ایک ایسی بین الاقوامی سوسائٹی قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں ہر آدمی آزادی اور بلا کسی ڈر کے زندگی بسر کر سکے - اگر ہم اس دفعہ ناکام رہے تو پھر موقع ہاتھ نہیں آئیگا - یہ خیال کرنا حماقت ہے کہ لڑائی کے بعد چند قومیں ایک گٹ بنا کر آگے بڑھ سکتی ہیں تمام دنیا بیدار ہو گئی ہے اور لوگ بلا امتیاز مذہب ملت اور

اتحادی قوموں کا مورچہ برقرار رکھنے کے لئے آپ ہماری ضرور مدد کریں گے اور ہمارے بہادر ساتھی چین کی صف زندگی پھر سے بحال کریں گے۔" ان الفاظ میں سر اسٹیفورڈ کرپس نے اہل امریکہ کے نام تقریر براڈکاسٹ کی ہے۔

برطانوی پارلیمنٹ کے لیڈر نے مزید کہا کہ میں ہمیشہ ہندوستان کا پکا دوست رہا ہوں - اور میں نے ہندوستان کی آزادی کیلئے ماضی میں بہت کام بھی کیا ہے - جب میں برطانی جنگی کیبنٹ میں شامل ہوا اور حکومت برطانیہ نے ہندوستان کی حکومت خود اختیاری کیلئے اپنی خواہش ظاہر کی تو میں نے رضاکارانہ طور پر ۲۰ ہزار میل کا سفر طے کر کے ہندوستان جا کر پیشکش کی تاکہ ہندوستانی لیڈروں سے براہ راست بات چیت کر سکوں ہم نے اہل ہند کے روبرو پیشکش کی کہ لڑائی ختم ہونے کے فوراً بعد ہندوستان کو اپنی مرضی کے مطابق اپنی حکومت قائم کرنیکا اختیار حاصل ہوگا - ہم نے کچھ تجویزیں بھی پیش کیں لیکن ان کو منظور کرنا لازمی نہیں تھا - ہندوستان کے مختلف مذہبوں اور نسلوں کو اختیار حاصل تھا کہ اس کے علاوہ اور طریقہ جو وہ پسند کریں اختیار کریں لیکن مجھے افسوس ہے کہ اُنہوں نے نہ تو ہماری تجویزیں منظور کیں اور نہ ان کے بدلہ میں کوئی تجویز ہی پیش کیں - کانگریس پارٹی نے مستقبل کے متعلق تجویزوں کی وجہ سے نہیں بلکہ فوری صورت حالات کی بناء پر ہماری تجویزوں کو مسترد کر دیا - ہم نے نمایندہ ہندوستانی سیاسی لیڈروں کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں عہدہ دینے کی پیش کش کی - وائسرائے کی کونسل وزیروں کی سی کونسل ہوتی ہے جیسی آپ کے یہاں پریزیڈنٹ کو مشورہ دیتی ہے۔

"مسٹر گاندھی نے مطالبہ کیا ہے کہ ہم ہندوستان سے کھسک جائیں اور ملک کو بغیر کسی آئینی حکومت کے اور گہری مذہبی پھوٹ کے ساتھ چھوڑ جائیں - کوئی بھی ذمہ وار حکومت اس قسم کی کارروائی نہیں کر سکتی اور کم سے کم ایسی حالت میں جبکہ لڑائی جاری ہو - کم سے کم ۸ کروڑ مسلمان ہندو غلبہ کے خلاف ہیں اور اسی طرح کروڑوں دلت بھی ہندو غلبہ کے خلاف ہیں - کانگریس پارٹی یا مسٹر گاندھی کے مطالبوں کو منظور کرنیکا یہ مطلب ہوگا کہ ملک کے اندر بدامنی اور انتشار پھیل جائے گا - یہ بات میں نے نہیں کہی ہے بلکہ خود مسٹر گاندھی یہ کہہ چکے ہیں کہ "انارکی" ہی صرف ایک طریقہ ہے - محوری طاقتوں کے خلاف مورچہ میں ہندوستان ایک ضروری مورچہ ہے - جاپان کے حملہ سے ہندوستان کا بچاؤ کرنے کے لئے انگریزی - امریکی - چینی اور ہندوستانی فوجیں ساتھ ساتھ لڑ رہی ہیں - اور اگر حکومت برطانیہ اپنے امریکی اور چینی ساتھیوں کے تئیں اپنی ذمہ داری پوری کرنا چاہتی ہے گو اس کو اس بات کا پورا بندوبست کرنا ہوگا کہ ہندوستان ایک محفوظ اڈہ رہے جہاں سے جاپان کے خلاف کارروائی کی جائے اور ہم ہندوستان کی کسی پولیٹیکل پارٹی یا لیڈر کو ایسے حالات پیدا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے جن سے اتحادی قوموں کی فوجوں کو خطرہ پیدا ہو یا ہمارے دشمنوں کو لڑائی کے اسی

بچانے میں مدد کر رہے ہیں اور جاپانیوں کے خلاف لڑ رہے ہیں - آپ کی پالیسی اور ہماری پالیسی یہی ہے کہ ہندوستان بچا لیں لیکن مسٹر گاندھی اور کانگریس پارٹی کا دوسرا نظریہ ہے۔

میں مسٹر گاندھی کا ایک سب سے بڑے قوم پرست اور مذہبی لیڈر کی حیثیت سے ہمیشہ احترام کرتا رہا ہوں لیکن مجھے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ حالات میں ان کا رویہ عمل پرست اور حقیقت پرست کا نہیں ہے - اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ وہ اس وقت جو کارروائی کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں (تحریک سول نافرمانی) اس سے نہ صرف ہماری جنگی کوششوں میں بلکہ آپ کی کوشش جنگ خطرہ میں پڑ جائے گی اور اس سے ہمارے دشمنوں کو زبردست مدد ملے گی - مسٹر گاندھی کے خیالات نہ تو ہمیشہ واضح ہوتے ہیں اور نہ ہمیشہ یکساں ہوتے ہیں - میں ان کے بیانوں کو پڑھ دینا چاہتا ہوں۔

"ہم ان اتحادی فوجوں کو اپنے بچاؤ یا حفاظت کے لئے نہیں چاہتے - اگر تقدیر نے ہمارا ساتھ دیا تو کوئی وجہ نہیں کہ اتحادیوں کے چلے جانے کے بعد جاپانی اس ملک پر قبضہ رکھیں۔" چین اس کو شائد ہی پسند کرے گا۔

مسٹر گاندھی پھر کہتے ہیں "امریکہ کی مدد کا یہ مقصد ہے کہ آخر میں اگر امریکی راج نہیں تو امریکی اثر کام میں لایا جائے - اگر انگریز ہندوستان کو اسکی قسمت پر چھوڑ جائیں تو جاپانی بھی ہندوستان کا رُخ نہیں کریں گے۔"

یہ ہیں مسٹر گاندھی کے ارشادات اور ان سب کا یہ مطلب ہے کہ مسٹر گاندھی انتظار کرنے کو تیار نہیں ہیں خواہ آزادی اور اتحادی کاز تک خطرہ میں پڑ جائے - وہ اس مشکل ترین وقت میں اپنی پارٹی کے لئے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے دباؤ ڈالنے کی دھمکی دے رہے ہیں - ہمیں شبہ نہیں کہ ہندوستان کی اور سیاسی پارٹیاں مسٹر گاندھی کے مطالبوں کے خلاف ہیں۔

مجھے افسوس ہے کہ اُنہوں نے اس قسم کا رویہ اختیار کیا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمام ہندوستانی اس رویہ کے حامی نہیں ہیں - ان کو اجتماعی تحریک کے لئے کچھ حمایت حاصل ہو سکتی ہے لیکن ہندوستان کی خاطر اور اتحادی لوگوں کے کاز کی خاطر ہمارا فرض ہوگا کہ ہندوستان کو جاپانیوں کے خلاف ایک محفوظ اڈہ برقرار رکھیں - اور اس سلسلہ میں جو قدم اُٹھانا ضروری ہوں ہم بغیر کسی ڈر کے اُٹھائیں۔

ہم نے اعلان کر دیا ہے کہ فتح حاصل ہونے پر ہندوستان کو مکمل آزادی حاصل ہوگی - اور وہ اپنی مرضی کے مطابق حکومت خود اختیاری قائم کر سکے گا لیکن پہلے فتح حاصل کرنا ضروری ہے - ہم خیالی منصوبے باندھنے والے شخص کو خواہ ماضی میں آزادی کے لئے اس کی خدمات کتنی شاندار رہی ہوں - اس بات کی اجازت نہیں دیسکتے کہ وہ یورپ میں اتحادی قوموں کا فتح کے راستہ میں رکاوٹ ڈالے - تمام دنیا کے لئے مسائل بہت نازک ہیں - ہندوستان یا اور کسی ملک کی سیاسی پارٹی کو اس بات کی اجازت نہیں دیجا سکتی کہ اس کی وجہ سے امریکی - چینی - ہندوستانی اور انگریز سپاہی قربان کئے جائیں جو کہ دنیا کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں - اس وقت نہ صرف ہندوستان کے بلکہ چین - برطانیہ اور امریکہ کے مفاد خطرہ میں ہیں۔

رہائشی مکانوں پر پابندی

پٹنہ - ۲۸ جولائی - بہار گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۲ جولائی کے بعد جو رہائشی مکان خالی ہوں گے ان میں مالک مکان کے سوائے اور کوئی آدمی بغیر اجازت کے ڈویژنل مجسٹریٹ رہائش اختیار نہیں کر سکے گا۔

نسل آگے بڑھ رہی ہے اس ضرورت اس مرحلہ پر پہنچ گئی ہے جبکہ دنیا میں کسی کو کھانے کی کمی پڑنے کا اندیشہ نہیں - مسئلہ صرف یہ ہے کہ پیداوار کو کس طرح منظم کیا جائے اور اس کو کس طرح برابر تقسیم کیا جائے - صرف وہی لوگ دنیا کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں جن کو اچھا کھانے کو اور اچھا پہننے کو ملتا ہے۔

امن جیتنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا مشکل لڑائی کو جیتنا ہے ہم نے امن کو اس لئے کھو دیا کہ لوگوں نے اس کو برقرار رکھنے میں اتنی ہمت نہیں دکھلائی جتنی کہ لڑائی جیتنے میں دکھلائی تھی - ہمیں پہلے والی غلطیاں پھر نہیں دوہرانا چاہئیں اس دفعہ حملہ آور قوموں کو قطعی طور پر غیر مسلح کر دینا چاہئے - پھر پہلا کام یہ ہوگا کہ بعد کے لوگوں کا پیٹ بھرا جائے - اس سلسلہ میں کچھ قدم اُٹھائے گئے ہیں جو ملک کچل دئے گئے ہیں ان میں صنعت اور زراعت پھر سے بحال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - کسی ملک کی مالی یا اقتصادی مدد کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہئے کہ اس کی آزادی چھین لی جائے۔

برٹش ایسوسی ایشن میں تقریر

لندن - ۲۵ جولائی - ہاؤس آف کامنز کے لیڈر سر سٹیفورڈ کرپس نے برٹش ایسوسی ایشن کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اٹلانٹک چارٹر ایک ایسی کوشش تھی جسکا مقصد یہ تھا کہ عام فہم کی زبان میں اس طریقہ کو ظاہر کیا جائے جو کہ جمہوریتوں کے سیاسی لیڈر فتح حاصل کرنیکے بعد دنیا کی ترقی کیلئے اختیار کرنا چاہتے ہیں - جنگ کے خاتمہ کے بعد اتحادی اقوام کو ہم خام مسالہ کی پیداوار اور اس قسم کے متعلق بین الاقوامی طور پر انتظام کرنا ہوگا اور اس سلسلہ میں اتحادی اقوام کے درمیان ایک معاہدہ ہونا چاہئے تاہم خام مسالہ اور اس سے پیدا شدہ اشیاء کو استعمال میں اتحادی اقوام کے درمیان جسقدر گہرا تعاون ہے اس سے پہلے دنیا کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا - کیا فتح حاصل کرنے کے بعد کسی تہذیب کی محفوظ بنیاد پر عمارت کھڑی کرنے کیلئے اسکی کوئی کم اہمیت ہوگی اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا - ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی جنگی اقتصادیات کے نظام کو اقتصادی بہبودی کے نظام میں بدل دیں - ہمیں یہ کوشش نہیں کرنی چاہئے اور محنت کا اس طرح پھل کھائیں جس طرح کہ ہمیں یہ حق حاصل ہے - اٹلانٹک چارٹر میں اس چیز کا اظہار ہے - اگر دنیا کے قدرتی ذرائع کا دانشمندی سے استعمال کیا جائے تو یہ اتنے کافی ہیں کہ جن سے تمام اقوام کے لئے عمدہ معیار زندگی قائم کیا جا سکتا ہے اور ان ذرائع میں تمام اقوام کو مناسب حصہ کا حق ہے۔

ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ ماضی میں ہم اپنے ذرائع کا دانشمندانہ استعمال نہیں کرتے رہے - اگر اٹلانٹک چارٹر کے اصول کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے تو یہ ضروری ہے کہ ہم نئے طریقے اختیار کریں اور نیا انتظام قائم کریں۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 393

بعدالت مال تحصیلدار صاحب گھاٹم پور ضلع کانپور

ہری ہر پرشاد مدعی

بنام راجہ رام مدعا علیہ

بنام راجہ رام ولد گھاسی رام برہمن ساکن تیج پور پرگنہ گھاٹمپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ تاریخ ۷ ماہ اگست ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹمپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو جئے اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ تائیداً اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ جولائی ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

آپ بیشک روزانہ کسرت کیجئے یہ آپ کے لئے اچھی ہے لیکن اصلی تندرستی کیلئے اور قبض معدہ کی شکایتوں اور اس قسم کی روزمرہ کی دوسری تکلیفوں سے بچنے کیلئے اندرونی صفائی نہایت ضروری ہے یہ تکلیفیں اُن زہروں سے پیدا ہوتی ہیں جو جسم کے اندر جمع ہو جاتے ہیں - خوش ذائقہ اینڈ ریوز لیور سالٹ کا ایک گلاس روزانہ پی کر ان زہروں کو صاف کیجئے، اینڈ ریوز آہستہ آہستہ مکمل طور سے گردوں کو صاف کر دیتا ہے اور اس کے علاوہ خون کو ٹھنڈا اور صاف رکھتا ہے - تمام جسم کو تر و تازہ اور چست بنا دیتا ہے ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے

اینڈ ریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

جو مقوی - ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے

102

ایک سوشل لاجواب ڈرامہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹمنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

شرح ٹکٹ ۳، ۴، ۹، ۱۲، زنانہ ۴

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ

شاندار دوسرا ہفتہ

نیا سنسار

خاص اداکار: اشوک کمار - دیسائی - سرلش - دیونیکا دیوی - شاہ نواز

ایک حیرت انگیز اور دل کش ڈرامہ

میجسٹک سینما کانپور میں

جمعہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء سے

ایک حیرت انگیز دلکش ڈرامہ

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹمنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جنگل کی شہزادی

خاص اداکار: نادیا - جال کاؤس - سردار منصور - رادھا رانی - ہری درشنی

شرح ٹکٹ ۳، ۴، ۹، ۱۲، زنانہ ۴

ریویو

مرقع فطرت

مصنفہ ڈاکٹر پریم ناتھ صاحب صفا۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ سفید چکنا کتابت وطباعت اوسط درجہ۔ حجم ۱۹۲ صفحات قیمت ۱۲/ مکتبہ جامعہ دہلی سے مل سکتی ہے۔

یورپ کے حکماء میں جن میں ڈارون کو سب سے بڑا مرتبہ حاصل ہے دنیا میں انسان کی پیدائش، اسکے نشو ونما وارتقاء کی تاریخ کے متعلق علمی تجربات مشاہدات اور عقلی قیاسیات سے جو نظریئے قائم کئے ہیں اور انہیں بدلائل ثابت کیا ہے۔ ان نظریوں کے متعلق اُردو زبان میں کوئی ایسی کتاب نہیں تھی جو اس مسئلہ سے بحث کرے۔ ہمیں ڈاکٹر موصوف کا ممنون ہونا چاہیئے کہ اُنہوں نے اسکی پہلی بار کوشش کی اور نہایت کامیابی سے پورا کر دیا۔

ہماری دنیا کیسے بنی؟ جمادات ونباتات کے بعد جانداروں کی آفرینش کا آغاز کس طرح ہوا اور مختلف انواع کی پیدائش اور انکے نشو ونما کی صورتیں کیونکر وجود میں آئیں اور پھر ان میں ان کا وجود کیسے ہوا۔ یہ ابتدائے آفرینش سے لیکر انسان کی تخلیق اور اسکے قدرتی مدارج کی ایک دلچسپ داستان ہے یہ ایک اپنے طرز کی اکیلی بحث ہے جسمیں انسان اور اسکے خیالات کی تبدیلیوں اور ترقیوں کو پیش نظر رکھکر مذہب اور اسکے ارتقائی مباحث پر بحث کی گئی ہے اور تمام مذاہب سے الگ ہوکر "مذہب انسانیت کی تبلیغ کیگئی ہے" ہمارے عقلی نقطۂ نگاہ سے مصنف کی بہت سی باتوں پر تنقید ونکتہ چینی کی کافی گنجائش ہے مگر فلسفہ اور سائنس کے ان نظریوں سے جو آجکل کی مغربی دنیا میں مسلمہ سمجھے جاتے ہیں واقفیت حاصل کرنا بھی بہت ضروری ہے اور اسکے لئے اُردو میں اس سے بہتر کوئی کام نہیں۔

اس کتاب کے انداز بیان اور طرز ادا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بعض نہایت ٹھوس اور علمی مسئلوں کو جو اکثر اصطلاحی اور نہایت مخصوص انداز میں بحث کیجاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت دلچسپ طریقہ پر پیش کیا ہے اور کہیں بھی علمی تحقیق اور صحت بیان کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ انداز بیان نہ تو رومانی ہے کہ حقیقت ہی غائب ہوکر رہجائے اور نہ خشک ودقیق عبارت آرائی کہ صرف علم دوست اصحاب ہی فائدہ اُٹھا سکیں بلکہ ایک مسلسل عام فہم اور سلیس بیان ہے جسمیں جگہ جگہ خوشگوار مثالیں اور آسان تشبیہات موجود ہیں۔

البرامکہ

مصنفہ مولانا عبدالرزاق صاحب کانپوری سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ سفید چکنا، کتابت وطباعت اعلیٰ حجم سات سو صفحات قیمت غیر مجلد پانچ روپیہ (۵/)

ملنے کا پتہ انتظامی پریس کانپور

مولانا عبدالرزاق صاحب کی شہرۂ آفاق تصنیف البرامکہ کا پانچواں ایڈیشن چالیس سال کے بعد ترمیم واصلاحات کے ساتھ خواجہ عبدالوحید مالک انتظامی پریس کانپور کے اہتمام سے چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ مولانا نے اس ایڈیشن میں متعدد قیمتی اور پر از معلومات ابواب کا اضافہ کیا ہے جسکی وجہ سے یہ ایڈیشن بجائے چار سو صفحات کے سات سو صفحات کا ہو گیا ہے۔

البرامکہ میں خلافت عباسیہ کے عہد کے علاوہ ابرامکہ کے زمانہ کی خصوصیات اور عربوں کی موسیقی کی تاریخ پر جس وسیع النظری کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے اُس نے اس کتاب کو غیر فانی بنا دیا ہے۔

امید ہے کہ اہل ذوق حضرات خرید کر اپنی علم دوستی کا ثبوت دینگے۔

بقیہ صفحہ ۲ (انٹرویو)

"کیا یہ وقتی حکومت موجودہ آئینی ڈھانچے کے اندر ہی اندر تیار ہوگی؟"

گاندھی جی نے کہا۔ یہ آئین اپنی موت مر چکا ہوگا اور ۳۵ء کا آئین اب ختم ہو چکا ہے۔ آزاد ہند کی حکومت ایک ایسا دستور کرے گی جو ہندوستان کے خیالات اور ضروریات کے موافق ہو اور جسکے مرتب کرنے میں باہر سے کوئی دباؤ نہ پڑا ہو۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستان کو آزاد صوبوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائیگا کہ نہیں۔ ہندوستان کی آزاد حکومت کا مستقل ڈھانچہ تیار کرنے میں شاید وقت لگے لیکن وقتی حکومت اپنا کام جاری رکھے گی اور شاید کچھ حد تک موجودہ حکومت کے نمونہ پر ہی قائم ہو لیکن اس میں اور موجودہ ڈھانچہ میں ایک بنیادی فرق ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ ہندو اور مسلمان دل وجان سے ملکر اکٹھے کام کریں گے۔ یہ ہندو اور مسلم اتحاد اوپر سے ٹھونسی گئی چیز نہیں ہوگا بلکہ یہ اندرونی کوشش سے ہی ہوگا۔ اس تمام کارروائی میں سب سے بڑی محرک کوئی بیرونی طاقت نہیں ہوگی بلکہ عقل ہوگی۔

تو کیا وائسرائے کا عہدہ جیسا کہ وہ آج ہے ختم ہو جائیگا؟

ہم آزاد ہندوستان کے دنوں میں بھی دوست ہونگے اور یکساں طور پر شہری ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ لارڈ لنلتھگو اس گھڑی کو خوش آمدید کہیں گے جبکہ وہ بھی پبلک میں سے ایک ہوں گے۔

مسٹر ایمنی نے بحث کو پھر شروع کرتے ہوئے کہا "تو یہ سب کچھ آج ہی انگریزوں کے ہندوستان سے جانے کے بغیر کیوں نہیں ہو سکتا؟

اسکا جواب تو بالکل سیدھا ہے ایک قیدی وہ کام کیوں نہیں کر سکتا جو آزاد آدمی کر سکتا ہے۔ آپکو شاید جیل کی سلاخوں میں بند رہنے کا موقعہ نہیں ملا لیکن میں تو جیل جا چکا ہوں اسلئے مجھے تجربہ ہے۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی شہری زندگی سلب ہو چکی ہے۔ ہندوستان کی سانس پر بھی برطانیہ کی طاقت کا غلبہ ہے اور پھر ایک اور تجربہ ہے جو آپ کو نہ ہوا ہوگا۔ آپ ایسی قوم کے فرد نہیں ہیں جو کئی صدیوں تک غلامی میں جکڑی رہی ہے۔ ہمارا یہ کہنے کی عادت ہو گئی ہے کہ ہم کبھی آزاد نہیں ہو سکتے۔ آپکے سامنے سبھاش بابو کی مثال ہے اُنہوں نے بہت بڑی قربانیاں کی ہیں اور اگر وہ انڈین سول سروس میں رہتے تو بہت شاندار ترقی کر سکتے تھے لیکن آج وہ جلاوطن ہیں۔ صرف اس لئے کہ ہندوستان کی بے بسی کو برداشت نہیں کر سکتے اور غلط طور پر جاپان اور جرمنی کی مدد کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔

امریکہ میں چالیس لاکھ فوج موجود

واشنگٹن ۲۹ر جولائی۔ وہائٹ ہاؤس میں امریکہ کے فوجی افسروں کی کانفرنس ہوئی جسمیں پریزیڈنٹ روزویلٹ کے علاوہ ایڈمرل لیہی جنرل مارشل اور ایڈمرل کنگ بھی شریک ہوئے۔ اسمیں فوجی علاقوں کی تقسیم کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ پریس کانفرنس میں پریزیڈنٹ روزویلٹ نے بتلایا کہ اس وقت امریکہ میں چالیس لاکھ فوج موجود ہے۔

سیٹھ دامودر سروپ گرفتار

لکھنؤ۔ ۲۹ جولائی۔ سیٹھ دامودر سروپ ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت کل ہر دوار میں گرفتار کر لئے گئے یہ گرفتاری لکھنؤ سے بذریعہ فون عمل میں آئی ہے۔

بمبئی۔ مہاتما جی۔ نہرو جی مولانا آزاد صاحب ۳ر اگست کو یہاں پہنچنے والے ہیں۔

مراسلہ

کانپور مسلم لیگ اور لوکل بورڈ

کانپور ۲۸ر جولائی۔ آج مسلم سوک اخبرس کمیٹی مسلم لیگ کی ایک میٹنگ حافظ احمد بنی خانصاحب چیرمین کمیٹی ہذا کی صدارت میں ہوئی۔ میونسپل بورڈ اور امپروومنٹ ٹرسٹ کی مسلم کش پالیسی کو کمیٹی ہذا نے نہایت تشویش کی نظر سے دیکھتے ہوئے مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی ہے:۔

(الف) کانپور میونسپل بورڈ اور کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کے چیرمین صاحبان سے درخواست کیجاتی ہے کہ بورڈ کے جملہ ملازمان کی مکمل فہرستیں معہ تفصیل مشاہرہ ہر ڈپارٹمنٹ کی مرتب کرا کر مرحمت فرمائیں۔

(ب) اُن تمام یادداشتوں اور تجاویز کے پیش نظر جو کہ مسلم لیگ کانپور وقتاً فوقتاً کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کے بارہ میں حکومت کے سامنے پیش کرتی رہی ہے سوک اخبرس کمیٹی مسلم لیگ کانپور نہایت افسوس کے ساتھ یہ محسوس کرتی ہے کہ حکومت نے مسلمانان کانپور کی ان جائز شکایات پر کوئی توجہ نہیں فرمائی اور مسلمانوں کو ایسے نظام کے سپرد کر دیا ہے جس سے کسی انصاف کی توقع نہیں کیجا سکتی۔ امپروومنٹ ٹرسٹ نے حال میں ایک جدید اسکیم تیار کر کے جو گورنمنٹ میں منظوری کے لئے بھیجی ہے کمیٹی ہذا اُسکو مسلم آبادی کے ساتھ ناانصافی متصور کرتی ہے۔ چونکہ کانپور مسلم لیگ کی مسلسل درخواستیں حکومت نے قطعاً نظرانداز کر دیں اسلئے کمیٹی ہذا صوبہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مسلمانان کانپور کے اس جائز شکایات کی رہنمائی کرے اور امپروومنٹ ٹرسٹ کی مندرجہ بالا اسکیم کو گورنمنٹ سے نامنظور کرانے کی کوشش کرے۔

نیاز مند ڈاکٹر محمد شریف احسن سکریٹری ۲۸ر جولائی سنہ ۴۲ء

اسٹالن گریڈ پر دو طرف سے دباؤ

ماسکو ۲۹ر جولائی۔ روس کی لڑائی کے بارے میں تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ جرمن فوجیں روسٹوف کے دکھن اور پورب دباؤ ڈال رہی ہیں۔ روس کے تازہ سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اسوقت ٹاگنسک میں لڑائی ہو رہی ہے جو کہ روسٹوف سے پانچ میل دکھن کو ہے روسیوں کا کہنا ہے کہ جرمن حملہ کا زیادہ زور روسٹوف کے دکھنی علاقہ میں ہے لیکن جرمن خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا دباؤ پورب کی طرف ہے اور وہ اسوقت ایک ایسی جگہ پہنچ گئے ہیں جو کہ روسٹوف سے ۱۴۰ میل پورب کو ہے۔ روسیوں کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں روسٹوف کے دکھن میں بڑھ رہی ہیں اور اسوقت روسٹوف سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر لڑائی ہو رہی ہے روسٹوف سے ۱۲۰ میل اتر پورب میں اسمالنکایا کے مورچہ پر جرمنوں نے دریائے ڈون کو موڑ کے قریب کئی جگہ سے پار کر لیا ہے اور اُنہوں نے جو مورچے وہاں قائم کئے تھے وہ دور تک پھیل گئے ہیں اور اسوقت وہ اسٹالن گریڈ ریلوے کی طرف بڑھ رہے ہیں جہاں سے اسٹالن گریڈ ۱۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسوقت اسٹالن گریڈ کے اتر پچھم میں ۶۵ میل کے فاصلہ پر اور دکھن پچھم میں ۷۵ میل کے فاصلہ پر لڑائی ہو رہی ہے +

مصر میں انگریزی فوج پیچھے ہٹ گئی

قاہرہ ۳۰ر جولائی۔ مصر میں العالمین کے اتری علاقہ میں جنرل آکن لیک کی فوجوں کے حملہ کرنے سے لڑائی کی جو آگ بھڑک گئی تھی پھر ٹھنڈی پڑ گئی ہے اور برطانی فوجیں پیچھے ہٹ کر اسی جگہ پہنچ گئی ہیں جہاں وہ پچھلے بدھ کو تھیں لیکن پچھلے ہفتہ اُنہوں نے جو علاقہ حاصل کر لیا تھا اسپر اسکا ابھی تک قبضہ ہے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے سوموار کو تبروک پر پھر حملہ کیا اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ سوا کے نخلستان پر اٹلی کی فوجوں نے پیشتر ہی سے قبضہ کر لیا جبکہ وہاں سے برطانی فوجوں کی ایک چھوٹی ٹکڑی واپس چلی آئی۔ اطالوی فوجوں نے جرابوب کے نخلستان پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ دونوں نخلستان مصر میں دکھن پچھم علاقے میں واقع ہیں۔

قاہرہ کی ایک خبر میں بتلایا گیا ہے کہ انگریزی فوج نے اتوار کو جو حملہ کیا تھا اسمیں اسکو کچھ کامیابی حاصل ہو گئی تھی لیکن بعد کو انگریزی فوجیں مصر کی سرحد کے اتری علاقہ میں پیچھے ہٹ کر اسی جگہ واپس آگئیں جہاں وہ پچھلے بدھ کو تھیں۔

رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اسوقت مصر میں جو لڑائی ہو رہی ہے وہ مقامی نوعیت کی ہے۔

نہر سوئز کے علاقہ پر بمباری

قاہرہ۔ ۲۹ر جولائی۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اب اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ نہر سوئز پر سوموار کو جو ہوائی حملہ ہوا تھا اسمیں ۱۱ آدمی ہلاک اور ۲۹ زخمی ہوئے تھے۔

مالٹا پر بمباری

لندن۔ مالٹا پر محوری ہوائی جہازوں نے کل رات بھر بمباری کی۔ ۱۲۰ محوری ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔

فروخت کیلئے

ایک قطعہ پختہ مکان معہ کافی زمین کے واقع چمن گنج مقابل مسجد خدا بخش مکان نمبر ۹۹ / ۸۸ بڑی سڑک پر فروخت کے لئے ہے جو صاحب خریدنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر یا زبانی خط وکتابت کے ذریعے قیمت وغیرہ طے کر سکتے ہیں۔

نوٹ۔ یہ مکان کرایہ کے لئے بھی خالی ہے۔

پتہ: بکس ۵۱۵ "صداقت" توپخانہ بازار کانپور

استعمال سے قبل

اسپرو

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

'اسپرو' دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

استعمال کے بعد

MADE IN ENGLAND

ASPRO

قیمت:- ۳ ٹکیاں ۱ آنہ، ۲۶ ٹکیاں ۱۰ آنے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورلجیا سے نجات دلاتی ہیں۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک:- ۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے (۱) ٹکیا۔ ۳-۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز:- جے۔ ایل۔ مارلیسن۔ سن۔ اینڈ۔ جونس۔ (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ۔ مشن رو اکسٹنشن فون نمبر ۷۹۶ کلکتہ

B.112-URD.

بچوں کی اکسیر دوا حکیم تسی برداگر وال علیگڑھ کی

اصلی میٹھی بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست وطاقتور بنجاوینگے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۵/ چار شیشی ۱۲/ درجن ۱۲ علاوہ محصول سوداگر ونکو معقول کمیشن نئے سوداگر نمونہ وقواعد بھی مفت منگا دیں

مفت لو۔ ڈاک ٹکٹ نام وپتہ بھیجئے پرزہ روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ (یو۔ پی)

مسرس محمد حفیظ احمد نصیر نیا گنج کانپور

شاندار ——— بائیسواں ——— ہفتہ

روزانہ ۳ شو ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

نشاط ٹاکیز کانپور میں!

ٹمنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار
اشوک کمار ۔ لیلا چٹنس
ممتاز ۔ کرونا ۔ شہزادی
راجکماری ۔ ڈیسائی

موسیقی

جذبات ۔ رومان ۔ رقص ۔ مزاح
سب کچھ آپ اس میں پائیں گے

آرہا ہے پیاس خاص اداکار: سنہ ۔ پربھار ۔ پردھان ۔ ایشور لال
نذیر ۔ گلاب ۔ بلموریہ

شاندار ——— چودھواں ——— ہفتہ

خزانچی سے بہتر

آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دلکش اور دلچسپ

روزانہ ۳ شو ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

ٹمنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء سے

پنچولی پکچرس آرٹ کا دلکش شاہکار

خاندان

خاص اداکار
نورجہاں ۔ غلام محمد
منورما ۔ اجمل
بی بی اختر ۔ نفیس
ابراہیم ۔ درگا موٹے

بہترین دلکش شاہکار

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

چائے کی گاڑیاں اپنا کام کر رہی ہیں

انڈین ٹی مارکٹ ایکسپینشن بورڈ نے آجکل کلکتہ، بمبئی اور مدراس شہر میں بہت سے چائے کی گاڑیاں کا انتظام کیا ہے جس سے یہ گاڑیاں ان تین شہروں میں یا انکے پاس بم گرنے پر چائے تقسیم کرنے کے کام آسکیں۔ اسوقت بھی یہ خالی نہیں ہیں ابھی اے ۔ آر ۔ پی کے لوگوں کو جو دن رات میں ۲۴ گھنٹے ڈیوٹی پر رہتے ہیں۔ یہ گاڑی گھوم گھوم کر چائے پلاتی ہے۔ اے ۔ آر ۔ پی کا ہر ایک آدمی چاہے وہ کسی خاص جگہ مقرر ہو یا اے آر پی کے کسی محکمہ میں کام کرتا ہو اس گاڑی سے مفت چائے لے سکتا ہے اس سے انکی تھکان دور ہو جاتی ہے اور دل بھی خوش رہتا ہے۔ یہ گاڑی صرف میدان جنگ ہی میں نہیں بلکہ شہری فوجوں کو بھی طاقت اور آرام پہونچانے کیلئے تقسیم کرنے کا انتظام کیا ہے۔

لڑائی کے کام کرنے میں دو چیزیں سب سے زیادہ سامنے آتی ہیں پہلی یہ کہ فوج کل انسانوں کی بھلائی کیلئے اپنی پوری طاقت اور ہمت کو یکجا کر کے کامیابی کی طرف بڑھیں۔ دوسری یہ کہ لڑائی میں جو لوگ زخمی ہوئے ہیں انکی خدمت اور دیکھ بھال کریں۔ ایسے نازک موقع پر اگر کوئی سچی خدمت کر رہا ہے تو وہ انڈین ٹی مارکیٹ اکسپینشن بورڈ ہے۔ برما کی لڑائی شروع ہونے کے پہلے جو لوگ ہوائی جہاز اور ریل سے کلکتہ آئے انکو چائے بسکٹ اور چنے کیلئے دودھ تقسیم کرنیکا انتظام جو اس بورڈ نے کیا تھا وہ سب پر روشن ہے۔

جس میں برطانیہ کی رائل ۔ ایم ۔ سی ۔ اے کی چائے کی گاڑیوں کی دیکھا دیکھی یہاں پر اس طرح کا کام کرنیکا خیال پیدا ہوا۔ اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھتے ہوئے کہ ہندوستانی فوج کی تعداد کس تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اور نیز یہ بھی ہندوستانی سپاہیوں کو مفت چائے تقسیم کر کے ان کے حوصلوں کو اور زیادہ بڑھا دیا جائیگا کیونکہ بعض دور دراز مقامات پر کافی خانے نہیں ہیں اور وہ اپنی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے تھے۔

اب معلوم ہوا ہے کہ بورڈ نے ہندوستان کے اندر اور سمندر پار علاقوں میں کم از کم ۲۸ چائے کی فوجی گاڑیوں کو کام میں لگا دیا ہے۔ یا کام میں لگا دینے کا حکم دیدیا ہے۔ اور ان کی تعداد کس قدر اثر کن ہے۔ اور اس بات کا لحاظ رکھتے ہوئے کہ ان تمام انتظام صرف ۱۸ ماہ کے قلیل عرصہ میں ہوا ہے۔ اور اس سے بڑھکر قابل قدر بات تو یہ ہے کہ ہندوستانی فوج میں اس طرح کی چائے کی گاڑیوں کی مانگ بڑھ گئی ہے جسکے یہ معنی ہوئے کہ بورڈ کو اپنا کام اور زیادہ وسیع کرنا پڑیگا۔

یہ ایک ایسا اہم اور بڑا کام ہے۔ جس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بورڈ جنگ کے زمانہ میں کس قدر اپنا کام نہ صرف بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ بلکہ چائے کی خدمت کیلئے عملی طور پر پروپیگنڈا کر کے جنگ میں مدد دے رہا ہے۔

ہندوستانی فوج کے افسروں اور سپاہیوں نے چائے کی گاڑیوں کی تعریف میں جو کچھ کہا ہے، اس کا اندازہ لگاتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ لڑنے والی فوج کی ضروریات کا ایک بڑا حصہ پورا کر دیا گیا ہے۔ ان چائے کی گاڑیوں میں گرم چائے کے تیار کرنے کے سامان کے علاوہ ریڈیو اور گرامفون ریکارڈ بجانے کے آلات بھی ہیں۔ اسی لئے یہ چائے کی گاڑیاں سپاہیوں کو دو طریقوں پر خوشی کر رہی ہیں۔ گرم چائے جس کو پی کر وہ مستعدی کے ساتھ لڑائی کر سکیں۔ اور گانا بجانا جس سے ان کی روحانی تفریح ہو۔ یہ دونوں آرام کی چیزیں ایسی ہیں جنہیں وہ ہر وقت روز مرہ کی زندگی میں بہت اعلیٰ خیال کرتے ہیں۔

چائے کی گاڑیاں جو اس وقت اپنا کام انجام دے رہی ہیں۔ ان میں سے ۱۸ تو ہندوستان ہی میں ہیں۔ جو شمالی مغربی سرحدی صوبہ۔ بلوچستان اور مشرقی فوج کے علاقوں میں کام کر رہی ہیں۔ اور پانچ چائے کی گاڑیاں ہندوستانی فوج کے لئے مصر اور عراق میں رکھی گئی ہیں۔ ان چائے کی گاڑیوں کا اصل کام یہ ہے کہ وہ جہانتک ہو سکے ہندوستانی فوج کے ان سپاہیوں کو آرام پہنچانے کی کوشش کریں جنہیں عام طریقہ پر اور کسی ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا۔ کوشش کی گئی ہے کہ ان سپاہیوں کو نہایت خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی کے ساتھ گرم چائے دی جائے تاکہ وہ دن بھر کی مصیبت اور تھکان کو بھول جائیں۔ ہندوستان کے اندر ہر ایک چائے کی گاڑیاں میں ہندوستانی خط و کتابت کرنے اور لکھنے کے لئے ایک منشی اور کاغذات بھی رکھے گئے ہیں۔ اور یہ سب کچھ مفت ہے۔ اس طرح کا کام ہندوستانی سپاہیوں میں اس قدر مقبول عام ہو گیا ہے۔ کہ کوئی ۱۶ ماہ کے اندر تقریباً نوے ہزار چٹھیاں لکھی جا چکی ہیں۔ اور اس عرصہ میں کوئی پچاس لاکھ پیالی چائے تقسیم کی جا چکی ہے۔

بحکم جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱ ۸۴ سنہ ۱۹۴۱ء

بعدالت منصفی شہر کانپور ضلع کانپور

مدن گوپال ولد لالہ نراین داس قوم اگروال مالک فرم مدنگوپال کانوڑیا سرکی محال شہر کانپور مدعی

بنام

محمد اسمٰعیل ولد امام الدین قوم مسلمان ساکن موضع سرائے قاضی تحصیل و ضلع بہرائچ پوسٹ فخرپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت /-11/3 1553 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور چونکہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم اندرا بہادر سنفرم
عدالت سٹی منصفی کانپور

بحکم جناب ڈاکٹر لکشمی نراین مصرا صاحب بہادر
انسالوینسی جج کانپور

بعدالت خفیفہ کانپور

نمبر مقدمہ انسالوینسی ۶ ۴۲ سنہ ۱۹۴۲ء

۱۔ مولا بخش ولد چھیدی
۲۔ رمضانی ولد مولا بخش
} اقوام گھوسی ساکنان محل توپخانہ بازار کانپور قرضدار سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ قرضدار سائل مذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست مشعر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے درخواست مذکور کے سماعت کیلئے ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء مقرر کی ہے۔ پس جس کسی کو جو کچھ اعتراض نسبت درخواست مذکور ہو تاریخ معینہ پر بوقت ۱۰ بجے دن حاضر عدالت ہو کر اصالتاً یا وکالتاً پیش کرے۔

المرقوم ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء

(مہر عدالت) بحکم جگدیش نراین نگم سنفرم
عدالت جج خفیفہ کانپور

اہل ملک سے ماسکو ریڈیو کی اپیل

ماسکو ۔ ۲۵ جولائی ۔ ماسکو ریڈیو نے کل تیسرے پہر اہل روس سے ایک جوش دلانے والی اپیل کی ہے جس میں کہا کہ مادر وطن خطرہ میں ہے۔ دشمن نے ہمارے دیش کو فتح کرنے کیلئے اپنی تمام طاقت لگا دی ہے۔ وطن پرست روسیوں سے اپیل ہے کہ وہ دشمن کو روکیں اور اپنے سینوں کا مورچہ لگا دیں۔

پچھلے ۱۲ ماہ کے اندر روسی وطن پرستوں نے بہادری کے ہزاروں کام کئے ہیں۔ وطن پرستوں کا جوش برابر بڑھ رہا ہے اسکے اظہار کرنیکا صرف ایک طریقہ یہ ہے کہ دیش کی بھلائی کے لئے کام کئے جائیں۔

وطن پرستوں کو یہ معلوم ہے اور وہ ثابت کر دکھائینگے کہ ان کو دیش سے کتنا پریم ہے۔ دشمن کو روک دیا جائیگا۔ اور برباد کر دیا جائیگا۔

خاکسار حکومت کا ساتھ دینگے

لاہور ۔ ۲۵ جولائی ۔ علامہ مشرقی نے جو کہ اس وقت مدراس میں نظربند ہیں۔ میر علی احمد خاں ناگپوری جو کہ سندھ کے خاکسار دلوں کے اعلیٰ حاکم ہیں اور ارباب شیر اکبر خاں جو کہ صوبہ سرحد میں خاکساروں کے حاکم اعلیٰ ہیں کو وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خاں سے ملاقات کیلئے بھیجا ہے وہ انکو یقین دلائیں گے کہ خاکسار حکومت سے تعاون کریں گے۔

ڈاکٹر مونجے کمانڈر انچیف سے ملے

نئی دہلی ۔ ۲۵ جولائی ۔ ڈاکٹر بی ۔ ایس مونجے نے کمانڈر انچیف صاحب سے کل ملاقات کی اور بھونسلہ ملٹری اسکول کی ضروریات ان کے سامنے رکھیں۔ اس میں خاص طور پر سروس اور نان سروس رائفلوں کا ذکر تھا جو کہ اسکول کے لڑکوں کی ٹرننگ اور گوریلا لڑائی کی ٹریننگ کے لئے ضروری ہیں مزید معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مونجے کو یقین دلایا گیا کہ اس معاملہ پر سوچ وچار کیا جائے گا۔

یو ۔ پی میں محتاج خانے کھلیں گے

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو ۔ پی محتاج خانے کھولنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ اسبارے میں جو قاعدے بنائے جائیں گے اور ان پر رائے عامہ

سماج اور سوشل لائف کی ایک دلکش تصویر

روزانہ ۳ شو ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

ٹمنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء سے

سن رائز پکچرس کا شوسل ڈرامہ

گھر کی لاج

خاص اداکار
شانتا ہبلکر ۔ نذیر
جگدیش سیٹھی ۔ کرشنا
مرزا مشرف ۔ کلیانی
ہادی

شاندار دوسرا ہفتہ

اسٹوری ۔ ایکٹنگ ۔ ڈائلاگ ۔ کامک
موزک ۔ ڈانس ۔ سین ۔ ریکارڈنگ

سب کچھ لاجواب ——— تشریف لاکر لطف اٹھائیے

شاندار ——— تیسرا ہفتہ ——— شاندار

جادو کے نہایت حیرت انگیز کرشمے

روزانہ ۳ شو ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

ٹمنی شو اتوار کو ۳ بجے دن کو

جمعہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء سے

جادو کے دلکش تماشے

سرور کی سندری

خاص اداکار
زیب النساء ۔ رمولا
امینہ ۔ پرکاش

شرح ٹکٹ ۴ر، ۹ر، ۸ر زنانہ ۳ر

آرہا ہے انجان بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۶ ششماہی ۳

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ [illegible] اگست ۱۹۴۲ء مطابق ۲۵ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳۲

ادبیات

جذباتِ عارف

از جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف دہلوی لائف اپنس مجسٹریٹ کانپور

کیوں پیشتر سے عذرِ جفا کر رہے ہیں آپ ❋ کس منہ سے میں کہونگا یہ کیا کر رہے ہیں آپ

رگ رگ سے دم نکالئے اچھا نکالئے ❋ وعدہ تھا یہ اجل کا وفا کر رہے ہیں آپ

حاضر ہے جان دینے کو یہ کمترین ابھی ❋ کہتے ہیں غیر مشق جفا کر رہے ہیں آپ

شرمندگی سے عذر ابھی مصلحت نہیں ❋ جبتک نہ میں کہوں کہ برا کر رہے ہیں آپ

کیوں دم نکل نکلکے پھر آتا ہے بار بار ❋ کیا مری زندگی کی دعا کر رہے ہیں آپ

ہم بھی تو کچھ سنیں کہ ارادے کہاں کے ہیں ❋ میرا کہ دشمنوں کا کہا کر رہے ہیں آپ

اتنا نہ چھیڑئے کہ یہ کہنا پڑے مجھے ❋ اسکا برا ہو جس کا بھلا کر رہے ہیں آپ

کیا موت آگئی ہے کسی بیگناہ کی ❋ ہے ہے یہ کیا غضب ہے یہ کیا کر رہے ہیں آپ

بندہ نواز شرم کہاں شوخیوں کے ساتھ

عارف یہ کیا سمجھ کے گلا کر رہے ہیں آپ

دنیائے اسلام

مصر کی سیاسی و معاشرتی حالت کا مرقع

از مسٹر شنکر سروپ

اس وقت جنگ کے مختلف مورچوں میں مصر کو بڑی اہمیت حاصل ہوگئی ہے، اس لئے اگر ہم انسانیت اور تہذیب آدم کے اس اولین گہوارہ کی طرف ایک نظر ڈال کر دیکھیں تو وقت کی چیز ہوگی۔ سب یہاں فرعون لوگوں کی حکومت تھی دبدبہ شان و طمطراق قدیم تاریخی عہد میں ہی ختم ہوگیا جس کے تاریخی آثار اب یہاں جابجا ملتے ہیں، فرعونوں کی حکومتیں ختم ہونے کے بعد مصر دنیا کی مختلف قوموں کے لئے میدان کار زار بن گیا۔

مسلمانوں کے عروج کے زمانہ میں سب سے پہلا ملک جو ان کے تسلط میں آیا وہ مصر تھا۔ عربوں نے اس سرزمین نیل کو فتح کیا اور ان کی حکومت یہاں سولہویں صدی عیسوی تک رہی جبکہ سنہ ۱۵۱۷ء میں ترکوں نے اس پر قبضہ کیا سلیم اول والی مصر ہوگیا۔ رفتہ رفتہ مصر کی حالت ترکی سلطنت کے ایک معمولی صوبہ کی سی رہ گئی اور اس کمزوری کے باعث یوروپین قوموں کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا، چنانچہ یوروپین اقوام اس ملک میں داخل ہونے لگیں، سنہ ۱۷۹۸ء میں نپولین نے مصر پر حملہ کیا۔

اس وقت مصر کی حالت بہت ہی خراب حالت تھی، بوناپارٹ کی مصر فتح کرنے کے بعد اس نے یہ سوچا تھا کہ اسے ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے ایک بنیاد بنائے گا، لیکن برطانوی امیر البحر نلسن نے نپولین کا بیڑہ تباہ کر دیا اور وہ بھی واپس فرانس آگیا۔ سنہ ۱۸۰۱ء میں فرانس کی فوجیں جو مصر میں رہ گئی تھیں بالآخر انگریزوں کے سامنے سرنگوں ہوگئیں، سنہ ۱۸۰۳ء میں مصر سے انگریزی فوجیں بھی چلی آئیں اور ایک جرنیل محمد علی پاشا مصر کا حکمراں بن گیا۔

محمد علی کو بڑا سیاست داں کہا جاتا ہے اس نے ترکوں کو سنہ ۱۸۳۲ء میں اور سنہ ۱۸۳۹ء میں شکست دی اور مصر کو ایک آزاد و خود مختار ملک بنا دیا لیکن اس کے پوتے اسمٰعیل پاشا کے عہد میں مصر کی آزادی ایک دفعہ پھر چھن گئی، اور ترک پھر اس پر قابض ہوگئے۔ اسمٰعیل پاشا نے سلطان روم کی بہت مخالفت کی اور جنگ کی مگر اسے تخت سے اتار دیا گیا، اسمٰعیل پاشا کا جانشین اعرابی پاشا ہوا اس نے یہ تحریک شروع کی کہ غیر ملکیوں کو بالکل وطن سے نکال دیا جائے اور ہر طرح کا بدیشی کنٹرول مصر میں ختم ہو جائے اس وقت کئی یوروپین قومیں مشرق وسطیٰ میں تھیں، اور اعرابی کی تحریک انقلاب خاص طور پر برطانیوں کے خلاف تھی، اعرابی کو تل الکبیر کے مقام پر سنہ ۱۸۸۲ء میں سر گارنیٹ وولزلی کے ہاتھوں شکست ہوئی اور اس کے ایک سال کے بعد لارڈ کرومر نے مصر کی عنانِ سیاست سنبھال لی جس کی پشت پناہی کے لئے مصر میں ایک بہت بڑی برطانی فوج رکھی گئی،

۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء تک سیاسی اعتبار سے ملک مصر سلطنت ترکیہ کا ایک صوبہ مانا جاتا تھا اس کے حکمراں کو خدیو کہتے تھے خدیو خاندان محمد علی والی مصر نے قایم کیا تھا، جو وسط یورپ کے اسلامی ملک البانیہ کا ایک شریف زادہ تھا اسے نائب السلطنت کا عہدہ انیسویں صدی کے ابتدائی دور میں سلطنت ترکی نے تفویض کیا تھا۔

سنہ ۱۹۱۴ء میں عباس حلمی پاشا جو اسی خدیو کا ایک وارث تھا، ترکوں سے ملا رہا اور برطانیوں کی مخالفت کی برطانیوں نے اسے تخت سے اتروا دیا اس موقع پر مصر کو سلطنت عثمانی کی صوبہ داری سے بالکل بری کر کے اسے انگریزی انتداب میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

جنگی زمانہ کے انتداب کا خاتمہ انگریزوں نے ۲۸ فروری سنہ ۱۹۲۲ء کو کیا۔ مصر کو ایک باضابطہ آزاد و خود مختار دستوری مملکت قرار دیا گیا۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں آزادیٔ مصر کے اعلان کے ایک سال بعد مصر میں ایک پارلیمنٹری دستور اساسی وجود میں آیا۔

مصر میں قوم پرست تحریک کا آغاز زغلول پاشا نے کیا جنہوں نے سنہ ۱۹۱۸ء میں ایک سیاسی پارٹی قایم کی جس کا نام وفد پارٹی رکھا گیا جس نے برطانی اقتدار کے خلاف اضطراب پیدا کیا سیاسی ہل چل کا نتیجہ یہ ہوا کہ سنہ ۱۹۲۰ء میں ایک مصری برطانی معاہدہ ہوا جس پر حکومت برطانیہ کی طرف سے لارڈ ملنر نے اور مصر کی طرف سے زغلول پاشا نے جنھیں مصر کا رزگ عظیم کہا جاتا تھا دستخط ثبت کئے، مصر کی آزادی ازروئے معاہدہ تسلیم کی گئی اور اس کے عوض مصر کو ایسی پابندیاں اور ذمہ داریاں اپنے اوپر لینی پڑی کہ ہنگامی حالات کے وقت وہ برطانیہ کے لئے کیا کیا کرے گا۔ مصر اور سوئیز کے نواحی علاقوں پر اگر کسی بیرونی حملہ کا خدشہ ہوا تو اس حالت میں مصر کو کچھ حقوق برطانیہ کو دینے پڑیں گے تاکہ ان مقامات کی جنگی حفاظت کی جا سکے۔

جب حکومت برطانیہ نے مصر پر اپنا انتداب ختم کر دیا تو آئندہ کے خیالات کی خاطر برطانیوں نے چار باتیں سوچیں، سب سے پہلے یہ کہ سوئز کے راستہ سے برطانوی آمد و رفت کا سلسلہ محفوظ رہے مصر کی حفاظت، بیرونی حملہ آوروں سے کی جائے مصر اور سوڈان میں جو غیر ملکی ہوں ان کے جان و مال کی حفاظت کا انتظام۔ (باقی آیندہ)

ترکی کے سفیر کی موت

برلن ۳ اگست۔ جرمن نیوز ایجنسی کو استنبول سے خبر ملی ہے کہ ترکی کے سابق سفیر مقیم ماسکو علی حیدر آج صبح گولی سے مضروب پائے گئے۔ ان کو ہسپتال پہنچایا گیا مگر بعد کو وہ مر گئے۔ ان کو وشی گورنمنٹ کے لئے ترکی کا سفیر مقرر کیا گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے خود گولی مار لی۔

جلال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

چھالے پڑ گئے پاؤں میں مگر سست نہیں ہے — زباں پر بھی ہیں جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۸ اگست سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۲

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا نیا ریزولیوشن

(بمبئی۔ ۶ اگست) آج صبح کانگریس ورکنگ کمیٹی کا پھر اجلاس ہوا جو تقریباً تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں روزمرہ کے معاملات پر بحث کی گئی۔ کل کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پیش ہونے کیلئے جو ریزولیوشن پاس ہوا ہے اس میں کانگریس کی آئندہ تحریک کا پس منظر بیان کرنے کے بعد یہ واضح کیا گیا ہے کہ آزاد ہندوستان ہی جنگ میں موثر امداد کر سکتا ہے اور اسکی امداد بالآخر فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ نیز اعلان آزادی کے بعد کی حکومت کا خاکہ پیش کیا گیا ہے برطانیہ اور اتحادی قوموں سے آخری اپیل کی گئی ہے اور اگر یہ اپیل موثر نہ ثابت ہوئی تو وسیع پیمانہ پر قومی جدوجہد شروع ہوگی جسکی باگ ڈور مہاتما گاندھی کے ہاتھوں میں دیدی گئی ہے ریزولیوشن حسب ذیل ہے:۔

آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اُس حوالگی پر بہت توجہ سے دھیان دیا ہے جو ورکنگ کمیٹی نے ۱۴ جولائی کے ریزولیوشن میں کی ہے اور بعد کے واقعات یعنی جنگ کے حالات برطانی حکومت کے ذمہ دار مقرروں اور ہندوستان کے تبصروں اور تنقیدوں پر بھی بہت توجہ سے دھیان دیا ہے۔ یہ کمیٹی اس ریزولیوشن کی تصدیق اور تائید کرتی ہے اور یہ رائے رکھتی ہے کہ بعد کے واقعات نے اس کا جواز اور بھی ثابت کر دیا ہے اور یہ بات صاف ظاہر کرتی ہے کہ ہندوستان میں برطانی حکومت کا خاتمہ نہ صرف ہندوستان کیلئے بلکہ اتحادی قوموں کی کامیابی کیلئے بھی اشد ضروری ہے۔ اس حکومت کے جاری رہنے نے ہندوستان کو ذلیل اور کمزور بنا دیا ہے اور روز بروز اپنے بچاؤ کیلئے اور دنیا کی آزادی کے کاز میں حصہ لینے کے لئے اس کی طاقت تدریجی طور پر کم ہوتی جا رہی ہے۔

کمیٹی نے روسی اور چینی محاذ کے حالات کے زوال کو افسوس کے ساتھ دیکھا ہے اور روسیوں اور چینیوں کی بہادری کی بڑی قدر دانی کرتی ہے جو اُنہوں نے اپنی آزادی کے بچاؤ کیلئے دکھائی ہے۔ یہ روز افزوں خطرہ ان سب کیلئے جو آزادی کے کوشاں ہیں اور استبداد کی شکار قوموں سے ہمدردی رکھتے ہیں متقاضی ہے کہ اس پالیسی کی بنیاد کی جانچ کی جائے جس پر اب تک اتحادی قوموں نے عملدرآمد کیا ہے اور جس سے بار بار مصیبت ناک ناکامیاں ہوئی ہیں۔ ایسے مقاصد پالیسی اور طریقوں پر عملدرآمد کرنے سے ناکامیوں کو کامیابیوں میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ گذشتہ تجربوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ناکامیابی ان میں مضمر ہے یہ پالیسیاں چنداں آزادی پر نہیں بلکہ محکوم اور نوآباد ملکوں پر چھا جانے پر مبنی ہیں اور سامراجی روایتوں اور طریقوں کا تسلسل ہیں۔ سلطنت کا قبضہ بجائے اس کے کہ حکمراں طاقت کی قوت میں اضافہ کرے۔ ایک بوجھ اور ایک لعنت ہو گیا ہے۔ ہندوستان جو موجودہ سامراج کی مسلمہ زمین ہے اس مسئلہ کا جوہر ہے کیونکہ برطانیہ اور اتحادی قوموں کی جانچ آزاد ہندوستان کے ذریعہ کیجائیگی اور ایشیا اور افریقہ کے باشندے امید اور جوش سے پُر ہونگے۔

پس اس ملک میں برطانی راج کا خاتمہ کرنا ایک اہم اور فوری مسئلہ ہے جس پر اس جنگ کے مستقبل اور آزادی اور جمہوریت کی کامیابی کا انحصار ہے۔ آزاد ہندوستان آزادی کی جدوجہد میں نازی ازم فیسزم اور سامراج کے جارحانہ اقدام کے خلاف اپنے تمام عظیم وسائل لگا کر اس کامیابی کو یقینی بنائے گا۔ اس سے نہ صرف جنگ کی قسمت پر نمایاں اثر پڑے گا۔ بلکہ تمام محکوم اور

اس لئے موجودہ خطرہ ہندوستان کی آزادی اور برطانی غلبہ کے خاتمہ کو لازمی قرار دیتا ہے۔ آئندہ کیلئے کوئی وعدہ یا گارنٹی موجودہ حالات پر نہ اثر ڈال سکتی ہے نہ اس خطرہ کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ نہ اس سے عوام کی ذہنیت پر مطلوبہ اثر پڑ سکتا ہے، اگر اسی وقت آزادی کی جوت جلا دی جائے تو کروڑوں انسانوں کو اس شکتی اور جوش کا ذریعہ ہو سکتا ہے جو فوراً جنگ کی نوعیت کو بدل دیگا۔

اس لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی انتہائی زور کے ساتھ ہندوستان سے برطانی طاقت کی واپسی کا مطالبہ کرتی ہے، ہندوستان کی آزادی کا اعلان ہو جانے پر ایک عارضی حکومت بنے گی اور آزاد ہندوستان اتحادی قوموں کا ساتھی ہوگا ان کی ان سختیوں اور مصیبتوں میں شریک ہوگا جو آزادی کی جدوجہد میں اٹھانی پڑیں گی۔ ایسی عارضی حکومت ملک کی خاص خاص پارٹیوں اور گروہوں کے تعاون سے ہی بن سکتی ہے اس طرح پر وہ ایک ملی جلی حکومت ہو گی جسمیں اہل ہند کے تمام اہم طبقوں کی نمائندگی ہوگی۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہوگا کہ وہ اتحادی طاقتوں کے ساتھ ساتھ اپنی تمام مسلح اور (اہنساتمک) عدم تشدد قوت کے ساتھ ہندوستان کا بچاؤ کرے اور استبداد کی مدافعت کرے اور کھیتوں اور کارخانوں وغیرہ میں کام کرنیوالوں کی بہبودی اور ترقی کو کوشش کرے کیونکہ بنیادی طور پر تمام طاقت اور اقتدار اسی طبقہ کا ہونا چاہئے یہ عارضی حکومت نمائندہ آئینی اسمبلی کی اسکیم تیار کرے گی اور اسمبلی حکومت ہند کا ایک ایسا آئین مرتب کرے گی جو تمام اہل ملک کیلئے قابل قبول ہوگا۔ کانگریس کے نظریہ کے مطابق یہ آئین فیڈرل (وفاقی) ہونا چاہئے۔ اور اس فیڈریشن میں شریک ہونے والی یونٹوں کیلئے زیادہ سے زیادہ آزادی ہونی چاہئے اور اختیارات مابقی انھیں یونٹوں کے ہاتھوں میں ہونے چاہئیں ہندوستان اور اتحادی قوموں کے آئندہ تعلقات ان آزاد ملکوں کے نمائندوں کے ان باہمی مشوروں سے طے ہوں گے جو ایک دوسرے کی بھلائی اور تعاون کیلئے کئے جائیں گے جو استبداد کی مدافعت کیلئے ہوگا۔ آزادی ہندوستان کو اس قابل بنا دے گی کہ وہ عوام کی مشترکہ مرضی اور پشت طاقت سے استبداد کی مدافعت کرے۔

ہندوستان کی آزادی تمام دوسری ایشیائی قوموں کی آزادی کا نشان اور ان کی تمہید ہونی چاہئے۔ برما۔ ملایا۔ ہند چینی (انڈو چائنا) عراق اور ایران کو بھی مکمل آزادی حاصل ہونی چاہئے اور یہ صاف طور پر سمجھ لینا چاہئے کہ ان میں سے ایسے ملک جو فی الحال جاپانیوں کے کنٹرول میں ہیں پھر کسی دوسری نوآباد حکومت کے کنٹرول میں نہ رکھے جائیں۔

اگرچہ ابتدائی طور پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا تعلق اس خطرہ کے وقت ہندوستان کی آزادی اور بچاؤ سے ہے کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ دنیا کی آئندہ صلح استحکام اور باقاعدہ ترقی کا تقاضہ ہے کہ آزاد قوموں کا عالمگیر فیڈریشن ہو کسی اور بنیاد پر موجودہ دنیا کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ ایسا عالمگیر فیڈریشن اپنی مرتب قوموں کی آزادی کا ضامن ہوگا۔ استبداد کی روک تھام کرے گا اور ایک قوم کو دوسری قوم کی لوٹ کھسوٹ نہ کرنے دیگا۔ قومی اقلیتوں کو بچائیگا۔ پسماندہ علاقوں اور قوموں کو ترقی دیگا اور دنیا کے وسائل کو سب کے مشترکہ فائدے کیلئے

ایسے عالمگیر فیڈریشن میں شریک ہوگا اور داخلی مسئلوں کو طے کرنے میں دوسری ملکوں کے ساتھ برابری کی حیثیت سے شریک ہوگا۔

ایسا فیڈریشن ان تمام قوموں کے لئے کھلا ہوگا جو اسکے بنیادی اُصولوں سے متفق ہوں لیکن جنگ کے پیش نظر ایسا قدم اتحادی قوموں سے شروع ہونا چاہئے۔ ایسا قدم جنگ پر بہت نمایاں اثر رکھے گا۔ محوری قوتوں پر بہت اثر رکھے گا۔ اور آئندہ صلح پر بھی بہت اثر انداز ہوگا۔

کمیٹی افسوس کے ساتھ یہ محسوس کرتی ہے کہ باوجود جنگ کے مصیبت ناک اور پریشان کن نتیجوں کے اور باوجود ان خطروں کے جو دنیا پر چھائے ہوئے ہیں بہت کم ملکوں کی حکومتیں عالمگیر فیڈریشن کی جانب یہ لازمی قدم اٹھانے کو تیار ہیں۔ برطانی حکومت کا باز اثر اور غیر ملکی پریس کا گمراہ کن نکتہ چینی سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس کے سیدھے سادے مطالبہ آزادی سے بھی انکار کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ یہ اسی لئے کیا گیا ہے کہ موجودہ خطرہ کا مقابلہ کیا جائے اور ہندوستان اپنا بچاؤ کر سکے۔ ان کی اس ضرورت کے وقت چین اور روس کو مدد دے سکے۔ کمیٹی کو یہ فکر ہے کہ کسی صورت سے چین اور روس کی کوشش جنگ خطرہ میں نہ پڑے۔ جنکی آزادی قیمتی ہے اور جس کا تحفظ ہونا چاہئے اور اس کمیٹی کو یہ بھی فکر ہے کہ اتحادی قوموں کی قوت مدافعت خطرہ میں نہ پڑے لیکن ہندوستان کیلئے اور ان قوموں کیلئے خطرہ برابر بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ ایسے وقت میں بے عملی یا ایک غیر ملکی حکومت کے آگے سر تسلیم خم کرنا نہ صرف ہندوستان کو ذلیل کرنا ہے بلکہ اس قوت حفاظت کو اور مدافعت استبداد کو گھٹانا ہے یہ بے عملی اور بے پیر اندازی نہ بڑھتے ہوئے خطرہ کا کوئی جواب ہو سکتی ہے اور نہ اتحادی قوموں کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی پُرخلوص اپیل کا ابھی تک برطانیہ اور اتحادی قوموں سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اور بہت سے غیر ملکی حلقوں کی نکتہ چینی سے ہندوستان سے اور دنیا کی ضرورت سے ناواقفیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات تو ہندوستان کی آزادی کی مخاصمت ظاہر ہوتی ہے جو اس غلبہ اور نسلی فوقیت کی ذہنیت کا مظاہرہ ہے جسے ایک خوددار قوم جسے اپنی طاقت کا اور اپنے کاز کے جواب کا احساس ہو برداشت نہیں کر سکتی۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی اس آخری موقعہ پر دنیا کی آزادی کی خاطر ایک بار پھر برطانیہ اور اتحادی قوموں سے وہ اپیل دوہراتی ہے لیکن کمیٹی یہ محسوس کرتی ہے کہ اس کے لئے یہ جائز نہ ہوگا کہ اس سامراجی اور مطلق العنان حکومت کے خلاف عوام کو اپنی مرضی کا اظہار کرنے سے روکے جو ان پر چھائی ہوئی ہے اور انھیں اپنے مفاد میں اور انسانیت کے مفاد میں کام نہیں کرنے دیتی۔ اس لئے یہ کمیٹی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ہندوستان کے ناقابل علیحدگی حق آزادی و خود مختاری کے اظہار کیلئے وسیع ترین پیمانہ پر (اہنساتمک) عدم تشدد قوت استعمال کرے جو اس نے گذشتہ ۲۲ سال میں جمع کی ہے ایسی جدوجہد لازمی طور پر گاندھی جی کی رہنمائی میں شروع ہونی چاہئے اور یہ کمیٹی ان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ رہنمائی کریں اور قوم کو جو تدبیریں اختیار کرنی ہیں اُن میں راہ دکھائیں۔

کمیٹی اہل ہند سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ان خطروں اور مصیبتوں کا سامنا جو ان کے حصہ میں آئیں ہمت اور برداشت سے کریں اور گاندھی جی کی لیڈری میں متحد رہیں اور ہندوستان کی آزادی کے منضبط سپاہیوں کی حیثیت سے اُنکی ہدایتیں پوری کریں۔ انھیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس تحریک کی بنیاد (اہنساتمک) عدم تشدد ہے۔ ایک ایسا وقت آ سکتا ہے کہ جب ہدایتیں جاری نہ ہو سکیں یا ہدایتیں ہمارے آدمیوں تک پہنچ نہ سکیں اور کانگریس کمیٹیاں کام نہ کر رہی ہوں جب ایسا ہو تو ہر مرد و عورت کو جو اس تحریک میں شریک کار ہو عام ہدایتوں کی حدود کے اندر اپنے طریقوں پر آپ کام کرنا ہے ہر ہندوستانی کو جو آزادی چاہتا ہے اور اسکے لئے کوشاں ہے اپنا آپ رہبر ہونا ہے۔ اسے اپنے آپ کو اس سخت سڑک پر چلانا ہے جس پر کوئی آرامگاہ نہیں ہے اور جو بالآخر ہندوستان کو آزادی اور نجات تک پہنچائے گی۔

آخر میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی آزاد ہندوستان کی آئندہ حکومت کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کر چکنے کے بعد یہ بالکل واضح کر دینا چاہتی ہے کہ ایک اجتماعی تحریک شروع کر کے کانگریس کیلئے طاقت حاصل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے جب طاقت حاصل ہو جائے گی تو وہ تمام اہل ہندوستان کی ہو گی۔

آئینہ کانپور

گیہوں کا مسئلہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی کوششوں سے فی الحال گیہوں کی کمی سے پیدا شدہ پریشانی میں کچھ کمی ہوئی ہے۔

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر نے خود اپنی نگرانی میں گیہوں کے سیکڑوں بورے فروخت کرائے۔ گورنمنٹ نے ۲۰ ہزار من گیہوں ضرورت کے وقت کے لئے محفوظ کر لیا ہے۔ یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس نے ایک آدمی کے ہاتھ ایک روپیہ کے گیہوں کے فروخت کے حکم کو تکلیف دہ بتاتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب سے اسکے منسوخ کرنے کی درخواست کی ہے۔

اناج کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے صوبہ کے تجار اور حکومت کے درمیان ایک کانفرنس ہونیوالی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے سہارنپور کے چاول پر سے روک ہٹالی ہے اسلئے اُمید ہے کہ چاول کا بھاؤ کچھ سستا ہو جائیگا

میونسپل بورڈ

۵ اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کا ملتویہ جلسہ مسٹر ڈی۔ پی۔ سریواستو چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا۔ سب سے پہلے ممبران نے چیرمین صاحب کے صحت حاصل کرنے اور بورڈ کے کام کا چارج سنبھالنے پر اظہار مسرت و اطمینان کیا جسکے جواب میں چیرمین صاحب نے شکریہ ادا کیا اور حسب معمول بورڈ کی خدمات انجام دینے کا اعلان کیا۔ اسکے بعد ممبران کی تحریک پر یہ طے ہوا کہ ملتویہ جلسہ ملتوی کر دیا جائے اور تین چار تاریخوں کے پڑے ہوئے ایجنڈے پھر سے یکجا کر کے جلسہ طلب کیا جائے اسکے بعد آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا ممبر سول ڈیفنس وائسرائے کونسل کو ایڈریس دینے کا ریزولیوشن مسٹر گوری پرشاد کپور نے پیش کیا اور اسکی تائید ممبران نے کی۔ مسٹر ایچ ایم سمیع نے یہ ترمیم پیش کی کہ مسٹر سریواستوا کا فوٹو ٹاؤن ہال میں لگایا جائے۔ لہذا اس ترمیم کے ساتھ یہ ریزولیوشن منظور کیا گیا۔

سلسلہ بحث میں بابو گوری پرشاد کپور اور مسٹر ایچ۔ ایم۔ نیر کے درمیان سخت کلامی کی نوبت آ گئی چیرمین صاحب نے دونوں حضرات سے الفاظ واپس لینے کی درخواست کی لیکن اس پر کوئی صاحب راضی نہ ہوئے۔ اسکے بعد چیرمین صاحب نے دونوں حضرات سے جلسہ سے چلے جانے کی درخواست کی جس پر مسٹر نیر اُٹھ کر چلے گئے اور اسکے تھوڑی دیر کے بعد بابو گوری پرشاد کپور اپنے کچھ ساتھی ممبران کے ساتھ اٹھ کر چلے گئے۔

بورڈ کا ملتویہ جلسہ ۸ اگست ۲ بجے دن کو ہوگا۔

امپروومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ مسٹر مان سنگھ سی۔ پی۔ ایس۔ آر۔ بی چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ۳۰ جولائی کو ہوئی جسمیں متعدد ٹرسٹ اسکیم میں انجنرنگ کے کاموں کیلئے ۵۱۸۶ روپیہ کے تخمینے منظور ہوئے۔ پلاٹ نمبر ۹۲ سے ۹۶ تک بلاک زیڈ گنیا اور جی بلاک سیسہ مؤ نالہ اسکیم کیلئے آرٹ (نقشہ) پسند کئے گئے۔

ٹرسٹ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ میونسپل بورڈ کے بنائے ہوئے اسموک نوسنس بائی لاز گورنمنٹ کی منظوری کے بعد ٹرسٹ رقبہ میں بھی جاری کر دیئے جا رہے ہیں۔

ٹرسٹ کے خالی پڑے ہوئے رقبوں کی زمینوں کو صاف رکھنے کے معاملہ پر بھی غور ہوا۔

لڑکیوں کے کالج کی اسٹرائک ختم

مسز سوشیلا سریواستوا انچارج لڑکیوں کی تعلیم میونسپل بورڈ کی کوشش سے میونسپل گرلس کالج کی سٹرائک ختم ہو گئی ہے اور آپ نے وعدہ کیا ہے کہ مس نویکر سابق ایکٹنگ پرنسپل کے ساتھ انصاف کیا جائیگا اور اسٹاف بڑھانے لائبریری کھولنے اور لڑکیوں کی سواری کے مناسب انتظامات کے مطالبات پورا کرنے کی بھی اُمید دلائی ہے۔

کانگریس

مسٹر پیارے لال اگروال کی صدارت میں سٹی کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مہاتما گاندھی کی لیڈری پر اعتماد کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ کانپور کی پبلک اس جدید تحریک سول نافرمانی میں کسی طرح پیچھے نہ رہیگی۔

مسٹر شبن لال ایم۔ ایل۔ اے کے ایک ریزولیوشن

اکثر اوقات بلا اطلاع کی جائیگی جبتک کہ لوگ اسکے احکامات کی تعمیل کے عادی نہ ہو جائیں گے۔ اور خلاف ورزی کرنیوالوں کے ساتھ سختی کی جاویگی۔ جس وقت سیٹی بجے لوگوں کو چاہیئے کہ پناہ گاہوں میں چلے جاویں اور سڑک کے علاوہ تمام گاڑیاں فوراً روک دینا چاہیئے۔

سرکاری احکامات

سیمنٹ کی قیمت فی بوری دو روپیہ آٹھ آنہ مقرر کیگئی ہے اور بلا اجازت نیبھر بوڑ کمپنی کے فروخت کی ممانعت کر دیگئی ہے۔

گیہوں کا نرخ ۵ سیر ۲ چھٹانک اور متفرق پانچ سیر اور ضلع کیلئے ۵ سیر ۱۲ چھٹانک اور متفرق ۵ سیر ۱۰ چھٹانک مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن ایکروپیہ سے زیادہ ایک آدمی کے ہاتھ فروخت کرنے کی ممانعت کیگئی ہے لیکن یہ حکم مستند خوردہ اور تھوک فروش دوکانداروں پر نافذ نہ ہوگا یعنی وہ ایکروپیہ سے زیادہ فروخت کر سکتے ہیں۔

سر جوالا پرشاد سریواستوا

آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا سول ڈیفنس ممبر گورنمنٹ ہند سرکاری طور پر کانپور تشریف لا کر دو تین روز قیام فرمانیوالے تھے اس دوران میں میونسپل بورڈ کی طرف سے ایڈریس اور اہل شہر کی طرف سے ایٹ ہوم۔ ڈنر اور لنچ کے انتظامات کیئے جا رہے تھے لیکن آپ ناسازی طبیعت کی وجہ سے کانپور فی الحال تشریف نہ لا سکیں گے۔ اسلئے یہ سب پروگرام بھی فی الحال منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

ہندو سنگھ اور گیہوں

سکریٹری صاحب ہندو سنگھ نے سرکاری فروخت ہونیوالے گیہوں کی شکایت کلکٹر صاحب سے کی ہے اور گیہوں کی قیمت مقرر کرنے میں قسم کے لحاظ سے علٰحدہ علٰحدہ قیمت مقرر کرنے کی درخواست کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ بڑے خاندانوں کو بورے خریدنے کی اجازت دی جائے۔

یہ بھی کہا ہے کہ باہر سے اب باقاعدہ گیہوں آنا شروع ہو گیا ہے جو سپلائی افیسر کی اطلاع کے بعد سوداگران کو دیا جاتا ہے تاکہ گیہوں کی تعداد کا ریکارڈ ان کے پاس رہے۔

لوہے کے کارخانے

گورنمنٹ لیبر آفس میں لوہے کے کارخانوں کے مزدوروں کو الاؤنس دیئے جانے کے متعلق مزدوروں اور مل مالکان کے نمائندوں میں کافی تبادلۂ خیالات ہوا جسمیں لیبر آفیسر صاحب نے بھی شرکت کی۔ طے ہوا ہے کہ جتھہ دیا جائیگا۔ اسی سے سکو کیمیکل ورکس کی ہڑتال بلا کسی شرط کے ختم ہو گئی۔

چوری کا تار

پولیس نے شہر میں کئی مقامات پر تلاشی لیکر چوری کیا ہوا ٹیلیگراف کا تار تقریباً ۶۰۰ گز برآمد کیا ہے اس سلسلہ میں ۵ آدمی گرفتار کیئے گئے ہیں۔ کچھ دنوں سے تار کی چوری کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔

دیسی شراب

دیسی شراب رکھنے کے الزام میں ۵ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔

شکر

شکر زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کے الزام میں ایک دوکاندار کو جرمانہ کی سزا دیگئی ہے۔

ڈاکہ

موضع اپنی میں ایک کہار کے گھر ڈاکہ ڈالنے کے سلسلہ میں ۸ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔

دعوت

مسٹر محمد شریف صاحب منیجنگ ڈائرکٹر ہندوستان ٹینری لمیٹڈ نے اپنے خواہر زادہ یعنی ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے صاحبزادہ عبدالحمید سلمہ کے حافظ قرآن ہونے کی خوشی میں یکم اگست کو معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ منشی دیا نرائن نگم ایڈیٹر زمانہ کی صدارت میں ۱۵ اگست ۸½ بجے رات کو مسٹر اُماشنکر بھرو ترا سب ایجنٹ سنٹرل بنک لمیٹڈ کے بنگلہ واقع مال روڈ پر ہوگا۔ طرح حسب ذیل ہے:۔

"چند داغوں کے سوا نکلا نہ کچھ بھی دل کے پاس"

حلقہ ادبیہ کانپور

حلقہ ادبیہ کانپور کی طرف سے ایک غیر طرحی بزم مشاعرہ ۸½ بجے رات کو مولانا محمد علی میموریل اسکول ہمایوں باغ میں ہوگا۔

مسٹر کوہلی نے چمڑے کے کوٹ بنانے کا کارخانہ قائم کیا ہے اور اس مکان میں چمڑے کی گانٹھوں کا ذخیرہ بھی رہتا ہے

سبد گل

پچھلے دنوں اپنی کتاب "ہندوستان اور آزادی" میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے ہندوستان پر برطانیہ کے احسانات گنوائے ہیں۔ اس احسانات کی لمبی فہرست میں ایک بڑا احسان مسٹر ایمری کے الفاظ میں یہ ہے۔ "ہم نے اس وسیع مربع کے اندر جو کوہستانی سلسلوں اور دو سمندروں سے گھرا ہوا ہے امن، ضابطہ اور قانون کی حکومت قائم کی ہے"۔ اگرچہ مسٹر ایمری ہندوستان کے شہر گورکھپور میں پیدا ہوئے تھے (جہاں پچھلے دنوں پنڈت جواہر لال نہرو گرفتار کیے گئے تھے) لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ایمری ہندوستان کا جغرافیہ قطعاً بھول گئے ہیں۔

ہندوستان کے کسی ابتدائی اسکول کا لڑکا مسٹر ایمری کو یہ بتلا دیگا کہ ہندوستان "مربع" نہیں بلکہ "مثلث" (Triangle) ہے اسکے علاوہ اگر ہندوستان کو سیاسی حیثیت سے بھی دیکھا جائے جب بھی یہ "مثلث" ہی نظر آئے گا کیونکہ اس میں تین جماعتیں ہیں۔ کانگریس مسلم لیگ اور ہندو مہا سبھا اور یہی وہ "ابدی مثلث" (Eternal Triangle) ہے جو ہندوستان میں غیر ملکی حکومت کا باعث بنا ہوا ہے۔ اگر اس مثلث کو ایک گوشہ سے توڑ کر اور اسکے ضلعوں کو پھیلا کر صرف ایک سیدھی لائن یعنی کانگریس بنا دیا جائے تو آزادی کا حاصل ہونا کوئی دشوار کام نہ ہوگا! مسٹر ایمری کو چاہئے کہ "مربع" کا نہیں بلکہ "مثلث" کا شکریہ ادا کریں۔

خود مسٹر ایمری کے نعرے میں بھی تین لفظ آئے ہیں جو ہندوستان کے مثلث ہونے کو ثابت کرتے ہیں پہلے کہا جاتا تھا کہ ہندوستان میں "قانون و امن" کی حکومت ہے اب "امن۔ ضابطہ اور قانون" کی حکومت ہوگئی یعنی ایک چیز کا اضافہ ہوگیا۔ اگر کوئی یہ خیال کرے کہ "لا اور آرڈر" یعنی قانون اور امن ایک ہی چیز ہے تو یہ بھی غلط ہوگا۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں سر سلطان احمد صرف "ممبر قانون" ہیں اور امن یعنی آرڈر سر ریجنالڈ میکسویل ہوم ممبر کے ہاتھوں میں ہے رہا "ضابطہ" جس کا اضافہ مسٹر ایمری کی طرف سے کیا گیا ہے تو ہمیں معلوم نہیں ہے وہ کہاں ہے اور کس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہم وائسرائے کو "ضابطہ" کا مالک تسلیم کرلیں جب بھی "مثلث" ہی بن جائیگا۔ "مربع" یا "مربعہ" تو صرف کسی اچار والے کے یہاں مل سکتا ہے!

جہاں نہ کوئی ایگزیکٹو کونسل ہوگی، نہ لیجسلیٹو اسمبلی ہوگی اور نہ سول سروس ہوگی جسکو کوئی اختیار حاصل ہو۔ صوبوں میں گورنر نہیں ہونگے اور نہ صوبوں میں اسمبلی ہوگی نہ حکومت ہوگی۔ ملک کے اندر مالیہ نہ وصول کرنے والا کوئی حاکم نہیں ہوگا اور نہ سرکاری ملازموں کو کوئی تنخواہ دینے والا ہوگا۔

جرمن فوجیں مشق کر رہی ہیں

برلن ۶ راگست۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمن فوجوں نے چینل کے ساحل پر حملہ کرنے کی نقلی مشق کی۔ خبر ہے کہ ناروے میں بھی حملہ کا مقابلہ کرنے کی مشق کی جا رہی ہے۔ ممکن ہے کبھی یورپ میں پھر لڑائی چھڑ جائے۔

دکھنی روس میں نازک حالت

ملبورن ۵ راگست۔ نیوگنی میں کوکوڈا کے علاقہ میں جاپانی فوجوں کی سرگرمی بڑھنے سے پورٹ مورسبی کو خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔

خطرہ بڑھنے کی یہ وجہ ہے کہ اسوقت کوکوڈا کے ہوائی اڈہ پر جاپان کا قبضہ ہے۔ ہوائی حملوں کے باوجود جاپانیوں نے وہاں اپنی پوزیشن مضبوط کرلی ہے دوسرے نیوگنی کے سمندر میں جاپان کے جہازوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ تیسرے جاپانی ہوائی جہاز کی طاقت بھی بڑھ گئی ہے۔

اس کے علاوہ لڑنا میں جاپانیوں کو اور کمک پہنچ گئی ہے۔

ادب لطیف

نجات

بس رہنے دے یہ تسبیح گردانی۔ یہ عبادت اور وظیفہ خوانی رہنے دے!

بھلے آدمی یہ عبادت گاہ کے کواڑ بند کئے تو اندھیرے کونے میں کیوں بیٹھا ہے؟

کس کی عبادت کر رہا ہے؟

آنکھیں کھول کر دیکھ وہ اس گھر میں نہیں!

جہاں دہقان مٹی کے ڈھیلے پھوڑ پھوڑ کر زمین کی کاشت کر رہا ہے۔

جہاں پتھر توڑ توڑ کر مزدور سڑک کوٹ رہا ہے اور سال بھر وہ اسی کام میں اپنا خون پسینے کی راہ بہا رہا ہے۔ وہ دھوپ اور پانی میں انکے ساتھ ہے۔

انکے دونوں ہاتھ مٹی سے بھرے ہوئے ہیں۔

بس تو اسی کی طرح یہ اپنا مقدس جبہ اتار پھینک! اور زمین پر آکر بیٹھ،

نجات؟

نجات کہاں ہے؟

نجات کس سے پاؤ گے؟

پروردگار تو خود اپنی آفرینش کی زنجیروں میں ہم سب کے ساتھ بندھا ہوا پڑا ہے!

چھوڑ ان مراقبوں کو۔ پھینک یہ سب نذر و نیاز!

ترے لباس کے چیتھڑے اڑتے ہیں تو اڑنے دے۔ اگر کیچڑ سے تیرا لباس لت پت ہوتا ہے تو پروا نہ کر! بلا سے!

اگر تیری پیشانی سے پسینہ ٹپک پڑے تو کیا ہوا؟

باہر آ زندگی کے اعمال میں تو اس کا ساتھ دے!

سر اسٹیفورڈ کرپس کا بیان

لندن ۶ راگست۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کیلئے جاتا گاندھی کے تیار کئے ہوئے ریزولیوشن پر جو بحث کے متعلق جو معلوم ہوئے ہیں اور ہندوستان میں کرپس مشن کے بارے میں ہندوستانی اخباروں میں جو رائے زنی کی گئی ہے اور امریکہ کو کرپس نے جو تقریر براڈکاسٹ کی تھی اس پر جو رائے ظاہر کی گئی ہے اسکے پیش نظر پارلیمنٹ کے لیڈر سر اسٹیفورڈ کرپس (جو کسی وقت کمیونسٹ لیڈر تھے) نے کل ایک بیان دیا! جس میں اُنہوں نے ان حالات کے بارے میں اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں جو کہ ان کے جانے کے بعد ہندوستان میں رونما ہوئے ہیں اُنہوں نے ہندوستان کو ایک پیغام دیا جو حسب ذیل ہے:۔

حکومت برطانیہ کے رویہ کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا وزیر ہند نے پچھلے ہفتہ ایک بیان دیا تھا جس میں اُنہوں نے یہ واضح کر دیا تھا کہ "ملک معظم کی حکومت ان وسیع ارادوں پر مضبوطی سے پابند ہے جو کہ اس مسودہ اعلان کے ذریعہ پیش کئے گئے تھے جو کہ میں ہندوستان لیکر گیا تھا اور کہ حکومت ایک بار پھر۔ اعلان کرتی ہے کہ ہندوستان کو مکمل حکومت خود اختیاری کے حاصل کرنیکا پورا پورا موقع دیا جائے گا اسلئے یہ بات صاف ہے کہ ہندوستان کو یقین دلا دیا گیا ہے کہ لڑائی ختم ہوتے ہی حکومت خود اختیاری دیدی جائے گی اور پھر ہندوستان کی زندگی کو نئی بنا پر تشکیل کرنا ممکن ہو جائے گا۔ ہندوستان میں قومی مفاد کے علمبرداروں کے لئے ان سیدھے سادے واقعات سے انکار کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وعدہ کر دیا گیا ہے اور وہ پورا کیا جائیگا کیا ایسی حالت میں جبکہ لڑائی جاری ہے ہندوستان کے لوگوں کیلئے یہ کوئی معقول بات ہے کہ وہ ایسا آئین طلب کریں جس میں بنیادی اور مکمل تبدیلی کرنا پڑے کیا ایسی سخت لڑائی کے بیچ میں جس میں امریکہ چین اور برطانیہ پوری دنیا کو جاپان کے غلبہ سے بچانے کے لئے اپنی تمام طاقت لگا رہے ہیں یہ ممکن ہے؟ مسٹر گاندھی نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت برطانیہ کو ہندوستان سے چلا جانا چاہئے۔ ہندوستانی اپنے انتظامات خود طے کر لیں گے۔ خواہ حکومت کے چلے جانے سے ہندوستان میں بدامنی اور انتشار ہی کیوں نہ پھیل جائے۔ بدامنی اور کا کیا مطلب ہوگا؟ حکومت جو کہ موجودہ آئین پر مبنی ہے فوراً ہی ختم ہو جائے گی۔ ہندوستان میں کوئی وائسرائے نہیں ہوگا نہ

عالم نسواں

آئیڈیل عورت کے کیرکٹر کی ایک درد انگیز تصویر

مجھے اپنے دوست کی طرف سے شادی میں شرکت کا دعوت نامہ پاکر بڑی حیرت ہوئی تھی کہ وہ کملا جیسی فرشتہ سیرت بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کیوں کر رہا ہے!!! مجھے اپنے دوست رما کانت پر جن باتوں کی وجہ سے رشک آیا کرتا تھا ان باتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ اسے کملا جیسی بیوی ملی ہے!

مگر اپنے گہرے دوست اور طالب علمی کی زندگی کے ساتھی اوما کانت کی طرف سے شادی میں شرکت کا دعوت نامہ پڑھنے کے بعد میں نے ایک اور دوست کا خط کھول کر پڑھا تو میری حیرت اور بھی بڑھ گئی۔

میری حیرت میں اضافہ کی وجہ یہ تھی کہ ملازمت کی وجہ سے اوما کانت سے دور رہنے سے مجھے اوما کانت کی زندگی کے بارے میں جو گہری واقفیت نہیں تھی وہ ان دوست کو تھی اور اس واقفیت کی بنا پر اُنہوں نے رما کانت کی شادی کے بارے میں جو کچھ لکھا تھا اس پر مجھے بہت ہی حیرت ہوئی۔ اُنہوں نے بتایا تھا کہ رما کانت کی ماں نے کملا کو اوما کانت کے گھر سے نکلوا دیا اور خود اوما کانت ہی نے کملا کو اس طرح اس کے میکے بھیجا کہ وہ پھر نہ آئی اور تازہ ترین خبر یہ ہے کہ وہ بیچاری مر گئی ہے۔ اسی بنا پر ماں نے زور ڈال کر دوسری شادی کا بندوبست کیا ہے۔

تمام گھر میں خوشی کی چہل پہل تھی۔ مگر اوما کانت کا کہیں پتہ نہ تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے کمرے میں ہیں۔ کمرے کے بند دروازے پر دستک دیتے ہوئے مجھے یہ توقع تھی کہ اندر سے خوشی میں ڈوبی ہوئی آواز آئیگی۔

"کون ہے۔"

میں کہونگا "تمہارا دوست رنگا"

جواب ملیگا۔ "اوہو تم آگئے بھئی۔ آؤ آؤ۔"

مگر جب دروازہ کھلا تو میں نے دیکھا کہ اوما کا چہرہ اترا ہوا ہے۔ اس نے مجھے کمرے کے اندر بلا کر بغیر کچھ کہے دوبارہ فوراً دروازہ بند کر دیا۔ میں نے غور سے اوما کی طرف دیکھا تو میں مشکل ہی سے یقین کر سکا کہ یہ بلبل کی طرح ہر وقت چہکنے والا اوما کانت ہے!!!

اس کی آنکھیں سرخ تھیں جیسے ابھی ابھی رو چکا ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا گویا کوئی کرب انگیز تکلیف اس کیلئے سوہان روح بن کر اسے مروڑے ڈالتی ہے۔

میں نے پوچھا "کیا حالت بنا رکھی ہے اوما؟"

اوما نے کرسی پر بیٹھ کر اپنا سر میز پر ڈال دیا اور میری بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سسکیاں لیکر رونے لگا۔

"رنگا۔ مجھے حالات نے توڑ ڈالا۔"

میں نے کہا۔ "کیا ہو گیا؟"

اوما نے اپنے آنسو پونچھ کر اپنے اوپر قابو پاتے ہوئے کہا "خبر نہیں جب تم سنوگے تو مجھے کیا کہوگے"

"میں تمہیں کچھ نہیں کہونگا۔ تم مجھے بتاؤ وہ بات کیا ہے"

"نہیں رنگا تم مجھ سے نفرت کرنے لگوگے"

"آخر کوئی بات بھی ہے۔ تم مجھے بتاؤ تو اوما"

"اس بکس کو کھولکر دیکھو تو کیا بات ہے۔" اوما نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا۔

میں نے ایک چھوٹے سے بکس کو کھولا جس کی طرف اوما نے اشارہ کیا تھا۔ اس میں ایک خط تھا۔ میں نے اسے کھولا لکھا تھا۔

میرے سرتاج،

"آپ کی دوسری شادی کی اطلاع ملی ہے مجھ حقیر کے پاس مبارکباد کے سوا تحفہ دینے کے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔ میری مبارکباد قبول کیجئے"۔

آپکی راندہ کی ہوئی۔ کملا

دوسرے دن شادی کا گھر ماتم کدہ بن گیا جب یہ معلوم ہوا کہ اوما کانت غائب ہے اور کہیں اس کا پتہ نہیں ملتا۔

عام طور پر طلبہ سان سب کا سرغنہ ان کی نگرانی اپنی افسر کرتا ہے۔

بچوں کی دنیا

الکشن

ہمارے ملک میں یہ ہوتا ہے کہ جب الکشن کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے تو ہر امیدوار کے دوست احباب یا تنخواہ دار کام کرنے والے جو "ورکر" کہلاتے ہیں ووٹروں کے پاس پہنچتے ہیں۔ اپنے امیدوار کی اچھائیاں اور دوسرے کی برائیاں ظاہر کرتے ہیں۔ کبھی دباؤ سے، خوشامد سے، سفارش سے، کبھی مذہب کا واسطہ دے کر اور کبھی روپے پیسے یا نوکری کا لالچ دلا کر غرض ہر ڈھب سے اپنے امیدوار کو ووٹ دینے پر راضی کرتے ہیں۔ اس کھینچ تان میں غریب ووٹر کی بُری گت بن جاتی ہے۔ اس کو ووٹ کا استعمال ہی نہیں معلوم اور نہ آج تک کسی نے اس کو یہ بات بتائی۔ ووٹ بازار کا سودا نہیں کہ کسی قیمت کے عوض بیچا جائے یا کسی ڈر یا لالچ، خوشامد یا مروت کے جال میں پھنس کر ادھر اُدھر پھینک دیا جائے۔ ووٹ صرف ایمانداری کی رائے ہے اور ایمان کبھی بیچا نہیں جاتا۔ اس رائے کا حقدار وہی ہو سکتا ہے جو پڑھا لکھا ہو۔ ایماندار ہو، منصف مزاج ہو۔ جو کسی سے تعصب نہ کرے، خود غرض یا فسادی نہ ہو، جو حق بات زبان پر لانے سے دبے نہیں، جسکو خدمت کا شوق ہو حکومت کا شوق نہ ہو جسکے دل میں آزادی کی تڑپ ہو غلامی کی محبت نہ ہو۔ اگر کسی ووٹر نے ان باتوں کا لحاظ نہ کیا اور کسی ایسے امیدوار کو ووٹ دیا جس میں یہ صفتیں نہیں پائی جاتی ہیں تو میونسپلٹی کے انتظامات کی ذمہ داری اُن لوگوں پر پڑیگی جنہوں نے اس کی مدد کی یا ووٹ دیئے۔

ولایت میں جہاں میونسپلٹیوں نے بڑی ترقی کی ہے یہ دستور ہے کہ کوئی امیدوار خود سے نہیں کھڑا ہوتا وہاں پہلے سے پارٹیاں قائم ہیں اور اُنکے کچھ اصول مقرر ہیں مگر سب کی غرض ایک ہی ہے وہ یہ کہ ایسے کام کئے جائیں جن سے ملک کا اور ملک کے رہنے والوں کا فائدہ ہو۔ ووٹ دینے والے بھی کسی نہ کسی پارٹی میں شامل ہوتے ہیں۔ یہی پارٹیاں اپنے میں سے ایک اچھا آدمی چُن لیتی ہیں اور اُس کو کھڑا کر دیتی ہیں۔ الکشن کا خرچہ بھی یہی پارٹیاں برداشت کرتی ہیں اس طریقے میں یہ اچھائی ہے کہ خود غرض گھسنے نہیں پاتے۔ میونسپلٹی کے ممبروں کے الکشن کا طریقہ تم اوپر پڑھ چکے ہو۔ جب ہر وارڈ کے اُمیدواروں کا الکشن ختم ہو جاتا ہے تو کل ممبر مل کر چیرمین کا انتخاب کرتے ہیں۔ چیرمین کے انتخاب کے بعد ممبروں کی چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں بنا دی جاتی ہیں اور ہر کمیٹی کا چیرمین اسی کمیٹی کے ممبروں میں سے ایک شخص مقرر کر دیا جاتا ہے۔ ان کمیٹیوں کو میونسپلٹی کے تمام کام الگ الگ سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ کوئی کمیٹی سڑکوں اور عمارتوں کی تعمیر اور مرمت کا انتظام کرتی ہے یہ پبلک ورکس کمیٹی کہلاتی ہے۔ کوئی کمیٹی اسپتال اور صفائی کا انتظام کرتی ہے یہ پبلک ہیلتھ کمیٹی کہلاتی ہے۔ کوئی کمیٹی مدرسوں کا انتظام کرتی ہے یہ ایجوکیشن کمیٹی (یا تعلیمی کمیٹی) کہلاتی ہے۔ کوئی کمیٹی آمدنی اور خرچ کی دیکھ بھال کرتی ہے، تخمینے اور بجٹ بناتی ہے۔ اس کمیٹی کو فنانس کمیٹی یا مالی کمیٹی کہتے ہیں۔ ایسے ہی ہر کام کے لئے ایک مخصوص کمیٹی علیحدہ ہوتی ہے۔ یہ سب کمیٹیاں اپنی اپنی جگہ پر اپنے اپنے کاموں کے بارے میں تجویزیں پاس کرکے آخری منظوری کیلئے بورڈ کے سامنے پیش کر دیتی ہیں۔ بورڈ کی میٹنگ میں سب ممبر اکٹھا ہوتے ہیں۔ وہاں ان کمیٹیوں کی اور ممبروں کی پیش کی ہوئی تجویزوں اور دفتر کے معاملات پر غور کیا جاتا ہے اور بحث مباحثہ کے بعد مناسب حکم جاری کیا جاتا ہے۔ اگر کسی تجویز کے بارے میں ممبروں میں اختلاف ہوتا ہے یعنی کچھ ممبر ایک رائے کے ہوتے ہیں اور کچھ دوسری رائے کے تو چیرمین صاحب ممبروں کی رائے شمار کرتا ہے اور جدھر زیادہ ممبر ہوتے ہیں اُسی کے موافق حکم دیتا ہے۔ اب غالباً یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ شہر والے اپنے ہی چُنے ہوئے ممبروں کے ذریعہ سے شہر کے تمام انتظامات کرتے ہیں اور یہ ممبر شہر والوں کو آرام و آسائش پہنچانے کی تمام تدبیریں اختیار کرتے ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں جن سے شہر کی رونق بڑھے۔

ہر میونسپلٹی میں ایک بڑا افسر ہوتا ہے جسکو ایگزیکٹو افسر یا سکریٹری کہتے ہیں اسی کی ماتحتی میں چھوٹے بڑے افسروں کلرکوں اور دوسرے تنخواہ داروں کا ایک بہت بڑا

پردۂ فلم

پبلک کیسی تصاویر چاہتی ہے؟

فلمی صنعت کے بڑے بڑے ماہرین کو اس بات کا اعتراف ہے کہ وہ ابھی تک یہ معلوم نہیں کر سکے کہ پبلک کس قسم کی تصاویر چاہتی ہے۔ ان ماہرین کا بیان ہے کہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جن تصویروں کو قطعی ناکام تصور کیا جاتا ہے وہ بیحد کامیاب ثابت ہوتی ہیں اور جن تصویروں سے بہت زیادہ توقعات وابستہ ہوتی ہیں ان کو کوئی پوچھتا تک نہیں، گویا فلمی ماہرین کے نزدیک فلمی صنعت کی حیثیت ایک جوئے خانہ سے زیادہ نہیں ہے۔ جہاں ہار جیت کا دارومدار محض قسمت پر ہوتا ہے۔

فلمی ماہرین کی یہ رائے اگرچہ غلط نہیں ہے لیکن فلمی ماہرین نے کبھی اس چیز پر بھی غور کیا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ فلمی ماہرین اگر غور کرینگے تو ان کو پتہ چلیگا کہ فلموں کی ناکامی اور کامیابی محض قسمت پر موقوف نہیں ہے بلکہ اسمیں حالات کو بھی بہت زیادہ دخل ہے۔ چنانچہ جو تصاویر خلاف توقع کامیاب ہوئی ہیں انکا بھی ایک سبب ہے، اور جو اعلیٰ تصاویر اُمید کے خلاف ناکام ہوگئی ہیں انکی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہے، یہ غلط ہے کہ یہ سارا کھیل محض قسمت پر چل رہا ہے بلکہ قسمت کے علاوہ بھی کوئی دوسری چیز کام کر رہی ہے۔

اس سوال کا جواب دینے سے قبل کہ اچھی اور اعلیٰ معیار کی تصاویر کیوں ناکام ہو جاتی ہیں اور مایوس کن تصاویر کس طرح ملک میں ہنگامے برپا کر دیتی ہیں۔ ہم فلمی صنعت سے تعلق رکھنے والوں کو ایک فرودی بات بتا دینا چاہتے ہیں اور وہ ضروری بات یہ ہے کہ پبلک سب سے زیادہ جس چیز کو پسند کرتی ہے وہ تصاویر میں جدت اور انوکھا پن ہے۔ چنانچہ پبلک کی حالت یہ ہے کہ اگر پے در پے اعلیٰ معیار کی تاریخی تصویریں اسے دیکھائی گئی تو وہ اکتا جائیں گی۔ اسی طرح اگر پبلک کے سامنے برابر سوشل یا دیہاتی تصاویر آتی رہینگی تو پبلک کو ان تصاویر سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہیگی۔ پبلک صرف یہ چاہتی ہے کہ تصاویر کا موضوع بدلتا رہے یعنی تاریخی تصویر کے بعد معاشرتی تصویر۔ معاشرتی تصویر کے بعد مذاحیہ تصویر۔ مذاحیہ تصویر کے بعد کسی انوکھے موضوع پر کوئی نرالی تصویر آتی رہے۔ یہ ہے پبلک کا مذاق۔

اچھی تصاویر کی ناکامی کا بڑا باعث یہی ہے کہ کیونکہ پے در پے ایک ہی قسم کی تصاویر آتی رہتی ہیں اس لئے اچھی سے اچھی تصاویر ناکام ہو جاتی ہیں۔ اور جب ان ہی اچھی تصاویر کے دور میں کوئی گری ہوئی گھسے موضوع کی تصویر آ جاتی ہے تو پبلک اسکی خوب سرپرستی کرتی ہے۔ لہذا فلمسازوں کو چاہئے کہ وہ اپنے فلموں کا موضوع تبدیل کرتے رہیں۔ نقال سے پرہیز کریں اور جہاں تک ممکن ہو تصاویر میں جدت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر اعظم ترکی کا بیان

انقرہ ۷ راگست۔ "اگر ترکی پر حملہ کیا گیا تو وہ آخر دم تک مقابلہ کریگا"۔ یہ ہے وہ اعلان جو ترکی کے نئے وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو نے کل رات ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کیا۔ موسیو سراج اوغلو نے کہا کہ ترکی اپنی غیر جانبداری کی پالیسی پر قائم رہنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے ایک مضبوط فوج تیار رکھی ہے جو کہ روز بروز طاقت پکڑتی جا رہی ہے مگر کسی ملک نے ہمارے دیس پر ہاتھ ڈالا اور غیر جانبداری کو مٹانے کی کوشش کی تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔

ترکی کی نیشنل اسمبلی میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ موسیو سراج اوغلو کی کیبنٹ میں اتفاق رائے سے اعتماد ظاہر کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کاکیشیا میں جرمن فوجوں کے گھس آنے سے ترکی کو خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔

روسیوں سے اپیل!

ماسکو ریڈیو کے ذریعہ اخبار "پروادا" نے اہل روس سے اپیل کی ہے کہ وہ اور چند ماہ تک جرمنی وار کو برداشت کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اپنی فتح محفوظ کر لیں گے۔ ہم دشمن کے مقابلہ پر ڈٹ سکتے ہیں۔ اور ہمیں ڈٹے رہنا چاہئے۔ دشمن کو روک دو۔

صبر ایک ایسا پھول ہے جو ہر ایک باغ میں نہیں پیدا ہوتا۔

زندگی تھوڑی ہے۔ دشمنی کرنے اور دوسرے کی بُرائیوں کے گننے میں صرف نہ ہونی چاہئے۔

دولت ایک آئینہ کی مانند ہے یہ انسان کو بدل نہیں دیتی بلکہ انسان کو اس کے اصلی روپ میں ظاہر کرتی ہے۔

اپنی زندگی کامیاب بنانے کیلئے پہلے اپنی تندرستی ٹھیک کریں۔

اپنی تندرستی قائم رکھنے کے لئے اپنے خیالات صاف اور بلند رکھیں۔

اپنے خیالات صاف کرنے کے لئے اپنے دل میں سچائی اور محبت پیدا کریں۔

ایڈیٹر:۔ میں صرف انھیں مصنفین کے مضامین اپنے اخبار کے لئے لے سکتا ہوں جنکے نام مشہور ہوں۔
مصنف:۔ ہاں ہاں ٹھیک ہے !! تو میرا نام حامد ہے۔

مجسٹریٹ:۔ یہ تو پانچواں شخص ہے جس کو تم نے اپنے موٹر کی ٹھوکر سے گرایا ہے۔
لڑکی:۔ نہیں جناب معاف کیجئے گا ان میں سے ایک کو دو دفعہ ٹکر لگی تھی۔

بیوی:۔ کیا آپکو نہیں معلوم کہ زیادہ باتیں کرنیوالی عورت اچھی ہوتی ہے
شوہر:۔ دوسری قسم کی عورتیں کب ہوتی ہیں۔

استاد:۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی لفظ "بیوہ" کی تعریف کرے۔
ایک لڑکا:۔ بیوہ وہ عورت ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ اتنے عرصہ تک رہی ہو کہ وہ مرجائے۔

بھوتوں کو پیانو بجانے کا شوق

بھوتوں کے عجیب و غریب واقعات پچھلے دنوں بعض جرائد میں شائع ہوئے تھے۔ چنانچہ انہی واقعات میں سے ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ انگلستان کے ایک قصبہ میں بھوتوں کو پیانو بجانے کا بیحد شوق ہے۔ اس قصبہ میں ایک پرانے مکان میں ایک بہت پرانا پیانو رکھا ہوا ہے۔ یہ پیانو روزانہ بجتا ہے لیکن اس پیانو کا بجانے والا کوئی نہیں دکھائی دیتا۔ تمام قصبہ میں یہ مکان بھوتوں کا مکان مشہور ہے۔ بہت سے آدمیوں نے اس مکان میں آباد ہونے کی کوشش کی لیکن وہ ایک یا دو روز سے زیادہ نہ رہ سکے۔

تیر انداز مچھلی

امریکہ کے سمندر میں ایک ایسی عجیب و غریب مچھلی ہے جو اپنی خصوصیات کے لحاظ سے ساری دنیا کی مچھلیوں سے مختلف ہے یہ مچھلی ۸ انچ لانبی ہوتی ہے اور مکھیاں کھانے کی بیحد شوقین ہے اسکے مکھیوں کے شکار کا طریقہ یہ ہے کہ اسکے منہ سے ایک مادہ نکلتا ہے جسے وہ تیر کیطرح مکھیوں پر مارتی ہے جب مکھیاں مرجاتی ہیں تو اسے کھا جاتی ہے۔

محبّت

از مسافر

"کیا آپ سچ مچ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟" سمنا نے پوچھا۔

چندر جواب میں بولا "ہاں سمنا" اس کا سر جھک گیا۔

وہ کہنے لگی۔ "لیکن آپ یہ بھی جانتے ہیں سچی محبت وہی ہوتی ہے جو زیادہ سے زیادہ کٹھن آزمائش میں پوری اُترے؟"

وہ بولا۔ کچھ رُک کر۔ "ہاں"

"اور آپ یہ بھی جانتے ہونگے کہ محبت کے معنے کیا ہیں؟"

"ہاں سمنا، جانتا ہوں۔ دو روحوں کا ایک ہوجانا"

"یا جسموں کا؟" سمنا کھلکھلا کر ہنسی۔

"نہیں سمنا" اس نے جواب دیا۔ یہ تو ہوس ہے۔ یہ محبت نہیں ہوسکتی۔"

"اچھا تو ایک آزمائش میں ڈال کر میں آپ کی محبت کی گہرائی کا اندازہ کرنا چاہتی ہوں۔ آپ آزمائش میں پڑنے سے گھبرا تو نہیں جائیں گے؟"

"ہرگز نہیں۔ میں آزمائش کے لئے تیار ہوں۔ بتائیے کیا آزمائش ہے؟" وہ سمنا کے من موہنے مکھڑے کی طرف دیکھنے لگا۔

"وہ آزمائش یہ ہے۔" سمنا نے کہا "کہ آپ ایک مالدار اور کھاتے پیتے گھرانے کے فرزند ہیں، اس رئیسانہ زندگی کو چھوڑکر ہندوستان کے غریبوں کی خدمت کا کام کیجئے۔

بسنت کی شام۔ کوٹھی کے چمن میں تلیاں پھولوں پر منڈلاتی پھر رہی تھیں۔ سمنا کو ان تلیوں کی قسمت پر رشک آرہا تھا کہ یہ اپنے دلپسند پھولوں کو پیار کرتی پھرنے میں کتنی آزاد ہیں!!!

سمنا دل میں سوئے ہوئے جذبۂ محبت کو جاگ اُٹھنے سے نہ روک سکی۔ جب کبھی وہ سوچتی تھی کہ اس نے چندر کو تعلیم، دولت اور آرام چھڑا کر نہ جانے کہاں مصیبتیں اُٹھانے کے لئے بھیجدیا تو اس کی آنکھوں میں دل کی ہوک سے آنسو ڈبڈبا آتے تھے۔

کھڑکی کے آگے کھڑی سمنا چندر کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس نے دیکھا وہ آرہا ہے۔ سچ!!! سمنا نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں مل کر پھر دیکھا۔ ہاں وہی ہے۔ مگر۔ موٹے جھوٹے اور کسی قدر میلے کپڑے۔ اور بغل میں کچھ موٹی موٹی چادریں سی۔

اس کے کمرے میں داخل ہوجانے کے بعد بھی سمنا سکتے کے عالم میں کھڑی اُسے دیکھتی رہی۔ چندر کے سلام کا جواب بھی اسکے منہ سے نہ نکلا۔ پھر اسے ہوش آیا۔

"اتنے دنوں تک آپ کہاں غائب رہے؟"

وہ ہنسا ——— "یہاں سے بیس میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے وہاں میں نے غریبوں کو پڑھانے اور ان کا سدھار کرنے کے لئے ایک جگہ بنالی ہے۔ کام اتنا زیادہ ہے کہ فرصت نہیں ملتی۔ آج یہاں آنا ہوا تو سوچا کہ آپ کے درشن کرتا چلوں"

"مگر یہ حالت کیا بنالی ہے"؟

"دیہات میں ہم غریب ہندوستانیوں کی زندگی ایسی ہی کٹتی ہے، اور ہاں۔ میں تمہارے لئے یہ دو ساڑھیاں لایا ہوں۔"

سمنا کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔ "چندر تم آزمائش میں پورے اُترے۔"

"سمنا" چندر نے جلدی سے کہا۔ "اب میں ان باتوں سے بہت آگے جاچکا ہوں۔"

"چندر!!!" سمنا نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔

"ہاں سمنا۔ اس وقت میں دل کے راستے پر بہت پیچھے تھا۔ اس وقت میں نے تم سے تمہاری محبت کی بھیک مانگی تھی مگر تم نے مجھے ایک ایسا راستہ بتادیا جس پر چلکر مجھے سب انسانوں سے محبت کرنا آگیا۔ اب مجھے تمہاری محبت کی بھیک لینے کی بھی فرصت نہیں۔"

"مگر ــ ــ ــ ــ ــ"

"سمنا مجھے جانا ہے۔ میرا کام میرا انتظار کررہا ہوگا"

خطیبۂ ہند سیدہ اختر بستر علالت پر

بنگلور ۲۸ جولائی۔ تقریباً پندرہ یوم سے خطیبۂ ہند سیدہ اختر صاحبہ حیدرآبادی صدر آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ شدید علیل ہیں۔ دو ہفتے ہوئے کہ موصوفہ مہارانی کالج بنگلور میں خواتین کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرنے تشریف لےگئی تھیں۔ کم و بیش دو گھنٹے تک "حالات حاضرہ" اور خواتین ہند" کے موضوع پر ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ واپسی پر آپکو تیز بخار تھا اور بیحد تکان محسوس ہوئی۔ فوراً بہترین طبی خدمات حاصل کیگئیں لیکن ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔

سیدہ اختر ملک و قوم کی خادمۂ دیرینہ ہیں اور آپکی پُرخلوص خدمات سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہے اس لئے مسلمانان ہند سے گذارش ہے کہ وہ بخشوع و خضوع بارگاہ رب العزت میں سیدہ کے لئے "دعائے صحت" فرمائیں۔ تاکہ سیدہ جلد از جلد شفایاب ہوکر موجودہ نازک سیاسی حالات میں مسلمانوں کی پرخلوص خدمات ادا کرسکیں۔

اقبال النساء سکریٹری مہارانی کالج بنگلور

جاپانیوں کے الفاظ سے خبردار رہیئے!

وہ جاپانی سنگینوں کے لئے راستہ صاف کرتے ہیں

دُشمن کے میٹھے الفاظ سے خبردار رہیئے۔ اُس کی اِس کوشش سے ہوشیار رہیئے کہ وہ آپ کو یہ خیال کرنے پر مجبور کردے کہ اُس کو فتح کرنا ناممکن ہے۔ جاپانی سپاہی یہ نہیں چاہتے کہ جب وہ ہندوستان آئیں تو قتل کردیئے جائیں اسلئے وہ نشر کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دوست ہیں وہ اسلئے غلط خبریں پھیلاتے ہیں کہ ہم چونک پڑیں، الجھنوں میں پڑجائیں اور کمزور ہوجائیں۔ یہ ایک نئی جنگی چال ہے۔ جاپانی سپاہی یہ نہیں چاہتے کہ وہ جس وقت ہندوستان پر حملہ کریں تو یہاں موت کا شکار ہوجائیں۔ وہ ہمارے گھروں میں رہنا چاہتے ہیں۔

لیکن جاپانی حملہ آور ہمارے سپاہیوں، بموں، اور توپوں سے اور آپ کی پشت پناہی سے مارے جائیں گے۔ اگر ہم سب ملکر مقابلہ کا فیصلہ کرلیں تو یہ ۴۰۰۰۰۰۰۰۰ آدمیوں کا عظیم الشان ملک ہرگز فتح نہیں ہوسکتا۔

چین کو بیوقوف نہ بنایا جاسکا

چینیوں نے جاپانی پروپگنڈے سے دھوکا نہیں کھایا۔ یہ قوم جس میں اس سے قبل اتفاق نہ تھا پانچ سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ جنگ کررہی ہے اور وہ جاپانیوں کو اپنے ملک میں ہرگز داخل نہ ہونے دے گی۔ روس نازیوں کے فریب میں نہیں پھنسا۔ حالانکہ نازیوں نے اس پر دوستی کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد حملہ کیا تھا۔ چین اور روس سے سبق سیکھئے۔ جاپانیوں کے وعدوں پر اعتبار نہ کیجئے۔

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ قائم کیجئے

مہاتماجی کا وہ مسودہ جس پر الٰہ آباد میں غور ہوا

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کا پسِ منظر

نئی دہلی ۵ر اگست۔ حکومت ہند نے پریس نوٹ کی شکل میں وہ کاغذات شائع کئے ہیں جو پولیس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں چھاپہ مار کر اپنے قبضہ میں کر لئے تھے ان کاغذات میں دوسری باتوں کے علاوہ وہ بحث درج ہے۔ جو ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں مہاتماجی کے بھیجے ہوئے مسودہ پر ہوئی۔ بحث کے مطالعہ سے دو باتیں صاف معلوم ہوتی ہیں اوّل یہ کہ کانگریس کے لیڈر برطانی غلبہ سے بیزار ہیں اور اسے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ وہ حملہ آوروں کا پوری طاقت سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی یکم مئی ۱۹۴۲ء والی تجویز کا مسودہ مرتب کرنے کے سلسلہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی میں جو بحث مباحثہ ہوا۔ اس کے متعلق بعض کاغذات عام معلومات کے لئے ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔

ایک ٹائپ شدہ دستاویز کی نقل جو ۲۶ر مئی ۱۹۴۲ء کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی (الٰہ آباد) کے دفتر کی تلاشی کے وقت پولیس کے ہاتھ آئی۔

ورکنگ کمیٹی کے اس جلسے (منعقدہ الٰہ آباد، ۲۷ر اپریل لغایت یکم مئی ۱۹۴۲ء) میں گاندھی جی موجود نہ تھے۔ لیکن انھوں نے کمیٹی کے غور کرنے کے لئے واردھا سے ایک تجویز کا مسودہ بھیجا ہے۔ میراں بائی جو اسی مسودہ کو لے کر آئی تھیں بتایا کہ جن اصولوں پر اس تجویز کا مسودہ تیار کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق گاندھی جی کے خیالات و دلائل کیا ہیں۔ کمیٹی نے اس مسودہ پر پوری توجہ کے ساتھ غور کیا۔ دیکھئے ضمیمہ نمبر ا۔

مسودہ میں حسب ذیل نکات تھے۔

(۱) حکومت برطانیہ سے چلے جانے کا مطالبہ (۲) ہندوستان جنگ کے منطقہ میں برطانی سامراج کی وجہ سے داخل ہوا۔ (۳) اس ملک کی آزادی کیلئے کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہیں۔ (۴) ہندوستان کا کسی ملک سے جھگڑا نہیں۔ (۵) اگر جاپان نے ہندوستان پر حملہ کیا تو اس کا مقابلہ عدم تشدد سے کیا جائے گا۔ (۶) ترک موالات کی ترغیب کا یقین۔ (۷) بیرونی ممالک کے سپاہیوں سے ہندوستان کی آزادی کو سخت خطرہ ہے۔

جواہر لال جی۔ گاندھی جی کے مسودہ میں اس مسئلہ کو جس نقطۂ نظر سے پیش کیا گیا ہے۔ اس پر بہت توجہ کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آزادی کے معنی اور باتوں کے علاوہ یہ بھی ہیں کہ برطانی فوجیں ہٹالی جائیں۔ یہ مناسب ہے لیکن ان کے ہٹانے کے متعلق ہمارے مطالبے کے کوئی معنی بھی ہیں۔ اگر وہ حق آزادی تسلیم کریں تو بھی انکے لئے ایسا کرنا سمجھ کی بات نہ ہوگی۔ فوجوں نیز شہری نظم و نسق کے تمام ساز و سامان ہٹائے جانے سے ایک ایسا خلا پیدا ہو جائے گا جو فوراً پر نہ کیا جا سکے گا۔

اگر ہم جاپان سے یہ کہیں کہ تمہاری جنگ تو برطانی سامراج سے ہے ہم سے نہیں ہے تو وہ کہے گا یہ بہتر ہے۔ ہم خوش ہیں کہ برطانی فوج ہٹالی گئی۔ ہم تمہاری آزادی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اب ہم صرف چند سہولتیں چاہتے ہیں۔ ہم تمہیں حملے سے بچائیں گے۔ ہم ہوائی اڈے چاہتے ہیں۔ اپنی فوجوں کے لئے تمہارے ملک سے گذرنے کی آزادی چاہتے ہیں۔ یہ خود اپنے دفاع کے لئے ضروری ہے۔ یہ ممکن ہے اس طرح وہ ان مقامات پر قبضہ جمالیں جو جنگی نقطۂ نظر سے اہم ہیں اور بحر عراق وغیرہ کی طرف بڑھیں اگر صرف ان مقامات پر قبضہ ہو جائے جو حربی نقطۂ نظر سے اہم ہیں تو عوام پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ جاپان ایک سامراجی ملک ہے۔ ہندوستان کی تسخیر جاپانیوں کی اسکیم میں شامل ہے۔ اگر باپو کا نقطۂ نظر تسلیم کر لیا جائے تو ہماری حیثیت عملاً نہ سہی اپنے رویہ کی بناء پر محوری طاقتوں کے ساتھیوں کی ہو جاتی ہے۔ یہ نقطۂ نظر کانگریس کے پچھلے ڈھائی سال کی حکمت عملی کے خلاف ہے۔ اس سے اتحادی ملکوں کو یہ خیال ہوگا کہ ہم ان کے دشمن ہیں۔

کرپلانی جی نے بیچ میں کہا کہ یہ مسودہ ہمارے رویہ کا اعلان ہے۔ انگلستان اور امریکہ اس کا جو مطلب چاہیں نکالیں مگر کانگریس کو اس سے کوئی مخالفت نہیں

مولانا صاحب۔ ہماری پوزیشن کیا ہے۔ کیا ہم حکومت برطانیہ سے یہ کہہ دیں کہ چلے جاؤ۔ اور جاپانیوں اور جرمنوں کو آنے دیں۔ یا ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت برطانیہ رہے اور اس نئی دست درازی کو روکے۔

پنڈت جی۔ میں حکومت خود مختیاری کا حق چاہتا ہوں اور اسے ہم جس طرح چاہیں گے کام میں لائیں گے۔ اگر برطانی فوجوں وغیرہ کا ہٹایا جانا ضروری ہے تو انھیں ضرور ایسا کرنے دیا جائے۔ ہم جانیں اور ہمارا کام۔

جواہر لال جی۔ اس قسم کا مسودہ ان کی (یعنی حکومت برطانیہ کی) پوزیشن کمزور کر دے گا۔ وہ ہندوستان کیساتھ دشمن ملک جیسا برتاؤ کریں گے اور یہاں راکھ اور خاک کا ایک ڈھیر لگا دیں گے۔ وہ یہاں بھی وہی کریں گے جو انھوں نے رنگون میں کیا۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ اس مسودہ میں برطانیہ سے کہا گیا۔ "تم نے اپنے کو بالکل ناکارہ ثابت کیا ہے۔ تم تمام ہندوستان کی مدافعت نہیں کر سکتے۔ ہم خود بھی مدافعت نہیں کر سکتے کیونکہ تم کرنے نہ دو گے۔ البتہ اگر [illegible] تو ہمارے لئے ایک موقع ہے۔

آصف علی۔ مسودہ میں ہم سے ہمیشہ کے لئے عدم تشدد کا اصول تسلیم کر لینے کو کہا گیا ہے۔

اچت پٹوردھن۔ یہ بات گاندھی جی کے سامنے پیش کی گئی تھی کہ انھوں نے کہا کہ کانگریس کا رویہ یہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ حالات میں عدم تشدد ہی بہترین حکمت عملی ہے۔

جواہر لال نہرو۔ اس مسودہ کا سارا پس منظر ایسا ہے کہ لازمی طور پر ساری دنیا یہی خیال کرے گی کہ ہم عملاً نہیں اپنے رویہ سے محوری طاقتوں کا ساتھ دے رہے ہیں اہل برطانیہ سے کہا جا رہا ہے کہ چلے جاؤ۔ چلے جانے کے بعد ہم جاپان سے سلسلہ جنبانی شروع کر دیں گے اور شاید اس سے کچھ شرائط طے ہو جائیں۔ ان شرائط میں شاید یہ بھی ہو کہ بڑی حد تک غیر فوجی نگرانی ہمیں مل جائے اور کسی حد تک فوجی نگرانی اس کے پاس رہے۔ مثلاً ہندوستان سے فوجوں کے گذرنے کا راستہ۔ وغیرہ۔

کرپلانی جی۔ اس کے متعلق ہندوستان سے فوجوں کے گذرنے کے راستے وغیرہ ہی کے کیوں ہوں۔ جس طرح ہم اہل برطانیہ اور امریکہ سے کہتے ہیں کہ اپنی فوجیں ہٹالیں ٹھیک اسی طرح ہم دوسروں سے بھی کہتے ہیں۔ ہماری سرحدوں سے دور رہو۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو ہم لڑیں گے۔

جواہر لال نہرو۔ آپ پسند کریں یا نہ کریں۔ جنگ کی صورت حال کی ضروریات انھیں مجبور کریں گی کہ وہ ہندوستان کو میدان جنگ بنا دیں۔ محض اپنی حفاظت کے خیال سے بھی وہ الگ نہیں رہ سکتے۔ وہ ملک کے اس سرے سے اس سرے تک بہ آسانی چلے جائیں گے۔ آپ بلا تشدد ترک موالات کے ذریعہ اسے روک نہ سکیں گے۔ آبادی کی کثرت پر فوجوں کے اس طرح گذر جانے کا کوئی اثر نہ ہوگا ہو سکتا ہے کہ افراد اکا دکا کسی نہ کسی ڈھنگ سے مقابلہ کی صورت پیدا کریں۔ جاپانی فوجیں عراق ایران وغیرہ پہنچیں گی چین کا گلا گھونٹیں گی اور روس کے لئے زیادہ دشواری پیدا کر دیں گی۔

دیگر اسباب سے قطع نظر اہل برطانیہ فوجی اسباب ہی کی بناء پر ہمارے مطالبے کو نامنظور کر دیں گے۔ وہ اس کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں کہ جاپان ہندوستان کو ان کے خلاف استعمال کرے۔ نامنظوری کی صورت میں ہمارا ردعمل یہ ہوگا کہ ہم عملاً نہ سہی اپنے رویہ سے منطقی طور پر محوری طاقتوں کے ساتھ ہوں گے۔ ہم منطقی حیثیت سے عجب مخمصے میں پھنس جاتے ہیں۔ جاپان حربی نقطۂ نظر سے اہم مقامات پر قبضہ کر لے گا۔ ہم کو بڑے پیمانہ پر عام سول نافرمانی کرنے کا کوئی موقع نہیں۔ ایک جماعت سے ہمدردی کرنے کی جس حکمت عملی پر ہم کاربند ہیں وہ بالکل تبدیل ہوئی جاتی ہے۔

جہاں تک کہ اصل کام یا عمل کا تعلق ہے باپو کے مسودہ میں کوئی دشواری نہیں لیکن مسودے کا سارا خیال اور پس منظر جاپان کے حق میں ہے ہو سکتا ہے کہ جان بوجھ کر ایسا نہ کیا گیا ہو۔ اس فوری صورت حال میں جو اس وقت درپیش ہے۔ ہمارے فیصلوں پر تین باتیں اثر انداز ہیں (۱) ہندوستان کی آزادی (۲) یعنی بڑے بڑے مقاصد سے ہمدردی (۳) جنگ کا بظاہر حالات انجام کہ کون جیتنے والا ہے۔ گاندھی جی کا خیال ہے کہ جاپان اور جرمنی جیتیں گے۔ یہی خیال بغیر اس کے کہ ان کو اس کا ادراک

ہو ان کے فیصلہ میں کار فرما ہے۔ اس مسودہ میں جو صورت پیش کی گئی ہے۔ وہ اس سے مختلف ہے۔ جو میرے پیش نظر ہے۔

اچت پٹوردھن۔ جواہر لال جی نے جو پس منظر پیش کیا ہے۔ مجھے اس سے اتفاق ہے۔ مگر کچھ دشواریاں ہیں۔ حکومت برطانیہ ایسا ڈھنگ اختیار کر رہی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خودکشی پر آمادہ ہے اگر ہم کچھ طے نہیں کرتے تو جواہر لال جی کے رویہ کی بناء پر ہم اس برطانی [illegible] کے ساتھ جسے ختم ہونا ہے۔ کھلا ہوا غیر مشروط تعاون کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اگر ہندوستان کی جنگ دیول کو لڑنا ہے تو ہم ان کے ساتھ وابستہ ہو کر اپنے لئے برائی مول لیں گے۔ ہم اتحادی قوموں کا ساتھ دینے کے متعلق تذکرہ کرتے ہیں۔ مجھے شک ہے کہ امریکہ ترقی پسند طاقت ہے۔ ہندوستان میں امریکی فوج کی موجودگی سے ہماری صورت حال کچھ بہتر نہیں ہو جاتی۔ میں پونا والی پیش کش کے خلاف تھا مگر کرپس کے ساتھ گفت و شنید کا مخالف نہ تھا۔ اس گفت و شنید کے منقطع ہو جانے کے بعد جواہر لال جی نے جو بیان دیا اس سے مجھے تکلیف ہوئی جو رجحان خیال اس میں ظاہر کیا گیا ہے وہ ہمارے لئے ایسی صورت پیدا کر دیتا ہے کہ ہم برطانیہ کے ساتھ غیر مشروط تعاون پر مجبور ہو جائیں۔ برطانیہ کے ساتھ ہمارے تعاون کے معنی جاپان کو دعوت دینے کے ہیں۔

راجیندر بابو۔ ہم اس وقت تک مناسب ماحول پیدا نہیں کر سکے۔ جب تک [illegible] نہ کر لیں۔ حکومت نے مسلح مقابلے کے لئے دروازہ بھی بند کر دیا ہے۔ اس لئے ہمیں باپو کے ہاتھوں کو مضبوط کرنا ہے۔

گووند ولبھ پنت۔ جہاں تک عدم تشدد کا تعلق ہے کوئی اختلاف رائے نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کے موثر ہونے میں کچھ کلام ہو۔ بلا تشدد ترک موالات سے کوئی مظاہرہ مقصود نہیں۔ اس کا مقصد حملہ کو روکنا اور تسلط کا مقابلہ کرنا ہے۔ لیکن مسلح مقابلہ کے بارے میں ہمارا رویہ کیا ہوگا۔ آیا ہم اس کی حمایت کریں گے یا کم از کم کوئی ایسی بات نہ کریں گے جو اس میں رکاوٹ پیدا کرے

جواہر لال نہرو۔ باپو کے اصل مسودہ میں جو نقطۂ نظر پیش کیا گیا تھا وہ اس میں بھی جوں کی توں باقی ہے مراد ان ترمیموں سے ہے جو بابو راجیندر پرشاد نے اصل مسودہ میں پیش کی تھیں، یا نقطۂ نظر اس رویہ میں تبدیلی ہے جو ہم نے اتحادیوں کے متعلق اختیار کیا ہے۔ کم از کم میں تو اپنی سو فیصدی ہمدردی کا وعدہ کر چکا ہوں۔ میرے لئے بڑے شرم کی بات ہوگی کہ میں اپنی اس حیثیت سے دست بردار ہو جاؤں کوئی وجہ نہیں کہ اس قسم کے انتخاب کا کوئی موقع پیش آئے۔ لیکن اس نقطۂ نظر میں ایسا سوال پیدا ہو گیا ہے۔ مسودہ میں جو حصہ مقابلہ کرنے کے متعلق ہے وہ کسی حد تک معقول ہے والیان ریاست اقلیتوں کے متعلق جو حصہ ہے وہ حقیقت پسندی پر مبنی نہیں ہم برابر اسی ماحول کے مطابق سوچ رہے ہیں جو کبھی تھا نہ کہ جو اس وقت ہے اور یہ بات تیزی کے ساتھ بدلنے والی صورت حال میں خطرناک ہے جہاں تک ان باتوں کا تعلق ہے ہم میں کوئی اختلاف نہیں یعنی (۱) حکومت کے متعلق ہمارا رویہ (۲) حکومت کے ساتھ تعاون کرنے سے ہماری مکمل معذوری۔ یہ ضرور ہے کہ خود کفالت اور رفاع ذات کے متعلق جو ہمارا پروگرام ہے اس سے حکومت کو مدد ملتی ہے مگر کیا کیا جائے کوئی چارہ کار نہیں (۳) ہم برطانیہ کو اس کی جنگی جد و جہد میں پریشان نہیں کرتے کیونکہ ایسا کرنا خود اپنی جگہ حملہ آور کی مدد ہے۔ ہم سب ان امور پر تو متفق ہیں البتہ طریق کار میں اختلاف ہے یہ سچ ہے کہ جو صورت میں پیش کرتا ہوں وہ مختلف ہے اس لئے میں جس پہلو پر زور دونگا وہ بھی مختلف ہوگا

پنتھ جی۔ اس مسودہ کو جانچنے کی ایک ترکیب یہ ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ آیا یہ تجویز ہماری تجویز کے منافی تو نہیں کرپس کی پیش کردہ تجاویز کی مذمت میں جو لب و لہجہ اختیار کیا گیا ہے وہ حد سے متجاوز ہے اگر کرپس کی پیش کردہ تجاویز اتنی ہی بری تھیں تو ہم نے ان پر اتنا وقت ہی کیوں صرف کیا۔ میرا رویہ تو آج یہ ہے کہ ہم کو چاہیئے کہ ہم ملک کی مدافعت میں اپنی پوری کوشش صرف کر دیں اور بہت سی باتیں انگیز کریں۔ اگر میں برطانیہ کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتا تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ بات ہماری شان کے خلاف ہے لیکن جو صورت [illegible] (۳) (۷) بناء پر تو ہر سپاہی جو مجھے نظر آتا ہے میرا دشمن ہے۔

آصف علی۔ اس مسودہ میں محوری طاقتوں سے جو اپیل کی گئی ہے وہ کچھ موثر ثابت نہ ہوگی۔ اہل برطانیہ سے یہ کہنا کہ "چلے جاؤ" کسی کیلئے بھی مفید نہیں ہے۔

بھولا بھائی ڈیسائی۔ کسی تجویز کی ضرورت نہیں ہے ہم نے جو تجویز واردھا میں پاس کی ہے اس سے ہماری حیثیت صاف ظاہر ہے۔ یہ تجویز غیر حقیقی طریقہ پر تیار کی گئی ہے۔ یہ ہمارے سابق رویہ کے منافی ہے ہم کہہ چکے ہیں کہ اگر ہمیں موقع دیا جائے تو ہم اتحادیوں کا ساتھ دیں گے۔

راجاجی۔ میرے خیال میں یہ ترمیم شدہ مسودہ اصل مسودہ سے چنداں مختلف نہیں۔ ہم برطانیہ اور جاپان سے اپیل کرتے ہیں۔ برطانیہ سے ہماری اپیل ناکام رہیگی لیکن کچھ نہ کچھ نتائج ضرور برآمد ہوں گے۔ کانگریس کی پوری حکمت عملی کی از سر نو تعبیر کی جائیگی اور نئی تعبیر ہمارے سخت خلاف جائے گی۔ جاپان کہے گا کہ "یہ خوب ہوا" میں اس سے متفق نہیں ہوں کہ اگر برطانیہ چلا جائے اور جاپان کچھ آگے بھی بڑھ آئے تو بھی ہندوستان کے لئے اپنی تنظیم کی کچھ گنجائش ہوگی۔ برطانیہ کے ہٹ جانے سے جو خلا پیدا ہو جائے گا وہ جاپان سے پُر ہو جائے گا۔ برطانیہ کی برائیوں کا ہم پر یہ اثر نہ ہونا چاہیئے کہ ہم معاملات کو صحیح پس منظر کے ساتھ دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت ہی کھو بیٹھیں۔ ذرا ذرا سی بات پر پریشان ہو جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہم جاپان کی گود کی طرف نہ لپکیں جو اس تجویز کا حاصل ہے۔

ڈاکٹر پٹابھی۔ یہ مسودہ جامع اور مناسب ہے وقت آگیا ہے کہ ہمیں اپنی صحیح حیثیت کا احساس ہونا چاہیئے۔ کرپس کی پیش کردہ تجاویز کے رد کر دینے کے بعد ہمیں اپنے رویہ پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے اور اپنی پوزیشن کو دوبارہ واضح کرنا چاہیئے۔ موجودہ جنگ کے درمیان میں ہماری حیثیت وقتاً فوقتاً بدلتی رہی ہے پونا کی تجویز بھی ہماری سابقہ پوزیشن میں ایک تبدیلی تھی۔ بمبئی کی تجویز میں پونا کی تجویز کی تبدیلی تھی۔ بمبئی کی تجویز کے بعد سول نافرمانی شروع ہوئی اور سول نافرمانی کے بعد کرپس آئے۔

سروجنی نیڈو۔ ترمیم شدہ مسودہ اصل سے بہت بہتر ہے (مراد ان ترمیموں سے ہے جو بابو راجیندر پرشاد نے اصل مسودہ میں پیش کیں) بہرحال اس تجویز میں بہت کچھ غیر ضروری باتیں ہیں جو اپیل کی گئی ہے وہ خطیبانہ انداز میں ہے۔ بہر صورت جہاں تک برطانی حکومت کے بارے میں ہماری انتہائی نفرت ناپسندیدگی اور حقر کے اظہار کا تعلق ہے یہ مسودہ اچھا ہے۔

جاپان سے ہماری اپیل سعی رائیگاں ہے۔ جو نقشہ انھوں نے اپنی جگہ کھینچ رکھا ہے۔ اس میں ہندوستان بھی شامل ہے۔

میں تجویز کے اس حصہ سے متفق ہوں جو بلا تشدد ترک [illegible] متعلق ہے۔ اصل مسودہ کے مقصد کو باقی رکھتے ہوئے اس کو دوبارہ لکھا جا سکتا ہے۔

مسودہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہماری ہمدردیاں کم ہو گئی ہیں یہ بات اس سابقہ پوزیشن کے منافی ہے جو ہم اختیار کر چکے ہیں میں غیر ملکی سپاہیوں کو پسند نہیں کرتی۔ جس حصہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے وہ اچھا ہے۔

بشوا ناتھ داس۔ میں کمیٹی میں دو متصادم رائیں پاتا ہوں اس موقع پر یہ اختلاف رائے مہلک ہے۔ عمومی حیثیت سے میں اس مسودہ کے موافق ہوں اگر کرپس کی تجویز منظور کر لی جاتیں تو ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غلام رہتے۔ برطانیہ سے یہ اپیل کہ "چلے جاؤ" بہت مناسب ہے ہم ان سے یہ کہہ دیں کہ نہ تو تم ہماری مدافعت کرو گے اور نہ ہمیں ابھی مدافعت کرنے دو گے۔ ملک میں امریکی سپاہیوں کے داخلے کے خلاف احتجاج بھی مناسب ہے۔ وہ اپنی ڈومنیز اور دوسری بیرونی قوموں کی فوجیں یہاں لے آئے ہیں یہ بات بہت قابل اعتراض اور خطرناک ہے۔

باردولوئی۔ مسودہ کے ایک حصہ کا تعلق تو عمل سے ہے اور دوسرے کا نظریات سے۔ اگر ہم عملی حصہ پر زور دیں تو اختلافات بہت کچھ کم ہو جائیں گے۔ مشترکہ عمل کی خاطر میں اس امر پر تیار ہوں کہ وہ حصہ جس کا نظریاتی پس منظر سے تعلق ہے حذف کر دیا جائے۔ یہ وقت اس بحث کا نہیں ہے کہ نظریات سے بحث کی جائے۔ آئیے جو کام اس وقت کرنا ہے اس پر پوری توجہ صرف کی جائے وہ کام بلا تشدد ترک موالات کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

ستیہ مورتی۔ ترمیم شدہ مسودہ بہتر ہے۔ (مراد ان ترمیمات سے ہے جو راجندر بابو نے اصل مسودہ میں پیش کی ہیں) غیر ملکی سپاہیوں کے داخلہ پر جو اعتراض ہے مجھے اس سے اتفاق نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کو غیر ملکی سپاہیوں کی مدد سے بھی اپنی مدافعت کرنا پڑے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مسلم لیگ سے سلسلہ جنبانی کرنا چاہیئے۔

اچت پٹوردھن۔ میں عام طور سے مسودہ سے متفق ہوں گفت و شنید کیلئے دروازہ کھلا رکھنے کی حکمت عملی اب ختم ہو گئی ہے۔ اس تجویز میں ایک ایسی بات پر زور دیا گیا ہے جس پر ہر سمجھدار آدمی نے زور دیا ہے۔ یعنی جب تک جنگ میں عوام شریک نہیں ہیں جنگ ہماری نہ سمجھنا چاہئے۔

دفتر میں بہت کام تھا۔ میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گرا جا رہا ہوں۔
یہ بہت اچھی چائے ہے۔ اس نے تو مجھ میں جان ڈال دی۔
یہ لپٹن ہمالائن بلینڈ ہے
میری بیوی کتنی اچھی ہے وہ ہمیشہ میرے لئے بہترین چیز انتخاب کرتی ہے۔
Lipton's
Flowery Orange Pekoe
Choice Darjeeling Tea
لپٹن
ہمالاین بلینڈ ٹی خاص دارجلنگ
LTX 42

موجودہ جنگ سامراجی جنگ ہے۔ ہماری حکمت عملی یہی ہو سکتی ہے کہ ہم کسی کا ساتھ نہ دیں۔ دنیا پر اس وقت خوف چھایا ہوا ہے میں اس مسئلہ پر غور کرتا اگر اتحادی محور کو شکست دے سکتے ہیں۔ لیکن مجھے صاف نظر آتا ہے کہ برطانیہ کا بیڑا غرق ہونے والا ہے۔ ہم غیر جانب داری کی حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نہ جاپان کا منہ تکئے اور نہ برطانیہ کا۔

جے رام داس۔ یہ نکتہ چینی کا مسودہ جاپانیوں کے موافق ہے غلط ہے۔ جاپانی حملہ کی مخالفت اس مسودہ میں موجود ہے۔

مسودہ میں بیرونی ممالک کی فوجوں کا ذکر بہت مناسب اور برمحل ہے۔ ہندوستانی تاریخ بیرونی فوجوں کے پیدا کردہ بدترین نتائج کی شاہد ہے۔ یہ مسودہ غیر جانبداری کی فضا پیدا کر دیتا ہے۔ یہ کوشش اس قابل ہے کہ کر دیکھی جائے۔

سردار صاحب۔ میں دیکھتا ہوں کہ کمیٹی میں بین طور پر دو مختلف رائیں ہیں۔ ابتدائے جنگ سے ہماری یہی کوشش رہی ہے کہ ہم جو کچھ کریں ملکر کریں۔ لیکن اس موقع پر شاید ایسا ممکن نہ ہو۔ گاندھی جی نے غیر مبہم رویہ اختیار کیا ہے۔ اگر ان کا پس منظر کمیٹی کے بعض ارکان کے ناموافق ہے تو دوسرا پس منظر جو پیش کیا جاتا ہے وہ ہمارے ناموافق ہے۔ مسودہ کے پہلے چار پانچ پیراگراف کرپس مشن کے جواب ہیں۔ کرپس بہت ہوشیار [illegible] وہ ادھر ادھر کہتے پھرتے ہیں کہ ان کا مشن ناکامیاب نہیں رہا یہ [illegible] اس پروپگنڈے کا مکمل جواب ہے۔

میں اس کے موافق نہیں ہوں کہ جناح سے سلسلہ جنبانی کی جائے۔ ہم پیہم کوشش کر چکے ہیں اور کئی بار اپنے ہاتھوں توہین برداشت کر چکے ہیں۔ کانگریس آج دو طرف سے مار کھا چکی ہے۔ ایک طرف کرپس اور دوسری طرف راجا جی کی تجویزوں نے ہمیں بے انتہا نقصان پہونچایا ہے۔

میں نے اپنے آپ کو گاندھی جی کے ہاتھوں میں سونپ دیا ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وجدانی طور پر صحیح کہتے ہیں۔ میرا مطلب ان کی رہنمائی سے ہے جو وہ تمام نازک موقعوں پر کرتے رہتے ہیں۔

بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے موقع پر بھی طریق کار میں اختلاف تھا لیکن گفت و شنید کا دروازہ بند تھا۔ بارڈولی میں یہ بات واضح کی گئی کہ دروازہ ابھی کھلا ہے۔

اور ہماری ہمدردیاں اتحادیوں کے ساتھ ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ اب پے در پے توہین برداشت کرنے کے بعد بالآخر دروازہ بند کر دیا جائے۔ جو مسودہ ہمارے سامنے ہے اس کے موافق ہوں اگر اس مسودہ میں محاربوں کے موافق کوئی اشارہ ہو تو اسے نکال دیا جائے۔

آچاریہ نریندر دیو۔ میں اس خیال سے متفق ہوں کہ یہ جنگ ایک ہے اور غیر منقسم ہے۔ روس اور چین کے مقاصد وہی نہیں ہیں جو برطانیہ اور امریکہ کے ہیں اگر ایک ہوں تو ہم کو چاہیئے کہ اس جنگ میں شریک ہو جائیں اور برطانیہ کا ساتھ دیں۔ ہماری پوزیشن نہ یہ کبھی تھی اور نہ ہے۔ ہم طاقت چاہتے ہیں کیونکہ بغیر اس کے ہم قومی جذبات کو ابھار نہیں سکتے۔ ہماری پوزیشن یہی رہی ہے کہ اگر یہ جنگ عوام کی جنگ ہو اور عملاً ثبوت بھی ملتا ہو تو ہم پوری طرح جمہوریتوں کا ساتھ دینے پر راضی ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ کرپس کے شرارت آمیز پروپگنڈے کا توڑ کیا جائے۔ کرپس یہی کہہ رہے ہیں کہ اندرونی اختلافات کی وجہ سے سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ راجہ جی نے ان کو اور تقویت دیدی ہے۔ برطانیہ کے ساتھ ہمارے رویہ پر جاپانی خطرہ کا بھی اثر پڑا ہے۔ اس کی وجہ سے ہمیں اپنی پونا والی تجویز بدلنا پڑی۔

ہمیں یہ بات صاف کر دینی چاہیئے کہ خطرہ سے ہمارے اوسان خطا نہیں ہوئے۔ ہم برطانیہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم چلے جاؤ اور ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو۔ ہندوستان کی سیاست میں جتنی بھی غیر واقعیت ہے وہ برطانی نظام حکومت کی وجہ سے ہے۔ اس نظام حکومت کو ختم کر دو یہ غیر واقعیت اپنے آپ دور ہو جائے گی۔

مجھے ہٹلری جرمنی کی شکست سے کوئی دلچسپی نہیں ہے مجھے تو جنگ اور صلح کے مقاصد سے دلچسپی ہے۔

مولانا صاحب۔ یہ بحث بہت مفید ثابت ہوئی مگر مجھے یہ پتہ نہیں لگ سکا کہ آخر وہ کون سے اختلافات ہیں جن کی وجہ سے دو جماعتیں بن گئی ہیں۔

کرپس کی آمد سے بہت کچھ امیدیں بندھ گئی تھیں وہ یہاں مشہور انتہا پسند کی حیثیت سے آئے تھے مگر ان سے ہمیں بڑی مایوسی ہوئی۔ انھوں نے خیالات کو اور زبان کو بگاڑ دیا۔ گفت و شنید کی ناکامی کے بعد کرپس نے جو بیان دیا اس میں انھوں نے دو باتوں پر بہت زور دیا (۱) ان کے مشن سے یہ ثابت ہو گیا کہ ہندوستان کے بارے میں سلطنت برطانیہ کی نیت نیک ہے (۲) ان کے مشن کی وجہ سے ہندوستان میں جاپانیوں کے خلاف محاذ پیدا ہو گیا۔

یہ سب جھوٹا پروپگنڈا ہے۔ برطانیہ عظمے نے ہمارے لیئے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ ہمیں اپنے وطن کی مدافعت ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ مگر بہرحال ہمیں جاپانی جارحانہ کارروائی کے متعلق کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑیگا یہ میرا پکا اعتقاد ہے کہ ایک غلام قوم کا مذہب قومیت ہی ہو سکتا ہے۔ اگر میں یہ محسوس کرتا کہ جاپان برطانیہ سے بہتر ہے اور اس کا ہندوستان پر حملہ ہندوستان کی بہبودی کے لیئے ہے تو میں یہ بات عوام کے سامنے کہہ دیتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ گاندھی جی نے اس کے متعلق جو تجویز پیش کی ہے اس کے علاوہ کوئی اور تجویز نہیں ہو سکتی۔ البتہ مجھے اس میں شک ہے کہ یہ تجویز کارآمد ہوگی۔

چونکہ وہ مسودہ جو راجندر بابو نے پیش کیا تھا۔ جواہر لال جی اور کمیٹی کے چند اور ممبران کو منظور نہیں تھا مراد بعض ان ترمیموں سے ہے جو بابو راجندر پرشاد نے اصل مسودہ میں پیش کی تھیں، صدر نے جواہر لال سے کہا کہ وہ اپنا ذاتی مسودہ تیار کریں۔ چنانچہ جواہر لال جی نے کمیٹی کے دوسرے اجلاس میں اپنا مندرجہ ذیل مسودہ پیش کیا:-

(ملاحظہ ہو ضمیمہ دوم)

اگرچہ اس مسودہ میں ان تمام نقاط کو ملحوظ رکھا گیا تھا جو باپو کے مسودہ میں تھے مگر نقطہ نظر مختلف تھا۔ بحث و مباحثہ سے یہ پتہ چلا کہ ابتدائی مباحث میں خیالات میں جو اختلافات پائے جاتے تھے وہ بدستور قائم تھے جواہر لال جی نے اپنے مسودہ میں اس خیال سے ترمیم کی تھی کہ دوسری جماعت بہتر طریقہ پر مطمئن ہو جائے گی۔ مگر نقطہ نظر کا اختلاف بدستور رہا۔ اس مسودہ پر پوری کمیٹی متفق نہیں تھی۔ چنانچہ صدر نے دونوں مسودوں پر ووٹ لیے جن لوگوں نے گاندھی جی کے مسودہ کے حق میں جس میں بابو راجندر پرشاد نے ترمیمیں کی تھیں ووٹ دیئے۔ ان میں سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ راجندر بابو۔ جے۔ بی کرپلانی۔ شنکر راؤ دیو۔ سروجنی نائیڈو اور چند رگھوش تھے۔ جنھوں نے جواہر لال جی کے مسودہ کے حق میں ووٹ دیئے۔ ان میں جواہر لال نہرو۔ گووند ولبھ پنتھ بھولا بھائی ڈیسائی اور آصف علی شامل تھے۔ مدعو کئے ہوئے لوگوں میں سے شری جیرام داس۔ دولت رام، آچاریہ نریندر دیو، اچیت پٹوردھن، بارڈولی، الشوا ناتھ داس نے راجندر بابو کے مسودہ کے حق میں اور شری ستیہ مورتی اور مسز آر۔ ایس پنڈت نے جواہر لال جی کے مسودہ کے حق میں ووٹ دیئے۔

اس کو دُور کرو اور اس کو لاؤ

سیرولن 'روشے'

کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

دشمن کے ریڈیو پر یقین کر کے
وہ اپنا زندگی بھر کا سرمایہ کھو بیٹھا

دشمن کہتا ہے کہ اس شہر پر حملہ ہوگا۔ ہمیں اپنی ساری ملکیت فروخت کر کے فوراً شہر چھوڑ دینا چاہیئے۔

۱ جب لوگوں میں دہشت پھیلی ہو تو کباڑیوں کی چاندی ہے۔ حمید اپنا مال و متاع نصف قیمت پر آسانی سے فروخت کر دیتا ہے

۲ ریلوے اسٹیشن پر حمید اور اس کی بیوی ٹرین میں جگہ کے لیے جھگڑ رہے ہیں۔ اور بھی ہزاروں لوگ خوفزدہ ہیں۔ سامان پیچھے چھوٹ گیا ہے اور بچے زخمی ہو گئے ہیں۔

۳ سست اور ناخوش حمید ایک دور دراز مقام پر پڑا ہے۔ وہ روز اخبار پڑھتا ہے۔ کئی ہفتے گزر گئے مگر شہر پر کوئی مصیبت نازل نہیں ہوئی۔ اس عرصہ میں اسکی گزر اوقات کے وسائل ختم ہو چکے اور اس کی بیوی مصیبت سے عاجز آ گئی۔

۴ آخرکار یہ سمجھ کر کہ دشمن کے ریڈیو نے اُسے خوفزدہ کر دیا تھا حمید شہر واپس آ کر اپنا کاروبار پھر شروع کر دیتا ہے اور تہیہ کر لیتا ہے کہ اب کبھی دشمن کے بہکاوے میں نہ آئیگا اور آئندہ کبھی ایسی افواہوں سے خوفزدہ نہ ہوں گا۔

۵ لیکن جب وہ اُس کباڑیے کے پاس جا کر اپنی ملکیت کا کچھ حصہ واپس لینے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اُس سے پوری قیمت طلب کرتا ہے۔ حمید مجبور ہوتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ میں خواہ مخواہ دہشت کا شکار ہوا اور اپنا زندگی بھر کا سرمایہ گنوا کر مفلس بن بیٹھا۔

دشمن کا ریڈیو عاقبت نااندیش لوگوں کو قصداً گمراہ کرتا ہے۔ اس کا مقصد آپ کو خوفزدہ کرنا، آپ کو اپنا کاروبار چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کرنا اور اس طرح ہندوستان کی قوت کو توڑنا ہے۔ دوسری طرف بی بی سی اور اے آئی آر کے براڈکاسٹ یعنی خود آپ کے براڈکاسٹر صحیح خبریں دے کر آپ کی امداد و رہبری کرتے ہیں۔ اپنے دوستوں پر اعتبار کر کے پریشانی اور مالی نقصان کا انسداد کیجئے۔ دشمن کا ہرگز اعتبار نہ کیجیے۔

بی بی سی اور اے آئی آر سے ریڈیو پر خبریں اور پروگرام سُنیئے۔

افواہوں پر یقین مت کرو
جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ قائم کرو

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم ملک کی ہمدرد اگرال علی گڑھ کی
اصلی میٹھی بال جیون گھٹی رجسٹرڈ
بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہوتے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں۔ بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر، کمزور بچے تندرست و طاقتور بن جاتے ہیں

کانپور ایجنٹ محمد حنیف محمد نصیر نیا گنج کانپور

باس کر دیا۔ (مراد بعض ان ترمیموں سے ہے جو بابو راجندر پرشاد نے اصل مسودہ میں پیش کی تھیں) مگر سہ پہر کے اجلاس میں صدر نے اس معاملہ کو پھر اٹھایا۔ انھوں نے راجندر بابو کے مسودہ کی تائید کرنے والوں سے کہا کہ جواہر لال جی کا مسودہ منظور کر لیا جائے اور اس کو متفقہ تجویز بنا دیا جائے۔ صدر کی رائے تھی کہ دونوں مسودوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگرچہ دونوں مسودوں کے پیش کرنے والوں نے اس امر پر زور دیا کہ نقطۂ نظر میں باہم اختلاف موجود ہے۔ راجندر بابو کے موئدین نے پریذیڈنٹ کی خواہش مان لی اور جواہر لال جی کے مسودہ کو قبول کر لیا۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے لئے مسودہ تجویز جو آخر میں کمیٹی سے منظور ہوا ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۱)

ضمیمہ نمبر ۱

پہلا مسودہ ۲۷ اپریل ۱۹۴۲ء ورکنگ کمیٹی

ہرگاہ کہ برطانی جنگی کابینہ کی ان تجویزوں سے جو سر سٹیفورڈ کرپس کے ذریعہ منظر عام پر آئیں، برطانوی شہنشاہیت پسندی اس طرح صاف صاف ظاہر ہو گئی ہے جیسی اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی لہذا آل انڈیا کانگریس کمیٹی ان نتائج پر پہونچتی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی رائے میں برطانیہ ہندوستان کا دفاع کرنیکے قابل نہیں ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے کہ وہ جو کچھ کرے گا صرف اپنے مفاد کے لئے ہوگا۔ ہندوستانی اور برطانی مفادات میں دائمی کشمکش ہے چنانچہ دفاع کے متعلق ان کی رائیں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوں گی۔ برطانوی حکومت کو ہندوستان کی سیاسی جماعتوں پر کوئی اعتماد نہیں۔ ہندوستانی فوج اب تک ہندوستان کو غلام بنائے رہنے کے واسطے رکھی گئی ہے وہ عام آبادی سے بالکل الگ تھلگ رکھی گئی ہے جو اسے اپنی فوج نہیں سمجھتی یہ بے اعتمادی کی پالیسی ابھی تک جاری ہے اور یہی وجہ ہے کہ قومی دفاع ہندوستان کے منتخب شدہ نمائندوں کے سپرد نہیں کیا جاتا۔

جاپان کا جھگڑا ہندوستان سے نہیں ہے۔ جاپان سلطنت برطانیہ کے خلاف جنگ کر رہا ہے۔ ہندوستان کا اس جنگ میں حصہ لینا ہندوستانی باشندوں کے نمائندوں کی رضامندی سے نہیں ہے یہ صرف برطانیہ کا فعل ہے اگر ہندوستان آزاد کر دیا جائے تو اس کا پہلا کام غالباً یہ ہوگا کہ جاپان کے ساتھ گفت و شنید کی جائے۔ کانگریس کا خیال ہے کہ انگریز ہندوستان سے چلے جائیں تو جاپان یا کسی دوسرے دراز دست کے ہندوستان پر حملہ کرنے کی صورت میں ہندوستان اپنی مدافعت کر سکے گا۔

اس وجہ سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی رائے ہے کہ انگریزوں کو ہندوستان سے چلا جانا چاہیئے۔ یہ عذر کہ ان کا والیان ریاست کی حفاظت کے لیئے رہنا ضروری ہے۔ سرتا سر غیر معقول ہے۔ یہ اس امر کا مزید ثبوت ہے کہ ہندوستان پر اپنی گرفت برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ والیان ریاست کو غیر مسلح ہندوستان سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اکثریت اور اقلیت کا سوال حکومت برطانیہ کا پیدا کیا ہوا ہے اور انگریزوں کے ہندوستان سے دستبردار ہونے پر ختم ہو جائے گا۔

ان تمام وجوہ سے یہ کمیٹی برطانیہ سے اپیل کرتی ہے کہ وہ خود اپنے تحفظ نیز ہندوستان کے بچاؤ اور امن عالم کی خاطر افریقہ اور ایشیا کے کل مقبوضات سے نہیں تو ہندوستان سے ضرور اپنا قبضہ اٹھا لے۔

یہ کمیٹی جاپانی حکومت کو یقین دلانا چاہتی ہے کہ ہندوستان کے باشندے نہ جاپانی حکومت اور جاپانی لوگوں سے اور نہ کسی دوسری قوم سے کوئی عناد رکھتے ہیں۔ ہندوستان اپنے کو غیر اقوام کے تسلط سے آزاد رکھنا چاہتا ہے اور بس اس آزادی کی جنگ میں ہندوستان کے ساتھ تمام دنیا نے جو ہمدردی ظاہر کی ہے اس کا شکر گذار ہونے کے باوجود کمیٹی کی رائے میں ہندوستان کو کسی غیر ملک کی فوجی امداد کی ضرورت نہیں ہندوستان اپنی آزادی عدم تشدد کی قوت سے حاصل کریگا اور اس کے بل پر اسے برقرار رکھے گا۔ لہذا کمیٹی امید کرتی ہے کہ جاپان ہندوستان کے متعلق کوئی منصوبہ نہ باندھے اس کے باوجود اگر جاپان ہندوستان پر حملہ کرے اور برطانیہ کمیٹی کی اپیل کا کوئی جواب نہ دے تو کمیٹی ہر اس شخص سے جو کانگریس کو اپنا رہنما سمجھتا ہے توقع رکھتی ہے کہ وہ جاپانی فوجوں کے ساتھ بلا تشدد ترک موالات کرے گا اور ان کو کسی قسم کی مدد نہ دیگا۔ جن لوگوں پر حملہ کیا جائے ان کا ہرگز یہ فرض نہیں کہ وہ حملہ کرنے والے کی مدد کریں ان کا فرض یہ ہے کہ وہ مکمل ترک موالات کریں بلا تشدد ترک موالات کا سادہ اصول سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔

۱۔ دست درازی کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا جائے۔ نہ اس کا کوئی حکم مانا جائے۔

۲۔ اس سے کسی قسم کی مراعات کی توقع نہ کی جائے۔ نہ اس سے کوئی رشوت لی جائے۔ اسی کے ساتھ کسی قسم کا عناد نہ رکھا جائے نہ اس کی بدخواہی کی جائے۔

۳۔ اگر وہ ہمارے کھیتوں پر قبضہ کرنا چاہے تو ہم انھیں اس کے سپرد کرنے سے قطعاً انکار کر دیں چاہے ہمیں مقاومت کی اس کوشش میں اپنی جان ہی سے کیوں نہ ہاتھ دھونا پڑے۔

۴۔ اگر اس پر کسی بیماری کا حملہ ہو یا وہ پیاس سے ہلاک ہو رہا ہو اور ہماری مدد مانگے تو ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے۔

۵۔ ان مقامات پر جہاں برطانیہ اور جاپان کی فوجیں جنگ کر رہی ہوں ہمارا ترک موالات بیکار اور غیر ضروری ہوگا۔ فی الحال حکومت برطانیہ کے ساتھ ہمارا ترک موالات محدود ہے اور اگر ہم اس وقت اسکے ساتھ مکمل ترک موالات کریں جب وہ واقعی لڑ رہا ہو تو یہ گویا اپنے ملک کو جان بوجھکر جاپانیوں کے سپرد کرنا ہوگا۔ اس وجہ سے جاپان کے خلاف ہمارا ترک موالات کرنے کا صرف یہی طریقہ ہوگا کہ برطانی فوجوں کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا کریں مگر برطانیہ کو کسی طرح کی عملی امداد بھی نہ دیں۔ اگر برطانیہ کے موجودہ رویہ سے اندازہ لگایا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ کو ہم سے اس کے سوا کوئی مدد کی ضرورت نہیں کہ ہم کسی معاملہ میں دخل نہ دیں وہ ہم سے ایسی مدد چاہتے ہیں جیسی غلاموں سے چاہی جاتی ہے اور ہم اپنی یہ حیثیت ہرگز نہیں قبول کر سکتے۔

کمیٹی کے لیئے جھلسی زمین کی پالیسی کے متعلق بھی ایک واضح بیان دینا ضروری ہے۔ اگر ہماری بلا تشدد مقاومت کے باوجود ملک کا کوئی حصہ جاپانیوں کے ہاتھ آ جائے تو ہم کو اپنی فصلیں آب صافی کے ذرائع وغیرہ تباہ کرنے کی ضرورت نہیں چاہیے اس کی یہی وجہ کیوں نہ ہو کہ ہم ان کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جنگی سامان کا تباہ کرنا اور بات ہے اور بعض صورتوں میں فوجی نقطۂ نظر سے یہ ضروری ہو سکتا ہے مگر کانگریس کی پالیسی یہ ہرگز نہیں ہو سکتی کہ جمہور کے املاک یا جمہور کے مفاد کی چیزوں کو تباہ کیا جائے۔

جاپانی فوجوں کے خلاف ترک موالات کرنا نسبتاً کم تعداد تک محدود رہے گا مگر اس پر پوری طرح عمل کیا گیا اور وہ حقیقی ہوا تو ضرور کامیاب ہوگا مگر سوراجیہ کی حقیقی تعمیر اس امر پر مبنی ہے کہ ہندوستان کے لاکھوں آدمی تہ دل سے تعمیری پروگرام پر عمل کریں۔ اس کے بغیر پوری قوم اس سے نجات پاکر سر بلند نہیں ہو سکتی جس میں وہ سالہا سال سے پڑی ہوئی ہے۔ برطانیہ چاہے یہاں رہے یا نہ رہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ بیروزگاری کو نیست و نابود کریں۔ امیر و غریب کے درمیان جو خلیج ہے اس کو پاٹ دیں۔ فرقہ داری جھگڑوں کو مٹا دیں چھوت چھات کے بھوت کو فنا کر دیں۔ ڈاکوؤں کی اصلاح کریں اور لوگوں کو ان سے بچائیں۔ اگر اقوام کی اس تعمیر میں کروڑوں آدمی حصہ نہ لیں تو آزادی ایک ایسا خواب رہے گی جس کی تعبیر نہ تو عدم تشدد سے حاصل ہو سکتی ہے اور نہ تشدد سے۔

بیرونی سپاہی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی رائے ہے کہ ہندوستان میں غیر ملک کے سپاہی لانا ہندوستان کے مفاد کے لیئے مضر اور ہندوستان کے مقصد آزادی کے لیئے خطرناک ہے۔ اس لیئے وہ حکومت برطانیہ سے اپیل کرتی ہے۔ وہ بیرونی فوجوں کو یہاں سے واپس بھیجدے اور آئندہ کوئی بیرونی فوج یہاں نہ لائے یہ انتہا درجہ شرم کی بات ہے کہ وہ دوسرے ملک سے سپاہی ہندوستان میں لائے جائیں۔ حالانکہ خود ہندوستان میں لاتعداد سپاہی مل سکتے ہیں اور یہ برطانیہ شہنشاہیت کی پست ہمتی کا ثبوت ہے۔

ضمیمہ نمبر ۲

قرارداد آل انڈیا کانگریس کمیٹی مورخہ یکم مئی ۱۹۴۲ء

ہندوستان پر حملے کا فوری خطرہ ہے اس کے مدنظر نیز اس رویہ کو دیکھتے ہوئے جو برطانوی حکومت نے اختیار کیا ہے اور جس کا ثبوت سر اسٹیفورڈ کرپس کی حالیہ تجاویز سے ملتا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے لیئے لازم ہو گیا ہے کہ وہ ہندوستان کی پالیسی کا از سر نو اظہار کر دے اور قریبی مستقبل میں جو فوری صورت حالات پیدا ہونے والی ہے اس کے چارہ کار کے متعلق لوگوں کو مشورہ دے۔

برطانوی حکومت کی تجویزوں سے نیز ان کی تجویزوں کی جو صراحت سر اسٹیفورڈ کرپس نے کی اس سے برطانوی حکومت کے خلاف ناراضگی اور بے اعتمادی کے جذبات شدید تر ہو گئے ہیں اور برطانوی حکومت کے ساتھ عدم تعاون کا جذبہ ترقی پذیر ہے۔ ان تجویزوں نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ اس خطرے کے وقت میں بھی جو نہ صرف ہندوستان بلکہ متحدہ اقوام کو بھی درپیش ہے۔ برطانوی حکومت ایک سامراجی حکومت کی حیثیت سے کام کر رہی ہے اور وہ ہندوستان کی آزادی تسلیم کرنے یا ہندوستان کے حق میں حقیقی اقتدار سے دستبردار ہونے سے انکار کرتی ہے۔

جنگ میں ہندوستان کی شرکت سراسر ایک برطانوی حرکت تھی اور یہ ہندوستان کے لوگوں پر بغیر ان کے نمائندوں کی مرضی کے زبردستی عائد کی گئی۔ اگرچہ ہندوستان کا جھگڑا کسی ملک کے لوگوں کے ساتھ نہیں ہے۔ پھر بھی وہ بار بار سامراجیت کی نازیت اور فطائیت کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کر چکا ہے۔ اگر ہندوستان آزاد ہوتا تو وہ اپنی پالیسی خود تعین کرتا اور شاید جنگ سے علیحدہ رہتا۔ اگرچہ ویسے ہر صورت میں اس کی ہمدردیاں ان لوگوں کے ساتھ ہوتیں جو دست درازی

اسپرو
استعمال سے قبل
استعمال کے بعد
درد اور بُخار کے لئے زبردست دوا ہے
MADE IN ENGLAND
ASPRO
REG. TRADE MARK
5 TABLETS
اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔
قیمت: ۲ ٹکیاں ۱ آنہ، ۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے
ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بےکھٹکے استعمال کر سکتا ہے
ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔
بڑوں کے لئے
بچوں کے لئے خوراک
ڈسٹری بیوٹرز: جے۔ ایل۔ مارس سن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ۔ مشن رو ایکسٹنشن فون نمبر ۹۶، کلکتہ

ایک سوشل لاجواب ڈرامہ
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
شاندار تیسرا ہفتہ
جمعہ ۷ راگست ۱۹۴۲ء سے
روزانہ: ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
متنی شو: اتوار کو ۳ بجے دن سے
خاص اداکار: اشوک کمار، دیسائی، سریش، رونیکا دیوی، شاہ نواز
شرح ٹکٹ ۳ر، ۴ر، ۹ر، ۴ر، زنانہ ۴ر

شاندار دوسرا ہفتہ
میجسٹک سینما کانپور میں
جمعہ ۷ راگست ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
ایک حیرت انگیز دلکش ڈرامہ
جنگل کی شہزادی
خاص اداکار: نادیا، جان کاوس، سردار منصور، راجہ رانی اور ہری درشنی
شرح ٹکٹ: ۳ر، ۴ر، ۹ر، ۴ر، زنانہ ۴ر

شاندار چوتھا ہفتہ
جادو کے نہایت حیرت انگیز کرشمے!
موتی محل ٹاکیز کانپور میں!
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۷ راگست ۱۹۴۲ء سے
جادو کے دلکش تماشے
سرکی سندری
خاص اداکار: زیب النساء، رمولا، امینہ، پرکاش
شرح ٹکٹ ۳ر، ۴ر، ۹ر، ۴ر، زنانہ ۴ر
آرہا ہے: انجان، بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ

شاندار — پندرھواں — ہفتہ

خزانچی سے بہتر

آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ دل کش اور دلچسپ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۷ راگست سنہ ۱۹۴۲ء سے

پنچولی پکچرس آرٹ کا دلکش شاہکار

خاندان

خاص اداکار
نورجہاں - غلام محمد
منورما - اجمل
بی بی اختر - نفیس
ابراہیم - درگا موٹے

بہترین دل کش شاہکار

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

شاندار — تیئیسواں — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۷ راگست سنہ ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار
اشوک کمار - لیلا چٹنس
ممتاز - کرونا - شہزادی -
راجکماری - ڈیسائی

موسیقی جذبات - رومان - رقص
مزاح سب کچھ آپ اس میں پائیں گے۔

آرہا ہے پیاس خاص اداکار = سنہو - بربھار - پردھان - ایشورلال
نذیر - گلاب - بلموریہ

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

بمبئی ۵ راگست - پنڈت جواہر لال نہرو نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:-

میں نے ابھی پہلے پہل وہ سرکاری اعلان دیکھا جسکے ذریعہ چند کاغذات شائع کئے گئے ہیں جو پولیس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر پر چھاپہ مارکر حاصل کئے تھے تعجب ہے کہ حکومت ہند کس درجہ گرگئی ہے جو اس نے ایسے مذموم اور مکروہ طریقے اختیار کئے عام طور پر ایسی چالوں کے جواب دینے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن چونکہ غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہے اس لئے میں چند معاملے صاف کردینا چاہتا ہوں۔

ہمارا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ورکنگ کمیٹی کی کارروائیوں کی بحث کا ریکارڈ رکھا جائے صرف آخری فیصلے ریکارڈ رکھے جاتے ہیں اس موقعہ پر غیر سرکاری طور پر اسسٹنٹ سکریٹری نے کچھ نوٹ لئے جو ان کے اپنے ریکارڈ کے لئے تھے یہ نوٹ بہت مختصر اور غیر مسلسل ہیں اور کئی دن کی طویل گفتگو کے متعلق ہیں جن میں کم سے کم دو تین گھنٹے بولا ہوں گا صرف چند جملے نقل کئے گئے ہیں اور وہ اپنے عام تسلسل سے الگ ہیں ایسی صورت میں اکثر غلط خیال قائم ہوجاتا ہے مجھے کسی کو یہ نوٹ دیکھنے یا ان پر نظر ثانی کرنیکا موقعہ نہیں ملا یہ ریکارڈ بہت ناقابل اطمینان ہے اور نامکمل ہے۔ اور اسلئے اکثر غیر صحیح ہے۔

ہماری بحث کے دوران مہاتما گاندھی موجود نہ تھے، ہمیں مسئلہ کے ہر پہلو پر پوری طرح غور کرنا پڑا اور نقطوں اور نظروں کے مضمرات کو تولنا پڑا جو کہ مسودہ تجویز میں تھے - اگر گاندھی جی موجود ہوتے تو اس بحث میں سے بہت کچھ نہ ہوتی کیونکہ وہ اپنا رویہ زیادہ وضاحت سے ظاہر کرتے چنانچہ جب ہندوستان سے برطانیوں کے چلے جانے کا سوال پیدا ہوا تو میں نے یہ کہا اگر مسلح فوجیں یکایک چلی گئیں تو جاپانی آسانی سے بڑھ آئیں گے اور بلا مزاحمت اس ملک پر حملہ کردیں گے یہ ظاہری دشواری اس وقت دور ہوگئی جب گاندھی جی نے اسکے بعد یہ واضح کیا کہ برطانی اور دوسری مسلح فوجیں ہندوستان پر حملہ روکنے کے لئے یہاں رہ سکتی ہیں۔

جہاں تک اس بیان کا تعلق ہے کہ گاندھی جی کو محوری فتح کی اُمید ہے ایک اہم شرط نظر انداز کردیگئی ہے جو بات وہ بارہا کہہ چکے ہیں۔

اور جس کا میں بارہا حوالہ دے چکا ہوں یہ ہے کہ اگر ہندوستان اور نوآبادیوں کے متعلق برطانیہ نے اپنی تمام پالیسی نہ بدلی تو وہ مصیبت کی راہ پر گامزن ہے - اُنہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر اس پالیسی میں موزوں تبدیلی کردیجاتی اور جنگ دراصل آزادی کی اور پبلک کی جنگ ہوجاتی تو فتح لازمی طور پر اتحادی قوموں کے حصہ میں آئے گی۔

جاپان سے گفت وشنید کا حوالہ بھی غلط ہے اور اپنے عام تسلسل سے بالکل الگ ہے - گاندھی جی جدوجہد شروع کرنے سے پہلے ہمیشہ اپنے مخالف کے بعد نوٹس بھیجتے ہیں پس وہ جاپان سے بھی یہ کہتے کہ ہندوستان سے دور رہو - بلکہ یہ بھی مطالبہ کرتے کہ چین وغیرہ سے ہٹ جاؤ۔ بہرحال وہ ہر جارحانہ حملہ کی مدافعت پر تلے ہوئے ہیں اور اُنہوں نے لوگوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ چاہے مرجائیں مگر مدافعت ضرور کریں کبھی اطاعت نہ قبول کریں۔

یہ مہمل بات ہے کہ ہم میں سے کسی پر یہ الزام لگایا جائے کہ وہ جاپان سے کوئی انتظام کرنا چاہتا ہے جس کا ذریعے جاپان کو کوئی حق راہ وغیرہ دیا جائے - میں نے تو یہ کہا تھا کہ جاپان ایسا چاہے گا لیکن ہم اس پر رضامند نہیں ہو سکتے - ہماری تو تمام پالیسی شروع حملہ کی انتہائی مزاحمت کی رہی ہے۔

سرکریپس ستیاگرہ کے حق میں

ناگپور ۵ راگست - مشہور سوشلسٹ لیڈر آچاریہ نریندر دیو نے ناگپور میں نیشنلسٹ سٹوڈینٹس یونین کا افتتاح کرتے ہوئے سنسنی خیز انکشاف کیا جبکہ آپ نے بتلایا کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں جب سرسٹیفورڈ کرپس ہندوستان آئے تھے جبکہ وہ وزیر کیبنٹ کے ممبر نہیں تھے بلکہ ایک سوشلسٹ لیڈر کی حیثیت سے ہندوستان کے جذبات کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے - اس وقت اُنہوں نے اس خیال کی تائید کی تھی کہ اگر آزادی کے متعلق کانگریس کا مطالبہ تین ماہ کے اندر منظور نہ کیا جائے تو گاندھی جی کو تحریک ستیاگرہ شروع کردینا چاہیئے۔

یوپی پریس کانفرنس میں مسٹر بریلوی کا ایڈریس

لکھنؤ ۳۱ جولائی - یوپی پریس کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے سید عبداللہ بریلوی ایڈیٹر بمبئی کرانیکل نے یہ رائے ظاہر کی کہ جرنلسٹوں کی ایک مضبوط آل انڈیا ٹریڈ یونین ہی موثر طریقہ پر ان کے مفاد کا بچاؤ کرسکتی ہے اور جرنلسٹوں اور پریس میں کام کرنیوالوں کی اقتصادی حالت سدھر سکتی ہے۔

مسٹر بریلوی نے شروع میں آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرز کانفرنس کا حوالہ دیا اور کہا کہ یہ ضروری ہے کہ ہندوستان میں ہر جرنلسٹ کانفرنس کے کام سے واقفیت حاصل کرے کیونکہ کانفرنس کی کامیابی بڑی حد تک ہی ہندوستان میں پریس کی بہبودی اور رہنمائی پر منحصر ہے پہلی آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرز کانفرنس جسکا اجلاس نئی دہلی میں نومبر سنہ ۱۹۴۰ء میں ہوا۔ ہندوستانی جرنلزم کی تاریخ میں ایک سنگ نشان تھی وہ کانفرنس ایک ایسے موقعہ پر ہوئی جبکہ ہندوستان اور ہندوستانی پریس کا ایک بڑے آشوب سے سامنا تھا اس کانفرنس نے مسٹر کے سرنیواسن ایڈیٹر ہندو کی قابلانہ رہنمائی میں اس آشوب کا مقابلہ کامیابی کے ساتھ کیا یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہندوستان میں بلالحاظ اختلافات سیاسی پریس کی تنظیم ہوئی اس نے پریس کا یہ حق قائم کردیا اسکی بات احترام اور اثر کے ساتھ سنی جائے بالخصوص اس وقت جبکہ حکومت اس کے عمل میں کوئی مداخلت کرے۔

اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ جرنلزم کی بلند روایات اور اعلیٰ معیار کو قائم رکھا جائے پریس کے حقوق کی حفاظت کی جائے اور پریس کی ذمہ داریوں کی ادائگی کے لئے سہولتیں حاصل کیجائیں تاکہ وہ اپنے فرائض کو کامیابی کے ساتھ انجام دے سکے۔ عوام کی نسبت سے پریس کی نمایندگی ہر اور بالخصوص حکومت سے اس کی نمایندگی کی جائے۔

مسٹر بریلوی نے یقین دلایا کہ ایڈیٹرس کانفرنس اور اسکی سٹینڈنگ کمیٹی ہمیشہ پریس کے حقوق کی حفاظت کی کوشش کرے گی اور اس کانفرنس کی کارروائی کی کامیابی بہت کچھ پریس کی تنظیم اور طاقت پر منحصر ہے۔ پراونشل پریس ایڈوائزری کمیٹی کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر بریلوی نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ یو۔پی میں حکومت اس کمیٹی کو ایسی مخاصمت دیکھتی ہے جو چھپائے نہیں چھپتی بہت سے موقعوں پر تو ان صوبائی کمیٹیوں کی سفارش بالکل ہی نظرانداز کردی گئی اور بہت سے اخباروں اور پریسوں کے خلاف بغیر اس کمیٹی سے مشورہ کئے کارروائی کی گئی - ایڈیٹرز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے بار بار اس بارے میں حکومت سے اپیل کی مگر اس اپیل کو کوئی وقعت نہیں دیگئی حکومت یو۔پی سے ایڈیٹرز کانفرنس کی کمیٹی نے یہ درخواست کی کہ ہندی اخبار سینک کے خلاف جو سخت کارروائی کی گئی ہے وہ واپس لی جائے اس کا جواب اس صورت میں ملا کہ نیشنل ہیرلڈ سے چھ ہزار روپئے کی ضمانت طلب کرلی گئی۔

اسکے بعد مسٹر بریلوی نے بتایا کہ مسٹر فرانسس لو اور مسٹر سرینواسن پر مشتمل ایک گڈول (گڈوِل) ایک تفہیمی مشن نے مئی میں یو۔پی کا دورہ کیا تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ گورنر اور ممبران حکومت سے مل کر حکومت اور مقامی پریس ایڈوائزری کمیٹی کے درمیان تعلقات بہتر بنائے جائیں لیکن یہ مشن یو۔پی سے یہ خیال لیکر گیا کہ یہاں کی حکومت کا رویہ معاندہ دہلی کی جانب مخاصمت کا ہے کمیٹی کی میٹنگ جب جولائی سنہ ۱۹۴۲ء میں دہلی میں ہوئی تو اس نے پھر حکومت یو۔پی سے نیز حکومت ہند سے اپیل کی کہ صوبائی کمیٹی کو منصفانہ موقع دیا جائے سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کے ختم ہونے کے تھوڑے ہی دنوں بعد نیشنل ہیرلڈ کی چھ ہزار روپئے کی داخل شدہ ضمانت ضبط کرلی گئی اس بارے میں صوبائی کمیٹی سے کوئی مشورہ بھی نہیں کیا گیا۔

اگرچہ میں جس روز یہ ضبطی ضمانت کا حکم ہوا اسی دن صبح اس کمیٹی کی میٹنگ ہوچکی تھی یہ کارروائی ان مضمونوں کی بنیاد پر کی گئی جو فروری سے مئی تک شائع ہوئے تھے اگرچہ کمیٹی ۱۲ اپریل کو ان مضمونوں پر غور کرکے اتفاق رائے سے اس نتیجہ پر پہنچ چکی تھی کہ مجموعی طور پر یہ مضامین قابل اعتراض نہیں ہیں اور صریحی طور پر یہ سفارش کی تھی کہ اس اخبار کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے لیکن حکومت یو۔پی نے اتنے ہی پر اکتفا نہیں کی نیشنل ہیرلڈ سے بارہ ہزار روپئے کی اور ضمانت طلب کرلی گئی اور اس بارے میں بھی کمیٹی سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔

ان دونوں اخباروں یعنی سینک اور نیشنل ہیرلڈ کے علاوہ اور بھی اخباروں کے خلاف کارروائی کی گئی جن اخباروں کے خلاف کارروائی ہوئی اور کمیٹی سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا ان میں "وبے نقارہ" "وین بندھو ہندو" "سینک" "دیپک" "قومی اخبار" اور "ویر بھارت" چند مثالیں ہیں مسٹر انیس احمد عباسی ایڈیٹر حقیقت ممبر ایڈوائزری کمیٹی کو اخبار میں شائع شدہ ایک مضمون کی بنیاد پر گرفتار کرلیا گیا۔ اگرچہ پراونشل پریس ایڈوائزری کمیٹی نے اس گرفتاری کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا پھر بھی ان پر مقدمہ چلا دیا گیا نتیجہ یہ ہے کہ تمام اخباروں کا بالعموم اور چھوٹے چھوٹے اخباروں کا بالخصوص پراونشل پریس ایڈوائزری کمیٹی پر سے اعتماد اُٹھنے لگا ہے - ان کا یہ خیال ہوگیا ہے کہ یہ کمیٹی ہمارے حقوق و مفاد کی حفاظت نہیں کرسکتی پھر بھی مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے حکومت کتنی ہی مطلق العنان لیکن اسے بالآخر پریس کی متفقہ اور منظمہ قوت کے سامنے جھکنا۔

ہندوستان کے پاکباز اور نیک انسان کی داستان حیات

ہندو مسلم اتحاد کیلئے ایک لاجواب درس

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۷ راگست ۱۹۴۲ء سے

لونی پروڈکشن کا لاجواب شاہکار

کبیر اعظم صاحب ضمیر

آپ کا قول ہے! آدم کی اولاد خدا کی تجلیوں کا ایک جلوہ ہے اور یہ جلوہ نور بنکر خدا کی تجلیوں میں مل جائے گا۔

خاص اداکار:- مس مہتاب - پدما دیوی - مظہر خاں - بھارت بھوشن

اس لاجواب اور بہترین تصویر کو مع بال بچوں کے تشریف لاکر دیکھئے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق غرم مستقل میں رہے ✻ زبانِ پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت سالانہ للعہ ششماہی عہ / ممالک غیر سے سالانہ ششماہی

فی پرچہ پانچ پیسہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور سہ شنبہ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۶ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳۳

ادبیات

کانپور کے بعض شعراء کرام کی ہم قافیہ ہم ردیف غزلیں

حضرت سخا شاہ جہاں پوری

یہ سوئے ظن ہے کہ وعدے کا اعتبار نہ کر
نگاہِ شوق ہے جو پائے جلوہ بیرنگ

اس اختیار کے صدقے نظامِ عالمِ عشق
ہوائے کوچۂ جاناں کے یہ بھی جھونکے ہیں

اک آہ کھینچ کہ شق جا بجا سے سینہ ہو
تنِ نحیف کے ہے گرد بیش خاک ہی خاک

دکھائے جا یوں ہی آئینۂ جمال مجھے
نظر ہے سایہ فگن زلف اس کی دام فگن

سخا وہ دل میں ہے دل وقف انتظار نہ کر
چمن طراز مجھے مائل بہار نہ کر

وفورِ غیض میں تجدیدِ اختیار نہ کر
نفس کی آمد و شد کا کچھ اعتبار نہ کر

جنوں کی دست درازی کا انتظار نہ کر
فضائے گور کو آلودۂ غبار نہ کر

کیا ہے بے خود جلوہ تو ہوشیار نہ کر
دل اب یہ کہہ نہیں سکتا مجھے شکار نہ کر

کرم نما جو ستم ہو ستم نما ہو کرم
سخا نواز سخا کو گناہگار نہ کر

حضرت قیصر کانپوری (نواب)

خدا کو مان تغافل ستم شعار نہ کر
غضب ہے مست نگاہوں سے دیکھنے والے

جگر سے کھینچ لے اب تیر انتظار نہ کر
مجھے شراب پلا کر گناہگار نہ کر

شکایتوں سے جو ہو بھی وہ مہربان قیصر
یہ رنگ ننگ طبیعت ہے اختیار نہ کر

حضرت فرخ کانپوری

مری غشی یہ نظر میرے غمگسار نہ کر
جو خشک آنکھوں سے روئے وہی ہے قابلِ رحم

بڑا گناہ ہے دل توڑنا بھی ساقی کا
حجاب نجم مسلم، نقاب گل تسلیم

خراش دل میں ہیں ناسور سینکڑوں پنہاں
طواف کوئے صنم سے نہ منع کر زاہد

وہ بارگاہ خصوصی سے ہے میکدے سے قریب
جسے سمجھتا ہے تو کفر عین ایمان ہے

سنبھال اپنے کو اب میرا انتظار نہ کر
عدو کے ظاہری اشکوں پہ اعتبار نہ کر

خیال توبہ تو آ کر گناہگار نہ کر
مگر مرے لئے پردے یہ اختیار نہ کر

اس ایک پھول سے اندازۂ بہار نہ کر
گناہگار نہ ہو اور گناہگار نہ کر

بھٹک کے راہ حرم شیخ اختیار نہ کر
فریب عقل ہے یہ اس کا اعتبار نہ کر

تغیرات و حوادث ہیں بالیقیں فرخ
فنا ہے ایک فریب اس کا اعتبار نہ کر

حضرت عزیز کانپوری

اس آئینے کو تو آلودۂ غبار نہ کر
جواب خط کی امید اے امیدوار نہ کر

شراب ریز نگاہوں کے دیکھنے والے
زمانہ کھینچ رہا ہے نئے نئے نقشے

کہیں یہ دے گا یہ دھوکا تجھے ترا سایہ
یہ کیا کہ آہ کی اور روح کر گئی پرواز

ہر ایک بات تری ہے خلاف مذہب عشق
الجھ پڑے گا نگہ سے چمن کا ہر کانٹا

کلیم طور سے کوئی نہیں مجھے نسبت

عزیز اشکوں سے تر چشم انتظار نہ کر
یہی جواب سمجھ لے کہ انتظار نہ کر

نظر سے کام لے ساغر کا انتظار نہ کر
قفس میں حسرت نظارۂ بہار نہ کر

جنون عشق میں اپنا بھی اعتبار نہ کر
بیان درد میں اتنا بھی اختصار نہ کر

ہمارے کانوں کو ناصح گناہگار نہ کر
بھری بہار میں نظارۂ بہار نہ کر

مرے لئے وہ لب و لہجہ اختیار نہ کر

حضرت شاکر ناطقی

جبین شوق کو شاکر گناہگار نہ کر
کہیں یہ سجدہ بغیر آستان یار نہ کر

دنیائے اسلام

ترکی کے نئے وزیر اعظم کا اعلان

دمشق۔ ۱۷ اگست۔ دمشق نیوز ایجنسی کو انقرہ سے اطلاع ملی ہے کہ ترکی کے نئے وزیر اعظم ایم سراج اوغلو نے کل پارلیمنٹ میں تقریر کے دوران میں ترکی کی جنگی پالیسی کی وضاحت کی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ترکی کو جنگ سے باہر رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن اگر ترکی پر حملہ کیا گیا تو وہ آخری دم تک لڑے گا۔ اسی لئے ہم اپنی فوج کو ہر وقت تیار رکھتے ہیں۔

سراج اوغلو نے مزید کہا کہ انگلینڈ اور ترکی کے درمیان معاہدہ اور جرمن ٹرکش پیکٹ اس بنیادی پالیسی کا ثبوت ہے جس کو میں نے ابھی بیان کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ممالک سے ترکی کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ ہماری پالیسی یہ ہے کہ دوستی کا جواب گہری دوستی اور غیر محدود نیک خواہشات اور دشمنی کا جواب سخت دشمنی اور انتہائی جرأت سے دیا جائے۔ یہی ہمارا خارجہ پالیسی کی آخری اور قطعی وضاحت ہے۔ ہم دوستی کا جواب دوستی اور دشمنی کا جواب دلیرانہ دشمنی سے دینے کی پالیسی پر کاربند ہیں ÷ ÷ ÷

کسی کے وعدۂ فردا پہ اعتبار نہ کر
جدا ہر اک سے بنا اپنی شاہ راہ عمل

الٹ سکے تو الٹ دے امید کی دنیا
ظہور جلوہ کو حاجت ہے ایک محشر کی

بقدر جوش نظر اپنے جوش دل کو بھی دیکھ
مجھے نہ روک رسومات عشق سے ناصح

شہید کشمکش صبر و اضطراب نہ بن

ابھی سے صبح قیامت کا انتظار نہ کر
جو پائمال ہو وہ راہ اختیار نہ کر

مگر ہلاک ستم ہائے روزگار نہ کر
فریب خوردہ نگاہوں پہ اعتبار نہ کر

گلوں کے رنگ سے اندازۂ بہار نہ کر
گناہگار نہ بن اور گناہگار نہ کر

جب اعتبار نہیں ہے تو انتظار نہ کر

رضائے دوست مقدم سمجھ لے اے شاکر
وفا کا ذکر جفاؤں کا کچھ شمار نہ کر

حضرت اثر کانپوری (نواب)

بتوں کے وعدۂ فردا پہ اعتبار نہ کر
یہ روز روز کے وعدوں سے تجھ کو کیا حاصل

کہاں کا عشق میں رنج و الم کہاں کی تپش
تباہ حال اسیروں کا ہو گیا صیاد

نصیب جس کو تجلی ہو تیرے جلووں کی
دم اخیر تو دیدار سے نہ رکھ محروم

دل ملول نہ کر اُن کا انتظار نہ کر
جو بیقرار ہو خود اس کو بے قرار نہ کر

یہ بہتر ہے ہیں ذرا ان کو اختیار نہ کر
قفس کے پاس بیاں قصۂ بہار نہ کر

بلا کے کعبے میں اس کو گناہگار نہ کر
ستم شعار تغافل اب اختیار نہ کر

اثر سے وعدۂ فردا تو اور درست مگر
یہ دل جو کہتا ہے کمبخت اعتبار نہ کر

حضرت سلیم ناطقی

سلیم رنگ طبیعت کا اعتبار نہ کر
جدا چمن میں رگ گل سے نوک خار نہ کر

لگا کے منہ سے مرے جام شرمسار نہ کر
گلوں میں ڈھونڈھ ستاروں میں کر تلاش اسے

خزاں کی بھی تو سنانی ہے داستاں تجھ کو
بتوں کی بزم میں چل کر تو دیکھ شیخ حرم

جنون شوق ابھی خام کار ہے یارب
بہلا سکے تو بھلا دے تو یاد ساقی کی

سحر کا لطف اٹھا شب کا انتظار نہ کر
نگاہ شوق کو پردہ در بہار نہ کر

خدا کے واسطے ساقی گناہگار نہ کر
خیال و خواب کی دنیا میں انتظار نہ کر

زباں کو خوگر افسانۂ بہار نہ کر
یہیں سے فیصلۂ جبر و اختیار نہ کر

مرے گنہ کو گناہوں میں تو شمار نہ کر
بھری بہار میں توبہ کا اعتبار نہ کر

جھجک جھجک کے قدم رکھ نہ میکدے میں سلیم
ارے خیال و نظر کو گناہگار نہ کر

سبد گل

زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ وہی نازک اندام عورتیں جو چند سال قبل محض رونق محفل بنی ہوئی تھیں اور جن کی زندگی کا واحد مقصد یہ تھا کہ اپنے بے پناہ حسن سے مردوں کے خون میں گرمی پیدا کریں۔ آج ان کی حالت یہ ہے کہ دھڑا دھڑ فوج میں شامل ہو رہی ہیں اور مردوں کے دوش بدوش وہ کارنامے انجام دے رہی ہیں۔ جن کو دیکھنے کے بعد عقل حیران رہ جاتی ہے۔

واشنگٹن کی دلچسپ اطلاع ہے کہ فوجی خدمات کے لیے عورتیں اس بُری طرح سے امنڈی پڑ رہی ہیں کہ فوجی بارکوں میں چاروں طرف حسن ہی حسن بکھرا دکھائی دے رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں امریکہ کی حسین وجمیل لڑکیوں نے فوجی خدمات سنبھال لی ہیں اور ان کے فوجی خدمات سنبھال لینے کے بعد امریکہ کی فوج میں حسن۔ خوبصورتی اور جوانی کا ایک ایسا رنگ بھر گیا ہے کہ شاعروں کا بھی جی چاہتا ہے کہ فوج میں بھرتی ہو جائیں اور ان کافر ادا مہ جبینوں کے اشارہ پر جان دیدیں۔

چین کا محاذ جنگ بھی ان خوبصورت عورتوں کی جلوہ آرائیوں سے محروم نہیں ہے۔ چنانچہ حال ہی کی دلچسپ اطلاع ہے کہ ایک چینی محاذ پر جب چند جاپانی نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا اور ان سے فوجی وردیاں اتارنے کے لیے کہا گیا تو ان فوجی وردی میں وہ خوبصورت لڑکیاں اپنی نسوانیت کو چھپائے ہوئے تھیں جن کو میدان جنگ میں جانے کے بجائے من چلے نوجوانوں کے عشرت کدہ کی زینت ہونا چاہیئے تھا

ان حسین وجمیل سپاہیوں میں سے بعض خفیف طور پر زخمی ہوگئے تھے۔ جب چینی ڈاکٹروں نے ان کا فوجی لباس اتار کر ان کے زخموں کا معائنہ کیا تو دیکھا کہ جن جسموں کی وہ مرہم پٹی کر رہے ہیں وہ مردانہ جسم نہیں ہیں بلکہ نازک اندام عورتوں کے دلکش جسم ہیں

ان دلچسپ واقعات سے اندازہ فرمالیجئے کہ موجودہ زمانہ کی عورت کس قدر آزاد ہوگئی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ جنگ کے بعد جو تاریخ لکھی جائے گی اس تاریخ میں عورتوں کا ذکر بہت ہی نمایاں ہوگا اور خصوصیت کے ساتھ ان جرمن اور جاپانی لڑکیوں کے حیرت انگیز کارناموں سے تاریخ بھری پڑی ہوگی۔ جنھوں نے آلات حرب سے کہیں زیادہ تیر نظر اور کمان ابرو سے دشمنوں کے دلوں کو زخمی کیا ہے۔ اور جنھوں نے اپنے حسن کی بے پناہ طاقت سے ان بڑے بڑے سورماؤں اور بہادروں کو چت کر دیا ہے جن کا زیر کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ زندہ باد۔ صنف نازک زندہ باد۔

مہاتماجی کو لندن آنیکی دعوت دیجیے

لندن۔ ۱۰ اگست۔ ڈاکٹر۔ اے۔ ڈی۔ بلڈن سابق پریذیڈنٹ وائٹ فیلڈ میڈیکل (لندن) نے آج ایک بیان میں کہا کہ میں نے بادشاہ اور آرچ بشپ کنٹربری کے لاٹ پادری کو ہندوستان کی صورت حالات کے بارے میں تار بھیجے ہیں آپ نے لاٹ پادری صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ آئینی طور پر مداخلت کریں اور بادشاہ کو مشورہ دیں کہ وہ مہاتما گاندھی کو لندن میں مدعو کریں اور ان سے بات چیت کریں آپ نے تار میں یہ بھی لکھا ہے کہ بے مثل بے مثل تعطل کا مقابلہ کرنے کے لیے بے مثل کارروائی کی ضرورت ہے۔

---

* موجزن ہے تو یقیناً آپ ششدر رہ جائیں گے۔

مسز جین ناکس نے اپنی تمام ہنگامہ خیز فوجی مصروفیتوں کے دوران میں ایک نمائندہ اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے۔ "اگر میں اس وقت زندہ ہوں جب یہ سب ہنگامہ ختم ہوگا تو میں سال بھر تک ایک ایک لمحہ اپنے شوہر اور اپنی بچی کے ساتھ بسر کروں گی۔"

ادب لطیف

تجھے کیا معلوم؟

اے دوست
تجھے کیا معلوم؟ کہ جب میں تجھے دیکھتا ہوں
اس وقت میری روح، میری آنکھوں میں کھنچ آتی ہے
اور جب میں تیری آواز سنتا ہوں
اس وقت میری روح میرے کانوں میں سمٹ آتی ہے۔
اور باقی تمام اعضاء بالکل بے حس اور بے جان سے ہو جاتے ہیں
لیکن — اے دوست!
تجھے کیا معلوم ہے؟
کیونکہ "چاہنے" اور "چاہے جانے" میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔
زمین اور آسمان کا
موت اور زندگی کا
بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ
لیکن۔ اے دوست! تجھے کیا معلوم؟

ہم عورتوں کی امدادی فوج بناؤ۔

یہ بات جین کی سمجھ میں آگئی۔ عورتوں کی ایک ایسی فوج بنائی جائے جو فوجیوں کے لئے کھانا پکائے موٹریں چلائے اور دوسرے ایسے کام اپنے ذمہ لے جو عورت ذات کر سکتی ہے اور جن کا بار عورتوں کے شانوں پر منتقل ہونے کے بعد مرد زیادہ فوجیانہ کام کر سکیں گے۔

جین کی عمر اس وقت تیس برس کی تھی ایک گیارہ سال کی لڑکی کی دیکھ بھال اور شوہر کی خدمت کے فرائض تو اس کے ذمہ ضرور تھے مگر ان فرائض کے علاوہ باقی زندگی کے تمام شعبے گھریلو آرام و راحت سے معمور تھے۔ یہ بات جین کو قابل قیاس نہ معلوم ہوئی کہ ہٹلر اور اس کے ساتھی انگریز عورتوں کے گھروں کی جنتوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن اگر بالفرض ایسا ہو بھی تو جلدی کا ہے کی ہے کوئی سانحہ درپیش آئے تو پھر دیکھا جائے گا مگر جین کے شوہر نے اسے سمجھایا کہ ہٹلر یہی تو چاہتا ہے کہ ہم اس قسم کے خواب غفلت میں مبتلا رہیں۔ کیوں نہ ہم اس مرض کا علاج پہلے سے شروع کر دیں۔

اپنے شوہر کی یہ بات جین کے دل میں بیٹھ گئی اور اسی لمحہ سے جین کی زندگی کا رخ بدل گیا۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں ایک ماہ کی ٹریننگ کے بعد جین کو عورتوں کی امدادی فوج کی افسری کا عہدہ مل گیا۔ مگر عورتوں کی امدادی فوج کہاں تھی! اس وقت عورتوں کی امدادی فوج کا کہیں وجود نہ تھا جین ناکس کو یہ خدمت سپرد کی گئی کہ وہ عورتوں کی فوج تیار کرنے کا کام کرے۔ گویا جس فوج کی جین ناکس اس وقت افسر اعلیٰ ہے اس فوج کی بانی مبانی بھی وہی ہے۔

جین ناکس نے ۱۹۳۹ء کے موسم بہار تک عورتوں کی فوج کی ایک کمپنی بھرتی کر لی اور نہ صرف بھرتی کر لی بلکہ اسے ترتیب دے کر عورتوں کی ایک منظم فوج شکل بھی دے لی۔ چند ہی ہفتہ بعد ہٹلر نے جنگ کا صور پھونک دیا اور جین ناکس کے پاس اس کی عورتوں کی فوج کی عملی خدمت کے لیے طلبی کے احکام آگئے۔ جس وقت عورتوں کی یہ فوج عملی خدمت کے لیے طلب کی گئی اس وقت اس فوج میں اٹھارہ ہزار عورتیں تھیں۔ آج اس فوج میں ایک لاکھ انگریز عورتیں ہیں اور جولائی ۱۹۴۳ء تک ان کی تعداد دو لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ یہ عورتیں تربیت یافتہ اور منظم ہیں اور باوردی رہتی ہیں اور مرد فوجیوں کے دوش بدوش وہ تمام کام کرتی ہیں جو عورت ذات کر سکتی ہے۔

مسز جین ناکس نے اپنی محنت اور کوشش سے جس طرح انگلستان میں ایک لاکھ عورتوں کی امدادی فوج بنا کر کھڑی کر دی اس کا حال پڑھ کر آپ کو یقیناً بڑی حیرت ہوئی ہوگی اور آپ سوچ رہے ہونگے کہ یہ عورت مضبوط دل گردہ اور ملی طاقت رکھنے کے معاملے میں مردوں سے بھی کس قدر آگے بڑھی ہوئی ہے۔ مگر جب آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس قدر مردانہ وار کام کرنے اور ایک لاکھ عورتوں کی فوج بنا کر کھڑی کر دینے کے باوجود مسز جین ناکس کے دل میں نسوانیت کا جذبہ کس قدر جوش کیساتھ *

عالم نسواں

انگلستان کی جرنیل عورت

ذیل میں ایک ایسی انگریز عورت کے دلچسپ حالات درج کئے جاتے ہیں جس نے خدمت قوم کے لیے اپنا گھر بار چھوڑ کر عورتوں کی ایک لاکھ فوج بنائی ہے۔ مگر ہندوستانی عورتوں کے لیے اس عورت کی زندگی کا یہ پہلو خاص طور پر سبق آموز ہے کہ اب بھی اس کی آرزو یہی ہے کہ سال بھر تک میں زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنی لڑکی اور شوہر کے ساتھ گزاروں گی۔ امید ہے کہ یہ مضمون بہت دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔

یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ انگلستان میں عورتوں کی ایک امدادی فوج بھی ہے جو باقاعدہ فوج کی [illegible] لاریاں چلاتی ہے مشینی کل پرزوں کی دیکھ بھال کرتی ہے اور کھانا پکانے، نقشے دیکھنے اور دوسرے بہت سے کاموں کو بھی عورتوں کی اس فوج نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ ہم ہندوستانیوں کے لیے انگریز عورتوں کا اس طرح ایک امدادی فوج بنانا اور بعض فوجی کاموں کا بار اپنے ذمہ لے لینا خاصا عجیب سا ہے کیونکہ ہندوستان میں عورت کی زندگی ایک گھر کی چہار دیواری تک ہی محدود سمجھی جاتی ہے۔ مگر جب آپ اس فوج کی جرنیل کے حالات معلوم کریں گے تو غالباً اس عجیب وغریب اور غیر معمولی عورت کی ہمت کی داد دیتے ہوئے آپ کو اور بھی زیادہ ہوگا۔ انگلستان کی عورتوں کی فوج کی یہ عجیب وغریب جرنیل عورت کون ہے۔ سرکاری طور پر اس عورت کو عورتوں کی علاقہ جاتی امدادی فوج کی چیف کنٹرولر کہا جاتا ہے۔ مگر عورتوں کی فوج میں اسے جنرل نوکس کہکر پکارا جاتا ہے۔ اس عجیب وغریب عورت کا پورا نام مسز جین نوکس ہے اور یہ معلوم کر کے غالباً آپ کو بہت ہی حیرت ہوگی کہ جو عورت آج انگلستان کی عورتوں کی فوجوں کی افسر اعلیٰ ہے وہ ایک گیارہ سال کی عمر کی لڑکی کی عاشق زار ماں ہے اور اب سے صرف تین برس پہلے تک پر سکون خانگی زندگی بسر کر رہی تھی۔

اب سے صرف تین برس پہلے یعنی ۱۹۳۸ء تک مسز جین ناکس انگلستان کے علاقہ ہرٹفورڈشائر کے ایک گاؤں میں ایک غیر فوجی مرد کی شریک حیات کی حیثیت سے زندگی گزار رہی تھی۔ اس وقت اس عورت کو یہ سان گمان بھی نہ تھا کہ ۱۹۴۲ء میں وہ عورتوں کی ایک لاکھ باوردی فوج کی افسر اعلیٰ کی حیثیت سے جرنیل کہلائیگی اور ۴۳ برس کی عمر میں اس کا نام انگلستان کی فوجی تاریخ میں برطانیہ کے سب سے کم عمر جرنیل کی حیثیت سے لکھا جائیگا۔ مگر ۱۹۳۸ء میں ایک دن ایک لمحہ ایسا آیا کہ اس نے جین ناکس کی زندگی کے رخ کو بدل کر رکھدیا۔

جین ناکس کی زندگی میں یہ زبردست فوری انقلاب کس طرح ہوا۔

جین ناکس کی زندگی میں یہ فوری انقلاب اس طرح ہوا کہ ایک دن جین ناکس اور اس کا شوہر جارج ناکس دونوں اپنے پہاڑی مکان کی چھت پر دھوپ میں بیٹھے تھے کہ انھوں نے سابق وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چیمبرلین کے بذریعہ ہوائی جہاز ہٹلر سے ملاقات کے لیے برچیٹڈن جانے کی خبر سنی جس وقت جین ناکس اور اس کے شوہر نے یہ خبر سنی اس وقت غالباً مسٹر چیمبرلین کا جہاز ہوا ہی میں پرواز کر رہا ہوگا اس سے ایک دن پہلے جارج ناکس اور جین ناکس میں اس موضوع پر گفتگو ہو چکی تھی کہ اگر ہٹلر سے سخت گفتگو کرنے کی نوبت آگئی تو چیمبرلین کا ہاتھ یقیناً کمزور پڑیگا کیونکہ گو برطانیہ کے پاس بحری طاقت کافی ہے مگر بری فوج اور ہوائی بیڑہ قابل اطمینان حالت میں نہیں ہے۔ جین ناکس نے چیمبرلین کی روانگی کی خبر سنتے ہی کہا۔

"تمہیں کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے"!

اس پر جین کے شوہر نے یہ تجویز پیش کی کہ کیوں نہ تم

بچوں کی دنیا

بچہ اور قلم

جناب نیرنگ ہاشمی۔ قصبہ بریلی بھوپال)

بچہ:- اے مرے ننھے مرے پیارے قلم
اے مرے ساتھی مرے اچھے قلم
تجھ سے ایک چھوٹا سا ہے میرا سوال
مجھ پہ کچھ کھلتا نہیں ہے اس کا حال
بادشہ ہو یا عالم یا امیر
کوئی ہو کنگال، بچہ یا فقیر
سب کی نظروں میں تری عزت ہے کیوں
تجھ سے سب کو اس قدر الفت ہے کیوں؟

قلم

سن کے یہ بولا قلم، ننھے ادیب
خاکساری سے ہوا میں خوش نصیب
ہے اطاعت میری شہرت کا سبب
عاجزی ہے میری عزت کا سبب
ہاتھ میں جسکے ہوں اسکا ہوں غلام
اس اطاعت سے ہوا میں نیک نام
اس اطاعت ہی سے ہے میری یہ بات
کھاتے ہیں تلوار، نیزہ مجھ سے مات
ہے مرے زیر نگیں سارا جہاں
ہوں اطاعت ہی سے سب پر حکمراں
تو اطاعت سیکھ لے ننھے ادیب
تاکہ ہو دونوں جہاں میں خوش نصیب
تو اطاعت سے دلوں کو شاد رکھ
کر اطاعت باپ ماں کی یاد رکھ
تو اطاعت کر خدا کی اے عزیز
یہ اطاعت ہے بڑی عزت کی چیز
جو ترے استاد ہیں ان کا سدا
حکم سر آنکھوں سے لانا تو بجا
سن کے بچے نے کہا اے نیک نام
میں اطاعت سے کروں گا سب کو رام

صوبجاتی حکومتوں کیلئے خاص اختیارات

نئی دہلی۔ ۱۰ اگست۔ قانون دفاع ہند میں ایک قاعدہ کا اضافہ کر کے حکومت ہند نے صوبہ جاتی حکومتوں کو اختیار دیدیا ہے کہ اگر کوئی مقامی جماعت اپنے فنڈ اپنے افسروں ممبروں یا ملازموں سے ان سرگرمیوں کے سلسلے میں کام لے جو برطانی ہند کے دفاع۔ عوام کی حفاظت۔ امن عامہ کے برقرار رکھنے یا ایسے ساز و سامان اور انتظامات کو برقرار رکھنے کے لیے مضر ہوں جو اہل ملک کی زندگی کیلئے مناسب سمجھیں۔ منسوخ کر دیں۔

مہاتما گاندھی کی گرفتاری

مہاتما گاندھی کے علاوہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے جو ممبر گرفتار ہوئے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

مولانا ابو الکلام آزاد صدر کانگریس۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ شریمتی سروجنی نائیڈو مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ آچاریہ نریندر دیو۔ مسٹر گوپی ناتھ باردولی۔ مسٹر آصف علی۔ ڈاکٹر سید محمود۔ راجندر بابو۔ آچاریہ کرپلانی۔

حافظ محمد ابراہیم گرفتار

مراد آباد۔ ۱۰ اگست۔ حافظ محمد ابراہیم سابق وزیر یو۔ پی۔ اور پانچ اور کانگریسمین گرفتار کر لیے گئے۔

پردۂ فلم

معاشرتی تصویریں

ہندوستان اور امریکہ کی بنی ہوئی معاشرتی تصاویر میں کس قدر نمایاں فرق ہے۔ اس کا اندازہ ذیل کے مضمون سے ہو سکتا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ امریکن ماہرین کے نزدیک معاشرتی تصاویر کو فلمی صنعت میں کس قدر بلند درجہ حاصل ہے اور ان کی تیاری کے لیے کتنا اہتمام کیا جاتا ہے۔

معاشرتی تصویروں کے متعلق عام طور پر یہ خیال ہے کہ معاشرتی تصویریں بڑی آسانی اور سہولت کے ساتھ تیار ہو جاتی ہیں لیکن ایک امریکن ماہر معاشرتی تصاویر پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فلمی صنعت میں مشکل ترین چیز معاشرتی تصاویر کی تیاری ہے۔ کیونکہ معاشرتی تصویروں کے ایک ایک ٹکڑے کو انسانی فطرت کی کسوٹی پر کسا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صرف وہی ڈائرکٹر معاشرتی تصاویر بنا سکتے ہیں جو علم النفس کے ماہر ہوتے ہیں۔ یہ ہے معاشرتی تصاویر کے بارے میں امریکہ کے ماہرین فن کی رائے۔

امریکہ کی حالت تو یہ ہے کہ وہاں صرف علم النفس کے ماہرین ہی معاشرتی تصویریں بناتے ہیں لیکن ہندوستان کی کیفیت یہ ہے کہ یہاں ایک معمولی کیمرہ بھی چند روز کیمرہ گھمانے کے بعد معاشرتی تصاویر کا ماہر بن جاتا ہے اور موقع ملتے ہوئے فوراً ڈائرکٹر بن بیٹھتا ہے خواہ اس کی ڈائرکٹ کردہ تصاویر انسانی فطرت کے خلاف بغاوت ہی کیوں نہ ثابت ہوں۔ چنانچہ ہندوستان کی فلمی صنعت میں ایک دو نہیں ایسی درجنوں مثالیں ہیں کہ وہ لوگ جن میں نہ مشاہدہ کی قوت ہے اور نہ علم النفس سے واقفیت ہے۔ بے تکلف الٹی سیدھی معاشرتی تصاویر بناتے رہتے ہیں۔

امریکہ میں ایک معاشرتی تصویر کا انتہائی کمال یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کا افسانہ محض برائے نام ہو یعنی تصویر کو اول سے آخر تک معاشرتی ٹکڑوں سے ترتیب دیا جاتا ہے اور یہ معاشرتی ترتیب اس قدر موثر اور دلکش ثابت ہوتی ہے کہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں دیکھ رہے بلکہ زندگی کے حقیقی واقعات ہماری نظروں کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ اگرچہ امریکہ میں ایسی بھی معاشرتی تصاویر بنائی جاتی ہیں جن کا افسانہ بے حد موثر ہوتا ہے لیکن ان کو خالص معاشرتی تصاویر میں شمار نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی افسانوی حیثیت کو زیادہ نمایاں خیال کیا جاتا ہے امریکہ میں اعلیٰ ترین معاشرتی تصویر صرف وہ ہے جس کو بغیر افسانے کے صرف معاشرتی ٹکڑوں سے کامیاب بنا دیا جائے

ہندوستان کی تیار کی ہوئی معاشرتی تصاویر امریکہ کی معاشرتی تصاویر سے بہت مختلف ہوتی ہیں۔ یہاں معاشرت کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سی چیزیں ٹھونس دی جاتی ہیں چنانچہ ہندوستان میں بھی ایک بھی معاشرتی تصویر ایسی تیار نہیں ہوئی جو گانوں سے بھری ہوئی نہ ہو۔ یہاں ہر فلم میں گانا بجانا لازمی ہے اور یہ محض اس لیے ہوتا ہے کہ تفریحی سامان کے بڑھنے کے بعد ڈائرکٹر کی کمزوریاں دب جائیں۔ ورنہ جہاں تک اصل حقیقت کا تعلق ہے۔ معاشرتی تصویر وہ ہے جو نہ گانے کی محتاج ہو نہ کسی طویل افسانہ کی بلکہ معاشرتی زندگی کے ٹکڑوں سے اسے مرتب کر دیا گیا ہو۔

معاشرتی تصاویر کے امریکن معیار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ امریکہ کے ماہرین کے نقطہ نظر سے معاشرتی تصاویر کی تیاری کتنا مشکل اور دشوار کام ہے۔ لیکن ہندوستان میں ابھی تک یہی سمجھا جا رہا ہے کہ معاشرتی تصاویر کی تیاری بڑا آسان کام ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ ہندوستان کو بھی اندازہ ہو جائے گا کہ صحیح معنوں میں معاشرتی تصاویر کی تیاری کوئی آسان کام نہیں

حکومت اڑلیسہ کا اعلان

حکومت اڑلیسہ نے ایک اعلان کے ذریعہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کانگریس ورکنگ کمیٹی صوبہ کانگریس کمیٹی اور ضلع کانگریس کمیٹیوں

دشمن بے پر کی خبریں اڑا کر ملک کو نقصان پہونچانا چاہتا ہے
افواہیں اس کان سنو اس کان اڑا دو
جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو!!!

اقوالِ زرین

غیر کی مدد پر کبھی بھروسہ نہ کرو۔ اپنی خوش نصیبی کے لیے دوسروں کا سہارا نہ ڈھونڈھو۔ مختصراً یہ کہ اپنی ٹانگیں چھوڑ کر دوسروں کی لاٹھی کے سہارے نہ چلو۔

اچھی بُری طبیعتیں کبھی اپنا خیال نہیں بدلتی ہیں۔ جیسے گائے گھاس کھاتی ہے اور دودھ دیتی ہے۔ سانپ دودھ پیتا ہے اور زہر اگلتا ہے۔

بدقسمت بیوقوف کہلاتا ہے

زندگی تھوڑی ہے۔ دشمنی کرنے اور برائیاں کرنے میں صرف نہ کرو

اپنے خیالات صاف کرنے کے لیے اپنے دل میں سچائی اور محبت پیدا کریں۔

اچھے چہرہ کو گیان کے آئینہ میں دیکھو۔ اگر وہ صاف ہے تو ایسا کام نہ کرو جس سے اس پر دھبہ پڑ جائے۔ اگر وہ صاف نہیں تو خدمت خلق اور صداقت سے اس پر جلا کرو جو تمہارے ساتھ بھلائی کرتا ہے اسکا حال پتھر پر لکھو اور برائی کرنیوالے کا ذکر ریت پر لکھنا ہی کافی ہے (سقراط)

موجِ تبسم

بیوی۔ تم ہمدردی اور انسانیت کا وعظ کہا کرتے ہو۔ بھلا بتاؤ تو ہم نے بھی کسی کے ساتھ ہمدردی کی ہے

شوہر۔ میری ہمدردی اور انسانیت اس سے بڑھکر کیا ہوسکتی ہے کہ میں تم جیسی بدمزاج عورت کے ساتھ نباہ رہا ہوں

دیہاتی مسافر (بکنگ کلرک سے) بابوجی رام ناتھ کے لیے ایک ٹکٹ دیدیجیے۔

غریب بکنگ کلرک نے اسٹیشنوں کی تمام فہرست چھان ماری مگر رام ناتھ کا نام نہیں ملا تو دیہاتی سے حیران ہوکر پوچھا۔ ارے یہ رام ناتھ کہاں ہے

دیہاتی۔ حضور میرے تاؤ کا لڑکا ہے۔ مسافرخانہ میں بیٹھا ہے۔

استاد (شاگردوں سے) تعلیم وہ چیز ہے جو احمقوں اور گدھوں کو بھی انسان بنا دیتی ہے

شاگرد۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہم بھی آپ کی طرح بن جائینگے۔

دلچسپ معلومات

انڈے ایک مدت خراب نہیں ہوسکتے۔ اگر ان کی نوکیلی طرف نیچے رکھی جائے

امن کے زمانہ میں امریکہ کی عورتیں چار کروڑ تیس لاکھ جرابوں جرابوں کے جوڑے ہر ماہ خرید کرتی تھیں۔

سسلی کے چالیس جزائر میں سے صرف پانچ جزیرے آباد ہیں۔

جرمنی میں جن چیزوں کا راشن ہوگیا ہے اور جو چیزیں کم دستیاب ہوتی ہیں آج کل انھیں چیزوں کی چوری زیادہ تر ہوتی ہے۔

برطانیہ کا سب سے پرانا تھیٹر برسٹل کا رائل تھیٹر ہے جس کی تعمیر ۱۷۶۶ء میں ہوئی تھی گویا ۱۷۶ برس پرانا تھیٹر ہے۔

روس کے کل علاقہ کا حدود اربعہ ۸۱۸۱۹۷۹۱ مربع میل ہے

افسانہ

پہلی محبت

کالج کے لڑکے شرمیلے ششمہن کے بارے میں یہ کہتے تھے کہ خدا نے خبر نہیں کیوں اسے لڑکا بنا دیا۔ بہتر ہوتا اگر اسے لڑکی بنایا جاتا۔

کالج کے لڑکے تو خیر کالج کے لڑکے ہوتے ہیں۔ کالج کی لڑکیاں بھی ششمہن کو اپنی دبی دبی مسکراہٹ سے مذاق کی چیز سمجھتی تھیں۔

مگر یہ بات شاید ان میں سے کسی کو معلوم نہ تھی کہ ششمہن بھی ایک لڑکی سے محبت کرتا ہے۔ اور وہ لڑکی ہے میری اسکاٹ۔ جس کے لئے کالج کی ساری لڑکیوں کو بھول کر کالج کے لڑکے میری اسکاٹ کی ماں کے بنگلے کے تاوے کاٹا کرتے ہیں اور اس دوران میں کبھی کبھی بڑی بڑی لمبی اور ٹھنڈی آہیں بھی کھینچتے ہیں۔ مگر جو ان سے بات تک نہیں کرتی۔

میری اسکاٹ کی ماں کلکتے کے پناہ گزینوں میں سے تھی جس بنگلے میں ششمہن رہتا تھا۔ اس کے پاس والا بنگلہ اس نے کرایہ پر لیا تھا۔ اس کی اکلوتی بیٹی میری اسکاٹ کی چڑھتی جوانی تھی۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ گورا رنگ، چوٹی ناگن کی طرح بل کھاکر کمر تک اتری ہوئی۔ پتلے پتلے گلابی ہونٹ بائیں آنکھ کے نیچے گال پر ایک دلفریب کالا تل۔

ششمہن کو ان لڑکوں کے ہمراہ کبھی نہیں دیکھا گیا جو میری اسکاٹ کے بنگلے کے "تاوے" کاٹتے تھے وہ اپنی زبان پر کبھی میری اسکاٹ کا نام تک بھی نہ لایا۔ مگر وہ میری اسکاٹ کا سب سے بڑا عاشق تھا وہ چھپ چھپ کر میری اسکاٹ کو دیکھا کرتا تھا۔ شام کو جب میری اسکاٹ اپنے بنگلے کے لان میں کرسی ڈال کر بیٹھتی تو ششمہن اپنے بنگلے کی چھت پر سے گھنٹوں اس کے مکھڑے کو تکا کرتا۔ کبھی کبھی راستے میں دونوں کا آمنا سامنا ہوجاتا۔ ششمہن شرماکر سر جھکا لیتا اور جہاں ہوتا وہیں کھڑا کا کھڑا رہ جاتا۔ اس کے چوڑے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگتیں۔ مگر میری اسکاٹ گردن تانے سر اونچا کئے اپنے جوتوں سے کھٹ پٹ کھٹ پٹ کی آواز پیدا کرتی ہوئی آگے نکل چلی جاتی۔ مگر اس سے یہ بات چھپی ہوئی نہ تھی کہ ششمہن اس کے دام محبت میں پھنس چکا ہے۔

ایک مہینے کے اندر اندر — کبھی وکٹوریہ پارک میں
کبھی بازار میں — کبھی بنگلے کے پھاٹک پر

دونوں کا آمنا سامنا کوڑیوں مرتبہ ہوا۔ گفتگو ایک مرتبہ بھی نہ ہوئی۔ مگر نہ بولنے پر بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں بہت کچھ کہہ سن لیا گیا۔ تاہم زبانیں ابھی تک خاموش ہی تھیں۔

ششمہن شاموں شام وکٹوریہ پارک میں ٹہل رہا تھا۔ اس نے دیکھا میری اسکاٹ چمپا کے دو بڑے بڑے پھولوں کو توڑنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔ پھول کسی قدر بلندی پر تھے۔ جہاں تک میری اسکاٹ کی پہنچ نہ تھی۔ ششمہن حوصلہ کرکے پیڑ کے نیچے آیا اور اپنی چھڑی سے وہ دونوں پھول توڑ کر میری اسکاٹ کی طرف بڑھا دیئے۔ میری اسکاٹ نے دلنواز مسکراہٹ سے کہا "تھینکس"۔ اسی وقت کالج کے کئی لڑکے گاتے ہوئے اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے وہ گا رہے تھے۔

"آرام کہاں دل جو پڑا اسکاٹ کے پالے"
مفلس کو خدا عشق کے پھندے میں نہ ڈالے"

میری اسکاٹ تیز قدم لیتی ہوئی اپنے بنگلے کی طرف چلدی اور ششمہن فوراً بنچ پر بیٹھکر کتاب پڑھنے لگا۔

گرمی کی سہانی شام تھی۔ ششمہن وکٹوریہ پارک کے ایک بنچ پر بیٹھا ہوا میری اسکاٹ کا بےچینی سے انتظار کر رہا تھا۔ حجاب کے پردے اٹھ چکے تھے۔ ملاقاتیں اور ملاقاتوں میں گھلی ملی باتیں ہونے لگی تھیں۔ اسی سلسلہ میں ایک کڑی آج کی ملاقات کی تھی

ایک گھنٹہ تک انتظار کرانے کے بعد میری اسکاٹ آئی۔ ششمہن اسے دیکھتے ہی کھل گیا۔ "تم کہاں تھیں۔ میں تو تمہیں ایک گھنٹہ سے انتظار کر رہا ہوں۔

سہانی شام ٹھنڈی ٹھنڈی اندھیری رات میں تبدیل ہوچکی تھی۔

"اسکاٹ میں تمہیں پیار کرتا ہوں۔ دنیا میں سب سے زیادہ اور ...."

ششمہن خبر نہیں کیا کیا کہہ رہا تھا۔ مگر میری اسکاٹ خاموش بیٹھی تھی۔ ششمہن نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبا لیا اور جھک کر اپنے ہونٹ ان کی گلابی جلد پر رکھدیئے۔ اسکاٹ نے ہاتھ چھڑا لیا اور فوراً اٹھ کھڑی ہوگئی اس کی آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے۔ اور ہونٹ کانپ رہے تھے۔ ششمہن کو اس انداز غضب پر اور بھی زیادہ پیار آیا۔ اس نے اسکاٹ کو اپنے آغوش میں بھر لیا۔ اسکاٹ نے اس کے بال نوچ ڈالے اور غصہ سے تیزی کے ساتھ مگر نہ چیختے ہوئے کہا "چھوڑ۔ مجھے چھوڑ دو!" مگر ششمہن نے جواب دیئے بغیر اسکاٹ کے جلتے اور کانپتے ہوئے ہونٹوں کو اپنے تھرتھراتے ہوئے ہونٹوں سے بند کر دیا۔ اسکاٹ اس کے پیروں پر گر پڑی اور رونے لگی۔ مگر بہت آہستہ اب ششمہن گھبرایا۔ اس کے پاس بیٹھ گیا اور بولا "اتنی سی بات پر ناراض ہوگئیں بس؟" اسکاٹ بولی "میں نے آجتک کسی مرد کو اپنے جسم کو چھونے نہیں دیا۔ میری تمہاری یہ پہلی محبت ہے"

ششمہن نے اپنی انگلی سے سونے کی جڑاؤ انگوٹھی اتار کر اسکاٹ کو پہنادی۔ اسکاٹ مسکرادی۔ ششمہن نے اس کے بھورے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا "کل پھر ملیں گے"۔ یہیں اور اسی وقت۔

اسکاٹ نے مسکرا کر کہا۔ کل نہیں پرسوں نو بجے رات کو ——

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیے)

TOKIO

جاپانیوں کے الفاظ دوستانہ ہیں
لیکن وہ بڑے لالچی اور ندیدہ ہوتے ہیں

گزشتہ زمانے میں لڑنے والوں کی زبانوں پر تلخ الفاظ ہوتے تھے۔ لیکن اس زمانے کے جاپانی ایسے نہیں۔ جاپانی یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ فوجوں کے ساتھ الفاظ بھی بھیجنے سے انھیں فائدہ ہوگا۔ نرم الفاظ۔ فریب دینے والے الفاظ۔ وہ الفاظ جو الجھن میں ڈال دیں۔ وہ الفاظ جو ہمت توڑ دیں۔ یہ جنگ کا نیا ہتھیار ہے۔ بہت ہی کامیاب نادانوں کے لئے۔ اور بہت ہی سستا۔ کیونکہ زبان ہلانے میں خرچ ہی کیا ہوتا ہے لیکن اُن کے ریڈیو کے اُن دوستانہ الفاظ کے پس پشت اور اُن چونکا دینے والی افواہوں کے پس پردہ جو وبا کی طرح دیہاتوں، قصبوں اور شہروں میں جاپانی ایجنٹوں کے ذریعے ہم تک بھیجی جاتی ہیں، جاپانیوں کی سنگینیں اور اُن کے ہندوستان کی قوت مدافعت کو کمزور کرکے اُسے ہتھیا لینے کے منصوبے پوشیدہ ہیں۔ ہاں تو آپ کو اپنی جان پیاری ہے۔ ہے نا؟ ہندوستان کی زمین زرخیز ہے۔ ہے نا؟ اور آپ کی عورتیں بھی خوبصورت ہیں ...... پھر اگر جاپان بغیر لڑے بھڑے ہندوستان میں داخل ہوگیا تو کون ایسا ہوگا جو جاپانی سپاہی نہ بنے!؟

چینی خواتین خوب جانتی ہیں

چینی عورتیں آپ کو بتا سکتی ہیں کہ جاپانی سپاہی کس قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ کہیں گے کہ ہم تمھیں آزادی دلانے آتے ہیں۔ لیکن یہ جھوٹ ہے میڈم چیانگ کائی شیک نے ہم سے فرمایا ہے — اگر دشمن نے ہمارے ملک پر حملہ کیا تو ہندوستان کی زبردست قوت دشمن کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے تیار ہے۔ کیا آپ حتی الامکان امداد دے رہے ہیں؟

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ قائم کیجئے

کانگریس کی تحریک پر ملکی اور غیر ملکی اخبارات کی رائیں

نیویارک ٹائمز امریکہ کے اخبار "نیویارک ٹائمز" نے گاندھی کے ریزولیوشن پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے پہلے شاید کبھی کسی مدبر نے اتنی زیادہ غلط فہمی پیدا ہونے والے الفاظ استعمال نہیں کئے لقبیہ ریزولیوشن سے یہ ظاہر ہے کہ مسٹر گاندھی جاپانیوں کے آگے سپر انداز نہیں ہونا چاہتے اس خط و کتابت کے شائع ہونے سے مسٹر گاندھی کا اخلاقی کیریکٹر تو بے داغ رہتا ہے لیکن ان کی حقیقت شناسی پر ورد ناک روشنی پڑتی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق صرف یہ کہا جاسکتا ہے کہ مسٹر گاندھی کے مسودہ تجویز پر ان کے ریمارکوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انھیں حقیقتوں کا شدید احساس ہے

واشنگٹن اسٹار اس امریکن اخبار نے لکھا ہے کہ کانگریس نے سول نافرمانی کے پروگرام کی صورت میں جو چیلنج دیا ہے حکومت کو اس کا ردعمل کرنا چاہیے۔

نیویارک ہیرلڈ ٹریبون امریکہ جب ہمارے پیش جنگ کی صورت میں لڑائی اور موت کا سوال درپیش ہے تو یہ ظاہر ہے کہ جاپانی حملہ آوروں کا مقابلہ عدم تشدد و اہنسا کے ذریعہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ موقعہ فلسفہ چھانٹنے کا نہیں ہے،

واشنگٹن پوسٹ امریکہ گاندھی برابر سیاسی بلیک میل کا کھیل کھیل رہا ہے۔ اگر اس وقت ہندوستان کے قوم پرستوں نے ایسا کیا جس سے دشمنوں کو تسکین ہوئی تو وہ آزادی کے دشمنوں کو امداد دیں گے اور تہذیب کے باغی کہلائیں گے

شکاگو سن امریکہ کے دوسرے اخبار شکاگو سن نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے واقعات ویرانہ کی راہ پر ہیں۔ ہندوستان کو آزاد ہونا چاہیے اور اگر اتحادی قوموں کو شکست نہ ہوئی تو ہندوستان آزاد ہوکر رہے گا۔ ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ آزاد اور مستحکم ہندوستان کا حصول ممکن ہے لیکن راتوں رات اس حصول کی امید کرنا بچوں کا سا خواب ہے۔ گاندھی جی کی نیک نیتی تو شبہ سے بالاتر ہے لیکن انھیں جاپان یا جرمنی کے حملہ کا پوری طرح تصور نہیں ہے مسئلہ کے حل کی بڑی ذمہ داری تو ہندوستان اور برطانیہ پر ہے لیکن چونکہ ہندوستان کو امریکہ پر یقین ہے اور اتحادی قوموں کا کاروبار ایک دوسرے سے وابستہ ہے اس لئے امریکہ پر بھی بڑی ذمہ داری ہے۔ امریکہ کو چین کے ساتھ ساتھ یہ اعلان کر دینا چاہیے کہ ہم جنگ کے بعد ہندوستان کے آزاد ہونے کے حق میں ہیں جو ترقی پسند اقوام کوشش جنگ کے مطابق ہیں وہ تو دوران جنگ ہی اختیار کئے جانے چاہئیں۔

بالٹیمور سن نیویارک ۴۔ اگست۔ اخبار بالٹیمور سن کی امریکہ میں وہی پوزیشن ہے جو برطانیہ میں مانچسٹر گارڈین کی ہے۔ اس اخبار نے ہندوستان کے مسئلہ پر لکھا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس جب ۷ اگست کو ہوگا تو یہ دعوی نہیں کیا جاسکتا کہ برطانی اور امریکن پوزیشن واضح نہیں کی گئی ہے۔ مسٹر کارڈل ہل صاف صاف کہہ چکے ہیں کہ امریکہ ان ملکوں کا ساتھ نہ دے گا جو اتحادیوں کی کوشش جنگ میں مخل ہوتے ہیں۔

لنڈن ٹائمز لنڈن۔ ۴۔ اگست۔ اخبار لنڈن ٹائمز نے ان کاغذات کے متعلق بہت سخت نوٹ شائع کیا ہے جو حکومت ہند نے کانگریس کے دفتر پر چھاپہ مار کر حاصل کئے ہیں۔ اس اخبار نے مہاتما گاندھی پر حقیقتوں سے دور ہونے اور خود فریبی کا الزام لگایا ہے جاپانی مردم خوروں سے بات چیت کرنے پر آمادگی اتحادی قوموں کو سراسر نقصان پہنچانا ہے جن میں روس بھی شامل ہے۔ اس اخبار نے سر سپرو کی اس تجویز پر اظہار پسندیدگی کیا ہے کہ گول میز کانفرنس کا اجلاس طلب کیا جائے۔

ڈیلی میل برطانی اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ آخر کار ہمیں گاندھی کے متعلق حقیقت معلوم ہوگئی گاندھی جی کے متعلق اس سے بہترین خیال بھی قائم ہوسکتا ہے کہ وہ ایک چالاک مدبر ہیں اور بدترین پہلو غداری کا ہے چاہے ان کا ایسا منشا ہو یا نہ ہو لیکن ان کا ریزولیوشن کوسلنگ کا سا رویہ ظاہر کرتا ہے اگر ہمیں اپنے آپ کو اور ہندوستانیوں کو بچانا ہے تو ہمیں ہندوستان میں سختی کا رویہ اختیار کرنا ہوگا۔

نیوز کرانیکل (لنڈن) لنڈن ۴۔ اگست برطانی اخبار نیوز کرانیکل نے لکھا ہے۔ کہ ان کاغذات کے شائع ہونے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مہاتما گاندھی کا نظریہ کس درجہ ناقابل عمل ہے۔

مانچسٹر گارڈین برطانی اخبار مانچسٹر گارڈین نے مسٹر ایمری وزیر ہند کے پچھلے ہفتہ کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "کہنا ہمیں جو کچھ کرنا تھا وہ ہم کرچکے ہیں تدبیر کا دیوالہ نکال دیتا ہے لیکن ان کے اس جملہ پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے کہ برطانیہ نے ہندوستان کو جو پیشکش کی تھی وہ اب تک کھلی ہوئی ہے اخبار مذکور نے مسٹر ایمری اور ہندوستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جمود دور کرنے کی ایک اور کوشش کریں اور مل جل کر ہندوستان کی حفاظت کریں۔

نیویارک ٹائمز امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز نے اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے تو ہوسکتا ہے کہ برطانیہ ہندوستانیوں کو چھوڑ جائیں اور دے لیکن برطانیہ یہ نہیں برداشت کرسکتا کہ ہندوستان دور پھیل جائے جب کہ اس کی زندگی خطرے میں ہے۔ ہم امریکہ والے بھی اس سے ایسا کرنے کو نہیں کہہ سکتے۔

ہندو (مدراس) حکومت ہند نے یہ انتہائی نامناسب کام کیا ہے کہ ان کاغذات کو شائع کر دیا جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر سے چھاپہ مار کر حاصل کئے گئے تھے یہ کاغذات کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اس بحث کی رپورٹ ہیں جو پچھلی مئی میں ہوئی تھی اور جس میں اخباری نمائندوں کو حاضری کی اجازت نہیں تھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ان رپورٹوں کی صحت پر حرف گیری کی ہے۔ انھوں نے بالکل صحیح طریقہ پر یہ کہا ہے کہ یہ رپورٹ نہیں بلکہ مختصر نوٹ تھے جنھیں اسسٹنٹ سکریٹری نے غیر رسمی طور پر لکھا تھا۔ بحث کئی روز تک جاری رہی یہ نوٹ مصدقہ رپورٹ نہیں ہوسکتے لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ اختصار مجموعی طور پر درست ہے تو یہ عوام کے لئے نہ تھا بلکہ بحث کے نشیب و فراز کی صورت میں تھا یہ چھچھورے پن سے کم نہیں ہے کہ حکومت کو جو اور مقصد کے لئے تلاشیاں لینے کا حق ہے اس سے فائدہ اٹھا کر ان پرائیویٹ کاغذات کو پبلک کے سامنے پیش کر دے تاکہ ایک بڑی سیاسی پارٹی کو بے وقعت کیا جائے لیکن یہ کوشش باسی کڑھی کا ابال ثابت ہوگی۔ حکومت نے یہ کوئی سازش نہیں کھود نکالی ہے۔

ٹریبون لاہور حکومت نے یہ کاغذات رائے عامہ کو کانگریس کے خلاف کرنے کے لئے شائع کئے ہیں لیکن حکومت کو جلد معلوم ہوجائیگا کہ اس نے ایسی امید باندھنے میں سخت غلطی کی ہے۔ کیونکہ عوام حکومت سے تعمیری تدبیر کی امید رکھتے ہیں ایسی چالوں سے کام نہ چلے گا۔

سول ملٹری گزٹ سول ملٹری گزٹ نے لکھا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے اس بیان میں بڑا وزن ہے کہ اگر برطانوی فوجوں کو اور تمام برطانی سول انتظامات کو ہندوستان سے ہٹا لیا گیا تو ایک ایسا خلاء پیدا ہو جائے گا جسے پر کرنا مشکل ہوگا۔ بلاشبہ یہ ان لوگوں کو نظریہ ہے جنھوں نے واردھا کے ریزولیوشن کی مخالفت کی ہے۔

ہندوستان ٹائمز حکومت نے کانگریس کے جو کاغذات شائع کئے ہیں یہ ہندوستان کو باہر کی دنیا کی نظروں میں بدنام کرنے کی انتہائی فضول کوشش کی ہے۔

ٹائمز آف انڈیا ان سنسنی خیز انکشافات کے پیش نظر جو حکومت کے شائع کردہ کانگریسی کاغذات سے ظاہر ہوئے ہیں۔ کیا کوئی انصاف پسند آدمی اتحادی قوموں پر اس بات کا الزام لگایا جاسکتا ہے کہ انھیں اس بات میں پس و پیش کیوں ہے کہ ایک ایسے کیبنٹ میں جسمیں کانگریس کی نمائندگی ہو بچاؤ کا انتظام ہندوستانی وزیر کے سپرد کر دیا جائے اس انکشاف سے تو ملک میں ذمہ دار رائے عامہ رکھنے والوں کے دل ہل جائیں گے۔

فری پریس جرنل (بمبئی) کانگریسی لیڈروں کو بدنام کرنے کی یہ کوشش خود حکومت ہند کیخلاف دوہرا اثر رکھیگی۔ کیونکہ اگر اس نے یہ اثر پھیلانا چاہا ہے کہ کانگریس کے کچھ لیڈر محوری طاقتوں کے حق میں ہیں تو اس سے تو دشمنوں کو اور بھی اطمینان حاصل ہوگا۔ اور ایسی خبریں پڑھے لکھے طبقہ میں پھیلا کر حکومت عوام کے دلوں کو اپنی طرف سے زہر آلود کر رہی ہے۔

بقیہ افسانہ صفحہ ۴

اس کے دوسرے دن رات کو نو بجے ششموہن وکٹوریہ پارک میں ٹہل رہا تھا کہ ایک گھنی جھاڑی کے قریب سے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ ششموہن دبے پاؤں چکر کاٹ کر جھاڑی کے اس طرف جا نکلا دیکھا تو..... ششموہن کی رگوں میں خون سنسنانے لگا۔ میری اسکاٹ ایک مرد کی آغوش میں تھی جو بار بار اس کے گلابی گالوں کو چوم رہا تھا اور میری اسکاٹ کہہ رہی تھی "میری تمہاری یہ پہلی محبت ہے" ششموہن نے جیب میں ہاتھ ڈال کر چاقو نکالا۔ مرد جاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ "اچھا تو پھر اتوار کو" میری اسکاٹ کہہ رہی تھی "ہاں ضرور۔ آپ پہلے جایئے۔ میں کچھ دیر بعد یہاں سے روانہ ہونگی"

وکٹوریہ پارک میں میری اسکاٹ کی لاش پائی جانے سے سارے شہر میں عموماً اور کالج کی دنیا میں خصوصاً ایک زبردست سنسنی پھیل گئی۔ ششموہن نے کالج کے لڑکوں کو جمگھٹ لگا کر باتیں کرتے دیکھا تو ایک لڑکے سے پوچھا کیا بات ہے؟ کیا ہوگیا؟ اس لڑکے نے جھڑک کر کہا "ارے بابا تمہارے کام کی بات نہیں ہے۔ یہ عشقبازی کا معاملہ ہے۔ تم ان باتوں کو کیا جانو"

دن کو آرام نہیں
رات کو نیند نہیں
عورت جو سخت نیورٹیس میں مبتلا تھی
اب درد سے آزاد ھے

دوسروں کے فائدہ کے لئے ایک احسانمند عورت لکھتی ہے۔ "گذشتہ گرمی کے موسم میں میری ٹانگوں میں نیورٹیس (NEORITIS) کا ایک سخت حملہ ہوا تھا جسکی وجہ سے میرے لئے دن میں آرام کرنا اور راتوں کو سونا دشوار ہو گیا تھا اور شدید درد کا تو کوئی ذکر نہیں۔ مختلف دواؤں سے فائدہ نہ ہونے پر ایک دوست نے مجھکو کروشین سالٹ بطور نمونہ استعمال کرنیکا مشورہ دیا میں نے اس کے مشورہ کے مطابق استعمال شروع کیا اور پہلی ہی شیشی سے فائدہ محسوس ہونے لگا اور اب میں درد سے بالکل آزاد ہوں اور رات کو ایک اچھی نیند سوتی ہوں (مسز ایچ بی۔ کراچی)

یورک ایسڈ کرسٹلس کے جمع کرنے سے نیورٹیس بتایا جاتا ہے جو نسوں میں جاکر کو چبھنے والے درد کو نکال دیتا ہے "کروشین" ان کرسٹلس کو پگھلا کر اور گردہ کی قدرتی نالی سے ہوکر ان کو دور کرنے میں مدد کرتا ہے۔ "کروشین سالٹ" تمام دوا فروشوں کے اسٹوروں اور بازاروں میں ملتا ہے۔

KRUSCHEN SALTS

تروتازہ بنانے والی

ہر طرح کے دماغی یا جسمانی کام کرنے کے بعد آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ چائے کی ایک پیالی۔ تاکہ آپ کی ذائع طاقت حاصل ہو۔ اور آپ تروتازگی محسوس کریں۔ خواہ دن گرم ہو یا سرد۔ چائے ہی بلاشبہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے آپ اطمینان حاصل کرتے ہیں اور صحیح معنوں میں یہ آپ کو خوش و خرم رکھتی ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیے: تازہ پانی ابال لیجے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اسمیں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجے۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجے۔

ہندوستانی چائے
تمام دنیا کے پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا
IK 148V

ہندوستانی چایوں میں سب سے عمدہ
تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS WHITE LABEL TEA
لپٹن کی جاگو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTR 328

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

اپنے لئے مہیا کیجئے

روپیہ لگانے کا محفوظ طریقہ

منافع کے ساتھ باضمانت ادائیگی

محفوظ مستقبل

ملک کی امداد کیجئے

ہتھیاروں سے

ہوائی جہازوں سے

کارخانوں میں زیادہ تعداد میں بھرتی ہوکر۔

آپ کے ڈاک خانہ سے مل سکتا ہے۔ ہر دس روپیہ تین روپیہ نو آنہ منافع پیدا کرتا ہے

قومی جنگی مورچہ قائم کیجئے

اس کو دور کرو اور اس کو لاؤ

سیرولن "روشے"

کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

شاندار افتتاح! شاندار افتتاح

ناولٹی ٹاکیز کا لاٹوش روڈ کانپور میں افتتاح

زیر اہتمام جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی

کل سامان بہترین اور لاجواب مشین۔ فرنیچر

تاریخ کا بے چینی سے انتظار کیجئے! آپ کا پرانا خادم گوری شنکر مہروترا

شاندار — پانچواں — ہفتہ

جادو کے نہایت حیرت انگیز کرشمے!

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۴ اگست ۱۹۴۲ء سے

جادو کے دلکش تماشے

سرووکی سندری

خاص اداکار
زیب النساء۔ دمولا۔ امینہ
پرکاش

شرح ٹکٹ ۳، ۴، ۹، ۱۲ زنانہ ۴

آرہا ہے انجان بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ

۴۴ کرتی ہے کہ وہ جابرانہ تدبیروں کو بند کردے۔

مہاتما گاندھی سے بات چیت شروع کرنے کی اپیل

بمبئی ۱۲ اگست۔ انڈین مرچنٹس چیمبر کی کمیٹی نے ویسرائے کو تار دیا ہے کہ جس مرحلہ پر سرکریس کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ چھوڑ گیا تھا اس کو پھر وہیں سے شروع کیا جائے اور مہاتما گاندھی کو والیسرائے کے ساتھ بات چیت کرنے کی تمام سہولتیں بہم پہونچائی جائیں۔ ہماری کمیٹی سیاسی صورت حالات کا گہرے رنج اور فکر کے ساتھ مطالعہ کر رہی ہے۔ تار میں لکھا ہے کہ کانگرس نے جو ریزولیوشن پاس کیا تھا اس میں گو تحریک سول نافرمانی کا ارادہ ظاہر کیا گیا تھا مگر اس میں برطانیہ اور اتحادی قوموں سے اپیل کی گئی تھی اور گاندھی جی نے والیسرائے سے بھی اپیل کی تھی۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ گاندھی جی نے والیسرائے سے جو اپیل کی تھی اس کا جواب ملنا چاہئے تھا۔ گاندھی جی نے خود یقین دلایا تھا کہ ولیسرائے کو میرا خط کوئی الٹی میٹم نہیں ہے بلکہ تصادم کو ٹالنے کی اپیل ہے۔ اگر حکومت اس خط کا انتظار کرتی اور لیڈروں کو گرفتار کرنے میں جلدی جمہور کو دعوت نہ دیتی تو دونوں فریقوں کے لئے باعزت راستہ کھلا تھا۔

انڈین انڈسٹریز کی ایسوسی ایشن کی کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں ملک کی موجودہ صورت حالات پر غور کیا گیا۔ کمیٹی نے وائسرائے اور کونسل کے ممبروں کو ایک تار دیا ہے جس میں موجودہ حالات پر تشویش ظاہر کی ہے اور لکھا ہے کہ حکومت نے جو سخت تدبیریں اختیار کی ہیں ان سے کارخانے بند ہوگئے ہیں۔ اس لئے کمیٹی حکومت سے اپیل

ایک دلکش اور لاجواب تماشہ

امپریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۱۴ اگست ۱۹۴۲ء سے

ایک دلکش اور ولولہ انگیز ڈرامہ

خاص اداکار
سردار اختر۔ اربیلا۔ گوپی

تماشہ

اس بہترین تماشے کو تشریف لاکر ضرور ملاحظہ فرمائیے!

شاندار — دوسرا — ہفتہ

ہندوستان کے پاکباز اور نیک انسان کی داستان حیات

ہندو مسلم اتحاد کیلئے ایک لاجواب ڈرامہ

سینٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

جمعہ ۱۴ اگست ۱۹۴۲ء سے

یونٹی پروڈکشن کا لاجواب شاہکار

اسم اعظم
کبیر صاحب

آپ کا قول ہے! آدم کی اولاد خدا کی تجلیوں کا ایک جلوہ ہے اور یہ جلوہ نور بن کر خدا کی تجلیوں میں مل جائے گا۔

خاص اداکار:۔ مس نصاب۔ بیدا دیوی۔ مظفر خان۔ بھارت بھوشن

اس لاجواب اور بہترین تصویر کو معہ بال بچوں کے تشریف لاکر دیکھئے

بیرونی صفائی ضروری ہے

لیکن
تندرستی کے لئے اندرونی صفائی
سب سے پہلی چیز ہے

جب آپ اپنی باہری صفائی روزانہ کرتے ہیں تو یاد رکھئے کہ آپکو اپنا جسم اندر سے صاف کرنے کی بھی سخت ضرورت ہے اس لئے اندرونی صفائی کا بھی روزانہ خیال رکھئے جو تندرستی کا اولین اصول ہے اس اصول کی پابندی کیجئے یہ آپکو قبض۔ دردسر۔ بدہضمی اور اس قسم کی دوسری تکلیفوں سے دور رکھئے گا۔
اندرونی صفائی رکھنے کا طریقہ بالکل آسان ہے ایک گلاس خوش ذائقہ دار اینڈریوز لیور سالٹ پیجئے یہ منہ اور زبان کو صاف رکھتا صفرہ (پت) کو ٹھیک رکھتا ہے کیونکہ یہی چیزیں بدہضمی کا باعث ہیں اینڈریوز جگر کو ٹھیک رکھتا ہے گردوں کو آہستہ آہستہ مکمل طور سے ان زہروں سے صاف کردیتا ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ اینڈریوز خون کو صاف اور ٹھنڈا رکھتا ہے اور تمام جسم کو تروتازہ بناتا ہے۔

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے
اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

جو مقوی۔ ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
صفائی کرتا ہے۔ ٹھنڈا رکھتا ہے۔ تروتازہ بناتا ہے اور طاقت پہنچاتا ہے

98

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

کے فیصلہ کا پس منظر

گذشتہ .... سے .... پیوستہ

جو دست درازی کا شکار [illegible] ہیں۔ اگر اتفاقاً ان بے حالات سے ہندوستان جنگ میں شریک بھی ہوجاتا تو وہ ایک آزاد ملک کی حیثیت سے ایسا کرتا جو اپنی آزادی کے لیے جنگ کررہا ہے اور اس کے دفاع کا انتظام قومی بنیادوں پر ہوتا۔ اس کی اپنی قومی فوج۔ قومی نگرانی اور قیادت میں ہوتی اور عوام کے ساتھ اس کے قریبی تعلقات ہوتے۔ خواہ کوئی قوم ہندوستان کے خلاف دست درازی کرتی۔ آزاد ہندوستان اپنے دفاع کے طریقوں سے واقف ہوتا۔ موجودہ ہندوستانی فوج دراصل برطانوی فوج کا ایک شاخسانہ ہے اور اسے اب تک محض ہندوستان کو محکوم بنائے رکھنے کے لیئے قائم رکھا گیا ہے اس فوج کو عام آبادی سے قطعی الگ تھلگ رکھا گیا ہے۔ اور عوام اسے کسی حیثیت سے بھی اپنی فوج نہیں سمجھتے دفاع کے سامراجی اور قومی تصورات کا فرق اسی سے ظاہر ہے کہ ایک طرف تو غیر ملکی فوجوں کو ہندوستان کے دفاع کے لیئے بلایا جارہا ہے اور دوسری طرف ہندوستان کی کثیر آبادی سے دفاع کا نام مطلق نہیں لیا جاتا۔ ہندوستان کا سابقہ تجربہ اسے بتاتا ہے کہ ملک میں غیر ملکی فوجوں کا داخل کرنا ہندوستان کے مفاد کے لیئے مضر اور اس کی آزادی کے لیئے خطرناک ہے۔ یہ ایک نہایت معنی خیز اور عجیب و غریب بات ہے کہ ہندوستان آہستہ آہستہ ایک میدان کارزار بنتا جارہا ہے اور غیر ملکی فوجیں اس کی زمین اور اس کی سرحدوں پر لڑرہی ہیں، پھر بھی ہندوستان کی وسیع آبادی سے کوئی کام نہیں لیا جاتا۔ اس کے دفاع کے مسئلہ کو قومی نگرانی میں دینا مناسب خیال نہیں کیا جارہا ہے۔ ہندوستان اس امر پر سخت ناراض ہے کہ اس کے لوگوں کو اس طرح مال منقولہ سمجھا جائے اور اس کی قسمت کا فیصلہ غیر ملکی اقتدار پر چھوڑ دیا جائے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو اس کا یقین ہے کہ ہندوستان اپنی ہی قوت سے آزادی حاصل کریگا قائم بھی رکھیگا موجودہ نازک صورت حالات اور سر اسٹیفورڈ کرپس کے ساتھ گفت وشنید کے جو تجربات ہوئے ہیں اس کے مدنظر اب کانگریس کے لیئے یہ ناممکن ہوگیا ہے کہ کسی ایسی اسکیم یا تجویز پر غور بھی کرے جس میں ہندوستان پر برطانوی اقتدار باقی رکھنے کا کوئی شائبہ بھی ہو۔ نہ صرف ہندوستان کا مفاد بلکہ خود برطانیہ کی سلامتی اور دنیا کی آزادی اور امن وامان کا تقاضہ ہے کہ برطانیہ ہندوستان پر سے اپنی گرفت ہٹالے ہندوستان برطانیہ یا دیگر اقوام کے ساتھ صرف آزادی کی بنیاد ہی پر معاملت کرسکتا ہے۔

کمیٹی اس خیال کی تردید کرتی ہے کہ ہندوستان کو کسی غیر ملکی قوم کی مداخلت یا حملے کی بدولت آزادی نصیب ہوسکتی ہے۔ خواہ اس قوم کا ادعا کچھ ہی کیوں نہ ہو اگر حملہ ہوا تو اس کی مقاومت کی جانی چاہیئے چونکہ برطانی حکومت نے لوگوں کو کسی اور طرح قومی دفاع کا انتظام نہیں کرنے دیا ہے اس لیئے یہ مقاومت صرف عدم تشدد اور عدم تعاون کی بنا ہی پر ہوسکتی ہے۔ اس لیئے کمیٹی ہندوستان کے لوگوں سے اس کی توقع کرے گی کہ وہ حملہ آور فوجوں کے ساتھ کامل غیر تشددانہ عدم تعاون کریں اور انھیں کسی قسم کی مدد نہ دیں۔ ہم نہ تو حملہ آور کے آگے گھٹنے ٹیکیں گے نہ اس کا کوئی حکم مانیں گے۔ ہم نہ تو اس سے رعایتوں کے طلبگار رہیں گے اور نہ اس کی رشوتوں کا شکار رہیں گے اگر وہ ہمارے گھروں اور کھیتوں پر قبضہ کرنا چاہے گا تو ہم ان کے دینے سے انکار کریں گے خواہ اس مقاومت میں ہماری جان ہی کیوں نہ جاتی رہے۔ جن مقامات پر برطانوی فوجیں اور حملہ آور فوجیں لڑرہی ہوں ہمارا عدم تعاون بے نتیجہ اور غیر ضروری ہوگا۔ اکثر صورتوں میں برطانوی فوجوں کی راہ میں رکاوٹیں نہ ڈالنا ہی حملہ آور کے ساتھ ہمارے عدم تعاون کے اظہار کا واحد ذریعہ ہوگا جیسا کہ برطانیہ کے رویہ سے ظاہر ہے وہ صرف یہی چاہتا ہے کہ ہم دخل نہ دیں بجز اسکے انھیں ہماری کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

حملہ آور کے خلاف اس غیر تشددانہ عدم تعاون کی پالیسی کی کامیابی ملک کے تمام حصوں میں کانگریس کی تعمیری پروگرام پر شدت سے کاربند ہونے اور خاص کر خود کفالتی اور خودحفاظتی پروگراموں پر عمل کرنے پر منحصر ہوگی۔

ھنسیا

کسان کی زندگی میں اس کے لئے سب سے زیادہ مسرت اور خوشی کا وہ دن ہوتا ہے جب وہ اپنی فصل کو کاٹنے کے لئے تیار پاتا ہے اس دن وہ اپنی ھنسیا ہاتھ میں لیکر اپنے مہینوں کی محنت ومشقت کے پھل کو جمع کرتا ہے یہ فولاد ہے جو اس کی ھنسیا کے کنارے کو تیز بناتا ہے۔

TATA
ٹاٹا

جاری کردہ :- ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ
ہیڈ سیلز آفس :- ۲|۱۰۲ - اے کلایو اسٹریٹ کلکتہ

TN 2658

سرحدی صوبہ کانگریس کمیٹی

پشاور۔ ۱۱ اگست گذشتہ شب پراونشل کانگریس کمیٹی اور صوبہ سرحد کی دیگر تمام کانگریس کمیٹیوں کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ دس بجے شب تک کانگریس کے سلسلہ میں کسی کی گرفتاری نہیں ہوئی۔

بہار پراونشل کانگریس کمیٹی خلاف قانون

پٹنہ ۱۱ اگست بہار گورنمنٹ نے بہار پراونشل کانگریس کمیٹی اور اس کے ماتحت تمام کانگریس کمیٹیوں اور بہار سوشلسٹ پارٹی اور اس کے ماتحت تمام انجمنوں کو خلاف قانون قرار دے دیا گرفتاریاں کے سلسلے میں لڑکوں کے جلوس کو پولیس نے روک دیا۔

خبروں کی طباعت اور اشاعت پر پابندی

نئی دہلی۔ ۱۱ اگست۔ حکومت ہند کے غیر معمولی گزٹ مورخہ ۸ اگست ۱۹۴۲ء میں ہوم ممبر ڈپارٹمنٹ کی طرف سے حسب ذیل حکم شائع ہوا ہے۔

ان اختیارات کے تحت جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ نمبر ۴۱ کے تحتی قاعدہ نمبر ۱ کے فقرہ "ب" کے ذریعہ اسے حاصل ہیں مرکزی حکومت نے اس تحریک کے متعلق جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے منظور کی ہے یا ان تدبیروں کے متعلق جو حکومت اس تحریک کے خلاف اختیار کرے کسی واقعہ کے بارے میں ہر طرح کی خبروں کی طباعت یا اشاعت جس میں عام لوگوں کی تقریروں یا بیانوں کی رودادیں بھی شامل سمجھی جائینگی، ہر طابع یا اڈیٹر کے لیے ممنوع قرار دے دی ہے۔ سوا ان خبروں کے جو شائع کرنے والے اخبار میں اس صراحت کے ساتھ شائع کی گئی ہوں کہ وہ حسب ذیل ذرائع سے اخذ کی گئی ہوں۔ (۱) سرکاری وسائل (۲) ایسوسی ایٹیڈ پریس آف انڈیا یونائیٹڈ پریس آف انڈیا یا اور ینٹ پریس آف انڈیا یا (۳) اخبار متعلقہ کا ایسا نامہ نگار جو اس اخبار کا باضابطہ ملازم ہو اور جس کا نام اس ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے یہاں درج ہو جہاں وہ

کانپور کی حالت

کانپور ۱۲ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:۔ حالت بہت بہتر ہے آج صبح چھوٹے سے ہجوم نے گوالٹولی پولیس تھانہ پر پتھر پھینکے پولیس نے انھیں منتشر کردیا اور چند آدمیوں کو گرفتار کرلیا۔

حکومت پنجاب کا حکم

لاہور ۱۰۔ اگست۔ حکومت پنجاب نے صوبہ کانگریس کمیٹی اور اس کے ماتحت تمام کمیٹیوں نیز پنجاب کانگریس شوشلسٹ پارٹی اور اس کے ماتحت کمیٹیوں کو ناجائز قرار دیدیا ہے۔

حکومت مدراس کا حکم

مدراس ۱۰۔ اگست حکومت مدراس نے اندھرا صوبہ کانگریس کمیٹی۔ کیرالہ صوبہ کانگریس کمیٹی اور مدراس ضلع کانگریس کمیٹی کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔

شاندار ــــ چوبیسواں ــــ ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۴ اگست ۱۹۴۲ء سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

جھولا

خاص اداکار
اشوک کمار۔ لیلا چٹنس۔ ممتاز
کرونا۔ شہزادی۔ راجکماری۔
ڈیسائی۔

موسیقی۔ جذبات۔ رومان
رقص۔ مزاح سب کچھ آپ اس میں پائیں گے۔

آرہا ہے! پیاس! خاص اداکار = سنہ۔ پربھا۔ بردھان۔ ایشورلال
نذیر۔ گلاب۔ بلموریہ =

میں نے ایک شخص سے سنا ہے
جو خود وہاں پر تھا
کیا وہی تھا؟ آپ کو یقین ہے؟
بے پر کی خبریں نہ اڑایئے!

یہ غلط فہمی بے چینی اور نقصان کا باعث ہوتی ہیں یہ دشمن کی طرف سے شروع کی جاتی ہیں جن کا نشانہ جھوٹی خبروں پر بھروسہ کرنے والے سادہ لوح آدمی ہوتے ہیں۔

افواہیں اس کان سنو اس کان اڑادو
جاپان کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو!

بحکم جناب تحصیلدار صاحب اکبر پور ضلع کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

دفعہ ۱۲۱ ۸

نمبر مقدمہ ۸ ۱۴۱ سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت مال تحصیل اکبر پور ضلع کانپور

مسماۃ جگرانی کنور　　مدعی

بنام

جودھا و گلزاری پسران رام پرشاد قوم اہیر ساکن جگی پور پرگنہ کانپور و کاشتکاران موضع بھوجپورہ پرگنہ اکبر پور مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان $\frac{۵}{۱۴۹}$ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوٰی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط بخط انگریزی

(مہر عدالت)

حاکم عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 26/53 سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت جناب بابو مہندر سنگھ صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کانپور مقام امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

رگھوبر وغیرہ　　مدعیان

بنام

ہیرالال ولد ننھا قوم اہیر ساکن کاشی رام کا پورہ مزرعہ بیجنتی پرگنہ بلہور ضلع کانپور　　مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ $\frac{۵۹}{۱}$ استقرار دفعہ ایکٹ ۱۷ ۱۹۳۹ء کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ ار اگست ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعوٰی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ لپس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط بخط انگریزی

(مہر عدالت)

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول

جمال پر توِ حق عزمِ مستقل میں ہے * زبانِ برق بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

GD. No. 424

قیمت
سالانہ ... ششماہی ...
ممالک غیر ...
سالانہ ... ششماہی ...

صداقت

ہفتہ وار

فی پرچہ ۱/

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۲ اگست سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۹ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳۴

ادبیات

حضرتِ آثر لکھنوی

آج ہم نہایت مسرت کے ساتھ اپنے قدیم کرم فرما خان بہادر مرزا جعفر علی خاں صاحب آثر لکھنوی ہوم منسٹر ریاست کشمیر کی ایک غزل صداقت میں شائع کر رہے ہیں اس سے بیشتر ہم نے اسی زمین میں انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ کا انتخاب اور چند مخصوص شعرائے کانپور کی پوری پوری غزلیں شائع کی تھیں جن کو ملاحظہ فرما کر احباب کانپور (شعراء) کی یاد آپ کے دل میں تازہ ہوگئی اور تعلق خاطر ظاہر کرنے کے لئے آپ نے اسی زمین میں ہمیں اپنی ایک پرانی غزل برائے اشاعت مرحمت فرمائی ہے جس کا ہم دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ گذشتہ کرم فرمائیوں کی طرح آپ صداقت کو آئندہ بھی اپنے افکار عالیہ سے سرفراز فرماتے رہیں گے۔

دنیائے علم و فن میں حضرت آثر کی ادبی حیثیت نہایت ممتاز و نمایاں ہے آپ کی زباں دانی اور وسعت نظری کے اہل فن قائل ہیں آپ کی بے لاگ ادبی تنقیدیں ارباب علم و فضل سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے تنقید نگاری کا ایک بلند معیار قائم کر کے اُردو داں طبقہ میں اس کا صحیح مذاق پیدا کر دیا ہے اور زبان و ادب کی یہی وہ ٹھوس خدمت ہے جو کسی صاحب فن کو زندۂ جاوید بنانے کی ضامن ہوتی ہے، اثرستان، اور بہاراں، آپکے کلام کے دو بہترین مجموعے شائع ہو چکے ہیں روزمرہ اور محاورات کو بڑی خوبی سے نظم فرماتے ہیں جس سے آپ کی قادر الکلامی ظاہر ہوتی ہے تخیل بلند اور مذاق شعری اعلیٰ ہے غزل زیر بحث یوں تو از مطلع تا مقطع مرصع ہے لیکن دوسرا، چوتھا اور بارہواں شعر تو تعریف سے مستغنی ہے "چھپائے لیتا ہے منہ کو شفق کے دامن میں ...."
اس شعر میں ندرتِ خیال کے ساتھ ساتھ وہ کیف و اثر کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے کہ بس اہل ذوق اسے بار بار پڑھیں اور اپنا سر دھنیں"

("ایڈیٹر")

نہ کہہ کہ وعدۂ فردا کا اعتبار نہ کر
جو بے قرار ہے اور اس کو بے قرار نہ کر

مجھے بہت ہے تبسّم کی فتنہ سامانی
خراب طرۂ گیسوئے تابدار نہ کر

جنوں فزا ہے تصور بھی ایسے عالم کا
نگاہِ مست کو آلودۂ خمار نہ کر

چھپائے لیتا ہے منہ کو شفق کے دامن میں
اب اور صبح کے تارے کو شرمسار نہ کر

چمن پہ ہوتا ہے حشر خموش کا دھوکا
زیادہ اب ادب آموزئی بہار نہ کر

یہ رازِ عشق تجھے کس نے کر دیا تعلیم
کہ انتظار کی حد یہ ہے انتظار نہ کر

تجھے ہے عشق کی معصوم آرزو کی قسم
گناہ گار نہ کہہ کر گناہ گار نہ کر

مآلِ عشق یہی ہے کمالِ عشق یہی
تمام نشہ ہو اندیشۂ خمار نہ کر

جو چاہتا ہے کہ مستی بقدر ہوش رہے
نگاہِ شوق کو محکومِ انتظار نہ کر

ہر شگ یاس کا دامن لہو سے پاک رہے
خزاں کے رنگ میں آمیزشِ بہار نہ کر

مذاقِ دید رہے بے نیازِ جلوہ گری
نظر کو اپنی ہی گلدستۂ بہار نہ کر؟

تمام نغمۂ رنگیں ہے عشق کی دنیا
مگر یہ شرط ہے لے کوئی اختیار نہ کر

اگر ہے عشق تو کیسی خوشی کہاں کا الم
یہ پیتر ہے ہیں فقط، انکا اعتبار نہ کر

بھڑک نہ اُٹھے دبی ہے جو آگ دل میں آثر
کہا یہ کس نے نہ کر آہ بار بار نہ کر

دنیائے اسلام

مصر کی سیاسی و معاشرتی حالت کا مرقع

گذشتہ سے پیوستہ

سلسلہ کے لئے صداقت ۸ اگست سنہ ۱۹۴۲ء ملاحظہ فرمائیے

سوڈان وہ علاقہ ہے جو مصر کے اوپر دریائے نیل کی بالائی وادی میں واقع ہے اور مصر میں پانی کا جو ذخیرہ نیل سے آتا ہے اس کے کنٹرول میں سوڈانیوں کا ہاتھ ہے، اس لئے اہل مصر کی زراعتی خوشحالی کا مدار سوڈان پر ہے، اس ملک میں مصریوں کی حکومت تھی، مگر بدنظمیوں کی وجہ سے وہاں بغاوت ہوئی، مہدی سوڈانی وغیرہ کئی درویش اُٹھے جنہوں نے ملک میں اور بھی شورش برپا رکھی لارڈ کچنر نے سوڈان کو سنہ ۱۸۹۸ء میں فتح کیا محمد رمان کے مقام پران کا مشہور معرکہ ہوا۔ اس ہی حال سوڈان کو باہمی ذمہ داری میں مصر اور برطانیوں نے لیا۔ لیکن اسے برطانوی گورنر جنرل کے ماتحت دے دیا گیا جس کے احکام وہاں قانون کی حیثیت رکھتے ہیں، اور اب تک اس ملک کی یہی حالت ہے۔

سوڈان کے مسئلہ پر مصر میں برابر شورش ہوتی رہی، سعد زاغلول پاشا نے اپنی اکثریت کی بدولت مصری پارلیمنٹ میں ایک قوم پرست حکومت قایم کرلی اور وہ وزیر اعظم مصر بن گئے سوڈان کا مسئلہ لے کر وہ لندن لئے اور اس وقت وزیر اعظم برطانیہ مسٹر میکڈانلڈ سے ملاقات کی، اور ایک نئے معاہدہ کی گفت و شنید شروع کی، مگر برطانیہ نے سوڈان کے معاملہ میں زاغلول سے اتفاق نہیں کیا،

نومبر سنہ ۱۹۲۴ء میں سوڈان کے گورنر جنرل سرلی اسٹاک کو قاہرہ کے ایک بازار میں قتل کر دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان میں سخت غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور مصریوں پر سخت پابندیاں سوڈان میں جانے اور سوڈان کے نقل وطن پر لگادی گئی۔ تمام مصری افسران اور فوجیں سوڈان سے ہٹادی گئیں۔

اگست سنہ ۱۹۲۷ء میں زاغلول پاشا کا انتقال ہوگیا، اور ان کی جگہ وطن پرور پارٹی کے جانشین لیڈر نحاس پاشا مقرر ہوئے، محمود پاشا کے استعفے کے بعد نحاس پاشا وزیر اعظم مصر مقرر ہوئے، لیکن انہوں نے سنہ ۱۹۳۰ء میں استعفے دے دیا۔ اور ایک نئی حکومت صدقی پاشا نے قائم کی۔ انہوں نے اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء میں ایک نیا دستور اساسی ملک میں جاری کیا جو کئی پہلوؤں سے مصر کے وطن پرور طبقہ کے لئے ناخوش گوار تھا۔ اس وقت سے وطن پرور طبقہ کی ہمیشہ یہ کوشش جاری رہی کہ انہیں سنہ ۱۹۲۳ء والا دستور پھر ملنا چاہیئے، جس نے انہیں پارلیمنٹ میں ایک مضبوط اکثریت دے رکھی تھی،

حال کے انتخابات میں وطن پرور پارٹی کو مصر میں اکثریت حاصل ہوگئی اور نحاس پاشا پھر وزیر اعظم بن گئے، لیکن آجکل اہل مصر برطانیہ کے خلاف نہیں ہیں، بلکہ دوست ہیں اور انگریزوں کے دوش بدوش اس لئے کھڑے ہیں کہ محوری طاقتوں کے ہاتھوں میں مصر کو جانے سے بچائیں اور اپنی آزادی برقرار رکھنے کے لئے پوری جدوجہد کریں،

مصر کی آبادی کے دو بڑے حصے ہیں، مسلمان اور عیسائی قبطی قوم لیکن یہ قبطی قوم آبادی کا کل دس فیصدی حصہ ہیں، مصر کی غالب آبادی مسلمان ہے اور اسے اسلامی ملکوں میں ہمیشہ ایک اہم جگہ حاصل رہی ہے، ہر سال مصر سے ہی کعبہ کا غلاف جاتا ہے، اور اس غلاف کا جانا اور اس کا سفر ایک بڑا مذہبی اعزاز ہے،

دریائے نیل کی وادی سرسبز و شاداب ہے لیکن مصر کی بڑی اہمیت اس کی سیاسی و جغرافیائی حیثیت ہے، نہ صرف وہ سوئز کا پاسبان ہے بلکہ مشرقی بحر اوقیانوس کا بھی دربان ہے اور مشرق وسطیٰ کی کنجی ہے۔

مصر کی خبریں

قاہرہ۔ وزیر ہند کے مشیر اور لندن کے ذی اثر مسلم لیڈر الحاج سر حسن سہروردی نے مسلمانان برطانیہ کی طرف سے ہز مجسٹی شاہ فاروق کی کابینہ کے چیف ہز ایکسلنسی احمد حسنین پاشا کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔

"مشرقی لندن کی مسجد کی مجلس انتظامیہ اور انجمن مسلمین نے نماز جمعہ کے بعد یہ تجویز پاس کی ہے کہ میں یور ایکسلنسی سے یہ درخواست کروں کہ آپ ہز مجسٹی شاہ فاروق کی خدمت میں موجودہ صورت حال کے متعلق ان کے پُرخلوص جذبات کا اظہار کردیں اور یہ عرض کردیں کہ وہ درگاہ باری میں دست بدعا ہیں کہ موصوف کی حکومت اور مصر کی آزادی قایم اور محفوظ رہے اور دشمن کو شکست پر شکست نصیب ہو۔

لبنان اور شام دونوں مقامات کے اخبارات نے اس فوجی حکم کی نقل شائع کی ہے جو ہز ایکسلنسی مصطفے النحاس پاشا نے قوم کے سامان خورد و نوش سے ناجائز نفع کمانے والے لوگوں کو سزائے قید و جرمانہ دینے کے متعلق جاری کیا ہے۔ انہوں نے اس حکم نامہ کے اس حصہ کی خاص طور پر تائید اور تعریف کی ہے جس میں وقت ضرورت سزائے تازیانہ دینے کا ذکر ہے۔ ان اخبارات نے لکھا ہے کہ ہمسایہ ممالک کو چاہئے ہے کہ وہ بھی ایسی ہی تدابیر اختیار کریں خصوصیت سے شام اور لبنان کو اس طرف توجہ کرنا چاہئے جہاں کے باشندے نفع سازوں کی حرص و طمع کا شکار ہو کر سخت تکالیف اُٹھا رہے ہیں۔

بیروت۔ جمہوریہ لبنان کی مجلس وزراء نے جنگی منافعوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز کی منظوری دے دی ہے۔ تخمینہ لگانے سے پتہ چلا ہے کہ اس ٹیکس سے حکومت کو تقریباً تیس ملین فرینکس کی آمدنی ہوگی۔

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۶ | شنبہ ۲۲ر اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۴

روس کی حالت

ماسکو ۲۰۔ اگست۔ روس کے تازہ سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ روسس روز کی گھمسان لڑائی کے بعد روسی فوجوں نے شہر کراسنوڈوور خالی کردیا ہے۔ یہ شہر اتری کاکیشیا میں ایک اہم ریلوے جنکشن ہے اور تیل کا علاقہ ہے اس کے دکھن میں اب بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے روسی فوجیں بچاؤ کی لڑائی لڑ رہی ہیں۔ جرمن فوجوں نے جب دریا کو بان پار کرلیا تھا اسی وقت اس مورچہ پہ نازک حالت پیدا ہوگئی تھی۔ گرازنی کے تیل کے چشموں کی طرف بھی جرمن فوج برابر بڑھ رہی ہے۔ سٹالن گریڈ کے مورچہ پر جرمن فوجیں کلٹسکایا اور کوٹلی نکوور کی طرف سے بڑھ رہی ہیں۔ تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ کلٹسکایا میں جرمن فوج کے حملے لپپا کر دیئے گئے ہیں۔ مگر جرمن مارٹر توپیں جھونک رہے ہیں اور ان کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ کوٹلی نکوور کے علاقہ میں جرمن فوج ۵ میل آگے بڑھ گئی تھی۔ روسی فوجوں نے ان کو پھر پیچھے ڈھکیل دیا۔ لینن گریڈ کے علاقہ میں پھر لڑائی کا زور بند ہو گیا ہے۔

روس کے محکمہ اطلاعات نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں یہ کہا ہے کہ پچھلے دو ماہ میں جرمنی نے ۲۲ ڈویزن جن میں ۲ ٹنک ڈویزن بھی شامل ہیں۔ فرانس۔ بلجیم اور ہالینڈ سے روسی مورچہ پر منتقل کئے۔ اٹلی۔ رومانیہ۔ ہنگری اور سلاویکیہ میں جرمنوں نے روسس کے مورچہ کے لیئے ستر ڈویزن جمع کررکھے ہیں۔ ان کے علاوہ فرانس بلجیم۔ ڈنمرک۔ ہالینڈ اور اسپین میں بھی فوج بھرتی کی جا رہی ہے۔ پولینڈ اور زیکو سلاویہ میں جبریہ بھرتی کا کام جاری ہے۔ اس زبردست فوج کے علاوہ جرمنوں نے اپنی ریزرو فوج بھی لڑائی میں جھونک دی ہے یہی وجہ ہے کہ مورچہ کے کئی علاقوں میں جرمن فوج اور ہتھیار کا غلبہ ہے اس بیان میں مزید بتلایا گیا ہے کہ جرمنوں نے کئی اہم علاقوں میں ہماری فوج کو بہت دور تک دھکیل دیا ہے اور انھوں نے سوویٹ یونین کے بہت سے علاقوں اور شہروں پر قبضہ کرلیا ہے۔

گوورونیز کے علاقہ میں جرمنوں نے بہت بڑی ریزرو فوج لڑائی میں جھونک دی۔ لیکن وہ بہت زیادہ آگے نہیں بڑھ سکے۔

ڈون اور کیوبان کے علاقوں میں جرمنوں نے ایک وسیع علاقہ پر قبضہ کرلیا ہے اور جو صنعتی نقطہ نگاہ سے اہم ہے۔ ان میں روسٹوف۔ وروشیلوف گراڈ اور چرکاسک۔ ورسکوف۔ آرماویر اور مائیکوپ اور کراسنوڈوور کے شہر شامل ہیں۔ ان شہروں کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ہٹا لیا گیا ہے۔ ان علاقوں سے کارخانے ہٹائے لیئے گئے ہیں یا برباد کردیئے گئے ہیں۔ پچھلے مہینہ روسی فوجوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔ ۱۵ مئی اور ۱۵ اگست کے درمیان جرمنی کے ۱۲ لاکھ ہلاک اور زخمی ہوئے ان میں ۴ لاکھ اسی ہزار مارے گئے ۳۱۰۰ ٹینک اور ۴۰۰۰ توپیں اور ۴۰۰۰ ہوائی جہاز برباد ہوئے اسی عرصہ میں روسس کے چھ لاکھ ۶۰ ہزار آدمی کام آئے۔ ۴۲۴۰ ٹنک۔ ۳۱۶۲ توپیں اور ۲۱۹۰ ہوائی جہاز برباد ہوئے۔ دکھنی مورچہ پر روسی فوجوں کو بھاری نقصان پہونچا اور وہ کافی آگے بڑھ گئے جرمنی نے ایک اسپیشل اعلان میں کہا تھا کہ اب تک وہ دس لاکھ ۴۴ ہزار روسیوں کو قید کرچکے ہیں۔ روسیوں نے اس اعلان کی تردید کی ہے۔

فرانس پر حملہ

لندن ۲۰۔ اگست۔ انگریزی فوجوں نے کل ہتھیار لیئے ہوئے فرانس میں ڈیپ کے مقام پر جو چھاپہ مارا تھا وہ ختم ہوگیا ہے اور انگریزی فوجیں کارروائی مکمل کرنے کے بعد واپس آگئی ہیں۔ ۹ گھنٹے کے حملہ کے بعد انگریزی فوجوں نے جہازوں پر سوار ہونا شروع کردیا۔ ہوائی لڑائی میں جرمنی کے ۸۲ ہوائی جہاز برباد ہوئے اور برطانیہ کے ۹۵ ہوائی جہاز تباہ ہو[ئے]

ایک جرمن نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس حملہ میں تین سو اور چار سو کے درمیان کشتیاں استعمال کی گئیں۔ انگریزی فوج دن نکلنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ گئی اور انگریزی توپوں نے گولہ باری شروع کردی۔ کئی گھنٹہ تک گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ دونوں طرف کی توپوں کو بھاری نقصان ہوا۔

ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اس حملہ میں انگریزی فوجوں نے بڑا تجربہ حاصل کیا۔ پہلی مرتبہ ٹنک اتارنے کی مشق کی گئی۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اس حملہ کے بارے میں جرمنی یہ پروپگینڈا کر رہا ہے کہ یہ حملہ بالکل ناکام رہا۔ اس لڑائی میں برطانیہ کے کچھ ٹنک بھی برباد ہوگئے۔ ان کے علاوہ چھ توپیں بھی کام آگئیں انگریزی ہوائی جہازوں نے فوج کے اترنے کی مدد کی۔ اس لڑائی میں کینیڈا اور آزاد فرانسیسی فوج نے حصہ لیا۔

صدر کانگریس کی پیشکش

بمبئی ۱۹ر اگست مہاتما گاندھی نے بمبئی کے مسلمان شہری کو خط میں لکھا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے مسلم لیگ کو جو پیشکش کی تھی وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ تھی اور کانگریس کو اس میں کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ برطانی حکومت کو آج جتنی طاقت حاصل ہے وہ سب مسلم لیگ کو منتقل کردے نہ صرف یہ کہ کانگریس مسلم لیگ کی بنائی ہوئی کسی حکومت میں مداخلت نہ کرے گی بلکہ الیسی حکومت کو چلانے میں مدد دے گی گرفتاری سے تھوڑی دیر پہلے اس مسلم شہری نے مہاتما جی سے بات چیت کی تھی اور شری مہادیو ڈیسائی نے اسے تحریری صورت نوٹ کرایا تھا۔

آج مولانا ابوالکلام آزاد کے اس بیان کے متعلق جو آزاد ہندوستان کی حکومت مسلم لیگ کو سپرد کرنے کے متعلق تھا۔ میری اور مسٹر مہادیو ڈیسائی کی دوستانہ بات چیت ہوئی یہ بات مفاد عامہ میں ہوگی کہ اس مسئلہ کو واضح کیا جائے میں نے مسٹر مہادیو ڈیسائی سے گفتگو کے بعد ... بارے میں مسٹر جناح [کو]

نیتی کا یقین ہوجائے تو وہ خوشی سے اپنا بیان واپس لے لیں گے اور افسوس ظاہر کریں گے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ بات بہت معقول ہے آپ کے اس خط کے حوالہ سے جس میں آپ نے قائد اعظم سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا ہے میں صاف سے صاف طریقہ پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جب میں نے ہریجن کے ایک مضمون میں مولانا آزاد کی پیشکش دہرائی تھی تو وہ ہر معنی میں ایک سنجیدہ پیشکش تھی اور میں اسے آپ کی اطلاع کے لیئے ایک بار پھر دہراتا ہوں شرط یہ ہے کہ بغیر کسی لیس و پیش کے فوری آزادی کامل کے مطالبہ میں مسلم لیگ کانگریس کا ساتھ دے اور یہ شرط بھی ہے کہ آزاد ہندوستان اتحادی فوجوں کو محوری حملہ آوروں کے مقابلہ کی اجازت دے گا اور اس طرح پر چین روس کی امداد کرے گا۔ کانگریس کو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ برطانی حکومت کو آج ہندوستان میں نظم و نسق کے جو اختیارات حاصل ہیں وہ مسلم لیگ کو منتقل کردے اور اس میں ہندی ہند بھی شامل ہو کانگریس نہ صرف مسلم لیگ کی بنائی ہوا لیسی حکومت میں مداخلت نہ کرے گی بلکہ آزادانہ نظم و نسق چلانے میں اسے امداد دے گی۔ یہ پیشکش مکمل خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ ہے میں آپ کے نوٹ کے اس عاقلانہ جواب میں اس پیشکش کے تمام پہلوؤں اور اس کے دور اس نتیجوں پر تبصرہ نہیں کرسکتا۔ آپ کو اختیار ہے کہ یہ خط قائد اعظم کو یا کسی ایسے شخص کو دکھادیں جو ہندوستان کو فوری آزادی میں اور آزاد ہندوستان میں دلچسپی رکھتا ہو۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ...

۴۔ بہار اور کانپور کے شوگر کمیشن کے چیرمین سے حاصل کئے ہوئے آرڈرس کے ماتحت کانپور کے باہر بھیجی ہوئے شکر کی سپردگی پر مشتمل نہیں ہے۔

گرین وچ مین ٹائم

یکم ستمبر ۱۹۴۲ء سے گرین وچ مین ٹائم (GREEN,WICH,MEAN,TIME) ۶½ گھنٹہ دوسرا انڈین اسٹینڈرڈ ٹائم یعنی آگے رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے مطابق موجودہ وقت سے ایک گھنٹہ گھڑی کا ٹائم آگے رہا کریگا۔

مدرسہ تکمیل العلوم

مدرسہ تکمیل العلوم میں عالم شریعت شیخ طریقت حضرت مولانا شاہ ہدایت علی صاحب جبلپوری مدظلہ نے تشریف لاکر مدرسہ کا معائنہ فرمایا اور مدرسہ کی تین جماعتوں کا تقریری امتحان لیا۔ تینوں جماعتوں کے نہایت مفصل اور مدلل جوابات دینے سے مولانا موصوف نہایت خوش ہوئے۔

پرتاپ پریس کی تلاشی

۲۱ر اگست کو پرتاپ پریس کی پولیس نے تلاشی لی تھی۔ کوئی قابل اعتراض چیز دستیاب نہیں ہوئی۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی تلاشی کے بعد پرتاپ اخباروں کی ایک ایک کاپی لیکر پولیس واپس چلی گئی۔

سزا

نئے آرڈیننس کے مطابق فوج کے جھولوں میں آگ لگانے کی کوشش کے الزام میں جے رام نامی ایک شخص کو ایکٹ قانون حفاظت ہند کے ماتحت ۲۰ کوڑے اور دو سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

کانسٹبل زخمی

ایک مشتبہ فرار ملزم کی گرفتاری کی کوشش کرتے ہوئے ایک کانسٹبل چاقو سے سخت زخمی ہوا ہے ملزم کانسٹبل کو زخمی کرنے کے بعد فوراً فرار ہوگیا۔

اس دن تک پولیس چار سو غنڈوں کو گرفتار کرچکی ہے جن سے نقص امن کا خطرہ تھا اور جو بدمعاشوں کی فہرست میں

شہر کی حالت

شہر میں امن و امان ہے شہر کے تمام ہندو بازار اور اسکول و کالج بھی بند ہیں عملاً بند ہیں۔ ۹ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کرفیو آرڈر نافذ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے گرفتار کرلئے جاتے ہیں۔ کوتوالی میں تعینات گورہ فوج ہٹالی گئی ہے۔ کانپور میں تقریباً پانچسو آدمی گرفتار ہوچکے ہیں

اپیل

پریسیڈنٹ اور جائنٹ سکرٹری لیبر یونین نے کانگریس اور ان کے ہمدردوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسے کاموں میں شرکت سے باز رہیں جو ہندوستان کی ترقی کے سد راہ ہوں تار۔ ٹیلیفون۔ ریلوے اور لیٹر بکس وغیرہ کو نقصان پہونچانے کی کارروائی کی سخت مذمت کی ہے۔ کیونکہ اس سے پبلک ہی کو نقصان پہونچے گا۔

اسٹوڈینٹ فیڈریشن

کانپور اسٹوڈینٹ فیڈریشن کی انتظامیہ کمیٹی نے اپنے ایک جلسہ میں مہادیو ڈیسائی کی وفات پر ماتمی ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ پولیس نے فیڈریشن کے دفتر کی تلاشی لیکر کچھ کاغذات اپنے قبضہ میں کرلیئے ہیں فیڈریشن کے جنرل سکرٹری قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

آدھندو ڈپریسڈ کلاس

مسٹر تلک چند جنرل سکرٹری یو۔ پی آدھندو ڈپریسڈ کلاس ایسوسی الیشن نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کو منظور کرلیا ہے آپ نے اس بات کی تلقین کی ہے کہ ڈپریسڈ کلاس کے ممبران اس تحریک سے علیحدہ رہیں۔ اور آپ نے ان سے اپیل کی ہے کہ وہ امن و امان قائم رکھنے میں حکومت کی امداد کریں۔

غلہ کی پھٹکر دوکانیں

چیمبر یو۔ پی کی گرین کمیٹی کو کلکٹر صاحب نے راشننگ قواعد کے مطابق متفرق غلہ فروشی کی اجازت دیدی ہے چیمبر کی طرف سے کئی مختلف رقبوں میں دوکانیں کھولیگی۔ اسکول کالج اسپتال اور اسی قسم کے دوسرے انسٹی ٹیوشنوں کو ان دوکانوں پر زیادہ مقدار میں غلہ کی خریداری کی اجازت دیجاویگی۔

مزدوروں کو کام

ایلگن مل کے مزدور حال میں اسٹرائیک کی وجہ سے جو بیکار ہوگئے تھے ان کو واپس لینے کے لیئے مالکان مل نے رضامندی دیدی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر وہ ان لوگوں کو کام نہ دلیسکیں گے تو اس عرصہ میں ۴ روزانہ فی مزدور ادا کریں گے اور ان کو جلدی ہی مستقل ملازمت دیجائے گی۔ اس قسم کے وعدے دوسرے ملوں نے بھی کئے ہیں۔ سب مل اور کارخانے پوری طاقت سے کام کر رہے ہیں۔ لیکن لکشمی رتن مل میں صرف ۷۷ فیصدی مزدور کام کر رہے ہیں۔

بائی لاز

کانپور میونسپل بورڈ نے پرائیویٹ اور پبلک چلنے والی رکشا گاڑیوں کے لیئے بائی لاز بنائے ہیں۔ جس کے مطابق ان کے چلانے کے لیئے لیسنس لینا ضروری ہے۔

کسانوں کا ہفتہ

۷ ستمبر لغایت ۱۲ ستمبر ۱۹۴۲ء کسانوں کا ہفتہ گورنمنٹ ریسرچ فارم میں منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ مختلف زرعی مسائل پر صوبہ کے بڑے بڑے آدمیوں کے لکچر ہوں گے اور زرعی اوزار کا استعمال ماہرین علم بتائیں گے۔ غلہ رکھنے فصل کی حفاظت وغیرہ کی تدابیر بتائی جاونگی۔ ایک نمائش بھی پبلک کے لیئے کی جاویگی۔

ہندو مہاسبھا

ہندو مہاسبھا کے پروپگنڈے کے لیئے پنڈت راج رام صاحب اخبار دلیش ستمبر کے پہلے ہفتہ سے نکالنے والے ہیں۔

مکن پور پرائمری اسکول

گذشتہ ہفتہ مسٹر کاظمی انسپکٹر آف اسکول الہ آباد ڈویزن نے لالہ کملاپت پرائمری اسکول بلڈنگ ٹرسٹ کے بنائے ہوئے مکن پور پرائمری اسکول کا افتتاح کرتے ہوئے لالہ کملاپت سنگھانیا کے خاندان کی دیہاتی تعلیم میں دلچسپی لینے کے لیئے تعریف کی۔ لالہ لکشمی پت سنگھانیا نے کہا کہ یہ ٹرسٹ ان کے والد آنجہانی لالہ کملاپت سنگھانیا کی یادگار میں بنا ہے جو ضلع میں ایکسو اسکول بنائے گا۔

کانگریسی لیڈر

کانگریسی تحریک کے سلسلہ میں چند مقامی لیڈروں کو چھوڑکر تقریباً تمام گرفتار ہوچکے ہیں۔

استعفا منظور

آگرہ پراونشل ہندو سبھا کے ایک جلسہ میں آگرہ اور اودھ کی ہندو سبھا کو ملانے کا فیصلہ کیا گیا اور مسٹر راجہ رام صاحب جنرل سکرٹری کا استعفا منظور کیا گیا۔

سزائے موت

گورنمنٹ یو۔ پی کے ایک کمیونک میں بتلایا گیا ہے کہ کانپور شہر اور چھاونی اور ضلع کانپور میں پنلیٹزان ہنیس منٹ آرڈیننس کی دفعہ ۳ لغایتہ ۷ تک نافذ کردی گئی ہیں جس کی رو سے تعزیرات ہند کے مطابق دی جانے والی سزاؤں کے علاوہ مندرجہ ذیل جرموں میں مندرجہ ذیل سزا دیجاویگی

(۱) آتش گیر مادہ کے استعمال یا آگ لگانے کے جرم کے لیئے سزائے کوڑا یا سزائے موت۔

۲۔ سرکاری کام کے لیئے استعمال ہونے والی عمارت گاڑی مشین کو نقصان پہونچانے ریل۔ ٹرموے سڑک۔ نہر۔ یا پل کو نقصان پہونچانے کے لیئے بھی سزائے کوڑا یا سزائے موت دیجاویگی۔

۳۔ عمارتوں میں چوری یا زبردستی لوٹ یا ڈکیتی کے لیئے سزائے موت دی جاوے۔

۴۔ فساد کرنے اور سرکاری آدمیوں کو ادائے فرض سے روکنے کے لیئے کوڑے کی سزا دیجاویگی۔

گنگا میں سیلاب

گنگا میں سیلاب آنے کی وجہ سے بہت سے گاؤں بہہ گئے ہیں۔ فصلوں کو بہت بھاری نقصان ہونے کی رپورٹ ہے۔ جن گاؤں پر طغیانی کے بڑھنے کی حالت میں اثر ہونے والا ہے ان کو خالی کردینے کی تدبیریں سوچی جارہی ہیں۔

سزائیں

ای۔ آئی ریلوے کے ایک ٹریولنگ ٹکٹ انسپکٹر کو تھرڈ کلاس کے ایک کمپارٹمنٹ میں ایک عورت جو کہ سفر کر رہی تھی کے ساتھ بدچلنی کے الزام پر پانچ سال کی قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

ایک پولیس کانسٹبل محمد حنیف پر گورنمنٹ کی کچھ ملکیت چرالینے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کو چھ مہینہ کی قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

شیولی کے گنگا پرشاد کو ایک قتل کے الزام میں موت کی سزا دی گئی ہے۔

سرکاری گیہوں

سرکاری انتظام سے روزانہ تقریباً ڈھائی تین سو گیہوں کے بورے ایک روپیہ کے گیہوں فی آدمی کے حساب سے فروخت کئے جارہے ہیں لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اس انتظام سے شہر کے اوسط درجہ کے لوگ قطعی کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور وہ گیہوں نہ ملنے کی وجہ سے سخت تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہیں لہٰذا ہم کلکٹر صاحب کی توجہ اس طرف منعطف کرتے ہوئے یہ عرض کریںگے کہ وہ اس فروخت کے انتظام کو بلحاظ خود معائنہ فرماکر یہ سوچیں کہ آخر ایک اوسط درجہ کا آدمی کس طرح سے گیہوں حاصل کرسکے اپنے بال بچوں کا پیٹ پالے۔

بہرحال ہم یہ امید کرتے ہیں کہ کلکٹر صاحب اس فروخت کے انتظام پر غور فرماکر اس اوسط درجہ کے کلاس کی تکلیفیں دور کرنے کی کوشش فرمائیںگے۔

شوگر

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لکھتے ہیں کہ کانپور شہر اور ضلع کے باہر شوگر بھیجنے کے متعلق ۷ جولائی ۱۹۴۲ء کا میرا آرڈر یو۔ پی ۴

"جرمن - روسی" جنگ کی صورت حال کے دو پہلو بہت ہی صاف نمایاں ہو رہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جنرل ٹموشنکو کی فوجوں نے دریائے ڈون کے گوشہ پر جرمنوں کو پوری طاقت سے روک رکھا ہے، اور ورونیز کے مورچہ پر اب تک روسیوں کو خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ دوسرے یہ کہ کاکیشس کے علاقوں میں نازی فوجیں آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ ان اطراف میں ان کا اصلی مقصد یہ تھا کہ وہ مائکوپ کے تیل کے چشموں اور بندرگاہ نووروسک پر قبضہ حاصل کرلیں۔

تادم تحریر کاکیشس کے مورچہ کے متعلق ماسکو سے جو اطلاع آئی ہے اس کا نچوڑ یہ ہے کہ جرمن فوجیں کریتن علاقہ سے مشرق کو اس ریلوے لائن کی طرف بڑھ رہی ہیں جو بحر کیسپین کے ساحل تک چلی گئی ہے لیکن سرخ فوجیں اس یورش کو روکنے کی پوری کوشش کر رہی ہیں کہا جاتا ہے کہ دو جرمن حملوں کا اچھی طرح جواب دیا گیا۔ ہے لیکن کاکیشس میں صورت حال نازک ہے۔ ان علاقوں کے نقشہ پر اگر آپ ایک نظر ڈالیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اگر جرمن فوجوں نے بندرگاہ نوورسک کو حاصل کرنے اور دوسری طرف بحر کیسپین کی ریلوے تک پہنچنے میں کامیابی حاصل کی تو شمالی کاکیشس کا علاقہ جنوبی حصہ سے بالکل الگ ہو جائے گا۔ اور اس سے روس کو تیل کی سپلائی میں بڑی رکاوٹ پیدا ہو گی۔

پھر بھی اگر روسیوں نے جرمنوں کو موسم سرما تک شمالی کاکیشس میں روک رکھا تو کوہ قاف کے کوہستانی سلسلہ کی برف آلود چوٹیاں نازیوں کو آگے بڑھنے سے روک دینگی۔ اور یہ قدرتی رکاوٹ روس کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگی۔ اب بھی روس کے پاس ریزرو فوجیں موجود ہیں جو اس مورچہ پر استعمال کی جائیں گی۔ نازی کمانڈ اس امر کی پوری کوشش کر رہا ہے کہ موسم سرما تک پوری طاقت استعمال کرکے اس علاقہ کو اپنے قابو میں کرلے۔ ایسی نازک گھڑی میں روس کو پوری امداد دینا اتحادیوں کا پہلا فرض ہے۔

مصر کے مورچہ پر ایک عارضی سکون اب تک طاری ہے۔ دونوں فریق غالباً مستقبل قریب میں ایک زبردست زور آزمائی کے لئے پوری تیاریاں کر رہے ہیں۔ ہٹلر کو شاید جنرل رومیل سے یہ توقع ہوگی کہ مشرق وسطیٰ کی طرف آگے بڑھنے میں وہ اس کی مدد کرے اور نہر سوئز تک پہونچنے کی کوشش کرے، لیکن برطانیہ کی "آٹھویں فوج" کو پوری کمک پہونچائی جارہی ہے اور وہ یقیناً اس لائق ہے کہ اس نازی چیلنج کا دنداں شکن جواب دے۔

یہ خبر کہ ستمبر کی پہلی تاریخ سے تمام گھڑیاں اور گھنٹوں کو ایک گھنٹہ آگے بڑھا دیا جاوے گا۔ بہت سے دماغوں کے لئے ناقابل فہم ثابت ہوئی ہے۔ مندرجہ ذیل مکالمہ کے مصنف کی سمجھ میں بھی چونکہ یہ اسکیم نہیں آئی تھی اس لئے اس نے ایک دوست سے جو علم نجوم سے واقف تھا اس کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی۔ یہ مکالمہ ایک انگریزی معاصر نے شائع کیا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں:-

مکالمہ

مصنف:- کیا آپ مجھے یہ بتلا سکتے ہیں کہ حکام نے گھنٹوں کو آگے بڑھانے کا جو اعلان کیا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

دوست:- کیوں! یہ تو بہت آسان سی بات ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دن کی روشنی کو بچا لیا جائے۔

مصنف:- لیکن یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ گھڑیوں کی سوئیوں کو آگے بڑھا دینے سے ہم دن کی روشنی بچا لیں؟ آفتاب تو ہماری گھڑیوں کی پروا کئے بغیر اپنے مقررہ اوقات پر طلوع اور غروب ہوگا۔

دوست:- بھئی یہ مذاق بے موقع ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ لوگ اپنی گھڑیوں کو بھونپو یا توپ سے ملا لیتے ہیں۔ جس کا صدا مختلف شہروں میں بارہ بجے یا ایک بجے سنی جاتی ہے۔ یہ ایک توپ کسی والی ریاست کے اعزاز میں نہیں بلکہ عام شہریوں کی اعزاز میں سر کی جاتی ہے! ۴۴

آخری گیت

از جناب سید اشرف صاحب کاظمی

میرے محبوب!
جب میرا کاروانِ حیات لُٹ جائے۔
تو تیرے لبوں پر میری محبت کے نغمے رقصاں ہوں،
میری تربت پر،
گلاب کے حسین پودے اور سایہ دار سرو نہ لگانا،
میرے مرقد پر انگڑائیاں لیتی ہوئی بارش کی ہلکی پھوار
اور شبنم کے قطرات میں نہائی ہوئی خودرو گھاس
میرے لئے مسرت بخش ہوگی،
میں ابدی خوابوں میں مدہوش بنوں گی،
اپنی یاد سے بے نیاز، جو تیرے دل سے محو ہو چکی ہوگی،
میرے محبوب!
میں قبر کی سکوت آفریں تنہائیوں میں،
سکون پرور سایوں کو نہ دیکھ سکوں گی،
بارش کی خوش گواریوں کو محسوس نہ کرسکوں گی،
بلبل کے دل سوز نغمے نہ سن سکوں گی،
روز حشر تک بیتے ہوئے شیریں خوابوں میں محو رہونگی

---

۴۴ مصنف:- لیجئے آپ تو خود ہی مذاق کرنے لگے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ "بھونپو" بجانے والے یا توپ سر کرنے والے کو صحیح وقت کیوں کر معلوم ہوتا ہے؟

دوست:- اس کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ وہ ٹیلی فون کے مرکزی دفتر سے جو گرین وچ کا صحیح وقت رکھتا ہے وقت معلوم کر لیتا ہے۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ٹیلی فون کا خود اپنے گھنٹے کو بھونپو یا توپ سے ملا لیتا ہے!

مصنف:- بھئی خوب کہی۔ پھر تو وقت کی پیچیدگی قائم ہی رہی! بہرحال میں نے اب تک یہ نہیں سمجھا ہے کہ یہ "گرین وچ" کا وقت کس بلا کا نام ہے؟

دوست:- یہ وقت ہے جبکہ آفتاب اپنا سفر کرتے ہوئے "گرین وچ" کے مقام پر "نصف النہار" سے گذرتا ہے۔

مصنف:- لیکن سوال یہ ہے کہ "گرین وچ" ہی میں کونسا سرخاب کا پر لگا ہوا ہے۔ اس کی جگہ نندھر یا دلیسٹ منسٹر یا مسٹر امری کے حلقہ انتخاب کو کیوں نہ دی جائے؟

دوست:- بھائی تم جانتے ہو بھی "گرین وچ" میں ایک رائل آبزرویٹری (رصد گاہ) ہے۔

مصنف:- اچھی بات ہے گرین وچ کے "نصف النہار" سے آفتاب کس وقت گذرتا ہے؟

دوست:- بارہ بجے دن کو، ۲۴ گھنٹے میں صرف ایکبار

مصنف:- لیکن میں پوچھتا ہوں کہ آفتاب وہاں سے بارہ بجے کیوں گذرتا ہے ایک بجے کیوں نہیں گذرتا؟

دوست:- یار تم معمولی جغرافیہ بھی نہیں جانتے۔ آفتاب وہاں سے بارہ بجے گذرنے پر مجبور ہے۔

مصنف:- مجبوری کی ایک ہی کہی بہرحال ہم اصلی نکتہ سے کچھ دور چلے آئے ہیں۔ اصلی سوال یہ ہے کہ اپنی گھڑی کی سوئیوں کو آگے پیچھے بڑھا کر ہم دن کی روشنی کیوں کر بچا سکتے ہیں؟ یہ تو ویسا ہی ہے جیسے ہم تھرمامیٹر کے پارے کو گھٹا کر کسی مریض کا بخار کم کرنے کی کوشش کریں یا تولنے کے باٹوں یا ناپنے کے پیمانوں میں تبدیلی کرکے غذا کی کمی کا مسئلہ حل کرنا چاہیں۔

دوست:- ارے بھائی کیا تم نے یہ نہیں سنا ہے کہ حکومتیں کرنسی کے معیار میں یا شرح تبادلہ میں تبدیلی کرکے لوگوں کو امیر یا غریب بنا سکتی ہیں۔

مصنف:- خدا کے لئے مجھے کرنسی اور شرح تبادلہ کے چکر میں نہ ڈالئے۔ ڈسرائیلی نے سچ کہا تھا کہ کرنسی کے باعث پاگل ہو جانے والوں کی تعداد عشق کے مجنونوں سے زیادہ ہے۔ آپ تو صرف وقت کی بات کیجئے۔ ہم تو صرف یہ پوچھتے ہیں کہ اپنی گھڑی کو آگے بڑھا کر ہم آفتاب کو کیونکر بے وقوف بنا سکتے ہیں؟

دوست:- اس کی مثال دیکھئے اگر آپکے "اسٹینڈرڈ ٹائم" کے مطابق سات بجے ہیں تو......

مصنف:- (بات کاٹ کر) پہلے یہ تو بتلائیے کہ ۞

ایک زخم خوردہ لڑکی کی قلبی بے چینی

از مسافر

میں اس عورت کے ساتھ تو ہولیا تھا۔ مگر مجھے اس کی کچھ بھی خبر نہ تھی کہ میں کہاں [illegible] اس کی باتوں کا جادو مجھے لئے چلا جا رہا تھا۔ وہ تھوڑی دور چل کر رک جاتی، مُڑتی اور اپنی خوبصورت آنکھوں سے میری طرف دیکھ کر بھروسہ دینے والے لہجے میں کہتی "بس اب آن ہی پہونچے ہیں بس اگلے موڑ کے بعد گھر آجائے گی"۔

مگر وہ اگلا موڑ نہ آتا۔ ویسے بہت سے موڑ آئے اور نکل گئے مگر وہ موڑ نہ آیا جس کے بعد گھر آجانے کا وعدہ کیا جارہا تھا۔

جب کبھی موڑ آتا مجھے یہ آس ہوتی کہ وہ رک جائے گی اب گھر آجائے گا۔ مگر وہ آگے بڑھ جاتی اور اس کی رفتار زیادہ تیز ہو جاتی۔

اب ہم خاصی اینچ پیچ کی اندھیری گلیوں میں سے گذر رہے تھے وہ آگے آگے اور میں اس کے پیچھے پیچھے میری بے چینی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی تھی کیوں کہ میری گھڑی کی بڑی سوئی اب بارہ پر تھی، جاڑے کی سنسان رات میں ایک اجنبی عورت کے ساتھ اس طرح گلیوں میں پھرنا! مجھے خوف کا احساس ہوا یہ میں نے کیا کیا؟ کیوں اس عورت کی باتوں میں آکر اس کے ساتھ ہولیا؟ نری حماقت!

خوف کے احساس سے میرے پاؤں بوجھل ہونے لگے اور حوصلہ پست پڑنے لگا۔ اس سے یہ پوچھتے ہوئے شرم سی آتی تھی کہ اب اور کتنی دور جانا ہے۔ جبکہ دل خوف سے ڈوبنے لگا تھا آخر ہمت کرکے کپکپاتی ہوئی آواز میں میں نے پوچھا "کیا ابھی تمہارا گھر بہت دور ہے؟ اب تو ہم کافی دور نکل آئے ہوں گے"!

رسیلی آواز اور میٹھے لہجے میں اس نے جواب دیا "بس پاس ہی ہے بس آن ہی پہونچے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کا راستہ ہوگا" میں پھر اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ مگر میری نظریں گھڑی پر تھیں اس نے کہا تھا کہ پانچ منٹ کا راستہ رہ گیا ہے۔

مگر دس منٹ گذرے، پندرہ منٹ گذرے، بیس، پچیس، تیس چونکہ جاڑے کی رات تھی اور خاموش رات تھی۔ مجھے ایک ایک لمحہ پوری پوری زندگی کی طرح لمبا معلوم ہو رہا تھا۔ میرا خوف بڑھنے لگا غیر ملک، انجان شہر اب اگر واپس بھی ہونا چاہوں تو راستہ معلوم نہیں کہاں بھٹکتا پھروں۔

میں نے اس سے پوچھا "کیا ہم کو ابھی اور چلنا ہوگا؟" مگر چوں کہ میں یہ بھی چاہتا تھا کہ اس پر میرا خوف ظاہر نہ ہو، میں نے یہ سوال دریافت کرکے دوسرے ہی سانس میں کہا "بات دراصل یہ ہے کہ دو بجے میرا جہاز چھوٹنے والا ہے اور اب تقریباً ایک بج رہا ہے"۔

"بس اب تو آن ہی پہنچے ہیں" اس نے کہا "جس طرف آپ جا رہے ہیں وہ ساحل سمندر کے قریب ہی تو ہے۔ ایک گھنٹہ تو بہت ہے"۔

ایک لمحہ رک کر وہ پھر بولی "میں سمجھ رہی ہوں کہ آپ کس دشواری میں ہیں راستہ نہ جاننے کی وجہ سے آپ واپس بھی نہیں جا سکتے اور ایک عورت کی درخواست کو ٹھکراتے ہوئے بھی آپ ہچکچاتے ہیں۔ آپ یقیناً یہ سوچ رہے ہوں گے کہ کیوں اس عورت سے اس کے گھر چلنے کا وعدہ کرلیا! مگر بس تھوڑی ہی دور جانا ہے۔ میں درخواست کرتی ہوں۔ بڑھے آئیے"۔

وہ بات ختم کرکے پھر آگے بڑھ چلی میں منتر میں آئے ہوئے انسان کی طرح پھر اس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔

ہم دونوں چلے جا رہے تھے کہ دفعتاً جہاز کی سیٹی سنائی دی۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ تیزی سے موڑ پر گلی میں مڑ گئی میں نے اپنے دل میں سوچا "کہیں یہ میرے ہی جہاز کی آواز نہ ہو" میں اپنا جہاز اس عورت کے لئے بھی چھوڑنے کو تیار نہ تھا۔ میں ابھی تک اس سے کچھ دور اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ اب میں لپک کر اس کے برابر آگیا۔ اس نے اپنی رفتار اور بھی تیز کردی میں نے اس سے کہا "میرے اسٹیمر کی سیٹی ہو چکی ہے تیس منٹ جہاز چھوٹ جائے گا"

اس نے میری بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ مگر میں ※

آج مصمم ارادہ کرلو

۱- میں ہر حالت میں خوش رہوں گا۔
۲- ماں باپ استاد سبھی کی سچے دل سے عزت کرونگا۔ اور اُن کے ہر حکم کو بجالاؤں گا۔
۳- آج کا کام آج ہی ختم کرکے دم لوں گا۔
۴- کسی کو اپنی زبان اور ہاتھ سے دُکھ نہ پہونچاؤں گا۔
۵- خدمتِ خلق میری زندگی کا اولین فرض ہوگا۔
۶- محتاجوں اور غریبوں کی مقدور بھر امداد کروں گا۔
۷- کھیل کود میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کروں گا۔
۸- پڑھنے کے وقت دل لگا کر پڑھوں گا۔

جانتے ہو پھر کیا ہوگا؟

تمہاری بگڑی سنور جائے گی۔ ہر ایک تم سے محبت کرے گا۔ دوست احباب تمہیں آنکھوں پر بٹھائیں گے اور تم ہر اچھی مجلس کے ستارے بن کر اپنا اور اپنے والدین کا نام روشن کروگے۔

※ جواب لینے کے لئے بیتاب تھا میں نے اس سے کہا: "آپ نے میرے اسٹیمر کی سیٹی ابھی سُنی ہے مجھے اسی جہاز سے جانا ہے"!

وہ اور آگے بڑھ گئی، بغیر میری بات کا جواب دئے۔

دفعتاً کھلا میدان سامنے آگیا اور میں نے سمندر کی موجوں کی غراہٹ سنی۔

اس عورت نے ایک مختصر سے سبزہ زار کو عبور کیا اور ایک بڑی سی عمارت کے اندر داخل ہوگئی۔

مجھے اس عمارت کئی آدمی روشنیاں لئے ہوئے کسی چیز کو ڈھونڈتے ہوئے نظر آئے۔

ان میں سے ایک نے اس عورت کو پہچانتے ہوئے درد سے کہا "ارے بھی آگئی وہ تو!"

اب میں سمجھا کہ اس کے خاندان والے اس عورت کو ڈھونڈتے تھے۔ کچھ دیر بعد وہ عورت ایک بوڑھے مرد کو ساتھ لئے ہوئے باہر نکلی۔

اس شخص نے مجھے دیکھا اور کچھ مجھ سے کچھ اس عورت سے اور کچھ خود سے کہا "آج پھر وہی قصہ"!!

پھر اس نے بڑی لجاجت سے مجھ سے کہا "جناب مجھے بڑی ندامت ہے کہ آپ کو پریشان کیا گیا۔ یہ میری لڑکی ہے۔ یہ پگلی ہوگئی ہے ایک مرتبہ اسی وقت یہ اپنے منگیتر کے ساتھ گلیوں کے راستے سے گھر آرہی تھی کہ کسی چیز سے ٹھوکر لگ کر وہ گر پڑا تھا اور اس کی جیب میں جو بھرا ہوا پستول برائے حفاظت رکھا تھا اس پستول کی گولی سے وہ ہلاک ہوگیا تھا۔ مگر یہ اکثر نوجوانوں کو اسی وقت اور اسی راستے سے گھر لاتی رہتی ہے۔ آپ اسے بھی معاف کریں"۔

۞ اسٹینڈرڈ ٹائم کیا ہے؟ اور لوکل ٹائم سے اس کی مطابقت کس مقام سے ہوتی ہے؟

دوست:- غالباً مدراس میں، یہ دونوں وقت ایک ہو جاتے ہیں، جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

رُخ پہ گیسو ہوا سے ہلتے ہیں
چلئے اب دونوں وقت ملتے ہیں

مصنف:- چھوڑئے اپنی شاعری کو۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ واقعہ مدراس ہی میں کیوں ہوتا ہے؟ ناگپور یا دارودھا یا بنگلور میں کیوں نہیں ہوتا؟

دوست:- غالباً اسی لئے کہ مدراس ہی سب سے زیادہ ظلمت زدہ اور گمراہ صوبہ ہے۔

مصنف:- اب یہ بتلائیے کہ آئیوالی تبدیلی سے فرق کیا ہوگا؟

دوست:- یہی کہ آپ کو صبح کے وقت ایک گھنٹہ پہلے اُٹھنا پڑیگا، اگر کوئی کام ہو تو اسے ایک گھنٹہ پہلے *

چاندنی

چاندنی میں خورشید نہ صرف نئے انداز میں بلکہ پہلی بار ڈبل رول میں آئی ہے اور شادی کے بعد الیشور لعل ایک بار پھر اس کے بالمقابل بطور ہیرو کام کرتے ہے۔ ان کے علاوہ ڈیکشٹ۔ نورجہاں۔ کانتی لال۔ کیسری۔ بیبی۔ کملا۔ راجکماری۔ تارابائی وغیرہ کام کرتے ہیں۔

ڈائرکٹر جینت ڈیسائی نے اس میں ایک بااصول بیوی کا کیرکٹر نہایت کمال سے پیش کیا ہے۔ اس کے گانے مدھوک کے مکالمے منشی دل کے اور موسیقی مسٹر کھیم چندر پرکاش کے مرہون منت ہیں۔

کنوارا باپ

ڈائرکٹر اچاریہ کی پہلی پیش کش ہے۔ اس تصویر میں کشور ساہو، پرتیما داس گپتا۔ انجلی دیوی نے قابل تعریف کام کیا ہے۔ "کنوارا باپ" ہندوستان کی پہلی مکمل مزاحیہ تصویر ہے جس کا ہر ٹکڑا ظرافت سے بھرپور ہے۔ اس تصویر کو مسٹر کشور ساہو نے ڈائرکٹ کیا ہے۔

اسٹیشن ماسٹر

جب سے پرکاش پکچرز نے بلند پایہ تصاویر تیار کرنے کا اعلان کیا ہے کہ کمپنی ہندوستان بھر میں نمایاں طور پر سربلند ہو رہی ہے۔ نرسی بھگت کے بعد بھرت ملاپ اور بھرت ملاپ کے بعد اسٹیشن ماسٹر کامیابی کے وہ زینے ہیں جن پر کوئی کمپنی فخر کرسکتی ہے۔

اسٹیشن ماسٹر کا افسانہ بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے اور اس پر مزاح کی چاشنی۔ پُرسوز و پُرسحر موسیقی اور وجد آور رقص تو ناقابل فراموش ہیں، یہی اجزا اسے کامیاب کرنے کے لئے کچھ کم نہ تھے کہ ملک کے چیدہ چیدہ اداکاروں جگدیش سیٹھی۔ پتن مالا۔ پریم ادیب۔ جیون۔ شاکر۔ گلاب۔ کوشلیا۔ امیر کرناٹکی اور ادما کانت نے اپنی نوعیت میں بے عیب اور فطری اداکاری سے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔

روٹی

نیشنل سٹوڈیوز کا جدید شاہ کار "روٹی" بمبئی میں نمائش کا منتظر ہے۔ اس فلم کو ڈائرکٹر محبوب نے تیار کیا ہے اور چندرموہن شیخ مختار، ستارہ۔ اختری فیض آبادی اور اشرف خاں جیسے نامور اداکار کام کر رہے ہیں۔ فلمی حلقوں کا خیال ہے کہ روٹی مقبولیت اور کامیابی کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ثابت ہوگا۔

پھر ملیں گے

بمبئی کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مسٹر سہراب مودی کی جدید سوشل تصویر "پھر ملیں گے" بمبئی میں ایک بار پھر جیلر اور پکار کی یاد کو تازہ کر رہی ہے۔ ۱۰ / جولائی سے یہ بے نظیر سوشل تصویر سنٹرل سینما بمبئی میں اس قدر رش لے رہی ہے کہ اس سے قبل بہت کم تصویروں کو اتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کا مشہور فسانہ نگار پنڈت سدرشن کا لکھا ہوا ہے۔ سردار اختر۔ صادق علی۔ مینا۔ کے۔ این سنگھ ایرچ تاراپور۔ ابوبکر۔ شوری۔ غلام حسین۔ سعادت علی۔ وغیرہ نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔ بمبئی کے اعلیٰ طبقوں اور اخبارات کی رائے ہے کہ "پھر ملیں گے" ایک ایسی تصویر ہے جو ہر لحاظ سے کامیاب ہے اور جسے فلمی صنعت میں ایک نایاب اضافہ کہا جاسکتا ہے۔ آزوری اور کرشن کمار کے رقص نے تصویر میں غیر معمولی دلکشی پیدا کردی ہے۔

---

* ختم کرسکیں۔ اور جب آپ پانچ بجے آفس سے چلیں اس وقت حقیقت میں چھ بجے ہوں یا آپ کے چہرہ پر بارہ بج رہے ہوں!

مصنف:- اس نئے وقت کا نام آپکے نزدیک کیا ہوگا؟

دوست:- معلوم نہیں۔ غالباً "نیو دہلی ٹائم" یا "ڈیول ٹائم" یا "ایکزکٹو کونسل توسیع ٹائم" تاکہ لوگ سرکاری عنایتوں کی دھوپ

افواہیں اِس کان سنو اُس کان اُڑادو
اپنے دیس اور اپنے بال بچوں کی حفاظت کے لئے
جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو!

نیک عمل کے معاوضہ کی تلاش نہیں کرنی چاہئیے۔ کیوں کہ وہ خود اپنا معاوضہ ہے۔

عام طور پر یہ اعلیٰ کامیابی کی دلیل ہے کہ سخت سے سخت مطلب کو بھی نہایت سادہ طریقہ سے بیان کریں۔

آہستہ سوچنا عقلمندی ہے اور آہستہ گانا بے وقوفی۔

شاعری تمام اشیاء کو محبوب دلپسندیدہ بنا دیتی ہے شاعری ان تمام اشیاء کو جو دنیا میں بہترین اور بہت ہی خوبصورت ہیں غیر فانی بنا دیتی ہیں۔

کسی قوم کا ادب اس کے اخلاق کا صحیح ترجمان ہوتا ہے اور وہ ادب اعلیٰ ہے جو اعلیٰ سے اعلیٰ خیالات کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے والوں کے آگے پیش کرتا ہے۔

روح کے پردہ میں سے جو کچھ ہمارے احساسات کو محسوس ہوتا ہے اُس کو فن لطیف کہتے ہیں۔

ہوائے نفس آدمی کو ہلاک کرتی ہے حسد ذلیل کرتا ہے اور کینہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

استاد۔ (شاگردوں سے) "تعلیم وہ چیز ہے کہ جو احمقوں اور گدھوں کو بھی انسان بنا دیتی ہے۔"
شاگرد: "تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہم بھی آپ کی طرح بن جائیں گے۔"

فلم ڈائرکٹر۔ (ایکٹرس سے) میرا خیال ہے کہ تم حکمراں خاتون کا پارٹ ادا کر سکو گی۔"
ایکٹرس: "میری تمام عمر شوہر اور نوکروں پر حکومت چلاتے ہوئے گذری ہے ایسی حالت میں اس پارٹ کے لئے مجھ سے زیادہ موزوں عورت کا ملنا ناممکن ہے۔"

دوست۔ "تمہارے مکان میں جو نئے کرایہ دار آئے ہیں وہ بہت شریف اور اچھے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔"
مکاندار: "ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ مہینہ ختم ہونے میں ابھی سات آٹھ دن باقی ہیں۔"

شوہر۔ (بیوی سے) کیا تم کو معلوم ہے کہ ایک لائق بیوی کا کیا فرض ہے۔"
بیوی: "یہی کہ وہ روپیہ خوب خرچ کرے اور شوہر کو سرمایہ داری کی لعنت سے بچائے۔"

بازارِ حسن کا پامال کیا ہوا ایک پھول

انہ کلا پنجوی۔ بی۔ اے

یہ ایک ایسی لڑکی کی داستان ہے جسے سوسائٹی نے بازارِ حسن میں تباہ اور برباد ہونے کے لئے پھینک دیا تھا۔ لیکن بازارِ حسن کے اس پامال شدہ پھول میں پھر ایک مرتبہ روح اور زندگی پیدا ہو گئی۔ یہ افسانہ ان بدنصیب عورتوں کی سچی کہانی ہے جو بازارِ حسن میں بیٹھی ہوئی عالم مجبوری میں اپنا سب کچھ برباد کر رہی ہیں۔

بازارِ حسن و گناہ میں بہت سی شمعیں روشن تھیں مگر ان کی روشنیاں ماند پڑ گئی تھیں۔ پروانے ایک نوافروز شمع پر اکٹھے ہونے لگے اور وہ زبیدہ تھی۔ ایک نیا چہرہ! لوگ پیسے خرچ کرتے ہیں کہ چند لمحوں کے لئے مسرت خرید سکیں اور وہ مسرت فروخت کار کو اپنی ذات مذہب اور سوسائٹی کے نقصان پر بھی بیچنا پڑتی ہے اس لئے جو آدمی زبیدہ کے پاس آتا۔ زبیدہ اپنی دوزخ کی گہرائیوں میں سے اسے مسرت ڈھونڈ دیتی جو اس کے زخموں پر نمک چھڑکتا۔ وہ اسے لذت بخشتی اور جو اس کے دکھوں میں اضافہ کرتے۔ وہ اُسے اپنا رہا سہا سکھ بھی بانٹ دیتی۔ یہی اس کی زندگی تھی۔

وہ ان گندگیوں میں دھکیلی گئی تھی۔ اس لئے بہت جلد اپنی نئی زندگی سے بیزار ہو گئی۔ پیٹ اپنا ایندھن مانگتا ہے۔ اسے اپنے دل پر جبر کرنا پڑا۔ لیکن ہر نئے آنے والے سورج کی کرن نے اس کے چہرے سے سرخی چرانا شروع کر دی۔ تھوڑے دنوں میں زبیدہ اس قدر بیمار پڑ گئی کہ اس پر جانثاری کرنے والے دل اب بیدل ہو گئے۔ کوئی بیماری خریدنے تو آتا نہیں اور اب زبیدہ کے پاس دکھ اور بیماری کے سوا اور کوئی چیز نہیں تھی جو اپنے طلبگاروں کو دے سکے۔

جب زبیدہ ہسپتال میں داخل ہوئی، تو ہسپتال کے نہتر دل تک کو منہ کھولنے کا موقع مل گیا۔ زبیدہ کسی کی نظروں میں اچھی نہ تھی۔ مگر ڈاکٹر نے اسے دوسرے مریضوں کی طرح ایک مریض سمجھا۔ ہسپتال میں داخل ہونے پر اسے کچھ سہولتیں ضرور میّا ہو گئی تھیں۔ وقت پر کھانا آجاتا۔ مفت دوائی آجاتی۔ ڈاکٹر کی دیکھ بھال بھی باقاعدہ رہتی۔ وہ ایسے ماحول میں محسوس کرتی تھی کہ گرتے ہوئے مٹی کے برتن کو کسی نے تھام لیا ہے اور یہ حقیقت تھی اسے کچھ دن اور جینے کے ذرائع حاصل ہو گئے تھے۔

نرس اور دوسرے کمپوڈر مریض کی تیمارداری کی بجائے اس کا گلا گھونٹنا چاہتے تھے۔ وہ لالچی تھے زبیدہ سے نفرت کرتے تھے۔ زبیدہ چاہتی کہ وہ ان باتوں کے متعلق ڈاکٹر سے کہے۔ مگر وہ چپ رہتی جب وہ ڈاکٹر کو اپنے کمرہ آتا دیکھتی تو یہ سب باتیں بھول جاتی اور اپنی نظریں اس کے چہرے پر گاڑ دیتی۔ ڈاکٹر نرس کو ضروری ہدایات دیکر چلا جاتا۔

کچھ دن گذر گئے۔

زبیدہ کی حالت رو بصحت تھی۔ مگر اب اُسے اور غم کھائے جاتا تھا۔ وہ صحت پا کر کہاں جائے گی۔ وہ ایک بیسوا کی زندگی کے بجائے موت چاہتی تھی۔ اگر وہ جینا چاہتی تھی تو وہ کسی کے سہارے جینا چاہتی تھی ڈاکٹر ہی ایک ایسا آدمی تھا۔ جس پر اس کی امیدوں کا محل تیار ہو سکتا تھا۔ مگر وہ ڈاکٹر تھا اور زبیدہ ایک بیسوا۔ ان خیالوں سے زبیدہ بعض اوقات گھبرا جاتی۔ اس کی ذہنی تکلیف بڑھ جاتی۔ ڈاکٹر اپنے مریض کی ان تبدیلیوں کو نوٹ تو کر لیتا تھا۔ مگر وہ ان کی گہرائیوں تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اور نہ اس نے ایسا کرنے کی کبھی کوشش کی۔ وہ ڈاکٹر تھا۔ سنجیدہ طبیعت اور خاموش! زبیدہ کو ان باتوں سے اور اذیت پہنچتی۔ وہ اب ڈاکٹر سے اپنا مرض نہ چھپانا چاہتی تھی۔ ایک دن جب ڈاکٹر سے واپسی معائنہ پر زبیدہ بولی "ڈاکٹر"! مگر اس کی آواز کمرے کے دروازہ کے بند ہونے کی آواز کے ساتھ دب گئی۔ ڈاکٹر کچھ کہے سُنے بغیر دوسرے مریض کے پاس چلا گیا زبیدہ کے دل کو ٹھیس سی لگی۔ مگر وہ کیا کر سکتی تھی؟

کچھ تاریخیں اور کٹ گئیں۔

اگر زبیدہ کے تفکرات کو دور کر دیا جاتا۔ تو زبیدہ اچھی طرح صحت پا چکی تھی۔ مگر فکر بھی تو ایک مرض ہے۔ جب تک مریض نہ کہے۔ ڈاکٹر اسے سمجھ نہیں سکتا۔

"ڈاکٹر! مجھے ....." ایک دن زبیدہ نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔ مگر الفاظ منہ میں رہ گئے۔ ڈاکٹر نے جھٹ کہہ دیا: "ہاں ہاں اب تم اپنے گھر جا سکتی ہو میں آپ کو کامل صحت کا سرٹیفکٹ دے سکتا ہوں۔"

زبیدہ نے وہ الفاظ سُنے جنہیں وہ نہ سننے کے لئے کچھ کہنا چاہتی تھی۔ وہ کہنے لگی۔ "ڈاکٹر مجھے سہارا چاہیئے۔"

"میں تانگہ کا انتظام کر دوں گا۔" ڈاکٹر یہ کہتا ہوا باہر چلا گیا۔ اُمید کا ایک دیا تھا وہ بھی بجھ گیا۔

زبیدہ بچی تھی۔ تو ماں باپ کا سہارا اُٹھ گیا۔ جوان ہوئی تو یتیم اور لاوارث تھی۔ سماج نے اُسے گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کیا۔ سوسائٹی نے کہا عصمت فروشی کر۔ اور ڈاکٹر نے تانگہ کا سہارا بتلایا۔ تاریک مستقبل میں ہمت بھی ہار جاتی ہے۔ مگر زبیدہ ایک بار ڈاکٹر سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اس نے موت کے منہ سے کیوں چھینا ہے؟ اس نے کیوں اس کے روح اور جسم کے رشتے کو اور مضبوط کر کے اس کے لئے تکلیفیں پیدا کر دی ہیں۔ اور وہ اسے ندی کے درمیان میں جا کر کیوں ڈبونا چاہتا ہے۔

ڈاکٹر ایک غریب خاندان کا فرد تھا صرف ماں کے سایہ میں پروان چڑھا تھا۔ تعلیم کے اخراجات گورنمنٹ وظیفے کے ذریعے ادا کرتی رہی۔ محنت کسی کی ضائع نہیں جاتی۔ جلد ہی سرکاری ہسپتال میں لگ گیا۔ ایک بنگلہ بھی مل گیا تھا۔ وہ غریب تھا اس لئے اس کی شادی بھی ابھی تک نہ ہو سکی تھی۔ وہ دکھوں میں پلا تھا۔ اس لئے وہ سنجیدہ ڈاکٹر اور خاموش تھا۔

جب زبیدہ نے کہا کہ وہ ڈاکٹر سے ملنا چاہتی ہے۔ تو ڈاکٹر کی

ناواقف لوگوں کو افواہیں کس طرح پھانستی ہیں

بے بنیاد افواہوں پر یقین کر کے وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھا

ہندوستان میں ہر ہفتہ افواہوں کی بدولت جو اکثر دشمنوں کی پھیلائی ہوئی ہوتی ہیں، اسی قسم کے افسوسناک واقعات رونما ہوتے ہیں۔ چینیوں کا قول ہے کہ "ہر افواہ دشمن کی گولی ہے۔" کیونکہ افواہوں کے ذریعہ پھیلائی ہوئی دہشت پوری قوم کو کمزور کر دیتی ہے۔ نقصان کا انسداد کرنے کے لئے صرف حکومت ہی کے اعلانات پر بھروسہ کیجئے۔

بے بنیاد افواہوں پر ہرگز ہرگز بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے!
جاپانیوں کے خلاف قومی جنگی محاذ قائم کیجئے!

مکان میں ایک غیر عورت کو دیکھا۔ کیا وہ کچھ ڈاکٹر کو دینے آئی ہے۔ یہ سب کس لئے...... ڈاکٹر..... بسیوا لمحہ بھر میں کئی خیال دوڑ گئے۔

"تم یہاں"! سنجیدہ اور خاموش ڈاکٹر نے پہلی مرتبہ جھوٹی ہنسی ہنس کر کہا۔

"تانگے والے نے پوچھا کہ کہاں لے چلوں؟ میں کیا کہتی ڈاکٹر! یہاں میرا کون تھا"۔

ڈاکٹر کے دماغ میں اُلجھن پڑ گئی۔ ڈاکٹر کی ماں کچھ نہ بولی۔

دو عورتیں جمع ہو گئیں۔ کئی دن تک باتوں کا سلسلہ کٹنے نہ پایا۔ لوگ کہتے ہیں۔ گھر میں دو عورتیں کبھی نہ کبھی جھگڑ بیٹھتی ہیں۔ مگر ڈاکٹر کی ماں اور زبیدہ تو شیر و شکر ہو گئی تھیں۔ دونوں کی طبیعت ایک نکلی۔ ڈاکٹر خوش تھا کہ ماں اکیلی تھی۔ اسے ساتھی مل گیا ہے۔ اب اس کے دن خوشی خوشی گزر جائیں گے۔ اور ماں کی وہ اداسی جو اُسے مدت سے کھا رہی ہے کچھ دنوں کے لئے دور ہو جائے گی۔ یہی بات تھی کہ ڈاکٹر نے اپنے گھر میں زبیدہ کی موجودگی کو برداشت کر لیا تھا۔ ادھر زبیدہ بھی مصیبتوں کا شکار تھی۔ اس کے دن بھی سائے میں گزرنے لگے۔ گھر میں جو کام کاج ماں کرتی تھی۔ وہ زبیدہ نے سنبھال لئے۔ ماں اب ماں ہی بنی بیٹھی رہتی۔

ڈاکٹر کے ڈرائنگ روم میں ٹنگے ہوئے کیلنڈر پر سے چند مہینے بدل گئے۔

زبیدہ کے چہرے سے یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ وہ بھی کبھی بیمار ہوئی تھی۔ خوشی میں خون بڑھ جاتا ہے چہرہ نکھر آتا ہے۔ ہر حرکت میں کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ زبیدہ نے دل کشی کے تمام سامان جمع کر لئے تھے۔ وہ اب چاہتی تھی کہ تمام خوشیوں کو اپنے اندر جذب کر کے۔ وہ ایک زندگی چاہتی تھی۔ جو ایک عورت کو چاہئے۔ کلی کی سی زندگی۔ خوشبودار رنگین۔ وہ موقع پا کر ڈاکٹر کو چھیڑ دیتی۔ مگر ڈاکٹر صرف ڈاکٹر ہی تھا۔ سنجیدہ طبیعت اور خاموش مفلسی اور یتیمی کی پیداوار! اگر کبھی سہمی ہوئی ہنسی ڈاکٹر کے ہونٹوں پر کھیل بھی جاتی تو وہ بہت جلد اپنی طبیعت کو پکڑ لیتا!

قدرت کو ایک کھیل اور دیکھنا تھا۔

ایک دن ڈاکٹر بہت دیر سے آیا۔ ماں سو چکی تھی۔ ڈاکٹر بھی کھانا کھا کر بستر پر لیٹ گیا۔ محبت کا دیوتا دیکھ رہا تھا۔ اس نے زبیدہ کے دل میں چنگاریاں بھر دیں۔ زبیدہ نے سوچا ہوگا۔ کہ ڈاکٹر تھکا ماندہ ہے۔ وہ سو چکا ہوگا۔ وہ آہستہ آہستہ اس کے بستر کے نزدیک گئی۔ تھوڑی دیر سہمی ہوئی کھڑی رہی۔ پھر وہ ڈاکٹر پر جھکی۔ اس نے ڈاکٹر کے سانس میں اپنی سانس ملا دی اور ڈاکٹر کے ہونٹ سے اپنے ہونٹ اُس کی پیاس دُگنی زور سے بھڑک اُٹھی۔ جب ڈاکٹر نے محسوس کیا۔ وہ لرز اُٹھا۔ زبیدہ جان گئی کہ سونے کا بہانہ ہی تھا۔ زبیدہ عورت تھی۔ شرم میں ڈوب گئی۔ جلدی اپنے بستر پر چلی گئی۔ اس کو رہ رہ کر خیال آتا۔ اس نے کیا کیا ہے؟ وہ اندھی ہو گئی تھی۔ محبت میں اندھی نہ جانے ڈاکٹر اسے اپنے گھر سے نکل جانے کو کہدے۔ اور تاریک دنیا میں پھینک دے۔ وہ کہاں جائے گی۔ تمام رات اس کا دل دھڑکتا رہا۔

پتھر پر کافی عرصہ تک ٹپکتی رہے تو وہ اپنا نشان کر جاتی ہے۔ ڈاکٹر زبیدہ کی طرف کھنچنے لگا۔ ٹھنڈے مٹی کے تیل اور جلتی آگ کا ملاپ تھا۔ آگ کے شعلے اور بھڑک اُٹھے۔ ڈاکٹر کے خشک اور مُردہ ہونٹوں پر زندگی دوڑنے لگی آنکھوں کے خالی پیالے شراب سے بھر گئے اس کے بے کیف دل میں حُسن و محبت کی لہریں اُٹھنے لگیں اب اس نے جانا کہ وہ صرف ڈاکٹر ہی نہیں۔ جب کبھی دل لگی کے لئے ڈاکٹر کہتا "زبیدہ اب سہارے کی ضرورت نہیں رہی۔ اب تو تم بغیر سہارے گھر جا سکتی ہو"۔

وسط یورپ کے کمانڈر کا تبادلہ

لندن۔ ۱۰ اگست۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل الیگزینڈر کو جنرل آکن لیک کی جگہ وسط یورپ کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ جنرل مونٹگمری جنرل رچی کی جگہ آٹھویں فوج کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اس قرارداد کے متعلق جس کی آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے حال میں توثیق کی ہے۔ حکومت ہند کے غیر معمولی گزٹ مورخہ ۸ اگست ۱۹۴۲ء میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گورنر جنرل باجلاس کونسل کی حسب ذیل قرارداد شائع ہوئی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے انڈین نیشنل کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کی قرارداد مورخہ ۸ اگست کی توثیق کر دی ہے۔ اس قرارداد میں ہندوستان سے برطانوی اقتدار کی فوری دستبرداری کا مطالبہ کیا گیا ہے اور وسیع ترین پیمانے پر اور عدم تشدد کے اصولوں پر ایک تحریک کے آغاز کی منظوری دیدی گئی ہے نیز گورنر جنرل باجلاس کونسل کو کچھ عرصہ سے ان خطرناک تیاریوں کا بھی علم ہے جو کانگریس پارٹی کی طرف سے خلاف قانون اور بعض صورتوں میں تشدد آمیز حرکات کے لیے کی جارہی ہے اور جن کا مقصد علاوہ اور باتوں کے یہ ہے کہ رسل و رسائل اور مفاد عامہ کی سروسوں کو منقطع کر دیا جائے۔ ہڑتالیں کرائی جائیں۔ سرکاری ملازمین کی وفاداری میں خلل ڈالا جائے اور دفاعی تدابیر جن میں فوجی بھرتی بھی شامل ہے۔ دست اندازی کی جائے۔

حکومت ہند اس امید پر صبر و تحمل سے کام لیتی رہی ہے کہ شاید کانگریس اب بھی سمجھ سے کام لے۔ لیکن یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ ایسے چیلنج کا صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے۔ حکومت ہند کے تصور میں ایک ایسے مطالبہ پر بحث ہوئی۔ جس کے قبول کر لینے سے اندرونی طور پر ہندوستان ابتری اور بدنظمی میں مبتلا ہو جائے اور انسانی آزادی کے مشترکہ مقصد کے لیے اس کی کوششیں معطل ہو جائیں۔ ان ذمہ داریوں کے سراسر منافی ہے جو ایک طرف اہل ہند کے متعلق اور دوسری طرف اتحادیوں کے بارے میں حکومت ہند پر عائد ہوتی ہیں۔

کانگریس کے لیڈروں کے مطالبہ کیلئے کوئی جواز نہیں ہے۔ یہ سمجھنا کہ کانگریس پارٹی کے لیڈروں نے یہ مطالبہ اپنی ذمہ داریوں کے پورے احساس کے ساتھ یا موجودہ صورت حالات کی حقیقتوں کو اچھی طرح محسوس کر کے کیا ہے۔ حکومت ہند کے تصور میں اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے خود تسلیم کیا ہے کہ اس میں خطرات کا امکان ہے۔ اس کا یہ خیال درست ہے۔ اس قرارداد کے تسلیم کر لینے کے لازمی طور پر یہ معنی ہوں گے کہ ہندوستان پر باہر سے محوری طاقتوں کے حملہ کے لیے راستہ صاف ہو جائے گا۔ فرقہ دارانہ فساد اٹھ کھڑا ہو جائیگا اقتصادی زندگی میں انتشار پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ تمام سختیاں درپیش ہوں گی جو ایسی صورت میں ناگزیر ہوتی ہیں۔ نہ حکومت ہند کانگریس پارٹی کا یہ دعویٰ تسلیم کر سکتی ہے کہ وہ سارے ہندوستان کی زبان ہے کانگریس پارٹی کو ہندوستان کی سیاسی زندگی میں بہت عرصہ سے بڑی اہمیت اور ممتاز حیثیت حاصل ہے آج بھی اس کو خاصی اہمیت حاصل ہے لیکن حکومت ہند کا یہ فرض ہے کہ وہ ہندوستانی افکار و آراء کے مختلف حلقوں کے مفادات کے متعلق ایک متوازی رائے رکھے اس امر کے پیش نظر (اور حکومت کے لیے اس امر کو سامنے رکھنا ضروری ہے) کہ بڑی بڑی جماعتوں اور مستحکم بنیادوں پر قائم شدہ مفادات کے رہنماؤں بہت سے آزاد خیال لیڈروں اور ایک کی ان بڑی بڑی جماعتوں نے طاقتوں کی دراز دستی کے [illegible] سلسلے میں بے دریغ گراں بہا مدد دے رہی ہیں ادھر پچھلے چند دنوں میں بھی بار بار احتجاج کیا ہے۔ حکومت کی یہ رائے پختہ ہو گئی ہے کہ کانگریس پارٹی کے اس دعویٰ کی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہے نیز یہ کہ جو تجویزیں اس وقت کانگریس نے پیش کی ہیں ان کے تسلیم کرنے کے لیے لازمی طور پر یہ معنی ہوں گے کہ ملک کے ان تمام بڑے بڑے زبردست عناصر کا ساتھ چھوڑ دیا جائے جنھوں نے کانگریس پارٹی کے مجوزہ طریق کار کی مذمت کی ہے اور جو اس زبردست خلل کو جو اس دعویٰ کے تسلیم کر لینے سے ہندوستان کی جنگی جد و جہد اور قوم کی عام زندگی میں واقع ہوگا۔ اس کو برا سمجھ رہے ہیں اور اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

کانگریسی لیڈر یہ دعویٰ بھی نہیں کر سکتے کہ ہندوستان کا مستقبل صرف اسی طرح محفوظ ہو سکتا ہے کہ کانگریس پارٹی سارے ہندوستان کی ترجمان نہیں ہے لیکن خود اپنے اقتدار کو قائم کرنے اور اپنی آمرانہ حکمت عملی کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے اس کے لیڈر برابر ان کوششوں میں رکاوٹ ڈالتے رہے ہیں جو ہندوستان کو کامل فوقیت کا درجہ دلانے کے سلسلہ میں کی گئیں۔ اگر کانگریس پارٹی نے حملہ تعمیری کوششوں میں مزاحمت نہ کی ہوتی تو شاید ہندوستان کو اس وقت بھی حکومت خود اختیاری حاصل ہوتی۔ ہندوستان کے مستقبل کے متعلق برطانی حکمت عملی صاف اور واضح ہے۔ وہ حکمت عملی یہ ہے کہ جیسے ہی لڑائی ختم ہوگی۔ ہندوستان اپنے لیے پوری آزادی کے ساتھ ایک ایسی بنیاد پر جس سے تمام جماعتوں کو نہ صرف ایک پارٹی کو اتفاق ہوگا۔ اس طرح کا طرز حکومت وضع کرے گا جو اس کے نزدیک ہندوستان کے حالات کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہوگا۔ نیز یہ کہ اس اثناء میں ہندوستانی رہنما اپنے ملک کی حکومت میں اور دولت مشترکہ اور اتحادی قوموں کے مشوروں میں پورا پورا حصہ لیں گے۔ ملک معظم حکومت نے اس کی ذمہ داری لی ہے کہ اہل ہند کو خود اختیاری حاصل کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہوگا۔ اس بنیاد پر (جسے ملک معظم کی حکومت اور برطانیہ عظمیٰ کے باشندوں نے پوری طرح تسلیم کر لیا ہے) کہ اہل ہند کو حکومت خود اختیاری کے حصول کا پورا پورا موقع دیا جائے گا اس دن جب فتح حاصل ہو جائے گی۔ ہندوستان کے آئین کی آخری تعمیر خود ہندوستانیوں کے ہاتھوں انجام پائے گی۔ ہمیں پختہ یقین ہے کہ برطانی پارلیمنٹ اور برطانی باشندوں کی یہ ضمانتیں اہل ہند کو تسلیم ہیں۔ کانگریس پارٹی نے جو یہ خیال پیش کیا ہے کہ ہندوستان کے لاکھوں باشندے جنھیں مستقبل کی طرف سے بے اطمینانی ہے اتنے ملکوں کی تباہی کے افسوسناک سبقوں کے باوجود حملہ آور کے ساتھ مل جانے پر آمادہ ہیں اسے حکومت اس عظیم الشان ملک کے باشندوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی تسلیم نہیں کر سکتی۔

کانگریس پارٹی کے رہنماؤں نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر برطانیہ کی حکمرانی ہنسی خوشی ختم ہو جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان میں ایک مستحکم عارضی حکومت قائم ہو جائے گی اور اس حکومت اور متحد اقوام کے درمیان معاملات کے مقابلہ اور چین کی امداد کے سلسلے میں اشتراک عمل پیدا ہو جائے گا یہ دعویٰ ذرا بھی حق بجانب نہیں۔ حکومت ہند اس خیال کو بھی درست تسلیم نہیں کر سکتی کہ برطانی طاقت کی کنارہ کشی کے ایک یا دو دن کے اندر فی الفور مستحکم عارضی حکومت قائم ہو سکتی ہے حکومت ہند کو اس بات کا بحد افسوس ہے کہ پچھلے تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ اس ملک میں گہرے تعلقات موجود ہیں اور جن اشخاص پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان سب کا مقصد یہی ہونا چاہئیے کہ ان اختلافات کو مٹا کر ہم آہنگی پیدا کیجائے اور موجودہ حکومت ہند کی بھی خواہش اور امید یہی ہے کہ یہ اختلافات دور ہو جائیں لیکن اس بات سے انکار کرنا کہ آج ہندوستان ان مسائل سے دوچار ہے۔ حقائق سے چشم پوشی کرنا ہے اور حکومت ہند اچھی طرح جانتی ہے کہ برطانیہ کی حکومت سے کنارہ کشی اور ایک مستحکم عارضی عارضی حکومت کے قیام کے درمیانی وقفہ میں امن کے دشمنوں اور اختلاف ملائے رکھنے والے تمام عناصر کو کھیل کھیلنے کا موقع مل جائے گا حکومت ہند کے نقطہ نظر کے مطابق یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ کانگریس پارٹی کے موجودہ مطالبہ کو تسلیم کرنا خواہ ہندوستان کے اندر خواہ باہر۔ اتحادیوں سے غداری کرنا ہے خصوصاً روس اور چین سے غداری کرنا ہے اور ان نصب العینوں سے غداری کرنا ہے جن کی ہندوستان کے صحیح دل و دماغ رکھنے والے باشندے اس قدر حمایت کرتے رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔ نیز ہندوستان کے ان جنگ آزما سپاہیوں سے غداری کرنا ہے جن کے کارنامے اس قدر شاندار ہیں اور ان تمام ذمہ دار اور اشتراک کرنے والے عناصر سے غداری کرنا ہے جو کانگریس پارٹی کے حامی نہیں ہیں مگر جنھوں نے برطانی ہند اور ہندوستانی ریاستوں میں جنگ کو جاری رکھنے کے سلسلے میں اس قدر سرگرم اور گرانقدر حصہ لیا ہے۔

سچ ہندوستان میں جتنی زیادہ طاقتور اور زیادہ نمائندہ حکومت قائم ہے اتنی پہلے زمانہ میں کبھی نہ تھی اس حکومت کے زیادہ ارکان ہندوستانی اور غیر سرکاری ہیں۔ اس حکومت نے جنگ کو جاری رکھنے کا پورا پورا تہیہ کر لیا ہے نیز اس کا بھی تہیہ کر لیا ہے کہ ہندوستان کی اس طرح رہنمائی کی جائے کہ وہ اپنا سیاسی مقصد حاصل کرے۔ حکومت ہند کو اس سے زیادہ کسی بات کا افسوس نہیں کہ اسے ایسے نازک موقعہ پر اس قسم کا چیلنج دیا گیا مگر اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان کا دفاع کرے۔ ہندوستان کی صلاحیت جنگ کو برقرار رکھے۔ ہندوستان کے مفادات کی حفاظت کرے اور کسی خوف یا رعایت کے بغیر اس کی مختلف جماعتوں کے درمیان توازن قائم رکھے۔ کانگریس پارٹی نے اس وقت جو چیلنج دیا ہے اس کے باوجود حکومت فرض کو واضح یکجہتی کے ساتھ انجام دے گی مگر اسی کے ساتھ وہ اس بات کا خاص خیال رکھے گی کہ جو کارروائی کی جائے وہ تعزیری نہ ہو بلکہ جنگی کوششوں میں دخل اندازی اور دوسرے مذکورہ خطروں کے انسداد کے لئے ہو اور وہ یہ کارروائی اس ذمہ داری کے کامل احساس کے ساتھ کرے گی جو اس پر ہندوستان اور اتحادیوں اور تہذیب کے مقصد کے بارے میں عائد ہوتی ہے۔ حکومت کے سامنے جو صورت حال ہے اس پر اسے قدرتاً انتہائی افسوس ہے مگر اس کا فرض واضح ہے اور اسے اپنے اس فرض کو انجام دینا ہے۔ حکومت باشندگان ہند سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس پارٹی کے موجودہ چیلنج کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں متحد ہو کر حکومت کا ساتھ دیں وہ ان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے تمام سیاسی اختلافات پس پشت ڈال دیں اور زمانہ جنگ میں دوسرے تمام مقاصد پر اپنے ملک کی حفاظت اور ان مشترکہ مقاصد کی تکمیل کو مقدم رکھیں جن پر نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے تمام حریت پسند لوگوں کے مستقبل کا انحصار ہے۔

حکومت کی پالیسی پر سرسپرو کا بیان

الہ آباد۔ ۱۵ اگست۔ سرتیج بہادر سپرو ایک بیان میں فرماتے ہیں میں ایک ماہ سے زائد کی غیر حاضری کے بعد ۱۲ اگست کو یہاں لوٹا ہوں۔ واپس ہوتے ہوئے میں ایک روز کے لئے لکھنؤ میں ٹھیرا۔ لکھنؤ پہونچنے سے قبل مجھے نہیں معلوم ہوا کہ ملک میں کیا فتنہ و فساد پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی کیا حالت ہے۔ میں کوئی ایسی بات کہنا نہیں چاہتا جس سے کسی فریق کے (برطانیہ یا ہندوستانیوں) جذبات کو ٹھیس لگے کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ یہ زمانہ ہمارے ملک کی تاریخ میں ایک نہایت نازک زمانہ ہے میں کہنا چاہتا ہوں کہ قبل اس کے کہ ہندوستان کی موجودہ صورت حال روبہ اصلاح ہو۔ حکومت کو تماشائی نہ بننا چاہئیے بلکہ سرگرم حصہ لینا چاہئے۔

مجھے سخت افسوس ہے کہ ان لوگوں نے جو اس تحریک کی حمایت کرتے تھے کچھ اور ہی خیال کیا اور اس کی حمایت سے درگذر کیا۔

یہ ایک نہایت افسوس کی بات ہے کہ نئی دہلی جو ایک کانفرنس طلب کرنے میں اپنی ہمت اور ہوشیاری کا ثبوت دے سکتی تھی خاموش رہی۔ کوئی کانفرنس نہیں بلائی۔ شاید یہ وقت کے خلاف ایک دوڑ تھی یہ ایک حقیقت ہے کہ روزمرہ کی شہری زندگی میں مداخلت پیدا ہو رہی ہے یعنی شہری لوگوں کی زندگی بے مزہ کی جا رہی ہے اور بہت سی جگہ غنڈہ گردی کا بازار گرم ہے۔ اب تک بہت سی جانیں ضائع ہو چکی ہیں جو ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

اس موقع پر ہر ایک حکومت خواہ وہ پردیسی ہو خواہ قومی یہ احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ امن و امان بحال کرنے کی تدابیر اختیار کرنا اس کا پہلا فرض ہے۔

یہ ایک ظاہرہ چیز ہے کہ جب اس قسم کی صورت حالات پیدا ہوتی ہے تو ایسے واقعات کا رونما ہونا یقینی ہوتا ہے جو عوام کی زندگی کو بے لطف بنا دیں لیکن موجودہ حالات میں قانون و ضابطہ کے مسئلہ کو موثر طریق پر عمل میں نہیں لایا جا سکتا اور میرے خیال میں ایک دھمکی آمیز زبان استعمال کرنے سے اور سخت تدابیر اختیار کرنے سے موجودہ حالات پر قابو پانا دشوار ہے۔ اگر سختی سے کام لیا گیا تو یہ ممکن ہے کہ موجودہ شور و شر دب جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ غصہ اور جذبہ بھی دب جائے جو لوگوں کے دلوں میں اس وقت پیدا ہو رہا ہے جس طرح مجسٹریٹ اور پولیس و فوج اپنے فرائض انجام دیتی ہے اسی طرح مدبری کی انجام دہی بھی ضروری ہے۔ مدبر حکام کو اپنی مدبری کا احساس ہونا چاہئیے۔ اور جب تک مدبری عمل میں نہ آئے گی موجودہ حالات پر قابو پانا ممکن نہ ہوگا۔ گذشتہ چار پانچ ماہ سے بے وقوف سے بے وقوف آدمی بھی یہ اچھی طرح سے سمجھ رہا تھا کہ ہندوستان م

م کے حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ اب جو چیز ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ملک میں امن و عافیت کی بحالی کیلئے قانونی اختیارات عمل میں لانے کی تدابیر اختیار کی جائیں اور اس کام میں مطلق وقت خراب نہ کیا جائے۔ پارلیمنٹ کے ممبران اپنی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتے۔ انھیں عوام کے تحفظ امن کا ذمہ دار ہونا چاہئیے۔

ہندوستان میں یا انگلستان میں ہر ایک سے یہ کہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے کہ ہندوستان کے حالات تشویش ناک نہیں ہیں ملک کو لازمی طور پر ان مصائب سے بچانا چاہئیے جو اس پر اس وقت نازل ہو رہے ہیں اور نہ تحقیقات یہ کام پارلیمنٹ کا ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ فوراً ہندوستان کو ایک وفد بھیجے جو یہاں کے لیڈروں سے گفت و شنید کر سکے۔

سرسپرو نے مزید فرمایا کہ یہ چیلنج دینے یا چیلنج کو منظور کرنے کا وقت نہیں بلکہ یہ تعمیری سیاستدانی کا وقت ہے۔

کیوں دیتی ہو جبکہ وہ اچھی چائے بنا نہیں سکتی
[illegible] ہمالائن بلینڈ خریدنا اسکی عجیب و غریب مہک ہے۔ کبھی کو کبھی بھی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔
یہ چائے بڑی نفیس ہے۔ تم کونسا بلینڈ استعمال کرتی ہو۔
یہ لپٹن کی ہمالائن بلینڈ ہے۔ انتہائی کم داموں میں یہ بہترین چائے ہے۔ جو مل سکتی ہے۔
ہملوگ ضرور ہمالائن بلینڈ چائے خریدیں۔
Lipton's
Flowery Orange Pekoe
لپٹن
ہمالائن بلینڈ ٹی خاص دارجلنگ
LTN. 43.

اس کو دور کرو اور اس کو لاؤ

سیرولن روشے

کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

دباہے جو آگ لگائے والے ماہروں کو بارود مہیا کر رہا ہے جوڑتا ہے۔ کانگریسی لیڈر چاہتے تھے کہ یہ بارودی مسالہ ہمارے ہندوستان میں بھڑک اٹھے۔ اپنی فوری اور سخت کارروائی سے حکومت ہند نے ہندوستان اور اتحادی کاز کو سخت بدبختی سے بچا لیا ہے۔ اب بھی کچھ مشکل پیش ہو سکتی ہے مگر وثوق سے کچھ کہنا ابھی بالکل ہی قبل از وقت ہوگا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ ایسی مشکل نہ ہوگی جسے حکومت ہند پولیس اور عدالتوں سے حل نہ کر سکے۔

ریلوے کا سرکاری بیان

گنٹور۔ ۱۴ اگست۔ بذریعہ ایسوسی ایٹڈ پریس آندھرا ضلع میں گنٹور اور دیگر مقامات [illegible] ہنگاموں کے متعلق حکومت مدراس نے ذیل کا بیان شائع کیا ہے:-

طلباء اور دیگر فسادیوں کے ایک مجمع نے گنٹور پولیس پر پتھر پھینکے۔ آنے جانے والی موٹر کاروں پر بھی سنگباری کی گئی۔ ڈویژنل مجسٹریٹ کے تنبیہ کر دینے کے باوجود بھی یہ لوگ اپنی سرگرمیوں سے باز نہ آئے۔ متعدد بار لاٹھی چارج کرنے پر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر کار پولیس کو گولی چلانا پڑی جس سے دو آدمی ہلاک اور ۶ زخمی ہوئے۔ فسادیوں نے تنالی۔ دگی رالہ چرالہ۔ اور ندابرولو اسٹیشنوں کو آگ لگا دی اور چلبور۔ اپی کنگلا اور چیرالہ اسٹیشنوں پر لالٹینیں اکھاڑ دیں۔ مالابار اسپیشل پولیس کے ایک دستہ کو تنالی روانہ کر دیا گیا اور لائینوں پر گشت کرنے کے لیے فوج کو بذریعہ بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔ ایک ہزار کے ایک مجمع نے مسولی پٹم اسٹیشن پر حملہ کر دیا۔ مگر پولیس نے لاٹھی چارج کر کے مجمع کو منتشر کر دیا۔

مسٹر ایمری نے اپنی تقریر میں کانگریس کے فیصلہ کا پس منظر بتایا انھوں نے کرپس اسکیم کا تذکرہ کیا اور کہا کہ بات چیت کانگریس کے لیڈروں کی ضد کی وجہ سے ناکامیاب ہوگئی جنھوں نے یہ رویہ اختیار کیا کہ یا تو ہم سب لیں گے یا کچھ بھی نہیں لینگے مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ کانگریس کے لیڈروں کا یہ مطالبہ تھا کہ حکومت ہندوستانی سیاست دانوں کے ایسے گروہ کے حوالے کر دی جائے جو کسی کے سامنے جواب دہ نہیں۔ ایسا کرنا جمہوریت کے خلاف ہوتا اور یہ ۹ کروڑ مسلمانوں اور ہندوستان کی فوجی زندگی کے بہت سے دوسرے عنصروں کو منظور نہ ہوتا۔

مسٹر ایمری نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا:-

کانگریس کے لیڈر یہ سمجھنے کے لیے کافی ہوشیار واقع ہوئے ہیں کہ حکومت کا موجودہ سسٹم انارکی کے بغیر ختم نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ آئینی حکومت قائم کی جا سکتی ہے تو صاف راستہ یہ تھا کہ ہندوستان کو پہلے ہی یہ بتا دیا جائے کہ اس کی باگ ڈور کس کے سپرد کی جا سکتی ہے اصل معاملہ کانگریس کے مطالبہ کا نہیں جس پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا جا سکتا بلکہ وہ عمل ہے جس کا کانگریس مہیا کر چکی ہے۔ اور جس کے لیے کچھ عرصہ سے تیاری ہو رہی تھی۔ اس میں صنعتی کارخانوں تجارتی اداروں۔ عدالتوں۔ اسکولوں اور کالجوں کی ہڑتال شامل ہے اور ٹریفک میں اور سواریوں میں رخنہ اندازی اور ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار کاٹنا اور فوجوں پر اور بھرتی کے مرکزوں پر پکٹنگ لگانا۔ یہ سب باتیں کانگریس کے عمل کی اسکیم میں شامل ہیں۔ یہ سب کچھ اہنسا کے ڈھنگ پر کیا جا رہا ہے۔ مگر تلخ تجربہ نے ہمیں سکھایا ہے کہ جوش سے بھرے ہوئے ہجوم کی اہنسا تک سرگرمی کتنی آسانی سے دہشت انگیزی۔ فساد اور خونریزی کا سبب بن سکتی ہے مجوزہ تحریک کی کامیابی ہندوستان کی جنگی کوششوں کو تباہ کر دے گی۔ کیونکہ اس سے ہتھیاروں کی تیاری اور ہوائی اڈوں کی تعمیر اور فوجوں کی نقل و حرکت رک جائیگی یہ چین اور روس سے غداری اور اس کا یہ بھی مطلب ہوگا کہ خود ہندوستان جاپان کا غلام بن جائے گا۔ یہ وہ چیز ہے جو کانگریس کے لیڈر اپنی عاقبت اندیشی اور اپنی پارٹی

ڈیفنس آف انڈیا رولز میں ترمیم

نئی دہلی۔ ۱۵ اگست۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے ڈیفنس آف انڈیا رولز میں اس مطلب کی ترمیم کر دی ہے کہ اگر سنٹرل گورنمنٹ یا صوبائی حکومت کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ ایسا شخص جسے متعلقہ حکومت نے نظر بند کرنے کے احکام جاری کئے ہوں وہ اس حکم سے بچنے کے لئے غائب ہو جائے تو وہ حکومت اس علاقے کے مجسٹریٹ کو اس کے متعلق تحریری رپورٹ دے دے اس صورت میں ۱۹۱۸ء کے کرمنل پروسیجر کوڈ کی دفعات ۸۷، ۸۸ اور ۸۹ کے ماتحت اس ملزم اور اس کی جائداد کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

نوٹیفائڈ حکم کے ذریعے اس شخص کو ایک خاص عرصے کے اندر اندر ایک خاص جگہ میں حاضر ہونے کا حکم دیا جائے۔ اگر وہ شخص اس حکم پر عمل نہ کرے گا اور اپنی عدم حاضری کو ناممکن ثابت کرے گا تو اسے سات سال تک سزائے قید و جرمانہ یا دونوں ہی سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

کوہ قاف پار کرنے کی کوشش

سٹاک ہام سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کاکیشیا پر جرمنی کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے چرکاسک کے علاقہ میں کاکیشیا کی پہاڑی میں کئی راستے ہیں جو کالے سمندر تک جاتے ہیں

اس میں شبہ نہیں کہ جرمن کوہ قاف کو پار کرنے کی کوشش کریں گے اور روس کے اس علاقہ میں پہونچنے کی کوشش کریں گے۔ وہاں دنیا کا سب سے زیادہ سنگیز پیدا ہوتا ہے اور اسوقت جرمنی کو اس صنعتی دھات کی سخت ضرورت ہے۔

فرانس پر انگریزی فوجوں کا چھاپہ

لندن۔ ۱۹ اگست۔ برطانیہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کی فوجوں نے فرانس کے ہتھیائے ہوئے علاقہ پر چھاپہ مارا۔ ابھی تک اس حملہ کا پورا حال معلوم نہیں ہوا ہے۔ آج برطانیہ نے اہل فرانس کے نام ایک اپیل کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ وہ برطانی فوجوں کا ہاتھ بٹائیں۔

اپنے حقوق چھوڑ دو

واشنگٹن۔ ۱۸ اگست۔ سینیٹر تھامس نے آج سینیٹ میں اعلان کیا کہ امریکہ اور برطانیہ کو وہ علاقہ دارانہ حقوق ترک کر دینا اچھا ہیں جو کہ انھوں نے سو سال ہوئے چین میں حاصل کئے تھے ہمیں چین کو بہ حیثیت قوم پوری شان کے ساتھ سر اٹھانے دینا چاہیے۔

مقامی باشندوں کو درخواست دینے کی ضرورت نہیں!

مقبوضہ چین میں جاپانیوں نے کاروباری دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک ہر ایک نفع بخش روزگار چینیوں سے چھین لیا ہے وہاں اب نہ تو کوئی چینی کارخانہ دار ہے نہ دوکاندار نہ پیشہ ور نہ مختصر نویس نہ محرر نہ پھیری والا۔ اب یہ تمام کام جاپانیوں کیلئے مخصوص ہیں جسے وہ فتح کا مال غنیمت سمجھتے ہیں۔ جب جاپانی کہیں پہنچتے ہیں تو یہی کچھ ہوتا ہے۔

ہندوستان میں یہ نوبت نہ آنے دیجئے کہ یہ سب ہوتا رہے اور آپ کھڑے دیکھتے رہیں۔ ہمیں اپنی قوت مدافعت کو یقینی بنانے کے لئے ہر مرد اور ہر عورت کی قوت و جرات کی ضرورت ہے۔

جاپانیوں کے خلاف

قومی جنگی محاذ

قائم کیجئے!

نیشنل ہیرلڈ کے دفتر کی تلاشی

لکھنؤ۔ ۱۷ اگست۔ پولیس نے آج صبح اخبار نیشنل ہیرلڈ کے دفتر کی تلاشی لی اور اس کے ایڈیٹر مسٹر راما [illegible] کے مکان کی بھی تلاشی لی گئی۔

شاندار سلور جبلی

یعنی پچیس ۲۵ وال شاندار ہفتہ

کانپور کے ہر طبقہ کا پسندیدہ پکچر!

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ایک شو ۵ بجے شام سے

جمعہ ۲۱ اگست ۱۹۴۲ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

روزانہ ایک شو ۵ بجے شام سے

جھولا

خاص اداکار:- اشوک کمار۔ لیلا چٹنس۔ ممتاز۔ کرونا۔ شہزادی۔ راج کماری۔ دیسائی۔

تشریف لا کر لطف اندوز ہوجیے

فری لائٹ ریفریشمنٹ:- سلور جبلی کی خوشی میں مالکان نشاط ٹاکیز کی طرف سے ناظرین کی خدمت میں چائے۔ سوڈا اور مٹھائی پیش کی جائے گی۔

۲۲ اگست سنیچر کے دن

شاندار — دوسرا — ہفتہ

امپیریل ٹاکیز مال رود کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۱ اگست ۱۹۴۲ء سے

ایک دلکش اور ولولہ انگیز ڈرامہ

تماشہ

خاص اداکار سردار اختر۔ ارمیلا گوپی

اس بہترین تماشے کو تشریف لا کر ضرور ملاحظہ فرمائیے!

حکومت کو پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کی تنبیہ

الہ آباد ۱۰ اگست ۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ عوام اور حکومت کے درمیان ایسے وقت میں اختلاف کی خلیج وسیع ہوئی ہے جبکہ باہری حملہ کا زبردست خطرہ ہے۔ یہ امر تمام ہندوستانیوں کے لیے باعث تشویش ہے اس میں شبہ نہیں کہ تحریک سول نافرمانی اس وقت نقصان دہ ہے لیکن خالص جابرانہ پالیسی سے موجودہ سنکٹ کا کوئی حل نہیں نکل سکتا ۔ امن و قانون برقرار رکھنا پڑتا ہے لیکن احترام قانون جو کہ ہمیشہ عوام کے جذبات پر منحصر ہوتا ہے آجکل کے وقت خاص طور پر عوام کے جذبات پر منحصر ہے ۔ اس لیے ایسی حالت میں صرف وہی مدبر امن برقرار رکھ سکتا ہے جس نے لوگوں کے دلوں کو جیت لیا ہے نہ کہ ایک حاکم ۔ حاکم تو سختی کرکے عارضی طور پر لوگوں کے جذبات کو کچل سکتا ہے ۔ صورت حالات کا تقاضہ ہے کہ قطعی صنفی پالیسی کی جگہ اثباتی پالیسی اختیار کی جائے ۔ موجودہ صورت حالات نہ صرف ملک کے لیے بلکہ حکومت کے لیے بھی خطرناک ہے ۔ غیر سرکاری نیشلسٹ بار بار مطالبہ کرچکے ہیں کہ ایک نیشلسٹ گورنمنٹ قائم کی جائے جس کے ماتحت تمام شعبے ہوں جن میں ڈیفنس بھی شامل ہے ۔ لیکن حکومت اصل طاقت چھوڑنے کو تیار نہیں ہے وائسرائے کی کونسل میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت آزادی کے قومی مطالبہ کو منظور کرنے کے بجائے اس کا مقابلہ کررہی ہے ۔ اس لیے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ حکومت جس پالیسی پر عمل کررہی ہے اس نے لوگوں میں زبردست ناراضگی پیدا کردی ہے ۔ وزیر ہند آجتک ایسی زبان میں باتیں کررہے ہیں جس سے ہندوستانیوں کے جذبات کو زبردست چوٹ لگی ہے ۔

آجکل ملک میں جو افسوسناک واقعات ہو رہے ہیں وہ بتلا رہے ہیں کہ حکومت کے خلاف لوگوں کے جذبات کس قدر ابھرے ہوئے ہیں ۔ اگر حکومت برطانیہ ہندوستان کی دوستی چاہتی ہے تو اس کو کرپس تجویز پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے ۔ اس سے آگے بڑھنا چاہیئے ۔ جب تک حکومت ڈیفنس ہندوستانیوں کے ہاتھ میں نہیں دے گی ۔ ملک ہرگز مطمئن نہیں ہوسکتا حکومت کو پوربی ایشیا کے ملکوں مثلاً برما ۔ اور ملایا سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور ہندوستان میں قومی حکومت قائم کردینا چاہیئے ۔ امریکہ کو بھی چاہیئے کہ اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کرے اور برطانیہ کے گمراہ کن پروپیگنڈا کا شکار نہ ہو ۔

مسٹر جناح کو مہاتما گاندھی سے بات کرنے کا اختیار

بمبئی ۱۸ ۔ اگست معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے آج ایک ریزولیوشن پر غور کیا ۔ جس کے ذریعہ مسٹر جناح کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ ضروری خیال کریں تو مسٹر گاندھی سے رابطہ قائم کریں اور معلوم کریں آیا (۱) کانگریس پاکستان منظور کرنے کے لیے رضامند [illegible] کا وقت آئے گا بشرطیکہ [illegible] مسلمان اس کے حق میں ووٹ [illegible]

(۲) آیا کانگریس لڑائی کی کوشش جاری رکھنے کے لیے نیشنل گورنمنٹ بنانے میں مسلم لیگ کا ساتھ دینے کو تیار ہے ۔

اس ریزولیوشن پر ورکنگ کمیٹی نے تین گھنٹے تک غور کیا کل پھر اجلاس ہوگا ۔ دریں اثناء ممبران آپس میں تبادلہ خیالات کریں گے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق مسٹر جناح مہاتما گاندھی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبروں سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور لیگ اور کانگریس کے درمیان متنازعہ مسائل کی صفائی کرنے کی کوشش [illegible] ۔ [illegible] پاکستان کا ہے ۔

دوسرے مورچہ کی اسکیم پر غور

لندن ۔ ۱۷ ۔ اگست ۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ موسیو اسٹالن اور مسٹر چرچل کے درمیان ماسکو میں جو بات چیت ہوئی اس میں جرمنی کے خلاف دوسرا مورچہ لگانے کی اسکیم پر غور کیا گیا ۔ اس مسئلہ سے روس کو جتنی دلچسپی ہے اتنی ہی دلچسپی امریکہ اور برطانیہ کو ہے ۔

مولانا حسین احمد صاحب کی اپیل

مرادآباد ۔ اندریعہ ڈاک ۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی اپیل کا فیصلہ ۱۳ ۔ اگست کی بجائے ۱۶ اگست کو سنایا گیا آپ کو ۱۸ ماہ قید اور پانچسو روپیہ

شاندار ———— تیسرا ———— ہفتہ

ہندوستان کے پاکباز اور نیک انسان کی داستان حیات
ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک لاجواب درس

سینٹرل پاکیز لمیٹڈ کان پور میں

روزانہ ایک شو ۵ بجے شام

جمعہ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۴۲ء سے
یونٹی پروڈکشن کا لاجواب شاہکار

کبیر اعظم صاحب کبیر

آپ کا قول ہے ! آدم کی اولاد خدا کی تجلیوں کا ایک جلوہ ہے اور یہ جلوہ نور بن کر خدا کی تجلیوں میں مل جائے گا ۔
خاص اداکار :- مس نہتاب ۔ پدما دیوی ۔ مظہر خاں ۔ بھارت بھوشن
اس لاجواب اور بہترین تصویر کو معہ بال بچوں کے تشریف لاکر دیکھئے

استعمال سے قبل

اسپرو

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

MADE IN ENGLAND
ASPRO
REG TRADE MARK
3 TABLETS

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ۔

استعمال کے بعد

قیمت :- ۲ ٹکیاں ۱ آنہ
۲۰ ٹکیاں ۱۰ آنے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے ۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں ۔

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بیکھٹکے استعمال کرسکتا ہے

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں ۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں ۔
۲ ۔ ۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں ۔
۲ ۔ ۴ ٹکیاں گٹھیا ۔ پاؤں کے درد یا نیورٹین سے نجات دلاتی ہیں ۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں ۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے ۔

بچوں کے لئے خوراک :-
۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے (۱) ٹکیا ۔
۳ ۔ ۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا ۔

ڈسٹری بیوٹرز :- جے ۔ ایل ۔ مارس سن ۔ اینڈ ۔ جونس ۔ (انڈیا) لمیٹڈ ۔ مشن کورٹ ۔ مشن روڈ اکس ٹنشن فون نمبر ۶ ۷۹ کلکتہ ۔
B.112-MOR

صوبائی حکومتوں کا اختیار

نئی دہلی ۸ ۔ اگست ۔ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رول میں ایک قاعدہ کا اضافہ کیا ہے جس کی رو سے صوبجاتی حکومتوں کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ کسی ایسی لوکل اتھارٹی (مراد میونسپلٹی ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ) کو جو اپنے افسران ۔ ممبران یا ملازمین کو ایسی جد و جہد میں استعمال [illegible] جو برطانی ہند کے بچاؤ ۔ امن عامہ اور جنگی جد و جہد کے لیے نقصان دہ ہو مناسب عرصہ کیلئے معطل کرسکیں ۔

حکومت سے سرکردہ خواتین کی اپیل

بمبئی ۔ ۱۸ ۔ اگست ۔ آل انڈیا وومینز کانفرنس (عورتوں کی انجمن) کی کئی سرکردہ ارکان نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان کے سیاسی مطالبہ کے مسئلہ کو جلد از جلد حل کرے ۔ اس اپیل پر راجکماری امرت کور مسز کزنس شریمتی رامیشوری نہرو ۔ شریمتی کملا دیوی چٹوپادھیا نے مسز ہنسا مہتہ مسز آصف علی ۔ مسز ارملا مہتہ وغیرہ کے دستخط ہیں ۔

عیسائی لیڈروں کی اپیل

مدراس ۱۷ ۔ اگست تبادلی کے لاٹ پادری اور سترہ دوسرے عیسائی لیڈروں نے ہندوستان کے موجودہ حالات کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے جس میں انھوں نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ایک بار پھر کانفرنس کرکے موجودہ جمود کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

چینی اخباروں کی رائے

چنکنگ ۔ ۱۲ ۔ اگست ۔ آج چینی اخباروں نے خاموشی توڑدی اور ہندوستان کی نازک صورت حالات کے متعلق مضامین لکھے سب اخباروں نے متفقہ طور پر لیڈروں کی گرفتاریوں اور بدامنی پر اظہار افسوس کیا ہے ۔ اور سمجھوتہ کے لیے اپیل کی ہے

سرکاری اخبار "سنٹرل ڈیلی نیوز" نے لکھا ہے کہ ہمیں یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ مہاتما گاندھی اور مولانا آزاد اور پنڈت جواہرلال نہرو کو گرفتار کرلیا گیا ہے ۔

سارے صوبہ میں آرڈیننس کا نفاذ

لکھنؤ ۔ ۱۴ اگست (ایسوسی ایٹڈ پریس) سزاؤں میں اضافہ کا جو آرڈیننس ۱۹۴۲ء جو پہلے کانپور میں نافذ ہوا تھا ۔ اب اس کی دفعہ ۳ اور ۷ الہ آباد اور چھاؤنی میں ۵ ۔ ۵ میل تک چاروں طرف کے علاقہ میں نافذ کردی گئی ہیں ۔ بنارس ۔ آگرہ ۔ میرٹھ میں بھی یہ آرڈیننس نافذ کردیا گیا ہے ۔ ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے صوبہ میں آرڈیننس جاری کردیا گیا ہے ۔

اس آرڈیننس کی رو سے بلوہ ۔ چوری اور لوٹ وغیرہ کی سزا موت بھی ہوسکتی ہے ۔

ٹنڈر

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

گھوسرا منڈی کے بلاک وی V اور وی ۔ جی ۔ V.G میں ایس ۔ ڈبلو نالہ (S.W.DRAIN) بنانے کے لیے جس کا تخمینہ ۱۰۷۶۹ روپیہ Rs 10769/- ہے ۔ آئیٹم ریٹ کے (SEALED ITEM RATE) مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں ۔

کام کی تفصیل ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم کے ساتھ اور معاہدہ کی شرائط ٹنڈر فارم سے معلوم کی جاسکتی ہیں جو کہ ایک [illegible] قیمت ادا کرنے پر ٹرسٹ انجینیر سے حاصل کیا جاسکتا ہے ۔

۲۵ ۔ اگست سنہ ۱۹۴۲ء کی آخری ڈاک کے بعد ملنے والے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائیگا

دستخط ۔ کے ۔ ایل ۔ سیٹھو
ٹرسٹ انجینیر کان پور

سید عبد اللطیف کا بیان

حیدرآباد دکن ۔ ۱۷ ۔ اگست ۔ ڈاکٹر سید عبد اللطیف صاحب مصنف پاکستان اسکیم نے مسٹر جناح کے جواب میں ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ بمبئی میں جن دنوں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہو رہا تھا میں صدر کانگریس اور پنڈت جواہرلال سے ملا ۔ ان کی ملاقاتوں اور خطوں سے مجھے یہ یقین ہوگیا کہ مسٹر جگت نرائن لال کے ریزولیوشن سے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا وہ ریزولیوشن رد نہیں ہوتا جو کرپس مشن کے متعلق پاس ہوا تھا ۔ لیکن مسٹر جناح ان بیانوں کو گمراہ کن سمجھتے ہیں ۔ اس کا کیا علاج ہے کہ سید کے جواب میں بھی بدنیتی سمجھ لی جائے ۔ اب کانگریس میدان میں نہیں ہے اور لیگ کو چاہیئے کہ اپنے تعمیری مدبر کا ثبوت دیں ۔

مانچسٹر کروزر ڈوب گیا

لندن ۱۴ ۔ اگست ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اب اس خبر کی تصدیق ہوگئی کہ برطانی کروزر مانچسٹر ڈوب گیا ہے ۔ مانچسٹر کے ڈوبنے کی خبر کا اعلان کرتے ہوئے سمندری محکمہ نے بتلایا ہے کہ اس کے بہت سے جہازی بچا لیے گئے ہیں اور کچھ ٹونشیا کے ساحل پر پہونچ گئے ہیں ۔

اس کروزر میں ۷۰۰ آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور ۶ انچ والی ۱۲ توپیں چڑھی ہوئی تھیں ۔

"بندے ماترم" کی اشاعت بند

بمبئی ۔ ۱۴ ۔ اگست ۔ گجراتی زبان کے اخبار "بندے ماترم" نے کل سے اس بناء پر اشاعت بند کردی ہے کہ موجودہ حالات میں موثر طریقہ پر اخبار نہیں نکالا جاسکتا ۔

اس آزادی کی خوفناک جنگ میں فتح پانے کے
لئے کروڑوں روپیوں کی ضرورت ہے۔ مالی
امداد کیجئے فتح کو قریب تر لانے کے لئے
اور اپنی حفاظت کے لئے۔ ایک ایک روپیہ
جہاں تک ہو سکے بچایئے اور اسے
ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس پر لگایئے۔

ہر دس روپیہ والا
ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ
۳ روپیہ ۹ آنہ منافع دیتا ہے

خریدیئے
ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس
آپ کے ڈاک خانہ سے مل سکتا ہے۔

ہندوستان کا محاذ جنگ تیار کرو

مسٹر ایمری وزیر ہند نے دو تقریریں براڈکاسٹ
کی ہیں۔ ان کے جواب کی ضرورت ہے۔ مسٹر ایمری
نے اس پیش کش کا ذکر نہیں کیا جو کانگریس نے کی ہے
پیشکش یہ تھی کہ اگر برطانیہ ہندوستان کی آزادی اس
وقت تسلیم کرے تو ہندوستان کی مادی اور اخلاقی
امداد کے علاوہ انسانی طاقت بھی اتحادی قوم کی حاصل
ہوگی۔
اس بارے میں مسٹر ایمری کیوں خاموش ہیں اپنے
بیان کے آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ ابھی تک وقت ہے

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم نلنی پرشاد اگروال علیگڑھ کی
اصلی میٹھی رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی
— بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے —
بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے
نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست و طاقتور بنجاوینگے
سب جگہ فروخت ہوتی ہی لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۸ چار شیشی ۲ روپیہ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن
— نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں —
مفت لو۔ ذرا نام و پتہ بھیجئے ”روپیہ کمانے کی کل“ مفت بھیجیں گے
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

کانپور ایجنٹ
میسرس محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج کانپور

واشنگٹن ۱۳۔ اگست۔ بیدیشی دفتر نے آج رات
کو اعلان کیا کہ ہندوستان میں جو امریکی فوجیں ہیں وہ
صرف محوری طاقتوں کے خلاف لڑائی چلانے کے لیے ہیں
اور انھیں خبردار کر دیا گیا ہے کہ وہ ملک کے اندرونی
جھگڑوں میں کوئی حصہ نہ لیں۔ ہندوستان میں امریکی
فوجوں کی موجودگی کا پہلا مقصد چین کی مدد کرنا ہے جہاں
امریکی فوجیں ہیں وہاں بلوہ ہو تو انھیں صرف حفاظتی
تدبیریں اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ یہ بھی اس صورت
میں جبکہ خود ان کی سلامتی یا دوسرے امریکی شہروں
کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے۔

مدراس کے اخبارات بند

مدراس۔ ۱۸۔ اگست۔ ”انڈین ایکسپریس“ اس سے
ملحقہ ورناکیولر اخبار دھینامنی، اندھرا پربھا اور فری پریس
اس سے ملحقہ اخبار۔ بھارتی دیوی، نے حکومت کی
جابرانہ پالیسی کے خلاف بطور پروٹسٹ کل سے اشاعت
بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر چرچل سے سر سکندر کی ملاقات

نئی دہلی۔ ۱۹۔ اگست۔ آج نئی دہلی سے ایک سرکاری
بیان میں بتلایا گیا ہے کہ مصر میں مسٹر چرچل اور پنجاب
کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں میں بہت دیر
تک بات چیت ہوئی۔
مسٹر چرچل نے مصر کے بڑے وزیر نحاس پاشا کے
ساتھ کھانا کھایا اور شاہ فاروق سے بھی ملاقات کی
اس کے علاوہ آپ نے اور بہت سے لوگوں سے ملاقات کی۔
انگلینڈ پر ہوائی حملہ۔ لندن ۱۸۔ اگست
کل رات جرمنی کے [illegible] ہوائی جہاز ساحل کو پار کرکے
انگلینڈ پر پہنچ گئے [illegible] ان میں سے ایک نیچے گرا دیا گیا۔ جرمن
ہوائی جہازوں [illegible] نقصان ہوا

احضار کے لیے مقرر ہے واسطے قرار داد تنقیح مقدمہ کے
تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے تمام
دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں
استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع
دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ
بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ
۱۳۔ اگست ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔
(مہر عدالت)
بحکم جلیل احمد منصرم
عدالت منصفی شہر کانپور

بدیشی دفتر نے مزید اعلان کیا کہ اس ہنگامی حالت
میں امریکہ کی حکومت کی جو پالیسی ہے اسے ان احکام
میں واضح کیا جا چکا ہے جو ہندوستان میں مقیم امریکی
فوجوں کو جاری کر دیئے گئے ہیں۔ امریکی فوجوں کو کسی
دوسری نوعیت کی سرگرمیوں میں ذرا بھی حصہ نہیں
لینا چاہیئے۔ البتہ ہندوستان پر محوری طاقتوں کا
حملہ ہوگا تو امریکی فوجیں ہندوستان کے بچاؤ میں
مدد دیں گی۔

”پرتاپ“ کی ۲ ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط

لاہور۔ ۱۲۔ اگست۔ لالہ وزیر چند۔ ایڈیٹر پرنٹر
اور پبلشر پرتاپ کو چیف سکرٹری حکومت پنجاب
کی طرف سے ایک نوٹس موصول ہوا ہے جس میں انھیں
مطلع کیا گیا ہے کہ گورنر پنجاب نے زیر دفعہ ۱۱۸ انڈین
پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ اپنے اختیارات کا استعمال
کرتے ہوئے ”پرتاپ“ کی دو ہزار روپے کی ضمانت
ضبط کر لی ہے۔ حکومت نے ضبطی ضمانت کا یہ حکم
دو خبروں میں بعنوان (۱) کانگریسی لیڈروں کا آغاز
تحریک سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے۔ ایگزیکٹیو کونسل
میں سر فیروز خان نون کی تجویز اور (۲) کانگریس
تحریک کے متعلق حکومت کیا کرے گی۔ پریس پر
پابندیاں عائد کرنے کا سوال زیر غور ہے“ کی اشاعت
کی بناء پر دیا ہے جو بالترتیب ۲۸ اور ۳۱ جولائی گذشتہ
کے ”پرتاپ“ میں شائع ہوئیں۔ معری الیکٹرک
پریس کی جس میں ”پرتاپ“ چھپتا ہے ۵۰۰ روپیہ
کی ضمانت ضبط کی گئی۔

ترکی کے نئے وزیر خارجہ

انقرہ ۱۴۔ اگست موسیو نعمان ایم

ضرورت ہے
یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے لیے ایک ایسے معمر
کلرک کی جو انتظامی معاملات میں کافی دسترس رکھتا
ہو اور حساب کتاب میں ماہر لکھنے میں خوشخط ہو۔
اسے ۲۴ گھنٹے یتیم خانہ میں رہنا پڑیگا۔ تنخواہ مبلغ ۱۵
روپیہ علاوہ خوراک ملے گی۔
جملہ درخواستیں بنام سید احمد حسین صاحب بی۔ اے
آنریری مجسٹریٹ و آنریری جنرل سکرٹری یتیم خانہ
اسلامیہ کانپور آنا چاہیئں۔

تاریخ کا بے چینی سے انتظار کیجئے!!!!
آپ کا پرانہ خادم
گوری شنکر نہرو ترا

ضرورت ہے
نواب سر مولوی محمد یوسف صاحب رئیس اعظم شہر جونپور کی ریاست میں چ[illegible]
ضلعداروں کی ضرورت ہے۔ جو تجربہ کار اور دیانت دار ہوں ضمانت مبلغ دو ہزار روپیہ کی جا[illegible]
کی دے سکیں۔ درخواستیں ۳۰ ستمبر ۱۹۴۲ء تک بنام پرائیویٹ سکرٹری جناب [illegible]
سر مولوی محمد یوسف صاحب رئیس اعظم شہر جونپور آنی چاہیئں۔

سابق وزیر اعظم برما کا انتقال

مدراس ۱۰۔ اگست۔ چنکنگ سے اخبار ہندو کے

اوغلو کو ترکی کا نیا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ اب
تک آپ دفتر خارجہ کے سکرٹری جنرل تھے۔

نیشنل وار فرنٹ کے لیڈر کا استعفا

احمد آباد۔ ۱۴۔ اگست سیٹھ شانتی لال منگل داس
لوکل لیڈر نیشنل وار فرنٹ نے اپنا استعفا
دیدیا ہے۔ مسٹر ایم سی شاہ صدر احمد آباد
میونسپل کمیٹی نے اعلان کیا کہ میونسپل اسکول
آئندہ نوٹس تک بند رہیں گے۔

دریائے ستلج میں باڑھ

فیروزپور۔ ۱۴۔ اگست۔ دریائے ستلج میں زبردست
طغیانی آنے کی وجہ سے فیروزپور سے سات میل کے

خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ باخبر برمی [illegible]
میں پتہ چلا ہے کہ یو سا سابق وزیر اعظم برما حال [illegible]
ان کی بیوی اور دس برس کی لڑکی رنگون میں [illegible]

فاصلہ پر نہر ٹوٹ گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible]
۲۵ گاؤں تہ آب ہیں اور وہاں سے فیروزپور [illegible]
ریلوے لائن کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ [illegible]
صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے احتیاطی [illegible]
اختیار کر رہے ہیں۔

امریکی فوجوں کو حکم

نئی دہلی۔ ۱۴۔ اگست۔ دہلی میں امریکی فوج [illegible]
دے دیا گیا ہے کہ جب تک ہنگامہ جاری [illegible]
اپنی بارکوں کے اندر ہی رہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ا[illegible]
اعلان کی بناء پر کیا گیا ہے جو حکومت امریکہ نے کل [illegible]
کیا تھا۔ جس میں ہندوستان میں امریکی فو[illegible]
پوزیشن واضح کی تھی۔

چند نئی کتابیں

سیر کائنات } انگلستان کے مشہور سائنس داں سر جی جینس کی شہرہ آفاق کتاب [illegible]gh space
e ہوزرے کا سلیس ترجمہ۔ مصنف نے زمین، ہوا، آسمان، چاند، سورج، ستارے [illegible]
اور سدیم پر مفصل بحث کی ہے۔ انداز بیان اتنا دلچسپ ہے کہ ارضیات و فلکیات جیسے خشک مسائل میں [illegible]
کا لطف آتا ہے۔ قیمت دو روپیہ چار آنہ (۲/۴)
تعلیمی خطبات } یہ ڈاکٹر ذاکر حسین خانصاحب شیخ الجامعہ کے خطبات اور مضامین کا مجموعہ ہے۔ [illegible]
نے یہ خطبے کاشی ودیاپیٹھ بنارس، مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ۔ طبیہ کالج [illegible]
تعلیم کانفرنس جامعہ نگر وغیرہ میں پڑھے۔ مضامین مثلاً اچھا استاد، بچوں کی تربیت۔ بچہ اور مدرسہ وغیرہ آل انڈ[illegible]
سے نشر ہوئے۔ تعلیم کے عام نقائص۔ موجودہ تحریکوں، جدید رجحانات اور تعلیم و تربیت کے نئے اصولوں کو [illegible]
کے لیے اس کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ (کتاب اگست میں چھپ جائیگی)
طریقہ تعلیم عام } جناب سلامت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ ایل ٹی۔ معلم استادوں کا مدرسہ جامعہ [illegible]
دہلی نے ٹریننگ اور نارمل اسکولوں کے زیر تربیت اساتذہ۔ کی ضروریات کو مدنظر رکھکر [illegible]
اس میں پڑھانے کے ۱۱ طریقوں سے بحث کی گئی ہے۔ بچوں کی نفسیات کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے تمام [illegible]
موزوں مثالوں کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔ بہتر ہندوستان کے مخصوص حالات اور استادوں کی دشواریوں کو پیش [illegible]
ہے (کتاب اگست میں شائع ہو جائے گی۔)
زہرا } ہندوستان کے مشہور ادیب سید سجاد حیدر صاحب یلدرم نے ایک ترکی ناول کا ترجمہ کیا ہے اس میں حسن [illegible]
داستان کیساتھ ساتھ ترکوں کی معاشرت پیش کیگئی ہے قیمت ۸/
آسیب الفت } سید سجاد حیدر صاحب نے ایک دوسرے ترکی ناول کا ترجمہ کیا ہے
اسمیں حسن و عشق و محبت کے عنصر کو آسیب اور مردہ کی تخیل سے ملایا گیا ہے
قیمت ۱۲/

مکتبہ جامعہ
دہلی۔ نئی دہلی۔ لکھنؤ

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر اکبرپور ضلع کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ 821 سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

مسماۃ جگرانی کنور　　مدعی

بنام جودھا و گلذاری پسران رام پرشاد قوم اہیر ساکن جوئی پور پرگنہ کانپور　　مدعا علیہ

ھرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ؛

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج ۲۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا ؛

دستخط حاکم عدالت　　مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ پر توِ حق غم مستقل میں رہے * زبانِ پر ہمی ذکر ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے ... سالانہ ... ششماہی ...

قیمت فی پرچہ ۱/

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۹۔اگست ۱۹۴۲ء مطابق ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳۵

ادبیات

جذباتِ کیف

از جناب حافظ عبد الغنی صاحب کیف کانپوری

سازِ بے آواز کا یہ بھی عجب اعجاز ہے
جو صدا آتی ہے کانوں میں تری آواز ہے

اب اگر آہ و فغاں یہ کوشش بیسود ہیں
جو نہ پہنچیگی فلک تک وہ تری آواز ہے

عشق کی دنیا جدا ہے اور نہ دنیا حسن کی
ہاں مگر سمجھا نہ کوئی اسکو کیسا راز ہے

حسن قاتل بھی ہے لیکن ہے مسیحا بھی یہی
اسکی طرفہ کاریوں کا بھی عجب انداز ہے

خود بخود ہوتی ہے تسکین دیکھکر دیوار و در
کیوں نہ میں سجدہ کروں جبت حریمِ ناز ہے

ذرے ذرے میں ترا پرتو نظر آتا ہے اب
باغ کے گلہائے رنگیں میں بھی تیرا راز ہے

چپکے چپکے رو رہا ہوں فکر میں انجام کی
منزلِ راہِ طلب کا گو ابھی آغاز ہے

میرا رونا سنکے پوچھا اس سراپا ناز نے
کون روتا ہے یہ کسکی دکھ بھری آواز ہے

عمر بھر ہوگی نہ غافل تجھسے تکمیلِ وفا
کوئی منزل بھی ہو لیکن عشق کا آغاز ہے

دردِ دل لکھنے کو بیٹھا ہے ترا عاجز یہ کیفؔ
اسکی دنیائے تخیل میں کہاں پرواز ہے

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

قاہرہ۔ صحت عامہ کے وزیر کو اس بات کے مکمل اختیارات دے دئے جائیں گے کہ وہ دوا سازی اور آلات جراحی وغیرہ کے کارخانوں کی موثر نگرانی کرے۔ طبی دستے اور ابتدائی طبی امداد کے مرکز بھی اس کی براہ راست نگرانی میں رہیں گے۔ اور اس کو یہ اختیار بھی حاصل ہوگا کہ ڈاکٹروں۔ نرسوں اور دوا سازوں وغیرہ کو یہ حکم دیدے کہ وہ اپنے مرکزوں ہی میں رہیں۔

وزیر اپنے یہ اختیارات گورنروں۔ صوبوں اور مرکزوں کے محکمہ صحت کے انسپکٹروں کو منتقل کر سکتا ہے۔ اسکندریہ کا فوجی گورنر اس قسم کے اختیارات وہاں کی میونسپلٹی کے محکمہ صحت کے انسپکٹروں کو منتقل کر سکتا ہے۔ ان اختیارات کا اعلان اس فوجی حکم میں کیا گیا ہے جو مصطفےٰ النحاس پاشا نے بہ حیثیت فوجی گورنر جنرل کے جاری کیا ہے۔ اور اس پر عمل درآمد اس وقت سے شروع ہوگا جب یہ "جرنل آفیشل" میں شائع ہو جائے گا۔

قاہرہ۔ سرکاری اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اس ہفتہ میں ختم ہونے والے سہ ماہی میں سال گزشتہ کے اس زمانہ کے مقابلہ میں تمام ملک میں جرمنوں کی تعداد میں پچاس فیصدی کمی ہو گئی۔ اس زبردست کمی کا خاص سبب یہ ہوا کہ تقریباً چار ہزار ایسے آدمیوں کو جن سے حفاظت عامہ کو نقصان پہونچنے کا خطرہ تھا شہر بدر کر کے علاقہ سینائی میں الطور کے مقام پر بھیجدیا گیا۔

ڈائرکٹر جنرل آف پولیس لوا محمد ندیم پاشا کی تجویز ہے کہ ملک میں پولیس کی طاقت اس طرح بڑھائی جائے کہ محفوظ فوج کے ایک ہزار سپاہی پولیس میں شامل کر دئے جائیں۔

قاہرہ۔ لائسنس یافتہ عصمت فروشی کا سلسلہ تمام ملک میں بند کر دیا جائے گا۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو حال میں وزارت امور معاشرتی نے کیا ہے۔ اس فیصلہ کی منظوری اور اس کے نفاذ کی تاریخ معین کرنے کی غرض سے اس کو فوجی گورنر جنرل کے سامنے پیش کیا جائے گا وزارت مذکور نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ زنان بازاری کی اقامت کے لئے چار اقامت گاہوں کا انتظام کیا جائے اور ان کے علاج کے لئے چار طبی دستے مقرر کئے جائیں۔

قاہرہ۔ ہز مجسٹی شاہ فاروق نے چند ہفتے ادھر اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ خاصہ شاہی کی چھبیس موٹریں حکومت کو دے دی جائیں۔ اب اطلاع ملی ہے کہ ان موٹروں کو حسب ذیل طریقہ پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پانچ موٹریں "اسوسی ایشن انٹرنیشنل پبلک اسسٹنس" کو پانچ موٹریں اسکندریہ میونسپلٹی کو اور دس موٹریں شہری دفاعی وزارت کو اسکندریہ اور شہری علاقہ کے تخلیہ کرنے والوں کو لانے کے لیے۔

بیروت۔ شام اور لبنان کی حکومت نے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اپنے چھوٹی رقموں کے نوٹوں کی چھپائی کا کام حکومت مصر کے سپرد کر دیں۔ اور پانچ اور دس پیاسٹر کے نوٹ مصر میں چھپوائیں حکومت مصر نے ان حکومتوں کی یہ خواہش قبول کر لی ہے کیونکہ وہ اپنے مشرقی ہمسایہ ممالک کے ساتھ اقتصادی تعلقات بڑھانے کی پالیسی جاری رکھنا چاہتی ہے۔

چنانچہ نوٹ چھاپنے کے سرکاری کاغذ پر پانچ اور دس لبنانی شامی پیاسٹر کے اکیس ملین نوٹ حکومت شام اور حکومت لبنان کے حساب میں چھاپنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ان نوٹوں پر مصری نوٹوں کی طرح مصری سرکاری ریلوے کے چھاپہ خانہ میں نمبر ڈالے جائیں گے۔

بیروت۔ جمہوریہ لبنان کی مجلس وزرا نے جنگی منافعوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز کی منظوری دیدی ہے۔ تخمینہ لگانے سے پتہ چلا ہے کہ اس ٹیکس سے حکومت کو تقریباً تیس ملین فرنکیس کی آمدنی ہوگی۔

قاہرہ۔ وزیر امور عامہ کی صدارت میں حرمین الشریفین کی مرمت کی کمیٹی کا جلسہ حجاز میں تعمیرات کی ان مختلف اسکیموں کے عمل درآمد پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا جو حکومت مصر کی طرف سے زیر عمل ہیں۔ اس جلسہ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ فی الحال تمام اسکیموں کو بند کر دیا جائے اور مکہ مکرمہ اور جدہ کے درمیان والی سڑک کو پکا کرنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

بیت المقدس۔ ایک نئے کیمیاوی طریقہ سے پھلوں مثلاً (خربوزہ۔ کیلا اور سیب) سے ایک قسم کی رقیق شکر حاصل کرنیکا تجربہ۔ جو سب سے پہلے ایک امریکی نے کیا تھا فلسطین میں بھی کیا گیا۔ کچھ دن ہوئے کہ اس رقیق شکر کی کچھ مقدار بازار میں پہلے پہل فروخت کرنے کے لئے لائی گئی۔

قہوہ خانوں اور ہوٹلوں میں زیادہ مقدار میں شکر استعمال کرنے کے خلاف حکم امتناعی نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور اب وہ لوگ جو قہوہ یا شربت وغیرہ پینے کے لیے ہوٹلوں میں جاتے ہیں ان مشروبات کو میٹھا کرنے کے لئے اپنی شکر اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔

بیت المقدس۔ شرق اردن سے غلہ برآمد کرنے کا جو حکم امتناعی کچھ دن ادھر جاری ہوا تھا واپس لے لیا گیا اور اب شرق اردن کی حکومت نے غلہ برآمد کرنے کی اجازت کے لئے حکم نافذ کر دیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو ہو حق عزم مستقل ہیں ہم
زبان پہ گلی بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۹-اگست سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۵

تازہ واقعات اور خبریں

وسطی اکا کیشیا

(ماسکو ۲۵-اگست) لڑائی کے میدانوں سے جو تازہ خبریں آ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ سٹالن گریڈ کے مورچہ پر روسی فوجوں کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے دریائے ڈون کے موڑ پر جرمنوں کے بھاری ٹینک دریا کے پوربی کنارے پر پہنچ گئے ہیں۔ جرمن ٹینک روسی مورچوں پر بڑے سخت حملے کر رہے ہیں۔ کوئل نکور میں روسی فوج پیچھے ہٹ گئی ہے۔ روسی فوجیں جرمنوں کو بھاری نقصان پہنچا رہی ہیں مگر ابھی تک جرمنوں کو پیچھے نہیں ہٹا سکیں۔ کاکیشیا میں جرمن فوجیں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ روس کے تازہ بیان سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت لڑائی پرولیڈ نیا تک پہنچ گئی ہے۔ یہ شہر روستوف باکو ریلوے لائن پر ایک اہم جنکشن ہے اور گروزنی کے تیل کے علاقہ سے اس کا فاصلہ تقریباً ۵۰ میل ہے۔ یہ شہر روستوف باکو ریلوے پر اس جگہ واقع ہے جہاں یہ لائن دریائے ٹریک کو پار کرتی ہے۔ پچھمی کاکیشیا میں اس وقت کراسنوڈور کے دکن میں لڑائی ہو رہی ہے۔ اس علاقہ میں ایک جگہ دو بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے مگر اور علاقوں میں روسیوں نے جرمنوں کو روک دیا ہے۔ سٹالن گریڈ کے مورچہ پر لڑائی جاری ہے۔ فن لینڈ کی کھاڑی میں روسی جہازوں نے جرمنی کا فوج لے جانے والا ایک جہاز ڈبو دیا جس کا وزن ۷ ہزار ٹن تھا۔

ایران اور عراق

(لنڈن ۲۲-اگست) دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ایران اور عراق کے لئے ایک نیا کمانڈر مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس عہدہ کے لئے جنرل سر ہنری ٹیلنیڈ ولسن کو مقرر کیا گیا ہے۔

رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس وقت عراق اور ایران کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ جرمن فوجیں اس وقت ایران کی سرحد کے اتنے قریب پہونچ چکی ہیں کہ وہ ایک گھنٹہ کی پرواز میں وہاں پہونچ سکتی ہیں۔ یہ فرض کرنے کی وجہ موجود ہے کہ اس تبدیلی کا تعلق وسطی پورب میں نئی تقرریوں سے ہے اور جنرل آکن لیک کو کسی نئے کام کے لئے سبکدوش کیا گیا ہے۔

قاہرہ سے رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ عراق اور ایران کے لئے نیا کمانڈر مقرر کرنے سے وسطی پورب میں اتحادیوں کی کوشش جنگ کو فائدہ پہونچے گا۔ اب جنرل الیگزینڈر اپنی تمام توجہ مصر کی لڑائی پر لگا سکیں گے۔

اس فیصلہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب عراق اور ایران کو خطرہ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ جرمن فوجیں کاکیشیا میں بہت دور تک گھس آئی ہیں۔

مصر میں مورچہ

(قاہرہ ۲۲-اگست) دونوں طرف کی بڑھتی ہوئی ہوائی سرگرمیوں سے پتہ چلتا ہے کہ مصر میں جلد ہی لڑائی کا پھر مورچہ گرم ہونے والا ہے۔ پہلے کئی ہفتہ سے جنرل رومیل کو کافی کمک پہنچ رہی ہے۔ جلد ہی لڑائی چھڑنے کا امکان ہے۔ اس خبر سے کہ جنگ بیزی ہوائی جہازوں نے دشمن کا ایک ہوائی جہاز مار گرایا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل رومیل کو آدمیوں اور سامان کی کمک برابر پہنچ رہی ہے جنرل رومیل برطانی فوجی ٹھکانوں کا سراغ لگانے میں لگا ہوا ہے۔ میدانی لڑائی کے لئے موسم روز بروز اچھا ہوتا جا رہا ہے اس لئے خیال ہے کہ بہت دنوں تک اس مورچہ پر خاموشی نہیں رہ سکتی۔ رومیل سکندریہ کے اسقدر قریب پہنچ چکا ہے کہ آٹھویں برطانوی فوج چین سے نہیں بیٹھ سکتی۔ اتنی دور نکل جانے کے بعد جنرل رومیل خاموش نہیں رہ سکتا۔

ایران اور عراق میں نئے کمانڈر مقرر کرنے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وسطی پورب کی خاموشی اب ختم ہونے والی ہے۔ ادھر مصر میں جنرل الیگزینڈر رومیل سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنی تمام طاقت لگا دیں گے۔

مصر کی لڑائی میں مالٹا کی اہمیت

(نیویارک ۲۵-اگست) "نیویارک ٹائمز" میں اپنے کالم میں اپنے ادھیر میکارمیک لکھتی ہیں۔ "مالٹا کو کمک پہونچانے کے لئے بحرۂ روم میں جو لڑائی لڑی گئی وہ اس موسم گرما کی دوسری لڑائی تھی۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ "پہلی لڑائی میں بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے تھے۔ اس لئے خطرات اور نقصانات کا علم ہونے کے باوجود جہازوں کا ایک اور قافلہ زبردست حفاظتی انتظامات کے ساتھ دشمن کی آتشباز یوں میں سے گذرنے کے لئے بھیجا گیا۔ مالٹا منقطع ہے اور اس پر برابر بمباریاں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ مقابلہ پر جما ہوا ہے اور یہ کارنامہ اس جنگ کے معجزوں میں سے ہے۔ مالٹا اس وجہ سے مقابلہ کر رہا ہے کہ اسے اب بھی کمک پہونچ سکتی ہے"۔

"محوریوں نے مالٹا کی طاقت کو تباہ کرنے کی جو کوشش کی اس میں انھیں ہوائی جہازوں کا حیرت انگیز نقصان برداشت کرنا پڑا۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ اس الگ تھلگ قلعہ بند پہاڑی کی بہ نسبت جو دنیا کے وسطی سمندر میں ایک مرکز کی حیثیت رکھتی ہے اس قدر تسلسل اور شدت کے ساتھ کسی ایک مقام کی حفاظت نہیں کی گئی۔

" وہ اس جنگ کا مرکزی مقام ثابت ہو سکتا ہے۔ مصر کی جنگ بظاہر العالمین میں سرد پڑ گئی ہے۔ لیکن وہ حقیقتاً مالٹا میں لڑی جا رہی ہے"۔

مسلم لیگ کا ریزولیوشن

(بمبئی ۲۰-اگست) مسلم لیگ کی ورکنگ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے :-

یہ کمیٹی مسلمانوں کو مشورہ دیتی ہے کہ وہ کانگریس کی چلائی ہوئی تحریک میں حصہ لینے سے گریز کریں اور اپنی پُر امن زندگی بسر کرتے رہیں۔ کمیٹی کو امید ہے کہ کسی طرف سے مسلمانوں کی پُر امن زندگی میں کسی طریقہ پر مداخلت کرنے یا دباؤ ڈالنے کی کوشش نہیں کی جائے گی ورنہ مسلمان مقابلہ کرنے میں حق بجانب ہوں گے اور ایسی تدبیریں اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے جو ان کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔

کمیٹی کا خیال ہے کہ اگر مسلم عوام میں جنگی کوششوں میں مدد دینے کا احساس پیدا کرنا ہے تو وہ اُسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جبکہ ان کو یہ یقین دلا دیا جاوے کہ اس کے ذریعہ پاکستان کی منزل مقصود پر پہنچ سکیں گے۔

مسلم لیگ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ غیر مبہم طور پر اعلان کر دے جس کے ذریعہ مسلمانوں کو آزادی کامل کا حق دینے کی گارنٹی کی جائے اور اور وعدہ کیا [illegible] عوام کا جو فیصلہ ہو گا وہ اس کی پابندی کرے گی اور وہ پاکستان کے اصول پر عمل کرے گی جس کے متعلق مارچ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کے لاہور والے اجلاس میں ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا۔

اتحادی قومیں بارہا یہ اعلان کر چکی ہیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی قوموں کی آزادی اور تحفظ کی گارنٹی کرنے کو تیار ہیں ان کے اس اعلان کے پیش نظر ورکنگ کمیٹی اتحادی قوموں کی توجہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کے اس مطالبہ کی جانب مبذول کراتی ہے کہ ان علاقوں میں خود مختار حکومتیں قائم کی جائیں جن میں ان کی اکثریت ہے۔

ریزولیوشن میں یہ بھی طے کیا گیا کہ مسلم لیگ ہر تجویز پر غور کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہی ہے اور اب بھی تیار ہے اور ہر پارٹی کے ساتھ برابر کی حیثیت سے عارضی حکومت بنانے کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کو تیار ہے تاکہ ملک کے ذرائع کو ملک ہندوستان کے بچاؤ کے لئے استعمال کیا جا سکے لیکن شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا مطالبہ منظور کر لیا جائے۔

مسٹر جناح نے ایک انٹرویو میں بتلایا کہ یہ ریزولیوشن وائسرائے، وزیر ہند، وزیر اعظم اور اتحادی قوموں کے پاس بھیجا گیا ہے۔ مسٹر جناح نے یہ بھی واضح کر دیا کہ مسلم لیگ کی جو پوزیشن پہلے تھی وہی اب ہے۔

"پرتاپ" سے جواب طلبی

(لاہور ۲۵-اگست) اخبار "پرتاپ" لاہور کے ایڈیٹر لالہ وزیر چند کو کل شام کو حکومت پنجاب کے چیف سکریٹری کا حکم ملا ہے جس میں ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ ۲۸ اور ۳۱-جولائی کی اشاعت میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس کی کارروائی کے بارے میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں وہ ان کو کس ذریعہ سے اور کہاں سے ملیں۔ ان میں یہ خبر تھی کہ سر فیروز خان نون نے جو کہ وائسرائے کی کونسل کے ممبر ہیں یہ تجویز کیا تھا کہ کانگریسی لیڈروں کو تحریک شروع کرنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے۔ دوسری خبر یہ تھی کہ حکومت کانگریس کی تحریک کو روکنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کرنے والی ہے۔ جس میں پریس پر پابندیاں بھی شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دونوں خبروں کی بنا پر اخبار "پرتاپ" اور مصری پریس کی ضمانت ضبط کی گئی تھی اور ۱۲ ہزار روپیہ کی نئی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ اخبار نے اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی ہے جسکی سماعت ۲۶-اگست کو ہو گی۔

حکومت بہار کا کمیونک

(پٹنہ - ۲۲-اگست) حکومت بہار نے مندرجہ ذیل کمیونک شائع کیا ہے :-

اسوقت صوبہ کے زیادہ تر حصہ میں سکون ہے بکسر میں ہنگامہ روکا جا رہا ہے۔ ضلع مظفر پور میں کٹرا اور مینا پور میں شدید فساد ہوا۔ دونوں جگہ تھانے جلا دئے گئے۔ کٹرا میں ایک کانسٹبل کو ہلاک کر دیا گیا اور تھانیدار کو شدید زخمی کیا۔ منی پور میں ایک تھانیدار کو ہلاک کر دیا۔ رام پور ہری میں فوج نے ہجوم حملہ کر دیا فوج نے گولی چلائی جس سے دو آدمی مر گئے سسرام میں ۱۴-اگست کو دو دفعہ گولی چلائی جس سے ۱۶ آدمی زخمی ہو گئے۔ بارہ میں ۱۶-اگست کو گولی چلائی گئی جس سے دو آدمی ہلاک اور دو زخمی ہو گئے کٹرا اس سب ڈویژن دھنبا میں کئی پولیس افسر زخمی ہو گئے پھر پولیس نے ہجوم پر گولی چلائی۔ ضلع پٹنہ میں ۱۷-اگست کو بکرام میں گولی چلائی گئی اور ۱۸-اگست کو منی پور میں گولی چلائی گئی۔ ۲۰-اگست کو ضلع پٹنہ میں *

آئینۂ کانپور

سرکاری کمیونک

۲۳-اگست تحریک کانگریس کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا ہے :-

شہر کانپور میں دوپہر کے بعد چوک صرافہ میں جلسہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ پولیس پر پتھر پھینکے گئے جس پر دو مرتبہ پولیس نے گولی چلائی ۴ زخمی اسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔

شام کو رام نراین کی بازار میں خشت باری ہوئی لیکن پولیس نے فوراً مجمع کو منتشر کر دیا ایک پولیس آفیسر کو ریوالور سے چند گولیاں چلانا پڑیں اور کوئی اہم واقعہ نہیں ہوا۔

اس سلسلہ میں بہت سی گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۲۳-اگست کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ منشی دیانراین نگم صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں اخبارات پر لگائی ہوئی پابندیوں کے خلاف اظہار ناراضی کیا گیا اور گورنمنٹ کی کارروائی کو سخت بتلایا گیا اور ملک کے زیر عتاب اخبارات کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی۔ اور کانپور کے اخبارات و نامہ نگاروں کو جس طرح مشورہ دیا جاتا ہے اُس پر اظہار ناراضی کیا گیا۔

اخبارات بند

کانپور کے دو روزانہ ہندی اخبارات یعنی "پرتاپ" نے ۲۳-اگست اور "ورتمان" نے ۲۶-اگست سے اپنی اشاعت بند کر دی ہے۔

کالج اور اسکول

کانپور کے تمام اسکول اور کالجوں نے ایک ہفتہ کے لئے اپنے اپنے اسکول اور کالج بند کر دئے تھے اب یہ تمام کالج اور اسکول ۲۹-اگست سے کھل رہے ہیں۔

کمیونسٹ پارٹی کی اپیل

مسٹر نند کشور دیکشت سکریٹری کانپور ڈسٹرکٹ کمیونسٹ پارٹی نے سب ورکروں خالبعلموں مسلم لیگ اور شہر کے دوسرے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے لئے کانگریسی لیڈروں کی رہائی اور نیشنل گورنمنٹ کے قیام کی مشترکہ کوشش کی جائے آپ نے غنڈہ شاہی کی مذمت کی ہے۔

ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی

یو۔ پی۔ ڈیموکریٹک پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے موجودہ سیاسی حالت پر بیان دیا ہے اور اس موقع پر ملک میں انٹی فاسسٹ فرنٹ (نازیوں کے خلاف محاذ) قائم کرنے کی اپیل کی ہے

مزدور سبھا

کانپور مزدور سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی نے کانگریس لیڈروں کی رہائی اور ہندوستان میں قومی گورنمنٹ قائم کرنے کی دوبارہ بات چیت جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کمیٹی کی رائے میں ایسا کرنے سے گورنمنٹ کو ملک کے ذرائع دشمن کے مقابلہ کے لئے حاصل ہو جائیں گے

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہواری میٹنگ ۲۷-اگست کو ٹرسٹ کے دفتر میں مسٹر مان سنگھ او۔ بی۔ ای۔ آر۔ بی کی صدارت میں ہوئی اور یہ طے کیا گیا کہ خلاصی لائن کے کوارٹرس سے کرایہ ۱۵ تاریخ کے بجائے ہر مہینہ کی ۱۴ تاریخ کو لیا جائے اور سیسہ مئو میں گھوسی کوارٹرس میں بجائے ۱۵ کے ہر مہینہ کی ۱۷ تاریخ کو لیا جائے۔

یہ طے ہوا کہ گورنمنٹ کی منظوری حاصل کرنے کے بعد ایچ بلاک فیکٹری ایریا میں ۳ پلاٹ زمین ۷۰ کوارٹرس بنانے کے لئے فروخت کئے جاویں یہ کوارٹرس جرائم پیشہ اقوام کی بستی کلیان پور CRIMINAL TRIBES SETTLEMENT KALIANPUR. کے لوگوں کے لئے بنائے جاویں گے

یہ طے ہوا کہ خلاصی لائن کے شمال مغرب کے سمت کے کھلے ہوئے اراضی کے قطعہ میں اور کربلا کی زمین کے شمال کے سمت سامنے کے متعلق پلاٹ میں یہ کوارٹرس بنائے جاویں۔

-/241580 روپیہ کی زمین کی فروخت کی منظوری دی گئی۔ اس سال کی کل میزان زمین کی فروخت کی 332837/3 ہوتی ہے۔

گیہوں

سرکاری نگرانی میں کلکٹر گنج، گوالٹولی چمن گنج، نواب گنج اور سیسہ مئو میں گیہوں فی روپیہ ۵ سیر کے حساب سے فروخت ہو رہا ہے۔ مول گنج وارڈ میں بھی گیہوں کے فروخت کے انتظام کی ضرورت ہے اور اسی کے ساتھ اس پر جلد توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ اوسط درجہ کے آدمی کو بھی آسانی کے ساتھ گیہوں مل سکے۔

بیون ٹریننگ اسکیم

سرکاری طور پر اعلان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے مندرجہ ذیل آٹھ امیدواروں کے انتخاب کو پسند کیا ہے جو بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت چھٹے گروہ میں یونائٹڈ کنگڈم ٹریننگ کے لئے بھیجے جانے والے ہیں۔

ممالک متحدہ۔ دہلی کے صوبوں۔ میرواڑا اور آس پاس کی ریاستوں سے ۲۳-جولائی ۱۹۴۲ء کو کانپور میں نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کے سامنے انٹرویو کے لئے بائیس درخواست دینے والے حاضر ہوئے تھے جن میں سے مندرجہ ذیل امیدوار منتخب کئے گئے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ یہ گروہ یونائٹیڈ کنگڈم کے لئے جلد ہی روانہ ہو جائے گا۔

(۱) مسٹر جی۔ ای۔ ایڈل جی - کیرج اور ویگن ورکشاپ ای۔ آئی ریلوے عالم باغ لکھنؤ۔
(۲) مسٹر آر۔ این۔ گنگولی - انسٹرکٹر وارڈنی مسلم یونیورسٹی علی گڈھ۔
(۳) مسٹر گیان سنگھ - ہارنس اور سیڈلری فیکٹری کانپور
(۴) مسٹر جے۔ آر۔ بیکر - الہ آباد آرسینل
(۵) مسٹر بی۔ کے۔ گھوش - جے۔ کے آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی کانپور۔
(۶) مسٹر بی۔ جی۔ بودین - الہ آباد آرسینل
(۷) مسٹر ایس محمد احمد - لوکو ورکشاپ ای۔ آئی ریلوے چارباغ لکھنؤ۔
(۸) مسٹر بی۔ ڈی۔ بیکن - انسٹرکٹر آف دہلی پالیٹیکنک۔

ڈکیتی

۲۷-اگست کو دوپہر کے بعد پولیس ہیڈ کوارٹر کے قریب ایک مسلح ڈکیتی پڑی جس میں ۹ ہزار روپیہ ڈاکو لے گئے پولیس زبردست تحقیقات کر رہی ہے۔

مسلم ڈیفنس کمیٹی

مسٹر واحد حسین صاحب ضیاء سکریٹری مسلم ڈیفنس کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ :-

مسلم ڈیفنس کمیٹی کا اہم اجلاس ۲۲-اگست ۱۹۴۲ء زیر صدارت شیخ محمد رفیق صاحب منعقد ہوا تقریباً جملہ ذمہ دار اراکین نے شرکت فرمائی۔ حالات حاضرہ کے تمام پہلوؤں پر احتیاط کے ساتھ غور کیا گیا متعدد تجاویز طریقہ کار کے متعلق ترتیب دی گئیں۔ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مفصل پروگرام مرتب کیا گیا۔ کمیٹی کے سکریٹری واحد حسین صاحب ضیاء خزانچی شیخ محمد قاسم صاحب اور اڈیٹر چودھری محمد امین صاحب منتخب ہوئے۔ دفتر کوستی مسلم لیگ کے پشت والے کمروں میں منتقل کرنا طے پایا۔ چنانچہ دفتر ۲۳-اگست ۱۹۴۲ء سے مذکورہ بالا عمارت میں منتقل ہو گیا ہے۔ اور اراکین نے پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ لیکن کام کی تکمیل اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ معاملہ کی اہمیت اور موقعہ کی نزاکت کو آپ بھی پوری ذمہ داری کے ساتھ محسوس کریں اور جب اراکین آپ کی خدمت میں پہونچیں تو آپ کسی امکانی امداد سے دریغ نہ فرمائیں۔

---

* چھوٹے چھوٹے گروہوں نے سڑکوں کو روکنے کی کوشش کی پولیس نے گولی چلائی مگر کوئی آدمی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ ۱۹-اگست کو پولیس اور فوج کی ایک پارٹی ڈمراؤں سے بکسر کو روانہ ہوئی اس کو راستہ میں کئی جگہ گولی چلانا پڑی اس سے ۱۷ آدمی ہلاک ہو گئے ایک جگہ

سبدِ گل

معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب پولیس میں بعض ایسے بھی پہنچے ہوئے بزرگ ہیں جن کی نظر معرفت ہندوستان کے ان پیروں اور فقیروں کے دلوں میں اتر جاتی ہے جن کی ہستی عام انسانوں سے بالکل مختلف اور شبہات سے بالاتر ہے چنانچہ حال ہی میں پنجاب پولیس کے ایک افسر نے ایک ایسے پیر روشن ضمیر کو گرفتار کیا ہے جو کئی مہینے سے پنجاب کے ایک گاؤں میں "خدا سے لو لگائے بیٹھا تھا"۔

"یہ مقدس" پیر گاؤں کے جس مکان میں قیامت فرما تھے وہاں ہر وقت مریدوں اور معتقدین کا ہجوم لگا رہتا تھا ان ہی معتقدین میں ایک پولیس والے بزرگ بزرگ بھی شامل ہو گئے۔ اور چند روز کی مریدی کے بعد ان پر پیر صاحب کے کمالات کے جو انکشافات ہوئے ان انکشافات کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک روز پولیس کی جمعیت نے اچانک پیر صاحب کی قیام گاہ پر حملہ کر کے پیر صاحب کو گرفتار کر لیا۔

پیر صاحب کے قبضہ سے جو سامان برآمد ہوا اس میں کئی ہزار روپیہ کا سونا تھا۔ اور چھ حسین و جمیل نوعمر لڑکیاں تھیں جن کو پیر صاحب اپنی کرامت کے زور سے اغوا کر کے لے آئے تھے اور آج کل پیر صاحب کا معمول یہ تھا کہ ان نوعمر لڑکیوں کو باری باری سے "درسِ معرفت" دیتے تھے۔

پیر صاحب کے سلسلہ میں پنجاب پولیس نے جو دلچسپ انکشاف کیا ہے وہ یہ ہے کہ جناب ۴۲۰ کے عمل کے سب سے بڑے عامل ہیں۔ اور نوجوان لڑکیوں کی تجارت کے معاملے میں سارے پنجاب میں ایک امتیازی پوزیشن رکھتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت تک یہ پیر روشن ضمیر ایک دو نہیں بلکہ سیکڑوں لڑکیوں کو اغوا فرما کر ان کے کوٹھے کر چکے ہیں۔

حالات و واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اب پیر صاحب کو کئی سال تک جیل خانہ میں "چکی پیسنے" کا عمل کرنا پڑے گا۔ اور غالباً یہ عمل پیر صاحب کا آخری اور سب سے موثر عمل ہوگا۔

مم جھلک نہیں پائی جاتی۔

مگر اس کے آگے تو ان بہن صاحبہ نے ایک اور بھی زیادہ معرکہ آرا بات کہدی ہے۔ ان کا خیال یہ ہے کہ مرد عورت کو گھر کی چار دیواری سے بند رکھنے کے لئے مستقل طور پر پروپیگنڈہ بھی کرتا رہتا ہے چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ:-

"عورتوں پر گھروں کی دیکھ بھال فرض قرار دیکر مرد دانستہ ایسی ریشہ دوانی کرتے ہیں کہ عورتیں اس کا احساس بھی نہیں کرتیں کہ اس ریشہ دوانی سے ان کا کسقدر نقصان ہو رہا ہے۔ اصل میں مردوں کے اسی نعرے نے عورتوں کو ترقی سے باز رکھ چھوڑا ہے۔ صدیوں سے مرد یہ روایت بناتا چلا آرہا ہے اور اس روایت نے عورتوں کو بالکل بے دست و پا کر دیا ہے"۔

مردوں کی اس خطرناک تشہیر نے عورتوں کو کسقدر "دردناک" طور پر بے دست و پا کر رکھا ہے۔ اس کا اظہار ان بہن صاحبہ نے ایک مثال کے ذریعے سے کیا ہے۔ انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

"اگر ہم عورتیں اپنے حقوق پر زور بھی دیں کہ ہمیں مرد کی اس دنیا میں سے جائز حصہ ملنا چاہئیے تو یہ اصرار ریت میں خندقیں کھودنے کے برابر ہے کہ ہم کمر توڑ ڈالنے والی جانکاہ محنت سے ریت میں گڑھا کھودیں اور جب ہم اپنے کام کو ختم کریں تو ریت کی ایک کروٹ سے وہ گڑھا پُر ہو جائے"۔

غرض آپ اچھی طرح سمجھ گئی ہوں گی کہ ان بہن کو کیوں مردوں پر غصہ آتا ہے اور انھیں مردوں کے خلاف کیا شکایات ہیں اس مرتبہ اتنی جگہ نہیں نکل سکتی تھی کہ ان بہن کی شکایتوں پر میں اپنی رائے بھی ظاہر کرتی※

ادبِ لطیف

غریبوں کا نعرۂ آزادی

موجودہ کشمکش کے دور میں جو جمہوریت اور اور مخالف جمہوریت طاقتوں میں ہو رہی ہے۔ امریکن شاعر کا یہ گیت یقیناً ان حلقوں میں بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا جو جمہوریت اور عوام کا اقتدار دیکھنا چاہتے ہیں اور جو آمریت کے مخالف ہیں۔

آؤ آزادیٔ انسان کا پرچم اُٹھائیں۔
جس خاک میں آزادی کی تمناؤں کو دفنا دیا گیا تھا۔
آج اُسی خاک سے
لاتعداد مضبوط ہاتھ اُٹھ رہے ہیں
اس مقدس امانت کو سنبھالے رکھنے کے لئے
اس آزادیٔ انساں کے پرچم کو سنبھالے رکھنے کیلئے
ہم آگے بڑھتے چلے جائیں گے، آگ اور خون کے سمندر میں ان قدموں سے
جو راہ خرابیٔ میں ڈگمگانا نہیں جانتے
اور ان دلوں کی دھڑک سینوں میں لیے ہوئے
جو مصائب میں اور بھی زیادہ مضبوط ہوتے ہیں
ہم آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔
جب تک ہماری مہم کا انجام قریب نہ آجائے
فتح کی صورت یا موت کی صورت میں
ظلم کے ادوار ہماری نسلوں کے سروں پر سے گذرے
جب ہمارے دلی ارمانوں کو پاش پاش نہ کر ڈالا گیا
جب ہماری زندگی کی کمر دوہری کر دی گئی
غلامی کے نفرت انگیز بوجھ سے
ہم نے، غریبوں نے زندگی کی کھیتی میں بیج ڈالا
مگر غریبوں کے خون کو شراب بنانے کے کام میں لیا
زندگی کی فصل کاٹتے رہے
بھٹیوں کی آگوں کو ہم نے روشن کیا
اپنے خون کو پسینہ بنا کر نچھاور کر دینے سے
مگر ان بھٹیوں میں تلواریں بنائی گئیں
جنھوں نے ہماری ہی گردنوں سے خون چاٹا
ہم نے جنگلات گرائے، ہم نے بحری بیڑے بنائے
مگر ان سے ہم کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکے
دنیا میں بھوک کا موسم اب گذر چکا ہے
مایوسی کی فصل خزاں اب اپنے آخری سانس لے رہی ہے
غلاموں نے اپنی زنجیروں کے ٹکڑے اُڑا دیے ہیں
ان زنجیروں کے چھنکنے کی آوازیں غریبوں اور غلاموں کا اعلان جنگ ہیں
آزادی شکن طاقتوں کے نام
معلوم ہونا چاہئیے کہ جو زندہ رہنا چاہیں گے وہ دنیا کی خدمت کریں گے
اور جنھیں فصلیں کاٹنے کا شوق ہے انہیں عرق ریزی کر کے زمین میں فصل بونی ہوگی
ہم آگے بڑھ رہے ہیں، ایک بے قرار روح لئے ہوئے
خدا نے جو یہ دنیا ہمیں دی اس دنیا میں زندگی بسے گی یا زندگی کی دشمن طاقتیں۔
زندگی اور آزادی، یہ ہمارا نعرہ ہے،
جب سب انسان ایک آواز ہو کر یہ نعرہ لگائیں گے
تو زندگی اور آزادی کو کچلنے والے
بدر ابراہیم کے بتوں کی طرح اوندھے منہ گر پڑیں گے

※ آئندہ اشاعت میں ان کے خط پر رائے زنی کروں گی لیکن میں چاہتی ہوں کہ جو لوگ ان بہن کے مضمون کو پڑھیں گے اور جنھیں ان کی شکایتیں یا کوئی ایک شکایت غلط محسوس ہو وہ بھی اپنے اپنے جواب مجھے لکھ کر بھیجیں تاکہ میں اندازہ لگا سکوں کہ عام طور پر ان کے خیالات کے بارے میں نظریہ کیا ہے۔

انتظار رکھئے!!

عالمِ نسواں

مرد نے عورت کو دانستہ غلام بنا رکھا ہے

(از زبیدہ سلطان دہلوی)

مجھے ایک خط ملا ہے۔ یہ خط بڑے غصے کی حالت میں لکھا گیا ہے مگر یہ غصہ ذاتی [illegible] کسی ایک مرد یا ایک عورت کی ذات کے خلاف نہیں ہے۔ اس میں ایک عورت نے تمام مردوں پر غصہ دکھایا ہے۔ اور حق بات یہ ہے کہ خوب جھاڑا ہے۔ مگر یہ جھاڑ درست بھی ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتی — میں نے جو یہ کہا کہ "حق بات یہ ہے کہ خوب جھاڑا ہے"۔ تو اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جھاڑنے کے تیور قابل دید ہیں۔

اس خط میں کیا کیا لکھا ہے' یہ تو میں آپ کو بتاؤں گی ہی۔ مگر پہلے ایک بات کہہ دوں۔ یہ خط بہت طویل ہے۔ اس کے میں ضروری حصے ہی درج کر سکتی ہوں

مردوں اور عورتوں کے فرق کا ذکر کرتے ہوئے یہ بہن لکھتی ہیں کہ آپ مردوں کی بڑی حمایت لیتی رہتی ہیں۔ آپ کو حالات کا اندازہ بھی ہے۔ آپ مجھے یہ تو ذرا بتائیے کہ:-

اس وقت دنیا میں کتنی عورتیں عورتوں کی تعداد کی نسبت سے اقتدار یا حاکمانہ اختیار رکھتی ہیں۔ قانون یا ضابطہ بنانے میں عورتوں کا تعداد کے تناسب کے لحاظ سے کتنا حصہ ہے؟ عورتوں کی دنیا میں آبادی نصف حصہ ہے۔ مجھے بتائیے تو سہی کہ تعلیم ٹریننگ یا کسی اور چیز میں عورتیں مردوں کی برابر حصہ دار ہیں؟ دنیا بھر میں جتنے وزارتوں کے کابینے ہیں ان کابینوں میں عورتیں دس فی صدی بھی ہیں؟ قانون ساز جماعتوں کے ممبروں، سیاسی مدبروں، ایڈیٹروں سب ایڈیٹروں، مالکان اخبارات، انجنیروں اور حاکموں وغیرہ میں عورتوں کا تناسب کیا ہے؟ وکالتوں' اونچی ملازمتوں، میونسپل عہدوں، ان سب میں عورتیں اپنی تعداد کے اعتبار سے ایک فی صدی حصے کی مالک بھی سمجھی گئیں؟"

آپ کو ان بہن کی شکایات اور سوالات کی اس مسلسل گولہ باری سے بڑا مزہ آیا ہوگا۔ اور سنئے:-

---

مرد کس طرح دنیا کے ہر شعبے میں چھائے ہوئے ہیں اسکا رونا روتے ہوئے ان بہن نے لکھا ہے کہ:-

"ابھی تک مرد ہی ہر پیشے کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ ابھی تک بڑی بڑی تنخواہوں کی ساری ملازمتوں پر انھی کا قبضہ ہے۔ دنیا کا ہر فائدہ بخش کام اور ہر دلفریب مشغلہ ابھی تک مردوں ہی کی ٹھیکیداری کے دائرے میں ہے۔ کاموں میں سب ہی کام آجاتے ہیں۔ فنون لطیفہ، سائنس سیاست وغیرہ وہ سب کام جن کے انجام دینے سے روپیہ یا طاقت یا رسوخ حاصل ہوتا ہے"۔

گویا یہاں تک ان بہن نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ دنیا میں زندگی کے ہر گوشے پر مرد چھائے ہوئے ہیں اور جو عورتیں دنیا کی آبادی کا پچاس فی صدی حصہ ہیں انہیں ایک فی صدی حقوق بھی حاصل نہیں ہیں۔ اب آپ ان بہن کی زبان سے یہ بھی سن لیجئے کہ کس طرح مردوں نے اس دنیا کو صرف اپنے لیے اور اپنے مطلب کے لیے بنا لیا ہے جس میں عورتوں کا کوئی ذکر نہیں ہے اور جس میں عورتوں کا کوئی بھی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔

※ مردوں کی ناانصافی پر روشنی ڈالتے ہوئے ان بہن

بچوں کی دنیا

اچھی باتیں

۱۔ کسی کے متعلق غلط بیانی سے کام نہ لو۔ جھوٹ بہت بُری عادت ہے۔

۲۔ بولنے سے پہلے سوچ لو۔ کہ تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو۔ وہ جھوٹ اور غلط تو نہیں ہے ورنہ بعد میں تمھیں پچھتانا پڑے گا۔

۳۔ اگر تم کسی کے متعلق کسی قسم کی بُری بات سُنلو۔ تو اُسے کسی دوسرے شخص کے سامنے دُہرانے کی کوشش مت کرو۔

۴۔ خاموشی سے اپنا کام کئے جاؤ۔ اور فضول باتوں میں وقت ضایع نہ کرو۔

۵۔ بولنے سے سننا زیادہ مفید اور فائدہ مند ہے۔ اس لئے کوشش کرو۔ کہ بے فائدہ نہ بولو۔ اور زیادہ سننے کی مہارت پیدا کرو۔

۶۔ کسی شخص کی غیر حاضری میں اس کے خلاف ایسی بات نہ کہو جسے وہ اپنے کانوں سے سُن لے۔ تو اُسے بُرا محسوس ہو یا دُکھ پہنچے۔

۷۔ تمھارے خیالات دوسروں کے متعلق نیک اور پاکیزہ ہونے چاہئیں۔

※ صاحبہ نے لکھا ہے کہ:-

"قانوناً قبضہ ننانوے فی صدی ملکیت کے برابر ہوتا ہے۔ دنیا کے کسی گوشے کو دیکھو مرد اس گوشے کا مالک بنا ہوا ہے۔ ہر جگہ وہی فیصلہ کُن طاقت ثابت ہو رہا ہے کیوں کہ وہی جج ہے اور وہی جیوری بھی ہے۔ اگر آپ کو اس میں کوئی شبہ ہو تو جو موٹی موٹی باتیں میں بتاتی ہوں ان پر توجہ کیجئے"۔

وہ موٹی موٹی باتیں جو ان بہن نے بتائی ہیں بہت ہی دلچسپ ہیں۔ میں بھی آپ سے یہی درخواست کروں گی کہ ان باتوں کو خاص توجہ سے سنئے۔

وہ باتیں کیا ہیں؟ ان بہن نے وہ باتیں بتاتے ہوئے لکھا ہے:-

"ذرا ان اشغال کو تو چھوڑ دیجئے جن سے مرد جی بہلانے کا کام لیتے ہیں۔ باقی چاہے آپ کتابوں کو لے لیجئے چاہے اخباروں کو چاہے تقریروں کو، چاہے ریڈیو کو، آپ ہر فقرے کی بنیاد میں یہ خیال پائیں گی کہ اسکا اصل مخاطب مرد ہے۔ استعارے تشبیہیں، نتائج، خطابات، عبرت نصائح سب مردوں کے لیے ہیں اور مردوں کا ہی خیال رکھکر وضع کئے گئے ہیں"۔

اس سلسلہ میں ہماری ان بہن نے ایک اور بات بھی کہی ہے، انہوں نے لکھا ہے:-

"مرد کے دماغ میں یہ خیال کبھی داخل نہیں ہوتا کہ مرد کی طرح عورت بھی دنیا کے معاملات میں دلچسپی لے سکتی ہے۔ عورت کی دنیا تو بس اتنی سمجھی جاتی ہے کہ وہ ہو اور باورچی خانہ ہو اور گھر کی صفائی ہو، اور کپڑے سینا ہو۔ ان چیزوں کو الگ کر کے دیکھو تو باقی دنیا محض مرد کی دنیا ہے۔ اس دنیا میں عورت کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا"۔

اب تک ان بہن نے جو کچھ فرمایا اس کا لب لباب یہ ہے کہ مرد نے خود ساری دنیا پر قبضہ کر کے عورت کو خانہ داری اور نسوانی زندگی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے۔ اور اپنے اس غاصبانہ قبضے کو برقرار رکھنے کے لیے اس نے دنیا کی فضا کو اپنے مطلب کے مطابق رنگ ڈالا ہے! اور اس رنگ میں عورت کی پسند کے رنگوں کی کوئی مم

پردۂ فلم

ایک ہی قسم کی کہانیاں

ہندوستان کے فلمسازوں کی نہ بدلنے والی روش کو فلموں کے شوقین طبقہ میں کس نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ مسٹر رام نراین ماتھر کے اس تازہ خط سے ہو سکتا ہے۔ اس خط سے جہاں فلموں کے شوقینوں کے جذبات کا پتہ چلتا ہے وہاں یہ خط ان فلمسازوں کی رہنمائی کے لئے بھی بیحد کارآمد ہے کہ جو اپنی فلموں کو زیادہ سے زیادہ کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ مسٹر ماتھر لکھتے ہیں:-

میں اب تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ آخر یہ کیا بات ہے کہ ہندوستان کی فلم کمپنیوں کی کہانیاں عام طور پر ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہندوستان میں جتنی بھی فلمیں تیار ہوتی ہیں ان میں سے ۷۵ فی صدی فلمیں ایسی ہوتی ہیں جس میں ایک ہیرو ہوتا ہے۔ ایک ہیروئن اور ایک رقیب ان تین کیرکٹروں کے گرد ایک دو سائڈ کیرکٹر اور لگا دیئے جاتے ہیں اور بس فلم تیار ہو جاتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کی فلموں کی افسانوی حیثیت بے حد پست ہے اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے ننانوے فی صدی فلم ساز یہ جانتے ہی نہیں کہ افسانہ کیا ہوتا ہے اور اسے کیا اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ ان فلم سازوں کی بدمذاقی کا یہ عالم ہے کہ اگر کبھی کسی فلم کا افسانہ کامیاب ہو جاتا ہے تو یہ اسی ایک افسانہ کو رد و بدل کر کے پیٹے جاتے ہیں۔ جب یہ عالم ہو ان کی بدمذاقی کا تو اس قسم کی شکایتوں کا پیدا ہونا بالکل معمولی بات ہے۔

مسٹر ماتھر آگے چل کر ہندوستانی فلم سازوں کی ایک بہت بڑی کمزوری کی جانب اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اول تو ہندوستانی فلموں کے افسانہ میں کوئی جدت نہیں ہوتی اور اگر کبھی کبھار کوئی نیا افسانہ دکھائی بھی دیتا ہے تو یہ امریکن فلموں کے افسانہ کا چربہ ہوتا ہے۔ جسے مسخ کر کے ایسی ہی مضحکہ انگیز صورت دیدی جاتی ہے جیسے اس زمانہ میں بعض تعلیم یافتہ نوجوان دھوتی یا پاجامے پر ہیٹ اوڑھے ہوئے پھرتے ہیں۔

یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان کے سو فی صدی ڈائرکٹر اور فلم ساز امریکن تصاویر کی نقالی کے مرض میں بُری طرح مبتلا ہیں۔ چنانچہ خود ہم نے ایک دو نہیں درجنوں ایسی ہندوستانی تصاویر دیکھی ہیں۔ جو لفظ بلفظ امریکن تصاویر کا چربہ ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ جن فلم سازوں کی استعداد صرف اس حد تک محدود ہو کہ وہ غیر ملکی تصاویر کا چربہ اتارتے رہیں وہ کیا ہماری فلمی صنعت کو ترقی دے سکتے ہیں۔

اپنے حقوق چھوڑ دو

واشنگٹن ۱۸۔ اگست سینٹر تھامس نے آج سینٹ میں اعلان کیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کو وہ علاقہ وارانہ حقوق ترک کر دینا چاہئیں جو کہ اُنھوں نے سو سال ہوئے چین میں حاصل کئے تھے۔ ہمیں چین کو بحیثیت قوم پوری شان کے ساتھ سر اُٹھانے دینا چاہئیے۔

کوہ قاف پار کرنے کی کوشش

سٹاک ہالم سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کاکیشیا پر جرمنی کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے۔ چرکاسک کے علاقہ میں کاکیشیا کی پہاڑی میں کئی راستے ہیں جو کالے سمندر تک جاتے ہیں۔

اسمیں شبہ نہیں کہ جرمن کوہ قاف کو پار کرنے کی کوشش کریں گے اور روس کے اس علاقہ میں پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ وہاں دنیا کا سب سے زیادہ سنگریز پیدا ہوتا ہے اور اس وقت جرمنی کو اس حقیقی دھات کی سخت ضرورت ہے۔

دوسرے کے بھیدوں کو محفوظ رکھنا امانت اور مشہور کرنا خیانت اور مشکوک چیزوں سے بچنا دیانت ہے۔

تواضع سے آدمی کا مرتبہ بڑھتا ہے اور تکبر سے گھٹتا ہے۔

جہاں تک ممکن ہو اپنا راز کسی ایسے شخص سے مت کہو جس میں ضبط کا مادہ نہ ہو۔

کتابیں دنیا پر حکومت کرتی ہیں۔

ذرا ذرا سے اسراف سے بھی بچتے رہو کیوں کہ چھوٹا سا سوراخ ایک بھاری جہاز کو پانی بھرنے سے ڈبو سکتا ہے۔

دوسروں کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرو اور ہر لمحہ کو اچھے کام میں لگاؤ۔

جو چیز تمھاری نہیں ہے اور جس چیز کے تم اہل نہیں ہو اس کی خواہش نہ کرو۔

عاشق: موہنی کو مجھ سے بے حد محبت ہے وہ ضرور مجھ سے شادی کرے گی۔ رتن جب تم میری جانب سے موہنی کے پاس پھول لے کر گئے تو اس نے کیا کہا؟

رتن: "اس نے اپنے برابر بیٹھے ہوئے ایک نوجوان کو آپ کا پھول دیتے ہوئے کہا۔ پیارے یہ پھول تم اپنے کوٹ میں لگا لو"

ایک سوداگر سڑک پر اپنی چیزیں نیلام کر رہا تھا "ہو کوئی خریدار سستا مال لگا دیا ہے۔ ایک آنہ میں ۵۰ پوسٹ کارڈ"

ایک دیہاتی نے چار پیسے نکالے پھر غور سے کارڈوں کو دیکھا اور کہنے لگا "شہر والے بھی کیسے چلتے ہوتے ہیں ٹکٹ اتار لیتے ہیں اور کارڈ بیچ رہا ہے"

پہلا: میری عادت ہے کہ میں بات کرنے سے پہلے اسے تولتا ہوں۔

دوسرا: مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کم وزنی باٹ استعمال کرتے ہیں۔

انسان مرا نہیں کریگا

سائنس کے ترقی کر لینے کے بعد یہ چیز بالکل یقینی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آجائے گا جب انسان مرا نہیں کریگا بلکہ جب تک چاہے گا سائنس کے ذریعہ زندہ رہ سکیگا، آج بھی امریکہ اور جرمنی کے سائنسداں اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ مردہ انسانوں میں دوبارہ جان ڈالدیں لیکن ان کو پوری [illegible] نہیں ہوئی ہے پچھلے دنوں ایک مردہ انسان کو تقریباً ایک دن رات زندہ کر کے رکھا گیا، اس مرنے والے نے لوگوں سے باتیں کیں لیکن ۲۴ گھنٹے کے بعد وہ دوبارہ مر گیا۔

جب سائنس ایک مردہ کو ۲۴ گھنٹے زندہ رکھ سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اسے لامحدود عرصہ تک زندگی نہ دے سکے دنیا دیکھ لے گی کہ وہ زمانہ آجائے گا جب مردہ میں جان ڈالی جاسکے گی، اور ایک انسان صدیوں تک زندہ رہا کرے گا،

تو پھر اس دنیا میں نئے پیدا ہونے والوں کے لئے گنجایش کیونکر نکل سکیگی کیونکہ مرنے کا قانون قدرت نے اسی لئے رکھا ہے تاکہ نئے پیدا ہونیوالوں کیلئے گنجایش نکل سکے

فریبی

ایک مذہبی عیّار کی عیّاری کا شکار

از جناب سیّد رضا صاحب گردیزی

ذیل کا افسانہ جو غالباً کسی غیر زبان کے نہایت ہی بلند پایہ افسانہ کا ترجمہ ہے۔ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ دنیا میں کیسے کیسے مذہبی عیار موجود ہیں جو مذہب کے نام پر ان دل شکستہ انسانوں سے ناجایز فائدے اٹھاتے ہیں جو دنیا اور دنیا کی دلچسپیوں سے محروم ہو چکے ہیں۔

"لیکن اب کیا ہو سکتا ہے؟"

"تم چاہو تو اب بھی کچھ نہیں گیا۔ کارنیلسی! کیا واقعی تمھارے دل میں؟" ....

"بچوں کی سی باتیں کر رہے ہو تم اب اس تکرار سے کچھ حاصل نہیں۔ تمھیں چاہیئے کہ پچھلی سب باتوں کو بھول جاؤ اور دُعا کرو کہ جس شخص سے میرا آج عقد ہو رہا ہے تمام" "جس شخص سے میرا آج عقد ہو رہا ہے" "تمھیں یہ کہتے ہوئے یہ شرم نہیں آتی۔ کارنیلسی۔ تم ذرا پلکیں اٹھا کر میری طرف تو دیکھو۔ پہچانتی ہو میں کون ہوں میں"

"مجھے تم سے پوری ہمدردی ہے لیکن میں مجبور ہوں۔ میں نے تمھارا کافی انتظار کیا۔ تم مجھے چھوڑ کر فوج میں چلے گئے تم نے میری پروا نہ کی۔ میں تمھاری یاد کو سینے سے لگائے کئی برس روتی رہی۔

"لیکن ——"

وقت ہر زخم کو بھر دیتا ہے مجھے بھی رفتہ رفتہ قرار آگیا۔ آج پھر تم عین اُس وقت جب میری شادی ہو رہی ہے اپنی گذشتہ محبت کی داستان لے کر آگئے ہو تمھیں اب اس سے کیا فائدہ؟

"دھوکا نہ کھاؤ کارنیلسی۔ میں اب بھی ویسے ہی چاہتا ہوں۔ اس سے بھی زیادہ ہم ایک دفعہ پھر اپنی محبت کے فردوس کو آباد کر سکتے ہیں۔ میں نے تمھارے ہی لئے تو ملازمت کی تھی تاکہ تمھارے لئے بہتر عیش کے سامان پیدا کر سکوں۔ میرے دل میں تمھاری محبت اب بھی ویسی ہی محبت ہے۔

"ہو گی، لیکن میرے دل میں وہ مر چکی ہے میرے دل میں اب اگر کسی کا کچھ احترام ہے، تو اسی کا جس کے ساتھ آج ...."

"میرے سامنے اس کا نام نہ لینا میری غیرت اس کو برداشت نہیں کر سکتی۔ تم نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا۔ تم میرے سوا اور کسی کی نہیں ہو سکتیں۔

گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ تم نوجوان ہو خوبصورت ہو، اچھے عہدے پر ہو۔ تمھیں مجھ سے بہتر لڑکی مل جائیگی۔

مجھے تمھارے سوا اور کچھ نہیں چاہیئے۔

یہ ناممکن ہے۔

ناممکن کیوں ہے۔ میں تمھارے دامن کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ دیکھتا ہوں دنیا کی کونسی طاقت مجھے تم سے الگ کر سکتی ہے۔

تم آپے سے باہر ہوئے جا رہے ہو۔ مجھے مجبوراً اپنے نوکر کو آواز دینا پڑے گی۔ تم اس کے سامنے مجھ سے ایسی باتیں نہیں کر سکو گے۔

"میں جا رہا ہوں لیکن یاد رکھو تم اس سے آج رات شادی نہ کر سکو گی۔ تم میری ہو۔ تمھیں مجھ سے کوئی چھین نہیں سکتا۔

وہ باہر چوراہے پر بدحواسی کے عالم میں کھڑا ہے اس کے چاروں طرف موٹر تانگے اور بگھیاں گذر رہی ہیں۔ لیکن اُسے اس کا علم تک نہیں سڑک کا شور و غل اُسے اس طرح محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ خواب میں کہیں دور کی آواز سُن رہا ہے۔ اس کے سامنے صرف ایک ہی مقصد ہے کہ کارنیلسی کسی اور سے شادی نہ کرے۔ لیکن آج ہی شام کو اسکی شادی ہے۔ اس نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ دن کے غروب ہونے میں صرف تین گھنٹے باقی ہیں اُسے وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے، لیکن وہ کیا کرے؟

خودکشی! نہیں ایک بزدلانہ فعل ہے۔ وہ کیوں اپنے رقیب کے لئے میدان صاف کرے کارنیلسی اس کے ساتھ ہنسی خوشی اپنی زندگی بسر کرے اور وہ سڑک پر کسی کار کے نیچے۔ نہیں یہ تخیل سخت بھیانک ہے۔ لیکن وہ کیا کرے۔ اس کے پاس وقت بہت تھوڑا ہے اس کے دوست؟ اس معاملہ میں کوئی بھی اس کی مدد نہیں کر سکتا لیکن اگر آج کارنیلسی کی شادی ہو گئی تو ——

اسے ایک چکر آیا اور اس کا دل بیٹھنے لگا۔ وہ ایک وحشی شیر کی طرح غرایا جو ایک شکاری کے مضبوط سلاخوں میں اچانک پھنس گیا ہو۔ اور اس کا کمزور شکاری پنجرے کے باہر کھڑا اس کی حالت پر ہنس رہا ہو۔

مایوسی اور بدحواسی کے عالم میں وہ ایک بجلی کے کھمبہ کا سہارا لیکر آنکھیں بند کر کے تھوڑی دیر کے لئے سستایا، معاً اس کے دل میں ایک خیال آیا اور وہ ایک لمحہ کے لئے سیدھا کھڑا ہو گیا۔ ایک ایسے خرگوش کی طرح جس کے تعاقب میں چند خونخوار شکاری کتے لگے ہوئے ہوں اور اس بدحواسی کے عالم میں اسے یک لخت سامنے ایک ایسا غار مل جائے جس میں وہ پناہ لے سکتا ہو۔ اس نے اطمینان کا ایک سانس لیا اور چاروں طرف نظر دوڑانے کے بعد ایک سمت کو دوڑ پڑا۔

میرا مقدس باپ اس نے بیساختہ کہا اور راستے کی گاڑیوں ٹکر سے بے نیاز ہو کر دوڑنے لگا۔ راستے کے لوگ اُسے حیرت کی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ بعض نے سمجھا یہ پاگل ہے اور اکثر یہ خیال کرنے لگے کہ وہ کوئی مجرم ہے جس کا پولیس تعاقب کر رہی ہے۔

وہ ضرور میری مدد کریگا۔ وہی میری مدد کر سکتا ہے۔ مقدس باپ مذہب کا رکن رکیں۔ اس کو روحانی اختیارات حاصل ہیں۔ وہ چاہے تو دم بھر میں نظام عالم کو تہ و بالا کر دے۔ اس کے لئے یہ کام نہایت معمولی ہے میں اپنی کارنیلسی اسی سے لوں گا۔ وہ مجھے دے سکتا ہے اُسے افسوس تھا کہ وہ کارنیلسی سے ملنے کی بجائے سیدھا اسی کے پاس کیوں نہ گیا۔ اگر گیا ہوتا تو کارنیلسی اسے اس قسم کا تلخ جواب نہ دیتی۔ ایک ایسے ملاح کی طرح جس کی کشتی طوفان میں غرق ہو گئی ہو اور سارا دن ہاتھ پیر مارنے کے بعد شام کے وقت اُسے سمندر کے ساحل کی حسین اور تسکین دہ روشنیاں نظر آنے لگیں۔ اس نے اپنی تمام طاقتوں کو جمع کیا اور دوڑتا چلا گیا۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھے مقدس باپ کی خوشنودی حاصل ہے۔ ورنہ اگر مجھے اس کی درگاہ میں شرف باریابی حاصل نہ ہو چکا ہوتا تو آج میں کس اُمید پر اس کے پاس اپنی التجا لے جاتا۔

کچھ عرصہ کے بعد اس نے اپنے آپ کو مقدس باپ کے بنگلہ کے سامنے دیکھا۔ دربانوں نے اسے دُور سے اس حالت میں آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ وہ کسی سخت تکلیف میں ہے لیکن انہیں اس پر تعجب ہوا کیونکہ مقدس باپ کے پاس کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ پریشاں حال لوگ آتے تھے۔

وہ دروازہ پر آ کر رک گیا اور زور سے پکارا: "مقدس باپ مقدس باپ!"

چلے آؤ، اندر سے ایک دھیمی بارعب اور پاکیزہ آواز آئی۔

ایک ایسے کسان کی طرح جو زمستاں کی کسی اندھیری رات میں کافی سفر طے کر لینے کے بعد اپنی جھونپڑی میں داخل ہو اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ مقدس باپ اپنے کمرے کے وسط میں ایک پلنگ پر جلوہ افروز تھا۔ کمرے کے اندر دروازوں اور کھڑکیوں پر پردوں کی موجودگی کی وجہ سے کمرے میں اندھیرا سا تھا۔ اس ظلمت خانے میں مقدس باپ کا پُرنور چہرہ اور سفید ریش اس کی وجاہت میں اضافہ کر رہی تھی۔ ۴۴

۴۴ میرے مقدس باپ! میں سخت تکلیف میں ہوں میری مدد کیجیے۔ اس نے اپنا سر مذہبی پیشوا کے قدموں میں رکھ دیا اور رونے لگا۔

خدا تمھیں تسکین دے گا۔ مقدس باپ نے اس کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

میری کارنیلسی مجھ سے بے وفائی کر رہی ہے آج وہ ایک اور سے شادی کر رہی ہے۔ آج ہی شام کو مقدس باپ! میں مر جاؤں گا میری کارنیلسی مجھے دلا دیجئے آپ کے لئے یہ بہت معمولی بات ہے"

میری طرف دیکھو، مقدس باپ نے دوبارہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"فرمایئے" اس نے اپنے سر کو اوپر اٹھایا اس کی آنکھوں میں اُمید و بیم کی کشمکش واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔

تمھیں وہ شخص ہو جسے خدائے عزوجل نے اپنے خاص کرم کے لئے منتخب کیا ہے۔ تم بڑے خوش نصیب ہو۔

تو مجھے میری کارنیلسی ——

نہیں، ابدی راحت کارنیلسی سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

لیکن مجھے تو میری کارنیلسی چاہیئے میں ابدی راحت کو کیا کروں گا۔

ایک معصوم بچے کی طرح تم اپنا فائدہ اور نقصان خود نہیں سمجھ سکتے۔ تمھیں کیا معلوم کہ ابدی راحت کیا ہوتی ہے تمھیں شکر کرنا چاہیئے کہ یہ سعادت تمھارے حصہ میں آئی۔

لیکن مقدس باپ! وقت بہت تھوڑا ہے۔ شام کے وقت ——

ٹھہرو! تمھارا آسمانوں پر انتظار ہو رہا ہے اور تم دنیا کے ناپاک جھگڑوں میں اپنا دماغ پریشان کر رہے ہو۔ اٹھو سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

مگر ——

اُٹھو کھڑے ہو جاؤ۔ مقدس باپ نے کڑک کر کہا۔

وہ کانپ گیا اور کھڑا ہو گیا۔

جانتے ہو یہ کیا ہے؟ مقدس باپ نے اپنے بغل سے ایک پستول نکالتے ہوئے کہا۔

یہ پستول ہے اس نے خوف و حیرت سے جواب دیا۔

"ہاں یہ پستول ہے اسے بوسہ دو اور لے لو۔ یہ تمھیں خدائے عزوجل کی طرف سے ملا ہے۔ ملک کا وزیر اعظم مذہب کا دشمن ہے۔ خدا اور اس کی بنائی ہوئی نیک روحوں کو اس کے خون کی ضرورت ہے۔ قدرت کا منشا ہے کہ یہ کام تمھارے ہاتھوں انجام ہو۔ اسی طاقت نے تمھیں میرے پاس بھیجا ہے۔ وہ نابکار پرسوں اسی شہر میں ایک کھلے جلسے میں تقریر کرے گا۔ وہیں تم اُسے:

نہیں نہیں مقدس باپ مجھ سے یہ نہ ہو سکیگا۔

خاموش رہو۔ مذہبی پیشوا نے درشت ہو کر کہا خدا کی مرضی کی خلاف ورزی کرنا جانتے ہو کیا ہو گا زمین پھٹ جائے گی اس میں سے لاوا نکلے گا اور چاروں طرف سے تمھیں گھیرے گا۔ جہنم۔ ابدی جہنم۔

پناہ! مقدس باپ پناہ! وہ لرز رہا تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر دھر لیے۔ لیکن اس خدمت کے لئے میں کیوں منتخب کیا گیا"

اس لئے کہ خدا تم پر مہربان ہے۔ وہ تمھیں ابدی راحت دینا چاہتا ہے۔ اس پستول کو لو۔

رحم کرو مقدس باپ۔

نہیں لیتے؟ مقدس باپ نے چلا کر کہا اور اپنی آستینوں کو چڑھا کر ہاتھ اوپر اٹھائے۔ اپنے لیے قہر الٰہی کے لیے تیار کرو۔

نہیں نہیں مقدس باپ۔ میں احکام الٰہی کی تعمیل کروں گا۔

وہ مقدس باپ کے قدموں سے لپٹ گیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

یاد رکھو اگر تم ذرہ بھر بھی عذر کرو گے یا اس کا خیال بھی تمھارے دل میں آیا تو تمھیں آگ لگ جائے گی۔

نہیں میں غداری نہیں کروں گا۔ اس نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔

میں تمھیں ابدی راحت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ حوریں تمھارا انتظار کر رہی ہیں تم جنت میں حکومت کرو گے اور کارنیلسی سے کہیں زیادہ۔

آہ کارنیلسی —— اس نے آہستہ سے کہا۔

گھبراؤ مت بیٹا یہ دو دن کی بات ہے پھر تمھیں سکون ابدی میسر ہو گا۔ مذہبی خطبوں میں تمھارا نام دہرایا جائیگا۔ تم پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں گی۔

مقدس باپ نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ لو یہ پستول۔

اس نے پستول کو چوم کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

اب جاؤ میرے بیٹے۔ اور ہاں اس کو کوٹ کے اندر اچھی طرح سے چھپا لینا کیونکہ پولیس ہر شخص کو مشتبہ نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ مذہبی پیشوا نے نرم لہجے میں کہا۔ پرسوں۔ چار بجے شام" وہ باہر نکلا۔ دربانوں نے پُرمعنی انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ گویا وہ کہہ رہے تھے۔ دیکھا مقدس باپ نے اس شخص کا سارا دُکھ دور کر دیا ہے۔

اس کے پاؤں بوجھل ہو رہے تھے اور وہ شام کے وقت نہر کی رو میں بہنے والے شیشم کے ایک سوکھے ہوئے تنہا پتے کی طرح اپنے دل ہی دل میں باتیں کرتا ہوا جا رہا تھا اور اسے معلوم نہ تھا کہ اس کی منزل کہاں ہے۔

آہ خدایا تو نے ابدی راحت کے لئے مجھے ہی کیوں پسند کیا۔ تیری دنیا کے لیے لوگ کس قدر خوش و خرم چل پھر رہے ہیں۔ ان سب میں مجھ سا بدنصیب اور نامراد کوئی نہیں۔ کیا تو اپنا قادر مطلق ہونے پر بھی اپنے دشمن وزیر اعظم کی جان خود نہیں لے سکتا۔ اور اس کے لیے تجھے مجھ سے ستم رسیدہ انسان کی خدمت کی ضرورت ہے۔ یا وہ آگ جو مجھے تیرے حکم کی نافرمانی کرنے پر تباہ کر جلا سکتی ہے اس ظالم اور بدبخت وزیر اعظم کو بھسم نہیں کر سکتی۔ یا کیا واقعی مجھے ان لوگوں کو اذیت دینے میں لطف آتا ہے۔ جو تیرے دامن کو پکڑ کر پناہ لیں۔ بار الٰہا اگر میں دنیا کے مظالم سے تنگ آ کر تیری امداد کا خواہاں نہ ہوتا اور اس کے لیے تیرے بنائے ہوئے مذہبی پیشوا کے پاس نہ جاتا تو تو مجھے اس خدمت پر کس طرح مجبور کر سکتا تھا۔ کیا میرا صرف یہی قصور ہے کہ میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں۔ تیرے احکام کی پیروی کرتے ہوئے تیرے مقدس پیشوا کی عزت اور اطاعت کرتا ہوں۔ بجلی کی روشنیوں میں یہ مسکراتے ہوئے چہرے! خدایا ان میں سے اکثر لوگ ایسے ہیں جو تیری بتائی ہوئی ہدایات کی کھلم کھلا توہین کرتے ہیں تیرے مقدس پیشواؤں کو جانتے بھی نہیں۔ پھر بھی تجھے ان کو دُکھ دینا منظور نہیں۔ اگر ہے تو مجھے جو تجھ سے ڈرتا ہوں۔ اے خدا تو منصف و عادل ہے۔ کارنیلسی آج اپنے شوہر کے ساتھ جلسہ عقد میں مسکراتی ہوئی پھر رہی ہو گی۔ اور میں پرسوں پھانسی پر لٹکایا جاؤں گا۔ میرے مالک میں نے تیری کونسی خطا کی ہے۔ کیا تجھے اپنی مطلب براری کے لیے بے کسوں اور ناتوانوں کے خون کی ضرورت ہے؟"

اُسے دنیا بالکل اجنبی معلوم ہو رہی تھی اور وہ بجلیوں کی روشنیوں میں پُرنور سڑکوں پر بھی چلتا ہوا یہ محسوس کر رہا تھا جیسے وہ اندھیرے میں کسی ایسے زینے سے اُتر رہا ہے جس سے اس کا گذر کبھی نہیں ہوا۔ راستے میں ایک شخص نے اُسے اس کے نام سے پکارا۔ دوسرے کے قہقہے کی آواز آئی جانتے ہو حضرت کی محبوبہ کسی اور سے شادی کر رہی ہے۔ یہ چوٹ اسے بہت سخت پڑی۔ مگر اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور چلتا رہا۔

تیسرے دن جب حکومت کا وزیر اعظم ایک جلسہ میں لوگوں کو باغیوں کی کارستانیوں سے آگاہ کر رہا تھا۔ ایک شخص اس مجمع میں اس کی جان لینے کی ناکام کوشش کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف سخت نفرت تھی اور وہ اسے حقارت اور عتاب کی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

وزیر اعظم نے پکار کر کہا۔ لوگو! یہ حکومت کا باغی ہے۔ اسے کل شہر کے صدر دروازے پر پھانسی دی جائے گی۔

ملزم چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

لوگو مجھے چھڑا لو۔ مجھے ابدی راحت نہیں چاہئے مجھے اسی دنیا کی راحت لینے دو۔

مسٹر چرچل سے سر سکندر کی ملاقات

نئی دہلی ۱۹۔ اگست۔ آج نئی دہلی سے ایک سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ مصر میں مسٹر چرچل اور پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں میں بہت دیر تک بات چیت ہوئی۔

مسٹر چرچل نے مصر کے بڑے وزیر نحاس پاشا کے ساتھ کھانا کھایا اور شاہ فاروق سے بھی ملاقات کی۔ اس کے علاوہ آپ نے اور بہت سے لوگوں کی ملاقات کی۔

وائسرائے ہند کے نام مہاتما گاندھی کا اہم مراسلہ

نئی دہلی - ۲۰ اگست - معاصر سٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے وائسرائے ہند کو ایک خط بھیجا ہے جس میں کانگریس کے نظریہ کی وضاحت کی گئی ہے اور وائسرائے کی ایگزیکیوٹو کونسل کے ریزولیوشن کے چند پہلوؤں پر اعتراض کیا ہے۔ اس میں مہاتما گاندھی نے وائسرائے کی ایگزیکیوٹو کونسل کے ریزولیوشن کے اس حصہ کا خاص طور پر جواب دیا ہے جو سول نافرمانی کی دھمکی کے خلاف ہے۔ وائسرائے ہند کے جواب کی جلد ہی اُمید کی جاتی ہے۔ سیاسی حلقوں میں اس خط وکتابت سے کوئی کامیاب نتیجہ نکلنے کی بہت کم اُمید ہے لیکن یہ سوال پھر بھی باقی رہتا ہے کہ کیا کوئی تعمیری ہاتھ بڑھایا جائے گا کیونکہ اب اجتماعی تشدد بہت کچھ قابو میں آچکا ہے۔ آیندہ ہفتہ کے حالات کا دلچسپی سے انتظار کیا جارہا ہے۔ مسٹر۔ اے آر ڈی ٹاٹا اہم مشورے کے لئے یہاں آئے ہیں۔

اتحادی کاکیشیا میں لڑینگے؟

واشنگٹن - ۱۹ اگست - امریکہ میں ریڈیو پر رائے زنی کرنے والے مبصروں کا خیال ہے مشرق وسطیٰ میں برطانی کمانڈروں کی تبدیلی اس امر کا پیش خیمہ ہے کہ اتحادی کاکیشیا میں روس کی مدد کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ کچھ مبصروں کا خیال ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کمانڈروں کی تبدیلی مسٹر چرچل کے دورہ کا نتیجہ ہے اور مصر میں امریکہ کی فوج کے پہونچ جانے سے یہ مطلب لیا جارہا ہے کہ اتحادی حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

ماسکو کی ملاقات پر رائے ظاہر کرتے ہوئے مبصروں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں بہت اہم واقعہ پیش آنے والا ہے اور ممکن ہے کہ اتحادی کاکیشیا میں روس کی مدد کریں۔

بلانوٹس مل بند کرنے کی ممانعت

نئی دہلی - ۲۰ اگست - حکومت ہند نے ایک حکم جاری کیا ہے جسکی رو سے چودہ روز کے نوٹس کے بغیر کارخانے بند کرنے کو بھی خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ۶ مارچ ۱۹۴۲ء کو ایک ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت شائع کیا گیا تھا جس کی رو سے بغیر نوٹس کے ہڑتال کرنا خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔ اس وقت یہ ضروری نہیں سمجھا گیا کہ کارخانے بند کرنے کو بھی خلاف قانون قرار دیا جائے۔ لیکن حکومت کا ہمیشہ یہ ارادہ رہا ہے کہ ہڑتالوں اور کارخانے بند کرنے کو ایک ہی پیمانہ پر رکھا جائے۔ قاعدہ ۸۱ الف کی رو سے ایسا حکم ہڑتال اور کارخانے بند کرنے دونوں کے متعلق جاری کیا جاسکتا ہے۔ بس ابتدائی حکم کی جگہ ایسا حکم جاری کر دیا گیا ہے جس کا اطلاق ہڑتال اور کارخانے بند کرنے پر یکساں ہوگا۔ چودہ روز کے نوٹس کے بغیر یا مصالحت ہونے سے دو مہینہ گذر جانے سے پہلے ناجائز ہوگا۔ لیکن جب کبھی ہڑتال ایک شرط کے ساتھ شروع ہو تو کارخانہ بند کرنے کے لئے کسی سابق نوٹس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس صورت میں مالک کارخانہ کو چاہیئے کہ تین دن کے اندر افسران متعلقہ کو اطلاع دے۔

صدر کانگریس کی پیشکش

(بمبئی ۱۹ اگست) مہاتما گاندھی نے بمبئی کے مسلمان شہری کو خط میں لکھا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے مسلم لیگ کو جو پیشکش کی تھی وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ تھی اور کانگریس کو اسمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ برطانی حکومت کو آج جتنی طاقت حاصل ہے وہ سب مسلم لیگ کو منتقل کر دے نہ صرف یہ کہ کانگریس مسلم لیگ کی بنائی ہوئی کسی حکومت میں مداخلت نہ کریگی بلکہ ایسی حکومت کو چلانے میں مدد دیگی۔ گرفتاری سے تھوڑی دیر پہلے اس مسلم شہری نے مہاتما جی سے بات چیت کی تھی اور مسٹر مہادیو ڈیسائی نے اسے تحریری صورت میں نوٹ کرایا تھا۔

آج مولانا ابوالکلام آزاد کے اس بیان کے متعلق جو ہندوستان کی حکومت مسلم لیگ کو سپرد کرنے کے متعلق تھا میری اور مسٹر مہادیو ڈیسائی کی دوستانہ بات چیت ہوئی یہ بات مفاد عامہ میں ہوگی کہ اس مسئلہ کو واضح کیا جائے۔ میں نے مہادیو ڈیسائی سے گفتگو کے بعد اس بارے میں مسٹر جناح سے بات چیت کی اور مسٹر جناح نے کہا کہ میں ہر مسئلہ کی پیشکش پر توجہ کے ساتھ غور کروں گا۔ پہلے وہ اس پیشکش کے بارے میں شدید بیانی سے کام لے چکے ہیں لیکن اگر انہیں نیک نیتی کا یقین ہو جائے تو وہ خوشی سے اپنا بیان واپس لے لیں گے اور افسوس ظاہر کریں گے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ بات بہت معقول ہے۔

آپ کے اس خط کے حوالہ سے جس میں آپ نے قائداعظم سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا ہے میں صاف صاف طریقہ پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جب میں نے "ہریجن" کے ایک مضمون میں مولانا آزاد کی پیشکش دہرائی تھی تو وہ ہر معنی میں ایک سنجیدہ پیشکش تھی۔ اور میں اسے آپ کی اطلاع کے لئے ایک بار پھر دہراتا ہوں شرط یہ ہے کہ بغیر کسی پس وپیش کے فوری آزادی کامل کے مطالبے میں مسلم لیگ کانگریس کا ساتھ دے۔ اور یہ شرط بھی ہے کہ آزاد ہندوستان اتحادی فوجوں کو محوری حملہ آوروں کے مقابلے کی اجازت دیگا اور اس طرح پر چین اور روس کی امداد کرے گا۔ کانگریس کو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ برطانی حکومت کو آج تمام ہندوستان میں نظم و نسق کے جو اختیارات حاصل ہے وہ مسلم لیگ کو منتقل کر دے اور اس میں ہندی ہند بھی شامل ہو۔ کانگریس نہ صرف مسلم لیگ کی بنائی ہوئی ایسی حکومت میں مداخلت نہ کرے گی بلکہ آزادانہ نظم ونسق چلانے میں اسے امداد دیگی یہ پیشکش مکمل خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ ہے*

* میں آپ کے نوٹ کے اس عاقلانہ جواب میں اس پیشکش کے تمام پہلوؤں اور اس کے دور رس نتیجوں پر تبصرہ نہیں کرسکتا آپکو اختیار ہے کہ یہ خط قائداعظم کو ۳

۳- یا کسی ایسے شخص کو دکھا دیں جو ہندوستان کی فوری آزادی میں اور آزاد ہندوستان میں دلچسپی رکھتا ہو۔ ۴

۴- یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہو جانے کے بعد مہاتما گاندھی اس بارہ میں مسٹر جناح کو ایک باضابطہ خط بھیجنے والے تھے۔

ضروری اطلاع

گورنمنٹ اور پبلک کی آگاہی کے لئے حسب ذیل باتیں لکھتا ہوں:-

(۱) گرانٹ انیڈ ایڈ فارم ۱۹۴۲ء سے امدادی اسکولوں کیلئے منظور ہوچکا ہے جسکو میونسپل بورڈ اور گورنمنٹ نے بھی منظور کرلیا ہے۔ میونسپل بورڈ کانپور کو توجہ دلائی جاتی ہے ماسٹر بی۔ ٹی ایم سعید عرصہ پانچ ماہ سے سخت بیمار ہیں جو اون کے پاس فارم تھے وہ اسکول کالج کو فروخت کر دیتے ہیں بوجہ کاغذ کے نہ ہونے کے اور بیمار ہو جانے سے عرصہ گذر گیا ہے وہ انتظام کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں کچھ وقت تک دوسرا انتظام نہ ہو سکے ۱۵ ستمبر ۱۹۴۲ء تک چھپکر طیار ہو جائیں گے لوکل فنڈ اکزامنر نے بھی اتفاق کیا ہے۔

(۲) یہ شخص ماسٹر بی ٹی ایم سعید ہے جنہوں نے پبلک اور گورنمنٹ کی خدمت کی ہے۔ جس کا ثبوت اونکے پاس موجود ہے۔ گو کہ یہ بہت غریب آدمی ہے لیکن ہر دلعزیز ہے۔

ماسٹر بی۔ ٹی۔ ایم سعید

لکھنیاں بازار حوض والہ مکان

کانپور

مولانا حسرت موہانی کا احتجاجی تار

حیدرآباد دکن (بذریعہ ڈاک) مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے جلسہ کے موقعہ پر مولانا حسرت موہانی نے مسٹر جناح کو ایک تار دے کر کہا ہے کہ آپ نے مہاتما گاندھی پر جو حملے کئے ہیں وہ قطعاً ناروا ہیں۔ گاندھی جی محض اس ستمرات پاکستان کے حامی نہیں جو آپ کے اور راجہ جی کے درمیان طے پایا ہے نہ کہ اس آزاد پاکستان کے جو ہندی وفاقی جمہوریتوں کی یونین کے متعلق [illegible]

کانگریس کمیٹی نے حال میں جو تجویز منظور کی ہے اس میں ایسے وفاقی دستور اساسی کو قبول کر لیا گیا ہے جس میں وفاقی اجزاء پورے طور پر آزاد ہوں گے اور انہیں مالیتی اختیارات بھی حاصل ہوں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسمیں ذکر صوبوں کا نہیں ہے بلکہ اجزاء کا ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ یونین پانچ اجزاء پر مشتمل ہوگی جس میں مشرقی و مغربی ہندوستان کی دو پاکستانی جمہوریتیں بھی شامل ہوں گی۔

مہربانی کرکے میرے نقطہ نظر کی وضاحت ورکنگ کمیٹی کے سامنے کر دیجئے۔ مجھے امید ہے کہ گاندھی جی کی تحریک آزادی کے متعلق مسلم لیگ اپنے طرز عمل کو تبدیل کر دے گی۔

شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ

پشاور ۱۷ اگست شراب کی دوکانوں پر خان عبدالغفار خاں کے حکم سے جو پکٹنگ شروع ہوا تھا وہ اب نوشہرہ تک پھیل گیا ہے۔ خدائی خدمتگار پُرامن طریقہ پر پکٹنگ کر رہے ہیں

فرانس پر انگریزی فوجوں کا چھاپہ

لنڈن - ۱۹ اگست برطانیہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کی فوجوں نے فرانس کے ہتھیائے ہوئے علاقہ پر چھاپا مارا۔ ابھی تک اس حملہ کا پورا حال معلوم نہیں ہوا۔ آج برطانیہ نے اہل فرانس کے نام ایک اپیل بھی کی ہے۔ جسمیں کہا گیا ہے کہ وہ برطانی فوجوں کا ہاتھ بٹائیں۔

انگلینڈ پر ہوائی حملہ

لنڈن - ۱۸ اگست - کل رات جرمنی کے چند ہوائی جہاز ساحل کو پار کرکے انگلینڈ پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک نیچے گرا دیا گیا۔ جرمن ہوائی جہازوں نے کہیں کہیں بم گرائے اس سے کچھ نقصان ہوا۔

دوسرے مورچہ کی اسکیم پر غور

لنڈن - رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ موسیو اسٹالن اور مسٹر چرچل کے درمیان ماسکو میں جو بات چیت ہوئی اس میں جرمنی کے خلاف دوسرا مورچہ لگانے کی اسکیم پر غور کیا گیا۔ اس مسئلہ سے روس کو جتنی دلچسپی ہے اتنی ہی دلچسپی امریکہ اور برطانیہ کو ہے۔

مدراس کے اخبارات بند

مدراس - ۱۸ اگست "انڈین ایکسپریس" اس سے ملحقہ ورنیکولر اخبار "دھینا منی" "اندھرا پربھا" اور "فری پریس" اس سے ملحقہ اخبار "بھارتی دیوی" نے حکومت کی جابرانہ پالیسی کے خلاف بطور پروٹسٹ کل سے اشاعت بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر چرچل العالمین کے مورچہ پر

قاہرہ - ۱۹ اگست مسٹر چرچل نے مغربی ریگستان * کا دورہ کیا۔ اور العالمین کے مورچہ پر گئے اور وہاں ایک روز رہے۔

ترو تازہ بنانے والی

ہر طرح کے دماغی یا جسمانی کام کرنے کے بعد آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ چائے کی ایک پیالی۔ تاکہ آپ کی ذائع طاقت حاصل ہو۔ اور آپ تروتازگی محسوس کریں۔ خواہ دن گرم ہو یا سرد۔

چائے ہی بلاشبہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے آپ اطمینان حاصل کرتے ہیں اور صحیح معنوں میں یہ آپ کو خوش وخرم رکھتی ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے: تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے پینے کی چیز

IK 148V

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جا کوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 328

تب میری بیوی نے میرے واسطے کرشین سالٹ کی ایک شیشی خریدی
اور میں نے اسکو صبح کیوقت چار کیساتھ پینا شروع کیا مجھے تعجب ہوا
کہ اس روز مجھ پر صفرہ کا کوئی حملہ نہیں ہوا۔
کرشین چھ سالٹ کا مجموعہ ہے جو جسمانی اعضا
کا کام درست کر دیتا ہے ان میں سے چند سالٹ جاں
بخش عرقوں کو بڑھاتے ہیں کھانا ہضم کرنے میں مدد کرتے ہیں
کرشین کے متعلق کوئی راز پنہاں نہیں ہے
یہ سائنس کے خالص اصولوں کے مطابق کام کرتا ہے۔
آپ بھی اس کو اپنے
سے مفید ثابت کر سکتے
ہیں

کسی دوا خانہ یا دکان سے
کرشین کی ایک شیشی
آج ہی خرید لیجئے
KRUSCHEN
SALTS

ایران کا جنرل گولی سے ہلاک

طہران۔ ۲۳۔ اگست۔ ایران کے فوجی افسروں کے اسکول کا انسپکٹر جنرل گولی مار کر اڑا دیا گیا۔

میں شہنشاہ بابر ہوں

ناگپور (بذریعہ ڈاک) ضلع چاندا کے ایک گاؤں ہولا میں ایک چھ سالہ مسلم بچہ بہت تیزی اور صفائی سے فارسی بولتا ہے اور اپنے کو شہنشاہ بابر (اکبر اعظم کا دادا) کہتا ہے قرب و جوار کے ہندو مسلمانوں کے لئے یہ بچہ بڑے عجب و حیرت کا سبب بن گیا ہے۔

موجودہ حالت کے متعلق پریذیڈنٹ روزویلٹ کو اطلاع دیں گے۔ امریکن ذریعوں سے خبریں انھیں اب بھی پہونچتی رہتی ہیں۔

عراق جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا

بغداد ۲۳۔ اگست۔ جنرل نوری وزیراعظم عراق نے کہا کہ اگر جرمن افواج کاکیشیا پار کر کے جنوب کی طرف بڑھیں اور ہماری سرحد پر پہونچیں تو ہم جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیں گے اور اتحادیوں کی مدد کریں گے۔ عراق کو ترکی سے امید ہے کہ وہ اپنی حدود پر حملہ برداشت نہیں کرے گا۔ آپ نے مصر کے متعلق کہا کہ جون کے حالات تشویشناک ہیں شاید کوئی غلطی ہو گئی ہو لیکن فوجی مہموں میں ایسی غلطیاں ہوا ہی کرتی ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں نیا فوجی انتظام

لنڈن۔ ۲۴۔ اگست۔ مشرق وسطیٰ میں نیا فوجی انتظام قائم ہو گیا ہے۔ اب تک نویں اور دسویں فوج کی کمان بھی جنرل آکن لیک کے ہاتھوں میں تھی اب یہ انتظام کیا گیا ہے کہ مصر میں آٹھویں فوج کی کمان جنرل الیگزینڈر سنبھالیں گے جو برما میں برطانوی فوجوں کے کمانڈر تھے اور دسویں فوج جو ایران میں ہے اس کے انچارج جنرل ولسن ہوں گے۔ ضابطہ کے طور پر اس کی منظوری شاہ ایران نے دیدی ہے۔

حکومت برازیل کا اعلان

لنڈن ۲۳۔ اگست۔ برازیل نے اٹلی اور جرمنی کی جارحانہ قوموں کے خلاف حالت جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں ملک جنگی کاروائیاں کر چکے ہیں ان دونوں ملکوں کو اس سلسلہ میں ایک سیاسی مراسلہ مناسب ذریعہ سے بھیجا جا چکا ہے۔ ارجنٹائن اور اوروگوے کو برازیل کی حکومت سے یہ اطلاع پہلے ہی مل چکی ہے اور انوں نے اس کا اعلان کر دیا ہے۔ برازیل کے اس اعلان میں جاپان شامل نہیں ہے لیکن محوری طاقتوں میں جو معاہدہ ہے اس کی رو سے جاپان خود برازیل کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا اس صورت میں بدلے کے طور پر برازیل بھی جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔

انگریز ہندوستان سے نہ جائیں گے

لنڈن۔ ۲۳۔ اگست۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے اخبار "نیویارک ٹائمز" کے لئے ایک خاص مضمون لکھا ہے۔ جس میں وہ کہتے ہیں کہ آج ہندوستان سے انگریزوں کے چلے جانے کے یہ معنی ہوں گے کہ وہ ملک کو بغیر کسی آئین یا حکومت کے چھوڑ کر چل دئے۔ یہاں توسیع نخ طوائف الملوکی کا دور دورہ ہو جائے گا اور جاپان کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی حقیقی ترغیب ہو گی اس سے ہر یوروپین۔ امریکن اور چینی سیاسی اور سویلین کی جان خطرے میں پڑ جائے گی مجھے اہل ہند کی اس خواہش کا پوری طرح احساس ہے اور اس سے ہمدردی ہے کہ وہ اپنے لئے حکومت خود اختیاری چاہتے ہیں لیکن وہ جاپانیوں یا کسی محوری طاقت کے داخلہ سے خود مختاری حاصل نہ کر سکیں گے پہلے تو اتحادی قوموں کو لڑائی فتح کرنی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کی اکثریت کو اس حقیقت کا پورا احساس ہے۔ سر کرپس اس بیان میں آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں موجودہ حالت کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اتحادی قوموں کی جنگ آزادی کے ایک نازک مرحلہ پر مسٹر گاندھی نے کانگریس پارٹی کو یہ ترغیب دی کہ وہ ناقابل قبول مطالبے کرے اور سول نافرمانی کی دھمکی دے جس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ دشمن کو تسکین پہونچے اور حوصلہ افزائی ہو۔

اگرچہ حکومت برطانیہ نے حکومت ہند کو اس کارروائی کے لئے جو وہ اختیار کر رہی ہے پوری آزادی دیدی ہے۔ لیکن یہ بغیر کسی انتقامی جذبہ کے اور تلخی پیدا کرنے کی خواہش کے بغیر کیا گیا ہے۔ حکومت برطانیہ نے وائسرائے ہند اور ان کی کونسل کی پشت پناہی اس لئے کی ہے کہ ہندوستان میں کوشش جنگ کو کامیابی سے چلانے کے لئے امن و قانون کا قیام سب سے زیادہ ضروری ہے اور جاپان پر حملہ کے لئے بھی یہ ضروری ہے جو اتحادی قوموں کے ہندوستانی اڈے سے ہی ہو سکتا ہے۔ جن ہندوستانیوں کا کسی خاص پارٹی سے تعلق نہیں ہے اور جو ہندوستان کی آدھی آبادی سے کہیں زیادہ ہیں یہ نہیں چاہتے کہ انگریز ہندوستان سے چلے جائیں۔

عراق کے نئے نوٹ

بغداد۔ ۲۳۔ اگست۔ ایک شاہی فرمان شائع ہوا ہے جس میں ایک آدھے اور چوتھائی دینار کے جدید نوٹ شائع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان نوٹوں پر ہز مجسٹی سلطان کی تصویر بنی ہو گی۔

تین سو کمیونسٹوں کی رہائی

کلکتہ ۲۳۔ اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے ایک حکم کی رو سے صوبہ میں تقریباً تین سو کمیونسٹوں کو چھوڑ دیا ہے

وہ تمہارے دشمن کے الفاظ ہیں
جن کا مقصد صرف تمھیں دھوکا دینا ہے
جاپانی اپنے الفاظ سے جتنا تمھیں مرعوب اور خوف زدہ کر سکیں گے
اتنا ہی ان کو تم پر تمہاری جائداد اور مال و متاع پر قبضہ کرنے میں
آسانی ہو گی۔

افواہوں پر کان مت دھرو!

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ
قایم کرو!

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس قومی مطالبے کے حق میں

سرینگر۔ ۲۲۔ اگست جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے ہندوستان کی موجودہ صورت حالات کے متعلق ایک بیان اخبارات کے نام جاری کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ کوئی معقول پسند آدمی ہندوستان کی آزادی کے حق سے انکار نہیں کر سکتا۔ برطانیہ نے اس حق کو تسلیم کر لیا ہے۔ مگر اس کا کہنا ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد اس کا عمل درآمد ہو گا۔ اس کمیٹی کی رائے میں کانگریس کا فوری آزادی کا مطالبہ بالکل جائز ہے۔ اس مطالبہ کا بنیادی مقصد جیسا کہ کانگریس کے ریزولیوشن میں بیان کیا گیا ہے اور جیسا مہاتما گاندھی۔ مولانا ابوالکلام آزاد، پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے کانگریسی لیڈروں نے واضح کیا ہے اس آزادی کامل کو ہندوستان کے بچاؤ کے لئے استعمال کرنا ہے۔

ہندوستان کی آزادی اس لئے ضروری ہے کہ آزاد ہندوستان ہی اتحادی قوموں کی کوشش جنگ میں برابر کا حصہ دار ہو سکتا ہے۔ آزاد ہونے پر ۴۰ کروڑ انسانوں کے تمام اخلاقی اور مادی وسائل اتحادی قوموں کی کوشش جنگ کے لئے منظم ہو سکیں گے اور فیسزم کی شکست یقینی ہو جائیگی۔ جموں و کشمیر میں ۲۵۔ اگست کو قومی دن منایا جائے گا۔

یو۔پی میں فوجداری عدالتوں کا نیا آرڈیننس

لکھنؤ۔ ۲۰۔ اگست۔ اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر یو۔پی نے خاص فوجداری عدالتوں کے اس آرڈیننس کا تمام یو۔پی پر اطلاق کر دیا ہے جو کہ ۱۰ر جنوری ۱۹۴۲ء کے یو۔پی گزٹ میں شائع ہوا تھا۔ اس آرڈیننس کے مطابق مختلف قسم کی خاص فوجداری عدالتیں قائم کی جائیں گی جن میں تیزی کے ساتھ مقدموں کی سماعت ہو سکے گی اور جن میں اپیل کا حق محدود ہو گا اس آرڈیننس کے ماتحت تمام سشن جج، ایڈیشنل جج اور اسسٹنٹ سشن جج جن کو کم سے کم ۲ سال قید کی سزا کا حکم ہے سپیشل جج مقرر کئے گئے ہیں وہ تعزیرات ہند کے چیپٹر نمبر ۵، ۶، ۸، ۱۲، ۱۶، ۱۷ کے ماتحت اور ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ اور رولز کے ماتحت جرائم کی سماعت کر سکیں گے اوّل درجہ کے سپیشل مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں وہ ان مقدموں کی سماعت کر سکتے ہیں جن میں سزائے موت نہیں ہے سپیشل مجسٹریٹ سزائے موت اور سات سال سے زیادہ دریائے عبور شور کی سزا کے سوائے اور سزا دے سکتے ہیں۔ اول درجہ اور دوم درجہ کے مجسٹریٹوں کو مقدموں کی سرسری سماعت کے متعلق اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔

شاندار چوتھا ہفتہ
ہندوستان کے پاکباز اور نیک انسان کی داستان حیات
ہندو مسلم اتحاد کیلئے ایک لاجواب درس
سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں
روزانہ ایک شو ۵½ بجے شام
جمعہ ۲۹ر اگست ۱۹۴۲ء سے
یونٹی پروڈکشن کا لاجواب شاہکار
کبیر اعظم صاحب کبیر
آپ کا قول ہے! آدم کی اولاد خدا کی تجلیوں کا ایک جلوہ ہے اور یہ جلوہ نور بن کر خدا کی تجلیوں میں مل جائے گا۔
خاص اداکار:- مس نتاب۔ پدما دیوی۔ مظہر خاں۔ بھارت بھوشن
اس لاجواب اور بہترین تصویر کو مع اہل و عیال بچوں کے تشریف لاکر دیکھئے!

شاندار ——— تیسرا ——— ہفتہ
اپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
ٹمنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
جمعہ ۲۹ر اگست ۱۹۴۲ء سے
ایک دلکش اور ولولہ انگیز ڈرامہ
تماشہ
خاص اداکار
سردار اختر۔ اُرمیلا۔ گوپی۔
ایک بہترین تماشہ ہے تشریف لاکر ملاحظہ کیجئے!

ریویو

یاران میکدہ

ازجناب عبدالشکور صاحب بی۔اے۔بی ٹی علیگ سایز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۱۵۱ صفحے کاغذ کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت ۱۲ ار۔ مکتبہ جامعہ دہلی سے مل سکتی ہے۔

انسان کے عادات واخلاق کا نفسیاتی مطالعہ بہت دلچسپ چیز ہے اس کتاب میں مزاحیہ رنگ میں ایک درجن مختلف خصوصیات مختلف طبیعات اور عمر کے انسانوں کے کرداروں جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ ہر کردار کی جزئیات کی مصوری سے مصنف کی قوت مشاہدہ کا پتہ چلتا ہے ہر کردار کی نفسیات کا تجزیہ اشارتاً کردیا گیا ہے۔ کریکٹر صرف وہ لئے گئے ہیں جو عموماً سوسائٹی میں پائے جاتے ہیں۔ مزاحیہ رنگ میں بھی سنجیدگی اور متانت بدرجہ کمال موجود ہیں۔ یوں تو پڑھنے والا "آنکھ والا تیرے جوبے کا تماشہ دیکھے" سے شروع کرتا ہے اور پوری کتاب ختم کرکے چھوڑتا ہے لیکن مولوی صاحب پنڈت کے چہرے قابل دید ہیں "کالیخاں" صوری اور معنوی دونوں اعتبار سے لاجواب ہے۔ امید ہے کہ یاران میکدہ ادب شناس حلقوں میں ضرور پسند کیجائے گی۔

گرام سدھار

مصنفہ مولوی عبدالشکور صاحب ایم اے بی ٹی ۲۰×۳۰/۱۶ اسائز ضخامت ۱۲۰ صفحات قیمت ۶ر ملنے کا پتہ :۔ مکتبہ جامعہ دہلی لکھنؤ بمبئی۔

ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے اور یہاں کی آبادی کے اسّی فیصدی حصے کا دار و مدار کھیتی ہے لیکن بدقسمتی سے یہی مسئلہ سب سے پیچھے ڈالدیا گیا تھا۔ اب کچھ دنوں سے اس کی طرف توجہ کیجارہی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں کتابیں بھی شایع ہورہی ہیں یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اس کتاب میں دیہات سدھار کی مشکلات بیان کرکے حقیقی دیہات سدھار کے طریقے بتائے گئے ہیں اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ دیہاتی اسے اپنی تحریک سمجھیں۔ زمیندار اور کسان کے آئے دن پیش آنے والے معاملات آسان زبان میں حل کئے گئے ہیں۔ گرامیوں اور گرام سدھار والوں دونوں کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔

ضروری باتیں

ازجناب مولوی عبدالشکور صاحب ایم۔اے۔بی ٹی سائز ۲۰×۳۰/۱۶ حجم ۳۶ صفحات قیمت ۲ر مکتبہ جامعہ دہلی سے مل سکتی ہے۔

اس کتابچہ میں مصنف نے کسانوں اور زمینداروں کو بس ضروری باتیں بتائی ہیں اور انکے ساتھ ساتھ وہ باتیں جو اپنے ملک اور اپنے صوبے کے بارے میں کسان کو معلوم کرنا ضروری ہیں۔ وہ یہاں نہایت آسان زبان میں جمع کردی گئی ہیں۔ اس میں یوپی کے کسانوں کو بتایا گیا ہے کہ ان کا صوبہ کہاں ہے "صوبہ کی تاریخ" "صوبہ کی آب و ہوا" اور بارشیں اور اس کے شہر ریل کا سفر کی تفصیل پیش کی گئی ہیں ملک کا انتظام، محکمے، امداد باہمی اور کسان سے مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔

کوئلیشن پارٹی بنگال کا ریزولیوشن

پارٹی نے اس تلخی پر جو دونوں طرف سے بڑھ رہی ہے اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ اس سے ملک میں بدنظمی اور تباہی پھیل جائیگی اس لئے پارٹی نے برطانی حکومت سے اپیل کی کہ وہ فوراً ہی تمام کانگریسی لیڈروں کو رہا کرے اپنی طرف سے مفاہمت اور صلح کی پیشکش کرے جس سے موجودہ افسوسناک جمود ختم ہوجائے۔

پارٹی نے مسٹر فضل الحق وزیراعظم بنگال کی اس اپیل کی تعریف کی جو انہوں نے موجودہ سیاسی جمود کو ختم کرنے کے متعلق بنگال کے باشندوں۔ والسرائے برطانی وزیراعظم اور دنیا کی بڑی بڑی آزاد قوموں کی ذمہ دار اراکین سے کی ہے نیز پارٹی نے آپ سے اصرار کیا ہے کہ وہ اس خاطر خواہ حل ہونے تک اپنی کوششوں کو جاری رکھیں۔

کلکتہ ۱۸ اگست۔ آج بعد دوپہر اسمبلی ہاؤس میں بنگال لیجسلیچر کی پراگریسو کوئلیشن پارٹی کی ایک میٹنگ مسٹر فضل الحق وزیراعظم بنگال کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مہاتما گاندھی۔ مولانا آزاد اور دیگر کانگریسی لیڈروں کی گرفتاری سے ملک کی عام سیاسی صورت حالات کے متعلق پیدا شدہ ردعمل پر گہری فکر و تشویش کا ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اظہار کیا گیا۔ پارٹی گرفتاریوں کے سلسلہ میں حکومت کے طرز عمل پر جو اس نے گفت و شنید کا موقع نہ دیکر کی ہیں افسوس کا اظہار کیا اور اس سے پیدا شدہ حالات پر بھی اظہار ناپسندیدگی کیا۔ چونکہ اس سے جنگی کوششوں میں رخنہ پیدا ہوگا اور برطانیہ اور ہندوستان کے تعلقات بڑی حد تک کشیدہ ہوجائیں گے نیز ملک میں ایسے حالات پیدا ہوجائیں گے جن سے محوری طاقتوں کے منصوبوں کو تقویت ملے گی،

بنگال میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے پارٹی نے وزارت سے درخواست کی ہے کہ وہ پولیس کی زیادتیوں کے خلاف الزامات کی تحقیقات کرے اور پھر مناسب کارروائی کرے اس بات کو مانتے ہوئے کہ ملک میں حکومت ہند کی اس پالیسی کے خلاف جو اس نے سیاسی صورت حال کے سلسلہ میں اختیار کی ہے۔ بڑی بے اطمینانی موجود ہے نیز اس طریقہ کار سے جن لوگوں کو اختلاف ہے جو حکومت نے روا رکھا ہے مگر اس کے باوجود پارٹی کا یقین ہے کہ وزرا کے استعفول سے نتایج اور بھی خراب ہونگے اور استعفے پروگریسو کوئلیشن پارٹی کے اصولوں کے خلاف ہوں گے جن کے لئے کہ پارٹی وجود میں آئی ہے اور جن کے لئے پارٹی نے مشکل حالات کا بھی مقابلہ کیا ہے (۱۔پ)

مدراس یونیورسٹی کے نئے وائس چانسلر

مدراس ۱۹ اگست۔ ڈاکٹر ایم لکشمن سوامی ایار کو سر محمد عثمان کی جگہ مدراس یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کردیا گیا ہے یہ نشست سر محمد عثمان کے ایگزیکیوٹو کونسلر بن جانے سے خالی ہوئی ہے۔ (یو۔پ)

بنگال میں دفتر کے نئے اوقات

کلکتہ ۱۹ اگست۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ پہلی ستمبر سے جبکہ ہندوستان میں گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کردیجائیں گی حکومت کے دفتروں میں بھی گھڑیاں آگے کردیجائیں گی۔ اور دفتروں میں صبح ۱۰ بجے سے شام کے ۴½ بجے تک کام ہوا کرے گا۔ (۱۔پ)

ایڈیٹر سٹیٹسمین بری

کلکتہ ۲۰ اگست چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے مسٹر ہیم چندر ناگ ایڈیٹر ہندوستان سٹینڈرڈ کے دائر کئے ہوئے مقدمہ ہتک عزت میں مسٹر آرتھر مور ایڈیٹر سٹیٹسمین اور مسٹر بایرا پرنٹر و پبلشر اسٹیٹسمین کو بری کردیا یہ مقدمہ ۱۳ مارچ کے اسٹیٹسمین کی بنیاد پر چلایا گیا تھا۔ (۱۔پ)

امریکہ میں ملازمت حاصل کرسکینگے

نئی دہلی ۲۰ اگست امریکہ میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل نے خبر دی ہے کہ حکام امریکہ نے ان ہندوستانی طلبا کو جو اپنی تعلیم کا کورس چھوڑ چکے ہیں۔ لڑائی کے دوران میں امریکہ میں ملازمت حاصل کرنے کی اجازت دیدی ہے تعلیم پوری کرنے کے بعد ہندوستانی طلبا عام طور پر اپنے وطن کو واپس چلے آئیں گے۔ (۱۔پ)

حیدرآباد میں دیہات سدھار

حیدرآباد دکن (بذریعہ ڈاک) ریاست حیدرآباد دکن کی دیہات سدھار سوسائیٹوں کی ۱۹۴۱ء-۱۹۴۰ء کی رپورٹ شایع ہوئی ہے جس میں کہا ہے کہ ہر تعلقہ کے تجربہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ ان سوسائیٹوں کی اہمیت سمجھنے لگے ہیں زیادہ تر جگہوں پر تجربہ کامیاب رہا اور آس پاس کے لوگ بھی تجربہ کرنے کے لئے مشتاق ہیں چنانچہ کئی گاؤں میں رعایا کی درخواست پر کام شروع کیا گیا۔ اسی لئے زیادہ وسیع پیمانے پر عملدرآمد کرنے کا مسئلہ درپیش ہے ساتھ ہی ساتھ زراعتی محکمہ منتخب شدہ گاؤں میں جدید اور ترقی یافتہ پیمانہ پر زراعت کے مظاہرے کررہا ہے اس طرح یہ حلقہ وسیع ہوتا جائے گا دیہاتی ترقی کے گاؤں کی تعداد ایک سو بیس سے ایک سو ستائیس ہوگئی ہے اور متعلقہ آبادی ۳۵ ہزار سے ۳۷۸۰۰ ہوگئی ہے۔ (۱۔پ)

ریاست حیدرآباد کا نیا وقت

حیدرآباد (بذریعہ ڈاک) برطانی ہند کی طرح اس ریاست میں بھی پہلی ستمبر سے گھڑیوں کا وقت ایک گھنٹہ آگے کردیا جائے گا (۱۔پ)

ہندوستانی قیدیوں کیلئے سامان جارہا ہے

نئی دہلی۔ ۱۸ اگست۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں ہندوستان کے ایک بندرگاہ سے سٹی آف پیرس نامی جہاز یورپی ایشیا میں ہندوستانی اور ایشیائی قیدیوں کے لئے کئی ہزار ٹن سامان لیکر روانہ ہوگیا ہے۔ اس سامان میں سیکڑوں ٹن گھی، آٹا، منجمد دودھ، شکر شامل ہے اس جہاز میں ۳۵۰ جاپانی بھی سوار ہیں۔ (۱۔پ)

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے سر راماسوامی آیر کا استعفیٰ

نئی دہلی ۱۸ اگست:۔ وائسرائے ہاؤس سے اعلان کیا گیا ہے کہ آنریبل سر سی پی راما سوامی آیر نے جو حال ہی میں حکومت ہند کے محکمہ اطلاعات اور براڈکاسٹنگ کے عہدہ پر فایز ہوئے تھے۔ گورنر جنرل کو مطلع کیا گیا ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ انڈین نیشنل کانگریس کے رویہ کے متعلق اخبارات میں جو تجاویز اس وقت پیش کی گئی ہیں انکو نہایت سنجیدگی کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور گاندھی جی کی نسبت جو یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہندوستان کو جس میں ہندوستانیوں کا ہندوستان شامل ہے مسلم لیگ کو دیدیا جائے اس سے مجھے سخت تشویش اور انتشار ہے اور میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ اس چیز کے پیش نظر میں حکومت ہند کا ممبر رہنا پسند کرسکوں گا۔ میں یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ ریاستوں پر کوئی حرف آئے کیونکہ ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ میرے تعلقات عرصہ دراز سے بہت قریبی ہیں اور اب بھی میرے تعلقات ان سے بہت اچھے اور گہرے ہیں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ ان کی پوزیشن اور اقتدار کو کسی قسم کی دبکی کا سامنا کرنا پڑے۔

سر راما سوامی نے گورنر جنرل سے کہا ہے کہ وہ انہیں آزاد کردیں۔ تاکہ وہ آزادی کے ساتھ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے سکیں جسے وہ ایک نہایت اہم معاملہ خیال کرتے ہیں۔

سر سی پی نے اپنے استعفے میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں یہ چیز قطعی صاف طور پر ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ حکومت ہند نے آل انڈیا کانگریس کی تجویز سول نافرمانی کی تحریک کے بارے میں جو کارروائی اور جو پالیسی اختیار کی مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے کیونکہ میں بھی حکومت ہند کا ایک ممبر ہوں میرے استعفے کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں ہندوستان کی تاریخ کے اس نازک دور میں اپنے خیالات کا اظہار آزادی کے ساتھ اور عام تحریک کے سلسلے میں آزادانہ طریقہ پر تقریر و تحریر سے کام لے سکوں کیونکہ اگر اسوقت نہ روکا جاسکا تو ہندوستان کی ترقی اور مساعی جنگ میں یقیناً رخنہ اندازی پیدا ہوگی۔ اور آئینی تبدیلیوں میں بھی خلل پیدا ہوگا مجھے ہندوستانی ریاستوں کی بہتری اور خوشحالی سے خاص مناسبت ہے گورنر جنرل نے بڑے افسوس کے ساتھ سر راما سوامی آیر کا استعفے منظور کرلیا ہے ان کے جانشین کے متعلق عنقریب اعلان کیا جائیگا۔

سر راما سوامی آیر کا بیان

نئی دہلی ۲۰ اگست :۔ سر سی پی راما سوامی آیر نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری سے استعفے کے موقع پر میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی محبت و شفقت کا جو انہوں نے میرے عہدہ کے مختصر وقفہ کے دوران میں مجھ پر روا فرمائی اعلانیہ طور پر شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ فی الحقیقت گورنر جنرل نے میرے ساتھ بڑی ہمدردی کی ہے۔ اور مجھے اپنا ایک معتبر کارکن سمجھا ہے میں بلا خوف و خطر یہ ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ وہ ایک نہایت شریف النفس، نیک خیال، شفیق، مونس اور ایک لایق و فائق حکمراں ہیں ان کے نظم و نسق کی خوبیاں سب پر ظاہر ہیں۔ میں امید اور بھروسہ کرتا ہوں کہ وائسرائے کے عہدہ کے باقی ماندہ عرصہ کے دوران میں ملک کے حالات پھر اپنی اصلی حالت پر آجائیں گے اور پھر وہ اپنا کام اتنی خوبی اور عمدگی سے انجام دیں گے جیسا کہ ان کو کرنا چاہئے اور جیسا کہ وہ کرسکتے ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ ملک جنگ کے فاتحانہ اختتام کے بعد اپنے قومی حقوق حاصل کرے گا اور دنیا کے دیگر آزاد ممالک کے ہم پلہ ہوگا۔ (۱۔پ)

ہریجن اخبار کی اشاعت کی ممانعت

بمبئی ۲۲ اگست۔ اطلاعات کے ڈائرکٹر نے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے کہ چونکہ ۹ اگست والے "ہریجن" میں سول نافرمانی کی تحریک کے متعلق کچھ قابل اعتراض مضامین شایع ہوئے تھے اسلئے بمبئی کی گورنمنٹ نے احمدآباد کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام احکام جاری کئے ہیں جس میں "ہریجن" "ہریجن سیوک" اور "ہریجن بندھو" انگریزی ہندی اور گجراتی ایڈیشنوں کی آیندہ اشاعت کی ممانعت کی گئی ہے اور جس پریس میں کہ وہ شایع ہوئے تھے اوس پر قبضہ کرلیا جائے گا، (۱۔پ)

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی
اصلی میٹھی گھٹی
بال جیون گھٹی رجسٹرڈ
بچوں کو روزانہ ذراسی چٹادینے سے
بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آئینگے
نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بنجائینگے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ر چار شیشی ۱؎ درجن ۱۲؎ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن
نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں
مفت لو۔ دس معزز نام دیجئے بھیجئے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔پی)

کانپور ایجنٹ :۔ میسرس محمد حنیف محمد نصیر نیا گنج

شاندار افتتاح ۔۔۔ شاندار افتتاح
لبرٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور
زیراہتمام :۔ جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی
بالکل نئے ساز و سامان اور انتظامات کے ساتھ
بہترین اور لاجواب تصویروں کی نمائش
افتتاحی تصویر
طوفان میل کی واپسی
افتتاحی تاریخ کا بے چینی سے انتظار کیجئے!
۱۶ سال کے بعد
خاص اداکار :۔ ارون۔ غوری۔ ڈکشٹ۔ شمیم۔
آپ کا پرانا خادم ۔۔۔ گوری شنکر نہروترا

شاندار ۔۔۔ ۲۶واں ۔۔۔ ہفتہ!
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۲ ۵ بجے شام
جمعہ ۲۹ اگست ۱۹۴۲ء سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار
جھولا
خاص اداکار
اشوک کمار۔ لیلا چٹنیس۔ ممتاز
کرونا۔ شہزادی۔ اجمکاری۔ ڈیسائی
موسیقی۔ جذبات۔ رومان۔ رقص مزاح سب کچھ آپ اس میں پائیں گے
آرہا ہے پیاس خاص اداکار :۔ سنیہ پربھا۔ پردھان۔ الیشور لال۔ نذیر۔ گلاب۔ بلموریہ

اس کو دُور کرو اور اس کو لاؤ

سیرولن 'روشے'

کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

ہندوستان اور لنکا میں نیا معاہدہ

نئی دہلی ۲۲۔ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ عارضی طور پر ہندوستان سے لنکا کو مزدور بھیجنے کا انتظام ہوگیا ہے اور جنگ ختم ہوجانے کے بعد اس بارے میں لنکا اور ہندوستان میں نیا معاہدہ ہوگا۔ حکومت ہند نے لنکا کو کچھ چاول بھی بھیجنا منظور کیا ہے

اخبار کی اشاعت بند کردی گئی

آکول ۔ ۲۲۔ اگست ۔ حکومت سی۔پی نے چھ مہینے کے لئے مقامی اخبار "ماتربھومی" کی اشاعت بند کردی ہے ۔

مقبوضہ چین میں جاپانیوں نے کاروباری دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک ہر ایک نفع بخش روزگار چینیوں سے چھین لیا ہے وہاں اب کوئی چینی کارخانہ دار ہے نہ دکاندار نہ پیشہ ور نہ مختصر نویس نہ محرر نہ پھیری والا۔ اب یہ تمام کام جاپانیوں کیلئے مخصوص ہیں جسے وہ فتح کا مال غنیمت سمجھتے ہیں۔ جب جاپانی کہیں پہنچتے ہیں تو یہی کچھ ہوتا ہے۔

ہندوستان میں یہ نوبت نہ آنے دیجئے کہ یہ سب ہوتا رہے اور آپ کھڑے دیکھتے رہیں ہمیں اپنی قوت مدافعت کو یقینی بنانے کیلئے ہر مرد اور ہر عورت کی قوت و جرأت کی ضرورت ہے ؛

جاپانیوں کے خلاف
قومی جنگی محاذ
قایم کیجئے!

گرفتار کرلیا ہے۔

مدراس کے دو ویکلی بند

[illegible] اخبارات پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان کی وجہ سے مدراس کے دو ویکلی اخباروں "سنڈے ٹائمز" اور "ہندوستھان" نے آج سے اپنی اشاعت بند کردی ہے ۔

اگر کے کنٹرول کا آرڈر

بنگلور ۔ ۲۱۔ اگست ۔ حکومت میسور نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت اگر کو کنٹرول کرنے کا حکم پاس کردیا ہے ۔ میسور میں کوئی شخص سینیئر سرجن کی منظوری کے بغیر اگر نہ بیچ سکے گا اور سینیئر سرجن میسور کی منظوری کے بغیر اگر تیار بھی نہیں کیا جاسکتا ۔

اخبار "ہندو" (کراچی) کی اشاعت بند

کراچی ۔ ۲۲۔ اگست ۔ آج سے مقامی اخبار "ہندو" نے جو کانگریسی پرچہ تھا اشاعت بند کردی ہے ۔

بحکم جناب مسٹر نورتن کمار یم۔ ایس سی۔ یل۔ یل۔ بی اسپیشل جج صاحب بہادر دویم کانپور
مقدمہ انکمبرڈ نمبر ۱۸۸ سنہ ۱۹۳۶ء

فارم اطلاع نامہ

حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ہرگاہ بلرام سنگھ خلف متھرا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن منگل پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۶ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے ۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو تاریخ اشاعت سے جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ ہے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں ۔

مقروض کی چھپائی ہوئی جائداد کی فہرست

(۱) حقیت زمینداری موضع چینو لی محال ناصر حسین میں بلرام سنگھ کا دو آنہ کا حصّہ
(۲) موضع برئی محال دریاؤ سنگھ میں چار آنہ کا حصّہ
(۳) موضع سکھیلا پٹی نمبر ۳۔ ۶۔ ۸ میں بلرام سنگھ کا چار آنہ کا حصّہ
(۴) موضع اورنگ آباد دالچند میں مقروض کا حصّہ دو آنہ چار پائی ہے جبکہ اس نے اپنا حصّہ دو آنہ دکھایا ہے ۔

۵۔ نیچے دیئے ہوؤں میں سے ہر ایک میں ایک چوتھائی حصّہ

(اے) موضع منگل پور پرگنہ ڈیرا پور محال شیو بخش سنگھ نمبر ۱۵ میں ایک باغ ہے جس کا رقبہ ۱۵ بسوہ ہے ۔
(بی) ایضاً
(سی) ایضاً محال شیو بخش ھا دیو گیان سنگھ اور پتی سنگھ نمبر ۲۹۔ پیمائش ۳ بیگھہ ۲ بسوہ
(ڈی) ایضاً محال شیو بخش پیمائش ۲ بیگھہ
(ای) نمبر ۶۲۸ محال پرمانند پیمائش ۲ بیگھہ ۲ بسوہ
(ایف) ۸۶/۲ محال جاگر سنگھ ایک بیگھہ ۲ بسوہ ۷ بسوانسی
(جی) نمبر ۱۲۹ پیمائش ایک بیگھہ ۲ بسوہ
(ایچ) نمبر ۱۲۹ پیمائش ۲ بسوہ
(آئی) نمبر ۳۰۳ ۔۔۔۔ ایضاً ۔۔۔۔ ۱۳ بسوہ
(جے) نمبر ۵۰۰ ۔۔۔ ایضاً ۔۔۔۔۔ ۲ بسوہ
(کے) نمبر ۷۲۸ ۔۔۔ ایضاً ۔۔۔۔ ۱ بیگھہ ۴ بسوہ
(ال) نمبر ۱۰۰ جمنا کنور گیان سنگھ پیمائش ۳ بیگھہ ۱۸ بسوہ
(ایم) نمبر ۳۰۲ جمنا کنور پیمائش ۵ بسوہ
(ان) موضع برئی اجاگر سنگھ پٹی نمبر ۱ کھاتہ نمبر ۲۲ خسرہ نمبر ۴۸ و ۸ ۹ میں ایک باغ جسکی پیمائش ۹ بسوہ ۶ بسوانسی ہے ۔
(او) موضع سکھولی میں ایک باغ ہے جس کا نمبر لکھے ہوئے بیان میں داخل ہے ۔

بحکم خلیل احمد منصرم

مہر عدالت

عدالت اسپیشل جج درجہ دویم کانپور

ابھی فوجی اختیارات نہ بڑھائے جائیں

بمبئی ۔ ۲۱۔ اگست ۔ انڈین مرچنٹس چیمبر بمبئی کی کمیٹی نے وائسرائے ہند کو ایک تار بھیجا ہے ۔ جسمیں لکھا ہے کہ موجودہ حالات اس حد تک نہیں پہونچے ہیں کہ فوج کو وہ وسیع اختیارات دیئے جائیں جو ۱۶۔ اگست کو شائع شدہ خبروں کی رو سے حکومت ہند کی جانب سے دیئے گئے ہیں۔

بحکم جناب مسٹر نورتن کمار صاحب ایم۔ ایس سی۔ یل۔ یل۔ بی منصف بہادر شہر کانپور۔

نوٹس

تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام
(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی شہر کانپور مقام کانپور

مقدمہ نمبر اجراء ۳۰۱ بابتہ سنہ ۱۹۴۲ء

مسماۃ محمودہ خاتون زوجہ شیخ نور الٰہی قوم شیخ ساکن میدہ بازار شہر کانپور ڈگریدار یہ مدعی

بنام ماسٹر اولاد حسین ولد سید اولاد علی ساکن احاطہ کمال خاں شہر کانپور مدیون مدعا علیہ

بنام ماسٹر اولاد حسین ولد اولاد علی ساکن احاطہ کمال خاں شہر کانپور مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان مسماۃ محمودہ خاتون ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۹ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے ۔

آج بتاریخ ۱۹۔ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم خلیل احمد منصرم
عدالت منصفی شہر کانپور

لوک مت بند

ناگپور ۔ ۲۲۔ اگست اخباروں پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں اس کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہندی روزنامہ "لوک مت" نے غیر معین عرصہ کے لیے اشاعت بند کردی ہے ۔

کلکتہ کارپوریشن کی اسپیشل میٹنگ

کلکتہ ۲۲۔ اگست کلکتہ کارپوریشن کی ایک اسپیشل میٹنگ میں حکومت کی اس پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے کہ اس نے ہندوستان کے مطالبہ آزادی کو ٹھکرا دیا اور کارپوریشن کے کئی ممبروں کو گرفتار کرلیا رزولیوشن میں پولیس کی ان کارروائیوں کی بھی مذمت کی گئی ہے جو اس نے شہر میں گڑبڑ ہونے پر اختیار کیں ۔

بمبئی کارپوریشن میں جمود

بمبئی ۔ ۲۲۔ اگست ۔ بمبئی کارپوریشن میں جمود پیدا ہوگیا ہے ۔ جسے دور کرنے کے لئے حکومت بمبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ میں ترمیم کرنیوالی ہے فی الحال کانگریسی پارٹی نے یہ رویہ اختیار کرلیا ہے کہ وہ نہ تو کارپوریشن کے اجلاس میں شریک ہوتی ہے اور نہ اجلاس طلب کرتی ہے ۔

چند نئی کتابیں

Through space Line

سیر کائنات ؛ انگلستان کے مشہور سائنس داں سرجی جینس کی شہرۂ آفاق کتاب کا سلیس ترجمہ مصنف نے زمین، ہوا، آسمان، چاند، سورج، ستارے، سیارے اور سدیم پر مفصل بحث کی ہے۔ انداز بیان اتنا دلچسپ ہے کہ ارضیات و فلکیات جیسے خشک مسائل میں بھی افسانہ کا لطف آتا ہے۔ قیمت ۴/

تعلیمی خطبات } یہ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ کے خطبات اور مضامین کا مجموعہ ہے۔ موصوف نے یہ خطبے کاشی ودیاپیٹھ بنارس مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ طبیہ کالج پٹنہ۔ بنیادی تعلیم کانفرنس جامعہ نگر وغیرہ میں پڑھے۔ مضامین مثلاً اچھا استاد، بچوں کی تربیت۔ بچہ اور مدرسہ وغیرہ آل انڈیا ریڈیو سے نشر ہوئے تعلیم کے عام نقایص۔ موجودہ تحریکوں جدید رجحانات اور تعلیم و تربیت کے نئے اصولوں کو معلوم کرنے کیلئے اسکا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

طریقہ تعلیم عام } جناب سلامت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی معلم استادوں کا مدرسہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے ٹریننگ اور نارمل اسکولوں کے زیر تربیت اساتذہ کی ضروریات کو مدنظر رکھکر لکھا ہے اس میں پڑھانے کے عام طریقوں سے بحث کی گئی ہے۔ بچوں کی نفسیات کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے تمام اصولوں کو موزوں مثالوں کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔ بہتر ہندوستان کے مخصوص حالات اور استادوں کی دشواریوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ ("تعلیمی خطبات" اور "طریقہ تعلیم عام" اگست میں شائع ہوجائیں گی)

زہرا } ہندوستان کے مشہور ادیب سید سجاد حیدر صاحب نے ایک ترکی ناول کا ترجمہ کیا ہے اس میں حسن و عشق کی داستان کے ساتھ ساتھ ترکوں کی معاشرت پیش کی گئی ہے۔ قیمت ۸/

آسیب الفت } سید سجاد حیدر صاحب نے ایک دوسرے ترکی ناول کا ترجمہ کیا ہے اس میں حسن و عشق و محبت کے عنصر کو آسیب اور مردوں کے تخیل سے ملایا گیا ہے۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ :- مکتبہ جامعہ
دہلی۔ نئی دہلی۔
لکھنؤ۔ بمبئی ؛

لیکن
تندرستی کے لئے اندرونی صفائی
سب سے پہلی اور ضروری چیز ہے!

تندرستی کے اصول بہت تھوڑے اور سادہ ہیں لیکن سب سے ضروری اندرونی صفائی ہے۔ ایک گلاس اینڈ ریوز لیور سالٹ جس کا ذائقہ خوشگوار ہے پیکر اپنے جسم کو اندرونی طور پر صاف رکھیے اس سے آپ قبض۔ بدہضمی اور اس قسم کی روزمرہ کی تکلیفوں سے محفوظ رہیں گے جو اکثر لوگوں کی زندگی کیلئے وبال ہوجاتی ہیں اینڈریوز ان تمام زہروں کو دھو دیتا ہے جس سے کہ یہ تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ گردوں کو آہستہ آہستہ مکمل طور پر صاف کر دیتا ہے اور اس کے علاوہ خون کو ٹھنڈا اور صاف کرتا ہے اور تمام جسم کو تر و تازہ اور چست بناتا ہے ؛ ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے

اینڈ ریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

جو مقوی۔ ملیّن اور صحت بخش پینے کی چیز ہے

103

جہاں پر تو حق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

REGD. NO. 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

قیمت فی پرچہ ۱/

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۵ ستمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳۶

ادبیات

جذباتِ اثرؔ

از جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب اثرؔ کانپور

قولِ الفت کا جب سے ہارے ہیں
ہم اُسی وقت سے تمہارے ہیں

ٹکڑے دل ہو گیا نہ ہم سمجھے
اُن کے کس قہر کے اشارے ہیں

اب ستم ڈھاؤ یا کہ لطف کرو
دے کے دل بس میں ہم تمہارے ہیں

نگہِ یار کا قصور نہیں
اپنے ہی دل کے ہم تو مارے ہیں

لاکھ سمجھاؤ کچھ نہیں سنتا
ہائے اس دل سے ہم تو ہارے ہیں

اُنہ بھی ہو کبھی کرم کی نگاہ
جو تیرے لطف کے سہارے ہیں

امتحان لیجیے پہلے جانچ تو لو
پھر یہ کہنا کہ سب ہمارے ہیں

پوچھ ہم سے یہ ناوکِ مژگاں
تو نے بے موت کتنے مارے ہیں

کیا عجب جو پسندِ یار نہیں
آسماں پر یہ جتنے تارے ہیں

لیجیے دل نے ساتھ چھوڑ دیا
آج سے ان کے سہارے ہیں

اللہ اللہ ری شوخیِ گفتار
ہر زباں پر ہے وہ ہمارے ہیں

پا رہے ہیں اثرؔ سزا اس کی
دل کی بازی جوان سے ہارے ہیں

دنیائے اسلام

روس اور مصری محاذ کا قریبی تعلق

"النقرہ کے لسس" نامی اخبار میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

دول محور کی حربی تدبیروں میں ایک خصوصیت بہت زیادہ قابل توجہ ہے۔ وہ یہ کہ محوری قوتیں سال کا کچھ حصہ بالعموم موسم سرما جنگی تیاریوں میں گزارتی ہیں اور پھر اپنی پسند کے کسی میدانِ جنگ میں بہار کے مہینوں میں حملہ کرتی ہیں اور کسی میدان میں جاڑوں کے مہینوں میں۔ ان کا پہلا حملہ ہمیشہ بہت زبردست ہوتا ہے کیونکہ وہ پہلی ہی کوشش میں اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہیں۔

اگر اس طریقہ جنگ پر غور کیا جائے تو محور کی موجودہ پیشقدمی کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ سنہ ۱۹۴۲ء کا محوری اقدام اس وقت انتہائے زور پر ہے۔ شمال میں محور کا مقصد یہ ہے کہ روسیوں کو بالکل کچل کر قفقاز پار کر کے مشرق تک پہونچا جائے۔ اور جنوب میں برطانیہ کی آٹھویں فوج کو شکست دیکر مشرق وسطیٰ تک رسائی حاصل کی جائے۔ ظاہر ہے کہ روس اور مصر کے محاذوں میں بہت واضح قریبی تعلق ہے۔ بلکہ اس ایک محاذ کو جو بحر منجمد شمالی سے مغربی صحرا تک پھیلا ہوا ہے۔ دو نام دینا بھی مناسب نہیں مصری محاذ کا دار و مدار شمالی محاذ کے نتیجہ پر ہے۔ اگر روس کی مدافعت ختم ہو جائے تو مصر کی محاذ کی اہمیت بالکل جاتی رہے گی۔ کیوں کہ اس صورت میں جرمن شمال کی طرف سے مشرق وسطیٰ پہنچ سکیں گے اس کے علاوہ مصر کا دفاع بھی ممکن ہے ٹوٹ جائے کیوں کہ جرمنی اس محاذ پر بہت زیادہ فوج بھیج سکے گا۔

اس میں شک نہیں کہ اپنے ابتدائی اقدام میں جرمنوں کو بہت کامیابیاں ہوئیں۔ شمال میں انہوں نے روسیوں کو ڈان کے مشرق تک پیچھے ہٹا دیا ہے اور اب وولگا کی طرف ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ جنوب میں انہوں نے برطانیہ کو غزالہ سے العلمین تک ہٹا دیا ہے اور اسکندریہ سے تھوڑی ہی دور رہ گئے ہیں۔ اس کے باوجود جرمن ابھی اپنے مقصد سے بہت دور ہیں۔ اس امر سے بھی قطع نظر نہ کرنی چاہیئے کہ گذشتہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ سے جرمن اپنی انتہائی قوت صرف کر رہے ہیں اور بہت کچھ صرف کر چکے ہیں۔ نیز یہ کہ گو روس کی افواج اور برطانیہ کی آٹھویں فوج کو شکستیں ہوئیں مگر اس کا کوئی قرینہ نہیں ہے کہ یہ فوجیں ختم ہو گئیں یا قطعی طور سے شکست پا گئی ہیں۔ بلکہ اس کے برعکس مصر میں آٹھویں فوج نے بہت تیزی کے ساتھ حالات پر پھر قابو پا لیا اور روسی افواج گذشتہ کی بہ نسبت بہت زیادہ باقاعدگی کے ساتھ پیچھے ہٹ رہی ہیں:

عراق کی خبریں

اخبار "الشہاب" اپنی اشاعت مورخہ ۷ اگست میں لکھتا ہے کہ:- عراقی کابینہ اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ ایک عراقی یونیورسٹی قایم کی جائے جس میں قانون۔ انجنیرنگ۔ طب۔ دواسازی اور اعلیٰ تعلیم کے شعبے ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ کابینہ نے اس اسکیم کو جانچنے کے لیے پروفیسر ہمیلے کے زیر صدارت ایک کمیٹی مقرر کی ہے:

حکومت عراق نے ایک اسکیم منظور کی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ماہی پروری کی صنعت کو نیشنل فشریز کمپنی کی نگرانی میں دیدیا جاوے جس میں ۵۱ فی صدی حصے حکومت کے ہوں گے۔ یہ کمپنی زیادہ تر خلیج فارس کی ماہی پروری کی صنعت سے تعلق رکھے گی۔ اس اسکیم میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ فاؤ میں ایک برف کا کارخانہ اور بغداد کے مچھلیوں کو محفوظ کرنیکی سرد ذخیرہ گاہ قایم کی جائے۔ عراق ریلوے فاؤ اور بغداد کے درمیان نقل و حرکت کے خاص انتظامات کریگی:

"الزمان" اطلاع دیتا ہے کہ نظامت زراعت کی ذمہ داریوں کی از سر نو تقسیم کرنیکی غرض سے اس میں کچھ تبدیلیاں کی جا رہی ہیں چنانچہ ملک کے مختلف کونوں میں جدید زراعتی مرکز قایم کیے جائیں گے۔ اور انکی نگرانی کی ذمہ داری ان ماہرین کے سپرد کی جائیگی جنکی خدمات نظامت مذکور حاصل کر چکی ہے۔ اور اس طرح زراعتی صورت حال کی کافی اصلاح ہو جائے گی:

ایک فرمان شاہی شائع ہوا ہے جس میں ناظم اقتصادیات السید عبد اللہ حافظ کو وزیر اقتصادیات مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا ہے:

الشہاب۔ قاہرہ سے اطلاع دیتا ہے کہ وزارت دفاع کی مجلس معاملات عامہ نے جنرل ویول کے قیادت اور قایدین کے متعلق خطبات کا ترجمہ کیا ہے:

ایک شاہی فرمان شائع ہوا ہے جس میں ایک آدھے اور چوتھائی دینار کے جدید نوٹ شائع کرنیکی اجازت دیگئی ہے۔ ان نوٹوں پر ہز مجسٹی سلطان کی تصویر بنی ہوگی:

اطلاع ملی ہے کہ آئندہ تعلیمی سال کے دوران میں موصل میں دوبارہ مدرسہ تجارت کھولنے کی تدابیر کی جا رہی ہیں۔ اور السید عبد الرزاق اسد کو مدرسہ مذکور کا پرنسپل مقرر کیا گیا ہے جو بے انتہا قابل ہیں:

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۶

مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی مذمت

(الہ آباد - ۲۹ - اگست) سید محمد حسین سکریٹری مسلم لیگ پارٹی کونسل آف اسٹیٹ و ممبر کونسل آف آل انڈیا مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے چار روز کی کارروائی کے بعد جو فیصلہ کیا ہے اس کے ذریعہ ایک ایسے موقع پر مسلمانوں کی کسی قسم کی کوئی رہنمائی نہیں کی گئی جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی۔ اس فیصلہ کے ذریعہ کمیٹی نے نہ تو کسی کو خوش ہی کیا اور نہ ہی اہم مسئلہ کو حل کرنے میں ذرا بھی امداد کی جو کہ ملک کے امن کے لئے ضروری ہے۔ یہ فیصلہ کم و بیش اُس پرانی کہاوت کے مطابق ہے "سوتے بچّہ کا منہ چوما نہ بچّہ خوش نہ ماں"۔

تمام دنیا کی آنکھیں لیگ کے فیصلہ پر لگی ہوئی تھیں۔ اور ہر آدمی کو مایوس ہونا پڑا۔ اس میں شبہ نہیں کہ صورت حالات کی کنجی لیگ کے ہاتھ میں ہے اور وہ دنیا کی تاریخ میں سب سے بڑا اور اہم پارٹ ادا کر سکتی تھی۔ وہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان خلا کو پُر کر سکتی تھی۔ اور ملک کے لئے آزادی اور امن حاصل کر سکتی تھی۔ اور لڑائی جیتنے میں مدد کر سکتی تھی، غیر ضروری طور پر لمبے ریزولیوشن کا کم و بیش مطلب یہ ہے:-

(۱) کانگریس کے خلاف الزام کی فہرست کو دوہرا دیا گیا۔

(۲) آزادی کامل کا حق اور پاکستان

(۳) حکومت کی کوشش جنگ اور کانگریس کے ساتھ بے عمل عدم تعاون۔

(۴) ستیاگرہ کی تحریک اور اس کے نتیجہ کے طور پر اس کی سختیوں کے بے عمل تماشائی بنے رہنا۔ اس رزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیگ کی پوزیشن آج بھی وہی ہے جو پہلے تھی۔ گویا کہ اس دوران میں کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

کانگریس اور مہاتما گاندھی دونوں یہ بات کہہ چکے ہیں کہ مسلم لیگ خود حکومت کی باگ ڈور سنبھال لے اور حکومت قائم کرلے اور وہ بخوشی حکومت میں شریک ہو جائیں گے۔ اسی طرح اگر ہندو اور مسلمان اپنے اختلافات مٹادیں تو حکومت برطانیہ طاقت منتقل کرنے کو تیار ہو جائے گی۔ حکومت برطانیہ نے آزادی کامل کا حق منظور کر لیا ہے۔ اگر لیگ کانگریس کی تجویزوں پر غور کرتی اور میل کرنے کو تیار ہوتی تو کانگریس بھی اس حق کو منظور کر لیتی۔ باقی چھوٹی چھوٹی باتیں بات چیت کے ذریعہ طے ہو سکتی تھیں۔ لیگ نے ملک کی حالت سدھارنے کے لئے کیا کیا؟ کیا کسی آدمی کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ محض تماشائی بنا رہے؟

لاٹھی چارج۔ فائرنگ۔ ٹریفک کا توڑنا سرکاری جائداد جلانا۔ اجتماعی جرمانہ کرنا وغیرہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ کیا ان کا مسلمانوں پر اثر نہیں پڑتا؟ میں لیگ کے تمام ممبروں سے اپیل کرونگا کہ وہ خطرناک صورت حالات پر غور کریں اور کوئی ایک ایسی پالیسی قائم کریں۔ قائداعظم اور لیگ پر بڑی ذمہ داری ہے۔ اس میں ان کی مدد کریں اور موجودہ واقعات کی روشنی میں فیصلہ کریں۔

کسی آدمی کے لئے خاموش رہنا ممکن نہیں مجھے اُمید ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا بہت جلد اجلاس بلایا جائے گا۔

مسلم لیگ اور پروفیسر ہمایوں

(کلکتہ ۲۹ - اگست) پروفیسر ہمایوں کبیر ممبر بنگال کونسل و ممبر اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس نے اخبارات کے نام ایک بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا موجودہ ریزولیشن تو کہیں بھی نہیں لیجاتا۔ بس پاکستان کے حصول کی ایک امید ہے چاہے اُس کے معنی کچھ بھی ہوں، اس کا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ مسلم لیگ حصول پاکستان کے لئے کیا کریگی اور نہ موجودہ جمود کو حل کرنے کی کوئی کوشش ہے اور چاہے جو اندرونی اختلافات ہوں مگر اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ کانگریس جب ہندوستان کے لئے مکمل آزادی کا مطالبہ کرتی ہے تو وہ تمام ہندوستان کی آواز پیش کرتی ہے اور یہی خاص وہ معاملہ ہے جہاں لیگ فیل ہوگئی ہے مسٹر جناح کو مدبری کی بلندی تک اُٹھنے کا موقع ملا تھا وہ ایک جانب ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کے درمیان اور دوسری جانب ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان مفاہمت کا کام کر سکتے تھے اگر مسلم لیگ صوبوں کے مکمل آزادی کی بنیاد پر ہندوستان کی مکمل آزادی کے مطالبے میں شامل ہو جاتی تو اتحادی قومیں کبھی اس سے انکار نہیں کر سکتی تھیں۔ لیکن مسلم لیگ نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں اپنے عقیدہ کی ہمت نہیں ہے بلکہ وہ انتہائی رجعت پسند برطانی سامراجی ہاتھوں میں کھیل رہی ہے کیونکہ لیگ کے ریزولیوشن کا یہی مطلب ہے کہ موجودہ حالت قائم رہے اور وہ اپنے آپ کو کسی جانب پابند نہ کرے۔ یہ تو اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے کہ جب تاریخ کی زبردست دھارا بہہ رہی ہے ایسے میں ہم جنگلے میں بیٹھے رہ سکتے ہیں۔ جن لوگوں میں ہمت ہے وہ اس سیلاب کا مقابلہ کریں گے۔ جو لوگ جنگلے پر بیٹھے ہیں انھیں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ ٹوٹتے ہوئے ساحل پر ہیں لیکن مسلم نوجوان اس ذلت آمیز پوزیشن کو برداشت نہ کریں گے بلکہ آزادی اور جمہوریت کی بنیاد پر سمجھوتہ کی کوشش کریں گے۔

سر رام سوامی مدالیار کا بیان

(کراچی - ۲۸ - اگست) سر رام سوامی مدالیار انگلستان جاتے ہوئے آج کراچی پہونچے تو آپ نے ایک پریس کانفرنس میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔

میں انگلستان میں محض گرامو فون کا کام برٹش وار کیبنٹ میں میرا تقرر ہندوستان کے گورنر جنرل ان کونسل کی طرف سے عمل میں آگیا ہے۔ [illegible] انھیں کی طرف سے ہدایات حاصل کروں گا اور اگر کسی وقت ہدایات حاصل کرنے کا موقعہ نہ ہوا تو میں اپنی ذمہ داری پر اپنی رائے پیش کروں گا۔ لندن میں رہتے ہوئے بھی میں وائسرائے کی کونسل کا ممبر رہونگا اور وہاں پر میرا دفتر الگ ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ میں ان واقعات و حقائق کی بنا پر جو میرے پاس موجود ہیں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کروں گا۔ نیز ہندوستان کے سرکردہ اور باثر لیڈروں کو اس بات سے بھی مطلع کروں گا کہ آٹلانٹک چارٹر کے متعلق ہندوستان کی رائے کیا ہے موجودہ جنگی انتظامات کے متعلق آپ نے کہا کہ کوئی جرنیل اپنے ملک کے متعلق مطمئن نہیں زیادہ سے زیادہ سپاہیوں اور سامان جنگ کی ضرورت ہے۔

پریس کانفرنس کے آخر میں آپ نے کہا کہ چھ ہزار میل کے فاصلہ سے ہندوستان کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ لندن کی اکثر تحریرات میں حقیقت شناسی کا عنصر غائب ہے اگر گذشتہ واقعات کو فراموش کر دیا گیا اور افراد اپنی انفرادیت سے سبکدوش ہو گئے تو یقینی طور پر ایک بہتر زمانہ آجائے گا۔ یہی انفرادی احساس ہی اشخاص جماعتوں اور حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ کے راستہ میں حائل ہے۔

ایڈیٹروں کی کانفرنس ختم

(نئی دہلی ۲۸ - اگست) آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس آج ساڑھے ۸ بجے رات غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔ کمیٹی نے بے این ساہنی کنوینر میٹنگ کو کمیٹی کی طرف سے مندرجہ ذیل بیان جاری کرنے کا اختیار دیا۔

آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس پانچ روز تک جاری رہا۔ سٹینڈنگ کمیٹی اور حکومت کے درمیان بات چیت کے نتیجہ کے طور پر ہر قسم کی خبروں کے بارے میں مشاورتی جانچ پڑتال کا ایک طریقہ تیار کیا جا رہا ہے۔ جس کے بعد موجودہ پابندیاں واپس لے لی جائیں گی۔ جب تفصیل طے ہو جائیگی ایک بیان شائع کیا جائے گا۔ اس لئے سٹینڈنگ کمیٹی کو اُمید ہے کہ جن اخباروں نے اشاعت بند کر دی ہے وہ پھر اشاعت شروع کر دیں گے۔

سیاسی پارٹیوں سے گفت و شنید

(کلکتہ ۲۸ - اگست) سر بدری داس گوئنکا کی صدارت میں ہندوستانی صنعتی اور تجارتی نمائندگان کلکتہ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا - کہ حکومت فوراً ملک کی خاص خاص سیاسی پارٹیوں سے گفت و شنید کرے تاکہ موجودہ جمود دور ہو اور ہندوستان کا یہ حوصلہ پورا ہو کہ وہ ترقی کرکے ایک خود دار ممبر اتحادی اقوام کے طریقہ پر اپنے فرائض ادا کر سکے۔ میٹنگ میں جو لوگ شریک ہوئے ان میں مسٹر جی - ایل مہتہ، سر آدم جی، حاجی داؤد۔ مسٹر بی - ایم برلا - مسٹر بی - ایل جو بالی اور ڈاکٹر این - این بھی شامل تھے۔

سابق جنرل سکریٹری یو - پی کانگریس کمیٹی اور مسٹر بھگوتی پرشاد سرگرم کارکن لوکل کانگریس کمیٹی گرفتار ہو گئے ہیں۔

اسکولوں کے بچا ٹکوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں ۴ لڑکے گرفتار ہوئے ہیں اور اسکولوں میں رفتہ رفتہ لڑکوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ بازار کھل رہے ہیں اور سب کاروبار بدستور جاری ہو گئے ہیں۔

تحریک عدم اعتماد

ممبران میونسپل بورڈ نے مسٹر بی - پی سرلوا استوا چیرمین میونسپل بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کا جو رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجا تھا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ان ۲۳ ممبران میں سے ۵ ممبران نے اپنے اپنے نام اس ریزولیوشن سے واپس لے لئے ہیں اور اب ریزولیوشن پر صرف ۱۸ ممبران کے دستخط رہ گئے ہیں لہذا یہ ریزولیوشن خود بخود ناکامیاب ہو گیا۔ ریزولیوشن کی کامیابی کے لئے ۱۹ ممبران کی ضرورت ہے اور ریزولیوشن پر اب صرف ۱۸ دستخط رہ گئے ہیں۔ اس لئے اب اس ریزولیوشن کا پیش ہونا فضول ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اس ریزولیوشن کے پیش کرنے کے لئے میٹنگ کی جو تاریخ مقرر کرنے والے تھے وہ اب منعقد نہ کرینگے، کیونکہ قانونی طور پر اب اس ریزولیوشن کے لئے میٹنگ منعقد نہیں کی جاسکتی ہے۔

گیہوں کا مسئلہ

یو - پی مرچنٹ چیمبر نے گیہوں کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی - اس نے اپنی رپورٹ دیدی ہے کمیٹی نے وہیٹ سنڈیکیٹ قائم کرنے کی صلاح دی ہے اور اسی طرح تین دوسری انجمنوں کے قیام کی صلاح دی ہے۔ موجودہ مشکلات میں گورنمنٹ کے دیئے ہوئے اختیارات کے تحت گیہوں کا کاروبار کرے۔

درخواست

ایکسائز ڈیوٹی اور ریگولیشنوں کو سب صوبوں اور ریاستوں میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے مقامی تجارتی انجمنوں نے گورنمنٹ ہند سے درخواست کی ہے تاکہ اس صنعت کو ترقی ہو سکے۔

ٹریڈ یونین بل

کانپور مزدور سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ٹریڈ ڈسپیوٹ ایکٹ سنہ ۱۹۳۹ء کی مجوزہ ترمیمات پر مندرجہ ذیل اعتراضات پیش کئے ہیں:-

(۱) اسٹرائکوں پر ایک طرف پابندی لگائی گئی ہے لیکن مالکان کو مزدوروں پر کام کی شرائط لگانے کی آزادی دی گئی ہے اور ان کو گرانی وغیرہ کا الاؤنس دینے کے لئے مجبور کرنے کی کوئی ترمیم پیش نہیں کی گئی ہے

(۲) ترمیم اصل بل سے باہر دائرہ میں جاتی ہے۔ اور گورنمنٹ ہند نے مالکان اور مزدوروں کو یکساں بنیاد پر نہیں رکھا ہے آخر میں کمیٹی نے درخواست کی ہے کہ دوران جنگ میں گورنمنٹ اس بل پر غور نہ کرے۔

گورنمنٹ کو مشورہ

یو - پی چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ کو مشورہ دیا ہے کہ سنٹرل اور پراونشل گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ [illegible] کے ساتھ لڑنے کے لئے آسانی پیدا ہو اس نے موجودہ غیر قانونی کارروائیوں کو ناپسند کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ گورنمنٹ کو سخت گیری کی پالیسی کے بجائے نرم پالیسی اختیار کرنا چاہیئے تاکہ حسب دلخواہ کامیابی حاصل ہو۔

سٹی مسلم لیگ

سٹی مسلم لیگ کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے حکام سے مسلم محلوں میں گیہوں کی فروخت کے لئے مناسب انتظام کرنے کی درخواست کی ہے۔ یہ بھی درخواست کی ہے کہ وہ مزدور رقبہ کے پھٹکر دوکانداروں کو ہدایت کر دیں کہ وہ صرف مزدوروں تک فروخت محدود نہ رکھیں بلکہ ہر شخص کو سودا دیں۔ یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ میونسپلٹی مختلف محلوں میں غلہ کی پھٹکر دوکانات کھولے۔

سرکاری احکامات

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کی اجازت کے بغیر گیہوں کے تھوک فروش دوکانداروں کو گیہوں کے فروخت کرنے کی ممانعت کا قطعی حکم دیا گیا ہے اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو قید و سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔

ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت دوکانداروں کو جو ضروری اشیاء کو فروخت کرتے ہیں ان کو اپنی دوکانیں کھلی رکھنے کے لئے جو حکم دیا گیا تھا اس کے خلاف مرچنٹ چیمبر نے ایک درخواست بھیجی تھی جس کے جواب میں حکومت نے لکھا ہے کہ ضروری اشیاء کی دوکانوں کا پبلک نقطہ نظر سے کھلنا نہایت ضروری ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان کی حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے۔

یو - پی - چیمبر آف کامرس کے ایک درخواست کے جواب میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے لکھا ہے کہ پٹرول کی سپلائی پر پابندیاں ہر جگہ عائد ہیں اور دہلی بمبئی - اور کلکتہ میں بھی ایسی ہی پابندیاں عائد ہیں۔

شاندار ڈنر

کانپور کے مشہور و معروف طبیب حکیم سید نواب علی صاحب نے مسٹر محمد حبیب اللہ بی - اے - ایل - ایل - بی ایگزیکٹو آفیسر کانپور میونسپل بورڈ کی منتقلی کی خوشی میں ۲ ستمبر کی رات کو حلیم مسلم انٹر کالج میں معززین شہر کو ایک شاندار ڈنر دیا۔

ڈنر کے بعد حکیم صاحب موصوف، مسٹر مصطفیٰ حسین نیر - مسٹر سید علی زیدی، مسٹر حبیب الحی اور مسٹر صوفی نے تقریریں کیں آخر میں مسٹر حبیب اللہ نے حکیم صاحب موصوف اور دیگر حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

"ناولٹی" کا افتتاح

نادرن انڈیا کے شہرۂ آفاق ڈسٹری بیوٹرس مسرس جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی کے زیر انتظام کانپور لاٹوش روڈ میں "ناولٹی ٹاکیز" کا افتتاح نہایت شاندار طریقہ سے ۳۰ - اگست سنہ ۴۲ء کو ہوا۔ "ناولٹی ٹاکیز" کی افتتاحی تصویر رنجیت والوں کی "طوفان میل کی واپسی" ہے آج سے تقریباً ۹ - ۱۰ سال پہلے کانپور میں طوفان میل نے جو کامیابی حاصل کی تھی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

حقیقت میں طوفان میل کی واپسی کا افسانہ طوفان میل کا دوسرا حصہ ہے - ارون، جگدیش، فیروز دستور، ہری شیوداسانی، ڈیکشت، غوری کانتی لال، رجنی اور آزوری اس تصویر کے خاص اداکار ہیں اور ہمیں شک نہیں کہ ان لوگوں نے اپنے اپنے کام کو نہایت دلکشی کے ساتھ ادا کیا ہے اور کتنا ہی مغموم، فکر مند اور سنجیدہ انسان۔

سبدِ گل

موجودہ زمانہ کی مغرب زدہ لڑکی کی وضع قطع اس قدر عجیب ہے کہ لڑکے اور لڑکی میں تمیز مشکل ہو گئی ہے بال کٹے ہوئے پتلون ڈٹا ہوا۔ لڑکوں جیسی چال ڈھال۔ غرضکہ بڑے سے بڑا اہل نظر بھی بغور دیکھنے کے بعد مشکل ہی سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ جنس لطیف یا جنس قوی

اس سلسلہ میں ایک نہایت ہی دلچسپ لطیفہ ہے ایک لونڈے نما لونڈیا اسٹیج پر رقص کر رہی تھی، ایک صاحب نے اپنے برابر بیٹھے ہوئے بڑے میاں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ "یہ لڑکا تو خوب ناچتا ہے" بڑے میاں نے بگڑ کر جواب دیا "کہ یہ لڑکا نہیں بلکہ میری لڑکی ہے" صاحب موصوف نے اظہار معذرت کرتے ہوئے کہا "معاف فرمایئے مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ اس لڑکی کے باپ ہیں" جواب ملا "باپ نہیں ماں" اب جو بغور دیکھا تو بڑے میاں دراصل بڑی بی تھیں جنہوں نے پتلون ڈاٹ رکھا تھا۔ اور بال کٹوا ڈالے تھے۔ اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ لگا لیجئے کہ مغربی تہذیب و تمدن نے نر و مادہ میں امتیاز کس قدر دشوار کر دیا ہے۔

مغرب زدہ لڑکیوں کی طرح کبھی کبھی سرحد کی پٹھان لڑکیاں بھی مردانہ لباس زیب تن کرنے کے بعد اچھا خاصہ معمہ بن جاتی ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں پولیس نے تھل کے ایک گھڑی ساز کی دکان سے ایک پٹھان لڑکے کو گرفتار کیا تھا جو دراصل لڑکا نہیں تھا بلکہ لڑکی تھی جس نے مردانہ لباس اختیار کر لیا تھا۔

اس دلچسپ واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ ایک پٹھان مع اپنی بیوی کے تھل پہنچا حسن اتفاق دیکھئے کہ وہ جہلم کے رہنے والے ایک گھڑی ساز کی دکان پر گیا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ اس گھڑی ساز کے یہاں ایک نہایت خوبصورت لڑکا کام کر رہا ہے۔ بیچارہ پٹھان تو اس لڑکے کو شناخت نہ کر سکا لیکن پٹھان کی بیوی نے پہلی ہی نظر میں بھانپ لیا کہ یہ لڑکا نہیں ہے بلکہ اسکی فرار شدہ لڑکی ہے جو مردانہ بھیس بنائے ہوئے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔

صاحبزادی صاحبہ نے جو ماں کی معنی خیز نظروں کو دیکھا تو فوراً سمجھ گئی کہ سارا بھید کھل گیا۔ فوراً اٹھ کر دکان سے بھاگی مگر ماں نے فوراً قابو میں کر لیا۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مغرب کی لڑکیوں کی طرح آزاد علاقہ کی لڑکیوں کو بھی مردانہ لباس کا شوق ہے۔

لڑکیوں کے اس مردانہ شوق کو دیکھتے ہوئے لاہور کے ایک ڈاکٹر نے یہ سوچا کہ کیوں نہ لڑکیوں کو لڑکا بنانے کا باقاعدہ کام شروع کر دیا جائے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ایک لڑکی کئی مہینے سے ان ڈاکٹر صاحب کے زیر مشق تھی۔ ڈاکٹر صاحب کبھی بجلی کی مشینوں کے ذریعہ اعضاء میں تبدیلی کی کوشش فرماتے رہے یہانتک کہ لڑکی میں لڑکا بننے کے آثار پوری طرح پیدا ہو گئے۔ اور اب ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ اگر ایک سال تک برابر علاج جاری رہا تو یہ لڑکی نہ صرف مکمل لڑکا بن جائے گی بلکہ اس قابل بھی ہو سکیگی کہ وہ کسی دوسری لڑکی سے شادی کر کے اولاد پیدا کر سکے۔

ہندوستان کی لڑکیوں کو لاہور کے اس ڈاکٹر کا شکر گذار ہونا چاہئے کہ اب اس ڈاکٹر نے ایک ایسا ذریعہ پیدا کر دیا ہے کہ لڑکیوں کا مردانہ شوق مکمل طریقہ پر پورا ہو سکتا ہے۔

عم عم تا کہ استداد زمانہ کی یہ گرد آلود تو ہین دھل جائے۔ جذباتی شعلوں کے حروف میں اس مزار پر جو نام کندہ ہے۔ اسے پڑھ اور سوچ کر کیا یہ نام لافانی نہیں ہے؟

کیوں؟

اس لئے کہ اس نے دوسروں کے لئے جان دی۔

ادبِ لطیف

شہیدِ وطن کا مزار

مشہور اڑیا شاعر ساچی راوت رائے کی نظم کا ترجمہ

ساچی راوت رائے کی دل ہلا دینے والی جو نظم اس اشاعت میں پیش کی جا رہی ہے۔ امید کہ یہ نظم ادبی حلقوں میں بہت پسند کی جائے گی۔

اے راہرو ذرا ٹھہر اور اس قبر کی طرف دیکھ۔

دبظاہر) اس قبر میں موت کی نیند سوئے ہوئے انسان جنگلی گھاس ہی لہرا رہی ہے۔ اور صرف جنگل کا سناٹا ہی اسے اپنے دامن میں ڈھانپے ہوئے ہے۔

مگر چشم باطن سے دیکھ! اس قبر میں ایک ایسا انسان سویا ہوا ہے جسکی تعمیر کے لیے مٹی دیکر مادر گیتی کو خوشی ہوئی ہوگی۔

اے راہرو! یہ شہید مقدس کا مقدس مزار ہے۔

بہار کے پھول دنیا سے جاتے وقت جب آخری جشن مناتے ہیں۔ اس جشن میں بہار کے پھول اسے شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔

مگر وہ اپنے مدفن میں خاموش لیٹا رہتا ہے اور انکی دعوت کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا۔

اسے پھولوں کے جشن سے کیا غرض! اس کے سینے میں آگ کا جشن منایا جا رہا ہے۔ یہ آگ ہے آزادئ وطن کے شوق کو بھڑکانے والی آتش جان سوز۔

اے راہرو! یہ شہید وطن کا مقدس مزار ہے۔

کیا یہ دنیا کا ایک عجیب و غریب واقعہ نہیں ہے کہ یہ مشت خاک انسان اپنے کارناموں سے وطنی تاریخ کے اوراق پر اپنا طویل سایہ ڈال رہا ہے!!!

خاک میں مل کر یہ مشت خاک انسان ایک مٹھی بھر خاک سے زیادہ نہیں۔ بھلا کیا یہ اور کیا اس کی حیثیت۔ مگر اسی بے حیثیت انسان کے اثرات فضائے وطن کے ہر گوشے پر چھائے چلے جا رہے ہیں۔

اے راہرو! یہ شہید وطن کا مقدس مزار ہے۔

جس طرح گیہوں کے پکے ہوئے زرد زرد کھیتوں پر پیلی پیلی چاندنی بکھر جانے کے بعد فضا میں ایک خاص نکھار آ جاتا ہے۔

اسیطرح فضائے وطن اس کی یاد میں سوگوار ہو کر حسین ترین نظر آنے لگتی ہے۔

اب اس مشت خاک انسان کی یاد ایک شمع راہ بن گئی ہے، ان فرزندان وطن کے لئے جو شہادت کی راہ پر گامزن ہونا چاہتے ہوں۔

اے راہرو! یہ شہید وطن کا مقدس مزار ہے۔

شہید وطن نے کفن کے پردے کے پیچھے اپنا منہ چھپا لیا ہے جس طرح موسم خزاں کا چاند ایک مل گجے ابر تی بادل میں روپوش ہو جایا کرتا ہے۔

مگر اے راہرو! کیا تیرے دل میں موجود ہے۔ حالانکہ شہید وطن خود تیرے دل میں موجود ہے جالانکہ ظاہر کی آنکھ سے وہ چھپ چکا ہے؟

وہ رات کی مانند ہے جو خود کو تاریکی کی چادر میں چھپا کر اپنے وجود کے گہرے معنی اور اسرار کو اور بھی زیادہ نمایاں کر دیتی ہے۔

اے راہرو! یہ شہید وطن کا مقدس مزار ہے۔

نئے چاند کی مدہم اور نیم جاگروشنی شہید وطن کی روح کی نظر نہ آنے والی تصویر کو دکھا رہی ہے۔

جھک جا اے راہرو! اور عاجزانہ عقیدت کے ساتھ اپنی پیشانی اس مزار کے قدموں میں رکھدے۔

اے راہرو! یہ شہید وطن کا مزار ہے۔

موت شہید وطن کے مقدس مزار کا تو نذہے، جس پر اوپر اٹھتے ہوئے جذباتی شعلوں کے حروف میں شہید وطن کا نام کندہ ہے۔

استداد زمانہ کی گرد اس پر پڑتی رہی اور بیماری فراموشی کی رات اسے اپنی تاریکی میں ڈھانپ کر نظروں سے اوجھل کرنا چاہتی ہے۔

چند لمحے کے لیے اس مقدس مزار پر دو چار آنسو بہا اے راہ رو! ۴۴

عالمِ نسواں

عیاش شوہر

از زبیدہ سلطان صاحبہ

زبیدہ صاحبہ نے اس [illegible] کی زندگی کے ایک ایسے پہلو کو لیا ہے کہ ہمارا خیال ہے کہ اُردو زبان میں آجتک کسی اہل قلم نے اس پہلو پر ایسے دلچسپ انداز میں قلم نہ اٹھایا ہوگا۔ اُمید ہے کہ یہ مضمون بہت کارآمد ثابت ہوگا۔

خبر نہیں وہ اس (ایک نہ لکھی جانے والی گالی) کے عشق میں مبتلا ہیں یا وہ اس کے پھندے میں پھنس گئے ہیں۔ میرا تو دماغ خراب سا ہو رہا ہے، مجھے کچھ نہیں سوجھتا کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ جب میں ان سے کہتی ہوں اور ان پر زور دیتی ہوں کہ وہ اس (پھر وہی گالی) سے قطع تعلق کر لیں تو وہ قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ میرا اس کا کوئی کھاتا ہی نہیں ہے۔ خدا کے لیے مجھے صلاح دیجئے کہ میں کیا کروں"

یہ ہیں اس دردناک خط کے الفاظ جو انتہائی مایوسی کے عالم میں ایک خاتون نے مجھے لکھا ہے۔ مجھے اس سارے خط کو پڑھ کر یہ محسوس ہوا کہ مایوسی نے ان قابل رحم خاتون کو تقریباً پاگل بنا دیا ہے۔ مگر میں ان سے کہتی ہوں کہ اسقدر زیادہ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں ان کو بتائے دیتی ہوں کہ یہ قصہ کیا ہے۔

مگر اس سے پہلے کہ میں ان خاتون کے خط کا جواب دیتے ہوئے انھیں سمجھاؤں کہ وہ کس چکر میں ہیں اس سے پہلے میں چاہتی ہوں کہ آپ سب بہنیں بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ ان خاتون کے معاملہ کی ماہیت کیا ہے۔ آخر وہ کیا چیز ہے جس سے یہ خاتون مایوس ہیں کہ ان کے ہوش حواس تک ان کو جواب دیئے رہے ہیں۔

ابھی آپ بہنوں نے شاید بات کو پوری طرح سمجھا نہ ہوگا۔ جو کچھ میں نے آپ کو ابھی تک بتایا ہے اس کا لب لباب تو بس اتنا ہی ہے کہ ان خاتون کو اپنے خاوند کے بارے میں یہ شکایت ہے کہ وہ کسی دوسری عورت کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔

مگر بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ پہلے آپ کو پوری بات بتا دینی چاہیئے۔

آپ کو پوری بات بتانے کے لیے میں ان خاتون کے خط ہی کا ایک ضروری حصہ آپ کو سنائے دیتی ہوں۔ لیجئے سنیئے۔ یہ خاتون لکھتی ہیں کہ

"اس دوسری عورت نے مجھے میرے شوہر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے درجنوں خط دکھلائے ہیں۔ یہ خط عشقیہ خط ہیں اور یہ خط میرے شوہر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ میں انکا خط خوب اچھی طرح پہچانتی ہوں۔ اب یہ عورت مجھ سے یہ چاہتی ہے کہ میں اپنے خاوند سے طلاق لینے پر رضامند ہو جاؤں اور اُن سے کہدوں کہ تم مجھے طلاق دے دو"

گویا معاملہ یہ ہے کہ ایک شادی شدہ مرد کے ایک دوسری عورت سے تعلقات ہیں گو یہ مرد اپنی نکاحتہ بیوی کے سامنے اسکا اقرار نہیں کرتا کہ میرے اس دوسری عورت سے تعلقات ہیں مگر اس کے ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوں سے جو دوسری عورت کے قبضہ میں ہیں، ان عشقیہ خطوں سے نکاحتہ عورت پر یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ میرے میاں کے ایک دوسری عورت سے ناجائز تعلقات ہیں۔ وہ دوسری عورت نکاحتہ بیوی سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ تم اس مرد سے الگ ہو جاؤ۔

وہ دوسری عورت نکاحتہ عورت سے اس مرد سے الگ ہونے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک اور بات بھی کہتی ہے۔ نکاحتہ عورت نے جو خط مجھے بھیجا ہے، اس خط کے الفاظ میں وہ دوسری عورت یہ کہتی ہے۔ کہ

"تمہارے ساتھ ان کی زندگی بہت بُری طرح کٹ رہی ہے اور اگر تم انکا پیچھا چھوڑ دو تو میرے ساتھ وہ بہت آرام اور راحت سے زندگی بسر کریں گے"

شاید آپ بہنوں کو اس معاملے میں کوئی خاص اور تعجب کرنے کے لائق بات معلوم نہ ہو رہی ہوگی کیونکہ آپ یہ مضمون پڑھتی ہیں۔ یہ سوچ رہی ہوں گی کیونکہ

بچوں کی دنیا

جنگ اور بچے

از محترمہ مدنار ابن مود کی

بچوں کے ساتھ جنگ کے متعلق بات چیت کرنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جنگ کے بارے میں ہر ایک گھر کا ماحول جدا جدا ہے بچوں کی بات چیت میں اس کی جھلک نظر آتی ہے۔

بہت سے لوگ شہر چھوڑ کر بھاگے چلے جا رہے ہیں، جب بچوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے تو کوئی کہتا ہے کہ اب شہر میں کیسے رہ سکتے ہیں؟ ہم تو اب گھر جائیں گے،،

دوسرا کہتا ہے کہ بہن اب تو شہر میں بم برسنے والے ہیں یہاں کوئی کیسے رہ سکتا ہے؟

تیسرا کہتا ہے "ہمیں تو بہت ڈر لگتا ہے سب کچھ جل جائے گا اور ڈاکو لوٹ لیجائیں گے اب ہم کیا کریں گے؟

دوسری طرف کچھ ایسے بھی نکلتے ہیں جو کہتے ہیں۔ "ارے ہٹو، ہم کہیں نہیں جائیں گے ہم تو یہیں رہیں گے"

کوئی کہتا ہے ڈر کی کیا بات ہے ہمیں تو بالکل ڈر نہیں لگتا، کوئی کہتا ہے کیا کریں جانا اچھا تو نہیں معلوم ہوتا لیکن اماں لیجاتی ہیں تو جانا پڑیگا۔

مختصر یہ کہ گھر میں جس طرح کی باتیں ہوتی ہیں اور جیسا ماحول پیدا کیا جاتا ہے اُس سے ویسا ہی اثر بچوں پر بھی ہوتا ہے جہاں گھر کے لوگ مطمئن اور تندرست ہیں وہاں بچے بھی صحیح دماغ ہیں، اور جہاں گھر والے خوفزدہ ہیں، گھر میں خوف و ہراس ہی کی باتیں کرتے ہیں اُس گھر کے بچے بھی خوف زدہ نظر آتے ہیں۔

زمانہ بہت ہی نازک ہے اگر جنگ ملک کے اندر آگئی تو حقیقتاً حالات خراب صورت اختیار کر لیں گے آجکل کی جنگ میں فوجیں بھی لڑتی ہیں اور عوام کو بھی حیران و پریشان ہونا پڑتا ہے، مقابلہ میں ڈٹ کر ہتھیاروں سے لڑنے کے بجائے پینے کا پانی بند کرنے اور فصلیں وغیرہ جلانے کے بیرحمانہ طریقوں سے کام لیا جاتا ہے، یہ سب باتیں حقیقت ہونے پر بھی جب تک جنگ ہمارے دروازہ پر نہیں آجاتی ڈرنے اور گھبرانے سے کیا فائدہ؟

ہاتھ میں ہتھیار لے کر لڑنے جانے ہی میں بہادروں کی ضرورت رہتی ہو، یہ بات نہیں ہے موجودہ جنگ میں دل کی مضبوطی اور امن قایم رکھنے میں کہیں زیادہ بہادری کی ضرورت رہتی ہے، آج ہمیں جو بڑے اور بزرگ کہلاتے ہیں اسی طرح کی بہادری کا ثبوت دینا ہوگا۔ اس کی سخت ضرورت ہے۔

خصوصاً اپنے گھروں میں اور مدرسوں میں جہاں چھوٹے چھوٹے بچے ہمارے ساتھ رہتے ہیں ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ ہم ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے کہ بچوں کے دل میں خوف یا گھبراہٹ پیدا ہو۔

اگر شہر چھوڑ کر گاؤں میں جانا ہو تو جایئے لیکن جاتے وقت گھبراہٹ کا ثبوت نہ دیجئے، مختلف قسم کی ایسی باتیں نہ کیجئے جن سے بچوں کے دل میں خوف پیدا ہو، نہ تو خود افواہیں پھیلایئے اور نہ کسی کی پھیلائی ہوئی افواہ کو سنکر گھبرایئے، اپنے بچوں کو گھبراہٹ میں ڈالے بغیر ہم سب کچھ کر سکتے ہیں، وہی ہمیں بھی کرنا چاہیے حفاظت کے خیال سے ہم بھی کام کریں اس میں خود پُرامن رہیں اور گھر کر سب لوگوں کو بھی پُرامن رکھیں،

سچی مصیبت اور حقیقی آفت کے آنے سے پہلے ہی اگر ہم ہمت ہار کر بیٹھ گئے تو ایسے خطرے کے وقت ہم کیا کر پائیں گے،

ہم پر اپنے بچوں کی ذمہ داری ہے ہمیں خود آنیوالے خطرہ کا ضبط و استقلال کے ساتھ مقابلہ کرنیکی تیاری کرنی چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی اس کے لیے تیار کرنا چاہیئے۔ ہمیں اپنے بچوں کو بتانا چاہیئے کہ کس طرح ممالک غیر میں والدین وطن کے لیے جنگ میں مصروف ہو گئے ہیں کس طرح ان کے بچے سمندر پار دور دراز ممالک میں تنہا چلے گئے ہیں، اور وہاں بغیر کسی خوف یا گھبراہٹ کے آرام کے ساتھ لکھتے پڑھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ بڑے

پردۂ فلم

فلموں میں عشق بازی اور عریانی

فلمی مبصر کے قلم سے

ہندوستان کے وہ فلم ساز جو یہ کہتے ہیں۔ کہ عریانی اور عشق بازی کے بغیر کوئی فلم کامیاب ہی نہیں ہو سکتی۔ ان کی معلومات کے لیے ذیل کا مضمون لکھا گیا ہے جس میں امریکن نقادوں کا نقطۂ نظر پیش کرتے ہوئے عریاں و عاشقانہ فلموں کی اصل حقیقت کو بے نقاب کیا گیا ہے

ہندوستان کے اکثر فلم سازوں کی رائے ہے کہ اگر تصاویر میں عشق بازی اور عریانی کا عنصر موجود ہو تو تصاویر زیادہ کامیاب ہوتی ہیں لیکن امریکن جو فلموں کا گھر ہے۔ وہاں عریانی اور عشق بازی سے لبریز فلموں کے بارے میں جو رائے ظاہر کی جا رہی ہے وہ ہندوستان کے فلم سازوں کی رائے سے بالکل مختلف ہے۔ امریکہ کے نقادوں کا خیال ہے کہ عریانی اور عشق بازی فلموں کی مقبولیت کو کم کر دیتی ہے۔

امریکہ کے نقادوں کی اس رائے کے معلوم ہونے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کون سے اسباب ہیں جن کی بنا پر عریانی اور عشق بازی جیسی دلکش چیز کے باوجود فلمیں زیادہ کامیاب نہیں ہوتیں۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے امریکہ کا مشہور فلمی اخبار "فلم کریٹک" لکھتا ہے کہ "عریانی اور عشق بازی کی فلمیں وقتی طور پر زیادہ کامیاب ہو جاتی ہیں لیکن ان میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ یہ بار بار ایک ہی آدمی کو اپنی طرف کھینچ سکیں۔ اسی لئے یہ زیادہ کامیاب نہیں ہوتیں۔ ان کے مقابلہ میں وہ فلمیں جو کسی خاص موضوع یا مقصد کو سامنے رکھ کر بنائی جاتی ہیں۔ ان کو لوگ بار بار دیکھتے ہیں۔ اسی لیے وہ عاشقانہ فلموں کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب ثابت ہوتی ہیں"

یہی اخبار عاشقانہ فلموں کی ناکامی کا ایک اور سبب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "عریانی اور عاشقانہ فلمیں صرف اوباش اور من چلے نوجوانوں تک محدود ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ان کو بوڑھے اور بچے نہیں پسند کرتے اور نہ ان کو اچھے گھرانے کے لوگ اپنے متعلقین کے ساتھ دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ اس لیے ان کی آمدنی گر جاتی ہے" یہ ہے عاشقانہ اور عریانی فلموں کے بارے میں اس ملک کے اخباروں کی رائے جہاں عشق بازی اور عریانی عام ہے۔

امریکہ کے نقادوں کی اس رائے کے معلوم ہونے کے بعد جب ہم ہندوستان پر ایک گہری نظر ڈالتے ہیں اور ہندوستانیوں کے شوق فلم بینی کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم کو امریکہ اور ہندوستان کے باشندوں میں کچھ زیادہ فرق نہیں دکھائی دیتا۔ یہاں بھی عاشقانہ اور عریاں تصاویر ہنگامی طور پر تو بے حد کامیاب ثابت ہوتی ہیں لیکن یہ تصویریں کیونکہ محض تفریحی مقصد کے لیے ہوتی ہیں اس لیے لوگ ان کو بار بار دیکھنا پسند نہیں کرتے چنانچہ ان کی آمدنی سنجیدہ تصاویر کے مقابلہ میں بہت محدود رہتی ہے۔

اگر ہم ہندوستان کی تصاویر پر ایک گہری نظر ڈالیں گے تو عریاں اور عاشقانہ تصاویر میں سے بہت کم تصاویر ایسی ملیں گی جن کو آمدنی کے لحاظ سے خاص اہمیت حاصل ہوئی ہو اس کے مقابلہ پر جب ہم سنجیدہ تصاویر پر غور کرتے ہیں تو ان کو حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ دیوداس۔ ودیاپتی۔ پکار۔ اچھوت کنیا۔ اور بھرت ملاپ کس قدر کامیاب تصویریں ہیں۔ یہ سب ہی فلمیں ہیں جن میں عشق و محبت کی چاشنی برائے نام ہے۔ اور عریانی سے تو یہ قطعی پاک ہیں لیکن ان کے اندر بے اندازہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ان سنجیدہ تصاویر کی کامیابی اس چیز کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ ہندوستان میں بھی اعلیٰ اور سنجیدہ تصاویر کی بہت زیادہ مانگ ہے۔

سنجیدہ تصاویر صرف ہندوستان ہی میں نہیں دنیا کے ہر حصہ میں ہمیشہ عامیانہ تصاویر سے زیادہ کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان سنجیدہ تصاویر کو بوڑھے بچے۔ عورتیں اور ہر خاندان کے جملہ افراد کثرت سے دیکھتے ہیں اور بار بار دیکھتے ہیں سنجیدہ تصاویر کی اس کامیابی کو اگرچہ ہندوستان کے اعلیٰ فلموں کی دنیا میں تسلیم کیا جا چکا ہے۔ لیکن اب بھی ایک ایسا فلمی طبقہ موجود ہے جو عامیانہ تصاویر کو سنجیدہ تصاویر پر ترجیح دیتا ہے۔ اس طبقہ کو چاہئے کہ ۴۴

اقوال زریں

والد کی زندگی میں لڑکے کے ارادوں پر غور کرو۔ والد کے انتقال کے بعد لڑکے کے چلن پر نظر کرو اور اگر تین برس تک وہ انہیں باتوں پر عامل رہے جو وہ اپنے باپ کی زندگی میں کیا کرتا تھا تو اس کو سپوت سمجھو۔

امارت اور عظمت ہی دو چیزیں ہیں جن کی انسان کو خواہش رہتی ہے لیکن اگر یہ جائز طریقہ سے حاصل ہو سکیں تو انھیں ہاتھ نہ لگاؤ۔ غربت اور پستی ہی دو چیزیں ہیں جس کو انسان ناپسند کرتا ہے لیکن اگر ان چیزوں سے ایمانداری کے ساتھ چھٹکارا نہ ملے تو غربت اور پستی ہی بہتر ہے۔

عقلمند آدمی دوسروں کی بہبودی کا خواہاں ہوتا ہے اور بے وقوف آدمی اپنے ذاتی نفع کی گھات میں لگا رہتا ہے۔

جب کسی قابل فخر انسان کو دیکھو تو اس کی خوبیوں پر عمل کرنے کا ارادہ کرو اور جب کسی بُرے آدمی کو دیکھو تو اپنا خود امتحان کر لو۔

موج تبسم

دو گریجویٹ نوجوانوں نے ایک مل میں ملازمت کی درخواست کی دفتر میں کوئی جگہ خالی نہ تھی منیجر نے انہیں کارخانہ میں مستری کے سپرد کر دیا۔

چند روز کے بعد منیجر نے مستری سے پوچھا۔ ان دونوں نوجوانوں کی کیا حالت ہے؟

مستری نے جواب دیا:۔ اگر آپ چند نوجوان اور فراہم کر لیں تو ہمارے کارخانہ میں سینما پر تنقید کرنے والی ایک سوسائٹی بہت آسانی سے قایم ہو سکتی ہے۔

ایک تعلیم یافتہ نوجوان پولیس میں بھرتی ہوا۔ پہلے ہی دن جب اُسے کئی گھنٹے تک پریڈ میں پاکوبی کرنی پڑی تو بے چارہ تکان سے نڈھال سا ہو گیا۔ آخر بہت دیر کے بعد ڈرل انسپکٹر نے کہا:۔ اسٹینڈ ایٹ ایز

نئے رنگروٹ نے تاسف کی حالت میں کہا

"موت آتی ہے پر نہیں آتی"

انسپکٹر پاس ہی کھڑا تھا۔ ضابطہ کی ایک خلاف ورزی پر غصے کا اظہار کرتے ہوئے اس نے کہا۔ کون ہے کس نے کہا۔ نئے رنگروٹ نے کہا کہ غالب نے۔

دلچسپ معلومات

مردوں سے نفرت کرنیوالی عورتیں

آپ کو یہ معلوم کر کے بڑا تعجب ہوگا کہ دنیا میں ایسی عورتیں جن کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو مردوں سے نفرت کرتی ہیں۔ چنانچہ یورپ کے اکثر ممالک میں ایسی انجمنیں بھی پائی گئی ہیں [illegible] عورتیں ہیں جنہوں نے یہ قسم کھا رکھی ہے کہ وہ تمام عمر کسی مرد سے کوئی واسطہ نہیں رکھیں گی۔

وارسا کی ایک اطلاع ہے کہ پولینڈ میں بھی ایک ایسی انجمن موجود ہے جس کی تمام ممبر عورتوں نے یہ حلف اٹھا رکھا ہے کہ وہ مردوں سے علیحدہ رہیں گی اس انجمن کی ممبر عورتوں کی تعداد تقریباً ۹۰۰ ہے اور یہ عورتیں وہ ہیں جنہوں نے یا تو اپنے شوہروں سے طلاق حاصل کر لی ہے یا جن کے شوہر ان کو چھوڑ کر گھر سے چلے گئے ہیں۔ بعض ایسی بھی ہیں جو غیر شادی شدہ ہیں لیکن یہ وہ ہیں جن کو ان عاشقوں نے شادی سے قبل دھوکہ دیدیا تھا۔

اس انجمن کی عورتیں باقاعدہ مردوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتی ہیں اور عورتوں کی جماعت میں یہ بتاتی ہیں کہ مرد ہرگز اس قابل نہیں کہ عورتیں ان پر اعتماد کر سکیں۔

افسانہ

مجرم کا ضمیر

از جناب بش پال

"سنا ہے کہ تم نے خود ہی جرم کا اقبال کر لیا"

قیدیوں نے نئے نئے قیدی سے پوچھا۔

"بھائی بات ایسی ہی آپڑی تھی"۔ نئے قیدی نے جواب دیا:" اس کمبخت ہریا کا باپ ہمیں لے ڈوبا۔ ہم اسے سدا سمجھایا کرتے تھے کہ ڈاکہ ڈالنے میں پاپ کی نیت رکھنا بُرا ہوتا ہے جس کا دھن لیا اس کی عزت پر ہاتھ مت ڈالو"

ایک دوسرے قیدی نے کہا:" ٹھیک ہے ٹھیک ہے"

نئے قیدی نے اس کی طرف ایک نظر دیکھ کر کہا،" ہم اس روز اس ہریا کو ساتھ لے جانے کو تیار نہیں تھے۔ مگر پوجا کے وقت اس نے بھوانی (بندوق) پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی کہ میں نگاہ بد نہیں کروں گا۔ ہم ساتھ لے گئے کیوں رحمانی یہی بات تھی یا نہیں؟"

جس قیدی سے اس نے خطاب کیا تھا وہ بولا" ہاں جی سردار یہی بات تھی"

پرانے قیدیوں میں سے ایک نے رحمان سے پوچھا "سنا ہے کسی لڑکی کے بیان پر سردار نے اقبال کر لیا۔ اس لڑکے نے کیا بیان دیا؟ تم نے تو سنا ہوگا"

رحمان بولا:" کورٹ صاحب اسے خوب پڑھا کر لائے تھے۔ اس نے یہ بیان دیا رات گئے تک میں اور بوا لنگا سیتی رہیں۔ لالٹین جل رہی تھی چھت سے آنگن میں دو آدمی کود آئے سردار کو پہچان کر اس نے کہا کہ ایک تو یہ تھے اور ایک وہ ڈاکو جو مارا گیا۔ میں اور بوا چلانے کو ہوئیں تو انہوں نے بندوق دکھا کر کہا۔ جو بولے گا اس کے گولی ماردی جائے گی۔ اور یہ کہہ کر انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ ڈاکو اندر آگئے۔ پھر لڑکی سردار کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی۔ انہوں نے کہا عورتیں ایک طرف ہو جائیں۔ اور مردوں کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دو کسی عورت سے اس کا گہنا نہ چھینا جائے اور کوئی کسی عورت کو ہاتھ نہ لگائے۔ یہ کہہ کر یہ کوٹھری میں دو تین آدمیوں کو لیجا کر زمین کھودنے لگے۔ جو ڈاکو مارا گیا اس نے مجھ سے کہا کہ رسوئی گھر میں روپیہ کس جگہ دبا رکھا ہے چلو بتاؤ۔ یہ کہہ کر لڑکی ذرا ہچکچائی۔ کورٹ صاحب نے کہا۔ ہاں ہاں پھر؟ رسوئی گھر میں لے گیا تمہیں پھر کیا ہوا؟ لڑکی کچھ شرمائی۔ پھر کہنے لگی۔ پھر اس نے ہم پر بری نگہ کی۔ ہم چلائے تو یہ بھیا آگئے۔ اور یہ کہہ کر اس نے سردار کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے اسے بندوق سے مار کر ہمیں بچا لیا"

پرانے قیدی رحمان کی باتیں پوری توجہ سے سن رہے تھے۔ رحمان نے پھر کہا:" لڑکی کے اس بیان دینے پر ہمارے وکیل صاحب نے جرح کی۔ انہوں نے پوچھا۔ جو آدمی مارا گیا۔ اس نے تمہیں رسوئی گھر میں لیجا کر بُری نظر کی؟ لڑکی نے سر ہلا کر حامی بھری۔ وکیل صاحب نے سوال کیا۔ بُری نظر کیسی ہوتی ہے؟ لڑکی گردن جھکائے خاموش کھڑی رہی۔ وکیل صاحب نے پھر پوچھا تم پر گانوں کے کن کن آدمیوں نے بُری نظر کی ہے؟ بُری نظر کیسی ہوتی ہے؟ اور بھلی نظر کیسی ہوتی ہے؟ تمہیں کونسی نظر اچھی لگتی ہے؟ لڑکی چپ! اس کے منہ سے ایک بھی لفظ نہ نکلا۔ تب کورٹ صاحب نے عدالت سے کہا۔ حضور ان سوالوں سے مقدمہ کا کیا تعلق؟ یہ تو محض گواہ کو پریشان کرنا ہے۔ اپنے وکیل تڑاق سے بولے "حضور گواہ کا کہنا ہے کہ مقتول نے اس پر بُری نظر کی۔ اس پر ملزم نے اسے گولی سے مار دیا۔ یہ قصہ سراسر پولیس کا گھڑا ہوا ہے قتل کی بنا اس لڑکی کی بے آبروئی کی کوشش بتائی جاتی ہے۔ اس لئے ثابت ہونا چاہئے کہ بے آبروئی کی کوشش کی گئی۔ یہ بات لڑکی کے بیان پر مبنی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس بات پر جرح ہو۔ لڑکی کے اس بیان پر میرے موکل کی زندگی یا موت کا دار و مدار ہو سکتا ہے۔ عدالت نے حکم دیا کہ لڑکی جرح کا جواب دے۔ وکیل صاحب نے پھر سوال کیا۔ بُری نظر کیا ہوتی ہے؟ لڑکی نے کانپتے ہوئے کہا۔ جی وہ عیب کرنا چاہتا تھا۔ اس سے تم چلانے لگیں؟ اور اس سے پہلے جب تم سے کسی نے عیب کیا تو ہمیشہ تم چلا دیتی تھیں؟ لڑکی رو پڑی۔ بس اس کے روتے ہی ہمارے سردار اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور وکیل سے بولے۔ وکیل صاحب جرح رہنے دیجئے۔ ہمیں صفائی نہیں دینی آپ اس معصوم لڑکی کو تنگ نہ کیجئے۔ پھر انہوں نے عدالت سے مخاطب ہو کر کہا:" حضور اس لڑکی پر جرح کی ضرورت نہیں۔ ہم جرم کا اقبال کرتے ہیں۔ ہریا کی عادتیں خراب تھیں پہلے بھی اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ حضور ڈاکو کی بھی عزت ہوتی ہے۔ ڈاکو دوسرے کا دھن لیتا ہے۔ دوسرے کی عزت پر ہاتھ نہیں ڈالتا اور پھر کنواری لڑکی تو سب سے زیادہ عزت کے قابل ہے۔ میں نے اپنے ساتھی کو گولی ماری میں موت کے کنارے کھڑا ہوں۔ میں اپنے ایمان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس لڑکی کی عصمت قایم ہے۔

شاندار افتتاح

Grand Opening Night

شاندار افتتاح

دنیائے فلم کا سب سے زیادہ شاندار مزاحیہ شاہکار

ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور

زیر اہتمام جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی

جمعرات ۳ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

رنجیت وادیا موویٹون کی لاجواب پیش کش

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

یہ تصویر آپ کی خوشی کو دوبالا کر دیگی!

The Return of Toofan Mail.

طوفان میل کی واپسی

خاص اداکار: ارونہ۔ جگدیش۔ فیروز دستور۔ ہری شیو دشنی۔ ڈیکینٹ۔ غوری۔ کانتی لال۔ مہدی رضا۔ شمیم۔ رجنی۔ بی بی۔ آزوری

۱۶ سال پہلے طوفان میل کی ہر سینما میں گونج تھی۔ اب خوفناک گاڑی آپ کے شہر میں جلوہ گر ہونے والی ہے۔ بے مثال اداکاری وجد آفریں گانے۔ دلکش ڈانس پُرزور مکالمے پُرلطف مذاق

آپ کا پرانا خادم ——— گوری شنکر مہروترا

تشریف لاکر لطف اُٹھائیے!

تشریف لاکر لطف اُٹھائیے!

مسٹر ایمری کی روش کی مذمت

ایک انگریز فوجی کے قلم سے

معاصر اسٹیٹسمین نے کلکتہ کے ایک انگریز سپاہی کا حسب ذیل خط شائع کیا ہے :-

جناب من مسٹر ایمری کی حال کی تقریر میں دو بیانات اس طرح ہیں :-

(۱) کرپس تجاویز کا حوالہ دینے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ان حالات میں مسٹر گاندھی نے یہ طے کیا ہے کہ حکومت سے کھلم کھلا ٹکر لی جائے جس سے عوام کے جذبات مشتعل ہوں گے اور انکا اور ان کے ساتھی لوگوں کا اقتدار بحال ہوگا اور ان پر مبینہ برطانی مظالم کے خلاف آزادیٔ ہند کے علمبردار کی حیثیت سے توجہ مرکوز ہوگی .... بدترین تحریک کے حقیقی مقصد کا لب لباب بس اس قدر ہے -

(۲) کانگریس کی کارروائیوں کا جو کچھ نتیجہ ہوتا ہے اسے ظاہر کرنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ کانگریسی لیڈر اپنی دھینگا مشتی سے پارٹی کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس کا مقابلہ سردار پٹیل کے اس بیان سے کیجئے جس کی رو سے کانگریس اپنے لئے طاقت نہیں چاہتی بلکہ وہ مطمئن ہو جائے گی - اگر حقیقی طاقت مسلم لیگ کو یا کسی دوسری ہندوستانی پارٹی کو سونپ دی جائے -

مسٹر ایمری نے جو کچھ کہا ہے دوسرے الفاظ میں اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ کانگریس ایک خود غرض پارٹی ہے اس کا جو کچھ کام ہے وہ بدنیتی کے ساتھ ہے نہ اس میں خلوص ہے اور نہ آزادیٔ ہند کی محبت ہے -

مسٹر ایمری برابر اس بات سے قاصر رہے ہیں کہ ہندوستان کے قومی نقطۂ نظر کو حقیقی طور پر سمجھیں بلکہ ان کی طبیعت میں جو یک طرفہ پن ہے اس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ان باتوں سے تسلی دیتے رہتے ہیں کہ ہندوستان میں برطانیہ کے جو کارنامے ہیں وہ باعث فخر ہیں اور دوسری جانب وہ ہندوستان کے قوم پرور طبقہ کی کوششوں کا مذاق اڑاتے رہے ہیں - یہ مسٹر ایمری جیسی ذہنیت کے لوگوں ہی کے حصہ میں آیا ہے کہ وہ تمام دنیا کو ہندوستانی مدبروں اور لیڈروں کے نظریہ سے اپنی سرکاری تقریروں کے ذریعہ واقف کرتے ہیں ان کی یہ تقریریں وزیر ہند کی حیثیت سے ہوتی ہیں اور شاید باہمی مغالطہ کی المناکی میں سب سے زیادہ دردناک یہی بات ہے جو گذشتہ دو تین سال سے نظر آ رہی ہے جو لوگ ذاتی طور پر جانتے ہیں کہ قوم پرست جذباتی ہندوستانی کیا خیال کرتے ہیں وہ یا تو مسٹر ایمری کی ایسی تقریروں سے تھرا جاتے ہیں یا انھیں مارے نفرت کے متلی ہونے لگتی ہے یا دونوں ہی کیفیتیں طاری ہو جاتی ہیں -

ہم انگریزوں کو کبھی یہ تجربہ نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں غیر ملکیوں کے کام چلانے کے کیا معنی ہیں - ہم اس سے واقف نہیں ہیں کہ خود ہمیں یہ موقعہ نہ دیا جائے کہ ہم اپنا کاروبار چلائیں - ہمیں اس کا علم نہیں کہ آزادی کی ہوا نہ کھا سکنے کے کیا معنی ہوتے ہیں - چونکہ ہمیں خود ان باتوں کا تجربہ نہیں ہوا ہے اس لئے ہم ایسے معاملوں میں دوسرے لوگوں کے جذبات کا اندازہ لگانے سے قاصر ہیں -

یہ تو میں فوراً ہی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ کانگریس نے جو تدبیر اختیار کی ہے اس سے مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اتفاق نہیں ہے - میں ہندوستان کے دوسرے لیڈروں کے ساتھ اور غیر ملکی مبصروں کے ساتھ کانگریس کی کارروائی پر اظہار افسوس کرنے میں متفق ہوں لیکن یہ اس طرح نہ ہونا چاہیئے جیسے بیوقوف والدین اپنے چہیتے بیٹے کو لاڈ پیار سے بگاڑ دیتے ہیں اس طرح قوم پرور ہندوستانیوں کو بھی ایسا بگاڑ دیا جائے کہ وہ بیوقوفانہ اور غیر ذمہ دارانہ طور پر کام کرنے لگیں - میں نہیں جانتا کہ میری بات کو غلط سمجھا جائے گا - میں کانگریس کی کارروائیوں کے حق میں اپیل نہیں کر رہا ہوں - میں اس امر پر افسوس ظاہر کرتا ہوں اور اس کی مذمت کرتا ہوں - بلکہ میری تو یہ اپیل ہے کہ اس بارے میں ہماری جو نکتہ چینی ہو وہ باخبر پر مبنی ہو اور ہم ان کی نیت اور جذبہ کو سمجھتے ہوں - جس کے ماتحت ایسا کیا جا رہا ہے - ممکن ہے کہ سطحی طور پر اور فوری طور پر اس سے کوئی بڑا نتیجہ نہ نکلے لیکن ہم چھوٹے چھوٹے افراد اپنے آپ کو بالکل بے بس محسوس کرتے ہیں - ہم مسٹر ایمری کو ان کی گدی سے اتار نہیں سکتے لیکن ہمیں کم سے کم اپنے انداز پر غور کرنا چاہیئے اور اگر وہ غلط ہے تو اسے بدل دینا چاہیئے تاکہ بمبئی سے خبریں ملنے پر ہمارا یہ رویہ نہ ہو کہ مسٹر گاندھی میں چلے گئے وہ مارا، انھیں ٹھیک کر دو وغیرہ - بلکہ ہمارا یہ رویہ ہونا چاہیئے کہ ہاں مسٹر گاندھی جیل میں چلے گئے - موجودہ حالات میں ایسا ہونا لابدی تھا - اگرچہ یہ بہت بڑے افسوس کی بات ہے -

بہرحال ہم یوروپین ہندوستان میں غیر ملکی دخل در معقولات دینے والے ہی ہیں ہمیں اس ملک میں رہنے اور یہاں کام کرنے کا کوئی حق نہیں ہے - اگر ہم ہندوستان کے خادم کی حیثیت سے نہ رہیں -

خان عبد الغفار خان کا دورہ

(پشاور - ۳۰ - اگست) خان عبد الغفار خان سنیچر وار کو سردریاب سے مردوان روانہ ہو گئے - آپ ضلع کا دورہ کریں گے اور چار پانچ جلسوں میں تقریریں کریں گے -

سرحدی کانگریس کمیٹی کے صدر خان علی گل خان پشاور کو روانہ ہو گئے ہیں - اور جنرل سکریٹری مسٹر عبد القیوم ضلع ہزارہ کا دورہ کریں گے -

شاندار ==== دوسرا ==== ہفتہ

موتی محل کٹر ماسٹر کانپور میں

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

جمعہ ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

مٹنی شو
اتوار کو ۳½ بجے دن

ایک دل ہلا دینے والا سنسنی خیز ڈرامہ!

ریڈیو سگنل

خاص اداکار
مس ارمیلا
مس شمسن
آغا

آ رہا
سکندر - انجان - مقابلہ - ڈاکٹر - ہٹلر - پروانہ - کنچن - ڈھنڈورہ - بھرت ملاپ - امید - پردیسی - سسرال - لہری جیون

لیگ ورکنگ کمیٹی کے فیصلے پر

ڈاکٹر عبد اللطیف کا تبصرہ

حیدر آباد دکن - ۲۲ - اگست، مسلم لیگ کے تازہ ترین رزولیوشن پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر سید عبد اللطیف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کا ہر مخلص خیر خواہ موجودہ رزولیوشن پر اظہار افسوس کئے بغیر نہ رہ سکے گا کانگریس کی غیر حاضری میں ملک کی رہنمائی کا فرض لیگ پر عاید ہوتا تھا جو ملک میں دوسری بڑی سیاسی جماعت ہے - اس جماعت کے سامنے اہم کام یہ تھا کہ وہ اپنے اور کانگریس کے درمیان سمجھوتہ کر کے پھر ان دونوں جماعتوں اور حکومت برطانیہ کے درمیان مفاہمت کا کوئی بندوبست کرتی -

یہ وہ اہم وقت تھا جبکہ مسٹر جناح کو حالات حاضرہ کے تقاضا کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک نمایاں کوشش کرنی چاہیئے تھی - اگر وہ ایسا کرتے تو تعمیری تدبر کے لئے آپ کا نام ہمیشہ کے لئے روشن ہو جاتا لیکن اُنھوں نے ایسا نہیں کیا - ان کی خواہش یہ ہے کہ حکومت برطانیہ دوسری جماعتوں سمیت ان کے در دولت پر حاضر ہو اور پھر وہ ایک غیر معین پاکستان کی پیشکش کریں - تو آپ ایک عارضی مرکزی حکومت کے قیام پر غور فرمائیں - ملک کو اندرونی اور بیرونی خواہ کوئی خطرہ ہو - لیکن آپ ان سے کوئی گفت و شنید نہیں کریں گے - کیا یہ طرز عمل مسلمانوں کے لئے کسی طرح بھی مفید ہے - کیا وجہ ہے کہ مسٹر جناح غیر مشروط طور پر پاکستان کی بانسری کی بجائے ملک کے ڈیفنس کے اہم سوال کو نظر انداز کرتے چلے جا رہے ہیں -

حکومت برطانیہ نے کرپس تجاویز کی صورت میں مسلمانوں کو خود اختیاری کا حق عطا کیا تھا - کانگریس بھی بعینہٖ یہی کچھ کر چکی ہے - بہت ممکن ہے کہ وہ زبان مسٹر جناح کے اطمینان کا موجب نہ بن سکے - لیکن جو لوگ کچھ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں - اُن لوگوں کے نزدیک کانگریس اور برطانیہ کی پیشکش بالکل واضح ہے -

جو چیز پہلے ہی واضح ہے - اس کی وضاحت کے لئے اصرار کرنا سیاسی فضا کو مکدر کرنا نہیں تو اور کیا ہے - اگر مسٹر جناح کو موجودہ حالات کا کچھ بھی احساس ہے تو انھیں چاہیے کہ وہ اس قسم کی پارٹی بازی کے دام میں نہ الجھیں - بلکہ انھیں چاہیئے کہ وہ فوراً گاندھی جی سے ملاقات کر کے ان کو ایک ایسے فارمولے پر رضامند کریں جو حکومت برطانیہ اور ہندوستان کی تمام قوموں کے لئے موجب عزت ہو -

مسٹر جناح کو چاہیئے کہ وہ گاندھی جی اور حکومت برطانیہ کو اس آزمائش میں ڈالدیں اس کے بعد انکی پوزیشن مستحکم ہو جائے گی اور اگر خدانخواستہ وہ اس کوشش میں ناکام رہیں تو اس ناکامی کی ذمہ داری دوسروں پر عاید ہوگی - نہ کہ ان پر - یہ وہ فرض ہے جو انھیں مسلمانوں اور تمام ملک کی خاطر ادا کرنے سے مطلق گریز نہیں کرنا چاہیئے -

مارشل پتاں کی تقریر

(لندن - ۳۰ - اگست) مارشل پتاں نے کلرمونٹ فرانڈ میں فرانسیسی لیجن کے روبرو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بہت سے فرانسیسی ابھی تک پرانی حکومت کا خواب دیکھ رہے ہیں - لیکن اب آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ماضی ختم ہو چکا ہے - میری حکومت اور اس کے چیف موسیو لاول رکاوٹوں کے باوجود قومی انقلاب قائم کر کے رہیں گے اور پرانی حکومت کے کھنڈروں میں سے ایک نیا فرانس پیدا ہوگا - میں مردہ لکڑیوں کو کاٹ رہا ہوں -

سندھ کی ⅛ آبادی خانماں ہو گئی

(کراچی - ۲۷ - اگست) سندھ کے سیلاب زدگان کی امداد کرنے والی کمیٹی کے چیرمین نے چندہ کے لئے اپیل کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے کہ سندھ کی ⅛ آبادی سیلاب سے بے خانماں ہو گئی ہے - اپر سندھ میں وسیع پیمانہ پر تباہی آئی - اب تک ۱۲۷۵۰۰ روپیہ چندہ جمع ہوا ہے -

چائے

خیالات کا اُبھار

پڑھنے لکھنے اور سوچنے والے غرضیکہ ہر طرح کے دماغی کام کرنے والے زیادہ تر چائے کیوں پیتے ہیں - اسلئے کہ چائے کے ذریعے اُن کے خیالات اور جذبات میں اُبھار پیدا ہوتا ہے پینے والی تمام چیزوں میں چائے ہی ایک ایسی شئے ہے جس کی لاثانی خوبی سے تصور اور خیال صاف ہوتا ہے - تمام جوش پیدا کرنیوالے خیالات چائے سے حاصل کیجئے -

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے :- تازہ پانی ابال لیجئے - اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے - جونہی پانی اُبلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے - اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے - بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے -

ہندوستانی چائے
تمام دُنیا کے پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا - IK 147V

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ
تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS TEA
لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTK 326

مسٹر چرچل ایران میں - (طہران - ۲۸ - اگست) ایران میں مسٹر چرچل کی آمد اس قدر راز میں رکھی گئی کہ بادشاہ تک کو علم نہیں ہوا اور ہوائی دورہ پر چند انگریز اور امریکی افسر موجود تھے - وزیر اعظم اور بادشاہ نے شاہی محل کے پاس مسٹر چرچل کا خیر مقدم کیا -

وائسریگل حکومت کی (چوراسی ۸۴) سالہ تاریخ
لارڈ کیننگ کے عہد سے لارڈ لنلتھگو کے زمانہ تک

—(ایک تاریخ داں کے قلم سے)—

دنیا کی بڑی تنخواہ پانے والے افسروں میں ہندوستان کے وائسرائے کی تنخواہ غالباً سب سے زیادہ ہے، وائسرائے ہند کو (۲۰،۹۰۰) روپیہ ماہوار دیا جاتا ہے اور آئین کی رُو سے حکومت ہند کے افسر اعلیٰ اور تاج برطانیہ کا نمائندہ ہوتا ہے جیسا کہ وائسرائے کے خطاب سے ظاہر ہے وہ ہندوستان میں بادشاہ کا جانشین سمجھا جاتا ہے۔

اگرچہ مشہور جنگ پلاسی سے اب تک ۱۹۵ سال گذر چکے ہیں اور یہ وہ جنگ تھی جس نے برطانیہ کا قدم ہندوستان میں مضبوطی سے جما دیا تاہم ۱۸۵۸ء سے پہلے ہندوستان براہ راست تاج برطانیہ کے تحت میں نہیں آیا تھا اُسی سال سے "وائسرائے ہند" کی حکمرانی شروع ہوئی۔ اس سے پہلے ہندوستان کے جو حصے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کنٹرول میں آگئے تھے ان پر گورنر جزل کے ذریعہ حکومت کی جاتی تھی۔

پہلا گورنر جنرل

وارن ہیسٹنگز ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل تھا جس کا تقرر ۱۷۷۳ء میں بنگال میں ہوا تھا اور جس کی امداد کے لئے ایک کونسل بھی بنائی گئی تھی۔ صوبہ مدراس اور صوبہ بمبئی پر بھی گورنر جنرل کی حکومت سمجھی جاتی تھی لیکن ابھی صورت حال بہت صاف نہیں ہوئی تھی۔

چونکہ برطانی ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکمرانی سے لوگ مطمئن نہ تھے اس لئے ۱۸۵۷ء کے واقعات پیش آئے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۵۸ء میں ملکہ وکٹوریہ نے ہندوستان کی حکومت اپنے ہاتھوں میں لے لی اور گورنر جزل کو وائسرائے بنا دیا گیا، جواب مذکورہ تجارتی آرگنائزیشن کا نمائندہ نہیں رہا۔ بلکہ تاج برطانیہ کا نمائندہ ہو گیا۔ اس وقت سے اب تک ۸۴ سال گذر چکے ہیں، اور اٹھارہ وائسرائے ہندوستان پر حکمرانی کر چکے ہیں۔ لارڈ کیننگ کو ہندوستان کا پہلا وائسرائے مقرر کیا تاہم خود ملکہ نے "ملکہ ہند" کا خطاب اُنیس ۱۹ سال کے بعد اختیار کیا۔

تاج کا نمائندہ

وائسرائے ہند کا تقرر برطانی وزیر اعظم کی سفارش پر تاج کے ہاتھوں ہوتا ہے اور وائسرائے وزیر ہند کے ذریعہ اپنی وہ خدمات انجام دیتا ہے جن کا تعلق تاج اور حکومت برطانیہ سے ہے تاج کے نمائندے کی حیثیت سے وہ تقریباً ۵۶۰ ہندوستانی والیان ریاست سے سرکاری کاروبار کرتا ہے۔ اور ان والیان ریاست کا دعویٰ ہے کہ وہ حکومت بالا دست کے ساتھ معاہدے رکھتے ہیں اور مخصوص حقوق کے مالک ہیں یہ والیان ریاست کے تقریباً ایک تہائی رقبہ پر حکمرانی کرتے ہیں ریاستوں کے ساتھ سرکاری کاروبار کرنے میں وائسرائے ہند کو پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کی امداد حاصل ہوتی ہے اور شہنشاہ کے نمائندے کی حیثیت سے وائسرائے کو دربار منعقد کرنے اور شان و شوکت کا مظاہرہ کرنے کے اختیارات حاصل ہیں۔

گورنر جنرل

وائسرائے ہی ہندوستان کا گورنر جزل بھی ہے، یعنی حکومت ہند کا سب سے بڑا افسر ہے اور ہندوستان کے گیارہ صوبے جن میں گورنر کام کرتے ہیں، گورنر جنرل کے تحت میں ہیں، وائسرائے کو مشورہ دینے کے لئے ایک ایگزیکٹو کونسل ہوتی ہے جس کے ممبروں کا انتخاب وائسرائے کرتا ہے اور وزیر ہند سے منظوری حاصل کی جاتی ہے۔ اس کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ اپنی ایگزیکٹو کونسل کی رائے سے اختلاف کرے اور اس کے فیصلہ کو مسترد کر دے بشرطیکہ وزیر ہند کی منظوری بھی حاصل کر لی جائے۔ کچھ دنوں پہلے کی بات ہے کہ ڈیفنس اور خارجی محکمے خود وائسرائے کے ہاتھوں میں تھے۔

رئیسوں کے خاندان سے

ہندوستان میں وائسرائے کے

ارل کیننگ	۱۸۵۶ء	۱۸۶۲ء	ارل آف الگن	۱۸۹۴ء	۱۸۹۹ء
ارل آف الگن	۱۸۶۲ء	۱۸۶۳ء	مارکوئس کرزن	۱۸۹۹ء	۱۹۰۵ء
بیرن لارنس	۱۸۶۳ء	۱۸۶۹ء	ارل آف منٹو	۱۹۰۵ء	۱۹۱۰ء
ارل آف میو	۱۸۶۹ء	۱۸۷۲ء	وائکاؤنٹ ہارڈنگ	۱۹۱۰ء	۱۹۱۶ء
ارل آف نارتھ بروک	۱۸۷۲ء	۱۸۷۶ء	وائکاؤنٹ چمسفورڈ	۱۹۱۶ء	۱۹۲۱ء
ارل آف لٹن	۱۸۷۶ء	۱۸۸۰ء	مارکوئس آف ریڈنگ	۱۹۲۱ء	۱۹۲۶ء
مارکوئس آف رپن	۱۸۸۰ء	۱۸۸۴ء	وائکاؤنٹ ہیلی فیکس	۱۹۲۶ء	۱۹۳۱ء
مارکوئس آف ڈفرن	۱۸۸۴ء	۱۸۸۸ء	مارکوئس آف ولنگڈن	۱۹۳۱ء	۱۹۳۵ء
مارکوئس آف لینسڈاؤن	۱۸۸۸ء	۱۸۹۴ء	مارکوئس آف لنلتھگو	۱۹۳۵ء	اب تک

ذریعہ حکمرانی لارڈ کیننگ کے زمانہ سے شروع ہوئی جن کی سفارش پر ہندوستان کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے تحت سے نکال کر تاج برطانیہ کے تحت میں لے لیا گیا تھا۔

لارڈ کیننگ ہی کے زمانہ میں کاغذی کرنسی یعنی نوٹوں کا چلنا بھی شروع ہوا تھا۔ وائسرائے ہند کا انتخاب ہمیشہ انگلستان کے رئیس خاندانوں میں سے ہوتا ہے اور کسی "مارکوئس" "وائکاؤنٹ" "ارل" یا "بیرن" کو وائسرائے بنایا جاتا ہے۔

ہندوستان کے وائسرائے کا وجود ہمیشہ یہاں کی دنیا سے الگ تھلگ رہا ہے یہاں تک ۱۸۰۳ء ہی میں لارڈ ولزلی نے یہ شکایت کی تھی "میں ایک شاہی شیر کی طرح پھرا کرتا ہوں" جسے کوئی ایسا گیدڑ دوست بھی نہیں ملتا جو میرے خیالات کی سختی کو سکون پہونچائے۔ ہندوستان میں وائسرائے ایک بلند تر ہستی سمجھا جاتا ہے، صرف اس لئے نہیں کہ وہ تاج کا نمائندہ ہے بلکہ اس لئے بھی کہ وہ ایک بڑے رئیس خاندان کا فرد ہوتا ہے

جب تک لارڈ رپن کا زمانہ نہیں آیا تھا قانون کی نگاہ میں ہندوستانی اور یوروپین اشخاص برابر نہ تھے۔ لارڈ رپن بہت ہی آزاد خیال اور فیاض وائسرائے تھے۔ انھیں نے ہندوستان کے پریس کو بھی آزاد کیا تھا۔ جو پہلے صرف مجسٹریٹ کے رحم و کرم پر تھا، لارڈ رپن نے یہ کوشش بھی کی کہ قانون کی نگاہ میں ہندوستانی اور برطانی اشخاص کو برابر کر دیں۔ پہلی مرتبہ انھیں نے اجازت دی تھی کہ فوجداری کے مقدمات میں ہندوستانی جج یوروپین ملزموں کے مقدمات کی سماعت کریں۔ لیکن ہندوستان میں رہنے والے یوروپینوں نے اس پر اعتراض کیا۔ لارڈ رپن کا بائیکاٹ کیا اور ان کو ذلیل کرنے کے لئے ان کے فیصلہ کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کیا اس کا نتیجہ ایک سمجھوتہ کی صورت میں رونما ہوا۔ اور یوروپینوں کو اجازت دی گئی کہ وہ ایسی جیوری سے اپنے مقدمات کی سماعت کرائیں جس میں نصف تعداد یوروپینوں کی ہو۔

اگرچہ لارڈ رپن نے اس جھگڑے میں شکست پائی لیکن یہ ایک حقیقی امر ہے کہ انھوں نے ایک بہت اچھا اور قابل تعریف کام کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کے جانشین لارڈ ڈفرن نے برما پر قبضہ کر کے اسے برطانی امپائر کا ایک حصہ بنا لیا تھا۔ انھیں کے زمانہ میں انڈین نیشنل کانگریس نے جنم لیا تھا۔

لینسڈاؤن، الگن، کرزن

ان کے بعد دو وائسرائوں یعنی لینسڈاؤن اور لارڈ الگن کے زمانہ میں کوئی زیادہ اہم واقعہ رونما نہیں ہوا۔ ۱۸۹۹ء میں لارڈ کرزن وائسرائے اور گورنر جزل ہو کر ہندوستان آئے۔ وہ سختی سے حکومت کرنے کے اصول کے حامی تھے انھوں نے انڈین نیشنل کانگریس کو دبا دینے کی کوشش کی تھی۔ اور صوبہ بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر کے بنگال کی قومیت کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہا تھا۔ "تقسیم بنگالہ" کے بعد ہندوستان میں ایک زبردست ایجی ٹیشن شروع ہوا تھا۔ آخر کار تقسیم بنگالہ کو حکومت نے منسوخ کر دیا۔

لارڈ کرزن کا ایک قابل تعریف کارنامہ یہ تھا کہ انھوں نے ہندوستانی اور یوروپین دونوں کو قانون کی نگاہ میں برابر کرنے کی کوشش کی ان کے خیال میں مجرم بہر حال مجرم تھا۔ چاہے وہ محکوم قوم کا فرد ہو یا حاکم قوم کا۔ لارڈ کرزن کو انصاف کا خیال و احساس بہت زیادہ تھا۔ وہ ناانصافی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن کوشش کہ ہندوستان کی قومی اسپرٹ دب جائے بالکل ناکامیاب ثابت ہوئی۔

منٹو، ہارڈنگ، چمسفورڈ

لارڈ کرزن کے بعد لارڈ منٹو ہندوستان کے وائسرائے ہوئے۔ ان کے زمانہ میں ان کی اور وزیر ہند جان مارلی کی کوششوں سے "منٹو، مارلی" اصلاحات ۱۹۰۹ء میں نافذ کی گئیں، ان کے بعد لارڈ ہارڈنگ آئے جن کی وائسرائٹی کے زمانہ میں ہندوستان کا دار الحکومت کلکتہ سے دہلی منتقل کر دیا گیا۔ لارڈ چمسفورڈ ان کے جانشین ہوئے انہوں نے حکومت میں "دوعملی" کا طریقہ رائج کیا۔ اور وزیر ہند مسٹر مانٹیگو اور لارڈ چمسفورڈ نے جو اصلاحات جاری کیں وہ "مانٹ فورڈ" اسکیم کے نام سے مشہور ہے۔

ریڈنگ، اروِن، ولنگڈن، لنلتھگو

لارڈ ریڈنگ کے زمانہ میں مہاتما گاندھی کی پہلی تحریک عدم تعاون جاری ہوئی اور مہاتما جی چھ سال کے لئے قید کر دئے گئے۔ لیکن دو سال کے بعد ہی رہا کر دئے گئے۔ لارڈ ریڈنگ ہی کے زمانہ میں ملا بار کے موپلاؤں کی شورش ہوئی تھی اور نمک پر ٹیکس بھی دوبارہ عاید کیا گیا تھا۔ ریڈنگ کے بعد لارڈ اروِن ہندوستان آئے جن کے جواب لارڈ ہیلی فیکس ہیں۔ ان کے عہد میں مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں انڈین نیشنل کانگریس نے دوسری تحریک سول نافرمانی جاری کی اور گاندھی جی پھر گرفتار کر لئے گئے لیکن آخر کار لارڈ اروِن اور مہاتما گاندھی میں گفت و شنید ہوئی اور مشہور "گاندھی اروِن" معاہدہ مرتب ہوا۔ اور تحریک سول نافرمانی بند کر دی گئی۔ لارڈ اروِن ہی کے زمانہ میں ہندوستان میں سائمن کمیشن آیا تھا۔ جس کا کانگریس نے بائیکاٹ کیا تھا۔ اس کے بعد لندن میں گول میز کانفرنس منعقد ہوئی۔

لارڈ ولنگڈن کے عہد میں دوسری گول میز کانفرنس لندن میں ہوئی جس میں مہاتما گاندھی بھی شریک ہوئے تھے۔ لارڈ ولنگڈن کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کانگریس سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتے تھے۔ انہیں کے عہد میں ستیاگرہ کی تیسری تحریک مہاتما گاندھی نے جاری کی تھی۔

ان کے جانشین موجودہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو ہیں وہ ہندوستان کے اٹھارھویں وائسرائے ہیں وہ گول میز کانفرنس کے ممبر بھی تھے۔ انھیں کے وائسرائے ہونے کے بعد نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے صوبجاتی حصہ پر عمل ہوا تھا اور کانگریس نے گیارہ صوبوں میں سے سات صوبوں کی حکومت منظور کر لی تھی اس کے بعد جو واقعات ہوئے وہ ملک کے سامنے ہیں۔ کانگریس اور حکومت میں خواہ کتنا ہی اختلاف ہو لارڈ لنلتھگو اور مہاتما گاندھی کے درمیان دوستی کا جو ذاتی رشتہ قائم ہو گیا ہے وہ برقرار رہے گا گذشتہ چوراسی سال میں اٹھارہ وائسرائوں نے ہندوستان پر حکومت کی۔ پہلے وائسرائے کلکتہ میں رہتے تھے۔ اب دہلی یعنی نئی دہلی میں وائسریگل ہاؤس ہے۔

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ

میجسٹک سینما کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

سُداما پروڈکشن کا دل کش ڈرامہ

سجنی

خاص اداکار: سبیتا۔ سنہا پربھا۔ نورجہاں۔ کیسری۔ پرتھوی راج۔ ڈکیشٹ۔

تشریف لا کر اس پر کیف تماشہ کو ملاحظہ فرمائیے

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

ایک دلکش اور دل چسپ ڈرامہ

سنگم

جمعہ ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

خاص اداکار: مینا کشی۔ ونایک۔ داسٹیلا۔ کمیٹیکر وغیرہ

تشریف لا کر لطف اٹھائیے

انجمن وطن بلوچستان

(کراچی۔ ۳۰۔ اگست) انجمن وطن بلوچستان کے صدر خان عبد الصمد خان اور ورکنگ کمیٹی کے چھ اور ممبر ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے بیان کیا جاتا ہے کہ خان عبد الصمد خاں اور دیگر اصحاب کے مکانوں کی تلاشی لی گئی۔

سر سکندر حیات کی واپسی

(قاہرہ۔ ۳۰۔ اگست) وسط مشرق میں ایک ماہ تک رہنے کے بعد سر سکندر حیات خاں واپس روانہ ہو گئے امپیریل وار کیبنٹ کے نمائندے جام صاحب نوانگر اور سر رام سوامی مدالیار لندن جاتے ہوئے یہاں پہنچے۔

بحکم جناب مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر منصف قنوج

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۵-۳)

بعدالت دیوانی منصفی قنوج مقام سرائے میران

مقدمہ نمبر ۲۷۲ بابت ۱۹۴۱ء

حمید الرحمٰن پسر و مسماۃ زبیدہ خاتون دختر قاضی شیخ ممتاز علی مرحوم و رضاء الرحمٰن:

وحید الرحمٰن پسران شیخ عبد الرحمٰن مرحوم اقوام شیخ ساکنان قنوج محلہ مبارک پور پرگنہ قنوج۔ مدعیان

بنام۔ لالہ رام نراین وغیرہ مدعا علیہم

بنام۔ الٰہی بخش ولد محمد بخش قوم شیخ ساکن کانپور محلہ مصری بازار کہنہ۔

عبد الرؤف عرف محمد فاروق ولد عبد الغفور ساکن بلگرام ضلع ہردوئی محلہ قاضی پورہ

ہرگاہ مدعیان نے آپکے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳۔ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۹۔ ماہ اگست ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی قنوج (مہر عدالت)

ریلوں کے منیجروں کو سرکاری حکم

(کلکتہ۔ ۲۷۔ اگست) حکومت ہند نے تمام ریلوں کے جزل منیجروں کو حکم دیا ہے کہ اد قسم کا ✻

نقصان نہیں پہنچاتی۔

قیمت:- ۲ ٹکیاں ۱ آنہ
۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بیکھٹکے استعمال کرسکتا ہے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دُور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور دردِ حادثہ کو فوراً بند کردیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دُور کردیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دُور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورٹین سے نجات دلاتی ہیں۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک:-
۶ سال سے اُوپر کے بچوں کے لئے (۱) ٹکیا۔
۳-۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز:- جے۔ ایل۔ مارس سن۔ اینڈ۔ جونس۔
(انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ۔ مشن روڈ ایکس ٹنشن فون نمبر ۹۶، کلکتہ

B.112-400

مسٹر چرچل سے پولینڈ کے وزیراعظم کی ملاقات - (لنڈن - ۳۱- اگست) کل پولینڈ کے وزیراعظم اور کمانڈر انچیف جنرل سکورسکی نے کئی گھنٹہ تک مسٹر چرچل سے موجودہ صورت حالات پر بحث کی۔

ملکۂ ہالینڈ۔ ڈاؤک کی بیوی ڈچز آف کینٹ نماز جنازہ کے وقت بیہوش ہوگئیں۔

"افسانہ"

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

میں اپنے جرم کا اقبال کرتا ہوں تاکہ اس لڑکی کی آبرو پر حملہ نہ ہوسکے۔"

رحمان کی یہ تقریر سنکر سب قیدی عزت اور احترام سے سردار کی طرف دیکھنے لگے۔

رحمان نے کہا: "عدالت کورٹ اور وکیل سب دنگ رہ گئے۔ عدالت نے لڑکی سے پکار کر پوچھا۔ تم خوب اچھی طرح پہچانتی ہو کہ اس ملزم نے ہی مرنے والے ڈاکو کو گولی سے مارا تھا؟ لڑکی نے سر ہلاکر حامی بھری۔ تب عدالت نے پھر پوچھا۔ ہوسکتا ہے کہ رسوئی کی کھڑکی میں سے کسی اور نے مقتول کے گولی ماری ہو۔ لڑکی نے آنکھوں کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا نہیں انہی بھیا نے بندوق چلاکر ہمیں بچایا تھا۔ عدالت نے ایک بار پھر پوچھا۔ تم نے اپنی آنکھوں سے ملزم کو بندوق چلاتے ہوئے دیکھا تھا؟ لڑکی نے جواب دیا۔ ہاں۔ تب عدالت نے گواہ کو باہر جانے کا حکم دیا

جب لڑکی باہر جارہی تھی تو کسی نے کہا۔ اچھا بدلہ دیا نیکی کا! عورت کی ذات ہے نا۔ غریب کو پھانسی لگوا دی۔ لڑکی یہ بات سنتے ہی چیخ مار کر بولی ہائے بھیا اور بےہوش ہوگئی۔

کوٹھری کے باہر اندھیری رات چھائی ہوئی تھی۔ بارگ کے قیدی جمعدار نے جنگلے سے منھ لگاکر رپورٹ بڑھائی: "تالا، جنگلا، لالٹین۔ تیرہ قیدی۔ حوالاتی۔ بارگ۔ سب ٹھیک ہے۔

سب قیدی خاموش بیٹھے سردار کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ کچھ سوچتا ہوا مسکرا رہا تھا ٭٭٭

پیارے نام بدل دیئے جائینگے

جاپانیوں نے سنگاپور پر قبضہ کرتے ہی اس عظیم الشان شہر کا جاپانی نام رکھ دیا۔ اگر جاپان ہمارے شہروں اور مقدس مقامات پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگیا تو ان کا بھی یہی حال ہوگا۔ قدیم تاریخی مقامات اور مذہبی انجمنوں کی بے حرمتی کرکے جاپانی انہیں قانوناً اپنا لیں گے جاپانی ہندوستانیوں کے جذبات کا احترام تھوڑا ہی کریں گے۔

کیا ہم اتنے بڑے ملک کے رہنے والے لنیر لڑے بھڑے جاپانیوں کو اس قسم کے سلوک کی اجازت دیں گے؟ ہرگز نہیں آیئے متحدہ قوت سے ان وحشیوں کا مقابلہ کریں ٭

جاپانیوں کے خلاف قومی جنگی محاذ قایم کیجئے

حکومت یو۔ پی

(لکھنؤ ۳۱۔ اگست) حکومت یو۔ پی نے حکم دیا ہے کہ مالک کارخانے اپنے کارخانہ کو جس میں ہڑتال جاری ہے بند کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ لیبر کمشنر یو۔ پی کانپور کو نوٹس دے۔

سنسنی خیز شاہکار

جس میں انتقام کے لطیف جذبہ کو اسقدر نمایاں کیا گیا ہے کہ دیکھنے والا حیرت زدہ رہ جاتا ہے

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعرات ۳ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ
٭
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
٭
جمعرات اور اتوار کو
۳½ بجے دن

مُرلی مووی ٹون کی سنسنی خیز تصویر

پیاس

خاص اداکار
٭ ٭ ٭
سنیہا پربھا۔ ایشور لال۔ نذیر شمیم۔ گوپی۔
ای بلموریہ۔ شریفہ۔ گلاب۔ تارا بائی۔
مجید۔ خاتون۔

نیچرل اداکاری۔ وجد آفریں گانے۔ دلکش ڈانس
پُرزور مکالمے۔ پُرلطف مذاق

تشریف لاکر اس بہترین دلکش ڈرامہ کو ضرور ملاحظہ فرمائیے

شاندار ــــ چوتھا ــــ ہفتہ

ایک نہایت دل کش اور دلچسپ ڈرامہ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ
٭
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
٭
اتوار کو ۳ بجے دن سے

ایک کشش ور ولولہ انگیز ڈرامہ

تماشہ

خاص اداکار
٭
سردار اختر۔ اُرسلا۔ گوپی

ایک بہترین تماشہ ہے تشریف لاکر ملاحظہ کیجئے

آدھی: اسٹیشن ماسٹر (تاریخ کا انتظار کیجئے)

پہلی صف میں اور اس کے پیچھے

ایک عرصہ دراز سے چائے سپاہی کی خوراک کا لازمی جزو ہے۔ قدیم زمانہ میں جب تاتاریوں کی فوجیں وسط ایشیا کے میدانوں کو عبور کرتے تھے تو اس وقت ان کے پاس ایک بڑی تعداد میں چائے ہوا کرتی۔ اور جب کبھی وہ لڑائی میں جاتے ان کے ہمراہ رہتی پنینسولر جنگ میں بھی کہا جاتا ہے کہ ڈیوک آف ونگلٹن کو ہر وقت اس کا خیال لگا رہتا تھا کہ کہیں سپاہیوں کو چائے وقت پر پہنچانے میں دیر نہ ہو جائے۔ یورپ کے ملکوں میں چائے کا رواج فوج کے اندر کریمیا کی جنگ کے زمانے سے ہوا۔ اور اس وقت سے اب تک کمشریٹ کا یہی خیال رہا ہے کہ کافی تعداد میں چائے سپاہیوں کی خوراک کے ساتھ دی جائے۔ برطانوی فوج کے لڑنے والے سپاہیوں میں چائے بہت ہی مقبول ہے اور اسمیں شبہ نہیں کہ برطانوی فوج نے لفظ کنٹین کے معنوں کو بدل کر نیا کر دیا ہے۔ حالانکہ اصل میں اس لفظ کا تعلق صرف نشی پینے والی اشیاء کے ساتھ تھا۔ چائے نے گذشتہ جنگ عظیم میں جو حصہ لیا ہے اس کی تعریف اب تک اس جنگ کے بچے ہوئے لوگوں کی زبانی سننے میں آتی ہے۔

حال ہی میں امریکی فوج کے نعروں نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ کپتان کارل زیچ مان نے جریدہ "لائسن لاٹ" میں ایک مضمون شائع کرتے ہوئے لکھا ہے ماپخوریہ کے اندر میں نے جس جنگ کا مشاہدہ کیا ہے اس میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ دو ایسی قومیں آپس میں برسر پیکار تھیں جو چائے کی بیحد عادی ہیں۔ بڑی بڑی لڑائیوں میں سپاہی دن اور رات سفر کرتے اور لڑائیاں لڑتے۔ ہمیشہ اور ہر وقت ایک دوسرے کے آگے میں رہتے۔ انھیں بہت کم کھانا یا سونا ملتا۔ وہ بے حد تھک جاتے لیکن کبھی بھی بے خوش نہیں ہوتے وہ ایک پیالی چائے پی لیتے اور آگے بڑھنے لگتے۔ موجودہ جنگ عظیم ثانی میں بھی چائے نہ صرف اپنی تعریف "یعنی سپاہی کے پینے کی چیز" کو برقرار رکھی ہے۔ بلکہ جنگ کا ایک بڑا ضروری اور لازمی جزو بن گئی ہے نہ صرف لڑائی کی

میدان میں لڑنے والا سپاہی ہی اپنی طاقت بحال رکھنے کے لئے چائے پیتا ہے بلکہ اور لوگوں کو بھی چائے کی ضرورت ہے۔ وہ لوگ جو میدان جنگ میں تو نہیں لڑ رہے مگر لڑنے والے سپاہیوں کی طرح بڑی اہم اور سنگین جنگی کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ چائے کو اپنی روزمرہ ضروریات کا ایک اہم جزو سمجھتے ہیں۔ مسٹر وی۔ اے۔ پرچٹ نے جو مضمون بعنوان "جس طریقہ سے ہم لوگ اب رہتے ہیں" شائع کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ کی شہری زندگی میں چائے کیا کام کر رہی ہے۔

ہمیں جو چیز سب سے زیادہ پسند ہے۔ وہ چائے ہے چڑھائی کرنے والے دشمن کو ہم گہری چائے سے تباہ و برباد کر دیں گے۔ ہوم گارڈ میں چائے بہت ہی مقبول ہے۔ ان لوگوں کا صرف ایک ہی کام ہے یہ لوگ ہر وقت ہٹلر کے چھپے ہوئے چڑھائی کرنے والے جرمنی سپاہیوں سے برطانیہ پر چڑھائی کرنے کے موقع پر لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم لوگ تھوڑی دیر گشت لگانے کے بعد چائے پینے جاتے ہیں۔ چیبز نامی کسان اپنی جھونپڑی میں ہوا کے تیز جھونکوں کی ہمیشہ شکایت کرتا ہے کیونکہ وہ بیچارہ دن بھر کھلی ہوا میں کام کرتے کرتے جھونپڑی کے اندر تیز جھونکوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ بس تھوڑی ہی دیر میں جھونپڑی کے اندر کی ہوا بھاری اور گرم ہونے لگتی ہے۔ کیتلی کھولنے لگتی ہے اور رات کا اصل کام شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی چائے بنانا مسٹر ایف۔ ای۔ بی گورلے جو انٹرنیشنل ٹی مارکٹ ایکس پینشن بورڈ کے پروپیگنڈا کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر ہیں حال ہی میں ایک تقریر کے دوران انھوں نے کہا۔

کہ جنگ اور جرمنی بمباری کے زور کو زدکنے برداشت کرنے میں انگلستان نے جو قابلیت دکھائی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ چائے پینے والی قوم کیا کچھ نہ کر سکتی۔ ہم نے کوئی اکیس ایک طریقوں سے چائے کی شہرت کو مشہور کیا ہے۔ روزانہ اخباروں میں، فلمی خبروں، ریڈیو میں یہ بتایا ہے کہ انگلستان کس طرح آگ کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور کرتا رہیگا۔ جب تک کہ اسے "چائے کی پیالی" مل سکتی ہے۔

اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بلہور ضلع کانپور۔

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶ کی)

بعدالت مال مقام تحصیل بلہور ضلع کانپور
مقدمہ نمبر ۲۱۷ سنہ ۱۹۴۲ء

منی لال برہمن ساکن سے لیسو ڈگریدار موضع بھاؤ پور ماد ہو سنگھ مدعی۔

بنام مسماۃ کوشلیا کنور مدعا علیہ
بنام مسماۃ کوشلیا کنور بیوہ گلزاری لال قوم کائستھ ساکن لشن پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان منی لال ڈگریدار نے واسطے نیلام کاشت کے درخواست گذرانی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۱۱/ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے آج بتاریخ ۳۱۔ اگست سنہ ۱۹۴۲ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

ہندوستان کا نیا وقت

(دہلی۔ ۳۰۔ اگست) یکم ستمبر سے ہندوستان میں سورج معمول سے ایک گھنٹہ دیر کے بعد طلوع و غروب ہوگا۔ یہ اس نئے ہندوستانی اسٹینڈرڈ ٹائم کی ترویج کا نتیجہ ہوگا جو حکومت ہند نے جاری کیا ہے۔ اس تبدیلی کا نفاذ ۳۱۔ اگست اور یکم ستمبر سنہ ۴۲ء کی درمیانی رات کو نصف شب کے وقت سے ہوگا۔ جب کہ گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے بڑھا دی جائیں گی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے دن جب صبح کو طلوع آفتاب کا وقت پرانے معیار کے مطابق ۶ بجکر ۷ منٹ ہوتا۔ نئے معیار پر ۷ بجکر ۷ منٹ ہوگا۔ اسی طرح یکم ستمبر کو غروب آفتاب کا وقت نئے معیار کے مطابق ۷ بجکر ۸ منٹ ہوگا۔

بحکم جناب ریونیو آفیسر صاحب بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۴۲ء)
نمبر مقدمہ ۱۷۱/۶۸

بعدالت ریونیو آفیسر صاحب بہادر کانپور مقام کانپور کنور گھنشیام سنگھ بنام ملے سنگھ وغیرہ مدعا علیہ
بنام راجہ رام ولد بنواری برہمن ساکن بھو پتیا پور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے لئے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط
مہر عدالت
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کانپور

بحکم جناب پنڈت کشن نراین صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ 444/1452

بعدالت جناب پنڈت کشن نراین صاحب بہادر آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیراپور ضلع کانپور۔ مقام ڈیراپور

بندی دین مدعی بنام رام سہائے وغیرہ مدعا علیہم
رام چرن ولد نا معلوم قوم کھتری ساکن اسیوا پرگنہ بھوگنی پور و رام گوپال ولد بانکے لال قوم برہمن ساکن جگنس پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور۔ مدعا علیہم

بنام دیاشنکر ولد نا معلوم و کالکا پرساد ولد نا معلوم قوم برہمن ساکن مقصود آباد پرگنہ کانپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے حاضر ہو جئے۔ اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

بحکم جناب ریونیو آفیسر صاحب بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ ۱۶۴/۱۱۲ سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت جناب ریونیو آفیسر صاحب بہادر کانپور مقام کانپور کنور گھنشیام سنگھ بنام و دوارکا وغیرہ
بنام منوہر ولد نیجا بڑھئی ساکن ممرا و دوارکا ولد بھارت قوم بڑھئی ساکن کپاسی پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۷۱ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع و فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط
مہر عدالت
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کانپور

مدراس میونسپل کمیٹی معطل

مدراس۔ ۲۹۔ اگست۔ حکومت مدراس نے مدراس میونسپل کمیٹی کو چھ ماہ کے لئے معطل کر دیا ہے۔

حیدرآباد ٹیلیفون سسٹم

حیدرآباد دکن ۲۸۔ اگست۔ حکومت حیدرآباد کا ایک اعلان مظہر ہے کہ حیدرآباد ٹیلیفون سسٹم آل انڈیا ٹرنک سسٹم سے وابستہ ہو گیا ہے۔

شاندار چوتھا ہفتہ

ہندوستان کے پاکباز اور نیک انسان کی داستان حیات
ہندو مسلم اتحاد کیلئے ایک لاجواب درس

سینٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
میٹنی شو اتوار ۳ بجے دن

جمعہ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

— یونٹی پروڈکشن کا لاجواب شاہکار —

کبیر اعظم صاحب کبیر

آپ کا قول ہے! آدم کی اولاد خدا کی تجلیوں کا ایک جلوہ ہے اور یہ جلوہ نور بن کر خدا کی تجلیوں میں مل جائے گا۔

خاص اداکار:۔ مس مہتاب، پدما دیوی، مظہر خاں، بھارت بھوشن۔

اس لاجواب اور بہترین تصویر کو معہ بال بچوں کے تشریف لا کر دیکھئے!

مہاتما گاندھی اور دوسرے لیڈروں کے متعلق سرکاری بیان

(بمبئی۔ ۳۰۔ اگست) حکومت بمبئی نے حسب ذیل کیونک مہاتما گاندھی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبروں کے متعلق جاری کیا ہے جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت حال میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

مہاتما گاندھی ایک پرائیویٹ مکان میں ہیں جہاں اُن کے آرام کے لئے ہر ضروری چیز مہیا کر دی گئی ہے۔ اور جس قسم کے کھانے کی انھیں ضرورت ہے وہ بہم پہنچایا جاتا ہے۔ ان کی دھرم پتنی بھی ان کے ساتھ ہیں۔ کچھ اور ساتھی بھی ہیں۔ جنمیں ان کے ڈاکٹر کا بھی شمار ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی موزوں کوارٹروں میں رکھے گئے ہیں۔ اور انھیں ہر طرح کا ضروری سامان آسائش حاصل ہے۔ وہ انڈین میڈیکل سروس کے ایک افسر کے چارج میں ہیں ان سب ممبروں کو اپنے خاندان کے آدمیوں سے ذاتی معاملوں میں خط و کتابت کرنے کی اجازت ہے۔ انھیں اخبار فراہم کئے جاتے ہیں سب کی صحت اچھی ہے۔ بمبئی میں سب خیریت ہے۔

امریکن نامہ نگار کا بیان

(کراچی۔ ۲۸۔ اگست) نیو یارک ٹائمز امریکہ کے نامہ نگار مسٹر ہربرٹ متھو رنے یہ رائے ظاہر کی کہ اوسط امریکن یہی یقین کرتا ہے کہ اہل ہند اور برطانی حکومت کے درمیان قومی حکومت کے متعلق سمجھوتہ ہو جانے سے اتحادی قوموں کے کاز کو بہت مدد ملے گی۔ بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان محوری طاقتوں کے خلاف اتحادی حملہ کا ایک خاص اڈہ ہے امریکنوں کو ہندوستان کے جذبات سے بڑی ہمدردی ہے اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کی قومی حکومت اتحادیوں کے لئے قوت کا ایک مضبوط سرچشمہ ثابت ہوگی۔

پریزیڈنٹ روزولیٹ کی مداخلت کے بارے میں آپ نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے کوئی مداخلت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ برطانی حکومت ہندوستان کے مسئلہ کو ذاتی مسئلہ خیال کرتی ہے جسے برطانی حکومت نے طے کرنا ہے۔

اس کو دُور کرو اور اس کو لاؤ
سیرولن "روشی"
کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اڈیٹر و پبلشر خواجہ عبدالسلام — پرنٹر خواجہ عبدالوحید انتظامی پریس کانپور

جہاں پر توحق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ۸؍
ممالک غیر سے
سالانہ سے ۸؍ ششماہی ۴؍

قیمت فی پرچہ ۱؍

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳۷

ادبیات

عقل و نظر کے دھوکے

از جناب سروش عسکری طباطبائی لکھنوی

حلقہائے زنگ تھے گلہائے تر سمجھا تھا میں!
دامِ نظارہ کو فردوسِ نظر سمجھا تھا میں

راہ میں تیری خرد کو باخبر سمجھا تھا میں!
آپ تھا گمراہ جس کو راہبر سمجھا تھا میں

دامنِ تر دامنِ گل چیں کو شرمانے لگا!
چشمِ خونابہ فشاں کو بے ہنر سمجھا تھا میں

وائے ناکامی کہ یاں تک بھی نہ پہنچا کامِ دل!
جاں بقدرِ التفاتِ یک نظر سمجھا تھا میں

لب تک آتے آتے سو سو منزلیں کیں راہ میں،
طاقتِ نالہ باندازِ جگر سمجھا تھا میں

بصد آشوبِ شبِ غم مہرِ عالم تاب کو!
صبح کے رخسار پر اک اشکِ تر سمجھا تھا میں

ایک حشرِ شور افزا، ایک طوفانِ ابد!
زندگی کو داستانِ مختصر سمجھا تھا میں

شاہدانِ رنگ رنگ و نوبہارانِ جمال!
غنچہ و گل کو حجاباتِ نظر سمجھا تھا میں

میکدہ انداز تھی نوروزِ گلشن کی بہار!
ہر کلی کو ساقیِ زرّیں کمر سمجھا تھا میں

خونِ ذوقِ پائمالی ہے چمن اندر چمن!
تختۂ گل کو کسی کی رہگذر سمجھا تھا میں

آنکھ کھلتے ہی اسیرِ حسرتِ پرواز تھا!
دام کے حلقے تھے جنکو بال و پر سمجھا تھا میں

پرتوِ خورشید سے روشن ہے شبنم کا ضمیر،
دل کے آئینے میں تجکو جلوہ گر سمجھا تھا میں

جلوہائے مہر و ماہ و چشمکِ برق و شرار!
ہو بہو تیرے اشاراتِ نظر سمجھا تھا میں

اُف شبِ مہتابِ ہجراں کی جنوں افزائیاں!
چودھویں کے چاند کو داغِ جگر سمجھا تھا میں

شوق کے صبر آزما وادی میں تھک کر رہ گئے!!!
انجم و پرویں کو اپنا ہم سفر سمجھا تھا میں!!!

دنیائے اسلام

ترکی کی خبریں

جمعہ ۱۴ اگست۔ سابق فرانسیسی سفیر متعینہ ترکی موسیو جین ہیلو آج مع اپنی اہلیہ کے مشرق وسطی کو روانہ ہو گئے۔ آپ نے روانگی سے پہلے اخباروں کو مندرجہ ذیل بیان دیا۔ مدت سے آرزو تھی کہ میں ڈی گال سے جاملوں اور جب سے لاوال کو اقتدار حاصل ہوا ہے اس وقت سے تو یہ آرزو اور بھی بڑھ گئی تھی میں نے انقرہ میں اتحادیوں اور ان کے نمایندوں سے اپنی یہ آرزو ظاہر کی تو انہوں نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ سفارتی فرائض انجام دیتے رہو کیونکہ اس صورت میں تمہارے لئے خدمات انجام دینے کے مواقع زیادہ ہوں گے اور اگر تم چلے جاؤ گے تو معلوم نہیں تمہارا جانشین کس قسم کا آدمی ہو۔ وشی کی حکومت سے میری سرکاری مراسلت ثابت کر دے گی کہ میں ہمیشہ اتحادیوں اور جمہوریت کی موافقت میں کام کرتا رہا ہوں۔ اس وقت میں بہت خوش ہوں کہ مجھے کھلم کھلا فرانس کی خدمت کرنے کا موقع مل گیا ہے۔"

اس واقعہ سے انقرہ میں سنسنی پھیل رہی ہے کیونکہ موسیو ہیلر فرانس کے محکمہ سیاست کے پہلے ملازم ہیں جو متحدین اور جنگجو فرانس سے جاملے ہیں۔ ان کے ساتھ انقرہ کے فرانسیسی سفارت خانے کے ادر سکرٹری جارج ہیلے بھی چلے گئے۔ موسیو ہیلر کے ہمدرد دوستوں کا بڑا مجمع جس میں بہت سے ترک تھے انہیں اسٹیشن پر رخصت کرنے اور خدا حافظ کہنے کے لئے آیا تھا۔

سنیچر۔ ۱۵ اگست۔ حکومت نے اقتصادی نظام کے قیام میں زیادہ فراخدلی سے کام لینے کے وعدے کے مطابق آج خوراک پر تمام نگرانی کو برطرف اور خوراک تقسیم کرنے کے ان منظم اداروں کو منسوخ کر دیا جو تقسیم خوراک کے نائب معتمد کے زیر اہتمام اور صدر مجلس وزرا کے زیر نگرانی قائم ہوئے تھے۔ تقسیم خوراک کے نائب معتمد کا عہدہ بھی توڑ دیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ پروپگنڈہ کرنے والی مخصوص منظم جماعتیں بنائی جائیں گی اور وہ لوگوں کو معقول طور پر صرفہ کرنے کے طریقوں کی ترغیب دیں گی۔ اور حالات کے تقاضہ کے مطابق ضوابط کے اندر رہ کر زندگی بسر کرنے میں امداد دیں گی۔ امید کیجاتی ہے کہ اس تدبیر سے پیداوار کا انتظام اور اس کا صرف نیم جنگی پیمانہ پر ہو جائے گا۔

ترکی صحافتی وفد جو ڈاکٹر آف دی پریس سلیم سلار کی قیادت میں اور دلیل مسٹر اس کے پروپگنڈا کرنے والے ادارے کے افسر اعلیٰ ڈاکٹر پال اشمٹ کی دعوت پر جرمنی اور مشرقی محاذ کے معائنہ کے لئے گیا تھا ایک مہینہ تک باہر رہ کر استنبول واپس آ گیا ہے۔ یہ وفد بہت سے ترکی اخبار نویسوں پر مشتمل تھا جنہوں نے اپنے قارئین سے وعدہ کیا ہے کہ جرمنی کے متعلق مضامین کا ایک سلسلہ شائع کریں گے۔ ان لوگوں کے بیانات کے بین السطور کا مطالعہ دلچسپ ہوگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ وزیر خارجہ اور بیرونی ممالک میں ترکی سفرا کے مابین کارآمد اور پراز معلومات کانفرنسیں حسب معمول شروع ہونے والی ہیں۔ آج ترکی سفیر متعینہ روم حسین راغب یہاں پہونچے۔ ترکی سفیر متعینہ بخارسٹ حمداللہ صوفی طنریکور یہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد روانہ ہو گئے ہیں۔ ترکی سفیر متعینہ صوفیا شوقی برقر کے یہاں آنے کی توقع ہے اور ترکی سفیر متعینہ تہران حسنو جمال روانہ ہو چکے ہیں۔

جامعہ استنبول میں بین الاقوامی قانون کے پروفیسر اور ترکی وزارت خارجہ کے قانونی مشیر یک اتم منمنذ ح اوغلو افغانستان کے مشیر قانونی کے عہدہ پر مقرر کئے گئے ہیں۔

پروفیسر منمنذ ح اوغلو جو وزیر معاملات خارجہ بک نعمان منمنذ ح اوغلو اور وزیر عدلیہ حسین منمنذ ح اوغلو کے چچازاد بھائی ہیں عنقریب کابل کو روانہ ہو جائیں گے۔

عراق کی خبریں

بغداد۔ بذریعہ میل۔

مسٹر چرچل کے سفر ماسکو کے سلسلہ میں عراقی اخباروں نے بڑی دلچسپی لی ہے۔ اخبار "الحوادث" کی ۱۹ اگست کی اشاعت میں مسٹر چرچل اور ایم۔ اسٹالن کی تصویریں مندرجہ ذیل تبصرہ کے ساتھ شائع ہوئی ہیں۔

"اس میں شک نہیں کہ جب اس جنگ کی تاریخ لکھی جائے گی اس وقت اس ہستی کا تذکرہ افتخار و تحسین کے الفاظ میں کیا جائے گا جس نے جرمن آبادیوں کی بنیادوں کو متزلزل کر دیا۔ ظالم ہٹلر کا دلیری سے اور قدم جما کر مقابلہ کیا اور اس کی طاقت کو توڑنے اور شر کی بیخ کنی کے لئے جد و جہد کی۔ ہماری مراد مسٹر چرچل سے ہے۔ کیونکہ یہی آہنی اعصاب رکھنے والا اکیلا شخص ہے۔ جو متعدد مرتبہ خطرات پر غالب آیا اور جس نے نازی دراز دستی کے خلاف جنگ جاری رکھنے کے لئے اور اس جرم کے اثرات کو مٹانے کے لئے جس کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ مہذب دنیا اور اس کی آزادی نیست و نابود ہو جائے گی اپنی زندگی اور اپنے آرام کو خطرہ میں ڈال دیا۔

"اس طرح کامریڈ اسٹالن کے نام کو بھی تاریخ زندہ جاوید بنا دے گی جو ایسی صابر اور مصائب جھیلنے والی قوم کا قاید ہے جس نے ظلم و تعدی کا مقابلہ کیا ہے اور بہتر دن والے حربہ یعنی صبر سے اپنے ملک کا دفاع کر کے اس وہم کا خاتمہ کر دیا کہ جرمن فوج کو شکست دینا ناممکن ہے۔"

عربی زبان کے فاضلوں کو طارم اکاڈمی کے ریکٹر سید عبد اللہ بن عمر الشطری کے جولائی کے مہینے میں فوت ہو جانے کی خبر سن کر بہت افسوس ہوگا۔ سید عبد اللہ (آئی ایمک وزن میں) عربی قواعد پر مشہور نظم "ارجوزہ" کے مصنف ہیں اور دنیائے اسلام میں انکی شرعی تفاسیر مشہور ہیں۔

چمن میں تو ہوئی عمر مستقل میں رہے
زباں پہ بھی ہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور سنیچر ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۷

جنگ کا چوتھا سال

گذشتہ اور موجودہ صورتِ حال پر ایک نظر

ستمبر ۱۹۴۲ء کا پہلا ہفتہ شروع ہوتے ہی جنگ کا چوتھا سال شروع ہو گیا ہے، ہٹلر نے تو پولینڈ پر حملہ کر کے اس جنگ کو اگست کے آخر ہی میں شروع کر دیا تھا۔ لیکن برطانیہ کا اعلان جنگ ۳ ستمبر کو ہوا تھا۔ اب جبکہ دنیا کی اس سب سے بڑی اور سب سے زیادہ ہولناک اور تباہ کن لڑائی کے تین سال گذر چکے ہیں اور چوتھے سال کی ابتداء ہو گئی ہے، بہتر ہے گذشتہ اور موجودہ حالات پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے۔ اور وقت کی پوزیشن کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ ایک طبقہ کا خیال یہ بھی ہے کہ چوتھا سال اس عالمگیر لڑائی کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگا۔ لیکن ظاہر ہے کہ چونکہ یہ لڑائی ایک وسیع پیمانہ پر لڑی جا رہی ہے اور اب دنیا کا کوئی حصہ اس جنگ سے باہر نہیں ہے اس لئے اسکی انتہا معلوم نہیں کی جا سکتی اور اس کے متعلق اگر کوئی پیشین گوئی کی جائے تو یہ ایک بے سود اور بے معنی عمل ہوگا۔

سب سے پہلے اگر اس عالمگیر جنگ کے مورچوں ہی پر نگاہ ڈالی جائے تو ایک حیرت انگیز منظر دکھائی دے گا۔ زمین، سمندر، ہوا میں غالباً کوئی مقام اب ایسا باقی نہیں رہا ہے جسے اس لڑائی کا مورچہ نہ سمجھا جائے۔ قطب شمالی سے قطب جنوبی تک کے تمام علاقے اس جنگ میں داخل ہیں۔ سائبیریا، ناروے، آئس لینڈ اور گرین لینڈ سے لے کر جنوبی امریکہ کے انتہائی دکھنی خطوں پر نظر ڈالئے، آپ کو تمام علاقہ ایک ہی میدان کارزار کے مختلف مورچے دکھائی دیں گے، اس جنگ کا سب سے پہلا مورچہ یورپ کا وسطی اور مغربی مورچہ ہے، وسطی مورچہ پولینڈ پر نازی حملہ سے شروع ہوا تھا، اور مغربی مورچہ ناروے سے لے کر فرانس تک تھا، جہاں نازی اور اتحادی فوجوں میں چند مقامات پر مقابلے ہوئے تھے، وسطی مورچہ کے بہت سے ممالک پر اس وقت جرمن قبضہ موجود ہے اور وہاں کے باشندے نازی مظالم کا شکار بنے ہوئے ہیں، مغربی مورچہ پر بھی کچھ مقبوضہ علاقے ہیں، جن پر ہٹلر بالواسطہ یا بلاواسطہ حکمرانی کر رہا ہے اور مارشل پیتاں اور ایم لاول جیسے لوگ نازی غلامی کی زنجیر فرانس کی گردن میں ڈالے ہوئے ہیں لیکن اس مغربی مورچہ پر ہٹلر کا اصلی مقصد کامیاب نہیں ہوا ہے اور نہ اسکی کامیابی کا کوئی امکان ہے، ظاہر ہے کہ مغرب کی طرف بڑھنے میں ہٹلر کا اصلی مقصد جزیرہ برطانیہ پر حملہ کرنا تھا، لیکن اس حملہ کا دن آج آیا ہے نہ کل آئے گا۔ فرانس کے ہتھیار ڈالنے کے بعد برطانیہ کی پوزیشن اس لئے کمزور ہو گئی تھی کہ وہ اس افسوسناک سانحہ کے لئے تیار نہ تھا، لیکن اب ایک تو جزیرہ برطانیہ کی تمام بڑی ساحلی اور سمندری مورچہ بندیاں مکمل ہو چکی ہیں۔ دوسرے سامان اور اسلحہ جنگ کی فراہمی بھی بہت کافی ہو چکی ہے اور جس ہٹلر نے فرانس کی شکست کے بعد یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں چند روز کے اندر لنڈن میں ہوں گا۔ وہ اب یہ دیکھ رہا ہے کہ برطانی ہوائی جہاز نہ صرف اس کے بحری اور ہوائی اڈوں پر بلکہ برلن تک پہنچ پہنچ کر صنعتی کارخانوں پر بمباری کرتے ہیں اور ایک نئے جارحانہ مغربی محاذ کے قیام کو بھی بہت دن باقی نہیں ہیں۔

اس جنگ کے دوسرے یورپین محاذوں میں اہم ترین محاذ بحر روم کا محاذ ہے جس کی سرحد شمالی افریقہ کے محاذ جنگ سے ملتی ہے، اس علاقہ میں گذشتہ تین سال کے اندر جو واقعات رونما ہوئے۔ وہ جنگ کی صورت حال پر اثر اندازی کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اٹلی اور یونان دونوں کے ساحل بحر روم میں ہیں، اوّل الذکر خود ایک محوری شریک ہے اور یونان پر اس وقت نازی قبضہ ہے اس میں شک نہیں کہ یونان کی شکست اور اس کے بعد جزیرہ کریٹ پر محوری قبضہ بہت افسوسناک تھا لیکن جزیرہ مالٹا کا برطانی بحری اور ہوائی اڈا اب تک محور کے لئے ایک مصیبت بنا ہوا ہے اس جزیرے پر زیادہ سے زیادہ نازی بمباری ہوئی ہے۔ مگر مالٹا اب تک اپنے فرائض کی ادائیگی میں سرگرم ہے اور اس کے ہوتے ہوئے بحر روم پر محوری قبضہ ناممکن ہے۔

شمالی افریقہ میں جنگ کی صورتِ حال یہ رہی ہے کہ سب سے پہلے حبش پر اٹلی کے قبضہ کا خاتمہ ہوا اور اب حبش کے پرانے شہنشاہ راس تفاری جو کچھ روز کے واسطے جلاوطن تھے۔ پھر حبش پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ لیبیا اور اس کے بعد مصر کے مورچوں پر اگرچہ محوری طاقتیں مسلسل دو سال سے بے انتہا زور لگا رہی ہیں۔ اتنی طویل مدت میں انہوں نے کوئی اہم کارنامہ پیش نہیں کیا ہے، ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آہستہ آہستہ محوری جنرل رومیل کی رہنمائی میں مصر کے شمالی ساحلی علاقہ میں کسی حد تک آگے بڑھ گئی ہیں لیکن العالمین اور اسکندریہ کے درمیان ایک بڑے مورچہ پر ان کو روک دیا گیا ہے، کچھ دنوں سے دونوں فریق جنگ ایک زبردست ٹکر کی تیاریوں میں مصروف تھے اب وہ ٹکر شروع ہو گئی ہے اور جنرل رومیل کے مقابلہ کے لئے برطانی آٹھویں فوج ہر طرح تیار ہے۔

بحری مورچوں میں سب سے زیادہ اہم مورچہ بحر اوقیانوس اٹلانٹک کا مورچہ ہے جہاں جرمن آبدوز کشتیاں اتحادی جہازوں کو غرق کرنے میں مصروف تھیں اور یہ چاہتی تھیں کہ امریکہ سے انگلستان تک کوئی سپلائی نہ آنے پائے، اس مقصد میں جرمنی کو پوری ناکامیابی ہوئی ہے۔ اور امریکہ کی زیادہ سے زیادہ امداد برطانیہ تک پہنچ چکی ہے اور پہنچ رہی ہے، دوسری طرف اتحادی آبدوز اور تباہ کن جہاز بھی محوری جہازوں کو غرق کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

ان حالات کے بعد ہمیں مشرق کے حالات پر نگاہ ڈالنی پڑے گی، اگر جاپان اور چین کے درمیان پہلے ہی سے جنگ ہو رہی تھی۔ لیکن یکایک مشرق بعید میں جاپان کے مقابلہ پر تین اتحادی طاقتیں صف بستہ ہو کر سامنے آ گئیں یعنی امریکہ، برطانیہ اور چین اس کے بعد کے حالات بہت تازہ ہیں اور سب کو معلوم ہیں، ابتداء میں جاپان نے امریکہ کو کافی بحری نقصانات پہنچانے کی کوشش کی، اس کے بعد جزیرہ فلپائن بھی امریکن ہاتھوں سے نکل گیا اور بحر کاہل کے چند دوسرے جزیروں پر بھی جاپان نے فوجیں اتاریں پھر سنگاپور، ملایا اور برما کے حادثات رونما ہوئے اور برما روڈ سے چین تک جو سپلائی کا راستہ تھا وہ بند ہوا۔

جنگ کے گذشتہ تین سال پر یہ تبصرہ قطعاً نامکمل رہے گا۔ اگر اس سلسلہ میں چین اور روس کی ہمت، دلیری اور استقلال کا اعتراف نہ کیا جائے۔ چین ایک خالص مشرقی ملک ہے اور روس کے سرے مغرب اور مشرق دونوں سے ملتے ہیں، چین اس عالمگیر لڑائی کے کئی سال پہلے سے جاپان کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور وہی جاپان جس نے اچانک حملہ کر کے مشرق بعید میں امریکہ اور برطانیہ کے بعض علاقوں پر چند دنوں کے لئے زبردستی قبضہ کر لیا ہے۔ اب تک چین کو شکست نہیں دے سکا ہے اور چینی فوجیں اب تک اپنے ملک کے لئے قربانی و جاں نثاری میں مصروف ہیں، یہی حال روس کا ہے جس نے اپنی بے مثال قربانیوں سے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ وہ دشمن سے لڑنا جانتا ہے، ہر ہر انچ زمین کے لئے اپنا خون پیش کر دینا جانتا ہے مگر ہتھیار ڈالنا نہیں جانتا آج روس کا بہت سا زرخیز علاقہ روسی ہاتھوں سے نکل گیا ہے، اور نازی فوجیں کاکیشیا کے دروازے پر ہیں، مگر ہر روسی سپاہی پھر بھی اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے جان پر کھیل رہا ہے چین اور روس میں غالباً آزادی کی ایک ہی اسپرٹ کام کر رہی ہے جو کچلی نہیں جا سکتی۔

اس کے بعد ذرا اور بھی قریب تر آیئے اور ہندوستان کی پوزیشن پر ایک نگاہ ڈالئے ستمبر ۱۹۳۹ء میں ہندوستان کو یہ معلوم تھا کہ یہ جنگ ایک روز اس کے مشرقی اور مغربی دونوں دروازوں پر دستک دے رہی ہو گی۔ گذشتہ جنگ عظیم میں ہندوستان کی حیثیت دور کے تماشائی کی تھی آج یعنی ستمبر ۱۹۴۲ء میں وہ صحیح معنوں میں محاذ جنگ کے اندر ہے اور کوئی لمحہ بھی ہندوستان کے لئے خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

مسٹر چرچل کا بیان

۱۰ ستمبر کو مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی حالت اب درست ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت برطانیہ کے اعلان کے خاص اصول سر اسٹیفورڈ کرپس کے مشن کی بنیاد پر عائد ہوتے ہیں اور یہ ہی تاج برطانیہ کی طے شدہ پالیسی ہے اور ان میں نہ کوئی شخص کچھ اضافہ کر سکتا ہے اور نہ کچھ کم کر سکتا ہے۔ لیکن سر اسٹیفورڈ کی بہترین پیشکش انڈین کانگریس کی طرف سے نامنظور کر دی گئی ہے۔ لیکن یہ انکار اصل مسئلہ کو ختم نہیں کرتا کیونکہ کانگریس تمام ہندوستان کی نمائندہ نہیں ہے۔ اور نہ ہندوستان کی اکثریت کی نمائندہ ہے اور نہ تمام ہندو پبلک کی ترجمان ہے۔ بلکہ وہ ایک سیاسی جماعت ہے۔ جس کو ایک پارٹی نے منظم کیا ہے۔

ہندوستان کے ۹ کروڑ مسلمان اور ۵ کروڑ اچھوت کانگریس کی پالیسی سے اختلاف کرتے ہیں اور ۹ ½ کروڑ ریاستوں کے باشندوں کے ساتھ بوجہ معاہدہ کے ہم پابند ہیں۔ اس طرح کل ۳۹ کروڑ میں سے ۲۳ ½ کروڑ ان گروپ میں آ گئے جو کہ کانگریس کے خلاف ہیں، اور اس تعداد کے نکل جانے کے بعد انگریزی ہندوستان کے ہندو سکھ اور عیسائی جو کہ کانگریس کی پالیسی کی حمایت کرتے ہیں ان کی کوئی خاص حیثیت باقی نہیں رہتی۔

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ایک کے نیچے)

عدم اعتماد

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے موجودہ چیرمین میونسپل بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کے ریزولیوشن پر غور کرنے کے لئے ۱۷ ستمبر ۱۹۴۲ء ۵ بجے شام کو میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ طلب کرنے کے لئے نوٹس جاری کر دیا ہے۔ اس ریزولیوشن پر ۲۳ ممبران کے دستخط تھے جس میں سے پانچ ممبران نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں اس وقت صرف ۱۸ دستخط ہیں۔ میونسپل ایکٹ کے ماتحت اس ریزولیوشن کو پاس کرنے کے لئے ۲۰ ووٹ درکار ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ریزولیوشن پاس نہ ہو سکے گا۔

پانی اُبال کر استعمال کیجئے

میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ اطلاع دیتے ہیں کہ موجودہ حالات اور باربرداری کی دقتوں کی وجہ سے ایک ماہ سے کلورن CHLORINE کی سپلائی ہم کو نہیں مل رہی ہے اس لئے میونسپل واٹر سپلائی کا طریقہ قابل اطمینان نہیں ہے لہٰذا ہم پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ پانی اُبال کر استعمال کریں۔

جب کلورن CHLORINE ہم کو مل جائے گا اور پانی کی سپلائی قابل اطمینان ہو جائے گی اس وقت ہم پبلک کو اطلاع دیدیں گے۔

یو۔پی کے اضلاع پر جرمانہ

حکومت یو۔پی نے حال کی کانگریس تحریک کے سلسلہ میں صوبہ کے مختلف اضلاع پر ۱۴۳۵۰۰ روپیہ کا مجموعی جرمانہ کیا ہے۔

(۱)	کانپور	۳۳۵۰۰ روپیہ
(۲)	بلند شہر	۱۰۰۰۰ "
(۳)	پرتاپ گڈھ	۱۰۰۰۰ "
(۴)	مین پوری	۳۱۲۰۰ "
(۵)	آگرہ	۸۰۰۰ "
(۶)	گورکھپور	۶۰۸۰۰ "

ضلع کانپور کے جن مواضعات پر جرمانہ ہوا ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۲ ہزار روپیہ کا جرمانہ (۱) رسول پور (۲) گوگومئو (۳) فتحپور (۴) روشنی (۵) سلطانپور (۶) پاری جور (۷) بنیوا (۸) برام پور (۹) سچیندی۔

۶ ہزار روپیہ کا جرمانہ (۱) نارامئو (۲) ہورا (۳) پرگاہی (۴) مندھنا (۵) بہلول پور (۶) مرتیا بھٹور (۷) لچھمن پور بھٹور (۸) بگدوھی۔

۶۵۰۰ روپیہ کا جرمانہ (۱) راوت پور کلاں (۲) سردار پور (۳) برام پور (۴) نگوہ (۵) بیروہ (۶) نگری نکھا۔

سرکاری احکامات

کلکٹر صاحب نے گیہوں کے تھوک فروش سوداگروں کو بلا اجازت کلکٹر صاحب یا سپلائی افسر کے گیہوں فروخت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ خلاف ورزی کرنے کی سزا تین سال قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دیجا سکتی ہیں۔

کلکٹر صاحب نے سوداگران شکر کو مہینے میں دوبار یعنی یکم اور ۱۵ تاریخ کو شکر کی خرید و فروخت کا نقشہ داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔

گرفتاریاں

ڈاکٹر جواہر لال رہتگی کچہری میں کانگریس تحریک پر وکلاء اور پبلک کے سامنے لیکچر دیتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے۔

مسٹر گور پرشاد دکشت پریسیڈنٹ دھنکٹی وارڈ کانگریس کمیٹی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

مسٹر راجندر بہار گوا سوداگر کاغذ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

کانگریس کا نعرہ لگانے کے الزام میں ایک شخص مسمی "ہندوستانی" گرفتار ہوا ہے۔

بشمبھر ناتھ سناتن دھرم انٹر کالج میں اسٹرائک کرانے کی کوشش کرتے ہوئے چار لڑکے گرفتار کئے گئے ہیں۔

۹ ستمبر کو ایک مقامی اسکول کے پھاٹک پر پکٹنگ کرنے کے جرم میں ایک طالبعلم گرفتار کیا گیا ہے مسٹر بریانند اسٹوڈنٹ کالج کچھ قابل اعتراض پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے ہیں۔

بھوگنی پور کے ۱۵ کانگریسی گرفتار کر لئے گئے ہیں

تلاشی

پولیس نے "پرتاپ ہائی اسکول" کی تلاشی لی اور ایک سائیکلو اسٹائل اپنے ہمراہ لے گئی ہے اسی سلسلہ میں ایک ٹیچر بھی گرفتار ہوئے تھے لیکن بعد میں رہا کر دیئے گئے۔

ڈپٹی کے پڑاؤ کے دمراؤلال کے مکان کی پولیس تلاشی لے کر ۲۵۰۰ کانگریس بلیٹن برآمد کئے دمراؤلال اور ایک دوسرا شخص بھی گرفتار کر لیا گیا ہے

جنگ کی تیسری سالگرہ

۳ ستمبر ۱۹۴۲ء کو جنگ کی تیسری سالگرہ منائی گئی۔ جس میں پمفلٹ تقسیم کئے گئے ایک جلوس نکالا گیا اور رات کو ایک جلسہ ہوا جس میں مسٹر جے۔ کے اروڑا مسٹر ایس۔ ان۔ ویرل، مسٹر رام کرشن سنگھ اور مسٹر ایس کے شرما کے لیکچر ہوئے۔

تحقیقات

کانگریس کی تحریک کے سلسلہ میں شہر میں جو ہلڑ بازی ہوئی اس سلسلہ میں اور بعض کو زدوکوب کرنے اور بعض بے قصور سوداگروں اور عام باشندوں کی گرفتاری کے متعلق یو۔پی چیمبر آف کامرس نے کلکٹر صاحب سے شکایت کی تھی انہوں نے جواب دیا ہے کہ عام الزامات کی تحقیقات نہیں کیجا سکتی البتہ اگر کوئی خاص واقعہ بتایا جائے تو تحقیقات کی جا سکتی ہے۔

شہر میں گندگی

شہر میں عام گندگی کی شکایت کے متعلق یو۔پی چیمبر آف کامرس کو میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ نے لکھا ہے کہ ۲۵۰ بیل گاڑیوں کی فراہمی کا حکم دیدیا گیا ہے اور ۷۰ گاڑیاں خرید کی جا چکی ہیں

قیمت کا تعین

یو۔پی چیمبر آف کامرس کی ایکزیکٹو کمیٹی نے ایک پرائس کنٹرول سب کمیٹی مقرر کی ہے جس میں مسٹر ہری شنکر باگلا، کامتا پرشاد، رام چندر، رائے بہادر کشن لال گپتا، پرنسپل ہیرالال کھنہ، اور نولکشور بھرتیا شامل ہیں یہ کمیٹی صوبہ میں قیمت کے تعین کے ہر ایک پہلو پر غور کریگی اور سوداگران و عام پبلک کے مفاد کے لئے ضروری باتیں عمل میں لائے گی۔

۱۰ ستمبر کو گورنمنٹ ہند اور تاجروں کے نمایندوں کی ایک پرائس کنٹرول کانفرنس دہلی میں ہونی تھی جس میں لالہ پدم پت سنگھانیا کو بھی بلایا گیا ہے۔

اسی طرح صوبہ یو۔پی کی طرف سے لکھنؤ میں ایک کانفرنس گورنمنٹ اور تاجروں کے نمایندوں کی ہونے والی ہے جس میں اسکیم کے تفصیلات طے کیجاوینگی

جلسے

ٹکسٹائل لیبر یونین کے زیر انتظام مزدوروں کا ایک جلسہ گوالٹولی میں ہوا جس میں مسٹر جے۔ کے اروڑا نے ملک کی حفاظت کے خیال سے مزدوروں کو منظم ہونے کی نصیحت کی اور یونین کے سکریٹری مسٹر رام کشور سنگھ نے یونین کے مقاصد کی توضیح کی۔

بابو پوروہ، باقر گنج، میں ویلفیر لفنس کمیٹی بنائی گئی ہیں جو ایک مسئلہ، مزدوروں کی تنظیم اور اے۔ آر۔ پی کے کام کے مسائل میں امداد دیگی۔

اسلحہ کی چوری

مسلح پولیس کے ایک کانسٹبل نے ایک دوسرے کانسٹبل کے ۲۷۰ کارتوس چرا لئے تھے بعد کو انکو کنوئیں میں پھینک دیئے۔ کارتوس دستیاب ہو گئے ہیں اور کانسٹبل گرفتار کر لیا گیا ہے۔

کوپر گنج شوگر ورکس کے ایک جمعدار گجادھر سنگھ کی بندوق چوری ہو گئی ہے۔

دو دیسی بم

۹ ستمبر کی رات کو دو دیسی قسم کے بم کوتوالی پر پھینکے گئے وہ ایک دیوار سے ٹکرا کر پھٹ گئے اس حادثہ کے نتیجہ کے طور پر ایک آدمی کے زخمی ہونے کی رپورٹ ہے پولیس اس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے اسوقت تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔

سبد گل

پنجاب کی دلچسپ اطلاع ہے کہ آج کل کوئی پیر "منگلو شاہ" پنجاب والوں پر بے حد مہربان ہیں۔ آپ کئی مہینے سے پنجاب کے کونے کونے کا دورا فرما رہے ہیں آپ جہاں بھی جاتے ہیں جنگل میں منگل ہو جاتا ہے۔ پیر منگلو شاہ کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی جملہ توجہات عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ آپ کا ارشاد یہ ہے کہ آپ کو محض عورتوں کا پیر بنا کر دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ چنانچہ آپ کے مریدان باصفا میں صرف وہ عورتیں شامل ہیں جو جوان ہیں۔ خوبصورت ہیں۔ اور پیر صاحب کی "روحانی تسکین" کا بہترین سامان ہیں۔

پیر منگلو شاہ پر کبھی کبھی الہامی کیفیت بھی طاری ہو جاتی ہے۔ اس الہامی کیفیت کے عالم میں آپ بے ساختہ بڑبڑانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جو جی میں آتا ہے فرمانے لگتے ہیں۔ آپ کا بڑبڑاہٹ ابتدا میں تو عاشقانہ اشعار سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد آپ کسی خوش جمال مریدنی کی طرف عالم وجد میں ہمہ تن متوجہ ہونے کے بعد عشق حقیقی کا مظاہرہ فرمانے لگتے ہیں۔ اور جب آپ پر ہسٹریا کا پورا دورا پڑتا ہے تو دست درازی شروع فرما دیتے ہیں۔

بعض لوگوں کو پیر منگلو شاہ کی ان حرکات پر سخت اعتراض ہے۔ لیکن اعتراض کرنے والے اور معرفت کے رموز سے ناواقف کیا جانیں کہ جب فقیر پر وجد طاری ہوتا ہے تو جائز اور ناجائز کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ ایسی حالت میں وہ جو کچھ بھی کر گزرے کم ہے۔

کئی مہینے سے پیر منگلو شاہ یکایک روپوش ہو گئے ہیں۔ مریدنیوں کا خیال ہے کہ وہ کسی پہاڑ کی کھوہ میں بیٹھے ہوئے عبادت فرما رہے ہوں گے۔ لیکن پولیس ایسی نااہل ہے کہ وہ دو لڑکیوں کے اغوا کے الزام میں ان پیر صاحب کا وارنٹ لئے پھر رہی ہے اب دیکھنا ہے کہ پیر منگلو شاہ کس شان اور کس رنگ میں دوبارہ جلوہ نما ہوتے ہیں۔ توقع تو یہی ہے کہ اب وہ وقت قریب آ گیا ہے جب آپ کو جیل خانے میں بیٹھکر ایک نئی قسم کا وظیفہ پڑھنا ہوگا۔

پیر منگلو شاہ کی اس دلچسپ سرگزشت کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ پیر کی مادہ یعنی پیرنی سے بھی اپنے ناظرین کو روشناس کر دیں ان پیرنی کا نزول بھی پنجاب ہی میں ہوا ہے۔ ہمارا ایک معاصر ان پیرنی کے دلچسپ حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے۔ لکھتا ہے کہ یہ پیرنی صاحبہ ویسے تو جنس لطیف سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اُنہوں نے اپنا نام نامی "اللہ تعالےٰ" رکھ لیا ہے۔ گویا اُنہوں نے پیری اور ولایت کے چھوٹے درجوں کو چھوڑ کر شان الوہیت اختیار فرما لی ہے ان کا دولتکدہ جسے "عرش اعظم" کہنا چاہیئے۔ ان کی معتقد عورتوں کی توجہات کا بہت بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ ہر جمعہ کو عورتیں جمع ہوتی ہیں۔ یہ عورتوں کے سامنے لہک لہک کر نعتیں اور غزلیں گاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتی ہیں۔

"یہ مقدس ہستی" خود ہی بے ہوش نہیں ہوتی بلکہ اور بھی کئی عورتیں اس کے ساتھ ہاتھ پاؤں چھوڑ دیتی ہیں۔ اس کے بعد ان پیرنی صاحبہ کے گھر کے مرد آتے ہیں۔ اور بے ہوش ہونے والی عورتوں کو جو نیم برہنہ پڑی ہوئی ہوتی ہیں اٹھا اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اور ان کی پوری توجہ کے ساتھ اس وقت تک تیمارداری کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ ہوش میں نہ آ جائیں۔ ذرا تصور کیجئے کہ وہ نظارہ کسقدر دلکش سینما کا منظر پیش کرتا ہوگا جب سر دیا سے بے ہوش عورتیں مردوں کی توجہات کا مرکز بنی ہوئی ہوتی ہوں گی۔ پنجاب کے اخبارات ان ✱

ادب لطیف

شام محبت

از جناب کیلاش چندر صاحب بی۔ اے

میرے محبوب! میں شام سے تمہاری منتظر ہوں۔ تم نے کہا تھا میں دفتر سے فارغ ہوتے ہی آ جاؤں گا۔

اس لئے میں چار ہی بجے بالوں کو آراستہ کر کے نئے کپڑے پہن کر، حسن کو جگا کر، آنکھیں فرش راہ کئے تمہارا انتظار کرنے لگی۔

سورج غروب ہو گیا۔ شفق آلود مطلع سے چاند سنہری چاندنی بکھیرتا ستاروں کے جھرمٹ میں طلوع ہوا لیکن تم نہ آئے۔

وعدہ فراموش، اپنے قول و پیمان کو یاد کرو، جو تم نے آغاز محبت میں کئے تھے،

اپنی اس محبت کو یاد کرو جس سے متاثر ہو کر میں نے اپنی دوشیزگی تمہارے قدموں پر نثار کر دی،

اپنی ان بیتابیوں کو یاد کرو جس کا واسطہ دیکر تم مجھ سے محبت کی بھیک مانگا کرتے تھے،

ہاں یاد کرو محبت کے وہ رنگین لمحے، جن میں دو دھڑکتے ہوئے دل ہمیشہ ایک رہنے کا اقرار کیا کرتے تھے، جن میں عشق ہم آغوش حسن ہو کر سکون پاتا تھا میرے بے وفا! میں نے تمہیں سیکڑوں میں منتخب کیا تھا، تمہیں اپنے دل میں جگہ دی تھی، تمہیں حسن و جمال کا مالک سمجھا تھا اپنا حسن اپنا شباب، ہاں اپنا سب کچھ ہنستے ہنستے تمہارے سپرد کر دیا تھا اس اُمید پر کہ تم میرے ہو اور تاحیات میرے رہو گے مگر افسوس! تم راہِ محبت سے پھر گئے، دنیا کے بناوٹی حُسن نے غازہ و سرخی سے دکھنے والے حسن نے تمہیں میرے حسن سادہ سے برگشتہ کر دیا۔

تم پروانے سے بھونرے بن گئے، کلی کا رس چوسنے والے بھونرے، پھول پھول پر منڈلانے والے بے حس بھونرے،

اس کے باوجود میری تمناؤں کے مرکز، میرے باغ شباب کے مالی میں تمہاری ہوں اور تمہاری ہوں گی میرا دل اب بھی تمہاری محبت کا مخزن ہے اب بھی اس میں تمہاری تصویر زیبا ہے، اب بھی اس مندر میں تمہاری ہی مورتی ہے اور میں اسی کی پرستش کیا کرتی ہوں میری محبت بدستور قایم ہے اور زندگی بھر قایم رہے گی، میں زندگی کے آخری لمحے تک تم سے اسی طرح محبت کرتی رہوں گی جس طرح پہلے کیا کرتی تھی،

(بقیہ) اس کا اندازہ آپ کو انگریز خاتون کے ان الفاظ سے ہو جائے گا جو اُنھوں نے اس کے بعد لکھے ہیں۔ انگریز خاتون کے وہ الفاظ کیا ہیں؟

یہ ہیں:۔ "ان دونوں میاں بیوی کو ایک دوسرے سے محبت ہے۔ مگر ان کے خیالات شاذونادر ہی ملتے ہیں اور گویا دونوں میاں بیوی ایک چھت کے تلے زندگی بسر کرتے ہیں مگر حقیقت میں ان کی دنیا بالکل الگ الگ ہیں"

ان الفاظ کو پڑھنے کے بعد آپ کو میری یہ بات تسلیم کر لینے میں ذرا بھی پس و پیش نہ ہوگا کہ ہندوستان میں جو لوگ یہ شور مچا رہے ہیں کہ انگلستان کی طرح یہاں بھی شادی سے پہلے کورٹ شپ کا رواج قایم کر دینا چاہیئے وہ لوگ سراسر غلطی پر ہیں۔ ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ کورٹ شپ سے مرد عورت ایکدوسرے سے اچھی طرح واقف ہو جاتے ہیں۔ مگر جو واقعہ ہمارے سامنے ہے اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کورٹ شپ کے باوجود مرد عورت یہ نہیں جان سکے کہ ان کے خیالات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جب وہ دونوں اتنا بھی نہیں جان سکے تو انہوں نے واقفیت کیا خاک حاصل کی۔ پس معلوم ہوا کہ شادی سے پہلے مرد عورت کا میل جول انہیں ایک دوسرے کے بارے میں صحیح واقفیت بہم پہنچانے میں ناکام بھی رہ سکتا ہے ✱

عالم نسواں

دل برداشتہ مرد اور عورتیں

از ۔۔۔ سلطان صاحبہ

زبیدہ صاحبہ کا یہ مضمون بے حد کامیاب ہے کیونکہ اس میں جو ضروری نکات بتائے گئے ہیں ان کو ذہن نشین کر لینے سے ہر عورت اپنی ازدواجی پیچیدگیوں کو بڑی آسانی سے سلجھا سکتا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ پڑھے لکھے مردوں اور عورتوں پر یہ مضمون بہت گہرا اثر ڈالے گا۔

"مرد عورت ایک دوسرے سے شادی سے پہلے پوری طرح واقف نہیں ہو سکتے۔ روزانہ میل جول سے ہی ان پر ایک دوسرے کی عادتوں اور خصلتوں کا حال کھل سکتا ہے اور ان خصلتوں اور عادتوں وغیرہ کا حال کھلنے کے بعد ہی یہ فیصلہ ہوا کرتا ہے کہ باہمی زندگی کیسی کٹ سکتی ہے خوشگوار یا ناخوشگوار؟"

یہ الفاظ میرے نہیں ہیں۔ میرے کیا کسی ہندوستانی کے بھی نہیں ہیں جس کے دیس میں کورٹ شپ یعنی مرد عورت کا شادی سے پہلے بے تکلف ملنا جلنا برا سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ ایک انگریز عورت کے ہیں جس نے ایک انگریزی اخبار میں ایک سچے واقعے کے حوالے سے یہ بتایا ہے کہ کورٹ شپ سے شادی ہو جانے کے بعد شوہر کو یہ معلوم ہوا کہ میری شریک حیات میں بعض ایسی باتیں ہیں جو مجھے ناپسند ہیں۔ پھر ان شوہر صاحب نے ان انگریز خاتون سے مشورہ لیا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے ان شوہر صاحب کا وہ سچا واقعہ کیا ہے جس کا ان انگریز خاتون نے اپنے مضمون میں حوالہ دیا ہے اور ان انگریز خاتون نے ان شوہر صاحب کو کیا مشورہ دیا یہی سب باتیں بتانے کے لئے میں نے یہ مضمون لکھا ہے۔ یہ باتیں ویسے تو انگریزی معاشرت سے تعلق رکھتی ہیں۔ مگر ان باتوں سے دو نتیجے ایسے نکلتے ہیں جو ہم ہندوستانی لوگوں کے لئے خاص طور پر قابل غور ہیں۔

سب سے پہلے آپ یہ سنئے کہ جس واقعہ کا انگریز خاتون نے ذکر کیا ہے اس واقعہ کی تفصیلات کیا ہیں۔ ان انگریز خاتون نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"ان صاحب کی عمر ۲۶ برس کی ہے۔ ان کی بیوی کی عمر اس وقت ۲۴ سال کی ہے۔ شادی سے پہلے یہ دونوں ایک ہی کالج میں پڑھتے تھے وہیں ان دونوں کی گہری دوستی ہوئی جو رفتہ رفتہ محبت میں تبدیل ہو گئی شادی کو دو ہی برس ہوئے ہیں۔ مگر کالج کی محبت کے باوجود صرف دو برس کی ازدواجی زندگی کے بعد شوہر صاحب کو ایک مشکل محسوس ہونے لگی ہے"

ہمیں اکثر یہ بتایا جاتا ہے کہ انگریزوں میں شادی سے پہلے لڑکے لڑکی کے بے تکلفی سے مل جل کر کورٹ شپ کرنے میں یہ حکمت چھپی ہوئی ہے کہ لڑکا لڑکی ایک دوسرے کی خوبیوں اور عیبوں سے واقف ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کی خوبیوں اور عیبوں سے واقف ہو جانے کے بعد وہ ایک دوسرے کو خوب اچھی طرح سمجھنے لگتے ہیں اور جب اس طرح ایک دوسرے کو پورے طور پر سمجھ لینے کی بنیاد پر شادی ہوتی ہے۔ تو یہ شادی بہت کامیاب اور خوشگوار ثابت ہوتی ہے۔

مگر ان خاتون کے مضمون کے جو الفاظ آپ نے اوپر پڑھے ہیں اُن سے تو کچھ اور ہی پتہ چلتا ہے۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کورٹ شپ سے مرد عورت ایک دوسرے سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے جو کچھ میں نے نتیجہ نکالا ہے، یہ نتیجہ کس قدر درست ہے (بقیہ)

بچوں کی دنیا

سیام

محمد حفیظ ماڈل اسکول ملسیان

سیام براعظم ایشیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کا دوسرا نام تھائی لینڈ بھی ہے۔ اس ملک کی آبادی ڈیڑھ کروڑ سے کچھ ہی کم ہے ۱۹۳۲ء سے وہاں جمہوری حکومت قایم ہے۔ ان دنوں وہاں کا حکمراں ایک نابالغ لڑکا ہے۔ ملک کا نظم و نسق کونسل کے ہاتھ میں ہے۔ اس کونسل میں کچھ سرکاری اور باقی عوام کے منتخب کئے ہوئے نمایندے شامل ہیں۔ سیام میں بدھ مذہب کے بت بڑے بڑے شہروں میں نصب ہیں۔ سیام کے بادشاہ کو مہاتما بدھ کے دنیا بھر کے پیراؤں کا پیشوا سمجھا جاتا ہے۔

اس ملک کی سڑکیں صاف، ستھری اور کشادہ ہیں سڑکوں کے دونوں طرف املی کے درخت بکثرت لگائے جاتے ہیں۔

ہر اسکول میں ایک مندر ہوتا ہے جہاں بچوں کے سامنے مہاتما بدھ کے اقوال اور ان کی زندگی کے حالات بیان کئے جاتے ہیں۔ تاکہ بچے بڑے ہو کر اس قدیم مذہب پر کاربند رہیں۔ دوپہر کے وقت جب درجۂ حرارت صبح کی نسبت بہت بڑھ جاتا ہے اور بچے پڑھتے پڑھتے تھک جاتے ہیں۔ تو اُستاد صاحبان اپنے شاگردوں کی ہنسی دل لگی کے لئے لطیفے اور کہانیاں سناتے ہیں۔ اس ملک میں نو ہزار چھوٹے بڑے اسکول ہیں۔ اور دو یونیورسٹیاں ہیں۔

صبح کے وقت مندروں میں بڑی رونق ہوتی ہے۔ پو پھٹتے ہی مندروں میں گھنٹیاں بجنے لگتی ہیں۔ اور ان کی آواز سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی ہر شخص مہاتما بدھ کے مجسمے کے سامنے دوزانو جھکنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ سیامی گھروں میں باورچی خانے کا سارا انتظام دادی اماں کے سپرد ہوتا ہے۔ اس کی مدد کے لئے دو تین لڑکیاں نوکر رکھی جاتی ہیں۔ تاکہ پکانے ریندھنے کا کام ہاتھوں ہاتھ جلدی ختم ہو جائے۔ اور دادی جان کو تکلیف بھی نہ ہو۔

سیامی بچے صبح سویرے اُٹھ کر نزدیک کے دریا پر چلے جاتے ہیں۔ اور نہا کر واپس آ جاتے ہیں۔ اس ملک میں بہت سے دریا ہیں۔ بچے عموماً کم گہرے پانی میں نہاتے ہیں۔ اسکول میں پڑھنے والے بچے چھوٹی ہی عمر میں تیرنا سیکھ لیتے ہیں۔

چاول، مچھلی اور گوشت ان کی غذا ہے چھوٹے بچے بڑوں کے سامنے کوئی بات نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انہیں بچپن ہی سے یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ بڑوں کے سامنے باتیں کرنا اچھا نہیں۔ اس لئے بچے بھی اس اصول کو کبھی توڑنا نہیں چاہتے۔

سیام میں موسم معتدل رہتا ہے۔ اس ملک کا دارالحکومت بنکاک ہے۔ یہ شہر دس مربع میل میں پھیلا ہوا ہے۔ عمارتیں عالی شان، سڑکیں فراخ اور بازار کشادہ ہیں۔

(بچوں کی دنیا)

✱ یہ ہے وہ پہلا نکتہ جو میں نے آپ کو بتانے کا وعدہ کیا تھا۔

لندن ۸ ستمبر "نیو اسٹیٹسمین اینڈ نیشن" نے ہندوستان کے حالات کو خطرناک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہاؤس آف کامنز کو مطلع کیا جانا چاہیئے کہ نیشنل گورنمنٹ بنانے کے لئے ہندوستان کے ذمہ دار آدمیوں کے مطالبہ پر برٹش گورنمنٹ نے کیا قدم اُٹھایا۔ اخبار نے مطالبہ کیا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ سے درخواست کیجائے کہ وہ ایک ثالث

پردۂ فلم

چند بہترین نئی تصویریں

بسنت (بمبئی ٹاکیز)
اداکار: ممتاز شانتی۔ مسٹر الہاس۔ ممتاز علی۔ پرمیلا۔ سُریش۔ پیٹھا والا۔

پھر ملیں گے (منروا مووی ٹون)
اداکار: سردار اختر۔ مینا۔ صادق علی

روٹی (نیشنل اسٹوڈیو)
ڈائرکٹر .... محبوب
اداکار: چندر موہن۔ شیخ ممتاز۔ ستارہ۔ اختری (فیض آباد) اشرف خاں۔

اسٹیشن ماسٹر (پرکاش پکچرز)
اداکار: پریم ادیب۔ جگدیش۔ رتن مالا۔ کوشیلا۔ جیون۔

چاندنی (رنجیت مووی ٹون)
اداکار: مس خورشید۔ ایشور لال۔ ڈکیٹنڈ کیری

مان (کیرتی پکچرز)
اداکار: چندر کانت۔ مس موتی۔ مبارک۔ اُرسلا۔ بدھو اڈوانی۔

جھنکار (سلور فلمس)
اداکار: چندر موہن۔ پرمیلا۔ کمار۔ گوپے۔ آذری شہزادی۔

فرمان (موہن پکچرز)
اداکار: سروجنی۔ اتبل کمار۔ ڈبلو خاں۔ انوری

آنکھ مچولی (امر پکچرز)
اداکار: سلوچنا۔ ستیش۔ نلنی جینت

جواب (ایم۔ پی۔ پروڈکشنز)
اداکار: پی سی۔ بروا۔ کانن بالا۔ جمنا دیوی۔

مالن (سن رائز پکچرز)
اداکار: شانتا ہبلیکر۔ بلونت سنگھ۔ رتن بائی۔ جگدیش۔ مرزا مشرف۔

ایک رات (شالیمار پکچرز)
اداکار: مبارک۔ گلاب۔ کے۔ ان سنگھ۔ پرکاش۔ ممتاز۔ راج کماری۔ فیروزہ۔ شوکلا بی بی۔

چورنگی (فضلی برادرس لمیٹیڈ کلکتہ)
غزلیں .... جگر مرادآبادی
اداکار: انیس (کانپوری) مہتاب۔ امجد۔ نیئر کاشمیری۔

کنوارا باپ (اچاریہ آرٹ پروڈکشنز)
اداکار: کشور ساہو۔ پریتما داس گپتا

✱ پیرنی کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ یہاں تو چپہ چپہ پر پیروں کی مصیبت موجود ہے کس کس کے خلاف آواز بلند کی جائے۔

افواہیں اِس کان سُنو اُس کان اُڑا دو!
اپنے دیس اور اپنے بال بچّوں کی حفاظت کے لئے!!
جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ تیار رکھو!!!

دو دشمن

ترکی افسانہ کا ترجمہ:- از جناب محمد عابدی

ترکی افسانے اگرچہ فنی اعتبار سے زیادہ بلند نہیں ہوتے لیکن ان میں سپاہیانہ اسپرٹ اس قدر ہوتی ہے کہ شاید ہی دنیا کی کسی زبان میں یہ خصوصیت مل سکے۔ ذیل کا افسانہ بھی موت سے کھیلنے والے سپاہیوں کی ایک دل کش داستان ہے۔ امید ہے کہ فوجی اسپرٹ سے لبریز یہ افسانہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

راشد بک گھوڑے سے اُتر کر "سلطانی مسجد" میں داخل ہوا۔ مغرب کا وقت قریب ہو چکا تھا۔ اس لئے اس نے نماز پڑھی اور دُعا مانگنے لگا: "اے خدائے بزرگ و برتر! مجھے اپنے ارادوں میں کامیابی عطا کر اور فرید آفندی کے مقابلے میں مجھے نصرت و فتحمندی نصیب ہو۔ اے خالق آسمان و زمین میں تیرے بھروسے پر آیا ہوں اور اس انتقام میں تیری دستگیری اور امداد کا محتاج ہوں تو میری قوت میں اضافہ کر تاکہ مجھے فتح حاصل ہو اور میں فرید آفندی سے اپنی ذلت کا بدلہ لے سکوں۔"

راشد بک دعا مانگ کر اُٹھا اور مسجد کے باہر آیا۔ اس کو مسجد کے ایک تاریک گوشے میں کوئی متحرک شے نظر آئی اور پھر غائب ہو گئی۔ وہ فوراً اس کی طرف بڑھا اور اس متحرک شے کو چند لمحوں میں جا لیا۔ یہ ایک سیاہ پوش انسان تھا۔ جس کا چہرہ دیکھ کر راشد بک متحیر ہوا لیکن ساتھ ہی ساتھ خوفزدہ بھی ہو گیا۔ اسے ایسا معلوم ہوا گویا وہ خواب دیکھ رہا ہے۔

راشد نے گھبرائے لہجے میں کہا۔ "برجیس قدر! برجیس فرید آفندی کی بیٹی! میرے دشمن کی لخت جگر۔"

برجیس قدر۔ جو اس وقت ایک فوجی لباس میں تھی۔ ایک اجنبی سے اپنا نام سن کر متحیر ہو گئی مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

راشد بک بولا۔ "بول اے حسین لڑکی! کیا تو فرید آفندی کی لڑکی برجیس قدر نہیں ہے۔"

برجیس قدر جو اپنے اس طرح مقید ہو جانے پر مبہوت ہو رہی تھی۔ اور بے حد پریشان انداز سے راشد کو دیکھ رہی تھی جھجکتے ہوئے بولی "ہاں! مگر تمہیں میرا نام کیسے معلوم ہو گیا؟"

راشد بک نے پھر جذبات آمیز لہجہ میں کہا۔ "اے معصوم حسینہ۔ تو مجھے نہیں پہچانتی؟ ہاں تو مجھے نہیں پہچان سکتی۔ کیونکہ میں اب بالکل بدل گیا ہوں۔ اس وقت سے جب تیری محبت کا جنون میرے سر میں سمایا ہوا تھا اور تیرے حُسن عالم آرا کی تنویروں نے مجھے اپنی ساری دنیا اور سارے سرمایۂ حیات سے بے نیاز کر دیا تھا۔ ہاں تو نہ پہچانے گی۔ اس وقت میں ایک ترک تھا اور اب بوسنیائی بن گیا ہوں۔ اس وقت داڑھی اور مونچھیں موجود نہ تھیں اور اب۔۔۔ دونوں ہیں اے لڑکی کیا تو اپنے محبت کے دیوانے راشد بک کو بھول گئی اپنے اس پرستار محبت کو جو تیری محبت کے جرم میں شہر بدر کر دیا گیا؟"

برجیس قدر متفکر انداز سے بولی "راشد؟ ہاں راشد کا نام جانتی ہوں! تم وہی ہو؟"

راشد بک نے جواب دیا "عیسائی نہیں ہوا۔ مگر تیرے لئے اب عیسائی سے زیادہ خوفناک ہو گیا ہوں۔ جو دل پہلے تیری محبت کے بے پناہ تنویروں سے فروزاں و نور بنا ہوا تھا۔ اسی دل میں تیری نفرت اور دشمن کے لامحدود چشمے اُبل نکلے ہیں اور میرے سینے میں انتقام کی موجوں نے ناقابل ضبط تلاطم برپا کر رکھا ہے۔ یہ تلاطم نہ صرف تجھے بلکہ تیرے خاندان اور تیری قوم کو بھی اس توہین کا مزا چکھائے گا۔ جو تیرے والد نے کئی سال قبل کی تھی۔ باپ کی ظالم بیٹی! اب میرے قلب کی تاریکیاں آتش انتقام کے فلک رس شعلوں سے معمور ہو چکی ہیں اور جب تک تیری قوم اور تیرے ملک میں خون کی ندیاں نہ بہنے لگیں۔ میری روح کو تسکین نہ ہو گی اور چونکہ تو نے میری دعا سن لی ہے اور میرے ارادوں سے واقف ہو گئی ہے۔ اس لئے تجھے قتل کر دینا میرا فرض ہے۔ کیونکہ دشمن کے گروہ کا ہر فرد دشمن سمجھا جاتا ہے۔"

برجیس قدر نے دلبرانہ انداز سے کہا۔ "بک! اگر میرا قتل تم فرض سمجھتے ہو تو مجھے قتل کر دو۔ میں اپنے وطن اور باپ کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن بک، تم کو ایک معصوم روح کے خون سے اپنا دامن تر کر کے ساری عمر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔ کیونکہ میں کسی سازش میں شریک نہیں ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے انتہائی معصومانہ انداز سے راشد بک کو دیکھا اور سر جھکا لیا۔ اس کی یہ ادا یہ رنگین ادا۔ یہ دل کش ادا۔ یہ ساحرہ۔ ایک پیغام تھی محبت کا۔ راشد کے لئے جس نے اس کے خفتہ جذبات محبت اور ولولوں کو بیدار کر دیا اور یہ اس کے بس کی بات نہ تھی کہ ان سے متاثر نہ ہوتا۔

راشد بولا۔ "برجیس۔ برجیس! تیری باتوں میں سچائی اور تاثیر کے بے پناہ سمندر موجزن ہیں۔ جو میرے عزم و استقلال کی بنیادوں کو متزلزل کئے دیتے ہیں۔ اے حسن کی ملکہ اے آفندی کی لخت جگر تیری باتوں نے مجھ پر سحر کر دیا ہے اور اب تیرے قتل سے اپنے دامن کو معصیت آگین نہیں بنا سکتا۔ اے حُسن کے پیکر بے مثال تیرے حُسن کی سحر کاریوں نے میری مردہ رُوح میں جان ڈال دی ہے۔ اور تیری سحر بیانی کے اعجاز نے میری محبت موہوم کے نقوش میں مکرر رنگ آمیزی کر دی ہے۔ جا اب میں تجھے کوئی صدمہ نہ پہنچاؤں گا۔ اور اپنی اس دیرینہ محبت کا احساس کرتے ہوئے اب میں اپنے آپ کو اس قدر بے بس اور مجبور پا رہا ہوں کہ تجھ سے اپنے عزائم کا راز پوشیدہ نہ رکھوں جا اپنے شہر اور اپنی نوجوان کو جنگ کے لئے آمادہ کر۔ میرے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے جو رات تیرے قلعہ تک پہونچکر اس پر حملہ کر دے گا اور پھر کیا حشر ہو گا۔ یہ نہ تجھے معلوم ہے نہ مجھے۔ مگر اے ترکی کے آبدار موتی آج سے تو مجھے اپنا دوست تصور کر۔"

برجیس قدر بولی۔ "اے ترکی کے نامور فرزند میں تیرے اس عزم اور اس جرأت کو پسندیدگی اور انتہائی تشکر کی نظر سے دیکھتی ہوں اور تو نے میرے ساتھ جو سلوک کیا اسے کبھی دل سے محو نہ کروں گی۔ میں تیری اس مردانہ ہمت اور اس صاف گوئی کے لئے سراپا سپاس ہوں۔ تو بھی مجھے اپنا مددگار پائے گا۔ اچھا خدا حافظ۔"

یہ کہہ کر برجیس قدر نے اپنا ہاتھ راشد بک کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے انتہائی خلوص اور احترام سے اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور پھر برجیس قدر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر فضا کی لامحدود تاریکیوں میں گم ہو گئی۔

راشد بک نے ایک بار پھر ہاتھ خدا کے لئے اُٹھایا اور کہا۔ "اے پروردگار! مجھے برجیس سے محبت ہو گئی ہے۔ مجھے اس قابل بنا کہ میں کل میدان جنگ میں اس گوہر گرانمایہ کو ہر آفت و مصیبت سے محفوظ رکھ سکوں!"

فضا پر تاریکی [illegible]

بڈھوں کو آرام پہونچاؤ، دوستوں کے مخلص بنو اور بچوں سے محبت کا برتاؤ کرو۔

جب حکومت اچھی ہوتی ہے تو غربت اور رعیت کی لپست حالی، باعثِ شرم چیزیں قرار دی جاتی ہیں

حکومت کے تین فرائض ہوتے ہیں اوّل لوگوں کو پیٹ بھر کھانا بہم پہونچانا دوسرے بیرونی حملہ آوروں سے محفوظ رکھنا اور تیسرے رعیت کا اپنے اوپر اعتبار قایم رکھنا۔

جو طالب علم آرام کا خواہاں ہو وہ طالب علم کہے جانے کا مستحق نہیں ہے۔

عقلمند آدمی دماغی اُلجھنوں سے گھبراتا ہے پارسا انسان کے پاس فکریں نہیں آتیں اور بہادر آدمی کے قریب خوف کا گذر نہیں ہوتا۔

دو عورتیں اپنی نئی ہمسائی کے بارے میں باہمی گفتگو سے اپنی واقفیت میں اضافہ کر رہی تھیں۔

ایک نے کہا:- بڑی کھڑکی نواز ہے۔

دوسری نے پوچھا:- کھڑکی نواز کون ہوتی ہے؟

جواب:- وہ جو ہر وقت کھڑکی میں سے آدھا دھڑ لٹکائے باہر جھانکتی رہے۔

دیہات سدھار کے سلسلہ میں ایک صاحب ایک دیہاتی کو بیل گاڑی کی جگہ ریل سے سفر کرنے کے فائدے بتا رہے تھے۔ دوران نصیحت میں انہوں نے پوچھا یہاں سے منڈی تک بیل گاڑی کے ذریعہ جنس لے جانے میں کتنے دن لگ جاتے ہیں؟

دیہاتی تین دن۔

ناصح:- اگر ریل سے جاؤ تو ایک ہی دن کے اندر منڈی میں سب جنس ٹھکانے لگا کر تم گھر بھی واپس آ سکتے ہو۔

دیہاتی نے نہایت سنجیدگی سے سوال کیا۔ اور باقی دنوں تک میں کیا کروں گا۔

دُنیا کا عجائب خانہ

ہندوستان میں پہلی ریل گاڑی بمبئی سے کلیان اور کلکتہ سے بردوان تک ۱۸۵۴ میں شروع ہوئی۔

سن ۴۲-۱۹۴۱ عیسوی کے ایک سال کے اندر ۶۰۰۰۰۰۰۰ ...۵ آدمیوں نے ریل کا سفر کیا اور اسی عرصہ میں ۹۳۰۰۰۰۰۰ ٹن مال ایک جگہ سے دوسری جگہ بذریعہ ریل لے جایا گیا۔

ہندوستان میں سب سے بڑی ریاست حیدرآباد ہے اور سب سے چھوٹی ریاست ویسٹرن انڈیا ایجنسی کی ہے۔ مؤخر الذکر کا رقبہ صرف ۲۹ میل ہے۔

آدھ سیر روئی سے ۲۱۰۳ میل لمبا دھاگا تیار کیا جا سکتا ہے۔

دنیا کی سب سے لمبی دیوار چین میں دیوار قہقہہ ہے۔

کِس طرح آپ کے دس روپئے ہمارے ملک کی مدد کرتے ہیں

۱ میدانِ جنگ میں
ڈیفنس سیونگز سرٹیفیکیٹ پر روپیہ لگائیے یہ ان لوگوں کے سامانِ جنگ اور ہتھیاروں وغیرہ کی تیاری میں مدد دے گا جو ہمارے ملک، ہمارے گھروں اور ہمارے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں

۲ کارخانے میں
یہ روپیہ اُن کارخانوں کے کام بھی آئے گا جو یہ سامان اور ہتھیار وغیرہ تیار کر رہے ہیں۔ اور ہندوستانی کارخانوں کی ترقی اور تیز رفتاری کا باعث بھی ہوگا۔

۳ لوگوں میں
یہ روپیہ ہندوستان کے ہزاروں بے روزگار لوگوں کو روزگار سے لگانے میں بھی بڑی مدد کرے گا۔

اپنا پس انداز کیا ہوا روپیہ محفوظ اور مفید کام میں لگائیے۔
ڈیفنس سیونگز سرٹیفیکیٹس خریدیئے
آپ کے ڈاک خانے سے مل سکتے ہیں۔
ہر دس روپیہ تین روپیہ نو آنہ منافع پیدا کرتا ہے

تین (۳) عالمگیر لڑائیاں

دنیا کی سب سے بڑی جنگوں کا موازنہ

از مسٹر جے سی، کوپاجی

دنیا کی تین بڑی لڑائیوں کے اسباب، نوعیت اور واقعات کا موازنہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے یہ تینوں عالمگیر لڑائیاں یہ ہیں :-

(۱) پنولین اعظم کی لڑائیاں جو ۱۸۱۵ء میں ختم ہوئیں۔

(۲) گذشتہ جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک

(۳) موجودہ عالمگیر لڑائی جو ۱۹۳۹ء میں شروع ہوئی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آئندہ کوئی ایسا فاضل مؤرخ نکلے گا جو ایک بہت بڑی تصنیف اس موضوع پر دنیا کے سامنے پیش کریگا لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ ہم خود اسکی طرف توجہ نہ دیں اور حالات و واقعات پر نگاہ نہ ڈالیں۔

جن تین لڑائیوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے وہ صرف ایک نہیں بلکہ چند معنوں میں عالمگیر لڑائیاں تھیں اس لئے کہ وہ ایک سے زیادہ "براعظموں" میں لڑی گئی تھیں اور ان کے ذریعہ بہت سے ممالک کی قسمتوں کا فیصلہ ہوا تھا۔ ان لڑائیوں کے اسباب و خواص میں مناسبت اس لئے نہیں ہے کہ انکے آدرشوں یا شخصیتوں کا عمل ایک جیسا تھا۔ بلکہ اسلئے کہ ان کے جغرافیائی، نسلی، اور قومی عناصر میں ایک بنیادی رشتہ تھا۔ کسی دو اشخاص کے کیرکٹر اور قابلیتوں میں نیپولین اور ہٹلر سے زیادہ فرق نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں کی کوششیں اور مہمات ایک ہی راستہ پر چل رہی ہیں۔

دونوں نے یہی ایک بات دیکھی کہ انگلستان آزادی کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔ اسی پر دونوں نے حملہ کرنا چاہا دونوں نے اپنی فوجوں کو بولون کے قریب جمع کیا اور وہاں سے انگلستان کو دھمکی دی۔ لڑائی کے دوران میں دونوں کو یہی کرنا پڑا کہ براعظم یورپ کے زیادہ تر ممالک پر قبضہ کریں اور آخر کار روس پر حملہ کریں جس کے نتائج خود دونوں کے لئے خراب ہوں مطلب یہ ہے کہ بنیادی حالات کے تقاضوں نے دونوں کو ایک ہی طرح کی پالیسی اختیار کرنے پر مجبور کیا۔

اصولوں کا فرق

دنیا کی تاریخ پر جو بنیادی حالات اثرانداز ہوتے ہیں ان میں آدرشوں کے فرق کو زیادہ امتیاز حاصل نہیں ہوتا۔ غور کیجئے کہ اٹھارویں صدی کی فرانسیسی جمہوریت اور موجودہ زمانہ کے نیشنزم میں کیسا آسمان و زمین کا فرق ہے۔ جہاں تک آدرشوں کا تعلق ہے ان میں قطبین کا فاصلہ موجود ہے۔ بلکہ یہ دونوں سسٹم ایک دوسرے کے منافی واقع ہوئے ہیں یہ امر اسی وقت واضح ہو گیا تھا۔ جبکہ ۱۹۴۰ء میں نیشنلسٹ کامیابی نے وشی (فرانس) کے فرمانرواؤں کو یہ ترغیب دی کہ وہ انقلاب فرانس کے اصولوں کو خیرباد کہدیں تاہم اصولوں اور آدرشوں کے اس اختلاف نے جنگ اور ملک گیری کے پروگرام پر کوئی اثر نہیں ڈالا ہے اور اب بھی "ناروے سے لیکر بلقان" تک "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کی پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے مشرق میں ایشیائی مشترک خوشحالی کا جاپانی نعرہ بھی اس کی صدائے بازگشت ہے "فرانس" نے انقلاب کے زمانہ میں آزادی، مساوات اور برادری کا اصول جاری کیا تھا، جاپان بھی آج اٹھارہویں صدی کے جمہوری فرانس کی طرح یہی دعوی کر رہا ہے کہ وہ قوموں کو آزاد کرائے گا۔ لیکن دونوں حالتوں میں حقیقی نتیجہ یہی برآمد ہوا ہے کہ "آزاد کردہ" ملک کو بھاری سے بھاری زنجیریں پہنا دی گئی ہیں اور محکومی و غلامی کی تلخیوں میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے

مشترک جنگی حالات

مذکورہ بالا تینوں لڑائیوں میں جو جنگی حالات مشترک ہیں ان کو سمجھنے کے لئے یہ ضرور ہے کہ ان مختلف شریک جنگ ممالک کے ریکارڈوں پر غور کیا جائے، ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں پہلے انگلستان کی حالت پر سب سے پہلے غور کرنا پڑے گا۔ آزادی کی اس سرزمین نے تقریباً تین صدیوں سے ہمیشہ بڑے بڑے جارحانہ حملہ آوروں کا مقابلہ کیا ہے اس نے لوئیس چاردہم۔ نیپولین قیصر ولیم اور ہٹلر کی دھمکیوں اور جارحانہ کارروائیوں کو نیچا دکھایا ہے اس نے ان قوموں کی امداد بھی کی ہے جو مذکورہ بالا حملہ آوروں کے مقابلہ پر آئی ہیں۔ بعد کو دو اسباب کی بناپر انگلستان کی صورت حال اور بھی بہتر ہو گئی ہے ایک تو یہ کہ امریکہ اس کے پہلو بہ پہلو اسلحہ بند ہو کر کھڑا ہے دوسرے یہ کہ ڈومینوں کی پوری تائید بھی انگلستان کو حاصل ہے جنوبی افریقہ، کناڈا، آسٹریلیا نیوزی لینڈ وغیرہ اگر چاہتے تو الگ تھلگ رہ کر خود کو محفوظ رکھ سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسا کرنا خلاف قانون سمجھا اور حملہ آور کے سامنے کھڑے ہو جانے کو ترجیح دی، ان کی فوجیں ہر محاذ جنگ پر پہنچ گئیں۔

ہندوستان!

یہ بھی قابل غور امر ہے کہ تینوں عالمگیر لڑائیوں میں جارحانہ طاقتوں نے ہندوستان کو بھی اپنی نگاہ میں رکھا اور اس پر قبضہ کرنا چاہا۔ جب نیپولین مصر تو ہندوستان ہی پر حملہ کرنا اس کا اصلی مقصد تھا، دوسری عالمگیر لڑائی میں بھی قیصر جرمنی کی نظر ہندوستان پر تھی۔ موجودہ جنگ میں بھی جرمنی اور جاپان دونوں طرف سے ہندوستان کو گھیر لینا چاہتے ہیں۔ لیکن ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ تینوں لڑائیوں میں ہندوستان نے حملہ آوروں کو دنداں شکن جواب دیا ہے۔ نیپولین کی جنگ کے زمانہ میں ہندوستان ہی کی ایک فوج مصر میں اتری تھی اور فرانسیسی فوج کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا تھا۔ ۱۹۱۸ء میں بھی ہندوستانی فوجوں نے مصر شام، عراق اور فرانس وغیرہ میں یہی خدمات انجام دیں، اس جنگ میں بھی ہندوستانی فوجیں بہت سے موروچوں پر سرگرم کار ہیں۔

مصر کی پوزیشن

ان تینوں لڑائیوں میں مصر کی پوزیشن تقریباً ایک سی رہی ہے۔ اسکی پوزیشن یہ ہے کہ وہ ہندوستان کو فتح کرنے کا ایک راستہ سمجھا جاتا ہے حملہ آوروں کا اصلی مقصد ہندوستان ہی ہوتا ہے لیکن وہ جانتے ہیں کہ اس مقصد کے حاصل کرنے کا "ذریعہ" مصر ہی ہے۔ اس لئے کہ اگر وہ مصر کو محکوم نہ بنائیں تو ہندوستان پر قبضہ نہیں کر سکتے اسوقت بھی ہندوستان کا اصلی مورچہ مصر ہی میں قائم ہے اور جنرل رومیل پہلے مصر ہی پر حملہ آور ہوا ہے۔ اس عمل میں وہ نیپولین کے قدم بہ قدم چل رہا ہے۔

روس

روس کی حالت چند پہلوؤں سے ہندوستان کے مشابہ ہے کیونکہ اس نے تینوں لڑائیوں میں تقریباً ایک پارٹ ادا کیا ہے۔ روس نے ہر لڑائی میں جارحانہ طاقتوں کا دلیرانہ مقابلہ کیا ہے اور دشمن کی بہت سی بہترین فوجوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ روس ہی میں نپولین کی سب سے بڑی فوج موت اور ابتری کا شکار ہوئی تھی دوسری عالمگیر جنگ میں بھی جرمن جنرل ہنڈنبرگ اور لڈنڈروف کی فوجوں کا روسی فوجوں نے خوب مقابلہ کیا تھا۔ اور روسی فوجوں ہی کا وہ کارنامہ تھا جس نے جنگ مارن کا مقابلہ جرمنوں کے حق میں نہ ہونے دیا۔

موجودہ عالمگیر جنگ میں روسی فوجوں نے بے شمار جرمن سپاہیوں اور ٹینکوں وغیرہ کا خاتمہ کر دیا ہے، نیپولین کی طرح ہٹلر کے بھی "ناقابل شکست" ہونے کا افسانہ روس میں غلط ثابت کر دیا ہے۔ اور آج بھی روس کا وہی پرانا فن جنگ کارآمد ہے جو پہلے کارآمد ثابت ہوا تھا، یعنی (۱) دفاعی حرکت (۲) مناسب وقت پر جارحانہ حملہ (۳) سب کچھ پھونک کر دشمن کو نقصان پہونچانے کا طریقہ۔

اسٹالن کا سیاسی کارنامہ بھی ہمیں ان ترکیبوں کو یاد دلاتا ہے جو آزاد الیگزینڈر نے نیپولین کے خلاف استعمال کی تھیں، جیساکہ سب کو معلوم ہے ایک زمانہ وہ تھا جبکہ زار روس نیپولین کا بڑا دوست اور قدردان تھا، اس نے ٹلسٹ کے مقام پر نیپولین سے ایک دوستانہ معاہدہ بھی کیا تھا، یہ واقعہ بالکل ویسا ہی ہے جیساکہ ربن ٹراپ اور مولوٹوف کا معاہدہ جس کے ذریعہ پولینڈ کو روس اور جرمن کے درمیان تقسیم کر لیا گیا تھا۔

جرمن حملہ

جب نیپولین انگلستان کی زبردست مدافعت کو توڑنے میں ہر طرح ناکامیاب ہو گیا، تو اس نے یہی فیصلہ کیا کہ روس پر قبضہ کر کے یورپ میں برطانی تجارت کا راستہ بند کر دیا جائے، ہٹلر کی روسی مہم بھی اس سے بہت ملتی جلتی ہے اور اس کو بھی وہی تباہ کن نتائج برداشت کرنے پڑ رہے ہیں جو نیپولین کو برداشت کرنے پڑے تھے۔ نیپولین کے زمانہ میں کسی کو یہ امید نہیں تھی کہ روس کوئی فوجی کمانڈر پیش کر سکے گا۔ جو جنگ میں نیپولین کا مقابلہ لیکن جنگ ماسکو نے روسی جنرل کوٹوسوف نے یہ ثابت کر دکھایا کہ فرانسیسی فرمانروا کا مقابلہ اس طرح کیا جاتا ہے آج ہمارے زمانہ میں جنرل ٹموشنکو اور دوشیلوف نے وہی کارنامے پیش کئے ہیں اور جرمن کمانڈروں کو لوہے کے چنے چبوا دئے ہیں۔

جنگ میں شکستوں کے متعلق ہٹلر کے پاس بھی وہی بہانے موجود ہیں جو نیپولین کے پاس موجود تھے یعنی روسی موسم سرما کی شدت اور جرمن فوجوں کی مصیبتیں، لیکن یہ موازنہ یہیں پر ختم نہیں ہوتا روسی لڑائی کے بعد زار روس نیپولین کا سخت ترین دشمن بن گیا تھا۔ اور اس نے اس وقت تک دم نہیں لیا جب تک کہ پیرس میں داخل ہو کر نیپولین کو قید کرانے اور اسے البا بھیجنے میں حصہ نہ لیا اس وقت بھی اسٹالن اور اہل روس میں ایک ایسی ہی اسپرٹ کام کر رہی ہے، انہوں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اس جنگ کو وہ برلن ہی میں ختم کریں گے روس کی حالت میں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح قومی اسپرٹ جدید زمانے کے نئے خیالات و مقاصد سے بھی بلند ہو کر پرواز کر سکتی ہے۔ یہ کتنا صحیح ہے کہ روسیوں نے خواہ وہ زار کی حکومت میں ہوں، یا سوویٹ کی ڈکٹیٹری میں ہمیشہ ایک ہی بلند قومی جذبہ کا مظاہرہ کیا ہے۔

اس روسی اسپرٹ کے مقابلہ میں جب ہم فرانس کا حال دیکھتے ہیں تو ہمیں افسوس ہوتا ہے بلندترین قومی روایات کی اس سرزمین نے ایک ایسی پھوٹ اور جرمن فاتح کی محکومی کی اسپرٹ کا مظاہرہ کیا ہے جس کی توقع اس سے کبھی نہ کی جا سکتی تھی، پٹیان اور لاول جیسے لوگوں کے تحت میں وہ صرف اپنی سیاسی زندگی کی ہی نہیں بلکہ روحانی زندگی کی بھی انتہائی پستی میں پہنچ گیا ہے صرف وہ لوگ جو جنرل ڈیگال کی رہنمائی میں ہمت و استقلال سے کام کر رہے ہیں پرانی فرانسیسی روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ دنیا کی تینوں بڑی لڑائیوں میں فرانس نے تین اقسام کے کارنامے پیش کئے ہیں جو ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہیں پہلی عالمگیر جنگ میں اس نے خود ایک جارحانہ قدم اٹھایا تھا اور حملہ آور کی حیثیت سے تقریباً بیس سال تک لڑتا رہا تھا اور آخر کار تھک کر ہار گیا تھا ۱۹۱۴-۱۸ء کی جنگ عظیم میں اس نے دفاعی مورچہ پر چار سال قابل قدر کارنامے پیش کئے تھے اور اپنی ہمت و استقلال کا اچھا مظاہرہ کیا تھا اور اس تیسری لڑائی میں اس نے صرف تھوڑی مدت تک جنگی سرگرمی دکھلانے کے بعد ہتھیار ڈال دئے۔ اور نازی بیڑیاں اپنے قدموں میں ڈال لیں۔

مختصر خلاصہ!

اگر مختصر خلاصہ کے طور پر اب تینوں عالمگیر لڑائیوں کی نوعیت کا مقابلہ کیا جائے تو بہت دلچسپ ہوگا۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ تاریخ کے بنیادی عناصر بھی واضح ہو جائیں گے اور نئی پالیسی کے لئے رہنمائی بھی حاصل ہو جائے گی مثلاً جو لوگ مغربی یورپ میں قبل از وقت ایک دوسرا محاذ قائم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں ان کے لئے عالمگیر لڑائیوں کا سبق موجود ہے وہ سبق یہ ہے کہ خود نیپولین ہی نے برطانیہ کو ایک دوسرا محاذ قائم کرنے کا موقع اس وقت دیا تھا جب اس نے اسپین اور پرتگال پر قبضہ کرنے کے لئے جزیرہ نما آیبیریا پر حملہ کیا تھا اس کی اسی احمقانہ حرکت نے برطانیہ کو بہترین موقع دیا۔

جمعیتہ المشائخ کا جلسہ

لکھنؤ۔ جمعیتہ المشائخ ہند کی مجلس عاملہ کا غیر معمولی جلسہ یکم ستمبر کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق آراء منظور ہوا۔

جمعیتہ المشائخ کا جلسہ مولانا محمد رضا صاحب انصاری فرنگی محلی کی خدمت میں اس فاضلانہ تقریر پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے جو انہوں نے شب برات کو ریڈیو اسٹیشن سے نشر کی۔ اس تقریر میں شب برات پر ایک سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے فاضل مقرر نے شب برات کی حقیقت کو واضح کیا ہے اس قسم کی تقریرات اگر نشر ہوتی رہیں تو امید کیجاتی ہے عوام کو کافی فائدہ پہونچیگا۔

یہ جلسہ لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن کے ارباب حل و عقد کی خدمت میں بھی مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے ہم مسلمانوں کو ایسی تقریر سننے کا موقع دیا جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ہی پر مغز بھی تھا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن آئندہ ہمارے لئے ایسی تقریریں سننے کے مواقع پہونچائے گا۔ ایم۔ این۔ ایس

ٹراونکور میں سر راماسوامی آئر کی تقریر

(ٹراونکور ۲۹-اگست) سر راماسوامی آئر نے دیوان کے عہدے کا چارج لیتے ہوئے ایک تقریر کی جس میں اگزیکٹو کونسل سے استعفے کی وجوہ پیش کئے اور کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ ریاستوں کو منظم کیا جائے۔ ہمارے سامنے کام بہت زیادہ ہے۔ ملک میں ہلڑبازی کی مذمت کرتے ہوئے دیوان صاحب نے کہا کہ ملک میں بہت افسوسناک واقعات ہوئے ہیں، گمراہ مردوں اور عورتوں کی سرگرمیاں المناک ہیں۔ جب میں دہلی سے ٹراونکور آیا۔ میں راستہ میں ریل کے ڈبے پٹڑیوں سے اترے ہوئے دیکھے۔ انجن تباہ ہوئے دیکھے ٹیلیفون اور ٹیلیگرام کے تار کٹے ہوئے تھے، جس سے بڑے بڑے صنعتی مرکزوں سے نامہ و پیام کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ہندوستان میں جنگ کے بغیر ہی ایسی صورت پیدا ہو گئی۔ سر راماسوامی آئر نے ان وارداتوں کی شدید مذمت کی اور کہا کہ سب کو ملکر کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندوستان میں پرامن زندگی بسر کی جا سکے۔

میرے
سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے
میرے دماغ کو صاف رکھتا ہے
میرے
جسم میں چستی و چالاکی پیدا کرتا ہے

مجھے اندرونی صفائی دیتا ہے
جس سے میں موزوں رہتا ہوں

جسم اور دماغ کی حقیقی تندرستی کے لئے آپ کی اندرونی صفائی اولین چیز ہے صرف وہی جسم جو اندرونی طور پر صاف ہے تندرست کہا جا سکتا ہے اور اسی کیلئے یہ دعوی کیا جا سکتا ہے کہ وہ روزانہ کی تکلیفوں مثلاً قبض۔ بدہضمی وغیرہ سے محفوظ ہے۔

ایک گلاس اینڈ ریوز لیور سالٹ روزانہ پینے سے آپکی اندرونی صفائی رہ سکتی ہے وہ پت (صفرہ) کو ٹھیک رکھتا ہے جو بدہضمی کا خاص سبب ہے یہ جگر کو ٹھیک رکھتا ہے اور آہستہ آہستہ گردوں کو مکمل طور سے صاف کر کے ان زہروں کو نکال پھینکتا ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ اینڈریوز ٹھنڈک پہونچاتا ہے اور خون صاف کرتا ہے اور تمام جسم کو تروتازہ اور چست بناتا ہے۔ وہ کم خرچ ہوتا ہے اور اس کے پینے کی عادت نہیں ہوتی۔

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کے لئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

جو مقوی۔ ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
صفائی کرتا۔ ٹھنڈا رکھتا تروتازہ بناتا اور طاقت پہونچاتا ہے
99

کمیٹی نے ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

ہندوستان کو اس وقت جو خطرہ ہے اس کا تقاضہ ہے کہ ہندوستان کی زبردست انسانی طاقت اور وسیع قدرتی ذرائع کو لام بندی کیا جائے۔ لیکن ایسا قومی حکومت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ برما اور ملایا کے تجربات اور پچھلے چند سالوں میں موجودہ آئین پر عمل کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ قومی حکومت کے موجودہ سسٹم میں ہنگامی تبدیلیاں کی جائیں۔ یہ سسٹم رائے عامہ کو لام بند کرنے اور ملک کے ذرائع کو جمہوریت اور آزادی کے لئے استعمال کرنے میں ناکام رہا ہے۔

اگر اس مقصد کو حاصل کرنا ہے تو موجودہ خطرہ کو دور کرنا لازمی ہے۔ یہ لازمی ہے کہ ہندوستان کی قومی قوت ارادی محافظ فوج کی حمایت کرے اور ایسا محض غیر ہندوستانی فوجوں یا حکومت کے موجودہ سسٹم سے نہیں ہوسکتا۔ جسے ہندوستانیوں کا اعتماد حاصل نہیں ہے ہندوستان کو جس خطرناک بین الاقوامی صورت حالات اور ناگزیر غیر ملکی حملہ کے خطرہ کا سامنا ہے اس کا اور۔۔۔ ملک کے جذبہ آزادی اور اتحادی اقوام کے مقاصد کا تقاضا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کا فوری اعلان کیا جائے اور قومی حکومت قائم کیجائے جسے تمام اختیارات منتقل کئے جائیں۔

اس لئے ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی مطالبہ کرتی ہے کہ (۱) برطانیہ ہندوستان کی آزادی کا فوراً اعلان کرے (۲) حکومت برطانیہ موجودہ جمود کو دور کرنے کے لئے بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں سے بات چیت کرے کیونکہ جمود جنگی کوششوں میں رکاوٹ پیدا کررہا ہے اور اس سے انگلینڈ اور ہندوستان کے درمیان خلیج کا وسیع ہونا قدرتی امر ہے (۳) قومی حکومت بنائی جائے جسے تمام اختیارات منتقل کئے جائیں (۴) قومی حکومت کا کیریکٹر ملکجہتی پر مبنی ہوگا۔ اور اس میں ملک کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ (۵) صوبوں میں بھی اسی قسم کی قومی حکومتیں قائم کی جائیں جو سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوں، (۶) جنگ کے خاتمہ پر قومی حکومت نمائندہ اسمبلی قائم کرے گی جو ہندوستانی قوم کے آئین بنائے گی۔ یہ آئین جمہوری اصولی پر مبنی ہوگا۔ اور اگر کوئی اقلیت آئین کے تحفظات سے مطمئن نہ ہوئی تو اقلیت کو آزاد ٹریبونل کے سامنے معاملہ پیش کرنے کا حق ہوگا۔ جس کا فیصلہ قطعی اور ناطق ہوگا۔

ہندوستان اور برطانیہ میں تعاون

(ا) ہندوستان کی قومی حکومت مشترکہ دشمن کے

(ب) اس مشترکہ جنگی پالیسی کو چلانے کے لئے ہندوستان برطانیہ اور اتحادی اقوام سے گہرا تعاون کرے گا۔ یہ فیصلہ اتحادی جنگی کونسل مرتب کرے گی جس میں قومی حکومت کا نمائندہ ہندوستان کی نمائندگی کرے گا جنگی پالیسی کا کنٹرول کمانڈر انچیف کے ہاتھ میں ہوگا۔

(ج) ہندوستان کی قومی حکومت ہندوستان کی مؤثر حفاظت کے لئے فوجی اور صنعتی پالیسی پر عمل کرے گی اور اس مقصد کے حصول کے لئے قومی فوج بنائے گی۔

مسلم لیگ کا قومیت کش رویہ

اس قومی الجھن میں کسی پارٹی کو کوئی ایسا سوال پیدا نہیں کرنا چاہئے اور قومی حکومت کے قیام میں رکاوٹ پیدا نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن اگر کوئی پارٹی قومی حکومت کے قیام میں رکاوٹ پیدا کرے تو دوسری پارٹیوں کو اس کے بنانے کی دعوت دی جائے۔

کمیٹی کے خیال میں ہندوستان کو مسلم لیگ کے حوالے کرنے کی جو تجویز کی گئی ہے وہ خلاف قومیت ہے اور ہندو اس حکومت کو کبھی بھی منظور نہیں کریں گے۔ کمیٹی مسلم لیگ کے مخالف قومیت رویہ کی مذمت کرتی ہے۔ کمیٹی کا خیال ہے کہ حکومت مخالف ہندو طاقتوں کی حوصلہ افزائی کررہی ہے۔ اور ہندوستانی نمائندوں کے ہاتھ میں طاقت کو منتقل کرنے سے گریز کرکے انھیں شہ دے رہی ہے۔ اس کمیٹی کو یقین کرنے کی وجہ ہے کہ جونہی برطانی حکومت طاقت کو منتقل کرنے کا فیصلہ کرے گی۔ رجعت پسند عناصر کے ہاتھ کمزور ہوجائیں گے اور سرکردہ سیاسی جماعتیں متحد ہوکر ہندوستان کو آنیوالی تباہی سے بچائیں گی کمیٹی کے خیال میں ہندوستان کا آئین فیڈرل ہونا چاہیئے۔ لیکن خاص اختیارات یونٹوں کی بجائے وفاقی حکومت کو ہونے چاہئیں۔

برطانی حکومت کو انتباہ

ہندو مہاسبھا ہندوستان کے ہندوؤں کی نمائندہ انجمن کی حیثیت میں جوابی تعاون کی پالیسی پر چلتی رہی ہے۔ حالانکہ سر کرپس نے ذریعہ ہندوستان کی تقسیم کرنیوالوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تھے۔ اب وقت آگیا ہے اور ہندو مہاسبھا برطانی حکومت کو انتباہ کرتی ہے کہ وہ عوام کی بےچینی کے متشددانہ مظاہرہ کو طاقت کے ذریعہ عارضی طور پر دبا سکتی ہے مگر وہ اس طرح ہندوستان کی بےچینی کی بنیادی وجوہات کو دور نہیں کرسکتی اور نہ خوش کرسکتی ہے۔

مہاسبھا کے سامنے نیا پروگرام

واحد راستہ یہی ہے کہ ہندوستان کو آزاد ملک

کو اپنا موجودہ پروگرام بدلنا پڑے گا اور ایسے ذرائع اور طریقے اختیار کئے جائیں گے جن سے برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کو بھی محسوس ہوجائے گا کہ ہندوستان کو اب زیادہ دیر تک نہیں دبایا جاسکے گا۔ چونکہ کانگرس کو خلاف قانون قرار دیا جاچکا ہے اور مسلم لیگ انکار کی پالیسی پر چل رہی ہے۔ اس لئے اب ہندو مہاسبھا کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان اور برطانیہ میں سمجھوتہ کرانے کی آخری کوشش کرے اور ہندوستان بھر کی رائے عامہ کو قومی مطالبات کی حمایت میں منظم کرے۔

کمیٹی کا تقرر

ہندو مہاسبھا نے ایک کمیٹی مقرر کردی ہے جو اس دوہرے پروگرام کو چلائے گی اور اگر ہوسکا تو ہندوستان کی دوسری سیاسی پارٹیوں اور برطانی حکومت کے نمائندوں سے بات چیت کرے گی۔ یکم اکتوبر کو ناگپور میں ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ ۳- اور ۴- اکتوبر کو ہندو مہاسبھا کی آل انڈیا کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے گا۔ جس میں نیا پروگرام بتا دیا جائے گا۔

آسام کی نئی وزارت

شیلانگ ۲۹- اگست۔ سر محمد سعد اللہ کی وزارت میں عہدوں کی تقسیم بایں صورت عمل میں آئے

سر سعد اللہ — وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور سپلائی
خان صاحب مدبر حسین۔ وزیر اعظم اور پبلک ورکس
مسٹر عبدالمتین چودھری۔ وزیر مالیات
مولوی منور علی — ریونیو و جنگلات
مسٹر جکر ودتی۔ لوکل سیلف گورنمنٹ
مس ماؤس ڈون صحت
ڈاکٹر سکیبا صنعت اور کوآپریٹو

ٹوکیو سے واپسی پر امریکی سفیر کے تاثرات

واشنگٹن ۳۱- اگست، مسٹر جوزف کریو نے جو جنگ سے پہلے ٹوکیو میں امریکہ کے سفیر تھے اور ابھی ابھی امریکہ میں واپس آئے ہیں، آج ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے امریکہ کے لوگوں کو تنبیہ کی ہے کہ جاپانی باشندے آخر دم تک لڑیں گے۔ اور اگر جاپان اور امریکہ کی جنگ میں آپ جیتنا چاہتے ہیں تو آپ کو زبردست قربانیاں کرنی پڑیں گی۔

یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ دس سال تک جاپان میں رہے ہیں۔ مسٹر جوزف نے مزید کہا کہ ہمارا مقابلہ ایک مضبوط جنگجو قوم سے ہے جس کے حوصلے معمولی سپاہیوں سے توڑے نہیں جاسکتے اسے میدان جنگ میں مکمل شکست سے ہی گھٹنوں کے بل لایا جاسکتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر جوزف نے کہا کہ اس لڑائی میں امریکہ کو صرف اس صورت میں فتح ہوسکتی ہے کہ وہ جارحانہ جنگ پر زیادہ سے زیادہ طاقت لگا دے۔ اس خیال کو ایک لمحہ کے لئے بھی دل میں نہیں لانا چاہئے کہ چین میں جاپانی فوجوں کی ناکامی سے جاپان کے لوگوں کے حوصلے پست ہوگئے ہیں بلکہ اس کے برعکس وہ بھی زیادہ قربانیوں کے لئے مضبوط ہوگئے ہیں اور اس بات کے لئے تیار ہوگئے ہیں کہ جن فتوحات کے لئے انہوں نے حملہ کیا ہے ان کے لئے مہلک جنگ لڑیں جب جاپانی ضرب لگاتے ہیں تو وہ شکست کا کوئی خیال نہیں کرتے وہ پسپائی کے لئے کوئی راستہ نہیں رکھتے۔ وہ اپنی پوری طاقت اور ہمت سے ضرب لگاتے ہیں اور جب تک انھیں کچل نہیں دیا جاتا وہ اسی طریقہ سے جنگ جاری رکھیں گے۔

ایران اور عراق میں برطانوی فوجوں کا اجتماع

(انقرہ ۲۹- اگست) جنرل سر ہنری ولسن کے نوین کمانڈر مقرر ہونے پر ترکی میں یہ خیال کیا گیا کہ برطانیہ، ایران، اور عراق میں اپنی ایک فوج تیار کرنا چاہتا ہے۔ اگر جرمن کوہ قاف کو برباد کرلیں تو انھیں روک لیا جائے۔ لیکن ترکوں کی رائے ہے کہ جرمن ایسا اقدام نہیں کریں گے یہ کہا جارہا ہے کہ صرف تین راستے ہیں بحیرہ اسود اور بحیرہ کیسپین

ہندوستان کے متعلق رپورٹ

(لندن ۳۱ اگست) "اخبار یارک شائر" پوسٹ نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے اس امر کا امکان ہے کہ مسٹر وینڈل ولکی مشرق بعید کے دورہ کے دوران میں ہندوستان بھی جاسکیں گے اگر مسٹر وینڈل ولکی اپنی آنکھوں سے ہندوستان کی صورت حال کو دیکھیں اور واپس آکر اپنے ہموطنوں کو صحیح واقعات بتائیں تو یہ بہت اچھی بات تھی۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ مسٹر ولکی ہندوستان جائیں تو انھیں یقین ہوجائیگا کہ ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں رکاوٹیں برطانیہ کی پیدا کردہ نہیں ہیں بلکہ ایک طرف ہندوستانی پارٹیوں خصوصاً کانگریس اور مسلم لیگ کے باہمی اختلافات کی وجہ سے ہے۔ اگر مسٹر ولکی اپنے ہموطنوں کو غیرجانبداری سے صحیح واقعات پیش کرسکیں تو نہ صرف اتحادیوں کے کاز کو فائدہ ہوگا بلکہ ہندوستان کی صورت حالات بھی بہتر ہوجائے گی۔

اس کو دور کرو اور اس کو لاؤ
سیرولن 'روغن'
کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کردیتا ہے

دنیائے فلم کا سب سے زیادہ شاندار فراحیرت کارنامہ!
شاندار دوسرا ہفتہ
شاندار دوسرا ہفتہ
ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور
زیر اہتمام جگت ٹاکیز ڈسٹری بوٹرس دہلی
دیجیت وادیا مووی ٹون کی لاجواب پیش کش
جمعرات ۱۰ ستمبر ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
طوفان میل کی واپسی
خاص اداکار: ارونہ۔ جگدیش۔ فرزد۔ دستور۔ ہری شیوو شنی۔ ڈکیشٹ۔ غوری۔ کانتی لال۔ مہدی رضا۔ شمیم۔ رجنی۔ بی بی۔ آزوری
۱۶ سال پہلے طوفان میل کی ہر سینما میں گونج تھی۔ اب یہ خوفناک گاڑی آپ کے شہر میں جلوہ گر ہے۔ بےمثال اداکاری۔ وجد آفریں گانے۔ دلکش ڈانس پرزور مکالمے۔ پرلطف مذاق
شرح ٹکٹ:- ۳، ۴، ۹، ۱۲، ۱۴ زنانہ ۶
آنیوالے تماشے فرمان۔ شیخ چلی۔ جوانی کی پکار۔ میری خواہش
تشریف لاکر لطف اٹھایئے!

بچوں کی اکسیر دوا حکیم تلسی شاہ پرداگر دال علیگڑھ کی
اصلی میٹھی بال جیون گھٹی رجسٹرڈ
بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے
بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے
نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہوکر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بنجاوینگے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ چار شیشی ۱۶ درجن ۳ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن
نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں
مفت لو۔ ذیل نمبر نام و پتہ بھیجئے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔پی)
کانپور ایجنٹ:۔
مسرس محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج

سنجیون آرٹ پروڈکشن کا دلکش فلم

سچا سپنا

خاص اداکار
مادھوکالے
آشالتا
راج کماری

جذبات اور احساسات کا دلکش مرقع

۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء سے ایم۔ پی پروڈکشنز کی مایہ ناز فلم
جواب
ڈائرکٹر ——— بروا
خاص اداکار بروا جمنا۔ کانن بالا۔ چودھری

راشد بک نے کمر سے چھوٹا خنجر نکال کر ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن بہت جلد دونوں سواروں نے بڑھ کر اس کو اپنے آہنی ہاتھوں میں گرفتار کرلیا۔

ایک بولا۔ "دغاباز تو سینائی جاسوس ہے"؟

راشد بک "نہیں میں تمہارے دشمنوں کا سردار ہوں"

دوسرا بولا اچھا تو اس سرداری اور دشمنی کا مزہ بھی بہت جلد مل جائے گا۔ چلو"

یہ کہہ کر دونوں نے راشد بک کے ہاتھ پاؤں باندھے اور گھوڑوں پر لاد کر چل دیئے۔

ابھی ڈراؤنی رات کی ہیبتناک تاریکیاں فضا پر پوری طرح حکمراں تھیں کہ توپوں اور بندوقوں کی دل ہلا دینے والی قلب شکن آوازیں فضا کے سکون میں تلاطم اور شور برپا کرنے لگیں۔ گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور نعرہ ہائے جنگ سے فضا میں ایک خوفناک ہمہمہ پیدا ہوگیا۔ بندوق اور توپوں کی دھواں دھار بارش سے انتہائی دہشتناک منظر پیدا ہوگیا۔ آسمان پر ستارے دھوئیں کے بادلوں میں چھپ گئے اور ملک لرزہ براندام ہوگیا۔

برجبیس قدر نے قلعے میں پہونچکر فوج تیار کی اور رات ہی رات وہاں سے روانہ ہوکر باغیوں پر حملہ کردیا تھا۔ ستارے ساری رات رقص ناہید دیکھنے میں مستغرق تھے اور اس وقت خمار میکدہ آنکھوں میں لیے ہوئے بزم فلک سے یکے بعد دیگرے رخصت ہورہے تھے۔ آفتاب کی آمد آمد طلوع سحر کے ساتھ جنگ کی گرم بازاری بھی سرد پڑتی گئی۔ باغیوں نے جان توڑ کوشش کی اور انہیں ساری قوت صرف کرنی پڑی لیکن ترکی کے بڑھتے ہوئے حوصلوں اور طوفانی جوش جہاد کے سامنے ان کی ایک نہ چلی اور آخر کار وہ پسپا ہوکر فرار ہوگئے۔

برجبیس قدر اپنے والد کے ہمراہ ظفر و نصرت کیساتھ اپنے قلعہ کی طرف واپس ہوئی اس وقت وہ اپنے دل میں سوچ رہی تھی کہ اس کامیابی اور فتح کا سبب راشد بک کی صاف گوئی اور شرافت ہے۔ ورنہ اگر باغی اچانک حملہ کردیتے تو ان کا مقابلہ کرنا دشوار ہوجاتا۔ مگر افسوس اب راشد بک کہاں مل سکتا ہے۔ ورنہ شاید وہ اس کے ہمدردانہ سلوک کے معاوضہ میں اُسے اپنے صوبہ کا کوئی بڑا سردار مقرر کردیتی۔

اس فتحمندی کی خوشی میں فرید آفندی نے عوام و خواص کا ایک جلسہ منعقد کیا۔ تاکہ ہر شخص حسب خواہش اپنی مسرت کا اظہار کرے۔ عین اس وقت جبکہ رعایا اپنے دلی جذبات کا اظہار بذریعہ سپاس نامہ کرنا چاہتی تھی۔ دو فوجی سردار ایک شخص کو لیے ہوئے داخل ہوئے سب کی نظریں آنے والوں کی طرف اُٹھ گئیں مگر اُن لوگوں کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب برجبیس قدر۔ راشد بک! راشد! کہتی ہوئی اپنی جگہ سے اُٹھی اور قیدی سے لپٹ گئی۔ اس وقت برجبیس قدر کی آنکھوں میں (اظہار تشکر کے لئے) آنسو ڈبڈبا رہے تھے، راشد بک یہ دیکھکر سکتہ میں آگیا اور کسی کی سمجھ میں نہ آیا کیا راز ہے۔

پھر آفندی نے اپنے بارعب لہجہ میں کہا۔ "برجبیس اس کا کیا مطلب ہے"؟

برجبیس نے اس کے جواب میں حاضرین جلسہ کو مخاطب کرکے ایک طویل تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح وہ راشد سے ملی اور اس سے کیا گفتگو ہوئی اور اس نے کس قدر شریفانہ سلوک کیا۔ آفندی اور تمام حاضرین راشد بے کی اس جرأت سے مسرور ہوئے اس کے بعد آفندی نے راشد کو "غازی راشد پاشا" کا خطاب دیا۔ اور برجبیس جس کی وجہ دو بہادر قبائل میں دشمنی پیدا ہوگئی تھی، وہ ہی ان دونوں قبائل میں دائمی اتحاد کا باعث بن گئی۔

ہٹلر کی تقریر

(برلن ۲۳ ستمبر) ہٹلر نے آج ایک تقریر میں جرمن عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ سردیوں کے لئے امداد دینے کی مہم میں رضاکارانہ قربانیاں دیں اس نے کہا کہ جرمن فوجیں ایسی قربانیاں کررہی ہیں۔ اور ایسی مصیبتیں برداشت کررہی ہیں جن کا اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا، گھریلو مورچے پر لوگوں کو جنگی مورچہ پر لڑنے والوں کی خاطر قربانیاں کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔

ہٹلر نے کہا کہ مشرق بعید کے لاکھوں لوگوں نے ہمارے ساتھ ایک معاہدہ کرلیا ہے۔ یہ معاہدہ ہمارے اور ان کے علاقوں کو بالشویکوں کی بربریت اور انگریز اور امریکی قوم کی لوٹ گھسوٹ سے بچائے گا۔ انگریز اور امریکن کہتے ہیں کہ وہ دنیا کو نیا اور بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر ان کا اور جرمنی پر حملہ کرنا کس وجہ سے ضروری تھا۔ جبکہ جرمنی میں مجلسی مسائل بڑی کامیابی سے حل کئے جارہے تھے۔ اس زبردست جدوجہد میں جرمنوں اور ان کے اتحادی سپاہیوں نے اس سال یورپ کے لوگوں کے رہنے کے لئے زیادہ جگہ حاصل کرلی ہے۔ بین الاقوامی فیض رسانوں، روزویلٹ، چرچل اور اسٹالن کوشش کررہے تھے۔ کہ یورپ کے لوگوں کو بھوکا مارا جائے۔ لیکن یہ کوشش ناکام رہی ہے۔

ہٹلر نے لوگوں سے حتی الامکان زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کی اپیل کرنے کے بعد کہا کہ امن کے دنوں کی طرح جنگ کے دنوں میں بھی ہم جرمن عوام کی مشترکہ قسمت کو عمل کے ذریعے بنانا چاہتے ہیں نہ کہ انگلینڈ اور امریکہ کی طرح لفظوں کے ذریعہ ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۰ء اور شاید ۱۹۴۱ء میں بھی ہمارے احمق دشمنوں نے سوچا تھا کہ وہ اندرونی اختلافات کے ذریعے ۱۹۱۸ء سے بھی زیادہ برے معاہدہ ورسائی پر جرمن عوام کو مجبور کرسکتے ہیں۔ ہمیں سونے کے ان بین الاقوامی غاصبوں اور روسی درندوں کی اُمیدوں کو تباہ کرنا ہی ہوگا۔ اور یہ بھی واضح کرنا ہوگا۔ کہ یہ جنگ ان قوموں کی مزید لوٹ گھسوٹ پر اختتام پذیر نہیں ہوگی جن کے پاس پہلے ہی سے بہت کچھ ہے۔ بلکہ ان قوموں کی فیصلہ کن فتح ہوگی جن کے پاس "کچھ نہیں"

حکومت بنگال کا اعلان

(کلکتہ ۵ ستمبر) حکومت بنگال نے اعلان کیا ہے کہ ۳۱۔ اگست کو ڈھاکہ جیل میں پیشہ ور اور عادی مجرم جنگی قیدیوں کے غدر کے متعلق حکومت کو مزید تفاصیل ملی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مراحل میں ایک فوجی دستہ نے گڑبڑ کو دبانے میں مدد دی۔ لیکن ان کی مداخلت ✻

مسٹر چرچل کا بیان

(بقیہ صفحہ ۲)

ریل کی پٹریوں کے اکھاڑنے تار اور ٹیلیفون کے کاٹنے دوکانات کے لوٹنے اور انڈین پولیس پر حملہ کرنے کی وجہ سے کانگریس تحریک نے ایک انقلابی صورت اختیار کرلی ہے۔ اور اس طرح اسکی عدم تشدد کی پالیسی بھی ختم ہوگئی ہے۔ اور تمام ہندوستان میں ایک قسم کی بدامنی پھیلادی ہے اور اس طرح جاپان کو جوکہ آسام اور مشرقی بنگال کے قریب تھی اُنکی ہمت افزائی ہوتی ہے اور یہ ممکن ہے کہ تمام ہندوستان میں جو کچھ ہوا ہے اس میں جاپانیوں کے ففتھ کالم کی امداد شامل ہو۔ اور خاص طور پر یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ آسام کے محاذ پر بنگال کے حفاظتی انڈین فورسس کے آمد و رفت کے رسل و رسائل پر خاص طور پر حملہ کیا گیا ہے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں کل پانچسو آدمی کام آئے اور برٹش فوج بھی بعض مقامات پر اس تحریک کو دبانے کے لئے استعمال کی گئی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں اسوقت اتنی برٹش فوج بھیجدی گئی ہے کہ اس سے پیشتر کبھی نہیں بھیجی گئی تھی، آخر میں آپ نے کہا کہ میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ ہندوستان کی حالت خاص طور پر خطرناک نہیں ہے۔

سر سکندر حیات کا اعلان

(نئی دہلی ۶ ستمبر) معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب جو حال ہی میں مشرق وسطیٰ کے دورہ سے واپس آتے ہیں۔ ہندوستانی سپاہیوں کے لئے ایک حوصلہ افزا پیغام لے کر گئے تھے۔

آپ نے مشرق وسطیٰ کا ایک ماہ تک دورہ کیا۔ قبرص میں ایک ہفتہ گذارنے کے علاوہ نہر سوئز نیل کے ڈیلٹا اور میدان جنگ کو بھی دیکھا۔ آپ کے ہمراہ پنجاب کے فنانشل کمشنر کیپٹن انڈرسن بھی تھے قبرص ہی میں سر سکندر حیات خاں نے دو برس کے بعد اپنی پرانی پلٹن کو دیکھا، جو ایک مورچے پر متعین تھی واپسی پر آپ نے مشرق وسطیٰ کے نئے کمانڈر انچیف جنرل الگزنڈر سے ملاقات کرنے کے لئے خاص سفر کیا آپ نے مشرق وسطیٰ میں لڑنے والے ہندوستانی ✻

سپاہیوں کی بہادری اور مردانگی کی بیحد تعریف کی۔ آپ نے پنجابی سپاہیوں کو بتایا کہ میں اپنے صوبے میں ایسے انتظامات کررہا ہوں جس سے جنگ کے بعد سپاہیوں کو اچھے مواقع میسر ہوں گے۔ آپ نے اس یقین کا اعلان کیا کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو کامل آزادی مل جائیگی مگر یہ آزادی ان لوگوں کے دم قدم سے حاصل ہوگی جو میدان میں داد شجاعت دے رہے ہیں اور اپنا خون بہا رہے ہیں اس آزادی کے حصے میں ان لوگوں کا کوئی حصہ نہ ہوگا جو محض تقریر بازہیں۔

خاص اداکار مینا کشی۔ ونائک
وٹھل۔ کمیکر

مٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے

سرکو پروڈکشن کا ایک دلکش فلم!

میجسٹک سینما کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے

جمعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

سرکو پروڈکشن کا دلکش فلم

تلسی

خاص اداکار
ترلوک کپور۔ شانتی۔
نیلا۔ غلام رسول

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

ایک دلکش ——— دلچسپ ——— تصویر

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے

جمعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

ایک دلکش سوشل تصویر!

امرآشا

خاص اداکار
زبی یاکنگ
کملا زبلکر

تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء سے ایم۔ پی پروڈکشنز کی مایہ ناز فلم
جواب
ڈائرکٹر ——— بروا
خاص اداکار: بروا۔ جمنا۔ کانن بالا۔ چودھری

رنجیت فلم کمپنی کا دلکش ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے

جمعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

رنجیت فلم کمپنی کا دلکش ڈرامہ

سسرال

خاص اداکار:۔ ماڈھوری
موتی لال، نورجہاں،
ستانی لال

آرہے ہیں — سکندر۔ انجان۔ مقابلہ۔ ڈاکٹر۔ ہٹلر۔ پرواز۔ کنچن
ڈھنڈورہ۔ بھرت ملاپ۔ اُمید۔ پردیسی۔
لہری جیون

آرا

خواہ ایک بڑے یا ایک چھوٹے کام کے لئے آرا بڑھئی کے لئے بے حد ضروری ہے اس کے بغیر وہ ٹھیک طریقہ سے شہتیر یا لکڑی کو نہیں کاٹ سکتا۔
آرا کا پھل فولاد (لوہے) کا بنا ہوا ہوتا ہے اور صرف فولاد ہی اس کو وہ تیز دانت دے سکتا ہے جو مضبوط سے مضبوط شہتیر یا لکڑی کو کاٹ دیتے ہیں ⁂

TATA
ٹاٹا

جاری کردہ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ
ہیڈ سیلز آفس نمبر ۱۰۲ اے کلایو اسٹریٹ کلکتہ

TN.2659

مدراس کے تین اخباروں کے اڈیٹروں کا بیان

(مدراس ۲۹۔ اگست) "انڈین ایکسپریس"۔ "فری پریس" اور "الائیڈ..." کے اڈیٹروں کے مجموعہ نے اپنی اشاعتیں بند کر رکھی ہیں حسب ذیل بیان جاری کیا گیا ہے۔

مدراس کے چند مندرجہ بالا اخباروں کے اڈیٹروں نے اشاعتیں بند کر رکھی ہیں ان کی یہ رائے ہے کہ دوبارہ جاری کرنے کا فیصلہ ان شرطوں پر ہی ہو سکتا ہے جو بند کئے ہوئے اخباروں کے اڈیٹروں کو منظور ہوں۔ اینگلو انڈین اخباروں کے اڈیٹروں کی توہین کئے بغیر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہیں قوم پرست اخباروں کی طرف سے فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ جو ہندوستانی اخبار ابھی تک نکل رہے ہیں وہ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کے مفاد تقاضا کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی شرط پر سمجھوتہ کر لیں۔

ہم اس بات پر زور دینا چاہتے ہیں کہ ہمارا مقصد اخباروں کو دوبارہ جاری کرنے کے راستہ میں رکاوٹ ڈالنا نہیں بلکہ محض یہ اطمینان کرنا ہے کہ جب اخبار دوبارہ جاری کئے جائیں تو باعزت سمجھوتہ پر جاری ہوں اور جاری رہ سکیں۔

انڈین ایکسپریس، دن مانی، اندھرا پربھا، تو یکم، فری پریس، بھرت دیوی، کانگریس۔

اگر حملہ ہوا تو جاپان تباہ ہو جائے گا

(چنگکنگ ۲۶۔ اگست) ایک چینی فوجی مبصر نے ریوٹر کے نمایندے سے کہا کہ مجھے شک ہے کہ سائبریا پر جاپانی حملہ ضروری ہے۔ مبصر نے مزید کہا کہ جاپان حملہ کرنے سے پہلے روسی جنگ کے نئے امکانات پر نظر رکھیں گے اس لئے کہ اگر ان کا قدم ناکام ہوا تو اس کے نتائج حد درجہ مہلک اور مضرت رساں ثابت ہوں گے

... سے واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے اظہار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۱ ماہ اگست ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا
بحکم سید زاہد علی منصرم عدالت منصفی ہمیر پور۔
(مہر عدالت)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 85/171 دفعہ ۱۷۱

بعدالت جناب مسٹر اے۔ بی کھتری صاحب ریونیو آفیسر صاحب بہادر کانپور

مسماۃ درو پدی کنور

بنام۔ نرائن سنگھ وغیرہ مدعا علیہم

بنام نرائن سنگھ ولد سندر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع گدھی سنگد پور پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ

واضح ہو کہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے۔ لہٰذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۱۔ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء کو بوقت ۱۰ بجے دن مقام کو خود اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴۔ ماہ اگست ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا
دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

نحاس پاشا کا اعلان

(قاہرہ ۲۸۔ اگست) مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے انگریزی مصری معاہدہ کی چھٹی سالگرہ کے موقع پر ایک نشر کرتے ہوئے ایک مرتبہ اور اپنے مستقل ارادہ کا اعلان کیا کہ ہم معاہدہ کا ہر لحاظ سے احترام کریں گے۔ اس کی روح کا بھی اور الفاظ کا بھی۔

انہوں نے فرمایا کہ جمہوریت کا مقصد ہمارا مقصد ہے ہم نے اتحادیوں کو ہر ممکن مدد دی ہے اور ہم برابر دیتے رہیں گے۔ اس دنیا میں جو تکلیفوں سے بے چین ہے جمہوریت کی فتح کا نتیجہ ایک ایسا جدید ... ہونا چاہیئے جو ... قوموں کی آزادی کی انسانیت کے احترام کی یادوں پر جو مشکل اوقات میں ... نیکو ہیں۔ لیکن آخر وہ دن آئیگا جب جمہوریت بھی باقی رہے گی۔

Lipton's
Flowery Orange Pekoe
لپٹن
ہمالاین بلینڈ ٹی خاص دارجیلنگ
LTK40

ہندوستانیوں کی مشترکہ خواہش پوری ہوگی

(لندن - ۳۱۔ اگست) سر محمد عزیز الحق ہائی کمشنر فار انڈیا سے ایک پریس کانفرنس میں کینیڈا، آسٹریلیا جنوبی افریقہ اور دیگر برٹش نوآبادیوں کے اخباری نمایندوں نے ہندوستان کی صورت حال کے متعلق سوالات دریافت کئے۔ مسٹر شال دھاری ڈپٹی ہائی کمشنر بھی کانفرنس میں شامل ہوئے۔

کنیڈا کے ایک نامہ نگار نے دریافت کیا کہ کیا مناسب وقت تک ہندوستان کے سیاسی مسائل کے حل ہونے کا امکان ہے۔" آپ نے تائیدی جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں جو عام تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ سیاسی مسئلہ اُن کا ایک پہلو ہے۔ ایک لمحہ میں ان کے مکمل ہونے کی توقع رکھنا ٹھیک نہیں، مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان اور ہندوؤں کی اس کے متعلق مخالفت پر بھی آپ سے سوالات دریافت کئے گئے آپ نے کہا کہ اگر تمام متعلقہ اشخاص ہندوستان کے اتحاد کی خواہش رکھتے ہوں تو تاریخ ثابت کرتی ہے کہ یہ خواہش پوری ہو کر رہے گی۔ لیکن اگر یہ خواہش مشترکہ نہ ہو تو تاریخ یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ یہ اتحاد حاصل نہ ہو سکے گا

سر فیروز خان نون کی تقریر جس میں ہندوستان کو مختلف حصوں میں بانٹنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ پر آپ نے کہا کہ میں ابھی تک اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر پایا۔ ٹینک کے بعد ہندوستان کی دیگر برٹش نوآبادیوں سے تجارت کے سوال پر آپ نے کہا کہ اس کا فیصلہ گفت و شنید سے ہی طے ہو سکے گا اور گفت و شنید پر ان رعایتوں کا بھی اثر پڑے گا جو متعلقہ نوآبادیوں میں ہندوستانیوں کو حاصل ہونگی آپ نے یاد دلایا کہ ماضی میں برٹش نوآبادیوں میں ہندوستانیوں پر پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ پھر یہ کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ کوئی خود دار ہندوستانی اس رویہ پر ناراض نہ ہوگا۔

مسلم لیگ کے فیصلے کی نقل وائسرائے کو

(بمبئی ۲۹۔ اگست) یہاں سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے لیگ ورکنگ کمیٹی کے تازہ ترین فیصلے کی نقل ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند اور دیگر اتحادی اتحادی اقوام کو بھیجی ہے۔

رمضان المبارک کے لئے

خاص رعایت!

حمائل شریف (خورد) یورپ کے کتب خانے شرقی جواہرات علمیہ سے مالا مال ہیں ہم اس علمی ورثہ سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے لیکن چند علم دوست ایرانیوں نے اس طرف توجہ کی اور مطبع کاویانی کے نام سے ایک مطبع اور دار الاشاعت قائم کر کے فارسی، عربی، ترکی وغیرہ کے چند قدیم نسخوں کو شائع کیا یہ حمائل شریف بھی اس مطبع کی مطبوعہ ہے۔ کاغذ اور چھپائی انگلستان ہالینڈ شام مصر سے جیسی کتابیں چھپ کر نکلتی ہیں ان سے اعلیٰ ہے سائز جیبی ہے۔ پہلے ہدیہ تین روپے تھا اب ایک روپیہ کر دیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان فائدہ اٹھا سکیں ⁂

حمائل شریف (کلاں) فاطمۃ الکبریٰ بنت جناب محمد دین صاحب خوش نویس کی لکھی ہوئی حمائل شریف جو حال ہی شائع ہوئی ہے۔ کتابت کی دلآویزی اور پاکیزگی کی وجہ سے خاص شان کی مالک ہے موصوفہ کو ہندوستان کی سب سے بہتر عربی خوشنویس ہونیکی حیثیت سے مختلف انجمنوں اور نمائشوں کی طرف سے طلائی تمغے ملے ہیں بیگم صاحبہ بھوپال اور اعلیٰ حضرت نواب صاحب حیدر آباد نے ہدیہ اور وظائف پیش کئے ہیں حمائل مترجم ہے اور ترجمہ شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

سائز $\frac{30 \times 20}{16}$ ہدیہ مجلد تین روپے کے بجائے عہ

ملنے کا پتہ مکتبہ جامعہ دہلی قرول باغ ⁂

شانداد دوسرا ہفتہ

سنسنی خیز شاہکار

جس میں انتقام کے لطیف جذبہ کو اسقدر نمایاں کیا گیا ہے کہ دیکھنے والا حیرت زدہ رہ جاتا ہے

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ⁂ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

جمعرات ۱۰ ستمبر ۱۹۴۲ء سے
مرلی مووی ٹون کی سنسنی خیز تصویر

ٹنی شو ⁂ اتوار کو ۲½ بجے دن

پیاس

خاص اداکار ⁂
سنھا پربھا۔ الیشور لال۔ نذیر شمیم۔ گوپی۔ اے بلوریہ۔ شریف گلاب۔ تارا بائی۔ مجید۔ خاتون

نیچرل اداکاری۔ وجد آفریں گانے۔ دلکش ڈانس۔ پرزور مکالمے پر لطف مذاق ⁂
تشریف لا کر لطف اٹھائیے ⁂

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جہاں پہ پہونچ کے عزم مستقل میں رہے ❋ زبانِ بیجی ہی کا ہو جوتے دل بیدار ❋

صداقت

ہفتہ وار

قیمت: سالانہ للعہ ششماہی عا ممالک غیر سے سالانہ للعہ ششماہی

قیمت فی پرچہ ۱

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۹ ستمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۷ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳۸

ادبیات

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ

بطرح "چند داغوں کے سوا نکلا نہ کچھ بھی دل کے پاس" از حضرت جلیل مانکپوری

۱۱ ستمبر ۱۹۴۲ء ۸ ۱/۲ بجے شب کو پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب کی صدارت میں جناب مولانا تسلیم صاحب ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کے دولتکدہ پر انجمن کا مخصوص مشاعرہ منعقد ہوا اور تقریباً ۱۱ بجے یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی انتخاب مشاعرہ بقید قوافی درج ذیل ہے:-

مطلع دل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
حضرت جلیل مانکپوری	اُس طرف تیر دو پیکاں ہے مرے قاتل کے پاس	اِس طرف بھر ہدف اپنا جگر ہے دل کے پاس
جناب نواب اثر کانپوری	جائیں کیا منہ لیکے خالی ہاتھ ہم قاتل کے پاس	چشم تر نے خون کا قطرہ نہ چھوڑا دل کے پاس
جناب سخا شاہجہانپوری	شمع حسن خود نما روشن جو تھی منزل کے پاس	بڑھتے بڑھتے آ گئی اُس شمع کی لو دل کے پاس
جناب تسلیم ناطقی	ہر نظر منزل کی جانب ہر قدم منزل کے پاس	حُسن کی دُنیا بسائی جا رہی ہے دل کے پاس
جناب شاکر ناطقی	وائے مایوسی نہ پہنچا کوئی بھی منزل کے پاس	جو گئے تھے دل سے ارماں آ گئے پھر دل کے پاس
جناب شمیم کانپوری	یہ تو مانا سوز ہے پروانۂ محفل کے پاس	قوت سازبیاں لیکن ہے اہل دل کے پاس
جناب شیدا کانپوری	مژدہ باد اے ذوق منزل میں ہوں اب منزل کے پاس	ہو رہی ہے ہر طرف سے جلوہ پاشی دل کے پاس
جناب صدر ڈی۔ایس پی	لذتِ بیتابیٔ عشق اور دو دنی ہو گئی	مضطرب ہے آج کچھ میرا جگر بھی دل کے پاس
جناب عزیز کانپوری	روز لے جاتی ہے پیغام اُس مہ کامل کے پاس	ایک ایسی بھی کرن ہے آفتاب دل کے پاس
جناب نواب قیصر کانپوری	ہم نے پہلے رکھ دیا دل اُس بت قاتل کے پاس	پھر خدا کو یاد کر کے خوب روئے دل کے پاس
جناب ندرت کانپوری	ہو کے مجبور کشش خود آ گیا منزل کے پاس	جو مرے پیش نظر تھا اب بھی ہے دل کے پاس

ساحل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب جلیل مانکپوری	شوق وصل یار کم ہوتا نہیں دیدار سے	پیاس دونی ہو گئی پہنچا جو میں ساحل کے پاس
جناب نواب اثر کانپوری	پوچھنا ہی کیا ہے ہمدم اُس کی روداد الم	جسکی کشتی غرق ہوتی ہو کسی ساحل کے پاس
جناب سخا شاہجہانپوری	رُخ بدل کر چلنے لگتی ہے ہوائے بحر عشق	ناخدا لاتا ہے جب کشتی مری ساحل کے پاس
جناب تسلیم ناطقی	الحذر آسودگیٔ ذوق ساحل الحذر	ناخدا کی آس ٹوٹی جاتی ہے ساحل کے پاس
جناب شاکر ناطقی	دل تو ہے خاموش لیکن لب پہ ہے آہ و فغاں	ہے سکوں دریا میں اور طوفان ہے ساحل کے پاس
جناب شمیم کانپوری	تشنہ کامان ازل سیراب ہو سکتے نہیں	خشک ہیں ساحل کے لب گو بحر ہے ساحل کے پاس
جناب شیدا کانپوری	راہ چلتوں سے کسی کو کوئی دلچسپی نہیں	بے خبر ساحل ہے دریا ہے رواں ساحل کے پاس
جناب صدر ڈی ایس پی	پھر ہوائے غم کے جھونکے لیگئے منجدھار میں	آ گئی جب کشتیٔ عمر رواں ساحل کے پاس
جناب عزیز کانپوری	اک محیط نور لہریں لے رہا ہے دل کے پاس	یہ کشش قطرے کی دریا آ گیا ساحل کے پاس
جناب نواب قیصر کانپوری	ڈوبنے والے کی قسمت میں جو تھیں رسوائیاں	لاش اُبھری اور بہہ کر آ گئی ساحل کے پاس
جناب ندرت کانپوری	میں تو سمجھا تھا کہ بحر عشق اب طے ہو گیا	کیا کروں اک موج نے ڈبو دی مجھے ساحل کے پاس

قاتل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
حضرت جلیل مانکپوری	اے خوشا جذب محبت آتے آتے راہ میں	رک گیا تا لوٹ بسمل کا در قاتل کے پاس
جناب نواب اثر کانپوری	کوئی مجبوری ہے اب اس کو یا ذوق فنا	سر لئے خود جا رہا ہوں آج میں قاتل کے پاس
جناب سخا شاہجہانپوری	آگ کے شعلوں سے بھی گزریں گے شوق قتل میں	بحر خوں بھی تیر کر جائیں گے اُس قاتل کے پاس
جناب شاکر ناطقی	بسملوں کے تن سے روحیں بھی تو رخصت ہو چکیں	لیکے شوق قتل کیا جائے کوئی قاتل کے پاس
جناب شمیم کانپوری	زخمی تیر نظر کچھ دور جا کر گر پڑا	جا رہا تھا آرزوئے ذبح میں قاتل کے پاس
جناب شیدا کانپوری	آ گئے جنبش میں اے شیدا زمین و آسماں	جا رہا ہے کون شوق ذبح میں قاتل کے پاس
جناب صدر ڈی ایس پی	بیخودی شوق کی شرم اے خدا رکھنا ضرور	صدر جاتا ہے اُمید ذبح میں قاتل کے پاس
جناب عزیز کانپوری	کچھ سفارش تو بھی کر مجھ ناتواں کی اے اجل	زندگی اک مانگنے آیا ہوں میں قاتل کے پاس

دنیائے اسلام

عراق کی خبریں

سپلائی کے ڈائرکٹر جنرل نے فیصلہ کیا ہے کہ موصل کو چوتھے دن ایک سو ٹن گیہوں دئے جائیں اس مقصد کے لئے ایک بڑی رقم مخصوص کردیگئی ہے جس میں سے ۳۰۰۰۰ عراقی دینار کی سپلائی پہلی قسط "متصرف" کو پہلے ہی دی جا چکی ہے۔

برطانی حکام نے لبنان کی سپلائی کی وزارت کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ لبنانی حکومت کو اس مقصد کے لئے ریلوے کے ڈبے دینے کیلئے رضامند ہیں کہ ان ڈبوں کے ذریعہ ملک کے مختلف حصوں میں آٹا بانٹنے میں سہولت ہو۔

اخبار الشہاب کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے مقامی منڈی میں جو جمود چھایا ہوا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے اور اجناس کی قیمتیں ۵ سے ۲۰ فیصدی تک زیادہ ہو گئی ہیں اس اضافہ کے اسباب مقامی اور بین الاقوامی دونوں بتائے جاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ بھی ہیں کہ ہندوستان میں مال کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور مال کی منتقل کرنے اور درآمد کرنے کے راستے میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔

یکم جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برطانی حکام نے منظور کر لیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ سے عراق میں اجناس درآمد کرنے کے لئے برطانیہ کے اختیار مہیا کئے جائیں گے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ مال درآمد کرنے والی کمیٹی عراقی تاجروں کے تمام آرڈر یا مطالبات جمع کر کے عراق کی حلیف حکومت برطانیہ کے حکام کے سپرد کر دیگی جو یہ تعین کریگی کہ اجناس کس ترتیب سے روانہ کی جائیں۔

یکم جولائی مجلس وزراء اس اسکیم پر غور و فکر کر رہی ہے جو اعلیٰ حضرت نجیب الہلالی پاشا نے مصر اور عراق کے ایسے ثقافتی مرکز کے قیام کے متعلق تیار کی تھی جہاں ان ممالک کے نمائندوں کی ثقافتی کانفرنسوں کا انتظام کیا جائے گا۔

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب نواب قیصر کانپوری	ہاں جڑی ہے آستیں بھی تیغ بھی ہے بے نیام	جسکو ڈر ہو جان کا جائے نہ وہ قاتل کے پاس
جناب ندرت کانپوری	ندرت اُس کی شوخیاں ہیں برق سے بھی تیز تر	وہ جو اک تیغ ادا و ناز ہے قاتل کے پاس

محفل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
حضرت جلیل مانکپوری	داغ تھے کثرت سے دل میں آبلے بھی پڑ گئے	اور اک محفل ہوئی آراستہ محفل کے پاس
جناب نواب اثر کانپوری	حُسن عالم سوز، غمزے قہر، عشوے جاں ستاں	کون شے ہے جو نہیں اُس رونق محفل کے پاس
جناب سخا شاہجہانپوری	توبہ کیا کی کر لیا واعظ کی باتوں پر یقیں	رند کیا منہ لیکے جائیں ساقی محفل کے پاس
جناب تسلیم ناطقی	کون جانے جل چکی ہے یا جلائی جائیگی	شمع اک رکھی ہوئی ہے صاحب محفل کے پاس
جناب شاکر ناطقی	صبر شایان محبت دل ہے مجبور کشش	کھینچ لایا ہے کوئی ہمکو تری محفل کے پاس
جناب شمیم کانپوری	اب نقاب رُخ اُلٹ کر تو بھی آ جا سامنے	ساری دُنیا تو سمٹ آئی تری محفل کے پاس
جناب شیدا کانپوری	ضبط سوز غم سے اُبھرے چند چھالے دل کے پاس	عشق نے محفل سجائی حُسن کی محفل کے پاس
جناب صدر ڈی ایس پی	اب سوا ویرانیوں کے کچھ نہیں ہے دل کے پاس	جائیں کس اُمید پر اُس رونق محفل کے پاس
جناب عزیز کانپوری	باریابی کی اجازت دے انہیں اے شمع حسن	آ گئے ہیں سارے پروانے تری محفل کے پاس
جناب نواب قیصر کانپوری	کوئی سمجھا دے جو سب اہل ہی اٹھائے جائینگے	پھر رہے گا کون اُس برہم کن محفل کے پاس
جناب ندرت کانپوری	اب جو ہونا ہو وہ ہو انجام کار سوز عشق	شمع تو دل نے جلا دی ہے تری محفل کے پاس

منزل

شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جناب جلیل مانکپوری		
جناب نواب اثر کانپوری	اُس کے چہرے پر کبھی آثار حسرت دیکھئے	گر پڑے تھک کر جو کوئی رہرو منزل کے پاس
جناب سخا شاہجہانپوری	دونوں عالم ڈھونڈھ کر آئی نگہ جب لیکے پاس	غل ہوا بھٹکا مسافر آ گیا منزل کے پاس
جناب تسلیم ناطقی	آمد و رفت نفس کا نزع میں عقدہ کھلا	ہر قدم منزل سے دور اور ہر قدم منزل کے پاس
جناب شاکر ناطقی	رہروان عشق میں تقدیم کیا تاخیر کیا	دُور ہے منزل سے کوئی اور کوئی منزل کے پاس
جناب شمیم کانپوری	دے رہا ہے کون رہ رہ کر تصدق کو صدا	دُور ہے منزل مگر ہم آ گئے منزل کے پاس
جناب عزیز کانپوری	دار تک منصور آیا طور تک موسیٰ گئے	الغرض کوئی نہ پہنچا شاہد منزل کے پاس
جناب نواب قیصر کانپوری	دیکھئے میرا مقدر مجکو لے جائے کہاں	اپنی منزل ڈھونڈھتا پھرتا ہوں میں منزل کے پاس
جناب ندرت کانپوری	ہو گئیں خیرہ نگاہیں جلوۂ ...	ہم پہنچنے بھی نہ پائے تھے ابھی منزل کے پاس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو ہو وہ بزم مستقل میں رہے　زبان پر مگی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۸

دارالعوام میں مسٹر ایمری وزیر ہند کی تقریر

(لندن ۱۲ ستمبر) ایوان عام میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ سنہ ۱۹۳۶ء کے انتخابات کے بعد سے مسلمانوں کا رویہ کانگریس کے ساتھ بدل گیا ہے۔ آپ نے کہا یہ بالکل صحیح ہے کہ اب سے تقریباً ۶ سال قبل انتخابات کے موقع پر بعض مسلمانوں نے کانگریس کی حمایت میں ووٹ دئے۔ اس کے بعد صوبوں میں کانگریس حکومت کے تجربہ سے مسلمانوں کی ذہنیت میں زبردست تبدیلی ہو گئی ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ان ہندوؤں کی تعداد کے مقابلہ میں جو مہاسبھا یا اسی قسم کی دوسری جماعتوں میں شامل ہیں۔ کانگریس کی موجودہ پالیسی سے اختلاف رکھتی ہیں۔ ان مسلمانوں اور پسیت اقوام کا تناسب کم ہے۔ جو کانگریس میں شامل ہیں۔ یہ اعداد صاف طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ کانگریس کا یہ دعویٰ کہ وہی ہندوستان ہے اور اس کا مطالبہ ہندوستان کا مطالبہ ہے سخت غلط ہے۔

صحیح مسئلہ یہ ہے کہ ہندوستان میں بہت سے اجزا ہیں جنہیں کانگریس کی اکثریت بھی حاصل ہو سکی اور جو اس کا بھی فیصلہ نہیں کر سکے کہ ہندوستان کیا چاہتا ہے۔

مسٹر ایمری نے وزیر اعظم کے بیان کی زبردست تائید کی۔ اور گاندھی جی کی ذہنیت میں جو تبدیلیاں ہو گئی تھیں ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مسٹر ایمری نے فرمایا کہ حکومت ہند اچھی طرح جانتی تھی کہ ہندوستان کا امن قائم رکھنے میں وہ ملک معظم کی حکومت کی حمایت پر بھروسہ کر سکتی ہے۔ خاص کر ایسے معاملہ میں جس میں بدامنی کی پالیسی کو روکنے کے لئے جسے عمل میں لانے کا تہیہ کر لیا گیا ہو۔ فوری کاروائی کر کے اپنا فرض بجا طور پر انجام دیا ہے۔ حکومت ہند نے جو کارروائی کی وہ ٹھیک وقت پر کی۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ سر اسٹیفورڈ کرپس نے جو تجاویز پیش کی تھیں ان کو زیادہ تر خاص کر اس وجہ سے ٹھکرا دیا گیا کہ کانگریسی لیڈر غیر محدود طاقت کے لئے آپس میں اتحاد نہ کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ فی الحقیقت اصلی رکاوٹ یہ تھی۔ پھر بھی مختلف جماعتوں کے لیڈروں کا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا ممکن نہ ہو سکا۔ ہمیں قلوب کی اصلی تبدیلی کی ہر علامت کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

اسی اثناء میں گذشتہ چند روز میں ہم نے جنگی وزارت اور پیسفک کونسل کے ہندوستانی نمائندوں کی صحیح سلامت آمد کو خوش آمدید کیا ہے۔ (تالیاں) تمام ممبران ان کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بلاشک وشبہ اپنا پارٹ بڑی خوبی سے ادا کریں گے۔ اور فتح حاصل کرنے میں اتحادیوں کی مدد کریں گے۔ اور جنگ میں فتح پانا ہی ایک وہ چیز ہے جس سے ہندوستان کی آئندہ آزادی حاصل ہو سکتی ہے۔

مسٹر ایمری نے مزید فرمایا کہ کانگریسی لیڈروں کی گرفتاری کا نتیجہ تشدد بدامنی کے تباہ کن مظاہروں کی صورت میں برآمد ہوا ہے ہندوستان کے بعض حصوں میں بتاہ چیزوں کی ہولناک وارداتیں رونما ہوئیں لیکن جتنی جلدی یہ تشددانہ سرگرمیاں وقوع میں آئیں اتنی ہی جلدی ختم کر دی گئیں۔ ان تشددانہ سرگرمیوں میں زیادہ تر نقصان محکمہ ڈاک۔ تار و ریلوے کو پہونچایا گیا۔ سڑکوں وپلوں کو بھی کثرت سے تباہ کیا گیا زیادہ تر تشدد اس اہم علاقہ میں مرکوز تھا جو مشرقی ہندوستان میں واقع ہے اور جہاں اس وقت جاپانی حملہ کا اندیشہ ہے اور جسے ہندوستان کا ناکہ کہا جا سکتا ہے اس کے علاوہ بدامنی کی وارداتیں اس علاقہ میں زیادتی کے ساتھ کی گئیں جہاں کانوں سے ہندوستان کے گولے بارود کے کارخانوں کے لئے کوئلہ جایا جاتا ہے۔

مسٹر ایمری کے الزامات یہ ہیں کہ یہ حملے پہلے سے ہی کانگریس کے عام پروگرام اور اس کی صوبجاتی کمیٹیوں کے ہدایات کے مطابق کئے گئے تھے۔ تین سو اسٹیشنوں پر حملہ کئے گئے اور اطلاع کے مطابق ۲۵ جگہ ریلوں کو پٹری سے اتارا گیا۔ ہنگامہ زیادہ تر بہار میں جو ایک علاقہ ہے زیادہ سخت تھا۔ اس صوبہ میں ۷۵ پولیس اسٹیشنوں پر حملہ کیا گیا۔ ہم کو تباہ کر دیا گیا۔ ان سے کہا گیا جو ایک مجسٹریٹ اور پولیس افسر کو سی۔ پی میں قتل کیا گیا کہ وہ اپنے عہدوں سے استعفا دیدیں اور کانگریس میں شامل ہو جائیں۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اس پر ان کو ہلاک کر دیا گیا۔ اگر اس تحریک کو آگے بڑھنے دیا جاتا اور اس بحث کے دوران میں وقت ضائع کیا جاتا کہ آیا برطانوی حکومت ہندوستان سے جا سکتی ہے یا نہیں تو خدا معلوم اس تحریک کا نتیجہ کس قدر تباہ کن ہوتا یہ تحریک معمولی غنڈہ پن سے زیادہ تھی۔

حکومت کے ہر وقت قدم نے اس کو آگے بڑھنے روک دیا یہ تحریک ہندوستان کے تحفظ کو غیر ممکن بنا دیتی بر ما پر دوبارہ قبضہ کر کے چین کی امداد بھی نہیں کی جا سکتی تھی جو شہادتیں ہم تک پہونچ رہی ہیں وہ اس بات کو صاف کر دیتی ہیں کہ یہ تمام ہنگامے مقامی کانگریسی لیڈروں کی سرگرمیوں کے نتیجے تھے۔ مسٹر سوانیس نے ایک دو سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے بید زنی کا سوال اٹھایا ہے یہ بید بہت پتلی ہوتی ہے اس کا قطر نصف انچ ہوتا ہے اور اس کی سزا وحشیانہ تشدد کے جرائم کرنے پر دی جاتی ہے۔ میں اس کا مفصل جواب کل یا پرسوں دیدیا تھا۔

ڈھاکہ اور بھاگلپور کے جیل خانوں میں جو ہنگامے ہوئے ہیں انہوں نے اس کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ دو جگہ قیدیوں نے غدر کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس میں شبہ نہیں کہ بیرونی فضا سے وہ متاثر ہوئے تھے۔ ڈھاکہ وزارت بنگال کے ماتحت ہے لیکن بھاگلپور قیدمیں عادی مجرم قید میں ہیں۔ زیادہ اچھے طریقہ سے ہم وزیر اعظم کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ابھی صورت حال پورے طریقہ سے ٹھیک نہیں ہوئی ہے۔

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

(لندن ۱۰ ستمبر) مسٹر چرچل نے آج دارالعوام میں جنگ کی صورت حالات پر تقریر شروع کرتے ہوئے کہا۔ حال ہی میں جو جہازی قافلہ مالٹا بھیجا گیا۔ اس سے یہ جزیرہ کئی ماہ کے لئے محفوظ ہو گیا ہے۔ اس کیلئے بحری بیڑے نے جو قیمت ادا کی ہے وہ نتائج کے مقابلہ میں زیادہ نہیں۔

بحری نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ابھی تک زبردست نقصان ہو رہا ہے۔ لیکن جولائی۔ اگست نیز ستمبر کے پہلے ہفتہ کے اعداد ظاہر کرتے ہیں کہ پچھلے ماہ کی نسبت حالت بہتر ہو گئی ہے۔ امریکہ میں جو تجارتی جہاز تیار ہو رہے ہیں ان کی تعداد غرق شدہ جہازوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

وسط مشرق کی کمان میں تبدیلیاں

مصر کی ہائی کمان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت تھی اور یہ ضروری تھا کہ فوج نیا اقدام کرے اور اس کا نیا لیڈر ہو۔ جنگی وزارت جنرل گارٹ کو آٹھویں فوج کا کمانڈر مقرر کرنے والی تھی لیکن وہ میدان میں ہلاک ہو گئے۔ مجھے یقین ہے کہ جنرل الیگزینڈر کمانڈر انچیف اور آٹھویں فوج کے کمانڈر جنرل منٹگمری اور ٹینکوں کے ماہر میکریری کا اجتماع بہترین ہے۔

اب آٹھویں فوج پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہے اسے اسقدر کمک پہونچی ہے کہ یہ تقریباً ایک نئی فوج بن گئی ہے ہمیں امید ہے کہ ہم کئی ماہ تک کامیابی سے مصر کی حفاظت کر سکیں گے۔

بحر الکاہل کی جنگ

بحر الکاہل کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمارے امریکن اتحادیوں نے آسٹریلین فوجوں کی سرگرم امداد سے جزائر سلیمان میں حملہ شروع کر دیا ہے اور کو ڈل کنال تلاگی اور سلیمان کے ایک جزیرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ انہوں نے خلیج من میں جاپانی حملہ ناکام بنا دیا ہے۔ نہایت سخت جنگ ہوتی رہی ہے۔ آسٹریلین جہاز "کینبرا" غرق ہو گیا ہے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ۸ انچ دہانے کی توپوں والا کروزر شروپ شائر حکومت آسٹریلیا کو دیدیا جائے۔ گذشتہ اجلاس کے بعد جنگ کا انداز برابر ہمارے حق میں ہو رہا ہے۔

روس کے متعلق

جہاں تک روس کی جنگ کا تعلق ہے۔ ابھی صرف ۸ ستمبر ہے۔ آسمان پر اتحادیوں کی طاقت متواتر بڑھ رہی ہے۔ جون سے ستمبر کے پہلے ہفتے تک پچھلے سال کے اس عرصہ کے مقابلہ پر ہم نے دگنے بم گرائے۔ دن کے وقت امریکن بمباروں کے حملے نیا عنصر ہیں۔ آبدزوں کے خلاف مہم کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ یہ پہلے کی نسبت بہت کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں جرمنی کے جہاز ساز کارخانوں پر ہمارے شدید اور کامیاب حملوں کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ جرمنی کم تعداد میں آبدوزیں تیار کر رہا ہے ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ بحری جنگ اتحادی اقوام کی تمام کوششوں کی بنیاد ہے۔

صدر روزویلٹ کا مشن

مسٹر چرچل نے آگے چل کر کہا کہ صدر روزویلٹ نے گذشتہ جولائی میں ایک اہم مشن اس ملک میں بھیجا تھا۔ اس کا اعلان اس وقت نہیں کیا گیا تھا۔ دس روز تک مشن کے ممبروں اور برطانی افسران جنگ کے تمام پہلوؤں پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ نہ صرف یورپ کی جنگ بلکہ دنیا بھر سے تعلق رکھنے والے جنگی معاملات کے معاملات کے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔ پارلیمنٹ کے وقفہ کے دوران میں میں نے وسط مشرق میں فوجوں کا معائنہ کیا اور وزیر اعظم روس کے ساتھ ملاقات کی۔

ایران کی حفاظت

آپ نے مزید کہا کہ آٹھویں فوج میں تیزی سے اضافہ کیا جا رہا ہے اور اسے بڑی تعداد میں ہوائی جہاز بھیجے جا رہے ہیں۔ یہ روسی فوجوں کے دائیں بازو کی امداد اور حسب ضرورت ایران کی حفاظت کرے گی قاہرہ میں میں نے شاہ مصر اور طہران میں شاہ ایران سے ملاقات کی۔ دونوں نے اتحادی اقوام کے مقصد سے وفاداری کا اظہار کیا ہے۔

خفیہ فیصلے

ایم اسٹالن سے اپنی ملاقات اور تبادلہ خیالات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جو نتائج اخذ کئے گئے وہ صیغہ راز میں ہیں گے۔ بہر حال میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ روسی یہ نہیں سمجھتے کہ ہم یا امریکہ نے ان کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے کافی کام کیا ہے۔ اور اپنی فوج کے قتل عام کے مدنظر اگر وہ ایسا کہیں تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں لیکن ہم نے روسی لیڈروں کو یقین

آئینہ کانپور

چیرمین بورڈ کا استعفا

مسٹر بی۔ پی سری واستوا چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کے خلاف ۲۳ ممبران بورڈ کے دستخطوں سے جو عدم اعتماد کا رزولیشن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجا گیا تھا اور جس میں سے ۶ دستخط واپس ہو گئے تھے اس رزولیشن کے پیش کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء ۵ بجے شام کو ایک میٹنگ کر نلطے کر دی تھی اور اس کی صدارت کے لئے مسٹر ایس۔ ایم منیر سول و سشن جج کو مقرر کیا تھا جج صاحب کی طبیعت اس دن کچھ ناساز ہو گئی تھی، اور کلکٹر صاحب نے انکو اطلاع کر دی کہ چیرمین صاحب نے اپنا استعفا داخل کر دیا ہے اس لئے جج صاحب نے اس دن میٹنگ ملتوی کر دی اور آئندہ میٹنگ کی تاریخ ۱۹ ستمبر ۱۰ بجے دن مقرر کی ہے۔

مسلم سیوک آفیسرس کمیٹی

۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء کی میٹنگ میں مسلم سیوک آفیسرس کمیٹی نے مندرجہ ذیل تجویز منظور کی تھی:۔

"مسلم سیوک آفیسرس کمیٹی کانپور مسلمانان کانپور کے اُن تاثرات اور اُن حق تلفیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو موجودہ چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کے متعصبانہ و جانبدارانہ رویہ سے پیدا ہوئیں نیز فرائض چیرمینی سے اُن کی لاپرواہی کے باعث اس عدم تعاون کی تجویز کو حق بجانب سمجھتی ہے جو ان کے خلاف بورڈ میں پیش ہے لہذا کمیٹی ہذا مسلم ممبران میونسپل بورڈ کانپور کو پُر زور طریقہ پر توجہ دلاتی ہے کہ وہ متفقہ طور پر اس تجویز عدم اعتماد کی پوری پوری تائید کریں اور اس کی کامیابی کے لئے کوشش کریں نیز ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء کی میٹنگ میں تجویز عدم اعتماد کی موافقت میں شرکت کر کے اپنا ووٹ کرنا ضروری اور لازمی سمجھیں"

ہم نے مسلم سیوک آفیسرس کمیٹی کا یہ فیصلہ سخت تعجب کے ساتھ پڑھا کیونکہ اس سے پیشتر عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ مسلم ممبران کی شرکت ہی سے چیرمین پارٹی بنی ہوئی ہے۔

دوسرا الزام کہ چیرمین نے اپنے فرائض سے لاپرواہی برتی بالکل وہی ہے جو ہندو ممبران بورڈ چیرمین پر لگاتے ہیں۔ واقف کار حضرات کے لئے یہ اتحاد خیال قابل غور ہے؟

کانپور میں بمب کی وبا

۹ ستمبر کو کوتوالی میں جو بمب پھینکا گیا تھا اس کے بعد فیل خانہ کی چوکی، کلکٹر گنج کے تھانہ اور عدالت کلکٹری کے ریکارڈ روم میں آگ لگانے والا بمب رکھا گیا۔

فیل خانہ کی چوکی کے متصل بمب صرف رکھا ہوا ملا، کلکٹر گنج کے تھانہ پر بمب پھینکنے سے کوئی نقصان نہیں ہوا اور اس موقع پر ایک آدمی گرفتار کیا گیا تو اس کے پاس سے دو دیسی قسم کے بمب اور برآمد ہوئے کلکٹری کے ریکارڈ روم میں جو بمب رکھا گیا تھا وہ اگرچہ سلگ گیا تھا لیکن عین وقت پر اطلاع ہو جانے سے کوئی نقصان نہیں ہونے پایا۔

یہ سب باتیں قابل افسوس اور کانگریس کو بدنام کرنے والی ہیں۔

نیا اسٹینڈرڈ ٹائم

کانپور مزدور سبھا کے پریسیڈنٹ نے اپنے ایک بیان میں نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کی وجہ سے مل مزدوروں کو ۳ ولم بجے صبح اٹھنا پڑتا ہے جو ان کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہے۔ "ہمارے خیال میں مل کی حاضری اگر ۲ بجے کے بجائے ۷ بجے کر دی جائے تو یہ تکلیف ختم ہو جائے گی۔

گیہوں کی فروخت

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے کانپور میں گیہوں کی کمی اور فروخت کی بابت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی توجہ دلا کر یہ مطالبہ کیا ہے کہ کانپور میں دوکانات کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے تاکہ بھیڑ میں کمی ہو جائے اور انتظام کے لئے پولیس کی موجودگی کی ضرورت باقی نہ رہے۔

لکھنؤ میں ۳۵ دوکانیں قائم ہیں لہذا کانپور میں بھی ہر محلہ میں ایک دوکان ہونا چاہیئے۔ چیمبر نے گیہوں کے حصول اور فروخت کے لئے ایک اسکیم بھی کلکٹر صاحب کو بھیجی ہے۔

ہم کو بھی چیمبر کی اس رائے سے پورا پورا اتفاق ہے کہ ہر محلہ میں ایک دوکان کھولی جائے تاکہ لوگوں کو گیہوں کی خریداری میں کوئی دقت نہ ہو۔

گرفتاریاں

مسٹر رام سنگھ اور نربدا سنگھ دو طالبعلم کوتوالی کے نزدیک نوہ لگانے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔

مسٹر احمد اور سوم ناتھ ایک کانسٹبل سے رائفل چھیننے کی کوشش میں گرفتار کر لئے گئے۔

مسٹر رام سنگھ کپتان قومی سیوا دل کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مسٹر ستیا رام کانگریس سوشلسٹ کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی معہ ۶ کانگریسی ورکرس کے ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو ایک جلوس نکالنے کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے۔

مسٹر رام ناتھ ٹنڈن پروپرائٹر کانپور کھدر بھنڈار دوکان نہ کھولنے کے الزام میں ۱۷ ستمبر کی رات کو گرفتار کر لئے گئے۔

مسٹر بلدیو دیا لنگہ اور دو کانگریسی ورکرس کپڑے کی دوکان پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے

پریس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے نیشنل پریس اور شہر کے کئی دوسرے چھاپے خانوں کو تا حکم ثانی اپنے چھاپہ خانوں کو بند رکھنے کا حکم ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت دیا ہے۔

تلاشی

پولیس نے گذشتہ ہفتہ کئی چھاپہ خانوں اور مکانوں کی تلاشی لی لیکن کوئی چیز خلاف قانون دستیاب نہیں ہوئی۔

سزائیں

دس آدمیوں کو بغاوت کرنے، وز پبلک ملازموں کو فرائض ادا کرنے کے مخل ہونے کے الزام میں چھ چھ ماہ قید سخت، علیحدہ علیحدہ دونوں جرموں میں دی گئی اور چار آدمیوں کو ناکافی شہادت کی بنا پر چھوڑ دیا گیا۔

جلسے

مزدوروں کے دو جلسوں میں یو۔ پی ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی نے تقریر کی اور فاسسٹوں کے مظالم بتلاتے ہوئے انگریزوں نے امپیریلزم کو اچھا بتلایا اور موجودہ تحریک کانگریس کو ملک کے مضر بتلایا۔

سکریٹری پارٹی نے لیبر ڈیفنس کمیٹی بنانے کی تحریک کی تاکہ مزدوروں کی شکایات دور کرنے اور افواہوں کی تردید کا انتظام ہو سکے۔

کئی دوسرے ممبران پارٹی اور ٹیکسٹائل لیبر یونین نے بھی لیکچر دیتے۔

انٹی فاسسٹ کانفرنس

۲۰ ستمبر کو بلہور تحصیل میں انٹی فاسسٹ کانفرنس کا اجلاس مسٹر شیو سنگھ کمیونسٹ لیڈر کی صدارت میں ہوگا۔

کانپور میں اوقات افطار وسحر

تاریخ	دن	وقت افطار	وقت سحر
۶ رمضان	جمعہ	۷ بجکر ۱۷	۵ بجکر ۲۹
۷ "	ہفتہ	۷ " ۱۶	۵ " ۳۰
۸ "	اتوار	۷ " ۱۵	۵ " ۳۰
۹ "	سوموار	۷ " ۱۳	۵ " ۳۱
۱۰ "	منگل	۷ " ۱۲	۵ " ۳۱
۱۱ "	بدھ	۷ " ۱۱	۵ " ۳۱
۱۲ "	جمعرات	۷ " ۱۰	۵ " ۳۲
۱۳ "	جمعہ	۷ " ۹	۵ " ۳۲

اسٹالن گریڈ

ماسکو ۱۷ ستمبر اسٹالن گریڈ کے شمال مغرب کے سرحد پر زبردست لڑائی ہو رہی ہے، جرمنوں کی فضائی طاقت بہت زیادہ ہے گو وے شہر تک پہنچ رہے ہیں، جرمنی حملہ پر حملہ کر رہے ہیں اور بظاہر ان کا یہ ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں کوئی چیز زندہ نہ چھوڑیں۔

سبد گل

امریکہ کی نازک اندام اور پری جمال لڑکیوں نے کئی سال سے امریکہ میں "کم کھاؤ اور خوبصورت بنو" کی ایک نہایت ہی دلچسپ تحریک جاری کر رکھی ہے اس تحریک میں شامل ہونے والی لڑکیوں نے اپنی خوراک کو اس قدر گھٹا دیا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ انہوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔

اس تحریک میں حصہ لینے والی امریکہ کی ایک ایکٹرس کی بابت معلوم ہوا ہے کہ اس نے اپنی غذا کو گھٹا کر صرف دو چھٹانک کر دیا ہے۔ یعنی یہ ایکٹرس چوبیس گھنٹہ کے اندر دو چھٹانک سے زیادہ خوراک نہیں کھاتی۔ اس ایکٹرس کا بیان ہے کہ "جب سے میں نے غذا کم کی ہے میں دن بدن نازک اندام اور خوبصورت بنتی چلی جا رہی ہوں۔"

"کم کھاؤ اور خوبصورت بنو" کی یہ تحریک امریکہ کی لڑکیوں نے تو رضاکارانہ طریقہ پر شروع کی ہے لیکن ہندوستان والے جنگ کی وجہ سے اس تحریک پر عمل کرنے کے لئے افلاس اور تنگدستی کی وجہ سے مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس وقت ہندوستان کے لاکھوں گھرانے ایسے ہیں۔ جنکو مشکل سے پیٹ بھر کر روٹی ملتی ہوگی۔ اگر ہندوستان میں یہی حالت رہی تو اُمید ہے کہ کم کھانے کی وجہ سے ہندوستان کا ہر شخص نہایت خوبصورت اور نازک اندام بن جائیگا۔

"کم کھاؤ اور خوبصورت بنو" کی یہ دلچسپ تحریک ہندوستان کے غریبوں کو تو مجبوراً قبول کرنی پڑی ہے لیکن بمبئی اور کلکتہ کی ایکٹریسوں نے بھی اس پر رضاکارانہ طور پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ بمبئی اور کلکتہ میں ایسی بہت سی ایکٹریسوں کی تعداد ہے جنہوں نے دو وقت کے بجائے صرف ایک وقت کھانا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ وہ دُبلی پتلی رہیں اور ان کی نسوانی کشش میں کسی قسم کی کمی نہ آنے پائے۔

ایکٹریسوں کو اس تحریک میں حصہ لینے کی ضرورت اس لئے پڑی کیونکہ بمبئی کے فلم سازوں کا یہ قاعدہ ہے کہ جوں جوں کوئی ایکٹریس موٹی ہوتی جاتی ہے اسکی تنخواہ گھٹاتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف جس ایکٹریس کا مجنوں کے خاندان سے براہ راست تعلق ہوتا ہے اُسے بغیر کسی دقت کے خاطر خواہ تنخواہ مل جاتی ہے چنانچہ اس وقت ہندوستان کی فلمی صنعت میں ایکٹریس معقول تنخواہیں وصول کر رہی تھیں ان میں وہ زیادہ ہیں جن کے جسم پر نام کو بوٹی نہیں۔ یہ ہے موجودہ زمانہ میں حسن اور خوبصورتی کا معیار اور اسی معیار کو قائم رکھنے کے لئے "کم کھاؤ" کی تحریک بڑی سے بڑی سیاسی تحریک سے زیادہ کامیاب ہوتی چلی جا رہی ہے۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ کا بیان

مدراس ۲۰ ستمبر۔ پارلیمنٹ کے لیبر ممبر مسٹر ولیم ڈوبلے نے "مانچسٹر گارڈین" میں لکھا ہے کہ کانگریس لیڈروں کو رہا کر کے امریکہ۔ چین اور روس سے کہا جائے کہ وہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ثالث بنیں۔ اس پر رائے ظاہر کرتے ہوئے مسٹر راجگوپال آچاریہ نے ایک بیان میں کہا کہ مسٹر ڈوبلے نے کہا ہے کہ ہندوستان میں برطانی حکومت کی موجودہ پالیسی غلط ہے اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ہندوستان کی صورت حال روز بروز خراب ہو رہی ہے تو وہ اور بھی سخت لفظوں میں اس کی مذمت کرتے۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ نے مزید کہا۔ کہ نہ صرف ہندوستان کے عوام کو برطانیہ پر اعتماد نہیں رہا بلکہ اور نیچ طبقہ کے لوگوں کا بھی تیزی سے اعتماد ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسٹر ڈوبلے کی تجویز قبل از وقت نہیں بلکہ امریکہ۔ چین اور روس ہندوستان کی ضمانت دیں اور اس بنیاد پر دوسرے مسئلوں کے حل کے لئے انہیں ثالث بنایا جائے۔ تو یہ یقیناً ہندوستان کو منظور ہوگا۔

طبروق پر بمباری

قاہرہ ۸ ستمبر۔ گذشتہ شب۔ وسطی اور بھاری بمباروں نے طبروق پر حملہ کیا۔ بندرگاہوں کو نقصان

ادب لطیف

تمنّا

از جناب کیلاش چندر صاحب بی، اے

میں نے تمھیں ایک لمحہ کے لئے دیکھا اور پھر خواہش کے باوجود تمھارے حسین چہرے پر دوبارہ نظر نہ ڈال سکا اور اب مجھ میں طاقت ہی نہیں کہ میں تمھارے جاں افروز نظارے سے لطف اندوز ہو سکوں۔

مجھے اس چیز میں راحت محسوس ہوتی ہے کہ آہیں بھرتا پھروں،

میری آہوں میں اتنی گرمی ہے کہ دنیا کے بلند ترین پہاڑ کی سرد ترین برف کو بھی پگھلا سکتی ہیں۔

مگر افسوس! ان میں اتنی طاقت نہیں کہ تمھارے دل کو گرما سکیں، متاثر کر سکیں،

اے کاش! تم میرے دل کو اپنے سینے کے ایک گوشہ میں جگہ دے دو اور پھر میرا دل تمہارے دل سے دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے کا فن سیکھ کر خود تمھیں کو اپنی طرف کھینچ لے۔

مسٹر ایمری کے ارشادات

لندن ۸ ستمبر۔ آج ہندوستان میں بید کی سزا کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے اس کے متعلق تفصیلات پیش کیں۔ مسٹر ایمری نے کہا ہندوستان میں کوڑے لگانے کی نہیں بلکہ بید لگانے کی سزا تشدد کے ساتھ ڈکیتی وغیرہ کے جرموں کی پاداش میں دی جاتی ہے جس طرح خود اس ملک میں نو سال گذرے بمبئی میں سخت فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا تو اس سزا کو صوبہ نے فساد کے لئے بھی کر دیا تھا۔ اور اس سال کے شروع میں گورنر جنرل نے ایک فوری قانون جاری کر کے صوبوں کو اختیار دیا کہ وہ فساد جسمانی تشدد اور قتل وغیرہ کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

بمبئی وغیرہ کے تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ فساد وغیرہ میں یہ سزا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ واقعتاً اس گڑبڑ میں بمبئی۔ مدراس اور بہت سی جگہوں پر اس کا قطعی استعمال نہیں کیا گیا۔ اور بعض دوسرے صوبوں میں جہاں سخت جانی اور مالی نقصان کو روکنے کے لئے اس کا استعمال کیا بھی گیا ہے تو بہت محدود حد تک۔ اس معاملہ میں ہندوستانی افسران کی قوت تمیز میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ اس رقعہ پر ایک اور سوال کا جواب یعنی قرطاس ابیض کی اشاعت کو میں ضروری نہیں سمجھتا۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز جن کے ماتحت گرفتاریاں ہوئی ہیں ضرب بید کی سزائیں اور اجتماعی جرمانوں کا نفاذ ہوا۔ ہندوستان میں چھپ گئے ہیں اور ان کے نسخہ جات اس ملک میں بھی مل سکتے ہیں۔

مدراس پراونشل مسلم لیگ کے سکرٹری کا بیان

مدراس۔ یکم ستمبر۔ مسٹر عبداللطیف فاروقی سکرٹری مدراس پراونشل مسلم لیگ۔ وممبر آل انڈیا مسلم لیگ نے بیان دیا ہے۔ کہ گو آئینی جمود کے متعلق مسلمان مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں یہ احساس عام ہو رہا ہے۔ کہ موجودہ افسوسناک حالات کو ختم کرنے کی راہ ڈھونڈھنی چاہیے کانگریس اور حکومت نے معاملات کو الجھا دیا ہے اور اب یہ اس حد تک پہونچ گئے ہیں کہ دونوں کے لئے پیچھے ہٹنا مشکل ہو رہا ہے۔ اب تیسری پارٹی کی مداخلت ضروری ہو گئی ہے۔ یہ کام مسلم لیگ ہی کامیابی سے کر سکتی ہے حالات دن بدن بگڑ رہے ہیں۔ کانگریس کے لیڈر جیلوں میں بند ہونے کے سبب کوئی قدم اُٹھانے کے ناقابل ہیں اگر مسٹر جناح کوئی قدم اُٹھائیں۔ تو اس سے ان کی پوزیشن گھٹے گی نہیں اگر وہ گاندھی جی سے ملنے کے ارادے کا اعلان کر دیں۔ تو مجھے یقین ہے کہ حکومت بھی انھیں سہولتیں مہیا کریگی۔

پہونچا۔

عالم نسواں

شوہر سے فلمی ہیرو بننے کی توقع نہ کرو

از عابدہ بیگم دھلوی

ہمارے ملک کی عورتوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ جو چیزیں دوسرے ملکوں میں وہاں کی عورتوں کے لئے باعث راحت اور وجہ اصلاح بنتی ہیں وہ بھی یہاں کی عورتوں کو اپنے کسی نہ کسی پہلو سے پہلے سے نقصان دینے لگتی ہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ خود ہماری ہندوستانی خواتین ہی اس کے غلط پہلو کی طرف زیادہ راغب ہو جاتی ہیں مثال کے طور پر فلمی تصویروں ہی کو لیجئے،

ہندوستانی عورتوں نے فلم بینی سے بھی بُرا اثر اخذ کیا ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ سننے میں آیا کہ میرے حلقۂ واقفیت میں ایک خاتون کو اپنے رفیق زندگی سے یہ شکایت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔ اس نئے میرا جینا نہ جینا بیکار ہے۔ یہ شکایت تھی تو بہت سنگین مگر جب تحقیق و تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ فلمی تصویریں دیکھ دیکھ کر ان بیگم صاحبہ کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور وہ شوہر سے یہ شکایت رکھتی ہیں کہ وہ پردۂ فلم کے ہیرو اداکاروں کی طرح ان سے اظہار محبت نہیں کرتا۔

ذیل

ذیل میں ان بیگم صاحبہ کا وہ خط درج کیا جاتا ہے جو انھوں نے اس سلسلے میں تحریر فرمایا تھا۔ القاب و آداب اور ابتدائی رسمی الفاظ کے بعد لکھتی ہیں:۔

"آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ میں نئی نئی بیاہی ہوئی ہوں۔ میری گود میں سال بھر کا ایک ہنس مکھ اور کھیلتا ملتا بچہ ہے۔ مالی اعتبار سے میرے شوہر کی حالت قابل رشک ہے۔ ہر وہ چیز فوراً مہیا کی جاتی ہے جسکی مجھے ضرورت ہوتی ہے مگر نہ جانے کیوں میں پھر بھی ملول رہتی ہوں۔"

آگے چل کر لکھتی ہیں:۔

"میں غور کیا تو اس ملال کا سبب معلوم ہوا کہ میں یہ چاہتی ہوں کہ جس طرح فلمی تصویروں میں ہیرو ہیروئن سے اظہار محبت کریں۔ شروع شروع میں وہ مجھ سے بہت رومان پرور باتیں کیا کرتے تھے مگر اب وہ دنیا کے دھندھوں میں روز بروز زیادہ پھنستے چلے جا رہے ہیں اب ان میں وہ رنگینی کم ہوتی جا رہی ہے میں بہت ملول رہتی ہوں۔ وغیرہ وغیرہ"

اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ راقمہ کا دماغ فلمی تصویروں کی غیر حقیقی زندگی اور فلمی اداکاروں کے مصنوعی اور وقتی پُر جوش اظہار محبت سے اتنا متاثر ہے کہ وہ اپنی ازدواجی زندگی کو جو ہندوستان کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے بسا غنیمت سمجھی جا سکتی ہے، برباد کر دینے کا سامان کر رہی ہے۔

اس قسم کی ذہنیت پیدا کرنا اور اسے اپنے لئے خنجر قاتل بنا لینا پرلے درجہ کی حماقت ہے۔ عورتوں میں اور بھی بہت سی قسم کی بیماریاں پائی گئی ہیں مگر یہ ایک جدید ترین ذہنی بیماری ہے جو پڑھی لکھی عورتوں میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ فلمی تصویر سے لطف حاصل کرنا چاہیئے اور سبق لینا چاہئے۔ مگر ہمارے ہندوستانی خواتین کی یہ حالت ہے کہ وہ اس ذریعہ تفریح و عبرت آموزی کو بھی اپنے لئے مضرت رساں بنائے لے رہی ہیں۔ افسوس!

برلن پر حملہ

اسٹاک ہالم، ۱۰ ستمبر۔ نامہ نگار مقیم برلن نے بیان کیا ہو کہ [illegible] شب کو برلن پر بمباری کی گئی۔

بچوں کی دنیا

حبیب خدا (صلعم)

جیب خدا حضرت محمد رسول اللہ (صلعم) خدا کے نبی تھے، اُن سے پہلے بھی بہت سے نبی ہوئے ہیں تھے تو وہ بھی ایک آدمی ہی، پر ہماری تمھاری طرح کے آدمی نہیں، ایسے پکے اور پُورے آدمی مدتوں پیچھے ہوتے ہیں۔ حبیب خدا اس طرح کے آخری آدمی اور خدا کے آخری نبی تھے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دیکھو ماں کے پیٹ سے تو کوئی سیکھا سکھایا آتا نہیں، چھوٹے جو کچھ بڑوں کو کرتے دیکھتے ہیں۔ وہی خود کرنے لگتے ہیں، بڑے اُن کے لئے نمونہ ہوتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح حبیب خدا بھی خدا کی طرف سے خدا کے بندوں کے لئے ایک نمونہ تھے۔ اُنھوں نے کیا دین کیا دنیا جس کے لئے جو کچھ کیا وہی ٹھیک تھا اور اچھے آدمیوں کو وہی کرنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	تمہارے لئے خدا کے رسول سب سے اچھا نمونہ ہیں۔

حبیب خدا کے دیس عرب کے لوگ بہت ہی بُرے تھے، اُن میں دنیا بھر کی بُرائیاں تھیں، وہ جاہل تھے، اکھڑ اور اُجڈ تھے۔ آپس میں ایسا ایسا لڑتے کہ گھر کے گھر بگڑ جاتے تھے۔ اُن کے دل کھوٹ کپٹ اور کینے سے بھرے تھے۔ کسی سے ایک بار بگڑتی تو کبھی صلح صفائی نہ ہو پاتی۔ وہ نہ چھوٹوں سے محبت کرتے نہ بڑوں کا ادب۔ وہ اپنے آگے کسی کو نہ سمجھتے تھے، اس دھوکے میں تھے کہ بڑائی کس بل کی مضبوطی میں ہے، حبیب خدا نے اُنھیں بتایا کہ بے شک دنیا میں رہ کر یہ بھی ضروری ہے کہ آدمی تندرست ہو، مضبوط ہو لیکن خالی ہاتھ پاؤں کی مضبوطی میں ہی بڑائی نہیں۔ سچی بڑائی تو دل کی بڑائی میں ہے۔ عقل کی بڑائی میں ہے، علم کی بڑائی میں ہے اور سب سے بڑھ کر بڑائی نیکی ہے۔ خدا کا ڈر ہے۔

حبیب خدا نے ایک ایک بات کر کے بتائی وہ تو نمونہ تھے ہی، انھوں جانور جیسے عربوں کی ایسی کایا پلٹ کر دی کہ پھر وہ بھی دنیا کے لئے نمونہ بن گئے۔ اُن میں ایسے ایسے نامی لوگ ہوئے کہ آج تک اُن کا نام ہے اور اب بھی بڑے بڑے اُن کا لوہا مانتے ہیں ہم خوش ہوتے ہیں اور بے شک خوشی کی بات ہے کہ حبیب خدا حضرت سیدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا ہیں۔ ہم اُن ہی کے نام لیوا ہیں لیکن ہمیں شرم آتی ہے کہ ہم نے حبیب خدا کو جیسے بھلا سا دیا ہے، اُن کے کاموں کا نمونہ جیسے ہماری آنکھوں سے اُوٹ ہو گیا ہے ہمیں تو یہی جان پڑتا ہے کہ اسی سے آج ہماری یہ دُرگت ہے، ہمارا کوئی کام ٹھیک نہیں ہے۔ ہمارا دل تو یہی کہتا ہے اور یہی خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہم جو حبیب خدا کا نمونہ سامنے رکھیں تو خدا چاہے اب بھی ضرور ہمارا بیڑا پار ہی لگے بلکہ پہلے کی طرح ہم آج بھی سب سے بڑھے گئے جائیں۔

حبیب خدا نے جب پردہ فرمایا تو لوگوں نے ایک بار حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے آپ کا حال پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے۔ اُنھوں نے فرمایا:۔ کیا تم لوگ قرآن شریف نہیں پڑھتے؟ مطلب یہ تھا کہ جو کچھ قرآن شریف میں ہے بس حبیب خدا وہی کرتے تھے۔ وہ فرماتی ہیں:۔ حبیب خدا کسی کو بُرا نہ کہتے تھے، بدی کے بدلے کسی کی بُرائی نہ چاہتے تھے نہ بدلہ لیتے تھے، بڑی بڑی باتیں معاف کر دیتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حبیب خدا ہنس مکھ تھے، نرم دل تھے۔ نہ کھُردرے تھے نہ طبیعت کے اوچھے تھے اور اپنے پرائے چھوٹے بڑے سب کے ساتھ نیکی ہی کرتے تھے۔ تکرار یا [illegible] اور نہ مطلب باتیں ناپسند کرتے [illegible] کسی کا عیب نکالتے کسی کے پیچھے [illegible]

پردۂ فلم

چند بہترین نئی تصویریں

تصویر (اترے پکچرز بمبئی)
اداکار درگا۔ کھوٹے۔ موتی لال۔ سورن لتا۔ آرزی۔ ڈیوڈ۔ نیں یاگنک۔

کالج (فضل برادرس لمیٹیڈ کلکتہ)
اداکار موتی لال۔ چندرموہن

یاد (ایشیاٹک پکچرز بمبئی)
اداکار مظہر خاں۔ دینا۔ ستیش۔ آرزی۔

زمیندار (پنچولی آرٹ پکچرز)
اداکار شانتا آپٹے۔ منورما۔ غلام محمد۔ اسمٰعیل۔ اجمل نارنگ۔

نکھٹو (یونین پکچر۔ کملا مووی ٹون اسٹوڈیو)
اداکار راجرانی۔ بی بی سلطانہ۔ گل رخ۔ عبدالرحمٰن کاشمیری۔

بادل (ایسٹرن پکچرز)
اداکار ظہور راجہ۔ رادھارانی۔ ارملا۔ نذیر۔ شانتا۔ بے بی شکتی۔ پہلوان۔

میری دنیا (ماروی مووی ٹون)
اداکار مظہر خاں۔ میرا۔ کوشلیا۔ مجید۔ گوپے

منگنی (شوری پکچرز)
اداکار ممتاز شانتی۔ منورما۔ مجنوں۔ مالا۔ پردیو۔ غلام قادر۔ گلزمان۔

ممتا (اندرا مووی ٹون)
اداکار پشپارانی۔ کلاوتی۔ پدمادیوی۔ دارا۔ نور محمد ٹکر

درپن (ایمپائر پکچرز)
اداکار بلونت۔ سوبھنا۔ یعقوب

سوامی ناتھ (ہندوستان سنی ٹون)
اداکار پریم ادیب۔ سوبھنا اسمرتھ

مقابلہ (ہومی واڈیا)
اداکار یعقوب۔ نادیا۔ آغا۔

رائے صاحب (جنک پکچرز)
اداکار ترلوک کپور۔ جگدیش سیٹھی۔ کوشلیا۔

کلجگ (ہند پکچرز)
اداکار ستارہ۔ نذیر۔ آرزوی۔ کمار۔ انورادھا۔ گوپے۔ مجید۔ شیام

دیوان جی (سوبھاگیہ پکچرز)
اداکار پرتھوی راج۔ موتی لال۔ کوشلیا۔ گیتا

ماتا (کرتی پکچرز)
اداکار مبارک۔ اُرملا۔ بُدھو اڈوانی

اقرار (رنجیت مووی ٹون)
اداکار موتی لال۔ مادھوری

۲۴ دوسروں کی بات [illegible]

دل ایک ہے لیکن یہ تیرے اختیار میں ہے کہ اسے الیشور میں لگایا دنیا کی لذت میں پھنسا۔

وہ تیری محدود عقل میں نہیں آسکتا بس یہی بہتر ہے کہ اپنی عقل کو اُس عقل کل میں فنا کر دے۔

دنیا میں تین طرح کے انسان ہیں اوّل خدا کے طالب، دوسرے بہشت کے خواہشمند، تیسرے دنیا کے۔

اگر تجھے اپنی ہستی منظور ہے تو اپنی خودی کو مٹا اور بحر ناپیدا کنار "خدا" کی ذات میں محو ہو جا۔

حقیقت کو جاننے کا دعویٰ کرنا کم عقلی (بیجری) و کم فہمی کا مظہر ہے۔

نمک کی پتلی نے کہا چونکہ میری پیدائش سمندر سے ہے پس میں سمندر کی تہ کا پتہ لاؤں گی لیکن جونہی غوطہ زن ہوئی سمندر میں گھل کر فنا ہو گئی دوسرے الفاظ میں سمندر ہو گئی پھر کون پتہ لائے اور کس کا؟

زندگی مانند خواب ہے، پتہ نہیں کس وقت طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے اور مستقبل پر سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے۔

اپنے ملک کے تحفظ کا کافی انتظام کرنا ایک قوم کا پہلا بین الاقوامی فرض ہے۔

شاعر مجمع احباب میں جھوم جھوم کر اپنا کلام سنا رہا تھا۔ ایک دوست نے کہا۔

"آپ کے کلام میں روانی نہیں ہے۔

شاعر نے جواب دیا۔ اگر آپ کو روانی دیکھنی ہے تو دریا کے کنارے جائیے۔

پہلی سہیلی :- اے بہن تم کو معلوم ہے پانی بجلی کو کھینچتا ہے۔

دوسری سہیلی :- کیا تم نے کبھی اس کی آزمائش کی ہے؟

پہلی سہیلی :- میرے ٹیلیفون کی گھنٹی اسی وقت بجتی ہے جب میں غسل خانہ میں ہوتی ہوں۔

پہلا دوست :- تم نے اپنی شادی کی تاریخ دو دن اور بڑھا کیوں دی۔

دوسرا دوست :- میں نے حساب لگایا تھا اگر سابقہ دن کو میری شادی ہو جاتی تو پچیس سال بعد اس کی سلور جبلی سنیچر کے دن پڑتی اور سنیچر کے دن میرا فٹ بال میچ ہوتا ہے۔

نوجوان نے ایک تجربہ کار بزرگ سے پوچھا کہئے کبھی محبت کے معاملہ میں آپکو ناکامی بھی ہوئی ہے۔

اُس نے جواب دیا ہاں ایک مرتبہ

نوجوان :- کب

بزرگ :- ایک مرتبہ میری محبوبہ نے میرے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ اور دوسری مرتبہ *

* اس وقت جب میری محبوبہ نے مجھ سے شادی منظور کر لی

ہندوستان میں پہلی ریل گاڑی بمبئی سے کلیان اور کلکتہ سے بردوان تک چلنی شروع ہوئی تھی۔

ہندوستان میں بجلی سے چلنے والی ریل گاڑی (الکٹرک ٹرین) ۱۹۲۵ء میں وکٹوریہ ٹرمینس (بوری بندر) اور کرلا کے درمیان چلی تھی۔

۱۹۴۱-۴۲ء کے ایک سال میں ۵۷۶۰۰۰۰۰ آدمیوں نے ریل کا سفر کیا اور اسی عرصہ میں ۹۳۰۰۰۰۰ ٹن مال ایک جگہ سے دوسری جگہ بذریعہ ریل لیجایا گیا

ہندوستان میں سب سے بڑی ریاست حیدرآباد ہے اور سب سے چھوٹی ریاست ویسٹرن انڈیا ایجنسی کی ہے موخرالذکر کا رقبہ صرف ۱۹ میل ہے

آدھ سیر روئی سے ۲۱۰۳ میل لمبا دھاگا تیار کیا جاسکتا ہے

جنوبی امریکہ میں ایک دریا ایسا ہے جو آگے اور پیچھے دونوں طرف بہتا ہے۔

ہندوستان بھر میں ۵۸۴ ریاستیں ہیں انمیں سے ۳۸۲ صرف کاٹھیاواڑ ہی میں ہیں۔

برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر چرچل انگلستان کے سب سے پُرانے اخبار "مارننگ پوسٹ" کے نامہ نگار بھی رہ چکے ہیں۔

انتقام

جب املا نے یہ سُنا کہ سنتوش نے اپنی تیسری بیوی کو بھی پہلی دو بیویوں کی طرح گھر سے نکال باہر کیا تو سنتوش کی طرف سے املا کے تن بدن میں آگ بھڑک اٹھی،

املا سنتوش کو بہت عرصہ سے جانتی تھی، سنتوش کو یہ گھمنڈ تھا کہ چونکہ وہ عورتوں کو ٹھکرانا جانتا ہے اسی لئے عورتیں اس کے گرد پروانوں کی طرح منڈلاتی ہیں۔

"گویا یہ سنتوش نے اپنے قول کا تازہ ثبوت دیا ہے۔ املا نے دانت پیستے ہوئے خود سے کہا "کیا دنیا میں ایک بھی عورت ایسی نہیں ہے جو اس سے بدلہ لے سکے؟

کچھ دیر تک گہرے فکر میں رہنے کے بعد املہ نے ایک فیصلہ کیا اور عزم کی پختگی کے ساتھ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی،

"او ہو مس املا ہیں!" سنتوش نے املہ کو دیکھکر کہا "آج چاند سینما گھر میں کیسے نکل آیا؟"

املا مسکرا کر بولی "کچھ تو یہ خیال کھینچ لایا کہ فلم اچھی ہے اور کچھ یہ توقع کہ شاید آپ سے بھی ملنا ہو جائے"

"اچھا!" سنتوش کا دل خوشی سے بلبیوں اُچھلنے لگا۔

"گوری بہن کہاں ہیں؟" املا نے انجان بن کر پوچھا۔

"وہ تو آج کل خانہ نشین ہیں"

"میں سمجھی نہیں" املا اور بھی انجان بن گئی

"ادے بھئی وہ مجھ سے الگ ہو گئی ہیں۔ کیوں؟ کیا سوچنے لگیں؟ یہ سننے کے بعد تو میں تمھاری نظروں سے بہت گر گیا ہوں گا"

"سچ پوچھتے ہو"؟

"ہاں بالکل سچ"

املا نے سنتوش کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ایک لفظ کو تولتے ہوئے کہا "میں آپ کو ایک بہادر مرد سمجھتی ہوں کیونکہ آپ ٹھوکر لگانے میں کبھی پس و پیش نہیں کرتے"

سنتوش بہت ہی خوش ہوا۔ اس نے املا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے ہیچ سے دبایا۔

سنتوش کے دل میں "نئے پروگرام" کی اُمنگیں مستانہ موجوں کی طرح ہلکورے لے رہی تھیں، وہ سوچ رہا تھا کہ میری ذات میں عورتوں کے لئے کتنی زبردست کشش ہے۔ نئی نئی آرزوؤں نے اس کے دل کو گدگدا رکھا تھا، ابھی تیسری عورت کو لگائی ہوئی ٹھوکر کا نشان بھی میرے پانوؤں پر سے دور نہیں ہوا کہ ایک چوتھی، تعلیم یافتہ، مالدار اور حسین و جمیل دوشیزہ میرے گرد پروانے کی طرح منڈلانے لگی،

انٹرول کے بعد فلم شروع ہو چکی تھی، مگر کچھ کچھ روشنی تھی، اس مدھم روشنی میں سنتوش نے املا کے چہرے کی طرف اس طرح دیکھا جیسے کوئی بگڑی ہوئی عادتوں کا بچہ اپنے نئے کھلونے کو دیکھتا ہے۔

املا نے گردن موڑ کر پوچھا "کیا دیکھ رہے ہو"

سنتوش نے جواب دیا "میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ قدرت نے تم پر کتنا حُسن کتنی جوانی اور کتنی کشش نچھاور کر دی ہے۔

"اور تم کو بھی قدرت نے کتنی ذہانت اور کشش دی ہے"

املا کے ان الفاظ سے سنتوش کا چہرہ ایک تو شگفتہ پھول کی طرح کھل گیا۔ کرسی کے بازو پر املا کی گوری باہنہ رکھی تھی،

سنتوش کا ہاتھ اس کی نرم و گداز باہنہ کو سہلانے لگا۔

کلکتے کی تعلیم یافتہ سوسائٹی میں یہ بڑے تعجب کے ساتھ سنا گیا کہ سنتوش اور املا سایہ کی مانند ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں سینما گھروں، تھیٹروں، ہوٹلوں اور پکنکوں میں لوگ ہر جگہ انھیں ایک ساتھ دیکھتے، یہ بھی سنا گیا کہ املا کا اثر سنتوش پر اتنا گہرا پڑ چکا ہے کہ وہ اس کے اشاروں پر ناچتا ہے۔

ہگلی پار کے بوٹینکل گارڈن میں پکنک کے لئے املا اور سنتوش موٹروں میں اپنے کئی دوست مردوں اور عورتوں کے ساتھ روانہ ہوئے مگر سنتوش کو بڑی حیرت ہوئی۔ جب چورنگی پر پہنچ کر املا نے شوہر سے کہا کہ موٹر نیو مارکیٹ کی طرف لے چلو سنتوش کے پوچھنے پر املا نے بتایا کہ مجھے کالے گلابوں کا گلدستہ لینا ہے۔ سنتوش نے سمجھایا کہ آج کل کالے گلاب کہاں ملیں گے۔ مگر املا بضد رہی۔ ایک دوکان پر کالے گلابوں کا گلدستہ مل بھی گیا۔ اس کی قیمت دس روپے تھی۔ سنتوش املا کے اشاروں پر رقص کرنے کا اتنا عادی ہو چکا تھا کہ اس نے بلا چون و چرا دس روپے نکال کر دوکاندار کو دیدیئے۔

پکنک کے مقام پر ہگلی کے کنارے بادل چھائے ہوئے تھے، اور ہوا کے تیز جھونکے برسات کے پانی سے چڑھاؤ پر آکر ایک چھوٹا سا سمندر بنے ہوئے دریا کی لہروں سے اٹکھیلیاں کر رہے تھے۔

املا کالے گلابوں کا گلدستہ اپنے کلیجے سے لگائے ہوئے کنارے پر ٹہل رہی تھی، سنتوش کے قدم بھی اس کے ساتھ ساتھ اُٹھ رہے تھے۔ دفعتاً املا کا پاؤں ایک پتے پر پڑ کر پھسلا اور گو املا سنبھل گئی مگر کالے گلابوں کا گلدستہ اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر پانی میں جا پڑا۔

"میرے پھول!" املا نے روتی صورت بنا کر سنتوش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی لاتا ہوں" کہہ کر سنتوش فوراً دریا میں کود پڑا۔

پانی اس قدر زوروں پر تھا کہ موجیں گلدستے کو ایک تنکے کی مانند بہائے گئیں۔ گلدستہ کو پکڑنے کے لئے سنتوش بھی اس کے پیچھے لہروں میں بہنے لگا، جب وہ ہاتھ پاؤں مارتا ہوا گلدستے کے پاس پہنچا تو لہریں ایک زقند لگا کر گلدستے کو اور بھی آگے بڑھا لیجاتیں۔ کنارے پر کھڑے ہوئے سب لوگ اس دوڑ کو سانس روکے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

دفعتاً پکنک کے ساتھیوں میں سے ایک نے چلا کر کہا۔ "غضب ہو گیا سنتوش منجدھار میں جا پہنچا"

ایک دوسرے نے کہا "اب تو واپس ہو سکنا بہت مشکل ہے"

"مشکل؟" ایک آواز آئی۔ "ناممکن!"

سنتوش کے بہت دور ہونے پر بھی یہ صاف نظر آرہا تھا کہ سنتوش تھک کر چور ہو چکا ہے اور اس کے ہاتھ پیر شل ہوتے جا رہے ہیں۔

کنارے پر جو سٹیمر کھڑا تھا اسے سنتوش کو بچانے کے لئے دوڑایا گیا مگر اس کے پہنچتے پہنچتے دریا کی خونخوار لہریں سنتوش کو نگل گئیں۔

اپنے بھائی کو اندر داخل ہوتا ہوا دیکھ کر املا کرسی سے اُٹھ کر کھڑی ہو گئی اور بولی "کہئے؟ کیا ہوا؟

لاش مل گئی مگر مرگھٹ میں ایک عجیب بات دیکھی سنتوش کی وہ دونوں بیویاں روتی پیٹتی آئیں جنھیں سنتوش نے گھر سے نکال دیا تھا، اور انھیں بہت کوس رہی تھیں"

ڈائرکٹر پی۔ سی۔ بروا کی تازہ پیشکش!

ماڈرن سوسائٹی میں پلی ہوئی ایک آزاد خیال لڑکی کی پُر کیف اور پُر لطف داستانِ زندگی

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

ایک ساتھ دونوں میں

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

جمعہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

ایم۔ پی پروڈکشن کا لاجواب سوشل شاہکار

ڈائرکٹر ـــــ پی۔ سی۔ بروا

جواب

خاص اداکار

جمنا۔ کانن بالا۔ چودھری۔ بروا

کرشنا۔ ٹنڈن۔ بکرم کپور۔ دیپ بالا

در کاشمیری

دلکش اسٹوری۔ نیچرل اداکاری۔ روح پرور نغمے۔ پُر کیف ڈانس۔ پُر زور مکالمے۔ پُر لطف مذاق

تشریف لا کر اس پُر کیف اور پُر لطف تصویر کو ملاحظہ فرما کر لطف اندوز ہوجیے!

علم ہے۔ مگر ہم اس کے نتیجہ کے متعلق پُر امید ہیں، یورپ میں ہمارا مقصد جرمنی پر حملہ کرنا ہے۔ وہاں کم و بیش بارہ مقامات پر حملے کئے جا سکتے ہیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ اس حملہ کے لئے برطانیہ میں تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جرمنی کی طاقت کو یورپ میں ختم کرنا چاہیئے۔ امریکہ کے لوگوں کو یقین

اور انھیں ایک ایسی تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا جسے روکا نہیں جا سکے گا۔ اس وقت جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ قیمتوں، تنخواہوں، معاوضوں اور منافعوں پر نظر ثانی کی جائے۔

مسٹر جناح کا بیان

(بمبئی۔ ۹ ستمبر) مسٹر ایم۔ اے جناح صدر مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔

گذشتہ چار ہفتوں سے اخباروں اور دیگر ذرائع سے مجھے یہ معلوم کر کے بیحد مسرت ہوئی کہ میری خواہش اور ہدایات کے مطابق تمام مسلمانوں نے حد درجہ ضبط اور قابل تعریف یکجہتی کا ثبوت دیتے ہوئے کانگریس کی سول نافرمانی کی تحریک سے اپنے آپ کو بالکل علیحدہ رکھا ہے اور میں اُن سے پھر کہنا چاہتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اس تحریک سے بالکل علیحدہ رہیں، مجھے یہ اطلاعات بھی ملی ہیں۔ کہ مختلف صوبوں کی حکومتیں مختلف علاقوں پر اجتماعی جرمانے کر رہی ہیں، میں ان صوبوں کے گورنروں اور گورنر جنرل کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو یہ خدشہ ہے کہ اگر یہ جرمانے علاقے وار لگائے گئے تو بیگناہ مسلمانوں کو خواہ مخواہ سزا ملے گی، حالانکہ وہ اس تحریک سے بالکل علیحدہ رہے ہیں، لہٰذا گورنروں اور گورنر جنرل کو چاہیئے کہ وہ ایسے جرمانے کرتے وقت مسلمانوں کو اس سے مستثنیٰ کر دیا کریں اور جہاں جرمانے کئے جا چکے ہیں وہاں بھی ایسا ہی کریں اور حکومت کو چاہیئے کہ اس ضمن میں واضح اعلان کر دے تاکہ کوئی غلط فہمی نہ رہے اور مسلمانوں کا خدشہ دور ہو جائے۔

ڈاکٹر مکرجی کے دس نکات

نئی دہلی۔ ۸ ستمبر۔ دہلی میں مقیم لیڈروں کی گفتگو کے انداز... سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے خاص خاص مطالبات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) اعلان کر دیا جائے کہ ہندوستان آزاد ہو جائے (۲) ہندوستانی قومی حکومت کے قیام کے لئے حکومت سلسلہ گفت و شنید شروع کرے جس کو تمام اختیارات منتقل کرنے کے بعد انڈیا آفس کو توڑ دیا جائے۔ (۵) صوبائی حکومتیں بھی اپنی لائنوں پر بنائی جائیں (۶) ہندوستان کی قومی حکومت یہ اعلان کریگی کہ وہ محوریوں کے خلاف لڑے گی اور ان سے علیحدہ کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی (۷) ہندوستان کی قومی حکومت کی جنگی پالیسی وہی ہو گی جو اتحادی اقوام کی ہے (۸) کمانڈر انچیف کو لڑائی کے متعلق بدستور کنٹرول حاصل رہے گا، (۹) ہندوستان کی قومی حکومت ہندوستان میں فوجی اور صنعتی تیاریوں کی پالیسی اختیار کرے گی (۱۰) آئندہ آئین کا تصفیہ ایک ایسی نمایندہ جماعت کرے گی جس کو حکومت قائم کرے۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ بنگال کے تجربہ سے فائدہ اُٹھا کر صوبوں میں وزارت مرتب کرنا چاہتیں۔ پہلے ۳½ سال میں بھی مسلم وزارت کا سخت مخالف رہا۔ مگر ہندو اور مسلمان حکومت بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے اور

ہندوستان سے دوبارہ گفت و شنید کیجائے
انگلستان کے کمیونسٹ اخبار کا مطالبہ

لندن۔ ۷ ستمبر۔ کمیونسٹوں کے روزانہ اخبار "ڈیلی ورکر" نے جو ۱۹ ماہ بند رہنے کے بعد دوبارہ شروع ہوا ہے۔ اپنی جنگی پالیسی کے تین نکات بیان کئے ہیں پہلا یہ کہ یورپ میں فوراً دوسرا مورچہ کھولا جائے اس مورچہ پر سامان جنگ اور فوجیں مہیا کرنے کے لئے جو بھی قدم اٹھایا جانے گا اس کی غیر مشروط حمایت اور اتحادی قوموں میں تعاون کرنا، روس کے باشندوں کو بھوک اور بربریت سے بچانا۔ اور جہاں ضرورت ہو سامان جنگ بھیجنے کی حمایت کرنا۔ تیسرا ہندوستان سے دوبارہ گفت و شنید کرنے کا مطالبہ کرنا، یہ بھی مطالبہ کرنا کہ ہندوستان کے نیشنل گورنمنٹ کے حق کو تسلیم کیا جائے۔ یہ گورنمنٹ تمام طبقوں کے نمایندوں پر مشتمل ہو اور ہندوستانیوں کو اس قابل بنانا کہ وہ فیسزم کے خلاف جد و جہد کر سکیں۔

۳۸ ممالک کے طالبعلموں کا مطالبہ

(واشنگٹن۔ ۵ ستمبر) بین الاقوامی طالب علموں کی اسمبلی نے جس میں ۳۸ ممالک کے طالب علم شامل ہیں آج کانفرنس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا جس میں کہا گیا کہ قومی اور مخلوط حکومت کی بنیاد پر ہندوستان اور برطانیہ میں فوراً گفت و شنید شروع کر دی جائے تاکہ ہندوستانی اتحادی ممالک کی طرح جنگ میں ہمہ گیر کوشش کر سکیں۔

لندن کے اخبار "نیو اسٹیٹسمین اینڈ نیشن" نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے حالات خطرناک ہیں حکومت کو دار العوام کو یہ بتانا چاہیئے کہ نیشنل گورنمنٹ بنانے کے لئے ہندوستان کی ذمہ دار شخصیتوں کے مطالبے پر برٹش گورنمنٹ نے کیا کچھ کیا ہے۔

اسی اخبار نے لکھا ہے کہ ہمیں شاہی وقار کی ہر قیمت پر ہندوستان کا سیاسی جمود دور کرنا چاہیئے۔ آخر میں اخبار نے یہ رائے دی ہے کہ صدر روزویلٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ جمود کے حل کے لئے کسی کو ثالث مقرر کریں۔

حکومت نے حروں کو مکمل طور پر کچل دینے کا عزم کر لیا ہے

(کراچی ۵ ستمبر) سندھ کے مارشل لا کے علاقہ کے بڑے افسر جنرل رچرڈسن نے اگلے روز زمینداروں کے ایک جلسہ میں اعلان کیا کہ جن لوگوں نے حروں کے فتنہ کے انسداد میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے۔ انھیں چھوڑ کر ہم دوسرے تمام اشخاص کو اگر انھوں نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو دشمن سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے آپ نے کہا کہ جو زمیندار گاؤں چھوڑ کر چلے گئے ہیں اُن کو واپس آ جانا چاہیئے، اور گاؤں کی حفاظت کے لئے زیادہ اقدام کرنے چاہئیں۔

آپ نے مزید کہا کہ ہم نے حروں کو مکمل طور پر کچل دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ دیہاتیوں کو چاہیئے کہ وہ حروں کی سرگرمیوں کے متعلق حکام کو بر وقت اطلاع دیں اور امن قائم کرنے میں حکومت کو زیادہ سے زیادہ امداد دیں۔

جارج برنارڈ شا کا اعلان

لندن کی اطلاع ہے کہ جارج برنارڈ شا نے انڈیا لیگ کے ایک جلسے میں حسب ذیل پیغام روانہ کیا "ہماری یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ حکومت نے ہندوستان سے گفتگو ایک غلطی کے بعد شروع کی مگر اس پر حیرت نہیں ہے۔ اس لئے کہ حکومت ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہے۔ وہ غلطی یہ تھی کہ سر اسٹیفورڈ کرپس کے ذریعہ سے وہ اسکیم روانہ کی گئی جس کا بینہ کے تمام ممبران نے جن کی رائیں ہندوستان کے متعلق متضاد ہیں متفقہ طور پر صاد کیا تھا" ظاہر ہے کہ یہ اسکیم ویسی ہی پیشکش تھی جیسی کہ فرعون موسیٰ کو پیش کر سکتا تھا، مگر ہر چیز گذر جاتی ہے جیسے کہ آئرلینڈ میں ہو چکا ہے مگر اس نے جو الجھن اور خرابیاں پیدا کر دی ہیں ان کو دور کرنا ضروری ہے یہ چیز ہندوستان ہی میں ختم ہو سکتی ہے اگر معاملات کو صحیح طور پر سلجھایا جاتا اور ہندوستان کو زیادہ آزادی دی جاتی تو وہ اسے قبول کر لیتا۔

عید۔ نیا اور مبارک چاند نمودار ہوا۔ اور رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا۔ اس تقریب میں مہمان نوازی شروع ہوتی ہے۔ اور چائے کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ چائے نوشی ہی میں آپ اور آپ کے دوست یکجا جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہیں۔ عید کی دعوت کے بعد پھر چائے کا دور چلتا ہے۔ جس سے آپ کی خوشی بڑھتی ہے۔ اسطرح کے ہر بڑے جشن میں چائے کا دور جاری رکھیے۔

ہندوستانی چائے

ہر بڑے موقع کے لئے بہترین پینے کی چیز

IK 190

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تر و تازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جاگو چا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

"صداقت" میں اشتہار دیکر فائدہ اُٹھایئے!!!

ایک نہایت دلکش سوشل تصویر

نیشنل اسٹوڈیو کی دلچسپ سوشل تصویر

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

چھوٹی بہو

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

خاص اداکار مس روز۔ ہریش جیوتی

اس کو دُور کرو اور اس کو لاؤ

سیرولن 'روشے'

کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

دارالعوام میں وزیر اعظم برطانیہ کا بیان

برطانوی حکومت کی پالیسی کرپس تجاویز پر مبنی ہے

(لندن: ۱۰ ستمبر) آج وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ونسٹن چرچل نے ہندوستان کی عام سیاسی صورت حال پر دارالعوام میں ایک بیان دیا ہے۔ اس بیان میں وزیر اعظم نے کانگریس کی موجودہ تحریک کو "انقلابی تحریک" کا درجہ دیا ہے۔ اور اپنے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ کانگریس کی موجودہ تحریک میں جاپان کے پانچویں کالم نے ایک بڑی تعداد میں حصہ لیا ہے۔ اور اس تحریک سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے فوجی اہمیت کے مقامات کو خاص طور پر نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ کانگریس پارٹی ہندوستانی عوام کی اکثریت کی نمائندہ نہیں ہے۔ کانگریس تو محض ہندوؤں کی بھی نمائندہ نہیں۔ کانگریس ایک سیاسی جماعت ہے۔ جو ایک علیحدہ پارٹی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ پارٹی خاص خاص صنعتی اور سرمایہ دار منافعوں کے بل پر چل رہی ہے۔ اب تک کانگریس اپنے اس مقصد میں ناکام رہی ہے کہ ہندوستانی فوج پر اثر ڈالا جائے۔ ہندوستانی سرکاری ملازمین یا افسروں کو ان کے فرائض ادا کرنے سے روکا جائے اور ہندوستانی عوام میں ہلچل مچا دی جائے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ برطانوی حکومت اور پارلیمنٹ کی ہندوستان کے لئے متفقہ پالیسی ہے جو کرپس تجاویز میں بیان کی گئی ہے۔ آج بھی ہم کرپس تجاویز کے قائم کئے ہوئے اصول پر پوری طرح بلا کسی کمی بیشی کے قائم ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اسوقت صورت حال پورے طور پر سدھرتی جا رہی ہے، حکومت ہند نے تحریک کو دبانے کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کو برطانوی حکومت کی پوری پوری مدد حاصل ہے۔

وزیر اعظم کی پوری تقریر مندرجہ ذیل ہے:-

ہندوستان کی صورت حال برابر سدھر رہی ہے اور مجموعی طور پر قابل اطمینان ہے۔

برطانوی حکومت کی طرف سے سر اسٹیفورڈ کرپس نے جو اصول ہندوستان کے سامنے رکھے تھے برطانوی حکومت اب بھی ان پر قائم ہے اور ہندوستان کے لئے برطانوی پالیسی انھیں اصولوں پر قائم ہے۔ ان میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔

کانگریس نے سر اسٹیفورڈ کی پیش کی ہوئی تجاویز کو رد کر دیا، اس سے معاملہ ختم نہیں ہو جاتا، ہندوستان کی کانگریس پارٹی تمام ہندوستان کی نمائندہ نہیں ہے (تالیاں)، کانگریس ہندوستان کے عوام کی اکثریت کی بھی نمائندہ نہیں ہے (تالیاں)

کانگریس صرف ہندو عوام کی بھی نمائندہ نہیں ہے (تالیاں)، کانگریس صرف ایک سیاسی جماعت ہے جو سرمایہ داروں اور صنعتی، اقتصادی مفادات کے بل پر چل رہی ہے (تالیاں اور قہقہہ) ۹ کروڑ مسلمان بنیادی طور پر اس پارٹی کے مخالف ہیں۔

مسلمانان ہند کے علاوہ پانچ کروڑ اچھوت اور ساڑھے نو کروڑ باشندگان ریاستہائے ہند بھی کانگریس کے خلاف مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں، مجموعی طور پر ساڑھے انتالیس کروڑ میں سے ساڑھے تیئس کروڑ ہندوستانی کانگریس کے مخالف ہیں۔ ان میں بھی اُن ہندوؤں۔ سکھوں اور ہندوستانی عیسائیوں کو شامل نہیں کیا گیا ہے جو کانگریس پارٹی کے مخالف ہیں۔

برطانیہ یا دوسرے ملکوں میں لوگوں کو یہ ٹھوس باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ کیونکہ ان کے بغیر وہ ہندوستان کے مسئلہ اور ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کو سمجھ نہیں سکیں گے۔

سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا۔ مسٹر گاندھی بہت دن سے عدم تشدد پر چل رہے تھے۔ کانگریس بھی بہت سے معاملات میں عدم تشدد پر چل رہی تھی۔ لیکن اب کانگریس کے رنگ ڈھنگ بدل گئے ہیں، اس کے پروگرام ریلوں اور تاروں کو کاٹنا ہے۔ کانگریس ہندوستان میں انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے کبھی کبھی پولیس پر بھی حملے ہوئے ہیں، مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کی حفاظت کے انتظامات میں رخنہ اندازی ہو۔ اور آسام اور خلیج بنگال کی حفاظت کے لئے جو فوجیں تعینات ہیں ان کے راستہ میں رکاوٹ پڑے اور جاپانیوں کے روکنے کے انتظامات درہم برہم ہو جائیں۔ ممکن ہے کہ جاپانیوں کے مخبروں اور جاسوسوں نے چپکے چپکے اپنا جال دور دور تک پھیلا دیا ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ کانگریس انھیں کا کام کر رہی ہو، مثال کے طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ بنگال میں آسام کی سرحد پر جاپانیوں کو روکنے کے لئے جو فوجیں تعینات ہیں ان کے راستوں اور ٹیلیفون پر خصوصیت کے ساتھ ادا کیا گیا۔

ان حالات میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل نے اتفاق رائے سے جو کارروائی کی ہم نے اس کا ساتھ دیا، وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل دانشمند اور وطن دوست ہندوستانیوں کی اکثریت پر مشتمل ہے، وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل نے فیصلہ کیا کہ تمام صوبوں اور مرکز میں کانگریس کو دبا دیا جائے۔ کانگریس نے اپنے ارادوں کا کھلا اعلان کر دیا۔ چنانچہ مسٹر گاندھی اور کانگریس کے دوسرے سرکردہ لیڈروں کو قید کر دیا گیا۔ مگر ان کی راحت و آرام کا پورا پورا لحاظ رکھا جا رہا ہے، اور جب تک یہ گڑبڑ ختم نہیں ہو جائے گی اس وقت تک ان لوگوں سے علیحدہ ہی رکھا جائے گا۔

خوش قسمتی سے ہندوستان کی فوجی نسلوں جن پر ہندوستان کے بچاؤ کا دارومدار ہے انھوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ یہ لوگ کبھی گوارا نہیں کر سکتے کہ کوئی آئندہ ان پر حکومت کرے نہ آئندہ کبھی کوئی غیر ان پر حکومت کر سکتا ہے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ ہندوستان میں جبری بھرتی کا اصول رائج نہیں ہے۔ اب بھی ہندوستان میں جبری بھرتی کا اصول رائج نہیں ہے، اب بھی ہندوستان کے دس لاکھ سے زیادہ جوان ہندوستان کی فوجوں میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ دو مہینے سے جب سے کانگریس ہندوستان کو اُبھار رہی تھی۔ ان دو مہینوں کے دوران میں ہندوستان کے ایک لاکھ چالیس ہزار فوج میں بھرتی ہوئے۔ اتنے جوان پہلے کبھی دو مہینوں میں ہندوستان کی فوج میں بھرتی نہیں ہوئے تھے، کانگریس ان لوگوں کو بہکانے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ کانگریس ہندوستانی افسروں پر بھی کوئی اثر نہ ڈال سکی، وہ سب اپنے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور ہندوستان کی عام جمہور بھی کانگریس کی باتوں میں نہیں آئی۔

آگے چل کر مسٹر چرچل نے فرمایا کہ ہندوستان کی آبادی بھی یورپ کے برابر ہے۔ ہندوستان کی آبادی یورپ کی آبادی سے زیادہ ہے، یوروپین لوگ بھی قومیت کی بنا پر الگ الگ ہیں، ہندوستان میں اختلافات اور بھی زیادہ ہیں۔ ان اختلافات کا فیصلہ ہندوستانی خود ہی کر سکتے ہیں۔

بہر حال ہندوستان کے اندر تمام سرکاری دفاتر اپنا کام کر رہے ہیں، پانچ صوبوں میں دستوری حکومت چل رہی ہے، ان میں سے دو صوبے اتنے بڑے ہیں کہ ان کی آبادی اکروڑ ہے۔

ہندوستان میں ریلوں اور تاروں کو بیکار کرنے کی کوششیں ہوئیں، آگ لگانے کی بھی کوششیں کی گئیں مگر ان کو دبایا جا رہا ہے اور فسادیوں کو سزائیں دی جا رہی ہیں، جان کا نقصان بہت کم ہوا ہے۔ اتنے بڑے ملک میں جان کا نقصان پانچسو سے بھی کم ہوا ہے صرف چند جگہ۔ فوج کو سول حکام کی مدد کو آنا پڑا اکثر جگہوں پر پولیس ہی نے حالات پر قابو پا لیا۔ برطانیہ کی پارلیمنٹ وائسرائے اور ان کی ایگزیکٹو کونسل کی اس حتمی مگر معتدل کارروائی کی پوری مرید ہے، برطانوی پارلیمنٹ ہندوستان کو اس کے موجودہ طرز عمل کی داد دینا چاہتی ہے، چنانچہ اس نے ہندوستان کے بچاؤ کے لئے بہت بڑی کمک بھیجی ہے اور آج ہندوستان میں اتنی گورہ فوج موجود ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان کے تعلقات کی تاریخ میں اس کی مثال موجود نہیں۔

اس وقت ہندوستان کے حالات ایسے ہیں کہ اداسی یا خطرہ محسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس تمام گڑبڑ نے اگر کوئی بات ثابت کی ہے تو وہ یہ ہے کہ کانگریس ہندوستان کی نمائندہ جماعت نہیں ہے۔

* جلسہ منعقد ہوا جس میں بالاتفاق یہ تجویز پاس کی گئی کہ حکومت کو چاہئیے کہ فوراً اس بات کا اعلان کرے کہ وہ ہندوستان کی حکومت ایک قومی گورنمنٹ کے حوالہ کر دیگی اور گورنمنٹ کے فوری قیام میں ہر قسم کی مدد دیگی۔

بحکم جناب منصف صاحب بہادر پرتاب گڑھ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۱۵ سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت۔ جناب منصف صاحب بہادر پرتاب گڑھ

لالہ بجرنگی لال ولد لالہ بھجراج اگروال مالک فرم بھجراج گومتی لال ساکن کٹکڑ گنج پرگنہ و ضلع پرتاب گڑھ مدعی

بنام محمد شفیع ولد حاجی موسیٰ ساکن کٹرہ مہدی گنج پرگنہ ضلع پرتاب گڑھ مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۹۹ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جوابدعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز ان کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت منصفی پرتاب گڑھ

ہندوستان میں قومی حکومت قائم کیجائے

(کلکتہ ۱۲ ستمبر) آج مسٹر آرتھر مور اڈیٹر اسٹیٹسمین کی صدارت میں بنگال کی تمام یورپین جماعتوں کے نمائندوں کا ایک بہت بڑا*

مسٹر پنّا لال کی توسیع

(لکھنؤ ۱۲ ستمبر) گورنر یو۔ پی کے مشیر ڈاکٹر پنّا لال جو کہ آئندہ ماہ میں پنشن پر جانیوالے ہیں ایک سال کی توسیع دیدی گئی ہے۔ مسٹر پی۔ ڈبلو مارش کی توسیع کا دوسرا سال بھی عنقریب ختم ہونیوالا ہے اور وہ یکم نومبر*

تہوار کے موقع پر

(۱) بچوں کے لیدر اسٹراپ والے سوراخ دار جوتے

(۲) عورتوں کے دلپسند اور ہوادار سینڈل مختلف رنگوں میں

(۳) نیوکٹ کے اوپر کا حصہ کروم لیدر ۔۔۔

(۴) ہلکا اور آرام دہ آکسفورڈ براؤن اور سیاہ

Bata

شاندار .... تیسرا .... ہفتہ

دنیائے فلم کا سب سے زیادہ شاندار شاہکار

ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور

زیر اہتمام جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی

رنجیت فلم وادیا موویٹون کی لاجواب پیشکش

جمعرات ۱۷ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

طوفان میل کی واپسی

خاص اداکار:- ارونہ۔ جگدیش۔ فیروز دستور۔ ہری شیو دشنی۔ ڈیکشٹ۔ غوری۔ کانتی لال۔ مہدی رضا۔ شمیم۔ رجنی۔ بی بی۔ آزوری۔

آنیوالے تماشے فرمان۔ شیخ چلی۔ جوانی کی پکار۔ میری خواہش

شاندار .... تیسرا .... ہفتہ

سنسنی خیز شاہکار

جسمیں انتقام کے لطیف جذبہ کو اسقدر نمایاں کیا گیا ہے کہ دیکھنے والا حیرت زدہ ہو جاتا ہے

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعرات ۱۷ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

مرلی موویٹون کی سنسنی خیز تصویر

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

خاص اداکار

سنہا پربھا۔ ایشور لال۔ نذیر۔ شمیم۔ گوپی۔ رائی بلموریہ۔ شریفہ۔ گلاب۔ تارابائی۔ مجید۔ خاتون

پیاس

نیچرل اداکاری۔ وجد آفریں گانے۔ دلکش ڈانس۔ پُرزور مکالمے پُرلطف مذاق

تشریف لاکر لطف اُٹھایئے

مرکزی اسمبلی کی کارروائی

(نئی دہلی ۱۴ستمبر) آج صبح اسمبلی کا موسم خزاں کا مختصر سیشن شروع ہوا۔ پورے دن کی کارروائی محض ڈھائی گھنٹے میں ختم ہوگئی۔

آج اسمبلی کی سرکاری نشستوں پر کچھ نئے چہرے دکھائی دیتے۔ اور چونکہ وائسرائے کی کابینہ کی توسیع سے اگلی صف میں گنجائش نہ رہی تھی اس لئے ڈاکٹر ابیدکر جو اپنے ساتھیوں میں سب سے جونیر ہیں دوسری صف میں تشریف رکھتے تھے، سوالات کا وقت بڑی دلچسپی سے گذرا، کیونکہ حکومت نے موجودہ فساد کے دوران میں جو نقصان پہنچا تھا، اس کی تفصیلات بتائیں جس سے معلوم ہوا کہ کانگریس کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے جو سخت قدم اٹھایا تھا اس میں کہاں تک حق بجانب تھی،

سر گورو ناتھ بیدٹ نے تبلایا کہ ۵۵۰ ڈاکخانوں پر حملہ کیا گیا تھا، جن میں سے ۵۳ بالکل جلا دیئے گئے اور دو سو کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ مزید برآں ۲۰۰ دو سو ڈاکخانے حملے کے خوف سے بند کر دیئے گئے۔

سر ایڈورڈ بنتھل نے ریلوے کے نقصانات کی تفصیل بیان کی جس میں ۲۵۰ اسٹیشنوں کو نقصان پہنچانا اور ۴۲ مقامات پر ریل کو پٹڑی سے اتارنا شامل تھا،

مسٹر کے سی نیوگی نے اسی سرکاری بیان پر اعتراض کیا کہ ریلوے پٹڑیوں کی حفاظت کو متعلقہ ضلعوں کے فرائض میں داخل کرکے ان کی مزید حفاظت کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ اس کے لئے مسٹر نیوگی قانونی حوالہ طلب کرتے تھے، یہ معاملہ جنگی رسل و رسائل کے صیغہ سے تعلق نہ رکھتا تھا، اور لا ممبر سوال کنندہ کی تشفی کرانا چاہتے تھے۔

مسٹر چٹو پادھیائے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ایڈورڈ بنتھل ممبر جنگی رسل و رسائل نے بیان کیا کہ گذشتہ ہنگاموں میں ریلوے کے نقصانات کی تفصیلات تیار نہ ہو سکیں لیکن یہ نقصان کسی صورت میں ایک کروڑ روپیہ سے کم کا نہیں ہوا۔

مسٹر کے۔ سی نیوگی کے سوال کے جواب میں

سر گورو ناتھ بیو دونے ڈاکخانہ کے نقصانات کی تفصیل بیان کی۔

آپ نے فرمایا کہ ہجوم نے ڈاکخانوں کی عمارات پر حملہ کیا۔ فرنیچر، کاغذات، فارموں کو جلا دیا یا بکھیر دیا، بعض حالات نے نقد اور ٹکٹ بھی لوٹ لے گئے۔ اور قیمتی اشیاء اور آلات کو تباہ کر دیا گیا۔

ڈاکخانوں پر حملہ کرنے کے علاوہ بعض حالات میں عام مقامات پر نصب شدہ لیٹر بکس توڑ دیئے گئے اور ان میں آتشگیر مادے ڈال دیئے گئے۔ جس سے ان کے اندر کی تمام اشیاء جل گئیں، بعض اوقات ڈاک لیجانے والے چپراسیوں پر حملہ کیا گیا۔ جس سے ان کے کاموں میں نقصان واقع ہوا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اب تک ۵۵۰ ڈاکخانوں پر حملہ کیا گیا جنمیں سے ۵۳ کو بالکل خاکستر کر دیا گیا۔ ۲۰۰ کو نقصان عظیم پہنچایا گیا۔ اور ۲۰۰ ڈاکخانے اس لئے بند کر دیئے گئے کہ ان پر حملہ کا خطرہ تھا، تار اور ٹیلیفون کے تاروں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ اور بعض اوقات دور دور تک کھمبے اکھاڑ دیئے گئے۔ اور بعض جگہ تار تک چرائے گئے اور جہاں جہاں ان کی مرمت کے لئے پارٹیاں گئیں وہاں اس کے بعد بھی تاروں کو نقصان پہنچایا گیا، ملک کے مختلف حصوں میں جو نقصان پہنچا ہے اس کی پوری تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں۔ لیکن اب تک صرف نقد اور ٹکٹ کا نقصان ایک لاکھ کے قریب کا ہے۔

عمارتوں، تار، آلات، فارم وغیرہ کے نقصانات کے علاوہ سب سے بڑا نقصان ڈاکخانہ کو یہ ہوا کہ عدم اطمینان کے باعث ڈاکخانہ کے کام میں رکاوٹ ہوئی۔ اور اس سے سخت نقصان ہوا۔ تجارتی کمپنیوں اور تجارت پیشہ حضرات کو بھی سب سے بڑا نقصان پہنچا۔

جنرل رومیل ہسپتال میں

(لندن ۱۴ستمبر) اٹلی کے نیم سرکاری حلقوں سے خبر ملی ہے کہ فیلڈ مارشل جنرل رومیل آج کل ملیریا کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جنرل رومیل کے متعلق حال ہی میں خبر آئی تھی کہ وہ جنرل السمارک کی ۔۔۔

استعمال سے قبل

اسپرو

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

MADE IN ENGLAND
3 TABLETS
ASPRO

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

استعمال کے بعد

قیمت: ۳ ٹکیاں ۱ آنہ، ۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا استعمال کر سکتا ہے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور درد حادثہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورٹین سے نجات دلاتی ہیں۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک ہے۔
۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے ۱ ٹکیا۔ ۳-۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز۔ جے۔ ایل۔ مارسن۔ سن۔ اینڈ جونس۔ (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ مشن رو اکس ٹنشن فون نمبر ۹۶، کلکتہ

B-112

بنام دیبی سنگھ مدیون

بنام دیبی سنگھ ولد سوہن سنگھ ٹھاکر ساکن موضع روگاؤں پرگنہ بلہور۔ مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان بابو سوامی دیال ڈگریدار نے واسطے نیلام کاشت آراضی مندرجہ ذیل درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۴ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج تاریخ ۷ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء کو بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

قیمت تخمینی	لگان	
۲۹/۱/-	۶/۲/-	۵

مہر عدالت

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بلہور ضلع کانپور

نوٹس

تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور مقام بلہور

مقدمہ نمبر ۲۷۶ سنہ ۱۹۴۲ء

بابو سوامی دیال ولد بابو بہاری لال کورجی ساکن بی بی پور پرگنہ بلہور ڈگریدار

(لندن ۱۵ستمبر) رائٹر کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ جاپانی جزائر سلیمان پر پھر بڑے اعلیٰ پیمانہ پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ پیمانے پر سمندری ہوائی اور زمینی لڑائی ہونیوالی ہے اگر یہ لڑائی ہوئی تو آئندہ چند ہفتوں میں جنگ کے لئے بڑے فیصلہ کن واقعات ظہور میں آئیں گے۔

کنگن - بندھن اور نیا سنسار

تیار کرنے والے مسٹر اچاریہ کی تازہ ترین لاجواب مزاحیہ پیش کش

میجسٹک سینما کانپور میں

روزانہ ۲ شو ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

اچاریہ آرٹ پروڈکشن کی لاجواب مزاحیہ تصویر

کنوارا باپ

خاص اداکار: کشور ساہو۔ پرتیما داس گپتا۔ انجلی دیوی۔ بپی لال۔ منوہر۔ دھولیا۔ جمو پٹیل۔ مونی چٹرجی۔

تشریف لاکر لطف اٹھایئے

شرح ٹکٹ: ۔/۴، ۔/۹، ۔/۲/۱، ۔/۴/۲ - زنانہ ۔/۹

شادی ۱۲ --- ۔۔۔ --- دوسرا --- ۔۔۔ --- ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۲ شو ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

رنجیت فلم کمپنی کا دلکش ڈرامہ

سسرال

خاص اداکار: مادھوری۔ موتی لال۔ نور جہاں۔ کانتی لال

آرہے ہیں { سکندر۔ انجان۔ مقابلہ۔ ڈاکٹر۔ شلر۔ پرواز۔ کیمپن۔ ڈھنڈورہ۔ بھرت ملاپ۔ امید۔ پردیسی۔ لہری جیون

جمہوریت بمقابلہ ڈکٹیٹری

جمہوری طرزِ حکومت کی کامیابی کے اسباب

(از شری یت پرلیش ناتھ مکرجی، بی، اے)

اس وقت دنیا میں "اصولوں" کی ایک بڑی جنگ ہو رہی ہے۔ ڈکٹیٹری طرز حکومت نے اس جمہوری طرز حکومت کو چیلنج دیا ہے جو کروڑوں انسانوں کا بلند ترین اصول ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ جمہوریت کی بنیادی مضبوطی اور طاقت کو بھی مشتبہ قرار دینے کی کوشش کی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس وقت جمہوریت کا مقابلہ ڈکٹیٹری حکومت مثلاً نازی ازم اور فیشزم وغیرہ سے کیا جائے۔

یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ جمہوری ممالک میں عام طور پر سب سے زیادہ انفرادی آزادی پائی جاتی ہے سیبج ویک نے بہت دنوں پہلے کہا تھا کہ "گورنمنٹ مداخلت کی ایک انفرادی حد" ہوا کرتی ہے، یعنی افراد کے حقوق میں حکومت کو کم سے کم مداخلت کرنی چاہیئے۔ اس اصول کو دنیا کے تمام جمہوری ممالک نے تسلیم کر لیا ہے اور ہر جمہوریت میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ دباؤ کے بدلے بر اس ترغیب سے کام لیا جائے، مزید برآں آزادانہ انصاف اور پریس کے حقوق کو بھی تسلیم کر لیا گیا ہے۔

جمہوریت کی سب سے بڑی طاقت اس چیز میں ہے کہ ہر سرکاری طرز عمل پر نکتہ چینی کرنے کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ رائے دینا اور نکتہ چینی کرنا اس خیال سے ہوتا ہے کہ حکومت کی اصلاح ہو۔ اس لئے جو حکومت نکتہ چینیوں پر زندہ رہتی ہے وہ کبھی کوئی خطرناک غلطی نہیں کر سکتی اور اگر اس سے غلطی ہو بھی جائے تو اس کے لئے طلب معافی کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔

ڈکٹیٹری حکومت

اس کے برخلاف ڈکٹیٹری حکومت میں صرف "اجتماعی اسپرٹ" موجود ہوتی ہے۔ یعنی لوگوں کے تمام انفرادی حقوق چھین لئے جاتے ہیں اس وقت کسی ڈکٹیٹری ملک میں افراد کو ذرہ برابر بھی آزادی حاصل نہیں ہے، زندگی کے ہر شعبہ پر پورا سرکاری کنٹرول ہے، اور یہی وہ چیز ہے جو ڈکٹیٹری کی ظاہری مضبوطی اور باطنی کمزوری کا اصلی سبب ہوتی ہے، مضبوطی کا سبب یہ ہے کہ ایک طاقتور مرکزی کنٹرول ہوتا ہے، اور کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ حد سے زیادہ کنٹرول کے باعث افراد میں بغاوت کی اسپرٹ پیدا ہوتی ہے، لوگ سخت ترین کنٹرول کو چند روز کے لئے تو برداشت کر لیتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتے، یعنی تھوڑے ہی دنوں بعد پھر انفرادی اسپرٹ اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا چاہتی ہے اسی نقطۂ نگاہ سے یہ خیال صحیح ہے کہ جرمنی جیسے ڈکٹیٹری ملک میں خود جرمنی کے باشندے ہی سخت ترین نازی کنٹرول سے گھبرا اٹھیں گے۔

فیشزم

فیشزم کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ تمام زندگی بخش اور قومی صنعتیں گورنمنٹ کے مخصوص انتظام کے تحت میں ہوتی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صنعتی مقابلہ کا مسئلہ زیادہ پیچیدہ بن جاتا ہے۔ لیکن حکومت کی طاقت کامل طور پر اس کی پشت پر ہوتی ہے، اس انتظام میں خرابی یہ ہے کہ صنعتی پیداوار سے خود بخود جنگ کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے، یعنی فیشسٹ اسٹیٹ کو کسی نہ کسی ملک کے خلاف لڑائی کی پہل کرنی پڑتی ہے، یہی فیشزم کی سب سے بڑی کمزوری ہے، اور چونکہ دنیا کی کوئی قوم نہ تو دائمی جنگ کو پسند کر سکتی ہے اور نہ دائمی جنگ کی مصیبتوں کو برداشت کر سکتی ہے، اس لئے فیشزم ایک سیاسی فلسفہ کی حیثیت سے صرف ایک عارضی چیز ہی بن سکتا ہے۔ مستقل چیز کبھی نہیں ہو سکتا، اقتصادی حیثیت سے بھی فیشزم میں ملک کو برباد کر دینے کے عناصر موجود ہیں"

دوسرے نقائص

اب نازی ازم اور فیشزم کے دوسرے نقائص پر ایک نظر ڈالئے ان دونوں قسموں کی ڈکٹیٹری میں اقتصادی اور سوشل برابری کبھی قائم نہیں ہو سکتی اور عورت ہمیشہ مرد کی محکوم ہوتی ہے، کمیونسٹ ڈکٹیٹری اگرچہ ان دونوں خرابیوں سے پاک ہے مگر اس کا ایک نقص یہ ہے کہ اس میں مذہب کی کوئی جگہ نہیں یعنی مذہب کو، جو سوسائٹی میں توازن قائم کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ایک سوشل طاقت کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ یہ بھی وہ چیز ہے جو بہت دنوں تک قائم نہیں رہ سکتی۔

نازی ازم اور فیشزم کسی ملک کی اقتصادی کمزوری کا باعث بھی بن جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ لیبر کی بین الاقوامی تقسیم سے خود کو محروم کر دیتے ہیں اور بقول مسٹر کو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ "باہر سے سستی خریداری کی بجائے اپنے ملک میں مہنگی چیزیں پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے عوام مجبور ہو جاتے ہیں" ظاہر ہے کہ یہ صورت بھی کسی قوم کے لئے مستقل نہیں کہی جا سکتی۔ ایسے غیر سائنٹیفک سسٹم میں مضبوطی سے زیادہ کمزوری ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جمہوریت اور ڈکٹیٹری کے نسبتی نقائص کیا کیا ہیں؟

جمہوریت کی بنیاد

مسٹر سی۔ ڈی برنس کے الفاظ میں جمہوریت کی تعریف مندرجہ ذیل ہے:-

"جمہوریت ایسی جماعتوں کی ایک سوسائٹی ہے جو ایک دوسرے پر انحصار رکھتی ہو اور اس طرح منظم ہو کہ ہر شخص کو اپنی بہترین صفات کو ترقی دینے کا برابر کا موقع حاصل ہو"

اس کے معنی یہ ہیں کہ جمہوریت ایک اسٹیٹ میں تمام پارٹیوں اور مفادات کے رضاکارانہ اور مساویانہ اتحاد عمل کا دوسرا نام ہے۔ اس میں کسی طرف سے جبر و دباؤ کی گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ ہر جماعت کی بہبودی دوسری جماعتوں کی بہبودی پر منحصر ہوتی ہے اسمیں انفرادی آزادی کی سب سے زیادہ مقدار ہر شخص کو حاصل ہوتی ہے، اس لئے جمہوریت ہی وہ طرز حکومت ہے جو ہمیشہ قائم رہ سکتی ہے کسی قوم کو بھی صرف کچھ دنوں تک دبایا جا سکتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے محکوم نہیں بنایا جا سکتا،

جمہوریت کی ہر دلعزیزی کے علاوہ (جو خود ہی اسکی طاقت کا ایک بہت بڑا عنصر ہے) ایک دوسرا عنصر بھی ہے جو اس کی مضبوطی اور بقا کا باعث ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ اس میں انفرادی آزادی کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہ سسٹم لچکدار اور تبدیلی پذیر ہوتا ہے، لیکن ڈکٹیٹری طرز حکومت میں اتنی تبدیلی ناممکن ہے۔ سی۔ ڈی برنس اسی سلسلہ میں رقم طراز ہے:-

زیادہ سے زیادہ حق رائے دہی کا فائدہ یہ ہے کہ ہر ہوشمند بالغ انسان علم و انصاف کے مشترک خزانہ میں کچھ نہ کچھ اضافہ کر سکتا ہے،

اکثریت کی حکومت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ سب سے بڑی تعداد رکھنے والی پارٹی "جسمانی اعتبار" سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ (کیونکہ ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے) بلکہ یہ ہیں انسانی زندگی کے بڑے بڑے مسائل کے سلسلہ میں زیادہ تعداد کا معقول فاصلہ زیادہ بہتر بنیادوں پر ہو سکتا ہے یہی جمہوریت کی بنیادی طاقت ہے اور اس کا موجود نہ ہونا ڈکٹیٹری طرز حکومت کی سب سے بڑی اندرونی کمزوری ہے، کوئی ڈکٹیٹر کبھی کسی طرح کی نکتہ چینی کی اجازت نہیں دیتا، اس لئے وہ صرف غلطی ہی نہیں کرتا، بلکہ اپنی غلطیوں پر ضد اور اصرار بھی کرتا ہے اور غلطیوں کا ایک لا متناہی سلسلہ جاری رکھتا ہے لیکن ایک حقیقی جمہوریت کی بنیاد نکتہ چینی اور غلطیوں کی اصلاحات پر ہوتی ہے، اس سلسلہ میں برطانیہ کا ملک غالباً دوسرے جمہوری ممالک سے آگے ہے کیونکہ برطانی پارلیمنٹ میں "مخالفت" (اپوزیشن) کے لیڈر کو بھی تنخواہ دی جاتی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ وہ بھی حکومت پر نکتہ چینی کرنے اور اس کی غلطیوں سے اسے آگاہ کرنے کا ایک اہم ترین فرض انجام دیتا ہے اس لئے کسی نامعقول اور خطرناک فیصلہ کے صادر ہونے کا امکان باقی نہیں رہتا،

"کیا جمہوریت ناکامیاب رہی"؟

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جمہوریت "ناکامیاب ہو گئی ہے؟ اس کے جواب دو ہیں اور وہ یہ ہیں کہ جن ممالک میں اس کے تجربے کے لئے کافی وقت نہیں دیا گیا ہے وہاں یہ کامیاب ثابت نہیں ہوئی ہے اور جہاں اسپر اچھی طرح تجربہ کیا گیا ہے وہاں یہ کامل طور پر کامیاب ہوئی ہے، لیکن پوچھا جا سکتا ہے کہ بعض ممالک میں یہ ناکامیاب کیوں ہوئی؟ اس کے جواب میں جرمنی اور اٹلی وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں، ان ممالک میں کبھی جمہوریت کا تجربہ کافی مدت تک نہیں کیا تھا، اور سنہ ۱۸۱۵ء تک یورپ میں برطانیہ کے علاوہ صرف ایک ملک فرانس تھا جہاں پارلیمنٹ موجود تھی اس کے بعد جب جمہوریت کے تجربہ کا وقت ان ممالک کے لئے آیا تو حالات قطعاً ساز گار نہ تھے جنگ عظیم کے بعد جب یورپ مالی و اقتصادی تباہی اور کرنسی اور تبادلہ کی سخت ترین پیچیدگیوں میں مبتلا تھا اور سیاسی ہیجانی مسائل سے متاثر ہو رہی تھی، بالکل اسی وقت "عوام" سے یہ توقع کی گئی کہ وہ عقل و ہوش سے کام لیں اور مشکل اور پیچیدہ مسائل کے متعلق صحیح طریق عمل اختیار کریں اس کا نتیجہ وہی ہوا جو لازمی تھا، یعنی فطری طور پر لوگ ناکامیاب ہو گئے اور جمہوریت کی صلاحیت پیدا نہ کر سکے اسی موقع پر ڈکٹیٹروں کا وجود ہوا۔ عوام کے مطیع ہو گئے۔ اور ڈکٹیٹری حکومت مضبوطی سے قائم ہو گئی۔ لیکن سنہ ۱۹۱۴ء کی لڑائی کے بعد انگلستان اور فرانس کی جمہوریت ناکامیاب نہیں ہوئی، اب بھی بہت سے ممالک میں جہاں جمہوریت کے تجربہ کا کافی موقع حاصل نہیں ہوا ہے،

ڈکٹیٹری دلیل

جو لوگ ڈکٹیٹری طرز حکومت کے حامی ہیں وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ آج کے مسائل پہلے سے زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں اور نئے سیاسی، سوشل اور اقتصادی مسائل کا حل اسی طرز حکومت میں ہے ان کا یہ کہنا ہے کہ "ووٹر" کو بڑے مسائل کے سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، یعنی صرف چند لوگوں کی "بیدار مغز اور قوت ارادی رکھنے والی اقلیت" ہی اس لائق ہوتی ہے، جو سوسائٹی کے تمام بڑے بڑے مسائل کو سمجھ سکے اور حل کر سکے۔ اسی لئے ضرور ہے کہ یہ "اقلیت" اس اکثریت پر جو "بے حس اور غیر منظم" ہوتی ہے حکمرانی کرے اور اسے فائدہ پہنچائے۔

اگر ایک لمحہ کے لئے فرض کر لیا جائے کہ یہ دلیل صحیح ہے، جب بھی وہ ظاہری کامیابی جو ڈکٹیٹری طرز حکومت میں رونما ہوتی ہے کبھی مستقل نہیں ہوتی اس کے لئے وہ "بے حس اور غیر منظم" اکثریت جو اقلیت کے آہنی ہاتھوں میں محکوم ہوتی ہے بہت دنوں تک اس حالت میں نہیں رہ سکتی اور جلد ہی "باحواس" اور منظم ہو جاتی ہے اس کے بعد ملک میں بے چینی اور انتشار کا دور آ جاتا ہے اور سوسائٹی اپنی نوعیت کو بدلنے کے لئے ہنگامہ آرائی شروع کر دیتی ہے،

مذکورہ بحث سے یہ تو ظاہر ہو گیا کہ جمہوریت بہت سے ممالک میں ابھی زیر تجربہ نہیں آئی ہے دوسرے یہ کہ اگرچہ ڈکٹیٹری طرز حکومت میں ظاہری مضبوطی دکھائی دیتی ہے، لیکن اس میں استقلال نہیں ہو سکتا یہ صرف چند روز تک زندہ رہ سکتی ہے اس کے بعد خود اس کی موت کے اندرونی سامان پیدا ہو جاتے ہیں، اب یہ دیکھنا ہے کہ جمہوریت کا قیام بھی قطعی طور پر مستقل اور مضبوط ہوتا ہے یا نہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض ممالک میں جمہوریت کمزور پڑ گئی ہے اور لوگ مستقبل کے متعلق فکر مند ہو رہے ہیں، لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ جمہوریت کے اصول میں کوئی بنیادی کمزوری موجود ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ جمہوری طرز حکومت میں بعض اصلاحات کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے اور جمہوریت کی طاقت کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ وہ ہمیشہ لچکدار اور قابل اصلاح رہتی ہے۔

اسی لئے کہا گیا ہے کہ اصلی جمہوریت وہی ہے جو صحیح معنوں میں جمہور یعنی عوام کے ہاتھوں میں ہو، اس کو قائم رکھنے کے لئے کسی بھی جمہوری ملک میں سب سے پہلے یہ کام ہونا چاہیئے کہ حق رائے دہی کو سب سے زیادہ وسیع کر دیا جائے اس سے زیادہ اتحاد عمل اور طاقت پیدا ہو گی۔ اس کے بعد دوسرا ضروری کام یہ ہے کہ عوام کی تعلیم کی اسکیم پوری سرگرمی سے جاری کی جائے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ ڈکٹیٹری صرف اسی بنیاد پر قائم رہتی ہے کہ وہ انسانوں کو ناقابل سمجھتی ہے اور یہ فرض کر لیتی ہے کہ ان میں بڑے مسائل کے سمجھنے اور حل کرنے کی صلاحیت نہیں ہے لیکن تعلیم سے انسان کی تمام سوئی ہوئی طاقتیں بیدار ہو جائیں گی اور جمہوریت روشن خیال عوام کی حکومت بنجائے گی۔

گاندھی جی سے ملنے کی استدعا

(نئی دہلی ۱۳ ستمبر) یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کارکن صدر ہندو مہاسبھا نے وائسرائے کو ایک چھٹی لکھی ہے کہ جس میں اُن سے یہ استدعا کی ہے کہ وہ ہندو مہاسبھا کی مقرر کی ہوئی ایک کمیٹی کو پونا میں مہاتما گاندھی سے مل کر

پسٹن

ہمالائن بلینڈ ٹی خاص دارجلنگ

LTK41

رمضان المبارک کے لئے

خاص رعایت

حمائل شریف (خورد) یورپ کے کتب خانہ مشرقی جواہرات علمیہ سے مالا مال ہیں ہم اس علمی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے لیکن چند علم دوست ایرانیوں نے اس طرف توجہ کی اور مطبع کادیانی کے نام سے ایک مطبع اور دار الاشاعت قائم کر کے فارسی، عربی، ترکی وغیرہ کے چند قدیم نسخوں کو شائع کیا یہ حمائل شریف بھی اس مطبع کی مطبوعہ ہے۔ کاغذ اور چھپائی انگلستان ہالینڈ شام مصر سے جیسی کتابیں چھپ کر نکلتی ہیں ان سے اعلیٰ ہے سائز جیبی ہے۔ پہلے ہدیہ تین روپے تھا اب ایک روپیہ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان فائدہ اٹھا سکیں۔

حمائل شریف (کلاں) فاطمۃ الکبریٰ بنت جناب محمد دین صاحب خوشنویس کی لکھی ہوئی حمائل شریف جو حال میں شائع ہوئی ہے۔ کتابت کی دلآویزی اور پاکیزگی کی وجہ سے خاص شان کی مالک ہے موصوفہ کو ہندوستان کی سب سے بہتر عربی خوش نویس ہونیکی حیثیت سے مختلف انجمنوں اور نمائشوں کی طرف سے طلائی تمغے ملے ہیں بیگم صاحبہ بھوپال اور اعلیٰ حضرت نواب صاحب حیدر آباد نے ہدیہ اور وظائف پیش کئے ہیں حمائل مترجم ہے اور ترجمہ شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ہدیہ مجلد تین روپیہ کے بجائے عہ

ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ دہلی قرول باغ

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

بال جیون گھٹی

اصلی میٹھی رجسٹرڈ

بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آدینگے نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بن جائینگے

سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۵ر چار شیشی عہ درجن ۲ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن

نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں

مفت لو۔ ذرا مرزا نام دیجئے بھیجئے روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

مقامی ایجنٹ مسرس محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ششماہی
قیمت فی پرچہ
۱/

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳۹

ادبیات

ماہِ صیام آیا

از خطیبۂ ہند سیدہ اختر صاحبہ

اللہ کی بخششوں کا دلکش پیام آیا
اے مومنو مبارک! ماہِ صیام آیا

پھر فصلِ مغفرت ہے بابِ قبول وا ہے   پھر کائناتِ عالم آسودۂ دعا ہے
پھر جذبۂ ندامت مصروفِ التجا ہے   پھر ظلمتِ گنہ کا دل آج کانپتا ہے

پھر آفتابِ رحمت بالائے بام آیا
اے مومنو مبارک! ماہِ صیام آیا

اٹھا وہ پردۂ شب منظر بنا درخشاں   ہر گوشہ طور اک اک ذرہ ہے برق ساماں
جلووں نے کروٹیں لیں سایہ ہوا گریزاں   وہ صبحِ نور چمکی، نکلا وہ مہرِ تاباں

ماہِ مبین وہ دیکھو پھر زیرِ دام آیا
اے مومنو مبارک! ماہِ صیام آیا

پیہم تجلیوں سے ذرّے ہیں جگمگائے   احساسِ رنگ و بو سے غنچے بھی مسکرائے
پھر روح بے حسی سے بارِ الم اٹھائے   جاتا ہے "ذوقِ عصیاں" وہ دیکھو سر جھکائے

ایّامِ فضل آئے عہدِ سلام آیا
اے مومنو مبارک! ماہِ صیام آیا

صدقے ترے مسلماں اور ان کی التجائیں   ہر ہر قدم پہ تیرے آنکھیں نہ کیوں بچھائیں
تیری فضیلتوں کی اب کیا ہوں انتہائیں   آ، قاصدِ مسرت! تجھ کو گلے لگائیں

ہمراہ اپنے لیکر حق* کا کلام آیا
اے مومنو مبارک! ماہِ صیام آیا

مسرور ہیں نمازیں سجدے ہیں محوِ لذت   ہے مسجدوں کے اندر ہنگامۂ عبادت
تشنہ لبو مبارک تشنہ لبی کی رخصت   افطارِ روزہ کر لو آئی وہ شامِ عشرت

اٹھا وہ ابرِ رحمت گردش میں جام آیا
اے مومنو مبارک! ماہِ صیام آیا

آیا ہے بعد مدت پھر آج وہ مہینہ   سینے میں جس کے پنہاں اسلام کا خزینہ
آغوش میں ہے جس کے مکہ بھی اور مدینہ   مرنا ہے جس میں مرنا جینا ہے جس میں جینا

اٹھو ادب سے وقتِ فیضانِ عام آیا
اے مومنو مبارک! ماہِ صیام آیا

افزونیِ گنہ کا زاہد مجھے ہو کیا غم؟   ہے رحمتِ مجسم میرا نبی اکرم ﷺ
تکریمِ مصطفےٰ ﷺ کا اللہ رے یہ عالم!   میری ہی سمت کو ہے کونین کی جبین خم

اختر مری زباں پر جب سے یہ نام آیا
اے مومنو مبارک! ماہِ صیام آیا

* نزولِ قرآن مجید سے مراد ہے۔

دنیائے اسلام

جزائر فلپیان کے مسلمان

جزائر فلپائن میں شجاع مسلم قبائل ہیں جو مورو کہلاتے ہیں۔ یہ اہل امریکہ کے دوش بدوش جاپانیوں کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ منڈاناؤ کے ساحل پر رہنے والے ان دلیر مسلمانوں نے اپنے سلطانوں اور شریفوں کے توسط سے امریکہ کے صدر روزویلٹ سے وفاداری کی تجدید کی ہے۔ ہزاروں موروں نے اپنے اپنے مولویوں کے سامنے حلف اٹھایا ہے کہ وہ تمام مذہبی اختلافات سے قطع نظر کر کے جو کچھ حکم دیا جائے گا اس کے مطابق حملہ یا مدافعت کریں گے۔

صرف فلپائن ہی میں پانچ لاکھ سے زیادہ مورو ہیں۔ یہ قدیم لوگ سوالو اور بورنیو میں بھی آباد ہیں اور ان کو دائرہ اسلام میں لانے والے وہ واعظ تھے جو پندرھویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں سے ان جزائر کو گئے تھے۔

پانچ سو سال پہلے یہ مورو وحشی اور بے دین تھے سنہ ۱۴۵۰ء میں ابوبکر نامی ایک عربی فرزند اسلام یہاں پہنچا اور اس نے قبائل کے ذی فہم آدمیوں کو عربی زبان اور قرآن کا پہلا سبق دیا۔

عین اسی زمانہ میں ہسپانوی بھی فلپائن آئے اور ان قبیلوں اور ہسپانیہ والوں میں لڑائی شروع ہوئی۔ موروں نے بیرونی طرز زندگی قبول کرنے سے انکار کیا اور شکست تسلیم نہیں کی ان کے پاس لڑنے کے لئے صرف فولادی چاقو تھے۔ مگر ان چاقوں سے انہوں نے ایسی سخت جنگ کی جس سے ہسپانیہ والے ابتک ناواقف تھے۔ ان کی جنگی کشتی مہاگنی لکڑی کی ڈال کو کھوکھلا کر کے بنائی جاتی تھی۔ اور جہازوں کی اسی صفائی سے کاٹ کرتی تھی جسطرح ان کے چاقو دشمن کے گلے کاٹتے تھے۔ چنانچہ مانڈاناؤ مورو اور ان کی کشتیاں سخت ترین جنگ کے معنوں میں زبان زد ہو گئیں۔

جب ہسپانوی آباد کاروں نے دوا یجادوں۔ دخانی جہاز اور بھاری توپ خانہ۔ سے کام لیا تو یہ بہادر قبائلی مجبور ہو کر وہ پہاڑوں میں بھاگ گئے اور وہاں سے فلپائن میں آخری ہسپانوی کمانڈروں کے عہد تک مقاومت کرتے رہے۔ آزادی کیلئے اس طول طویل تعجب انگیز جنگ میں انہوں نے چھاپہ مار جنگ کا وہی طریقہ اختیار کیا تھا جو وہ آج کل جاپانیوں کے مقابلہ میں اختیار کر رہے ہیں۔

سنہ ۱۸۹۹ء میں اہل امریکہ نے ان کو اس جنگ کو فتح کرنے میں مدد دی۔ اس کے بعد ہی جس پُرامن خوشحالی کا دور شروع ہوا اس میں دوستانہ جذبات۔ اچھے اسکولوں اور آزادی کی ضمانت کی وجہ سے ان مشرقی اور مغربی لوگوں میں ایک دوسرے کے درمیان گہری مفاہمت اور باہمی قدر شناسی بڑھنے لگی۔ امریکہ والوں نے یہ اچھی طرح واضح کر دیا کہ وہ ان لوگوں کے رسم و رواج میں کوئی دخل نہ دیں گے۔ امریکہ والوں نے صرف اس امر پر زور دیا کہ موروں اور فلپائینوں میں جنگ نہ ہونی چاہئے۔ انہوں نے ہر جماعت کو اپنے اپنے جزیروں میں حکومت خود اختیاری سونپ دی۔ ہر جماعت کو کامل مذہبی آزادی اور سیاسی خود مختیاری دیدی گئی۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں امریکہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور جزائر فلپائن کو آزادی دیدی۔ اس آزادی سے مسلمان مورو اور عیسائی فلپائنی دونوں یکساں طور سے مستفید ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے جاپانیوں سے لڑنے کے لئے جنوبی جزائر کے یہ چھوٹے قد کے مضبوط آدمی جنرل میک آرتھر کی فوج کے انتہائی ثابت قدم سپاہی بن گئے ہیں۔

مورو لوگ چھوٹے قد کے ہوتے ہیں۔ یوروپی معیار کے لحاظ سے یہ شاذ و نادر ہی اوسط قد سے اونچے ہوتے ہیں۔ مگر یہ اپنی بہترین جسمانی نشو و نما کے لحاظ سے بہت مشہور ہیں۔ یہ پیدائشی لڑنے بھڑنے والے ہیں۔ ان کے ہر فرد کو حقیقت میں لڑ بھڑ کر قبیلہ میں اپنی جگہ حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اب بھی یہ اپنے عمدہ فولاد کے بنے ہوئے ہتھیار کے بغیر کہیں نہیں دکھائی دیتے۔

عام تلوار ابھرے ہوئے خم کا ایک بولو نامی ہتھیار ہے۔ جس کو یہ لوگ بڑی تیزی اور قوت سے چلاتے ہیں۔ ایک بہت بڑی دو دستی کیمپلن بھی ہوتی ہے اور لہردار پھل کی کرس بھی جو غالباً دنیا بھر کے تمام دھاردار ہتھیاروں سے زیادہ بری شکل کا زخم ڈالتی ہے۔ یہ ملایا کا اصل ہتھیار ہے۔ اور جنرل میک آرتھر نے ان کی مشین گن چلانے کی اہلیت کو اچھی طرح آزما لیا ہے۔

مورو بہت اچھے کاشتکار۔ ماہی گیر اور ملاح ہوتے ہیں مرجان اور موتی نکالنے کی خاطر غوطہ خوری کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ پرانے زمانے میں معاشرت کے لحاظ سے ان کی چار قومیں تھیں۔ شریف "داتو" جن کی رگوں میں پیغمبر اسلام کا خون تھا سب سے اعلیٰ قوم تھی۔ اور گاؤں کے غلام سب سے ادنےٰ۔ اب امریکہ والوں کے اثر سے غلامی کا رواج بند ہو گیا ہے۔ اب صرف ایک ہی طبقہ ہے۔ "داتو دل" کی ایک کونسل ہے جو فلپائن کی حکومت کو مشورہ دیتی اور اس سے صلاح لیتی ہے۔

افغانستان کے نئے مشیر قانونی

بے ادہم منیج اد غلو جو حکومت افغانستان کے نئے قانونی مشیر مقرر کئے گئے ہیں۔ جو انقرہ سے کابل کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

جہاں پہ تو عزم ہو مستقل ہیں ہیں
زمانہ بدلتی ہی ہو جو تیرے دل میں

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۹

حکومت ترکی نے اپنے سمندر میں غیر ملکی جہازوں کے داخلہ کی ممانعت کر دی

انگورہ۔ ٹرکش گورنمنٹ کا ایک سرکاری بیان ترکی جرائد میں صفحہ اول پر جلی عنوانات کے ساتھ شائع کیا گیا ہے جسکا تعلق ترکی بحری قوت اور بحر اسود کے ساحلی خطرات سے ہے۔ اعلان میں ٹرکش گورنمنٹ کی اس پالیسی کا اعادہ کیا گیا ہے کہ ٹرکی کسی چھوٹی یا بڑی حکومت پر حملہ کرنے اور اپنی حدود میں توسیع کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن جب اسے محسوس ہوگا کہ کوئی اور حکومت ترکی حدود کو تنگ کرنا اور انہیں استعمال کرنا چاہتی ہے تو اس وقت وہ اپنی حفاظت و سیادت کی خاطر ہر ایسی جنگ کو لبیک کہیگا جسکی شرکت ناگزیر ہوگی اس کے بعد اعلان میں بحر اسود کی وسعت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ ٹرکش گورنمنٹ بحر اسود میں آبدوزوں کے ذریعہ اپنے ساحل کی نگرانی کے لئے کیوں مجبور ہوئی اور اس کا یہ اقدام کس حد تک سختی اختیار کر سکتا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ نو ماہ کے اندر ترکی کے متعدد جہازوں کو نقصان پہونچایا گیا ہے اور کئی جہاز تارپیڈو مار کر غرق کر دئے گئے ہیں اگر ترکی الجھنا چاہتا تو اس کے لئے ان جہازوں کی غرقابی خاص وجہ بن سکتی تھی لیکن اس نے متعلقہ حکومتوں سے صرف باز پرس کی اور ان سے دریافت کیا کہ اس قسم کی حرکتوں کا منشاء کیا ہے۔ لیکن جب سب نے انکار کی راہ اختیار کی اور اپنی بریت پر دلائل پیش کئے تو ترکی نے معاملہ کو آگے بڑھانا مناسب نہ سمجھا۔ اور فتنہ کو پہلی ہی منزل میں ختم کر دیا لیکن ٹرکش گورنمنٹ کسی کے انکار سے مطمئن نہیں ہو سکتی۔ اسکی نظر واقعات پر ہے اور وہ ناگوار واقعات کے خاتمہ کے لئے محتاط قدم اٹھانے کا حتمی اور آخری فیصلہ کر چکی ہے۔ ٹرکش گورنمنٹ نے وزارت جنگ۔ ارکان حرب۔ اور جنرل فوجی اسٹاف سے مشورہ کرنے کے بعد یہ طے کیا ہے کہ بحر اسود کے ترکی سواحل کی حفاظت کے لئے سمندر کے ۱۲ میل رقبہ تک آبدوزوں کے ذریعہ نگرانی قایم کی جائے اور پہلے ساحل سے لیکر رومانیہ اور بلغاریہ کے اس سمندر تک جہاں ترکی جہاز آمد و رفت کر سکتے ہیں آبدوزوں کے گشت کرنے اور مشتبہ آبدوزوں کی سراغرسانی کے لئے احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔ اعلان میں متعلقہ حکومتوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اور ٹرکی کی سلامتی کی خاطر اپنے جہازوں اور آبدوزوں کو ترکی سمندر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں۔ ورنہ ترکی آبدوزوں کو ان پر حملہ کرنے میں تامل نہ ہوگا۔ کیونکہ انہیں اس قسم کے احکام وزارت جنگ کی طرف سے دیدئے گئے ہیں۔ اعلان میں ترکی قوم کے نظم و ضبط پر اسے مبارکباد دی گئی ہے۔ کہ ترکی جہازوں کی غرقابی پر اس نے انتہائی تحمل کا ثبوت دیا۔ اور اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہوئی جو موجب انتشار و فساد ہوتی۔

دورہ سے حمید اوغلو کی واپسی

تین ماہ کا طویل سفر طے کرکے انجمن دفاع وطن کے نائب صدر حمید اوغلو واپس آگئے ہیں۔ آپ نے جرمنی۔ امریکہ۔ فرانس اور بلقان کا کامیاب دورہ کیا ہے اور بہت سی نئی معلومات کے ساتھ واپس ہوئے ہیں۔

حمید اوغلو نے اخبارات کے نمایندوں سے اپنے دورہ کے مختصر حالات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ ترکی کی موجودہ پالیسی کو ہر مقام پر بنظر تحسین دیکھا جا رہا ہے۔ اور ٹرکش گورنمنٹ کے متعلق مدبرین کی رائیں ہیں جن پر ترکی فخر کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ہر جگہ ایک سوال سے زیادہ سابقہ پڑا۔ ہر جگہ دریافت کیا گیا۔ کہ ترکی کی بحری فضائی اور فوجی طاقت کا معیار کیا ہے۔ ہر سائل کو بتایا گیا کہ ترکی منظم ہے۔ بیدار ہے اور تمام ممالک فوجی ہے۔ بعض مدبرین کو جب اصل واقعات بتائے گئے تو انھوں نے ترکی کی ترقی پر حیرت کا اظہار کیا۔

آپ نے فرمایا کہ امریکہ اور فرانس وغیرہ میں ترکی ریڈیو کی خبریں بڑے شوق سے سنی جاتی ہیں۔ دردانیال کے متعلق فرانس اور بلقان کے مدبرین کا خیال ہے کہ اگر ترکی کی سیادت سے نکالنے کی کوشش کی گئی۔ تو ایک تیسری جنگ عظیم برپا ہوگی اور بلقان کی اینٹ سے اینٹ بج جائے گی۔

آپ نے فرمایا کہ ترکی کے بین الاقوامی تعلقات پر ہر جگہ اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اگر جنگ جلد ختم ہوگئی تو دنیا یہ سن کر خوش ہوگی۔ کہ ترکی امن کے لئے قیادت کا اہم ترین فرض انجام دے گا۔

چینی اخبار کا ترکی کے متعلق نظریہ

(چنگنگ ۱۰ ستمبر) تسانگ یوجی پاؤ ترکی کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ ترکی جرمنی کے ورغلانے والی اپیلوں سے متاثر نہ ہوگا اور اس شکل سے کامیابی کے ساتھ چھٹکارا حاصل کریگا

یہ اخبار لکھتا ہے کہ ترکی نے اس جنگ میں دو سخت امتحان دئے ہیں۔ گذشتہ سال مارچ میں جب جرمنوں نے بلقان پر حملہ کیا تھا تو اس وقت ترکی کو زبردست امتحان درپیش تھا۔ لیکن ترکی اس امتحان میں قابل اطمینان طور پر جمہوریتوں کی موافقت میں پورا اترا۔

"اس وقت صورت حالات اس وقت کے مقابلہ میں دس گنی زیادہ نازک ہے اب ترکی کے لئے غیر جانبدار رہنا ناممکن ہے۔ اس کے ان دو صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ یا وہ محور کا شریک ہو جائے یا "متحدہ اقوام کا"

یہ اخبار لکھتا ہے کہ فان پاپن اور جاپانی سفیر دونوں مل کر کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ترکی کو ایک دفعہ پھر گھسیٹ کر تباہی میں مبتلا کر دیں۔ یہ اخبار اپنے تبصرہ کو جاری رکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس نازک موقع پر مسٹر وینڈل ولکی شمع ہدایت لیکر انقرہ میں پہنچے ہیں ہم لوگ ان باشندوں کی حیثیت سے جو جارحیت کے خلاف پانچ چھ برس سے جنگ کر رہے ہیں اپنے ترکی دوستوں کو ایک مشورہ دینا چاہتے ہیں۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ ترکی جس کی آتاترک نے استوار ...

چیرمین میونسپل بورڈ

مسٹر بی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کا چھ سالہ دور چیرمینی ختم ہو گیا اس پورے دور میں تقریباً مسلم مجارٹی سے چیرمین پارٹی بنی رہی اور عموماً ہندو ممبران غیر مطمئن رہے۔

چنانچہ سب سے پہلے سنہ ۱۹۳۷ء میں پہلا عدم اعتماد کا رزولیوشن آیا۔ دوسری دفعہ سنہ ۱۹۳۹ء میں آیا لیکن یہ دونوں عدم اعتماد کے ریزولیوشن ناکامیاب ہو گئے۔

لیکن اب تیسری مرتبہ سنہ ۱۹۴۲ء میں جو عدم اعتماد کا رزولیوشن آیا وہ اس لئے کامیاب ہو گیا کہ مسلم لیگ نے مسلمانوں کو عدم اعتماد کے رزولیوشن میں شرکت کے لئے حکم دیدیا تھا۔ اس لئے مسٹر بی سریواستوا نے عدم اعتماد کے رزولیوشن کے پیش ہونے سے پیشتر استعفا دیدیا اس لئے اس رزولیوشن کے پیش ہونے کی نوبت نہیں آئی اور اس طرح یہ چھ سالہ کشمکش ختم ہوگئی۔

لیکن یہ واقعات دوسرے امیدواروں کیلئے سبق آموز ہونا چاہیئے لیکن اسکی امید نہیں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چیرمینی کے لئے مندرجہ ذیل حضرات امیدوار ہیں:-

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ۔ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ۔ رائے بہادر لالہ بھگوانداس۔ مسٹر رام نراین گرگ ایم۔ ایل سی۔ مسٹر رام رتن گپتا۔ مسٹر جی ٹی سفرا (سفرا ہوزری فیکٹری) رائے بہادر لالہ رائیشور پرشاد باگلا۔

چیرمین کے انتخاب کے لئے میٹنگ کی تاریخ گورنمنٹ مقرر کرے گی اور اس جلسہ کی صدارت بھی کوئی جوڈیشل افسر کرے گا۔ غالباً اکتوبر کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں یہ میٹنگ ہوگی۔

میونسپل بورڈ

۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر لیچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوا۔ ارسلا ہارسمین اسپتال کی امداد جو بورڈ نے بند کر دی تھی وہ پھر جاری کر دی۔

یہ امداد اس لئے بند کر دی گئی تھی کہ بورڈ کے نزدیک اسپتال میں بورڈ کے ملازمان کے علاج میں غفلت اور تساہلی برتی گئی تھی لیکن بورڈ کی بعد کو غلط فہمی دور ہو گئی۔

بورڈ نے شہر کا کوڑا ہٹانے کے انتظام پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ شہر میں پانی کی سپلائی کے لئے ۵ بجے صبح سے ۹ بجے رات تک کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۴ ستمبر کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای۔ آر۔ بی چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوئی جس میں مندرجہ ذیل باتیں منظور ہوئیں:-

(۱) ایک روپیہ کے رقم کے ٹوٹل کی منظوری دیگئی۔
(۲) عمارتوں کے سامان کے فروخت پر جسکی قیمت ۱۶۷۹ روپیہ تھی منظور کی گئی۔
(۳) سات عارضی ٹرنچی دروی منظور کی گئی۔
(۴) معمولی اخراجات کے لئے ۱۲۰۷ روپیہ منظور کیا گیا۔
(۵) معمولی اور ضمنی کاموں کے ٹنڈروں کے لئے ۱۹۵۰۶ روپیہ منظور کئے گئے۔
(۶) مندرجہ ذیل لے اوٹ (نقشے) جو سب کمیٹی نے ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو پاس کئے تھے منظور کئے گئے۔
(۱) ہمیر پور روڈ۔ جوہی
(۲) جنرل لے اوٹ (عام نقشے) مغربی سیسہ مئو میں گھوسرا مئو کی آبادی کے نزدیک۔
(۳) ایف۔ ڈبلو رقبہ میں ایچ بلاک کا روائزڈ لے اوٹ کی تفصیلات۔
(۷) تجویز کیا گیا کہ پاور ہاوس کے سامنے کی زمین اور خلاصی لائن پارک کے جنوبی مغربی کونہ کی زمین الگن مل کمپنی کو ۹۹۹ سال کی لیس پر مزدوروں کے کوارٹر بنانے کے لئے دیدی جائے کوارٹر ٹرسٹ کی ہدایات کے مطابق بنائے جاویں گے۔
(۸) کانپور میونسپل بورڈ نے ٹی۔ بی سنیٹوریم کے کمپونڈ کے لئے جو اور زمین پورا نے کانپور اسکیم کے لئے طلب کی تھی اسکی منظوری دیدی گئی۔

ٹرسٹ پر اعتراض

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے ٹرسٹ کی زمین بذریعہ نیلام فروخت کرکے غیر معمولی نفع کمانے کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ طریقہ بند ہونا چاہیے کیونکہ ٹرسٹ غریب اور متوسط لوگوں کے فائدہ کے لئے قائم ہوا تھا نفع کمانے کے لئے نہیں موجودہ طریقہ سے یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ زمین نہایتی شرح پر تھوڑے نفع پر اقساط کے ذریعہ وصولی کی قیمت کے اصول پر ہونا چاہیئے تاکہ لوگوں کو زمینوں کی خریداری میں سہولت ہو۔

ہمارے خیال میں بھی اعتراض وزندار ہے اور اس پر چیرمین ٹرسٹ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سرکاری انتظامات

جلوس نکالنے کی ممانعت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے کانپور میونسپلٹی جوہی نوٹیفائیڈ ایریا اور کانپور چھاؤنی سے ۵ میل تک جلوس نکالنے۔ میٹنگ کرنے یا اکھٹا ہونے کی زیر دفعہ ۵۶ ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت ممانعت کر دی ہے

دفعہ ۱۴۴ شہر میں نافذ ہے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں پر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے ماتحت نہیں بلکہ دفعہ ۵۶ ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے گا۔

مواضعات کے باشندوں کیلئے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ دفعہ ۹۴ (الف) ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ان مواضعات کے ۱۶ سال سے ۵۰ سال تک کی عمر والے مرد جن کے علاقہ سے ریلوے ٹیلیفون۔ ٹیلیگراف۔ سڑکیں یا نہریں گذرتی ہیں یا جو ان مندرجہ بالا چیزوں سے ایک میل کے اندر رہتے ہیں اس حکم سے ۲ ماہ تک اس امر کے پابند ہوں گے کہ ان کی حفاظت کے لئے سرکاری حکام ان سے جو اطلاعات دریافت کریں وہ ان کو بتلا کر ان کی امداد کریں۔

نیز ان کو تحصیل۔ ہیڈ کوارٹروں۔ تھانوں۔ اور دوسری گورنمنٹ کی جائدادوں کی حفاظت میں مدد کرنا ضروری اور لازمی ہے۔

گیہوں کا نرخ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے گیہوں کا نرخ شہر اور دیہات کے لئے مندرجہ ذیل مقرر کیا ہے:-

گیہوں	شہر کیلئے	تھوک	فی روپیہ	۵½ سیر
"	"	خوردہ	"	۵¼ "
"	دیہات	تھوک	"	۶ سیر ۲ چھٹانک
"	"	خوردہ	"	۵ سیر ۱۲ "

مٹی کا تیل کا نرخ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مٹی کے تیل کا نرخ شہر اور دیہات کے لئے مندرجہ ذیل مقرر کیا ہے:-

مٹی کا تیل	شہر کیلئے	سفید	فی کنستر [illegible]	فی بوتل [illegible]
"	"	زرد	" [illegible]	" [illegible]
"	دیہات	سفید	" [illegible]	" [illegible]
"	"	زرد	" [illegible]	" [illegible]

آدہنارڈ ڈپرسڈ کلاس

مسٹر تلک چند کریل سکریٹری یو۔ پی۔ آدہند ڈپرسڈ کلاس ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ سے ان لوگوں کا آئندہ کانسٹی ٹیوشن میں خیال رکھنے اور ڈپرسڈ کلاس کے لوگوں سے کانگریس سے علیحدہ رہنے کی اپیل کی ہے۔

پانی اُبالنے کی ضرورت نہیں

کانپور میونسپل بورڈ کے میڈیکل افسر آف ہیلتھ اطلاع دیتے ہیں کہ کلورین آگئی ہے اس لئے اب پانی اچھا سپلائی ہو رہا ہے اور اب پانی ابالنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حفاظت کا مشورہ

مسٹر ایس سی سودھی انجنیر فرزند نی کمپنی اور مسٹر انی رودھا مسرا اسسٹنٹ انجنیر یو۔ پی گورنمنٹ کے ۱۰ اے۔ آر۔ پی انجنیر کے پاس سے ٹریننگ ...

... بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جلسے

کانپور ٹکسٹائل یونین کی طرف سے مزدوروں کے لئے جلسے مختلف محلوں میں ہوئے جن میں اپنے ملک کی حفاظت کے فرائض کی تلقین کی گئی اور جس میں فسس ازم کی برائیوں پر روشنی ڈالی گئی۔

سزائیں

مسٹر رام ناتھ ٹنڈن مالک کانپور کھدر بھنڈار کو دکان کھولنے (۱۶ ستمبر) سے انکار کرنے پر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ۱۴ آدمیوں کو سلسلہ رسل و رسائل میں مخل ہونے کے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

۱۶ ستمبر کو وکٹوریہ مل کے پاس ۶ دوکانات کے لوٹنے کے الزام میں سیتا رام اور دیگر ۱۱ اشخاص کو ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

مسٹر کمل نرائن اور دیگر ۴ آدمیوں کو ۹ ستمبر کو جلوس نکالنے کے الزام میں ۲-۳ ماہ قید سخت کی سزائیں ہوئی ہیں۔

مسٹر اوما شنکر کو ایک سال کی قید سخت کی سزا تار کاٹنے کے الزام میں ہوئی ہے۔

گرفتاریاں

رادھے شیام وید ایک کانگرسی کارکن کو ۲۲ ستمبر کو گرفتار کیا گیا ہے

موضع بلھور میں صوبے دار اور دیگر دس آدمی تار کاٹنے کی کوشش کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے۔

مسٹر نریندر بہادر کانگریس ورکر کانگرسی پمفلٹ تقسیم کرنے کے الزام میں ۲۳ ستمبر کی رات کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کئے گئے۔

رام شنکر اور دوسرے ۱۱ آدمی نہر کی روش کو پھیرنے کی کوشش کے سلسلہ میں ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کئے گئے ہیں۔

تلاشیاں

۲۲ ستمبر کو شہر میں متعدد مکانات کی پولیس نے تلاشی لیکن کوئی چیز قابل اعتراض نہیں پائی۔

چوک مسٹن روڈ ڈیبیٹ کمیٹی

چوک مسٹن روڈ ڈیبیٹ کمیٹی کے سالانہ جلسہ میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا آئندہ سال کے لئے انتخاب ہوا ہے:-

صدر: جناب شیخ محمد حمید احمد صاحب۔
نائب صدر: شیخ محمد شریف صاحب
" " مسٹر گرپرشاد صاحب مہروترا
" " بابو گورکھ ناتھ صاحب کپور
جنرل سکریٹری: پنڈت کرونا شنکر صاحب شکل
جوائنٹ " مسٹر کرپا شنکر صاحب مہروترا
" " شیخ محمد شفیق احمد صاحب
" " شیخ عزیز الحق صاحب
خزانچی: لالہ مولچند صاحب اگروال

ممبران ورکنگ کمیٹی

۱- لالہ رام چندر صاحب اگروال
۲- بابو اننت رام صاحب
۳- پنڈت ہرمادھو اوستھی
۴- چودھری محمد امین صاحب
۵- شیخ شمشاد محمد صاحب
۶- شیخ محمد حمید احمد صاحب

گذشتہ سال اس بیس کمیٹی نے مذہبی جلوس وغیرہ کے سلسلہ میں قابل تعریف کام کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی وہ ان ہی جذبات کے ساتھ خدمات انجام دیں۔

کانپور میں اوقات افطار و سحر

تاریخ	دن	وقت افطار	وقت سحر
۱۴ رمضان	سنیچر	۷ بجکر ۹ منٹ	۵ بجکر ۳۲ منٹ
۱۵ "	اتوار	۷ بجکر ۷ منٹ	۵ بجکر ۳۳ "
۱۶ "	پیر	۷ بجکر ۶ منٹ	۵ بجکر ۳۳ منٹ
۱۷ "	منگل	۷ بجکر ۵ منٹ	۵ بجکر ۳۴ منٹ
۱۸ "	بدھ	۷ بجکر ۳ منٹ	۵ بجکر ۳۴ منٹ
۱۹ "	جمعرات	۷ بجکر ۲ منٹ	۵ بجکر ۳۵ "

سبدِ گل

کیسا ستم ہے کہ موجودہ جنگ نے "چینا بیگم" کے عاشقوں کا سارا مزا کرکرا کر کے رکھدیا ہے۔ آٹے کی گرانی برداشت کی جاسکتی ہے قند اگر نہ ملے تو اسے بھی برداشت کیا جا سکتا ہے اور اگر دنیا کی تمام چیزیں نابود ہو جائیں تب بھی کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا۔ لیکن یہ کیسا ظلم ہے کہ افیون کے عاشقوں کو آجکل ان کی پیاری "چینا بیگم" کے حصول میں بڑی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ یہ بے چارے چینا بیگم کے عشق میں پڑے ہوئے تڑپتے ہیں اور چینا بیگم ہیں کہ ان کے درشن ہی نہیں ہوتے۔ پچھلے دنوں لکھنؤ کے افیونیوں نے ایک جلسہ کرنے کے بعد ریزولیوشن تیار کیا تھا جس کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ "چینا بیگم" کے وصل کے لئے ان کے واسطے سہولتیں بہم پہنچائے مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ جلسہ کرنے والے ابھی تک پینک میں پڑے ہوئے ہیں کیونکہ نہ تو ریزولیوشن اخبارات میں چھپا اور نہ گورنمنٹ ہی کو بھیجا گیا اور غالباً ان کی پینک اس وقت ختم ہو گی جب جنگ ختم ہو جائے گی۔

لکھنؤ کے بعد اب لاہور کے افیونیوں نے بھی کروٹ لی چنانچہ ان افیونیوں نے اخبارات میں اپنا بیان شائع کراتے ہوئے لکھا ہے کہ "افیون کا کنٹرول نرخ ایک روپیہ چار آنہ تولہ ہے۔ لیکن فروخت کرنے والے دو روپے تولہ وصول کرتے ہیں۔ اگرچہ ہماری راحتِ جان چینا بیگم بڑی سے بڑی قیمت پر بھی ارزاں ہے لیکن جنگ سے پیدا شدہ گرانی کے باعث ہم غریب عاشقان چینا بیگم ٹھیکیداروں سے نرخ بالا کی ادائیگی ہنوز نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وقت پر مناسب مقدار میں نہ ملنے کی وجہ سے نہ صرف ہماری اُمنگوں اور ترنگوں پر بُرا اثر پڑتا ہے بلکہ ناجائز نفع بازی سے ٹھیکداروں کا ایمان بھی خراب ہو رہا ہے اور عاقبت بھی بگڑ رہی ہے"۔

یہ ہے وہ دلچسپ اعلان جو لاہور کے افیونیوں کی جانب سے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ لکھنؤ کے افیونیوں سے لاہور کے افیونی ہی اچھے رہے کہ لکھنؤ والے تو ابھی تک پینک ہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ مگر لاہور والوں نے اخبارات میں ایک بیان بھی در گھسیٹا۔ معلوم ہوتا ہے کہ لاہور والے لکھنؤ والوں کے مقابلہ ذرا ہلکا نشہ کرتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ بھی پکے افیونی ہوتے تو یہ بیان اس وقت اخباروں میں شائع ہوتا جب جنگ ختم ہو چکی ہوتی۔

موجودہ جنگ کی کرشمہ سازی دیکھئے کہ اب تو عورتوں کے پیٹ سے بچوں کی بجائے توپیں اور ہوائی جہاز پیدا ہوئے ہیں چنانچہ قاہرہ کی نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ قاہرہ کے قریب ایک جزیرہ پر جب بمباری شروع ہوئی تو ایک پناہ گاہ میں کسی مصری عورت کے عین بمباری کے دوران میں دو جڑواں بچے پیدا ہو گئے عورت تھی بڑی سن چلی اس نے اس بمباری کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے لڑکے کا نام تو "مدفع" یعنی توپ رکھدیا اور لڑکی کا نام طیارہ کی خدا سے دعا ہے کہ مسٹر توپ اور مس طیارہ کی عمر دراز کرے اور یہ دونوں دشمن پر بجلی بن کر گریں۔

جنگ کی مناسبت سے نام رکھنے کا رواج اگر دنیا میں پھیلا تو آئندہ سے بچوں کے نام اس طرح رکھے جائیں گے بس تارپیڈو۔ مسٹر ایر کرنٹ گن۔ مسٹر ٹینک۔ مس گرنیڈ بہر حال یہ جدت قابل داد ہے کہ اب انسان بھی آلات حرب میں منتقل ہونے لگے ہیں اور عورتوں کے پیٹ سے بھی ہوائی جہاز اور بموں کی پیدائش شروع ہو گئی ہے۔

٭ جس میں عورتیں پوری طرح حصہ نہ لے رہی ہوں ٭

ادبِ لطیف

خداوندا تیرے گھر پر فرعون کا قبضہ ہے

از شاعر بنگال قاضی نذر الاسلام صاحب

پجاری دروازہ کھول! بھوک کا دیوتا دیر سے کھڑا ہے اُٹھ کہ پوجا کا وقت ہو گیا۔

عالم خواب میں یہ ندا سنکر پجاری چونک کر اُٹھ بیٹھا اور عبادت گاہ کا دروازہ کھول دیا۔ سوچا کہ دیوتا کا کرم ہو تو سب لدر دور ہو جائیں۔

مسافر کے کپڑے تار تار تھے اور وہ بید مجنوں کی طرح لاغر تھا، بھوک سے کانپتی ہوئی آواز میں بولا "بابا سات دن کا بھوکا ہوں"

مگر دروازہ بند ہو گیا اور ہراساں بھکاری اندھیری رات میں جاڑے میں کانپتا ہوا وہیں گر پڑا۔ بھوک کی آگ میں وہ جلا جاتا تھا۔ اس نے چیخ کر کہا

دیوتا یہ تیرا نہیں پجاری کا مندر ہے!

کل مسجد میں کہیں سے کھانا آیا تھا پلاؤ قورمہ کی رکابیاں ملا للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہا۔ اسی وقت ایک مسافر آیا جس کا جسم تکان سے چورچور ہو رہا تھا۔

بولا بابا کئی روز سے فاقہ کر رہا ہوں۔

ملا نے دیدے نکال کر کہا

مردود یہ تیرے گناہوں کی سزا ہے کبھی نماز بھی پڑھتا ہے۔

بھکاری نے کہا

جی نہیں،

ملا نے چیخ کر کہا

ملعون نکل جا خدا کے گھر سے

یہ کہہ کر مسجد میں اس نے قفل لگا دیا۔

فقیر نے آہ بھر کر کہا

خداوندا تیرے گھر پر فرعون کا قبضہ ہے ٭

مگر کیا اس (۴۴) ہم نے اپنی ساری توجہ جنگ کرنے ہی میں لگا دی ہے؟ نہیں۔ چین جانتا تھا کہ اس کی عظمت کی وجہ کیا ہے۔ اس کو معلوم تھا کہ اس کی قدرت مدافعت کا راز اور قوت و طاقت کا گر کیا ہے۔ اس لئے ہم نے یہ دونوں کام برابر کے ضروری سمجھے کہ تعمیر جدید بھی جاری رہے اور آزادی کے لئے جنگ بھی۔

اس موقع پر چین کی عورتوں نے بڑے عظیم الشان کارنامے انجام دئے۔ انھوں نے دکھا دیا کہ جدید چین کی عورتیں کیسی ہیں۔ مرد تو ظالم حملہ آور سے جنگ کرنے کے گئے اور یہ چین کی تعمیر جدید میں منہمک ہو گئیں۔ جنگ سے چین کی صنعت میں بڑا خلل پڑا تھا۔ عورتوں نے امداد باہمی کی انجمنوں میں شرکت کی اور جو کام کرتے تھے وہ سب کرنے لگیں۔ لاکھوں عورتیں ان صوبوں سے بھاگ آئی تھیں جن پر جاپان نے قبضہ کر لیا تھا۔ ان بیکس پناہ گزین عورتوں کے لئے دھندا پیدا کرنا ضروری تھا۔ امداد باہمی کی صنعتی انجمنوں نے انھیں نئے کام سکھائے اور روزگار سے لگا دیا۔ لاکھوں بچے جنھیں جنگ نے یتیم کر دیا تھا خبر گیری کے محتاج تھے۔ یہ کام بھی عورتوں نے اپنے ذمہ لیا۔ ان کی پرورش و پرداخت اور تعلیم و تربیت کسی بات میں کمی نہیں کی گئی۔ زخمی سپاہیوں کی مرہم پٹی و خبر ضروری تھی ہی نگران کو بڑھانا اور ان کی جہالت دور کرنا بھی ضروری تھا۔ چین کی عورتیں نے یہ فرض بھی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ جنگی پروپیگنڈے کا کام بھی عورتیں کر رہی ہیں۔ چین کے ایک ایک گوشہ میں جا کر لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ چین یہ جنگ کیوں لڑ رہا ہے۔ سب تو سب وہاں کی عورتیں مردوں کے دوش بدوش جنگ بھی کر رہی ہیں۔ چنانچہ چین کی باقاعدہ فوج میں پانچ ہزار کے قریب عورتیں ان کے دستے بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ چھاپہ مار جنگ میں بھی عورتیں بڑا اہم کام کر رہی ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہا جا سکتا ہے کہ چین میں چھاپہ مار جنگ کرنے کے لئے پہلا دستہ ایک عورت ہی نے مرتب کیا تھا۔ غرض کہ قومی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ٭

عالمِ نسواں

چین کی بہادر عورتیں

مس جین جے۔ یک نے مندرجہ بالا موضوع پر حال میں آل انڈیا ریڈیو ڈھاکہ سے ایک تقریر نشر کی تھی جسکا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"قربانیوں کے بغیر کامیابی نہیں ہوتی" یہ جملہ ایک گمنام چینی عورت نے اسباب کے جواب میں کہا تھا کہ چینی عورتیں بڑی مصیبت اُٹھا رہی ہیں۔ آج یہ جملہ ہر محب وطن چینی کی زبان پر ہے۔ قربانیاں صرف اسی لئے نہیں کی جاتیں کہ خود ہم کو ان کا فائدہ پہونچے۔ تکلیفیں صرف اسی لئے نہیں اُٹھائی جاتیں کہ خود ہم کو آرام ملے۔ نوع انسانی نسل بہ نسل سے مختلف قسم کی روحانی اور مشقتیں اور تکلیفیں اس لئے برداشت کر رہی ہے اس کی آنے والی پود ان سے فائدہ اُٹھائے۔ موجودہ تمدن کا دماغی اور جسمانی آرام۔ علم اور راحت ہمارے آباد اجداد کی دماغ سوزی۔ ان تھک مشقت اور طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرنے کا نتیجہ ہے۔

چین کی ایک دوسری خاتون جو موجودہ دنیا کی سب سے بڑی خاتون ہیں کہتی ہیں "ہر عظیم الشان مقصد حاصل کرنے کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے پر آمادہ ہوں۔ چین میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ مصائب نے ہم کو متحد کر دیا ہے۔ چین کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ ہم اپنی زرخیز زمین میں جو شہری اور فوجی دونوں طرح جانباز مجاہدان وطن کے خون سے سیراب ہے اور ہو رہی ہے مستقبل کے لئے تخم ریزی کر رہے ہیں۔ ایک چینی ضرب المثل ہے "بوتے وقت خیال رکھو کاٹتے وقت فکر کی ضرورت نہیں"۔ ہم اس وقت جو کچھ بو رہے ہیں ممکن ہے کہ ہماری موجودہ نسل اس سے پوری طرح ممتمتع نہ ہو سکے مگر ہماری آنے والی نسلیں اس سے زیادہ اور پورا پورا فائدہ اُٹھائیں گی"

مادام چیانگ کائی شیک کے یہ الفاظ خالی خولی الفاظ ہی نہیں ہیں۔ انھوں نے خود اس پر لفظاً و معناً عمل کیا ہے چنانچہ پہلے وہ ایک ایسے عہدہ پر تھیں جس کو نائب معتمد ہوائیہ کہا جا سکتا ہے۔ ان سے پہلے کسی ملک میں کوئی عورت ایسے عہدہ پر مامور نہیں ہوئی تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے اس حیثیت سے بڑے نمایاں کام انجام دئیے۔ آجکل وہ جنگ کے امدادی کاموں کی افسر اعلیٰ اور امداد اطفال کی ناظم اعلیٰ ہیں اور وہ تمام امدادی کام ان سے متعلق ہیں جن کا تعلق زخمی سپاہیوں کے خاندانوں کی امداد سے ہے۔ ان تمام کاموں کے علاوہ وہ "نئی زندگی" کی تحریک کو سرگرمی سے چلا رہی ہیں۔ اس تحریک میں قدیم و جدید چین کی تمام خوبیاں سموئی ہوئی ہیں اور ان سے زیادہ اس تحریک کو چلانے کو غالباً کوئی اہل بھی نہیں ہے۔

چینی جاپانی جنگ سے پہلے چین میں بڑی بڑی جدید قوتیں زور پکڑ رہی تھیں۔ چین ایک قوم بن رہا تھا۔ جدید تعلیم پھیل رہی تھی۔ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر چین کی عورتیں صدیوں پرانی تنگ جنایئوں کی قید سے نجات پا رہی تھیں۔ انقلاب ہو رہا تھا اور ایک جدید چین وجود میں آ رہا تھا۔ اس کی عورتیں مستحسن آزادی کی ایسی فضا میں آ رہی تھیں جس سے وہ پہلے بالکل ہی ناواقف تھیں۔

اس وقت جاپان نے وار کیا۔ جاپان اس جدید چین کو ابھرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ جاپان مشرق بعید میں کسی دوسری بڑی طاقت کا عروج نہیں برداشت کر سکتا تھا۔

چین کو لڑتے حملہ آور کا مقابلہ کرتے جنگ کی مشقتیں برداشت کرتے اور طرح طرح کے وحشیانہ مظالم جھیلتے پانچ سال ہو چکے ہیں۔ مگر کیا اس (۴۴)

بچوں کی دنیا

حبیبِ خُدا (صلعم)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہمیشہ سچ بولتے۔ جھوٹ کے تو کبھی پاس نہ پھٹکتے۔ بچپن سے صادق (یعنی سچے) اور امین جو لوگوں کی امانت کو حفاظت سے رکھنے والے مشہور تھے۔ ایک بار کسی تاجر سے کچھ بات چیت ہو رہی تھی کہ اُس تاجر کو ایک اور بات کا دھیان آیا، بولا آپ یہیں ٹھہریں، میں آتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ تو چلا گیا، اپنے کام میں ایسا لگا کہ اپنی اس بات کی سدھ نہ رہی کوئی تیسرے دن یاد آئی۔ یہاں جو آیا تو کیا دیکھتا ہے حبیب خدا اُسی جگہ اُس کی راہ تک رہے ہیں حبیب خدا نے بس اتنا فرمایا کہ تم نے مجھے تکلیف دی۔

حبیبِ خدا خدا کے نائب تھے، وہ تو سب کے لئے ماں باپ کی طرح تھے، اُن کے آگے امیر غریب سب ایک تھے۔ معمولی معمولی لوگوں کے بھی کام کرنے کو تیار رہتے۔ مدینے کی لونڈیاں آتیں اور کہتیں:۔ حبیب خدا میرا یہ کام کر دیجئے۔ حبیبؐ خدا اُسی دم اُٹھ کھڑے ہوتے اور ان کا کام کر دیتے۔

ایک بوڑھا غلام اپنے آقا کا باغ سینچ رہا تھا کنوئیں سے پانی نکالنے میں غریب کے ہاتھ کانپ کانپ جاتے تھے، آپنے دیکھا تو اس سے ڈول لے کر پانی بھرنا شروع کر دیا جب کام ختم ہو گیا تو اُس سے فرمایا:۔ دیکھو! پھر کبھی جو تم کو مدد کی ضرورت ہو تو مجھے خبر کرنا۔

ایک اور غلام بیماری کی حالت میں اپنے آقا کے ڈر سے آٹا پیس رہا تھا، مگر تکلیف سے غریب رو رو دیتا تھا حبیب خدا نے دیکھا تو اُسے چکی پر سے ہٹا خود بیٹھ گئے فرمایا:۔ پھر کبھی جو ضرورت پڑے تو مجھے بلا لینا۔

حبیب خدا بڑے سخی داتا تھے، ایسا کبھی نہ ہوا کہ آپ سے کبھی نے کچھ مانگا ہو اور آپ نے ہوتے ہوئے انکار کیا ہو۔ ایک بار آپ کی بکریوں کا ریوڑ دور تک پھیلا ہوا تھا کہ ایک آدمی مانگ بیٹھا۔ حبیب خدا نے پورا ریوڑا اسے دے دیا۔ ہاں حبیب کو دکھ ہوتا اگر کوئی بہت ہی تنگ آئے بغیر سوال کرتا فرماتے:۔ اس سے تو یہ کہیں اچھا ہے کہ آدمی جنگل سے لکڑیوں کا گٹھا پیٹھ پر لاد لائے اور بازار میں بیچ کر اپنی آبرو کو بچائے۔ ایک بار ایک صاحب نے اپنی مصیبت بیان کی اور کچھ مانگا۔ آپ نے پوچھا:۔ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں؟ انھوں نے بتایا:۔ بس ایک بچھونا ہے اور ایک پانی پینے کا پیالہ۔ حبیب خدا نے یہ دونوں چیزیں منگوا، دو درہم میں بیچ ڈالیں فرمایا ایک درہم کا کھانا خرید کر بھیجدو ایک درہم کی رسی خرید لو اور جنگل سے لکڑیاں اکٹھا کر کے لاد لاد اور بازار میں بیچو۔ کوئی دسویں پندرھویں دن پھر آئے تو اب اُن کے پاس دس درہم اور سے جمع تھے آپنے فرمایا:۔ یہ اچھا ہے یا قیامت میں گدائی کا ٹیکا لگا کر جاتے

حبیب خدا مہمانوں کی بڑی آؤ بھگت اور ان کی خاطر تواضع خوب کرتے تھے۔ کبھی کبھی گنوار اور بدتمیز مہمانوں سے بھی سابقہ پڑا آپ نے ان کی بدتمیزیوں کو سہا مگر اُن کی خاطر میں کمی نہ کی

حبیب خدا سنگی ساتھیوں میں کسی سے بڑھ چڑھ کے رہنا پسند نہ فرماتے تھے۔ ایک سفر میں تھے میں تھے کھانے پکانے کی ٹھہری، سب نے ایک ایک کام بانٹ لیا۔ جنگل سے ایندھن لانے کا کام حضور نے کیا۔ سب نے کہا:۔ حبیب خدا آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں سب کام ہم کر لیں گے۔ آپ نے فرمایا:۔ مگر مجھے یہ نہیں بھاتا کہ میں تم سے علیحدہ رہوں خدا اس کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ساتھیوں میں اپنے کو بڑا گنتا ہو ٭

(باقی آئندہ)

پردۂ فلم

چند بہترین تصویریں

بھگت سورداس (رنجیت مووی ٹون)
اداکار مس خورشید - سہگل

دُکھ سُکھ (رنجیت مووی ٹون)
اداکار مس ستارہ - مس سنیتی - مسٹر راما شُکل -

اُلجھن (آچاریہ آرٹ پروڈکشن)
اداکار مظہر خاں - مسز ہارا اختر -

نشانی (شوری پکچرز)
اداکار راگنی - مجنوں - روپ لیکھا - کنور

مَامتا (ڈائرکٹر حافظ جی)
اداکار پدما دیوی - پشپا رانی - کلاوتی -

تمنّا (لکشمی پروڈکشنز)
اداکار لیلا ڈیسائی - جے راج - کے - سی - ڈے - جگدیش

زیور (موہن پکچرز)
اداکار اندورانی - دیناکماری - راجکماری - جینت
ای بلموریہ

وچن (نیشنل اسٹوڈیو)
اداکار درگا کھوٹے - حسن بانو - مایا - سنگھا پرشاد

ستی انسویا (مسن رائز پکچرز)
اداکار: درگا کھوٹے - شانتا آپٹے - وشنو پنت پگنس -
سوبھا - سا مرتھ -

وسنت سینا (اترے پکچرز)
اداکار: ون مالا - جاگیردار - نویں یاگنک -
شاہو مودک - مایا دیوی - سنالینی -

میرا وطن (زردسی کے شاہ نامہ کا ایک باب)
اداکار: انعام دار - عائشہ بانو - آزوری چنچل کماری

دنیا ایک تماشہ (سوبھاگیہ پکچرز)
اداکار سردار اختر - ارملا - گوپ

جوانی (نیشنل اسٹوڈیو)
اداکار: سریندر - حُسن بانو

غریب (نیشنل اسٹوڈیو)
اداکار: سریندر - مس روز مس دیناکماری

اپنا پرایا (نیشنل اسٹوڈیو)
اداکار: مس ہنساوادکر - ساہو مودک - سنگھا پرشاد
داسکر - انصاری -

نِردوش (نیشنل اسٹوڈیو)
اداکار: نلنی جیونت - ستیش - سنگھا پرشاد - قائم علی
گلزار

پیسہ (جیون پکچرز)
اداکار: کانتا کماری - مادھو کالے - اندادادکر
شکنتلا -

مَالن (مسن رائز پکچرز)
اداکار: شانتا ہبلکر - جگدیش سیٹھی - رتن بائی -
مرزا مشرف -

دُوہائی (مسن رائز پکچرز)
اداکار: شانتا آپٹے - کُما - بے بی نورجہاں -
مس زرینہ - مرزا مشرف -

کوئی شے بھی ایسی مضرت رساں نہیں جیسا کہ وقت کو ضائع کرنا (لقمان)

تمام دھرموں کے مطابق ایشور کی پوجا کرنے کا سب سے بہتر اور حقیقی طریقہ یہی ہے کہ اس کے غریب بندوں کی سیوا کی جائے۔ (گاندھی جی)

وہ کام کرو جن سے تمہیں رغبت نہیں ہے۔ اُن چیزوں پر عمل کرو جن سے تم گھبراتے ہو، کامیابی کا انحصار تو زیادہ تر ان چیزوں کے کرنے پر ہے جو تم کو ناپسند ہیں۔ بہ نسبت ان کاموں کے جن سے تمہیں رغبت ہے (ریمزے میکڈانلڈ)

ابتدائی حکومت شاہی حکومت تھی، یہ حکومت حصول حیات کے لئے نہیں تھی اس کا تسلسل ترقی حیات کے لئے تھا۔ (ارسطو)

دوسرے کے کندھے پر بوجھ ہلکا معلوم ہوتا ہے۔

پہلا دوست:- کیا درحقیقت تمہاری بیوی بہت کفایت شعار ہے؟

دوسرا دوست:- ہاں اس چیز میں جس کی مجھے ضرورت ہو۔

تعلیم یافتہ باپ:- میں اپنے بیٹے کو تعلیم کے لئے یورپ کس طرح بھیج سکتا ہوں۔

دوسرا شخص:- "جہاز کے ذریعہ"

ماسٹر:- اگر تمہارے باپ کے پاس پانچ گائیں ہوں اور ہر گائے دو سیر دودھ روزانہ دے تو بتاؤ تمہارا باپ .... کے سیر دودھ فروخت کرے گا؟

شاگرد:- بیس سیر

ماسٹر:- معلوم ہوتا ہے تم ارتھمیٹک سے بالکل ناواقف ہو۔

شاگرد:- اور ماسٹر صاحب آپ دودھ بیچنے کے طریقے سے ناواقف۔

دو سو برہنہ لڑکیوں نے ایکساتھ رقص کیا

پیرس ڈائری" کے نام سے پچھلے دنوں ایک سیاح نے پیرس کے پوست کندہ حالات شائع کرتے ہوئے پیرس کی اندرونی زندگی کے نہایت ہی دلچسپ واقعات سے باہر کے لوگوں کو روشناس کیا تھا۔ اس سیاح کا بیان ہے کہ اس نے پیرس کے رقص خانہ میں دو سو کے قریب برہنہ لڑکیوں کو ایک ساتھ رقص کرتے ہوئے دیکھا ہے سیاح مذکور کا خیال ہے کہ شاید ہی دنیا کے کسی حصہ میں اس قدر برہنہ رقص خانے ہوں جتنے کہ پیرس اور فرانس کے دوسرے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ سیاح مذکور کو یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ فرانس کے صرف شہروں ہی میں برہنہ رقص کی لعنت نہیں ہے بلکہ دیہات تک میں یہ وبا پھیل چکی ہے۔

اسیطرح پچھلے دنوں ایک دوسرے سیاح نے پیرس کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ پیرس دنیا کا سب سے بڑا عشرت خانہ ہے یہاں ۱۲ سال سے لیکر ۷۰ برس تک کی بڑھیا بھی نفس پرستی کا شکار ہوجاتی ہے۔ اخلاقی سوزی کی انتہا رہے۔

دو شکستہ دلوں کی دردناک کہانی

از مہر پروین صاحبہ

یہ دو شکستہ دل انسانوں کی ایک ایسی دردناک کہانی ہے جس کو ایک خاص رنگ میں مہر پروین صاحبہ نے پیش کیا ہے۔ کہانی نہایت دلکش طریقہ پر زندگی کے اوراق کو اُلٹی چلی جاتی ہے۔ اور آخر میں جاکر ایک نہایت ہی المناک حادثہ پر ختم ہوتی ہے۔

رمن کو بستر پر لیٹنے کے بعد کروٹیں لیتے لیتے کئی گھنٹے ہوگئے تھے۔ مگر اسکی آنکھوں میں اب بھی نیند کا نام تھا رہ رہ کر اس کے دل میں سوال پیدا ہوتا تھا ــــ کیا یہ وہی تھی؟

عورتوں کی بھیڑ میں رمن نے دور ہی سے اس عورت کی جھلک دیکھی تھی۔ جہاں رمن کھڑا تھا وہاں سے رمن کو اس کے چہرے کا صرف ایک رُخ دکھائی دیا تھا۔ مگر اس وقت سے رمن کا دل بار بار کہ رہا تھا کہ یہ عورت پربھا ہی تھی۔

کبھی رمن یہ یقین کرنے لگتا کہ یہ عورت پربھا ہی تھی اور کبھی عقل کی مدد لیکر دل کو یہ سمجھاتا کہ پربھا یہاں کہاں اس کی شادی ہوچکی ہوگی۔ کسی مالدار اور اونچے گھرانے کی بہورانی بنی ہوئی وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کررہی ہوگی۔

جب رمن دل کے بہکائے میں آکر اس عورت کو پربھا سمجھتا تو یہ آرزو اس کے سینے میں ایک تڑپ کے ساتھ مچلنے لگتی کہ وہ گھوم پھر کر پتہ لگائے کہ آیا وہ عورت پربھا ہی ہے یا کوئی اور ہے۔ مگر مشکل یہ تھی کہ رمن صرف ایک دن رات کے لئے ضروری سرکاری خدمت پر اس اجنبی شہر میں آیا تھا۔ وہ سرکاری خرچ پر ہوٹل میں ٹھیرا ہوا تھا۔ اور کل صبح ہی اُسے اس شہر سے رخصت ہوجانا تھا۔

پربھا کا خیال آتے ہی رمن کی آنکھوں کے آگے ان بیتے ہوئے دنوں کی تصویریں پھرنے لگیں جب رمن کے والد اور پربھا کے باپ منوہر بابو میں گہری دوستی تھی۔ اسی لئے رمن کا پربھا کے ہاں بے تکلف آنا جانا تھا۔ پربھا موسیقی میں طاق ہوچکی تھی۔ اسے پیانو کے سیکھنے کی بڑی خوشی تھی۔ رمن پیانو خوب بجاتا تھا منوہر بابو نے اس سے کہا "پربھا کو بھی پیانو بجانا سکھا دو"۔ رمن روزانہ پربھا کو وقت دینے لگا جب رمن کی محنت اور کوشش سے پربھا کو تھوڑا تھوڑا پیانو بجانا آگیا تو کبھی وہ پیانو پر رمن کو اپنا گانا سناتی اور کبھی رمن خود پیانو بجانا شروع کردیتا اور پربھا آپ ہی آپ اپنی تانوں سے رمن کو متوالا بنانے لگتی۔

ان دنوں کا تصور کرکے اجنبی شہر کے ایک ہوٹل کے کمرہ میں بستر پر پڑے پڑے رمن کے آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس روز کا منظر رمن کی آنکھوں تلے پھرنے لگا۔ جب پربھا نے ایک رسیلا گیت ختم کرکے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا "کاش ہم دونوں زندگی بھر اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ گاتے بجاتے دن بتاتے رہتے"۔

رمن کے دل میں بھی مہینوں سے یہی تمنا لہرے لے رہی تھی۔ مگر وہ جانتا تھا کہ یہ تمنا بر نہ آئے گی۔ اس لئے جواب میں کہا "یہ ممکن نہیں پربھا"۔

"ممکن تو سب کچھ ہے۔ اگر کرنے والوں میں ہمت ہو تو دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں"۔ پربھا نے ایک آہ بھر کر کہا۔

رمن پربھا کو سمجھاتے ہوئے بولا "سماج کی زبردست دیوار ہمارے تمہارے درمیان حائل ہے"

"ایسے سماج کو ٹھوکر لگانی چاہیئے"۔ پربھا نے کہا "جو انسانوں کو آپس میں محبت کرنے سے روکے"

"سماج کو ٹھوکر لگانے سے زندگی پر ایک خوفناک کالا دھبہ لگ جاتا ہے"۔ رمن بولا۔

محبت کی روشن زندگی کی آب و تاب میں یہ کالا دھبہ ماند پڑ سکتا ہے"۔ پربھا نے نیچی نظر کئے ہوئے جواب دیا۔

"مگر" رمن نے پُر حسرت نظروں سے اس کے چہرے پر گرتی ہوئی بالوں کی لٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "سماج کی مخالفت کرکے زندگی سیاہ ہوئے بغیر نہیں رہتی"۔

یہ خیال صحیح نہیں ہوسکتا"۔ پربھا نے نیچی نظروں کے ساتھ اپنی خوبصورت گردن کو ہلکی سی جنبش دیتے ہوئے جواب دیا "محبت کرنے کا حق محبت کرنے والوں کے دلوں کی ملکیت ہے نہ کہ سماج کی"

"یہ بالکل ٹھیک ہے"! رمن بولا "مگر پربھا دنیا ہماری تمہاری محبت کو برداشت نہ کرسکیگی۔ میں غریب ہوں۔ تم امیر کی بیٹی ہو"

یہ سن کر خاموش ہوتے ہوئے پربھا کے بھولے بھالے چاند سے مکھڑے پر جو اُداسی چھاگئی تھی۔ اُس اُداسی کے تصور سے اس وقت سالہا سال بعد بھی رمن کے دل میں میٹھا میٹھا درد ہونے لگا۔

رات تیزی سے آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ تاریک اور سنسان فضا ہوٹل کے کمرے کی کھڑکیوں میں سے دور تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

رمن بیتے ہوئے دنوں کی یاد سے تلملا اٹھا اس کے لئے بستر پر لیٹا رہنا دوبھر ہوگیا۔ وہ تڑپ کر بستر سے اُٹھا اور کھڑکی کے آگے کھڑا ہوکر باہر کی سناٹے میں لیٹی ہوئی تاریک فضا کو دیکھنے لگا۔ اس اندھیری فضا میں دیکھتے ہوئے رمن کو ایسا محسوس ہوا گویا تمام فضا پر پربھا کا چہرہ چھایا ہوا ہے اور اس چہرے کی اُداس کیفیت رمن کے دل کو مروڑ ڈالتی ہے۔

رمن کا دل بھر آیا اور وہ زار و قطار رونے لگا۔

جب اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھاریں گر رہی تھیں تو اسے ایسا محسوس ہوا گویا ان دھاروں کی چادر میں سے وہ اس روز کا منظر دیکھ رہا ہے جب وہ پربھا سے آخری بار ملا تھا۔

جسوقت رمن پربھا کے مکان کے دروازے میں داخل ہوا تو ڈائننگ روم میں پربھا پیانو پر گارہی تھی۔

"تری چشم مست نے ساقیا مجھے کیا سے کیا بنا دیا"۔

اسکی آواز میں ایک خاص کیفیت تھی ایک خاص گداز تھا۔ رمن کے قدم رک گئے اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

پربھا نے اس مصرع کو دُہرایا

"تری چشم مست نے ساقیا مجھے کیا سے کیا بنا دیا"۔

پھر اس نے اپنی رسیلی آواز کو اتارتے ہوئے گایا۔

"مجھے کچھ نہ اپنی خبر رہی، کوئی جام ایسا پلا دیا"

پربھا کی رسیلی آواز میں یہ نشہ خیز مصرع ادا کرتے وقت ایسی میٹھی لہک پیدا ہوگیا جس میں آرزوئیں اور تمنائیں ہنس رہی تھیں پربھا کی اس دلی کیفیت کا اندازہ کرکے رمن کو ایسا محسوس ہوا گویا اسکا اپنا دل دل بیٹھا جارہا ہے کیونکہ اُدھر تو پربھا کے دل میں کوئی رسیلی آرزو ہنس رہی تھی اس موقع پر کہ اسکی تکمیل کا سامان ہوگا۔ ادھر رمن پربھا کو یہ رنجدہ خبر سنانے آیا تھا کہ اسکے باپ کی بدلی ایک دوسرے شہر میں ہوگئی ہے اور چونکہ اسکی کالج کی تعلیم باپ کے سہارے کے بغیر نہیں چل سکتی اس لیئے وہ بھی باپ کے ساتھ یہ شہر چھوڑ رہا ہے۔

رمن کے کمرے میں داخل ہوتے ہی پربھا نے گانا بند کردیا اور مسکراتی ہوئی اس کے استقبال کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ پوچھنے لگی "کیئے امتحان ختم ہوگئے؟ آپ کئی دن بعد آئے ہیں آج؟ کیا بات تھی؟"

"رمن نے جلد سے جلد اس ناخوشگوار خبر کو ظاہر کردینا مناسب سمجھا جو اس کے دل کو گود رہی تھی۔ کیونکہ اندیشہ یہ تھا کہ اگر اس نے زیادہ دیر اس خبر کو اپنے دل میں دبا کے رکھا تو پربھا کے سامنے بھی وہ اسیطرح رو پڑے گا جس طرح کئی دن سے وہ تنہائی میں روتا رہا تھا۔ اس نے امتحان کے بارے میں چند اُلٹے سیدھے فقرے کہنے کے بعد کہا "پربھا میں تمہیں ایک تکلیف دہ خبر سُنانے آیا ہوں"۔

پربھا کے چہرے پر یہ سن کر تعجب کی بے چینی نمودار ہوئی۔

رمن نے کہا "زمانے کا فیصلہ یہ ہے کہ اب ہم، تم ایک دوسرے کی صورت بھی نہ دیکھیں"۔

"کیا! پربھا کے منہ سے حیرت اور سراسیمگی کے عالم میں نکلا۔

رمن نے کہا "والد صاحب کی یہاں سے بدلی ہوگئی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہمیں یہ شہر چھوڑ دینا ہے"۔

پربھا اس طرح سکتہ میں آکر اس کا منہ تکتی رہ گئی۔ گویا کسی نے اسکی قوت گویائی چھین لی ہے۔

آخر چند لمحے بعد اس نے ہوش میں آکر پوچھا "پھر کب ملنا ہوگا؟"

"کچھ نہیں کہہ سکتا" رمن نے جواب دیا۔

یہ سنکر پربھا کی کیا حالت ہوئی تھی وہ منظر اب سے پہلے بارہا رمن کی آنکھوں میں دیر و اپنا دلدوز رقص دکھا چکا تھا۔ اس وقت ایک بار پھر پربھا کی ڈب ڈبائی آنکھوں اور اس کی مغموم کیفیت نے رمن کو تڑپا دیا۔

اس منظر کے ساتھ ہی رمن کو وہ اندوہناک وقت بھی یاد آگیا جب وہ اسٹیشن جاتے وقت پربھا سے رخصت ہوا تھا۔ گھر والوں کے خیال سے پربھا بالکل خاموش اور پُر سکون تھی۔ مگر اس کے دل کی کیا حالت تھی یہ رمن کو خوب اچھی طرح معلوم تھا۔

گذشتہ زندگی کے ان واقعات کو یاد کرکے رمن کا جی بیکل ہوگیا۔ پربھا کو دیکھے ہوئے سات آٹھ برس بیت چلے تھے مگر اسکی من موہنی بھولی بھالی صورت یاد آتے ہی رمن کی آنکھوں تلے اس طرح پھرنے لگتی تھی گویا وہ کل ہی پربھا سے چھوٹا ہے۔

رات کافی جاچکی تھی۔ تاریکی گہرے سناٹے کی وجہ سے مکمل سکوت میں ڈوب چکی تھی۔ اس سنسان اور تاریک رات میں پربھا کا مکھڑا رمن کی آنکھوں کے آگے تیرتا پھر رہا تھا۔ رمن نے اس خیالی مکھڑے سے سوال کیا "کیا آج تم ہی نظر آئی تھیں؟"

وہ سب واقعات ایک ایک کرکے تفصیل کے ساتھ رمن کو یاد آگئے جن کے نتیجے کے طور پر آج اسے وہ حسین چہرہ نظر آیا تھا جس پر اسے رہ رہ کر یہ خیال ہوتا تھا کہ یہ پربھا تھی۔

رات کو چاند کو گرہن لگنے والا تھا لوگ دریا پر اشنان کرنے جارہے تھے۔ رمن کو دریا میں نہانے اور تیرنے کا بڑا چسکا تھا۔ دن میں وہ اس ضروری کام سے فارغ ہوچکا تھا جسے انجام دینے کے لئے اسے یہاں بھیجا گیا تھا۔ اب صبح تک کا وقت اسکی اپنی ملکیت تھا۔ اسے وہ جس طرح چاہے خرچ کرے اگر اپنے شہر میں ہوتا تو رمن شاید اس طرح عام لوگوں کے ساتھ دریا میں اشنان کرنے سے جھجکتا۔ مگر یہ اجنبی شہر ہے۔ یہاں اپنے جاننے والا ہی کون ہے۔ یہ سوچ کر رمن بھی ہزاروں مردوں اور عورتوں کی بھیڑ کے ساتھ ساتھ دریا کے کنارے پر جا پہنچا سرِ شام ہلکی ہلکی چھٹکی ہوئی چاندنی کی روشنی دریا کی مدہم لہروں پر کھیل رہی۔ مگر ایک گھنٹے بعد گرہن شروع ہوگیا اور فضا پر اندھیرا چھاگیا۔ لوگ اشنان کرنے کے لئے دریا میں اتر گئے۔ دفعتاً قریب ہی رمن نے ایک عورت کو نہاتے دیکھا اس کا ایک رخ رمن کی جانب تھا وہ کافی عورتوں کی بھیڑ میں گھری ہوئی تھی۔ رمن دفعتاً چونکا اس عورت کا چہرہ ہو بہو پربھا جیسا تھا۔ رمن کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ نہاتی عورتوں کی بھیڑ جاسکے اور اس عورت کو قریب سے دیکھکر یہ پختہ اندازہ کرے کہ وہ پربھا ہی ہے یا کوئی اور وہ جلدی سے کنارے پر آگیا اور یہ انتظار کرنے لگا کہ کنارے پر آئے تو اس عورت کو دیکھوں مگر رمن کے غور اور توجہ سے دیکھتے رہنے کے باوجود وہ عورت نہ جانے کدھر سے چلی گئی۔ رمن اسکو دوبارہ نہ دیکھ سکا۔

قریب کے گھنٹے نے رات کے دو بجائے گھنٹے کی ضربیں رمن کو اپنے دل پر لگتے ہوئے گھونسوں کی مانند تکلیف دہ معلوم ہوئیں۔

دفعتاً کسی نے آہستہ سے دروازے کی طرف بڑھ کر دستک دی۔ اور رمن نے کمرہ کا دروازہ کھولا۔

سامنے وہی کھڑی تھی۔ وہی جسے رمن نے دریا پر دیکھا تھا۔

رمن کو پہلے تو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ اُسے خیال ہوا کہ شاید یہ میرا واہمہ ہے۔ مگر جب آنکھیں ملنے کے بعد اس نے اس عورت کو آنکھوں میں آنسو لئے اپنے کمرے میں کھڑا پایا تو رمن کو ہوش آیا کہ یہ واہمہ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ اس کے منہ سے نکلا "پربھا"

اس عورت نے آہستہ سے کہا "جی"

رمن کا دل بیتاب ہوگیا۔ اس نے روتی ہوئی پربھا کا ہاتھ بیتابی سے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اسے اپنے کمرے میں لے آیا۔

چند منٹ کے لئے دونوں خاموش رہے۔

پربھا کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے اور وہ اپنی نظریں زمین کی طرف کئے بیٹھی تھی۔

رمن ڈبڈبائی ہوئی نظروں سے بے چینی کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔

دونوں کے دل سینے میں زور زور سے دھڑک رہے تھے۔ دونوں کی زبانیں گفتگو شروع کرنے کے لئے بیتاب تھیں۔ مگر دونوں کے گلے رندھے ہوئے تھے اور زبانیں بند تھیں۔

رمن نے ڈبڈبائی آنکھوں کو پونچھتے ہوئے کہا "پربھا"

پربھا نے آہستہ سے کہا "جی"

"تم ــــ یہاں ــــ کیسے آئیں؟"

"آگئی"

"تم نے مجھے دریا پر دیکھا تھا"

"جی"

"تم اس شہر میں رہتی ہو"

"ہاں"

تمہاری تو شادی ہوچکی ہوگی؟"

پربھا کا جو آنسو رک گئے تھے پھر بہنے لگے۔

"کیوں" کیوں تم روتی کیوں ہو"

پربھا اب بھی روتی رہی۔

"تمہاری شادی ہوچکی ہے نا؟ میری بات کا جواب دو۔!"

"ہو بھی چکی ہے اور نہیں بھی"

"یعنی"

یہ ایک لمبی کہانی ہے جس شکل میں آپ مجھے دیکھ رہے ہیں وہ آپ کے خیال میں گھریلو عورت کا روپ ہے؟"

"نہیں۔ یہ میں بھی دیکھ رہا ہوں۔ مگر تمہاری یہ شکل کیا ہے؟"

میں ایک پیشہ کمانے والی عورت ہوں"

تم!!! پیشہ کمانے والی عورت!!! یہ کیوں۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟"

"بالکل سچ"

"رمن رونے لگا۔ اس نے روتے روتے پوچھا تم پر کیا گذری مجھے سناؤ پربھا"

"میں آپ کو کچھ سنانے نہیں آئی تھی بلکہ آپ کے آخری درشن کرنے آئی تھی"۔ یہ کہہ کر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور کمرے کے باہر نکل چلی گئی۔

رمن سر جھکائے بیٹھا تھا۔ اسے خبر بھی نہ ہوئی کہ پربھا کس وقت اُٹھی اور کب گئی۔

اس نے سر اُٹھا کے دیکھا تو کمرہ خالی تھا۔ رمن کمرے کے دروازے کی طرف بھاگا۔ اس نے دروازے کے باہر نکل کر دیکھا مگر سنسان رات میں ہوٹل کا برآمدہ بالکل خالی پڑا تھا۔

---

۱۵ ہزار ٹن کا جرمن جہاز غرق

ماسکو ۱۶ ستمبر۔ ایک روسی آبدوز کشتی حال ہی میں بحرۂ بالٹک میں ایک بڑے لمبے سفر سے واپس آئی ہے اس عظیم الشان سفر میں اس روسی آبدوز نے ۱۵ ہزار ٹن کا ایک جرمن تیل سے جلنے والا جہاز ایک اور ۲۶ ہزار ٹن کے ۳ فوجیں لے جانے والے جہاز اور ایک تباہ کن غرق کئے ہیں۔

کانگریسی تحریک بغاوت اور انقلاب پیدا کرنے کی کوشش تھی

مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

(نئی دہلی) ۱۵ ستمبر آج سر رجنیلڈ میکس ول ہوم ممبر حکومت ہند نے ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حال پر مرکزی اسمبلی میں بحث کا آغاز کرتے ہوئے موجودہ بدنظمی کو ایک بغاوت اور اندرونی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کا نام دیا ہے۔

ہوم ممبر موصوف نے ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حال پر بحث کا آغاز کیا اور تقریباً ایک گھنٹہ تقریر فرما کر مرکزی اسمبلی کو اس نقصان اور تباہی سے آگاہ کیا جو گذشتہ پانچ ہفتوں میں ہندوستان کو برداشت کرنی پڑی۔

آج اسمبلی کی تمام گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں ہوم ممبر کی تقریر کے دوران میں بار بار تالیاں اور نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے۔ اور ایک اور قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ ہوم ممبر پر تقریر کے دوران میں نکتہ چینی نہیں کی گئی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہاؤس نے ان کی تقریر کو کس دلچسپی سے سُنا۔

آنریبل ہوم ممبر نے آج بغاوت کے دب جانے کے بعد اس کی بعدی تفصیلات بھی مرکزی اسمبلی کو بتائیں، ہوم ممبر موصوف نے کہا کہ حکومت کو ان واقعات کا پورا پورا علم حکومت کے ملازمین کی وفاداری کی وجہ سے ہوا۔ اور اسی وجہ سے سر رجنیلڈ میکس ول یہ بتانے پر تیار ہو گئے کہ موجودہ سیاسی تحریک عوام کی تحریک نہیں ہے۔

آنریبل ہوم ممبر نے جن واقعات کا انکشاف کیا ان میں سے ایک نیا واقعہ یہ بھی تھا کہ انھوں نے پبلک اور حکومت کے جانی نقصان کا صحیح اندازہ پیش کیا ہوم ممبر موصوف کے بیان کے مطابق اب تک ۳۴۰ عوام ہلاک اور کوئی ۸۵۰ مجروح ہوئے ہیں۔ پولیس کے ۳۱ سپاہی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے فوج کے ۱۱ سپاہی ہلاک اور ۷ سپاہی مجروح ہوئے۔

ہلاک و مجروحین کی تعداد کے بعد ہوم ممبر موصوف نے اعلان کیا کہ تار کاٹنے کے ۳۵۵ واقعات کی اطلاع ملی ہے۔

سر رجنیلڈ میکس ول نے اپنے بیان میں یہ بھی فرمایا کہ کانگریس کی موجودہ تحریک ایک منظم تحریک تھی۔ یہ تحریک کانگریسی لیڈروں کی گرفتاری کا لازمی نتیجہ نہیں تھی بسلسلہ رسل و رسائل پر بڑی ہوشیاری اور چابکدستی سے حملہ کیا گیا اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ زیادہ تر رسل و رسائل منقطع کئے گئے جو فوجی لحاظ سے اہم تھے، آنریبل ہوم ممبر کو اس امر میں مطلق شبہ نہ تھا کہ اس تباہی و بربادی کی ذمہ دار کانگریس اور صرف کانگریس ہے اور یہ کہ اس تحریک میں روح گاندھی جی کے نعرے "کچھ کرو یا مر جاؤ" نے پھونکی۔

آنریبل ہوم ممبر نے یہ تو نہیں بتایا کہ اس تحریک کے ناظموں کو کب سے جوش آیا۔ لیکن اس بات کا اعلان کیا کہ اب ہمارا کام یہ ہے کہ جو ہم نہیں جانتے اسے معلوم کرنے کی پوری کوشش کریں" ہوم ممبر نے اس بات کا یقین دلایا کہ اگر مزدوروں کو بھڑکایا نہ جائے تو وہ کسی قسم کی بے چینی پیدا نہیں کرتے۔ اور یہ کہ مسلمان اور اچھوت اس تحریک سے بالکل الگ رہے۔

ہوم ممبر نے آگے چل کر یہ بھی کہا کہ ہڑتالوں وغیرہ کی پشت پر بہت کافی روپیہ موجود تھا"

جب آنریبل ہوم ممبر نے کارخانوں کے تباہ نہ ہونے کی وجہ ایوان کو بتائی تو اسمبلی ہال قہقہوں اور تالیوں سے گونج اٹھا، ہوم ممبر نے کہا کہ شاید مالکان کارخانہ جات اس بات کے لئے تو تیار تھے کہ اپنے کارخانہ بند کر دیں اور کچھ عرصہ کے لئے محض عارضی نقصان برداشت کر لیں۔ لیکن وہ اس بات کا ارادہ کر چکے ہیں کہ اپنے کارخانوں سے بالکل دست بردار نہیں ہوں گے کیونکہ ان میں کارخانوں اور مشینوں پر تو ان کے جنگی منافع منحصر ہیں۔

سر میکسویل نے پوچھا کہ ان لوگوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جو تباہی و بربادی اور دہشت انگیزی پر اُتر آئے تھے جو ذرائع استعمال کئے گئے ان کے لئے "کچل دینے" کا لفظ کیونکر استعمال کیا جا سکتا ہے جو لوگ طاقت استعمال کرتے ہیں ان کو طاقت کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے حکومت نے جس قدر اقدامات کئے ہیں سب جواب تھے۔ اگرچہ اب ہر جگہ امن قائم کیا جا چکا ہے۔ لیکن ہجوم کی وحشت انگیزی اور سلسلہ رسل و رسائل پر حملوں کا زور کہیں کہیں اب بھی باقی ہے۔ اور اب یہ ان علاقوں تک بھی پہنچ چکا ہے جن پر اس سے پہلے اس کا کوئی اثر نہیں پڑا تھا۔ آگے چل کر آپ نے فرمایا کہ ایک چیز جو بالکل عیاں ہے وہ یہ ہے کہ ایک دشمن ہمارے دروازے پر ہے اور دوسرا دشمن ہماری سرحدوں کے اندر ہے ایسے وقت میں ہمارا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ جو کچھ نقصان ہو چکا ہے اس کی جلد سے جلد تلافی کریں اور اس ملک میں ایسی حالت پیدا کر دیں جس سے ان دونوں کا دفاع ہو سکے۔

اس سے پہلے خبر آ چکی ہے کہ کانگریس کی حمایت میں اسمبلی میں چند ترمیموں کا نوٹس دیا جا چکا ہے۔ ان ترمیموں میں ڈاکٹر بینرجی نے اپنی ترمیم واپس لے لی لیکن مسٹر کاظمی اور سردار سنت سنگھ نے اپنے ریزولیوشن اسمبلی کے سامنے پیش کئے۔ ان ریزولیوشنوں کے مقابلہ میں مسٹر ڈوماسیہ نے ایک ترمیم پیش کی جس کی رو سے حکومت کی پالیسی کی دلی امداد کا یقین دلایا گیا۔

بحث کے لئے آج ایک گھنٹہ سے بھی کم وقت رہا اسی اثنا میں سر ہنری رچرڈسن نے یہ تجویز پیش کی کہ اسمبلی کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ سرکاری افسران کی پشت پر مرکزی اسمبلی اور ملک کے دوسرے ذمہ دار عناصر کی پوری پوری طاقت موجود ہے۔

لبرل پارٹی کے نمایندے مسٹر جوشی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہوم ممبر کی تقریر سے یہ امر منکشف ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان کی صورت حال سے بالکل نابلد ہیں۔ ابھی مسٹر جوشی نے تقریر شروع ہی کی تھی کہ اسمبلی کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے اور جلسہ کل کے لئے ملتوی ہو گیا۔

سردار سنت سنگھ نے اس امر کی کوشش کی کہ ایک تحریک التواء پر بحث کی جائے۔ یہ تحریک اس لئے پیش کی گئی تھی کہ ان پکٹنگ کرنے والی لڑکیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ جنھوں نے کل اسمبلی کے دروازوں پر پکٹنگ کیا تھا۔ صدر اسمبلی اس بات کے لئے تیار نہ تھے کہ ممبران اسمبلی پر زور ڈالنے کے لئے ہمت افزائی کی جائے۔ اور اسی لئے انہوں نے تحریک التواء کو باضابطہ قرار دیدیا۔

آج ڈاکٹر ابید کرنے ہاؤس میں "حملہ" کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئے تھے، ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کے نباتاتی ذرائع کے استعمال کے متعلق ہر سوال کا بڑی مستعدی سے جواب دیا۔ جب مسٹر نیوگی نے کل کی طرح آج پھر ڈاکٹر نوکس کی تقریر کا حوالہ دیا تو لیبر ممبر نے مضبوطی سے جواب دیا کہ ڈاکٹر نوکس حکومت ہند کی پالیسی کا تعین نہیں کرتے۔

بنگال اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں

گورنر بنگال کی تقریر

کلکتہ ۱۶ ستمبر خوش قسمتی سے بنگال کو اب تک وہ نقصان نہیں پہنچا ہے جو دوسرے صوبوں کو پہنچایا گیا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دیدہ و دانستہ مصمم ارادہ کے ساتھ یہاں کے نظم و نسق کو نہ صرف دشوار بنا دینے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ ساحلی جنگ میں بھی مزاحمت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بالخصوص سامان جنگ کی پیداوار میں رکاوٹیں پیدا کرنے میں کوتاہی نہیں کی گئی ہے۔ تاریخ میں سب سے بڑی جنگ کے اس نازک وقت میں ایسی سرگرمیوں کو آسودہ خاطری سے دیکھنا ناممکن ہے اور ان سرگرمیوں کی روک تھام کرنے کے لئے میری حکومت کو سخت ذرائع اختیار کرنے پر مجبور ہونا پڑا " یہ الفاظ ہیں جو ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال اسمبلی کے مشترکہ سشن میں تقریر کے دوران میں ادا کئے۔

ہز ایکسیلنسی نے مزید فرمایا کہ ہماری اہم ضروریات میں سے ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم دشمن کو تمام قسم کی ٹرانسپورٹ اور رسدوں سے انکار کر دیں کسی قسم کا سامان رسد دشمن کے پاس نہ جانے دیں، اس انکار کی پالیسی پر عملدرآمد کرنے سے کسی قدر دشواری وقت کا پیش آنا ضروری ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بد قسمتی سے جنگ ہمیشہ مصائب کا موجب ہوتی ہے۔ جنگ کی وجہ سے لوگوں کو جن تکالیف و دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اگر جاپان نے بنگال پر حملہ کر دیا تو جو مصائب ہمیں برداشت کرنے پڑیں گے وہ بیان سے باہر ہیں ان کا موجودہ مصائب سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

سامان خوراک کی موجودہ کمی اور قیمتوں کے اضافہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے فرمایا:۔

✽ کہ اس مسئلہ نے مشکلات پیدا کر دی ہیں لیکن حکومت کو اپنی ان ذمہ داریوں کا پورا احساس ہے جو وہ ...

عیدہ۔ نیا اور مبارک چاند نمودار ہوا۔ اور رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا۔ اس تقریب میں مہمان نوازی شروع ہوتی ہے۔ اور چائے کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ چائے نوشی ہی میں آپ اور آپ کے دوست یکجا جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دیتے ہیں۔ عید کی دعوت کے بعد پھر چائے کا دور چلتا ہے۔ جس سے آپ کی خوشی بڑھتی ہے۔ اسطرح کے ہر بڑے جشن میں چائے کا دور جاری رکھیے۔

ہندوستانی چائے

ہر بڑے موقعے کے لئے بہترین پینے کی چیز

IK-154

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

تر و تازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جا کو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTN 386

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم مہتی پرشاد اگروال علی گڑھ کی

اصلی میٹھی

بال جیون گھٹی

رجسٹرڈ

بچوں کو روزانہ ذرا سی پلا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہوں گے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آویں گے نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست طاقتور بنا دیگی سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۵ ر چار شیشی ۱۶ ر درجن ۳ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن ہے سوداگر نمونہ و قواعد کمیشن مفت منگا دیں مفت لو۔ ذیل پتہ نام و پتہ بھیجئے پر رومیہ کیالے کی کل مقدار بھیجیں گے

المشتہر: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

کانپور ایجنٹ: مسرس محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج۔ کانپور

ایک نہایت دلکش سوشل تصویر

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

شاندار دوسرا ہفتہ

نیشنل اسٹوڈیو کی دلچسپ سوشل تصویر

چھوٹی بہو

جمعہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹینی شو اتوار کو ۳ بجے دن

خاص اداکار: سروز۔ ہریش جیوتی

مسٹر فرینک انتھونی اور مسٹر جمنا داس مہتا تھے، مسٹر جوشی نے اپنی کل کی تقریر کو ختم کیا۔

مسٹر جوشی نے کہا کہ کانگریس کو کرپس تجاویز کو منظور کر لینا چاہئے تھا، جو کچھ ہاتھ آتا تھا اس پر قبضہ کرنے کے بعد بقیہ کے لئے کوشش جاری رکھنی چاہئے تھی لیکن کرپس تجاویز کو منظور کرنے میں کانگریس کو دخل نہ تھا ان کو تو مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا حتیٰ کہ سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکار تک نے نامنظور کر دیا تھا، واقعہ یہ ہے کہ برطانوی حکومت کسی تصفیہ کے لئے تیار ہی نہ تھی، وہ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے دس لاکھ فوج تیار کر لی ہے۔ اور گولہ بارود کی رفتار کو تیز کر دیا ہے۔ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک قومی حکومت ایک کروڑ فوج تیار کر سکتی اور گولہ بارود کی تیاری کی رفتار کو دس گنا تیز کر سکتی تھی۔

مسٹر جوشی نے کمانڈر انچیف کی ایک تازہ تقریر کا حوالہ دیا جس میں آپ نے کہا تھا کہ بالآخر مسلح افواج ہی ملک کی مدافعت کریں گی، مسٹر جوشی نے کمانڈر انچیف سے ملایا، برما اور چین کی مثال سے سبق حاصل کرنے کی درخواست کی۔

مسٹر جوشی نے عام تحریک سول نافرمانی کی تائید نہیں کی لیکن کہا کہ حکومت نے بھی فاش غلطی کی تھی، قومی حکومت کا مطالبہ صرف کانگریس کا ہی نہیں بلکہ پورے ملک کا مطالبہ تھا۔ رہنماؤں کو گرفتار کر کے حکومت نے پہل کی تھی اور یہ اب حکومت ہی کا فرض تھا کہ ان کو فوراً رہا کر کے اپنی غلطی کی تلافی کرے۔ یہ خیال کرنا بھی بیوقوفی ہے کہ جیلخانوں کی آہنی سلاخوں کے پیچھے سے وہ سول نافرمانی کو بند کر سکتے ہیں۔

مسٹر جوشی نے ہوم ممبر کے ان الفاظ کا حوالہ دیتے ہوئے کہ مسلمان اور پسماندہ اقوام کانگریس کے ساتھ نہیں ہیں دریافت کیا کہ ۔ ۔ حکومت برطانیہ کے ساتھ ہیں۔ اگر قومی حکومت سے کوئی پارٹی اتفاق نہیں کرتی تو معاملہ ایک ثالث کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ کیا حکومت برطانیہ نے ثالث کا فرض ادا کر کے کمیونل ایوارڈ نہیں دیا تھا۔ اسی طرح وہ ایک سیاسی ایوارڈ بھی دے سکتے ہیں۔

آپ نے کانگریس سے مسلمانوں کے حق خود اختیاری کے فیصلہ پر رضامند ہو جانے کی اپیل کی۔ موجودہ سیاسی جمود کو دور کرنے اور برطانیہ کے ہاتھ سے طاقت لینے کا یہی واحد طریقہ ہے۔

ثالہ ایوان یہ اندازہ لگا سکے کہ اصل بدامنی کا ذمہ دار کون ہے۔ آپ نے کہا کہ کرپس پیشکش اب بھی موجود ہے اور اب یہ کانگریس اور مسلم لیگ کے نمایندوں کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھیں، تجاویز کو قبول کریں اور ملک کے دفاع کے لئے کوشش کریں۔

مولانا ظفر علیخاں مسلم لیگ پارٹی کے ممبر مولانا ظفر علیخاں نے فرمایا کہ ہندوستانیوں کو مطمئن کر کے حکومت دشمن کے خلاف ناقابل شکست دفاع قائم کر سکتی تھی لیکن ہندوستانیوں کو مطمئن کرنے کے بدلے انھوں نے کانگریس کے رہنماؤں کو قید کر لیا۔ کانگریس یا مسلم لیگ کے گفتگو کا دروازہ بند نہیں کیا تھا۔ اب اس قسم کی پالیسی کو ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ آپ نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگرچہ مسلم لیگ نے موجودہ تحریک کی تائید نہیں کی ہے اور اس کی مذمت کی ہے لیکن وہ مسلمانوں کے مفاد کے لئے جنگ کرے گی اور سخت جنگ کرے گی۔

سردار سنت سنگھ سردار سنت سنگھ نے شکایت کی کہ سرکاری نمایندے نے ٹھوس تجاویز پیش کرنے کے بدلے غلط واقعات بتائے ہیں آپ نے ہوم ممبر کے اس قول کو دہرایا کہ حکومت کو ایک دشمن سے ملک کے باہر اور ایک دشمن سے ملک کے اندر مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ اندر کے دشمن کو ختم کر دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان میں آزادی کا جذبہ عام ہے اور اگر حکومت اپنے ملازمین سے بند ووٹ لے تو ۹۰ فیصدی ہندوستان کی آزادی کے حق میں ملیں گے۔

موجودہ بدامنی کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہے حکومت کو یہ امید نہیں رکھنی چاہئے تھی کہ گاندھی کی قید سے ملک پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ صرف پروپیگنڈے سے ہی جنگ نہیں جیتی جا سکتی۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ ہندوستانیوں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

مسٹر سی۔ پی لاسن نے قومی حکومت کے مطالبہ پر بحث کی انھوں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ جنگ کے ختم ہوتے ہی اس ملک کو خود اختیاری حاصل ہو جائے گی اور ہمارا فرقہ نہ صرف یہ کہ اس پالیسی کی تائید کرے گا بلکہ اس ملک کی ترقی میں اپنا اہم حصہ ادا کرے گا ہم کسی خاص رعایت کے طلبگار نہیں ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس ملک کی رعایا کی آیندہ ذمہ داری میں برابر کا حصہ لیں گے۔

ایک قومی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب مکمل اختیارات اس ایک کی طرف منتقل ہوں گے تب اس سوال پر غور ہوگا کہ آخری اختیارات کس کو حاصل

کی بھی تائید نہیں کر رہے ہیں۔ بھرتی یا گولہ بارود کی طیاریوں کے اعداد ممکن ہے حکومت کو خوش کریں لیکن وہ اس ملک کے باشندوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی نہیں کرتے۔

آپ نے کہا لیکن ملک کی بڑی سیاسی جماعتیں اور ہندوستانی بھی ان حالات کے ذمہ دار ہیں۔ اگر وہ جانتے ہیں کہ برطانیہ کی پالیسی "تفریق کرو اور حکومت کرو" کی ہے تو انھیں اس حکمت عملی کو ناکام بنانے کے لئے خود متحد ہو جانا چاہئے تھا، ملک کے سیاسی زندگی کے خاص گروہوں کو آگے بڑھ کر جمود کو حل کرنا چاہئے۔ اکثریت والی پارٹی کو اقلیت کو خوفزدہ کرنے کے بجائے اسے مطمئن کرنا چاہئے۔

مسٹر جمنا داس مہتہ نے کہا کہ موجودہ عدم اعتماد کی وجہ نے ہندوستان میں گذشتہ دو سال کی تاریخ میں گہری جڑیں قائم کر لی ہیں۔ سنہ ۱۸۹۲ء کے بعد سے حکومت کی پالیسی یہ رہی کہ ہندوستانیوں کو سیاسی اختیارات دینے میں بہانے تلاش کرتی رہی۔ یہ بہانے کبھی نسل کے ہوتے کبھی فرقوں کے اور کبھی سیاسی۔ آپ نے کہا کہ اگر اب تک ہندوستان کے دیگر طبقوں نے کانگریس کے ہندوستان کو خالی کرنے کے مطالبہ کی تائید نہیں کی تو اس کی وجہ جنگ ہے۔

آپ نے کانگریس کے اس دعوی کی صرف وہی مخلص ہے سخت مذمت کی۔ آپ نے کہا کہ یہ پالیسی غلط ہے اور جاپان کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

ہندوستان کو خالی کرنے کی پالیسی کی طلباء لڑکیاں اور وہ بڑی تجارتی کمپنیاں چلا رہی ہیں جو ہندوستان میں برطانوی کمپنیوں کی جگہ لینا چاہتی ہیں۔ اب دشمن سے مقابلہ کرنے کے لئے برطانیہ کے ساتھ شانہ بشانہ لڑنے کا وقت آ پہونچا ہے۔ آپ کو اطمینان ہے۔ اگر ہم فتحیاب ہوتے ہیں تو آزاد اقوام کی ایک برادری قائم ہو جائے گی۔ دنیا کی آزادی کو خطرہ ہے اور اب خانگی جھگڑوں پر لڑنے کا وقت نہیں رہا ہے۔

آپ نے مزدوروں اور غرباء کو فراموش کرنے کے لئے کانگریس، ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کو مطعون کیا اور حکومت سے کہا کہ جب تک مزدوروں کو سر چھپانے کی جگہ اور روٹی ملے جاتی ہے وہ حکومت کے وفادار ہیں۔ اس کے بعد اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہو گیا

مڈغاسکر میں اتحادی پیشقدمی

(نئی دہلی۔ ۲۲ ستمبر) لندن سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ مڈغاسکر میں اتحادی فوجیں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں اور فرانسیسی فوجیں معمولی سی مزاحمت کر رہی ہیں۔

وزیر اعظم ایران سے ملاقات کی۔

وائسرائے نے مہاسبھا کی درخواست مسترد کر دی

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسلینسی وائسرائے نے ہندو مہاسبھا کمیٹی کی حال کی درخواست کو نامنظور کر دیا ہے۔ جس میں اس نے گاندھی جی و دیگر کانگریسی لیڈروں سے جیل میں سیاسی صورت حال پر بحث کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔

کلکتہ میں آگ لگانے کے واقعات

(کلکتہ ۸ ستمبر) ڈلہوزی اسکوائر میں جنرل پوسٹ آفس کے برآمدہ میں ایک لیٹر بکس آج شام کو جلا دیا گیا۔ بعض نامعلوم افراد نے کسی چیز سے تر کر کے جلتا ہوا کپڑا اس میں ڈال دیا۔

یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ مظاہرہ کرنیوالوں نے اسی رقبہ میں ایک ٹریم کار کی سیٹ کو بھی جلا دیا۔

پنڈت جواہرلال نہرو کے بنک حساب کا معائنہ

بمبئی ۱۹ ستمبر، حکومت بمبئی کے ایک اس حکم کے ماتحت پولیس نے بچرو ج کھیلی کے بنک کا معائنہ کیا اور کمپنی کے منیجر کو حکم دیا کہ اس کے پاس کانگریس کی جس قدر رقم ہے اس کو نہ روانہ کرے بلکہ روکے رہے۔ جب پولیس افسر کو معلوم ہوا کہ اسی بنک میں پنڈت جواہرلال نہرو کا بھی حساب ہے تو قانون وضاح ہند کے ماتحت پولیس افسر نے خود اپنے حکم سے پنڈت جی کا حساب بھی دیکھا۔

ہندو یونیورسٹی کے پروفیسروں کی گرفتاری کیلئے انعام

(بنارس ۱۹ ستمبر) صوبہ کی گورنمنٹ نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے ایور ویدک کالج کے پروفیسر ڈاکٹر گرو لا اور مسٹر راد ھے شیام وطانسٹر پڑ کی گرفتاری کے لئے پندرہ پندرہ سو روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے جنہوں نے تازہ فسادات کے سلسلہ میں نمایاں حصہ لیا ہے

بھاگلپور کے ریڈیو

بھاگلپور میں تمام ریڈیو کے مالکان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے ریڈیو سیٹ حکومت کے پاس جمع کر دیں۔

تہوار کے موقع پر

(۱) بچوں کے لیدر اسٹراپ والے سوراخ دار جوتے

(۲) عورتوں کے دلپسند اور ہوادار سینڈل مختلف رنگوں میں

(۳) نوک جس کے اوپر کا حصہ کروم لیدر تلا اور ایڑی ربڑ کے کا

(۴) ہلکا اور آرام دہ آکسفورڈ، براؤن اور سیاہ

Bata

اخبار نویس کی گرفتاری

جھانسی ۵ ستمبر ماھر پرشاد گاندھی اور مسٹر رگھوبر دیال ایڈیٹر "کارواں" کو ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے کہ وہ جھانسی ڈسٹرکٹ سے باہر نہ جائیں اور بغیر سنسر کرائے کوئی پیغام نہ بھیجیں اور خلاف قانون سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔

کنگن بندھن اور نیا سنسار

تیار کرنے والے مسٹر اچاریہ کی تازہ ترین لاجواب مزاحیہ پیشکش!

شاندار دوسرا ہفتہ

میجسٹک سینما کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے۔

جمعہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

اچاریہ آرٹ پروڈکشن کی لاجواب مزاحیہ تصویر

کنوارا باپ

خاص اداکار
کشور ساہو۔ پریتما داس گپتا۔ انجلی دیوی۔ بیبی لال۔ منوہر دھولیا۔ جمو پٹیل۔ مونی چٹرجی

شرح ٹکٹ
۱۲، ۱۰، ۸، ۶، ۴ زنانہ ۶، ۴

تشریف لا کر لطف اٹھائیے

ڈائرکٹر پی سی بروا کی تازہ پیشکش

ماڈرن سوسائٹی میں پلی ہوئی ایک آزاد خیال لڑکی کی پرکیف اور پرلطف داستان زندگی

شاندار دوسرا ہفتہ

شاندار دوسرا ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

ایک ساتھ دونوں میں

امپیرل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

جمعہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

مٹنی شو اتوار کو ۲ ۳/۴ بجے دن سے

ایم۔ پی پروڈکشن کا لاجواب سوشل شاہکار!

ڈائرکٹر پی سی بروا

جواب

خاص اداکار
جمنا۔ کانن بالا۔ چودھری۔ بروا۔ کرشنا۔ ٹنڈن۔ بکرم کپور۔ دیب بالا۔ در کاشمیری۔

دلکش اسٹوری۔ نیچرل اداکاری۔ روح پرور نغمے

پرکیف ڈانس۔ پرزور مکالمے۔ پرلطف مذاق تشریف لا کر اس پرکیف اور پرلطف تصویر کو ملاحظہ فرما کر محظوظ ہو جیے!

اور اُن کی قیمت

یہ چند ہتھیار ہیں - کارتوس سے لے کر بمبار طیارے تک - اور ہر ایک کی قیمت بھی درج کی گئی ہے - جو رقم آپ ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس پر لگاتے ہیں اُس سے یہ ضروری ہتھیار جو ابتدائی حملہ آوروں سے آپ کی اور آپ کے ملک کی حفاظت کرتے ہیں، خریدے جاتے ہیں -

کارتوس ۲ آنہ

ریت کے تھیلے، فی تھیلا ۲ آنہ

پستول ۵۰ روپیہ

رائفل ۱۰۰ روپیہ

ٹامی گن ۸۵۰ روپیہ

مشین گن ۱۸۰۰ روپیہ

ہلکی ہوا مار توپ ۴۰۰۰۰ روپیہ

لڑنے والا ہوائی جہاز ۱۴۰۰۰۰ روپیہ

اوسط درجہ کا ٹینک ۲۰۷۰۰۰ روپیہ

بمبار طیارہ ۲۷۰۰۰۰ روپیہ

سلامتی اور منافع کے لئے خریدیئے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

ہر ۱۰ روپیہ پر ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع ملتا ہے - تفصیل ڈاک خانہ سے معلوم کیجئے

کا تعلق ہے جاپان کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اس نے مزید کہا کہ میں اپنے پیشرو کی بنیادی پالیسی پر عمل کروں گا،

امپیریل ہیڈ کوارٹر کے فوجی پروپیگنڈے کے چیف کرنل نکاڈیا ہاگی نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب تک روس سختی سے معاہدہ غیر جانبداری پر قائم ہے شمال میں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہو سکتا۔

جرمن تجارتی جہاز پر حملہ

(لندن ۲۰ ستمبر) کل بحر قلزم میں برطانوی فضائی گشتی دستوں نے ایک جرمن تجارتی جہاز پر بم گرائے موسم کی خرابی کی وجہ سے نتیجہ معلوم نہ ہو سکا۔

ہالینڈ کے ساحل کے قریب ہمارے نگرانی کرنے فضائی دستوں نے دشمن کے ایک رسدی قافلہ پر حملہ کرکے قافلہ کو تتر بتر کر دیا۔

آگرہ میں انکم ٹیکس آفس

(آگرہ ۱۹ ستمبر) کل شام کو ۵ بجے ایک پارٹی نے آگرہ انکم ٹیکس آفس پر ہلہ بول دیا اور اسٹاف پر قابو پاکر اسے آگ لگا دی۔ میونسپل فائر بریگیڈ نے آگ بجھا دی اندازہ ہے کہ کافی نقصان ہوا ہوگا -

میسور میں ایک پل

بنگلور ۱۹ ستمبر گورنمنٹ میسور نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت میسور اور بمبئی کی سرحد پر واقعہ تنگابادرا ریلوے پل کو محفوظ قرار دیا ہے۔ اس پل پر سے کوئی شخص اجازت کے بغیر گذر نہیں سکے گا۔

میسور میں ریڈیو پر پابندی

(بنگلور ۱۹ ستمبر) میسور گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ڈائرکٹر انڈسٹریز اور کامرس کی اجازت حاصل کئے بغیر کوئی شخص اپنے رقبہ میں ریڈیو سیٹ نہیں رکھ سکے گا نہ ہی کسی گاڑی میں رکھ سکے گا -

چینی فوجیں پیشقدمی کر رہی ہیں

(نئی دہلی ۲۰ ستمبر) چنکنگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چینی فوجیں کتوا کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ لیکن یہاں جاپانی فوجیں سخت مزاحمت کر رہی ہیں۔ اس کے باوجود چینی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔

مسٹر پنڈت کی گرفتاری

الہ آباد - ۱۹ ستمبر آج صبح مسٹر آر - ایس پنڈت* کو قانون دفاع ہند کے ماتحت "آنند بھون" سے گرفتار کر لیا گیا - ان کو نینی سنٹرل جیل لیجایا گیا -

بھی اسمبلی کی کارروائی دیکھنے کو موجود تھے،

سر سلطان احمد نے ایک ترمیم پیش کی - مسٹر این - آر سرکار نے ربر کنٹرول ایکٹ اور انڈین کمپنیز ایکٹ میں ترمیم کے لئے بل پیش کئے اور سر ایڈورڈ بنتھل نے ریلویز ایکٹ میں ترمیم کے لئے بل پیش کیا۔ مسٹر محمد احمد کاظمی نے (جو کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے) ہندوستانی وقت کو بڑھانے کے متعلق ایک تحریک التواء پیش کی۔ آپ نے اپنی تجویز میں وقت کو بڑھانے کے متعلق مختلف اثرات سے بحث کی تھی -

سر جیوتیل سیکوئیل نے تحریک کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ فوجی ضروریات کی بنا پر حکومت ہند ایسا کرنے کے لئے مجبور ہو گئی - صدر نے تجویز کی حمایت کرنے والے ممبران سے کھڑے ہونے کی درخواست کی لیکن چونکہ مطلوبہ تعداد کھڑی نہ ہوئی تحریک گر گئی۔ بقیہ چھ تجاویز کو یا تو صدر اسمبلی یا گورنر جنرل نے روک دیا۔

تقریباً ۴ لاکھ روپیہ جرمانہ

نئی دہلی ۲۰ ستمبر، بہار کے کئی دیہات پر مجموعی طور پر جرمانہ ۳ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ کیا گیا ہے -

مسلم نیشنل گارڈ

کانپور ۲۰ ستمبر ۱۹۴۲ء آج ۵ بجے شام کو چمن گنج ریل بازار - پورہ ہیرامن، کرنیل گنج، بانسمنڈی اور کنگھی محال کے مسلم نیشنل گارڈ نئی سڑک کے مسلم نیشنل گارڈ جنکی تعداد تقریباً ۳۰۰ تھی کا ایک جلوس دفتر شہری مسلم لیگ کانپور سے مرتب ہو کر زیر قیادت سید اظہر علی صاحب نائب سالار شہر، جناب شیخ محمد رفیق صاحب چیرمین ڈیفنس کمیٹی اور سکریٹری و ممبران سول ڈیفنس کمیٹی مسلم محلوں کا گشت کرتا ہوا چمن گنج محمد علی پارک پہونچا - جہاں پر جناب سمیع الحق صاحب اور نفیس الدین صاحب سکریٹری ابتدائی لیگ ڈیفریم نے نیشنل گارڈ کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور افطار کرایا بعد افطار نیشنل گارڈ نے با جماعت نماز مغرب ادا کی اس بعد سمیع الحق صاحب نے جملہ رضاکاران کو کھانا کھلایا اور چاء پلائی ۹ بجے رات کو جلوس روانہ ہو کر شہر کے مسلم محلوں کا گشت کرتا ہوا ۱۰ بجے رات کو دفتر شہری مسلم لیگ کانپور میں آکر منتشر ہو گیا - منتشر ہونے سے قبل جناب سید اظہر علی صاحب نائب سالار شہر نے رضاکاروں کے سامنے "مسلمان اور عسکریت" پر ایک پُر جوش اور دل دہلانے والی تقریر کی -

نیاز مند :- عبدالرشید تربیتی پروپیگنڈا اسالار

انگلستان کے جنوبی ساحل پر جرمن بمباری - لندن ۲۰ ستمبر "آج صبح انگلستان کے جنوبی ساحل پر بمباروں نے ۴...

تقی زادہ نے وزارت نہیں منظور کی

(لندن ۲۰ ستمبر) ایرانی سفیر مقیم لندن ایم تقی زادہ نے ایرانی وزارت میں وزیر مال کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے - ایم باقر کاظمی وزیر امور داخلہ کو وزیر مال و وزیر جنگ کو وزیر امور داخلہ مقرر کیا گیا ہے - وزیر جنگ کا عہدہ خالی ہے -

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بلہور ضلع کانپور

نوٹس

تاریخ مقررہ نسبت ضابطہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت ملل اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بلہور

مقدمہ نمبر ۲۴۲ بابۃ ۱۹۴۲ء

چودھری رام کشن — مدعی

بنام :- بھیکم سنگھ وغیرہ — مدعا علیہم

بنام بھیکم سنگھ ولد ملا سنگھ و پرتاپ سنگھ پاگل بولایت سردار سنگھ و سردار سنگھ و لچھمن سنگھ و ملدیو سنگھ و شرجن سنگھ پسران گنگا سنگھ ٹھاکر ساکنان ریاست جودھپور کپتان صاحب کی حویلی متصل گلاب ساگر۔

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان رام کشن ڈگریدار نے واسطے نیلام کاشت درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے -

آج بتاریخ ۲۲ - ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا -

۲۶۴۹	و	۲۶۵۰
۳ تیر		۹ تیر
لگان		قیمت تخمینی
-/17/6		89/6/6

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

یورپ کی تباہ کاریاں کو بچشم خود دیکھئے

موتی محل ٹاکیز کانپور

مٹنی شو — اتوار کو ۳½ بجے دن سے

شو روزانہ — ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات

جمعہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

دنیا کا سب سے بڑا عظیم الشان فلم

ہٹلر

خاص اداکار: پشپارانی، سندرلال - نثار - درکاشیری

زیکو سلوکیہ - بلجیم اور ناروے کی تباہی - برطانیہ کا جرمن کو ۲۴ گھنٹہ کا اعلان جنگ

آرہے ہیں { سکندر - انجان - مقابلہ - ڈاکٹر - پروانہ - کنچن - ڈھنڈورہ بھرت ملاپ - اُمید - پردیسی - لہری جیون

شاندار --- چوتھا --- ہفتہ

دنیائے فلم کا سب سے زیادہ شاندار مزاحیہ شاہکار

ناولٹی ٹاکیز کٹلاٹوش روڈ کانپور

جمعرات ۲۴ ستمبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات، مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

زیر اہتمام جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی

رنجیت فلم دادا موروی ٹون کی لاجواب پیشکش

طوفان میل کی واپسی

خاص اداکار: اروند - جگدیش - فیروز - دستور - ہری شیودشنی - ڈکشٹ - غوری - کانتی لال - ہدی رضا - شمیم - رجنی - بی بی - آزوری

آنیوالے تماشے: فرمان - شیخ چلی - جوانی کی پکار - میری خواہش

اس کو دُور کرو اور اس کو لاؤ

سیرولن "روشے"

کھانسی اور زکام کو قطعی طور پر دفع کر دیتا ہے

ریویو

سالنامہ "چنگاری"

ہفت روزہ اخبار چنگاری دہلی کا سال نامہ سنہ ۱۹۴۲ء۔ اس وقت ہمارے پیش نظر ہے جس میں ہندوستان کے نامور انشا پردازوں کے تاریخی۔ ادبی۔ سیاسی۔ مضامین افسانہ۔ نظمیں۔ مشاہیر عالم کے سوانح حیات دلکش سفر نامے اور فلمی تنقیدوں کے علاوہ فوٹو بلاک کی کئی درجن یک رنگی و سہ رنگی تصاویر سے سالنامہ کو خوبصورت بنایا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سالنامہ صوری و معنوی دونوں حیثیتوں سے ایک بہترین سال نامہ ہے۔

اس کاغذ کے قحط کے زمانہ میں ۱۵۰ صفحات خوب صورت ٹٹل پیج اور کئی درجن یک رنگی و سہ رنگی فوٹو کے ساتھ سال نامہ کا شائع کرنا اولوالعزمی کی بہترین مثال ہے۔

ہم اس کامیاب سال نامہ کی اشاعت پر اپنے دوست مسٹر عبداللہ شمیم ایڈیٹر چنگاری کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ناظرین سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس سال نامہ کو منگا کر اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔ قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

منیجر صاحب اخبار چنگاری دہلی

سمباوا کی بندرگاہ پر قبضہ

لندن۔ ۱۸ ستمبر۔ ڈیگو سوریز سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ نے سمباوا کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

نیوگنی کی فضائے آسمانی پر اتحادی طیارے

سڈنی۔ ۱۸ ستمبر نیوگنی میں جاپانی پیش قدمی کی رفتار سست ہوگئی ہے۔ غالباً یہ اتحادیوں کے رسد پر متواتر حملوں کا نتیجہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی طیاروں نے نیوگنی کی فضا پر مستقل قبضہ کر رکھا ہے۔

جنرل میک آرتھر کے صدر مقام واقع مغربی بحر الکاہل سے آج مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کوکاڈا اتحادی شکاری طیاروں نے توپوں اور مشین گنوں سے حملے کرنے کی مشق میں دشمن کے بدوں خیموں اور رسد کے ذخیروں پر سخت بمباری کی۔ رسد کا ایک بڑا ذخیرہ تباہ ہوگیا۔

لائی۔ اتحادی شکاری طیاروں نے ساحلی مقامات طیارہ شکن توپوں کے استحکامات اور عمارات پر توپوں اور مشین گنوں سے بمباری کی بہت نقصان پہنچایا۔

بونا۔ اتحادی حملہ آور طیاروں نے دشمن کے رسد والے استحکامات اور عمارات پر توپوں اور مشین گنوں سے بمباری کی اور آگ لگادی

جرمن فوجیں چاروں طرف سے اسٹالین گراڈ کے قریب

ماسکو ۱۸ ستمبر۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ اسٹالین گراڈ میں لڑائی کی شدت میں ہر لمحہ اضافہ ہو رہا ہے۔ شہر کے چاروں طرف اور خاص شہر میں کئی مقامات پر بے حد شدید لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ان ٹینکوں۔ طیاروں۔ اور پیدل فوج نے محض تعدادی برتری کے بل پر شہر کے اور زیادہ قریب آنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اب شہر کے جنوب مغرب اور شمال مغرب کے کئی محاذوں پر جرمن پہلے کی نسبت شہر سے قریب ہیں۔

ایک درخت تک دکھائی نہیں دیتا کوئی تنکا نظر نہیں آتا اور نہ ہی کوئی ڈھانچہ دکھائی پڑتا ہے۔ دشت۔ ویرانہ۔ ریت اور پتھروں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سردیوں میں یہ سماں سیاہ اور گرمیوں میں دوزخ ہے۔

گاڑی چل رہی تھی۔ میں چائے والی گاڑی کے افسر سے باتیں کرنے لگا۔ افسر ادھیڑ عمر کا تھا۔ اس کا درجہ سارجنٹ تھا وہ ساؤتھمپٹن کا رہنے والا تھا۔ وہ اپنے کام میں مستعد اور مغربی علاقوں کے رہنے والوں کی طرح خدا پرست تھا۔ باتوں باتوں میں ہم لوگ اس بات پر بحث کرنے لگے کہ لڑائی ختم ہو جانے کے بعد ہٹلر کو کیا سزا دی جائے گی۔

سارجنٹ نے کہا۔ جناب میری رائے میں تو اس کو اس جگہ لانا چاہیئے۔ ہٹلر سفر کرنا پسند کرتا ہے کسی نے اس کو دعوت نہیں دی۔ تاہم پورے یورپ میں بن بلائے چلا گیا۔ لوگوں کو اپنے پاؤں کے نیچے روند ڈالا۔ اور سب چیزوں کا ستیہ ناس کر دیا۔ میرے خیال میں اسے اس سڑک پر جس پر ہم لوگ اب جا رہے ہیں چھوڑ دیا جائے۔ ایک ایک سو میل کے فاصلہ پر لوگوں کی چوکیاں بٹھا دی جائیں۔ جہاں سے اسے چار دنوں کا کھانا اور ایک بوتل پانی دیا جا سکے۔ اور اسے کہا جائے کہ ایک منزل طے کرنے کے بعد اسے ایک پیالی چائے اور چار دنوں کا کھانا اور دیا جائے گا بس اسی طرح اس کو سفر کرایا جائے۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور پھر اسی طرح یہاں تک سفر کرتے کرتے اس کا پیٹ بھر جائے۔ اگر راستے میں رکے تو مر جائے۔ اگر سفر کرتا ہے تو کہیں بھی نہ پہونچ سکے میرے خیال میں تو ایسے ڈکٹیٹر کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرکے انہیں سبق دیا جائے۔ میں نے سارجنٹ کو جواب دیا کہ یہ تو بہت ہی ظالمانہ اور غیر معمولی سزا ہے۔

سارجنٹ نے جواب دیا کہ اس طرح پر ہٹلر کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی کہ اپنے ہم جنس انسانوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔

ذرا سوچیئے تو۔ مذکورہ بالا تجویز کردہ سزا ہٹلر کو دینا بالکل ناانصافی نہیں ہوگی۔ بہر حال تہذیب کے دشمن کو ہر چار روز کی منزل طے کرنے پر ایک پیالی چائے دینا کس قدر انسانیت سے لبریز ہے۔

چائے کی گاڑیوں کا بڑا دستہ اس وقت برطانیہ کے تمام حصوں میں چکر لگا رہا ہے۔ اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ کوئی ایک کروڑ میل کا سفر طے کر چکا ہے۔ برطانیہ میں فوجی بحری اور ہوائی مرکز ۸ ہزار کے قریب ہیں۔ ان تمام کو چائے بہم پہنچانے کے لئے گاڑیوں کو ہر روز ۲۷ ہزار میل کا سفر طے کرنا پڑتا ہے۔

بیرونی دنیا اور جنگل میں رہنے والے لوگوں کے درمیان تعلقات کا صرف یہی واحد ذریعہ ہے۔ ان گاڑیوں کو چلانے والے تمام والنٹئر ہیں۔ وہ ہزاروں گیلن گرم چائے روزانہ ان لوگوں کو پہنچاتے ہیں۔ جو واقعی صحیح معنوں میں اس کے قدر داں ہیں۔ بم گرانے والے ہوائی جہازوں کے ہوائی جہازوں کے ہوا باز جو تازہ دم بم گرا کر واپس ہوتے ہیں۔ رات کو لڑائی کرنے والے ہوائی جہازوں کے ہوا باز جو ہزاروں میل رات کی تاریکی میں دشمن کی دیکھ بھال کرکے کڑکتے ہوئے جاڑے میں واپس آتے ہیں۔ ہوائی اسٹیشنوں پر کام کرنے والے لوگ جو ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی ہندوستانی فوج کی بڑھتی ہوئی مانگ کو مدنظر رکھ کر اس قسم کی ۸۰ فوجی چائے کی گاڑیاں تیار کر لی گئی ہیں۔ یا تیار کرانے کا آرڈر انڈین ٹی مارکٹ ایکس پنشن بورڈ کو دیدیا گیا ہے۔ یہ گاڑیاں ہندوستان میں اور سمندر پار استعمال ہوں گی۔ اس ملک کے لڑنے والے جوانوں کی ضروریات میں سے چائے جیسی نعمت کو پورا کرنے کے لئے لڑائی کے زمانہ میں ایک کٹھن کام ہے۔ اور بورڈ اس کو سرانجام دینے کے لئے ہر طریقہ پر کوشش کر رہا ہے۔ بورڈ کی ان کوششوں پر فوج کے سپاہیوں ۴۴

ایک گلاس اینڈ ریوز لیور سالٹ روزانہ پی کر اپنے کو چست اور تندرست بنایئے حسب معمول کھانا کھایئے بدہضمی کبھی نہیں ہوگی اور قبض سے محفوظ رہے گا۔ یہ معدہ کو ٹھیک کرتا ہے صفرہ (پت) کو درست بناتا ہے جو بدہضمی کی خاص وجہ ہے۔ یہ جگر کو موزوں رکھتا ہے اور گردوں کو آہستہ آہستہ صاف کر دیتا ہے۔ اور ان زہروں کو جن سے تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں نکال دیتا ہے اس طرح اینڈ ریوز اندرونی صفائی کا مکمل ضامن دار بن جاتا ہے۔ جو تندرستی کی جان ہے اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

104

۴۴ کی طرف سے قدر دانی نہ صرف ان گاڑیوں کی ضرورت کو بھی ثابت کرتا ہے۔ بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ لڑائی کے زمانہ میں سپاہیوں کے پینے کی چیزوں میں چائے کتنا بڑا درجہ رکھتی ہے۔ ہندوستان میں اس طرح کی چائے کی گاڑیاں ایک وسیع علاقہ میں شمالی مغربی سرحدی صوبہ بمبئی۔ شمالی مشرقی ہندوستان اور اس کے علاوہ دور دراز ویران علاقوں میں جہاں گاڑیوں کا پہنچنا دشوار ہے کام کر رہی ہیں۔ گذشتہ اٹھارہ ماہ کے اندر کوئی ۷۰ لاکھ پیالی چائے تقسیم کی جا چکی ہے۔

فرانس کی جمہوریت کا خاتمہ

لندن ۲۰ ستمبر۔ جرمنی نے دشی پر ہمیشہ سے زیادہ سخت دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ فرانس اور نوآبادیات کے وہ تمام بحری جہاز جو فرانسیسی بندرگاہوں میں اور کم سے کم ۶ لاکھ مزدور جرمنی کے حوالے کر دیئے جائیں۔ ایم لاول نے اس سلسلہ میں عوام پر سختیاں شروع کر دی ہیں۔ مزدوروں سے بھری ہوئی گاڑیاں ایک کے بعد ایک جرمنی کو جانے لگی ہیں۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق وہ تمام قوانین جن کا تعلق زائد وقت کے کام سے تھا منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

ایک جہاز ٹکرا کر غرق ہوگیا

کلکتہ۔ ۱۹ ستمبر ایک اسٹیم جہاز محکمۂ تعمیرات عامہ سے تعلق رکھتا۔ جبکہ دریائے ہگلی میں شمال سے جنوب کی طرف معہ دو کشتیوں کے کھینچے لئے ہوئے چلا جاتا تھا۔ ہلدرہ برج (پل) کے ایک حصہ سے ٹکرا کر درمیان دھارا میں کل سہ پہر کو معہ ایک کشتی کے غرق ہوگیا۔

جاپان کا ہوائی بیڑہ

چنکنگ ۱۹ ستمبر جاپانی قیدیوں کے بیانات کے مطابق اس وقت جاپان کے پاس صرف ۶۲۵۸ طیارے ہیں جاپانی قیدیوں کے اس بیان کی تصدیق ان دستاویزات سے بھی ہوتی ہے جو حال ہی میں اتحادی فوجوں کے ہاتھ لگے ہیں۔

ان ۶۲۵۸ طیاروں میں سے ۲۸۰۸ طیارے تو بحری بیڑے کے ہیں اور ۳۴۵۰ طیارے فوج کے ہیں۔ جاپان کے پاس کوئی علیحدہ ہوائی بیڑہ نہیں ہے۔

چند قابلِ دید کتابیں

سیر کائنات:۔ یہ کتاب انگلستان کے مشہور سائنسداں جی جینس کی آٹھ تقریروں کا مجموعہ ہے جو موصوف نے رائل انسٹیٹیوٹ آف لنڈن میں زمین، ہوا اور چاند ستاروں پر کی تھیں قیمت مجلد ۱۲؍

سلطنتِ خداداد:۔ میسور کی نامور سلطنت کے بانی حیدر علی اور اس کے جانشین ٹیپو سلطان کی مکمل تاریخ قیمت للعہ

تاریخ جنوبی ہند:۔ جنوبی ہند کی مکمل تاریخ بڑی چھان بین کی گئی ہے اور داخلی اور خارجی ہر ممکن سند پیش کی گئی ہے۔ قیمت ہے،

معلم کی زندگی:۔ یہ مولف کی محض آپ بیتی ہی نہیں بلکہ جامعہ کی دلچسپ اور مکمل تاریخ نیز ۲۱ سالہ تعلیمی تجربوں کا نچوڑ ہے۔ قیمت ہر دو حصص صہ،

محشرِ خیال:۔ سجاد علی انصاری مرحوم کے مجموعہ مضامین کا دوسرا ایڈیشن۔ اس مرتبہ مرحوم کا ہنگامہ خیز ڈراما "روز جزا" بھی شامل کر لیا گیا ہے قیمت مجلد ہے، غیر مجلد ۱۲؍

مبادی سیاسیات:۔ مصنفہ پروفیسر ہارون خاں صاحب شیروانی۔ اس میں تفصیل سے علم سیاست کی ابتدائی معلومات اور عہد حاضر کی سیاسی تحریکوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۶۰۰ صفحات قیمت مجلد صہ،

جگ بیتی:۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی کتاب (GLIMPOSES OF WORLD HISTORY) کا اُردو ترجمہ قیمت جلد اول سے،

روحِ اقبال:۔ یہ کتاب ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب کے تین مقالوں اقبال اور آرٹ، اقبال کا فلسفہ تمدن، اقبال کے مذہبی اور مابعد الطبیعی تصورات پر مشتمل ہے قیمت غیر مجلد ہے،

ذکرِ حسین:۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب پرنسپل جامعہ ملیہ اسلامیہ کی "ذکرِ حسینی" کے موقع پر معرکۃ الآرا تقریر جسے پبلک کے مطالبہ پر کتابی شکل میں شائع کیا گیا قیمت ۳؍

مکتبہ جامعہ دہلی

شاخیں

(۱) مکتبہ جامعہ نئی دہلی (۲) مکتبہ جامعہ امین آباد لکھنؤ

(۳) مکتبہ جامعہ پرنسس بلڈنگ بمبئی

شاندار ...... چوتھا ...... ہفتہ

سنسنی خیز شاہکار

جس میں انتقام کے لطیف جذبہ کو اسقدر نمایاں کیا گیا ہے کہ دیکھنے والا حیرت زدہ رہ جاتا ہے!

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ — ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو — اتوار کو دن میں ۳½ بجے سے

جمعرات ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

مرلی موویٹون کی سنسنی خیز تصویر

پیاس

خاص اداکار

سنہا پربھا۔ الیشور لال۔ نذیر شمیم۔ گوپی۔ ای بلموریہ۔ شریفہ۔ گلاب۔ تارا بائی۔ مجید۔ خاتون

نیچرل اداکاری۔ وجد آفریں گانے۔ دلکش ڈانس پُر زور مکالمے و پُر لطف مذاق

THE SADAQAT CAWNPORE.

GD. NO. 124

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۷

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ... قیمت فی پرچہ ۱/

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴۰

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مخصوص مشاعرہ

(۲)

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے جس مشاعرہ کا انتخاب ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء کے صداقت میں شائع ہو چکا ہے اسکی دوسری قسط آج کی اشاعت میں درج کی جاتی ہے۔

جناب حکیم ابوالعلا ناطق لکھنوی آج کل مولانا تسلیم ناطقی صاحب کے علاج کے سلسلہ میں کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں آپ نے بھی ہمارے اصرار پر اسی ردیف و قافیہ میں فوری طور پر چند اشعار ارشاد فرمائے ہیں جو تبرکاً ہدیۂ ناظرین ہیں۔

آج ہی (۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء) کی ڈاک میں ہم کو اپنے دوست جناب خان بہادر مرزا جعفر علی خاں صاحب اثر لکھنوی ہوم منسٹر کشمیر کا ایک والا نامہ موصول ہوا ہے جس میں آپنے اپنی ایک پرانی غزل کے چند اشعار جو اسی ردیف و قافیہ کی تھی ارسال فرمائی ہے۔ لہذا ہم جناب اثر صاحب کے اشعار بھی شکریہ کے ساتھ شامل کرتے ہیں۔

"ایڈیٹر"

دل

حضرت ناطق لکھنوی — تیر ایسا ہے نگاہِ گرم کا قاتل کے پاس — جو امید آتی ہے جل جاتی ہے آکر دل کے پاس

حضرت اثر ” — اُس نے تو کب کی مری جانب سے نظریں پھیر لیں — بجلیاں سی کوندتی ہیں پھر بھی اکثر دل کے پاس

جناب نواب صادق شمس آبادی — کیا مجرب ہے عمل اس عامل کامل کے پاس — جس کو چاہا دل نے کھینچ کر آگیا وہ دل کے پاس

جناب بزمی بلندشہری — کس غضب کی روشنی تھی پردۂ محمل کے پاس — اب بھی پاتا ہوں چمک جسکی حریم دل کے پاس

جناب اختر نقوی کانپوری — بس کہ دو تیرِ نظر موجود ہیں قاتل کے پاس — کاش دیدیتا خدا اک اور دل اس دل کے پاس

ساحل

حضرت ناطق لکھنوی — دامن قسمت سے داغ نارسائی تو مٹے — ڈوبنے کا غم نہیں ڈوبوں اگر ساحل کے پاس

حضرت اثر ” — ماسوائے ذوقِ غم شاید نہ تھا کچھ دل کے پاس — تشنہ کامی رہ گئی پہنچا جو میں ساحل کے پاس

جناب نواب صادق شمس آبادی — غرق ہونے کے لیے کیا دور ہے ساحل کی قید — ہم نے دیکھے ہیں سفینے ڈوبتے ساحل کے پاس

جناب بزمی بلندشہری — کس کے ارمانوں کی کشتی آج ڈوبی ہے یہاں — بلبلے سے اٹھ رہے ہیں گوشہ ساحل کے پاس

جناب اختر نقوی کانپوری — شوق کس کو ڈوبنے دیگا بھلا گرداب میں — بے بسی لیکن ڈبو دے کیا عجب ساحل کے پاس

قاتل

حضرت ناطق لکھنوی — پوچھئے تو زخم صدہا اور وہ سب مختلف — دیکھئے تو ایک ہے تیر نظر قاتل کے پاس

حضرت اثر لکھنوی — ہائے وہ بسمل کہ جس کے دل کی طاقت دے جواب — جب پہنچ جائے تڑپ کر دامن قاتل کے پاس

جناب نواب صادق شمس آبادی — تیغ زن ہو کر وہ خون آلودہ دامن کیوں کرے — کیا نگاہ ناز کے ناوک نہیں قاتل کے پاس

جناب بزمی بلندشہری — عمر بھر دھویا چھٹا لیکن نہ خون ناروا — آج بھی سرخی ہے باقی دامن قاتل کے پاس

جناب اختر نقوی کانپوری — دل ہے پاس اپنے نہ خون دل ہے باقی ہم نفس — جاؤں بھی تو لیکے کیا جاؤں بھلا قاتل کے پاس

محفل

حضرت ناطق لکھنوی — عشق ہے باوصف قربت ایک سوز مستقل — شمع محفل جل رہی ہے صاحب محفل کے پاس

حضرت اثر ” — شمع ہو آئینہ ہو، گل ہو، کہ دل والا کوئی — جو تری محفل سے اٹھا رہ گیا محفل کے پاس

جناب نواب صادق شمس آبادی — بزم عالم میں تھے تو سب سے زیادہ روسیاہ — جائے گا کس منہ سے صادق بانی محفل کے پاس

جناب بزمی بلندشہری — جرأت جذب محبت تھی جو لے پہنچی یہاں — ورنہ بزمی اور رسائی آپ کی محفل کے پاس

جناب اختر نقوی کانپوری — دل لیے جاتا ہے مجھکو ہو اجازت یا نہ ہو — رفتہ رفتہ آگیا ہوں یار کی محفل کے پاس

دنیائے اسلام

حالاتِ حاضرہ پر اعلیحضرت شاہ ایران کی تقریر

طہران ۱۵ ستمبر۔ مقامی اخبار مہر منیر نے جلالۃ الملک شاہ ایران کی وہ تقریر درج کی ہے جو گذشتہ ہفتہ وزارت کی تبدیلی اور شورش پر قابو حاصل کرنے کے بعد فوجی افسران اور دیگر سرکاری افراد کے سامنے فرمائی گئی تھی۔ جلالۃ الملک نے پہلے اس معاہدہ کی طرف اشارہ کیا جو ایران اور برطانیہ میں منعقد ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ ہم اس معاملہ کا احترام کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور اسکی رو سے جو فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں انکی تکمیل میں ہماری طرف سے کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوگی۔ وزارت کی تبدیلی پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارا ملک آزادی کی نعمت سے پورے طور پر بہرہ اندوز ہے اور حکومت میں تبدیلیاں اسی بنیاد پر واقع ہو رہی ہیں۔ نظام کے تغیر و تبدیلی سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ یہ کمزوری کی نہیں بلکہ استحکام کی دلیل ہے۔ اور قوم کو پورا موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے نمایندوں کے انتخاب میں اپنی آزادی سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔

جلالۃ الملک نے داخلی شورشوں کے متعلق فرمایا ہم فسادی عناصر کو مزید انتشار کا موقع نہیں دیں گے۔ اور قانون و امن کو ہر حالت میں قایم رکھیں گے شورش برپا کرنے والے خواہ کیسا نیت ہی کیوں نہ ہوں لیکن قانون کی نظر میں وہ رعایت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ ہم شورش کو دبائیں گے۔ اور عوام کو قانون دامن کے سایہ میں کاروبار چلانے کا موقع دیں گے۔

غازی عصمت انونو کی نئی مصروفیت

انقرہ ۲۲ ستمبر۔ صدر جمہوریہ غازی عصمت انونو آجکل زراعتی اداروں کا معاینہ کر رہے ہیں۔ ۲۰ ستمبر کو غازی موصوف سمسون پہونچے۔ یہ ایک زراعتی مرکز ہے صدر محترم نے کاشتکاروں سے گفتگو کی۔ جوان کا خیر مقدم کرنے کیلئے ٹاؤن ہال کے سامنے جمع ہوئے تھے۔ آپ نے ابتدا میں فرمایا کہ میں نے علاقہ سمسون میں صفائی اور حفظان صحت کی حالت بالکل اچھی دیکھی۔ اور دیہاتی آبادی کے حوصلے سے بہت متاثر ہوا۔ ضلع سمسون کے تین سرکاری مزرعوں کی حالت دیکھکر نہایت اطمینان حاصل ہوا آپنے یہ اُمید ظاہر کی کہ جو جوان مرد اور عورتیں سرکاری مزرعوں میں کام کر رہی ہیں۔ وہ اپنے دیہاتوں میں واپس جاکر نمونہ کے مزرعے اور گھر قایم کریں گی۔ آپکو یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ ہر جگہ لوگ فصلیں کاٹنے میں مصروف ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ فصلوں کے جمع ہو جانے کے بعد موجودہ تکلیفوں میں سے بہت سی ختم ہو جائیں گی۔ صدر نے یہ بھی فرمایا۔ مجھے یہ دیکھکر مسرت ہوئی۔ کہ کسان حکومت کو فصلوں کا وہ حصہ اس شرح سے خوشی کے ساتھ دے رہے ہیں۔ جو تازہ قواعد میں مقرر کیگئی ہے۔ آپنے اس دورہ میں بہت سی شکایات سنیں جن میں سے بعض بے بنیاد اور بعض درست تھیں۔ آپنے لوگوں سے کہا کہ حکومت ہر خامی کے ازالہ کی اور ہر خرابی کی اصلاح کی انتہائی کوشش کرے گی۔ صدر نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا "میں چاہتا ہوں کہ آپ بین الاقوامی صورت حالات کا غور کے ساتھ مطالعہ کریں۔ دنیا کے تمام حصوں میں جنگ جاری ہے۔ اور ہر جگہ بیدردی کے ساتھ لڑی جا رہی ہے۔ ہمیں یہ بات نہ بھولنی چاہیے کہ ہماری حفاظت کا سب سے زیادہ انحصار اپنی طاقت اپنی قربانی اور اپنی تیاری پر ہے ہمیں کسی پر شک نہ کرنا چاہیے۔ لیکن خود ہر وقت تیار رہنا چاہیئے"

افغانستان

کابل (بذریعہ ڈاک) اخبار اصلاح مورخہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ ایک قانون کے ذریعہ افغانستان سے ہر قسم کی موٹر گاڑیوں اور موٹر کے فالتو پرزوں کی برآمد ممنوع قرار دی گئی ہے۔ افغانستان کے جس رہنے والے نے موٹر گاڑی باہر سے منگائی یا خریدی ہے۔ وہ اب اسے افغانستان سے باہر نہیں بھیج سکتا۔ ان کاریاروں کو جو ملک سے باہر مال یا مسافر بھیجنے کا کام کرتے ہیں۔ اجازت نامہ حاصل کرنا ہوگا۔ اور قبل اس کے کہ ان کی گاڑیاں ملک سے باہر جائیں۔ انھیں ضمانت جمع کرنی ہوگی

منزل

حضرت ناطق لکھنوی — رہنما جو راہ تھی آخر کو وہ بھی گم ہوئی — میں سمجھتا ہوں کہ شاید آگیا منزل کے پاس

حضرت اثر ” — ہوشیار اے جادہ پیمائے محبت ہوشیار — قافلے منزل میں لٹتے ہیں کبھی منزل کے پاس

جناب نواب صادق شمس آبادی — تم کہیں بھاگو رہو گے پھر بھی میرے دل کے پاس — جذب منزل کھینچ لائیگا تمہیں منزل کے پاس

جناب بزمی بلندشہری — ہم سفر راہ محبت میں ہزاروں ہیں مگر — دور ہے منزل سے کوئی کوئی ہے منزل کے پاس

جناب اختر نقوی لکھنوی — ہے خدا دل میں مگر کرتے رہے ہر سو تلاش — ہم یہ اب سمجھے کہ ہم ہیں کسقدر منزل کے پاس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توحق عزم مستقبل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۳- اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۲

اڈیٹوریل نوٹ

حب الوطنی کی غیر فانی یادگار

اسٹالن گراڈ کی جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ ہی کیوں نکلے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسٹالن گراڈ کے مورچہ پر روسیوں نے جس حب الوطنی، سرفروشی اور جانبازی کا ثبوت دیا ہے اس کی مثال نہ اس سے قبل دنیا کی تاریخ میں موجود ہے اور نہ آئندہ سو سال تک یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ کوئی قوم اس بہادری کے ساتھ اپنے ملک کے لئے قربانیاں دے سکے گی۔

روسیوں کی حیرت انگیز جرأت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ روسی اسٹالن گراڈ کی ایک ایک انچ زمین کے لئے اپنے ہزاروں بہادر سپاہی قربان کررہے ہیں۔ چنانچہ حالت یہ ہے کہ اسٹالن گراڈ کے بازاروں میں۔ مکانوں میں، گلیوں میں اور ہر جگہ ایسی بے پناہ جنگ ہورہی ہے کہ اس کے تصور سے بھی کلیجہ کانپ اٹھتا ہے۔

اسٹالن گراڈ کے مورچہ پر روسی جس بے جگری کے ساتھ جرمن سیلاب سے ٹکرا رہے ہیں اس سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ اس قوم کو شکست دینا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے چنانچہ یہ عام خیال ہے کہ روسی جرمنوں کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے اور ان کو اسی علاقہ میں گھیرنے کے بعد موسم سرما میں ختم کرڈالیں گے۔

جہاں تک جرمنوں کا تعلق ہے جرمنوں نے بھی اپنی پوری طاقت اسٹالن گراڈ پر لگادی ہے۔ لیکن ان کو کوئی کامیابی نہیں ہورہی اور یہ ان کی ناکامی صاف طور پر بتا رہی ہے کہ قدرت نے ان کی موت کا آخری فیصلہ روسیوں کے ہاتھوں میں دیدیا ہے۔

آج سے ڈیڑھ سال قبل جب جرمنی نے روس پر حملہ کیا تھا اس وقت ہی یہ محسوس کیا گیا تھا کہ جرمنوں نے نہایت ہی غلط قدم اٹھایا ہے اور اب تو خود جرمن حلقوں میں اسے سب سے بڑی حماقت تصور کیا جارہا ہے۔ اور یہ عام اندیشہ ہے کہ موسم سرما میں روس کے مورچہ پر جرمنوں کو ایسی شکست ہوگی کہ شاید وہ سالہا سال کے بعد بھی سنبھلنے کے قابل نہ ہوسکیں۔ بہرحال روسی بہادر مستحق مبارکباد ہیں کہ انھوں نے بے اندازہ قربانیاں دے کر نہ صرف روس کی عظمت کو چار چاند لگادیئے ہیں بلکہ ان کی قربانیوں نے مشرق کو بھی جرمنوں کے یلغار سے بچالیا ہے۔

اسپین

جنگ کے دوسرے اہم محاذوں پر زیادہ شدید ہنگامہ آرائیوں کے باعث بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو سامنے سے ہٹ کر پس منظر کی طرف چلی جاتی ہیں انھیں میں ایک اسپین بھی ہے جو محوری طاقتوں یعنی جرمنی اور اٹلی کا دوست ہوتے ہوئے بھی ابتک غیر جانبدار ہے۔ اسپین کی پوزیشن اس لئے بے حد اہم ہے کہ جبرالٹر اس سے ملتی ہے ہمارے خیال میں یہ برطانی ڈپلومیسی کا ایک اچھا کارنامہ ہے کہ جنرل فرانکو اب تک ہٹلر اور مسولینی کی صف میں کھڑا نہیں ہوا ہے۔ چند روز ہوئے وہاں سے ایک دلچسپ تبدیلی کی خبر آئی ہے، یعنی اس کا وزیر خارجہ سینور سونر اپنے عہدے سے الگ ہوگیا ہے یا اُسے الگ کردیا گیا ہے یہ شخص محوری قوتوں کا بڑا حامی تھا۔ اس کے بعد بعض دوسری تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ محوری اثر اسپین میں کم ہوتا جارہا ہے اور وہ زیادہ سخت غیر جانبداری کی طرف رجوع ہورہا ہے جنرل فرانکو کے لئے یہی اچھا ہے کہ وہ پُرانی دوستیوں کو جن پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا ترک کرکے نئے حلقہ میں آجائے۔ اس نے دیکھ لیا ہے کہ مسولینی کس طرح ہٹلر کا بندہ بے دام بن گیا ہے۔

قابل فخر صلح

ولایات امریکہ کے پریسیڈنٹ مسٹر روز ویلٹ نے اپنے ایک تازہ ترین پیغام میں کہا ہے کہ "اہل امریکہ کو چاہیئے کہ وہ ایک مستقل اور قابل فخر صلح کے لئے تیار ہوں اس مرتبہ جو صلح ہوگی وہ عالمگیر امن کی حامل ہوگی اور صلح کی میز پر ولایات متحدہ امریکہ کو جو وزن حاصل ہوگا وہ بہت بڑی اہمیت رکھنے والا ہوگا۔ اس کی آواز کا یہ مطالبہ ہوگا کہ تمام بنی نوع انسان اپنی قسمت کی تعمیر میں مصروف ہوجائیں گے اور انسانی اسپرٹ کے لئے زیادہ سے زیادہ آزادی اس قسمت کی روح ہوگی،، پریزیڈنٹ روز ویلٹ کے یہ الفاظ ہندوستان کے لئے بھی بہت خوشگوار ہوتے اگر ان میں صرف اتنا ہی اضافہ کردیا جاتا کہ اٹلانٹک چارٹر مغرب و مشرق کی تمام قوموں پر بلا امتیاز رنگ ونسل عائد ہوگا۔ اور اس زمین پر کوئی قوم ایسی باقی نہ رہے گی جسے صلح کی میز پوری آزادی نہ دیدے۔

عالمگیر فیڈریشن

موٹروں کے "بادشاہ" مسٹر ہنری فورڈ کا خیال ہے کہ اگر دنیا میں ایک عالمگیر فیڈریشن قائم نہیں ہوگا تو موجودہ جنگ کے بعد پھر اس سے زیادہ ہولناک جنگ ہوگی، وہ کہتے ہیں کہ ولایات متحدہ امریکہ نے اس لئے فیڈریشن بنایا تھا کہ خود کو تباہی سے بچانے کا صرف یہی ایک ذریعہ ہمارے پاس تھا۔ اسی طرح اگر ایک عالمگیر فیڈریشن قائم نہیں ہوگا تو دنیا تباہ ہوجائے گی" مسٹر فورڈ کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے لیکن کسی عالمگیر فیڈریشن کے قیام سے پہلے یہ ضرور ہے کہ تمام وہ ممالک جو محکوم ہیں آزاد کردیئے جائیں اور انھیں برابری کا درجہ دیدیا جائے ورنہ ظاہر ہے کہ آزاد اور غلام کے درمیان کوئی فیڈریشن نہیں ہوسکتا۔ اگر حاکم و محکوم کا رشتہ آئندہ بھی قائم رہے گا تو کوئی بین الاقوامی بھائی چارہ کبھی وجود میں نہیں آئے گا وہ فیڈریشن ایسی بالا دست طاقتوں کا ایک مجموعہ ہوگا جو زیردست قوموں کو ستائے گی۔ ظاہر ہے کہ اس فیڈریشن کا مقصد ہی ختم ہوجائے گا اور محکوم قوموں کی رنجیدگی پھر کسی جنگ کا باعث بن جائے گی۔

مذہب کی ضرورت

مغرب کی وہ قومیں جو انتہا درجہ کی مادہ پرست بن گئی تھیں، اب مذہب کی ضرورت محسوس کرنے لگی ہیں۔ اور صرف سونے چاندی کو پوجنے والے اب پھر خدا کو پوجنے کا خیال دل میں لارہے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ اس سے جدید مادی دنیا کی بیدا کی ہوئی تفدر کم ہوجائے۔ برطانیہ کی کنزرویٹو پارٹی نے بعد از جنگ کے تعمیری کاموں کے متعلق جو خاکہ تیار کیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اب اسکولوں میں زیادہ گہری مذہبی تعلیم جاری ہونی چاہیئے۔ اور حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ مذہب کی تربیت کرے اور ہر لڑکے کو اس بات کا موقع دیا جائے کہ وہ اپنے دل میں مذہبی احساس پیدا کرے، اس سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف انتصادی قومیت یا بین الاقوامیت کبھی مذہبی عقائد کی جگہ نہیں لے سکتی، اس لئے ضرور ہے کہ انسان کی مذہبی اسپرٹ کو بیدار کیا جائے۔ دنیا میں بعض بڑی مصیبتیں ہماری اصلاح اور بہتری کی ذمہ دار ہوجاتی ہیں۔ یقین ہے کہ اس تباہ کن اور ہولناک جنگ کے بعد جب نئی دنیا کی تعمیر ہوگی اس میں چند تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ لوگوں کی مادی اسپرٹ میں بھی تبدیلی ہوگی۔

(بقیہ آئینہ کانپور)

لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کے فیصلہ کے مطابق مزدور سبھا کے جلسے میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے کہ امریکہ اور انگلستان کے ٹریڈ یونین سے اپیل کی جائے کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ سے ہندوستانی لیڈروں کی رہائی اور قومی مطالبہ کے منظور کرنے کے لئے گورنمنٹ برطانیہ پر زور ڈالیں (پاینیر)

ہندو سبھا کی اپیل مسٹر دیبی چرن مہروترا ہندو سبھا کے لیڈر نے مقامی ہندوؤں سے اُس وقت تک ہڑتال نہ کرنے کی اپیل کی ہے جب تک کہ آل انڈیا ہندو سبھا ان سے ہڑتال کرنے کی درخواست نہ کرے (پاینیر)

گرفتاریاں مسٹر جے شنکر موضع شیوراجپور کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کے قاعدہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے (پاینیر)

مسٹر راجہ سنگھ زمیندار موضع رائے پور اور رنویر دیو سنگھ موضع نرول کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے (پاینیر)

مسٹر چھیدی لال موضع شیوراجپور کو کرمنل لا (امنڈمنٹ) کی دفعہ ۱۷ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے (پاینیر)

مسٹر جگو اندین اور دیگر پانچ اشخاص موضع سجھور کو خلاف قانون حرکات کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ (پاینیر)

مسٹر لکشمی نرائن مہروترا کو دیواروں اور بجلی کے ستونوں پر کانگریس کے اشتہارات کے چسپاں کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے (پاینیر)

مسٹر چھوٹے لال مہروترا کلاتھ مرچنٹ اور دیگر کپڑے کے تاجروں کو اپنی اپنی دوکانیں بند رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ (پاینیر)

مسٹر شیو نرائن ترویدی آف موضع اکبرپور، مسٹر لچھمی نرائن، مسٹر بابو سنگھ اور مسٹر منی سنگھ آف نرول کو بدھ کے دن ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ (پاینیر)

پنڈت کیشو دیو مالویہ سکریٹری یو-پی پراونشیل کانگریس کمیٹی مسٹر مکجیت رائے سکسینہ اور مسٹر ہرملدو کرشن کپور ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے۔ (پاینیر)

پولیس نے مسٹر مالویہ کے پاس سے کچھ کاغذات حاصل کرلئے جو ان کے پاس تھے۔ اور ایک بینک سے ۲۸۰۰ روپیہ حاصل کرکے اپنے قبضہ میں کرلئے (پاینیر)

نامزدگی مرچنٹ چیمبر یو-پی نے مسٹر رام رتن گپتا اور مسٹر ایس۔ ایم۔ بشیر کے ناموں کی جغرافیہ سروس آف انڈیا کے اڈوائزری کمیٹی میں نامزد کئے جانے کے لئے یو-پی فیڈریشن آف انڈیا چیمبر آف کامرس اور انڈسٹریز سے سفارش کی ہے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ یکم اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوا اور بورڈ نے کم کی ہوئی مندرجہ ذیل تین تعطیلوں کو دوبارہ منظور کرلیا۔

(۱) گاندھی جی کی سالگرہ

(۲) جمعۃ الوداع

(۳) بہتر بسرجن

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ۳۹ روپیہ تک تنخواہ پانے والوں کو ۵ روپیہ اور ۸۰ روپیہ تک تنخواہ پانے والوں کو ۷ روپیہ گرانی کا الاونس مارچ ۴۳ء تک دیا جائے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ مسٹر ہان سنگھ چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے دیوان سید ناصر علی کے امام باڑہ (ٹپکا پور) کو حصول اراضی کی اسکیم سے واگذاشت کردیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کی سالانہ رپورٹ پر ریویو کرتے ہوئے سخت نکتہ چینی کی ہے اور لکھا ہے کہ مسٹر راؤ سرواد سنگھ چیرمین کا ناقابل ہونے کی وجہ سے ان کا ہٹایا جانا ضروری ہے اور بورڈ کو توڑ دینے کی سفارش کی ہے، کیونکہ کوئی اصلاح بلا سرکاری انتظام کے نہیں ہوسکتی۔

شکر کی کمی محکمہ فوج کے شکر کے بڑھے ہوئے مطالبہ کو مد نظر رکھ کر اس صوبہ میں شکر کی مزید راشننگ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور کانپور کے لئے ۷ ہزار بورہ ماہوار سے گھٹا کر ۶ ہزار بورہ ماہوار کردے گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تعداد اہل شہر کے لئے کافی ہوگی۔ گذشتہ ہفتہ کانپور میں شکر کی سخت پریشانی ہوئی اور اچھی شکر کسی قیمت میں بھی دستیاب نہیں ہوئی۔ اور خراب شکر ۹ ر ۱۰ ر سیر فروخت ہوگئی۔ اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے شکر کے فروخت کا مختلف محلوں میں انتظام کیا ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ لوگوں کو شکر کی خریداری میں کوئی دقت نہ ہوگی قیمت فی سیر ۵٫ مقرر ہے۔

سکریٹری پرائس کنٹرول ۲۵ ستمبر کو کملا ناول میں ممبران چیمبر آف کامرس کے ایک جلسہ میں سکریٹری پرائس کنٹرول ڈپارٹمنٹ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے کانپور آنے کا مقصد یہ ہے کہ آل انڈیا وہیٹ (گیہوں) سنڈیکیٹ اسکیم کی تفصیلات پر تبادلہ خیالات کریں اور اس کے نقائص دور کرکے اس کو ہر طبقہ کے لئے مفید بنائیں۔ اور سوداگران سے امداد کی اپیل کی جائے۔

وھیٹ سنڈیکیٹ کی مخالفت سکریٹری یو-پی چیمبر آف کامرس نے گیہوں کی مناسب تقسیم کرنے کے لئے وھیٹ سنڈیکیٹ قائم کرنے کی مخالفت کی ہے۔ چیمبر قیمت کے کنٹرول کو ڈھیلا کرنے کے حق میں ہے تاکہ پریشانی کم ہو اور بڑے شہروں میں گیہوں کی دوکانیں کھولنے کا گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔

سرکاری حکم ڈیفنس آف انڈیا رول کے قاعدہ ۸۱ (ڈی) کے ضمن قاعدہ نمبر ۱ کے ماتحت دفعہ (۱۷) کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اعلان کیا ہے کہ

"کپڑا اور اس سے بنی ہوئی چیزیں انسانی ضروریات کے لئے ضروری ہونے کی وجہ سے کانپور کے حدود کے اندر ڈیفنس آف انڈیا رولس کی دفعہ ۸۱ (ڈی) کی کنٹرول کی چیزیں ہیں۔

کانپور الکٹرک سپلائی کانپور الکٹرک سپلائی ورکرس یونین کی انتظامیہ کمیٹی نے مسٹر ایس بسی۔ مترا کو جنرل سکریٹری کے عہدہ سے ہٹانے کا فیصلہ کرکے ان کی جگہ پر محمد جمیل صدیقی کو یونین کا قائمقام سکریٹری مقرر کیا ہے۔

آئیل مل میں اسٹرائک ماتادین بھگوان داس آئیل مل کے تقریباً ۱۵۰ ورکرس نے الاؤنس وغیرہ کے سلسلہ میں جمعہ کے دن سے ہڑتال شروع کردی ہے۔

انجہانی مسز بسنیٹ یکم اکتوبر کو مسز اینی بسنیٹ کی سالگرہ کا دن منایا گیا اس کا انتظام تھیوسوفیکل سوسائٹی کی طرف سے کیا گیا تھا۔

منشی دیا نرائن نگم ہمارے کرم بزرگ دوست منشی دیا نرائن نگم اڈیٹر "زمانہ" و "آزاد" کو تقریباً ایک ہفتہ سے دل کی شکایت ہوگئی ہے اور اس وقت وہ کافی بیمار ہیں۔

ہماری دلی دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ انکو جلد صحت کلی عطا فرمائے۔

اسکولوں کیلئے فارم ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بی۔ ٹی۔ ایم سعید کا گرانٹ ان۔ ایڈ۔ فارم جو امدادی اسکولوں کے لئے گورنمنٹ اور بورڈ سے منظور شدہ ہے وہ بدستور قائم رہا ہے۔ لہذا اسکولوں کے ماسٹر صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اسی فارم کو استعمال کریں۔

دعوت افطار حسب معمول امسال بھی مسٹر محمد وحید احمد میونسپل کمشنر نے ۲۱- رمضان المبارک (۳- اکتوبر) کو بہ سلسلہ فاتحہ امیر المومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ معززین شہر کو افطار دعوت کے لئے مدعو کیا ہے۔

ڈاکہ ۲۹ ستمبر ۱۲ بجے دن کو جنرل گنج میں سٹی برانچ الہ آباد بنک کی عمارت کے پاس ۶ مسلح ڈاکوؤں نے ۵۲ ہزار ۴ سو روپیہ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا کے فرم مسرس گنگا دھر بیجناتھ کے ملازم کو گولی سے زخمی کرکے چھین لیا جس کو وہ بنک جمع کرنے کے جارہا تھا، زخمی اسپتال جاکر مرگیا۔ فرم کے مالک کو دھمکی آمیز خطوط بھی مل چکے ہیں (پاینیر)

سزائیں مسٹر پرتاپ نرائن کانگریسی ورکر موضع ڈیراپور کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ×

کانپور کے اوقات افطار وسحر

تاریخ	دن	وقت افطار	وقت سحر
۲۱ رمضان	سنیچر	۶ بجکر ۵۹ منٹ	۵ بجکر ۳۶ منٹ
۲۲ "	اتوار	۶ " ۵۸ "	۵ " ۳۶ "
۲۳ "	سوموار	۶ " ۵۷ "	۵ " ۳۷ "
۲۴ "	منگل	۶ " ۵۶ "	۵ " ۳۷ "
۲۵ "	بدھ	۶ " ۵۵ "	۵ " ۳۸ "
۲۶ "	جمعرات	۶ " ۵۴ "	۵ " ۳۸ "
۲۷ "	جمعہ	۶ " ۵۳ "	۵ " ۳۹ "
۲۸ "	سنیچر	۶ " ۵۲ "	۵ " ۳۹ "
۲۹ "	اتوار	۶ " ۵۱ "	۵ " ۴۰ "

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر اکبرپور ضلع کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲۰۷

اجلاس عدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

پنڈت شیو پرشاد زمیندار مدعی بنام اسمٰعیل خاں و محمد اسحاق خاں و عبد الماجد خاں پسران محمد منیر خاں قوم مسلمان ساکن موضع بوبائیں پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم عدالت

سبدِ گل

مرکزی اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے شروع ہونے کے وقت جو مظاہرہ ہوا تھا اس کے متعلق ایک رپورٹ کے الفاظ یہ ہیں "مظاہرہ کرنے والوں نے کوشش کی کہ کونسل چیمبر میں ممبروں کا داخلہ روک دیں لیکن ہاؤس کے حاضرین کی تعداد میں کوئی کمی نہ ہوئی اس لئے کہ بعض ممبر دوسرے دروازوں سے داخل ہوگئے اور کچھ دوسرے ممبروں نے مثلاً سر کاؤس جی جہانگیر نے پکٹنگ کرنے والی لڑکیوں کی بات نہ مانی۔ اور بدن چرا کر اندر داخل ہوگئے" ہم نے بدن چرانے کا جو فقرہ لکھا ہے یہ ترجمہ ہے لفظ SQUEEZE کا جو انگریزی میں استعمال کیا گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ "بدن چرانے کے ساتھ ساتھ سر کاؤس جی جہانگیر نے "آنکھیں بھی چرائی ہوں گی"!

چین کے سب سے بڑے مذہبی رہنما کانفوشس سے ان کے کسی مرید نے پوچھا تھا کہ "اس دنیا میں سب سے آسان کام کون سا ہے؟" کانفوشس نے جواب دیا۔ "مشورہ دینا" آج ہندوستان میں مشورہ دینے کے کام کی پوری اجارہ داری مسٹر ایمرین نے لے لی ہے۔ اور یہ مشورے بھی ایسے ہوتے ہیں جن میں ذمہ داری کا کوئی احساس نہیں پایا جاتا تاہم جیسا کہ محققین کا بیان ہے مشورہ دینے کے پیشہ میں بھی وکالت کے پیشہ کی طرح اب بھیڑ بھاڑ کے باعث گنجائش باقی نہیں ہے!

دہلی کی ایک پریس کانفرنس میں وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خاں سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ اگر ان کو ہندوستان کا وائسرائے بنا دیا جائے تو وہ کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایسی حالت میں وہ خودکشی کر لیں گے۔ یہ جواب دلچسپ بھی ہے اور غیر دلچسپ بھی۔ دلچسپ اس لئے کہ اگر وائسرائے ہونا اور خودکشی کرنا لازم و ملزوم ہے تو لارڈ لنلتھگو کے لئے شیکسپیئر کے شہزادہ ہیملٹ کے الفاظ میں یہ سوال پیدا ہو جائے گا کہ

To be or not to be, that is the Question.

اور غیر دلچسپ اس لئے کہ ایسا ہونے کا کوئی امکان نہیں پایا جاتا۔

لکھنؤ میں بم پھٹا۔ ایک انگریز مجروح ہوا

لکھنؤ ۲۸ ستمبر۔ کل رات کو تقریباً ۹ بجے کیپٹل سینما کے سامنے حضرت گنج میں ایک زبردست بم کے دھماکے نے لوگوں کو سخت متوحش اور پریشان کر دیا اور تھوڑی دیر کے لئے ایک سراسیمگی کی کیفیت پیدا ہوگئی اس بم کے دھماکے کے نتیجہ کے طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک شخص کو کچھ جراحتیں آئی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ کیپٹل سینما کے سامنے چند اینگلو انڈین کھڑے ہوئے تھے کہ دفعتاً ایک بم قریب ہی آکر گر گیا اور پھٹ گیا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بم غالباً ملکہ معظم کے اسٹیچو والے پارک کی طرف سے پھینکا گیا تھا، جس کے نتیجہ میں ایک اینگلو انڈین مجروح ہوا۔ پولیس کے تمام ذمہ داران فوراً ہی موقع پر پہونچے اور انہوں نے بم کے ٹکڑوں کو اور اس کے تمام اجزا کو جو وہاں دستیاب ہو سکا اپنے قبضہ میں لے لیا۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔ (ا۔ن۔س)

مدراس میں اخبارات پر پابندیاں

(مدراس ۲۷ ستمبر) حکومت مدراس نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے جس میں صوبہ کے پرنٹروں، پبلشروں اور اڈیٹروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ حسب ذیل قسم کی تمام خبروں کو اشاعت سے قبل ملاحظہ و منظوری کے لئے پیش کیا جاوے۔

(الف)۔ وہ خبریں جو ان ہنگاموں یا مظاہروں کے متعلق ہوں۔ جو ۸۔ اگست سے جب سے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے تحریک جاری کرنے کی منظوری دی ہے ہوتے رہے ہیں۔ خواہ یہ ہنگامے کانگریس کے حکم کی تعمیل میں برپا کئے گئے ہوں یا اس کے علاوہ رونما ہوئے ہوں۔

(ب)۔ وہ خبریں جو گورنمنٹ کے ان اقدامات کے متعلق ہوں جو وہ اس تحریک کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً ہوئے یا آئندہ لائے۔

(ج) وہ خبریں جو ان عدالتی کارروائیوں کے بارہ میں ہو جو ہنگاموں اور فسادات کے سلسلہ میں ہوتی رہی ہیں یا آئندہ ہوں۔ (ا۔پ)

ادبِ لطیف

انتظار!

میرے محبوب ——— تم کہاں ہو؟
ساون آگیا ہے ——— ہرے بھرے جنگلوں میں جھولے پڑ گئے ہیں ——— کالی کالی گھٹائیں چھا گئی ہیں ———
مور ناچنے تھک گئے ہیں اور تم؟ ——— تم ابھی تک نہیں آئے! ——— میرے محبوب تم کہاں ہو؟ ———
وہ دیکھو ——— آم کے پیڑوں کے جھرمٹ میں میری سہیلیاں اپنے اپنے پریتم کے ساتھ جھولا جھول رہی ہیں ———
ان کے گلے میں باہیں ڈال رہی ہیں ——— اور میں بد نصیب ——— تمہارے انتظار میں جھولے کی رسی لئے بیٹھی ہوں
——— دن ڈھلنے لگا ہے۔
——— میرے محبوب! تم ——— کہاں ہو؟
اور جب میں پانی بھرنے جاتی ہوں تو میری سکھیاں ——— مجھے طعنے دیتی ہیں کہ "تیرا پریتم بے وفا ہے" ———
مگر پیارے! میں جانتی ہوں تم ایسے نہیں ہو میں انہیں سمجھاتی ہوں ——— مگر وہ نہیں مانتیں اور میری ہنسی اڑاتی ہیں
——— اس لئے پریتم آؤ ——— صرف ایکبار آجاؤ!
تاکہ یہ جان جائیں کہ میرا پریتم مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے ———
پیارے! ——— میں کب سے راہ دیکھ رہی ہوں
——— دیکھو ——— دن ڈھلنے لگا ہے ———
——— میرے محبوب تم کہاں ہو؟

مسٹر جناح سے مسلمانان بمبئی کی اپیل

(بمبئی ۲۸ ستمبر) بکثرت مقامی مسلمانوں نے جن میں بہت سے مسلم لیگی بھی شامل ہیں مسٹر جناح سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے غیر معمولی اثر و رسوخ سے کام لے کر اس وقت موجودہ کشمکش کو ختم کرائیں اور کانگریس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرا کے مرکز میں ایک آزاد قومی گورنمنٹ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اس اپیل میں لکھا ہے کہ موجودہ کشمکش اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک کہ مرکز میں ایک عارضی با اختیار حکومت نہ قائم ہو جائے اور اس کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ہندو و مسلمان فوراً متفق ہو جائیں۔ اپیل میں لکھا ہے کہ ہم ہرگز اس کو باور نہیں کر سکتے کہ ہندو مسلم اتحاد ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ پھر ہم کبھی بھی آزاد نہیں رہ سکتے۔ اس اپیل میں گورنمنٹ سے بھی التجا کی گئی ہے کہ وہ مہاتما گاندھی اور دیگر کانگریسی لیڈروں کو رہا کرے تاکہ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ کی گفتگو ہو سکے۔ (ا۔پ)

کانگریس کن شرائط پر صلح کریگی

(پشاور ۲۸ ستمبر) آج ایک اخباری نمائندہ کے اصرار پر خان عبدالغفار خاں نے کہا کہ گاندھی جی صرف اسی صورت میں ستیہ گرہ کی تحریک کو روک سکتے ہیں جب برٹش گورنمنٹ بلا تامل اختیارات حکومت اہل ہند کو منتقل کر دے۔ جب خان صاحب سے کہا گیا کہ اگر لڑائی کے دوران میں کنیڈا اور آسٹریلیا کی جیسی آزادی اور خود مختاری ہندوستان کو دیدی جائے تو اس کے جواب میں خان عبدالغفار خاں نے کہا کہ پہلے برطانیہ کو یہ تجویز کانگریس کے سامنے پیش کرنا چاہئے اور کانگریسی رہنماؤں کو رہا کر کے انہیں باہم مشورہ کرنیکا موقع دینا چاہئے۔ اس کے بعد کوئی جواب دیا جا سکتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں خانصاحب نے کہا کہ ہم کو کچھ بھی اعتراض نہ ہوگا اگر قومی گورنمنٹ بنانے کا کام مسٹر جناح کے سپرد کیا جائے بشرطیکہ وہ گورنمنٹ ویسی ہی آزاد اور با اختیار ہو جیسی کہ کانگریس چاہتی ہے۔ (ا۔پ)

عالمِ نسواں

جنوبی افریقہ کی لڑکیاں

اس لانبی چوڑی اور وسیع دنیا میں رہنے والی مختلف اقوام کے رسم و رواج اس قدر دلچسپ ہیں کہ جب ہم ان کے حالات پڑھتے ہیں تو حیران رہجاتے ہیں چنانچہ ایک سیاح جنوبی افریقہ کے غیر آباد علاقہ کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے کہ "میں نے اس علاقہ میں موذبی نامی ایک قوم کے ہاں یہ رواج دیکھا کہ اس قوم کی کنواری لڑکیاں خواہ وہ جوان ہی کیوں نہ ہوگئی ہوں برہنہ رہتی ہیں صرف ایک ذرا سی کھال ستر پر پردہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔ اس قوم کی لڑکیوں کا برہنہ رہنا اس چیز کی علامت ہے کہ یہ ابھی تک دوشیزہ ہیں البتہ شادی کے بعد یہ لڑکیاں دوسری عورتوں کی طرح اپنے تمام جسم کو ڈھک لیتی ہیں۔ اس قوم کی لڑکیاں اگرچہ رنگ روپ اور نقشہ کے اعتبار سے خوبصورت نہیں ہوتیں لیکن ان کا جسم خوبصورت ہوتا ہے کہ یوروپ کی عورتوں میں ان کی مثال ملنی نہ صرف دشوار ہے بلکہ ناممکن ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ ان کا جسم کھلا رہتا ہے اور خوب اچھی طرح پرورش پاتا ہے" یہ ہے سیاح مذکور کا بیان۔ موذبی قوم کے علاوہ دنیا کی دوسری اقوام میں بھی یہ رواج پایا جاتا ہے کہ شادی سے قبل لڑکیوں کو عریاں رکھا جاتا ہے اور یہ رواج قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے۔

خاکساروں پر سے پابندیاں اٹھالیجائیں

(نئی دہلی ۲۳ ستمبر) سر سید رضا علی کے ریزولیوشن کی جو علامہ مشرقی اور خاکساروں کو آزاد کئے جانے کے حق میں تھا ڈاکٹر ضیاء الدین حسین بھائی لالجی وغیرہ نے تائید کی جس کے بعد ہوم سکریٹری نے گورنمنٹ کی طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ہند نے خاکساروں پر یہ کبھی بھی الزام نہیں دیا کہ وہ دشمن سے ملے ہوتے ہیں اور ففتھ کالم کا کام کر رہے ہیں۔ اور آج بھی حکومت خاکساروں پر یہ الزام عاید نہیں کرتی۔

ہوم سکریٹری نے کہا کہ خاکساروں کا معاملہ سیاسی یا جذباتی حیثیت نہیں رکھتی کہ اس کی بنا پر صوبائی حکومتوں کو مجبور کیا جائے۔ یہ معاملہ خالص قیام امن و نظم کا ہے اور جب تک صوبائی حکومتیں مطمئن و راضی نہ ہوں گی اس وقت تک خاکساروں پر سے پابندی نہیں اٹھائی جا سکتی۔ ہوم سکریٹری نے کہا کہ حکومت ہند اس معاملہ میں صوبائی حکومتوں کو متوجہ کرے گی اور ان سے مشورہ کرے گی اور خاکساروں کے معاملہ پر نظر ثانی کرے گی۔

آخر میں سر رضا علی کا ریزولیوشن پاس ہو گیا حکومت ووٹنگ کے وقت غیر جانبدار رہی۔ (ا۔پ)

صوبہ متوسط میں ریڈیو چھین لئے جائیں گے

(ناگپور ۲۸ ستمبر) ایک کمیونک میں کہا گیا ہے کہ صوبائی حکومت نے طے کیا ہے کہ وہ وائرلیس ریسونگ سٹون پر قبضہ کرے گی۔ اس خیال سے کہ یہ سٹ ناپسندیدہ کاموں میں استعمال نہ کئے جائیں۔ خاص کر دشمن کے ریڈیو اسٹیشنوں سے سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں جو مبالغہ آمیز خبریں اور افواہیں آتی ہیں اور جو ہدایات دی جاتی ہیں ان کے پھیلانے کا موقع نہ دیا جائے غیر مطمئن لوگوں نے محوری براڈکاسٹ سے خیالات لے کر اشتہارات کے ذریعہ پروپیگنڈا کیا ہے جس سے خاص طور پر طلبا متاثر ہوئے ہیں۔ جن پر اس قسم کے پروپیگنڈے کا انتہائی نقصان رساں اثر رہا ہے۔ حکومت نے طے کیا ہے کہ سٹون کو رکھنے کی ممانعت کرنے کے لئے کارروائی کی جائے جو کہ ناپسندیدہ اغراض کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ (ا۔پ)

---

۴ با اختیار ہو جیسی کہ کانگریس چاہتی ہے۔ (ا۔پ)

بچوں کی دنیا

حبیب خدا (صلعم)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حبیب خدا کے دل کو تو بس یہی لگی تھی کہ خدا کے سچے دین اسلام ہی کو سب لوگ مانیں۔ لیکن وہ دوسرے مذہب کے لوگوں سے گھناتے نہیں تھے۔ بلکہ جہاں تک ہوتا ان سے مہربانی کا برتاؤ کرتے تھے۔ ایک بار کچھ عیسائی آئے۔ حبیب خدا نے انھیں مسجد میں ٹھہرایا اور ان کی مہمانی کا خود انتظام کیا۔ وہ اپنے ہی ڈھنگ پر نماز پڑھتے۔ عام مسلمانوں نے روکنا بھی چاہا مگر آپ نے انھیں ان ہی کے طریقے پر نماز پڑھنے کی اجازت دی۔

حبیب خدا سے پہلے تمام دنیا میں عورت ذات کو ذلیل سمجھتے تھے۔ عرب میں بھی یہی چلن تھا۔ آپ نے عورتوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا کہ لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ آپ نے فرمایا۔ جو حق تمہارا عورتوں پر ہے ٹھیک وہی حق عورتوں کا تم پر ہے۔ دیکھو! ان کے ساتھ نرمی اور نیکی سے پیش آؤ، انھیں اچھا کھلاؤ، اچھا پہناؤ۔ پھر فرمایا:۔ عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو۔

حبیب خدا نے فرمایا:۔ خدا کی قسم وہ پکا مسلمان نہیں جس کے پڑوسی اس سے بے آرام ہوں۔ حضرت بی بی خدیجہؓ نے ایک بار بتایا کہ ہماری پڑوسن بڑی مصیبت میں ہے۔ آپ نے فرمایا:۔ جب تک اس کے کھانے کپڑے کا بندوبست نہ ہو جائے نہ خود کچھ کھاؤ نہ مجھے کچھ دو۔

حبیب خدا بچوں پر خاص کر مہربان تھے۔ انھیں خود سلام کرتے۔ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے، کسی کو گود میں اٹھا لیتے اور پیار کرتے تھے۔

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے بچپن میں باغوں میں چلا جاتا اور ڈھیلوں سے کھجوریں گرا گرا کے کھاتا تھا، ایک بار باغبان مجھے پکڑ کر حبیب خدا کے پاس لے گیا۔ آپ نے فرمایا:۔ نہیں میاں ڈھیلے مار مار کے کھجوریں مت گراؤ بس ٹپکی ہوئی کھجوریں کھا لیا کرو۔ فصل کا نیا نیا میوہ آتا تو جب سے چھوٹا بچہ ہوتا اس سے دیا کرتے تھے۔

اولاد سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ جب کبھی سفر کو جاتے تو سب سے آخر میں حضرت بی بی فاطمہؓ سے ملتے تھے۔

حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے بے حد محبت تھی۔ فرماتے یہ میرے گلدستے ہیں آپ انھیں سینے سے لگاتے اور سونگھتے۔ ایک بار کہیں دعوت میں جا رہے تھے، راہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کھیلتے ہوئے ملے۔ حبیب خدا نے آگے بڑھ کر ہاتھ پھیلا دیئے۔ وہ ہنستے اور چہل کرتے ہوئے پاس آآکر نکل جاتے۔ آخر ایک بار آپ نے نکلنے نہ دیا اور کھینچ کے سینے سے لگا خوب سا پیار کیا۔

ایک بار آپ بچوں کو پیار کر رہے تھے کہ ایک گنوار عرب (بدو) آیا، بولا:۔ میرے دس بچے ہیں پر آج تک میں نے کسی کو پیار نہیں کیا حبیب خدا نے فرمایا:۔ خدا تمہارے دل سے محبت نکال لے تو میں کیا کروں۔

حبیب خدا اپنے بڑوں کا بہت ادب کرتے تھے۔ بی بی حلیمہؓ ایک بی بی تھیں۔ انھوں نے آپکو دودھ پلایا تھا انھیں ماں کی جگہ سمجھتے تھے۔ وہ آتیں تو ادب سے کھڑے ہو جاتے، ان کو بیٹھنے کو اپنی چادر بچھا دیتے ان کے اور ان کے کنبے والوں کے ساتھ اچھے سلوک کئے۔

ایک بار کسی نے پوچھا:۔ میرے سلوک کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا:۔ تیری ماں۔ اس نے کہا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا: پھر؟ تو فرمایا۔ تیرا باپ اور اس کے بعد وہ جو سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار ہو۔

روس کو جہازی قافلہ پہنچگیا۔ لندن ۲۴ ستمبر امارت بحریہ کے ایک کمیونک میں کہا گیا ہے کہ ایک اہم مال بردار قافلہ جو کہ جنگی سامانوں کی بڑی مقدار لے جا رہا تھا شمالی روس کی ایک بندرگاہ پر پہنچ گیا۔ (رائٹر)

پردۂ فلم

نیشنل اسٹوڈیوز

نیشنل اسٹوڈیوز جو اس وقت بمبئی کا سب سے بڑا نگارخانہ ہے اس کے متعلق تازہ ترین اطلاع ہے کہ اس شاندار نگارخانہ کو مسٹر رستم مودی اور مسٹر سہراب مودی کے چھوٹے بھائی مسٹر کیکی مودی نے ۸½ لاکھ روپے میں خرید لیا ہے۔ مسٹر شانتارام بھی اس اسٹوڈیو کے خریدار تھے۔ لیکن آپ کی پیشکش کیونکہ اس سے کم تھی اس لئے وہ اس شاندار اسٹوڈیو کو حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

مسٹر کیکی مودی جیسی کہنہ مشق شخصیت کے ہاتھوں میں نیشنل اسٹوڈیو جیسے نگارخانہ کا چلا جانا ہندوستان کی فلمی صنعت کے لئے فال نیک ہے۔ توقع ہے کہ یہ نگارخانہ مسٹر کیکی مودی کی نگرانی اور سرکردگی میں خوب ترقی کرے گا۔

واڈیا اسٹوڈیوز

مسٹر شانتارام جو اس سے قبل نیشنل اسٹوڈیو کی خریداری کی کوشش کر رہے تھے اب معلوم ہوا ہے کہ نیشنل کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد آپ نے ۲½ لاکھ روپیہ میں واڈیا اسٹوڈیو خرید لیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس اسٹوڈیو میں مسٹر شانتارام اور محبوب دونوں مل کر اپنی تصاویر کریں گے۔ توقع ہے کہ یہ اسٹوڈیو بھی ان دونوں ماہرین فن کی نگرانی میں خوب ترقی کرے گا۔ واڈیا اسٹوڈیوز کی فروخت کے بعد یہ کچھ نہیں معلوم ہو سکا کہ واڈیا برادرس جن کے سامنے اپنی تصاویر کا ایک وسیع پروگرام ہے آئندہ اپنی تصاویر واڈیا اسٹوڈیوز ہی میں تیار کریں گے یا کسی نئے اسٹوڈیو میں ان کی تصاویر شوٹ ہوں گی۔

مسٹر چرچل کا تازہ بیان

(لندن ۲۳ ستمبر) آج کارخانہ ہائے جہاز سازی کے ایک ہزار نمایندوں کی کانفرنس کو مسٹر چرچل نے ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ دشمن کے ہاتھوں جہازوں کی غرقابی کی وجہ سے حالت اب بھی مخدوش ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ بہتری کی صورت بھی پیدا ہو رہی ہے بغیر جہازوں کے ہم زندہ نہیں رہ سکتے اور جب تک جہاز نہ ہوں لڑائی جیت نہیں سکتے۔ اگرچہ حالت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ لیکن اب بھی اس قدر زیادہ جہاز ڈوب رہے ہیں کہ ہمیں ہر اس جہاز کی ضرورت ہے جو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ جہازوں کے تیار کرنے میں آپ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کیونکہ اسی صورت میں آپ فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کانفرنس میں وزیر بحر اور جہاز سازی کے کارخانوں اور امارت بحریہ کے بڑے بڑے افسر شریک تھے۔ کانفرنس کی کارروائی کو صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔ (رائٹر)

فرانسیسی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے

(لندن ۲۴ ستمبر) میڈ غاسکر کے برٹش ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ برٹش فوج جزیرہ کے دار الحکومت انٹانا نریوو میں بلا مزاحمت کے کل سہ پہر کو داخل ہوگئی اور فرانسیسی فوج نے ہتھیار ڈال کر اطاعت کر لی جزیرہ میں فوجی انتظام قائم کر دیا گیا ہے۔ مگر سرکاری عمارت پر فرانسیسی سرکاری جھنڈا بدستور بلند ہوگا (رائٹر)

برٹش افواج کا قبضہ ہو گیا

(لندن ۲۳ ستمبر) میڈ غاسکر کے دار السلطنت انٹانا ناریوو پر برطانوی سپاہیوں نے قبضہ کر لیا یہ خبر انٹانا ناریوو کے ریڈیو نے دی۔ وہاں کے ریڈیو کا پروگرام آج شام کو جاری تھا کہ دفعتاً ایک آواز نے بیچ سے مداخلت کرتے ہوئے کہا "ایک برطانوی افسر بول رہا ہے۔ برطانوی سپاہی آج ۵ بجے شام کو انٹانا ناریوو میں داخل ہو گئے۔ بالکل سکون ہے۔" (رائٹر)

جا رہا تھا شمالی روس کی ایک بندرگاہ پر پہنچ گیا۔ (رائٹر)

اقوالِ زرّین

محبّت

محبت ایک آسمانی پھول ہے جس کی خوشبو سے کائنات مہکی ہوئی اور ساتھ ہی ساتھ بہکی ہوئی بھی ہے۔
—— محبت ایک گمنام روشنی ہے جس سے دنیا کا ظلمکدہ روشن ہے۔
—— محبت ایک نایاب موتی ہے۔
—— محبت اور انسان کا دل اس کا صدف ہے۔
—— محبت افسانۂ حیات کا دلکش عنوان ہے۔
—— محبت ایک خوش رنگ پھول ہے جس سے انسان کا چمن حیات آراستہ اور اس کی عطر بیز نکہت سے دل کی فضا معمور و معطر ہے۔
—— محبت نہ ختم ہونے والی ایک داستان ہے۔
—— محبت ایک لذیذ لیکن خاموش درد ہے جس میں انسان گم ہو جاتا ہے۔
—— محبت انسان کی بے وقوفی اور خدا کی عقلمندی ہے۔
—— محبت انسان کی کمزوری بھی ہے اور اس کا حربہ بھی ہے۔

موجِ تبسّم

ایکٹرس :- (اپنے بھائی سے) بھیا وہ جو تنکا پڑا ہے اس کو پھونک سے اڑا دو۔
ایکٹرس کا بھائی :- اگر وہ اڑ کر میرے حلق کے اندر چلا گیا تو؟
ایکٹرس :- میں اپنے ہاتھ سے آپ کے حلق سے ڈھونڈ کر نکال لوں گی۔
ایکٹرس کا بھائی :- میں جو سب جگہ اپنے گھر کی تعریف کرتا پھرتا ہوں کہ ہمارے یہاں ایسی صفائی رہتی ہے اور میری نگرانی میں وہ انتظام ہے کہ ایک تنکا باہر سے اڑ کر اندر آسکتا ہے اور نہ اندر سے اڑ کر باہر جا سکتا ہے اس بات میں جو فرق آجائے گا۔
ایکٹریس :- ایک نگوڑے تنکے کی بات سن کر کون اعتراض کرے گا اور اس میں میری اور تمہاری کیا بدنامی ہوگی۔

ماسٹر :- دخانی جہاز کسے کہتے ہیں؟
لڑکا :- (جلدی سے) جس کے دو خانے ہوں ایک اوپر اور ایک نیچے۔

دلچسپ معلومات

عورتوں کی خود نمائی

عورت جس قدر خود نمائی اور اپنی تعریف کی دلدادہ ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ہو سکتا ہے جو حال ہی میں ایک ساحر نے شائع کئے ہیں:-
ایک اوسط درجہ کی عورت اپنی زندگی بھر میں دس ماہ آئینہ دیکھنے میں صرف کر دیتی ہے ۶ سال سے دس سال تک وہ اوسطاً روزانہ ۷ منٹ اپنے عکس کو دیکھا کرتی ہے، دس سے پندرہ برس تک پاؤ گھنٹہ شیشہ کو دیکھتی رہتی ہے بیس برس کی عمر تک وہ نصف گھنٹہ روزانہ اور بیس سال کے بعد اوسطاً ایک گھنٹہ روزانہ اپنی تعریف میں صرف کرتی ہے۔

لوزین کے معاہدہ کی رو سے کمال پاشاہ نے شام فلسطین، عراق، حجاز اور مصر کو خیرباد کہا لیکن اس کے عوض اسے قسطنطنیہ، گیلی پولی، ایڈریانوپل، مشرقی تھریس اور سمرنا قبضہ میں آیا۔ جو سردز کے معاہدہ سے اتحادیوں نے یونان کے حوالہ کر دیا۔

افسانہ

بھابی

نوشتہ :- محترمہ کملا تربینی شنکر

مترجمہ :- محترمہ زاہدہ خاتون بی اے

جولائی کا مہینہ تھا۔ اساڑھ کا پہلا پانی پڑ چکا تھا کورٹ اور کالج کھل رہے تھے۔ لجّا آج ہی گھر سے آئی تھی۔ سامان اپنے بنگلے پر رکھوا کر وہ سیدھے پروفیسر پرتش چندر کے بنگلے کی طرف واپس چلی۔ صحن کے سامنے پروفیسر کی چھوٹی بہن ودّیا اپنی گڑیوں کے لئے پھول چن رہی تھی اس نے لجّا کو دیکھا تو دوڑی ہوئی اس کے پاس آئی۔ اس نے محبت سے اس کے گلابی گالوں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا: "کیا کر رہی ہو ودّیا؟ تمہارے بھیّا کہاں ہیں؟"

ودّیا گڑیا بغل میں دبا کر بولی: "بھیا؟ اری دیکھو دیدی، نئی نئی بھابی لائے ہیں۔ بڑی اچھی ہیں گڑیا کی طرح!"

ودیا کے ہاتھ سے گڑیا لیکر لجّا بولی: "اوہو یہی تیری بھابی ہے؟"

"نہیں لجّا دیدی سچ مچ کی بھابی، چلو دیکھو گی؟"

ودّیا کی باتوں میں سچائی کی جھلک دیکھ کر لجّا کسی نامعلوم تاثرات سے کانپ اٹھی۔ اس نے اپنی آنکھیں صحن کے دروازے پر پڑی ہوئی چلمنو کی طرف گاڑ کر دیکھا، جیسے وہیں کھڑی کھڑی اپنی اپنی تیز نگاہوں سے وہ اندر کا جائزہ لے لینا چاہتی ہو۔

ودّیا اپنے پھول سمیٹ کر —— چلو لجّا دیدی بڑی اچھی بھابی ہیں، مٹھائی دیں گی۔ کہتی ہوئی اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹ لے چلی۔

ارمیلا کام کرتی کرتی تھک گئی تھی۔ آج ہی اس نے اس گھر میں قدم رکھے تھے۔ شادی کو بمشکل پچیس ہی روز ہوئے تھے صبح سے چیزیں سجا سجا کر رہی تھی ادھر ادھر بکھری ہوئی بے سلیقگی سے رکھی ہوئی چیزوں سے شوہر کی بد مذاقی اور بے پروا فطرت کا اندازہ لگا کر ارمیلا دل ہی دل میں ہنس رہی تھی، ڈرائینگ روم میں پیالے اور پلیٹ ڈائننگ روم میں ٹائی کالر کا ہجوم، باورچی خانہ کی الماری پر پرانے چپلوں اور جوتوں کا انبار۔ اُف کتنی بے ترتیب چیزیں پھیلا رکھی تھیں، میلے کپڑے جو چھینٹوں سے بھیگے اترے تھے، ایک کونے میں ڈھیر تھے! ارمیلا شوہر کی واپسی سے پہلے مکان اتنا صاف ستھرا کر لینا چاہتی تھی کہ ایکبار دیکھ کر وہ اس کی سلیقہ مندی اور کارگزاری پر محو حیرت رہ جائے۔

تین بج گئے تھے، کام بھی اب ختم ہو گیا تھا۔ بالٹی کا پانی لیکر ارمیلا فرش دھو رہی تھی، اسیوقت لجّا کا ہاتھ پکڑے ودیا آکر بولی: "یہ بھابی ہیں!"

ارمیلا آدھی بھیگی ساڑی کو کچھ اور کھینچ کر دوشنا انداز سے لجّا کو دیکھنے لگی۔ ودّیا کسے کہہ رہی تھی، وہ سمجھ نہ سکی۔

لجّا کھڑی کھڑی سوچ رہی تھی —— یہ بھابی ہیں؟ پروفیسر صاحب کی بیوی! کتنی غیر مہذب خاطر مدارات کچھ نہیں، انھوں نے کس دیہاتی سے شادی کر لی؟ اتنی میلی ساڑی پہن کر خادماؤں کی طرح کام کر رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ودیا نے مجھے چڑانے کے لئے کہا ہے یہ گنوار عورت پروفیسر صاحب کی بیوی نہیں ہو سکتی۔

ارمیلا کچھ دیر کے بعد کچھ سوچ کر بالٹی رکھتی ہوئی ہنستے کہہ کر بولی: "آپ تھوڑی دیر اوپر چل کر بیٹھیں میں ابھی آتی ہوں۔"

لجّا بڑی بے تکلفی سے جانے پہچانے گھر کی طرح کھٹ کھٹ زینے پر چڑھ گئی، ارمیلا نے جلدی جلدی کپڑوں کو دھو کر صاف کر لیا اور ہاتھ روم میں جا کر نہانے لگی۔ کمرے کی دل فریب سجاوٹ دیکھ کر لجّا محو حیرت رہ گئی۔ ٹیبل کلاتھ اور پلنگ پوش کے علاوہ کمرے کی دیواریں اور فرش تک چمک رہے تھے۔

پکھے کے غلاف سینٹ سے معطّر ہو رہے تھے گلدستوں میں تازے پھول کچھ اس انداز سے لگائے گئے تھے کہ لگانے والے کے سلیقہ شعار ہاتھوں کی خود تعریف کر رہے تھے۔

لجّا کے ہاتھ آج کوئی چیز بھی کمرے میں نہ تھی۔ وہ سالہا سال سے پروفیسر صاحب سے پڑھ رہی تھی جاتے جاتے کوئی نہ کوئی نشان کر جانا یا کوئی کارگزاری دکھا جانا اس کا معمول تھا۔ کبھی گلدان میں پھول بھر جاتی کبھی پروفیسر صاحب کی کتابیں الماری اور میز پر سجائی جاتی۔

دوسرے روز پروفیسر صاحب مسکراتے ہوئے لجّا کی تعریف کے پل باندھ دیتے۔ بظاہر یہ شرم سے سمٹ جاتی مگر دل ہی دل میں پھول کی پنکھڑیوں کی طرح کھل اٹھتی۔

ودّیا لجّا کو اتنی سست اور افسردہ دیکھ کر بولی: "لجّا دیدی تم بھابی سے بولتی کیوں نہیں؟ کیا بھابی تمھیں اچھی نہیں لگیں ——؟"

لجا پھیکی ہنسی ہنسکر بولی: "اور تیری بھابی ہی کون بولیں ودّیا؟"

"اچھا میں بھابی سے کہتی ہوں بولیں گی کیوں نہیں؟ اور میرے لئے فراک بھی دیں گی۔ یہ دیکھو کتنے اچھے فراک بھابی نے میرے لئے سئے ہیں۔ کل آتے وقت انھوں نے سموسے بنائے تھے، بھیا نے ریل پر کھانا نہیں کھایا بہت سے سموسے کھائے تھے۔ تمھیں بھی کھلائیں گی۔"

ودّیا اچھلتی کودتی اتر کر بھابی کے پاس دوڑتی ہوئی گئی۔

تھوڑی دیر میں ارمیلا کپڑے بدل کر، چاء کا پانی چڑھا کر لجّا کے پاس آکر کھڑی ہو گئی اور کچھ گھبرائی ہوئی کچھ شرمائی ہوئی بولی: "مجھے دیر ہو گئی معاف کیجئے گا، آئیے نیچے چل کر کچھ ناشتہ کر لیجئے۔"

لجّا پُر شوق نگاہوں سے ارمیلا کی طرف دیکھ رہی تھی۔ گندمی رنگ، گول چہرہ، مانگ میں پتلی سہاگ کی لکیر، ماتھے پر بندی، گلابی تنزیب کی سادی ساری، سفید جمپر، گہنے بھی برائے نام ہی، ہاتھوں میں مہندی، پاؤں میں مہاور، سادگی اور رنگینی کے امتزاج سے ارمیلا حسن کی دیوی اور روپ کی رانی بن رہی تھی۔

ابھی چند لمحے پہلے لجّا نے جسے بدصورت اور غیر مہذب سمجھا تھا، وہی ارمیلا اب انتہائی حسین اور دلربا معلوم ہو رہی تھی۔

ارمیلا نے جب اپنے سوال کے جواب میں لجّا کو اپنی طرف نگاہیں گاڑ کر دیکھتے ہوئے دیکھا تو شرماتی ہوئی بولی۔ وہ تو ابھی تک نہیں آئے۔ آپ اُن کے انتظار......" پھر کچھ سوچ کر خاموش ہو گئی۔

نیچے جوتوں کی آواز آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں پروفیسر صاحب کپڑوں کے لئے۔ ارمیلا کو پکارنے لگے۔ یہ کشمکش میں پڑ گئی اور لجّا کا ہاتھ پکڑ کر بولی: "معاف کیجئے میں ابھی آتی ہوں" اور نیچے اتر گئی۔

پروفیسر سچ مچ بیوی کی سلیقہ مندی دیکھ کر حیران رہ گیا اور ہنستا ہوا بولا: "تم نے تو گھر کی کایا ہی پلٹ دی۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ جیسے تم ہمیشہ سے یہیں رہتی ہو۔ لیکن اتنی جلدی کیا پڑی تھی؟ دو چار دنوں میں سارے نوکر لوٹ آتے تو صفائی کر ڈالتیں۔ اتنی محنت کر کے اگر تم بیمار پڑ گئیں تو تمہارے ہرلش کی کیا حالت ہوگی ——؟"

"تم میرے ——؟" ارمیلا فرط محبت سے کھل اٹھی۔ پروفیسر بھی ہنس پڑا۔ خاوند اور بیوی کی ہنسی سے کمرہ گونج اٹھا۔

اوپر بیٹھی ہوئی لجّا کے رونیں رونیں میں ان کی ہنسی بچھوؤں کا ڈنک بن کر چبھ رہی تھی۔ وہ نہ جانے کیوں پسینے سے تر ہوئی جا رہی تھی۔

ارمیلا شوہر کو بدلنے کے لئے کپڑے دے کر بولی:
"چلو ڈائننگ روم میں۔"

"کون ——؟ وہ کون ——؟" پروفیسر نے قدرے تعجب سے پوچھا: "میں نام نہیں جانتی، وہ بولتی بھی تو نہیں؟؟

۴۴ بی بی کو بلاؤں۔"

"بھیا وہ لجّا دیدی، آرہی ہیں۔" ودیا خود آکر بولی۔

"کیا لجّا آگئی ہے؟" پروفیسر فوراً باہر نکل آیا اور لجّا کو پکارا، لیکن سائکل چل چکی تھی۔ لجّا بھی ان سنی کر کے نکل گئی۔

پروفیسر چپ چاپ میز پر جا بیٹھا اور پیڈ لے کر اس نے لجّا کے باپ کو خط لکھا۔

"محترم!

افسوس کہ اب میں لجّا کو پڑھانے کے لئے وقت نکالنے سے معذور ہوں، امید ہے کہ آپ مجھے معاف فرمائیں گے۔

آپ کا...... ہرتش"

دوسرے روز صبح ۸ بجے لجّا حسب معمول کتابیں لئے ہوئے آ پہنچی۔ پروفیسر ناشتہ کر رہا تھا۔ لجّا کو دیکھ کر قدرے حیرت سے بولا۔ "میرا خط شاید تم نے نہیں دیکھا۔ اب میں پڑھانے کا وقت نہ دے سکوں گا۔"

لجّا میز پر کتابیں رکھ کر بولی: "یہ ہرگز نہیں ہو سکتا صبح کے وقت ایک گھنٹہ آپ کو دینا ہی ہوگا"

پروفیسر کے سامنے حسب معمول آج بھی چائے کے تین پیالے آئے ہیں لیکن لجّا کی جگہ ارمیلا نے لے لی تھی۔ ودّیا اس کے بائیں طرف کی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ دوسری کرسی ابھی خالی تھی۔ ارمیلا غالباً کچھ اور لانے گئی تھی، ودّیا لجّا کی طرف اپنا پیالہ کھسکا کر بولی: "لو لجّا دیدی، یہ میں بھابی کو بلا لاتی ہوں"

لجّا کو ایسا محسوس ہوا جیسے گھر کے گوشے گوشے میں بھابی سما گئی ہے۔ جب سنو، جدھر دیکھو بھابی، بھابی ودّیا کا دل بھی اس کی محبت سے معمور ہے۔ لجّا کا حسین چہرہ تھوڑی دیر کے لئے افسردہ ہو گیا۔

اسی وقت ارمیلا ایک طرف سے آکر قدرے حیرت زدہ سی کھڑی ہو گئی۔ ایک پرائی عورت کو شوہر کے اتنے قریب دیکھ کر اس کے دل کا سارا سکون اضطراب میں تبدیل ہو گیا۔

پروفیسر بیوی کے دل کے جذبات آنکھوں سے پڑھتا ہوا فوراً اٹھ کر بولا: "ارمیلا تو سنبھالو اپنے مہمان کو میں ذرا باہر جا رہا ہوں، کچھ لڑکے آنے والے ہیں۔"

پروفیسر کے جانے سے پہلے ہی لجّا کشیدہ خاطر سی اٹھی اور چوٹ کھائی ناگن کی طرح بل کھاتی ہوئی باہر چلی گئی آج پروفیسر نے اسے پکارا نہیں اور نہ اس نے اس کا انتظار ہی کیا۔

دن اور رات کے چوبیس گھنٹے گزر گئے۔ ارمیلا افسردہ افسردہ کسی گہری سوچ میں پڑی ہوئی کام کاج میں الجھی رہی۔ کھانا پکایا تو دال میں نمک ڈالنا بھول گئی، ترکاری کا مسالہ کچا رہ گیا۔ روٹیاں جل گئیں۔ لیکن پروفیسر نے کھاتے وقت کچھ کہا نہیں۔ تھوڑا بہت جو کھا سکا، چپ چاپ کھا لیا۔ آج ارمیلا نے بھی کھانے کے لئے اصرار نہیں کیا۔ بھولی ودّیا کو یہ سونا سونا خاموش ماحول کھل رہا تھا۔ وہ کبھی بھیّا کو دیکھتی کبھی بھابی کو ہنس مکھ بھابی کا منہ اداس تھا۔ کبھی لجّا کی بات سوچتی لیکن سمجھ نہ سکتی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے ——؟

دوسرے روز ارمیلا اٹھی۔ ہاتھ منہ دھو کر چائے بڑھا دی، غسل کیا اور پھر بیٹھ کر خستہ ٹکیاں بنانے لگی۔ دروازے پر کسی کے پیروں کی آہٹ ہوئی۔ معاً چلمن کھسکی۔ لجّا سامنے تھی۔ ارمیلا نے سر نیچا کر لیا۔ لجّا اس کے بالکل قریب بیٹھ کر بولی بھابی کیا ناراض ہو ——؟ کچھ بولو بھی!"

ارمیلا نے اس کی طرف دیکھا۔ سادہ دل لجّا کے دل میں بے لوث محبت جھلک رہی تھی، اُسے دیکھ کر ارمیلا کا نسوانی دل تڑپ اٹھا۔ لجّا کے دل کی پہنائیوں سے نکلے ہوئے پیار بھرے انداز تخاطب —— "بھابی کیا ناراض ہو؟ نے اس کے دل کو موہ لیا۔ عورت نے عورت کا دل سمجھا۔ آنکھوں نے آنکھوں کا راز پڑھا۔ ارمیلا بے اختیار مسکرا پڑی اور اپنی گوری باہیں لجّا کی گردن میں حمائل کر کے بولی: "نہیں بی بی، ناراض کیوں ہوں گی، جیسی ودّیا ویسی آپ!"

لجّا فرط محبت و مسرت سے ناچ اٹھی۔ پروفیسر اپنے کمرے سے نند اور بھاوج کی یہ پیار بھری باتیں سن اور دیکھ رہا تھا۔

ایک کنواری —— ایک شادی شدہ عورت —— ایک مرد ——! وہ عورت کے دل اور عورت کی فطرت پر غور کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں ارمیلا شوہر کے پاس تھی اور کہہ "لو اٹھو چائے تیار ہے۔ تمھیں لجّا بی بی کو پڑھانا ہوگا۔"

آج لجّا نے پہلی بار پروفیسر کو بھیّا کہا اور زیر لب مسکراتی ہوئی بولی: "بھیّا، بھابی کی بات تو مانو گے ——؟؟"

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

—— نوٹس ——

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء سے دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں ساڑھے دس بجے دن سے ڈھائی بجے دن تک روپیہ جمع ہوا کرے گا۔

دستخط مان سنگھ
چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

مرحوم مولوی اکرام عالم صاحب

ہم نے دلی رنج و افسوس کے ساتھ سنا کہ بریلی کے نامور وکیل مولوی اکرام عالم بدایونی نے ۹ستمبر ۱۹۴۲ء کو انتقال کیا۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

مرحوم ایک کامیاب وکیل تھے۔ وہ بی۔ اے ہونے کے بعد ریاست رام پور کے ایک اسکول کے ہڈماسٹر ہوتے اور کسی ہیڈماسٹری کے زمانہ میں آپ نے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ بدایوں میں وکالت شروع کرنے کے بعد آپ بریلی چلے آئے۔ اور یہاں آنے پر پیشہ میں نہایت کامیاب ہوئے۔

مرحوم کے صاحبزادے اور ہمارے عزیز دوست مسٹر حضور عالم صاحب بی۔ ایس سی۔ ایم آر۔ اے۔ ایس۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ اے (لندن) ٹکنیکل اکسپرٹ پروڈکشن برانچ گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے احباب کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ایک خط بغرض اشاعت بھیجا ہے جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

میں اپنے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں حضرت والد ماجد، مولوی محمد اکرام عالم مرحوم و مغفور کے حادثہ رحلت پر مجھ سے تعزیت اور ہمدردی ظاہر فرمائی ہے۔ میں اگر اپنی بے انتہا مصروفیت کے سبب سے بعض حضرات کو تعزیت نامہ کا جواب نہ دے سکوں تو مجھے امید ہے کہ وہ میری معذوری کی بنا پر معاف فرمائیں گے۔ میں کانپوری احباب کا خصوصاً ممنون ہوں کہ انہوں نے باوجود اس "بعد زمانی" اور "بعد مکانی" کے مجھے اب تک یاد رکھا اور اب میری غمگساری فرمائی۔

خاکسار محمد حضور عالم (بدایونی)
امرتسر۔ وہائٹ ہاؤس مورخہ ۲۰ستمبر ۱۹۴۲ء

کونسل آف اسٹیٹ

(بقیہ صفحہ ۷)

سب اختلافات ترک کر کے سب کو جنگ جیتنے میں لگ جانا چاہیئے۔

مسٹر محمد حسین نے اپنی تقریر میں کہا کہ عوام میں جذبات بہت زیادہ برطانیہ کے خلاف ہیں اور موجودہ تحریک نے اس جذبہ کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ مقرر نے ہنگاموں کی مذمت کی اور کہا کہ کوئی حکومت کھلی بغاوت کے چیلنج کے سامنے ہتھیار نہیں ڈال سکتی۔ کانگریس نے دوسری پارٹیوں کو ساتھ لئے بغیر ایسا اقدام کر دیا لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت کو کوئی اور صورت بھی اختیار کرنا چاہیئے۔

سکھ مقرر سردار بہادر سوبھا سنگھ نے اپنی تقریر میں حوالے دیکر کہ سکھوں نے انگریزوں کی کیونکر مدد کی اس کے بعد انہوں نے کہا کہ سکھ ملک کو متحد اور ایک دیکھنا چاہتے ہیں اور اگر ملک میں تقسیم ہو تو پھر غیر مسلمانوں کو بھی ان صوبوں میں جہاں وہ

ریلوے لائن کو نقصان

بی۔ این۔ ڈبلیو ریلوے لائن کے اس حصہ پر جو اورا اور گوموہ کے درمیان واقع ہے کرگلد کے مقام پر ۲۷ستمبر کی رات کو کسی مفسد نے لائن کو نقصان پہونچایا۔ (ا۔ پ)

مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کی موجودہ صورت حال پر مباحثہ

آنریبل مسٹر آنے کی جوابی تقریر

مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کی سیاسی صورت حال پر مباحثہ ہوا اس کے آخر میں جواب دیتے ہوئے آنریبل مسٹر ایم۔ ایس۔ آنے نے ۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء کو جو تقریر کی اس کے اہم اقتباسات کا درج ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

مباحثہ میں قدرتاً ساری توجہ دو امور پر دی گئی۔ اول یہ کہ حکومت کا یہ اقدام کہ اس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی تجویز پاس ہو جانے کے بعد کانگریس کے ارکان اور مہاتما گاندھی کو گرفتار کرلیا کہاں تک مناسب تھا دوم یہ کہ اس پالیسی کو کس طرح عمل میں لایا گیا۔ یہ نکتہ چینی کا ایک حصہ تھا۔ دوسرا حصہ ہندوستان کی آئینی مسائل کا ایک بہت وسیع سوال ہے۔

جناب والا۔ جہاں تک اس پہلے حصہ کا تعلق ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے میں سردست اس کے آخر جزو کو لیتا ہوں یعنی حکومت ہند کی پالیسی کو کس طرح عمل میں لایا گیا۔ اس سلسلے میں بعض مقرروں نے یہ دکھانے کے لئے کہ موجودہ پالیسی کو عمل میں لانے اور فسادات کو دبانے کی کوشش میں کئی مقامات پر زیادتیاں کی گئی ہیں کئی نکتے پیدا کئے ہیں بعض ممبروں نے مثالیں بھی دی ہیں۔

اگر کسی طرح کی زیادتیاں ہوئی ہیں تو یہ بات آنریبل سوم ممبر کی تقریر میں بہت واضح طور پر بتادی گئی ہے کہ یہ صوبائی حکومتوں اور ان متعلقہ فورسیز کے افسروں کا جو اپنے اپنے فورسیز کے ضبط و نظم کے ذمہ دار ہیں اپنا منشا ہے کہ ان واقعات کو نظر میں رکھیں اور معاملہ کی تحقیقات کریں۔ جہاں تک اس مسئلہ میں قانون کا تعلق ہے میں ایک مختصر بات کہدوں کہ کوئی فوجی یا کوئی پولیس افسر قانونی دفعات سے بالا نہیں ہے۔

جیسا کہ میرے آنریبل دوست ممبر قانون نے اپنی تقریر میں کہا ہے اگر یہ معاملات صوبائی حکومتوں کے علم میں لائے جائیں تو یہ فرض کر لینے کی کوئی وجہ نہیں کہ ان پر غور نہ ہوگا اور ان کی تفتیش نہ کی جائے گی۔

میرے آنریبل دوست مسٹر نیوگی نے کہا ہے کہ سرمادھو راؤ دلیشپانڈے نے ان کا وراصرف کیے ... گیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس سلسلہ میں میں جو کچھ کہوں گا اسے مسٹر نیوگی مان لیں گے اور وہ یہ ہے کہ صوبجات متوسط کی حکومت کے چیف سکریٹری نے جو حالات دریافت کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سرمادھو راؤ دلیشپانڈے کے متعلق جو بیانات دیئے گئے ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں اور خود سرمادھو راؤ دلیشپانڈے نے پوری طرح اور پرزور الفاظ میں اس کی تردید کی۔

اب میں ایک اور مسئلہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جس کا کچھ تعلق میرے محکمہ سے ہے۔ میرے آنریبل دوست نے ہندوستانی تخلیہ کنندگان کے بارے میں بعض الزامات کا ذکر کیا ہے جو حال میں مسٹر صدیق نے ایک دستی اشتہار میں شائع کر کے لوگوں تک پہنچائے تھے، میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ برما سے آنیوالے ہندوستانی غلبہ کنندگان فی الحال چاٹ گاؤں میں ہیں اور ان کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہے جو ہندوستان کے دوسرے حصوں میں برما سے آنیوالے تخلیہ کنندگان کے ساتھ ہو رہا ہے اُنہوں نے میرے نام بھی ایک طویل مراسلہ بھیجا تھا جس کا میں نے اُنھیں اس مسئلہ پر ایک طویل جواب دیا ہے۔ میں صرف اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کی تعداد ۲۰۰۰۰ اور ۳۰۰۰۰ کے درمیان ہے اور چاٹ گاؤں کے کلکٹر کی نگرانی میں بارہ افسر اس کام پر متعین ہیں کہ ان کے متعلق تفتیش کریں اور قاعدوں کے رو سے جو حال میں شائع ہو چکے ہیں اور جن سے اس ایوان کے ممبر بھی بخوبی واقف ہیں مستحقین کو بھتہ دلایا جائے۔ چنانچہ جو لوگ مستحق ہیں انھیں مصارف خورد و نوش کے لئے بھتہ مل جائے گا۔

مجھے اس معاملہ میں کسی قسم کی شکایت کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ چونکہ تخلیہ کنندگان بڑی تعداد میں ہیں اس لئے ممکن ہے کہ بعض کے متعلق ابھی تک تصفیہ ہونا باقی ہو۔ اس میں کچھ وقت لگے گا ہم نے ان کے لئے ۱۲ افسر متعین کئے ہیں اور حال میں انھیں یہ لکھا ہے کہ اگر اس کام کے لئے افسروں کی یہ تعداد کافی نہ ہو تو انھیں اختیار ہے کہ اپنا عملہ بڑھالیں اور حکومت ہند ان کے اخراجات برداشت کریگی۔

جہاں تک کہ فوجی ضروریات کے لئے کشتیوں کے حاصل کرلینے اور بنگال میں ماہی گیروں کی حالت کا تعلق ہے حکومت پہلے ہی ایک کمیونک شائع کرچکی ہے اور محکمہ دفاع اور میرے آنریبل دوست مسٹر نیوگی کے مابین کافی مراسلت بھی ہو چکی ہے میرے خیال میں یہ کہنا حق بجانب نہیں ہے کہ حکومت ہند ان کی شکایات پر ہمدردانہ غور نہیں کر رہی ہے۔

اب میں اصلی سوال کی طرف متوجہ ہوتا ہوں ابتدا میں میں یہ ضرور کہوں گا کہ ممبران کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ حکومت ہند اس ایوان کو کوئی وقعت نہیں دیتی۔

میرے معزز دوستوں کو معلوم ہے کہ اس ایوان کے ممبر دفاعی مشاورتی کمیٹی میں شریک ہیں۔ اور یہ کمیٹی ایسی ہے کہ اس میں خفیہ مسائل پر بحث و مباحثہ کیا جاتا ہے اگر اس ایوان کے ممبران کی کوئی وقعت نہیں سمجھی جاتی تو حکومت ہند ان لوگوں کو اس بات کا موقع نہ دیتی کہ وہ تمام ہندوستان کا سفر کر کے حربی اہمیت کے مقامات اور دفاعی استحکامات دیکھیں۔ حکومت ہند کو اس بات کا احساس ہے کہ جن اہم امور کی بنا پر جنگ کامیابی کے ساتھ جاری رکھی جاسکتی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسے ایوان کی حمایت حاصل ہو اور اسی لئے وہ ممبروں کو باخبر رکھنے اور ان کی حسب ضرورت حمایت حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے اس واقعہ سے بھی کہ ایوان کا اجلاس معمول سے بہت پہلے بلالیا گیا۔ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حکومت کی نظر میں اس ایوان کی بڑی وقعت ہے۔ وقتاً فوقتاً ایسے ناگہانی حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں جن میں آرڈیننسوں کی شکل میں مناسب کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ ایسے خیالات میں یقیناً حکومت اس بات کا انتظار نہیں کرسکتی کہ ایوان کا اجلاس طلب کیا جائے اور بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ اگر انھیں مجلس قانون ساز کے ضابطہ کے ذریعہ طے کیا جائے تو بہت دیر لگے بعض مواقع پر کسی کارروائی میں عجلت اور فوری وجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور حکومت وقت ضائع نہیں کرسکتی ایسے ہی معاملات میں مختلف کہانی یہ حالات پیدا ہو جانے کی وجہ سے آرڈیننس فرماتے ہیں۔

پہلے مسئلہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں حکومت ہند کا یہ اقدام کہ اس نے مہاتما گاندھی اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو آل انڈیا کانگریس کی طرف سے ریزولیوشن منظور ہوتے ہی گرفتار کرلیا۔ اس اقدام کو بعض ممبروں نے شدید قسم کا اقدام بتایا ہے۔

مجھ کو یہ اطلاع ۸ تاریخ کو نہیں بلکہ ۹ تاریخ کو ملی کیوں کہ یہ فیصلہ یہاں میری عدم موجودگی میں کیا گیا تھا۔ یہ اطلاع ملنے پر میرا پہلا خیال یہ ہوا کہ حکومت ہند نے غلط فیصلہ کیا ہے اور اس سے غلطی سرزد ہوئی ہے اس سلسلے میں مجھے یہ بھی خیال تھا کہ اپنے خیالات حکومت ہند پر ظاہر کردوں۔ لیکن جب میں اس مقام سے روانہ ہوا جہاں مجھے یہ اطلاع ملی تھی اور اپنا سفر طے کر رہا تھا، اور سفر میں دوستوں سے مل رہا تھا، تو مجھے طالبعلموں اور مشتعل مجمع کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے ریلوے اسٹیشنوں کو جلتے ہوئے اور سرکاری اور پبلک املاک کو تباہ و برباد ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس وقت میں نے خیال کیا کہ اگر میں نے اپنے پہلے جذبہ کے ماتحت اپنے خیال کا حکومت پر اظہار کردیا ہوتا تو یہ میری تمام عمر کی سب سے بڑی غلطی ہوتی۔ اس وقت میرے دماغ میں ان عبرتناک واقعات کا وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اس وقت مجھکو اس بات کا احساس ہوا کہ یہ فیصلہ کونسل کے ممبروں کی مجموعی دانشمندی کا نتیجہ تھا اور بالکل درست تھا۔

اکثر دوستوں کا یہ خیال ہے کہ حکومت نے یہ غلطی کی مہاتما گاندھی نے جو مہلت مانگی تھی وہ نہیں دی گئی حکومت کو یہ مہلت دیدینی چاہیئے تھی، اور اس سے ملک کا کوئی نقصان نہ ہوتا، میں بھی اس خیال کی تائید کرسکتا تھا اگر میں یہ دیکھتا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے ریزولیوشن میں گفت و شنید کی ذرا بھی گنجائش باقی رکھی ہے لیکن ریزولیوشن میں گفت و شنید کے لئے رتی بھر گنجائش نہیں رکھی گئی تھی، اور اس میں قطعی طور پر کہا گیا تھا۔ "یہ ہمارا مطالبہ ہے۔ اگرچہ یہ پورا نہیں کیا گیا تو ہم اپنی مرضی کے مطابق عمل درآمد کریں گے" ظاہر ہے کہ ...... اگر بالکل واضح اور صاف ہیں ان کو کوئی اور معنی پہنانے کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہے۔

لہٰذا میری سمجھ میں تو نہیں آتا کہ اگر مہاتما گاندھی وائسرائے کے درمیان ملاقات ہوئی ہوتی تو اس سے کوئی فائدہ حاصل ہوتا۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں اس ملاقات میں غالباً یہی ہوتا کہ مہاتما گاندھی وائسرائے سے کہتے "میرے دوست لارڈ لنلتھگو یہ وہ ریزولیوشن ہے جو میں ورکنگ کمیٹی کی طرف سے لایا ہوں اس کا مطلب واضح ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس میں انگلستان کا مفاد مضمر ہے میں خدا کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ اگر آپ اپنا مستقبل محفوظ اور اپنی شہرت برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو مہربانی سے میری بات مان لیجئے، اور اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آپ جانئے۔ خدا آپ کا نگہبان ہو" میں مہاتما گاندھی کو جاننے کا دعویٰ کرسکتا ہوں اور انداز تخیل کا جو تھوڑا بہت علم مجھے ہے اس کی بنا پر میں کہتا ہوں کہ وہ وائسرائے کے سامنے صرف یہی بات پیش کرتے۔ وہ مسٹر آنے اور لارڈ لنلتھگو میں کوئی امتیاز نہیں کرتے ان کے نزدیک لارڈ لنلتھگو اور مسٹر آنے یا اور (اسی قسم کے) دوسرے آدمی ایک ہی مرتبہ کے ہیں۔ وہ آدمیوں سے برتاؤ کرنے میں ایک آدمی اور دوسرے آدمی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتے۔

میرے دوست ڈاکٹر بینرجی نیشنلسٹ پارٹی کے رہنما نے ایک نہایت معقول سوال اٹھایا ہے۔ میرے خیال میں ان کا اصل مطلب یہ ہے مجلس عاملہ (کانگریس) کے قرارداد اور بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ منعقد ہونے کی درمیانی مدت میں حکومت ہند نے کیا کیا۔ مجلس عاملہ کی قرارداد صرف ایک سفارش تھی اور اس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی قرارداد کی سی طاقت ہرگز نہ تھی۔ اس کی بنا پر کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی تھی۔ کیا ہم کوئی ایسا اقدام کرتے کہ کانگریس کمیٹی کو اس سفارش پر غور کرنے کے لئے روک دیتے؟ اس جماعت کے بعض حلقے اس مسئلہ پر خاص طریقہ سے سوچ رہے تھے، اور اصلی جماعت سے مطالبہ کر رہے تھے، کہ وہ اس قرارداد پر غور کرے۔

حکومت کسی ایسی تجویز ہی پر توجہ کرسکتی تھی جو مستند طریقے سے اس مجلس کے نام کے ساتھ وابستہ ہوتی اور ہمیں توقع تھی کہ مختلف مکتب خیال اور مختلف نظریوں کی نمائندگی کرنے والے رہنماؤں کی ایک بڑی تعداد جو اس مقصد کے لئے کوششیں کرے گی کہ کانگریس کی مجلس عاملہ کی سفارش کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی منظور نہ کرے جب حکومت نے دیکھا کہ یہ تمام کوششیں جو میرے معزز دوست مسٹر جمنا داس مہتہ کے قول کے مطابق سرانجام دی گئیں ناکام ثابت ہوئیں تو حکومت ہند غالباً یہ خیال کرنے میں حق بجانب تھی کہ اس کی کوششوں کا بھی اس سے بہتر نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ خواہ اس مسئلہ پر کسی نقطۂ نظر سے بھی غور کیا جائے آپ حکومت ہند کو یہ الزام نہیں دے سکتے کہ اس نے مہاتما گاندھی اور مجلس عاملہ کے ارکان کو گرفتار کر کے ایک ایسی کارروائی کی ہے جس سے صورت حال ✻

✻ بدتر ہوگئی۔ بس مجھے یہی کہنا تھا۔

سرسپرو اور ڈاکٹر جیکر کا مشترکہ بیان

(اندور ۲۷ ستمبر) آج سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر ایم۔ آر جیکر نے ایک مشترکہ بیان میں ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق مسٹر چرچل کی تقریر پر بے حد مایوسی اور اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ بیان درج ذیل ہے

ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان کے متعلق مسٹر چرچل کی تقریر کو ہم نے انتہائی مایوسی اور توجہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس تقریر کے متعلق ہماری طے شدہ رائے یہ ہے کہ اس سے صورت حالات بہت زیادہ خراب ہو جائے گی۔ بہت ممکن ہے کہ امریکہ اور بعض دوسرے ممالک میں اس تقریر سے حکومت برطانیہ کے متعلق کوئی اچھی رائے قائم ہو سکے۔ شاید اس تقریر کی ترتیب میں زیادہ تر اسی مقصد کو پیش نظر رکھا گیا تھا۔

ہم نے مسٹر ایمری کی تقریر کو بھی اسی توجہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ ان دونوں تقریروں سے بعض سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مسٹر ایمری نے کہا ہے اگر یہ درست ہے کہ ہندوستان سے سر اسٹیفورڈ کرپس کی واپسی کے فوراً بعد یہ معلوم ہو گیا تھا کہ کانگریس مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں تدریجاً ایک ایسی پالیسی کی طرف جا رہی ہے جو موجودہ حکومت ہند کی صریح خلاف ورزی پر منتج ہوگی۔ اس پر ہندوستان کے باشندوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہ دریافت کریں کہ مسٹر ایمری اور حکومت ہند نے اس نازک صورت حالات کو روکنے کے لئے کونسی تدابیر اختیار کیں اور جیسا کہ مسٹر چرچل نے کہا ہے کہ کانگریس ہندوستان کی وسیع آبادی کی نمائندگی نہیں کرتی تو کیا ہم دریافت کرسکتے ہیں کہ اس تمام عرصہ میں مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا و دوسری سیاسی جماعتیں اور عام پبلک کو کیوں نظر انداز کیا گیا؟

ہم اس بات پر حیران ہیں کہ مسٹر چرچل کے اس دعوے پر کہ کانگریس ہندوستان کی نمائندہ نہیں۔ سر اسٹیفورڈ کیا کہیں گے کیا وہ اس بات کو یاد کریں گے کہ دہلی کی ملاقات میں اُنہوں نے ہم دونوں سے کیا کہا تھا۔ کہ سمجھوتہ کے لئے کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کی ضرورت ہے اور اگر دونوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہوا تو ہمیں کسی نئی تبدیلی کی توقع نہیں کرنی چاہئے۔ کیا حکومت ہند اور مسٹر ایمری نے اس تمام عرصہ میں کانگریس کے باہر ان جماعتوں کی پوزیشن کو تقویت پہنچانے کے لئے کچھ کیا ہے۔ یہ کہنا بے سود ہے کہ سر اسٹیفورڈ کی واپسی کے بعد ایگزیکٹو کونسل میں ہندوستانی ممبروں کی تعداد دگنی کردی گئی۔

سوال ہندوستانی ممبروں کی تعداد کا نہیں بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ کس قدر اختیارات منتقل کئے جاتے ہیں اور تمام حکومت کو قومی کب بنایا جاتا ہے سر اسٹیفورڈ کی آمد پر جب کانگریسیوں نے یہ مطالبہ کیا کہ وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کے فیصلوں کو قبول کرے گا تو اس مطالبہ کو قبول نہ کیا گیا، بلکہ وہی پرانی پوزیشن قائم رہی۔ کہ ہندوستانی وزراء کی رائے کو وائسرائے اکثر قبول کرلیا کریں گے۔ علی گڑھ میں سر فیروز خان نون نے جیسا کہ کہا ہے کہ وائسرائے ایک آئینی تاجدار کی حیثیت سے کام کر رہا ہے تو کیا وجہ ہے کہ کھلم کھلا اس بات کا یقین نہیں دلایا جاتا۔

ہم دونوں کانگریسی نہیں اور اکثر مسائل میں ہمیں کانگریس سے اختلاف بھی ہے اس کے باوجود ہم حیران ہیں کہ مسٹر چرچل مسٹر ایمری اور برطانوی حکام اب ان جماعتوں کا حوالہ کیوں دے رہے ہیں جن کو وہ اب تک نظر انداز کرتے آئے ہیں۔ ہم مارچ ۱۹۴۲ء سے کہتے آرہے ہیں کہ حکومت کو قومی حکومت کے قیام کے لئے ہندوستان کی تین بڑی جماعتوں کانگریس مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر یہ پارٹیاں حکومت کی دعوت کو قبول نہ کریں تو پھر ملک کی دوسری قابل اعتماد پارٹیوں کو حکومت بنانے کی دعوت دی جائے اور زمانہ جنگ میں یہ قومی حکومت تاجدار برطانیہ کے روبرو جوابدہ ہو۔ اب کانگریس کے علاوہ بھی ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کا مطالبہ یہ ہے کہ زمانہ جنگ میں ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کرلیا جائے اور قومی حکومت کو یہ اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی حفاظت کا خود انتظام کرلے۔

ہم موجودہ ہنگامہ خیزی کی سخت مذمت کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہم حکومت کی پالیسی اور بدنظمی کو دبانے کے لئے اس کے اختیار کردہ طریقوں کو بھی پسند نہیں کرتے۔

ہم نے ۸۔ اگست سے پہلے گاندھی جی سے یہ درخواست کی کہ وہ تحریک سول نافرمانی کی دھمکی ترک کردیں اس کے ساتھ ہی ہم نے وائسرائے اور ایگزیکٹو کونسل کے ہندوستانی ممبروں سے یہ کہا کہ وہ ایک کانفرنس منعقد کریں۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے۔ کہ ہم ان دونوں کوششوں میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اگر حکومت ۸ اگست ۱۹۴۰ء کے اعلان اور سر اسٹیفورڈ کرپس کی تجاویز کو اپنا آخری فیصلہ قرار نہ دیتی تو موجودہ افسوسناک صورت حالات پیدا نہ ہوتی۔

تمام ہندوستانی باغی نہیں اس لئے تدبر کا تقاضا صرف یہ ہے کہ وفاداری کو وسعت دیا جائے بلکہ باغیوں کو بھی اپنا بنایا جائے۔ آئرلینڈ، کنیڈا، اور بعض دوسرے مقامات میں حکومت برطانیہ نے اکثر باغیوں سے گفت و شنید کر کے اپنا بنا لیا ہے۔ ایک ذمہ دار ایگزیکٹو افسر نے ایک مرتبہ یہ کہا تھا کہ یہ یاد رکھنا چاہئے۔ ممکن ہے اس وقت جو ملک معظم کے قیدی ہیں وہ کل اس کے وزراء بن جائیں اور جو آج وزراء ہیں کل ملک معظم کے قیدی بنجائیں؟

ان حالات میں مسٹر چرچل اور مسٹر ایمری نے جو کچھ کہا ہے اس سے ہندوستان پر کوئی خوشگوار اثر نہیں ہوگا۔

ہم اپنی نکتہ چینی کے خاتمہ پر مندرجہ ذیل چند مشورے پیش کرنا چاہتے ہیں:۔

(۱) اب بھی مسلم لیگ، ہندو مہاسبھا اور دوسری سیاسی جماعتوں کو لے کر فوراً ایک قومی حکومت قائم کی جائے اور ان کو یہ پوری آزادی دی جائے کہ وہ جیلوں میں کانگریس سے گفتگو کریں۔ اور اگر جیلوں میں گفتگو ناممکن ہو تو انھیں رہا کردیا جائے۔

(۲) جو لوگ گفت و شنید کریں وہ اس بات کو واضح کردیں۔ کہ قومی حکومت کی تشکیل کے سلسلہ میں وہ کسی اقلیت کے مطالبات کے ساتھ اس قسم کا سلوک نہ کریں گے کہ ایک مستقل دستور حکومت کی ترتیب کے وقت ان پر کوئی اثر پڑے

(۳) کانگریس کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک کو واپس لے لے اور اگر وہ آمادہ نہ ہو تو قومی حکومت بنانیوالی جماعتوں کو اس تحریک کے ساتھ مناسب سلوک کرنے کی آزادی دیدی جائے۔

(۴) جو جماعتیں قومی حکومت بنائیں وہ یہ غیر مشروط وعدہ کریں کہ وہ جنگ میں امداد دیں گی اور تمام جنگی مسائل کو کمانڈر انچیف کے حوالے کردیا جائے۔ جو لندن کی جنگی کیبنٹ کی ہدایات کے مطابق کام کریگا۔

(۵) انڈیا آفس کو فوراً توڑ دیا جائے۔ ۴۰

ایک ہفتہ میں دو بہترین تماشے
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
منی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
۴ روز کے لئے جمعہ سے سوموار تک
۲ راکتوبر سے ۵ راکتوبر تک = بہترین ڈرامہ
پنجاب لانسر
۳ روز کے لئے منگل سے جمعرات تک
۶ راکتوبر سے ۸ راکتوبر تک = لاجواب ڈرامہ
تین سو دن کے بعد
آئندہ ہفتہ سے قیدی! بالکل نئی کاپی

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی
اصلی ہیمی
بال جیون گھٹی رجسٹرڈ
بچوں کو روزانہ ذراسی چٹادینے سے
بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے
نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بنجاوینگے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ ر چار شیشی عه درجن ۱۲ ع علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن
نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں
مفت لو۔ ذرا معزز نام و پتے بھیجئے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)
کانپور ایجنٹ: میسرس
۵ س

حالات کے متعلق تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ ۹ ر اگست کو کانگریس لیڈروں کی گرفتاری کے فوری بعد نہ صرف بمبئی بلکہ مدراس سی۔پی۔ بنگال۔ یو۔پی اور بہار میں تشدد کے منظم واقعات ہوئے۔ ریلوں اور تارگھروں، ٹیلیفون کے سلسلوں، ڈاکخانوں۔ پولیس تھانوں اور دیگر سرکاری عمارتوں پر خاص حملے کئے گئے [illegible] ۲۵۸ ریلوے اسٹیشن تباہ کئے گئے۔ صرف بہار میں ۱۸۰ تباہ ہوئے۔ چالیس گاڑیاں پٹری سے [illegible] تقریباً ۵۵۰ ڈاکخانوں پر حملے کئے گئے اور ان میں سے ۵۰ بالکل جل گئے اور ۲۰۰ کو سخت نقصان پہنچا۔ اب تک تاریں کاٹنے کے تقریباً ۳۵۰۰ واقعات ہو چکے ہیں۔ ڈاکخانوں سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی نقدی اور ٹکٹ چرالئے گئے اور کئی لیٹر بکس چرائے اور تباہ کئے گئے۔ تقریباً ۷۰ پولیس تھانوں چوکیوں اور ۱۲۰ دیگر سرکاری عمارتوں پر حملے ہوئے جن میں بیشتر جلا دیئے گئے۔ کئی میونسپل عمارتوں اور پرائیویٹ مکانوں پر بھی حملے ہوئے صرف ریلوے ڈاکخانوں اور تاروں کا مجموعی نقصان ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ کا ہوا سی۔پی میں ایک خزانہ سے ۳½ لاکھ روپیہ لوٹا گیا ہے۔ دہلی میں عمارتوں کا جو نقصان ہوا وہ تقریباً [illegible] لاکھ روپیہ ہے [illegible] [illegible]

ترکی کے وزیر انصاف پر دل کا دورہ

(دمشق ۲۵ ستمبر) حکومت ترکی کے وزیر عدل و انصاف مسٹر ہینیں جی گلو۔ وزیر خارجہ ترکی کے چچا زاد بھائی ہیں پر دل کا زبردست دورہ پڑا۔ دمشق خبر رساں ایجنسی کو بخارسے سے اطلاع ملی ہے کہ وزیر عدل [illegible] کی حالت خطرناک ہے۔ لیکن ڈاکٹروں نے آپ کو [illegible] روز تک مکمل آرام لینے کا مشورہ دیا ہے۔

انقرہ سے جو تازہ ترین اطلاعات ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وزیر عدل ترکی کا ہٹلر کے خاص ڈاکٹر پروفیسر سار برش نے آپریشن کیا خیال کیا جاتا ہے کہ عرصہ کے بعد دوسرا آپریشن کیا جائیگا آپریشن کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ وزیر انصاف بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

مدغاسکر پر قبضہ عارضی ہے

(لندن ۲۵ ستمبر) آج برطانیہ کے دفتر خارجہ سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہماری فوجیں پرسوں مدغاسکر کے دارالسلطنت انٹنا ناریو پر قابض ہو گئی ہیں۔ اعلان میں مدغاسکر کے متعدد مقامات پر قبضہ کا ذکر کرتے ہوئے

کی گئی ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ کانگریس کمیٹیاں خلاف قانون قرار دی گئی ہیں اور ان سرکردہ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے جن کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ گورنمنٹ کی مشینری کو معطل کرنے کے لئے لوگوں کی رہنمائی کریں گے یا گڑبڑ پیدا کریں گے۔ آپ نے فائرنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کی گولی سے ۲۹۰ اشخاص ہلاک اور ۱۰۶۰ زخمی ہوئے ۳۲ پولیس میں ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ ۶۰ مقامات پر حکام کی امداد کے لئے برطانوی اور ہندوستانی فوجیں بلائی گئیں۔ کئی مقامات پر انھیں گولی چلانا پڑی جس سے ۲۳۱ اشخاص ہلاک اور ۱۵۹ زخمی ہوئے۔ دیکھ بھال اور گشت کے لئے ہوائی جہازوں کا استعمال کیا گیا۔ آپ نے مزید کہا کہ اندھرا پراونشل کانگریس کمیٹی نے جو ہدایات جاری کی تھیں اور جو مدراس گورنمنٹ نے شائع کی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیلیفون اور تاروں کو کاٹنے پٹری کو اکھاڑنے پلوں کو تباہ کرنے اور جنگی کوششوں کو روکنے اور متوازی گورنمنٹ قائم کرنے کی کوششیں کھلی بغاوت کے متعلق کانگریس کے پروگرام میں شامل تھیں وہ موجودہ گڑبڑ کے لئے ساری ذمہ داری کانگریس پر ہے اور گورنمنٹ نے کانگریس کے خلاف جو کارروائی کی ہے وہ "بالکل جائز" ہے۔

یہ بھی اظہار کیا ہے کہ انگریزی افواج کا یہ قبضہ بالکل عارضی حیثیت رکھتا ہے جنگی ضرورتوں کے ماتحت قبضہ کیا گیا ہے لیکن جونہی ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے کہ مدغاسکر میں دوستانہ حکومت قائم ہو سکے۔ فوراً ہی مدغاسکر سے قبضہ ہٹا لیا جائے گا۔ اس اعلان میں جنرل آفیسر کمانڈنگ کے اس اعلان کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے جس میں یہ لکھا گیا تھا کہ فرانسیسی جھنڈا مدغاسکر پر ہمیشہ لہراتا رہے گا۔ اعلان میں کہا گیا ہے یہ قبضہ محض ایک عارضی انتظام ہے۔ (رائٹر)

حکومت کی مشینری کے پرزے بدل دیئے جائیں

(نئی دہلی ۲۳ ستمبر) کونسل آف اسٹیٹ میں مسٹر حسین امام (لیڈر مسلم لیگ پارٹی) کی ایک تجویز پیش کرنے کی اجازت صدر نے دیدی ہے۔

تجویز میں سفارش کی گئی ہے کہ مرکزی حکومت کی مجلس عاملہ میں ان سیاسی جماعتوں کے نمائندے فوراً شریک کر لئے جائیں جو ذمہ داری قبول کرنے پر تیار ہوں۔ نیز بغیر وزارت کے صوبوں میں بھی سیاسی جماعتوں کے نمائندے حکومت میں شریک کرلئے جائیں۔

میں پاس ہو چکے تھے پاس کر دیا۔ مسٹر حسین امام کے ریزولیشن کو کونسل نے ۱۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۲ ووٹوں سے نامنظور کر دیا۔ اس ریزولیشن میں یہ استدعا کی گئی تھی کہ حکومت ہند اور ملک معظم کی حکومت کے درمیان جنگی اخراجات کے تقرر کے سلسلہ میں موجودہ معاہدہ کے لئے ایک نئی بنیاد بنائی جانی چاہیئے جسے مرکزی اسمبلی کے ممبران سے مشورہ لے کر بنایا جائے۔ سرکاری بلوں میں حسب ذیل بل بھی شامل تھے۔ سول پروسیجر کورٹ کی ترمیم کے لئے ۔ ربر کنٹرول ایکٹ کی ترمیم کے لئے ایک بل ہندوستانی کمپنیوں کے ایکٹ کی ترمیم کے لئے ایک بل، غیر سرکاری بل کو مسٹر پی۔ این سپرو نے پیش کیا تھا۔ اس کے ذریعہ فیڈرل کورٹ کو ضمنی اختیارات دیئے گئے تھے۔

مسٹر حسین امام کی تقریر

اپنے بل پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر حسین امام نے کہا کہ مالیاتی معاہدہ کے سلسلہ میں جو سوالات پیدا ہوتے ہیں وہ ہندوستان کے لئے اس قدر اہمیت رکھتے ہیں کہ آخری معاہدہ کے ہونے سے پہلے ضرورت ہے کہ ان پر مشورہ لیا جائے۔ ہندوستان کے نقطۂ نظر کو واضح کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اگرچہ برطانی فوجیں مصر میں بھی کافی قیام پذیر ہیں لیکن مصریوں نے اخراجات کو برداشت کرنے میں حصہ نہیں لیا۔ مصر کے معاملہ میں خرچ جغرافیائی بنیاد پر نہیں بانٹا جاتا بلکہ ان مفادات کی بنیاد پر بانٹا جاتا ہے جنکی حفاظت متعینہ فوج کرتی ہیں۔ دفاع کا خرچ برداشت کرنے کی بابت مصر کی طاقت ایک دوسرا عنصر ہے جو مصر کے دفاع کے اخراجات کی تقسیم میں زیر غور رہتا ہے۔ مقرر نے واضح کیا کہ ہندوستان پر امریکہ کی فوج کا بوجھ نہیں پڑتا۔ آپ نے کہا میں نہیں سمجھتا کیوں برطانیہ بھی ہندوستان کے ساتھ یہی سلوک نہ کرے۔ مسٹر حسین امام نے دعویٰ کیا کہ اگر قومی حکومت ہوتی تو فوج کا خرچ آدھا ہوتا آپ نے کہا میں کانگریس کے اس دعوی کو نہیں مانتا کہ ہندوستان اس جنگ میں ایک پارٹی نہیں ہے۔ اور اس لئے اس سے یہ مطالبہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ بھی جنگ کا خرچ اٹھائے اپنی پوزیشن کو اس طرح واضح کرنے کے بعد آپ نے کہا کہ ہندوستان جنگی خرچ کے طریقہ اور مقدار سے بہت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ مصر کے معاملہ سے نتیجہ نکال کر مقرر نے کہا کہ ہندوستانی فوج سامراجی اور ہندوستانی دونوں دفاعوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اس وقت ہندوستان جرمنی اور جاپان کے خلاف جنگی کارروائیوں کا مرکز ہے اور اس لئے ٹھیک یہ ہے کہ ہندوستان کا خرچ اس کی اپنی حاجتوں کے موافق ہو۔ یہ کہ ہندوستان اپنے دفاعی اخراجات

کونسل آف اسٹیٹ کے سوالات وجوابات

(نئی دہلی ۲۵ ستمبر) کونسل آف اسٹیٹ کے سوالات کے جوابات دئے گئے ان میں حسب ذیل مسائل اہم ہیں۔ کانگریسی تحریک کے سلسلہ میں دہلی میں کل ۵۴۳ گرفتاریاں کی گئیں حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے نظر بند اشخاص کو سکیورٹی قیدیوں سے علیحدہ رکھا جائے اور ان کو کسی سے ملاقاتوں کی اجازت نہ دی جائے۔

پانچ مقامات پر یعنی بہار، ضلع بھاگلپور۔ ضلع نادیا ضلع مونگیر اور تلچیر ریاست میں مجمعوں پر ہوائی جہازوں سے مشین گنوں سے گولیاں برسائیں۔

جنرل ہاٹلے نے بیان کیا کہ حکومت ہند کا ارادہ نہیں ہے کہ ہر قسم کی تباہی کی پالیسی اختیار کرے اگر ایسی صورت حالات پیدا ہوئی جسے روکنے کے لئے حکومت کوشش کرے گی۔ حکومت کی پالیسی یہ ہوگی کہ دشمن کو فوری فوجی قدر وقیمت کا تمام سامان اور سہولتیں حاصل نہ ہونے دی جائیں تاکہ اس کی راہ میں ۔۔۴۴

لیا گیا ہے۔ ہندوستان پر جو موجودہ خرچ ہے یہ اس وقت ڈالا گیا تھا۔ جب ہندوستان کو براہ راست خطرہ نہ تھا اور مشرق وسطیٰ کو بھی براہ راست خطرہ نہ تھا۔ اس لئے یہ واضح ہے کہ نئے حالات کے پیش نظر نئے انتظامات کئے جائیں اور آخر میں ریزولیشن میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ آخری فیصلہ سے قبل مجلس قانون ساز سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔

اس ریزولیشن کی سر پی۔ سپرو نے مخالفت کی اور مسٹر سپرو اور کنزرو نے تائید کی۔

آخر میں مسٹر حسین امام نے جوابی تقریر کی۔ آپ نے بیان کیا کہ وزیر مال نے جواب دینے سے درگذر کیا ہے اگرچہ ان کا رویہ صلح پسندانہ ضرور ہے۔ جو سوال ہمارے روبرو پیش ہے وہ یہ ہے کہ کیا ہم یہ حق رکھتے ہیں کہ ہم سے مشورہ لیا جائے۔ وزیر مال نے اس کے بارے میں درگذر سے کام لیا ہے انھوں نے مزید کہا کہ مجھے یہ سمجھنا ہے کہ حکومت معاہدہ کے لئے کسی نئی بناء سے کس طرح درگذر کر سکتی ہے۔ پرانی بناء کا اب کوئی ذکر نہیں ہے۔ وہ اب بیکار ہے۔ ہم لوگ کوئی زیادہ یقینی اور صحیح بنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس چیز کو صاف کیا کہ ہندوستان اس کی بنیاد پر ہرگز رضامند نہ ہوگا۔ کیونکہ اس سے اس پر غیر مناسب بوجھ پڑ جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بعید مشرق و قریب میں جنگ کے حالات کی وجہ سے ڈیفنس کے اخراجات کے تخمینے میں تبدیلی کی جا چکی ہے اگر معزز ممبر مال کی یہ شکایت ہے کہ کوئی ضمنی بجٹ پیش نہیں کیا گیا ہے تو مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ ایسا ردیہ مالی حالات کے مناسب تخمینوں کے بغیر قابل عمل نہیں ہے اور ممبر مال کے پاس ایسا کوئی تخمینہ نہیں ہے۔ مسٹر حسین امام نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم سے ایک متحدہ مطالبہ پیش کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ چنانچہ ہم نے متحدہ مطالبہ پیش کر دیا ہے لیکن بہتر نتائج کے ساتھ نہیں۔

آخر میں انھوں نے کہا کہ حکومت کی پالیسی کے خلاف میں احتجاج کرتا ہوں۔ حکومت اپنی پالیسی سے اپنے دوستوں کو عدم تعاون کرنیوالوں کی آغوش میں پھینک رہی ہے۔ اور اس موجودہ پالیسی کے ہوتے ہوئے مرکزی اسمبلی کا قائم و برقرار رہنا فضول ہے اور بہتر ہے مرکزی اسمبلی کو ہٹا دیا جائے حکومت اگر ایگزیکٹو کونسل کے گیارہ شریف آدمیوں کے صلاح و مشورہ سے اپنا کام چلا سکتی ہے۔

* ۵ ہزار آدمیوں کے دستخط ہیں جو مقامی کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یہ ایک ابتدائی اقدام ہے ایک قومی حکومت

تہوار کے موقع پر

(۱) بچوں کے لیدر اسٹراپ والے سوراخ دار جوتے

(۲) عورتوں کے دلپسند اور ہوادار سینڈل مختلف رنگوں میں

(۴) ہلکا اور آرام دہ آکسفورڈ براؤن اور سیاہ

Bata

۴۴ — رکاوٹیں پیدا کی جا سکیں اور اسے بڑھنے میں دیر لگے گی اور وہ بھی اس وقت ہوگا جب کوئی اور چارہ کار باقی نہ رہے گا۔ زیادہ سامان جو تباہ ہوگا وہ حکومت کا ہوگا۔ لوگوں کی زندگی کے لئے ضروری اشیاء کو ہٹانے اور تباہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

مسٹر جناح اور آچاریہ کی خدمت میں عرضداشت

(احمد آباد ۲۴ ستمبر) مسٹر سی راجگوپال آچاریہ اور مسٹر جناح کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی گئی ہے جس میں تقریباً*

شاندار — پانچواں — ہفتہ

دنیائے فلم کا سب سے زیادہ شاندار مزاحیہ

ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور

زیر اہتمام جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی

جمعرات یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

خاص اداکار

طوفان میل کی واپسی

آنیوالے تماشے

فرمان - شہنائی - جوانی کی پکار - میری خواہش

یورپ کی تباہ کاریوں کو بچشم خود دیکھئے

موتی محل ٹاکیز کانپور

جمعہ ۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء سے

دنیا کا سب سے بڑا عظیم الشان فلم

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

دوسرا شاندار ہفتہ

خاص اداکار پشپارانی سندرلال - ستارہ - درکاشمیری

ہٹلر

زیکوسلوکیہ - بلجیم اور ناروے کی تباہی - برطانیہ کا جرمن کو ۲۴ گھنٹہ کا اعلان جنگ

آرہے ہیں} سکندر - ابھان - مقابلہ - ڈاکٹر - پروانہ - کنچن - ڈھنڈورہ - بھرت ملاپ - امید - پردیسی - ہری جیون

یوم بدر

کانپور ۱۵ رمضان المبارک مطابق ۲۷ ستمبر کو بعد نماز عشا محلہ بیکن گنج میں مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام شاندار پیمانے پر "یوم بدر" منایا گیا جس میں متعدد شعرائے کرام نے پرجوش قصائد و نقلوں سے شرکائے کو محظوظ فرمایا۔ بعدہٗ حضرت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب وارثی صدر مجلس اتحاد ملت کانپور نے، وعالی جناب فخر قوم سید احمد علی صاحب وکیل صدر اتحاد ملت یو۔ پی و مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یو۔ پی نے ۳۱۳ مجاہدین بدر کے فضائل و مناقب، ہمت و جرأت اور جذبہ جہاد اور شرار مشرکین مکہ کی اکثریت اسلحہ کی زیادتی و مضبوطی اور ان کی طاقت پر مدلل تقریریں فرمائیں اور فرزندان توحید کے دلوں میں ہمت اور جرأت کا جذبہ پیدا کرایا۔ جلسہ گاہ بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہا تھا، دس ہزار حاضرین کے علاوہ مسلم صاحب احرار سالار اعظم بھی شریک جلسہ تھے۔ اور دو صد نیلی پوش مجاہدوں نے جلسہ میں انتظامات کرکے حاضرین سے خراج تحسین حاصل کیا۔

محمد ... سالار تبلیغ نیلی پوشان

بنگال کی ہندو مسلم آبادی کتنی ہے؟

(نئی دہلی ۲۶ ستمبر) ۱۹۴۲ء کی تازہ مردم شماری کے صحیح اعداد اب معلوم ہو گئے ہیں۔ بنگال میں مسلم اور ہندو آبادی حسب ذیل ہے۔

مسلمان۔ ۳۱۸۵۸۸۷۵

غیر مسلم۔ ۲۵۳۰۷۰۰۹

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۳۲۶

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر بلہور ضلع کانپور

پنڈت گیان ناتھ ولد پنڈت رام پرساد زمیندار ... موضع بروا خورد پرگنہ بلہور مدعی بنام

سری سیوک مدعا علیہ

بنام سری سیوک عرف بچولے ولد منہاں برہمن کاشتکار موضع بروا خورد پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو وقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور ادر جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ ...

موجودہ تحریک

نہ طلباء کی ہے نہ کانگریس کی نہ ففتھ کالم کی

کونسل آف اسٹیٹ میں ممبروں کی تقریریں!

(نئی دہلی ۲۳ ستمبر) آج کونسل آف اسٹیٹ میں ملک کی موجودہ سیاسی حالت پر مباحثہ جاری رہا۔ آنریبل مسٹر سری نارائن مہتا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ صورت حال ہندوستان میں برطانیہ کی اس کوشش کا فطری نتیجہ ہے کہ گذشتہ جنگ کے بعد سے ترقی کی جو طاقتیں کام کر رہی ہیں اُن کو روکا جائے جبکہ وہ طوفان جو کہ یورپ میں عرصے سے تیار ہو رہا تھا آخر کار ۱۹۳۹ء میں پھٹ پڑا تو ہندوستان کو اس کی آزادی کے متعلق صرف ایک قطعی اور واضح اعلان سے مطمئن کیا جا سکتا تھا۔ مقرر نے اصرار کیا کہ برطانیہ کو اپنے وعدوں پر جو کہ اس قدر زیادہ کئے جا رہے ہیں عمل کرنا چاہیئے۔ لیکن برطانیہ نے جو کچھ کیا وہ یہ کہ ایک پارٹی کو دوسری پارٹی کے مقابلے میں کھڑا کرتی رہی اور دنیا کو دکھاتی رہی کہ ہندوستان میں ... ہے

آگے چل کر مقرر نے کہا کہ موجودہ تحریک نہ طلباء کی ہے نہ کانگریس کی تحریک اور نہ ففتھ کالم کی ہندوستان کی جگہ جدوجہد میں رخنہ اندازی کی کوشش ہے بلکہ یہ ایک قوم کی مضطربانہ حالت ہے جس کے سامنے آپ آزادی کی پیشکش لاتے اور اسے ترساتے رہے ہیں۔

سر کے، رومونی منن نے تقریر کرتے ہوئے حکومت کی مستعدی کی تعریف کی اور سول نافرمانی کی شدید مذمت کی۔

رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے اپنی تقریر میں کہا:۔ حکومت پروپیگنڈے کے ... میں گرفتار ہے۔ دل میں یہ طے کرنے کے بعد کہ وہ ... سے دستبردار نہ ہوگی اس نے محسوس کیا کہ اسے ایک نہ ایک دن کانگریس سے تصادم ہونا لازمی ہے اس نے اس تصادم کے لئے اپنے کو تیار کیا اس یقین میں کہ کانگریس ایک ہی ضرب میں کچل دی جائے گی۔ اس مفروضے کے ساتھ کہ کانگریس کی تحریک کو ملک میں کوئی حمایت حاصل نہ ہوگی حکومت نے دنیا کو روزانہ کی یہ تصویر دی کہ "تمام ... پر تمام پرسکون ہے"

چند ہفتے تو ہمیں یہ بتایا جاتا رہا کہ شکل ہی ہے کوئی ایسی بات ہے جسے ہنگامہ کہا جا سکے اور آل انڈیا ریڈیو نے اس بات کا تذکرہ کرنا تک ترک کر دیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے اپنے پروپیگنڈے کے طریقے کو بدل دیا اور اب آتش زنی، لوٹ، قتل اور تباہ کاری کی اطلاعات کھول کھول کر چھوڑ دی گئی ہیں تاکہ یہ ثابت ہو کہ اس کو کھلی ہوئی بغاوت کا سامنا کرنا تھا اور اگر فوج، پولیس اور سرکاری ملازموں نے ... ہوتی تو بغاوت نے حکومت کے نظام کو مفلوج کر دیا ہوتا۔ میں شُبہ کرتا ہوں کہ اس پروپیگنڈے کی پشت پر مقصد یہ ہے کہ کانگریس لیڈروں کو دوران جنگ میں جیل کے اندر رکھا جائے۔

مقرر نے کہا کہ مجھے یہ کہنے میں کوئی پس و پیش نہیں ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کو غلط استعمال کیا گیا:۔ صورت حال کو اس عذر کے ماتحت غلط ملط کیا جا رہا ہے کہ وائسرائے کونسل میں ۱۱ ہندوستانی ممبر موجود ہیں ... کونسل میں ہندوستانیوں کی تعداد سے فائدہ اٹھا کر ملک کے صحیح معاملات کے متعلق دنیا کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔

مقرر نے خورج کو ہندوستانی مرنے کی رفتار اور ریاستوں کے معاملے میں ہندوستانی اور یورپین کے ساتھ جو امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اس کا بھی ... دیا کہ آزادی حاصل کرنے میں وائسرائے کونسل کے ہندوستانی ممبران باعزت حصہ لیں گے اور حکومت پروپیگنڈے کے وقتی تماشے ترک کر دے گی اور صورت حال کے حقائق کا سامنا کرے گی۔

مسٹر ... نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سچ ہے کہ فی الحال کانگریس لڑاؤں سے گر گئی ہے۔ لیکن میں کوئی شک نہیں کرتا کہ وہ دوبارہ ابھرے گی اور مزید فسادات پیدا کرے گی۔ بعض ہندوستانی تجارتی کلو پتیوں کی مالی امداد سے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم ہندوستان کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور ہم کوئی خاص مراعات یا مخصوص برتاؤ نہیں چاہتے جو کہ اس ملک کے باشندوں کو نہ حاصل ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت قومی حکومت بننا بہت دشوار ہے

(بقیہ بر صفحہ ۴ کالم ۲)

اسپرو

استعمال سے قبل

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

MADE IN ENGLAND

ASPRO
REG TRADE MARK

'اسپرو' دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

قیمت:۔ ۳ ٹکیاں ۱ آنہ ۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بانگی سُدا اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اُتار دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سُلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورلجیا سے نجات دلاتی ہیں۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک

۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے (۱) ٹکیا۔
۳-۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز۔ جے۔ ایل۔ مارس سن اینڈ جونس۔ (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ مشن روڈ ایکسٹنشن فون نمبر ۹۶، کلکتہ

D.112-URD

شاندار تیسرا ہفتہ

کنگن بندھن اور نیا سنسار تیار کرنیوالے مسٹر اچاریہ کی تازہ ترین لاجواب پیشکش

میجسٹک سینما کانپور میں

جمعہ ۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء سے

دو دور آنہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

آچاریہ آرٹ پروڈکشن کی لاجواب فراجیہ:۔

تصویر

کنوارا باپ

خاص اداکار

کشور ساہو۔ پرتیما داس گپتا۔ انجلی دیوی۔ بیبی لال۔ منوہر دھولیا۔ جونیل۔ مونی چٹرجی

تشریف لا کر لطف اٹھائیے

شاندار چھٹا ہفتہ

ڈائرکٹر پی۔ سی بروا کی تازہ پیشکش

ماڈرن سوسائٹی میں پلی ہوئی ایک آزاد خیال لڑکی کی پرکیف اور پرلطف داستان زندگی

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

ایک ساتھ دونوں میں

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء سے

دو دور آنہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

ایم۔ پی پروڈکشن کا لاجواب سوشل شاہکار

جواب

ڈائرکٹر۔ پی۔ سی بروا

خاص اداکار

جمنا۔ کانن بالا۔ چودھری۔ بروا۔ کرشنا۔ نندن۔ بکرم کپور۔ دیب بالا۔ درگا۔ کاشمیری

دلکش گانے۔ نیچرل اداکاری۔ روح پرور نغمے۔ پرکیف ڈانس۔ پرزور مکالمے۔ پرلطف مذاق۔

تشریف لا کر اس پرکیف اور پرلطف تصویر کو ملاحظہ فرمایئے۔

کیا روس اتحادیوں سے ناراض ہوگیا ہے؟

جرمنی کے خلاف دوسرا محاذ قائم کرنے کا مطالبہ

مسٹر وینڈل ولکی کا بیان

(واشنگٹن ۲۸ ستمبر) یہاں کے سیاسی اور سرکاری حلقوں میں مسٹر وینڈل ولکی کے اس صاف صاف اعلان پر بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ جرمنی کے خلاف دوسرا محاذ جنگ نہ قائم ہونے سے روس بہت ہی مایوس اور اتحادیوں سے ناراض ہو رہا ہے لندن میں کہا جاتا ہے کہ روس اور برطانیہ کے درمیان دوسرا محاذ قائم کرنے کے سلسلے میں غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اور یہ غلط فہمی اسٹالن گراڈ کی شکستہ چٹان پر جرمن حملہ کے سیلاب کے ہر تھپیڑے سے بڑھتی جاتی ہے۔ لندن کے سرکاری حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ پچھلی دفعہ جب روسی وزیر خارجہ موسیو ملاٹوف لنڈن اور واشنگٹن آئے تھے تو اس کے بعد جو اعلان شائع کیا گیا تھا۔ اس میں قطعی طور پر کہیں بھی دوسرا محاذ جنگ قائم کرنے کا وعدہ نہیں کیا گیا تھا۔ البتہ یہ کہا گیا تھا کہ جب بھی ایسا موقع آئے گا وہ جرمنی کے خلاف دوسرا محاذ جنگ قائم کرنے کے لئے موزوں ہو تو اُسے رائیگاں نہیں ہونے دیا جائے گا باخبر حلقے کہتے ہیں کہ براعظم یورپ پر فوجیں اتار کر دوسرا محاذ قائم کرنا حالانکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسرا محاذ موسم ... میں قائم ہو بہت کافی تیاریوں کا ... جس کو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے ڈیپی ہی میں جو ایک دھاوا کیا گیا تو اگرچہ اس میں کم تعداد میں فوج اور جہاز استعمال کئے گئے مگر اس کے لئے بھی مہینوں پہلے سے تیاری کرنا پڑی تھی، بہرحال لندن اور امریکہ کے سرکاری حلقوں میں روس کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے اور روسی فوج کی بہادری اور اور اس کی شاندار قربانیوں کی بڑی قدر کی جاتی ہے اور اس کے عملی اعتراف کے لئے مناسب موقع اور وقت کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ ریوٹر کا خاص نامہ نگار روس سے لکھتا ہے کہ مسٹر وینڈل ولکی جب روس سے امریکہ واپس جائیں گے تو وہ دو باتوں کا خاص اثر لے کر جائیں گے۔ اول روسی فوج کی ہمت شجاعت، اور استقلال کے ساتھ ساتھ اُن کا بے نظیر نظم جس سے دنیا بہت کم واقف ہو سکی ہے۔ دوسری بات یہ کہ روس میں مسٹر ولکی جن لوگوں سے ملے اُن سب نے یہی کہا کہ انھیں اب تک جرمنی کے خلاف دوسرا محاذ جنگ قائم نہ کئے جانے کی وجہ سے بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ روسی قوم کے دل میں یہ خیال جمتا جاتا ہے کہ اتحادیوں نے اس کی کوئی خاص مدد نہیں کی ہے۔

(ریوٹر)

مسٹر ولکی اور ایم اسٹالین

لعاسکو ۲۸ ستمبر۔ ماسکو سے اطلاع ملی ہے کہ کل پریزیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندے مسٹر وینڈل ولکی نے کریملن میں موسیو اسٹالین سے دو گھنٹہ تک بات چیت کی۔ وزیر خارجہ روس موسیو مولوٹوف بھی بات چیت میں شریک تھے۔

اس سے پہلے مسٹر وینڈل ولکی نے ماسکو کے دفاعی استحکامات کا معائنہ کیا تھا۔ ماسکو کے دفاعی استحکامات دیکھ کر مسٹر وینڈل ولکی نے کہا کہ ایک عام شہری کی حیثیت سے میں کہہ سکتا ہوں کہ ماسکو کے دفاعی استحکامات سے زیادہ مضبوط دفاعی استحکامات میں نے آج تک کسی بڑے شہر کے نہیں دیکھے۔ مسٹر ولکی نے بیشمار روسی عورتوں کو جو فوجی وردی میں ملبوس تھیں طیارہ شکن توپوں پر کام کرتے دیکھا۔ اس کا ان پر بیحد اثر پڑا۔

ایم اسٹالین اور مسٹر ولکی کی ملاقات کے بعد ابھی تک کوئی سرکاری بیان شائع نہیں ہوا ہے۔ غیر سرکاری مبصرین ملاقات کی طوالت پر بہت زور دے رہے ہیں وہ مسٹر ولکی کے اس بیان کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے ہیں کہ وہ صدر روزویلٹ کا ایک خاص مشن لے کر ماسکو آئے ہیں۔ یہ بیان مسٹر ولکی نے ماسکو پہونچکر دیا تھا اس وجہ سے مبصرین ایم اسٹالین اور مسٹر ولکی کی اس ملاقات کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔

مسٹر ولکی ماسکو پہونچتے ہی ایم اسٹالین سے ملے خیال ہے کہ مسٹر ولکی کا دورۂ روس ہفتہ یا اتوار کو ختم ہو جائے گا۔ آپ کا باقی وقت روسی دفاعی استحکامات اور دیگر ادارے دیکھنے میں صرف ہوگا۔ (ریوٹر)

سرکاری خطابات واپس

کراچی ۲۶ ستمبر، آج ایک پریس کانفرنس میں خان بہادر اللہ بخش وزیراعظم سندھ نے اعلان کیا کہ اُنھوں نے ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف بطور احتجاج اپنے سرکاری خطابات "خان بہادر" اور "او۔ بی۔ ای" واپس کر دیئے۔ مسٹر اللہ بخش نے کہا کہ ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ ہندوستان کو مضبوطی سے گرفت میں رکھا جائے اور ہندوستان کے سیاسی اور فرقہ وارانہ اختلافات پر پروپگینڈ اکر کے ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کیا جائے۔ وزیراعظم نے اس جلسہ میں وائسرائے کا ایک خط بھی پڑھا جو ان کے نام موصول ہوا تھا، آخر میں اُنھوں نے کہا کہ میں شہنشاہیت، فسطائیت اور نازیت سب کو برا سمجھتا ہوں اور ہر ایک کے خلاف جہاد کرنا اپنا انسانی فرض سمجھتا ہوں۔ اسی کے ساتھ میری رائے میں ہر ہندوستانی کو بیرونی حملہ آوروں کا پوری قوت سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ (ا۔پ)

پانچ کو سزائے موت چار کو حبس دوام

(ناگپور ۲۶ ستمبر) پچھلے دنوں ناگپور میں جو فسادات ہوئے تھے اس سلسلہ میں آج ناگپور کی خاص عدالت سے پانچ اشخاص کو سزائے موت اور چار کو حبس دوام کی سزا دی گئی ہے۔ ان لوگوں پر ایک کانسٹبل کو قتل کرنے اور تھانہ لوٹ لینے کا الزام ہے (ا۔پ)

مدراس اور سرحد کے اخبارات پر عنایت

(نئی دہلی ۲۶ ستمبر) گورنمنٹ نے ۸ راگست کو صوبہ مدراس اور صوبہ سرحد کے اخبارات پر جو یہ بندش عاید کی تھی کہ وہ سوا سرکاری اور منظور شدہ خبر رساں ایجنسیوں کے اور کوئی خبر موجودہ فسادات کے متعلق نہ شائع کریں اب اس بندش کو اُٹھا لیا گیا ہے۔ (ا۔پ)

(چنکنگ ۲۸ ستمبر، ہندوستان کے ایجنٹ جنرل سر ظفر اللہ خان نے آج بعد دوپہر جنرل چیانگ کائی شیک سے الوداعی ...

صوبہ بہار میں پانچ جگہ ہوائی جہازوں سے حملہ کر کے بلوائیوں کو منتشر کیا گیا

کونسل آف اسٹیٹ میں سرکاری بیان

(دہلی ۲۵ ستمبر) آج پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کونسل آف اسٹیٹ میں کمانڈر انچیف جنرل آرلن ہارٹلے نے بیان کیا کہ حسب ذیل پانچ مقامات پر صوبہ بہار میں ہوائی جہازوں سے بلوائیوں پر حملہ کر کے کلدار توپوں کی آتشبازی سے مجمعوں کو منتشر کیا گیا۔

(۱) ضلع پٹنہ میں بہار شریف سے بارہ میل جنوب گریاک کے ریلوے اسٹیشن پر مجمع کو ہوائی حملہ سے منتشر کیا گیا۔

(۲) بھاگلپور اور صاحب گنج کے درمیان بھاگلپور کے ضلع میں کورسیلا سے بارہ میل جنوب میں ایک مجمع پر ہوائی جہاز سے گولیاں برسائی گئیں جو ریلوے لائن کو برباد کر رہا تھا۔

(۳) ضلع ندیا میں راناگھاٹ کے قریب کرشنا نگر سے ۱۰ میل جنوب میں بلوائیوں کے ایک گروہ کو ہوائی جہازوں سے منتشر کیا گیا۔

(۴) ضلع مونگیر میں ایک چھوٹے سے ریلوے اسٹیشن پر جو لسبرا آباد اور جھیش کینٹ کے درمیان واقع ہے ایک گروہ اس ریلوے لائن پر حملہ کر رہا تھا جو حاجی پور سے کٹیہار کو جاتی ہے یہاں بھی ہوائی جہازوں کو استعمال کیا گیا۔

(۵) ریاست تلچر میں شہر تلچر سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک بلوہ کو ہوائی جہازوں سے فرد کیا گیا۔ ۲۵

(بقیہ کالم ۳ کے نیچے)

۲۲۔ کالم ۲ کے بعد

سر محمد عثمان نے راجہ صاحب ادیل کے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ اس وقت پولیس کے ۱۴۰ جوان بہار میں ریلوے لائنوں کی حفاظت کر رہے ہیں اس خاص پولیس کے مصارف ۵½ لاکھ روپیہ سالانہ ہونگے جن کو گورنمنٹ ہند برداشت کرے گی۔ پنڈت کنزرو کے ایک سوال کے جواب میں سر عثمان نے کہا کہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں ساڑھے چار سو سے زیادہ آدمی دہلی میں گرفتار کئے گئے ہیں دیگر صوبجات سے گرفتار شدہ اشخاص کی تعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ ان لوگوں کو باہر کے کسی شخص سے ملنے کی اجازت نہیں ہے۔

(ا۔پ)

شاندار ------ پانچواں ------ ہفتہ

سنسنی خیز شاہکار

جس میں انتقام کے لطیف جذبہ کو اس قدر نمایاں کیا گیا ہے کہ دیکھنے والا حیرت زدہ رہ جاتا ہے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲ راکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

مرلی مووی ٹون کی سنسنی خیز تصویر

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

پیاس

خاص اداکار

سنفایر بھا۔ ایشور لال۔ نذیر۔ شمیم۔ گوپی۔ ای ملبوریہ۔ شریفہ۔ گلاب۔ تارا بائی۔ مجید۔ خاتون

نیچرل اداکاری۔

وجد آفریں گانے۔ دلکش ڈانس۔ پُرزور مکالمے۔ پُرلطف مذاق

آپ کے لئے کسرت اچھی چیز ہے لیکن

تندرستی کے لئے اندرونی صفائی سب سے پہلے ہونی چاہیئے

اگر آپ کو قبض یا بدہضمی یا معدہ کی کوئی دوسری شکایت ہے تو آپ اپنی اندرونی صفائی کی طرف توجہ دینا چاہیئے۔ متواتر کسرت کیجئے تازی ہوا کھائیے۔ کھانے پینے میں کمی کیجئے لیکن یاد رکھئے تندرستی کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ آپ اپنے جسم کی اندرونی صفائی کیجئے اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک باقاعدہ گلاس سے آپ کے جسم کی اندرونی صفائی ہو جائے گی۔ یہ ذائقہ میں خوشگوار۔ کم خرچ اور اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی یہ گردوں کو آہستہ آہستہ صاف کر کے اُن میں تراوٹ پہونچاتا خون کو صاف کرتا تمام جسم کو تروتازہ اور چست بناتا ہے۔

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

جو پینے کی مقوی قبض کشا اور صحت بخش چیز ہے

تروتازہ رکھتا۔ ٹھنڈک پہونچاتا اور صفائی کرتا ہے

95

چند قابل دید کتابیں

سیر کائنات:۔ یہ کتاب انگلستان کے مشہور سائنسدان جی جینس کی آٹھ تقریریں کا مجموعہ ہے جو موصوف نے رائل انسٹیٹیوٹ آف لندن میں زمین، ہوا اور چاند ستاروں پر کی تھی قیمت مجلد ۲/۸

سلطنت خداداد:۔ میسور کی نامور سلطنت کے بانی حیدر علی اور اُس کے جانشین ٹیپو سلطان کی مکمل تاریخ قیمت مجلد

تاریخ جنوبی ہند:۔ جنوبی ہند کی مکمل تاریخ، بڑی چھان بین کی گئی ہے اور داخلی اور خارجی ہر ممکن سند پیش کی گئی ہے۔ قیمت ۳/-

معلم کی زندگی:۔ یہ مولف کی محض آپ بیتی ہی بلکہ جامعہ کی دلچسپ اور مکمل تاریخ نیز ۲۱ سالہ تعلیمی تجربوں کا نچوڑ ہے۔ قیمت ہر دو حصص ۵/-

محشر خیال:۔ سجاد علی انصاری مرحوم کے مجموعہ مضامین کا دوسرا ایڈیشن۔ اسمر تبہ مرحوم کا ہنگامہ خیز ڈرامہ "روز جزا" بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۳/-، غیر مجلد ۲/۸

مبادی سیاسیات:۔ مصنفہ پروفیسر ہارون خاں صاحب شیروانی۔ اس میں تفصیل سے علم سیاسیات کی ابتدائی معلومات اور عہد حاضر کی سیاسی تحریکوں پر روشنی ڈالی گئی ہے: ۶۰۰ صفحے قیمت مجلد ۵/-

جگت بیتی:۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی کتاب (GLIMPOSES OF WORLD HISTORY) کا اردو ترجمہ قیمت جلد اوّل ۳/-

روح اقبال:۔ یہ کتاب ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب کے تین مقالوں اقبال اور آرٹ، اقبال کا فلسفۂ تمدن، اقبال کے مذہبی اور مابعد الطبیعی تصورات پر مشتمل ہے قیمت غیر مجلد ۴/-

ذکر حسین:۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب پرنسپل جامعہ ملیہ اسلامیہ کی "ذکر حسین" کے موقع پر معرکۃ الآرا تقریر جسے پبلک کے مطالبہ پر کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ قیمت ۳/-

مکتبہ جامعہ دہلی

شاخیں:۔ (۱) مکتبہ جامعہ نئی دہلی۔ (۲) مکتبہ جامعہ امین آباد لکھنؤ (۳) مکتبہ جامعہ پرنس بلڈنگ بمبئی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹر نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں ہر پوچھ غم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ۱۲ر
ممالک غیر سے
سالانہ عہ ششماہی ۱۵ر
قیمت فی پرچہ
ا ر

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۲ء مطابق ۲۸ر رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴۱

ادبیات

عید کی دو تصویریں

ازجناب سید صدر الاسلام خاں صاحب ڈی ایس پی کانپور

ہم اپنے معزز ناظرین کو عید کی مبارکباد دیتے ہوئے آج اُنکی خدمت میں عید کا ایک اچھوتا تحفہ پیش کر رہے ہیں اور اپنی جگہ مطمئن ہیں کہ نظر انتخاب محروم داد نہ رہے گی۔ جناب صدر کی زباں دانی، مذاق شعری اور زور کلام سے ہم پہلے بھی کچھ بحث کر چکے ہیں آج کی نظم کے نفسیاتی پہلو کی طرف اہل ذوق کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ ہلال عید کی رونمائی، بچوں کا شور، جوان و پیر کی شادمانی، اہل ایمان کا دوگانہ، پوشاک کی خوشنمائی، مصافحہ و معانقہ، باہمی مبارکبادی، عاشق ہجراں نصیب کا عید کا حیلہ تراش کر کامیاب تمنا ہونا، شاعر نے انہی داخلی اور واقعاتی مناظر کی اپنے دلکش انداز میں مصوری کی ہے چونکہ نظم کا عنوان عید کی دو تصویریں ہیں اس لئے شاعر نظم کے دوسرے مگر تاریک رُخ کو اپنی نامرادی کی جھلملاتی شمع کی روشنی ڈال کر اجاگر کر رہا ہے گویا وہ جگ بیتی تھی یہ آپ بیتی ہے۔ "ایڈیٹر"

آسماں پر چاند نکلا عید کا
دیکھ لو ہر گھر میں رونق ہو گئی
سب جوان و پیر شاداں آج ہیں
گھر سے نکلے اہل ایماں صف بہ صف
خوشنما پوشاک زیب جسم ہے
ملنا اک اک کا گلے سے ہو کے خوش
کوئی ہے مسرور کوئی شادکام
ملنے جاتا ہے کوئی محبوب سے

ہو گیا عالم میں جلوا عید کا
شور ہے بچوں میں کیا کیا عید کا
ہر زباں پر ہے ترانا عید کا
پڑھنے جاتے ہیں دوگانا عید کا
کرتے ہیں آپس میں چرچا عید کا
اور مبارک باد دینا عید کا
لطف آگیں ہے زمانا عید کا
ڈھونڈھ لیتا ہے بہانا عید کا

سارے عالم پر مسرت چھا گئی
آگئی عالم میں لو عید آگئی

میں ہوں ناکام تمنا عید کا
ہوں جدا دلبر سے اپنے آج بھی
ہے وہی دل کو تڑپ شام و سحر
کیا کروں اُف اشک غم رُکتے نہیں
میں ہوں اور اے جاں تمہاری یاد ہے
میری حالت کی تمہیں کیا ہو خبر
جب مرے پہلو میں تم تھے غم نہ تھا
بیکسی پر میری لازم ہے کرم

درد دل میں سنلو شکوا عید کا
ہنسنے کے بدلے ہے رونا عید کا
ڈھونڈھتا ہوں میں مسیحا عید کا
صبح ہو کر دن بھی گذرا عید کا
غمزدوں کو کیا سہارا عید کا
کون سمجھے یوں گذرنا عید کا
یاد ہے وہ بھی زمانا عید کا
حسن کی سوگند صدقا عید کا

جی رہا ہے اور تمہارا نام ہے
صدر کا فرقت میں رونا کام ہے

دنیائے اسلام

آج ترک ہر دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں

انقرہ "الافکار" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ "آتش جنگ کے شعلے جب سے بلند ہوئے ہیں، ترکی حکومت نے اپنے آپ کو غیر جانبدار حیثیت میں رکھا ہے۔ ترکی ایک لمحہ کے لئے بھی کسی ملک کی طرف للچائی ہوئی نگاہوں سے نہیں دیکھتا۔ لیکن اسی طرح وہ اس بات کو بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی اس کے وطن کی طرف نگاہ بد سے دیکھے۔ اس کے بعد نامہ نگار موصوف لکھتا ہے کہ امن و سکون کی فضا میں جو زمانہ ترکوں کو اصلاح و تنظیم کے لئے حاصل ہوا ہے اس کی ایک ساعت بھی ضائع نہیں کی گئی۔

آج ترکی اپنی مسلسل جدوجہد کی وجہ سے ہر دشمن کا مقابلہ کرنے اور ہر سازش کا خاتمہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ یہ امر یقیناً باعث مسرت ہے کہ آج ترک اپنی ضروریات زندگی کیلئے غیر ممالک کے محتاج نہیں ہیں۔ زراعتی حالت قابل اطمینان ہے۔ پارچہ بافی کی صنعت روز بروز کامیاب ہو رہی ہے۔ دیگر ضروریات زندگی کے لئے بھی ترک محتاج نہیں ہیں۔

ترکوں کی جنگی حالت قابل اطمینان ہے

انقرہ ایک غیر ملکی وقائع نگار لکھتا ہے۔ جنگی حالات نے ایسی کروٹ لے لی ہے کہ ترک خطرے سے محفوظ ہے۔ لیکن ترک مدبرین بھی خطرے سے غافل نہیں ہیں۔

ابھی اسی ہفتہ صدر انونو نے ترک قوم کو متنبہ کیا کہ آج ترکی پر حملہ کا امکان نہیں تو اس سے مستقبل کے متعلق کوئی بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ اور ہم کو اپنی تیاریاں پوری شدت سے جاری رکھنا چاہئیں۔ اس خاموش اطمینان کے کئی وجوہ ہیں۔ اول تو ترکی کو تیاریوں کیلئے سال بھر مل گیا ہے ترک اب پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہیں اس کے علاوہ جس متحدہ رفتار سے متحدہ قوموں نے اسے سامان جنگ بھیجا ہے۔ اس سے ترکی نے سمجھ لیا ہے کہ اتحادیوں کی سامان بنانیکی رفتار برابر تیزی سے بڑھ رہی ہے اور پھر مشرق وسطیٰ میں سامان مہیا کرنے والے بورڈ سے گہرے تعلقات کے باعث اسے یہ بھی معلوم ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کتنا سامان جمع ہو گیا ہے۔

ترکی اس وقت تک غیر جانبدار ہے

انقرہ "لیونارڈ" رقمطراز ہے۔ ترکی حکومت نے بارہا کہا ہے کہ ترکی کے چاروں طرف فوجی حالت کیسی ہی ہو لیکن جبتک اس کی عزت پر وار نہ ہو گا۔ یا اس سے ناجائز مطالبات نہ کئے جائیں گے۔ اس وقت وہ اپنی غیر جانبداری قائم رکھے گا۔ اس کا اہم ترین مقصد اپنی آزادی کا تحفظ ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی خیال رکھیے کہ پوری دنیا پر یہ روشن ہے کہ جرمن فوجیں جہاں داخل ہوتی ہیں وہیں ٹھہر جاتی ہیں۔ ترکی اور مشرق وسطیٰ کے ممالک جن میں سے بعض تو اپنی آزادی تک کے لئے برطانیہ کے احسان مند ہیں جانتے ہیں کہ برطانوی فوجیں اپنا کام کرنے کے بعد ٹھہرتی نہیں اگر مشرق وسطیٰ پر جرمن حملہ ہوا تو بہت سے ملکوں کی آزادی کا خاتمہ ہے۔ ان میں عراق، ایران جیسے ممالک نے میثاق سعد آباد پر دستخط کئے ہیں۔ یہ میثاق حالانکہ کسی کی مدد دینے کا پابند نہیں کرتا۔ لیکن اس کا جذبہ یہی ہے۔ لہذا ترکی مضبوط ترین حلیف کی حیثیت سے ایران پر حملہ ہونے کے بعد جرمنی کی موافقت میں کچھ کیگا۔ اسکی اُمید نہیں۔

ان تمام حالات کے ماتحت اس وقت ترکی کا اطمینان بالکل بجا ہے۔ کیونکہ پچھلے سال سے اب تک بہت سی عام غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں جو جرمنوں کے ناقابل شکست ہونے کے متعلق یورپ میں نئے نظام کے تعلق اور روس پر جرمنی کی یقینی فتح کے متعلق پھیلی ہوئی تھیں، ترک کے ملک میں آج کوئی انکار شکار نہیں۔ اگر یہ سب کچھ غلط تھا تو آئندہ کیا ہو گا۔ موجودہ جنگ میں ہوا کا رخ اب بدلا ہوا معلوم ہوتا ہے جس سے ترکی نا[illegible]

مصر کی حالت قابل اعتماد ہے

قاہرہ۔ اخبار البلاغ مغربی صحرا کے معرکوں کے متعلق مسٹر چرچل کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو اشخاص جنگ اور اعلیٰ پالیسی کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان پر کامل ترین اعتماد کر کے انھیں امداد دی جائے ہم ان کی مستقل اور مسلسل نگرانی پر یقین رکھ سکتے ہیں۔ خواہ وہ اپنی نہایت اہم ذمہ داریوں کی وجہ سے بعض اوقات خاموشی اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ خصوصیت کے ساتھ مصر کو اس وجہ سے بھی اعتماد ہونا چاہیئے کہ مسٹر چرچل نے محوریوں کے جہازوں کے زبردست نقصانات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد البلاغ نے برطانی آبدوزوں کے ان کارناموں کی تفصیلات بتائی ہیں۔ جو انھوں نے بحر روم میں دو میل کے رسدی جہازوں کا تعاقب اور ان کے خلاف جنگ کرنے کے بارے میں دکھائے ہیں اخبار مذکور نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ حملے جاری رہیں گے کیونکہ رومیل کی فوجوں کے پرپرزے کاٹ دینے کا یہی یقینی طریقہ ہے۔ مسٹر چرچل نے بیان کیا ہے کہ آٹھویں فوج تازہ دم اور ساز و سامان سے بالکل لیس ہے اور مصری مستقبل پر نظر یقین ڈال سکتا ہے۔

وزیر اعظم ایران کا اعلان

طہران۔ جریدۂ "چہرہ نما" کا نامہ نگار لکھتا ہے، ماہ رمضان کی جلالت کا احترام کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ماہ صیام کی عظمت کا پورا لحاظ رکھا جائے۔ گشتی مراسلہ میں تحریر ہے کہ عام راستوں میں مقررہ اوقات میں سگریٹ پینا جرم ہے۔ دن کے وقت ہوٹلوں میں کھانا نہیں مل سکتا۔ وہ تمام مراکز بھی بند کر دیئے گئے۔ جہاں لہو و لعب کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔

جمال پر تو حق عزم مستقبل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۱

اڈیٹوریل نوٹ

رُوس کے اخبارات

مسٹر اینڈ رور وھتسٹین جو برطانیہ میں تاس ایجنسی کے خاص نامہ نگار ہیں اخبار ”ورلڈ ریویو“ میں لکھتے ہیں کہ سوویٹ روس میں آج کل نو ہزار اخبارات ستر زبانوں میں شایع ہوتے ہیں اور ان سب کی مجموعی اشاعت تقریبًا ”ا کروڑ ۸۰ لاکھ ہے اس کے مقابلہ میں اگر زار روس کے زمانے پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ سنہ ۱۹۱۳ء میں روس میں صرف ۸۵۹ اخبارات تھے جن کی کل اشاعت ۲۷ لاکھ تھی۔ اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ شخصی حکومت اور آزاد جمہوری حکومت کے زمانوں میں کتنا بڑا فرق ہوتا ہے، ہمارے لئے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ روس کے اخبارات مختلف ستر زبانوں میں شایع ہوتے ہیں۔

اسکے معنی یہ ہیں کہ سوویٹ روس کی آبادی ایسی مختلف قوموں یا ملتوں کا مجموعہ ہے جو ستر مختلف زبانیں بولتی ہیں پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک متحدہ قوم کی حیثیت سے ایک ہی ملک میں رہتے ہیں۔ اور آپس میں کوئی نفاق اور لڑائی جھگڑا نہیں رکھتے، کیا ہندوستانیوں کے لئے اس میں کوئی سبق موجود نہیں ہے؟۔

روس کے اخبارات کے سلسلہ میں ایک دوسری دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ وہ شخصی ملکیت نہیں ہے بلکہ حکومت یا مختلف یونینوں اور پارٹیوں کی ملکیت ہوتے ہیں، روس میں پریس کو جو آزادی حاصل ہے اس کے متعلق مسٹر روتھسٹین کہتے ہیں کہ سوویٹ روس میں جنگ چھڑنے سے پہلے نہ تو وہاں اطلاعات عامہ کا محکمہ نہ پروپیگنڈے کی کوئی وزارت تھی اور نہ کوئی ایسے سرکلر شائع ہوتے تھے جو ایڈیٹروں کو یہ بتلاتیں کہ وہ کیا چیز شائع کریں اور کیا شائع نہ کریں ان پر صرف ایک ہی پابندی عاید ہے اور وہ یہ ہے کہ سرمایہ داری نظام کی واپسی یا سوویٹ سسٹم کے خاتمہ کی وکالت وہ نہیں کر سکتے۔

چینی مسلمان

چینی اسلامک فیڈریشن کے نمایندے مسٹر عثمان وو نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے چینی مسلمانوں کے متعلق چند دلچسپ باتیں کہی ہیں۔

چین میں مسلمانوں کی تعداد پانچ کروڑ ہے جو تیرہ صدیوں سے وہاں سکون و اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہیں مسٹر ”وو“ کہتے ہیں کہ چین کے مسلمان بودھ اور عیسائیوں کے تعلقات بہترین ہیں اور یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ انہیں کسی قسم کا فرق ہے وہاں مسلمانوں کا پورا احترام کیا جاتا ہے اور ملک کی حکومت میں ان کو پورا حق و حصہ بھی حاصل ہے، غالبًا ہندوستان میں بہت کم لوگوں کو معلوم ہو گا کہ ”مارشل چیانگ کائی شک“ کی حکومت میں جنرل عمر پائی کو جو کہ اسلامک فیڈریشن کے صدر ہیں چیف آف جنرل اسٹاف کا عہدہ حاصل ہے جو خود مارشل موصوف کے عہدے کے بعد دوسرے نمبر پر ہے، کسی ملک میں جہاں دو بڑے فرقے آباد ہوتے ہیں باہمی میل جول ہی سے حکومت کا کام بھی چل سکتا ہے اور لوگ پر امن زندگی بھی بسر کر سکتے ہیں۔

ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کے واسطے مسٹر ”وو“ کے بیان میں ایک روشن اور قابل تقلید سبق موجود ہے۔

کملا لکچرار

کلکتہ یونیورسٹی نے مولانا ابوالکلام آزاد کو سنہ ۱۹۴۳ء کے لئے ”کملا لکچرار“ مقرر کر کے اپنی عزت آپ بڑھائی ہے، اس یونیورسٹی کی طرف سے مخصوص موضوعات پر لکچروں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے جسے ”کملا لکچرز“ کہتے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کو جس موضوع پر لکچر دینے کے لئے منتخب کیا گیا ہے وہ ہندوستان میں ہندو مسلم کلچرز کا میل جول اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہونا ہے ظاہر ہے کہ اس موضوع پر لکچر دینے کیواسطے مولانا ابوالکلام آزاد سے بہتر کسی شخص کا ملنا دشوار تر تھا مولانا موصوف کی قابلیت اور تاریخ دانی صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ اس سے باہر اور دیگر ملکوں میں بھی تسلیم کی جا چکی ہے۔

کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ کا یہ قابل قدر انتخاب بالاتفاق رائے ہوتا، اگر پانچ مسلم ممبر اس کی مخالفت نہ کرتے ہمیں افسوس ہے کہ اس خالص علمی مسئلہ پر بھی مذکورہ بالا مخالفین نے اپنے سیاسی تعصب کو ترک نہ کیا، بہر حال کلکتہ یونیورسٹی اپنے اس انتخاب کے لئے مستحق مبارکباد ہے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کی تقریر

سر اسٹیفورڈ کرپس نے امداد چین کے سلسلہ میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر چین اس وقت جاپان سے مصروف پیکار ہے مگر اس کے باوجود وہ اپنے لیڈر مارشل چیانگ کائی شک کی ماتحتی میں نئی جمہوریت کی طرف برابر گامزن ہے اہل چین نے اپنے ملک کو ترقی دینے کے لئے بہترین جذبات کا اظہار کیا ہے اور وہ اس بات کا پکا ارادہ کر چکے ہیں کہ چین مشرق میں اور تہذیب کی ترقی کا علمبردار ہو گا۔

آج سے دو سال قبل جب میں چین میں تھا تو میں نے وہاں کے لوگوں میں وہی استقلال جوش اور ہمت دیکھی تھی جو آج ہم روسیوں میں دیکھتے ہیں۔

آپ نے مادام ”چیانگ کائی شک“ کی تحریک کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ مادام چیانگ کی تحریک حیات نو ”نے چین کے حکام کو بہت سی برائیوں سے پاک کر دیا ہے۔ آپنے فرمایا کہ آج جو خیالات اور جو جمہوری طرز حکومت چین میں پھیل رہا ہے جو اہل چین کے جوش کو ابھار رہے ہیں ہمیں کوشش کرنا چاہئے کہ وہ تمام عالم میں پھیل جائے اس بات کی بھی کوشش کرنا چاہئے کہ مستقبل میں دنیا کے تمام تباہ شدہ ممالک کی ترقی میں وہی دلچسپی لیں جتنی ہم انگلستان یا امریکہ کی ترقی میں لیں گے۔

آہ! باجپئی جی

بانی ہندوستانی برادری وکانپور سودیشی لیگ اور شہر کی بہت سی بہترین دوسرے پبلک انسٹی ٹیوشنز کے سرگرم سرپرست و معاون پنڈت متھرا پرشاد باجپئی مالک باجپئی پریس نے ۶۴ سال کی عمر میں ایک طویل علالت کے بعد ۵ر اکتوبر کی رات کو ۱۲ بجے (صبح ۶ر اکتوبر) انتقال کیا۔ جنازہ کے ساتھ سٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع۔ مسٹر حبیب اللہ نواب سید قیصر حسین اور دیگر بہت سے ہندو مسلمان معززین تھے آپ کی آخری رسم سرسیا گھاٹ پر ادا کی گئی۔

ڈاکٹر ایس۔ این تواری سابق ایگزیکٹیو افیسر کانپور میونسپل بورڈ لکھنؤ سے تعزیت کے لیے تشریف لائے تھے سب سے بڑی خوبی آپ میں یہ تھی کہ آپ ہندو اور مسلمانوں میں یکساں ہر دل عزیز تھے۔

راقم الحروف کا جن ہندو صاحبان کے ساتھ برادرانہ تعلقات ہیں اُن میں سے آپ کا نمبر اول تھا۔

ہم ان کے اعزا کے ساتھ شریک ماتم ہیں خدا انکی روح کو سکون اور ان کے اعزا کو صبر عطا فرمائے۔

لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ نقصان صرف ان کے اعزا کا نقصان نہیں ہے بلکہ سارے شہر کا نقصان ہے۔ لہذا ہم اُمید کرتے ہیں کہ ان کے سب دوست ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں گے اور ہندوستانی برادری اور سودیشی لیگ کو اسی معیار پر چلانیکی کوشش کریں گے کہ جو ان کا مطمح نظر تھا۔

”خدا مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا“

میونسپل بورڈ

یکم اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ٹاؤن انسپکٹر کے تقرر پر کافی بحث ہوئی اور طے پایا کہ ڈاکٹر صاحب سے عارضی انسپکٹر کے کام کی تفصیل مانگی جاوے اور آر۔ پی کے والنٹیروں کی وردیوں کے واسطے ۳۲۰۰ روپیہ طلب کرنے کی بابت کلکٹر صاحب کے خط پر کافی بحث ہوئی اور طے ہوا کہ وردیوں کا خرچہ دیا جائے اور والنٹیروں کی وردیوں پر ”میونسپل“ کا لفظ لکھا جاوے۔ بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ملازمان بورڈ کو سرکاری نئی شرح سے گرانی کا الاونس یعنی ۳۹ روپیہ کی تنخواہ پر ۵ روپیہ ۴۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ۷ روپیہ ماہوار دیا جائے

۵ر اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔

گورنمنٹ نے بورڈ کو لکھا ہے کہ بورڈ کی سالانہ رپورٹ میں وہ سفارشیں صاف صاف درج کی جایا کریں جو میڈیکل افیسر آف ہیلتھ نے سنیٹری اسٹاف کی بابت کی ہوں اور بورڈ نے ان کو منظور نہ کیا ہو۔ بورڈ نے بحث کے بعد اس مسئلہ کو آئندہ غور کرنے کے لیے ملتوی کر دیا۔ کلکٹر صاحب نے بورڈ کو لکھا تھا کہ چاندنی رات میں شہر کی روشنی کو بند کر دینا چاہیئے بعد بحث و مباحثہ بورڈ نے یہ طے کیا کہ ڈاکوؤں کے واقعات کے خیال سے کلکٹر صاحب سے درخواست کی جاوے کہ وہ بتیوں پر لگے ہوئے ڈھکن ہٹوا دیں کیونکہ ضرورت کے وقت چار دن میں یہ دوبارہ لگائے جا سکتے ہیں۔

ٹرسٹ کی بھیجی ہوئی نوگھرہ کی اسکیم پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

بورڈ نے جائنٹ کمیٹی سے یہ سفارش کی ہے کہ بناسپتی گھی پر ڈھائی روپیہ فی من چونگی لگائی جاوے تا کہ اصلی میں اس کی ملاوٹ نہ ہو سکے۔

۷ر اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا تیسرا جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوا۔ سب سے پہلے متھرا پرشاد باجپئی کی وفات پر ماتمی رزولیوشن منظور کیا گیا اور ان کے نام پر کراچی خانہ روڈ کا نام باجپئی روڈ رکھنا منظور کیا گیا اور اس کے بعد ان کے ماتم میں ۱۰ منٹ کے لئے بورڈ کا جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس مفہوم کا ایک رزولیوشن پاس ہوا کہ چونکہ سٹیزن اخبار نے ممبران بورڈ پر ناجائز نکتہ چینی کی ہے اس لیے اس کا بورڈ میں آنے کا پاس منسوخ کر دیا جائے اور جو نوٹس وغیرہ اس کو بھیجے جاتے ہیں وہ بند کر دئے جاویں۔

بورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ ورتمان کے نمایندہ کو بورڈ میں آنے کا پاس دیا جاوے اور اس کو بورڈ کے اشتہارات بھی دئیے جاویں۔

قطعات عید

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی

ہے ضیا بار مطلع خورشید
جاں فزا ہے طلوع صبح امید
دوستاں را شود مبارک عید
ہر طرف ہے چہل پہل بزمی

از جناب سید محمد احمد صاحب جلال

سایہ افگن ہے جہاں پر دولت سامان عید
شاد ہیں سب دہر میں ہر سمت ہیں سامان عید
یوں نکالے جا رہے ہیں حسرت ارمان عید
دوست دشمن سے گلے ملتے ہیں باہم اے جلال

گیہوں کی فروخت

۱۴ر اکتوبر سے مرچنٹس چیمبر یو۔ پی کی اناج کنٹرول کمیٹی گیہوں فروخت کرنے کا کام شروع کر دے گی۔ پہلے گیہوں صرف تجارتی دفاتر اور اداروں کو دیا جائے گا۔ ان دفتروں سے غلہ کی ضرورت کی فہرست طلب کر لی جاوے گی۔

چیمبر کے سامنے اس مہینہ کے آخر تک تمام شہر میں عام لوگوں کے آرام کے لیے خوردہ گیہوں کے فروخت کی دکانیں کھولنے کی تجویز ہے۔

شکر کے فروخت کا انتظام

پبلک کی روزمرہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے شہر میں شکر کی تیس متفرق فروخت کی دوکانیں ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کی نگرانی میں کھولی گئی ہیں جہاں ۵½ آنہ فی سیر کے نرخ سے شکر فروخت ہو رہی ہے سرکاری انتظام کے علاوہ کانپور شوگر ورکس نے بھی اپنے مل کے پھاٹک پر ساڑھے پانچ آنہ فی سیر کے حساب سے شکر فروخت کرنے کا انتظام کیا ہے۔

عوام کیا چاہتے ہیں

اگرچہ گیہوں شکر اور مٹی کے تیل وغیرہ کے فروخت کے انتظام حکومت کی طرف سے کافی ہو رہے ہیں لیکن پھر بھی عوام کو سخت تکلیف ہے اور خصوصًا متوسط درجہ کے لوگوں کے لیے یہ انتظام ناقابل برداشت ہے فقیروں کی طرح جمع ہو کر ایک متوسط درجہ کا آدمی گیہوں یا شکر نہیں خرید سکتا اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر کاروباری آدمیوں کے بجائے کاروباری دوکانوں سے گیہوں اور شکر فروخت ہو اور نرخ پر کنٹرول ہو۔ مثلًا شکر کے موجودہ انتظام سے پہلے شکر کی فروخت کا انتظام ٹھیک تھا یعنی شکر کی دوکانوں سے کنٹرول کے نرخ سے شکر فروخت ہوتی تھی اور ہر شخص حسب ضرورت بآسانی جا کر لے آتا تھا۔ [illegible] ہم امید کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اس پر توجہ دیں گے۔

[illegible] نہ جائیں گی۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج کے پانچ طالب علموں کو اسکول کے حکام نے ۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے اس الزام میں نکال دیا ہے کہ انہوں نے گاندھی جینتی کے دن طالب علموں کا ایک جلوس نکالنے کا انتظام کیا تھا۔

۲ر اکتوبر کو طالب علموں نے گاندھی جی کی سالگرہ کے دن منانے کے سلسلہ میں جلوس نکالا تھا اور ۴۴ طالب علم اسی الزام میں گرفتار ہوئے تھے اس میں سے ۳۸ لڑکوں کو ۱۵-۱۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی اور ۶ لڑکوں کو رہا کر دیا گیا۔

ایک مقامی اسکول میں (۳۰ر اگست) پکیٹنگ کرنے کے الزام میں جو چار لڑکے گرفتار ہوئے تھے ان میں سے ۲ لڑکوں کو ۳-۳ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے اور ۲ لڑکوں کو ڈھائی ڈھائی سو روپیہ کی دو ضمانتیں لیکر رہا کر دیا گیا ہے۔

۲ر اکتوبر کو کالج و اسکول کی ۵۱ لڑکیاں گاندھی جی کی سالگرہ کے جلوس کے سلسلہ میں گرفتار کیگئی تھیں ان میں سے ۱۳ نابالغ لڑکیوں کو چھوڑ دیا گیا اور بقیہ ۳۸ لڑکیوں پر ۵-۵ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

ڈاکہ (پانیر سے) ۶ر اکتوبر کو سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹیڈ نیا گنج کے قریب مسٹر نند کشور یادو کے ملازم سے دو مشتبہ آدمیوں نے ریوالور دکھا کر ۳ ہزار روپیہ کی رقم چھین لی۔

آگ لگانیکی کوشش

(پانیر سے) ۱۶ر اکتوبر کو چند نامعلوم ادمیوں نے ایگریکلچرل کالج کی عمارت میں آگ لگانے کی کوشش کی آگ اس کمرہ میں لگائی گئی تھی جس میں اے۔ آر۔ پی کا سامان رکھا تھا چوکیدار نے دھواں نکلتے دیکھکر آگ بجھانے والے انجن کو طلب کیا لیکن فائر بریگیڈ کے پہونچنے سے پہلے ہی آگ خود بخود بجھ گئی۔

ریلیف کا کام

ہندو سنگھ نے گورنر سے خط و کتابت کرکے مسٹر بھودیو شرما سکرٹری ہندو سنگھ کو صوبہ کے مشرقی اضلاع خصوصًا بلیا۔ اعظم گڑھ۔ غازی پور وغیرہ کے اضلاع کا معائنہ کرنے اور کاشتکاروں کی ضروری امداد کے لیے بھیجا ہے۔

ہندو سنگھ نے پنڈت مدن موہن مالویہ کی سرپرستی بھی حاصل کر لی ہے۔

سزائیں

(پانیر سے) دوکانات پر دھرنا دینے کے الزام میں مسٹر بلدیو آریہ ودیا النکار۔ ایشور چند تیواری اور شیو شنکر لال گپتا کو ۲-۲ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔

مسٹر رام کرشن شرما مالک کھدر بھنڈار کو کانگرسی جھنڈے فروخت کرنے کے الزام میں ۳ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

گرفتاریاں

(پانیر سے) مسٹر بیجناتھ پرشاد اور جگندن پرشاد کو کانگریس کے پرچے تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

موضع شیوراجپور کے سیتارام مرکی اور بھگو کو قابل اعتراض کارروائیوں کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

اکبرپور کے شیو نراین ترویدی اور نرمل کے لچھمی نراین بابو سنگھ۔ اور منی سنگھ کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

شیوراجپور کے ۴ آدمیوں کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ کانگرس منڈل سے تعلق رکھنے کے سلسلے میں موضع لگون کے مسٹر رام بھروسے کو گرفتار کیا گیا ہے۔

تلسی رام ساکن موضع موسیٰ نگر کو کانگریس منڈل سے متعلق ہونے کی وجہ سے ایکٹ حفاظت ہند دفعہ نمبر ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

موضع کٹھارا کے کانگریس ورکر مسٹر ٹھاکر پرشاد دوبے کو خلاف قانون کارروائیوں کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

شیورل کے مسٹر رام سہنی اور امبکا پرشاد کو کانگریسی پرچے تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

بیجنڈی کے مسٹر بدن سنگھ۔ ہر چند اور درباری لال کو جنگ کے خلاف نعرہ بلند کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

مسٹر گپتا پرشاد درما روپ کو انقلابی سرگرمی کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

مسٹر اونکار ناتھ سوشلسٹ جو تین سال سے فرار تھے قانون تحفظ ہند کے ماتحت گرفتار کر لیے گئے۔

علم ریاضی میں مسٹر چرچل کو جو ہمہ دانی حاصل ہے اگر اس کی مثال ہندوستان میں معلوم کرنے کی ضرورت ہو تو ایک لطیفہ بھی سن لیجئے:- جس کا تعلق ہندوستانی پوسٹ آفس کے عالموں سے ہے جو جغرافیہ داں ہیں معاصر بمبئی کرانیکل لکھتا ہے کہ ایک مقامی ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے ایک رجسٹری خط ماسکو میں ایک سوسائٹی کے نام بھیجا ہے پوسٹ آفس سے یہ خط پھر بھیجنے والے کے پاس اس لیے واپس کر دیا گیا کہ پوسٹل کلرک کو یہ نہیں معلوم تھا کہ ماسکو کہاں ہے؟ اس خط کو واپس پا کر سکرٹری موصوف نے پتہ میں ماسکو کے آگے "U.S.S.R" بڑھا دیا اس پر بھی یہ خط اس تحریر کے بعد واپس آگیا کہ مجھے دنیا میں اس نام کا کوئی ملک معلوم ہے حالانکہ "U.S.S.R" کے معنی "یونائیٹڈ اسٹیٹس آف سوویٹ ری پبلک" یعنی روس ہے۔

ایک اطلاع کہتی ہے کہ اس سال جو افسران اور کلرک موسم گرما میں شملہ گئے تھے، وہ موسم سرما میں دہلی واپس نہیں آئیں گے یعنی بلندی سے پستی کی طرف نہیں آئیں گے یعنی ——— اُمید ہے کہ وہ افسران اور کلرک جو دہلی میں موجود ہیں اس خبر سے بہت خوش ہوئے ہوں گے کیونکہ جو لوگ پہلے ہی سے پستی میں پڑے ہوئے ہیں انھیں گرنے کا کوئی ڈر نہیں ہو سکتا۔

مسٹر وارڈ پس ہین کا خیال ہے کہ "اینگلو امریکن" رشتہ اب ایک نئی بنیاد پر قایم ہو گیا ہے اس سوال کے کوئی معنی نہیں ہیں کہ یہ رشتہ اچھا ہے یا بُرا"
بہت صحیح ہے کسی انگریزی شاعر نے سچ کہا ہے دنیا میں کوئی چیز اچھی یا بُری نہیں ہے اچھائی اور برائی صرف خیال سے پیدا ہوتی ہے۔

پولیس کی بندوقیں چھین لیں

ریاح پور ۳۰ ستمبر = ۲۳ ستمبر کو سنتھالوں اور راج بنسیوں کے ایک ہجوم نے ایک پولیس پارٹی پر حملہ کیا اور اُس کی بندوقیں چھین لیں نیز اُس شخص کو بھی چھڑا لیا جسے مرضع مراڈنگا میں گرفتار کیا تھا۔ تمام پولیس والے زخمی ہوئے۔ (۲-پ)

اسٹالن گراڈ

ماسکو ۴ اکتوبر۔ اسٹالن گراڈ کے شمال و مغرب میں جرمن کمانڈ مسلسل محفوظ ہو چکا رہا ہے اور اس روسی فوج کے متوازی آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گیا ہے جو اسٹالن گراڈ کے محصورین کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے حملہ آور ہیں لیکن اس کی یہ پیشقدمی مخالف سمت میں ہوئی

پشاور ایکسپریس کے حادثہ کا سبب

نئی دہلی ۵ اکتوبر۔ بمبئی سے آنے والے پشاور ایکسپریس کو ۴۰ گاؤں اسٹیشن کے قریب جو ہولناک حادثہ پیش آیا اس کی بابت ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ اس کا سبب یہ تھا کہ نامعلوم اشخاص نے ریل کی پٹری اکھاڑ دی تھی جس کی وجہ سے انجن اور چند اگلی گاڑیاں اُلٹ گئیں۔ تیرہ آدمی ہلاک اور ۳۰ سے زیادہ زخمی ہوئے۔ صوبہ بمبئی کے کچھ اور مقامات سے شورش کی خبریں ملی ہیں (۲-پ)

مسٹر فضل الحق کی دہلی میں تشریف آوری

نئی دہلی ۵ اکتوبر۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال آج صبح کو یہاں پہونچ گئے۔ ہندو لیڈروں نے اُن سے اور مسٹر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ سے ملاقات ہوئی اور موجودہ حالات پر گفتگو کی۔ مسٹر فضل الحق نے لیڈروں کی جو کانفرنس طلب کی تھی وہ ملتوی ہو گئی ہے۔ (۱-پ)

سر ظفر اللہ خاں کی واپسی

کلکتہ ۳ اکتوبر۔ چین میں ہندوستان کے پہلے

محبت کی پکار

از جناب رضا نقوی ایم اے

میری پیاری تم سنگھار میں دیر نہ کرو، جیسی ہو ویسی ہی میرے پاس چلی آؤ۔
اگر تمھارے آراستہ بال کھل گئے ہیں" اگر تمھاری مانگ سیدھی نہیں رہی تو کوئی پروانہ کرو۔
میری پیاری تم سنگھار میں دیر نہ کرو، جیسی ہو ویسی ہی میرے پاس چلی آؤ۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

شبنمی گھاس پر نازک قدم اُٹھاتی ہوئی آجاؤ!
اگر تمھارے پاؤں شبنم سے تر ہو گئے ہیں" اگر تمھاری پازیب کھل گئی ہے" اگر تمھارے گلے کے مالا کے موتی گرتے جاتے ہیں تو پیاری کوئی پروانہ کرو،
تیز تیز قدم اُٹھاتی ہوئی چلی آؤ۔
دیکھو آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھا رہی ہیں
آسمان پر بگلوں کی قطاریں اُڑ رہی ہیں۔
تیز ہوا درختوں میں چیختی پھرتی ہے،
مویشی اپنے اپنے گھروں کو واپس آ رہے ہیں۔
اُف کیسا آرزو انگیز سماں ہے۔

٭ ٭ ٭

پیاری! تم اپنی سنگار کی شمع کو بیکار روشن نہ کرو۔
کون نہیں جانتا کہ تمھاری آنکھوں میں کاجل نہیں لگا۔ تمھاری آنکھیں تو گھٹاؤں سے بھی زیادہ کالی ہیں۔
کون نہیں جانتا کہ تمھاری زلفوں کے بوسے میں کس قدر کیف دلنشاط ہے۔
کون نہیں جانتا کہ تمھارا سینہ حشر خیز ہے۔
کون نہیں جانتا کہ تمھارے حنائی قدموں کا بوسہ لینے کو ہر کسی کا جی ترستا ہے۔
پیاری اپنے آپ کو مت سجاؤ، جیسی ہو ویسی ہی چلی آؤ۔
اگر ہار نہیں گوندھا گیا تو نہ سہی۔
اگر آنکھوں میں کاجل نہیں لگا تو نہ سہی
اگر ہاتھوں پر مہندی کا رنگ نہیں جما تو نہ سہی
اگر زلفیں پریشان ہیں تو پریشان ہی سہی۔
اگر تمھاری چولی کے بند ڈھیلے ہیں تو ڈھیلے ہی سہی۔
خدا کے لئے جلدی چلی آؤ۔
دیکھو آسمان بادلوں سے گھر گیا ہے۔
ایک پروانہ اپنے شبستاں میں تمھاری شمع رُخ پر نثار ہونے کے لیے بیتاب ہے!

ایجنٹ جنرل سر محمد ظفر اللہ خان آج بذریعہ ہوائی جہاز بخیریت کلکتہ پہونچ گئے ہیں۔ چین سے روانہ ہوتے وقت انھوں نے اہل چین کے نام ایک مؤثر پیغام شایع کیا جس میں توقع ظاہر کی کہ چین اور ہندوستان کے تعلقات روز بروز زیادہ گہرے اور دوستانہ ہوتے جائیں گے۔ (۱-پ)

ناظرین ... کو عید مبارک

کوہ قاف کی پریوں پر تکالیف

کوہ قاف کی وہ حسین پریاں جن کے افسانوں سے ہمارا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ آج کل انتہائی تکالیف اور مصیبت میں مبتلا ہیں، کوہ قاف کی اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ جنگ کی وجہ سے کوہ قاف کی یہ حسین جمیل مخلوق فاقہ کشی پر مجبور ہو گئی ہے اور یہ، حسین پریاں بڑی ہی تکلیف اور پریشانی میں وقت گزار رہی ہیں۔
کوہ قاف کی ان پریوں کے متعلق اگرچہ یہ مشہور ہے کہ ان کے شانوں پر خوشنما پر یعنی بازو بھی ہیں لیکن حقیقت اس سے بالکل مختلف ہے، اور اصل بات تو یہ ہے کہ اس خطہ کی عورتیں بلا کی حسین ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو پریوں کے نام سے پکارا جانے لگا ورنہ ان میں اور عام انسانوں میں کوئی فرق نہیں۔
کوہ قاف حسین و جمیل عورتوں کا وہ زبردست مخزن ہے جہاں سے صدیوں تک عورتیں شاہی محلوں کیلئے سپلائی ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ قدیم شاہان ترکی کے محلوں میں تفقازی لڑکیوں کے علاوہ کوئی عورت ہی نہیں دکھائی دیتی تھی۔
تفقازی باشندوں کا یہ قاعدہ تھا کہ جوں ہی ان کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی وہ اسکو موسیقی سکھاتے تھے اور اس قابل بنا دیتے تھے کہ وہ کسی بادشاہ وقت کے پہلو کی زینت بن سکے
زمانہ دراز تک اس علاقے میں خوبصورت لڑکیوں کی تجارت نہایت وسیع پیمانے پر ہوتی رہی ہے۔
لیکن آج کل یہ علاقہ میدان جنگ بنا ہوا ہے اور قفقاز کی حسین عورتیں اس جنگی سیلاب میں پڑ کر تھپیڑے کھا رہی ہیں اور بری طرح آسیائے مصائب میں پس رہی ہیں

حبیب خدا صلعم

گذشتہ سے پیوستہ

حبیب خدا آدمی تو آدمی جانوروں تک کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے تھے، آپ نے فرمایا جو کوئی گنجشک (چڑیا) کو بھی بے ضرورت مارے گا تو قیامت کے دن وہ خدا سے فریاد کرے گی کہ اس آدمی نے مجھے بے ضرورت مارا فرمایا:- کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ ایکبار چیونٹیوں سے تنگ آکر کسی نے ان کے گھر کو جلا ڈالا، آپ نے فرمایا آگ کی سزا کا حق تو بس خدا ہی کو زیبا ہے۔
ایک بار دیکھا کہ ایک آدمی ایک بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے، پاس ہی اس کے بچے کھڑے ممیا رہے تھے یہ دیکھ کر حبیب خدا سے نہ رہا گیا بکری کو بچوں سمیت خرید لیا پھر فرمایا دیکھو بھائی بچوں والی بکری یا اور کسی جانور کو کبھی نہ ذبح کرنا۔
حبیب خدا کے کھانے پینے کا کوئی خاص انتظام نہیں تھا جیسا بھی ملجاتا خوشی خوشی کھا لیتے دسترخوان پر اگر کوئی چیز، ایسی ہی پسند نہ ہوتی تو اس میں ہاتھ نہ ڈالتے پر اس کو برا بھی نہ کہتے تھے جو سالن سامنے ہوتا اسی میں ہاتھ ڈالتے ادھر ادھر ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔
حبیب خدا کھانے پینے کی چیز کبھی اکیلے ہی اکیلے نہ کھاتے بلکہ تمام حاضرین وقت کو شریک کر لیتے تھے ساتھیوں میں سے کوئی موجود نہ ہوتا تو اس کا حصہ الگ رکھوا دیتے تھے۔ تنہا بیٹھ کر کھانے برا سمجھتے تھے۔
حبیب خدا کپڑے بہت معمولی اور سادے پہنتے تھے مگر صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے عطر اور خوشبو میں بہت پسند تھیں کپڑوں میں عطر لگاتے تھے کبھی عود بھی سلگاتے تھے۔
ایک بار ایک آدمی بہت میلے کپڑے پہنے دیکھا تو بیزاری کے ساتھ فرمایا، اس سے اتنا نہیں ہوتا کہ اپنے کپڑے دھو لیا کرے
حبیب خدا نے جب خدا کا دین اسلام لوگوں کو سکھانا شروع کیا اور بت پرستی سے روکا تو سب آپ کے جانی دشمن ہو گئے۔ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ایسا ایسا ستایا کہ آخر ہار کر اپنا دیس چھوڑ پردیس میں جا بسے وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا، برسوں یہی حال رہا کہ فوجیں لیکر چڑھ چڑھ دوڑے لیکن خدا نے حبیب خدا کی مدد فرمائی۔
اور سب دشمنوں نے نیچا دیکھا اور مجبور ہو کر سب کے سب آپکی خدمت میں حاضر ہوتے، اور کوئی ہوتا تو ان کے کئے کی سزا دیتا لیکن آپ نے سبھوں کو معاف کر دیا۔

(باقی صفحہ ہذا کالم ۵ کے نیچے)

ساغر عید

از جناب مسٹر صدر الاسلام خانصاحب ڈی ایس پی

عید آئی ہے بے حساب لانا، لانا ساقی شراب لانا،
ہے شاید توبہ اب نظر بند، بے پردہ و بے حجاب لانا،
ہاں ہو نہ ہو آفتاب صورت، ہاں! ساغر کامیاب لانا،
نکلا مہ عید توبہ ٹوٹی، جام مے انتخاب لانا،
دن رات ہو شغل بادہ نوشی، مہتاب اور آفتاب لانا،
گردوں پہ ہلال عید نکلا، ہاں! دیر نہ کر شتاب لانا،
رندوں کو ہو نشہ معرفت کا، خضر رہ باثواب لانا،
رندانہ نصیب جاگ اٹھیں، ساغر کوئی وقت خواب لانا،
اے ہمدم ماہ صیام گذرا، ساقی سے کہو شراب لانا

نیشنل اسٹوڈیوز کا انتظام!

نیشنل اسٹوڈیوز جسے مودی برادرس نے ۸½ لاکھ روپیہ میں خرید لیا ہے اس کے بارے میں بمبئی سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس ہفتہ سے اس اسٹوڈیو کا انتظام مسٹر سہراب مودی نے اپنے ہاتھ میں لیلیا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نیشنل کے تقریباً تمام ٹیکنیکل اسٹاف کو ملازمتوں پر بدستور بحال رکھا ہے اس کے علاوہ ہندوستان کے علاوہ وہ دیگر فلمساز جو نیشنل اسٹوڈیوز میں اپنی تصاویر تیار کر رہے تھے وہ بدستور سابق اپنی اپنی تصاویر تیار کرتے رہیں گے۔
اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ مسٹر سہراب مودی اپنے پرانے منروا اسٹوڈیوز کو بند کر کے اب صرف نیشنل میں فلمسازی کا کام کرنا چاہتے ہیں، جہاں تک ہم کو معلوم ہوا ہے منروا اسٹوڈیوز بدستور اپنی تصاویر تیار کرے گا اور اس کے کام میں کوئی رد و بدل نہیں کیا جائیگا

مسٹر شانتارام کا استعفےٰ

فلمی حلقوں کی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر شانتارام نے فلم ایڈوائزری بورڈ سے استعفےٰ دیدیا ہے اور اب آپ خود واڈیا اسٹوڈیوز میں اپنی ذاتی فلموں کی تیاری کے انتظامات میں مصروف ہیں۔
مسٹر شانتارام نے پربھات کے ذریعہ ہندوستان کی فلمی صنعت کی جو خدمت انجام دی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہمکو امید ہے کہ مسٹر موصوف کا جدید فلم سازی کا کاروبار بھی نہایت کامیاب ثابت ہوگا۔ اور آپ جو فلمیں ابھی تیار کریں گے وہ لحاظ سے معیاری ثابت ہونگی۔

بقیہ نبیؐ کی دنیا

جب سارا عرب آپ کا غلام ہو گیا، تو یہ سمجھو کہ پھر آپ ہی سارے عرب کے بادشاہ تھے لیکن آخر دم تک حبیب خدا کا ایک ہی سا حال رہا۔ آپ نے اپنے لئے یا اپنی آل اولاد کے لئے دنیا کا بھلا نہیں چاہا بھلا چاہا تو دوسروں کا۔
ایک صاحب نے شادی کی ولیمہ کیواسطے گھر کچھ موجود نہ تھا آپ نے فرمایا عائشہؓ کے پاس جاؤ اور آٹے کی ٹوکری مانگ لاؤ وہ گئے اور ٹوکری اٹھا لائے اس دن حبیب خدا کے گھر میں بس اسی آٹے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔
حبیب خدا ہر کسی کو سلام پہلے خود ہی کرتے سلام میں پہل کرنے مسکینوں کو کھانا کھلانے کے بارے میں فرمایا یہی بہت اچھا اسلام ہے۔
کنبے والوں کے ساتھ نرمی اور نیکی کا برتاؤ کرتے تھے، فرمایا پکا مسلمان تو وہی ہے جس کی عادتیں نیک ہوں اور اپنے کنبہ والوں کے ساتھ مہربانی اور نیکی کرتا ہے، آپکو مردانہ ورزشوں کا بھی شوق تھا دوسروں کو بھی ورزش اور جنگی کھیل کرتب کا شوق دلاتے تھے، فرمایا تیر اندازی کیا کرو تمہارے دادا حضرت اسمٰعیل بڑے تیر انداز تھے، پیدل دوڑ بھی لگائی ہے کشتی بھی لڑی ہے۔
حبیب خدا پیدا ہوئے تو آپ کے باپ پہلے ہی گذر چکے تھے چھ برس ہوئے تو ماں کا سایہ بھی اٹھ گیا جب جوان ہوئے تو پاس کچھ نہ تھا مگر آپ کی سچائی اور ہمت نے آپ کا ساتھ دیا استقلال اور صبر نے مدد دی، پرائے اپنے ہو گئے اور دشمن غلام بن گئے حبیب خدا پر لاکھوں سلام جنھوں نے آدمیوں کو آدمی بنایا اور ایک ایک بات کر کے بتائی
اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد

محبت!

محبت نہ ختم ہونے والی ایک داستان ہے

محبت ایک لذیذ لیکن خاموش درد ہے جس میں انسان از خود گم ہو جاتا ہے۔

محبت انسان کی بیوقوفی اور خدا کی عقلمندی ہے،

محبت انسان کی کمزوری بھی ہے اور اس کا حربہ بھی ہے۔

محبت خدا ہے اور خدا محبت۔

محبت روح کا ایک غیر فانی جز و ہے۔

بیوقوف کے حق میں خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔

پہلوان وہ نہیں جو دوسرے پر غالب آئے پہلوان وہ ہے جو غصہ کو پچھاڑ دے۔

بہت سے کام صبر سے پورے ہوتے ہیں اور اس میں جلدی کرنیوالا منہ کے بل گرتا ہے۔

اچھے انجام والا اس بادشاہ سے بہتر ہے جس کا کہ انجام خراب ہو۔

ڈاکٹر دنیا ہمارے پیشے والوں کی عزت نہیں کرتی، دیکھو ہمارا مجسمہ کوئی بھی تیار نہیں کرتا

دوست ڈاکٹر صاحب اور یہ اتنی قبریں کس کی یادگار ہیں۔

جج عدالت میں طلاق کے ایک مقدمے کی سماعت کر رہا تھا، اس نے فریقین سے کہا، ایک اچھی بیوی گھر میں ہونے سے مرد کی مشکلات آدھی رہ جاتی ہیں۔

شوہر:۔ مگر جناب! آپ اس بات پر بھی غور فرمائیے کہ اگر بیوی نہ ہو تو مشکلات آدھی بھی نہیں رہتیں۔

باپ:۔ دیکھو بیٹا کالج پہونچنے پر ہمیں تار ضرور ضرور دینا۔

لڑکا:۔ (بہت خوب) کتنے روپیوں کیلئے

۔۔۔ تراش لی جائیں تو وہ پن کیطرح لکھ سکتی ہیں

بچہ روتے وقت پر آنسو نہیں بہا سکتا جب کہ وہ تقریباً تین مہینہ کا نہ ہو جاوے۔

اگر دور کی چیزیں پہلے سے زیادہ صاف معلوم ہونے لگیں، اور کچھ قریب بھی معلوم ہوں تو سمجھ لو کہ تھوڑی ہی دیر میں بارش ضرور ہوگی۔

جگنو کے کیڑوں کی چمک، آندھی اور طوفان سے ذرا دیر پہلے بڑھ جاتی ہے۔

فاسفورس مچھلیوں کے بدن سے نکالا جاتا ہے اور بہت گرم ہوتا ہے اگر اس کو ہوا میں رکھدیں تو آگ لگ جائے، اسی لئے اس کو پانی میں رکھتے ہیں، اندھیرے میں فاسفورس آہستہ آہستہ چمکتا رہتا ہے۔

ہندوستان میں ایک روشنائی کا پیڑ ہوتا ہے زمین اور ہوا سے یہ کچھ ایسی چیزیں لے لیتا ہے کہ اگر اسکی شاخیں ۔۔۔

عید مبارک

عید کا خاص تحفہ

عید کا خاص تحفہ

جب انسان دولت اور طاقت کے غرور سے سرشار ہوکر

انسانی ہمدردی اخوت محبت اور سب کچھ کھو چکا تھا۔

اس وقت اسلام نے

دنیا کو ایمان۔ عدل۔ مساوات۔ اور محبت کی روشنی سے منور کر کے انسان کو انسان کہلانے کا مستحق بنایا

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات

ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور میں

عید مبارک کے دن سے

میٹنی شو اتوار عید اور اس کے دوسرے دن ۲ بجے دن سے

تاتار کا چور اور بلبل بغداد کے پروڈیوسرز موہن پکچرس کی لاجواب پیشکش

FARMAN

فرمان

ڈائرکٹر:۔ نانوبھائی وکیل

رومان اور عجائبات کے شہر یمن کا دوسرا آتش افروز افسانہ

بہترین افسانہ دلسوز نغمے دلکش ڈانس۔

پرزور مکالمے پر لطف مذاق لاجواب سینریاں

خاص اداکاران — سروجنی — لیلے — انل کمار — ڈبلو ایم خاں —

(شاہناز بانو) — (حمیدہ) — (انور بیگ) — (شہنشاہ یمن) —

بنجمن، — ایس نذیر — رانی بالا —

(شاہ بغداد) — (کمال بیگ) — (ڈانسر) —

تشریف لاکر اس بہترین تصویر کو ملاحظہ فرمائیے اور اپنی عید کی خوشی کو دوبالا کیجیے،

گنہگار کون؟

(از مسافر)

انسانی زندگی جس کی بنیادیں جذبات اور احساسات پر رکھی ہوں انہیں بعض ایسے سانحے پیش آجاتے ہیں جو زندگیوں کو پلٹ کر رکھدتے ہیں، ذیل کا ادبی شاہپارہ جو افسانوی رنگ میں پیش کیا گیا ہے، اسی نوعیت کے ایک سانحے کی تفسیر ہے۔

مدن کی بیوی کو ایک شخص نے چھیڑا۔

مدن کی بیوی خوبصورتی کی پتلی اور جوانی کی تصویر تھی، شاید غریب مدن نے چھوٹے سے پرانے گھر کی نسبت سے بہت زیادہ حسین اور دلکش شاید غریب مدن کے بے حیثیت گھر اور مدن کی بیوی کی جوانی اور خوبصورتی کی عدم مناسبت ہی نے اس شخص کو چھیڑنے پر اکسایا ہو

مدن کی بیوی نے مدن سے اس کا ذکر اسی وقت یا اسی دن نہیں کیا۔

مگر بہت دن بعد اس نے ایک روز باتوں باتوں میں مدن کو اس شخص کی ناکام کوشش کا حال سنادیا، مدن کے دل میں یہ پرشکوک سوال پیدا ہوگیا کہ اس نے اتنے دن تک کیوں نہ کہا مینا کی حادی نے مجھے اسی روز بتادیا تھا کہ ذرا اپنی بیوی کی خبرگیری رکھنا، فلاں شخص کی نظر ٹھیک نہیں ہے۔

کیا بیوی کے فوراً شکایت نہ کرنے میں کوئی خاص بات ہے۔

یہ سوال مدن کے دل کو بار بار پریشان کر رہا تھا۔ ایک دن جب مدن گھر آرہا تھا تو اس نے دیکھا کہ وہی شخص اس کے گھر کے آگے سے گذر رہا ہے۔

مدن کی نسیں دفعتاً کھنچ گئیں اور اس کا دماغ چوکنا سا ہوگیا، مدن نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مگر سرتے پن سے آنکھوں کے گوشے دبا کر دیکھا وہ شخص دروازے کی طرف کچھ ایسی نظروں سے دیکھتا جارہا تھا جن میں اس کے اپنے لئے بڑی مٹھاس اور بڑا نشہ تھا مگر جن میں مدن کو اپنے لئے زہر بھرا ہوا معلوم ہوا۔

اس کے بعد یہ دیکھا گیا کہ مدن افسردہ رہنے لگا یہ بھی سنا گیا کہ اس میں اور اس کی بیوی میں کچھ جھگڑا ہوا ہے، یہ بات اس کے دوستوں پر اس طرح کھلی کہ ایک دن وہ بغیر اطلاع کام پر نہ آیا، پہلے کبھی نہ ہوا تھا، مدن بڑا ہی ہمتی، اور حاضرباش ملازم تھا دوستوں نے کچھ اسکی افسردگی اور کچھ لڑائی جھگڑے کی سن گن پانے کی وجہ سے اس سے پوچھا "کیا بات ہے مدن؟" آج کل تم کچھ ڈھیلے ڈھالے سے ہو رہے ہو۔

مدن نے افسردگی کے ساتھ جواب دیا اب مجھے چست بن کر لینا بھی کیا ہے، زندگی تو کسی کیلئے ہی گذاری جاتی ہے مگر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اس نے فقرے کو ناتمام چھوڑ کر گفتگو کو ختم کرتے ہوئے خاموش ہوگیا۔

مدن کے دوستوں کو سارا قصہ معلوم ہوا تو انھیں بڑا افسوس ہوا کہ مدن صرف شک پر خود کو تباہ کر رہا ہے ایک دن ان میں سے ایک نے اس کو بٹھلا کر سمجھایا، مدن اس کی بات سنکر بھوچکا رہ گیا اس نے صرف اتنا کہا کہ اچھا یہ بات تمہارے کانوں تک بھی پہنچ گئی ہے؟۔

اس کے بعد مدن لاپتہ ہوگیا معلوم ہوا کہ اس نے دریا میں ڈوب کر خودکشی کرلی ہے۔

مدن کی بیوی کی آنکھیں روتے روتے سرخ ہوگئیں وہ مدن کے ذکر پر خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی تھی، لوگوں کو اور بھی افسوس ہوا کہ ایسی نیک عورت پر بیجا شک کرکے مدن نے خواہ مخواہ اپنی زندگی تباہ کرلی مگر ایک ہی ماہ بعد۔

مدن کی بیوی میں بڑی زبردست تبدیلی آگئی صاف کپڑے بالوں میں خوشبو دار تیل اور وہ خود سینٹ کی خوشبو میں بسی ہوئی۔

دو تین مہینے کے بعد۔ ۔ ۔ ۔

اس کی آنکھوں میں شوخی اور دعوت عیش کی چمک ناچتی ہوئی دکھائی دینے لگی وہ دیکھنے والوں کی نظروں کو روک کر یہ کہتی معلوم ہوتی تھی "کیا صرف دیکھوگے ہی؟ بس اور کچھ نہیں؟"

تو کیا مدن کا شک درست تھا؟

پوچھنے والے نے پوچھا۔

وہ جواب میں بولی ہرگز نہیں مگر انھوں نے جھوٹے شک میں پڑکر اپنی جان دیدی اور مجھے ایک نہیں سیکڑوں کا کھلونا بننے پر مجبور کردیا، ان کے پیچھے ہٹ جانے اور میرا ساتھ چھوڑنے کے بعد میری آبرو پھلور چہ زمانے کے حملے سے ٹوٹے بغیر کیسے رہ سکتا تھا

سننے والے نے یہ سنا تو کہا مرجانا سب سے بڑی قربانی ہے جس سے مشکلات کو توڑا جاسکتا ہے مگر بعض لڑائیوں کو سر کرنے کے لیے زندہ رہنا ضروری ہوتا ہے۔

مسٹر ویلکی کے بیان پر لندن ٹائمز کا تبصرہ

لندن ۲۹ ستمبر۔ آج اخبار ٹائمز اپنے ایڈیٹوریل میں "فتح کے لئے چالین" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

مسٹر وینڈل ویلکی نے مشرق قریب اور ماسکو کا سفر کرکے اتحادی ممالک کی ایک اہم خدمت انجام دی ہے۔ دوسرے محاذ کے قایم کرنے کے عام استدلال کو آپ کی بے لاگ شہادت نے گرانقدر اہمیت دیدی ہے۔ ٹائمز کا خیال ہے کہ گو کہ بعض اوقات دوسرے محاذ کے قایم کرنے کے لیے چیخ پکار بے خبر گمراہ کن اور فتنہ انگیز خیالات پر مبنی ہوسکتی ہے لیکن یہ بھی ماننا پڑیگا کہ اس کی تائید میں مضبوط دلائل موجود ہیں۔ یہ امر بدیہی ہے کہ فتح اس وقت حاصل نہیں ہوسکتی ہے لیکن یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جبتک جرمنی دو یا دو سے زیادہ محاذوں پر لڑنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے اور مثل ۱۹۱۸ء کے امریکی اور انگریزی فوجیں میدان جنگ میں اس کا قلع قمع نہ کردیتے (ریوٹر)

ایک امریکن اخبار کی نکتہ چینی

نیویارک ۲۹ ستمبر۔ آج نیویارک ہیرالڈ لکھتا ہے کہ جنرل ویول کا جنگی حالات پر بیان ان لوگوں کے لئے جو نہ صرف جاپان کا سدباب کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس کو ہر محاذ سے تتر بتر ہوکر بھاگتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اطمینان بخش بھی ہے اور مایوس کن بھی۔ جنرل ویول نے برما کو دوبارہ فتح کرنے کا ذکر اس طرح کیا گویا یہ بدیہی امر ہے مگر انھوں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جس سے یہ ظاہر ہے کہ یہ حملے پاگیا ہے۔

انہوں نے ہندوستان کو امریکہ و برطانیہ سے مدد ملنے کی مشکلات کا جو ذکر کیا اس کے یہ بھی معنی ہوسکتے ہیں۔ کہ جاپان کے خلاف اتحادیوں کے جوابی حملے میں ابھی دیر ہے۔ (ریوٹر)

انگلستان میں ہوائی حملوں کے مقتولین

لندن۔ ۲ اکتوبر مسٹر ہربرٹ مارسن ہوم سکریٹری نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ پچھلے ڈھائی سال میں انگلستان پر جرمنوں کے ہوائی حملوں سے ۴۷۳۰۰ جانیں ضائع ہوئیں اور ۵۶۰۰۰ آدمی مجروح ہوئے خاص لندن میں ۲۰ ہزار سے زیادہ آدمی ہوائی حملوں سے ہلاک ہوئے (ریوٹر)

دشمن کے ریڈیو سننے پر سزا

(مظفرنگر) میں ایک شخص کو جو دشمن کا ریڈیو سنتا تھا اور عام

وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

(لندن ۲۹ر ستمبر) مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مڈغاسکر پر برطانوی قبضہ کے متعلق بتایا کہ آج ہماری فوجوں نے مڈغاسکر کے آخری مقام بندرگاہ ٹولیا پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور اسی طرح اس جزیرہ پر برطانیہ کا مکمل قبضہ ہو گیا۔

مسٹر چرچل نے ایک سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ اس جزیرہ میں ہر جگہ ہماری افواج کا بہت معمولی مقابلہ کیا گیا۔ (ریوٹر)

مسٹر ولکی کا جواب

(اوٹاوہ ۲۸ر ستمبر) نائب وزیر اعظم وزیر نوآبادیات مسٹر کلیمنٹ اٹیلی نے آج مسٹر وینڈل ولکی کو ان کے دوسرے اتحادی لیڈروں کو دوسرا محاذ سے متعلق ماسکو کے بیان کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "اتحادی لیڈروں کو دوسرا محاذ قایم کرنے کے لیے اکسانے چونکانے اور ٹھوکے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وہ سب کے ساتھ اپنے پروگرام کے مطابق جارحانہ اقدام کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اکسانے چونکانے اور ٹھوکے دینے کے معنے یہ ہیں کہ خواہش و ارادہ موجود نہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خواہش و ارادہ ہم ضرور رکھتے ہیں البتہ اس پر اتفاق ہے کہ ہم ماہرین کی رائے کے ساتھ بے پروائی نہیں برت سکتے"۔ (ریوٹر)

امریکہ ہندوستان کے حالات دیکھ رہا ہے

واشنگٹن ۲۹ر ستمبر مسٹر کارڈل ہل نے ایک پریس کو کانفرنس میں ہندوستان کے واقعات پر اس سے زیادہ کچھ کہنے سے انکار کر دیا کہ یہ مسئلہ کم و بیش موضوع بحث رہا ہے اور یہ کہ ریاست متحدہ کی گورنمنٹ ہوتے جاتے والے تمام فطری واقعات کو خاص دلچسپی سے دیکھ رہی ہے کہ ہندوستانی صورت حال کی طرف وہ زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کیے ہوئے ہیں۔ (ریوٹر)

شولاپور میں دو بم اور پھٹے

بمبئی ۹ر اکتوبر۔ آج پھر شہر میں دو دفعہ دو مقامات پر بم پھٹے مگر کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ پولیس نے ایک جگہ سے بم بنانے کا کچھ مصالحہ اور ادویات برآمد کی ہیں مگر اس سلسلہ میں کوئی گرفتاری نہیں کی ہے۔ ہیلی مین کچھ شورہ پشت اشخاص نے ایک سرکاری میل لاری پر حملہ کیا اور اس لاری پر جو ڈاک اور خزانہ اور پارسل وغیرہ تھے لیکر غائب ہو گئے۔ (ا۔پ)

مولانا ابوالکلام آزاد کو اعزاز

کلکتہ ۲۷ر ستمبر۔ کلکتہ یونیورسٹی کے سینیٹ نے آج اپنے جلسہ میں مولانا ابوالکلام صدر کانگرس کو لیکچرر مقرر کیا ہے کہ موصوف ۱۹۴۵ء میں مسلم اور ہندوستانی کلچر کے امتزاج، اس کی نشوونما اور اس کے نتائج کے موضوع پر چند تقریریں فرمائیں۔ (ا۔پ)

بنارس میں تار کاٹنے کے دو واقعہ

بنارس ۳۰ر ستمبر۔ شہر بنارس کے اندر گذشتہ شب تار کاٹنے کے واقعات دو ظہور میں آئے پولیس مصروف تحقیقات ہے۔ لیکن ہنوز کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ (ا۔پ)

گورنر صوبہ متحدہ کا سفر دہلی

لکھنؤ ۵ر اکتوبر۔ مقامی نامہ نگار پانیر راوی ہے کہ ہز اکسلنسی گورنر صوبہ متحدہ جو آجکل نینی تال میں ہیں دہلی تشریف لے گئے تھے جہاں انہوں نے ہز اکسلنسی وائسرائے سے ملاقات کر کے انھیں صوبہ کی موجودہ سیاسی حالت سے مطلع کیا۔ روانگی سے قبل گورنر صاحب اپنے چیف سکریٹری مسٹر ملرن سے تین دن تک مشورہ کیا۔ کہ دوشنبہ کے روز ہز اکسلنسی دہلی سے واپس نینی تال پہونچ گئے۔

(پانیر)

احمد آباد میں پھر گولی چلی

احمد آباد۔ ۵ر اکتوبر۔ آج شام پولیس نے ایک مجمع پر جس نے پولیس پر خشت باری کی تھی گولی چلا دی ایک شخص زخمی ہوا۔

آج چار جلوس نکالے گئے۔ جنھیں پولیس نے منتشر کر دیا۔ ۱۳ اشخاص کی گرفتاری عمل میں آئی۔

آج لڑکوں کی ایک جمعیت ضلع کچہری کے اندر میں گھس گئی اور پتھر پھینکے جن سے دروازوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اس سے پہلے کہ پولیس پہونچے لڑکے فرار ہو گئے۔

بڑودہ کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ۲۰ لڑکیوں نے جو کچھ فیکٹریوں کے مالکوں کے مکانوں پر بھوک ہڑتال کر رہی تھیں اب اپنی اس بھوک ہڑتال کو ترک کر دیا۔ (ا پ)

وزارت ایران مستعفی ہو گئی

طہران ۶ر اکتوبر۔ اقتصادی پالیسی میں وزرا کے درمیان اختلاف رائے ہونے کی وجہ سے وزارت ایران نے استعفا دے دیا ہے۔ (ریوٹر)

روس میں سامان جنگ کی تیاری

ماسکو ۴ر اکتوبر۔ اخبار پرددا نے لکھا ہے کہ اس سال کی تیسری سہ ماہی میں روسی جنگی کارخانوں نے جو سامان تیار کیا تھا وہ مقررہ انداز سے بہت بڑھا رہا ہوائی جہازوں کی تعمیر ۶ فی صدی زیادہ ہوئی۔ یہ تیاری ماہ اگست سے زیادہ ہے۔ ٹینکوں کی تیاری میں بھی یہی نمایاں ترقی رہی۔ (رائٹر)

کیا رومانیہ اور ہنگری لڑ جائیں گے

انقرہ ۵ر اکتوبر۔ اس وقت رومانیہ میں ہنگری کے خلاف جنگ کے جذبات بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں اور گذشتہ چند دنوں سے یہ چیز عام طور پر رومانیہ میں زیر بحث ہے کہ کب رومانیہ اور ہنگری میں جنگ شروع ہو گی۔ جرمن سفیر متعینہ رومانیہ بر خان کلنگر نے حکومت رومانیہ کو اس بات کا یقین دلایا تھا کہ رومانیہ جرمنی کی امداد کے لئے اس جنگ میں اور فوجیں بھیجے تو جرمنی ہنگری سے رومانیہ کو ٹرانسلوینیہ کا کچھ حصہ علاقہ واپس دلا دیگی اور اب اس وعدہ کو پیش نظر رکھ کر حکومت رومانیہ نے جرمنی کی امداد کے لیے روسی محاذ پر مزید افواج روانہ بھی کی ہیں۔ مگر عام طور پر رومانیہ کے تمام حلقوں میں اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اس چیز کا امکان زیادہ ہے کہ جرمنی اس وعدہ کو پورا نہ کرے اور اس بنا پر ہنگری اور رومانیہ میں جنگ کے امکانات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ (ریوٹر)

دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ!
انگریزی کمپنی ایکٹ (۱۹۰۰-۱۸۶۲) کے مطابق لندن میں انکارپوریٹیڈ

خریداروں کو اطلاع

دیوالی ۱۹۴۲ء کے موقع پر عارضی روشنی

ہندوستان کی گورنمنٹ نے موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے بجلی کا خرچ کم کرنیکی پبلک سے اپیل کی ہے اور ہم اس لئے خریداروں سے استدعا کرتے ہیں کہ دیوالی کے موقع پر روشنی کا استعمال جتنا کم ہو سکے کریں۔

کارپوریشن حسب معمول خرچ کو پورا کرنیکی ہر ایک کوشش کریگی۔ لیکن موجودہ خلاف معمول حالت کی وجہ سے بجلی کی زیادہ بتیاں لگانیسے سپلائی جاری رکھنے کی کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتی۔ خریداروں کا خیال گورنمنٹ ہند سپلائی ڈپارٹمنٹ کے آرڈر نمبر اے ۸۲۶ (A 826) مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۴۲ء کی جانب دلایا جاتا ہے۔ جس میں کہ کانپور میں نئے کنکشن کی منادی کی گئی ہے۔ اس حکم کے مطابق تمام عارضی کنکشن کی عرضیوں کی منظوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر سے لینا پڑیگی جو خریدار دیوالی کے موقع پر عارضی کنکشن زیادہ روشنی کیواسطے لینا چاہتے ہیں ان کو اپنی عرضیاں کارپوریشن کے چھپے ہوئے فارم پر اپنی ضرورتوں کی تفصیل دیتے ہوئے الکٹرک سپلائی ہاؤس میں ۲۱ر اکتوبر ۱۹۴۲ء تک دیدینا چاہیئے۔ بعد ازاں کسی درخواست پر غور نہیں کیا جاوے گا۔

بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی لمیٹڈ
ایجنٹس:۔ دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

بیوی کی صحت

زندگی بسر کرنے کے لائق نہ تھی
اس نے اپنے آپکو کروشین کے ذریعہ ٹھیک بنایا

ایک عورت لکھتی ہے میری ۳۹ سال کی عمر ہے لیکن کچھ دنوں سے میں سو سال کی معلوم ہوتی ہوں۔ مجھکو تھکاوٹ کے دورے آتے تھے جسکی وجہ سے میں کسی کے ساتھ زندگی بسر کرنیکے قابل نہ تھی کیونکہ میرا مزاج بہت چڑچڑا ہو گیا تھا اور میں یہ محسوس کرنے لگی کہ میری زندگی میرے لیے تکلیف کا باعث ہے۔ میں نے کروشین سالٹ استعمال کیا اور تب سے میں بالکل اچھی ہوں اور اب میرا یہ خیال ہے کہ "زندگی زندہ رہنے کی مستحق ہے"۔ (مسز ایم۔ جی)

نوے فیصدی واقعات میں مزاج کی خرابی کیوجہ سے تندرستی پر برا اثر پڑتا ہے ایک بد مزاج دماغ اپنے اندر ایک بیمار جسم رکھتا ہے۔ کروشین کی روزمرہ کی خوراک ان تمام باتوں کا خاتمہ کر دیتی ہے صاف اور قوت دینے والا خون قاعدہ کے مطابق جسم میں پہنچاتا ہے جس سے ہر عضو میں طاقت آجاتی ہے ہر انسان اور اس کے استعمال کے تندرست اور خوش نظر آتا ہے۔

کروشین سالٹ تمام کیمسٹ اسٹورس اور دکانداروں کے یہاں ملتا ہے۔

KRUSCHEN SALTS

دفتر میں بہت کام تھا۔ میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گرا جا رہا ہوں۔
میں تمہارے لئے ایک عمدہ چائے کی پیالی بناؤنگی اور تمہاری کمزوری کو دور کرنے کیلئے چائے سے بڑھکر کوئی چیز نہیں
یہ بہت اچھی چائے ہے۔ اس نے تو مجھ میں جان ڈال دی۔
یہ لپٹن ہمالائن بلینڈ ہے
مگر یہ تو مہنگی ہوگی کیسے ہم لوگ استعمال کر سکینگے۔
در حقیقت لپٹن ہمالائن بلینڈ چائے بہت کفایت ہے۔
میری بیوی کتنی اچھی ہے وہ ہمیشہ میرے لئے بہترین چیز انتخاب کرتی ہے۔
ایک پیالی اور پیجئے۔ یہ آپکے پریشانی کی آخری علامتوں کو بھی دور کریگی

Lipton's
لپٹن
ہمالائن بلینڈ ٹی خاص وار جلنگ
LTK 42

بحکم

جناب ڈاکٹر لکشمی نرائن مصرا صاحب بہادر انسالونسی جج کانپور

بعدالت جج خفیفہ کانپور
نمبر مقدمہ انسالونسی ۲۱ ۱۹۴۲ء

لکشمی نرائن ولد لالہ سگھراج قوم ویش مہیشوری ساکن جنرل گنج شہر کانپور قرضخواہ سائل

بنام ۱۔ نند کشور
۲۔ رام رتن } پسران رام داس اقوام ویش اگروال ساکنان لاٹھی محال شہر کانپور قرضدار انسالونٹیان

واضح ہو کہ نند کشور و رام رتن قرضدار مذکورہ بالا عدالت ہذا سے بتاریخ ۱۸ر ستمبر ۱۹۴۲ء دیوالیہ قرار دئے گئے ہیں اور ان کو دو سال کا وقت دیا گیا ہے کہ وہ اس اثنا میں اپنے ڈسچارج کی درخواست داخل کریں۔ اور اس عدالت ہذا نے بتاریخ ۵ر نومبر ۱۹۴۲ء قرضخواہان کے قرضہ ثابت کرنے کے لیے مقرر کی ہے۔

المرقوم یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء

بحکم جگت نرائن نگم منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
(مہر عدالت)

سمن لغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۳۳۸ ۱۹۴۲ء

بعدالت جناب مولوی سید یعقوب علی رضوی صاحب جج خفیفہ بہادر لکھنؤ

گوبند پرشاد ولد بشیشر ناتھ و جے کرشن و بنواری لال و جگدیش نرائن نابالغان پسران رادھے شیام بولایت گوبند پرشاد چچا حقیقی اقوام رستوگی بیشہ مہاجن ساکن باغ مکا شہر لکھنؤ — مدعی

بنام جمال الدین وغیرہ — مدعا علیہ

بنام رحمت اللہ عرف جھنگا ولد فقیرے قوم مسلمان ساکن فضل گنج گڈرین کا پوروہ شہر کانپور

ہرگاہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ ایکسو ستتر روپیہ (۱۷۷ ماہوار) کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ر ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جواب دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز ان کو پیش کرو۔ مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۱۵ر ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

بحکم بانکے بہاری لال منصرم عدالت جج خفیفہ لکھنؤ
(مہر عدالت)

مشتہرین صداقت کو عید مبارک

تہوار کے موقع پر

(۱) بچوں کے لیدر اسٹراپ والے سوراخ دار جوتے
(۲) عورتوں کے دلپسند اور ہوادار سینڈل مختلف رنگوں میں
(۳) نیوکٹ جسکے اوپر کا حصہ کروم لیدر تلہ اور ایڑی چمڑے کا
(۴) ہلکا اور آرام دہ آکسفورڈ براؤن اور سیاہ

Bata

عید مبارک
جو حقیقی زندگی کی تصویر پیش کرتا ہے
انسانی زندگی کا ایک ایسا مرقع
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
مٹنی شو:- اتوار، عید اور اسکے دوسرے دن ۳½ بجے دن سے
روزانہ - ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات -
جمعہ ۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
فلم کارپوریشن آف انڈیا لمیٹیڈ کلکتہ کا لاجواب شاہکار،
قیدی
ڈائرکٹر
اسپیشل
خاص ادا کاران رمولا (خزانچی والی)
مہتاب (چترلیکھا والی) ناندریکر (باغبان والا)
واسطی (جذبات نگاری کا بادشاہ) -
مینکا ڈیسائی (ملکہ ڈانس) -
جذباتی افسانہ نیچرل اداکاری -
دلسوز نغمے دلکش ڈانس پرزور مکالمے -
پرلطف مذاق اعلیٰ اسٹین سینریاں -
تشریف لاکر اپنی عید کی خوشی کو پُرکیف اور پُرمسرت بنائیے،

ترکی میں برطانوی انجینیروں کی سرگرمیاں

لندن ۴ر اکتوبر - وثوق کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ ترکی کو ضروری سامان ہی نہیں پہونچا رہا - بلکہ برطانوی انجینیروں کی خدمات بھی ترکی حکومت نے حاصل کی ہیں - اور یہ انجینیر ترکی بندرگاہوں کی گودیوں اور ان مقامات کی قلعہ بندی کر رہے ہیں کہ جہاں سامان اُتارا جاتا ہے - ان انجینیروں نے دو بندرگاہوں کی پورے طور پر قلعہ بندی کر دی ہے - ان بندرگاہوں میں سے ایک اسکندرونہ ہے - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں نوے لاکھ پونڈ کا برطانوی سامان ترکی پہونچا ہے - یہ سامان لوہے، تار، اون، سوت اور اسی قسم کے دوسرے سامان پر مشتمل ہے - (ریوٹر)

شیلانگ میں داخل ہونے والوں کی رجسٹری

شیلانگ ۳ر اکتوبر - گورنر آسام نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ وہ لوگ خواہ پرائیویٹ کاروں سے شیلانگ آئیں یا کرایہ کی موٹروں سے گوہاٹی اور سلہٹ سے شیلانگ پہونچنے والی سڑکوں پر شہر کے پھاٹکوں پر اپنا نام جائے سکونت اور قیام کی جگہ لکھائیں گے - ان اندراجات کے لیے رجسٹر ہر پھاٹک پر موجود ملیگا - جو شخص بغیر رجسٹری کے شیلانگ میں داخل ہوگا اُسے وہ پولیس افسر جس کا عہدہ سب انسپکٹر سے کم نہ ہو نکال دیگا - فوجی افسران وغیرہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں - (اپ)

پنڈت جواہرلال نہرو کہاں ہیں

لندن - یکم اکتوبر - وزیر ہند مسٹر ایمری نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے دارالعوام میں کہا کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو اپنے خاندان والوں سے نجی امور میں خط و کتابت کرنیکی اجازت ہے - میں بتانے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ وہ اس وقت پنڈت جواہر لال نہرو کو کہاں نظر بند کیا گیا ہے - ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا کہ مسٹر نہرو کو شرقی افریقہ نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ وہ ہندوستان ہی میں ہیں - (ریوٹر)

مارشل گوئرنگ کی تازہ تقریر

برلن ۴ر اکتوبر - مارشل گوئرنگ نے آج ہٹلر کی طرف سے ایک تقریب میں تمغے تقسیم کرتے ہوئے ایک تقریر میں کہا کہ انگریزی ہوائی جہاز برابر جرمن شہروں پر حملے کر کے بمباری کر رہے ہیں - چونکہ جرمنی کے تمام ہوائی قوت اس وقت مشرق میں روس کے مقابلہ میں لگی ہوئی ہے اس لئے برطانوی ہوائی جہاز اس موقع سے فائدہ اٹھا کر جرمنی پر رات دن حملے کر رہے ہیں گوئرنگ نے جرمن قوم سے وعدہ کیا کہ جیسے جرمنی کی ہوائی فوج کو مشرق سے فراغت حاصل ہو جائے گی وہاں حملوں کا پوری طرح انتقام لیگی لیکن اس وقت ہم ہر انگریزی ہوائی حملہ کے جواب میں ویسا ہی حملہ نہیں کر سکتے - مارشل گوئرنگ نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ جرمنی میں پچھلے دو سال غلہ کی فصلیں خراب رہیں جسکی وجہ سے غلہ کے ذخایر جو جمع کیے گیے تھے وہ خرچ کر دئے گئے اور راشن کی تقسیم میں سختی کرنا پڑی کیونکہ مشرق میں جرمن افواج کے لیے خوراک کی بہم رسانی بہت ضروری تھی - گوئرنگ نے کہا کہ اگلے سال جب روس کی پیداوار ہوگی تو یہ دشواریاں رفع ہو جائیں گی - موجودہ حالت میں ہم مقبوضہ ممالک کے باشندوں کو بھوکا رکھکر جرمنوں کی ضروریات پوری نہیں کر سکتے - (ریوٹر)

دہلی میں دو دفعہ گولی چلی

نئی دہلی - ۲ر اکتوبر - آج چاندنی چوک میں کئی ہزار کے ایک خلاف قانون مجمع نے قانون شکنی کرتے ہوئے جلوس نکالا - پولیس نے پہلے لاٹھی چارج کیا اور اس کے بعد دو دفعہ گولیاں چلائیں جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا اور چند مجروح ہو گئے اس کے بعد مجمع منتشر ہو گیا - (اپ)

امریکہ میں گاندھی جی کی سال گرہ منائی گئی

نیو یارک ۳ر اکتوبر - آج مہاتما جی کی ۷۴ ویں سال گرہ تھی اور اس موقع پر جو ضیافت ہوئی وہ مس ہیریٹ ہوشال کی شادی کی بھی دعوت بن گئی - مس موصوف ایک نوجوان امریکن خاتون ہیں جنکی شادی آج ہی دوپہر کو ڈاکٹر ہری داس موزمدار کے ساتھ ہوئی تھی جو گاندھی جی کے بڑے معتقد ہیں - اور آجکل یہاں ایک کالج میں پروفیسر ہیں - اس شادی کا اعلان دعوت کے موقع پر کیا گیا جبکہ گاندھی جی کے لئے مبارک باد کا رزولیوشن پاس کیا گیا جس میں آزادی وطن کے لیے ان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے - مسٹر گدار ناتھ گپتا نے یہ رزولیوشن پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا اس شادی سے مہاتما جی بہت خوش ہوں گے - کیونکہ یہ مشرق اور مغرب کا اتصال ہے - ڈاکٹر موزمدار کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کے ساتھ اُس زمانہ میں وہ رہ چکے ہیں جب وہ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گیے تھے - (ریوٹر)

دہلی میں لیڈروں کی کانفرنس

دہلی ۴ر اکتوبر - مسٹر اے، کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال اور اُن کے ہمراہ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی وزیر مالیات بنگال کل صبح کو دہلی پہونچ جائیں گے - مسٹر فضل الحق نے بہت سے ممتاز قومی لیڈروں کو دہلی میں ۶ر اکتوبر کو مدعو کیا ہے جہاں وہ ایک اہم سیاسی کانفرنس کر رہے ہیں جس میں ملک کی موجودہ سیاسی حالت پر مشورے کیے جائیں گے - مسٹر فضل الحق اپنے قیام دہلی کے موقع پر ہز اکسیلنسی والیسرائے سے بھی ملیں گے - (اپ)

کنگن بندھن اور نیا سنسار
تیار کرنے والے
شاندار چوتھا ہفتہ
عید مبارک
مسٹر اچاریہ کی تازہ ترین لاجواب مزاحیہ پیشکش
مٹنی شو
اتوار عید اور دوسرے دن ۳½ بجے دن سے
روزانہ ۷ بجے شام - ۱۰ بجے رات
میجسٹک سینما کانپور میں
جمعہ ۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
کنوارا باپ
آچاریہ آرٹ پروڈکشن کی لاجواب مزاحیہ تصویر
خاص اداکاران
کشور ساہو - پریتما داس گپتا
انجلی دیوی - بیبی لال -
منوہر - دھولیا - جمنو پٹیل -
موتی چٹرجی -
قابل دید اداکاری
دلکش اسٹوری
لاجواب اداکاری روح پرور نغمے دلچسپ ڈانس
پرلطف مذاق بہترین موزک اعلےٰ اسٹین سینریاں -
تشریف لاکر اپنی عید کی خوشی پرلطف اور دلکش بنائیے -
آرہا ہے - کسی سے نہ کہنا اداکار نیلا چٹنس - پہاڑی سانیال -

شاندار عید مبارک چھٹا ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
جمعرات ۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار، عید اور دوسرے دن
خاص اداکار
نیچرل اداکاری وجد آفریں گانے دلکش ڈانس پرزور مکالمے پرلطف مذاق

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے حسب منشاء دفعہ ۹۴ (۲) یوپی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ ۱۹۱۹ء ۶ مندرجہ ذیل قواعد درباره گندگی دھواں برائے رقبہ بیرون حدود میونسپلٹی مرتب کئے ہیں جس کسی کو بھی ان قواعد پر کوئی اعتراض ہو وہ تاریخ نوٹس ہذا سے ۳۰ یوم کے اندر دفتر ٹرسٹ میں داخل کریں۔

۱- ان بائی لاز میں :-

(۱) بھٹی سے مراد کسی بھٹی یا آتشدان سے ہے جس کا استعمال

(الف) بذریعہ بھاپ انجنوں کو چالو کرنے میں۔

(ب) کسی اور غرض کے لئے کسی مطلب سے ہوتا ہو۔

لیکن کسی حلوائی۔ بھڑبھونجے یا دھان والے کی بھٹی باستثناء اُس کے جو کسی ذاتی مکان میں اغراض خانہ داری کے لئے علاوہ غرض متذکرہ ضمن (الف) کے مستعمل ہو۔ بائی لاز ہذا کے معنوں میں بھٹی میں شمار ہوں گے۔

(۲) "مالک" سے جبکہ بحوالہ بھٹی مستعمل ہو مراد اُسی ایجنٹ یا ٹھیکہ دار سے ہے جو کہ بھٹی کو استعمال کرتا ہو اور اس فورمین یا ایسے دیگر شخص سے ہے جو بھٹی کے کام کی نگرانی کرتا ہو۔

۲- سطح آگ سے ۱۰۰ فیٹ کی بلندی سے نیچے کسی بھٹی سے دھواں خارج نہیں کیا جاوے گا لیکن یہ قاعدہ مندرجہ ذیل صورتوں میں عائد نہ ہوگا -

(۱) موجودہ چمنیاں جو ٹرسٹ کی رائے میں ان بائی لاز کے اغراض کے لئے کافی بلندی کی ہوں۔

(۲) اٹھائے جلنے کے لائق اور سفری انجنوں کی بھٹیاں۔

(۳) اُن انجنوں کی بھٹیاں جو ٹرسٹ کی رائے میں عارضی اغراض کے لئے مراد ہوں۔

(۴) کوئی اور بھٹیاں جنکو ٹرسٹ نے خاص طور پر مستثنیٰ کیا ہو۔

۳- بھٹی سے خارج شدہ دھوئیں کی کثافت بحوالہ رنگلمینس اسموک گاج حسب پیمانہ متذکرہ ذیل مقرر کی جاویگی۔

رنگلمینس اسموک گاج میں سفید زمین پر چھ مربع مطابق پیمانہ کے ہوتے ہیں۔

پیمانہ نمبر ۱ میں سفید مربع ہوتا ہے جسکے آرپار کالی لکیریں نہیں ہوتی ہیں اور جو بالکل سفید ہوتا ہے۔

پیمانہ نمبر ۲ میں ایک سفید مربع ہوتا ہے جس میں سفید زمین کے آرپار پڑی اور کھڑی کالی لکیریں ایک ملی میٹر کی چوڑائی میں اور ۹ ملی میٹر کے فاصلہ سے ہوتی ہیں۔

پیمانہ نمبر ۳ میں سفید مربع ہوتا ہے جس میں ویسی ہی کالی لکیریں ملی میٹر کی چوڑائی میں اور 7.7 ملی میٹر کی فاصلہ سے ہوتی ہیں۔

پیمانہ نمبر ۴ میں سفید مربع ہوتا ہے جسمیں ویسی ہی کالی لکیریں 2.7 ملی میٹر کی چوڑائی میں اور 6.3 ملی میٹر کی فاصلہ سے ہوتی ہیں۔

پیمانہ نمبر ۵ میں سفید مربع ہوتا ہے جسمیں ویسی ہی کالی لکیریں 5.5 ملی میٹر کی چوڑائی میں اور 4.5 ملی میٹر کی فاصلہ سے ہوتی ہیں۔

پیمانہ نمبر ۶ مربع بالکل سیاہ ہوتا ہے۔

اس پیمانہ میں متذکرہ مربع جات اگر مشاہدہ کرنیوالے سے ۳۰-۴۰ قدم کے فاصلے پر رکھے جاویں تو بشکل سیاہ دھبوں کے مختلف کثافت کے معلوم ہونگے جس سے بھٹی سے نکلے ہوئے دھوئیں کے رنگ کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔

۴- (۱) کثافت نمبر ۱ و ۲ و ۳ کے پیمانہ کا دھواں حسب متعین دفعہ ۳ بائی لاز ہذا بھٹی سے ہر وقت نکالا جا سکتا ہے۔

(۲) کثافت نمبر ۴ و ۵ کے پیمانہ کا دھواں حسب متعین دفعہ مذکور بھٹیوں سے اسوقت نکالا جا سکتا ہے جو ہر ایسے پیمانہ کے بارے میں نقشہ ذیل میں مقرر ہے

(۳) اُس کثافت کا دھواں جو پیمانہ نمبر ۴ و پیمانہ نمبر ۵ کی کثافتوں سے مختلف ہو حسب تشریح دفعہ ہذا حصہ رسدی تخفیف شدہ وقت میں خارج کیا جاوے اور نقشہ کے خانہ نمبر ۵ میں مندرجہ وقت سے زیادہ نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ کثافت نمبر ۵ کے پیمانہ کا دھواں ایسی حالت میں اُن اوقات سے زیادہ خارج نہ کیا جاوے جو کہ خانہ نمبر ۳ میں درج ہیں۔

(۴) کثافت نمبر ۶ کے پیمانہ کا دھواں حسب متعین دفعہ ۳ بائی لاز ہذا قطعی ممنوع ہے اور کسی بھٹی سے خارج نہ ہو۔

نقشہ حد دھواں

چمنی زیر کار سے دھواں خارج کیا جاوے	بصورت کثافت پیمانہ نمبر ۵ منٹ فی گھنٹہ	بصورت کثافت پیمانہ نمبر ۴ منٹ فی گھنٹہ	بصورت کثافت ہائے پیمانہ جات نمبر ۵ و ۴ مشترکہ منٹ فی گھنٹہ (حصہ رسدی تخفیف شدہ مطابق تشریح ذیل)
ایک یا دو بھٹیاں	۲	۳	۲٫۲۱
۳ یا ۴	۳	۴	۳٫۱۳
۵ یا ۶	۴	۵	۴٫۰۵
۷-۸ یا ۹ بھٹیاں	۵	۶	۴٫۹۷
۱۰ یا زیادہ بھٹیاں	۶	۷	۵٫۸۹

تشریح — اغراض دفعہ تحتی (۳) دفعہ ہذا کے واسطے وہ وقت جسمیں کثافت ہائے نمبر ۴ و ۵ کے پیمانہ کا دھواں خارج کیا جاوے۔ کثافت نمبر ۴ کے پیمانہ کا دھواں ہونیکی صورت میں ۰٫۳۷ اور ۱ کی نسبت سے گھٹا دیا جائے گا۔ اور کثافت نمبر ۵ کے پیمانہ کا دھواں ہونیکی صورت میں ۰٫۵۵ اور ۱ کی نسبت سے۔

تمثیل

پیمانہ نمبر ۵ کی کثافت کا دھواں ۱۰ بھٹیوں والی چمنی سے ۶ منٹ فی گھنٹہ خارج کیا جاوے۔ اور پیمانہ نمبر ۴ کی کثافت کا ۷ منٹ تک۔ اس لئے میزان وقت جس میں ان کثافتوں کا دھواں خارج کیا جاوے۔ جب حصہ رسدی گھٹایا جاوے تو ۶ × ۰٫۵۵ + ۷ × ۰٫۳۷ یعنی ۵٫۸۹ منٹ فی گھنٹہ ہے۔

۵- فیکٹری کا کام شروع کرنیکی غرض سے بھٹیوں میں آگ جلانے یا بھاپ تیز کرنیکے لئے اُنکی آگ کو اُکسانیمیں دفعہ ۴ بائی لاز ہذا کے مقررہ وقت سے دونا ایک دن میں ایک مرتبہ اول ۲ گھنٹہ کے دوران میں دیا جاوے گا۔

۶- جو دھواں بھٹی یا بھٹیوں سے خارج ہوگا وہ اُنکی متعلقہ چمنی سے خارج شدہ دھواں متصور ہوگا اور بائی لاز ہذا کی اغراض کے لئے اُسکی کثافت چمنی کے نکاسی کی جگہ سے مشاہدہ ہوگی۔

۷- (۱) چیرمین ٹرسٹ کے تحریری حکم کے بموجب انسپکٹر جسکو ٹرسٹ نے مخصوص اس بارہ میں مقرر کیا ہو مالک۔ منیجر۔ انجنیئر یا شخص قایم مقام کو مناسب تحریری نوٹس دینے کے بعد

(الف) کسی عمارت یا مقام میں جس میں بھٹی ہو کام کے اوقات میں داخل ہو اور بھٹیوں کا معائنہ کرے۔

(ب) ایسی بھٹی سے دھوئیں کے اخراج کی روک کے واسطے جو حکمت استعمال ہوتی ہو اُس کو استعمال کرے اور آزما وے۔

(ج) ایسے عمارت یا مقام کے معائنہ کے دوران میں کسی ایسے طریق پر جسکو وہ دھوئیں کے اخراج میں کمی یا رکاوٹ کے لئے موزوں تصور کریں آزمائشاً کسی ایسی بھٹی کو زیر کار ہونے یا اُسکی آگ کو اُکسانیکی ہدایت کریں مگر ایسے طریقہ پر نہیں جس سے کہ اُس عمارت یا جگہ کے اندر کے کاروبار میں اُس سے زیادہ جتنی کہ اغراض آزمائش کے لئے ضروری ہو مداخلت ہوئے۔

(۲) جس بھٹی کے بارے میں حسب ضمن (ج) دفعہ تحتی (۱) ہدایت دیگئی ہو اُس کا مالک اگر ایسی ہدایت کی تعمیل میں قاصر ہو تو وہ مستوجب سزا جرمانہ جسکی تعداد سو روپیہ تک ہو سکتی ہے ہوگا۔

۸- جب انسپکٹر دل کو یہ معلوم ہو کہ تحت بائی لاز ہذا کسی بھٹی کے بارے میں کوئی جرم سرزد ہوا ہے تو وہ ایسی بھٹی کے مالک پر ایک تحریری ہدایت نامہ کی تعمیل کریں۔ ایسے ہدایت نامہ میں مالک کو ایسے جرم کے وقوع کے وقت اور تاریخ کی اطلاع دیجاویگی اور اس کے ساتھ یادداشت مشاہدہ حاصلہ کی ایک نقل منسلک ہوگی اور اس کے ذریعہ سے مالک کو مطلع کیا جاوے گا کہ ایسا جرم بعد اختتام اُس میعاد کے جو دس دن سے کم نہ ہوگی پھر سرزد ہوا تو وہ تحت بائی لاز ہذا چالان کئے جلنے کا مستوجب ہوگا۔

(۱) لیکن شرط یہ ہے کہ اگر انسپکٹر دل کی رائے میں بھٹی میں کسی مادی تبدیلی یا کسی سامان کی لگانیکی ضرورت ہو تو میعاد ہدایت میں ۴ ماہ تک کی یا اس سے مزید میعاد تک کی توسیع کیجاوے جو کہ ان کی رائے میں مناسب ہو۔

(۲) یہ بھی شرط ہے کہ کسی دودکش اور اٹھا کر لے جلنے کے لائق انجن کی صورت میں قبل رجوع مقدمہ کسی ہدایت دئے جانیکی ضرورت نہیں ہے۔

۹- (۱) اگر بائی لاز ہذا میں مجوزہ وقت سے زیادہ دیر تک کسی بھٹی سے زیادہ کثافت یا کم بلندی سے دھواں خارج ہو تو مالک بھٹی مستوجب سزا جرمانہ ہوگا جو اول سزا یابی پر پچاس روپیہ تک دوسری سزا یابی پر سو روپیہ تک اور کسی بھی سزا یابی مابعد پر دو سو روپیہ تک ہوگا۔

(۲) دفعہ تحتی (۱) کسی ایسی بھٹی پر عائد نہ ہوگی جسکا استعمال

(الف) اینٹ۔ کھپریل یا چونے کی بھٹہ کے سلسلہ میں ہو۔

(ب) تیغر تنور [illegible] سامان کے۔ بجھا ہوا پتھر کا کوئلہ تیار کرنے کے سلسلہ میں ہو۔

۱۰- ٹرسٹ کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی دوکانات یا کارخانجات کو جو اُنکی رائے میں قابل استثناء ہوں بائی لاز ہذا کی تاثیر سے مستثنیٰ کرے۔

آپ کے لئے کسرت اچھی ہے

لیکن

تندرستی کے لئے اندرونی صفائی

سب سے اولین چیز ہے

آپ بیشک روزانہ کسرت کیجئے یہ آپ کے لیے اچھی ہے لیکن اصلی تندرستی کے لیے اور قبض معدہ کی شکایتوں اور اس قسم کی روزمرہ کی دوسری تکلیفوں سے بچنے کے لئے اندرونی صفائی نہایت ضروری ہے یہ تکلیفیں ان زہروں سے پیدا ہوتی ہیں جو جسم کے اندر جمع ہو جاتے ہیں۔ خوشذائقہ اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک گلاس روزانہ پی کر ان زہروں کو صاف کیجئے۔

اینڈریوز آہستہ آہستہ مکمل طور سے گردوں کو صاف کر دیتا ہے اور اس کے علاوہ خون کو ٹھنڈا اور صاف رکھتا ہو تمام جسم کو تر و تازہ اور چست بنا دیتا ہے۔ ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

جو مفرح۔ ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے

102

میرے دوست! ابھی جا کر سیرولن روشے لو

سیرولن روشے

دی کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹیڈ

انگریزی کمپنی ایکٹ (۱۸۶۲-۱۹۰۰) کے مطابق لندن میں انکارپوریٹیڈ!

بجلی جلانیوالوں کو اطلاع

اصلی ہوائی حملہ کے موقع پر بجلی بجھ جانے کی یا بجلی کے موٹر پمپ۔ برف مشین اور پنکھے وغیرہ کی خرابیوں کی شکایت سننا غیر ممکن ہے۔ عام طور پر اس قسم کی شکایات ٹیلیفون نمبر ۲۵۴۴ سے سنی جاتی ہیں۔ لیکن ہوائی حملہ کے دوران میں یہ ٹیلیفون استعمال نہ کیا جاوے گا۔

مشق کے ہوائی حملہ کے وقت یہ ضروری ہے کہ اصلی ہوائی حملوں کی نقل جہاں تک ممکن ہو ٹھیک ٹھیک کی جاوے اور اس لیے ہم اپنے کسٹمرز سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس وقت تک کوئی شکایت نہ بھیجیں جبتک کہ حملہ ختم ہونے کا اعلان نہ کر دیا جائے اسکے بعد شکایت حسب دستور سنی جاوے گی اور حسب معمول اسپر عمل کیا جاوے گا۔

بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی لمیٹیڈ

دی ایجنٹس: کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹیڈ

سفیر برطانیہ کی وزیر اعظم ترکی سے ملاقات

انقرہ ۴ اکتوبر۔ کروم کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں ترکی اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا وہ امسال جنوری کو ختم ہو رہا تھا۔ اس معاہدہ کی تجدید کی غرض سے برطانوی سفیر متعینہ ترکی اور ترکی وزیر اعظم میں کافی دیر تک نہایت دوستانہ طریقہ پر گفتگو ہوتی رہی۔

موجودہ عہد نامہ کے ماتحت برطانیہ نے جتنا بھی ترکی میں کروم پیدا ہوتا ہے سب خرید لیا ہے۔

(رائٹر)

انقرہ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جدید تجارتی معاہدہ کی بنا پر (جس پر ہم دونوں دستخط ہو چکے ہیں) جرمنی نے ترکی کو ۲۰ ہزار ٹن کوئلہ دینا منظور کیا ہے (ترکی ڈاک)

عید مبارک

عید مبارک

عید مبارک

شاندار

سالگرہ

ہفتہ

ماڈرن سوسائٹی میں پلی ہوئی

ایک آزاد خیال لڑکی کی پرکیف داستان زندگی

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے اور ۱۰ بجے رات کو۔

جمعہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

ایم پی پروڈکشن کا لاجواب سوشل شاہکار

ڈائرکٹر پی سی بروا کی تازہ پیشکش

جواب

خاص اداکار :- بروا - کانن بالا - جمنا - چودھری - بکرم کپور - دیب بالا - ور کاشمیری - کرشنا - ٹنڈن۔

دلکش اسٹوری - نیچرل اداکاری - روح پرور نغمے اور پرلطف مذاق دیکھنے کے قابل ہے۔

تشریف لاکر اپنی عید کی مسرتوں کو دوبالا فرمائیے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ!

نوٹس زیر دفعہ ۴ (۳) امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

ہر خاص وعام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی تجویز کی ہوئی جنرل امپرومنٹ اسکیم نمبر ۳۳ جس کا نام بیت کھٹک احاطہ سلم (SLUM) کلیرنس اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء میں مشتہر ہوچکی ہے۔ حسب منشاء دفعہ ۴۰ (۱) یو۔پی۔ ٹاون امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء بنا بر منظوری لوکل گورنمنٹ بھیجدی گئی ہے۔

رائے بہادر مان سنگھ سی۔بی۔ای

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

فرانس میں چودہ سو امریکن پکڑ لئے گئے

واشنگٹن ۳۰ ستمبر سنہ ۴۲ء تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقبوضہ فرانس میں جرمن حکام نے چودہ سو امریکنوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ یہ گرفتاری اس بنا پر ہوئی ہے، کہ امریکہ میں ایسے جرمنوں کو گرفتار کیا گیا ہے جو مشتبہ سمجھے جاتے تھے۔ امریکہ وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے کہا کہ انھیں جو اطلاع فرانس سے امریکن سفیر نے دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کارروائی بطور انتقام کی گئی ہے۔

(رائٹر)

بیجاپور میں پولیس کو گولی چلانا پڑی

بمبئی یکم اکتوبر۔ حکومت بمبئی کی تازہ اعلان میں لکھا ہے کہ ضلع بیجاپور کہ ایک تعلقہ میں ایک بہت بڑے مجمع نے تھانہ اور سرکاری بارکوں پر حملہ کیا اور آگ لگادی پولیس نے مجمع کو منتشر کرنیکی کوشش کی تو اس کا مقابلہ کیا گیا مجبوراً پولیس گولیاں چلانا پڑیں جس سے ۶ بلوائی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے اور ایک دوسرے مقام پر بلوائیوں نے ایک تھانہ پر حملہ کرکے اس میں آگ لگادی ان ہنگاموں میں پولیس کے بھی کچھ آدمی زخمی ہوئے۔ (اے پی)

پریسیڈنٹ روزولٹ کو گاندھی جی کا پیغام

نیویارک ۳۰ ستمبر۔ ایک امریکن مصنف مسٹر لوئیس فشر نے جو کہ حال میں ہی امریکہ گئے ہیں بتایا ہے کہ انھوں نے مہاتما گاندھی کی طرف سے آپ کا پیغام صدر روزولٹ کو دیا ہے کہ مہاتما گاندھی نے صدر روزولٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ ہندوستانی کشمکش کو ختم کرنے کے لئے ثالثی کا کام کریں۔ (پاینیر)

ہٹلر کا بھتیجا اپنے چچا کے مقابلہ میں!

اوٹاوہ ۳ اکتوبر۔ ہٹلر کے بھتیجے ولیم ہٹلر نے جو آج کل امریکہ میں ہیں کناڈا کے فضائی بیڑے میں شرکت کرنے کے لئے درخواست بھیجی ہے۔ ولیم ہٹلر اڈولف ہٹلر ڈکٹیٹر جرمنی کے سوتیلے بھائی الوئس ہٹلر کا لڑکا ہے۔ جب ولیم ہٹلر دو برس کا تو اس کی ماں نے اپنے شوہر سے طلاق لے لی تھی۔

ولیم ہٹلر نے پہلے ریاستہائے امریکہ کے ہوائی بیڑے میں شرکت کے لئے درخواست دی مگر وہاں اسکی درخواست نامنظور کردی گئی۔ اب ولیم ہٹلر نے کناڈا کے فضائی بیڑے میں شرکت کرکے اڈولف ہٹلر سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ کناڈا کے فضائی بیڑے کے ایک افسر نے بتایا ہے کہ ولیم ہٹلر کی درخواست بہت جلد منظور کی جانے والی ہے (ریوٹر)

سابق وزیر اعظم فرانس کی گرفتاری

لندن ۳ اکتوبر۔ جرمن ذرائع سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ موسیو ہیریو سابق وزیر اعظم فرانس کو گرفتار کرکے خود ان ہی کے مکان میں نظر بند کردیا گیا۔ (ریوٹر)

ہندوستان کے معاملہ میں مداخلت کیجاوے

(نیویارک) ۲۹ ستمبر۔ نیویارک ٹائمز کی اشاعت دیروزہ میں پورے صفحے پر مقتدر امریکنوں کی ایک اپیل شایع ہوئی ہے جس میں پریسیڈنٹ روزولٹ اور جنرل چیانگ کائیشک سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس امر کا اظہار کردیں کہ ہندوستان کے مسئلہ سے دول متحدہ کا مفاد وابستہ ہے۔ اور وہ برطانوی حکومت انڈین نیشنل کانگریس اور دوسرے لیڈروں سے استدعا کریں کہ وہ ایک کانفرنس کا انعقاد عمل میں لائیں جس کی بحث وتمحیص کے بعد ہندوستان اپنی آزادی کا پروگرام بناکر اتحادیوں کی صف میں آکھڑا ہونے کا فیصلہ کردے۔

(ریوٹر)

برطانوی سیاست وتدبر کا خاتمہ

(لندن ۲۹ ستمبر) مانچسٹر گارجین نے اپنی اشاعت دیروزہ میں ایک افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ برطانوی سیاستدانی وتدبر کی شہرت کا ہندوستان میں رفتہ رفتہ خاتمہ ہوگیا۔

ہم امریکنوں اور چینیوں کو یہ یاد کرانے سے قاصر ہیں کہ ہم اپنے ان مواعید پر قایم ہیں جو ہم نے ایمانداری سے کئے تھے۔ مسٹر چرچل کی تقریر ایک مصیبت سے کم نہ تھی اس لئے کہ اس میں تصفیہ کی خواہش کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اور دول متحدہ کے اس مفاد کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا جو ہندوستان کی آزادی کے ساتھ وابستہ ہے۔

(ریوٹر)

حصول منفعت اور تجارت کی ترقی کا راز ایڈورٹائزنگ میں مضمر ہے

عید مبارک

عید مبارک

محبت اور عزت میں جنگ عظیم

آپ دوسروں کی آنکھیں بند کرکے حقیقت چھپا نہیں سکتے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات۔

مٹنی شو اتوار عید اور اس کے دوسرے دن ۳ بجے دن سے

جمعہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

ڈائرکٹر آر چودھری،

امر پروڈکشن کا موسیقی نواز شاہکار

ANKH-MICHOWLI

آنکھ مچولی

خاص اداکار :- مس سلوچنا - مس نلنی جینیت - جیلو - راج کماری - امیر بانو - چندا بائی - پریتما دیوی - ہادی - مہدی رضا - منشی خنجر۔

دلکش اسٹوری - لاجواب اداکاری - دلسوز نغمے - دلفریب ڈانس - پرلطف مذاق۔

تشریف لاکر اپنی عید کی خوشی کو اور پرلطف بنائیے

موتی محل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

منروا موویٹون کا عظیم الشان جنگی فلم۔

سکندر

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار، عید اور دوسرے دن ۳ بجے دن سے

خاص اداکاران سہراب مودی - پرتھوی راج - صادق علی - لالہ یعقوب - کے این سنگھ - شیلا - ونملا - مینا وغیرہ

تشریف لاکر اپنی عید کی خوشی دوبالا فرمائیے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے * نا پیز بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ہے
ممالک غیر سے
سالانہ ہے ششماہی ہے
قیمت فی پرچہ ۱؍

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۶ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴۲

ادبیات

جذباتِ سلیم

از جناب مولانا سلیم ناطقی صاحب

دل کی خبر ہے اور بڑی معتبر ہے آج
دل سوز و دل نواز کسی کی نظر ہے آج

شوخی ہے آنکھ میں کہ حیا کا اثر ہے آج
دل کے بہت قریب تمہاری نظر ہے آج

ہر بار لے رہا ہے خدا جانے کس کا نام
ناصح کی بات بات کا دل پر اثر ہے آج

ہشیاریاں ہیں اور کسی کا مشاہدہ
دنیا خیال و خواب کی زیر و زبر ہے آج

دل والو دل سنبھالے خبردار، ہوشیار
چھوٹا ہوا کمان سے تیر نظر ہے آج

تاروں کی ہلکی چھاؤں ہے لغزش میں ہر قدم
پابندِ رسم و راہ نمودِ سحر ہے آج

یہ ہاتھ دیکھتا ہے کبھی چارہ گر وہ ہاتھ
پہلو میں میرے درد نہ جانے کدھر ہے آج

گھبرا کے اٹھ رہی ہے نظر ہل رہے ہیں ہونٹ
اتنی تو اپنے حال کی مجکو خبر ہے آج

پہنچی ہے ایسے نقطہ پہ ناصح سے دل کی بحث
دو ٹوک فیصلہ ہے اِدھر یا اُدھر ہے آج

باغِ بہشت و چشمۂ کوثر، جمالِ حور
اے اہلِ حشر میری جوانی کدھر ہے آج

دامن کش خیال ہے نظارۂ بہار
ہر برگِ گل پہ سرخیِ خونِ جگر ہے آج

پھولوں کا رنگ اڑا اڑا تارے اداس اداس
کیا جانے کس خیال کا دل پر اثر ہے آج

چھوڑا ہے میرا ساتھ مرے رہنما نے بھی
درپیش کوئی مرحلہ سخت تر ہے آج

موسیٰ پڑے ہیں غش میں جلا جا رہا ہے طور
اپنی ادائے حسن پہ کس کی نظر ہے آج

بدنام و نیک نام جو چاہے کرے سلیم
ساقی کی اک نگاہ پہ سب خیر و شر ہے آج

دنیائے اسلام

منشور او قیانوس اور عربوں کا مستقبل

اخبار "الزمان" ہز اکسلینسی نوری سعید کے اس گذشتہ اعلان پر کہ منشور او قیانوس عربوں کے مستقبل کا ضامن ہے تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "وزیر اعظم اس اعلان میں اپنی قوم کی اُمیدوں کا اظہار کر رہے تھے اور یہ بتا رہے تھے کہ ہمارے مستقبل کی بنیاد ہمارے حال اور ماضی پر رکھی جائے گی۔ ماضی میں عربوں کی بیداری کا جمہوری اقوام کے علاوہ اور کسی سے تعلق نہیں رہا۔

اس دور میں جمہوری اقوام کے علاوہ عربوں نے اور کسی سے دوستی کا معاہدہ نہیں کیا۔ عربوں کی تلوار جمہوری اقوام کے علاوہ اور کسی کے لیے بلند نہیں ہوئی۔ بلا شبہ یہی اقوام عربوں کی منزلت و اہمیت کا صحیح اندازہ رکھتی ہیں اور انسانی تہذیب کی تاریخ میں عربوں کے کارناموں کو تسلیم کرتی ہیں۔ ایک طرف وہ قومیں ہیں جو کمزور قوموں کو فنا کر کے اپنے لیے "عرصہ حیات" حاصل کرنے میں مشغول ہیں اور دوسری طرف وہ قومیں ہیں جو دنیا بھر میں آزادی اخوت۔ امن اور انصاف کا پیغام پہونچا رہی ہیں اور اسکا اعلان کر رہی ہیں کہ مستقبل میں فرد کو بھوک۔ خوف اور غلامی سے آزاد ہونا چاہیئے اور یہ کہ ہر رنگ اور ہر نسل کی اقوام کو بلا کسی پابندی کے آزاد اور پُر مسرت زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لہذا اگر وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ عربوں کو منشور او قیانوس کو اپنے مستقبل کا ضامن سمجھنا چاہیئے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ عربوں کے رہنما کی حیثیت سے وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی قوم کے میلانات و رجحانات۔ مقاصد اور آرزوئیں منشور او قیانوس کے علاوہ اور کسی چیز سے ہم آہنگ نہیں ہو سکتیں اور وہ اس مقدس انسانی ورثہ کے علاوہ اور کسی چیز پر رضامند نہیں ہو سکتے جس کے لیے دنیا کی آزاد قومیں اپنے پیاروں کی قربانیاں کر رہی ہیں۔

نازک حالات کے پیش نظر عربوں کا ایک فرض ہے جو اس کا متقاضی ہے کہ منشور پر دستخط کرنے والی قوموں کی مدد کریں تاکہ وہ ظلم و تشدد کے عناصر کے خلاف مہم سر کر سکیں اور منشور کے اصولوں پر سختی سے کاربند ہوں تاکہ ان اصولوں کی روشنی میں اپنے حقوق کا تحفظ کر سکیں۔ ان اصولوں سے ہٹ کر جو تدبیر بھی اختیار کی جائیگی وہ مستقبل کو سراسر تاریک بنا دے گی۔

مسٹر ونڈل ولکی کا دورہ عراق

اخبار "الزمان" ایک اداریہ میں جس کی سرخی ہے "عراق جمہوریت کے ایک زبردست قاید کا خیر مقدم کرتا ہے" کہتا ہے "عراق مسٹر ونڈل ولکی کا خیر مقدم کرتا ہے جو دنیا کے ممتاز جمہوری قایدین کی صفِ اول میں ہیں۔ اس قاید کا ذکر یا ممالک متحدہ امریکہ کے صدر کے اس زمانے کا ذکر درحقیقت آزادی۔ اخوت۔ انصاف اور مساوات کے پیامی کا ذکر ہے۔" الاخبار اپنے ایک اداریہ میں جس کی سرخی "ایک عزیز مہمان" ہے بیان کرتا ہے۔ "موجودہ پریشان کن جنگ میں مشترکہ جد وجہد اور مقاصد کی ہم آہنگی نے امریکہ کے ساتھ ہم عربوں کی دوستی کے رشتے مضبوط کر دئے ہیں۔ وہ جنگ جو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کے لیے خطرہ بن گئی ہے۔ اس لیے یہ امر باعث حیرت نہیں ہو سکتا کہ عراق مسٹر ولکی جیسے ایک سچے امریکی فرزند اور زبردست جمہوری قاید کا پُر جوش خیر مقدم کر رہا ہے۔

مسٹر ولکی کی تشریف آوری عراق میں ایک ایسے امریکی قائد کی آمد کا پہلا موقعہ ہے جس سے عراق کی اور عربوں کی حال و مستقبل کے متعلق بہت سی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ عربوں کیساتھ خلوص و وفاداری میں برطانیہ و امریکہ کو شہرت حاصل ہے۔ لہذا بغداد میں اس زبردست شخصیت کا پُر مسرت اور پُر جوش خیر مقدم درحقیقت اس قاید کے اور امریکی قوم کے احسانات کے مقابلہ میں تشکر و امتنان کا ایک حقیر ہدیہ اور سپاس گزاری کی صرف ایک قسط ہے۔

اخبار "العراق" کے افتتاحیہ کی سرخی ہے "زبردست امریکی شخصیت مسٹر ولکی کا ورود بغداد" مضمون نگار انتخاب میں ان کے مخالف مسٹر روزویلٹ کے ساتھ مسٹر ولکی کے تعاون عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے "مسٹر ولکی کے اس اقدام نے لوگوں کو بہت زیادہ متحیر کر دیا۔ بالخصوص آمری ممالک کو جن کا پروپگنڈا یہ ڈھول پیٹا کرتا تھا کہ ریپبلکین پارٹی اور ان کا اُمیدوار امریکہ کی شرکت جنگ میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔

اخبار "العالم العربی" اپنے مقالہ افتتاحیہ میں جس کی سرخی ہے "عراق کے قابل صد احترام مہمان امریکہ کے ممتاز قائد مسٹر ولکی" لکھتا ہے "مسٹر ولکی عراق اس شان سے آ رہے ہیں کہ عزت و توصیف ان کے جلو میں ہے۔ عراقی قوم اور اس کی حکومت دونوں بہ کمال دوستی و احترام و خلوص ان کا خیر مقدم کرتے ہیں کیونکہ اوّل تو بھلائی اور امن کے پیامی ہیں اور دوسرے یہ کہ امریکہ ایسا زبردست اور طاقتور ملک عراق کے ساتھ اپنی پُر خلوص دوستی کا اظہار کر رہا ہے اور اس کو اس نازک دور میں ہر ضروری مدد دینے کو تیار ہے۔"

احتکار کے خلاف احتجاج

اخبار "الزمان" میں آر۔ ٹی کے قلم سے ایک اداریہ میں حکومت سے اشیائے خورد و نوش کے احتکار کے خلاف ترین کارروائی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور آخر میں لکھتا ہے احتکار اور اجارہ داروں کے خلاف جنگ کرنا فاشزم کے خلاف ہماری جنگ کے پروگرام میں شامل ہونا چاہیے کیونکہ اجارہ داروں کی ناقابل برداشت حرکتیں عوام میں شکایات پیدا کر رہی ہیں یہ لوگ نہ صرف عوام کے بلکہ حکومت کے بھی دشمن ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۲

ایڈیٹرز کانفرنس اور اسکا رزولیوشن

بمبئی میں آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کا جو اجلاس ہوا ہے اور اس اجلاس میں جو مباحثے اور تقریریں ہوئی ہیں اور جو رزولیوشن پاس ہوا ہے ان تمام چیزوں سے صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے اور نکالا جا سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاں تک پریس کے حقوق کا تعلق ہے تمام اخبارات کے ایڈیٹرز خواہ وہ یوروپین ہوں یا ہندوستانی ہوں آپس میں قطعاً متفق ہیں اور ان میں اس بنیادی مسئلہ پر کوئی اختلاف رائے نہیں پایا جاتا۔

ہمیں مسرت ہے کہ ایڈیٹرز کانفرنس کا رزولیوشن بھی بالاتفاق رائے پاس ہوا ہے اور اس کے کسی نکتہ کے خلاف کسی ممبر نے اختلاف کی کوئی آواز نہیں اٹھائی۔

اگر حکومت ہند ضد اور ہٹ سے کام نہ لے تو وہ اس واقعہ سے سبق حاصل کر سکتی ہے اور دیکھ سکتی ہے کہ اس رزولیوشن میں جو کچھ ہے وہ ایک طرف تو پریس کی ذمہ داریوں میں اضافہ کر دے گا اور دوسری طرف خود حکومت کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا، اس کانفرنس کے ممبروں نے جو پریس کے مختلف حلقوں کے نمایندے ہیں جن دو اہم باتوں پر اتفاق کا اظہار کیا ہے وہ یہ ہے کہ حکومت ہند اور چند صوبہ جاتی حکومتوں نے مشہور "معاہدہ دہلی" کی خلاف ورزی کی ہے جو بہت ہی مضرت رساں ثابت ہوئی ہے دوسرے یہ کہ اشاعت سے پہلے خبروں کو سنسر کرنے کا سسٹم بے حد تکلیف دہ اور قابل اعتراض ہے اور پریس کے بنیادی حقوق پر ایک ضرب کاری کی حیثیت رکھتا ہے۔

اول الذکر عمل یعنی "معاہدہ دہلی" کی خلاف ورزی اور مشاورتی کمیٹیوں کو بعض اہم مواقع پر نظر انداز کر دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف صوبوں میں مختلف طریقے اختیار کئے گئے کہیں سختی زیادہ ہے اور کہیں کم ہے کسی صوبہ میں ایک واقعاتی خبر کو چھاپنے کی اجازت دی جاتی ہے اور دوسرے صوبہ میں اسی خبر کی اشاعت کی اجازت نہیں دی جاتی اس واسطے بعض اخبارات خبروں کے اعتبار سے بہت زیادہ پیچھے رہ جاتے ہیں اور اس سے ان کو کاروباری نقصان پہونچتا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ وہی "ممنوع" خبریں کسی دوسرے صوبہ کے اخبارات میں شائع ہو کر اس صوبہ تک پہونچ جاتی ہیں۔

ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر مسٹر سری نواس نے صحیح کہا ہے کہ ۸ اگست کا حکم جاری کرنے سے پہلے کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی سے مشورہ نہ کرنا بھی معاہدہ دہلی کی خلاف ورزی تھی۔ مؤخر الذکر یعنی اشاعت سے قبل واقعاتی خبروں کا سنسر کرنا سخت مشکلات کا باعث بھی بنا ہوا ہے اور پریس سے اس کی ذمہ داری کے تمام حقوق چھین لینے کے برابر ہے مسٹر سری نواس نے کہا ہے کہ اس طریقہ کو منسوخ کر دینے کا مطالبہ حکومت سے کیا گیا ہے۔

واقعاتی خبروں کی اشاعت تمام ممالک کے پریس کے لئے ایک "بنیادی حق" کی حیثیت رکھتی ہے۔ پھر بھی کانفرنس مذکور نے اخبارات کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ خبروں کی اشاعت میں کافی احتیاط سے کام لیں اسی سے ظاہر ہے کہ پریس میں ایک مخلصانہ سمجھوتہ اور رواداری کی اسپرٹ کام کر رہی ہے، اور اس میں شک نہیں ہے کہ سنسر کا موجودہ طریقہ اٹھتے ہی پریس کی ذمہ داری میں اضافہ ہو جائے گا لیکن پریس اپنے وقار کو قایم رکھنے کیلئے اس ذمہ داری سے دست بردار ہونا نہیں چاہتا۔

بدلا ہوا رنگ

ہٹلر نے موسم میں "امداد" کی اپیل کے موقع پر برلن میں جو تقریر کی ہے اس پر تبصرہ کرنے والوں نے صحیح کہا ہے کہ ہٹلر کے الفاظ کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ ایک سال پہلے اس کی تقریر میں فخر و غرور کے حد سے زیادہ خود اعتمادی کے عناصر پائے جاتے تھے اس مرتبہ اس کی باتوں کا سر بہت مدھم تھا اور کہیں کہیں ان میں معذرت کا رنگ بھی پایا جاتا ہے۔ یہ تو ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ جرمنی کے بعض حلقوں میں ہٹلر کے خلاف بد دلی پھیلی ہوئی ہے جنگ کے اقتصادی دباؤ سے بھی لوگ پریشان ہو گئے ہیں اور ہٹلر کے بلند آہنگ دعوے ابتک عملی صورت میں ظاہر نہیں ہوتے ہیں اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء میں اہل جرمنی سے ہٹلر نے کہا تھا کہ جرمنوں کو روس پر بہت جلد فتح حاصل ہو جاوے گی سنہ ۱۹۴۱ء کا موسم سرما روس میں نازیوں کی مصیبت کا آخری موسم ہوگا، لیکن تجربے نے اہل جرمنی کو یہ بتلا دیا ہے کہ نہ صرف یہی کہ دوسرے موسم سرما کی تکالیف مصیبتیں سر پر موجود ہیں، بلکہ جرمنی کے بہت سے ذرائع جو فوجی سپاہیوں اور سامان جنگ پر مشتمل ہیں وہ۔ روسی جنگ میں ختم ہو چکے ہیں مزید براں مغرب کی طرف سے بھی اتحادیوں کے موثر اور کارگر ہوائی حملوں نے جرمنی کو پریشان کر رکھا ہے اور ان حملوں کی شدت بھی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

تازہ ترین تقریر میں ہٹلر نے اہل جرمنی کو جو امیدیں دلائی ہیں وہ یہ نہیں ہیں کہ اب فتح جلد حاصل ہوگی بلکہ یہ روسی موسم سرما کے خطرناک حالات میں فوجوں کی آرام رسانی کا بندوبست کیا جا رہا ہے، غالباً ہٹلر کا "ہوم فرنٹ" اس تقریر سے مطمئن نہیں ہوگا، یہ تو صرف آنکھوں پر پٹی باندھنے اور تسلی دینے کی باتیں ہیں۔

چین کی صورت حال

اسٹالن گراڈ کے ہولناک ڈرامہ نے ہماری توجہ اپنی طرف کچھ اس طرح مرکوز کر لی ہے کہ ہم چین کی موجودہ مشکلات کا خیال نہیں کرتے، پچھلے دنوں نئی دہلی کی ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے چینی منسٹری آف انفارمیشن کے رکن ڈاکٹر دین یوان ننگ نے کہا تھا کہ اتحادیوں کی طرف سے امداد کی چین کو سخت ضرورت محسوس ہونے لگی ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ جاپانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے چین کو مزید سامان جنگ کی صورت میں زیادہ سے زیادہ امداد دی جائے، انھوں نے مزید کہا کہ امریکہ میں جنگی پیداوار کی مقدار بہت زیادہ بڑھ گئی ہے مگر زراعت اور صنعت کی اس بڑھی ہوئی پیداوار میں سے بہت کم حصہ چین تک پہونچ رہا ہے لیکن اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ چین کو مزید امداد دینے کی خواہش اتحادیوں میں نہیں پائی جاتی بلکہ یہ ہے کہ ٹرانسپورٹ کی کمی، اور راستہ کی مشکلات اس مقصد میں سد باب بنی ہوئی ہیں۔

ہوائی حملوں سے نقصانات

اہل برطانیہ نے جرمن ہوائی حملوں کے نقصانات کس دلیری سے برداشت کئے ہیں، یہ مسٹر ہربرٹ ماریسن برطانی ہوم سکرٹری کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے جو انھوں نے ہاؤس آف کامنز میں دیا ہے اس بیان میں کہا گیا ہے کہ جنگ کے ابتدائی تین برس کے اندر ۵۰۳۰۷ آدمی ہلاک اور ۵۵۶۵۸ آدمی زخمی ہوئے اور ان مقتولین اور مجروحین میں ۲۰۱۱۰ ہلاک شدگان اور ۲۶۰۱۷ زخمی صرف لندن اور مضافات لندن کے باشندے تھے حقیقت یہ ہے کہ نازی حملوں کی شدت کے پیش نظر یہ تعداد کچھ بہت زیادہ نہیں کہی جا سکتی اگر تین سال کے نقصانات کے مذکورہ اعداد سے سالانہ اوسط نکالا جائے تو معلوم ہوگا کہ سڑک کے حادثات سے مرنیوالوں اور زخمی ہونے والوں کی تعداد اس سے زیادہ نہیں ہوتی یہ واقعہ ہے کہ مقتولین اور مجروحین کی تعداد اتنی کم ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ برطانیہ میں اے، آر، پی، یعنی ہوائی حملوں سے تحفظ کے انتظامات بہت موثر اور مکمل ہیں۔ اس سلسلہ میں چین کا ریکارڈ بھی قابل تعریف ہے جہاں چنگ کنگ میں روزمرہ کی زندگی بھی جاری رہتی ہے اور جاپان کے اکثر ہوائی حملے بھی ہوتے رہتے ہیں۔

ہز ہائینس جام صاحب نوانگر کی تجویز!!

ہز ہائینس جام صاحب نوانگر نے مسٹر چارلس کوم نامہ نگار اخبارات سے ایک گفتگو کے دوران میں بتایا کہ آپکی تجویز ہے کہ وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کو، بالکل ہندوستانی ممبر پر مشتمل کر دیا جائے اور اس ہندوستانی کونسل کو اس شگون کے خیال سے کہ وائسرائے کونسل ایک قومی حکومت کی طرف ایک رخ بدل رہی ہے، نام بدلکر کونسل کے بجائے کابینہ کیا جائے اور اسکا نتیجہ کو ملک کے داخلی اور اقتصادی امور میں مکمل اختیار ہوں تاکہ ان معاملات میں اس کابینہ کے فیصلہ کو وائٹ ہال میں مسترد نہ کر سکے، جام صاحب نوانگر نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ فوجی انتظامات اور اختیارات جیسا کہ اس وقت ہیں کمانڈر انچیف اور جنگی کابینہ کے ذمے رکھے جائیں (رپوٹر)۔

کنور جسبیر سنگھ کا انتقال

ولی عہد ہماری افسوس کیساتھ یہ اندوہناک خبر درج کرتے ہیں کہ ۱۵ اکتوبر کی صبح کو بلرامپور اسپتال لکھنؤ میں کنور جسبیر سنگھ بی سی ایس سکریٹری انفارمیشن اور زراعت یوپی گورنمنٹ کا چند روز کی علالت کے بعد انتقال ہو گیا آپ کے انتقال کی خبر معلوم ہوتے ہی صوبہ کے گورنمنٹ کے دفاتر میں اور سول سکرٹریٹ میں تعطیل کا اعلان کر دیا گیا، کنور جسبیر سنگھ اس صوبہ کے بہت ہی نیک نہاد اور ہر دلعزیز افسر تھے۔

آخری رسومات پہلے ایک گرجا میں ادا کی گئیں اسکے بعد شاہی خاندان میں ہونے کی وجہ سے آپ کی نعش کو جلا دیا گیا اور اس موقعہ پر شہر کے معززین اور عمائدین اور یوپی گورنمنٹ کے تمام افسران اعلیٰ موجود تھے ہمیں اس سانحہ میں کنور جسبیر سنگھ کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔

ایک نیا انگریزی اخبار

کانپور کے مشہور اور ہر دلعزیز پریزیڈنٹ ...

آئینۂ کانپور

سرکاری احکامات

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے یہ حکم دیا ہے کہ کانپور شہر کے حدود کے اندر کوئی تھوک فروش دوکاندار شکر اپنے پاس کی شکر بلا اجازت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سپلائی افیسر فروخت نہ کرے۔ یہ قید صرف ان سوداگروں کے لئے ہے جو ایک بورے سے کم سودا نہیں کرتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلانے کی لکڑی کے متفرق فروخت کے لیے جو نرخ مقرر کیے تھے وہ صرف چری ہوئی لکڑی کے لیے تھے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ریلوے حکام کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ کسی شکر کے چالان کی ڈیلیوری کسی کو نہ دیں جب تک کہ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سپلائی افیسر کے دستخط نہ ہوں۔

شکر کی بابت جو ۱۵ روزہ نقشہ داخل کرنیکا حکم ہوا ہے اس میں ان لوگوں کے نام و پتہ صاف صاف لکھنے کا حکم دیا گیا ہے جن کے ہاتھ شکر فروخت کیجائے۔

ان مندرجہ بالا احکامات کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو ۳ سال قید یا جرمانہ یا دونوں کی سزائیں دیجا سکتی ہیں۔

ہندوستانی برادری

۱۱ اکتوبر ۷ بجے شام کو زی انڈیا جنرل انشورنس کمپنی کے دفتر میں ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں آنجہانی پنڈت متھرا پرشاد باجپئی خزانچی سودیشی برادری کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا جس میں آپ کی وفات کو ایک قومی نقصان سے تعبیر کیا گیا۔

رام لیلا

رام لیلا کا تھوار شروع ہو گیا ہے اور حسب معمول رام گولا سے سواری اٹھکر پریڈ گراؤنڈ جاتی ہے پولیس کا انتظام کافی اچھا ہے۔

گمنام خط بھیجنے والیکی گرفتاری

جنرل گنج کی دوکان مسرس رام کشن نند کشوری پرشاد کے مالک مسٹر درگا پرشاد کو ایک ہزار روپیہ کے مطالبہ کا ایک گمنام خط ملا تھا کہ فلاں مقام پر فلاں دن روپیہ رکھدیا جاوے چنانچہ مقررہ تاریخ کو انہوں نے اس مقام پر ردی کاغذ سے بھرا ہوا ایک لفافہ رکھدیا مقررہ وقت پر ایک شخص مشتبہ حالت میں اسی مقام پر دیکھا گیا جس کو مالک دوکان نے اپنے آدمیوں کی امداد سے گرفتار کر لیا اس آدمی کا تعلق اسی گینگ سے سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے شہر میں اس قسم کے کئی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ (پانیر)

الاونس میں اضافہ کا مطالبہ

دو تیل ملوں کے مزدوروں نے اپنے مالکان کو نوٹس دیا ہے کہ اگر ان کے گرانی کے الاونس میں اضافہ نہ کیا گیا تو وہ اسٹرائک کر دیں گے لیکن مزدوروں اور مالکان نے رضامندی کے ساتھ اس کا فیصلہ لیبر کمشنر کے سپرد کر دیا ہے اور لیبر کمشنر نے دونوں کے وجوہات سننے کے لیے ۱۴ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی ہے (پانیر)

شوگر ٹیکنالوجسٹ

۲۴ و ۲۵ اکتوبر کو شوگر ٹیکنالوجسٹ ایسوسی ایشن کا گیارھواں سالانہ جلسہ زراعتی کالج میں ہوگا اس کے ساتھ ہی انڈین شوگر ملس ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ بھی ہوگا (پانیر)

رہائی

ٹیلیفون جنکشن بکس کو توڑنے کے الزام میں مسٹر لال گیا پرشاد سوداگر کپڑے کے ملازم پرانا تھ گرفتار کیا گیا تھا مسٹر ایس اے ایس یوسف آئی۔ سی۔ ایس سٹی مجسٹریٹ نے اس کو رہا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"موجودہ ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے پولیس کو وسیع اختیارات دیے گیے ہیں اور گرفتاریوں کے لیے گرانقدر انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے اس لیے اس بات پر لحاظ رکھنے کی ضرورت ہے کہ چھوٹے حکام انعامات حاصل کرنے کی غرض سے برے اختیارات کا استعمال نہ کریں تاکہ قانون وامن کے انتظام میں پبلک کے اعتماد کو ٹھیس نہ لگے۔

مسرس گوپی ناتھ رستوگی اور مسٹر جاگیشور پرشاد جو دکانوں کے بند کرنے کے سلسلہ میں ماخوذ تھے ان کو بری کر دیا گیا ہے (پانیر)

ضمانت پر رہا

مسٹر پرہلاد نراین کپور کو ضمانت پر رہا کیا گیا ہے آپ مسٹر کیشو دیو مالوی جنرل سکریٹری یو۔پی۔ کانگرس کمیٹی کو ٹھیرانے کے الزام میں گرفتار کیے گیے تھے۔ (پانیر)

گرفتاریاں

مسٹر امبکا پرشاد ظالم ساکن کوپر گنج کو کانگریس کے پمفلٹ اپنے قبضہ میں رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ مسرس راما کانت مصرا اور گنگا چرن مصرا کانگریسی کارکن ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیے گیے ہیں (پانیر)

سزا

مسٹر جگناتھ اور مسٹر برج نندن کو کانگرس کے پمفلٹ تقسیم کرنے کے الزام میں ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ مسٹر ٹھاکر پرشاد جو دکانوں کے بند کرانے کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے ان کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ (پانیر)

شوگر

کہا جاتا ہے کہ کانپور شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن اور شوگر کمشنر اور حکام ضلع کے درمیان شکر کی فروخت کے متعلق کچھ ایسی گفتگو ہو رہی ہے کہ شاید شکر کی فروخت کا انتظام حکام کے ہاتھ سے نکل کر شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن کے ہاتھ میں آجائے۔

ہندو سنگھ کی اپیل

کانپور ہندو سنگھ نے بلیا۔ اعظم گڈھ۔ غازی پور اور گورکھپور کے ضلعوں میں تکلیف زدہ لوگوں کے لیے کپڑا اور ان کے رہنے کے سامان خریدنے کے لیے روپیہ کی ہندو پبلک سے اپیل کی ہے۔ (پانیر)

الگن مل

لیبر کمشنر کے ذریعہ ٹکسٹائل لیبر یونین کی درخواست پر الگن مل نے بلا کسی گارنٹی کے ان لوگوں کو کام دیدیا ہے جو کہ گذشتہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء میں ہڑتال کے سلسلہ میں غیر حاضر رہ کر اپنی مستقل کام کو چھوڑ چکے تھے۔ (پانیر)

پوسٹ مین گرفتار

ڈاک خانہ کا ایک پوسٹ مین مسمی گیان چند ایک بلا بیمہ لفافہ جس میں پانچ سو روپیہ کے کرنسی نوٹ تھے لے کر غائب ہو گیا تھا اب وہ گرفتار ہو گیا ہے (پانیر)

پیس کمیٹی ایٹ ہوم

چوک سٹن روڈ پیس کمیٹی کی طرف سے عید الفطر کی خوشی میں ۱۴ اکتوبر ۶ بجے شام کو گردیو بہادر پارک چوک میں ایک شاندار ایٹ ہوم معززین شہر کو دیا گیا۔

اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ مسٹر وحید احمد میونسپل کمشنر اور سکریٹری مسٹر کرونا شنکر شوکل ہیں۔ یہ پیس کمیٹی ہندو مسلم تہواروں اور جلوسوں کے سلسلہ میں قابل تعریف کام کر رہی ہے جو مستحق مبارکباد ہے۔

ٹاکیز

ایگزیبٹرس ایسوسی ایشن کانپور (یعنی مسرس نشاط ٹاکیز، ہجنک سینما، امپریل ٹاکیز اور سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ) نے طے کیا ہے کہ آئندہ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے اسٹوڈنٹ و سولجرس کو مندرجہ ذیل حساب سے کنسیشن دیا جاوے گا۔

فرسٹ کلاس ۱۲/ 1/4 والا ٹکٹ ۱۴/ 1/14 کو
بالکنی ۱۲/ 2/4 والا ٹکٹ ۱۲/ 1/12 کو

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ جس میں عہدیداران کا انتخاب بھی ہوگا ۱۸ اکتوبر ۹ بجے دن کو جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب اٹرنی رام نراین بازار کے دولتکدہ پر منعقد ہوگا امید کہ ممبران وقت مقررہ پر تشریف لاکر زحمت گوارا فرمائیں گے۔

ریویو — نقاد کا عید نمبر

بنگلور جیسے دور افتادہ مقام سے "نقاد" جیسے فنی ہفتہ وار اخبار کا نکالنا مسٹر سہیل ایم۔ اے ایڈیٹر نقاد ہی کا کام ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے نقاد کا عید نمبر ہے اس نمبر کی مجموعی خوبصورتی دیکھ کر ہم کو حیرت ہوتی ہے کہ موجودہ کاغذ کے قحط کے زمانہ میں اتنا خوبصورت مصور شاندار عید نمبر بنگلور جیسے دور افتادہ مقام سے کس طرح شائع کیا جا سکا۔ مضامین کے لحاظ سے بھی پرچہ نہایت بہتر ہے اور ہندوستان کے منتخب حضرات کے نظم و نثر کے مضامین سے مزین ہے۔ "نقاد" ۲۰ × ۳۰ ½ سائز کے ۸۰ صفحات پر دیدہ زیب ...

سبدِ گل

ہندوستان میں اوتار اور پیغمبری کے دعویدار تو پیدا ہوتے ہی رہتے تھے اب بادشاہ بھی پیدا ہونے لگے ہیں چنانچہ جنوبی ہند کی ایک نہایت دلچسپ اطلاع ملی ہے کہ جنوبی ہند کے کسی گاؤں میں شہنشاہ بابر اللہ میاں کے ہاں سے دوبارہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

غالباً آپ نے سوچا ہوگا کہ ہندوستان کی حالت آج کل بہت زیادہ خراب ہے اس واسطے عالم ارواح میں بیکار پڑے رہنے سے کیا فائدہ کچھ ملک ہی کی خدمت کرو۔

اگرچہ آپ ابھی بہت کمسن ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کا دعویٰ ہے کہ میں وہی شہنشاہ بابر ہوں جو ایک زمانے تک ہندوستان پر حکومت کر چکا ہے، لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ بے تکلف فارسی زبان بولتے ہیں اور جب کوئی شخص ان حضرت سے پوچھتا ہے کہ جناب کا اسم گرامی کیا ہے تو آپ پورے شاہانہ انداز کے ساتھ فرماتے ہیں۔

عیاں شد بر اوج فلک ماہ ہند
منم شاہ بابر شہنشاہ ہند

گویا آپ بھی اشعار ہی میں دیتے ہیں، اور اشعار بھی وہ جو آج سے چار صدی شہنشاہ بابر نے کہی تھی تاکہ سننے والوں کو پورا پورا الیقین ہو جائے کہ آپ وہی بابر ہیں۔

اس دعوتے بابری کے جوش میں یہ حضرت شاید یہ بھول گئے ہیں کہ آج سے چار سو سال قبل شہنشاہ بابر نے ایک مرمریں حوض پر یہ شعر بھی کندہ کرا دیا تھا۔ ؎

نوروز و نو بہار و مئے و دلربا خوش است
بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں خوب جی بھر کر عیش کر لو کیونکہ یہ دنیا دوبارہ حاصل ہونے والی چیز نہیں ہے

جنوبی ہند میں شہنشاہ بابر کی دوبارہ پیدائش کے بعد ہندوستان کی سیاست کا رنگ ہی بالکل بدل جاتا ہے، اور ان کے بعد نہ ہندوستان میں ہندو استھان قایم ہو سکے گا اور نہ پاکستان بلکہ سارا ہندوستان بابرستان بن جائے گا اب رہا انگریزوں کا تو انگریزوں کو یا تو ان نوزائیدہ بابر صاحب کو منانا ہوگا ورنہ حقیقی وارث کے عام ظہور میں آنے کے بعد ان کو بھی شاید انگلستان واپس جانے پر غور کرنا ہوگا۔

لیکن ہمارا خیال ہے کہ ہندوستان کے یہ نئے پیدا شدہ شہنشاہ بابر انگریزوں کی موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں کریں گے کیونکہ ان ہی کی حکومت کی یہ عنایت ہے کہ وہ دعوئے بابری فرما رہے ہیں بہر حال یہ چیز بہت دلچسپ ہے کہ اب ہندوستان میں نقلی مغل بادشاہوں کی بھی پیدائش شروع ہو گئی ہے۔ اب آگے چلکر دیکھنا ہے کہ اور کون کون سے مغل بادشاہ جنم لیتے ہیں۔

جنگلات کا دفتر پھونک دیا گیا

ڈبرو گڈھ ۸ر اکتوبر۔ بعض ہنگامہ پسندوں نے ڈھاکو اخانہ کے مقام پر محکمۂ جنگلات کا ایک دفتر اور لیلا باڑی ٹی اسٹیٹ کا ایک مکان جلا ڈالا گیا۔

ڈبی ڈگرانگ ہائی اسکول بیہوریا کو اسکول کے ذمہ داروں نے ایک مہینہ کے لیے بند کر دیا۔ (ا۔پ)

سر فضل علی پٹنہ کے چیف جسٹس ہو گیے

پٹنہ ۸ر اکتوبر۔ ہز مجسٹی ملک معظم نے آنریبل سر سید فضل علی مستقل جج پٹنہ ہائی کورٹ کو آنریبل سر آرتھر یر کی جگہ چیف جسٹس مقرر فرمایا ہے آخر الذکر کو پنجاب ہائی کورٹ کی چیف ججی پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

ادبِ لطیف

اشک اوّلین

از جناب ربط ہاشمی فاضل ادب

ہم لوگ بچپن سے ایک ساتھ پلے۔
ایک ساتھ رہے۔ ایک ساتھ کھیلے۔
آہ وہ محبت بھرے معلوم دن
وہ مسکراہٹ، وہ چلبلاہٹ، اور وہ دلنواز شوخی
وہ بیباکانہ قہقہے۔
وہ کیف و انبساط بھری راتیں!
اف! وہ مسرت و شادمانی کے لطیف ایام!
کیسا دلفریب تھا وہ زمانہ!
پھر ایک دوسرے دور کا آغاز ہوا۔
طفلی شباب سے مل رہی تھی۔
وہ معصومانہ دور چشم زدن میں ختم ہو گیا۔
بچپن کی محبت بھری باتوں کی یاد دھندلی سی رہ گئی
ہم دونوں جوان ہو گئے، حجاب نے بڑھ کر ہمارے دامن کو پکڑ لیا اور ہم گرفتار حجاب دور رہنے لگے آزادانہ ملنا وہ ملکر ہنسنا، وہ آنکھ مچولی سب ایک ایک کر کے نذر حجاب ہو گئیں۔
پھر بھی ہم ملتے رہے۔... چھپ چھپ کر... سماج سے ڈرتے ہوئے...... لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو کر..... آموں کے درختوں کے سایہ آڑ میں...... مہندی کی چھاؤں میں.......... لہلہاتے ہوئے گھنے کھیتوں میں......... اور سبزہ زاروں میں، ندی کے کنارے۔

ہندوستان کا آیندہ وایسرائے

لندن ۹ر اکتوبر۔ دوسرے بہت سے اُمیدواروں کے ساتھ مسٹر ایٹلی اور مسٹر اولیور اسٹینلے کے متعلق بھی یہ توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ ممکن ہے جب ماہ مارچ میں ہندوستان کے موجودہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو اپنے عہدہ سے ریٹائر ہوں تو ان دونوں مقتدر ہستیوں میں سے کسی کو ہندوستان کا وایسرائے بنا کر بھیجا جائے۔ (رائٹر)

صوبہ سرحد میں بھی ہنگامے شروع ہو گیے

پشاور ۱۱ر اکتوبر۔ صوبہ سرحد میں سرخپوشوں نے اب کانگرس کی تحریک سول نافرمانی باقاعدہ شروع کر دی ہے اور وہ عدالتوں پر پکٹنگ کر رہے ہیں۔ آج مردان میں انہوں نے ایک عدالت پر یورش کی جس کی وجہ سے پولیس کو گولی چلانی پڑی ۳۔ آدمی ہلاک ہوئے (اپ)

ایک دیہاتی چوکیدار کو پھونک دیا گیا!

سورت ۹ر اکتوبر۔ موضع ماگوڈ میں جو بلسر سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے کچھ لا معلوم اشخاص نے ایک دیہاتی چوکیدار کو پھونک دیا (ا۔پ)

پولیس اسٹیشن کے قریب بم پھٹا

مدراس ۸ر اکتوبر۔ بدھ کے دن نصف شب کے ذرا ہی بعد پولیس اسٹیشن کے قریب ایک دیسی ساخت کا بم پھٹا جس سے موتھیال پیٹھ ڈویژن کے سوک گارڈس کے ایک افسر کو زخم پہونچے (ا۔پ)

دربھنگا راج کے دفتروں کو پھونک دیا

بھاگل پور ۸ر اکتوبر۔ تحصیل بنکا میں بمقام رام دیبی راج کچہری اور بمقام بھیٹیلیس دربھنگا کچہری سرکل کو آگ لگا دی گئی جس سے ریکارڈ جل گیا۔ راج کچہری سرکل کے تقریباً ۱۶ دفتروں کو آگ لگا دی گئی اور ریکارڈ پھونک دیا۔

موضع دوبرہن میں کچھ کانگریسیوں پر غلطی سے ڈاکو سمجھ کر سخت حملہ کر دیا گیا۔ (ا۔پ)

ہوبلی ۷ر اکتوبر۔ سنبل کا ریلوے اسٹیشن بیجاپور کے قریب منگل کی صبح کو مکمل طور پر جلا ڈالا گیا (ا۔پ)

عالمِ نسواں

خواتین مصر

از مس وحیدہ عزیز صاحبہ
مترجمہ قمر تسکین مدیر فلستان لاہور

ایک جنگ سے بھی کم عرصہ میں مصر نے کافی ترقی کی ہے! لیکن ملک کی اس ترقی کا سب سے اہم عنصر عورتوں کی قانونی و اخلاقی و سماجی آزادی ہے مصری عورت کی زندگی ایک انقلابی دور سے گذر چکی ہے۔ اور آج وہاں کی سرزمین کے بیش نظر بہت سے ارتقائی منازل ہیں جن میں سے اکثر وہاں کی عورتوں کے ہاتھ میں ہیں۔ پہلے پہلے انقلاب ترقی کے زمانہ میں ۱۹۰۵ء میں مصری عورتوں نے کروٹ لی اور یہ چیز مصر سے چل کر قریباً تمام مشرق قریب میں پھیل گئی اور ایک شاہی انقلاب کی بنیاد ڈالی۔ عورتیں اپنی حالت پر قانع نہ رہیں۔ اور وہ کچھ اور چاہنے لگیں اس کے بعد قومی ہنگامہ کی ابتدا ہوئی جس نے عورتوں کو ترقی کے بہت سے مواقع پیش کئے اور نتیجہ میں عورتوں کو بھی تقریباً وہی حقوق حاصل ہو گئے جو اس وقت مردوں کو حاصل تھے!

حب الوطنی کے جذبہ شدید کے اظہار نے انھیں اس قابل کر دیا کہ وہ دنیا تک اپنی آواز پہنچا سکیں اور پردہ سے نکل کر عملی طور پر کچھ کام کر سکیں۔ انھوں نے سماجی پابندیوں سے آزاد ہو کر سیاست میں بھی اہم حصہ لیا اور ہر مظاہرہ میں پیش پیش رہیں۔ حالانکہ یہ بے پردگی آزادی کا بہترین نتیجہ نہ تھا مگر اس سے انھیں سماجی زندگی کے مطالعہ کا بہترین موقع ملا اور سیاسی امور سے زیادہ انہیں اس چیز نے سماجی امور میں مدد پہونچائی۔ کیونکہ اس چیز نے ان کی ترقی اور مساوی حقوق کے حاصل کرنے میں ایک زینہ کا کام دیا۔!

۱۹۱۱ء میں خواتین کے وفد کی تعمیر ہوئی۔ یہ وفد انھی اصولوں پر تیار کیا گیا تھا جن پر کہ مردوں کا وفد جو وہاں کی نیشنلسٹ پارٹی تھی۔ ان کا ابتدائی مطمح نظر مصر کی آزادی تھی لیکن اس وفد کے دوسرے مقاصد بھی تھے جن میں حقوق نسواں کی حفاظت پر خاص طور پر زور دیا گیا تھا۔ وفد خواتین کی لیڈر مادام صوفیہ ذاغلول پاشا صاحبہ تھیں۔ آپ مرحوم سعد پاشا ذاغلول کی اہلیہ ہیں۔ آپ کی پُر خلوص ہمدردی اور بے پناہ جرأت نے سب کے دلوں کو اپنی طرف راغب کر لیا اور تمام خواتین آپ کے لیکچروں جو اپنے اندر ڈرامائی قوت رکھتے تھے کے سننے کا اشتیاق رکھتی تھیں انہیں تصاویر کے ذریعہ مادام زاغلول نے ملک کے ساتھ اپنی "نسوانی تحریک" کو پیش کیا۔ اور جنگ عظیم کے شروع ہونے سے فوراً پہلے ہی لافیمے نوویلے کا وجود عمل میں آیا۔ اور اراکین کا شمار بہت جلد ہی ہزاروں کی تعداد تک پہونچ گیا۔ اس جماعت نے اپنے کاموں کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر لیا۔ مثلاً تعلیم شہری سیاست حفظان صحت وغیرہ اس جماعت نے قاہرہ میں کئی درس گاہیں جاری کیں۔ تجارتی اسکول کھولے شفاخانے اور کلب قایم کئے!

اسی جماعت کی ایک سرگرم کارکن خاتون جن کی عمر ابھی ۲۰ سال کی بھی نہ تھی۔ انھوں نے "نئے مصر" کا خواب دیکھا اور اپنے نظریات دلائل کو تحریروں کے ذریعہ ملک سے روشناس کرانا شروع کیا۔ انہی دنوں آپ کی شادی ہو گئی اس زمانہ میں آپ قاہرہ سے باہر ایک "ہاؤس بوٹ" میں اقامت گزیں تھیں اور خاتون وسیبہ ہی کی جرأت تھی کہ وہ اس زمانہ میں صرف ہیٹ پہنکر ۱۹۱۹ء میں آپ نے مسجد قاہرہ میں تین ہزار آدمیوں کے سامنے تقریر کی۔ اور اس کے بعد آپ الاظہر اور دیگر مقامات پر تقاریر کرتی رہیں مذہب اور عورتوں کی نظر میں یہ ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ آپ عیسائی ہیں لیکن زیادہ تر اس لیے کہ ایک دفعہ ایک یونیورسٹی کی دعوت کے قبول کر سکتی ہوں جبکہ مجھے انجیل سے اقتباسات پڑھنے کی اجازت دی جائے!

(باقی آیندہ)

بچوں کی دنیا

فونٹن پین

جناب مسٹر سراج الدین صاحب جبار امنگری

لوگ پہلے کلک وغیرہ کے قلم سے لکھتے تھے۔ اس کے بعد انیسویں صدی کے شروع میں نب ایجاد ہوئی۔ لیکن عام طور پر اس کا رواج ۱۸۳۰ء کے بعد ہوا۔ لوگوں کو قلم بنانے میں بہت دقت ہوتی تھی۔ ہر شخص سے اچھا قلم بن بھی نہیں سکتا تھا۔ لکڑی کا قلم خراب بھی جلد ہو جاتا تھا۔ اس لیے نب کو بہت جلد قبولیت حاصل ہو گئی۔ ۱۸۴۹ء میں انگلستان کے مقام برنگھم میں نب کا ایک کارخانہ قایم ہوا جس میں دو ہزار کاریگر کام کرتے تھے۔ اور ہر ہفتہ ۶۵ ہزار گرس نب تیار ہوتی تھی۔ اتنی سی بات سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۹ء کے درمیان میں نب کے رواج نے کتنی ترقی کی۔

فونٹن پن اوّل اوّل ۱۸۳۶ء میں امریکہ کے ایک شخص نے تیار کیا۔ لیکن یہ بازار میں دس برس بعد یعنی ۱۸۴۶ء میں پہنچا۔ پھر بھی اسے عام قبولیت حاصل نہ ہو سکی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت تک اس کے استعمال کا طریقہ بھی مشکل تھا۔ اور اس کی قیمت بھی زیادہ تھی۔

انیسویں صدی کے آخر میں فونٹن پن کے رواج نے بہت ترقی کی اور گذشتہ بیس سال کے عرصہ میں تو اس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ آج کل یورپ اور امریکہ کے اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیاں فونٹن پن ہی استعمال کرتی ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی اس کا رواج کم نہیں ہے۔

فونٹن پن کے چار حصے ہوتے ہیں۔ نلی۔ کیپ یا سرا۔ نب اور زبان۔ ان چاروں چیزوں کی تیاری میں نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے کام لینا پڑتا ہے۔ ان چاروں چیزوں کے استعمال سے پہلے ایک سو تیس بار آزمائش ہوتی ہے۔

نلی اور کیپ کی تیاری اعلیٰ درجے کے ربر کی ضرورت ہوتی ہے پہلے ربر کو دو ہفتے تک پانی میں بھگو دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مشین سے خوب پیس کر اس کی لئی بنائی جاتی ہے۔ پھر آگ پر پکا کر اس میں گندھک ملاتے ہیں۔

اس کام کا ذکر تو بہت آسانی سے ہو گیا۔ لیکن یہ کام کرنے میں اتنا آسان نہیں ہے۔ ربر بہت نرم چیز ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ فونٹن پن کی نلی کتنی سخت ہوتی ہے۔ ربر کو سخت ہی کرنے کے لیے اس میں گندگ ملاتے ہیں۔ بہر حال ربر کو سخت بنانے کا عمل بہت مشکل ہے۔ اور اس کی تیاری میں خاص احتیاط اور ہوشیاری کی ضرورت ہے۔

ربر کی تیاری کے بعد فونٹن پن بنانا شروع کرتے ہیں۔ فونٹن پن کی تیاری میں اس بات کی خاص طور پر ضرورت ہوتی ہے کہ اس میں کسی طرح ہوا داخل نہ ہو سکے۔ اس کی آزمائش کے لیے قلم کو پانی میں رکھ کر اس میں ہوا بھرتے ہیں۔ اگر قلم میں داخل ہونے کی کوئی جگہ ہوتی ہے تو اس عمل سے اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور اسے بند کر دیا جاتا ہے۔ عمدہ فونٹن پن کی نب میں سونا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن یہ دھات اتنی نرم ہوتی ہے۔ کہ خالص سونے کی نب تیار نہیں ہو سکتی۔ اس لیے سونے میں چاندی ملا کر نب تیار کرتے ہیں۔ پھر بھی نب بہت جلد گھس جاتی ہے۔ نب کی اس خرابی کو دور کرنے کے لیے نب کے سرے پر ریڈیم لگا دیتے ہیں۔ لیکن یہ دھات بہت قیمتی ہوتی ہے۔ اس لیے ریڈیم لگا ہوا فونٹن پن بہت مہنگا ملتا ہے جس کو ہر آدمی خرید نہیں سکتا۔

سب سے پہلے ایک انگریز تاجر کو جس کا نام رابنسن تھا۔ نب میں ریڈیم کے استعمال کرنے کا خیال پیدا ہوا تھا۔ لیکن اس وقت ریڈیم کی سختی کی بنا پر اسے ناقابل استعمال سمجھا گیا۔ ✕

✕ مگر اس کے بعد ایک انگریز انجنیئر نے جس کا نام آزک ہاکنیس تھا۔ نب میں ریڈیم کے استعمال کا طریقہ دریافت کر لیا۔ اب سونے کی نب کی نوک پر ایک باریک ذرے کے برابر ریڈیم لگا دیتے ہیں جس سے وہ نب کبھی نہیں گھستی جس کمرے میں سونے کی نب تیار ہوتی ہے۔ اس میں ہر طرف سونے کے ذرّے بکھرے ہوتے ہیں۔ کاریگروں کو ایک خاص قسم کا بے ڈھلا کپڑے پہن کر کام کرنا پڑتا ہے۔ آخر میں یہ کپڑے جلا دیے جاتے ہیں۔ اور ان کی راکھ سے سونا الگ کر لیا جاتا ہے۔

لوہے کی نب بہت جلد خراب ہو جاتی ہے سونے کی نب میں جہاں اور خوبیاں ہیں۔ ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ لوہے کی طرح اس میں زنگ نہیں لگتا تم سونے کی نب کو ایک سال تک روشنائی میں ڈبوئے رہو۔ وہ خراب نہیں ہوگی۔ مگر لوہے کے نب میں یہ بات کہاں؟

پردۂ فلم

عمر خیامؒ

بمبئی کے فلمی حلقوں کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر سہراب مودی عنقریب ایران کے نامور اور مشہور شاعر "عمر خیام" کی زندگی سے متعلق ایک نہایت ہی شاندار فلم تیار کرنے والے ہیں جس کا نام بھی "عمر خیام" ہوگا ہمارے ناظرین اس چیز سے ناواقف نہیں کہ آج سے ڈیڑھ سال قبل پربھات نے عمر خیام کی تیاری کا اعلان کیا تھا، لیکن حالات کچھ ایسے پیدا ہوئے کہ پربھات عمر خیام تیار نہ کر سکی، اب پربھات کے بعد مسٹر سہراب مودی کا عمر خیام کی تیاری کا ارادہ مشرقی لٹریچر سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے نہایت ہی امید افزا ہے اور یہ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر سہراب مودی اس اہم کام کو بڑی خوبی کیساتھ انجام دے سکیں گے۔

ہمایوں

فضلی برادران نے معصوم چورنگی اور یادگار شاعرہ بنا کر آرٹ اور لٹریچر کا جو نایاب نمونہ پیش کیا ہے اسے کسی صورت میں بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا اب ہم کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ فضلی برادران ہمایوں کی زندگی کو ایک شاندار فلم کی صورت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

ہمایوں کی زندگی میں خواہ رومانس ہو یا نہ ہو لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہمایوں مغل خاندان کا سب سے بڑا حکمراں ہے جس کی زندگی میں سب سے زیادہ نشیب و فراز موجود ہیں، ہمایوں جہاں ہندوستان کی فرمانروائی کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے وہاں اس نیک دل انسان کو مدتوں بے یار و مددگار تخت و تاج سے محروم ہو کر ٹھوکریں بھی کھانی پڑتی ہیں اور اس کے بعد دوبارہ یہ ہندوستان کا تخت و تاج حاصل کرتا ہے ہمکو امید ہے کہ اگر ہمایوں کی فلم پورے احتیاط کے ساتھ تیار کی گئی تو یہ آمدنی اور شہرت و مقبولیت کے لحاظ سے دوسری تمام فلموں کو پیچھے چھوڑ دے گی۔

مدغاسکر کے دو اور شہروں پر برطانیہ کا قبضہ

وشی ۹ر اکتوبر۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ کل مدغاسکر میں برطانوی پیشقدمی سست رہی وسطی مدغاسکر میں انٹی ریب پرگشتی دستے مشغول رہے جنوب مغرب میں جہاں کمزور فرانسیسی سپاہی مقابلہ کر سکتے تھے برطانیہ نے سکرا ہا اور ٹنگو بور پر قبضہ کر لیا۔ (رائٹر)

جاپان سے لیورپول

لندن ۹ر اکتوبر۔ برطانیہ اور جاپانیوں کے جنگی قیدیوں میں جو تبادلہ ہوا ہے اس سلسلہ میں گیارہ سو برطانوی باشندے جن میں ٹوکیو کے سابق سفیر سر رابرٹ بھی شامل ہیں۔ لیورپول پہونچ گئے۔ جب یہ لوگ یہاں پہونچے تو پچاس ہزار سے زیادہ خطوط جو ان کے دوستوں اور رشتہ داروں نے بھیجے تھے ان کو پہونچائے گئے۔

(رائٹر)

اقوال زریں

خطا سے درگزر کرنے کی عادت بندے کو معزز بنا دیتی ہے اور انکساری سے رفعت و بلندی حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ دنیا کی تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔

اچھا عمل یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے

بہتر یہ ہے کہ تو اپنے پسماندگان کو مالدار چھوڑے بہ نسبت اس کے کہ وہ تیرے بعد کسی کے روبرو دست سوال دراز کریں۔

زندگی چند روزہ ہے اسمیں رہکر نیکی اور نیک کام کرنا لازمی اور لابدی ہے۔

علم دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔

سختی کا جواب نرمی سے دیجئے، اور مزاج قابو اعتدال پر رکھئے۔

جو شخص کسی کو اپنے کاندھوں پر بٹھا کر دریا ندی وغیرہ خطرناک جگہوں سے پار کر دیتا ہے اس سے ہزار گنا بہتر ہے جو اسے خود ہی پار کرنا سکھائے

پر آپ نینی تال تشریف لے گئے ہیں اور نومبر کے پہلے اپنے نئے عہدے کا چارج بہ حیثیت چیرمین پبلک سروس صوبجات پنجاب و سرحد لے لیں گے (ا۔پ)

موج تبسم

بیگم نے نئی ملازمہ سے ہمدردی کے طور پر یہ پوچھا "نہلاتے وقت بچوں نے تمھیں تنگ تو نہیں کیا۔

ملازمہ نے جواب دیا۔ بیگم صاحبہ چھوٹے بچوں نے تو کوئی تکلیف نہیں پہونچائی البتہ بڑے لڑکوں نے بہت دق کیا۔

بیگم:۔ کون سا بڑا لڑکا؟۔

خادمہ:۔ وہی جو عینک پہنتا ہے۔ اور جس کے بال بھورے رنگ کے ہیں۔

بیگم:۔ چپ چپ وہ لڑکا نہیں بلکہ وہ تو میرا خاوند ہے۔

استاد نے اپنے دوشیزہ شاگرد سے پوچھا۔

"ایک بات بتاؤ گی"۔

"کیا؟"

"تم شادی کس سے کروگی؟"۔

"رشید سے"

"بڑی حیرانگی کی بات ہے"۔

یہی کہ تمہیں میرا اصلی نام کیونکر معلوم ہوگیا۔

قیمت سالانہ ساڑھے سات روپیہ ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین اس بہترین ادبی و سیاسی مجموعہ کو منگوا کر اپنے ذوق ادب کا ثبوت پیش کریں گے۔

مسٹر مارشس ریٹائر ہوگئے

پرسوں مسٹر پی ڈبلو ارشس ایڈوائزر گورنر یوپی نے اپنے عہدے کا چارج مسٹر اے جی شریف سینیر ممبر آف بورڈ آف ریونیو کو دیا ہے ایک مختصر رخصت

دلچسپ معلومات

ریگستان میں بالو ہی بالو ہوتا ہے پانی کا نام و نشان نہیں ہوتا، اور مچھلیوں کو پانی کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی آدمیوں کو ہوا کی وہ بغیر پانی کے جی نہیں سکتیں، لیکن آپ کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ دنیا کے سب سے بڑے ریگستان (جو افریقہ میں واقع ہے) میں بالو سے کچھ نیچے زندہ مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔

دنیا کی تمام چیزوں میں وھیل مچھلی کی عمر سب سے زیادہ معلوم ہوتی ہے یہ بہت بڑی سمندری مچھلی کا نام ہے۔ جن مچھلیوں سے ہم وھیل کی ہڈیاں لیتی ہیں وہ زیادہ تر پانچ سو برس سے بھی زیادہ عمر پاتی ہیں اس کے بعد ہاتھی کا نمبر ہے جو ایک سو برس تک قریب قریب زندہ رہتا ہے۔ شیر، چیتوں، اور بھیڑیوں وغیرہ کی عمر بیس اور تیس سال کے درمیان ہوتی ہے۔

ریویو

جمہور کا عید نمبر

"جمہور" ہفتہ وار بمبئی کا عید نمبر اس وقت ہمارے سامنے ہے جو دیدہ زیب ٹائیٹل پیج عمدہ کاغذ بہترین چھپائی اور متعدد یک رنگی و سہ رنگی تصاویر سے مزین کرکے ۸۰ صفحات پر شائع کیا گیا ہے مضامین کے لحاظ سے بھی یہ نمبر نہایت بہتر اور قابل دید ہے۔

مسٹر احسان علی ایڈیٹر جمہور اس کامیاب عید نمبر شائع کرنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں، قیمت اس عید نمبر کی آٹھ آنے ۸ رہے اور

افسانہ

آرزو کی قربانی

از کماری پشپا صاحبہ

ذیل میں ہم ایک ایسا افسانہ پیش کر رہے ہیں جو اول سے لیکر آخر تک جذبات سے لبریز ہے، اس افسانے کی خوبی یہ ہے کہ اس کے کردار اپنی زبان سے ایک لفظ کہے بغیر محبت کا ایک ایسا دردناک افسانہ دُہرا جاتے ہیں جسے ہندوستانی ادب کا ایک نایاب نمونہ کہا جا سکتا ہے۔

آج وہ ایسے وقت آرہے ہیں جب بھائی صاحب گھر پر نہیں ہیں۔

اس خیال سے پربھا کا دل بلیوں اچھل رہا تھا اس پر ایک خاص کیفیت طاری تھی یہ خاص کیفیت خوشی کی وجہ سے تھی، یا اضطراب کے سبب سے اس کا فیصلہ پربھا نہ کر سکی مگر یہ سوچ کر پربھا پر ایک خاص قسم کی کیفیت ضرور طاری تھی کہ آج جس وقت وہ مجھے گانا سکھانے آئیں گے اس وقت بھائی صاحب گھر پر نہ ہوں گے۔

ابھی ان کے آنے میں پہروں کی دیر تھی مگر پربھا کے دل اور دماغ پر ان کا تصور اس طرح چھایا ہوا تھا کہ گویا وہ آنے ہی کو ہیں۔

ان کا خیال کرتے کرتے پربھا کا ذہن ان واقعات کے اوراق کو الٹنے لگا جنھوں نے ان کی من موہنی مورتی پربھا کے دل کے سنگھاسن پر بٹھائی تھی۔

پربھا کو وہ منظر یاد آیا۔

پربھا کی سہیلی "شانتا" کی سالگرہ تھی پربھا کو جانے میں دیر ہوگئی تھی، کیونکہ بھائی صاحب دفتر سے دیر سے آئے تھے، پربھا گھر سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی شانتا کے مکان کی طرف جارہی تھی اور یہ سوچتی جاتی تھی کہ شانتا ضرور لتاڑے گی، میں ہی تو اس کی

سب سے زیادہ عزیز سہیلی اور میں ہی سب سے زیادہ دیر سے چلی ہوں، شانتا کا مکان قریب ہی تھا مگر وہاں تک پہونچنے کے لئے بڑی سڑک پر سے گذرنا پڑتا تھا۔

پربھا اپنے خیالات میں ڈوبی ہوئی چلی جارہی تھی کہ اپنے سے بالکل قریب سائیکل کی ٹن ٹن سنکر چونک پڑی۔ ایک رسیلی، میٹھی، اور جوان آواز سنائی دی۔

معاف کیجئے گا۔ پربھا نے مڑکر دیکھا ستارہ سی آنکھیں چمکتی ہوئی، کنول کی پتیوں جیسے نازک ہونٹ نہایت ہی خوبصورت چہرہ، وہ سائیکل سے اتر چکا تھا اور معافی طلب کر رہا تھا، پربھا کی آنکھیں جھک گئیں قصور اسی کا تھا وہ پٹریوں کو چھوڑ کر اپنے خیالات کی دھن میں سڑک کے بیچوں بیچ چل رہی تھی اتنے میں کہ پربھا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ اپنی سائیکل پر سوار ہوکر جا بھی چکا تھا۔

پربھا کے ہونٹ کانپے اور کانپ کر رہ گئے معافی مجھے مانگنی چاہئے تھی "پربھا نے سوچا" وہ اپنے دل میں کیا کہیگا!!! خیال کرے گا بڑی بدتمیز لڑکی ہے۔

کیا پکاروں؟ کیوں؟ کہ قصور تو میرا ہی ہے مگر نہیں یہ راہ چلتے کیا کہیں گے! سمجھیں گے پاگل ہے یہ سوچتے ہوئے پربھا نے آگے کی طرف دیکھا، اس سائیکل والے کو۔ ایسے وہ تو اسی گلی میں مڑ گیا!! شانتا کی گلی میں اور سائیکل شانتا کے مکان کے سامنے والے دروازے پر ہی کھڑی ہے

اس اجنبی نوجوان کے ایک چھوٹے سے فقرے نے پربھا پر نہ جانے کیا جادو کر دیا کہ وہ شانتا کے گھر پہونچی تو اس پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہو چکی تھی کہ جس سے۔ اس کی سہیلی شانتا نے مسکرا کر غور سے اس کی طرف دیکھا "سموسے کھاؤ" شانتا نے کہا "پربھا نے جواب دیا" بھوک نہیں ہے" میٹھا میٹھا درد بھی ہے؟ شانتا بولی۔

پربھا نے کہا دھت۔ یہ کس نے کہا؟ شانتا بولی۔ تمہاری آنکھوں نے۔ تمہاری آنکھیں گا گا کر کہہ رہی ہیں

گوری سے نیناں ملائے ساجن نے۔

کیا ہم سے بھی چھپاؤ گی؟"

پربھا کو یاد آیا کہ کس طرح اس نے شانتا کو بہتیرا سمجھایا کہ کوئی خاص بات نہیں ہے مگر شانتا اسی پر اصرار کرتی رہی کہ ابھی کچھ دیر پہلے ضرور کوئی بات ہوئی ہے۔

پربھا نے اسے بتا دیا کہ راستے میں کس طرح وہ اپنے خیالات کی دھن میں سڑک کے بیچوں بیچ چلنے لگی، اور کس طرح ایک سائیکل والے نے ٹکر بچائی اور پھر خود ہی معافی مانگنے لگا اور وہ تمہاری گلی میں سامنے والے مکان میں گیا ہے۔

یہ سنکر شانتا نے کہا "آنکھیں بڑی خوبصورت ہیں اگر تم ہاتھ جوڑو تو ہم ابھی تمھیں ان کا دیدار کرائیں۔

"پربھا بولی" ہمیں کیا ضرورت ہے؟ تم خود اپنے دل سے پوچھو" شانتا نے کہا، پربھا سر جھکا کر خاموش ہوگئی تھوڑی دیر بعد جب دوسری سہیلیاں چلی گئیں تو شانتا نے اصرار کرکے پربھا سے گانا گوایا کھڑکی کے سامنے ہارمونیم رکھا تھا، پربھا نے سہیلی کی ضد پوری کرنے کیلئے ہارمونیم پر گانا شروع کیا۔

باوری بھئی سن بنسی کی تان
درشن دو نا ہیں نکلت پران

جب اس نے انترہ اٹھایا تو شانتا نے چپکے سے اٹھ کر کھڑکی کے کواڑ کھول دئے، پربھا کی انگلیاں ٹھٹھک گئیں ہونٹ کانپکر رہ گئے، ماتھا پسینے سے بھیگ گیا۔ کھڑکی کے مقابل ایک اور کھڑکی کھلی ہوئی تھی اس کھڑکی میں کوئی نظریں آسمان کی طرف اٹھائے کھڑا تھا سامنے کی کھڑکی کھلی دیکھکر وہ فوراً پیچھے ہٹ گیا مگر ہٹنے سے قبل اس نے یہ دیکھ لیا کہ سامنے کون ہے اور پربھا نے بھی پہچان لیا کہ سامنے کی میں وہی ہیں، گھنٹے نے ٹن سے ایک بجایا پربھا اپنے خیالات سے چونکی، گر پرمود کا تصور اسے

جنگ سے ہندوستان کو خطرہ ہے
مجھے کیا کرنا چاہیئے؟
اس کا جواب یہ ہے۔

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس پر باقاعدہ پیسہ لگائیے۔
اس طرح آپ ہمارے سپاہیوں کو نہ صرف جدید قسم کے آلات حرب....
اور تیز رفتار ہوائی جہاز مہیا کرنے میں مدد دیں گے......
بلکہ آپ ہندوستان کے کارخانوں کی تیز رفتاری....
اور ہزاروں آدمیوں کو ملازمت دلوانے میں بھی مدد دیں گے
اور جب ہماری فتح ہوگی جو یقینی اور لازمی ہے
تو آپ یہ محسوس کرکے خوش ہوں گے کہ آپ نے جنگ جیتنے میں مدد دی تھی اور اپنا پیسہ نہایت دانشمندانہ طور پر ایک نفع بخش کام میں لگایا تھا۔

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس خریدیئے
★ حکومت ہند سے ضمانت شدہ۔
★ کسی بھی وقت بھنایا جاسکتا ہے۔
★ ہر دس روپیہ پر تین روپیہ نو آنہ منافع دیتا ہے۔
کسی بھی ڈاکخانہ سے مل سکتا ہے

پھر اُسے پچھلے واقعات کی طرف کھینچ لے گیا۔

روزانہ پربھا اور شانتا دونوں ایک ساتھ شانتا کے گھر سے کالج کی لاری میں بیٹھا کرتی تھیں، اس کھڑکی والے حادثے کے دوسرے تیسرے دن پربھا شانتا کے گھر پہونچی، تو شانتا نہا رہی تھی شانتا کی ماں نے پربھا کو اوپر کے کمرے میں بیٹھنے کے لئے کہا۔

پربھا نے کمرے کے اندر قدم رکھا تو وہ ٹھٹک گئی، کمرے کی دونوں کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں سے ایک سامنے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی پربھا نے جھکی نظروں سے دیکھا سامنے کی کھڑکی خالی تھی، یہ دیکھ اسکو کچھ اطمینان حاصل ہوا اور اسنے اپنے کپکپاتے ہوئے پاؤں کو سنبھالا اور پھر اندر قدم رکھا، پربھا نے چاہا کہ کھڑکی بند کر دے مگر دل میں سوئی ہوئی کسی تمنا نے ہاتھ روک لئے وہ آہستگی سے میرے پاس بیٹھ گئی اور کتاب کھول کر سامنے رکھ لی، ایک لمحہ بعد پربھا نے سامنے سے کھڑکھڑ کی آواز سنی اس نے جھجکر نظریں اوپر اٹھائیں کوئی کھڑکی کے آگے بیٹھا تھا ایک پٹ بند کر رکھا تھا اور کھڑکی کے کھلے ہوئے پٹ کے حصہ میں رکھ چھوڑی تھی پربھا اس نظارے میں محو تھی کہ کمرے میں قہقہوں کی آواز گونج اٹھی، شانتا نے قریب آکر ہنستے ہوئے پربھا کے چٹکی لی اور کہا :-

"چوری سے ملاقاتیں" پربھا کا چہرہ حیا سے سُرخ ہوگیا، اسس نے دیکھا کوئی سامنے کی کھڑکی میں سے اٹھ کر جا چکا تھا۔

گھٹا کے گھر کر آنے سے اندھیرا سا ہوگیا تیز ہوا نے کھلی کھڑکی کے کواڑوں کو زور سے دونوں طرف دیواروں پر دے ٹپکا، پربھا صحن کے سے کے دروازے میں کرسی ڈالے بیٹھی تھی وہ اٹھ کر کھڑکی بند کرنے کے لئے کھڑکی کے قریب گئی، دیکھا باہر کوئی لہک لہک کر گا رہا تھا۔

تیری پیاری صورتیا
کیسے جادو جیا را پہ

ان لفظوں سے پربھا کا دل بیکل ہوگیا اور ان کی پیاری پیاری دل میں اتر جانے والی صورت اسکی آنکھوں کے تلے پھرنے لگی، وہ منظر پربھا کی آنکھوں کے آگے آکھڑا ہوا، پربھا کے بھائی صاحب نے دروازے میں داخل ہوتے ہوئے کہا "آجاؤ، اندر آجاؤ" ہرلیش بھیا کی آواز سنکر پربھا نے اوپر سے دیکھا کہ کون ہے جسے اندر لایا جا رہا ہے۔ جسکو اندر لایا جا رہا تھا، اسکو دیکھ کر پربھا مدہوش ہونے لگی بھیا انھیں کو لائے تھے پھر انھوں نے پربھا کو پکار کر نیچے بلایا اور ہرلیش سے کہا یہ میری بہن پربھا رانی سکنڈ ایر میں پڑھتی ہیں، ہرلیش نے ہاتھ جوڑ کر سلام کیا پربھا نے بھی کانپتے ہوئے ہاتھ سلام کے لئے اٹھا دئے، بھیا نے پربھا سے کہا یہ ہرلیش ہمارے کلاس فیلو رہ چکے ہیں پربھا کا دل زور سے دھڑکا بھیا نے کہا۔

آج ایک موسیقی کی محفل میں انھوں نے گایا ویسے بھی یہ ہمیشہ ہی سے اچھا گاتے ہیں مگر اب تو غضب ڈھانے لگے ہیں مایہ ناز موسیقار ہیں۔

پربھا کا دل اتنے زور سے دھڑکا کہ وہ چاہتی تھی کہ دونوں ہاتھوں سے اپنا کلیجہ تھامے مگر لحاظ مانع تھا بھیا نے کہا "ہم انکو پکڑ لائیں گے تم کیوں نہ ان سے تھوڑا سا وقت لیکر گانا سیکھ لو" پربھا بڑی مشکل سے اپنے اوپر قابو حاصل کئے ہوئے زمین کی طرف نظریں جھکائے ہوئے کھڑی تھی ورنہ اس پر ایک مدہوشانہ کیفیت طاری ہوچکی تھی اور اسکو ایسا محسوس ہو رہا تھا، گویا جس چشمۂ شیریں کی تلاش میں ایک پیاسا مارا مارا پھر رہا تھا وہ چشمہ خود اس کے قریب آگیا، بھیا ہرلیش سے کہہ رہے تھے ہماری بہن کو موسیقی کا بیحد شوق ہے، مگر بس یہی دو چار دھنیں گا لیتی ہیں اب تم کچھ اپنا قیمتی وقت دو اور روزانہ نہیں تو دوسرے تیسرے روز ہی سہی۔

ہرلیش نے گردن ہلا دی، ابھی پربھا اسی منظر کو ذہن میں دھرانے سے فارغ بھی نہ ہوئی تھی کہ پھر ایک منظر مزید اس کی نگاہوں کے سامنے رقص کرنے لگا۔

پربھا ہرلیش کے سامنے سمٹی سمٹائی بیٹھی تھی پنسل اور کاپی سامنے رکھی ہوئی تھی، ہرلیش نے تنبورا چھیڑا سر لگایا اور پربھا سے کہا "چلئے، آواز ملایئے" پربھا کانپ گئی اس کا گلا خشک ہوگیا ایسا محسوس ہوا گویا زبان تالو سے چپک کر رہ گئی ہے۔

بھیا نے کہا "گاؤ پربھا، گاؤ"!

پربھا نے پتلی اور مہین آواز میں دسا کو دھرایا پھر رے کا سر لگایا گیا، پربھا نے دھڑکتے ہوئے دل اور کانپتی ہوئی آواز میں رے کا سر بھی ادا کر دیا اسی طرح پوری سرگم گانی پڑی، بول لکھوائے گئے بات چلت نئی چیز نئی رنگ ڈالی۔ رے ایسے ہی بیدردی بنو اری۔ رے

نہ جانے کب تک پربھا ان مناظر کو بار بار اپنے ذہن میں دھراتی رہی کہ دفعتاً گھنٹے نے ٹن ٹن کرکے چار بجائے۔

پربھا گھنٹے کی طرف دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی وہ اب آتے ہی ہوں گے، اس نے فوراً ایمنر کی آواز سے اپنی کاپی نکالی آج اسے نئی چیز سیکھنی تھی۔

پربھا نے کاپی اور پنسل سنبھالی ہی تھی کہ کمرے کے دروازے پر آہٹ معلوم ہوئی، ہرلیس دروازے میں داخل ہو رہا تھا۔

تنبورہ چھیڑتے ہوئے اس نے کہا "نئی چیز کے بول لکھئے" "نرموہی کو روپ دکھائے، موہی کو ترڑپائے" اور یہ کہہ کر اسس نے اپنی میٹھی اور رسیلی آواز میں گیت کے بول اٹھائے۔

نرموہی کو روپ دکھائے
موہی کو ترڑپائے۔

پربھا کا دل بے قابو ہوکر زور زور سے دھڑکنے لگا، دو تین مرتبہ گیت کو سروں پر لا کر ہرلیش نے کہا "چلئے! گایئے"

پربھا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا وہ خود کو اپنے سے کھوئے دے رہی ہے اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں جب ہرلیس نے اس سے گانے کیواسطے کہا تو پربھا نے منہ پھیر کر آنسو پونچھے جو چھلکتی ہوئی آنکھوں سے ٹپک پڑنے کو تھے، پھر اس نے کانپتی ہوئی آواز میں گیت کے بول نکالنے کی کوشش کی مگر وہ پہلا لفظ ہی ادا کر رہی تھی کہ پھر اس کی آنکھوں میں آنسو امنڈ آئے۔

ہرلیش نے پربھا کی طرف دیکھا اور پھر آنکھیں نیچی کرلیں بولا آج شاید آپ کی طبیعت درست نہیں ہے، میں کل یا پرسوں آؤں گا تب سہی "وہ یہ کہہ کر چلا گیا۔

مگر ایک دو نہیں بلکہ کئی دن گذر گئے، ہرلیش نہ آیا پربھا جب اسے یاد کرتی تھی تو اس کا دل ٹوٹنے سا لگتا تھا، شاید وہ ناراض ہوگئے پربھا خود سے زندگی سے ہر چیز سے ناراض سی رہنے لگی۔

کئی روز بعد بھیا نے بتایا ہرلیش کی والدہ دیہات میں رہتی تھیں وہ بہت بیمار ہیں معلوم ہوا ہے کہ ہرلیش کے نام تار آیا تھا وہ اسی وقت یہاں سے دیہات کیلئے روانہ ہوگئے ہرلیش کا اس دنیا میں ماں کے سوا اور کوئی نہیں ہے، پربھا کے دل کو اطمینان "دردھارس بندھی کہ وہ مجھ سے ناراض ہوکر نہیں گئے ہیں، اپنی ماں کی تیمار داری کیلئے گئے ہیں فارغ ہوکر آئیں گے۔

دوسرے دن خط آیا "ہرلیش" اس سے معلوم ہوا کہ ہرلیش کی ماں چل بسیں، اس کے بعد پندرہ بیس دن گذر گئے مگر ہرلیش نہ آیا۔ پربھا تھکی سی ایک کرسی پر پڑی ہرلیش کا خیال کر رہی تھی، نیچے سے بھیا نے پکارا "پربھا نیچے آؤ" میں ان حضرت کو پکڑ لایا ہوں۔ "تم تو بڑے بے رحم ہو" جب پربھا نیچے پہونچی تو بھیا ہرلیش سے یہ فقرہ کہہ رہے تھے پربھا کو یہ محسوس ہو رہا تھا گویا اس کی نس نس میں سے دم کھنچکر آنکھوں میں آرہا ہے مگر وہ پلکیں جھکاتے ہوئے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ (باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳ پر)

عید۔ نیا اور مبارک چاند نمودار ہوا۔ اور رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا۔ اس تقریب میں مہمان نوازی شروع ہوتی ہے۔ اور چائے کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ چائے نوشی ہی میں آپ اور آپ کے دوست یکجا جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہیں۔ عید کی دعوت کے بعد پھر چائے کا دور چلتا ہے۔ جس سے آپ کی خوشی بڑھتی ہے۔ اسطرح کے ہر بڑے جشن میں چائے کا دور جاری رکھیئے۔

ہندوستانی چائے
ہر بڑے موقع کے لئے بہترین پینے کی چیز
انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے شائع کیا۔
IK 124

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ
تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS WHITE LABEL TEA
لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTK 38C

شاندار — موتی محل ٹاکیز کانپور میں — دوسرا ہفتہ
جمعہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
منروا موویٹون کا عظیم الشان اور قابل دید جنگی فلم
سکندر
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات
میٹنی شو اتوار کے روز ۳ بجے دن
خاص اداکاران
سہراب مودی پرتھوی راج صادق علی
لالہ یعقوب کے این سنگھ شیلا ونملا مینا وغیرہ
تشریف لاکر لطف اٹھایئے

گولڈن ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ساڑھے تین بجے دن
جمعہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
فلم کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ کا لاجواب شاہکار
قیدی
خاص اداکاران
ناندریکر (باغبان والا) رمولا (خزانچی والی)
واسطی (جذبات نگاری کا بادشاہ) مہتاب (چترلیکھا والی)
ہنیکا ڈیسائی (ملکۂ ڈانس)

دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

انگریزی کمپنی ایکٹ (۱۹۰۰ - ۱۸۶۲) کے مطابق لندن میں انکارپوریٹیڈ

بجلی جلانے والوں کو اطلاع

اصلی ہوائی حملہ کے موقع پر بجلی بجھ جانے کی یا بجلی کے موٹر پمپ۔ برف مشین اور پنکھے وغیرہ کی خرابیوں کی شکایت سننا غیر ممکن ہے۔ عام طور پر اس قسم کی شکایات ٹیلیفون نمبر ۲۵۴۴ سے سنی جاتی ہیں۔ لیکن ہوائی حملہ کے دوران میں یہ ٹیلیفون استعمال نہ کیا جاوے گا۔
مشق کے ہوائی حملہ کے وقت یہ ضروری ہے کہ اصلی ہوائی حملوں کی نقل جہاں تک ممکن ہو ٹھیک ٹھیک کی جاوے اور اس لئے ہم اپنے کنزیومرس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس وقت تک کوئی شکایت نہ بھیجیں جب تک کہ حملہ ختم ہونے کا اعلان نہ کر دیا جاوے اس کے بعد شکایت حسب دستور سنی جاوے گی اور حسب معمول اس پر عمل کیا جاوے گا۔

بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی لمیٹڈ

دی ایجنٹس:- کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

وزیر ہند کی تازہ تقریر

لندن ۱۰ ر اکتوبر۔ آج پارلیمنٹ میں صوبجات ہند میں گورنروں کی حکمرانی کا قانون پیش کرتے ہوئے مسٹر امیرے وزیر ہند نے کہا کہ ہم جس پالیسی پر ہندوستان میں چل رہے ہیں وہ یہ نہیں ہے کہ بادل ناخواستہ ہم پیچھے ہٹ رہے ہیں بلکہ ہم اپنی خوشی سے ہندوستان کو آئینی ترقی کے راستہ پر بڑھا رہے ہیں۔ ہم زبردستی اپنی ذمہ داریوں سے دستبردار نہیں ہو رہے ہیں۔ بلکہ ہم رضامندی کے ساتھ آزادی میں شریک دار رہنا چاہتے ہیں۔ ہم کسی کے حکم سے ہندوستان کو نہیں چھوڑ سکتے۔ آپ اس عظیم الشان مسلم قوم کے حقوق کو نظرانداز نہیں کر سکتے جس کی تعداد ۹ ½ کروڑ ہے جو اپنے فرائض قومی کو بڑے جوش کے ساتھ محسوس کرتی ہے جس کا تمدن ایک اجنبی ملک میں رہتے ہوئے بھی جداگانہ ہے اور جس کو ابھی عہد حکمرانی یاد ہے۔ آپ اتنی بڑی قوم کو صرف اس کے اقلیت میں ہونے کی بنا پر حقیر نہیں سمجھ سکتے۔ آپ والیان ملک کو بھی حقارت کے ساتھ نظرانداز نہیں کر سکتے۔ جو اس وقت آدھے ملک میں رہتے ہوئے بھی جداگانہ ہے۔ اور اس کی ایک چوتھائی آبادی پر حکومت کرتے ہیں۔ اور جو تاج برطانیہ کے ساتھ ان معاہدوں کے ذریعہ سے وابستہ ہیں جن پر دونوں فریق نے نیک نیتی اور وفاداری کے ساتھ عمل کیا ہے۔ آپ ہندوستان کے پانچ کروڑ اچھوتوں کو بھی نظرانداز نہیں کر سکتے۔ جو ہندو ذات سے باہر ہیں۔ اور اسی طرح اور بھی فرقے ہندوستان میں آباد ہیں جن کا لحاظ رکھنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ ہندوستان میں وہی آئین حکومت کامیابی کے ساتھ چل سکتا ہے جو ان تمام جماعتوں کی رضامندی سے بنایا جائے۔

موجودہ ہنگاموں اور فسادات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر امیرے نے کہا کہ "خود گاندھی جی کے الفاظ میں یہ بغاوت اس لیے کی گئی تاکہ ہندوستان کی روزمرہ کی زندگی کو معطل کر دیا جائے اور ملک کی حفاظت کے لیے جو تدابیر اختیار کی جائیں ان کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی فیاضانہ پالیسی کے اثرات کو ختم کیا جائے۔ اکا دکا فسادات اور شرارتیں ابھی جاری ہیں۔ اور کئی مہینہ تک امن و امان کے ذمہ داروں کو ہوشیار رہنا پڑے گا اور اس عرصہ میں پارلیمنٹ کا فرض ہوگا کہ وہ حکومت ہند کی ہر طریقہ سے پوری پوری تائید کرتی رہے۔ ان تمام واقعات و حالات کی تمام تر ذمہ داری مسٹر گاندھی اور کانگرسی لیڈروں ہی کے سر پر عائد ہوتی ہے۔ یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ مسلمانوں نے ان فسادات میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ کیونکہ بہت بڑے لیڈر مسٹر جناح نے اس موقع پر اپنی قوم کی سیدھی اور صحیح رہنمائی کی اور مسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ یہ شورش برٹش گورنمنٹ کے خلاف نہیں ہے بلکہ کانگرس کے سوا بقیہ کل ہندوستان کے مفاد کے خلاف ہے۔"

اس کے بعد وزیر ہند نے کہا کہ جہاں تک کانگرس کا تعلق ہے اس کے لیڈروں نے اپنے طرز عمل سے خود کو اس بات کا نااہل ثابت کر دیا ہے کہ ان سے کوئی معاملت کی جائے۔ گورنمنٹ ہند ہرگز اس کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ کانگرس لیڈروں سے کوئی گفتگو کرے۔ اور نہ وہ اوروں کو اس وقت تک گفتگو کرنیکا موقع دے گی۔ جبتک کہ اس بات کا ذرا بھی احتمال ہے کہ وہ ہنگامے پھر شروع ہو جائیں گے جن کے برپا کرنے کے یہ لوگ تمام تر ذمہ دار ہیں۔ اور جبتک وہ ہم کو یہ اطمینان نہیں دلا دیں گے کہ انہوں نے اپنی اس روش کو قطعی ترک کر دیا ہے کہ خلاف قانون ذرائع اختیار کر کے وہ ہندوستان کو اپنے زیر اثر رکھیں گے بلکہ وہ اس بات پر آمادگی ظاہر کریں کہ وہ ہمارے اور ملک کی دیگر جماعتوں کے ساتھ مل کر کوئی متحدہ و متفقہ تصفیہ کرنے کو تیار ہیں ۔

کنگن بندھن اور نیا سنسار
(تیار کرنے والے)
مسٹر اچاریہ کی تازہ ترین مزاحیہ پیشکش
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو
مٹنی شو - اتوار کو ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے
کانپور میں
مجیسٹک سنیما
جمعہ ۱۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
شاندار چوتھا ہفتہ
کنوارا باپ
خاص اداکاران
کشور ساہو پرتیما داس گپتا انجلی دیوی مبی لال منوہر دھولیا جمو پٹیل اور موتی چرجی۔ دلکش اسٹوری لاجواب اداکاری روح پرور نغمے دلکش ڈانس
آ رہا ہے کسی سے نہ کہنا - اداکار :- لیلا چٹنس پہاڑی سانیال -

افسانہ
بقیہ صفحہ ۵ کالم ۵ سے آگے

دفعتاً نوکر نے بھیا کو ایک خط دیا انھوں نے خط پڑھکر کہا مجھے دفتر میں آدھ پون گھنٹے کے لئے کام ہے، میں ابھی آتا ہوں "۔

ہریش نے بھیا کے جانے کے بعد ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے پربھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا :- میں جانتا ہوں جو تمہارے دل پر گذر رہی ہے، کیونکہ وہی میرے دل پر بھی بیت رہی ہے مگر...... اس نے فقرہ پورا کئے بغیر ایک خط نکال کر پربھا کے ہاتھوں میں دیا اور خود کمرے سے نکلکر چلا گیا، خط میں لکھا تھا۔

خط

" ماں نے ایک بن ماں باپ کی بچی کو پال پوس کر بڑا کیا تھا اس نے بیماری میں ماں کی بڑی خدمت کی مرتے وقت ماں نے اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا اور تاکید کی کہ اس کا کوئی نہیں ہے تم اس لڑکی سے شادی کر لینا۔

پربھا! تم میرے دل میں تمام عمر بسی رہو گی مگر ماں کی وصیت پر میں اپنی آرزوؤں کو قربان کرتا ہوں "

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵
مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۷۵ سنہ ۱۹۴۲ء

بعدالت :- جناب تحصیلدار صاحب بہادر بھوگنی پور ضلع کان پور

مقام پکھرایان ضلع کان پور

ددار کا پرشاد　　　مدعی

بنام بشیر خاں وغیرہ　　　مدعا علیہ

بنام بشیر خاں نابالغ ولد وزیر خاں بولایت مسماۃ حمیدن بی بی خالہ حقیقی و مسماۃ حمیدن بی بی بیوہ نظیر خاں مسلمان ساکن جلال پور سکندرہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے بمقام پکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوئے اور جواب دہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ واسطے آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا، بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۹ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

میرے دوست!
ابھی جاکر
سیرولن روغن پیو
ابھی سے
سیرولن روغن
پینا شروع کر دیجئے اور کھانسی اور زکام سے نجات حاصل کیجئے
سیرولن روغن
کھانسی اور زکام کو فنا کرتی ہے

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنڈت مدن لال شرما ولد پنڈت تاراچند شرما ساکن موضع بدو کی گوسیانا ضلع گوجرانولہ پنجاب نے جو کانپور میونسپل بورڈ کے ٹیکس انسپکٹر تھے میونسپل رقم کو غبن کر لیا ہے وہ مفرور بھی ہیں اور ۲۸ر ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو اپنے عہدہ سے علیحدہ بھی کر دئے گیے ہیں۔

لہذا ٹیکس ادا کرنے والوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ میونسپل بورڈ کا کوئی ٹیکس ان کو ادا نہ کریں بورڈ ایسی ادائیگی کا ذمہ دار نہ ہوگا جن لوگوں نے ان کو میونسپل ٹیکس ادا کر دئے ہیں اور جن کو چھپے ہوئے فارم پر رسیدیں مل گئی ہیں ان کو وہ رسیدیں میونسپل آفس میں ٹیکس سپرنٹنڈنٹ بابو رام چندر سکسینہ کے سامنے پیش کر دینا چاہیئے تاکہ وہ ان کا مقابلہ کر سکیں اور میونسپل مطالبات کے رجسٹر میں رقموں کو صحیح کرنے کے لئے غبن کی ہوئی رقم کی مکمل فہرست تیار کر سکیں ۔

دستخط محمد حبیب اللہ (بی-اے-ال-ال-بی)
ایگزیکٹیو آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور

ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور میں
سوموار ۱۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
شاندار
دوسرا ہفتہ
فرمان
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
تاتار کا چور اور بلبل بغداد کے پروڈیوسرز موہن پکچرس کی لاجواب اور بیمثال پیشکش تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے
خاص اداکاران
سروجنی - لیلے - انل کمار
ڈبلو ایم خاں - نجمن - ایس نذیر
بہترین افسانہ - دلسوز نغمے - دلکش ڈانس
پرزور مکالمے - پرلطف مذاق - اعلے سنیریاں

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۴۰ (۳) امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی تجویز کی ہوئی جنرل امپرومنٹ اسکیم نمبر ۳۳ جس کا نام بپت کھٹک احاطہ سلم (SLUM) کلیرنس اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۰ ؍اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء میں مشتہر ہو چکی ہے۔ حسب منشاء دفعہ ۴۰ (۱) یو۔ پی۔ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ عیسوی بنا بر منظوری لوکل گورنمنٹ بھیجدی گئی ہے۔

رائے بہادر مان سنگھ سی۔بی۔ای

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

امریکہ کے تین بڑے جنگی جہاز تباہ

واشنگٹن ۱۲ ؍اکتوبر دو ماہ سے زیادہ عرصہ کے بعد امریکہ کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ ۸ ؍اگست کو ٹھیک نو بجے امریکہ کے تین بڑے گشتی جنگی جہازوں کو دشمن نے غرق کر دیا یہ سانحہ عین اسی وقت پیش آیا جبکہ آسٹریلیا کا بڑا گشتی جنگی جہاز "کنبرا" غرق ہوا تھا، اس حادثہ میں بہت سی بحری فوج اور افسر بھی ضائع ہو گئے۔

امریکہ کے تینوں غرق شدہ جہاز تقریباً دس دس ہزار ٹن وزنی تھے جنکے نام یہ ہیں "کوئنسی"، "ونسینز" اور "آسٹوریا"، وغیرہ۔ (ریوٹر)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
ٹنڈر نوٹس

جنوبی مغربی نالہ کے مغرب میں ٹھور سٹرک سے سیسہ مؤ نالہ اسکیم نمبر ۵۵ گوالٹولی سڑک تک ... فٹ لانبی ایک سٹرک بنانے کے لئے سر بمہر ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

کام کی تفصیل ٹرسٹ ٹنڈر فارم سے معلوم کی جا سکتی ہے اور ٹرسٹ ٹنڈر فارم ٹرسٹ انجنیر سے ایک روپیہ ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

جو ٹنڈر ۲۲ ؍اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء کی آخری ڈاک کے بعد وصول ہوگا اس پر غور نہیں کیا جاوے گا۔

مسٹر ویلکی امریکہ پہونچ گئے

(ایڈمونٹن، البرٹا) ۱۳ ؍اکتوبر چین سے امریکہ واپس ہوتے ہوئے مسٹر وینڈل ویلکی یہاں پہونچے۔

آپ نے ایک بیان میں فرمایا کہ میں ان بیانات پر کوئی بھی اظہار خیال کرنا نہیں چاہتا جو بعض سرکاری افسران کی طرف سے میری اس رائے کے متعلق دئے گئے ہیں، جو میں نے دوسرے محاذ قایم کئے جانے کے مسئلہ پر پیش کی تھی، میں نے کافی معلومات بہم پہونچائے ہیں۔ اور ... جنگ اور دیگر ممالک کے بارے میں بہت نتائج بھی اخذ کئے ہیں۔ (ریوٹر)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد گوال علی گڑھ کی

اصلی میٹھی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے بچے کبھی ہر گز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست طاقتور بنا دیگی سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ... علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن

نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگاویں

مفت لو۔ ... پتہ بھیجے ... کی کل مفت بھیجیں گے

مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔پی)

... ایجنٹ مسرس محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج کان پور

استعمال سے قبل

اسپرو

درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

MADE IN ENGLAND

5 TABLETS

ASPRO

REG. TRADE MARK

قیمت ۳ ٹکیاں ۱ آنہ، ۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے

ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے۔ ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں۔

ایک بچہ بھی 'اسپرو' کا بیکھٹکے استعمال کر سکتا ہے

بڑوں کے لئے

۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں۔
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے درد کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں۔
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں۔
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں۔
۲-۴ ٹکیاں گٹھیا۔ پاؤں کے درد یا نیورلجیا سے نجات دلاتی ہیں۔
گلے کی تکالیف پر 'اسپرو' کا بطور غرارہ استعمال کریں۔
'اسپرو' ہر جگہ بکتی ہے۔

بچوں کے لئے خوراک

۶ سال سے اوپر کے بچوں کے لئے (۱) ٹکیا۔
۳-۶ سال کے بچوں کے لئے ½ ٹکیا۔

ڈسٹری بیوٹرز۔ جے۔ ایل۔ مارین۔ سن۔ اینڈ۔ جونس (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ مشن رو ایکسٹینشن فون نمبر ۶۹۷۰، کلکتہ

B.112-URD.

کسی سے نہ کہنا

اس سال کا بہترین فلم

خاص اداکاران

پہاڑی سانیال　لیلا چٹنس　کیشور ائے ڈاٹے

یہ امسال کا وہ مایۂ ناز فلم ہے جس نے کلکتہ کے گذشتہ تمام ریکارڈ کو مات کر دیا ہے۔

میجسٹک سنیما کان پور میں بہت جلد آرہا ہے

تاریخ کا بے چینی کے ساتھ انتظار کیجیے

وائسرائے مارچ میں چلے جائینگے

نئی دہلی ۱۲ ؍اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند آیندہ ماہ مارچ میں ہندستان کی وائسرائیلٹی کے عہدے سے یقیناً ریٹائر ہو جائیں گے۔ سنا گیا ہے کہ وہ خود بھی اس عہدے پر اب رہنا نہیں چاہتے اور انھوں نے برٹش گورنمنٹ سے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ انھیں ان کی موجودہ ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائے

برٹش گورنمنٹ بھی وائسرائے کی تبدیلی کرنا چاہتی ہے۔ ابھی ان کے جانشیں کا کوئی انتخاب نہیں ہوا ہے۔

آیندہ ماہ مارچ میں ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کو پورے پورے سات سال ہو جائیں گے۔ حقیقت

شاندار　آٹھواں　ہفتہ

ماڈرن سوسائیٹی میں پلی ہوئی

ایک آزاد خیال لڑکی کی پرکیف داستان زندگی،

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۱۶ ؍اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

ڈاکٹر پی سی بروا کی تازہ ترین

جواب

ایم پی پروڈکشن کا لاجواب سوشل شاہکار

خاص اداکاران

بروا۔ کانن بالا۔ جمنا
چودھری۔ بکرم کپور۔ دیب مالا
در کاشمیری۔ کرشنا۔ ٹنڈن

لکشمی ٹاکیز کانپور میں

دن کا شو

جمعہ ۱۶ ؍اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

مرلی موڈی ٹون کی سنسنی خیز تصویر

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

روزانہ ۶ بجے شام اور ۹ بجے رات

پیاس

خاص اداکاران: سنہا پربھا الکیشور لال نذیر شمیم ای بلوریا شاہیہ گوپی گلاب مجید تارا بائی خاتون وغیرہ

نیچرل اداکاری　وجد آفریں گانے　دلکش ڈانس　پرزور مکالمے　پرلطف مذاق

دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹیڈ
انگریزی کمپنی ایکٹ (۱۹۰۰-۱۸۶۲) کے مطابق لندن میں انکارپوریٹڈ

خریداروں کو اطلاع

دیوالی ۱۹۴۲ء کے موقع پر عارضی روشنی

ھندوستان کی گورنمنٹ نے موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے بجلی کا خرچ کم کرنیکی پبلک سے اپیل کی ہے اور ہم اس لیے خریداروں سے استدعا کرتے ہیں کہ دیوالی کے موقع پر روشنی کا استعمال جتنا کم ہو سکے کریں۔ کارپوریشن حسب معمول خرچ کو پورا کرنیکی ہر ایک کوشش کریگی۔ لیکن موجودہ خلاف معمول حالت کی وجہ سے بجلی کی زیادہ بتیاں لگانے سے سپلائی جاری رکھنے کی کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتی۔
خریداروں کا خیال گورنمنٹ ہند لیبر ڈیپارٹمنٹ کے آرڈر نمبر اے ۸۲۶ (A 826) مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۴۲ء کی جانب دلایا جاتا ہے جس میں کہ کانپور میں نئے کنکشن کی منادی کی گئی ہے۔ اس کے حکم کے مطابق تمام عارضی کنکشن کی عرضیوں کی منظوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر سے لینا پڑیگی جو خریدار دیوالی کے موقع پر عارضی کنکشن زیادہ روشنی کیواسطے لینا چاہتے ہیں ان کو اپنی عرضیاں کارپوریشن کے چھپے ہوئے فارم پر اپنی ضرورتوں کی تفصیل دیتے ہوئے الیکٹرک سٹی ہاؤس میں ۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۲ء تک دیدینا چاہئیے۔ بعدازاں کسی درخواست پر غور وخوض نہیں کیا جاوے گا۔

بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی لمیٹیڈ
ایجنٹس:- دی کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹیڈ =

جرمنی میں برٹش قیدیوں کے زنجیریں ڈالدی گئیں

لندن ۸ر اکتوبر۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آج دوپہر کے بعد اُن تمام برٹش قیدیوں کو زنجیروں میں باندھ دیا گیا ہے۔ جنہوں نے ڈیپی کے دھاوے میں حصہ لیا تھا اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ برٹش افواج کے افسران نے اپنی گورنمنٹ کے احکام کے خلاف جرمن قیدیوں کو بندھوا دیا ہے۔ برٹش گورنمنٹ نے اس الزام کی تردید کی ہے اور یہ دھمکی دی ہے کہ اگر فوراً برٹش قیدیوں کو رہا نہ کیا گیا تو سنیچر کی دوپہر سے مساوی تعداد میں جرمن قیدیوں کو بھی باندھ دیا جاوے گا۔

(بعد کی خبر) ایک تازہ تار سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن گورنمنٹ کے حکم سے برٹش فوج کے مزید ۴ ہزار قیدیں کو زنجیروں (یا رسیوں؟) سے باندھ دیا گیا ہے۔ کل دوپہر کے بعد سے برٹش گورنمنٹ کے حکم سے اسی تعداد میں جرمن قیدیوں کے زنجیریں ڈالدی جاویں گی۔

(ریوٹر)

دوسرا محاذ قائم کرنا باعث تباہی ہے

واشنگٹن ۷ر اکتوبر۔ برطانوی وزیر مسٹر ہیرولڈ ہٹلر نے بوسٹن کانفرنس کو جو پیغام بھیجا ہے اس میں کہا ہے کہ تباہ کن نتائج کا خطرہ برداشت کیے بغیر براعظم یورپ میں دول متحدہ اُس وقت تک دوسرا محاذ قائم نہیں کر سکیں گا جب تک کہ ان کے پاس بحری اور ہوائی جہازوں کی کافی تعداد موجود نہ ہوتا کہ بحری بیڑہ کے توسط سے وہ حمل ونقل کے کام کو جاری رکھ سکیں اور ہوائی بیڑہ کی مدد سے وہ فضا میں [illegible]

(ریوٹر)

ضرورت کے وقت ریلوں کا انتظام

حکومت ھند کا آرڈیننس

نئی دھلی ۹ر اکتوبر۔ آج حکومت ھند نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کی رو سے قرار دیا گیا ہے کہ جب ضرورت پڑیگی۔ فوج کسی ریلوے کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے سکیگی جب بھی اس قسم کی ضرورت آپڑے گی۔ حکومت اس کے متعلق نوٹیفیکشن نکالے گی۔ اور جبتک وہ ریلوے فوج کے انتظام میں رہیگی۔ تب تک انڈین ریلوے ایکٹ معطل رہے گا۔ اور ریلوے سٹاف فوجی ہوگا۔

(ا-پ)

حکومت ہند نے کپڑے کی نئی اسکیم مکمل کرلی

صوبائی حکومتیں دسمبر میں ڈپو کھولیں گی

نئی دھلی ۷ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے کپڑے کی اسکیم مکمل کرلی ہے۔ اس سلسلہ میں عنقریب صوبائی مشاورتی کمیٹیاں قایم کی جائیں گی۔ جو کپڑے کی تقسیم کے متعلق مشورے دیں گی۔ ان کمیٹیوں میں حکومت کے نمائندے۔ کپڑے کے تاجر اور کارخانوں کے [illegible] شامل ہوں گے [illegible] ہے کہ صوبائی حکومتیں دسمبر کے پہلے ہفتہ تک کپڑے کی فروخت کے لئے ڈپو کھولیں گی۔ (ا-پ)

ہٹلر اور رومیل میں اختلاف ہوگیا

مصری اور روسی ہوائی قوت پر اختلاف

ماسکو ۹ر اکتوبر۔ تاس ایجنسی نے [illegible] ذرائع سے موصول شدہ اس خبر کو نشر کیا ہے کہ ہٹلر اور فیلڈ مارشل رومیل میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ [illegible] فوجی حلقوں میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ ہٹلر مارشل سے خندہ پیشانی سے نہیں ملا اور ان کا برلن میں قیام اسی وجہ سے ہے کہ رومیل اور جرمن ہائی کمانڈ میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے اس اختلاف کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ رومیل کو اس پر اعتراض ہے کہ لیبیا کے محاذ سے مشرقی محاذ کی طرف ہوائی جہاز اور محفوظ فوج کیوں منتقل کی گئی۔

(رائٹر)

لارڈ ہیلی فیکس کی تقریر

لندن ۹ر اکتوبر۔ سینٹ لوئیس کا ایک تار مظہر ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس نے ایم اسٹالن کے دوسرے محاذ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس معاملہ میں ایم اسٹالن، مسٹر چرچل [illegible] روزویلٹ کے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا۔ ایم اسٹالن کے بیان پر تبصرہ کے جواب میں آپ نے کہا کہ آپ کو اس بات یقین کرنا چاہئیے کہ ایم اسٹالن، صدر روزویلٹ اور مسٹر چرچل ایک دوسرے کو خوب سمجھتے ہیں نیز ایم اسٹالن نے دوسرے محاذ کے متعلق جو کچھ کہا ہے اس کو نظرانداز کرتے ہوئے ان کی تقریر حوصلہ افزا ہے۔ ہندوستان کا ذکر کرتے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ کانگریس پارٹی تمام ہندوستان کی نمایندگی نہیں کر رہی ہے۔ اس سے بڑھکر کوئی بڑا دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا کہ گذشتہ ماہ ڈیڑھ ماہ کے اندر ہندوستان کی حالت بدرجہا بہتر ہوگئی ہے جب قانون امن بحال ہوگیا تو ہم ان لوگوں کی امداد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے جو دیانتداری سے سمجھوتہ کے طلبگار ہیں۔

(رائٹر)

صوبوں کو علیحدگی کا پورا حق حاصل ہونا چاہئیے

نئی دھلی ۸ر اکتوبر۔ مسٹر الہ بخش وزیر اعظم سندھ نے یہاں آج ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مسلم پارٹی کی تجویز یہ ہے کہ ہر صوبہ کو مکمل خود اختیاری کے علاوہ علیحدگی کا پورا حق بھی ہو۔ آپ نے کہا کہ آزاد مسلم پارٹی کی تجویز مناسب ہے۔ (ا-پ)

برطانیہ۔ امریکہ اور روس

واشنگٹن ۹ر اکتوبر۔ امریکہ۔ برطانیہ اور روس میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کی رو سے روس کو برطانیہ اور امریکہ فوجی کیل کانٹے کا سامان گولہ بارود اور سامان جنگ بھیجیں گے۔ امریکہ کی طرف سے اس معاہدہ پر مسٹر سمر ویلز قائم مقام وزیر خارجہ نے برطانیہ کی طرف سے سر رونالڈ کیمبل برطانوی وزیر مقیم واشنگٹن اور روس کی طرف سے ایم لٹونوف روسی سفیر نے ماسکو کانفرنس میں روس کو جو سامان بہم پہنچانے کا پروگرام تیار کیا گیا تھا۔ اس پر عمل جاری رکھا جائے۔ (ریوٹر)

۱۵ ہزار ٹن گیہوں کی ہندوستان میں آمد

نئی دھلی ۱۰ر اکتوبر۔ تقریباً ۱۵ ہزار ٹن گیہوں حال میں دساور سے ہندوستان کی بندرگاہوں میں پہونچا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مزید گیہوں بھی جلد باہر سے آنے والا ہے (ا-پ)

باہر کی صفائی کریجیے

لیکن
تندرستی کے لئے اندرونی صفائی
سب سے پہلے ہونا چاہئیے

باہر کی صفائی تو لازمی ہے لیکن آپ کی تندرستی کے لیے اندرونی صفائی بھی ضروری ہے کیونکہ بلا اندرونی صفائی کے آپ بدہضمی قبض وغیرہ کی تکالیف سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اندرونی جسم کو بھی صاف رکھنا نہایت آسان اور خوشگوار ہے۔ اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک فرحت بخش گلاس باقاعدہ پیجیے یہ آہستہ آہستہ گردوں کو مکمل طور پر صاف کر کے تمام گندگی کو دھو دیتا ہے کیونکہ گندگی ہی سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں صفرہ (پت) صاف کرتا ہے بعر [illegible] رکھتا ہے خون کو صاف اور ٹھنڈا کرتا ہے اینڈریوز پینے کی عادت نہیں پڑتی کیونکہ اتنی ہی چھوٹی خوراک ہمیشہ کیلیے کافی ہوتی ہے۔ ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے۔

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

جو مقوی ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے

96

جدید مطبوعات جامعہ

شعلۂ طور:- حضرت جگر مرادآبادی کا مجموعہ کلام عرصہ سے ختم ہوگیا تھا اب مکتبہ نے اس کا چوتھا ایڈیشن اس گرانی کے زمانہ میں نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے۔ قیمت مجلد ۲ روپیہ صرف

طریقۂ تعلیم عام:- جناب سلامت اللہ صاحب معلم "استادوں کا مدرسہ" ایسے ٹریننگ اور نارمل اسکولوں کے زیراثر تربیت اساتذہ کی ضروریات نے پڑھانے کے عام طریقوں بچوں کی نفسیات، ہندوستان کے مخصوص حالات اور استادوں کی عام مشکلات کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

بجلی کی کہانی:- جناب علی احمد خاں صاحب استاد مدرسہ ثانوی جامعہ نے آسان زبان میں بچوں کو بتلایا ہے کہ بجلی کیا ہے، کیسے پیدا ہوتی اور اس کے کرشمے کیا کیا ہیں۔ نہایت دلچسپ۔ قیمت ۳ر

مقناطیس کی کہانی:- یہ بھی موصوف نے آسان زبان اور دلچسپ انداز میں بچوں کے لیے لکھا ہے۔ بہت مفید ہے ۲ر

بجلی اور مقناطیس کے کھیل:- مصنف نے بجلی اور مقناطیس کے ایسے اچھے اور دلچسپ کھیل بتائے ہیں کہ بچہ پڑھتے ہی فوراً تجربہ کرنیکی کوشش کرتا ہے یہ بچوں کو علمی دنیا کی طرف دعوت دیتی ہے۔ قیمت ۴ر

صحت وصفائی (حصہ دوم):- جناب حسین خاں صاحب نے اس سے قبل اسی کا حصہ اوّل مرتب کیا تھا جو بہت ہی مقبول ہوا۔ اس حصے میں متعدی بیماریوں کا ذکر ہے کہ یہ کیا ہوتی ہیں کیسے پھیلتی ہیں اور ایسے مریض کی تیمارداری کیسے کرنی چاہئیے۔ قیمت صرف ۵ر

مکتبۂ جامعہ دھلی قرول باغ

شاخیں:- مکتبہ جامعہ جامع مسجد دہلی۔ مکتبہ جامعہ پرنسس بلڈنگ بمبئی۔ مکتبہ جامعہ امین آباد لکھنؤ۔

شاندار | محبت اور عزت میں جنگ عظیم | دوسرا ہفتہ
آپ دوسروں کی آنکھیں بند کرکے حقیقت کو چھپا نہیں سکتے
سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں | جمعہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۴۲ء سے
ڈائرکٹر آر چودھری
امر پروڈکشن کا موسیقی نواز شاہکار
ANKH MICHOWLI
آنکھ مچولی
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات
میٹنی شو۔ اتوار کو ۳½ بجے دن سے
خاص ادا کاران
مس سلوچنا۔ مس نلنی جینت۔ جلو۔ راج کماری۔ امیر بانو۔ چند بائی۔ پرتیما دیوی۔ ہادی۔ مہندی رضا۔ منشی خنجر۔ وغیرہ۔ کی۔ لاجواب اداکاری۔ دل سوز نغمے۔ دلفریب ڈانس۔ پرلطف مذاق۔ دلکش اسٹوری۔ اور اعلےٰ سین سینریاں۔
تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

هفته وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ۲ر
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی ۳
قیمت فی پرچہ
ا/

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴۳

ادبیات

جذبات صدر

از جناب سید صدر الاسلام خاں صاحب صدر ڈی۔ ایس پی

دکھا دیں گے رسائی جذبِ الفت کی کہاں تک ہے
دلِ محبوب تک ہے یا کہ دور آسماں تک ہے

سرِ محفل نگاہِ شوق کی کاوش کو روکیں گے
مگر اے بندہ پرور اختیار اپنا جہاں تک ہے

تری یہ کاوشِ ظلم اور مری آفت کا یہ ساماں
مجھے معلوم ہے صیاد میرے آشیاں تک ہے

ذرا اے دل فسانہ چھیڑ دنیائے غم کی راتوں کا
پھر ان سے پوچھ لیں گے ظلم کی قدرت کہاں تک ہے

ٹکی آواز اور تیغ ستم کا کھل گیا رستہ
جھجکنا ذبح میں قاتل کا شور الاماں تک ہے

چلا پہلو سے وہ شامِ اجل کے ہوگئے ساماں
فروغِ محفلِ مستی کسی آرامِ جاں تک ہے

وہ آئیں یا نہ آئیں اے دلِ پُر آرزو لیکن
دکھا دینا اثر جذبات کامل کا جہاں تک ہے

سنائی تھی غزل تاثیر میں ڈوبی ہوئی تجھکو
کہ یہ محفل کی رونق صدر تیرے ہی بیاں تک ہے

جذباتِ آیمن

از جناب مولوی حفیظ الرحمٰن صاحب ایمن اعظمگڈہی

بس آپ کی قدرت کا اتنا ہی فسانہ ہے
اب دل میں بہر صورت مہمان بنانا ہے
چھپ چھپ کے ہمیں آنسو فرقت میں بہانا ہے
اک ہم ہیں کبھی دل بھی قابو میں نہیں رہتا

اک نقش بنانا ہے اک نقش مٹانا ہے
سوئی ہوئی قسمت کو اس طرح جگانا ہے
دنیائے محبت میں شہرت سے بچانا ہے
اک آپ ہیں مٹھی میں ہر وقت زمانا ہے

مایوس نگاہوں نے کیا کیا نہ کہا ایمن
اب تک نہ سمجھنے کا بیکار بہانہ ہے

دنیائے اسلام

انقرہ میں مسٹر ولکی کی آمد

انقرہ۔ بذریعہ میل

مسٹر ولکی بڑی دھوم دھام سے ترکی آئے اور چلے گئے ان کے آنے سے انقرہ کی نیم خوابیدہ فضا متحرک ہوگئی۔ موسم سرما شروع ہونے والا تھا۔ سفارتی علمے ساحل سے واپس آچکے تھے۔ لیکن۔ حکومت کے بہت سے اراکین دوروں پر تھے۔ وزیر اعظم بے سراج اوغلو اپنی خانم کے ساتھ اناطولیہ میں دورہ کر رہے تھے۔

بے نعمان مین منج اوغلو استنبول سے اپنی گرمی کی چھٹیاں ختم ہونے سے تین دن پہلے ہی امریکی مہمان کے خیر مقدم کرنے انقرہ آگئے۔ ترکی مہمان نوازی کی روایات کے مطابق سراج اوغلو نے بھی اپنا دورہ قطع کیا اور ۹ ستمبر کو مسٹر ولکی کے خیر مقدم کے لئے پہونچ گئے جو اس دوران میں وزیر خارجہ اور ڈپٹی چیف آف جنرل اسٹاف جنرل عاصم گندوز سے گفتگو کر چکے تھے۔ وہ عبد الخالق رندا صدر مجلس اور بہت سی اہم ہستیوں سے اور اخبار نویسوں سے بھی ملاقات کر چکے تھے تاکہ ترکی معاملات اور حکمت عملی کا پورا اندازہ ہو جائے؛

اخباری نمایندوں سے مسٹر ولکی نے بتایا کہ اپنے دورے میں انہوں نے ترکی کو کیوں شامل کیا۔ ترکی دنیا کے غیر جانبدار ممالک میں سے ہے اور مشرق وسطیٰ میں واحد غیر جانبدار ملک ہے۔ مسٹر ولکی متحدہ قوموں کے جنگی محاذوں کا دورہ کر رہے تھے اور ان کی فہرست میں ترکی ہی ایک ایسا ملک تھا جو براہ راست یا بالواسطہ جنگ میں شریک نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطےٰ اور ترکی کے بہت سے لوگ محوری پروپیگنڈے کی وجہ سے جنگی حکمت عملی اور رفتار پیداوار کے متعلق خام خیالیوں میں مبتلا ہیں۔ اس لئے انہوں نے صدر روزویلٹ سے درخواست کی تھی کہ ان کے اہم ترین مخالف کی حیثیت سے ان کو جانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنی موجودگی اور واقعات کے ذریعہ سے متحدہ اقوام کی جدوجہد میں امریکی مساعی کی حقیقت و عظمت کا یقین دلا سکیں۔

جو اعداد مسٹر ولکی نے بتائے انہوں نے سامعین کو کافی متاثر کیا۔ بالتخصیص اس لئے کہ ان پر صدر کے اہم ترین سیاسی مخالف کی مہر توثیق ثبت تھی؛

اہم فتحیابی

انہوں نے اپنے سننے والوں کو مصر کے آنکھوں دیکھے حالات بھی بتائے۔ اس سے قبل کے مراسلوں میں میں لکھ چکا ہوں کہ ترک مصری محاذ کے حالات کو بڑے غور اور دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں۔ مسٹر ولکی نے بتایا کہ "برطانیہ نے وہاں ایک اہم فتح حاصل کی ہے اور مستقبل میں جنگ کی عام حالت پر ممکن ہے اس کے گہرے نتائج مرتب ہوں۔" نیز یہ کہ "آٹھویں فوج کے کمانڈر جنرل منٹگمری میدان جنگ کے نہایت ہی اعلےٰ جنگجو جنرل ہیں۔" ان کا کارنامہ مسٹر ولکی کے نزدیک زیادہ شہرت کا مستحق تھا؛

سرکاری طور سے مسٹر ولکی کو صرف اتنا ہی کہنا تھا۔ لیکن وہ محض اعداد و شمار بتانے نہیں آئے تھے، وہ ترکی کے معاملات و حکمت عملی کے متعلق معلومات حاصل کرنے آئے تھے۔ وہ یہ سمجھنے آئے تھے کہ ترکی غیر جانبدار کیوں ہے، اور اس کی یہ حیثیت کس طرح برطانوی دوستی کے موافق ہے۔ بیشتر امریکیوں کی طرح وہ بھی اتنی دور سے ترکی کے ارادہ کو صحیح طور سے نہ سمجھ سکتے تھے۔ اور یہ شبہات انہی کو نہیں بلکہ شاید امریکی حکومت کو بھی تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ امریکہ نے ادھار پٹہ کی تمام آسانیاں ترکی کو بہم پہنچائی تھیں۔ اس لئے کہ پہلے تو برطانوی سفیر مقیم واشنگٹن نے اس پر زور دیا اور پھر لندن سے مسٹر ایڈن نے۔ لیکن امریکہ سے جنگ چھڑنے کے بعد مسٹر اسٹین ھارٹ انقرہ آئے اور ترکی کے متعلق برطانوی ذمہ داریاں ختم ہوگئیں کیونکہ خود امریکہ نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا۔ اگرچہ امریکی امداد کی توسیع کے دوسرے دور کی پشت پناہی مسٹر اسٹین ھارٹ ایسی اہم شخصیت نے کی لیکن تیسرے دور کی مزید امداد کے لئے امریکہ بالکل سچی اور آنکھوں دیکھی اطلاعات چاہتا تھا؛

مسٹر ولکی کی آمد سے معاً یہ خیال ہوتا ہے کہ پچھلے سال مسٹر ایڈن بھی ترکی آئے تھے۔ اس وقت ترکی حکمت عملی کو برطانیہ میں زیادہ اچھی طرح نہیں سمجھا جاتا تھا جرمن بلغاریہ میں داخل ہو رہے تھے۔ مشرق وسطےٰ کو ترکی کے راستے سے خطرہ لاحق ہوگیا تھا اور برطانیہ میں یہ یقین نہیں تھا کہ ترکی حکمت عملی مشرق وسطےٰ کے تحفظ کی ضامن ہوگی۔ چونکہ ترکی برطانیہ کا ساتھی تھا اس لئے دونوں ہی کو یہ دیکھنا تھا کہ ترکی کو اپنی حکمت عملی جاری رکھنی چاہیئے یا بدل دینی چاہیئے۔ مسٹر ولکی آئے اور ٹھیک چار گھنٹوں کے اندر حالات سمجھ گئے۔ انہوں نے ترکی کے مقاصد اور معاملات کا پورا اندازہ کر لیا اور برطانوی حکومت کی طرف سے اپنی مکمل رضامندی کا اظہار کر دیا۔

اب مسٹر ولکی انقرہ آئے اور انہی لوگوں سے ملے۔ انہوں نے بھی وہی سوالات کئے جو اٹھارہ مہینے پہلے مسٹر ایڈن کر چکے تھے اور ترکی سے بہترین اثرات قبول کر کے گئے۔ یہ سفر ترکی اور متحدہ قوموں دونوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا کیونکہ اول تو ترکی کے لئے فوائد کا مزید سلسلہ جاری ہو جائے گا۔ دوسرے ممکن ہے کہ آج نہیں تو کل ترکی ہمارا شریک جنگ ہو جائے۔ لہذا اگر ابھی سے مفاہمت کی تکمیل ہو جائے تو بہتر ہے؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

بعمل پر تقی عزم مستقل میں ہے — زبان پہ بھی وہی ہو جو کچھ دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور ۲۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۳

اڈیٹوریل نوٹ

خبروں میں سچائی

پریس کی خبروں میں "سچائی" کا عنصر کسقدر اہمیت رکھتا ہے، یہ حقیقت لندن میں مسٹر ڈبلو۔ جے۔ ہیلی کی تقریر سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو مشہور اخبارات "مانچسٹر گارڈین" اور "مانچسٹر ایوننگ نیوز" کے مینجنگ ڈائرکٹر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:- "اس ملک کا ہر ذمہ دار اڈیٹر خبروں میں سچائی کو قائم رکھنے کے لئے ایک جنگ کر رہا ہے یہ وہ جنگ ہے جس میں بعض ممالک کے پریس کو چند برس سے پوری شکست حاصل ہو چکی ہے۔" آگے چل کر مسٹر ہیلی کہتے ہیں: "خبروں میں سچائی قائم رکھنے کے لئے نیوز ایجنسیوں کی بھی بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ ایجنسیاں دنیا کے ہر حصہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا بھی فرض یہی ہے کہ جن اخبارات کی وہ خدمت کرتی ہیں ان کو سچی خبریں بہم پہنچائیں اور مختلف قوموں کے باہمی مسائل پر ایک غیر جانبدار اور واقعاتی خبروں کی سروس قایم رکھیں، اور یہ خیال رکھیں کہ جانبدارانہ رنگ آمیزی سے خبریں پاک رہیں اور آزادی ہاتھ سے نہ جانے پائے۔" ان صحیح اور مناسب خیالات پر غالبًا کسی طویل طویل تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ سچی اور واقعاتی خبروں کو شائع کرنا اخبارات کا بنیادی حق ہے اور اس وقت ہندوستانی پریس کا مطالبہ یہی ہے کہ واقعاتی خبروں کی اشاعت پر جو پابندیاں عائد ہیں وہ اُٹھائی جائیں تاکہ پریس اپنے اُن فرائض کو ادا کر سکے جن کا تذکرہ مسٹر ہیلی نے کیا ہے۔

کپڑے کی گرانی

کھانے پینے کی چیزوں کی گرانی کے ساتھ ساتھ کپڑے کی گرانی کا مسئلہ بھی بہت اہم صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کچھ دن گذرے اس سلسلہ میں "اسٹینڈرڈ کلاتھ" یعنی ایک عام معیار کپڑے کی سپلائی کا تذکرہ ہمارے سامنے آیا تھا۔ اس کی پھر کوئی خبر نہیں ملی کہ اس تجویز کا کیا حشر ہوا۔ پبلک نے اس کپڑے کا تذکرہ کافی دلچسپی سے سُنا۔ کارخانہ داروں نے غالبًا اس کی تیاری کا ارادہ بھی کیا۔ عوام نے اس کے وجود میں آنے کی دعائیں بھی کیں۔ لیکن اب تک نہ تو کسی نے اسٹینڈرڈ کلاتھ دیکھا ہے اور نہ پہنا ہے۔ اس سال دسہرہ اور عید کے تیوہاروں کے درمیان صرف ایک ہفتہ کا فرق رہا ہے۔ ہندو اور مسلمان دونوں بازاروں میں کپڑا خریدنے کے ارادہ سے پھرے، لیکن گرانی کا عالم دیکھ کر سب کے ہوش جاتے رہے۔ اب حال یہ ہے کہ عوام کی مصیبتیں بیان سے باہر ہیں۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کی صرف یہی صورت ہے کہ ہندوستان کی وہ آبادی جو اوسط اور نچلے درجہ سے تعلق رکھتی ہے خود سوت کاتنا اور کپڑا بننا شروع کر دے۔ اس سے گرانی کے زمانہ میں لباس کی سپلائی کا مسئلہ بڑی حد تک یقینی حل ہو جائے گا۔

اسٹالن گراڈ

(ماسکو ۱۴ر اکتوبر) پچھلے ۲۴ گھنٹے میں اسٹالن گراڈ کی محافظ روسی فوج ہر مورچہ پر ڈٹی رہی ایک ہفتہ پہلے جب جرمنوں نے بڑی تیزی سے اسٹالن گراڈ میں اپنی پیشقدمی شروع کی ہے اس کے بعد آج پہلی مرتبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ روسی فوجیں ہر جگہ پر جمی رہیں۔ لیکن اب بھی جرمنوں کے بے پناہ حملے ذرا بھی کمزور نہیں پڑے ہیں۔ اس کمک کے علاوہ جو وہ گذشتہ دنوں لا چکے ہیں، اب بھی برابر تازہ کمک لا رہے ہیں اور اس طرح خشکی کی لڑائی میں روسیوں پر کافی دباؤ ڈالنے کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹہ میں مسلسل بارش کی وجہ سے فوجی سرگرمیوں میں اختلال رہا۔ لیکن بری جنگ میں وہی پہلے جیسی شدت رہی۔

جزائر سلیمان کی لڑائی

(لندن ۱۴ر اکتوبر) آج لندن کے معتبر حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ جزائر سلیمان کی لڑائی اب خطرناک منزل پر پہونچتی دکھائی دیرہی ہے۔ تازہ تغیرات ظاہر کرتے ہیں کہ جاپانیوں کا یہ مستحکم عزم ہے کہ وہ اس فضائی اڈے کو پھر اپنے قبضہ میں لے آئے جو گوڈ لکنار میں واقع ہے۔ یہ مقام جو اسوقت اتحادیوں کے قبضہ میں ہے اس بحری راستہ کیلئے جو امریکہ سے آسٹریلیا تک پہونچتا ہے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

بقیہ کالم ۵ صفحہ ھذا

(۴) ٹرسٹ نے شروع سے اس وقت تک چھ سوا چھ اور ساڑھے سات فیصدی سود پر گورنمنٹ سے ۴۲½ لاکھ روپیہ قرضہ لیا۔ جس میں سے ۳۱۵۰۶۴۹ روپیہ ۲ آنہ ادا کرنے کو باقی ہے۔ دوران سال میں ۱۹۱۴۷ روپیہ ادا کیا گیا ہے۔ اور اس سے پہلے ۲۴۰۲۰۳ روپیہ ادا ہو چکا تھا۔

(۵) اس وقت تک ٹرسٹ کی بدولت جو مکانات بنگلے۔ فیکٹریاں۔ احاطے اور کوارٹر بنے ہیں انکی تعداد ۱۸۶۴ ہے۔

(۶) ٹرسٹ کے پاس کل قسم کی جائداد کی مالیت:-
۹۲۲۵۶۹۳ روپیہ ۱۴ آنہ ایک پائی روپیہ کی ہے۔

مٹی کا تیل

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مٹی کے تیل کی فروخت کی تقسیم کے متعلق مندرجہ ذیل آرڈر جاری کیا ہے:-

۱- ۱۵ فیصدی میونسپل بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کیلئے۔
۲- ۲۰ فیصدی مقامی باقاعدہ پھٹکر دوکانداران و ہاکرس کے لئے۔
۳- ۵۰ فیصدی اندرونی بازار والوں اور اسٹیشن سے باہر والوں کے لئے۔
۴- ۱۰ فیصدی متفرق فروخت کرنے والوں کے لئے۔
۵- ۵۰۰ فیصدی سخت ضرورت کیلئے محفوظ رہے گا۔

شکر

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے شکر کی خرید فروخت کے متعلق یہ آرڈر جاری کیا ہے کہ کوئی شخص شکر ایک سیر سے زیادہ نہ فروخت کر سکتا ہے اور نہ خرید سکتا ہے۔ لیکن یہ آرڈر تھوک فروش اور خوردہ فروش کے درمیان خرید فروخت پر عائد نہیں ہوتا۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۴ر اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع اکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوا جس میں مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹیو افسر میونسپل بورڈ کی مستقلی کا گورنمنٹ آرڈر پیش ہو کر منظور کیا گیا۔
اور اس جلسہ میں بورڈ کا بہت سا پچھلا ہوا کام ختم کیا گیا۔

چیرمین کا انتخاب

کانپور میونسپل بورڈ کی چیرمین کے انتخاب کی تاریخ گورنمنٹ نے ابھی تک نہیں مقرر کی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ غالبًا نومبر کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں تاریخ مقرر ہوگی۔ فی الحال چیرمین کے انتخاب کا چرچا شہر میں بالکل نہیں ہے غالبًا تاریخ مقرر ہونے کے بعد جد وجہد شروع ہوگی۔

گرفتاری

مسٹر شیام لال جو لوکل ڈسٹرکٹ انٹیلیجنس اسٹاف میں ملازم تھے وہ کانگریس سے تعلق رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔

دسہرہ

دسہرہ کا تہوار ۱۲ر اکتوبر سے شروع ہو کر ۱۹ر اکتوبر کو نہایت شان و شوکت اور خوش اسلوبی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ کئی مقامات پر شربت اور ٹھنڈے پانی کا انتظام مسلمانوں کی طرف سے کیا گیا تھا۔ چوک مسٹن روڈ کی پیس کمیٹی کے ممبران کافی دلچسپی کے ساتھ جلوس کے ساتھ رہے اور انتظامات میں مدد کی پولیس کا انتظام قابل تعریف رہا۔

میونسپل کوآپریٹیو سوسائٹی

میونسپل کوآپریٹیو سوسائٹی کے سالانہ انتخاب میں مسٹر محمد حبیب اللہ پریسیڈنٹ بابو رامچندر سکسینہ سکریٹری اور پنڈت شیو ناتھ خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔

شکر کی فروخت

شوگر کمشنر اور کانپور شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن نے ملکر ایک جلسہ میں فیصلہ کیا ہے کہ چند شرائط کے ساتھ شہر میں شکر کی فروخت کی ذمہ داری سوداگران لینے کو تیار ہیں۔

ہندو سبھا

مسٹر آر۔ ایم شاستری سکریٹری ہندو سبھا صوبہ الہ آباد۔ مرزا پور۔ اور بنارس وغیرہ کے دورہ کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔

عطیہ

نیو وکٹوریہ ملس نے رام کشن مشن اسپتال اور اسٹوڈنٹ ہوم کے استعمال کے لئے بارہ سو روپیہ کا کپڑا دیا ہے۔

جرمانہ کی سزا

کلکٹر صاحب کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دوکانات بند رکھنے کے الزام میں مسرس منی لال بھرتیا۔ دھنی رام درگا پرشاد کو پانچ پانچ سو روپیہ اور مسرس جگناتھ اور بینی پرشاد کو ڈھائی ڈھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی ہے۔ (پاینیر)

رہائی

مسرس بدھو لال لہوترا اور شیام لال تھوک فروش سوداگران پارچہ پر بھی دکانات بند کرنے کا الزام تھا لیکن وہ اس جرم سے بری کر دئے گئے۔ (پاینیر)

گرفتاری

(پانیو سے) ٹکاپور کے بابو رام شاستری اور جگدیو پرشاد جلوس نکالنے کے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

موضع للئی پور کے مسٹر حاکم سنگھ کانگرس ورکر جنگ کے خلاف کارروائی کرنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

جوہی کے مسٹر شیو پرشاد دیش کانگریس کے پرچے تقسیم کرنے کے جرم میں گرفتار ہوئے ہیں، مسٹر شیو شرما ضلع کے سربرآوردہ کانگریسی کارکن جنگ کے خلاف کارروائیوں کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

موضع گوری پور کے مسٹر سدھ گوپال مع چھ دیگر ہمراہیوں کے ٹیلیگراف کے تاروں کو نقصان پہونچانے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

موضع گگون کے مسٹر بٹن مع اپنے چار ساتھیوں کے کنال پٹری میں گڑبڑ کرنے کے الزام میں گرفتار ہوئے ہیں۔

پیس کمیٹی ایٹ ہوم

چوک مسٹن روڈ پیس کمیٹی کی طرف سے دسہرہ کے تقریب کی خوشی میں ۱۹ر اکتوبر، ۷ بجے رات کو پریڈ دھرم شالہ میں ایک شاندار ایٹ ہوم معززین شہر اور حکام ضلع کو دیا گیا۔
یہ کمیٹی اس سے پیشتر عید کے موقع پر بھی ایک شاندار ایٹ ہوم دے چکی ہے اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ ہمارے عزیز دوست مسٹر وحید احمد میونسپل کمشنر ہیں اور یہ کمیٹی ہندو مسلم خوشگوار تعلقات کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ ۱۸ر اکتوبر ۹ بجے دن کو جناب نواب سید مصطفے حسین صاحب آثر کے دولتکدہ پر مسٹر اما شنکر مہروترا کی صدارت میں ہوا جس میں سب سے پہلے پنڈت متھرا پرشاد باجپئی ارگنائزر مہرو برادری و سکریٹری سودیشی لیگ و آڈیٹر انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کی وفات پر ایک رزولیوشن پاس کر کے اظہار افسوس کیا گیا اور آپ کی وفات کو شہر کے لیے ناقابل تلافی نقصان بتایا گیا اور ۵ منٹ کے لیے جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔
اس کے بعد جلسہ کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی اور قواعد وضوابط میں چند ترمیمات کے بعد آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا:-

صدر: پروفیسر سید نواب حسین صاحب
نائبان صدر: سید صدر الاسلام صاحب صدر۔ نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر۔ مسٹر اما شنکر مہروترا۔ مسٹر محمد شریف۔ حافظ محمد صدیق۔ جناب سنتا شاہ صاحب کانپوری۔ شیخ محمد رفیق صاحب۔
جنرل سکریٹری: مولانا تسلیم ناطقی صاحب۔
جوائنٹ سکریٹریان: نواب سید مصطفے حسین صاحب آثر۔ مسٹر محمد منیر الدین صاحب ایم۔ اے۔ مرزا خاقان حسین صاحب بی۔ اے۔ مولوی عبد الصمد صاحب برزمی بلندشہری۔ جناب ندرت کانپوری
خزانچی: خواجہ عبد السلام
آڈیٹر: مسٹر جی۔ سی۔ نگم
ممبران انتظامیہ: نواب سید انور حسین صاحب۔ مولانا سید ابو محمد صاحب ثاقب۔ مسٹر مصطفے حسین صاحب نیر وکیل۔ مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت وکیل۔ مسٹر جاگیشور دیال نشتر وکیل۔ نواب سید فرزند حسین صاحب۔ نواب سید مرتضی حسین صاحب۔ مولوی عبد الشکور صاحب شاکر۔ ڈاکٹر ایس۔ ان سکینہ۔ مسٹر ایس۔ بی۔ ٹنڈن۔

جامعہ ادبیہ کی مجلس استقبالیہ

۲۲ر اکتوبر ۷ بجے شام کو پروفیسر سید نواب حسین صاحب صدر انجمن کی صدارت میں انجمن کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں سالانہ اجلاس نظم ونثر کے لئے ۱۲ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔
اور اسی کے انتظامات کے لئے ایک بااثر مجلس استقبالیہ بنائی گئی جس کے صدر ہمارے شہر کے نوجوان ادب نواز مسٹر محمد شریف صاحب مینجنگ ڈائرکٹر ہندوستان ٹینری منتخب کئے گئے۔
ہم اُمید کرتے ہیں کہ مجلس استقبالیہ اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے گی۔

جامعہ ادبیہ کا ایٹ ہوم و مشاعرہ

یکم نومبر ۵ بجے شام کو انجمن جامعہ ادبیہ کا ایٹ ہوم ہوگا اور ۷ بجے رات کو جناب ابو العلاء حکیم ناطق صاحب لکھنوی کی صدارت میں مشاعرہ ہوگا۔
مصرع طرح: "قید ہستی سے رہا ہوتا ہے دیوانہ کہیں"
قوافی تقابل: دیوانہ۔ افسانہ۔ پیمانہ۔ میخانہ۔ پروانہ
عنوان نظم: "عید"

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای۔ آر۔ بی۔ چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء کی ٹرسٹ کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی۔ پورے سال ٹرسٹ کے چیرمین کے عہدہ پر مامور رہے۔ تمام سال ٹرسٹ نے بہترین مشغولیت کے ساتھ کام کیا اور چھوٹے بنگلہ نما طرز کی بستیاں لبسانے کے واسطے زمین کی خاص طور پر اوسط درجہ کے لوگوں کی طرف سے مانگ رہی۔ دوران سال میں تقریبًا ۲۵ لاکھ روپیہ کی زمین فروخت ہوئی۔ گذشتہ سال صرف گیارہ لاکھ کی فروخت ہوئی تھی۔ زمین کی مانگ میں اضافہ سے ظاہر ہے کہ مکانات کی جائیداد پر روپیہ لگانے کا ذریعہ کام اچھا سمجھا جا رہا ہے اور کانپور کے تجارتی شہر کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

ناچ گھر بر ہانہ اسکیم میں بھی زمین کی بڑی مانگ رہی۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں ٹرسٹ نے اپنے پلاٹوں میں ۲۰ سے ۲۵ فیصدی تک کی کمی کر دی تھی لیکن موجودہ زمین کے بڑھے مطالبہ کی وجہ سے نیلام میں ان پلاٹوں کی قیمت کہیں زیادہ وصول ہوئی۔

سال زیر ریویو میں ٹرسٹ نے کئی پلاٹوں کے نئے لے آؤٹ (نقشے) بنائے۔ جس میں سے رہائشی مکانوں کے پلاٹوں کے سامنے زمین بھی چھوڑنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس کے لئے خاص نقشے تجویز کئے گئے ہیں۔ اور اس کی پابندی کرانے کی غرض سے پٹہ پر زمین کی فروخت کا طریقہ جاری کیا گیا ہے۔ اور بذریعہ اقساط وصول کی جاتی ہے۔

چند قطعات کو چھوڑ کر بنگلوں کے پلاٹ ٹرسٹ کے پاس فروخت کے لئے موجود نہ تھے۔ جن کے لئے اب مانگ باقی ہے۔ اُمید ہے کہ پورانے کانپور اسکیم میں یہ مانگ پوری ہو جائیگی۔ فیکٹری ورکس مین رقبہ میں مزدوروں کے لئے ایک پویلین بن چکا ہے۔ سیسہ مئو نالا اسکیم کے کھیل کے میدان میں کام ہو رہا ہے۔ یہاں ایک دوسرا پویلین بنایا جائے گا۔ ٹرسٹ نے رضا منزل کا احاطہ حاصل کر کے بورڈ کو دیدیا ہے۔ میونسپلٹی یہاں ٹی۔ بی کلینک تعمیر کریگا۔ زمین کی قیمت ٹرسٹ نے سینی ٹوریم اسکیم میں اپنے چندہ کی رقم میں مجرا کر دی ہے جو اس نے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ٹرسٹ اس اسکیم کے واسطے کھیدرہ میں زمین حاصل کریگا۔ گورنمنٹ نے مزدوروں کے لئے شہر میں مکانات بنانے کی اسکیم بنانا منظور کیا ہے اور ٹرسٹ کی ۴۰ ہزار کی رقم سے مزدوروں کے کوارٹر بنانے کی اجازت دیدی ہے۔ ابھی کام نہیں شروع ہوا ہے۔

ٹرسٹ نے دوران سال میں نو گھڑا۔ تالاو الا احاطہ اور [illegible] کی اسکیم منظور کی ہیں

ٹرسٹ نے بیت کھٹک احاطہ۔ لچھمن پردہ۔ ہالسی روڈ۔ ممن لال کا احاطہ کی اسکیم گورنمنٹ کے پاس منظوری کے لئے بھیجی ہے۔

گوالٹولی سلم کلیرنس اسکیم۔ نو گھڑا کی اسکیم منظور ہو کر مشتہر کر دی گئی ہے۔

ٹکاپور اور مول گنج چوراہے کی اصلاح کی بھی اسکیم زیر غور ہے۔ ان تمام اسکیموں میں نکالے جانے والے آدمیوں کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

سال زیر ریویو میں ٹرسٹ کے انجنیری کے کاموں میں گذشتہ سال سے کم خرچ ہوا ہے۔ گذشتہ سال کے خرچہ میں دو لاکھ کی وہ رقم شامل تھی جو ریلوے کو پل بنانے کے لئے ادا کیگئی تھی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سامان نہیں ملا یا ٹھیکہ داران نے کام نہیں کیا۔

گوٹیا اسکیم سی بلاک کا ریوائزڈ لے آؤٹ (ترمیم شدہ نقشہ) بہت ہر دلعزیز ثابت ہوا ہے اور تقریبًا سب پلاٹ پہلے ہی نیلام میں فروخت ہو چکے ہیں۔ (لیکن عام طور پر یہ خیال ہے کہ نیلام کے ذریعہ زمین کی فروخت ٹرسٹ کے مقصد کے خلاف ہے۔ اڈیٹر) رپورٹ کے آخر میں کچھ نقشے ہیں۔

(۱) شروع سے اس وقت تک ٹرسٹ کی کل آمدنی ایک کروڑ ستانوے لاکھ نو ہزار تین سو چھ روپیہ پندرہ آنہ ایک پائی ہوئی ہے اور ایک کروڑ چورانوے لاکھ سات ہزار چھ سو ستاون روپیہ بارہ آنہ پانچ پائی کا خرچہ ہوا۔

(۲) سال زیر ریویو میں ٹرسٹ کو بارہ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اور اس وقت تک کل خالص آمدنی ایک کروڑ روپیہ ہوئی۔

(۳) سال زیر ریویو میں ٹرسٹ نے ۸ لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ خرچ کیا اور اس وقت تک کل خالص خرچہ ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ہوا ہے۔ م م

سبد گل

مارشل چیانگ کائی شک نے ایک امریکن اخبار نویس مسٹر جے بی پوٹل کو دس ہزار ڈالر کا ایک ذاتی چیک دیا ہے یہ اخبار نویس اس وقت نیویارک کے ہسپتال میں ہے اور جاپانیوں نے اس پر جو سختیاں کی تھیں ان کے علاج کے لئے زیر علاج ہے، چینی فارن منسٹری، وی اسونگ اس چیک کو پیش کرنے کیواسطے ہسپتال گئے تھے ہندوستان کے غریب اخبار نویسوں کے منہ میں اس خبر سے پانی ہی تو بھر آیا ہوگا۔!

اسٹاک ہولم (لندن) کا ایک پیغام کہتا ہے کہ برلن میں جرمن گسٹاپو چیف ہملر کی موت کی جو افواہ پھیلی ہوئی ہے اسے روکنے کیواسطے جرمنی میں پوری کوشش کی جارہی ہے اور جرمن اخبارات اسکی تصویریں چھاپ چھاپ کر یہ دکھلا رہے ہیں کہ وہ زندہ ہے۔
(غالباً ہملر، اگر وہ زندہ ہوگا) خود محسوس کر رہا ہوگا کہ اس کی موت کی خبر میں مبالغہ ہے

ہیس کی بیوی نے یہ درخواست دی ہے کہ اسے برطانیہ میں اپنے شوہر کے پاس آنے اور رہنے کی اجازت دی جائے، ہیس جب ہوائی جہاز پر بیٹھ کر انگلستان آیا تھا اور ایک کھیت میں گر پڑا تھا تو اس خبر کو ایک حیرت انگیز ڈرامے کی حیثیت حاصل ہوگئی تھی۔
اگر ہیس کی بیوی فوراً ہیس ہی جا کر کسی کھیت میں گر پڑتی تو کچھ نام آوری بھی حاصل ہوتی اور شوہر کے پاس پہونچ بھی جاتی۔

معاصر اسٹیسمین کہتا ہے کہ ہندوستان میں موٹر انڈسٹری کے ابتدائی غور و بحث اور اور اوٹو پر جو روپیہ خرچ کیا گیا ہے اس سے بہترین موٹر کاروں کا ایک بہت بڑا دستہ خریدا جاسکتا ہے "درست ہے"۔ ہندوستان کے آزادی کے مسئلے اور گول میز کانفرنسوں اور فضول بحث و مباحثہ اور یورپ کے دوروں پر جو کثیر رقمیں صرف ہوئی ہیں ان سے ایک دوسرا ملک خرید لیا جاسکتا تھا۔

لندن کے اخبار ٹائمز کو ایک خط لکھتے ہوئے مسٹر جناح و دراوائی بیرسٹر کہتے ہیں "اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان یہ محسوس کرے کہ اس کی قسمت خود اس کے ہاتھوں میں ہے، معلوم ہوتا ہے کہ، مسٹر دراوائی اب قانون کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا کر پامسٹری یعنی ہاتھ دیکھ کر قسمت بتلانے کے علم کی طرف توجہ دینے لگے ہیں۔

سر برین جیا تیلکا اعلان کرتے ہیں کہ، مجھے یہ مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے کہ ہندوستان کو چاہئیے کہ وہ لنکا - سیلون، کو اپنی بڑی لڑکی سمجھے پھر تو ہمیں لنکا کے لئے ایک شوہر تلاش کرنا پڑیگا!

بحر الکاہل میں معرکہ عظیم جاری ہے

لندن ۱۸ر اکتوبر جزائر سالومن میں جاپانیوں اور امریکن افواج میں گوڈل کنار کے جزیرہ کے لئے معرکہ پوری شدت کے ساتھ جاری ہے اب امریکن جنگی جہاز بھی اس معرکہ میں اپنی افواج کی مدد کر رہے ہیں لیکن ابھی تک امریکن اور جاپانی بیڑوں میں کوئی تصادم نہیں ہوا امریکن وزیر بحر کرنل ناکس نے ایک تقریر میں کہا کہ سالومن کے معرکہ کے متعلق بہت زیادہ امید افزا رائے نہ قائم کرنا چاہئیے کیونکہ جاپانیوں نے ابھی تک اس معرکہ میں اپنی پوری طاقت وقوت نہیں لگائی تھی مگر اب بڑی زبردست قوت استعمال کر رہے ہیں۔

ادب لطیف

آفتاب حسن

از جناب یزدانی جالندھری

جان تمنا!
مجھ سے یہ حجاب، یہ روپوشی آخر کیوں؟ اپنے چاند سے چہرے کو میری بے تاب نظارہ آنکھوں سے نہ چھپاؤ۔
دنیا بھر کے تمام ماہرو تیرے سامنے ہیچ ہیں۔ تیرا حسن دنیا بھر کے حسینوں میں انتخاب ہے۔ اور یہ سب تجھ کو بخوبی جانتے ہیں۔
لیکن یہ سب کچھ اس لئے نہیں کہ تو اسے میری تشنۂ دید نگاہوں سے پوشیدہ رکھے۔
جسطرح پھول سورج کے سامنے بے حقیقت ہے اسی طرح سورج تیرے رخ روشن کے سامنے حقیر اور شرمندہ و ماند ہے۔
آفتاب حسن!
پھر اس شرم و حجاب سے کیا حاصل؟ سورج کو پردے میں چھپا کر رکھنے سے تمہیں کیا فائدہ؟
آ! اور میری آنکھوں سے کھیل، میرے دل کی گہرائیوں کو اپنے جمال جہاں آرا سے منور اور درخشاں کردے۔

عالم نسواں

بقیہ صفحہ ہذا کالم ۳ سے آگے

اس طرح مشرق میں تبدیلیاں متحرک ہوئیں قاہرہ کی مساجد کے مینار وہاں کی جدید عمارات میں اب بھی خوشنما نظر آتے ہیں، اور اب عورتیں سیاہ برقعہ یا نقاب میں بہت کم نظر آتی ہیں۔ نقاب اور قدیم لباس کی جگہ اب ہیٹ اور انگریزی لباس نے لے لی ہے۔
آج مصری دوشیزہ رقص میں شامل ہوتی ہے سینما تھیٹر اور کلب میں بھی حاضری دیتی ہے۔ سواری کرتی ہے ٹینس کھیلتی بلاکسی روک ٹوک کے سودا سلف خریدتی ہے۔ موٹر چلاتی ہے اس کے پسندیدہ مشاغل میں سماج سیاسیات ادب کو دخل ہے۔
آج مصر یورپین ممالک کے بہترین مضافات کی حیثیت رکھتا ہے اور مصری خاتون کی رگوں میں زندگی کا ایک نیا خون دوڑ رہا ہے جس نے وہاں کی عورتوں کی کایا پلٹ کر دی ہے۔

بچوں کی دنیا

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۴ سے آگے۔)

آج اسی کالج کے پڑھے ہوئے اکثر طالب علم بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز ہیں۔ ۱۸۶۹ء میں سر سید احمد کو وائسرائے کی کونسل کا ممبر بنا دیا گیا اور اس کے کچھ ہی دن کے بعد ملکہ وکٹوریہ نے آپ کو سر کا خطاب عطا کیا، آپ نے اسی برس کی عمر میں اس دنیا سے کوچ کیا۔

نیوگنی میں بھی اب جاپانیوں سے جوابی حملے شروع کر دئے ہیں۔ (ریوٹر)

امریکی فوجیں مغربی افریقہ میں

لندن ۱۸ر اکتوبر امریکی فوج لائبیریا میں پہونچ گئی ہے جو مغربی افریقہ میں ایک جمہوریت ہے یہ جمہوریت ڈاکر سے جنوب مشرق میں سات سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔
وشی نیوز ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ یہ فوجیں کافی تعداد میں ہیں اور وہ ملک کے اندر بہت سے مقامات پر قبضہ کر چکی ہیں۔

عالم نسواں

خواتین مصر

از مس وحیدہ عزیز صاحبہ (مترجمہ)
قمر تسکین ... پرفلستان لاہور
گذشتہ سے پیوستہ

۱۹۳۶ء میں جب اینگلو مصری معاہدہ ہوا تو ان مرد اور عورتوں کے لئے جو خود اختیاری حکومت کے خواہشمند تھے، عین خوشی کا موقع تھا اس معاہدے سے نہ صرف انھیں اختیارات ہی حاصل ہوئے بلکہ انھوں نے دیکھا کہ اس چیز سے مصر اور برطانیہ میں دوستانہ تعلقات بھی قائم ہوگئے جو اس سے قبل مفقود تھے، یہ ملنساری اور ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھنے کا جذبہ بلاشبہ مشرقی بحر روم کے امن کا ایک خاص حصہ تھا۔
پچھلے چند برسوں سے ایک آزاد ملک اور لیگ آف نیشن کے ممبر کی حیثیت سے مصر کے بین الاقوامی تعلقات نے اہمیت حاصل کر لی ہے اور عورتوں کو بھی اپنے ملک کو بین الاقوامی طور پر پیش کرنے کا حق حاصل ہوچکا ہے، "مادام ہدی شعراوی پاشا" جو آج کل اس تحریک کی صدر ہیں آپ نے ترکی میں استنبول کے مقام پر اپریل ۱۹۳۵ء میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں عورتوں کی مظلومیت اور مساویانہ حقوق کے لئے نمایندگی کی تھی، اسی کانفرنس کے زمانے میں آزادی نسواں کا ایکٹ پاس ہوا اور ساتھ ہی ساتھ عورتوں کے لئے فوجی تعلیم بھی مفت دئے جانیکا حق حاصل ہوگیا قاہرہ میں آپ نے ایک صنعتی اسکول قائم کیا جہاں لڑکیوں کو کشیدہ کاری اور اسی قسم کے فنون لطیفہ کی تعلیم دی جانے لگی تاکہ عورتوں میں حس جمالیات کو ترقی ہو، تعلیمی منفعت کے علاوہ یہ اسکول مصر کے قدیم ادب اور آرٹ کا محافظ بھی ثابت ہوگا جو روز بروز مٹتے جارہے ہیں۔
اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مصر تعلیم نسواں کو نظر انداز کرتا ہے، لڑکیوں پر سے فضول پابندیاں ہٹادی گئی ہیں اور ابتدائی اور ثانوی اسکول کھولدئے گئے ہیں اور روز بروز ترقی ہوتی جارہی ہے، ثانوی تعلیم کے بعد لڑکیاں یونیورسٹی میں بھی تعلیم پاسکتی ہیں جہاں مخلوط تعلیم رائج ہے، قاہرہ یونیورسٹی میں عورتوں کو بھی وہی آسانیاں بہم پہونچائی جاتی ہیں جو مرد طالب علموں کو اور وہاں کے مساوی حقوق حاصل ہیں، اوسط درجہ کی عورتوں نے ڈاکٹری قانون آرٹ نرسنگ اور معلمی میں کافی درسگاہ حاصل کرلی ہے بہت سی اچھی "ادیبہ" ہیں ابھی کچھ نوجوان مصری خواتین عدالت میں بطور وکلاء کے طلب کی گئیں ہیں اور بہت سی غیر ممالک سے ڈاکٹری کی اعلیٰ ڈگریاں لیکر آئی ہیں، ٹیلیفون گرل اور ٹائپسٹ بھی ہیں لیکن نسبتاً کم، حکومت نے ترقی کی جانب ایک اور قدم بڑھایا ہے اور ثانوی جماعتوں میں سب کاموں کی بہت سی شاہراہیں کھولدی ہیں مثلاً کھانا پکانا۔ سینا پرونا اور نقاشی وغیرہ وغیرہ۔
گذشتہ چار سال میں مصر کی فلم انڈسٹری نے بھی بہت فائدہ پہونچایا ہے، یہاں ٹاکیز قایم ہیں جہاں تعلیمی فلمیں، اور نیوز ریل وغیرہ کی نمائش ہوتی رہتی ہے، وہاں کی فلم کمپنیوں کو یہ فخر حاصل ہے کہ ان میں بہت سی اعلیٰ خاندان کی خواتین شامل ہیں ابھی ایک تازہ فلم وداد جو اسٹوڈیوز مصر کا تیار کردہ تھا، نے یوروپین ممالک میں بے حد مقبولیت حاصل کی اور بہت کامیابی سے چلتا رہا۔
وہاں کی مقبول ترین اداکارہ اور ایک بہترین مغنیہ ام کلثوم ہے بچپن میں یہ ایک روز اپنے کھیت میں گا رہی تھی کہ آس پاس کے کسان اس کے گانے سے بہت متاثر ہوئے اور اس نے انعام بھی حاصل کیا رفتہ رفتہ اس کی شہرت دور دور پہونچ گئی حتی کہ قاہرہ میں اسے بلالیا گیا اور آج پندرہ سو پونڈ سالانہ وہ پیدا کر رہی ہے۔

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے)

بچوں کی دنیا

سر سید احمد خاں

از جناب نسیم سندیلوی بی اے آنرز ایم اے جہانگیر آباد

سید احمد خاں ایک مشہور خاندان میں ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے آپ کے بزرگ سلطنت مغلیہ کے زمانے میں بڑے بڑے عہدے دار تھے، اس وجہ سے آپ کی بزرگوں نے بہت عزت اور شہرت حاصل کی اور شاہی دربار میں ان کا کافی اثر تھا آپ کے والد بزرگوار کی طبیعت کسی قدر مختلف تھی وہ ایک مذہبی آدمی تھے۔
زمانہ طالب علمی میں سید احمد کو مطالعہ کا بہت شوق اور دلچسپی تھی اور ان کا شمار اسکول کے اچھے ذہین لڑکوں میں ہوتا تھا ۱۸۳۹ء میں جبکہ آپ کی عمر صرف انیس برس کی تھی آپ کے والد کا انتقال ہوگیا اور آپ کو تعلیم ختم ہی کرنا پڑی شہنشاہ بہادر شاہ ظفر آپ پر بہت مہربان تھے شہنشاہ نے چاہا کہ آپ کو آپ کے تمام آبائی خطاب اور ملازمت دی جائے، لیکن آپ نے سرکار برطانیہ کی نوکری کو ترجیح دی اور پہلے پہل بطور سررشتہ دار آپ کی تقرری ہوئی لیکن جلد ہی آپ نے اپنی قابلیت کی وجہ سے سب ججی تک ترقی کی ۱۸۵۷ء میں جب غدر شروع ہوا۔
اس وقت آپ ضلع بجنور میں تھے غدر کے شروع ہوتے ہی ضلع کے انگریز حکام نے ایک مکان میں پناہ لی اس مکان کو آٹھ سو باغیوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا ان کی جان بچنے کی کوئی امید نہ تھی، سر سید نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر باغیوں سے مصالحت کرلی اور یہ طے کیا کہ وہ ان انگریزوں کو وہاں سے بحفاظت تمام کسی دوسری جگہ نکال لے جائیں یہ انگریز سید احمد کے دوست تھے اور ان کے سید احمد پر بڑے احسانات تھے۔
سید احمد نے مصیبت کے وقت ان کی بڑی مدد کی اور اس طرح اپنی شرافت اور وفاداری کا پورا پورا ثبوت پیش کیا جب غدر ختم ہوا تو اسی جاں نثاری کے صلہ میں سرکار برطانیہ سے سید احمد کو چند بیش قیمت عطیات اور تحفے ملے اور دو سو روپیہ ماہانہ کی پنشن مقرر ہوئی اس کے بعد سید احمد خاں معہ اپنے لڑکوں کے ولایت چلے گئے اور وہاں اپنے لڑکوں کو کیمبرج یونیورسٹی میں داخل کرادیا وہاں انھوں نے اپنی تعلیم میں بہت دلچسپی لی کچھ عرصہ کے بعد بڑھکر جب یہ اپنے ہندوستان واپس لوٹے تو ان کے بڑے صاحبزادے سید محمود کو الہ آباد ہائی کورٹ کا جج اور سید حامد کو ایک اعلےٰ پولیس افسر مقرر کر دیا گیا۔
ولایت کے زمانہ قیام میں سید احمد نے وہاں کے طریقہ تعلیم کا نہایت اچھی طرح سے مطالعہ کیا اور وہاں کے بڑے بڑے آدمیوں سے بھی ملے رسم و راہ پیدا کی، آپ کو تعلیم و تربیت کے طریقوں سے خاص دلچسپی تھی، ولایت کے سفر نے آپ پر یہ بات ثابت کر دی کہ انگریزوں کی ترقی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انھیں تعلیمی معاملات میں بہت دلچسپی ہے، ہندوستان پہونچکر ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہاں مسلمانوں کے لئے ایک ایسا تعلیمی ادارہ قایم کیا جائے جہاں تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہو اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کیلئے وہ دوسرے بڑے بڑے مسلمان رہنماؤں اور مدبروں سے ملے اور کالج کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا سرکار برطانی نے بھی ان کی ان کوششوں کی تعریف کی آخر ۱۸۷۵ء میں علیگڈھ میں ایک محمڈن اینگلو اورنٹیل کالج کی بنیاد رکھی گئی جو اب مسلم یونیورسٹی کے نام مشہور ہے۔

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ کیجئے)

پردۂ فلم

سر سید مرحوم کی زندگی کا فلم

نیشنل اسٹوڈیوز جس کو حال ہی میں مودی برادرس نے خرید لیا ہے اس کا یہ کارنامہ بے حد قابل قدر ہے کہ اس اسٹوڈیو نے حال ہی میں یونیورسٹی علی گڈھ کے بانی سر سید احمد کی زندگی کو ایک نہایت ہی موثر فلم کی صورت میں پیش کیا ہے۔
سر سید مرحوم نے ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیمی لہر اور جذبہ پیدا کرکے اس قوم پر جو احسان عظیم کیا ہے اسے مسلمان قوم قیامت تک فراموش نہیں کرسکتی ہم کو مسرت ہے کہ نیشنل اسٹوڈیوز نے، اس مقتدر ہستی کی زندگی کو فلمانے کے لئے بعد ایک ایسا کارنامہ انجام دیا ہے جسے ہندوستان کے علمی طبقوں میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

واڈیا کی تصاویر بدستور تیار ہونگی

واڈیا اسٹوڈیوز کے فروخت ہوجانے کے بعد بعض حلقوں میں یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے کہ واڈیا برادرس فلمسازی کا کاروبار بند کر رہے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ واڈیا برادرس اسٹوڈیوز کی ذمہ داری سے محض اسی لئے سبکدوش ہوئے ہیں کہ وہ پورے اطمینان قلب کے ساتھ یکسو ہوکر فلمسازی کے کاروبار کو ترقی دے سکیں۔
واڈیا فلم کمپنی کے پروپرائٹر مسٹر جمشید واڈیا کا ایک خط اسی ہفتہ موصول ہوا ہے اس خط سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر جمشید واڈیا نہایت وسیع پیمانہ پر فلمسازی کا کام شروع کر رہے ہیں۔
ہماری دلی تمنا ہے کہ مسٹر جمشید واڈیا اپنے مقصد میں کامیاب ہوں اور یہ پرانی فلم کمپنی بہتر سے بہتر تصاویر ملک میں پیش کرے

مسٹر محبوب نے اپنی فلم کمپنی قایم کرلی

بمبئی کی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کے نامور ڈائرکٹر مسٹر محبوب نے اپنی، ذاتی ایک فلم کمپنی قایم کرلی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپکو اپنی تصاویر کے لئے شمالی ہند سے نہایت شاندار آفر ملے ہیں، امید ہے کہ مسٹر محبوب بہت جلد اپنی ذاتی تصاویر کی تیاری کا کام شروع کردیں گے۔
مسٹر محبوب کو ہندوستان کے نوجوان ڈائرکٹروں میں جو عظمت اور ہر دلعزیزی حاصل ہے وہ، کسی سے بھی مخفی نہیں ہم کو امید ہے کہ محبوب کی تصاویر جن میں جدت ہوتی ہے بیحد مقبول ہوں گی۔

ریلوے ٹرین میں بم پھٹا،

پونہ ۱۹ر اکتوبر اطلاع ملی ہے کہ جمعرات کی شب ایک چلتی ہوئی ٹرین میں جو منماڑ جارہی تھی، روہری اسٹیشن کے قریب ایک بم پھٹا اس ڈبہ میں جتنے مسافر سفر کر رہے تھے ان میں سے صرف دو آدمی زخمی ہوئے ایک شدید طور پر مجروح ہوا۔
یہ ابھی یقینی طور پر معلوم نہیں ہوسکا کہ ٹرین میں بم کہاں سے پھٹا، بہر حال یہ یقین کیا جاتا ہے کہ بم، ٹرین پر کچھ فاصلہ سے پھینکا گیا ہے پہلے سے ڈبہ کے اندر ہی کسی جگہ پر رکھا ہوا تھا، پولیس تفتیش کر رہی ہے۔
ایک دیسی ساخت کا بم سانگلی پولیس اسٹیشن کے احاطہ میں رکھا ہوا پایا گیا، پولیس نے اس بم کو اپنے قبضہ میں کرلیا ہے۔ (ا-پ)

صوبہ سرحد میں گرفتاریاں

پشاور ۱۸ر اکتوبر کل صبح تقریباً تیس تاجروں کو پشاور اور مردان میں زیر حراست لیلیا گیا، مسٹر محمد یونس اور مسٹر محمد افضل سکریٹری پشاور کانگریس کمیٹی بھی آج گرفتار کر لئے گئے، ڈاکٹر خالد صاحب اور حکیم عبد الجلیل ندوی نے کل رات ایک پبلک جلسہ میں تقریریں کیں، گذشتہ چار دن کے عرصہ میں صوبہ کے علاقوں میں بھی سرخ پوشوں کی طرف سے خان عبد الغفار خاں کی زیر ہدایت برابر جلسے منعقد ہوتے رہتے ہیں، خان عبد الغفار خاں جو اس وقت سارو رایاب میں مقیم ہیں جہاں غالباً وہ اپنے رفقاء کار کیساتھ ملکر ایک اور جلسہ کریں۔ (ا-پ)

اقوالِ زریں

الفت آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے

ناکامی کامیابی کی قدر کو دوبالا کرتی ہے۔

پشیمانی نیکی کا احترام ہے۔

کوئی شے ایسی مضرت رساں نہیں ہے جیسا کہ وقت کو فضول برباد کرنا۔

نا امیدی سے بڑھکر دنیا میں کوئی چیز نہیں یہ موت کا ایک دوسرا نام ہے۔

کامیاب وہی شخص ہوتا ہے جو اپنے اخراجات سے آمدنی زیادہ پیدا کرے۔

ایسا کون حجاب ہے جسے محبت دور نہ کر سکے

کامیابی کا زینہ متواتر کامیابیوں کی سیڑھیوں سے حاصل کر لیتا ہے

چھ فٹ زمین ہر امیر اور غریب کو یکساں کر دیتی ہے

کم بولنے والے نہایت طاقتور ہوتے ہیں

تندرستی مفت ملتی ہے اور بیماری لوگ خود مول لیتے ہیں

جوانی اچھلتے ہوئے خون کا نام ہے۔

بڑے آدمیوں کی تعمیر غلطیوں سے ہوتی ہے

موجِ تبسم

جج :- میں ابھی فیصلہ سناتا ہوں کوئی شخص درمیان میں نہ بولے اور جو بولے گا اسکو باہر نکال دوں گا۔
ملزم (جلدی سے) تو حضور میں بولتا ہوں مجھے باہر نکال دیجئے۔

براؤن بکنگ آفس سے ٹکٹ خرید کر اور باقی پیسے لیکر چلا گیا کچھ دیر کے بعد پھر واپس آکر کہنے لگا
براؤن :- (کلرک سے) تم نے مجھے پیسے ٹھیک نہیں دیئے ہیں۔
کلرک :- تمکو اس وقت یاد دلانا چاہئے تھا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔
براؤن :- اچھی بات ہے، تم نے مجھے دس شلنگ زائد دے دیئے تھے اب میں آپ کو یاد نہیں دلاتا

شوہر دفتر سے سیدھا سنیما چلا گیا اور وہاں سے اپنی بیوی کو فون کیا۔
آج دفتر میں بہت کام آگیا ہے شاید میں رات کو نو دس بجے سے قبل نہ آسکوں۔
بیوی اچھی بات ہے کوئی ہرج نہیں لیکن یہ بتا دیجئے کہ تمہارے دفتر میں فلموں کے ریکارڈ کب سے بجنے شروع ہو گئے ہیں مجھے ٹیلیفون میں ان کی آواز صاف آرہی ہے۔

جیک :- سچ کہنا کیا لوسی کو تم سے محبت ہے؟
جان :- جزوی طور پر۔
جیک :- وہ کیسے؟
جان :- وہ ایسے کہ اس نے میرے تمام محبت نامے تو واپس کر دیئے ہیں لیکن تحائف اپنے پاس رکھ لئے

دلچسپ معلومات

پانچ برس سے بالکل نہیں سوئی

ویلز میں ایک عجیب وغریب لڑکی موجود ہے جو پانچ سال سے ایک سیکنڈ کے لئے بھی کبھی نہیں سوئی، آج سے پانچ سال قبل اس لڑکی کو ایک خاص قسم کا بخار آیا تھا اس بخار نے اس کے اعصاب اور دماغ پر کچھ ایسا اثر کیا کہ اب اس کو قطعی نیند نہیں آتی اور نہ وہ سوتی ہے۔

ستاروں میں رہنے والے انسان

زہرہ اور مریخ دو ایسے ستارے ہیں جن کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ ان ستاروں میں ہماری دنیا کیطرح کروڑوں انسان رہتے ہیں۔

زہرہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ یہ ہماری دنیا کی برابر ہے مگر سورج سے کسی قدر قریب ہے لیکن پھر بھی ہماری دنیا سے زیادہ گرم نہیں ہے اگر ہماری دنیا کے انسانوں کو زہرہ کی دنیا میں لیجا کر آباد کر دیا جائے تو اسے کوئی خاص فرق محسوس نہ ہوگا ہماری دنیا میں اور ستارہ زہرہ کی دنیا میں صرف اتنا فرق ہے کہ ہمارے یہاں سورج چمکتا ہے اور وہاں کہر یا بادل ہر وقت ستارہ زہرہ پر چھایا ہوا رہتا ہے، اسی طرح مریخ کی حالت ہے، لیکن وہاں کا کھلا ہوا زمین سے لطیف تر ہے۔

بہرحال ان دونوں ستاروں میں زمین کیطرح کروڑوں انسان آباد ہیں۔

دنیا میں ایسے خطے بھی موجود ہیں جہاں مرد عورتوں کیطرح زندگی گذارتے ہیں اور عورتیں مردوں پر حکومت کرتی ہیں خود کاشتکاری کا کام بھی انجام دیتی ہیں اور مرد سنگھار کرتے ہیں۔

افسانہ

معصوم بچی کی لاش

ترجمہ محمد انوار صاحب انصاری

پر سکون گیت الاپتی یا اپنے چمکدار اور کافوری ہاتھوں سے موسمی پھولوں کو چن کر اپنے ضعیف باپ کی خدمت میں پیش کرتی — لیکن آج! — آہ — اس کی شمع زندگی بجھ چکی تھی اور یہ تمام باتیں موہوم تھیں

میں دنیا کو خیرباد کہہ رہی ہوں، میری پیاری چڑیا کو میرے پاس لاؤ کہ میں اس پر الوداعی نظر ڈال لوں یہ تھا آخری جملہ جو موت سے پہلے اس کی زبان سے ادا ہوا چڑیا کا پنجرہ اس کے پاس لایا گیا اور اس کی مسہری کے کنارے لٹکا دیا گیا "الیفون" کا چہرہ دمک اٹھا اس نے اپنی بے زبان سہیلی پر مسکراتے ہوئے ایک نظر ڈالی، چڑیا پھدک پھدک کر چہچہاتی تھی، شاید وہ کوئی المناک گیت سنانے کی کوشش کر رہی تھی — لیکن — وہ اپنی پیاری مالکہ کے نزدیک ہونے کے باوجود اس سے بےخبر تھی کہ اس کا یہ گیت موت کا خوفناک پیغام ہے۔

قریب ہی بڈھا مغموم ومحزوں بڈھا —
پلنگ کے ایک گوشہ میں سرنگو بیٹھا تھا اس کا دل قابو میں نہ تھا عقل گم تھی وہ اس کے کمزور اور نحیف ہاتھوں کی طرف جھکا ہوا تھا — وہ ہاتھ جو کل تک بڈھے کے لئے عصائے پیری اور زندگی کا ایک سہارا بنے ہوئے تھے۔

بڈھے نے اس کے دونوں ہاتھ لیکر اپنے سینہ پر رکھ لئے گویا وہ اپنی باقی ماندہ لیکن مختصر زندگی کو جو اس کے دھڑکتے ہوئے قلب میں محسوس کی جاسکتی تھی اپنی ننھی "الیفون" کی طرف منتقل کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ شاید اسطرح معصومہ دنیا میں کچھ عرصے اور...... خواہ چند ہی لمحے کیوں نہ ہوں...... زندگی کا لطف حاصل کر سکے اور بڈھے کو اس کی موت کا وہ وحشتناک منظر نہ دیکھنا پڑے جس کے لئے اب اس میں بالکل بوتا نہ تھا، بڈھا دیر تک اسی انداز میں بیٹھا رہا پھر ایکبارگی اپنے دوستوں سے مخاطب ہوکر بولا "یہ حرارت! دھیرے دھیرے اس کے جسم سے منتقل ہو رہی ہے"
حاضرین نے انتہائی حزن وملال کے ساتھ بڈھے کی طرف دیکھا، وہ لوگ بےچین ہو گئے ان کی نظریں کبھی کبھی بےچینی میں اٹھ جاتیں اور انتہائی حسرت و یاس کے ساتھ پھر نیچے جھک جاتیں، ان کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور قطرہ قطرہ کر کے نیچے ڈھلکنے لگے۔

بڈھا لوگوں کی بےقرار نگاہوں پر ایک نظر ڈالتا پھر مایوس ہوکر...... کبھی دوسری جانب دیکھنے لگتا گویا وہ لوگوں سے آس ٹوٹ جانے کے باوجود...... امداد کا خواہاں تھا، چند مختصر لمحوں کی دیر تھی، جس کے بعد بڈھے نے محسوس کیا کہ مریضہ کے ہاتھ اس کو اپنی جانب کھینچ رہے ہیں وہ تڑپ اٹھا مریضہ نے بڈھے کے گلے میں اپنی باہیں ڈال دیں اور اپنی جانب بھینچنا شروع کیا...... انتہائی مضبوطی کے ساتھ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے جسم میں انتہائی نقاہت کے باوجود برقی بلکہ روحانی طاقت پیدا ہو گئی ہے (اناللہ وانا الیہ راجعون) ننھی الیفون گذر گئی، وہ پیاری اور خاموش بچی گذر گئی وہ متین سنجیدہ اور صبر کرنے والی لڑکی گذر گئی...... اللہ کی خوشنودی میں...... جو زندگی کے مطلع پر ایک ستارہ بنکر چند، لمحوں کے لئے چمکی اور جھلملا کر بجھ گئی جو تقدیر کے باغ میں کلی بن کر نمودار ہوئی اور فوراً ہی مرجھا گئی جو بلور کا ایک ایسا رنگین پیالا تھی جو لب تک پہونچنے بھی نہ پایا تھا کہ چکنا چور ہو گیا...... موتیوں کا ہار تھی جو گندھنے سے پہلے ہی بکھر گیا ہو۔

یہی وہ کمرہ ہے جس میں اس کی موہ لینے والی مسکراہٹ نے اکثر جلوہ آرائیاں کیں ہیں لیکن...... اف...... اسی میں اس کے تمام خاموش تبسمات گم ہوکر رہ گئے ہیں یہی وہ باغ ہے جہاں وہ روزانہ دن ہو یا رات جایا کرتی تھی۔ (باقی برصفحہ، کالم ایک کے نیچے)

گذر گئی اور پھر بھی زندہ ہے! اس کے پرسکون چہرے سے درد وکرب کے وہ وہ آثار چھٹ چکے ہیں جو اکثر بیماری کے دوران میں طاری ہو جاتے ہیں اس کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ وہ سو رہی ہے بہت ہی میٹھی نیند اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دھوکا ہوتا ہے کہ سانس کی آواز — اس کے دھڑکتے ہوئے سینہ کے اوتار چڑھاؤ کے ساتھ پیہم کانوں میں آرہی ہے۔

موت کی زردی؟ عالم نزع کی تکلیفیں اور مصیبتیں؟ اور اس کے بعد پیشانی پر بل کھاتی ہوئی شکنیں؟ وہ شکنیں جو انتہائی کرب کے بعد پڑ جایا کرتی ہیں، یا نیلی دھاریاں جو پلکوں کے اردگرد نمایاں ہو جاتی ہیں؟ —

کہاں ہیں یہ آثار؟ شاید اس کی موت نے ان نشانات کو بھی معدوم کر دیا تھا یا اس کے خاموش حسن اور پرسکون جمال نے اس کے چہرے پر یہ توازن قائم کر دیا ہوگا۔

یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی اس کی تخلیق ہوئی ہے اور اس کے جسم میں عنقریب روح پھونکی جانے والی ہے، کچھ ہی دن پہلے وہ حسب معمول اپنی سندر اور چاندسی صورت لئے آتشدان کے نزدیک بیٹھی ہوئی مسکراتی ہوئی اور اپنی مانوس بلی سے اٹھکھیلیاں کرتی یا اپنے ارغوانی ہونٹوں سے انتہائی زندہ دلی کے ساتھ کوئی مترنم لیکن

میرے بیٹے لڑائی میں بھرتی ہو گئے...
مجھے کیا کرنا چاہیئے؟
اس سوال کا صحیح جواب یہ ہے

آپکو ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس پر باقاعدہ روپیہ لگانا چاہیئے۔
اس طرح آپ مادر ہند کے بہادر وجنگجو فرزندوں کے لئے نہ صرف سازوسامان
بلکہ میدانِ جنگ میں اُن کی امداد کے لئے ٹینک، طیارے اور توپیں خریدنے میں بھی مدد دیں گے۔

اور جب لڑائی ختم ہو جائے گی
آپ ہندوستانی کارخانوں کو بھی مدد دیں گے۔
اور جب آپ اپنے بیٹوں کی واپسی پر انہیں گھر میں خوش آمدید کہیں گے تو آپ اس خیال سے خوش ہوں گے کہ آپ نے انکو فتح میں مدد دی ہے اور یہ کہ ہر سال آپکی جمع شدہ رقم تیزی سے بڑھ رہی ہے جس سے امن کے زمانہ میں اُن کو مدد ملے گی۔ جتنی جلد آپ اس میں روپیہ لگائیں گے اتنا ہی زیادہ منافع ہوگا۔ ابھی عمل کیجئے۔
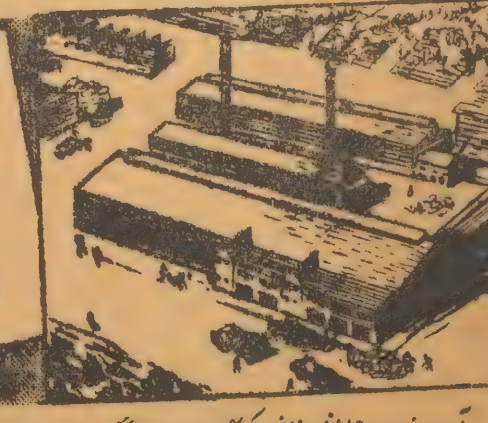
ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس خریدیئے
★ حکومتِ ہند سے ضمانت شدہ۔
★ کسی بھی وقت بھُنایا جاسکتا ہے۔
★ ہر دس روپیہ پر ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع ملتا ہے۔
کسی بھی ڈاکخانہ سے مل سکتے ہیں۔

مسٹر چرچل کا پیغام شہری مدافعین کے نام

لندن۔ ۱۹ر اکتوبر۔ کل یہاں لندن کے ۶ ہزار سول مدافعین کی ایک تقریب میں مسٹر چرچل کا پیغام پڑھا گیا۔ اس پیغام میں آپ فرماتے ہیں کہ برطانوی قصبات پر جرمنی کے سخت اور خون ریز فضائی حملوں کا امکان موجود ہے۔ اگرچہ ہم فضائی قوت میں جرمن پر فوقیت حاصل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن ہم میں سے کسی کو خار ش نہیں رہنا چاہیئے۔ اور مئی ۱۹۴۱ء کے طریقوں پر اطمینان رکھنا چاہیئے۔ ہم کسی طرح یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ کسی خاص آبادی پر جرمن کس قدر سخت حملہ کر سکتے ہیں۔ یا اپنی کتنی قوت اس مقصد کے لئے وقف کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ شہری مدافعین کا فرض ہے کہ وہ ہر مقام اور ہر جگہ ہر وقت مستعد رہیں۔ اور اس کو شکست دینے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہوں کریں (ریوٹر)

سر آغا خاں پیرس میں

لندن۔ کیا وہ اس کی قصور دار ہے" لندن کے اخبار "سنڈے پکٹوریل" نے سر آغا خاں کے متعلق حسب ذیل اطلاع شائع کی ہے:۔

سر آغا خاں پیرس میں ہیں کیوں؟ فرانس کی شکست کے بعد سے سر آغا خاں اپنی حسین فرانسیسی بیوی اور اس کے لڑکے کے ہمراہ سوئٹزر لینڈ میں رہ رہے تھے۔ وہ اپنی بے شمار دولت سے کٹ گئے۔ لندن میں اطلاع پہنچی ہے کہ سر آغا خان نے ہٹلر کی دعوت پر سوئٹزرلینڈ سے سوئز لیا اور پیرس میں آن بسے۔

انڈیا آفس لنڈن کے ایک افسر نے "سنڈے پکٹوریل" کے نمائندہ کو بتایا "ہمیں یقین نہیں آتا کہ سر آغا خان نے دعوت منظور کر لی ہوگی۔ مگر یہ ممکن ہے کہ ان کی بیوی نے اپنے دباؤ سے انھیں مجبور کر دیا۔ (ڈیلی ہیرلڈ)

بمبئی کے ایک ڈاکخانہ کے قریب بم پھٹا

بمبئی ۱۹ر اکتوبر آج صبح ایک دیسی ساخت کا بم ماہم پوسٹ آفس کے قریب پھٹا جس سے کوئی شخص مجروح نہیں ہوا، پولیس نے شبہ میں ایک شخص کو گرفتار کر لیا ہے (ا۔پ)

پھر برہما پر ہوائی حملہ کیا گیا

نئی دہلی، ۲۰ر اکتوبر برطانوی ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے کل پھر برہما پر یورش کر کے مائیتھا کی وادی میں دشمن کے راستوں اور فوجی مرکزوں پر شدید بمباری کی جس سے دشمن کی رسد کو نقصان پہونچا، (ا۔پ)

کمر کی گولائی میں ۹ انچ کی کمی
وہ اب اپنے پسند کے مطابق کھاتی ہے لیکن پھر بھی چربی نہیں بڑھتی

جب ایک عورت پر زیادہ چربی چھانا شروع ہوتا ہے تو اس کا چغل خور درزی فوراً فیتہ کے ذریعہ معلوم کر لیتا ہے۔ مندرجہ ذیل خط کو پڑھئے مصنفہ تعجب سے لکھتی ہے:۔

میں نے "کروشین سالٹ" کا استعمال شروع کیا تین مہینے سے کم ہی میں مجھے اپنی حالت پر تعجب ہوا تمام زیادہ چربی غائب ہوگئی اور میرے پیٹ اور کمر کی گولائی میں ۸ یا ۹ انچ کی کمی ہوگئی باوجود اس کے کہ میں نے کسی قسم کا کوئی پرہیز نہیں کیا اب میں سب کچھ کھاتی ہوں اور اچھی طرح چلتی پھرتی ہوں اور کسی قسم کی کوئی تکان نہیں ہوتی اب میرے تمام دوست مجھے پسند کرتے ہیں۔ (مسز اے۔ دی)

"کروشین سالٹ" چربی کو دور کرنا اور ہر قسم کے اندرونی اعضاء کو اپنا کام قاعدے کیساتھ کرنے میں مدد دیتا ہے۔ "کروشین" ہر روز جسم سے بیکار چیزوں اور زہر کو باہر نکال دیتا ہے جس کے جمع ہو جانے سے بہت سی تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ "کروشین سالٹ" تمام کیمسٹ اسٹورس اور دکانداروں سے مل سکتا ہے۔

KRUSCHEN SALTS

احمد آباد میں پھر گولی چلی

احمد آباد ۱۸ر اکتوبر سنکاوی شیرمی کے قریب جہاں خشت باری کی گئی پولیس نے آج شام کو گولی چلادی جس سے کسی شخص کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں موصول ہوئی۔

کل احمد آباد میں صرف ایک واقعہ تار کاٹ ڈالنے کا پیش آیا، انکم ٹیکس کے چپراسی کو پریشان کیا گیا اور وہ جتنے سمن دن بھر میں تعمیل کی غرض سے لے گیا تھا انھیں چھین لیا گیا۔ ان واقعات کے علاوہ شہر میں امن وسکون رہا۔ (ا۔پ)

صوبہ بہار میں پھر گولی چلی

پٹنہ ۱۹ر اکتوبر حکومت بہار کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ سارن میں ۱۴ر اکتوبر کو پولیس نے موضع مالکھا چک پر اس لئے دھاوا کیا تاکہ ایک برخاست شدہ سب انسپکٹر پولیس رام نند سنگھ کو گرفتار کرے جس نے تازہ ہنگامے میں حصہ لیا تھا چنانچہ اسے ایک اور شخص ہری چرن بیتی کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا جو جیل سے فرار ہو کر آیا تھا۔

جب یہ نو گرفتار شدگان جیل خانے جا رہے تھے کہ تقریباً پچاس مسلح دیہاتیوں نے پولیس کی جمعیت پر حملہ کر دیا پولیس نے گولی چلائی جس سے ایک شخص راج نرائن سنگھ ہلاک ہو گیا جو اس مجمع کی قیادت کر رہا تھا اس کی لاش کو مجمع اٹھالے گیا۔ (ا۔پ)

مسز روزولٹ ولایت آرہی ہیں

لندن ۱۹ر اکتوبر اب یہ قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا ہے کہ پریسیڈنٹ روزولٹ کی اہلیہ ۔ مسز روزولٹ عنقریب انگلستان آدیں گی اور بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کی [illegible] گی۔ ملکہ معظمہ کو کچھ [illegible] سے کھانسی کی شکایت تھی مگر اب اچھی [illegible] ہیں۔ (ریوٹر)۔

مسلم لیگی سندھ کی وزارت میں شریک ہوگئے

کراچی ۲۰ اکتوبر خان بہادر خسرو مسٹر گزور و مسلم لیگی وزراء سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت میں بلا صوبہ مسلم لیگ کی منظوری لئے شریک ہو گئے اس بناء پر شیخ عبدالمجید ممبر اسمبلی و صوبہ مسلم لیگ نے اپنے عہدے سے استعفےٰ دیدیا ہے اور یہ معاملہ اب مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش ہوگا سر غلام حسین ہدایت اللہ اور پیر الٰہی بخش دونوں نے اعلان کیا ہے کہ انھیں مسلم لیگ سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔

سر آغا خاں پیرس پہونچ گئے

لندن ۱۹ر اکتوبر مقامی ہفتہ وار "سنڈے پکٹوریل"، نے کیا وہ موردِ الزام ہے؟" کے عنوان سے بیگم آغا خاں کی تصویر شائع کی ہے اور ذیل کا مضمون لکھدیا ہے۔

آغا خاں پیرس میں ہیں کیوں؟۔ سقوط فرانس کے بعد آغا خاں اپنی حسین وجمیل بیوی اور اسکے بطن سے جنم لینے والے بچے کے ہمراہ سوئٹزر لینڈ میں قیام پذیر ہیں ان کا سلسلہ اپنی بے انداز دولت سے سردست منقطع ہے۔

لندن میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آغا خاں ہر ہٹلر کی دعوت پر سوئٹزرلینڈ سے پیرس چلے گئے ہیں انڈیا آفس کے ایک عہدیدار نے "سنڈے پکٹوریل"، کے نمایندے سے بیان کیا ہے کہ یہ بات ناقابل یقین ہے کہ سر آغا خاں ہٹلر کی دعوت پر پیرس چلے جانا منظور کر لیں، ہاں یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ ان کی بیگم صاحبہ خود انھیں پیرس لے گئی ہوں

عید:۔ نیا اور مبارک چاند نمودار ہوا۔ اور رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا۔ اس تقریب میں مہمان نوازی شروع ہوتی ہے۔ اور چائے کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ چائے نوشی ہی میں آپ اور آپ کے دوست یکجا جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہیں۔ عید کی دعوت کے بعد پھر چائے کا دور چلتا ہے جس سے آپ کی خوشی بڑھتی ہے۔ اسطرح کے ہر بڑے جشن میں چائے کا دور جاری رکھیے۔

ہندوستانی چائے
ہر بڑے موقع کے لئے بہتر پینا سپینے کی چیز

IK 154

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ
تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS WHITE LABEL TEA
لپٹن کی [illegible] جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTK32C

جاپان اتحادی ہوابازوں کو قتل کر دیگا

لندن ۲۰ر اکتوبر جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپانی کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ جو اتحادی ہواباز سلطنت جاپان کے کسی علاقہ پر حملہ کر کے بے شمار قتل وغارتگری کریں گے اگر وہ، گرفتار کر لئے گئے تو ان پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلا کر انھیں سزائے موت دی جائے گی۔

ٹوکیو کے ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ جن امریکن ہوابازوں نے ۱۸ر اپریل کو جاپان پر بمباری کی تھی ان میں جسقدر ہواباز پکڑ لئے گئے ان کو عبرت انگیز سزائیں دی گئی ہیں۔

جاپان کو اس دھمکی سے امریکہ کے سرکاری حلقوں میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے کیونکہ جاپان کی یہ کارروائی بین الاقوامی قوانین جنگ کے بالکل خلاف ہوگی۔

(ریوٹر)

اٹلی کے اور چار جہاز غرق کر دئے گئے

لندن ۲۱ر اکتوبر قاہرہ کے ایک تازہ سرکاری اعلان ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں کے کئی دستوں نے طبروق پر حملے کر کے نہایت شدید بمباری کی ہے جس سے دشمن کے جہازوں کو سخت نقصان پہونچا۔

بندرگاہ طبروق میں بھی جابجا آگ لگ گئی دیگر مقامات پر بھی نہایت کامیابی کے ساتھ بمباری کی گئی، بحر روم میں برطانوی آبدوزوں نے اٹلی کے چار باربرداری کے جہازوں اور غرق کر دیا (ریوٹر)

۶۷ حروں کو پھانسی دیجا چکی ہے

کراچی ۲۰ر اکتوبر چار اور حروں کو پھانسی دیدی گئی ہے اس تعداد کو ملا کر اب تک کل ۶۷ حروں کو تختہ دار پر لٹکایا جا چکا ہے۔ (ا۔پ)

عدالتوں میں کانگریسی اشتہار تقسیم کئے

کراچی ۲۰ر اکتوبر پانچ کانگریسیوں کو آج کراچی میں گرفتار کیا گیا ہے ان میں چار اشخاص نے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں اور ایک شخص نے چیف کورٹ میں کانگریسی بلٹین تقسیم کئے۔ (اپ)

ڈاکخانے میں بم پھٹ گیا!

بیلگام ۲۰ر اکتوبر، اتوار کے روز بیلگام پوسٹ آفس کی عمارت میں جو بم پھٹا اس میں چار اشخاص مجروح ہوئے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ جب ایک ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک لیٹر بکس کی ڈاک نکال کر پوسٹ آفس لائی گئی تو اس میں سے ایک پیکٹ پھٹا اور ایک دھماکا ہوا چار مقتدر کانگریسی جن میں مسٹر وینکٹار جوشی بھی شامل ہیں ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت اتفاقی ضلع بیل گام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ (ا۔پ)

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنڈت مدن لال شرما ولد پنڈت تاراچند شرما ساکن موضع بُدکی گوسیانا ضلع گوجرانوالہ پنجاب نے جو کانپور میونسپل بورڈ کے ٹیکس انسپکٹر تھے میونسپل رقم کو غبن کرلیا ہے وہ مفرور بھی ہیں اور ۲۸ ستمبر ۱۹۴۲ء کو اپنے عہدے سے علیحدہ بھی کردئے گئے ہیں۔

لہٰذا ٹیکس ادا کرنے والوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ میونسپل بورڈ کا کوئی ٹیکس ان کو ادا نہ کریں بورڈ ایسی ادائیگی کا ذمہ دار نہ ہوگا جن لوگوں نے ان کو میونسپل ٹیکس ادا کردئے ہیں اور جن کو چھپے ہوئے فارم پر رسیدیں مل گئی ہیں اُن کو وہ رسیدیں میونسپل آفس میں ٹیکس سپرنٹنڈنٹ بابورام چندر سکسینہ کے سامنے پیش کردینا چاہیے تاکہ وہ ان کا مقابلہ کرسکیں اور میونسپل مطالبات کے رجسٹر میں رقموں کو صحیح کرنے کے لئے غبن کی ہوئی رقم کی مکمل فہرست تیار کرسکیں۔

دستخط محمد حبیب اللہ (بی۔اے۔ال۔ال۔بی)
ایگزیکٹیو آفیسر
میونسپل بورڈ۔ کانپور

ہم اسٹالن گراڈ کو دشمن کے حوالہ نہیں کریں گے

ماسکو ۲۰ راکتوبر۔ اسٹالن گراڈ کے سپاہیوں نے لینن گراڈ کے سپاہیوں کے نام ایک خط روانہ کیا ہے تاریخ میں غالبًا یہ پہلا موقع ہے کہ محصور شہر کے سپاہیوں نے دوسرے محصور سپاہیوں کے نام کوئی پیغام روانہ کیا ہو۔ پیغام کیا ہے جذبات دل کی ترجمانی اور شجاعت کا عدیم المثال ثبوت ہے۔ اسٹالن گراڈ کے سپاہی کہتے ہیں کہ ہم شہر کو دشمن کے حوالہ نہیں کریں گے۔ اسٹالن گراڈ کا ہر ہر فرد مسلح ہوچکا ہے۔ ہم نے اپنی گلیوں کو رکاوٹوں سے بھردیا ہے۔ ہم نے اپنے آپ سے کہا کہ اہالیان لینن گراڈ کی طرح ہمارے قدم بھی مضبوطی سے جم جانے چاہئیں۔ انقلاب کی مدینی لینن گراڈ کی مدافعت ہمارے دلوں کو گرمانی ہے کہ ہم بھی اسٹالن کے شہر اور مادر دلگا کی اس طرح حفاظت کریں کیونکہ یہیں روس کی آزادی اور ریاست جھولا جھولتی ہے۔ راد سٹرز کے محافظوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اہالیان اسٹالن گراڈ میں جرمنوں کو قتل کرنے کا ایک مقابلہ شروع ہوگیا ہے۔ ہمارے ان دو جری شہروں کے جنگجوؤں کی عمریں دراز ہوں!

عراقی وزیر اعظم قاہرہ میں

[illegible]۔ ۱۵ راکتوبر۔ عراقی وزیر اعظم جنرل نوری سعید نے جو یہاں دورے پر آئے ہوئے ہیں فرمایا کہ حال ہی میں عراقی وزارت میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کی وجہ اقتصادی پریشانیاں اور سپلائی کی مشکلات تھیں۔

آپ نے یہاں برطانوی، امریکی اور ایرانی سفرا سے بھی ملاقات کی (ریوٹر)

شاندار **محبت اور عزت میں جنگ** تیسرا ہفتہ

آپ دوسروں کی آنکھیں بند کرکے حقیقت کو چھپا نہیں سکتے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ ۲۳ راکتوبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ [illegible] بجے شام [illegible] بجے رات

آمر پروڈکشن کا موسیقی نواز شاہکار

ANKH-MICHOWLI

آنکھ مچولی

ڈائرکٹر آر چودھری

خاص اداکاران ـــ مس سلوچنا ـ مس نلنی ـ جینت ـ جلو ـ راج کماری ـ امیر بانو ـ چندہ بائی ـ پرتیما دیوی ـ ہادی ـ مہدی رضا ـ منشی خنجر ـ لاجواب اداکاری ـ دلسوز نغمے ـ دلفریب ڈانس ـ دلکش اسٹوری ـ پرلطف مذاق ـ اور اعلیٰ سین سینریاں ـــ

جنوب مغربی بحر الکاہل کا زبردست معرکہ

لندن ۱۸ راکتوبر۔ گوڈل کنار کے امریکن اور جاپانی فوجوں بیڑوں اور ہوائی جہازوں کے درمیان تین چار روز سے جو عظیم الشان معرکہ ہورہا ہے وہ ہنوز پوری شدت سے جاری ہے جاپانیوں نے باوجود امریکن ہوائی جہازوں کے مسلسل حملوں کے بہت کثیر تعداد میں اپنی فوجیں اس جزیرہ میں اُتار دی ہیں۔ اتحادی ہوائی جہاز برابر جاپانیوں کے دستوں اور فوجی مرکزوں پر حملے کرکے زبردست بمباری کررہے ہیں امریکہ میں اس بات سخت نکتہ چینی کی جارہی ہے کہ جاپانیوں کو گوڈل کنار میں اس قدر کثیر تعداد میں فوجیں اُتارنے سے نہیں روکا جاسکا۔ اس معرکہ کے متعلق واشنگٹن سے آج کوئی تازہ اطلاع نہیں موصول ہوئی ہے اس لئے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ جنگ کی حالت کیا ہے۔ (ریوٹر)

فلینڈ الگ صلح کرلینا چاہتا ہے؟

زیورچ ۔ ۱۶ راکتوبر۔ یہاں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ فنلینڈ کے فیلڈ مارشل مینرہیم نے پندرہ دن ہوئے پوپ کو ایک خط لکھا ہے کہ جس میں ان شرطوں پر بحث کی جن پر فنلینڈ اتحادیوں سے علیحدہ صلح کرسکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فنلینڈ مارشل مذکور نے پوپ سے کہا ہے کہ وہ شرائط صلح طے کرانے میں اپنے اثر سے کام لیں۔ (ریوٹر)

صوبہ متحدہ میں تلوار دریہ بھی لائسنس ہوگیا

لکھنؤ۔ ۱۶ راکتوبر۔ صوبجات متحدہ میں ہر شخص تلوار اور گپتی اپنے پاس بغیر لائسنس رکھ سکتا ہے لیکن اس کے بنانے اور اس کے فروخت کے لیے لائسنس حاصل کرنا ضروری ہوگا اس کے متعلق حکومت یو۔پی نے اپنے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ گورنر صوبجات متحدہ نے یہ مناسب خیال کیا ہے کہ اگرچہ تلوار اور گپتی رکھنے پر اب بھی کوئی لائسنس کی ضرورت نہیں ہے لیکن موجودہ صورت حال کی بناپر یہ ضروری سمجھا ہے کہ آئندہ سے قانون اسلحہ جات ہند مجریہ ۱۸۷۸ء ہو ترمیم حسب اعلان نمبر ۲۱-۵۰-۳۷۔ پولیس مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۳۸ء حکومت ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ کے تفویض کردہ اختیارات کے ماتحت گورنر صاحب نے تلوار کے بنانے اور فروخت کرنے پر لائسنس حاصل کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ (ا۔ن۔س)

مسٹر اللہ بخش کا تذکرہ پارلیمنٹ میں

لندن ۱۵ راکتوبر۔ سندھ کی وزارت عظمیٰ سے مسٹر اللہ بخش کی برطرفی پر دارالعوام میں سوال و جواب ہوئے وزیر ہند مسٹر امیرے نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم مسٹر اللہ بخش نے خطابات کی واپسی کے سلسلہ میں جو خط وائسرائے کو لکھا تھا اس کی وجہ سے ایسی صورت حال پیدا ہوگئی تھی کہ اس کے متعلق مجھ سے بھی مشورہ کیا گیا اور پوچھا گیا کہ ان کا وزارت عظمیٰ پر باقی رکھنا کہاں تک مناسب ہوگا لیکن ان کی برطرفی گورنر سندھ ہی نے کی۔ اس برطرفی سے قبل گورنر نے مسٹر اللہ بخش سے زبانی بات چیت بھی کرلی تھی۔

ایک لیبر ممبر نے پوچھا کیا اس مسلمان وزیر اعظم کی برخاستگی کی وجہ یہ تھی کہ اُنھوں نے اپنے خطابات واپس کردئے تھے۔

مسٹر امیری:۔ وجہ تو واپسی خطابات نہ تھی البتہ اس واپسی سے ان کے رویہ پر روشنی پڑتی تھی۔ اور وہ ان کارروائیوں کے خلاف تھے جو حکومت ہند کانگرس ایجی ٹیشن کو دبانے کے سلسلہ میں کررہی ہے۔ (ریوٹر)

مہاراجہ ریوا کے مقدمہ کی کارروائی ختم

اندور۔ ۱۸ راکتوبر۔ مہاراجہ ریوا کے مقدمہ کے سلسلے میں معلوم ہوا ہے کہ مقدمہ کی کارروائی اپنی آخری منزل پر پہونچ گئی ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ کمیشن اپنی رپورٹ ہز اکسلنسی وائسرائے کی خدمت میں آخر نومبر تک پیش کردے گا۔

چرخہ

کھادی (کھدر) ہندوستان کی چیف انڈسٹری کی خاص پیداوار ہے چرخہ اس کے لئے دھاگا کاتتا ہے جو ہمارے بے شمار گاؤں والوں میں سے بہتوں کو اپنی روزی کمانے میں مدد دیتا ہے۔ چرخہ کا ضروری حصہ تکوا ہوتا ہے جو فولاد (اسٹیل) کا بنا ہوا ہوتا ہے۔

TATA

ٹاٹا

جاری کردہ:۔ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ سیلز آفس:۔ ۱۰۲۔ اے۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

TN. 2660

سندھ میں نئی وزارت مرتب ہوگئی

کراچی ۱۷ راکتوبر۔ گورنمنٹ ہاؤس سے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا گیا ہے:۔

آج صبح مسٹر نحلداس وزیرانی راؤ صاحب گوکل داس پیر الٰہی بخش اور مسٹر عبدالستار پیرزادہ کے وزارت سے استعفے منظور کرلئے۔ ازاں بعد پیر الٰہی بخش نے سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت کے ایک رکن کی حیثیت سے حلف وفاداری لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ پیر الٰہی بخش نے آج دفتر میں جاکر کام بھی کیا۔

چونکہ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے اللہ بخش منسٹری کے ساتھ استعفا نہیں دیا تھا اس لئے ان کے نئے سرے سے حلف وفاداری لینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس وقت دو وزیر ہدایت اللہ منسٹری میں ہوگئے ہیں۔ ایک وزیر اعظم اور دوسرے پیر الٰہی بخش۔

یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں پیر الٰہی بخش نے کہا کہ اسمبلی کے جس گروپ کا میں لیڈر ہوں اس کا اجلاس کل رات منعقد ہوگا جس میں سر غلام حسین ہدایت اللہ کے ساتھ تعاون کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس لئے میں نے وزارت میں شامل ہونا قبول کرلیا اور آج حلف وفاداری لے لیا ہے۔ پیر الٰہی بخش نے مزید کہا کہ شروع شروع غلام حسین وزارت میں تین وزیر ہوں گے ایک وہ ایک میں اور ایک ہندو وزیر۔ (ا۔پ)

پنجاب میں ۵۰ کانگریسی رہا کردے گئے

شاہ پور۔ ۱۵ راکتوبر۔ وہ پچاس کانگرسی جو ڈیفنس آف انڈیا رولس کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت شاہ پور جیل میں نظربند تھے دو مہینے گزر جانے کے بعد رہا کردئے گئے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کے متعلق حکومت پنجاب [illegible]

کنگن بندھن اور نیا سنسار

شاندار تیار کرنیوالے پانچواں ہفتہ

مسٹر اچاریہ کی تازہ ترین مزاحیہ پیشکش

میجسٹک سنیما کانپور میں

جمعہ ۲۳ راکتوبر ۱۹۴۲ء سے

کنوارا باپ

خاص اداکاران:۔ کشور ساہو ۔ پرتیما داس گپتا ۔ انجلی دیوی ۔ بہبی لال منوہر ۔ دھولیا ۔ جمو پٹیل ۔ موتی چرجی ۔ دلکش اسٹوری ۔ لاجواب اداکاری روح پرور نغمے ۔ دلکش ڈانس ۔ تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔

آرہا ہے:۔ کسی سے نہ کہنا :۔ اداکار لیلا چٹنس پہاڑی سانیال

گولڈن ٹاکیز کانپور

جمعہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ع سے

فلم کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ کا لاجواب شاہکار

قیدی

(خاص اداکاران) رمولا (خزانچی والی) ۔ نانڈریکر (باغبان والا) مہتاب (چترلیکھا والی) واسطی (جذبات نگاری کا بادشاہ) منیکا ڈیسائی (ملکہ ڈانس)

تشریف لاکر لطف اندوز ہوجئے

افسانہ
معصوم بچی کی لاش

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے)

جہاں وہ اپنی خوش رنگ چڑیوں کے ساتھ اٹکھیلیاں کرتی، پھول توڑتی اور اپنے لگائے ہوئے پودوں کی دیکھ بھال کرتی یا اکثر کیاریوں پر جن میں سرخ مہین کنکر بچھے ہوئے تھے چہل قدمی کرتی لیکن آہ اب یہ سب اس سے محروم ہیں اور آج کے بعد کسی کو اس کی زیارت کا موقع نہ ہوگا۔

"پیاری الیفون" بہت خوش خلق تھی نیک نفس تھی، اس کا ضمیر ستھرا صاف تھا وہ دنیا کے تمام تر جانداروں کو ناطق ہوں یا صامت محبوب رکھتی تھی اس کو اپنی پیاری بلی سے اپنے ضعیف اور بڈھے باپ کے مقابلہ میں کسی طرح کم محبت نہ تھی اور نہ وہ اپنے باپ کے کھوسٹ دوستوں اور ہم نشینوں کو اس نووارد شخص کے مقابلہ میں کسی طرح زیادہ چاہتی تھی جو اپنی عمر میں پہلی بار اس کے قصبہ میں داخل ہوا ہو، آج تک کسی نے نہیں سنا کہ ہم مکتب لڑکوں اور لڑکیوں سے اس کی کبھی ان بن رہی ہو نیک بخت طلبا اس کی عنایت اور شائستگی کے ہمیشہ مداح رہے اور بدطینت طلبا اس کی عفو گذاری اور چشم پوشی کے معترف تھے۔

اگر کوئی شخص اس کی آنکھوں کا مطالعہ کرتا جن میں عاجزی، انکساری، اور وہ چمک پائی جاتی تھی جو صرف قطرہ ہائے اشک سے پیدا ہوجاتی ہے تو اس کو فوراً احساس ہوتا کہ اس پردہ راز منکشف اور وہ رمز آشکارا ہے جس کو پوشیدہ رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی تھی، وہ جانتی تھی کہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس کے خلاف وہ اپنے باپ کے گھر میں نہیں ہے البتہ ایک بزرگ اور قابل قدر محسن کے گھر میں، وہ محسن جو اس کی پیدائش اور تاریخ ولادت سے بھی واقف نہیں اس کے لبوں پر ہمیشہ ایک ہلکی لیکن شیریں مسکراہٹ موجود رہتی وہ بہت بھولی تھی اور اپنے تبسم شیریں سے غمگین، دلوں کی کدورت دور کردیا کرتی اس کے بعد جو کچھ بھی چاہتی سو منوا لیتی، لیکن اس کی مسکراہٹ ان لڑکیوں کے برخلاف، جو اپنی ماں سے اکثر جھوٹی مسکراہٹ کے ساتھ پیش آتی ہیں۔

تصنع اور بناوٹ سے مبرا ہوتی اور محبت واخلاص تلطف و مہربانی کے جذبات سے لبریز۔

یہی وجہ تھی کہ ساکنان آسمان یہ برداشت نہ کرسکے کہ وہ زیادہ عرصہ تک زمین پر رہے۔

اس کا جنازہ اٹھانے کے واسطے گرجا گھر کے گھنٹے بجنے لگے۔ لیکن ... افسوس اس کے کان، بہرے ہوچکے تھے اگر اس میں قوت سماعت ہوتی تو یقیناً وہ۔ جیسا کہ زندگی میں اس کا دستور تھا انتہائی بیتابی اور تاسف کے ساتھ ان گھنٹوں کی دردناک اور مہیب آواز سنتی۔

تدفین کا وقت آیا لوگوں نے اپنے ہاتھوں پر اس کو اٹھا لیا اور گرجا میں لے جاکر ایک گوشہ میں رکھدیا، لوگ حسرت و یاس کے ساتھ الوداعی نظر ڈالنے کے لئے چاروں طرف جمع ہوگئے، کھوسٹ بڈھوں نے جو اس سے انتہائی محبت کرتے تھے۔

بچوں کی اکسیر دوا حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ (اصلی میٹھی)

بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہوکر کمزور بچے تندرست و طاقتور بنجاوینگے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۸ ر چار شیشی ۲ عہ درجن ۲؎ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن ۔ نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگاویں مفت لو ۔ ذرا مفت نام دیتے ہی پیسہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے المشتہر منیجر بال جیون کارپالیہ علی گڑھ (یو۔پی)

کانپور ایجنٹ: مسرس محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج کانپور

کو اپنے بچوں سے .... بھی زیادہ عزیز رکھتی تھیں، لیکن ان سب سے زیادہ آہ و بکا وہ مسکین پیر مرد کر رہا تھا جس کے لئے "الیفون" سب کچھ تھی اور جس سے وہ چند لمحوں میں جدا ہوگئی "ایک شخص کہتا" میں نے ایک بار اس کو اسی جگہ پر دیکھا تھا اسکے ہاتھ میں بائبل تھی اور وہ اس کی تلاوت کررہی تھی۔

دوسرا کہتا، ایک دن میں گرجا گیا دیکھا کہ انتہائی تاریکی میں۔ تن تنہا جھکی بیٹھی ہے میں اس کے اس رشد و تقوے سے بیحد متاثر ہوا اور یا، کوئی عورت کہتی ایک روز میری لڑکی مدرسے واپس ہوتے ہوتے کسی کام سے چلی گئی وہاں وہ تھک کر چور ہوگئی تو الیفون، اس کو پیٹھ پر لاد کر گھر تک پہونچانے آئی۔

یا کوئی دوسری کہتی میں اس کو روزانہ اپنی فلاں پڑوسن کے قریب سے گذرتے دیکھتی تھی اس کا معمول تھا کہ وہ اپنے کھانے میں سے ایک روٹی ضرور اس کو دیدیتی اور مدرسہ کی طرف اپنا راستہ لیتی، اسی طرح ہر شخص کچھ نہ کچھ جو اس کو معلوم تھا، بیان کرتا یہاں تک کہ دفن کا وقت ہو رونے پیٹنے کا وقت قریب آگیا دردناک آوازیں بلند ہونے لگیں نعش کو قبر میں رکھ کر مٹی سے ڈھک دیا گیا......

رات انتہائی اندھیری اور بھیانک تھی چاروں طرف ایک دردناک اور اندوہگیں سکون سا طاری تھا، لوگ واپس ہورہے تھے۔ گردن جھکائے۔ ان کی زبان پر یہ جملہ تھا "خدایا" رحم کر اس پر جو مسافر کی طرح دنیا میں آئی اور پھر دنیا کو ایک منزل سمجھ کر یہاں سے کوچ کرگئی۔

آسام میں کانگریسی خبروں پر پابندی

گوہاٹی ۲۰ اکتوبر گورنر آسام نے موجودہ ہنگاموں کے سلسلہ میں کوئی خبر، تقریر، تصویر یا بیان شائع، کرنے کی سخت ممانعت کردی ہے اسی طرح اس سلسلہ میں حکومت جو اقدامات کرے گی اس کی اطلاعات کا چھاپنا اور شائع کرنا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ البتہ صرف وہی خبریں شائع کی جاسکتی ہیں جو

الہ آباد یونیورسٹی کے پروفیسر کی گرفتاری

الہ آباد ۲۰ اکتوبر دن کے وقت مقامی پولیس نے کئی مکانوں کی تلاشی لی، اب تک سات اشخاص کو ڈیفینس آف انڈیا رولس کے ماتحت زیر حراست لے لیا گیا ہے جس میں الہ آباد یونیورسٹی کے ایک، پروفیسر اور ایک مقامی اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر بھی شامل ہیں۔ (ا۔پ)

شکارپور کی عدالت دیوانی میں آگ

شکارپور ۲۰ اکتوبر دوشنبہ کو یہاں کی عدالت دیوانی میں آگ لگ گئی، اس وقت چپراسی دسہرہ کی چھٹی کے سلسلہ میں باہر گئے ہوئے تھے، آگ پر اگرچہ قابو حاصل کرلیا گیا تاہم کچھ فرنیچر جل گیا، آگ لگنے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی پولیس ہنوز مصروف تحقیقات ہے۔ (ا۔پ)

مسز گاندھی بیمار ہوگئیں

بمبئی ۲۱ اکتوبر بمبئی گورنمنٹ کے ایک تازہ پریس کمیونک میں لکھا ہے کہ مسز کستور بائی گاندھی جو اپنے شوہر ہی کے پاس نظر بند ہیں ان کو انفلوئنزا ہوگیا تھا جس میں وہ تین روز مبتلا رہیں لیکن اب وہ رو بصحت ہیں، اور بتدریج انکی صحت ہوتی جارہی ہے۔ (ا۔پ)

مسٹر لال جی کی گرفتاری

کراچی ۲۱ اکتوبر مسٹر لال جی مہروترا سابق میئر صدر بمبئی کارپوریشن، جو ایوان تجارت کراچی کے صدر ہیں، ان کو ڈیفینس ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا ہے۔ (ا۔پ)

شمالی فرانس میں جرمنوں کی تیاریاں

لندن ۱۹ اکتوبر، معلوم ہوا ہے کہ شمالی فرانس میں جرمن نہایت تیزی کے ساتھ قلعہ بندیاں تعمیر کررہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ جنگی تیاریاں خود ہٹلر کی ہدایات کے بموجب ہورہی ہیں، ساحل پر ایسی بھاری اور

متوقع حملہ کو روکنے کے لیے عمل میں آرہی ہیں۔

مراسلات

کانپور میں یوم احد

جنوری میں یوم محمد علی، محرم میں یوم شہدائے کربلا، رمضان میں بدر قرآن وعلی منایا جاچکی ہے، اب، شوال مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ع بعد نماز عشاء لاری پارک ٹیکاپور میں یوم احد کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب وارثی اتحاد ملت کے منعقد ہوا، جس میں تلاوت قرآن کریم و نعتیہ نظموں، و مجاہدانہ ترانوں کے بعد میر غلام قادر صاحب (خاکسار) مولانا عبدالقیوم صاحب (احرار) مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان نے شرکاء احد کے فضائل و مناقب اور منافقین کی منافقت اور اطاعت امیر و محبت رسول و مجاہدین کی رقت انگیز و دردناک شہادتوں پر مدلل تقریریں کیں، آخر میں جناب صدر نے حاضرین کی طرف سے احرار، خاکسار، مسلم لیگ، جمعیۃ العلماء، اور جمعیۃ الانصار وغیرہ سے پرزور اپیل کی کہ متحد و متفق ہوکر آنے والے خوفناک وقت کے مقابلہ کے واسطے اس طرح تیار ہوجائیں، جس طرح روس میں ہر رنگ کی فوجیں متحد ہوکر دشمن سے برسرپیکار ہیں۔

اس جلسہ میں احرار خاکسار اور نیلی پوش مجاہدین کے جیش دوش بدوش کھڑے ہوکر اتفاق و اتحاد کا روح پرور نظارہ پیش کررہے تھے نیز حکیم سید نواب علی صاحب نائب صدر مسلم لیگ بھی شریک جلسہ تھے۔ محمد ظہور صدیقی ناظم تبلیغ و تحریک درس قرآنی اتحاد ملت کا نپور

انجمن وطن کانپور

انجمن وطن کانپور کا سالانہ انتخاب عنقریب ہونیوالا ہے اسی سلسلہ میں شہر کے گوشہ گوشہ میں نہایت زور و شور سے ممبر سازی ہورہی ہے، محبان وطن و نیز نوجوانان سے خصوصیت کے ساتھ خادمان وطن کی برادرانہ اپیل ہے کہ وطن عزیز کی فلاح و بہبودی کی خاطر زیادہ سے زیادہ ممبر بنانے کی مخلصانہ سعی فرمائیں۔

ہمیں قوی امید ہے کہ ان کی نیک کوشش ضرور بارآور

دیوکا رانی ۔ موتی محل ٹاکیز کانپور میں ۔ اشوک کمار

جمعہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ع سے

بمبے ٹاکیز کا لاجواب اور بینظیر شاہکار

انجان

دیوکا رانی ۔ اشوک کمار ۔ ڈیسائی ۔ پیٹھاوالا ۔ گریش ۔ سریش ۔

خاص اداکاران

بہترین اسٹوری نیچرل اداکاری دل سوز نغمے ۔ دلکش ڈانس پرزور مکالمے پرلطف مذاق اعلیٰ سین سینریاں

تشریف لاکر لطف اٹھایئے

صنف نازک کی خوبصورت کہانی!

قدرت کا کھلونا جسے سماج نے توڑ دیا گیا

خیالات کی جدت ۔ محبت کی سزا

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام اور ۹ بجے رات کو

متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ع سے

امر پروڈکشن کا غیر فانی اور موسیقی نواز شاہکار

KHILAUNA

کھلونا

خاص اداکاران ستیش سنہا پربھا بے راج پریتا دیوی کنھیالال اور پٹیل وغیرہ

دلکش اداکاری پرلطف اسٹوری دلسوز نغمے بیچین کردینے والا ڈانس پرکیف مذاق اعلیٰ سینریاں

تشریف لاکر اس پرلطف تصویر کو دیکھ اپنی کلفتوں کو دور فرمایئے

شاندار — نشاط ٹاکیز کانپور میں — آٹھواں ہفتہ
جمعہ ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۴۲ء
مرلی موویٹون کی سنسنی خیز تصویر
خاص اداکاران
پیاس
ستارہ — پربھا — الشور لال — نذیر — شمیم — ای بلموریا — شریفہ — گوپی — مجید — گلاب — تارا بائی — خاتون — نیچرل اداکاری — وجد آفریں گانے — دلکش ڈانس — پرزور مکالمے — پرلطف مذاق — اعلیٰ سینریاں۔
تشریف لاکر لطف اٹھائیے

برہما پر عنقریب ہی برطانوی افواج کا متوقع حملہ ہونیوالا ہے

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ برٹش ہیڈ کوارٹر کے ایک تازہ اعلان میں لکھا ہے کہ چار روز تک سپہ سالار ہند جنرل ویول نے ہندوستان کی مشرقی سرحد کا دورہ کیا اور اب موصوف دہلی واپس آ گئے ہیں۔ اس دورہ میں جنرل موصوف نے کہیں ریل سے اور کہیں موٹر سے، کہیں ہوائی جہاز سے اور کہیں پیدل سفر کیا۔ آپ سرحد برہما کو عبور کر کے بعض برمی دیہاتوں میں بھی تشریف لے گئے اور ایک مقام پر ایک علاقہ کے بڑے سردار نے آپ کا نہایت ہی پرتپاک خیر مقدم کیا۔ جنرل ویول نے ان لوگوں کو اطمینان دلایا کہ عنقریب ہی برہما کو دشمن سے واپس لینے کے لئے برطانوی افواج پیشقدمی کرنے والی ہیں جس کے لئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جنرل ویول نے سرحدی استحکامات بھی دیکھے اور دو جنگی نقشے بھی ملاحظہ کئے جو برہما پر برٹش افواج کی متوقع چڑھائی میں رہنمائی کرنے کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ چنگ کنگ کے امریکن ہیڈ کوارٹر کے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکن ہوائی جہازوں کے کئی طاقتور دستوں نے شمالی برہما میں لاشیو کے جاپانی اڈہ پر کامیاب حملہ کیا۔ کوئی امریکن ہوائی جہاز اس حملہ میں ضائع نہیں ہوا۔

جاپان کے حملہ کا بظاہر کوئی امکان نہیں

لندن ۱۵ اکتوبر۔ چینی وزارت اطلاعات کے ڈا[illegible] ڈاکٹر جارج ایہ نے آج لندن میں کہا کہ [illegible] جاپان کے کسی وسیع پیمانہ پر حملہ کرنے کا امکان نظر نہیں آتا۔ اور اس کے کوئی آثار نہیں کہ وہ جلد ہی کوئی حملہ [illegible] دے۔

چینی فوجیں چیکیانگ اور کیانگسی کے شہروں لانچی اور ودی پر اسلئے حملہ کر رہے ہیں تاکہ جاپانی رسد رسانی کے سلسلوں میں جو کنھوا اور [illegible] کے درمیان قایم ہیں خلل ڈالدیا جائے۔
وایسرائے ہند کی کونسل کے ممبر سر جوالا پرشاد سریواستوا نے کٹک میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان پر اب دشمن کے حملہ کا خطرہ نہیں رہا ہے۔

شاندار — تیسرا ہفتہ
ناولٹی یا رکنگ لاٹوش روڈ کانپور میں
ڈائرکٹر نانو بھائی وکیل
ہر شو اتوار کو ۳ بجے دن سے — روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
سوموار ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۴۲ء سے
فرمان
خاص اداکاران — سروجنی — لیلے — انل کمار — ڈبلو ایم خاں — بنجمن — ایس نذیر — بہترین افسانہ — دلسوز نغمے — دلکش ڈانس
تاتار کا چور، اور بلبل بغداد کے پروڈیوسرز موہن پکچرس کی لاجواب اور بے مثال پیشکش تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔

جرمنی کل فرانس پر قبضہ کرلیگا

فرانسیسی سرحد ۱۵ اکتوبر۔ جرمنی نے الٹی میٹم دیدیا تھا کہ پندرہ روز کے اندر ڈیڑھ لاکھ فرانسیسی مزدور اور کاریگر جرمن کارخانوں کے لئے جرمنی بھیجے جائیں۔ اب اس مدت میں آخر تک ۱۰ اکتوبر کی توسیع کر دی گئی ہے۔ فرانسیسی وزیر اعظم موسیو لیول نے اپنی قوم کو متنبہ کیا ہے۔ فرانسیسی کو اگر ڈیڑھ لاکھ کاریگر اور مزدور جرمنی کے لئے وقت معینہ کے اندر اندر مہیا نہ کئے گئے تو جرمن وہیں بقیہ فرانس پر بھی قبضہ کر لیں گی۔ مارشل پیٹان نے بھی اپنی ایک تقریر میں یہی کہا ہے کہ فرانس کے لئے بڑا نازک زمانہ آ رہا ہے اب تک صرف ۱۷ ہزار کے فرانسیسی مزدور اور کاریگر جرمنی بھیجے گئے ہیں ابھی ایک لاکھ ۳۷ ہزار کاریگر اور درکار ہیں (رائٹر)

جارحانہ حملے کے متعلق مشورے ہورہے ہیں

لندن ۱۴ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل سمٹس آج شام کو مشوروں اور مباحثوں کے لئے لندن آئے۔
فیلڈ مارشل سمٹس نے جنوبی افریقہ سے ایک بیان دیا ہے جس میں کہا ہے کہ میں اس سے پہلے یہاں ان وجوہ سے نہیں آیا جو کہ میرے قابو سے باہر تھے دوسرے نو آبادیات کے وزیر اعظم کی طرح مجھے بھی مسٹر چرچل نے بار بار اور باصرار تمام لندن بلایا تاکہ جنگ کے سلسلہ میں مشورے کئے جائیں۔
اب ہم ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں جبکہ دفاعی حیثیت کی جگہ پر جارحانہ حیثیت اختیار کی جاسکتی ہے اور جنگ کو روکا جا سکتا ہے کہ وہ طول پکڑ کر لا متناہی طریقہ پر ہماری تہذیب کے تمام مادی ذرائع کو تباہ و برباد کر دے۔ یہ تیزی سے خاتمہ کر دینے والا اقدام جنگ کے نتیجے کو معین کریگا۔ اور اس لئے اس کا مستحق ہے کہ ہم اسے ہوشیاری سے مرتب کریں۔ (رائٹر)

ہندوستان اور روس کے تعلقات

نئی دہلی ۱۴ اکتوبر۔ ہندوستان اور روس کے دوستانہ تعلقات بڑھانے کے خیال سے حکومت ہند اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ہندوستانی مزدوروں کا ایک وفد روس بھیجا جائے جو کہ روس کے حالات کا مطالعہ کرے گا اور اس کو جانچیگا کہ وہاں جو سبق حاصل کئے گئے ہیں اُن سے ہندوستان کہاں تک فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ روس کے مزدور لیڈروں کا ایک ایسا ہی وفد ممکن ہے کہ ہندوستان بھی آئے۔ (اے۔ پ)

حکومت پنجاب کا جدید بل

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ حکومت پنجاب صوبجاتی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کرنے والی ہے ۱۸۸۳ء کے ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ میں جو خرابیاں ہیں اس بل میں ان سب کو دور کر دیا گیا ہے۔ ممبروں کو حق ×

اس سال کا بہترین فلم
کسی سے نہ کہنا
خاص اداکاران
پہاڑی سانیال — کیشورا وڈاٹے — لیلا چٹنس
یہ امسال کا دھماکہ خیز فلم ہے جس نے کلکتہ کے گذشتہ تمام ریکارڈ کو مات کر دیا ہے۔
میجسٹک سنیما کانپور کا آئندہ پروگرام۔
تاریخ کا بے چینی کے ساتھ انتظار کیجئے۔

مارشل چیانگ کائی شک کا پیغام

نیویارک ۱۹ اکتوبر۔ اس مرتبہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے گذشتہ دو ہفتہ دو قرضہ جات جاری کئے ہیں ایک تو اتحادیوں کی فتح کا ہونے کا قرضہ ہے جو دس کروڑ ڈالر کا ہے۔ دوسرا اتحادیوں کی فتح کا قرضہ ہے جو دس ارب ڈالر کا ہے۔ مارشل چیانگ کائی شک نے تمام چینیوں کے نام اس سلسلہ میں ایک خاص پیغام دیا ہے۔ یہ پیغام ان چینیوں کے نام بھی ہے جو سمندر پار دوسرے ممالک میں موجود ہیں۔ مارشل موصوف کہتے ہیں کہ زمانہ جنگ میں جس طرح محاذ پر موجود سپاہ کا فرض ہے کہ وہ بہادری سے لڑے۔ اسی طرح عوام کا فرض ہے کہ وہ جنگ کے لئے زیادہ سے زیادہ اعانت کریں۔ اس لئے میں ہر چینی سے درخواست کروں گا کہ وہ امریکہ کے ان دونوں قرضہ جات میں روپیہ لگانے کے لئے اپنے بٹوؤں کا منہ کھولدے۔ چینی تجاروں اور اہل ثروت افراد کا فرض ہے کہ وہ اس معاملہ میں پہل کریں اور زیادہ سے زیادہ جو خرچ کر سکتے ہوں کریں۔

اہل برطانیہ کو مشرقی زبانیں سیکھنا چاہئیں

لندن ۱۷ اکتوبر۔ آج لارڈ ہیلی نے ایک مجلس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اہل برطانیہ کو مشرقی تہذیب و تمدن کے مطالعہ کے لئے مشرقی زبانیں سیکھنا چاہئیں۔ اس سے مشرقی حالات سمجھنے میں بہت سی سہولتیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور مشرق کے عوام پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ مشرق کے باشندے یہ سمجھیں گے کہ ہم ان کی تہذیب اور ان کی زبان کی عزت کرتے ہیں۔ ہندوستان میں زبانیں ۴۴

۴۴ سیکھنے سے جہاں ہندوستان کے [illegible] اور زبانوں کا پتہ چلتا ہے وہاں ہندوستانیوں اور انگریزوں کی دوستی کی بنیاد پکی ہو جاتی ہے۔ ہمیں ہندوستان ایک ایسا مرکز قائم کرنا چاہئے جہاں دنیا بھر کے عالم اور فاضل جمع ہو سکیں۔ اگرچہ سکولوں اور کالجوں کے ذریعے اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر اسے ترقی دینے کے لئے سریع اقدام اختیار کرنا چاہئے۔ اس محفل میں مسٹر ایمری وزیر ہند بھی موجود تھے۔

× دیا گیا ہے کہ وہ اپنا صدر غیر سرکاری عنصر میں سے منتخب کر سکیں نیز ڈسٹرکٹ بورڈ کی مدت میں پانچ

جدید مطبوعات جامعہ

شعلۂ طور: حضرت جگر مراد آبادی کا مجموعہ کلام عرصہ سے ختم ہو گیا تھا اب مکتبہ نے اس کا چوتھا ایڈیشن اس گرانی کے زمانہ میں نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے۔ قیمت مجلد سے، روپیہ صرف
طریقۂ تعلیم عام: جناب سلامت اللہ صاحب معلم "استادوں کا مدرسہ" ایسے ٹریننگ اور نارمل اسکولوں کے زیر اثر تربیت اساتذہ کی ضروریات نے پڑھانے کے عام طریقوں بچوں کی نفسیات ہندوستان کے مخصوص حالات اور استادوں کی عام مشکلات کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا ہے۔ قیمت ۱۲؍
بجلی کی کہانی: جناب علی احمد خاں صاحب استاد مدرسہ ثانوی جامعہ نے آسان زبان میں بچوں کو تبلایا ہے کہ بجلی کیا ہے، کیسے پیدا ہوتی اور اس کے کرشمہ کیا کیا ہیں۔ نہایت دلچسپ۔ قیمت ۴؍
مقناطیس کی کہانی: یہ بھی موصوف نے آسان زبان اور دلچسپ انداز میں بچوں کے لئے لکھا ہے۔ بہت مفید ہے۔ ۲؍
بجلی اور مقناطیس کے کھیل: مصنف نے بجلی اور مقناطیس کے ایسے اچھے اور دلچسپ کھیل بتائے ہیں کہ بچہ پڑھتے ہی فوراً تجربہ کرنے کی کوشش کرتا ہے یہ بچوں کو علمی دنیا کی طرف دعوت دیتی ہے۔ قیمت ۴؍
صحت و صفائی (حصہ دوم): جناب حسین خاں صاحب نے اس سے قبل اسی کا حصہ اول مرتب کیا تھا جو بہت ہی مقبول ہوا۔ اس حصے میں متعدی بیماریوں کا ذکر ہے کہ یہ کیا ہوتی ہیں کیسے پھیلتی ہیں اور ایسے مریض کی تیمارداری کیسے کرنی چاہیئے۔ قیمت صرف ۵؍

مکتبہ جامعہ دہلی قرول باغ
شاخیں: مکتبہ جامعہ جامع مسجد دہلی۔ مکتبہ جامعہ پرنسس بلڈنگ بمبئی۔ مکتبہ جامعہ امین آباد لکھنؤ

سیرولن

خواجہ عبدالسلام

سالانہ للعہ ششماہی ۲؎
ممالک غیر سے
سالانہ للعہ ششماہی ۵؎
قیمت فی پرچہ
۱/

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۲ء مطابق ۲۰ شوال المکرم ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴۴

ادبیات

محبت

از جناب محمد عبدالسبحان ہادی حیدرآبادی۔ فاضل دیوبند

فضاؤں کا زمانہ کی حیات آثار ہو جانا — نوائے بربط دل کا ترنم بار ہو جانا
ہوائے زندگی کا روحِ عزم کار ہو جانا — جوانانِ وطن کا خواب سے بیدار ہو جانا

یہی چیزیں پیامِ انقلابِ نو ہیں دنیا میں
یہی چیزیں چراغِ حریت کی لو ہیں دنیا میں

محبت کو غلط عنوان سے سمجھا نہیں سکتا — محبت کو غلط [illegible] نہیں سکتا
محبت کو غلط جذبات سے شرما نہیں سکتا — [illegible]بت کو نگاہوں سے کبھی ٹھکرا نہیں سکتا

محبت کیا [illegible] گرمیِ پیکار ہو جانا
محبت کیا ہے مرنے کے لیے تیار ہو جانا

وہ شاعر حسن کو جو عشق کی جاگیر کہتا ہے — وہ شاعر عشق کو جو سوزِ بے تاثیر کہتا ہے
وہ شاعر جو عمل کو شمع بے تنویر کہتا ہے — وہ شاعر جو جہاں کو موت کی تصویر کہتا ہے

نہیں واقف ابھی وہ چشمِ فطرت کے اشاروں سے
اسے مطلب نہیں کچھ جنگ کے خونیں شراروں سے

مجھے نفرت نہیں حسن آفریں جذبات سے مانا — مجھے نفرت نہیں دنیائے احساسات سے مانا
مجھے نفرت نہیں "واعظ" کے فرمودات سے مانا — مجھے نفرت نہیں ہے عشق کے دن رات سے مانا

مگر اب رزم کا ہے دور ذکرِ بزم لاحاصل
وفا کا درس بے ہنگامہ زارِ غم لاحاصل

اگر بلبل اسیرِ پنجۂ صیاد ہے اب تک — اگر مضبوط ظلم و جور کی بنیاد ہے اب تک
اگر گلشن میں دخل بانیِ بیداد ہے اب تک — اگر باقی دلِ گرمِ ستم ایجاد ہے اب تک

تو پھر توہینِ سازِ زندگی ہے نغمہ پیرائی
تخیل کے لئے نعمت ہے شوقِ بزم آرائی

اٹھو دل میں لئے آزاد نغموں کی تمنائیں — اٹھو فریاد کے تیروں سے قلبِ ظلم برمائیں
اٹھو دنیا کو رازِ عزم و استقلال سمجھائیں — اٹھو پائے حقیقت جو کی منزل کا نشاں پائیں

اگر آزادیِ کامل کی راحت پا نہیں سکتے
تو پھر آزاد انسانوں کو منہ دکھلا نہیں سکتے

دنیائے اسلام

عراق کی خبریں

عراقی اخبارات کے تبصرے

آج ۱۵ ستمبر ۱۹۴۲ء کے تمام اخبارات میں جنگ برطانیہ کے متعلق جو مضامین اور تبصرے شائع ہوئے ہیں ان میں سے چند کے اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"العراق" ہوائی حملوں کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتا ہے "لیکن جرمن ہوائی بیڑہ مکمل طور پر ناکام رہا اور اسے دو چیزوں کی وجہ سے شکست فاش ہوئی۔ برطانوی طیاروں اور ہوابازوں کی خوبی اور برتری اور برطانوی باشندوں کے بلند حوصلے اور زبردست بمباری کے مقابلہ میں ان کی غیر متزلزل مقاومت۔

تاریخ اس عالمگیر جنگ کے تذکرہ کے موقع پر "جنگ برطانیہ" کو ایک انقلابی نقطہ کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ مورخین جنگ برطانیہ [illegible] انتہائی تعریف و توصیف کے ساتھ کریں گے۔ اور اس کو "ہیرا لھون" [illegible] اگر اور مارنے کا ہم پلہ ٹھہرائیں گے۔

"الشہاب" کے ایک مضمون میں [illegible] عنوان "جنگ برطانیہ کی سال گرہ۔ عالمگیر جنگ کی تاریخ کا نقطہ [illegible]" ہے ان الفاظ میں تبصرہ کیا گیا ہے "۱۵ ستمبر کو یعنی آج ہی کے دن پوری جمہوریت اور آزادی پسند دنیا [illegible] تمام متحدہ اقوام اس عالمگیر جنگ کی تاریخ کے "غیر فانی دن" کی یاد منائے گی۔ یہ دن ہماری فتح کے آثار میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور دنیا کے لئے خوش حالی فارغ البالی اور مسرت و شادمانی کا [illegible] ہے۔

"الاخبار" لکھتا ہے کہ سقوط فرانس جنگ کے ایک اہم معرکہ کا خاتمہ تھا لیکن ابھی ایک معرکہ باقی تھا جس کو ہٹلر کے فتح کے بعد ایسے ہی [illegible] میں داخلہ سے کہیں زیادہ زبردست کامیابی خیال کیا جاتا ہے۔ اس معرکہ کو انگریز باشندوں کی دلاوری جانبازانہ حوصلہ۔ بہادری اور قربانیوں نے سر کیا اور اس مقاومت میں جزائر برطانیہ کے بادشاہ سے لے کر ادنیٰ باشندے تک برابر کا حصہ لے رہے تھے۔ اس وقت دنیا کو یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی ملک کے کم تعداد لیکن باوفا باشندے کسی ایسے دشمن کے مقابلہ میں ڈٹ جائیں جو ایک خونخوار وحشی ہو اور جس کا مقصد تمام دنیا کو ڈرا دھمکا کر اور مظالم کر کے غلام بنا لینا ہو تو وہ کیسے حیرت انگیز کارنامے انجام دے سکتے ہیں۔ ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ نازیوں کی جارحانہ طاقت چاہے کیسی ہی زبردست کیوں نہ ہو لیکن وہ برطانیہ کو زیر نہیں کر سکتے۔ ہٹلر کو جنگ برطانیہ میں جو شکست ہوئی ہے وہ تاریخ جدید کی بدترین شکست ہے اور یہی شکست اس جنگ کا نقطۂ انقلاب بھی ہے۔

اخبار الحوادث مورخہ ۲۲ اگست نے صدر کابینہ جنرل نوری السعید کے اس بیان پر جو جنرل موصوف نے رائٹر کے نامہ نگار کو عراق کے اس عزم کے متعلق دیا تھا کہ اگر عراق کی سرحدوں پر جرمنی کی پیش قدمی کا خطرہ ہوا تو عراق محور کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا پرزور الفاظ میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "نازیوں اور دوسروں کو ان مختلف خیالات و عقائد رکھنے والے لاکھوں انسانوں کے ساتھ وابستہ کر دیں جو مشرق و مغرب میں نازی جرائم کے خلاف لڑنے میں مصروف ہیں اور جو صفحہ ہستی سے اپنے مٹ جانے کو اس پر ترجیح دیتے ہیں کہ ایسے قابل نفریں غلام بن کر زندگی بسر کریں جن [illegible] جرمنوں اور اطالویوں کی کمینہ صفت قوموں کی خدمت گزاری ہو۔

الشہاب مورخہ ۱۹ اگست نے "دو زعیم" کے عنوان [illegible] ایک اداریہ شائع کیا ہے جس میں مسٹر چرچل اور [illegible] اسٹالن کو دو زبردست۔ ہمت دلانے والے۔ [illegible] دانشمند [illegible] کی ملاقات کے بارے [illegible] لکھا ہے کہ "یہ [illegible] اور ماسکو میں ان [illegible] دونوں رہنماؤں کی ملاقات دو ایسی بہادر قوموں [illegible] باہمی اشتراکِ عمل اور تعلقوں کے دور کا آغاز ہے جو اعلیٰ مقاصد کے لئے مصروف جنگ ہیں اور دنیا کی آزادی کے لئے جنگ کر رہی ہیں دنیا ان تاریخی ملاقاتوں کے نتائج معلوم کرنے کی متمنی ہے اور آزاد زندگی کے لئے دنیا کی آرزوئیں اور امیدیں ان دو بڑے زعما کی اس کوشش اور اشتراکِ عمل سے وابستہ ہیں جو وہ نوع انسانی کی آزادی اور انصاف کی خاطر کر رہے ہیں۔

ماسکو کی کانفرنس

اخبار العراق مورخہ ۱۹ اگست نے اس عنوان کے تحت کہ "مسٹر چرچل کے ماسکو کے سفر نے محوری طاقتوں کو اس بات سے آگاہ کر دیا ہے کہ ان کے جور و ظلم کا خاتمہ قریب ہے" مسٹر چرچل کے ماسکو جانے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اس میں شک نہیں کہ ماسکو میں دونوں کی ملاقات اتحادیوں کی فتح کی ابتدا ہے اور محوری طاقتوں کے ظلم کے اختتام کی آگاہی ہے۔

یہی اخبار ایک دوسرے مضمون میں لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کا ماسکو جا کر ایم اسٹالن سے ملنا گوئبلز کو بہترین جواب ہے اور ان کے بے حس چہروں پر ایک زبردست تھپڑ ہے۔"

اخبار الزمان مورخہ ۱۹ اگست لکھتا ہے کہ "ماسکو کی اہم کانفرنس سے موجودہ جنگ کا ایک نیا دور شروع ہوگا۔"

[illegible] کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۳۱ راکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۴

اڈیٹوریل نوٹ

کپڑے کے تاجروں کی لوٹ

ایندھن اور غلہ کے تاجر ایسے ہی پبلک کیلئے مصیبت بنے ہوئے تھے۔ اب ایندھن اور غلہ کے تاجروں سے بھی زیادہ کپڑے کے تاجروں نے عوام کو لوٹنا شروع کردیا ہے۔ چنانچہ کپڑوں کے تاجروں کی لوٹ کا یہ عالم ہے کہ ململ اور لٹھے کی قیمتیں پہلے کے مقابلہ میں چارگنی ہوگئی ہیں۔ حالانکہ ململ اور لٹھا ہندوستانی کارخانوں میں بنا جاتا ہے۔ ہندوستان ہی کی کپاس ان کی تیاری میں کام آتی ہے اور ہندوستان ہی کا مزدور انہیں تیار کرتا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ایسی حالت میں جبکہ ہندوستانی میٹریل اور ہندوستانی محنت سے یہ اشیاء ہندوستان ہی میں تیار ہورہی ہیں تو پھر ان کی قیمت چارگنی کیونکر ہوگئی۔ ایندھن اور غلہ کے تاجروں کی لوٹ کے بعد کپڑے کے تاجروں کی لوٹ کے یہ معنی ہیں کہ اب نفع بازوں کے طفیل میں ہندوستانیوں کے لئے وہ بُرا وقت آگیا ہے جب نہ کھانے کے لئے روٹی ملیگی اور نہ تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا اور ہندوستان فاقہ کشوں اور ننگوں کا ملک بن کر رہ جائے گا اور اس فاقہ کشی اور ننگے پن کی وجہ سے حکومت کے خلاف پبلک میں ہزاروں غلط فہمیاں پیدا ہو جائیں گی۔

عوام کی اس تازہ مصیبت کو دیکھتے ہوئے ہمارا حکومت ہند [illegible] اور ان کپڑوں کی قیمتوں پر کنٹرول قائم کرے جو عوام کی روزانہ ضروریات میں شامل ہیں اگر حکومت نے کپڑے کی قیمتوں پر فوراً کنٹرول نہ کیا تو وہ وقت دور نہیں ہے جب کپڑے کے کارخانہ دار اپنی تجوریوں کو بھرنے کی خاطر سارے ہندوستان کو ننگا پھرانے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ ہم کو اُمید ہے کہ حکومت ہند عوام کی اس تازہ مصیبت پر ہمدردانہ طریقہ پر غور کرکے کپڑے کے تاجروں اور کارخانہ داروں کو عوام کی کھال اُتارنے سے روکیگی۔

قومی تہوار

مسٹر راشد علی بیگ شریف بمبئی مستحق مبارکباد ہیں۔ کہ آپ کی جدوجہد اور کوشش کی بدولت ۱۴ راکتوبر کو بمبئی میں اکبر اعظم کی چارسو سالہ برسی بڑے اہتمام کیساتھ منائی گئی۔ اکبر اعظم کی قومی اور ملکی خدمات پر روشنی ڈالنے کے لئے ایک نہایت ہی عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں لائق مقررین نے اکبر اعظم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو پبلک کے سامنے پیش کیا۔

اکبر اعظم ہندوستان کا پہلا بادشاہ اور محب وطن تھا جس نے ہندوستان میں مذہبی اختلافات کے تلخ نتایج کو محسوس کرتے ہوئے اس چیز کی کوشش کی تھی کہ ہندوستان کے تمام باشندے ایک ایسے نہ ٹوٹنے والے رشتہ میں منسلک ہو جائیں جو سب کو ہمیشہ کے لئے متحد کردے۔ یہ حقیقت ہے کہ اکبر اعظم کی تحریک ہندوستان میں کامیاب ہو جاتی تو آج ہندوستان میں فرقہ وارانہ جھگڑے بڑی حد تک ختم ہو چکے ہوتے۔

اکبر اعظم کی ان ہی خدمات کا یہ نتیجہ ہے کہ آج چار سو سال گذرنے کے باوجود بھی اکبر اعظم ہندوستان کے ہندو اور مسلمانوں میں یکساں محبوب ہے۔ ہندوستان کی جملہ اقوام کے دلوں میں اکبر اعظم کی جو عظمت اور محبت ہے، اسے دیکھتے ہوئے ضرورت ہے کہ اکبر اعظم کی برسی کو ایک ایسے قومی تہوار کی حیثیت دیدی جائے جس میں ہندو۔ مسلمان۔ اور ہندوستان کی جملہ اقوام یکساں طور پر شریک ہوسکیں۔

ہندوستان کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ ہندوستان میں ایک بھی ایسا قومی تہوار نہیں ہے جس میں ہندوستان کی جملہ اقوام یکساں طور پر حصہ لے سکیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اکبر اعظم کے یوم پیدایش یا برسی کی تحریک کو آگے بڑھایا جائے تو رفتہ رفتہ اسے قومی تہوار کی حیثیت حاصل ہوسکتی ہے۔

اسٹالن گراڈ

(ماسکو ۲۶ راکتوبر (ریوٹر) کا نامہ نگار خصوصی روس سے اطلاع دیتا ہے کہ ادھر جرمنوں نے کارخانوں والے علاقہ میں جو پیش قدمی کی ہے اس کی وجہ سے اسٹالن گراڈ کے اندر حالات اور بھی دشوار ہو گئے ہیں۔ مزدوروں کی بستی میں جرمنوں نے ایک اور مقام پر قبضہ کرکے قدم جمالئے ہیں، ایک بستی کا تخلیہ ۱۶ اکتوبر کو کردیا گیا تھا۔

[illegible] کا میدان جتنا جتنا تنگ ہوتا جاتا ہے اتنا اتنا دریائے والگا کے ذریعہ رسد و کمک لانے میں مشکلات بڑھتی جاتی ہیں، حملہ آوروں اور مدافعت کرنے والے دونوں کے لئے وقت [illegible] ہے جرمن یہ نہیں چاہتے کہ جاڑا آجائے اور وہ کھلے میدانوں میں [illegible] ٹھہرنے کے لئے گھر جائیں۔ اسی طرح اسٹالن گراڈ میں روسی فوجوں کی دشواریاں بڑھ جائیں گی، جبکہ دریائے والگا برف سے منجمد ہو جائیگا [illegible] اور رسد و کمک لیجانے کا یہ واحد ذریعہ بھی باقی نہ رہے گا۔

جنوبی بحر الکاہل

(لندن ۲۸ راکتوبر (ریوٹر) جنوبی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جزائر سلیمان میں ایک نہایت زبردست بحری بری اور ہوائی معرکہ جاری ہے، جاپانی فوجیں گوڈل کنار کے امریکن ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کے لئے بڑا طاقتور حملہ کررہی ہیں۔

کل جاپانیوں نے ہوائی مستقر کے شمال میں امریکن صفوں کو چیر کر کچھ پیشقدمی کی تھی لیکن بعد کو امریکن فوج نے جوابی حملہ کرکے پھر دشمن کو پیچھے ہٹا دیا ہوائی مستقر کے مغرب میں بھی جاپانی ایک زبردست حملے کے بعد آگے بڑھ گئے تھے لیکن امریکہ کی بحری اور بری پیدل فوج نے ان کو آگے بڑھنے سے روک دیا اور دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کردیا، لندن ٹائمس کی جنگی وقائع نگار نے لکھا ہے کہ اس زبردست معرکہ میں دونوں فریق کے شدید نقصانات برابر ہو رہے ہیں اور جن حالات میں یہ معرکہ لڑا جارہا ہے ان کی وجہ سے نقصانات لازمی ہیں۔

کے اعتراضات اور اُن کے جوابات پیش ہوئے چودھری مہیشوری پرشاد نگم نے اعتراضات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنانے کی تجویز پیش کی حاجی قمرالدین نے اس کی مخالفت کی اور اس پر غور کرنے کی رائے دی۔ اس کے بعد آڈٹ نوٹ پر غور ہوا اور جزوی ترمیمات کے بعد جوابات منظور کئے گئے۔

بورڈ کے ایک دوسرے جلسے میں میونسپل کوڑہ لاریوں کے لئے گیس پلانٹ کی خریداری کی ٹنڈر دل ہاڈھاک سب کمیٹی کی سفارش منظور ہوئی۔

مسٹر مارگن نے کوڑہ ہٹانے اور لڑکیوں کیلئے اسکولوں کی سواری کے اخراجات کا نقشہ بورڈ میں پیش کرنے کی درخواست کی بابو گور پرشاد کپور نے ۵ بہشتی مقرر کئے جانے کی پبلک ہیلتھ کمیٹی کی سفارش منظور کئے جانے کی تجویز پیش کی مسٹر مارگن نے شہر میں پانی کی کمی بتلائی اور کہا کہ بہشتیوں کے تقرر سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا آپ نے واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ سے شہر میں پانی کی بابت ایک نقشہ طلب کرنے کی درخواست کی۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر کی تائید کے بعد بہشتیوں کے تقرر کی تجویز منظور ہوئی مسٹر نیر نے اس بات پر اعتراض کیا کہ گورنمنٹ نے واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کو بورڈ کے جلسہ میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دی۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۹ راکتوبر کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ رائے بہادر مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ اے کی صدارت میں منعقد ہوا اور حسب ذیل کارروائی ہوئی:-

بیولی کی ادائیگی منظور کی گئی۔ ۱۳۰۴۲ روپیہ کے عمارتی سامان کی فروخت منظور ہوئی ۱۷۶۶ روپیہ کے معمولی اخراجات منظور ہوئے۔ سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء کا ریوائزڈ بجٹ منظور ہوا۔ ۲۶۶۲ روپیہ قیمت کے پلاٹوں کی فروخت منظور کی ہوئی۔

ایک شرمناک واقعہ

ہم نے نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنا کہ منی رام کی بغیہ کے قریب کانپور کرسچن [illegible] کالج کے پرنسپل ہیرالال کپور پر چند بدمعاشوں نے لاٹھیوں سے حملہ کرکے ان کو زخمی کیا ہے۔ یہ حرکت ازحد شرمناک ہے اور اس واقعہ پر جس قدر بھی ملامت کی جائے وہ کم ہے۔

شوگر ملس ایسوسی ایشن کا اجلاس

۲۵ راکتوبر کو انڈین شوگر ملس ایسوسی ایشن کے دسویں سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر ڈی۔ پی۔ کھیتان نے کہا کہ گورنمنٹ ہند کو شکر کی قیمت پر کنٹرول کی اسکیم میں ناکامیابی ہوئی کیونکہ اس سے نہ تو شکر کی قیمت پر اقتدار حاصل ہوا اور نہ تقسیم ہی کا انتظام ہوسکا۔ آپ نے کنٹرول اُٹھانے اور معمولی طریقہ سے فروخت کرنے کے انتظام کی اپیل کی ہے۔

اسی تاریخ کو شوگر ٹیکنالوجسٹ کا سالانہ اجلاس مسٹر آر۔ سی۔ سریواستو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ آپ نے شکر کے کنٹرول کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ کئی لحاظ سے صنعت کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔

شکر کا جدید انتظام

شوگر کمشنر یو۔ پی اور کانپور شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن کے درمیان شکر کی تقسیم کے متعلق راضی نامہ ہوگیا ہے ایسوسی ایشن نے کل ضلع میں شکر کی فروخت کی ذمہ داری لی ہے کہ آئندہ شکر کی تقسیم اور فروخت کے متعلق پبلک کی شکایات دور ہو جائیں گی۔

جمعیتہ احمدیہ

۲۵ راکتوبر کو جمعیتہ احمدیہ کی طرف سے بشمبھر ناتھ سناتن دھرم اسکول ہال میں، ایک جلسہ رائے بہادر بابو کرشن لال گپتا کی صدارت میں ہوا جس میں یوم النبی منانے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔

نئی یونین

ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے آئل مل کے مزدوروں کے لئے ایک نئی یونین "تیل مل کامگار یونین" بنائی گئی ہے اسی طرح برف خانہ کے مزدوروں کی تحریک کے لئے

بحث و مباحثہ کے لئے پیش ہوا اور مسٹر ایس۔ سی۔ مسترا سکرٹری یونین کو نکالے جانے پر بحث و مباحثہ کے اس کارروائی کو بالاتفاق جلسہ نے جائز قرار دیا۔

ہوائی حملہ کی مشق

۲۷ راکتوبر ۱۱ بجے دن کو ہوائی حملے سے بچنے کی مشق ہوئی سیٹی بجتے ہی سب لوگ پناہ گاہوں میں چلے گئے اور جب خیریت کی گھنٹی بجی تو لوگ باہر آئے۔

گیہوں کا انتظام

گورنمنٹ ہند نے ارجنٹائن آسٹریلیا۔ کناڈا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومتوں سے گیہوں کی درآمد پر ایک سمجھوتہ کیا ہے جس کے مطابق بعض رقبوں میں گیہوں اور آٹے کی تقسیم کی جائیگی۔ اور گیہوں کی قیمت کو بھی ارزاں کیا جائے گا۔

سزائیں

مسرس رام چرن۔ بلاقی داس۔ سری دھر سوداگران پارچہ کو دوکانات بند رکھنے کے جرم میں ۶۰۰-۵۰۰-۲۰۰ کا بالترتیب جرمانہ کیا گیا ہے۔

رام زاین رستگی گاندھی جینتی کا جلوس نکالنے اور ایک پولیس مین کو نقصان پہونچانے کے الزام میں ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزائیں ہوئی ہیں۔ لیکن دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی۔

لکشمی نرائن کو ۹ ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے (پاینر)

رہائی

مسٹر گوپی ناتھ کو ناکافی ثبوت کی وجہ سے رہا کردیا گیا ہے۔ (پاینر)

گرفتاری

مسٹر سندر لال اور بندر ناتھ کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے کہ انہوں نے دوسرے دوکانداروں کو دوکانیں بند کرنے کی ترغیب دی تھی۔ (پاینر)

روشنی موٹرکار

کلکٹر صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ موٹروں کے مالکان کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ موٹروں کی روشنی روکنے کیلئے گورنمنٹ نے جو کاغذ وغیرہ لگانیکا حکم دیا تھا وہ [illegible] کرلیا گیا ہے اب جب روشنی پر پابندی لگائی جائیگی اس وقت ایک خاص قسم کا ڈھکن روشنی پر لگانا ہوگا۔ جو کانپور میں مسرس آٹو سروس گیرج مال روڈ کانپور سے ملے گا۔ یہ ڈھکن ۱۵ ار نومبر سے ۲۲ ر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء تک منائے جانیوالے ایرجنسی ویک میں بلیک آؤٹ کے وقت استعمال کئے جانے ضروری ہونگے۔

قانون جیل خانہ

قانون جیل خانہ کی دفعہ ۵۲ کیخلاف جن ۱۴ آدمیوں پر مقدمہ چل رہا تھا اُنہیں سے ایک کو ۹ ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ اور ۶ ملزمان کو ۶ ماہ قید سخت اور ۲۰ روپیہ جرمانہ اور باقی ۷ آدمیوں کو ۳ ماہ قید سخت اور ۲۰-۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ (پاینر)

بلہور کے ۲۰ آدمی گرفتار

پرگنہ بلہور کے ۲۰ آدمی خلاف قانون کارروائیوں کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں (پاینر)

ایرجنسی ویک

۱۵ ار نومبر سے ۲۲ ر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء تک ایرجنسی ویک منایا جائیگا اور اسی دوران میں سول ڈیفنس کی تیاریاں کی جائینگی اور سول ڈیفنس کی بابت تمام ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت قاعدہ کی سخت پابندی کی جائیگی۔ لہذا اہل کانپور سے اپیل کیجاتی ہے کہ وہ اس ہفتہ میں ہر قسم کی امداد کریں اور اس ہفتہ کو کامیاب بناکر اپنا فرض ادا کریں۔

جامعہ ادبیہ کا عید ایٹ ہوم

یکم نومبر ۵ بجے شام کو سید مصطفےٰ حسین صاحب اختر کے دولتکدہ پر انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا عید ایٹ ہوم اور ۷ بجے شام کو انجمن کا مشاعرہ جناب ابوالعلا حکیم ناطق لکھنوی کی صدارت میں ہوگا۔

اور مصیبتوں کا سامنا کرتے ہوئے جس طریقہ سے مدرسہ کو جاری رکھا ہے وہ قابل تعریف ہے انھوں نے شہر کانپور کی عموماً اور مسلمانوں کی خصوصاً ایک بے بہا خدمت انجام دی ہے اور وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا۔

کمیٹی کو اس امر کا افسوس ہے کہ ابتک انہیں ایسی کوئی مالی امداد نہیں مل سکی جس کی ان کی قربانیاں اور ضروریات متقاضی ہیں اور اُمید کرتی ہے کہ وہ اصحاب جو اس قابل ہیں کہ ان کی امداد کرسکیں انہیں مالی دشواریوں سے نجات دلادیں گے اور انہیں اس قابل بنادیں گے کہ وہ بغیر کسی دقت و پریشانی کے ہماری آئندہ نسلوں کے روشن بنانے میں دل و جان سے لگ جائیں۔

کمیٹی یقین کرتی ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور بھی اس سلسلہ میں اپنا حق ادا کریگا اور اسکول کی عمارت اور کھیل کے میدان کے لئے مفت یا صرف نام کی قیمت پر زمین مہیا کریگا۔

بورڈ کی چیرمینی کا الکشن

لوکل گورنمنٹ نے کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین کے انتخاب کی تاریخ ۷ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء ۲ بجے کا وقت مقرر کیا ہے۔

امیدواروں میں مندرجہ ذیل اصحاب کے اسمائے گرامی لئے جاتے ہیں۔

(۱) رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایڈوکیٹ

(۲) مسٹر کاشی ناتھ بھلا ایڈوکیٹ

(۳) مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ ایڈوکیٹ

(۴) پنڈت برجانند مصرا ایڈوکیٹ

(۵) رائے بہادر لالہ لایشور پرشاد باگلا

(۶) رائے بہادر لالہ بھگوانداس

اس میٹنگ کی صدارت کوئی جوڈیشل آفیسر کرے گا۔

اتحاد ملت کا اخبار

معلوم ہوا ہے کہ کانپور اتحاد ملت کے زیر انتظام بہت جلد ایک ہفتہ وار اخبار نکلنے والا ہے

ٹاکیز

گذشتہ فیصلہ و اعلان کے مطابق مسرس سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ، امپریل ٹاکیز نشاط ٹاکیز اور میجسٹک سینما ۳۰ راکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء [illegible] اسٹوڈنٹ اور سولجرس کو مندرجہ ذیل حساب سے کنسیشن دینگے۔

فرسٹ کلاس ۱۴ر والا ٹکٹ ۱۴ار

۱/۴ ۱/۱۴ کو

بالکنی ۲/۴ والا ٹکٹ ۱۲ ۱/۱۲ آر کو

بحکم مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر منصف قنوج ضلع فرخ آباد

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱- قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی قنوج مقام سرائے میراں ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبر اجرائے ۱۰۷ بابت سنہ ۱۹۴۱ء

درباری لعل ولد چھدامی لعل قوم برہمن ساکن قنوج پرگنہ قنوج مدعی ڈگریدار

بنام چیت رام ولد تربھون لعل قوم کایستھ ساکن سرائے میراں پرگنہ قنوج مدعا علیہ مدیون

بنام چیت رام ولد تربھون لعل قوم کایستھ ساکن سرائے میراں پرگنہ قنوج مدیون ڈگری۔

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان درباری لعل ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۸ ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔ آج بتاریخ ۲۶ ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت منصفی قنوج مقام سرائے میراں

سبدِ گل

سرراماسوامی مدالیا فرماتے ہیں:۔ "ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ساتھ ذرا برابر بھی امتیازی سلوک نہیں کیا جاتا اور ہم آپ سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک سنسنی پیدا کرنے والا تجربہ ہے کہ ان تاریخی مشوروں کے وقت ہم موجود رہیں اور وزیر اعظم کو کام کرتے ہوئے دیکھیں" بالکل صحیح ہے ایک تماشائی کی حیثیت یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ دوسروں کو تماشہ کرتے دیکھے اور خود سنسنی محسوس کرے۔

ہندوستانیوں کے متعلق جام صاحب آف نوانگر کا ارشاد ہے:۔ "ہم ایک حیرت انگیز قسم کے لوگ ہیں اگر ہم سے کوئی دولت اور اختیار طلب کرتا ہے تو ہم دینے سے انکار کر دیتے ہیں لیکن اگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے تمام دنیوی ملکیتوں کو ترک کر دیا ہے جیسے کہ مہاتما گاندھی، تو ہم اس کو اپنا سب کچھ دیدیتے ہیں" کیا خود جام صاحب بھی اسی حیرت انگیز قسم کے لوگوں میں ہیں؟ بظاہر تو ایسا نہیں معلوم ہوتا۔

سر فیروز خاں نون کا بیان ہے:۔ "میرے دماغ میں اس امر پر کوئی شک و شبہ موجود نہیں ہے کہ حکومت اختیاری کے حصول میں دیر صرف ہماری طلب کی ہے۔ ہم نے مانگا اور ہمیں مل گئی"۔ اس میں کیا شک ہے؟ چونکہ شک و شبہ دماغ میں موجود نہیں اس لئے زبان سے مانگنے کی بھی ضرورت نہیں۔

معاصر "اسٹیٹسمین" لکھتا ہے:۔ "ہندوستان کو تازہ ہوا کی ضرورت ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ شخصیت اور پوزیشن کے اعتبار سے مسٹر وینڈل ولکی ہی وہ آدمی تھے جو ہندوستان میں تازہ ہوا لا سکتے تھے"۔ ہندوستان کو ہوا سے زیادہ غذا کی ضرورت ہے اور غذا سے بھی زیادہ آزادی کی ضرورت ہے چونکہ آزادی ہی سے پوری غذا مل سکے گی۔

مسٹر آئن اسٹیفن کا قول ہے:۔ "اوسط درجہ کے برطانی کا دماغ صاف ہوتا ہے"۔ لیکن غالباً دماغ اس وقت صاف ہوتا ہے جب پیٹ بھرا ہوتا ہے! یہ ایک پرانی مثل ہے کہ اچھا دماغ تندرست جسم ہی میں پایا جاتا ہے۔ رہا دل کا معاملہ، تو کسی نے یہ بھی کہا ہے کہ انگلش مین کے دل کا راستہ اس کے پیٹ سے ہو کر گذرتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ خوشیاں منانے کے موقعوں کے سوا ہندوستان میں روزمرہ کی زندگی میں کپڑے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے"۔ اور مغرب میں معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی خوشیاں منانے ہی کے موقعوں پر لباس کم استعمال کیا جاتا ہے۔

کولمبس کے متعلق لکھتے ہوئے ایک اخبار لکھتا ہے "سیاسی جھگڑوں میں مشغول سیاست دانوں کی طرح جب وہ روانہ ہوا تو اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں جارہا ہے اور جس وقت وہ کہیں پہونچ گیا تو اسے نہیں معلوم تھا۔ کہ وہ کہاں ہے اور جب اس کا سفر ختم ہوگیا تو اسے نہیں معلوم ہوا کہ وہ کہاں تھا"۔ غالباً سیاسی جھگڑوں میں پڑنے والوں کی طرح اسے یہ بھی نہیں معلوم ہوگا کہ وہ کہاں سے روانہ ہوا تھا۔

ادبِ لطیف

بھکارن

اسکول جاتے ہوئے رستہ میں ایک درخت کے نیچے روزانہ اس بھکاری کو بیٹھے دیکھا کرتا وہ ہٹا کٹا اور ہر لحاظ سے تندرست معلوم ہوتا تھا۔ اگر مزدوری بھی کرتا تو بھی روزانہ بہت کچھ پیدا کر لیا کرتا مگر نہ معلوم کیوں اس نے شرافت و نجابت کو بالائے طاق رکھ کر حرام خوری پر کمر باندھ رکھی تھی اس کے سر و داڑھی کے کھچڑی ایسے بال گرد و غبار سے اٹے ہوئے اور ہر وقت پریشان رہتے تھے اور اس کے جسم کے کثیف چیتھڑوں کو دیکھ کر گھن آتی تھی لیکن وہ اپنے بدحال سے بے نیاز بغل میں ایک میلی سی تھیلی لٹکائے اور ہاتھ میں کاسۂ گدائی لئے دن بھر راہ گیروں سے گڑگڑا کر بھیک مانگتا رہتا اور شب کو بھی پرانی گودڑی اوڑھ کر وہیں سو جاتا۔

بچے جوان اور جوان بوڑھے ہوگئے میں فارغ التحصیل ہوکر ملازم ہوگیا۔ مگر اس بھکاری کے معمول زندگی میں کوئی فرق نہ آیا۔ وہ برابر سرِ راہ درخت کے نیچے بیٹھا بھیک مانگتا دکھائی دیتا تھا۔ البتہ اب بہت بوڑھا اور نحیف و زار ہو چکا تھا۔ مجھے اس کی حالت پر رحم بھی آتا اور غصہ بھی کہ اس نے اپنی قیمتی زندگی یونہی ضائع کر دی۔

ایک سال کے بعد اچانک موسم سرما کی ایک طوفانی صبح کو میں نے اخبار میں یہ خبر پڑھی:۔

"وہ بھکاری گذشتہ شب سردی کی شدت سے اکڑ کر سوگیا اور پولیس کو اس کے کپڑوں کی تلاشی لینے پر پانچ سو کی مالیت کی نقدی اور نوٹ دستیاب ہوئے جو سرکاری خزانہ میں جمع کرنے کے بعد اس کی لاش کی سرکاری طور پر تدفین کر دیگئی"۔

اور خبر پڑھ کر قدرت کی ستم ظریفی پر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔

اسٹالن گراڈ کا معرکہ

ماسکو ۲۵ اکتوبر۔ رائٹر کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ جرمن اب اسٹالن گراڈ [illegible] نہیں جا سکتے یہ ہے وہ منزل جس [illegible] جرمن تین مہینے کی لڑائی کے بعد پہونچے ہیں [illegible] اور لڑائی بھی وہ جس میں اس کے ہزاروں سپاہی ٹینک اور ہوائی جہاز تباہ و برباد ہوگئے ہیں اسٹالن گراڈ کی ہر ہر سڑک اور ہر ہر مکان پر جو لڑائی ہورہی ہے وہ دمبدم دشوار سے دشوار ہوتی جارہی ہے۔ جرمن آگے کی طرف نہیں بڑھ رہے ہیں۔ اور نہ پیچھے کی طرف ہٹ سکتے ہیں۔ گویا وہ پنجرے کی اندر پھنس کر رہ گئے ہیں۔ (رائٹر)

آسام پر جاپانی طیارہ کی ناکام کوشش

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ ۱۸ اکتوبر کو دشمن کے ایک ڈبل انجن والے ہوائی جہاز کا راستہ ایک امریکی جنگی ہوائی جہاز نے آسام میں ڈگبوئی کے قریب روکا۔ اس معاند طیارہ کے دونوں انجنوں پر ضرب لگائی گئی جس کی وجہ سے وہ سلگنے لگے اور آخر میں اسے نیچی سطح کے بادلوں میں سے گذرتا ہوا دیکھا گیا۔ امریکی جہاز اتنے قریب پہونچ گیا تھا کہ دشمن کے جہاز سے جو تیل ٹپکا اس نے ہمارے ہوائی جہاز کے ونگ شیلڈ کو تر بتر کر دیا خیال کیا جاتا ہے کہ جاپانی جہاز اپنی سرحد تک نہ پہونچ سکا ہوگا۔ غالباً وہ جہاز راستہ ہی میں بول گیا ہوگا۔ (ا۔پ)

مصر میں معرکہ بدستور شدت کے ساتھ جاری ہے

ڈیڑھ ہزار سے زیادہ دشمن قیدی پکڑے گئے

لندن ۲۶ اکتوبر آج دوپہر کو قاہرہ سے جو سرکاری کمیونک شایع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ دشمن کے نہایت شدید اور مسلسل جوابی حملوں کے باوجود ہماری فوج نے دشمن کے مورچوں میں گھس کر جا بجا جو پیشقدمی کی تھی وہ اپنے ان نئے مورچوں پر قایم ہے۔ کل دن بھر پیدل فوج کے ساتھ ساتھ دونوں طرف کے ٹینکوں میں بھی مقابلے ہوتے رہے مگر ابھی تک فریقین کے ٹینکوں کے مابین کوئی بڑا معرکہ نہیں شروع ہوا ہے، اتحادی ہوائی جہازوں کا غلبہ بدستور قایم ہے۔ اگرچہ اب دشمن کے ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں بھی بڑھ گئی ہیں۔ معرکہ ہنوز جاری ہے۔ اب تک ۱۴½ سو جرمن اور اطالوی قیدی پکڑے جا چکے ہیں

(رائٹر)

عالمِ نسواں

عورتوں کا معیارِ حسن

حال میں ایک رسالے میں ایک سائنٹفک مضمون نکلا ہے اس میں عورتوں کی چار قسمیں بتلائی گئی ہیں کچھ عورتوں میں نسوانی خصوصیات کی مقدار کم ہوتی ہے کچھ میں معمولی سے کچھ زیادہ ہوتی ہے اور کچھ صورت و سیرت میں مردوں کے بھی کان کاٹتی ہیں مضمون میں ان چاروں کی لمبائی چوڑائی بھی دی گئی ہے۔ اور ان کی شکل و صورت کا ذکر بھی ہے۔

جن عورتوں میں نسوانیت کی مقدار کم یا زیادہ ہوتی ہے انھیں ہمیشہ کوئی نہ کوئی جسمانی بیماریاں ستایا کرتی ہیں وہ ماں بننے کے قابل نہیں ہوتی ہیں۔ اور ان کی شادی شدہ زندگی خوش گوار نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس جن عورتوں میں نسوانیت معمولی ہوتی ہے۔ وہ اس قسم کی بیماریوں سے بچی رہتی ہیں اور ان کی شادی شدہ زندگی پُر مسرت ہوتی ہے۔

جس عورت کی نسوانیت مقدار کم ہوتی ہے وہ دُبلی پتلی اور لمبی ٹانگوں والی ہوتی ہے۔ کھیل کود اور دوڑ دھوپ میں وہ سب سے پیش پیش رہتی ہے اس کا چہرہ ہمیشہ لڑکیوں جیسا معلوم ہوتا ہے جوانی کی علامتوں کا اظہار تو اس کے جسم سے ہوتا نہیں یا بہت دیر میں ظاہر ہوتی ہیں

جس عورت میں نسوانیت کی مقدار زیادہ ہوتی ہے وہ موٹی تازی ہوتی ہے اور لڑکپن ہی سے اس کے جسم پر جوانی کے حالات و علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔ قد و قامت میں مرد کی طرح لگنے والی عورت لڑکپن ہی میں جوان ہوجاتی ہے لیکن اس کے چہرے پر نسوانی حسن کا فقدان رہتا ہے۔ عہد قدیم کی جو تصویریں ملتی ہیں ان سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کون مرد کس طرح کی عورت کو حسین مانتا ہے۔ اگرچہ کچھ مصوروں نے مردانہ صفات کی عورت کو حسین ترین عورت ظاہر کیا ہے تو کچھ مصوروں نے نازک ترین عورت کو [illegible] ترین عورت تسلیم کیا ہے اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہر عہد میں [illegible] کی خوبصورتی کا معیار بدلتا رہا ہے آج بھی اپنے عہد میں دیکھتے ہیں کہ روزانہ خوبصورتی کا معیار تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

مصور اور نقاش بڑی گہری نظر سے عورت کے جسم کی ساخت کا مطالعہ کرکے یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ مکمل عورت جسم کی ساخت کیسی ہونی چاہیئے اسی بنا پر اکثر کسی عورت کو سال کی حسین ترین عورت کا خطاب دیا جاتا ہے ہمارا خیال ہے کہ اس عورت کے جسم کی ساخت مکمل مانی جانی چاہیئے جو نہ تو زیادہ موٹی ہونی چاہیے نہ پتلی۔

ڈاکٹر بھی عورت کے جسم کی ساخت کا مطالعہ کیا کرتے ہیں اپنے اس مطالعے سے وہ اس فیصلہ پر پہونچے ہیں کہ عورت کی جسمانی ساخت اس کے اندرونی اعضا کی ساخت پر منحصر ہوتی ہے جسم کے اندر مختلف گلٹیاں ہوتی ہیں جن کے مطابق عورت لمبی یا ناٹی، موٹی تازی یا دُبلی پتلی ہوتی ہے۔ انھیں گلینڈز کے باعث کسی عورت میں نسوانیت کی مقدار کم ہوتی ہے کسی میں زیادہ اور کوئی عورت قد و قامت میں مرد کی طرح معلوم ہوتی ہے۔

بچوں کی دنیا

فرمان بردار بیٹا

(جناب محمد سمیع صاحب نسیم صدیقی رام نگری)

رشید کو بتلایا گیا تھا کہ ماں، باپ کی خدمت دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اور جو بچہ اپنے ماں باپ کی خدمت دل و جان سے کرے گا وہ بلاشک و شبہ آئندہ خوش حال زندگی بسر کرے گا اور جنت پائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ رشید نے کبھی بھی ماں باپ کے حکم کو نہیں ٹالا۔ وہ کسی حالت میں بھی رہتا فوراً ماں باپ کے حکم کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑتا۔ یہاں تک کہ بیمار ہونے کی حالت میں بھی اس کی یہی کوشش ہوتی کہ ماں باپ کوئی حکم دیں اور وہ اسے بجا لائے۔ ماں باپ بھی بیٹے کی اس فرماں برداری پر خوش ہوتے اور رات دن رشید کو دعائیں دیتے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ رات کے وقت رشید کی ماں کو بخار ہوگیا۔ بخار تو کوئی شدت کا نہ تھا۔ لیکن سر کے درد کی وجہ سے وہ بہت بے چین تھی۔ رشید سے ماں کی بے چینی نہ دیکھی گئی۔ اور وہ فوراً سر دبانے کے لئے بیٹھ گیا۔ ایک گھنٹہ متواتر سر دبانے کے [illegible] ماں کو کچھ سکون ہوا اور وہ سو گئی۔

رشید سر دباتے دباتے تھک گیا۔ اور اس کے ہاتھ اب مجبوری ظاہر کر رہے تھے۔ لیکن وہ یہ سوچ رہا تھا۔ کہ اگر میں نے سر دبانا بند کر دیا تو ممکن ہے درد پھر بڑھ جائے اور ماں کی آنکھ کھل جائے۔

انھیں سب باتوں پر غور کرتے ہوئے رشید سر دبانے میں مشغول رہا۔ گھڑی نے گیارہ بجائے رشید کو اب نیند آرہی تھی۔ دس سال کا بچہ اور گیارہ بجے رات تک جاگنا کمال کی بات نہیں تو اور کیا ہے۔ لیکن پھر بھی رشید ماں سے اجازت لئے ہوئے بغیر سونا حرام سمجھ رہا تھا۔ کئی مرتبہ نیند کی وجہ سے گرنے سے بھی بچا۔ دل مجبور کر رہا تھا کہ رشید اب سو جاؤ۔ لیکن اطاعت اور فرماں برداری کا تقاضا تھا کہ بغیر ماں کی اجازت کے کیسے سوؤں۔ انہیں خیالوں میں ڈوبا ہوا رشید برابر سر دبائے جارہا تھا۔ ٹن۔۔۔۔ ٹن۔ ۔۔۔۔ ٹن۔۔۔۔ ٹن گھڑی نے بارہ بجائے۔ گھڑی کی آواز سے رشید کی ماں بیدار ہوگئیں۔ انھیں یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا کہ رشید ابھی تک بیٹھا ہوا سر دبا رہا ہے [illegible] انہوں نے پوچھا۔ "کیوں بیٹا رشید ابھی تک تم سوئے نہیں [illegible] بغیر آپ کی اجازت کے کیسے سو جاتا ماں!" رشید نے کہا "آج تک میں نے آپ کی اجازت بغیر کوئی کام نہیں کیا ہے۔ پھر یہ خیال بھی تو تھا کہ اگر میں سر دبانا بند کر دوں تو شاید سر کا درد بڑھ جائے۔ اور آپ کی نیند اچاٹ ہو جائے۔ اور اس وقت مجھکو سر دباتے ہوئے نہ دیکھ کر شاید آپ مجھ پر خفا ہوں" ماں اپنے دس سالہ معصوم بچے کا یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئی۔ اور رشید کو [illegible] دیتے ہوئے۔ کہنے لگی "رشید مجھے اب پیاس محسوس ہورہی ہے۔ ایک گلاس ٹھنڈے پانی کا نیچے سے لاکر پلا دو۔ اور پھر جاکر سو رہو"۔ رشید پانی لینے کے لئے نیچے چلا گیا۔ گلاس صاف نہ تھا۔ اسے صاف کرنے میں ذرا دیر ہوگئی۔ جب رشید پانی لے کر کوٹھے پر آیا تو دیکھا کہ پھر ماں کو نیند آگئی ہے۔ اس نے ماں کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ اور یہ سوچ کر کہ خود ہی تھوڑی دیر میں ماں بیدار ہوجائے گی۔ اس وقت پانی پلا دوں گا۔ اگر اس وقت جگاتا ہوں تو ممکن ہے کوئی تکلیف ہو۔ چارپائی کے سرہانے کھڑا رہا۔ چار بج گئے لیکن ماں کی آنکھ نہ کھلی اور اسی طرح رشید پانی کا گلاس ہاتھ میں لئے کھڑا رہا۔

علی الصباح جب ماں کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے سرہانے رشید کو پانی کا گلاس لئے ہوئے کھڑا پایا۔ یہ دیکھ کر ماں کے حیرت کی انتہا نہ رہی انہوں نے حیرت سے پوچھا "کیوں بیٹا رشید! تم سوئے نہیں"؟ "کیسے سوتا ماں۔ آپ پیاسی تھیں۔ معلوم نہیں پیاس کی وجہ کب نیند کھل جاتی اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے آپ کو تکلیف ہوتی۔ بھلا آپ ہی ہی بتلائیں ایسے وقت میرا سونا مناسب تھا؟" ماں نے رشید کو سینہ سے لگاتے ہوئے کہا۔ "بیٹا! اللہ تمہارا نگہبان ہو تمہیں کوئی تکلیف نہ ہو ہمیشہ تم خوش رہو"۔

ماں کی دعاؤں کی برکت سے رشید اپنے شہر میں آج ڈپٹی کلکٹر ہے۔ اور لاکھوں روپے کا مالک ہے۔ پیارے بچو! تم بھی ہمیشہ اس بات کی کوشش کرو کہ والدین کی دعائیں تم کو بھی رشید جیسا بنا دیں۔

(از [illegible])

[illegible] میدانوں میں اپنی جدت کا [illegible] تفریحات میں بھی اس نے ایک نیا راستہ نکالا ہے۔ تحریک ناٹک کے مستقبل کا ایک مفید طریقہ بھی اسی ملک نے پیش کیا ہے۔ ہم یہاں ایک قسم کے ناٹک گھر کی تشہیر کرتے ہیں۔ جس کا نام "بار تھیٹر" ہے۔

اس تھیٹر میں ٹکٹ پیسے دے کر اور اسی طرح دودھ انڈے، گاجر، قند، لکڑی، بط اور مرغی وغیرہ دیکر بھی خریدے جا سکتے ہیں۔ آپ اگر نوئیل کاورڈ کی کامیڈی (مزاحیہ ڈرامہ) دیکھنا چاہیں تو دو پاؤنڈ (رطل) مکھن دینا ہوگا۔ آپ یہ مکھن ٹکٹ گھر کے دریچہ میں پیش کر دیں اور سیزن ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے ضروریات زندگی کی مانی ہوئی مخصوص اشیا دینی ہوگی۔

اس ناٹک کی تاریخ پیش کرنے کے لئے قابل ہے اس کے بانی رابرٹ پورٹر فیلڈ نامی ایک بیکار نوجوان ہیں۔ روٹی کا مسئلہ انھیں پریشان کر رہا تھا فاقہ کشی کے چکر میں پڑے ہوئے اداکار مرد اور عورتوں سے یہ واقف تھے اور پورٹر فیلڈ کو اس بات کا بھی علم تھا کہ ورجینیا میں اشیائے خوردنی کی پیداوار فروخت سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے انھوں نے بیکار اداکاران اور اشیائے خوردنی کی اس بچت کو ایک جگہ لانے پر غور کیا۔ اس تجویز کا اول تو لوگوں نے اس کو فضول سی سمجھکر مذاق اڑایا۔ لیکن ۱۹۳۳ء میں پورٹر فیلڈ نے اس ناممکن تجویز کو ممکن بنا دیا۔ گرمی کے موسم میں آپ نے اداکاروں کو جمع کیا اور اخبارات میں اشتہارات شائع کر دئے۔ جس پر لوگوں نے غیر معمولی مجمع ناٹک دیکھنے کے لئے آنے لگے لوگوں نے خوراک کی چیزیں دے کر ٹکٹ حاصل کرنے شروع کر دئے ادھر خوراک کا ذخیرہ جمع ہوتا جاتا اور ادھر ٹکٹ نہایت تیزی سے فروخت ہوتے رہے۔ اور اداکاروں کی شکم پوری ہونے لگی اور بار تھیٹر نے مقبولیت حاصل کر لی۔

پورٹر فیلڈ اداکار مرد اور عورتوں اور ناٹک کے دیگر [illegible] بلکہ کھانا دیتے ہیں۔ اداکار اسکولوں اور کالجوں کی عمارتوں میں رہتے ہیں [illegible] تھیٹر کا الگ کوئی مکان نہیں ہے۔ بلکہ کھیل کالج کی جلسہ گاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ متعدد [illegible] کالج کے طلبا کے لئے بھی کئے جاتے [illegible]۔ اس کے بعد یہ کمپنی کوہستانی علاقوں [illegible] قصبوں اور دوسرے دیہاتوں کے دورہ پر روانہ [illegible] ہے۔ اس کے لئے ایک پرانی بس لی گئی ہے جس میں سب لوگ سفر کرتے اور خوش رہتے ہیں۔ اور خانہ بدوش کی طرح آزاد زندگی گذارتے ہیں۔

بار تھیٹر میں کام کرنے والے اداکاروں کا ہر کھیل کھیتوں میں ہوتا ہے۔ اپنے لباس بھی وہ ہی تیار کرتے ہیں۔ ٹکٹوں کے بدلے جو کپڑا ملتا ہے اسے اداکاروں کے لئے ناٹک کی پوشاک بنائی جاتی ہے۔ اشیائے خوردنی کے علاوہ تماشوں کی ہفتہ وار آمدنی تقریباً ۵۰ ڈالر ہوتی ہے۔

پورٹر فیلڈ بذات خود اداکاری کے ایک اچھے لیڈر ہیں اور ناٹک میں کام کرنے والے اداکار مرد اور عورتوں کو خود ہی تربیت دیتے ہیں۔ بار تھیٹر میں کام حاصل کرنے کے لئے مختلف اداکار جمع ہوتے ہیں یہاں پر یہی نہیں کہ ان کو کھانا ملتا ہے بلکہ وہ اس تفریح کے میدان میں قدم جمانے لگتے ہیں۔

یہ تھیٹر درحقیقت دنیا کا ایک عجیب و غریب ناٹک گھر ہے۔ پورٹر فیلڈ کے دماغ نے روٹی کے اس اہم مسئلہ کو حل کرکے غریبوں کو راحت پہنچائی ہے اور ان کو سکھ دیا ہے۔

ریاست میسور

بنگلور ۲۵ اکتوبر۔ ایک سرکاری ترجمان نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جب سے رام تحریک بروئے کار لائی گئی ہے ریاست میسور میں ۱۰۹۶ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں (ا۔پ)

...ے خود کو

جتنا کام مشکل ہوگا اتنا ہی اس کا انجام دینا
سزاوار عظمت ثابت ہوگا۔
اہل ملاح طوفان سے شہرت حاصل کرتے ہیں۔

دل میں آگ لگی ہو تو دماغ ایسا ٹھنڈا رکھنا چاہئے
جیسا کہ برف۔

دنیا میں بڑی بڑی مصیبتیں ہیں لیکن سب سے بڑھکر
قومی بے حرمتی ہے۔

دولت کے نشہ میں سرشار ہو تو مصیبت زدہ
انسان کو دیکھ کر کیوں ہنستا ہے، یہ تعجب کی
بات ہے کہ دولت کبھی قائم نہیں رہتی (کیا رہٹ)
کی مالا میں ان بندھے ہوئے مٹی کے برتنوں کو
نہیں دیکھتا۔

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے، خدا کے وعدے کبھی
ضرور پورے ہوں گے۔

[illegible]ذر نے اپنے لیکچر کے آغاز میں کہا۔
[illegible] زر تمام خرابیوں اور برائیوں کی جڑ ہے"
[illegible]ب لیکچر ختم کرنے کو تھے تو حاضرین کو مخاطب کرتے
[illegible]ے کہا۔ افسوس ہمارا ملک روز بروز مفلس
[illegible]تا جارہا ہے، حاضرین میں سے ایک شخص بول اٹھا
"جناب مقرر صاحب یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے"
لیکچرار:۔ خوشی کی کون سی بات؟۔
شخص:۔ یہی کہ ہمارا ملک روز بروز مفلس ہوتا جارہا ہے
لیکچرار:۔ (تیور بڑھا کر) یہ کس طرح۔؟
شخص:۔ آپ ہی نے تو لیکچر کے شروع میں بیان
فرمایا تھا کہ زر تمام خرابیوں اور برائیوں کی جڑ ہے۔

مردم شماری ہو رہی تھی محکمہ کے ایک ملازم نے ایک
مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک چھوٹی لڑکی باہر آئی
ملازم نے لڑکی سے پوچھا (اس گھر میں کتنے آدمی رہتے ہیں)
لڑکی بولی یہاں کوئی نہیں رہتا ہم نے گرمیوں میں
چھٹی کے دن گزارنے کیواسطے یہ مکان لیا ہے۔
لیکن گھر کے اور لوگ کہاں ہیں اس شخص نے چڑ کر
وہ میں یہاں [illegible] ہوں والد باہر گئے ہیں، ماں! ۔
خانہ شماری اس شخص [illegible] لڑکی سے کہا کہ گذشتہ شب اس
گھر میں کتنے آدمی [illegible] تھے۔
لڑکی بولی۔ جی بتاتی [illegible] میرے دانت میں اور میرے
چھوٹے بھائی کے کان میں بہت درد تھا اس لئے ہم دونوں
نے اسقدر شور مچایا کہ گھر میں کوئی بھی نہ سو سکا۔

کتوں کا جزیرہ

مڈغاسکر کے قریب سمندر میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جہاں ایک بھی انسان آباد نہیں ہے [illegible] جزیرہ کا نام "جودان ڈی لوو" ہے یہ جزیرہ ٹیرر نسل کے کتوں سے آباد ہے اس جزیرہ پر ان کتوں کا پورا پورا قبضہ ہے۔

اس کا پتہ اس طرح لگایا گیا کہ ایک جہاز اس جزیرہ کے قریب سے جارہا تھا، جہاز کے کپتان نے کنارے کے نزدیک سمندر میں ڈوبی ہوئی ایک بہت بڑی کشتی دیکھی کپتان نے اس خیال سے کہ ممکن ہے اس کشتی پر کچھ آدمی سوار رہے ہوں اور وہ جزیرہ میں موجود ہوں تحقیقات کرنے کے لئے چند ملاحوں کو بھیجا، ملاح جب اپنی کشتی کنارے لاتے تو دیکھا کہ کنارے پر ایک کتا کھڑا ہے اور ان لوگوں کی طرف لنبور دیکھ رہا ہے پھر ایکدم اسنے اپنا منھ اوپر کیطرف اٹھا کر چلانا شروع کیا جس سے چاروں طرف سے کتے آنا شروع ہوگئے اور تھوڑی سی دیر میں بے شمار کتے جمع ہوگئے۔

ان کتوں کو دیکھ کر ملاحوں کو کنارے تک جانے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ جہاز پر لوٹ آئے، خیال کیا جاتا ہے کہ کسی وقت کوئی جہاز اس جزیرے کے بہت ضرور تباہ ہوا ہوگا اور اس جہاز کے کتے کا [illegible] تیر کر کنارے چلا گیا ہوگا اسی جوڑے سے نسل بڑھتے بڑھتے اب قریب قریب سارا جزیرہ کتوں سے آباد ہوگیا۔

پاپی کون؟

گجراتی زبان کے ایک افسانے کا حیرت انگیز اور دلچسپ ترجمہ

"چپ رہتی ہے یا نہیں؟"
وہ باغ کے بیچ میں، تاریک رات کی تنہائی میں بیٹھا، کچھ سوچ رہا تھا، یہ دھمکانے کی مردانہ آواز سنکر وہ چونکا۔
"نہیں مانے گی" پھر وہی آواز آئی۔
"مجھے جانے دو" عورت نے کہا؟۔
چلی جا رد کتا کون ہے؟ مگر ایک ....
ایک دو منٹ کی خاموشی، ۔
پھر ایک چیخ نسوانی چیخ۔
وہ جلدی سے اٹھ کر اس کنج میں گھسا جس میں سے آواز آئی تھی، ٹارچ کی روشنی میں اسنے دیکھا ایک مرد اور ایک لڑکی، لڑکی کے بائیں گال سے خون بہہ رہا ہے
یہ کیا ہے؟ اس نے کہا مرد سے مخاطب ہو کر۔
تو کون ہے پوچھنے والا؟۔
میں تجھے ...."
چلا جا ورنہ" مرد نے ریوالور دکھایا، لڑکی تھر تھر کانپ رہی تھی، اس نے لڑکی سے کہا خوف نہ کرو میں مرنے سے ڈرتا نہیں۔ ....
مرد نے کچھ سوچا، پھر بولا اچھا! اسکو اس کے گھر پہونچا دینا۔"
پاپی پیچ، کہتے ہوئے لڑکی رو پڑی اور اسکے ساتھ ہولی
چار پانچ برس کے بعد۔
وہ بدل چکا تھا جوانی کے ساتھوں کو بھلانے کے لئے وہ شراب کا عادی ہوگیا تھا اس کی شادی کر دی ۔
گھر والوں نے زور دیکر پہلی رات تھی دلھن گٹھری بنی ہوئی بیٹھی تھی۔ اس نے کہا:۔
"سنتی ہو آج پریم ملن کی رات ہے"
وہ کچھ نہ بولی۔ تمہارا نام بڑا سندر ہے رانی"
وہ اب بھی خاموش رہی۔
"تم مجھے اپنا بنا سکو گی رانی"؟
جواب میں اس نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ دئے۔
میں جو کچھ کہوں گا وہی کروگی؟"
"ضرور" ایک دھیمی سی آواز گھونگھٹ میں سے آئی
وہ اٹھا، الماری سے شراب کی بوتل نکال لایا، ایک پیگ بھر کر اسے دیتے ہوئے کہا پیو"
"شراب" نہیں امرت۔
دلھن کے ہاتھ کانپنے لگے، اس نے پیگ نیچے رکھدیا۔
"یہ کیا؟"
دلھن خاموش بیٹھی۔
"رانی"
مجھے معاف کیجئے اور آپ بھی" ....
نہیں نہیں بس ایک پیگ"
میں آپکے ہاتھ سے زہر پی لونگی مگر شراب نہیں"۔
جب شراب نہیں پی سکتی تو زہر کیا پی سکوگی؟"۔
دلھن خاموش بیٹھی رہی، پھر اسنے شراب فرش پر لنڈھا دی
دلھن کی اس حرکت پر اس کا غصہ بھڑک اٹھا اس نے شراب کی بوتل زور سے دلھن کے سر پر ماری ایک آہ کے ساتھ وہ فرش پر گر پڑی۔
"ڈھائی ہزار کافی ہیں" نہیں سیٹھ صاحب اس نے کہا تین ہزار سے ایک کوڑی کم نہیں ہوگی" جوان چھوکری ہے۔
اچھا اتنے ہی سہی، لڑکی کہاں ہے؟"۔
وہ آپ کے اوپر والے کمرے میں ہے، اچھا آپ مجھے پہچانتے ہیں! ۔ میں تو نہیں پہچانتا۔
یاد ہے وہ باغ کی رات جب آپ نے اس کو بچایا تھا!
مجھے کچھ خبر نہیں، میں کچھ نہیں جانتا، کہتا ہوا وہ نوٹ جیب میں رکھتا ہوا چلا آیا۔
تین چار دن کے بعد اسے ایک موصول ہوا۔
دیوتا تین ہزار روپیہ میں آپ نے مجھے فروخت کر ڈالا ہے۔
اس سے تو مار ڈالا ہوتا، آپ نے مجھے اسی پاپی ظالم بے رحم کے ہاتھ بیچا جس سے آپ نے مجھے اس رات باغ میں چھڑایا تھا۔
افسوس آپ نے میری صورت تک نہ دیکھی
میرا قصور معاف فرمایئے میری خطا پر نظر ڈالئے خدا تعالےٰ آپ کو خوش رکھے۔
آپ کی داسی (رانی)۔

اگر حکومت کانگریس کے حوالے کردی جائے تو ہندوستان میں بدامنی پیدا ہو جائیگی

لندن ۲۱ر اکتوبر ہندوستانی صورت حال پر مفصل بحث کا افتتاح بعد دوپہر پارلیمنٹ کے ایوان میں امراء میں ہوا نائب وزیر ہند لارڈ ڈیون شائر نے انڈیا بر بابل کی دوسری خواندگی کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا:۔ سب سے پہلے میں اس بل کی مختلف دفعات کو پڑھ دیتا ہوں اس کے بعد ان ناخوشگوار واقعات کا ذکر کروں گا جن کی وجہ سے اس بل کا پیش کیا جانا ضروری ہو چکا ہے سر سٹیفورڈ کرپس کی مراجعت کے بعد پوزیشن یہ ہوگئی کہ ہم نے ہندوستان کو مکمل سیلف گورنمنٹ عطا کرنے کے لئے جو کوششیں مسلسل جاری رکھیں ان میں سے آخری کوشش نے کانگریس پارٹی کے ریت کے تودے کو نشانہ بنایا اس نے کسی سمجھوتہ پر رضامند ہونے سے انکار کردیا اور اپنے اس دعوے پر مصر رہی کہ کانگریس ہی ہندوستانی قومیت کی نمائندہ ہے، اگر حکومت ہند کی عنان کانگریس کے حوالے کردی جائے اور دوسری جماعتوں کو نظرانداز کردیا جائے تو اسکا نتیجہ سوائے اسکے اور کچھ نہ ہوسکیگا کہ بدامنی پیدا ہو جائے، اور اگر کانگریس کے بغیر دوسری پارٹیوں کی نمائندہ حکومت مرتب کردی جائے تو یہ ایک تسلی بخش حل ثابت نہ ہوگا مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا کے مطالبات نے معاملہ کو لاینحل بنا دیا ہے جس کا لازمی نتیجہ ڈیڈلاک جمود ہے یہ ایک ایسا ڈیڈلاک ہے جس کے لئے حکومت برطانیہ کو بغیر کسی معقول وجہ کے مورد الزام گردانا جارہا ہے

گفت و شنید کا سلسلہ ٹوٹ جانے کے بعد حکومت ہند کو ایک سازش سے عہدہ برآ ہونا پڑا ہے جو اس کو مغلوب کر دینے کے لئے تیار کی گئی ہے۔

گاندھی اسے عدم تشدد کی مہم کہتے ہیں لیکن زبانی جمع خرچ سے حقائق بدلے نہیں جاسکتے۔ ساٹھ سرکاری ملازم جن میں اکثریت ہندوستانیوں کی تھی ہلاک اور ساڑھے چھ سو مجروح ہو چکے ہیں حکومت ہند ابھی خطرے سے باہر نہیں آئی، ملک کے بعض حصوں میں صورت حالات اب بھی خطرناک ہے۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ بدامنی کی وارداتوں کا نشانہ زیادہ تر ریلوے اور ٹیلیگراف کو بنایا گیا ہے۔

جن علاقوں میں سلسلہ ہائے مواصلات کو تباہ و برباد کیا گیا ہے وہ جاپانی حملہ ہو جانے کی صورت میں سخت مفلوج ہو جاتے یہ امور واقعہ اس دعوے کی دلیل ہیں کہ دشمنوں کی حالت ہندوستان کی صورت حالات کی تہہ میں کارفرما ہے، ہمارے پاس یہ ثابت کرنے کے لئے کافی شہادت موجود ہے کہ کانگریس نے تمام ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کو انتہائی نقصان پہونچانے کیلئے یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔

سر غلام حسین ہدایت اللہ مسلم لیگی ہوگئے

کراچی ۲۳ر اکتوبر سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیراعظم سندھ نے اعلان کیا ہے کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہوگئے ہیں۔ (ا۔ پ)

تمدن کا دشمن

جان کے خلاف ایک جُرم — غنڈا ہماری شان پر دھبّہ،
اور ہماری آزادی میں روڑا، لُوٹتا ہے، برباد اور ہلاک کرتا ہے۔ جُرم
کرتا ہے اور ہاتھ نہیں آتا۔ جہاں پولیس اور [illegible] موقع پر پہنچے
[illegible] غائب اور [illegible] گناہ چھپے

کھانے پینے کی چیزوں کی کمی۔ شہروں میں قیمتیں دوگنی اور چوگنی۔ بُدھ بند۔
اتوار کی پینٹھ بند۔ تو کسان کی آمدنی بھی بند۔
بچھڑے ہوئے عزیز ایک دوسرے سے دُور رہنے سے مجبور
مکتبوں۔ دواخانوں۔ ڈاک خانوں کی توڑ پھوڑ۔ اس میں بھی ہماری مصیبت۔
کاغذات جل گئے تو پنشنوں، سیونگ بنکوں میں جمع کئے ہوئے روپے
اور زمین کی ملکیت کے ثبوت کہاں......؟

کیا آپ ان مصیبتوں کو ختم کرنا نہیں چاہتے۔ یاد رکھئے ہم
لوگوں کو نقصان سب سے زیادہ پہنچتا ہے اور سرکار کو
سب سے کم۔

غنڈوں سے لڑو

اس ہنگامے کو ہم خود قابو میں لاسکتے ہیں۔
صرف اکیلے حکام سے بہتر۔

CPJ-54

مسائل ہند پر اخبار ڈان کا تبصرہ!

نئی دہلی ۲۱ راکتوبر اس تجویز کا حوالہ دیتے ہوئے کہ ہندوستان کی گتھی کو سلجھانے کے لئے مسلم لیگ کو مداخلت کرنے چاہئے، مسلم لیگی روزنامہ "ڈان" نے اپنے ایک افتتاحیہ میں لکھتا ہے کہ جس وقت تک حکومت ہند برطانیہ کی طرف سے طاقت و اختیارات سے علیحدگی پر آمادگی کا اظہار نہ کیا جائے اس وقت تک اس سلسلہ میں مسلم لیگ کی طرف سے اقدام کی خواہش صورت واقعہ کی غلط فہمی پر مبنی معلوم ہوتی ہے، اخبار مذکور نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ۸ ر نومبر کو منعقد ہونے والا لیگ کونسل کا جلسہ اس غلط فہمی کو دور کر دے گا۔

وہ لوگ جو مسٹر جناح مقرب ہیں، جانتے ہیں کہ وہ مسلم لیگ امریکہ کی ثالثی کو ہندوستان کی گتھی سلجھانے میں گوارا کرنے پر تیار نہیں ہو سکتے۔

مسٹر جناح ممکن ہے کہ اس پر رضا مند ہو جائیں کہ امریکہ ایک مفاہمتی کی حیثیت سے اس میں پڑ جائے کہ جس کے لئے وہ یہ چاہیں گے کہ امریکہ گورنمنٹ برطانیہ سے یہ معلوم کرلے کہ اختیارات کس نوعیت کے اور کس حد تک وہ منتقل کرنے پر تیار ہے۔

درحقیقت لیگ کرپس کی تجاویز کو نامنظور کرنے کے بعد یہ جاننا چاہتی ہے کہ آیا اس سلسلہ میں کوئی نئی تجاویز ہیں، اور اگر ہیں تو کس شکل میں ہیں کرپس کی تجاویز میں کوئی اضافہ اور اصلاح کرتی ہیں۔

آج ایک سربرآوردہ مسلم لیگ کے فرد نے کہا کہ ہندوستان کے مسائل میں امریکہ کی مداخلت کی بہترین صورت یہ ہے کہ اقوام متحدہ مسلمانوں کے حق خود اختیاری کے نظریہ اور اصول میں دلچسپی، ضامن ہو جائیں کہ جیسی امریکہ کے سابق پریسیڈنٹ مسٹر ولسن صاحب نے آج سے ۲۵ برس قبل تحریک کی تھی۔

(ا۔ پ)

مسٹر راجگوپال اچاریہ کو انگلستان آنیکیلئے تمام سہولتیں دی جائیں

لندن ۲۲ راکتوبر مسٹر راجگوپال اچاریہ کے اس بیان سے وہ ہندوستان کے متعلق برطانوی پبلک کو معتقد بنانے کے لئے انگلستان جانا پسند کریں گے یہاں کے سیاسی حلقوں اور خصوصاً ہندوستانی آزادی کے حامئی لیبر ممبروں میں خاص دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔

مسٹر ڈبلیو، ڈوبی ممبر پارلیمنٹ نے نمایندہ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ ہم اس نازک موقع پر لندن میں مسٹر راجگوپال اچاریہ کی موجودگی کی خواہش آمدید کہیں گے، مسٹر راجگوپال اچاریہ جیسے بلند پایہ اور با وقار سیاستداں کے ساتھ دو بدو بات چیت ہندوستان کے ڈیڈلاک کو دور کر دینے کے واسطے بہت ہی زیادہ سود مند اور نفع بخش ثابت ہوگی۔

حکومت کو چاہئے کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ کو برطانیہ کا دورہ کرنے کی ہر ممکن سے ممکن سہولت بہم پہونچائے، لیبر پارٹی کے دوسرے ممبران یہ خیال کرتے ہیں کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ [illegible] تفصیلی تجاویز پر غور و خوض کیا جانا چاہئے۔ اگر حکومت ہندوستان کے بڑے بڑے لیڈروں کے ساتھ صلاح و مشورہ کے بعد ان تجاویز کی تصدیق کر دے تو پھر موجودہ ڈیڈلاک کا تسلی بخش حل نکل آوے گا۔

فضل الحق اور گورنر میں رسہ کشی

بمبئی ۲۲ ر اکتوبر "اخبار ڈیلی ہیرلڈ" کے نامہ نگار خصوصی کے بیان کے مطابق گورنر بنگال اور وزارت کے اختلافات دن بدن بڑھ رہے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے ہندو لینڈ لارڈ پر اجتماعی جرمانوں کا بہت برا اثر پڑا ہے ہندو وزراء نے اس چیز پر بہت کچھ واویلا کیا ہے تیسرے مسٹر فضل الحق چیف منسٹر وزارت کے ممبروں کی تعداد دس تک پہونچانا چاہتے ہیں۔

اور اس کے ساتھ ہی ساتھ پارلیمنٹری سکریٹری بھی بڑھانا چاہتے ہیں، گورنر اس کے حق میں نہیں ہیں۔
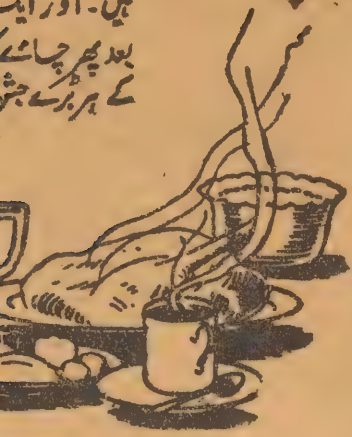
گورنر کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ ان کا رجحان مسلمانوں کی طرف ہے اور وہ مسلمانوں سے رعایت کرنا چاہتے ہیں، ان کی خواہش تھی کہ سر ناظم الدین لیڈر مسلم لیگ پارٹی کو وزارت میں شامل کر لیا جاوے۔

ان تمام شکایات کے سلسلہ میں مسٹر فضل الحق نے حال ہی میں وائسرائے سے ملاقات کی، یہ کہا جا رہا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ یکایک اور اچانک ہی کسی روز بنگال وزارت کا محل ٹوٹ جائے اور دھڑام سے زمین پر گر پڑے۔

بحر الکاہل کانفرنس
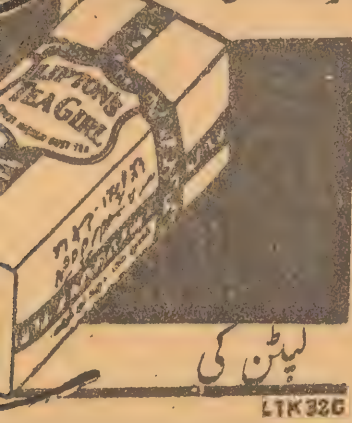
نئی دہلی ۲۲ ر اکتوبر بحر الکاہل کے تعلقات کی انجمن ماہ دسمبر میں کنیڈا میں اپنا اجلاس منعقد کر رہی اس میں پہلی دفعہ ہندوستان کے نمایندے شریک ہوں گے، اس میں جو ہندوستانی ڈیلی گیشن شامل ہوگا جس میں سر راماسوامی مدلیار، سر ظفر اللہ، بیگم شاہ نواز، خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

یہ ڈیلی گیشن سرکاری نہیں ہے اگرچہ اس کے کچھ ممبران سرکاری افسر ضرور ہیں، اس ڈیلی گیشن کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے دعوت دی گئی ہے اور اسکا انتخاب سر راماسوامی مدلیار نے کیا ہے جو بین الاقوامی معاملات کو انسٹی ٹیوشن کے چیرمین ہیں۔

پیسفک ریلیشنز انسٹی ٹیوٹ و بحر الکاہل کے ممالک سے تعلقات کی جماعت امریکہ میں قائم کی گئی ہے اس کا امریکن گورنمنٹ پر بھی اثر ہے بیشتر ازیں اس میں کسی بھی ہندوستانی ڈیلی گیشن کو دعوت نہیں دی گئی تھی اب چونکہ جنگ میں ہندوستان بھی اقوام کے ساتھ ہے، اس لئے یہ ضروری خیال کیا گیا ہے

ہندوستانی چاول
تروتازگی اور فر
پیدا کرنے والی
لپٹن کی
LTK 32G

شاندار گولڈن ٹاکیز گائیو مین چوتھا ہفتہ
جمعہ ۳۰ ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
فلم کارپوریشن آف انڈیا لیمیٹڈ کا لاجواب شاہکار
قیدی
خاص اداکاران رمولا ناندریکر مہتاب
واسطی منیکا ڈیسائی تشریف لاکر لطف اٹھائیے

مصر میں انگریزی افواج کا بڑا زبردست اور طاقتور حملہ شروع ہو گیا

قاہرہ ۲۴ر اکتوبر کل رات کو دشمن کے مورچوں پر برطانیہ کی آٹھویں نمبر کی فوج نے پوری طاقت اور قوت سے حملہ شروع کر دیا انگریزی فوج کا یہ تیسرا زبردست حملہ ہے ... برطانوی بیڑا اور شمالی افریقہ کی کل اتحادی ہوائی قوت پورے طور سے آٹھویں نمبر کی فوج کی مدد کر رہی ہے۔ ریوٹر ایجنسی کا جنگی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اب اس کو چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ حملہ کسی محدود علاقہ پر ہوا ہے بلکہ قاہرہ کے ایک مختصر سرکاری اعلان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ برطانوی افواج کا متوقع حملہ ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ محوری مورچوں کے پرخچے اڑا دیے جائیں۔۔ اس حملے کے لیے کئی روز سے ہماری طرف سے مسلسل ہوائی حملوں کی صورت میں تیاریاں ہو رہی تھیں اور دوسری طرف ... دشمن کے مسلسل ہوائی ... حملہ کر دو کا ... جانے، ... ہماری طرف سے ہوائی حملے اور بحر روم میں ہماری آبدوزوں کی زبردست سرگرمیوں کا مقصد بھی صرف یہی تھا کہ دشمن کو امداد نہ پہونچنے دی جائے، بہرحال اس وقت چالیس میل کے محاذ پر ہماری افواج نے اپنی پوری طاقت سے حملہ شروع کر دیا ہے اس معرکہ میں فیصلہ بہت کچھ اس امر پر ... ہے کہ کون فریق ٹینکوں، توپوں، ہوائی جہازوں اور ... جنگی مشینوں کی تعداد اور فوج کے لحاظ سے زیادہ طاقتور ہے۔

جنرل ... ہیرالڈ الگزینڈر سپہ سالار مشرق وسطیٰ ... فوج کے نام اعلان شایع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ ... حملے کیے جاؤ اور دشمن کو ایک لمحہ کیلیے بھی نہ دم لینے دو یہ حملہ جمعہ ہوتے چاندنی رات میں شروع کیا گیا، اور حملے سے پہلے برٹش اور امریکن ہوائی جہازوں کے پرے کے پرے وادی نیل سے اڑ کر مقابلہ کے لیے آئے لیکن ہمیں دشمن پر یقینی طور سے ہوائی غلبہ حاصل ہے ہر لمحہ معرکہ شدت اختیار کر رہا ہے اور دونوں طرف سے ہزار ہا توپوں کی گرج اور بم کے گولوں کی دھمک سے تمام صحرا گونجا ہوا ہے، بارہ گھنٹے سے یہ معرکہ مسلسل ہو رہا ہے مگر ابھی تک ہو ہی رہا ہے اور ساحل کے کنارے کنارے برطانوی بیڑہ صامطروح سے الی دو امک دشمن کے مورچوں پر قیامت خیز ...

... ہے، ہماری آبدوزوں نے بحر روم میں دشمن کے پانچ سامان رسد کے جہازوں کو تارپیڈو مار کر غرق کر دیا اور غالباً ایک اطالوی تباہ کن جہاز اور ایک مسلح جہاز کو بھی غرق کر دیا گیا۔ (ریوٹر)

چٹاگام اور شمالی و مشرقی آسام پر ہوائی حملے

نئی دہلی ۲۶ر اکتوبر حکومت ہند کے جنگی ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان شایع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے آسام کے شمالی و مشرقی اضلاع میں اور چٹاگام کے بندرگاہ اور فوجی ٹھکانوں پر حملہ کر کے بمباری کی اس حملہ میں دشمن کے کئی ہوائی جہاز شامل تھے، حملے اگرچہ شدید تھے لیکن اس سے بہت ہی کم آدمی ہلاک و مجروح ہوئے اور مالی نقصانات بھی بہت کم ہوئے، چنگ کنگ سے ہیڈ کوارٹر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ امریکن ہوائی جہازوں نے دوسرے دن پھر ہانگ کانگ اور دیگر جاپانی فوجی ٹھکانوں پر نہایت کامیابی سے حملے کیے اور دشمن کو کافی نقصانات پہونچے جاپانی ہوائی جہازوں سے مقابلہ ہوا تو آٹھ جاپانی ہوائی جہاز اور تباہ کر گئے۔ (ا۔ پ)

برما پر حملہ

چنگ کنگ ۲۴ر اکتوبر جمعہ کے دن برطانوی ہوائی جہازوں کے ایک طاقتور دستہ نے شمالی برما میں "پرودم" اور ضلع "اکیاب" کے بعض دیہاتوں پر جہاں جاپانی افواج مقیم ہیں شدید بمباری کی جس سے جابجا آگ لگ گئی۔

چینی اخبار "ای۔ شی پاؤ" لکھتا ہے کہ بہت جلد برٹش ہندوستانی اور امریکن افواج برما کو واپس لینے کے لیے اپنا حملہ شروع کرنے والی ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ برما کو دشمن سے واپس لے لیں گی، ہم اسباب کا پورا یقین رکھتے ہیں کہ اس وقت اتحادی افواج اپنے حریف جاپانیوں کے مقابلے میں بہت زیادہ طاقتور اور مضبوط ہیں۔ (ریوٹر)

... صفائی
صحت کا پہلا اصول ہے

ہر ایک ماں جو اپنے بچوں کی تندرستی چاہتی ہے ان کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ تندرستی کے لیے اندرونی صفائی لازمی ہے اور اینڈ ریوز لیور سالٹ اندرونی صفائی کرتا ہے۔
اگر جسم کی اندرونی صفائی رکھی جائے تو وہ تکلیفیں جو روزمرہ بچوں اور بڑوں کو ہوتی رہتی ہیں اُن سے نجات مل سکتی ہے اینڈ ریوز کا ایک باقاعدہ گلاس جسم کو اندر سے صاف رکھتا ہے اور تمام گندگی صاف کر دیتا ہے قبض کو دور کرتا اور جگر کو باقاعدہ رکھتا ہے صفرہ (پت) کو ٹھیک رکھتا ہے اور اس طرح سے بدہضمی کی تمام علامتوں سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے۔
اینڈ ریوز گردوں کی آہستہ آہستہ کرکے مکمل طور پر صفائی کرتا ہے ٹھنڈک پہونچاتا اور خون صاف کرتا ہے۔ یہ بچوں کے لئے اتنا ہی مفید ہے جتنا کہ بڈھوں کیلیے ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلیے استعمال کیجیے۔
اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

جو مقوی ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
صفائی کرتا۔ ٹھنڈک رکھتا تروتازہ بناتا اور طاقت پہنچاتا ہے 97

شاندار — نالٹی گلاز لاٹوش روڈ کا اینڈ پیلس میں — چوتھا ہفتہ

سوموار ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء سے

فرمان

روزانہ ۷ بجے، شام اور ۱۰ بجے، رات کو

مٹنی شو اتوار کو ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

ڈائرکٹر: "نانو بھائی وکیل"

خاص اداکاران — سروجنی۔ لیلے۔ انل کمار۔ ڈبلو ایم خاں۔ بجنن۔ الیس نذیر۔ بہترین افسانہ۔ دلسوز نغمے۔ دلکش ڈانس۔

تاتار کا چور (افسانہ بلبل بغداد) کے پروڈیوسرز موہن پکچرز
کی لاجواب اور بے مثل تازہ ترین پیشکش
تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

موسیقی جذبات اور مزاح کا لاجواب مرقع

راجے صاحب کا اینڈ ... شاندار استقبال

جوان حسین اور ... محبت کی کہانی!

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

نشاط ٹاکیز لیمیٹڈ کانپور ...

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات

جمعہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء سے

جنک پکچرز کی لاجواب تصویر

راجہ صاحب

دنیا میں ہر روز موٹروں اور گاڑیوں میں ٹکریں ہوتی ہیں
لیکن!
جب دو دل آپس میں ٹکراتے ہیں تو دنیا بدل جاتی ہے

خاص اداکاران
کوشلیا — جگدیش
ترلوک کپور — رتن بائی
مرزا مشرف — گوپ

دلچسپ اسٹوری دلسوز نغمے دلکش ڈانس پرلطف مذاق تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

تم ان سے ضرور پوچھو گی۔ آئندہ چائے کی دعوت میں تم ایک پونڈ لپٹن ہمالائن بلینڈ خریدنا اسکی عجیب و غریب مہک ہے۔ کبھی کوئی بھی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

او بہن میں نے ایک کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ وہ چائے کی دعوت کیوں دیتی ہیں جبکہ وہ اچھی چائے بنا نہیں سکتی

ہم لوگ ضرور ہمالائن بلینڈ چائے خریدیں گے۔

یہ لپٹن کی ہمالائن بلینڈ ہے۔ انتہائی کم دام میں بہترین چائے ہے۔ جو مل سکتی ہے۔

یہ چائے بڑی نفیس ہے۔ تم کونسا بلینڈ استعمال کرتی ہو۔

Lipton's

لپٹن

ہمالائن بلینڈ ٹی خاص درجلنگ

رائل انڈین نیوی کا جہاز بحر اطلانٹک شمالی میں

... کیا کہا؟ ہندوستان کا بچاؤ بحر منجمد شمالی ... ؟

جی ہاں! رائل انڈین نیوی کے جہاز کبھی کبھار ہندی سندروں سے دور بھی کام کرتے [illegible] یہ ہے آج کل کے فن جنگ کی وسعت روزمرہ کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ ہمارے جہازوں کی دیکھ بھال [illegible] اور [illegible] اہم جنگی سامان بہم پہنچاتے ہیں تو ان کا کام زیادہ دشوار کیوں کیا جائے، آپ ان کے لئے مشکلیں پیدا کرتے [illegible] اگر آپ اپنے گھر کو رنگنے کے لئے رنگ خرید لاتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ سمندری فوج کو اتنا رنگ چاہئے، جتنا مل سکتا ہو۔ رنگ۔ پٹرول۔ ربر۔ فولاد۔ رسہ اور سیکڑوں دیگر چیزیں ملک کے بچاؤ کے لئے اہم ہیں اور ان چیزوں پر جو روپیہ آپ خرچ کرتے ہیں وہ بھی —— ہر چیز میں ہم کو بچت کرنا چاہئے، اور اسطرح فتح کو قریب تر لانا چاہئے۔

سرٹیفکیٹ آپ کے ڈاکخانہ میں ملتے ہیں اور ہر دس روپیہ پر دس سال میں تین روپیہ نو آنہ منافع ملتا ہے۔

ڈفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

یا ڈفنس لون کے علاوہ کچھ بھی خریدنے سے پہلے ... ایک بار سوچئے

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

بعدالت جناب مسٹر مصطفیٰ کامل قدوائی صاحب بہادر منصف شمالی فیض آباد

مقدمہ نمبر ۳۰ بصیغہ نمبری سنہ ۱۹۴۲ء

سید جعفر حسین عرف جعفر میر — مدعی

بنام پچھمن پرشاد وغیرہ — مدعا علیہ

بنام: ستر دھن لال ولد ہٹی پرشاد ساکن محلہ [illegible] ٹولہ شہر فیض آباد حال وارد محلہ پرمٹ۔ گورنمنٹ ہارنس فیکٹری شہر کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ دعویٰ حکم امتناعی دوامی کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء بوقت [illegible] دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کیجاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۲ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی شمالی فیض آباد

مہر عدالت

تنبیہ:۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ آپ کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۶ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء تک گذرانو۔

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر، مسٹر ساورکر صدر ہندو مہا سبھا نے جو پیغام مسٹر [illegible] اعظم برطانیہ کو بھیجا تھا جس میں [illegible] مرکزی نیشنل گورنمنٹ قائم کرنے کا مطالبہ [illegible] کیا گیا تھا اسکا جواب اب مسٹر ساورکر کو وائسرائے ہند کی معرفت موصول ہوا ہے، مسٹر چرچل نے [illegible] اتحاد آخری کوششوں کا اعتراف کرتے ہوئے [illegible] ابھی مہا سبھا تمام بڑی جماعتوں کے

پشاور، ۲۷ اکتوبر ایک کمیونک مظہر ہے کہ [illegible] عبدالغفار خاں آج گرفتار کر لئے گئے آپ کے لئے مردان میں داخلہ ممنوع قرار دیدیا گیا تھا لیکن آپنے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ضلع مردان ہی میں داخل ہونے کی کوشش کی، جس کی بنا پر آپ کی گرفتاری عمل میں آئی۔

نیشنل اسٹوڈیوز لمیٹڈ کی بینظیر اصلاحی مزاحیہ پکچر

اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کاروانی کر

اسی بات کو قتل عاشق کو منع کرتے تھے

ہم اور آپ جیسے انسان کی روزمرہ بذات محبت کی کہانی خود ان ہی کی زبانی

سہ وقفہ ۶ بجے شام اور ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

نشاط ٹاکیز گانپور میں

جمعہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء سے

نئی روشنی

اسٹوری۔ اداکاری۔ نغمات۔ رقص۔ جذبات۔ مزاح

سب بے مثل اور لاجواب

تشریف لاکر اپنے کو پر لطف اور دلکش بنائیے

خاص اداکاران

سردار اختر — ہریش

حسن بانو — کنہیا لال

سنالتی دیوی — آغا

گلزار — امر — سنکٹا پرشاد

NAI ROSHNI

شاندار — دوسرا ہفتہ

صنف نازک کی خوبصورت کہانی

قدرت کا کھلونا جسے بنا کر توڑ ڈالا گیا

خیالات کی جدت — محبت کی سزا

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

امر پروڈکشن کا غیر فانی اور موسیقی نواز شاہکار

کھلونا

اداکاران: سنہا، پربھا، جے راج، ستیش، پریتا دیوی، کنہیالال، اور پٹیل،

دلکش اداکاری، پرلطف اسٹوری، دلسوز نغمے، اچھوت دینے والا ڈانس، پرلطف مذاق، اعلیٰ سین سینریاں، تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔

بحکم جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم پرگنہ بلہور ضلع کانپور

سمّن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ا و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء
بعدالت مال تحصیلدار صاحب بلہور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۲۳۷۴ -
بابو نند کشوری پرشاد ولد [illegible] ساکن نواب گنج شہر کا[illegible] [illegible] ع کانپور مد[illegible]
[illegible] چندی وغیرہ - مدعا علیہ
بنام چندی دکھنی پسران سردار اقوام اہیر ساکن کاشتکار موضع کمال پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور -
واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش [illegible] لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ [illegible] بتاریخ ۵ رماہ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن [illegible] بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ دعوے کی کرے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمے کے تجویز ہوئی ہے - پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کے جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب ہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے ، اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بلا حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ رماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا -

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

بمبئی میں تین گھنٹہ میں تین بم پھٹے

بمبئی ۲۵ر اکتوبر - تین گھنٹہ کے عرصہ میں بمبئی کے [illegible] ج سہ پہر کو تین بم پھٹے - پہلا بم کاٹن ایکسچینج کی عمارت کے قریب پھٹ چکا تھا - اس حادثہ میں سات اشخاص زخمی ہوئے - جن میں تین کانسٹبل بھی شامل ہیں - اس محلہ سے اہم اشخاص کو پولیس نے گرفتار کیا ہے (اسپ)

پولیس اور حروں میں جنگ

کراچی - ۲۵ر اکتوبر - شکارپور سے یہاں اطلاع آئی ہے کہ پولیس کی ایک جمیعت جو ایک سب انسپکٹر کی ماتحتی میں تھی اور حروں کی ایک جماعت کے درمیان جو ایک موضع برارات میں حملہ کرنے والی تھی تصادم ہوگیا - معلوم ہوا ہے کہ سب انسپکٹر کو جیسے ہی اس حملہ کی اطلاع ملی وہ فوراً تین پولیسمین کو ساتھ لیکر موضع مذکور میں پہونچ گیا - دونوں پارٹیوں میں تصادم ہوا جس میں ایک کانسٹبل کام آیا - حروں کی جمعیت جلد ہی فرار ہوگئی - (ا - پ)

ہندوستان کو سنہ ۱۹۴۸ء میں آزاد کر دیا جائے

نیویارک ۲۴ر اکتوبر - امریکہ کے رسالہ "لبرٹی" نے لکھا [illegible] جس میں امریکہ نے جزائر فلپائن کو ایک مقررہ [illegible] پر آزاد و خود مختار کر دیا اسی طرح برٹش پارلیمنٹ کو ایک قانون پاس کر دینا چاہیے کہ سنہ ۱۹۴۸ء میں ہندوستان [illegible] کو بالکل آزاد اور خود مختار کر دیا جائیگا - رسالہ [illegible] لکھا ہے کہ اگلے سال سنہ ۱۹۴۳ء میں لڑائی ختم [illegible] گی جس کے بعد پانچ سال تک ہندوستان کو تیار [illegible] نے کا موقع دیا جائے گا اور اس عرصہ میں برطانیہ کو بھی [illegible] کا موقع ملے گا کہ وہ ہندوستان سے اپنا سرمایہ نکال لے - (ریوٹر)

وائسرائے جارہے ہیں

کوئٹہ ۲۴ر اکتوبر - کل شاہی جرگہ اور میونسپل کمیٹی کے پیش کردہ استقبالی ایڈریس کے جواب میں لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند نے کہا کہ ہندوستان میں میری میعاد قریب الختم ہے - میں چند مہینوں میں یہ عہدہ اپنے جانشین کو دیدوں گا - مجھے کہنے دیجیے کہ یہ میرے لئے کس درجہ خوشی کی بات ہے کہ وائسرائیلٹی کی میعاد ختم ہونے اور ہندوستان چھوڑنے سے پہلے مجھے بلوچستان آنے اور یہاں کی تعمیری ترقی اور ان شاندار مساعی کو جو انصرام جنگ میں اس صوبہ کی طرف سے کی جارہی ہیں دیکھنے کا موقع ملا - (ا - پ)

چٹگام اور شمال و مشرقی آسام پر ہوائی حملے

نئی دہلی ۲۶ر اکتوبر - حکومت ہند کے جنگی ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے آسام کے شمالی و مشرقی اضلاع میں اور چٹگام کے بندرگاہ اور فوجی ٹھکانوں پر حملہ کر کے بمباری کی - اس حملہ میں دشمن کے کئی ہوائی جہاز شامل تھے - حملے اگرچہ شدید تھے لیکن ان سے بہت ہی کم آدمی قتل و زخمی ہوئے - اور مالی نقصانات بھی بہت کم ہوئے - چنگ کنگ سے [illegible] ہیڈ کوارٹر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ امریکن ہوائی جہازوں نے دوسرے دن پھر ہانگ کانگ اور کولون کے جاپانی فوجی ٹھکانوں پر کامیابی سے حملے کئے اور دشمن کو کافی نقصانات پہونچے جاپانی ہوائی جہازوں سے مقابلہ ہوا تو آٹھ جاپانی ہوائی جہاز تباہ کئے گئے - (ا - پ)

انگلستان پر زہریلی گیس سے حملہ ہوگا

لندن ۲۵ر اکتوبر - پروفیسر بالڈین نے آج لندن کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عنقریب انگلستان پر دشمن زہریلی گیس سے حملہ کرے گا - انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ حملہ زیادہ تر لندن، برمنگھم، گلاسگو اور دیگر بڑے شہروں اور ان بندرگاہوں پر کیا جائے گا جن سے دوسرے محاذ کو امداد بھیجی جاسکتی ہے - موصوف نے یہ بھی بتایا کہ جرمنی میں زہریلی گیس کے بہت سے ذخائر ہیں - (ریوٹر)

مسز گاندھی زندہ ہیں

بمبئی ۲۶ر اکتوبر - بمبئی گورنمنٹ کے ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ بعض مقامات پر یہ افواہ ہے کہ مسز گاندھی کا انتقال ہوگیا - بالکل غلط ہے - مسز گاندھی کی طبیعت [illegible]

اسپرو
استعمال سے قبل
درد اور بخار کے لئے زبردست دوا ہے
ASPRO
اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی -
قیمت ۳ ٹکیاں ۱ آنہ - ۳۰ ٹکیاں ۱۰ آنے
ہر ایک ٹکیا 'سیل ٹائٹ' پیکٹ میں بند کی گئی ہے جو نمی سے محفوظ ہے - ٹکیاں برسوں خشک اور تازہ رہتی ہیں -
بچوں کے لئے خوراک
بڑوں کے لئے
۲ ٹکیاں ملیریا کو دور کرتی ہیں -
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کر دیتی ہیں -
۲ ٹکیاں دانت کے درد اور دردِ معدہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں -
۲ ٹکیاں بخار کو چند منٹوں میں اتار دیتی ہیں -
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں -
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں -
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دلاتی ہیں
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں -
۲ - ۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا ڈالتی ہیں -
۲ - ۴ ٹکیاں گٹھیا - پاؤں کے درد یا نیورلجیا سے نجات دلاتی ہیں
گلے کی تکالیف پر "اسپرو" کا بطور غرارہ استعمال کریں "اسپرو" ہر جگہ بکتی ہے -
ڈسٹری بیوٹرز - جے - ایل - مارس سن - اینڈ - جونس - (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ مشن رو اکس ٹینشن فون نمبر ۷۹۶ کلکتہ

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات — ٹی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
فلمی دنیا کی سب سے ممتاز اداکار
جس سے ہندوستان کے کروڑوں نوجوان محبت کرتے ہیں
لیلا چٹنس
اپنی کوی [illegible] کے ساتھ آرہی ہے
میجسٹک سینما کانپور میں
چترا پروڈکشن کا لاجواب - جمعہ ۳۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے - اور سوشل شاہکار
کسی سے نہ کہنا
خاص اداکاران
لیلا چٹنس (فلمی دنیا کی مشہور ساحرہ)
پہاڑی سانیال (فلمی دنیا کا بہترین ہیرو)
مس سنیترا
مس شہزادی
کیشو اوڈلے
غوری
دلکش اسٹوری - دل سوز نغمے - دلچسپ ڈانس -
پُرلطف مذاق - اور - اعلیٰ سین سینریاں -
تشریف لاکر اپنی زندگی کو پُرلطف بنائیے

شاندار - موتی محل ٹاکیز کانپور میں - دوسرا ہفتہ
جمعہ ۳۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
دیوکارانی - اشوک کمار
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب اور بے مثل شاہکار
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات سے - ٹی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
انجان
اداکاران - اشوک کمار - پیٹھا والا - دیوکارانی - ڈیسائی - گریش - سریش
بہترین اسٹوری - نیچرل اداکاری - دلسوز نغمے - دلکش ڈانس - پرزور مکالمے - پرلطف مذاق - اور - اعلیٰ سین سینریاں -
تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں ہے تو حق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

قیمت
ممالک غیر سے
سالانہ ... ششماہی ...
قیمت فی پرچہ ۱ / ۱

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۷ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۷ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱ / ۴

ادبیات

جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ

یکم نومبر ۱۹۴۲ء کو انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب آثر کے دولت کدہ پر حضرت حکیم ابوالعلا ناطق صاحب لکھنوی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں حضرت ناطق صاحب نے زبان کی تحقیق کے متعلق ایک نہایت مدلل اور مبسوط مقالہ پڑھا جس کو حاضرین نے نہایت پسند کیا۔ بعد ازاں جناب سحر جناب سلیم ناطقی اور جناب صدر الاسلام صاحب صدر نے عید کے عنوان پر نظمیں پڑھیں اور بعد ازاں مشاعرہ شروع ہوا جو تقریباً ۱۲ بجے رات کو ختم ہوا۔ مشاعرہ کا انتخاب بقید قوافی ذیل میں درج ہے:۔

"ایڈیٹر"

نوٹ: [illegible]

مطلع دیوانہ

جناب نواب آثر صاحب کانپوری
ہو نہ جائے عشق کا مشہور افسانہ کہیں
بات مطلب کی کوئی کہدے نہ دیوانہ کہیں

جناب انصاف صاحب
وہ کہیں ہے مضطرب پھرتا ہے دیوانہ کہیں
کیا تماشہ ہے کہیں ہے شمع پروانہ کہیں

جناب اظہر صاحب
کعبہ تجھ سے ہے کہیں آباد بتخانہ کہیں
ڈھونڈھ ہی لے گا ترا در تیرا دیوانہ کہیں

جناب ثاقب صاحب
پھر بھی جاتا دست ساقی سے جو پیمانہ کہیں
رزم سے اس کی نکل سکتا تھا دیوانہ کہیں

جناب بزمی صاحب بلند شہری
ہو زبانوں پر اگر ہے اُس کا افسانہ کہیں
انکشاف راز دل کرتا ہے دیوانہ کہیں

جناب سلیم صاحب ناطقی
ہوش والوں سے نہ کہنا دل کا افسانہ کہیں
سمجھ لینا نہ دیوانے کو دیوانہ کہیں

جناب سخا صاحب شاہجہانپوری
چند سانسیں بنتی ہیں وحشت کا افسانہ کہیں
مانتا ہے ایسی زنجیروں کو دیوانہ کہیں

جناب سحر صاحب جلالوی
دل مرا افسانہ کردے ہے غم کا افسانہ کہیں
کہہ نہ ڈالے بات دیوانے کی دیوانہ کہیں

جناب شاکر صاحب کانپوری
کام دیتا ہے نصیحت خیز افسانہ کہیں
ایسی باتوں کو سمجھ سکتا ہے دیوانہ کہیں

جناب شیدا صاحب
وحشت دل بن نہ جائے عام افسانہ کہیں
سب کو دیوانہ نہ کردے تیرا دیوانہ کہیں

جناب عزیز صاحب
ہر کس و ناکس نہ سن لے تیرا افسانہ کہیں
کہہ نہ جائے رو میں دل کا راز دیوانہ کہیں

جناب فرخ صاحب
ایسی باتیں پاس ہیں دل نے غریبانہ کہیں
خوف ہے مجھکو نہ ہو جائے یہ دیوانہ کہیں

جناب نواب قیصر صاحب
خود کوئی کہتا ہے قیصر غم کا افسانہ کہیں
سب تو سب تم کو وہی سمجھیں نہ دیوانہ کہیں

جناب حافظ مضطر صاحب
کہہ نہ دینا تم کسی سے میرا افسانہ کہیں
ورنہ مل سکتا نہیں پھر ایسا دیوانہ کہیں

جناب ندرت صاحب
جنت گلشن کہیں پامال، ویرانہ کہیں
مدتوں سے تم کہیں ہو اور دیوانہ کہیں

جناب وفا صاحب شاہجہانپوری
وہ کہیں پردے میں ہے اور بے حجابانہ کہیں
یہ ادائیں اور بھی کردیں نہ دیوانہ کہیں

جناب وفا لکھنوی
صبر و ضبط شمع کو پہونچے گا پروانہ کہیں
راز دار عشق ہو سکتا ہے دیوانہ کہیں

افسانہ

جناب نواب آثر صاحب کانپوری
یاد آجاتی ہیں پھر الفت کی وہ نیرنگیاں
جب بیاں کرتا ہے کوئی غم کا افسانہ کہیں

جناب انصاف صاحب
دل سے لب تک کیوں ہے جاری ہچکیوں کا سلسلہ
چھڑ رہا ہے کیا مری الفت کا افسانہ کہیں

جناب اظہر صاحب
کون سنتا ہے کسی کی کسکو ہے کسکا خیال
کہنے والا کہہ رہا ہے اپنا افسانہ کہیں

جناب بزمی صاحب بلند شہری
عمر گذری داستان درد دل کہتے، مگر
ختم ہوتا ہے محبت کا بھی افسانہ کہیں

جناب ثاقب صاحب کانپوری
صبر سے کچھ کام لے اے انتہائے اشتیاق
شوق سے بے ربط ہو جائے نہ افسانہ کہیں

جناب سلیم ناطقی
قدرتاً تاثیر بھی ہو جائے گی پیدا ضرور
اس کی محفل تک تو پہنچے میرا افسانہ کہیں

جناب سخا صاحب شاہجہانپوری
الٹے دیتے ہے ہوائے عشق ہستی کا ورق
نامکمل رہ نہ جائے میرا افسانہ کہیں

جناب سحر جلالوی
کر نہ دے راز حقیقت آشکارا چشم تر
ہو نہ طشت از بام یارب میرا افسانہ کہیں

جناب شاکر کانپوری
کہتے کہتے میں جو بھولوں تم بتا دینا مجھے
درمیاں سے ختم ہو جائے نہ افسانہ کہیں

جناب شیدا
کہہ رہے ہیں اہل دل اور سن رہے ہیں اہل ذوق
میرا افسانہ کہیں اور تیرا افسانہ کہیں

جناب عزیز
وجہ تسکین جنون عشق ہو میرا سکوت
تم و داغ ہوش کا سن لو جو افسانہ کہیں

جناب فرخ
دل سے باتیں کرنے والے بات اور دل سے ہی کر
تیرے چپ رہنے کا بن جائے نہ افسانہ کہیں

جناب نواب قیصر
قصۂ عشق و محبت رہ گیا تھا نا تمام
جان کھوئی جب ہوا پورا یہ افسانہ کہیں

جناب مضطر
ذرہ ذرہ مضطرب ہے، قطرہ قطرہ مرتعش
کیا مرتب ہو رہا ہے میرا افسانہ کہیں

جناب ندرت
زندگی محدود، طولانی ہے غم کی داستاں
اتنی عجلت میں کہا جائے گا افسانہ کہیں

دنیائے اسلام

مشاعرہ کے انتخاب کی وجہ سے دنیائے اسلام کی خبریں [illegible] درج ہیں !!!!

میخانہ

جناب نواب آثر صاحب کانپوری
حضرت زاہد کا پھر ہم زہد توڑے دیکھتے
کاش ہوتا پہلوئے مسجد میں میخانہ کہیں

جناب بزمی بلند شہری
شغل رندانہ کہیں ہے، رقص [illegible] کہیں
اک نفس بے کیف رہ سکتا ہے میخانہ کہیں

جناب سلیم ناطقی
ہر نظر ساغر بکف ہر سانس شیشہ در بغل
ڈھونڈنے جاتا ہے کیا ہمکو بھی میخانہ کہیں

جناب سحر جلالوی
وسعت کونین آنکھوں میں سمائے کس طرح
ایک پیمانہ میں آسکتا ہے میخانہ کہیں

جناب مضطر کانپوری
پاؤں لغزش میں، نظر میں کیف دل میں مستیاں
دیکھ پایا آج واعظ نے بھی میخانہ کہیں

جناب ندرت
چشم ساقی دیکھ کر توبہ پہ آجائے نہ حرف
پھر نگاہوں میں سما جائے میخانہ کہیں

جناب وفا لکھنوی
جمع ہیں احباب اور دور مئے اخلاق ہے
اس سے بہتر کیا ہے کوئی اور میخانہ کہیں

پیمانہ

جناب نواب آثر صاحب کانپوری
مے پلا نیکا مری جاں یہ نیا انداز ہے
کوئی بھی منہ پھیر کر دیتا ہے پیمانہ کہیں

جناب انصاف
دل پہ نظریں ڈالکر آب کیوں نگاہیں پھیر لیں
دیکھ اے ساقی چھلک جائے نہ پیمانہ کہیں

جناب اظہر
اب کہاں وہ بزم ناؤ نوش کی نیرنگیاں
میکدہ ہے اب نہ ساقی ہے نہ پیمانہ کہیں

جناب بزمی بلند شہری
چشم ساقی نے کیا برہم نظام میکدہ
خم کہیں مینا کہیں ہے اور پیمانہ کہیں

جناب ثاقب کانپوری
میرا ساغر ہی دزدیدہ نگاہی سے نہ دیکھ
روح مستی بن نہ جائے میرا پیمانہ کہیں

جناب سلیم ناطقی
[illegible] ہے ہر کس و ناکس پہ ساقی کی نظر
مجھ تک آتے آتے رہ جائے نہ پیمانہ کہیں

جناب سخا شاہجہانپوری
دل تو عالی ظرف [illegible] اور کم سے کم ہے کیف عشق
اس طرح لبریز ہو سکتا ہے پیمانہ کہیں

جناب سحر جلالوی
ہیں گریباں چاک گل، نالاں [illegible] ہیں داس
حیف چھلکا میری بربادی کا [illegible] کہیں

جناب شاکر ناطقی
تو جو لے ساقی نہیں سونا ہے سارا میکدہ
مے کہیں، شیشہ کہیں ہے اور پیمانہ کہیں

جناب شیدا کانپوری
دل میں جوش بیخودی اور اٹھ کے ساقی بے نقاب
جھکو [illegible] چھلک جائے نہ پیمانہ کہیں

جناب عزیز کانپوری
تونے کتنا خون دل سے لیلیا اے چشم تر
زلیسیت [illegible] میری چھلک جائے نہ پیمانہ کہیں

جناب فرخ
ڈبڈبائی آنکھ پر آوازہ کستے ہو عبث
اس لگنے سے چھلک جائے نہ پیمانہ کہیں

جناب نواب قیصر صاحب
مے ہے پینے کیلئے پی لینا گھبراتے ہو کیوں
ٹھیس لگتی ہو چھوٹ جائے ہاتھوں سے نہ پیمانہ کہیں

جناب مضطر
تو نے [illegible] میرے دل میں کیف اتنا بھر دیا
مجھکو خطرہ ہے چھلک جائے نہ پیمانہ کہیں

جناب ندرت
انتہا کا نشہ ہے، چشم ساقی بادہ ریز
چھٹ نہ جائے کانپتے ہاتھوں سے پیمانہ کہیں

جناب وفا لکھنوی
چشم ساقی دیکھنے والوں کو کیا فکر شراب
مے سے رہ سکتا ہے خالی میرا پیمانہ کہیں

پروانہ

جناب نواب آثر کانپوری
نیند پر انکی نہ کیوں صدقے ہوں پھر بیداریاں
شمع کے سائے میں سو جائے جو پروانہ کہیں

جناب اظہر
شمع کے شعلوں کی ہیں پھیلی ہوئی نیرنگیاں
ساز محفل بن نہ جائے سوز پروانہ کہیں

جناب بزمی بلند شہری
جلکے مرجانا ہی جب ٹھہرا مدار زندگی
شمع سے پھر دور رہ سکتا ہے پروانہ کہیں

جناب ثاقب کانپوری
ہو ہی جائیگا کبھی یہ واقف انداز عشق
اضطراب شمع دیکھے سوز پروانہ کہیں

جناب سلیم ناطقی
ہر نفس بدنام الفت ہر قدم رسوائے شوق
شمع کی نظروں سے گرجائے نہ پروانہ کہیں

جناب سخا شاہجہانپوری
تیری دلسوزی کے صدقے مجھکو اندیشہ یہ ہے
خود حریف شمع بن جائے نہ پروانہ کہیں

جناب سحر جلالوی
میں رہوں بیتاب فرقت میں، ملیں عدو آ کے وہ
شمع محفل تو کہیں ہے اور پروانہ کہیں

جناب شاکر ناطقی
متحد ہر رنگ میں ہے سوز و ساز حسن و عشق
شمع محفل سے جدا ہوتا ہے پروانہ کہیں

جناب عزیز کانپوری
منکشف ہوتا سر محفل نہ راز سوز عشق
شمع کا مقصد سمجھ لیتا جو پروانہ کہیں

جناب فرخ کانپوری
حسن کی آنچوں سے دامن کا بچانا ہے محال
شمع کے شعلوں سے بچ سکتا ہے پروانہ کہیں

جناب نواب قیصر
مرنے والے شمع پر سب ہیں، مگر پھر بھی ہے فرق
ایک پروانہ کہیں ہے، ایک پروانہ کہیں

جناب مضطر
کھنچتی ہے دل میں رہ رہ کر ضیائے شمع حسن
جانہیں سکتا تری محفل سے پروانہ کہیں

جناب ندرت
رات ہی بھر کی ہے بس یہ محفل سوز و گداز
شمع کشتہ پھر کہیں تو ہوگی پروانہ کہیں

جناب وفا لکھنوی
صبح نے میری شبستاں کا یہ دکھلایا مآل
شمع کشتہ ہے کہیں اور روح پروانہ کہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

صداقت کانپور

جلد ۳۶ کانپور شنبہ ۷ر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء نمبر ۴۵

اڈیٹوریل نوٹ

مسٹر ولکی کا بیان

مسٹر وینڈل ولکی نے اپنے تازہ ترین بیان میں پھر اس بات پر زور دیا ہے کہ یورپ میں دوسرا محاذ جنگ جلد قایم ہونا چاہیئے اور یہ بھی کہا ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ سے اب امریکہ کو زیادہ لگاؤ اس لئے ہوگیا ہے کہ جاپانی خطرہ امریکہ کے لئے نقصان کا باعث بن جائے گا۔ اگرچہ مسٹر ولکی کی کھری کھری باتیں بعض برطانی و امریکن حلقوں کو پسند نہیں ہیں لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ گذشتہ انتخاب میں اگر مسٹر ولکی، مسٹر روزویلٹ کے مقابلہ پر جیت جاتے تو ان کی پوزیشن کیا ہوتی! بہت سے امریکن اور برطانی لوگوں نے جنگ کے دوران میں اتحادی ممالک کا دورہ کیا ہے لیکن صحیح صورتِ حال کا اظہار مسٹر ولکی جیسی صاف بیانی کے ساتھ کسی نے نہیں کیا ہے، افسوس ہے کہ مسٹر ولکی کو ہندوستان آنے اور یہاں کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع نہ ملا۔ بہر حال مسٹر ولکی اگر بعض حقیقتوں پر روشنی ڈالتے ہیں تو ان سے گھبرانا نہیں بلکہ ان کے مقابلہ کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

سیلون اور ہندوستان

ہندوستان سے سیلون کے لئے چاول لینے کی کوشش میں سر برن جیاٹیا کا [illegible] یہ کہنا مناسب سمجھا ہے کہ ہندوستانیوں کے خلاف سیلون میں کوئی ایجی ٹیشن نہیں ہے۔ ہندوستان اگرچہ اپنی سخاوت اور فیاضی کے ہاتھ کو تنگ کرنا اور سیلون کی بھوکی آبادی کو چاول نہ دینا نہیں چاہتا۔ پھر بھی سر برن کے اس دعوے کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا ان کا یہ کہنا صرف ایک وقتی غرض کے پیش نظر ہے تاکہ ہندوستان میں اہل سیلون کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ سیلون میں ایسی پابندیاں موجود ہیں جو صرف اس کی ہندوستانی آبادی پر عائد ہوتی ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ "لینڈ ڈیولپمنٹ آرڈینس" کے فائدوں سے وہاں کے ہندوستانی محروم ہیں اور "ویلیج کمیونیٹیز آرڈینس" کے ذریعہ چار لاکھ ہندوستانی مزدوروں کو حق رائے دہی سے محروم کر دیا گیا ہے؟ لیکن ہندوستان کا دل بہر حال انسانی ہمدردی سے لبریز ہے۔ وہ سیلون والوں کو چاول دینے سے انکار نہیں کرتا۔ اس لئے حکومت سیلون کا بھی فرض ہے کہ وہ ہندوستانیوں پر سے پابندی اُٹھا لے۔

ہندوستانی فوج کی ترکیب

ہندوستانی [illegible] لئے اگرچہ بھرتی تیزی سے جاری ہے مگر کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس فوج کے اجزائے ترکیبی کیا کیا ہیں، یعنی مختلف فرقوں کی بھرتی کا کیا تناسب ہے۔

اب اخبار "ٹریبون" کے نامہ نگار نئی دہلی نے ہندوستانی فوج کے اجزائے ترکیبی کی ایک مکمل [illegible] بہم پہنچائی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ یکم اگست ۱۹۴۲ء [illegible] ہندوستانی فوج میں مختلف فرقوں کا تناسب [illegible]:-

[illegible]	۳۲ فی صدی
[illegible]	۵ " "
[illegible]ڑھا	۶ " "
ہندو (جیسیں مدارسی [illegible])	۴۸ " "
عیسائی	۶ " "
دوسرے	[illegible] " "

اُردو ادب کو صدمۂ عظیم

یکم نومبر کی رات کو (صبح ۲ر نومبر) ہمارے مکرم و معظم دوست منشی دیا نرائن نگم ایڈیٹر زمانہ کانپور کا ایک ماہ کی مختصر علالت کے بعد حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔

ہم کو اس سانحۂ عظیم میں آنجہانی کے صاحبزادگان اور ان کے دیگر اعزا کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانی کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

منشی جی کی موت ایک ذاتی موت یا ذاتی صدمہ نہیں ہے بلکہ منشی جی نے تقریباً نصف صدی جس طرح اردو ادب کی علمی خدمت انجام دی ہے اس کی وجہ سے اُن کی موت اُردو ادب کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

ہمارے خیال میں اگرچہ اُن کی یادگار [illegible] رسالہ زمانہ کا قایم رہنا نہایت [illegible] ہے لیکن پھر بھی اُردو ادب کے [illegible] اور اردو انجمنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ منشی جی کی ادبی خدمات کے اعتراف کے طور پر کوئی ایسی یادگار قایم کریں جس سے اُردو ادب کی خدمت انجام دینے والوں کا حوصلہ بڑھے۔ اور وہ یہ محسوس کریں کہ انکی علمی خدمات کی [illegible] دانی کی جائے گی۔

رسالہ زمانہ کا [illegible] نہایت ضروری ہے اور منشی جی کی یہ دلی خواہش بھی تھی کہ زمانہ ضرور قایم رہے۔ لہٰذا ہم ان کے بڑے صاحبزادے مسٹر سری نراین نگم ایڈوکیٹ سے یہ اُمید کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد بزرگوار کی یادگار کے طور پر رسالہ زمانہ کو ضرور قایم رکھیں گے اور اگر وہ اپنی قانونی مصروفیتوں کی وجہ سے اس طرف زیادہ توجہ نہ دے سکیں تو بہتر یہ ہوگا کہ وہ کسی ایسی انجمن یا جماعت کے سپرد کر دیں جو زمانہ کی اعلیٰ خصوصیات کو قائم رکھ سکے۔

اسٹالن گراڈ کا معرکہ

(ماسکو ۳ر نومبر) اسٹالن گراڈ میں روسی فوجیں دشمن پر کاری ضربیں لگا رہی ہیں اور گذشتہ ۲۴ گھنٹے میں انھوں نے اپنی پوزیشن کو بہت مستحکم کر لیا ہے حالانکہ جرمن کھوئے ہوئے علاقہ کو حاصل کرنے کے لئے بے پناہ حملے کر رہے ہیں۔

روسی محافظ دستوں نے جو والگا سے زیادہ دور نہیں ہیں دشمن کے کئی حملوں کو ناکام کر دیا اور اس کے والگا کے ساحل تک پہونچنے سے باز رکھا۔ سڑکوں کی لڑائیوں میں روسی دستے بہت کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اسٹالن گراڈ کے جنوب میں روسی توپخانہ نے ایک جرمن بٹالین کو درہم برہم کر دیا اور گویا اس کا قلع قمع کر دیا گیا۔

آئینۂ شہر کانپور

ایک ناقابل تلافی موت

یکم نومبر ۱۹۴۲ء ۱۱½ بجے رات

(صبح کو ۲ر نومبر) رائے صاحب منشی دیا نرائن نگم ایڈیٹر زمانہ و آزاد (لائف آنریری مجسٹریٹ) کا یکایک حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔ آنجہانی ایک ماہ سے قلب کی شکایت میں مبتلا تھے لیکن اُمید تھی کہ اب اچھے ہو جائیں گے۔ آپ کا آخری کریا کرم سرسیا گھاٹ میں ہوا۔ آپ کی وفات پر بطور اظہار غم شہر کے کالج اور اسکول بند کر دئے گئے اور میونسپل بورڈ و ڈسٹرکٹ بورڈ کے دفاتر میں بھی تعطیل کر دی گئی ہے۔

یہ سانحہ ایک ذاتی سانحہ نہیں بلکہ ایک قومی سانحہ ہے کیونکہ آنجہانی نے گذشتہ ۴۰ سال میں جو اُردو ادب کی خدمت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ ہم کو اس سانحہ میں آپ کے صاحبزادگان اور اعزا کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کی چیرمینی کا الکشن ۷ر نومبر ۲ بجے دن کو ڈاکٹر مُنّا [illegible] خفیہ کانپور کی صدارت میں ٹاؤن ہال میں ہوگا۔

اُمیدواروں میں رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا۔ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ مسٹر کاشی ناتھ بیلے ایڈوکیٹ و چیرمین ایجوکیشن کمیٹی میونسپل بورڈ اور رائے بہادر بابو بھگوانداس کے نام خاص طور سے لئے جا رہے ہیں۔

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ ۳۰ر اکتوبر کو مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوا۔

بابو گورپرشاد کپور اور رائے بہادر بابو رام نراین نے جلد اور تھوڑے نوٹس پر بورڈ کے جلسے بلائے جانے پر اعتراض کیا چیرمین صاحب نے کہا کہ بہت ضروری کاموں کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہے۔

جلسہ شروع ہونے پر کلکٹر صاحب کا وہ خط پڑھا گیا جس میں فائر بریگیڈ واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے انتظام میں [illegible] دیا گیا ہے۔ بابو گورپرشاد کپور اور لالہ منی لال [illegible] اس کی مخالفت کی مسٹر وحید احمد نے کہا کہ گورنمنٹ کے حکم سے ایسا کیا گیا ہے۔ بورڈ نے ٹاؤن انسپکٹر کے عہدہ کو مستقل کر دیا ہے۔ اس [illegible] مسٹر مصطفیٰ حسین نیر نے ایک طویل رزولیوشن ان اصولوں کی بابت پیش کیا جن پر ملازمان بورڈ کے گریڈ مقرر کئے جاویں گے اور اس کی تفصیلات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کئے جانے کی سفارش کی۔ یہ رزولیوشن خفیف ترمیم کے بعد منظور کر لیا گیا ہے۔

بورڈ نے مسٹر مصطفیٰ حسین نیر کو آل انڈیا لوکل سلف گورنمنٹ ایسوسی ایشن کے دہلی میں ہونے والے جلسہ کے لئے ڈیلیگیٹ منتخب کیا ہے۔

۴ر نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا اور منشی دیا نرائن نگم ایڈیٹر زمانہ و آزاد کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کرنے کے بعد جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

بورڈ نے "نیا چوک" کی سڑک کا نام "منشی دیا نراین نگم روڈ" رکھنا منظور کیا ہے۔

۵ر نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوا اور حاجی محمد حمزہ صاحب کے نوجوان پوتے کے انتقال پر ماتمی رزولیوشن پاس کرنے کے بعد جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

۶ر نومبر کی شام کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوگا۔

چاول پر کنٹرول ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ کانپور میں آنے والے چاول کے بورے اس وقت تک کسی پارٹی کو نہ دئے جاویں گے جب تک اس پر ضلع مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کا پرمٹ کسی کو حاصل نہ ہو یہ حکم سارے ضلع اور شہر میں فوراً نافذ سمجھا جائے گا۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو ۳ سال قید یا جرمانہ یا دونوں کی سزا ہو سکتی ہے۔

شکر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اجازت دیدی ہے کہ بنک۔ سرکاری دفاتر، ساؤتھ اینڈ ٹی مارکیٹ اکس ٹینشن بورڈ اور دوسرے انسٹی ٹیوشن کانپور شوگر ورکس سے شکر زیادہ مقدار میں حاصل کر سکتے ہیں۔ باقی شہر کے لئے وہی ایک سیر کا قانون نافذ رہے گا۔

شکر کا جدید انتظام شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن نے شہر میں ۱۳۰ دوکانیں کھولنے کا انتظام کیا ہے اور جن دوکانداروں کے شکایت ۵۰ دستخطوں سے ایسوسی ایشن کو وصول ہوگی اس پر ایسوسی ایشن غور کرے گی۔

کہا جاتا ہے کہ چمن گنج کے رقبہ میں کوئی دوکان نہیں ہے ہمارے پاس دوکانوں کی فہرست نہیں ہے اگر واقعی اس طرف کوئی دوکان نہ ہو تو ایسوسی ایشن کو اس طرف بھی حسب ضرورت دوکانوں کا انتظام کرنا چاہیئے۔

فائر بریگیڈ شہر کانپور کی وسعت اور ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے ایک دوسرا فائر بریگیڈ میونسپل ورک شاپ کرنیل گنج میں کھولا گیا ہے جو نواب گنج۔ کرنیل گنج اور سیسہ مئو کے رقبہ کی ضروریات کو انجام دے گا۔

۲½ سو روپیہ کی ضمانت مولوی محمد اسمٰعیل ذبیح ایڈیٹر قومی اخبار سے قومی اخبار کے ہندی ایڈیشن کیلئے ۲۵۰ روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

آڑھتی والیسوسی ایشن آڑھتی ڈپرسٹ کلاس ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ کے تمام سوک معاملات میں ایسوسی ایشن کا حکم نہ ماننے والوں پر ان کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائے، اور ہدایات دینے کے لئے ۳ آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ ایسوسی ایشن نے کلکٹر صاحب سے درخواست کی ہے کہ گیہوں اور شکر کی فروخت کے لئے چار دکانوں کا لیسنس ان کو بھی ملنا چاہیئے۔

گرفتاریاں موضع بہلسا کے دس آدمی خلاف [illegible] کاروائیوں کی وجہ سے گرفتار کئے گئے ہیں۔

شہر کی مختلف ڈکیتیوں کے سلسلہ میں، ۷ آدمی گرفتار ہوئے ہیں نیا گنج وارڈ کے ۶ آدمی اُناؤ کے ضلع میں گرفتار ہوئے ہیں ان کے پاس ایک پستول اور ۹۶ کارتوس نکلے ہیں۔

سزائیں کانپور کے مشہور دکاندار بابو کشور چند اور بابو گنیش نراین مالک فرم لالہ منوہر داس رام پرشاد کو ۵۔۵ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

لالہ منی لال نمک والوں کو ۳ ماہ قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ مسٹر اوپندر ناتھ مصرا اور مسٹر سندر لال کو دکانیں بند کرانے کے الزام میں ۱۵۔۱۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ نیا گنج کرانہ کے دوکاندار لالہ شیورام پر ۳ سو روپیہ جرمانہ ہوا ہے اور فرم ملت رام ننگل لال کے مختار پر ۵ سو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

شوگر ٹیکنالاجسٹ ایسوسی ایشن مسٹر جے۔ اے۔ پیڈے لیبر کمشنر یو۔ پی۔ گورنمنٹ کی صدارت میں شکر ٹیکنالاجسٹ ایسوسی ایشن آف انڈیا کی ڈیسپنسری کمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں شکر کی انڈسٹری میں ٹیکنیکل عملہ کی ملازمت کے شرائط کو یکساں بنانے کے متعلق ایک رزولیوشن پاس ہوا۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں یہ طے کیا گیا کہ شکر کے ٹیکنیکل عملہ کو ایسوسی ایشن کا ممبر بنانے کی کوشش کی جائے اور شکر کے مل مالکان سے اس بات کی سفارش کی جائے کہ وہ اپنے عملہ کے آدمیوں کو ایسوسی ایشن کے ممبران سے ہی منتخب کریں۔

ڈائرکٹر آف امپریل انسٹی ٹیوٹ آف شگر سے یہ درخواست کرنا طے ہوا کہ شکر کا کام کرنے والے عملہ کی ملازمت کی شرائط اور ان کی تنخواہوں کا اسکیل ایسوسی ایشن کی صلاح سے طے کیا جائے۔

اتحادی ہفتہ یکم نومبر سے کیونسٹ پارٹی "اتحادی ہفتہ" منا رہی ہے اور مزدوروں کی آبادیوں میں جلسہ وغیرہ بھی کئے جا رہے ہیں۔

جامعہ ادبیہ کا ایٹ ہوم اور مشاعرہ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا سالانہ عید ایٹ ہوم یکم نومبر ۵ بجے شام کو نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب آثر کے دولتکدہ پر ہوا۔ جس میں ممبران انجمن نے شرکت کی۔

اسی دن رات کو ۷ بجے انجمن کا مشاعرہ حضرت ابو العلا حکیم ناطق صاحب لکھنوی کی صدارت میں ہوا جس میں سب سے پہلے جناب صدر صاحب نے زبان کے متعلق ایک نہایت مبسوط مقالہ پڑھا بعد ازاں جناب تیج جناب سلیم ناطقی اور حضرت صدر نے عید کے عنوان پر نظمیں پڑھیں اور بعد ازاں مشاعرہ شروع ہوا۔ جو تقریباً ۱۱ بجے ختم ہوا۔

انجمن نے مسٹر حمید احمد صاحب کی اہلیہ کی وفات پر اظہار غم کا رزولیوشن بھی پاس کیا ہے۔

ایمرجنسی ویک ۱۵ر نومبر سے ۲۱ر نومبر تک شہر میں ہوائی حملہ سے تحفظ کا ایمرجنسی ہفتہ منایا جائے گا۔ اس ہفتہ میں شہر کی شہری حفاظت کی اسکیم پر پورے طور سے عمل کیا جائیگا۔ رات کے وقت اندھیرا رکھا جائیگا۔ اور پورے طور پر فوجی لام بندی و پناہ گاہوں میں ٹھیرنے کی بھی کم از کم دو تجربے کئے جائیں گے یہ پریکٹس رات یا دن کے کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔ اے۔ آر۔ پی کا عملہ خدمات شہر کارخانوں اور دیگر اداروں میں اپنے فرائض انجام دینے کے لئے موجود رہیں گے۔

یہ اُمید کی جاتی ہے کہ عام پبلک ان تمام کاموں میں حکام کے ساتھ تعاون کرے گی اور خاص طور پر اندھیرا رکھنے بالو اور پانی وغیرہ مکانوں میں جمع کر لینے کے قواعد کی پوری طور پر پابندی کرے گی۔

روئی کی سپلائی یو۔ پی۔ مرچنٹس چیمبر آف کامرس نے ریلوے کے کنٹرولر کے پاس ایک عرضداشت اس امر کی بھیجی ہے کہ اس صوبہ میں اور خاص طور پر شہر کانپور میں پنجاب سے روئی منگانے کے لئے انتظام کیا جائے اور یو۔ پی کے لئے انتظام کرنے کے بعد دوسرے مرکزوں کے لئے ریلوے کی گاڑیاں دے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ صوبہ کی گورنمنٹ نے کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین راؤ سردار سنگھ صاحب کو ذمہ داری سے لاپرواہی کرنے کے الزام میں کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی سے ہٹا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ نے بورڈ میں ایک نوٹس پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس میں گورنمنٹ سے اپیل کی گئی ہے کہ چونکہ بورڈ میں خود غرضی بڑھ گئی ہے اس لئے اس بورڈ کو توڑ دیا جائے۔

تبادلہ خبر ہے کہ کانپور کے ڈسٹرکٹ مسٹر ال پی ہنگاکس سول سپلائی محکمہ کے سکریٹری ہو کر جا رہے ہیں اور آپ کی جگہ مسٹر سی۔ ایم۔ کرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بریلی آرہے ہیں۔

ایک افسوسناک موت ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی افسوس ہوا کہ ہمارے مکرم دوست حاجی محمد حمزہ صاحب میونسپل کمشنر کے پوتے یعنی مسٹر ابو البرکات کے نوجوان صاحبزادے مسٹر نور الاسلام کا بعارضہ نمونیہ ۵ر نومبر کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم کو اس جانکاہ صدمہ میں حاجی صاحب اور مسٹر ابو البرکات کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور انکو صبر جمیل عطا فرمائے۔

صدمہ گذشتہ ہفتہ مسٹر حمید احمد صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے ہم کو اس صدمہ میں مسٹر حمید احمد صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

تجویز تعزیت "حلیم مسلم کالج کے طلباء اور اساتذہ کا یہ جلسہ اپنے عزیز طالب علم نور الاسلام عراقی کی نوجوان اور ناگہان موت پر انتہائی رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ عزیز مرحوم نے کالج کی مختصر زندگی میں اساتذہ اور طلباء کے دلوں میں اپنی سعادت سے نہ مٹنے والی جگہ کر لی تھی۔

ہم دست بدعا ہیں کہ خدائے غفار ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل۔"

سبدِ گل

چند روز ہوئے حکومت مدراس نے ایک پریس نوٹ میں مدراس کے شہریوں کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس تراش و خراش کے خاکی لباس نہ پہنیں جو فوجی وردیوں سے ملتے جلتے ہوں۔ اس سے بعض ایسی مشکلات پیدا ہوتی ہیں جو بالکل ظاہر ہیں۔ اگر ہمارا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو بعد کو ایک اعلان عام بھی اسی طرح کا کیا گیا ہے اور اس میں فوجی وردی کی قمیص اور معمولی شہری قمیص کی تراش اور وضع کا فرق بتلایا گیا ہے، رہا سوال خاکی "شارٹ" یعنی "نیم پتلون" کا تو چونکہ اس میں بھی دھوکا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے شہریوں کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اگر وہ خاکی "شارٹ" پہنیں یا بغیر اس کے کسی طرح گذارا نہ کر سکیں تو انھیں اس کے ساتھ سفید یا دوسرے رنگ کی قمیص پہننی چاہیئے۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ آخر ان مخصوص مشکلات میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

حکومت ہند کے "اوورسیز ممبر" مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے نے دسہرے کے موقع پر ایک پیغام ہمارے ان برادران وطن کو بھیجا ہے، جو ہندوستان سے باہر دوسرے ممالک میں رہتے ہیں، یہ پیغام صرف افریقہ، امریکہ، یورپ اور وسطی مشرق ہی کو نہیں بلکہ برما اور ملایا میں رہنے والے ہندوستانیوں کو بھی بھیجا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ "وہ وقت آ رہا ہے جبکہ ہم ہندوستان والے آپ کی آخری آزادی حاصل کرنے کیلئے آپ کے ساتھ ہوں گے۔" پیغام اپنی جگہ بہت عمدہ ہے، ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ ملایا اور برما کے تمام باشندے جن میں کچھ ہندوستانی بھی ہیں، جلد اپنی موجودہ مصیبتوں سے نجات حاصل کریں، وہ ضرور اس پیغام کا خیر مقدم کریں گے، لیکن اگر وہ مسٹر اینے سے پوچھیں کہ آپ نے اپنے ہموطنوں کی آزادی کے لئے کیا کوشش کی ہے تو مسٹر اینے اس کا کیا جواب دیں گے؟

روس کو ہندوستان کی طرف سے ایک گڈول مشن "(خوش دلی کا وفد) جانے والا تھا، لیکن کہا جاتا ہے کہ اس کام میں ایک رکاوٹ سی پیدا ہو گئی ہے۔ ڈیلی گیٹوں کی خواہش یہ ہے کہ اس مشن کی رہنمائی "فرینڈز آف سوویٹ یونین" کے صدر کو دی جائے جو اتفاق سے ان دنوں قید میں ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ڈیلی گیٹ حضرات اس بات پر اصرار کیوں کر رہے ہیں؟ وہ حکومت ہند کے ہوم ممبر سر ریجنالڈ میکسویل سے کیوں نہیں درخواست کرتے کہ آپ ہی اس مشن کی رہنمائی قبول فرمائیں!

امریکن ہیڈ کوارٹر کی سرکاری رپورٹ

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر چین، برما اور ہندوستان میں امریکی افواج کے ہیڈ کوارٹر کے سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ ۲۵ اکتوبر کو جاپانی بمباروں کے ایک طاقتور بیڑے نے ڈبروگڈھ (شمال و مشرقی آسام) کے امریکی فضائی میدانوں پر حملہ کیا۔ دشمن طیارے تقریباً ۱۴ ہزار فٹ بلندی پر تھے کہ فوراً ہمارے طیاروں نے مقابلہ شروع کر دیا اور نو جاپانی طیارے مار گرائے۔ ایک امریکی طیارہ بھی گر گیا۔ بہرحال دشمن اندر گھس آیا اور میدانوں پر بمباری کی بہت سے ٹرانسپورٹ طیاروں کو نقصان پہونچایا اور تباہ کیا۔ یہ طیارے مرمت کے لئے زمین پر رکھے ہوئے تھے۔ ایک امریکی افسر اور ایک برطانوی باشندہ ہلاک اور ۱۸ امریکی زخمی ہوئے۔ اگرچہ بہت سی عمارتوں پر بم گرے اور کئی کو نقصان پہونچا۔ مگر خیریت کا الارم ہوتے ہی مزدوروں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اور نہایت بہادری و جرأت سے کام لیا۔

دوسرا حملہ: ۲۶ اکتوبر کو دوپہر کے قریب جاپانی شکاری طیاروں کی ایک ٹکڑی جو دیکھ بھال کرنیوالے طیاروں کی حفاظت کر رہی تھی۔ آسام کے ان ہوائی میدانوں پر حملہ آور ہوئی اور ان کا نقصان کیا جن پر پہلے دن حملہ ہو چکا تھا۔ نقصان معمولی ہوا۔ اگرچہ یہ حملہ بھی کافی شدید تھا۔ (ا۔پ)

ادبِ لطیف

حسین مغنیہ سے

—از جناب ساحل بلگرامی۔—

اے حسین و جمیل ملکہ! اے دلفریب و ساحرہ مغنیہ! گائے جا اپنی دلکش و دل نواز تانوں کے ساتھ اپنی نوربار آنکھوں کے ساتھ اپنی سیمیں اور نورانی آواز کی روشنی تمام اکناف عالم میں پھیلا جا میں تجھے منع نہیں کرتا۔ لیکن میں تجھ سے اتنی التجا کرتا ہوں کہ تو میری طرف دزدیدہ کر "نا میں تو سے نہ بولوں" اپنی زبان سے نہ کہہ۔ اپنی آواز میں ترحمانہ انداز پیدا نہ کر۔ کیونکہ اس ادا سے میں اپنی طبیعت میں ایک گونہ ظالمانہ جذبہ اٹھتے ہوئے دیکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تیرے جسم سے اس قدر مل جاؤں کہ تو میرے تصادم سے کسمسا کر رہ جائے اور میں اس کشمکش میں تیرے نازک اور سرخ لبوں پر اپنی محبت کی مہر دوام ثبت کر دوں۔

تو اپنی لوچدار اور نازک انگلیوں کو ہارمونیم پر ایک ادائے مستانہ کے ساتھ چلائے جا۔ میں تجھے نہیں روکتا۔ لیکن سر و سینہ سے سرک سرک جانے والے آنچل کو اپنی دو انگلیوں کی گرفت میں لے کر ایک خاص دلربایانہ انداز سے اپنے سر پر نہ ڈال۔ کیونکہ میں اس وقت بیتاب ہو کر چاہتا ہوں کہ تیرے گورے گورے قدموں پر اپنا سر نیاز رکھ کر کچھ دیر کے لئے اپنے آپ کو بھول جاؤں۔

تو بن ٹھن کر بیٹھنے کی کوشش کر لیکن کم از کم اپنی بلوریں گردن کو ایک خاص انداز سے خم دیکر اپنے شباب کا اندازہ نہ کر کیونکہ میں اس وقت ایسا محسوس کرنے لگتا ہوں کہ شاید میری روح ناتواں میرے جسم کو چھوڑ کر باہر نکل جانا چاہتی ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اس تباہ کن منظر سے منھ پھیر لوں لیکن آہ! نہیں پھیر سکتا دیکھتا ہوں اور لٹتا ہوں نظر اٹھاتا ہوں اور کانپتا ہوں اپنے بدن کی اس کپکپی کے ساتھ جو شاید میری زندگی میں میرے جسم پر پہلی بار طاری ہوئی۔ آہ جب تو ہارمونیم کی آنی سے اپنی آواز ملا کر الاپتی ہے تو مجھے ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ میرے خون کا قطرہ قطرہ ایک بے چین کن مسرت کے ساتھ میری رگ رگ میں دوڑنے لگا۔ تو یقین کر کہ میں [illegible] ہو جاتا ہوں، بے حس و حرکت، ایک مجسمہ بن جاتا ہوں غیر ذی روح [illegible] تو گا اور جس طرح چاہے گا۔

میری زندگی کی تو تنہا یہ خواہش، یہی آرزو تھی کہ "کاش تو میرے لئے ہوتی" اور میں اپنی عمر کا ایک ایک لمحہ تیری خدمت میں گذار دیتا!

نالچک میں جرمنوں کا قبضہ ہوگیا

لندن ۳ نومبر اسٹالن گراڈ اور ٹواپسی کے علاقہ میں تو جنگی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے لیکن وسطی قاف میں حالت تشویشناک مزدور ہو رہی ہے کیونکہ جرمنوں نے ٹواپسی اور اسٹالن گراڈ کے مورچوں سے بہت زیادہ تعداد میں اپنی فوجیں، ٹینک اور ہوائی جہاز وسطی قاف میں منتقل کرتے ہیں جس کی وجہ سے، دشمن کی قوت اس مورچہ پر ایک دم بڑھ گئی ہے۔ نالچک پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا ہے اور اب وہ مغرب کی سمت گروزنی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

کاکوڈا فتح ہوگیا

سڈنی ۳ نومبر نیوگنی میں کاکوڈا پر آسٹریلوی فوج کا قبضہ ہو گیا ہے اور اب اتحادی فوج وہاں سے بھی کچھ آگے بڑھ گئی ہے، جاپانی فوج کاکوڈا سے شمال میں ہٹ گئی ہے۔

آسٹریلیا میں اس کامیابی پر بڑی خوشی کا اظہار کیا گیا ہے، مگر آسٹریلیا کے وزیر مسٹر فورڈ نے کہا ہے کہ اگرچہ بڑی کامیابی ہوئی ہے مگر اس کو زیادہ اہمیت نہ دینا چاہیئے۔

الہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے یونیورسٹی یونین کو توڑ دیا ہے کیونکہ اس یونین نے موجودہ سیاسی شورش میں حصہ لیا

عالمِ نسواں

روس کی ترقی پسند عورتیں!

از بیگم جناب رضی باقر صاحب بدایونی بی۔

"سرخ عورتیں"

روس کی سرخ عورتیں سوشلسٹ سیاست کے ماتحت ترقی اور بیداری کے ساتھ کس بلند ترین نقطہ تک جا پہونچی ہیں اس کا اندازہ ان حالات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو مغربی سیاحوں نے ماسکو کی سیاحت کے بعد اپنی اپنی تصنیفات میں نقل کئے ہیں۔ دنیا بھر میں یورپ اور امریکہ بھی اس شمار میں شریک ہیں۔ عورتیں کسی نہ کسی حیثیت سے مردوں کی زیردست محکوم ہیں۔ مگر روس کی سرخ عورتیں اپنی غلامی اور محکومی کی تمام زنجیریں توڑ چکی ہیں۔ خواہ وہ زنجیریں فولاد بنی ہوئی ہوں یا سنہری ہوں۔ روسی عورت کا اب ایک آزاد اور خود مختار وجود ہے۔ ذیل میں ہم امریکہ کی ایک سیاح خاتون کے تاثرات نقل کرتے ہیں جو ماسکو اور روس کے دیگر علاقوں کی سیاحت کے بعد اس نے محسوس کئے اور پھر دنیا کے مطالعہ کے پیش کیا۔

روس کے باہر بہت کم لوگوں کو یقین ہوگا۔ کہ اس صفحۂ ارض پر کوئی سرزمین ایسی بھی موجود ہے جہاں عورت اور مرد ہر اعتبار سے مساوی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر وہ نہیں سرزمین موجود ہے اور وہ ہے سوویٹ یونین "سوویٹ یونین میں مرد و عورت کے درمیان کامل معاشرتی رواداری اور برابری پائی جاتی ہے۔ وہاں کوئی عورت اس لئے کہ وہ عورت ہے۔ کسی امتیاز سے محروم نہیں یہاں تک کہ وہ سوویٹ کی صدارت کے لئے امیدوار کی حیثیت سے کھڑی ہو سکتی ہے۔ روسی عورتیں فیکٹروں میں مزدوروں کی حیثیت سے کام کرتی ہیں اور وہ روسی تعمیر کے سلسلے میں برابر کی شریک ہیں۔!

روس میں شادی کوئی مذہبی فریضہ نہیں ہے بلکہ ایک سماجی اور معاشرتی معاہدہ ہے جو کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے اور کسی وقت بھی توڑا جا سکتا ہے وہاں مرد و عورت پہلو بہ پہلو کام کرتے ہیں۔ جب وہ [illegible] کرتے ہیں [illegible] کے راستے میں [illegible] کی رفاقت کر سکتے ہیں تو وہ باہم [illegible] کرتے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ اب سماج میں دو سماجی ساتھیوں کی حیثیت سے حصہ لینے کو تیار ہیں۔ اس وقت ایک خاص دفتر میں ان کو شادی کا سرٹیفکیٹ دیدیا جاتا ہے اور شادی ختم ہو جاتی ہے۔ البتہ شادی سے پہلے ہر مرد و عورت کو یہ ثبوت دینا پڑتا ہے کہ وہ وبائی امراض اور متعدی بیماریوں سے پاک و صاف ہے اور افزائش نسل کے لحاظ سے اس میں کوئی عیب نہیں۔ طبی معاینہ میں اگر یہ ثابت ہو کہ مرد یا عورت جسمانی طور سے شادی یا تولید نسل کے لیے اہل نہیں تو پھر انھیں شادی کی اجازت نہیں ملتی۔!

غالباً آپ کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ باوجود اس قدر آزادی اور خود مختاری کے سوویٹ روس کے اندر آوارگی، ناجائز عصمت فروشی اور بداخلاقی نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ روسیوں نے اپنی مجلسی زندگی سے مادی استحصال کی تمام ترغیبات فنا کر دی ہیں۔ اب وہاں کسی عورت کو فقر و فاقہ اور کس مپرسی کی وجہ سے اپنی عصمت فروشی کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ اقتصادی طور پر خود مختار اور ترغیبات سے بے نیاز ہے نہ شادی ہی اس کے لئے کوئی ایسی گراں بار رسم ہے جس سے گلو خلاصی اس کیلئے ناممکن ہو وہ قوم کے ہر شعبہ حیات میں یکساں طور پر حصہ لے سکتی ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ اس قدر مشاغل و [illegible] حالات میں کیونکر ایک عورت گناہ کرنے پر [illegible] ہو سکتی ہے۔!

روسی نظام معاشرت قطعی [illegible] ایک غیر خاندانی، غیر قبائلی اور غیر طبقہ وارانہ نظام معاشرت ہے [illegible] نہ طبقہ وار امتیازات پائے جاتے ہیں۔ اور نہ جماعتی مفاد۔ روس مذہبی۔ قومی۔ تجارتی اور جماعتی جھگڑوں سے پاک و صاف ہے۔ وہاں سرمایہ و محنت کے تمام اختیارات فنا ہو چکے ہیں۔ روسی عورت بھی اس ہم

بچوں کی دنیا

ایک ناسمجھ جادوگر

جناب نسیم سندیلوی بی۔ اے۔ آنرز ایم۔ اے۔ بھاگلپور

اب سے کئی سال پہلے جب راجا "برہمادت" بنارس میں راج کرتا تھا۔ تو ایک مالدار برہمن کے ہاں ایک لڑکا "بدھی ستہ" پیدا ہوا۔ لڑکا جوان ہوا تو اسے ٹکشلا میں پڑھنے کے لئے بھیجدیا گیا۔ اور وہاں اس نے مکمل طور پر تعلیم پائی۔

اس کے بعد بنارس میں اس نے ایک گرو کی حیثیت سے بہت شہرت اور مقبولیت حاصل کی۔ اور لوگوں کو پڑھانا شروع کر دیا۔ اس کے کم و بیش پانچ سو شاگرد بن گئے۔ ان میں سے ایک سنجیو بھی تھا۔ جسنے بدھی ستہ سے بڑے بڑے منتر بتلائے تھے۔ ان منتروں میں ایک منتر مردہ کو زندہ کرنے کا بھی تھا۔

ان منتروں کے گھمنڈ میں سنجیو پھولا نہیں سماتا تھا وہ اپنے ہمجولیوں میں بڑی بڑی ڈینگ ہانکتا تھا۔ ایک دن وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنگل سے لکڑیاں لینے گیا۔ وہاں اسے ایک مرا ہوا چیتا زمین پر پڑا ملا [illegible] نے اپنے ساتھیوں سے فخر کے ساتھ کہا۔ میں [illegible] منتر کے زور سے زندہ کر سکتا ہوں۔

اس کے ساتھیوں نے کہا "یہ ناممکن [illegible] مردہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے"

سنجیو بولا "اچھا۔ تم لوگ دیکھو [illegible] یہ اٹھ بیٹھتا ہے" اس نے یہ جملہ اس زور سے [illegible] کہ اس کے ساتھیوں کو کچھ یقین سا ہو گیا۔ اور وہ یہ [illegible] کے لئے پیڑوں پر چڑھ گیا۔ اور سنجیو سے کہا [illegible] دیکھیں تو تم اسے کس طرح زندہ کرتے ہو۔

سنجیو [illegible] منتر دھرایا اور مردہ چیتے کو جادو کی لکڑی سے چھوا۔ چیتا آن کی آن میں چھلانگ مار کر سنجیو پر آ رہا۔ اور اس کے گلے میں لپٹ کر اسے زخمی اور مردہ کر دیا۔

لیکن چیتا اس قدر طاقت صرف کرنے کے بعد زیادہ دیر تک زندہ نہ رہ سکا اور پھر اسی طرح بے حس و حرکت زمین پر گر پڑا۔ اس کے ساتھ سنجیو بھی خون میں لت پت ایک طرف [illegible] گرا۔

سنجیو کے تمام ساتھی یہ تماشہ دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے۔ وہ پیڑوں سے اترے اور ہانپتے کانپتے اپنے گرو کے پاس پہونچے اور اسے تمام واقعہ سنایا۔

"بدھی ستہ" نے کمال خاموشی سے تمام واقعہ سننے کے بعد اپنے سبھی [illegible] کو جمع کیا اور انھیں کہا۔

"اچھے بچو! آج تم نے سنجیو کا [illegible] انجام دیکھ لیا۔ یہ اس کی اپنی کم عقلی کا نتیجہ ہے۔ اس نے ایک ایسے خونخوار جانور کے ساتھ بھلا کیا۔ جو احسان فراموشی کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس چیتے کے ساتھ بھلائی کر کے سنجیو نے مفت میں تمام مصیبت اپنے سر مول لی۔ یہ کہ کر اس نے تمام کو تنبیہ کی [illegible] تم آئندہ چالاک [illegible] اس سے ہمدردی کرنا۔ ورنہ تمھیں بھی ایک دن [illegible] اسی طرح نگل دے گا۔

سچ ہے۔ جو جیسا ہو اس [illegible] کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنا چاہیئے!　(انگریزی سے)

[illegible] نظام معاشرت کا ایک جزو ہے اور بلا شبہ یہ جز ہر اعتبار سے کارآمد اور مفید ہے۔ روسی زندگی ایک آئیڈیل زندگی ہے اور ضرورت ہے کہ ہر ملک میں اس کی مثال کی تقلید کی جائے!

(شان ہند)

رودبار انگلستان میں بحری معرکہ

لندن ۴ نومبر برطانوی وزارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ فرانس کے شمالی ساحل سے کچھ فاصلہ پر سینٹ کے نزدیک برطانوی جنگی جہازوں اور بحری قافلہ میں مقابلہ ہوا اس معرکہ میں دشمن کا ایک جہاز غرق کر دیا گیا اور دوسرے جہاز کو سخت نقصان پہونچایا ہمارے بیڑے کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

پردۂ فلم

تھیٹر اور [illegible] فلم پر

کملا دیوی چٹوپادھیا کی رائے

[illegible] گفتگو میں فرینتی نے [illegible] ابتدائی زندگی پر نظر باز گشت ڈالتے ہوئے [illegible] کی دلدادہ تھی اور سماج آرٹ اور آرٹسٹ کی طرف [illegible] نگاہوں سے دیکھتی تھی۔ لوگوں نے میری مخالفت کی۔ لوگ تو ایک طرف میرے اپنے خاندان کے افراد نے مجھے حقارت سے دیکھا لیکن میں اپنے عزم پر قائم رہی۔ آخر تعصب کی دیوار [illegible] گئیں اور اب زیادہ سے زیادہ عورتیں اسٹیج اور [illegible]

[illegible] کے جواب میں کہ [illegible] کونسی چیز تھی جو آپ کو [illegible] کشاں کشاں لے گئی۔ آپ نے کہا۔ کہ اسٹیج! [illegible] اعتبار اس کی جانب کھنچی چلی گئی۔ دل میں جذبۂ اشتیاق تو دوروں پر تھا۔ آرٹ [illegible] روح مجھ میں کار فرما تھی میں اس کا مظاہرہ کرنا چاہتی تھی۔ اسکول میں اس کیلئے مجھے [illegible] چکا تھا لیکن میری خواہش تھی کہ زندگی میں [illegible] بعد میں سنجیدگی سے اپنے آرٹ کو ترقی دوں [illegible] نمائندہ نے ایک بہت دلچسپ سوال پوچھا [illegible] میں اسٹیج کے لئے ترقی کے امکان ہیں؟ [illegible] نے تھیٹر پر مخالفانہ اثر نہیں ڈالا۔ شریمتی کملا دیوی نے کہا۔ کہ اسٹیج ہماری ترقی کے امکانات غیر محدود ہیں۔ اسٹیج ہماری قومی کلچر کا لازمی جزو ہونا چاہیئے۔ قومی تعمیر میں اسے اونچا درجہ دینا چاہیئے۔ آئرلینڈ کی تحریک آزادی میں اسٹیج سینما کی دست برد سے محفوظ رہے گا؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اسٹیج کی حیثیت جداگانہ ہے۔ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اسٹیج صرف زندہ ہی نہیں بلکہ زور شور سے زندہ ہے۔ تھیٹریکل ڈراموں کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ لوگ ہفتوں پیشتر اپنی نشست ریزرو کرا لیتے ہیں۔ سینما اس معاملہ میں اسٹیج کی گرد کو نہیں پہونچ سکتا۔ ترقی یافتہ ملکوں میں ڈرامہ کے نشو و ارتقا کے لئے نئے نئے تجربے ہو رہے ہیں!

مہاراج کمار وزیا نگرم کا بیان

بنارس [illegible] کلکتہ۔ مہاراج کمار سر وجیا آف وزیانگرم [illegible] ایل۔ اے نے ایک بیان شائع کیا ہے [illegible] کہ مسٹر ساورکر کے لئے میرے دل میں ہمیشہ عزت کی جگہ رہی ہے۔ لیکن انھوں نے ہندو مہاسبھا کے [illegible] کو فرقہ وارانہ مفاد کے سلسلہ میں امریکہ بھیجنے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اس کے نتائج نقصان دہ ہوں گے کیونکہ اس کی وجہ سے برطانیہ کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے [illegible] اس کو یہ کہنے کا موقعہ ملیگا کہ ہندوستان فرقہ وارانہ [illegible] میں منقسم ہے۔ یہ غیرت یا تکمیل کو پہونچ جائے گا کہ ہندوستان میں اتحاد نہیں ہے۔ اس وسیع برِ اعظم پر ہمیشہ کے لئے قبضہ جمائے رکھنے کے لئے برطانیہ کا بھی یہی نعرہ ہے۔ ہندو مہاسبھا کو چاہیئے کہ امریکنوں سے یہ کہے کہ ہندوستان ایک ہے اور یہ کہ پارٹی بندی اور جماعتوں میں تفرقہ اندازی غیر ملکی پیداوار ہے۔ اس طرح امریکہ کی دخل اندازی کے لئے راستہ صاف کرنا چاہیئے۔ میسرز لاری اور جعفری مسلم لیگروں نے دوران جنگ کے لئے ایک مشترکہ پروویژنل گورنمنٹ قائم کرنے کی غرض سے آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اگلے اجلاس میں ریزولیوشن پیش کرنے کا جو نوٹس دیا ہے۔ اس میں انھوں نے بڑا حیرت انگیز قدم اٹھایا ہے۔ بجائے گاندھی جی کو تجویز کی ایک کاپی بھیجنے کے لیگ کو ایک علیحدہ تجویز پاس کرنی چاہیئے جس میں حکومت سے مطالبہ کرنا چاہیئے کہ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے جلسہ کے لئے سہولتیں بہم پہونچائے کانگرس ورکنگ کمیٹی کو پھر فوری طور پر مسلم لیگ کے اصول خود انفصالی کو جو ہر بنی نوع انسان کا پیدائشی حق ہے تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اور اس کے بعد پروویژنل گورنمنٹ کے قیام کے متعلق سوچنا چاہیئے مسلم لیگ کو یہ بات خیال میں رکھنی [illegible] کہ اگر وہ یہ چاہتی ہے کہ کانگرس مسلمانوں کے حق خود انفصالی کو مان لے تو اس کو ریزولیوشن سے لفظ پاکستان ہٹا دینا چاہیئے کیونکہ سمجھوتہ کبھی یکطرفہ نہیں ہو سکتا۔ سمجھوتہ ہمیشہ اس اصول پر کیا جاتا ہے کہ دو اور دو لو۔ نہ تو کانگرس اور نہ ہی مسلم لیگ ایک پونڈ گوشت کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔ ان کو ملک

اقوال زریں

تندرستی میں صحت کی قدر کرو۔

ہر ایک شخص کے اوپر بھروسہ [illegible] ورنہ پچھتاؤ گے۔

[illegible] سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔

مذہب اور علم تھوڑا تھوڑا کرکے جمع [illegible] جاتے ہیں

ملازموں کو اپنے ہاتھ پاؤں کے برابر [illegible] چاہئے۔

فضول اور در وغگو سے کم سخن [illegible]

ہر روز کچھ عرصہ تنہائی میں بیٹھ کر [illegible] ضرور غور کر لیا کرو۔

محنت اور استقلال کے آگے کوئی کام مشکل [illegible]

بیماری سے صحت پانے کے بعد [illegible] کھانا مکرر علالت کی دلیل ہے۔

کسی سے بیہودہ مذاق اور فحش کلامی مت کرو [illegible] تعلقات میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔

جس نے دنیا میں دوسروں کی مدد کی اس نے حقیقت میں [illegible]

موج تبسم

ایک شخص نے دیا سلائی کی ایک ڈبیہ خریدی اور ایک دیا سلائی نکال کر اپنی سگریٹ سلگائی پھر اسے پھینک دیا۔

دوست:۔ جو پاس ہی کھڑا تھا، ابے یار یہ کیا کیا؟۔

اس شخص نے جواب دیا جن ڈبیوں پر دار کو الٹی لکھا ہوتا ہے ان کی چالیس دیا سلائیوں میں سے صرف ایک جل سکتی ہے اور مجھے اتفاق سے وہ پہلی ہی بار مل گئی تھی۔

خادمہ:۔ میں جا رہی ہوں مالکن! اب اس گھر میں ہرگز نہیں رہوں گی۔

مالکن:۔ آخر کیا ہوا؟۔

خادمہ:۔ آپ مجھ پر اعتبار نہیں کرتیں

مالکن:۔ کل تم آئی تھیں اور آتے ہی میں نے اپنے زیورات کے بکسوں کی چابیاں اسی وقت تو تمہارے حوالے کر دیں۔

خادمہ:۔ لیکن ان میں سے تو کوئی چابی کسی تالے میں نہیں لگتی۔

[illegible] ایک نوعمر لڑکا ایک چاندی کے برتن [illegible] کان پر کھڑا ہوا دیر سے کپ دیکھ رہا تھا جب [illegible] گاہک چلے گئے تو اس نے ایک کپ ہاتھ میں [illegible] کر دوکاندار سے پوچھا:۔

بڑے [illegible] یہ [illegible] کام آتے ہیں۔

۴۴ دوکاندار:۔ یہ اس لڑکے کو دیا جاتا ہے جو دوڑ میں سب سے آگے نکل جاوے۔

لڑکا خوش ہو کر بولا۔ اچھا تو میں اب دوڑتا ہوں تم مجھے پکڑنے میں پوری کوشش کرنا۔

لڑکا یہ کہتے ہوئے کپ لیکر بڑے میاں کے سامنے بھاگ گیا

دلچسپ معلومات

چیونٹیاں بھی کھیتی کرتی ہیں،

چیونٹی جسکو آپ نہایت ہی حقیر اور کمزور خیال کرتے ہیں لیکن وہ عام کیڑے مکوڑوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ عقلمند ہوتی ہیں۔

آپ یہ معلوم کرکے متعجب ہوگا کہ اس میں انسان کی طرح مآل اندیشی کا بھی مادہ ہوتا ہے چنانچہ وہ کسانوں کی طرح اناج کاٹتی ہیں اور اس کا ذخیرہ اکٹھا کرنا بھی جانتی ہیں وہ کائی جیسی سبزیوں کی کاشت بھی کرتی ہیں جس کے لئے وہ ایک خاص قسم کی کیاریاں بناتی ہیں اور عام کسانوں کی طرح کھیتی کے کام کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتی ہیں، وہ دوسرے کیڑوں کو گائے کے طور پر رکھتی ہیں اور ان کی نگرانی کرتی ہیں، اور انکے لئے گاؤخانہ بھی بناتی ہیں، اور ان کیڑوں سے دودھ حاصل کرتی ہیں یہ بڑی مہمان نواز ہوتی ہیں اگر کوئی چیونٹی ان کے یہاں آجائے تو وہ جمع شدہ ذخیرہ میں سے اس کی خوب مہمانداری کرتی ہیں۔

معلومات عامہ

امریکہ کے عجیب و غریب طالبعلم

از مسٹر بی، ڈی، بھوتا سیاح امریکہ

یہ مضمون بے حد دلچسپ اور معلومات افزا ہے غالباً اس مضمون سے ہندوستانی نوجوانوں کو پہلی بار وہ گہری بات معلوم ہوگی جو امریکنوں کی ترقی کا پنہاں راز کہی جا سکتی ہے، ہمیں امید ہے کہ یہ مضمون ہندوستانی نوجوانوں پر اپنا گہرا اثر ضرور ڈالے گا۔

اپنے دو امریکن دوستوں کے ہمراہ میں نیویارک کے ایک ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا، سوشلزم کے بارے میں کچھ گفتگو ہو رہی تھی، میرے ایک امریکن دوست سوشلزم کے خلاف تھے، دوسرے دوست سوشلزم کی حمایت کر رہے تھے میں نے اس اثناء میں یہ دیکھا کہ ہوٹل کا جو ملازم ہمیں چیزیں لا لا کر دے رہا تھا، وہ کھڑا ہوکر بڑی توجہ کے ساتھ ہماری گفتگو سن رہا ہے اور اس کے چہرے پر کچھ ایسی کیفیت ہے کویا ہماری علمی کوتاہی پر ترس آ رہا ہے۔

بعد میں مجھے یہ معلوم کرکے حیرت ہوئی کہ ہوٹل کا یہ نوجوان خادم یونیورسٹی میں علم سیاست میں پی، ایچ، ڈی، کی ڈگری کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے۔

آپ کو یہ سنکر یقیناً بڑی حیرت ہوئی ہوگی کہ امریکہ کے ایک ہوٹل کا خادم علم سیاست میں پی، ایچ، ڈی، کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا جو علم سیاست کی انتہائی ڈگری ہے، آپ کی حیرت کی وجہ یہ ہے کہ ایک ہوٹل میں ویٹر یا خادم کی حیثیت سے کام کرنے اور علم سیاست کی آخری ڈگری کے امتحان کی تیاری میں کوئی نسبت ہی نظر نہیں آتی سچ پوچھئے تو جو نوجوان علم سیاست کی انتہائی ڈگری کے امتحان کیواسطے تیاری کر رہا ہو اس کا ہوٹل کے خادم کی ایسی نیچی اور معمولی حیثیت کے کام کرنے پر رضامند ہو جانا ہی قیاس میں نہیں آتا۔

یہ حیرت آپ کی بالکل برمحل ہے کیونکہ ہندوستان میں ہم آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ نوجوان یونیورسٹی کی فضا میں پہلا قدم رکھتے ہی فیشن پرستی اور بہترین ذرائع آرام و عیش پر اپنا اولین حق سمجھنے لگتے ہیں۔

ایسی حالت میں کہ ہندوستان جیسے گھٹیا ملک کے اعلےٰ تعلیم کے راستے پر گامزن ہونے والے نوجوان زندگی کی صرف بڑھیا چیزوں کے خواہاں ہوتے ہیں یہ بات قدرتی طور پر آپ کے لئے باعث حیرت ضرور ثابت ہوئی ہوگی کہ امریکہ جیسے ملک میں ایک ایسا نوجوان ایک ہوٹل میں خادم کی حیثیت سے کام کر رہا تھا جو علم سیاست کی انتہائی درجہ کی ڈگری کے امتحان کے لئے تیاری کے مرحلہ پر پہونچ چکا تھا، مگر آپ کو اس وقت اور بھی زیادہ حیرت ہوگی جب آپ یہ معلوم کریں گے کہ جس نوجوان کا ذکر کیا گیا ہے یہ تنہا نوجوان نہیں ہے جو اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے دوران میں ایک ادنےٰ حیثیت کا کام کرتا ہوا پایا گیا بلکہ امریکہ میں یہ عام دستور ہے کہ نوجوان طالب علم دوران تعلیم میں ادنےٰ سے ادنےٰ درجہ کے کام کرکے پیسہ پیدا کرتے ہیں۔

آپ کو یہ سب باتیں معلوم کرکے اسقدر زیادہ دلچسپی محسوس ہو رہی ہوگی کہ اب آپ اس سلسلہ میں پوری پوری تفصیلات معلوم کرنے کے لئے بیتاب اور بے قرار ہوں گے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ امریکن طلبا اسکے دوران تعلیم میں کسب معاش کا سلسلہ شروع نہیں کرتے اور نہ ان کے کسب معاش کا راستہ اختیار کرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ افلاس یا روپے کی کمی ان کے حصول تعلیم میں سدراہ ہوتی ہے بلکہ یہ طریقہ امریکن نظام تعلیم کا ایک ضروری جز سمجھا جاتا ہے کیونکہ طلباء کے اس طرح دوران تعلیم میں دنیا میں آزادانہ کام کاج کرنے سے ان کی عقل کھلتی ہے۔

کس طرح اس طریق کو امریکہ میں نظام تعلیم کا ایک جز بنا دیا گیا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ میں جتنی بھی یونیورسٹیاں ہیں ان سب یونیورسٹیوں میں ایک خاص محکمہ ہوتا ہے جس کا تنہا کام یہ ہوتا ہے کہ کارخانوں ہوٹلوں اور دیگر ملازمین کے خواستگاروں سے تعلق رکھے اور ان سے تعلق رکھتے ہوئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے نوجوان طلباء کے لئے روزگار مہیا کرتا رہے۔

اس جگہ پر قدرتاً ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے وہ سوال یہ ہے کہ جب تعلیم کے دوران میں نوجوان طلبا کام کاج کرتے ہوں گے تو وہ تعلیم کیلئے کافی وقت کس طرح نکال سکتے ہوں گے؟۔

میں اس سوال کا جواب دوں گا کیونکہ اس جواب سے آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ امریکہ میں کس طرح طلباء کیلئے دوران تعلیم میں روزگار کرنا حصول تعلیم کے مساوی درجے کی اہمیت رکھتا ہے۔

طلباء کو حصول تعلیم اور روزگار دونوں کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھ سکنے کے قابل بنانے کیلئے امریکہ کی یونیورسٹیاں خاص خاص رعائتوں سے کام لیتی ہیں جب مجھے امریکہ کے نظام تعلیم کی اس عجیب و غریب خصوصیت کا پتہ چلا تو میں نے کئی یونیورسٹیوں میں جاکر بچشم خود حالات کا مطالعہ کیا، اعداد و شمار دیکھنے سے مجھے یہ پتہ چلتا ہے کہ طلباء کو یونیورسٹی ایسی ایسی آسانیاں مہیا کرتی ہے کہ وہ بہ یک وقت دونوں کام جاری رکھ سکتے ہیں۔

حصول تعلیم بھی اور روزگار کو چلاتے کا کام بھی مگر اس طریقے کی کامیابی کا پورا اور پکا یقین مجھ کو اس وقت ہوا جب میں نے یہ معلوم کر لیا کہ زیادہ تر طلباء کے لئے ایسے روزگار مہیا کئے جاتے ہیں جن سے طلباء کو نہ صرف کافی یافت ہوتی ہے، بلکہ جن کا اس مضمون سے بھی گہرا تعلق ہوتا ہے جو ان کا موضوع تعلیم ہوتا ہے۔

لیکن جن طلباء کو اس قسم کے روزگار مہیا نہیں ہوتے وہ ہوٹلوں میں خادموں کی حیثیت سے کام کرنے اور اور جھاڑو دینے تک دینے پر رضامند ہو جاتے ہیں۔

کیا ہمارے ہندوستانی طلبا جو فیشن پرستی میں سفید فام قوموں کی نقالی کو فخر سمجھتے ہیں، اس معاملہ میں بھی امریکن طلباء کی پیروی کریں گے؟۔

احمد آباد میں دو بار گولی چلی بمبئی میں بم پھٹا

احمد آباد ۳۰ر اکتوبر جمعہ کے دن پولیس کو دو مرتبہ دو مقامات پر گولی چلانا پڑی مگر کوئی زخمی نہیں ہوا دن بھر گیارہ جلوس خلاف قانون اٹھائے گئے اور پولیس پر ڈھیلے مارے گئے ایک پوسٹ مین کو پیٹا گیا اور اسکے خطوں کا بستہ چھین لیا گیا، بمبئی میں پریل کے ایک تھانے کے سامنے بم پھٹا جس سے ایک پولیس مین زخمی ہوا، ایک بم لال باغ میں پڑا ہوا پولیس کو ملا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولاپور نے آتشبازی کی خرید و فروخت کی ممانعت کر دی ہے پنجوادیں میں بھی ایک بم پھٹا مگر کوئی زخمی نہیں ہوا۔ (ا۔ پ۔)

اس سال حج نہ ہو سکیگا

نئی دہلی ۳۱ر اکتوبر ایک تازہ سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ دشمن کے حملوں کا خطرہ موجود ہوتے ہوئے امسال گورنمنٹ حج کیلئے جہازوں کا انتظام نہیں کر سکتی بری راستہ صرف بحرین کویت اور عراق سے ہے جو بہت طویل ہے لیکن جس طرح جدہ کیلئے جہاز نہیں مہیا ہو سکتے اسی طرح خلیج فارس کیلئے بھی جہاز مہیا نہیں ہو سکتے، اور اگر عازمان حج عراق پہونچ بھی جائیں تو ان کے لئے اس سے آگے موٹروں کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ (ا۔ پ۔)

کیا کہا؟ شکر ابتک نہیں آئی

ارے آؤ بھئی۔ بتاؤ کتنے دام دیدیں۔ یہی مطلب ہے نہ؟
میں کہہ رہا ہوں سارے بازار میں شکر دیکھنے کو نہیں۔ اور ہو بھی کیسے۔ ریلیں غنڈوں نے توڑ کر پھینکدیں۔ تو شکر یہاں پہنچے کیسے
مگر آپ تو بڑے وطن پرست ہیں۔ کیا سرکار کو مشکل میں دیکھ کر آپ خوش نہیں؟
سرکار کی بھی ایک رہی۔ ان غنڈوں کی حرکتوں سے آپ کے خیال میں نقصان کون اٹھاتا ہے [illegible] سرکار؟ ارے میاں سچے وطن پرست سب سے زیادہ چوٹ کھاتے ہیں۔ اور آپ ہی بتائیے۔ سبزی مل جاتی ہے؟ منہ مانگے داموں کو۔
یہی تو رونا ہے۔ مانگ تو ہے کہیں زیادہ اور جو مال آس پاس سے یہاں پہنچ پاتا ہے اس کی مقدار کم۔ اور یہی آفت چاول۔ گیہوں اور گھی کی ہے۔
ہاں بھئی۔ ہمارا تو خیر کچھ نہیں۔ بے چارہ کسان کیا کرے گا۔ جب غلے کو بازار نہ پہنچا سکے گا۔ تو بیچے گا کیسے۔ روپیہ کہاں سے آئے گا۔ بغیر روپیہ کے کیسی عید اور کیسی دیوالی اور بچوں کو کیا پہنائے گا۔
جی ہاں۔ اور ٹوٹی ہوئی ریلیں۔ اکھڑی ہوئی پٹریاں۔ جلے اسٹیشن درست کرنے میں بھی تو زمانہ لگے گا سارا درست۔ اس دوران میں مشکل ہم سب کی ہے اور مزہ غنڈوں کا
تو پھر ہمکو کیا کرنا چاہئیے؟
بھئی میں تو اپنے آدمیوں کو بھیج رہا ہوں کہ جاکر گاؤں والوں کو [illegible] کریں کہ غنڈوں سے خبردار رہو اور آئندہ نقصان کرنے [illegible] روکو۔
واہ واہ! خوب سوجی ہے۔ میں بھی ایسا ہی کروں گا۔

غنڈوں سے لڑائیے

پرکیٹ ڈالس تشراد

CPU - 5

وزیرِ ہند مسٹر ایمری کا بیان

لندن۔ ۳۱ر اکتوبر۔ برطانیہ نے ہندوستان کو سر اسٹیفورڈ کرپس کی وساطت سے جو پیش کش کی تھی۔ اسے واپس نہیں لیا گیا۔ برطانیہ اب بھی ہر وقت اس سلسلے میں از سر نو گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے۔“

یہ بیان وزیر ہند مسٹر ایمری نے ایک امریکن نمائندہ کو انٹرویو کے دوران میں دیا۔ انھوں نے یہ دلچسپ انکشاف بھی کیا کہ ہندوستان کے نظم و نسق میں تین ہزار سے کم انگریز ہیں۔ یعنی ایک لاکھ کی آبادی میں ایک سے بھی کم۔ اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ہندوستان پر برطانوی حکومت کا مطلب یہ ہے کہ انگریز افسروں کی فوج ہندوستان پر مسلط ہے۔ جو ہندوستانیوں پر حکم چلاتے رہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں امریکن نمائندہ نے مسٹر ایمری سے سوال کیا۔ کیا یہ صحیح ہے کہ مسٹر چرچل نے اٹلانٹک چارٹر میں ہندوستان کو شمولیت کا حق دینے سے انکار کر دیا تھا؟“ اس کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا ہر گز نہیں۔ مسٹر چرچل نے جو کچھ کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ جب یہ چارٹر مرتب کیا گیا تھا۔ اس وقت صرف ان یوروپین ملکوں کو آزادی دلانے کا مسئلہ پیش نظر تھا۔ جن پر نازیوں کا قبضہ ہے۔ اور ہندوستان کے بارے میں ہم جس پالیسی پر کاربند ہیں وہ اس چارٹر کے وسیع اصول کے مطابق ہے۔ کہ ہم تمام قوموں کے پاس جن کو بنظر احترام دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے لئے جس قسم کی طرز حکومت چاہیں منتخب کر سکتی ہیں۔ ۲۵ برس ہوئے ہم نے یہ اصول قائم کرتے ہوئے فیصلہ کیا تھا کہ اگر ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیاں آپس میں سمجھوتہ کر لیں تو ہندوستان اب تک سیلف گورنمنٹ کی راہ پر گامزن ہوتا۔ اور چارٹر سے ایک سال پہلے ہم نے اعلان کیا تھا کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو آزاد ہندوستان کے لئے خود نظام حکومت مرتب کرنے کا حق دیا جائے گا۔ اس کے بعد سر اسٹیفورڈ کرپس ہندوستان کو یہ یقین دلانے کے لئے گئے کہ ہماری یہ فی الواقعی خواہش ہے کہ جنگ کے بعد ہندوستان ہماری طرح ہی آزاد ہو۔ اگر وہ چاہے تو برطانوی کامن ویلتھ کی آزاد اقوام میں شریک رہ کر اس کے جملہ مراعات اور حقوق اٹھا سکتا ہے۔

امریکن نمائندہ۔ کیا برطانیہ کی پیش کش موجود ہے۔

مسٹر ایمری۔ بیشک ہماری پیش کش اب بھی موجود ہے جس وقت بھی اس پر بحث کرنے سے کوئی خاص فائدہ حاصل ہونے کی توقع ہو۔ ہم از سر نو گفت و شنید کے لئے تیار ہیں۔ مگر آپکو یاد ہوگا کہ ہمارا مقصد صرف ہندوستان کے آئینی مسئلہ کو حل کرنا تھا۔ بلکہ اس پیشکش کی روشنی میں ہم اتحادی اقوام کی جنگی کوششوں میں ہندوستان کی پارٹی کے لیڈروں کو تعاون کی دعوت دینی چاہتے تھے۔ اس قدر مناسب اور فیاضانہ پیشکش کا کانگرس پارٹی نے جو جواب دیا وہ اس جنگی کوشش کو سراسر تباہ کرنے کی کوشش کے ہم معنی ہے۔ جبتک اس کوشش کو قطعی ختم نہیں کیا جاتا اور جب تک کانگرس لیڈر آئینی طریقوں پر دوسری پارٹیوں سے گفت و شنید کرنے کو تیار نہیں۔ ان کے ساتھ اس موضوع پر بحث کرنا فضول ہے ؛

مسٹر جناح کا بیان

نئی دہلی۔ ۳۱ر اکتوبر۔ آج مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے اخبارات کے نام مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

آج کل ہندوستان میں اور ہندوستان کے باہر ہندوستان کے جمود کو دور کرنے کے لئے بہت دوڑ دھوپ ہو رہی ہے اور اخبارات میں ہر روز کوئی نہ کوئی تجویز اس جمود کو دور کرنے کے لئے کسی نہ کسی طرف سے شائع ہوتی رہتی ہے۔

میرے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ ان میں سے ہر اسکیم پر اپنے خیالات کا اظہار کروں کیونکہ ہر اسکیم دوسرے سے مختلف ہے اور یہ امر ظاہر کرنے کے لئے کہ ان میں سے کسی کو بھی قبول نہیں کرنا چاہتے ان میں سے ہر ایک کی تشریح کی ضرورت ہے لیکن یہ ایک ایسا کام ہے جو اخبارات کے ذریعہ انجام دیا جا سکتا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک سے زائد مرتبہ اپنے فیصلہ کی بالکل صاف الفاظ میں وضاحت کر دی ہے۔

آج صورت حال یہ ہے کہ جبکہ ایک طرف کانگرس یا ہندو ہندوستان کے لئے پاکستان ایک مذہبی لعنت ہے جبکہ مسلمانوں کے لئے یہ ایک عقیدہ کا سوال ہے یہ ہندوؤں کو بھی ان علاقوں میں جہاں ان کی اکثریت ہے مکمل آزادی دیتا ہے۔ اور جب تک بنیادی امور پر تصفیہ نہ ہو جائے نہ تفصیلات پر بحث ہو سکتی ہے۔ اور نہ جمود کو دور کیا جا سکتا ہے نہ اس کا کوئی حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ تمام پارٹیاں بشمولیت حکومت برطانیہ مسلمانوں کے حق خود اختیاری کو تسلیم کریں اور ان علاقوں میں مسلمانوں کی رائے عامہ کا احترام کریں یہ علاقے شمالی مغربی اور مشرقی علاقے ہیں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ پھر مسئلہ صرف یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ تمام پارٹیوں کو اس پر عمل بھی کرنا چاہئے۔ اس بنیاد پر اور اس شرط کے ساتھ کہ تمام ہندوستان کو بھی ایسی حکومت قائم کرنے میں برابر کا حق دیا جائے۔ زمانہ جنگ کے لئے ایک عبوری حکومت قایم کی جا سکتی ہے تاکہ تمام ذرائع حملہ آور کو ہندوستان کو بھی ایسی حکومت قایم کرتے میں برابر کا حق دیا جائے۔ زمانہ جنگ کے لئے ایک عبوری حکومت قایم کی جا سکتی ہے تاکہ تمام ذرائع حملہ آور کو ہندوستان سے دور رکھنے میں استعمال کئے جا سکیں۔

میں ایک مرتبہ اور اس امر کو واضح کرتا ہوں کہ ہم نہ تو کسی ایسی اسکیم کی تائید کریں گے جو ہندوستان کے موجودہ دستور یا قوانین میں کوئی بنیادی تبدیلی کرے یا جس میں مسلمانوں کے متعلق پہلے ہی کوئی فیصلہ کر لیا گیا ہو ان کے مطالبات کے ساتھ تعصب روا رکھا گیا ہو اور نہ کسی ایسی اسکیم کی جس میں ہندو اکثریت کو مطلق العنان بنایا گیا ہو یا جو بیرونی سنگینوں کی امداد کے بل بوتے پر پیش کی جائے۔

مجھے افسوس ہے کہ انگلستان اور امریکہ میں دونوں جگہ عوام کا ایک طبقہ جو قانون کے ان بنیادی اور اہم مسائل سے لاعلم ہے جو اس چھوٹے بر اعظم میں رہنے والی دو بڑی قوموں کے درمیان تصفیہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ جنگ اور جنگ کی ضروریات کے زیر اثر ایسی تجاویز پیش کر رہا ہے جن سے مساعی جنگ میں کانگرس کی مکمل اور موثر امداد کو حاصل کر سکے اور ایسا بغیر یہ سمجھے ہوئے کر رہا ہے کہ ہندوستان کا اصل مسئلہ اور اس کی بنیاد کیا ہے۔ یہ حضرات اس غلط پروپیگنڈے کا شکار ہوگئے ہیں جو آج کل بہت زور سے کیا جا رہا ہے۔

میں کانگرس کے اس تخریبی رویّہ کی مذمت کرتا ہوں جو مسلمانان ہند کو قربان کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے اور جس کا نتیجہ سوائے تباہ کن حالات سے اور کچھ نہیں ہو سکتا ہمارا دس کروڑ مسلمانوں سے تعلق ہے اور ان کے مستقبل کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ بہتر یہ ہوگا کہ اس دوڑ دھوپ کو بند کر دیا جائے جو آج کل ہو رہی ہے۔ اس سے سوائے برائی کے کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکل سکتا ؛

مصر کی لڑائی فیصلہ کن منزل پر

لندن۔ ۲ر نومبر۔ رائٹر کا فوجی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ العالمین کی لڑائی فیصلہ کن منزل پر پہونچ گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ اتحادی فوجوں نے محوری مورچوں کو توڑ دیا ہے، اور شمالی علاقہ میں بہر حال وہ پھیل گئی ہیں اور رومیل کی فوجوں کے بائیں بازو کے مشرب میں قدم جما لئے ہیں۔

اس کے یہ معنی ہیں کہ جرمن فوج کی ایک معقول تعداد ہمارے جنگل میں پھنس گئی ہے لیکن [illegible] جنگل [illegible] مضبوط ثابت ہوتا [illegible] کہ اس سے چھوٹ کر دشمن [illegible] صورت حال پر قابو پانے کے لئے رومیل نے حملہ کیا لیکن [illegible] کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ اور نہ نکل سکا کہ اس کے کچھ مزید ٹینک آکر ہمارے جنگل میں گرفتار ہوگئے۔

بندرگاہ مورسبی پر جاپانی ہوائی حملہ

لندن ۲ر نومبر جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ سلیمان میں فضائی بری بحری جنگ اپنے پورے شباب پر ہے، ہمارے طیاروں نے دشمن کے فوجی اڈوں پر گوداموں اور تیل کے چشموں پر سخت گولہ باری کی ہے جس کی وجہ سے متعدد مقامات پر آتشزدگیاں ہوئیں ہمارے ہوائی جہازوں کی بمباری کی وجہ سے دشمن کے دو تجارتی تجارتی جہاز غرق کر دئے گئے۔

جاپانی ہوائی جہازوں نے بندرگاہ مورسبی پر حملے کئے جس کی وجہ سے تھوڑے نقصانات ہوئے اتحادی ہوائی جہازوں نے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا اور ان کے قریب قریب چار بمبار برباد کئے۔ ہمارا صرف ایک ہوائی جہاز لاپتہ ہے۔

امریکن لیڈروں کو ہمت سے کام لینا چاہئے

نیویارک یکم نومبر مسٹر وینڈل ولکی نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جس میں کہا ہے کہ امریکن [illegible] میں کوئی حوصلہ مند اور باہمت لیڈر نہیں ہے [illegible] اس کا بڑا ثبوت یہی ہے کہ وہ [illegible] فرانس [illegible] غدار حکومت کو وہاں [illegible] گورنمنٹ تسلیم [illegible] ہے، ہمارے حکمران جنگ [illegible] اور بعد از جنگ کے مسائل کو ابھی تک ماضی کے نقطۂ [illegible] سے دیکھ رہے ہیں۔ جس نے بھی اندرون [illegible] اور بیرون ملک چین امریکہ کی جنگی کارروائیوں کا بغور مطالعہ کیا ہے۔

[illegible] سر یکم نومبر آج ترکی جمہوریہ کی سالگرہ کے موقعہ پر گھوڑدوڑ کے وسیع میدان [illegible] ترکی کی ہوائی فوج نے پیراشوٹ اور جھپٹ کر حملہ [illegible] کے بڑے موثر مظاہرے کئے اسی کے ساتھ ترکی توپخانہ [illegible] کی ٹینکوں اور پیدل فوج

اسکویہ سر۔ محسوس ہوا ہے کہ ہماری حکومت کا ہر کام غیر منظم طریقہ پر ہو رہا ہے اور اس کی وجہ سے کوئی کام ٹھیک طور سے نہیں ہوتا۔

خیالات [illegible] ابھار

پڑھنے لکھنے [illegible] طرح کے دماغی کام کرنے والے زیادہ [illegible] چائے کیوں پیتے ہیں، اسلئے کہ چائے کے ذریعے اُن کے خیالات اور جذبات میں اُبھار پیدا ہوتا ہے پینے والوں [illegible] میں چائے ہی ایک ایسی شئے ہے جس کی لاثانی خوبی سے تصور اور خیال صاف ہوتا ہے۔ تمام جوش پیدا کرنیوالے خیالات چائے سے حاصل کیجئے۔

چائے کیسی طرح تیار کرنی چاہئے۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہی پانی اُبلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور وہ [illegible] ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں [illegible] استعمال کیجئے

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے [illegible] پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا۔ IK 147V

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جا کو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

شاندار — ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور میں — پانچواں ہفتہ

سوموار ۹ر نومبر ۱۹۴۲ء سے

فرمان

ڈرامہ نانو بھائی وکیل

اداکار — سروجنی۔ لیلے۔ انل کمار۔ ڈبلیو ایم خاں۔ نجمن۔ ایس نذیر۔

بہترین افسانہ دلسوز نغمے دلکش ڈانس پرلطف مذاق اعلے سینری

تاتار کا چور اور بلبل بغداد کے پروڈیوسرز موہن پکچرس کی لاجواب اور بے مثل تازہ ترین پیشکش

روزانہ ۶ بجے شام اور ۱۰ بجے رات دلی شو اتوار کو ۳ بجے دن کو

آرہا ہے ← شیخ چلی ← تاریخ کا انتظار کیجئے

شاندار گولڈن ٹاکیز کانپور میں پانچواں ہفتہ

جمعہ ۶ر نومبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کے دن ۳½ بجے دن سے

فار ... آف انڈیا لمیٹیڈ کا لاجواب شاہکار

... اگار رمولا نا ندیکر مہتاب واسطی ... اور نیکا ڈیسائی (تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے)

پٹنہ کے ایک گاؤں میں پولیس کے آنے تک سوراج کا اعلان

پٹنہ ۳۰ر اکتوبر ۲۸ر اکتوبر کو چند ... نے پٹنہ ایڈمنسٹریشن کے دفتر میں داخل ... کے، ریکارڈ کو جلانے کی کوشش کی ... دیکھ لیا گیا تو وہ سب لوگ بھاگ گئے ... مادہ چھوڑ گئے، مال پور میں ایک سرکش ... جس سے پڑوس کے گاؤں کو خطرہ تھا اس لئے ... نیز چند فوجی نوجوانوں نے اس گاؤں کا ... مشکل ... اور سب بلوائیوں نے بھاگنے کی کوشش ... گولی چلائی گئی جس کی وجہ سے ۲ اشخاص ... مجروح ہوئے۔

۱۸ر اکتوبر دوسری مرتبہ ... مرتبہ بھی فوج نے وارننگ دی ... جسکے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور ایک مجروح ...

بتایا جاتا ہے کہ پولیس اور فوج کے جائے وقوع پر پہونچنے تک ان سرکش بلوائیوں نے اپنے گاؤں میں ایک آزاد حکومت قائم کرلی تھی اور اور صاف صاف اعلان کردیا تھا کہ برطانیہ کا راج ختم ہوگیا ہے اور سوراج قایم ہوگیا ہے۔

اعلان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو شخص ہمارے احکامات کی خلاف ... کرے گا وہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ (ا-پ-)

ملک معظم کا پیغام پریسیڈنٹ ترکی کے نام

لنڈن ۲۹ر اکتوبر شہنشاہ جارج نے جمہوریت ... صدر عصمت انونو کو ترکی کے یوم آزادی کی ... موقعہ پر ایک ذاتی پیغام بھیجا ہے جس میں ترکی ... بہبودی و ترقی کے لئے دعا کی گئی ہو (رایوٹر)

... سے جرمنوں کا مطالبہ

نیویارک ... کے باخبر حلقوں میں معلوم ہوا ہے کہ جرمن ... یہ مطالبہ کررہے ہیں کہ وہ اپنے تجارتی جہاز جو اس ... کے بندرگاہوں میں کھڑے ہوئے ہیں جرمنی کے حوالے ... جائیں اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس مطالبہ کا اثر تین لاکھ ٹن وزنی جہازوں پر پڑے گا۔ (رایوٹر)

برہما کے پناہ گزینوں کیساتھ رعایت

نئی دہلی ۳۰ر اکتوبر- حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ برہما کے پناہ گزینوں میں جو لوگ کہ بیکار ہیں، اور وہ سرکاری ملازمت کرنا چاہتے ہیں، ان کو چاہئے کہ وہ گورنمنٹ کو اپنے نام اور پتہ اور اس کے علاوہ کل مفصل حالات سے اطلاع دیں، تاکہ ان کی حیثیت کے مطابق ان لوگوں کے واسطے ملازمت کا مناسب انتظام کیا جا... (ا-پ)

مزید سرخپوشوں کی گرفتاری

پشاور ۱۳ر اکتوبر جمعہ کے دن پھر سرخ پوش والنیٹر ڈسٹرکٹ جج میں پکٹنگ کرنے کے لئے آئے لیکن پولیس نے فوراً گھیر ڈال کر ان کو پکڑ لیا، مردان میں پولیس کی ایک جماعت نے سرخپوشوں کے، ایک کیمپ میں گھسکر اسپر قبضہ کرلیا اور والنٹیرز کو گرفتار کرلیا گیا۔ (ا-پ-)

آسام میں ریڈیو سٹ ضبط کرلئے جائینگے

شیلانگ ۳۰ر اکتوبر آسام میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یہ اختیارات دے دئے گئے ہیں کہ وہ ان ریڈیو سیٹوں کو ضبط کرسکتے ہیں جن کے متعلق انھیں یہ یقین ہو کہ وہ غیر مناسب مقصدوں میں استعمال کئے جارہے ہیں۔ (ا-پ-)

نوٹوں پر کچھ لکھے گا تو بیکار ہوجائینگے

نئی دہلی ۱۳ر اکتوبر حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ اگر کرنسی نوٹوں پر کوئی ایسا لفظ یا فقرہ یا جملہ لکھا ہوگا جس سے کوئی سیاسی مفہوم نکلتا ہو تو وہ ... بیکار ہوجائینگے

بحکم جناب مولوی ضمیر الاسلام خانصاحب بہادر سول جج پیلی بھیت

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱- قاعدہ ۶۶)

بعدالت سول ججی مقام پیلی بھیت ضلع پیلی بھیت
مقدمہ نمبر ۱۰ بابتہ ۱۹۳۲ء

ساہورام پرتاپ خلف ساہو رام موہن لال قوم ویش اگروال ساکن قصبہ بیسلپور ضلع پیلی بھیت ڈگریدار

بنام ٹھاکر گجراج سنگھ وغیرہ مدیون

بنام (۱) بابو وشوناتھ سنگھ ولد پورن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن شاہجہانپور وکیل عدالت دیوانی شاہجہانپور و (۲) رام سنگھ ولد پورن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع بردلی پرگنہ بیسلپور ضلع پیلی بھیت و (۳) مسماۃ پدماوتی زوجہ بابو کرشن سنگھ قوم چھتری ساکن شاہجہانپور محلہ کٹیا ٹولہ مدیونان ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان ساہو رام پرتاپ ڈگریدار نے واسطے نیلام جائیداد مرہونہ بتفصیل ذیل کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۴ر ماہ نومبر ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۴ر ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم ضامن حسین منصرم عدالت سول ججی پیلی بھیت

حصہ جائیداد نیلام طلب

(۱) موازی پانچ بسوہ اصلی مقروضہ نسبت بسوہ فرضی حقیت زمینداری موضع گنیشا پور پرگنہ بیسلپور ضلع پیلی بھیت میں سے ڈھائی بسوہ اصلی حقیت زمینداری کہ جو گجراج سنگھ مدیون نے اپنے بھائی مہتاب سنگھ سے خریدی اب تک ۲½ بسوہ اصلی حقیت زمینداری کہ جو راہن کو دراثتاً ملی اور نیلام ہوچکی قیمت تخمیناً (Rs 3000/-) (۲) موازی ڈھائی بسوہ اصلی مقروضہ دس بسوہ حقیت زمینداری محال سرخ موضع ڈبکیا جلالپور پرگنہ بیسلپور ضلع پیلی بھیت قیمتی تخمیناً -/3000

ترکی جہاز اب بحر اسود میں جائینگے

لنڈن یکم نومبر آج ڈنمارک کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے اب اپنے یہاں کی جہاز راں کمپنیوں کو اس کی اجازت دیدی ہے کہ وہ ڈھائی ہزار ٹن وزن تک کے تجارتی جہازوں کو بحر اسود کے غیر ملکی بندرگاہوں میں لیجا سکتے ہیں چونکہ بحر اسود میں کئی ترکی تجارتی جہاز غرق ہوگئے تھے اس لئے ترکی گورنمنٹ نے دو سو ٹن وزنی ترکی جہازوں کو ممانعت کردی تھی۔

حکومت نے اخبارات پر سے پابندیاں ہٹالیں

نئی دہلی یکم نومبر، ہوم ڈیپارٹمنٹ کا وہ حکم جو ۸ر اگست کو نافذ کیا گیا تھا اور جس کی رو سے اخبارات پر پابندیاں عاید کی گئی تھیں کہ وہ کانگریسی ہنگاموں کی صرف وہی اطلاعیں درج کریں جو انھیں خبر رساں ایجنسیوں یا رجسٹرڈ نامہ نگاروں سے موصول ہوں۔

اب صوبہ جات بمبئی بنگال صوبہ جات متحدہ پنجاب اور ممالک متوسط اور اڑیسہ میں منسوخ کردیا گیا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ کے جنگی جہاز غرق

لنڈن ۱۳ر اکتوبر امارت بحریہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کا تباہ کن جنگی جہاز "وڈیٹرن" غرق ہوگیا اس جہاز پر سوا سو سے زیادہ بحری افسر اور ملاح کام کرتے ہیں، واشنگٹن سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کا ایک بڑا طیارہ بردار جنگی جہاز کروز کے بندرگاہ سے کچھ فاصلہ پر غرق ہوگیا ... جہاز کے بیشتر آدمیوں کو بچالیا گیا یہ امریکہ کا چوتھا طیارہ بردار جنگی جہاز تھا جو اس جنگ میں ضایع ہوا (رایوٹر)

میرے دوست! ابھی جاکر سیرولن روشے لو

ابھی سیرولن روشے ...

سیرولن روشے — کھانسی اور زکام کو فنا کرتی ہے

بچوں کی اکسیر دوا — حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

اصلی ہیٹھی بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

— بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے —
بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آویں ...
نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست طاقتور بنجاویں
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۸ر چار شیشی عہ ... علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن
— نئے سوداگر نمونہ ۱۲ ... مفت منگا دیں —
مفت لو۔ ... نام دیتے بھیجئے "روپیہ کمانے کی کل" مفت بھیجی ...
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو-پی)

کانپور ایجنٹ:- محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج کانپور

شاندار — فلمی دنیا کی سب سے ممتاز اداکارہ — دوسرا ہفتہ

جس سے ہندوستان کے کروڑوں نوجوان انتہائی محبت کرتے ہیں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات — لیلا چٹنس — مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

چترا پروڈکشن کا لاجواب — اپنی پوری ادائوں کے ساتھ آرہی ہیں — اور سوشل شاہکار

میجسٹک سنیما کانپور میں

جمعہ ۶ر نومبر ۱۹۴۲ء سے

کسی سے نہ کہنا

خاص اداکاران — لیلا چٹنس (فلمی دنیا کی مشہور ساحرہ) — بہاری سانیال (فلمی دنیا کا مشہور ...) — اور — مس سیترا — مس شہزادی — کیشور او ڈاٹے — ...

دلکش سٹوری — دل سوز نغمے — دلچسپ ڈانس — پرلطف مذاق

شاندار — موسیقی، جذبات، اور مزاح کا لاجواب مرقع — دوسرا ہفتہ

جوان حسین اور دردانگیز محبت کی کہانی

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو — مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۶ر نومبر ۱۹۴۲ عیسوی سے

جنک پکچرز کی لاجواب اور بہترین تصویر

رائے صاحب

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر توحق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

[illegible] سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے
سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]
قیمت فی پرچہ
[illegible]

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۵ ذی قعدہ سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴۶

ادبیات

حضرت ناطق لکھنوی کی ایک تازہ ترین غزل

ہمیں نہایت فخر و مسرت ہے کہ صداقت کی موجودہ اشاعت میں ہم حضرت ابوالعلاء حکیم ناطق صاحب لکھنوی کی ایک طرحی غزل پیش کر رہے ہیں جو آپ نے انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ یکم نومبر سنہ ۱۹۴۲ء میں بحیثیت صدر ارشاد فرمائی تھی تبحر علمی اور وسعت نظری کے لحاظ سے اساتذہ دور حاضر میں آپ کی شخصیت بہت نمایاں اور ممتاز ہے لکھنوی مذاق شعری اور قدیم رنگ تغزل میں انقلاب پیدا کرنے والوں میں آپ پیش پیش نظر آتے ہیں نقد و تبصرہ میں تو آپ کو خداداد ملکہ حاصل ہے، نام و نمود اور شہرت طلبی سے طبیعت کو ہمیشہ تنفر رہا حلقۂ تلامذہ بھی کچھ کم وسیع نہیں مگر اس رشتہ کے اظہار کو کبھی آپ نے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا، انتہائی مشق و مہارت حاصل کرنے اور فن شاعری پر کامل قدرت رکھنے کے باوجود آپ نے اسوقت تک اپنے دیوان کو حلیہ طباعت سے آراستہ کرنا پسند نہیں فرمایا مگر حال ہی قدر دان احباب کے اصرار سے تاریخ نظم اردو آپ نے طبع فرمائی ہے جو متن و حواشی ہر لحاظ سے ایک نادر روزگار تصنیف ہے اور اردو شعر و ادب میں بہترین اضافہ ہماری دلی تمنا ہے کہ خدا کرے آپ اپنے ہاتوں اپنا دیوان بھی مرتب فرما کر جلد سے جلد طبع فرمائیں اور ارباب ذوق کی پیاس بجھائیں، ضعف پیری اور زمانہ کی بے راہ روی کی بنا پر ادہر کچھ مدت سے مشاعروں میں جانا آپ نے ترک کر دیا ہے مگر تعلق خاطر سے مجبور ہو کر کبھی کبھی مخصوص صحبتوں میں شرکت کرنا ہی پڑتی ہے،

(ایڈیٹر)

پھر نہ پلٹے مری کیفیت مستانہ کہیں
کعبہ کی راہ میں پڑ جائے نہ میخانہ کہیں

دل سوزاں ہے کہیں جلوۂ جانانہ کہیں
شمع جلتی تھی کہیں جل گیا پروانہ کہیں

ذرے صحرائے جنوں کے ہوں کہاں تک برباد
اک ذرا دیر ٹھہر اے دل دیوانہ کہیں

کوئی ترتیب دے عشاق کا افسانہ کہاں
جمع ہوتی بھی ہے خاکستر پروانہ کہیں

دل نازک ہے حباب اور مئے عشق ہے تیز
نشے میں چور نہ ہو جائے یہ پیمانہ کہیں

خود بخود شمع سحر آج بجھی جاتی ہے
کہہ رہا ہے مرے دل کا کوئی افسانہ کہیں

جوش وحشت جو ہوا قیس کے دل میں پیدا
سن لیا ہوگا مرا نالۂ مستانہ کہیں

بات ہے ایک ذرا سی مرے دل میں ناطق
کہتے ڈرتا ہوں کہ ہو جائے نہ افسانہ کہیں

دنیائے اسلام

کیا ترکی آج بھی اتاترک کی پالیسی پر قائم ہیں

اخبار اقدام [illegible] تبصرہ

انقرہ - اخبار اقدام لکھتا ہے:-

اکتوبر کی ۲۹ تاریخ ترکی قوم کے لئے ایک [illegible] دن ہے - انیس برس ہوئے اسی تاریخ کو [illegible] جمہوری حکومت کے قائم ہونے کا اعلان کیا گیا اور مجلس [illegible] ملیہ نے کمال اتاترک کو اس کا پہلا صدر منتخب کی[illegible] زمانہ سے ترک ۲۹ اکتوبر کو اپنا یوم آزادی مانتے [illegible]

اس دن ترکی کے اس [illegible] کی یادگار منایا جاتی ہے - جس کے مصطفٰے [illegible] اتاترک نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ [illegible] قومیت کو اس کی خود مختار [illegible] کہا گیا اور [illegible] جدید کا [illegible] ہو گئی [illegible] جناح موقعہ نہ [illegible] ہو گیا [illegible] جس کی کوئی [illegible] سے اور میں اُمید نہیں ہو سکتی۔

اس وقت ترکی کی سخت غیر جانبداری [illegible] برطانیہ کے ساتھ اتحاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ملک اتاترک مرحوم [illegible] پر قائم ہے۔

ترکی فوجیں جدید سامان جنگ سے مسلح ہیں

ٹائمس کے نامہ نگار مقیم انقرہ نے ترکی جمہوریت کے قیام کی انیسویں سالگرہ کے موقع پر ایک بحری تار ارسال کیا ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ اکتوبر کی ۲۹ تاریخ کو تاریخ ترکی میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اسی تاریخ سے ترک قوم کی سیاسی، تمدنی اور اقتصادی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اس [illegible] میں یہ دن ایک ادائے شکر کی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال کا خطرہ کا موسم ختم ہو گیا ہے، اور اس کی وجہ ملک کو بڑی حد تک یہ اطمینان حاصل ہو گیا ہے کہ آئندہ موسم بہار تک نسبتاً زیادہ سکون رہے گا۔ ترکی اس سال اس تقریب کو گزشتہ دو سال کے مقابلہ میں زیادہ اطمینان [illegible] سکون کے ساتھ منا رہا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ خطرہ کچھ عرصہ کے لئے ٹل گیا ہے لیکن موجودہ حالات میں بھی ترکی اپنے فرائض کی طرف سے غافل نہیں ہے۔ ترکی حکومت نے اپنی فوج کو موجودہ جنگی صورت حال کے مطابق کر دیا ہے اور جدید ترین سامان جنگ [illegible] زیادہ سے زیادہ جمع کیا جا رہا ہے۔

ترکی اپنی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں

اخبار "اقدام" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکوں نے اس یوم آزادی [illegible] عزم و جوش کے ساتھ منایا ہے [illegible] کی نظیر مشکل [illegible] سے مل سکتی ہے۔

یوم آزادی کی صبح جب نمودار ہوئی تو ہر ترک ایک بے پایاں اور بے اندازہ مسرت محسوس کر رہا تھا۔ ہر طبقہ اور ہر جماعت کے افراد بے حد مسرور تھے۔

درسگاہوں میں اساتذہ اور طلباء نے شاندار مظاہرے کئے عسکری مراکز پر مسرت کی گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ نوجوانوں کے عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے جن میں ماہرین سیاست نے پر از معلومات تقریریں کیں۔ اس امر پر اظہار مسرت کیا گیا۔ ترک آج ہر لحاظ سے اپنی آزادی کی حفاظت کی بہترین قابلیت رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنی غیر جانبداری کو قائم رکھا۔ لیکن خطرات سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوئے۔ ان کے عزم کی یہ کیفیت ہے کہ ہر ترک اپنی عزت و حیات اور اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے آج اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا اپنی زندگی کا سب سے بڑا فرض سمجھتا ہے۔

ایران خطرے سے غافل نہیں ہے

طہران ۲۰ شوال - وزیر اعظم نے اپنے ایک بیان میں [illegible] افواہ جو آجکل میں پھیلی ہوئی ہیں کہ ایرانی فوج کے لئے [illegible] بھرتی کا حکم دیدیا گیا ہے اور [illegible] ایران پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ وہ محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کر دے [illegible] دیتے ہوئے فرمایا۔ دنیا کے حالات اور جنگ کے واقعات سے عوام قدرتی طور پر فکر مند اور متاثر ہیں تاہم وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ لوگوں میں یہ پریشانی کیوں [illegible] جاتی ہے [illegible] باشندوں کے ایسے [illegible] ہیں جو اپنی ذاتی اغراض کے لئے عام بے چینی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ ایران نے اس معاہدہ میں جو اتحادیوں کے ساتھ ہوا ہے جنگ کے متعلق اپنے رویہ کے بارے میں تشریح کر دی ہے۔ عام بھرتی کی جو افواہ اڑائی گئی ہے وہ بے بنیاد ہے۔ اس میں شک نہیں جنگ ایرانی سرحدوں تک پھیلتی جا رہی ہے۔ لیکن حکومت ایران چوکس ہے اور معاہدہ کے مطابق اپنی داخلی اور خارجی پالیسی۔ پر سرگرمی کے ساتھ عمل پیرا ہے۔ چنانچہ کوئی ایسی افواہ جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ حکومت ایران اس پالیسی سے ہٹ رہی ہے بالکل بے بنیاد ہے۔

جنرل نوری سعید کا اعلان

محترم نوری سعید وزیر اعظم نے ۲۰ شوال کو اعلان کیا ہے کہ اگر نازی عراق کی سرحدوں کے اندر داخل ہونیکی کوشش کریگے تو عراق ان کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا ہم جانتے ہیں کہ دنیا دو طبقوں میں منقسم ہے۔ ایک وہ ہے جو آزادی انسانی تہذیب اقوام کی عزت کی خاطر لڑ رہا ہے اور دوسرا وہ جو تشدد [illegible] جانتا ہی نہیں۔ عراق محض [illegible] اقوام [illegible] [illegible] کے خواہاں ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توفیق عزم مستقیم مرد ہے | زبان پہ ہم ہی ہیں جو خبر ہے دل میں ہے

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۶

[illegible] ہٹلر کی مایوس کن تقریر

(لندن ۸ نومبر) گزشتہ اتوار کی شب کو [illegible] کے قہوہ خانہ کی سال گرہ کے موقع پر اپنی [illegible] اسٹالن کا خیال تھا کہ ہم روس [illegible] لیکن ہمارے مقاصد محض ایک [illegible] اور یہی وہ مخصوص شہر تھا جس کو [illegible] کو ادا کرتے ہوئے ہٹلر نے ڈسک پر زور زور سے ہاتھ [illegible] یہ نہ سمجھئے گا کہ میں اس کو اس وجہ سے لینا چاہتا تھا کہ [وہ] سٹالن کہلاتا ہے بلکہ ایک جنکشن کی اہمیت کی وجہ سے اس پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ ہٹلر نے سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ سنہ ۱۹۱۸ء میں بھی ہم کو فتح حاصل ہوتی لیکن اس وقت جرمنی فتح کا اہل نہ تھا۔ اب سنہ ۱۹۱۸ء کا اعادہ نہ ہوگا قسمت اس کو فتحیاب کرے گی جو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہوگا۔

آج ہم اپنے وطن سے اتنی دور پر کیوں جنگ کر رہے ہیں اپنے وطن کو جنگ سے بچانے اور ان مصیبتوں سے نجات دینے کے لئے جو اس کو دوسری صورت میں برداشت کرنا پڑتیں۔ آج ہمارے داخلی اور خارجی دشمنوں کی وہی حیثیت ہے جو اس سے قبل تھی۔ قیصر نے مشروط اطاعت قبول کرلی تھی لیکن میں ہرگز مشروط اطاعت قبول نہیں کرونگا۔ اس وقت بلاشک ہم دنیا کے بہترین منظم لوگوں میں ہیں ہر وہ جرمن جو مشرق کی جنگ میں لڑنے کے بعد جرمنی واپس آیا ہے اس کی تکالیف کا مجھے پورا پورا اندازہ ہے [illegible] کوئی ایسا نہیں ہے جو یہ نہ کہتا ہو کہ اگر کوئی سوشلسٹ ملک ہوسکتا ہے تو وہ جرمنی ہے۔ اس وقت ہم اس سے کہیں مضبوط ہیں جتنا کہ اب سے دس سال پہلے تھے۔

[اس] وقت مخالفین کے مقابلہ میں ہمارے ساتھ زیادہ لوگ ہیں [اس] وقت ہم فوجی قوت سے لڑ رہے ہیں۔ برطانیہ کہتا ہے کہ وہ [illegible] جنگ نہیں ہارا۔ یہ صحیح نہیں ہے [illegible] بہت سی جنگیں ہار چکے [illegible] لیکن یہ صحیح ہے کہ وہ ہر جنگ آخر تک لڑے اگر پولینڈ نے ہماری پیشکش منظور کرلی ہوتی تو ہم کو اپنی فوج کی طرف کم توجہ کرنا پڑتی تب ایک [illegible] جب مشرق سے طوفان اٹھ پڑتا اور جنگ سیدھی برلن کے مضافات تک پہونچ جاتی۔ اس وقت مجھے افسوس ہوا تھا کہ میری پیشکش کو مسترد کر دیا گیا۔ آج میں خوش ہوں۔ کہ گزشتہ عالمگیر جنگ میں دو لاکھ جرمن سپاہ میدان میں کام آئے تھے موجودہ جنگ میں ہماری تین لاکھ پچاس ہزار فوج ضائع ہوئی ہے جس میں انتالیس نیشنل سوشلسٹ پارلیمنٹ کے ارکان بھی شامل ہیں۔

ہم سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ اگر فریق مخالف کی فتح ہوئی تو ہمارا کیا حشر ہوگا اسی وجہ سے کوئی مصالحت نہ ہوگی اور ہم صلح کی پیشکش نہ کریں گے۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں ہم نے آخری بار صلح کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا اس کے بعد سے ہم نے سوائے جنگ کے لفظ کے کوئی پیشکش نہ کی میں نے اس سے قبل کہا کہ اگر یہودیت اس خیال میں ہے کہ وہ ہم کو فنا کر دے گی تو وہ خود نیست و نابود ہو جائے گی۔ پہلے بہت سے یہودی جو [ہنسا] کرتے تھے اب نہیں ہنستے ہیں اور جو لوگ اب ہنس رہے ہیں وہ بھی بہت جلد [illegible]

سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ جو ادمی گھونسا کھا کر نہیں گرتا وہ گھونسے سے اور زیادہ مضبوط ہو جاتا [illegible] اور جہاں کہیں بھی ہوں جرمنی ہمیشہ اُدھر حملہ کریگا اور ہمیشہ فتحیاب ہوگا۔ آج روزویلٹ شمالی افریقہ میں اس بہانہ سے حملے کئے ہوئے ہیں کہ وہ اُسے جرمنی اور اٹلی سے [بچا] رہا ہے۔ ہم کو فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کرنا چاہیئے [illegible] کہ آخری لفظ روزویلٹ کے زبان سے نہ ادا ہوگا۔ [illegible] جانتے آپ لوگوں کو جرمن فوج اور جرمن قائدین [پر] [illegible] بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ مجھے کامل اعتماد ہے کہ میرا جرمنی [illegible] مورچہ میرا پشت پناہ ہے اور کل [illegible] سوشلسٹ پارٹی برادرانہ خلوص کی حامل ہے۔ اب اور پہلے [illegible] فرق [illegible] کہ پہلے یہاں کوئی شخص اُس کے ساتھ نہ تھا [illegible] خلاف میرے ساتھ ایک منظم گروہ ہے جس کو دنیا [illegible] ہی دیکھا ہوگا اور اس منظم گروہ کے سر پر ایک ایسا [illegible] ہے جو حالات خواہ کچھ بھی ہوں پیچھے ہٹنے والا نہیں وہ [illegible] ہے کہ جو سوائے جنگ کے کچھ نہیں جانتا اور جس کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ ضرب پر ضرب لگاؤ۔

لوگ کہتے ہیں کہ اسٹالن گراڈ پر ہم اتنا وقت صرف کر رہے ہیں۔ اگر دشمن ہم پر حملہ کرنا چاہتا [illegible] اُس کو روکنا نہیں چاہتا کیونکہ دفاعی جنگ ہمیشہ [illegible] ہوتی ہے۔ ہم لہولہان ہو کر مرجائیں گے [illegible] کہتا ہے کہ ہم سے غلطیاں سرزد ہوئیں۔ کیا ہماری غلطی تھی کہ ہم نے یوکرین۔ لوہے اور تیل کی کانوں اور گیہوں کے کھیتوں پر قبضہ کرلیا۔

شمالی افریقہ میں دشمن نے پیشقدمی کی [illegible] ہم پیچھے ہٹ آئے ہیں۔ لیکن اس کا [illegible] نتیجہ آپ دیکھلیں گے اور اس کو [illegible] پر چھوڑ دیجئے۔

اہل امریکہ نے اسباب پر فخر و مباہات شروع کیا ہے کہ انہوں نے ایک نئی آبدوز تیار کی ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ بہتر اور تیز رفتار ہے۔ اس کے لئے آپ چنداں غم کریں نہ ہم اسکی طرف سے غافل نہیں۔ اور نہ ہمارے کاریگر [غافل] ہیں۔ ہر ہفتہ ہم نئی فتوحات نہیں حاصل کرسکتے یہ ناممکن [illegible] غیر ضروری بھی ہے اس وقت ضرورت [illegible] ہے کہ جن علاقوں پر ہم قبضہ کر چکے ہیں اُن پر اپنا تسلط قائم رکھیں۔ وہ وقت آئیگا کہ جب ہم دشمن کو پیچھے ہٹائیں [illegible] سود ہوگا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں جس وقت میں جرمنی پر برطانیہ کے ہوائی حملوں کا خیال کرتا ہوں میرا دل بےچین نہیں ہوتا میں اس کو بھولتا نہیں جرمنی کی طرف سے اس کا جواب ان کو برطانیہ میں دیا جائیگا۔ ہمارے حوصلے پست نہیں ہیں اور ان کو اس کا جواب ایسا ملیگا کہ ان کی جان نکل جائیگی۔ اس وقت جرمنی کا ہر باشندہ سمجھے ہوئے ہے کہ ہم حیات و ممات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ ہر جرمن باشندے کو مجھ پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ اور اسکو اپنے عقائد میں سخت ہونا چاہیئے۔ بس آپ یہ سمجھئے کہ یہ جنگ اسکا فیصلہ کر دیگی کہ جرمنی کو زندہ رہنا ہے یا مرجانا ہے۔ اسلئے اگر آپ ہر کام میں اور ہر وقت اسکا احساس رکھیں گے تو یہی چیز جرمنی کے حق میں ایک دُعا ہوگی۔

جرمن [illegible] فرانس پر قبضہ

(لندن ۱۱ نومبر) آج پیرس کے ریڈیو سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہٹلر نے جرمن فوجوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ غیر مقبوضہ فرانس میں داخل ہو جائیں۔ چنانچہ اس حکم کے ماتحت آج جرمن فوجیں فرانسیسی علاقہ میں داخل ہو گئیں مارشل پیتاں نے جرمن کمانڈر سے خود ملاقات کی اور اس کارروائی کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ جرمن جنرل نے یقین دلایا کہ یہ کارروائی فرانس کی حفاظت اور بچاؤ کے لئے ہٹلر کے حکم سے کی گئی ہے۔ جرمن فوجیں اب بحر اوقیانوس کے ساحل پر فرانس کے بحری مرکز تولون کے بندرگاہ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ فرانس دارالحکومت وشی میں بھی آج باوردی جرمن سپاہی دیکھے گئے ہٹلر نے ایک خط مارشل پیتاں کو لکھا ہے کہ جس میں اُن کو یقین دلایا ہے کہ اُس نے یہ کارروائی فرانس کی حفاظت کے لئے کی ہے اور جرمن افواج کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فرانسیسی افواج سے ملکر ملک کے بچاؤ میں متحدہ کوشش کریں۔ ہٹلر نے یہ بھی لکھا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ نیت خاص فرانس کے ساحل پر حملہ کرکے فوجیں اتارنے کی ہے اس لئے جرمن فوجوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ فرانسیسی ساحلی استحکامات اور قلعوں پر قبضہ کرکے اتحادیوں کو فرانس میں اترنے کا موقع نہ دیں۔

جرمن فوجیں پیچھے ہٹ گئیں

(لندن ۱۱ نومبر) آج قاہرہ کے برٹش ہیڈ کوارٹر سے جو سرکاری اعلان شائع ہوا ہے اسمیں لکھا ہے کہ دشمن کی فوج کو سیدی برانی سے بھی آگے بھگا دیا گیا۔ اب ہماری فوج سولم اور حلفایا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ دشمن بھاگتے ہوئے جتقدر سامان اور قیدی پیچھے چھوڑ گیا ہے انکو ہماری فوجیں سمیٹ رہی ہیں برطانوی ہوائی جہازوں نے آج جب طبروق کے بندرگاہ پر حملہ کیا تو دشمن کے شکاری ہوائی جہازوں نے مقابلہ کیا۔ بندرگاہ کے اوپر فضائے آسمانی میں ایک زبردست ہوائی معرکہ ہوا۔ دشمن کے دو ہوائی جہازوں کو مار گرایا گیا ہے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے طبروق اور بن غازی کے ہوائی اور بحری اڈوں پر حملہ کرکے دشمن کو شدید نقصانات پہونچائے۔ دن بھر کے معرکوں میں ہمارے صرف چار ہوائی جہاز ضائع ہوئے۔ ہماری فوج مستعدی اور تیزی کے ساتھ سرحد مصر، لیبیا کی طرف دشمن کی فوج کا تعاقب کر رہی ہے۔

مغرب اقصیٰ پر امریکنوں کا قبضہ

(لندن ۱۱ نومبر) وشی کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بحر اوقیانوس میں مراقش کے مشہور بندرگاہ کاسابلانکا (مغرب اقصیٰ) [پر امری]کن افواج کا قبضہ ہوگیا اور فرانسیسی افواج نے اطاعت [قبول کرلی۔ ام]ریکن ہیڈ کوارٹر کے ایک سرکاری اعلان میں [illegible] پر امریکن فوج کا مکمل طور سے قبضہ [illegible] شہر میں بالکل امن ہے۔ فرانسیسی فوج نے اطاعت کرلی ہے۔ امریکن سپاہ سالار جنرل آیسن ہوور نے کہا کہ اگرچہ یہ بہت مشکل کام تھا لیکن میں اس کو کوئی بڑی اہم فتح نہیں سمجھتا۔

جرمن فوجیں ٹیونس میں

(لندن ۱۱ نومبر) برلن سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن فوجیں مع تمام حربی سامان کے ہوائی جہازوں پر ٹیونس میں اتار دی گئی ہیں۔ ان افواج کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہوسکی ہے۔ مگر انکے ٹیونس میں اُترنے کی تصدیق ہوگئی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اطالوی فوجیں بھی ٹیونس کی سرحد میں داخل ہوگئی ہیں۔ ابھی اس کی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ اتحادی افواج الجزائر کی سرحد کو عبور کرکے ٹیونس میں داخل ہوگئی ہیں۔

اپنے جہازوں کو غرق کردو

(لندن ۱۱ نومبر) دول متحدہ نے بحر روم کے فرانسیسی بندرگاہوں میں ٹھہرے ہوئے فرانسیسی تجارتی جہازوں کے ملاحوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جرمنوں اور اطالویوں کے قبضہ میں اپنے جہازوں کو نہ جانے دیں بلکہ اُن کو الجزائر کے بندرگاہوں میں لے آئیں اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو وہ ان جہازوں کو غرق کر دیں تاکہ وہ جرمن [اور] اطالویوں کے استعمال میں نہ جانے پائیں۔

آل انڈیا [illegible] دہلی میں

(نئی دہلی [illegible] نومبر) آل انڈیا [مسلم لیگ، پارلیمنٹری بورڈ]، مسلم لیگ پلگرم پروٹکشن اور علمائے فرنگی محل ندوۃ العلما [illegible] مولوی وغیرہ پر مشتمل تھا۔ آج آنریبل مسٹر اینے [illegible] و دیسی ممبر۔ اور آنریبل سر سلطان احمد ممبر قانون کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں صاحبوں نے بیک وقت [illegible] وفد سے ملاقات کی۔ ۴ ارکان وفد نے حج کے التوا کے بارے میں جو پریشانی اور تشویش مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہے اُس سے ارکان حکومت کو مطلع کیا۔ ارکان حکومت نے دو دو گھنٹے تک بڑی توجہ کے ساتھ وفد کے معروضات کو سنا اور نہایت ہمدردانہ جوابات دئے۔ سر سلطان احمد اور مسٹر اینے دونوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ گورنمنٹ اس مسئلہ پر غور کرے گی کہ وہ کس حد تک عازمان حج کی مدد کرسکتی ہے۔

راجہ جی اور مسٹر جناح

(نئی دہلی ۱۰ نومبر) آج مسٹر سی راجگوپال اچاریہ نے مسٹر جناح سے دو ملاقاتیں کیں۔ ہر ملاقات میں تقریباً دو دو گھنٹے صرف ہوئے۔ آخری ملاقات کے بعد راجہ جی نے اخباروں کے نمایندوں سے کہا کہ مسٹر جناح سے بات چیت ہو چکی اور اب میں جمعرات کے دن دہلی سے چلے جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ آج اول وقت آپ سے آزاد مسلم بورڈ کے ارکان نے بھی ملاقات کی۔

آئینۂ کانپور

جدید چیرمین میونسپل بورڈ

۷ نومبر کو ٹاؤن ہال میں ۲ بجے دن [مسٹر] آر۔ ال۔ ان۔ مصرا سول جج کانپور کی زیر صدارت کانپور میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ بغرض انتخاب چیرمین منعقد ہوا جس میں رائے بہادر امیشور پرشاد باگلا ۲۷ ووٹ سے بورڈ کے نئے چیرمین منتخب ہوئے۔ آپ کے مقابلہ میں مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا کو ۱۱ ووٹ ملے۔ بورڈ کے کل ۳۸ ممبران جلسہ میں شریک تھے۔

ہم اپنے دوست مسٹر باگلا کو اس شاندار کامیابی پر ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ پارٹی بندی سے بالاتر ہو کر بورڈ کے کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ چلانے کی کوشش کریں گے

اعتماد کا ووٹ

۸ نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا اس جلسہ میں مسٹر تلک چند کوریل نے مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایکٹنگ چیرمین پر اعتماد کا رزولیوشن پیش کیا۔

مسٹر گورپرشاد کپور نے کہا کہ سمیع صاحب خود صدر رہیں تاکہ وہ اپنے موافق اور خلاف بولنے والے ممبروں کی بابت خود سن سکیں لیکن سمیع صاحب نے اس کو پسند نہ کرکے کرسی صدارت خالی کردی اور پنڈت برہمانند مصرا صدر منتخب ہوئے۔

مسٹر گورپرشاد کپور نے اعتماد کے رزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے مسٹر سمیع پر کمیونل ہونے کا الزام لگایا مسٹر رام نرائن گرگ نے اسکی تائید کی۔ متعدد ممبران نے موافقت اور مخالفت میں حصہ لیا لیکن رزولیوشن کثرت آرا سے منظور کرلیا گیا۔

بورڈ کا آیندہ جلسہ

بورڈ کی آیندہ میٹنگ ۱۷، ۱۸ و ۱۹ نومبر کو ہونا قرار پائی ہے جس میں سالانہ بجٹ منظور کیا جائے گا۔

بورڈ کی کارروائی

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے لکھا ہے کہ چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کو لکھا ہے کہ بورڈ کی کارروائی میونسپل گزٹ میں چھاپنا خلاف قاعدہ ہے اس سے قانونی پابندی پوری نہیں ہوتی اس لئے بورڈ کی کارروائی مقامی اخبارات میں شائع کرنیکا انتظام کرکے قانون کی پابندی کی جائے۔ اور اس انتظام کی اُن کو اطلاع دی جائے۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ بورڈ جلد اُردو۔ ہندی اور انگریزی اخبارات میں بورڈ کی کارروائی شائع کرانے کا انتظام کرکے نہ صرف قانون کی پابندی کرے گا بلکہ پبلک کو بھی بورڈ کی کارروائی کے مطالعہ کا موقع بہم پہونچائے گا۔

خراب گیہوں

بازار میں جو گیہوں فروخت ہوتا ہے وہ بہت خراب ہے اور اس میں کافی تعداد میں جو اور مٹی وغیرہ ملی ہوئی ہے جس سے پبلک کو سخت تکلیف ہے۔

کنٹرولر افسران کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ معلوم کرسکیں کہ یہ آمیزش کہاں ہوتی ہے و ساور سے خراب گیہوں آرہا ہے یا دکاندار آمیزش کرکے فروخت کرتے ہیں تاکہ وہ اس آمیزش کا انسداد کرسکیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

یہ خبر غلط تھی کہ لوکل گورنمنٹ نے کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین راؤ صاحب سردار سنگھ کو چیرمینی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

ایمرجنسی ویک

۱۵ نومبر سے ۲۱ نومبر تک کانپور میں ایمرجنسی ہفتہ منایا جائے گا اس کے دوران میں تمام گاڑیوں اور موٹروں پر مقررہ قسم کا ڈھکن لگا کر روشنی کی کمی کی جانا ضروری ہے اور ہر شخص کو اپنے مکان میں مقررہ مقدار سے پانی اور بالو کا رکھنا بھی ضروری ہے۔ اس ہفتہ کے سلسلہ میں بلیک آؤٹ اور چھپنے کی پریکٹس بھی کی جائے گی۔

جلوس اور پولیس میں تصادم

۱۰ نومبر کو تین کانگرس مینوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے آرڈر کے خلاف ایک جلوس نکالا تھا جو وہ ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے۔ تلک ہال کے نزدیک مسلح پولیس اور ان کے درمیان ایک تصادم ہوا جس میں کانگرس مینوں کو معمولی سی چوٹیں آئیں۔

گرفتاریاں

مسٹر رام سروپ گپتا ایم۔ ال۔ اے کو ایکٹ حفاظت ہند کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ مسٹر دیبی دت اگنہوتری سکرٹری آئل مل ایسوسی ایشن کو خلاف قانون کارروائیوں کے سلسلہ میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔

گھی میں ملاوٹ کی روک تھام

یو۔ پی مرچنٹس چیمبر کے سکرٹری نے لوکل گورنمنٹ کے پاس ایک اطلاع بھیجی تھی جس میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ گھی میں ملاوٹ کی روک تھام ہو اور سنہ ۱۹۲۲ء کے بل کی اصلاح کی جائے جو گھی کے متعلق ہے۔

گھی میں ملاوٹ کرکے پبلک میں بیچے جانے کی جو چالیں چلی جانے والی ہیں ان کی روک تھام کے لئے چیمبر نے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے اپنی ہمدردی ظاہر کی ہے اور بل کی جو موجودہ حالت ہے اس کے اوپر صرف اس وجہ سے نہیں مخالفت کی ہے کہ یہ غیر ضروری ہے بلکہ اس وجہ سے کہ جب یہ بل ایکٹ بن جائے گا تو اُس وقت یہ اپنی ساخت میں تکلیف دہ ہونے کے علاوہ یوں بھی تکلیف دہ ہوگا۔

چیمبر نے یہ صلاح دی ہے کہ بناسپتی یا ویجی ٹیبل گھی اس طرح نہیں بنانے چاہیئے جس سے اُن کی شکل و صورت اور رنگ خالص گھی کی طرح کا ہو۔

گرانی کا الاؤنس

مسٹر سنتوش چندر کپور سکرٹری کانپور مزدور سبھا نے ایک بیان شائع کرکے مل مالکان اور گورنمنٹ کو آگاہ کیا ہے کہ گرانی کے الاؤنس کے سلسلہ میں مزدوروں میں بےچینی پھیلی ہوئی ہے اور وہ گرانی کے الاؤنس کو ناکافی سمجھتے ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ مزدوروں کے ساتھ مالکان مل اور گورنمنٹ کا جو رویہ ہے اس سے زیادہ عرصہ تک مزدوروں کا خوش رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

قماربازی

۱۰ نومبر کو مسٹر انتظار حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے قماربازی (جوئے) کے قانون کے ماتحت تقریباً چار سو آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔

بھرا ہوا ریوالور

مسٹر سری نرائن ڈکیشٹ ساکن سیسہ مئو کے مکان کی پولیس نے تلاشی لے کر ایک بھرا ہوا ریوالور برآمد کیا اور ڈکیشٹ جی کو ناجائز اسلحہ رکھنے کے جرم میں گرفتار کرلیا۔

ھندو سبھا

۱۵ نومبر ۳ بجے دن کو آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی مجلس استقبالیہ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں چیرمین کا انتخاب کیا جائے گا۔

سبدِ گل

الہ آباد کا ایک معاصر سوال کرتا ہے کہ اب جب کہ سندھ کے نئے وزیر اعظم سر غلام حسین ہدایت اللہ نے اپنی پہلی بات واپس لے کر مسلم لیگ میں شرکت کر لی ہے تو مسٹر جناح ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا کریں گے؟

—— اس کے چند جواب ہو سکتے ہیں، لیکن ایک جواب یہ بھی ہے کہ اگر جسمانی طور پر ممکن ہوا تو مسٹر جناح ان کو سینے سے لگا کر یہ کہہ سکتے ہیں ؎

بہت دیر کی مہرباں آتے آتے

مسٹر کارڈل ہل فرماتے ہیں کہ جہاں تک انکا تعلق ہے وہ اس بات کو پبلک میں ظاہر نہیں کر سکتے کہ "ہندوستانی مسئلہ" کے متعلق امریکن سرگرمیوں کی تفصیلات اتنی قابل اعتراض ہے کہ ظاہر نہیں کی جا سکتیں؟

ہندوستان کے مسئلہ پر مسٹر وِنڈل وِلکی کے اظہار خیال کے بعد ولایات متحدہ امریکہ کے صدر مسٹر روزولیٹ فرماتے ہیں:-

"اٹلانٹک چارٹر تمام بنی نوع انسان پر عائد ہوتا ہے"

معلوم نہیں مسٹر روزولیٹ اس وقت کہاں تھے جب مسٹر چرچل نے کہا تھا کہ ہندوستان پر اٹلانٹک چارٹر عائد نہیں ہوتا؟ وہ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ انھیں اس کی خبر نہیں تھی، کیونکہ ہندوستان سے بھی چند تار اُن کے پاس اس سلسلہ میں بھیجے گئے تھے کہ وہ مسٹر چرچل کے بیان کی تردید کریں؛

پنجاب کے مسئلہ کا نیا حل تلاش کر لیا گیا

لاہور ۴ر نومبر۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں سر سکندر حیات خاں کی ایک نئی اسکیم سے کافی سیاسی جدوجہد پیدا ہو گئی ہے۔ اب تک اس نئے حل کی تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں۔ لیکن اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس حل کا تعلق صرف پنجاب کے مسائل سے متعلق ہے۔ اور اس خیال کی بنا پر پیش کیا گیا ہے کہ اگر پنجاب کے فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل نکل آتا ہے تو انھیں بنیادوں پر تمام ہندوستان کے مسئلہ کا حل بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض خاص اشخاص کو بھی ان تفصیلات کا علم ہو گیا ہے۔ اور انھیں اُمید ہے کہ انھیں بنیادوں پر بنگال کے فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل بھی دریافت ہو سکتا ہے۔ اس وقت اس اسکیم پر ہندو اور سکھ مدبرین غور کر رہے ہیں۔ ان میں وہ حضرات بھی شامل ہیں جو اسمبلی کے ممبر ہیں اور وہ بھی جو اسمبلی کے ممبر نہیں ہیں۔ ہندو مدبرین کے اجتماع میں سر چھوٹو رام نے اور سکھ مدبرین کے اجتماع میں سردار بلدیو سنگھ نے تقاریر کیں۔

جہاں تک معلوم ہو سکا ہے تجاویز یہ ہیں۔ کہ موجودہ طریقوں پر پنجاب اسمبلی کا ایک نیا انتخاب کیا جائے جسے یہ حق ہو کہ وہ ہندوستان کی آئندہ یونین کے ممبر بنیں یا نہ۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر اسمبلی کے ۷۵ فیصدی ممبران یونین کے ممبر بننے کے حق میں ہوں گے۔ تو ممبر بننا منظور کیا جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ نیز یہ کہ یہی ممبران ہندوستان کی یونین کے نمائندوں کو منتخب کریں گے۔ اگر اسمبلی کی اکثریت یونین کا ممبر بننا منظور کرتی ہے۔ لیکن وہ اکثریت ۷۵ فیصدی سے کم ہوئی ہے۔ تو پھر فیصلہ مسلمان ووٹروں کی اکثریت کرے گی۔

سویڈن کی توپیں حرکت میں

سٹاک ہالم ۷ر نومبر۔ بچاؤ کی وزارت کے دفتر سے ایک کمیونک شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ جرمنی کے سات ہوائی جہاز سویڈن کے علاقہ پر صبح کو اڑے۔ ہوا مار توپوں نے ان پر آتشباری کی۔ دوپہر کو ساحلی علاقوں میں دشمن کا ایک ہوائی جہاز دیکھا گیا۔ اس کو متنبہ کرنے کے لئے ہوا مار توپوں نے گولیاں چلائیں۔ اس پر بعد میں وہ سویڈن کے علاقہ سے چلا گیا

ادبِ لطیف

عشقِ حقیقی

ازجناب [illegible] نیازی

جانِ آرزو!۔

میں نے اپنا دل تمہارے دامن میں ڈال دیا ہے اب اس پر میرا کوئی اختیار نہیں یہ تمہارا ہے، ہمیشہ کیلئے تمہارا۔

تمہاری خوشی ہی اب میرے دل کی خوشی ہے اور تمہاری رضا میری رضا ہے!

"اور تمہاری ناراضگی اسکی موت"

میرا عشق بے لوث ہے، اس میں کوئی خواہش نہیں کوئی تمنا نہیں!۔

میں تمھیں تم سے چھیننا نہیں چاہتا بلکہ خود کو تم میں کھو دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔

مجھے تمہارے پھول سے نازک جسم سے کھیلنے کی حسرت نہیں، تمہارے شرابی ہونٹوں سے نشہ چرانے کی آرزو نہیں۔

تمہاری صراحی دار سی گردن میں اپنے بازو حمائل کر کے تمہاری چاندسی پیشانی کو چومنے کی ہوس نہیں؟ میرا عشق اس سے بلند ہے اور بہت بلند!۔

مجھے تمہارے جسم سے نہیں تمہارے دل سے تمہارے حسن سے عشق ہے۔!!

برطانیہ کو جرمنی کی نوآبادی بنانیکی مجنونانہ اسکیم

لندن ۵ر نومبر۔ لارڈ بیبرک ووِلن لارڈ پرووسٹ گلاسگو نے ڈیلی ہیں کے نامہ نگار سے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ رُوڈلف ہیس ہوائی جہاز میں بایں توقع برطانیہ پہونچا تھا کہ جرمنی اور برطانیہ میں صلح کے امکان کے متعلق انگریزوں کی رائے کا حال معلوم کیا جائے۔ یہ بھی آپنے فرمایا کہ وہ ہٹلر کے منشا بلکہ حکم سے بھیجا گیا تھا اور صلح کی شرائط بھی لایا تھا۔ اس کو اُمید یہ تھی کہ مجھے پیرول دیدیا جائے۔ اور ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر ہی اسے واپس جانے دیا جائے گا۔ اس کے پاس اگرچہ تحریری شرائط نہیں تھیں لیکن اس نے دوران گفتگو میں یہ شرائط واضح کیں کہ تمام سابق جرمنی نوآبادیات جرمنی کو دیدی جائیں۔ نیز برطانیہ اپنی بحری ہوائی اور بری طاقت کے ایک حصہ سے محروم ہو جائے کچھ خراج ادا کرے اس کے بعد جزائر برطانیہ اور برطانوی ہوائی بیڑے کا ایک حصہ اس کے قبضہ میں چھوڑ دیا جائے گا۔ ان کی رو سے تمام یورپ پر ہٹلر کی قیادت تسلیم کی جاتی تھی۔ مغربی افریقہ۔ شام فلسطین اور دوسرے علاقوں کے بحر اطلانٹک والے سواحل جرمنی کو دئیے جانے تھے۔ نہر سوئز پر جرمنی اور اٹلی کا قبضہ ہونا تھا۔ اور اٹلی کو کارسیکا اور طونس ملنے تھے۔ فرانسیسی مراکش اور جزائر اسپین کو دئیے جانے تھے۔

ہیس نے یہ بھی کہا کہ میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل یا ان کے ساتھیوں میں سے کسی سے ملنا نہیں چاہتا کیونکہ وہی لوگ جنگ کا باعث ہوئے ہیں۔

برطانیہ کو جرمنی کی ایک نوآبادی کی حیثیت دی گئی تھی جس کا فرمانروا ہیس اور شہنشاہ ہٹلر بنایا گیا تھا۔

اینگلو امریکن مشن کراچی پہونچ گیا

نئی دہلی ۹ر نومبر۔ جنگی نقل و حمل کے محکمہ کے سکرٹری مسٹر ستندر ناتھ رائے اینگلو امریکن ٹیکنیکل مشن کے ممبران سے ملنے کے لئے کراچی گئے ہیں جو ہندوستان کے مغربی ساحل پر جہازرانی کی حالت کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے وہاں آیا ہوا ہے۔

یہ مشن خاص ہندوستان کے لئے ہی مقرر نہیں کیا گیا ہے بلکہ اتحادی قوموں کی جانب سے افریقہ اور ایشیا کے مختلف ساحلوں کا دورہ کرے گا۔ اور جہازوں سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کی غرض [illegible]

عالمِ نسواں

مختلف ملکوں میں عورت کی تعریف

خدا نے عورت کو مرد کی پیشانی سے نہیں بنایا کہ وہ اس پر حکومت کرے، نہ اس کے پاؤں سے پیدا کیا کہ وہ ان کی غلامی کرے بلکہ اس کی پسلیوں سے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کے دل کے قریب ہو (ہندوستان)

بیوی ستار نہیں ہے کہ بجایا اور دیوار پر لٹکا دیا، بیوہ عورت اس کشتی کے مانند ہے کہ جس کا چپو نہ ہو۔ (چین)

خوبصورت لڑکی پیٹ ہی سے منسوب ہو کر پیدا ہوتی ہے۔ (جرمن)

جو شخص شادی کیواسطے پردیس میں جاتا ہے وہ فریب دیتا ہے، یا فریب میں آتا ہے۔ (فرانس)

شادی جہنم بھی ہے، اور جنت بھی ہے۔ (ہالینڈ)

بوڑھے اور کمزور خاوند کو بیوی قبر تک پہونچانے میں گھوڑے کی ڈاک ہوتی ہے (ڈنمارک)

بہو کے لئے ساس شیطان سے بڑھکر ہوتی ہے (اٹلی)

عورت کے لئے جنس جمیل کا خطاب نہایت موزوں ہے (کانٹ)

× ضروری تجویزیں پیش کرے گا۔ مشن جن سوالات پر تحققیات کریں گے ان کی فہرست جلد ہی شائع کردی جائے گی۔

مسٹر جناح کا چیلنج متحدہ اقوام کو

علیگڈھ ۳ر نومبر۔ آج مسلم یونیورسٹی کے طلباء کے سامنے مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر [illegible] ظاہر کی ہے کہ انھوں نے جس فنڈ کی فراہمی [illegible] مسلمانوں سے اپیل کی تھی اس میں کا[illegible] ہو گئی ہے۔ کانگرس کی موجودہ تحریک [illegible] جناح نے کہا کہ یہ ایک جواری کا آخری داؤں ہے اور میں خوش ہوں کہ مسلمانوں نے اسمیں شرکت نہیں کی کیونکہ اس کا مقصد برٹش گورنمنٹ پر دباؤ ڈال کر ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کرنا تھا اس لئے میں کانگرس کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں نہیں پھنسا ورنہ مسٹر گاندھی کو دنیا کے سامنے یہ کہنے کا موقع ملتا جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہی سارے ہندوستان کا مطالبہ ہے۔ لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم کب تک انتظار کرتے رہو گے اگر برٹش گورنمنٹ کانگرس سے دب گئی تو مسلمانوں کا کیا حشر ہوگا۔ میرا جواب یہ ہے کہ تمام متحدہ طاقتیں مل کر بھی مسلمانوں کے مفاد کو برباد نہیں کر سکتیں اگر انھوں نے ہمیں نظر انداز کر دیا تو ہم اس ملک میں ایک دن کے لئے بھی اطمینان سے حکومت نہیں کرنے دیں گے۔

وزیر اعظم بنگال کا بیان

کلکتہ ۳ر نومبر۔ ضلع جیسور کے ایک قصبہ میں مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس صوبہ کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ یہاں مختلف جماعتوں میں اتحاد و اتفاق ہو۔ اس وقت اس صوبہ کے لئے بڑا خطرہ ہے۔ اور اس وجہ سے گورنمنٹ لوگوں سے اُن کی املاک [illegible] وغیرہ لے رہی ہے مگر اُن کا معاوضہ [illegible] دیا جا رہا ہے۔ اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ [illegible] کاروں [illegible] آزادی نہیں حاصل ہو گی [illegible] خطرہ کی موجودگی میں پُرامن [illegible] سے آپ آزادی کا اہل ثابت کر سکتے ہیں۔

۴۴ پیش کرنے کے لئے بھیجدیا گیا ہے۔

بچوں کی دنیا

عبرت آموز کہانیاں

ازجناب سیّد شاہ محمد ابوالخیر کشفی متعلم حلیم مسلم انٹر کالج

حضرت امام جعفر صادق کے پاس ایک غلام تھا کسی قصور پر آپ نے اس غلام کی گوشمالی کی، درد کی شدت و تکلیف کی وجہ غلام نے ایک سرد آہ کی، امام صاحب موصوف بہت پشیمان ہوئے اور غلام کے سامنے بیٹھکر اس کو قسم دی کہ تو اس کے بدلے میں اسی طرح میرے کان مل اور "سزا دے" غلام قسم سے مجبور ہو گیا اور اس نے امام صاحب کے کان آہستہ آہستہ ملنا شروع کئے۔

امام صاحب نے فرمایا کہ اے غلام تو میری طرح زور سے کیوں نہیں ملتا، غلام نے جواب دیا کہ حضور جس خدا سے آپ ڈرتے ہیں اسی خدا سے میں بھی ڈرتا ہوں، پھر آپ غلام کی یہ بات سنکر [illegible] روئے اور اس کو آزاد کر دیا۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہر[illegible] اور بادشاہ وقت کے وزیر میں باہم [illegible] وزیر نے کہا کہ میں آج تیرا حال بادشاہ [illegible] شیخ صاحب نے فرمایا کہ میں بھی [illegible] تعالےٰ سے کہوں گا، وزیر باد[illegible] کہا کہ آپ نے ایک مکار کو [illegible] جو آپ کے وزیر کو تکلیف [illegible] بادشاہ نے کہا [illegible] ے گا۔

ادھر حضرت شیخ [illegible] نے عشا کی نماز پڑھکر خدا سے کہا [illegible] ایک ظالم کو چھوڑ رکھا ہے جو تیرے بندوں کو [illegible] تکلیف دیتا ہے، ایک غیبی آواز آئی [illegible] دیا جائے گا۔

جب صبح ہوئی تو وزیر کو بخار آگیا یہ حالت دیکھکر شیخ کے پاس بادشاہ خود گیا اور اس کے قصور کی معافی چاہی شیخ صاحب نے کہا اس کا بھی ایک مالک تھا اور میرا بھی ایک مالک تھا لہذا دونوں نے اپنی اپنی [illegible] اپنے اپنے مالکوں سے بیان کریں، میرا مالک غالب آیا۔

فوجی کنبوں کیلئے ۷۰ ہزار ایکڑ کی جاگیرات

لاہور ۵ر نومبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے موجودہ اور سابق [illegible] سپاہیوں اور ان کے کنبوں کے لئے کئی رعائتیں منظور کی ہیں۔ اس مقصد کے لئے ۷۰ ہزار ایکڑ زمین جاگیر کے لئے مخصوص کی گئی ہے سول ملازمت [illegible] کی بھرتی میں حتی الامکان فوجی خدمات سرانجام دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ دوران جنگ میں انتخاب اور کھلے امتحان کے ذریعہ براہ راست بھرتی اسی مقصد کے لئے بند کی گئی ہے۔ میدان جنگ پر گئے ہوئے فوجیوں کے کنبوں کے لئے بلا معاوضہ طبی امداد کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ملازم فوجیوں کی [illegible] توں کی تحقیقات کے لئے ایک محکمہ بنایا گیا ہے۔ جن کے ہیڈ کوارٹر راولپنڈی۔ جہلم۔ لاہور اور جالندھر میں ہوں گے۔ فوجیوں کے بچ[illegible] اور لواحقین کو آٹھویں جماعت تک بلا فیس تعلیم دی جاتی ہے۔ مزید برآں فوجیوں کے لڑکوں کو ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ کی مجموعی مالیت کے وظائف دئے جائیں گے۔ ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ کی مجموعی مالیت کے وظائف دئیے جائیں گے۔ ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ کے وظائف فوجیوں کی لڑکیوں کو دئے جائیں گے۔ ان کے کنبوں کو مقدمات میں بلا معاوضہ قانونی مشورہ دیا جا سکے گا۔ اور ان سے کسی جگہ بھی تعزیری ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔

چین میں غیر ملکی حقوق کا خاتمہ

لندن ۳ر نومبر۔ اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ چین میں غیر ملکی حقوق کو ختم کرنے کے لئے [illegible] عہد نامہ کا مسودہ چنکنگ میں [illegible] سفیر کے پاس چینی حکومت کے سامنے ۴۴

پردۂ فلم

سلطان ٹیپو پر دُرفلم پر

سن رائز پکچرس کی اطلاع کو ہم نے مسرت کے ساتھ سُنا کہ سن رائز پکچرس کے مالک سیٹھ داس [illegible] سلطان ٹیپو کی زندگی پر ایک نہایت ہی اہم فلم کی تیاری کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس تاریخی شاہکار کی تیاری کا کام خاندان کے ڈائرکٹر مسٹر شوکت حسین کے سپرد کیا گیا ہے جس ابتدائی تیاریاں مسٹر شوکت حسین نے کر دی

[illegible] رائز کے کارکنان مستحق مبارکباد ہیں [illegible] اس اہم موضوع پر تصویر کی تیاری [illegible] کر لیا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ سلطان [illegible] کی تصویر اس وقت تک کبھی مکمل نہیں ہو سکتی [illegible] جب تک مختلف لائبریریوں میں جا کر سلطان ٹیپو کی زندگی سے متعلق جتنا بھی لٹریچر ہے اس [illegible] مطالعہ نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ اس کی بھی ضرورت ہے کہ اس تصویر کو صحیح معنوں میں [illegible] کے لئے ایک علم دوست پارٹی ریسرچ [illegible] اور یہ بتائے کہ ٹیپو کے زمانہ کا تمدن کیا [illegible] زمانہ کے آلات حرب کیسے ہوتے تھے۔ اور ٹیپو کا طریق جنگ کیا تھا نیز ٹیپو کے عادات و خصائل بھی پوری طرح معلوم کریں۔

سلطان ٹیپو ایک ایسی بلند شخصیت ہے کہ جس کی تصویر کی تیاری میں اگر سیاسی لغزش ہو گئی تو مسلمانوں میں ناگواری پیدا ہونے کا امکان ہے اس لئے ضرورت ہے کہ پوری احتیاط کے ساتھ اور ذمہ داری کے ساتھ اس تصویر کو تیار کیا جائے۔ ہم کو امید ہے کہ سن رائز کے کارکن اس عظیم الشان تصویر کی تیاری میں اس چیز کی انتہائی کوشش کریں گے کہ یہ تصویر ہر لحاظ سے ہر طبقہ اور ہر جماعت کے لئے قابل قبول ہو سلطان ٹیپو کی فلم اگر صحیح معنوں میں تیار ہو گئی تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تصویر ہندوستان میں ایک قیامت برپا کر دے گی؛

چین کے سابق سفیر کے خیالات

نیویارک ۵ر نومبر۔ حکومت چین کے سابق سفیر ڈاکٹر ہو شی مقیم امریکہ نے کرسچین سائنس مانیٹر میں "[illegible] دنیا" کے عنوان سے لکھا ہے:- دو اہم تاریخی واقعات یعنی جاپان۔ جرمنی اور اٹلی کی شکست اور اس کے بعد دنیا میں جو نیا نظام قائم ہو[illegible] جو امن چین ہو گا ایشیا میں جمہوریت کو [illegible] دیں گے۔ یقیناً چینی ڈاکٹر سن یات سن کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر ترقی کرتا رہے گا۔ روس اب جمہوریتوں کا طرفدار ہے ترقی کرتا رہے گا۔ ہندوستانیوں کو بھی پچھلے ۲۵ سال سے سیاسی انجمنوں کا علمی تجربہ ہے۔ وہ بھی جمہوری فیڈریشن کے آئین کے مطابق فیڈریشن قائم کر سکیں گے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شائد ناخواندگی کی وجہ سے ایشیا میں جمہوریت کی نشو و نما میں رکاوٹ پڑیگی مگر اس کو بہت جلد مٹا دیا جائے گا۔

مسٹر چرچل کا خیال

پریٹوریا ۔ ۶ر نومبر۔ مسٹر چرچل نے جنوبی افریقہ کے قائم مقام وزیر اعظم کے نام ایک بجری تار ارسال کیا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ مصر کی جدید جنگ میں آپ کی جنوبی افریقہ والی فوجوں نے جنرل پنار کی قیادت میں جو شاندار کامیابی حاصل کی ہے میں اس پر آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ان فوجوں نے اس [illegible] ہے شاندار پارٹ [illegible] ادا کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل نے ایک تقریر میں مصر کی جنگ کے نتائج کو [illegible] صورت تعبیر کیا ہے۔

اقوال زریں

[illegible] کو اس بات سے تکلیف نہیں ہوتی کہ اسے زندہ رہنے کے لئے کام [illegible] زندگی سے دکھ یہ پہنچتا ہے جو اسے کام کرنے کے بعد بھی [illegible] پڑتی ہے۔

[illegible] شخص اپنے آپ کو بیوقوف بنانا چا[illegible] تو [illegible] طور پر وہ کسی عورت کی مدد چاہتا ہے۔

زندگی کا سفر اسقدر تھکا دینے والا ہوتا ہے کہ آدمی جب اپنی منزل پر پہونچتا ہے تو اس کا سانس ٹوٹ جاتا ہے

جب کوئی شخص اپنی جائداد اپنی بیوی کے [illegible] سمجھ لینا چاہئے کہ شادی [illegible] کاروبار میں [illegible]

جو شخص ایک کام کا ماہر ہوتا ہے [illegible] اپنے آپ کو [illegible] میں مشورہ دینے کا اہل [illegible] ہے۔

ایک بڑا افسر بننا بہت آسان ہے بشرط [illegible] پاس تجربے کیلئے کافی روپیہ ہوں۔

تم نے کبھی کسی شادی شدہ آدمی کو [illegible] کو دو [illegible] کون کو طوفان پر ترجیح دیتا ہے

آدمی جب تک اپنے بدخواہوں کا خیرخواہ نہو اسکی نیکی درجہ کمال کو نہیں پہونچتی۔

موج تبسم

ماسٹر :۔ ایک کند ذہن شاگرد سے ارتھمٹک کا سوال کیا اور جب اس نے غیر متوقع طور پر صحیح جواب دیا تو ماسٹر نے شاباش، بیٹھ جاؤ کہکر کہا کہ اب تم مجھ سے ایک سوال کرو۔

شاگرد :۔ اگر سوت کے گولے کی قیمت دو آنے ہو تو تین سو گز سوتی کپڑے کی قیمت کیا ہوگی

ماسٹر :۔ شاید تم مجھے بیوقوف سمجھتے ہو جو اس قدر احمقانہ سوال کر رہے ہو!۔

شاگرد :۔ شاباش بالکل ٹھیک ہو بیٹھ جاؤ

دوست :۔ لالہ جی میں نے سنا ہے کہ آپکا نوکر بھاگ گیا؟۔

سیٹھ جی :۔ جی ہاں۔

دوست :۔ کوئی قیمتی چیز یا لمبی رقم تو لے کر نہیں بھاگا۔

سیٹھ جی :۔ نہیں ایشور کی دیا سے سب [illegible] ہے صرف میری بیوی کو ضرور لے گیا مگر [illegible] کا کل زیور میرے ہی پاس ہے۔

[illegible]ست :۔ یار تم نے اپنی شادی کی تاریخ [illegible] بڑھا دی؟۔

[illegible] :۔ (حساب لگاکر) اگر سابقہ [illegible] تو پچیس سال بعد اصلی سلور [illegible] اور سنیچر کے دن تو ہمیشہ [illegible] ہیرلفٹ با[illegible]

دلچسپ معلومات

بندر کا نوکر

بندروں کی دو جاتیاں ایسی ہیں جو دوسرے بندروں کی نسبت سمجھ دار اور بہت ہوشیار ہیں یہ دونوں جاتیاں "شمپنجی [illegible]ور بون" کہلاتی ہیں، ان جاتیوں کے بندروں کے پونچ نہیں ہوتی اور یہ اپنے پچھلے پیروں پر کھڑے ہوکر انسان کی مانند چل سکتے ہیں۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر الف۔ اے۔ لنڈمین نے "بون" نسل کے دو بندر پالے ہیں اور انھیں گھر کا تمام کام کاج کرنا سکھایا ہے اور یہ دونوں بندر خاصے نوکروں کا کام دیتے ہیں۔

گھر میں جھاڑو دینا چیزیں اٹھاکر رکھنا اور لیٹر بکس میں خط ڈالنا پیپ سے پانی بھرنا وغیرہ یہ کام بڑی عمدگی سے کرتے ہیں، یہ بندر ساری عمر ایک ہی جگہ رہتے ہیں، آدمی میں جو کمزوریاں ہوتی ہیں وہ ان بندروں میں نہیں ہوتیں یورپ کے نوکر آج کل بڑے تنگ مزاج ہوگئے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر وہ ملازمت چھوڑکر چلدیتے ہیں اور تنخواہیں بھی بہت زیادہ لیتے ہیں سال میں چھٹی بھی کئی کئی بار لیتے ہیں یہ سب باتیں بندروں میں نہیں ہوتیں وہ صرف پیٹ بھر کھانے پر ہی رہتے ہیں کبھی چھٹی نہیں لیتے نہ ذرا سی بات پر نوکری کی دھمکی دیتے ہیں۔

افسانہ

ایہ دنیا ہے؟

شہرۂ آفاق فرانسیسی افسانہ نگار موپساں کا ایک زندۂ جاوید شاہکار

جس وقت والد صاحب نے اماں جان سے پریشانی کے لہجہ میں کہا، ذرا دیکھنا اس آدمی کی شکل جولز، سے کتنی ملتی جلتی ہے، تو میں نے فوراً اس کو دیکھا جدھر میرے والد صاحب نے اشارہ کیا تھا

"جولز" ہمارے ان چچا کا نام تھا جن کے غائبانہ تذکرے اکثر ہوتے رہتے تھے وہ میرے والد صاحب کا سارا کمایا دھرا روپیہ لیکر برسوں پہلے فرانس سے امریکہ بھاگ گئے تھے۔

انھیں یہ امید تھی کہ امریکہ جیسے مالدار ملک میں وہ اچھی رقم پیدا کرکے ایک بڑے اور امیر کبیر آدمی بن جاویں گے، وہاں پہونچنے کے بعد انھوں نے ایک مرتبہ والد صاحب کے نام ایک خط بھی بھیجا تھا اس خط میں چچا جولز نے لکھا تھا کہ میں یہاں ایک دوکان کر رہا ہوں کچھ سرمایہ ہوجاتے تو تمہارا روپیہ واپس دیدوں گا، اس خط سے والد صاحب کو بڑی زبردست تسلی ملی تھی اپنے بھائی "جولز" کی وقعت اس خط سے والد صاحب کی نظروں میں بہت بڑھ گئی تھی اور وہ حسب ضرب "جولز" کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

دو برس بعد چچا "جولز" نے میرے والد صاحب کو ایک اور دوسرا خط بھیجا تھا اس خط میں لکھا تھا کہ میرا کاروبار جم گیا ہے کل میں جنوبی امریکہ کے ایک بڑے تجارتی سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ میرے پاس کافی رقم جمع ہوتی چلی جا رہی ہے، میں بہت جلد واپس آؤں گا، پھر ہماری زندگی بہت آرام و اطمینان سے گذرے گی۔

اس خط کو میرے والد صاحب ہر وقت اپنے پاس رکھا کرتے تھے، جب سب جمع ہوجاتے تو میری دو بہنوں، تین چھوٹے چھوٹے بھائیوں، اماں اور میں، ان سب کے مجمع میں والد صاحب وہ خط پڑھکر سنایا کرتے تھے۔

اپنے واقف کاروں اور دوستوں کو بھی والد صاحب اپنے چچا "جولز" کا دوسرا خط سناتے رہتے تھے، یہ خط آنے کے بعد دس برس تک چچا "جولز" کی ہمیں کوئی خبر نہ ملی، اس درمیان میں والد صاحب توقعات کے محل برابر بناتے رہے۔ کبھی میری اماں جان بھی کہنے لگتی تھیں کہ جب "جولز" آجاویں گے تو ہمارے دن پھر جاویں گے۔

چچا "جولز" کے آنے کی اشد ضرورت ہمیں اس لئے تھی کہ میرے والد صاحب حقیر تنخواہ کے ایک کلرک تھے، گزارہ بہت مشکل سے ہوتا تھا ہر چیز میں زیادہ سے زیادہ کفایت سے کام لینا پڑتا تھا۔ چنانچہ ہفتہ کے ہفتہ جب بدھ کے دن ہم لوگ ساحل سمندر پر گھو[illegible] کرتے تھے تو جہاں کوئی جہاز ساحل سمندر کی طرف رخ کرتا ہوا دکھائی دیتا تو میرے والد فوراً تمنا بھرے لہجے میں کہتے، "کیا تعجب ہے کہ "جولز" اسی جہاز سے آرہے ہوں۔

برسوں سے چچا "جولز" کے تذکرے سنے اور ان کی اشد ضرورت محسوس کی جانے کی وجہ سے مجھے چچا "جولز" سے بیحد دلچسپی ہوگئی تھی اس لئے جب والد صاحب نے کافی پریشانی کے لہجہ میں اماں جان سے کہا کہ ذرا دیکھنا اس آدمی کی شکل "جولز" سے کسقدر مشابہ ہے تو [illegible] کہنے پر میں نے بھی اس طرف دیکھا جدھر والد صاحب نے اشارہ کیا تھا۔

بدھ کا دن تھا ہم سب لوگ ساحل سمندر پر تفریح کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے ہماری بڑی بہن جس کی عمر اٹھائیس برس کی ہوچکی تھی اس کی شادی ہوئے ایک ہی مہینہ ہوا تھا اس کا نیا دولہا بھی ہمارے ساتھ تھا جو والد صاحب سے "چچا جولز" کی دولت و ثروت کے تذکرے سنکر خوش ہوا کرتا تھا۔

جس شخص کی طرف والد صاحب نے اشارہ کیا تھا وہ شخص سیپیوں کا پکا ہوا لعاب بیچ رہا تھا۔

اماں جان نے والد صاحب کی یہ بات سن کر کہا، "کیا جولز"؟۔

ہاں والد صاحب نے کہا "میرا بھائی"، تم بھی عجیب آدمی ہو

اماں جان بولیں "وہ تو امریکہ"۔

والد صاحب نے بات کاٹتے ہوئے جواب دیا، "تم خود جاکر دیکھ لونا"۔ اماں جان اس طرف چلیں، میں نے بھی قریب جاکر اسے دیکھا وہ بوڑھا تھا اس کے کپڑے میلے اور بہت بوسیدہ تھے اسکی چمڑی خشک اور جھریوں دار تھی اور، آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔

جب اماں جان اس شخص کو قریب سے دیکھ کر واپس آئیں تو ان کا جسم کپکپا رہا تھا وہ بولیں تم ٹھیک کہتے ہو، وہی ہے، جہاز کے کپتان سے بھی پوچھ کر دیکھو مگر ذرا ہوشیاری سے کام لینا کہیں "جولز" تمکو پہچان نہ جائے

میں بھی والد صاحب کے پاس جہاز کے کپتان کے قریب گیا اس نے دریافت کرنے پر بتایا کہ یہ ایک فرانسیسی ہے اس مقام پر اس کے کچھ رشتہ دار رہتے ہیں مگر اب یہ شخص ان لوگوں کے پاس جانا نہیں چاہتا "جولز" اس کا نام ہے، کسی زمانے میں اس نے امریکہ میں کافی رقم پیدا کرلی تھی مگر اب حالت ذرا ایسی ہی ہے"۔

جب اماں جان کو یہ معلوم ہوا تو انھوں نے والد صاحب سے کہا بچوں کو کسی اور طرف لے چلئے، نئے داماد کا معاملہ ہے جلدی کیجئے ہم نے سیپیوں کا لعاب اس سے خرید لیا تھا۔ مجھے تاکید کی گئی کہ کسی سے کچھ کہنا نہیں اور لو جاؤ یہ پیسے دیکر جلدی سے واپس آجاؤ۔

میں نے اس بوڑھے کے قریب جاکر پوچھا کتنے پیسے؟

اس نے جواب دیا ڈھائی فرینک"

میں پانچ فرینک کا سکہ اس کو دیا اس نے باقی ڈھائی فرینک مجھے واپس دیے لیکن مجھے کچھ ایسا محسوس ہوا کہ میرے چچا ہیں، میں نے دس سوس اس بوڑھے کو بطور انعام دیدئے، اس نے کہا خدا تم کو خوش رکھے۔

جب میں واپس آیا اور اماں جان کو معلوم ہوا کہ میں نے اسے کچھ دام زیادہ دیدئے تو۔۔ بگڑکر بولیں" کیا ضرورت تھی خواہ مخواہ۔

اور وہ خاموش ہوگئیں۔

امریکن فوجیں فلسطین پہونچ گئیں

بیت المقدس ۶ر نومبر۔ کل یہاں یہ اطلاع ملی ہے کہ امریکن کی فوجیں حال ہی میں فلسطین و شام وارد ہوئی ہیں فلسطین کے ماہانہ جریدۂ "فلسطین ماہانہ" نامی میں ان کے خیر مقدم کا مضمون بھی شائع ہوا۔

استنبول کی اطلاع سے معلوم ہوا کہ امریکہ کا سب سے بڑا فوجی قافلہ آخر شرق قریب پہونچ گیا ہے۔ یہ فوج کئی ہزار کی تعداد میں ہے۔ ان کی بڑی فوج ایک قافلہ کی صورت میں اب تک امریکہ سے باہر نہیں بھیجی گئی تھی۔ اس میں اسپتال اور ہر قسم کا فوجی سامان بھی شامل ہے۔

ملک معظم کا پیغام

لندن۔ ۶ر نومبر۔ ہز مجسٹی ملک معظم نے ۴ر نومبر کو قصر بکنگھم سے حسب ذیل پیغام جنرل الیگزینڈر کے نام ارسال کیا۔

آٹھویں فوج نے اتحادی ہوائی اور بحری بیڑے کی مدد سے محوریوں پر ایسی ضرب کاری لگائی ہے کہ اسکی اہمیت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

میں آپکے تینوں فوجی عملوں کو یقین دلاتا ہوں کہ جن میں برطانوی دول مشترکہ کے اور ہمارے اتحادیوں کے بہت سے نمائندے شامل ہیں۔ کہ ان کی اس شاندار فتح سے تمام سلطنت برطانیہ انتہائی مسرور و نازاں ہے۔

[illegible] اور جیت ہماری

بربادی اور لوٹ مار غنڈہ اراج کا نتیجہ ہے جس کو وطن سے محبت ہے۔ وہ غنڈوں پر تھوتھو کرتا ہے کیونکہ سوراج کے راستہ میں وہ روڑا اٹکاتے ہیں

سڑکیں چکنا چور۔ پل ٹوٹے ہوئے

ان حرکتوں سے گاؤں اور آس پاس کے چھوٹے موٹے قصبے ایک دوسرے سے الگ ہوجاتے ہیں۔ مال کی آمد و رفت بند ہوجاتی ہے۔ اور کاشتکار کا غلہ بازار تک نہیں پہنچ پاتا۔ جسکا مطلب ہے۔ روپیہ پیسے نہیں ملے گا۔ مہاجن کی قسط دینے کے لئے بھی نہیں! [illegible] آپ کے عزیز ایسے ضلع میں رہتے ہیں جہاں غنڈہ اراج ہے۔ تو غور کیجئے کہ وہ کتنے خطرہ میں ہیں!

بیج کے گدام ڈاکخانے اور کچہریاں آگ کی نذر

کیا اس کا مطلب [illegible] کہ کاشتکار کو اب کے بیج نہیں ملے گا؟ بوئے گا کیا؟ اور پھر فصل کیسی؟ اور ڈاکخانے اور کچہریاں جلائی گئیں تو بھی بیچارے غریبوں کی مارہے کیونکہ سیونگ بنک [illegible] جمع کی ہوئی ان کی رقم کا کوئی ثبوت نہیں۔ ان کی پنشنوں کا ثبوت نہیں۔ اور زمین [illegible] ملکیت ثابت کرنے کے ذریعے بھی آگ کی نذر

تو سرکار کا ظاہر ہے۔ اس [illegible] سب سے کم نقصان ہے۔

لیکن اگر ہم سب اس پر [illegible] جائیں کہ غنڈوں کی آفتوں کو مٹائیں گے تو ہم کمال آسانی سے غنڈوں کو نیست [illegible] نابود کرسکتے ہیں۔

صرف حکام اکیلے اس کام میں اتنی جلدی سے کامیاب نہیں ہوسکتے جتنی جلد ہم ہوسکتے ہیں۔

غنڈوں سے لڑئیے

مقامی کمیٹیاں بنائیے۔ والنیٹروں [illegible] جتھے [illegible] تاکہ کام [illegible]

CPU-56

ہٹلر اور مسولینی کی چپل گئی

لندن - ۸ر نومبر - نوآبادیات کی تقسیم کے متعلق جرمنی اور جاپان کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ سے روم میں سخت ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے - کیونکہ اٹلی کو اس معاہدہ میں شامل نہیں کیا گیا" ڈیلی مرر" لندن کا بیان ہے کہ اس معاہدہ کے مطابق بحرالکاہل اور ایشیا کے تمام علاقے جاپان کے زیر اثر اور اس کے قبضہ میں دیدیئے جائیں گے - اور جرمنی مقبوضہ یورپ افریقی نوآبادیات اور بحراوقیانوس کے علاقوں پر قابض ہوگا - نہر سوئز ایک مشترکہ کمیشن کے قبضہ میں دی جائے گی جس میں اٹلی کا حصہ جاپان اور جرمنی ہر ایک کے حصوں سے نصف ہوگا - اٹلی کو نوآبادیوں دینے کا معاملہ جرمنی کے سپرد کر دیا گیا ہے - جاپان اور جرمنی کی حد - عدن کے مقام پر ملیں گے - روم میں خیال کیا جاتا ہے کہ مسولینی روس کے خلاف جرمنی کو محض یہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے مزید امداد بہم پہنچا رہا ہے کہ کم از کم بحیرۂ روم میں وہ اطالوی اقتدار کا طالب ہے لیکن جرمنی فرانسیسیوں کو بعض مقبوضات جو بحیرۂ روم میں واقع ہیں اپنے قبضہ میں لینا چاہتا ہے اس کے متعلق مسولینی اٹلی کے بحری بیڑے کو فیصلہ کن حربہ کے طور پر استعمال کرے گا - کیونکہ جس وقت عدن میں جرمن مفاد کا سوال پیدا ہوگا تو اطالوی بحری بیڑے کی امداد کے بغیر کامیابی کی توقعات بہت کم ہیں -

آئندہ پریوی کونسل میں سزائے موت کے مقدمات کی اپیل نہ ہوسکیگی

نئی دہلی - ۸ر نومبر - نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲ میں جو ترمیم کی گئی ہے اسکی رو سے مقدمات قتل کی اپیلیں آئندہ پریوی کونسل کے سامنے پیش نہیں کی جائیں گی - بلکہ انکی شنوائی ہائی کورٹ ہی تک محدود رہے گی - چونکہ موجودہ جنگی حالات کے پیش نظر پیغام رسانی میں بہت دقت پیدا ہوچکی ہے اور پریوی کونسل میں کی گئی - اپیلوں میں کئی مہینے صرف ہوجاتے ہیں اس لئے اب مقدمات قتل میں رحم وغیرہ کے لئے اپیل پریوی کونسل میں صرف اسی حالت کے اندر کی جاسکیگی - جب ہندوستان کی کوئی عدالت بجائے اسکے لئے منظوری دے دیگی -

سر حسن سہروردی کے خیالات

لندن - ۸ر نومبر - آج وزیر ہند کے مشیر پروفیسر سر حسن سہروردی نے ہندوستان کے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے پر زور دیا ہے - آپ نے ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن اور رائل سنٹرل ایسوسی ایشن کو اپنے خیالات بتاتے ہوئے فرمایا کہ مسئلہ ہند کا حل اس بڑے مسئلہ کا ایک جزو ہے - جو تمام عالم دنیا سے برائیوں کو ٹلانے کے لئے کر رہا ہے - مقصد صرف جنگ فتح کرنا ہی نہیں بلکہ ایسے اصول دریافت کرنا ہے جس سے مستقل امن وامان اور صلح کو قائم کیا جاسکے - خاتمہ جنگ تک ایسی مساعی کو ختم نہیں کیا جاسکتا -

ہندوستان کے مستقبل کے سیاسی اصولوں کو بغیر ایک لمحہ کی تاخیر کے مرتب کرنا ہوگا - تاکہ وہ ضروری اقدامات کئے جائیں - جن سے ہندوستان ایشیا کے ایک ایسے نقشے میں اپنی جگہ حاصل کر سکے - جس میں روس اور چین بڑی طاقتیں ہوں گی -

آپ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ان کی تجویز یہ ہے کہ گیارہ صوبوں کی انجمن کو مثلاً پانچ حصوں میں منقسم کر دیا جائے - مسلم لیگ جو کچھ چاہتی ہے - وہ صرف یہ ہے کہ شمالی مغربی ہندوستان اور شمالی مشرقی ہندوستان کو اور ہندوستان کے بعض صوبوں کو جنہیں حق خود مختاری حاصل ہو - ایک ایسی حکومت کے ماتحت منظم ہونے دیا جائے - جسے مکمل حقوق حاصل ہوں - اسکا فیصلہ رائے عامہ کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے - لیکن اصول کو اب تسلیم کر لینا چاہیئے - اور ایمری کرپس تجاویز کے ماتحت تفصیلات جنگ کے بعد طے ہوسکتی ہیں -

قفقاز میں جرمن افواج کی پیشقدمی روک دی گئی

ماسکو ۸ر نومبر - رائٹر کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ جنرل تودادٔ جو قفقاز کی پہاڑیوں میں روسی افواج کی کمان کر رہے اسکی فوجوں نے بحر اسود کے ساحل اور ٹواپسی کے شمال سے جرمن افواج کو پیچھے ڈھکیل دیا ہے - اس زبردست مورچہ پر گیارہ روز سے روسی افواج مسلسل بڑھ رہی ہیں - اس مقام پر جرمن فوجیں قفقاز کے روسی مورچہ کو توڑ کر قفقاز کے جنوب سے ہوکر باطوم کے زبردست بندرگاہ تک پہونچنے کی کوشش کر رہی ہیں - قفقاز کے محاذ کے دوسرے سرے پر جرمن افواج جو نالچک کی سمت سے بڑھ رہی ہیں اُن کو بھی روک دیا گیا ہے - تین روز کی گھمسان جنگ کے بعد روسیوں نے اپنی افواج کو از سر نو منظم کر لیا ہے اور بہت مضبوطی سے قدم جمائے ہوئے ہیں - موزدک کے علاقہ میں جہاں پر جنرل فان لسٹ گروزنی کے تیل کے چشموں کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہا ہے - اس کو بھی روک لیا گیا -

جاپانیوں کے جوابی حملوں کو پسپا کر دیا گیا

نیویارک ۸ر نومبر - معلوم ہوا کہ اتحادی افواج مشرق کی سمت گوڈل کنار کے مشرق کی طرف بڑھ گئی ہیں جاپانیوں نے اتحادی فوج کے مغربی بازو پر جو حملہ کیا تھا اس کو اتحادی افواج نے پسپا کر دیا ہے - کل امریکہ کے محکمہ بحری کی طرف سے ایک کمیونک شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ چہارشنبہ کی شب کو جزیرہ گوڈل کنار کے مغرب میں ماتانیکو کے علاقہ میں جاپانی دستوں نے کئی زبردست جوابی حملے کئے، لیکن دشمن کے ان تمام جوابی حملوں کو شدید نقصانات کے ساتھ پسپا کر دیا گیا - ہمارے ہوائی دستے غنیم کے خطوں پر مسلسل حملے کرتے رہے - کولی کے نواح میں ہمارے مشرقی استحکامات میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی -

اٹاوہ کے ایک ہائی اسکول کی امداد بند

اٹاوہ - ۵ر نومبر - معلوم ہوا ہے کہ اینگلو ورناکیولر ہائی اسکول اوریا کی امداد یوپی گورنمنٹ نے بند کر دی ہے نیز اٹاوہ ڈسٹرکٹ بورڈ نے اوریا کے سنسکرت پاٹھ شالہ کی امداد بھی روک دی ہے -

الہ آباد میں ریڈیو سیٹ ضبط

الہ آباد ۸ر نومبر یہاں کچھ ریڈیو سیٹ ضبط کرلئے جانے کے احکام ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت نافذ کئے گئے ہیں -

شاندار چھٹا ہفتہ
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
فلم کارپوریشن آف انڈیا لمیٹیڈ کا لاجواب شاہکار
قیدی
جمعہ ۱۳ر نومبر ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
اداکاران رمولا - نذیر - ستارہ - واسطی - لور نیکا - ڈیسائی -
تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

فلسطین میں کوئی امریکی فوج نہیں ہے

بیت المقدس ۶ر نومبر - یہاں کے فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ استنبول کی یہ خبر کہ فلسطین میں امریکی فوجیں پہنچ گئی ہیں غلط فہمی کی وجہ یہ ہوئی کہ ماہوار رسالہ میں ایک مضمون لکھا گیا تھا جس میں اُس وقت کی تصویر کشی تھی جبکہ فلسطین میں جنگ کے موقع پر امریکی فوجیں آئیں گی - اور ان کا خیر مقدم کیا جائے گا -

امریکی فضائی بیڑے کے جتھے چھٹی پر یہاں آئے تھے لیکن انھیں بھی یہاں مقیم نہیں ہونے دیا گیا -

کلکتہ میں ہولناک آتشزدگی

کلکتہ ۸ر نومبر - آج سہ پہر کو کلکتہ میں کالی پوجا کے پنڈال میں جو کلکتہ کے شمالی حصہ ٹلسی گنج میں نصب کیا گیا تھا آگ لگ گئی جس سے ۱۱۹ آدمی آگ میں جل کر ہلاک ہوگئے اور سو سے زائد زخمی ہوگئے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال کی طرف سے زخمیوں کو امداد پہونچانے کا سامان کیا گیا ہے -

ڈاکٹر امبیدکر کے خیالات

بمبئی - ۸ر نومبر - آج ایک انٹرویو کے دوران میں حکومت ہند کے لیبر ممبر ڈاکٹر بی - آر امبیدکر نے فرمایا کہ آج اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ایک قومی اتحاد کا مورچہ قایم کیا جائے جو قومی زندگی کے مختلف گروہوں کے نمایندوں کو مجبور کرے کہ وہ اپنے تمام اختلافات کو ختم کرکے اور دوران جنگ میں اس ملک کو دشمن کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک عبوری اور دیرپا حکومت قائم کرنے کی کوشش کریں - آپ نے فرمایا کہ میری رائے میں اس سے زیادہ موثر کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے کہ اتحاد قومی کا مورچہ قائم کیا جائے - موجودہ قومی جنگی مورچہ کو بھی قومی اتحادی مورچہ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے - یہ ایک ایسا کام ہے جس میں ہر ہندوستانی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے سکتا ہے کیونکہ اتحاد کی ضرورت ہر شخص محسوس کر رہا ہے - خواہ کانگرس ہو یا مسلم لیگ یا ہندو سبھا یا وہ لوگ جو ان تینوں جماعتوں سے باہر ہیں اتحاد ہر شخص کے نزدیک اہم اور ضروری ہے -

مسٹر چرچل پھر جنگ پر تبصرہ کریں گے

لندن ۵ر نومبر - مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ عنقریب ہی چند تقریریں کرنے والے ہیں - جن میں سے کسی [illegible] جنگ پر تبصرہ بھی کیا جائے گا -

اس سلسلہ میں آپ جنگ [illegible] گے دوسرے محاذوں کی بابتہ بھی بتائیں گے - اور [illegible] جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق بھی کہیں گے -

ملک معظم پارلیمنٹ کا افتتاح فرمائیں گے - اس کے بعد جو تقریریں ہوں گی ان میں جنگ پر تبصروں سے لیکر خانگی امور تک زیر بحث لائے جائیں گے -

یورپ میں نئے فتنے کا اندیشہ

لندن - ۶ر نومبر - جرمن ریڈیو کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ بدھ کے دن سویڈن کی پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس بین الاقوامی صورت حالات پر بحث کے لئے منعقد کیا گیا - وزیر خارجہ کی رپورٹ کے بعد بڑی سرگرم بحث ہوئی اس اجلاس کو سیاسی حلقوں میں بڑی اہمیت دی جارہی ہے -

پولش فوجیں عراق و ایران پہونچ گئیں

بغداد - ۶ر نومبر - آج یہاں یہ ظاہر ہوا کہ پولینڈ کی فوجیں آجکل عراق اور ایران میں مقیم ہیں - ہزاروں پولستانی مرد اور عورتیں ایرانی کیمپوں میں رہتے ہیں -

چھ مہینہ تک کشمیر میں داخلہ کی ممانعت

سری نگر ۲۰ر اکتوبر - سکرٹری صاحب جموں و کشمیر مسلم کانفرنس پر ایک نوٹس تعمیل کرایا گیا ہے جس [illegible] ممانعت کی گئی ہے کہ ۶ مہینہ کی مدت [illegible] کشمیر میں داخل ہوں -

معلوم ہوا ہے کہ موصوف [illegible] جناح کے حکم کے ماتحت کشمیر آئے تھے [illegible] کے حالیہ فسادات کی تحقیقات کریں لیکن مہاراجہ صاحب کشمیر نے اس پاکستانی [illegible] کو اٹھانے کی آپ نے یہاں اجازت نہیں دی -

تم خوش نصیب ہو، تمہاری بیوی بڑی دلفریب ہے - وہ بڑی اچھی میزبان ہے -
میں نے چند دوستوں کو کل چائے پر بلایا ہے - وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں -
اوہ - مجھے کس قدر خوف معلوم ہوتا ہے
آپ بڑی فراخ ہیں - اس کی تو بہت قیمت ہوگی
ہرگز نہیں - یہ قیمت میں بہت ارزاں ہے - میرے دوست نے اسکی سفارش مجھ سے کی تھی -
تم پر فخر کرتا ہوں - وہ سب بہت خوش ہوئے - کیا چائے اسقدر خوشگوار تھی
یہ لپٹن کی چائے تھی اور اسمیں ہمالایہ کا میل تھا -
Lipton's
Flowery Orange Pekoe
لپٹن
بلینڈ ٹی خاص دارجلنگ
LTK40

کاغذ کے [illegible] حکم

نئی دہلی ۸ر نومبر - کل کے گز[illegible] کے متعلق حکومت ہند کا ایک حکم شائع ہوا ہے جس کا نفاذ بھی کل ہی ہوگیا [illegible] اس حکم کی رو سے کوئی شخص [illegible] کی تحریری اجازت کے بغیر کوئی ایسا اخبار نیوز بلیٹن رسالہ یا جریدہ شائع نہیں کرسکیگا [illegible] اور تیاری برطانوی ہند میں نہ ہوئی ہو اور جو اس حکم کے نفاذ سے قبل یہاں نہ چھپ رہا ہو - نہ کوئی [illegible] اخبار نیوز بلیٹن یا رسالہ وغیرہ شائع کریگا جو اگر اس قانون کے نفاذ سے قبل وہاں چھپ رہا ہو [illegible] قبل ایک مرتبہ سے زیادہ پہلے نہ چھپ رہا ہو - نہ کوئی شخص منظور شدہ حکومت مقدار کاغذ سے زیادہ مقدار [illegible] کتاب یا رسالہ یا اخبار وغیرہ کی طباعت پر خرچ کرے گا -

پناہ گزینوں کی رہائش اور آسام گورنمنٹ

شیلانگ ۵ر نومبر - گورنمنٹ آسام ہنگامی حالات [illegible] پناہ گزینوں کی رہائش کا انتظام کرنے اور انہیں دوسرے مقامات پر بھیجنے کے انتظامات پر غور و خوض کر رہی ہے - کئی کیمپ تیار ہوچکے ہیں - لیکن حکومت ابھی سے کیمپوں میں جگہ دینا پسند نہیں کرتی لہذا وہ اس مشکل کے حل کے لئے ریلیں اور کشتیاں مہیا کرنے کا سوال پر غور کر رہی ہے -

مہاراجہ پٹیالہ نے آرڈیننس جاری کر دیا

سرہند - ۵ر نومبر - مہاراجہ پٹیالہ نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا ہے کہ پٹیالہ پولیس سروس کا کوئی بھی ملازم ملازمت سے مستعفی نہیں ہوسکتا -

دہلی کے قریب ریلوے اسٹیشن پر حملہ

نئی دہلی ۷ر نومبر - معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے قریب موضع بدلی کے ریلوے اسٹیشن پر چند لوگوں نے حملہ کیا جس سے ریلوے اسٹیشن کو کسی قدر نقصان پہونچا - ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے -

۶ میونسپلٹیاں توڑ دی گئیں

مدناپور ۸ر نومبر - تازہ ترین اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ مدناپور حکومت نے ۶ میونسپلٹیاں توڑ دی گئیں

جدید مطبوعات جامعہ

شعلۂ طور: - حضرت جگر مرادآبادی کا مجموعۂ کلام عرصہ سے ختم ہوگیا تھا اب مکتبہ نے اس کا چوتھا ایڈیشن اس گرانی کے زمانہ میں نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے - قیمت مجلد ۳ر صرف

طریقۂ تعلیم عام: - جناب سلامت اللہ صاحب معلم "استادوں کا مدرسہ" ایسے ٹریننگ اور نارمل اسکولوں کے زیر تربیت اساتذہ کی ضروریات نے پڑھانے کے عام طریقوں بچوں کی نفسیات ہندوستان کے مخصوص حالات اور استادوں کی عام مشکلات کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا ہے - قیمت عہ

بجلی کی کہانی: - جناب علی احمد خاں صاحب استاد مدرسہ ثانوی جامعہ نے آسان زبان میں بچوں کو بتلایا ہے کہ بجلی کیا ہے، کیسے پیدا ہوتی اور اس کے کرشمہ کیا کیا ہیں، نہایت دلچسپ

مقناطیس کی کہانی: - یہ بھی موصوف نے آسان زبان اور دلچسپ کھیل بتائے ہیں بچوں کے لئے لکھا ہے - بہت مفید ہے - ۲ر

بجلی اور مقناطیس کے کھیل - مصنف نے بجلی اور مقناطیس کے ایسے اچھے اور دلچسپ کھیل بتائے ہیں کہ بچہ پڑھتے ہی فوراً تجربہ کرنے کی کوشش کرتا ہے یہ بچوں کو علمی دنیا کی طرف دعوت دیتی ہے - قیمت ۴ر

صحت و صفائی (حصہ دوم) - جناب حسین خاں صاحب نے اس سے قبل اسی کا حصہ اول مرتب کیا تھا جو بہت ہی مقبول ہوا - اس حصے میں متعدی بیماریوں کا ذکر ہے کہ یہ کیا ہوتی ہیں اور ایسے مریض کی تیمارداری کیسے کرنی چاہیئے - قیمت صرف ۵ر

مکتبہ جامعہ دہلی قرول باغ

شاخیں: - مکتبہ جامعہ [illegible] مکتبہ جامعہ پرنسس بلڈنگ بمبئی - مکتبہ جامعہ امین آباد لکھنؤ -

خاص اپنے ہی بنک سے کاروبار کیجئے
دی سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ
قائم شدہ سنہ ۱۹۱۱ء
ہندوستان کے جوائنٹ اسٹاک بنکوں کے سرمایہ
اور ڈپازٹ [illegible] ہندوستانیوں کے
بالکل زیر انتظام خاص نیشنل انسٹی ٹیوشن
منظور شدہ ———— ۳[illegible]۰۰۰۰۰۰
جمع شدہ سرمایہ ———— ۳[illegible]۲۶۴۰۰
ادا شدہ سرمایہ ———— ۱[illegible]۳۲۰۰
رزرو اور دوسرے فنڈ ———— ۱[illegible]۴۳۰۰
جمع ۳۰ر جون ۱۹۴۲ء کو ———— ۴[illegible]۷۰۹۲۰۰۰
چیرمین ہری داس مادھو داس اسکوائر
ڈائرکٹران
ایچ - ایف - کمشریٹ اسکوائر
آرڈیشیر - بی - دوبالش، دی [illegible]
ڈھل داس کانجی [illegible] نور محمد [illegible] اسکوائر
[illegible] دادا بھائی رام [illegible]
دھرمسے مول راج کھتان [illegible] سرار دلیر
شاخیں [illegible] دفاتر تمام ہندوستان
لندن ایجنٹ
بارکلیز بنک لمیٹڈ اینڈ مڈلینڈ [illegible]
نیویارک ایجنٹس
گارنٹی ٹرسٹ کمپنی آف [illegible]
صوبہ متحدہ کی شاخیں
آگرہ - علیگڈھ - باندہ - بریلی [illegible]
کانپور - دیبی - فرخ آباد - گورکھپور - میرپور [illegible]
ہاتھرس - خورجہ - لکھنؤ - امین آباد لکھنؤ - مین پوری
میرٹھ - مرادآباد - مظفر نگر - اورئی - مندی - پڈرونہ
سہارنپور - سیتاپور - فیروزآباد
ایچ - سی - کپٹن نیجنگ ڈائرکٹر
کانپور برانچ ———— نیا گنج
سب برانچ ———— مسٹن روڈ

مصر میں برطانوی افواج کی فاتحانہ پیشقدمی جاری ہے

لندن ۸ر نومبر - آٹھویں برٹش سپاہ کی پیشقدمی جاری ہے - فوکا کے بندرگاہ پر برٹش فوج کا قبضہ ہوگیا ہے - اور اب وہ مرصا مطروح کے بندرگاہ پر بڑھ رہی ہے - دشمن کی شکست خوردہ فوج برطانوی ہوائی جہازوں کی بے پناہ بمباری کی وجہ سے دم نہیں لینے پاتی وہ ساحلی سڑک سے پسپا ہورہی ہے برٹش موٹر سوار اور ٹینکوں کے دستے اب مرصا مطروح کے جنوب میں پہونچ گئے جو العالمین سے ایک سو دس میل مغرب میں واقع ہے - پچھلے چار دن میں جرمنوں کو تیس میل کے قریب پیچھے ہٹنا پڑا ہے اور اگر چہ ابھی اُن کے نظام میں برہمی اور انتشار نہیں پیدا ہوا ہے لیکن اتحادی ہوائی جہازوں نے اپنی مسلسل یورش سے انھیں کہیں بھی قدم جمانے کا موقع نہیں مل سکتا - جنوب میں جو اطالوی فوجیں ابھی تک گھری ہوئی ہیں ان کو چھوڑ کر جرمن فوج اپنی جان بچاکر مغرب میں ہٹ گئی ہے - ال راباکے بندرگاہ اور ہوائی اڈہ پر ہماری فوج کا قبضہ ہوگیا اب برٹش ٹینک تیزی کے ساتھ یہاں سے مغرب میں بڑھ رہے ہیں -

(بعد کی خبر) قاہرہ سے جو وہاں کے مصر کی جنگ کے بارے میں سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اتحادی افواج بڑی تیزی سے دشمن کی فوجوں کو پیچھے ہٹارہی ہیں اور اُن کا پیچھا کر رہی ہیں - مرصا مطروح کی سمت اتحادی افواج جو دشمن کی فوجوں کا پیچھا کرتی ہوئی بڑھ رہی ہیں - انھوں نے کسی مقامات پر بھاگتے ہوئے دشمن دستوں کو گھیر کر ان کا صفایا کر دیا ہے - ایک سرکاری بیان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ الجیرس کے ریڈیو پر اتحادیوں کا قبضہ ہوگیا ہے ؛

انقلاب روس کی پچیسویں سالگرہ پر ایم سٹالن کا پیغام

ماسکو - ۷ر نومبر - آج انقلاب روس کی پچیسویں سالگرہ کے موقع پر ایم اسٹالن نے ایک پیغام دیا ہے وہ پیغام مندرجہ ذیل ہے :-

گذشتہ ۲۵ سال کے عرصہ میں اشتمالی روس یونین کے عوام نے ایک شاندار کارنامہ انجام دیا ہے - اس دوران میں ہمارا ملک اشتراکی صنعت و شترکہ زراعت کی ایک مضبوط حکومت بن گیا ہے - دشمن کو سُرخ افواج کی رسومات [illegible]کا کوئی تجربہ ہوگیا ہے - لیکن ابھی اسے ایک تجربہ اور ہونا ہے - وہ یہ کہ سرخ افواج کے ساتھ کیا کیا چیز مضمر ہے اور [illegible] یہ کہ یہ سرخ افواج کیسا خونریز حملہ کر سکتی ہیں -

[illegible]س کا امکان ہے کہ ابھی جرمن حملہ آور اسی قسم کے حملے کریں - لیکن دشمن کی افواج پہلے ہی کمزور ہوچکی ہیں - [illegible]ان کے قطعی خاتمہ کا وقت قریب ہے "

[illegible] ذکر کرتے ہوئے کہ ۱۹۴۱ء کے موسم سرما اور موسم خزاں کے مقابلہ میں جرمن افواج اب بہت کمزور [illegible] کہا گیا ہے کہ ہمیں اشتمالی میدان کو ہٹلر کی فوجوں سے خالی کرنا چاہیئے - ہم ایسا ضرور کریں گے اس [illegible] یہ ہے کہ ہم اپنی اگلی صفوں کو مستقل ارادہ اور استقلال کے ساتھ دشمن سے بچائے رکھیں - [illegible] آگے نہ بڑھنے دیں - دوسرے ہر طرح اپنے کمانڈ میں آہنی نظام سخت تنظیم اور اتحاد کامل [illegible] یہ کہ تمام دنیا کی تحریک گوریلا کو دشمن کے خلاف صف آرا کر دیں - وہ دن دور نہیں ہے جب [illegible]خ فوجوں کے حملوں کی شدت کا مقابلہ کرنا پڑے گا - ایک دن ہمارے لئے بھی آئے گا "

پیغام میں یہ بھی کہا گیا [illegible] تک کے جرمن افسران و سپاہی مقتولین کی تعداد اسی لاکھ سے متجاوز ہے ؛

مدغاسکر میں شرائط صلح پر دستخط ہوگئے

لندن - ۷ر نومبر - سرکاری حلقوں سے اعلان ہوا ہے کہ مدغاسکر میں شرائط صلح پر طرفین [illegible] دستخط ثبت کر دیئے - بحر ہند کو مزید جاپانی پیش قدمیوں کا جو خطرہ ہوگیا تھا اس صلح سے وہ بہت بڑی حد تک دور ہوگیا - نہ صرف یہ بلکہ ان شرائط کے ماتحت جن [illegible] امریکہ اور برطانیہ کو ایک ایسی بندرگاہ بھی مل گئی جس میں وہ بڑے بڑے جہازوں کا ایک بہت بڑا بحری بیڑہ بھی رکھ سکتے ہیں ؛

مسٹر راجگوپال اچاریہ کی مسٹر جناح سے ملاقات

نئی دہلی ۱۰ر نومبر - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے آج سہ پہر کو مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے گفتگو شروع کر دی ہے - گفتگو کا سلسلہ جاری ہے - یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسٹر جناح سے ملاقات کے بعد مسٹر راجگوپال اچاریہ نے آزاد بورڈ کے ممبران سے بھی ملاقات کی ؛

بمبئی میں گرفتاریاں

بمبئی ۱۰ر اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں پرسوں ۱۹ آدمیوں نے ایک جلوس نکالنے کی کوشش کی مگر اُن کو گرفتار کر لیا گیا - آج بھی بمبئی میں سات آدمیوں کو قابل اعتراض نعرے لگانے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا

احمد آباد ۱۰ر نومبر کی اطلاع ہے کہ احمد آباد میں ایک پولیس چوکی کے پاس ایک بم پھٹا ہے -

[illegible] بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر [illegible] ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ ۴۰۰ دفعہ ۱۷۱
بعدالت جناب مسٹر اے - پی کھتری صاحب
ریونیو آفیسر صاحب مقام کانپور ضلع کانپور
ٹھاکر نرنجن سنگھ مدعی
بنام دیبیا مدعا علیہ
بنام دیبیا ولد دمرو اقوام کہار ساکن موضع اکوڑھی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ر ماہ نومبر ۱۹۴۲ء بوقت دس بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور چونکہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کے جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے -

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ [illegible] حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے سموع اور فیصل ہوگا -

بثبوت میرے دستخط [illegible] مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۹ر ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا

دستخط عدالت
مہر عدالت

شاندار ——— تیسرا ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزآنہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۱۳ر نومبر ۱۹۴۲ء سے
نیشنل اسٹوڈیو لمیٹڈ کی بینظیر اصلاحی مزاحیہ تصویر
نئی روشنی
خاص اداکار
سردار اختر - ہریش
حسن بانو - کنہیا لال -
سنالتی دیوی - آغا
گلزار - امر -
منگھڑا پرشاد
[illegible] سود گہرام
مہمان
خاص اداکار مادھوری
الیشور لال
شمیم - اندرا - کیسری - بھگوانداس

بیرونی صفائی ضروری ہے
لیکن
تندرستی کے لئے اندرونی صفائی
سب سے پہلی چیز ہے

جب آپ اپنی باہری صفائی روزانہ کرتے ہیں تو یاد رکھیئے کہ آپکو اپنا جسم اندر سے صاف کرنے کی بھی سخت ضرورت ہے اسلئے اندرونی صفائی کا بھی روزانہ خیال رکھیئے جو تندرستی کا اولین اصول ہے اس اصول کی پابندی کیجئے یہ آپکو قبض - دردسر - بدہضمی اور اس قسم کی دوسری تکلیفوں سے دور رکھے گا -

اندرونی صفائی رکھنے کا طریقہ بالکل آسان ہے ایک گلاس روزانہ لذیذ دار اینڈ ریوز لیور سالٹ پیجئے یہ منہ اور زبان کو صاف رکھتا معدہ (پیٹ) کو ٹھیک رکھتا ہے کیونکہ یہی چیزیں بدہضمی کا باعث ہیں اینڈ ریوز جگر کو ٹھیک رکھتا ہے گردوں کو آہستہ آہستہ مکمل طور سے ان زہروں سے صاف کر دیتا ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ اینڈ ریوز خون کو صاف اور ٹھنڈا رکھتا ہے اور تمام جسم کو تر و تازہ بناتا ہے

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کے لئے استعمال کیجئے
اینڈریوز لیور سالٹ
ANDREWS
LIVER SALT
جو مقوی - ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
صفائی کرتا ہے - ٹھنڈا رکھتا ہے - تر و تازہ بناتا ہے اور طاقت پہنچاتا ہے
98

وزیر ہند سے استدعا

لندن - ۵ر نومبر - وزیر ہند کے نام انگلستان کے ۴۰ سربرآوردہ اشخاص نے جس میں لارڈ اسٹربولگی - لیبر اور کمیونسٹ پارٹی کے بعض سرگرم ارکان بھی شامل ہیں ایک مشترکہ خط بھیجا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ کو انگلستان آنے کی سہولتیں دی جائیں اور ہندوستان کی آئینی و سیاسی گتھیاں اور ہنگامہ آرائیاں سلجھانے اور ان پر قابو پانے کے لئے مسٹر اچاریہ کی تجاویز پر بنظر احتیاط غور کیا جائے ؛

شاندار ——— دوسرا ——— ہفتہ
حسن و جوانی کی ریل گاڑی میں زبردست ٹکر
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۱۳ر نومبر ۱۹۴۲ء سے
پرکاش پکچرز کا نیا اور انوکھا ہمیشہ شاہکار
اسٹیشن ماسٹر
زبردست ایکٹنگ اور زیادہ لطف
خاص اداکار رتن مالا - پریم ادیب - جگدیش - امال کانت شاکر - گلاب - جیوتی اور کوشیلا -

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

کانپور میونسپل بورڈ کو یکم اپریل ۱۹۴۳ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء تک کے لئے اور ۱۹۴۲-۴۳ء کی باقی مدت کے لئے ایک نیلام کرنے والے کی ضرورت ہے جس کیلئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

ٹنڈر بھیجنے والوں کو زیادہ سے زیادہ بولی پر نیلام کرنے کے لئے اپنے کمیشن کا نرخ (جس میں تمام ایڈورٹائزمنٹ اور غیر معین ہمتیں بھی شامل ہوں) لکھنا چاہیئے۔

ٹنڈر کے شرائط ایک روپیہ کی ادائیگی پر ٹنڈر فارم کے ساتھ کسی بھی کام کے دن ۱۱ بجے دن اور ۳ بجے شام کے دوران میونسپل آفس کو پر گنج کانپور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ٹنڈر چیرمین صاحب کانپور میونسپل بورڈ کے پاس یا ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء کو ۳ بجے شام تک میونسپل آفس کو پر گنج کانپور میں پہونچ جانا چاہیئے۔

(دستخط) محمد حبیب اللہ (ایل۔ایل۔بی)
ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور

رابرٹ کے بندرگاہ پر اتحادی افواج نے قبضہ کرلیا

قاہرہ سے تازہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ الجیریہ اور فرانسیسی مراکش میں اتحادی افواج مناسب تسلی بخش طریقہ پر آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں اور دشمن کی افواج شہر سے بہت زیادہ پیچھے کھسک گئی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اتحادی افواج نے چار علاقوں میں سے تین علاقوں پر قبضہ کرلیا ہے اور وہاں سے دشمن کو نکال باہر کردیا گیا ہے۔

کیسابلانکا کی جنگ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہاں جنگ جاری ہے۔ ایک خبر میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رابرٹ کے ہوائی اڈہ پر اتحادیوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔

لندن کے ایک تازہ سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ برطانوی افواج بھی اب فرانسیسی شمالی افریقہ پہونچ گئی ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دشمن کی افریقہ کور کو مصر سے نکال باہر کردیا گیا ہے۔ اتحادی افواج نے لیبیا میں سیدی برانی میں جو دشمن کی افواج تھیں اُن پر حملہ شروع کردیا ہے۔ اس حملہ کے نتیجہ میں دشمن کے بہت سے قیدی اور سامان حرب ہاتھ آیا۔

لندن ۔ ۸ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اپنی بری۔ بحری اور فضائی فوجیں فرانسیسی شمالی افریقہ کے ساحل پر کئی جگہ اُتار دیں وہائٹ ہاؤس کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ نے اپنی فوجیں اس لئے اُتاری ہیں تاکہ جرمن اطالوی حملہ کا سدباب کیا جا سکے۔

یہ فوجیں جنرل ڈوائٹ آئسنہوور کے زیر سرکردگی ہیں اور عصر حاضرہ کے ضروری ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ امریکہ و برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے اشتہارات پھینکے جن میں پریسیڈنٹ روزولٹ کا پیغام فرانسیسیوں اور فرانسیسی شمالی افریقہ کے باشندوں کے نام تھا۔

امریکی فوجوں کی امداد کے لئے جلد ہی برطانوی فوجیں بھی پہونچ جائیں گی۔

ہوائی اڈے پر گرایا گیا۔ مراکش میں صافی پر بڑی اہم فوج اُتر گئی فیڈالا اور مہدیا پر بھی اہم حملوں کی اطلاعات آئی ہیں۔

کاسابلنکا پر غوطہ خور بمباروں نے زبردست حملہ کیا سوائے ایک بٹالین کے تمام فوج مارشل پیتاں کے ساتھ وفادار ہے۔

فرانسیسی مراکش کے پریسیڈنٹ جنرل نے حکومت وشی کے وزیر خارجہ کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ اتحادی فوجیں بڑی تعداد میں بندرگاہ صافی واقع مراکش پر اُتر آئی ہیں اور وہاں لڑائی ہو رہی ہے۔ حملہ آور فوج بوزنیکا میں بھی جو کاسابلنکا کے شمالی و مشرق میں ہے اُتر آئی ہیں۔

*

حکومت وشی کا اعلان

وشی ریڈیو سے حسب ذیل اعلان کیا گیا ہے:۔

صبح کو جو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ساڑھے سات بجے صبح کو امریکی فوجی دستے اور برطانوی جہاز الجیرس اور اس کے گرد و نواح میں اُتر گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ دوسرے مقامات پر بھی جہاں حملہ آور اُترے ہیں انہوں نے اپنے قدم جمالئے ہیں۔ صورت حال نازک ہے۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اجتماعی حیثیت سے حملہ آور ساحل کے مختلف مقامات پر اُترنے کی تیاریاں کرچکے ہیں۔

آرزو کا بڑا حصہ جو اوران کے مشرق میں ہے تسخیر کرلیا گیا ہے۔ اور صورت حال پیچیدہ بنی ہوئی ہے۔ اوران کے مغرب میں سیگالو کے قریب غنیم کی فوجیں اُتر کر بادسفر پر قابض ہوگئی ہیں۔ فرانسیسی فوجیں اوران کے مشرق و مغرب میں دونوں جانب چل پڑی ہیں تاکہ جوابی حملے کرسکیں۔ کسی فضائی حملہ کی اطلاع نہیں آئی ہے بس ایک بم ایک

سیل ٹائٹ میں بند اسپرو

MADE IN ENGLAND

3 TABLETS ASPRO REG. TRADE MARK

لاکھوں ہندوستانیوں کی پسندیدگی حاصل کرتی ہے

موجودہ زمانے کی طبی سائنس کی زبردست [illegible] ہر گھر کو فائدہ پہونچا سکتی ہے

اسپرو کے متعلق تمام ہندوستان میں [illegible] معلوم ہو گیا ہے [illegible] اثر بخش ہوتا ہے یہ دل اور پیٹ کو نقصان [illegible]۔ اسپرو سائنس کے اصول کے مطابق سیل ٹائٹ میں بند کی جاتی [illegible] اس پر ہوا اثر نہیں کر سکتی۔ اسپرو کا سیل ٹائٹ پیک ٹکیوں تک ہوا اور [illegible] پہنچنے نہیں دیتا اور اسی لئے [illegible] اس وقت تک اسمیں طبی قوت پوری طرح قائم رہتی ہے۔ بلا اس کے کھلی ہوئی ٹکیاں خراب ہو [illegible] آپکے جسم کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اسپرو ٹکیاں سیل ٹائٹ میں بند بالکل تازہ اور خالص [illegible] دوران میں ہاتھ سے چھوئی نہیں جاتیں۔ آپکو ایک آنہ میں ۳ ٹکیاں ملتی ہیں۔ بخار کو کم درد کو بند کرنیوالی [illegible] سستی دوا اپلے کبھی پیش نہیں کی گئی۔

اسپرو ملیریا بخار کو دور کرکے [illegible] ہے۔

اسپرو ہر جگہ بکتی [illegible] ٹکیاں ایک آنہ تیس ٹکیاں ۱۰ آنے

گلے کی خراش [illegible] اسپرو سے گلے کیجئے

[illegible] نکولس [illegible] من اینڈ جونس (انڈیا) لیمیٹڈ

[illegible] (انڈیا) لمیٹڈ مشن کورٹ مشن رو اکسٹنشن فون نمبر ۷۹۶ کلکتہ

[illegible] دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی:

ایک بچہ بھی اسپرو کا بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے

خوراک۔
سال سے اوپر کے بچوں کیلئے [illegible]
[illegible] سال تک کے بچوں کیلئے [illegible] ٹکیہ۔

کانگرس اور لیگ میں مصالحت

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ آج مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے اپنی ۶ گھنٹہ کی نشست میں علاوہ سندھ اور اجتماعی جرمانوں پر رزولیوشن پاس کرنے کے سیاسی صورت حال پر بھی نظر ثانی کی جس میں مسٹر راجگوپال اچاریہ اور مسٹر جناح کی آئندہ ہونے والی ملاقات بھی شامل ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ میں اسی صورت میں سمجھوتہ ہو سکتا ہے جب اس جماعت (کانگرس) کا کوئی ذمہ دار رکن سلسلہ جنبانی کرے۔ مسٹر راج گوپال اچاریہ کی حیثیت دونوں جماعتوں کے درمیان ایک ثالث کی تسلیم کی جا سکتی ہے۔ اور مسلم لیگ اور اس کے صدر اگر ضرورت سمجھیں گے تو مسٹر راج گوپال اچاریہ کے ذریعہ گرفتار شدہ کانگریسی لیڈروں سے سلسلہ نامہ و پیام کر سکتے ہیں۔

* وشی ریڈیو نے یہ بھی بتایا ہے کہ مراقش کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکی فوجوں نے صافی پر قبضہ کرلیا ہے جو ایک چھوٹا سا بندرگاہ [illegible] کے جنوب میں اور مہدیا کے سرے پر [illegible] شمال میں ہے، واقع ہے۔ معلوم ہوتا [illegible] مقامات پر فوجیں بڑی مقدار میں اُتر رہی ہیں۔

امریکہ کے محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ ہماری فوجیں اوران اور الجیرس میں قبضہ کرلینے کے لئے اُتر گئی ہیں۔

ایک بجکر ۲۰ منٹ پر الجیرس سے یہ اطلاع نشر کی گئی کہ صورت حال میں ابھی تک کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہے۔ گیارہ بجے دن کو امریکی طیارے سمندر کی طرف سے پرواز کرتے ہوئے پہونچے اور انہوں نے امیر البحر کے دفاتر پر حملہ کیا۔ اور کئی بم پھینکے۔ آج صبح ایک تباہ کن جہاز کے ذریعہ کچھ فوج اُتری اور اُس نے بھی امیر البحر کے دفاتر پر حملہ کیا۔

امیر البحر ڈارلان اور جنرل جوئین یہیں مقیم ہیں اور جنگ و مقابلہ کے بندوبست کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مارشل پیتاں کی ہدایت کے مطابق ضروری کارروائیاں کی ہیں۔

جنرل دیگال اتوار کی سہ پہر کو وشی پہونچ گئے ہیں تخمینا کیا گیا ہے کہ اتحادیوں کی ایک لاکھ ۴۰ ہزار فوج شمالی افریقہ میں اُتر رہی ہے۔

کل وشی کے سرکاری حلقوں میں غیر سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی قلمرو واقع شمالی افریقہ پر امریکہ نے جو حملے کئے ہیں انہوں نے معاندانہ صورت پیدا کردی ہے جس کے بعد حکومت [illegible] ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان [illegible] سیاسی تعلقات عملی حیثیت سے شکستہ [illegible] گئے ہیں۔

وشی ریڈیو [illegible] ہے کہ شمالی افریقہ اور فرانس کے درمیان [illegible] آمد و رفت ملتوی کردی گئی ہے۔

جنیوا [illegible] برطانوی بمباروں نے خوفناک بمباری کی تھی وہاں اتنی زبردست آگ لگ گئی ہے کہ اس کے شعلے ڈیڑھ سو میل سے دکھائی پڑتے

شاندار ——— تیسرا ——— ہفتہ

میجسٹک سینما کانپور میں!

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۲ء سے

چترا پروڈکشن کا لاجواب اور سوشل شاہکار

کسی سے نہ کہنا

خاص اداکاران
لیلا چٹنس (فلمی دنیا کی مشہور ستارہ)
پہاڑی سانیال (فلمی دنیا کا مشہور ہیرو)
— اور —
مس سینترا
مس شہزادی
[illegible] والے
غوری

دلکش اسٹوری۔ دلسوز نغمے۔ دلچسپ ڈانس۔
پُر لطف مذاق۔ قابل دید مناظر۔ عمدہ ریکارڈنگ
اور اعلیٰ سین سنریاں [illegible] تشریف لاکر اپنی زندگی کو پُر لطف بنایئے

شاندار موسیقی، جذبات اور مزاح کا مجموعہ تیسرا ہفتہ

جوان حسین اور درد انگیز محبت کی کہانی

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کان پور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۲ء سے

جنک پکچرز کی لاجواب اور [illegible] تصویر

رائے صاحب

دلچسپ اسٹوری۔ دلسوز نغمے۔ پرلطف مذاق
پُر کیف ڈانس اور اعلیٰ سین سنریاں!!
تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

خاص اداکار
کوشلیا ——— جگدیش
ترلوک ——— کپور
مرزا مشرف ——— گوپ

میرے دوست!
ابھی جاکر
سیرولین روشنے یو

سیرولین روشنے

سندھ کے مسلم وزراء کا بیان

لاہور ۵ر نومبر - سندھ کے دو مسلم وزرا رخان بہادر کھوڑو اور مسٹر گزدر نے نمائندگان اخبارات سے کہا کہ ہم نے صوبہ سندھ میں مزید سیاسی الجھنیں نہ پیدا ہونے اور اپنے تعطل کے امکانات ختم کرنے کی غرض سے وزارت قبول کی ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ سندھ اسمبلی کے ۶۰ ارکان میں سے ۴۴ کی حمایت سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت کے لئے ہے۔

علامہ مشرقی نے شرائط مان لئے

مدراس ۱۴ر نومبر - خاکسار جماعت کے لیڈر علامہ مشرقی نے سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے بیان پر ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ وہ جنگ کے زمانہ میں گورنمنٹ کی شرائط منظور کرتے ہیں اور خاکساروں کو ہدایت کر دی جائیگی کہ وہ دوران جنگ میں اُن پابندیوں کو قبول کرلیں جو گورنمنٹ ان پر عائد کر رہی ہے

محوری ممالک اور عرب

محوری طاقتوں کے حق میں عربوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے عربی زبان میں ایک اطالوی نشر میں کہا گیا کہ "روس اور لیبیا کی محوری مہموں کی بدولت محور کی کامیابی کی نسبت عربوں کا ایقان بڑھتا جا رہا ہے"

محور کی کامیابی کی نسبت عربوں کے ایقان کا ذکر چال بازی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ گویا یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عرب لیڈروں اور اخباروں کے مختلف بیانات سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ محور کا بیان نا جھوٹ ہے۔ ہم صرف چند مثالیں پیش کریں گے۔ نازیت ایسا نظام ہے۔ جس کو عربی دل و دماغ فطری طور پر روا نہیں رکھ سکتا (ابراہیم کمال سابق رکن کابینہ عراق) اس وقت ہمیں یہ حقیقت عربوں کے ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ ان کی آرزوؤں کی تکمیل اسی وقت ممکن ہے۔ جبکہ عمومیتوں کی فتح ہو۔ نازی فتح کا مطلب یہ ہے کہ عربی جذبہ کچل دیا جائے اور [illegible]یوں سے فائدہ اٹھایا جائے (الاخبار) عربی [illegible]اس کی حیثیت عمومیتوں کی قسمت سے وابستہ ہے (صوت الشعب)

ابی سینیا کی پارلیمنٹ

ادیس ابابا - ۴ر نومبر - ابی سینیا کی پارلیمنٹ کا دوبارہ افتتاح ہو گیا جس وقت شہنشاہ ہیلی سلاسی موٹر میں بیٹھ کر پارلیمان کا افتتاح کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ کے دونوں جانب برطانوی سپاہی کھڑے ہوئے تھے۔ اس تقریب کے ساتھ ڈپٹی - تیس ممبران سینٹ - شہزادوں اور عمائدین ملک نے حصہ لیا - شہنشاہ نے اعلان کیا کہ سنہ ۱۹۳۱ء کا دستور بحال رہے گا - اپنی تقریر میں آپ نے مسٹر چرچل اور صدر روز ویلٹ کو خراج تحسین پیش کی - کہ انھوں نے ابی سینیا کی آزادی کو دوبارہ واپس کرایا - نیز آپ نے فرمایا کہ ہر شخص کو سادی مواقع - عبادت کی آزادی - اور اقلیتوں کو اعزاز دینا ہمارا مقصد ہونا چاہیئے۔

چرچل - روز ویلٹ اور چیانگ کائی شیک

بمبئی ۵ر نومبر - بمبئی کرانیکل کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے - کہ لندن لفٹ ونگ ویکلی ٹریبون نے مسٹر سٹالین کے نام ایک کھلی چٹھی لکھی ہے کہ سرخ فوج کو جرمنی کے خلاف جو شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کی وجہ سے آپ کو متحدہ اقوام کے نمائندے کی حیثیت سے بولنے کا حق حاصل ہے - آپ کے سوائے اور کوئی ذمہ داری کے ساتھ اس موضوع پر نہیں بول سکتا کیونکہ آپ ایشیائی بھی ہیں اور یورپین بھی ہیں - ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ مسٹر چرچل - روز ویلٹ اور چیانگ کائی شیک کو ایک کانفرنس میں مدعو کریں اور فتح حاصل کرنے کے لئے اہم فوجی فیصلے کریں۔

۳۵ جہاز جرمنی اور اٹلی کے حوالے

لندن ۵ر نومبر - وشی کی وزارت مالیات نے اعلان کیا ہے کہ اتحادیوں کے ۳۵ سابق جہاز حکومت وشی جرمنی اور اٹلی کے حوالے کر رہی ہے - ان میں سے ۱۴ جہاز جرمنی کو اور ۲۱ اٹلی کو دیئے جا رہے ہیں - یہ جہاز ایک لاکھ بیس ہزار ٹن وزنی ہیں - پہلے یہ جہاز اتحادیوں کے تھے اور بحر روم میں گرفتار کئے گئے تھے۔

پھاوڑہ

چاہے وہ گانوں میں چھوٹا گھریلو [illegible] ور چاہے بڑی کھدائی کا کام ہو پھاوڑہ ہی کھودنے کا کام کرتا ہے۔
پھاوڑہ [illegible] یاں اور آبپاشی کے لئے نالیاں کھودی جاتی ہیں لیکن یہ اسپات [illegible] پھاوڑہ کو مفید کام کرنے کے لئے مضبوط بناتا ہے۔

TATA

[illegible]

جاری کردہ سیلز آفس
دی [illegible] یل کمپنی لمیٹڈ
نمبر ۱۰۲ [illegible] ٹ کلکتہ

روس کو سامان جنگ پہنچا[illegible]

واشنگٹن ۵ر نومبر - برٹش کولمبیا سے الاسکا تک ۱۶۱۷ میل لمبی سڑک بن [illegible] روس کو سامان جنگ پہنچانے کا ایک نیا راستہ کھل گیا ہے جس کی رسم افتتاح ۱۵ر نومبر کو رسمی طور پر ادا [illegible] ہے یہ طویل سڑک صرف ۶ مہینوں میں تیار کی گئی ہے لاریاں اور بھاری موٹر ٹرک سامان جنگ اور گولہ بارود [illegible] کے اڈوں پر لا رہے ہیں جو روس کے لئے روانہ کئے جانے والے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کارنامہ ۱۰ ہزار امریکن فوجیوں نے دو ہزار سویلین مزدوروں کی امداد سے انجام دیا ہے - انہوں نے ۸ میل روزانہ کی رفتار سے سڑک تیار کی ہے - اور تقریباً دو سو دریاؤں اور ندیوں پر پل بنائے ہیں اور اس پر کل خرچ ۵۰ لاکھ پونڈ آیا ہے۔

فرانسیسی افریقہ پر امریکنوں نے ڈیڑھ لاکھ فوج اتار دی

لندن ۹ر نومبر - کل اتوار کو علی الصباح امریکہ کی بحری، بری اور ہوائی سپاہ نے وشی کی شمالی افریقہ پر دھاوا بول دیا اور کئی جگہ فوجیں اتار دیں - اتحادیوں کی طرف سے کہا گیا ہے کہ شمالی فرانسیسی افریقہ میں محوریوں کی ریشہ دوانیوں اور قبضہ کی کوششوں کی وجہ سے یہ اقدام ضروری ہو گیا تھا۔

بحر الکاہل میں اتحادیوں کی شاندار فتح

واشنگٹن ۹ر نومبر، بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے جو کمیونک شائع ہوا ہے اس میں پوائنٹ کروز کو بمبار کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ اتحادی فوجوں نے کافی پیش قدمی کر لی ہے - اور امریکن بحری سپاہ کئی میل آگے بڑھ گئی ہیں - اور اب دشمن کی سپاہ سے مڈبھیڑ ہو رہی ہے - جاپانی فوجیں پسپا ہو رہی ہیں اندازہ لگایا گیا کہ تلاغی گوڈل کنال اور جزائر سلیمان کی جنگ میں کم سے کم ۵۱۸۸ جاپانی ہلاک ہو گئے ہیں - یہ تعداد ۷ر اگست ۴۲ء کے بعد ہلاک ہوئی ہے

بونا اور گونا کے ساحلی علاقہ کے علاوہ پاپوا جزیرہ اب امریکنوں کے قبضہ میں ہے۔

آپ شیخ چلی کے سیکڑوں واقعات سن چکے ہیں
لیکن ان واقعات سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات اس تصویر میں موجود ہیں
ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ ۱/۲ بجے دن سے،
جمعہ ۱۳ر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
پرامونٹ کمپنی کی مایہ ناز مزاحیہ پیشکش
SHEIKH CHILLI
شیخ چلی
دلکش اسٹوری - دلچسپ اداکاری -
روح پرور نغمے - دل خوش کن ڈانس -
پرلطف مذاق - پرزور مکالمے -
اور اعلےٰ سین سینریاں -
خاص اداکاران
موتی - پوری
[illegible]ن چندرا - آزوری
[illegible] کملا - وسنت
[illegible] شہزادی - روشن
[illegible] بوس - پنٹو
تشریف لاکر اپنے [illegible] میں ایک نئی زندگی کی روح پیدا کیجئے

شاندار دوسرا ہفتہ
ایک دلکش تاریخی دھارمک شان
جسمیں ہندوستان کے ہر طبقہ کیلئے دلچسپی ہے
شاندار دوسرا ہفتہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ ۱/۲ بجے دن سے
جمعہ ۱۳ر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
پرکاش پکچرز کا لاجواب دھارمک شاہکار
بھرت ملاپ
خاص اداکار
درگا کھوٹے
سوبھانہ اسمرتھ
پریم ادیب
ساھو مودک
[illegible] پانڈے -
اُمیش [illegible] - ولاوشسٹ
اور عشق [illegible] بھائی کی بھائی سے محبت
اور دلچسپ پرانے - اصل رنگ سے
واقعات سے مزین تصویر

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال یار جوحق غم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ عہ ششماہی عہ
قیمت فی پرچہ ۱/ نہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۲ء مطابق ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴۷

ادبیات

جذباتِ آثر لکھنوی

ازجناب خانِ بہادر مرزا جعفر علی خاں صاحب آثر لکھنوی ہوم منسٹر ریاست کشمیر

آج ہم حضرت آثر لکھنوی کی وہ طرحی غزل شائع کر رہے ہیں جو آپ نے انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ عیدالضحیٰ منعقدہ یکم نومبر ۱۹۴۲ء کی دعوت پر ارشاد فرمائی تھی ہر شعر سے کہنہ مشقی ظاہر ہوتی ہے اور پوری غزل نہایت مرصع ہے افسوس ہے کہ غزل کسیقدر تاخیر سے موصول ہوئی جس کی وجہ سے ہم مشاعرہ کے انتخاب میں شامل کرنے سے معذور رہے۔ (ایڈیٹر)

اتنی فرصت ہی کہاں ڈھونڈے جو ویرانہ کہیں — اپنے دل سے باتیں کرتا ہوگا دیوانہ کہیں

شب کا سناٹا، دھڑکتا دل، یہ تو ہے گماں — کوئی کہتا ہے تری الفت کا افسانہ کہیں

مختلف ہے ترجمانی، گو حقیقت ایک ہے — صورت معنی کہیں کعبہ ہے بتخانہ کہیں

کوئی دیکھے تو فلک کی تفرقہ پردازیاں — ساقی و میکش کہیں، مینا و پیمانہ کہیں

رند تارک ہوں مگر اتنا علاقہ ہے ابھی — بوئے مے آتی ہے کھلتا ہے جو میخانہ کہیں

میری نظروں سے کبھی نیرنگ حسن و عشق دیکھ — شمع جلتی ہے کہیں، جلتا ہے پروانہ کہیں

بن گیا میرا تبسم جس کا پردا بار ہا — کہہ نہ دیں حسرت بھری نظریں وہ افسانہ کہیں

آج آثر پھر اس طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے — چھوٹتا ہے ایسے کافر سے صنم خانہ کہیں

دنیائے اسلام

ترکی کی خبریں

عصمت انونو کی سالگرہ (سہ شنبہ ۲۴ ستمبر) آج [illegible] انونو کی سالگرہ ہے۔ صدر انونو ازمیر (سمرنا) میں ۲۴ [illegible] ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئے تھے بی۔بی۔سی کی تر[illegible] نشریات میں دعا کی گئی کہ موصوف ایسی بہت [illegible] انگیز سالگرہ منائیں۔

مسٹر لارنس اسٹنہارڈ [illegible] سفیر مقیم انقرہ آج شام کو ٹارس ایکسپریس سے [illegible] روانہ ہوگئے۔ وہ تقریباً چھ ہفتے کے لئے گئے [illegible] اسٹنہارڈ اپنی حکومت کے ساتھ مشاورت [illegible] لئے ریاستہائے متحدہ واپس جارہے ہیں ما[illegible] [illegible] کاموں کی وجہ سے بھی واشنگٹن واپس جارہے ہیں [illegible] دانا سے باقی تمام سفر ہوائی جہاز کے ذریعہ طے کریں گے۔

انقرہ میں ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی اخبار نویسوں کا جو وفد برطانیہ گیا تھا وہ انگلستان سے ریاستہائے متحدہ روانہ ہوگیا ترکی اخبار نویس ریاستہائے متحدہ کے بعد برازیل گی اور اس کے بعد یقینی طور پر مغربی افریقہ کی سیاحت کریں گے۔

آج صدر عصمت انونو نے انقرہ میں برطانوی سفیر سر ہیوگیل ہیجیسن کو باریاب فرمایا اور ایک گھنٹے تک گفتگو کی۔ کوئی سرکاری بیان شائع نہیں کیا گیا لیکن معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سفیر نے آپ کو وہ تازہ ترین معلومات مہیا کی جو اسے بین الاقوامی صورت حال اور جنگ کے تازہ ترین واقعات کے متعلق حاصل ہوئی ہے۔ صدر [illegible] اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ انہیں وقتاً فوقتاً [illegible] طور پر اطلاعات بہم پہونچائی جائیں۔

عراق اخبارات کے تبصرے

لبنان کے السید میکائیل ال[illegible] کے ایک مقالہ "فرانس میں جذبہ آزادی کا غیظ و غضب یا فرانس کے بیدار ضمیر کی صدائے بازگشت" کی نقل کر[illegible] کے بعد اخبار "الزمان" مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۲ء [illegible] ریو کے دلیرانہ طرز عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا [illegible] ایم ہو[illegible] کی ولولہ انگیز آواز جو ہر طرف گونج رہی ہے [illegible] والی بغاوت [illegible] کے ان تند خو شعلوں کا جو اس وقت ہر سینہ میں بھڑکنے شروع ہو گئے ہیں آتشیں الفاظ میں مظاہرہ کر رہی ہے اور صاف صاف اس کا اعلان کر رہی ہے کہ بہادر فرانسیسی قوم اب اس شاہراہ کے نقطۂ آخر تک پہونچ گئی جہاں سے یہ

[illegible] کارواں درکار داں ڈی گال کے محاذ کی جانب مسلسل اور پیہم بڑھتی رہے گی۔

سوڈانی حکومت اور رعایا میں رابطۂ اتحاد

مسٹر ڈبلو۔ ڈی۔ سی۔ ایل پروز سوڈانی حکومت اور رعایا کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کے لئے افسر رابطہ مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ اس سے پہلے ایک صوبہ کی گورنری پر فائز رہ چکے ہیں۔ موصوف حکومت کی پالیسی سے رعایا کو اور رعایا کے خیالات سے حکومت کو آگاہ کرتے رہیں گے۔ آپ کا یہ فرض بھی ہوگا کہ مختلف جماعتوں اور افراد کو مشورہ دیں کہ مفاد عامہ کے مسائل کی طرف حکومت کو متوجہ کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ آپ اہل سوڈان کو حکومت کی انتظامی مشین میں دلچسپی لینے پر مائل کریں گے نیز حکومت کے مختلف اداروں کو یہ مشورہ بھی دیں گے کہ ان کی سرگرمیوں میں کیونکر ترقی ہوسکتی ہے۔

حکومت سوڈان کے نزدیک یہ تقرر نہایت اہمیت رکھتا ہے اس سے رعایا کی اصلاح و ترقی کی اسکیم کے نفاذ میں بہت مدد ملے گی۔

ترکی کے لئے ۴۵ ہزار ٹن غلہ

انقرہ ۱۴ نومبر۔ مسٹر سراج اوغلو ترکی کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ [illegible] نے پہلی کو ۳۰ ہزار ٹن گیہوں بھیجا ہے اور امریکہ نے ترکی کو مزید ۶ ہزار ٹن گیہوں اور پونے ۹ ہزار ٹن باجرہ جہاز نہ ملنے کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ ترکی حکومت کو توقع ہے کہ دول متحدہ ترکی کے لئے جہاز مہیا کر دیں گے۔

۱۹۲ انگریزی اور فلسطینی رعایا کے آدمی جن میں عورتیں بوڑھے مرد اور بچے شامل ہیں قسطنطنیہ پہونچے ہیں ان کو ۲۷۰ جرمنوں کے معاوضہ میں جو فلسطین سے آئے ہیں تبدیل کر لیا جائے گا۔

جنرل سری کی قیادت میں ترکی فوجی افسروں کا ایک وفد انگلستان جارہا ہے تاکہ وہاں جدید قسم کے اسلحہ کے بنانے اور استعمال کرنے کو دیکھیں اور بعد کو انھیں ترکی فوج کے لئے حاصل کیا جائے۔

صدر ترکی غازی عصمت انونو نے اس پیغام کا جواب دیدیا ہے جو صدر امریکہ مسٹر روزویلٹ نے گذشتہ ہفتہ ترکی کی قومی تعطیل کے موقع پر بھیجا تھا۔ آپ نے لکھا ہے کہ ترکوں کو یہ دیکھ کر بہت خوشی ہے کہ [illegible] ترکیہ سے دوائی زیادہ گہری [illegible] جہاد ہی ہے جو آزادی و انصاف [illegible] جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں

کمال پر تحقیق عزم مستقبل میں ہے

ھفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ [illegible] نومبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۷

ترکی وزیر اعظم [illegible]ج اوغلو کی پر معنی تقریر

(لندن ۱۵ نومبر)

انقرہ کے ریڈیو [illegible] اعلان کیا ہے کہ تمام [illegible] کی سپاہیوں۔ افسروں اور ہوا بازوں کے نام فو[illegible] احکام صادر ہوئے ہیں کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر دالپ[illegible]ئیں انقرہ کے ریڈیو کے اس اعلان کے بع[illegible] اخبارات میں شائع ہوئی کہ بلغاریہ اور[illegible] ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے اس[illegible] ترکی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر [illegible] اوغلو وزیر اعظم نے کہا کہ "جنگ جس قدر طوالت اور وسعت پکڑتی جا رہی ہے اسی قدر تنے والی طاقتیں دور اندیشی اور سمجھداری کے خلاف حرکتیں کر رہی ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ حسب موقع کارروائی کریں۔ جلد بازی سے کام لیکر غلط قدم اٹھاتی ہیں، اس لئے ہر ترک کا یہ فرض ہے کہ وہ نئے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔"

کہا جاتا ہے کہ جنرل رومیل کی فوج کے شکست کھانے کے بعد ہٹلر کو یہ فکر ہے کہ جرمن قوم کو مطمئن رکھنے اور اس کے حوصلے بڑھانے کے لئے وہ کوئی نیا اقدام کرے۔ چنانچہ اس کے لئے اس نے تین باتیں سوچی ہیں۔ اول یہ کہ غیر مقبوضہ فرانس پر قبضہ کر لیا جائے۔ دوسرے یہ کہ اسپین کو بھی زبردستی جنگ میں شریک کیا جائے اور تیسرے یہ کہ ترکی پر حملہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ غیر مقبوضہ فرانس پر قبضہ کر رہا ہے اور اسی کے ساتھ اسپین کو بھی ماننے کی کوشش کر رہا ہے۔ تیسرا قدم ترکی پر حملہ کرنا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ احمقانہ حرکت اور کوئی نہیں ہو [illegible]۔ ترکی اس کے لئے تیار ہے اور وہ دبنے والا نہیں ہے [illegible] جرمنی نے یہ مطالبہ کیا کہ جرمن فوجوں کو ترکی کے راستہ [illegible] گزر کر شام پر حملہ کرنے دیا جائے تو ترکی یقیناً مزاحمت [illegible] گا۔ اگر ہٹلر نے حملہ کیا تو یہ جواری کا آخری داؤں ہوگا۔

برٹش فوج بنغازی سے [illegible] میل

(لندن ۱۸ نومبر) آج دوپہر کو قاہرہ سے جو سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ آٹھویں فوج آگے بڑھتی ہوئی بنغازی سے [illegible] میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہے۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے بنغازی پر حملہ کر کے دشمن کے چھ بڑے فوج بردار جہازوں کو تباہ کر دیا۔ اور دیگر چھ ہوائی جہازوں کو مجروح کیا۔ بندرگاہ میں ٹھہری ہوئی کشتیوں میں بمباری کر کے آگ لگا دی۔ مارشل رومیل کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ ٹیونس گیا ہے۔ جہاں مغرب کی سمت سے انگریزی اور امریکن افواج ٹیونس میں کئی ریاستوں سے گھس رہی ہیں، امریکہ کے بڑے فوج بردار ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے اندرون ملک میں کسی مقامات پر ہوا باز انگریزی فوجیں اتر رہی ہیں۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ بزرٹا کے بحری مرکز [illegible] مکمل طور سے ان کا قبضہ ہو گیا ہے، لیکن برطانوی [illegible] اور ہوائی افواج بہت جلد اس اہم مرکز پر حملہ [illegible] والی ہے۔ جہاں [illegible] تک دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں [illegible] کچھ مزید جرمن [illegible] فوجیں بھی ہوائی جہازوں [illegible] سمندروں کے [illegible] ٹیونس پہنچ گئی ہیں۔ اور اس امر کی بھی تصدیق

ہوئی ہے کہ پچھلے چند روز میں جرمنوں نے بہت زیادہ تعداد میں اپنے ہوائی جہاز ٹیونس کے ہوائی اڈوں پر پہنچا دیے ہیں امریکن سپہ سالار جنرل آئزنہاور اور برٹش کمانڈر جنرل [illegible]سٹن نے سلطان مراکش کو اطمینان دلایا ہے کہ اتحادی [illegible] اُن کے اختیارات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں [illegible]ی۔ ادھر عربوں (مسلمانوں) کے جذبات و [illegible]وسات کا پورے طور سے لحاظ رکھا جائے گا۔ مراکش [illegible] ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی فوجیں [illegible] اتحادیوں [illegible] شریک و معاون ہوتی جاتی ہیں۔

انگریزی اور جاپانی دستوں [illegible] ہیں

(نئی دہلی ۱۸ نومبر) مشترکہ برٹش اور [illegible] کوارٹر کے ایک تازہ اعلان میں لکھا ہے کہ برہما اور آسا[illegible] کی سرحد پر دونوں طرف کی فوجوں میں چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے پچھلے چالیس گھنٹوں کے اندر جن کی پہاڑی کے قریب اور اکیاب کے شمال و مغرب میں دونوں دفعہ جاپانی اور برٹش گشتی دستوں میں جھڑپیں ہوئیں جن میں دشمن کو نقصان اٹھا کر ہٹ جانا پڑا۔ برٹش ہوائی جہازوں نے دریائے چندون کے قریب جاپانیوں کے فوجی [illegible] پر کامیابی سے بمباری کی۔ اس حملہ میں کوئی برطانوی ہوائی جہاز ضائع نہیں ہوا۔ امریکن ہوائی جہازوں نے بھی پچھلے ہفتہ شمالی برہما میں کئی جگہ جاپانیوں کے فوجی کیمپوں پر کامیاب حملے کئے اور سب حملہ آور ہوائی جہاز خیریت سے واپس آ گئے۔

مختصر نوٹ

(لندن ۱۸ نومبر) جنرل میک آرتھر کے صدر مقام سے آج جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے۔ کہ آسٹریلی فوج اب جاپانیوں کے صدر مقام بونا سے صرف [illegible] میل کے فاصلہ پر ہے۔ جاپانیوں کی طرف سے کوئی شدید مزاحمت نہیں ہو رہی ہے۔ البتہ آج لائی کے ہوائی اڈہ سے جہاں جاپانیوں کی ہوائی قوت مجتمع ہے ساحل کے کنارہ امریکن [illegible] ایک سخت حملہ کیا گیا اس حملہ میں دشمن نے امریکہ کی [illegible] کشتیوں کو غرق کر دیا۔

(لندن ۱۷ نومبر) الجیرس ریڈیو نے اعلان [illegible] ہے۔ کہ ٹیونیشیا میں گشتی دستوں کے درمیان جو پہلا مقابلہ [illegible] اس میں جرمنوں کو پسپا ہونا پڑا۔

شمالی افریقہ اتحادی ہیڈ کوارٹر سے جو کمیونک جاری ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ امریکی اور برطانوی فوجیں ٹیونیشیا کے اندر گھس رہی ہیں اور بزرٹا میں جس لڑائی کی خبریں آئی ہیں وہ قبل از وقت ہیں۔

ایک دوسرے کمیونک میں کہا گیا ہے کہ فرانسیسی فوج کے چھوٹے چھوٹے دستے امریکی فوجوں سے اتحاد عمل کرنے لگے ہیں اور اُن میں ایک فرانسیسی فوج امریکنوں سے اُن کی چھاؤنی میں آ کر مل گئی۔

(سڈنی [illegible] نومبر) نیو گنی میں ان جاپانی فوجوں کی حالت جو سمندر کی طرف [illegible] آج بایوسکن بتائی جاتی ہے، آسٹریلوی فوجیں [illegible] کو کودا [illegible]

آئینہ کانپور

میونسپلٹی ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ بصدارت رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا چیرمین بورڈ منعقد ہوا۔ ممبران نے نئے چیرمین کو دل سے مبارک باد دی۔ مسٹر وحید احمد۔ بابو دوارکا پرشاد نگم۔ مسٹر مارگن۔ مسٹر [illegible] چودھری [illegible] پرشاد نگم۔ لالہ منی لال بیوپار۔ لالہ چھاگل۔ مسٹر مصطفیٰ حسین نیر۔ مسٹر سید علی زیدی۔ پنڈت شیو نرائن وید نے تقریریں کیں۔ جس کے جواب میں چیرمین صاحب نے شکریہ کی تقریر کی۔ بورڈ نے چیرمین کے اعزاز میں ایک دن دفتر بند رکھنا منظور کیا۔ اس کے بعد ریوائزڈ بجٹ پر غور ہوا اور خفیف ردوبدل کے بعد پاس ہو گیا۔ بجٹ کی تفصیل اس طرح پر ہے۔ کہ:-

۱۹۴۲-۴۳ء کے سال کی بابت کانپور میونسپل بورڈ کو ریوائزڈ بجٹ کے مطابق ۳۲۵۸۰۴۱ روپیہ کی خالص آمدنی ہوئی۔ اس کے علاوہ اے۔ آر۔ پی کے کام کے لئے گرانٹ بذریعہ قرضہ کی آمدنی کی امید کی جاتی ہے۔ اصل بجٹ کے وقت آمدنی کا اندازہ ۲۷۰۴۲۴۷ روپیہ کیا گیا تھا۔ اس خالص آمدنی میں ۲۸۲۱۲۴۷ معمولی ذریعہ سے وصول ہوگا۔ اور ۴۰۳۶۵۹۵ روپیہ ٹریزری بلوں کی فروخت پیشگی رقم کی وصولی اور ڈپازٹ سے وصول ہوگا۔ جس کا تخمینہ اصل بجٹ میں ۳۸۰۰۰۰ روپیہ کیا گیا تھا۔

اے۔ آر۔ پی۔ خرچ۔ واٹر سپلائی اسکیم اور مہتروں کے کوارٹروں کی تعمیر کا صرفہ چھوڑ کر خرچ کا تخمینہ ۳۵۶۷۲۳۶ روپیہ ہے۔ اور آمدنی ۳۳۵۸۰۴۱ روپیہ ہے۔ اور ہربنگ بیلنس ۹۸۴۳۷۹ روپیہ ہے۔ اس کے بعد فلوٹنگ بیلنس ۱۷۰۱۰۳ روپیہ رہ جائے گا (جس کی تعداد ۰۰۰۰ ۴ روپیہ مقرر ہے) اور ٹھیکیداران کا روپیہ ۳۰۰۰۰ ہے۔

یکم اپریل سنہ ۱۹۴۲ء کو قرضہ کے حساب میں ۳۹۶۹۲۵ روپیہ بقایا تھا جس میں سے ۴۳۴۶۹۹ روپیہ کانپور واٹر سپلائی کی اصلاحی اسکیم کے قرضہ کا بقایا اور ۴۹۹۳۱ روپیہ مہتروں کے کوارٹروں کے لئے تھا۔ واٹر سپلائی کی اصلاحی [illegible] کی بابت گورنمنٹ سے ۲۲۵۰۰۰ روپیہ قرضہ ملنے کی [illegible] اس کے علاوہ ۶ لاکھ روپیہ کی رقم کا قرضہ رکھا گیا [illegible] زائد فلٹر وغیرہ بنانے کے لئے دیا گیا۔ اس طرح سے واٹر [illegible] اسکیم کے لئے ۱۱۷۱۹۹۴ روپیہ کا قرضہ دوران سال میں وصو[illegible] اس کام کے لئے ۱۰۹۰۸۰۷ روپیہ کا خرچہ کیا گیا [illegible] ۸۱ روپیہ بقایا بچنے کو تھا۔

نالا بون اور نئے کنوؤں کی تعمیر کے لئے پرانے کنوؤں کی صفائی و مرمت کے لئے اور ایک زائد فائر بریگیڈ بنانے کے لئے دو لاکھ روپیہ کی گرانٹ گورنمنٹ سے مانگی گئی ہے۔ تاکہ اے۔ آر۔ پی کا کام ہو سکے۔

بجٹ پاس ہونے کے بعد بقیہ ایجنڈا کے آئٹموں پر غور ہوا۔ اور گذشتہ ایجنڈا ختم ہو گیا۔ چیرمین صاحب نے دیگی سٹینڈن کے نمائندے کو میونسپل بورڈ کے جلسوں میں شریک ہونے کی اجازت دیدی ہے۔

سرکاری اطلاعات ضلع مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ شہر میں گیہوں کے ہر ایک دوکاندار بلا اجازت کسی طرح سے گیہوں فروخت نہ کریں ورنہ ہٹا دیں۔ حکم نہ ماننے والے کو ۳ سال تک کی سزا ہوگی۔

ایک دوسری اطلاع میں کہا گیا ہے کہ حلوائی اور مٹھائی والے اپنے روزگار کے لئے شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن کے علاوہ اور کسی سے شکر نہ خریدیں اور ایسوسی ایشن کے علاوہ شکر کے کوئی اور دوکاندار حلوائیوں کو شکر نہ دیں۔

چاول کی بابت ایک اطلاع میں کہا گیا ہے ایسوسی ایشن کی تصدیق کافی ہوگی۔

اسی طرح مل مالک ایسوسی ایشن کے لئے باہر سے آنے وا[illegible] شکر کے بوروں پر بھی سکریٹری کی تصدیق کافی ہوگی۔ معتبر [illegible] سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند کھانے کی چیزوں پر [illegible] کرنے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے [illegible] اناج کی خرید [illegible] کمیٹی [illegible] کے ذریعہ کرے گی۔ گیہوں کی خرید شروع بھی ہو گئی ہے۔ [illegible] ہندوستان صوبوں کو کوٹا دے گی اور [illegible] ہر ایک ضلع کو [illegible] گی۔ یہ مکمل اسکیم ۱۵ دسمبر تک سرکار کے پاس پہونچ جا[illegible] پتہ چلا ہے کہ سرکار نے مرچنٹ چیمبر کانپور کو [illegible] ہزار من گیہوں دینے کا وعدہ کیا ہے۔

پرتاپ شائع نہ ہوگا پرتاپ پریس سے کسی اخبار نکالنے یا بازار دکام کرنے کی حکومت نے ممانعت کر دی تھی اس روک کو ہٹانے کی چیف ایڈیٹر روزنامہ پرتاپ نے درخواست کی تھی لیکن ضلع مجسٹریٹ نے اس ممانعت کو ہٹانے سے انکار کر دیا ہے اس لئے ہندی روزنامہ اخبار پرتاپ شائع نہیں ہوئے گا۔

مہا سبھا آل انڈیا ہندو سبھا کے کانپور کے جلسہ کے لئے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر لالہ لچھمی پت سنگھانیا اور پنڈت بھودیو دیا[illegible] سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔

ریڈیو ضبط آنجہانی رائے صاحب گوپی ناتھ۔ لالہ بدھو لال مہروترا۔ پروفیسر لچھمی کانت ترپاٹھی ٹیکاپور۔ پنا لال مسٹر لال مرلیدھر کپور باپو ڈاکٹر کے ریڈیو سیٹ ایکٹ حفاظت کی دفعہ ۱۹ کے ماتحت ضبط کرلئے گئے ہیں۔

الوداعی پارٹیاں مسٹر اور مسز ایل۔ بی ہنکاکس کو کی الوداعی پارٹیاں دیگئیں۔ جنمیں سے مسٹر ایچ۔ جی مصرا۔ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا اور مسٹر جے۔ اے کرشن کی پارٹیاں خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

گرفتاری مرضع منگل پور کے بنسی لال اور جے لال اور رام سیوک خلاف قانون کارروائیوں کے الزام میں ایکٹ حفاظت ہند کے قانون کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

مولانا محمد علی اسکول مسٹر شبیر احمد صاحب کے اہل کانپور نہایت ممنون ہیں کہ وہ نہایت مستعدی اور کامیابی کے ساتھ مولانا محمد علی اسکول چمن گنج کو چلا رہے ہیں۔ اس اسکول کی تعلیمی حالت نہایت اچھی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ اسکول اس وقت تک کرایہ کی بلڈنگ میں ہے جس کی وجہ سے جو تکالیف ہو سکتی ہیں وہ ظاہر ہیں۔ اب ہم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ منتظمان اسکول نے امپرومنٹ ٹرسٹ سے زمین حاصل کرنے کے لئے درخواست دی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اسکول کے اعلیٰ مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ٹرسٹ اسکول کو زیادہ سے زیادہ رعایت کے ساتھ زمین دیکر اس تعلیمی ادارہ کو کام کا موقع دے گا۔

مسٹر ہنکاکس مسٹر ایل۔ بی۔ ہنکاکس او۔ بی۔ اے آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کا تبادلہ یو۔ پی سکریٹریٹ میں بحیثیت سکریٹری۔ سول سپلائی کے ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے ۱۷ نومبر کو کانپور کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج مسٹر سی۔ ایم۔ کر۔ کو دیکر لکھنؤ روانہ ہو گئے۔

مسٹر ہنکاکس کا دور حکومت نہایت کامیاب رہا اور ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر کر بھی جو اس سے پہلے بحیثیت جائنٹ مجسٹریٹ کانپور میں رہ چکے ہیں کامیاب رہیں گے۔

جدید چیرمین کو پارٹی ۲۳ نومبر کو اہل شہر کی طرف سے رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کو ایک گارڈن پارٹی کرزن پارک میں دی جا رہی ہے۔

عرضداشت یو۔ پی چیمبر آف کامرس کے قائم مقاموں نے مسٹر جے۔ ایف شیہی ممبر سنٹرل بورڈ آف ریونیو اور مسٹر سی ڈبلیو ایرس اکسس پرونٹ ٹیکس اڈوائزر کی خدمت میں ایک میمورنڈم انکم ٹیکس کے قانون کی ترمیم کے لئے پیش کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ مشترکہ ہندو خاندان کے لئے کم سے کم سپر ٹیکس کی رقم ۲۵ ہزار روپیہ سے بڑھا کر ۵۰ ہزار روپیہ کر دی جائے۔

متفرق دوکانات جنرل سکریٹری ڈسٹرکٹ کسان سبھا نے سکریٹری پرائس کنٹرول محکمہ کے پاس درخواست بھیجی ہے کہ ضلع میں بھنگر دوکانات کھولنے کا انتظام کیا جائے تاکہ شکر۔ نمک۔ [illegible]تی کا تیل۔ کپڑا۔ دیاسلائی ملنے کی گارنٹی ہو جائے۔

اپیل ڈاکٹر ایس۔ این۔ سین۔ رائے صاحب [illegible]یس۔ آر۔ سرکار اور مسٹر ایس۔ سی بھٹا

چارجی وغیرہ نے مدناپور کے طوفان کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے فنڈ کی اپیل کی ہے۔

انجمن جامعۂ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے سالانہ اجلاس نظم و نثر کے انتظامات نہایت جدوجہد کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ انجمن کی مجلس عاملہ کا جلسہ ۲۳ نومبر ۹ بجے دن کو جناب نواب سید مصطفیٰ حسین صاحب آثر (رام نرائن کی بازار) کے دولتکدہ پر منعقد ہوگا۔ جس میں سالانہ اجلاس کے انتظامات پر غور کیا جائے گا۔

ایڈریس و ڈنر ۲۲ نومبر ۱۱ بجے دن کو مولانا محمد علی ہیوپل اسکول کے منتظمان مسٹر محمد حبیب اللہ ال۔ ال۔ بی ایکزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ کو ایڈریس اور ڈنر دے رہے ہیں جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا ہے۔

ماتمی جلسہ ۲۰ نومبر ۵ بجے شام کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں اہل شہر کی طرف سے ایک جلسہ ہوگا جس میں آنجہانی منشی دیانرائن نگم ایڈیٹر زمانہ و آزاد کی خدمات کا اعتراف اور اُن کی وفات پر اظہار غم کیا جائے گا۔

تعزیتی جلسہ مسٹر کرونا شنکر شکل سکریٹری چوک سٹن روڈ بسیں کمیٹی کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ چوک سٹن روڈ بسیں کمیٹی کا ایک تعزیتی جلسہ بغرض اظہار غم اہلیہ شیخ محمد حمید احمد صاحب (ہمشیرہ مسٹر محمد حفیظ صاحب) کی ناوقت اور افسوسناک موت پر منعقد ہوا اور مرحومہ کے متعلقین اور پس ماندگان سے اظہار افسوس کا رزولیوشن پاس کر کے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ ہندو اور مسلمان ممبران نے کھڑے ہو کر رزولیوشن کو پاس کیا۔

ایمرجنسی ویک ایمرجنسی ویک ۱۵ نومبر سے ۲۱ نومبر تک منایا جا رہا ہے اس میں مکمل بلیک آوٹ رہا اور دو دفعہ چھپنے کی مشق بھی کی گئی۔ عوام نے حکام کے احکامات کی پوری پابندی کی ہے۔

[illegible]م کے راستہ سے آگے بڑھ رہی ہیں اور امریکن فوجیں جنوب کی طرف سے

خیال کیا جاتا ہے کہ شاید جاپانی بونا میں پھر ڈٹ کر ایک مقابلہ کریں جو ان کا مستقر شمالی ساحل پر ہے لیکن اُن کی تعداد میں بہت زیادہ کمی ہو گئی ہے اور اتحادیوں کو اپنی فتح کا یقین ہے۔

(لندن ۱۸ نومبر) آج دوپہر کو جو روسی سرکاری اعلان شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ اسٹالن گراڈ پر دشمن کے حملہ کا زور کم ہو گیا ہے۔ نالچک اور ٹوپسی کے مورچوں پر روسی کامیابی سے جوابی حملے کر رہے ہیں۔ لینن گراڈ کے مورچہ پر والخاف کے قریب ایک طاقتور حملہ کر کے جرمن روسی حلقوں کے اندر گھس آئے تھے لیکن روسیوں نے مسلسل جوابی حملے کر کے جرمنوں کو پھر اُن کے عقبی مورچوں پر دھکیل دیا۔

(نئی دہلی ۱۸ نومبر) مسٹر راجگوپال اچاری نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جس میں کہا ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے موجودہ ناقابل اطمینان حالات کو ختم کراؤں۔ میں برابر گاندھی جی سے ملنے کی جدوجہد کرتا رہونگا اور وائسرائے کے فیصلہ کو بدلوا کر دم لوں گا۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستان کا ہر بہی خواہ اس کام میں میری مدد کرے گا۔ سر تیج بہادر سپرو نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہر قسم کی امکانی مدد کریں گے۔ میں آج شام کو مدراس واپس جا رہا ہوں اور وہاں میں سر تیج بہادر سپرو کی چٹھی کا انتظار کروں گا۔

(لاہور ۱۸ نومبر) معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب حکومت نے حکومت ہند سے اس بات کی سفارش کی ہے کہ علامہ مشرقی کو رہا کر دیا جائے۔ اور ان کی جماعت خاکساران پر سے تمام پابندیاں اٹھالی جائیں خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی اس سفارش کے بعد علامہ مشرقی کو رہا کر دیا جائے گا۔ اور خاکساروں پر سے موجودہ پابندیاں اٹھالی جائیں گی۔

(واشنگٹن ۱۶ نومبر) جنرل فرینکو نے بذریعہ تار پریسیڈنٹ روزولٹ کو مطلع کیا ہے کہ اسپین صلح و امن چاہتا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوگی جس سے ہمارے اور آپ کے دوستانہ تعلقات میں فرق آئے اسپین صلح و امن کی قدر و قیمت جانتا ہے وہ نہ صرف اپنے ہی لئے بلکہ جملہ اقوام کے لئے امن و امان چاہتا ہے۔ میرے دل میں بھی وہی دوستانہ جذبات آپ کے لئے ہیں جن کا آپ نے ذکر کیا ہے۔

شبدِ گل

کہا جاتا ہے کہ پانچ سربرآوردہ برطانی اشخاص نے وزیر ہند مسٹر ایمری کو یہ لکھا کہ حکومت کو چاہیئے۔ کہ انگلستان میں مسٹر راج گوپال آچاریہ کی آمد کے لئے آسانیاں بہم پہونچائے"۔ اگر راجہ جی کے داخلہ کے ساتھ ساتھ دھایٹ ہال سے خود مسٹر ایمری کے اخراج پر بھی زور دیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا!

قاہرہ کے ایک پیغام سے معلوم ہوا تھا کہ اطالوی فوجوں نے جنگ میں ایک "وقفہ" کا مطالبہ اس لئے کیا تھا وہ اپنے مُردوں کو دفن کرسکیں ـــــ اب مسولینی یہ سوچ رہا ہوگا کہ اطالوی باشندے کس روز اپنے "سب سے بڑے مُردے" کو دفن کرنے کے لئے "وقفہ" کا مطالبہ کریں گے۔!

آنریبل میجر سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے بھی ہندوستان کے ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کی ہے۔ ہم اس پر بحث نہیں کرتے کہ یہ اسکیم کیا ہے اور کس لائق ہے، لیکن اتنا ہمیں معلوم ضرور ہے کہ یہ عمل قائد اعظم کے امتناعی حکم کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

مرنے کے وقت کوئی وصیت چھوڑ جانا ابتک ان لوگوں کا فعل سمجھا جاتا تھا جو دولتمند یا صاحب جائداد و ملکیت ہوں، ظاہر ہے کہ جو غریب و نادار اور مفلس و تنگ دست ہوگا اس کو اپنے مرنے کے بعد اپنی کسی چیز کی تقسیم کے متعلق وصیت کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔ لیکن شکاگو کے ایک مزدور نے ایک بہت ہی دلچسپ وصیت نامہ چھوڑا ہے جو اس کے مرنے کے بعد اس کی جیب میں پایا گیا۔

وصیت نامہ یہ ہے:۔

(۱) میں اچھے باپوں اور اچھی ماؤں کو اُن کی اولاد کے لئے امانت کے طور پر بہت سے پیار کے الفاظ محبت کے فقرے اور حوصلہ افزائی کے جملے دیتا ہوں اور تاکید کرتا ہوں کہ وہ ان چیزوں کو فیاضانہ طور پر استعمال کریں۔

(۲) میں لڑکوں کے لئے وہ تمام پھول اور کلیاں اور سبزہ زار چھوڑتا ہوں جو جنگلوں میں موجود ہیں میں دریاؤں کی سنہری ریت والے ساحل، انکے کھیلنے کے لئے اور چشموں کا صحت بخش پانی ان کے استعمال کے لئے اور خوبصورت بدلیاں اُن کے نظارے کے لئے، اور ستارے اور کہکشاں انکی دلچسپی کے لئے ہی وقف کرتا ہوں۔

(۳) میں عاشقوں کو ان کی خیالی دنیا اور چاندنی راتیں اور آدھی رات کو جھلملانے والے تارے اور باغوں کے سُرخ گلاب اور بلبلوں کے ترانے عطا کرتا ہوں۔

(۴) نوجوانوں کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ کاہلی چھوڑدیں، محنت سے کام کریں اور اپنی طاقت پر اعتماد رکھیں۔

سنٹرل جیل سے کچھ سیاسی قیدی فرار

پٹنہ ۱۲ر نومبر۔ حکومت بہار نے اعلان کیا ہے کہ ہزاری باغ سنٹرل جیل سے کچھ قیدی فرار کرگئے ہیں۔ جو شخص ان کی گرفتاری میں حکومت کو مدد دیگا اسے انعامات دئے جائیں گے۔ مفرور قیدیوں کے نام اور اُن کی گرفتاری کے لئے جو انعامات مقرر ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مسٹر جے پرکاش نرائن	۵ ہزار
(۲) مسٹر جوگیندرا شکل	۵ ہزار
(۳) مسٹر رام نندن مصرا	۵ ہزار
(۴) مسٹر سورج نرائن سنگھ	۲ ہزار
(۵) مسٹر گلابی سونا	۲ ہزار
(۶) مسٹر شالک رام سنگھ	۲ ہزار

ان کی گرفتاری پر یہ انعامات رکھے گئے۔

ادبِ لطیف

کیا تم مجھے معاف کردوگی؟

اس میں میرا کچھ قصور نہ تھا، میں نے ہر ممکن کوشش کی، دل پر قابو پانے کی جتن کئے آنکھوں کو لاکھ سمجھایا، گرم و سرد آہوں کو روکا تمہاری عزت کا مجھے پورا پورا احساس تھا، لیکن یہ دنیا والے۔ یہ سنگدل انسان دو دلوں کو کب ملتے دیکھ سکتے ہیں

ایک خلیج ہمارے درمیان حائل ہوگئی ہے، اس میں میری کوئی غلطی نہیں، میری محبوبہ، مجھے تیری پاک محبت کی سوگند ہے، میں نے ہر ممکن کوشش کی، میرے دل پر نشتر چلائے گئے، میں نے برداشت کئے، میرے جذبات پاؤں تلے روندے گئے خرمن صبر و سکون پر بجلی گرائی گئی، میری آرزوؤں کی نازک کلیوں کو میری آنکھوں کے سامنے مسل دیا گیا میں نے کیا کچھ برداشت نہیں کیا۔

میری محبوبہ! میں سچ کہتا ہوں تم یقین نہ کروگی آخر میں بھی انسان تھا، دل تڑپ اُٹھا، آنکھوں سے آنسو ٹپک گئے، اور محبت کا وہ راز جسے میں ایک مدت سے اپنے دل میں چھپائے تھا فاش ہوگیا۔

میرا کوئی قصور نہیں یہ سب ان خونخوار بھیڑیوں کا کام ہے اے پاک روح والی دیوی کیا تم مجھے معاف کردوگی؟

بعد جنگ دنیا کے پانچ نصب العین

چنکنگ ۱۳ر نومبر۔ چین کے صف اول کے ماہر قانون دینگ چنگ ہوئی نے "اجتماعی تحفظ" کی ایک ایسی بعد از جنگ دنیا کے لئے حسب ذیل پانچ نصب العین مقرر کئے۔

(۱) ہر ریاست کا "اقتدار اعلیٰ" محدود ہونا چاہیئے۔ اور ہر ریاست کے لئے ریاستوں کی اکثریت کے فیصلہ کی پابندی لازمی ہونی چاہیئے۔

(۲) مسلح فوجوں کا رکھنا ممنوع قرار دیدینا چاہیئے تاوقتیکہ وہ اپنی ایسی مدافعت کی غرض سے نہ ہو جس کی بین الاقوامی ادارے نے منظوری دیدی ہو۔

(۳) پولیس کے تین بین الاقوامی ہوائی بیڑے قائم ہونے چاہئیں جو ایک مستقل عدالت کے ماتحت ہوں۔

(۴) بین الاقوامی اقتصادی تعاون عمل کی نگہداشت کے لئے ادارہ قائم ہونا چاہیئے۔

(۵) اجتماعی تحفظ کی تقویت و ترقی کے لئے علاقہ وار جماعتیں قائم ہونی چاہئیں۔

جرمن فوجیں ٹولون تک پہونچگئیں

لندن ۱۳ر نومبر۔ جرمن فوجیں برابر فرانس کے غیر مقبوضہ علاقہ میں گھستی چلی جاتی ہیں۔ ٹولون کے بندرگاہ پر ابھی تک جرمنوں نے قبضہ نہیں کیا ہے۔ اگرچہ وہ ٹولون کے اس قدر قریب پہونچ گئی ہیں کہ جس وقت چاہیں وہ ٹولون پر قبضہ کرسکتی ہیں۔ مارشل پیٹان نے شمالی افریقہ کی فرانسیسی افواج کو حکم دیا ہے کہ وہ جنرل گیرو کا حکم نہ مانیں بلکہ خود اُن کا حکم مانیں کیونکہ امیر البحر ڈارلان کے بجائے اب انھوں نے فرانس کی بحری بری اور ہوائی فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔

جنرل ڈیگال الجیریا پہونچ گئے

لندن ۱۲ر نومبر۔ آزاد فرانسیسی جنرل ڈیگال لندن سے الجیریا پہونچ گئے ہیں آپ نے فرانسیسی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جنگ میں ہمارا ہاتھ بٹائیں تاکہ ہم جرمنی کے پھندے سے آزاد ہوں۔ آپنے فرانسیسی ملاحوں سے اپیل کی ہے کہ جہاں کہیں بھی ہوں جلد از جلد اپنے جہازوں کو کسی بندرگاہ میں لے جائیں اگر وہ ایسا نہ کریں تو ڈبو دیں تاکہ دشمن کے ہاتھوں میں پہونچ جائیں۔

عالمِ نسواں

جمہوریہ تاجکستان کی مسلم خواتین

از محترمہ بیگم ممتاز حمید اللہ صاحب لکھنوی

تاجکستان جو آج روسی سوویٹ فیڈریشن میں ایک مستقل اور آزاد جمہوریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ پندرہ سال پیشتر اس کا جغرافیہ کی دنیا میں اس کا کہیں وجود بھی نہ تھا۔ اس مختصر علاقہ کی سرحد ہندوستان۔ چین۔ اور افغانستان سے ملتی ہے۔ اور ۱۹۱۷ء کے آغاز تک اس پر امیر بخارا کی حکومت تھی۔ اسی سال کے مشہور انقلاب نے اس علاقہ میں بسنے والے تاجکوں کو شہنشاہ روس کے غلام امیر بخارا کی جابرانہ غلامی سے نجات دلائی اور ان کی ایک مستقل جمہوریہ قائم ہوگئی۔ لیکن اس کے بعد ہی یہاں شدید خانہ جنگی شروع ہوئی اور غریب تاجکوں کو کئی سال میں امن و عافیت کی فضا میں سانس لینے کا موقع نہ ملا۔ ۱۹۲۵ء میں مرکزی جمہوریہ روس کی اعانت سے یہاں جمہوریہ ازبکستان کی ماتحتی میں خود اختیار تاجک جمہوری حکومت ہوئی۔ لیکن چند سال بعد ہی متحدہ روسی جمہوریہ کی سنٹرل ایگزیکیوٹو کمیٹی نے تاجکستان کی مکمل آزادی تسلیم کرلی اور اس کا شمار ان سات آزاد جمہوری ریاستوں میں ہوگیا جن کے اشتراک سے موجودہ بالشویک فیڈریشن بنتا ہے۔ تاجکستان کے علاوہ چھ ممالک کے نام حسب ذیل ہیں

جمہوریہ سویہ روس۔ ازبکستان۔ ترکمانستان۔ قفقاز۔ یوکرین۔ اور سفید روس۔ ان میں سب سے بڑی جمہوریہ اول الذکر ہے۔

تاجکستان کی آبادی دس لاکھ سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ اور چونکہ اس نواح کے باشندے صدیوں شکنجہ استبداد میں جکڑے رہے۔ اس لئے ان کی حالت اچھی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود جب روسی فیڈریشن کی مرکزی مجلس عاملہ کے ان سرداروں پر ایک اہم بالشان ذمہ داری عاید کردی تو تاجکوں اپنی غیر معمولی قابلیت اور ذہانت کا ثبوت [illegible]

تاجکوں کی قابلیت کا اندازہ اس [illegible] سکتا ہے کہ ان کی آزاد جمہوریہ کے تمام بڑے عہدے صرف انہی کے ہاتھ ہیں اور وہ دوسری قوم کے کیمونسٹوں سے کوئی خاص بات حاصل کئے بغیر اپنے فرائض حکمرانی نہایت حُسن و خوبی سے انجام دے رہے ہیں۔

تاجکوں نے چند سال کے عرصہ میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے اس میں تاجک خواتین بھی برابر سے شریک ہیں۔ چونکہ ملک میں صدیوں سے خواتین چہروں پر ایک خاص قسم کا جالدار نقاب ڈال کر باہر نکلنے کی عادی رہی ہیں۔ اس نے تمام ملک میں شاید ہی دو چار ایسی عورتیں نکلیں گی جو سڑکوں پر نقاب کی ضرورت محسوس نہ کرتی ہوں۔ ابتدار میں بالشویکوں نے یہ کوشش کی تھی کہ عورتوں نقاب کو خیرباد کہہ دیں۔ لیکن بعد میں سیاسی مصلحتوں کی بنا پر انہیں یہ ارادہ ترک کرنا پڑا۔ بالشویکوں کی نقاب دشمنی سے ایک تو تاجک خواتین میں کیمونزم کے خلاف برہمی ہوئی اور دوسری جانب جن دو چار بیباک اور قدرے تعلیم یافتہ عورتوں نے نقاب کو ترک کردیا تھا جو ناقص تعلیم اور تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے انگلوں کا آلہ کار بن گئیں جو روسی نظام حکومت کے سخت ترین خلاف ہیں۔ ان اُمور کو پیش نظر رکھتے ہوئے بالشویک لیڈروں کو عافیت اسی میں نظر آئی کہ خواتین کا نقاب اُتروانے کی کوشش نہ کی بلکہ اس کے بجائے ان میں تعلیم کا رواج زیادہ بڑھائیں تاجکستان میں جہاں چند سال پیشتر اس سے زیادہ تعلیم کا کوئی رواج [illegible] کہ لڑکے مسجدوں میں قرآن پڑھ لیں۔ [illegible] اسکول قائم ہوگئے ہیں۔

تاجک [illegible] مستقر حکومت میں ایک زنانہ ہائی اسکول ہے جو یونیورسٹی کی تعلیم کے لئے لڑکیوں کو تیار کرتا ہے۔ خواتین کے متعدد تفریحی کلب ہیں۔ جہاں مختلف کھیلوں کے علاوہ انہیں کتابوں۔ لکچروں۔ [illegible]

[illegible] سینیک لالٹینوں اور ریڈیو کے ذریعہ بالشویک عقائد کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس وقت تاجک خواتین کی قدیم مشرقی روایات اور جدید اشتراکی تعلیمات کے درمیان سخت کشمکش جاری ہے انجام میں فتح کس کو ہے۔ اس کا جواب مستقبل دے گا۔

بچوں کی دنیا

امن پسند پرندہ!

جناب لطیف اسلم جالندھری، دہلی وال

بہت پرانے زمانے کا ذکر ہے۔ کہ کسی ملک پر ایک جنگجو بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ جو اکثر اپنے ہمسایہ ممالک سے جنگ جاری رکھتا تھا۔ وہ ایک دفعہ دشمن فوج کے تعاقب میں اپنی فوج سمیت چل نکلا۔ پھرتے پھراتے وہ سبھی ایک غیر آباد علاقے میں پہونچ گئے۔ جہاں ریت کے اونچے اونچے ٹیلوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اتفاق کی بات کہ بادشاہ گھوڑا کداتا اپنے ساتھیوں سے بہت دور نکل گیا۔ چلتے چلتے اُسے کچھ تھکاوٹ محسوس ہوئی۔ دور نزدیک کہیں۔ سایہ دار درخت نہ تھا۔ اُس نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر نظر دوڑائی۔ تو کچھ فاصلے پر ایک چھوٹا سا درخت نظر آیا۔ بادشاہ اُدھر چل پڑا۔ اور وہاں پہونچ کر دم لینے کو درخت کے سائے میں بیٹھ گیا۔ بادشاہ نے دیکھا کہ اُس کے سر پر ایک برف سے زیادہ سفید پروں والا پرندہ اُڑ رہا ہے پرندے نے بادشاہ کے ارد گرد تین چکر کاٹے پھر آہستہ آہستہ اپنے پروں کو ہلاتا ایک طرف کو اڑنے لگا۔ بادشاہ نے بھی اس عجیب و غریب پیچھا کرنا شروع کیا۔ سفید جانور اڑ رہا تھا بادشاہ زمین پر گھوڑا دوڑاتے تیز [illegible] جا رہا تھا۔ کئی گھنٹوں کے [illegible] وہ ایک شہر میں پہونچ کر نظروں سے [illegible] ہوگیا۔ مسافر بادشاہ بھی اس شہر [illegible] گیا۔ شہر والوں اور شہر کے حاکم [illegible] اس کا پُرجوش استقبال کیا۔ مسافر بادشاہ وہاں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ ہر شخص کے [illegible] میں ایک سفید رنگ کا پَر لگا ہوا ہے۔ [illegible] کے حاکم نے بادشاہ کی ہر ممکن طریقہ سے خدمت [illegible] اگلے دن وہ اس کو ایک مندر میں جو کہ پہاڑی پر [illegible] لے گیا۔ مندر کے ارد گرد سینکڑوں پجاری بیٹھے پوجا کر رہے تھے۔ اسی اثنا میں وہی سفید رنگ کا پرندہ اُن کے سروں پر چکر کاٹنے لگا۔ وہ ہر شخص کے سر پر ایک سفید پَر اپنے پروں میں سے گرادیتا تھا۔ اُس جانور کا نام "امن پسند پرندہ" تھا۔ اُس کے پَر جن لوگوں کے پاس ہوتے تھے۔ وہ آپس میں کبھی نہیں لڑتے تھے۔ مسافر بادشاہ کے سر پر بھی ایک پَر گرا۔ بادشاہ نے جونہی وہ پَر اپنے کپڑوں میں لگایا۔ اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ میں نے ہمسایہ ممالک کے ساتھ ناحق چھیڑ رکھی ہے۔ اور اس وجہ سے نہ صرف ہمسایہ ممالک ہی جنگ سے تنگ ہیں۔ بلکہ میرے ملک میں بھی ہر چیز مہنگی ہے۔ قحط ہے اور ہزاروں نوجوان موت کی نذر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اس خیال نے آتے ہی وہ وہاں سے واپس چل پڑا۔ اور اپنے ملک میں پہونچ کر دشمن ممالک کے ساتھ صلح کرلی۔ کہتے ہیں۔ کہ جب تک وہ زندہ رہا۔ وہ امن سے زندگی بسر کرتا [illegible]۔ اور تھوڑی ہی مدت میں اس کا ملک خو[illegible] حال ہوگیا۔

(بچوں کی دنیا ملتان)

پہلی مسلم خاتون پریسیڈنٹ

شیلانگ ۱۳ر نومبر۔ آج آسام لیجسلیٹو کونسل [illegible] مس زبیدہ عطا الرحمٰن کو [illegible] پریسیڈنٹ منتخب کیا گیا ہے [illegible] ملک میں پہلی خاتون ہیں جو اس عہدہ پر منتخب ہوئی ہیں

پردۂ فلم

رائے بہادر چنی لال!

جو قضیہ رائے بہادر چنی لال اور مسرز ہمنسو رائے اور انڈو انٹرنیشنل کے درمیان چل رہا تھا بمبئی کی اطلاعات کے بموجب وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا۔ رائے بہادر چنی لال بمبئی ٹاکیز سے علیحدہ ہوگئے ہیں اور تازہ ترین اطلاع ہے۔ کہ رائے بہادر موہن پکچرز میں شامل ہوگئے ہیں۔

"زمیندار" نمائش کے لئے

[illegible] کا تیسرا ہندوستانی فلم "زمیندار" عنقریب [illegible] نمائش کے لئے پیش کردیا جائے گا۔ مقامی [illegible] سینما میں آج کل اس کا ٹریلر دکھایا جا رہا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ فلم پنچولی کی سابقہ شہرت اور معیار کو برقرار رکھے گا۔ اس میں نغمہ و رقص کی ملکہ شانتا آپٹے۔ اسمٰعیل۔ غلام محمد۔ اجمل اور بے۔ بی اختر [illegible] اداکار ہیں۔

[illegible] فلمز

[illegible] اور مراد کے اشتراک سے جو کمپنی یونائیٹڈ [illegible] نام سے وجود میں آئی ہے۔ اس کی پہلی فلم "گھوندہ" کی رسم مہورت ۲۳ر اکتوبر کو جیوتی اسٹوڈیو میں ہوئی۔ کہانی۔ مکالمے۔ اور گانے علامہ آرزو نے لکھے ہیں۔ اداکاروں میں۔ شیخ مختار۔ انیس خاتون۔ یعقوب۔ ستیش اور گوپ شامل ہیں۔

اپنا پروڈکشن

مسٹر ہوائی والے نے "آنچل" کا نام تبدیل کرکے انوکھی رکھا ہے۔ ضیا سرحدی انوکھی کی کاغذی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اس فلم کی مہورت۔ نومبر کو جیوتی اسٹوڈیو میں ہوگی۔

مظہر خاں کی "یاد"

ہندوستان کے کہنہ مشق ڈائرکٹر مظہر خاں جنہوں نے ہندو مسلم اتحاد پر نغمہ و موسیقی سے بھرپور تاریخی تصویر "ناردی" یا "میری دنیا"، بنا کر اپنی فن کارانہ صلاحیتوں کا پورا ثبوت پیش کیا ہے۔ اپنے دوسرے شاہکار "یاد" کو بڑی سرعت سے پایۂ تکمیل تک پہنچا رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ تصویر وسط دسمبر تک مکمل ہو جائے گی۔ دینا۔ ستیش آزوری۔ گردھاری۔ [illegible] اداکار ہیں۔

فلم "انگوری" کی شاندار تیاری

انڈیا آرٹ پکچرز نے حال ہی میں سرگراسٹوڈیو کافی مدت کے لئے حاصل کرلیا ہے اور فلم سازی کے مشہور ماہرین کے علاوہ مایۂ ناز ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی خدمات بھی حاصل کی جا رہی ہیں۔

یہ کمپنی دوسری کمپنیوں سے اس صورت میں مختلف ہوگی کہ اس کا ہر فلم کسی نہ کسی طرح قومی مفاد اور بہبود کا پہلو لئے ہوئے ہوگا۔ اس کمپنی کا پہلا فلم "انگوری" ہے۔ جس کی کہانی ملک کے ایک مشہور قوم پرست نے لکھی ہے۔

ایسٹرن پکچرز بمبئی

اس کمپنی کی پہلی تصویر "بادل" بمبئی کے حلقے میں ریلیز ہونے والی ہے۔ اس کی نمائش بیک وقت تین سینماؤں میں ہوگی [illegible]

دوسری فلم [illegible] تقریباً ہو چکی ہے۔ اے۔ ایم نذیر اجمیری نے تیار کیا ہے اور اس میں کالج کے طلبا کی زندگی پیش کی گئی ہے۔

یورپ و ایشیا میں شاعری کا مفہوم

حضرت ابو العلا حکیم ناطق صاحب لکھنوی نے انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے عیدایٹ ہوم کے مشاعرے کی صدارت فرماتے ہوئے یکم نومبر ۱۹۴۲ء کو جو صدارتی مقالہ ارشاد فرمایا تھا وہ کئی جزول پر ختم ہوتا ہے اور کتابی شکل میں ہے لیکن حکیم صاحب موصوف نے جو حصہ ارشاد فرمایا اس کا آغاز "انگلستان اور تعریفات شعر و شاعری" سے ہوتا ہے۔ موصوف کی مسلمہ قابلیت، عالمانہ تحقیقات اور ادبی کاوشوں کا شرح و بسط کے ساتھ یہاں ذکر منظور نہیں بلکہ صرف یہ عرض کرنا ہے کہ جس طرح آپ کو مشرقی علوم میں شغف ہے اسی طرح مغربی شعر و ادب سے بھی کافی دلچسپی ہے اور یہ غالباً بمقتضائے وقت ہے تعریفات شعر و شاعری کا آپ نے جو نازک فرق دکھا کر خود اس کی تعریف کی ہے وہ آپ ہی جیسے نکتہ داں اور نکتہ رس ادیب کا کام ہے مضمون از اول تا آخر نہایت دل کش اور پُر از معلومات ہے خدا کرے کہ آپ کی یہ دلچسپ و مفید تصنیف بھی حلیۂ طباعت سے آراستہ ہو کر جلد اہل نظر اور ارباب ذوق کی لائبریریوں کی زینت بڑھائے۔ (ایڈیٹر)

انگلستان اور تعریفات شعر و شاعری

کولرج (شاعر و نقاد) "صرف شاعری ہی ایسی قوت ہے جو تمدن و فطرت کے مابین ربط پیدا کرتی ہے اُس کے فیضان سے ہمیں ظاہری و باطنی دونوں قسم کی مسرتیں حاصل ہوتی ہیں اور دنیائے جسم و روح میں بجائے تضاد کے رشتۂ اتحاد قائم ہوتا ہے۔"

ہیزلٹ (نقاد) "شاعری ایک ہونہار بچہ ہے جو حُسن و محبت کے آغوش میں پرورش پاتا ہے۔"

لی ہنٹ (نقاد) "شاعری ایک ایسا جذبہ ہے جس کا نقش دل پر بہت گہرا ہوتا ہے۔"

کارلائل۔ "شاعری کی فکر ہر چیز کی تہ کو پہونچتی ہے اور واقعات اس پیرایہ میں بیان کرتی ہے کہ اُن کی سچائی کا اعتقاد سامع کے دل پر نقش ہو جاتا ہے۔"

آرنلڈ "شعر وہ کیفیت ہے جس سے سننے والے کی کیفیت میں تغیر ہو۔"

ٹیلر "شاعری اُن رموز قدرت کو آشکار کرتی ہے جن کا ہمارے علم میں وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔"

آسٹن۔ "صرف شاعری ہے جس سے وہ لذت حاصل ہوتی ہے جو روح کو پستی کی طرف نہیں جانے دیتی۔ برخلاف عام لذتوں اور نفسانی خواہشوں کے کہ اُن کا اثر تکدر روح کا باعث ہوتا ہے۔"

ڈابسن۔ "صرف شاعری وہ قوت ہے جس کے ذریعہ انسان دنیا کی ہر شے سے لُطف اُٹھا سکتا ہے اور اُن کی تعداد میں لامتناہی اضافہ کر سکتا ہے۔"

انگلستان کے یہ مشہور شعرا جو ۱۷۷۲ء سے ۱۸۴۰ء تک گذرے ہیں ان میں سے بعض نے اپنی تعریفات شعر کی ترمیم بھی کی ہے۔

ترمیم تعریف

خواہ ذوق طبعی نے اپنا مزاج بدلا ہو یا زمانے نے مگر لی ہنٹ نے دوبارہ ان الفاظ میں ایک مفصل تعریف کی ہے۔

"تخیل شاعرانہ ایک جذبہ ہے راستی اور حُسن طبیعت کا، قوتِ فکری اُس کی معاون ہے جو کہ مثالیں بہم پہونچاتی ہے۔ اور ایسے الفاظ میں اظہار مطلب کی مددگار ہوتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان اشکال کے اختلاف میں اتحاد پوشیدہ ہے۔ جہاں بڑے بڑے سائنس دانوں کی باریک بین نظریں پہونچ بھی نہیں سکتیں۔"

آرنلڈ نے بھی اپنے بیان پر نظر ثانی کی اور اب شاعری کی تعریف یوں کرتا ہے۔ "شاعری تلاش ہے حُسن کی اور شاعرانہ خوش گوار خیالات کے ذریعہ انسان کو پستی سے بلندی کی طرف لاتا ہے۔"

ان لوگوں سے پہلے ملٹن نے جو شاعری کے خصوصیات بیان کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ شاعری میں سادگی، فکر اور جذبات کا ہونا ضروری ہے۔

سادگی سے مراد یہ ہے کہ تخیل میں ژولیدگی نہ ہو جس سے تفصیل و توجیہ کی ضرورت پیش آئے، فکر سے اُس کا مطلب یہ ہے کہ خیالات میں کمزوری نہ ہو۔ جذبات کا مفہوم یہ ہے کہ اُس میں قوت اور جوش ہو۔

شیلے کہتا ہے کہ شاعری اُس پردہ کو اُٹھا دیتی ہے جو دنیا کی حسین چیزوں کے چہروں کو چھپائے ہے اور شاعری کی بدولت ہمیں احساس ہوتا ہے کہ جن چیزوں کو ہم سمجھتے تھے کہ ہم جانتے ہیں معلوم ہوا کہ نہ جانتے تھے۔"

بیکن کا قول ہے کہ "شاعری خدائی کا ایک شعبہ ہے"

آرنلڈ ایک مقام پر کہتا ہے کہ "حیات کا نقد و تبصرہ کرنا شاعری ہے۔"

جن محققین انگلستان کے خیالات شعر و شاعری کے متعلق ہم نے نام بنام لکھے ہیں اُن کے علاوہ مصنفین یورپ کے خیالات جو صفات شعری پر روشنی ڈالتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

لفظ شاعری دو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے، (۱) تخیل شاعرانہ (۲) اس تخیل کا اظہار الفاظ میں۔

صرف شاعری ہی ایسی قوت ہے جو تمدن و فطرت کے مابین ارتباط پیدا کرتی ہے۔ اُس کے فیض سے ہمیں جسمانی و روحانی دونوں مسرتیں ایک ساتھ حاصل ہوتی ہیں اور دنیائے جسم و روح میں بجائے نقیض رشتۂ یگانگی قایم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ شاعری جذبات حیات انسانی کو برانگیختہ کرتی ہے۔ ولولوں کو اُبھارتی ہے۔ طبیعت میں جوش پیدا کرتی ہے۔ یہ اُن بڑی قوتوں میں سے ہے جو قدرت نے انسان میں ودیعت کی ہیں۔ اور جو ترقی و بقائے نفس انسانی کا باعث ہیں جن کی بدولت قومیں شہرت دوام کا خلعت پاتی ہیں۔

شاعری ایک ہونہار بچہ ہے جو حُسن و محبت کے آغوش میں تربیت پاتا ہے۔ شاعری ایک ایسا جذبہ ہے جس کا نقش دل پر بہت گہرا ہوتا ہے اس جذبہ کے اظہار پر صرف وہی قادر ہوتا ہے جس نے اس کا احساس کیا ہو۔

شاعری تلاش ہے راستی کی کیونکہ بغیر راستی کے نقش اُبھرتا نہیں بلکہ دھندلا اور مٹا ہوا ہوتا ہے۔

شاعری تلاش ہے اُس کیف کی جو شاعر یا سامع کی طبیعت میں تغیر پیدا کرے۔

شاعر کی فکر ہر چیز کو پہونچتی ہے اور واقعات کو اس پیرایہ میں بیان کرتی ہے کہ اُن کی راستی کا اعتقاد سامع کے دلنشین ہو جاتا ہے۔ جس مسئلہ پر غور و فکر میں فلسفی صفحے کے صفحے رنگتا ہے اور پھر بھی کوئی نتیجہ اخذ نہیں کرتا شاعر چند منتخب الفاظ میں تشبیہ و استعارہ کے ذریعہ حل کر دیتا ہے۔ اور ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے صحیح ہے اسی لئے شاعر کو معلم قدرت کہتے ہیں۔ چونکہ شاعری کا ماحول حُسن ازل ہے جس میں تمام مظاہر حُسن شامل ہیں لہٰذا اس میں موسیقیت بھی موجود ہے۔

مثل دیگر تعریفوں کے شاعری کی بھی جس قدر تعریفیں ہیں سب ناقابل اطمینان اور دھوکے میں ڈالنے والی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا شاعری کے ایسے مضبوط اصول قایم کئے جا سکتے ہیں جو کبھی نہ بدلیں کیا نقاد کے لئے ممکن ہے کہ ہر نظم یا جزو نظم کے متعلق کہہ سکے کہ یہ شاعری ہے یا نہیں ہے کیا نقاد بھی ہر نظم پر اُسی وثوق سے رائے زنی کر سکتا ہے جس طرح سائنس داں ہر چیز کا تجزیہ اور تشریح کر سکتا ہے۔ بائرن کا قول ہے کہ ایسے اصول نہ کبھی مستقل تھے اور نہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اُن اصول کا سوائے اس کے کوئی مفہوم نہیں کہ ایک خاص دور کے لوگوں کا کیا مذاق تھا اور ظاہر ہے کہ مذاق سخن

دو ہفتہ کی عمر میں "ماں"

وارڈک شائر (انگلستان) لڑکی کے آپریشن کی خبر ملی ہے۔ اب اس لڑکی کی عمر ۲ ہفتے ہے۔ دو ہفتہ کی عمر میں اسے وارڈک شائر کے ہسپتال میں لے جایا گیا، جہاں "ایکس رے" کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ لڑکی کا پیٹ بڑا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اندر پانچ ماہ کا ایک اور بچہ ہے۔ برطانیہ کے میڈیکل ریکارڈوں میں اس قسم کے صرف دو واقعات کا پتہ چلتا ہے۔ جن میں تازہ ترین ۱۹۱۴ء میں ہوا تھا۔ آپریشن کامیاب ہوا۔ لڑکی کے پیٹ سے جو بچہ نکالا گیا اس کا وزن تین پونڈ تھا۔ وہ باہر نکلتے ہی مر گیا۔ پہلا بچہ اب بالکل تندرست ہے۔

مچھلی کے تیل کے ذریعہ زخموں کا علاج

ڈاکٹر جے۔ پی سٹیاں نے حال ہی میں جو تجربے کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جلنے اور کٹنے کے زخم اور پھوڑے کے زخموں کو بھرنے کے لئے مچھلی کا تیل حیرت انگیز طریقہ پر مفید ثابت ہوا ہے۔ استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ زخم پر تیل کے چند قطرے ٹپکا کر پٹی باندھ دی جائے۔ پہلی ہی پٹی میں سوزش اور درد کم ہو جاتے ہیں۔ تیسری پٹی باندھنے سے تکلیف بالکل دور ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کے جسم پر جلنے سے داغ ہو جائیں وہ مچھلی کا تیل استعمال کریں اس سے داغ ہلکے ہو جاتے ہیں۔

ایک خاتون جس نے حال ہی میں گھر گرہستی کے کاموں میں دلچسپی لینی شروع کی تھی۔ اپنے خاوند سے کہا: "آج جو انڈے بازار سے تم لائے ہو ان میں آدھے انڈے بطخ کے ہیں۔"

"یہ تم نے کیسے معلوم کیا؟"

"واہ، کیا مجھ کو اتنی بھی تمیز نہیں جب میں نے ان کو پانی میں ڈالا تو مرغی کے ڈوب گئے اور بطخ کے انڈے تیرنے لگے۔ کیا تم نے پانی میں مرغی کو ڈوبتے اور بطخ کو تیرتے نہیں دیکھا؟"

عدالت میں ایک قیدی اپنی طرف سے خود ہی شہادت دے رہا تھا لیکن چونکہ وہ قانون سے بے بہرہ تھا اس لئے بہت بے ڈھنگے طریقہ پر جھوٹ بول رہا تھا۔ آخر کار جج نے اُسے روک کر کہا۔ تم بہت بے ڈھنگے طریقہ پر جھوٹ بول رہے ہو۔ میرا مشورہ ہے کہ تم وکیل سے مدد لو تو تمہارا جھوٹ جھوٹ معلوم نہ ہوگا۔

فلم ایکٹرس:۔ (ڈرائیور سے) تمہارے نام کا پہلا لفظ کیا ہے؟

ڈرائیور:۔ پیارے

فلم ایکٹرس:۔ اور آخری لفظ

ڈرائیور:۔ لال

فلم ایکٹرس:۔ تو اچھا آپ تشریف لے جائیے آپ کو پیارے لال کہنے سے رہے۔

[...] کا خوف انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

دنیا میں سچ کی فتح اور جھوٹ کی شکست ہے۔

بغیر اعتبار باہمی دوستی نہیں ہے بلکہ در پردہ دشمنی ہے۔

دولت پر مغرور ہونا غربت کو دعوت دینا ہے۔

حسد نیکی کے انبار میں چنگاری ہے۔

کسی کی بدگوئی مت کرو تاکہ تمہاری [...] نزلت ہو۔

موت کو یاد کرنے سے نیک آدمی [...] کار بن سکتا ہے اور بُرا آدمی بُرائیوں سے بچ سکتا [...]

دل ایک ہے لیکن یہ تیرے اختیار میں ہے اسے خدا سے لگا، یا دنیا کی لذتوں میں پھنسا۔

وہ تیری محدود عقل میں نہیں آ [...] ہے کہ اپنی عقل کو اس عقل کل [...]

دنیا میں تین طرح کے انسان [...] ہیں [...] کے سچے طالب۔ دوسرے بہشت کے خواہ [...] اور دنیا کے طالب۔

HARGRON TALUK KATCHERI

ہم نے اُسے بھگا دیا

اگر غنڈوں نے آپ سے متعلق سرکاری دستاویزات کو برباد کر دیا تو آپ کو بے انتہا دقت کا سامنا ہوگا۔ اس قسم کی تحریک سے حکومت کا تو کچھ زیادہ نہیں بگڑتا۔ البتہ غریب لوگ ہی نقصان اُٹھاتے ہیں

جب فوج اور پولیس کو غنڈوں کے پامال کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو وہ اکثر فرار ہو جاتے ہیں۔ اور بے گناہ معصوم لوگوں ہی پر آفت آتی ہے۔ جب تک یہ صورت حال رہے گی ہم کس طرح اپنی آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم غنڈوں پر قابو پا سکتے ہیں۔ صرف حکومت کے عہدہ دار اس خطرے کو اس قدر جلد ختم نہیں کر سکتے۔ جیسے کہ ہم خود کر سکتے ہیں۔

مقامی دیکھ بھال کی کمیٹیوں اور رضا کاروں کے جتھوں کی تنظیم کیجئے۔ ہر خطرے کی جگہ ایک شخص کو دیکھ بھال کے لئے مقرر کیجئے۔ اور اس کے لئے دو ہرکاروں کو مہیا کیجئے۔ جنھیں غنڈوں کے آنے پر امداد طلب کرنے کے لئے روانہ کر سکے۔ باعزم لوگوں کی ایک جماعت چند ڈاکوؤں اور قاتلوں کو ڈرا کر بھگا دینے کے لئے ہمیشہ کافی ہے۔

یہ خطرے کے مقامات ہیں

کچہریاں اور ڈاک خانے۔

آپ کی جمع کی ہوئی رقوں۔ آپ کی پنشنوں اور آپ کی زمینات کی ملکیت کی دستاویزات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

ریلوے اسٹیشن اور سگنل۔ جہاں آپ کے رسل و رسائل کو توڑا جا سکتا ہے تاکہ وہ مہینوں تک بحال نہ کئے جا سکیں۔

غنڈوں سے لڑئیے

CAU-62

بدلتا رہتا ہے۔ کبھی لوگ پوپ کے دلدادہ ہوتے ہیں کبھی ڈرجل کے کبھی ڈرائیڈن کے کبھی سر والٹر اسکاٹ کے کبھی کارلائل اور ٹینیسن کے، کبھی کرابین کے تاہم یہی اس کی موید ہے کہ اکثر شعرا ایسے گزرے ہیں جنھیں ایک وقت مقبولیت حاصل تھی مگر اب نہیں پوچھے جاتے بہت ایسے ہیں جو پہلے غیر معروف تھے مگر اب ضرب المثل ہیں۔ یہ ماننا پڑے گا کہ ہر نمونۂ انشا پردازی کو ہم شاعری نہیں کہہ سکتے جب تک اس میں گہرے خیالات نہ ہوں جب تک اُس میں نقاشی اور صورت گری نہ ہو۔ جب تک اس میں اوزان موسیقیت نہ ہوں اور بندش وطرز ادا میں لطافت نہ ہو۔

اس تعریف سے پرکھتے ہوئے اکثر ابیات جن سے کوئی اثر مترتب نہ ہو دائرۂ شاعری سے خارج ہو جاتے ہیں اس لئے کہ مصنوعات ذہنی سے شاعر کو کوئی واسطہ نہیں، سوا اس کے کہ اُنھیں بھی مرئیات میں منتقل کر دے بحیثیت صناع کے شاعروں کی غواص فکر اُن قوانین کو جن پر کائنات کا مدار ہے بطور مجسمہ کے پیش نظر کرتی ہے۔ اور چونکہ شاعر نہ صرف صناع ہے بلکہ ترتیب اشیا میں بھی دخل رکھتا ہے۔ لہٰذا اظہار مطلب میں مناسب الفاظ سے کام لیتا ہے۔

جس طرح شاعری کو ناصحانہ اقوال سے کوئی واسطہ نہیں ہے اسی طرح محاکمہ استدلالی کو بھی اس میں دخل نہیں ہے کیونکہ شاعر بغیر دلائل و براہان کے نتیجہ اخذ کرتا اور خاص شاعرانہ اصول سے ہر دلعزیزی کو ثابت کر دیتا ہے اور اس ثبوت غیر منطقی میں وہ اثر ہوتا ہے جو کسی اور طرز استدلال میں نہیں ہوتا۔ اس لئے اس میں ریا و تصنع کا شائبہ نہیں ہوتا۔

ارسطو نے خیال کیا کہ شاعری اور تخئیل و محاکات لازم و ملزوم ہیں۔ ارسطو کے نزدیک شاعری رازہائے قدرت کا جدید انکشاف ہے اور افلاطون کے خیال میں شاعری عالم رویا (الہامات) کی مصوری ہے بہت سے نقاد جن میں ڈرائیڈن بھی ہے یہ کہتے ہیں کہ شاعری میں قوت ایجاد کا ہونا لازم ہے۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ شاعر کے لئے ضروری نہیں کہ مضمون جدید کا موجد ہو۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ کس انداز و

خاص سرمایہ ہی بنک سے کاروبار کیجئے
قایم شدہ سنہ ۱۹۱۱ء
دی سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ
ہندوستان کے جوائنٹ اسٹاک بنکوں کے سرمایہ اور ڈپارٹ کے چوٹی کے صف کے ہندوستانیوں کے بالکل زیر انتظام خاص نیشنل انسٹی ٹیوشن۔

منظور شدہ	۳۵۰۰۰۰۰۰
جمع شدہ سرمایہ	۳۳۶۲۶۴۰۰
ادا شدہ سرمایہ	۱۶۸۱۳۲۰۰
رزرو اور دوسرے فنڈ	۱۳۶۴۳۰۰۰
جمع شدہ ۳۰ر جون ۱۹۴۱ء کو	۴۹۷۰۹۲۰۰۰

چیرمین ہری داس مادھو داس اسکوائر
ڈائرکٹران
ایچ۔ ایف۔ کمشریٹ اسکوائر
آرڈیشر۔ بی۔ دوبائش، ڈی۔ رومر۔ اسکوائر۔ وٹھل داس کانجی اسکوائر، نور محمد۔ ایم۔ جنوئی اسکوائر۔ بالوچی دادا بھائی رام اسکوائر
دھرمسے مول راج کھتان اسکوائر سرادیشر لال نائٹ
شاخیں اور ادائیگی کے دفاتر تمام ہندوستان میں
لندن ایجنٹ
بارکلیز بنک لمیٹڈ اینڈ مڈلینڈ بنک لمیٹڈ
نیویارک ایجنٹس
گارنٹی ٹرسٹ کمپنی آف نیویارک
صوبہ متحدہ کی شاخیں اور دفاتر
آگرہ۔ علی گڈھ۔ باندہ۔ بریلی بستی۔ بنارس۔ بہرائچ۔ کانپور۔ دیبی۔ فرخ آباد۔ گورکھپور۔ ہمیرپور۔ ہردوئی۔ ہاتھرس۔ خورجہ۔ لکھنؤ۔ امین آباد لکھنؤ۔ مین پوری۔ میرٹھ۔ مراد آباد۔ مظفر نگر۔ اورئی۔ منڈی۔ پڈرونہ۔ سہارنپور۔ سیتاپور۔ فیروزآباد۔
ایچ۔ سی۔ کپٹن منیجنگ ڈائرکٹر
کانپور برانچ —— نیا گنج
سب برانچ —— مسٹن روڈ

اسلوب اور کن الفاظ میں خیالات کو پیش کرتا ہے۔ کیونکہ شاعری میں جذبات اور خیالات کے علاوہ ایک خاص ترتیب الفاظ جو بیان میں روانی و موسیقیت پیدا کرے لازمی ہے۔

شاعری میں قوت فکری معتدل اور قوت متخیلہ صحیح الاستعمال ہونی چاہیے۔ اور شعر کہنے کے وقت دونوں کا متحد ہونا بھی ضروری ہے مثلاً فکر اور متخیلہ کا یہ فعل ہے کہ اُس کا تصور صادق پیدا کرے ان دونوں کے اتحاد عمل کے مدارج و اقسام شاعر کے لئے مختلف و متعدد ہیں۔ مثالاً چند بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) کسی معمولی شے یا واقعہ کا پیش نظر کر دینا۔
(۲) کسی غیر معمولی واقعہ کا تخیل پیدا کر دینا۔
(۳) کسی فرضی شخص یا واقعہ کو اس طرح بیان کرنا کہ مصنوعی نہ معلوم ہو مثلاً پرائم اور میکبتھ کے واقعات۔
(۴) ایسے اشخاص یا واقعات ایجاد کرنا جن کا وجود نہ ہو مثلاً ہومر کے دیو یا شیکسپیر کی جادوگرنیاں۔
(۵) ایک نقش کی تمثیل یا توضیح کے لئے دوسرے نقوش داخل کرنا۔
(۶) اس کے برعکس مختلف واقعات کے واسطے ایک نقش پیدا کرنا مثلاً انبساط یا اندوہ کا اظہار منظور ہے تو تمام مخلوق کو خوش یا غمگین دکھانا۔
(۷) چند الفاظ ایسے جامع استعمال کرنا کہ وہ مطلب صفحے کے صفحے لکھنے میں بھی ادا نہ ہو۔ قادر الکلامی اسی کو کہتے ہیں کہ جو واقعہ شاعر بیان کرتا ہے اگرچہ بعید از قیاس ہے مگر اسے ایسے انداز اور اس طرز سے پیش کرتا ہے کہ اس کی صحت میں پس و پیش نہیں ہوتا، شاعر فطرت کو گویا تابع کر لیتا ہے ایسے موقعوں پر انسانی جذبات کی مطابقت ہی کمزوری پیدا کرتی ہے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ قوت متخیلہ اتنی مطلق العنان نہ ہو جائے کہ واقعات و موجودات کے تذکرے میں تصنع پایا جائے۔ ان یورپین تعریفات شعری کے سلسلۂ طویل سے یہ پتہ چلتا ہے کہ شاعری کس قدر محدود چیز ہے کہ جس کو جو صفت شعر پسند آئی وہ اُسی ادا کا کلمہ پڑھنے لگا اور یہ سمجھا کہ یہی راز شاعری ہے۔

یورپین شاعری پر اجمالی تبصرہ

بعض ممالک کی شاعری میں اظہار واردات قلبی کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ مثلاً (انگلستان) اور بعض میں اظہار واقعات خارجیہ کا مثلاً (روما) شعرائے قدیم میں (Pindar) صنف اول کی اور ورجل (Virgil) صنف دوم کی عمدہ مثال ہے۔ باوجودیکہ پنڈار کو فن شاعری میں پورا دخل تھا مگر الفاظ کی نسبت دلکشا اُس خوبی سے نہیں کرتا تھا۔ جیسا کہ ورجل پنڈار کا کلام مثل ایک خوشنما جنگل کے ہے جس میں گل، بوٹے، سبزہ، آبشار، بغیر کسی نظام کے اپنی خوبصورتیاں دکھا رہے ہیں۔ ورجل ایسا باغ لگاتا ہے جس کی آرائش میں اہتمام کیا گیا ہے اور عقل صرف کی گئی ہے۔ بعض شعرائے جلیل القدر ایسے گذرے ہیں جن میں دونوں صفتیں بدرجۂ مساوی موجود تھیں۔

ایسکائلس (AESCHYLUS) ڈینٹی (DANTE) شیکسپیر (SHAKESPEARE) ملٹن (MILTON)

تعریفات شاعری ایشیا میں

اسی طرح عرب میں بھی ہر شاعر نے ایک خاص تعریف کی ہے متنبی کہتا ہے کہ "انسان و حیوان میں مابہ الامتیاز شاعری ہے"۔ بوعلی سینا کا قول ہے کہ "شاعری موزونیت اور معنی آفرینی کا ایک طلسم ہے"۔ الشعر کلام موزون حسنہ حسن وقبیحہ قبیح"۔ ایک ارشاد ہے ان من الشعر لحکمۃ۔ عجم میں بھی ہر زمانے کی شاعری کا ایک خاص معیار اور مرتبہ تھا پہلے تو شعر سنتے ہی شاعر کو سجدہ کیا جاتا تھا۔ جب اس خدائی کی مدت گزر گئی تو "شاعری" جزویست از پیغمبری" ٹھری۔ پھر تنزل کا زمانہ ایسا آیا کہ صرف بادشاہ یا وزیر ہونے لگے۔ اور آخر کو یہاں تک نوبت پہونچی کہ "اکذب او احسن او" مگر وسعت کے لحاظ سے دو شخصوں کی تعریفیں عجیب ہیں۔ ایک انوری کی جس نے سلطان غیاث الدین کی خدمت میں قصیدہ پڑھنے سے پہلے یہ کہا کہ تمام علوم شاعری کا مقدمہ ہیں۔ دوسرے حضرت فریدالدین عطار کا قول ہے کہ تمام کائنات شعر ہے جیسا کہ کیفی نے یہ شعر کہا ہے

شاگرد ازل سے ہوں میں استاد ازل کا
مطلع ہے یہ کونین مری پہلی غزل کا

تعریف شاعری میں اختلاف کے اسباب

تعریفاتِ مذکورہ بالا کے علاوہ اور صدہا تعریفیں ہیں جو بسبب طوالت یہاں پر مذکور نہیں ہیں تو کیا اُن میں سے ایک بھی اس قابل نہ تھی کہ لوگ اس پر متفق ہو جاتے، بات یہ ہے کہ کسی زمانے میں تو کسی شخص کو شعر کے جذبات نے اپنا گرویدہ بنا لیا، کبھی کسی شعر کی تخئیل نے یا کہیں مثالوں نے، کسی جگہ جسم اور روح میں اتفاق پیدا کر دیا، کہیں روح کو اعلیٰ علیین میں پہونچا دیا، کہیں دیکھا گیا کہ حسن و عشق کے لباس میں ہے، کسی موقع پر تمام دنیا کی لذتوں کو زیر اثر کر لیتا ہے، کسی نظم میں یہ کیفیت دیکھی کہ انسان کی تمام کیفیتوں میں ایک تغیر و انقلاب پیدا ہو گیا، کبھی شاعر کو دیکھا کہ وہ مضامین کے جنگل میں ایسے کجلی بن تک پہونچ جاتا ہے کہ کسی اور کا خیال وہاں تک پہونچ ہی نہیں سکتا۔ کہیں وہ راز دار قدرت ہے کہیں وہ معلم فطرت غرض کہ اس آفتاب کی لاکھوں شعاعوں نے سب کی عقلوں کو خیرہ کر دیا اور عاجز آ کے شعر کی تعریف میں بائرن کو یہ کہنا پڑا کہ "ایسے اصول نہ کبھی مستقل تھے اور نہ ہو سکتے ہیں۔ جو شاعری کے لئے جامع و مانع ہوں سوا اس کے کہ ایک خاص دور کے لوگوں کا اک خاص مذاق تھا۔ اور یہ مذاق ہمیشہ بدلتا رہتا ہے"۔

اُردو شعرا کی طرف سے شعر و شاعری کی تعریف

میں نے یہ رائے قایم کی ہے کہ شعر ایک ایسا کلام موزوں ہے جس کی تخئیل عالم ظاہر اور عالم باطن کی فضائے درمیانی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ماخذ عالم روح اور مادیات کے بین بین ہے اور جس میں قوت فکری اور قوت متخیلہ، حسیات اور جذبات کو ساتھ لیتی ہوئی کمال ادبیت اور قدرت بیان پر ختم ہو کر محاکات پیدا کرتی ہے۔

شاعر کے صفات یہ ہیں کہ علمی حیثیت سے اتنا ہوشیار ہو کہ اصول ادب اور قواعد فن کے لئے ہمہ تن ہوش رہے اور اظہار کیفیات وجدانی میں نیم بے خودی کا سا انہماک رکھتا ہو، اس مدہوشی اور اُس ہوشیاری کے درمیان قوت ممیزہ کے لئے باریک راستہ چھوڑ دیا جائے تاکہ مضامین اور خیالات جو مناسب ہوں اُن کو انتخاب کر سکے اور جن باتوں سے کسی بات کی محاکات ہو سکتی ہو اُن کو منتخب کرے اور باقی کو چھوڑ دے۔ ہر شعر کہنے کے وقت ختم ہونے تک کئی مرتبہ مجنوں اور لایعقل [illegible] ہو سکنا شاعر کے اختیار میں ہو اُس کو یہ طاقت ہو کہ اُس کی روح ہر اُس چیز میں [illegible] کے جس کا ذکر وہ اپنے شعر میں کرنا چاہتا ہے۔ ہر شے میں وہ خود ایک نئی روح پھونکے اور خود ہی اس روح کو الفاظ کے سانچے میں ڈھال دے۔ شاعر صورت اور معنی میں ربط پیدا کرنا بغیر سیکھے جانتا ہو اور الفاظ میں انتظام کرنا سیکھ چکا ہو جس طرح قدرت چند مردہ عناصر کو جمع کر کے ایک جاندار مجموعہ پیش کر دیتی ہے اُسی طرح شاعر الفاظ کو باہم مربوط اور متناسب کر کے معانی کی روح اور تاثیر کی جان پیدا کر سکتا ہو۔

باوجود ان اختیارات اور طاقتوں کے اپنے محاسن شعری پر قانع نہ ہو۔ اصلی شاعری کے لئے یہ ضروری ہے کہ شاعر کے ذاتی جذبات جو تحسین طلبی سے مستغنی ہوں اُس کی شاعری کے محرک اور شعر کا ماخذ ہوں۔ جو قیود ہم نے شاعری کے لئے تجویز کئے ہیں اُن کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ اگر شاعر اپنے جذبات کی موجوں میں مستغرق ہو کر ایک دیوانے کی طرح محو نہ ہو جائے گا تو عموماً تصویر کشی، محاکات اور حقیقی تاثیر میں ناکام ہو گا اور اگر اس جنون پر غالب آنے کی قدرت نہ رکھتا ہو گا تو عقل و ہوش سے محروم رہ کر اُن تمام چیزوں سے مایوس ہونا پڑے گا جو فن شعر میں علم و کسب سے متعلق ہیں۔ گویا شاعری اس باریک راستے پر ہے جو عقل و جنون کے درمیان واقع ہے۔ جو خیالات و الفاظ قوت ممیزہ اور قوت انتخابی کے محتاج ہیں، خیالات کا انتخاب اس لئے ضروری ہے کہ بعض وقت [illegible] زیادہ نازک ہو کر الفاظ کی مادیت کو برداشت نہیں کر سکتے یا بعض خیالات اس قدر بلند [illegible] ہیں کہ وہ محاکات یا عقل انسانی کے ٹھیک ہدف پر بیٹھنے کے عوض زیادہ دبکے ہو جاتے ہیں۔

تروتازہ [illegible] والی
ہر طرح کے دماغی یا جسمانی کام کرنے کے بعد آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ چائے کی ایک [illegible] کہ آپ کی ذائقہ طاقت حاصل ہو۔ اور آپ [illegible] محسوس کریں۔ خواہ دن گرم ہو یا سرد۔
چائے ہی بلاشبہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے آپ اطمینان حاصل کرتے ہیں اور صحیح معنوں میں یہ آپ کو خوش و خرم رکھتی ہے۔
چائے کس طرح تیار کرنی چاہیے: تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہی پانی اُبلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔
ہندوستانی چائے
تمام دُنیا کے پینے کی چیز
انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا
IK 148V

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ
تروتازگی [illegible] پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS TEA
لپٹن کی جاکو جا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTK

طبرق پر انگریزی فوج کا قبضہ ہو گیا

لندن ۲۳ر نومبر۔ آج [illegible] فوج نے پھر طبرق کے اہم بندرگاہ پر بلا مقابلہ قبضہ کر لیا۔ دشمن کی فوجوں سے کوئی مقابلہ نہیں [illegible] انگریزی ہوائی جہازوں نے بحر روم میں اٹلی کے چھ فوج بردار ہوائی جہازوں کو مار کر سمندر میں گرا دیا [illegible] سے زیادہ جرمن فوج تھی جو سمندر میں گر کر غرق ہو گئی۔

وہ موٹے لوگ

جنکو بلڈ پریشر کی شکایت ہے

کروشین سالٹ انکو استعمال کرنا چاہیئے

اگر ہزاروں موٹے لوگ اپنے موٹاپے کی زیادتی کا ایک حصہ کو کم کر سکتے ہیں تو وہ اپنے خطرناک ہائی بلڈ پریشر کو بھی کم کر سکتے ہیں مثال کے طور پر اس عورت کو لیجئے جو کہ اپنی ایک حسانمندانہ خط میں لکھتی ہے :-

"میری بیٹھنے میں تکلیف تھی اور مجکو بلڈ پریشر کی شکایات تھی مجکو ہمیشہ تکان محسوس ہوتا تھا اور میرا وزن بہیس پونڈ زیادہ ہوگیا تھا جب سے کروشین سالٹ لینا شروع کیا اور بہت جلدی میرے بڑھے ہوئے وزن سے پانچ پونڈ وزن کم ہوگیا، درد رک گیا اور اب میں پہلے کی بہ نسبت بہت جلد اٹھ سکتی ہوں اور میں کروشین سالٹ کا تہ دل سے شکریہ محسوس کرتی ہوں"۔ (مسز ڈی۔ ڈبلو)

موٹاپا کم کرنے کے لئے سب سے اچھا اور کم خرچ طریقہ یہ ہے کہ صبح کو ناشتہ کرنے سے پہلے گرم پانی کے ایک گلاس میں کروشین کا آدھا چاء کا چمچہ لیجئے۔

کروشین سالٹ سست اور کاہل آدمیوں کے اندر امنگ اور ... میں مدد کرتا ... کو جو روزانہ تھوڑی ... مقدار میں دوا کھاتے ہی چست اور توانا بنا ... چاء میں ملانے سے مزا الگ نہیں ہوتا۔

KRUSCHEN SALTS

روس کی افواج میں مسلمانوں کا حصہ

پشاور ۱۳ نومبر۔ علی سید عبدالرحمان نے جو سوویٹ روس میں مفتی اسلام ہیں۔ ایک اعلان کیا ہے جو حسب ذیل ہے :-

میں دنیا کو یہ معلوم کرانا چاہتا ہوں کہ سوویٹ یونین کے مسلمان سرخ فوج میں اسی طرح خدمات انجام دے رہے ہیں جس طرح کہ سوویٹ یونین کے باقیماندہ لوگ انجام دے رہے ہیں اور یہ کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اس وقت تک ہٹلر کے ظلم و ستم کے خلاف لڑتے رہیں گے جب تک کہ متحدہ اقوام کو انجام کار فتح نہ ہو۔ مذہبی فرض کا تقاضہ ہے کہ مسلمان اپنے لوگوں کو دعاء خیر سے یاد کریں۔ جو انسانیت تہذیب، مذہب کے دشمنوں سے لڑ رہے ہیں۔ سوویٹ یونین کے مسلمان دعا گو ہیں کہ وہ دشمن کے خلاف جمہوریتوں کو اور سوویٹ یونین کو فتح کی عزت عطا کرے۔ اور انہیں بھروسہ ہے کہ حق و انصاف کو لڑائی کی طاقتوں کے خلاف یقیناً فتح حاصل ہوگی۔

روزانہ سوا لاکھ روپیہ کی ریزگاری

بمبئی ۱۵ نومبر۔ اگرچہ ریزرو بنک سے روزانہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ سے زائد کی ریزگاری پندرہ ہزار اشخاص کو دی جا رہی ہے۔ مگر ریزگاری لینے والوں کی تعداد میں نہ کمی نظر آتی ہے اور نہ ان کا وزن گھٹتا معلوم ہوتا ہے ان اشخاص کے علاوہ ضروری سروسوں مثلاً ریلوے۔ ڈاکخانہ اور ٹرام وے کمپنی کی ضروریات کے مطابق ان کو بھی ریزگاری دی جا رہی ہے۔ نیز بنک کو بھی ریزگاری دی جاتی ہے تا کہ وہ اپنے موکلوں کے مطالبات پورے کر سکیں۔

مسٹر جناح عظیم الشان محب وطن ہیں

بمبئی ۱۳ نومبر۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے کل ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ پسند کروں گا کہ مجھے میرے اہل ملک کے ہاتھوں نقصان پہنچ جائے۔ لیکن میں اسے پسند نہ کروں گا کہ غیر ملکی مجھے نقصان پہنچائیں۔ اجتماع میں ہندو اور مسلم مقتدر اصحاب موجود تھے۔ سر پرشوتم داس نے کہا کہ مسٹر جناح ایک عظیم الشان محب وطن ہیں۔ اور برطانیہ کے لئے ایک زندہ چیلنج ہیں۔ مسٹر منو صوبہ دار نے اپنی تقریر میں کہا کہ سمجھوتہ وہی بہتر ہے جو برطانیہ کے دخل کے بغیر ہو۔

عارضی حکومت میں مسلمانوں کو مساوی حصہ ملنا چاہیئے

لندن ۱۴ نومبر۔ مسٹر حسن سہروردی نے لندن ٹائمز کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں آپ نے سر راجگوپال آچاریہ کی عارضی حکومت کا قیام والی حالیہ تجویز پر نکتہ چینی کی۔ مسٹر حسن نے سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ان چھ صوبوں کے گورنروں کو جہاں آئین معطل ہے چاہیئے کہ وہ ہندوستانی سول سروس والوں پر مشتمل ایڈوائزری کونسلیں قائم کر لیں۔ ارکان کونسل خواہ کام کر رہے ہوں یا ریٹائر ہو چکے ہوں۔ دونوں کو کونسل میں لے لیں۔

نیز اس کونسل میں تجربہ کار ہندوستانیوں کو بھی شامل کر لیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عارضی حکومت جس قسم کی بھی قائم ہو۔ مسلمانوں کو اس میں مساوی بنیاد پر حصہ ملنا چاہیئے۔

مارشل پٹیاں کے مکان کے گرد پولیس کا پہرہ

لندن ۱۵ نومبر۔ جرمنی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہوٹل ڈی پارک کے گرد پولیس کا سخت پہرہ ہے۔ یہ ہوٹل مارشل پٹیاں کی سرکاری رہائش گاہ ہے مارشل پٹیاں اور امیر البحر ڈالان کے درمیان بذریعہ برقیات نامہ و پیام ہوئے۔ اس سے شہر میں بڑی سنسنی پھیل رہی ہے۔ مارشل موصوف لاوال اور دوسرے وزراء کے درمیان گفتگو جاری ہے۔ یہ گفتگو بہت طویل ہے معلوم نہیں کب تک جاری رہے گی۔

... ہلاک ہوئے۔

میرے دوست! ابھی جاکر سیرولن خرید لو

سیرولن ڈروشے

سیرولن ڈروشے

کھانسی اور زکام کو فنا کرتا ہے

بحکم جناب ایس۔ ایم منیر اسکوائر بار ایٹ لا۔ سول و سشن جج کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۶ سنہ ۱۹۴۲ء

عدالت سول و سشن ججی کانپور ضلع کانپور

بیکولال ولد سورج بلی و پراگداس ولد بول چند و بابولال ولد بھگوان دین ساکنان رام نراین بازار کانپور ٹرسٹیان سری رادھا کرشن جی مہاراج مدعی

بنام منا وغیرہ مدعاعلیہ

بنام سورج نراین ولد لچھمن پرشاد حلوائی ساکن ناریل بازار شہر کانپور (۲) لالتا پرشاد ولد بلدیو پرشاد حلوائی ساکن چوک کانپور مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت دخلیابی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور کوئی شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں، اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ اور بیان تحریری اپنا قبل تاریخ مقررہ سے ایک دن پہلے عدالت میں داخل کرو۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم لکشمی سنگھ منصرم

عدالت سول و سشن ججی کانپور۔

مہر عدالت

امریکہ کی طرف سے ایران کو تحفہ

پشاور ۱۶ نومبر۔ طہران سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی ریڈ کراس سوسائٹی کے وسیلہ سے حال ہی میں امریکہ کی طرف سے زبردست تعداد میں آلات جراحی۔ دوائیں۔ خشک دودھ اور اسپتال کا دوسرا ضروری سامان ایران پہونچ گیا ہے :

۱۹۴۲-۱۲-۱۴

م سنہ ۱۹۲۱ء بحق لالہ برجموہن ... صادر ہوئی تھی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ ... بھیروں پرشاد مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے ... جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ ... یا دوسرے طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔

آج بتاریخ ۱۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

فرد تعلیقہ

ایکقطعہ مکان نمبری $\frac{88}{42}$ واقعہ سیسہ مئو پریم نگر شہر کانپور جو بلاک الف آراضی نمبر ۱۱ پر تعمیر ہے۔

بحکم بند لیشری پرشاد منصرم

عدالت منصفی کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی شہر کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۲۵۹۵ بابت سنہ ۱۹۲۱ء ۱۲۰۵۶ اجراء سنہ ۱۹۴۲ء

لالہ برجموہن لال مدعی

بنام بھیروں پرشاد مدعاعلیہ

بنام بھیروں پرشاد ولد پرمیشوری دین برہمن ادستھی ساکنہ سیسہ مئو پریم نگر شہر کانپور مدعاعلیہ

ہرگاہ آپ نے ایفاء اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء بمقدمہ نمبر ۲۵۹۵

مانٹریل ۱۴ نومبر۔ اتحادیوں کا ایک فوجی ہوائی جہاز کنیڈا میں زمین پر گر کر تباہ ہوگیا۔ اس میں ۱۲ فوجی افسران ...

یادگار ایکسٹرا اور دلچسپ سوشل تصویر

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

رنجیت مووی ٹون کی عظیم الشان سوشل تصویر

"THE GUEST"

مہمان

جسمیں ملکۂ حسن مادھوری کو آپ انوکھے انداز میں دیکھیں گے

خاص اداکار

مادھوری (پردۂ اکٹرس کی خوبصورت ملکہ) ایشور لال (ہندوستان کا مشہور اداکار) شمیم (پیاس کی شہرت کی مالک) داما شوکل (بمبئی ٹاکیز کی بھابی کا ہیرو) مبارک (بمبئی ٹاکیز کے نئے سنسار کی شہرت کا مالک) بھگوانداس (شہرۂ آفاق اداکار) کیسری (مشہور اداکار)

اسٹوری۔ اداکاری۔ گانے۔ ڈانس۔ مکالمے۔ مذاق سب لحاظ سے تصویر بہترین تشریف لاکر لطف اُٹھایئے

دوسرا ـــ شاندار ـــ ہفتہ

ناولٹی ماکیز لاٹوش روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

پرامونٹ کمپنی کی مایۂ ناز مزاحیہ پیش کش

شیخ چلی

خاص اداکاران

موتی	پوری
نوین چندرا	آزوری
کملا	وسنت
شہزادی	روشن
بوس	نٹو

آئندہ پروگرام چاندنی (رنجیت مووی ٹون فلم کمپنی)

خاص اداکار خورشید۔ ایشور لال۔ نور جہاں۔ ڈکشٹ۔

شاندار ساتواں ہفتہ
فلم کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ کا لاجواب شاہکار
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
قیدی
جمعہ ۲۰؍ نومبر ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام
۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
اداکاران = رمولا - نانڈیکر - مہتاب - واسطی
نیکا ڈیسائی
تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

بحر الکاہل میں جاپانیوں کی شکست

واشنگٹن ۱۷؍ نومبر۔ جزائر سلیمان کے آس پاس سمندر میں جاپانی اور امریکن سمندری بیڑوں میں جو زبردست معرکے ہو رہے تھے، ان میں جاپانی بیڑہ کو شکست ہوئی اور اب وہ شمال کی طرف پسپا ہو رہا ہے، امریکہ کا بیڑہ جاپانیوں کا تعاقب کر رہا ہے۔ اس معرکہ میں جاپان کا ایک بھاری جنگی جہاز تین بھاری کروزر جہاز، دو ہلکے کروزر جہاز اور پانچ تباہ کن جنگی جہاز غرق ہوئے۔ ان کے علاوہ چھ دیگر جاپانی جنگی جہاز مجروح ہوئے اور آٹھ فوج لانیوالے جہاز اور چار مال کے جہاز بھی غرق کئے گئے، فوجی جہازوں پر بیس سے لیکر چالیس ہزار تک جاپانی فوج سوار تھی جو سمندر کی نذر ہوگئی۔ اس کے مقابلہ میں امریکہ کے دو ہلکے کروزر جہاز اور چھ تباہ کن جہاز غرق ہوئے۔

نیوگنی میں آسٹریلوی اور امریکن فوجیں اب جاپانی مرکز بونا سے صرف چالیس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جاپانی شدید مزاحمت کر رہے ہیں۔ یہاں ایک زبردست معرکہ ہوگا۔ کیونکہ اس مقام پر جاپانی فوج کا کافی اجتماع ہے اس لئے وہ یہاں جمکر مقابلہ کریں گے۔ جنرل میک آرتھر اب خود نیوگنی پہونچ گئے ہیں اور میدان جنگ میں اتحادی افواج کی کمان انھوں نے سنبھال لی ہے کیونکہ عنقریب ہی نیوگنی کے لئے فیصلہ کن جنگ شروع ہونے والی ہے۔

ورنا اور مکیلی پر انگریزی قبضہ

لندن ۱۷؍ نومبر۔ آج قاہرہ کے سرکاری کمیونکے میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہماری آٹھویں فوج نے بندرگاہ درنا اور مکیلی دونوں مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن کا تعاقب تیزی کے ساتھ جاری ہے مگر اب رفتہ رفتہ اسکی مزاحمت کچھ شدید ہوتی جاتی ہے جس سے خیال کیا جاتا ہے کہ شاید وہ بنغازی پر یا اس سے بھی آگے العزالہ پر ہماری فوج کی پیشقدمی کو روکنے کی کوشش کرے گا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں کو صوبہ سائرنیکا کے تمام ہوائی اڈوں سے نکال دیا گیا ہے۔

بم پھٹنے سے آگ لگ گئی

بمبئی ۱۶؍ نومبر۔ دیسی ساخت کے دو بم اتوار کے دن شہر کی ایک مل میں پھٹے جس سے مختصر پیمانہ پر آگ لگ گئی اور کچھ کپڑے کو نقصان پہونچا۔ کوئی شخص بم کے ان حادثوں میں زخمی نہیں ہوا۔

سرخپوش پھر کچہری میں گھسے

پشاور ۱۶؍ نومبر۔ سرخ قمیص والے والنٹروں کی ایک جمعیت پھر سنیچر کے دن سشن کورٹ کو پہونچی پولیس نے ان کے چاروں طرف گھیرا ڈال لیا اور انھیں پولیس لائن پہونچا دیا گیا۔

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی شاہ اگروال علیگڑھ کی
اصلی مشہور بال جیون گھٹی رجسٹرڈ
بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے
بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے، دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے
بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست طاقتور بنجاوینگے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں
پتہ: منیجر بال جیون کارپالیہ علیگڑھ (یو۔ پی)
کانپور ایجنٹ: مسرس محمد حفیظ محمد نصیر
نیا گنج کانپور

جاپان کو ڈرا دیجئے

یہ بے شمار ہتھیاروں کی جنگ ہے۔ توپیں، ٹینک، بحری جہاز، ہوائی جہاز ہی لڑائی کے ہتھیار سمجھے جاتے ہیں [illegible] بھروسہ، پکا ارادہ اور کفایت شعاری اسے لوگ کم جانتے ہیں اگرچہ یہ بھی اتنی اہم ہیں جتنے ہتھیار۔

ہندوستان کے بچاؤ کے لئے فوجوں کو ہر اس چیز کی ضرورت ہے جو انھیں مل سکے۔ [illegible] یہ کہ انھیں ایسی چیزیں چاہئیں جیسے لاریاں، ریڈیو، کپڑے، کوئلہ، فولاد اور رنگ، بلکہ ایسی چیزیں بھی جیسے صابن اور منجن۔ انھیں وہ چیزیں [illegible] جنھیں ہم روزمرہ بازار میں خریدتے ہیں۔ ہمیں اپنے ہی بچانے والوں سے دشمنی نہیں کرنی چاہیئے۔ آئیے ہم بغیر چیزوں ہی کے گزارا کریں، نئی چیزیں جہاں تک ہو سکے کم خریدیں [illegible] ہمیں اس چیز کے حاصل کرنیکا یقین ہو سکتا ہے جو سب سے زیادہ ضروری ہے یعنی فتح۔

یہی کامل جنگ ہے جسے ہمارے دشمن تو خوب جانتے ہیں لیکن ہم [illegible] طرح نہیں سمجھے۔ اگر ایک بار ہم جاپانیوں کو یہ محسوس کرا دیں کہ ہم ان کا مقابلہ کامل جدوجہد کے ساتھ کر رہے ہیں تو گویا ہم ایک ایسی توپ چلائیں گے جس کا گولہ ہندوستان سے چل کر جاپان میں پھٹے گا۔ اور ہمارے دشمنوں میں تہلکہ و تباہی بپا کر دے گا۔

سرٹیفکٹ آپ کے ڈاک خانہ میں ملتے ہیں اور ہر دس روپیہ پر دس سال میں تین روپیہ نو آنہ منافع ملتا ہے۔
ڈفنس سیونگ سرٹیفکٹ
یا ڈفنس لون کے علاوہ کچھ بھی خریدنے سے پہلے ... ایک بار سوچئے

اسٹالن گراڈ کا مورچہ

ماسکو ۱۶؍ نومبر۔ آج کا روسی کمیونک مظہر ہے۔ کہ اسٹالن گراڈ کے علاقہ میں ہمارے دستوں نے ان تمام حملوں کو ناکام کر دیا جو دشمن کے چھوٹے چھوٹے فوجی اجتماعات کی طرف سے ہوتے رہے۔ شہر کے ایک حصہ میں دشمن کی ایک بٹالین نے حملہ کیا تھا وہ بھی پسپا ہوا روسی توپخانہ بھی دشمن کو نقصانات پہونچا رہا ہے۔ نالچک کے جنوب و مشرق میں ہمارے فوجی دستوں نے کچھ مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

ایک اور اسٹیشن جلا ڈالا گیا

سانگلی ۱۶؍ نومبر۔ دشرمباغ ریلوے اسٹیشن کی عمارتوں کو جو ایم اینڈ ایس۔ ایم ریلوے کی برانچ لائن پر مراج اور سانگلی کے درمیان واقع ہے۔ کچھ شورش پسندوں نے اتوار کی رات کو پھونک ڈالا اسٹیشن کے دربان کو پکڑ لیا گیا اور اُسے دھمکیاں دی گئیں۔ ایک پرانی ریل کی بوگی میں بند کر دیا گیا اور آگ لگا دی گئی۔

گاندھی جی دنیا کے باعظمت شخص ہیں

لندن ۱۴؍ نومبر۔ کل جنرل اسمٹس نے اپنی صحافتی کانفرنس میں ہندوستانی اخبار نویسوں کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں ہندوستان نہیں جا رہا ہوں اور نہ ہندوستان کے تصفیہ میں حصہ لے رہا ہوں۔ مسٹر گاندھی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ مسٹر گاندھی کو پانچویں کالم سمجھنا سراسر بے وقوفی ہے۔ گاندھی [illegible] دل میں بڑی قدر و عزت ہے۔ میں ان کو دنیا کے بڑے لوگوں میں اور نہایت باعظمت شخص سمجھتا ہوں۔ ان کے متعلق یہ خیال سراسر غلط ہے کہ وہ دشمن کے شریک و مساوی [illegible] ہیں۔

لاہور اور پشاور میں زلزلہ آیا

لاہور ۱۷؍ نومبر۔ آج لاہور میں اور اُسی وقت پشاور میں بھی زلزلہ کے چند جھٹکے محسوس کئے گئے مگر ان سے کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچا۔

مسٹر سری پرکاش رہا ہوگئے

بنارس ۱۶؍ نومبر۔ مسٹر سری پرکاش بیرسٹر ایم۔ ایل۔ اے (سنٹرل) جو ۹؍ اگست کے بعد سے نظر بند تھے اُنکو آج سہ پہر کو رہا کر دیا گیا کیونکہ انکی والدہ سخت علیل ہیں۔

پیر پگاڑو کی جائداد ضبط ہوگئی

کراچی ۱۶؍ نومبر۔ صوبہ سندھ کے سپیشل لا افسر نے اعلان کیا ہے کہ حروں کے پیشوا پیر پگاڑو کی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ ضبط کر لی گئی ہے۔

حیدرآباد سے سونے چاندی کی برآمد بند

ریاست حیدرآباد [illegible] حدود کے باہر سونا اور چاندی لیجانے کی ممانعت کر [illegible] ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔

تیسرا ہفتہ
ایک دلکش تاریخی دھارمک داستان!
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۲۰؍ نومبر ۱۹۴۲ء سے
پرکاش پکچرز کا لاجواب دھارمک شاہکار
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
بھرت ملاپ
خاص اداکار: درگا کھوٹے۔ سوبھانہ سمرتھ۔ پریم ادیب۔ سادھو مودک [illegible]
آرین عظمت، بھائی کی بھائی سے محبت اور [illegible]
آدیئے [illegible] اداکار [illegible]

شاندار ——— چوتھا ——— ہفتہ
میجسٹک سنیما کانپور میں!
جمعہ ۲۰؍ نومبر ۱۹۴۲ء سے
چترا پروڈکشن کا لاجواب اور سوشل شاہکار
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
کسی سے نہ کہنا
دلکش اسٹوری۔ دلسوز نغمے۔ دلچسپ ڈانس۔ پر لطف مذاق۔ قابل دید مناظر۔ عمدہ ریکارڈنگ۔ اور اعلیٰ سین سینریاں۔ تشریف لاکر اپنی زندگی کو پر لطف بنائیے!
خاص اداکاران
لیلا چٹنس (فلمی دنیا کی مشہور ستارہ)
پہاڑی سانیال (مشہور فلمی دنیا کا ہیرو) اور
مس سینترا۔ مس شہزادی۔ کشور راؤ ڈاٹے۔ خوبہاری

کُلہاڑی

اگر لکڑہادے کو خالص سونے کی بنی ہوئی ایک کُلہاڑی دی جائے تو وہ بے بس اور بے اختیار ہوگا۔

صرف فولاد ہی کی بنی ہوئی ایک کُلہاڑی بڑے سے بڑے اور مضبوط درختوں کو کاٹ سکتی ہے اور ہمارے روزمرہ استعمال کے لئے لکڑی مہیا کرسکتی ہے۔

TATA

ٹاٹا

جاری کردہ سیلز آفس

دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ

نمبر ۱۰۲۔ [illegible] اسٹریٹ کلکتہ

مسٹر راج گوپال اچاری الہ آباد میں

الہ آباد ۱۵ر نومبر۔ آج صبح کو مسٹر راجگوپال اچاریہ مسٹر بی شیورام اور مسٹر دیو داس گاندھی نے جن کے ہمراہ مہاراج کمار وزیانگرم بھی تھے۔ سر تیج بہادر سپرو سے تین گھنٹے تک موجودہ سیاسی حالات کی [illegible] گفتگو کی اور اس مسئلہ پر بھی غور و مشورہ کیا جو وائسرائے ہند کے گاندھی جی سے ملاقات کرنے کی اجازت نہ دینے سے پیدا ہوگیا۔ کیونکہ راجگوپال اچاریہ نے مسٹر جناح سے ملاقات کے بعد مہاتما گاندھی سے ملنے کے لئے وائسرائے ہند سے درخواست کی تھی لیکن وائسرائے ہند نے آپ کی اس درخواست کو منظور نہیں کیا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ دہلی میں آل انڈیا نوپارٹی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ۲۱ر اور ۲۲ر نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جلسہ کی صدارت کے لئے سر تیج بہادر سپرو ۲۰ر نومبر کو دہلی پہونچ رہے ہیں۔ اس جلسہ میں [illegible] سیاسی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ (ا۔ ن۔ س)

اب مجھے سکون ہوا کہ وائسرائے نے بغیر مشورہ کے انکار کیا تھا

نئی دہلی۔ ۱۳ر نومبر۔ مسٹر راج گوپال آچاریہ نے گورنر جنرل کے کل کے کمیونک پر اظہار رائے کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنی فوری رائے کل ظاہر کر دی ہے۔ گورنر جنرل کا کمیونک پڑھنے کے بعد اب مجھے اس بارے میں مزید کچھ نہیں کہنا ہے۔

کل پریس کانفرنس میں مجھ سے یہ سوال کیا گیا تھا۔ کہ آیا اس انکار کے لئے حکومت ہند ذمہ دار ہے یا گورنر جنرل۔ سرکاری اعلان سے یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ یہ تنہا گورنر جنرل کا ہی فیصلہ تھا کہ آیا اس سے مجھے کسی قدر سکون ہوا ہے۔ کیونکہ اگر گورنر جنرل کی اگزیکٹو کونسل کے موجودہ ممبران بھی جن میں زیادہ تر تجربہ کار ہندوستانی ہیں اس غلط فیصلہ میں شامل ہوجاتے تو یہ چیز انتہائی افسوسناک ہوتی۔ کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ کا بہت دور امکان ہے جیسی کہ سر حسن سہروردی نے حال ہی میں انگلستان میں کی تھی۔ کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ کا بہت اچھا موقعہ تھا۔ کم از کم میں تو مسٹر جناح سے پچھلے دنوں گفت و شنید کے بعد اسی نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ اور وائسرائے نے ان کے اس غلط نظریہ کی بنا پر وہ موقع روک دیا کہ جو لوگ گذشتہ ہنگاموں کے لئے ذمہ دار قرار دیئے گئے ہیں وہ قبل اس کے کہ ہندوستان پر مناسب طریقہ پر حکومت کی اجازت دی جائے۔ از خود تبدیلی قلب کا اظہار کریں۔

کانگرسی لیڈران جن میں مسٹر گاندھی بھی شامل ہیں۔ اس وقت گرفتار کئے گئے تھے جب انہوں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بمبئی کے فیصلہ پر عملدرآمد شروع کرنے سے پہلے وہ وائسرائے سے خوب طویل گفتگو کریں گے۔ گاندھی جی سے یہ توقع کرنا قطعی غیر مناسب ہے کہ گاندھی جی جیل خانے کے اندر سے سرگرمیوں کی رہنمائی کر رہے ہوں گے۔ یا کسی شخص کے کہے بغیر جو کچھ ہو رہا ہے اس پر رائے زنی کریں گے۔ درحقیقت یہ بھی ایک کام تھا جس کے لئے مجھے گاندھی جی سے ملنے کی اجازت ملنی چاہیئے تھی۔"

جمعیۃ العلماء کے دو کارکن گرفتار کرلئے

دہلی۔ ۱۱ر نومبر۔ جمعہ کے روز جمعیۃ العلماء کے دو درکر مولانا [illegible] الغفور اور نواب مرزا صاحب کو جلوس نکالنے پر گرفتار کیا وہ حج کی اجازت دو" کا نعرہ لگا رہے تھے۔

آپ کے لئے کسرت اچھی چیز ہے لیکن

تندرستی کے لئے اندرونی صفائی پہلے ہونی چاہیئے

اگر آپ کو قبض یا بدہضمی یا معدہ کی کوئی دوسری شکایت ہے تو آپ کو اپنی اندرونی صفائی کی طرف توجہ دینا چاہیئے۔ متواتر کسرت کیجئے تازی ہوا کھایئے۔ کھانے پینے میں کمی کیجئے لیکن یاد رکھئے تندرستی کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ آپ اپنے جسم کی اندرونی صفائی کیجئے۔

اینڈریوز لیور سالٹ کا ایک باقاعدہ گلاس سے آپکے جسم کی اندرونی صفائی ہوجائے گی۔ یہ ذائقہ میں خوش گوار۔ کم خرچ اور اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی یہ گردوں کو آہستہ آہستہ صاف کرکے ان میں تراوٹ پہونچاتا خون کو صاف کرتا تمام جسم کو تروتازہ اور چست بناتا ہے۔

ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کے لئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

جو پینے کی مقوی قبض کشا اور صحت بخش چیز ہے تروتازہ رکھتا۔ ٹھنڈک پہونچاتا اور صفائی کرتا ہے

95

کس قسم کے نوٹ نہیں لئے جائینگے

نئی دہلی۔ ۱۵ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صرف ان نوٹوں کو بنک میں نہیں لیا جائے گا جن پر کوئی ایسی عبارت لکھی ہو جس سے کوئی سیاسی پیغام یا کوئی اور سیاسی مفہوم نکلتا ہو۔ ایسے نوٹ جن پر کوئی سیاسی بات نہ لکھی ہو (صرف مہر یا دستخط وغیرہ ہوں) ان کو استعمال کیا جا سکتا ہے اور وہ بنکوں میں بدستور لئے جائیں گے۔

ایک نہایت دلکش اور دلچسپ سوشل شاہکار

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ ۲۰ر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ کا لاجواب سوشل شاہکار

مٹنی شو — اتوار کو ۳½ بجے دن سے

روزانہ — ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات

MEENAKSHI

میناکشی

خاص اداکار — سادھنا بوس، پہاڑی سانیال، امین چودھری۔ نجم الحسن، کے۔ سی۔ ڈے۔ دیب بالا۔ راج لکشمی۔ پگا۔ وید۔

دلکش اسٹوری۔

لاجواب اداکاری۔ پرکیف گانے۔ پرلطف ڈانس۔ پرزور مکالمے۔ سنجیدہ مذاق۔

تشریف لاکر اپنے کو پرلطف بنایئے!

شاندار ——— تیسرا ——— ہفتہ

حسن و جوانی کی ریل گاڑی میں زبردست ٹکر!

امپریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

مٹنی شو — اتوار کو ۳½ بجے دن سے

روزانہ — ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات

جمعہ ۲۰ر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

پرکاش پکچرز کا نیا اور انوکھا ہیئٹ شاہکار

اسٹیشن ماسٹر

ضرور تشریف لاکر ہنسیئے اور زیادہ پرلطف بنیئے!

خاص اداکار — رتن مالا۔ پریم ادیب۔ جگدیش۔ اماں کانت شاکر۔ گلاب۔ جیوتی اور کوشلیا

THE SADAQAT CAWNPORE.

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۲

GD. No. 24

زباں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت — ہفتہ وار — سمبھی — احسن

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ... قیمت فی پرچہ ۱/

جلد ۳۶ — کانپور شنبہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۲ء مطابق ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ — نمبر ۴۸

ادبیات

بندگانِ نفس سے

ازجناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

بندگانِ حرص کیسی آج وحشت تمکو ہے
ہر طرح منظور کسبِ مال و دولت تمکو ہے

اپنے مطلب کیلئے ہر وقف ساری زندگی
کب ذرا بھی دردِ قوم و ملک و ملت تمکو ہے

حاسدانہ آنکھ سے ہر ایک کو تکتے ہو تم
ہر ترقی یافتہ گھر سے عداوت تمکو ہے

گرچہ ہو محلات میں آرام سے مصروفِ خواب
پھر بھی اپنی بدنصیبی کی شکایت تمکو ہے

عارضی عزت کی تمکو تشنہ ہے ہر گھڑی
طبقۂ کم فہم میں منظور شہرت تمکو ہے

کردیا پامال تم نے جذبۂ حبِّ وطن
یعنی ہر تخئیلِ آزادی سے نفرت تمکو ہے

بن چکے ہو تم خریدارانِ آوازِ طمع
زر کی ارزانی سے حاصل آج عزت تمکو ہے

دوسروں کے خون سے تم کھیلتے ہو ہولیاں
ایسی رنگینی سے حاصل زیب و زینت تمکو ہے

چاہتے ہو کر لیں ہم مرعوب اہلِ علم کو
ہے ہمہ دانی کا دعویٰ کبر و نخوت تمکو ہے

دیدہ و دانستہ حق و صدق سے ہو انحراف
بے حقیقت شے سے الفت درحقیقت تمکو ہے

تم تو دولت چاہتے ہو کیا حلال اور کیا حرام
مذہب و ملت کی کب اسمیں ضرورت تمکو ہے

تم سُنائے جاؤ بزمی شوق سے اشعارِ تلخ
مُلہمِ غیبی کی جانب سے اجازت تمکو ہے

دُنیائے اسلام

اگر ترکی پر حملہ کیا گیا تو دشمن کو خاک و خون میں تڑپا دیا جائیگا!

جمہوریہ ترکیہ کے صدر غازی عصمت انونو نے ۴ر نومبر کو مجلس ملیہ عالیہ کے چوتھے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ترکی کی سرگرم غیر جانبداری کی پالیسی کی دوبارہ توثیق کی موصوف نے کہا ہر قوم کو چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی زندہ رہنے اور باعزت زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے ہماری خارجی پالیسی اپنی اصولوں پر مبنی ہے۔ جن پر گزشتہ سال ... مبنی تھی۔ انہوں نے ترکی قوم کو ان الفاظ میں یقین د[لایا]

ہم اپنی اندرو[نی و خا]رجی پالیسی کو بالکل ان ہی اصولوں پر جاری رکھنے کی کوشش [کر]یں گے جن کی ہم نے سالہائے گذشتہ میں پابندی کی ہے۔ مجلس ملیہ عالیہ کو اس بات کا احساس ہو گیا ہوگا کہ حقیقی غیر جانبداری پر عملدرآمد کرنا کسقدر دشوار اور کٹھن ہے۔ لیکن اپنی طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے اور دوسری قوموں کے ساتھ اپنے تعلقات کا پورا پورا حال سمجھتے ہوئے ہم اس پالیسی پر گامزن ہونے سے ذرا بھی پس و پیش نہیں کریں گے۔

گذشتہ تین سال کی مدت میں جس میں یورپ اور دوسرے ممالک جنگ کی تباہکاریوں اور خونریزیوں کا شکار رہے ہیں ترکی اپنی غیر جانبداری کی پالیسی پر نمایاں استقامت کے ساتھ جار[ی رہا]۔ اس پالیسی کی کامیابی کے دو نمایاں سبب تھے۔ پہلا سبب یہ تھا کہ ترکی نے ۱۹۳۹ء میں جنگ چھڑتے ہی اپنی فوجی قوت کو ٹھیک کر لیا اور اسی زمانہ سے ترکی حکومت نے اپنی فوج کی تعداد اور اسلحہ وغیرہ بڑھانے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ یورپ میں صرف ترکی ہی ایک ایسی غیر جانبدار طاقت ہے جس کے پاس کثیر تربیت یافتہ فوج ہے۔ اس کی فوج میں دس لاکھ زیادہ سپاہی ہیں اور اس کی طاقت اس قدر کافی ہے کہ وہ جب چاہے یورپ کی زبردست جنگ کا رنگ بدل دے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ ترکی اس زبردست دباؤ کے باوجود جو اس پر نازی ڈال رہے ہیں ایک ایسی خارجی پالیسی پر قائم رہا جو کسی شریک ... حکومت کے لئے ناقابل قبول نہیں ہے۔

انونو نے ۱۰ر مارچ ۱۹۴۲ء کو اعلان کیا تھا کہ ہم جنگ سے الگ رہنے کی پوری کوشش کریں گے۔ لیکن اگر یہ ناممکن ہو گیا تو ہم اپنے اس فرض کو جو ہم پر اپنے ملک کے متعلق عائد ہوتا ہے شاندار طریقہ سے ادا کریں گے"

ترکی وزیر اعظم ایم سراج اوغلو نے ۵ر اگست کو ترکی کی خارجی پالیسی پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے ترکی کے ارادہ کی پختگی کا دوبارہ اعلان کیا تھا "ہماری حکومت کی خارجی پالیسی کی آخری تفسیر اور تشریح یہ ہے کہ ہم دوستانہ رویہ کا جواب ایسے دوستانہ رویہ سے دیں گے جس میں خیرسگالی کوٹ کوٹ کر بھری ہوگی اور غیر دوستانہ اقدام کا جواب زبردست قوت اور غیر متزلزل دلیری کے ساتھ دیں گے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر ترکی کی سرزمین پر ترکی کی آزادی پر ح[ملہ] کیا تو ترکی آخر دم تک لڑیگا۔ انہوں نے کہا۔ اسی بنا پر ہم اپنی فوج کو ہمیشہ مضبوط اور مستعد رکھتے ہیں۔

اس بات کا ثبوت کہ ترکی اپنے کو ہمیشہ مضبوط اور مستعد رکھتے ہیں اور اپنے ملک کو سالمیت نیز مسلح مقابلہ کے ذریعہ قائم رکھنے پر تُلا ہوا ہے اس بات سے ملتا ہے کہ نازی باوجود دھمکیاں دینے اور بہلانے پھسلانے کے ترکی کو غیر جانبداری کے راستہ سے نہ ہٹا سکے۔ اگرچہ ترکی سخت غیر جانبداری کی پالیسی پر کاربند ہے لیکن اس کے امن پسندی کے عقیدہ نے اس کو جمہوری حکومتوں کا ہم خیال بنا دیا ہے۔ ایم سراج اوغلو نے ۵ر اگست ۱۹۴۲ء کو اعلان کیا تھا "ہماری برطانیہ سے دوستی ہمارے سیاسی نظام کا ایک بنیادی جز ہے۔ انقرہ کے نیم سرکاری اخبار "الوس" کے معاملات خارجہ کے ایڈیٹر ایم ازمیر نے ۱۰ر ستمبر کو لندن میں اخباری نمایندوں سے کہا کہ آپ کی فتح ہماری فتح ہے۔ ترکی خیالات کا اس سے زیادہ زوردار الفاظ میں اظہار نہیں ہو سکتا تھا۔

صُلح کانفرنس میں مصر کے نمایندے بھی شریک ہونگے

قاہرہ۔ ۱۹ر نومبر۔ آج پارلیمان کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم مصر نحاس پاشا نے اعلان فرمایا کہ حکومت برطانیہ اس امر کے لئے رضامند ہو گئی ہے کہ صلح کانفرنس میں نمایندگان مصر کو بھی شامل کی[ا جائے]۔

آپ نے فرمایا کہ اگرچہ مصر خود ایک محارب قوم نہیں ہے۔ لیکن جنگ کے تمام خطرات سے اسے دوچار ہونا پڑا ہے۔ نیز اس نے اپنے حلیفوں کو ہر ممکن امداد دی ہے۔ جو معاہدہ برطانیہ و مصر کے ماتحت دی جا سکتی تھی۔ یہ امر اب صاف ہو گیا ہے۔ کہ یہ معاہدہ دو ایسی قوموں کا معاہدہ نہیں ہے۔ جو اپنے اختلافات ختم کرنیکی کوشش کر رہی ہوں۔ بلکہ جانبین کے لئے ایک لازمی ضرورت ہے پس ان حالات کے ماتحت میں نے گذشتہ جون میں یہ سوال اٹھایا تھا کہ ایسی صورت میں جبکہ مصر کو بھی جنگ کے اثرات سے برطانیہ متعینہ مصر نے ایک مکتوب لکھا ہے۔ کہ صلح کانفرنس کے ان امور میں جن کا مصر اور اس کے مفادات سے تعلق ہوگا۔ مصر کے نمایندوں کو شریک کیا جائے گا۔ ان نمایندوں کی حیثیت دیگر نمایندوں کے بالکل مساوی ہوگی۔

انگورہ ۲۰ر نومبر۔ ایڈیٹر احتشام نے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ اب جبکہ اتحادی شمالی افریقہ پر قبضہ کر لیں۔ اور بحر روم میں ... قوانین راہ درہ دانیال روس کو سپلائی بھیجنے کا مونٹریو کے معاہدہ کی رو سے حق حاصل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقبل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۸

پریس کانفرنس میں سرتیج بہادر سپرو کے خیالات

(نئی دہلی ۲۱ نومبر) سر تیج بہادر سپرو نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے تجویز کیا کہ گورنر جنرل کو چاہئے کہ وہ خود تحریک قومی کے سروار بنیں اور تمام پارٹیوں کی ایک مشترکہ کانفرنس طلب کریں جس میں کانگریس بھی شامل ہو اگر والیسرائے نے ایسی کوئی کانفرنس طلب کی جس میں کانگریس پارٹی کو بھی شریک کیا تو وہ کانگریس پر زور دیں گے، کہ موجودہ تحریک سول نافرمانی کو بند کردے۔

اور میری رائے ہے کہ امن و آشتی کے پیش نظر کانگریس اس تحریک کو ختم کردے گی۔

ایک نامہ نگار نے دریافت کیا کہ کیا انھوں نے تحریک شروع کردی ہے، سر تیج بہادر سپرو نے فرمایا کہ میں واقعات کا فنی پہلو اپنے سامنے نہیں رکھتا، ممکن ہے کہ کانگریس ایسا کرنے کیوا سطے آزاد نہ ہو، لیکن آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی تجویز اس سلسلے میں اپنی جگہ موجود ہے۔

سر تیج بہادر سپرو نے مزید فرمایا کہ اگر والیسرائے اس قسم کی کوئی کانفرنس طلب کرینگے تو میرا ارادہ ہے کہ میں خود ایک ایسی کانفرنس طلب کروں، میں نے گذشتہ ماہ جولائی کے آخر میں بامت اندور سے اس تجویز کو پیش کیا تھا، آپ نے یہ راز بھی افشار کیا کہ میرا بیان پڑھنے کے بعد گاندھی جی نے واردھا سے ایک خط لکھا تھا جس میں کہا تھا کہ میں آل پارٹیز کانفرنس کے نتیجہ سے مطمئن اور پُرامید نہیں ہوں لیکن اگر سر تیج بہادر سپرو اس قسم کی کوئی کانفرنس طلب کریں گے تو میری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہوں گی اور وہ تمام امداد جو میرے امکان میں ہوگی ان کو دوں گا۔

سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ اگر کانفرنس طلب کیجاتی تو مسٹر گاندھی ضرور اس میں شریک ہوتے اور ان کی شرکت یقیناً مفید ہوتی۔

سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ اس دوران میں میرے پاس احباب کے خطوط برابر آتے رہے ہیں جنہیں آل پارٹیز کانفرنس طلب کرنے کا تقاضا کیا گیا ہے اس مسئلہ پر مسٹر راجگوپال اچاریہ سے بھی گفتگو ہوئی لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا مستقبل قریب میں کانفرنس طلب کی جاسکے گی یا نہیں اگر افراد متعلقہ اور انجمنوں نے ہمت افزائی کی تو کانفرنس طلب کی جاسکتی ہے، اگر کانفرنس طلب کی گئی تو میں احباب سے درخواست کروں گا کہ وہ صرف ایک خیال ودماغ میں لیکر تشریف لائیں یعنی یہ کہ ہمیں اپنے اختلافات بہر حال ختم کرکے کوئی تصفیہ کرنا ہے آپ نے مزید فرمایا کہ جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ کابینہ جدیدہ کے اختیارات کیا ہونگے اور وزیر ہند کہاں تک نگرانی کریں گے؟ میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا، لیکن اگر تمام کونسل کو ہندوستانی بھی کردیا جائے لیکن وزیر ہند کے موجودہ اختیارات بحال رہیں تو پھر میں کسی طرح مطمئن نہیں ہوسکتا۔

ہندوستان کے معاملات طے ہونے کو پہلے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ وزیر ہند کو علیحدہ کردیا جائے، مدت سے یہ خیال عام ہوگیا ہے کہ دفتر ہند اس مسئلہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے، لیکن جب سے مسٹر ایمری کا تقرر ہوا ہے اس مسئلہ نے بہت اہمیت اختیار کرلی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ ممبران کابینہ کی ذمہ داری بہ حیثیت مجموعی ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ ممبران کے درمیان پہلے ہی سیاسی سمجھوتہ ہوگیا ہے۔

آپ نے اس اعتراض کا بھی جواب دیا کہ ممبران کو بغیر کسی کے سامنے ذمہ دار ہوتے مکمل اختیارات منتقل کردینا مطلق العنانی عطا کرنا ہوگی آپ نے فرمایا کہ میری پہلی خواہش تو یہ ہے کہ حلقہ ہائے رائے دہندگان میں ترمیم کرکے وزارت کو مجلس مقننہ کے سامنے جوابدہ قرار دیا جائے لیکن اگر دوران جنگ میں یہ ناممکن ہو تو دوسری صورت یہ بھی ممکن ہے کہ وزارت ہند کا عہدہ توڑ دیا جائے ہندوستان کی مرکزی وزارت دوران جنگ میں تاج کے سامنے جوابدہ ہو، والیسرائے کو وزارت برطانیہ میں ایک مستقل نشست حاصل ہو اور اس کے نمائندے دار العوام اور دار الامرا دونوں میں موجود ہوں، یا پھر مسٹر راجگوپال اچاری کی تجویز کے مطابق ایک قومی حکومت قائم کی جاسکتی ہے یہ بھی صورت ممکن ہے کہ والیسرائے کو بغیر وزیر ہند کی مداخلت کے پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ قرار دیا جائے، میں نہیں چاہتا کہ والیسرائے ہندوستان کا وزیر اعظم ہو اسے وزیر اعظم منتخب کرنا ہوگا اور اسے حق دینا ہوگا کہ اپنے رفقاء کار کا انتخاب کرے، جہاں تک موجودہ ملازمین کا تعلق ہے ان کے حقوق بالکل محفوظ رہیں گے۔

خاص سبب جس کے باعث میں ہندوستان [illegible] کا قیام چاہتا ہوں یہ ہے کہ صلح کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی ایسے شخص کے ذریعہ ہو جو حکومت ہند کے نامزد کردہ ہوں نہ کہ ایسے شخص کے ذریعہ جن کو یا تو وزیر ہند نامزد کرے یا وہ اس کے زیر اثر ہوں۔

سرتیج بہادر سپرو نے فرمایا کہ [illegible] اور اگست کے درمیان حالات انتہا کو پہونچ گئے لیکن اس وقت ان کا سد باب نہ کیا گیا سیاسی بےچینی کا علاج سیاسی علاج سے ہی ہوسکتا ہے نہ کہ انتظامی تدابیر سے آپ نے ملک کے موجودہ ہنگاموں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے ملک کو فائدہ نہیں ہوسکتا دس سال بعد وہ افراد پھر میدان میں آگئے ہیں جو پس پردہ چلے گئے تھے آپ نے خصوصیت سے اس امر کی مذمت کی کہ طلبار اس تحریک میں حصہ دار ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ میرے ہموطنوں کا فرض ہے کہ فسادات اور اس کے بانیوں کو زیادہ سے زیادہ مذمت کریں، آپ نے آخر میں فرمایا کہ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو کے ہفت سالہ عہد کے بعد ملک اس سے زیادہ [illegible] ہوگیا جتنا کہ ان کے آنے سے قبل تھا۔

غذا کی پیداوار سپلائی اور کنٹرول

جنگ کے زمانہ میں غذا کی پیداوار، سپلائی اور کنٹرول کا مسئلہ کسقدر اہم ہوجاتا ہے یہ اسی سے ظاہر ہے کہ جنگ کے چھڑتے ہی کچھ دنوں کے اندر برطانیہ میں فوڈ منسٹری یعنی وزارت غذا، قائم کردی گئی تھی تاکہ عوام کے لئے غذائی سپلائی اور غذائی اشیاء کی خرید و فروخت کی نگرانی کرے۔

جنگ کے زمانہ میں بعض غذائی اشیاء کا گراں ہوجانا بھی ایک لازمی چیز ہے، اسی لئے غذا کی پیداوار کو بڑھانے اور بے رحم تاجروں کو نفع بازی سے روکنے کے لئے کنٹرول کی ضرورت آپڑتی ہے۔ لیکن جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ اب تک اس سسٹم کو کامیابی اس معنی میں نہیں حاصل ہوئی ہے کہ عوام کو مناسب قیمتوں پر فردی مقدار دل میں کھانے پینے کی چیزیں مل سکیں۔ گذشتہ تین سال کے اندر بہت سے فوڈ کنٹرول مرکزی اور صوبہ جاتی حکومتوں کی طرف سے مقرر کئے گئے۔ ان تمام کوششوں کے باوجود کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتیں بڑھتی ہی چلی گئیں اور اب تو اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ عوام کے لئے ناقابل برداشت ہوگئی ہیں اور اکثر اوقات ان کا دستیاب ہونا بطور خود ایک مصیبت اور ناممکن ہی نظر آتا ہے۔

اس اہم ترین وقتی مسئلہ کی روشنی میں ہم حکومت ہند کے اس تازہ ترین فیصلہ کو دیکھنا چاہتے ہیں جو غذا کی پیداوار اور تقسیم کے لئے ایک نئے محکمہ کے قیام کے متعلق کیا گیا ہے مناسب تو یہ تھا کہ انگلستان کی "وزارت غذا" کی طرح ہندوستان میں بھی ایک علیحدہ "فوڈ ڈپارٹمنٹ" اب سے بہت پہلے قائم کیا جاتا تاکہ پوری توجہ اور مکمل انتظامات کے ساتھ عوام کے لئے غذا کی فراہمی کی خدمت انجام دی جاتی۔ بہرحال اگر یہ نیا "فوڈ ڈپارٹمنٹ" اب بھی غذائی مسئلہ کو خاطر خواہ طریقہ پر حل کرسکے تو ہم اسے غنیمت سمجھیں گے۔ اور ہم اس نئے "فوڈ ڈپارٹمنٹ" کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ عوام کی فاقہ کشی کا خطرہ تیزی سے بڑھتا جارہا ہے اور اس سے جو مزید نئے نئے خطرات پیدا ہوسکتے ہیں اس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ لہذا اگر اس نئے محکمہ نے غذا کی بآسانی سپلائی اور دیگر ضروریات زندگی کے مہیا کرنے اور گرانی کے انسداد کا خاطر خواہ انتظام کرلیا تو وہ اس وقت ملک کو ایک بہت بڑی تکلیف سے نجات دلاسکے گا۔

دو جنرلوں کی پریشانی

شمالی افریقہ کی جنگ میں اتحادیوں کی فتوحات کے باعث جاپان کے جنرل ٹوجو اور اسپین کے جنرل فرینکو پریشانیاں لاحق ہوگئی ہیں۔ لیکن دونوں کی پریشانیاں دو مختلف قسموں کی ہیں۔ جنرل ٹوجو نے کہا ہے کہ جاپانی حکومت محوری طاقتوں اور اتحادی فوجوں کے درمیان افریقہ کے میدان جنگ میں لڑائی کی صورت حال کو گہری توجہ سے دیکھ رہی ہے، تاہم ہم بھی اس پریشانی کا سبب سمجھتے ہیں، افریقہ میں اتحادیوں کی فتح سے برلن ٹوکیو "خواب بے تعبیر" رہا جاتا ہے۔ نازی ایک طرف تو کاکیشس کے پیچھے رک گئے ہیں، اور دوسری طرف ہر سو رز سے بھی زیادہ دور بھگائے جارہے ہیں، ادھر جاپانی بھی امریکہ اور چین کے ہاتھوں شکستوں کا منھ دیکھ رہے ہیں، اور برما پر برطانی حملہ کا خطرہ انکو بےچین کررہا ہے۔

اسپین کے ڈکٹیٹر جنرل فرانکو کی پریشانی کا سبب کچھ اور ہے چونکہ محوری اتحادی "جنگ رفتہ رفتہ اسپین کی سرحدوں سے قریب تر ہوتی جاتی ہے اس لئے اسپین کے حلقوں میں ایک اندیشہ سما یا پایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نازیوں نے اسپین سے اس کے بحری اور ہوائی اڈے طلب کئے تھے لیکن جنرل فرانکو نے انھیں دینے سے انکار کردیا ہے، چونکہ جرمن فوجیں ہسپانوی سرحد سے قریب ہیں اس لئے جنرل فرانکو کا اندیشہ بجا ہے اور کسی نئے واقعہ کا امکان پیدا ہوگیا ہے۔

سر محمد یعقوب مرحوم

اسلامی ہند میں یہ خبر بے حد رنج وافسوس کیساتھ سنی گئی کہ مولوی سر محمد یعقوب صاحب بغلام ایڈوائزر نظام گورنمنٹ حرکت قلب بند ہوجانے سے دفعتاً انتقال ہوگیا۔ مرحوم ایک زمانہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سکریٹری اسی میں فلسطین کانفرنس کی صدارت اور فلسطین میں برطانیہ کی پالیسی کے خلاف م[illegible]

آئینۂ ہند کانپور

سرکاری احکامات

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر نے اعلان کیا ہے کہ یکم دسمبر سے کوئی شخص بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لائسنس لیے بغیر مٹی کا تیل اپنے یہاں نہ جمع کرسکے گا اور نہ فروخت کرسکے گا۔

ایک دوسرے نوٹیفکیشن کے ذریعہ نمک کے بیوپاریوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۲۰۰ من سے زیادہ نمک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے لائسنس لئے بغیر نہ اپنے یہاں اسٹاک کریں گے اور نہ فروخت کریں گے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قواعد تحفظ ہند کے ماتحت ایک حکم نکالا ہے کہ کانپور میونسپلٹی۔ چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے اندر کوئی بھی گیہوں کا چھٹکر بیوپاری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کے اجازت کے بغیر گیہوں فروخت نہ کرسکے گا۔

ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر نے گیہوں میں آمیزش کو روکنے کے خیال سے گیہوں کا اسٹیشن پر معائنہ کرنیکا انتظام کیا ہے اور مارکٹنگ افیسر اس کام کو انجام دیں گے۔

علاوہ اسکے گورنمنٹ سے یہ درخواست کی ہے کہ جن مقاموں سے گیہوں روانہ کیا جاتا ہے وہاں سے گیہوں معائنہ کرکے روانہ کیا جائے۔

سزائیں

سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے مسرس رام نرائن۔ شیو بالک اور منولال کو کانگریسی جلوس نکالنے کے جرم میں زیر دفعہ ۳۸ اور ۵۶ ایک ایک سال کی سزا دی گئی ہے لیکن دونوں سزائیں ساتھ ساتھ چلیں گی۔

یہ جلوس ۱۰ نومبر کو نکالا گیا تھا۔

حاکم پرگنہ بھوگنی پور کی عدالت سے کانگریسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے جرم میں ۹ آدمیوں کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس ۲۹، ۳۰ و ۳۱ دسمبر کو پھول باغ کانپور میں ہوگا۔ مسٹر لکشمی پت سنگھانیا اس کی استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین اور مسٹر بھودیو ودیالنکار جنرل سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔

سکھوں کا جلوس

۲۱ نومبر کو سری گرونانک جی کے یوم پیدائش کی یادگار میں شہر کے سکھوں نے ایک جلوس نکالا۔

اپیل

مقامی رام کرشن مشن کے پریسیڈنٹ نے بنگال کے طوفان کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے ایک فنڈ کھولا ہے جس میں چندہ کی اپیل کی گئی ہے۔

پرافٹ ٹیکس

۱۸ نومبر کو مسٹر جے۔ الف سیٹے ممبر سنٹرل بورڈ آف ریونیو اور مسٹر سی۔ ڈبلیو۔ آئرس ایکس پرافٹ ٹیکس اڈوائزر گورنمنٹ آف انڈیا سے ملاقات کرنے کے لئے رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا صدر یو۔پی چیمبر آف کامرس نے باگلا کاٹیج میں ایک پرتکلف ایٹ ہوم دیا۔

اسٹینڈرڈ منافع

یو۔پی چیمبر آف کامرس نے سنٹرل بورڈ آف ریونیو کو ایک عرضداشت بھیجی ہے جس میں یہ بات تحریر کی ہے کہ ان ملوں کو جن کا کام ۱۹۳۶ء سے قبل جاری ہوا تھا اپنا اسٹینڈرڈ منافع مقرر کرنے کے لئے دو میں سے ایک قاعدہ پسند کرنے کا اختیار دیا ہے۔ لیکن اس کے مینیجنگ ایجنٹس کا اسٹینڈرڈ منافع مقرر کرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ ملوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنا اسٹینڈرڈ منافع مقرر کرنے کے لئے یا اسٹینڈرڈ پیریڈ کا انتخاب یا مقررہ شرح فیصدی مقرر کریں۔

مزید اختیارات پر اعتراض

آل انڈیا گورنمنٹ نے انکم ٹیکس کے افسران کو حال ہی میں مزید اختیارات گرانی کی وجہ سے تنخواہوں میں جو اضافہ کیا گیا ہے اور بونس وغیرہ پر انکم ٹیکس لگانے کے اختیارات دئے ہیں۔ ان پر تبصرہ کرتے ہوئے یو۔پی چیمبر آف کامرس نے اعتراض کیا ہے چیمبر کی رائے میں یہ مزید اختیارات غیر مناسب ہیں کیونکہ الاؤنس و بونس وغیرہ گرانی کی

وجہ سے دئے گئے ہیں اور عملہ کو جنگ کی وجہ سے سخت محنت و جانفشانی سے کام کرنا پڑتا ہے۔

گرفتاری و رہائی

۲۴ نومبر کو مسٹر ایس۔ سی کپور جنرل سکریٹری کانپور مزدور سبھا اور دیگر پانچ کمونسٹ کارکنان جو پیوپلس وار اخبار کے پرچے فروخت کررہے تھے قابل اعتراض نعرے لگانے کے جرم میں گرفتار کرلئے گئے تھے۔ لیکن ان کو تنبیہ دینے کے بعد ایک گھنٹہ میں رہا کردیا گیا۔

رشوت ستانی

گورنمنٹ آفس کے ایک ملازم مسمی مسٹر مہابیر پرشاد کو رشوت لینے کے جرم میں بمبلغ ۵۰۰ روپیہ کا جرمانہ کیا گیا ہے۔

صدمہ

گذشتہ ہفتہ ہمارے مکرم دوست مسٹر سید صدر الاسلام صاحب ڈی۔ ایس۔ پی سخت پریشانیوں میں مبتلا رہے وہ خود بھی بیمار رہے اور اسی دوران میں ایک طویل علالت کے بعد ان کی والدہ محترمہ نے بھی انتقال کیا۔

"اناللہ وانا الیہ راجعون" ہم کو اس حادثہ میں اپنے مکرم دوست کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

انجمن جامعہ ادبیہ

۲۲ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کی مجلس عاملہ کا ایک ضروری جلسہ ہوا جس میں آنجہانی منشی دیا نرائن نگم ایڈیٹر زمانہ وآزاد اور جناب صدر الاسلام صاحب کی والدہ محترمہ کے انتقال پر رنج وغم اور پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا بعد ازاں طے پایا کہ امسال انجمن کے اجلاس نظم ونثر ۲۶ اور ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں منعقد کئے جائیں۔ ہمیں یہ معلوم کرکے خوشی ہوتی ہے۔ کہ جناب نواب سر محمد یوسف صاحب کے۔ ٹی، بار ایٹ لا، ایم۔ ال۔ اے نے آل انڈیا مشاعرہ کی صدارت منظور فرمائی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں شعرا وادبا کو شرکت کی دعوت دی جارہی ہے۔

مصرعہ طرح:۔ بہار آتے ہی توبہ کو نذر جام کیا، قافیہ نام

ایٹ ہوم

۲۸ نومبر کی شام کو بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کانپور کی طرف سے کالج لان میں ایک ایٹ ہوم دیا جارہا ہے۔

جرائم

گھومنی محال کے قتل کے مقدمہ میں دو پولیس کانسٹیبل پر ایک عورت کو قتل کرکے لوٹنے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔

سورج سنگھ کو کالے پانی کی سزا اور رکلو کو دس سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

سیجوٹی کے بلوہ کے مقدمہ میں سندر لال کو ۳ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ دوسرے دو ملزموں کو چھ چھ ماہ اور ایک چوتھے ملزم کو ۳ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

بیون ٹریننگ اسکیم

یو۔پی نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کانپور نے اپنے صوبہ کے امپلائرس سے درخواست کی ہے کہ وہ گورنمنٹ آف انڈیا کی بیون ٹریننگ اسکیم کے واسطے انگلینڈ میں تربیت پانے کے واسطے امیدواروں کے نام کی سفارش کریں۔ اس اسکیم کے ساتویں بیچ کے انگلینڈ روانہ ہونے کی تاریخ بعد میں شائع کی جائے گی۔ اس کے واسطے درخواستیں ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء تک ٹریبونل کے پاس پہونچ جانا چاہیئے۔ اور امیدواروں کا انٹرویو ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو ۱۱ بجے صبح لیبر کمشنر یو۔پی کے دفتر واقع نواب گنج نزد شہر کانپور میں ہوگا۔ درخواست کا فارم اور اسکیم کی ایک کاپی چیرمین نیشنل سروس لیبر ٹریبونل نواب گنج نزد کانپور سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

بزم ادب

بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کے زیر اہتمام "چٹرجی نواب حسین کپ" کا سالانہ صوبہ جاتی اُردو مباحثہ بروز شنبہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ساڑھے سات بجے شب کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ موضوع بحث یہ ہے:۔

"اس ایوان کی رائے میں جدید اُردو شاعری کا رجحان مائل بہ تنزل ہے" صوبہ متحدہ کے تمام ممتاز تعلیمی اداروں سے مقررین تشریف لارہے ہیں اہل ذوق حضرات سے استدعا ہے کہ اُردو کے شاندار مستقبل کی تشکیل میں ہمارا ساتھ دیں اور وقت معینہ پر شریک جلسہ ہوکر اراکین بزم کو ممنون کریں۔

عالیجناب سید نواب حسین ایم۔ اے صدر بزم ادب | نیازمند: سید حسن احمد

سبد گل

انسان کے لئے کھانا کتنی اچھی چیز ہے! کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف کھانے ہی کے لئے زندہ رہتے ہیں۔ کچھ لوگ زندہ رہنے کے لئے کھاتے ہیں، لیکن ہندوستان میں تو بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو زندہ ہیں مگر انہیں کھانے کو نہیں ملتا یا بمشکل ملتا ہے۔ ایسے بھوکوں کے سامنے کھانے کا تذکرہ بہت خوش گوار ہوتا ہے۔ کسی شخص نے ایک فاقہ کش سے پوچھا۔ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں؟ اس نے کہا "چار روٹیاں" چونکہ وہ بھوکا تھا اس لئے اس کے خیال میں روٹیاں ہی موجود تھیں۔ اسی نظریہ کی رو سے ہمیں اُمید ہے کہ وہ نیا فوڈ پروڈکشن ڈپارٹمنٹ (غذا پیدا کرنے والا محکمہ) جس کو قائم کرنے کا فیصلہ حکومت ہند نے کیا ہے، بڑے شاندار خیر مقدم کا مستحق ہوگا۔ اور عجب نہیں کہ اس خوش خبری ہی سے اہل ہند کا پیٹ بھر جائے۔

اس نئے محکمہ کی کوشش تو یہ ہوگی کہ زیادہ غذا ہندوستان میں پیدا کی جائے لیکن اس کا نتیجہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ زیادہ آدمی بہتر غذا حاصل کر سکیں گے۔ ہندوستان کا غذائی مسئلہ اس سے فوراً حل ہو نہ ہو مگر اتنا تو ضرور ہوگا۔ کہ ڈائرکٹر جنرلوں، اور ڈپٹی اور سپرنٹنڈنٹوں اور اسسٹنٹوں اور نائب اسسٹنٹوں اور ٹائپسٹوں اور اسٹینو گرافروں اور چپراسیوں کی بھیڑ بھاڑ اور کاغذات اور فائلوں کے ڈھیر بہت جلد دکھائی دینے لگیں گے۔ اسی سلسلہ میں غذا پیدا کرنے والے "ماہروں" کی بھی ضرورت ہوسکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں تو کوئی شخص کسی کام کا "ماہر" ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وادی گنگا اور صحرائے سندھ میں غذا پیدا کرنے کے لئے آسٹریلیا، امریکہ، میکسیکو یا تبت وغیرہ سے ماہرین کی خدمات ہم جلد حاصل کر لیں گے۔

لیکن اتنے بڑے ادارے تنے ضروری محکمہ کا کام یقیناً زیادہ وسیع ہوگا اور ایسے مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ سب سے پہلی مشکلات بجٹ کی تیاری کے سلسلہ میں پیدا ہوگی۔ تنخواہوں اور سفر کے الاؤنسوں اور دفتروں کی اسٹیشنری اور فرنیچر وغیرہ کے معاملات بھی خاصے غور طلب ہوں گے۔ اور تمام کاموں کے مکمل ہو جانے کے بعد جب فرصت ہوگی تو اس امر کے سوچنے کا وقت آئیگا کہ کیا پیدا کیا جائے کہاں پیدا کیا جائے اور کب پیدا کیا جائے؟ ان مسائل سے معاملہ اور بھی آگے بڑھے گا اور پھر ایسی کمیٹیوں کی ضرورت ہوگی جو ملک کا دورہ کرکے لوگوں کی شہادتیں قلمبند کریں گی کہ گوبھی بیگن سیم کی پھلیاں، گھیا، ساگ، آلو، مٹر اور اس طرح کی ہزاروں چیزیں کیوں کر پیدا کی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان تحقیقاتی کمیٹیوں کے سلسلہ میں کافی مدت صرف ہوگی اور جب تمام رپورٹیں مکمل ہو کر الماریوں میں رکھی جائیں گی تو انسانوں کی خوراک کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اس کے بعد آخری سوال یہ سامنے آئے گا کہ کھانے کی چیزیں پیدا تو کی جائیں گر انھیں کون پیدا کرے؟

ادب لطیف

سحر

سورج اُفق مشرق سے طلوع ہوتا ہے،

ہوا کے آزاد چھوٹے پرندے اپنے میٹھے سُریلے نغموں سے اسکا سواگت کرتے ہیں۔ چمن کے مہکتے ہوئے پھول ہنستے ہیں اور اُسے خوش آمدید کہتے ہیں،

سورج کی تیز شعاعیں پھولوں کو چھیڑتی ہیں اور وہ بھی انہیں اپنے طرح طرح کے رنگوں سے ہفت رنگ بنا دیتے ہیں"

چھوٹی خاموش تیتریاں

شبنم میں نہائی ہوئی اور پھولوں میں بسی ہوئی بیتاب ہو جاتی ہیں اُڑنے کے لئے۔

وہ پہونچنا چاہتی ہیں روشن آفتاب تک۔

کرنوں کی سیڑھیوں پر چڑھ کر ـــــ یہ صبح کتنی دل کش ہے؟

لیکن سورج کا زوال ... آہ وہ ڈوب جاتا ہے اتھاہ تاریکی میں، مگر آمد آفتاب کے وقت دوسری صبح تھی،

پہلی سے بھی زیادہ رنگین اور دلکش!

ڈوبی ہوئی قوم! بیدار ہو اور رات کی چادر کو پھاڑ کر نکل آ،

تیری زندگی کی آنے والی صبح

زیادہ رنگین ہوگی اور زیادہ پرمسرت!

یقین رکھ!

(از قاضی خورشید الاسلام سیوہاروی)

---

۴ اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھے۔ اور ان پر عمل کرکے عوام الناس کو فائدہ پہونچانے میں کبھی پس و پیش نہ کرے۔ اگر وہ اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کی پروا نہیں کرتا۔ تو ہم اسے ہرگز ہرگز عمدہ سکاؤٹ کہنے کی جرأت نہ کریں گے۔ اس لئے ہر اسکاؤٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ دوسروں کی بھلائی کی خاطر اپنے مفاد کو قربان کردے۔ اور سچا ایثار اسی کا نام ہے۔

سکاؤٹ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ ہر دوسرے سکاؤٹ کا بھائی ہے۔ خواہ وہ ہندو ہو۔ خواہ مسلمان۔ خواہ عیسائی اور خواہ سکھ۔ اسے ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہئیے۔ کہ ہر ایک اسکاؤٹ میرا بھائی ہے۔ اسے ذات پات کی پابندیوں سے الگ تھلگ رہنا چاہئیے۔ اور ان زنجیروں کو جو ہمارے ملک کی بہتری میں حائل ہیں توڑ دینا چاہئیے۔ تاکہ وہ اپنے ملک کے لئے سچا سکاؤٹ ثابت ہو۔

سکاؤٹ کو بات چیت کرتے وقت کبھی سختی سے گفتگو نہیں کرنا چاہئیے۔ اور نہ کسی سے ترش روئی، بد مزاجی اور بدزبانی سے پیش آنا چاہئیے۔ اسے واجب ہے کہ وہ ہر ایک کے ساتھ نرمی سے کلام کرے۔ ہر چھوٹے بڑے، ادنےٰ اور اعلیٰ کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آئے۔ دوسروں کی بات کو سنے۔ پھر نہایت آہستگی اور نرمی سے اس کا جواب دے۔

سکاؤٹ میں قربانی اور ایثار کا مادہ اس قدر ہونا چاہئیے۔ کہ اگر وہ کسی کو ڈوبتا ہوا دیکھے۔ تو اسے یہ نہ کہے۔ کہ تم ہاتھ پیر مار کر باہر نکل آؤ۔ بلکہ اسکی جان بچانے کے لئے اپنی ذات کو پیش کردے۔ اسی طرح اگر کوئی آگ کے شعلے میں گھرا ہوا ہو تو اسے وہاں نکال لائے۔ دلی ہمدردی اور اصلی قربانی اسی کا نام ہے۔ کہ اُسے خواہ کتنی ہی تکلیف پیش آئے۔ مگر وہ دوسروں کو ذرا بھی تکلیف نہ ہونے دے۔ اس کے علاوہ سکاؤٹ کو ہر وقت اپنے بادشاہ کی اطاعت اور تابعداری کا دم بھرنا چاہئیے۔ اسے اپنے خیالات، گفتگو اور بول چال کے ذریعہ کبھی کوئی بات ایسی نہیں کہنا چاہئیے۔ جو ملک میں خلل ڈالنے والی ہو۔ یا اس سے قانون شکنی کا ڈر ہو۔

سکاؤٹ کبھی دوسروں کا سہارا نہیں ڈھونڈتا۔ اسے اپنی قوت پر اعتماد ہونا چاہئیے۔ اسے کبھی کسی

عالم نسواں

میں عورت ہی ہوں

ایک ترقی یافتہ خاتون کے قلم سے

آج کل گو دنیا نے عورتوں کو بہت کچھ آزادی دے رکھی ہے اور ہر طرف آزادی نسواں کا غل ہے مگر افسوس ہے کہ عورت ابھی تک عورت ہی ہے۔ یوں تو میں نے ایک مشہور یونیورسٹی سے اول درجہ میں بی۔ اے پاس کیا ہے اور کئی مضمون میں امتیاز بھی لائی ہوں۔ سیاست اور اقتصادیات کے مسئلہ بھی اگر خوب جانتی نہیں تو کم از کم سمجھتی ضرور ہوں۔ خود میں نے کئی نوجوانوں سے گفتگو کرتے ہوئے محسوس کیا ہے کہ میری قابلیت عام طلبا سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ مگر ان تمام خصوصیتوں کے ہوتے ہوئے بھی میرا یہ خیال پیچھا نہیں چھوڑتا کہ میں وہ کچھ ہوں جو میرے مرد دوست نہیں۔ جانے کیوں؟ سبب مجھے نہیں معلوم مگر گاہے ماہے یہ تصور مجھے اتنا پریشان کرتا ہے کہ خاصی دیوانگی سی طاری ہو جاتی ہے۔

ابھی کچھ ہی دنوں کا واقعہ ہے میں ایک پارک میں بینچ پر بیٹھی ہوئی اپنے دو تین دوستوں سے گفتگو کر رہی تھی میرے علاوہ میری ایک سہیلی... تھی...... اور دو نوجوان لڑکے تھے ہم ہندوستان اور دنیا کی جنگی سیاست پر بحث کر رہے تھے۔ بحثیں آپ جانتی ہی ہیں۔ دنیا بھر کے مسئلے آتے ہیں۔ چنانچہ ہماری گفتگو بھی چلتے چلتے کچھ اس موضوع پر آگئی۔ جنگ میں عورت کی حیثیت ـــــ شروع شروع میں بحث کا رُخ خالص علمی رہا مگر بڑی بوڑھیوں کی وہی آگ پانی والی مثل صادق آئی۔ ہمارے نوجوان دوست کچھ تو یونہی لئے دیئے بحث کر رہے تھے اور جب مسئلہ ہی صنف نازک کا آپڑا تو ساری بحث ہی صنف کے مسئلہ پر ہونے لگی گویا وہ کسی کی خوشامد کر رہے ہیں اور مجھے محسوس ہونے لگا کہ میں ایک بحث کرنے والی کے بجائے ایک جج ہوں میں نہیں کہہ سکتی وہ کیا تصور تھا جس نے میرے طرز عمل نے ایسا نمایاں فرق پیدا کردیا، البتہ اتنا مجھے ضرور محسوس ہوا کہ میرا مخاطب جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا مرکز میں خود ہی ہوں اور اب میرا فرض جواب دینا نہیں ہے بلکہ فیصلہ کرنا اور حکم صادر کرنا ہے۔

یہ تو میں بھی خوب جانتی ہوں کہ عورت کا یہی رُخ اُس کی سب سے بڑی کمزوری ہے، اس لئے میں کوشش کرتی ہوں کہ اس کمی کو دور کردوں مگر کسی پوشیدہ سے جذبہ میں ایسی طاقت ہے جو میری رائے کو دبا ہی دیتا ہے۔

اکثر ہمارے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ عورتوں کا صنفی رجحان کے اثر سے بچے رہنا ناممکن ہے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ صحیح ہی کہتے ہیں۔ خود میرا اپنا تجربہ بھی بتاتا ہے۔ میں نے بارہا محسوس کیا ہے اُس جذبہ انانیت اور انفرادیت کی شدت کو جو کسی مرد کی للچائی ہوئی نظر سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسے وقت خود اعتمادی کا ایک عجیب سا خیال پیدا ہو جاتا ہے اور معلوم ہونے لگتا ہے جیسے تمام دنیا صرف ہمارے وجود ہی کے لئے بنائی گئی ہے۔ میں ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں گئی ہوں اور میں نے بہت سے مناظر دیکھے ہیں۔ میرا تو یہی خیال ہے۔ کہ ابھی تک دنیا کی کوئی ایسی عورت نہیں ہوئی جو کبھی یہ بھول سکتی ہو کہ وہ عورت ہے۔

---

۵ ہر جگہ نام پیدا کرے۔ اور اس کے دل میں بزرگوں کی عزت ہو ۔

(بچوں کی دنیا ملتان)

کوریہ میں جبریہ بھرتی کا حکم

بچوں کی دنیا

اسکاؤٹنگ

اسکاؤٹنگ کی تحریک سب سے پہلے انگلستان میں "سر بیڈن پاول" نے شروع کی تھی۔ بعد ازاں یہ تحریک تمام یورپی اور مغربی ممالک میں بہت جلد پھیل گئی اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں اشخاص جن میں مرد، عورت، جوان، بچے اور بوڑھے غرضکہ سب ہی سکاؤٹس برادری کے ممبر بن چکے ہیں۔ اور آئے دن ممبروں کی تعداد میں اضافہ اور تحریک میں ترقی ہورہی ہے۔ شروع میں انگلستان کے اندر اندر سکاؤٹس کی تعداد آٹھ ہزار تک پہونچ گئی تھی۔ ہوتے ہوتے امریکہ میں بھی اس تحریک کا اس قدر چرچا ہوا۔ کہ سنہ ۶ء میں پونے چار لاکھ سکاؤٹس شمار میں آئے لیکن وہاں کے پریزیڈنٹ اس تعداد پر بھی مطمئن نہ ہوئے انہوں نے اس تعداد کو ایک کروڑ تک پہونچانے کی خواہش ظاہر کی۔ اسی طرح دنیا بھر کے تمام ممالک مثلاً فرانس، جرمنی، مصر، کینیڈا۔ یونان۔ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا، چین اور جاپان میں اس تحریک کا چرچا ہونے لگا۔ اور آج دنیا کے تمام اسکاؤٹس کی تعداد پندرہ لاکھ کے قریب ہے۔ ہندوستان میں میسور۔ مدراس۔ بمبئی۔ بنگال۔ ممالک متحدہ۔ ممالک متوسط اور صوبہ پنجاب میں غیر معمولی طور پر اسکی اشاعت کی گئی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ ہندوستان میں آج پچاس ہزار کے قریب سکاؤٹس نظر آتے ہیں۔ اور صرف پنجاب میں دس بارہ ہزار کے قریب سکاؤٹس اس برادری میں شامل ہو چکے ہیں۔ نیوزی لینڈ میں بیس ہزار اسکاؤٹس موجود ہیں۔ حالانکہ اس کا رقبہ صرف دو تین اضلاع کے برابر ہے۔ اس تحریک سے دلچسپی رکھنے والوں کی اسی طرح سرگرمی رہی۔ تو اُمید ہے۔ کہ دنیا کا ہر چھوٹا بڑا انسان اس برادری میں شامل ہو جائیں گے۔

عزیز بچو! جانتے ہو۔ کہ سکاؤٹس کے کیا معنی ہیں سکاؤٹ تحریک کیوں جاری ہوئی؟ اور اس کے کیا کیا فوائد یا نقصان ہیں؟ سکاؤٹنگ کا منشا یہ ہے۔ کہ بچے اپنے ملک میں اپنی قوم اور ہموطنوں کے لئے مفید اور ہمدرد ثابت ہوں۔ وہ ہر ایک کے ساتھ نیکی۔ بھلائی اور حسلی کے ساتھ پیش آئیں۔ اپنے پڑوسیوں کی مصیبت اور دُکھ درد میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ وہ خود تکالیف برداشت کریں۔ مگر اپنے دوسرے بھائیوں کو تکلیف نہ پہونچنے دیں۔ وہ کمزوروں اور بیکسوں کی امداد کریں۔ چھوٹوں کے ساتھ محبت اور بڑوں کے ساتھ عزت سے پیش آئیں۔ اور اس طرح اپنے ملک کو آرام اور لوگوں کو راحت پہونچائیں۔ بس یہی سکاؤٹنگ کا منشا ہے۔ اور اسی کا نام سکاؤٹ تحریک ہے۔ صحیح معنوں میں حقیقی سکاؤٹ وہی ہے جو دوسروں کی تکالیف کو محسوس کرے۔ اسے آرام پہونچائے۔ اپنے بادشاہ اور ملک کا خیر خواہ ہو۔ اپنے افسروں کی تابعداری اور خدمت کو ضروری سمجھے۔ اور کسی حالت میں بھی نیک کام کرنے سے دریغ نہ کرے۔

بوائے اسکاؤٹس۔ تحریک کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ سبھی طلبا کو اس لائق بنائے جائے۔ کہ وہ اپنی ملک کے اچھے باشندے اور سلطنت کے کارکن افراد بن سکیں۔ یہ خدا ترس ہوں۔ اور اپنے بادشاہ کی جاں نثار رعایا بننے میں فخر محسوس کریں۔ ان میں ایثار کا مادہ اس حد تک موجود ہو۔ کہ وہ اپنے مفاد کو دوسروں کے مفاد پر قربان کرنے میں دریغ نہ کریں۔ علاوہ ازیں یہ کہ انہیں ایسی تعلیم و تربیت دی جائے۔ کہ ان میں طاعت اور فرماں برداری کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ تاکہ لوگ انہیں عزت کی نگاہوں سے دیکھیں۔ اور انہیں ایسی خدمات سرانجام دینے کے طریقے سکھائے جائیں جس سے عوام کو فائدہ پہونچے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں اس قسم کے ہنر سکھائے جانے کی تعلیم دی جائے جو ان کی اپنی ذات کے لئے مفید ہوں۔ ان کی جسمانی صحت کو ترقی دی جائے۔ تاکہ وہ اپنی برادری کے ممتاز بہادر اور ہونہار افراد بن جائیں۔

یہ اغراض و مقاصد ایسے ہیں۔ جو بچوں کی اپنی

پردۂ فلم

چاندنی

وسنت کی بیوی کے انتقال کے بعد وسنت کی بہن رسیلا اور بہنوئی کانتی لال نے بہت کوشش کی کہ وہ دوسری شادی کرے۔ لیکن وسنت نہ مانا محض اپنی اکلوتی بے بی کی وجہ سے جسے وہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ رسیلا اور کانتی لال جب کبھی شادی بیاہ کا ذکر کرتے تو وہ انہیں یہ کہکر چپ کرا دیتا کہ دنیا میں کوئی ایسی عورت ہے ہی نہیں جو سوتن کی اولاد کو اپنی اولاد سمجھے۔

آخر وہ وقت آ ہی گیا جبکہ وسنت کو ہار ماننی پڑی اور وہ دوسری شادی پر آمادہ ہوگیا۔ بات یوں ہوئی کہ ایک روز کانتی لال کو گاڑی تک پہونچانے کے لئے اسے ریلوے اسٹیشن جانا پڑا۔ جس ٹرین سے کانتی لال کو جانا تھا اسی ٹرین سے دیوی بھی اپنے گانوں کو جا رہی تھی۔ اتفاقیہ وسنت کی نظر دیوی پر پڑی۔ دیوی کو دیکھتے ہی اس نے اس کے ساتھ شادی کا پختہ ارادہ کر لیا۔ بلا سوچے سمجھے کہ دیوی کی اس کے ساتھ شادی ہوسکتی ہے یا نہیں۔ دیوی کنواری ہے یا شادی شدہ۔ دراصل دیوی شادی شدہ تھی۔ نتھو پٹیل نامی ایک دیہاتی کی بیوی جو اپنے پتی کو دیوتا سمان مانتی تھی۔

چاندنی دیوی کی ہم شکل تھی۔ وسنت نے چاندنی کو دیوی سمجھ کر اس سے شادی کر لی۔ شادی کے تھوڑے ہی دنوں بعد وسنت کو معلوم ہوگیا کہ چاندنی کے ساتھ شادی کرنے میں اس نے غلطی ہی نہیں بلکہ بہت بڑی حماقت کی ہے۔ کیونکہ چاندنی نہ تو بے بی کے لئے اچھی ماں ثابت ہوسکی نہ اس کے لئے اچھی بیوی۔ چونکہ وسنت اور چاندنی کی طبیعت میں زمین آسمان کا فرق تھا اس لئے دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔ شانتی پانے کے لئے وقت گذرتا گیا اور گذرتا ہی رہا۔ کسی کو کسی کی جدائی شاق نہ گذری۔

اتفاق کی بات کہ بے بی سخت بیمار ہوگئی۔ جب اس کے بچنے کی آس نہ رہی تو رسیلا کے مجبور کرنے پر وسنت نے چاندنی کو ٹیلیگرام بھیجا۔ چاندنی کی ماں نے سمجھا بجھا کر اس کو روانہ کیا۔ دیوی بھی اسی گاڑی سے بمبئی جا رہی تھی۔ گھبراہٹ میں بجائے تھرڈ کلاس کے سیکنڈ کلاس میں سوار ہوگئی جہاں چاندنی سے اس کی ملاقات ہوئی۔ دونوں میں تبادلۂ خیالات ہوا اور ساتھ ہی لباس بھی۔ کپڑوں کا بدلنا دونوں کے لئے غضب ہوگیا۔ چاندنی نتھو کے گھر پہونچ گئی اور دیوی وسنت کے گھر دونوں کے لئے گھر اور خاوند پرائے تھے۔

پرائے گھروں میں دونوں لڑکیوں نے اپنی عزت و آبرو کو کس طرح برقرار رکھا؟

یہ پردہ پر ملاحظہ فرمائیں!

اس تصویر کی نمائش ناولٹی ٹاکیز کانپور میں عنقریب ہونے والی ہے

※ اچھا بننے کی کوشش کرنا چاہئیے۔ اور اس کے خیالات نیک ہوں۔ لیکن بُرا اسکاؤٹ وہ ہے۔ جو حلف اُٹھا کر بھی اس پر عمل کرنے کی پروا نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے ایک اچھا اسکاؤٹ جو فخر کے ساتھ حلف اُٹھاتا ہے۔ اس پر قایم رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ہر وقت اپنے وعدہ کو سوچتا رہتا ہے۔ اور اسے تازہ رکھنے کی خاطر بار بار دہراتا ہے۔ سکاؤٹوں کے قانون اُسے زبانی یاد ہوتے ہیں وہ انہیں اچھی طرح سمجھتا ہی نہیں۔ بلکہ عملی طور پر ان کی معنوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ جب تک کسی سکاؤٹ کو یہ بھی معلوم نہ ہو، کہ سکاؤٹس کے قوانین کے کیا معنی ہیں۔ وہ ہرگز اچھا سکاؤٹ کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اور نہ وہ ان قوانین کا پابند رہ سکتا ہے۔

سکاؤٹ کو ہر وقت یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ سکاؤٹنگ کا مدعا صرف قوانین یاد کرنا، وردی پہنکر ادھر اُدھر پھرنا اور سیٹی بجانا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسے سکاؤٹس کے قوانین پر عملی طور پر کاربند ہونا چاہئیے۔ اس لئے عمدہ سکاؤٹ بننے والوں اور لوگوں کے واسطے مفید ثابت ہونے کے لئے سکاؤٹنگ کی مشق ضروری ہے۔

※ اسے مختلف ہنر سیکھ کر اپنی روزی کمانا چاہئیے۔ تاکہ اس کی زندگی آرام سے گذرے۔ اور وہ دوسروں کا دست نگر نہ ہو۔

جب کوئی طالب علم سکاؤٹس برادری میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ تو داخلے کے وقت اپنی تین انگلیاں اُٹھا کر مندرجہ ذیل وعدہ کرتا ہے۔

(۱) میں اپنی آبرو اور عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مقدور بھر ان فرائض کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گا۔ جو خدا، بادشاہ اور ملک کی طرف سے مجھ پر عائد ہوتے ہیں۔

(۲) ہر وقت اور ہر حالت میں خلق خدا کی امداد کرونگا۔

(۳) قوانین سکاؤٹس کی ہر وقت پابندی کرونگا۔

ہر ایک لڑکا خواہ وہ کسی مذہب ہی کا کیوں نہ ہو۔ جب تک یہ وعدہ نہیں کرے گا۔ وہ سکاؤٹس برادری میں شامل نہیں ہوسکتا۔ اور جب وہ یہ حلف اُٹھالے تو پھر سکاؤٹ ہے۔ اس کے بغیر کوئی آدمی اس عظیم الشان برادری میں شامل نہیں ہوسکتا۔

اب رہا یہ سوال۔ کہ اچھا سکاؤٹ کون ہے۔ اور بُرا

اقوالِ زرین

اگر تجھے اپنی ہستی منظور ہے تو اپنی خودی کو مٹا کر بحر ناپیدا کنار خدا کی ذات میں لگا۔

حقیقت کو جاننے کا دعوٰی کرنا کم عقلی بے خبری وکم فہمی کا مظہر ہے۔

نمک کی پتلی نے کہا چونکہ میری پیدائش سمندر سے ہے اس لئے میں سمندر کی تہ کا پتہ لاؤں گی۔ لیکن جونہی غوطہ زن ہوئے سمندر میں گھل کر فنا ہوئی۔ پھر کون پتہ لائے اور کس کا؟

زندگی مانند خواب ہے پتہ نہیں کس وقت طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے اور مستقبل پر تاریکی کا سیاہ پردہ ڈالے۔

بُری صحبت دوزخ کا زینہ ہے۔

شر کو شر سے دفع کرنا بہادری ہے اور شر کو خیر سے دفع کرنا فضیلت ہے۔

مرد قانون بناتے ہیں اور عورتیں اخلاق

زیادہ بات چیت کرنا ــــ بہت جھوٹ بولنے کے مرادف ہے۔

موجِ تبسم

موہن سنگھ نے۔ (ظریف سے) اس وقت کیا وقت ہے؟

ظریف:۔ عقل آنے کا وقت ہے۔

ایک بے وقوف:۔ جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ بازار سے لے جایا جائے۔

دوسرا:۔ کیوں تمہاری بارات کچھ بہت شاندار ہوگی۔

شاعر مجمع احباب میں جھوم جھوم کر اپنا کلام سنا رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا۔ آپ کے کلام میں روانی نہیں ہے۔

شاعر نے جواب دیا کہ اگر آپ کو روانی دیکھنی ہے تو دریا کے کنارے جائیے۔

جائداد کے متعلق دو بھائیوں میں جھگڑا ہوگیا آخر دونوں نے ایک ثالث مقرر کیا۔ جس نے فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ:۔

بڑا بھائی اپنے مرضی کے مطابق جائداد دو حصوں میں تقسیم کردے۔

اتنا سنکر بڑا بھائی خوش ہوگیا اس پر ثالث بولا۔ مگر چھوٹے بھائی کو حق حاصل ہوگا کہ پہلے اپنے واسطے چن لے۔

دلچسپ معلومات

سترا سو میل لانبی دیوار

دیوارِ چین جو دنیا میں سب سے لانبی دیوار ہے۔ اسے چینی نے ماہر جنگ جی ہوانگ سوئی نے بنوائی تھی۔ یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے دو صدی قبل ہوا ہے، تاتاریوں سے اور شمال میں آباد ہونے والی قوموں سے بچنے کے لئے یہ دیوار بنائی گئی تھی یہ دیوار سترہ سو میل لانبی ہے۔ اس کی تعمیر میں دس سال لگے۔ لاکھوں مزدور اس کی خاطر موت کے گھاٹ اُترے لیکن تیاری کے بعد یہ دیوار ناکارہ ثابت ہوئی کیونکہ یہ حملہ آوروں کو روکنے میں کامیاب نہ ہوسکی۔

"انسانی تیل کا انجکشن"

لندن کے ایک سرجن نے انسان کے جسم پر چوٹ کے نشانوں کو دور کرنے کے لئے ایک نیا طریقہ علاج دریافت کیا ہے۔ یہ علاج انسان کے تیل کا انجکشن ہے۔ یہ تیل پیٹ کے چربی والے حصے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ انجکشن ہڈی اور چمڑے کے درمیانی حصہ میں کیا جاتا ہے۔ انجکشن کا عمل چودہ چودہ دن کے وقفہ پر رکھا جاتا ہے کیونکہ چوٹ کے نشانوں کو ابھارا جاتا ہے۔

چاند تک پہنچنے کی کوشش

روس کے دو سائنسدانوں کو جو حال ہی میں جاپان کی سیاحت کے بعد واپس آئے ہیں چاند تک پہونچنے کا شوق چرایا ہے۔ وہ ایک راکٹ تیار کر رہے ہیں جس میں بیٹھ کر وہ چاند تک پہونچنے کی کوشش کریں گے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ اپنے ہمراہ ایک سائنٹفک خوراک لیکر جائیں گے جس کی ایک بار کھانے سے وہ تین ماہ تک زندہ رہ سکیں گے۔

افسانہ

بجلی!

از جناب کوثر چاندپوری

دنیا کی ان چیزوں میں جس کے بغیر انسانی زندگی "بیوہ" کہی جاسکتی ہے۔ بجلی سب سے پہلے نمبر پر ہے۔ جب تک یہ آسمان کے لئے مخصوص تھی اسکی چمک سرعت رفتار وغیرہ سے استعارات وتشبیہات پیدا کی جاتی تھیں۔ محبوب کے تبسم کو بجلی کی چمک سے تشبیہ دے کر برقِ تبسم اور خندۂ برق اور اسی قسم کے استعارے وضع کئے جاتے تھے' اس وقت تک کسی وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ ایک دن ایسا آئیگا جب بجلی آدمی کی صحت وتندرستی بیماری اور اس کے علاج، روشنی غرض انسانی ضروریات کے ہر شعبہ پر قابض ہوجائے گی، گھر کی رونق بھی بجلی کی شرمندۂ احسان ہوگی۔ کمر کے درد میں بھی بجلی کام آئے گی۔ پیام رسانی میں اس کا درجہ نامہ بر کبوتر اور صبا رفتار قاصد سے بلند ہوجائے گا۔ پنکھے بھی بجلی سے چلیں گے۔ ٹرام کی تیز رفتاری میں بھی یہی کارفرما ہوگی۔ حتی کہ ریڈیو کے نغمات شیریں میں بھی اسی کی جلوہ طرازیاں ہوں گی۔ آج صرف بجلی ہی وہ چیز ہے بغیر محبوب کے بھی گھر کی رونق کا باعث بن سکتی ہے حالانکہ محبوب بغیر بجلی کے اب بے پتے کا خطرہ گیا ہے۔ بجلی نے جہاں چراغ، شمع، قندیل، لیمپ اور لالٹین اور اسی قسم کے دوسرے قاتلان پروانہ کو شکست فاش دی ہے وہاں اپنی فتحمندی کے پرچم بھی اس شان سے اُڑائے ہیں کہ بڑے سے بڑا دشمن انہیں سرنگوں نہ کرسکا۔ اب سے پہلے جو حیثیت قلوبطرہ اور اس کے قصر حسن وعشق کی تھی اُس سے بہت بلند آج الکٹرک انجنیر اور پاور ہاؤس کی ہے جہاں سے بجلی کی شعاعیں پیدا ہوکر بہت سے گھروں میں اُجالا کرتی اور دلوں میں زندگی کی روح دوڑاتی ہیں۔ جس گھر میں بجلی نہیں اُسے ہندوستان کا "افریقہ" کہا جاسکتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اُن گھروں میں کیا جاسکتا ہے جہاں روشنی اور پنکھے سے لیکر غسل خانہ اور حمام تک کی ساری ضروریات میں "برقِ خاطف" کی تڑپ کارفرما ہے اور انہیں میں خدائے برق یعنی الکٹرک انجنیر کے رتبہ کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ ایک مرتبہ رات کو دس بجے ہم ایک معزز میزبان کے یہاں کھانا کھا رہے تھے، کمرے میں بجلی کے قمقمے جا بجا آویزاں تھے اور کثرتِ تنویر سے کمرہ شاعر کا دل بنا ہوا تھا دفعتہً بغیر کسی اعلان یا آواز کے ایسا معلوم ہوا کہ آنکھوں سے بصارت معدوم ہوگئی۔ اور ایسا اندھیرا چھایا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دینے کی ضرب المثل میں اچھی خاصی واقعاتی صداقت نظر آنے لگی۔ ہم یہ سمجھے کہ جاپان نے شہر کے کسی حصہ پر شیطانی حملہ کردیا اور اربابِ دعوت کو بچانے کی غرض سے عقلمند نے کمرے میں بلیک آؤٹ کردیا۔ میزبان جلدی سے کھڑے ہوگئے اور کئی طرف سے کھٹ کھٹ بٹن دبانیکی آوازیں بھی آئیں مگر بجلی کے رخِ زیبا سے نقاب نہ اُٹھ سکی اتنے میں اندر سے آواز آئی ریڈیو بند ہوگیا بجلی کھولئے۔ غسل خانہ سے ملازم چیخا اسے پانی تو گرم ہوجانے دو! اور ذرا دیر بعد جو اس بلیک ہول کے باشندوں نے اپنے کپڑوں پر جو غور کیا تو پسینہ میں تر تھے۔ خیال آیا کمرے میں خوشگوار سی ہوائیں مسلسل اور متواتر آرہی تھیں یہ ہماری نیک اعمالی کا نتیجہ نہ تھیں بلکہ بجلی کے ان پنکھوں کے اثر سے تھیں جو بڑی تیزی سے بالکل قلب مضطرب کے انداز سے حرکت کر رہے تھے حاضرین میں سے کسی نے چلا کر کہا لالٹین منگائیے!

لیمپ ہی لائیے!

ارے چراغ جلالو نا!

لیکن یہ مطالبہ بالکل ایسا ہی تھا جیسے روس ...

... کے محاذ جنگ جنرل ٹموشنکو سے توپ رائفل اور مشین گن کی ... کوئی بھرت کی بندوق مانگ بیٹھے ذرا خیال تو کیجئے جس گھر میں ... کے سوا کبھی لیمپ، یا لالٹین جلی ہی نہ ہو وہاں ان کی موجودگی ... معنی ہی کیا ہوسکتے ہیں۔ شریفوں کا گھر کوئی عجائب خانہ ... نہیں کہ گذشتہ صدیوں کی قدیم اشیاء ہر وقت وہاں ... رہا کریں وہ تو صحیح معنی میں گھر ہوتا ہے جس میں خدا سے زیادہ ... بجلی کی حکومت ہوتی ہے، پھر وہاں لیمپ اور لالٹین رکھ ... کی ذمہ داری کون لے سکتا ہے۔

دیر تک بٹن دبائے جاتے رہے، قمقموں کی دیکھ بھال ... رہی مگر روشنی نہ ہونا تھی نہ ہوئی، بالآخر اندر سے کسی بڑھی عور... نے ڈانٹ کر کہا۔ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا اس موئے پڑے انج... کو فرور بلا لیا ہوتا۔ دعوت میں ایک دفعہ نہیں دس دفعہ نہیں ... تجربہ ہوچکا ہے جب گھر میں کوئی کاج ہوگا جب ہی بجلی ... آئے گی، دیکھو سامنے کے سب گھروں میں بجلی جل رہی ... ہمارے یہاں اندھیرا پڑا ہے۔

"یہ دوسری لائن ہے۔" کسی نے اندھیرے میں جو... کیا۔

لائن دوسری ہوا کرے انجنیر تو ایک ہے۔ میں جا... یہ اس دن سے جلا ہوا ہے جب سے منّی کے عقیقہ میں ... نہیں بلایا گیا تھا۔ اس دن بھی اس نے ہمارے ہی گھ... بجھائی تھی۔

دیر تک سب بیٹھے ہنستے رہے آخر ایک دوست۔ ... ٹون سے انگریزی میں انجنیر صاحب سے کہا جناب کھانا ... رکھا ہے اور بجلی گل ہوچکی ہے اب یہ لازم ہے کہ آپ یہاں کی ... لئے آپ نے بجلی بجھا دی کیا آپ کے پاس۔ اس الزا... کوئی معقول جواب ہے؟ بہر حال کھانا شروع ہونے ... وجہ نا واضح ختم کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ بجلی جل اُٹھے۔

آہستہ سے ایک قہقہہ کی آواز آئی اور تھوڑی ہی ... بجلی نے قمقموں سے جھلانا شروع کردیا۔ بجلی کے ایک د... سے بعض اوقات بڑے بڑے لطیفے تصنیف ہوجاتے ہیں ... زمانہ میں بھی اکثر بزرگوں کا خیال ہے کہ بجلی تیل سے جل... ایک دیہاتی بزرگ اپنے وکیل کے پاس بیٹھے ہوئے مقد... کاغذات انہیں دکھا رہے تھے میز پر بجلی کا لیمپ رکھا ... اور کمرے میں دھوپ سی نکلی ہوئی تھی۔ دفعتہً کسی وجہ ... بجھ گئی دیہاتی اندھیرے میں منشی جی کی طرف مخاطب ہوکر ... منشی جی تیل ختم ہوگیا تیل ڈالئے جلدی سے اس میں ...

زمانہ موجودہ میں بہت سے شیطان دریافت ہو... چنانچہ کتابت کی غلطیاں شیطان کتابت سے منسو... جاتی ہیں ہماری رائے میں شہروں میں ایک عجیب ... قسم کا شیطان جسے شیطان برق کہنا چاہیئے پیدا ہو... اور اچانک بجلی کا بجھ جانا، یا اس کا تاروں سے نکل ... زندگی پر حملہ کردینا یا گھروں میں آگ لگا دینا سب ... شیطان برق کی شرارتوں کے نتائج ہیں، ورنہ حقیقت ... میں بجلی "نور" ہے اور نور کو ان ہلاکتوں سے کیا واسطہ ...

بجلی اور انجنیر کے درمیان ایک اور طاقت بھی ... جو بعض اوقات گھر میں بجلی سے ہونے والے تمام کا... میں اختلال پیدا کردیتی ہے اور یہ ہے صاحب خ... بوڑھا افیون کھانے والا ملازم جو اپنے آقا کی ہدایت ... رات کو گیارہ بجے سے پہلے ہی صبح کے پانچ بجا کر ... دبا دیتا ہے اور سارے گھر میں بجلی کے بند ہوجانے ... قیامت سی برپا ہو جاتی ہے۔ ریڈیو، پنکھے، لیمپ ... ہر چیز اپنی اپنی جگہ خاموش اور بیکار ہوجاتی ہے۔ ... کہ افیون کھانے والا ملازم جو خیر سے عمر رسیدہ بھی ... وفاداری کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہوتا ہے اور ... وہ خود یقین نہیں کرلیتا کہ واقعی رات دس ہی بجے ... طرح بجلی نہیں جلاتا، وہ جانتا ہے اس میں اس... آقا کا نقصان ہے اور صبح کے اُجالے میں بجلی جلا... اندھیر ہی ہوسکتا ہے اسے روشنی سے تعبیر نہیں...

ایک مرتبہ ہمارے ایک دوست کے یہاں ... شاندار مشاعرہ تھا دوست خاص طور پر دل ...

یار لاوے اُسے بالیں پہ مری پرسشِ وقت

میں ان ذلیل غنڈوں کو قیامت تک معاف نہیں کرسکتا۔ میری ماں میرے لئے سب کچھ تھی۔ وہ اب دُنیا سے رخصت ہوگئی مگر اس طرح کہ نہ میری شکل دیکھ سکی اور نہ مجھ سے ایک بات کرسکی۔ میری بہن نے مجھے بُلانے کے لئے تین بار تار دیئے۔ مگر چونکہ ان کمینوں نے سارے تار کاٹ دیئے مجھے ایک بھی نہ ملا۔

اور ریل بھی جاتا تو کیا ہوتا۔ غنڈوں نے پٹریاں اکھاڑ دی تھیں اور تقریباً سب ریلیں بند ہو چکی تھیں...... مگر میں تو ننگے پاؤں پیدل چل کر بھی اس کے مرنے سے پہلے وہاں پہنچ جاتا۔

کس احمق نے کہا ہے کہ اس تحریک کا مقصد حکومت کو پریشان کرنا ہے۔ کوئی شخص مجھ سے زیادہ بدیسی راج کا خاتمہ نہیں چاہتا۔ مگر یہ غضب! ہم سب ...... ہاں ہم سب کے سب اس قتل و غارت گری سے تنگ آگئے ہیں۔ اِن غنڈوں نے تو بہت بڑے پیمانے پر چوری چورا بنا ڈالا ہے۔

اس سے زیادہ کوئی چیز ہماری قومی، ناموس و عزت کو نقصان نہ پہنچا سکتی تھی۔

میں ایسی حالت میں یہاں کام نہیں کرسکتا۔ میں اپنی نوکری چھوڑ دوں گا۔ گھر جاؤں گا۔ اور اس بے معنی تباہ کاری کو روک سکنے کے لئے اپنے گاؤں کے لوگوں کی تنظیم کروں گا۔

غنڈوں سے لڑیئے

CPU - 58

تھی، بڑے بڑے نامور شعرا موجود تھے، ایک صاحب بڑی خوش الحانی سے غزل سنا رہے تھے کہ ایکدم اندھیرا گھپ ہو گیا میر مشاعرہ جو اپنے دفادار ملازم کی خصوصیات حماقت سے واقف تھے چلائے۔ شبراتی کیا سو گئے؟

ارے بجلی کیوں بجھا دی؟

سوتے جاتے، جاگتے جاگتے ناک میں دم آگیا۔ برابر کے کمرے سے بڑی بھدی آواز میں میاں شبراتی نے فرمایا:۔

پانچ بج چکے اب بجلی بجھانے کا وقت ہے یا جلانیکا؟

ارے ابھی تو بارہ بجے ہیں، بجلی کھولو!

دن میں بجلی کھولنے کی کیا ضرورت ہے؟

معلوم ہوتا ہے تم اونگھ رہے ہو۔ ابھی دن نہیں نکلا۔

تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ میاں شبراتی کا کام صرف یہ ہے کہ وہ صبح سویرے ہی بجلی گل کر دیا کریں چونکہ وہ افیون بھی کھاتے ہیں اس لئے پینک میں اکثر "شیطان برق" کے روپ میں آجاتے ہیں اور سوتے سوتے ایکدم بیدار ہو کر سمجھ لیتے ہیں کہ صبح ہو گئی، پھر فوراً بٹن دبا دیتے ہیں۔

اس مشاعرہ کے ایک ہفتہ بعد ہی یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ جناب شبراتی سے بجلی نے بار بار گلا گھونٹنے کا انتقام لے لیا اور ایک دن جو وہ اونگھتے اونگھتے اٹھے اور بجلی کے بٹن پر ہاتھ رکھا تو ایک دھماکے کے ساتھ دور جا پڑے جب دوسرے لوگ پہونچے تو بجلی جل رہی تھی مگر شبراتی کا چراغ حیات گل ہو گیا تھا۔ بس بجلی میں یہی ایک عیب ہے کہ جب وہ برہم ہو جاتی ہے تو پھر یہ نہیں دیکھتی کہ اس کی برہمی سے دوسروں کی جان پر کیا بن جائے گی۔ اور وہ کر ڈالتی ہے جو بجلی ایسی زینت خانہ کو نہ کرنا چاہیئے ایک دولت مند بزاز رات کو دوکان میں اچھے خاصے سوئے صبح کو مع تمام ساز و سامان کے "ستی" ہو کر رہ گئے۔ ماہران برق نے دیکھ کر کہا کہ یہ سب بجلی کے کرشمے ہیں کہ اس نے اپنی ایک نگاہ کرم سے اسے خاکستر کر دیا۔

اس قسم کے انسان سوز حوادث سے قطع نظر کر کے بجلی کی ہر ادا دلفریب ہے۔ لیکن مہینہ کے شروع میں بل کی ادائیگی کے وقت بھی "بجلی" ذرا بدنما ہو جاتی ہے خصوصاً جب دس روپیہ کی جگہ پندرہ روپیہ کا بل آجاتا ہے۔ تو اس سے زیادہ نفرت کی چیز وہ گھر بھی نہیں ہوتا کہ جسکا کرایہ ہمیشہ تیس روپیہ ماہانہ دیا جاتا ہے۔ بل لانے والے چپراسی سے جس کو اکثر ارباب ذوق "شیطان برق" ہی سے موسوم کرتے ہیں۔ کتنا ہی کہا جائے "بھائی بجلی ہمارے یہاں اتنی نہیں جلی، ہم تو روزانہ گیارہ بجے گل کر دیتے ہیں مگر وہ بل کا روپیہ لئے بغیر ٹلتا ہی نہیں، اس کا جواب ہمیشہ یہی ہوتا ہے، جو آپ کا میٹر بتاتا ہے وہی لیا جاتا ہے۔ اگر دوسرا "مقیاس البرق" (میٹر) بھی بدل لیا جائے تو بھی یہ حادثہ کبھی نہ کبھی ہو کر ہی رہیگا۔ ہمارے یہاں بیت الخلا کی بجلی کبھی نہیں جلتی۔ مگر جب گھر کے کسی ممبر کو قبض یا اور کوئی بے اختیاری کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے تو مجبوراً بجلی کے صرف میں اضافہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ یہ موقعہ بڑا خطرناک ہوتا ہے ایک ایک طرف بجلی کا بل، دوسری طرف ڈاکٹر اور دوا فروش کا بل اور ان بلوں کے لانے والے سب فرشتہ موت کے شاگرد رشید ہوتے ہیں جن کو استادان ازل نے مہلت کی درخواست پر صرف "نامنظور" لکھنے ہی کا سبق دے رکھا ہے۔

پٹنہ ہائیکورٹ کا اہم رولنگ

پٹنہ ۲۰ر نومبر، پٹنہ ہائی کورٹ کی اسپیشل بنچ نے جسمیں چیف جسٹس مسٹر جسٹس فیاض علی اور مسٹر جسٹس دور ۱۰۱ شامل تھے ایک فیصلہ سنایا جس میں، آرڈیننس نمبر ۲ سنہ ۱۹۴۲ء مرممہ بذریعہ آرڈیننس ۴۲ سنہ ۱۹۴۲ء کی حدود کے متعلق ایک اہم فیصلہ کیا گیا ہے، یہ آرڈیننس بہار میں ۱۲ر اگست سے نافذ العمل ہے، فاضل ججان نے اس رائے کا اظہار کیا کہ اس آرڈیننس کو اس طرح جاری نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے تحت میں وہ مقدمات بھی آسکیں جن میں پولیس نے ۱۲ر اگست سے پہلے فرد جرم پیش کر دی ہو یا مجسٹریٹ نے مقدمہ کی سماعت شروع کر دی ہو، اس فیصلہ کا نتیجہ یہ ہے کہ قانون تحفظ ہند یا تعزیرات ہند کے ماتحت اس قسم کے مقدمات کی سماعت اس آرڈیننس کے ماتحت نہیں ہو سکتی، اس آرڈیننس میں ایسے مقدمات میں حق اپیل بھی نہیں دیا گیا ہے۔

انگلستان کی وزارت میں چند اہم تبدیلیاں

لندن ۲۲ر نومبر آج شب کو وزارت میں بعض اہم تبدیلیوں کا اعلان کیا گیا ہے، سر اسٹیفورڈ کرپس وزارت حرب کے رکن نہیں رہے کیونکہ وہ طیاروں کے بنانے والے محکمہ کے وزیر ہو گئے ہیں۔

مسٹر ہربرٹ ورلین سر اسٹیفورڈ کرپس کی جگہ وزارت حرب کے رکن مقرر کئے گئے ہیں، لیکن ان کے سابقہ محکمہ ان کے پاس رکھے گئے ہیں یعنی وہ ہوم سکریٹری اور وزیر حفاظت داخلہ ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ اپنے نئے محکمہ میں سر اسٹیفورڈ کرپس کو بہت کچھ فنی کام کرنا پڑے گا اس سے عدم فرصتی کے باعث وہ وزارت حرب کے رکن رہنا نہیں چاہتے تھے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس سے قبل طیاروں کی ساخت کے وزیر کرنل برسن تھے۔ اب وہ وزیر رسد متعلقہ واشنگٹن مقرر ہوئے ہیں یہ ایک جدید عہدہ قایم کیا گیا ہے، سر اسٹیفورڈ کرپس کی جگہ پر دار العوام کے رہنما مسٹر ایڈن مقرر ہوئے ہیں۔

لیکن ان کا سابقہ عہدہ یعنی وزارت خارجہ انکے ہی پاس ہے، لارڈ کرینبورنی کی جگہ وزیر نو آبادیات، کرنل اولیور مقرر ہوئے ہیں، لارڈ کرینبورن شاہی مہر بردار مقرر ہوئے ہیں، لیکن انھیں وزارت حرب میں نہیں لیا گیا اس کے ساتھ ہی ساتھ لارڈ کرینبورن دار الامرا کے رہنما رہیں گے، مسٹر چرچل نے سر اسٹیفورڈ کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگرچہ سیاسی حلقوں میں اس تبدیلی کو آپ کا سیاسی زوال قرار دیا جائیگا لیکن مجھے امید ہے کہ آپ اسکا چنداں خیال نہ فرمائینگے اسوقت ملک کی سب سے بڑی ضرورت طیاروں کی موجودگی ہے اور اس کام میں ہاتھ بٹا کر آپ ملک کی بڑی خدمت کرینگے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس نے اس مکتوب کے جواب میں جو مراسلہ روانہ کیا ہے اس میں، فرمایا ہے کہ میری خدمات ملک کے واسطے ہیں۔ آپ جس طرح چاہیں استعمال کریں، نیز وزارت حرب سے علحدگی کی درخواست بھی کی گئی ہے۔

امریکہ نے گریڈی کمیشن رپورٹ ملتوی کر دی

لندن (بذریعہ تار) واشنگٹن کے سرکاری ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کے متعلق جو گریڈی رپورٹ لکھی گئی تھی اسکو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے، گو ابھی نئے پیدا ہونے والے حالات کی روشنی میں اس پر عمل کرنے پر سوچا جائے گا،

اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی کافی عرصے تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی اس بات کا فیصلہ دو ماہ کی خط و کتابت کے بعد جو امریکہ کے مختلف بحری و بری اور دیگر محکموں کے درمیان ہوئی، کیا گیا۔ سرکاری طور پر اس رپورٹ سے پہلو تہی کی کوئی وجہ نہیں پیش بیان کی گئی لیکن غیر سرکاری حلقے شمالی افریقہ، جزائر سلیمان، اور برما کے حالات کو اس فیصلہ سے مناسبت دیتے ہیں، خیال کیا جاتا ہے کہ حالات اتنے سدھر گئے ہیں کہ ہندوستان کو اتحادیوں کے جنگی سامان کے بنانے کا مرکز بنانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں رہی بلکہ اور جگہوں پر ان چیزوں کی زیادہ مانگ ہو رہی ہے اس رپورٹ کا مقصد ہندوستان کو ایک بہت زیادہ لمبی پالیسی کے تحت میں پورا پورا صنعتی ملک بنانا تھا لیکن آیندہ ضرورتوں سے قطع نظر اتحادیوں نے بیاپائی توجہ کو بحر الکاہل کی طرف موڑ کر جنوبی یورپ کے قریب میں ایک ایسا محاذ جنگ قایم کر لیا ہے جہاں پر سامان جنگ کی سب سے زیادہ ضرورت در پیش ہے۔

روس کی غلطیوں سے سبق لیجئے

لندن ۲۱ر نومبر روسی جمہوریت کی ۲۵ پچیسویں سالگرہ پر مسٹر برنارڈ شا نے ایک پیغام دیتے ہوئے کہا کہ جنگیں اکثر ایسے تعجب انگیز کارنامے انجام دیا کرتی ہیں جو اس میں حصہ لینے والوں کی امید کے مطابق نہیں ہوتے اس چار سالہ جنگ سے کسی کو یہ امید نہ تھی کہ چار سلطنتیں جو آیندہ چار سو سال کے لئے محفوظ دکھائی دے رہی تھیں، یورپ کے نقشے سے اتنی جلدی مٹ جائیں گی، اپنے مشرقی غیر آباد علاقوں میں روس نے ایسے اعلیٰ درجہ کے شہر آباد کئے ہیں کہ تمام ہمارے شہر ان کے مقابلہ میں محتاج خانے معلوم ہوتے ہیں اس سلسلہ میں ہر ممکن کامیابی کے ساتھ ساتھ روس نے ہر ممکن قسم کی غلطیاں بھی کی ہیں اور جب ہم روس کی منزل مقصود تک پہنچنے کیواسطے وہی راستہ اختیار کریں گے تو ہم سے بھی وہ غلطیاں ضرور ضرور سرزد ہوں گی، لہذا ہمکو چاہئے کہ ان غلطیوں کی فہرست بنا کر روس کے طریق کار پر چلتے ہوئے اس کی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ہمیشہ ہمیشہ ان کو سامنے رکھیں مسٹر کرشنا مینن سکریٹری انڈیا لیگ نے بھی، ہندوستانی عوام کی طرف سے روس کو دوستی اور محبت کا ایک پیغام بھیجا ہے۔

بحیرہ روم کو جہازرانی کیلئے خطرناک قرار دیدیا گیا

لندن ۲۱ر نومبر آج وزارت بحر سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ بحرۂ روم کا سمندر اتحادیوں کے لئے دوبارہ خطرناک ہو گیا ہے، ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت ہائے، جرمنی و اطالیہ نے فرانس کے ساتھ کی گئی شرائط صلح کو نظر انداز کر کے بحرہ روم کے ساحل پر قبضہ کر لیا ہے۔

اس سے حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ اور ملک معظم کی حکومت مجبور ہے کہ اپنے سابقہ اعلان میں ترمیم کر سکے جس میں بحرۂ روم کے بعض حصوں کو جہازرانی کے لئے خطرناک قرار دیدیا گیا تھا، اب اعلان کیا جاتا ہے کہ ماسوا اس علاقے کے جس پر ترکی کا اقتدار ہے، تمام بحرۂ روم جہازرانی کے لئے خطرناک ہو گیا ہے کوئی جہاز جو اتحادی افسران کی اجازت کے بغیر ان حدود میں داخل ہوگا اپنی ذمہ داری پر ایسا کرے گا۔

رائیٹر کا بحری نامہ نگار لکھتا ہے کہ محکمہ بحر، کے اس اعلان سے جس میں بحر روم کے مزید علاقوں کو خطرناک قرار دیا گیا ہے، اتحادیوں کی بحری قوت نے محوریوں کو جنوبی ساحل فرانس اور اٹلی کی بندرگاہوں میں محبوس کر دیا ہے نیز اس حصہ کو جو کارسیکا، اور ڈاٹینیا کے مابین ہے، جہازرانی کے واسطے انقطاعی طور پر خطرناک قرار دیدیا تھا، تازہ ترین اعلان مظہر ہے کہ صرف ساحل ہسپانیہ ہی ایک پر امن اور محفوظ مقام باقی رہ گیا ہے۔

جج کا فلم ممنوع قرار دیدیا گیا

بمبئی ۲۲ر نومبر آج حکومت بمبئی کا ایک غیر معمولی جریدہ شائع ہوا ہے جس میں حج کے ایک فلم کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اس فلم کا نام "مکہ معظمہ" ہے زمانہ حج میں یہ فلم حکومت بمبئی کے تمام علاقوں میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔

پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس بڑا دلچسپ ہوگا

لندن ۲۲ر نومبر رائیٹر کا سیاسی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ عوام کی آنکھیں پارلیمان کے آیندہ اجلاس کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

ان نشستوں میں نو آبادیات کے درجے اور حقائق کے بارے میں بحث ہوگی، اس بحث میں اس سے اور بھی اشتیاق ظاہر کیا جا رہا ہے کہ مسٹر ونڈل ولکی نے برطانیہ کی نو آبادیات کے متعلق پالیسی کے بارے میں خاص خیالات کا اظہار کیا ہے، دوسری جانب مسٹر چرچل نے فرمایا ہے کہ جو کچھ ہمارے قبضہ میں ہے، ہم برقرار رکھیں گے، ان مسائل کے زیر بحث آنے کا امکان ہے وہ یہ ہیں بعد از جنگ نو آبادیات کا درجہ کیا ہوگا اور ان کو کس قسم کے اختیارات ہوں گے منشور اوقیانوس کا ان پر کہاں تک اطلاق ہو سکتا ہے نیز مملکت کے مختلف حصوں میں صحت اور مزدوری کا کیا حال ہے۔

چائے

خیالات کا ابھار

پڑھنے لکھنے اور سوچنے والے غرضیکہ ہر طرح کے دماغی کام کرنے والے زیادہ تر چائے کیوں پیتے ہیں؟ اسلئے کہ چائے کے ذریعے اُن کے خیالات اور جذبات میں اُبھار پیدا ہوتا ہے پینے والی تمام چیزوں میں چائے ہی ایک ایسی شئے ہے جس کی لاثانی خوبی سے تصوّر اور خیال صاف ہوتا ہے۔ تمام جوش پیدا کرنیوالے خیالات چائے سے حاصل کیجئے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے:۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے

ہندوستانی چائے

تمام دُنیا کے پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پنشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا گیا۔ IK 147V

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عُمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

LIPTON'S TEA GIRL

لپٹن کی چاکوچا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 328

میرے دوست!
ابھی جاکر
سیرولن 'روشے' پیو
ابھی سے
سیرولن 'روشے'
پینا شروع کردیجئے اور کھانسی
اور زکام سے نجات حاصل کیجئے
سیرولن روشے
کھانسی اور زکام کو فنا کرتی ہے

امریکہ نے گریڈی کمیشن رپورٹ ملتوی کردی

لندن - (بذریعہ تار) واشنگٹن کے سرکاری ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کے متعلق جو گریڈی رپورٹ لکھی گئی ہے اس کو بالائے طاق رکھدیا گیا ہے گو ابھی نئے پیدا ہونے والے حالات کی روشنی میں اس پر عمل کرنے پر سوچا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی کافی عرصہ تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔ اس بات کا فیصلہ دو ماہ کی خط و کتابت کے بعد جو امریکہ کے مختلف بحری و بری اور دوسرے محکموں کے درمیان ہوئی۔ کیا گیا۔ سرکاری طور پر اس رپورٹ سے پہلوتہی کی کوئی وجہ نہیں بیان کی گئی۔ لیکن غیر سرکاری حلقے شمالی افریقہ۔ جزائر سلیمان اور برما کے حالات کو اس فیصلہ سے مناسبت دیتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حالات اتنے سدھر گئے ہیں کہ ہندوستان کو اتحادیوں کے جنگی سامان کے بنانے کا مرکز بنانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ اور جگہوں پر ان چیزوں کی زیادہ مانگ ہو رہی ہے۔ اس رپورٹ کا مقصد ہندوستان کو ایک بہت زیادہ لمبی پالیسی کے تحت میں پورا پورا صنعتی ملک بنانا تھا۔ لیکن آئندہ ضرورتوں سے قطع نظر اتحادیوں نے جاپانی توجہ کو بحر الکاہل کی طرف موڑ کر جنوبی یورپ کے قریب ایک ایسا محاذ جنگ قائم کیا ہے جہاں سامان کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

روس کی غلطیوں سے سبق لو!

لندن ۲۱ر نومبر۔ روسی جمہوریت کی پچیسویں سال گرہ پر مسٹر برناڈ شاہ نے ایک پیغام دیتے ہوئے کہا کہ جنگیں اکثر ایسے تعجب انگیز کارنامے انجام دیا کرتی ہیں۔ جو اس میں حصہ لینے والوں کی توقع کے مطابق نہیں ہوتے اس چار سالہ جنگ سے کسی کو یہ امید نہ تھی کہ چار سلطنتیں جو آئندہ چار سو سال کے لئے محفوظ دکھائی دے رہی تھیں۔ یورپ کے نقشہ سے اتنی جلدی مٹ جائیں گی۔ اپنے مشرقی غیر آباد علاقوں میں روس نے ایسے اعلیٰ درجہ کے شہر آباد کئے ہیں کہ ہمارے شہروں کے مقابلہ میں محتاج خانے معلوم ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہر ممکن کامیابی کے ساتھ ساتھ روس نے ہر ممکن قسم کی غلطیاں بھی کی ہیں اور جب ہم روس کی منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے وہی راستہ اختیار کریں گے تو ہم سے بھی وہ غلطیاں ضرور سرزد ہوں گی۔ ہمیں چاہیئے کہ ان غلطیوں کی فہرست بنا کر روس کے طریق کار پر چلتے ہوئے اس کی منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے ہمیشہ ان کی سامنے رکھیں۔ مسٹر کرشنا مینن سکریٹری انڈیا لیگ نے بھی ہندوستانی عوام کی طرف سے روس کو دوستی اور محبت کا ایک پیغام بھیجا۔

بحر روم کو جہازرانی کے لئے خطرناک قرار دیدیا گیا

لندن ۲۱ر نومبر۔ آج وزارت بحر سے اعلان کیا گیا ہے کہ بحرۂ روم کا سمندر اتحادیوں کے لئے دوبارہ خطرناک ہو گیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت ہائے جرمنی و اطالیہ نے فرانس کے ساتھ کی گئی شرائط صلح کو نظرانداز کر کے بحرۂ روم کے ساحل پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ اور ملک معظم کی حکومت مجبور ہے کہ اپنے سابقہ اعلان میں ترمیم کرے جس بحرۂ روم کے بعض حصوں کو جہازرانی کے لئے خطرناک قرار دیا گیا تھا۔ اب اعلان کیا جاتا ہے کہ ماسوا اس علاقہ کے جس پر ترکی کا اقتدار ہے تمام بحرۂ روم جہازرانی کے لئے خطرناک ✲

✲ ہو گیا ہے۔ کوئی بحری جہاز جو اتحادی افسران کی اجازت کے بغیر ان حدود میں داخل ہوگا اپنی ذمہ داری پر ایسا کرے گا۔

رائٹر کا بحری نامہ نگار لکھتا ہے کہ محکمۂ بحر کے اس اعلان سے جس میں بحرۂ روم کے مزید علاقوں کو خطرناک قرار دیا گیا ہے اتحادیوں کی بحری قوت نے محوریوں کو جنوبی ساحل فرانس اور اٹلی کی بندرگاہوں میں محبوس کر دیا ہے۔ اس سے قبل محکمۂ بحر نے ایک اور اعلان کے ذریعہ سمندر کے اس حصہ کو جو بنغازی اور برزنا کے درمیان واقع ہے نیز [illegible] حصہ کو جو کارسیکا اور سارڈینیا کے مابین ہے جہازرانی کے لئے خطرناک قرار دیا تھا۔ تازہ ترین اعلان کا یہ مطلب ہے کہ صرف ساحل ہسپانیہ ہی ایک محفوظ مقام رہ گیا ہے۔

پٹنہ ہائی کورٹ کا اہم رولنگ

پٹنہ - ۲۰ر نومبر۔ پٹنہ ہائی کورٹ کی اسپیشل بنچ نے جس میں چیف جسٹس سر جسٹس فیاض علی اور مسٹر جسٹس ورماشامل تھے۔ ایک فیصلہ سنایا جس میں آرڈیننس ۲۱ ۱۹۴۲ء مرتبہ بذریعہ آرڈیننس ۲۴ ۱۹۴۲ء کی حدود کے متعلق ایک اہم فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ آرڈیننس بہار میں ۱۲ر اگست سے نافذ العمل ہے۔ فاضل ججان نے اس رائے کا اظہار کیا کہ اس آرڈیننس کو اس طرح جاری نہیں کیا جاسکتا کہ اس کے تحت میں وہ مقدمات بھی آسکیں جن میں پولیس نے ۱۲ر اگست سے پہلے فرد جرم پیش کر دی ہے یا مجسٹریٹ نے مقدمہ کی سماعت شروع کر دی ہو۔

اس فیصلہ کا نتیجہ یہ ہے کہ قانون تحفظ ہند یا تعزیرات ہند کے ماتحت اس قسم کے مقدمات کی سماعت اس آرڈیننس کے ماتحت نہیں ہو سکتی۔ اس آرڈیننس میں ایسے مقدمات میں حق اپیل بھی نہیں دیا گیا ہے۔

مسٹر جناح کی سکھوں نے دعوت کی

لاہور - ۲۲ر نومبر۔ آج قائد اعظم مسٹر جناح نے دوپہر کا کھانا پنجاب کے سکھ وزیر سردار بلدیو سنگھ کے ساتھ نوش کیا۔ اس دعوت میں بہت سے اکالی لیڈر بھی شریک تھے۔

شام کو مسلم لیگی عہدیداران کے ایک جلسہ میں [illegible] کرنے کے بعد مسٹر جناح دہلی روانہ ہو گئے۔ (ر۔ اور)

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۲۵۶

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور ضلع کانپور

سری ٹھاکر اودھ بہاری جی براجمان مندر شہر کانپور محلہ سبزی منڈی سربراہ کار بابو نرائن داس نمبردار موضع ندیہہ بزرگ پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعی

بنام مانا عرف رامیشر ولد بھگوان دین عرف منان لال قوم برہمن ساکن و کاشتکار موضع ندیہہ بزرگ پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت دس بجے دن کے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کے جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔ اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

میرے سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے
میرے دماغ کو صاف رکھتا ہے
میرے جسم میں چستی و چالاکی پیدا کرتا ہے
مجھے اندرونی صفائی دیتا ہے
جس سے میں موزوں رہتا ہوں

جسم اور دماغ کی حقیقی تندرستی کے لئے آپ کی اندرونی صفائی اولین چیز ہے وہی جسم جو اندرونی طور سے صاف ہے تندرست کہا جاسکتا ہے اور اس کے لئے یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ وہ روزانہ کی تکلیفوں مثلاً قبض۔ بدہضمی وغیرہ سے محفوظ ہے۔
ایک گلاس اینڈ ریوز لیور سالٹ روزانہ پینے سے آپ کی اندرونی صفائی رہ سکتی ہے وہ پت (صفرہ) کو ٹھیک رکھتا ہے جو بدہضمی کا خاص سبب ہے یہ جگر کو ٹھیک رکھتا ہے اور آہستہ آہستہ گردوں کو مکمل طور سے صاف کر کے ان زہروں کو نکال پھینکتا ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ اینڈریوز ٹھنڈک پہنچاتا اور خون صاف کرتا ہے اور تمام جسم کو تر و تازہ اور چست بناتا ہے۔ وہ کم خرچ ہوتا ہے اور اس کے پینے کی عادت نہیں ہوتی۔
ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کے لئے استعمال کیجئے
اینڈریوز لیور سالٹ
ANDREWS
LIVER SALT
جو مقوی۔ ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
۹۹ صفائی کرتا۔ ٹھنڈا رکھتا تر و تازہ بناتا ہے اور طاقت پہنچاتا ہے

آج تک امریکہ نے جنگ پر کتنا خرچ کیا!

واشنگٹن ۲۲ر نومبر۔ کل رات سرکاری حکام نے بتایا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو جنگ میں آج تک ساٹھ ارب ڈالر یعنی گذشتہ جنگ عظیم سے دوگنا خرچ کرنا پڑا ہے۔ یہ وہ رقم ہے کہ جو واقعی اب تک صرف کی جاچکی ہے۔ مجموعی حیثیت سے اخراجات جنگ ساڑھے پچاس ارب ڈالر ماہانہ کے حساب سے ترقی کر رہے ہیں۔

تیسرا! ——— شاندار!! ——— ہفتہ!!!
ناولٹی مالیز لاٹوش روڈ کانپور میں
جمعہ ۲۷ر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
پرامونٹ کمپنی کی مایہ ناز مزاحیہ پیش کش
شیخ چلی
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
خاص اداکاران
موتی — پوری
نویں چندرا — آزوری
کملا — وسنت
شہزادی — روشن
بوس — پنٹو
آئندہ پروگرام چاندنی (رنجیت موویٹون فلم کمپنی)
خاص اداکار خورشید۔ ایشور لال۔ نورجہاں۔ ڈکشٹ

شاندار ——— چوتھا ——— ہفتہ
حسن و جوانی کی ریل گاڑی میں زبردست ٹکر!
امپریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
جمعہ ۲۷ر نومبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
پرکاش پکچرز کا نیا اور انوکھا بیمثل شاہکار
اسٹیشن ماسٹر
تشریف لا کر اپنے کو اور زیادہ پرلطف بنائیے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
خاص اداکار رتن مالا۔ پریم ادیب۔ جگدیش۔ اماں کانت شاکر۔ گلاب۔ جیوتی۔ اور کوشیلا۔

شاندار آٹھواں ہفتہ
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
فلمکارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ کا لاجواب شاہکار
قیدی
اداکاران = رمولا - نانڈیکر - نہتاب - واسطی نیکا ڈیسائی -
تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

ہندوستان سے لنکا کے لئے ۵½ لاکھ من چاول

کراچی - ۲۱ نومبر - کل شام حکومت سیلون کے فراہمی اشیاء کے کمشنر مسٹر ویتھیانا تھن نے ایوان تجارت کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں یہاں ایک بھکاری کی حیثیت سے آیا ہوں - میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ میں لنکا والوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہندوستان سے چاول خریدوں جہاں کی آبادی کا حصہ ⅕ حصہ ہندوستانی ہے - گذشتہ سات مہینہ میں سندھی سے مجھے تین ہزار ٹن (۵ لاکھ ۶۰ ہزار من) چاول خریدنے میں کامیابی ہوچکی ہے حالانکہ سیلون کی ضروریات کے لئے مجھے ۲۰ ہزار ٹن (۵ لاکھ ۶۰ ہزار من) چاول درکار ہے - آپ نے مزید فرمایا کہ اس کے عوض میں سیلون سے ناریل اور چائے ہندوستان کو مہیا کرسکتا تھا لیکن وہاں ناریل کی پیداوار وزارت محکمہ خوراک کے اختیار میں ہے اور اُس نے ہندوستان کو کوٹا مقرر کردیا ہے -

سیلون میں سامان خوراک کی کمیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہم سیلون میں یہ طریقہ جاری کررہے ہیں کہ خوراک کا راشن مقرر کردیا جائے - اور اس کے حاصل کرنے کے لئے کارڈ دیدیئے جائیں تاکہ لنکا والوں کو دن میں ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھانا مل سکے -

ٹیونس کی لڑائی بہت سخت ہوگی !

لندن - ٹائمز کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اب اس بات کے یقینی آثار نظر آتے ہیں کہ ہم کو ٹیونس میں سخت لڑائی لڑنا ہوگی اس مہم کی یہ معرکہ آرائی جس میں جنرل اینڈرسن کی پہلی فوج خصوصیت کے ساتھ حصہ لے رہی ہے بظاہر کہیں زیادہ دشوار ثابت ہوگی - جرمنوں نے بدیہی طور پر تہیہ کرلیا ہے کہ وہ اپنی پوری ممکن الحصول قوت کے ساتھ جنگ کریں گے - اور صقلیہ ، سارڈینا - اور ٹیونس سے جو چھوٹا مثلث بنتا ہے وہ جرمنوں کی ہوائی جنگ کے لئے مفید ہوگا -

جنرل فرینکو کی دھمکی لڑنے والوں کو

لندن ۲۰ نومبر - نیویارک میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ اسپین کا حکمران جنرل فرینکو نے متحارب کو دھمکی دی ہے کہ اگر فریقین میں سے کوئی اسپین کے بحری مرکزوں یا ہوائی اڈوں پر قبضہ کریگا تو اسپین اپنی پوری قوت سے فریق مخالف کے ساتھ ہوجائے گا - اس سے قبل القرہ سے یہ خبر آچکی ہے کہ جنرل فرینکو نے جرمنی کے اس مطالبہ کو نامنظور کردیا ہے کہ اسپین کے ہوائی مستقر اور بندرگاہ جرمنوں کو استعمال کے لئے دیئے جائیں گے -

لارڈ لنلتھگو کی وائسرائیلٹی کی برکتیں

دہلی ۲۲ نومبر - سر تیج بہادر سپرو آج الہ آباد روانہ ہوگئے - آپ نے ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے کہا کہ ۱۲ دسمبر کو آپ الہ آباد میں اپنی غیر جماعتی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا ایک اہم جلسہ طلب کررہے ہیں اس جلسہ میں اور جماعتوں کے مقتدر لیڈروں کو بھی بلایا جائیگا - ملک کے موجودہ ہنگاموں اور فسادات کی مذمت کرتے ہوئے سر تیج نے کہا کہ صرف ہندوؤں سے جرمانے وصول کرنا بڑی زبردستی اور زیادتی ہے - جس کو کسی اصول پر جائز نہیں قرار دیا جاسکتا - اگر گورنمنٹ کو ہندوؤں پر اعتماد و اعتبار نہیں رہا ہے تو وہ ہندوستان کی حکومت مسٹر جناح کو کیوں سپرد نہیں کردیتی - اگر یہ جنگ کا زمانہ نہ ہوتا تو ہم یہ مطالبہ کرتے کہ ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرکے اس کی تحقیقات کی جائے کہ یہ نام نہاد بغاوت کیوں نہیں ہوئی - اور اس کو کس طرح دبایا گیا ہے -

آخر میں سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج سے سات برس پہلے جب لارڈ لنلتھگو ×

× وائسرائے ہوکر آئے تھے اُس وقت ملک میں اتنے اختلافات نہ تھے جیسے کہ اب پیدا ہوگئے ہیں -

پاسپورٹ کی درخواست نہیں دی

مدراس - مسٹر راجگوپال آچاریہ کی توجہ دہلی کی اس اطلاع کی طرف مبذول کرائی گئی کہ انھوں نے حکومت سے پاسپورٹ اور جہاز کی سہولت کی درخواست کی ہے تو انھوں نے کہا کہ یہ خبر غلط ہے - میں نے ایسی کوئی درخواست گورنر جنرل کے سامنے پیش نہیں کی ہے -

شاندار 5 پانچواں ہفتہ
میجسٹک سینما کانپور میں
جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
چترا پروڈکشن کا لاجواب اور سوشل شاہکار
کسی سے نہ کہنا
خاص اداکاران
لیلا چٹنس (فلمی دنیا کی مشہور ستارہ)
بھاڈی سانیال (فلمی دنیا کا مشہور ہیرو)
مس سینترا -
مس شہزادی -
کشور داؤ - ڈاٹے - غودی -
دلکش اسٹوری - دلسوز نغمے - دلچسپ ڈانس - پرلطف مذاق - قابل دید مناظر - عمدہ ریکارڈنگ اور اعلیٰ سین سینریاں -
تشریف لاکر اپنی زندگی کو پرلطف بنائیے !

سیل ٹائٹ میں بند
اسپرو
MADE IN ENGLAND
ASPRO
REG. TRADE MARK
لاکھوں ہندوستانیوں کی پسندیدگی حاصل کرتی ہے
موجودہ زمانہ کی طبی سائنس کی زبردست ایجاد کس طرح ہر گھر کو فائدہ پہونچاسکتی ہے
اسپرو کے متعلق تمام ہندوستان میں یہ اچھی طرح معلوم ہوگیا ہے کہ یہ بے ضرر اور زود اثر گھریلو دوا ہے یہ دل اور پیٹ کو نقصان نہیں پہونچاتی - اسپرو سائنس کے اصول کے مطابق سیل ٹائٹ میں بند کی جاتی ہے جس میں اس پر ہوا اثر نہیں کرسکتی - اسپرو کا سیل ٹائٹ پیک ٹکیوں تک ہوا اور نمی پہونچنے نہیں دیتا اور اسی لئے جبتک آپ کاغذ کو پھاڑ نہیں اسوقت تک اسمیں طبی قوت پوری طرح قائم رہتی ہے - علاوہ اس کے کھلی ہوئی ٹکیاں خراب ہو جاتی ہیں اور آپکے جسم کیلئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہیں - اسپرو ٹکیاں سیل ٹائٹ میں بند بالکل تازی اور خالص آپ تک پہونچتی ہیں - اور بنانے کے دوران میں ہاتھ سے چھوئی نہیں جاتیں - آپکو ایک آنہ میں ۳ ٹکیاں ملتی ہیں - بخار کو کم درد کو بند کرنیوالی نہایت زود اثر اتنی سستی دوا پہلے کبھی پیش نہیں کی گئی -
اسپرو ملیریا بخار کو دور کرکے دکھ درد سے سکون دیتی ہے -
اسپرو ہر جگہ بکتی ہے - قیمت - تین ٹکیاں ایک آنہ تیس ٹکیاں ۱۰ آنے
گلے کی خراش کے لئے اسپرو سے غرارے کیجئے
ایک بچہ بھی اسپرو بے کھٹکے استعمال کرسکتا ہے
خوراک -
۱۴ سال سے اوپر کے بچوں کیلئے ۱ ٹکیہ - ۳ سے ۱۴ تک کے بچوں کیلئے ½ ٹکیہ -
ڈسٹری بیوٹرز :- جے ایل مارس بن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ
مشن کورٹ مشن رو اکس ٹینشن فون نمبر ۷۹۶ کلکتہ
8110-U
اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی !

کوئٹہ میں پھر سخت زلزلہ آیا !

کوئٹہ ۲۲ نومبر - آج سوا پانچ بجے صبح کو کوئٹہ میں پھر زلزلہ کا ایک بہت سخت جھٹکا محسوس ہوا - مگر وہ بہت تھوڑی دیر رہا - مکانات ہلنے لگے - کواڑ بجنے لگے - اور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے - لوگ مکانوں سے نکل کر بھاگے - مگر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہونچا -

ایک اور ریلوے اسٹیشن پھونک ڈالا

بلگام ۲۲ نومبر - جو مسافر بلگام آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ بلگام سے سات میل دور بلگام ہبلی ریلوے پر بیور کے اسٹیشن کی عمارت کو ایک بجے دن کے قریب پھونک ڈالا گیا -

سر محمد یعقوب کا انتقال ہوگیا

حیدرآباد ۲۳ نومبر - یہ خبر بڑے رنج و افسوس کیساتھ سنی جائیگی کہ سر محمد یعقوب مشیر آئینی و سیاسی حکومت نظام کا آج ۶۳ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا - انا للہ و انا الیہ راجعون سر محمد یعقوب کو عرصہ سے ضعف قلب کے دورے پڑا کرتے تھے - مرحوم کچھ دنوں وائسرائے کی اگزیکیٹو کونسل کے ممبر اور کئی ماہ تک لیجیسلیٹو اسمبلی کے صدر رہے -

بمبئی میں بم پھٹنے سے چودہ زخمی ہوئے

بمبئی ۲۳ نومبر - آج بمبئی میں ایک خطرناک بم پھٹا جس سے ۱۴ آدمی زخمی ہوئے - پولیس نے اُس مقام کا محاصرہ کرلیا ہے جہاں بم پھٹا تھا -

احمد آباد میں پھر گولی چلی

احمد آباد ۲۳ نومبر - آج بھی ایک مجمع نے پھر پولیس پر خشت باری کی - پولیس کو گولی چلانا پڑی - کوئی زخمی نہیں ہوا - چودہ آدمی گرفتار کئے گئے -

مسلمانان بستی اجتماعی جرمانہ ادا کریں

بستی ۲۱ نومبر - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بستی ٹیٹاری بازار کے مسلمانوں کی درخواست کو نامنظور کردیا - جس میں انھوں نے درخواست کی تھی کہ ان سے اجتماعی جرمانہ وصول نہ کیا جائے اس لئے کہ انھوں نے اُس مظاہرہ میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا - جو مقامی کانگریسی لیڈر کی گرفتاری کے موقع پر جو ڈسٹرکٹ بورڈ کی ملازمت میں تھا کانگریس والوں کی طرف سے کیا گیا تھا - اس درخواست کو نامنظور کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لکھا ہے کہ مسلمانوں نے ٹیٹاری بازار میں کانگریسی سرگرمیوں کی مخالفت میں عملی حیثیت سے کام نہیں لیا -

جدابیا میں معمولی معرکے

قاہرہ ۲۳ نومبر - آج کے کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ کل پھر دشمن سے ہمارے ہراول دستوں کا مقابلہ جدابیا کے قریب ہوا - بمقام بارس ہمارے ہاتھ کچھ قیدی آئے - بنغازی میں ہم نے کچھ اپنے سپاہی آزاد کئے جو جنگ میں قید ہوگئے تھے ان میں سے زیادہ تر ہندوستانی تھے -

ٹرکی میں طوفان عظیم

لندن ۲۲ نومبر - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ گذشتہ شب سے شمالی ترکی میں ایک خوفناک اور عظیم طوفان آیا ہوا ہے - جہاز بندرگاہ استنبول میں گھر گئے آمد و رفت بند ہوگئی - اور ٹیلیفون کے تار ٹوٹ گئے - بالکیشیر میں زلزلہ آیا جس کی گڑگڑاہٹ اس وقت تک سنی جارہی ہے -

روسیوں نے جارحانہ حملے شروع کردیئے

ماسکو ۲۲ نومبر - روسی اب بجائے مدافعت کے ورونیش - ٹواپسی - نالچک - میدان کالمک اور اسٹالن گراڈ کے مقامات پر یعنی پورے جنوبی محاذ پر جارحانہ حملے کررہے ہیں ٭

ایک دلکش ڈرامہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو
مٹنی شو اتوار کو ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے
چترا پروڈکشن کا لاجواب ڈرامہ
کنگن
خاص اداکاران :-
لیلا چٹنس ...... اردن ......
پرمیلا ...... ہبی کملا ......
تشریف لاکر لطف اٹھائیے -

ہندوستان کا بنا ہوا

ایک نیا جہاز جو سمندر میں اتارے جانے کے لئے تیار ہے، ذرا دیکھئے وہ لکڑی کے ڈھانچے پر کس طرح پر تولے کھڑا ہے، انسانی صنعت کی پیداوار ایک بچہ جو اپنے باپ کے سینے پر پیار کئے جانے اور کھیلنے کے لئے بے چین ہے۔

بے شک ہندوستان بجا طور پر اپنی نئی سودیشی صنعتوں پر فخر کر سکتا ہے، ایک بندرگاہ سے دوسری بندرگاہ تک اور ایک شہر سے دوسرے شہر تک آناً فاناً نئے نئے کارخانے نمودار ہو رہے ہیں، اور صنعتی پیداوار کی گُما گھمی ماہ بماہ تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کرنے کے قابل ہو جائیں گے، مگر اس وقت ہمارا مقصد صرف بچاؤ ہے، ان قیمتی چیزوں کو بےجا استعمال سے ضائع نہ ہونے دیجئے۔ فوجوں کو ہر اس چیز کی ضرورت ہے جسے ہندوستان بنا سکتا ہو خواہ کوئی چیز ہو کم سے کم خریدیئے۔

ساڑیوں کا ریشم ہوائی چھتریوں میں استعمال ہونا چاہئے، موٹر کے لئے جو فولاد استعمال کیا جاتا ہے اسے ٹینک میں استعمال ہونے دیجئے، آپ کے مکان کے لئے جو رنگ درکار ہے اس کی "کیموفلاژ" کے لئے ضرورت ہے وہ روپیہ جو آپ بچا رہے ہیں اسے بھی لڑائی کا ہتھیار بنایئے، اسے ہندوستان کے بچاؤ میں لگایئے اور ہندوستان کے صنعتی مستقبل کو روشن کیجئے۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
یا ڈیفنس لون کے علاوہ کچھ بھی خریدنے سے پہلے . . . ایک بار سوچئے

سرٹیفکیٹ آپ کے ڈاک خانہ سے مل سکتے ہیں دس روپیہ پر دس سال میں تین روپیہ نو آنہ نفع حاصل کیجئے۔

Lipton's
لپٹن
ہمالاین بلینڈ ٹی خاص دارجلنگ
LTK 4

ایک آل پارٹی کانفرنس طلب کی جائے

نئی دہلی۔ ۱۸ر نومبر۔ سر تیج بہادر سپرو نے آج اخبار نویسوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ وائسرائے ہند کو تمام جماعتوں کی ایک مشترکہ کانفرنس طلب کرنا چاہیئے۔ اور کانگرس کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دینا چاہیئے اگر وائسرائے اس تجویز کو منظور کریں گے تو ان کا یہ بھی مطالبہ ہوگا کہ کانگرس سول نافرمانی کو پہلے ترک کردے اور کانگرس کے لئے ایسا کرنا مناسب ہوگا۔ سر تیج نے یہ بھی کہا کہ اگر وائسرائے مجوزہ کانفرنس نہ طلب کریں گے تو وہ خود (سر تیج) اپنی طرف سے ایسی مشترکہ کانفرنس بلائیں گے۔ موصوف نے یہ بھی کہا کہ گاندھی جی نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجوزہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے خود بھی کوشش کریں گے۔ ادھر دس پندرہ روز سے برابر ان کے پاس مختلف حصہ ہائے ملک سے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ ایسی کانفرنس جلد طلب کی جائے۔

سر تیج بہادر سپرو نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اگر وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے تمام ارکان ہندوستانی بنا دیئے جائیں تب وہ قومی گورنمنٹ نہیں ہوگی تاوقتیکہ وزیر ہند کے اختیارات دخل اندازی کو ختم نہ کر دیا جائے۔ سب سے پہلے وزیر ہند کو ہٹانے کی ضرورت ہے۔ سالہاسال سے میری یہی رائے ہے۔ آخر میں سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ میں مرکز میں قومی گورنمنٹ قائم کئے جانے پر اس لئے خاص طور سے زور دیتا ہوں تاکہ صلح کانفرنس میں ہندوستان کے جو نمائندے جائیں وہ اسی قومی حکومت کے نامزد کردہ ہوں۔

ہندوستان کو آزادی کامل پیش کر دی گئی

لندن ۱۹ر نومبر۔ مسٹر ہربرٹ موریسن ہوم سکرٹری نے شب گذشتہ ریڈیو پر متحدہ اقوام کو مخاطب کرکے کہا۔ "یہ جنگ اب بھی عوام کی جنگ ہے اور برطانیہ نے ہندوستان کے باشندوں کو پوری آزادی پیش کر دی ہے کہ وہ اپنے لئے اپنا آئین خود ہی بنائیں خواہ اس کے معنے کامل آزادی کے ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ اپنے ملک کے لئے جیسی قسمت بھی جنگ کے بعد چاہتے ہیں وہ حاصل کر سکتے ہیں شرط صرف اتنی ہے کہ دوران جنگ میں کوئی ایسی بات نہ کی جائے۔ جس سے متحدہ اقوام کی فتح میں خلل اندازی ہوتی ہو۔

کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ تاریخ میں کوئی دوسری مثال ہے۔ کسی حکمران طاقت کی جس نے ایسی پیش کش اتنے بڑے پیمانے پر اس قدر خطرے لے کر کسی محکوم قوم کے سامنے کی ہو؟۔ آپ اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟ میرے نزدیک اس سے ایک اور ثبوت بہم پہنچتا ہے اس امر کا کہ برطانوی قوم مستقبل کو ٹھیک اسی غرض و نیت سے دیکھتی ہیں۔ جس کے ماتحت وہ اس جنگ میں شامل ہوئی تھی"۔

مسٹر جناح کو پانچ ہزار کی تھیلی

لائل پور، ۱۷ر نومبر۔ سر ناظم الدین نے مسلم لیگ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو اور سکھ پاکستان کے اندر بہت آرام و چین سے رہیں گے اور ان کے حقوق کا پورا تحفظ کر دیا جائے گا۔ لہٰذا ان کو پاکستان خوشی خوشی منظور کر لینا چاہیئے۔ قائد اعظم نے کانفرنس کا افتتاح کیا مسلمانان لائلپور کی طرف سے مسٹر جناح کو پانچ ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔

اٹلی پر زبردست ہوائی حملہ

لندن ۱۸ر نومبر۔ کل رات کو برطانیہ کے ہر وضع کے ہوائی جہازوں کے کئی طاقتور دستوں نے پندرہ سو میل کی مسافت طے کرکے اٹلی کے مشہور حرفتی مرکز تورن پر حملہ کرکے ساڑھے چار لاکھ ٹن وزن کے بم گرائے۔ آج تک اٹلی کے کسی شہر پر اتنا بڑا ہوائی حملہ نہیں ہوا تھا۔ شہر تورن میں جابجا آگ لگ گئی۔ روما کے ریڈیو نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اس حملہ سے شہر کو بہت شدید نقصان پہنچا۔ صرف ایک برٹش ہوائی جہاز ضائع ہوا۔

جبرالٹر کے قریب جرمن آبدوزیں

نیویارک ۱۸ر نومبر۔ کرنل ناکس وزیر بحر امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ آبنائے جبرالٹر کے دہانہ پر بہت سی جرمن آبدوزوں کا ایک بیڑہ کسی تاک میں کھڑا ہوا ہے۔

لندن

۲۰ر نومبر۔ روم ریڈیو نے پیرس کے ایک جرمن ترجمان کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جنرل ویگان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور وہ اب جرمنی میں ہیں۔

شاندار دوسرا ہفتہ　ایک دلکش اور دلچسپ سوشل تصویر　شاندار دوسرا ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۷ر نومبر ۱۹۴۲ء سے

رنجیت مووی ٹون کی عظیم الشان سوشل تصویر

مہمان

جس میں ملکہ حسن مادھوری کو آپ انوکھے انداز میں دیکھیں گے

خاص اداکار: مادھوری۔ ایشور لال۔ شمیم۔ راما شوکل بھگوان داس۔ کیسری۔

اسٹوری۔ اداکاری۔ گانے۔ ڈانس۔ مکالمے۔ مذاق۔
سب لحاظ سے تصویر بہترین　تشریف لاکر لطف اٹھایئے!

شاندار دوسرا ہفتہ　ایک نہایت دلکش اور دلچسپ سوشل شاہکار!　شاندار دوسرا ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں!

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

متنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۷ر نومبر ۱۹۴۲ء سے

نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ کا لاجواب سوشل شاہکار

مینا کشی

خاص اداکار: اہین چودھری۔ نجم الحسن۔ کے۔ سی۔ ڈے۔ دیپ مالا راج لکشمی۔ پیا۔ دید۔

دلکش اسٹوری۔ لاجواب اداکاری۔ پُرکیف گانے۔
پُرلطف ڈانس۔ پُرزور مکالمے۔ سنجیدہ مذاق۔
تشریف لاکر اپنے کو پُرلطف بنایئے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہاں پر حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ۲؍
ممالک غیر سے
سالانہ ۳؍ ششماہی ۲؍
قیمت فی پرچہ ۱؍

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴۹

ادبیات

جذباتِ صادق

از جناب نواب سید محمد صادق صاحب صادق شمس آبادی

صداقت کی موجودہ اشاعت میں ہم جناب نواب سید محمد صادق صاحب صادق شمس آبادی کی ایک غزل شائع کر رہے ہیں جو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ منعقدہ یکم نومبر سنہ ۱۹۴۲ء کی دعوت پر جناب نواب صاحب موصوف نے ارشاد فرمائی تھی مگر ناسازیٔ مزاج کی وجہ سے شرکت نہ فرماسکے تھے آپ ایک کہنہ مشق اور قادر الکلام شاعر ہیں تقریبًا ۴۰ سال سے مشق سخن فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کلام میں صفائی اور بندش میں خاص زور اور چستی ہوتی ہے الفاظ کی ہم آہنگی و ترتیب اور خیالات کے اچھوتے پن سے کہنہ مشقی اور استادی ظاہر ہوتی ہے مندرجہ ذیل غزل یوں تو از مطلع تا مقطع بہت خوب ہے مگر پانچواں اور دسواں شعر تو تعریف سے مستغنی ہے۔ خدا کرے کہ ناسازیٔ مزاج کی شکایت جلد دور ہو اور حسب معمول آپ انجمن کے مشاعروں میں برابر شرکت فرمایا کریں۔ (ایڈیٹر)

رو میں کہدے نہ ترے حُسن کا افسانہ کہیں — سب کو دیوانہ، نہ کردے ترا دیوانہ کہیں

خو نمائی کا تری راز ہو افشانہ کہیں — کہہ نہ بیٹھے ترا دیوانہ یہ افسانہ کہیں

جا بھی سکتی ہے اب اے الفتِ جانانہ کہیں — چھوڑتا ہے ترا دامن دلِ دیوانہ کہیں

قید میں اور بڑھا دشت نوردی کا جنون — بیٹھ سکتا ہے بھلا چین سے دیوانہ کہیں

خاک ویرانۂ ہستی کی بہت چھان چکے — ڈھونڈنا چاہئے اب دوسرا ویرانہ کہیں

ناصحا، ترکِ محبت کا ہے قدغن بے سود — منحرف شمع سے ہو سکتا ہے پروانہ کہیں

سُن کے دیکھو تو سہی۔ رام کہانی میری — قصۂ قیس سے بہتر ہے یہ افسانہ کہیں

چشمِ ناکام میں بھر آئے ہیں اشکِ حسرت — ضبطِ غم۔ دیکھ چھلک جائے نہ پیمانہ کہیں

اے دل اے دردِ محبت کے چھپانے والے — آہیں کہدیں نہ ترے درد کا افسانہ کہیں

آئینہ خانۂ دل ہے کہ طلسمِ حیرت — کہیں کعبہ نظر آتا ہے یہ بتخانہ کہیں

چشمِ ساقی نے یہ نیرنگ دکھایا ورنہ — ہم نے دیکھا نہ تھا پیمانے میں میخانہ کہیں

سامنے جاتے ہو اندیشہ ہے مجھکو صادق
نگہِ ناز کرے دل کا تقاضا نہ کہیں

دنیائے اسلام

صدرِ حکومت ترکیہ کی اہم تقریر

(انقرہ بذریعہ تار ہوائی ڈاک) پنجشنبہ ۲۹ اکتوبر۔ آج ترکی جمہوریت کی انیسویں سالانہ تقریب کے ساتھ ہر گھر کے باہر جھنڈے لٹک رہے تھے۔ اور انقرہ میں تمام پبلک عمارتوں پر بھی جھنڈے لہرائے گئے۔ پچھلے ۲۴ گھنٹوں سے شہر بجلی کی روشنی سے بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔ انقرہ کے ہپوڈروم (سرکس میدان) پر سالانہ پریڈ دیکھنے کے لئے اُس پاس کے دیہاتوں سے ہزاروں کسان صبح ہی صبح انقرہ آئے تھے۔ سفارت خانوں کا تمام عملہ انقرہ آچکا ہے۔ اور آج انونو نے ان سب کو مجلس میں شرف ملاقات بخشا۔ ایوان مجلس میں ترکی کے سربرآوردہ افراد اور ترکی اعلیٰ عہدہ دار اظہار عقیدت کرنے اور ترکی کی قومی چھٹیوں کی مبارکباد دینے جمع ہوئے تھے۔

سہ پہر کو ایک پریڈ ہوئی اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس کے دیکھنے کے لئے سارا انقرہ امنڈ آیا تھا۔ تقریبًا ایک لاکھ آدمی (انقرہ کی کل آبادی کا ۳/۴ حصہ) فوجوں کا مارچ پاسٹ دیکھنے کے لئے سڑکوں پر دونوں جانب صف باندھے کھڑے تھے۔ پریڈ ۳ بجے شروع ہوئی۔ اس سے پہلے صدر نے تقریر کی۔ جو ملک بھر میں نشر کی گئی۔ صدر نے حسب ذیل تقریر کی:۔

"عزیز شہریو! اس قومی تعطیل کے دن میں دلی محبت سے آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ عالمگیر جنگ کے اس چوتھے سال میں عظیم الشان ترکی قوم دشواریاں جھیلنے اور وہ سختیاں برداشت کرنے کے باوجود جن کا ہم سب پر یکساں اثر ہے۔ اپنا سر بلند کئے ہوئے کھڑی ہے۔ اس وقت تک اس کی قوت آزادی ذرا بھی متزلزل نہیں ہوئی ہے اور دنیا کی تمام قومیں اس کی معترف ہیں۔

ہماری قوم کی تعمیری قوت اور ہمارے افراد قوم کی قوت حیات تمام دشواریوں پر غالب آسکتی ہے اور ہماری جدوجہد کی بنیاد اس خیال پر ہے کہ ہم کو خود اپنے اور اپنی قوم پر اعتماد ہے۔ ہماری جدوجہد کا آخری مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی قوم کو نجات دلائیں۔ ہماری تمام توجہ اور فکر اسی بات پر مرکوز رہنا چاہیے۔ کہ ہماری قومی سالمیت قائم رہے۔ اور ہماری تمام مشکلات کا علاج ہماری کوششوں کے کامیاب اتحاد سے ہونا چاہیے۔ کسی شخص کو بھی یہ نہ بھولنا چاہئے کہ مادر وطن کے ساتھ یہ سب سے بڑی دشمنی ہے کہ ہمیں اپنی ذاتی قوت پر اعتماد یا بھروسہ نہ رہے۔

کابینہ مصر میں شاہ فاروق کی تقریر

لندن ۲۳ نومبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار مقیم قاہرہ کی بحری تار مظہر ہے کہ مصری پارلیمنٹ کے اجلاس میں شاہ فاروق مع فریدہ کے رونق افروز تھے اور سفرا کی گیلری میں ممتاز مجمع موجود تھا۔ شاہی تقریر جو نحاس پاشا نے پڑھ کر سنائی خلاف معمول لمبی تھی۔ اس میں ان طریقوں کا ذکر تھا جو ضروریات زندگی کے بڑھتے ہوئے مصارف کے خلاف جدوجہد کے لئے اختیار کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ طبی اور حفظان صحت سے متعلق اصلاحات کے دہ سالہ پروگرام زراعت کی توسیع اور قومی صنعتوں کی ترقی کا بیان تھا۔ نیز مصر کو جنگ کے مہیب خطرات سے بچانے کی پالیسی پر کاربند ہونے اور عہدنامۂ اتحاد کی شرائط کی پابندی کے ساتھ ساتھ فوج کی تعداد بڑھانے کی کوشش کا ذکر تھا۔ اس تقریر کے الفاظ میں تازہ واقعات نے ظاہر کر دیا ہے کہ یہ عہدنامہ اختلافات کے تصفیہ کے خواہشمند فریقین کے مابین محض ایک رسمی معاہدہ نہ تھا۔ بلکہ ہر دو فریق کے لئے شدید طور پر ضروری تھا۔ تقدیر چاہتی تھی کہ یہ مصر خطروں سے دوچار ہو۔ چنانچہ اس عہدنامہ کی بدترین حالات میں آزمائش ہوئی۔ لیکن ہمارے اور ہمارے حلیف کے درمیان جو کچھ ہوا۔ وہ اعتماد اور حقیقی مفاہمت کے جذبہ کے تحت ہوا۔

شاہ افغانستان کے ولی عہد انتقال فرماگئے

پشاور۔ ۲۶ نومبر۔ کابل سے موصولہ ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ ہز مجسٹی کنگ ظاہر شاہ والی افغانستان کے ولی عہد محمد اکبر خاں ۹ سال کی عمر میں اچانک انتقال فرماگئے۔ آج طول و عرض افغانستان میں تمام رعایا نے اپنے محبوب بادشاہ کے ساتھ اس حادثۂ جانکاہ میں اپنی دلی ہمدردی اور غم گساری کا اظہار کیا۔ اور ماتم کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ تین روز تک تمام افغانستان میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں تعطیل رہے گی۔

شاہ محمد ظاہر شاہ کے مرحوم فرزند اکبر خاں سنہ ۱۹۳۳ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ان سے بڑی بادشاہ موصوف کی ایک لڑکی ہے۔ اب شاہ افغانستان کی دو لڑکیاں اور دو لڑکے بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔

ترکی میں ریلوے سفر پر پابندی

انقرہ۔ ترکی میں ایک نیا قانون زیر غور ہے جس کے ذریعہ ریلوے سے سفر کرنے پر پابندی عائد کی جائے گی تاکہ کوئلہ بچایا جاسکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

اقبال کی تیغ تو رزم مستقل میں ہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفت روزہ

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۵ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۹

کھانا، کپڑا، کاغذ اور دوسری ضروریاتِ زندگی

اس وقت ہندوستان میں انسانی ضرورت کی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو بے حد گراں نہ ہو عوام کی پریشانی کا حال ناقابل بیان ہے اور تمام اشیاء کی گرانیوں کا ایک ایسا سیلاب آیا ہے کہ پانی سر سے گزرنے کے قریب ہے حکومت نے قیمتوں کے کنٹرول کے لئے جتنے جتن کئے ہیں ان سے کوئی ایسا موثر نتیجہ اب تک برآمد نہیں ہوا ہے کہ لوگ مطمئن ہو سکیں اور ضروریات زندگی کو حاصل کر سکیں۔ اوپر لکھے ہوئے عنوان میں ہم نے صرف تین چیزوں کے نام لئے ہیں۔ لیکن حقیقت میں ضرورت کی کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جو انسانی تخیل میں آسکے اور مناسب قیمت پر مہیا ہو سکے۔ کھانے کے اناجوں میں گیہوں اور چاول کو صوبہ جاتی ضرورتوں کے مطابق بنیادی غذا کہا جاتا ہے۔ بازاروں میں ان دونوں جنسوں کی گرانی، کمی اور فقدان کا جو حال ہو رہا ہے اس کے بیان کی غالباً اب ضرورت نہیں ہے۔ نفع بازی کا سلسلہ صرف جاری ہی نہیں بلکہ زوروں پر ترقی کر رہا ہے۔ گیہوں کی نئی فصل ابھی بہت دور ہے اور اچھا اناج بازاروں سے غائب ہوتا اور غالباً چھپی ہوئی جگہوں میں بند ہوتا چلا جا رہا ہے۔ معمولی اناج مثلاً باجرہ جوار اور چنا۔ جو وغیرہ بھی مہنگا ہوتا جاتا ہے۔

یہ ہوا کھانے کی چیزوں کا حال۔ اس کے بعد انسان کی اہم ترین ضرورت لباس ہے۔ موسم سرما آچکا ہے اور ہندوستان کی آبادی کا بڑا حصہ اس لائق نہیں ہے کہ اپنے جسم کو محفوظ کرنے کے لئے کپڑا خرید سکے۔ معمولی سے معمولی کپڑے کی قیمت بھی پہلے کے مقابلہ میں بہت بڑھ گئی ہے کچھ دنوں سے یہ خبر سننے میں آرہی تھی کہ ایک "اسٹینڈرڈ کلاتھ" کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ مفید تجویز کب تک زیر غور رہے گی۔ کم از کم ہم نے تو اب تک ایسا کوئی کپڑا بازاروں میں نہیں دیکھا ہے۔ غالباً یہ چیز ابھی خیال سے عمل کی منزل میں آئی بھی نہیں ہے۔ تقریباً ایک سال سے اس مسئلہ پر ایک غیر محدود بحث ہو رہی ہے۔ جہاں تک ہم نے اندازہ لگایا ہے کپڑے کے کارخانوں کے مالکان اس امر کے لئے تیار ہیں کہ اگر "بنیادی قیمت" معین کر دی جائے تو وہ "اسٹینڈرڈ کلاتھ" کافی مقدار میں تیار کرکے بازاروں میں بھیج دیں گے لیکن اگر یہ اسکیم عملی جامہ پہن بھی لے جب بھی یہ سوال باقی رہے گا کہ نفع بازوں کی شرارتوں سے عوام کو بچانے کے لئے اس مخصوص کپڑے کی فروخت کیونکر ہو۔ اور کن ہاتھوں سے ہو۔

بہرحال جب تک کپڑے کی فراہمی کا اوسط پورا نہ کیا جائے ایک اعدادی تخمینہ کے رو سے ہندوستان کے نو کروڑ آدمی ننگے یا تقریباً ننگے رہیں گے موسم سرما میں ان لوگوں کا حال کیا ہوگا۔ اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔

کھانے اور کپڑے کی طرح کاغذ "ضروریات زندگی" میں نہیں ہے لیکن ظاہر ہے کہ جدید دنیا کا کام اس کے بغیر چل بھی نہیں سکتا۔ اسی لئے کاغذ کا شمار بھی اہم وقتی ضرورتوں میں ہے اور کاروبار اخبارات کا تو اس چیز سے مخصوص تعلق ہے۔

اس کی گرانی کی حالت بھی معلوم ہے۔ ابھی چند روز ہوئے کاغذ کے کنٹرول کے متعلق ایک مفصل آرڈر حکومت ہند کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد نئی دہلی کی ایک اطلاع کا بیان ہے کہ "حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ہندوستان کے کاغذ ساز کارخانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی پیداوار کے صرف دس فیصدی حصہ سے زیادہ کاغذ مرکزی صوبہ جاتی اور ریاستی حکومتوں کے علاوہ کسی دوسرے کے ہاتھوں فروخت نہ کریں" اس کے معنی یہ ہیں کہ نوے فیصدی کاغذ کی خریدار صرف حکومت ہی رہے گی سکرٹری انڈین پیپر ملز ایسوسی ایشن کے ایک اعلان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس نوے فیصدی میں سے ایک بڑی مقدار مشرق وسطیٰ کے ممالک کو بھی بھیجی جانے والی ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ حکومت کے اس طرز عمل سے ملک کے اخبارات اور لٹریچر وغیرہ پر کیا اثر پڑے گا۔

ایشیا کا مقصد

ایک مضمون میں جو ایک امریکن اخبار میں شائع ہوا ہے۔ جدید چین کے رہنمائے اعظم مارشل چیانگ کائی شیک تحریر فرماتے ہیں کہ چین ایسی کوئی خواہش نہیں رکھتا کہ ایشیا میں مغربی امپریلزم کی جگہ کوئی مشرقی امپریلزم لے لے یا خود الگ تھلگ رہنے کی پالیسی اختیار کرے ان کا خیال ہے کہ جب تک ایک حقیقی عالمگیر اتحاد عمل "امپریلزم" یا علیحدگی کی جگہ پر ایک ایسی دنیا میں بروئے کار نہیں لایا جائے گا جو آزاد قوموں پر مشتمل ہو اس وقت تک مغرب یا مشرق کسی کے لئے مستقل امن و حفاظت کی صورت وجود میں نہیں آسکتی۔

ہمارے خیال میں یہ وہ الفاظ ہیں جن میں تمام ایشیائی قوموں کے جذبات اور مقاصد شامل ہیں لیکن چین اور ہندوستان میں فرق اتنا ہی ہے کہ اول الذکر ایک آزاد ملک ہے اور اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے ایک حملہ آور سے لڑ رہا ہے۔ اور موخر الذکر پر ابھی مغربی امپریلزم کا سایہ موجود ہے مگر اس کا بھی مقصد وہی ہے جو چین کا اور یہی تمام ایشیائی ممالک کا مقصد ہے۔

برما پر حملے

معلوم ہوتا ہے کہ "انڈو برمن" محاذ پر کچھ اہم اور حوصلہ افزا واقعات رونما ہو رہے ہیں کچھ روز ہوئے تبلایا گیا تھا کہ جاپانیوں کو بہت جلد برما سے بھگا دینے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی سلسلہ میں ایک دلچسپ خبر ہے کہ امریکن ہوائی جہازوں کی ایک بہت بڑی ٹولی نے چند روز ہوئے مانڈلے پر حملہ کرکے جاپانی اڈوں اور ریلوے کے کارخانوں کو کافی نقصان پہونچایا ہے۔ اسی کے بعد فوراً ہی رائل ایرفورس کے ہوائی جہازوں نے روز روشن میں شمالی اکیاب اور رنگون اور ٹونگو کے جاپانی ہوائی اڈوں پر تابڑ توڑ حملے کئے اور بہت سے جاپانی سامانوں کو تباہ اور برباد کر دیا یہ حملے تمام پچھلے ہوائی حملوں سے زیادہ طاقتور اور مؤثر تھے اور ان سے پتہ لگتا ہے کہ برما میں جاپانیوں کے خلاف ایک وسیع پیمانہ پر حملہ کا دن بہت دور نہیں ہے۔

بنگال کی وزارت خطرہ میں

پچھلے ساڑھے پانچ سال میں آنریبل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اپنے غیر معمولی اثر و رسوخ سے بڑے نازک مواقع پر اپنی وزارت کو سنبھالے رکھا۔ سال گذشتہ جب بنگال کے بعض خود غرض لوگوں نے مسٹر حق کو بہت پریشان اور عاجز کر دیا تو انہوں نے از سر نو اپنی وزارت مرتب کی اور اس کو چلانے کے لئے ایک مشترکہ ہندو مسلم پارٹی تیار کی۔ گیارہ ماہ تک وہ اس پارٹی کی مدد سے اپنی وزارت چلاتے رہے۔ اب ہندو پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی بعض شکایات کی بناء پر وزارت سے علیحدہ ہو گئے ہیں اور اُن کے ساتھ دو ہندو وزراء اور مستعفی ہو جانے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مشترکہ اور متحدہ ہندو مسلم جماعت ٹوٹ جائے گی۔ جس کے سہارے یہ وزارت چل رہی ہے۔ اس کے بعد مسٹر حق کو یا تو پھر مسلم لیگ پارٹی سے مفاہمت کرنا پڑے گی ورنہ بنگال میں بھی وزارت کی ناؤ غرق ہو جائے گی اور اس کے ساتھ ہی حکومت خود اختیاری کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ یعنی موجودہ آئین کو معطل کرکے گورنر بنگال بھی اپنے صوبہ کی حکومت کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

(لندن ۹ر نومبر) آج مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اپنی اڑسٹھویں سال گرہ کے موقع پر بی۔ بی۔ سی سے حسب ذیل تقریر ارشاد فرمائی:۔

"دو اتوار قبل تمام گرجاؤں میں العالمین کی فتح کے گھنٹے بجے تھے جن کی حسرت انگیز آوازوں کے ساتھ ہمارا شکرانہ بھی شامل تھا کہ باوجود بہت سی غلطیوں اور خامیوں کے بالآخر ہم اپنی نجات کی سرحدوں کے قریب پہونچ گئے ہیں اگرچہ ابھی منزل مقصود سے دور ہیں لیکن روز بروز ہم اس قابل ہوتے جاتے ہیں کہ ہم یہ یاد کر سکیں کہ اُن خطرات کو ہم پار کر گئے ہیں جو ہمیں صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دینے کی دھمکی دے رہے تھے اور اب ہم سے مزید خدمت لی جائے گی۔ پچھلے تین سال کے پر خطر حالات پر ایک نظر ڈالنے سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہم کیسے تباہ کن خطروں سے بچ کر نکل آئے ہیں۔ ہم اب بھی کوئی بے جا فخر اور غرور سے کام لینا نہیں چاہتے لیکن اس کا حق ہمیں ضرور ہے کہ ہم یہ کہیں کہ دنیا کی آزادی اور سلامتی کے لئے جو جد و جہد کی گئی ہے اُس میں ہم نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور اس وقت ہر طرف تاریکی اور مایوسی پھیلی ہوئی تھی اس وقت سلطنت برطانیہ کے اندر بسنے والی ہر قوم نے انتہائی ثابت قدمی اور استقلال کا ثبوت دیا۔ جب سے مصر کی فتح پر خوشی کے شادیانے بجے ہیں، اُس وقت سے جنگی حالت میں ایک حیرت انگیز تبدیلی ہر طرف نمایاں ہو گئی ہے۔"

ہز اکسلنسی گورنر کی تقریر

(لکھنؤ، ۳۰ر نومبر) آج پراونشل وار بورڈ یوپی کا ایک جلسہ گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا اور گورنر صاحب نے اس کی صدارت فرمائی جلسہ میں صوبہ کے مختلف مقامات سے تقریباً ۲۰۰ ممبران نے شرکت کی گورنر صاحب نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ مجھے اسباب کا افسوس ہے کہ وار بورڈ کی میٹنگ بہت تاخیر کے ساتھ طلب کی ہے لیکن ہمیں مسرت ہے کہ اس دوران میں حالات بہت بہتر اور خوشگوار ہو گئے ہیں برطانیہ اور متحدہ اقوام کو قریب قریب کامیابی حاصل ہو رہی ہے جس کے واسطے ہم کو جنرل اسمٹھ اور ہندوستان کا خاص طور پر ممنون ہونا چاہئے کہ جنہوں نے اتحادی فتوحات کے لئے سرگرم کوشش کی اس کے بعد ہز اکسلنسی نے موجودہ ہنگاموں پر تبصرہ کیا اور بتلایا کہ وار بورڈ کے ممبران نے ان ہنگاموں کو فرو کرنے کے لئے قابل قدر خدمات انجام دیں اور دیہاتیوں نے بھی اُن کی بہ امداد کی آپ نے فرمایا کہ ہمارے وار بورڈ نے اپنے فرائض کی انجام دہی میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور ماہ ستمبر تک ۵۰۰۰،۱۳ افراد بھرتی کئے گئے جن میں جنگجو اور دستکار دونوں شامل ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں صوبہ کے مختلف اضلاع کے اعداد و شمار بتائے کہ وہاں کس قدر بھرتی ہوئے اس کے علاوہ وار بورڈ کے زیر اہتمام ۴۴ پولیس بٹالین کے لئے بھرتی میں کامیابی ہوئی۔ ٹیکنیکس سروسز میں بھرتی کی تعداد ۱۸،۲۸۷ اور ڈیفنس سروس میں ۶،۰۴۰ ہے نیکریوں کے تحفظ کے لئے ۱۳۱۲ افراد بھرتی ہوئے آپ نے فرمایا کہ سب سے اہم مسئلہ روپیہ کی فراہمی کا مسئلہ ہے جس میں ہمارے بورڈ نے اچھی ترقی حاصل کی حکومت ہند کم از کم ایک کروڑ سالانہ خرچ چاہتی ہے آپ نے سینٹ جان ایمبولنس اور ریڈ کراس کا تذکرہ کیا اور اُن کی خدمات کو سراہا۔ آپ نے بتایا کہ عوام میں مقصد جنگ کو عام کرنے کے لئے صوبہ میں بہت بڑے پیمانہ پر پروپیگنڈا جاری رکھا جائے گا۔

آئینۂ کانپور

امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ایک معمولی جلسہ ۲۶ر نومبر کو مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای۔ آر۔ بی چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مبلغ ۵۳ روپیہ کی ادائیگی ۲۰۳۴ روپیہ کی رقم کا عماراتی سامان فروخت ایک ملازم کی عارضی ملازمت کی مدت میں توسیع مبلغ ۲۷۶ روپیہ ۱۴ آنہ کے معمولی اخراجات اور ۵۰۰ روپیہ کے ٹینڈر منظور کئے گئے۔ مزدوروں کے کوارٹر بنانے کے متعلق گورنمنٹ کا آرڈر پیش ہوا اور نانا گور برانا اسکیم کے پلاٹوں میں ۵ فیصدی کا ریٹ دینا طے کیا گیا۔

گیتا کے سی بلاک کے پلاٹوں کے نیلام کے سلسلہ میں طے ہوا کہ پہلے نیلام کی قیمت اور دوسرے نیلام کی قیمت میں جو فرق ہو اس کا ۲۵ فیصدی وصول کیا جائے۔ اور ٹرسٹ کو یہ اختیار رہیگا کہ وہ یا تو دوبارہ فروخت کی بابت پر پلاٹ خریدے یا ۲ فیصدی وصول کرے اور یہ شرط ان پلاٹوں پر عاید ہوگی جو ٹرسٹ کی منظوری لینے سے قبل فروخت کئے گئے۔ ۸۶۰۲ روپیہ ۸ آنہ کی قیمت کے پلاٹ کے نیلام کی منظوری دی گئی۔

سرکاری احکامات کلکٹر صاحب نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص ایک دن میں ایک سیر سے زیادہ شکر نہ خریدے اور نہ فروخت کرے خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔

کلکٹر صاحب نے ایک دوسرے آرڈر کے ذریعہ کانپور کے تمام اسٹیشن ماسٹروں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں سے ہر ہفتہ گیہوں اور چاول کے متعلق باہر جانے والے اعداد و شمار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کریں۔

کمشنر صاحب کا مشورہ کمشنر صاحب نے کانپور میونسپل بورڈ کو یہ مشورہ دیا ہے کہ پبلک تفریح کے مقامات اور سینما وغیرہ کے متعلق موجودہ قواعد کی ترمیم کر دیا جائے اور آتش بازی کے علاوہ دیگر پبلک تفریحی مقامات اُن کے لئے دئے جاویں اور ان سے فیس وصول کی جائے۔ سینما گھروں اور مستقل طور پر چلنے والے تفریح گھروں سے ایک سو روپیہ سالانہ۔ اور غیر مستقل تفریح گھروں سے ایک روپیہ روزانہ ٹیکس وصول کیا جائے۔

مستقل تفریح گاہوں سے سال میں چار قسطوں یعنی جنوری۔ اپریل۔ جولائی اور اکتوبر میں پیشگی ٹیکس وصول کیا جائے۔

توسیع اختیارات چیف میکنیکل انجینئر انڈسٹریز ڈپارٹمنٹ نے خان بہادر بی ایس۔ دستور وارڈ ورکس سپرنٹنڈنٹ کانپور کو وہ اختیارات دیئے ہیں جو کہ گورنمنٹ مینول میں ایگزیکٹیو انجینئر کو حاصل ہیں اور حکم دیا ہے کہ وہ پانچ ہزار سے زائد رقم کے بنیادی اخراجات کے تمام معاملات ان کے پاس بھیجیں بشرطیکہ ان کو میونسپل بورڈ نے فوراً منظور نہ کر دیا ہو۔

دستی کاغذ کمشنر صاحب نے مقامی میونسپل بورڈ کے انڈسٹریل اسکول کی پرانی عمارت کو ہاتھ سے بنے ہوئے دستی کاغذ بنانے کے لئے انڈسٹریل ڈپارٹمنٹ کے حوالہ کر دی ہے

دوبارہ تقرر معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے مس ز۔ نیکر پرنسپل میونسپل گرلس کالج کو جنکو میونسپل بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی نے برخاست کر دیا تھا۔ دوبارہ اس جگہ مقرر کر دیا ہے۔

چٹرجی نواب حسین کپ کرائسٹ چرچ کالج کی بزم ادب کے زیر اہتمام ۲۸ر نومبر کو کرائسٹ چرچ کالج میں چٹرجی نواب حسین کپ اُردو ڈیبیٹ کا ایک جلسہ مسٹر ایس۔ ایم سینر بار ایٹ لا سول و سشن جج کی صدارت میں ہوا جس میں علیگڈھ۔ الہ آباد۔ لکھنؤ اور گورکھپور سے طلباء مباحثہ میں شرکت کے لئے آئے تھے۔

عنوان مباحثہ یہ تھا کہ:۔

"کیا موجودہ شاعری تنزل پذیر ہے"

ٹرافی لکھنؤ شیعہ کالج کو ملی علاوہ اس کے دس مقرروں کو ادبی انعامات بھی دئے گئے۔

۲۸ر نومبر ہی کی شام کو ایک شاندار ایٹ ہوم انجمن کی طرف سے دیا گیا تھا۔

یوم اصغر مسٹر ادیس احمد صاحب ادیب ایم۔ اے۔ بی۔ اے (آنرز) پروفیسر حلیم مسلم کالج اطلاع دیتے ہیں کہ بزم ادب حلیم مسلم کالج کی طرف سے "یوم اصغر" ۶ر دسمبر بروز اتوار ۲ بجے دن کو منانا طے ہوا ہے لہذا اُردو ادب کے قدر دانوں سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسہ میں شریک ہو کر اپنا فرض ادا کریں گے۔

انجمن وطن انجمن وطن کا سالانہ جلسہ ۲۷ر نومبر کو پروفیسر نواب علی قریشی ایم۔ اے۔ کی صدارت میں ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے مسٹر محمد جمیل صدیقی ایڈوکیٹ پریسیڈنٹ اور مسٹر حبیب الرحمٰن جنرل سکرٹری منتخب ہوئے۔

انڈسٹریل سب کمیٹی یو۔ پی۔ گورنمنٹ کی انڈسٹریل سب کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر آر۔ الف۔ مودی۔ چیف سکرٹری کی صدارت میں ہوا جس میں اے۔ آر۔ پی آرگنائزیشن کو بہتر بنانے کی تجویز پر غور ہوا اور کئی تجویزیں منظور ہوئیں۔

گرانی کا الاؤنس سکرٹری ایمپلائرس ایسوسی ایشن نے ایک نوٹس نکالا ہے کہ ایسوسی ایشن نے اپنے سابقہ نوٹس میں ۲۰۰ سے ۲۲۰ تک کے لئے گرانی کا الاؤنس مقرر کر دیا تھا اب مزید غور کرنے کے بعد ۲۵۰ تک کی تعداد مقرر کی ہے اور اگر اس سے زیادہ اضافہ ہوا تو اس پر اور مزید غور کیا جائے گا

اسٹینڈرڈ کپڑا سکرٹری کانپور کپڑا کمیٹی نے گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ کہ اسٹینڈرڈ کپڑا سپلائی کرنے کے اختیارات اس کو بھی ملنے چاہئیں۔

لال املی ملس لال املی ملس کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر ٹیکسٹائل لیبر یونین کے دفتر میں ہوا جس میں ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈران نے تقریریں کیں۔

ہندو سنگھ مقامی ہندو سنگھ نے یو۔ پی کے مشرقی اضلاع میں مصیبت زدہ لوگوں کو امداد دینے کا کام جاری رکھا ہے ابھی حال میں بہار کے اضلاع میں بھی ریلیف کا کام شروع کر دیا ہے۔ چمپارن مظفرپور اور دربھنگا کے اضلاع کے واسطے کپڑوں کی دس گانٹھیں روانہ کی گئی ہیں۔

میونسپل بورڈ ۲ر دسمبر کی شام کو رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا چیرمین بورڈ کی صدارت میں کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جس میں مسلم یتیم خانہ ایکو ہوم کیلئے دس ہزار روپیہ کی جو امداد بورڈ کی فنانس کمیٹی نے منظور کی تھی اسکو بورڈ نے کثرت رائے سے نامنظور کر دیا۔ ایکزیکٹو افیسری کے مسئلہ کے متعلق جو قانونی رائے سر تیج بہادر سپرو سے لیگئی تھی اور اس کے لئے جو رقم ادا کی گئی تھی اسکی منظوری کے لئے بورڈ میں مسئلہ پیش ہوا مسٹر گوری پرشاد کپور اسکی ادائیگی کے مخالف تھے لیکن رائے بہادر رام نرائن خزانچی نے اس کی ادائیگی کے موافقت میں کہا اور بورڈ نے اس رقم کو ادا کرنا منظور کر لیا

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس نظم و نثر ۲۶ر و ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں ہو رہا ہے۔ اجلاس نظم (مشاعرہ) کی صدارت نواب سر محمد یوسف صاحب بار ایٹ لا ایم۔ ایل۔ اے اور اجلاس نثر کی صدارت خان بہادر ڈاکٹر میر نجم الدین صاحب جعفری بار ایٹ لا فرمائیں گے۔ انجمن کی طرف سے ۲۶ر دسمبر کی رات کو ڈنر اور ۲۷ر دسمبر کو ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

استعفیٰ مسٹر ارجن اروڑا پبلسٹی سکرٹری کانپور مزدور سبھا نے کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے کیونکہ ان کی رائے میں اب کمیونسٹ پارٹی ورکرس کی نمایندگی نہیں کر رہی ہے۔

دورہ کا پروگرام اسسٹنٹ ریکروٹنگ افیسر فتحگڈھ کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۹ر دسمبر　بلہور پی۔ ڈبلو۔ ڈی کا بنگلہ ....

سبدِ گل

کراچی میں ایک تجارتی چیمبر کے روبرو تقریر کرتے ہوئے حکومت سیلون (لنکا) کے سپلائی کمشنر مسٹر دیتھا ناقن نے کہا کہ "میں یہاں ایک بھکاری کی حیثیت سے آیا ہوں۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ سیلون کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے چاول خریدوں۔ وہاں کی آبادی کا ۱/۲ حصہ ہندوستانی ہے۔ میں نے سندھ سے گذشتہ سات مہینوں میں تین ہزار ٹن چاول خریدا ہے۔ لیکن مجھے اپنی ضرورتوں کے لئے بیس ہزار ٹن کی ضرورت ہے۔" پرانے زمانہ میں کسی بڑے دانشمند شخص نے ایک ضرب المثل بنائی تھی جس کے معنی یہ ہیں کہ غریب کی بیوی تمام پڑوسیوں کی بھاوج ہوا کرتی ہے۔ یعنی جس کا جی چاہتا ہے اس سے بے تکلف ہنسی مذاق کر لیتا ہے اور بیچارہ غریب شوہر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔

یہی حال غریب ہندوستان کا ہے۔ اس وقت یہاں کے باشندے خود گرانی کے شکار ہو رہے ہیں۔ سب کے لئے کھانا مہیا کرنا دشوار ہو گیا ہے۔ گیہوں اور چاول تو درکنار اب جوار اور باجرے کی سپلائی بھی مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ اس پر بھی ہندوستان کا اناج دوسرے ممالک کو بھیجا جا رہا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جنگی ضروریات کو پورا کرنا حکومت کا فرض ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہندوستان اس قدر فیاض، سخی اور ہمدرد واقع ہوا ہے۔ کہ اپنے کسی پڑوسی کو بھوک سے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ مگر اول الذکر کے سلسلہ میں حکومت کو یہ بھی معلوم ہے کہ جدید جنگ میں "گھریلو محاذ" کو بھی اتنا کمزور نہیں کرنا چاہئے کہ عوام میں انتشار پھیلنے لگے اور انہیں قوت برداشت باقی نہ رہے اور موخر الذکر یعنی فیاضی اور حصول ثواب کے سلسلہ میں یہ کہنا ضروری ہے کہ "پہلے گھر میں چراغ پھر مسجد میں چراغ"۔ اگر تمام کے تمام چراغ مسجد ہی میں بھیج دیئے جائیں تو ظاہر ہے کہ اندھیرے گھر میں رہنا پڑیگا۔ اس لئے بہتر ہے کہ کچھ چراغ گھر میں بھی رہیں اور کچھ مسجد میں بھی ؛

آگرہ میونسپل بورڈ کو معطل کر دیا جائے

لکھنؤ۔ ۲۲ر نومبر۔ صوبہ جات متحدہ کی حکومت نے آگرہ میونسپل بورڈ کی بد انتظامیوں کی جانچ پرتال کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی جس نے اپنی رپورٹ تیار کر لی اور اب وہ باضابطہ طور پر برائے اشاعت اخبارات کو دی گئی ہے۔

اس رپورٹ میں کمیٹی بادل ناخواستہ مگر حتمی طور پر اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ میونسپل بورڈ کو معطل کر دیا جائے۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ جن ممبران بورڈ کو معطل کر دیا جائے وہ وہ ہوں جن کے خلاف الزامات عائد ہوتے ہیں اور جنہوں نے اپنے اختیارات کو غلط طور پر استعمال کیا ہے۔ انھیں بھی ان کے عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔

رپورٹ میں کمیٹی نے لکھا ہے کہ اگرچہ معطلی کو کوئی اچھا حل نہیں کہا جا سکتا لیکن قانون کی رو سے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے اور خصوصاً جب ہم آگرہ میونسپل بورڈ کے خلاف حالات و غلط واقعات پر نظر ڈالتے ہیں تو سوائے اس کے اور کوئی علاج سمجھ میں نہیں آتا۔

زمینداروں اور کسانوں کو معاوضہ

لکھنؤ۔ ۲۶ر نومبر۔ حکومت یوپی کی طرف حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے:۔

بعض اخباری بیانات میں یہ استفسار کیا گیا ہے کہ حکومت نے ڈیفنس کے سلسلہ میں جو زمینیں لی ہیں ان کے معاوضے کے بارے میں کیا پالیسی رکھی ہے۔ پالیسی یہ ہے کہ تمام زمینوں کا معاوضہ خواہ وہ عارضی طور پر لی گئی ہیں خواہ مستقل طور پر پورا ادا کیا جائے۔ نیز حکومت نے اس بات کے بھی خاص انتظامات کئے ہیں کہ معاوضہ ادا ہونے میں دیر نہ ہونے پائے۔

جو زمینیں لی گئی ہیں نیز جن فصلوں کو اس طرح نقصان پہونچا ہے کہ کاشتکار حکومت کے تعمیری اقدام کی وجہ سے اپنی فصلیں نہیں بو سکے ہیں ان کو بھی ایک بڑے پیمانہ پر معاوضے دئے گئے ہیں۔ اس سال آخری ستمبر تک صرف پانچ مہینوں میں ۳۶۹۰۰۰ روپیہ ان زمینوں کے معاوضہ میں جو لے لی گئی ہیں نیز ان فصلوں کے معاوضہ میں جن کو نقصان پہونچا ہے دئے جا چکے ہیں۔

ادبِ لطیف

محبوبہ کے نام

از جناب سید اشرف کاظمی صاحب

جب بیتے ہوئے دنوں کو یاد کرتا ہوں ——

تو خاموش قبروں میں سوئے ہوئے حسین و جمیل اُمراء اور نازک و سیمتن خاتونوں کی صورتیں اور انکی توصیف میں لکھے ہوئے اشعار میری آنکھوں کے سامنے پھیل جاتے ہیں۔

شیریں جمال دوشیزاؤں کے نام ہاتھوں، مرمریں باؤں، رنگین رسیلے لبوں، نشیلی آنکھوں اور چاند ایسی پیشانی کی تعریف میں قدیم شعراء کے لکھے ہوئے اشعار تیری ہی جمالیاتی کیفیتوں کا عکس جمیل ہیں۔

ان کا تمام کلام تعریف کے لئے نہیں۔ بلکہ پیشگوئیاں ہیں۔ ہمارے اس موجودہ وقت کی اور تمہاری کیف پاش رعنائیوں کی۔ اُنہوں نے روحانی آنکھوں سے تمھیں دیکھا ہے ورنہ انھیں اتنی ہمت نہ تھی کہ تمہارے شباب کی تعریف کے نغمے گاتے۔

اور ہم آج کل کے لوگ آنکھیں رکھتے ہیں تمہارے حُسن کا حیران نگاہوں سے دیدار کرتے ہیں۔ لیکن زباں نہیں جو اس کا فرجوانی کے گیت گا سکیں —— !

(انگریزی سے)

☪ اور وہ اپنے شوہر کو ایک سنجیدہ ہستی۔ بلکہ ایک مفکر دیکھنا چاہتی ہیں۔ یہاں مُراد اُن لڑکیوں سے ہے جو اوسط درجے کے خاندانوں میں پلی بڑھی ہوں اور اوسط درجے کی تعلیم رکھتی ہوں کہ انھیں کی تعداد زیادہ ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ آجکل ہماری سماج میں انھیں کی اہمیت ہے۔ تو اس نوع کی لڑکیاں اپنے شوہر میں ان خصوصیات کی متلاشی ہوتی ہیں جنھیں لڑکے عورتیں میں دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

اندازہ لگائیے جب فریقین شادی کا مفہوم اس قدر محدود سمجھیں اور ایک دوسرے کی بابت صرف اس نوع ہی کی توقعات رکھیں۔ تو آپ کس طرح یہ اُمید کر سکتے ہیں کہ شادی کامیاب نتیجے تک پہونچے گی۔ اور اس کا انجام خوش آئند ہوگا۔ ضرورت ہے کہ ہم شادیوں کے معاملے میں اپنے نوجوانوں کو صحیح تربیت دیں کہ اُنہوں نے جو نقطۂ نظر قائم کر رکھے ہیں وہ سرے سے غلط اور گمراہ کن ہیں۔

ایسی شادیوں میں معاملے کی نزاکت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب شادی کو ایک مدت گذر جاتی ہے۔ ایک مدت گذر جانے سے مطلب یہ کہ شادی کے صرف ۶ ماہ یا ایک سال بعد یہ رومانیت کے ختم ہونے کے بعد انھیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اب تک ایک غلط اور گمراہ راستے پر چلتے رہے۔ عام طور پر یہ صورت زندگی کی اُن تلخ حقیقتوں کے پیش آمنے پر نمودار ہوتی ہیں جو آجکل ہر نوجوان کو لازماً پیش آتی ہے۔ زندگی کی یہ تلخ حقیقتیں یا معاشی مجبوریاں رومان کو ایک دم کالعدم کر دیتی ہیں اور شوہر و زوجہ کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ کہاں تھے اور کیا کر رہے تھے اور اب انھیں کرنا کیا چاہئے۔ اس نقطہ پر پہونچنے کے بعد انکی زندگی ایک تباہ کن راستہ پر دوڑنے لگتی ہے اور وہ تمام خوش آیند خوابیں جو شادی سے قبل ہر نوجوان کے دل و دماغ میں پیدا ہوا کرتی ہیں پریشان کن تعبیروں کے بعد منتشر ہونے لگتی ہیں اور زیادہ مدت نہیں گذرتی کہ گھریلو زندگی صدور جہ تلخ اور مکروہ ہو جاتی ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے محض اور فقط اس لئے کہ شادی کو ہم نے ایک رومانی بندھن سمجھ لیا ہے ؛

عالمِ نسواں

کس قسم کا شوہر اچھا ہوتا ہے!

از سید محمد تقی صاحب امروہوی

ہندوستان کی ہر نوجوان لڑکی کے سامنے سب سے بڑا سوال جو اس کی جوانی کے زمانے میں اس کی تمام تر توجہات کو اپنی طرف جذب کئے رہتا ہے۔ شوہر اور اس کی ازدواجی زندگی کا سوال ہوتا ہے۔ بلا استثنا، ہر نوجوان لڑکی اپنے خالی اوقات میں اپنی ازدواجی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتی رہتی ہے اور اس کا اپنا تجربہ اور دریافت جتنی مدد کرتی ہے وہ اسیقدر اپنی ازدواجی زندگی کی بابت غور کرتی ہے۔ اکثر حالات میں یہ رائے غلط نتائج پر بھی پہنچاتی ہے لیکن بہت سے حالات میں وہ صحیح زندگی کے نتائج بھی نکال لیتی ہے۔ وہ کن چیزوں کو خاص طور پر اپنے غور و فکر کے سلسلے میں استعمال کرتی ہے نیچے میں ان چیزوں کو بتانے کی کوشش کرونگا تاکہ ہم یہ سمجھیں کہ آج ہندوستانی دوشیزہ کے سامنے اپنے شوہر کا کیا تخیل ہوتا ہے۔

سب سے پہلے اور سب سے اہم جو چیز اس کے ذہن میں تفکر پر چھائی رہتی ہے وہ ہوتی ہے شادی کی رومانی کیفیت یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ ہماری اوسط درجہ کی دوشیزہ شادی پر علمی نقطۂ نظر سے بمشکل ہی غور کر سکتی ہے اور وہ اُن اہم مسائل حیات کو ذرا کم ہی غور کر سکتی ہے۔ جو خارج کی زندگی میں ہمارے سامنے آتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ عورتوں کی محدود یا ناکافی تعلیم کی وجہ سے اُن کا دائرہ فکر بھی بہت ہی تنگ ہو گیا ہے۔ اور وہ بڑی کوشش کے بعد بھی اُن اہم اور ضروری مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں پیدا کر پاتیں۔ جو ازدواجی زندگی کے بعد اُن کے سامنے آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کا زاویۂ فکر محض رومانی احساسات تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ جوانی صنفی احساسات کو شعلہ زن کر دیتی ہے۔ پھر ہماری سوسائٹی کی موجودہ ساخت اُس میں اشتعال و سوزش پیدا کرتی ہے۔ ناول۔ افسانوں۔ رسائل و اخبارات کی بیہودہ تصویروں سے اُن کے چھپے ہوئے مطالبات جوانی برانگیختہ ہوتے ہیں اس لئے وہ شادی کا مفہوم جنسی خواہشوں کی تسکین سمجھ لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کے خیال میں شادی کوئی چیز نہیں ہے۔

اب اس نقطۂ نظر کو بنیاد قرار دیکر اگر ہم یہ غور کریں کہ آج کی دوشیزائیں کس قسم کا شوہر پسند کرتی ہیں تو ہم اس سوال کا صحیح جواب پا سکتے ہیں۔ اسی سے ہم یہ بھی جان سکیں گے کہ آج کی دوشیزہ کے خیال میں کس قسم کا شوہر ہونا چاہئے۔

موجودہ زمانہ کی ہندوستانی لڑکی۔ اوسط درجہ کی خاندانوں کی اپنے شوہر کو رومانی انسان دیکھنا پسند کرتی ہے۔ وہ ہرگز ایک زاہد متقشف سیدھے سادھے اور سادہ مزاج نوجوان سے خوش نہیں ہو سکتی۔ وہ چاہتی ہے کہ اس کا شوہر رومانی ہو اور بہتر ہو کہ وہ کسی اُس ہیرو جیسا ہو جس کا ذکر اُس لڑکی نے اپنے کسی پسندیدہ ناول میں پڑھا ہے اس لئے کہ عام طور پر آج کی اوسط درجہ کی ہندوستانی لڑکی کا پیمانہ اُن افسانوں اور ناولوں کے ہیرو ہوتے ہیں جن کا خیال وہ اکثر دوشیزہ اپنے دماغ میں لاتی ہے۔ انھیں پیمانوں سے وہ اپنے شوہر کو ناپتی ہے اور خیالات سے وہ اپنی آئندہ ازدواجی زندگی کی بابت توقعات قائم کرتی ہے۔

انھیں توقعات کا یہ نتیجہ ہے کہ ہر لڑکی کے خیال میں —— جس طرح کہ ہر لڑکے کے خیال میں بھی —— شوہر کا حسین ہونا ضروری ہے کہ اگر وہ حسین نہ ہوگا اور اس کا چہرہ مکروہ و بدنما ہوگا تو وہ اپنی رومانی توقعات کو کامیاب نہ کر سکیگی۔ حسن ہی کے ساتھ فیشن کا بھی معاملہ ہے کہ ہر نوجوان دوشیزہ کے خیال میں شوہر کا فیشن پرست ہونا بھی ایک لازمی چیز ہے۔ یاد رہے یہاں مراد اُن دوشیزاؤں سے نہیں ہے جو سیاسی دنیا میں دلچسپی رکھتی ہیں کہ بہر حال انکا نقطۂ نظر بلند ہوتا ہے ☪

بچوں کی دُنیا

ایک دلچسپ کہانی

(از ٹھاکر بھیم سنگھ پویاں۔ ضلع شاہجہاں پور)

بچو! تم نے تواریخ میں سکندر اعظم کا نام ضرور پڑھا ہوگا۔ یہ یونان کے بادشاہ فلپ کا لڑکا تھا، بادشاہ ہونے کے علاوہ یہ ایک بہت قابل اور بہادر جنرل بھی تھا اس کی خواہش تھی کہ تمام دنیا کو فتح کر کے اپنی شہرت کا ڈنکا بجائے اسی خواہش کی تکمیل میں یہ ایک مرتبہ افریقہ کے علاقے کی طرف جا رہا تھا دوران کوچ میں وہ ایک ایسے مقام پر آیا جہاں کے باشندے دنیاوی شور و غل سے دُور دراز ایک گوشہ میں زندگی کے خوش گوار دن گذار رہے تھے یہ لوگ سکندر کو اپنے سردار کے پاس لے گئے، سردار نے سکندر کا بہت عزت و احترام کے ساتھ استقبال کیا، اور اس کے سامنے سونے کے چھوہارے، سونے کے انجیر اور سونے کی روٹیاں پیش کیں، کیا تم لوگ اس ملک میں سونا کھاتے ہو؟" سکندر نے سوال کیا" میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں" سردار نے جواب دیا۔ کہ آپ اپنے ملک یونان ہی میں کھانے پینے کی بہت سی چیزیں پا سکتے تھے۔ پھر کس وجہ سے آپ نے یہاں تک آنے کی تکلیف اُٹھائی"

"تمہارے زر و جواہر کے لالچ میں نہیں" سکندر نے جواب دیا، بلکہ اس لئے کہ تمہاری عادت، اطوار رسم و رواج سے واقفیت حاصل کر سکوں، میں یہاں آیا ہوں۔

"تب آپ خوشی سے جب تک چاہیں ہمارے ساتھ رہ کر اپنا مقصد حاصل کریں" سردار نے جواب دیا،

اس گفتگو کے خاتمہ پر دو شہری آئے سردار کو سلام کرتے ہوئے ان میں سے پہلے نے کہا:۔

"میں نے اس آدمی سے کچھ زمین خریدی تھی جبکہ میں اس میں ہل چلا رہا تھا میں نے اس میں ایک خزانہ گڑا ہوا پایا اب میں اس سے کہتا ہوں کہ میں نے خریدی تھی زمین نہ کہ خزانہ، اس لئے یہ خزانہ اسی کا ہے اس پر دوسرے نے جواب دیا۔

"میں نے ان کو زمین معہ پیداوار کے فروخت کر دی تھی، اس لئے جو کچھ اس میں پیدا ہو، سب اسی کا حق ہے"

سب ماجرا سن کر سردار نے جو کہ اُس وقت وہاں کا منصف اعلیٰ تھا دونوں کو برابر کھڑا کر دیا اور کچھ توقف کے بعد ایک سے پوچھا۔

میرا خیال ہے کہ تمہارے ایک لڑکا ہے،

"جی ہاں" اس نے جواب دیا۔

"اور تمہارے ایک لڑکی؟ جی ہاں،

بہت اچھا، تب تم دونوں اپنے لڑکے اور لڑکی کی شادی کر دو اور خزانہ دونوں کو بطور تحفۂ شادی کے عطا کر دو۔

اس فیصلہ پر سکندر حیرت و تعجب بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"کیا آپ کا خیال ہے کہ میرا فیصلہ نامناسب ہے۔ سردار نے سکندر سے پوچھا۔ نہیں نہیں بلکہ تمہارے فیصلہ نے مجھے حیرت میں ڈال دیا، تمہارے ملک میں اس معاملہ کا فیصلہ کیونکر ہوتا ہے؟

"ہم اس کو شاہی استعمال کے لئے وقف کر دیتے"۔

"کیا تمہارے ملک میں آفتاب طلوع ہوتا ہے"

"یقیناً!" کیا وہاں بارش ہوتی ہے؟ ضرور تعجب کی بات ہے لیکن کیا وہاں پالتو جانور بھی ہیں۔ جو کہ ہری ہری گھاس اور نباتات پر گذر اوقات کرتے ہیں۔

بہت سے اور ہزاروں قسم کے،

آہ یہی وجہ ہے سردار نے کہا اُن معصوم اور بے گناہ جانوروں کے واسطے خدا نے آفتاب کے نکلنے اور بارش ہونے کو بحال کر رکھا ہے ؛

پٹرول پر پابندیاں

واشنگٹن، ۷ر نومبر۔ صدر امریکہ مسٹر روزویلٹ نے امریکہ کے عوام کے لئے پٹرول کی سپلائی کے پابندیاں لگا دی ہیں ؛

پردۂ فلم

محبوب کی تصویر کے قابل فخر ادا کار

عورت اور روٹی جیسی کامیاب تصاویر بنانے والے مشہور ڈائرکٹر مسٹر محبوب نے اپنی فلم کمپنی محبوب پروڈکشنز کی پہلی تصویر نجمہ کے لئے جن مایۂ ناز اداکاروں کا انتخاب کیا ہے۔ ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تصویر کس پائے کی ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ بمبئی ٹاکیز کی شہرت کے مالک مسٹر اشوک کمار نجمہ میں ہیرو کا پارٹ ادا کریں گے۔ وینا جو ہندوستان کی فلمی صنعت میں سب سے خوبصورت ایکٹرس شمار کی جا رہی ہے اس کی خدمات ہیروئن کے لئے حاصل کی گئی ہیں۔ اشوک کمار اور وینا کے علاوہ۔ مسٹر کمار، مس انورادھا۔ مسٹر مجید۔ مس شانتا وغیرہ بھی اس تصویر میں ایک نئے انداز میں اپنے آپ کو پیش کریں گے۔

وسنت سینا

وسنت سینا ایک ایسی شاندار تصویر ہے جس کی تیاری پر اترے پکچرس نے تقریباً چار لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔ اترے پکچرس کے کارکن مستحق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے انتہائی جرأت سے کام لیتے ہوئے ایک ایسی تصویر ملک کے سامنے پیش کی ہے۔ جس پر ہندوستان کی فلمی صنعت بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔

"وسنت سینا" اس قدیم ہندوستان کی ایک گداز داستان ہے جب ہندوستان آزاد تھا اور ہندوستان میں چاروں طرف خوشحالی کا دور دورہ تھا۔ اُسی آزاد ہندوستان میں پالک نامی ایک ظالم اور جابر حکمران نے ہلچل برپا کر رکھی تھی۔ اور اس ہلچل اور بے چینی سے اس زمانہ کی مشہور رقاصہ "وسنت سینا" بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ یہ تاریخی افسانہ عشق و محبت کی ایک نہایت ہی رنگین داستان ہے۔ امید ہے کہ اسے ہندوستان کے ہر حصہ میں بے حد پسند کیا جائے گا۔

اس تصویر میں جو بے نظیر سیٹ لگائے گئے ہیں وہ مشہور آرٹسٹ مسٹر کانو ڈیسائی کی فن کاری کا شاہکار ہیں۔ ڈرکٹر کے فرائض مسٹر جاگیردار نے انجام دئے ہیں۔ دنمالا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے وسنت سینا رقاصہ کا پارٹ ادا کیا ہے غرضکہ تصویر ہر لحاظ سے نہایت شاندار اور کامیاب ہے۔

چوڑیاں

بھرت ملاپ اور اسٹیشن ماسٹر جیسی کامیاب تصاویر تیار کرنے والی فلم کمپنی پرکاش کی جدید تصویر چوڑیاں بمبئی میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ یہ ایک ایسی غریب بیوہ کی لڑکی کی داستان ہے۔ جسے گاؤں کے عیار تباہ کر دینا چاہتے تھے۔ لیکن قسمت نے اس بھولی لڑکی کو نفس پرستوں سے بچا لیا۔

مایا بنرجی بہت مدت کے بعد اس تصویر میں آ رہی ہے۔ مایا بنرجی کے علاوہ پریم ادیب اور اسٹیشن ماسٹر کے شہرت یافتہ اداکار جیون نے بھی کام کیا ہے۔

روٹی کے بعد جوانی

نیشنل اسٹوڈیوز کی تصویر روٹی نے فلم سازی کا جو اعلیٰ معیار پیش کیا ہے۔ اس نے ہندوستان کی فلمی صنعت کو اس قابل بنا دیا ہے۔ کہ ہندوستان غیر ممالک کی تصاویر کے مقابلہ پر اپنی تصاویر پیش کر سکے۔ ہم کو مسرت ہے کہ اسی مایۂ ناز فلم کمپنی کی جدید تصویر جوانی عنقریب نمائش کے لئے پیش ہونے والی ہے۔ جوانی کو مسٹر وجاہت مرزا نے ڈائرکٹ کیا ہے۔ اور مسٹر سریندر، حسن بانو وغیرہ نے اداکاری کے فرائض انجام دئے ہیں امید ہے کہ یہ تصویر ہر لحاظ سے ایک کامیاب تصویر ثابت ہوگی ؛

اقوال زرین

محبت ایک نایاب موتی ہے، اور انسان کا دل اس کا صدف ہے۔

محبت افسانۂ حیات کا دلکش عنوان ہے۔

محبت ایک خوشرنگ پھول ہے جس سے انسان کا چمن حیات آراستہ اور اس کی عطر بیز نکہت سے دل کی فضاء معطر ہے۔

محبت نہ ختم ہونے والی ایک طویل داستان ہے

محبت ایک پرکیف لذیز لیکن خاموش درد ہے جس میں انسان گم ہو جاتا ہے۔

محبت انسان کی بیوقوفی اور خدا کی عقلمندی ہے۔

محبت انسان کی کمزوری بھی ہے اور اسکا حربہ بھی

محبت کا راز مسکراہٹ میں پوشیدہ ہے۔

جھوٹ کی بنیاد کھوکھلی ہوتی ہے۔

دنیا کو دھوکہ دینا اپنے آپ کو فریب میں مبتلا کرنا ہے۔

موج تبسم

پولیس انسپکٹر:- (سپاہی سے) تم نے چور کو کیوں نہیں پکڑا۔؟

پولیس مین:- جناب وہ ایسے کمرے میں گھس گیا جس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔

بغیر اجازت اندر آنا منع ہے۔

رشید- دیکھئے میرا ذکر دوبارہ اخبار میں چھپا ہے۔

بشیر:- ذرا پڑھئے تو۔

رشید:- اس میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی آبادی کل ۳۶ کروڑ ہے اور ان میں ایک میں بھی ہوں۔

کسی امیر نے ایک مرتبہ چند کاہلوں کو اپنے مکان پر جمع کیا اور کہا۔

"میرے پاس آکر سب اپنی اپنی کاہلی کا ذکر سناؤ۔ جو سب سے زیادہ کاہل ثابت ہوگا اُسے ایک روپیہ دوں گا۔ سب آئے اپنا اپنا کمال بیان کیا۔ مگر ایک نہ آیا امیر نے اسی کو روپیہ دیا۔

ایک صاحب حجامت بنوانے حجام کی دوکان پر گئے

حجام نے پوچھا کس قسم کے بال کٹیں گے؟

جواب ملا "تینوں کم"

حجام نے حیرت سے پوچھا اس کے کیا معنے

جواب ملا

بال مونچھیں اور باتیں"

دلچسپ معلومات

اٹلی کی عشق باز عورتیں

اٹلی کی جرائم پیشہ عورتوں کو عشق بازی میں کمال حاصل ہے، چنانچہ ان جرائم پیشہ عورتوں کی حالت یہ ہے کہ یہ جوں ہی گرفتار ہو کر جیل خانہ میں پہونچتی ہیں جیل خانہ کے آدمیوں سے عشق بازی شروع کر دیتی ہیں اور ان کی عشق بازی یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ جیل ہی کے آدمی اُن کے مقدمات کی پیروی کرتے ہیں اور ان کو جیل خانوں سے نکالنے کے لئے قانون دانوں کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔

اٹلی میں ایک دو نہیں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ کہ جیل خانوں میں عورتوں نے جیل کے ملازمین کو ہموار کر کے اُن سے خوب اپنے مقدمات کی پیروی کرائی اور جب بری ہو گئیں تو اُن کی جانب رُخ بھی نہیں کیا۔ حکومت اٹلی نے اس کو دیکھ کر سخت ہدایت کی ہے کہ جیل کے آدمی و حکام ان کے فریب میں نہ آئیں۔

عورت کی خود نمائی

عورت جس قدر خود نمائی اور اپنی تعریف دل دادہ ہے اُس کا اندازہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ہو سکتا ہے جو حال ہی میں ایک معاصر نے شائع کئے ہیں۔

ایک اوسط درجہ کی عورت اپنی زندگی بھر میں دس ماہ آئینہ دیکھنے میں صرف کر دیتی ہے۔ چھ سال سے دس سال سے پندرہ برس تک پاؤ گھنٹہ شیشہ کو دیکھتی رہتی ہے۔ بیس برس کی عمر تک وہ نصف گھنٹہ روزانہ اور بیس سال کے بعد اوسطاً ایک گھنٹہ روزانہ اپنی تعریف میں صرف کرتی ہے ؎

افسانہ

آخری سانس

سوسائیٹی کا ایک گناہ بے نقاب ہونے کے بعد

(از مسافر)

لیمپ کی پھیکی پھیکی زرد زرد سی روشنی نے زندگی کے آخری سانس گنتی ہوئی عورت کے بھیانک چہرے کو اور بھی زیادہ ڈراؤنا بنا دیا تھا اس کی آنکھوں کے نیچے کے حلقوں کی سیاہی اور بھی گہری نظر آرہی تھی۔

اس نے آنکھیں پھاڑ کر ہسپتال کی چارپائی پر پڑی ہوئی اس عورت کو دیکھا اسے یقین نہ آیا کہ یہ وہی ہے جس کی خوبصورتی میں اس کے واسطے کبھی ایک مقناطیسی کشش تھی کیا اس نے اسی پژمردہ خشک اور بنجر سی عورت سے والہانہ عشق کیا تھا؟

اسے یقین نہ آیا کہ یہی جسم جو اس وقت آخری لمحات میں جان نکلنے سے کچھ دقت قبل ایڑیاں رگڑ رگڑ کر زندگی کو خیرباد کہہ رہا ہے، یہی جسم کبھی حسن و جمال سے ایک نورانی قندیل کی مانند روشن تھا جس عورت کو اس نے گناہ میں ملوث کرنے کے بعد دنیا کے حالات کے بھنور میں دھکیل دیا تھا اور جسے وہ گذشتہ چھ سات ماہ میں نئے نئے شکاروں کی دوڑ دھوپ میں قریب قریب کچھ فراموش کر چکا تھا کیا عجب اتفاق تھا کہ اسوقت وہ اسی عورت کے بستر مرگ کے قریب کھڑا تھا۔

اس نے اپنی آنکھیں ملیں پھر کمرے میں ادھر ادھر دیکھا نہیں وہ کوئی خواب نہیں دیکھ رہا تھا، اس عورت کے بستر کے قریب ایک، پنگورے میں ایک نومولود کی بیحد حسین اور گوری لڑکی بھی لیٹی تھی۔

اسے بتایا گیا تھا کہ وہ قریب المرگ ہے اب کوئی معجزہ ہی اسے موت کے پنجہ سے بچا سکتا ہے کیونکہ خود اسی میں اب زندہ رہنے کی کوئی تمنا باقی نہیں رہی ہے ڈاکٹروں کے بیان کے مطابق اس عورت نے اپنے بارے میں کچھ بھی بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ میں ایک اونچے گھرانے کی لڑکی ہوں۔

میرے پوشیدہ گناہ سے میرے ماں باپ کی جو بدنامی ہوگی اس سے بچنے کے لئے انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے، اور بہت کوشش کی گئی ہے کہ کم از کم وہ اپنی بچی کے باپ کا نام تو بتا دے لیکن اس نے کسی جتن سے بھی اس کا نام نہ بتایا۔

ایک ڈاکٹر کو قریب المرگ عورت کا اس قدر مضبوط ارادہ دیکھ کر اس کیس سے غیر معمولی دلچسپی پیدا ہو گئی تھی اس ڈاکٹر نے بہ حیثیت دوست اسے اس غیر معمولی عورت کو دیکھنے کی اجازت دیدی تھی۔

"تم!!!" اس کی نحیف آواز سنکر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں وہ اسے دیکھ رہی تھیں۔

اس نے دیکھا کہ موت کے آغوش میں پہونچی ہوئی اس کی محبوبہ کی بجھاری آنکھوں میں اسے شناخت کر لینے سے ایک خاص چمک پیدا ہو گئی ہے۔

اسے خوف محسوس ہوا مگر پھر اس کے دل میں اطمینان کی ایک ہلکی سی لہر اٹھی اسے یقین نہیں تھا کہ وہ اسے دیکھ کر خوش ہوگی۔

"مجھے توقع نہیں تھی کہ تم آؤ گے؟"

اس نے خشک اور روکھی آواز میں اسطرح آہستہ سے کہا گویا خزاں بریدہ درختوں کے زرد اور سوکھے پتوں میں سے ہوا سر سرا کر نکل رہی ہے "تمہارا شکریہ بڑا احسان کیا!"

اس نے وہ ہے لے کر یہ فقرے کہے مگر پھر بھی اس کوشش میں وہ اس قدر تھک گئی کہ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں وہ ندامت اور شرم کی اس گہری سیاہی کو نہیں دیکھ سکی جو مرد کے چہرے پر چھا گئی وہ تو یہ سمجھ کر آیا تھا کہ خبر نہیں کون عورت ہے

وہ آنکھیں بند کئے لیٹی رہی۔

"تم نے مجھے خبر کیوں نہ کی"۔

مرد کا یہ فقرہ سنکر آنکھیں بند ہونے کی حالت میں عورت کے دہن کے گوشوں کے نیچے ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ہلکے ہلکے آثار نمودار ہو گئے۔

"تم" اس نے بہت ہی آہستہ سے مرد سے کہا کیا کرتے؟ مجھ سے شادی کر لیتے؟۔

اس نے اپنا زرد اور کمزور ہاتھ اٹھایا اور پنگورے کی طرف اشارہ کیا، دیکھو تمہاری بچی کس قدر خوبصورت ہے، ہے یا نہیں؟۔

"مرد خاموش کھڑا رہا"

تم آگئے، اس کی مجھے بڑی خوشی ہے، تم اس کی حفاظت کرنا اسے پالنا پوسنا میری بچی کو" اسکا گلا بھر آیا۔

مرد نے بے چینی سے ادھر ادھر دیکھا وہ کہہ رہی تھی اب میں تمہیں الزام نہیں دیتی تم میری محبت سے اکتا گئے تم کو پہلے ہی دن سے خوف تھا کہ کسی کو معلوم نہ ہو جائے مجھے تمہاری اس بزدلی سے نفرت تھی مگر اب میں دیکھتی ہوں کہ یہ بزدلی تمہارا ایک حصہ ہے تم وہی ہو سکتے ہو جو تم ہو خیر اب تم آگئے مجھ پر یہ تمہارا آخری احسان ہے"۔

اس میں جانے کہاں سے طاقت آگئی تھی کہ گو وہ کمزوری سے ہر لحظہ دم توڑ دینے کے قریب معلوم ہوتی تھی مگر وہ بولتی چلی جا رہی تھی، وہ خاموش کھڑا تھا۔

عورت کہتی رہی وعدہ کرو، کہ تم اس کا فی واقعت اور معقول پرورش کرو گے"۔

ہاں ہاں وہ دفعتاً بولا میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اسے پالوں گا، میں تو آیا ہی اسی لئے ہوں"۔

یہ الفاظ اس لئے اس کے دماغ میں سے نہ نکل کر اس لئے اس کے ہونٹوں پر آگئے کہ وہ چاہتا تھا کسی نہ کسی طرح یہ عورت خاموش ہو جائے، اپنے دل میں وہ سوچ رہا تھا کہ میں یہاں کیوں آگیا؟۔

کیسی حماقت کی ہے! اس کمرے کی دیواریں مجھ پر امڈی چلی آرہی ہیں اس نادان لڑکی کو دیکھو کیسی بے وقوف ہے اب پھر ایک بار مجھ پر اعتماد کرنے کے لئے تیار ہے کیا میں نے بارہا اسے دھوکا نہیں دیا! کاش نرس کے کمرے میں داخل ہونے سے قبل یہ نادان لڑکی خاموش ہو جائے، وہ کہہ رہی تھی میں جانتی ہوں تم اپنی بیٹی کو کبھی بھول نہیں سکتے مگر اب تم نے وعدہ کر لیا اب میں آسانی سے مر سکوں گی۔

اسے خیال آیا، ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ اسے اب زندہ رہنے کی کوئی خواہش اور تمنا نہیں ہے۔ اب سے پہلے بھی اس کی زندگی کی تنہا آرزو یہی تھی کہ وہ اس کی ہو کر رہے اس کے ساتھ زندگی گذارے اس کی محبت میں خود کو قربان کر دے جس مرد کو وہ اتنا چاہتی تھی اس کے دھوکہ دینے پر اب وہ زندہ رہنے کی کیا تمنا کرتی!۔

وہ ان خیالات میں کھویا ہوا کھڑا تھا اور اس کی طرف دیکھ رہا تھا ایک خیال اس کے دماغ میں بار بار گشت لگا رہا تھا کہ میں کسطرح اس کمرے سے باہر نکل بھاگوں، ہا نرس آجائے ایسا نہ ہو کہ وہ اسے یہ فضول باتیں کرتا ہوا سن لے!۔

"کبھی میری بچی کو تکلیف میں نہ رکھنا"

نہیں نہیں میں کہہ تو رہا ہوں" مگر یہ فقرہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر پوشیدہ تنفر کے آثار جھلک آئے عورت کی آنکھیں دفعتاً خوف سے لبریز ہو گئیں۔

تم جھوٹ بول رہے ہو" اس نے تھراتے ہوئے مدہم لہجہ میں کہا "تم ہمیشہ مجھے دھوکا دیتے ہو" وہ بستر پر اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی، اس کے چہرے پر پسینہ آگیا مرد خاموش کھڑا دیکھتا رہا۔

میں ذرا ایک کام سے روک لی گئی تھی۔

اندر داخل ہوتے ہوئے نرس نے کہا۔

(باقی بر صفحہ ۵ کالم ایک کیجئے)

۵۰،۰۰۰ گیلن پٹرول
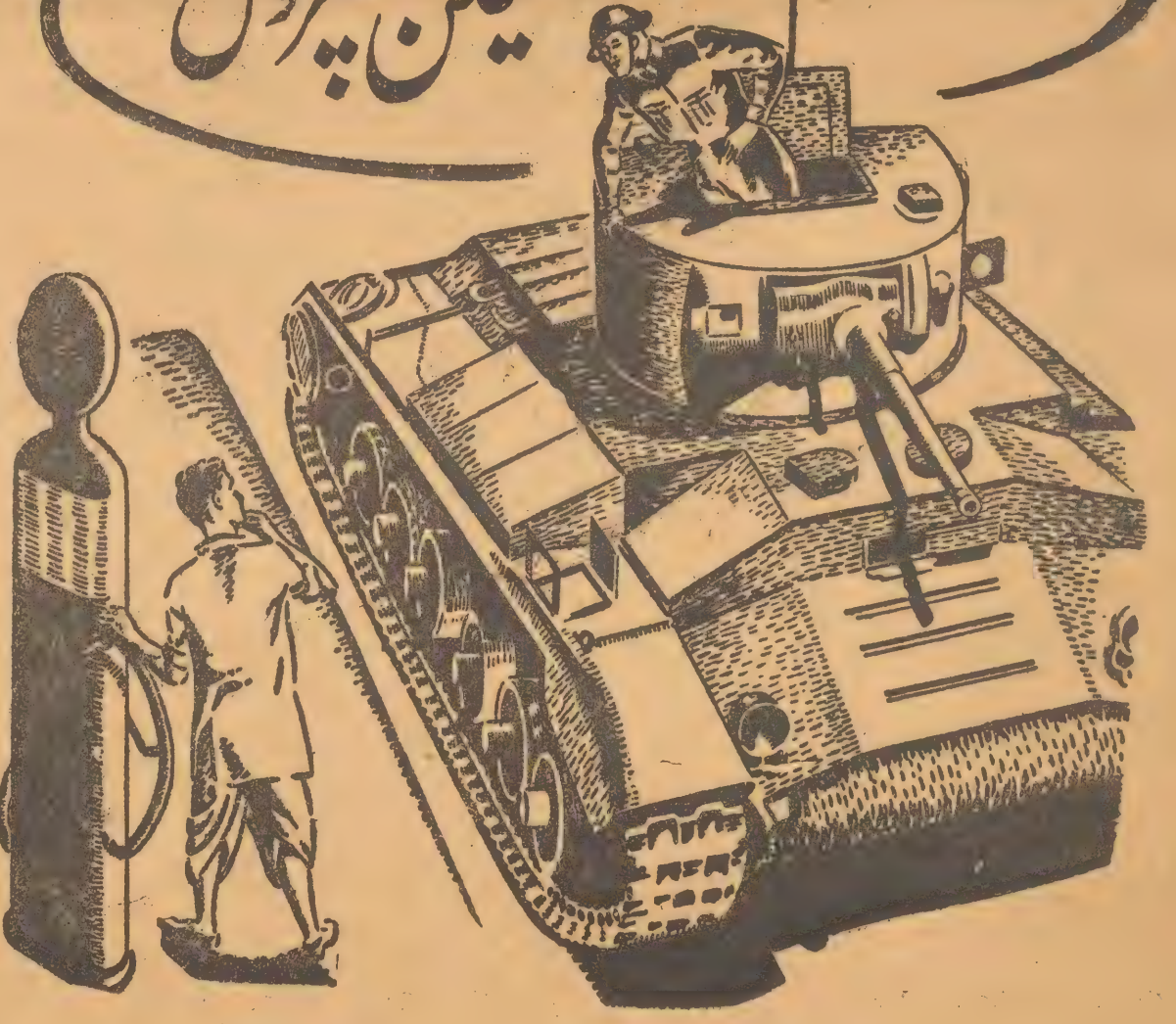
کیا ایک ٹینک کے لئے؟ جی نہیں، ایک ٹینک کی جنگ کے لئے جی ہاں، ہمیں یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ یہ کتنی بڑی جنگ ہے۔ ہمیں یہ کہنا چاہیئے کہ ہماری فوجوں کو ہر اس چیز کی ضرورت ہے جسے ہم خود استعمال کرتے ہیں۔ آپ کو ہفتہ بھر کے لئے چار گیلن پٹرول کی ضرورت ہوتی ہے لیکن مصر میں جرمن جنرل رومیل کا مقابلہ کرنے کے لئے ہماری فوجوں کو ہفتہ میں ایک لاکھ گیلن پٹرول کی ضرورت ہے۔ آپ کو ایک جوڑے جوتے کی ضرورت ہے، فوج کے لئے لاکھوں جوڑے چاہیئے اسی طرح ہر چیز کا خیال کیجئے۔ ہر وہ چیز جو ہم بازار میں خریدتے ہیں آج کل جنگ کے لئے ضروری ہے اس لئے ہمیں کم خریدنا چاہئے۔ اور جو روپیہ ہم بچائیں گے اُس کا کیا ہوگا؟ اُسے بھی جنگ کا ہتھیار بنائیے۔

صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم جنگ جیت سکتے ہیں ؎

ڈفنس سیونگ سرٹیفکٹ

یا ڈفنس لون کے علاوہ کچھ بھی خریدنے سے پہلے ... ایک بار سوچئے

سرٹیفکٹ آپ کے ڈاکخانہ سے مل سکتے ہیں دس روپیہ پر دس سال میں تین روپیہ ۱۰ آنہ نفع حاصل کیجئے۔

مارشل پٹیان کی اپیل کے فوراً بعد امیر البحر ڈالان کا ہنگامہ خیز اعلان

لندن-۲۳ر نومبر- آج امیر البحر دارالامان نے الجزائر کی نشرگاہ سے یہ اعلان کیا کہ فرانسیسی مغربی افریقہ نے بغیر کسی دباؤ کے اپنی مرضی سے میرے ماتحت رہنا منظور کر لیا ہے۔

امیر البحر موصوف نے کہا- باشندگان فرانسیسی افریقہ میں آپ کے لئے عظیم الشان خبریں لایا ہوں- فرانسیسی مغربی افریقہ نے میرے احکامات ماننا تسلیم کر لیا ہے جس کے معنے ہیں کہ اس نے مارشل کی ذات سے جو عہد کیا تھا اس میں وہ وفادار ہے۔

جنوبی افریقہ کے ہائی کمشنر- بولس کے گورنر جنرل اور بری و بحری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل برد جیسے روشن دماغ حضرات فرانسیسی افریقہ کی مدافعت کے لئے جنرل گراؤ اور جنرل نگاس یا گورنر جنرل چیٹل جیسے مشہور اور اہم شخصوں سے تعاون کرنے کے لئے مستعد ہو گئے ہیں- ہم نے سیدھا راستہ اختیار کر لیا ہے- تنظیم اور جذبہ حب وطن کے ساتھ شرافت سے میری تقلید کئے جاؤ- زندہ باد فرانس -

اس واقعہ سے قبل مارشل پٹیان نے فرانسیسی مغربی افریقہ کے فرانسیسی سپاہیوں ملاحوں- اور ہوابازوں کو مخاطب کرتے ہوئے- ایک تقریر نشر کی- مارشل موصوف نے ان سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

تمام فرانسیسی افریقہ میں سوائے آپ کے علاقہ کے کوئی ایسی جگہ نہیں رہی ہے جو بیرونی اثرات سے پاک ہو- سپاہیو- ملاحو اور ہوابازو! مغربی افریقہ کو میں نے تمہارے سپرد کر دیا ہے- اب تک تم نے اپنے فرائض کو خوب پورا کیا ہے- اب بھی یہ صرف آپ کی شجاعت اور آہنی عزم پر منحصر ہے- کہ اس یاس کے زمانہ میں افریقہ میں ایسی زمین نظر آئے جس پر فرانسیسی پھریرا لہراتا ہو- اگر آپ پر حملہ کیا جائے تو آپ فرانس کا تفوق ثابت کرنے کے لئے مدافعت کریں گے- فرانسیسیو! اور مقامی باشندو! ملک کی یکساں محبت کے جذبہ میں متاثر ہو کر تم متحد ہو کر میرے احکامات کی تعمیل کرو-

مغربی فرانسیسی افریقہ کے اتحادیوں کی صفوں میں جانے سے اتحادیوں کو ایک ایسا ملک مل گیا ہے جو تقریباً ......۸ امربع میل رقبہ پر مشتمل ہے- اور جس کی آبادی ڈیڑھ کروڑ پر مشتمل ہے- ایک تیز طیارہ جنوبی بحر اوقیانوس کے اوپر پرواز کر کے تقریباً چھ گھنٹے میں ڈاکر سے برازیل پہونچ سکتا ہے- فرانسیسی بندرگاہوں میں ڈاکر کا تیسرا نمبر ہے- صرف مارسیلز اور سیدی بادری اس سے بہتر ہیں- اس کی گودی میں بہترین جنگی اور تجارتی جہاز کھڑے کئے جا سکتے ہیں-

جو فرانسیسی جنگی جہاز اس وقت ڈاکر میں موجود ہیں- ان کی توپیں اور بندوقیں اس درجہ کامیاب ہیں کہ ان سے برابر کام لیا جا سکتا ہے- اور تین آبدوزیں سب کا وزن ......۷ ٹن ہے- تین تباہ کن جہاز ہیں جو ......۳ ٹن کے ہیں اس کے علاوہ غوطہ خور کشتیوں کی ایک بڑی تعداد ہے- ان کی اصلی تعداد معلوم نہ ہو سکی-

برطانوی گمبیا میں باتھرسٹ کو زبردست خطرہ ہو گیا- لیکن ڈاکر کے اتحادیوں کی جانب ہو جانے کے بعد یہ تمام خطرات دور ہو گئے- اس نو آبادی میں ایک طبقہ ہے جسے سینیگال اور بعض اوقات سکس کہتے ہیں یہ طبقہ بہت جنگ جو ہے- جنگجو فرانس کو اس خاص طبقہ سے زبردست امداد ملے گی۔

تحریک پاکستان کے بُرے نتائج

راولپنڈی ۲۵ر نومبر- گرو نانک دیو کی سالگرہ کے موقع پر جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے امرتسر کے ممتاز اکالی لیڈر سردار امر سنگھ دوسنگ نے اس واقعہ کا انکشاف کیا کہ سردار بلدیو سنگھ وزیر پنجاب کی صدارت میں آل سکھ پارٹیز کانفرنس نے جو یہ فیصلہ کیا تھا کہ سکھ تیار ہیں کہ کسی فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے نتیجہ میں پنجاب کی سرحدوں کو از سر نو تقسیم کیا جائے- اس فیصلہ پر پنجاب شرومنی اکالی دل نے اپنے جلسہ میں سرکاری طور پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر دی اور اسے دل کے اغراض و مقاصد میں شامل کر لیا-

سردار امر سنگھ نے اس جلسہ میں ہندوؤں اور سکھوں سے اپیل کی کہ وہ آزاد پنجاب کی تشکیل میں پوری دلچسپی لیں۔

سر سپرد کی طرف سے کن کو بلایا گیا ہے؟

الہ آباد-۲۷ر نومبر- معلوم ہوا ہے کہ نان پارٹی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے الہ آباد میں کچھ مختلف الخیال لیڈروں کو ۱۲ اور ۱۳ر دسمبر کے لئے مدعو کیا ہے تاکہ موجودہ سیاسی معاملات اور حالات پر غور کیا جائے کہ ایک آل پارٹیز کانفرنس کو کس طرح منعقد کیا جا سکتا ہے- یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس وقت مسٹر ساورکر- ماسٹر تارا سنگھ- راج گوپال اچاریہ اور راجہ مہیشور دیال سیٹھ کو دعوت نامہ ملا ہے اور نان پارٹی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے سلسلہ میں جو لوگ مدعو کئے گئے ہیں وہ ایک آل پارٹیز کانفرنس کے منعقد کرنے کے امکانات پر غور کریں گے-

بقیہ افسانہ صفحہ ۴

بقیہ افسانہ صفحہ ۴

اس نے نرس کی آواز سنکر خود کو سنبھالا اس نے بستر کیطرف دیکھا، وہ مر چکی تھی وہ تیزی سے کمرے کے باہر نکلا مگر پھر اس نے اپنی چال مدھم کر دی، تاکہ کوئی شبہ نہ کرنے لگے۔

اس وقت اپنے دوست ڈاکٹر کے پاس بھی چلنا ٹھیک نہیں بس سیدھے گھر پہونچنا چاہیے مگر ہسپتال کا ورنڈا اسے لامتناہی نظر آنے لگا۔

پھر دفعتاً اسے محسوس ہوا کہ اسے رونے کی آواز سنائی دی، اپنی نو مولود بیٹی کے رونے کی آواز سنائی دی، وہ ایک لحہ کیلئے ٹھٹکا، میری بیٹی، اس کی ماں بھی ایک بڑے گھرانے کی لڑکی تھی میں بھی ایک اعلےٰ خاندان کا ہوں میری بیٹی ایک اعلیٰ خاندانی عورت نکلیگی، مگر میری شہرت میری نیکنامی۔

وہ تیزی سے زینے سے نیچے اترنے لگا دفعتاً بیٹی کے رونے کی تیز آواز نے اسکا تعاقب کیا اسکا پاؤں پھسل گیا اور وہ اپنے خون کے فواروں میں لپٹا ہوا گرنے لگا۔

وزیر اعظم بنگال کو وزراء کی تنبیہ

کلکتہ ۲۶ر نومبر- مسٹر سنتوش کمار باسو وزیر سلف گورنمنٹ اور مسٹر پرماتما ناتھ بنرجی وزیر مالگزاری نے ایک یادداشت مسٹر اے کے فضل حق وزیر اعظم بنگال کے پاس روانہ کی ہے- جس میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کے استعفا سے ایک نئی صورت حال پیدا ہو گئی ہے- اور جو باتیں ڈاکٹر مکرجی نے اپنے استعفے میں لکھی ہیں ان سے نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں- اس لئے اگر گورنمنٹ نے اپنی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ کی تو ہم لوگوں کے لئے وزارت کے عہدوں پر رہ کر کام کرنا ناممکن ہو جائے گا-

اس یادداشت میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے اجتماعی جرمانہ کے عائد کرنے میں پاسداری اور سختی سے کام نہ لیا جائے- ضلع مدناپور- اور ضلع چوبیس پرگنہ میں طوفان کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے جو پالیسی اس وقت برتی جا رہی ہے اس میں تبدیلی کی جائے-

بحر ہند میں سمندری معرکہ

لندن-۲۶ر نومبر- امارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ حال میں بحر ہند میں ہندوستان ساحلی بیڑہ کے دو جہازوں اور دو جاپانی طیارہ بردار جہازوں میں مقابلہ ہوا- ایک دس ہزار ٹن وزن کے جاپانی طیارہ بردار جہاز کو ہمارے ایک سرنگ صاف کرنے والے جہاز نے غرق کر دیا- دوسرا جاپانی جہاز جو چھ ہزار ٹن وزن کا تھا اس کے حملے سے ہمارے دونوں جہاز بھی مجروح ہوئے جن میں ایک بہت زیادہ مجروح ہوا اور اس جہاز کے کچھ افسر اور بحری سپاہی بھی دشمن کی گولہ باری سے ضائع ہوئے۔

کراچی میں اُردو کانفرنس

کراچی ۲۴ر نومبر- کل ہند اُردو کانفرنس ماہ دسمبر کے اواخر میں زیر انتظام انجمن ترقی اُردو کراچی منعقد ہونے والی ہے- کانفرنس کے ساتھ مشاعرہ بھی- پنڈت کیفی- حفیظ جالندھری- روش صدیقی- اختر رضوانی- انور انصاری بھوپالی نے شرکت کا وعدہ فرمایا ہے-

عید:- نیا اور مُبارک چاند نمودار ہوا- اور رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا- اس تقریب میں مہمان نوازی شروع ہوتی ہے- اور چائے کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے- چائے نوشی ہی میں آپ اور آپ کے دوست یکجا جمع ہوتے ہیں- اور ایک دوسرے کو عید کی مُبارک باد دیتے ہیں- عید کی دعوت کے بعد پھر چائے کا دور چلتا ہے- جس سے آپ کی خوشی بڑھتی ہے- اسطرح کے ہر بڑے جشن میں چائے کا دور جاری رکھیئے۔

ہندوستانی چائے

ہر بڑے موقع کے لئے بہترین پینے کی چیز

انڈین ٹی- مارکیٹ- ایکس پنشن بورڈ نے شایع کیا- IE 136

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 336

وزیر اعظم بنگال سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا

کلکتہ ۲۵ر نومبر- آج سہ پہر کو بنگال لیجسلیٹو کونسل کے جلسہ میں مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گذشتہ اتوار کو بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر کرن شنکر رائے ڈفنس ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تاکہ وہ کانگرس کی تحریک سول نافرمانی کو کسی طرح کی مدد نہ پہونچا سکیں اور سوال کے جواب میں مسٹر حق نے کہا کہ انہیں اس گرفتاری کی پہلے سے کوئی اطلاع نہ تھی اور نہ اُن سے اس کے متعلق کوئی مشورہ کیا گیا -

ایک دوسرے ممبر کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا کہ کانگرس کی تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں کلکتہ میں بیس اور کلکتہ سے باہر نو آدمی ہلاک ہوئے- ۱۵۵ آدمی کلکتہ میں زخمی ہوئے اور ۱۴ آدمی کلکتہ سے باہر زخمی ہوئے- زخمیوں میں ۵۰ پولیس کے کانسٹبل ہیں- وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ پبلک میں جن لوگوں کو نقصانات پہونچے ہیں اُن کے معاوضہ دیئے جانے کا معاملہ زیر غور ہے-

وزیر اعظم عراق کا خط مسٹر روزولٹ کو

واشنگٹن ۲۴ر نومبر- عراق کے وزیر اعظم سر نوری نے صدر روزویلٹ کو شمالی افریقہ میں امریکی فوجیں اتار نے پر مبارکباد بھیجی ہے، انھوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ بحرہ روم میں محوریوں کو جو زک پہونچی ہے اس سے اُن کی زنجیر کے کمزور ترین حلقے کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے- چند دن میں ہی بحرہ روم کا نقشہ بدل گیا، اتحادیوں کا تمام حلیف اور خصوصاً شمالی افریقہ اور مشرق قریب کے سب عرب خوش ہیں، اور آپ کے شکر گزار ہیں- کہ آپ نے ایسا نمایاں اقدام کیا ہے۔

نئی دہلی میں ایک اہم کانفرنس

نئی دہلی-۲۵ر نومبر- آج سر ہنری میکسویل ہوم ممبر حکومت ہند کی صدارت میں مختلف صوبجاتی ہند کی گورنمنٹوں کے نمایندوں اور گورنمنٹ ہند کے خاص خاص محکموں کے افسروں کی ایک کانفرنس ملک کی موجودہ شورشوں اور فسادات پر غور کرنے اور موجودہ بدامنی اور ہنگامہ آرائیوں کو روکنے کی تدابیر سوچنے کے لئے منعقد ہوئی- یقین کیا جاتا ہے کہ کانگرسی شورش کو دبانے کے لئے عنقریب زیادہ موثر اور سخت کارروائیاں کی جائیں گی -

صوبہ متحدہ میں سول نافرمانی ختم ہو گئی؟

لکھنؤ-۲۵ر نومبر- یو-پی گورنمنٹ کے ہوم سکرٹری مسٹر بیرن نے یونائیٹڈ پریس کے نامہ نگار سے کہا- کہ صوبہ متحدہ میں کانگرس کی تحریک سول نافرمانی تقریباً بالکل ختم ہو گئی ہے -موصوف نے یہ بھی کہا کہ اس صوبہ میں ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت اس وقت تین ہزار کانگرسی نظربند ہیں۔

فرانس کا پورا سمندری بیڑہ غرق نہیں ہوسکا

کچھ فرانسیسی جنگی جہاز جرمنوں کے ہاتھ آگئے اور کچھ شاید فرار ہوگئے

(لنڈن ۲۸ نومبر) ابھی یہ بات مشتبہ ہے کہ فرانسیسیوں نے اپنے تمام جنگی جہازوں کو چھید کر کے غرق کر دیا، خیال کیا جاتا ہے کہ جنگی جہاز جرمنوں اور اطالویوں کے قبضہ میں آگئے ہیں، اور شاید کچھ وہاں سے بھاگ نکلے ہیں، وشی کے ایک تار میں لکھا ہے، کہ دو فرانسیسی آبدوزیں اور دو چار دیگر جنگی جہاز بھی غالباً بھاگ کر بچ گئے ہیں۔ برطانوی جنگی جہاز بحر روم میں فرانسیسی تباہ کن جہازوں کو ڈھونڈھ رہے ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ٹولون کے بندرگاہ سے سلامت نکل گئے ہیں۔ جرمنوں نے کئی فرانسیسی بحری افسروں کو قید کر لیا ہے، مگر انھیں شہر کے اندر آزادی دیدی گئی ہے، ہٹلر نے اعلان کیا ہے کہ جرمن سپہ سالار فیلڈ مارشل کو جملہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں، اس کے معنی یہ ہیں کہ فرانس میں اب موسیو لیول کی حکومت برائے نام ہی باقی رہ گئی ہے، البتہ ظاہراطور پر جرمن اپنے مطلب کے لئے موسیو لیول کو فرانس کا حکمران بنائے رہیں گے، امریکن بحری کے افسر اطلاعات کپتان لیلینڈ نے آج بیان کیا کہ کچھ عرصہ سے جرمن اور اطالوی آبدوزیں اور ہوائی جہاز برابر فرانسیسی بیڑے کی نگرانی کر رہے تھے، کپتان موصوف نے کہا کہ مارسیلز اور ٹولون دونوں بندرگاہوں کے دہانے اس قدر تنگ ہیں کہ اگر ان میں کسی بھاری جنگی جہاز کو ہوائی حملہ سے غرق کر دیا جائے، تو پھر بندرگاہ کے اندر پورا بیڑہ بند ہو جائے گا، امریکن وزیر بحری کرنل ناکس نے۔ دلچسپ بات بتائی کہ فرانسیسی جنگی جہازوں نے اپنے کو تباہ کر دینے کے لئے ایک دوسرے پر حملہ کر کے گولہ باری کی۔

الجیریا کے ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے امیر البحر ڈارلان نے ٹولون کے بندرگاہ پر جرمنوں کے قبضہ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہٹلر نے اب تک اسی لئے ٹولون کے بندرگاہ پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ فرانسیسی وہیں ٹھہرا رہے۔ ٹولون میں ہمارے بیڑہ نے پہلے تو بہادری سے اپنا بچاؤ کیا، لیکن جب وہ مجبور ہو گیا تو جہازوں میں چھید کر کے اُن کو غرق کر دیا گیا، میں نے ۱۱ر نومبر کو ٹولون کے فرانسیسی امیر البحر سے کہا کہ وہ وہاں سے چلا آئے، لیکن اُس نے میری بات نہیں سُنی وہ سمجھتا تھا کہ وہ بیڑہ کو بچا لے گا، لیکن اب اس نے دیکھا کہ نہ صرف اُس کے جہازی تباہ ہو گئے بلکہ بہت سے بہادر افسران اور سپاہیوں کی جانیں بھی ضائع ہوئیں، جرمنی کا مقصد فرانس کو بالکل تباہ کر دینا ہے، اور ہم ان لوگوں سے ضرور سمجھیں گے جو اس کام میں ہمارے پشتینی دشمنوں سے اتحاد عمل کر رہے ہیں، آج لنڈن میں آزاد فرانسیسی ملاحوں نے پہلے تو ایک مظاہرہ کیا اور اس کے بعد ٹولون میں غرق ہو جانے والے بہادر افسران اور ملاحوں کو ایک منٹ کی خاموشی سے یاد کیا۔

فرانسیسی بیڑے کا المناک انجام

(لنڈن ۲۷ر نومبر) جمعہ کے روز رات کو وشی ریڈیو نے اعلان کیا کہ ہر ہٹلر کے احکام کے ماتحت بندرگاہ ٹولون سے جہاں بہت سے جنگی جہاز فرانسیسیوں کے بڑے ہوئے تھے، جرمن افواج کے قبضہ میں آگئے ہیں، یہ قبضہ کل رات کو ہوا۔ مارشل پٹاں کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی ہے، وشی ریڈیو اعلان کرتا ہے کہ فرانسیسی امیر البحر ڈی لا بورڈ کے حکم سے ٹولون بندرگاہ کے تمام جنگی جہاز ڈبو دیئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ دس بجے صبح تک ایک بھی فرانسیسی جہاز باقی نہیں تھا، آج صبح کے چار بجے جرمنوں نے ٹولون پر قبضہ کر لیا اور جرمن افواج نسگوئی کے دروازے سے شہر میں داخل ہوئیں اور اسی وقت فرانسیسی امیر البحر بورڈ نے حکم دیا کہ تمام جہاز غرق کر دیئے جائیں، ٹولون مارسیلز کے مشرق میں ۔۴ میل کے فاصلہ پر پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے جو ایک خوبصورت بندرگاہ ہے، اور بہت عمدہ استحکامات رکھتا ہے، اسکی لنگرگاہ اتنی بڑی ہے کہ تمام فرانسیسی جہاز بیک وقت اس میں آ سکتے ہیں، چاروں طرف کی پہاڑیاں بہت اچھی طرح مسلح ہیں، اور دشمن سمندر کی راہ سے اس پر قابض نہیں ہو سکتا تھا، جرمنی کے ریڈیو نے بیان کیا ہے کہ فرانسیسی سپاہیوں نے جرمن افواج کی تھوڑی بہت مدافعت بھی کی لیکن فرانسیسی حکومت کے حکم کے خلاف کچھ فرانسیسی بیڑہ ڈبو دیا گیا ہے، کیونکہ ہٹلر کو ثابت ہو گیا ہے کہ فرانسیسی حکام نے اپنی فوج اور مسلح ملاحوں کو یہ حکم دیدیا تھا، امریکہ اور برطانیہ کی اُترنے والی فوج پر وہ گولی نہ چلائیں، اس لئے تمام فرانسیسی بری اور بحری جنگی دستوں کو غیر مسلح ہونے کا حکم دیدیا ہے، لیکن ہٹلر کے خطا میں، یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ غیر مسلح ہونے کا حکم صرف ٹولون کی افواج کو دیا گیا ہے، تمام افواج فرانس کو ہٹلر نے مارشل وان رانسٹیڈ کو حکم دیدیا ہے کہ وہ فرانس کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی ضروری کارروائی کر سکتے ہیں۔

(بعد کی خبر) وشی ۲۸۔ نومبر۔ باخبر حلقوں میں لنڈن کے خیال کیا جا رہا ہے، کہ امیر البحر آبیریل نے جو وزیر بحریات ہیں کوئی فرانسیسی بیڑہ متعینہ ٹولون کے خود غرق کرنے کا حکم نہیں دیا، لیکن آزاد فرانسیسی حلقوں کا بیان ہے کہ انہوں نے ہمیشہ جرمنی کی حملہ آوری کا روکنے کا مضبوط ارادہ کر رکھا تھا، یہ فیصلہ سیاسی اختلافات سے بالاتر تھا اور امیر البحر آبیریل اس کے شریک تھے، یہ امر بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ ٹولون پر قبضہ کر لینے سے پہلے جرمنی نے [illegible] ہوائی جہاز ٹولون پر منڈلائے اور لنگرگاہ ٹولون پر ہتابیاں چھوڑیں، تاکہ فرانسیسی بندرگاہ کے ٹھہرے ہوئے جہازوں کا مقام معلوم کریں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام خلیج ٹولون کے اندر مقناطیسی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں، اور ٹولون کے کوہستانی قلعوں کو بمباری کر کے مسمار کر دیا گیا، بعض جہازوں نے بندرگاہ سے چلے جانے کا ارادہ کیا، لیکن جرمن توپوں کی زد سے باہر ہونا محال تھا، ایک فرانسیسی آبدوز نے بندرگاہ سے بھاگ جانے کی کوشش کی تو ایک جرمن ہوائی جہاز نے تارپیڈو مار کر اس کے ٹکڑے اڑا دیئے۔

طرابلس میں پھر سناٹا ہوگیا

(قاہرہ ۲۹ر نومبر) ابھی جنرل مانٹگومری کی پہلی فوج نے العقیلہ پر حملہ نہیں شروع کیا ہے جنرل موصوف ابھی اپنے گشتی دستوں کے ذریعہ سے دشمن کی قوت کو ٹٹول رہے ہیں جو العقیلہ میں مقابلہ کرنیکی تیاریاں کر رہا ہے، امریکہ کے وزیر جنگ مسٹر اسٹمسن نے واشنگٹن کے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ رومیل یقیناً العقیلہ میں آٹھویں برٹش فوج کا بہت سخت مقابلہ کرے گا، کیونکہ وہاں اس نے بہت کافی قوت فراہم کر لی ہے۔

جاپانی چین پر بہت بڑا حملہ کرینگے

چنگکنگ ۲۸ر نومبر۔ آج نمایندگان اخبارات کی ایک کانفرنس میں چینی دفتر جنگ کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا کہ عنقریب ہی صوبہ ہنان میں جاپانیوں کا ایک بہت بڑا حملہ شروع ہونے والا ہے، ابھی معمولی حملے کر کے جاپانی ہماری قوت و طاقت کو ٹٹول رہے ہیں۔

بحکم جناب ایس، ایم منیر اسکوائر بار ایٹ لا سیول اینڈ سشن جج صاحب بہادر کانپور

نوٹس

تقرر وارث مدعی ڈگریدار و مدیون متوفی بعدالت سشن و سول جج صاحب بہادر کانپور
مقدمہ دیوانی نمبر ۶۲ سنہ ۱۹۳۸ء
متفرقہ نمبر ۸۲ سنہ ۱۹۴۲ء
بھگولال و چھنولال پسران لالمن و مسماۃ مولا دیوی بیوہ لالہ کنہئی لال اقوام ویش ساکنان فتیہ منی رام شہر کانپور سائلان۔ بنام
مسماۃ سورجکماری وغیرہ فریقثانیان۔
بنام (۱) مسماۃ سورجکماری بیوہ بابو گلاب سنگھ و فتح سنگھ خود ولی قدرتی راجکمار سنگھ پسر نابالغ خود و مہاراج کمار سنگھ پسر فتح سنگھ اقوام سرکال چھپی ساکنان چوک شہر کانپور
چونکہ سائلان نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ بجائے کنہئی لال متوفی کے بھگولال و چھنولال و مسماۃ مولا دیوی کا نام بزمرہ ڈگریدار درج کیا جاوے اور بجائے بابو گلاب سنگھ متوفی کے آپ لوگوں کا نام بزمرہ مدیون درج کیا جاوے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھلا دیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یک طرفہ سماعت ہوگی۔

مہر عدالت — بحکم منصرم کانپور، عدالت سول اینڈ سشن جج

لیبیا کا اطالوی کمانڈر انچیف برطرف کر دیا گیا

لندن ۲۷ر نومبر۔ روسی خبر رساں ایجنسی کو خبر ملی ہے کہ لیبیا میں اطالوی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل باسٹیکو کو اس کے عہدہ سے برطرف کر دیا گیا ہے اور مسولینی نے خود لیبیا میں فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لیلی ہے اس عرصہ میں لیبیا کے محاذ پر لڑائی میں تعطل پیدا ہو گیا ہے اس لئے کہ اتحادی فوجیں اپنی قوت کو مجتمع کرنے میں لگی ہوئی ہیں تاکہ رومیل العقیلہ پر جمکر لڑے تو کامیاب مقابلہ کیا جا سکے۔

چونکہ اس مقام سے جہاں ہماری آٹھویں فوج اس وقت تک پہونچ گئی ہے ریلوے کا سرا بہت فاصلہ پر ہے اس لئے یہ تعجب خیز نہیں ہے۔ اگر ہماری فوجوں کو سامان رسد جنگ فراہم کرنے کے لئے کچھ عرصہ توقف کرنا پڑے اور جب تمام اسباب مہیا ہو جائیں اس جنرل منٹگمری العقیلہ پر حملہ کریں۔ خیال ہے کہ موسم بھی بہتر ہو رہا ہے، اور موسم اسی طرح بہتر ہوتا رہا تو اس کا امکان ہے کہ نقل و حرکت میں بھی سہولتیں پیدا ہو جائینگی۔ ابھی تک یقین سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جنرل رومیل واقعی العقیلہ پر جم کر مقابلہ کرے گا یا نہیں، البتہ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ وہ کم سے کم واپسی کی لڑائی قوت سے لڑے گا، اور اس کے عقبی دستے جم کر مقابلہ کریں گے، العقیلہ پر العالمین کے مقابلہ میں استحکامات اور مدافعت کے سامان کم ہیں، جرمن اپنے سامان حرب اور رسد کا ⅔ حصہ اب تک ضائع کر چکے ہیں۔

ہندوستان سے ہمدردی کرنے پر مسٹر ولکی کو تنبیہ

(نیویارک ۲۷ر نومبر) مسٹر وینڈل کا ٹورنٹو میں رسمی شہری خیر مقدم اس سے مسترد کر دیا گیا کہ مسٹر ولکی اپنی تقریروں میں ہندوستان کا کیوں حوالہ دیتے ہیں، اس واقعہ پر تنقید کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز آج لکھتا ہے کہ ٹورنٹو میں کچھ لوگ ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ انھوں نے یہ سیکھا ہی نہیں ہے کہ کسی شخص کے نقطۂ نظر کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانے کا ایک اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس کی کوشش کی جائے کہ وہ اپنا نقطۂ نظر نہ پیش کرے۔ ٹورنٹو کی شہری مجلس نے مسٹر ولکی کے متعلق یہ پاس کیا کہ وہ اپنی تقریر میں ہندوستان یا سلطنت برطانیہ کا تذکرہ نہ کریں گے، اور اعلان کیا کہ اگر انہوں نے ایسا کرنے کا وعدہ نہیں کیا تو شہریوں کی طرف سے ان کا خیر مقدم نہیں کیا جائے گا، یہ کارروائیاں فطری طور پر لوگوں کو چونکائیں گی، کہ وہ یہ دیکھیں کہ مسٹر ولکی نے ہندوستان اور سلطنت برطانیہ کے متعلق کیا کہا، انھوں نے اول یہ کہا کہ دنیا کے وسیع رقبات میں اب کوئی سلطنت برطانیہ نہیں ہے، بلکہ اس کے بجائے آزاد اقوام کی ایک فخر کرنے والی دولت مشترکہ ہے، یہ واقعات کا ایک بیان ہے جس سے کسی کے جذبات کو چوٹ نہ لگنا چاہئے، دوسرے اُنہوں نے بیان کیا کہ چین کے سب سے زیادہ عقلمند آدمی نے یہ اعلان کیا کہ جب ہندوستان کے آزادی کے جذبات و خواہشات کو کسی آیندہ غیر ضمانت دادہ تاریخ کے لئے ایک کنارے ہٹا کر رکھ دیا جاتا ہے تو اس سے پبلک کی نظروں میں صرف برطانیہ عظمیٰ خفیف نہیں ہوتا بلکہ متحدہ اقوام خفیف ہوتے ہیں۔

میرے دوست! ابھی جاکر سیرولن روشے پیو
ابھی سے سیرولن روشے پینا شروع کر دیجئے اور کھانسی اور زکام سے نجات حاصل کیجئے
SIROLIN
سیرولن روشے
کھانسی اور زکام کو فنا کرتی ہے

مال کی محبت کے مقدس موضوع کی عظیم ترین تصویر
میجسٹک سینما کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے
کیرتی پکچرز کی لاجواب سوشل تصویر
ماتا
خاص اداکار: سوبھانہ اسمرتھ - مبارک - اُرملا دیوی - موتی - ہمالیہ والا - بدھوا اڈوانی - ثریا بیگم - چندرکانت۔
اپنے بال بچوں کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے
آئندہ پروگرام نئی دنیا (ڈائرکٹر اے۔ آر۔ کاردار)
خاص اداکار: سوبھانہ اسمرتھ - مظہر خاں - بجے راج - واسطی - آزوری

شاندار — تیسرا — ہفتہ
ایک دلکش اور دلچسپ سوشل تصویر
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے
رنجیت مووی ٹون کی عظیم الشان سوشل تصویر
مہمان
جس میں ملکۂ حسن مادھوری کو آپ انوکھے انداز میں دیکھیں گے
خاص اداکار: مادھوری - ایشوری لال - شمیم - راما شکل - بھگوانداس - کیسری
اسٹوری اداکاری گانے ڈانس مکالمے مذاق
سب لحاظ سے تصویر بہترین
تشریف لاکر لطف اُٹھائیے!

شاندار چھٹا ہفتہ
چترا پروڈکشن کا لاجواب اور شاہکار
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
کسی سے نہ کہنا
جمعہ ۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے
روزانہ ۷ بجے شام - ۱۰ بجے رات
ٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
خاص اداکار
لیلا چٹنس - بہاری سانیال - مس ستارا - مس شہزادی - کشور راؤ ڈاٹے - غوری

صرف دس فیصدی کاغذ کی پیداوار عوام کو مل سکیگی

نئی دہلی ۲۷ر نومبر - اطلاع ملی ہے - کہ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ہندوستان بھر کے کارخانہ جات کاغذ یہ احکام نافذ کر دیئے ہیں کہ سوائے مرکزی، صوبائی اور ریاستی حکومتوں کے اور کسی شخص کے ہاتھ وہ اپنی کاغذی پیداوار کا دس فیصدی سے زیادہ حصہ فروخت نہ کریں۔ جس پریس نوٹ میں یہ حکم شائع کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح نوے فیصدی پیداوار کاغذ صرف حکومت کے استعمال میں آئے گی۔ ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلا ہے کہ حکومت کے استعمال کے لئے جو کل پیداوار کاغذ ۹۰ فیصدی محفوظ رہے گا اس میں کا بڑا حصہ مشرق وسطیٰ کو بھیجا جائے گا۔

ہندوستانی کارخانوں کا احتجاج

ہندوستان کے کاغذ ساز کارخانوں کی مجلس کے سکریٹری نے حکومت کے اس اقدام پر احتجاج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ طلبا کی تعلیم میں بھی اس سے رکاوٹیں پیش آویں گی۔ کیونکہ انھیں بھی کاغذ حاصل کرنے میں دقتیں ہونگی اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ ہندوستان سے کاغذ کی برآمد فوراً روک دے۔ نیز اہل ملک کے لئے دس فیصدی سے زیادہ کاغذ مہیا کرے ۔

گورنمنٹ نے زیادہ سے زیادہ تعداد میں سکے ڈھالنا شروع کر دیے ہیں

دہلی ۲۸ر نومبر - نئی دہلی کا ایک سرکاری پریس کمیونک مظہر ہے:-

ملک میں چھوٹے سکوں کی کمیابی کی وجہ سے عوام کی زحمتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ چھوٹے سکوں کی ملک میں کمی کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ ان کا ذخیرہ کیا جا رہا ہے۔

ڈیفنس آف انڈیا رولس کی دفعہ ۹۰ قاعدہ ۲ ضمن ب کی رو سے کسی چھوٹے سکے کی تجارت اصل قیمت سے کم و بیش کرنا اور ضروریات سے زیادہ تعداد میں چھوٹے سکے جمع کرنا بھی ممنوع ہے۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کے مستوجب ہو سکتے ہیں۔

ستمبر ۱۹۳۹ء میں لڑائی چھڑی تھی اس وقت ہر مہینے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ رفتار سے چھوٹے سکے ڈھالے جا رہے تھے لیکن اب اس میں اضافہ ہو گیا ہے اور ہر ماہ سات لاکھ سکے ڈھل رہے ہیں اور موجودہ جنگ کے ابتدائی تین سال کے عرصہ میں مجموعی حیثیت سے ایک ارب اسی کروڑ سکے ڈھالے جا چکے ہیں یہ تعداد اس تعداد کے علاوہ ہے جو آغاز جنگ کے وقت ملک میں پھیلی ہوئی اور گردش کر رہی تھی۔

گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ چھوٹے سکوں کے ڈھالنے کے لئے عملی اقدام کر رہی ہے۔

مارشل پیٹن کے نام ہٹلر کا خط

لندن - ۲۸ر نومبر - وشی کے ریڈیو سے ایک خط نشر کیا گیا ہے جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ ہٹلر نے مارشل پیٹن کے نام ارسال کیا تھا اس خط میں لکھا ہے:-

۱۲ر نومبر ۱۹۴۲ء کو فرانسیسی حکام نے طولون کی مدافعت کرنے والوں کو یہ احکام نافذ کئے تھے کہ اگر اس شہر میں امریکہ و برطانیہ کی فوجیں اتریں تو وہ ان پر گولے نہ برسائیں اور جوابی کارروائی نہ کریں - اس حکم کا وجود ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے میں نے حکم دے دیا ہے کہ فرانس کا بحری بیڑہ اور فوجی دستے فوراً معطل اور غیر مسلح کر دیئے جائیں مارشل ربوسٹ ان تمام اقدامات کے انچارج ہوں گے - اور جو کچھ ضروری سمجھیں کے عمل میں لائیں گے - فرانسیسی مملکت میں وہی تمام فیصلے صادر کریں گے ۔

برہما اور ہندوستان کی سرحد

نئی دہلی ۱ر دسمبر

متحدہ جنگی ہیڈ کوارٹر کے ایک تازہ اعلان میں لکھا ہے کہ ادھر چند روز سے آسام اور برہما کی سرحد پر ہندوستانی گشتی دستوں اور جاپانی گشتی دستوں میں دو موقعوں پر مڈبھیڑ ہو گئی پہلے مورکہ میں ۲۰ جاپانی قتل ہوئے اور دوسرے مورکہ میں ایک ہندوستانی گشتی دستے نے دشمن کی ایک لاری کو ایک جھاڑی میں الٹ دیا۔ اس لاری پر ۱۶ جاپانی سپاہی سوار تھے - جن میں سے صرف ۳ زندہ بچکر جا سکے - جاپانی پٹرول کئی دفعہ سرحد پر چھاپہ مارنے کی کوشش کر چکے ہیں لیکن انہیں ہر دفعہ زک اٹھانا پڑی ان چھوٹے چھوٹے معرکوں میں ہمارے نقصانات بہت کم ہوئے -

کل شب کو برطانوی بھاری بمبار ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے اکیاب اور ٹنگو پر حملہ کر کے بمباری کی - اس کے ہوائی اڈوں پر کامیاب حملے کئے - ہماری بمباری سے جا بجا آگ لگ گئی ۔ ان حملوں میں ہمارا کوئی جہاز ضائع نہیں ہوا -

امیر البحر ڈارلان کی تقریر

لندن ۲۷ر نومبر - طولون پر جرمن قبضہ کی خبر ملنے کے بعد امیر البحر دارلان نے الجزائر کی نشر گاہ سے ایک تقریر کی ہے جس میں بتایا کہ ہٹلر کی یہ خواہش تھی - کہ فرانسیسی بیڑہ کسی طرح بھی طوفان سے باہر نہ جائے اس ہی لئے اس نے وعدہ کیا تھا کہ اس مقام پر قبضہ نہ کیا جائے گا لیکن یہاں ہمارا بیڑہ محفوظ نہ تھا - وہ جرمن توپخانہ کی زد پر تھا - اس لئے ۱۱ر نومبر کو میں نے درخواست کی تھی کہ بیڑہ طولون سے چلا آئے بدقسمتی سے بیڑہ کے خاص افسران نے اس درخواست پر عمل کرنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ وہاں رہ کر بھی جہازوں کی حفاظت ہو سکے گی - لیکن وہ ایسا نہ کر سکے یہ بہادری سے اپنی حفاظت کرنے کے بعد یہ بیڑہ خود ہی غرق ہو گیا - اور اس طرح بہت سے افسران اور ملاحوں کی جانیں ضائع ہو گئیں -

آپ نے مزید کہا کہ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس کی بیرونی دشمنوں کے مقابلہ میں ، فرانس کی حفاظت کریں - اب کے پورے فرانس پر قبضہ کر لیا گیا ہے - فرانسیسی افواج کو غیر مسلح کر دیا گیا ہے - جنرل ویگانڈ کو گرفتار کر لیا گیا - اور سردار حکومت کے اختیارات میں تبدیلی کر دی گئی - یہ امر بالکل واضح ہو گیا ہے کہ ہٹلر کا ارادہ فرانس کو بالکل تباہ کر دینے کا ہے - جو لوگ فرانس کے دائمی دشمنوں کی خواہشات کو پورا کر رہے ہیں خواہ اپنی خوشی سے یا مجبوراً ہمارے دلوں میں ان کے لئے کوئی جذبہ رحم پیدا نہیں ہوتا -

مولانا حسرت موہانی حجاز روانہ ہو گئے

بمبئی ۲۷ر نومبر - مولانا حسرت موہانی اور دوسرے ۲۰ افراد پر مشتمل ایک جماعت برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کے جہاز کے ذریعہ عازم حج ہوئی - یہ جماعت حصول پروانہ راہ داری یا گنجائش اور آرام کا خیال کئے بغیر روانہ ہو گئی سفر کے سلسلہ میں صرف ایک سرسری تقدیمی اجازت حاصل کر لی گئی تھی -

ہندوستان کے نئے چیف جسٹس

نئی دہلی - ۲۵ر نومبر - ہز مجسٹی ملک معظم نے مسٹر ولیم پیٹرک اسپنس بیرسٹرایٹ لا کو بجائے سر موریس گائر کے ہندوستان کا چیف جسٹس (فیڈرل کورٹ) مقرر کیا ہے - سر ماریس گائر ۲۵ر اپریل کو ۶۵ سال کی عمر کو پہونچکر اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو جائیں گے - نئے چیف جسٹس مئی میں اپنے عہدہ کا چارج لینے کے لئے ہندوستان آجائیں گے -

اسٹالن گراڈ کے حرفتی علاقہ پر دوبارہ قبضہ

ماسکو ۲۹ر نومبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ روسی فوجوں نے اسٹالن گراڈ میں فیکٹری کے علاقے پر پھر قبضہ کر لیا ہے اور ایک مخصوص روسی کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ شہر ویلیکی لوکی کے علاقہ میں جرمن مورچے کو ۱۹ میل تک توڑ دیا گیا ہے -

جہاز "بنگال" بخیریت واپس آ گیا

دہلی ۲۹ر نومبر - ہندوستانی سمندری بیڑہ کا جنگی جہاز "بنگال" جس نے حال میں بحر ہند میں ایک دس ہزار ٹن وزن کے جاپانی طیارہ بردار جہاز کو غرق کیا تھا - اب ہندوستان کے ایک بندرگاہ میں بخیریت پہنچ گیا ہے -

جاپان نے پھر جزیرہ اٹو پر قبضہ کر لیا

واشنگٹن ۲۹ر نومبر - ریاستہائے متحدہ امریکہ کے محکمۂ بحر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ مجمع الجزائر الیوشن میں جزیرہ اٹو پر پھر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا ہے -

برہما پر پھر ہوائی حملہ کیا گیا

نئی دہلی ۳۰ر نومبر - برطانوی ہوائی جہازوں کے ایک طاقتور دستے نے برہما میں سیگوے کے جاپانی ہوائی اڈے پر نیچے اڑتے ہوئے کلدار توپوں اور بم کے گولوں سے حملے کر کے کئی عمارتوں اور پٹرول کے ایک ذخیرہ میں آگ لگا دی - ایک اور مقام پر بھی ہمارے ہوائی جہازوں نے تیل کے کارخانے پر کامیاب حملہ کیا - ہمارا کوئی ہوائی جہاز ضائع نہیں ہوا -

چوتھا شاندار ہفتہ
ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور
ٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
جمعہ ۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے
پرامونٹ کمپنی کی مایہ ناز مزاحیہ پیش کش
شیخ چلی
خاص اداکار
موتی، بدری، نوین چندرا، کندری، کملا، وسنت، شہزادی، روشن، بوس، پنٹو
آئندہ پروگرام چاندنی (رنجیت مووی ٹون فلم کمپنی)
خاص اداکار:- خورشید - ایشور لال نورجہاں ڈیکشٹ

نواب صاحب بھوپال لاہور میں

لاہور - ۲۸ر نومبر - انجمن حمایت اسلام لاہور کے ۵۴ ویں سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے نواب صاحب بھوپال بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے کل صبح لاہور پہونچے -

آنریبل سردار سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے جن کی معیت میں سر عبد القادر، نواب مظفر خاں صاحب اور دوسرے سربرآوردہ شہری تھے رفعت مآب کا خیر مقدم کیا۔ اسٹیشن سے ہز ہائنس بذریعہ موٹر کار گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے اور ہز اکسلنسی گورنر کے ساتھ لنچ تناول فرمایا - دوپہر کو جمعہ کی نماز ہز ہائنس نے ہزارہا مسلمانوں کے ساتھ شاہی مسجد میں ادا فرمائی

نیوگنی میں شدید جنگ

لندن ۳۰ر نومبر - آن چار جاپانی تباہ کن جہازوں میں سے جنوں بونا اور گونا کے درمیان محصور جاپانی فوج کی مدد کے لئے مزید فوج اتارنا چاہی تھی دو جہازوں کو اتحادی ہوائی جہازوں نے یقیناً غرق کر دیا ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی کچھ مزید فوج اتارنے میں کامیاب ہو گئے ہیں -

جاپانی ہوائی جہازوں نے ساحل کے کنارہ ایک امریکن امدادی آسٹریلوی میدانی اسپتال پر حملہ کر کے تقریباً تیس مریضوں، ڈاکٹروں اور نرسوں وغیرہ کو قتل کر دیا -

ایک اور اسٹیشن پھونکدیا !

ہوبلی - ۲۹ر نومبر - شولاپور جانے والی ریلوے لائن پر منگل کی رات کو نمبل ریلوے اسٹیشن کو نامعلوم اشخاص نے پھونکدیا -

ایک اور فرانسیسی جزیرہ پر برطانیہ کا قبضہ

لندن - ۲۹ر نومبر - وشی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی فوجوں نے جزیرہ ریونین پر قبضہ کر لیا -

حکومت وشی کے وزیر نو آبادیات نے گذشتہ شب جو کمیونک جاری کیا اس میں بتایا گیا ہے کہ آج ساڑھے چار بجے صبح کو برطانوی فوجیں بحر ہند کے جزیرہ ریونین میں اتر گئیں - یہ جزیرہ میڈاغاسکر کے ۴۸۰ میل کے فاصلہ پر مشرق میں واقع ہے وہ فوج جو قبضہ کرنے گئی تھی شہر سینٹ ڈینس پر بھی قابض ہو گئی اس لئے کہ وہاں مدافعت و حفاظت کا کوئی سامان نہ تھا -

آٹھویں فوج کے حملے

قاہرہ ۲۹ر نومبر - ہماری آٹھویں فوج محوری فوجوں کا لیبیا کے ان ہموار سطح ملک میں برابر تعاقب کرتی رہی جہاں ٹینک آسانی سے جا سکتے تھے لیکن اب وہ ایسے مقام پر پہونچ گئی ہے جس کے بعد دشوار گذار حصہ ملک واقع ہے - العقیلہ کے اگلے مورچے پر برطانوی فوجیں دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں جہاں رومیل نے مدافعت و حفاظت کے لئے زبردست استحکامات کر رکھے ہیں اور ان مورچوں کے عقب میں وہ گھرے پڑے ہیں -

ٹیونس کی حالت

ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹیونس میں جنگی حالت بدستور ہے پچھلے چوبیس گھنٹوں کے اندر کوئی خاص تغیر نہیں ہوا - قاہرہ کی ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوا کہ جنرل مانٹگومری کی آٹھویں فوج کی پیشقدمی بدستور ہو رہی ہے - برطانوی ہوائی جہازوں کے ایک دستے نے طرابلس کے بندرگاہ پر حملہ کر کے دشمن کو شدید نقصانات پہنچائے ہیں -

رنجیت مووی ٹون کا لاجواب موسیقی نواز شاہکار
چاندنی
چاند کی چاندنی کو ماند کرنے والی خورشید شادی کے بعد
Ranjit CHANDNI Directed by JAYANT DESAI
ایک بار پھر بالکل ایک نئے انداز میں جلوہ گر ہو رہی ہے
تاریخ کا بے چینی کے ساتھ انتظار کیجئے
ناولٹی ٹاکیز کانپور میں
آئندہ پروگرام
چاندنی
خاص اداکار
خورشید، ایشور لال، ڈکشٹ، نورجہاں، کانتی لال، کیسری

ایک دل کش اسٹوری
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
ٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
جمعہ ۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے
ہریش چندر آرٹ کی دل کش تصویر
خاص اداکار
ہریش چندر - گوپے - نیلٹی پرشاد - ڈیدیم خان - حسن بانو - رجنی دیوی
لہری جیون
تشریف لا کر لطف اٹھائیے
آرہے ہیں ڈیوٹی - خاندان - خزانچی

فرانس کے بڑے بڑے جنگی جہازوں کو بحر روم میں ڈبو دیا گیا

(لندن ۲۸ نومبر) ٹولن کے بندرگاہ کے سامنے فرانسیسی بحری افسروں اور ملاحوں نے اپنے بیڑے کے جن جنگی جہازوں میں چھید کر کے ان کو غرق کر دیا ہے، اُن کی تفصیل یہ ہے:-
بھاری جنگی جہاز:- "اسٹراسبرگ" (وزن ۲۶ ہزار ٹن) "پراوینس" (وزن ۲۲ ہزار ٹن) "ڈنکرک" (وزن ۲۶ ہزار ٹن)
بھاری گشتی جنگی جہاز:- "کولبرٹ" "الجیرائی" "اوڈو رہے" (ہر ایک دس ہزار ٹن کا)
ہلکے گردز جنگی جہاز:- "لاگلیسناری" "جین ڈی وین" اور "لامارسیل" (ہر ایک ۷ ½ ہزار ٹن کا) طیارہ بردار جنگی جہاز "کمانڈنٹ" (دس ہزار ٹن کا) ۲۵ تباہ کن جنگی جہاز اور ۲۶ آبدوز کشتیاں اور دیگر قسم کی جنگی کشتیاں۔

وشی کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مارشل پیتاں کے حکم سے امیر البحر دارالاں اور جنرل گیرا دونوں فرانسیسی قومیت سے خارج کر دیا گیا۔ وشی کے ایک اور تار میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ پورے ملک میں فرانسیسی افواج کے ہتھیار رکھوا کر انھیں منتشر کر دیا گیا ہے جرمن فوجوں نے پورے طور سے ٹولون کے بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

مسٹر اسٹینلی وائسرائے ہند ہوں گے؟

(لندن ۳۰ نومبر) لندن کے باخبر سیاسی حلقوں میں ہندوستان کے لئے آیندہ وائسرائے کی تقرری کے مسئلہ پر بہت زیادہ اہمیت سے غور کیا جا رہا ہے، اور معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ پر مسٹر سی۔ آر اٹلی لارڈ کرانبورن اور لارڈ اسٹینلی کے نام دیئے گئے ہیں، خیال کیا جا رہا ہے کہ چونکہ مسٹر ہربرٹ موریسن وار کابینہ میں شامل ہو گئے ہیں اس واسطے اس بات کا بہت زیادہ امکان ہو سکتا ہے کہ مسٹر اسٹینلی ہندوستان کے لئے وائسرائے کا عہدہ قبول کر سکیں کیونکہ وار کابینہ میں مسٹر موریسن لیبرل پارٹی کی نمایندگی کر رہے ہیں اور اس صورت میں مسٹر اسٹینلی اگر اس سے علیحدہ ہو کر وائسرائے ہند کا عہدہ قبول کر لیں تو لبرل پارٹی کی وار کابینہ میں نمایندگی میں کوئی کمی نہ واقع ہو گی۔

چلتی ہوئی ریل گاڑی پر ڈاکہ

(ڈھاکہ ۲۸ نومبر) یہاں سے ۴۵ میل کے فاصلہ پر دولت کنڈی اور نرسنگدی کے ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان مسلح ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے جو ریل پر سوار تھا، ڈاکہ مارا اور سرکاری خزانچیوں کو لوٹ لیا، جنکی حفاظت کے لئے ایک مسلح گارد بھی ساتھ تھی، ڈاکوؤں نے ایکدم گارڈ پر حملہ کر کے ایک گولی کا نشانہ بنایا، اور دوسرے کے چاقو بھونک دیا، زنجیر کھینچکر گاڑی روک لی اور ۱۸ ہزار روپے کی تھیلیاں لے کر چلدیئے۔

جرمن جنرلوں میں تبدیلیاں

(ماسکو ۲۸ نومبر) یہ افواہیں برلن کے فوجی حلقوں میں بہت مشہور ہیں کہ جرمن جنرلوں میں بہت جلد تبدیلیاں ہوں گی اور بعض بڑی بڑی جرمن افواج کے کمانڈروں کو ہٹا دیا جائے گا، مثلاً اسٹالن گراڈ میں مارشل باک کے جانشین جنرل باتے کو ہٹایا جائے گا۔ اسی طرح اور محاذوں پر بھی تبدیلیاں ہونیوالی ہیں۔

نیو گنی میں اتحادی پیشقدمی

(لندن ۲۰ نومبر) بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر کا کمیونک مظہر ہے کہ جاپانیوں کو بونا میں مزید کمک پہونچگئی ہے اور وہ ان حملوں کو روک رہے ہیں، جو امریکی و آسٹریلوی

برہما پر پھر ہوائی حملہ ہوا

(نئی دہلی) ۲۹ نومبر برٹش ہوائی ہیڈ کوارٹر کی تازہ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ کل رات کو اور دن میں برطانوی عبار ہوائی طیاروں نے برہما کے جاپانی ہوائی اڈوں پر لگاتار کئی حملے کئے، برطانوی ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے شوبو کے جاپانی ہوائی اڈ پر حملہ کر کے بیٹریوں کو بیکار کر دیا۔ اور بہت سی عمارتوں میں آگ لگا دی، ہمارے بمباروں کے دوسرے دستہ نے اکیاب کے جاپانی ہوائی مستقر اور بندرگاہ پر بھی رات کے وقت کئی ٹن وزن کے بم گرائے، جن سے جابجا آگ بھڑک اٹھی، اور ہوائی اڈہ کو شدید نقصان پہونچایا گیا، جاپانی ہوائی جہازوں نے کہیں بھی ہمارے ہوائی جہازوں کی مزاحمت نہیں کی، ہمارا کوئی ہوائی جہاز ان حملوں میں ضائع نہیں ہوا۔

اٹلی میں علیحدہ صلح کرنیکی تحریک

(انقرہ ۲۷ نومبر) جو مسافر اٹلی سے یہاں آئے ہیں اُن کا بیان ہے کہ فاتح حبشہ مارشل بڈاگلیو کی قیادت میں یہ تحریک شروع ہوئی ہے کہ اٹلی کو علیحدہ طور پر دول متحدہ سے صلح کر لینا چاہیئے۔

لندن۔ یکم دسمبر۔ بونا گونا کے درمیان اتحادی اور جاپانی فوجوں میں سخت معرکہ ہو رہا ہے۔

حروں نے تین زمینداروں کو گولی ماردی

(کراچی ۲۸ نومبر) اطلاع ملی ہے کہ ضلع نوابشاہ کے موضع راجپارن میں حروں نے تین زمینداروں کو گولی ماردی، کہا جاتا ہے کہ تقریباً دس حروں کا ایک گروہ جو آتشیں اسلحہ جات سے آراستہ تھے، موضع میں گھس آئے۔ اور تین اشخاص کو ہلاک کر کے اور کچھ مال غنیمت لے کر چلتے بنے، جب تک پولیس پہونچے حر فرار ہو چکے تھے،

حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس

(گلبرگہ ۲۸ نومبر) حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کا چودہواں سالانہ جلسہ بمقام ٹاؤن ہال (گلبرگہ) کو بتاریخ ۲۳، ۲۴ نومبر کو منعقد ہوا۔ نواب ظہیر یار جنگ بہادر نے جلسہ کی صدارت فرمائی، خطبۂ صدارت و استقبالیہ پڑھا گیا، تقریریں ہوئیں، قرار دادیں منظور کی گئیں، جلسہ نہایت شاندار رہا اس لئے کہ جنگ کے زمانہ میں بھی، سیکڑوں روپئے صرف کئے گئے تھے،

حضور نظام نمائش کا افتتاح فرمائیں گے

(حیدرآباد ۲۵ نومبر) نمائش مصنوعات حیدرآباد و برار کا افتتاح یکم ذی الحجہ کو اعلیٰ حضرت شہریار دکن بنفس نفیس فرمائیں گے، نمائش یکم تا ۱۰ ذی الحجہ رہے گی۔ (اردو نیوز سروس)

ناروے کے تمام یہودی گرفتار کر لئے گئے

(لندن ۲۵ نومبر) دنیا بھر کے یہودیوں کی کانفرنس کو اطلاع ملی ہے کہ ناروے میں تمام یہودیوں کو جنکی تعداد ۳۴ سو ہے جرمنوں نے گرفتار کر لیا ہے۔

سیام اور برہما کو بہت جلد ملا دیا جائیگا

(ٹوکیو ۲۶ نومبر) جاپان کی ڈومیائی ایجنسی کہتی ہے کہ جاپان اور سیام کی حکومتوں کے نمایندوں میں ابھی ابھی یہ راضی نامہ مکمل ہوا ہے کہ سیام اور برہما کو ملانیوالی ایک ریلوے لائن تعمیر کی جائے یہ ریلوے حکومت سیام بنائے گی اور جاپان اس سلسلہ میں ضروری فنی مشورہ اور امداد دے گا ریلوے مکمل ہوجانے کے بعد جاپانی سیامی متحدہ جارحانہ اور مدافعانہ کی اسپرٹ کے مطابق اس پر جاپانی فوجی عہدیداروں کی نگرانی رہے گی۔

ڈاکخانہ کو آگ لگا کر کاغذات وغیرہ تباہ کر دیئے

(پونا ۲۶ نومبر) یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ واڈگاؤں پوسٹ آفس کی عمارت کو ہاٹ گلنگیل پیٹھا میں کچھ نامعلوم اشخاص نے آگ لگا دی جس سے کاغذات اور فرنیچر تباہ ہو گیا۔

بحکم جناب اڈیشنل سول جج صاحب بہادر بنارس

نوٹس

تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام
(آرڈر ۲۱- قاعدہ ۶۶)
بعدالت اڈیشنل سول جج صاحب بہادر بنارس
مقدمہ اجرا نمبر ۹ بابت ۱۹۴۲ء
بابو راجیندر کمار وغیرہ — مدعی
بنام
مسماۃ بٹن وغیرہ — مدعا علیہم
بنام:- پنڈت بودھ لال ولد پنڈت رام پرشاد ساکن کردہاں ڈاکخانہ موراؤں ضلع اناؤ۔ مدیون ڈگری
چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان مدعی ڈگریدار نے واسطے نیلام مکانات کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۳- ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔
آج بتاریخ ۲۷ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا
بحکم مہر پرشاد منصرم عدالت اڈیشنل سول جج بنارس
(مہر عدالت)

ہل

ہندوستان کی کسان آبادی
اپنی اور بے شمار دوسروں کی پرورش کے لئے ہل چلاتی ہے
صرف فولاد کے ہل زمین میں ٹھیک اور گہرے چلتے ہیں اور زمین کو اچھی اور زرخیز بنا کر فصل کے لئے تیار کر دیتے ہیں۔

TATA
ٹاٹا

جاری کردہ — ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ
ہیڈ سیلز آفس — ۱۰۲ اے، کلایو اسٹریٹ کلکتہ

لکھنؤ کے ایک دیہات پر تین سو آدمیوں کا حملہ

(لکھنؤ ۲۸ نومبر) معلوم ہوا ہے کہ کل رات میں سدھاری کٹرہ کے متعدد مکانوں پر تقریباً تین سو نامعلوم افراد پر مشتمل ایک جماعت نے حملہ کیا اور اس حملہ میں لوگ گھس گئے، روپیہ پیسہ جو کچھ تھا، وہ اٹھا لے گئے، برتنوں کو توڑ ڈالا، غلہ بکھیر دیا اور ہر چیز کو نقصان پہونچایا، کچھ لوگوں کو بری طرح زد و کوب کیا گیا، جنھیں اسپتال میں طبی امداد کے لئے پہونچا دیا گیا۔ (ا-ن-س)

صوبہ سرحد میں کانگریسی پروپیگنڈا جاری ہے

(پشاور ۲۷۔ نومبر) ڈاکٹر خانصاحب اور مسٹر عبدالقیوم ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) روزانہ دیہات میں جلسے کر کے تقریروں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

کرناٹک میں آتش زنی اور غارتگری

(بلگام ۲۶ نومبر) ڈاکخانہ کے ایک ہرکارہ کے اور سوڈیگا اور کھوڈوادی کے درمیان حملہ کیا گیا اور ڈاک کے تھیلے چھین لئے گئے۔ ایک اور ڈاک کے ہرکارہ پر چکوڈی اور بنانی کے درمیان چھاپہ مارا گیا، نیز ہنڈلگہالی اور سوڈلگا کے درمیان تین اور ہرکاروں پر حملہ کر کے ڈاک کے تھیلے چھین لئے گئے۔

تازہ خبریں

زیورچ ۳۰ نومبر۔ ریوٹر کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے کہ فرانس کے بہترین جنگی جہاز بندرگاہ تولون کے ۳۰ فٹ گہرے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ان سے دھواں اٹھ رہا ہے۔

کراچی ۳۰ نومبر۔ مسٹر اللہ بخش سابق وزیر اعظم سندھ نے صوبہ کے نیشنلسٹ وار فرنٹ کمیٹی کی صدارت (لیڈری) سے استعفا دیدیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے از خود استعفا نہیں دیا ہے۔ بلکہ ان سے استعفا دینے کے لئے کہا گیا۔

شاندار — پانچواں — ہفتہ
حسن و جوانی کی ریل گاڑی میں زبردست ٹکر!
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
روزانہ — ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
منی شو — اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۴ دسمبر ۱۹۴۲ء سے
پرکاش پکچرز کا نیا اور انوکھا سوشل شاہکار
اسٹیشن ماسٹر
تشریف لا کر اپنے کو اور زیادہ پرکیف بنائیے!
خاص اداکار: رتن مالا- پریم ادیب- جگدیش- امال کانت شاکر- گلاب- جیوتی- اور کوشلیا۔

شاندار تیسرا ہفتہ — ایک نہایت دلکش اور دلچسپ سوشل شاہکار — شاندار تیسرا ہفتہ
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
روزانہ — ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
منی شو — اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۴ دسمبر ۱۹۴۲ء سے
نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ کا لاجواب سوشل شاہکار
مینا کشی
خاص اداکار: نجم الحسن، اہین چودھری، دیب مالا، کے۔ سی۔ ڈے، وید، راج لکشمی، پنا
دلکش اسٹوری لاجواب اداکاری پرکیف گانے پرلطف ڈانس
پرزور مکالمے سنجیدہ مذاق
تشریف لاکر اپنے کو پرلطف بنائیے!

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 406

رجسٹر نمبر اے ۴۰۶

جان سی چیز پر بھی عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی یہ
ممالک غیر سے
سالانہ تہے ششماہی ۵ر
قیمت فی پرچہ ۱/

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۳ر ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۵۰

ادبیات

اندھی بھکارن

از جناب ماہر القادری

سلوٹیں ماتھے کی نم آلود، رخساروں پہ گرد
خشک ہونٹوں کی لکیروں میں ہے لرزاں آہِ سرد
بال بیوہ کے مقدر کی طرح اُلجھے ہوئے
ضعف کی شدت سے پڑتے ہیں قدم بہکے ہوئے
نیم کے ٹوٹے ہوئے تنکے پڑے ہیں کان میں
جارہی ہے چند باسی روٹیوں کے دھیان میں
پسلیوں کی ہڈیاں نکلی ہوئیں اُبھری ہوئیں
سنگریزوں کی زمیں اور پنڈلیاں سوجی ہوئیں
چند امیدیں مگر مبہم اشارے کی طرح
زیست لیکن ڈوبنے والے ستارے کی طرح
ہیں بدن پر اوڑھنی کی دھجیاں لٹکی ہوئیں
خانقاہوں میں ہوں جیسے نیکیاں بھٹکی ہوئیں
ملگجے کرتے میں پیوندوں کی حالت کیا کہوں
جی میں آتا ہے کہ اس دنیا کا سینہ چیر دوں
پتلیاں بے نور، زخمی پاؤں، منزل سخت و دور
زندگی کی تلخیوں سے شیشۂ دل چور چور
مفلسی میں کور چشمی کی مصیبت ہائے ہائے!
ہر قدم پر ہے اسے خطرہ کہ ٹکر ہو نہ جائے
تھوڑی تھوڑی دور پر اٹکل سے کتراتی ہوئی
جارہی ہے راستہ میں ٹھوکریں کھاتی ہوئی

دے رہی ہے کس تمنا سے صدا ہر گام پر
"دے خدا کے نام پر، دلوا خدا کے نام پر"

چلتے چلتے رک گئی مجروح دل، زخمی جگر
پیڑ کے نیچے دکاں کے پاس ہی فٹ پاتھ پر
بولا چلا کر سپاہی اُس کو بیٹھا دیکھکر
یہ سڑک ہے دیکھ! او اندھی انہیں باوا کا گھر
اپنی لکڑی ٹیک کر اٹھی وہ یہ کہتی ہوئی
مانتی ہوں میں سپاہی جی بڑی غلطی[1] ہوئی

آپ کے اس راستہ پر اب نہ بیٹھوں گی کبھی
تھوکئے غصہ کو میں تو ہوں بھکارن آپ کی

اپنی لکڑی کے سہارے راہ میں چلنے لگی
اتفاقاً خوانچے والے سے ٹکر ہو گئی
خوانچے کے ساتھ ہی پکی زمیں پر گر پڑے
سونٹھ کا پانی، دہی مرچیں، نمک آلو، بڑے
لگ گئی اک بھیڑ سی چلتے مسافر رک گئے
اک تماشا تھا یہ منظر راہ گیروں کے لئے
دیکھ کر مجمع کو تھانہ کا سپاہی آگیا
واقعہ کو خوانچے والے نے رک رک کر کہا
واقعہ سن کر ہوا وہ سخت تند و خشمگیں
نطق کے سانچے میں پیہم گالیاں ڈھلنے لگیں

گالیاں دیتے ہوئے ڈنڈے کو جنبش دی گئی
خوب اُس اندھی بھکارن کی مرمت کی گئی

آج کرنا ہے مجھے اہلِ سیاست سے سوال
کیا اسی قانون کا منشا ہے حفظ جان و مال
کیا یہی دستور ہے انسانیت کے واسطے
کیا ضروری ہیں مظالم سلطنت کے واسطے
ایسے منظر دیکھ کر قانون کیوں مجبور ہے
ضابطوں میں صرف لکھنے کیلئے دستور ہے!
کیا اسی قانون سے قائم ہے نظمِ سلطنت
کیا "ڈسپلن" میں بھی یہی ہوتی ہے مجبوروں کی گت
کیا ہوئی قانون کی روشن نگاہِ احتساب
کیا یہی عدل: توازن ہے دیا جائے جواب!

کیا بنی ہے اہلِ دولت کے لئے ہی یہ زمیں
مفلسوں کی زندگی کیا زندگی ہوتی نہیں

افسروں کے واسطے موٹر بھی ہیں پنکھے بھی ہیں
خوشنما دفتر بھی ہیں، جنت نشاں بنگلے بھی ہیں
چین ہے آرام ہے، بھتے ہیں تنخواہیں بھی ہیں
پھر حلب منفعت سو طرح کی راہیں بھی ہیں

اور غریبوں کے لئے پابندیاں مجبوریاں
طبعِ دولت پر ہے اک حرفِ شکایت بھی گراں

[1] اہل عروض معاف فرمائیں یہ بھکارن کی بول چال ہے۔

دنیائے اسلام

ترکی موجودہ جنگ میں ثالث بنے گا

لندن ۲ر دسمبر۔ اتحادی ممالک جو اس وقت فتح پر فتح پا رہے ہیں یہ امید رکھتے ہیں کہ بین الاقوامی معاملات میں ترکی اپنے نقطۂ نگاہ میں ترمیم کریگا انقرہ کے سیاسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ ترکی جرنلسٹوں کا حال ہی میں برطانیہ اور امریکہ جانا اس امر کا ثبوت ہے کہ شاید ترکی کی پالیسی میں تبدیلی آجائے۔ بعض حلقوں میں یہ بھی کہا جارہا ہے کہ حکومت ترکی کو یہ اُمید ہے کہ اُسے موجودہ جنگ میں ثالث کے طور پر دخل دینے کی دعوت دی جائے گی اگرچہ اتحادی ممالک بار ہا اعلان کر چکے ہیں کہ محوریوں سے سمجھوتہ یا صلح ناممکن ہے تاہم ترکوں کے دلوں میں ابھی تک اس قسم کی اُمید پائی جاتی ہے کہ ان کی اس قسم کی امیدیں اس موسم سرما یا آئندہ سال میں پوری ہوجائیں گی اور اس وقت تک لڑنے والوں کا مستقبل واضح ہوجائے گا۔

برلن۔ ۳ر دسمبر۔ انقرہ سے جرمن خبر رساں ایجنسی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ عنقریب ترکی کی روش میں کچھ تبدیلی ہوگی اور وہ برطانیہ امریکہ اور روس سے اپنے دوستانہ تعلقات بڑھانے پر زیادہ مائل ہوگا۔ انقرہ کے ذمہ دار حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ماسکو اور ترکی کے برٹش سفیر بہت جلد لندن جانے والے ہیں جس سے یقین کیا جاتا ہے کہ لندن میں ترکی اور روس کے تعلقات پر کچھ اہم مشورہ ہوں گے۔

واشنگٹن کے ترکی سفیر نے بیان کیا کہ ترکی فوج کے گیارہ افسر امریکہ پہونچ گئے ہیں جہاں وہ فوجی انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کریں گے۔

اُدھار پٹے کے قانون کے ماتحت امریکہ سے ترکی فوج کے لئے جدید قسم کی اسلحہ بھیجے جارہے ہیں۔

انقرہ کی عدالت فوجداری میں اُن روسی اور ترکی ملزمین کا از سر نو مقدمہ شروع ہوگیا ہے جن پر یہ الزام ہے کہ انھوں نے سال گذشتہ جرمن سفیر فان پاپن پر بم مارا تھا۔ آج کی پیشی میں سفیر کے سکرٹری کی شہادت تھی۔

اعلیٰ حضرت سلطان مراکش کا اعلان

۱۴ر نومبر کو صدر روزویلٹ نے سلطان مراکش کے نام ایک پیغام ارسال کیا تھا جس میں ظاہر کیا تھا کہ ہماری آپ کی دوستی قابل اطمینان ہے۔ آپ نے امریکی باشندوں کے ساتھ جو اچھا سلوک کیا ہے اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ آج ایک استبدادی طوفان ہمارے سامنے ہے جو اخوت، مساوات اور جمہوریت کی بنیادوں کو ہلا دینا چاہتا ہے۔ اس طوفان کی روک تھام ہمارا اور آپ کا مشترک مقصد ہے۔ اس پیام کے جواب میں اعلیٰ حضرت سلطان مراکش نے فرمایا ہے کہ امریکی باشندوں کی ہر ممکن اعانت و خدمت ہمارے لئے باعث مسرت ہے۔ ہم اخوت، مساوات اور جمہوریت کے علمبردار ہیں۔ ہم شخصی استبداد کو کسی حال میں پسند نہیں کرتے۔ کوئی شک نہیں کہ ہمارے درمیان روایتی دوستی چلی آرہی ہے۔ استبداد پسند طاقتیں ہمارے امن و سکون کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہیں گی۔ دشمن کی حریفانہ کارروائیوں سے مراکش کی زندگی کا ہر پہلو متاثر ہے۔ اس طوفان کا مقابلہ کرنا ہمارا واحد مشترک مقصد ہے۔ ہم اعتقادی حیثیت میں بھی اخوت۔ مساوات اور انصاف پسندی کے حامی ہیں کہ ہمارے مذہب اسلام نے ہم کو یہی سبق دیا ہے۔ آخر میں سلطان مراکش نے اُمید ظاہر کی ہے کہ ہماری دوستی لائق اطمینان ثابت ہوگی۔ اور ہم اپنے مشترک مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

ایران کے سابق وزیر اعظم کا انتقال

پشاور۔ ۳۰ر نومبر۔ جمعرات کے دن طہران میں مسٹر محمد علی فروغی سابق وزیر اعظم کا انتقال ہوگیا۔ آپ کی ذات ایران میں بلحاظ سیاسیات اہم درجہ کی مالک تھی۔ آپ ایران میں اُس وقت بھی وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز تھے جبکہ رضا شاہ پہلوی نے ۱۹۴۱ء میں تاج و تخت چھوڑا۔ اس کے بعد بھی مرحوم کئی ماہ تک وزیر اعظم رہے۔

یہ نظامِ خود تراشیدہ تہ و بالا کریں
آؤ اس دنیا میں ایک دنیا نئی پیدا کریں
اِن حدودِ افسری و سروری کو توڑ دیں
پھر نئے سر سے شکستہ آئینوں کو جوڑ دیں
ہم کو وہ قانون اور ایسی حکومت چاہیئے
جس میں اک بڑھیا[2] خلیفہ کا گریباں تھام لے
صرف تقوے پر ہو انساں کی بڑائی کا مدار
گلشنِ ہستی میں پھر اگلی سی آجائے بہار

پھر زمانہ میں الٰہی سلطنت کا دور ہو
گلستانِ دہر کی آب و ہوا کچھ اور ہو

[2] حضرت عمر فاروق رضؓ کے دور خلافت کا مشہور واقعہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقبل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۲ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۵۰

اڈیٹوریل نوٹ

ہندوستانی کاغذ ہندوستانی اخبارات کو دیا جائے

ہندوستان میں تقریباً ایک لاکھ ٹن کاغذ سالانہ تیار ہوتا ہے لیکن یہ ہندوستانیوں کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ ہندوستان کا کاغذ باہر جا رہا ہے۔ اور ہندوستانی اخبارات کاغذ کے نہ ملنے کی وجہ سے موت اور حیات کی کشاکش میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ اگر اس ایک لاکھ ٹن میں سے ۲۰ ہزار ٹن سالانہ ہندوستانی اخبارات کو مل جائے تو ان کی دقتیں بڑی حد تک رفع ہو سکتی ہیں۔

ہم کو اس چیز کا پوری طرح احساس ہے کہ حکومت کو اپنی جنگی ضرورتوں کے لئے کاغذ کی شدید ضرورت ہے لیکن اگر حکومت چاہے تو یہ چیز ناممکن نہیں کہ حکومت کی جنگی ضرورتیں بھی پوری ہوتی رہیں۔ اور ہندوستان کے اخبارات اور درسی کتب کو بھی کاغذ ملتا رہے۔

دیسی کاغذ کی کمیابی کا اب یہ عالم ہے کہ ہندوستان کے وہ اخبارات جو دیسی کاغذ پر طبع ہوتے تھے بند ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور اگر حکومت نے دیسی کاغذ پر چھپنے والے اخبارات اور جرائد کی جانب ہمدردانہ رویہ اختیار نہ کیا۔ تو ایسے تمام اخبارات اور جرائد فنا ہو جائیں گے جو ہمیشہ دیسی کاغذ پر چھپتے رہے ہیں اور جن کو ولایتی کاغذ کا کوٹہ بھی نہیں مل سکا ہے۔

حکومت کو اگر ہندوستانی اخبارات کی دقتوں کا احساس ہے تو ہمارا اس سے مطالبہ ہے کہ وہ ہندوستان کا تیار کردہ کاغذ کا ایک حصہ ہندوستانی اخبارات کا لئے وقف کر دے اور دیسی کاغذ ہندوستانی اخبارات کو اسی طرح کوٹے کے ذریعہ دیا جائے جس طرح کہ ولایتی کاغذ دیا جاتا ہے۔ حکومت اگر چاہے تو دیسی کاغذ کے ذریعہ ولایتی کاغذ کے کوٹے کی اس کمی کو بھی پورا کر سکتی ہے جو اس نے پچھلے چند ماہ میں پچاس فی صدی کے قریب کر دی ہے۔ ہم کو امید ہے کہ آنریبل کامرس ممبر اخبارات کی دقتوں پر ہمدردانہ طریقہ پر غور کریں گے اور اخبارات کو اس تباہی سے بچالیں گے جن میں کہ وہ مبتلا ہو گئے ہیں۔

تعلیم اور "انسانی ماحول"

بنارس ہندو یونیورسٹی کے کانوکیشن (جلسہ تقسیم اسناد) کے موقع پر سر ایس رادھا کرشن نے تقریر فرمائی ہے وہ یقیناً وقتی ضرورتوں کے مطابق ہے۔ انھوں نے جو بنیادی خیال پیش کیا وہ یہ تھا کہ تعلیم صرف ایک ذہنی اور دماغی مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس لئے دی جاتی ہے کہ ایک صحیح اور اعلیٰ "انسانی ماحول" پیدا ہو سکے۔ اسی بنیادی خیال کو پوری تقریر میں سامنے رکھا گیا ہے اور یہ بھی دکھلایا گیا ہے کہ تعلیمی سسٹم کی طرح سیاسی سسٹم میں بھی ایک انسانی ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم بعض مرتبہ صرف ظاہری حالات سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور غلط قدم اٹھانے لگتے ہیں۔ مثلاً "اسٹیٹ" (حکومت) کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ ملک میں قانون و امن کو برقرار رکھے لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ صرف "ذریعہ" ہی کو اپنا "مقصد" بنانے اور انسانی قدروں سے غافل ہو جائے اس لئے ضرورت ہے کہ ہر چیز کی انسانی اور روحانی حیثیت پر بھی نگاہ رکھی جائے۔ ہندوستان خود نہیں چاہتا کہ اس کے مسائل "تلخی" اور "غصہ" کے ذریعہ حل کئے جائیں۔ مثال کے طور پر اس امر کو لیجئے کہ تمام ہندوستانی سیاسی پارٹیاں آزادی ہند کے مسئلہ پر متفق ہیں۔ خود برطانی حکومت بھی اس کا وعدہ کر چکی ہے لیکن جیساکہ سر رادھا کرشن فرماتے ہیں جب اس وعدے کے ایفا کو آئندہ کی ایک دور دراز اور مبہم تاریخ پر اٹھار کھا جاتا ہے تو دلوں میں شکوک پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے صحیح انسانی ماحول پیدا کرنے کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ آزادی دینے میں پس و پیش نہ کیا جائے۔ تعلیم کے سلسلہ میں انسانی ماحول پیدا کرنے کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ موجودہ طریقہ تعلیم کی اصلاح کی جائے اور اسے ہماری قومی اور اقتصادی اور سوشل ضرورتوں کے مطابق بنایا جائے۔

اینگلو انڈین جماعت اور پاکستان

اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر فرینک انتھونی نے الہ آباد میں تقریر کرتے ہوئے اس حقیقت کو بہت ہی صاف اور غیر مبہم الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے کہ ہندوستان کی اینگلو انڈین جماعت تقسیم ہند یعنی پاکستان کی تجویز کی سخت ترین مخالف ہے۔ ان کے قابل غور الفاظ یہ ہیں "ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے عظیم الشان وطن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے۔ ہندوستان کے تمام سچے خیر خواہوں کی طرح ہماری خواہش یہ ہے کہ ہمارا ملک ایک حقیقی قومی حکومت کے تحت میں ایک متحد اور خوش و خرم قوم بن جائے اور اس حکومت میں مختلف اقلیتوں کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا جائے اور ان کی ضرورتیں پوری کی جائیں۔ ہندوستان کے عیسائی طبقہ میں یہ عقیدہ بہت دنوں سے کارفرما ہے کہ ہندوستان ایک ناقابل تقسیم سرزمین ہے۔ پارسی لیڈروں نے بھی کچھ روز ہوئے ایک بیان شائع کیا تھا کہ وہ ایک "متحد ہندوستان" چاہتے ہیں۔ سکھوں نے بھی صاف صاف کہدیا ہے کہ وہ تقسیم ہند کو خطرناک خیال کرتے ہیں۔ دوسری غیر مسلم اقلیتوں کا خیال بھی یہی ہے خود مسلمانوں کے اندر سب سے بڑی تعداد ایسی ہے جو دو قوموں کی تھیوری اور جغرافیائی و سیاسی علیحدگی کو پسند نہیں کرتے رہ گئے مسٹر جناح اور مسلم لیگ تو اس کے متعلق ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

سر تیج بہادر سپرو کو بلاوا

یہ ایک دلچسپ خبر ہے کہ اب تک مسٹر راجگوپال اچاریہ کو تو انگلستان سے کوئی بلاوا نہیں ہے حالانکہ وہ بہت دنوں سے یہ چاہ رہے ہیں کہ انگلستان جاکر ہندوستان کی صورت حال کو برطانی پبلک کے سامنے پیش کریں مگر سر تیج بہادر کو امریکہ کی انڈیا لیگ نے یہ دعوت دی ہے کہ وہ امریکہ آئیں اور ہندوستانی صورت حال کا صحیح اور مستند نقشہ امریکن پبلک کے سامنے پیش کریں۔ سر سپرو کو جو تار موصول ہوا اس کا مضمون یہ ہے۔ کہ "ولایات متحدہ امریکہ کے باشندے ہندوستان کے اس ڈیڈ لاک سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ جو ایشیا میں اتحادی قوموں کی کامیابی کو خطرے میں ڈال رہی ہے"۔ امریکہ والوں کا خیال یہ ہے کہ سر تیج بہادر وہاں جاکر ان کے بہت سے شبہات کو صاف کر دیں گے۔ ہمارے سامنے اب تک سر تیج بہادر کا کوئی جواب نہیں آیا ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ امریکہ جائیں گے یا نہیں۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس آمد و رفت سے کوئی بہت بڑا فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ ابھی بہت دن نہیں گذرے ہیں کہ خود پریسیڈنٹ روزویلٹ کے سفیر خاص مسٹر ولکی مشرق کے دورہ کے بعد امریکہ واپس گئے ہیں اور انہوں نے بہت سی کھری باتیں بیان کی ہیں۔ کیا امریکہ والوں کے لئے ان کی پیش کردہ تصویر "صحیح اور مستند" نہیں ہے؟ سوال یہ ہے کہ اب تک اہل امریکہ نے کون سا قدم اٹھایا ہے؟۔

مٹی کے تیل کی کمی کانپور میں مٹی کے تیل کی سخت کمی محسوس ہو رہی ہے حکام اس پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اگر جلد تیل کی سپلائی نہ آئی تو حالت خراب ہو جائے گی۔ کیونکہ مٹی کا تیل جلانے کے علاوہ لڑائی کے کام کرنیوالی کئی فیکٹریوں میں مشنری چلانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

انجمن آئینہ ادب ۱۲ر دسمبر، بجے رات کو حلیم مسلم کالج میں کیلاش کپ اردو ڈبیٹ کا سالانہ مباحثہ مسٹر ایس۔ ایم۔ منیر سول اینڈ سیشن جج صاحب کی صدارت میں ہوگا۔ بیرونجات کے متعدد طلبا بھی اس ڈبیٹ میں شریک ہوں گے۔

شکر شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن نے شکر کی فروخت کے لئے جو انتظامات شہر میں کئے ہیں وہ کافی اطمینان بخش ہیں۔ حلوائی۔ ہوٹل والے اور دیگر کاروبار کرنے والوں کے علاوہ عام طور پر پبلک بھی مطمئن ہے۔ اور اب لوگوں کو شکر بہ آسانی مل جاتی ہے۔

چمن گنج کا رقبہ بہت بڑا ہے اور وہاں دو دکانوں کی کمی ہے لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ ایسوسی ایشن وہاں کے متعلق تحقیقات کر کے حسب ضرورت اور دو دکانوں کا اضافہ کر دیگی تاکہ وہاں کی پبلک کو آسانی سے شکر مل سکے۔

سزا مسٹر نتیانند مقامی کانگرس ورکر کو قابل اعتراض پرچے رکھنے کے الزام میں ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے مسٹر منی لال پانڈے اور مسٹر رامیشور گپتا کو بھی خلاف اعتراض پرچے رکھنے کے جرم میں بالترتیب ۶ اور ۴ ماہ کی سزا ہوئی ہے۔

گرفتاری مسٹر جمنا پرشاد کانگرس ورکر موضع جگراجپور کو گرفتار کیا گیا ہے۔

ولیمہ پارٹی ڈنر سید صابر حسین صاحب نقوی اسسٹنٹ سکرٹری کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے اپنے برادر خورد کیپٹن ایس۔ ایم۔ دائی نقوی ایم۔ اے (آف جاٹ رجمنٹ) کی شادی کے سلسلہ میں ۶ر دسمبر کی رات کو ایک شاندار ڈنر دیا جس میں شہر کے ہندو مسلمان معززین اور حکام شریک تھے۔

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس نظم و نثر ۲۶ و ۲۷ر دسمبر کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں ہو رہا ہے جس کے لئے بڑے پیمانہ پر انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

انوار عالم جنتری سنہ ۱۹۴۳ء انوار عالم جنتری سنہ ۱۹۴۳ء اس وقت ہمارے سامنے ہے جو ۲۰×۲۶ کے سائز ۸۸ صفحات پر عمدہ کاغذ اور نہایت خوبصورت رنگین ٹائیٹل پیج کے ساتھ شائع کیگئی ہے۔ اس کاغذ کے قحط کے زمانہ میں اس قدر عمدہ کاغذ پر ایسی شاندار کا جنتری کا شائع کرنا حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ و مجیدی پریس کانپور کے فرم کے مالکان ہی کا کام ہے مضامین مستند اور تقویم کے لحاظ سے یہ جنتری نمبر اول اور ہے اور اس میں تمام انسانی ضروریات اور معلومات کا خزانہ ہے مختصر طور پر اس خوبصورتی کے ساتھ جمع کر دیا جاتا ہے کہ ہر شخص کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں ان تمام خوبیوں اور کاغذ کے قحط کے زمانہ میں قیمت صرف ۴ر محصول ڈاک ۲ر ہندوستان کے تمام کتب فروشوں سے یہ جنتری مل سکتی ہے۔ اپنے مقامی کتب فروش سے خریدئے تاکہ محصول ڈاک کی کفایت ہو۔

جاپان دوست یا دشمن اس عنوان کی ایک خوبصورت مصور بک لسٹ ہمارے پاس موجود ہے جو بغرض ریویو آئی ہے جس پر آئندہ ریویو کیا جائیگا۔

آئینہ کانپور

گورنر صاحب کی تشریف آوری ہز اکسلنسی گورنر صاحب صوبہ کانپور تشریف لا رہے ہیں اور ۱۲ر دسمبر ۱۰ بجے صبح کو کوئین پارک میں ڈسٹرکٹ پولیس پریڈ میں شریک ہونگے۔ اور مستحق حضرات کو تمغہ۔ سند اور انعامات اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمائیں گے۔

میونسپل بورڈ ۷ر دسمبر کو میونسپل امپلائز کی گریجویٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا چیرمین اور مسٹر حبیب اللہ ایگزیکٹیو افیسر بورڈ کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

۹ر دسمبر کو چیرمین صاحب نے کل ملازمان بورڈ کو ایک ایڈریس دیا جس میں ان کو اپنے فرائض کی تلقین کی۔

۱۰ر دسمبر کو میونسپل کمیٹیوں کے لئے ممبران کی نامزدگی ہوگئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ کمیٹیوں کا انتخاب ماہ رواں کے آخر تک ہو جائے گا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ گورنمنٹ یوپی نے ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے چیرمین کے انتخاب کے لئے ۹ر دسمبر ایک بجے دن مقرر کیا تھا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر مسٹر ایس۔ ایم منیر سول اینڈ سیشن جج صاحب نے جلسہ شروع کیا اور چونکہ دوسرا کوئی نام چیرمینی کے لئے نہیں پیش ہوا اس لئے مسٹر نین سنگھ چیرمین منتخب ہو گئے۔

بورڈ کی ۳۳ ممبروں میں سے ۲۵ ممبروں نے جلسہ میں شرکت کی۔

جلسہ شروع ہونے سے قبل مخالف پارٹی نے کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن کا ایک تار جلسہ ملتوی کرنے کا دکھایا لیکن جج صاحب نے کہاکہ اس تار کو میں قانوناً تسلیم کرنے کے لئے مجبور نہوں۔

مزدوروں کی کانفرنس مسٹر ایس۔ ایس یوسف کی صدارت میں مزدور سبھا کا ایک جلسہ ہوا جس میں مزدوروں کی ایک کانفرنس جنوری کے مہینہ میں کرنا طے ہوا۔

ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ طے ہوا کہ مزدوروں کی تنخواہوں میں ۷۵ فیصدی اضافہ کیا جائے۔ اور کانپور لیبر انکوائری کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرنے کے لئے صوبہ کی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔

اسٹینڈرڈ کلاتھ ضلع کانپور میں اسٹینڈرڈ کپڑا سپلائی کرنے کے معاملہ پر کچھ عرصہ سے غور ہو رہا ہے اور کپڑے کی سپلائی کے متعلق مجوزہ اسکیم سے کپڑوں کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

ایک پریس کمیونک میں کلکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ابھی تک کپڑے سپلائی کے متعلق انھوں نے کوئی نام گورنمنٹ کے پاس سفارش کے لئے نہیں بھیجا ہے۔

ریزگاری ایک ہفتہ سے ریزگاری نہ ملنے کیوجہ سے عام پبلک میں سخت پریشانی ہے۔ کہیں کہیں پیسوں کی جگہ ٹکٹ استعمال کیا جا رہا ہے۔

ہندو اسٹوڈنٹ فیڈریشن ہندو اسٹوڈنٹ فیڈریشن کانپور نے آل انڈیا ہندو اسٹوڈنٹ کانفرنس کا پہلا جلسہ ۳۰ر دسمبر کو کرنا طے کیا ہے۔

مبارکبادی یوپی چیمبر آف کامرس کی ایگزیکٹیو کمیٹی کے ایک جلسہ میں رائے بہادر مسٹر رامیشور پرشاد باگلا کو میونسپل بورڈ کے چیرمین منتخب ہونے پر مبارکبادی کا رزولیوشن پاس ہوا ہے۔

سر جوالا پرشاد لائبریری سر جوالا پرشاد لائبریری و ریڈنگ روم کے ایک جلسہ میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا:- مسٹر تلک چند کوریل پیٹرن مسٹر بھکوری لال صدر۔ مسٹر دینا ناتھ مودی سکرٹری۔ مسٹر چھلی داس خزانچی۔

آل انڈیا ہندو مہاسبھا آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا چوبیسواں اجلاس دسمبر کے آخری ہفتہ میں ڈی۔ اے۔ وی کالج میں ہوگا۔ مسٹر وی۔ ڈی۔ ساورکر اس جلسہ کی صدارت کریں گے۔

لیبر ویلفیر ایڈوائزر ۶ر دسمبر کو مسٹر آر۔ ایس نمبکر لیبر ویلفیر ایڈوائزر گورنمنٹ آف انڈیا نے کانپور ٹکسٹائل لیبر یونین کے ممبران سے ملاقات کی اور مزدوروں کو گرانی۔ بونس اور گیہوں وغیرہ دینے کے معاملہ پر بات چیت کی۔ آپ نے یونین کو مضبوط بنانے کی رائے دی اور گورنمنٹ کی مشکلات کو بیان کیا۔

انڈین شوگر سنڈیکیٹ انڈین شوگر سنڈیکیٹ کی ایک جنرل میٹنگ مسٹر کرم چند تھاپر کی صدارت میں ہوئی مسٹر تھاپر نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ صنعت شکر سازی کو سخت خطرہ ہے۔ آپ نے کین کمشنر اور گورنمنٹ کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ گنے کی سپلائی بڑھانے کے لئے قیمت ۸ر فی من سے بڑھا کر ۱۰ر فی من کر دینا چاہیئے۔

ٹرمینل ٹیکس یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے گورنر صوبہ کو لکھا تھا۔ کہ صوبہ کی مختلف میونسپلٹیوں کے ٹرمینل ٹیکس مختلف ہونے کی وجہ سے تجارت کو نقصان پہونچتا ہے لہٰذا ایک کر دیئے جائیں۔ گورنر صاحب نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یکساں ٹیکس کرنے کا کام دشوار ہے۔ البتہ وہ کسی معاملۂ خاص پر غور کر سکتے ہیں جہاں کہ ٹرمینل ٹیکس بہت زیادہ ہو۔

آنریبل سر جوالا پرشاد ۸ر دسمبر کو آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا کانپور تشریف لائے تھے اور صرف ایک روز قیام فرما کر دہلی تشریف لے گئے۔

کمیونسٹ پارٹی سکرٹری ڈسٹرکٹ کمیونسٹ پارٹی نے بیان دیا ہے کہ مسٹر ارجن اروڑا کو پارٹی کے خلاف کارروائیوں کی وجہ سے پارٹی سے خارج کر دیا گیا ہے۔

اور مسٹر آر۔ کے۔ گپتا کے پارٹی کی ممبری سے استعفیٰ کے دیگر وجوہات ہیں۔

ڈپوٹیشن مزدوروں کا ایک ڈپوٹیشن مسٹر آر۔ ایس نمبکر لیبر ویلفیر ایڈوائزر سے ملا اور مزدوروں کے متعلق بات چیت کی۔

وار فنڈ نومبر کے مہینے میں شہر میں ۴۳۵۹ روپیہ وار فنڈ میں جمع ہوئے۔

ہندوستانی برادری ۶ر دسمبر کو مسٹر منوہر لال دائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی صدارت میں ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع کے بنگلہ پر ہوئی۔ آخر میں مسٹر جی۔ سی نگم ایڈیٹر پاور وائز کی طرف سے ایٹ ہوم دیا گیا۔

یوم اصغر ۶ر دسمبر کو سید محمد رضا صاحب انکم ٹیکس افسر کی صدارت میں یوم اصغر کا جلسہ حلیم مسلم انٹر کالج میں ہوا۔ پرنسپل عبدالشکور صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مسٹر مظہر عزیز نے اصغر مرحوم کی زندگی اور ان کی شاعری پر ایک مبسوط اور مدلل تقریر کی بعد ازاں جناب منشی کرشن سہائے وکیل وحشی نے ایک پرزور مرثیہ پڑھا۔ جلسہ برخاست ہونے کے بعد حاضرین کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

مشترکہ جلسہ ضلع میں جنگی کارروائیوں کی ترقی کے لئے زمینداروں و کاشتکاروں کا ایک مشترکہ موضع رورا میں ہوا جس میں مسٹر اے۔ان۔ چھا، مسٹر شانتی پرشاد اور مسٹر راج نرائن نے تقریریں کیں۔

پراونشیل ہندو سبھا آگرہ پراونشیل ہندو سبھا کے کارکنوں میں دو پارٹیاں ہو گئی ہیں دونوں کے علیحدہ علیحدہ ایگزیکٹیو کمیٹیاں اور عہدہ داران کا انتخاب کیا ہے اور دونوں کی طرف سے اپنے اپنے جائز کرانے کی درخواست پریسیڈنٹ مسٹر ساورکر کو بھیجی گئی ہے۔

مطالبہ ضروریات زندگی کی گرانی کی وجہ سے الیکٹرک سپلائی کے کام کرنے والوں نے ۲۵ فیصدی کا اضافہ اور ۲ ماہ کی تنخواہ کے مساوی بونس کا مطالبہ کیا ہے۔

چاندی کی فروخت گورنمنٹ ہند نے لندن میں چاندی کا ایک ذخیرہ جمع کر لیا تھا جس کو اب جنگ سے پہلے کے نرخ پر فروخت کرنا تجویز کیا گیا ہے۔ جو بمبئی اور نیویارک کے نرخ سے بہت کم ہے۔

چونکہ یہ تجویز ہندوستان کے مفاد کے خلاف ہے اس لئے یوپی چیمبر نے گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ مال سے پروٹسٹ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ اس تجویز کو یا ملتوی کر دے یا اس میں ترمیم کر دے۔

نیو وکٹوریہ مل نیو وکٹوریہ مل کے ڈائرکٹروں کے رپورٹ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مل کی زندگی میں سب سے زیادہ نفع ہوا ہے۔

شبدِ گل

ولایات متحدہ امریکہ کے "انڈر سکرٹری" مسٹر سمنر ویلز نے جنگ کے بعد کی حالت بیان کرتے ہوئے کہا ہے "اتحادی قومیں جن علاقوں پر قابض ہوں گی ان میں کوئی شخص بھوکا یا ذریعۂ معاش سے محروم نہیں رہے گا۔"

یہ وعدہ بہت اچھا اور بے حد دلچسپ ہے! بلکہ مشہور اٹلانٹک چارٹر سے بھی بہتر ہے ہم تو سمجھتے تھے کہ اٹلانٹک چارٹر ایک آزادی کا پیغام ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی قوم کا کسی دوسرے کے ملک پر قبضہ نہیں رہے گا۔ مگر اب معلوم ہوا کہ قبضہ تو رہے گا مگر محکوم لوگ بھوکے نہیں رہیں گے!!

بہرحال یہ خیال بھی بھوکوں کے لئے بہت خوشگوار ہے کہ جنگ کے بعد سب کو پیٹ بھر کر کھانا مل جائیگا۔ اور ذریعۂ معاش سے بھی کوئی محروم نہ رہے گا۔ کسی شاعر کا یہ شعر تو بالکل ہی غلط ہے کہ ؎

یہ مانا بعد جدائی کے ہوگا لطف وصال
اسی میں مرنے کا بھی احتمال ہے کہ نہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ جنگ کے بعد بھوک کا خاتمہ ہو جانے کی اُمید میں بھوکوں کو ابھی سے رقص کرنا چاہئیے۔

کہنے والے کہتے ہیں کہ "دنیا اُمید پر قائم ہے" اُمید اور اس سے پیدا ہونے والی خوشی بڑی اچھی چیز ہے لیکن سوال یہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ اگر غذا کی بہم رسانی کا وعدہ کل پر اٹھا کر رکھا جائے تو آج کی بھوک کیونکر زائل ہو سکتی ہے؟ خدا سے بھی جب کوئی دعا کرتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ "آج مجھے رزق دے دے۔" انجیل کا ایک فقرہ بھی یہی خیال ظاہر کرتا ہے کہ "کل کا تذکرہ کرنا بے کار ہے۔" تجھے معلوم نہیں ہے کہ آج کی اہمیت کیا ہے کہ۔ بہرحال آج تو ہم یہی دیکھ رہے ہیں کہ کھانا غائب ہوتا چلا جاتا ہے۔ گیہوں اگر نہیں ملتا تو "بھس" کی دستیابی بھی محال سی ہو رہی ہے۔

ہمارا ایک معاصر لکھتا ہے کہ ہندوستان کی مرکزی حکومت کے اہم ادارے آجکل "ڈوئل" اور میکسول کے ہاتھوں میں ہیں۔ بات تو صحیح ہے مگر اس کا مطلب سمجھنے کی بھی کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ یعنی "سب خیریت ہے" والی فضا ہندوستان میں موجود ہے۔

مس مونا ودت کے متعلق یہ اعلان کیا گیا ہے کہ وہ پنجاب یونیورسٹی میں سب سے اچھی مقرر ہے۔ ججوں کی طرف سے اس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے جسٹس تیرنے کہا کہ "عورت نے مرد کو شکست دیدی ہے" ہمیں جسٹس موصوف کی اس حیرت پر حیرت نہیں ہے، کیونکہ جہاں تک زبان کا تعلق ہے یہ بات صدیوں سے تسلیم کر لی گئی ہے کہ مرد کبھی عورت سے جیت نہیں سکتا۔"

مارشل پٹیان آخر دستبردار ہو گئے

نیویارک ۵ر دسمبر۔ مارشل پٹان کے تمام اختیارات اب عملاً چھین لیے گئے ہیں اور اب موسیو لول کی قیادت میں ایک ایسی فرانسیسی حکومت قائم ہو گی جو جرمنوں کے ساتھ پوری طرح اتحاد عمل کرے گی۔ ایک تازہ اطلاع جو فرانس میں نیویارک سے پہونچی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مارشل پٹان نے ۳ر دسمبر کو فرانسیسی وزارت کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دوستو مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میں اب آپ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتا۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہر شخص کو اپنی حفاظت آپ ہی کرنا چاہئیے۔"

کہا جاتا ہے کہ مارشل پٹان اور موسیو لول میں سخت اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے کیونکہ غیر مقبوضہ فرانس پر جرمنوں کے قبضہ کو وہ سخت ناپسند کرتے ہیں۔

ادبِ لطیف

آمدِ حُسن

از قاضی نذرالاسلام صاحب

دیکھو۔ دیکھو!
میرے کاشانے میں یہ کس حُسنِ جہاں افروز کی آمد آمد ہے؟ کس کے آنے کی مسرت میں میرے جسم کا ہر ذرہ شمعِ درخشاں میں تبدیل ہونے کا آرزومند ہے،
کون لالہ رو بصد شانِ رعنائی آ رہی ہے؟
یہ کون آ رہی ہے کہ مسرت کی شمعیں قطار اندر قطار رقص کرتی ہوئی بڑھی جا رہی ہیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاند کی بے شمار سرد و خوش گوار کرنیں ہنس رہی ہیں۔
دیکھو۔ دیکھو!
یہ کس حسنِ جہاں افروز کی آمد آمد ہے؟
سازِ دل کے ہر تار میں یہ کیسی لرزش کی جھنکار گونج رہی ہے؟
سینے میں جذبات کی کیسی لہریں پھوٹ رہی ہیں۔
آرزوؤں کے باغ میں یہ کیسے رنگا رنگ پھول کھل کر اپنی خوشبو پھیلا رہے ہیں؟
آج میری آنکھوں میں دنیا اس قدر حسین کیوں نظر آ رہی ہے۔ میری آنکھوں میں شرابِ سرور کیوں رقص کرنے لگا ہے؟
دیکھو۔ دیکھو!
یہ کس حسن افروز کی آمد آمد ہے۔
یہ کس مسرت کے ترانے گونج اُٹھے ہیں؟ یہ کس محبت کے گیت گائے جا رہے ہیں — خوش منظر شعاعیں۔ خوش ادا و حسین دوشیزائیں۔ روشن شمعیں اور روح افزا خوشبوئیں ہنس رہی ہیں۔
یہ کن اُمیدوں کی لہریں سراب آسا مچل رہی ہیں؟
یہ کس محبت کی شمعیں روشن ہیں؟
دیکھو۔ دیکھو!
یہ کس حُسنِ جہاں افروز کی آمد آمد ہے؟

---

۴ ہے کہ عورتوں کی آزادی وہاں آخری حد پر پہونچ گئی ہے۔ یہ حالت ہے کہ سو میں نوے عورتیں اپنے مردوں کی کمائی پر زندگی گذارتی ہیں اور جو کچھ ان کا شوہر کہتا ہے وہی انہیں کرنا پڑتا ہے یہ آزادی تو نام کی آزادی ہوئی کہ شام کو شوہر کے ساتھ ان کی بیوی بھی موٹر میں گھومنے چلی گئیں یا کسی مالدار صاحبزادی کو کھلے بندوں ادھر اُدھر پھرنے کی اجازت دیدی گئی۔

لیکن آزادیٔ نسواں کے معاملہ میں ہماری بڑی بوڑھیوں کا یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں ہے کہ اس سے اخلاقی حالت خراب ہو جائے گی جیسی کہ یورپ و امریکہ میں ہوئی۔ اس لئے اخلاقی پابندی کا تعلق ہر آدمی کی اپنی ضمیر و تربیت سے ہے اگر کسی کی ضمیر ہی گنہگار ہے تو آپ اسے لاکھ پردوں میں کیوں نہ رکھئے وہی کریگی جو اُسے کرنا ہے اگر اچھی تربیت ہو تو کوئی بھی خرابی نہ پیش آئے۔ اب آج ہندوستان کی ہی حالت کو لے لیجئے۔ جتنی یہاں زنانِ بازاری پائی جاتی ہیں اتنی شاید ہی کسی دوسرے ملک میں ہوں۔ حالانکہ ہندوستان کا پردہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ بات یہ ہے کہ تربیت جہاں خراب ہو جاتی ہے۔ وہاں کی اخلاقی حالت بھی گر جاتی ہے۔ اس کا تعلق پردہ وغیرہ سے نہیں۔

سر ایم۔ ایم مکرجی کا انتقال

کلکتہ۔ ۸ر دسمبر۔ سر منمتا ناتھ مکرجی صدر ہندو سبھا بنگال چند روز کی علالت کے بعد آج انتقال کر گئے۔ ان کی ۶۸ سال کی عمر تھی۔ وہ پہلے کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس تھے۔ کچھ دنوں تک اگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند کے ممبر بھی رہے۔

عالمِ نسواں

کیا صنفِ نازک آزاد ہے؟

بیسویں صدی کے شروع میں ہی تمام دنیا میں "آزادیٔ نسواں" کے سوال نے اہمیت اختیار کرنی شروع کر دی۔ اور نئی تہذیب نئے فلسفہ اور نئی ایجادات نے انسان کے محدود زاویۂ نظر کو وسیع کر کے عورت کے کچھ حقوق بھی اُسے دلا دیئے۔ سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں عورتوں کی خدمات میں اس حقوق بخشی کے سلسلہ کو مزید طول کر دیا۔ اور یورپ و امریکہ میں ایک شور اُٹھا کہ عورتوں کو مردوں کی بڑائی برابر کا درجہ ملنا چاہئیے۔ یورپ میں عورتوں کی اس آزادی نے ہندوستان پر بھی اثر ڈالا اور یہاں کے اصلاح پسندوں نے بھی صنفِ نازک حقوق کے معاملہ پر سنجیدگی سے غور کرنا شروع کر دیا۔ ان لوگوں کی کوششوں سے آزادیٔ نسواں کی تحریک نے کافی ترقی کی مگر یہ کہنا صحیح نہیں کہ انفرادی کوششوں کی وجہ سے ہی عورتوں کو موجودہ حقوق ملے ہیں۔ ان کے حقوق مردِ مصلحین کی عنایتوں سے کہیں زیادہ نتیجہ ہیں۔ اُس مادی تہذیب کی ترقی کا جو ہندوستان میں کہ گذشتہ ۲۵ سال میں ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ عورتوں کو جو بھی آزادی ملی ہے۔ کسی نہ کسی طرح اس کا سبب آج کی تہذیب ہے مگر عجب دلچسپ چیز یہ ہے۔ کہ آج ہم جسے عورتوں کی تہذیب آزادی سمجھ رہی ہیں وہ حقیقتاً آزادی نہیں بلکہ ایک قسم کی غلامی ہے۔

اس وقت یورپ یا امریکہ میں جس آزادیٔ نسواں کا وجود ہے وہ بہت کچھ بے پردگی پر مشتمل ہے یعنی یورپ و امریکہ میں چونکہ عورتوں کو پردہ سے باہر لے آیا گیا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہاں انہیں آزادی دیدی گئی ہے یقیناً پردہ شکنی کا یہ نتیجہ ضرور ہوا کہ ملازمتوں میں کچھ عورتوں کو بھی تناسب ملیگا۔ لیکن ساتھ ہی یہ کتنا بڑا نقصان ہوا کہ پردہ شکنی سے ان افسوس ناک بد اخلاقیوں کا دروازہ کھل گیا جنھوں نے اخلاقی طور پر موجودہ تہذیب کے وقار کو بالکل گرا دیا ہے۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پردہ شکنی کا مقصد ہی یہ تھا کہ چند ٹھلوا۔ مالدار اور بے ہودہ سرمایہ داروں کی حیوانی خواہشوں کے پورا ہونے میں آسانیاں ہو جائیں جو بیکار بدمعاشوں کی طرح صنفی افراتفری میں مبتلا رہتے ہیں حالانکہ پردے سے باہر نکالنے کا مقصد یہ نہیں بتایا گیا تھا اور نہ یہ تھا نہ ہونا چاہئیے تھا پردہ شکنی تو اسی وقت بہتر ہوتی جب پردہ کے مقابل وہ بے پردگی کی حالت میں سماج کی بہتر خدمت ہو سکتیں اور ملک کی ترقی کا سبب بنتیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل نئی تہذیب سے اخلاق پرست حلقے ناراض ہیں اور یہی کیا بہت سی تعلیم یافتہ خواتین بھی موجودہ صورت سے مطمئن نہیں چنانچہ ایک مصری رسالہ میں مضمون لکھتے ہوئے۔ آنسہ حبیبہ طلعت نے لکھا ہے کہ آج کل آزادی کے زمانہ میں عورتوں سے جتنا بُرا سلوک ہوا ہے اتنا شاید پہلے نہ ہوا ہو۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ آجکل ہمیں پردہ کی قید سے آزاد کر دیا گیا ہے مگر اس سے مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ آپ اندازہ لگائیے۔ اس وقت ایک شریف لڑکی کی کیا حالت ہو گی جب چند بدتہذیب نوجوان ہماری بے پردگی سے فائدہ اٹھا کر اپنی آنکھوں سے عیاشی کا ثبوت دیتے ہیں۔ یہی نہیں اس قسم کے نوجوانوں نے یہ طریقہ ایجاد کر رکھا ہے کہ وہ ہر اس پبلک مقام پر بیہودہ اجتماعات کرتے ہیں۔ جہاں صنفِ نازک کے جمع ہونے کا امکان ہے اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ آزادیٔ نسواں نے ہماری تہذیب کو ترقی دی ہے۔

اس لائق مصری دوشیزہ کا یہ بیان کتنی صفائی سے ہماری اخلاقی حالت کا پتہ بتاتا ہے اسے آپ خود جان سکتی ہیں۔ بات حقیقی یہ ہے کہ عورتوں کی آزادی کا جو شور مچایا گیا تھا اس مقصد واقعی آزادی نہ تھا۔ واقعی آزادی تو یہ ہے کہ اقتصادی طور پر بھی عورتوں کو آزاد کیا جائے مگر ایسا بالکل نہیں۔ اب بھی یورپ اور امریکہ میں جہاں کی بابت مشہور ۴

بچوں کی دنیا

عمل کا سبق!

جناب سید غلام شبیر بخاری۔ بہاولنگر، ریاست بہاولپور

عزیز بچے! غفلت سے کنارہ کشی کر، سُستی چھوڑ، بُری عادت سے دُور رہ، بدی کے رستوں سے ہٹ، غرور و تکبر کو پاس نہ پھٹکنے دے۔

خدا سے رشتہ جوڑ۔ ہاں اس خدا سے جس نے تمھیں زندگی بخشی، قسم قسم کی نعمتوں سے مالا مال کیا۔ اسی کی طرف بھاگ اور سرپٹ بھاگ اسے راضی رکھ۔ اور اس کے ہر حکم کے سامنے اپنی گردن جھکا دے۔

اس نافرمان سے رشتہ توڑ جس نے خدا کو چھوڑا۔

اس سے منہ موڑ جس نے اس مالک حقیقی سے منہ موڑا۔

صرف اس لکھ داتا کی چوکھٹ پر جھک اس کے قہر سے ڈر اور اس کی رحمت سے اُمید رکھ۔ جانتے ہو پھر کیا ہوگا۔

دنیا تیری چوکھٹ پر جھکے گی، ہر تیری عزت ہو گی، دنیا تجھے اچھے نام سے یاد کرے گی اور تو مرنے کے بعد بھی ہمیشہ زندہ رہے گا۔

اچھا لڑکا

اچھا لڑکا ہے جو سویرے اُٹھے
اُٹھ کے پہلے وہ ہاتھ منھ دھولے
غسل کر کے خدا کو یاد کرے
مدرسے میں وہ وقت پر پہنچے
پہلے استاد کو سلام کرے
ہم جماعتوں سے پھر کلام کرے
نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے
نہ کسی کو وہ بُرا بھلا کہے
اچھا لڑکا وہ ہے جو سچ بولے
بات کرنے سے پہلے جو تولے

(احمد علی نوری)

---

*سادھنا نے دیکھا، کہ یہ ٹیکسی والا مجھے اور میری محبت کو دو ہزار روپے میں بیچ رہا ہے ...... وہ روتی ہوئی دوسرے کمرے میں چلی گئی .... مگر اس نے وجے کو دو ہزار کے نوٹ سیٹھ جی کے منھ پر مارتے ہوئے نہ دیکھا۔

دونوں میں بدگمانیاں پیدا ہو گئیں۔ انتہائی رنج اور غصے کے عالم میں سادھنا شرما سے بیاہ کرنے پر راضی ہو گئی۔ تیاریاں ہوتے گئیں۔ مگر بیاہ سے کچھ روز پہلے سادھنا کو معلوم ہوا۔ کہ وجے نے انعام کے روپے ٹھکرا دیئے تھے۔ بدگمانی دور ہو گئی۔ وہ جوشِ مسرت میں پھر گھر سے بھاگ نکلی۔ سیٹھ جی گھبرائے کہ اگر اس مرتبہ لڑکی ہاتھ سے گئی۔ تو پھر نہ ملیگی۔ وہ بھی اُس کے پیچھے بھاگے۔

سادھنا وجے کی ٹیکسی میں بیٹھ چکی تھی۔ وجے نے طنزاً پوچھا "اب کہاں چلو گی دیوی"؟

سادھنا نے جواب دیا "جہاں آپ کی مرضی"

...... وجے سادھنا کو اپنی دنیا میں لے گیا غریب کی دنیا میں جہاں بھوک، افلاس اور گندگی کے سوا کچھ نہ تھا ...... سیٹھ جی بھی سایہ کی طرح پیچھے لگے ہوئے تھے۔

واقعات نے کچھ ایسا رخ بدلا، کہ سادھنا تو اپنے شاندار بنگلے میں واپس پہونچا دی گئی۔ مگر سیٹھ جی اسی نئی دنیا کی دلدل میں پھنس کر رہ گئے ...... اور دن بدن پھنستے ہی گئے۔

ایک دن ایسا بھی آیا، کہ سیٹھ جی خود اپنے قتل کے جرم میں دھر لئے گئے۔ اُن کے ساتھ وجے، اکبر بھائی اور باقی دوسرے ٹیکسیوں والے بھی دھر لئے گئے۔

یہ کیسے ہوا؟ ...... بعد کے واقعات نہایت دلچسپ اور پُر لطف ہیں

اس تصویر کی نمائش عنقریب میجسٹک سینما کانپور

پردۂ فلم

نئی دنیا

ہزاروں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی طرح جو بے کاری اور تنگدستی کی حالت میں زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں، وجے نے بھی یہی سمجھا تھا۔ کہ بی۔ اے کی ڈگری ملنے کے بعد اُس کے لئے ایک نئی دنیا کے دروازے کھل جائیں گے۔ ایسی نئی دنیا میں جس کے دروازے کھل جائیں گے۔ امن۔ سکھ اور دولت کی فراوانی ہو گی۔ مگر وجے کو جلد ہی اپنا خیال بدلنا پڑا۔ اس نے ملازمت حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی مگر ناکام رہا۔ ایک دن اس کی ملاقات شہر کے ٹیکسی ڈرائیوروں کے سردار اکبر بھائی سے ہو گئی۔ قسمت کی خوبی دیکھئے کہ وہ نوجوان جس کے دماغ میں ہزاروں سنہرے سپنے تڑپ رہے تھے دوسرے دن ایک ٹیکسی چلاتا ہوا دکھا گیا۔ اب اُسے دولت والوں سے نفرت ہو چکی تھی، غریب ٹیکسی والوں کے لئے سیٹھ دولت رام ایک مستقل مصیبت بنے ہوئے تھے۔ اپنی چالباز منیجر شرما کے کہنے پر سیٹھ صاحب نے ٹیکسی والوں کو تباہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ وہ موٹر کمپنی کے مالک تھے۔ اس پر بھی اُن کی [illegible] ارادہ تھا، کہ شہر کی تمام ٹیکسیوں کا اجارہ لے کر [illegible] سے اپنا گھر بھر لیں۔ یہ لکھ پتی بھی ایک نئی دنیا کے خواب دیکھ رہا تھا۔

سیٹھ دولت رام کی حسین اور لاڈلی لڑکی سادھنا بھی اپنے لئے ایک نئی دنیا بسانے کے لئے بے چین ہو رہی تھی۔ ..... محبت کی دنیا ..... سیٹھ صاحب کا ارادہ تھا کہ سادھنا کو شرما سے بیاہ کر کے ایسے ہوشیار منیجر کو اپنے خاندان کا ایک فرد بنا لیں، اور پھر اُس کی مدد سے خوب دولت جمع کریں ...... شرما بھی اس تاک میں لگا رہتا تھا۔ کہ جلد بیاہ ہو جائے۔ تو سیٹھ جی کی دولت پر ہاتھ صاف کر دوں۔ اُس نے بھی اپنے لئے ایک نئی دنیا سوچ رکھی تھی ... مگر سادھنا کو شرما سے نفرت تھی۔ ایک دن وہ فینسی ڈریس ناچ میں جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی بھکارن کے کپڑے پہن رکھے تھے کہ سیٹھ صاحب اور شرما آ پہونچے۔ سیٹھ صاحب نے اور شادی کا ذکر چھیڑا۔ سادھنا نے انکار کر دیا۔ سیٹھ نے دھمکایا سمجھایا۔ دولت اور دولت سے خریدی جانے والی تمام راحتوں کا نقشہ کھینچا۔ سادھنا نے کہا، مجھے ایسی دولت سے نفرت ہے۔ باپ نے طعنہ دیا، کہ بھکارن کا لباس پہن لینا آسان ہے۔ مگر بھکارن کی زندگی بسر کرنا مشکل ہے۔ سادھنا کی خودداری نے اُسے باپ کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور کر دیا۔ وہ انھیں پھٹے پرانے کپڑوں میں گھر سے نکل بھاگی۔ شرما نے تعاقب کیا .... بازار میں پہونچکر جو سب سے پہلی ٹیکسی اُسے نظر آئی، وہ اُس میں بیٹھ گئی۔ یہ وجے کی ٹیکسی تھی ..... وجے ایک بھکارن کو مصیبت میں دیکھکر فوراً مدد کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اور آنکھ جھپکنے میں شرما کی موٹر سے اوجھل ہو گیا۔

جب خطرہ دور ہو گیا، تو بھکارن نے وجے سے کہا۔ کہ میں فلاں محلے میں ایک بائی کے یہاں نوکر ہوں، مجھے وہاں پہونچا دو۔ وجے نے حسین بھکارن کو غور سے دیکھا، اور اُسے بتائے ہوئے پتے پر چھوڑ آیا۔ مگر گھبراہٹ میں اپنا دل بھی وہیں بھول آیا۔ سادھنا یعنی بھکارن اور وجے میں میل ملاپ بڑھنے لگا۔ محبت کے دیوتا نے دونوں کو جھنجھوڑا۔ جگایا۔ ملایا۔ اور دو دل ایک ہی سُر میں دھڑکنے لگے۔ کئی روز تک سادھنا اپنی سہیلی مالتی کے گھر میں چھپی رہی۔ سیٹھ دولت رام کو ہزار کوشش کے باوجود بھی یہ معلوم نہ ہو سکا، کہ وہ کہاں ہے۔ بے چین ہو کر انھوں نے پولیس میں رپورٹ کر دی۔ اور سادھنا کو واپس لانیوالے کو دو ہزار روپے دینے کا اعلان بھی کر دیا۔

وجے کو اپنی ٹیکسی کی قسطیں چکا دیں اس کی ضرورت تھی۔ یہ اعلان اس نے بھی دیکھا۔ اُس کے حسرت بھرے دل میں اُمید کی بجلی چمکی: "کاش لکھپتی دولت رام کی بھگوڑی مل جائے، تو سارے کام بن جائیں بھکارن سے بیاہ بھی کر لوں۔"

ایک دن اُس کی تشنہ آرزوئیں مایوسی اور نفرت کے کنوئیں میں ڈوب گئیں۔ اُسے معلوم ہو گیا، کہ بھکارن اور سادھنا دونوں ایک ہیں، اس نے سوچا کہ یہ امیرزادی بھکارن کے روپ میں ایک غریب ٹیکسی والے کے دل سے کھیل رہی تھی۔ موتیوں سے کھیلنے والی کنکروں سے جی بہلا رہی تھی۔ وہ اسی غصہ کی حالت میں اپنی بھکارن کے پاس پہنچا۔ اُسے بازار سے گھسیٹتا ہوا اُس کے باپ کے پاس لے گیا۔ سیٹھ جی خوش ہو گئے۔ انھوں نے انعام کا روپیہ وجے کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ ×

اقوالِ زرین

محبت ایک راز ہے پاک اور معصوم راز

ہماری یادداشت ہمارا بہترین زیور ہے۔

دوسروں کو ہمیشہ معاف کردو۔ لیکن اپنے دل کو معافی کبھی نہ دو۔

تندرستی میں صحت کی قدر کرو۔

پست ہمت اپنی موت سے پہلے ہی مرجاتا ہے، مگر اولوالعزم کو ایک ہی مرتبہ موت آتی ہے۔

غرور کرنا بے حیائی سکھاتا ہے۔

حق بات سے گریز کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان خدا کی تحقیر کرتا ہے اور انسان سے ڈرتا ہے۔

ہر ایک شخص پر جلد بھروسہ مت کرو۔

قرضہ لینے سے ہمیشہ ڈرو۔

نوکروں کو اپنے ہاتھ پاؤں کے برابر سمجھنا چاہیئے۔

محنت اور استقلال کے آگے کوئی کام مشکل نہیں۔

موجِ تبسم

ملک کو اس وقت سب سے زیادہ کس بات کی ضرورت ہے۔

اس بات کی کہ ان سب اشخاص کو قتل کردیا جائے جو پبلک کو کہتے پھرتے ہیں کہ ملک کو فلاں چیز کی ضرورت ہے۔

استاد (جو یک چشم تھا) بتاؤ دو آدمیوں کی کتنی آنکھیں ہوتی ہیں؟

ایک لڑکا۔ حضور تین

استاد۔ کیسے؟

لڑکا۔ دو میری اور ایک آپ کی۔

مسٹر رومیش کہاں ہیں۔

گھر پر تو نہیں کہیں باہر گئے ہوں گے۔

مگر کہاں پر۔ مجھے ان سے ضروری کام ہے۔

میں ان سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔ میں انھیں ابھی ٹیلیفون کرنا چاہتا ہوں۔

مجھے تو معلوم نہیں کہاں ہیں۔ اگر آپ نے ٹیلیفون کرنا ہے تو ٹیلیفون انکوائری آفس سے پوچھو۔

پہلا دوست۔ میری بیوی بہت کفایت شعار ہے

دوسرا دوست۔ یہ تو خوشی کی بات ہے۔

پہلا دوست۔ لیکن وہ صرف ان ہی چیزوں کی خریداری میں کفایت شعار ہے جن کا تعلق میری ذات سے ہے۔

دلچسپ معلومات

ہوائی منجنیق

آج سے دو سو برس پہلے نیوٹن نے اعلان کیا تھا کہ ہوائی کے ذریعہ ستاروں تک پہونچنا ممکن ہے۔ چنانچہ اس وقت سے سائینسدان ایسی "ہوائی" کی ایجاد میں مصروف ہیں جس میں بیٹھ کر انسان چاند اور ستاروں تک پہونچ سکے۔ اب جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ انھوں نے ایک ایسی "ہوائی" مکمل کرلی ہے جو چار سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرکے ہوائی جہازوں کو ہزاروں فٹ کی بلندی پر لے جائے گی۔ لیکن برطانیہ کے ماہرین کو یقین ہے کہ یہ دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے کیونکہ کوئی ہوائی جہاز اتنی رفتار کو بآسانی برداشت نہیں کرسکتا۔ اس کے علاوہ گذشتہ ۲۰ سال سے جرمن اس قسم کی ہوائی بنانے میں مصروف ہیں لیکن ابھی تک ان کا کوئی تجربہ کامیاب نہیں ہوا ہے چنانچہ ۱۹۲۸ء سے اوپل کے کارخانوں میں ایک ایسی موٹر کار تیار کی گئی جو ۱۲ ہوائی ٹیوبوں سے ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی تھی۔ اب اس کو عمودی راستہ پر چلایا گیا تو وہ اچھل کر نیچے گر پڑی اور ڈرائیور بھی مرگیا۔ پھر ۱۹۳۱ء میں ایک ہوائی موٹر ایجاد کی گئی جو ۶۵ میل تک فضا میں اڑ سکتی تھی لیکن یہ تجربہ بھی مہلک ثابت ہوا۔ اب جرمن ہوائی منجنیق کی ایجاد میں منہمک نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کو ابھی کامیابی نہیں ہوئی ہے۔

افسانہ

عشق کی آگ

از جناب سریواستو

کیا!!! بادشاہ نے دفعتاً چونک کر حیرت سے پوچھا۔ "ہم نے اچھی طرح سنا نہیں ذرا دوبارہ کہو تم کیا کہہ رہے تھے؟"

"عالم پناہ۔" رازدار خصوصی نے کہا: "کل شب یاسمین کی خلوت گاہ کے دریچے سے ایک نوجوان اترتا ہوا پکڑا گیا ہے۔ یہی میں بارگاہ عالی میں عرض کررہا تھا۔"

بادشاہ کی فراخ اور بلند مرمریں پیشانی پر گرہیں پڑ گئیں اور اس کی آنکھوں میں خوفناک چمک پیدا ہوگئی۔ دنیا کی جن چار چیزوں کو وہ سب سے زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ انہی میں سے ایک رقاصہ یاسمین بھی تھی۔

"وہ کون ہے؟" بادشاہ نے غضبناک لہجے میں دریافت کیا۔

وہ داروغہ اصطبل کی ماتحتی میں کام کرنے والا ایک نوجوان ہے۔" رازدار نے جواب دیا۔ "یہ اس کے قبضے سے برآمد ہوا ہے۔"

"جوشن" شاہ نے رازدار کے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو ہم نے یاسمین کو دیا تھا!!!

"نوجوان کا بیان ہے۔" رازدار نے کہا۔ "کہ میں نے اس کے بازو پر سے چوری سے کھولا ہے۔ اس نے جوشن خود مجھے نہیں دیا اور نہ میں یاسمین کے کہنے پر دریچے سے اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔"

"وہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے۔" بادشاہ نے کہا "اسے یہاں بلایا جائے۔"

چند منٹ بعد مشکیں بندھا ہوا بانکا نوجوان شاہ کے سامنے کھڑا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کافی جرح کی۔ اسے قتل کرادینے کی دھمکیاں دینے کے بعد جاں بخشی کردینے کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ یہ کہدے کہ یاسمین نے اسے دریچے سے اپنے خلوتگاہ میں بلایا تھا۔ مگر نوجوان ہنستا رہا اور انکار کرتا رہا۔

اسے واپس حوالات میں بھیج دینے کے بعد بادشاہ کافی دیر تک سرچتا رہا۔ اسکا دل یہ یقین کرلینے پر مائل تھا کہ نوجوان سچ بول رہا ہے یاسمین بے قصور ہے۔

کچھ دیر بعد بادشاہ نے یاسمین وہ ہلال نما جوشن کہاں ہے جو ہم نے ایک ہفتہ قبل دیا تھا؟

یاسمین نے اپنے کالی پتلیوں والی بادامی آنکھیں جھکا کر جواب دیا: "عالیجاہ وہ تو گم ہوگیا۔"

اور یہ کہنے کے بعد اس نے اپنی نقرئی جھنکار رکھنے والی آواز میں سارا ماجرا سنایا۔ وہ تالاب پر بطوں کو دانہ کھلا رہی تھی۔ وہیں شاید وہ جوشن بازو سے اتر گیا۔"

بادشاہ کے ہونٹوں نے نفرت سے بل کھایا اس نے "جوشن تالاب کے کنارے" سخت آواز میں کہتے ہوئے وہ جوشن یاسمین کے آگے رکھدیا۔ اور کہا حیرت کی بات ہے۔ کہ یہ جوشن تالاب کے کنارے گم ہوا مگر اصطبل کے ایک نوجوان کے پاس سے پایا گیا جو تمھاری خلوت گاہ کے دریچے سے اترتا ہوا پکڑا گیا ہے۔"

جس وقت بادشاہ یہ کہہ رہا تھا یاسمین کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا اور وہ بید مجنوں کی لچکتی ہوئی شاخ کی مانند سر سے پاؤں تک تھرتھر کانپ رہی تھی۔

بادشاہ کہہ رہا تھا "اس نے اقرار کرلیا ہے کہ اس نے خود یہ جوشن چرایا ہے اور اس میں تمھارا کوئی قصور ـــــ"

یاسمین نے ایک چیخ ماری۔ "نہیں۔" وہ بولی۔

"یہ میں نے اسے دیا ہے۔"

وہ بادشاہ کے قدموں میں گر پڑی اور رو رو کر کہنے لگی۔

"عالی جاہ میں اور صرف میں قصوروار ہوں اس نے کوئی خطا نہیں کی۔"

بادشاہ کے جس چہرے پر اس وقت تک نفرت کا اثر طاری تھا اب اس چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہوگئے۔

جب وہ جاچکی تو بادشاہ بہت دیر تک کسی گہرے فکر میں بیٹھا رہا۔

شاہی آرامگاہ کے برآمدے کے ستونوں کے سائے دراز ہونے لگے۔ سورج شام کی گود میں سر رکھ کر محو خواب ہوجانے کے لئے مغرب کے خلوت کدے کا رُخ کررہا تھا۔

سورج ڈوب گیا۔ مگر بادشاہ اسی طرح بیٹھا رہا۔

رازدار دبے پاؤں شاہی آرام گاہ میں داخل ہوا۔

اب شام کا چھٹپٹا تاروں بھری رات میں جذب ہوتا چلا جارہا تھا۔

بادشاہ نے رازدار کی طرف مایوس نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا: "میں نے یاسمین کے بارے میں فیصلہ کرلیا ہے۔"

رازدار کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا۔ کیونکہ اسکا دل یہ خیال کرکے تھرا اٹھا کہ بادشاہ نوجوان اور یاسمین دونوں کو قتل کرادیگا!

مگر رازدار نے حیرت کے ساتھ سنا۔ بادشاہ کہہ رہا تھا: "ان دونوں کی شادی کا انتظام کردو۔"

رازدار جب شاہی آرام گاہ سے باہر نکلا تو وہ سوچ رہا تھا کہ جو ملکوں اور انسانوں کو فتح کرنے کے قابل سنگین دل وجگر رکھتے ہیں عشق انھیں بھی موم کرسکتا ہے"!

البانیہ کی نسبت برطانیہ کا وعدہ

لندن ۲۸ر نومبر۔ یہاں کے مسلم حلقوں میں نہ صرف اطمینان ہے بلکہ اس یقین آفرینی کی بڑی قدر کرتے ہیں کہ جو مسٹر ایڈن نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ کہا کہ اطالوی حملہ آوروں کی وجہ سے البانیہ میں جو صورت حال رونما ہوئی، حکومت برطانیہ جب قطعی امن برقرار ہوجائے تو اس تبدیلی کا کوئی اور کسی طرح بھی اثر نہ لے گی۔ مملکت اسلامیہ البانیہ اور اس کے بادشاہ احمد زوغو کی نسبت حکومت برطانیہ کی اس قابل قدر یقین آفرینی نے یہاں کے مسلمانوں پر اتنا گہرا اور اچھا اثر کیا ہے کہ وہ اظہار تشکر کے لئے ایک پبلک جلسہ ترتیب دے رہی ہے۔

گاندھی جی کی سکرٹریہ گرفتار

دھنباد ۵ر دسمبر۔ مس خورشید بہن کو جو گاندھی جی کی سکرٹری ہیں۔ جمعہ کے دن ڈفنس ایکٹ کے ماتحت

ڈاکٹر صاحب کیا واقعی ...؟

"سردار جی سنتے ہیں کہ غنڈوں نے آپ کے بھائی صاحب پر حملہ کردیا۔ کیا یہ سچ ہے؟"

"ہاں بیرسٹر صاحب۔ ہے تو ٹھیک۔ بیچارے کو بڑی سخت چوٹ آئی ہے۔ انھوں نے تو اس کی تمام دوائیں بھی برباد کردیں۔ بعض تو اب ملیں گی بھی نہیں۔"

"مگر آخر یہ کیوں؟ وہ تو کوئی آئی۔ ایم۔ ایس نہ تھے اور نہ کسی سرکاری کام سے اُن کا تعلق تھا۔"

"کوئی بھی نہیں۔ وہ تو ذاتی پریکٹس کرتے تھے۔ اور وہ بھی ایک ایسی چھوٹی سی جگہ پر جہاں بمشکل پانچ چھ آسامیوں سے بڑی فیس وصول کی جاسکتی ہو اور اگر سچ پوچھئے تو میرا بھائی کانگریسی ہے۔ اور وہ بھی پکا۔"

"خوب۔ میری سمجھ میں تو آتا نہیں کہ اس حرکت سے کسی کو حاصل کیا ہوسکتا ہے۔ غنڈوں کو ایسی باتوں سے آخر کیا فائدہ ہوتا ہے؟"

"جی نہیں۔ صرف تباہ کاری کی خواہش ہے۔ نفسیات کے ماہر اسے قوت حاصل کرنے کی ہوس کہتے ہیں۔"

"یہ تو حد ہوگئی ڈاکٹر صاحب۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ان کمبخت غنڈوں نے ایک کلب میں گھس کر اس کی لیبوریٹری کو بالکل توڑ پھوڑ دیا۔ اور تو اور وہ لڑکیوں کے اسکولوں پر بھی چھاپے مار رہے ہیں۔"

"بیرسٹر صاحب۔ اور اس سے بھی بڑھکر یہ کہ ...... اب یہ باتیں بالکل فضول ہیں مگر ...... آخر ہمیں اس اندھا دھند لوٹ مار کو کس طرح روکنا چاہیئے۔"

"دیکھئے۔ ہم نے تو یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ کل ہمارے "بار اسوسی ایشن" کی ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ ہم ایک پُرزور قرارداد پاس کررہے ہیں۔ جس میں سارے ہندوستان کے وکیلوں سے اپیل کی جائے گی کہ وہ دیکھ بھال کی کمیٹیاں بنائیں اور چوکیداروں کے جتھے قائم کریں۔ اس قسم کا کام بہ نسبت گورنمنٹ کے ہم بہت جلد کرسکتے ہیں۔"

غنڈوں سے لڑیئے

شانداد ساتواں ہفتہ چترا پروڈکشن کا لاجواب اور سوشل شاہکار

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

کسی سے نہ کہنا

جمعہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے

روزانہ ـــ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو ـــ اتوار کو ۳ بجے دن سے

خاص اداکار

لیلا چٹنس۔ پہاڑی سانیال۔ مس سترا۔ مس شہزادی۔ کشور رائے ڈلٹے۔ غوری۔

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کی تازہ تقریر

لندن ۵ر دسمبر۔ آج شمالی مشرقی انگلستان کے کارخانوں کا معائنہ کرتے ہوئے بریڈ فورڈ میں مسٹر چرچل نے جنگی حالت پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ہم نے دشمن کو حال ہی کئی زبردست شکستیں دی ہیں لیکن ابھی تک اُس کی قوت وطاقت اور اُس کی شیطنت کم نہیں ہوئی ہے، ہمیں بڑے زبردست اور خونی معرکہ لڑنا ہیں اور اگر اتفاق سے ہمیں کوئی حیرت انگیز کامیابی حاصل ہو جائے تو ہمیں اُس پر خوش ہونا چاہیئے لیکن محض اس کامیابی کے بھروسہ پر فتح کی اُمید نہ کرنا چاہیئے، ہمیں بہر حال اپنے قوت بازو اور اپنی ہمت واستقلال پر اسی طرح بھروسہ کرنا چاہیئے جس طرح ہم نے اس جنگ کے بڑے نازک اور خطرناک موقع پر کیا ہے۔ شمالی افریقہ کی جنگی حالت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ہم اور ہمارے امریکن حلیف تونس کے قریب شمالی افریقہ میں گھس آئے ہیں اور اب منزل مقصود صرف بیس میل رہ گئی ہے لیکن یہی مسافت بہت زیادہ کٹھن ہے اور ہمیں بڑے سخت اور بہت ہی خوں ریز معرکے لڑنا پڑیں گے۔ تب کہیں ہم دشمن کو زیر کرکے اُس کو سمندر میں ڈھکیل سکیں گے، ان معرکوں کے نتیجہ کے بارے میں تو مجھے کوئی تردد نہیں ہے لیکن میں یہ نہیں کہونگا کہ یہ آسانی سے حاصل ہو جائیں گے۔ اسی طرح طرابلس کے سرحد پر بھی اب ہمیں یہ سخت معرکے لڑنا ہیں۔ ہمارے دشمن بڑے طاقتور ہیں۔ اُن کے پاس لکھوکھا فوج ہے اور لاکھوں قیدی ہیں جن سے وہ اکثر حالات میں غلاموں کی طرح کام لیتے ہیں، اب اُن کے قبضہ میں بڑے زرخیز علاقے ہیں جو انھوں نے فتح کر لئے ہیں اور اسی کے ساتھ اُن کی گرفت میں کروڑہا آبادی ہے۔ جو بڑے محنتی اور ذہین افواج شامل ہیں۔ ہمارے دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں کم از کم اتنا تھکا کر خستہ ضرور کر دیں گے کہ ہم میں باہم اختلاف ونفاق پیدا ہو جائے گا اُن کو بہت زیادہ اُمید اس بات پر ہے کہ وہ اس جنگ کو برابر طول دیتے رہیں گے جس سے جمہوری اقوام تھک کر لڑائی سے عاجز آ جائیں گی ؛

گورنر سندھ کی تقریر

کراچی ۵ر دسمبر۔ ہز اکسلنسی گورنر سر ہوگ دو نے حُروں کی فتنہ پردازی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حُر اپنے شیطان نفس لیڈر کے کہنے پر چلتے ہیں اور اس سے گہرے تعلقات رکھنے میں بڑی غلطی کر رہے ہیں۔ اس لیڈر کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں ہے کہ وہ اپنی ذاتی وحشیانہ امراض کے بہت سے پُرامن کنبوں پر مصائب کا پہاڑ توڑ دے۔ اور ہندو مسلم گھرانوں کو اپنے ظلم وستم کا تختۂ مشق بنائے۔ اس کی ان بدعنوانیوں کو بڑے استحکام کے ساتھ کچلا جا رہا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوتی ہے کہ ضلع سکھر کے زمینداران سپاہیوں کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں جن کو دشوار اور غیر پسندیدہ کام سونپا ہوا ہے۔

بالائی سندھ کے سیلابوں پر اور اس زبردست نقصان پر جو زمینداروں کے مکانوں اور زمینوں کو ان سے پہونچا ہے۔ تبصرہ کرتے ہوئے گورنر موصوف نے فرمایا کہ آپ لوگوں پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سیلابوں سے جو تکالیف آپ لوگوں کو پہنچی ہیں ان کے سلسلہ میں میں اور میری حکومت آپ لوگوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔

آخر میں ہز اکسلنسی نے اپنے سامعین سے اپیل کی کہ وہ اے۔ آر۔ پی وسیوک گارڈ میں شامل ہو جائیں۔ ہز اکسلنسی نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو کہ تمھاری آزادی حاصل کرنے کے وہ لوگ مستحق ہیں جو ہندوستان میں کپڑے کی اور دیگر ضروریات پوری کر رہے ہیں۔ آپ کی آزادی ان لوگوں سے حاصل نہیں کی جا رہی ہے۔ جو لوگ محض نعرے لگاتے ہیں یا ان لڑائیوں سے جو پبلک کے مال ومتاع کو تباہ کر رہے ہیں اور عوام کو خانہ جنگی پر آمادہ کر رہے ہیں ؛

حکومت ہند امریکہ سے کاغذ منگائیگی

بمبئی ۵ر دسمبر۔ ہندوستانی اخبارات ایسوسی ایشن کا ایک وفد مسٹر امرت لال سیٹھ صدر ایسوسی ایشن کی سرکردگی میں چیف کنٹرولر آف امپورٹس سے ملا۔ اور ان سے ان مشکلات پر بحث کی جو اخباروں کو اخباری کاغذ کی درآمد سے تعلق رکھتی ہیں۔ چیف کنٹرولر نے وفد کو یقین دلایا کہ حکومت ہند امریکہ سے کاغذ حاصل کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اور یہ بھی ارادہ کر رہی ہے کہ اس سلسلہ میں وزیر ہند کو ایک عرضداشت بھیجی جائے۔

جاپانی جرمنوں سے زیادہ خطرناک ہیں

ولنگٹن ۵ر دسمبر۔ نوزیلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر پیٹر فریزر نے آج ایک تقریر میں کہا کہ متعدد حیثیتوں سے جاپانی جرمنوں سے کہیں زیادہ خطرناک ہیں۔ ہم جنوبی بحر الکاہل میں رہنے والوں کو اس کا زیادہ احساس ہے۔ بہ نسبت ان لوگوں کے جو یورپ اور شمالی افریقہ میں لڑ رہے ہیں۔ ہمیں جاپان سے بہت عرصہ تک اور سخت لڑنا پڑیگا ؛

ڈھاکہ کے مسلم طلبا کی بدتہذیبی

ڈھاکہ یکم دسمبر۔ آج جب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب کھیل کود کے میدان میں ڈھاکہ یونیورسٹی کے طلباء کی یونین کے جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے آئے تو مسلم طلباء نے ان کیخلاف مظاہرہ کیا۔ ڈاکٹر حسن وائس چنسلر نے سر مرزا محمد اسمٰعیل صاحب کا خیر مقدم کیا اور طلباء کی طرف سے موصوف کی طرف سے ان کی خدمت میں خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں سر مرزا نے کہا کہ "میں یہاں اس غرض سے نہیں آیا ہوں کہ کسی کی خوشامد کروں۔ میں اپنے آپ کو پہلے ہندوستانی اور اس کے بعد مسلمان سمجھتا ہوں۔ اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر میں جو بات بہتر سمجھتا ہوں وہی کہتا ہوں"۔

اس تقریب کے ختم ہونے کے بعد کچھ مسلم طلباء نے یونیورسٹی کے کمپاؤنڈ میں جلسہ کرکے فیصلہ کیا کہ سر مرزا محمد اسمٰعیل نے چونکہ پاکستان کی مخالفت کی ہے اس لئے وہ دوسرے یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں شریک نہ ہوں گے ؛

سابق فرانسیسی وزیر اعظم کی گرفتاری

لندن ۵ر دسمبر۔ موسیو ہیر یو سابق وزیر اعظم فرانس کو خود حکومت فرانس کی طرف گرفتار کر لیا گیا ہے۔

فرانسیسی گورنمنٹ نے حکومت جرمنی سے گفتگو کرکے طولون کے غرق شدہ فرانسیسی بیڑہ کے کمانڈر (امیر البحر) کو رہا کرالیا جسکو جرمنوں نے گرفتار کر لیا تھا۔

موسم برسات میں دونوں بازو درد کے مارے لٹک گئے

بائی کی وجہ سے کام کرنا دشوار ہو گیا

مندرجہ ذیل بیان سے واضح ہوگا کہ برسات کے دنوں میں بائی کا اثر جسم کے جوڑوں میں کس طرح خوفناک حالت اختیار کر لیتا ہے۔ ایک شخص بیان کرتا ہے۔ کہ:-

"میں بائی کی بیماری میں بہت سخت مبتلا تھا اور جوڑوں میں اتنا سخت درد تھا کہ ان میں اُسے مشکل سے برداشت کر سکتا تھا۔ یہ برسات کے دنوں میں ناقابل برداشت ہو جاتا ہے میں نہیں جانتا تھا کہ میں کسطرح سے اپنے ہاتھوں کو حرکت دے سکوں اور کوئی کام کرنا محال تھا۔ مجھے کسی دوائی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تب مجھے بتلایا گیا کہ میں کرشین سالٹ استعمال کروں اور ایک شیشی پینے کے بعد مجھے کچھ فائدہ ہوا بس میں اسے استعمال کرتا رہا اور اب میں بالکل اچھا ہوں یہاں تک کہ میں پہلے کبھی ایسا تندرست نہیں تھا"۔ (ایس۔ بی)

اگر آپ سیکروں شیشے کا آلہ سے نوکیلے دھاردار ارک ایسڈ کے ٹکڑے دیکھیں، تو معلوم ہوگا کہ کرشین سالٹ ان چاقو کی دھار والے ٹکڑوں کو کسطرح سے گلا کر پوری طرح گلا کر پانی کر دیتا ہے۔ تو آپکو فوراً سمجھ میں آ جائیگا کہ کرشین سالٹ سے کیونکر اس درد کو فائدہ پہنچتا ہے۔ چائے کے ساتھ ذائقہ خراب نہیں ہوتا۔ تمام دوافروشوں اور دوکانداروں کے یہاں سے مل سکتا ہے۔

KRUSCHEN SALTS

عید:- نیا اور مبارک چاند نمودار ہوا۔ اور رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا۔ اِس تقریب میں مہمان نوازی شروع ہوتی ہے۔ اور چائے کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ چائے نوشی ہی میں آپ اور آپ کے دوست یکجا جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہیں۔ عید کی دعوت کے بعد پھر چائے کا دور چلتا ہے، جس سے آپ کی خوشی بڑھتی ہے۔ اسطرح کے ہر بڑے جشن میں چائے کا دور جاری رکھیئے۔

ہندوستانی چائے

ہر بڑے موقع کے لئے بہترین پینے کی چیز

I K 154 انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے شائع کی۔

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی

LIPTON'S

LIPTONS WHITE LABEL TEA

LIPTON'S TEA GIRL

JAKOOJA

لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 32C

لارڈ لنلتھگو کا جانشین کون ہوگا

لندن ۲ر دسمبر۔ نیوز کرانیکل کے سیاسی نامہ نگار نے آج لارڈ لنلتھگو کے جانشینوں کی ایک مختصر سی فہرست دی ہے اور خیال ظاہر کیا ہے کہ ان میں سے کوئی شخص ہندوستان میں وائسرائے بنا کر بھیجا جائے گا۔ فہرست حسب ذیل اسماء پر مشتمل ہے:-

لارڈ کرین بورن۔ لارڈ ہیلیفاکس۔ سر آرکیبالڈ سنکلر۔ مسٹر ایٹلی اور ڈیوک ڈیون شائر ؛

سر محمد عثمان کے ہوم ممبر ہونیکی توقع

نئی دہلی ۳ر دسمبر۔ وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کے مزید ہندوستانی قالب میں ڈھل جانے کی توقع کی جاتی ہے سرکاری حلقوں میں خیال ہے کہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء میں جب موجودہ ہوم ممبر سر ریجنالڈ میکسویل ریٹائر ہوں گے تو سر محمد عثمان کو جو اس وقت محکمۂ ڈاک کے دفضا کے ممبر ہیں ہوم ممبری عہدہ پر مقرر کیا جائے گا ؛

چٹگام پر جاپانی ہوائی جہازوں نے پھر سخت حملہ کیا!

نئی دہلی ۶ر دسمبر۔ آج دہلی کے سرکاری ہیڈ کوارٹر کے تازہ اعلان میں لکھا ہے کہ جاپانی بمبار ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے جس کی مدد پر شکاری ہوائی جہاز بھی تھے چٹگام پر ایک سخت حملہ کیا۔ یہ حملہ کچھ دیر تک جاری رہا۔ ابتدائی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کے زیادہ تر بم سمندر میں گرے۔ ایک جاپانی طیارے کو گرا کر تباہ کر دیا گیا۔ ابھی اس حملہ کی مفصل رپورٹ نہیں آئی ہے۔ مگر یہ معلوم ہوا ہے کہ کچھ آدمی ہلاک اور کچھ زخمی ہوئے ہیں ؛

جج ہائی کورٹ کیخلاف توہین عدالت کا مقدمہ

الہ آباد ۳ر دسمبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے الہ آباد ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس پلاؤڈن کے خلاف توہین عدالت کے الزام میں سمن جاری ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب مسٹر پلاؤڈن بریلی میں سشن جج تھے تو اس وقت لاہور ہائی کورٹ سے کسی ملزم کی گرفتاری کے لئے وارنٹ آیا تھا جسٹس مذکور نے اس وارنٹ پر لکھ کر واپس کر دیا کہ مقدمہ داخل دفتر کر دیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد سے کسی بیرسٹر کو لاہور مقدمہ کی پیروی کے لئے بھیجا جائے گا ؛ (پائنیر)

جرمنی، فرانس اور ہالینڈ

لندن ۶ر دسمبر۔ برطانوی ہوائی جہازوں کے ایک طاقتور دستہ نے کل رات کو جنوب ومغربی جرمنی کے کئی صنعتی مقامات پر بہت دیر تک نہایت شدید حملے کرکے بکثرت بم گرائے اس حملہ میں دو جرمن شکاری ہوائی جہازوں کو تباہ کیا گیا۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا بوجہ خرابی موسم کہ دشمن کو کس قدر نقصانات پہونچے ؛

میرے دوست! ابھی جاکر سیرولن روشنے پیو

ابھی سیرولن روشنے پینا شروع کیجئے اور کھانسی اور زکام سے نجات حاصل کیجئے

سیرولن روشنے

کھانسی اور زکام کو فنا کرتی ہے

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ وہ آسکتا نہیں!

ہندوستان کے کروڑوں نوجوانوں کی دلچسپ کہانی

گناہ کی حقیقت —— کائنات کے انکشافات

رقص و نغمہ کا دلکش عکس

نئی دنیا میں ملاحظہ فرمایئے

نئی دنیا

اس تصویر کو دیکھنے کے بعد آپ پکار اٹھیں گے کہ شہرۂ آفاق ڈائرکٹر مسٹر کاردار نے کن حیرت انگیز حقیقتوں کا انکشاف کیا ہے۔

خاص اداکار

سوبھنا سمرتھ - آزوری - مظہر خاں

میجسٹک سینما کانپور میں

بہت جلد آرہا ہے —— تاریخ کا بیچینی کے ساتھ انتظار کیجئے!

ہندوستان کے آیندہ وائسرائے

نئی دھلی ۵ ردسمبر۔ موجودہ اور تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے آئندہ وائسرائے شاید برطانیہ کے فضائی وزیر اور پارلیمنٹ کے لبرل ممبر سر آرچیبالڈ سنکلیر ہوں گے ٭

بمبئی ۶ ردسمبر۔ صبح کے وقت شہر میں ایک مقام پر بم پھٹا جس سے چار راہ گیر اور ایک گائے زخمی ہوئے ٭

فتح کا دستہ

انڈین ایرفورس کے ہونہار نوجوان ہوا بازوں کے ہاتھ میں یہ فتح کا دستہ دشمن کے لئے شکست کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اسی دستہ کے ذریعہ اُن کے جہاز زمین سے ہوا میں بلند ہوتے ہیں اور جنگ میں مصروف ہوجاتے ہیں۔

اچھے سے اچھے آدمی اچھی سی اچھی ٹریننگ اور اچھے سے اچھے ہوائی جہاز —— یہی جاپانیوں کا تہس نہس کردیں گے۔ اور انھیں ہندوستانی آسمان سے نکال باہر کریں گے۔ مگر ہمیں کچھ اور بھی کرنا ہے ہوائی جہازوں اور دوسرے جنگی اسلحہ کے بنانے کے لئے بہت بڑی مقدار میں سامان کی ضرورت ہے اس کے لئے یہ لازمی ہے کہ ہم اُن چیزوں کے بغیر کام چلائیں جن کی ہمیں سخت ضرورت نہیں ہے۔ جنگ کے بھاری اخراجات کی وجہ سے حکومت کے لئے ضروری ہوجاتا ہے کہ ہم سے وہ تمام روپیہ قرض لے لے جو ہم دے سکتے ہوں۔ ہم خود کفایت شعاری کے ذریعہ جاپانیوں کو ہندوستان سے باہر رکھنے کے پکے ارادے کو کامیاب بنا سکتے ہیں ٭

سرٹیفکٹ
آپ کے ڈاک خانہ سے مل سکتے ہیں
دس روپیہ پر دس سال میں
تین روپیہ نو آنے منافع حاصل کیجئے

ڈفنس سیونگ سرٹیفکٹ

یا ڈفنس لون کے علاوہ کچھ بھی خریدنے سے پہلے ... ایک بار سوچئے

خوفناک طوفان جس نے

جوانی کے خوابوں کو بکھیر کر رکھدیا

عشق و محبت اور پُر لطف مذاق کا حیرت انگیز مرقع

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ ۱۱ ردسمبر ۱۹۴۲ء سے

متنی شو
اتوار کو ۳ بجے دن سے

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

رنجیت مووی ٹون کا زمان پرور شاہکار

اقرار

خاص اداکار

موتی لال - مادھوری
داما شوکل - شانتا کاشمیری

دلکش سٹوری - دلچسپ اداکاری - روح پرور نغمے - پرلطف ڈانس - پرلطف مذاق

تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیئے!!

ماں کی محبت کے مقدس موضوع کی عظیم ترین تصویر

دوسرا شاندار ہفتہ

دوسرا شاندار ہفتہ

میجسٹک سینما کانپور میں!

متنی شو
اتوار کو ۳ بجے دن سے

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

جمعہ ۱۱ ردسمبر ۱۹۴۲ء سے

کیرتی پکچرز کی لاجواب سوشل تصویر

ماتا

خاص اداکار
سوبھنا سمرتھ - مبارک - اُرملا دیوی - موتی - ہمالیہ والا - بدھوادوانی - نرگیم چندر کانت

اپنے بال بچوں کے ساتھ ملاحظہ فرمایئے

آئندہ پروگرام نئی دنیا (ڈائرکٹر اے۔ آر۔ کاردار)

خاص اداکار سوبھنا سمرتھ۔ مظہر خاں۔ جے راج۔ واسطی۔ آزوری

مجھے معافی دیجئے
اندرونی صفائی جلد کو صاف رکھتی ہے

خوبصورت معلوم ہونے میں پاؤڈر اور کریم سے آپ کو امداد ملے گی لیکن جلد کی اصلی خوبصورتی کا راز اندرونی صفائی میں ہے۔ جب تک آپ اس بات کو محسوس نہیں کریں گے اس وقت تک جسقدر روپیہ آپ اپنے خوبصورت بنانے میں صرف کرتے ہیں اس کا نصف حصہ برباد ہو جاتا ہے اس لئے اینڈ ریوز لیور سالٹ کو استعمال کیجئے۔ کیونکہ خوبصورت اور شفاف جلد رکھنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔

اینڈ ریوز کے باقاعدہ ایک گلاس کے استعمال سے صفائی۔ ٹھنڈک۔ تازگی اور جوش پیدا ہوتا ہے اور اس کا ایک گلاس تندرستی بخش ہے

اول اینڈ ریوز تازگی بخشتا اور منہ و زبان کی صفائی کرتا ہے۔
دویم اینڈ ریوز معدہ کو صاف کرتا ہے اور ایسڈ کو دور کرتا ہے۔
تیب اینڈ ریوز جگر (لیور) کو درست کرتا ہے۔
آخر میں آپکی اندرونی صفائی مکمل کرنے کے لئے اینڈ ریوز آہستہ آہستہ آنتوں کی صفائی کرتا ہے یہ تکلیف پیدا کرنیوالے زہر کو دور کرتا ہے بقبضیت کو درست کرتا ہے خون اور جلد کو صاف کرتا ہے۔

اندرونی صفائی کے لئے باقاعدہ استعمال کیجئے!

اینڈ ریوز لیور سالٹ
ANDREWS
LIVER SALT
مقوی اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
Health Drink – Tonic Laxative
112

مسٹر چرچل کا پیغام سپاہ ہند کے نام

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ جنرل ویول کمانڈر انچیف سپاہ ہند کے ذریعہ سے مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ہندوستان کی برٹش امریکن، ہندوستانی اور چینی افواج کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں کہا کہ جاپان سے انتقام لینے کا وقت قریب آرہا ہے اس کو دغابازی اور زبردستی کی پوری سزا دی جائیگی۔ وزیر اعظم ایشیا کی ان مفتوحہ اقوام سے اُن کے موجودہ مصائب میں اپنی دلی ہمدردی ظاہر کی ہے جو اس وقت جاپان کے قبضہ میں ہیں اور انہیں یقین دلایا ہے کہ متحدہ اقوام جاپان کی گرفت سے اُن کو آزاد کرانے کے لئے بہت جلد قدم اٹھانے والی ہیں۔

مارشل گوئرنگ اٹلی پہونچ گیا

لندن ۔ ۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پرسوں جب امریکن بھاری بمبار ہوائی جہازوں نے اٹلی کے بندرگاہ نیپلس پر حملہ کیا تو اس وقت وہاں جرمنی کا وزیر جنگ مارشل گوئرنگ بھی موجود تھا۔ گوئرنگ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ کئی روز سے اٹلی کے ہوائی اڈوں کا معائنہ کر رہا ہے تاکہ وہاں جرمن ہوائی جہازوں کو منتقل کیا جاسکے اور اتحادیوں کے ہوائی حملوں کے بچاؤ کا انتظام کرے۔

امریکہ میں سامان جنگ کی بکثرت تیاری

واشنگٹن ۸ دسمبر۔ جنگی اطلاعات کے محکمہ کے اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۴۲ء کے اختتام تک ریاستہائے متحدہ امریکہ تقریباً ۴۹ ہزار طیارے ۳۲ ہزار ٹینک۔ ۱۷ ہزار طیارہ شکن توپیں اور ۸۲ لاکھ ٹن وزن کے تجارتی جہاز بنائے گا۔ ۴۷ ارب ڈالر سامان جنگ کی تیاری پر صرف ہوں گے۔ ایکسال پہلے ۱۷ لاکھ سامان حرب کے بنانے میں لگے ہوئے تھے مگر اب ایک کروڑ پچھتر لاکھ آدمی کام کر رہے ہیں۔

۱۰ دس اشخاص کو سزائے موت

دار دہا۔ ۶ دسمبر۔ آشٹی پولیس قتل کے مقدمہ کے خاص مجسٹریٹ مسٹر ڈیو نے دس کو سزائے موت اور ۵۵ کو کالے پانی اور ۹ کو ۲ سے ۵ سال قید سخت کی سزائیں دی ہیں۔ مجسٹریٹ نے ۴۳ اشخاص کو رہا کر دیا ہے۔ جن لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں انہوں نے لوٹ مار قتل اور قیدیوں کو رہا کر دیا تھا۔

سیل ٹائٹ میں بند
اسپرو

MADE IN ENGLAND
ASPRO
REG. TRADE MARK

لاکھوں ہندوستانیوں کی پسندیدگی حاصل کرتی ہے
موجودہ زمانہ کی طبی سائنس کی زبردست ایجاد کس طرح ہر گھر کو فائدہ پہونچا سکتی ہے

اسپرو کے متعلق تمام ہندوستان میں یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ یہ بے ضرر اور زود اثر گھریلو دوا ہے یہ دل اور پیٹ کو نقصان نہیں پہونچاتی۔ اسپرو سائنس کے اصول کے مطابق سیل ٹائٹ میں بند کی جاتی ہے۔ جس میں اس پر ہوا اثر نہیں کر سکتی۔ اسپرو کا سیل ٹائٹ پیک ٹکیوں تک ہوا اور نمی پہونچنے نہیں دیتا اور اسی لئے جبتک کہ آپ کاغذ کو پھاڑ نہیں اسوقت تک اسمیں طبی قوت پوری طرح قائم رہتی ہے۔ علاوہ اس کے کھلی ہوئی ٹکیاں خراب ہو کر آپکے جسم کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ اسپرو ٹکیاں سیل ٹائٹ میں بند بالکل تازی اور خالص آپ تک پہونچتی ہیں۔ اور بنانیکے دوران میں ہاتھ سے چھوئی نہیں جاتیں۔ آپکو ایک آنہ میں ۳ ٹکیاں ملتی ہیں۔ بخار کو کم درد کو بند کرنیوالی نہایت زود اثر اتنی سستی دوا پہلے کبھی پیش نہیں کی گئی۔
اسپرو ملیریا بخار کو دور کر کے دکھ درد سے سکون دیتی ہے۔

۲ ٹکیاں سر یا بخار کو دور کرتی ہیں
۲ ٹکیاں سر کے درد کو ۵ منٹوں میں بند کرتی ہیں
۲ ٹکیاں بخار کو ۱۰ منٹوں میں اتار دیتی ہیں
۲ ٹکیاں دانت کا درد اور درد حادہ کو فوراً بند کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں نسوں کے دردوں کو فوراً دور کر دیتی ہیں۔
۲ ٹکیاں آپ کو میٹھی نیند سلاتی ہیں
۲ ٹکیاں عورتوں کی تکالیف سے نجات دیتی ہیں
۲ ٹکیاں غرارے کرنے سے گلے کی خراش دور کرتی ہیں
۲-۳ ٹکیاں نزلہ یا زکام کو مٹا دیتی ہیں
۲-۳ ٹکیاں گٹھیا، پاؤں کے درد یا لمبیگو سے نجات دلائینگی

اسپرو ہر جگہ بکتی ہے۔ قیمت۔ تین ٹکیاں ایک آنہ تیس ٹکیاں ۱۰ آنے
گلے کی خراش کے لئے اسپرو سے غرارے کیجئے!
ڈسٹری بیوٹرز:۔ جے ایل مارسین، سن اینڈ جونس (انڈیا) لمیٹڈ
مشن کورٹ مشن رو اکس ٹینشن فون نمبر ۷۹۶ کلکتہ
B110-U

ایک بچہ بھی اسپرو کا بے کھٹکے استعمال کر سکتا ہے
خوراک۔
۸ سال سے اوپر کے بچوں کیلئے ایک ٹکیہ۔ ۳ سے ۸ سال تک کے بچوں کیلئے ½ ٹکیہ۔

اسپرو دل اور معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتی!

لندن ۸ دسمبر۔ شمالی افریقہ میں ابھی تک دونوں فریق کے درمیان زبردست ہوائی معرکہ ہو رہے ہیں۔ اتحادی اور جرمن ہوائی جہاز بدستور ایک دوسرے کے مرکزوں اور فوجوں پر غضبناک حملے کر رہے ہیں۔ طبوبہ کے قریب دشمن کے ٹینک سوار دستے بھی سخت حملہ کر رہے ہیں۔ لیکن اتحادی فوجیں اپنے مورچوں پر قائم ہیں۔

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ حکومت ہند نے مارکوئیس آف لنلتھگو پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے درخواست تو سیع کی تھی جسے ملک معظم نے قبول فرما لیا اور ۶ ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے اکتوبر ۱۹۴۳ء تک کیلئے

شمالی افریقہ میں بڑے زبردست ہوائی معرکے

لندن ۔ ۷ دسمبر۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے جو تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے اُس میں لکھا ہے کہ میدان جنگ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اگرچہ طبورہ کے شہر پر دشمن کا قبضہ ہو گیا ہے لیکن جو پہاڑی شہر پر حاوی ہے اس پر ابھی تک برٹش فوج کا قبضہ ہے اتحادی ہوائی جہازوں کے دستے رات دن بزرطہ۔ تونس اور ٹریپولی پر غضبناک اور شدید حملے کر کے دشمن کی رسد رسانی اور فوجوں کی آمد کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دوسری طرف دشمن کے ہوائی جہاز بھی الجیریا پر اور میدان جنگ میں اتحادی افواج پر لگاتار حملے کر کے شدید بمباری کرتے رہتے ہیں اس وقت شمالی افریقہ میں ہوائی غلبہ حاصل کرنے کے لئے دونوں طرف کے ہوائی جہاز ایک دوسرے کو زیر کرنے کے لئے بڑے زبردست معرکے لڑ رہے ہیں۔

سندھ میں مارشل لا ختم ہو جائے گا

کراچی ۶ دسمبر۔ گورنر سندھ نے ایک جلسہ میں تقریر میں اُمید ظاہر کی ہے کہ سکھر کے علاقہ سے مارشل لا جلد ہٹا لیا جائے گا۔ مارشل لا کا نفاذ حروں کی شورش کو دبانے کے لئے کیا گیا تھا۔ جس کو اب پانچ ماہ کے قریب ہو گئے ہیں۔ جن علاقوں میں مارشل لا رہے وہاں کے لوگ بہت پریشان ہو گئے ہیں۔

نئی دھلی ۷ دسمبر۔ نیشنل وار کونسل کا آئندہ جلسہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۳ء کو نئی دہلی میں بصدارت ہز ایکسلنسی

عظیم الشان افتتاح!
سنہری رات
گولڈن نائٹ
سنیچر ۱۲ دسمبر ۱۹۴۲ء کو
خورشید
پردہ سیمیں کی ملکہ موسیقی کے نوائے گلو سے نغمات کا نور برستا ہے
شادی کے بعد ایک مرتبہ پھر خورشید اور ایشور لال اکٹھے جلوہ نما ہو رہے ہیں!
رنجیت مووی ٹون کا لاجواب موسیقی نواز شاہکار
CHANDNI
چاندنی
مس خورشید
بالکل ہی نئے انداز میں جلوہ گر ہے
خاص اداکار خورشید ایشور لال ڈیکشٹ کیسری نورجہاں
بیبی کملا کانتی لال راجکماری تارابائی
ڈائرکٹر — جینت ڈیسائی — موزک — کھیم چند —
روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات
ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور میں
مٹنی شو سنیچر اتوار ۳ بجے دن
سنیچر ۱۲ دسمبر ۱۹۴۲ء سے شروع

شاندار — دوسرا — ہفتہ
ایک دل کش اسٹوری
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۲ء سے
ہریش چندر آرٹ کی دلکش تصویر
روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
لہری جیون
خاص اداکار
ہریش چندر راؤ۔ گوپے۔ فیٹی پرشاد۔ ڈیلوایم خان۔ حسن بابو۔ رجنی دیوی۔
تشریف لاکر لطف اٹھائیے!
آرہے ہیں زیور۔ خاندان۔ خزانچی

دفتر میں بہت کام تھا۔ میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گر اجا رہا ہوں۔
میں تمہارے لئے ایک عمدہ چائے کی پیالی بناؤں گی اور تمہاری تکان کو دور کرنے کیلئے چائے سے بڑھکر کوئی چیز نہیں
یہ بہت اچھی چائے ہے۔ اس نے تو مجھ میں جان ڈال دی۔
یہ لپٹن ہمالائن بلینڈ ہے
میری بیوی کتنی اچھی ہے وہ ہمیشہ میرے لئے بہترین چیز انتخاب کرتی ہے۔
ایک پیالی اور پیجئے۔ یہ آپکے پریشانی کی آخری علامتوں کو بھی دور کریگی
مگر یہ تو مہنگی ہوگی کیسے ہم لوگ استعمال کر سکینگے۔
در حقیقت لپٹن ہمالائن بلینڈ چائے بہت کفایت ہے۔

Lipton's
Flowery Orange Pekoe
لپٹن
ہمالاین بلینڈ ٹی خاص ہوار بلینگ
LTN 42

رومانیہ ۶ر دسمبر۔ یہاں جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوا کہ گذشتہ مہینہ بخارسٹ پایہ تخت رومانیہ میں فوجی پریڈ کے موقع پر رومانیہ کے ڈکٹیٹر جنرل انٹونسکو پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ جس وقت جنرل مذکور نشست عظمیٰ کی طرف بڑھے اُن پر گولی چلادی گئی۔ گولی ان کے بجائے ان کے اے۔ ڈی۔ سی کے جا لگی اور وہ زخمی ہوگیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حملہ آور ایک سپاہی تھا۔ اس سلسلہ میں متعدد افراد اب تک گرفتار کئے جا چکے ہیں اور جنرل انٹونسکو کی حفاظتی تدابیر میں زیادہ سرگرمی سے کام لیا جا رہا ہے۔

نازیوں کی ۱۲ ڈویژن فوج کام آگئی

ماسکو ۵ر دسمبر دریائے ڈون کے مشرقی کنارے ایک محصور گاؤں کے گرد و نواح میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اس گاؤں کا شمالی مغربی حصہ پہلے ہی سے سوویٹ روسیوں کے قبضے میں ہے۔ اسٹالن گراڈ کے شمال کی طرف سے بھی جرمنوں پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ جرمنوں کے پسپا ہونے کا راستہ روسی فوج قطع کر رہی ہے۔

ریوٹر کے نامہ نگار خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ۱۷ روز میں اسٹالن گراڈ پر روسیوں کے جارحانہ اقدام سے ہٹلر کی ۱۲ ڈویژن فوج کام آچکی ہے۔ اور ذخائر جنگ کا عظیم الشان نقصان جرمنوں کو اٹھانا پڑا ہے۔ وسطی محاذ پر روسیوں کے اقدام سے جرمنوں کے دو ڈویژن محاذ ماسکو پر تباہ ہو چکے ہیں۔ روسی فوج جرمنوں کے عقب میں اسٹالن گراڈ سے سو میل کے فاصلہ پر ایک نئے علاقہ میں در آئی اور دریائے ڈان کے مغرب میں تو وہ چرکاسک اور راسٹوف کی جانب ریلوے لائن کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے۔ محاذ جنگ سے آئی ہوئی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ روسی افواج نے اسٹیشن سیکرنٹی اور قصبہ پارشین پر جو سیر دیکونو ایک اہم مقام سے آئے اور ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیں قبضہ کر لیا ہے۔

ڈارلان فرانسیسی سلطنت کا قائد ہوگیا

لندن ۵ر دسمبر۔ مراکو ریڈیو کے بیان کے مطابق جمعہ کے دن امیر البحر ڈارلان کی طرف سے جو سرکاری گزٹ جاری ہوا اُس میں واضح کیا گیا ہے کہ امیر البحر ڈارلان ہائی کمشنر آف فرینچ امپائر نے حقیقی طور پر اور صحیح معنوں میں فرانس کی نوآبادیات کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اس کے علاوہ بحری فضائی اور بری فوجوں کے کمانڈر انچیف بھی رہیں گے۔

شاندار — چھٹا — ہفتہ
امپریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
روزآنہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے
پرکاش پکچرز کا نیا اور انوکھا بے مثل شاہ کار
اسٹیشن ماسٹر
خاص اداکار
رتن مالا۔ پریم ادیب۔ جگدیش۔ اماں کانت۔ شاکر۔ گلاب۔ جیوتی اور کوشیلا۔
آرہا ہے پھر ملیں گے (مزدا سروی ٹون)
ڈائرکٹر سہراب مودی
خاص اداکار
سردار اختر منیکا کے۔ ان۔ سنگھ۔ مینا

برما میں جاپانیوں کے مظالم

نئی دہلی ۳ر دسمبر۔ برما میں ہندوستانی اور برمیوں پر جاپانیوں کے وحشیانہ مظالم کی مزید داستان پناہ گزینوں کی ایک اور جماعت کے افراد سے سننے میں آئی ہے۔ یہ جماعت برما کے ایک جنگل میں بھٹکتی ہوئی ہماری فوج کے ایک گشتی دستہ کو ملی۔ یہ دستہ ان بدنصیبوں کو اپنے ساتھ لایا ہے۔ اُنھوں نے بیان کیا ہے کہ جاپانیوں نے عورتوں کو برہنہ کر کے ان کی تلاشی لی۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ انھوں نے اپنے جسموں کے ساتھ بیش قیمت چیزیں تو نہیں باندھ رکھیں۔

آسام پر اب تک پونے ۳ لاکھ جرمانہ ہوا

شیلانگ ۵ر دسمبر۔ آج اخباری نمایندوں کی ایک کانفرنس میں چیف سکرٹری نے بیان کیا کہ موجودہ ہنگاموں اور فسادات کے سلسلہ میں اب تک صوبۂ آسام کے مختلف مواضع پر دو لاکھ ۶۸½ ہزار روپیہ سے زیادہ جرمانہ ہو چکا ہے۔

دہلی کی ملوں میں آگ لگ گئی

نئی دہلی۔ ۵ر دسمبر۔ آج صبح کو نہ معلوم کیسے دہلی کے پارچہ بافی کے ملوں میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے کم از کم پچاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا

ایران میں ۷ لاکھ من گندم کی درآمد

پشاور ۵ر دسمبر۔ وزارت پروپیگنڈا ایران کے ایک رکن نے طہران میں ایک عام جلسہ میں کہا کہ ایران میں آئندہ فصل تک کے لئے کافی غلہ موجود ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ اتحادیوں نے حال ہی میں ۲۵ ہزار ٹن (تقریباً ۷ لاکھ من) گندم حکومت ایران کو دیا ہے۔ اور فصل بھی اچھی ہونے کی توقع ہے۔ حکومت ایران خوراک کی کمی کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

ریزگاری جمع کرنیوالا گرفتار

احمد آباد ۶ر دسمبر۔ موضع اوائج ضلع احمد آباد کے ایک شخص کو ریزگاری جمع کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے تلاشی پر اس کے پاس سے ۸۴ چونیاں اور ۲۴ اٹھنیاں نکلیں۔ ہندوستان میں پہلی بار اس قسم کی گرفتاری کی گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسی طرح اور لوگ ریزگاریاں جمع کر رہے ہیں۔

دی ہارنسڈ جینٹ

اُردو کی کتاب "دی ہارنسڈ جینٹ" کے پہلے صفحہ کا عکس ہم نے اوپر درج کیا ہے یہ کتاب لوہے اور اسٹیل پر ہے جس کو ہم نے ابھی شائع کیا ہے۔

اس اچھی طرح تصویروں سے آراستہ ۴۸ صفحہ کی چھوٹی کتاب میں ناواقف آدمیوں کی زبانی کچے لوہے اور اسٹیل کا بیان کیا گیا ہے۔

ہم کو ہندوستانیں کالجوں۔ لائبریریوں اور اسکولوں کے اعلیٰ افسروں کو ایک مقررہ تعداد میں "دی ہارنسڈ جینٹ" کی درخواست کرنے پر مفت بھیجنے میں خوشی ہوگی۔

TATA
ٹاٹا
جاری کنندہ دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ
ہیڈ سیلز آفس ۱۰۲ اے، کلایو اسٹریٹ کلکتہ

لندن ۷ر دسمبر۔ ماسکو کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسٹالن گراڈ کے دونوں مورچوں پر جرمنوں کی مدافعت بہت ہی سخت ہوگئی ہے۔ انھوں نے مزید ٹینک ہوائی جہاز اور فوجیں اپنی مدد پر منگالی ہیں جس کی وجہ سے اُن کی مزاحمت بہت ہی شدید ہوگئی ہے جرمن برابر جوابی حملے کر رہے ہیں۔ مگر روسی والگا اور ڈان کے درمیان کچھ نہ کچھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ وسطی مورچہ پر بھی یہی حالت ہے جہاں بہت خونریز جنگ ہو رہی ہے یہاں جرمنوں کی مزاحمت بہت ہی سخت ہوگئی ہے۔ کیونکہ اُن کو پچھلے چند روز کے اندر بہت زیادہ مدد پہونچ گئی ہے۔

تخلیق انسانی کا مقصد نظام قدرت کی تکمیل ہے!
اپنا گھر
کی تخلیق کا مقصد حریت۔ انسانیت اور شرافت کی تحریک ہے
یہ ہے وہ فلسفہ
جس پر دیوکی بوس نے "اپنا گھر" کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ شانتا آپٹے اور چندر موہن نے عرصہ دراز کے بعد ایک دوسرے سے بچھڑے ہوؤں کو ملا کر قوم کے ہر فرد کو ایک ہو جانے کا پیغام دیا ہے
اس وقت
آپ کی قربانیوں کی ضرورت اگر کسی کو ہے تو وہ ہے آپ کا
اپنا گھر
APNA GHAR
ڈائرکٹر دیوکی بوس
شانتا آپٹے اور چندر موہن
سرکو پروڈکشن کا لاجواب شاہ کار
روزآنہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
اس کی محبت۔ اس کی عزت۔ اور اس کی کامیابی آپ پر فرض ہے اپنے ان قومی جذبات کا امتحان
جمعہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو
نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور میں تشریف لا کر دیجئے!
خاص اداکار شانتا آپٹے۔ چندر موہن۔ مایا بنرجی۔ جگدیش سیٹھی۔ گوپے۔ جیون۔ وملا دیوی۔
جمعہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے شروع
نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A-407

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے * پر توِ حق عزمِ مستقل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی ۱۲ر
ممالک غیر سے
سالانہ ھے ششماہی ۱۰ر
قیمت فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۵۱

ادبیات

خوشامد کی دنیا

از جناب منشی شیام سندر لال صاحب نگم سیسہ مئو کانپور

جہاں پر جی حضوروں کے لئے ہر جنس سستی ہے — جہاں پر وضعدار انسان اک بیکار ہستی ہے
جہاں ہر ہر قدم پر مردہ دل لوگوں کی بستی ہے — جہاں انسان کی آزاد فطرت عین پستی ہے

جہاں پر حریت کی جاں سمجھتے ہیں غلامی کو — جہاں چشم زدن میں ہاتھ اُٹھتے ہیں سلامی کو
کہ جس کی بزم میں ٹھکراتے ہیں حق کے پیامی کو — جہاں مسند نشیں کر دیتے ہیں باطل کے حامی کو

جہاں مکار انسانوں کو عزت سے بٹھاتے ہیں — جہاں خود دار انسانوں کو درجہ سے گراتے ہیں
جہاں نا اہل بھی حکام سے انعام پاتے ہیں — جہاں شام و سحر حقدار غم روزی کا کھاتے ہیں

جہاں پر بیکسوں کو رات دن ٹھکرایا جاتا ہے — جہاں پر کاسہ لیسی کو ہنر بتلایا جاتا ہے
جہاں مجروح دل کو اور بھی برمایا جاتا ہے — جہالت کا جہاں پر رنگ اب بھی پایا جاتا ہے

خوشامد کی یہ دنیا ہے، خباثت کی یہ دنیا ہے
جہالت کی یہ دنیا ہے، حماقت کی یہ دنیا ہے

یہ وہ دنیا ہے بھوکے جس میں روٹی کو ترستے ہیں — اسی دنیا میں ہُن مکار لوگوں پر برستے ہیں
جہاں مکر و فریب و کذب اور بہتان سستے ہیں — جہاں انساں پر شیطان بھی آوازے کستے ہیں

قدم ایمان والوں کے یہاں آکر پھسلتے ہیں — یہاں شیخ و برہمن طمع کی گودوں میں پلتے ہیں
یہ حالت دیکھکر ایمان والے ہاتھ ملتے ہیں — یہاں جہل اور بداخلاقیوں کے سکے ڈھلتے ہیں

جہاں روباہ دل انسان شیروں کو ڈراتے ہیں — جہاں کم ظرف اہل ظرف کو آنکھیں دکھاتے ہیں
جہاں پر فتنہ جو پُر امن لوگوں کو ستاتے ہیں — غرض سب اپنی اپنی دف پہ اپنا راگ گاتے ہیں

فریب و کذب ہی جس میں تدبر ہے تمدن ہے — دل آزاری۔ وفا شکنی۔ دغا شغل تفنن ہے
خوشامد وقت کے بندوں میں بجد و تعین ہے — یہاں ہر کس کو بے غرضانہ خدمت کا تیقن ہے

یہ کب سنجیدہ لوگوں اور خود داروں کی دنیا ہے — یہ ابن الوقت اور مغرور سرکاروں کی دنیا ہے
یہ تسبیحوں کی دنیا ہے یہ زناروں کی دنیا ہے — نجیلوں مسخروں چالاک ہشیاروں کی دنیا ہے

مجھے گوشہ نشیں رہنے دے اب خود دار رہنے دے
مجھے اے ہمنفس! دنیا سے تو بیزار رہنے دے

دنیائے اسلام

صدر جمہوریہ ترکیہ کی اہم تقریر

صدر جمہوریہ ترکیہ غازی عصمت انونو نے مجلس کبیر ملی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ذیل کی تقریر کی:۔

میں آج اس اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے محترم ارکان مجلس کی خدمت میں ہدیہ تکریم پیش کرتا ہوں اور خوش ہوں کہ آپ لوگوں کو امسال پھر ایسے موقع پر مجتمع پاتا ہوں جبکہ امور ملی پر غور کرنا اور اپنے عزم ارادہ کا اظہار کرتا ہے۔

آپ کی مجلس کبیر شوریٰ ملی اپنی تمام ملی مصیبتوں میں حصہ لیتی رہی ہے اور اس نے اپنے نام کو تاریخ مملکت میں ثبت کر لیا ہے۔

رفقائے عزیز! جنگ عالم امسال بھی اسی بیرحمانہ چال کے ساتھ جاری ہے اور ملکوں کی خرابی کا باعث بن رہی ہے شہروں کے اندر غیر مسلح شہری ہر طرف سے آگ دخون میں گھرے ہوئے ہیں، انسانیت پہلے سے زیادہ افسوسناک راستہ اختیار کر رہی ہے۔ اور قلع قمع کرنے کے سوا دوسرے کسی اصول کو نہیں پہنچانتی۔ ہم ایسی افسوسناک حالت کو دیکھکر بہ تقاضائے بشریت اور بہ حیثیت ملت بہت رنج محسوس کر رہے ہیں۔ موجودہ جنگ کہ جس نے آج وسیع ہو کر تمام کرۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ وہ نظام سیاسی جس کی بنیاد مطلق العنان حکومت یا ڈکٹیٹری پر قائم ہو وہ ناپائیدار ہوتی ہے۔ اور چل نہیں سکتا۔ نیز یہ امر ثابت ہو جائیگا کہ وہ تمام اقوام خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی آزادانہ اور شریفانہ زندگی بسر کرنے کے لئے اپنی تمام طاقت و تواں کو بروئے کار لائیں گی۔ اس رفت خیز جنگ کا خاتمہ ہمارے لئے بڑی مسرت کا باعث ہوگا۔ کیونکہ ہمارا ملک ہمیشہ صلح دوست رہا ہے۔ اور ہماری بین الاقوامی سیاست کی بنیاد اسی مسلک پر قائم ہے۔

رفقائے محترم! آج کوئی ایسی دلیل یا وجہ نظر نہیں آتی جس سے متحارب ممالک کے مابین صلح ہو جانے کا امکان نظر آئے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۴۳ء بھی پہلے سے زیادہ قتل و جنگ میں بسر ہوگا۔ اس لئے ہمیں آئندہ سال کے دوران میں اپنی خارجی اور داخلی سیاست کی حفاظت کمال درستی و صحت کے ساتھ اور جستجو کرنی ہوگی یعنی ہم اپنے معاہدات پر ثابت قدم رہ کر اپنے اتحاد و دوستی کو برقرار رکھیں گے۔ اور کسی حکومت کو فریب دینے سے احتراز کر کے اپنی صلح خواہانہ سیاست پر قائم رہیں گے۔

مجلس کبیر شوریٰ ملی اس بات کی تصدیق کرے گی کہ ان متحارب ممالک کے درمیان جن کی عصبیت۔ بغض و عداوت کی فضا میں ہر روز روبہ ترقی ہے ناطرفداری کی حکومت عملی پر قائم رہنا کسی حکومت کے لئے آسان کام نہ تھا اور زحمت سے خالی نہ تھا لیکن ہماری شجاعت اور ہماری قوت ہمیں اجازت دیتی ہے کہ ہم ہر ملک کے ساتھ ایسے روابط قائم رکھیں اور آئندہ بھی کسی خوف و خطر کے بغیر اپنی اس حکمت عملی پر پوری ثابت قدمی کے ساتھ قائم رہیں گے اور ہماری خواہش ہے کہ متحارب ان فوائد کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے جو ان کے متعلق ہمارے دوستانہ اور دیانتدارانہ رویہ میں مضمر ہیں۔

رفقائے عزیز! آپ کے گذشتہ سال کے کام گہرے مطالعہ کے قابل ہیں جنگ کی بحران آمیز کیفیت کے باوجود ہم نے بے کم و کاست قوم کی بہبودی و ترقی کے میدان میں پیش قدمی کی ہے۔ اور ملک کے نشست عمرانی امور کے پروگرام میں کوئی پیدا نہیں ہونے دی۔ چنانچہ ریلوں کی توسیع بحری قوت کی ترقی اقتصادی بہتری اور ہر قسم کی صنعتی پیداوار میں آگے ہی بڑھے گی۔ اور ہمارا پروگرام کسی تزلزل کے بغیر ثابت قدمی کے ساتھ جاری رہے گا۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ زراعتی ترقی کے لائحہ کو جو حکومت کی طرف سے وسیع پیداوار کے متعلق پیش کیا گیا ہے آپ کی مجلس عالی منظور کرے گی۔

حکومت کے صیغہ مال نے جو ان تمام امور کی بنیاد شمار ہوتا ہے اپنا دشوار کام ایسی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا ہے کہ آپ کی خوشنودی کا باعث ہوگا۔

جہاں تک زمینی پیداوار کی قیمتوں کے بڑھائے جانے کا تعلق ہے یہ بھی صحیح تدبیر ہے جو اس سلسلے میں آپ کی حکومت عمل میں لائی ہے۔ یہ بہت بے انصافی ہے کہ آپ کے دہقان ضروریات زندگی کے خریدنے کے لئے بھاری بوجھ کے متحمل ہوں اور ان کی اجناس کی قیمت وہی رہے۔

طہران میں روئی کے لئے لوٹ مار

طہران ۱۱ دسمبر۔ پرسوں طہران کے بازاروں میں لوٹ مار و بلووں کی وارداتیں ہوئیں۔ اس سے قبل پارلیمنٹ اسکوائر میں پرشور مظاہرے ہوئے۔ ایرانی فوج طلب کر لی گئی اور کچھ مظاہرین اور لوٹ مار کرنے والوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ آج صورت حالات قطعی قابو میں ہے۔ لیکن اکثر و بیشتر دوکانیں بند ہیں۔ ان تمام ہنگاموں میں غیر ملکیوں کے خلاف کوئی مظاہرہ نہیں ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھگڑا قطعی اندرونی تھا۔ روئی کی عارضی کمی کے باعث صورت حالات اس قدر خراب ہو گئی ہے۔ ایران کی حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ دو دن کے اندر حالات درست ہو جائیں گے۔ اور بازاروں میں روئی کی کمی نہیں رہے گی۔

طہران میں انگریزی فوجوں کا گشت

طہران۔ ۱۱ دسمبر۔ آج انگریزی افواج کا ایک بٹالین طہران سے گزرا۔ اس کے اس شہر سے گزرنے کا مقصد بتلایا جاتا ہے کہ ایرانی بلوائی جو شہر میں ہنگامہ اور لوٹ مار کر چکے تھے کہیں انگریزوں کی کوٹھیوں کو جو شہر کے باہر ہیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔

بہر حال طہران اب بالکل پُر امن ہے کوئی ہنگامی شکل نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے | کمال پر تو حق عزم مستقبل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۶	کانپور شنبہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۵۱

اڈیٹوریل نوٹ

چھوٹے سکوں کا مسئلہ

چھوٹے سکے جس تیزی سے ہندوستان کے بازاروں اور عوام کی جیبوں سے لاپتہ ہوگئے ہیں اس کے متعلق بنگال نیشنل چیمبر آف کامرس نے ریزرو بنک آف انڈیا کو ایک خط لکھا ہے جس میں اس مسئلہ پر پوری روشنی ڈالی گئی ہے حکومت نے اور ریزرو بنک نے پہلے یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ چھوٹے سکوں کے فقدان کا اصلی سبب یہ ہے کہ لوگ ان کا ذخیرہ جمع کرنے لگے ہیں۔ لیکن یہ بات ہے کہ ایسا کہنا قیاس آرائی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا، اس لئے کہ اسکا کوئی ثبوت نہیں پیش کیا گیا۔ بہر حال نیشنل چیمبر آف کامرس کے خط میں منجملہ دوسری باتوں کے ایک سوال قابل غور ہے اور وہ یہ ہے۔ حکومت نے پچھلے دنوں زیادہ تعداد میں نوٹ جاری کئے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ صاف طور پر نکالا جا سکتا ہے کہ ایسی حالت میں چھوٹے نوٹوں کو بھنانے اور کاروبار چلانے کے لئے بہت زیادہ تعداد میں چھوٹے چھوٹے سکوں کی بھی ضرورت ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ کیا حکومت نے جس تعداد میں نوٹ جاری کئے ہیں کیا اسی قدر کے تناسب سے چھوٹی ریزگاریاں بھی جاری کی ہیں؟ اگر ذخیرہ جمع کرنے ہی کی دلیل کو صحیح تسلیم کر لیا جائے جب بھی تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عوام کے دلوں میں یہ وہم پیدا ہو گیا ہے کہ چھوٹے سکوں کی کافی تعداد دستیاب نہیں ہو سکیگی۔ ان حالات میں اس وہم کو دور کرنے اور اعتماد کی فضا پیدا کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ریزگاریوں کا ایک بڑا سیلاب بازاروں میں بھیج دیا جائے جہاں تک ایک "پیسہ" کے سکوں کا سوال ہے اس کی حیثیت ریزگاری کے مسئلہ سے بالکل جداگانہ ہے۔ ریزرو بنک کا مشورہ ہے کہ لوگ خریداری میں ایک آنے یا نصف آنے کے سکوں کو زیادہ استعمال کیا کریں۔ لیکن اسے معلوم نہیں ہے غریب کے لئے ایک "پیسہ" کیا چیز ہوتی ہے۔ بہر حال حکومت کا یہ اعلان تسلی بخش ہے کہ وہ زیادہ ریزگاریاں جلد از جلد تیار کرنے والی ہے۔

نوآبادیاتی سسٹم کے خاتمہ کی ضرورت

جب سے پریسیڈنٹ روز ویلٹ کے خاص نمائندے مسٹر ونڈل ولکی مشرق کا دورہ کرکے واپس گئے ہیں اس وقت سے ابتک ان کی کھری کھری باتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ چند امریکن اخبارات اور بہت سے برطانی اخبارات نے ان کی مخالفت کی مگر امپریلزم اور نوآبادیاتی طریق حکومت پر ان کی نکتہ چینیاں کم نہیں ہوئی ہیں اور وہ اپنی صاف گوئی سے باز نہیں آتے، ان کے تازہ ترین بیان کا ایک حصہ یہ ہے کہ جو لوگ ابتک "سفید فام آدمی کے بار" کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور جنگ کے اختتام پر پھر شہنشاہیت پرستی کے اسٹیٹس کی فرسودہ اور ازکار رفتہ سطحوں پر لوٹ جانا چاہتے ہیں وہ اصلی حالات سے یا تو واقف نہیں ہیں یا ان کو جان بوجھ کر نظر انداز کرتے ہیں، مسٹر ولکی فرماتے ہیں "میں نے دیکھا ہے کہ افریقہ، مشرق وسطے، چین اور پورے مشرق بعید کے باشندوں کے لئے آزادی کے یہ معنی ہیں باقاعدہ اور معین طریقہ پر نوآبادیاتی سسٹم منسوخ کر دیا جائے۔ یہ کہنا بہت زیادہ نہیں ہے کہ اسی قسم کی آزادی ان کا اولین مقصد ہے لیکن پچھلے دنوں وہ یہ سوچنے لگے ہیں کہ کیا ہمارا مقصد بھی یہی ہے" غالباً مسٹر ولکی اور چند دوسرے سمجھدار امریکن سیاستدانوں ہی کی باتوں کا یہ اثر ہے کہ امریکہ میں ہندوستان کے مسئلہ پر اب زیادہ بحث ہونے لگی ہے اور ایک طبقہ میں صحیح زاویہ نگاہ پیدا ہو گیا ہے۔

جاپانی ہوائی حملہ

چند روز ہوئے چاٹگام کے علاقہ پر پھر ایک جاپانی ہوائی دستہ جو بمبار اور جنگ کرنیوالے ہوائی جہازوں پر مشتمل تھا۔ نمودار ہوا تھا۔ ان کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا۔ اور بہت تھوڑا سا نقصان پہنچانے کے بعد انہیں بھاگ جانا پڑا۔ اس میں شک نہیں کہ جاپان نے کافی وقفہ کے بعد اس علاقہ کی طرف توجہ کی تھی اور مسرت کی بات ہے کہ یہ ہوائی حملہ بھی بالکل ناکامیاب اور بے اثر ثابت ہوا۔ اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مشرقی ہند میں اینگلو، امریکن ہوائی مورچہ کو کس قدر مضبوط بنا دیا گیا ہے۔ اتحادی ہوائی دستے اکثر برما کے جاپانی اڈوں پر حملے کرتے رہتے ہیں لیکن جاپان کو مشرقی ہند کی طرف بڑھنے کی ہمت نہیں ہوا اور اگر کبھی اس کے ہوائی جہاز حملہ کرنیکے لئے آبھی نکلتے ہیں تو ساحلی علاقہ سے آگے بڑھ کر ملک کے اندرونی حصہ میں آنے نہیں پاتے اس کے ظاہر ہے کہ ہندوستان میں اسوقت اتحادیوں کی طاقت ایسی ہے کہ جاپان کا جارحانہ فوجی نظام اسکے سامنے بے اثر ثابت ہو رہا ہے۔

قربانی کا فلسفہ

از جناب کمال عظیم آبادی جرنلسٹ

اسلام کے بہت سے ضروری اور واجبی امور پر رسم و رواج نے جو تاریک اور گہرے پردے ڈالدیئے ہیں انہوں نے صورت و شکل کے اصلی خد و خال کو ایک بہت بڑی حد تک چھپا دیا ہے اور وہ چیزیں جن پر عمل مذہب و شریعت کی طرف سے واجب قرار دیا گیا تھا محض دکھاوا اور تفریح ہو کر رہ گئیں۔

عید قربان! دنیائے اسلام کا ہر فرد مناتا ہے اور شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہے جو اس فرض کو فرض سمجھتے ہوئے بھی نہ ادا کرتا ہو لیکن کیا اس کا مقصد بھی قربانی سے وہی ہوتا ہے جو خدا کا مقصد تھا یا جس ضرورت کو پورا کرنیکی تحریک اس میں پنہاں ہے؟۔

میرا خیال ہے کہ دنیائے اسلام میں چند ہی ذاتیں ایسی ملیں گی جن کے پیش نظر ۱۰ ذی الحجہ کو عید قربان سے مراد بھیڑ بکری ذبح کرکے اس کا گوشت کھا لینا، نماز پڑھ لینا، گلے ملنا اور خوشیاں منانا نہ ہو بلکہ وہ عظیم الشان مقصد جس کو ظاہر کرنے کی ایک نبی نے ضرورت محسوس کی اور خدا نے اس کو فرض کی شکل دیدی۔

عید ہو یا محرم! مسلمانوں میں ایک تہوار بن کر رہ گیا ہے اور انہیں نہیں معلوم کہ متقدمین کے افعال و اعمال ہمارے لئے شمع راہ ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان فرائض کے حقائق معلوم کریں اور واجب کو رسم و رواج نہ بنا دیں۔

عید قربان جس کو بھیڑ بکری کے ذبح تک محدود کر دیا گیا ہے اپنے اندر ایک بہت بڑا سیاسی درس رکھتا ہے۔ پہلے یہ سوچنا چاہیئے کہ خلیل اللہ کا فعل کس قدر اہم فعل تھا۔ خدا نے ایک سے زیادہ مرتبہ خواب میں دکھایا، اور اس کے بعد جناب اسمٰعیلؑ کو میدان منا میں لے کر آئے، بیٹے کے ہاتھ پاؤں باندھے اور زمین پر لٹا کر گردن پر چھری رکھدی جس کے بعد خدا نے ایک دنبہ بھیجدیا، حضرت اسمٰعیل کی قربانی دنبے کی قربانی سے بدلگئی اور پھر خدا نے اس طریقہ کو واجب بھی بنا دیا اب صاحبان عقل سمجھ سکتے ہیں کہ ایک نبی کی غیر معمولی زحمت کوئی معمولی مقصد نہیں رکھ سکتی بلکہ اس کے اندر امت والوں کو "عزم قربانی" کی تعلیم دی گئی تھی۔

آج جو مسلمانوں میں کمزوری، انشقاق، افتراق اور لڑائی جھگڑے کے آثار دکھلائی دیتے ہیں اور ہر ہر قدم پر دنیا کی منظم طاقتیں جو انہیں دبائے لیتی ہیں یہ محض اس سبب سے کہ انہوں نے خلیل اللہ کی تعلیم بھلا دی یا اُن کی عظیم الشان قربانی کا فلسفہ نہیں سمجھے۔

اسلام مادیت پسند نہیں، کسی جانور کا ذبح کرنا ایک لاطائل فعل اور بیکار کام ہے اس لئے وہ کبھی ایسے امور پسند نہیں کر سکتا جو تکلیف دہ ہوں۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ ذبیح اللہ کی قربانی کا فلسفہ مسلمانوں میں عزم قربانی پیدا کرتا ہے اور اگر آج مسلمان نبی خدا کے اس مقصد عظمیٰ کو سمجھلیں تو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی جماعت بھی اُن کو نہیں دبا سکتی۔ (باقی صفحہ ۷ کالم ۵ کے نیچے)

میونسپل بورڈ

۱۶ دسمبر کو میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور حسب معمول ایجنڈا ختم ہو گیا۔

۱۷ دسمبر کو ایک غیر معمولی جلسہ بورڈ کا رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں ہوا جس میں سناتن دھرم کالج کو دس ہزار روپیہ کے یکمشت گرانٹ دینے کے معاملہ میں مباحثہ ہوا۔ چیرمین صاحب نے بورڈ کو بتلایا کہ ڈی۔ اے وی۔ کالج اور حلیم مسلم انٹر کالج کی بھی درخواستیں اسی طرح کی گرانٹ کے لئے آئی ہیں

مسٹر تلک چند کریل نے کہا کہ بورڈ کی مالی حالت اچھی نہیں ہے اس لئے گرانٹ نہ دیجائے۔ مسٹر رام نرائن گرگ نے کہا کہ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء میں کچھ اداروں کو گرانٹ دینے کے لئے روپیہ علیحدہ رکھا گیا تھا اور اسے دینے کے قبل اس طرح کے اسکیم کو منظور نہ کیا جائے۔

مسٹر شیو نرائن ویدی نے گرنرائن کھتری ہائی اسکول کو بھی امداد دینے کی تجویز پیش کی۔

رائے بہادر رام نرائن خزانچی نے یہ تجویز کیا کہ کسی طرح کی امداد دینے سے قبل بورڈ کی مالی حالت کی تحقیقات کی جائے اور مختلف اداروں کے معاملات پر غور کیا جائے جو منظور کی گئی۔

کاغذ میں کفایت شعاری کرنے کے مسئلہ پر بھی غور ہوا۔ بورڈ نے مسٹر دی۔ ڈی ساور کر، بھائی پرمانند، جگل کشور برلا۔ اور ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کو ان کی تشریف آوری کے موقعہ پر ایڈریس دینا طے کیا ہے۔

سینما منیجر پر ریوالور سے حملہ

۱۶ دسمبر ۱۱ بجے رات کو تیلیگراف آفس مال روڈ کے قریب مسٹر بی۔ جے ستری جنرل منیجر نشاط ٹاکیز کانپور پر ۶ آدمیوں نے حملہ کیا اور ریوالور چلایا جس کی گولی سینہ سے پار ہو کر نکل گئی آپ کو فوراً اسپتال لایا گیا اور وہاں آپ پر ریشن کوارٹر میں زیر علاج ہیں۔

ستری صاحب نشاط ٹاکیز سے ۱۱ بجے رات کے بعد ۲۷۰۶ روپیہ لیکر اپنے مکان جا رہے تھے کہ ۶ آدمیوں نے آپ پر حملہ کیا۔ آپ نے نہایت بہادری کے ساتھ انکا مقابلہ کیا لیکن آخر میں انہوں نے ریوالور سے فائر کر دیا اور وہ لوگ بھاگ گئے تھیلی روپوں کی زمین پر گر گئی جو ایک سارجنٹ نے پائی اور سامنے کوتوالی میں جمع کر دی۔

یہ واقعہ نہایت افسوسناک ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ پولیس نہایت مستعدی کے ساتھ بدمعاشوں کا پتہ لگانے کی کوشش کرے گی۔

مال روڈ پر روشنی کی بتیوں پر ڈھکنوں کی وجہ سے روشنی اس قدر کم ہے کہ آدمی کی صورت تک نظر نہیں آتی جو پبلک کے لئے از حد تکلیف دہ ہے۔ ہمارے خیال میں میونسپل بورڈ کی یہ تجویز نہایت مناسب ہے کہ بتیوں پر سے ڈھکنے ہٹا دیئے جاویں اور ضرورت کے وقت ۲ روز کے اندر وہ پھر دوبارہ ڈھکنے لگائے جا سکتے ہیں۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ کم از کم مال روڈ پر اس تجویز پر عمل درآمد کرنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ پبلک خطرہ سے خالی نہیں رہ سکتی۔

آئینۂ کانپور

گورنر صاحب کی تشریف آوری

۱۱ دسمبر کو ہز ایکسلنسی سر مورس ہیلٹ گورنر صوبہ یوپی اور لیڈی ہیلٹ بہمراہی پرسنل اسٹاف کانپور تشریف لائے اور سرکٹ ہاؤس میں قیام فرما کر ۱۴ دسمبر کو تشریف لے گئے۔

۱۲ دسمبر کو ہز ایکسلنسی نے ڈسٹرکٹ پولیس پریڈ کا معائنہ کیا اور انعامات اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمائے۔

۱۳ دسمبر کو صبح کے وقت آپ نے کرمنل ٹرائب سٹلمنٹ نمائش کلیان پور کا معائنہ کیا اور شام کو سوس چرچ چھاؤنی تشریف لے گئے۔

۱۴ دسمبر کو آپ نے نیو وکٹوریہ مل اور کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے رقبہ کا معائنہ فرمایا۔

کانپور کے قیام کے زمانہ میں ہز ایکسلنسی نے مزدوروں کی رہائش کی اسکیم پر خاص طور سے توجہ کی اسی سلسلہ میں اس سوال کے متعلق خاص لوگوں کا ایک جلسہ امپرومنٹ ٹرسٹ میں ہوا جس میں مزدوروں کے کوارٹروں کی تعمیر کی اسکیموں کو عملی صورت دینے کے امکانات پر بحث و تبادلہ خیالات کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی

گورنمنٹ نے مسٹر اودھ سردار سنگھ چیرمین کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کو ہٹا کر چیرمین کے انتخاب کے لئے ۹ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کی تاریخ مقرر کی تھی چنانچہ ۹ دسمبر کو مسٹر الیس۔ ایم پسر سول اینڈ سشن جج کی صدارت میں جلسہ ہوا مسٹر نین سنگھ بلا اختلاف چیرمین منتخب ہو گئے تھے لیکن ۹ دسمبر کی تاریخ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی دوسری پارٹی نے بعض وجوہات کی بنیاد پر ملتوی کرانا چاہا تھا اور اس کو کمشنر صاحب نے منظور بھی فرما لیا تھا لیکن بروقت مستند اطلاع نہ آنے کی وجہ سے جلسہ ہو گیا تھا اب کمشنر صاحب نے اس جلسہ کو ناجائز قرار دے کر دوسرے جلسہ کی تاریخ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء ایک بجے دن مقرر کی ہے لہٰذا اس دن جلسہ ہو کر ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی کا انتخاب ہوگا۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس نظم و نثر ۲۶ و ۲۷ دسمبر کو کرائسٹ چرچ ہال میں ہو رہا ہے۔

پانچ ہزار کی تھیلی

مسٹر جے کے سرکوا، اسسٹنٹ منیجر نیو وکٹوریہ مل لمیٹڈ نے پولینڈ کے بے خانماں برباد بچوں اور دیگر جنگی مقاصد کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی ایک تھیلی ہز ایکسلنسی گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کی۔

غریبوں کا علاج

مسٹر جگی لال کملاپت کی طرف سے جریب کی جوکی کے پاس کملا کلب کے کمپاؤنڈ میں اختتام سرما تک کے لئے غریب مریضوں کی آنکھوں کے آپریشن کا انتظام کیا ہے۔

مزدوروں کا ڈیپوٹیشن

۱۶ دسمبر کو ۲ بجے آئرن اینڈ اسٹیل انجینئرنگ فیکٹری کے مزدوروں کے نمایندوں کا ایک ڈیپوٹیشن لیبر کمشنر سے ملا اور بعض اپنی شکایات بیان کر کے ان سے امداد کی خواہش کی۔

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

لالہ لکشمی پت سنگھانیا چیرمین استقبالیہ کمیٹی آل انڈیا ہندو مہاسبھا کانپور نے اس ۲۴ ویں جلسہ ہندو سبھا کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوؤں سے اپیل کی ہے اس جلسہ کی صدارت کے لئے مسٹر وی۔ ڈی ساورکر منتخب ہو گئے ہیں۔

کرنسی پالیسی پر احتجاج

سکریٹری یوپی چیمبر آف کامرس نے مرکزی حکومت کے فائنینس ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری سے یہ عرضداشت کی ہے کہ حکومت کی موجودہ کرنسی کی پالیسی میں تبدیلی کی سخت ضرورت ہے جنگ کے زمانہ سے کرنسی نوٹوں کی رقم ۱۷۰ کروڑ سے بڑھا کر ۵۴۰ کروڑ کردی گئی ہے یعنی اس میں دو سو فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے اور اس زمانہ میں شیڈیولڈ بنکوں کے ڈیمانڈ ڈپازٹ ۱۳۶ کروڑ سے ۳۴۶ کروڑ ہو گئے ہیں یعنی ۱۵۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے اس سے ظاہر ہے نوٹ وغیرہ بہت زیادہ جاری کر دئے گئے ہیں۔

بائی لاز میں ترمیم

گورنمنٹ نے سول لائن میں گنجان آبادی روکنے کے لئے عمارت بنانے کے بائی لاز میں کچھ ترمیمات کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

"کم از کم دس ہزار فٹ زمین پر بنگلہ بنایا جائے جس کا ایک فرنٹ صحن (سامنا) ہو سڑک اور عمارت کے درمیان ۲۵ فٹ کھلا میدان چھوڑا جائے۔ عمارت کے باقی تین اطراف میں کم از کم ۲۰ فٹ کھلی زمین روشنی اور ہوا کے لئے چھوڑی جائے۔

بقر عید کے لئے شکر کا انتظام

آنریری جنرل سکریٹری کانپور شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن اطلاع دیتے ہیں کہ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں جس قدر شکر کانپور کو ضرورت کے لئے ملنا چاہیئے تھی وہ ریل کی دقتوں کی وجہ سے شوگر ملس سے نہیں مل سکی ہے لیکن انہوں نے بقر عید کے تہوار کا لحاظ کرتے ہوئے مسلمان دوکانداروں کو ان کی خواہش کے مطابق شکر دیدی ہے تاکہ ان کو تہوار کے موقع پر کوئی پریشانی نہ ہونے پائے۔

سزائیں

مسٹر رام دلارے کانگریس ورکر اور مسٹر ملکھے رام سابق ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کو قابل اعتراض لٹریچر رکھنے کے جرم میں ایک ایک سال قید سخت اور ۲۵ و ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

گرفتاریاں

پنڈت دیبی سہائے باجپئی سابق میونسپل کمشنر اور مسٹر اقبال بہادر مالک پنڈرادالا اینڈ کمپنی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ہیں کسی شخص نے ایک مزدور کو پولیس سب انسپکٹر نواب گنج کے پاس پانچ دیسی بم دینے کے لئے بھیجا تھا معلوم ہو جانے پر یہ مزدور گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لیبر کمشنر کی رپورٹ

گورنمنٹ پریس نے بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء کی جو رپورٹ شائع کی ہے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مزدوروں کی طرف سے کل ۱۸۱ شکایتیں وصول ہوئیں جو برخاستگی۔ ادائیگی اور تخفیف کرنے کی شکایتوں پر مشتمل تھیں۔ دوران ماہ میں ۲۸۱۷ روپیہ کا معاوضہ مزدوروں کو ادا کیا گیا جن میں ۳ مستقل ناقابل ہو مستقل لیکن خفیف ناقابل اور ایک عارضی ناقابل مزدور تھے حوادث کی وجہ سے بیکار ہوئے تھے۔

اس ماہ میں صرف ایک اسٹرائک ہوئی جس میں ۲۰۸ مزدور شامل تھے اور ۱۵۲۶ کام کے دنوں کا نقصان ہوا۔ تعلیمی تحصیلوں میں کافی اصلاح ہوئی اور ریڈنگ روموں کی حاضری کی تعداد ۲۷۱۶۰ رہی اور ۳۴۸۰ کتابیں دی گئیں۔

کوآپریٹو سوسائٹی کے ۱۸ جلسہ ہوئے۔ ۱۷ میوزک پارٹیوں کا انتظام کیا گیا جن میں ۶۰۴ آدمیوں نے شرکت کی۔

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ

۲۰ دسمبر کو آر۔ ایچ خان کی صدارت میں ہربرٹ ٹکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ اور امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر کے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ جلسہ ہوگا۔

مدرسہ تکمیل العلوم

مدرسہ تکمیل العلوم حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب محدث کی زیر نگرانی جو زرین دینی خدمات انجام دے رہا ہے وہ مسلمانان کانپور سے پوشیدہ نہیں اس گرانی کے زمانہ میں یہ مدرسہ بھی مالی مشکلات میں مبتلا ہے لہٰذا مسلمانان کانپور کا فرض ہے کہ وہ بقر عید کے موقع پر قربانی کی کھالیں مدرسہ کو بھیجکر اپنا فرض ادا کریں۔

ہمدردی کا صحیح طریقہ

۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کو بمقام مسجد مچھلی بازار اپنے کارندے منشی تجمل حسین کی فاتحہ سوم کے وقت جناب حافظ محمد صدیق صاحب رئیس کانپور نے کانپور کے چند مدارس اور لائبریریوں کو بغرض ایصال ثواب مرحوم کے مبلغ چار سو روپیہ نقد اور ایک سو کتابیں مجلد عطا فرمائیں اور مرحوم کے پسر کی شادی کے واسطے مبلغ پانچ سو روپیہ نقد ان کے ورثا کو مرحمت فرمایا ہے۔

افیونی گرفتار

مسٹر ڈی۔ ڈی سنگھ سینیر ایکسائز انسپکٹر نے مچھلی بازار میں ۲۰ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جو افیون پیتے تھے۔ جو اس افیون گھر کو قائم کئے ہوئے تھے وہ بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔

ناظرین صداقت کو

عید الاضحیٰ مبارک

شبد گل

اب زمانہ وہ آگیا ہے کہ عورتوں اور بچوں کی طرح بوڑھوں کی بھی حفاظت کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ان کے اغوا کے واقعات بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہیں حال ہی میں بوداپیسٹ کے عدالت میں ایک نہایت ہی دلچسپ استغاثہ دائر کیا گیا ہے۔ یہ استغاثہ ایک سن رسیدہ خاتون کی طرف سے ہے بس رسیدہ خاتون اپنے استغاثہ میں ارشاد فرماتی ہیں:۔

"میرے شوہر جن کی عمر ۷۸ سال ہے
انہیں بہلا پھسلا کر اغوا کر لیا گیا ہے۔
مجھ کو اندیشہ ہے کہ میرے شوہر سے
حصول زر کے لئے کوئی تحریر نہ لکھوالی
جائے لہٰذا دادرسی کی جائے۔ اور
ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔"

اس واقعہ سے آپ کی دلچسپی اور بھی زیادہ بڑھ جائے گی جب آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اغوا کنندہ کوئی نفنگا یا بدمعاش نہیں ہے بلکہ ایک اٹھارہ سالہ خوبصورت حسینہ ہے جسے دیکھنے کے بعد ہر انسان اپنا دل۔ جگر۔ پھیپھڑا سب کچھ اس پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

یہ کافر ادا حسینہ کس طرح ان بڑے میاں کو اغوا کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ اس کی تفصیل استغاثہ دائر کرنے والی خاتون کے مندرجہ ذیل بیان سے معلوم ہوسکتی ہے۔ خاتون مذکور نے بیان دیتے ہوئے کہا

"مجھ کو کامل یقین کہ میرے شوہر کو
اس کی پرائیویٹ سکرٹریہ نے اغوا
کیا ہے۔ یہ ایک ۱۸ سالہ لڑکی ہے
جس نے میرے شوہر کو دولت مند
سمجھتے ہوئے پہلے تو اپنا گرویدہ
بنایا اس کے بعد اغوا کر کے کسی
نامعلوم جگہ لے گئی ہے۔ مجھ کو ڈر ہے
کہ یہ شوخ لڑکی میرے شوہر کی
املاک اور جائداد کو اپنی طرف
منتقل نہ کرالے۔"

گویا پہلے تو یہ قتالہ سکرٹری بن کر ان بڑے میاں پر ڈورے ڈالتی رہی۔ اور جب اس کافر ادا نے دیکھا کہ بڈھا پوری طرح پھنس گیا ہے تو اسے لیکر چنپت ہوگئی۔ بے چاری بیوی ہے کہ وہ عدالتوں میں دھکے کھاتی پھر رہی ہے اور اس کوشش میں ہے۔ کہ اس کا بوڑھا شوہر اسے واپس مل جائے ؛

تبصرہ

جاپان دوست یا دشمن

"جاپان دوست یا دشمن" کے نام سے ایک خوبصورت مصور بک لسٹ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ جس میں برما اور رنگون کی دو ہنس مکھ لڑکیاں۔ کمسن برمی بچے سادگی پسند برمیوں کی ایک تفریح وہاں کی بعض سینریاں اور مناظر کے فوٹو شامل ہیں اور اس [ساتھ] ہی جاپان کی فتح کے بعد کے جو مناظر اور وہاں کے [مص]یبت زدہ پبلک کے فوٹو بھی شامل ہیں جن کو دیکھ کر [ع]برت ہوتی ہے۔ جو جاپانی کارناموں کا کھلا ہوا نمونہ ہے۔ مسٹر بن بہاری کپور رنگون گزٹ لمیٹڈ رنگون کا ایک پیش لفظ بھی شامل ہے جس میں انھوں نے جاپانی [م]ظالم کا خاکہ نہایت دردناک عبارت میں دکھایا ہے [او]ر آخر میں لکھا ہے کہ اس دردناک نظارہ کا غیر ممکن ہے۔ الفاظ میں اتنی طاقت کہاں کہ وہ بے رحم سلا آور دل کے وحشیانہ کرتوتوں کا بیان کرسکیں جن کی طرف خیال [جا]تے ہی دل کانپ اٹھتا ہے اور ہمت جواب دیدیتی ہے۔
یہ ہے ایشیائی ملکوں میں جاپانیوں
کی لائی ہوئی "خوش حالی کا نمونہ

ادب لطیف

حسن دیوانہ گر!

ازجناب ظفر انصاری ۔ بی۔ اے،

جانِ حسن وخوبی !
یہ تمہارے سیاہ گیسوؤں کے اندھیرے
یہ شعلہ رنگ رخساروں کی ضیاپاشی۔
یہ ہوا کے شوخ جھونکوں سے اڑتا ہوا سبز اور ریشمیں آنچل۔
یہ تمہارے احمریں ہونٹوں پر تھرکتا ہوا مسکراہٹوں کا ہجوم، یہ مست آنکھوں کے چھلکتے ہوئے دو ساغر، مجھے دیوانہ بنادیں گے۔

یہ تمہاری کافر جوانی
یہ تمہاری حنا آلود نازک انگلیوں کے قاتل لوچ، یہ تمہارے مرمریں بازوؤں کے ظالم خم،
یہ تمہارا عطر میں بسا ہوا نکہت بیز لباس،
یہ تمہاری شرابیوں کی سی بہکی بہکی رفتار،
اور یہ تمہارے حشر خیز انداز و ادا،
مجھے دیوانہ بنادیں گے ؛

(بقیہ عالم نسواں)

[ج]سم ہے۔ سفید رنگ۔ سفید رخ۔ چمکدار چہرہ اور چمکتی ہوئی رنگت یہ خصوصیات ہرگز ایک مشرقی محبوب کی نہیں ہیں مشرق میں ہر جگہ حسن کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے، نکھرا ہوا رنگ سنہری چہرہ۔ کھلتا ہوا رنگ سنہری وغیرہ۔ یعنی وہ ہرگز ہرگز صباحت کو حسن نہیں مانتا اس کے خیال میں ملاحت ہی حسن وخوبصورتی کی جان ہے۔ ساتھ ہی مشرق میں آنکھوں کی تاثیر بھی خاصی اہمیت رکھتی ہے مشرق کا معشوق ہرگز ہرگز وہ نہیں ہے جسکی آنکھ پر تاثیر نہیں ہے۔"

چیکوسلاویکیہ کا ایک مصنف اپنی کتاب "پراسرار مشرق" میں لکھتا ہے کہ

مشرقی حسن وجمالیات سے متعلق نصف لٹریچر خال۔ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور نصف میں زیادہ لٹریچر آنکھوں کی تاثیر و کشش سے بحث کرتا ہے اس کے علاوہ باقی ادب میں رنگ، چہرے کی ساخت۔ رخسار۔ ناک۔ زنخداں وغیرہ وغیرہ کا تذکرہ ملتا ہے۔"

ان تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ مشرقی محبوب اس محبوب کا نام نہیں ہے جس کا صرف رنگ گورا چٹا ہو خواہ اس کے چہرے کی دوسری خصوصیات جاذب و اثر انگیز نہ ہوں۔

ایک عربی مصنف کے بقول:۔
میں نہیں سمجھتا کہ حسن وجوانی میں کیونکر جدائی ممکن ہے۔ یہ خیال ہرگز صحیح نہیں ہے۔ کہ۔ حسن جوانی سے جدا ہوکر بھی کوئی امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔"

اصل یہی ہے کہ حسن اور جوانی کا تلازم ہے کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے لیکن حسن اور جوانی کے ساتھ ہی اس چیز کو ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ مشرق کاروان عریانیت کے تصور سے ناآشنا ہے۔ ہرچند کہ جوانی اور حسن کی یکسانگی اسی کی مقتضی تھی کہ مشرقی رومان میں بھی برہنگی وعریانیت داخل ہو جاتی لیکن خوش قسمتی سے ایسا نہ ہوا۔ بہرحال اس پہلو سے قطع نظر یہ ماننا لازمی ہے کہ مشرقی رومان پروروں نے کبھی عورت کو سفید رنگ ہونے کی وجہ سے حسین نہیں قرار دیا۔ عرب اور ہندوستان کی بابت تو یقینی طور پر اتنا کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ملاحت اور نمکینی کو اصل حسن قرار دیا ہے۔ چنانچہ ہندوستانی شعرا نے ہمیشہ نمکینی وملاحت پر جان دی ہے۔ اہل عرب تو لیلیٰ کو مقصود قرار دے کر اپنے حسن کی تعریف خود کردیتے ہیں۔ چنانچہ عربی کے متعدد اشعار اس کی شان اور مثال میں پیش کئے جاسکتے

عالم نسواں

عورتوں کے حسن کا معیار

محترمہ تطہیرہ خاتون صاحبہ نئی دہلی

عورتوں کے حسن [کے مع]یار کے معاملہ میں ہمیشہ سے بہت بڑا اختلاف رہا ہے۔ اس لئے کہ مختلف لوگوں نے مختلف حالات کے پیش نظر متضاد رائیں ظاہر کی ہیں۔ عورتوں کے حسن کا معیار تو خیر ایک پیچیدہ سوال ہے صرف حسن ہی کا معاملہ کافی اختلافات کا موضوع ثابت ہوا ہے اس لئے کہ مفکرین کی ہر جماعت اپنے خیالات اور راؤں کے لئے ایک نیا نقطہ نظر رکھتی ہے۔ دوسروں کی ایک طرف خود ماہرین جمالیات تک اختلافات رکھتے ہیں، ہرچند کہ اُن کی رائوں میں اختلاف ہونے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔

مشرق نے حسن کی اپنی تعریف کی ہے اور مغرب نے اپنی۔ بہرحال اُن کے جداگانہ رجحان کے پیش نظر انہیں حق پہونچتا ہے کہ وہ اپنے خیالات کو اپنی ذاتی پسند کے ساتھ پیش کریں۔

اس مضمون میں ہم مشرق کے نقطہ نظر کو پیش کر رہے ہیں :۔

امریکہ کے ماہر جمالیات۔ ہربرٹ فرٹنر نے لکھا ہے کہ۔

"میں نے مشرق کے کسی مجموعہ میں نہیں دیکھا کہ عورت یونان کی ایک چمکیلی مورتی [ص]

بچوں کی دنیا

وقت کا ہیر پھیر!

بچو! جب ہمارے دیس میں دن کے بارہ بجے ہوں۔ تو جانتے ہو، اس وقت لندن میں کیا وقت ہوگا۔ بولتے کیوں نہیں؟ ہاں ٹھیک تو ہے کہ صبح کے ۶½ بجے ہوں گے۔

اچھا اب ہم تمیں دور دراز ملکوں کے چیدہ چیدہ شہروں کا وقت بھی اسی طرح اس ہندوستانی وقت کے مقابلے میں بتائے دیتے ہیں۔

۱- قاہرہ (مصر) ——— ۸½ بجے صبح
۲- برلن (جرمنی) ——— ۷½ " "
۳- کیپ ٹاؤن ——— ۸½ " "
۴- استنبول (ترکی) ——— ۸½ " "
۵- ہانگ کانگ ——— ۲½ " دوپہر
۶- ماسکو (روس) ——— ۸½ " صبح
۷- نیویارک (امریکہ) ——— ۱½ " "
۸- پیرس (فرانس) ——— ۶½ " "
۹- سنگاپور ——— ۱½ " دوپہر
۱۰- رنگون (برما) ——— ایک " "
۱۱- سڈنی (آسٹریلیا) ——— ۴½ " "
۱۲- ٹوکیو (جاپان) ——— ۳½ " "

(بچوں کی دنیا)

پردۂ فلم

بھگت سورداس

رنجیت موویٹون نے شاید ہی کسی فلم پر اتنا روپیہ صرف کیا ہو جتنا کہ بھگت سورداس پر صرف کیا ہے۔ بھگت سورداس کو صحیح معنوں میں بھگت سورداس بنانے کے لئے رنجیت نے پانی کی طرح روپیہ بہایا ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس تصویر پر تین چار لاکھ روپیہ سے کم صرفہ نہیں آیا ہے۔

رنجیت نے بھگت سورداس کے کردار کے لئے خاص طور پر بنگال کے خوش گلو اداکار سہگل کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اور سہگل کے ساتھ خورشید جیسی کامیاب اداکار کو لگایا ہے۔ چنانچہ اس تصویر میں نو گانے تو سہگل نے گائے ہیں۔ اور پانچ گانے خورشید کے ہیں ہندوستان کی فلمی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ ہندوستان کے دو خوش گلو اداکار ایک ساتھ کام کر رہے ہیں۔

بھگت سورداس کا ڈرامہ ادبی لحاظ سے کس قدر بلند ہے اس سے ہندوستان کا ہر پڑھا لکھا شخص بخوبی واقف ہے۔ بھگت سورداس وہ ڈرامہ ہے جس نے کہ ہندوستان کے لٹریچر میں انقلاب پیدا کر کے رکھدیا ہے اور جس کا ایک ایک ٹکڑا ہندوستانی ادب کا شاہکار تسلیم کیا جاتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جب اسٹیج کے زمانہ میں یہ ڈرامہ اسٹیج پر پیش کیا گیا تھا تو اس نے ایک قیامت برپا کردی تھی۔

سورداس ایک خدا رسیدہ اندھے کی نہایت ہی درد*

*[...]ک داستان ہے۔ جو اول سے لے کر آخیر تک معرفت [و] حقیقت میں ڈوبی ہوئی ہے اور اس داستان میں اس [کی] کشش ہے جس کی مثال آج تک ہندوستانی لٹریچر [پ]یش [نہ] کرسکا۔
ہم کو اُمید ہے کہ رنجیت کی یہ شاندار تصویر ہندوستان*

محافظ

جہازوں کا قافلہ جب نہایت شان وشوکت کے ساتھ سمندر پر چلتا ہے تو اتحادی جنگی جہاز دشمن کے چھاپا مار جہازوں ہوائی جہازوں اور غوطہ خور کشتیوں کی ہر وقت تلاش میں رہتے ہیں وہ سمندری راستوں کے محافظ ہیں وہ بڑی مقدار میں سامان جنگ حفاظت سے ہمارے ملک میں لاتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی محافظ ہیں ہمیں اس زبردست اندرونی دشمن کا مقابلہ کرنا ہے جسے فضول خرچی کہا جاتا ہے۔ سامان کا ضائع ہونا ہماری جنگی تیاریوں کو اُسی طرح نقصان پہونچا سکتا ہے جس طرح دشمن کے جہاز ہمارے رسد کے راستوں کو کاٹ سکتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو ہم بازار میں خریدتے ہیں جنگ کا ہتھیار ہے کپڑا، رنگ، کیل، کانٹا لکڑی، چمڑا ان سب چیزوں کی فوجوں کے لئے ضرورت ہے۔ اور بھاری مقدار میں ضرورت ہے۔
ہمیں کسی چیز کو ضائع نہ کرنا چاہیئے ہمیں صرف وہی چیزیں خریدنی چاہئیں جو زندگی کے لئے ضروری ہوں۔ جو روپیہ ہم بچائیں اُسے بھی سب سے زیادہ محفوظ جگہ لگا کر ہم جنگ کا ہتھیار بنا سکتے ہیں ؛

سرٹیفکٹ
آپ کے ڈاک خانہ سے مل سکتے ہیں
دس روپیہ پر دس سال میں
تین روپیہ نو آنے منافع حاصل کیجئے

ڈفنس سیونگ سرٹیفکٹ
یا ڈفنس لون کے علاوہ کچھ بھی خریدنے سے پہلے ... ایک بار سوچئے

اقوالِ زرّیں

کسی سے نہ ڈر مگر اپنے گناہ سے۔

کسی پر بھروسہ نہ کر مگر اس حاکم مطلق خدا سے۔

جس کا ظاہر و باطن ایک ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

بدباطن کبھی چین سے نہیں رہتا۔

اس قلیل سی زندگی میں ساری آرزوئیں پوری نہیں ہوتیں نہ موت کا وقت ٹل سکتا ہے۔ بس خدا سے ڈر اور حلال کی روزی کھا۔

جس دن تو گناہ نہ کرے اسی دن تیری عید ہے

سخاوت ایمانداری کا پیش خیمہ ہے۔

اخلاق حسنہ زندگی کو خوشگوار کر دیتے ہیں۔

نیکی اور اخلاق حسنہ زیور ہے۔

خوش حالی میں سخاوت دولت ضائع نہیں کرتی۔ بدبختی میں کنجوسی سے جمع نہیں ہوتی۔

جس میں سخاوت اور حیا نہیں وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے ؛

موجِ تبسم

بچوں کی والدہ نے اعلان کیا کہ ہر اتوار کو اسے ایک چیز بطور انعام ملا کرے گی جو اس ہفتہ کے دوران میں نہایت وفادار رہے گا۔ اور ہر ایک حکم بلا چون و چرا مانے گا۔

یہ سنکر پانچوں بچوں نے بیک زبان پروٹسٹ کیا اور کہا۔

یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ ہر ہفتہ یہ انعام ابا جان کو ہی ملا کرے گا۔

ایک پولیس افسر جانوروں کا ڈاکٹر بھی تھا۔ ایک رات اس کے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور اس کی بیوی نے ریسیور اٹھالیا۔

کیا مسٹر جیکسن موجود ہیں۔ آواز آئی

آپ انہیں کس حیثیت میں چاہتے ہیں۔ بطور پولیس افسر یا بطور ڈاکٹر حیوانات۔ بیوی بولی۔

دونوں طرح۔ گھر میں چور بھی موجود ہے اور کتا بھونکنے سے بھی انکاری ہے۔ جواب آیا۔

عاشق:۔ جب تم مجھ سے شادی کرو گی تو میں تمہاری ہر چھوٹی سی چھوٹی بات مان لوں گا۔

محبوبہ:۔ یعنی بڑی باتیں نہیں مانا کروگے۔

استاد:۔ یورپ میں ..... ۲۴ لاکھ آدمی ایسے ہیں جو کم سنتے ہیں۔

شاگرد:۔ اسی لئے یورپ میں ٹیلیفون کی تعداد زیادہ ہے؟

دلچسپ معلومات

عورتوں سے عورتوں کی شادی

عورتوں سے شادی کرنے والی عورتیں زیادہ تر وہ عورتیں ہیں جنہوں نے مردوں سے بے تعلق رہنے کا فیصلہ کر رکھا ہے، چنانچہ پیرس میں شوہروں اور مردوں سے نفرت کرنے والی عورتوں کی ایک باقاعدہ انجمن ہے جو نہ صرف عورتوں کے دلوں میں مردوں کی طرف سے نفرت پیدا کرتی ہیں بلکہ عورتوں کو اس بات کی ترغیب دیتی ہیں کہ وہ عورتوں کو دوست بنا کر مشترکہ زندگی گزاریں۔ چنانچہ اسی انجمن کی سینکڑوں عورتوں نے ایک خاص رسم کے ماتحت دوسری عورتوں سے شادیاں کر رکھی ہیں اور شادی شدہ عورتیں آپس میں سچے دوستوں کی سی زندگی گزارتی ہیں۔ بہرحال یہ انکشاف بیحد دلچسپ ہے کہ اس زمانہ میں عورت کی بھی عورت سے شادی ہوسکتی ہے۔

گھوڑے کے جسم پر انگریزی کا لفظ

نیو جرسی میں ایک گھوڑے کے جسم پر انگریزی کا ایک لفظ "دکٹری" لکھا ہوا پایا گیا۔ جن لوگوں نے اس کو پہلا بار دیکھا تو انہوں نے سمجھا کہ کسی نے اس پر لکھ دیا ہے۔ لیکن حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی جب اسی شہر کے اصطبل خانے میں ایک گھوڑی کے جب بچہ پیدا ہوا اس پر یہی لفظ لکھا ہوا دیکھا گیا۔ بعد میں کئی دوسرے بچوں پر یہی لکھا ہوا دیکھا۔ سائنس دان حیران ہیں کہ یہ لفظ پیدا ہوتے ہی کیسے لکھا گیا ؛

افسانہ

بھولا ہوا افسانہ

از مسافر

ذیل میں ہم ایک محبت کرنے والے کا جذبات میں ڈوبا ہوا ایک ایسا خط شائع کر رہے ہیں جسے ادبی نقطۂ نظر سے کافی بلند خیال کیا جاسکتا ہے۔ ہم کو اُمید ہے کہ یہ خط جس میں پوری زندگی کا ایک افسانہ پوشیدہ ہے۔ ادبی حلقوں میں بے حد پسند کیا جائے گا ؛

تمہیں یاد ہے کہ جب ہم پہلے پہل ملے تھے۔

تم ایسٹر کی چھٹیوں میں کالج سے آئی ہوئی تھیں ان دنوں تمہاری چچیری بہن بھی وہیں تھی لیلا مجھے خبر نہیں تھی کہ تم آئی ہوئی ہو۔ شام کا وقت تھا۔ لیلا دوڑی ہوئی میرے پڑھنے کے کمرے میں آئی اور میری گود میں چھپ گئی۔ اس کے پیچھے پیچھے تم لپکی ہوئی آئیں۔ لیلا تم سے رومال چھین لائی تھی۔ ایک اجنبی کو دیکھ کر تم جھجکیں۔ بولیں "اچھا شیطان تو اندر تو آئے گی" اور ایک نگاہ غلط انداز ڈال کر تم واپس چلی گئیں۔

یہ خط میں اسی قسم کی ایک نگاہ آج اپنے اوپر پڑنے کے بعد لکھ رہا ہوں، تقریباً تیرہ برس بعد اس نگاہ کا حال میں آگے چل کر لکھوں گا۔

خیر یہ تو ہماری نظروں کی پہلی ملاقات تھی دوسرے دن تم کالج چلی گئیں۔ گرمیوں کی چھٹیوں تم پھر آئیں۔ سریش کی طبیعت خراب تھی۔ میں خیریت پوچھنے گیا۔ بنگلے کے پچھواڑے صحن میں وہ لیٹا ہوا تھا۔ میں اس کے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ تم اندر سے آئیں مگر مجھے دیکھ کر تم کچھ سہم سی گئیں۔ سریش نے کہا۔ "آؤ آؤ سرلا" تو تم شرماتی ہوئی نیچی نظریں کئے آکر کرسی پر بیٹھ گئیں۔ "یہ میری بہن ہیں سرلا۔ یہ میرے دوست گمشدہ ہیں جن کا میں نے ذکر کیا تھا" تم نے کہا "نمستے" میں نے جواب دیا "نمستے" یہ ہمارا پہلا تعارف تھا۔

پھر میں بیمار پڑا۔ سریش مجھے اپنے ہاں اٹھوا لے گئے تاکہ بہتر تیمارداری ہو سکے۔ چند دن بعد میں اچھا ہوگیا مگر تندرست ہوتے ہوتے میرا دل بیمار ہوگیا۔ اسے تمہاری محبت کی بیماری لگ گئی۔ تم سے بھی یہ بات چھپی ہوئی نہیں تھی بلکہ تم نے اپنی نظروں سے میری محبت کی نذر قبول بھی کر لی تھی۔

پھر ایک دن تمہیں یاد ہوگا شام کا وقت تھا ہری گھاس پر تمہارے بنگلے کے صحن میں ہم کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ تم وہاں نہیں تھیں۔ میں نے اندر سے تمہیں بلوایا تھا۔ مگر تم کچھ روٹھی روٹھی سی معلوم ہوتی تھیں۔

سریش اور میں دونوں باتیں کر رہے تھے خبر نہیں میں نے کس بات پر سریش کو کہا: "تم تو بیوقوف ہو"۔ "آپ بڑے عقلمند ہیں"! تم نے درمیان میں بول کر کہا۔

مجھے تمہارے اس ترش فقرے پر بڑا تعجب ہوا۔ کیونکہ مجھ میں اور سریش میں بے تکلفی سے اکثر اس قسم کے فقروں کا تبادلہ ہوا کرتا تھا۔

میں نے نیم ترش لہجے سے ہلکی سی ڈانٹ کے طور پر تم سے کہا: "ہماری باتوں کے بیچ میں دخل دینے والی تم کون؟"

اس پر تمہیں کھل کھلا کر ہنسنا چاہیئے تھا۔ تمہاری عادت یہی تھی۔ مگر تم غصے سے کرسی پر سے اُٹھ کھڑی ہوئیں اور بولیں "تو لیجیئے میں چلی جاتی ہوں۔ آپ نے مجھے بلوایا ہی کیوں تھا۔ اگر ایسا تھا تو"

سریش کہتا رہ گیا "سرلا۔ سرلا۔ مگر تم تنک کر تیز تیز قدم لیتی ہوئی چلی گئیں۔

تمہیں یاد ہوگا۔ میں نے تمہارے ہاں آنا جانا چھوڑ دیا تھا۔ سریش نے چپراسی کو بھیجکر بلوایا میں نہ گیا۔ وہ خود آیا۔ میں نے کہدیا تم سے جو تعلق مجھے ہے وہ قائم رہیگا۔ مگر گھر نہیں آسکتا۔

مجھے کیا خبر تھی سرلا کہ میری یہ چوک مجھے زندگی بھر ستایا کرے گی۔ جب میں دو ڈھائی مہینے تک تمہارے ہاں نہیں گیا تو ایک دن مجھے تمہارا ایک خط ملا۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میں نے کتنی بڑی غلطی کی۔ تم دل سے مجھے چاہتی تھیں۔ اس روز تم سے اتفاقی غلطی ہوگئی تھی تمہارے خط نے مجھے بے چین کردیا۔ میں اسی وقت تمہارے بنگلے پر گیا۔ معلوم ہوا کہ تم لوگ وہاں سے جاچکے ہو تمہارے والد کا کہیں تبادلہ ہوگیا ہے کہاں؟ یہ معلوم نہ ہوسکا۔

سرلا آج میں اسی فریضے کو پورا کر رہا ہوں بارہ تیرہ برس کے بعد کل ہی میں نے تمہیں دیکھا ہے، مجھے خبر نہ تھی کہ تم بھی یہیں ہو تم اتفاقاً نظر پڑ گئیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم نے مجھے ضرور پہچانا۔ مگر تم اسی طرح ایک غلط انداز نگاہ ڈال کر آگے بڑھ گئیں۔

جس وقت یہ خط تمہیں ملیگا۔ میں اس دنیا سے سدھار چکا ہوں گا۔ میں صرف اس لئے زندہ تھا کہ تم کو ایک نظر دیکھ کر تم سے معافی مانگ لوں۔ ڈاکٹر مجھے جواب دے چکے ہیں۔ جس کام کے لئے زندگی کے بوجھ کو میں گھسیٹ رہا تھا۔ اس کے پورے ہوجانے کے بعد اب زندہ رہنے کے کیا معنی ہوں گے۔

اچھا! رخصت۔

ایسٹ انڈین ریلوے
محبت شاہ کا میلہ بمقام تکیہ

جنگ کی وجہ سے ضروری مال کی سپلائی کی آمد و رفت اور اس کے بڑھتے ہوئے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ریلوے نے مجبوری مسافر ٹرینوں کو کم کیا ہے لہٰذا اس میلہ کے موقع پر ریلوے کوئی اسپیشل ٹرین جاری نہیں کرسکتی ہے اور نہ اس میلہ کے موقع پر واپسی ٹکٹ جاری کرسکتی ہے اور نہ کوئی کنسیشن (رعایتی ٹکٹ) ٹکٹ دیا جاسکتا ہے۔

اس لئے اس میلہ میں شریک ہونے والوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اس سفر کو اس وقت تک کے لئے ملتوی کردیں جب تک کہ بدستور حالات نہ ہو جائیں ؛

فرانس کا ذخیرہ طلا جرمنوں نے ضبط کرلیا

فرانسیسی سرحد ۹ر دسمبر۔ ایک مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ کلرمونٹ فرانڈ اور لیونس کے خزانوں سے جرمنوں نے بنک آف فرانس کا ۹۴ ٹن سونا پرس کا اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اس ذخیرۂ طلا کو چھرا بارود رکھنے کے بکسوں میں بھر کر اور ریل کے ڈبوں میں لاد کر جرمنی بھیجدیا گیا، اس کی حفاظت و نگرانی اطالوی پولیس نے رستے میں بمقام ساربروکن تک کی اس کے بعد اُسے جرمنی کی خفیہ پولیس گسٹاپو کی حفاظت میں دیدیا گیا۔

جرمنوں کی نئی قسم کی توپیں

لندن ۹ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اب جرمن نے بیشمار روسی ٹینکوں کے مقابلہ میں ایک نئی قسم کی توپیں استعمال

کر رہے ہیں۔ روسی اخبار اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ یہ لڑائی بڑی اہم اور کٹھن ہے لیکن روسی کمانڈ نے بھی تہیہ کرلیا ہے کہ وہ اس لڑائی کو جیتنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا اور کر رہا ہے۔ موسم سرما روسیوں کو بہت مدد دے رہا ہے لیکن ابھی حالات اور موسم ایسا نہیں ہوا ہے کہ جب توپوں بندوق اور فوجوں کی نقل و حرکت بالکل ناممکن ہوجائے گی ؛

شاندار ــــ دوسرا ــــ ہفتہ

عید مبارک   عید مبارک

نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو سنیچر اور اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۱۸ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

سرکو پروڈکشن کا لاجواب سوشل شاہکار

APNA GHAR

اپنا گھر

ڈائرکٹر ــــ دیوکی داس

تخلیق انسانی کا مقصد نظام قدرت کی تکمیل ہے

اپنا گھر!

کی تخلیق کا مقصد حریت۔ انسانیت اور شرافت کی تحریک ہے

یہ ہے وہ فلسفہ

جس پر دیوکی بوس نے "اپنا گھر" کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ شانتا آپٹے اور چندر موہن نے عرصہ دراز کے ایک دوسرے سے بچھڑے ہوؤں کو ملا کر قوم کے ہر فرد کو ایک ہوجانے کا پیغام دیا ہے۔ اس کی محبت۔ اس کی عزت اور اس کی کامیابی آپ پر فرض ہو اپنے ان قومی جذبات کا امتحان تشریف لاکر دیجئے!

خاص اداکار: شانتا آپٹے   چندر موہن

مایا بنرجی   جگدیش سیٹھی   گوپے۔

جیون   وملا دیوی

تشریف لاکر لطف اٹھایئے اور اپنے فرض کو پورا کیجئے

ولایت میں گوشت نہیں ملے گا!

لندن ۱۵ر دسمبر۔ چونکہ انگلستان میں گوشت بہت کم ہوگیا ہے اس لئے آج انگلستان کے وزیر خوراک لارڈ والٹن نے اپنی تقریر میں کہا کہ آئندہ سے سادہ گوشت کسی کو نہیں مل سکیگا۔ بلکہ مسالہ دار گوشت حسب ضرورت مناسب مقدار میں دیا جائے گا ؛

بحر ہند میں جرمن جہاز نے خود کو ڈبو دیا!

ملبورن ۱۳ر دسمبر۔ یہاں پر آج اس واقعہ کا انکشاف کیا گیا ہے کہ دو ہفتے گزرے ۸ ہزار ٹن کے جرمن مال بردار جہاز نے بحر ہند میں اپنے کو ڈبو دیا جبکہ وہ ناکہ بندی کو توڑتے ہوئے جاپان سے یورپ کو جا رہا تھا اور اس پر قیمتی مال لدا ہوا تھا۔ اس جہاز سے ۱۰۸ جہازی قید کر لئے گئے۔ اور وہ اب زمین پر اتارے گئے ہیں۔

جس وقت اتحادی جنگی جہازوں نے اس جہاز کو دیکھا اس نے پیغامات بھیجے جن میں مغالطہ دینے کی یہ کوشش کی کہ وہ ایک غیر جانبدار جہاز ہے جس کا دشمن جہاز پیچھا کر رہے ہیں۔ اتحادی جہاز جیسے ہی اس کے قریب پہنچے دو لائف بوٹ اس میں سے نکلی جنگی جہازوں نے فائرنگ شروع کی لیکن جلد ہی اس جہاز نے اپنے کو تباہ کرلیا۔

روسی مورچوں پر حالت بدستور ہے

اسٹاکھوم ۱۳ار دسمبر - یہاں کے جرمن ذرائع نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اب پہل کرنے کی طاقت روسیوں کے پاس ہے جرمن کہتے ہیں کہ روسیوں نے اجیلہ کے دکھن میں جونئی پیشقدمی شروع کی ہے [illegible] وں کی مضبوطی جمیعت کے ساتھ کی گئی ہے اور یہ کہ روسیوں نے جو پیش قدمی کی ہے اس کو ایک بڑا حملہ کہا جاسکتا ہے۔

ماسکو سے رائٹر کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ راجیو اور اسٹیلن گراڈ دونوں مرکزی محاذوں پر جرمن محافظین مضبوط مقابلہ کر رہے ہیں۔ جب سے روسیوں نے اپنا نیا جارحانہ حملہ شروع کیا ہے اتنا بڑا مقابلہ جرمنوں نے نہیں کیا تھا۔

ماسکو سے دوشنبہ کی سہ پہر کو براڈ کاسٹ کرتے ہوئے ایک ناقد نے کہا کہ اسٹیلن گراڈ میں جرمن پھنسے ہوئے ہیں اور جو ایک وقت ۲۲ ڈویزن تھے اب اُن کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ جرمنوں کی یہ کوشش بھی اب مدھم پڑ رہی ہے کہ مال بردار ہوائی جہازوں کے بیڑے کے ذریعہ وہاں رسد پہونچائیں۔

برہما پر برٹش ہوائی جہازوں کے حملے

نئی دہلی ۱۵ار دسمبر - آج برٹش ہیڈ کوارٹر کے تازہ سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ کل پھر انگریزی ہوائی جہازوں نے شمالی برہما کے متعدد مقامات اور ریلوے اسٹیشنوں پر کامیابی سے حملے کئے اور جابجا بم گرا کر آگ لگادی۔ ہمارا کوئی ہوائی جہاز اس حملے میں ضائع نہیں ہوا۔

برطانیہ کا جنگی جہاز ڈوب گیا

لنڈن ۱۵ار دسمبر - برٹش امارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی تباہ کن جنگی جہاز "پی لایاں" ضائع ہو گیا اس جہاز کے ڈوبنے سے جو ہلاک ہوئے ہیں ان کے اعزا کو پہلے مطلع کر دیا ہے۔

ایران کے درمیان نئی ریلوے لائن

لنڈن بذریعہ بحری تار - ۵ر نومبر کو عراق اور ایران کے درمیان جو نئی ریلوے جاری ہوئی ہے وہ نہ صرف ان ملکوں کے لئے مستقل طور پر مفید ثابت ہوگی بلکہ اس سے روس کو فوری امداد بھی پہونچے گی۔ ایران جس کو سوویٹ یونین میں پہونچنے کا ایک "بری" پل کہنا چاہیئے اس راستہ پر آخری منزل کی حیثیت رکھتا ہے جس پر سے وہ طیارہ ہو کر گزرتے ہیں جو ریاستہائے متحدہ امریکہ سے پرواز کر کے براہ راست روس آتے ہیں یہیں سے امریکی اور برطانی انجن ان لمبی ٹرینوں کو کھینچنے میں مدد دیتے ہیں جن میں روسی فوج کے لئے سامان لدا ہوتا ہے اور انہیں ٹرانس کیسپین ریلوے کی گھاٹیوں میں سے لے جاتے ہیں اتحادیوں کی کوشش کی وجہ سے ایران کی ریلیں سڑکیں اور بندرگاہیں کافی ترقی کر گئی ہیں نیز گزشتہ ایک سال میں ریل کے انجنوں اور باربرداری کی گاڑیوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ سب سے بڑا کارخانہ یہ ہے کہ حرم شہر کو جو پہلے محمرہ کہلاتے تھے اور جو شط العرب پر واقع ہے عراق میں ۷۵ میل لمبی برانچ لائن بنا کر اصل ٹرانس کیسپین ریلوے سے ملادیا گیا۔

کوئٹہ ریلوے کو وسعت دے کر اور سرحد بلوچستان سے دزدار کر اور سڑکوں کو ایرانی علاقوں سے جن میں سے بعض بالکل نئے ہیں ملانے کے لئے ترقی دیکر ہندوستان سے نقل و حرکت کے انتظام کو بہتر بنادیا گیا ہے۔

ایران میں نقل و حمل کی ان زبردست ترقیوں کی وجہ سے روس جانے والے سامان کو جس کی مقدار ۸ ماہ پہلے کے بہ نسبت دگنی تگنی ہوگئی ہے بھیجنے میں بہت سہولت ہو جائے گی اور اس کام میں اس نئے الحاق سے بھی مدد ملے گی۔ انجنیرنگ کے اس نئے کارنامہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس ساری ریلوے لائن کو جو ایک میل یومیہ کی نہ بادہ آنے والی رفتار سے تیار کی گئی ہے۔ ہندوستانیوں نے بنایا ہے اور تمام ریلیں اور ریل کی پٹریاں ہندوستان سے مہیا کی گئی ہیں۔

گولڈن ناٹٹ
سنہری راتیں
آل انڈیا اسٹریل نامس
پریڈ گراؤنڈ کانپور میں
جس میں دور دراز کے سوداگر۔ مالک کارخانہ جات بہترین اور حیرت انگیز کھیل تماشے لائے ہوئے ہیں۔
تشریف لاکر لطف اُٹھائیے!
آتشبازی
ہر اتوار ۹ بجے رات کو بہترین آتش بازی ملاحظہ فرمایئے!
عورتوں کیلئے
ہر سوموار اور شکروار کو ایک بجے دن سے ۶ بجے شام تک صرف عورتوں کے لئے داخلہ ہوگا۔
کنسیشن
اسٹوڈنٹ اور مل مزدوروں کے رعایتی داخلہ ٹکٹ صرف ایک آنہ ار ہوگا۔
داخلہ ٹکٹ دو آنہ ۲ر As 2/-
تشریف لاکر اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے اور اپنی راتوں کو پُر لطف بنایئے!

عید:- نیا اور مبارک چاند نمودار ہوا۔ اور رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا۔ اس تقریب میں مہمان نوازی شروع ہوتی ہے۔ اور چائے کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ چائے نوشی ہی میں آپ اور آپ کے دوست یکجا جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دیتے ہیں۔ عید کی دعوت کے بعد پھر چائے کا دور چلتا ہے۔ جس سے آپ کی خوشی بڑھتی ہے۔ اسطرح کے ہر بڑے جشن میں چائے کا دور جاری رکھیئے۔
ہندوستانی چائے
ہر بڑے موقع کے لئے بہترین پینے کی چیز
انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ نے شائع کیا۔
IS 154

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ
تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS WHITE LABEL TEA
لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTK 326

ہندوستان پر اب جاپانی حملہ نہیں ہوگا

مدراس - ۱۰ار دسمبر - آج ہز اکسلنسی گورنر مدراس نے ایک تقریر میں کہا کہ حال ہی میں کئی مورچوں پر جاپانیوں کو بڑا کاہل میں ایسی زکیں اٹھانا پڑی ہیں کہ وہ کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ اتحادیوں کی قوت برابر بڑھتی جاتی ہے اس وجہ سے اب اس بات کا کوئی خطرہ نہیں رہا ہے کہ جاپانی فوجیں ہندوستان پر حملہ کر سکیں۔ ہندوستان کے ساحل کی بھی بخوبی حفاظت ہو رہی ہے۔ اس لئے سمندر کے راستہ سے بھی جاپانیوں کا حملہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس کا خطرہ ہے کہ اُن کے ہوائی جہاز کہیں کہیں حملہ کریں گے۔

بنگال اور بہار میں تباہ کاریاں

احمد آباد ۱۴ار دسمبر دوشنبہ کو رائے پور کی پولیس چوکی کے سامنے ایک بم پھٹا مگر اس سے کوئی زخمی نہیں ہوا۔ کئی آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پٹنہ اور برانا گھاٹ سے بھی بم پھٹنے کی اطلاعات ملی ہیں جن نقصانات ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں متعدد گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

جاپانی ہوائی جہاز کلکتہ میں

کلکتہ ۹ر دسمبر - دو جاپانی ہوائی جہاز جو چٹاگام پر حال ہی کے جاپانی ہوائی حملوں میں آسام کے جنگلوں میں گرائے گئے تھے یہاں لائے گئے ہیں۔ یہ جہاز زمین میں اس قدر دھنس گئے تھے کہ انہیں نکالتے وقت کافی دشواری پیش آئی۔ اور اب ان کے مختلف حصے ریلوے اسٹیشنوں پر منتقل کر دئے گئے ہیں۔ وہاں سے کلکتہ لائے گئے ہیں۔ ان ہوائی جہازوں کو اس نمایش میں رکھا جائے گا۔ جو آج ۹ر دسمبر کو کلکتہ میں شروع ہونے والی ہے۔

بحکم جناب مسٹر آر۔ این۔ مہرا منصف صاحب بہادر حوالی کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱۹ نمبر مقدمہ ۱۹۴۲ء

عدالت منصفی حوالی کانپور ضلع کانپور

مسماۃ گنگا کنور بیوہ گیا پرشاد قوم وشیں ساکن ٹرانگانوں غلام قیوم پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعی

بنام محمد ادریس خاں و محمد قیوم خاں پسران محمد یعقوب خاں پٹھان ساکنان قصبہ جھینجک پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت حق شفع کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ر ماہ فروری ۱۹۴۳ء بوقت ساڑھے دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ر ماہ نومبر ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم ایس۔ ایم حبیب احمد
منصرم عدالت منصفی حوالی کانپور

مہر عدالت

عید مبارک
عید مبارک
موسیقی سے لبریز لاجواب سوشل شاہ کار
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
میٹنی شو
سنیچر و اتوار کو ۳ بجے دن سے
روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات
جمعہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے
موہن پکچرس کی لاجواب سوشل شاہ کار
خاص اداکار
اندورانی۔ جینت۔ ای بلموریہ۔ دیناکماری۔ راجکماری۔ شوکلا۔ جگن۔ بدری پرشاد۔
زیور
عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی دلکش کہانی!
تشریف لاکر اپنی عید کی خوشیوں کو دوبالا کیجئے!

الاغیلہ میں دشمن تیزی سے پسپا ہو رہا ہے

قاہرہ ۱۴ دسمبر - سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ کل آٹھویں فوج نے رومیل کو مرسا بریغا میں ۲۳ کے مضبوط مورچوں سے نکال کر بھگا دیا۔ دشمن مغرب کی سمت بھاگ رہا ہے۔ رومیل اپنے مورچوں پر بارود کی سرنگیں لگا کر پیچھے ہٹ رہا ہے۔ وہ اتحادی ہراول دستوں کے ناگہانی چھاپوں اور رعاجز کرنے والے اقدامات سے تنگ آ کر پسپا ہو رہا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی ایسی کارروائیاں جاری رکھے گا جن سے لڑائی میں دیر ہوتی جائے۔

الاغیلہ ایک چھوٹا سا ریگستانی دیہات ہے۔ برطانوی افواج کی پہلی پیش قدمی جو جنرل ویول کی قیادت میں فروری ۱۹۴۱ء میں ہوئی تھی اسی دیہات تک پہونچ کر رکی تھی اسی سال ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء کو برطانوی سپاہیوں نے جرمن بکتر بند فوجوں سے لڑنے کے بعد اسے پھر خالی کر دیا تھا۔

جنرل مانٹگمری نے یہ بیان دیا ہے کہ اس لڑائی سے جنگ کا پورا رخ تبدیل ہو جائے گا اور ہم دشمن کو مع اس کی فوج کے افریکا کورپس کو افریقہ سے بالکل پاک کر دیں گے۔

لندن میں خیال کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ دشمن میسوراٹا کے مقام پر جا کر ٹھہرے گا اور ٹیونس اور ٹریپولی کے درمیان زیادہ سے زیادہ مدت تک مقابلہ [illegible] کوشش کرے گا۔

فرانسیسی گورنر جنرل کا بیان

رباط ۱۵ دسمبر - مراکو ریڈیو نے آج فرانسیسی مغربی افریقہ کے گورنر جنرل موسیو بائسو کا حسب ذیل بیان نشر کیا ہے:- ہمارا صرف ایک کام ہے وہ یہ کہ ہم متواتر تیاری کرتے رہیں اور وقت آتے پر دشمن پر کاری ضرب لگا سکیں۔ ہمارا صرف یہی مقصد ہے کہ باہمی اتحاد عمل سے اپنے متفقہ دشمن پر فتح حاصل کریں۔ ہم سے اور ذمہ دار اتحادی افسروں سے دوستانہ ہے اور تبادلہ خیالات کے بعد جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے فرانسیسی مغربی افریقہ میں فرانس کی سیادت تسلیم کی گئی ہے جو بدستور برقرار ہے اس معاہدہ میں شرکت کرنے سے ہمارا مدعا دلی یہ ہے کہ اتحادیوں کی فتحمندی اور فرانس کی آزادی کے لئے ہم اپنے تمام وسائل و ذرائع سے شریک ہیں۔

دشمن اپنے ایجنٹ ہندوستان میں پہنچائے گا

نئی دہلی ۱۲ دسمبر - ایک پریس نوٹ جاری ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ دشمن کی طرف سے اس کی کوشش کی جائے کہ ہندوستان میں اپنے ایجنٹ براستے راہ خشکی یا پیراشوٹ سے یا سمندر کے ذریعہ پہونچائے۔ پبلک کا یہ فریضہ ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو اسی قدر جلد ایسے افراد کو گرفتار کرائے۔ ہر اس شخص کو جو دشمن کے کسی ایجنٹ کو زندہ گرفتار کرائے گا حکومت ہند اسے ۵ ہزار روپیہ انعام دے گی۔

بونا پر اتحادیوں کا قبضہ ہو گیا

لندن ۱۵ دسمبر - جنوبی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر کی تازہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ موضع بونا اور اس پاس کے ساحل پر امریکن فوج نے ایک شدید حملہ کے بعد قبضہ کر لیا۔ اب صرف بونا مشن اور یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر سنانندا پر ابھی تک جاپانیوں کا قبضہ ہے جاپانی بیڑہ نے پھر اس کی کوشش کی تھی کہ نیو گنی کے ساحل پر کچھ امدادی فوج اتارے لیکن امریکن اور آسٹریلوی ہوائی جہازوں نے دشمن کے بیڑہ کو منتشر کر دیا بونا کے فتح ہو جانے کے بعد اب جنوب مشرقی جزیرہ نیو گنی پر اتحادیوں کا پوری طرح قبضہ ہو گیا۔ جاپانیوں نے ۵ مہینے ہوئے جب بونا میں اپنی فوج اتار کر قبضہ کیا تھا تاکہ وہ یہاں سے پورٹ مارسبی پر چڑھائی کر سکیں۔

عید مبارک

عید کے دن

دو بچھڑے ہوئے دوبارہ ملتے ہیں

پکار

کے بعد منروا مووی ٹون کا لاجواب سوشل شاہکار!!!

پھر ملیں گے

PHIR MILENGE

ڈائرکٹر ← سہراب مودی

خاص اداکار: سردار اختر، صادق علی، مینا، کے۔ این سنگھ، ایرچ تاراپور، غلام حسین، ابوبکر، مینکا، سعادت علی، شوری

اسٹوری ← پنڈت سدرشن

ایک باغی نوجوان کی باغیانہ داستان جو خیالی محبوبہ کے لئے گھر بار اور ساری دنیا سے بغاوت کرتا ہے لیکن اس کی یہ محبوبہ باغی نوجوان کو راہ راست پر لاتی ہے اور مدتوں کے بچھڑے ہوئے دوبارہ مل جاتے ہیں۔

جمعہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۲ء سے

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات ! میٹنی شو سنیچر و اتوار کو ۳ بجے دن۔

اپنے بچھڑے ہوؤں کی یاد تازہ کرنے کے لئے تصویر ملاحظہ فرما کر خوش ہو جیئے!

نوٹ مہربانی کرکے ٹکٹ کی پوری قیمت دیجئے کیونکہ ہم ریزگاری واپس کرنے کے لئے مجبور ہیں۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس دفعہ ۳۶ یو۔پی ٹاون امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک ترمیم شدہ توسیع شہر جنرل امپروومنٹ اور اسٹریٹ اسکیم ۲۶ جس کا نام پرانا کانپور اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ آرڈر نمبری ۲۷۹۸/۱۹-۳۲۶ مورخہ ۲ جون ۱۹۴۱ء کو منظور ہو چکی ہے۔ اس غرض سے تیار کی گئی ہے تاکہ وہ رقبہ آراضی جو بنا بر تعمیر ٹی۔ بی سینی ٹوریم کے لئے میونسپل بورڈ کانپور کو ضرورت ہے و نیز آراضی مقبوضہ ایگریکلچرل کالج کو شامل کر دیا جاوے۔

۲- آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے

سڑک نمبر ۵۰ و ۱۸ کے ملنے کی جگہ سے روانہ ہو کر جانب پچھم سڑک نمبر ۵۰ کے کنارے کنارے کانپور بٹھور روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب پچھم دکھن اور فتح روڈ کے کنارے کنارے جی۔ ٹی روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جی۔ ٹی روڈ کے کنارے کنارے جانب پچھم کی سڑک تک جو موضع کھیورا بانگر آبادی کی طرف جاتی ہے اس کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب اوتر کچا روڈ کے کنارے کنارے آراضیات نمبری ۷۱ و ۷۲ و ۶۶ و ۶۵ و ۶۴ و ۳۸ و ۳۶ و ۳۶/۹۳ اور ۳۵ واقعہ موضع لکھنپورا و آراضیات نمبری ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۶۰ و ۲۶۴ و ۲۶۳ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۸۶ و ۲۸۷ کے پوربی حد کے کنارے کنارے تب آراضی نمبر ۸۹ واقع موضع کھیورا بانگر کے جانب اوتر دریائے گنگا کے کنارے تک تب جانب پورب دریائے گنگ کے کنارے کنارے میونسپل پمپنگ اسٹیشن تک۔ تب میونسپل پمپنگ اسٹیشن کے حد کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۸۱ تک۔ تب سڑک نمبر ۸۱ کے مشرقی حد کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۸۱ اور ۵۰ کے ملنے کی جگہ تک یعنی جہاں سے چلے تھے۔ تمام سڑکیں جو اوپر درج ہیں اسکیم کے اندر شامل ہیں۔

۳- اسکیم کی تفصیل و نقشہ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴- اس نوٹس کی تاریخ سے ۶۰ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

دستخط مان سنگھ
سی۔ بی۔ ای۔ رائے بہادر
چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

برہما کی سرحد پر جاپانیوں کو پسپا کر دیا گیا

چنکنگ ۱۳ دسمبر - جاپانیوں کی اس بار بار کوشش کو کہ وہ توپخانوں کی گولہ باری کی مدد سے سرحد برہما کے قریب [illegible] سالون کے چوشنکیانگ کے رقبہ کو پار کر لیں چینی سپاہیوں نے پسپا کر دیا۔ یہ خبر آج رات کے چینی کمیونک [illegible] میں درج کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رات گئے جاپانی جنوب میں بیچیا ہو کی طرف پسپا ہوئے اور بہت سے مقتولین کو میدان میں چھوڑ گئے۔

عید مبارک

شاندار دوسرا ہفتہ

خوفناک طوفان جس نے جوانی کے خوابوں کو بکھیر کر رکھ دیا

عشق و محبت اور پُر لطف مذاق کا حیرت انگیز مرقع

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو سنیچر اور اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۲ء سے

رنجیت مووی ٹون کا رومان پرور شاہکار

اقرار

خاص اداکار: مادھوری، موتی لال، شانتا کاشمیری، راما شوکل

دلکش اسٹوری، دلچسپ اداکاری، روح پرور نغمے، پر لطف ڈانس، پر لطف مذاق

تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیے

نوٹ:- مہربانی کرکے ٹکٹ کی پوری قیمت دیجئے کیونکہ ہم ریزگاری واپس کرنے کیلئے مجبور ہیں

چٹگام پر سویرے اور شام دو دفعہ جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا

نئی دہلی ۱۶ر دسمبر۔ کل چٹگام پر جاپانی ہوائی جہازوں کے دو دستوں نے دو سمتوں سے پہلے صبح کے وقت حملہ کیا اور بہت سے بم گرائے۔ برٹش [illegible] جہازوں نے دشمن کا مقابلہ کیا اور ۳ جاپانی ہوائی جہازوں کو گرالیا۔ کوئی برطانوی جہاز ضائع نہیں ہوا۔ دشمن کی بمباری [illegible] کوئی خاص نقصان نہیں پہونچا۔ شہر میں کوئی بم نہیں گرا صرف چند ہی آدمی زخمی و ہلاک ہوئے۔ جاپانی ہوائی جہازوں کے ایک اور دستہ نے شام کو اندھیرا ہونے کے بعد پھر چٹگام پر حملہ کیا۔ اس مرتبہ جاپانی جہاز تعداد میں کم تھے۔ اس حملہ کی مفصل رپورٹ نہیں ملی ہے۔ دشمن کے زیادہ تر بم نشانہ سے دور گرے۔ اس مرتبہ بھی برٹش ہوائی جہازوں نے حملہ آوروں کا مقابلہ کر کے بعض جاپانی طیاروں کو مجروح کر دیا۔

مدراس ۱۵ر دسمبر جنرل ویول نے مدراس کے اخبارات کے [illegible] کے جواب میں بتایا کہ اب ہندوستان اور سیلون دونوں ممالک پر جاپانیوں کے حملہ آور ہونیکا خطرہ بہت کم ہو گیا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ اب ہم ×

× جاپانیوں کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار ہو گئے ہیں۔ جنرل ویول نے کہا کہ اب جاپان اسی صورت میں ہندوستان یا سیلون پر حملہ کریگا جب اسکو ہماری توجہ بٹانیکی ضرورت ہوگی

جنرل رومیل کی فوج سو میل پیچھے

قاہرہ ۱۶ر دسمبر۔ جرمن فوجی دستوں کا بڑا حصہ پسپا ہوتے ہوئے الاغیلہ کے ان مورچوں سے جن کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ ۴۰ میل سے نوے میل تک مغرب میں پہونچ گیا ہے۔

سنگل کا اتحادی کمیونک مظہر ہے کہ محوری فوجیں الاغیلہ کے مورچوں سے پسپا ہوتی جارہی ہیں وہ اپنے پیچھے صرف کمزور فوجوں کے دستے رکھتی ہیں جو خفیف سی مقاومت کرتے رہتے ہیں۔ وہ اتحادیوں کی پیشقدمی کو بکثرت سرنگیں بچھا کر روک رہے ہیں۔ لیکن ان سرنگوں کو ہمارے ہراول دستے باقاعدہ صاف کرتے جارہے ہیں۔

ایک لاکھ فرانسیسی مزدور جرمنی میں

وشی ۱۵ر دسمبر۔ ہٹلر نے ۳۰ر نومبر تک فرانس سے اپنے کارخانوں کے لئے ڈیڑھ لاکھ مشاق فرانسیسی مزدور مانگے تھے چنانچہ ان میں سے ایک لاکھ کاریگر اور مزدور جرمنی پہونچ گئے ہیں اور وہاں انہوں نے جرمن کارخانوں میں کام شروع کر دیا ہے۔ کل فرانس کے وزیر اعظم لیول نے یہ دھمکی دی کہ فرانس کو بچانے کے لئے میں جو تدابیر اختیار کر رہا ہوں اگر کوئی شخص اُن میں مزاحم ہوگا تو اس کا سر کچل دوں گا۔ اب میں وہ لیول نہیں ہوں جو پہلے تھا۔ بلکہ آج آپ کے سامنے جو لیول ہے وہ ایک نیا لیول ہے۔"

اٹلی کی شامت اعمال

لندن ۱۶ر دسمبر۔ برطانوی ہوائی جہازوں کے کئی طاقتور دستوں نے اٹلی کے بندرگاہ نیپلس پر ایک زبردست حملہ کر کے بندرگاہ کی گودیوں میں نیز فولاد کے کارخانوں میں آگ لگادی سمندر میں ساکن جہازوں پر بھی تاک تاک کر نشانہ لگائے گئے۔ کئی مقامات پر ایسی آگ لگی کہ وہ دور دور سے نظر آتی تھی۔ امریکن اور برٹش ہوائی جہازوں نے حسب معمول بزرطہ اور ٹیونس کے بندرگاہوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر بھی حملے کامیاب کئے۔

ترکی اپنی فوج پر ۱۵ کروڑ صرف کریگا

انقرہ ۱۶ر دسمبر۔ ترکی کی مجلس قومی میں وزیر جنگ نے یہ مطالبہ کیا کہ ترکی کی حفاظت اور فوج کے لئے سال رواں میں ایک کروڑ دس لاکھ ترکی اشرفیوں (جو پندرہ کرور روپیہ کے برابر ہوئیں) کے مصارف کو منظور کیا جائے چنانچہ ترکی پارلیمنٹ نے بالاتفاق ان مصارف کے لئے مطلوبہ رقم منظور کر دی ہے۔ اس رقم میں سے بڑا حصہ ہوائی جہازوں ٹینکوں اور نئی قسم کی توپوں کی خریداری پر صرف کیا جائے گا۔

ضرورت

سول گزیٹڈ افسران کی رہائش کے واسطے بغیر ساز و سامان کے مکانات کی ضرورت ہے جو کہ انسپکٹریٹ آف جنرل اسٹورس کے دو میل کے اندر اندر واقع ہوں۔ مفصل درخواستیں کرایہ اور مقام کی بابت چیف انسپکٹر آف اسٹورس اینڈ کلوٹھنگ آئی۔ جی۔ ایس کانپور کے نام آنی چاہئیں ✽

قربانی کا فلسفہ

بقیہ صفحہ ۲

میرا یہ مقصد نہیں کہ مسلمان بھیڑ بکری ذبح نکریں! بلکہ ضرور کریں لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ جس وقت گردنِ گوسفند پر چھری رکھیں خلیل اللہ کے مقصد قربانی پر بھی غور کرلیں اور جب وہ عیدگاہ سے نماز پڑھ کر پلٹیں تو دل میں یہ خیال ہو کہ اگر دنیا میں ترقی کر سکتے ہیں، اگر دنیا میں کوئی طاقت پیدا کر سکتے ہیں، اگر دنیا میں ہماری آواز بھی کوئی آواز ہو سکتی ہے تو محض قربانی سے۔

"یہی کربلا میں ہوا اور اسی سے مسلمان [illegible] کچھ حاصل کر سکتے ہیں ✽

عید مبارک　　　　عید مبارک

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

ہندوستان کے کروڑوں نوجوانوں کی دلچسپ کہانی

ڈائرکٹر　اے۔ آر۔ کاردار

اسٹوری　خواجہ احمد عباس

میجسٹک سینما کانپور میں

جمعہ و سنیچر کو ۳ شو!　　اتوار کو ۴ شو!

جمعہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۴۲ء سے

سکور پروڈکشن کا حسین ترین سوشل شاہکار

نئی دنیا
NAI DUNIYA

خاص اداکار　سوبھانا سمرتھ　مظہر خاں
جیراج　آروا سطی　آزوری　جیون ✽ ✽

ہزاروں کہانیاں پردہ سیمیں پر پیش کی جاچکی ہیں لیکن وہ بھلائی جاسکتی ہیں لیکن آپ اس کہانی کو کبھی بھی بھول نہیں سکتے

ایک غیرتمند مزدور اور ایک کروڑپتی انسان کے جذبات کا تصادم

تصویر　حسین بھی ہے　نظر فریب بھی ہے　موثر بھی ہے　دل خوش کن بھی ہے

اسٹوری　اداکاری　گانے　ڈانس　ڈائلاگ　مذاق　سین　ریکارڈنگ

سب کچھ لاجواب تشریف لاکر اپنی خوشیوں کو اور پُر لطف بنایئے

نوٹ: جمعہ و سنیچر کو ۳ شو اتوار کو ۴ شو روزانہ ۲ شو ✽ شرح ٹکٹ ۴ر، ۹ر، ۱۴ر، ۱؎، ۱؎۸ر زنانہ ۹ر

بحکم حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور ضلع کانپور۔

پنڈت رام ناتھ　　مدعی

بنام مسماۃ رام پیاری　　مدعاعلیہ

بنام مسماۃ رام پیاری بیوہ ننیاں قوم لوہار ساکن موضع خلاص پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ر ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کے جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ر ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط　　　　مہر عدالت
حاکم عدالت

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ہمیر پور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۵ ۱۹۴۲ء ابتدائی

عدالت منصفی ہمیر پور

پورن سنگھ ولد شنکر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع بھوزا پرگنہ بشمبھر پور ضلع ہمیر پور　　مدعی

بنام مہادیو سنگھ وغیرہ　　مدعاعلیہ

(۱) مہادیو سنگھ ولد بھرو سہ سنگھ
(۲) برج لال ولد بلبھدر سنگھ
} اقوام ٹھاکر

۳۔ کیدار۔ ۴۔ بدری۔ ۵۔ شیو نندن پسران کمتوا اقوام کیوٹ ساکنان موضع بھوزا پرگنہ بشمبھر پور ضلع ہمیر پور۔

(۶) کھور و سنگھ ولد مہا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع جاموں پرگنہ و ضلع کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت شفع کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ر ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ر ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم سرفراز حسن خاں
منصرم عدالت منصفی
ہمیر پور

مہر عدالت

سکندرآباد
۱۲ ستمبر
آداب عرض
اماں ... سے ہوگی۔ میں دس
امید ہے آپ ...
روپیہ اس خط میں بھیج رہا ہوں جو مجھے
اک نئی سپاہی کے لیے دنگوائے تھے
یہاں تو کچھ زیادہ گڑبڑ

غنڈے ہمیں لوٹتے ہیں

ڈاک خانوں۔ ڈاک کے تھیلوں اور ریلوے اسٹیشنوں کو جلانے سے بیچارے غریب لوگوں کا ہی سب سے زیادہ نقصان ہوتا ہے اور سرکار کا کچھ بہت نہیں بگڑتا۔ کوئی سچا قوم پرست ریلوے۔ تار۔ ڈاک خانوں اور سڑکوں کی اس اندھا دھند تباہ کاری کو برداشت نہیں کرسکتا اور خاص طور پر اس وقت جبکہ غنڈے اپنی ہوس پوری کرنے کے لئے لوگوں کو قتل کرنے سے بھی باز نہ رہتے ہوں۔

غنڈے اور ہند کے دامن پر اک بدنما دھبہ ہیں جس وقت تک انکا دور دورہ رہے گا۔ ہم اپنی آزادی حاصل کرنے کی اُمید نہیں کرسکتے۔ اگر غنڈوں کا خاتمہ محض پولیس اور فوج کے ذریعے کیا جائے تو اس سے خواہ مخواہ بے گناہ لوگ نقصان اُٹھاتے ہیں۔ غنڈہ گردی کو تو خود ہم لوگ بہت جلد ختم کرسکتے ہیں۔

ہر شہر اور ہر گاؤں میں دیکھ بھال کی کمیٹیاں بنایئے۔ ہر جگہ چوکیداروں کے جتھے قائم کیجئے۔ اپنے شہر کے لوگوں کو دیہاتوں میں بھیجئے تاکہ وہ دیہاتیوں کی تنظیم کرنے میں امداد دیں۔

غنڈوں سے لڑیئے

CPU - 61

میرے دوست!
ابھی جاکر
سیرولن روشنے دیو

ابھی سے
سیرولن روشنے
پینا شروع کردیجئے اور کھانسی
اور زکام سے نجات حاصل کیجئے

سیرولن روشنے
کھانسی اور زکام کو فنا کرتی ہے

مسٹر چرچل کی تقریر پر چینی اخبار کا بیان!

چنگ کنگ۔ تاکونگ پاؤ" (آزاد) مسٹر چرچل نشری تقریر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔
جاپان کی قوت بڑھتی جارہی ہے۔ اس خطرہ کو کم نہ سمجھنا چاہیئے۔ اس کے پاس مادی ذرائع کی کمی نہیں ہے اور اس کی استعداد اور شرح پیداوار میں ترقی ہونے کا امکان ہے۔
بہرحال مسٹر چرچل نے جو اطمینان دلایا ہے کہ بحرالکاہل کے اتحادی اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یورپ میں جنگ شباب پر ہے۔ اس وقت برطانیہ اور امریکہ سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنی پوری قوت جاپان سے جنگ کرنے میں صرف کردیں گے۔ مگر بحرالکاہل میں جوابی حملہ کرنے کی ضرورت نظر انداز کرنا چاہیئے۔ جاپان کے جنگ جو رہنما جانتے ہیں کہ یورپ کی جنگ میں محوریوں کو شکست ہوگئی تو اتحادی پوری قوت سے جاپان پر حملہ کردیں گے۔ اور جاپان اس کا مقابلہ نہ کرسکیگا ممکن ہے کہ اس وقت کے آنے سے پہلے جاپان دیوانگی میں آکر اور آگے پیش قدمی کرنے کی ٹھان لے۔
اخبار مذکور اُمید کرتا ہے کہ بحرالکاہل کے باشندوں کی مصیبتیں بہت جلد ختم ہوجائیں گی اور بہت جلد خوشی آئندہ اور کامیاب مستقبل ہمارے سامنے ہوگا۔

ہندوستانی ڈاکٹروں کی جبریہ بھرتی

نئی دہلی ۱۰ ر دسمبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی ڈاکٹروں کو جبریہ فوج اور آئی۔ آر۔ پی میں لیا جائے گا۔ اب تک گورنمنٹ کو یہ اُمید تھی کہ ڈاکٹر خود اپنی خوشی سے بھرتی ہوں گے۔ لیکن عموماً ڈاکٹر فوجی اور حفاظتی خدمات قبول کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔ اس لئے مجبوراً اب گورنمنٹ انہیں قانون دفاع ہند کے ماتحت جبریہ بھرتی کرے گی۔ کیونکہ فوج اور اے۔ آر۔ پی کے لئے ڈاکٹروں کی بہت سخت ضرورت ہے۔

پنڈت نہرو سول نافرمانی کیخلاف تھے

کراچی۔ ۹ ر دسمبر۔ ڈاکٹر اشرف سوشلسٹ لیڈر نے بیان کیا کہ اگست میں پنڈت جواہر لال نہرو عوام کی تحریک سول نافرمانی کے بالکل خلاف تھے انھوں نے یوپی کانگرس کمیٹی کے فیصلہ کن اجلاس سے ایک ہفتہ پہلے کہدیا تھا کہ اس وقت حکومت کے خلاف براہ راست اقدام کرنا ہرگز پسندیدہ نہیں ہے۔ انھوں نے اسی کے ساتھ ساتھ روس اور چین سے پوری ہمدردی ظاہر کی تھی۔

عید مبارک — عید مبارک
جب ہندوستان کا تمدن اپنے شباب کی حالت میں تھا
اور
تاریخ ہند کا وہ عہد زرین جب یہاں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی تھیں
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۹ ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

تاج محل

خاص اداکار
سروجنی — اندورانی
میرا — اندرا
کمار — مبارک
رام مراٹھے
نذیر

اس تصویر میں ملکہ ممتاز محل کی زندگی کو پیش کیا گیا ہے اور شاہ جہاں بادشاہ کے ساتھ اس کی غیر معمولی اور حد سے بڑھی ہوئی محبت کو پردہ فلم پر لایا گیا ہے۔

نوٹ
جمعہ و سنیچر کو ۳ شو
اتوار کو ۴ شو
روزآنہ ۲ شو
شرح ٹکٹ ۳ر
۴ر، ۶ر، ۹ر، ۱۲ر

تشریف لاکر اپنی عید کی خوشی کو دوبالا کیجیے

عید مبارک — عید مبارک
فلمی دنیا کی شوخ ترین تیستری
چاند کی چاندنی کو ماند کرنے والی!
شاندار دوسرا ہفتہ
خورشید
شاندار دوسرا ہفتہ
ایک بالکل نئے انداز میں آپکے شہر میں جلوہ گر ہے
ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور میں
ٹنی شو — سنیچر و اتوار کو ۳ بجے دن
روزآنہ — ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات
سنیچر ۱۹ ر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
رنجیت مووی ٹون کا لاجواب موسیقی نواز شاہ کار!!

CHANDNI چاندنی

مس خورشید
بالکل ہی نئے انداز میں جلوہ گر ہے

خاص اداکار
خورشید
ایشورلال ڈیکسٹ کیسری راجکماری نورجہاں
بیبی کملا کانتی لال تارابائی

تشریف لاکر اپنی عید کی خوشی کو پُرلطف بنایئے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 406

جس پہ تو عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں بھی ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ للعہ ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ؎ ششماہی ؎
قیمت فی پرچہ
۱؍

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۵۲

ادبیات

جذباتِ صدر

از جناب سید صدر الاسلام صاحب صدرؔ ڈی۔ ایس۔ پی

مٹ گئی دورِ خزاں آتے ہی تاثیرِ بہار
یاد آیا کہ اک اک گل تھا تصویرِ بہار

تجھ پہ صدقے جائیے اے فیضِ تاثیرِ بہار
کشتۂ غم کی لحد ہے یا کہ تصویرِ بہار

دیکھئے کیا ہو مرا شورِ جنوں بے انتہا
اور پہ یہ آفت کہ لامحدود تاثیرِ بہار

ایک ہی ہنگام میں دونوں کی قسمت جاگ اٹھی
یہ خطِ تقدیرِ بلبل ہے کہ تحریرِ بہار

کون کھینچے مثلِ بلبل کے چمن میں مدتوں
ایک ہی نغمہ سے کر لیتا ہوں تسخیرِ بہار

باغ سے آتا ہے یہ کہتا کوئی مغرورِ حسن
یوں جگاتے ہیں جگانے والے تقدیرِ بہار

سننے والو گوشِ دل سے چاہئے سننا تمہیں
ہے ترانہ صنعتِ قدرت کا تقریرِ بہار

نوجوانانِ چمن کے دل کی یارب خیر ہو
یہ نگاہِ نرگسِ شہلا ہے یا تیرِ بہار

اس سے بڑھ کر اور کیا اعجاز ہو تیرے لئے
میرے زخمِ دل کو اچھا کر دے تاثیرِ بہار

ہاتھ میں پیمانہ دل ٹھنڈی ہوا کا منتظر
اک قیامت ہو گئی رندوں کو تاخیرِ بہار

دوست کہتے تھے تجھے اے صدرؔ اس آئے شغل
دیکھتے تھے مجھکو جب مصروفِ تدبیرِ بہار

دنیائے اسلام

ترکی پارلیمنٹ میں غازی عصمت انونو کی تقریر

ترکی کی غیر جانبداری لڑنے والی اقوام کے لئے بڑی معاون ہے

چھٹی پارلیمنٹ (مجلس قومی) کے چوتھی اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے میں ارکانِ محترم کا خیر مقدم کرتا ہوں اور آپکے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ اس سال ایک ایسے موقع پر میں سب کو جمع دیکھ رہا ہوں جس میں اُمورِ ملی کا اجراء طاقتور عزم و ارادہ کا طالب ہے۔

مجلسِ کبیر شورائے ملی اس وقت تک اپنی قوم کی ساری مصیبتوں میں حصہ دار رہی ہے اور اپنا نام نیک تاریخ مملکت کے صفحات پر ثبت کر چکی ہے۔ مجلس شورائے ملی نے تمام اوقات میں اور ہر نقطۂ نگاہ سے کمال سعی و کوشش کے ساتھ جس طرح اپنے فرض کو انجام دیا ہے وہ ملت کے لئے ایک نمونۂ کامرانی ہے اور اُمید ہے کہ بڑے سودمند اور بکثرت نتائج اس کے آغوش میں ہوں گے۔

رفقائے عزیز! دنیا کی جنگ اس سال بھی اپنی اسی بیرحمانہ ہیئت کے ساتھ متمدن ممالک کو برباد کر رہی ہے۔ میدانِ جنگ کے عقب میں اور شہروں میں غیر مسلح باشندے ہر طرف سے آگ اور خون سے گھر گئے ہیں اور انسانیت پہلے سے زیادہ ایک ایسے راستہ پر چلی جا رہی ہے، جو تباہی اور بربادی کے سوا کوئی اور نتیجہ نہیں رکھتا اور ہم اس افسوسناک حالت کو دیکھ دیکھ کر اور انسانیت کو اس مصیبت میں مبتلا پا کر بہت رنجیدہ ہیں۔ موجودہ جنگ جس نے اب بڑی وسعت حاصل کر لی ہے اور جو کہ سارے کرۂ ارض کو اپنی آغوش میں لے چکی ہے ہمیں یہ سمجھا رہی ہے کہ جو نظامِ سیاسی ایک ہی طرح کی حکمرانی پر قایم ہو وہ نہ پائدار ہو سکتا ہے اور نہ کارآمد نیز یہ حقیقت ثابت اور مسلم ہو جائے گی کہ تمام چھوٹی بڑی قومیں آزاد و باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے اپنی توانائی و قوت کو کام میں لائیں گی اس تباہ کن جنگ کا خاتمہ ہمارے لئے ایک بڑی مسرت پیدا کریگا۔ اس لئے کہ ہماری حکمتِ عملی ہمیشہ امن و صلح کی رہی ہے اور ہمارے بین الملتی سیاسیات کی بنیاد بھی یہی ہے۔

دوستو آج کوئی علامت کوئی دلیل ایسی موجود نہیں ہے جس سے دول متحارب کے مابین صلح کی کوئی اُمید پیدا کی جا سکے، اور یہ صاف ظاہر ہے کہ سنہ ۱۹۴۳ء بھی قتل و غارتگری اور پہلے سے بھی زیادہ تیز و تند لڑائیوں میں ختم ہوگا۔ آئندہ سال کی مدت میں ہم اپنے داخلی و خارجی معاملات میں اپنے مفاد کو کمال درستی و صحت کے ساتھ محفوظ کر لیں گے یعنی ہم اپنے معاہدات پر ثابت قدم رہ کر اپنے اتحاد و دوستی کو قایم رکھیں گے، نیز پوری ہوشیاری و تدبر سے ہر حکومت کو فریب سے اپنے آپ کو بچا کر حسب سابق دوستی اور غیر جانبداری کی پیروی کرتے رہیں گے۔

پارلیمنٹ اس کی تصدیق کرے گی کہ ان لڑنے والے ممالک میں گھرے ہوتے ہوئے، جن کا جنگی جوش و خروش ہر روز ایک بغض و عداوت کی فضا میں بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ ہمارے لئے اس قسم کی غیر جانبداری کی پالیسی پر قایم رہنا کچھ آسان کام نہ تھا اور اب بھی نہیں ہے۔ آئندہ بھی بے خوفی اور استقلال سے ہم اپنی اسی سیاست پر عمل کرتے رہیں گے اور ہماری خواہش ہے کہ لڑنے والی طاقتیں بھی اس دوستانہ اور غیر جانبدارانہ روش سے انھیں جو فائدے پہونچے ہیں اس کی قدر کریں گی۔

رفقائے عزیز! سال گذشتہ کے کاموں کے نتائج آپکے دقیق مطالعہ کے سزاوار ہیں۔ جنگ کی ہولناکیوں کے باوجود ہم نے بے کم و کاست اپنی قومی زندگی کی توسیع و ترقی کے لئے بہت کچھ کیا ہے اور ملک کے مختلف شعبوں کے جاری رکھنے میں ہم ایک مرتبہ بھی ناکام نہیں رہے ہیں۔ چنانچہ ریلوے لائنوں کی توسیع، سمندری بیڑے کی ترقی، ملک کی اقتصادی ترقی اور دوسرے ہر قسم کے اپنے شروع کئے ہوئے کاموں کو ہم نے ترقی دی ہے اور وقت ضائع نہیں کیا ہے اور ہم ان پروگراموں کی نہایت ہی شوق اور پوری مستعدی کے ساتھ جاری رکھیں گے۔ اور میں یقین کامل رکھتا ہوں کہ آپ کی مجلس عالی اس زراعتی ترقی کے پروگرام کو جو حکومت کی جانب سے ذرا بڑے پیمانہ کے مصارف پر رائج کیا گیا ہے، منظور کرے گی۔

سلطنت کے محکمۂ مالیات نے جو ان تمام مصارف کا ذمہ دار ہے اپنے اہم فرایض کو اس طور پر ادا کیا ہے کہ ان کو آپ کی رضامندی حاصل ہوگی۔ زرعی پیداوار کی قیمتوں میں اضافہ کی نسبت مجھے یہ کہنا ہے کہ یہ بھی صحیح ترین تدابیر میں سے ایک ہے کہ جس کو آپنے حکومت کی طرف سے اختیار کیا ہے۔ اس واسطے کہ یہ سخت ناانصافی ہے کہ آپکے دہقان ہی اس حیاتی پہلو کے سارے سنگین بوجھ کے متحمل ہوں۔ بنابریں ایک قیمت مقرر کر دی گئی ہے جو ان کی پیداوار سے مطابقت کرتی ہے اور انھیں اس کی بھی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اچھی منافع سے زیادہ حاصل کر سکیں۔

میرے عزیز رفیقو! حکومت ترکی نے جو پالیسی اپنے معاملات کی تکمیل کے لئے اختیار کی ہے اور جس قسم کی فداکاری کو قوم نے اپنی انتہائی رغبت کے ساتھ اپنی مملکت کی سلامتی و نجات کے لئے قبول کیا ہے وہ ایک طاقتور قوم کے عزم و ارادہ کی علامت ہے اور یہ وہ حقیقی پالیسی ہے کہ جس کو ہم نے ایک تیز و تند اور ایک طاقتور قوم کی حیثیت سے اختیار کیا ہے۔ اس کے باوجود ہم چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی توجہ پوری اہمیت کے ساتھ اس نقطہ کی طرف مبذول کرائیں کہ جنگ کے تباہ کن اثرات اس سے پہلے ہم سے اتنے قریب کبھی نہیں ہوئے تھے جتنے کہ وہ آج ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقبل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۳۶ | کانپور شنبہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۵۲

نان پارٹی لیڈرز کانفرنس

چند روز ہوئے الہ آباد میں سر تیج بہادر سپرو کی دعوت پر نان پارٹی لیڈرز کانفرنس بلائی گئی اور کچھ غور و خوض کے بعد ختم بھی ہو گئی۔ یہ کانفرنس کس فیصلہ پر پہونچی ہے یہ اب تک کسی کو معلوم نہیں ہوا یا کم از کم پارٹی لیڈروں کے حلقہ سے باہر دنیا اس سے ناواقف ہے لیکن اس کانفرنس کے بلانے والوں اور ترقی دینے والوں نے ایک رسمی نوٹ شائع کر دیا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے تمام مدعو لیڈروں سے اس امر پر تبادلہ خیالات کیا کہ حکومت کی اس ناکامی کے پیش نظر کہ اس نے عام مطالبے کا خیال رکھتے ہوئے موجودہ ڈیڈلاک کو حل کرنے کے لئے کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا ہے۔ اس ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے ہمیں کیا عملی ذرائع اختیار کرنے چاہئیں"۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن لیڈروں میں مشورہ ہوا ہے وہ اپنے کو کسی بات کا پابند کرنا نہیں چاہتے۔ اور اس نوٹ میں ڈیڈلاک کے دور کرنے کا جو تذکرہ کیا گیا ہے وہ ابھی صرف ایک تجویز کی منزل سے آگے نہیں بڑھا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ اس کانفرنس میں مختلف سیاسی اور آرگنائزیشنوں کے نمایندے شریک تھے اس لئے اصلی فیصلہ اس پر موقوف ہوگا کہ یہ ارگنائزیشن اس مخصوص نوٹ سے کس طرح متاثر ہوتے ہیں جو فارمولا نان پارٹی لیڈرز کانفرنس نے پیش کیا ہے اس کی مکمل شرائط جانے بغیر بھی اتنا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کانفرنس نے اس سوال کے دو پہلوؤں پر ضرور غور کیا ہوگا۔ اول یہ کہ اس نے ان ذرائع پر بحث کی ہوگی جو مختلف سیاسی پارٹیوں کو ایک مشترک پلیٹ فارم پر لانے کے لئے ضروری ہوں۔ دوم یہ کہ اس نے اس سوال پر غور کیا ہوگا کہ حکومت کی پالیسی پر کس طرح اثر ڈالا جائے تاکہ وہ متفقہ اسکیم پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہو۔

جہاں تک اول الذکر نقطہ کا تعلق ہے یہ ایک حقیقی امر ہے کہ ہندوستان کی آزادی کے عام مسئلہ پر تمام پارٹیوں میں اچھا خاصہ اتفاق رائے موجود ہے اور ہر پارٹی اپنے اپنے طور پر یہی کہتی ہے کہ ہندوستان کو ضرور آزاد ہونا چاہیئے۔ مسلم لیگ کا اختلاف رائے بھی صرف آزادی کی ظاہری نوعیت اور شکل و صورت سے متعلق ہے اور اس نے یہ نہیں کہا ہے کہ برطانیہ کو ہمیشہ ہندوستان پر حکمرانی کرنی چاہیئے۔ سب سے بڑی مشکل جو غالباً اس کانفرنس کے سامنے بھی موجود ہوگی وہ یہ ہے۔ کہ برطانی حکومت اپنے حقیقی اختیارات کو ہندوستانی ہاتھوں میں منتقل کرنا نہیں چاہتی۔ کانفرنس کے شائع کردہ نوٹ سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس سے کوئی معین اسکیم تیار کی ہے۔ حقیقی سوال صرف یہ نہیں ہے کہ برطانی حکومت کو اپنے اختیارات چھوڑ دینے کی ترغیب دی جائے۔ ایک ایسی تبدیلی کے متعلق جس میں وقار اور طاقت کو نقصان پہونچتا ہو یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہے کہ وہ جلد وجود میں آجائیگی اور برطانی حکومت آسانی سے اپنے امپائر کے سب سے بڑے ملک کو فوراً آزاد کر کے چھوڑ دے گا۔ مسٹر چرچل نے اپنے بیان میں خود اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ برطانی امپائر کو ختم کرنے کے لئے وزیر اعظم نہیں ہوئے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ برطانیہ میں بہت سے مدبرین اور سیاستدان یہ خیال پیش کر رہے ہیں کہ ہندوستان کو جلد از جلد آزاد کر دینا چاہیئے۔ لیکن موجودہ حالات میں اس کی کوئی خاص امید کرنا بالکل فضول ہے۔

بہر حال ہندوستان کی پبلک کو یہ سوال پوچھنے کا حق ہے کہ الہ آباد میں نان پارٹی لیڈرز کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے مسئلہ کے اس اہم ترین پہلو پر غور کیا ہے یا نہیں یا صرف باتیں ہی باتیں بنا کر اس نے اپنی گزاری ختم کر دی۔

میڈم چیانگ کائی شیک امریکہ میں

پچھلے دنوں جب یہ خبر آئی تھی کہ میڈم چیانگ کائی شیک اپنے علاج کے سلسلہ میں امریکہ گئی ہیں تو ہمیں خیال ہوا تھا کہ ممکن ہے کہ ان کا وہاں جانا کسی اور طرح سے بھی مفید ثابت ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا خیال صحیح نکلا۔ مسٹر وینڈل ولکی نے ایک امریکن رسالہ "لک" میں ایک مضمون تحریر کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ امریکہ میں میڈم چیانگ کا آنا یہ معنی بھی رکھ سکتا ہے کہ "امریکنوں کا ایشیا کے مسائل اور ہندوستان کے خیالات میں جو انقلاب ہو رہا ہے اُسے سمجھنے میں آسانی ہو"۔ مسٹر ولکی نے لکھا ہے کہ جب وہ چین گئے تو انہوں نے خود میڈم چیانگ کو امریکہ آنے کی دعوت دی تھی۔ ان کو یقین ہے کہ دنیا کے امن کا مستقبل اسی پر موقوف ہے کہ جنگ کے بعد مشرق کا مسئلہ مناسب اور منصفانہ طریق پر حل کر دیا جائے۔ بہت ممکن ہے کہ میڈم چیانگ خود پریسیڈنٹ روز ویلٹ کو بھی ایشیائی حالات سے آگاہ کریں بہر حال ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ پریسیڈنٹ روز ویلٹ کو ایشیا اور ہندوستان کے حالات سے آگاہی نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ میڈم چیانگ کائی شیک کا مشن سے ثابت ہو سکتا ہے اور اس کے ذریعہ امریکن رائے عامہ پر بھی اثر ڈالا جا سکتا ہے۔

فرقہ دارانہ اتحاد

"پنجاب کمیونل ہارمنی بورڈ" کے ایک جلسہ میں جو وزیر اعظم پنجاب کی زیر صدارت ہوا تھا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں ہر سال مارچ کی پہلی تاریخ کو عام تعطیل منائی جائے گی اور اس کو "فرقہ دارانہ اتحاد" کا دن قرار دیا جائے گا۔ بورڈ کی تجویز یہ ہے کہ فرقہ دارانہ خلوص پیدا کرنے کا کام "سماجی" تمدنی اور شہری طریقوں پر کیا جائے گا اور اس بورڈ کی طرف سے یہ کوشش بھی کی جائے گی کہ تاریخ کی نصابی کتابوں میں ہندوستان کے گذشتہ حالات کے متعلق جو غلط بیانیاں ہیں وہ بھی دور کر دی جائیں ہم فرقہ دارانہ اتحاد کے لئے ہر عمل کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ صحیح اسپرٹ میں اس کو آگے بڑھایا جائے۔ کچھ روز ہوئے ایک خبر آئی تھی کہ بنارس کے ایک ادارے نے ہندوستان کی "صحیح تاریخ" از سر نو مرتب کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ معلوم نہیں اس مفید تجویز کا کیا حشر ہوا۔

ایک پیسہ!

ایک پیسہ کا مسئلہ اپنے طور پر ایک جداگانہ نوعیت رکھتا ہے اور ملک کی کرنسی کی صورت حال پر اس کا خاص اثر پڑ رہا ہے۔ ریزرو بنک کی اتھریٹیز نے لوگوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو [illegible] خرید و فروخت کو ایک آنے یا نصف آنے کی رقموں میں محدود رکھیں۔ ریزرو بنک والوں کو غالباً ہندوستان کا صحیح حال معلوم نہیں ہے یہ ایک غریب ملک ہے ایک پیسہ کا سکہ جو بہت سا چل رہا ہے عوام کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ایک پیسہ کی قدر ایک غریب شخص کے لئے کیا ہے اس کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر بڑی بڑی فرمیں ایک پیسہ کا کوپن جاری کریں تو وہ طریق کار بھی صحیح نہیں ہوگا۔ اور چھوٹی چھوٹی خرید و فروخت کی مشکلات باقی رہیں گی۔ اس لئے یہ فرض بھی حکومت ہی کا ہے کہ وہ "اکنی" اور "ادھنی" کی طرح ایک پیسہ کا کوئی سکہ (اگر تانبہ گراں اور کمیاب ہے) کسی دھات کی صورت میں بہت کافی مقدار میں جاری کر دے۔

اکبر اور مسلم لیگ

مسلم لیگ والے کہاں تک غلطیاں کر سکتے ہیں اس کی کوئی حد دکھائی نہیں دیتی۔ ابھی ابھی استنبول میں مسلم لیگ کانفرنس نواب زادہ رشید علی خاں کی صدارت میں ہوئی تھی۔ اس کانفرنس کے ایک ریزولیوشن میں اُن لوگوں پر نکتہ چینی کی گئی تھی جنہوں نے پچھلے دنوں "اکبر ڈے" منایا تھا سب لوگوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان فرمان رواؤں میں اکبر کا درجہ بہت بلند تھا اور اس نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہترین عملی کوششیں کی تھیں کوئی صحیح دماغ رکھنے والا آدمی "اکبر ڈے" منانے کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ استنبول کے ارکان مسلم لیگ کی مخالفت کا کوئی اثر تو اس کام پر ہو نہیں سکتا لیکن یہ ضرورت ہے کہ ان کا یہ رزولیوشن ہر ہوشمند طبقہ میں قطعاً مضحکہ انگیز سمجھا جائے گا۔

والیان ریاست بھی قوم پرستوں کی صف میں

جام صاحب نوانگر چانسلر نریندر منڈل نے لندن میں جو تقریر فرمائی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کی آئینی ترقی اور آزادی کے معاملہ میں والیان ریاست بھی ہندوستان کے کسی بڑے سے بڑے قوم پرست سے پیچھے نہیں ہیں چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:۔

ہم آئینی ترقی کے لئے ہندوستان کے مطالبہ کی زبردست حمایت کرتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی ایسی اسکیم تیار کیجائے جس کے لئے والیان ریاست کی حمایت کی توقع کی جائے اور یہ اسکیم مشروط طور پر ان کے حقوق کی حفاظت کا یقین دلائے۔ اور ان کی آئندہ ہستی اور خود اختیاری برقرار رہے۔

خوب گویا جام صاحب نوانگر یہ تو چاہتے ہیں کہ برطانوی ہند کو آئینی ترقی اور آزادی حاصل ہو جائے مگر اس شرط کے ساتھ کہ والیان ریاست کو بدستور اس کی اجازت حاصل ہو کہ وہ اپنی رعایا کو جبتک چاہیں غلام رکھ سکیں۔ کسقدر لطف کی بات ہے کہ جام صاحب برطانی ہند کو تو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان ریاستی باشندوں کو بدستور غلام رکھنے کے خواہشمند ہیں جو غریب دوہری غلامی میں مبتلا ہیں۔

جام صاحب نوانگر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ برطانوی ہند کی آزادی دیسی ریاستوں پر اثر انداز ہوئے بغیر کبھی نہیں رہ سکتی۔ برطانوی ہند کے آزاد ہونے کے بعد یہ قطعی ناممکن ہے کہ ہندوستان کی ایک تہائی آبادی یعنی ریاستی باشندے بدستور غلامی کی زندگی گزارتی رہے۔

جام صاحب نوانگر اور ہندوستان کے دوسرے والیان ریاست کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ خود ہی اپنی ریاستوں کے باشندوں کو آزاد کر دیں۔ ورنہ ایک وقت ایسا آجائے گا جب ان کو مجبوراً ریاستی باشندوں کے مطالبات کے سامنے جھکنا ہوگا۔

آئینۂ شہر کانپور

جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس

انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ اجلاس نظم و نثر ۲۶ و ۲۷ دسمبر کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں ہو رہا ہے۔

اجلاس نظم و نثر کی صدارت نواب سر محمد یوسف صاحب اور خان بہادر ڈاکٹر محمد نجم الدین صاحب جعفری بار ایٹ لا فرمائیں گے۔

مشاعرہ امسال طرز قدیم یعنی شمع کی گردش اور دور سے ہوگا۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ طرز قدیم اہل ذوق حضرات کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔

ریزگاری

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے مرکزی حکومت کے پاس ایک عرضداشت روانہ کی ہے کہ ریزگاری کی کمی کی وجہ سے جو پریشانی پبلک اور تجارت پیشہ لوگوں کو ہو رہی ہے اسے دور کیا جائے۔

چیمبر کی رائے میں اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ جنگی سرگرمیوں اور صنعت و حرفت میں ترقی کی وجہ سے روپیہ ریزگاری کی ضرورت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ریزرو بنک آف انڈیا نے ۵۰۰ کروڑ روپیہ کی مالیت کے نوٹ جاری کئے ہیں لیکن ریزگاری کے لئے ویسا ہی انتظام نہیں کیا گیا ہے۔

چیمبر نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے ریزرو بنک سے کثیر تعداد میں ریزگاری جاری کرنے کی درخواست کی جائے اور اشاعت و پروپیگنڈا کر کے لوگوں کو ریزگاری اکٹھا نہ کرنے کی ترغیب دی جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی

مسٹر شیو کمار لال سریواستوا سینیر اسسٹنٹ ماسٹر گرزائن کھتری ہائی اسکول اتفاق رائے سے کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے وائس پریسیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

ڈپریسڈ کلاسز ایسوسی ایشن

جنوری میں پراونشل آدی ہندو ڈپریسڈ کلاسز ایسوسی ایشن کانفرنس کانپور میں منعقد ہوگی۔

مزدوروں کا پروگرام

اس ہفتہ ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی نے شہر کے احاطوں اور محلوں میں جلسے وغیرہ کے انتظام اور مزدوروں کا پروگرام پیش کیا شہر کی رہائش اور کھانے پینے کے مسئلہ پر زور دیا گیا۔

ثالث مقرر کیا گیا

کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن اور اس کے مزدوروں کے جھگڑے کو طے کرنے کے لئے گورنر یو پی نے مسٹر آر۔ ایف۔ ایس۔ بیلس ڈسٹرکٹ ڈسٹرکٹ جج کو ثالث مقرر کیا ہے۔

مزدوروں کا ڈیپوٹیشن

جے۔ کے۔ آئرن اور اسٹیل کمپنی لمیٹڈ کے مزدوروں کا ایک وفد مسٹر۔ ٹی۔ کے چترویدی کی صدارت میں مسٹر جے۔ ای۔ پیڈلے لیبر کمشنر یو پی سے ملا۔ اور مزدوروں کی شکایتیں پیش کیں۔

مزدوروں کی طرف سے یہ شکایات پیش کی گئیں کہ ان کو نہ کافی مہنگائی دی جا رہی ہے اور نہ بونس جیسا کہ دوسرے ملوں کے مزدوروں کو مل رہی ہے۔ اور یہ بھی شکایت پیش کی گئی کہ تمام مزدوروں کو عارضی عملہ کے طور پر رکھا جا رہا ہے تاکہ مہنگائی نہ دینا پڑے اور فیکٹری و ورکمن کمپنسیشن ایکٹ رولس میں عمل نہیں کیا جا رہا ہے اور ڈاکٹری علاج کا معقول انتظام نہیں ہے لیبر کمشنر صاحب نے شکایات رفع کرنیکا وعدہ کیا ہے۔

ٹیکس کم کرنیکی درخواست

سکرٹری یونائیٹیڈ پراونسز چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ آف انڈیا کے فائنینس ممبر کی خدمت میں ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ روپیہ کی قیمت کے گر جانے کی وجہ سے سوداگروں و دوکانداروں کا منافع پہلے کی بہ نسبت بہت کم ہو گیا ہے۔ اس لئے منافع پر جو ٹیکس لگایا جاتا ہے اس سے تجارت پیشہ طبقہ و سخت گرانباری ہے اور کم سے کم اسٹینڈرڈ منافع کی رقم ۳۶ ہزار روپیہ سے بڑھا کر ۵۰ ہزار روپیہ کر دینے کی استدعا کی گئی ہے۔

ہندو مہاسبھا

ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کی اسپیشل کمیٹی کا جلسہ ڈی۔ اے وی۔ کالج میں ۲۷ دسمبر ۲ بجے دن کو اور ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ۲۸ دسمبر کو ۳ بجے دن کو ہوگا۔

مزدوروں کی بستی کا معائنہ

مسٹر جے۔ اے میڈلے لیبر کمشنر یو۔ پی گورنمنٹ نے مسٹر ایس۔ سی۔ مترا سکریٹری ٹکسٹائل یونین کے ہمراہ مزدوروں کی بستیوں کا معائنہ کیا۔ اور ڈپٹی کے پڑاؤ کے احاطوں کو بھی دیکھا جہاں مل مزدور رہتے ہیں۔

ہندو اسٹوڈنٹس

آل انڈیا ہندو اسٹوڈنٹس فیڈریشن نے طلباء کی ایک کانفرنس آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس کے موقع پر کرنے کے طے کیا ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کریں گے۔ مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا اس کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔

ہندو بال سبھا

۲۲ دسمبر کو مسٹر اے۔ این۔ جھا اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہندو بال سبھا ٹپکا پور کی صنعتی نمائش کا افتتاح کیا۔

مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا۔ پریسیڈنٹ ہندو بال سبھا نے سبھا کی رپورٹ پڑھی۔

مسٹر مصرا نے سبھا کو ایک ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

سالانہ جلسہ

۲۰ دسمبر کو ہربرٹ ٹیکنالاجیکل انسٹی ٹیوٹ اور امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹیکنالاجی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا دوسرا سالانہ جلسہ انسٹی ٹیوٹ ہال میں ہوا۔

ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ مسٹر آر۔ ایچ۔ خاں نے اپنی تقریر میں کہا کہ جنگ کی وجہ سے ہندوستان کی بہت سی صنعتیں ترقی کر رہی ہیں لیکن فیکٹری کے مالکان و سرمایہ دار لوگ پڑھے لکھے ٹیکنالاجسٹس اپنے یہاں نہیں رکھتے۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جنگ کے بعد یہ صنعتیں بدیشی مال کا مقابلہ نہ کر سکیں گی۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ صنعتوں کو مستقل طور پر قایم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ابھی اچھا بنایا جائے اور تربیت یافتہ ٹیکنالاجسٹس نوکر رکھے جائیں۔

صنعت شکر سازی کے متعلق بھی آپ نے یہی رائے ظاہر کی اور کہا کہ اس صنعت میں بھی کیمسٹ اور انجنیرنگ کے کاموں کے لئے بہت خراب اور سستا عملہ رکھا جاتا ہے۔ اور کیمسٹ کی اہمیت بہت کم سمجھی جاتی ہے۔ اس سے صنعت کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

لکڑی پر سے کنٹرول واپس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مزید غور ہونے تک لکڑی کے ایندھن سے کنٹرول آرڈر واپس لے لیا ہے کیونکہ شہر میں لکڑی کا اسٹاک قریب قریب ختم ہو گیا ہے اور کنٹرول آرڈر برائے نام تھا۔ (پاینیر)

دیسی پستول برآمد

مسٹر راجہ رام سنگھ سب انسپکٹر پولیس نے کلکٹر گنج کے ایک مکان کی تلاشی لی اور ایک دیسی بنا ہوا پستول برآمد کیا۔ مسمی چھوٹے لال کو جس کے پاس یہ پستول تھا پولیس [illegible] ڈکیتی و قتل کے معاملہ میں تلاش کر رہی ہے۔

پٹھان گرفتار

کہا جاتا ہے کہ دو پٹھان ایک [illegible] شخص کو پیٹ رہے تھے۔ ایک پولیس کانسٹبل نے مداخلت کی جس سے پٹھان [illegible] ہو گئے اور اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جن کی [illegible] ۱۷ بتلائی جاتی ہے بنیا جھابر کی چوکی پر حملہ کر دیا [illegible] کانسٹبلوں کو اپنی حفاظت کے واسطے گولی چلانا پڑی اس کے بعد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے وہاں جا کر معائنہ کیا۔ پانچ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

ریزگاری کے سلسلہ میں گرفتاری

کثیر تعداد میں ریزگاری رکھنے کے جرم میں تحفظ ہند کے زیر دفعہ [illegible] موتی لال۔ منالال اور کیلاش چندر کو گرفتار کیا گیا ہے۔

باغیانہ سرگرمی میں گرفتاری

منگلور گاؤں کے تین آدمیوں کو باغیانہ سرگرمی کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔

آئندہ سال ہندوستان کے نئے وائسرائے کے انتخاب کے سلسلے میں لندن کے مشہور اخبار ڈیلی سیل کے مسٹر وارڈ پرائس نے لکھا ہے کہ:- مسٹر چرچل کس شخص کو منتخب کریں گے یہ عمل بڑے غور سے دیکھا جائیگا۔ برطانی امپائر اپنے طویل ارتقا کے ایک نئے باب میں داخل ہو رہا ہے۔ یہ اچھا نہیں ہوگا اگر وہ امپریل نظم و نسق کے سب سے بڑے عہدے کے لئے کسی ایسے شخص کی خدمات حاصل نہ کر سکیں جو امپائر کی تعمیر کرنے والی روایات کو چلا سکے"۔ اب الفاظ کو پڑھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ برطانیہ امپریلزم کو پسند کرتا ہے اور جمہوریت و آزادی کا حامی نہیں ہے!!

نئی دہلی میں پریسیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندے مسٹر ولیم فلپس کے تقرر کے متعلق نیویارک کا ایک پیغام کہتا ہے کہ امریکن ریڈیو نے اس خبر پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ اس خبر سے ان لوگوں کو مسرت ہوگی جنہیں معلوم ہوا تھا کہ مسٹر لوئس جانسن فوری خرابی صحت کے باعث ہندوستان سے واپس چلے گئے تھے۔

امریکہ کے نئے نمائندے کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسٹر فلپس فوراً "اعتماد اور پسندیدگی" حاصل کرلیں گے۔ یہ دونوں چیزیں بہت اچھی ہیں۔ لیکن اگر مسٹر فلپس کو عوام کا اعتماد اور پسندیدگی حاصل ہوگئی تو ایسا نہو کہ خدانخواستہ ان کی طبیعت بھی ناساز ہو جائے۔

حکومت ہند کے ٹرانسپورٹ ممبر سرایڈورڈ بنتھل نے فرمایا ہے کہ مسافر گاڑیوں کے لیٹ (بہ تاخیر) چلنے سے جن مسافروں کو تکلیف ہوتی ہے ان کو کچھ آرام بھی ملتا ہے ـــــ بے شک آرام یہ ہے کہ "یعنی کبھی نہ پہونچنے سے یہ بہتر ہے کہ دیر سے پہونچے" کی مثل صحیح ثابت ہو جاتی ہے۔

امریکن جرنیلوں اور فوجی افسروں کی بیویوں نے رخصت پر جانے والے فوجی ملازموں کے لئے ایک لانڈری (دھوبی خانہ) قایم کیا ہے جس میں ان لوگوں کے کپڑے جدید طریقوں پر دھوئے جائیں گے۔ غالباً ملازموں کو یہ پسند نہ ہوگا کہ ان کے کپڑے زنانہ ہاتھوں سے دھوئے جائیں۔

تبصرہ

جگ بیتی

پنڈت جواہر لال نہرو نے جو خطوط اپنی چھیتی بیٹی اندرا نہرو کو وقتاً فوقتاً (۱۹۳۱-۳۲ء) میں بھیجے تھے وہ انھوں نے ایک کتابی صورت میں شائع کردئے ہیں جو بہت زیادہ مقبول ہوئے۔ اس کا اردو ترجمہ مسٹر محمود علی خاں (جامعی) نے کیا ہے۔ اور اس کا پہلا حصہ مکتبہ جامعہ دہلی نے شائع کیا ہے۔

نہرو جی نے ان خطوط کے ذریعہ اپنی صاحبزادی کو دنیا کی تاریخ سے دوچار کیا ہے ان خطوط میں اقوام عالم کی بود و باش طرز معاشرت۔ طریق جنگ اور دستور حکومت کو اس موثر ڈھنگ سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ پڑھنے والے پر بلا اثر کئے نہیں رہ سکتا کیوں کہ مصنف کی تاریخی معلومات نہ صرف مطالعہ پر منحصر ہے بلکہ آپ نے تقریباً تمام دنیا کو بچشم خود دیکھا ہے۔ ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب اہل وطن میں نئی روح پھونکنے کے لئے اکسیر کا کام دے سکتی ہے۔ ہم اس کتاب کے مطالعہ سے خود اعتمادی کا سبق حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی معلومات میں اضافہ کر سکتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کتاب کا مطالعہ ہر ہندوستانی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

کتاب چھوٹے سائز کے ۵۲ صفحات پر اچھی لکھائی چھپائی اور کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔ کتاب مجلد اور خوبصورت ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک تین روپیہ ہے۔ ملنے کا پتہ
مکتبہ جامعہ دہلی

میری محبت

میری محبت! میرا عشق!!
اس سرخ گلاب کے مانند ہے،
جو بہار کے کیف آفریں موسم میں پھولا ہو۔
اس کی روشنی بھی اندھیرے سے بدل جائے گی۔
سکھ کی گھڑیاں ختم ہو جائیں گی،
دکھ کا وقت آئے گا۔
ہاں! اے لڑکی شرمگیں نہ ہو، وقت کو برباد نہ کر،
موقع پاکر پریم کی مالا اپنے پریتم کے گلے میں ڈالدے
کیونکہ اگر تیری جوانی بھی یونہی ختم ہوگئی
تو تو ہمیشہ کے لئے روتی رہے گی،
ـــــ انگریزی سے

ہاں! میرا پریم!!
اس مدھرے سُر کی طرح ہے جو
خوش آہنگی کے ساتھ سازِ مطرب سے نکلے۔
میری محبوبہ!
تیرا حسن تحسین سے بالاتر ہے،
میری محبت کا اظہار بھی ناممکن ہے۔
میں تیری محبت کے نغمے الاپتا رہوں گا،
جب تک سمندر کا پانی خشک نہ ہو جائے،
میرے دل میں تیری ہی نشاط آگیں محبت ہوگی،
حتیٰ کہ میں موت کی آغوش میں خاموش ہو جاؤں،
میں تجھ سے رخصت چاہتا ہوں، ـــ!
رخصت! میری پیاری رخصت!!
میں تجھ سے ملوں گا
خواہ تو مجھ سے کالے کوسوں بھی دور رہے۔
ـــــ انگریزی سے

ولایت میں بقرعید کیسے ہوئی

ووکنگ۔ ۱۹ ردسمبر۔ انگلستان میں بقرعید آج سنیچر کے دن بڑے پیمانہ پر یہاں منائی گئی۔ بہت کثیر تعداد میں مسلمان شریک تھے اور اگرچہ جنگ کی وجہ سے جو حالات ہو رہے ہیں وہ بہت دشوار ہیں لیکن تہوار اچھی طرح منایا گیا۔ سلطان ابن سعود کے سفیر حافظ وہبہ کی امامت میں دوگانہ ادا کیا گیا۔ انھوں نے بقرعید کا خطبہ بھی پڑھا۔ سر عزیز الحق ہائی کمشنر نے بقرعید کی وضاحت کرتے ہوئے رائٹر کے خاص نامہ نگار سے کہا کہ عیدالضحیٰ مسلمانوں کے لئے بہت بڑی قربانی اور ایثار کا سبق ہے اور ہر مسلمان پر قربانی کرنا حسب حیثیت فرض ہے۔ سر عزیز الحق نے جلد دنیا میں امن و سلامتی قائم ہونے کی توقع ظاہر کی ہے۔ بعد نماز تمام مسلمانوں نے ایک جگہ پر بیٹھ کر پلاؤ اور ہندوستانی کھانے نوش کئے۔

بونا کے جاپانی مرکز پر زبردست حملہ

لندن ۲۱ ردسمبر۔ نیوگنی کے ہیڈ کوارٹر سے جو تازہ اطلاع آئی ہے اس میں لکھا ہے کہ بوناشن (بونا کے فوجی پڑاؤ) پر امریکن اور آسٹریلوی فوجوں نے بڑی قوت کے ساتھ ان جاپانی مورچوں پر ایک عام حملہ شروع کردیا ہے جن کو جاپانی مورچوں پر ایک عام حملہ کیا جن کو بہت ہی مضبوطی سے تعمیر کیا ہے اور جن کی حفاظت کے لئے چاروں طرف خندقیں اور خاردار تار لگا دئے ہیں۔ اتحادی افواج نے دشمن کے اس مرکز پر سامنے سے حملہ کیا۔ اس حملہ میں امریکہ کے بھاری قسم کے ٹینک بھی شریک ہیں جو دشمن کے مورچوں پر زبردست یورش کر رہے ہیں۔ یہ معرکہ پوری تیزی اور شدت کے ساتھ جاری ہے۔ جاپانیوں نے نیوگنی میں ایک مقام پر کچھ تازہ دم فوج اتاری ہے۔ جاپانی جس جگہ اپنی فوج اتارنا چاہتے تھے وہاں سے امریکہ کے دور مار کے ہوائی جہازوں نے مسلسل بمباری کر کے انھیں بھگا دیا اس لئے انھوں نے اپنے سمندری جہازوں سے ایک اور جگہ کچھ فوج اتار دی۔

نسوانی کشش کا راز

از زبیدہ سلطان صاحبہ

عورتیں خود کو مرد کی نظروں میں کس طرح پرکشش بنا سکتی ہیں۔ یہ ہے زبیدہ صاحبہ کے اس دلچسپ مضمون کا موضوع زبیدہ صاحبہ نے جو گر بتائے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ گر عورتوں کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوں گے۔

"ہم آپ کو گھریلو مسائل کے حل کے لئے زندہ ڈکشنری سمجھتے ہیں"
یہ ہیں وہ الفاظ جو ایک بچی نے ازراہ محبت میرے لئے استعمال کئے ہیں۔ شاید آپ میں سے کچھ بہنیں یہ نہ سمجھی ہوں کہ ڈکشنری کسے کہتے ہیں۔ ڈکشنری کے معنے ہیں لغت۔ یعنی وہ کتاب جس میں ایک زبان کے تمام لفظوں کے معنی لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ گویا اس بچی کا مطلب یہ ہے کہ مجھ سے عورتیں اپنی ہر الجھن کو سلجھانے کا طریقہ دریافت کر سکتی ہیں یہ اگر سو فی صدی درست نہ ہو تو بھی مجھے اس بات کی خوشی ضرور ہے کہ کچھ لوگ یہ رائے رکھتے ہیں کہ مجھ سے دوسروں کا بھلا ہو رہا ہے۔
آپ پوچھیں گی کیا اس مرتبہ آپ نے ذاتی تعریف کے لئے یہ مضمون لکھ ڈالا ہے؟
جی نہیں۔

جس لڑکی نے اپنے خط میں مجھ سے چند سوالات پوچھے ہیں۔ اس نے ایک مزیدار فقرہ اس خط میں لکھ دیا تھا۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بھی ذرا وہ فقرہ سنا دوں۔ بس اوپر جو سطریں میں نے لکھی ہیں۔ ان کا مقصد اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ورنہ اصل میں تو یہ مضمون اس لئے لکھا ہے کہ نئی بیاہی ہوئی لڑکیوں کو شوہروں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے کہ شوہر اپنی بیویوں کے گرویدہ ہو جائیں۔ اس سلسلے میں کچھ گر کی باتیں بتاتی ہیں۔ یہ باتیں میرے ذہن میں اس بچی کے خط کے سوالات سے ہی آئیں میں نے سوچا کہ اس کے سوالات کے جواب بھی مل جائیں گے اور دوسری نئی بیاہی ہوئی لڑکیوں کے ہاتھ کچھ کام کی باتیں بھی لگ جائیں گی۔
لیجئے سنئے! اس لڑکی نے کیا کیا سوال کئے ہیں اور میں نے ان کے کیا کیا جواب دئے ہیں۔

میری ایک سہیلی کی رائے ہے کہ اپنی ہر بات اپنے مرد سے کہہ دینی چاہئے۔ مگر ایک دوسری سہیلی کہتی ہے کہ ہماری اماں جان نے یہ بتایا ہے کہ بعض باتیں مرد کی نظروں سے ہمیشہ چھپی رکھنی چاہئیں اس سے میاں بیوی میں چاہ بڑھتی ہے آپ کی رائے میں کونسی رائے زیادہ درست ہے؟"
یہ ہے اس لڑکی کا پہلا سوال۔
میرا خیال ہے کہ یہ لڑکی جو بات کہنی چاہتی تھی اسے پوری طرح ادا نہیں کر سکی ورنہ اس نے بات تو ایک ایسی پوچھی ہے جس کا صحیح جواب جاننے کی ہر نئی بیاہی ہوئی عورتوں کو ضرورت ہے۔

جو بات یہ لڑکی پوچھ رہی ہے وہ بات یہ ہے کہ مرد کو عورت میں کشش محسوس کرنے پر کس طرح مائل کیا جا سکتا ہے۔ اپنی زندگی کے تمام پہلو اس کی نظروں کے سامنے لے آنے سے یا بعض پہلو اس کی نظروں میں دکھا دینے سے اور بعض دوسرے پہلو چھپا دینے سے؟
میری مخاطب شریف ماں باپ کی نیک اور باعفت لڑکیاں ہیں۔ اس لئے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ان لڑکیوں کی زندگی کا ایسا تو کوئی پہلو ہو ہی نہیں سکتا کہ جسے تاریک اور ظاہر کر کے شرمندگی اٹھانے کا پہلو کہا جا سکے۔
مگر شریف اور نیک باعفت عورتوں کی زندگیوں میں

درسِ عمل

اے شریف اور ہونہار بچے! سُن اور غور سے سُن۔
تیرے نازک کندھوں پر اپنے خاندان کی عزت کا بوجھ ہے۔
تیرے لرزتے ہوئے ہاتوں میں جو معصوم ہیں ملک اور قوم کی باگ ڈور ہے۔
مگر تو کھلنڈرا ہے اور بے فکر!
بھولا بھالا ہے اور بے پروا!!
تو قیمتی وقت کو کھیل کود میں ضائع کر رہا ہے
تو ناز و نعم میں پل رہا ہے۔
اور بغیر سوچے سمجھے سرپٹ بھاگا جا رہا ہے
تھوڑی دیر ٹھہر، لمحہ بھر سوچ دنیا کے حالات کو دیکھ، واقعات کو سمجھ [illegible]
اور گرد کی چیزوں کا غور سے مطالعہ کر [illegible]
ٹھنڈے دل سے اندازہ لگا کہ تجھے اس دنیا میں کیا کچھ کرنا ہے۔ اور تمہارے [illegible] ہیں۔ (بچوں کی دنیا)

ہم کے بعض پہلو بھی ایسے ہوتے ہیں کہ انھیں مردوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھنے میں عورت مرد کے لئے زیادہ پرکشش بن جاتی ہے
وہ پہلو کون سے ہیں؟ میں بتاتی ہوں۔

دیکھو جب تمہارا مرد تمہارے بال بنانے کے انداز کی تعریف کرے یا تمہارے رنگ یا تمہاری صباحت کی داد دے یا تمہارے رنگ یا نرم نرم گلابی ہاتوں کو دیکھ کر اظہار پسندیدگی کرے یا تمہارے لباس کو دیکھ کر خوش ہو اور تعریفی کلمات بے اختیار اس کی زبان پر آجائیں تو ایسے موقعوں پر بعض چیزیں اس کی نظروں سے چھپی رکھنے کا گر استعمال کیا جاتا ہے۔
شاید بعض لڑکیاں حیرت سے پوچھیں گی کہ آپ کی اس عجیب و غریب بات کا آخر مطلب کیا ہوا کیا آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ ہم مرد کی تعریف سنتے ہی اپنے بالوں کو چھپا لیا کریں یا اپنے چہرے اور ہاتھوں اور کپڑوں کو اس کی نظروں سے اوجھل کر لیا کریں؟
نہیں لڑکیو! ہرگز نہیں۔ میرا مطلب اور کچھ ہے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے مرد کی تعریف کو نسوانی وقار اور رعنائی کے ساتھ قبول کرو۔ مگر شیخی میں آکر یہ نہ بتانے لگا کرو کہ تم بال کس طرح بناتی ہو یا اپنا رنگ کن کن ترکیبوں سے گورا کیا ہے۔ یا کس ڈھنگ سے تم نے اپنے نئے لباس میں خوبصورتی پیدا کی ہے۔
میں تمہیں ایسا کرنے سے اس لئے منع کرتی ہوں۔ کہ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری نسوانی کشش میں کمی واقع ہو جائے گی

دیکھو میری بچیو! مرد پراسرار باتوں کو پسند کرتا ہے۔ جن چیزوں کے بارے میں اسے پورے طور پر واقفیت نہیں ہوتی ان میں اسے بڑی زبردست کشش محسوس ہوتی ہے۔ تو پھر تم اپنی نسوانی زندگی کی ان باتوں کو تو اس کے لئے ایک راز کیوں نہ بنائے رکھو جن سے اس کا کبھی واسطہ نہیں پڑتا اور جن سے بالکل ناواقف ہے اور جن سے ناواقف رہنے [illegible] وہ تم میں زیادہ کشش محسوس کرتا ہے کہ اس میں نہ کوئی دھوکہ ہے نہ فریب ہے۔ بس یہ ایک گر ہے مرد کو اپنی طرف مائل رکھنے کا اور اگر تم نے یہ بتانا شروع کردیا کہ جن گھونگریالے بالوں کی وہ تعریف کر رہا ہے یہ بال کس طرح بنائے جاتے ہیں اگر تم نے یہ بیان کرنا شروع کردیا کہ جس صباحت پر وہ شیدا ہے وہ کتنے سستے داموں میں حاصل ہو جاتی ہے تو کشش کا سارا راز کھل جائے گا
دوسرا سوال اس لڑکی نے یہ کیا ہے کہ شوہر [illegible]

مسٹر سہراب مودی مغل اسٹوری بنائیں گے

"مسٹر سہراب مودی پرتھوی ولبھ کے بعد ایک ایسی مغل اسٹوری بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جو پکار سے کہیں زیادہ شاندار اور دلکش ہو" یہ ہیں اس خط کے الفاظ جو ہمارے ایک دوست نے بمبئی سے ہم کو لکھا ہے۔
مسٹر سہراب مودی اگر فی الحقیقت مغل اسٹوری کے بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان بھر میں اس مشکل کام کے لئے ان سے زیادہ کوئی موزوں ڈائرکٹر اور پروڈیوسر نہیں ہے۔ اس چیز کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ مسٹر سہراب مودی ہندوستان کے پہلے فلم ساز ہیں جنہوں نے ایک کامیاب مسلم اسٹوری تیار کر کے مسلم فلموں کے لئے شاہراہ پیدا کردی ورنہ مسٹر سہراب مودی کی "پکار" سے پہلے فلم ساز مسلم اسٹوری کو ہاتھ لگاتے ہوئے بھی ڈرتے تھے۔
ہم کو امید ہے کہ مسٹر سہراب مودی نے مغل اسٹوری تیار کی تو وہ پکار سے بھی زیادہ مقبول ہوگی۔ کیونکہ پانچ سال گذرنے کے بعد بھی پبلک آج تک پکار کو نہیں بھولی ہے۔ اور پکار کی قسم کی دوسری تصویر دیکھنے کے لئے بے چین ہے۔

× کے ساتھ گفتگو کی جائے تو اس گفتگو کو پرکشش بنانے کے لئے کن کن باتوں پر گفتگو کرنی چاہئے؟
ہاں یہ بھی ہر عورت کے لئے بڑا اہم سوال بنا رہا کہ کیا باتیں کی جائیں جن سے باہمی گفتگو کو زیادہ دلچسپ بنایا جا سکے۔
دیکھو لڑکیو! شوہر اور بیوی کی گفتگو کا اصلی اور بنیادی مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ شوہر کی بیوی سے زیادہ دلچسپی پیدا ہو اور وقت مزے سے کٹے۔ اس کے لئے بعض لڑکیاں اپنے کارنامے بیان کرنے لگتی ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے۔ مرد ایسی عورت کو شیخی خوری سمجھنے لگتا ہے۔ بعض لڑکیاں اپنے خاندان یعنی میکے والوں کے ذکر اذکار کیا کرتی ہیں یہ کچھ برا نہیں۔ مگر اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ میکے [illegible] کی کمزوری کا پردہ اس ذکر سے فاش نہ ہو ورنہ [illegible] برا اثر پڑے گا۔

میاں بیوی کی گفتگو میں بیوی کو ہمیشہ یہ رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ کہ جو موضوع شوہر کو مرغوب ہو اس موضوع کو چھیڑ دے اور مرد کو بولنے دے اور اگر اس [illegible] عورت کو بھی کچھ معلومات حاصل ہیں اور گفتگو کے دوران میں وہ چھوٹے چھوٹے فقروں سے ان معلومات کا اظہار کرتی رہے گی تو مرد پر بے حد اچھا اثر پڑے گا۔
اس لڑکی نے اور بھی کئی سوال کئے ہیں۔ مگر میرے پاس ان سب کے جواب دینے کے لئے جگہ نہیں ہے۔ بس ایک آخری بات یہ اور سن لو کہ اپنے رفیق زندگی کو کسی حالت میں فریب نہ دو۔ اگر تم کو کوئی بات معلوم نہ ہوا کرے تو بناوٹی علمدانی کا اظہار نہ کیا کرو۔ صاف صاف کہہ دیا کرو کہ مجھے معلوم نہیں۔
اگر تم نے بننے کا شیوہ اختیار کیا اور اس کی پول کھل گئی تو تمہارے شوہر کی نظروں میں تمہارا وقار کم ہو جائیگا۔

وزیر اعظم جاپان کی تقریر

لندن ۲۰ ردسمبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے جنرل ٹوجو وزیر اعظم جاپان کی ایک براڈکاسٹ تقریر نشر کی ہے جس میں کہ جاپانیوں کو جنگی طاقت میں اضافہ کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ جنرل ٹوجو نے کہا کہ جنگ سے پہلے ہمارے دشمنوں نے جاپان کے خلاف اقتصادی ناکہ بندی کے جو طریقے اختیار کئے تھے۔ اب وہ جاپان نے اُن کے خلاف استعمال کئے ہوئے ہیں۔

سر ناظم الدین کا فتویٰ

کلکتہ ۲۱ ردسمبر۔ سر ناظم الدین نے ایک تقریر میں کہا کہ جب تک ہم حکمران نہ ہوں گے ہم نوع انسانی کی [illegible] نہیں کر سکتے اسلئے مذہب کی طرف سے ہم پر فرض ہے کہ ہم [illegible]

اقوالِ زرّین

ہر کام میں اتنی کوشش کر جتنی تو کر سکتا ہے اور پھر قسمت پر چھوڑ دے۔

جیسا تو اپنے والدین کے ساتھ سلوک کرے گا ویسا ہی تیری اولاد تیرے ساتھ کرے گی۔

اگر کسی کام کی مسلسل کوشش کرتا رہے گا تو ایک روز ضرور کامیاب ہو جائے گا۔

خدا کا خوف انسانوں کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

بغیر اعتبار باہمی دوستی نہیں ہے بلکہ درپردہ دشمنی ہے۔

دولت پر مغرور ہونا غربت کو دعوت دینا ہے۔

حسد نیکی کے انبار میں چنگاری ہے۔

کسی کی بدگوئی مت کرو تاکہ تمہاری قدر و منزلت ہو۔

موت کو یاد کرنے سے نیک آدمی زیادہ پرہیزگار بن جاتا ہے اور بُرا آدمی برائیوں سے بچ نکلتا ہے۔

دنیا میں تین طرح کے انسان ہوتے ہیں۔ اول خدا کے پیچھے۔ دوسرے بہشت کے۔ تیسرے دنیا کے طالب

موجِ تبسّم

شادی بہشت کا دوسرا نام ہے اور افلاس دوزخ کا تو جو مفلس شادی شدہ ہو اسے کیا کہو گے؟

اچھے کپڑوں کا اس پر کوئی خاص فرق نہیں پڑتا لیکن اچھے کپڑے ایک دوشیزہ کو بیوی میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر میری بیوی کا دماغ خراب ہو گیا ہے!
کیا مطلب؟
وہ کہتی ہے کہ بکری خرید دو۔
تو خرید دو کیا ہرج ہے۔
تو اسے گھر لے جانا پڑے گا۔
کیا ہرج ہے لے جانا۔
اس سے بُو پھیلے گی
تو کھڑکیاں کھول دینا۔
یہی تو بات ہے میں نے کبوتر اور مُرغ پال رکھے ہیں۔ وہ اُڑ جائیں گے۔

ڈاکٹر:۔ کیا آپ ورزش کرتے ہیں؟
دوکاندار:۔ ورزش کسے کہتے ہیں؟
ڈاکٹر:۔ اپنے جسم کو اِدھر اُدھر ہلانا ورزش ہی ہوتی ہے۔
دوکاندار:۔ تو رات کو جب نیند مجھے نہیں آتی اور میں کروٹیں بدلتا ہوں تو ورزش ہو جاتی ہے۔

دلچسپ معلومات

دنیا کا سب سے بڑا صحرا شمالی افریقہ کا ہے جس کے رقبہ کا اندازہ ۳۰ لاکھ مربع میل ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا پُل وہ ہے جو سان فرانسسکو اور آک لینڈ کو ملاتا ہے۔ اس پُل کی لمبائی ۴½ میل ہے۔ اس شاندار پل کے بنانے میں ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ صرف ہوئے۔

دنیا کا سب سے بڑا سمندر بحرالکاہل ہے جس کا رقبہ کروڑ ۴۰ لاکھ مربع میل ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا بر اعظم ایشیا کا بر اعظم ہے۔ اسکا رقبہ ۱۷۲۵۰۰۰۰ مربع میل ہے۔

دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ کوہ ہمالیہ ہے جس کی بلندی ۲۹۱۴۱ فٹ ہے۔ یورپ کا سب سے اونچا پہاڑ بلینک ہے جس کی بلندی ۱۵۷۸۲ فٹ ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا دروازہ یونان ہے یہ ۲۵۰ فٹ اونچا ہے اور ۴۰ فٹ چوڑا ہے۔ اس دروازہ کا وزن ۶ ٹن ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن نیویارک کا ہے۔ اسکے ۱۷ پلیٹ فارم ہیں۔

افسانہ

ایک زخم خوردہ نوجوان کی کہانی

ایک گمنام فسانہ نگار کے قلم سے

عورت کی بات کبھی کبھی اس طرح نشتر بن کر دل میں چبھتی ہے کہ انسان مر جاتا ہے مگر اس نشتر کا زخم کبھی نہیں بھرنے پاتا۔ ذیل کا افسانہ بھی ایک زخم خوردہ تعلیم یافتہ نوجوان کی ایک ایسی دردناک کہانی ہے جس میں ہندوستان کی تنگدستی اپنی بھیانک اور خوفناک شکل میں ہمیں دکھائی دیتی ہے اُمید ہے کہ یہ افسانہ جو عام افسانوں سے بالکل مختلف ہے ہمارے ناظرین کے حلقہ میں پسند کیا جائے گا؛

سیٹھ جی کا جو دربان رجت سے کوٹھری کا کرایہ وصول کرنے آیا تھا اس کے باہر جاتے ہی رجت کی آنکھوں سے آنسوؤں کا مینھ برسنے لگا جنہیں وہ دربان کی موجودگی میں روکے ہوئے تھا۔ اس دربان نے آج ایک ایسی بات چھیڑ دی تھی جو رجت پہلے بھی کسی کے پتلے پتلے گلابی ہونٹوں سے سن چکا تھا۔ ایسا محسوس ہوا کہ گویا لتا کا من موہن مکھڑا اس وقت اس کے سامنے ہے، وہ اسے کئی برس پہلے کی کالج کی سہانی فضا کے اندر ہے اور وہ کہہ رہی ہے کہ "اب تو تم نوکری کرو گے کیوں؟"

سیٹھ جی کا دربان ہر مہینے کی پہلی کو کوٹھری کا کرایہ وصول کرنے آیا کرتا تھا جو رجت لڑکے پڑھا کر کمائے ہوئے دس روپیہ ماہوار میں سے کسی نہ کسی طرح پہلی تاریخ کو دربان کے لئے بچا رکھا کرتا تھا۔

مگر آج صبح اس نے نہ جانے کیوں کرایہ وصول کرنے کے بعد باتیں شروع کر دیں۔

کہنے لگا: "ماسٹر بابو تم کتنا پڑھے ہو؟"

بہت کچھ۔ رجت نے مسکرا کر جواب دیا۔ "بی۔ اے، ایم۔ اے، سب کچھ۔"

"تو نوکری ووکری کیوں نہیں کرتے؟"

"کیا دربانی کی جگہ خالی ہو رہی ہے؟"

"نہیں بھیا۔ تم کا دربانی کرے لایک ہو؟"

"تم ڈرتے تو نہیں گئے کہ کہیں یہ بابو میری نوکری پر جھپٹا نہ مار دے۔"

نہیں نہیں بھیا! "میں تو اسی دیکھت ہوں کہ اسی حال میں رہ کر بھی تو اتنے خوش ہو۔ ضرور کبھی اچھے دن دیکھے ہو۔ جان پڑت ہے بہت بڑی چوٹ لگی ہے۔ کیوں بابو؟"

"چوٹ؟ اچھا تو ڈاکٹری بھی کرتے ہو؟"

نہیں بھیا۔ ڈاکٹری تو نہیں لیکن کوشش کر کے نوکری دوائے سکت ہیں۔"

کیوں مجھ سے مذاق کرتے ہو دربان جی؟"

"نہیں بھیا۔ ہمرے سیٹھ جی کا دلی بمبئی میں بہت بڑا بیوپار ہے۔ ان سے کہ ......"

بغیر جان پہچان اور ضمانت کے کون نوکری دیتا ہے بھائی!"

ہاں اسی بات ہے۔ لیکن ...... ہماری بٹیارانی ہوتی تو کام بن جاتا۔ بھیا بڑی دیالو ہے۔ لیکن ....."

لیکن کیا؟"

اس سے لکھنؤ میں پڑھ رہی ہیں کالج میں شاید امتحان ہو رہا ہے۔ گھر آئیں گی تو ضرور ......"

دربان کچھ دیر بعد چلا گیا۔ مگر دل کے جس زخم پر رجت بڑی کوشش سے کھرنڈ لایا تھا وہ زخم دربان کی باتوں سے بری طرح چھل گیا اور اس زخم سے رستے نالا لہو آنسو بن کر رجت کی آنکھوں سے گرنے لگا۔

کالج کی خوش گوار زندگی کی یاد اس کے بجھے ہوئے دل میں ایک لہر کی مانند اٹھی اس لہر میں ایک گورا گورا بھولا بھولا پیارا پیارا من موہنا مکھڑا ابھرتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ لتا کا حسین اور دلکش مکھڑا۔

روتے روتے رجت ہنس پڑا۔ اس نے خود سے کہا: "اگر آج لتا مجھے اس حال میں دیکھ لے تو کیا کہے"

رجت نے اپنے کرتے کے پیوند کی طرف دیکھا ماتھے پر پریشانی کے عالم میں بکھرے ہوئے بال ہٹائے جنہیں خبر نہیں کب سے تیل نہیں پڑا تھا اور ارد گرد کی فضا پر ایک نظر ڈالی تنگ سی ایک کوٹھری — ایک دروازہ۔ ایک چھوٹی سی کھڑکی گلی کی گندی ہوا کو کوٹھری کے اندر آنے دینے کے لئے فرش میں سیل سے نمی۔ کھپریل میں چھوٹے چھوٹے کان گھنت سوراخ کھپریل کے چھپر کے بانسوں میں دیمک۔ جھولا چارپائی اخباروں کا بچھونا۔ کتابوں کا تکیہ۔

رجت کو یاد آیا۔ کالج کی زندگی کا ایک وہ بھی زمانہ تھا جب میں تھا اور لتا تھی۔ ہم دونوں کے علاوہ ہماری دنیا میں مسرت و شادمانی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ لتا شوخی و شرارت کی پتلی تھی، وہ بے حد حسین تھی۔ رنگین پروں والی تتلی کی طرح جب وہ بیش قیمت ساڑھی پہن کر جلوہ گر ہوتی تو کالج کی فضا ہنستی ہوئی معلوم ہونے لگتی۔ اس کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں کو جو دیکھ لیتا دیوانہ ہو جاتا۔ مگر اصلی دیوانگی رجت ہی کو تھی۔ لتا اس کی دلی حالت سے بے خبر نہ تھی۔ اس کے اپنے دل کی بھی کم و بیش یہی حالت تھی۔

اس وقت ایک نیم شکستہ کوٹھری میں جھولا چارپائی پر بیٹھے ہونے کی حالت میں رجت نے اپنے گھٹیا کپڑے کے پیوند دار کرتے کو دیکھا تو اسے یاد آیا کہ کس طرح ان دنوں لتا اور رجت میں سوٹوں اور ساڑیوں کا اسٹاک پہلے ختم کرنے کے معاملے میں مقابلے کی دوڑ لگا کرتی تھی۔ دیکھیں پہلے کون سارا اسٹاک پہن ڈالنے کے بعد نئے کپڑے بنوائے۔

اس دور کا ہر دن تمناؤں اور امنگوں کی لہروں پر تیرتے ہوئے گزرا کرتا تھا۔ ہونٹ مسکراہٹ سے، منہ ہنسی سے اور گلا قہقہوں سے شاید ہی کسی منٹ خالی رہتا ہو۔ زندگی پر ایک عجیب سہانا سا کیف چھایا رہتا تھا۔ ایک دوسرے کو دیکھے بغیر رجت اور لتا دونوں بے چین رہتے تھے۔ کلاس میں، لیکچر میں، لائبریری میں، سینما میں کہیں بھی وہ ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوتے تھے۔

لتا کہتی: "آپ میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں۔"

رجت جواب دیتا: "آپ اپنی آنکھوں سے کہہ دیجئے میری طرف نہ دیکھا کریں۔"

گویا میں آپ کے لئے پاگل ہو گئی ہوں"؟

اس میں شک بھی کیا ہے؛

بڑے حسین بھی ہیں نا آپ۔"

ایسی ہی چھوٹے چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہو جاتے۔ محبت کے میٹھے جھگڑے۔ مگر صبح جھگڑا ہوتا اور کالج کا وقت ختم ہوتے ہوتے لتا پوچھنے لگتی: "آپ کی گھڑی میں کیا بجا ہے؟"

رجت مسکرا کر جواب دیتا "تین"!

"پلازا میں کونسی تصویر چل رہی ہے؟"

نام تو یاد نہیں۔ شاید گریٹا گاربو کی ہے"!

تیار رہیے گا۔ میں آؤں گی۔"

جھلنگے میں پڑا ہوا۔ رجت خیال کی آنکھوں سے اپنی گزشتہ زندگی کی یہ تصویریں دیکھ رہا تھا اور مٹی کے تیل کی کپی کا چراغ دھڑ دھڑ جل رہا تھا دفعتاً آندھی کا ایک جھونکا کوٹھری کے اندر داخل ہوا چراغ بجھ گیا آندھی کے ساتھ مینھ بھی آیا۔ ایک چھینٹا رجت کو بھگو گیا۔ کھپریل چند ہی منٹ کی بارش سے ٹپکنی شروع ہو گئی۔ مگر رجت چپ چاپ پڑا رہا۔ اخبار آندھی کے جھونکوں سے اڑ اڑ کر کوٹھری میں اِدھر اُدھر پھیلنے لگے۔

رجت نے اندھیرے میں چارپائی کے جھلنگے میں پڑے پڑے سوچا۔ اسی طرح میری زندگی میں بھی دفعتاً افلاس کی آندھی آئی تھی اور میری مسرتوں کا چراغ گل ہو گیا تھا۔

رجت کو یاد آیا کس طرح ایک دن اچانک خبر آئی تھی کہ پتاجی خودکشی کر لی۔ رجت زندگی میں جس بے فکری کے مزے لوٹ رہا تھا جو موج بہار اور خوشی اسے نصیب تھی، وہ سب باپ ہی کے دم سے تھی۔ سینما، چائے کی پارٹیاں اور ڈنر، پکنک اور دعوتیں۔ شملہ منصوری اور کشمیر کی سیریں ان سب کے لئے باپ کی جیب ہر وقت حاضر تھی۔ ہوٹلوں ریسٹورینٹوں، درزیوں، بزازیوں اور فروٹ والوں کے بڑھتے ہوئے بلوں کے چکانے کے بارے میں کبھی کوئی فکر محسوس نہ ہوتی تھی کیونکہ باپ کبھی روپے کی طلبی کے جواب میں

کتنے؟
وہ ہیں ہی
ہم اُن کے مقابلہ میں بہت ہیں

ہندوستان میں اب تک کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ اتنے کم لوگوں نے اتنے بہت سے لوگوں کو نقصان پہنچایا ہو۔ مگر امریکہ کے ڈاکوؤں کی ٹولیوں کی طرح ہمارے ملک سے بھی غنڈہ گردی کو بہت جلد مٹایا جا سکتا ہے۔ بس ضرورت اس کی ہے کہ عام لوگوں کی رائے اس خطرے کے خلاف متحد ہو جائے۔

ریل۔ تار اور سڑکوں کی توڑ پھوڑ کی وجہ سے۔

آپ اپنے کنبے سے بچھڑ سکتے ہیں۔
اگر آپ شہر میں رہتے ہوں تو آپ کو کھانے پینے کی چیزوں کی کمی اور مہنگائی سے تکلیف ہوگی۔ دیہاتی لوگ اپنی پیداوار کا نکاس نہیں کر سکتے۔ وہ بیچارے اپنے تہوار کیسے منائیں گے جب کہ اُن کے ہاتھ میں روپیہ، پیسہ نہ آئے گا۔

اس لُوٹ مار کے دور میں۔

آپ کے بے گناہ عزیزوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔
آپ کے ڈاکخانے کی جمع پونجی، پینشنیں اور زمین کے کاغذات برباد ہو سکتے ہیں۔
ہمارے اسکولوں اور کالجوں پر حملہ کیا گیا۔ غیر سرکاری ڈاکٹر تک اس لوٹ و غارت کا نشانہ بنائے گئے۔

غنڈوں کا راج اچھا کہ سرکاری حکومت؟

آپ ابھی آنکھ بند کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے لیڈروں کو اس وقت تک حکومت کی باگ ڈور نہیں سونپی جا سکتی جب تک کہ ہم ان موذی غنڈوں کا تہس نہس نہ کر دیں۔ یہ کام ہمیں کو کرنا ہے کیونکہ اگر تنہا حکومت پر اسے چھوڑا جائے تو ہمیں بہت دن لگیں گے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ ابھی خواہ مخواہ سرکار کو برا کہے نام ہمارا نقصان ہوا اور ہماری مصیبت ہم ہی نے اٹھائی۔

غنڈوں سے لڑئیے

GPU-59

دس بجے رات کو کلکتہ پر جاپانی ہوائی جہازوں کا پہلا حملہ۔ دشمن نے آدھ گھنٹہ تک بمباری کی

نئی دہلی ۲۱ دسمبر۔ آج برٹش جنگی ہیڈ کوارٹر کے ایک خاص اعلان میں لکھا ہے کہ کل رات کو سوا دس بجے جاپانی ہوائی جہازوں کے دستہ نے جو کئی ہزار فٹ کی بلندی پر اُڑ رہا تھا کلکتہ پر حملہ کیا۔ دشمن حملہ آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور آدھی رات کو امن و عافیت کی گھنٹی بجائی گئی۔ لوگ نہایت خاموشی اور سکون کے ساتھ محفوظ مقامات اور پناہ گاہوں میں چلے گئے۔ اے۔ آر۔ پی کے کارکنان نے بڑی مستعدی سے اپنے فرائض انجام دئے۔ جو لوگ سڑکوں اور ٹریموں پر جا رہے تھے وہ بھی پھرتی کے ساتھ محفوظ مقامات پر چلے گئے۔ برطانوی شکاری ہوائی جہازوں نے اڑ کر دشمن کی مدافعت کی۔ دشمن کے بم شہر کے باہر گرے۔ جن سے بہت کم جانی و مالی نقصان ہوئے۔ کسی جنگی یا فوجی مرکز و ٹھکانوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ ابھی مفصل رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسی رات کو دشمن کے ہوائی جہازوں نے چٹگام پر حملہ کیا اور بہت سے بم گرائے۔ لیکن یہاں بھی بہت خفیف سا نقصان ہوا۔ کلکتہ کے لوگوں نے اس پہلے ہوائی حملے کو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کیا۔ کسی قسم کی گھبراہٹ اور سراسیمگی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ شہر بالکل محفوظ رہا۔ زیادہ تر بم شہری علاقہ کے باہر گرے۔

روسی فوجیں پچاس میل آگے بڑھ گئیں

ماسکو ۲۱ دسمبر۔ روسی سپاہ نے جرمن فوج کے مقابلہ میں ایک اور زبردست کامیابی حاصل کی ہے وسطی دریائے ڈان پر درانیش کے علاقہ میں روسیوں نے بڑی زبردست طاقت کے ساتھ جرمنوں پر اچانک حملے کر کے دو دن کے اندر بڑی پیشقدمی کی ہے۔ اس محاذ پر کہیں روسی فوج ۴۵ میل اور کہیں ۵۰ میل آگے بڑھ گئی ہے۔ بگوچار کے ریلوے اسٹیشن پر بھی روسیوں کا قبضہ ہو گیا ہے اور اب روسی فوج آگے بڑھتی ہوئی درانیش، روستوف ریلوے کے پار آگئی ہے سیکڑوں مواضعات پھر روسیوں کے قبضہ میں آگئے ہیں۔ درانیش وہ مقام ہے جو استالن گراڈ سے پورے دو سو میل شمال میں واقع ہے۔

رومیل کی فوج گھیرے سے بچ کر نکل گئی

لندن ۲۱ دسمبر۔ قاہرہ سے ایک جنگی مبصر نے ریڈیو پر کہا کہ مارشل رومیل کی فوج اور اس کے ٹینکوں کے دستے برٹش سپاہ کے گھیرے کو ڈھیلا کر ہمارے جال سے نکل گئے۔ جرمنوں نے ابھی سے طرابلس کے مغربی گوشہ میں ہوائی اڈے اور میدان پھر سے درست اور ہموار کرنا شروع کر دئے ہیں۔ اگرچہ ہماری رومیل کی بڑی فوج کافی دور نکل گئی ہے۔ اس وقت خلیج سرطہ سے ۳۰ میل مشرق میں سلطان کے قریب ہماری فوج کے اگلے دستے کا دشمن پچھلے دستے سے سخت مقابلہ ہو رہا ہے اور ان معرکوں میں جو بہت سخت ہیں ہم دشمن کا بہت نقصان پہونچا رہے ہیں۔

مہاراجہ اندور

لندن ۱۷ دسمبر۔ آج دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ مہاراجہ اندور تخت و تاج سے دستبردار نہیں ہوئے دستبرداری کی اطلاع غلط ہے۔

انکار نہ کرتا تھا۔

باپ کی موت کا تار آنے پر جب رجت گھر پہونچا تو معلوم ہوا کہ باپ نے قرضے چکانے کے لئے غبن کیا تھا، یہ قرضے اس لئے چڑھے تھے کہ رجت کو باپ برابر روپیہ بھیجتا رہا۔ غبن ظاہر ہو گیا۔ باپ نے خودکشی کر لی باپ کے مرنے کے بعد رجت نے دیکھا کہ تمام جائداد فروخت کر کے ہی قرضے چکائے جاسکتے ہیں اس نے بلا تکلف تمام املاک فروخت کر دی وہ مفلس ہو گیا۔ مگر اس نے ایک ایک پائی قرضہ بیباق کیا۔

آندھی کا زور بڑھتا جا رہا تھا۔ بارش اب بھی ہلکی ہلکی ہو رہی تھی۔

رجت نے اٹھ کر چراغ جلایا۔ مگر تیز ہوا کے ایک جھونکے نے اسے پھر بجھا دیا۔

رجت دیاسلائی کا بکس ہاتھ سے رکھ کر پھر اپنی ڈھیلی ڈھالی چارپائی پر آگرا۔

اندھیرے میں اسے تصور کی آنکھ سے اب تک دوسرا منظر نظر آرہا تھا۔

کالج کی فضا سے آخری بار رخصت ہونے کے لئے رجت کالج گیا ہے۔ اب وہ مفلس ہو چکا تھا۔ کالج کی اس فضا میں اس کا گذارہ پہلے کی مانند کیسے ہو سکتا تھا۔

"اب کیا کرو گے رجت؟ اب تو تم نوکری کرو گے کیوں؟"

رجت کو نوکری کے نام سے چڑھ تھی۔ لتا کے منہ سے یہ فقرے سن کر اُسے دلی تکلیف بھی ہوئی۔ کچھ اس کا دل فوری مصیبت آپڑنے سے غصیل بھی ہو گیا تھا۔

بولا "میں نوکری کیوں کرنے لگا۔ نوکری کرو تم!"

"مجھے تو نوکری کی ضرورت نہیں" لتا نے مسکرا کر کہا۔ "تمہیں اب شاید ضرورت ہو۔ شاید کیوں یقیناً نوکری کرنی پڑے گی۔"

رجت نے تلخ ہنسی سے کہا "تو تمہیں میری فکر ہے"

ہاں۔" لتا بولی۔

رجت نے کھسیانا ہو کر جواب دیا۔ پہلے تو تم اپنی فکر کرو۔"

"میں اپنی فکر کروں؟" لتا نے حیرت سے پوچھا "میں تو تم جیسوں کو نوکر رکھ سکتی ہوں"!

رجت جھلا اٹھا اس نے تلخ لہجے میں کہا۔ "تمہاری جیسی خبر نہیں کتنی برتن مانجھتی ہیں"

اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے روانہ ہو گیا تھا۔ پھر کبھی لتا کو صورت نہ دکھانے کا عہد کر کے۔

آندھی اب تھم چکی تھی۔ رجت نے چراغ روشن کیا۔ کوٹھری کی جو بھیانک فضا تاریکی میں کھوئی ہوئی تھی وہ اب پھر اس روشنی میں ابھر کر آنے لگی۔ رجت کو خیال آیا۔ اب میری زندگی کیا ہے۔ نہ میرے سامنے کوئی راستہ ہے۔ نہ کسی راستہ پر چلنے کی امنگ ہے۔ کتنے مواقع آئے مگر میں نے از خود انہیں ضائع کر دیا۔ میں کیا کروں، کیوں کروں اور کس کے لئے کروں؟ ماں بچپن میں چھوڑ کر سدھار گئیں۔ باپ یوں چل بسے، لتا کی نظروں سے میں نے خود کو دانستہ اوجھل کر لیا۔ سنا کہ وہ مجھے تلاش کر رہی ہے مگر میری خودداری نے مفلسی کی حالت میں اس کے سامنے جانا قبول نہ کیا۔

رجت نے سوچا کہ۔ آج اگر لتا اچانک اس کوٹھری میں چلی آئے تو وہ کیا کہے"۔

مگر پھر رجت کو اپنے اس خیال پر ہنسی آگئی۔ بھلا کہاں لتا، کہاں یہ دو روپے ماہوار کے کرائے کی کوٹھری۔ وہ کسی رئیس گھر کی لڑکی تھی۔ شاہانہ ٹھاٹ باٹ سے کسی محل میں زندگی بسر کر رہی ہوگی۔

"بابو" دربان نے باہر سے آواز دی۔

"آجاؤ بھائی"

بھیا ہم نے کہا تھا نا کہ ہماری بٹیا رانی آنیوالی ہے۔ سو وہ آگئی ہے۔ جب میں یہاں آیا تھا تو کئی گھنٹے پہلے سے میں بنگلے سے آیا ہوا تھا، اسی کے سمے وہ آکر اتری تھیں۔ ہم آپ کو کل سویرے ان سے ملائیں گے"!

دربان کہتا رہا اور رجت خاموش سنتا رہا۔

دوسرے دن سویرے ہی وہ رجت کو اپنے ساتھ لے گیا۔ رجت نے سوچا کہ بھوکے مرنے سے بہتر ہے کوئی چھوٹی موٹی نوکری کر لی جائے۔ وہ ساتھ چلا جائے۔ اور دربان اسے سیٹھ جی کے بنگلے کے اندر لے گیا۔ ایک آراستہ کمرے میں رجت کو بٹھا کر دربان چلا گیا۔ رجت ایک کوچ کے سرے پر خاموش کھڑا رہا۔ جب رجت کے ریشمی غلاف اور دروازوں کے خوبصورت پردوں کو دیکھنے کے بعد اپنے میلے پیوندار کرتے کو دیکھتا تھا تو اس کا جی چاہتا تھا کہ اپنے کپڑوں کو پھاڑ کر پھینکدوں اور اس کمرے سے باہر نکل جاؤں۔

دفعتاً دروازے کا پردہ ہلا۔ کوئی اندر آیا دیکھتے ہی رجت گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔

"رجت"۔ لتا نے چلا کر کہا۔

"مجھے نوکری نہیں چاہیئے"۔ رجت چیخنے لگا۔ وہ تیزی کے ساتھ دوڑ کر کمرے سے نکلا۔ لتا اور دربان دونوں نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر رجت تیزی سے باہر نکل کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

لتا نے بہیترا تلاش کرایا۔ مگر رجت کا کہیں پتہ نہ چلا۔

وائسرائے کلکتہ سے دہلی چلے گئے

کلکتہ ۲۱ دسمبر۔ ہز اکسلنسی وائسرائے ہندوستان کے کلکتہ سے نئی دہلی چلے گئے۔ ہز اکسلنسی حسب معمول آب بجائے کلکتہ کے دہلی میں بڑا دن منائیں گے۔ ہز اکسلنسی کلکتہ پر دشمن کا ہوائی حملہ ہونے سے قبل ہی وہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔

ہر کوئی حاصل کر سکتا ہے

ONE QUARTER ANNA

پانی کے علاوہ چائے ہی دُنیا کی سب سے سستی پینے کی چیز ہے۔ ایک پیالی چائے سے تر و تازگی حاصل کرنے کے لئے آپکو ایک پیسے سے زیادہ خرچ نہیں کرنا پڑتا ہے۔ چائے ہر کوئی خرید سکتا اور پی سکتا ہے۔ ایسی اور کوئی پینے کی چیز نہیں۔ جو اتنی کم خرچ اور اتنی زیادہ فائدہ پہونچانے والی ہو۔ یہ اتنی سستی ہے کہ آپ اپنے خاندان کے سب لوگوں کے ساتھ ہر روز پی سکتے ہیں۔ چائے انتہائی تشفی بخش اور ہر وقت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے:۔ تازہ پانی اُبال لیجئے، اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی اُبلنے لگے اسکو چائے والے برتن میں ڈالدیجئے، اور ۵ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ، شکر ملا کر پیالیوں میں ڈالکر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے
تمام دُنیا کے پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا
IK 145VN

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ
ترو تازگی اور فرحت پیدا کرنے والی
LIPTON'S
LIPTONS WHITE LABEL TEA
لپٹن کی جاکوجا وہائٹ لیبل اور ٹی گرل
LTK 329

شاندار دوسرا ہفتہ ۔۔۔ موسیقی سے لبریز لاجواب سوشل شاہکار
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
مٹنی شو جمعہ سنیچر اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء سے
موہن پکچرس کی لاجواب سوشل شاہکار
زیور
عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی دلکش کہانی!
خاص اداکار
اندو رانی۔ جینت۔ ای بلموریہ۔ دیناگماری راجکماری شکلا۔ جگن بدری پرشاد
تشریف لا کر لطف اٹھائیے

پہلے اندرونی صفائی کی ضرورت ہے!
معافت کیجئے
اندرونی صفائی کے آسان معنی اصولِ صحت یا تندرستی کی مدد سے عورت کو تندرست و توانا، پُر شباب اور مسرور و شاداں رکھیں گے، کیونکہ انڈ ریوز محض ایک معقول قبض کشا ہی نہیں بلکہ اس سے کچھ اور زیادہ فوائد کا حامل ہے۔ جتنی مرتبہ ضرورت ہو پابندی کے ساتھ ایک گلاس کا استعمال کرتے رہنے سے یہ اس سمیت کو دفع کر دیتا ہے جو جلد کی خرابی، دوردسر اور صحت کی چھوٹی چھوٹی شکایتوں کا باعث ہوتی ہیں آپ دیکھئے گا کہ انڈ ریوز صحت کے پورے نظام کو کیونکر درست اور پاک کر دیتا ہے۔
اول۔ انڈ ریوز منہ اور زبان کو صاف اور تازہ کرتا ہے۔
دوم۔ انڈ ریوز شکم کے فعل کو درست کرتا اور تیزابیت کو ٹھیک کرتا ہے۔
اس کے بعد۔ جگر کو اسکی معتدل صورت میں لاتا ہے اور صفرہ کو روکتا ہے۔
آخر میں۔ یہ کہ آپ کی اندرونی صفائی کو مکمل کرنے کے لئے انڈ ریوز بتدریج نرمی کے ساتھ معدہ کو صاف کرتا، خرابی پیدا کرنیوالی سمیت کو دور کرتا، قبض کو دفع کرتا، خون کو صاف کرتا اور جلد کی رنگت نکھارتا ہے۔
اندرونی صفائی کیلئے پابندی کے ساتھ استعمال کیجئے۔
ANDREWS LIVER SALT.
انڈ ریوز لیور سالٹ
صحت بخش و فرحت افزا شربت، مقوی ملین۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کانپور میونسپلٹی کے حدود کے اندر تھیٹر اور پبلک تفریح کے مقامات کی نگرانی کے متعلق قواعد کے قاعدہ نمبر ۹ کی جگہ مندرجہ ذیل قاعدہ بنانا تجویز کرتا ہے جو کہ گورنمنٹ نوٹیفیکیشن نمبر ۵۲ ۹/۲۳-۷۳-(۳) مورخہ ۹ نومبر ۱۹۴۲ء کے ماتحت پاس ہوئے تھے اور جیسا کہ بعد میں ترمیم ہوئے ہیں۔ بورڈ ایگزیکٹیو افسر صاحب کو جو اعتراضات نوٹس کی تاریخ اشاعت سے پندرہ یوم کے اندر وصول ہوں گے ان پر بورڈ غور کرے گا۔

"ان قواعد کے ماتحت آتش بازی کی نمائش کے علاوہ ہر اجازت پر فیس وصول کی جائے گی۔ ہر مستقل سینما گھر یا دیگر پبلک تفریح کے مقام پر جو مستقل طور سے قایم ہو فیس ایک سو روپیہ سالانہ ہوگی۔ جو کہ تین تین مہینوں کی قسطوں میں یکم اپریل۔ یکم جولائی۔ یکم اکتوبر اور یکم جنوری کو پیشگی وصول کی جائے گی۔ اور الفاقیہ طور پر جو تماشے وغیرہ ہوں گے ان پر ایک روپیہ روزآنہ کے حساب سے فیس وصول کی جائے گی لیکن یکم اپریل سے ۳۱ مارچ تک کے مالی سال میں یہ فیس زیادہ سے زیادہ سو روپیہ ہو سکتی ہے:

محمد حبیب اللہ (ال-ال-بی)
ایگزیکٹیو افسر
میونسپل بورڈ۔ کان پور

(۲۲ دسمبر ۱۹۴۲ء)

شمالی افریقہ کی تازہ خبر

لندن ۲۲ دسمبر۔ آج قاہرہ اور ٹیونس سے جو تازہ اطلاعات ملی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ طرابلس اور ٹیونس دونوں جگہ جنگی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ٹیونس اور طرابلس میں اتحادی ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ آٹھویں برٹش فوج برابر رومیل کی فوج کا تعاقب کر رہی ہے۔ اور جا بجا اس کے عقبی دستوں سے بدستور معرکہ ہو رہے ہیں۔ برٹش فوج ٹرپولی کے بندرگاہ سے ۲۰۰ سے کچھ زیادہ میل کے فاصلہ پر پہونچ چکی ہے لیکن صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ٹیونس کے میدان جنگ میں دونوں طرف کی فوجیں حرف ھ

مغربی برما پر انگریزی فوج کی چڑھائی

نئی دہلی۔ ۱۸ دسمبر۔ انگریزی اور ہندوستانی فوج نے آسام اور برما کی سرحد کو عبور کر کے مغربی برما کے ضلع اراکان میں بندرگاہ اکیاب کی سمت پیشقدمی شروع کر دی ہے۔ برٹش فوج جنوب کی طرف بڑھتی ہوئی بندرگاہ اکیاب سے ۶۰ میل شمال میں پہونچ گئی ہے۔ ابھی تک کسی مقام پر جاپانیوں کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں ہوئی ہے۔ بندرگاہ اکیاب بنگال کے مشرقی ضلع چٹگام سے صرف ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ مغربی برما کا بندرگاہ ہے جس پر ہمارے ہوائی جہاز برابر حملے کرتے رہے ہیں۔ برٹش فوج کے ساتھ ساتھ ہوائی جہازوں کے دستے بھی کام کر رہے ہیں۔ جنھوں نے ارکان میں دریائے میو کے کنارے ان جاپانی چوکیوں پر حملے کئے جہاں دشمن کی فوج مقیم ہے۔ تازہ اطلاع یہ ہے کہ ارکان میں جنوب کی سمت ہماری فوجوں کی پیشقدمی برابر جاری ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۸ دسمبر۔ برطانوی بمبار ہوائی جہازوں کے ایک طاقتور دستہ نے جس کے ہمراہ شکاری ہوائی جہاز بھی تھے شمالی برما میں ماگوے کے جاپانی ہوائی مستقر پر کامیاب حملہ کیا۔ بکثرت بم گرائے گئے۔ ہمارے شکاری جہازوں نے دشمن کے شکاری ہوائی جہازوں کا مقابلہ کر کے ایک جاپانی ہوائی جہاز کو گرا کر تباہ کر دیا۔ اس معرکہ میں ایک انگریزی ہوائی جہاز بھی تباہ ہوا۔

امریکہ کے ہوائی جہازوں نے برما روڈ کے مرکزی مقام لاشیو کے جاپانی ہوائی اڈہ پر کامیاب حملہ کیا امریکن بمبار ہوائی جہازوں نے بکثرت بم گرائے جن سے ہر طرف آگ لگ گئی۔ جس کے شعلے ۶۰ میل تک نظر آتے تھے۔ کوئی امریکن طیارہ ضائع نہیں ہوا:

شاندار ــــ دوسرا ــــ ہفتہ

دو بچھڑے ہوئے دوبارہ ملتے ہیں

پکار

کے بعد مرزا مودی ٹون کا لاجواب سوشل شاہ کار

پھر ملینگے

ڈائرکٹر سہراب مودی | اسٹوڈی پنڈت سدرشن

خاص اداکار
سردار اختر۔ صادق علی
غلام حسین۔ سادق علی
کے۔ ان سنگھ۔ ایچ نارا پور
ابوبکر۔ مینا۔ منیکا۔ شوری

ایک باغی نوجوان کی باغیانہ داستان جو خیالی محبوبہ کے لئے گھر بار اور ساری دنیا سے بغاوت کرتا ہے لیکن اس کی یہ محبوبہ باغی نوجوان کو راہ راست پر لاتی ہے اور مدتوں کے بچھڑے ہوئے دوبارہ مل جاتے ہیں۔

امپیریل ٹاکیز
مال روڈ
کانپور میں

جمعہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء سے

روزآنہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

گولڈن ناٹس ــ کرسمس ہفتہ ــ سنہری راتیں

آل انڈیا انڈسٹریل نمائش

پریڈ گراؤنڈ کانپور میں

جس میں دُور دراز کے سوداگر۔ مالک کارخانہ جات، بہترین اور حیرت انگیز کھیل تماشے آئے ہوئے ہیں
تشریف لاکر لُطف اُٹھائیے!

آتشبازی بتاریخ ۲۵ دسمبر جمعہ و اتوار ۹ بجے رات کو بہترین آتشبازی ملاحظہ فرمائیے!!

کھیل تماشے موت کا کنواں۔ مدراسی لڑکیوں کا سرکس۔ طوطا سرکس۔ بنگال کے جادو کے کھیل۔ مردہ عجائب گھر۔ بھول بھلیاں۔ و زندہ ناچ گانا۔

کنسیشن ثبوت شدہ اسٹوڈنٹ اور مل مزدوروں کے رعایتی داخلہ ٹکٹ صرف ایک آنہ ۱/ ہوگا:

داخلہ ٹکٹ دو آنہ ۲/ AS 2/-

تشریف لاکر اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے اور اپنی راتوں کو پُرلطف بنائیے!!

ھ گشتی دستوں کی لڑائیوں میں مصروف ہیں اور دونوں فریق کے ہوائی جہاز ایک دوسرے پر حملہ کر رہے ہیں۔

حیدرآباد ۲۰ دسمبر۔ سید عبد العزیز وزیر عدل و مذہبیات حیدرآباد دکن کو مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی طرف سے دعوت دی گئی ہے کہ وہ ۱۳ فروری کو یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں خطبہ پڑھیں۔

میرے دوست! ابھی جاکر سیرولن ...

سیرولن روغن
کھانسی اور زکام کو فنا کرتی ہے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ ۱۶/۵ ۱۹۴۲ء دفعہ ۱۷۱ ایکٹ ۱۷ ۱۹۳۹ء
بعدالت مسٹر مہندر سنگھ صاحب بہادر کانپور
مقام کانپور ضلع کانپور

ماجرام ولد دیوکرن قوم کوری ساکن گورگانوں پرگنہ بھوگنی پور شہر کانپور مدعی
بنام مسماۃ بنسیا بیوہ بلدیو قوم کاچھی ساکن بھوگنی پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جواب دعوی کی کیجئے اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کا جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ھ

ھ ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط
حاکم عدالت

تین سو مقامات پر روسی قبضہ

ماسکو ۲۱ دسمبر۔ روسی جنرلوں کی فوجیں برفباری سے پٹے ہوئے میدانوں اور سڑکوں کو عبور کرتے ہوئے دریائے ڈان کے درمیانی حصے میں پانچویں دن مسلسل جارحانہ اقدامات کرتی بڑھتی جا رہی ہیں۔ کل ایک سو آباد مقامات کو دشمن کے پنجے سے رہا کیا گیا۔ پانچ دنوں میں سو کے آباد مقاموں پر روسیوں نے قبضہ کیا کہ جبکہ ہلاک شدہ جرمنوں کی تعداد دس ہزار سے ساڑھے تیرہ ہزار تک ہے اس رقبہ میں روسی ۵ دن کے اندر ۵۴ سے ۷۰ میل تک بڑھ گئے ہیں۔

لندن ۱۶ دسمبر۔ کل ہاؤس آف کامنز میں مسٹر شانگلے کولونیل سکریٹری سے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے جو جگہ مسجد کی تجویز ہو چکی ہے کیا اس مسجد کی تعمیر

آج عورت مرد اپنی غلامی کی زنجیریں توڑنے کی کوشش کر رہی ہیں
لوگ اسے بغاوت کے نام سے پکارتے ہیں

نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزآنہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء سے

لکشمی پروڈکشن کا دلکش سوشل شاہ کار!

تمنا TAMANNA

خاص اداکار لیلا ڈیسائی جیراج
جگدیش سیٹھی کے۔ سی۔ ڈے شانتا کماری ثریا بیبی رانی

دلکش اسٹوری دلسوز نغمے دلچسپ ڈانس پرلطف مذاق تشریف لاکر لطف اُٹھائیے

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

دفعہ ۱۴۲- میونسپل ایکٹ ۱۹۱۶ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

[بذریعہ نوٹ]س ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تشخیص پنجسالہ ہاؤس ٹیکس و [...]س بابت ۴۷-۱۹۴۳ء کے مندرجہ رجسٹر تشخیص (چٹھہ جات) تیار ہو گئے ہیں [...] یکم اپریل ۱۹۴۳ء سے ہوگا۔ جو دفتر میونسپل بورڈ واقعہ کورنج شہر کانپور میں [...]ن سے ۴ بجے شام تک علاوہ تعطیلات کے دیکھے جاسکتے ہیں۔

[...]ہ شخص جو کسی ایسی جائداد کا مالک یا قابض ہونے کا دعویدار ہے جس کا اندراج [...]ڑوں میں کیا گیا ہے یا ایسے شخص کا ایجنٹ ان رجسٹروں کو دیکھ سکتا ہے اور [...]ہ انتخاب حاصل کر سکتا ہے۔

[نو]ٹ: کسی اندراج کی نقل حاصل کرنے کے لئے حسب قواعد درخواست نقل اور [...] سرکاری ادا کرنا ضروری ہے

[...]ب دفعہ ۱۴۳- میونسپل ایکٹ نوٹس ہذا کی اشاعت سے ایک ماہ بعد میونسپل [...] رجسٹروں کے درج شدہ تشخیص کرایہ و ٹیکس کو غور اور تصفیہ کرنا شروع کر دیگا۔

[...]ٹپکاپور وارڈ	چک نمبر	۳۲ و ۳۱ و ۳۰ و ۲۶ و ۲۵ و ۲۳ و ۲۰ و ۱۹ و ۲۱ و ۱۷
[...]ہ سول گنج وارڈ	چک نمبر	۴۱ و ۳۶ و ۳۴ و ۳۳
[...]ہ صدر بازار وارڈ	چک نمبر	۷۲ و ۷۱ و ۷۰ و ۶۹ و ۶۸ و ۶۷ و ۶۲ و ۶۱
[...]ہ نیا گنج وارڈ	چک نمبر	۵۵ و ۵۴ و ۵۳ و ۵۲ و ۵۱ و ۵۰ و ۴۹ و ۴۸ و ۴۷ و ۴۶ و ۶۰ و ۵۷ و ۵۶
[...]ہ کلکٹر گنج وارڈ	چک نمبر	۸۷ و ۸۶ و ۸۱ و ۷۷ و ۷۶ و ۷۵ و ۷۴ و ۷۳
[...]ول لائن وارڈ	چک نمبر	۶ و ۵ و ۴ و ۳ و ۲ و ۱
[...] نور گنج وارڈ	چک نمبر	۹۹ و ۹۸ و ۹۷ و ۹۶ و ۹۵ و ۹۴ و ۹۳ و ۹۲ و ۹۱ و ۹۰ و 104A و ۱۰۴ و ۱۰۳ و ۱۰۲

(۱) رام چندر سکسینہ
(۲) قدرت اللہ خاں

اسیسنگ افسران
میونسپل بورڈ کان پور

[...] ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء)

ذکو آرام نہیں رات کو نیند نہیں!

عورت جو سخت نیورٹس میں مبتلا تھی

اب درد سے آزاد ہے

دوسروں کے فائدے کے لئے ایک احسانمند عورت لکھتی ہے:-

"گذشتہ گرمی کے موسم میں میری ٹانگوں میں نیورٹس (NEORITIS) کا ایک سخت حملہ ہوا تھا جس کی وجہ سے میرے لئے دن میں آرام کرنا اور راتوں کو سونا دشوار ہو گیا تھا اور شدید درد کبھی جدا نہیں [...]۔

مختلف دواؤں سے فائدہ نہ ہونے پر ایک دوست نے مجھکو کروشین سالٹ بطور نمونہ استعمال کرنے کا مشورہ دیا میں نے اس کے مشورہ کے مطابق استعمال شروع کیا اور پہلی ہی شیشی سے فائدہ محسوس ہونے لگا اور اب میں درد سے بالکل آزاد ہوں اور رات کو ایک اچھی نیند سوتی ہوں (مسز ایچ۔ سی۔ کراچی)

نیز ایورک ایسڈ کرسٹلس کے جمع کرنے سے نیورس بتایا جاتا ہے جو نسوں میں جا کر کونچنے والے درد کو نکالدیتا ہے۔

"کروشین" ان کرسٹلس کو پگھلا کر اور گردہ کی قدرتی نالی سے ہو کر ان کو دور کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کروشین سالٹ تمام دوا فروشوں کے اسٹورس اور بازاروں میں ملتا ہے۔

KRUSCHEN
SALTS

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یو پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک ترمیم شدہ توسیع شہر جنرل امپرومنٹ اور اسٹریٹ اسکیم ۲۶ جس کا نام پرانا کانپور اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ آرڈر نمبری ۲۷۸/۱۱-۲۴-۴ مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۴۱ء کو منظور ہو چکی ہے۔ اس غرض سے تیار کی گئی ہے تاکہ وہ رقبہ آراضی جو بنا بر تعمیر ٹی۔ بی۔ سینی ٹوریم کے لئے میونسپل بورڈ کانپور کو ضرورت ہے و نیز آراضی مقبوضہ ایگریکلچر کالج کو شامل کر دیا جاوے۔

۲۔ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں ان کا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے سڑک نمبر ۵۰ و ۱۸ کے ملنے کی جگہ سے روانہ ہو کر جانب پچھم سڑک نمبر ۵۰ کے کنارے کنارے کان پور بٹھور روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب پچھم دکھن اور فتح رود کے کنارے کنارے جی۔ ٹی روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جی۔ ٹی روڈ کے کنارے کنارے جانب پچھم کی سڑک تک جو موضع کھیوڑا بانگر آبادی کی طرف جاتی ہے اس کے ملنے کی جگہ تک۔ تب جانب اُتر بجار روڈ کے کنارے کنارے آراضیات نمبری ۱۷ و ۲۰ و ۶۶ و ۵ و ۶ و ۶۴ و ۶۸ و ۳۸ و ۳۹ و ۳۶/۶۳۰ و اور ۳۵ واقعہ موضع لکھنیورا و آراضیات نمبری ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۶۰ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۸۶ و ۲۸۷ کے پوربی حد کے کنارے کنارے تب آراضی نمبر ۸۹ واقع موضع کھیوڑا بانگر کے جانب اوتر دریائے گنگا کے کنارے تک تب جانب پورب دریائے گنگ کے کنارے کنارے میونسپل پمپنگ اسٹیشن تک۔ تب میونسپل پمپنگ اسٹیشن کے حد کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۱۸ تک۔ تب سڑک نمبر ۱۸ کے مشرقی حد کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۱۸ اور ۵۰ کے ملنے کی جگہ تک یعنی جہاں سے چلے تھے۔ تمام سڑکیں جو اوپر درج ہیں اسکیم کے اندر شامل ہیں۔

۳۔ اسکیم کی تفصیل و نقشہ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴۔ اس نوٹس کی تاریخ سے ۶۰ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

دستخط مان سنگھ
سی۔ بی۔ ای۔ رائے بہادر
چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

کلکتہ میں پھر جاپانیوں نے ہوائی حملہ کیا

[...] دہلی ۲۲ دسمبر۔ جاپانی بمبار ہوائی جہاز [...]ستہ نے جو ۶ بمباروں پر مشتمل تھا آج صبح [...] کے بعد چاندنی میں کلکتہ پر یورش کی۔ دشمن [...]سے باہر گرے جن سے بہت خفیف جانی و مالی [...]ات ہوئے۔ برطانوی شکاری ہوائی جہازوں [...]کا تعاقب کیا۔

کے باہر ہیں اس سے قبل کئی مرتبہ خطرے کی سیٹی بجنے کی نوبت آ چکی تھی۔ لیکن بمباری نہیں ہوئی تھی۔ اب تک جو اطلاعات ملی ہیں وہ مظہر ہیں کہ جو تھوڑے سے بم گرائے گئے وہ بہت منتشر تھے۔ فوجیوں میں کوئی جسمانی نقصان نہیں ہوا۔ فوجی مرکزوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ حملہ آور بڑی بلندی پر اُڑ رہے تھے۔ ہمارے شکاری ہوائی جہاز فوراً ہی تیار ہو گئے اور اُڑ پڑے اور اُن کی بڑی تعداد [...]ں اُڑنے کی آواز شہر کے اوپر سنائی دیتی تھی۔ ہوائی خطرے کی گھنٹی رات میں دس بجکر ۲۰

مزید تفصیلات

[...]۲ دسمبر۔ رات کو چاندنی میں دشمن نے پہلی دفعہ [...] دھاوا کیا۔ اُن رقبوں میں بم گرائے گئے جو شہر

م منٹ پر بجائی گئی۔ اس کے ایک گھنٹہ سے زائد مدت کے بعد حملہ آور کلکتہ کے اوپر پہونچے۔ وہ تقریباً نصف گھنٹہ تک ٹھہرے۔ خطرہ نکل جانے پر گھنٹی آدھی رات کو بجائی گئی۔ شہر کے باشندوں نے کوئی گھبراہٹ نہیں دکھائی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بلیک آوٹ بہت ہی مؤثر تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ پہلی بار ہے کہ جاپانیوں نے کسی ہندوستانی رقبہ پر رات کے وقت حملہ کیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ اس وقت گویا واقف تھے کہ شہر میں دفاع کے انتظامات بہت مضبوط ہیں۔

کلکتہ اُسی وقت سے حملے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جب سے کہ جاپان سے جنگ چھڑی ہے :×:

:×: اور اس کا پہلا فضائی دھاوا اب گذشتہ رات کو ہوا ہے جسے اس نے سکون و اطمینان قلب سے برداشت کیا۔ اے۔ آر۔ پی کے اداروں نے اپنے پہلے واقعی امتحان میں کامیابی سے کام کیا۔ سیٹی بجتے ہی ٹرام کاریں جہاں تھیں وہیں روک دی گئیں اور مسافر قریب کی عمارتوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ تمام دوسری آمد و رفت رک گئی۔ سینما گھروں میں اس وقت تک کے لئے کھیل ملتوی کر دئے گئے۔ جتنی دیر خطرہ رہا سینما دیکھنے والے بغل کی پناہ گاہوں میں چھپ گئے۔ آج صبح کو بہت سے اخباروں کے اسپیشل ایڈیشن حملے کی خبریں لے کر شائع ہوئے۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ و قواعد ۵ و ۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۱ سنہ ۱۹۴۲ء

دفعہ ۲۲۴

بعدالت حاکم پرگنہ گھاٹم پور صاحب کانپور بمقام کانپور

پنڈت رام نرائن ولد پنڈت سورج پرشاد دوبے ساکن گوپال پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کان پور مدعی

بنام رگھناتھ و شیو ناتھ و اوما ناتھ و سری ناتھ و ہرناتھ اقوام برہمن ساکن ساڑھا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ دفعہ ۲۲۴ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر روز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا

دستخط
حاکم عدالت

(مہر عدالت)

۱۰۰ افراد گرفتار

[...]ڑودہ میں جو آزادی کانفرنس کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس سلسلہ میں سو افراد گرفتار کیا جا چکا ہے۔

شاندار — تیسرا — ہفتہ

فلمی دنیا کی شوخ ترین تیتری
چاند کی چاندنی کو ماند کرنے والی
خورشید
ایک بالکل نئے انداز میں آپ کے شہر میں جلوہ گر ہے

ناولٹی ٹاکیز لاٹوش روڈ کان پور میں

روزآنہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

میٹنی شو
جمعہ۔ سنیچر۔ اتوار
کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے
رنجیت مووی ٹون کا لاجواب موسیقی نواز شاہکار

چاندنی
CHANDNI

خاص اداکار = خورشید
ایشور لال ڈیکسٹ کیسری راجکماری
نور جہاں بیبی کملا کانتی لال تارا بائی۔

تشریف لا کر لطف اٹھائیے!

آپ خوشی مسرت سب کچھ ایسی پائیں گے

نیا فرنیچر — مون لائٹ کمپنی — نیا سامان

بالکل نئی ہائی اینٹنس مشین

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور!!

رنجیت مووی ٹون کا عظیم الشان شاہکار

بھکت سورداس

خاص اداکار سہگل خورشید منا لیسائی

کراچی حیدرآباد دکن دہلی بنارس الہ آباد لکھنؤ اور کانپور میں عنقریب نمائش کے لئے پیش ہونے والا ہے!

تاریخ کا بے چینی سے انتظار کیجئے!

اُو بہن۔ میں نے ایک کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ چائے کی دعوت کیوں دیتی ہے جبکہ وہ اچھی چائے بنا نہیں سکتی

تم اُن سے ضرور گھبرائی ہوگی۔ آئندہ چائے کی دعوت میں تم ایک پونڈ لپٹن ہمالائن بلینڈ خریدنا اسکی عجیب وغریب جھلک ہے۔ کبھی کو کبھی بھی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

ہم لوگ ضرور ہمالائن بلینڈ چائے خریدیں۔

یہ لپٹن کی ہمالائن بلینڈ ہے۔ انتہائی کم داموں میں یہ بہترین چائے ہے۔ جو مل سکتی ہے۔

یہ چائے بڑی نفیس ہے۔ تم کونسا بلینڈ استعمال کرتی ہو۔

Lipton's

لپٹن
ہمالائن بلینڈ ٹی خاص دارجلنگ

LTR. 43.

بحکم جناب شاہ غیاث عالم صاحب بہادر منصف قنوج

نوٹس

نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)
بعدالت دیوانی منصفی قنوج مقام سرائے میراں ضلع فرخ آباد

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۴۶ بابت سنہ ۱۹۳۶ء
متفرقہ نمبر ۵۹ بابت سنہ ۱۹۴۲ء

بتولال ولد بدری پرشاد قوم ویش ساکن محمد آباد پرگنہ و تحصیل محمد آباد ضلع فرخ آباد خریدار ڈگری سائل مدعی
بنام دویا ساگر ولد رام چرن قوم ویش ساکن حال موضع پور ابردوکان سکھ لال ولد منی لال ویش بنی پارادالے تحصیل دیرہ پور ضلع کانپور بایع فریق ثانی

چونکہ بتولال سائل خریدار ڈگری نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ اس نے مطالبہ ڈگری یافتہ دویا ساگر ... سے خرید لیا ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھادیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم شیام لال منصرم
عدالت منصفی
قنوج

مہر عدالت

محوری لیڈروں کی اہم کانفرنس

لندن ۲۰ دسمبر۔ کل ہٹلر نے اپنے جنگی مشیروں کی ایک نہایت اہم کانفرنس جنگ کی موجودہ حالت پر تبادلہ خیالات کرنے کی غرض سے منعقد کی۔ اس مشورہ میں اٹلی کے وزیر خارجہ کاونٹ چیانو اور اطالوی سپہ سالار مارشل کاویلیل اور فان ربنٹراپ وزیر خارجہ جرمنی اور مارشل گورنگ نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ مسولینی ... شرکت نہیں کی۔ برلن سے اس کانفرنس کے بارے میں جو سرکاری اعلان شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ تمام امور بالاتفاق رائے طے پائے۔

اس کانفرنس کے بعد ہی موسیو لیول صدر اعظم فرانس نے ہٹلر سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے موقع پر اطالوی وزیر خارجہ اور جرمن وزیر خارجہ نیز مارشل گورنگ بھی موجود تھے۔ برلن کے سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ فرانس کے موجودہ مسائل پر گفتگو کی گئی۔

جرمنی پر زبردست ہوائی حملے

لندن ۲۰ دسمبر۔ برطانوی اور امریکن بمبار ہوائی جہازوں کے کئی طاقتور دستوں نے جن کی مدد پر سیکڑوں برٹش شکاری ہوائی جہاز بھی تھے کل دن میں اور رات کے وقت جرمنی کے مشہور حرفتی مرکز اور ریلوے جنکشن ڈائسبرگ پر حملہ کیا اور بھاری بم کثیر تعداد میں گرائے گئے۔ اسی کے ساتھ امریکن اڑن قلعوں نے شمالی فرانس میں دشمن کے اہم مقامات پر بہت دور دور تک زبردست حملے کئے۔ دشمن کے شکاری ہوائی جہازوں نے ہر جگہ برٹش اور امریکن بمباروں کا بہت سخت مقابلہ کیا۔ دشمن کے کئی شکاری ہوائی جہاز مار گرائے گئے مگر اُن کی تعداد نہیں معلوم ہو سکی۔ ان تمام حملوں میں ۱۱ اتحادی ہوائی جہاز بھی ضائع ہوئے۔

دشمن کے کچھ ہوائی جہازوں نے جنوبی انگلستان کے دو تین مقامات پر حملہ کر کے بمباری کی مگر اس سے صرف چند جانیں ضائع ہوئی ہیں اور کچھ عمارتوں کو نقصان پہونچا ہے۔

شکر کی فروخت پر مزید کنٹرول

نئی دہلی ۲۲ دسمبر۔ حکومت ہند نے شکر کی م

م تھوک فروخت پر بھی کنٹرول کرنا طے کیا ہے۔ چنانچہ محکمہ غذایات مرکزی حکومت ہند نے بتایا ہے کہ بورا اور کھانڈ شکر غیر معمولی طور پر گراں فروخت ہو رہی ہے اور اس لئے ضروری ہے کہ ان کی قیمتوں کا شکر کی قیمتوں سے مطابقت کر دی جائے۔ بورا کی خوردہ فروشی قیمت پہلے ہی مقرر کی جا چکی ہے۔

لیکن اب یہ ضرورت بھی محسوس ہوئی ہے ک...
... کنٹرول کیا جائے۔ (ان۔س)

نیویارک۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نما...
ایڈمرل ڈارلان نے صاف صاف کہا کہ وہ فرانس...
اجزار جو کہ ڈاکر، اسکندریہ اور شمالی افریقہ کی بندرگا...
ہیں برطانوی اور امریکی افواج کے ساتھ رہیں گے۔

... کی صفائی تو کر لیجئے

لیکن اس چھوٹے سے جسم کی اندرونی صفائی کے لئے آپ کیا کر رہی ہیں؟

یاد رکھئے اندرونی صفائی صحت کا پہلا اُصول ہے

ہر ایک ماں جو اپنے بچوں کی تندرستی چاہتی ہے انکو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ تندرستی کے لئے اندرونی صفائی لازمی ہے اور اینڈ ریوز لیور سالٹ اندرونی صفائی کرتا ہے۔
اگر جسم کی اندرونی صفائی رکھی جائے تو وہ تکلیفیں جو روزمرہ بچوں اور بڑوں کو ہوتی رہتی ہیں اُن سے نجات مل سکتی ہے اینڈ ریوز کا ایک باقاعدہ گلاس جسم کو اندر سے صاف رکھتا ہے اور تمام گندگی صاف کر دیتا ہے قبض کو دور کرتا اور جگر کو باقاعدہ رکھتا ہے۔ صفرہ (پت) کو ٹھیک رکھتا ہے اور اس طرح سے بدہضمی کی تمام علامتوں سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے۔
اینڈ ریوز گردوں کی آہستہ آہستہ کر کے مکمل طور پر صفائی کرتا ہے ٹھنڈک پہنچاتا اور خون صاف کرتا ہے۔ یہ بچوں کے لئے اتنا ہی مفید ہے جتنا کہ بڈھوں کیلئے
ہمیشہ باقاعدہ اندرونی صفائی کیلئے استعمال کیجئے

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

جو مقوی ملین اور صحت بخش پینے کی چیز ہے
صفائی کرتا۔ ٹھنڈک رکھتا تروتازہ بناتا طاقت پہونچاتا ہے

97

صرف ایک ہفتہ کیلئے
تیسرا شاندار ہفتہ
اور ایک ہفتہ کیلئے

میجسٹک سینما کانپور میں

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو
۳ بجے دن

بروز جمعہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے

سرکو پروڈکشن کا لاجواب سوشل شاہکار

APNA GHAR

اپنا گھر

ڈائرکٹر۔ دیوکی داس

خاص اداکار:۔ شانتا آپٹے۔ چندر موہن۔ جگدیش سیٹھی۔

مایا بنرجی۔ گوپے۔ جیون۔ وملا دیوی۔ (تشریف لاکر لطف اٹھائیے اور اپنی غرض کو پورا کیجئے)

دوسرا شاندار ہفتہ
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
دوسرا شاندار ہفتہ
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

ہندوستان کے کروڑوں نوجوانوں کی دلچسپ کہانی

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو
۳ بجے دن

بروز ۲۵ دسمبر سے

سرکو پروڈکشن کا حسین ترین شاہکار

اسٹوری خواجہ احمد عباس

ڈائرکٹر اے۔ آر۔ کار

خاص اداکار
سوبھانہ اسمرتھ۔ مظہر خان
جیراج۔ آروا سطی۔ جیو...
آزوری وغیرہ

نئی دنیا